CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No: L. 435. ओ३म् Founder M. Krishena.

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا گذشتہ چھتیس (۳۶) سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۔۔۔۔۔ للعہ
ششماہی ۔۔۔۔۔ عا
برما ۔۔۔۔۔ ضر
غیر ممالک
دس (۱۰) شلنگ

ایڈیٹر
منتقیشی
ع ..
و
علاپوری

D. R. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۔ ۲۲ پوہ سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۵ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱

آریہ جاتی اور سرزمینِ وطن

(از اشوک رنباسی خمبٹروی ۔ ہفرڈ ایر سٹوڈنٹ لاہور)

اے مقدس ترین سرزمینِ وطن
ہے مجھی سے ترے بانکپن کی پھبن

ہے میرے ہی بلند عزم کی داستاں
چشمۂ زندگی ۔ تیرے گنگ و جمن

اور مری ہمتوں کے ہی شاہکار ہیں
تیرے صحت بہ آغوش کوہسار و بن

ہیں مرے بے پناہ حوصلوں کا صلہ
روح فزا وادیاں تیرے دلکش چمن

کارنامے ہیں میرے ہی اخلاص کے
تیرے علمی خزانے ۔ دفینوں کے دھن

الغرض تیرے ہر قطرے ہر ذرّے ہیں
ہیں کسی نہ کسی نے سے ہوں نغمہ زن

کیا تعجب امیری پھر جبلت ہیں ہے
آب و گل کی ترے بے پناہ چاہ وطن

اور تجھے دیکھ کر مبتلائے بلا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہے بجائے طرح تلملانا مرا

اُپنشدگان

منڈک اُپ نِشد

برہم اپنے روپ کو۔ چِت کے نرمل ہوئے
پرگٹ کرے آکاش ہیں۔ دیکھے گیانی سوئے

(۱۶)

من سے چنتن جو کرے۔ ہردہ شُدھ بنائے
لوک منورتھ جیو وہ۔ نج اِچھا سے پائے

(۱۷)

الپُور یہ ابھلاشی جیو جو۔ آتم سنگ نبھائے
آتم گیانا ہوئے کر۔ سکل منورتھ پائے

دوسرا کھنڈ

وہ سیت سنگی جانتا۔ سکھ دائیک برہم دھام
جس میں سارا وشو یہ۔ کرتا ہے اوی رام

(۲)

کچھتے ہیں جو برہم کو۔ ہوکر کے نِش کام
لانگھ بیج کے جنم کو۔ پاتے ہیں سکھ دھام

(۳)

سکھوں کا چنتن کرے۔ کامنہ بدارتھ جان
وہیں وہیں وہ جنم لے۔ پہنچے ہیں بھگوان
(ہتیشی)

ॐ

ویدامرت

رگ وید — سام وید — یجر وید — اتھرو وید

ओ३म उच्छिष्टे द्यावा पृथिवी
विश्व भूतं समाहितम् आप:
उच्छिष्टे चन्द्रमा वात आहित: ११-३

(اوم) اُچھشٹے دیاوا پرتھوی وِشو بھوتم سماہتم آپہ
اُچھشٹے چندرماں وات آہتہ۔

ارتھ:- (اُچھشٹے) اس پرماتما میں (دیاوا پرتھوی) دیولوک پرتھوی (وشوم بھوتم) سب وستو ماتر (ساہتم) سخت ہیں (آپہ) جل (سمندر) سمندر (چندرما) چندرماں (وات) وائیو (اُچھشٹے) اس پرماتما میں (آہتہ) سنگھت ہیں۔

بھاوارتھ

اُسی پربھو کے آشرے۔ (۱) بجلی وائیو ہوئے
قائم اگنی جیو کا۔ ایک سہارا سوئے
جگت بھوت اور بھون تک۔ (۲) تنتھا سکل سنسار
وائیو سوریہ چندر کا۔ کیول اِیش آدھار (ہتیشی)

چُنے ہوئے پھول

اِنسان اور اُسکی موجودہ ترقی

اِنسان دن بدن ترقی کی طرف نہیں۔ بلکہ تنزل کی طرف جا رہا ہے۔ وہ اِنسانیت کو بھلا اور حیوانیت کا جامہ اوڑھ ایک خونخوار اور خطرناک جیو کے روپ میں دُنیا کے سامنے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک ایسے لٹو کی طرح جو پہلے درجے کا خود غرض اور کمینہ ہو۔ سچائی سے دور اور اصلیت سے نا آشنا۔

سائینس اور مذہب

سائینس اور مذہب دو متضاد چیزیں ہیں۔ لیکن انسان کو تباہی کی طرف سے جانے میں یکساں طور پر نقصان دہ۔ جینے کو کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے بغیر انسان کی ترقی ممکن نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ اور تجربہ اس کی شہادت دیتا ہے۔ کہ یہ دونو انسان کی حقیقی ترقی میں بھاری رکاوٹ ہیں کیونکہ دھرم کے ورودھی ہیں +

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں + (...)

مردوں کی سیکسُول (جنسی امراض)

... کے بے شمار اشتہار نکلتے رہتے ہیں۔ اور اسقدر ان کی تعریفیں لکھی ہوتی ہیں کہ اگر ان کو سچ مانا جاوے۔ تو اس وقت تک دُنیا میں کوئی باہ کا مریض ہی نہ رہنا چاہئیے تھا۔ طلاء ایسے کہ لگاتے ہی اثر اور ساری عمر کے واسطے چھٹی۔ مقوی ادویہ ایسی کہ آدھ گھنٹہ میں اثر اور سو گھنٹہ میں مرد۔ تعریفیں پڑھ پڑھ کر لوگ ساری عمر ادویہ منگواتے رہتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ فائدہ کچھ بھی نہ ہوا بلکہ کئی حالتوں میں نقصان۔ کچھ مفید ادویہ بھی ہوتی ہیں مگر نہ اتنی جتنی لکھی جاتی ہیں۔ معمولی ادویہ کی بے حد تعریف دیکھکر ہم حیران ہوتے ہیں۔ چند اصحاب ایک فولاد کے کُشتہ کا اشتہار دے رہے ہیں۔ اس کی تعریف میں ہمارے پنڈت ٹھاکر دت شرما وید جی کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ کہ اُنہوں نے لکھا تھا کہ اس سے بہتر نسخہ بتلانے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا۔ مگر کسی نے وہ انعام حاصل نہ کیا۔ وہ کشتہ فولاد ایک اچھا نسخہ ہے۔ ہمارے ہاں کُشتہ فولاد درجہ اول کے نام سے پانچ روپیہ تولہ بکتا ہے۔ اور اس سے بہتر کتنے ہی اور کشتہ فولاد بھی ہیں۔ خاص بیس روپیہ تولہ والا۔ سو روپیہ تولہ والا اور پھر ایک ہزار روپیہ تولہ تک بھی تیار ہوتے ہیں۔ ادویات کا تو کہنا ہی کیا ہے قریب سوا سو مقوی اکسیریں اور طلاء ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اور ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ مگر ہم تنی تعریف کسی کی بھی لکھنا پسند نہیں کرتے۔ جتنی کہ صرف پانچ روپیہ تولہ والے کشتہ کی لوگ کر دیتے ہیں۔ مقوی باہ ادویات اکثر ان دنوں استعمال ہوتی ہیں۔ اس واسطے ضرورتمند اصحاب کو صلاح دیتے ہیں کہ وہ اِدھر اُدھر نہ بھٹک کر امراض مخصوصہ کے ماہر معالج جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی زیرِ نگرانی تیار ہوئی ادویات کو منگوا کر فیض اُٹھاویں یا ان کو حالات لکھکر دوائی تجویز کروا دیں۔ ان سے بہتر دوائی آپ کو ملنی مشکل ہے +

مفصل حالات و فہرست ادویات کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مردماں مفت طلب کریں +

تحفہ سرما سنہ ۱۹۴۰ء میں پنڈت جی نے موسمی اغذیہ۔ مقوی کھیر۔ حلوے۔ جلیبی۔ پنجیاں۔ دالیں۔ لڈو وغیرہ کے نسخہ جات دیئے ہیں۔ پانچ پیسے کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک بھیجنے سے رسالہ امراض مخصوصہ مردماں معہ ضمیمہ رسالہ یہ رسالہ بھی مفت بھیجا جاوے گا۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا ۱۰ لاہور

المشتہر
مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بلڈنگ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ - لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اتوار ۵-جنوری سنہ ۱۹۴۱ء (عیسوی)
جلد ۳۷ نمبر ۱
پرکاش لاہور (ہفتہ وار)
دیانند ابد ۱۱۶
آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱
مطابق ۲۲-پوہ سمت ۱۹۹۷ (بکرمی)

نیا ورش

سنہ ۱۹۴۰ء بیت گیا۔ اور سنہ ۱۹۴۱ء آگیا۔ نئے ورش میں کیا ہوگا۔ یہ بتانا ممکن نہیں لیکن یہ ہم بتا سکتے ہیں۔ کہ گت ورش کیا ہوا۔ اور نئے ورش میں کیا کرنا چاہیئے؟ پچھلا ورش آریہ سماج کے لئے ایک سادھارن ورش تھا۔ یدیپی انتر راشٹریہ پرستھتی بہت اشبھ سی ہو رہی ہے۔ اور اس کے کارن سب کاریہ کشیتر میں مشکل پڑ رہے ہیں۔ پھر بھی آریہ سماج کی پرگتی پر اس کا پربھاو نہیں پڑا۔ آریہ سماج کے سبھی انسٹی ٹیوشن اسی پرکار چل رہے ہیں۔ ویدک پرچار بھی اسی ڈھنگ اور ویگ سے ہو رہا ہے۔ گت ورش کی ورنن یوگیہ صرف دو چار باتیں ہیں۔ گت ورش ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج مندر نرمان اور پرچار کی اور سارودیشک کی طرف سے وشیش دھیان دیا گیا۔ حصار اور رہتک کے قحط زدہ علاقوں میں ریلیف کا کام کیا گیا۔ سنٹرل انڈیا کے بھیلوں کو بچانے کیلئے سالویشن مشن ہوشیارپور کی کوششوں کا اعتراف بھی ضروری ہے۔ کانگڑہ کے ہریجنوں کو اسلام میں پرویش کرنے سے بچانے کے لئے آریہ سماج نے جو یتن کیا۔ وہ بھی ورنن کئے جانے یوگیہ ہے۔ مردم شماری سمبندھی کاریہ اور پرچار شروع ہوا۔ آچاریہ رام دیو سمارک کیلئے دو لاکھ کی اپیل جاری کی گئی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ادھیویشن پورن شانتی سے ہوا لیکن بجٹ پاس نہ ہوسکا۔ کیونکہ دوسرے دن کورم ٹوٹ گیا۔ بجٹ پاس کرنے کے اُدیش سے آریہ سماج لاہور کے اُتسو پر سبھا کا وشیش ادھیویشن بلایا گیا۔ جس میں کورم ہوگیا۔ اور وہ منوریتھ سدھ ہوا۔ جس کیلئے یہ بلایا گیا تھا۔ آریہ سماج لاہور کا اُتسو اس ورش اس لحاظ سے مہتو رکھتا ہے۔ کہ اس پر اینٹی پاکستان کانفرنس ہوئی۔ جس کی صدارت شری میت اینے نے کی۔ اور وہ خوب سپھل ہوئی۔ گویا آریہ سماج نے پہلی بار اس نئو اور شر انگیز سکیم کی من حیثیت الجماعت مخالفت کی۔ اور اس پروٹسٹ میں سکھوں مسلمانوں سناتنیوں، جینیوں اور عیسائیوں نے بھی حصہ لیا۔ آریہ کماروں میں جاگرتی پیدا کرنے کیلئے راگھو دھر بندر شاستری کا دورہ بھی سپھل رہا۔ یدیپی اس سے اُدیش پورن روپ سے نہیں ہوا۔ پھر بھی کہا جاسکتا ہے کہ اگر وہ کچھ ماس اور اس اور لگاتے۔ تو آدرش یوکوں میں تو جیون آجاتا+

حیدرآباد کے سمبندھ میں دو باتیں وشیش روپ سے الیکھنیہ ہیں۔ ایک یہ کہ سرکار نے پنڈت نریندر کو جو مناور کے کالے پانی میں نظر بند تھے رہا کر دیا۔ اور دوسری یہ کہ اس نے کئی اُپدیشکوں پر سے پابندیاں اُٹھا لیں۔ اس ورش دو آریہ نیتا ہم سے جدا ہوگئے۔ ایک ڈاکٹر بال کرشن جی پرنسپل راجہ رام کالج کولہاپور اور دوسرے لالہ رام پرشاد جی بی۔ اے شاہ آبادی۔ سنکشیپ میں کہا جاسکتا ہے۔ کہ پچھلا ورش آریہ سماج کے لئے ایک سادھارن ورش تھا۔ جو اپنی سادھارن گتی سے آیا اور اسی گتی سے چلا گیا۔

لیکن جو ورش اب آیا ہے۔ اس کا سواگت کرتے ہوئے آریہ سماج کو ادھک سترک ہونے کی ضرورت ہے۔ ممکن ہے۔ کہ یدھ کے کارن ہوئی عالمگیر کساد بازاری کا پربھاؤ آریہ سماج کے انسٹی ٹیوشنوں اور اس کے ویدک پرچار کی گتی پر پڑے۔ اس لئے آریہ سماج کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے اوستھا کا مقابلہ کرنے کو تیار ہو جائے۔ اور اپنا پروگرام ایسا بنائے۔ کہ اسے وقت پر کسی مشکل کا سامنا نہ ہو۔ انسٹی ٹیوشنوں کے لئے دان ملنا دن بدن کٹھن ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے نئی سنستھائیں تو کھلنی ہی نہ چاہئیں۔ اور جو اس وقت ہیں۔ ان میں سے وہ جو پرچار کا سادھن نہیں ہیں بھی بند کر دینی چاہئیں۔ یا وشیش سنستھاؤں کو سوا ذریعے بنانے کا یتن ہونا چاہیئے۔ اسی طرح ویدک پرچار کی پرنالی میں بھی بھری ورش کی آوشیکتا ہے۔ ویتنک اُپدیشکوں دوارا پرچار اب نہ ہوسکیگا۔ نہ تو ان کے پرچار سے کچھ لابھ ہی ہو رہا ہے۔ اور نہ اتنی آسانی سے اب ان کی بڑی بڑی تنخواہوں کو پورا کرنے کے لئے دھن ہی ملتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے اس امر کی کہ آنریری پرچارک تیار

"پرکاش" ۳۷ویں ورش میں

اس انک کے ساتھ "پرکاش" اپنے جیون کے ۳۷ ویں ورش میں پدارپن کرتا ہے۔ گت ورش اس کے جیون کا ایک مہتو پورن ورش ہے۔ اس لئے کہ یکم اپریل سے اس کا نیا دور شروع ہوا۔ اس کے سنچالن کا بھار مہاشہ کرشن جی کے سر سے اُتر کر میرے کندھوں پر آگیا۔ اس لئے بھی کہ ستمبر سے اس کا ماسک ہندی سنسکرن "آریہ ورت" کے نام سے نکلنا شروع ہوا۔ اس کے اجرا کے سلسلہ میں مجھے "پرکاش" سے اس کے پریمیوں کے پریم کا پتہ ملا۔ نہ کیول اس کے کئی پریمیوں نے "پرکاش" کو اُنت کرنے میں میرا ہاتھ بٹایا۔ بلکہ "آریہ ورت" کی ضمانت جمع کرانے میں دھن سے پوری پوری سہائتا کی۔ یہ ضمانت واپس مل چکی ہے۔ اور جن جن سجنوں نے سہائتا کی تھی۔ ان کو ان کی رقوم واپس کر دی گئی ہیں۔ آریہ ورت کے سمبندھ میں یہاں کچھ وشیش نہ کہہ کر یہ اوشیہ کہوں گا۔ کہ جس قدر ہندی ہندی کا شور آریہ صاحبان اور آریہ بھائی مچاتے ہیں۔ اتنا وہ ہندی کے لئے تیاگ اور سہائتا نہیں کرتے۔ اس کا ادھک سا ثبوت اس بات سے ملتا ہے۔ کہ "پرکاش" کا ہندی ایڈیشن نکالنے کیلئے جتنا بل دیا گیا۔ جن جن سجنوں نے گراہک بنانے کے وعدے کئے تھے۔ ان میں سے چند خاص پریمیوں کو چھوڑ کر جن کا ذکر پچھلے انکوں میں کیا جاتا رہا ہے۔ اکثر بھائیوں نے کچھ نہیں کیا۔ دوسروں کو گراہک بنانا تو دور رہا۔ خود بھی گراہک نہیں بنے۔ کیا یہ لجا سپد نہیں۔ کہ پنجاب کی آریہ صاحبان بھی اپنے پرانت کی ایک ماتر آریہ پتر کا کی گراہک نہیں بنیں+

"پرکاش" کا گت ورش کیسا رہا۔ یہ بتانا اوشیک ہے۔ ستیاگرہ کے کارن حیدرآباد ریاست میں "پرکاش" کا داخلہ دو ورش سے بند ہے۔ جو ابھی تک کھلنے میں نہیں آیا۔ اس ورش برہما اور غیر ممالک میں بھی حکومت ہند کے حکم سے جانا بند ہوگیا ہے۔ برہما اور غیر ممالک میں ہمارے سو کے قریب خریدار ہیں۔ برہما کے ۵ روپے اور ودیشی کے گراہک چھ روپے سالانہ چندہ ادا کرتے ہیں۔ گویا "پرکاش" ان خریداروں سے محروم ہو کر ۵-۶ سو روپیہ سالانہ نقصان اُٹھائے گا۔ یہ نہ جانے کب تک اُٹھانا پڑے گا۔ "پرکاش" کے پریمیوں کا کرتویہ ہے۔ کہ اس نقصان کی تلافی کریں۔ اور وہ بڑی آسانی سے اس پرکار ہو سکتی ہے۔ کہ پرتیک پریمی کم از کم دو گراہک بنا دے۔ جو ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ ایک ایک گراہک کا چندہ چار روپے ہمیں اس مطلب کے لئے دے دے۔ کہ اس رقم سے دو دیکتیوں کے نام نصف چندہ میں اخبار جاری کر دیا جائے۔ اس طرح ہمارے پریمیوں کو تو معمولی تیاگ زیادہ محسوس نہ ہوگا۔ لیکن اس کا نتیجہ "پرکاش" کے حق میں بہت حوصلہ افزا ہوگا۔ اس کا پرچار وسرت ہوگا۔ اس کی آواز میں بل آئے گا۔ اور اس کی جڑیں مضبوط ہوں گی۔ عالمگیر کساد بازاری کے تھپیڑوں سے "پرکاش" جیسے اُتھک پرچارک کے جیون کو بچانے کے لئے پرتیک پریمی کو تھوڑا بہت اور کچھ آرتھک تیاگ اوشیہ کرنا چاہیئے۔ یدی کوئی بھائی اتنا بھی نہ کر سکے۔ تو وہ اتنا تو ضرور کر سکتا ہے۔ کہ یدی سنستھا یہ سماج میں "پرکاش" نہ آتا ہو۔ تو اسے "پرکاش" جاری کرانے کی پریرنا کرے۔ سہائتا کا ایک طریقہ اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ پرتیک سماج اور "پرکاش" پریمی کچھ کاپیاں پرتی سپتاہ منگوا لے اور اپنے متروں اور آریہ پرشوں میں بیچ کر قیمت ماہ بماہ یا ہر تیسرے ماہ بھیجا کرے۔ دھارمک پتروں کے لئے اس پرکار سہائتا دیتی کرنا کسی طرح بھی احسان جتانا نہیں۔ کیونکہ انہیں ادھک سے ادھک لوگوں تک پہنچانے کا مطلب رشی کے سندیش اور آریہ سماج کے پیغام کو وسترت کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم ودھرمیوں سے شکشا لے سکتے ہیں۔ جو اپنے مذہبی اخباروں کے لئے حیثیت سے بڑھ کر قربانی کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ اُن کا قومی اخبار ان کی آواز ہے۔ جسے ادھک سے ادھک مؤثر بنانا ان کا [illegible] کہ "پرکاش" کے پریمی اپنے کرتویہ کا اوشیہ پالن [illegible]

(ونشی)

"پرکاش" کی اور سے
اس کے پریمیوں اور وگیاپکوں کو
"نیا ورش مبارک"
(ایڈیٹر)

مہاتما گاندھی اور الہام

مہاتما گاندھی کا گیانی گورمکھ سنگھ "مسافر" ممبر پنجاب پراونشل کانگریس ورکنگ کمیٹی کے نام ایک خط اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں مہاتما جی نے کہا ہے۔ کہ :-

"میں گورو گرنتھ صاحب کو الہامی کتاب مانتا ہوں۔ اور سکھ دھرم کا پیرو ہوں"۔

مہاتما جی کا یہ بیان مضحکہ خیز ہے۔ کیونکہ گورو گرنتھ صاحب کو سکھ بھی الہامی نہیں مانتے۔ صرف گورو بانی مانتے ہیں۔ خود گرنتھ صاحب نے بھی الہام کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس کے علاوہ کہہ دینے سے کوئی سکھ دھرم کا پیرو نہیں بن جاتا۔ مہاتما جی میں سکھوں کی ایک بھی صفت نہیں۔ درحقیقت یہ مہاتما جی کی سب کو خوش رکھنے کی ہی نیتی ہے۔ جو بعض اوقات ان کی پوزیشن کو مضحکہ خیز بنا دیتی ہے۔

حیدرآبادی سناتنیوں کی زندگی کا ثبوت

پچھلے دنوں حیدرآباد سٹیٹ کونسل میں ہندو بال ودواہ نشیدھ بل پیش تھا۔ مسلم لیگی لیڈروں اور اخباروں نے جو نہیں چاہتے۔ کہ ہندو مجلسی و تمدنی طور پر ترقی کریں سناتن دھرمیوں کو یہ کہہ کر اس کی مخالفت کے لئے اُکسایا۔ کہ یہ بل ان کے دھرم میں بیجا مداخلت کرے گا۔ ان کے پروٹسٹ کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بل پاس نہ ہو سکا۔ اس پر سناتن دھرم پرچارک نے بغلیں بجاتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ :-

"یہ حیدرآبادی سناتنیوں کی زندگی کا ثبوت ہے۔ کہ یہ بل پاس نہیں ہو سکا"۔

ہم پوچھتے ہیں۔ کہ یہی زندگی ہے تو موت کیا ہے پھر؟

ستیلا مندر لاہور کا مہنت

ستیلا مندر لاہور کے مہنت کے متعلق ایک ودیارتھی کی موت کی تحقیقات کے سلسلہ میں ملک ٹیک چند مجسٹریٹ درجہ اوّل نے جو کچھ اپنی رپورٹ (جس کا کچھ حصہ سناتن دھرمی اخبار "جاگرت" کے صفحہ ۵ پر دیا گیا ہے) میں لکھا ہے۔ کہ اس کی موجودگی میں نہ صرف اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ حکومت مہنت مذکور کے خلاف فوری کارروائی کرے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ سناتن دھرمی اپنے مندروں کے سدھار اور ان کی آمدنی کے صحیح استعمال کے لئے "مندر سدھار" بل پاس کروائیں۔

ضروری ——— مختصر ——— نوٹ

پُرزور پروٹسٹ

ہندو سکھ پرائمری کمپلسری ایجوکیشن بل کے خلاف پُر زور پروٹسٹ کر رہے ہیں۔ جس کے ذریعہ پرائمری تک تعلیم لڑکے و لڑکیوں کے لئے لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ اور ذریعہ تعلیم اُردو مقرر کیا گیا ہے۔ ہندی اور گورمکھی کے پریمیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اب پروٹسٹ کے تار گورنر کو بھیجیں۔ کیونکہ بل پاس ہو چکا ہے۔ اب صرف گورنر کی منظوری باقی ہے۔

علاوہ ازیں ہندو سکھ اور مسلمان سب مل کر بکری ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس کے خلاف پُر زور پروٹسٹ کر رہے ہیں۔ جس کے ذریعہ جائیدادوں کی آمدنی و بکری پر دس فیصدی ٹیکس لگایا گیا ہے۔ لیکن ہمیں اُمید نہیں۔ کہ اس پروٹسٹ کا کچھ اثر ہو۔

ہندو مہاسبھا کا الٹی میٹم

ہندو مہاسبھا کا سالانہ اجلاس ویر ساورکر کی صدارت میں مدورا (مدراس) میں دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہوا۔ اس میں ایک ریزولیوشن اس مطلب کا پاس کیا گیا۔ کہ برطانوی حکومت کو الٹی میٹم دیا جائے۔ کہ "اگر اس نے ۳۰۔ مارچ ۱۹۴۱ء تک واضح الفاظ میں اس امر کا اعلان نہ کیا۔ کہ جنگ کے بعد ایک سال کے اندر اندر ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دے دیا جاوے گا۔ اور کہ وہ مسلم لیگی پاکستان کی سکیم کی جو قطعاً ناقابل عمل ہے، کسی صورت میں بھی حمایت نہ کرے گی۔ تو ہندو سبھا ستیاگرہ کرنے پر مجبور ہو جاوے گی"۔

اس الٹی میٹم کا برطانوی حکومت پر کچھ اثر ہو گا۔ اس کے متعلق کچھ کہنا مشکل ہے۔ تاہم دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیا ہوتا ہے؟

صدر روزویلٹ کا اعلان

۳۰۔ دسمبر کو امریکہ کے پریذیڈنٹ مسٹر روزویلٹ نے اہل امریکہ کو مخاطب کرتے ہوئے جو تقریر کی اس میں انہوں نے واضح طور پر اعلان کیا ہے۔ کہ :-

"بعض امریکن یہ سمجھتے ہیں۔ کہ یورپ اور ایشیا کی لڑائیوں سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں۔ لیکن یہ بات ہمارے لئے بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ کہ یورپ اور ایشیا کے بڑا کے ان سمندروں پر قابض نہ ہو جائیں۔ جن میں سے کرۂ ارض کو واسطہ پڑتا ہے"۔

آپ نے مزید کہا۔ کہ :-

"ریاستہائے متحدہ کی آئندہ حفاظت کا دارومدار بڑی حد تک برطانیہ کی جدوجہد کے نتیجہ پر ہے"۔

اس سے بجا طور پر نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ امریکہ کسی وقت بھی برطانیہ کا ساتھ دینے کے لئے جنگ میں شامل ہو سکتا ہے۔

ہندی ساہتیہ سمیلن پونہ

دسمبر کے آخری ہفتہ میں ہندی ساہتیہ سمیلن کا سالانہ اجلاس ہوا۔ اس کے سبھاپتی کا آسن شری سمپورنانند جی سابق وزیر تعلیم یو۔پی نے سشوبھت کرنا تھا۔ لیکن چونکہ وہ اس وقت جیل میں ہیں۔ اس لئے وہ خود تو پونہ نہ پہنچ سکے۔ البتہ آپ نے اپنا ایڈریس لکھ کر بھیج دیا تھا۔ جو وہاں پڑھا گیا۔ پردھان کے فرائض بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے ادا کئے (ایڈریس اس انک میں صفحہ ۸ پر درج ہے)۔ یہ اجلاس بھی اپنے گذشتہ ادھیویشنوں کی بھانتی پورا سپھل رہا۔ آشا کرنی چاہیئے۔ کہ ساہتیہ سمیلن کی کوششیں ہندی کو راشٹر بھاشا کا پد دلوا کر رہیں گی۔

کنیا گوروکل دہرہ دون کا اُتسو

کنیا گوروکل دہرہ دون کا اُتسو ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ دسمبر کو سمارہ پور روک منایا گیا۔ ابھی تک اُتسو کا پورا ورن تو پراپت نہیں ہوا۔ تاہم جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق آچاریہ رامدیو جی کی تصویر کی نقاب کشائی کی رسم پنڈت وشمبھر ناتھ جی اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ادا کی۔ اور دیکشانت بھاشن کماری لجاوتی آچاریہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر نے دیا۔ کتنا دھن پراپت ہوا۔ کتنی سناتکائیں بنیں۔ اور کتنی نئی برہمچارنیاں پرویشٹ ہوئیں۔ ان سب باتوں کے متعلق اگلے انک میں پورا ورنن ملے گا۔

گوروکل برندابن

گوروکل کانگڑی کے بعد بالکوں کی شکشا کیلئے گوروکل برندابن بہت مہتو رکھتا ہے۔ اس میں دیش کے سبھی پرانتوں کے بالک پڑھتے ہیں اس کا وارشک اُتسو بھی دسمبر کے آخری سنیچر و اتوار کو تھا۔ ابھی تک اس کا کچھ بھی ورنن پراپت نہیں ہوا اس لئے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ اُتسو کیسا رہا؟ اُتسو کے وسترت سماچار اگلے انک میں دیں گے۔

آرین کانگریس مدورا

ہندو مہاسبھا کے مدورا اجلاس کے موقعہ پر مہاتما نارائن سوامی جی کی صدارت میں دکشن بھارتیہ آرین کانگریس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں پاکستانی سکیم کی پُرزور مذمت کی گئی۔ شکشا سمبندھی وچار بھی ... سفرے پر پڑھے گئے۔ یہ ادھیویشن خوب سپھل رہا۔ اور سنیہ آئیے اجلاس آریہ سماج کے پرچار کا اُتم سادھن سدھ ہو سکتے ہیں۔

"آریہ ورت" نصف قیمت پر

"آریہ ورت" کی ضمانت کیلئے لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار دہلی نے ... روپے شری جگجیت لال جی بانپرستھی۔ لالہ رام سروپ جی بانسل۔ لدھیانہ۔ اور سیٹھ بالائل بہاری لال جی بلگام نے جو دس دس روپئے دئے تھے۔ انہوں نے واپس نہ لیکر ہمیں آگیا دی ہے۔ کہ اس دھن سے نصف چندہ پر ۳۹ استریوں۔ ۲۴ آریہ سماجوں اور ۱۸ ودیارتھیوں اور لائبریریوں کے نام "آریہ ورت" جاری کر دیا جائے۔ ہم ان سجنوں کے مشکور ہیں۔ "پرکاش" کے پریمیوں کو چاہیئے کہ مستحق دیکتیوں کو اس رعایت سے لابھ اُٹھانے کی پریرنا کریں۔ نصف چندہ ایک روپیہ منی آرڈر سے آنا چاہیئے۔ وی۔پی نہیں کیا جاویگا۔

"پرکاش" اور "آریہ ورت" کے شوراتری نمبر

حسب معمول امسال بھی شوراتری نمبر پرکاشت ہوگا۔ "پرکاش" کا اردو میں اور "آریہ ورت" کا ہندی میں۔ شوراتری اس ورش فروری کے تیسرے سپتاہ میں ہے۔ آریہ ورت کا شوراتری انک تو ۱۰ فروری کو شائع ہو جائیگا۔ لیکن "پرکاش" کا پانچ فروری شوراتری سے پہلے۔ ہم نے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ جہاں لیکھکوں اور کویوں کو اپنی اپنی رچنائیں بھیجنی شروع کر دینی چاہئیں۔ وہاں آریہ سماجوں اور پرچارکوں کو بھی سجنوں کو مفت بانٹنے کے لئے ابھی سے زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر بھیجنے

سمالوچنا (Review)

چیتاونی پرکاش
بہ کپتنک پنڈت منسا رام جی

آریہ اُپدیشک و دوان سناتنی پنڈت راج نارائن ارمان کی تصنیف چیتاونی کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ جس میں مخالف کی طرف سے کئے گئے آریہ سماج پر اعتراضات کا مدلل اور تسلی بخش جواب دیا گیا ہے۔ جیوتش کے کھنڈن کے سمبندھ میں اس میں بہت اُپیوگی مسالہ ہے۔ کپتنک ہر ایک آریہ سماج کی لائبریری میں ہونی چاہیئے۔ ضخامت ساڑھے تین سو صفحات۔ لکھائی چھپائی و کاغذ عمدہ۔ مہاشہ ہنسراج منتری آریہ سماج جاکھل سے ۱ روپیہ میں طلب کریں +

پڑوسن
(اُردو) مجموعہ ہے چند افسانوں کا۔ جو عورت کی فطرت۔ دکھیا بہن کیسے کہوں موری سجنی۔ ڈوشہید۔ عورت کی کشش۔ مسکراہٹ۔ پڑوسن۔ محبت کی قیمت کے عنوانوں سے مسٹر گورکھ ناتھ کمار پوری نے گذشتہ چند سالوں میں لکھے۔ افسانے دلچسپ اور اچھوتے ہیں۔ ادبی مذاق رکھنے والوں کے لئے ان کا مطالعہ دلچسپی کا موجب ہوگا۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ سب عمدہ ضخامت ڈیڑھ سو صفحات۔ مجلد کتاب کی قیمت ایک روپیہ۔ پنجاب لٹریچر کمپنی لوہاری گیٹ لاہور سے منگوائیے +

بلیدان
(ہندی) پہلا حصہ۔ سارو دلیشک سبھا دہلی کا پرکاشت کردہ کتاب حیدر آباد ستیاگرہ تحریک میں ہوئے ۱۳ شہیدوں کی جیون گاتھاؤں کا مجموعہ ہے جسے سنتری نرودی کی کلا سے لیکھنی نے اتی روچک بنا دیا ہے۔ ضخامت ڈیڑھ سو صفحات چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت آٹھ آنے (۸)

آریہ سماج کے اُجول رتن
(ہندی) آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر نے سوامی درجانند۔ مہرشی دیانند۔ پنڈت گورودت۔ سوامی درشنانند۔ پنڈت لیکھرام۔ سوامی شردھانند۔ لالہ لاجپت رائے۔ ڈاکٹر کیتو دیو۔ مہاتما ہنسراج۔ مہاتما نارائن سوامی۔ سوامی سرودانند اور پنڈت دھرمیندر شاستری کی مختصر جیونیوں کو پنڈت جے دیو جی ودیالنکار سے لکھوا کر اس پستک میں پرکاشت کیا ہے۔ آریہ کمارو‌ں اور کماریوں کے لئے بہت اُپیوگی ہے۔ ضخامت اسی (۸۰) صفحات

سدرشن چکر

مدراس کے مندروں میں براہمنوں کا داخلہ بند۔ براہمنوں کو اُچھوت قرار دے دیا گیا۔ امرتسر کی مسلم خواتین سے "سنیما درشن" کا حق چھین لیا گیا۔ وہ ستیاگرہ کریں گی؟

لیجئے براہمن بھی مندروں میں پرویش کے ادھیکار سے محروم کر دئے گئے۔ مدراس کے تروناملائی مندر کے سنچالکوں نے براہمنوں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ اندر منڈپ میں پرویش نہیں کر سکتے۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے براہمن سچے براہمن نہیں۔ کیونکہ وہ شاستروں میں درنت آدرش پر پورے نہیں اُترتے!!

× ×

اب تک تو ہری جنوں کو ہی مندر پرویش کے لئے ستیاگرہ کرنا پڑ رہا ہے اب براہمنوں کو بھی کرنا پڑے گا۔ اگر وہ ہری جنوں کے ساتھ ملکر ستیاگرہ کریں۔ تو ان کا چھینا گیا یہ حق واپس مل سکتا ہے۔ لیکن ہماری رائے میں اب ہری جنوں کو براہمنوں سے مندر پرویش کا حق مانگنے کا ادھیکار نہیں رہا۔ اس لئے کہ اب براہمن خود اس حق سے محروم ہو گئے ہیں +

× ×

مدراس کے "غریب" براہمن دیو درشن سے محروم کر دئے گئے ہیں۔ تو امرت سر کی مسلم خواتین "سنیما درشن" سے۔ ۳۰۔ دسمبر کو امرت سر کے مومنوں نے مسجد خیر الدین میں ایک خفیہ میٹنگ کی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ مسلم عورتوں کو سنیما جانے سے روکنے کے لئے مہم شروع کی جائے۔ اور اس سلسلہ میں تمام بازاروں میں جلسے کئے جائیں +

× ×

مدراس کے براہمن تو شاید دیو درشن کا ادھیکار پراپت کرنے کے لئے ستیاگرہ نہ کریں۔ کیونکہ مندر کے سنچالکوں نے فتوے دے دیا ہے۔ کہ "وہ اس کے ادھیکاری ہی نہیں"۔ لیکن امرتسر کے سنیما مالکوں نے تو کوئی ایسا فتوے نہیں دیا۔ کہ امرت سر کی مسلم خواتین "سنیما درشن" کی مستحق نہیں۔ پھر انہیں سنیما درشن سے کون روک سکتا ہے؟ اس لئے عین اغلب ہے۔ کہ وہ ستیاگرہ شروع کر دیں +

× ×

امرت سر کے مسلمانوں سے جو اپنی خواتین کو سنیما جانے سے روکنے کے لئے مہم شروع کرنا چاہتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ انہیں اپنی عورتوں کی آزادی پر ہاتھ صاف کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ پہلے خود سنیما نہ دیکھنے کا عہد کریں۔ پھر ان کی خواتین بھی ان کی تقلید پر مجبور ہو جائیں گی۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ کہ خود تو تفریح گاہوں میں جائیں۔ لیکن اپنی عورتوں کو نظر بند کر دیں۔ اسلامی دنیا کی خواتین کو اپنی امرت سری بہنوں سے ہمدردی کے طور پر گھروں میں ایک دن ہڑتال کرنی چاہیئے۔ اور "سنیما ڈے" منانا چاہیئے +

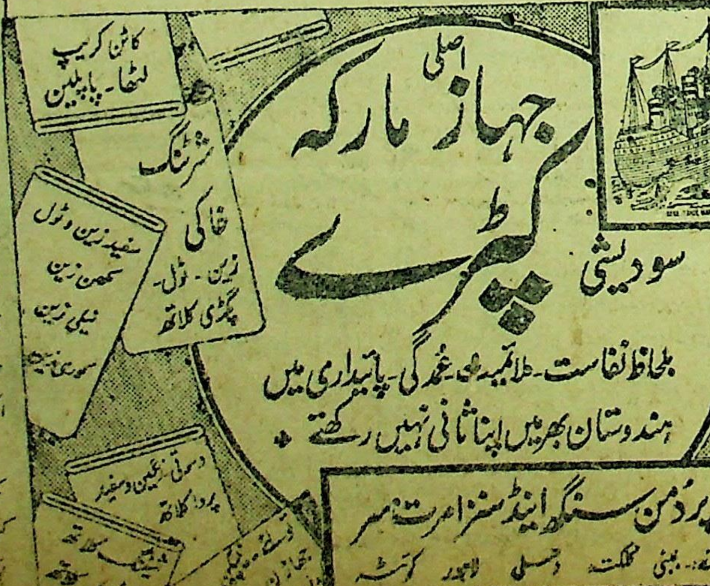

سناتنی جگت

سیتلا مندر لاہور کا "بدچلن" مہنت

"سیتلا مندر لاہور میں ایک نوجوان ودیارتھی جمنا داس کی موت کی تحقیقات کیلئے ملک ٹیک چند ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ درجہ اول کو مقرر کیا گیا تھا۔ ان کی تحقیقاتی رپورٹ ۲۴۔ دسمبر کو پرکاشت ہو گئی ہے۔ اس میں جہاں موت کے کارن پر بحث کی گئی ہے۔ وہاں مہنت کے ذاتی کیریکٹر کے متعلق بھی ریمارکس پاس کئے گئے ہیں۔ فاضل مجسٹریٹ نے تمام واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے آخر میں لکھا ہے:۔

"جمنا داس کی موت دماغ سے خون کے نکاس کی وجہ سے ہوئی۔ جو کہ دماغ کی خون کی ناڑیوں میں تنفس کی وجہ سے رونما ہوا۔ مہنت نے لڑکے کے خصیے squeeze کئے۔ (دبوائے) یہ فعل ایسا تھا۔ جو زندگی کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔ اور جیسا کہ تمام لوگوں کو معلوم ہے۔ کہ خصیے جسم کا ایک بہت ہی نازک حصہ ہیں۔ اور ان کو دبانا زندگی کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ مہنت نے اس کے منہ پر تھپڑ مارے۔ اور گھونسے بھی۔ انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلیوں کے درمیان پٹھوں کو زور سے دبایا۔ اس لئے یہ سرکار کی مرضی پر منحصر ہے۔ کہ وہ فیصلہ کرے۔ کہ مہنت کے خلاف کوئی اور کسی قسم کی کارروائی کرنی چاہیئے"۔

مہنت کو اس طرح مارنے اور بدسلوکی کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس کا جواب رپورٹ میں مندرجہ ذیل الفاظ میں ملتا ہے:۔

"اس بات کیلئے کہ اس نے ایسا قابل اعتراض طرز عمل کیوں اختیار کیا؟ یہ دکھانے کیلئے ریکارڈ پر شہادت موجود ہے۔ کہ مہنت لونڈے باز ہے۔ اور اس نے لڑکے سے غیر قدرتی باتیں کہیں۔ مگر چونکہ لڑکے نے اس کی غیر انسانی خواہش کے آگے سر تسلیم خم نہ کیا۔ اس لئے وہ اس سے ہمدردانہ سلوک نہیں کرتا تھا۔ بلکہ اس کے برعکس اسے زخمی کرنے کا موقعہ پایا۔ گو اتنا نہیں۔ کہ زخم کا کوئی نشان پڑ جائے۔ جہاں تک مہنت کے کیریکٹر کا تعلق ہے۔ یہ فیصلہ کرنا پبلک کا کام ہے۔ کہ مہنت کے خلاف اس کی بد اخلاقی کے لئے کیا ایکشن لینا چاہیئے"۔

متذکرہ بالا ریمارکس کسی تاشبہ آسائی کے محتاج نہیں۔ یہ کسی ابجی ٹیٹر کے الفاظ نہیں۔ کسی آریہ سماجی ورکر کے کہے ہوئے نہیں بلکہ مندروں کے ٹھیکیداروں کے لئے اس قسم ...

مدراس میں ساؤتھ انڈین آرین کانگریس کا اجلاس
پاکستان کی مذمت میں سرکردہ ہندو لیڈروں کی تقریریں

ساؤتھ انڈین آرین کانگریس مدراس نے مورخہ ۲۷ - دسمبر کی شام کو اجلاس کی کارروائی ختم کرنے سے پہلے پاکستانی سکیم کے متعلق متفقہ رائے سے ایک ریزولیوشن پاس کرتے ہوئے آریہ ہندوؤں اور دوسرے دیش بھگت ہندوستانیوں سے اپیل کی۔ کہ وہ منظم طریقہ سے پاکستانی تحریک کی مخالفت کریں۔ ریزولیوشن میں قرار دیا گیا تھا۔ کہ یہ کانفرنس اس امر پر اظہار تشویش کرتی ہے۔ کہ مسلمانوں کے ایک حصہ کی طرف سے مادر ہند کے حصے بخرے کرنے کیلئے جو پاکستانی سکیم پیش کی گئی ہے۔ اس سے نہ صرف ہندوستان کے مفاد کو بھاری نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ بلکہ یہ سکیم یقینی طور پر آرین کلچر اور تہذیب کے لئے خطرناک ہے +

مہاشہ کرشن کی تقریر

مہاشہ کرشن نے ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ "پاکستان کا معاملہ صرف ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی معنوں میں ان لوگوں کے درمیان ہے۔ جن کا ایک حصہ ہندوستان کو مادر وطن سمجھتا ہے۔ اور دوسرے وہ لوگ جو اسے اپنا وطن نہیں بلکہ غیر ملک سمجھتے ہیں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مہاشہ کرشن جی نے فرمایا۔ کہ پارسیوں۔ ہندوؤں۔ عیسائیوں اور سکھوں کے علاوہ مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد نے بھی جن میں سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب اور خان بہادر اللہ بخش جیسے لوگ شامل ہیں پاکستانی سکیم کی مخالفت کی ہے۔ بہرکیف قطع نظر دوسرے فرقوں کے رویہ کے ہندوؤں کو من حیثیت القوم اس سکیم کی مخالفت کرنی چاہیئے۔ آخیر میں مہاشہ جی نے یہ رائے ظاہر کی۔ کہ فرقہ وارانہ نمائندگی نے ہی پاکستانی سکیم کا بیج بویا ہے" +

ڈاکٹر مونجے کی تقریر

ریزولیوشن کی تائید ڈاکٹر مونجے نے کی۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان کا معاملہ ہندوؤں کے لئے بھاری اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ ان کے لئے ہندوستان کے سوائے کوئی دوسری جگہ نہیں۔ ہندوؤں کا حال اور مستقبل مادر ہند سے وابستہ ہے۔ اس لئے ہندوؤں کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ پاکستانی منصوبوں کے متعلق دوسرے ہندوستانیوں کے رویہ سے بے نیاز رہتے ہوئے اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ اور پاکستانی منصوبوں کی مخالفت کا تہیہ کریں +

کانگریس کے رویہ پر نکتہ چینی کرتے ہوئے ڈاکٹر مونجے نے کہا۔ کہ مہاتما گاندھی کا نقطہ نگاہ یہ ہے۔ کہ سوراجیہ کا حصول اس وقت تک ممکن نہیں۔ جب تک ہندو مسلمان متحد نہ ہو جائیں۔ لیکن آج مسٹر جناح اور دوسرے مسلمان لیڈروں نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ اس کی موجودگی میں مہاتما گاندھی کے اس نقطہ نگاہ کی کوئی وقعت نہیں رہی مسلمانوں کو بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کے مسائل کا واحد حل "پاکستان" ہے۔ اس کا جواب صرف یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو بھی متحد ہو کر "ہندوستان" یا ہندو راج کا مطالبہ کریں +

آخیر میں ڈاکٹر مونجے نے ہندوؤں سے اپیل کی۔ کہ وہ پاکستان کی مخالفت کے لئے ہندو مہا سبھا کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں +

ڈاکٹر مونجے نے ہندو نوجوانوں سے اپیل کی۔ کہ وہ "رام سینا" میں بھرتی ہو کر ہندو مہا سبھا کو مضبوط بنائیں +

آریہ سماجی رشی دیانند کے نقش قدم پر چلیں
(ساؤتھ انڈین آرین کانگریس میں ویر ساورکر کی تقریر)

(مدراس - ۲۷ - دسمبر) ویر ساورکر اپنے صدارتی جلوس کے اختتام پر ساؤتھ انڈین کانگریس کے پنڈال میں تشریف لائے۔ آپ کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ ویر ساورکر نے ایک مختصر سی تقریر کے دوران میں آریہ سماجیوں سے اپیل کی۔ کہ وہ رشی دیانند کے نقش قدم پر چلیں۔ اور ہندوؤں میں جاگرتی پیدا کرنے کی کوشش کریں +

ویر ساورکر نے مزید کہا۔ کہ ہندوؤں کی یکجہتی اور اتحاد کا ایک ثبوت یہ ہے۔ کہ ایک طرف قدامت پسند ہندو اور دوسری طرف اصلاح پسند ہندو ان کا استقبال کر رہے ہیں۔ پاکستان کے متعلق ویر ساورکر نے کہا۔ کہ اگر اٹھائیس کروڑ ہندوؤں میں حقیقی سنگھٹن ہو جائے۔ اور وہ یک زبان ہو کر پاکستان کے خلاف آواز بلند کریں۔ تو دنیا کی کسی طاقت کو یہ جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ ہندوستان کے حصے بخرے کرے +

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کی تقریر

ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ نے ریزولیوشن کی تائید میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسٹر جناح نے پاکستان کا مطالبہ پیش کر کے دراصل ایک گہری چال چلی ہے۔ ان کی حالت تو اس حکیم کی سی ہے۔ جو مریض کو موت کے سامنے دیکھ کر اسے زہر پیش کرتا ہے۔ مسٹر جناح دراصل چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو اس ملک کے نظم و نسق میں ان کے جائز حق سے زیادہ حصہ مل جائے۔ اگر مسلم لیگ اپنی موجودہ پالیسی پر مصر رہی۔ تو بہت ممکن ہے۔ کہ ایسا وقت بھی آ جائے۔ کہ برطانوی حکومت ہندوؤں کے حقوق کو نظرانداز کر کے مسلمانوں کو نظم و نسق میں حصہ دار بنا کر ہندوستان پر اپنا تسلط جاری رکھے +

عدم تشدد

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر نارنگ نے کہا۔ کہ گاندھی جی کے عدم تشدد سے نہ انگریز خوفزدہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی مسلمان۔ بلکہ اس کا واحد نتیجہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ برطانیہ اس برِّ اعظم کو اپنے قبضہ میں رکھنے کے لئے مسلمانوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور اس طرح مسلمان نظم و نسق میں ہندوؤں کے حصہ پر بھی قابض ہو جائیں گے۔ پاکستان کے علاوہ مسٹر جناح نظم و نسق میں پچاس فیصدی نمائندگی کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ اس طرح نظم و نسق میں برسر اقتدار ہو کر ہندوؤں کو خوفزدہ کریں۔ اور انہیں پاکستان کا مطالبہ منظور کرنے پر مجبور کریں۔ مسٹر جناح کے ان منصوبوں کا جواب دینے کی واحد صورت یہ ہے۔ کہ ہندو سنگھٹت ہو کر ہندو مہا سبھا کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں +

مسلمانوں کو پیشکش

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ڈاکٹر نارنگ نے کہا۔ کہ ہندو مسلمانوں سے منصفانہ سلوک کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اور اگر مسلمان بھی خلوص دلی کا ثبوت دیں۔ تو انہیں مراعات بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ہندو کسی بھی صورت میں اپنی ہستی ختم کرنے کو تیار نہیں۔ آپ نے ہندوستان بھر کے ہندوؤں سے اپیل کی۔ کہ ہندو مہا سبھا کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں + ص

ضرورت ہے

مجھے اپنی لڑکی کے لئے جو میٹرک میں تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ ٹیوٹر کی ضرورت ہے اور بچوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک ودھوا دایہ کی +

المشتہر ڈی۔ بی کھوسلہ اوورسیر

روپیہ کے سترہ آنے لیجئے

ان دنوں دوسرے سب بیوپاروں میں بے شک خسارہ ہو۔ لیکن آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کے حصے خریدنے سے آپ کو روپیہ کے سترہ آنے ملتے ہیں۔ اوقات اگر منڈل کے دس دس روپیہ کے آپ دس حصے خریدیں اور یکمشت روپیہ لگا دیں۔ تو سال کے بعد آپ کو سوا آنے یعنی سوا چھ روپے منافع ملے گا۔ گویا ایک روپے کے سترہ آنے ہو جاویں گے۔ اس سے زیادہ منافع بخش کوئی بیوپار نہیں۔ اپنا سرمایہ منڈل کے حصوں میں لگائیے۔ اور بھرپور فائدہ اٹھائیے +

پراسپیکٹس اور دیگر تفصیلات کے لئے منڈل کو لکھیئے

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umer + Company Karachi

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بنگال میں ہندو مہلاؤں کا اپہرن

بنگال کے پُورو یہ ضلعوں میں ہندوؤں کی اوستھا بہت دورشٹوں سے شوچنیہ ہو رہی ہے۔ وہاں مسلمانوں کی بہولتا ہے۔ اور ہندو سنکھیا میں بہت کم ہیں۔ اس کارن ان ستھانوں کے مسلمان غنڈے سمے سمے پر ہندوؤں پر انیاچار انیا کرتے تھے۔ پرنتو جب سے بنگال میں مولوی فضل الحق کا منتری منڈل قائم ہوا ہے۔ تب سے مسلمان غنڈوں کا ساہس اور بھی ادھک بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے ہندوؤں کو ہر طرح سے تنگ کرنا اپنا لکشیہ بنا لیا ہے۔ ہندوؤں کی دھن سمپتی لوٹنے کی گھٹنائیں تو پراپیہ ہوتی ہی رہتی ہیں۔ پرنتو سب سے بڑھ کر وچار نیہ وشئے ہندو مہلاؤں کے اپہرن کی گھٹنائیں۔ اس سلسلے میں کئی اُداہرن ملے ہیں۔ ہم نیچے دو گھٹنائیں دیتے ہیں۔ جو کسی سمپردایہ وادی پتر میں نہیں۔ بلکہ پرسدھ راشٹریہ پتر "پرتاپ" سے سانبدھ ہیں پرکاشت ہوئی ہیں:-

ضلع فرید پور (بنگال) کے گوپال گنج حلقے میں مجسٹریٹ مسٹر ٹی احمد کے اجلاس میں شری نٹور دت کی لڑکی پرتبھا بالا کے بھگائے جانے کا مقدمہ پیش ہوا۔ لڑکی کے پتا نے درخواست دی۔ کہ لڑکی کسی ہندو کی حفاظت میں رکھی جائے۔ مجسٹریٹ نے کہا "وہ اُسے ہندو مہاسبھا کی سپرد دی میں نہیں کر سکتے۔"

ناری رکھشا سمتی کے ڈاکٹر وبھوتی بھوشن لبو عدالت میں موجود تھے۔ انہوں نے لڑکی کو اپنی حفاظت میں رکھنا سویکار کیا۔ مجسٹریٹ نے پانسو روپے کی ضمانت پر لڑکی کو ان کے پاس چھوڑنا منظور کیا۔ پرنتو پولیس کے مسلمان سرکل انسپکٹر اور اکھیکت کے پکش کے مسلمان وکیل نے عدالت کو یہ سوچنا دی۔ کہ عدالت کے باہر پانسو مسلمان لڑکی کو زبردستی چھین لینے کے لئے کھڑے ہیں۔ اس پر مجسٹریٹ نے پولیس کے پہرے کا انتظام کرنے کے لئے کہا۔ ہندو سب انسپکٹر اپنے ساتھ لڑکی کو کلکتہ لے جانے کے لئے بھی تیار تھا۔ پرنتو تھانہ دار نے جو مسلمان تھا اس کو ڈانٹا۔ اور عدالت سے اس نے لڑکی کو کلکتہ

دینے میں اسمرتھتا ظاہر کی۔ فرید پور سے ہتھیار بند پولیس منگانے کی فریج دینے کی بات کہنے پر فرید پور خبر بھیجی گئی۔ عدالت بند ہونے پر کچھ مسلمان وکیل مجسٹریٹ کے بنگلے پر جا کر اُن سے ملے۔ اور ان سے پرامرش کیا۔ خبر ہے۔ کہ رات ہی کو وہ کلکتہ پہنچے۔ اور ہوم ممبر سے مل کر یہ آدیش پراپت کیا۔ کہ مجسٹریٹ لڑکی کو کسی مسلمان وکیل کے سپرد کرے۔ اس کے انوسار کل ۱۔ ڈی ممبر کو یہ آدیش دیا گیا۔ کہ لڑکی کو کسی مسلمان کے پاس رکھا جائے۔ ناری رکھشا سمتی کے منتری نے اس معاملے میں ہوم ممبر سے ملنے کی کوشش کی۔ پرنتو وہ اسپھل رہے۔"

دوسری گھٹنا چاند پور کی ہے۔ وہاں پر شہر سے ۵-۶ میل کے فاصلے پر سکھنت گنگش گرام سے سوَرگیہ سرلیش چندر کی ودھوا پتنی سکھدا سندری

(د بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

خالصہ بھائیوں سے نویدن

(از قلم روشن لال جی آریہ سکنہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

آپ کا خالصہ

ہم خالصہ بھائیوں کی سینہ زوریوں کو دیکھ کر حیران ہیں۔ جو وہ پچھلے سالوں سے کر رہے ہیں۔ پنجاب کے اندر ڈسکہ (گوجرانوالہ) کے جھگڑے پرسدھ ہیں۔ کہ کس طرح ہندو مندروں پر زبردستی قبضہ کر لیا۔ اور ان سے رامائن مہابھارت کو نکال دیا۔ اب پنجاب کے شہر لائل پور میں جو سکھ اچھوت لیڈروں نے کانفرنس کی۔ اس میں گڑبڑ ڈال کر اسے فیل کرنے کی کوشش کی۔ تاکہ یہ لوگ اپنے آپ کو ہندو نہ لکھاویں۔ اب یُو۔ پی میں وہ اپنی سرگرمیوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اب تو وہ بالکل گھاتک نیتی اختیار کر کے آریہ ہندو دھرم کو مٹانے پر تُلے ہوئے ہیں۔ یگیہ پوبیت چوٹی سے نفرت ہے۔ اس کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ جس کی رکھشا کے لئے گوروؤں نے سر دئے تھے۔ اسے تلانجلی دے رہے ہیں۔ ہندوؤں سے لڑکیاں نے لیتے ہیں لیکن دیتے نہیں۔ لڑکی کا ناطہ دینے کے لئے کیس رکھنے کی شرط پیش کرتے ہیں۔ سرگھسا۔ دھوتی پوش دال پیا کہتے ہیں۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا کوئی ہندو ممبر نہیں بن سکتا۔ ہم تو کہتے ہیں۔ کہ وہ آریوں کی نسل سے ہیں۔ ان کی رگوں میں رشیوں منیوں۔ رام وکرشن کا خون ہے۔ ان کے گورو صاحبان ہندو دھرم کے سدھارک اور ویدک دھرم کے پرچارک تھے۔ لیکن موجودہ سکھ صاحبان اپنے آپ کو مسلمانوں اور عیسائیوں کی طرح علیحدہ قوم بنا کر مردم شماری میں اپنے آپ کو آریہ ہندوؤں میں شمار نہیں کراتے۔ اور علیحدہ راجنیتک ادھیکار مانگتے ہیں۔ گویا وہ جوش میں آ کر انجن کی طرح پٹڑی سے نیچے اُتر پڑے ہیں۔ ان کا ہندوؤں میں اپنے آپ کو نہ رہنے دینا ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ ہندو قوم کے رکھشک ہیں۔ گورو گوبند سنگھ جی نے ان کو خالصہ بنایا۔ جو ایک ملٹری ڈیپارٹمنٹ ہے۔ جس کا کام دلیش جاتی کی رکھشا کرنا ہے۔ جس طرح آریہ ویر دل۔ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ۔ اور مسلمانوں میں خاکسار۔ انصار۔ سرخپوش اور فدائی خدمت گار ہیں۔ کیا ہندوؤں کے رکھشا دل ہندوؤں سے اور مسلمانوں کے دل مسلمانوں سے علیحدہ قوم بن گئے ہیں؟ اگر نہیں۔ ہندو شبد سے نفرت ہے۔ تو وہ اپنے آپ کو آریہ لکھوائیں۔ اور کہلوایا کریں۔ کیونکہ شری گورو گوبند سنگھ جی نے صاف کہا ہے۔

"گر تم سشٹی ہمارے آرج
سبیں دئیو تم دھرم کے کارج"

خالصہ۔ فارسی کا شبد ہے۔ اگر اس کا ہندی میں انوواد کیا جائے۔ تو آریہ کرنا پڑے گا۔ "سنگھ" شبد بھی ہندو راجپوتوں کے ناموں کے ساتھ آتا ہے۔ نیا نہیں ہے۔ دسم گرنتھ صاحب میں "ہندو" کا شبد کئی چوپائیوں میں آتا ہے۔ اس لئے وہ آریہ ہیں۔ چینی منگولین، در حبشی نسل سے نہیں ہو سکتے۔ اگر وہ اپنے گورو کی آگیا کا پالن نہیں کرتے۔ اور ہندو قوم سے علیحدہ ہو کر اسے نقصان پہنچاتے ہیں۔ تو سمجھو کہ وہ گورو کے مشن کو نہیں سمجھے اور سراسر نجادت پر تُلے ہوئے ہیں۔ ہم کہیں گے کہ وہ مردم شماری میں آریہ لکھوائیں۔ آشا ہے کہ وہ اس نویدن پر دھیان دیں گے۔

TILAK HOSIERY

ESTD. 1919

TRADE MARK

سَو فی صدی خالص اُون

عُمدہ کوالٹی

تلک ہوزری کی خصوصیت ہے!

کناٹ پیلیس، نیو دہلی

ویدک دھرمی بن

کیونکہ یہ بہترین ذریعہ نجات ہے

۱- کیول یہی ایک الہٰمی دھرم ہے۔ اس میں کوئی بات علم و عقل یا قانونِ قدرت کے خلاف نہیں ہے۔

۲- یہ آتما کا پرماتما سے براہِ راست سمبندھ بتلاتا ہے۔ اس میں کسی پیر پیغمبر۔ اولیا یا اوتار کی مصالحت۔ امداد یا شفاعت کی ضرورت نہیں۔

۳- یہ نقد دھرم ہے۔ اس میں اُدھار نام کو نہیں۔ جو جیسا کرے گا۔ وہ ویسا پھل پائے گا۔ رتی کم نہ ماشہ زیادہ۔ نہ توبہ سے گناہ معاف ہوں گے۔ محض ایک دفعہ رام رام۔ گنگا گنگا۔ یا اللہ اللہ کہنے سے مکھش کبھی نہیں ہوگی۔ مکھش نیک کرموں سے ہوگی۔

ہر چیز یہاں پرستی ہے
یہاں سودا دست بدستی ہے

۴- یہ محض ماننا ہی نہیں۔ بلکہ پرانی ماننا پر دیا کرنا سکھلاتا ہے۔ وہ دیا نہیں جو کہ بزدلی کے لئے استعمال کی جائے۔ بلکہ وہ دیا جو کہ بہادری کا بہترین بھوشن ہو۔

۵- یہ سوتنترتا کا دھرم ہے۔ یہ کسی خارجی وجود کے ذریعہ بغیر کسی وجہ کے مقررہ شدہ تقدیر کا قائل نہیں۔ بلکہ ہر انسان کو سکھلاتا ہے۔ کہ اس کی تمام کوششوں کا مرکز اس کی اپنی ذات ہے۔ یہ ہمارے جذبۂ خودداری کو تقویت دیتا ہے۔ یہ ہمسائیوں یا کسی اور کی مدد سے بہشت میں جانے کو دوزخ سے بدتر بتلاتا ہے۔

۶- یہ انسانوں کے سامنے جیون سے لیکر مکتی تک کا ایسا مکمل پروگرام رکھتا ہے۔ جو اپنی نظیر آپ ہے۔

۷- یہ سنسار کے سامنے پرمیشور کو ایک مہیب مطلق العنان بادشاہ کی صورت میں پیش نہیں کرتا۔ کہ جس سے لوگ ڈر تو سکتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ پریم نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ بھگوان کا ایسا روپ ورنن کرتا ہے۔ جس کے ساتھ ایک آتما کا خواہ مخواہ پیار کرنے کو دل چاہتا ہے۔

اس لئے بھائی ویدک دھرمی بن۔ یہی بہترین ذریعۂ نجات ہے۔

(ویدک دھرم کا سیوک :- بھگت رام نمبردار آنند آشرم لدھیانہ)

خط و کتابت کرنے سمے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دو

ہندی ساہتیہ سمیلن پونہ کا ۲۹واں ادھویشن

(جیل پرواسی سبھاپتی سمپورنانند سابق وزیر تعلیم یو۔پی کا بھاشن)

سواگتا دھیکش مہودیہ اور مترو! سمیلن کے سبھاپتی پد پر آسین کر کے آپ نے مجھے جو سنمان پردان کیا ہے۔ اس کے لئے میں آپ کا رنی ہوں۔ ہندو جگت کسی کو اس سے بڑا استھان نہیں دے سکتا۔ جب میں اُن لوگوں کی سوچی پر درشٹی ڈالتا ہوں۔ جو آج تک اس گدی کو سشوبھت کر چکے ہیں۔ تو بھرنت ستک ہو کر چپ چاپ دھنیہ واد دینے کے سوائے میرے لئے اور کچھ سمجھ نہیں رہ جاتا۔ سمیلن کا سبھاپتی پدی اپنے اس گورب پر گرب کرے۔ تو اس کا ایسا کرنا سرو تھا اکشمیہ نہ ہوگا۔ مجھے سمیلن کے پہلے ادھویشن میں سمت ہونے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا تھا۔ تب سے آج تک اس نے جو اُنتی کی ہے۔ وہ ہمارے سامنے ہے۔ اس نے پرتیکش روپ سے یا اپنی شاکھا اور سمبندھت سنستھاؤں کے دوارا ہندی کی جو سیوائیں کی ہے۔ جس پرکار شرداتوں اور لیکھکوں نے اسے بلوت کیا ہے۔ جس پرکار اس کو دیش کے گنیہ مانیہ نیتاؤں کا سہیوگ پراپت ہوا ہے۔ اسے دیکھ کر کس ہندی پریمی کو ہرش نہ ہوگا؟ ہندی کے وانگ مے بھنڈار میں جو کمیاں ہیں۔ اُن کو ہم جانتے ہیں۔ پھر بھی یہ اُت کرشٹ کوٹی کی رچناؤں سے بھر رہا ہے۔ اتنا تو سب کو ہی سویکار کرنا ہوگا۔ ہندی پتر پترکاؤں اور پرتی ورش پرکاشت ہونے والی پستکوں تتھا پریکشاؤں میں ہندی لینے والے چھاتراؤں کی سنکھیا اس بات کو ستھ کرتی ہے۔ کہ سمرنترم بندھنوں کے ہٹنے پر ہندی اپنے نیسرگک ستھان پر پہنچ رہی ہے۔ سمیلن کی پریکشاؤں میں بیٹھنے والوں کی سنکھیا بھی اس پرمان کو پشٹ کرتی ہے۔ آج جس پرکار دکھشن میں ہندی کا پرچار کاریہ ہو رہا ہے۔ وہ راشٹر بھاشا کے اُجول بھوشیہ کا پکار پکار کر پرنچہ دے رہا ہے۔ اس ساری پرگتی کو سمیلن نے سمبھو بنایا ہے۔ اس لئے یدی وہ دیکھے جو سمیلن کا سبھاپتی چنا جائے کچھ گرو کرے۔ تو اس کا ایسا کرنا انوچت نہیں کہا جا سکتا۔

پونہ کا سانسکرتک مہتو

پرنتو میں یہ بھی جانتا ہوں۔ کہ یہ پد کیول پرتشٹھا ہی نہیں پردان کرتا ہے۔ سمیلن کے سبھاپتی کو ہندی کی سیوا کرنے کا اوتم اوسر ملتا ہے۔ سمیلن آج پونہ میں ہو رہا ہے۔ یہ نگر ہمارے دیش کا ایک پرتشٹھت ودیا پیٹھ ہے۔ ہمارے راج نیتک اور سانسکرتک اتہاس میں اس کا مہتو پورن ستھان ہے۔ بہت پہلے کی بات جانے دیجئے۔ پچھلے سو ورشوں میں انگریزی شاسن کے مدھیا نہ کال میں ہی اس نگر نے جن وبھوتیوں کو جنم دیا ہے۔ اُن کی چھاپ ہمارے اتہاس پر امٹ رہے گی۔ کوئی ان کی ساری کاریہ شیلی اُن کی سمگر وچار دھارا سے سہمت ہو یا نہ ہو۔ پرنتو اُن کی ایک نشٹھا، لگن اور ادھیہ وسائے تو ہم سب کے لئے آدرش ہیں۔ ایک لوک مانیہ بال گنگا دھر تلک کا نام ہی پونہ کی کھیاتی کو امر کرنے کے لئے پریاپت ہے۔ ان کی ودوتا، اُن کا دھیریہ اور ساہس، اُن کی دُڑھ درشتا، اُن کا تپ اور تیاگ ـــــ بھارت ان باتوں کو کبھی بھول نہیں سکتا۔ ہندی کو راشٹر بھاشا مان کر انہوں نے اس کشیتر میں کام کرنے والوں کو جو سپھورتی دی ہے۔ وہ آج بھی ہمیں پریرت کر رہی ہے۔ آج لوک مانیہ کا پنچ بھوتک شریر ہمارے بیچ میں نہیں ہے۔ پرنتو اس میں کوئی سندیہ نہیں ہے۔ کہ اُن کی آتما کا آشیرواد ہم کو سنتو مل رہا ہے۔ ایسے ستھان میں سمیلن کا ہونا اس کے کاریہ کرتاؤں کو سمبھاونا کاریہ کشمتا پردان کرتا ہے۔ پھر آج ہندی ایک وششٹ پرستھتی میں سے ہو کر نکل رہی ہے۔ جب اُس پر کچھ پرہار ہو رہا ہے۔ تب تو اور بھی کاریہ کُشلتا کی آوشیکتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں کہاں تک سیوا کر سکوں گا۔ آپ کو یہ وشواس تو دلاتا ہوں۔ کہ اپنی اور سے پریتن کروں گا۔ پرنتو سمجھو ہے۔ کہ راج نیتک پرستھتیاں مجھے کچھ بھی نہ کرنے دیں۔ ابھی دشا میں آپ سے پہلے سے ہی کھشما یاچنا کرتا ہوں۔

سب سے پہلے تو میں اپنی اور سے اور آپ کی اور سے اُن اگیات اور اگیات ساہتیہ سیویوں کی سیوا میں شردھانجلی ارپت کرنا چاہتا ہوں۔ جو اس سال ہمارے بیچ سے اُٹھ گئے ہیں۔ میں سوچتا ہوں۔ کہ آپ کے سامنے کس وشے پر نویدن کروں۔ سمیلن کے منچ سے بہت سے وشیوں پر بولا جا سکتا ہے۔ اور سبھی وشے اپنا اپنا مہتو رکھتے ہیں۔ پرنتو ان سب کے لئے نہ مجھ میں یوگیتا ہے۔ نہ آپ کے پاس سمے۔ ان پر تو ہمارے پرلبدھ ودوان پرکاش ڈالیں گے۔ یہاں تو میں کچھ باتوں کا دگ درشن ماتر کرا سکتا ہوں۔ (باقی آئندہ)

پرکاش - کا چاروں اور پرکاش پھیل رہا ہے۔ اس کے گراہک بن کر اس پرکاش سے لابھ اُٹھا لیجیے

مختصر

اپنی پیدائش کے تین دن بعد جب میں پڑا اپنی ارد گرد کی دُنیا کو حیرت سے دیکھ رہا تھا تو میری والدہ نے انّا سے پُوچھا:-

"کیسا ہے میرا لال؟"

انّا نے جواب دیا:-

بیگم بہت اچھا ہے۔ میں نے اسے تین بار دودھ پلایا ہے۔ میں نے آج تک ایسا بچہ نہیں دیکھا۔ جو اتنا خوش ہو۔"

میں بے قرار ہو کر چلّا اُٹھا:-

"ماں۔ یہ سچ نہیں۔ [illegible] بچھونا سخت ہے۔ اور [illegible] نے جو دودھ پیا ہے۔ وہ میرے منہ کو کڑوا لگا ہے۔ اور چھاتی کی بدبو میرے لئے عذاب الیم ہے۔ میں بہت تکلیف میں ہوں۔"

لیکن میری بات نہ میری ماں سمجھ سکی۔ نہ میری انّا۔ کیونکہ میں جس زبان میں بول رہا تھا۔ وہ اس دُنیا کی زبان نہ تھی۔ بلکہ اس دُنیا کی زبان تھی جس سے میں آیا تھا۔

۲۱ ویں دن ہمارے ہاں ایک مُلّا آیا۔ اور اُس نے

دلچسپ

میر

(۱)

ہم نہ کہتے تھے کہ بُت دیر و حرم ...
اب نہ دعویٰ حشر تک شیخ و برہمن ...

(۲)

بارِ دُنیا میں رہو غمزدہ یا شاد ...
ایسا کچھ کر کے چلو یاں کہ بہت ...

(۳)

چرخ نے پیش کمیشن کہہ دیا ...
قوم کالج میں اور اسکی زندگی ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...زبان افسانہ

...ماں سے کہا۔ "تمہیں خوش ہونا چاہیئے۔ کہ تمہارا ... پیدائشی مومن ہے"۔
... مجھے حیرت ہوئی۔ میں نے مُلّا سے کہا:۔
"پھر تمہاری متنفی والدہ کو افسوس ہونا چاہیئے۔ کہ تم ایک پیدائشی مومن نہ تھے"۔
لیکن مُلّا بھی میری زبان سمجھ نہ سکا۔
سات مہینوں کے بعد ایک دِن مجھے ایک جوتشی نے دیکھا۔ اور میری ماں سے کہا:۔
"تمہارا بیٹا بہت بڑا سیاست دان اور جلیل القدر رہنما ہوگا"۔
میں چیخ اُٹھا:۔
یہ غلط پیش گوئی ہے۔ کیونکہ میں ایک مغنّی سے ہوں اور کچھ نہ بنوں گا"۔
لیکن اس عمر میں میری زبان کسی کی بھی سمجھ میں نہ آئی۔ اور مجھے سخت حیرت ہوئی۔

(بقیہ صفحہ ... پر)

...زمانے کے

ایک انگریز جہا کھدر کی ساڑھی پر سوار انارکلی میں سے گذر رہا ... ٹینگ لے رہا تھا۔ اور ... نہ تھے۔ بلکہ جارجٹ ... استرپوش تھی۔

ایک دفتر میں میں نے دیکھا۔ ایک انگرکھا اور پاجامہ پہنے جا رہی تھی۔

ایک جانے کا اتفاق ہوا۔ تو کیا دیکھتے ساڑھی جمپر پہنا ہوا تھا۔ ماپ دے رہی تھی۔ وہی لڑکی پرائے مرد کے سامنے نہ ہوتی تھی۔ اللہ!

(ہنیتی)

...دلچسپ

اکبر

(۴)

... دن اور قیامت کھسک آئیگی ادھر
... کیا عرض کروں آپ سے کل کیا ہوگا؟

(۵)

... نہ دیر کے قابل۔ مذہب اُلکا ہے سیر کے قابل
... گیا مدینے گیا مکہ بلا گیا
... گیا نہا دُلسیا ہی جل پھر کے آگیا
... ہو کچھ اس آمد و شد میں تو میں کہوں
... ہوا ہوں بات کی تہہ آپ پا گیا

ہندو مہا سبھا (مدورا) کا ۲۲واں اجلاس

(ویر ساورکر پردھان ہندو مہا سبھا کا صدارتی ایڈریس)

مسٹر وی۔ ڈی ساورکر نے آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے ۲۲ویں اجلاس کے موقعہ پر اپنی صدارتی تقریر میں ہندوؤں کے سامنے یہ آدرش رکھا۔ کہ وہ اپنے اندر نئی زندگی پیدا کریں۔ اور ایک بار پھر جنگجو قوم کی حیثیت سے دُنیا کے سامنے آئیں+

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ویر ساورکر نے خالص عدم تشدد کی پالیسی کی مذمت کرتے ہوئے اسے مجنونانہ اور ہندوؤں کے مفاد کے منافی قرار دیا۔ اور کہا کہ اگر ہمیں زندہ رہنا ہے۔ تو ہمیں چاہیئے۔ کہ اپنے اندر فوجی اولوالعزمی پیدا کریں۔ یہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اور ہمیں اس چیز کو ہندوؤں کی سنگٹھن کی تحریک کا نعرہ بنانا چاہیئے+

جنگی سرگرمیوں میں شمولیت

ہندوؤں پر اس امر کے لئے زور دیتے ہوئے کہ وہ جنگ کی مساعی میں حصہ لیں ویر ساورکر نے کہا۔ کہ جنگ کے متعلق اپنی طرزِ عمل کا فیصلہ کرتے وقت یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیئے۔ کہ اس وقت قوم میں جنگی سپرٹ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ملکی مفاد کا تقاضا ہے۔ کہ ہم اپنی صنعتی ترقی کو کبھی نظر انداز نہ کریں۔ جنگ نے ہمیں ان دو چیزوں کے لئے اہم مواقع مہیا کر دئے۔ اور ان سے فائدہ اُٹھانا ہمارا اولین فرض ہے+

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ویر ساورکر نے کہا۔ کہ اگر ہندو من حیث القوم جنگی۔ مساعی۔ فوجی۔ بحری۔ ایئر فورس اور اسلحہ سازی میں حصہ لینے سے انکار کر دیں گے۔ تو اس کا واحد فوری نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ملکی تحفظ کے ان اہم شعبہ جات پر مسلمانوں کا تسلط قائم ہو جائے گا۔ اور اس طرح اپنے طرزِ عمل سے ہندو برطانوی حکومت کو تو کمزور بنا نہ سکیں گے۔ اور بعد میں انہیں احساس ہوگا۔ کہ انہوں نے ہندوستان کے ایک ایسے خطرناک عنصر کو طاقت ور بنانے کا موقعہ دیا ہے جو ہندوؤں کو اُن کے وطن میں غلام رکھنے کے لئے غیر ملکیوں سے کسی طرح بھی پیچھے نہیں+

سیاسیات میں ہندو مہا سبھا کا حصّہ

پچھلے ایک سال کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے ویر ساورکر نے ہندو مہا سبھا کی ان سرگرمیوں پر روشنی ڈالی۔ جو اس نے ملکی سیاسیات کے سلسلہ میں سرانجام دیں۔ اور اعلان کیا۔ کہ جب تک ہندو مہا سبھا کی رضا مندی حاصل نہ کی جائے، کانگریس اور لیگ کا کوئی پیکیٹ ہندوؤں کے حقوق کو فروخت یا گروی نہیں رکھ سکتا۔ ہندو مہا سبھا دُنیا کی کسی طاقت کو ہندوؤں کے بارے میں سودا کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ ویر ساورکر نے مسلم لیگ کے مطالبات کے مقابلہ میں مسٹر امیری اور وائسرائے ہند کی طرزِ عمل پر اظہار خوشنودی کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندو مہا سبھا دباؤ کے زیر اثر وزیر ہند کرنل امیری بھی "ہندوستان اوّل" کا نعرہ لگانے پر مجبور ہو گئے۔ اور پاکستان کے خلاف وزیر ہند کا اعلان ہندو مہا سبھا کی جدوجہد کا ہی نتیجہ ہے+

ہندو سبھا کے اُمیدواروں کی حمایت

ویر ساورکر نے ہندوؤں سے اس امر کی خاص طور پر اپیل کی۔ کہ وہ تمام قسم کے انتخابات میں ہندو مہا سبھا کے اُمیدواروں کی حمایت کیا کریں۔ اور ہندو مہا سبھا کے اُمیدواروں کو ہر حالت میں کانگریسی اُمیدوار پر ترجیح دیں۔ پان ہندو ازم تحریک کی حمایت کرتے ہوئے ویر ساورکر نے اعلان کیا۔ کہ ہمارے لئے یہ امر حوصلہ افزا ہے۔ کہ ہندو والیانِ ریاست نے بھی اس تحریک میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ ہندو والیانِ ریاست میں جو دُور اندیش ہیں۔ انہیں اس بات کا احساس ہو رہا ہے۔ کہ ان کا حال اور مستقبل پان ہندو ازم تحریک سے جو روز بروز مضبوط ہوتی جا رہی ہے وابستہ ہے+

ہندو والیانِ ریاست

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ویر ساورکر نے کہا۔ کہ اگر اس نازک مرحلہ پر بھی ہندو والیانِ ریاست نے مسلم والیانِ ریاست کی طرح جو مسلمانی تحریک کے پاکستانی منصوبوں کی دل و جان سے حمایت کر رہے ہیں۔ جوش اور مذہبی عقیدت سے پان ہندو تحریک کی حمایت نہ کی۔ اور اس کی ذمہ داری اُن پر ہی نہ ہوگی۔ اس فرد گذاشت کے لئے صرف وہی قصور وار نہ ہوں گے۔ بلکہ اس کی ذمہ داری زیادہ تر ہندو پبلک پر اور خصوصاً اُن ہندوؤں پر جو کانگریس کے زیر اثر والیانِ ریاست سے کسی قسم کی ہمدردی ظاہر نہیں ...

شردھانجلی

(از لالہ لبھو رام جی نیئر لدھیانہ)

پوجیہ امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج کا کاریہ کرم وہ شانتا کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ ان کے سمبندھ میں یہ کہنا غلط نہ ہوگا۔ کہ وہ بذاتِ خود ایک سنستھا تھے سیاسی یا سماجک ہو یا دھارمک ہر میدان میں انہوں نے وہ وہ کاریہ نمایاں طور پر مردانہ وار کئے جو روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ جس کاریہ کو بھی انہوں نے ہاتھ میں لیا نمایاں کامیابی حاصل کی۔ آپ نے ہی گوروکل کانگڑی جیسی پوتر سنستھا استھاپت کی۔ جوں جوں سمیہ گذرتا جائے گا۔ اور گوروکل کے تعلیمی نظام کی خوبیاں اور موجودہ دیگر تعلیمی درسگاہوں کی خرابیاں ظاہر ہوتی جائیں گی امر شہید کے لگائے ہوئے اس پودے کا بول بالا ہوگا۔ ایسے مہان پرشوں کی یادگار رہنا امر اس شخص کا کرتویہ ہے۔ جو اپنے دلیش اور جاتی سے پریم رکھتا ہو۔ سنگینوں کے آگے سینہ تان کر ڈٹنے والا "شردھانند" اور ویدک دھرم کے لئے اپنے پران نچھاور کرنے والا "شردھانند" بھلایا نہیں جا سکتا۔ مجھے ان کے چرنوں کی ادھک سیوا کرنے کا سوبھاگیہ پراپت ہے۔ مجھے اس بات کا ابھیمان ہے۔ کہ پوجیہ سوامی جی مجھے پُتر وت پیار کرتے تھے۔ سنیاس لینے سے کچھ پہلے انہوں نے مجھے نمن لکھت پتر لکھا:۔

گوروکل ۱۹- ہاڑ سمت ۱۹۷۳ء

میرے پیارے لبھو رام جی نمستے!

آپ کو جو دُکھ برہمچارک دُشٹ دھرم برہمچاریوں کے بند ہونے سے ہوا ہے۔ وہ میں سب سے بڑھ کر انوبھو کر سکتا ہوں۔ برہمچارک تو اب بند ہی ہوگا۔ میری اوستھا میں بھی تبدیلی ہوگی۔ آپ میرے ساتھ سب سے پُرانے کام کرنے والے ہیں۔ اور بھی ہیں۔ لیکن آپ کو یک رنگ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ آپ ہمیشہ ایک رنگ میں ہی رنگے رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اپنے گرہست کے آخری دنوں میں آپ سے بھی ایک بار بھینٹ ہو جائے۔ اب یہاں موسم نہایت خوش گوار ہے۔ گرلشیم بھی رخصت ہو

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

...م کر رہے ہیں۔ اور جنہیں والیانِ ریاست کی اہمیت کا ذرا بھی احساس نہیں۔ برعکس اس کے ایسے ہندو والیانِ ریاست کو ہندوستان کی آزادی کی راہ کا روڑہ سمجھتے ہوئے ان کے خلاف منافقانہ سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ کہ دیشی ملکی پران کا واحد اجارہ ہے+

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

پریتن

لیکھکا شری چندرکرن چھایا

جگدیش امر کا بڑا دسی تھا۔ عمر میں اس سے سال چھ مہینے چھوٹا۔ بھاجی کے ناطے وہ کوشلیا سے کچھ نکٹ پری چیت تھا۔ بولا:۔

"تم اٹھ بھی نہ جاؤ بھیا۔ تمہارا کیا بگڑتا ہے۔ کوئی تمہیں تو پلنگ اُٹھانے کو کہہ ہی نہیں رہی ہے۔ اور تم سے بیدی آپ نہ اُٹھا جاتا ہو۔ تو کہو۔ میں بھاجی کو پکاروں۔ وہ گود میں اُٹھا کر پہنچا دیں گی؟"

امر تنک پڑا۔۔۔ "رہنے دے جگدیش یہ پلنگ اُٹھانا ہنسی نہیں ہے"۔

جگدیش کو نہ جانے کیا سوجھ رہی تھی۔ بولا:۔

"بھیا۔ ہماری تمہاری شرط رہی پانچ پانچ روپئے کی۔ اگر بھابھی پلنگ اُٹھائیں۔ تب تو آپ دیں۔ نہیں تو......"

اتنے میں زنچھوڑوں کی مدھر جھم جھم نے سب کو بتا دیا۔ کہ بہو رانی سیڑھیاں اُتر رہی ہیں۔ لاچار سب تاش پھینک کر دوسری چھت پر چلے گئے۔

کوشلیا نے کمرے میں جا کر چپ چاپ پلنگ کھڑا کیا۔ اور سر پر لاد کر چھت پر پہنچا دیا۔ پھر گرم پانی پینے کو نیچے اُتر گئی۔ کھٹمل ہو گئے تھے پلنگ میں۔

اور اُف! امر کی شکل اس سمے دیکھنے لائق تھی۔

× × × × × × × × × × × × ×

رات بھر امر کا منہ چڑھا رہا۔ کوشلیا نے دو ایک بار اس سے پوچھا بھی۔ "کیا طبیعت اچھی نہیں ہے؟" ۔۔۔ تو بھی امر نے کچھ اُتر نہ دیا تھا۔ چپ چاپ کروٹ بدل کر لیٹ رہا۔ کوشلیا کے لئے یہ ایک نئی مان لیلا تھی۔ امر کی تیزی ترشی اور گرم گرم اُپدیش تو وہ نتیہ ہی دیکھتی تھی۔ ان سب کی اُسے عادت سی پڑ گئی تھی۔ عادت بھی کیا۔ جتنا اس سے ہو سکتا تھا۔ اتنی "سبھیہ" ہونے کی وہ چیشٹا بھی کرتی تھی۔ لیکن یہ چپی اُسے بہت اکھری۔

"آخر آپ چاہتے کیا ہیں؟" ۔۔۔ امر کا کندھا ہلا کر اُس نے دھیرے سُور میں پوچھا۔۔۔ "میں تم سے پوچھتی ہوں۔ کہ جب تمہیں گاؤں کی لڑکیاں اتنی بُری لگتی تھیں۔ تب وہاں وواہ ہی کیوں کیا تھا؟ کہاں سے اب میں میم صاحب بن جاؤں؟"

امر کی چپی اس بار ٹوٹی۔ تنکت سُور میں منہ پھیرے پھیرے ہی بولا۔۔۔ "میم صاحب تو اس جنم میں تم کیا بنو گی۔ ہاں پہلوان تو بن ہی گئی"۔

پہلوان کی اس "نئی سند" نے کوشلیا کو چونکا کر دیا۔ اُس نے کون سی کُشتی کر کی ۔۔۔

[illegible]

"کیا سیدھی طرح بتاؤں؟" ۔۔۔ امر اب کھل پڑا۔۔۔ "تمہیں میری انسلٹ کرتے شرم نہیں آئی۔ بھلا جب میں نے پلنگ اُٹھانے کو منع کر دیا تھا۔ تو تمہیں کون آفت آ رہی تھی اُٹھانے کی۔ یوں چاہتا تو میں بھی اسے چیسے تیسے باہر لا پٹکتا۔ لیکن کہاروں کا کام کرتے "پوزیشن" بگڑتی تھی۔ پرنتو تمہیں اتنی تمیز کہاں۔ جگدیش۔ ونود۔ مہیندر ۔۔۔ سبھی ہنس رہے تھے۔ کچھ قد و قامت تو تمہیں ایشور نے دیا ہی۔ دریا دلی نہیں۔ تم پر اسنری اُچت کوملتا کچھ بھی نہیں ...گئی ہے"۔

دکتر تا جب سوابت ہوتی نہ واں پڑی۔ تو کوشلیا اتنا کہتی ہوئی چارپائی پر جا پڑی ۔۔۔ "بھگوان نے بھول سے مُسے استری بنا دیا"۔

امر غصے سے ہونٹ چاب کر رہ گیا۔

آنکھیں بند کر کے کوشلیا چاہے کے دو گھونٹ گھونٹ لے کے نیچے اُتار گئی۔ پھر جلدی سے پان منہ میں رکھ کر اس کے دو ایک پیک بھی نگل لے۔ پھر بھی اُبکائی آئے جا رہی تھی۔ اپنی اس پراوھینتا پر اُسے کتنا رونا آ رہا تھا۔ اسے وہ ہی جانتی تھی۔ ہائے رے اُس کے سوٹا پے۔ جس سواستھ کو دیکھ کر اس کے چچی ... [illegible] ... یہاں دیال جان ہو رہا ہے۔

پرنتو امر کی اپستنا نہیں۔ اسی سے اب وہ سنبھل سنبھل کر بولتی ہے۔ کہ کہیں کوئی گاؤں کی کہاوت منہ سے نہ نکل جائے۔ پھونک پھونک کر پاؤں رکھتی ہے۔ کہ چلنے کی دھمک نہ ہو۔ کپڑوں میں ہلدی کے داغ نہ لگیں۔ چکناہٹ کا سپرش نہ ہو۔ اس کے لئے اُسے بڑے دھیان سے رسوئی نبٹانی پڑتی ہے۔ کھانے پینے میں بھی سادہ دھانی برتتی ہے۔ ہرے کچے شاک دیکھ کر ۔۔۔ مٹر کی پھلیاں اور گوبھی دیکھ کر اس کا جی للچا اُٹھتا ہے۔ پرنتو اس نے اب وہ سب جنگلی پن چھوڑ دیا ہے۔ ساری برسات بیتنے کو آئی۔ پرسوں کو چھوڑ کر اس نے کھیر کی شکل نہیں دیکھی۔ پرسوں بھی جگدیش دے گیا تھا۔ بھلا گھر میں اس ہیضے کے پروانے کو کون لاتا۔ امرا اور جلیبھ تو اسے چھونے بھی نہیں۔ جلیبھان کے پیٹ میں بھی اپھارہ ہو جاتا ہے۔ نسبت صحت پر اُسے اب سرکہ میں پیاز ڈال کر کھانا ہوتا ہے۔ سب تو کھانے ہیں مندا گنی کی شکایت دور کرنے کو۔ اور وہ کھاتی ہے کبول امر کو دکھانے کو۔ اس کے سواستھ پر ان سب کا پربھاو نہ پڑتا ہو۔ سو بات نہیں۔ پہلے کی اپیکشا ... [illegible] ... سر درد بھی ہو جاتی ہے کبھی کبھی۔ کنتو اس کی کچھ میں یہ بات کسی ... [illegible]

گنگا کی لہروں سے!

(از ماسٹر راجیندر کمار آریہ۔ پنڈ دادن خان)

"گنگا مائی ٹھیرنا...... ذرا سی بات سُننا...... سُنا ہے۔ کہ جو تیرے شیتل پوتر جل میں سنان کرتا ہے۔ اس کے پاپ دُھل جاتے ہیں۔ اور من نرمل ہو جاتا ہے۔ تو میرے پاپوں کو بھی ہر لیگی نا؟"

آواز آئی ۔۔۔ "تیرا شریر تو میرے جل سے پوتر ہو سکتا ہے۔ پرنتو تیرا من تو سوکھشم تھے ہے۔ وہ تیرے اپنے جل سے شُدھ ہوگا"۔

"تیرے اپنے جل سے! ۔۔۔ میں تو سمجھا ہی نہیں"۔

"ہاں ہاں۔ تیرے اپنے جل سے۔ تیرے نینوں کے جل سے"۔

"میرے نینوں میں جل کہاں۔ میں تو کبھی رویا ہی نہیں"۔

"مگر وہ میں، پریم کی اگنی بھڑکا کر۔ پریم سے ویوگ ہوگا۔ ویوگ سے جل بہے گا"۔

"نہیں سمجھا۔ نہیں سمجھا۔ اتنی تیز گتی والی میں نہیں سمجھا۔ ذرا ٹھیرنا تو سہی۔ اتنی تیز۔ یہ اُمنگ یہ ترنگ کس لئے؟"

"میں جا رہی ہوں اپنا آپ کھونے"۔

"وہ کیسے؟"

"دیکھو اس وقت گنگا میں "بھاگیرتی" ہوں۔ سب کچھ ہوں۔ مگر سمندر میں مل کر کچھ بھی نہیں ۔۔۔ یہ اُمنگ، یہ ترنگ، سب کچھ اسی لئے ہے۔ اگر سنسار میں کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو اپنے آپ کو کھو دو"۔

تو جھری اور معمانی لگ۔ ادھر سواستھ سنوارنے گئی ... سندھیا کو کمپنی گارڈن کی ہوا کھائی جائے۔ بچوں کے کپڑے دھونے کے لئے تو دو ڈول پانی نہ کھینچے۔ اور بازوؤں کی کینٹا کے لئے ڈمبل ہلائے جائیں۔ ذرا سا پیٹ میں درد ہوا ... دن تک روٹی کی صورت نہ دیکھنے دیں۔ اور "گرستھ شاستری کا بہت" رکھنے کے لئے اُسے دو گھنٹہ امر کی منتیں کرنی پڑی تھیں۔ لیکن وہ بھی اب پلیوں کمر کس کر شہر والوں کے قدم سے قدم ملا کر چلنے کو تیار ہوئی ہے۔ پرنتو بڑا اُبرا لگتا ہے اُسے یہ سب ... لیموں شربت جائے پان۔ جو سوائے پیٹ میں خشکی لانے کے اور کوئی لابھ اُسے نہیں دے رہا تھا۔

جیسے تیسے طبیعت جب ذرا ٹھیک ہوئی ... تو وہ نیچے اُتری۔ اس کی جیٹھانی ... جانے کو تیار دکھائی دیتی تھی۔ بچے سوٹ بوٹ پہنے ہیں۔ اُسے دیکھتے ہی بولی ۔۔۔ "جلدی سے کپڑے بدل لو۔ میرے ساتھ ہسپتال چلنا ہوگا"۔

"اچھا" ۔۔۔ کہہ کر کوشلیا اُوپر چلی گئی۔ لاچاری تھی نہ۔ ساس امر کے ساتھ کل ابھی یہ آئے گا ... تانگہ کر کے دونوں ہسپتال چلیں۔ کافی دور تھا۔ سو بھی شہر کے باہر۔ بڑی بھیڑ تھی۔ اتنا دن ڈھلنے لوٹنے کے سمے اندھیرا ہو گیا۔

کوشلیا نے ڈرتے ڈرتے کہا ۔۔۔ "جیجی! اندھیرا ہو گیا"۔

شانتی کے بھی ہواس درست نہ تھے۔ پھر وہ آیو میں اس سے چھ سات سال بڑی تھی۔ داب کر بولی ۔۔۔ "کوئی بات نہیں۔ چلے چلے ٹہلتے ٹہلتے۔ تانگہ انہیں کریں گے"۔

دونوں چل پڑیں۔ ... ہوائیاں اُڑ رہی تھیں شانتا کے مکھ پر بھی۔ شہر کے شکھشت اور اشکھشت سبھی کی منو ورتیوں سے وہ کوشلیا اپیکشا ادھک ابھی جیت تھی۔ کنتو کیا کرے چلنے کے اتیرکت اور کوئی سادھن نہ تھا۔

آدھا راستہ پار ہونے آیا۔ آگے تو دور سڑک ایک دم سنسان پڑی تھی۔ شانتا نے گھبرائے ہوئے سور میں کہا ۔۔۔ "کوشلیا! جلدی قدم اُٹھا"۔

کوشلیا نے چال تیز کر دی۔ وہ تو یوں ہی تیز چلتی تھی۔ جیٹھانی کی ڈھیلی ڈھیلی دیہ ... تک کر کے وہ اپنی چال پر اتیاچار کر رہی تھی۔ اکیلے ... پر وہ شانتی سے بہت آگے نکل گئی۔ سڑک کے موڑ تک۔ اُسے اس سڑک سے بہت ڈر تھا۔ وہاں اس کے پاؤں جم گئے۔ لیکن شانتا کی چیخ سن پڑی تھی ۔۔۔ کوشلیا! ... اور کوشلیا نے مڑ کر اس اندھیرے ... کوئی پچاس گز کی دوری پر جیجی کا ... نے کر ... کھو ۔۔۔ (بقیہ ...)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...ہمیری انجوکیشن بل کیخلاف پروٹسٹ

...آریہ سماج گورو کل وبھاگ فیروزپور شہر
...دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کے پنجاب اسمبلی کے
...پلیشن میں پاس ہوئے پرارنبھک شکھشا
...ا جس میں کہ ہندی کے ستھان پر پرارنبھک
...ابتیوں میں اردو کو شکشا کا مادھیم بنایا گیا
...گھرنا کی درشٹی سے دیکھتا ہے۔ اور
...ب سرکار سے سانرودہ پرارتھنا کرتا
...کہ وہ اس پرکار کا بل پاس کر کے ہندو
...کے ہردیوں کو ٹھیس نہ پہنچائے۔ اور اس
...چینہ وچار کرتے ہوئے ہندوؤں کی سنسکرتی
...مبھیتا کی رکھشا کرتے ہوئے لپنی کی بھاگی
...اور سرکار سے آشا کرتا ہے۔ کہ ہندی کو
...دو کے ساتھ ساتھ ...ب وبھاگوں میں
...ن دے کر کرتارتھ ...ے گی + (منتری)

...یہ سماج جنڈیالہ گورو

...گیہ سردار لبسنت سنگھ جی پلیڈر
...ان کے سپتروں نے اپنے پوجیہ پتا جی کی
...میں چاروں وید۔ چرک سنگھتا وگ وید۔
...بھاشیہ بھومکا بھاشا ٹیکا سمیت پستکالیہ
...سماج جنڈیالہ گورو کو پردان کئے۔ آریہ
...ہذا سردار لبسنت سنگھ جی کے سپتر
...اوودھم سنگھ جی سائنس ماسٹر ایم۔ بی
...سکول جنڈیالہ گورو تتھا ان کے بھراتاؤں
...دھنیہ واد کرتی ہے + (دھرم چند منتری)

...ارمک امتحانات کی تاریخیں

...آل انڈیا آریہ کمار پریشد کے دھارمک
...تانت مندرجہ ذیل تاریخوں میں ہوں گے:-
۱۲-جنوری سنہ ۱۹۴۱ء - ویدک دھرم
...رد پہلا کھنڈ۔ دونو پرچے۔
...۱-جنوری سنہ ۱۹۴۱ء - ویدک دھرم
...رد دوسرا کھنڈ۔ دونو پرچے۔
...۲-جنوری و ۲-فروری سنہ ۱۹۴۱ء
...ک دھرم وشارد تیسرا کھنڈ۔
...سدھانت شاستری۔ چاروں پرچے
...پہلا پرچہ صبح دس بجے سے ایک
...تک۔ دوسرا پرچہ ڈیڑھ بجے دوپہر سے
...بجے شام تک ہوگا۔
(...سکریٹری آریہ کمار پریشد دیوان ہال دہلی)

...انڈیا دیانند سالویشن مشن

...آل انڈیا دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور
...ماہ نومبر میں مندرجہ ذیل سرگرمیوں کا اظہار

آریہ سماجک جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

پروشٹ کیا گیا۔ جن میں ۸۱۴۰ سنٹرل انڈیا کے عیسائی بھیل ہیں۔ بقایا ۱۹۱۴ یو۔پی و پنجاب کے عیسائی و مسلمان ہیں۔ سنٹرل انڈیا میں عیسائی پادری از حد کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مشن کے کام کو فیل کیا جاوے۔ وہ پانی کیطرح روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ تاکہ آنے والی مردم شماری میں زیادہ تعداد میں بھیلوں کو عیسائی درج کرایا جاوے۔ مشن اپنی شکتی انوسار ڈٹا ہوا ہے۔ اگر ہندو بھائی مشن کی سہایتا کریں۔ تو وہاں کافی سپھلتا پراپت ہو سکتی ہے۔

(پردھان مشن)

آریہ ودیارتھی آشرم نریلا (دہلی)

لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار (دہلی) گرام پرجا ساریف ایدلیٹک ودیالیہ کھول رہے ہیں۔ یوگیہ چھاتروں کا بھوجن آدی کا ویہ بھی وہی دیں گے۔ تتھا سناتک ہو جانے کے پشچات بھی یوگیتا انوسار ماسک دکشنا دینے کی بھی آن کی پرنتز بھاونا ہے۔ یوگیہ چھاتروں کے پرارتھنا پتر شیگھراتی شیگھر آ جانے چاہئیں۔ کیونکہ چھاتر الپ سنکھیا میں ہی لئے جائیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ دیر ہو جانے پر پشچاتاپ کرنا پڑے +

پرارتھی کی نمن لکھت یوگیتا ہونی چاہئے۔

(۱) ودیارتھی دھرشتی کا کٹر بھگت ہو۔ تپسوی (نیرسوبھاؤ) سدا چاری۔ تیبر بدھی۔ انسا ہی۔ اُجیہ لگن والا۔ سوستھ تتھا جن سیوا میں شردھا رکھنے والا ہو۔ آیو اٹھارہ ورش سے ادھک ہو تو اچھا ہے۔ آریہ بھاشا پڑھنا لکھنا تتھا انیہ بھاشاؤں کا گیان ہو تو اور بھی اچھا ہے۔ وششیش پر بچہ کے لئے ودیالیہ میں پدھاریں۔ ودیالیہ میں سدھانت گیان۔ کتھا۔ ویاکھیان۔ شاستراتھ

چکتسا۔ آسن۔ پرانایام۔ لاٹھی۔ مگدر۔ اُدیان۔ تتھا کرشی آدی کا کریاتمک گیان کرایا جاویگا + دھیان رہے۔ کہ "آریہ ودیارتھی آشرم" پرتھک ہے۔ اس میں اسنتا ودھیائی آدی ہرشی کی پاٹھیہ ودھی کی پرنالی دوارا شکھشا دی جاتی ہے۔ یوگیہ چھاتروں کا پرویش اس میں بھی ہوگا +

دادھشٹاتا آریہ ودیارتھی آشرم نریلا (دہلی)

آریہ سماج خان گڑھ میں بلیدان اُتسو

۲۳ ۱۲/۴ کو آریہ سماج مندر میں شری سوامی شردھانند جی کا بلیدان دوس منایا گیا۔ پراتہ کال پربھات پھیری اور لبدازاں مندر میں سمت سندھیا۔ ہون۔ یگیہ آدی ست سنگ ہوا۔ رات کو ۸½ بجے سے ۱۱¾ بجے تک پبلک جلسہ کی کارروائی ہوئی۔ جس میں پوجیہ سوامی جی کے شہیدی جیون کے سمبندھ میں مختلف مہانو بھاؤں کے بھجن اور ویاکھیان ہوئے۔ منتری جی نے اپنے ویاکھیان میں آریہ سبھاسدوں سے شہید کی یادگار کے طور پر تین برت لینے کے لئے اپیل کی۔

(۱) "کلیات سنیاسی" کا سوادھیائے اور اس پرچار۔

(۲) اپنی آمدنی کا ۱/۱۰۰ بھاگ ہی آریہ سماج کو ماسک چندہ کے روپ میں مندر میں ہتا مانگے سویم پہنچا دینا۔

(۳) ست سنگ میں سپریوار شامل ہونا۔

آج کل پراتہ کال سات بجے سے آٹھ بجے تک دیدک ست سنگ ہوتا ہے۔ جس میں رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کی کتھا ہو رہی ہے +

(آسو رام منتری آریہ سماج خان گڑھ)

کیا آپ آریہ ہیں؟

اگر "ہاں"۔ تو کیا آپکے گھر میں چاروں وید ہیں؟ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ نہیں۔ جب آپ "ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے" کے نیم کا پالن نہیں کرتے۔ تو آپ آریہ کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟ آج ہی آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ منگوائیں۔ جو چودہ سنہری جلدوں میں ہے۔ جن کی اصلی قیمت ۵۶ روپے ہے۔ رعایتی قیمت صرف ۴۴ روپے بھیجکر منگوائیں۔ رگ وید سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔ سام وید ایک جلد ۴ روپے۔ یجر وید دو جلدوں میں ۸ روپے۔ اتھرو وید چار جلدوں میں ۱۶ روپے) کتابوں کی فہرست مفت منگوائیں +

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر۔ جو بنگالی ستھی دیوندر ناتھ پال کے انگریزی گرنتھ کا ہندی انوواد ہے۔ قیمت ۲½ روپے (دو جلدوں میں)۔ شیگھر ایک سیٹ منگوائیں +

ویدک وواہ

۲۳-نومبر مطابق ۹-مگھر کو گورپرشاد آریہ سیوک علاد لپوری کے بھراتہ لالہ کرم چند جی بی۔اے ہیڈ ماسٹر آریہ ہائی سکول نکودر کی سپتری بی بی ودیا وتی ہندی پربھوشن کا وواہ ہوشیارپور نواسی شری لالہ آتما رام جی خزانچی آریہ سماج کے سپوترے لالہ شری دھر جی کیساتھ پوُرن ویدک ریتی کے مطابق ہوا۔ جالندھر کنیا مہا ودیالیہ کے ادھیاپک شری پنڈت لکھشا رام جی۔ پنڈت جے رام جی اور پنڈت ٹھاکر داس جی نے وواہ سنسکار کرایا۔ برات میں شری لالہ دیوی چند جی ایم۔اے۔ پروفیسر رلا رام جی ایم۔اے وائس پرنسپل۔ ڈاکٹر موتا سنگھ جی میونسپل کمشنر سابق پردھان آریہ سماج وو دیگر آریہ سجن پدھارے۔ بی بی لبسنتی دیوی جی آنریری اُپدیشکا کے بھجن ہوئے۔ سب کارروائی ویدک ریتی کے انوسار ہوئی۔ آریہ سماج و آریہ یووک سماج کے لئے دان بھی دونو طرف سے ملا + (نامہ نگار)

آریہ سماج جام پور کا پروٹسٹ

"آریہ سماج جام پور کا یہ اجلاس پنجاب سرکار سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ چونکہ آریہ دھرمیوں کے سیاسی حقوق ہندوؤں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس لئے انہیں سنہ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں غیر ہندو شمار نہ کیا جاوے۔ بلکہ ان کا شمار ہندوؤں کے جنرل ٹوٹل میں کیا جائے"

(گنیش دت آریہ سیوک۔ جام پور)

گوروکل بھٹنڈہ

ابھی تک اس گوروکل میں پڑھائی کا سٹینڈرڈ پرائمری تک ہی رہا ہے۔ یکم مارچ سنہ ۱۹۴۱ء سے پنجاب یونیورسٹی کی ہندی اور سنسکرت پریکھشاؤں کا پربندھ بھی ہو گیا ہے۔ آب وہوا صحت بخش ہے۔ خرچ ماہوار مبلغ ۵ روپے ہے +

(مکھیہ ادھشٹاتا)

انبالہ میں آچاریہ رام دیو کی برسی

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدیش انوسار آچاریہ رام دیو جی کا پرتھم نروان دوس" مورخہ ۹-دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کو آریہ سماج (گوروکل وبھاگ) انبالہ چھاؤنی میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پراتہ کال برہد ہون یگیہ کے بعد پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ ہم سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی شکتی پردان کریں + راتری کو مندر آریہ سماج میں زیر صدارت

آریہ سنگھ شاستھی ایک وراٹ سبھا ہوئی - آریہ دیویوں تتھا کنیاؤں کے بھجن آدی اور کئی مہانو بھاووں کے منتری آچاریہ جی کے پونر جیون پر بھاشن ہوئے - انت میں کنیا گوروکل دہرہ دون کی سہائتا کے لئے اپیل کرنے پر لگ بھگ ایک سو پچاس روپے نقد اور وعدوں کے روپ میں اکٹرت ہوئے - جن میں سے مبلغ ۱۲۵ روپے کا چیک گوروکل دہرہ دون کو بھیجا گیا - اور بقایا رقم وصول ہونے پر بھیجدی جاوے گی ✤

آریہ سماج دینانگر کے سماچار

مورخہ ۲۲-۱۲ کو ساڑھے سات بجے شام آریہ سماج مندر میں ہفتہ واری ست سنگ کے بعد زیر صدارت لالہ بخشیش رام جی ایک عام جلسہ ہوا - جس پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن منتری آریہ سماج ہذا نے پیش کیا - جس کی تائید مہاشہ ستیہ پال جی و پنڈت سومناتھ جی شاستری نے کی - اور ریزولیوشن سروسمتی سے پاس ہوا :-

"آریہ سماج دینانگر کا یہ عام اجلاس پنجاب اسمبلی ایجوکیشن بل پر دوران بحث میں وزیر تعلیم کے دئے گئے بیان کی - کہ مستقبل میں پرائمری سکولوں میں ذریعہ تعلیم صرف اردو ہی ہوگا - کی بپر زور مخالفت کرتا ہے - نیز اکثریت کے بل بوتے پر ہندی اور گورمکھی کو نظر انداز کرنا متعصبانہ اور جانبدارانہ قرار دیتا ہے - اور اس کی پرزور مخالفت کرتا ہے - اس سبھا کی رائے میں پنجاب سرکار کا یہ بل رائج و رواج کے منافی ہے - اور ہندو اور سکھ اقلیت کے ساہتیہ اور شکشا سمبندھی ادھیکاروں میں بے جا مداخلت ہے - اس لئے یہ سبھا گورنر صاحب پنجاب سے پرزور اپیل کرتی ہے - کہ وہ اپنی انصاف پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس بل پر اپنی منظوری کی مہر تب تک ثبت نہ کریں - جب تک کہ پنجاب اسمبلی ایجوکیشن بل میں ہندی اور گورمکھی کو مناسب درجہ نہ دے - نیز ہم گورنر صاحب بہادر کی ذات بالا صفات سے امید رکھتے ہیں - کہ وہ اقلیت کے حقوق کی رکھشا کے لئے ہندوؤں اور سکھوں کے دھارمک اور اتہاسک ادھیکاروں میں کسی دوسرے کو مخل ہونے کی اجازت نہ دیتے ہوئے ان میں پھیلی ہوئی اشانتی کو دور کریں گے"

اس کے بعد مشہور جیٹھا بھجن منڈلی کے مہاشہ کرم چند جی کے بھجن ہوئے ✤

۲۲-۱۲ کی صبح کو پربھات پھیری کی گئی - رات کو آریہ سماج مندر میں بڑا بھاری جلسہ ہوا - جس میں بہت سے اصحاب نے سوامی جی کے جیون کے سمبندھ میں تقریریں کیں ✤

(پرکاش چند آنند منتری آریہ سماج دینانگر)

لبھو رام دوآبہ ہائی سکول جالندھر

لبھو رام دوآبہ ہائی سکول جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ ۲۴ - دسمبر ۱۹۴۰ء کو زیر صدارت سردار دلیپ سنگھ صاحب ایم - اے بی - ٹی آئی ایس انسپکٹر مدارس جالندھر ڈویژن سماج مندر اڈہ ہوشیار پور میں منعقد ہوا - صاحب موصوف کی تشریف آوری پر سکول بینڈ سے ان کا خیر مقدم کیا گیا - بعد ازاں انہیں ہوبیز کلاس کی تیار کردہ اشیاء دکھلائی گئیں ✤ ہیڈ ماسٹر صاحب نے سکول ہذا کی رپورٹ پڑھ کر سنائی - اس کے بعد طلباء کی طرف سے مکالموں - مزاحیہ اور ادبی نظموں اور دلچسپ تقاریر کا پروگرام پیش کیا گیا - ازاں بعد صاحب صدر نے ایک عالمانہ تقریر فرمائی - جس میں سکول کی ہوبیز کلاس کی تیار کردہ اشیاء کی تعریف کی - اور فرمایا - کہ "سکول ہذا صوبہ کے اعلیٰ سکولوں میں سے ایک ہے - جہاں پر طلباء کو تعلیم کے ساتھ ساتھ ہوبیز کا بھی شوق دلایا جاتا ہے ✤ (ٹھاکر داس)

لدھیانہ میں شردھانند بلیدان دوس

چاروں سماجوں کی طرف سے سمّلت شردھانند آریہ سماج گوروکل وبھاگ میں لالہ رلا رام جی کی پردھانتا میں بڑے سماروہ سے منایا گیا - مہاشہ شیو رام - مہاشہ ہزاری لال و مہاشہ بھیم سین جی کے منوہر بھجنوں کے پشچات پنڈت کرپا رام جی لائلپوری نے سمیہ انوسار کو نیا سنا کر لوگوں کو آنندت کیا - اس کے بعد پنڈت ہریشچندر جی و پنڈت وشوانا تھ جی نے پوجیہ سوامی جی کے جیون کی کئی ایک گھٹناؤں پر پرکاش ڈالتے ہوئے جنتا سے ان کا انوکرن کرنے کی پرارتھنا و اپیل کی ✤ (گ)

شردھانجلی

بقیہ صفحہ ۸-۹

چکی ہے - آپ ایک ہفتہ کے لئے آ بار

منشی رام

مجھے اس بیز کے ذکر کرنے کا اس لئے موقعہ ملا - کہ جب بھی میں گوروکل کا نگڑی کے درشن اکٹرت کرتا ہوں - تو مجھ پھیرے کہا دیتے ہیں - کہ "اب کب تک یہ کام کرو گے" اس لئے میں ایک بار اس بات کو سپشٹ رکھ دینا چاہتا ہوں - کہ جب میں پوجیہ جی کی آگیا پر گوروکل پہنچا - وہاں پر میں سوامی جی کے چرنوں میں پرنام کیا - کہ "آپ مجھے کیا آگیا ہے" - ان کے یہ شبد تھے "گوروکل کانگڑی کی سیوا ہی آپ کا لکھیہ سمجھو" میں نے وہیں یوں کہا - کہ "آخری دم تک کی آگیا پر سیوا کرونگا" اسی لئے میرا کی سیوا کرنا لکھیہ کر تو یہ ہے - دیش آگیا کرنا بھی ہے - ایشور بل دیں - میں گوروکل کی سیوا کر کے پیارے امر شہید کے وچنوں کو پورا کرتا رہوں ✤

ان کے بلیدان دوس پر امر شہید کے چرنوں میں شردھانجلی بھینٹ کرتا ہوں - (گوروکل سیوک لالہ بھگو رام نمبردار - لدھیانہ)

ضرورت

کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" ایک نہایت موزوں اخبار ہے - شرح اجرت نہایت واجبی - ایک بار کیلئے ۱؎ - دو بار کیلئے ۲؎ - تین بار کیلئے تین روپے - اور تین سے زیادہ بار کے لئے صرف ۸؎ مزید ہر بار ✤ (مینیجر)

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی شاہ پرداگر لال علیگڑھ

بال جیون گھٹی

اصلی منشی گھٹی رجسٹرڈ

بیماریاں نہیں ہونگے دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے ... بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے ... ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے نہیں ... مفت منگا دیں ... بال جیون کاریالیہ علیگڑھ یو - پی

شری پنڈت چمپوپتی جی ایڈیٹر پرکاش لاہور کی مشہور تصانیف

گیتا گان - گیتا کا شلوک وار دوہوں میں ترجمہ (اردو) - ہندی ۸؎ - اردو ۸؎

رشی گان - رشی دیانند کی منظوم مکمل جیونی سرل دوہوں میں - ہندی ۴؎ - اردو ۴؎

اپنشد گان - ایشا واسیہ اپنشد کا انوواد سرل دوہوں میں - ہندی ۴؎ - اردو ۴؎

ہنستی رامائن - بالمیکی رامائن کا سار سرل دوہوں میں - اتی اتم ٹیپنک ہے - ہندی ۸؎ - اردو ۲ روپیہ

سندھیا گان - ویدک سندھیا منتروں کے اردو ایک ایک دوہے میں - جن کا من سندھیا میں نہ لگتا ہو وہ اسے ضرور منگوائیں - اور بھاری تعداد میں مفت بانٹیں - قیمت ہندی ایک پیسہ - اردو ایک پیسہ - یا ایک روپیہ سینکڑہ

کھنڈن سیریز کے نایاب تحفے

(۱) پوران پول پرکاش ۸؎ (۲) مرزائی نبوت کی دھجیاں ۴؎ (۳) اوتار واد کی دھجیاں ۴؎ (۴) جین مت درپن ۸؎ (۵) آنند پنچ ۴؎ (۶) ویدک دھرم کی فضیلت ۶؎ (۷) آریہ سماج کیا ہے ۴؎ (۸) عیسائی مت درپن ۴؎ ✤

بہترین ادبی تصانیف

(۱) راز ہمت (کہانیاں) ۸؎ (۲) مشعل ہدایت ۴؎ (۳) جام محبت ۳؎ (۴) پریم سرتی ۸؎

ان کتابوں کا سواد چکھنے کیلئے ہر ایک آریہ گھر سماج اور لائبریری میں ہونا ضروری ہے

مینیجر پرکاش بک ڈپو ہسپتال روڈ لاہور

گہری نیند کا لطف

سائینس کی حیرت انگیز ایجاد "ویسٹن" (Westom) کبھی سونے یا جاگتے کو سونگھا دیجئے - وہ ایک گھنٹہ کے لئے نیند سو جائے گا - اور بلانے جلانے سے جاگیگا - قیمت صرف دو روپے آٹھ آنہ (۲؎) ✤

اگر ایک گھنٹہ سے پہلے جگانا ہو (Raction) سونگھا دیجئے - قیمت صرف دو روپے

کم مقدار یا نمونہ مفت نہیں ملتا - گارنٹی کی جاتی ہے - کہ ویسٹن یا دل کو کسی قسم کا نقصان نہیں

ایسٹرن آرٹس ایکاڈمی

نمبر ۲۵ - (P.W.L.)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دُنیا کا روزنامچہ

—— جرمن فوجیں غیر مقبوضہ فرانس پر قبضہ کرنے کے لئے بلغاریہ میں داخل ہو گئی ہیں۔ جرمن فوجیں رومانیہ اور اٹلی میں بھی جمع ہو رہی ہیں۔

—— ہٹلر نے نوروز پر جرمن فوجوں کے نام پیغام میں کہا۔ کہ ۱۹۴۱ء میں جرمن کی فتح یقینی ہے۔

—— ۲۳ سرکردہ برطانوی دلیوں نے آئینی ڈیڈ لاک کو ختم کرنے اور سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے برطانوی گورنمنٹ سے اپیل کی ہے۔

—— نئے سال کے خطابات میں مسٹر منوہر لال وزیر خزانہ پنجاب گورنمنٹ کو "سر" کا خطاب ملا ہے۔

—— آل انڈیا وومنز کانفرنس بنگلور نے طلاق کے قانونی حق کی حمایت کی ہے۔

—— سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ سیتلا مندر کے مہنت کو گدی سے اُتارنے کے لئے ہندو سنگٹھنوں سے ایجی ٹیشن کرنے کی اپیل کی ہے۔

—— دار جیو تانہ میں ۵ ہزار عورتوں نے پردہ ترک کر دیا ہے۔

—— مزید ایک ہزار اطالوی سپاہیوں کو قیدی بنا لیا گیا ہے۔

—— ۲۸- دسمبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں برطانیہ کے ۱۸ تجارتی جہاز ڈوب گئے۔

—— یو- پی میں آنریری مجسٹریٹ بھی ستیاگرہ کریں گے۔

—— مارشل پیتان کی حکومت نے اپنا سمندری بیڑا ہر ہٹلر کو دینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔

—— آزاد فرانس کے ایک ہزار سپاہی ہلاک ہو گئے ہیں۔

—— برطانوی جہاز ۲۸- دسمبر کو دُشمن کے فوجی اڈوں پر ایک منٹ میں ایک سو بم گراتے رہے۔

—— ہٹلر یونان کی جنگ میں اُلجھنا نہیں چاہتا۔

—— برطانیہ کے ہاتھوں اب تک اٹلی کے ۱۶۴۱ ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔

—— اطلاع ہے۔ کہ سردار سندر سنگھ مجیٹھہ وزارت سے استعیفے دے دیں گے۔

—— نئے ٹیکسوں کے خلاف پنجاب بھر میں پُر زور پروٹسٹ ہو رہا ہے۔

—— پنڈت جواہر لال کی تیزی اندرا ولایت میں لاپتہ ہو گئی ہے۔

—— ۲۸- دسمبر کو جرمن ہوائی جہازوں نے برطانیہ کے ایک شہر پر دو سو چالیس ہوائی حملہ کیا۔

—— اطالوی پریس کی طرف سے صلح کی افواہوں کی تردید کر دی گئی ہے۔

—— ۲۹- دسمبر کی رات کو جرمن ہوائی جہازوں نے آتش گیر بم گرا کر لنڈن کو آگ لگانے کی کوشش کی۔

—— مولانا آزاد نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر کسی نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ تو میں ہاتھ میں تلوار لے کر مقابلہ کروں گا۔

—— مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال کلکتہ میں عورتوں کے لئے الگ یونیورسٹی قائم کریں گے۔

—— مہاتما گاندھی بھی ستیاگرہ کریں گے۔

—— مدراس گورنمنٹ نے لوکل باڈیوں کو ہدایت کی ہے۔ کہ مسلم سکولوں میں گاندھی جی کی تصویر نہ رکھی جائے۔

—— مہر سکندر مصر میں مقیم پنجابی فوجیوں سے ملنے مصر گئے ہیں۔

—— برطانیہ پر حملہ کی زبردست تیاریاں شروع ہیں۔ حملہ غالباً موسم بہار کے شروع میں ہوگا۔

—— روسی گورنمنٹ اور جرمنی میں گفت و شنید ٹوٹ گئی ہے۔

—— ہٹلر ۱۹۴۱ء میں فیصلہ کن قدم اُٹھائے گا۔

—— ہندی ساہتیہ سمیلن کا اجلاس ۴- ۵- جنوری کو ڈی- اے- وی کالج لاہور میں ہوگا۔

—— یوم آزادی (۲۶- جنوری) پر صرف دیہاتی ستیاگرہ کریں گی۔

—— صوبہ سرحد کے ۱۰ کارکن ۳- جنوری سے ستیاگرہ شروع کریں گے۔

—— صدر روزویلٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ نازیوں سے صلح نہیں ہو سکتی۔

—— بندرگاہ بارڈیا عنقریب برطانوی قبضہ میں آنے والی ہے۔

—— ریاست جموں و کشمیر کے صوبوں میں پڑھنے والے ۹۰ فیصدی طلبا نے ہندی پڑھنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔

—— احراراب کانگریس کے ماتحت ستیاگرہ کریں گے

آریہ ورت کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کرنے کیلئے

آریہ ورت پرنٹنگ پریس

لگانے کی تجویز ہے

اس کیلئے بلا سود یا ۳ فیصدی سود پر

دو ہزار روپیہ درکار ہے

آپکا روپیہ ہمارے پاس بنک یا ڈاک خانہ کی طرح ہی محفوظ ہوگا۔ کیونکہ جب چاہیں روپیہ واپس لے لیں۔

جس طرح

ہم نے "آریہ ورت" کی ضمانت فنڈ کا روپیہ واپس کیا ہے۔ اسی طرح پریس فنڈ کا روپیہ بنا سود یا مع سود کے فوراً واپس کیا جائے گا۔

سو سو روپیہ

۲۰ سجنوں سے لیا جائے گا

اپنا اپنا حصہ لے لیجئے!

منتری علاوہ لوبھی اینڈ منیجر آریہ ورت لاہور

کیوں ؟

پریس کیوں لگایا جا رہا ہے؟ اس لئے کہ "آریہ ورت" کے خرچ میں ۳/۴ خرچ پریس کی چھپائی ہے۔ یعنی لگ بھگ بارہ سو روپیہ سالانہ۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ چار سالوں میں جتنا دھن چھپائی کے لئے کسی پریس کو دیا جائیگا۔ اتنے دھن سے اپنا ایک چھوٹا سا پریس لگ سکتا ہے۔ جس میں "آریہ ورت" مفت چھپ سکتا ہے۔ اور پبلک کے کام سے پریس کا خرچ پورا کیا جا سکتا ہے۔ اور کچھ منافع بھی۔ پچاس روپیہ ماہوار جو اب ہم پریس کو دیتے ہیں۔ وہ ہم اپنا پریس لگ جانے کے بعد ان سجنوں کو واپس کریں گے جو سجن "آریہ ورت" کا پریس کھولنے میں دھن سے ہماری سہائتا کریں گے۔ اس طرح تین سالوں میں تمام رقم واپس ہو جاویگی اور "آریہ ورت" کا اپنا پریس ہو جائیگا۔

کیا آپ ایسے شبھ کاریہ میں سہائتا کرنا اپنا کرتویہ نہیں سمجھتے ؟

؟ ؟ ؟ ؟

نیا سال مُبارک

معزز خریداروں کے اصرار پر

دو آنہ فی روپیہ کی خاص رعایت

۱۵ جنوری سے ۳۱ جنوری ۱۹۴۱ء تک

صرف "مکردھوج" کیلئے کی گئی ہے

کمزوری صحت کمزوری پٹھے پژمردگی! کمزوری دماغ کیلئے

ویدراج لالہ مراری لال جی کی تیار کردہ ۳۶ سال سے سینکڑوں میں استعمال ہو رہی ہے

مکردھوج رجسٹرڈ

ویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ۔ گمٹی بازار لاہور۔ قائم شدہ ۱۹۰۵ء

قیمت ۱ تولہ ۴۸ خوراک عام ۔ رعائتی ۸ روپے ۱۲ آنہ

ہندوستان کی سرتاج آیورویدک ٹانک

"آریہ ورت" کا گھر گھر چرچا

دل خوش ہو گیا ڈالٹن گنج کے پستکالیہ میں "آریہ ورت" پڑھا۔ دل خوش ہو گیا۔ ہمارے نام سال بھر کیلئے جاری کر دیجئے +

(سبھاپتی لال پھول چند ناتھ نگر)

بہت پسند کیا گیا آریہ سماج میں "آریہ ورت" کا نمونہ دیکھا۔ بہت پسند کیا گیا۔ میرے نام سال بھر کے لئے جاری کر دیجئے + (جگن ناتھ سیٹھ سیالکوٹ شہر)

سب سے اُتم پتر کا آپ کی پتر "آریہ ورت" کو کنیائیں بہت پسند کرتی ہیں۔ ان کا وچار ہے۔ کہ یہی ایک سماجک پتر کا دیکھنے میں آتی ہے۔ جس میں ساہتیک ہی نہیں اپتو دھارمک اور سماجک اُنتی کی اور دھیان دیا جاتا ہے۔ یہ پتر کا سب سے اُتم ہے +

(پریم ناگر ودربی۔ اے بی ٹی سٹوڈنٹ لاہور)

نہایت دلچسپ "آریہ ورت" کا دسمبر انک ملا۔ پتر کا کافی نہایت دلچسپ ہے + (مس اندرا اڈوانی کراچی)

استریوں کیلئے بہت لابھدائیک ہے

میں بہت دھنیہ واد کرتی ہوں۔ کہ "آریہ ورت" استریوں کے لئے بہت لابھدائیک ہے +

(سوشیلا پی۔ آر کالج۔ کوکناڈا)

اتی اُتم وروچک میں نے "استریوں کے راجیہ میں پرشوں کی ستھتی" شیرشک کہانی "آریہ ورت" کے پہلے انک میں پڑھی بہت آنند ملا۔ پتر کا واستو میں اتی اُتم وروچک ہے + (جے سکھ راکوکناڈا)

تازہ رائے "آریہ ورت" پا کر بہت خوشی ہوئی۔ پتر کا نہایت اپ ٹو ڈیٹ ہے۔ اس کی عمدہ گٹ اپ کیلئے ودھائی۔

(مس بلبل مترا ایم۔ اے پروفیسر سنگیت ڈیرہ دون)

"آریہ ورت"

پنجاب کی ایک ماتر ہندی ماسک پتر پتر کا ہے۔ اس کے خود خریدار بنئے۔ اور دوسروں کو بنا کر ہندوستان کو پھر سے "آریہ ورت" بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیے + (وارشک چندہ ۳ر)

سمپادکہ:۔ شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن

سنچالک:۔ شری ہیتیشی علا دلپوری

نوٹ:۔ تین انک چھپ چکے ہیں۔ چوتھا چھپ رہا ہے + آج ہی اپنا چندہ بھیج دیجئے

قائم شدہ ۱۹۰۹ء — فون نمبر ۲۷۷

عظیم الشان رعائتی اعلان

پنڈت ٹھاکر دت وئید ملتانی کی

شہرہ آفاق لاثانی ایجادات و بیدوں و شاستروکت ادویات پر

چار آنہ (۴ر) فی روپیہ خاص رعایت ۱۲۔ جنوری ۱۹۴۱ء تک

(کیول سورن مکرڈھوج وٹی۔ کشتہ سونا پر دو آنے (۲ر) فی روپیہ رعایت ہے)

شٹ گن سدھ مکرڈھوج

(عام سدھ مکرڈھوج سے چھ گنا زود اثر)

موسم سرما میں اس کا استعمال جسم کے ہر اعضا رگ و پٹھوں میں جستی پوری طاقت اور جیون شکتی پیدا کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی (۳۲ خوراک) سات روپیہ رعائتی ساڑھے پانچ روپے۔

شکتی پاک (رجسٹرڈ)

خوراک کی خوراک اور دوا کی دوا۔ صبح ناشتہ کیجئے اس کے استعمال سے جہاں طبیعت میں عجیب سرور اور جستی پیدا ہوتی ہے۔ وہاں یہ واجی کرن منی کو گاڑھا اور بکثرت پیدا کرتا ہے۔

قیمت:۔ دس تولہ دو روپیہ ۸ر (۱۸ر)

سورن مکرڈھوج وٹی

(اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ و ممسک)

شٹ گن سدھ مکرڈھوج۔ کستوری۔ عنبر۔ اور موتی وغیرہ کا مرکب ہے۔ اس کا مسلسل استعمال بڑھاپے کو دور کرنا اور جوانی کو قائم رکھتا ہے۔ ہر قسم کی دماغی جسمانی کمزوری اور سستی کیلئے اکسیر ہے۔

قیمت (۳۰ تولہ گولی) چار روپے۔ رعائتی ۳ر۸ر

ستمبھن وٹی

دھیریہ کی کمزوری اور پتلاپن سے سرعت کی وجہ سے مردوں کو اتنی شرم اُٹھانی پڑتی ہے۔ کہ بعض اوقات زندگی سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے قوت باہ اور امساک کو بڑھانے کیلئے بے نظیر ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

نپنسک سنجیون پرلیپ

عضو مخصوص کے تمام نقائص مثلاً پتلاپن سستی و کجی کو دور کر کے رگوں و پٹھوں میں پھر سے نئی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ قیمت دو تولہ دو روپے۔ رعائتی ایک روپیہ ۸ر (عہر)

آج ہی ادویات طلب کریں یا سال بھر۔ ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء تک اس رعایت سے فائدہ اُٹھانے کے لئے اس عرصہ میں رقم جمع کرا دیں +

رعائت صرف بند پیکٹوں پر ہوگی۔ فہرست ادویات اور رسالہ تشخیص امراض ایک آنہ کے ٹکٹ بھیج کر مفت منگا دیں +

محصول ڈاک ہر صورت میں علیحدہ ہو گا

ضرورت ہے

جات پات توڑک منڈل لاہور کیلئے ایک ایماندار و تجربہ کار بھجن پدیشک و پرچارک کی ضرورت ہے۔ دکشنا یوگیتا انوسار دیا جائیگا۔ ایک ایسے نیاگی ریٹائرڈ سجن کی بھی ضرورت ہے۔ جو منڈل کے دواہ وبھاگ کو سنبھال سکے۔ سادھارن مانک بھینٹ دی جائے گی۔ صرف وہی اصحاب درخواستیں بھیجیں۔ جو جنم جات میں وشواس نہ رکھتے ہوں۔

منتری جات پات توڑک منڈل
ہسپتال روڈ۔ لاہور

کنیا کی ضرورت ہے

ایک نوجوان تندرست کنوارے سارسوت برہمن اسسٹنٹ انجینیر کے لئے ایک مہذب دنی۔ تعلیم یافتہ۔ سوشیل۔ اچھے گھرانے کی کنواری لڑکی کی ضرورت ہے۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں +

"اور سیر" معرفت "پرکاش"
کچا نسبت روڈ۔ لاہور

کھتری ور کی ضرورت

ایک اٹھارہ ۱۸ سالہ کنیا کے لئے جو کہ کنیا گوروکل یونیورسٹی دہرہ دون کی سناتکہ Graduate ہے۔ اور یو۔ پی یونیورسٹی کی ہندی کی سب سے اونچی پریکھشا پاس ہے۔ ایک لائق ور کی ضرورت ہے۔ درخواستیں بنام

"رام ناتھ" معرفت "پرکاش"
کچا نسبت روڈ۔ لاہور آنی چاہئیں +

برہمن کنیا کیلئے ور کی ضرورت

مجھے اپنی کنیا (سولہ ورشیہ جالندھر تواسی) کیلئے ایک یوگیہ آریہ ور کی ضرورت ہے۔ ور اعلیٰ تعلیم یافتہ برسر روزگار ہو۔ وہ لڑکا آریہ ہونا ضروری ہے۔ شادی ویدک ریتی سے نواں شہر ضلع جالندھر میں ہوگی +

ہری دت گپتا گورنمنٹ سیکرٹری
مراد آباد سپننگ اینڈ ویونگ ملز کمپنی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرتین

لقبیہ صفحہ ۱۰

"جی جی"—— وہ وہیں سے چیخ پڑی۔

"اوہ! ایک نہ شد دو شد"—— اس اپٹ چپٹ نے عجائے ڈھنگ سے ہنس کر پکارا۔ "تم بھی آ جاؤ۔"

اُف! کوشلیا کا رکت کھول اُٹھا۔ ایک پل ہی جیسے وہ اُڑ کر شانتی کے پاس پہنچ گئی۔

شانتی بے بس ہرنی سی اس راکھشس کے ہاتھوں میں جھٹ پٹا رہی تھی۔ کوشلیا کے سر پر جیسے بھوت سوار ہو گیا۔ پاؤں سے سینڈل نکال کر پورے زور سے جماہی تو دی۔ تڑ تڑ کی دو ہی آوازوں نے اس نر پشو کا سر پھٹا دیا۔ شانتی کو چھوڑ کر وہ کوشلیا پر جھپٹا۔ شانتی کانپ کر فرش پر گر پڑی۔ اندھ مُدھ جھپٹ سی۔ یہ نہ کوشلیہ سکا گنو اربی جاگرت ہو اُٹھا تھا۔ گھر میں اپنی رکھی گائے کو دشمن میں کرنے کے لئے دہی تو اس کی ٹانگیں باندھا کرتی تھی۔ جھک کر پھرتی سے اس نے اس کی ٹانگیں پکڑ کر کھینچ لیں۔ اور دوسرے ہی چھن وہ بدمعاش ذمین ناپ رہا تھا۔ کوشلیا نے سینڈل پھر سنبھالا ہی تھا۔ کہ وہ چپراسی سر پر پاؤں رکھ کر بھاگا۔

"جی جی"۔ کوشلیا نے شانتی کا ہاتھ پکڑ کر کہا—— "جلدی چلو۔"

شانتا اداک پتلی سی اس کے ساتھ چل پڑی۔

× × × × × × × × × × × × ×

دوسرے دن سے کوشلیا نے چائے میں بیو ڈال کر پینا تو دُور، چائے پینے تک کی سوگند کھا لی۔ "اُسے نماکت نہیں چاہیئے۔ جی جی کا روپ جی جی کو مبارک ہو۔ وہ تو اپنا موٹاپا مرتی دم تک بھی کم نہ کرے گی۔"

امر نے بھی یہ گھٹنا سن لینے پر کوشلیا کا موٹاپا رگھٹانے کا یہ تن چھوڑ دیا۔ ہاں انیہ دشاؤں میں اس کے سبھی دشید او شیدا پائے پر چلت رہے۔

لقبیہ صٹ بنگال میں ہندو عہلاؤں کا اپہرن

کو اسی گاؤں کے تتھا آس پاس کے گاؤں کے ۵۰-۶۰ ہتھیار بند مسلمان غنڈے دن کے دو بجے بل پوروک اُڑا لے گئے۔ اسی دن چاندپور کے تھانہ میں گھٹنا کی اطلاع دی گئی۔ پرنتو آج تک اس استری کا اُدھار نہ ہو سکا۔ اس ودھوا کے پانچ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ جو اس سمیہ بالکل اناتھ ہو رہے ہیں۔ ہندوؤں کی اور سے تین لوگوں نے سکھدا کو چھڑانے کی کوشش کی۔ ان پر مسلمان غنڈوں نے اشسترز روپ سے حملے کئے۔

کون سوابھیانی ہندو ایسا ہوگا۔ جس کی آنکھیں ان گھٹناؤں کو پڑھ کر سرخ نہ ہو جائیں گی۔ بنگال میں سخت مندروں میں گؤ ماس پھینکے جانے ہندو گھروں کو مسجد بنانے تتھا دیو مورتیوں کو نشٹ کرنے کی گھٹناؤں کو ہم تھوڑی دیر کے لئے بھول سکتے ہیں۔ لیکن ماتری شکتی کا ایسا بھینکر اپمان سہن شکتی سے باہر ہے۔ ہندو ہی کہا منشیتا کا سمان کرنے والا کوئی وکتی چاہے وہ کسی مذہب یا سمپردائے سے سمبندھ رکھتا ہو۔ اس پرکار کا اتیاچار برداشت نہیں کر سکتا۔ واستو میں جن لوگوں کو اس پرکار غنڈوں کی دیا پر نربھر رہ کر جینا پڑ رہا ہے۔ اور اپنی سمپتی تتھا عزت کی رکھشا کر سکنے میں اسمرتھ ہیں۔ اُن کا اس پرتھوی پر جیوت رہنا ہی بے کار ہے۔ ہندوؤں کو اوشیہ ہی اس کائرتا کے کلنک کو اپنے ماتھے پر سے ہٹانے کے لئے پرتیتن شیل ہونا چاہیئے۔ (سارود لیشک دہلی)

صنعت وحرفت لقبیہ صفحہ ۱۵

ہیں۔ خوراک ایک تولہ سے اڑھائی تولہ تک۔ صبح وشام پینے سے ملیریا بخار شرطیہ جاتا رہتا ہے۔ گورکھپور کی ایک فرم اسے خوب فروخت کر رہی ہے۔

ملیریا مکسچر

لاٹیکر آرسنک ہائیڈرو آٹھ بوند۔
کونین سلف۔ سولہ گرین۔
ٹنکچر آف کلوروفارم۔ چالیس بوند
ٹنکچر نکس وامیکا۔ ایک ڈرام۔
پانی منقطر۔ آٹھ اونس

ان سب کو ملا لیں۔ خوراک مریض کی عمر اور طاقت کے مطابق مقرر کر لیں۔ اس سے ملیریا بخار بہت جلد جاتا رہتا ہے۔ یہ بھی ایک فرم کی پیٹنٹ دوائی ہے۔

(دہیارے لال وشیش۔ کیرانہ)

دوسری زبان

(لقبیہ صفحہ ۸ و ۹)

اور اب میری عمر ۳۳ سال کی ہے۔ اور میری ماں، ابّا اور مُلّا سب مر چکے ہیں۔

یہ عبارت پڑھ کر مجھے ساری حقیقت معلوم ہو گئی۔ میں نے منہ موڑ کر تمام لوگوں کو مخاطب کیا اور کہا۔

کیا تم میں کوئی مرد یا عورت نہیں۔ جس کے دو ہاتھ اور دو آنکھیں ہوں" م

سخت سر درد میں
گوروکل کانگڑی فارمیسی کا
برہمی تیل
فوراً آرام دیتا ہے
اس کے استعمال سے سر درد دُور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے فی شیشی۔
ایجنسی
لاہور
ہسپتال روڈ۔ لاہور
لدھیانہ
النکار اوشدھالیہ کوچہ لالو مل لدھیانہ
گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

جاتی کا پرلوارا!
اپنے بچوں کو ہر کوئی پیار کرتا ہے۔ لیکن سجن پرش ماتا پتا وہین بچوں کو بھی اپنی دیا کا پاتر سمجھتے ہیں اور اپنے بچوں کا پالن کرتے سمیہ ان اناتھوں کا بھی خیال رکھتے ہیں جو سنسار میں اور کوئی آشرا نہ رکھتے ہوئے کیول جاتی کے دان پر گذارہ کرتے ہیں۔ اسلئے
دان دیتے وقت
پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور کو یاد رکھیں اس میں دو سو کے قریب اناتھ بچے لڑکے و لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں۔ اس کا انتظام ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہے۔ اس کے انتظام میں بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ نقدی، کپڑا، برتن، آٹا، چاول، دال، گھی، لکڑی، تیل جو بھی دے سکیں دیں۔ اور پُنیہ کے بھاگی بنیں۔ وشواس رکھیں آپ کا دان ٹھیک طور پر ہی استعمال ہوگا۔
رپورٹ سالانہ مفت طلب کریں
ہیرانند شرما (مینجر امرت دھارا) آنریری سیکرٹری
پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور

صنعت و حرفت

ہندوستانی پیٹنٹ دوائیں

"پرکاش" کے گذشتہ پرچوں میں ہندوستانی پیٹنٹ دواؤں کے چند نسخے درج ہو چکے ہیں۔ آج کچھ نسخے اور دئے جاتے ہیں۔ جن کو کہ ہندوستانی فرموں نے پیٹنٹ کروایا ہوا ہے۔ اور مختلف ناموں سے فروخت کر رہے ہیں۔

"امرت بوند" (پیٹنٹ دوا)

کیمفر ایک اونس۔ آئیل منتھا پیپرٹیا ایک اونس۔ تھائمول ½ اونس۔ ریکٹی فائیڈ سپرٹ ساڑھے سات اونس +

ان سب کو ملانے سے دوا بن جاتی ہے۔ کانپور کی فرم کی یہ مشہور دوا ہے۔ فرم اور نام سے فروخت کرتی ہے۔ اس دوا میں وہی صفات ہیں۔ جو کہ امرت دھارا وغیرہ دواؤں میں ہیں +

بخار کی پیٹنٹ دوا

عرق چرائیتہ - ۸ اونس۔ کونین سلف نصف ڈرام۔ دونو کو آٹھ اونس والی شیشی میں بھر

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

سواستھ رکھشا

چھاچھ اور دہی ــــ ہاضمہ کے لئے مفید ہیں۔

بغیر کچھ کھائے ــــ نہار منہ دودھ پینا بھوک کو روکتا ہے۔

پیٹ ــــ کی تمام بیماریوں میں تمام دالوں کا کھانا مضر ہے۔

ترکاری (سبزی) ــــ زیادہ کھانا تندرستی کو سدھارتا ہے۔

حاملہ عورت ــــ کو برت نہ کرنا چاہیئے

سرسوں کا تیل ــــ چپڑ کر سونے سے مچھر نہیں کاٹتا۔

نیم کی کونپل ــــ کو چبانا جسم دل اور دماغ کو طاقت پہنچاتا ہے۔

تلسی کے پتے ــــ کالی مرچ کے ساتھ رگڑ کر پینے سے ملیریا بخار جاتا رہتا ہے۔

موٹاپا ــــ دور کرنے کے لئے بھانتہ گال پانی میں شہد ملا کر پینے سے بہت لابھ کرتا ہے۔

گاہ بگاہ فاقہ ــــ کرنے سے شریر کی شدھی ہوتی ہے۔

رجو دھرم ــــ کے چار دن بعد گرم سنان کرنا چاہیئے۔

آفتاب ــــ کی طرف طلوع کے وقت دیکھنا تندرستی کے لئے مفید ہے۔

کائےپھل ــــ کو کوٹ کر سونگھنا چھینک آنے کے لئے مفید ہے۔

پیٹ کا تیز درد ــــ نیل چپڑا کر لال مرچ پانی میں پیس کر لیپ کرو۔

قئے ــــ آنے پر پیپل اور شہد چاٹنا مفید ہے۔

گڑ اور سونٹھ ــــ پانی میں ملا کر ناک میں ڈالنے سے ہچکی بند ہو جاتی ہے۔

اصلی عطر کی شناخت ــــ سفید کاغذ پہ عطر کی بوند ڈال کر سینکنے سے اگر عطر اُڑ جائے تو اصلی ورنہ نقلی ہے۔

سگ گزیدہ ــــ کو چولائی کی جڑ۔ گنے کا رس اور گھی ملا کر لگانا مفید ہے۔

کھجلی ــــ آنولہ کی راکھ تیل میں ملا کر بدن پر ملنے سے کھجلی کو آرام ہو جاتا ہے +

گھریلو واقفیت

ــــ لالٹین کی بتی کے اردگرد لپٹا ہوا اگر رکھنے سے آگ لگنے کا ڈر نہیں رہتا۔

ــــ کھانا پکانے کے برتن میں جب کہ نیچے لگ کر جل جاوے۔ تو پانی سے بھر کر قدرے سوڈا ڈال کر دھیمی آنچ اُبلنے کی حرارت پر رکھ دو۔ برتن جلد صاف ہو جائے گا۔ اگر ایلومینیم کا برتن ہو تو سوڈے کی جگہ سرکہ ڈالیں۔

ــــ لیمپ کے جس حصہ میں تیل ڈالتے ہیں۔ اگر اس میں کافور کی ایک ڈلی بھی ڈال دی جاوے۔ تو روشنی بہت صاف نکلے گی۔

ــــ اگر لیموں خشک ہو گئے ہوں۔ تو انہیں گرم پانی میں چھوڑ دیں۔ پانی کھولتا ہوا نہ ہو۔ بعد میں گرم پانی والے برتن کو ڈھک کے رکھ دو۔ دو گھنٹے کے بعد لیموں کو پانی سے نکال لو۔ اور کپڑے سے صاف کر کے ٹھنڈا کرنے کے بعد استعمال میں لاؤ۔

ــــ اگر کسی ریشمی رنگدار کپڑے کو بھلو داغ لگ جاویں۔ تو سرد پانی میں صابن گھول کر کپڑے کو اس میں بھگوئیں اور دھو ڈالیں۔

پنجاب کے مشہور معالج فخر الاطبا جناب حکیم دینا ناتھ صاحب گوہلی کے

فازکو ۲ دو خاص مجربات البینو

تجدید شباب (کایا کلپ) کیلئے

فازکو کے استعمال سے بھوک بڑھتی اور قوت ہاضمہ تیز ہوتی ہے۔ فازکو کے استعمال سے لذت دنیوی سے محروم انسان نفسانی حظوظ سے دوبارہ لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

فازکو بے خوابی۔ دماغی کمزوری، کمی حافظہ، پژمردگی کیلئے اکسیر ہے۔

فازکو۔ بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو جوانمرد بناتی اور عضو مخصوص کی تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہے۔

فازکو۔ عورتوں کی محافظ ہے۔ کثرت اولاد، سیلان الرحم۔ یا کسی اور مرض سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرتی ہے۔

فازکو قیمتی اور کمیاب اجزا سے تیار ہوتی ہے۔ اس کے فائدے زیادہ ہیں۔ اور مقدار خوراک بہت کم۔

قیمت فی شیشی دس روپیہ علاوہ محصولڈاک +

استریوں کے خطرناک مرض لیکوریا کیلئے

عورتوں کی خطرناک مرض لیکوریا (جریان یا پردر) کی اچوک و شرطیہ دوا ہے۔ ہزاروں سے بیزار عورتیں جو طرح طرح کی انگریزی دوائیوں کے استعمال کے بعد مایوس ہو چکی تھیں "البینو" کے استعمال سے نئی زندگی پا چکی ہیں۔ حکیم صاحب کے گذشتہ ۳۶ سالہ تجربہ کا نچوڑ۔ قیمت ایک شیشی (یعنی ۵۰ گولی) تین روپے علاوہ محصولڈاک +

مفت طلب کیجئے

رسالہ تپ دق و سل اعادہ شباب وغیرہ اور فہرست ادویہ ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کریں

فون نمبر ۲۸۹۱　　تار کا پتہ "سبن" لاہور

مینیجر ایرانڈیا کیمیکل اینڈ فارمیسوٹیکل ورکس (بھارت دوا گھر) ۳۰ چیمبرلین روڈ

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا سالہا سال کا آزمودہ

نیم سیینی سرمہ

ضرور استعمال کریں　　قیمت چودہ ۱۴ آنے فی شیشی

پشاور ایجنٹ

میسرز پی این کگرہ اینڈ سنز چوک ریشم گراں پشاور

شملہ ایجنٹ

ٹھاکر برادرس۔ لوئر بازار شملہ

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by ...

Regd. No. L.435
ओउम
Founder: M. Krishan

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس ۳۶ سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور

شرح چندہ
سالانہ ـــــ للعہ
ششماہی ـــــ عہ
برما ـــــ صہ
غیر ممالک ـــــ دس شلنگ

ایڈیٹر
[illegible]
علائپوری

U.A. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۲۹ پوہ سمت ۱۹۹۷ بمطابق مورخہ ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲

ہمارا وطن

(از جناب روشن بی-اے پٹیالوی)

فدا ہوں کیوں نہ وطن پر کہ یہ ہمارا ہے
ہر اک ہندی کو یہ جاں سے بھی پیارا ہے
پہاڑ اس کے ہیں اونچے ہمالیہ جیسے
تمام نہریں اور دریا مفید اور اچھے
نظر فریب ہیں سرسبز وادیاں اس کی
ہمیشہ رہتی ہے فصلوں سے یہ زمیں بھری
ہمیشہ وقت پہ ہوتی ہیں بارشیں اس جا
کبھی قحط کا نہیں ہندیوں نے منہ دیکھا
ہر ایک شے کی ہے ہندوستاں میں پیداوار
وطن کی خاک کا ہر ایک ذرہ گوہر بار
یہاں پہ کھانے کو ملتے ہیں ہر قسم کے اناج
مفید سب کیلئے اسجگہ کے مذہبی رواج
لباس ہندیوں کا صاف اور ستھرا ہے
نگاہوں کیلئے جاذب نظر و بڑھیا ہے
وطن میں لطف عجب ہے ہر ایک موسم کا
کبھی ہے سخت تپش اور کبھی ہے ٹھنڈی ہوا
پھلوں کا ہر ایک جگہ رہنا نہیں ہے کچھ بھی شمار
ہے گرم سبزیوں کا ہر مقام پر بازار
وطن کے نوجواں اخلاق سے ہیں مالا مال
ہر ایک ہندی ہے خوش پوش خوش زبان خوشحال
اصول کے ہیں دھنی اس جگہ کے باشندے
دغا۔ فریب۔ کسی سے کبھی نہیں کرتے
بلند عرش سے بھی اس کی عظمتوں کا نشان
یہاں کے عالموں کا ہے جہاں میں سکہ رواں
امن کا دیتا ہے پیغام فلسفہ اس کا
جہاں میں لذت خوش کام فلسفہ اس کا
یہ ہے تمدن و تہذیب کا علمبردار
دراصل اسلئے ہے کل جہاں کا یہ سردار

اسی لئے تو میں اپنے وطن پہ مرتا ہوں
ہر ایک حال میں توصیف اسکی کرتا ہوں

اُپنشد گان

منڈک اُپنشد

ستسار چکر میں پڑا ۔ جندمن مکت نہ ہوئے
اس جنم میں سب وِشے ۔ ملیں گیانی سو ئے

(۵)

کیول اُپنک پاٹھ سے ۔ ملے نہیں بھگوان
بُدھی پڑھے سُننے سے ۔ ملے نہ اِلیش جہان

(۶)

پائے کیول بھگت وہ ۔ جس پہ وہ پرسنّ
ہو گئے اس پر آپ ہی ۔ اُسے کرے سمپنّ

(۷)

کرم تیاگ پرماد سے ۔ ملے نہ تپ سنیاس
بُدھی بل اور کرم سے ۔ نیم بھجن ابھیاس

(۸)

کر تو یہ جانے جیو تو ۔ نیم ودھی پہچان
اس کا یہ سوئے آتما ۔ پائے برہم جہان

(۹)

ترپت گیان سے شانت ہو ۔ رِشی اِلیش کو پائے
وِیت راگ ہو آتما ۔ برہم کو آپ رچھائے
(ہِتیشی)

وید امرت

رگ وید ۔ ادم ۔ یجروید ۔ سام وید ۔ اتھروید

ओ३म् श्रोत्रियमप्रोतिब्रह्मेयम परमेष्टि
नम ब्रह्मेयामिग्नं यूरुषोब्रह्म संवत्सरं ममे

(ادم) برہم شرو تریہ منتروتی برہمئیم پرمیشٹھی نم برہمیے
ہگنم یُو اُوشو برہم سموتسرم ممے۔

شبدارتھ:- (پرُشہ) منشیہ (برہم) گیان دوارا (شروتریہم) وید گیانی آچاریہ کو (آپنوتی) پراپت ہوتا ہے۔ (برہم) اس گیان سے ہی (اِحم) اس (پرمیشٹھی نم) سب کے اوپر ٹھیرنے والے پرماتما کو پراپت ہوتا ہے۔ (برہم) گیان دوارا (اِحم اگنم) اس بھوتک اگنی کو اور (برہم) گیان سے ہی (اُپرشا سموتسرم) ورش کو (ممے) گِنتا ہے۔

بھاوارتھ

(۱)

جن جگیا سو جگت میں ۔ آچاریہ کو پائے
وید دیتا ہوئے جو ۔ بھگتی پریم دکھائے

(۲)

پائے اُتم گیان وہ ۔ پھر اس سے بھگوان
بجلی سوریہ آگ کا ۔ ملے وید سے گیان
(ہِتیشی)

چُنے ہوئے پھول

— وقت کے پابند ہونے کی عادت ڈالو۔ اور اپنے گھریلو کام بھی ٹھیک وقت پر ہی کرو۔ وقت پر کام کرنے کے لئے گھڑی ایک اچھا ذریعہ ہے۔ اگر آپ گھڑی رکھتے ہیں۔ تو وقت کی قیمت جانو۔ زیبائش یا شیخی کیلئے گھڑی مت رکھو۔

— جس وقت جس کسی سے ملنے کو کہو۔ اُس سے ٹھیک وقت پر ملو۔ اگر کوئی ضروری کام آ پڑے۔ تو اُس کام کو بھی چھوڑ دو۔ جس سے ملنے کا وعدہ کیا ہے۔ اُس سے ایک منٹ ہی مل کر اپنے ضروری کام کے لئے اجازت مانگ لو۔ مگر اپنے وعدہ کو مت توڑو۔

— کسی سے مزدوری کے دئے پیسوں سے زیادہ محنت لینے کی خواہش مت کرو۔

— اپنے ملازم کی انعام وغیرہ سے دلجوئی بھی کرتے رہو۔ ورنہ وہ ناخوش رہے گا۔

— کسی دوسرے کی چیز اگر آپ سے بگڑ جائے یا کھو جائے۔ تو اس چیز کے مالک کو جیسے ہو سکے ویسے مطمئن کرو۔

— برتنوں کو بیردی سے مت ٹھکراؤ۔ اور اس بات کا دھیان رکھو۔ کہ غلطی سے بھی برتنوں کو پیر نہ لگ جائے۔

مردوں کی سیکشول (جنسی) امراض

کے بے شمار اشتہار نکلتے رہتے ہیں۔ اور سفید ران کی تعریفیں لکھی ہوتی ہیں کہ اگر ان کو سچ مانا جاوے۔ تو اس وقت تک دنیا میں کوئی باہ کا مریض ہی نہ رہنا چاہئے تھا۔ طلاء ایسے کہ لگاتے ہی اثر اور ساری عمر کے واسطے چھٹی۔ مقوی ادویہ ایسی کہ آدھ گھنٹہ میں اثر اور ۲۴ گھنٹہ میں مرد۔ تعریفیں پڑھ پڑھ کر لوگ ساری عمر ادویہ منگواتے رہتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ فائدہ کچھ بھی نہ ہوا بلکہ کئی حالتوں میں نقصان۔ کچھ مفید ادویہ بھی ہوتی ہیں مگر نہ اتنی جتنی لکھی جاتی ہیں۔ معمولی ادویہ کی بے حد تعریف دیکھکر ہم حیران ہوتے ہیں۔ چند اصحاب ایک فولاد کے کشتہ کا اشتہار دے رہے ہیں۔ اس کی تعریف میں ہمارے پنڈت ٹھاکر دت شرما وید جی کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے لکھا تھا کہ اس سے بہتر نسخہ بتلانے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا۔ مگر کسی نے وہ انعام حاصل نہ کیا۔ وہ کشتہ فولاد ایک اچھا نسخہ ہے۔ ہمارے ہاں کشتہ فولاد درجہ اول کے نام سے پانچ روپیہ تولہ بکتا ہے۔ اور اس سے بہتر کتنے ہی اور کشتہ فولاد بھی ہیں۔ خاص بیس روپیہ تولہ والا۔ سو روپیہ تولہ اور پھر ایک ہزار روپیہ تولہ تک بھی تیار ہوتے ہیں۔ ادویات کا تو کہنا ہی کیا ہے قریب سوا سو مقوی اکسیریں اور طلاء ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اور ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ مگر ہم اتنی تعریف کسی کی بھی لکھنا پسند نہیں کرتے۔ جتنی کہ صرف پانچ روپیہ تولہ والے کشتہ کی لوگ کر دیتے ہیں۔ مقوی باہ ادویات اکثر ان دنوں استعمال ہوتی ہیں۔ اس واسطے ضرور تمند اصحاب کو صلاح دیتے ہیں کہ وہ ادھر اُدھر نہ بھٹک کر امراض مخصوصہ کے ماہر معالج جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی زیر نگرانی تیار ہوئی ادویات کو منگوا کر فیض اُٹھاویں یا ان کو حالات لکھکر دوائی تجویز کروا دیں۔ ان سے بہتر دوائی آپ کو ملنی مشکل ہے۔

مفصل حالات و فہرست ادویات کے لئے رسالہ امراض مخصوصہ مرداں مفت طلب کریں۔

تحفہ سرما سنہ ۱۹۴۰ء میں پنڈت جی نے موسمی اغذیہ مقوی کھیر۔ حلوے۔ جلیبی۔ پنیاں۔ دالیں۔ لڈو وغیرہ کے نسخہ جات دیئے ہیں۔ پانچ پیسے کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک بھیجنے سے رسالہ امراض مخصوصہ مرداں نصف قیمت پر رسالہ کو مفت بھیجا جاویگا۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا ۱۰ لاہور

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha.

پرکاش لاہور

۱۲ - جنوری سنہ ۱۹۴۱ء

جلد ۳۷	دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمبت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	نمبر ۲

پنجاب میں ہندی کا بھوشیہ

گت اتوار کشمیر لیجسلیٹو اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر پنڈت امرناتھ جی کاک کی صدارت میں ڈی - اے - وی کالج لاہور کے ہال میں پنجاب پرانتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن کا اجلاس ہوا - جس میں پرانت کے ہندی پریمیوں نے جمع ہو کر یونینسٹ وزارت کی ہندی گھاتک نیتی کے خلاف پروٹسٹ کیا - اور "پرائمری ایجوکیشن بل" کی مذمت کا پرستاو سویکار کیا - اس بل کی رُو سے پرانت کے پرائمری سکولوں میں ہندو اور سکھ لڑکے لڑکیوں کو بھی اردو مادھیم دوارا شکھشا گرہن کرنی پڑے گی - مذمت کے ایسے پرستاؤ آریہ سماجیں اور ہندو سنستھائیں بھی پاس کر رہی ہیں - اور ہندی ساہتیہ سمیلن نے بھی کر دیا ہے - ریزولیوشن پاس کر دینا آسان ہے اور کسی سے اپنا مطالبہ منوانا دوسری بات - سمیلن نے مطالبہ کیا ہے - کہ اس بل میں ایسی تبدیلی کر دی جائے - کہ ہندو و سکھ لڑکے لڑکیوں کو ہندی اکھوا گورمکھی دوارا شکھشا پانے کی اجازت ہو - یعنی اردو کو ہندی کے سمان درجہ دیا جائے - یہ مطالبہ نہ صرف بجا ہے - بلکہ سیکنڈری ایجوکیشن کے ضابطہ کے عین مطابق ہے - اس وقت اُردو کی بجائے ہندی یا گورمکھی پڑھنے کا ہندو طلبا و طالبات کو اختیار ہے - اگر اس رواج کے خلاف اکثریت ایسا بل پاس کر دے - جو نہ صرف اقلیتوں کی حق تلفی کرنے والا ہو - بلکہ ان کی تہذیب اور سنسکرتی میں بھی ہست آکشیپ کرنے والا ہو - تو صرف ریزولیوشن پاس کر دینے سے کچھ نہیں بنتا - چاہے اُس ریزولیوشن کو پاس کرنے والی آریہ سماجیں ہوں یا ہندی ساہتیہ سمیلن - اس بل نے اگر قانون کی شکل اختیار کر لی - تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا - کہ ہندو و سکھ لڑکے لڑکیاں اُردو کی ایسی کتابیں پڑھنے پر مجبور ہوں گی - جن میں ویدک سبھیتا کے گورو پورن اتہاس کی بجائے اسلامی تہذیب و تمدن کے راگ الاپے گئے ہیں - ان سے ہندو بچوں کے دلوں پر اسلامی تہذیب و تمدن کی چھاپ پڑ جائے گی - اور آہستہ آہستہ ہندی ختم ہو جائے گی - بظاہر یہ بل اس قدر نقصان دہ یا خطرناک معلوم نہیں ہوتا - لیکن اگر اس کے دُور رس نتائج پر

(باقی صفحہ ۴ کالم اوّل میں)

وشیش اُتسووں کو سپھل بنانے اور ان پر پرچار اتھ بانٹنے کے لئے آریہ پتروں کے وشیش انکوں سے بہتر کوئی دوسری چیز نہیں ہو سکتی +

اب رہ جاتا ہے پرشن یہ کہ کس پتر کے وشیش انک بانٹے جاویں - اس کے متعلق ہمیں اپنی زبان سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں - کیونکہ "پرکاش" اور "آریہ ورت" کے وشیش انک خود اپنے منہ سے بولتے ہیں - اور آریہ جگت اس بات کو تسلیم کر چکا ہے - کہ ہمارے وشیش انکوں کا مقابلہ دوسرے پتروں کے انک نہیں کر سکتے - "آریہ ورت" کا شوراتری انک ۱ - فروری کو اور "پرکاش" کا کچھ روز شوراتری سے پہلے چھپ جاوے گا - تیاریاں شروع ہیں - آریہ سماجوں اور "پرکاش" کے پریمیوں سے نویدن ہے - کہ وہ ابھی سے زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر اور اُن کی قیمت بحساب اُردو انک ۲ آنے اور ہندی تین آنے فی کاپی ارسال کر دیں - کیونکہ پیشگی قیمت بھیجنے والوں کو رعایت کا ۲ اور ڈاک خرچ نہ دینا پڑے گا - اور نمبر انہیں ملیگا بھی سب سے پہلے - لیکھکوں اور کویوں کو بھی جلد از جلد اپنی غیر مطبوعہ اور اُتم رچنائیں جلد از جلد بھیج دینی چاہئیں - مشتہرین اصحاب کو ابھی سے اپنے اشتہارات کے لئے جگہ بذریعہ خط و کتابت اُجرت کا فیصلہ کر کے ریزرو کرا لینی چاہیئے (منیجر)

شوراتری انک

گت ورشوں کی طرح اس ورش بھی ہم نے "شوراتری وشیش انک" نکالنے کا نشچیہ کیا ہے - چنانچہ یہ وشیش انک "پرکاش" کا اُردو میں اور "آریہ ورت" کا ہندی میں نکلیگا - اُردو انک کی قیمت دو آنے اور ہندی انک کی تین آنے ہو گی - ایک سہ رنگی تصویر اور کچھ یک رنگی تصاویر بھی دی جاویں گی - اچھے اچھے لیکھ اور کویتائیں اور کہانیاں تو ہونگی ہی - ساتھ ہی نیتاؤں کے سندیش بھی حاصل کئے جا رہے ہیں - ہماری کوشش ہو گی - کہ دونو وشیش انک اپنی مثال آپ ہوں - اور اپنی سابقہ روایت کے مطابق دوسرے آریہ پتروں سے ہر لحاظ سے بڑھ چڑھ کر ہوں - اس سمبندھ میں ہمارا جو کرتویہ ہے - اسے ہم اپنی شکتی سے بڑھ کر نبھائیں گے - اس کے متعلق کسی آشواسن کی آوشیکتا نہیں - کیونکہ ہمارے گت وشیش انک اس بات کی پوری پوری ضمانت ہیں - باقی رہ جاتا ہے جنتا کا کرتویہ - جس کے سمبندھ میں ہمیں اُسے سچیت کرنے کی ضرورت ہے +

وشیش انک اس لئے نکالے جاتے ہیں - کہ کم خرچ پر ادھک سے ادھک اُپیوگی سُندر اور وِودھی وِشے وبھوشت بھینٹ دوارا کسی پرو یا تیوہار پر پرچار کیا جا سکے - اور اس پرو کے منانے میں حصہ لینے والوں کو آریہ سماج کی اور سے ایسی بھینٹ دی جا سکے - جو پرچار کا اچھا سادھن ہو - نسندیہہ اخبار کے نمبر سے بہتر پرچار کا کوئی دوسرا سادھن نہیں - کیونکہ یدی ہر ایک سماج اپنا الگ الگ ٹریکٹ چھپوائے - تو وہ زیادہ سے زیادہ سولہ صفحات کا ہو گا - اس میں ایک ہی وِدوان کے وچار ہوں گے - اس سے ایک ہی سماج لابھ اُٹھا سکے گی - اور اس پر خرچ بھی بھاری اُٹھے گا - بخلاف اس کے کسی اخبار کا وشیش انک جہاں ادھک سُندر آکرشت اور ضخیم ہو گا - وہاں اس میں تصاویر ہونگی - آریہ سماج کے پرمکھ نیتاؤں اور وِدوانوں کے وچار ہوں گے - اور وہ تمام آریہ جگت کیلئے سمان روپ سے اُپیوگی ہو گا - ساتھ ہی بہت کم خرچ پر یعنی بحساب ایک پیسہ فی کاپی ہندوستان کے کسی بھی استھان پر بھیجا جا سکتا ہے - اس لئے یہ ضروری و آوشیک ہے - کہ رِشی بودھ اتسو جیسے دوسرے

لوہڑی و مکر سنکرانتی

اس ورش لوہڑی ۱۲ - جنوری تدانوسار ۲۹ پوش کو اور مکر سنکرانتی ۱۳ - جنوری کو ہے - یہ پرو ہندو جاتی میں بڑے سماروہ پوروک منایا جاتا ہے - لیکن اس کا روپ بگڑ گیا ہے - اس لئے اسے اس کے واستوک سوروپ میں منانا چاہیئے +

گننت جیوتش شاستر کے انوسار سمے کی گنتی چاند اور سورج کے آدھار پر دو طرح کی جاتی ہے - اس پرکار چاند (چندر) اور سور (سوریہ) دو طرح کی تتھیاں ہیں - پرتھوی جب سوریہ کے چاروں طرف ایک چکر سماپت کرتی ہے - تو اسے سور ورش کی سماپتی کہا جاتا ہے - پرتھوی ایک گول دائرہ میں گھومتی ہے - اس دائرہ کے بارہ بھاگ کر لینے پر بارہ راشیاں بنتی ہیں - راشیوں کے آس پاس ہونے والے تاروں کے جمگھٹ کی سمرتی پر ہی پرتیک راشی کے نام کی کلپنا کی گئی ہے - پرتھوی کی ایک راشی کو لانگھ دوسری پر جانے کا ہی نام سنکرانتی ہے - سوریہ چھ ماس تک اُتر کی اور اُودے ہوتا ہے - اور چھ ماس تک دکھشن کی اور - اُتر کی اور اُودے ہونے کی اودھی کو اُترائین کہتے ہیں - اور دکھشن کی اور اُودے ہونے کی اودھی کو دکھشنائین - اُترائین میں دن بڑھتے ہیں - اور دکھشنائین میں راتیں - مکر راشی کے سنکرمن پر اُترائین اور کرک راشی کے سنکرمن پر دکھشنائین پرارمبھ ہوتا ہے - اُترائین کی پرکاش کے ادھکیہ کے کارن مہا سردتر سوکرت کی گئی ہے - اس لئے اس دن پرو منانے کی پرتھا اتینت پراچین کال سے چلی آ رہی ہے - یدیپی اس سمیہ اُترائین پرورتن ٹھیک ٹھیک مکر سنکرانتی پر نہیں ہوتا +

شاریرک شکتی کے لئے پوشٹک پدارتھ کھانے کے یہی دن ہیں - تل گُڑ سب سے سستی اور اُتم چیز ہے - اس کا پریوگ ان دنوں خوب کرنا چاہیئے - اور اس پرو کو منانے کا جو اُدیش ہے - اس کو پورن کرنے کے لئے یگیوں کی پرتھا پرچلت کرنی چاہیئے - آریوں کو دینک ہون کرنے کا پرن لینا چاہیئے - یہی اس پرو کو منانے کا واستوک اُدیش ہے - اور اسی میں اس کی سپھلتا -

(رہنیتی)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

درشٹی ڈالی جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ یہ بل قانون بن کر پنجاب میں ہندی کا گلا گھونٹ دینے کی شکتی رکھتا ہے۔ ایسی اوستھا میں ہندی پریمیوں کا کرتویہ کیا ہے؟ محض پرستاو پاس کر دینا ہی کافی نہیں۔ ضرورت ہے کہ پنجاب میں ہندی کو ختم ہونے سے بچانے کے لئے ایک ایک ہندی پریمی ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہو جائے۔ جب ہمارے صوبے میں ہندو اور ہندی بھاشی صوبہ میں مسلمانوں کو جو اقلیت میں ہیں، اُردو پڑھنے کا ویسا ہی مساوی حق حاصل ہے۔ جیسا کہ ہندوؤں کی اکثریت کو ہندی پڑھنے کا۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ پنجاب کی اقلیت کا ایک جائز حق کوئی اکثریت کے بل پر اس سے چھین لے۔ سر سکندر اپنی انصاف پروری کے لئے مشہور ہیں۔ اس کا ثبوت بھی وہ شہید گنج کے معاملہ میں دے چکے ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس ہوگا اگر اس بل کی وجہ سے ان کی اس شہرت کو بٹہ لگے۔ جہاں ہم گورنر صاحب بہادر پنجاب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس بل کی جو صریحاً بے انصافی پر مبنی ہے منظوری نہ دیں۔ وہاں ہم صوبہ کے ہندی پریمیوں سے بھی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اگر انہیں ہندی کو جو نہ صرف ہندوؤں کی ماتری بھاشا ہے، بلکہ ہندوستان بھر کی قومی زبان بھی ہے پنجاب میں ختم ہونے سے بچانا ہے۔ تو پرائمری ایجوکیشن بل کے خلاف عملی پروٹسٹ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ پنڈت رام گوپال جی نے سمیلن میں پروٹسٹ کے پرستاو پر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ اگر ہمارا مطالبہ منظور نہ ہوا۔ تو ہم ڈائرکٹ ایکشن لینے پر مجبور ہو جائیں گے۔ پنڈت بھگوددت نے اس کی تائید کرتے ہوئے تجویز کی تھی۔ کہ اس آندولن کیلئے ایک کمیٹی بنائی جانی چاہیئے۔ ہم ہندی ساہتیہ سمیلن کے ادھیکاریوں سے یہ امید کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد ایک ایسی کمیٹی بنادیں۔ جو سمیلن کے مطالبہ کو منوانے کے لئے ضروری کارروائی کرے۔ پنجاب میں ہندی کا بھوشیہ پرائمری ایجوکیشن بل کے کارن سنکٹ میں پڑ گیا ہے۔ یہ سنکٹ تبھی ٹل سکتا ہے جب آریہ سماجی سناتنی اور سکھ مل کر اس بل کے خلاف پرزور پروٹسٹ کریں۔ نہ صرف پروٹسٹ ہی کریں۔ بلکہ ضرورت پڑنے پر ہر ممکن قربانی کے لئے بھی تیار رہیں۔

(ہتیشی)

مسولینی کی اُمیدوں پر پانی

افریقہ میں اٹلی اور برطانیہ میں جو جنگ ہو رہی ہے۔ اس میں اطالوی فوجوں کو پے درپے شکستیں کھانی پڑی ہیں۔ برطانوی فوجیں اس وقت تک کئی مقامات پر قبضہ کر چکی ہیں۔ اُن کا تازہ کارنامہ بارڈیا پر قبضہ ہے۔ کئی ہزار اطالوی سپاہیوں کو قیدی بنا لیا گیا ہے۔ اِدھر یہ حال ہے اور اُدھر یونان کی لڑائی میں بھی اٹلی کو منہ کی کھانی پڑی ہے۔ ایبے سینیا میں مسولینی کے خلاف بغاوت نے اٹلی کی مشکلات میں اور بھی اضافہ کر دیا ہے۔

ریاست پونچھ میں ستیاگرہ

کسی مولانا غلام حیدر کی طرف سے جنہیں انجمن آزادی کا صدر کہا گیا ہے۔ ایک اعلان اخباروں میں چھپا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ ریاست پونچھ میں ۱۷-جنوری سے سول نافرمانی شروع کی جاوے گی۔ کیوں؟ اس لئے کہ بقول ان کے ریاست پونچھ کو دربار کشمیر نے اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔ جسے ریاست پونچھ کے باشندگان برداشت نہیں کر سکتے

ہمیں ہندوؤں کے وچاروں کا علم نہیں۔ اس لئے کچھ کہنا مشکل ہے۔ البتہ یہ ہم ضرور کہیں گے۔ کہ کہیں آزادی کی آڑ میں ریاست پونچھ کے کچھ چالاک مسلمان ریاست کشمیر کے خلاف کوئی فتنہ نہ کھڑا کرنا چاہتے ہوں۔ یہ دیکھنا ریاست پونچھ اور کشمیر کے ہندوؤں کا فرض اولین ہے۔

استریوں کے بعد پرشوں کی باری

قبائلی درندوں نے اب ہندو استریوں کو اغوا کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اب وہ پرشوں کو پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ پچھلے ہفتہ دو درجن کے قریب ہندو پرشوں کو اغوا کیا جا چکا ہے۔ رہزنی اور لوٹ مار کی وارداتیں بھی بدستور جاری ہیں۔ صوبہ سرحد کی گورنمنٹ قبائلی درندوں کی شرارتوں کا قلع قمع نہیں کر سکی۔ تعجب ہے۔ کہ سنٹرل گورنمنٹ نے اب تک اس طرف دھیان کیوں نہیں دیا؟

پراچین سبھیتا کیخلاف بغاوت

پنڈت جواہر لال نہرو کے اخبار نیشنل ہیرلڈ میں کچھ دن ہوئے ایک ہندو نوجوان کا ایک ہندو استری کے مضمون کے جواب میں ایک لیکھ پرکاشت ہوا تھا۔ جس میں اُس نے پنڈت جی کی کسی تقریر کے حوالہ سے لکھا تھا۔ کہ استریوں کو پراچین سبھیتا کے خلاف بغاوت کر دینی چاہیئے۔ کیونکہ عورتوں سے جو بے انصافی ہو رہی ہے۔ اس کے لئے پراچین سبھیتا ذمہ دار ہے۔ اور کہ سیتا اور ساوتری کے آدرش کو خیرباد کہہ دینا چاہیئے۔"

پنڈت جی نے جیل سے اس کی تردید کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اُنہوں نے کبھی یہ نہیں کہا۔ کہ سیتا اور ساوتری کے آدرشوں کو خیرباد کہہ دینا چاہیئے۔

ہم پوچھتے ہیں۔ کہ عورتوں کے ساتھ جو بے انصافی ہو رہی ہے۔ اس میں پراچین سبھیتا کا کیا قصور ہے؟ یہ تو استریوں کی جہالت اور ناخواندگی ہے۔ جسے اس بے انصافی کے لئے ذمہ دار قرار دیا جا سکتا ہے۔

آئندہ ہونیوالی مردم شماری کے متعلق

آئندہ مردم شماری کے متعلق مزید اطلاعات یہ ہیں۔ کہ یہ یکم مارچ کو مکمل ہو جائے گی۔ بہار اور آسام میں کام ایک ہفتہ میں شروع ہو جائے گا۔ مدراس۔ یو۔پی اور سی۔پی میں فروری کے دوسرے ہفتہ میں اور پنجاب سرحد اور بمبئی میں فروری کے آخری ہفتہ میں۔ دیگر صوبوں کے لئے ضروری تاریخیں مقرر کی جا رہی ہیں۔ ۱۹۳۱ء میں آخری تاریخ ۲۶-فروری تھی۔ اندازہ ہے۔ کہ مردم شماری کے سلسلہ میں ۵۰ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ اور شمار کنندگان کی تعداد لگ بھگ ۱۵ لاکھ ہوگی۔

مذہبی سوشلزم

ڈاکٹر رام چندر راؤ صدر آل انڈیا کرسچین الیوسی ایشن کے سوانگت میں ہوئی ٹی-پارٹی کے موقعہ پر راجہ نریندر ناتھ نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ "پنجاب میں صرف فرقہ وارانہ وبا ہی نہیں۔ بلکہ یہاں تو حکومت نے جماعتی تضاد بھی پیدا کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ زبان کے جھگڑے کا سوال ہے۔ اگر اکثریت فرقہ وارانہ جماعتی نقطہ نظر کے مطابق کام کرنے پر بضد ہو۔ تو اقلیتیں کیا کر سکتی ہیں؟ ان حالات میں تمام سیاسی ترقی کے سوالات کو ایک صندوق میں بند کر کے رکھ دینا پسند کروں گا۔ میری تو تجویز ہے۔ کہ ہندوستان میں مذہبی سوشلزم کو

فروغ دیا جائے۔ اگر مسلمان ان اصلاحات کو تسلیم کر لیں۔ جن کا سر سید احمد پرچار کرتے تھے۔ اور ہندو ان اصلاحات پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جن کا سوامی دیانند نے پرچار کیا تھا تو تمام مشکلات حل ہو سکتی ہیں۔

پنجاب میں ہندی

پنجاب میں ہندی کا پرچار دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اس کا ثبوت پنجاب یونیورسٹی کی تازہ رپورٹ سے ملتا ہے۔ جو بتاتی ہے۔ کہ گت ورش سے ہندی امتحانات میں زیادہ بھوشن۔ پربھاکر میں ۳۴۸۴ طالبات اور طلباء شامل ہوئے۔ اس کے مقابلہ میں گورمکھی کے ۱۹۸۱ اور اُردو کے صرف ۶۸۵۔ ہندی کی اس ہر دلعزیزی کی موجودگی میں یونینسٹ وزارت کا ہندی کے ساتھ سوتیلی ماں کا سا سلوک کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں کہا جا سکتا۔

ستیاگرہ کی رفتار

ستیاگرہ پھر شروع ہو گیا ہے۔ اس میں اب اور بھی تیزی آ جانے کی توقع ہے۔ کیونکہ مہاتما گاندھی کا تازہ اعلان ہے۔ کہ:-

"آزادی کی جنگ تو اب شروع ہوئی ہے۔ یہ بہت ہی شدید ہوگی۔"

پھر مولانا آزاد صدر کانگریس کی گرفتاری کا اس تحریک پر اثر پڑنا قدرتی ہے۔ اس وقت تک ۳۰ سابق وزراء ۲۴۴ ممبران اسمبلی۔ اور گیارہ ممبران کانگریس ورکنگ کمیٹی گرفتار ہو چکے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کو گرفتار نہیں کیا جاوے گا۔ دیکھیں اس ستیاگرہ کا کیا بنتا ہے؟

آچاریہ رام دیو سمارک ندھی

اسی انک میں صفحہ ۱۱ پر مہاشہ آنند شیل جی اُپ منتری سبھا دوارا کنیا گورو کل دہرہ دون کے سماچار چھپے ہیں۔ ان کی اطلاع کے مطابق اُتسو پر "رام دیو سمارک" پر اکترت دھن کی راشی ۴۶ ہزار بتائی گئی ہے۔ کساد بازاری کے ان دنوں میں اس قدر دھن کا اکترت ہو جانا بلا شبہ آریہ بھائیوں کی سورگیہ آچاریہ جی کے لئے آگادھ شردھا کا ثبوت ہے۔ اپیل ایک لاکھ کے لئے تھی۔ اس لئے آشا کی جانی چاہیئے۔ کہ آگامی اُتسو تک یہ ایک لاکھ روپیہ پورا ہو جائے گا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سدرشن چکر

یُورپ اور چین کی لڑائیوں میں استریاں بڑی بہادری کے کام کر رہی ہیں۔ شاید ان کے قابلِ تعریف کارناموں کو سُن سُن کر ہی ہندوستانی عورتوں میں جاگرتی آنی شروع ہو گئی ہے۔ اور وہ بھی انہی کی طرح آزاد اور بہادر بن جانا چاہتی ہیں۔ اس جاگرتی کا پہلا ثبوت یہ ہے۔ کہ بھارتیہ استریوں نے پردہ کے خلاف زبردست اندولن شروع کر دیا ہے۔ کہیں انٹی پردہ کانفرنسیں ہوتی ہیں۔ اور کہیں اس کپرتھا کے ورُدھ پرستاو سویکار ہوتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں دسمبر کے آخری ہفتہ میں راجپوتانہ کی ۵ ہزار استریوں نے دھولپور میں جمع ہو کر انٹی پردہ کانفرنس کی۔ اور اس میں پردہ ترک کر دینے کا اعلان کیا +

راجپوتانہ اور مارواڑ دو ایسے جاہل پرانت ہیں۔ کہ ان میں پردہ اپنے بدترین روپ میں پرچلت ہے۔ مارواڑ میں گا ہے بگاہے شکشت استریوں دوارا اس بھیانک پرتھا کے ورُدھ اندولن ہوتا رہتا ہے۔ پرسنتا کی بات ہے۔ کہ اب راجپوتانہ کی استریوں نے بھی سُدھار کے کھیتر میں پردیش کرنے کیلئے پہلا قدم اُٹھایا ہے +

یہ تو ہوئی ہندو استریوں کی بات۔ مُسلم خواتین بھی اس کلنک کے خلاف کم بغاوت پر آمادہ نہیں۔ آئے دن پڑھی لکھی مسلم لڑکیوں کی طرف سے اخبارات میں ایسے لیکھ نکلتے رہتے ہیں۔ جن میں پردہ کی زبردست مخالفت کی گئی ہوتی ہے۔ بعض اوقات "ترک پردہ" کے متعلق نہایت دلچسپ واقعات بھی رُونما ہوتے رہتے ہیں +

ابھی اسی ہفتہ کا گجرات کا واقعہ ہے۔ کہ ایک مُسلمان اپنی برقعہ پوش بیوی کو ریلوے سٹیشن کے مسافر خانہ میں بٹھا کر ٹکٹ لینے گیا۔ جب واپس لوٹا تو دیکھا۔ کہ اس کی "وفادار" بیوی برقعہ اُتارے کھلے منہ بیٹھی تازہ ہوا کھا رہی ہے۔ اس نے یہ دیکھا۔ تو برقعہ اُتار کر یہ کہتے ہوئے وہیں جلا دیا۔ کہ "اگر پردہ صرف اپنے گھر والوں کے لئے ہی ہے۔ غیر مردوں سے کرنے کیلئے نہیں۔ تو اس کی ضرورت ہی کیا ہے"؟

درحقیقت بات ہے بھی یہی۔ پردہ چاہے ہندو عورتوں میں ہو یا مُسلم خواتین میں وہ گھروں اور گھر کے پُرشوں تک ہی محدود رہتا ہے۔ جُونہی پردہ نشین عورتیں گھر سے باہر قدم رکھتی ہیں۔ پردہ ہوا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایسے پردہ کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن اس سے بھی دانشمندانہ نظریہ یہ ہے۔ کہ پردہ آنکھوں پر جو قُدرت نے دے رکھا ہے۔ اسی کا استعمال کیوں نہیں کرتے؟ یہ پردہ صرف استریوں کے لئے ہی نہیں پُرشوں کے لئے بھی سمان روپ سے ہے۔ پُرش کہیں جا رہا ہو۔ تو کھلے منہ اور کھلی آنکھوں سے جائے۔ لیکن جُونہی عورت کو اپنی طرف آتا دیکھے۔ آنکھیں نیچی کر کے قُدرت کے پردے کا استعمال کرے۔ اور اسی طرح عورتیں بھی آزاد پھریں۔ لیکن جونہی پُرش سامنے سے آتا دکھائی دے۔ آنکھیں نیچی کر کے قُدرت کے پردے کا پریوگ کریں۔ کسی نے ٹھیک کہا ہے۔ کہ سے ——— "آنکھ کا پردہ ہے پردہ۔ کیا دھرا پردہ میں ہے"۔

اس آزادی کے ساتھ ساتھ جو بھارتیہ استریاں ساماجک کُریتیوں کے خلاف بغاوت کر کے حاصل کیا چاہتی ہیں۔ ان کیلئے یہ بھی اُچیت ہے۔ کہ وہ اپنی سبھیتا اور سنسکرتی کو تلانجلی نہ دیں۔ کیونکہ جو رسم و رواج یُورپ کی استریوں کے لئے ہمت کر ہیں۔ وہ پُورب سبھیتا کے واتاورن میں ہمت کر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ "طلاق" وہاں عام ہے۔ بیاہ کے ایک ایک سپتاہ بعد طلاق ہوتے دیکھے گئے ہیں۔ وہاں اس کو بُرا بھی نہیں مانا جاتا۔ کیونکہ وہاں کی مہیلاؤں کے نزدیک میلاپ کا کوئی مولیہ نہیں۔ بخلاف اس کے بھارتیہ استری کا گورَو ہی اس چیز سے ہے۔ اس لئے منگلور میں پچھلے دنوں پاس ہوئے مہیلا کانفرنس میں طلاق بل کی حمایت میں پرستاو کی نِندا کی جانی چاہیئے۔

(بِھِشتی)

گورو کل بندرابن کا ۳۶واں مہوتسو

(تینوں دِنوں کی کارروائی)

پرماتما کی اپار انوگرہ سے بندرابن گورو کل وشوودیالیہ کا ۳۶واں مہوتسو سانند سمپن ہؤا۔ سنیکت پرانت کے وِودھ ستھانوں سے سمبھروں کی سنکھیا میں آریہ جنتا نے اپوَرو اُتساہ کے ساتھ بھاگ لیا۔ دیویوں کی سنکھیا بھی آشانیت تھی۔ اس اوسر پر ۲۵-۲۶- دسمبر کو سنیکت پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا کا میٹنگ بھی ہونا تھا۔ اور ادھیویشن ہونے والا تھا۔ اس کے کارن پرانت کے لگ بھگ سبھی آریہ نیتا پدھارے تھے۔ جیسے شری سوامی کیولا نند جی۔ شری سوامی پرما نند جی۔ شری سوامی آنند دھن جی ایم۔ اے۔ شری سوامی ستیہ پرکاش جی۔ رائے بہادر پنڈت گنگا پرشاد جی ایم۔ اے۔ شری مدن موہن جی سیٹھ۔ راجگورو پنڈت دھریندر جی شاستری۔ پروفیسر دھریندر ناتھ جی شاستری۔ پنڈت دویجیندر ناتھ جی شاستری۔ پنڈت رام دت جی شکل ایم۔ اے۔ پنڈت دیویندر ناتھ جی شاستری۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا لاہور۔ پنڈت بہاری لال جی شرما کاویہ تیرتھ۔ بابو پُورن چند جی ایڈووکیٹ۔ پروفیسر رام سوروپ سنگھ جی ایم۔ ایس۔ سی۔ پنڈت ہری شنکر جی شرما۔ ساہو شو چندر جی۔ رانی صاحبہ کالا کنکر۔ شری مول چند جی۔ شریمتی لکشمی دیوی جی آچاریہ کنیا گورو کل ہاتھرس +

۲۶ - دسمبر کو پراتہ کال برہد ہون یگیہ کے پشچات آریہ دھوجا ستھاپن شری راجگورو پنڈت دھریندر جی شاستری دوارا کیا گیا۔ پشچات ودیارتھیوں کی پریکشا بیٹھک سنسکرت میں سنگھٹت ہوئی۔ جس کے پردھان ودیا چاریہ شری پنڈت دویجیندر ناتھ جی شاستری تھے۔ اس سمیلن میں برہمچاریوں کے संस्कृत भाषायाः समुन्नतिः اس وشئے پر ویاکھیان الوم شبندھ ہوئے۔ پشچات سنسکرت میں پتر نکالنے کا कथं स्यात् پرستاو سویکار کیا گیا۔ اور شری سبھاپتی جی کے انتم بھاشن کے ساتھ سبھا وسرجت ہوئی +

دوپہر کو شری پنڈت دویجیندر ناتھ جی شاستری نے اپنے ودوتا پُورن ویاکھیان میں آریہ بالکوں کے لئے سنسکرت شکشا پر بہت زور دیا۔ پنڈت بہاری لال جی کاویہ تیرتھ نے پاکستانی یوجنا کا سکھنی کھنڈن کرتے ہوئے اوج پُورن شبدوں میں آریہ جاتی کا اس سمبندھ میں کرتویہ درشایا۔ سندھیا سمیہ برہمچاریوں کے انیکوں کھیل ہوئے۔ فٹ بال ٹورنامنٹ بھی ہؤا +

رات کو پنڈت رام دت جی شکل ایم۔ اے کا ویدارتھ اور رشی دیانند وشے پر ویاکھیان ہؤا۔ تدانتر شری سوامی پرمانند جی مہاراج نے آریہ سماج کی آنترک ستھتی پر پرکاش ڈالتے ہوئے اس کی اُنتی کی اور دھیان آکرشت کیا +

۲۷ - دسمبر سب سے پرتھم برہد یگیہ الوم گیتکا ہوئی۔ تدنتر شری بابو پُورن چند جی ایڈووکیٹ کا ویاکھیان ہؤا۔ جس میں آپ نے ورتمان پرجاتنتر واد کے انیک دوشوں اور دُرگُنوں کو بتایا۔ پشچات ڈاکٹر ایس۔ بی شُندرم کا سوم کے سمبندھ میں ویاکھیان ہؤا۔ سبھا پہوتر شری رائے بہادر گنگا پرشاد جی چیف جج کا پراچین شکھشا پرنالی پر ویاکھیان ہؤا۔ اس کے بعد شری پنڈت راجگورو جی دھریندر شاستری نے دھن کے لئے اپیل کی۔ اور شری ٹھاکر کرن سنگھ جی چونکر مکھیہ ادھشٹاتا نے گورو کل کی رپورٹ پڑھ کر سنائی +

دانتری میں رائے بہادر پنڈت گنگا پرشاد جی کی پردھانتا میں آریہ دھرم سمیلن کی کارروائی ہوئی۔ اچھوت اُدھار۔ ورن آشرم دھرم۔ سادھو سُدھار۔ پاکستانی یوجنا۔ گڑھوال کے شلپیوں کے سُدھار تتھا جن گننا کے اوسر پر ہندی بھاشا لکھوانے کے سمبندھ میں ودیہ چن کہا گیا۔ تدانتر اس سمیلن میں پانچ پرستاؤ اُپستھت وشیوں کے سمبندھ میں سویکرت ہوئے! پروفیسر رام سوروپ سنگھ جی ایم۔ ایس۔ سی کا "آکاش کی سیر" وشے پر میجک لینٹرن دوارا ویاکھیان ہؤا +

۲۸ - دسمبر برہد یگیہ آدی کی کارروائی ہو کر شری پنڈت دیویندر ناتھ جی سدھانت شرومنی کا سنسکرت بھاشا کے مہتو پر اتینت سارگربھت ویاکھیان ہؤا۔ پشچات شری سوامی کیولا نند جی مہاراج کا منوہر اُپدیش ہؤا۔ آپ نے جیون نرمان کے انیکوں سادھنوں اور اُپائیوں کی اور جنتا کا دھیان آکرشت کیا۔ پنڈت دیویندر ناتھ تتھا سوامی کیولانند جی دونو کے ویاکھیانوں کا وشیش پربھاو رہا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ دیکشانت بھاشن کس نے دیا؟ کتنے سناتک بنے؟ کتنے برہمچاری پرویشٹ ہوئے؟ اور کتنا دھن اکترت ہؤا؟

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنجاب پرانتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن

یونینسٹ گورنمنٹ کی اینٹی ہندی پالیسی کیخلاف پروٹسٹ

پنجاب پرانتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن کی کارروائی ۵- جنوری کو دو بجے بعد دوپہر ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور میں شروع ہوئی۔ آغاز میں تعلیمی کانفرنس ہوئی۔ اس کانفرنس کی صدارت ناگری پرچارنی سبھا یو۔ پی کے پردھان پنڈت رام نارائن مصر نے کی۔ آپ نے بڑی سندر تقریر کی جس میں ہندی کی ہردلعزیزی بتاتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ مدراس کو اینٹی ہندی صوبہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن میں ابھی وہاں سے آیا ہوں۔ وہاں بھی ہندی کا سواگت کیا جاتا ہے۔ اور بہت سے لوگ ہندی پڑھ رہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ پنجاب میں جیسے ہندی کا صوبہ خیال کیا جاتا ہے۔ ہندی کے ساتھ وہ پریم نہیں جیسا کہ ہونا چاہیئے۔ ہندی کا سوال فرقہ وارانہ نہیں۔ یو۔ پی۔ بہار۔ راجپوتانہ وغیرہ میں بہت سے مسلمان بھی ہندی پڑھتے ہیں۔ اور ہندی میں پترویوہار کرتے ہیں۔ ہندی بھارت ورش کی ماتری بھاشا ہے۔ یہ بات تمام دنیا میں مانی جا چکی ہے۔ کہ ذریعہ تعلیم ماتری بھاشا میں ہونا چاہیئے +

اس کے بعد ہندی ساہتیہ سمیلن کا کھلا اجلاس زیر صدارت پنڈت امرناتھ جی ہوا۔ جس میں ایک درجن کے قریب ریزولیوشن پاس کئے گئے +

پرائمری ایجوکیشن بل کی مذمت

پنڈت رام گوپال شاستری نے دوسرا ریزولیوشن پیش کیا۔ جس کے ذریعہ پرائمری ایجوکیشن بل پر بحث کے وقت وزیر تعلیم کے اس اعلان کے خلاف کہ پرائمری میں اُردو کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ اور ہندی و گورمکھی کو بھی لازمی قرار نہ دئے جانے کی پرزور مذمت کی گئی۔ نیز قرار دیا گیا۔ کہ حکومت کی یہ پالیسی سراسر سکینڈری ایجوکیشن کے قوانین کے خلاف ہے۔ اور ہندو سکھ کے اقلیت کے تعلیم سے متعلقہ حقوق پر کاری ضرب ہے۔ نیز گورنر پنجاب سے درخواست کی گئی۔ کہ اس بل کی اس وقت تک منظوری نہ دیں۔ جب تک ہندی اور گورمکھی کو بھی لازمی قرار نہیں دیا جاتا۔ اور یہ یقین نہیں دلایا جاتا۔ کہ لڑکیوں کو ہندی اور گورمکھی کی جو سہولتیں حاصل ہیں۔ ان میں رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی +

پنڈت رام گوپال نے ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر ہمارے مطالبات کو منظور نہ کیا گیا۔ تو ہم ڈائرکٹ ایکشن لینے پر مجبور ہوں گے۔ پنڈت بھگوددت نے ریزولیوشن کی تائید میں کہا۔ کہ ہندی ساہتیہ سمیلن کو کوئی عملی پروگرام تیار کرنا چاہیئے۔ رائے لینے پر ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوا +

محکمہ ریڈیو سے درخواست

چوتھے ریزولیوشن میں لاہور و دہلی سٹیشنوں کے محکمہ ریڈیو کے اس رویہ پر اظہار ناپسندیدگی کیا گیا۔ کہ وہ خبریں براڈکاسٹ کرتے وقت اُردو اور ہندی کو برابر کا درجہ نہیں دے رہے۔ بلکہ اُردو کو ترجیح دیتے ہیں +

دسویں جماعت تک ہندی لازمی

پروفیسر رام چندر جالندھری نے ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جس میں غیر سرکاری ہندو۔ آریہ سماجی اور سناتن دھرمی سکولوں کے منتظمان سے درخواست کی گئی۔ کہ ان سکولوں میں پہلی جماعت سے دسویں جماعت تک ہندی کو لازمی قرار دیا جائے۔ نیز طلباء کے والدین سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ اپنے بچوں کو ہندی لازمی طور پر پڑھائیں +

مردم شماری اور ہندی بھاشا

آخری ریزولیوشن میں حاضرین سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ آئیندہ مردم شماری میں بھاشا کے خانہ میں ہندی بھاشا لکھیں۔ نیز آل انڈیا ہندی ساہتیہ سمیلن اور کاشی کی ناگری پرچارنی سبھا سے درخواست کی گئی۔ کہ یو۔ پی، سی۔ پی اور بہار گورنمنٹوں نے جہاں ہندوستانی لکھنے کی ہدایت کی ہے۔ وہاں ہندی سکھانے کا اندولن بھی کیا جائے۔ تمام ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوئے اور صدر کا شکریہ ادا کئے جانے کے بعد کانفرنس ختم ہوئی +

کنیا گورکل دہرہ دون سپھل مہوتسو

چھیالیس ہزار روپیہ اکٹھا ہوا۔ آچاریہ امدلوچی کے چیئر کا اُدگھاٹن

یہ لکھتے ہوئے آج ہمیں پرسنتا ہو رہی ہے۔ کہ آچاریہ رام دیو جی کے بھگتوں اور کنیا گورکل کے پریمیوں نے اپنے فرض کی ادائیگی کا پورا پورا ثبوت دیا۔ وشیش طور پر ماسٹر گوردتہ رام جی بانپرستھ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے شریمتی آچاریہ ودیاوتی کے ساتھ مل کر خرابی صحت کے باوجود بھی پنجاب کا دورہ کیا۔ اور لاہور۔ لدھیانہ۔ انبالہ دہلی وغیرہ ستھانوں پر کافی سپھلتا رہی۔ انبالہ چھاؤنی میں شری رائے صاحب لالہ امرت رائے جی اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا تھا ادھیکش کنیا گورکل دہرہ دون نے کافی پریتن کیا۔ شریمتی مانا ودیادھری جی دھرم پتنی سورگیہ آچاریہ رام دیو کلکتہ پدھاریں۔ اور وہاں سے چھ ہزار روپیہ سمارک کیلئے اکٹھا کر لائیں۔ شریمتی سپنا دیوی جی۔ شری پنڈت بھیم سین جی اور شری لالہ نرنجن ناتھ جی نے لاہور تھا امرتسر سے سمارک کیلئے دھن اکٹھا کیا۔ پنڈت اندر جی ایڈیٹر ارجن دہلی نے اندور اور بمبئی کا دورہ کیا۔ کہ آٹھ ہزار روپیہ اکٹھا کیا۔ لاہور آریہ سماج (بچھووالی) نے دو ہزار روپے کا وعدہ کیا۔ اور اس میں سے پانسو روپیہ کی پہلی قسط ادا کر دی۔ آریہ سماج لدھیانہ نے بارہ سو روپیہ اکٹھا کر کے بھینٹ کیا۔ دہلی سے لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار اور پنڈت گیان چند جی آریہ سیوک کی مہایتا سے منتری ماسٹر گوردتہ رام جی نے لگ بھگ چھ ہزار روپیہ اکٹھا کیا۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج کل کی مالی بدحالی کے زمانہ میں بھی آریوں کے دلوں میں اپنی سنستھاؤں کے پرتی کتنی شردھا کے بھاؤ ہیں +

اس ورش کے اُتسو کو کنیا گورکل اُتسو کی بجائے آچاریہ رام دیو سمارک مہوتسو کہنا بہت حد تک بجا ہے۔ جن سجنوں نے اس اوسر کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ کس پرکار اُتسو میں سورگیہ آچاریہ رام دیو جی کی آتما کام کرتی دکھائی دیتی تھی۔ سب سے زیادہ چترشن نظارہ وہ تھا۔ جب سورگیہ آچاریہ جی کے چیئر کا اُدگھاٹن کیا گیا۔ اُدگھاٹن رسم ادا کرنے والے شری آچاریہ رام دیو جی کے آجیون ساتھی پنڈت وشمبھر ناتھ جی اُپ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب تھے۔ اس مہان اوسر پر جہاں دیش کے دھارمک اور راج نیتک نیتاؤں نے شردھانجلیاں بھینٹ کیں وہاں وید سمیلن۔ سرسوتی سمیلن اور سودیشی پردرشنی کی کارروائی بڑی کامیابی پوروک سماپت ہوئی۔ شری پنڈت وشال جی سدھانت النکار منتری ویاپارمنڈل اُدھار سبھا کی اپیل نہایت موثر رہی۔ شری ماسٹر گوردتہ رام جی بانپرستھی نے سودیشی پردرشنی کا اُدگھاٹن کیا۔ دیکھشانت بھاشن کماری ودیاوتی جی پرنسپل کنیا مہاودیالیہ جالندھر نے دیا۔ اور ۴۳ کنیائیں کل میں پرویشت ہوئیں۔ ڈاکٹر کل بھوشن جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ شری سپنا دیوی جی۔ شریمتی دروپدی دیوی جی۔ اور پنڈت چندرمنی جی کے ویاکھیان ہوئے +

پچھلے ورشوں سے اس ورش حاضری ادھک تھی۔ لگ بھگ دو عددوں کی صورت میں چھیالیس ہزار روپیہ اکٹھا ہوا۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ سمارک کے کاریہ کو پورا کرنے میں ہم کافی حد تک

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

روپیہ کے سترہ آنے لیجئے

ان دنوں دوسرے سب بیوپاروں میں بے شک خسارہ ہو۔ لیکن آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کے حصّے خریدنے سے آپ کو روپیہ کے سترہ آنے ملتے ہیں۔ اسلئے اگر منڈل کے دس دس روپیہ کے آپ دس حصّے خریدیں۔ اور یکمشت روپیہ لگا دیں۔ تو سال کے بعد آپ کو سو آنے یعنی سوا چھ روپے منافع ملے گا۔ گویا ایک روپے کے سترہ آنے ہو جاویں گے۔ اس سے زیادہ اتنا نفع بخش کوئی بیوپار نہیں۔ اپنا سرمایہ منڈل کے حصوں میں لگائیے اور بعد بعد فائدہ اُٹھائیے۔ پراسپکٹس اور دیگر تفصیلات کیلئے منڈل کو لکھیئے:۔

متھرا پرشاد شیوہرے مینجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہندو مہا سبھا (مدورا) کا ۲۲ واں اجلاس

(ویر ساورکر کا صدارتی اڈریس)

والیانِ ریاست اور مسلمان

برعکس اس کے مسلم لیگ کو سیاسی مصالحتوں کا پورا پورا احساس ہے۔ اور اس کی طرف سے ہندوستان کی چند مسلم ریاستوں میں گہری دلچسپی کا اظہار ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ مسلمان والیانِ ریاست کو بھی اس بات کا احساس ہے۔ کہ اُن کا حال اور مستقبل مسلمانوں اور پان اسلام کی تحریک سے وابستہ ہے۔ جس کی رہنمائی ہندوستان کے مسلم لیگی رہنما کر رہے ہیں۔ اسکی وجہ سے ہندوؤں کے ذراتنج کا نقصان نہیں۔ بلکہ ہندو رہنماؤں کی سیاسی دوراندیشی کا نقصان ہے۔ اور میں یہ کہنے پر مجبور ہوں۔ کہ ہندوؤں کی سیاسی آنکھ بند ہو چکی ہے۔ وہ سیاسی مصلحتوں اور حقائق سے چشم پوشی کر رہے ہیں۔

کانگریس اور ہندو مہا سبھا

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ویرساورکر نے مسلم لیگ گورنمنٹ اور کانگریس کے متعلق ہندو مہا سبھا کی پالیسی کی وضاحت کی۔ اور کہا۔ کہ کانگریس خود کھلم کھلا اس الزام کی تردید کر چکی ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کی نمائندہ ہے۔ اور اس کا ثبوت کانگریس کا وہ طرز عمل ہے۔ جو اس نے ہندو حقوق کے خلاف اختیار کر رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں سندھ کی بمبئی سے علیحدگی کی مثال دی جا سکتی ہے۔ علاوہ ازیں کمیونل ایوارڈ۔ فرنٹیئر کے متعلق پالیسی اور ہندوستان کی قومی زبان کا جھگڑا ہے۔ جن کے متعلق کانگریس کا طرز عمل اسے ہندو جماعت ثابت نہیں کرتا۔ لیکن اس کے باوجود گورنمنٹ کانگریس کو مسلم لیگ کے مقابلہ میں ہندوؤں کی جماعت تسلیم کرنے پر مصر ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ نظم و نسق میں رد و بدل اور آئین کی ترتیب کے بارہ میں جو کانفرنسیں ہوتی رہی ہیں ان میں ہندوؤں کی نمائندگی نہیں ہوتی رہی +

ہندو مہا سبھا کی طاقت کا احساس

لیکن ہندو مہا سبھا کے بڑھتے ہوئے وقار۔ طاقت اثر و رسوخ اور اس کی مؤثر سرگرمیوں کے نتیجہ کے طور پر اب کہیں گورنمنٹ پر یہ حقیقت واضح ہونے لگی ہے۔ کہ اس کیلئے یہ ممکن نہیں۔ کہ کانگریس کو ہندوؤں کی نمائندہ جماعت تسلیم کرے۔ یا ہندو مہا سبھا کی نمائندہ حیثیت سے انکار کر سکے۔ چنانچہ اب گورنمنٹ ہند اب اس کلیہ کو تسلیم نہیں کرتی۔ کہ کانگریس جمع مسلم لیگ مساوی ہے ہندوستان کے۔ بلکہ اسے تسلیم کرنا پڑا ہے۔ کہ کانگریس + مسلم لیگ + ہندو مہا سبھا = ہندوستان کے۔ ویرساورکر نے اس امر کے لئے وائسرائے ہند کا شکریہ ادا کیا۔ کہ انہوں نے ہندو مہا سبھا کی نمائندہ حیثیت کو تسلیم کر لیا ہے۔

وزیر ہند کی تقریر

وزیر ہند کی تازہ تقریر کا ذکر کرتے ہوئے جس میں انہوں نے "اوّل ہندوستان" کے اصول کی حمایت کی تھی۔ ویرساورکر نے کہا۔ کہ ہمیں برطانوی حکومت اور برطانوی عوام کو اس بات کا احساس کرا دینا چاہیئے۔ کہ ہندو مہا سبھا آزاد رو یا قدامت پسندوں کی جماعت نہیں۔ نہ ہی یہ ہندو دھرم سبھا یا ہندوؤں کی مذہبی جماعت ہے۔ بلکہ یہ ہندو راشٹر یہ سبھا ہے۔ ایک ایسی آرگنائزیشن ہے۔ جو ہندوؤں کی من حیثیت القوم نمائندگی کرتی ہے۔ اس میں قدامت پسند اور آزاد رو دونو قسم کے ہندو شامل ہیں یہ ساری ہندو قوم کی نمائندگی کرتی ہے۔

اہم ترین واقعہ

ہندو مہا سبھا کی نمائندہ حیثیت کا اقرار اور اس کے پردھان سے وائسرائے کی بات چیت موجودہ دور کا اہم ترین واقعہ ہے۔ اور یقینی طور پر اس سے ہندو سبھا کی تحریک کو نہایت تقویت ملی ہے۔ اس کے نتائج نہایت دُور رس اور اہم ہوں گے۔ کیونکہ ہندو مہا سبھا کی اہم حیثیت کو تسلیم کر کے گورنمنٹ نے تسلیم کر لیا ہے۔ کہ کانگریس ہندوؤں کی بطور ہندوؤں کے نمائندگی نہیں کرتی۔ جس طرح مسلمانوں کے حقیقی مفاد کے پیش نظر گورنمنٹ مسلم لیگ سے مشورہ کرتی ہے۔ اسی طرح ہندوؤں کے حقیقی مفاد کے پیشِ نظر اُسے ہندوؤں کی واحد نمائندہ جماعت ہندو مہا سبھا سے مشورہ کرنا چاہیئے۔

میں اس پلیٹ فارم سے اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ جب تک ہندو مہا سبھا کی رضامندی حاصل نہ کی جائے کانگریس اور مسلم لیگ کے کسی پیکٹ کے ذریعہ ہندوؤں کے حقوق کے متعلق سودا نہیں کیا جا سکتا۔ نہ ہی اس قسم کا کوئی پیکٹ ہندوؤں کے حقوق کو فروخت کر سکتا یا گروی رکھ سکتا ہے۔

پاکستانی منصوبے

مسلم لیگ کی پاکستانی سکیم کا ذکر کرتے ہوئے ویرساورکر نے کہا۔ کہ مجھے اس امر کا اظہار کرنے میں ذرا بھی ہچکچاہٹ نہیں۔ کہ کہ مسلم لیگ کے پاکستانی منصوبوں کی مذمت کرتے ہوئے وزیر ہند نے ہندوستان کی یکجہتی اور اتحاد کے بارے میں جو صاف رویہ اختیار کیا ہے۔ میں اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح مجھے وائسرائے کے مضبوط رویہ کی بھی تعریف کرنی ہے۔ جس کے ذریعہ ہز ایکسلنسی نے مسلمانوں کے کئی اینٹی ہندو اور غاصبانہ مطالبات کو رد کر دیا ہے۔ جو مسلمانوں نے وار کمیٹی کے قیام اور ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کی تجاویز کے بارے میں اپنا تعاون پیش کرتے ہوئے اُٹھائے +

جمہوریت کی جنگ

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ویرساورکر نے کہا۔ کہ وائسرائے ہند اور وزیر ہند نے اپنی تقریروں میں بار بار یہ اعلان کیا ہے۔ اور ہمیں یقین دلانے کی کوشش کی ہے۔ کہ برطانیہ کا واحد جنگی مقصد غاصبانہ حملوں کی روک تھام ہے۔ خواہ وہ برطانیہ کے خلاف ہوں یا کسی دوسرے کے۔ برطانیہ جمہوریت کے عظیم الشان اصولوں کی حفاظت کے لئے لڑ رہا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ اپنے فائدہ کو نظر انداز کر کے دُنیا میں بہتر بین الاقوامی نظام قائم کرے۔ لیکن ان اعلانات کو غلط ثابت کرنے کیلئے اس سے بہتر اور کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔ جو ہٹلر نے اس وقت مہیا کیا تھا۔ جبکہ مسٹر چیمبرلین کے اس مطالبہ کے جواب میں کہ وہ پولینڈ کو آزاد کر دے۔ ہٹلر نے کہا تھا۔ کہ وہ پولینڈ کو آزاد کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر برطانیہ ہندوستان کو آزاد کر دے +

کانگریس کے مطالبات

اس کے بعد پنڈت جواہر لال نہرو اور دوسرے کانگریسی لیڈروں کے وہ مطالبات آتے ہیں۔ جن میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ برطانیہ اپنے جنگی مقاصد کا اعلان کرے۔ میری رائے میں یہ مطالبات بے معنی تھے۔ اس لئے بھی کہ برطانیہ ان کا کئی بار اعلان کر چکا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ جب تک اعلان صدق دلانہ نہ ہو اعلان کرنے والے کو اسے عملی شکل دینے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن برطانیہ ہندوستان کی صورت میں اپنے جنگی مقاصد کے صدق دلانہ ہونے کا ثبوت اُسے جمہوری آئین دے کر مہیا کر سکتا تھا۔ مگر اس نے ایسا نہ کیا۔ پولیٹکل آئین اور تواریخ میں اس امر کے ثبوت ملتے ہیں۔ کہ کوئی ایک قسم کا آئین یا مجلسی نظام تمام لوگوں کے لئے موزوں نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی ساری دُنیا کے لوگ برطانیہ کے لوگوں کی طرح سول آزادی اور جمہوریت کے شیدائی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود جنگ سے پیدا شدہ صورتِ حالات سے متاثر ہو کر برطانیہ کے لوگوں نے اپنے جمہوری آدرشوں اور آئین کو پس پُشت پھینک کر ایک دن کے اندر اپنے ملک میں جمہوریت کی جگہ ڈکٹیٹرشپ قائم کر لی +

(باقی آئندہ)

اصلی جہاز مارکہ
سودیشی
لٹھا
استعمال کریں
سفیدی اور مضبوطی میں لاثانی
اور اپنے پیسے کی پوری قیمت وصول کریں

کوالٹی میں بڑھیا
قیمت میں ارزاں
باوا پُردمن سنگھ اینڈ سنز امرت سر
برانچیں:۔ بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مختصر افسانہ

طلاق

مسٹر سود ایک شریف سمجھدار آدمی کا لڑکا ہے۔ میٹرک کرنے کے بعد اس نے بلاک میکنگ کا کام سیکھا۔ ۳۵۔۔۴۰ روپے ماہوار پر ایک پریس میں ملازم ہو گیا۔ نوکری کے دوسرے ہی سال اس کی منگنی ایک مڈل ورنیکلر پاس پچاس روپیہ کی ملازم ایک ہندو لڑکی سے ہو گئی۔ وہ اپنے بھاگیہ سراہنے لگا۔ اس کی ماں بہو کا جلد از جلد منہ دیکھنا چاہتی تھی۔ اور بوڑھے باپ کے تو پاؤں ہی دھرتی پر نہ پڑتے تھے +

واہ ہو گیا۔ ہنسی خوشی سے برات گھر لوٹی۔ مسٹر سود نے محسوس کیا۔ کہ اس نے اپنے برابر کی لیاقت اور زیادہ کمانے کی قابلیت رکھنے والی لڑکی سے شادی کر کے غلطی کی ہے۔ اس لئے کہ بیوی کے بیوہار۔ بول چال۔ رہن سہن سے نفرت۔ غصہ۔ ناپسندیدگی کی جھلک نظر آتی تھی۔ لڑکی کی ساس۔ اور سسر اس کی ہر ضرورت کو فراخدلی سے پورا کرتے۔ اشارہ پاتے ہی ہر ضروری اور غیر ضروری آسائش مہیا کرتے۔ ہفتہ میں ایک بار سنیما دیکھنے بھی بہو بیٹی کو بھیج دیتے۔ لیکن اس کے دل کی کلی کھل نہ سکی +

جو دل میں تھا۔ ایک دن زبان پر آ گیا۔ وہ ایک رشتہ دار کے ہاں نمنترت تھے۔ باتوں ہی باتوں میں چندرا نے کہا "ماسی جی! بیاہ کے چھ مہینوں میں ایک دن بھی مسرت کا نہیں گذرا۔ میرا دل تو بالکل نہیں لگتا"۔ سرد آہ بھر کر دبی زبان میں اس نے کہا "ماں باپ نے پھول کو ڈھیر پر پھینک دیا"۔ ماسی نے پوچھا "کیا تکلیف ہے تمہیں؟ میں سمجھا دونگی سود کو"۔

مسٹر سود تک بھی وہ بات پہنچی۔ اسے غصہ تو بہت آیا۔ لیکن پی گیا۔ وہ زیادہ محتاط ہو گیا۔ اور ہمیشہ اپنی بیوی کو خوش رکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ یونہی کسی نہ کسی طرح سات ماہ بیت گئے۔ چندرا کے بچہ ہونے والا تھا۔ وہ اپنے مائکے چلی گئی +

کچھ دنوں کے بعد خبر ملی۔ کہ لڑکا ہوا ہے۔ سود کے ماں باپ کو بڑی خوشی ہوئی۔ لیکن سود کے دل میں اس بات نے شک کے روپ میں جگہ گھیر لی۔ کہ یہ لڑکا میرا نہیں۔ یہ بات ماسی تک بھی پہنچی۔ اسے سمجھایا۔ اور اسے ڈانٹا ڈپٹا بھی گیا۔ ڈیڑھ مہینہ بعد وہ بیوی بچہ کو لینے سسرال گیا۔ لیکن ——

وہاں جا کر اسے معلوم ہوا۔ کہ اس کی بیوی اپنے رنڈوے بہنوئی کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔ اس کے دل کو بہت ٹھیس لگی۔ اس کے ہوش گم ہو گئے۔ لڑکی کے ماں باپ نے بہت کچھ

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

مجھے ویدک دھرم کیوں پیارا ہے؟

لیکھک:۔ ماسٹر فقیر چندجی "جگیاسو"

پردھان آریہ سماج کپورتھلہ

اس یگ کے سب سے بڑے وچارشیل مہرشی دیانند نے آریہ سماج کے نیم بناتے وقت ایک نیم یہ بھی بنایا ہے۔ کہ ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کے چھوڑنے میں سدا اُدیت رہنا چاہیئے۔" مہرشی دیانند کا اس سے یہ مطلب تھا۔ کہ ہر ایک آتم گیان کے ذریعہ استیہ کو چھوڑ کر ستیہ کو گرہن کرے۔ تو سنسار کے تمام جھگڑے اور خرابیاں دور ہو سکتی ہیں۔ اور پھر سارا سنسار شانتی اور آنند کا دھام بن سکتا ہے۔ اس وقت جو سارا سنسار جھگڑوں۔ فسادوں اور کلیشوں کا گھر بنا ہوا ہے۔ ہر طرف لڑائی اور جنگ کے خوفناک بادل نظر آتے ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں بے چینی اشانتی اور بے قراری محسوس ہوتی ہے۔ اس کا سبب اودیا اور برے سنسکار ہیں۔ اس لئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ منشیوں نے دھرم کے اصلی سوروپ کو نہیں سمجھا۔ ویدک دھرم پرماتما کا ساکھشات کرنے کا سیدھا اور سرل مارگ درشاتا ہے۔ اور اپنی ترقی کے ساتھ ساتھ پرانی ماتر کی ترقی کی تلقین کرتا ہے۔ اور پریم و ہمدردی کا ایسا سندر بیج بوتا ہے۔ جو برکھش بن کر اپنے پھولوں پھلوں سے جیو ماتر کے دکھوں و کلیشوں کو دور کرتا ہے +

سرشٹی کے شروع سے جیو آتما کے ویوہارک جگت میں اُترنے کے ساتھ ہی ساتھ شروع ہونے والا میرا پیارا ویدک دھرم ہر لحاظ سے مکمل ویدک دھرم ہے۔ اس لئے مجھے پیارا ہے۔ اور ہر ایک آتما کو پیارا ہو سکتا ہے۔ دھرم کا دوسرا نام نیائے بھی ہے۔ میرا ویدک دھرم مجھے اس لئے بھی پیارا ہے۔ کہ یہ مجھے نیائے کرنا۔ نیائے ماننا اور نیائے پرکھنا سکھاتا ہے۔ میرا دھرم استری پرشوں کو سمان ادھیکار دیتا ہے۔ آدمی ششتر بے حیا ہو کر پھریں۔ صاف اور شدھ ہوا کھائیں۔ اور عورتیں منہ کو کپڑے سے ڈھانپ کر "واکنگ ٹینٹس" (walking tents) کی طرح پھریں۔ یہ نا واجب سمجھتا ہے۔ میرا دھرم یہ بھی نہیں سکھاتا۔ کہ مر جانے کے بعد آدمیوں کو کسی مقررہ جگہ پر کسی مقررہ تعداد میں کچھ خاص چیزیں تو ملیں گی۔ لیکن عورتوں کو ان سے محروم کیا جاوے گا۔ میرا دھرم نیائے انوکول بتاتا ہے۔ کہ ایک استری کے مر جانے پر پرش کے لئے جیسی مریادا ہے ویسی ہی استری کے لئے بھی ہے۔ میرا دھرم یہ بھی سویکار نہیں کرتا۔ کہ پرماتما کوئی کام نیائے یا انصاف کے برخلاف کرتا ہے۔ یا پاپی اور برے کرموں کے کرنے والے کو پاپ یا برے کرم کا پھل دئے بغیر معاف کر دیتا ہے۔ اور اچھے کرم کا پھل کلیش کے روپ میں دیتا ہے۔ بغیر کسی کرم کے کرنے کے کسی کو راجہ کسی کو رنک۔ براہمن۔ چانڈال۔ گئو۔ سنبر۔ سوئر۔ ہرن وغیرہ (کسی پرکار کی یونیوں میں) اپنی مرضی سے جو چاہے بغیر کسی لحاظ کے بنا سکتا ہے۔ یہ سب باتیں نیائے کی کسوٹی پر پرکھنے سے دھرم کے خلاف ثابت ہوتی ہیں۔ میرا ویدک دھرم اس قسم کی انیائے کی باتوں سے اوپر ہے۔ میرا ویدک دھرم اپنے اندر ستیہ کا تتو رکھتا ہے۔ ویدک دھرم یہ بھی سکھاتا ہے۔ کہ جیسے وید شاستروں کا گیان حاصل کر کے پرش موکھش پد کو پراپت کر سکتا ہے۔ اسی طرح استریاں بھی گیان حاصل کر کے مکتی دھام کو پراپت کر سکتی ہیں۔ میرا دھرم ہی یہ نشچہ کرا سکتا ہے۔ کہ پرماتما سروویاپک۔ اکھنڈ۔ اچھید ہے۔ سب سے مہان۔ دیالو اور سرو شکتی مان ہے۔ وہ سروا ایک رس رہتا ہے۔ اس لئے تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کو ہر جگہ مل سکتا ہے۔ ایسی ترک کی کسوٹی پر پوری اُترنے والی یکتیاں مجھے دوسری جگہ نہیں ملتیں۔ صرف ویدک دھرم میں ہی ملتی ہیں۔ اس لئے میرا ویدک دھرم مجھے پیارا ہے۔ میرا ویدک دھرم مجھے پرانی ماتر سے ہمدردی کرنا سکھاتا ہے۔ سانسارک لوگ دوسرے کے سہارے پر کھڑے ہو کر اونچا بننا چاہتے ہیں۔ لیکن میرا ویدک دھرم اپنے سہارے دوسروں کو کھڑا کر کے اونچا بننا سکھاتا ہے۔ اس میں میں ایک معجزہ دیکھتا ہوں۔ جو کسی دوسری جگہ دکھائی نہیں دیتا۔ وہ یہ کہ ویدک دھرم کرم۔ اُپاسنا اور گیان تینوں کا ساتھ ہی ساتھ اُپدیش دیتا ہے +

منشیوں کو دھارمک بننے کا اُپدیش وید بھگوان سے ملتا ہے۔ پرماتما کی پراپتی کے سادھن بتلاتا ہے۔ دنیا میں سکھ اور شانتی سے زندگی بسر کرنی سکھاتا ہے۔ پرماتما کو پراپت کرنے کے لئے آتما کو نہ کسی خاص شخصیت کی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی کسی خاص کوشش کی۔ آتما میں پرماتما سرور ویاپک رہتا ہے۔ یم نیم آدی یوگ انگوں دوارا راگ دویش کا ناش کر کے آتما کو پرماتما کا درشن ہوتا ہے۔ ویدک دھرم کو ماننے والے رشی منی یوگی اور بڑے بڑے دھرم اتہاسی جہاتما ہوئے ہیں۔ جن کی زندگی کے حالات اور کارنامے سن کر دنیا حیران ہو رہی ہے۔ ویدک دھرم کی خوبیوں کو دیکھ کر سب انسانوں کو سروانگ سندر پیارے ویدک دھرم کو سویکار کر کے سچی آتمک شانتی کو پراپت کرنا چاہیئے۔ سارے جہان کو حق کی تعلیم جس نے دی ہے۔ جس دھرم کی ازل سے بنیاد رکھی ہے۔ میرا دھرم وہی ہے میرا دھرم وہی ہے ۔ اور وہ مجھے بجا طور پر جان سے بھی پیارا ہے +

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سواستھ رکھشا

(۱) معدہ میں اگر کچھ بھی خلل ہو۔ تو فوراً علاج کرانا چاہیئے کیونکہ معدہ خانہ انسان کا رسوئی گھر ہے۔

(۲) گرم دودھ پی کر ٹھنڈا پانی پینا یا اس سے کلی کرنا دانتوں سے ہاتھ دھو بیٹھنا ہے۔

(۳) کھانا کھانے کے بعد موٹی الائچی چبانا قوت ہاضمہ یا یادداشت کو تیز کرتا ہے۔

(۴) دائمی قبض کے مریض کو موٹے آٹے کی روٹی کھلانا اور رات کو سونے سے آدھ گھنٹہ پہلے گرم پانی پلانا بہت ہی مفید ہے۔

(۵) بھنی ہوئی ترکاریوں اور خشک غذاؤں میں گرم پانی کم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ قابض ہیں۔ اور دائمی قبض کے مریض کے لئے زہر کا حکم رکھتی ہیں۔

(۶) کھانا کھانے کے بعد پیشاب کی عادت ڈالنا قوت مردمی کو بڑھاتا ہے۔

(۷) تر بہتر غذائیں اور تازہ میوہ جات کھانا دائمی قبض کے لئے تریاق ہیں۔

(۸) گوشت کے ساتھ خربوزہ کھانے سے اسہال لاحق ہوتی ہے۔

(۹) مچھلی کھا کر دودھ پینے سے سفید داغ ہو جاتے ہیں (گوشت دہی ہی نہ کھانا چاہیئے)

(۱۰) دہی کے ساتھ تربوز یا ککڑی کھیرا کھانے سے قولنج اور گنٹھیا پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

(۱۱) رات کو مولی۔ ککڑی یا ترش دہی کا استعمال کرنا خود مریض بننا ہے۔

(۱۲) مولی کھانے کے بعد اس کے پتے کھائیں۔ تو مولی ہضم ہو جاوے گی۔

(۱۳) کیلا کھا کر اگر چند ماشہ چاول کھائے جائیں۔ تو فوراً ہضم ہو جاتا ہے۔

(۱۴) ہیضہ یا طاعون پھیل جائے۔ تو دودھ یا گھی بغیر اچھی طرح گرم کئے استعمال میں نہ لانا چاہیئے۔ ککڑی۔ کھیرا۔ خربوزہ۔ تربوز وغیرہ کا استعمال ان امراض میں بہت ہی نقصان دہ ہے۔

(۱۵) آگ تاپنا ہر طرح سے نقصان دہ ہے۔ کمزوری۔ حبس دستی پیدا کرتا ہے۔

(۱۶) موسم سرما میں ریل گاڑی۔ موٹر کار۔ یا بگھی وغیرہ میں سرد ہوا میں باہر نکلنا لقوہ۔ کھانسی۔ زکام اور ضعف بصارت میں مبتلا ہونے کا خطرہ پیدا کرتا ہے۔

(۱۷) بھیگا کپڑا پہننا ہر موسم میں صحت کو خراب کرتا ہے خصوصاً بہت دیر تک گیلا کپڑا کمر میں بندھا رہے۔ تو مرد کو بھی نامرد بنا دیتا ہے۔

(۱۸) شیر خوار بچے کو بار بار آئینہ دکھانے سے دست لگ جاتے ہیں۔

(۱۹) مٹی کا تیل جلا کر اور دروازہ بند کر کے بیٹھنا۔ پڑھنا سینا۔ سونا۔ کھانسی اور زکام پیدا کرتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جگت گورو بھارت

چینی شکشا منڈل ابھی بھارت آیا تھا۔ اس کے ادھیکش ڈاکٹر تائی چی۔ تاؤ نے اپنے ایک بھاشن میں کہا ہے کہ:-

"چین اور ہندوستان کا سمبندھ دو ہزار ورش پرانا ہے۔ اس کو چینی اور ہندوستانی دوان ایک دوسرے کے یہاں آ جا کر ہمیشہ تازہ بناتے رہے ہیں۔ ہمارا پارسپرک سمبندھ ادھیاتمک ہے کچھ تنگ نہیں"۔

اتہاس کے ودیارتھی جانتے ہیں۔ کہ نہ کیول چین کو بلکہ سارے ہی سنسار کو دھرم کرم کی شکشا سمجھنا رہن سہن کی دیکھشا اور آچار وچار کا پاٹھ ہندوستان نے ہی پڑھایا ہے۔ اس درشٹی سے ہندوستان کا درجہ جگت گورو کا ہے۔

نئی بائبل کی رچنا

جرمنی میں نازیوں نے ایک نئی بائبل بنائی ہے۔ پرانی بائبل ان کی آنکھوں میں کرکری کی طرح کھٹک رہی تھی۔ کیونکہ اس میں سبھی جگہ یہودیوں کا اُلیکھ تھا۔ نئی بائبل سے یہودیوں کے نام نکال دیئے گئے ہیں۔ اس میں عیسےٰ کو "مسیح" نہ کہہ کر آدی آریہ کہا گیا ہے۔ اور بیت لحم تھا یروشلم جیسے بھی یہودی نام ہٹا دیئے گئے ہیں۔

اس پرکار کے پری ورتن ابھی کیول نیو ٹسٹامنٹ میں کئے گئے ہیں۔ اولڈ ٹسٹامنٹ میں بدھ سماپت ہونے کے بعد پری ورتن کئے جاویں گے۔

خواجہ حسن نظامی کا سرکلر

(دہلی ۴۔ دسمبر) مسلمانوں کے مشہور فرقہ پرست نیتا خواجہ حسن نظامی نے اپنے سہدھرمیوں میں نمن ہدایتیں پہنچانے کیلئے ایک لاکھ اشتہار چھپوائے ہیں۔ انہوں نے مولویوں مسجدوں کے اماموں مسلم جاگیرداروں۔ پٹواریوں۔ کمپونڈروں۔ ڈاکیوں۔ نمبرداروں۔ پیروں۔ مریدوں۔ پنشنروں اور سب پڑھے لکھے مسلمانوں سے یہ اپیل کی ہے۔ کہ وہ منشیہ گننا کے سمیہ ان پڑھ مسلمانوں کی گنتی اپنے سامنے کرائیں۔ اور دھیان سے دیکھیں۔ کہ اُن کی گنتی ٹھیک ٹھیک لکھی گئی ہے یا نہیں"۔ خواجہ صاحب آگے لکھتے ہیں۔ کہ "تم مسلمان ہو اور تمہاری زبان اردو ہے۔ اس اعلان کو مسجدوں میں سنانا سکولوں اور کالجوں میں سنانا۔ کچہریوں میں سنانا۔ بازاروں میں سنانا۔ اس کی تبلیغ کا تم کو ثواب بھی ہوگا۔ اور تمہاری مسلمان قوم ایک بڑے خطرے سے بھی بچ جائے گی"۔

یہی بات ہم ہندو ماتر سے بھی کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ جیسے خواجہ صاحب نے اپنے مسلمان بھائیوں کو سرکلر بھیج کر انہیں سچیت کیا ہے۔ وہ بھی سنز کتا سے جن گننا میں سہیوگ دیں۔

ریاستوں کی آمدنی

گورنمنٹ آف انڈیا کی اور سے پرکاشت "دی انڈین سٹیٹس ۱۹۳۷ء" میں ریاستوں کی آمدنی کے اعداد وشمار اس پرکار ہیں:-

نظام حیدرآباد ۸۸۲۲۳۰۰۰۔ پٹیالہ ۱۵۰۱۸۰۰۰۔ بیکانیر ۱۲۵۸۷۰۰۰۔ گوالیار ۲۴۹۴۵۰۰۰۔ میسور ۴۴۳۳۴۱۰۰۰۔ کشمیر ۲۵۱۷۱۰۰۰۔ بھرت پور ۳۴۰۳۰۰۰۔ اودے پور ۱۰۰۲۴۲۳۷۔ کپورتھلہ ۳۶۰۰۰۰۰۔ بہاولپور ۳۵۶۳۰۰۰۔ رام پور ۴۴۶۴۳۔ بڑودہ ۳۹۰۰۰۵۔ ۲۴۲۴۔ اندور ۱۱۷۰۰۰۰۰ روپے سالانہ۔

لنڈن کی کہانی

اس میں بنک پرتی ورش ۶۱۶۰۰۰۰۰۰۰ کے چیکوں کا بھگتان کرتے ہیں — اس نگر میں پندرہ سو الگ الگ گرجے ہیں — اس کی آبادی چوراسی لاکھ ہے — اس میں دو لاکھ یہودی رہتے ہیں — اس میں ۳۳ ہزار گھماؤں کے رقبے کے پارک ہیں۔ جن میں لوگ کھیلتے اور سیر کرتے ہیں — ۲۳۱۰ سکول ہیں۔ جن میں سات لاکھ لڑکے لڑکیاں تعلیم پاتے ہیں — انہی میں سات سو ریلوے سٹیشن ہیں۔ — اس میں ۹۰۰۰ ٹیکسی موٹریں چلتی ہیں — ۲۱ ہزار پولیس کانسٹیبل ہیں۔ — ۲۲۷۵ میل لمبی سڑکیں ہیں — سینٹ پال گرجے کی گھڑی کا ڈائیل ۱۷۔۵ فٹ کے گھیرے میں ہے۔ منٹوں کی سوئی دس فٹ لمبی ہے۔ گھنٹوں کی ۶ فٹ۔ پینڈولم کا گھنٹہ ۱۵۰ پونڈ ہے — بندرگاہ کا وارشک بیوپار ۹۸۰۰۰۰۰۰۰ روپے ہے۔

بڑے لکھر ویاں

چارلس ڈارون کی زبان نہ سیکھ سکے۔
شہنشاہ نپولین اُن نمبر رہا کرتا تھا۔
اکتالیس لڑکے تیز تھے۔ ان میں سے
یا کسی
سر آئزک جماعت میں سب سے
رہتے تھے بی نیل ہوئے
الیگزنڈر والدوں کی رائے میں نہایت
لڑکا تھا کی مور آدمی بنا۔
شہور ناول نے بڑی مشکل سے
دھنا سیکھا ذہن تھا۔
سر والٹر سکاٹ بہترین تاریخی ناول نویس
تا ہے۔ کچھ ماتا تھا۔ اس کے استاد
ہمیشہ نافر
جیمبز واٹ سے لاپرواہی کی وجہ سے
یا گیا تھا۔
آلیور گولڈ سمتھ سے پیچھے رہا کرتا تھا۔
سبق نہ یاد
ایمرسن کو تھی۔ اور وہ جماعت
سوال حل

ت

ہے ہر ہے ایک عالم
خواب بھنا ہے سپنا

ل سے اچھا سمجھتے ہیں
کیا سمجھتے ہیں؟
یہاں ہم

شنتا کوئی
س نے
شیطان کیساتھ
بلانا

واہ واہ کیلئے
زبان کھو
خدا کے لئے
کبھی تو
(اکبر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہندی وانگمے کی بردھی

مَیں نے ابھی پہلے کہا ہے۔ کہ ہمارا وانگمے بھنڈار اُت کرِشٹ کوٹی کے گرنتھوں سے بھرتا جاتا ہے۔ یہ بات ستیہ ہے۔ پرنتو جس گتی سے یہ بات ہو رہی ہے۔ وہ سنتوش پرد نہیں ہے۔ مَیں جانتا ہوں۔ کہ کئی وِشے ایسے ہیں۔ جن پر یدی پُستک لکھی جائے تو اس کی کھپت ہونی کٹھن ہو جاتی ہے۔ مجھے سمرن ہے۔ کہ جب آج سے کئی ورش پہلے انتر راشٹریہ ودھان پر میری پُستک نکلی تھی۔ تو ایک ودوان سمالوچک نے کہا تھا۔ کہ سوراجیہ ہونے پر اس سندر پُستک کی پرکھ ہو گی۔ سمبھو ہے گرنتھ کار بھوبھوتی کی بھانتی

"कालो ह्यनन्तो विपुला च पृथ्वी"

سمجھ کر اناگت گُن گراہن کی بات سوچ کر سنتوش کرے۔ پرنتو پرکاشک تو اس بھروسے روپیہ نہیں لگا سکتا۔ کھید کی بات ہے۔ کہ ابھی وگیان یا دوسرے وشیوں کی اُچیہ کوٹی کی پُستکوں کی مانگ نہیں ہے۔ دوسروں کی تو بات ہی نیاری ہے۔ ہندو وشو ودیالیہ نے بھی اس اور دھیان نہیں دیا ہے۔ نیپال سوتنتر راجیہ ہے اور پراچین بھارتیہ سنسکرتی کا سنرکھشک مانا جاتا ہے۔ اس کو چاہیئے تھا۔ کہ اپنی سیما میں ایک وِشو ودیالیہ ستھاپت کرتا۔ اور راشٹر بھاشا ہندی کو شکھشا کا مادھیم بناتا۔ کشمیر اور بڑودہ تھا ودا ایک اور راجیہ بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ یدی ان کا دھیان اُدھر جائے تو ان کی پرجا میں شکھشا کا پرچار بڑھے۔ سنسکرتی کا وکاس ہو۔ اور ہندی وانگمے کی بردھی اور اُنتی ہو۔ مَیں سمجھتا ہوں۔ کہ یدی ہندی ودیاپیٹھ ایک بڑھانے والا وشو ودیالیہ بن سکے۔ اور کچھ ایسے ہی اور بھی ودیالیہ کھلیں۔ تب بھی اس دشا میں کچھ کام ہو سکتا ہے۔ پریکشاؤں کی لوک پریتا تو اس پر یاس کی سپھلتا کا سُوچک چنہہ ہے۔ پرنتو وہاں مانگ کی کمی ہے۔ وہاں یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ پرکاشک اپنے کرتویہ کا پالن نہیں کر رہے ہیں +

بھارت وششٹا ہندو سماج میں دارشنک دشیوں کے ادھین کے پریمیوں کی بہت بڑی سنکھیا ہے۔ پرنتو دُکھ کی بات ہے کہ پاشچاتیہ پراچیہ درشنوں پر بھی اچھی پُستکوں کا ابھاو ہے۔ بھارتیہ گنت اور جیوتش۔ دھرم شاستر اور اچار شاستر۔ کلا اور وانگمے کے سمبندھ میں ودیشی بھاشاؤں میں بڑے سندر گرنتھ ملتے ہیں۔ بھارتیہ درشٹی اور بھارتیہ آدھاروں پر سماج شاستر پر پُستکوں کے لکھے جانے کی

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہندی ساہتیہ سمیلن پونہ کا ۲۹واں ادھیویشن

(جبل پر واسی سبھاپتی سمپورنانند سابق وزیر تعلیم یو۔پی کا بھاشن)

ادسبکتا ہے۔ انگریزی تتھا انیہ یورپین بھاشاؤں میں بچّوں کا گیان وردھی کے لئے جیسی پُستکیں ملتی ہیں۔ ویسی کیول ہندی جاننے والے پروڈھوں کو بھی اُپلبدھ نہیں ہیں۔ میرا وشواس ہے۔ کہ یدی ان وشیوں پر اچھے گرنتھ پرکاشت کئے جائیں۔ تو ان کے لئے گراہکوں کی کمی نہ رہے گی۔ کیول کام چلاؤ لیکھکوں کو نکال کر پرکاشک کچھ پیسے بھلے ہی کما لیں۔ پرنتو ہندی کو ان سے کچھ ادھک آشا رکھنے کا ادھیکار ہے +

کوی اور کویتا

ہم کو اپنے کویوں کی رچناؤں پر اُچیت ابھیمان ہے۔ گدیہ بھلے ہی بہت پرانا نہ ہو۔ پرنتو پدیہ رچنا کی پرمپرا تو سینکڑوں ورشوں سے اوچھن روپ سے چلی آ رہی ہے۔ اس نے سمیہ کے ساتھ اپنے روپ میں بھی بری ورتن کیا ہے۔ اس نے استاچل پر کھشن ہر سکے لئے ٹکے

ہوئے بھارت کے سوا تنتر یہ سوریہ کو اپنے سامنے ڈوبتے دیکھا ہے۔ آریہ اور انار یہ سنسکرتی کا سنگھرش ان کی آنکھوں کے سامنے ہوا۔ اُسے ان درباروں میں آشرا ملا تھا۔ جہاں بھوگ ولاس میں ڈوب کر اپنی کھوئی ہوئی آتما کی سمرتی بھلائی جاتی تھی۔ اور آج وہ بھارت کا سوراجیہ اندولن تتھا پرتھوی پر نو جگ کا پربھو اپنی آنکھوں دیکھ رہے ہیں۔ کوی کے کانوں میں جگتی کے شو شکتیوں اور دلتوں کا کرندن ہے۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ایک اور اپار بھارت کا کلانت کلیور اور کوٹی کوٹی ننگوں بھوکوں کے کنکال اور دوسری اور کارخانوں کی گگن چمبی چمنیاں اور سٹریمانوں کے ننندن کانن پرنی سیر دھی ولاس گرہ ہیں۔ اس کا ہردہ ان باتوں سے وِناڑت ہوتا ہے۔ اوِچلت ہوتا ہے۔ سچا کوی اس پرتھوی کو چھوڑ کر بھاگ نہیں جاتا۔ وہ رو دیتا ہے۔ پرنتو آنسوؤں کی جھڑی کے پیچھے اُسے آشا کی کرنیں بھی دکھ پڑتی ہیں۔ اس کی

آنکھوں کے سامنے بھوشیہ کا چتر بھی ناچ جاتا ہے۔ وہ یوگی نہ سہی پرنتو اس کو بھی ستیہ کی انی ندریہ جھلک دکھ پڑتی ہے۔ وہ اس لئے گھوشنا کر سکتا ہے۔ کہ اُسے ستیہ کا ساکھشات کار ہوا ہے۔ اور ستیہ ہی سندرم ہے۔ جو سچا کوی ہے۔ کلا کو جیون سے پرتھک کرنے کی بات نہیں کرتا۔ ستیہ کیول سندر ہی نہیں ہے۔ وہ شو بھی ہے۔ اتہ سچے کوی کی بانی میں نتر ننتہ اُت پریرت مانو جاتی کو سندیش اور اُپدیش ملنا چاہیئے +

مَیں ادھونک کویتا کو دیکھتا ہوں۔ مجھے یہ بھروسہ ہے۔ کہ وہ اس یُگ کی پرتیک بننے کا پریتن کر رہی ہے۔ اس میں نراشا۔ کھوج انشنکا۔ اشردھا۔ انرنیہ۔ سنگھرش۔ وپلو۔ ویدنا وہ سب بھاو جو آج سہسر سہسر بھارتیہ نر ناریوں کو اُدوِلت کر رہے ہیں ملتے ہیں۔ پرنتو ابھی اس کے سوروں میں آشا سے پورن درِڑھتا کی جھلک نہیں ہے۔ اس کے پاس سندیش نہیں ہے۔ مجھے پُورن وشواس ہے۔ کہ شیگھر ہی یہ ابھاو بھی دُور ہو گا۔ اور کوی نو یُگ کا پتھ پردرشک بنے گا۔ پرنتو اس کے لئے اس کو تپسیا کرنی پڑے گی۔ ستیہ ریتا آیاس کے نہیں ملتا۔ تپسیا کے ساتھ تیاگ بھی چاہیئے۔ رشی وبالمیکی جی اور رشی ہالیکی جی نے جس مارگ کو پرشست کیا ہے۔ اس پر تیاگ۔ تپسیا اور شردھا کا ہی پاتھیہ کام دیتا ہے۔ جو ایسا کر سکتا ہے۔ وہی سماج کا پتھ پردرشک بن سکتا ہے۔ اسی کی بانی امر ہو گی +

لیکھکوں سے نویدن

اپنے لیکھکوں سے ایک نویدن اور کرنا ہے۔ مَیں بھی اُن میں سے ایک ہوں۔ اسی ناتے ایسا ساہس کرتا ہوں۔ وہ یُگ دھرم پہچانیں ہم کہتے ہیں اور ٹھیک کہتے ہیں۔ کہ جو ساہتیہ درباروں کے دوشت واتاورن میں پلا تھا وہ سویم دوشت تھا +

اس میں جنتا کے ہردے چھواسوں کی دھونی نہیں تھی۔ پرنتو یہی دوش اس ساہتیہ میں بھی ہے۔ اور رہو گا۔ جس کی سرشٹی آج کے مدھیم ورگ کے کرتم واتاورن میں ہو گی +

یہ ورگ جنتا — سچی جنتا — سے بہت دور ہے۔ اس کی اُن بھُونیاں۔ اس کی اکانکھشائیں جنتا کے مانس کی اتھل پتھل کی چھایا سے دُور ہے۔ دو چار دن کسی گرام میں بیٹھ کر گرامین جیون پر رچنا کرنا۔ اس کی ودّمبنا دکھلانا اس کی ہنسی اُڑانا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

جاتی کا پریوار

اپنے بچّوں کو ہر کوئی پیار کرتا ہے لیکن سجن پُرش ماتا وہین بچّوں کو بھی اپنی دیا کا پاتر سمجھتے ہیں اور اپنے بچّوں کا پالن کرتے سمیہ ان اناتھوں کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ جو سنسار میں اور کوئی آشرا نہ رکھتے ہوئے کیول جاتی کے دان پر گذارہ کرتے ہیں۔

دان دیتے وقت

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور کو یاد رکھیں اس میں دو سو (۲۰۰) کے قریب اناتھ بچے لڑکے و لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں۔ اس کا انتظام ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہے۔ اس کے انتظام میں بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ نقدی، کپڑا، برتن، آٹا، چاول، دال، گھی، لکڑی، تیل جو بھی دلبکیں دیں اور تنبیہ کے بھاگی بنیں۔ وشواس رکھیں آپکا دان ٹھیک طور پر ہی استعمال ہو گا۔ رپورٹ سالانہ مفت طلب کریں۔

سیر انند شرما (منیجر امرت دھارا) آنریری سیکرٹری
پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج للہ کے سماچار

(۱) شری سوامی شردھانند کا شہیدی دن آریہ سماج للہ ضلع جہلم میں $\frac{۱۲}{۴۰}$-۲۳ کو بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ حاضری بہت اچھی تھی۔ سب سبھاسدوں نے سوامی جی کے کارنامے الگ الگ سنائے۔ اور جنتا پر کافی پربھاؤ پڑا +

(۲) ایک پریمی مہاشہ بوٹا رام جی آہوجہ نے اپنے پتا لالہ کرپا رام سورگباشی کی یادگار میں آریہ سماج مندر میں ایک پختہ سیمنٹ سے چُنوائی کرا کر مکمل کھوئی تیار کروا دی ہے۔ جس سے آریہ سماج مندر کی رونق دوبالا ہو گئی ہے + (دھربنس لال منتری)

گورو کل گئوشالہ کیلئے کنوئیں کی ضرورت

گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی میں ایک بڑے اعلیٰ پیمانہ کی گئوشالہ کھولی جا رہی ہے۔ اس کے لئے گورو کل کے پریمیوں اور گئو بھگت بھائیوں نے اپنے اپنے نام سے ۵۵-۷۵ روپیہ گائے کے لئے دان میں بھیج دئے ہیں۔ اور اسی مقصد کے لئے دانویر سیٹھ جگل کشور برلا جی نے پانچ ہزار روپیہ دان دئے ہیں۔ اس وقت گئوشالہ کیلئے ایک کنوئیں کی فوراً ہی ضرورت ہے۔ کنواں پر یہاں تین ہزار روپیہ لاگت آتی ہے۔ بھارت ورش شری کرشن مہاراج کی جنم بھومی ہے۔ یہاں گئوؤں کو ماتا کہہ کر پوجا جاتا ہے۔ اس لئے گئوؤں کے بہت سے بھگت آ لیسے ہیں۔ جو اس کام کو اکیلے ہی کرا سکتے ہیں۔ جو دانی اصحاب تھوڑا تھوڑا بھی بھیجنا چاہیں۔ وہ بھی شکریہ کے ساتھ قبول کیا جاویگا۔ اور دانی اصحاب کے نام سے ایک پتھر بنوا کر کنواں پر لگوا دیا جاوے گا۔ کنواں اور دھرم شالہ بنوانے کا ہمارے شاستروں میں بڑا مہاتم ہے +

مجھے اُمید ہے۔ کہ شردھالو پُرش اور گورو کل کے بھگت میری اس اپیل پر فراخ دلی کا ثبوت دیں گے۔ اور گورو کل کی اس ضرورت کو پورا کر کے پنیہ کے بھاگی بنیں گے + خط و کتابت گورو کل کانگڑی سے کرنی چاہیئے۔ (دسنیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا)

سارودیشک سبھا سے نویدن

(۱) آریہ سارودیشک سبھا کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے پرچار کو دیش میں زیادہ پھیلانے کیلئے خاص طور پر ہندو تیرتھوں کی طرف دھیان دے۔ ہری دوار۔ کاشی۔ متھرا۔ بندرابن وغیرہ جگہوں پر روزانہ پرچار

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

کیجئے اپدیش اور لیکچر اور ٹریکٹ بانٹے جایا کریں۔ اور ہر ایک ہندو تیرتھ پر ایک بڑی بھاری لائبریری ہو۔ جو ہر روز کھلا کرے۔ جس میں لوگ آریہ اخبارات پڑھیں۔ اور ٹریکٹ اور آریہ سماج سمبندھی کتابیں بھی پڑھنے کے لئے لے سکیں۔ ہر ایک آریہ سماج کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی سماج میں ایک ایک سب کمیٹی بنا دے جس کا کام یہ ہو۔ کہ وہ (۱) شادی اور غمی کے اخراجات کو ہمیشہ کم کرانے کا پرچار کیا کرے (۲) شادی اور غمی میں جو بد رسومات ادا کی جاتی ہیں ان کو بند کرانے پر دچار کیا کرے + (دسوندھی لال کپور)

گورو کل دھام جہلم میں شردھانند دوس

۲۳- دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کو گورو کل دھام جہلم میں امر شہید سوامی شردھانند کی پُنیہ سمرتی میں دوس منایا گیا۔ جس میں گورو کل ہذا کے اُپادھیائے۔ منڈل- برہمچاریوں و کرمچاریوں نے بڑے اُتساہ سے بھاگ لیا۔ کئی برہمچاریوں تھا پنڈت اوانکا جی مشر شاستری تھا سر ادم پرکاش جی ستیارتھی اور کئی ادھیاپکوں کے ویاکھیانوں کے پشچات شری پنڈت رامدیو جی بھکشو آچاریہ گورو کل ہذا کا اُتم اور بھاو شالی ویاکھیان ہوا۔ اور اس کے بعد شانتی پاٹھ

کیا آپ آریہ ہیں؟

اگر "ہاں"۔ تو آپ کے گھر میں چاروں وید ہیں؟ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ نہیں۔ جب آپ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا آریوں کا پرم دھرم ہیں کے نیم کا پالن نہیں کرتے۔ تو آپ آریہ کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟ آج ہی آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ منگوا لیں۔ جو چودہ سنہری جلدوں میں ہے۔ جن کی اصلی قیمت ۵۶ روپے ہے۔ رعایتی قیمت صرف ۴۲ روپے بھیجکر منگوائیں۔ رگ وید سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔ سام وید ایک جلد چار روپے۔ یجر وید دو جلدوں میں ۸ روپے۔ اتھرو وید چار جلدوں میں سولہ روپے۔ کتابوں کی فہرست مفت منگوائیں +

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر جو بنگالی سجن دیویندر پال کے انگریزی گرنتھ کا ہندی انوواد ہے۔ قیمت آٹھ روپے دو جلدوں میں۔ شیگھر ایک سیٹ منگوائیں +

مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ- اجمیر

شری پنڈت چمو پتی علاؤلپوری ایڈیٹر پرکاش کی مشہور تصانیف

گیتا گان۔ گیتا کا شلوک وار دوہوں میں سمپورن انوواد- ہندی ۸/- اُردو ۸/-

رشی گان۔ رشی دیانند کی مکمل منظوم جیونی سرل دوہوں میں۔ ہندی ۴/- اُردو ۴/-

اُپنشد گان۔ ایشادو سبھی اُپنشدوں کا انوواد سرل دوہوں میں۔ ہندی ۴/- اُردو ۴/-

ہنستی رامائن۔ بالمیکی رامائن کا سار سرل دوہوں میں اتی اُتم پستک ہے۔ ہندی ار اُردو ۲ پیسے

سندھیا گان۔ ویدک سندھیا اور اس کے انوواد ایک ایک دوہے میں۔ جن کا من سندھیا میں نہ لگتا ہو وہ اسے ضرور منگوائیں۔ اور بھاری تعداد میں مفت بانٹیں۔ قیمت ہندی ایک پیسہ اُردو ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ +

کھنڈن سیریز کے نایاب تحفے
(۱) پوران پول پرکاش ۸/- (۲) مورتی پوجا کی دھجیاں ۴/- (۳) اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴/- (۴) جین مت درپن ۸/- (۵) آنند پنتھ ۴/- (۶) ویدک دھرم کی فضیلت ۴/- (۷) آریہ سماج کیا ہے ۴/- (۸) عیسائی مت درپن ۴/- +

بہترین ادبی تصانیف
(۱) سائنس سترت (کہانیاں) ۶/- (۲) مشعل ہدایت ۲/- (۳) جام محبت ۳/- (۴) پریم مُرلی ۸/-

ان کتابوں کا سواد ہیلئے کے لئے ہر ایک آریہ سماج اور لائبریری میں ہونا ضروری ہے۔

مینیجر "پرکاش" بک ڈپو۔ کوچہ نسبت روڈ- لاہور

کے ساتھ کارروائی سماپت ہوئی۔ (منیجر)

نئے آریہ سماج کی ستھاپنا

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کے لگاتار پرچار سے موضع ٹوڈا پور میں آریہ سماج قائم ہو گیا ہے۔ جس کے پردھان شری چودھری بھورسنگھ جی اور منتری شری ننو لال جی منتخب ہوئے ہیں۔ اس سماج کے اب تک ۳۲ ممبر بن چکے ہیں + (منتری)

آریہ سماج پانی پت کا چناؤ

حسب دستور سالق آریہ سماج پانی پت کا سالانہ چناؤ نئے ورش کیلئے $\frac{۱۲}{۴۰}$-۲۲ کو ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل اصحاب ادھیکاری چُنے گئے:-

پردھان:- پنڈت کُندن لال صاحب وکیل۔ اُپ پردھان:- لالہ جے بھگوان داس مالک فرم لالہ جے بھگوانداس اینڈ کمپنی۔ منتری:- لالہ سوہن لال جی۔ اُپ منتری:- ماسٹر سیتا رام جی۔ خزانچی- دلیپ سنگھ جی۔ لائبریرین- مہاشہ سیتا رام جی بھنڈاری دلالہ مکھنداس جی + (دلیپ سنگھ آریہ منتری)

ضروری سماچار

انبالہ چھاؤنی کے لالہ امیر چند جی بی-اے کی لڑکی سودلینی کماری جس کی آیو لگ بھگ ۱۰-۱۱ سال ہے ایک ہفتہ سے مقام انبالہ چھاؤنی سے گم ہے۔ لڑکی کے دماغ میں فرق ہے۔ نیلے کی شلوار اور گرم بنیان کا کوٹ پہنے ہوئے ہے۔ جس آریہ بھائی کو پتہ لگے۔ وہ کرپیا مجھے پتہ دے یا پہنچا دیں۔ دھنیہ واد کے علاوہ خرچہ دیا جاوے گا۔
(بابو رام گپتا اُپ پردھان آریہ سماج لدھیانہ)

شوک پرستاؤ

۲۹- دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کے ست سنگ میں لالہ چھجو رام جی پریزیڈنٹ سبھاسد آریہ سماج آسیئے (پشاور) کی مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اس کے متعلق منتری آریہ سماج ہذا نے ریزولیوشن پیش کیا۔ اور لالہ جی کے گُنوں کا ورنن کیا۔ جس کی تائید لالہ برج لال جی اُپ پردھان نے کی۔ جو سروسمتی سے سویکار ہوا۔ پرارتھنا کی گئی کہ پرماتما اُن کی آتما کو شانتی تتھا سدگتی پردان کریں۔ اور ان کے پریوار کو اس صدمہ کے سہن کرنے کی شکتی عطا کریں۔ لالہ جی کا انتیشٹی سنسکار پورن ویدک ریتی سے کیا گیا +
(منتری آریہ سماج آسیئے ضلع پشاور)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوشیک پرستاؤ

لائل پور کی چاروں آریہ سماجوں کا یہ عام اجلاس پنجاب سرکار سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ چونکہ آریہ دھرمیوں کے سیاسی حقوق ویدک دھرم کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس لئے انہیں ۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں غیر ہندو شمار نہ کیا جاوے۔ بلکہ ان کا شمار ہندوؤں کے جنرل ٹوٹل میں کیا جاوے۔ (پردھان)

ضروری نویدن

جن سماجوں اور داتوں نے آچاریہ جی کے سمارک کے سمبندھ میں جس قدر دھن دینا سویکار کیا ہوا ہے۔ اور جس قدر دھن اب جمع کیا ہے۔ یا اب کر رہے ہیں یا اس کے بعد کریں۔ وہ سبھا کے دفتر گورودت بھون لاہور یا براہ راست آچاریہ کنیا گوروکل دہرہ دون کے پتہ پر بھیجکر کرتارتھ کریں۔ تاکہ ودیالیہ کے بھون کی تعمیر ہو سکے۔

نوٹ:۔ اس سمیہ تک لدھیانہ۔ دہلی اور لاہور نے انشا جنک کوشش کیا ہے۔ امید ہے۔ کہ باقی ستھان بھی ان کی پیروی کریں گے۔ (گوردتہ رام بان پرتی منتری)

چھاترا میں آریہ سماج کی قائمی

آریہ ساروویشک سبھا دہلی کے اپدیشک پنڈت شوورام جی منتری آریہ سماج جھجر یہاں پدھارے۔ اور یہاں انہوں نے مردم شماری کے سمبندھ میں پرچار کیا۔ اور مردم شماری سمبندھی اشتہارات تقسیم کئے۔ اور یہاں کے علاقہ دار اور شمار کنندوں کو سمجھایا۔ کہ آپ دھرم کے خانہ میں "ویدک دھرم" جاتی اور نسل کے خانہ میں "آریہ"۔ اور بھاشا کے

آریہ ورت نصف قیمت پر

"آریہ ورت" کی ضمانت کیلئے لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار دہلی نے پچاس روپے۔ شری چرنجیت لال جی بان پرستھی۔ لالہ رام سوروپ جی بانسل لدھیانہ اور سیٹھ پالا لال بہاری لال جی بلگام نے جو دس دس روپے دئے تھے۔ وہ انہوں نے واپس نہ لے کر ہمیں آگیا دی ہے۔ کہ اس دھن سے نصف چندہ پر ۳۹ استریوں۔ ۲۴ آریہ سماجوں اور ۱۸ ودیارتھیوں و پستکالیوں کے نام "آریہ ورت" جاری کر دیا جائے۔ ہم ان سجنوں کے مشکور ہیں۔ "پرکاش" کے پریمیوں کو چاہیئے۔ کہ مستحق دیکتیوں کو اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کی پریرنا کریں۔ نصف چندہ ایک روپیہ (عہ) منی آرڈر سے آنا چاہیئے۔ وی۔ پی نہیں کیا جائے

خانہ میں ہندی لکھیں۔ اور آریہ سماج قائم کی۔ جس کا چناؤ ذیل پرکار ہوا:۔

پردھان پنڈت بلدیو پرشاد ہیڈ ماسٹر۔ اپ پردھان چودھری بخاری لال۔ منتری مہاشہ چندی رام جی۔ اپ منتری مہاشہ سری چند جی۔ خزانچی مہاشہ لال چند جی۔ لائبریرین مہاشہ دیر سنگھ جی سیوک۔ (منتری آریہ سماج چھاترا ضلع کرنال)

بادلی میں مردم شماری کانفرنس

آریہ سماج دیوان ٹولہ کے زیر اہتمام بادلی ضلع رہتک میں مورخہ ۳۰-۱۲-۴۰ کو ایک مردم شمار[illegible]نفرنس شری پنڈت پورن چند جی ا[illegible]ل آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی صدار[illegible]ت ہوئی۔ جس میں شری چند ربھان جی ستھا[illegible]پدیشک و شری ماسٹر نند لال جی۔ شری پنڈت بدری پرشاد جی۔ اور شری پنڈت بال مکند جی کے پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ شری پنڈت جے پرکاش جی دھنوردھر نے اپنے منوہر بھجنوں دوارا جنتا کو آنندت کیا۔ اس کانفرنس کے ساتھ ساتھ ایک ہری جن بھائیوں کی کانفرنس ہوئی۔ جس میں انہوں نے آدھرمیوں کو ہندوؤں میں شمار کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے موصول

شدہ پرستاو سروسمتی سے پاس کیا گیا۔ (کدار ناتھ منتری)

آریہ سماج دیوان ہال دہلی

۲۳۔ دسمبر ۱۹۴۰ء کو آریہ سماج دیوان ہال میں شردھانند جینتی سپتاہ کے اپ لکش میں ایک وراٹ سبھا ہوئی۔ جس کے سبھا پتی شری پنڈت رام چندر جی دہلوی آریہ مہوپدیشک تھے۔ شری پنڈت دیا سدیو جی شاستری منتری۔ پنڈت گنگا پرشاد جی شاستری۔ شریمتی سرسوتی دیوی جی۔ سردار رگھبیر سنگھ جی ایڈووکیٹ۔ پنڈت گوپال جی آدی مہانو بھاووں نے شری سوامی جی مہاراج کے پرتی اپنی اپنی شردھانجلی بھینٹ کی اور جنتا سے اپیل کی۔ کہ شری سوامی جی کے پد چنہوں پر چلیں۔ آریہ سماج دیوان ہال دہلی کا ۳۶ واں وارشک اتسو اس ورش ۲۴-۲۵-۲۶۔ جنوری ۱۹۴۱ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ جلسے کی تیاری زور شور سے ہو رہی ہے۔ ۱۲۔ جنوری ۱۹۴۱ء سے شری پوجیہ پاد سوامی ستیا نند جی مہاراج کی اپنشدوں کی کتھا ہو گی۔ اتسو کے ساتھ ساتھ کئی مہتو پورن سمیلنوں کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔ (کدار ناتھ منتری)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر

آریہ سماج میں پریوارک اپاسنا کا سلسلہ بہت اچھی طرح سے چل رہا ہے۔ ۱۴-۱۱-۴۰ کو مہاشہ جگن ناتھ جی گپتا کے ہاں یگیہ پورنماشی کا ہوا۔ جس میں مہاشہ مدن جیت جی ٹمٹا نے پورنماشی پر ہی لیکچر دیا۔

۲۹-۱۱-۴۰ کو ڈاکٹر پرتھوی ناتھ جی کے گھر پر اماوسیہ کا یگیہ ہوا۔ جس میں مہاشہ پریم چند جی اپدیشک سبھا کا ویاکھیان ہوا۔ حاضری کافی سے زیادہ تھی۔

۱۴-۱۲-۴۰ کو پنڈت لیکھرام جی کے گھر پورنماشی کا یگیہ ہوا۔

آریہ سماج کے مشہور کوی رتن پنڈت سیتا گوپال جی کے منوہر لیکچر و بھجن اور کویتائیں لگاتار چار دن تک ہوتی رہیں۔ سماج مندر میں حاضری کافی ہو جاتی تھی۔ باہر سماجوں میں بھی ان کے لیکچر ہوئے۔ چونکہ ان کی لیکچر دینے کی شیلی بہت اچھی ہے۔ اسی لئے جنتا پر بہت اچھا پربھاو پڑا۔

مردم شماری کے متعلق آریہ سماج ہذا نے اشتہارات شہر میں بانٹ کر جنتا کا دھیان اس طرف دلایا ہے۔ کہ لوگ اپنے آپ کو "ویدک دھرمی" اور بھاشا کے خانہ میں ہندی لکھوائیں۔

۲۱-۱۲-۴۰ رانی کو ٹھاکر پرتاپ سنگھ جی کے لیکچر و بھجن ہوئے۔ بعد ازاں شریمتی ودیا دیوی ایک ودھوا دیوی کا وواہ لالہ جگت رام حافظ آبادی سے مہاشہ مدن جیت جی آریہ نے کروایا۔ (منتری)

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

سخت سردرد میں
گوروکل کانگڑی فارمیسی کا
برہمی تیل
فوراً آرام دیتا ہے
اس کے استعمال سے سردرد دور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنہ فی شیشی
ایجنسی
لاہور
ہسپتال روڈ۔ لاہور
لدھیانہ
النکار اوشدھالیہ کوچہ لالو مل لدھیانہ
گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

پچھوکی اکسیر دوا
حکیم تلسی شاہ پردا گروال کے
اصلی طلسمی
بال جیون گھی
[illegible]
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی بھی ہیں۔
قیمت فی شیشی [illegible] علاوہ محصول
المشتہر۔ مینیجر بال جیون کاریالیہ

Gyaan Kosha

دنیا کا روزنامچہ

۹- جنوری

— نعرے لگانے پر گرفتار نہ کئے جانے والے ستیاگرہی جنگ کے خلاف تقریریں کریں گے۔

— لاہور کے سرکردہ ہندو سکھ اور مسلمان اصحاب پنجاب گورنمنٹ کے نئے ٹیکسوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں گے۔

— قبائیلیوں کو بھوپال کی فوج میں بھرتی کیا جا رہا ہے۔

— جرمنی اور اٹلی کے ۱۷ لاکھ ٹن کے جہاز ڈوب گئے ہیں۔

— پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ڈکٹیٹروں کی دھمکیاں امریکہ کو برطانیہ کی امداد کرنے سے نہیں روک سکتیں۔

— امریکہ جنگی تیاریوں پر ۱۱۵ ارب ڈالر خرچ کرے گا۔

۸- جنوری

— ہٹلر کی دھمکی کو امریکہ کے پریذیڈنٹ نے ٹھکرا دیا ہے۔

— ہٹلر نے شاہ بلغاریہ کو برلن طلب کیا ہے۔

— ستیاگرہ پھر شروع ہو گیا ہے۔ سی۔ پی، یو۔ پی، بمبئی اور پنجاب میں گرفتاریاں شروع ہو گئی ہیں۔

— ۲۰- دسمبر تک ستیاگرہ میں ۳۰ سابق وزراء- ۲۴۴ ممبران اسمبلی اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے ۱۱ ممبر گرفتار ہوئے۔

اور ۲۱۳۲۶۴۵ روپیہ جرمانہ وصول کیا گیا۔

— مغربی صحرا کی جنگ میں ستر ہزار اطالوی قید کر لئے گئے۔

— جمعیت العلما نے کانگریس کے ستیاگرہ کی حمایت کی ہے۔

— سبیلا مندر لاہور کا انتظام نرنجنی اکھاڑہ نے سنبھال لیا ہے۔ مہنت کی برطرفی کے سوال پر جلد غور کیا جاوے گا۔

— مصر میں سر سکندر ہندوستانی فوجیوں سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔

— ۱۹۴۱ء کی مردم شماری پر پچاس لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ پنجاب میں فروری کے آخری ہفتہ سے کام شروع ہو گا۔

— صدر آل انڈیا کرسچین ایسوسی ایشن نے فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل کے لئے گول میز کانفرنس بلانے اور مہاتما گاندھی کو اس کا صدر بنانے کی تجویز پیش کی ہے۔

— برطانوی فوجوں نے بارڈیا کی بندرگاہ پر قبضہ کر کے ۲۵ ہزار اطالویوں کو قید کر لیا ہے۔

— گورنمنٹ ہند کے دفاتر شملہ نہیں جائیں گے۔

— ریاست پونچھ میں ۱۷- جنوری سے سول نافرمانی شروع ہو جاوے گی۔

— سرگودھا میں سکھوں کے جلوس پر لاٹھی چارج سے بیس آدمی زخمی ہو گئے۔

— اتوار کی رات کو جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے متعدد شہروں پر حملہ کیا۔

— علماء دکن کے سامنے یہ مسئلہ درپیش ہے۔ کہ "کیا نماز کے وقت لاؤڈ سپیکر کا استعمال جائز ہے"؟

۷- جنوری

بمبئی میں چار آریہ سماجیوں کو جو گورنمنٹ ہاؤس کی طرف جا رہے تھے گرفتار کر لیا گیا۔

— کماری اندرا پرینا دی پنڈت جواہر لال نہرو لنڈن پہنچ گئی ہے۔

— کوہاٹ کے قریب قبائیلیوں نے ایک بس پر حملہ کر کے چار اشخاص کو اغوا کر لیا۔

— مہاتما گاندھی نے پنجاب میں ستیاگرہ وار کونسل قائم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ یہاں ستیاگرہ صوبہ کی کانگریس چلائیگی۔

— ویر ساورکر نے ہندوؤں کو فوج میں بھرتی ہونے کی تلقین کی ہے۔

— مولانا آزاد صدر کانگریس کو گرفتار کر لیا گیا۔ جس پر ہندوستان بھر میں ہڑتال کی گئی۔

۵- جنوری

— ۳- جنوری کو برطانیہ کے ایک شہر پر ہزاروں آتش گیر بم گرائے گئے۔

— پنڈت کرشن کانت مالویہ ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) سبکدوش ہو گئے۔

— ۳- جنوری کو آئرلینڈ پر ہوائی حملہ ہوا۔

— روسی پولینڈ پر جرمنی حملہ کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔

— بھگت کنورام کے قاتل کو سات سال قید اور ۵ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ملی ہے۔

— فارورڈ بلاک والے کانگریس کے ماتحت ستیاگرہ نہیں کریں گے۔

— یو۔ پی اور دہلی کے بنکوں کو لوٹنے کی سازش پکڑی گئی ہے۔

۴- جنوری

— جرمن ایئر فورس کے دستے اٹلی پہنچ گئے ہیں۔

— ۲- جنوری کو آئرلینڈ پر بمباری ہوئی۔

— مہاتما گاندھی نے ستیاگرہ کے متعلق اعلان کیا ہے۔ کہ یہ جنگِ آزادی بہت لمبی ہے۔ اور شدید ہو گی۔

— اگر بلغاریہ نے جرمن فوجوں کو راستہ دیا۔ تو ترکی مشرقی یونان پر قبضہ کرے گا۔

— امریکہ نے فرانس کی امداد کا اعلان کیا ہے۔

— سبھاش بابو اظہار افسوس کر دیں۔ تو ان کے خلاف تادیبی کارروائی منسوخ کر دی جاوے گی۔

— ایک ہزار اطالوی قیدی ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔ رام گڑھ کیمپ میں رکھے جاویں گے۔

شورانزی (رشی بودھ اُتسو) کی شاندار اور سستی بھینٹ

(ہندی) "آریہ ورت" قیمت تین آنے

شاندار باتصویر شورانزی نمبر

دو "پرکاش" اُردو قیمت دو آنے

$\frac{20 \times 30}{8}$ سائز کے لگ بھگ چالیس صفحات پر || $\frac{20 \times 26}{4}$ سائز کے ۳۲ صفحات پر شائع ہو گا

ایک سہ رنگی اور متعدد یک رنگی تصاویر ہوں گی۔ اُچیہ کوٹی کے لیکھ۔ جوشیلی کویتائیں۔ اور چٹکلے کہانیاں دی جاویں گی۔ نیتاؤں کے سندیش بھی ہوں گے۔

آرڈر اور قیمت جلد بھیجئے

آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ کاپیاں منگوا کر مفت بانٹیں۔ اور ابھی سے قیمت حساب اردو دو آنے (۲ر) اور ہندی فی کاپی تین آنے (۳ر) منی آرڈر سے ارسال کر دیں۔ پیشگی قیمت ارسال کرنے والوں سے محصول ڈاک یا کرایہ ریل نہیں لیا جاویگا۔ آج اپنا زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر اور قیمت ارسال کر دیں۔

مینیجر "پرکاش" و "آریہ ورت" کچا نسبت روڈ۔ لاہور

"آریہ ورت" کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کرنے کے لئے

"آریہ ورت" پرنٹنگ پریس

لگانے کی تجویز ہے۔ جس کے لئے بنا سود یا ۲ فیصدی سود پر دو ہزار روپیہ درکار ہے۔ جس طرح ہم نے ضمانت فنڈ کا روپیہ واپس کیا ہے۔ اسی طرح ہم پریس فنڈ کا روپیہ سود یا بنا سود فوراً واپس کریں گے۔ کیونکہ رسالہ کی چار سالوں کی چھپائی کا خرچ جو دو ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اس سے اپنا پریس لگ سکتا ہے۔ اس لئے کیوں نہ اپنا پریس لگایا جائے؟ جس میں رسالہ مفت چھپے اور پبلک کے کام سے پریس کا خرچ چلایا جائے۔ منافع سے سود دیا جائے۔ اور جتنی رقم چھپائی کی اب پریس کو دی جاتی ہے۔ وہ پریس قائم کرنے میں امداد دینے والوں کو واپس کر دی جائے۔ اس طرح تین سالوں میں ساری رقم واپس ہو جائے گی۔ اور پریس "آریہ ورت" کا اپنا بن جاوے گا۔ اس پونیہ اُدیشیہ کے لئے آپ زیادہ سے زیادہ دھن کی سہائتا بھیجئے۔ جو آپ اگر ضرورت پڑے۔ تو وعدہ کی تاریخ سے پہلے جب بھی چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔ سو سو روپیہ بیس سجنوں سے لیا جائے گا یا ادھک کم سجنوں سے + ہنستی علاد لپوری ایڈیٹر پرکاش لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ضرورت

سارودیشک سبھا کو حیدر آباد تحریک کے حسابات کی پڑتال کے لئے ایک ریٹائرڈ بان پرستھی اور حیدر آباد ریاست میں آریہ سماج مندروں کی تعمیر کی دیکھ بھال کیلئے اوورسیر کی۔ جو بھائی سیوا کرنا چاہیں۔ وہ سبھا کے منتری سے خط وکتابت کریں۔

منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا۔ دہلی

برہمن کنیا کیلئے ور کی ضرورت

مجھے اپنی کنیا (سولہ ورشیہ جالندھر نواسی) کے لئے ایک یوگیہ آریہ ور کی ضرورت ہے۔ ور اعلے تعلیمیافتہ برسر روزگار ہو۔ درڑھ آریہ ہونا ضروری ہے۔ شادی ویدک ریتی سے نواں شہر ضلع جالندھر میں ہوگی

ہری دت گوتم۔ سیکرٹری

مراد آباد سپنگ اینڈ ویونگ ملز کمپنی لمیٹڈ مراد آباد (یو۔ پی)

کھتری ور کی ضرورت

ایک اٹھارہ ۱۸ سالہ کنیا کیلئے جو کہ کنیا گوروکل یونیورسٹی دہرہ دون کی سناتکا (Graduate) ہے۔ اور یو۔ پی یونیورسٹی کی ہندی کی سب سے اونچی پریکھشا پاس ہے۔ ایک لائق ور کی ضرورت ہے۔ درخواستیں بنام:۔

رام ناتھ معرفت "پرکاش"

کچی نسبت روڈ لاہور آنی چاہئیں

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجدیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co., Karachi

ہندی ساہتیہ سمیلن

(بقیہ صفحہ ۱۰)

دیا اور بھکشا کے ٹکڑوں سے ہی تو دھنک ورگ اور ان کے پیچھے چل کر پونچھ ہلانے والے مدھیم ورگ دلتوں۔ بششتوں۔ پیڑتوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔ اُن کی مُوک اشانتی کو اُبھرنے سے روکنا چاہتا ہے۔ یدی آپ اُن کیساتھ تن میتا پراپت کر کے اُن کے ساتھ سہانوبھوتی نہیں کر سکتے۔ تو ان پر دیا دکھلا کر اُن کا اپمان مت کیجئے۔ آپ کو پرگتی سنشیلتا کا لبنق نو ملتا ہے۔ پرنتو آپ پاپ کے بھاگی بنتے ہیں۔ ہم اور آپ اسی مدھیم ورگ سے نکلے ہیں۔ پرنتو جب تک ہم اپنے ادرھ شیت ورگ بھاد کو جیت نہیں سکتے۔ تب تک ہماری رچنا میں سے کھری مُدرا کی ٹنکار نہیں نکل سکتی۔

دو شبد اس سمبندھ میں اور کہنا چاہتا ہوں۔ نہ میں کوی ہوں۔ نہ میں نے کاویہ کا ادھین ہی کیا ہے۔ اتنا جو کچھ کہتا ہوں۔ وہ یہ سمجھ کر کہ اس میں کوئی ادھیکار نہیں ہے سبھی ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ ادھونک پدیہ کاویہ کی دھارا کے کچھ بہک جانے کا ڈر ہے۔ پُرانے کویوں کی رچنائیں پراپہ پڑھی نہیں جاتیں۔ وہ بھول جاتا ہے۔ کہ ان کے دوارا ہی بھارتیہ آتما کی ابھویکتی ہوئی تھی۔ ریتی کال اور درباری کویتا جیسے گالی کے شبد ہو گئے ہیں۔ ان میں بھی کچھ منو دگیان کی سامگری ہے۔ ایسا سویکار نہیں کیا جاتا۔ پُرانے چھند ادھونک بھاوؤں کو ویکت کرنے میں سروتھا اکشم مان لئے گئے ہیں۔ جس کا پرنام یہ ہوا ہے۔ کہ پرمپرا بھگن ہو گئی ہے۔ آج کل کی کویتا جیسے شونیہ میں اُدبھوت ہوئی ہے۔ اس میں مجھے دو ڈر دیکھ پڑتے ہیں۔ پراچین کال کا پرتیک کوی تلسی داس۔ سورداس جی یا کبیر داس نہیں ہو سکا۔ آج کل کا پرتیک کوی پرساد۔ پنت یا نرالا نہ ہو سکیگا۔ پہلے جہاں اس سمیہ بھاووں کی ایک دھارا اُرک گئی تھی۔ وہاں اس سمیہ بھی کویتا کے پرواہ کے کچھ تھوڑے سے بھاوؤں اور سنسکرت کے دُروہ شبدوں کے مرُوستھل میں کھو جانے کی آشنکا ہے۔ دوسرا ڈر یہ ہے۔ کہ جو کوی اس دیش کی جیانی پرمپرا سے الگ ہو گیا ہے۔ وہی ودیشی سروتوں سے سپھرتی لیتا دیکھ پڑتا ہے۔ ایسی اُپمائیں دی جاتی ہیں۔ جن کا ہمارے جیون سے کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ اُردو کے کوی نے کنول اور بیر مر کو چھوڑ کر ایران کے گلاب اور بلبل کو اپنایا۔ جس کو نہ اس نے دیکھا تھا۔ نہ اُس کے شروتاؤں نے۔ جس بھارت میں مانس کھانا کچھ بہت اچھی بات نہیں سمجھی جاتی۔ جو بھارت اپنے پونیہ پوروجوں کے سوم رس کو نندنیہ مانتا تھا۔ اس کے سامنے انہوں نے کباب اور سیخ۔ شراب اور ساقی کا راگ الاپا۔ یہ رچنا چاہے کتنی ہی سُرتی مدھر ہو پرنتو ہمارے سماج کی آتما کے انوکول نہ تھی۔ اتنا مٹھی بھر لوگوں تک ہی رہ گئی۔ لوک پریتا نہ پراپت کر سکی۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ہمارے اُدیہ مان کوی اس بات کو نہ بھولیں۔

مختصر افسانہ

بقیہ صفحہ ۸

سمجھایا۔ لڑکی کو بہت بُرا بھلا کہا۔ اور نستی دینی چاہی۔ لیکن وہ ایک منٹ بھی وہاں نہ ٹھہرا۔ اور ٹوٹے ہوئے دل کو لے کر گھر آگیا۔ ہرچند اسے اپنی بیوی پر غصہ یا اس سے شکایت تھی۔ لیکن اس کی عزت اس کی اپنی عزت تھی جسکو اس نے اپنی اس حرکت سے مٹی میں ملا دیا۔

××××××××××××××

دو تین دن بعد اسے چندرا کا خط ملا۔ کہ میں تم کو "طلاق" دیتی ہوں۔ کچھ دنوں تک میں مسٹر "A" سے شادی کر لوں گی۔ میں نے تمہاری کوئی چیز نہیں لی۔ تم نے میری کھوج میں مت آنا۔ میں تمہاری نہ تھی۔ نہ ہو سکتی ہوں۔ نہ ہوں گی۔

××××××××××××××

مسٹر سود کے ٹوٹے ہوئے دل کے ستار سے آواز آئی ـــــ "یہ کیا ہو گیا؟"

یہ نئی تہذیب کا ایک ادنےٰ سا کرشمہ ہے۔ جسے "طلاق" کہتے ہیں۔ اگرچہ ہندو سوسائیٹی کے رسم و رواج اس کے پابند نہیں۔ لیکن ایک بھرشٹا استری کے لئے کون رام بنے؟ (ہتیشی)

کنیا گوروکل دہرہ دون کا سپھل مہوتسو

(بقیہ صفحہ ۶)

کامیاب رہے۔ آریہ جنتا کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ ایک لاکھ کی ماترکا شیکھر پورن کرنے میں کرپا نمک کاریہ کو جاری رکھے۔

اُتسو کی سپھلتا کا ادھک تر شریہ سیٹھ ودیا ونی جی آچاریا کنیا گوروکل کو ہے۔ جنہوں نے گوروکل کی مہان سیوا کے کاریہ کو سنبھالا ہوا ہے۔ اور اس ورش کے اُتسو کے پربندھ کے وشہ میں بھی کافی سپھلتا پراپت کی ہے۔

(آنند شیل اُپ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

"آریہ ورت" کا گھر گھر چرچا

دل خوش ہو گیا ڈالٹن گنج کے پُستکالیہ میں "آریہ ورت" پڑھا۔ دل خوش ہو گیا۔ ہمارے نام سال بھر کیلئے جاری کر دیجئے۔ (سپاہی لال پھول چند ناتھ نگم)

بہت پسند کیا گیا آریہ سماج میں "آریہ ورت" کا نمونہ دیکھا ہی بہت پسند کیا گیا۔ میرے نام سال بھر کے لئے جاری کر دیجئے۔ (جگن ناتھ سیالکوٹ)

سب سے اُتم پتر آپ کے پتر "آریہ ورت" کو کنیائیں بہت پسند کرتی ہیں۔ ان کا وچار ہے۔ کہ یہی ایک ماسک پتر کا دیکھنے میں آتی ہے۔ جس میں ساہتیک ہی نہیں۔ اپتو دھارمک اور سماجک اُنتی کی اور بھی دھیان دیا جاتا ہے۔ یہ پتر کا سب سے اُتم ہے (دیریہ لتا گرو ورتی۔ اے بی۔ ٹی سٹوڈنٹ۔ لاہور)

نہایت دلچسپ "آریہ ورت" کا دسمبر انک ملا۔ پتر کا نہایت ہی دلچسپ ہے۔ (مس اندرا اڈوانی کراچی)

استریوں کیلئے بہت لابھدائیک میں بہت دھنیہ واد کرتی ہوں۔ کہ "آریہ ورت" استریوں کیلئے بہت لابھدائیک ہے۔ (سوشیلا پی۔ آر کالج۔ کوکناڈا)

اتی اُتم و روچک میں نے "استریوں کے راجیہ میں پُرشوں کی سپھتی" شیرشک کہانی "آریہ ورت" کے پہلے انک میں پڑھی۔ بہت آنند ملا۔ پتر کا واستو میں اتی اُتم و روچک ہے۔ (دیے سبھدرا کوکناڈا)

تازہ رائے "آریہ ورت" پا کر نہایت خوشی ہوئی پتر کا نہایت اپ۔ ٹو۔ ڈیٹ ہے اس کی عمدہ گٹ اپ "آپ" کے لئے ودھائی۔ (مس بُلبل منزا ایم۔ اے پروفیسر سنگیت دہرہ دون)

"آریہ ورت"

پنجاب کی ایک ماتر ہندی ماسک پتر ہے۔ اس کے خود خریدار بنیئے اور دوسروں کو بنا کر ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہماری ہاتھ بٹائیے۔ وارشک چندہ دو روپے دکشنا سمپادکہ:۔ شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن۔ سنچالک:۔ شری ہتیشی علاد پوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور۔

نوٹ:۔ تین انک چھپ چکے ہیں۔ چوتھا چھپ چکا ہے۔ آج ہی اپنا چندہ بھیج دیجئے۔

مینیجر "آریہ ورت"۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

"پرائمری ایجوکیشن بل" کیخلاف پُرزور پروٹسٹ

آریہ سماج لاندھڑی

آج ۲۲ - ۱۲ - ۴۰ء کو آریہ سماج لاندھڑی ضلع حصار کا جنرل اجلاس ہوا - جس میں پنجاب اسمبلی کی اس کارروائی پر جس کی رُو سے اُس نے ہندی اور گورمکھی بھاشا کا گلا گھونٹ دیا ہے ، پروٹسٹ کیا اور قرار پایا - کہ اس ریزولیوشن کی نقل گورنر صاحب پنجاب کو بھیجی جاوے - کہ وہ پرائمری ایجوکیشن بل ...... تب تک پاس نہ کریں - جب تک کہ پرائمری کی تعلیم حاصل کرنے میں ہندی و گورمکھی میڈیم کی عزیز اجازت نہ ہو - کیونکہ اس پالیسی سے ہندو قوم - ہندو تمدّن کو سخت نقصان پہنچنے کا احتمال ہے +

نیز ریزولیوشن ہذا کی ایک ایک کاپی وزیر اعظم و وزیر تعلیم پنجاب کو بھی بھیجی جاوے - اور ایک کاپی سکریٹری آل انڈیا ہندی ساہتیہ سمیلن پنجاب لاہور کو بھی ارسال کی جاوے +

(رام لال پریذیڈنٹ لاندھڑی - ضلع حصار)

آریہ سماج جام پور

پنجاب پرائمری ایجوکیشن بل کی پُرزور مخالفت کرتا ہے - کہ آئندہ اُردو ہی پنجاب میں ذریعہ تعلیم ہوگا - اور اس طریقہ کی مذمت کرتا ہے - جس سے گورنمنٹ نے پرائمری سکولوں میں ہندی اور گورمکھی پڑھائے جانے کے معقول مطالبہ کو رد کر دیا ہے - اس لئے یہ جلسہ گورنر صاحب پنجاب سے پُرزور درخواست کرتا ہے - کہ وہ اس بل کی منظوری نہ دیں +

(گنیش دت آریہ سیوک جام پور)

گورُوکل دھام جہلم

گوروکل دھام جہلم کے کرمچاریوں - برہمچاریوں اور سٹاف کا یہ ادھیویشن سر سکندر اور اُن کی منسٹری کے آریہ ہندو تمدّن کش پرائمری تک لازمی اُردو تعلیم کے جاری کرنے والے قانون کو نہایت ہی متعصبانہ - جابرانہ اور غیر منصفانہ سمجھتے ہوئے سخت حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے - نیز بطور چیلنج یہ گھوشنا کرتا ہے - کہ اگر کوئی پاکستانی سپرٹ رکھنے والے امن و امان کے دُشمن اس بل کو رائج کرنے میں امداد دیں گے - تو ہم اس بل کی مخالفت کرتے ہیں ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں +

(ادم پرکاش منتری پرکاش وبھاگ)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کا یہ ۲۲ - دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء کا ادھیویشن پنجاب اسمبلی میں پرارمبھک شکھشا بل کے سمبندھ میں وادِوِواد پر منتری شکھشا وبھاگ کے دئے گئے بھاشن کی کہ بھوشیہ میں پرارمبھک شکھشالیوں میں کیول اُردو ہی بالکوں کی شکھشا کا مادھیم بنایا گیا ہے کا وِرودھ کرتا ہے - اور اسی کیساتھ پنجاب سرکار کی ہندی اور گورمکھی سمبندھی سنشودھن کے ٹھکرائے جانے کی پکھشپات پُورن نیتی تتھا گت رست ووہار کی اُگر نندا کرتا ہے +

اس سبھا کی سمتی میں پنجاب سرکار کی یہ ورتمان نیتی مادھیمک شکھشا وبھاگ میں جاتی نیموں کے بھی وِرُودھ ہے - تتھا الپ سنکھیک سکھوں اور ہندوؤں کے ساہتیک اور شکھشا سمبندھی ادھیکاروں پر کٹھاراگھات ہے +

اس لئے یہ سبھا پنجاب کے گورنر مہودیہ سے بل پُورنک انُرودھ کرتی ہے - کہ وہ اپنی نیائے پریتا کا پرچہ دیتے ہوئے پرارمبھک شکھشا بل پر اپنی سویکرتی نہ دیں - جب تک کہ پنجاب سرکار پرارمبھک شکھشا بل میں ہندی اور گورمکھی کو پرایہت ستھان نہ دے - اور اس پرکار الپ سنکھیک سکھوں اور ہندوؤں کے ساہتیک تتھا شکھشا سمبندھی ادھیکاروں کی رکھشا کر کے ان میں پھیلی ہوئی اشانتی کو دُور کریں + (منتری)

کرنال

(۱) $\frac{12}{40}$ ۲۱ - ہندوؤں اور سکھوں کا یہ نمائندہ جلسہ پنجاب پرائمری ایجوکیشن بل میں وزیر تعلیم کے اس اعلان کے خلاف پُرزور پروٹسٹ کرتا ہے - کہ آئندہ اردو ہی پنجاب میں ذریعہ تعلیم ہوگا - اور اس طریقہ کی مذمت کرتا ہے - جس سے گورنمنٹ نے پرائمری سکولوں میں ہندی اور گورمکھی پڑھائے جانے کے معقول مطالبہ کو رد کر دیا ہے - ہم سمجھتے ہیں - کہ موجودہ بل سکینڈری سکولوں کے موجودہ تعلیمی سسٹم کے بھی خلاف ہے - اور ہندوؤں اور سکھوں کے تمدن اور تعلیمی حقوق و مفاد پر ضرب ہے -

(ماتو رام منتری)

پنجاب کے مشہور معالج فخر الاطبا جناب حکیم دیناناتھ صاحب کوہلی کے

فازکو دو خاص مجربات البینو

تجدید شباب (کایا کلپ) کیلئے

فازکو کے استعمال سے بھوک بڑھتی اور قوتِ ہاضمہ تیز ہوتی ہے -
فازکو کے استعمال سے لذتِ دُنیا سے محروم انسان نفسانی حظوظ سے دوبارہ لُطف اندوز ہو سکتے ہیں -
فازکو - بے خوابی - دماغی کمزوری - کمی حافظہ - پژمردگی کے لئے اکسیر ہے -
فازکو بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو جوانمرد بناتی ہے - اور عضو مخصوص کی تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہے -
فازکو عورتوں کی محافظ ہے - کثرت اولاد - سیلان الرحم یا کسی اور مرض سے پیدا شدہ کمزوری کو دُور کرتی ہے -
فازکو قیمتی اور کمیاب اجزا سے تیار ہوتی ہے - اس کے فائدے زیادہ ہیں اور مقدار خوراک بہت کم -
قیمت فی شیشی دس روپیہ علاوہ محصولڈاک

اِستریوں کے خطرناک مرض لیکوریا کیلئے

عورتوں کی خطرناک مرض لیکوریا (جریان الرحم یا پردر) کی اچوک شرطیہ دوا ہے - ہزاروں زندگی سے بیزار عورتیں جو طرح طرح کی انگریزی و دیسی دواؤں کے استعمال کے بعد مایوس ہو چکی تھیں - "البینو" کے استعمال سے نئی زندگی پا چکی ہیں + یہ حکیم صاحب کے گذشتہ ۳۶ سالہ تجربہ کا نچوڑ ہے -
قیمت ایک شیشی (پچاس گولی) تین روپے ۳ر - علاوہ محصولڈاک +

مفت طلب کیجیئے

رسالہ تپ دق وسل اعادہ شباب (کایا کلپ) اور فہرست ادویہ ایک کارڈ لکھکر مفت طلب کیجیئے -

تار کا پتہ "سمین" لاہور فون نمبر ۲۸۹۱
مینیجر اپر انڈیا کیمیکل اینڈ فارمیسوٹیکل ورکس (بھارت دواگھر) ۳۰ - چیمبرلین روڈ لاہور

آنکھ کے مایُوس مریض

ایک بار گورُوکل کانگڑی فارمیسی کا سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سُرمہ

ضرور استعمال کریں قیمت چودہ آنے فی شیشی

پشاور ایجنٹ
میسرز پی این گگڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں

شملہ ایجنٹ
ٹھاکر برادرس لوئر بازار

گورُوکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گورُوکل کانگڑی ضلع سہارنپور

وہ کیا کہتے ہیں؟

دانیوں کی سیوا میں نویدن

گورو کل دھنو دیالیہ کانگڑی کے آدھین ایک آیورویدمہاودیالیہ ہے۔ جس میں طالب علم آیوروید۔ ایلوپیتھی۔ اور سرجری وغیرہ کی تعلیم پاتے ہیں۔ اسی آیوروید مہاودیالیہ کے ماتحت اردگرد کے گراموں کی سیوا کے لئے ایک عظیم الشان ہسپتال ہے۔ اس کے چاروں طرف چار میڈیکل وارڈ اور درمیان میں ایک نہایت شاندار تھیٹر ہے۔ پاس ہی ایک مُردہ گھر بھی بنوایا گیا ہے۔ یہ عمارت قابل دید ہے۔ اب ان عمارتوں پر پتھر لگوائے جائیں گے۔ آپ سب دانی اصحاب سے استدعا ہے۔ کہ اس کی دھن کے ذریعہ پوری پوری امداد کریں۔ جو دانی پانچسو۔ ہزار یا اس سے زیادہ رقم دان دیں گے۔ ان کے نام کے پتھر لگائے جاویں گے۔ جس سے اُن کا نام اس پوتر بھومی میں ہمیشہ قایم رہے گا۔

دوسری ضرورت اس ہسپتال کو ایک اچھے پیمانے پر چالو رکھنے کی ہے۔ کیونکہ اس ہسپتال میں مریضوں کے لئے بستروں کی نہایت سخت ضرورت ہے۔ مریضوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ دیکھ کر کبھی کبھی رعش کا خیال کرتے ہوئے مریضوں کا داخلہ مشکل ہو جاتا ہے۔ اس نیک اور پوتر کام کے لئے پچاس مریضوں کے بستر فوراً چاہئیں۔ ایک مریض کے بستر پر ۱۲۰ روپے سالانہ یا دس روپیہ ماہوار کے خرچ کا حساب لگایا گیا ہے۔ ہندوستان غریب دلیش ہے۔ زیادہ تعداد میں غریب غربا آدمی ایسے ہیں۔ کہ اُن کے لئے علاج وغیرہ کی بات تو علیحدہ رہی۔ دن میں ایک مرتبہ پیٹ بھر روٹی بھی نہیں ملتی۔ ایسی حالت میں ایسے مریضوں کی خاطر خواہ تیمارداری نہ کرنا بے رحمی اور انسانیت سے بعید ہوگا۔ ہم دانی اصحاب سے پُرزور انورودھ کرتے ہیں۔ کہ وہ اس لوک سیوا کے کام میں فراخدلی سے امداد کریں۔ چھوٹی سے چھوٹی رقم بھی خوشی سے منظور کی جاوے گی+

آخر میں یہ بھی استدعا ہے۔ کہ غریب مریضوں دُکھی جنتا اور آیوروید کے طلباء کی اسی میں بہتری ہے۔ کہ جس کی جیسی توفیق ہو۔ وہ دھن سے۔ اناج سے۔ سوتی واونی کپڑے سے اور دوسری چھوٹی موٹی چیزوں سے اس ہسپتال کی پوری پوری امداد کریں اور پُنیہ کے بھاگی بنیں+

(رادھنٹ تا)

آریہ بھائیوں کو سندیش

پہلے آریہ سماجی خود پرچارک وا پبلک کا کام کرتے تھے۔ ستیارتھ پرکاش اور رشی دیانند کے گرنتھ پڑھتے تھے۔ شاستر ارتھ کرتے تھے۔ نئی آریہ سماج قائم کرنے اور آریہ سماج کے ممبروں میں اضافہ کرنے میں بڑا پنیہ اور سنسار کا بھلا ہے۔ اسی لئے تمام آریہ بھائیوں کو آریہ سماج کے ممبر بنانے اور غیر آریہ سماجیوں کو آریہ سماج میں لانے کی خاص کوشش کرنی چاہیئے۔ آریہ ہندوؤں کو تبلیغ کرنے کا سبق عیسائیوں۔ احمدیوں اور مسلمانوں سے سیکھنا چاہیئے۔ اپنے رسم و رواج میں اصلاح کریں۔ شادی اور دوسرے سنسکاروں پر کم خرچ کریں۔ آریہ بھائی ہندی کا پرچار کریں۔ نوجوانوں کو آریہ کمار سبھائیں اور آریہ یووک سبھائیں بنا کر دھرم کی شکشا پراپت کرنی چاہیئے۔ آریہ بھائیوں کو شاریرک۔ آتمک اور سماجک ترقی کرنی چاہیئے+

(فقیر چند پردھان آریہ سماج کپورتھلہ)

آریہ جنتا سے پرارتھنا

آریہ سماج مندر فرید آباد ضلع گوڑگانواں کے مقدمہ کا فیصلہ سیشن جج حصار نے ... کو آریہ سماج کے خلاف سُنا دیا۔ یہ زمین ... کرشن داس کھتری نے سنہ ۱۹۲۶ء میں مندر بنانے کے واسطے آریہ سماج کو دان دی تھی جس پر آریہ سماج کا تقریباً ۵ ہزار روپیہ بنوانے پر لگا۔ دُربھاگیہ سے لالہ شری کرشن جی کا سوَرگباش ہوگیا۔ اور ان کے بزرگوں نے آریہ سماج کے خلاف دیوانی دعوےٰ دائر کیا کہ ہم نے یا ہمارے بزرگوں نے آریہ سماج کو یہ زمین دان نہیں دی۔ آریہ سماج نے ہماری زمین پر زبردستی قبضہ کیا ہوا ہے۔ پرنتو ماتحت عدالت نے کن کاروں سے اُن کے حق فیصلہ دے دیا۔ اس مقدمے پر آریہ سماج کا ایک ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور اب آریہ سماج اپنے مندر سے قطعی محروم ہو رہی ہے۔ آریہ جگت جانتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا ہونا کتنا ضروری ہے۔ پرنتو یہ کام تبھی ہو سکتا ہے۔ جب آریہ جگت ہمارا ہاتھ بٹائے۔ اس کیلئے لاہور ہائیکورٹ میں اپیل کرنی ضروری ہے۔ اس لئے ہم آریہ جگت سے پوروک سہائتا کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ جو داد...

فون نمبر ...

عظیم الشان رعایتی اعلان

قایم شدہ سنہ ۱۹۰۵ء

پنڈت ٹھاکردت وئید ملتانی کی شہرہ آفاق لاثانی ایجادات ویدوں و شاستروکت ادویات پر ۴ آنہ فی روپیہ خاص رعایت ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۴۱
کو کا سورن مکردھوج وٹی۔ کشتہ سونا پر دو آنے فی روپیہ رعایت

شکتی پاک (رجسٹرڈ)

خوراک کی خوراک اور دوا کی دوا۔ صحیح نار... کیساتھ اس کے استعمال سے جہاں طبیعت میں سرور اور چستی پیدا ہوتی ہے۔ وہاں یہ ... منی کو گاڑھا اور بکثرت پیدا کرتا ہے+

قیمت دس تولہ دو روپیہ ۸ (۲ ۸)

نپنسک سنجیونی پرلیپ

عضو مخصوص کے تمام نقائص مثلاً پتلا پن۔ سستی و کجی کو دور کر کے رگوں و پٹھوں میں پھر سے نئی طاقت حاصل ہوتی ہے۔

قیمت :- دو روپے (عار) رعایتی ایک روپیہ ۸ (عہ)

شٹ گُن سدّھ مکردھوج

(عام سدھ مکردھوج سے چھ گنا زیادہ زود اثر)

موسم سرما میں اس کا استعمال جسم کے ہر اعضا رگ و پٹھوں میں چستی۔ پوری طاقت اور جیون شکتی پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۳۲ خوراک سات روپیہ) رعایتی ... پانچ روپیہ

ضروری اطلاع

آج ہی ادویات طلب کریں۔ یا سال بھر ۳۰۔ اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ء تک اس رعایت سے فائدہ اُٹھانے کے لئے اس عرصہ میں رقم جمع کرادیں۔ رعایت صرف بند پیکٹوں پر ہوگی۔ فہرست ادویات و رسالہ تشخیص امراض ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگا لیں+

محصول ڈاک ہر صورت میں علیحدہ ہوگا

سُتمبھن وٹی

ویریہ کی کمزوری اور پتلا پن سے شرع... کی وجہ سے مردوں کو اتنی شرم اُٹھانی پڑتی ہے کہ بعض اوقات زندگی سے بے زار ہو ... ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے ذریعہ باہ اور امساک پیدا کرنے کیلئے بے نظیر ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

سوَرن مکردھوج وٹی

(اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ و ممسک)

شٹ گُن سدھ مکردھوج۔ کستوری۔ عنبر اور موتی وغیرہ کا مرکب ہے۔ اس کا مسلسل استعمال بڑھاپے کو دور کرتا اور جوانی کو قائم رکھتا ... ہر قسم کی دماغی کمزوری اور سستی کے لئے اکسیر ہے۔

قیمت ... گولی چار روپیہ رعایتی ... روپیہ

ملتانی فارمیسی گمٹی بازار لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Registered No: L.435

ओ३म्

Founder: M. Krishen

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس ۳۶ سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ــــــ للعہ
ششماہی ــــــ عہ
برما ــــــ ۵
غیر ممالک ــــــ
دس شلنگ

ایڈیٹر
مہاشہ کرشن
و
مہاشے علا پوری

U.B. STUDIO.

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۷۔ ماگھ سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۱۹۔ جنوری سال ۱۹۴۱ء | نمبر ۳

آریہ سماج کا عزم

(از مہاشہ پریم جی ساگرؔ ادیب عالم۔ منٹگمری)

مرے جذبے مٹا سکتی نہیں ظالم کی شمشیریں
پلٹ دیتی ہیں قسمت کو مری مضبوط تدبیریں

جہالت کو، عداوت کو، کدورت کو، خصومت کو
ہٹا دینگی، مٹا دینگی، یہ شعلہ ریز تحریریں

خدا نے اس قدر قوت عطا کی ہے تکلم میں
دبے جاتے ہیں دشمن بھی مری سن سن کے تقریریں

صداقت داستاں میں ہے، فسانے میں، کہانی میں
کفر کی، جہل کی، باطل کی، مٹ جائینگی تاثیریں

اگر دم ہے کوئی دم میں تو دنیا کو دکھا دوں گا
اِنہی زندہ تمناؤں کی پُر اُمید تصویریں

پلا دوں کا مئے توحید کے ساغر زمانے کو
بھروں گا قوم کے سازوں میں ویدوں کے ترانے کو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رگ وید — اوم — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھروید

ओ३म् यो भूतंच भव्यंच सर्वंयश्चाधितिष्ठति
स्वर्यस्यच केवलं तस्मै ज्येष्टाय ब्रह्मणे नमः

۱۰-۲-۲۲

(اوم) یو بھوتم چہ بھویم چہ سروم یشچادھی تشٹھتی
سورشیسیہ چہ کیولم تسمئی جیشٹھائے برہمنے نمہ ۔

ارتھات :- (یہ) جو پرمیشور (بھوتم چہ بھویم چہ) اتیت کال کو، بھوشیہ کال اور ورتمان کال - ان تینوں کالوں اور ان میں ہونے والے سب پدارتھوں کو یتھاوت جانتا ہے۔ (سروم یہ چہ ادھشٹھتی) سب جگت کا جو اپنے وگیان سے اُتپتی ۔ پالن اور پرلے کرتا سب کا ادھشٹھاتا ارتھات سوامی ہے۔ (سوہ یسیہ چہ کیولم) جس کا سکھ ہی سوروپ ہے۔ (تسمئی جیشٹھائے) اس سب اُتکرشٹ سب سے بڑے (برہمنے نمہ) پرماتما کو ہمارا نمسکار ہو۔

بھاوارتھ

ورتمان اور بھوت کا - جو جانے سب حال
جانے وہی بھوشیہ بھی - پرماتم کرپال

(۲)

پیدا کر پالن کرے - سب جگ یکھ وگیان
سب کے مالک ہے نمہ - سکھ دیا ندھان

(ہنستی)

اُپنشد گان

منڈک اُپنشد

ویدانت رہسیہ کو جان کر - ہردہ شدھ بنائے
یوگ بھگتی دھرم سے - برہم لوک میں جائے

(۱۱)

پندرہ کلائیں جیو کی - بیج کارن میں جائے
ہو جاتا ہے مکت وہ - مان پرتشٹھا پائے

(۱۲)

کے ہو ویں سب اندریاں - سُور یادی میں جائے
کرم گیان سے آتما - الیش میں آپ سمائے

(۱۳)

سنسکار اور چیتنا - ہو کر برہم ولین
شانت بھاو ہو آتما - جل بن جیسے مین

(۱۴)

نام روپ کو چھوڑ کر - ندی ساگر مل جائے
ویسے گیانی جیو بھی - الیش میں جا سمائے

(۱۵)

جو جن جانے برہم کو - سوئم برہم ہو جائے
اس کے من میں نہ رہے - جو ناستک کہلائے

چُنے ہوئے پھول

(۱) اگر کسی شخص کو تمہارا پاؤں چھو جائے تو اس سے ہاتھ جوڑ کر اپنی غلطی کے لئے معافی مانگو۔

(۲) میلہ، بازار یا آدمیوں کی بھیڑ میں چلتے وقت اگر کسی کو آپ کا دھکا لگ جائے، تو اس سے اُسی وقت "معاف کیجئے" کہہ کر اس کے دل کو خوش کر دو۔

(۳) رات کے وقت جب کہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں نیند لے رہے ہوں - اس وقت بازار یا گلیوں میں زور زور سے باتیں کرتے ہوئے یا گاتے ہوئے نکلنا ٹھیک نہیں۔

(۴) سوتے ہوئے آدمی کے پاس سے راستے زور سے پیر ٹیک کر نہ چلو پھرو - کہ اس کی نیند کھل جائے۔

(۵) جو آدمی سو رہا ہو - اس سے کسی طرح کی دل لگی یا چھیڑ چھاڑ مت کرو - کیونکہ وہ بے سدھ ہے۔

(۶) کسی کی امانت رکھی ہوئی چیز کو مالک کی منظوری کے بغیر کام میں مت لاؤ۔

پنجاب کے مشہور معالج فخر الاطبا جناب حکیم دینا ناتھ صاحب کوہلی کے
۲ دو خاص مجربات
فازکو — البنو

تجدید شباب (کایا کلپ) کیلئے
فازکو کے استعمال سے بھوک بڑھتی اور قوت ہاضمہ تیز ہوتی ہے۔
فازکو کے استعمال سے لذت شباب سے محروم انسان نقصانی حظوظ سے دوبارہ لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔
فازکو ضعف دماغی کمزوری - کمی حافظہ - پژمردگی کیلئے اکسیر ہے۔
فازکو بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو جوانمرد بناتی ہے اور عضو مخصوص کی تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہے۔
فازکو عورتوں کی محافظ ہے - کثرت اولاد، سیلان الرحم یا کسی اور مرض سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرتی ہے۔
فازکو قیمتی اور کمیاب اجزاء سے تیار ہوتی ہے۔ اس کے فائدے زیادہ ہیں اور مقدار خوراک بہت کم۔
قیمت فی شیشی دس روپیہ علاوہ محصول ڈاک

استریوں کے خطرناک مرض لیکوریا کیلئے
عورتوں کی خطرناک مرض لیکوریا (جریان الرحم) پر درد کی اچوک شرطیہ دوا ہے۔ ہزاروں زندگی بیزار عورتیں جو طرح طرح کی انگریزی و دیسی دواؤں کے استعمال کے بعد مایوس ہو چکی تھیں البنو کے استعمال سے نئی زندگی پا چکی ہیں۔
یہ حکیم صاحب کے گذشتہ ۳۶ سالہ تجربہ کا نچوڑ ہے۔
قیمت ایک شیشی (پچاس گولی) تین روپے ۱۲
علاوہ محصول ڈاک۔

مُفت طلب کریں
رسالہ تپ دق وسل اعادہ شباب (کایا کلپ) اور دیا ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کیجئے

تار کا پتہ تسین لاہور — فون نمبر ۲۸۹۱
مینیجر اپانڈیا کیمیکل اینڈ فارماسیوٹیکل ورکس (بھارت دواگھر) ۳۰ چیمبرلین روڈ لاہور

آنکھ کے مایوس مریض
ایک بار گورو کل کانگڑی فارمیسی کا
سالہا سال کا آزمودہ
بھیم سینی سُرمہ
ضرور استعمال کریں
قیمت چودہ آنہ فی شیشی

شملہ ایجنٹ
ٹھاکر برادرس لوئر بازار

پشاور ایجنٹ
میسرز پی این ککڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By ...

سمت ۱۹۹۷ ۷- مگھر
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۱۹ جنوری ۱۹۴۱ء

جلد ۳۷	دیانندابد ۱۱۶- آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	نمبر ۳

دکھشن بھارت کی یہ میری پہلی یاترا تھی۔ میں گھوما تو بہت ہوں۔ لیکن کوپ منڈوک کی طرح زیادہ تر پنجاب میں۔ برسوں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری رہا۔ اس حیثیت میں میں ایک ایک جگہ کئی کئی بار گیا۔ لیکن رہا پنجاب میں ہی۔ باہر جانے کی فرصت کہاں؟ اب کچھ برسوں سے اس ذمہ داری سے مکت ہوا ہوں۔ میں نے دوسرے پرانتوں کی یاترا شروع کی ہے۔ اس کا ایک پرینام یہ ہے۔ کہ اب دوسری پرانتوں کی آریہ سماجوں کے نمنترن آنے شروع ہو گئے ہیں۔ میرے لئے تو پنجاب کا کھشیتر ہی بس ہے۔ اسے وستر ت کرکے کیا کروں گا؟

میں ۱۴- دسمبر کی رات کو لاہور سے روانہ ہو کر ۱۵ کی صبح کو دہلی پہنچا۔ اس دن سارودیشک سبھا کی انترنگ کی بیٹھک تھی۔ اس میں شامل ہوا۔ ۱۶ کی شام کو اپنے بڑے بھائی لالہ نارائن دت جی کے ساتھ مدراس کو روانہ ہو پڑا۔ ۱۸- دسمبر کی شام کو پورے ۴۹ گھنٹے کے سفر کے بعد ہم مدراس پہنچے۔ ریلوے سٹیشن پر آریہ سماج اور ہندو سبھا کے بھائی آئے ہوئے تھے انہوں نے ہمارا استکار کیا۔ ۱۸ کی رات کو وہاں رہ کر ۱۹ کی دوپہر کو ہم بنگلور کے لئے روانہ ہو گئے۔ وہاں سے میسور ہوتے ہوئے ہم ۲۲ کو مدراس لوٹے۔ جب کہ گوکھلے ہال میں آریہ سماج اور ہندو سبھا کی طرف سے "شردھانند دوس" منایا گیا۔ مجھے اس جلسہ کا پردھان بنایا گیا۔ ہال حاضرین سے پُر تھا۔ اس موقعہ پر کئی تقریریں ہوئیں۔ جن میں شہید شردھانند کے کام اور جیون پر روشنی ڈالی گئی۔ مدراس میں مجھے وہ مشکل پیش آئی۔ جو آج تک کسی پرانت میں محسوس نہ ہوئی تھی۔ وہ یہ کہ وہاں کے لوگ ہماری بھاشا بالکل نہیں سمجھتے۔ وہاں ویاکھیان ہو سکتے ہیں تو دو ہی بھاشاؤں میں، انگریزی یا تامل۔ اور بعض اوقات انگریزی تقریروں کا ترجمہ بھی تامل میں کرانا پڑتا ہے۔ مجھے انگریزی میں تقریر کرنے کا ابھیاس نہیں۔ بلکہ یہ کیوں نہ کہہ دوں۔ کہ میں نے آج تک انگریزی میں کبھی تقریر نہیں کی۔ لیکن گوکھلے ہال کے جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے مجھے جلسہ کے آرنبھ اور انت میں دو تقریریں انگریزی میں کرنی پڑیں۔ پہلی تقریر نصف گھنٹہ سے زیادہ کی تھی۔ دوسری تقریر کا ترجمہ کرایا گیا۔ کیونکہ میں حاضرین تک آریہ سماج کا سندیش پہنچانا چاہتا تھا۔ میں نے انہیں

دکھشن بھارت میں آریہ سماج

بتایا۔ کہ آپ سوامی شردھانند کی اتنی تعریف کرتے ہیں۔ اور ان کے اتنے مداح ہیں۔ لیکن آپ کو یہ فراموش نہ کرنا چاہیئے۔ کہ سوامی شردھانند نے جو کچھ سیکھا، آریہ سماج سے۔ ہندوؤں کا بچاؤ اسی میں ہے۔ کہ وہ آریہ سماج میں شامل ہو جائیں۔ اس سے آریہ سماج کی طاقت تو بڑھے گی ہی۔ لیکن وہ بھی مضبوط ہو جائیں گے +

۲۳- دسمبر کا دن ہم نے سمندر کا نظارہ دیکھنے میں گذارا۔ اس دن ہم ہندوؤں کے ایک تیرتھ پر بھی گئے۔ جس کا نام پکشی تیرتھم" ہے۔ یہ تیرتھ کیا ہے۔ اس کے متعلق پھر ناظرین "پرکاش" کو بتاؤں گا۔ اسی رات ہم پانڈیچری کو روانہ ہو گئے۔ پانڈیچری بھی سمندر کے کنارے واقع ہے۔ اور سمندر کا درشیہ نہایت سُندر ہے۔ لیکن ہم تو شری اروند کا آشرم دیکھنے گئے تھے۔ وہاں ان دنوں گورو کل کانگڑی کے آچاریہ سوامی ابھے دیو جی بھی تھے۔ اس لئے ہمیں بہت آرام رہا۔ اور جو کچھ ہم دیکھ سکتے تھے ہم نے دیکھ لیا۔ اسی آشرم میں ایک گورو کل کے سناتک برہمچاری وید برت بھی رہتے ہیں۔ اس آشرم کے متعلق بھی پھر لکھوں گا۔ ۲۵ کو ہم ترچنا پلی پہنچے۔ وہاں دو مشہور مندر ہیں۔ ایک مندر تو اتنا وسیع ہے۔ کہ اسے شہر کا نام دیا جا سکتا ہے۔ ۲۶ کو ہم مدورا پہنچ گئے۔ کیونکہ اس دن دکھشن بھارت آریہ کانگریس کا اجلاس ہونے والا تھا۔ اس کانفرنس کا منڈپ ہندو مہا سبھا کے منڈپ کے عین سامنے تھا۔ دونوں میں ایک سڑک تھی۔ اور بس۔ اس کانفرنس کے پردھان کانگری مہاشیہ مورتی جی بنائے گئے تھے۔ لیکن چونکہ وہ ستیاگرہ کرکے جیل کو چلے گئے تھے۔

اس لئے ان کی جگہ مہاتما نارائن سوامی جی نے بی۔ سواگت کمیٹی کے ادھیکش وہاں کے ایک ریٹائرڈ سیشن جج تھے۔ جن کا ایڈریس نہایت عالمانہ تھا۔ کارروائی پراتہ کال سے شروع ہوئی۔ جب کہ اوم کا جھنڈا بھی لہرایا گیا۔ لیکن کانفرنس کی کارروائی دو بجے بعد دوپہر کو شروع ہوئی۔ سب سے پہلے وید منتروں کا گان کیا گیا۔ اس کے بعد بندے ماترم کا گیت گایا گیا۔ یہ کام وہاں کی ایک کنیا پاٹھ شالہ کی چھاتراؤں نے کیا۔ اس کے بعد سواگت ادھیکش کا بھاشن ہوا۔ اور پھر کانفرنس کے پردھان مہاتما نارائن سوامی جی کا بھاشن ہوا۔ یہ بھی انگریزی میں تھا۔ اس کا بھاو تامل میں لوگوں کو سمجھا دیا گیا۔ ایڈریس بہت ہی اُتم تھا۔ اس میں آریہ سماج کے متعلق بہت سی ضروری واقفیت دی گئی تھی۔ اس طرح کانفرنس کا پہلا دن سماپت ہوا۔ دوسرے دن پھر صبح کے وقت مختلف پنڈتوں کے اُپدیش ہوتے رہے۔ اس دن چونکہ ہندو مہا سبھا کے پردھان سوتنتر ویر ساورکر کا جلوس نکلنا تھا۔ اس لئے کارروائی شام کو چھ بجے سے شروع کی گئی۔ جس وقت جلوس ہندو مہا سبھا کے منڈپ کے پاس پہنچا۔ تو ویر ساورکر اُسے وہیں سماپت کر کے آریہ سماج کے منڈپ میں آ گئے۔ اتفاق سے اس وقت پاکستان کے خلاف ریزولیوشن پیش تھا۔ میں نے اسے پیش کیا۔ ڈاکٹر مونجے اور ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے اس کی تائید اور تائید مزید کی۔ ویر ساورکر نے بھی ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں رشی دیانند کے پرتی اپنی شردھا نجلی پیش کی۔ اور آریہ سماج کو ہندو جاتی کا رکھشک قرار دیا۔ اس وقت حاضری کا کیا ٹھکانہ تھا۔ دیواریں اور درخت لوگوں سے اٹے پڑے تھے۔

آخر کار تنگ آ کر دروازہ بند کرنا پڑا۔ لیکن لوگ دروازہ کھٹکھٹاتے رہے۔ اور آخر کار کھولنا پڑا۔ لاؤڈ سپیکر لگا ہوا تھا۔ اور اس کی آواز دُور دُور تک اچھی طرح سنائی دیتی تھی۔ اس لئے ہزاروں لوگ پنڈال سے باہر کھڑے تقریریں سنتے رہے۔ ویر ساورکر تو کچھ دیر ٹھہر کر چلے گئے۔ لیکن کانفرنس رات کے دس بجے تک جاری رہی۔ اور لوگ دَت چت ہو کر سنتے رہے۔ پاکستان کے بعد چھوا چھوت اور جنم کی ذات پات کے خلاف ریزولیوشن پیش کئے گئے۔ جس سے حاضرین نے اپنے ہاتھ اُٹھا کر اپنی سہانوبھوتی پرگٹ کی۔ ان سے سپشٹ طور پر کہہ دیا گیا۔ کہ جو لوگ چھوا چھوت کے حق میں ہوں۔ یا جنم کی ذات پات کو مانتے ہوں۔ وہ ان پرستاووں کا ورودھ کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک بھی شخص نے ورودھ نہ کیا۔ ایک پرستاو میں شدھی کا سمرتھن کیا گیا۔ اس پرستاو پر بھی حاضرین سے پوچھا گیا۔ کہ کسی کو اختلاف ہو تو ہاتھ اُٹھا دے۔ لیکن ایک بھی ہاتھ نہ اُٹھا۔ ان سب پرستاووں کا سمرتھن کرتے ہوئے حاضرین نے خوب سرگرمی کا اظہار کیا +

۲۸- دسمبر کو سارا دن پرچار ہوتا رہا۔ ۲۹- دسمبر کو پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیا ایم۔ اے کی زیر صدارت ودھوا وواہ سمیلن ہوا۔ یہ سمیلن ۱۲ بجے دوپہر سے لے کر رات کے ۸ بجے تک رہا۔ اس کے ساتھ ہی ہندو مہا سبھا کا اجلاس بھی ہو رہا تھا۔ لیکن آریہ سمیلن کی حاضری ہزاروں تھی۔ اس دن ایک نئی بات یہ تھی۔ کہ جہاری تعداد میں تلک دھاری براہمن اور دیویاں موجود تھیں۔ اس سے پہلے اُنہوں نے اس سمیلن میں شرکت کی ضرورت نہ سمجھی تھی۔ سارا دن ودھوا وواہ کے حق میں تقریریں ہوتی رہیں۔ کہا گیا۔ کہ کوئی ورودھ کرنا چاہتا ہو۔ تو کرے لیکن کوئی ہاتھ نہ اُٹھا۔ اور آخر کار آٹھ گھنٹے کی کارروائی کے بعد ودھوا وواہ کے سمرتھن کا پرستاو سرو سمتی سے سویکار ہوا۔ اس طرح دکھشن بھارت کا یہ پہلا آریہ سمیلن جو ۲۶ سے لے کر ۲۹- دسمبر تک ہوا، نہایت سپھل رہا۔ پہلے دن کی حاضری کو دیکھ کر سندیہہ ہوتا تھا۔ کہ شاید ادھر کے لوگ زیادہ توجہ نہ دیں۔ لیکن ہر روز حاضری بڑھتی گئی۔ ۲۷- دسمبر کی حاضری کو اس لئے زیادہ وقعت نہ دی گئی۔ کہ پاکستان جیسے نیم پولٹیکل مسائل اس کے سامنے پیش تھے۔ لیکن جب ۲۸ اور ۲۹- دسمبر

کو حاضری میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی۔ تو سمجھا گیا۔ کہ آریہ سماج دکھشن بھارت میں ایک مستقل جگہ حاصل کر چکا ہے۔ اور لوگوں میں اس کا اُپدیش سننے کی پیاس پیدا ہو چکی ہے۔ دکھشن بھارت پورانک مت کا زبردست گڑھ ہے۔ اس کے بڑے بڑے مندروں کو دیکھ کر سندیہہ ہوتا ہے۔ کہ اس پرانت میں آریہ سماج کبھی پھیل سکے گا۔ لیکن آریہ سمیلن کی سپھلتا نے ہمیں بڑا اُمید بنا دیا ہے۔ اور ہمیں وشواس ہو گیا ہے۔ کہ دوسرے پرانتوں کی طرح آریہ سماج اس پرانت میں بھی وجے پراپت کر سکے گا۔ لوگوں کے وچاروں میں ایک کرانتی آ رہی ہے۔ اور یہ کرانتی کتنی زبردست ہے۔ اس کا پرمان آپ کو ایک گھٹنا سے ملے گا۔ ۲۹- دسمبر کو جب کہ ودھوا وواہ سمیلن ہو رہا تھا۔ ایک تلک دھاری براہمن نے کھڑے ہو کر دھمکی دی۔ کہ اگر اس پنڈال میں ایک شبد بھی مورتی پوجا کے وِرودھ میں کہا گیا۔ تو سب کے سب اُٹھ کر چلے جائیں گے۔ آریہ سماج کو اس دھمکی کا اُتر دینے کی آوشیکتا نہ ہوئی۔ کیونکہ اسی منڈپ میں بیٹھے تین اور شخص اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اُنہوں نے کہا۔ کہ مورتی پوجا میں کیا پڑا ہے۔ جو اس کے خلاف کچھ نہ کہا جائے۔" چنانچہ دو تین دن لگاتار آریہ سماج کے سدھانتوں کا سمرتھن اور دیدک سدھانتوں کا کھنڈن ہوتا رہا۔ لیکن کیا مجال جو ایک بھی آواز اس کے خلاف اُٹھی ہو۔ اس سمیلن نے ہماری جو تھوڑی بہت جھجک تھی۔ وہ دور کر دی۔ اور معلوم ہو گیا۔ کہ آریہ سماج کو اپنے سدھانتوں کا کھلے میدان پرچار کرنے میں کوئی تامل نہ ہونا چاہیئے +

جو کچھ مَیں نے اُوپر لکھا ہے۔ اس سے نسندیہہ میرے آریہ بھائیوں کو ہرش ہوگا۔ لیکن انہیں اس سے بھی ادھک ہرش کا ایک سماچار دینا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اس سمیلن کے موقعہ پر دکھشن بھارت آریہ پرتی ندھی سبھا کی ستھاپنا کی گئی۔ دکھشن بھارت میں ویدک دھرم کا پرچار سارودیشک سبھا کے ادھین ہے۔ اور دس برس سے اس کے یوگیہ اُپدیشک وہاں کام کر رہے ہیں۔ اس کا پھل یہ ہے۔ کہ اس وقت تک دکھشن بھارت میں پچاس کے قریب آریہ سماجیں بن چکی ہیں۔ ان میں سے ۲۵ آریہ سماجوں کے پرتی ندھی مدراس میں جمع ہوئے۔ اور اُنہوں نے دکھشن بھارت آریہ پرتی ندھی سبھا قایم کر دی۔ اس کے ادھیکاری چنے گئے۔ جو سب کے سب اسی پرانت کے ہیں۔ دکشنی اُبکہ کے یوگیہ یہ بات ہے۔ کہ دکھشن بھارت کی آریہ سماجوں میں اسی فیصدی سبھاسد دکھشنی ہیں تو وہاں کی آریہ سماجوں کو چلانے والے وہی لوگ ہیں۔ یہ نہیں۔ کہ دوسرے پرانتوں کے آریہ چلا رہے ہوں۔ بنگال میں بھی آریہ سماج ہے۔ لیکن اس کے چلانے والے بنگالی نہیں۔ بلکہ اسے چلانے والے اُتر بھارت کے آریہ پُرش ہیں۔ مہاراشٹر کا بھی یہی حال ہے۔ لیکن دکھشن بھارت میں آریہ سماجوں کے پردھان اور منتری عام طور پر وہیں کے لوگ ہیں۔ آریہ سماج مدراس کا پردھان بھی وہیں کا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاری بھی وہیں کے چنے گئے ہیں۔ اس کے پردھان مہاشہ گوپ دیو جی ہیں۔ جو سچے بان پرستھیوں کی طرح دن رات ویدک دھرم کی سیوا میں مگن رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بھی نویدن کر دوں۔ کہ شہر کے ایک آباد حصہ میں آریہ سماج مدراس کا نیا مندر تعمیر ہو رہا ہے۔ دس ہزار میں اُنہوں نے ایک مکان خریدا ہے۔ اُسے گرا کر اُنہوں نے نیا مندر بنانا شروع کیا ہے۔ ان کے پاس اب روپیہ نہیں ہے۔ دوسرے پرانتوں کے آریہ بھائی ان کی سہائیتا کریں۔ تو مجھے خوشی ہوگی۔ لالہ نارائن دت جی اور مَیں اپنے اپنے حصے کے ایک ایک سو روپے دے آئے ہیں۔ باہر سے انہیں پانچ ہزار کی بھی سہائیتا مل جائے۔ تو بہت اچھا مندر تعمیر ہو جائے گا۔ وہاں نہ صرف لگن سے سیوا کرنے والے سجن ہیں۔ بلکہ دھن کی سہائیتا دینے والے بھی۔ لیکن ان کی تعداد بہت قلیل ہے۔ دوسروں سے وہ مانگ نہیں سکتے۔ خود وہ اپنی حیثیت سے زیادہ دے چکے ہیں۔ اور بھی دیں گے۔ لیکن انہیں سہائیتا کی ضرورت ہے۔ اور وہ سہائیتا کے پاتر بھی ہیں۔ مجھے خوشی ہوگی۔ اگر دوسرے پرانتوں اور خاص کر پنجاب کے آریہ پُرش ان کا ہاتھ بٹائیں + (باقی پھر)

(کرشن)

سکندر آباد نظام صاحب کے حوالے

اطلاع ہے۔ کہ ۳۱- مارچ کو سکندر آباد نظام صاحب حیدر آباد کو واپس کر دیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک سرکار جاری کیا ہے۔ جس میں تمام ملازمین کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ قصبہ سکندر آباد مورخہ ۳۱- مارچ کو نظام صاحب کے حوالے کر دیا جاویگا۔

نماز ریڈیو پر!

علماء دکن کے سامنے ان دنوں ایک نہایت ضروری شرعی مسئلہ غور کے لئے پیش ہے۔ اور وہ یہ کہ کیا نماز کی ادائیگی میں ریڈیو کا استعمال جائز ہے یا ناجائز۔ اگرچہ علماء دکن ابھی تک کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکے۔ تاہم ہماری پیشگوئی یہ ہے۔ کہ ریڈیو کے خلاف فتوےٰ دیا جاوے گا۔ دیکھنا چاہیئے۔ کہ علماء کیا فیصلہ کرتے ہیں؟

بالمیکیوں کا اعلان

کامریڈ اندر چندر سیکرٹری بالمیک یونگ مین ایسوسی ایشن امرتسر نے ایک پوسٹر کے ذریعہ اعلان کیا ہے۔ کہ بالمیکی ہندو ہیں۔ اور انہیں کوئی طاقت مسلمان نہیں بنا سکتی۔ نیز اُنہوں نے ہندوؤں سے اپیل کی ہے۔ کہ ان لوگوں کے دھوکہ سے بچیں۔ جو بالمیکیوں کے مسلمان ہونے کا پروپیگنڈہ کر کے ہندوؤں سے روپیہ بٹور رہے ہیں +

اُردو کی عزت کیوں کرتے ہیں؟

۸- جنوری کو اُردو لٹریری ایسوسی ایشن حیدر آباد کے جلسہ تقسیم انعامات کی صدارت کرتے ہوئے سر اکبر حیدری نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ "اُردو صرف ہندوستان کی دیگر اہم زبانوں میں سے ایک زبان ہی نہیں بلکہ دکن کی سرکاری زبان بھی یہی ہے۔ اس لئے ہم اس کی عزت کرتے ہیں"

سر اکبر حیدری کو یہ بھی کہنا چاہیئے تھا۔ کہ دکن میں اُردو کو ہم نے نوّے فی صدی ہندوؤں کے جذبات و مطالبات کی پروا نہ کرتے ہوئے زبردستی سرکاری زبان کا درجہ دے رکھا ہے +

ہندوستان کی فوجی طاقت میں اضافہ

۱۱- جنوری کو دہلی ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے جنرل موسیٰ رتھی نے اُمید ظاہر کی۔ کہ سنہ ۱۹۴۱ء میں ہندوستان کی فوج ۵ لاکھ ہو جائے گی۔ جو پورے طور پر تربیت یافتہ ہوگی۔ اور جدید ترین ہتھیاروں سے مسلح۔ اس میں وہ سپاہی بھی شامل ہوں گے۔ جو اس وقت غیر ممالک میں لڑ رہے ہیں + اُمید کرنی چاہیئے۔ کہ ہندوستان کی فوجی تیاریاں ہندوستان کے ڈیفنس کے لئے مفید ثابت ہوں گی +

گائے کشی پر فرقہ وارانہ کشیدگی

موضع بڑھل گنج ضلع گورکھپور میں گؤکشی کی وجہ سے فرقہ وارانہ کشیدگی ہو جانے کی اطلاع ملی ہے۔ نقص امن کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے پولیس نے گولی چلائی۔ جس سے دو اشخاص ہلاک اور چار زخمی ہو گئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جھگڑا اجالبشور مندر کے قریب گؤ کی قربانی کی وجہ سے ہوا۔ کاش کہ مسلمان ہندوؤں کے جذبات کا احساس کریں۔ اور اپنے اندر رواداری کی سپرٹ پیدا کریں۔ تاکہ آئے دن اس قسم کے واقعات ظہور پذیر نہ ہوں +

حکومت برطانیہ کا جنگی خرچ

حکومت برطانیہ کے تازہ اعلان کے مطابق وہ اپنی افواج کے علاوہ چھ غیر ملکی افواج کا مالی بوجھ بھی برداشت کر رہی ہے۔ جو اس وقت اپنے ملک کو دوبارہ آزاد کرانے اور خود مختاری حاصل کرنے کیلئے برطانوی افواج کے دوش بدوش کھڑی ہیں۔ حکومت برطانیہ کا اس موجودہ جنگ میں اندازہً نوّے لاکھ پونڈ روزانہ خرچ ہو رہا ہے۔

حکومت ہند کی آمدنی اور خرچ

حکومت ہند کی آمدنی اور خرچ کے جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نومبر سنہ ۱۹۴۰ء تک پچھلے آٹھ مہینوں میں ۶۴ کروڑ ۸۶ لاکھ روپے آمدنی ہوئی۔ حالانکہ سارے سال کی آمدنی کا بجٹ ۹۸ کروڑ ۵ لاکھ تھا۔ اخراجات کا میزان ۷۷ کروڑ ۶۱ لاکھ روپیہ ہے۔ پچھلے سال ۶۹ کروڑ ۹۵ لاکھ تھا۔ سارے سال کے اخراجات کا بجٹ ایک ارب ۲۶ کروڑ ۶۷ لاکھ ہے +

شورانتری انک

کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ یہ انک پوری آب و تاب کے ساتھ ہندی اُردو دونو بھاشاؤں میں شورانتری کے اوسر پر شائع ہوگا۔ آریہ سماجوں و پرچارکوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر مفت بانٹنا چاہیئے۔ اور قیمت بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد بحساب اردو فی ہندی ۳ روپیہ بھیج دینی چاہیئے +

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

"آریہ سماج ستھاپنا دوس" میں پریورتن

"آریہ سماج ستھاپنا دوس آریہ پرو پدھتی کے انوسار اس سمیہ تک چیتر شکلا ۵ کو منایا جاتا رہا ہے۔ لیکن دو تین ورش ہوئے سوامی سوتنترانند جی نے سبھا کا دھیان انہی آریہ سماج کے پرانے لیکھوں کی اور آکرشت کیا۔ جن پر ستھاپنا تتھی چیتر شکلا پرتی پدا لکھی ہے۔ چنانچہ اب سارودیشک سبھا نے اپنی انترنگ سبھا میں یہ تتھی سویکار کر کے گھوشت کیا ہے۔ کہ بھوشیہ میں "آریہ سماج کا ستھاپنا دوس" چیتر شکلا پرتی پدا کو منایا جایا کرے۔ جو اس ورش ۲۸ مارچ کو ہے۔

گورو کلوں کا ایکی کرن

پنڈت نردیو جی شاستری آچاریہ گورو کل جوالاپور کی تجویز ہے۔ کہ گوروکل کانگڑی۔ گوروکل برندابن۔ گوروکل جوالاپور تتھا انیہ گوروکلوں کا ایکی کرن کر کے ایک گوروکل یونیورسٹی بنا دی جائے۔ جس کے آدھین ۵ پرکار کے گوروکل ہوں:-

(۱) ویدگوروکل۔ جس میں ویدک رشیوں کا ادھین، ادھیاپن اور انوسندھان ہو۔

(۲) شاستر گوروکل۔ جہاں صرف درشن شاستر پڑھایا جائے۔ اور اس کے پرکانڈ پنڈت تیار کئے جائیں۔

(۳) ویاکرن گوروکل۔ اس میں ساہتیہ اور ویاکرن کے ادوتیہ پنڈت تیار کئے جائیں۔

(۴) آیوروید گوروکل۔ جس میں آیوروید کی شکشا دی جائے۔

(۵) ادیوگک گوروکل۔ اس میں دھارمک شکشا کے ساتھ ساتھ کلا کوشل سکھایا جاوے۔

تجویز تو معقول ہے۔ کیا ہی اچھا ہو یدی گوروکلوں کے سنچالک اس پر وچار کر دیکھیں۔ کہ اس پر عمل ہو سکتا ہے یا نہیں؟

گڑھوال کے آریوں پر اتیاچار

یو۔ پی کے ضلع گڑھوال میں دو پرکار کے ہندو رہتے ہیں۔ ایک "دِٹ" کہلاتے ہیں۔ جن میں راجپوت اور براہمن ہندو شامل ہیں۔ اور دوسرے شلپ کار جولاہا، درزی۔ لوہار اور ہری جن آدی ہیں۔ اور یہ ان سب کے سب آریہ سماجی ہیں۔ ذات ابھیمانی "دِٹ" یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ شلپ کار آریہ بیاہ شادیوں پر ڈولا اور پالکی کا استعمال کریں۔ اپنے اس ادھیکار کی رکھشا کے لئے گڑھوال کے آریوں کو بعض اوقات چھ چھ ماہ تک بارات کو لے کر ایک مکان پر ڈٹے رہنا پڑا ہے۔ اس سلسلہ میں انہیں مارپیٹ بھی ہوئی ہے۔ لیکن وہ اپنا آگرہ نہیں چھوڑتے۔ اب تو الہ آباد ہائی کورٹ نے بھی ان کا یہ ادھیکار سویکار کر لیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ذات ابھیمانی دِٹ اس قدر سنگ دل واقع ہوئے ہیں۔ کہ موقعہ آنے پر شلپ کاروں پر اتیاچار کرنے سے باز نہیں رہتے۔ اس قسم کا ایک تازہ واقعہ یکم دسمبر کا ہے۔ جبکہ بجولی (چاندکوٹ) میں نہ صرف ایک برات روکی گئی۔ بلکہ برات والوں کو مارا پیٹا بھی گیا۔ اور ان کا ڈولا پالکی جلا دیا گیا۔ سارودیشک سبھا نے کچھ کاریہ کرتا گڑھوال کے آریہ بھائیوں کی ہر پرکار کی سہائتا کیلئے بھیجے ہوئے ہیں۔ اس لئے آشا کرنی چاہئیے کہ یہ سستھتی جلد سدھر جاوے گی۔ اور ذات ابھیمانی سورن ہندوؤں کو عقل آ جائے گی۔

ٹوہانہ کے ہندوؤں کا مطالبہ

بابو کلونت رائے جی پردھان آریہ سماج ٹوہانہ پر ۱۴۔ نومبر کو دن دہاڑے کچھ اشخاص نے قاتلانہ حملہ کر کے انہیں زخمی کر دیا تھا۔ اور ان کو چودہ زخم آئے تھے۔ حملہ آور اس وقت تک مفرور ہیں۔ ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے۔ اس لئے پبلک میں بے چینی پھیل رہی ہے۔ ہندوؤں کا مطالبہ ہے۔ کہ کوئی سپیشل پولیس آفیسر کو تحقیقات پر لگایا جائے۔ ہم ہندوؤں کے اس مطالبہ کی تائید کرتے ہوئے حکومت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس طرف دھیان دے۔

پرائمری ایجوکیشن بل کیخلاف ڈائرکٹ ایکشن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے "پنجاب پرائمری ایجوکیشن بل" کے خلاف اگر اس میں مطلوبہ ترمیم نہ کی گئی۔ ڈائرکٹ ایکشن لینے کے لئے ایک کمیٹی کا تقرر کیا ہے۔ جو ان خطوط اور ریزولیوشنوں میں کہے گئے ایجی ٹیشن شروع کرنے کے مطالبہ پر غور کر رہی ہے۔ جو اسے جنتا کی طرف سے موصول ہو رہے ہیں۔

امید کرنی چاہئیے۔ کہ جلد ہی یہ کمیٹی کوئی ٹھوس پروگرام پیش کرے گی۔ جس سے ہندی پریمیوں کا ایجی ٹیشن سدڑھ ہو جائے گا۔

سدرشن چکر

کھلر وان ضلع سرگودھا کی پولیس نے اپنے قصبہ میں ایک نہایت دلچسپ حکم دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ عورتیں گھر سے نہ نکلیں۔ اور کوئی دوکاندار کسی عورت کو سودا نہ دے۔ اگر کوئی دوکاندار اس حکم کی خلاف ورزی کرے۔ تو وہ بیس روپیہ جرمانہ کی سزا بھگتے۔ ایسا حکم کیوں دیا گیا؟ اس لئے کہ کچھ غنڈے بازاروں میں راہ چلتی عورتوں سے مذاق وچھیڑ چھاڑ کیا کرتے تھے۔ اور منع کرنے کے باوجود باز نہ آتے تھے۔

غنڈوں کی شرارتوں کے انسداد کا یہ طریقہ خوب ہے۔ جب عورتیں گھر سے نکلیں گی ہی نہیں۔ تو غنڈے چھیڑیں گے کسے؟ یہ سوچ کر ہی کھلر وان کی دور اندیش پولیس نے ایسا حکم نافذ کیا ہوگا۔ لیکن شاید وہ نہیں جانتی کہ غنڈے اپنی شرارتوں کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے گھروں تک میں گھسنے سے باز نہ رہیں گے؟

سوال یہ ہے۔ کہ غنڈوں کو گرفتار کرنے یا سزا دینے کی بجائے عورتوں پر دفعہ ۱۴۴ کیوں نافذ کر دی گئی ہے؟ اگر کسی گھر میں کوئی مرد نہ ہو یا قصبہ سے باہر گیا ہوا ہو۔ یا کسان عورتیں اپنے مردوں کا کھانا لے کر کھیتوں کو جانا چاہتی ہوں۔ تو کیا وہ بند پالکیوں میں نکلیں؟ کیا اس کا بھی کچھ انتظام کیا ہے کھلر وان کی پولیس نے؟

بھلا ہو سیتلا مندر لاہور کے مہنت کا۔ کہ جس کی کرپا سے سناتن دھرمیوں کی توجہ "مندر سدھار" کی طرف مبذول ہوئی ہے۔ جس مندر سدھار بل کی پہلے مخالفت ہو رہی تھی۔ اب اسی کی حمایت ہو رہی ہے۔ سیتلا مندر اور اس کے متعلقہ انسٹی ٹیوشنوں کا چارج تو نرنجنی اکھاڑہ نے اپنے کنٹرول میں کر لیا ہے۔ لیکن ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا۔ کہ مہنت کا کیا ہوگا؟

جنتا۔ جس میں سناتن دھرمی سب سے آگے ہیں کا مطالبہ ہے۔ کہ مہنت کو گدی سے الگ کیا جائے۔ لیکن اس بات کا فیصلہ کرنے میں نرنجنی اکھاڑہ تاخیر کر رہا ہے۔ مندر اور انسٹی ٹیوشنوں کا کنٹرول بدل جانے سے کیا ہوگا۔ جب کہ مہنت تو اسی طرح مندر کی گدی پر براجمان رہے گا۔ لیکن جس شدت سے ایجی ٹیشن ہو رہی ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے امید ہوتی ہے۔ کہ جنتا کا مطالبہ پورا ہو کر رہے گا۔

۱۲۔ جنوری کو کلیان (بمبئی) میونسپلٹی کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مسٹر جناح نے فرمایا۔ کہ "ہندوؤں سے خواہ ہمارے کچھ ہی اختلاف کیوں نہ ہوں۔ لیکن ہمارا ان سے کوئی جھگڑا نہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت بھی ان کے پہلو بہ پہلو ترقی کرے۔ ہندوؤں کو اس کا گلہ نہیں کرنا چاہئیے۔ بلکہ خوش ہونا چاہئیے۔ تاکہ ہر دو جماعتیں اس ملک میں امن و چین سے رہ سکیں۔"

مسٹر جناح اپنی جماعت کی ترقی کا واحد ذریعہ پاکستان ہی کو سمجھتے ہیں۔ اس لئے آپ فرماتے ہیں۔ کہ "جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ ہندوؤں کو اس سے نہیں ڈرنا چاہئیے۔ ہندو اپنا ملک سنبھالیں اور مسلمان الگ اپنا۔"

مسٹر جناح اپنے آپ کو اس قدر دانا سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ موٹا اصول ان کی باریک عقل میں کیوں نہیں آتا۔ کہ ترقی کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ پسماندہ جماعت ترقی یافتہ جماعت سے میل جول بڑھائے۔ پہلی جماعت کے لوگ دوسری جماعت کے لوگوں کے ساتھ رہیں۔ ان کی زندگی کا مطالعہ کریں۔ برخلاف اس کے اگر پسماندہ قوم کو ترقی یافتہ قوم سے الگ کر دیا جائے۔ تو وہ ترقی کیا خاک کرے گی؟

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

میری بنگال یاترا

(از شری سوامی سوتنترانند جی)

میں ۲۲ - دسمبر کو پرانہ آریہ سماج کلکتہ کے ست سنگ میں شامل ہو کر دوپہر کو باہر چلا گیا - پہلے میں کلکتہ سے میدنی پور گیا - انگریزی میں اس کو مدنا پور کہتے ہیں - اور باہر والے بھی اسے اسی نام سے پکارتے ہیں - لیکن بنگالی میدنی پور ہی لکھتے اور پکارتے ہیں - یہ کلکتہ سے اسّی میل کی دوری پر ہے - کلکتہ سے ۷۲ میل کھڑگ پور ہے - اور وہاں گاڑی بدل کر اور لائین سے جانا ہوتا ہے - میدنی پور کھڑگ پور سے آٹھ میل ہے - ان دونو کے بیچ میں لوکل گاڑیاں بھی دوڑتی ہیں - میدنی پور کاشی ندی کے کنارے پر واقع ہے - ڈاکٹر راس بہاری گھوش اس جگہ کے رہنے والے تھے - جو سورت اور مدراس کانگریس کے پردھان تھے - سورگیہ خودی رام بوس بھی میدنی پور کے تھے - پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر بھی اسی ضلع کے باشندے تھے - اس طرح میدنی پور ضلع بنگال میں ودیا اور دیش سیوا وغیرہ کے کاموں کے لئے مشہور ہے - جس طرح ہریانہ پرانت میں ضلع رہتک، گجرات میں ضلع کھیڑہ، مالوہ میں ضلع لدھیانہ، دوسروں پر اثر رکھتے ہیں - اسی طرح ضلع میدنی پور بھی اردگرد پربھاو ڈالتا ہے - جو نوجوان بنگال میں نظربند کئے گئے تھے - ان میں اس ضلع کے نوجوانوں کی تعداد سب سے زیادہ تھی - کرانتی کے وقت یہ ضلع خطرناک مانا جاتا تھا ✦

میں شام کو میدنی پور پہنچا - سٹیشن پر آریہ سماجی مل گئے - اور پنڈت پریہ درشن جی میرے ساتھ تھے - اس لئے سٹیشن سے چل کر سیدھا آریہ سماج مندر میں گیا - یہاں کی آریہ سماج ایک کرایہ کے مکان میں لگتی ہے - وہاں آریہ سماجیوں سے ملا اور انیک وشیوں پر بات چیت کی - شری بھگوت چندر داس بی - اے ودیا بھوشن پردھان ہیں - جو دھرم چرچا کے اچھے ماہر ہیں - انہوں نے کہا "میں اور میرے ساتھی بیس برس سے اچھوت ادھار اور ودھوا وواہ کے لئے کاریہ کر رہے تھے - لیکن ہمیں اپنا راستہ سیدھا معلوم نہ ہوتا تھا - اب آریہ سماج کے سدھانت اور کام دیکھ کر یہی ماننا پڑا ہے - کہ ہمارا راستہ سب سے سیدھا اور آسان ہے"

میں نے پوچھا - کوئی بات بتائیں؟ انہوں نے کہا - اوّل تو ہم کو پہلے کوئی نام نہ ملتا تھا - جس سے ہم سب ایک اور ملے ہوئے معلوم ہوں - کیونکہ "ہندو" نام سے انیک بھرم پھیلے تھے - ہندو کہنے پر بھی یہی سوال ہوتا تھا - کون ہندو ہے - اب "آریہ" کہہ دینے پر کوئی سوال نہیں کرتا - اور آریہ شبد کے لئے بنگال میں عزت ہے - اور اس کے ساتھ ساتھ یہ وچار ہو گئے ہیں - کہ آریہ سب ہی ہو سکتے ہیں - اور جن کو ہندو لوگ اچھوت کہتے ہیں - ان کو یگیوپویت دینے سے ان میں آتم سمّان پیدا ہو جاتا ہے - اس لئے اب ہمارا راستہ بالکل سرل ہو گیا ہے وغیرہ"

شری من بھوشن داس جی بی - اے منتری بھی بڑے ہی اتساہی نوجوان ہیں - اس سماج کے چالیس سبھاسد ہیں - جن میں سے آٹھ بلیڈر ہیں - اور دوسرے ساکشر اور اچھی پوزیشن کے ہیں - اس آریہ سماج کے سبھاسد بیوپاری بھی ہیں - اس سماج کو پرچار کا شوق ہے - لیکن اس کے پاس سادھن کم ہیں ✦

آریہ سماج کے کام کو اس جگہ دو وجہ سے بہت کچھ سہولیت بھی ہو گئی ہے - جو مندرجہ ذیل ہیں :-

اس ضلع میں ایک دل کل سمپردائے ہے - اس کا مٹھ سڑ بہا میں ہے - جس کے راجیندر بابا ادھیکش ہیں - یہ ایشور کو نراکار مانتے ہیں - مرتک کا شرادھ نہیں کرتے - گرہستی لال کپڑے پہنتے ہیں - راجہ (زمیندار) دھوبی - نائی - براہمن (جو پروہتائی کا کام کرتے ہیں) قصائی، ان پانچوں کے ہاتھ کا چھوا اور ان کے گھر کا بھوجن نہیں کرتے - رات کو بھوجن نہیں کھاتے - جینیوں کی طرح سورج غروب ہونے سے پہلے ہی بھوجن کھاتے ہیں - اور گوشت نہیں کھاتے - ان کے جو سادھو ہیں - وہ چھت کے نیچے بھوجن نہیں کرتے - اور رات کو چھت کے نیچے نہیں رہتے - دن کو بھی چھت کے نیچے آ تو جاتے ہیں - لیکن زیادہ دیر ٹھہرتے نہیں ہیں - درختوں کی چھال پہنتے ہیں - درختوں کے نیچے ہی نواس کرتے ہیں - چھال کو سنسکرت میں "دل کل" کہتے ہیں - اسی لئے اس سمپردائے کا نام "دل کل" پڑ گیا ہے - دوسری سمپردائے "مانکیہ کامبری" کے نام سے مشہور ہے - یہ بھی ایشور کو نراکار مان کر اُپاسنا کرتے ہیں - مورتی پوجا نہیں کرتے ہیں - جاتی بھید نہیں مانتے ہیں - سب کا بنا ہوا بھوجن کھا لیتے ہیں - کسی کو منتر بھی نہیں دیتے ہیں - ان کے جو سادھو ہیں وہ بھی شادی کر سکتے ہیں - مذکورہ بالا سمپردائیوں سے بھی آریہ سماج کو کچھ امداد ملی ہے ✦

ضلع میدنی پور لمبا چوڑا ضلع ہے - جس طرح پنجاب میں ضلع کانگڑہ ہے - اسی طرح یہ ایک طرف سے شروع ہو کر سمندر سے جا ملا ہے - بنگال میں یہ دو اضلاع ہی بڑے ہیں - ایک میدنی پور دوسرا میمن سنگھ ✦

میدنی پور سے میں نے جھاڑ گرام جانا تھا - اس کے لئے دو راستے تھے - ایک کھڑگ پور سے ہو کر ریل کا راستہ - دوسرا موٹر لاری کا راستہ - ریل سے چالیس میل تھا - اور موٹر لاری سے ۲۸ میل - اوّل خیال کیا - کہ لاری سے چلیں - کیونکہ شام کو چار بجے چلتی تھی - جب لاری کے اڈے پر گئے - تو لاری کو وہاں کے مجسٹریٹ صاحب نے بنگلہ پر بلایا - جو پانچ بجے تک واپس نہ آئی - پوچھنے پر معلوم ہوا - کہ مجسٹریٹ صاحب آ گیا وہیں گئے جب ہی چلے گی - تب وچار کیا - کہ چلو ریل پر ہی چلیں - اس لئے لاری کا خیال ترک کر کے ریل کا راستہ گرہن کیا ✦

میدنی پور سے ۵ بجے ریل میں بیٹھ کر کھڑگ پور آئے - وہاں ایک گھنٹہ ریل گاڑی کی انتظار میں گذارے - اور رات کو ۹ بجے جھاڑ گرام میں پہنچے - وہاں سے چار پانچ میل آگے باندھ گوڑا میں جانا تھا - خوش قسمتی سے آریہ سماج باندھ گوڑا کے منتری ریل ہی میں مل گئے تھے - وہ بیل گاڑی تلاش کر کے لائے - ایک بیل گاڑی اور ہم چار سواریاں - ایک میں - دوسرے پنڈت پریہ درشن جی - تیسرے پنڈت جیون موہن جی - چوتھے گجیندر ناتھ جی منتری - گاڑی چھوٹی ہم بڑے - اس لئے جب اس پر سوار ہوئے تو چھت نیچی ہونے سے میرے لئے بیٹھنا مشکل ہو گیا - آخر میں اس گاڑی میں لیٹ کر سواری کی - رات اندھیری - راستہ اونچا نیچا - بیل گاڑی کی سواری - راستہ میں کہیں کیچڑ - بیل چھوٹے - گاڑی تنگ - بیچاری - سب کچھ بے میل تھا - تو بھی منوہن کا گانا اور باتیں آنند دائیک تھیں - ہم نے یہ تمام سفر رات کے ۱۲ بجے ختم کیا - اور منتری جی کے گھر پر پہنچے -

میں صبح اٹھ کر اشنان وغیرہ سے فورت ہو کر پاٹھ کرنے بیٹھا ہی تھا - ایک بنگالی سجن آئے - نمسکار کر کے کہا "آپ لاہور سے آئے ہیں؟"

"ہاں" میں نے اُتر میں کہا -

میں نے اتنا کہا ہی تھا - کہ جھٹ سوال ہو گیا - کیا پربھو (آپ) کا نام سوتنترانند ہے؟"

میں منہ ہی من میں سوچنے لگا - کہ یہ جیوتشی جی ہیں - یا جو لیس - میں نے جواب دیا - ہاں - میرا ہی نام سوتنترانند ہے"

تب انہوں نے بتایا - "مجھے منورنجن کا پتر آیا تھا - اس نے آپ کے متعلق میں لکھا تھا - میں اس کا پتا ہوں"

یاد رہے - منورنجن وہاں لاہور کے ودیالیہ میں پڑھتا تھا - اس لئے اس سے وہ آگاہ تھے ✦

کچھ بات چیت ہو چکی تو انہوں نے کھانے کے لئے زور لگایا -

میں نے کہا - اب تو منتری جی کے گھر پر ہی بھوجن ہوگا - اور رات کو آگے چلا جانا ہے"

لیکن وہ کب ماننے والے تھے - میں انیک باتیں ہو کر تبھی ان کا رات کو کھانا سویکار کیا ✦

اُنہوں نے کہا - منورنجن نے اس لئے میں نے اپنے کھیت میں گیہوں بوئی تھی - اور پکنے پر تیار رہی ہے - اپنے کھیت کی گیہوں اپنے گھر میں پیس کر آٹا بنایا - اس کا بھوجن آپ کو کھلاؤں گا - انہوں نے بڑی شردھا اور پریم سے شام کو بھوجن کرایا ✦

اس وقت میرے دل میں وچار ہوا - کہ تعلقیوں کی دنیا بھی وچتر ہے - اگر منورنجن لاہور نہ جاتا - اور مجھ سے اس کا پریچہ نہ ہوتا - تو یہ اس طرح نہ ہوتا - ہر طرح تعلق بن جاتا ہے - انسان اپنا لیتا ہے - وہاں منورنجن کا چھوٹا بھائی رنجن بھی ملا - وہ بھی مجھے ویسی ہی شردھا ...

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک دلچسپ سوشل کہانی

سیندور کی لاج

(از شری سروداتندجی ورما)

گھر کے گھر گدیہ سے داناوردن میں پل کر بھی سدا سکھ کوی ہوا۔ یہ آشچریہ ہی کہا جائیگا۔ پیڑ پیڑ کاؤں کے کاسے اُجلے پنوں پر دنگ برنگی سبھاہیوں اور بارڈروں سے گھر گرگوں کو بہت اُدنچا لے جاکر چھوڑ دینے والا کوی نہیں۔ ایک سیدھا سادہ اپنے میں ہی بند دَینک جیون کے ردنتے گانتے کھشنوں کو اپنی بانی اور سکھنی کے جادو سے سبجو کر دینے والا اور سماج میں وِدردہ کی آگ لگا دینے والا وہ کوی تھا۔ اس کی کلپنا کو کل جنگل میں جاکر کسی بیتی وِرہنی نِکلتا یا سینا کا رُدن یا بیارتھ سکھ کے ویَرتھ کھٹنک اور جھوٹے گان گانے کی اپیکشا جنرد کھمریت گرہ کے کسی کونے میں بڑی اپیکا کنی پُودنی۔ وِرہنی کسی پرنیکنا کی ٹیس کسک، اور کرتھن پُکار اور اپنے بل پر اُس سمبرک سے کنج کا گان سُنانا زیادہ لپسند کرتی تھی۔ رہ سمبھو جگت کے بندھنوں سے بنھلہ سمبھوتہ باڑہ دُور۔ نیم آدرشوں سے پرے۔ کھوکھلی مان مریاداؤں سے اُوپر۔ لیکن آپ لیکن کی سیما لوک کے باہر۔ جل میں کمل جیسا رہنا ادھک شریسکر سمجھتا تھا۔ اور رہتا شنکی رہتا تھا۔

اُس کے کیا نہیں تھا؟ ماتا پتا۔ بھائی۔ بہن۔ روپ اور دریہ اور سب سے بڑھ کر تو وِدواہتا پتنی۔ پھر بھی وہ جانے کیوں۔ کبھی اس میں پھنس نہ سکا۔ یا زیادہ صحیح ہو گا۔ اگر کہیں۔ کہ یہ سب اسے اپنے میں باندھے نہ رکھ سکے۔ وہ گاتا۔ اس راگ میں ہردہ کی آگ اسنر بہت ہوتی۔ وہ کونا کرتا۔ چھندوں میں اس کی چیر پیاسا۔ سُوِد گاسی دبُھتا جو الا پھُوٹ کر بہہ نکلتی۔ وہ ہنستا۔ روتا۔ سویم اکیلے میں ناچ اُٹھتا۔ دُنیا کے ریتی رسموں کا پالن اپنے لئے نہیں۔ دُنیا کے لئے کرتا۔ کنتو یہ سب ہونا کیول اپنے کو بھلائے رکھنے کے لئے۔ نہیں تو، جیسے پاگل ہو جائے گا!

گھر والوں نے، پریوار والوں نے سمجھا۔ — یہ کلنک ہوا۔ سماج اور دُنیا والوں نے سمجھا — یہ پاگل ہے۔ وِدروہی ہے۔ — اور سویم اس نے سمجھا — وہ کچھ بھی نہیں ہے۔

ایک دِن رات کے قریب ۹ بجے ایک چائے کی دوکان پر جب پاوس کی رس دھارا وردان کی طرح جھر رہی تھی۔ اس نے چلتے ہوئے — ہاں پاوس کی رس دھارا بھی اُسے اس سمیہ جلا رہی تھی — مجھ سے کہا — "بھائی! تم تو مجھ کو جانتے ہو۔ پہچانتے ہو۔ میرے ہردہ کی گتی، وِدھی سے پرکپت ہو۔ جانتے ہو۔ کہ کس طرح سنیہہ کی۔ پیار کی دُنیا سے دُور رہا ہوں، دُور رکھا گیا ہوں۔ لوگ پوچھتے ہیں "تمہیں کیا نہیں ہے؟" میں چپ چاپ اپنے ہردہ میں ہی آنسو گھونٹنے لگتا ہوں "تمہیں کیا ہے؟" — بچپن میں ماں مر گئی۔ اس کا پریم۔ اس کی سکھد گود جانی ہی نہیں۔ ان کی چھاتی کا دودھ مجھے نہیں ملا۔ کچھ بڑا ہوا۔ ابھی "اپنوں" کو سمجھ پانے کا سمیہ آیا ہی تھا۔ کہ سگے بھائی بہنوں کا ساتھ چھوٹ گیا۔ بھائی بہن! جن میں کسی سے اپنے کو چھوٹا سمجھتا۔ کسی کو اپنے سے بڑا کہہ پاتا۔ یہ بات بھی جہاں کی تہاں دبی رہ گئی۔ سوچتا تھا۔ کہ آگے چل کر شاید کسی دوسرے رُوپ میں میرے ہردہ کے چھلکتے ہوئے پیار کا ابھاد دُور ہو جائیگا۔ پر تو وہ کہاں تک دُور ہو سکتا ہے۔ اور کبھی ہو بھی سکیگا یا نہیں۔ یہ بھی تم جانتے ہی ہو۔ مجھ جیسے بھائی بہن۔ باپ، ماں۔ پتنی اور سگے سمبندھیوں کے پیار سے دُور پڑے ہوئے وِکتی کے لئے دُنیا میں کہاں ستھان ہے؟ سنسار کے لئے اس کا کیا مُولیہ ہے؟ دُنیا مجھ سے پھر بھی یہی چاہتی ہے۔ کہ میں اس کے ساتھ ساتھ لگا رہوں۔ لیکن سچ کہتا ہوں بھائی۔ کہ ان ناطے رشتوں اور ان دُنیاوی الجھنوں سے اب جی اُوب گیا ہے۔ ناطے رشتوں کا سمّان کر، اپنے دنوں اپنے کو کھویا۔ اور سنسار کے "اگر مگر" کی چنتا کر اب تک اپنے آپ کو بھلایا۔ پرنتو اب کسی دِن جی چاہتا ہے۔ کہ سب کی آنکھ بچا۔ پتا کچھ دیئے چلا جائے چپ چاپ کہیں نکل جاؤں۔ اور پھر دُنیا کا منہ بھی نہ دیکھوں۔ تم کہو گے۔ لوگ کہیں گے۔ یہ پاگل پن ہے۔ تو پر بھائی۔ اس میں میرا دوش نہیں۔ تم آشچریہ کرو گے۔ میں اب شراب پینا چاہتا ہوں۔ جس میں میں، تم، یہ وہ "دُنیا اور سویم۔ اکیسیوں کا ایک ناتا دلمب ہگوان بھی بھول جائے۔"

اور ہوا بھی ٹھیک ایسا ہی۔ میرے اور دُنیا کے آشچریہ کی اپیکشا کر وہ ایک دن رات کے قریب گیارہ بجے خوب شراب پیئے گھر پہنچا۔ اور چپ چاپ چھپ کر سے ایک تصویر اُٹھا چار پائی پر پڑ رہا — سینا اس کی دھرم پتنی اینٹھ کر رہ گئی۔ اُدھر کچھ دنوں سے وہ سدا سکھ سے اُوب اُٹھی تھی۔ وہ پتی مجھے پیار نہیں کرتے۔ نہ کریں۔ کم از کم مجھے جلائیں نہیں اس تصویر سے وہ من ہی من کڑھتی تھی۔ تصویر والی کے ابھاو میں اسے اپنی موت سجھتی۔ بس چلتا تو اس پاس پڑوسی پالیٹ ینگ کو پاؤں سے مسل۔ روند۔ پھینک اُٹھتی — "اوری منہ جھلسی۔ کلموہی! تو اسی لائق ہے۔" لیکن بچے تھا سدا سکھ کی لال آنکھوں کا ڈر تھی۔ تصویر والی وہ ناری اپنے دمل ہاتھ سے پکت کمرے کو بھرتی سی۔ میبل پر اچھی اچل رہ گئی تھی۔ دِن بھر اُسے کتنی بار دو لیتی بھری نگاہوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ پر دہی جانے، وہ تصویر تھی کس کی؟

کنک سدا سکھ کی کون تھی۔ یا سدا سکھ کنک کا کون تھا؟ یہ ہم جانتے تو ہیں۔ پرنتو بتائیں گے نہیں۔ دونو ایک دوسرے کے کچھ آپ سے تھے۔ جس پرکٹ سمبندھ کے وِردھ بھاونا پر سماج چپ چاپ اور بھی چھپی کی مہر لگا رکھی ہے۔ آپ کیول یہ جانیں کہ کنک واستو میں سدا سکھ کی تھی۔ اور سدا سکھ کنک کا تھا۔ وہ اس کے جیون میں آئی تھی تب جب وہ پیار کے لئے ایکدم باولا ہو اُٹھا تھا۔ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اِدھر اُدھر دیکھنے پر بھی جب کوئی اپنا اُسے نہ دکھائی دیتا تھا۔ اور وہ ہار کر تھک کر جیون کی تپتی ہوئی دوپہر میں کہیں پل بھر چھایا کھوج رہا تھا۔ وہ اس کے جیون میں آیا تھا تب جب بندھن نیم کی کڑیاں اُس کے لئے اور بھی کس گئی تھیں۔ جب اُس کے مادک ہردہ کی پُکار دبی نہ رہ سکی۔ جب اُسے ایک ساتھی کی اَن وارپہ سوبھاوک چاہ ہو گئی تھی۔ تبھی سے دُنیا کی درشتی میں جیون سنگنی کہی جانے والی پتنی کی اور سے رِدمکھ اس کا من دوڑ گیا کنک کی اور۔ اور تبھی سے دُنیا کی نگاہ میں پاپ کہے جانے والے پتھر پر کنک نے جاؤ سے اُچھاہ سے پاؤں رکھا۔ کب۔ کہاں اور کس طرح؟ یہ تو نہ پوچھیں۔ لیکن وہ دونو کا پہلا پریچے۔ جب کنک پان لے کر سامنے آئی تھی۔ اور سدا سکھ نے دھیرے سے بت شبدوں میں کہا تھا "ڈرتے ڈرتے آپ سے کوشش پریچے تو نہیں۔ لیکن ان پانوں کے لئے آپ کا دھنیہ واد دیتا اپنا کرتویہ سمجھتا ہوں۔"

"ہاں" ذرا سی ڈلی۔ کنک نہ جانے کیسی سی ہنسی تھی اور ذرا اَٹک کر مڑ کر بولی تھی۔ "نمستے!" اور پھر ڈلی لائے چلی گئی تھی۔

× × × × × × × × × × ×

ایک دن کنک کو اس نے مجھے دکھایا بھی۔ شُبہ دو سماج ہے نہ۔ ذرا سے کام کیلئے کسی کو دیکھنے دکھانے کے لئے بھی تو ہزاروں پابندیاں ہیں۔ اور پھر ایک یوَوتی۔ ایک اِستری کو آپ خواہ مخواہ دیکھنا چاہیں۔ سماج اسے گوارا نہیں کر سکتا۔ خیر کسی نہ کسی طرح اُسے میں نے دیکھا۔ اور سراہا۔ اور من ہی من اس کی اور سینا کی تُلنا کر کے کہا — "یہ ہے سدا سکھ کو سدا سکھ دینے والی ناری!"

(باقی آئیندہ)

کالی کریپ
لٹھا۔ پاپلین
شرٹنگ
خاکی
زین۔ ٹوئل۔ چگڑی کلاتھ
سفید زین وٹول
سمن زین
نیلی زین
دستی۔ رنگین دسفید
پردا کلاتھ
ملیں
اصلی
جہاز مارکہ
سودیشی کپڑے
بلحاظ نفاست۔ ملائمیت۔ عمدگی۔ پائیداری میں
ہندوستان بھر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے
باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچیں۔ بمبئی کلکتہ دہلی ۔ کراچی

بیکاروں کیلئے روزگار

کچھ نفع بخش صنعتیں

زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ حسن و آرائش کا معیار بھی ترقی کر رہا ہے۔ اس کالم میں ایسی اشیاء بنانے کے طریقے درج کئے جاتے ہیں۔ جو بناؤ سنگار میں کام آتی ہیں۔ بے روزگار معمولی سی محنت اور سرمایہ سے تیار کر کے روزی کما سکتے ہیں۔ اور دوسرے اصحاب انہیں خود تیار کر کے بچت کر سکتے ہیں۔

پوڈر بازار میں کئی قسم کے پوڈر ملتے ہیں۔ یہ سب کے سب ایک قسم کے پتھر سے بنتے ہیں۔ جسے دودھ پتھری کہتے ہیں۔ یہ پتھر عام طور پر جہلم میں ملتا ہے۔ اور اس کے بنے ہوئے کٹورے اور چھوٹے چھوٹے برتن عام طور پر ہمارے گھروں میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس پتھر کو کوٹ کر اچھی طرح پسوا لیں۔ اور جو سفوف تیار ہو کپڑے میں چھان کر حسب پسند خوشبو ڈال لیں۔ نہایت عمدہ پوڈر تیار ہو جائے گا۔ آپ اسے ڈبوں میں بھر کر فروخت کریں۔ ایک ڈبہ پر ایک آنہ بھی لاگت نہیں آتی لیکن عام طور پر اچھے پوڈر کا ڈبہ آٹھ آنے میں فروخت ہوتا ہے۔

بندی ماتھے پر لگانے والی سرخ بندی تیار کرنے میں ایک پیسہ خرچ آتا ہے۔ لیکن بازار میں ایک شیشی تین چار آنے کو فروخت ہوتی ہے۔ ذیل میں بہترین نسخہ دیا جاتا ہے:۔

کارمائین ۱۵ تولہ۔ بروننر پوڈر ایک تولہ۔ گوند کیکر ۲ تولہ۔ کارمائین اور کیکر کے گوند کو عرق گلاب میں حل کر کے گاڑھا سا لیپ تیار کریں۔ اور اس میں برونز پوڈر ڈال کر اچھی طرح حل کریں۔ سنہری رنگ کی چمکدار اور خوشبودار بندی تیار ہو جائیگی۔

لبوں کی سرخی ویسلین سفید چالیس حصہ۔ پیرافین سفید ۴ حصہ۔ الکلنین ½ حصہ۔ لیمن آئیل ½ حصہ۔

پہلی دو اشیاء کو واٹر باتھ پر گرم کریں۔ پھر باقی اشیاء اس میں ملا کر ٹکیاں بنا لیں۔

وید میں یدھ کا آدیش اور شستر استر ودیا

(وید کا سوادھیائے)

وید کو ابھیشٹ تو سروتر منتر درشٹی ہی ہے۔ اتہ "مترسیہ چکشوشا سمیکشامہے" (یجروید) الباوید نے اسے گد ریتی سے کہا ہے۔ "سروترشانتی" اور "سروتر منتر درشٹی" ہی وید کے دھرم کا آدرش ویدک دھرمیوں کے سمکھ سدا سے رہا ہے۔ تتھاپی آت تائیوں کے ساتھ جب یدھ اَن وارئیہ ہو جاتا ہے۔ تب آپت کال دھرم انوسار یدھ کرنے کے آدیش بھی وید بار بار دیتا ہے۔ اتفاقات جو یدھ اور راکھشسوں کے اپدرو ہونے کے بعد۔ دیوؤں اور آریوں کو اسروں کا اپدرو ہٹانے کے لئے کرنے آوشیک ہوتے ہیں۔ آپسے یدھ ویدوں میں انیک ستھانوں پر کہے ہیں۔ اتفاقات ایسے یدھوں کے آدیش وید میں ہیں۔ وید میں جتنے بھی یدھ ہیں۔ وہ سب کے سب دشٹوں کے دمنارتھ ہیں۔ نہ کہ آریوں یا دیوؤں دوارا اپنا کارن دوسروں پر حملہ کر کے سوئم اپستھت کئے ہیں۔ اس درشٹی سے وید کا سوادھیائے بڑا ہی گودھ پرد ہے۔

"شانتی" اور "سوستی" کا اپدیش کرنا ہی وید کا کاریہ ہے۔ یہ تو وہ کرتا ہوا۔ اوشیکتا ہونے پر وید یدھوں کے آدیش بھی دیتا ہے۔ وید پاٹھ کرنے کرتے شانتی پاٹھ کے ساتھ وید یدھوں کا بھی آدیش دیتا ہے۔ یہ بات سپشٹ ہو جاتی ہے۔

پورانوں کو دیکھنے سے سپشٹتا کے ساتھ پتہ لگتا ہے۔ کہ سب کو یدھ ودیا کی شکشا دینے والے رشی لوگ اپنے گوروکلوں میں بیٹھے ہوئے اور برہمچاریوں کو وید کا پاٹھ دیتے ہوئے یدھ کی شکشا بھی ساتھ ساتھ دیتے تھے۔ آنگرسوں کے گوروکل میں تو کئی شستر استر بنائے جاتے تھے۔ اس ودیا کے لئے آنگرسوں کے گوروکل کی پرسدھی ہے۔ دھنروید کی جتنی اُنتی ان رشیوں کے گوروکلوں میں ہوئی تھی۔ اُتنی باہر نہیں ہوئی تھی۔ مہاتما بدھ کی ان رشیوں کا آشرم بدری کے گنگا کے کنارے پر تھا۔ جو دونو رشی وہاں تپ کرتے تھے۔ کبھی انہوں نے کسی پر حملہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی کسی کو ستایا ہی تھا۔ پرنتو اُمّت گھنڈریوں نے جب اس آشرم پر حملہ کیا۔ اور آشرم کی لوٹ کرنے کی اِچھا پرگٹ کی۔ تب یہ ہی اس آشرم کے دونو تپسوی یدھ کے لئے سِدھ ہوئے۔ اور ایسے استر شستر شترو پر پھینکے۔ کہ جن کی وجہ شترو سینا کے مکھوں اور ناکوں میں جانے سے وہ جان سے کر بھاگتے لگے۔ وہاں ٹھہر نہ سکے۔ آپسے ایسے استر شستر رشیوں کی کھوج سے ہند یگ میں آ چکے ہیں۔

انیک گوروکلوں میں دھنروید پڑھایا جاتا تھا۔ اور براہمن ہی دھنروید کو پڑھاتے تھے۔ براہمن سوئم یدھ کرنے کے اِچھک تو کبھی نہیں تھے۔ پرنتو شترو کا پرتی کار کرنے کے لئے وہ اپنے پاس اتنا سادھن اوشیہ رکھتے تھے۔ اس میں کوئی سندیہہ نہیں ہے۔

اِستریوں کی سینا وید پڑھنے سے ایسا معلوم پڑتا ہے۔ کہ ویدک سمے کی شکشا میں سب بالکوں کو۔ اِستریوں اور پرشوں کو کچھ نہ کچھ یدھ کی شکشا اوشیک روپ سے دی جاتی تھی۔ وید میں اِستریوں کی سینا کا اُلیکھ ہے۔ دیکھئے:۔

स्त्रियो हि दास आयुधानि चक्रे, किं मा करन्नबला अस्य सेनाः
अन्तर्ह्यख्यदुभे अस्य धेने, अथोप प्रैद युधये दस्युमिन्द्रः॥

(رگ وید ۵-۳۰-۹) نموچی نامک داس اسُر راجہ نے اِستریوں کو آیدھوں اور شستر استروں سے ایکت کیا ہے۔ اِستریوں کی سینائیں بنائی ہیں۔ اس شترو کی نربل سینائیں ہمارا کیا کریں گی؟ ایسا کہہ کر اندر نے دونو کے شبد سُنے اور پہچانے۔ اور پشچات اندر شترو کے ساتھ یدھ کرنے کے لئے آگے بڑھا۔

وہاں دسیو راجہ نے اِستریوں کی سینا تیار کی تھی۔ ایسا سپشٹ ہے۔ اِستریوں کو شستر استر دے کر یدھ کے لئے تیار کیا تھا۔ اتہ اِندر کہتا ہے۔ کہ یہ ابلاؤں کی سینائیں میرا کیا کریں گی؟ ایسا کہہ کر اندر نے شترو کہاں ہے۔ اور اس کی سینا کہاں ہے؟ یہ اُن کے شبدوں سے پہچانا۔ اور اِستریوں کی سینا کو چھوڑ کر نموچی نامک راکھشس پر حملہ کرنے کے لئے اندر دوڑا۔ یہ ورنن بڑا بودھ پرد ہے۔

یہ اِستریوں کی سینائیں اسروں نے تیار کی تھیں۔ آریوں کا اس کے ساتھ کوئی سمبندھ نہیں۔ تتھاپی سمبھو ہے اسُر راشٹروں میں اِستریاں بھی یدھ کے لئے تیار رہتی ہیں۔ یہ بات اس سے سپشٹ ہوتی ہے۔ آریوں میں بھی اِستریوں کے یدھ کرنے کا اُلیکھ وید میں ہے۔ ان وشے کے جو منتر وید میں ہیں۔ وہ آپ دیکھئے:۔

याभिर्विश्पलां धनसामथर्व्यं (رگ وید ۱-۱۱۲-۱۰)

सं विश्पलां नासत्यारिणीतं (رگ وید ۱-۱۱۷-۱۱)

प्रति जङ्घां विश्पलाया अधत्तं (رگ وید ۱-۱۱۶-۸)

चरित्रं हि वेरिवाच्छेदि पर्णमाजा खेलस्य परितक्म्यायाम्।

[illegible] (باقی آئندہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(استری جگت)

ہندو سماج میں استری کا ستھان

پرانی تہذیب کی تاریخ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سماجک نظام کبھی ایک حالت میں نہیں رہا۔ بلکہ وقت وقت پر اس میں ترمیم اور تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ عورتیں پوری آزادی کے ساتھ گھر کی مالک تھیں۔ ان میں تعلیم کی روشنی تھی۔

آہستہ آہستہ عورتیں مردوں کے ماتحت ہو گئیں۔ ان کی تعلیم اور آزادی کے حق کو سلب کر لیا گیا۔ یہاں تک ہی نہیں۔ بلکہ وہ مردوں کی شخصی جائیداد سمجھی جانے لگیں۔ خرید فروخت تک کا حق مردوں کو ہو گیا۔ اس کے بعد پھر کچھ اصلاح ہوئی۔ مرد باہر کا کام کرنے اور روٹی کمانے اور عورتیں گھر کا انتظام کرنے کے لئے سمجھی جانے لگیں۔ لیکن رہیں مردوں کے ماتحت ہی۔ اب وقت آیا ہے۔ کہ عورتیں ہر طرح مردوں کے برابر حقوق چاہتی ہیں۔

سوال یہ ہے۔ کہ عورتوں کو ترقی کرنے سے روکنے کا مردوں کو کیا حق ہے۔ جب کہ اُن کے لئے جسمانی اور دماغی ترقی کرنا۔ آزادی سے رہنا۔ اور مردوں کی طرح اپنے پیروں پر کھڑا ہونا قدرت کے کسی اصول کے خلاف نہیں ہے۔ تاریخ بتلا رہی ہے۔ کہ قریب قریب ہر ایک کام جو مردوں نے کئے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ عورتوں نے بھی کئے ہیں۔ بادشاہت اور جنگ جیسے اہم اور مشکل کام تک کی ذمہ داری اپنے اوپر لے کر نہایت کامیابی سے اپنے فرائض کو انجام دیا ہے۔ دوسرے ممالک میں اب بھی قریب قریب ہر شعبہ زندگی میں استریاں آزادی کے ساتھ حصّہ لے رہی ہیں۔ دفتروں میں آزادی سے کام کرنا ان کے لئے ایک معمولی بات ہو گئی ہے۔ ہندوستان میں بھی بہت سی عورتوں نے ڈاکٹری اور وکالت وغیرہ پیشوں میں نام روشن کیا ہے۔ اب سیاست کے میدان میں بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ اور پولیس میں بھی بھرتی کی جانے لگی ہیں۔ مندرجہ بالا باتوں کی روشنی میں کم از کم یہ خیال کرنا۔ کہ استریاں گھر کی چار دیواری کے اندر ہی رہنے کے لئے ہیں غلط ثابت ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جو لوگ عورتوں کے ان قدرتی حقوق کے خلاف ہیں۔ اور دلیش قوم اور سماج کی ترقی نہیں چاہتے۔ یا یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ آنکھیں بند کئے لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔

مردوں نے عورت کو ہمیشہ عیش و عشرت کا سامان سمجھا ہے۔ اسی لئے ان کو غلام بنائے رکھنے کی کوشش ہمیشہ کی جاتی رہی۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر نہ ان کی مناسب تعلیم کا کبھی انتظام کیا گیا۔ نہ نسوانی ترقی کی طرف ہی دھیان دیا گیا۔ نہ ہی ان کی ترقی کی راہیں کھولی گئیں۔ اور ان کو اپنے پیروں پر اسی لئے کھڑا ہونے کے لائق نہیں ہونے دیا گیا۔ تاکہ وہ مردوں کی غلامی کے پنجہ سے نہ نکل سکیں۔

عورت کو غلامی کی زندگی بسر کرنے کے لئے مجبور کر کے مردوں نے ایک گناہ عظیم کیا ہے۔ اور ان کا یہ گناہ بھی ایک ایسا گناہ ہے۔ کہ جس کی تلافی بہت حد تک ناممکن ہے۔ اسے قیمتی زیوروں اور بھڑکیلے کپڑوں کے لالچ میں پھنسا کر۔ بھولوں کی زنجیروں میں باندھ کر اور تعلیم سے محروم رکھ کر مردوں نے اسے یہ ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے۔ کہ خاوند ایشور کے برابر ہے۔ اس کی پوجا ایشور کی پوجا ہے۔ اس کی خدمت میں ہی ان کی نجات ہے۔ غرضیکہ ان کو اپنے مردوں کی خدمت کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ اسی میں ان کا سب کچھ ہے۔ اس طرح عورتوں کے پیدائشی حقوق چھین کر مردوں نے ان کے ساتھ زیادتی نہیں کی۔ بلکہ اپنے پیروں میں بھی کلہاڑی مار لی ہے۔ گہری نظر سے دیکھا جائے۔ تو اسی کمزوری کے باعث ملک اور سماج مصیبتوں کی دلدل میں پھنس گیا ہے۔

سچا سکھ سچے پریم کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ سچا پریم ان حالات میں پیدا ہونا ضروری نہیں ہے۔ سچا پریم جب ہی ہو سکتا ہے۔ جب کہ عورتیں تعلیم یافتہ ہو کر مردوں کی طرح آزاد ہوں۔ سماج میں جو حقوق اور آزادی مردوں کو حاصل ہے۔ وہی ان کو حاصل ہوں۔ شادی اپنی خواہش اور پسند سے کریں۔ پھر بے میل جوڑی ہونے کی وجہ سے زندگی بے لطف اور دکھی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی ایک کو دوسرے کے خلاف شکایت کا موقعہ ہی مل سکتا ہے۔

عورتوں نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ موقعہ ملنے پر ہر کام میں اگر مردوں سے آگے نہیں تو پیچھے بھی نہیں رہ سکتیں۔ بہادری اور قربانی کا مادہ بھی ان میں موجود ہے۔ تاریخ میں بہت سی ایسی زندہ مثالیں موجود ہوں۔ جن سے عورتوں کی لیاقت۔ قابلیت اور مردوں کے ہم پلہ خوبیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ صرف ان کے لئے میدان تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ عورتوں نے خود بھی اپنے حقوق کے لئے آواز اٹھائی ہے۔ اور ضرورت کا بھی تقاضا ہے۔ کہ ان کو قانوناً مردوں کے برابر حقوق اور آزادی دے کر ہر ایک کام کرنے کا حق دے دیا جائے۔ ملک اور سماج کی ترقی اور بہبودی بھی اسی میں ہے۔

(سندر لال جیون۔ کھاتولی۔ ضلع مظفر نگر)

سواستھ رکھشا

(۱) مولی کے تخم شہد میں رگڑ کر چہرے کے داغوں اور سیاہ دھبوں پر رات کو لیپ کر کے صبح دھوئیں۔ تو چند یوم میں ہی تمام داغ دور ہو جاتے ہیں۔

(۲) شکر کی دھونی سے زکام کا عارضہ دور ہو جاتا ہے۔

(۳) اگر آک کے پتوں کا رس نکال کر جلے ہوئے مقام پر لگائیں۔ تو فوراً سوزش دور ہو جاتی ہے۔ اور چھالے بھی ابھرنے نہیں پاتے۔

(۴) گائے کے دودھ کی ملائی کاڈ لیور آئیل (مچھلی کے تیل) سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ نیز خوش ذائقہ اور سستی اور مفرح دل بھی ہے۔

(۵) شیر خوار بچہ کو قبض ہو تو کسٹرائیل کو گرم کر کے پیٹ پر مالش کرنا ہی کافی ہے۔

(۶) شیر خوار بچے کی ماں اگر غصہ کرے۔ تو ماں کا دودھ پیتے ہی بچے کو بدہضمی کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں ماں کا بچے کو دودھ دینا مناسب نہیں۔

(۷) چینی یا شیشے کے برتن میں ڈیڑھ سیر پانی ڈال کر پاؤ بھر بھٹے بھگوئیں۔ چار دن بعد بھٹے مل کر نکال دیں۔ اور وہ پانی آگ پر پکا کر جلاب کی طرح کا بنا کر رکھ لیں۔ صبح و شام دو دو سلائی آنکھ میں ڈالیں۔ تو شبکوری کا مرض دور ہو جاتا ہے۔

(۸) تخم اور صحبت کا اثر کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ اس لئے اچھی صحبت میں بیٹھنا چاہیئے۔ اور اُچیہ وچار کے لوگوں کا ست سنگ کرنا چاہیئے۔

(۹) دھوپ یا سفر سے آکر فوراً ہی پانی یا شربت وغیرہ پینا یا ہاتھ منہ دھونا یا نہانا خطرناک ہے۔

(۱۰) شرابیوں کے بچوں میں سے ۹۸ فی صدی مرض دق کے شکار ہو کر لقمۂ اجل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے شراب پینا ہر طرح سے نقصان دہ ہے۔

(۱۱) صبح کی تازی ہوا میں گہرے سانس لینا صحت کے لئے نہایت مفید ہیں۔

(۱۲) صبح اٹھتے ہی دو تین گھونٹ باسی پانی پینا نہایت مفید ہے۔

(۱۳) رات کو سوتے وقت آنکھوں پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مارنے آنکھوں کے لئے مفید ہیں۔

(ماسٹر بلاقی رام صاحب مرحوم تتا ولی وال)

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہندوستان اور جنگ

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ویر ساورکر نے کہا - کہ ہندوستانیوں سے یہ اپیل کرنے کے کوئی معنی نہیں - کہ وہ جرمنی کے خلاف محض اس لئے لڑیں - کہ وہاں ڈکٹیٹر شپ ہے - اس لئے ہندوستانیوں سے یہ توقع رکھنا بالکل فضول ہے - کہ وہ فرانسیسیوں - انگریزوں اور امریکنوں سے محض اس لئے ہمدردی کا اظہار کریں - کہ وہ جمہوریت پسند ہیں - ہمارے لئے صحیح پالیسی صرف یہ ہے - کہ ہم ان لوگوں کی دوستی حاصل کرنے کی کوشش کریں - جو ہمارے قومی اور سیاسی کاز میں ہماری مدد کر سکتے ہوں - جنگ سے پہلے نازی اور بالشویک ایک دوسرے کے دشمن تھے - لیکن پولینڈ کے معاملہ پر ملکی مفاد نے انہیں مجبور کر دیا - کہ وہ ایک ساتھ کے اندر اندر اپنے اختلافات کو بھلا کر ایک دوسرے سے اشتراک عمل کر لیں +

جرمنوں کا ہوّا!

نہ ہی ہندوستان پر جرمنی کے قبضہ کر لینے کا ہوّا ہمیں خوف زدہ کر سکتا ہے - اور اس کی وجہ سے ہم جنگ کے متعلق اپنے طرزِ عمل میں تبدیلی نہیں کر سکتے - ان حالات کے پیشِ نظر جو اس وقت ہیں اس بات پر یقین نہیں کیا جا سکتا - کہ موجودہ جنگ میں برطانیہ کو شکست ہو جائے گی - اور وہ ہندوستان کو جرمنوں کے حوالے کر دے گا - ایک طرف انگریز ہمیں یہ یقین دلاتا ہے - دوسری طرف وہ ہمیں کہتا ہے - کہ ہماری امداد کرو - ورنہ ہٹلر ہمیں شکست دے دے گا - اور کہ ہندوستان کا اس کے ہاتھوں سے نکل جانا یقینی ہے - تو وہ نہ صرف ہندوستان کو درجہ نو آبادیات ہی دے دیگا - بلکہ اپنی سلطنت کے بعض حصے بھی ہندوستان کے حوالے کر دیگا - جس طرح کہ آج وہ امریکہ کے حوالے کر رہا ہے +

ہندوستان کا کیا بنے گا؟

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے ویر ساورکر نے کہا - کہ کسی شخص کو ان باتوں سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہیئے - کہ اگر برطانوی ہندوستان سے چلے گئے - تو اس کا کیا بنے گا - نہ ہی ہمیں اس بات سے ڈرنا چاہیئے - کہ برطانیہ کے چلے جانے کے بعد ہندوستان کے طول و عرض میں فرقہ وارانہ فسادات اور خانہ جنگی شروع ہو جائے گی + برعکس اس کے اپنا پروگرام طے کرتے

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہندو مہاسبھا کا ۲۲واں اجلاس (مدورا)

(ویر ساورکر کا صدارتی ایڈریس)

وقت ہمیں صرف یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہیئے - کہ جنگ سے پیدا شدہ صورتِ حالات سے ہم زیادہ سے زیادہ فائدہ کس طرح اُٹھا سکتے ہیں - اور اس سے ہندو مفاد اور ہندو کاز کو کس طرح تقویت پہنچائی جا سکتی ہے - ایسا کرتے وقت نہ تو ہمیں اپنی کمزوریوں کو نظر انداز کرنا چاہیئے - اور نہ اپنی طاقت کے متعلق مبالغہ آمیزی سے کام لینا چاہیئے -

آزادی کیسے ملے؟

ویر ساورکر نے اپنی تقریر کے دوران میں ان طریقوں کی وضاحت کی - جن کے ذریعہ ہندوستان کی آزادی حاصل کی جا سکتی ہے - آپ نے کہا - کہ حصولِ آزادی کے لئے وسیع پیمانہ پر مسلح بغاوت ناممکن ہے - لہٰذا ہندو مہاسبھا اخلاقی نقطۂ نگاہ سے نہیں - بلکہ عملی سیاسیات کی بنا پر مسلح مزاحمت کی پالیسی اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہے - اور اس قسم کے پروگرام سے کوئی سروکار نہیں رکھتی - عدم تشدد کی پالیسی پر نقطہ چینی کرتے ہوئے ویر ساورکر نے کہا - کہ بلا شک و شبہ مقابلتہً عدم تشدد کی پالیسی ایک ایسی حقیقت ہے - جس سے انسانی سوسائٹی کو بھاری امداد مل سکتی ہے - اور اپنی مجلسی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے انفرادی طور پر بطور قوم کے اس پالیسی پر عمل کرنا چاہیئے - لیکن جہاں تک خالص عدم تشدد اور ہر حالت میں عدم تشدد کی پالیسی کا تعلق ہے - اس سے بنی نوعِ انسان کو بھاری نقصان پہنچنے کا احتمال ہے - عدم تشدد خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی - اس کی مذمت کی جانی چاہیئے - اسے قدرت کا اصول کہہ لیجئے یا خدائی مرضی - یہ ایک حقیقت ہے - کہ دنیا میں خالص عدم تشدد کے لئے کوئی گنجائش نہیں - اگر انسان کو ہتھیاروں کی امداد حاصل نہ ہوتی - تو وہ کبھی کا ختم ہو گیا ہوتا - بنی نوعِ انسان کی تاریخ کے ہر صفحہ میں ہمیں یہی سبق ملتا ہے - دنیا پر ہمیشہ ان اقوام کا ہی تسلط اور حکومت رہی - جو مقابلتہً زیادہ مسلح اور بہتر طور پر منظم تھیں - اور فوجی لحاظ سے کمزور قومیں یا تو غلامانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور ہوئیں - یا صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں +

عدم تشدد کی پالیسی مجنونانہ فلسفہ ہے - یہ مہاتما پن کا نہیں بلکہ پاگل پن کا ثبوت ہے - یہ خیال احمقانہ ہے - کہ اگر ساری دنیا عدم تشدد کی پیرو ہو جائے - تو دنیا کو جنگ سے نجات مل جائے گی - یہ تو وہی بات ہوئی - کہ اگر یہ کہہ دیا جائے - کہ اگر انسان کو یہ معلوم ہو جائے - کہ ہمیشہ کیوں کر زندہ رہا جا سکتا ہے - تو اس صورت میں کوئی نہ مرے گا - ہم خالص عدم تشدد کی مخالفت اس لئے نہیں کرتے - کہ ہم کسی دوسرے سے کم مہاتما ہیں - بلکہ اس لئے کہ خالص عدم تشدد کی فضیلت پر یقین رکھنے والوں سے زیادہ سمجھدار اور ہوشمند ہیں - ہم تو یہاں تک کہنے کے لئے تیار ہوں - کہ عدم تشدد کی پالیسی گورنمنٹ کے لئے اس قدر نقصان دہ نہیں - جتنی کہ ہندو مفاد کے لئے ہے - برطانوی گورنمنٹ کی ہندوستان میں جو پالیسی ہے - اس کا تقاضا یہی ہے - کہ ہندوستان کے لوگوں کو یہ ذہن نشین کرا دیا جائے - کہ چرخہ کاتنا لڑنے کے کام سے زیادہ روحانی ہے - اور کہ بنی نوعِ انسان کی بڑی سے بڑی فضیلت یہ ہو سکتی ہے - کہ وہ حملہ آور کی مزاحمت کرنے کی بجائے اس کے ہاتھوں خود ہلاک ہو جائے - یہ چیز تو برطانیہ کے لئے فائدہ مند ہے - اور مجھے حیرت نہ ہوگی - اگر برطانیہ کانگریسیوں کو اس شرط پر خالص عدم تشدد کے پرچار کی اجازت دے دے - کہ وہ موجودہ جنگ کے خلاف ایک لفظ بھی نہ کہیں +

ہندوؤں سے اپیل

مسٹر ساورکر نے ہندوؤں سے اپیل کی - کہ وہ خالص عدم تشدد کی فضیلت کی ہر ممکن طریقہ سے مخالفت کریں - ہندوؤں کے مفاد کا تقاضا ہے - کہ ہندوؤں میں یہ فلسفہ گھر کر جائے کہ ہمیں ہندوؤں میں فوجی سپرٹ پیدا کرنے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے +

وقت کی یہ اہم ترین ضرورت ہے - اور ہندو سنگٹھن کے حامیوں کے پلیٹ فارم سے یہی نعرہ بلند ہونا چاہیئے - ویر ساورکر نے لیڈروں سے اپیل کی - کہ انہیں جنگ سے پیدا شدہ صنعتی حالات کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اس کا بہترین طریقہ یہ ہے - کہ ہم جنگی تمام مساعی میں حصہ لیں - ہماری خوش قسمتی کہ گورنمنٹ جنگ کے ایک سال کے اندر اس قسم کی سہولیات دینے پر مجبور ہوگئی - ایسا موقعہ ہمیں پچھلے پچاس سال میں کبھی نہ ملا - اس سلسلہ میں ہمارے پروٹسٹ اور دیگر ذرائع بے فائدہ ثابت ہوتے رہے - گاندھی جی کی رہنمائی کی وجہ سے ہم نے اپنے لوگوں میں فوجی طاقت پیدا کرنے کے معاملہ کو نظر انداز کر دیا - لیکن اب ہمیں اس موقعہ کو ہاتھ سے نہیں دینا چاہیئے + (پرتاپ لاہور ۲۹ دسمبر)

ہندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ دی جائیں گی - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام لائق گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

Suleman Umar & Co.

Karachi

روپیہ کے سترہ آنے لیجیئے

ان دنوں دوسرے سب بیوپاروں میں بے شک خسارہ ہو - لیکن آریہ ساہتیہ منڈل کے حصے خریدنے سے آپ کو روپیہ کے سترہ آنے ملتے ہیں - اتفاقاً اگر منڈل کے دس دس روپیہ کے آپ دس حصے خریدیں - اور یک مشت روپیہ لگا دیں - تو سال کے بعد آپ کو سوا آنے یعنی سوا چھ روپیہ منافع ملے گا - گویا ایک روپے کے سترہ آنے ہو جاویں گے - اس سے زیادہ منافع بخش کوئی بیوپار نہیں - اپنا سرمایہ منڈل کے حصوں میں لگائیے اور بھرپور فائدہ اُٹھائیے - پراسپکٹس اور دیگر تفصیلات کے لئے منڈل کو لکھیئے +

متھرا پرشاد شیوہرے منیجنگ ڈائریکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج داجل کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج داجل کا سالانہ جلسہ اس بار ۷ - ۸ - ۹ - فروری ۱۹۴۱ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ اس اُتسو پر پنڈت راجگورو دھریندر شاستری جی و شری کنور سکھ لال جی آریہ مسافر نے پدھارنا سویکار کر لیا ہے۔ علاوہ ازیں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے بھی شری پنڈت ہردیالو جی - شری پنڈت شودت جی و شریمتی پنڈتہ درو پدی دیوی جی و بھجنیک، مہاشہ دلبیراج جی و مہاشہ ہنس راج جی کی منظوری مل چکی ہے۔ ان کے اتیرکت کوی جے دیو جی جتوئی والے اور پروفیسر ہر کبیر شن جی راگی بھی پدھار رہے ہیں۔ آپ سے اپورد ممبلہ پر تمام ضلع نواسی آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ بمقررہ تاریخ پر داجل پدھار کر لابھ اُٹھاویں۔

(دیہاری لال منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج فاضلکا

فاضلکا نواسی ہندوؤں کے پبلک اجلاس میں بذریعہ ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ آنے والی مردم شماری کے وقت بھیلوں - گونڈوں اور سنتھالوں کو ہندوؤں میں شمار نہ کرنے اور جاتیوں میں اندراج کرنے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جاوے۔ یہ جاتیاں ہر طرح سے ہندو ہیں۔ کیونکہ یہ ہندوؤں کے رسم و رواج کی پابند ہیں۔ دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتی ہیں اور ہندوؤں کے دھارمک گرنتھوں کا مان کرتی ہیں۔ آنے والی مردم شماری میں ان کو ہندو نہ لکھنا سراسر انیائے ہے۔

اس لئے گورنمنٹ عالیہ ہند سے استدعا کی جاوے۔ کہ صوبہ کی حکومتوں کے نام ہدایات جاری کر دی جاویں۔ جس سے ان جاتیوں کو ہندوؤں میں شمار کیا جاوے۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج چھتو کی کے سماچار

(۱) آریہ کمار سبھا چھتو کی کی طرف سے تمباکو نشہ ورودھ سپتاہ منایا گیا۔ جس میں تمباکو پینے کے برخلاف ہفتہ بھر پروپیگنڈہ کیا گیا۔

(۲) ۲۴/۱۲/۴۰ کو آریہ سماج مندر میں ایک مسلمان عورت کو شدھ کیا گیا۔ جس کا نام سوبھاگ وتی رکھا گیا۔

(۳) ۲۳/۱۲/۴۰ کو "شردھانند دوس" بڑی شان سے منایا گیا۔ جس میں سوامی شردھانند کے جیون پر روشنی ڈالی گئی - حاضری

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

بہت زیادہ تھی۔

(۴) آریہ کمار سبھا کا روزانہ ست سنگ بدستور جاری ہے۔ حاضری دن بدن اچھی ہو رہی ہے۔ آریہ کمار بڑی شردھا اور اُتساہ سے آریہ کمار سبھا کے پروگرام کو چلا رہے ہیں۔

(سوہن لال منتری)

آریہ سماج سالوں کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج سالوں ضلع کرنال کا ۲۸واں سالانہ جلسہ ۱۳ سے ۱۵ - دسمبر ۱۹۴۰ء تک بڑی سپھلتا کے ساتھ منایا گیا۔ پنڈت ہردیالو جی - پنڈت ہرپال جی - پنڈت کھیم چند جی اُپدیشکان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پنڈت سوم دت جی آچاریہ گورو کل کورکشیتر کے پربھاوشالی و دتا پورن ویاکھیان اور مہاشہ ہری چند جی - مہاشہ امر سنگھ جی - مہاشہ شو نارائن جی و مہاشہ سوہن لال جی کے منوہر بھجن ہوئے۔

پنڈت ہردیالو جی، پنڈت سوم دت جی کے ویاکھیان اور مہاشہ ہری چند کے بھجن خاص طور پر پسند کئے گئے۔ سارو دیشک سبھا کے پرچارک پنڈت شورام جی پدھارے تھے۔ انہوں نے جلسہ عام میں لوگوں کو آئندہ مردم شماری میں سبھا کے آدیش انوسار خانہ کرانے کے لئے اپنے بھاشن میں پریرنا کی۔ پنڈت منگل دت اور پورنانند جی بھی اکسمات ایک دن کے لئے پدھارے۔ اتسو کا ویاکھیان معلومات سے پر ہوا۔ ویدپرچار کے لئے سبھا کو مبلغ .... سبھا کا حصہ دھن بھیجا گیا۔ مبلغ ۵ روپے گورو کل کورکشیتر کو دان دیا گیا۔

۱۸/۱۲ کو مبلغ ۶ روپے پنڈت شورام جی اُپدیشک سارو دیشک سبھا کو دے دئے گئے۔

(شر نگار سنگھ پردھان آریہ سماج سالوں)

اکال گڑھ میں آریہ پتری پاٹھشالہ

اکال گڑھ میں دیوان مہر چند ایڈووکیٹ جو کہ قصبہ اکال گڑھ کے رہنے والے ہیں۔ اُن کی پردھانتا میں نئی پتری پاٹھشالہ کی بلڈنگ کا اُدگھاٹن ۲۹/۱۲/۴۰ کو ہوا۔ اُن کی تجویز کے مطابق مڈل سکول کے لئے کمیٹی بن گئی ہے۔ جس کے لئے ۲۱ ممبر نامزد کئے گئے ہیں۔ اور پردھان کمیٹی ہذا خود دیوان مہر چند جی منتا مان گئے ہیں۔ اب اس کمیٹی کی رجسٹری دیوان صاحب خود کرائیں گے۔ دیوان صاحب رجسٹرڈ کمیٹی کے ماتحت سکول میں مبلغ دو ہزار روپے کے کمرے بنوا کر دیویں گے۔ ایشور کی کرپا سے اگر یہ سکول کھل گیا۔ تو اکال گڑھ کے ہندوؤں کی قسمت کھل جاوے گی۔

گورو کل رائے کوٹ کے سماچار

تمام برہمچاریوں کا سواستھ اُتم ہے۔ اس سال ان کے وزن میں تین سیر تک بڑھی ہوئی ہے۔ گورو کل کے باغ میں پھلوں کی بھرمار ہے۔ پرتی دن تازہ پھل اور تازہ سبزی چھاترون کو دی جاتی ہے۔

گورو کل کا ۲۲واں سالانہ جلسہ ہولی کی چھٹیوں میں ۱۰ - مارچ سے ۱۳ - مارچ تک منایا جائے گا۔ نئے بالکوں کے لئے داخلہ کھلا ہے۔ اس ورش ۲۵ بالک لئے جا سکیں گے۔ جو جو مہانو بھاو شدھ اور سستی سروانگ پورن شکھشا کے حق میں ہوں۔ وہ اپنے بالکوں کے پرویش کے لئے گورو کل کاریالیہ سے خط و کتابت کریں۔

بھوجن آدی کے لئے کیول دس روپے ماسک لئے جاتے ہیں۔ شکھشا نِشلک ہے۔ پچھلے دنوں گورو کل میں آچاریہ رام دیو جی تتھا شردھانند بلیدان دوس بڑے سماروہ سے منایا گیا۔

گورو کل ہذا میں ایک لاٹھی ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو لاٹھی - تلوار - گتکا - لیزم اور گروپ میکنگ بھلی پرکار جانتا ہو۔

(پرمانند شاستری)

ولت اُدھار کانفرنس مورنڈہ

امسال پراونشل ولت اُدھار کانفرنس کا پندرھواں سالانہ اجلاس ۳۱ - جنوری یکم و ۲ - فروری ۱۹۴۱ء کو مورنڈہ ضلع انبالہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ دیانند ولت اُدھار منڈل پنجاب ہوشیارپور کے اُپدیشک ضلع انبالہ و لدھیانہ نیز ملحقہ دیسی ریاستوں میں پرچار کاریہ نہایت سرگرمی سے کر رہے ہیں۔ ہری جنوں کی بھاری تعداد کانفرنس ہذا میں شامل ہوگی۔

ولت جاتیوں کے حقیقی ہمدرد پنڈت نانک چند جی ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لاء ایڈووکیٹ ہائی کورٹ نے کانفرنس کی صدارت منظور فرمائی ہے۔

پردھان کانفرنس کا جلوس ۳۱ - جنوری کو ۳½ بجے بعد دوپہر ریلوے سٹیشن مورنڈہ سے نکلے گا۔

(سیکریٹری استقبالیہ کمیٹی ولت اُدھار کانفرنس مورنڈہ ضلع انبالہ)

شری پنڈت چمو پتی جی ایڈیٹر "پرکاش" کی مشہور تصانیف

گیتا گان - گیتا کا شلوک وار پدیوں میں کمپوزیشن اُنوواد - ہندی ۸/۱ - اُردو ۶/۱

رشی گان - رشی دیانند کی مکمل منظوم جیونی سرل دوہوں میں - ہندی ۴/۱ - اُردو ۴/۱

آنند گان - اپنیشدوں کے آپ لشتد کا انوواد سرل دوہوں میں ہندی ۴/۱ - اُردو ۴/۱

ہتشی رامائن - بالمیکی رامائن کا سار سرل دوہوں میں۔ اتی اُتم پستک ہے ہندی ۱/۱ اُردو ۱/۲

سندھیا گان - ویدک سندھیا اور اس کے ارتھ ایک ایک دوہے میں۔ جن کا من سندھیا میں نہ لگتا ہو وہ ایسے ضرور منگائیں۔ اور بھاری تعداد میں مفت بانٹیں۔ قیمت ہندی ایک پیسہ اردو ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ۔

کھنڈن سیریز کے نایاب تحفے: (۱) پوران پول پرکاش ۸/ (۲) محمدی پوجا کی دھجیاں ۴/ (۳) اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴/ (۴) جین مت درپن ۸/ (۵) آنند پتھ ۴/ (۶) ویدک دھرم کی فضیلت ۴/ (۷) آریہ سماج کیا ہے ۴/ (۸) عیسائی مت درپن ۴/

بہترین ادبی تصانیف: (۱) راز ِمسرت (کہانیاں) ۱/ (۲) مشعل ہدایت ۲/ (۳) جام محبت ۳/ (۴) پریم مرلی ۸/

ان کتابوں کا ساودھیائے کیلئے ہر ایک آریہ سماج اور لائبریری میں ہونا ضروری ہے

منیجر "پرکاش" بک ڈپو کچا نسبت روڈ - لاہور

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج فیروزپور شہر

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر کی یہ سبھا ڈاکٹر بال کرشن جی بھوت پُوَرو آچاریہ راجہ رام کالج کولہاپور - لالہ رام پرشاد جی بھوت پُوَرو سمپادک "بندے ماترم" اور لالہ گوری شنکر جی بھوت پُوَرو پردھان آریہ سماج ہذا کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور سرو شکتیمان پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ اُن کی دِوَنگت آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور اُن کے پریوار تتھا سمبندھیوں سے اس داؤن دُکھ میں سہانوبھوتی پرگٹ کرتی ہے۔

(بہاری لال منتری)

کمہراولی کے ملکانوں کی شُدھی

گذشتہ ہفتہ میں بھارتیہ ہندو شُدھی سبھا برلا لائینز دہلی کی لگاتار کوششوں سے موضع کمہراولی تحصیل پلول ضلع گوڑگانوہ کے آدھے ملکانے گوجر شُدھ ہو گئے۔ اس موقعہ پر پانسو آدمیوں سے زیادہ نے سہبھوج کیا۔ اس شُدھی کی خاص اہمیت اس وجہ سے ہے۔ کہ سورگیہ شری سوامی شردھانند جی کے زمانہ سے کوشش ہو رہی تھی۔ یہ بھی یقین ہے۔ کہ کمہراولی کے آس پاس کے اور بھی چند گاؤں جو کمہراولی کی وجہ سے رُکے ہوئے تھے وہ بھی شُدھ ہو جاویں گے۔

(پرشوتم لال سیکرٹری)

گوروکل دھام جہلم کے سماچار

(۱) گوروکل ہذا کے سب برہمچاری پُورن روپ سے سوستھ ہیں۔ اور بڑے پریشرم کیساتھ وِدیا پراپتی میں لگے ہوئے ہیں۔

(۲) گوروکل کے اعلےٰ انتظام کی بدولت برہمچاریوں کی دن بدن بڑھتی ہوئی تعداد کے مدنظر ذیل دانی سجنوں نے دو نئے کمروں کی تعمیر کا وچن دیا تھا۔ وہ دونو کمرے بالکل تیار ہو گئے ہیں۔ اُن میں سے ایک کمرہ شری لالہ رام بھیجا جی تتھا اُن کی دھرم پتنی لیشونتی جی میرپوری نے تیار کروایا ہے۔

(۳) گوروکل ہذا کے اُپدیشک پنڈت شیام لال جی نے گذشتہ ماہ میں ٹالہ موسے۔ وزیرآباد۔ بھیمبر۔ منڈی بہاؤالدین۔ جلال پور کیکناں تتھا رسول وغیرہ مقامات پر ویدک دھرم کا پرچار کیا۔

(۴) گذشتہ ماس گوروکل بھومی میں شری راجگورو پنڈت دھریندر جی شاستری۔ شری سوامی ویدانند جی مہاراج۔ ہاں پہنچی

لالہ ہربھجن لال جی۔ تتھا پنڈت شیام لال جی پدھارے۔ اور گوروکل پریوار کو اپنی شبھ سمتی۔ وچاروں تتھا اُپدیشوں سے لابھ پہنچایا۔

(ادم پرکاش سنیدھی)

آریہ سماج سنت نگر کا چناؤ

آریہ سماج سنت نگر لاہور کا سالانہ اجلاس مورخہ ۱۲/۲ ۱۵ جنوری وس بجے صبح ہؤا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب کئے گئے:۔

(۱) پردھان ماسٹر گوپال رائے جی۔

(۲) اُپ پردھان:۔ پنڈت ملنی رام جی۔

(۳) منتری:۔ ملک رام بھیجا لال وکیل۔

(۴) اُپ منتری:۔ شری لالہ گردھاری لال جی

(۵) ” ” :۔ شری مہاشہ واسدیو جی

(۶) خزانچی:۔ لالہ گوروداس جی۔

(۷) لیکھک دھکیش:۔ لالہ بالکرشن جی۔

ممبران انترنگ سبھا:۔

شری مہاشہ چونی لال جی۔ شری پنڈت رام اوتار جی۔ شری دیوان ہربھگوان داس جی۔ شری لالہ مکند لال جی۔ شری لالہ رام کشن جی۔ شری لالہ میلا رام جی چوک نگلتان۔ پاٹھشالہ کے مینیجر پنڈت رام اوتار جی اور آریہ یرتی ندھی سبھا کے لئے مہاشہ چونی

لال جی اور پنڈت رام لال جی یرتی ندھی چُنے گئے۔ (رام بھیجا لال وکیل منتری)

آریہ کمار سبھا دہلی کا چناؤ

آریہ کمار سبھا دریا گنج دہلی کے عہدیداروں کا سالانہ انتخاب برائے امسال ۱۹۴۱ء شری پنڈت دیوورت دھرمیندو جی کی زیر صدارت مندرجہ ذیل ہؤا:۔

سنرکھشک:۔ شری پنڈت دیوورت جی دھرمیندو۔ پریذیڈنٹ:۔ لالہ دتی چند جی بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ وائس پریذیڈنٹ لالہ اُتم چند جی اور شری ہرکشن لال جی۔ سیکرٹری کھانڈ بھائی پٹیل۔ جوائنٹ سیکرٹری۔ کنول نارائن اور جے۔ سی۔ دت۔ خزانچی پرشوتم لال۔ کھیل انچارج۔ پریم جی۔

(سیکرٹری کمار سبھا)

آریہ سماج تھنیسر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج تھنیسر ضلع انبالہ کا چوتھا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ دسمبر ۱۹۴۰ء کو دھرم شالہ میں منایا گیا۔ اس موقعہ پر پنڈت ہردیالو جی۔ پنڈت ہرپال جی۔ پنڈت منبھُودیو جی۔ پنڈت رام دت جی بھجک لیبرٹن والے کے پربھاوشالی

وہاں کھیانوں اور سوامی بھیشم جی کی منڈلی۔ مہاشہ ہربنس چندر جی۔ مہاشہ امرسنگھ جی۔ مہاشہ وشنو نارائن جی۔ سوامی ہے دھرم۔ مہاشہ نتھو رام جی۔ مہاشہ لُول چند جی۔ منوہر بھجنوں کا جنتا پر اچھا پربھاو پڑا۔ حاضری مردانہ بہت زیادہ علاوہ تھنیسر کے اردگرد کے دیہاتوں کی ... ہوتی رہی۔ نیز ۹ دسمبر کو دو بجے قبل دوپہر سے ساڑھے چھ بجے تک ... سماوندہ سے نگر کیرتن کیا گیا۔ وید پرچار فنڈ میں مبلغ چالیس روپے بطور دان دئے گئے۔

دیہاتوں میں زیادہ تر مردم شماری پر زور دیا گیا۔ بہت زیادہ لوگوں نے اپنے آپ کو آریہ لکھانے کا وعدہ کیا۔

(کرشن چند منتری)

آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ کے سماچار

۴۴ واں سندھ آریہ سمیلن فروری کے آرمبھ میں دادو میں ہوگا۔ سبھا کا وارشک ادھیویشن ۲ فروری کو ہوگا۔ پرچار کا سنگٹھن ٹھیک ہے۔ اگست ماس میں کئی ... کو پرچارک بھیجے گئے ہیں۔ شردھانند دوس کئی ستھانوں پر منایا گیا۔ ... پنڈت ہری دت جی شُدھ ... کے پرچارک ... گھوم رہے ہیں۔ لاڑکانہ میں ... سکول اُنتی کے پتھ پر چل رہا ہے۔ اور پنڈت وشو رام جی اچھا کاریہ کر رہے ہیں۔

شکارپور سبھائیں اچھا پرچار کر رہی ہیں۔ ... وِدیا سبھا اُن کا ... کرے گی۔ سبھا کے کاریالیہ کا کاریہ بہت بڑھ گیا ہے۔ ایک ... کے اندر ... نئے ممبر لکھے گئے ہیں۔

(پرکاش چند منتری)

پنڈت شو نارائن شاستری توجہ دیں

رشی نمبر (پرکاش) میں آپ کی طرف سے چھپے "چیلنج" کے متعلق ایک خط دتلام ... لدھیانہ کے پتہ پر بھیجا گیا تھا۔ جو کہ واپس آگیا ہے۔ کرپا کر کے اپنا پتہ ... میں لکھیں۔ میں نے کچھ باتیں چیلنج کے متعلق دریافت کرنی ہیں۔

(مہاشہ محمد عمر قادیان)

رشی بودھ اُتسو (شوراتری) پر شاندار بھینٹ

اُردو　　ہندی

دو آنے　پرکاش لاہور — شوراتری نمبر — آریہ ورت　تین آنے

بڑھیا لیکھ - کئی تصاویر - سندر ٹائیٹل - اعلیٰ لکھائی چھپائی اور کاغذ

نہایت اُونچ درجہ سے شائع ہوگا۔ جو اعلےٰ پایہ کے لیکھوں۔ نیتاؤں کے سندیشوں۔ کویتاؤں اور روچک کہانیوں کا شاندار گلدستہ ہوگا۔ ایک سہ رنگی اور کئی یک رنگی تصاویر دی جاویں گی۔

زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر اور اُنکی قیمت جلد بھیجئے

زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر اور قیمت منی آرڈر سے پیشگی ارسال کر دیجئے۔ اس طرح جہاں شوراتری نمبر آپ کو سب سے پہلے ملے گا۔ وہاں محصول ڈاک بلا ریل کا کرایہ آپ کو ادا نہ کرنا پڑے گا۔ آج ہی اپنا آرڈر بھیجئے۔

لیکھک اور کوی ابھی سے اپنی اپرکاشت اور اولیہ رچنائیں بھیج کر کرتارتھ کریں۔ تاکہ انہیں اچھی سے اچھی جگہ دی جا سکے۔

آریہ ورت اور پرکاش کے شوراتری نمبروں کی قیمت ایک ہی منی آرڈر سے بھیجی جا سکتی ہے۔ ناظرین نوٹ کریں۔

مشتہرین اس خاص نمبر میں اشتہار دیکر لابھ اُٹھاویں

شرح اُجرت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کر کے اپنا اشتہار جلد بھیجدیں تاکہ اچھی جگہ مل سکے

مینیجر "پرکاش" و "آریہ ورت" - لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...گورنر نے جائیداد پر ٹیکس ایکٹ کی
...منظوری دے دی ہے۔ نیا ایکٹ پنجاب
... ۲۷ شہروں کی جائیدادوں پر حاوی ہوگا۔
...کے علاوہ گورنمنٹ ۰۵ فیصدی تک
...چارج بھی وصول کرے گی۔

...جاپان کے چیلنج منظور کر لینے سے
...الکاہل میں جنگ ناگزیر ہوگئی ہے۔

...ہٹلر بلغاریہ کو الٹی میٹم دینے لگا ہے۔
...ریہ کے بعد برطانیہ پر حملہ کیا جاویگا۔

...۱۴- جنوری کو جاپان کے وزیر اعظم
...اعلان کیا ہے۔ کہ "امریکہ اس وقت برطانیہ
...چین کو جو امداد دے رہا ہے۔ اس کا
...یہ ہوگا۔ کہ عالمگیر جنگ چھڑ جائے گی"۔

...ہنگری میں ۱۲ ہزار پناہ گاہیں بنائی
...جائیں گی۔

...نازیوں نے سوموار کی رات کو
...ئی موقعہ پر ہزاروں بم برسائے۔

...راجہ نریندر ناتھ نے سبھا ممبر
...کے مہنت کی برطرفی کے لئے دفعہ ۹۲
...ماتحت قانونی چارہ جوئی کا مشورہ دیا ہے۔

...ردین گروپ کی طرف سے مرکزی
...میں ایک ایسا بل پیش کرنے کا نوٹس
...ہے۔ کہ صوبجاتی حکومتوں کو پچاس
...سے زیادہ سالانہ ٹیکس لگانے
...اختیارات نہ دئے جائیں۔

...روم ریڈیو پر برطانوی فوجوں کی
...ی کا اعتراف کیا گیا ہے۔

...جرمن شہزادی کو امریکہ سے جلاوطن کر
...دیا جائے گا۔

...امریکہ کی بحری فوج کی تعداد تین لاکھ
...کی گئی ہے۔

...صوبہ سرحد میں شیشے کی صنعت
...لئے ۵۴ ہزار روپیہ منظور کیا گیا

...سر سکندر نے تازہ بیان میں کہا ہے۔
...بل کے پاس ہونے سے پہلے جو پوزیشن
...اور اردو کے معاملہ میں بھی اس سے
...تبدیل نہیں کیا جائے گا۔

...مارشل پیتان الجیریا بھاگنے لگا ہے۔
...امیر الجبر داران کو سونپ دی
...گی۔

...مہاتما گاندھی نے سرخپوشوں کو ستیاگرہ
...طرف سے اجازت دے دی ہے۔

...یوم آزادی ۲۶ جنوری کو ہے۔ اس
...ستیاگرہ ملتوی رہے گا۔

...سیامی فوجوں نے کمبوڈیا کے کئی اہم
...وں پر قبضہ کر لیا ہے۔

...۱۱- جنوری کو ترکی میں پھر زلزلہ آیا۔

دنیا کا روزنامچہ

——۱۱- جنوری کی رات کو لنڈن پر تین گھنٹے تک آتش گیر بم گرتے رہے۔

——اس سال دنیا کے مختلف حصوں سے تقریباً پچاس ہزار مسلمانوں نے حج میں شرکت کی۔

——مہاتما گاندھی نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں نے کبھی پنجاب کے کانگریسیوں کی مذمت نہیں کی۔

——مشہور انگریز مورخ پروفیسر ایڈورڈ تھامسن کا بیان ہے۔ کہ "انڈین نیشنل کانگریس سے سمجھوتہ کے بعد موجودہ جنگ میں برطانوی حکومت کی فتح یقینی ہو جائے گی۔

——البانیہ کے ایک اور شہر پر یونانیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

——حکومت کینیڈا ریاست ہائے متحدہ کی سرحد سے لے کر ایلاسکا تک ہوائی اڈوں کا جال بچھا دے گی۔

——اطالوی فوجیں طبروق میں بھی مقابلہ نہ کریں گی۔

——پر اونشل سبھا نے ستیاگرہ کا روپیہ سارو دیشک سبھا کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس روپیہ سے وہ حیدر آباد ریاست میں پرچار کرے گی۔

——پنڈت پیارے لال سابق وزیر یو۔ پی سبکدوش ہوگئے ہیں۔

——افریقہ کی جنگ میں اٹلی کے اسی ہزار سپاہی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔

——پراونشل سبھا نے سبھا کا نام بدلنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے کمیٹی مقرر کر دی ہے۔

——غیر مقبوضہ فرانس پر جرمن حملہ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

——ہٹلر روس کو خوفزدہ کرنے کے لئے رومانیہ میں نازی دستے جمع کر رہا ہے۔

——ہندی اخبار نویسوں کا تیسرا اجلاس ۲۵ سے ۲۷- جنوری تک نیو دہلی میں ہوگا۔

——بلوچستان میں بھی ستیاگرہ کی تحریک شروع ہونے والی ہے۔

——خیال ہے۔ کہ سکھ سرگودھا میں مورچہ لگائیں گے۔

——پہلے ستیاگرہی شری ونوبا بھاوے ۱۵- جنوری کو رہا ہوں گے۔

——ہٹلر برطانیہ پر حملہ کرنے سے پہلے اٹلی کی بندرگاہوں پر قبضہ کرے گا۔

میری بنگال یاترا

(بقیہ صفحہ ۶)

ملا۔ جس طرح کوئی اپنے گورو سے ملتا ہے۔ اس میں بھی منورنجن ہی کارن تھا۔

ان کے مکان کے پاس ہی ایک ڈیڑھ مڈل سکول بھی تھا۔ وہاں اپدیش دینا پڑا۔ اور آریہ سماج کے سمبندھ میں بات چیت کی۔ یہاں کی آریہ سماج بالکل گاؤں کی سی ہے۔ اس میں براہمن سے کر سنتھال تک سبھاسد ہیں۔ یہ سب مل کر ایک پنکتی میں بھوجن کر لیتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے ہاتھ کا کھا لیتے ہیں۔

اس آریہ سماج کے سبھاسدوں کی تعداد ۱۳۵ ہے۔ پردھان شری اندر جیت جی۔ اور منتری شری گجیندر ناتھ چیڑ جی ہیں۔ اس جگہ چاولوں کے نام یہ ہیں:-

سیتا شال۔ رام شال۔ راون شال۔ میں نے یہ چاول دیکھے۔ اس گاؤں سے تین میل کے فاصلہ پر ایک اور آریہ سماج ہے۔ اس کے سبھاسد ایک سو دس ہیں۔ ان میں چھوٹی جاتی کے زیادہ ہیں۔ لیکن ان کے ہاتھ کا سب آریہ سماجی کھا لیتے ہیں۔ ایک آشچریہ ضرور ہے۔ کہ جنہوں نے ان کے ہاتھ کا آریہ ہونے کے ناطے سے کھایا۔ بڑی جاتی والوں نے ان کو ذات سے الگ نہیں کیا۔ اس لئے آریہ سماج کے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ سب مل جل کر ایک ہو کر رہتے ہیں۔

میں ۲۳ کی رات کو یہاں پہنچا تھا ۲۴ کا دن لگا کر رات کو پھر بیل گاڑی میں سوار ہو کر جھاڑا گرام آیا۔ وہاں سے ایک بجے کی گاڑی پر سوار ہو کر پھر کھڑگ پور آیا۔

کھڑگ پور سے دوسری گاڑی میں بیٹھ کر لگ بھگ چار بجے کونٹاری روڈ میں اترا۔ وہاں سے پھر ایک گاؤں میں جانا تھا۔ وہاں گیا۔ اس کا ذکر اگلے ہفتہ میں ہوگا۔

لاہور سے ایک نئے ماہوار رسالے کا اجرا

مہاشہ مہانند کی ایڈیٹری میں جنوری سے "رہنمائے زندگی" نام کا ایک نیا ماہوار رسالہ جاری ہو رہا ہے۔ جس میں تہذیب و تمدن۔ صحت و تندرستی۔ صنعت و حرفت۔ گرہستھ شاستر وغیرہ درجنوں اہم امور

پنجاب پرائمری ایجوکیشن بل کے خلاف لاہور میں پروٹسٹ کا جلسہ

۱۲- جنوری کی شام کو ایک پبلک جلسہ "ہندی ڈے" منانے کے لئے لاجپت رائے ہال لاہور میں منعقد ہوا - ہال دیویوں اور پُرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا - یہ دن آریہ پرادیشک سبھا اور آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے منایا گیا - لالہ خوشحال چند جی خورسند صدر جلسہ تھے - مسٹر لیش بی- اے نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا:-

"لاہور کے ناگرکوں کی یہ سبھا پنجاب اسمبلی کے منظور شدہ پرائمری ایجوکیشن بل کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتی ہے - اور اسے ہندی اور گورمکھی کے ساتھ بھاری بے انصافی سمجھتی ہے - جس سے ہندی اور گورمکھی کو ہمیشہ کے لئے مٹانے کی کوشش کی گئی ہے - یہ سبھا گورنر پنجاب سے مطالبہ کرتی ہے - کہ وہ اس بل کی منظوری نہ دیں - اور اپنے خاص اختیارات کا استعمال کر کے اس میں مناسب ترمیم کرائیں +

اس ضمن میں عنقریب ہی ایک ڈیپوٹیشن گورنر سے ملاقات کرے گا +

پروفیسر عبدالمجید کی تقریر

پروفیسر عبدالمجید نے کہا - کہ زبان کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے - اور خاص کر ہندوستان میں اسے بہت پیچیدہ بنا دیا گیا ہے - ہر فرقہ کو اپنا کلچر - اپنی زبان - اور اپنے مذہب کو قائم رکھنے کا حق ہونا چاہیئے - میں مسلمان ہوں - اگر میں یہ کہوں - کہ کسی اور مذہب کی زبان نہیں ہونی چاہیئے - تو اس امر کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے (چیرز)

مدراس میں ۶ فیصدی مسلمان ہیں - اگر ان کے لئے حکومت ہر طرح کی سہولتیں اس بات کے لئے مہیا کرتی ہے - کہ وہ اردو زبان پڑھ سکیں - اور اپنے دینی خیالات کو برقرار رکھیں - تو پنجاب میں ۴۵ فی صدی کو اس بات کی کیوں اجازت نہیں - اگر وہی چیز جو ہم دوسروں کے لئے پسند کرتے ہیں اپنے لئے پسند نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے - کہ ہم مذہب کو بُھلا بیٹھے ہیں +

پنجاب میں بنگالیوں کی تعداد ایک فی صدی ہے - اور پنجاب یونیورسٹی سنیٹ کا ایک ریزولیوشن موجود ہے - کہ بنگالی بھائی چاہیں - تو سوالوں کا جواب بنگالی میں دے سکتے ہیں - اس کے علاوہ پشتو جیسی زبان کو بھی اُردو کے برابر درجہ دے دیا گیا ہے - صرف گورمکھی کی پرواہ نہیں کی گئی - کانگریس کا نقطہ نگاہ بھی یہی ہے - کہ ہندوستان کی زبان وہ ہو جو عام فہم ہو - مجھے دارم اُردو نہ ہو - مولانا ظفر علی خاں کی اُردو نہ ہو - نہ ہی ایسی ہو - جو بہ مشکل سنسکرت ہو - وہ زبان جو سب آسانی سے بول سکیں ہندوستان کی زبان ہونی چاہیئے - میں زیادہ بحث میں نہیں جانا چاہتا - ہندو بے شک ہندی کے لئے ایجی ٹیشن کریں - جہاں تک گورمکھی کا تعلق ہے سکھ بھائی گورمکھی کو گورو کی بانی سمجھتے ہیں - ان کے نزدیک گورمکھی کو دھارمک اور قومی درجہ حاصل ہے - گورمکھی کے متعلق اگر گورنمنٹ سکھوں کو سہولتیں بہم نہ پہنچائے - تو یہ سکھوں سے بہت بے انصافی ہوگی +

یُو- پی میں چند فی صدی مسلمانوں کے لئے اگر اُردو پڑھنے کا انتظام ہے - تو پنجاب میں ۴۵ فی صدی سکھوں اور ہندوؤں کو ان کی مادری زبان پڑھنے سے روکنا سراسر بے انصافی ہے - یہ حکومت کی ایک بھاری غلطی ہے - منسٹری کو اکثریت کے زعم میں نہیں آنا چاہیئے - کسی کی زبان اور کلچر میں دخل دینا سراسر نادانی ہے +

میری رائے میں گورنمنٹ کو رائے بہادر سوہن لال کی یہ ترمیم منظور کر لینی چاہیئے - کہ اگر کسی ادارہ میں پندرہ لڑکے یہ مطالبہ کریں - کہ ان کے لئے ہندی یا گورمکھی کی تعلیم کا انتظام ہو - تو ایسا کر دیا جائے +

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں - کہ اس سلسلہ میں میری خدمات ہر وقت حاضر ہیں - میں نہیں چاہتا - کہ پنجاب میں وہ انصاف نہ کیا جائے - جو مدراس میں چند فی صدی مسلمانوں کے ساتھ ہوا ہے +

آخیر میں مقرر نے کہا - کہ آپ ایسے جلسے صرف ایک فرقہ کے زیر اہتمام نہ کیا کریں - بلکہ ایسے جلسے تمام فرقوں کے مشترکہ ہونے چاہئیں +

ان کے بعد پنڈت ٹھاکر دت (امرت دھارا) - شریمتی سیتا دیوی - اور لالہ خوشحال چند نے تقریریں کیں +

ڈائرکٹ ایکشن کیلئے کمیٹی کا تقرر

۱۲- جنوری کی صبح کو آریہ سماج ہندو وچھووالی میں پنڈت لشمبر دت کی صدارت میں ہندی دوس منایا گیا - جس میں ایک ... کے ذریعہ پنجاب اسمبلی میں پاس شدہ پرائمری ایجوکیشن بل کی اس بنا پر ... کی گئی - کہ اس بل کے ذریعہ پنجاب ... کو اُردو قرار دیا گیا ہے - اور سکولوں ... ہندی اور گورمکھی پڑھانے کا کوئی ... نہیں کیا گیا - اس بل کو ہندی بھاشا ... بے انصافی قرار دیتے ہوئے گورنر ... سے درخواست کی گئی - کہ وہ اس بل ... منظوری نہ دیں +

پنڈت ... کیم سین ودیالنکار ... کہ لاہور میں ہندی سمیلن کے بعد ... بنائی گئی ہیں - پہلی کمیٹی آئی خطوط ... رہی ہے - جو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ... ہندی گورمکھی گھاتک بل کے خلاف ... ٹیشن کرنے کے لئے موصول ہوئے ہیں ... کمیٹی ایسے خطوط اور اس بل کے خلاف ... ریزولیوشنوں کی روشنی میں ڈائرکٹ ... لینے کی تجویز پر غور کر رہی ہے - اس ... علاوہ ایک دوسری کمیٹی بنائی گئی ... جو مختلف آریہ سماج اور سناتن ... سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں اور پنچروں ... مشتمل ہے - یہ کمیٹی اس تجویز پر ... ہے - ہمیں امید کرنی چاہیئے - کہ یہ ... بہت زیادہ سود مند ثابت ہوگی ... بعد صاحب صدر نے مختصر سی تقریر ... اور ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ...

وی- پی وصول کیجئے

جن گراہکوں ... چندہ ... میں واجب الادا تھا - باوجود اطلاع ... ابھی تک نہیں - ان کی سیوا میں وی ... گئے ہیں - وہ کرپا کر کے وصول کر لیں ...

"آریہ ورت" نصف قیمت پر!

"آریہ ورت" کی ضمانت کیلئے لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار دہلی نے پچاس روپے - شری چرنجیت لال جی بان پرستھی - لالہ رام سوروپ جی بانسل - لدھیانہ اور سیٹھ پالا مل بہاری لال جی بدگام نے جو دس دس روپے دئے تھے وہ انہوں نے واپس نہ لے کر ہمیں آگیا دی ہے - کہ اس دھن سے نصف چندہ پر ۱۳۹ استریوں - ۴۴ آریہ سماجوں - اور اٹھارہ ودیارتھیوں اور پُستکالیوں کے نام "آریہ ورت" جاری کر دیا جائے - ہم ان سجنوں کے مشکور ہیں - "پرکاش" کے پریمیوں کو چاہیئے - کہ تنخواہ دیکھیں کہ اس رعایت سے فائدہ اُٹھانے کی پریرنا کریں - نصف چندہ ایک روپیہ منی آرڈر سے آنا چاہیئے - دی- پی نہیں کیا جائیگا + (مینیجر)

کیا آپ آریہ ہیں؟

اگر "ہاں" تو آپ کے گھر میں چاروں وید ہیں؟ ہمارا دعویٰ ہے کہ نہیں - جب آپ "ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے" کے نیم کا پالن نہیں کرتے - تو آپ آریہ کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟ آج ہی آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ منگوالیں - جو چودہ سنہری جلدوں میں ہے - جن کی اصلی قیمت ۵۶ روپے ہے - رعایتی صرف ۴۲ روپے بھیجکر منگوالیں - (رگ وید سات جلدوں میں ۲۸ روپے - سام وید ایک جلد ۴ روپے - یجروید دو جلدوں میں ۸ روپے - اتھروید چار جلدوں میں سولہ روپے - کتابوں کی فہرست مفت منگوائیں +

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر - جو بنگالی تجی دیو بندیپال کے انگریزی گرنتھ کا ہندی انوواد ہے - قیمت ۸ روپے دو جلدوں میں - شیگھر ہی سیٹ منگوالیں +

مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

بال جیون

بچوں کی اکسیر دوا - حکیم تلسی شاہ ...

اصلی گھٹی بال جیون

چٹانے سے بچے ہی بیماریں ہونگے دانت ... اور ان کی ہر ایک بیماری دور ہو کر ... سے ... ختم ہوتی ہے؟ لکھیں ... نقلی ... قیمت فی شیشی ۵ ... حاصل ... ہدایت لو ...

المشتہر - منیجر بال جیون کارخانہ ...

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

جیسا کہ عام جنتا کو معلوم ہے۔ کچھ سپتاہ گذرے پنجاب اسمبلی میں پرائمری ایجوکیشن بل سویکار ہؤا ہے۔ اور پنجاب کے شکھشا منتری نے گھوشنا کی ہے۔ کہ پنجاب میں اُردو مادھیم دوارا پرائمری شکھشا کا وستار کیا جاوے گا۔ کیا آریہ جاتی کو یہ سہیہ ہو سکتا ہے کہ اس کی آنکھوں کے سامنے ہی اس کی سنسکرتی بھاشا اور لپی کا لوپ ہو جاوے۔ اس کا اس سے ادھک دُربھاگیہ کیا ہوگا۔ کہ اس کی سنتانیں بادھت ہو کر ادیدک بھاشا کو پڑھنا اور ویدیشک لپی کو لکھنا سیکھیں۔ آریہ سماجیں سنگھٹن، آریوں ہندوؤں اور سکھوں کی سارو جنک سبھائیں سب مل کر پنجاب پرائمری ایجوکیشن بل کے خلاف پروٹسٹ کریں۔ جلسے منعقد کریں۔ اور نمن لکھت پرستاؤ سویکار کریں:-

"آریوں سکھوں اور ہندوؤں کا یہ ادھیویشن پنجاب اسمبلی میں پاس ہوئے پرائمری ایجوکیشن بل کا جس کے دوارا پنجاب یونینسٹ سرکار نے پرائمری شکھشا کا مادھیم اُردو نشچت کیا ہے۔ گھور ورودھ کرتا ہے۔ یہ بل پنجاب کے آریوں ہندوؤں اور سکھوں کے جنم سدھ

پرائمری ایجوکیشن بل کیخلاف پروٹسٹ

ادھیکاروں پر کٹھار گھات ہے۔ اور ان کی سنسکرتی اور دھرم پرچار میں انوچت بادھا اُپستھت کرتا ہے۔ اس لئے یہ سبھا پنجاب گورنر سے سانورودھ پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ اس بل کی سویکرتی تب تک نہ دیں۔ جب تک ہندی اور گورمکھی کو بھی اُردو کے سمان پرائمری شکھشا کا مادھیم سویکار کرنا ادھوشت نہیں کیا جاتا۔

اس پرستاؤ کی پرتیاں نمن لکھت استھانوں کو بھیجیں:-

(۱) پنجاب گورنر (۲) پنجاب شکھشا منتری۔ (۳) آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور (۴) پریس۔

(آنند سشیل سنیکت منتری)

آریہ سماج پٹی

۲۲ کو رات کے ۷ بجے آریہ سماج مندر میں پٹی کی منڈی کے ہندوؤں اور سکھوں کا ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس

میں پنجاب گورنمنٹ کے پاس کردہ بل کہ "لازمی پرائمری تعلیم اور ذریعہ تعلیم اُردو ہو" کے برخلاف ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اور گورنر پنجاب سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ اس ہندوکش بل کو اپنے خاص اختیارات سے مسترد کر دیں۔

اس ریزولیوشن کی نقل گورنر پنجاب۔ وزیر اعظم پنجاب۔ وزیر تعلیم پنجاب۔ اور اکھل بھارتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن الہ آباد کو بھیجی گئیں۔

آریہ سماج نوح

مورخہ ۵ کو بوقت ۸ بجے سائنہاک ادھیویشن منایا گیا۔ جس میں سندھیا ہون اور ایشور پرارتھنا کے بعد لالہ میلا رام جی نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ جس کا حاضرین پر اچھا پربھاو پڑا۔ نیز ایک ریزولیوشن مندرجہ ذیل امر کا پاس ہؤا۔

۱- پنجاب گورنمنٹ نے جو صوبہ پنجاب میں اردو کی مشترکہ لازمی تعلیم جاری کرنے کا بل سویکار کیا ہے۔ اس سے ہماری مادری اور قومی زبان ہندی کو جو ٹھیس پہنچی ہے۔ اس بل کی ہماری سماج سخت مذمت کرتی ہے۔ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

(کیور رام منتری آریہ سماج نوح ضلع گوڑگانوہ)

آریہ سماج راولپنڈی

یہ جلسہ ان وزیروں کو خاص کر چودھری چھوٹو رام اور اُن کی پارٹی کو جنہوں نے ہندی اور گورمکھی کو مٹانے والے ریزولیوشن کے خلاف گورنمنٹ سے اختلاف کیا ہے۔ اور ہندی اور گورمکھی کے حق میں ووٹ دے کر ہندوؤں اور سکھوں کے جذبات کی ترجمانی کی ہے۔ دلی مبارکباد دیتا ہے۔ اور اُن سے آشا کرتا ہے۔ کہ وہ آئندہ بھی ہندی اور گورمکھی کو پرائمری کی جماعتوں میں جاری رکھنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

آریہ سماج بستی کا شوک پرستاؤ

تتھی ۱۰ کی سادھارن سبھا آریہ سماج کے بھائی دھاریشی سوئیگیہ لالہ رام پرشاد جی بی-اے کی بروقت مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔

سخت سر درد میں
گورو کل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سر درد دور ہوتی۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے فی شیشی

ایجنسی

لاہور: ہسپتال روڈ۔ لاہور | النکار اوشدھالیہ کوچہ لاٹو مل لدھیانہ

گورو کل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) - گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

جاتی کا پریوار

اپنے بچوں کو ہر ایک پیار کرتا ہے۔ لیکن سچے پرش ماتا وہی بچوں کو بھی اپنی دیا کا پاتر سمجھتے ہیں اور اپنے بچوں کا پالن کرتے سمیہ ان اناتھوں کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ جو سنسار میں اور کوئی آشرا نہ رکھتے ہوئے کیول جاتی کے دان پر گذارہ کرتے ہیں۔

دان دیتے وقت

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور کو یاد رکھیں۔ اس میں دو سو کے قریب اناتھ بچے لڑکے و لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں۔ اس کا انتظام ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہے۔ اس کے انتظام میں بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ نقدی۔ کپڑا۔ برتن۔ آٹا۔ چاول۔ دال۔ گھی۔ لکڑی۔ تیل جو بھی دلیکیں دیں۔ اور پنیہ کے بھاگی بنیں۔ وشواس رکھیں آپ کا دان ٹھیک طور پر ہی استعمال ہوگا۔

رپورٹ سالانہ مفت طلب کریں

ہیرا نند شرما (مینیجر امرت دھارا) آنریری سیکرٹری
پنجاب کیندری اناتھالیہ۔ راوی روڈ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

(ہندی) سچتر آریہ ورت (ماسک لاہور)

جنوری ۱۹۴۱ء کا انک شائع ہوگیا

اِس میں کیا ہے؟

لیکھ:- (۱) پرش استری سے کیا چاہتا ہے؟ (شریمتی علا دیوی)

(۲) آنکھوں دوارا کام چیشٹا (مہاتما گاندھی)

(۳) سرتیو سے دُکھ کیوں؟ (مہاتما نارائن سوامی)

(۴) عرب میں وید کے سمجھنا (صوفی گیا غیبند رکوی فاضل)

(۵) ناگری لپی کی وشیشتائیں (ڈاکٹر بابو راؤ پراڈکر)

(۶) سنگیت کی پرا چینتا (مس بلبل سنہا ایم - اے)

(۷) بچے پر ورتے (مس سعد دایف۔ اسٹوڈنٹ)

(۸) میرا دھرم کیوں پیارا ہے؟ (کماری سروجنی آنندی - اے)

(۹) ماتری پریم کی مہما۔ (مس شکنتلا الیف۔ اے بی - اے۔ ڈی۔)

(۱۰) دوامت استری پرشوں میں جھگڑا کیوں؟ (مسز روز دیلٹ)

(۱۱) استری شکشا کا داسلوک اُدیشیہ (کماری وملا پربھاکر)

(۱۲) دہیز پرتھا کا انت کردو (کماری رام دیوی پربھاکر)

(۱۳) بچوں کی دیکھ بھال و سوچھتا (پنڈت دریا دھر ودیا النکار)

تصاویر- (۱) سروجنی نائیڈو (۲) سوستھ بچہ

کہانیاں (۱) طلاق (شریمتی) (۲) بیٹی کا سنسکار (کماری پریم لتا گرور بی - اے بی - ٹی)

نظمیں (۱) ہدیہ - جیون نیا - ویگ دھیان (اترا ایم - اے) (۲) گدیہ کا دیہ - ہردہ تنتری کی ناد دں سے + (شریمتی)

سنپادکیہ کالم - وید سندیش - اپنی بات سمپادک کی لیکھنی سے۔ ساہتیہ سنسار۔ سواستھ سدھار۔ گرہ وگیان۔ ساہتیہ سمالوچنا۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ سہیوگیوں کی سمتیاں انیادی +

آج ہی دو روپیے سالانہ چندہ بھیج کر خریدار بن جاویں۔ نہ صرف خود بلکہ دوسروں کو بنا کر ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں +

(مینیجر آریہ ورت کچی نسبت روڈ لاہور)

عالمگیر اتحاد کا بنیادی پتھر

وید اور قرآن

مصنفہ

لکھشمن آریوپدیشک

۱- یہ نادر تصنیف کیا ہے؟ خزانۂ غیب کے قیمتی جواہرات کا انبار یا بحرِ علم الہٰی میں غوطے لگا کر نکالے گئے آبدار موتیوں کا ہار ——!
مذہبی دُنیا میں انقلابِ عظیم۔ جہنم مجسم دُنیا کو جنت بنانے کی سکیم۔ موجودہ پُر آشوب زمانہ میں امن۔ اتحاد اور اطمینان کی تعلیم۔ ہندو مسلم جنگ کی مہلک مرض کے لئے حاذق۔ حکیم کوئی بھی نام اسے دو۔ موزوں ہے ——!!

۲- دیباچہ میں ویدک دھرمیوں اور اہلِ اسلام کی باہمی غلط فہمی نیز تراجم و تفاسیر قرآن اور احادیث اسلام پر فیصلہ کن بحث کر کے قرآن شریف کی ویدک تفسیر کی ضرورت۔ اہمیت اور خصوصیت واضح کی گئی ہے۔

۳- حصہ اوّل میں اٹھائیس ۲۸ باب ہیں۔ اتحادِ عالمگیر۔ ضرورت الہام - الہام وید۔ صفات باری۔ پیدائش عالم۔ قدامت روح و مادہ۔ سورگ و بہشت۔ قانونِ عمل۔ آواگون۔ ورن آشرم۔ برہمچریہ۔ دیوتا اور فرشتہ۔ ترکِ باطل و قبول حق۔ طریقِ عبادت۔ تردید گوشت خوری۔ حماقت قربانیٔ حیوانات۔ مذہبی آزادی اور رواداری۔ مساوات۔ شادی اور طلاق وغیرہ۔ تحول اور اپدیشک۔ بت پرستی اور شرک۔ قانونِ وصیت۔ قانونِ وراثت۔ قانون شہادت۔ معروف و منکر۔ یہ چھبیس ۲۶ مضامین ہیں۔ ہر دو کتب مقدسہ یا ہندو شاستر اور شرح اسلام کی کامل و اصولی مطابقت بیان کر کے ستائیسویں باب میں ام الکتاب (وید) کے منتروں اور ان کی جگہ عربی قرآن کی محکم آیات کا میلان کیا گیا ہے۔ اور اٹھائیسویں باب کا مضمون ہے۔ صحیح ترجمہ۔ قرآن کا ظہور اور اعتراضات کا نور۔ اس طرح یہ حصہ ویدک دھرم اور دین اسلام کی مماثلت۔ رشی دیانند اور رسولِ صلعم کے مشن کی مطابقت۔ نیز ہندو مسلم مغائرت و منافرت کو بیخ و بن سے اکھاڑنے والی یگانگت کا عجیب و غریب مرقع پیش کرتا ہے +

۴- حصہ دوم میں قرآن مجید کی ویدک تفسیر ہے۔ آیات مع ترجمہ دے کر اصل مفہوم کو مختلف ترجموں کے ماتحت بخوبی واضح کیا گیا ہے۔ دیگر مفسر صاحبان سے جہاں کہیں بھی اختلاف واقع ہوا ہے۔ اس پر سنجیدگی اور متانت سے بحث کی گئی ہے۔ ہر امر زیرِ بحث کیلئے آیاتِ قرآن کے حوالہ جات۔ الفاظ متعلقہ کے مصدری۔ لغوی۔ اور اصطلاحی معنی۔ موقعہ و محل اور حضرت صلعم کے اصل مدعا کے مطالبات دلائل قاطع کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔ اور دیگر مفسر صاحبان کے تاویلی اختلافات پر بھی مناسب روشنی ڈالی گئی ہے +

۵- تتمہ۔ اس میں دو باب ہیں۔ اوّل ویدک سنسکرت اور عربی زبان۔ دوم بھارت ورش اور عرب +

۶- ۲۰×۳۰/۸ کے اندازاً چار ہزار صفحے +

قیمت ۲۵ (۲۵ روپے) رجسٹرڈ ممبران سے ۱۵ (۱۵ روپے)۔ یکمشت یا پانچ پانچ روپیہ کی تین قسطوں میں —— آخیر جنوری تک بعد میں آخیر اپریل ۱۹۴۱ء تک نام رجسٹر کرانے والوں سے ۱۸ (اٹھارہ روپے)

۷- خاص معاونین سے تین روپیہ یکمشت یا تین ۳ قسطوں میں۔ اس خاص امداد سے مستحق اصحاب کو مُفت یا نصف قیمت پر کتاب ملے گی +

۸- چھپائی کا کام شروع ہے۔ پہلی جلد فروری ۱۹۴۱ء میں نکلے گی +

نوٹ بُک

لکھشمن آریوپدیشک آریہ سماج برلا لائنس۔ دہلی | مینیجر دیانند اُپدیشک ودیالیہ ہسپتال روڈ۔ لاہور

کھتری ور کی ضرورت

ایک اٹھارہ سالہ کنیا کیلئے جو کہ کنیا گوروکل یونیورسٹی دہرہ دون کی سناتکا (Graduate) ہے۔ اور یو۔ پی یونیورسٹی کی ہندی کی سب سے اونچی پریکھشا پاس ہے۔ ایک لائق ور کی ضرورت ہے۔

درخواستیں بنام

رام ناتھ معرفت "پرکاش"

کچی نسبت روڈ۔ لاہور آنی چاہئیں

برہمن کنیا کیلئے ور کی ضرورت

مجھے اپنی کنیا (۱۶ سالہ وششٹھ جالندھر نواسی) کیلئے ایک یوگیہ آریہ ور کی ضرورت ہے۔ ور اعلیٰ تعلیم یافتہ یا برسرِ روزگار ہو۔ ور کا آریہ ہونا ضروری ہے۔ شادی ویدک ریتی سے نواں شہر ضلع جالندھر میں ہوگی۔

ہری دت گوتم - سیکرٹری
مراد آباد سپننگ اینڈ ویونگ ملز کمپنی لمیٹڈ
مراد آباد (یو - پی)

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک پندرہ ۱۵ سالہ ویشیہ اگروال گوئل گوتر والی تندرست۔ تعلیم یافتہ۔ سوشیل۔ گرہ کاریوں میں ہوشیار کنواری کنیا کیلئے ایک ایسے یوگیہ آریہ ور کی فوراً ضرورت ہے۔ جس کی عمر ۱۸ سال سے ۲۲ سال تک ہو۔ انتر نہیں یا سہارا جاری اور اگروال ہو۔ لڑکی کے گھر رہنے والے کو ترجیح دی جاوے گی

بابو ہربنس لال پنشنر ڈپٹی مجسٹریٹ پوربا گیٹ سہارنپور

بال پرستھ آشرمیوں کی ضرورت

گوروکل ملتان کو دو تین بان پرستھ آشرمیوں کی ضرورت ہے۔ جو کہ تیاگ بھاؤ سے اپنی یوگیتا کے انوسار برہمچاریوں کو پڑھانے کا یا گوروکل کے پربندھ آدی میں سہائیتا کا کاریہ کر سکیں +

مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل ملتان

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھبیس (۲۶) سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ---- للعہ
ششماہی ---- عہ
برما ---- صہ
غیر ممالک ---- دس (۱۰) شلنگ

ایڈیٹر [illegible] علاپوری

U.R. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار :- ۱۴- ماگھ سمت ۱۹۹۷ مطابق مورخہ ۲۶- جنوری سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۴

ہم کیا کریں؟

(از قلم مہاشہ روشن بی۔ اے۔ پٹیالوی)

ترانے دل کے آزادی کے گائیں — ہر اک ہندی کو ہم بے خود بنائیں
کریں قربان اپنی جاں وطن پر — اسے دام مصائب سے چھڑائیں
دوئی، نفرت، کدورت کو مٹا کر — اچھوتوں کو گلے سے ہم لگائیں
مئے حبّ وطن کے جام دے کر — شہیدوں کے دلوں کو اور گرمائیں
سراپا نغمہائے سوز بن کر — ہم اپنی داستانِ غم سنائیں
مٹا کر ہستئ نقشِ بطالت — زمانہ کو پیامِ حق سنائیں
حفاظت ہم کریں اپنے وطن کی — اور اپنی قوم کی عزت بچائیں
کریں عشقِ وطن ہر دل میں پیدا — ہر اک کو اس کا شیدائی بنائیں
مثالِ برق سینا جگمگا کر
ہر اک تاریک دل کو روشن بنائیں

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اُپنشد گان

منڈک اُپنشد

مشرک رہت ہو جیو جو - پاپ سے ہو وے پار
امر ہوئے امرت ملے - ہر وہ مٹے وکار

〰〰〰

کرم شیل وید گیہ جو - شردھا بھگتی پائے
اُنہی کو برہم ودّیا - کیول گورُو بتائے

〰〰〰

جو ششیہ پُوجے ایش کو - گورُو کو شیش جھکائے
ودّی وَت پالن کرتا - جس کے حصے آئے

〰〰〰

کیول سادھن شیل کو - برہم ودّیا بتلائے
برت ہین جو جیو ہے - تس کو نہ سکھلائے

〰〰〰

سب سے پہلے بھید یہ - انگرا کیا بکھان
رشیوں کو یہ نام ہے - جن کا پُورن گیان
(اتھر وید یہ منڈک اُپنشد سماپت)
(ہتیشی)

〰〰〰

ویدامرت

رگ وید — اوم — یجر وید
سام وید — اتھر وید

ओ३म् यस्य भूमिः प्रमान्तरिक्षमुतोदरम्
दिवं यश्चक्रे मूर्धानं तस्मै ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः॥

(اوم) یسیہ بھومی پرمانت رکش مُتو درم دوم یش
چکرے مور دھانم تسمئی جیشٹھائے برہمنے نمہ اتھر ۱۰

شبدارتھ:- (یسیہ) جس پرمیشور کے (بھومی) پرتھوی آدی پدارتھ (پرما) یتھارتھ گیان کی سدھی ہونے میں سادھن ہیں۔ تتھا جس کے بھومی پاد کے سمان ہیں۔ (اُت) اور (انترکھشم) جو سوریہ اور پرتھوی کے بیچ کا مدھیہ آکاش ہے۔ (اُدرم) اُدر استھانیہ ہے۔ (دوم) دیولوک کو (یہ چکرے موردھنم) جس پرماتما نے مستک استھانیہ بنایا ہے۔ (تسمئی) اس (جیشٹھائے) بڑے (برہمنے نمہ) پرماتما کو ہمارا نمسکار ہے ؛

بھاوارتھ

(۱)
سوریہ پرتھوی آدی سے - ملے یتھارتھ گیان
دیولوک آکاش و - پرتھوی پاد سمان

(۲)
جس پرماتم نے رچا - اُسے کروں پرنام
جس کی پُوجا سے ملے - پُوجک کو سکھ دھام

چُنے ہوئے پھول

— کسی ایسی لکڑی میں جس کے پھٹ جانے کا ڈر ہو۔ کبھی ٹھونکنے وقت کیل کو پہلے کسی صابن کے اندر ٹھونک لینا چاہیئے۔ اس سے لکڑی پھٹے گی نہیں ؛

— کافور کے ایک ٹکڑے پر گرم کیا ہوا چمٹا یا کڑچھی رکھ دینے سے کمرے کی مکھیاں بھاگ جائیں گی ؛

— ایلومینیم کے برتن صاف کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ سوہاگہ ۳۰ ڈرام۔ پانی ایک ہزار ڈرام۔ امونیا کے چند قطرے تینوں اجزا ملا کر اس سے برتن دھو کر صاف کریں۔ بالکل نیا نکل آئے گا ؛

— تانبے کے برتن کو زنگ لگ گیا ہو تو پہلے سرکہ میں قدرے نمک ملا کر برتن پر ملو۔ پھر پالش کے لئے برتن پر سفیدی مل دو ؛

— اسفنج کو صاف کرنا ہو۔ تو پانی میں تھوڑا سا عرق لیموں ڈال لو ؛

〰〰〰

سخت سر درد میں
گورُوکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سر درد دور ہوتی۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے اور بال لمبے۔ کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰) فی شیشی

ایجنسی

لاہور
ہسپتال روڈ۔ لاہور

لدھیانہ
النکار اوشدھالیہ کوچہ لاٹو مل لدھیانہ

گورُوکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گورُوکل کانگڑی ضلع سہارنپور

جاتی کا پریوار

اپنے بچوں کو ہر کوئی پیار کرتا ہے لیکن سچّے پرش تو ماتا پتا وہین بچوں کو بھی اپنی دیا کا پاتر سمجھتے ہیں اور اپنے بچوں کا پالن کرتے سمے ان اناتھوں کا بھی خیال رکھتے ہیں جو سنسار میں اور کوئی آشرا نہ رکھتے ہوئے کیول جاتی کے دان پر گذارہ کرتے ہیں ؛

دان دیتے وقت

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور کو یاد رکھیں اس میں دو سو کے قریب اناتھ بچے لڑکے و لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں اس کا انتظام ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہے۔ اس کے انتظام میں بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں ؛ نقدی کپڑا برتن آٹا۔ چاول۔ دال۔ گھی۔ لکڑی۔ تیل جو بھی دے سکیں دیں اور نیہ کے بھاگی بنیں۔ وشواس رکھیں آپ کا دان ٹھیک طور پر ہی استعمال ہو گا ؛

رپورٹ سالانہ مفت طلب کریں
ہیرانند شرما (مینجر امرت دھارا) آنریری سیکرٹری
پنجاب سینٹرل اناتھالیہ۔ راوی روڈ۔ لاہور

سمت ۱۹۹۷ — ۱۴۔ ماگھ

پرکاش لاہور

(ہفتہ وار)

۲۶۔ جنوری ۱۹۴۱ء

نمبر ۴	دیانند ابد ۱۱۶۔ آریہ سمبت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	جلد ۳۷

چال میں نہ آؤ!

میں آریہ پُرشوں سے کہتا ہوں۔ کہ مردم شماری کے متعلق وہ کسی کی چال میں نہ آئیں۔ ہماری شرومنی سبھا کا فیصلہ ہے۔ کہ ہم دھرم کے خانہ میں "ویدک" نسل کے خانہ میں "آریہ" اور زبان کے خانہ میں "ہندی" لکھائیں گے۔ یہ فیصلہ آج سے نہیں۔ بلکہ پچھلے تیس برس سے ہے۔ اس پر برابر عمل ہوتا آیا ہے۔ اور کسی نے کبھی اعتراض نہیں کیا۔ اس بار آریہ سماج کے ورودھی مردم شماری کی آڑ میں اس کے خلاف زہر پھیلا رہے ہیں۔ سب سے پہلے اُنہوں نے یہ اعتراض کیا۔ کہ مردم شماری کے کاغذات میں آریہ سماجیوں کو آریہ لکھا گیا۔ تو ان کا شمار ہندوؤں میں نہ ہوگا۔ جب اس کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ اور واقعات کی بنا پر ناقابلِ تردید ثبوت دے کر ثابت کیا گیا۔ کہ پچھلے تیس برسوں سے آریہ سماج کا شمار ہندوؤں میں ہوتا آیا ہے۔ اور اس بار بھی ہوگا۔ تو اُنہوں نے پینترا بدلا۔ اور یہ کہنا شروع کیا۔ کہ بیشک آریوں کا مجموعی شمار ہندوؤں میں ہوگا۔ لیکن ہر جگہ نہ ہوگا۔ جس سے میونسپل کمیٹیوں کے ہندو ممبروں کی تعداد کم ہو جائے گی۔ یہ بات اس قدر مضحکہ خیز ہے۔ کہ اسے سُن کر کوئی بھی شخص ہنس دیگا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ مردم شماری کے سرکاری کاغذات میں آریوں کا اندراج ہو اور وہ اندراج نامکمل ہو۔ ان معنوں میں کہ کسی جگہ تو انہیں ہندوؤں میں شمار کیا جائے۔ اور کسی جگہ نہیں۔ جب آریہ سماج کے ورودھیوں سے اس بات کا ثبوت مانگا گیا۔ اور انہیں چیلنج دیا گیا۔ کہ وہ اپنی بات کو ثابت کریں۔ تو انہیں سوائے بغلیں جھانکنے کے کوئی چارہ نہ رہا۔ اس وقت تک ان کی طرف سے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا۔ کہ اجتماعی طور پر تو آریوں کا شمار ہندوؤں میں ہوگا۔ لیکن انفرادی طور پر نہیں +

اس سے پہلے میں صحیح پوزیشن بیان کر چکا ہوں۔ مزید وضاحت کے خیال سے آج اسے دُہراتا ہوں۔ تاکہ کسی آریہ بھائی کو سندیہ نہ رہے۔ مردم شماری کے کاغذات میں آریوں کا جداگانہ اندراج آج سے نہیں تیس برسوں سے ہو رہا ہے۔ تیس برسوں سے ہی اجتماعی شمار ہندوؤں میں ہو رہا ہے۔ انہیں بطور آریہ علیحدہ دکھایا جاتا ہے۔ لیکن ہندوؤں میں شامل بھی کیا جاتا ہے۔ جو شخص چاہے مردم شماری کی پچھلی تین رپورٹوں سے اس بات کی تصدیق کر سکتا ہے۔ اس بار مزید تسلّی کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری نے پنجاب کے مردم شماری سپرنٹنڈنٹ خان صاحب شیخ فضل الٰہی سے تحریری طور پر پُوچھا۔ کہ "آریوں کا شمار ہندوؤں میں ہوگا؟" اور اس کا انہوں نے تحریری جواب دیا۔ کہ "بدستور سابق آریوں کا شمار ہندوؤں میں ہوگا"۔ خانصاحب کی یہ چِٹھی لاکھوں کی تعداد میں چھاپ کر بانٹی جا چکی ہے۔ اس کے ساتھ ہی پچھلی تین مردم شماریوں کے اعداد و شمار شائع کئے گئے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مردم شماری کے کاغذات میں اگرچہ آریوں کو جُدا ہی دکھایا گیا ہے۔ لیکن ان کا اجتماعی شمار ہندوؤں میں کیا گیا ہے۔ اس لئے کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ آریہ سماجیوں کے آریہ لکھانے سے ہندوؤں کو کسی طرح نقصان ہوگا۔ آریہ سماج کے ورودھی بھی یہ جانتے ہیں۔ لیکن چونکہ آریہ سماج میں بھی بھولے لوگ ہیں۔ وہ ان کی سادگی سے فائدہ اُٹھا کر آریہ سماج کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ آریہ سماجیوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ ان کی تعداد کو کم کرنے کے لئے یہ چال چلی جا رہی ہے۔ اگر اُنہوں نے اس جذبہ کے زیر اثر کہ کہیں ہندوؤں کی تعداد کم نہ ہو جائے اپنے تئیں آریہ نہ لکھوایا۔ اور اگلی مردم شماری میں آریوں کی تعداد کم ہو گئی۔ تو آریہ سماج کے ورودھی شور مچائیں گے۔ کہ آریہ سماج اپنی ہر دل عزیزی کھو بیٹھا ہے۔ میں اپنے بھائیوں کو اس چال کے متعلق خبردار کرنا چاہتا ہوں۔ اور مجھے اُمید ہے۔ کہ وہ دھوکہ میں نہ آئیں گے۔

جائے غور ہے۔ کہ اگر مردم شماری کے کاغذات میں آریہ اپنے تئیں اس لئے آریہ نہ لکھوائیں۔ کہ اس سے ہندو سماج میں تقسیم ہوتی ہے۔ تو کیا آریہ سماج کی علیحدہ ہستی سے تقسیم نہیں ہوتی؟ ہوتی ہے تو کل کو یہ مطالبہ ہوگا۔ کہ آریہ سماج بند کر دیا جائے۔ کیا میرے بھائی اس بات کے لئے تیار ہیں؟ ممکن ہے۔ کہ کچھ ایسے لوگ جو آریہ سماج کو اپنی فرصت کا مشغلہ سمجھ کر یا کسی غرض کے لئے اس میں شامل ہوئے ہوں۔ اس مطالبہ میں شریک ہو جائیں۔ لیکن کوئی سچا آریہ سماجی

دکھشن میں آریہ سماج

دکھشن بھارت پُرانے خیالات کا گڑھ ہے۔ وہاں جا کر حیرت ہوتی ہے۔ کہ لوگ کس طرح اس وقت تک پُرانے رسم و رواج کے پابند ہیں۔ اور ان پر سختی سے عمل کرتے ہیں۔ ریاست ٹراونکور کے مندروں میں راجہ سے لے کر رنک تک صرف دھوتی سے جاتا ہے۔ وہ کرتہ یا کوٹ نہیں پہن سکتا۔ ٹراونکور کا راجہ خیالات کے لحاظ سے نہایت راسخ الاعتقاد ہے۔ یہی حال میسور کے راجہ کا ہے۔ ان ریاستوں میں بڑے بڑے مندر ہیں۔ ٹروینڈرم میں تو ہم سے یہ بھی کہا گیا۔ کہ مہاراج کو یہ پسند نہیں۔ کہ جن لوگوں کو مُورتی پُوجا پر وشواس نہیں۔ وہ مندر میں جائیں۔ اس لئے ہم ٹروینڈرم کے مندر میں نہ گئے۔ کنیا کماری کے مندر میں ہم گئے۔ لیکن صرف دھوتی کے ساتھ۔ کوچین اور مالابار کی طرف میں نہیں جا سکا۔ لیکن وہاں تو کٹرپن انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ جہاں مہاراج ٹراونکور نے اچھوتوں کے متعلق یہ پابندی ہٹا دی ہے۔ کہ وہ دیو درشن نہ کر سکیں۔ اور اب انہیں کھُلے بندوں مندروں میں جانے کی اجازت ہے۔ وہاں کوچین کا بُوڑھا راجہ اس کیلئے تیار نہ ہوا۔ اور وہاں اس وقت تک وہی پُرانی سختی ہو رہی ہے۔ مالابار کی حالت اس سے بھی بدتر بتائی جاتی ہے۔ مندروں کے لحاظ سے سارا دکھشن بھارت ایک سا ہے۔ وہاں آپ کو بڑے بڑے مندر بڑی بھاری تعداد میں ملیں گے۔ ہمارے مندر تو ان کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ مدورا۔ ٹروینڈرم اور رامیشورم کے مندر خاص طور پر قابلِ دید ہیں۔ مندر کیا ہیں۔ شہر بسے ہوئے ہیں۔ بازار بھی لگے ہوئے ہیں۔ اور خرید و فروخت جاری ہے +

ان مندروں کو دیکھ کر کسی شخص کے دل میں یہ خیال آ سکتا ہے۔ اور میرے دل میں بھی آیا۔ کہ اس مُورتی پُوجا کے گڑھ میں آریہ سماج کا پرچار ہو سکتا ہے؟ میرے من نے جواب دیا۔ کہ ہاں۔ اور اس کی تصدیق وہیں ہو گئی۔ ریاست میسور میں بھی آریہ سماج ہے۔ اور ریاست ٹراونکور میں بھی۔ آریہ سماج نہ ہوتا۔ تو نامعلوم ٹراونکور ریاست کا کیا بنتا؟ ٹراونکور کی بیس فیصدی سے زیادہ آبادی عیسائی ہو چکی ہے۔ عیسائی ہونے والے زیادہ تر چھوٹی جاتیوں کے وہ لوگ ہیں۔ جن کے ساتھ براہمن بُری طرح پیش آتے ہیں۔ مجھے یہ سن کر دُکھ ہُوا۔ کہ وہاں تقریباً سب مچھلی پکڑنے والے عیسائی ہو چکے ہیں۔ اس حالت کو دیکھ کر مہاراجہ ٹراونکور نے اپنی ریاست کے مندر تمام اچھوتوں پر کھول دئے۔ اور اس طرح عیسائی پادریوں کے ہاتھ سے وہ زبردست حربہ چھن گیا۔ جو وہ ہندو دھرم کے خلاف استعمال کر کے ہندوؤں کو عیسائی بنایا کرتے تھے۔ ہندوؤں کا عیسائی ہونا رُک گیا۔ لیکن مشکل حل نہیں ہو سکتی جب تک کہ عیسائی ہوئے ہوئے ہندو واپس نہ آئیں۔ یہ کام وہاں کے سناتن دھرمیوں سے تو ہونے سے رہا۔ عیسائیوں کو ہندو دھرم میں کوئی واپس لا سکتا ہے۔ تو صرف آریہ سماج۔ اور آریہ سماج یہ کام کر رہا ہے۔ کنیا کماری کے مندر کے باہر ریاست کے ایک افسر سے جو ہمیں مندر دکھلانے پر تعینات تھا ہماری بات چیت ہوئی۔ میں نے پُوچھا۔ کہ "مندر پرولیش کا نتیجہ شُدھی کی صورت میں کچھ نکلا ہے یا نہیں؟ اور نکلا ہے تو کیا؟" اس افسر نے جواب دیا۔ کہ "بہت اچھا نکل رہا ہے"۔ "کیا عیسائی اپنے دھرم میں واپس آ رہے ہیں؟" میرے اس سوال کا جواب اس نے "ہاں" میں دیا۔ اس نے یہ بھی کہا۔ کہ "اس مردم شماری میں عیسائیوں کی تعداد تین چار فیصدی کم ہو جائے گی۔ اور اگلی مردم شماری تک صرف آٹھ دس فیصدی رہ جائے گی"۔ میں نے پُوچھا۔ کہ "انہیں واپس لانے کا کام کون کر رہا ہے؟" تو اُنہوں نے کہا "آریہ سماج"۔ یہ سُن کر مجھے خوشی ہوئی اور میرے اس خیال کی تصدیق ہو گئی۔ کہ ہندو سماج آریہ سماج کی مدد کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس افسر کی بات کی بھی تصدیق ہو گئی۔ جب دو دن بعد میں نے اخبار میں پڑھا۔ کہ "ایک جگہ آریہ سماج کی کوششوں سے ساڑھے تین ہزار ماہی گیر شُدھ ہوئے ہیں۔ اور دوسری جگہ ساڑھے چار سو +

(دکرشن)

جو ستیہ سناتن ویدک دھرم کو مانتا ہے - اور جس کا یہ وشواس ہے - کہ سچا ویدک دھرم وہ ہے - جس کا پرچار بال برہمچاری رشی دیانند نے کیا ہے - اور جو دل سے یہ مانتا ہے - کہ ہندو جاتی کا کلیان آریہ سماج کی ترقی ہی ہے - وہ جھوٹ رہ سکتی ہے - تو رشی دیانند کے بتائے مارگ پر چلنے سے - وہ اس مطالبہ کو منظور کرنا تو کجا سننا بھی برداشت نہیں کر سکتا - اگر یہ درست ہے - اور اس سے کیسے انکار ہو سکتا ہے - کہ آریہ سماج کی اپنی ہستی قایم رہے گی - اور وہ کسی بھی مصلحت سے خودکشی کے لئے تیار نہیں ہو سکتا - تو کیا وجہ ہے - کہ مردم شماری میں آریوں کا علیحدہ شمار نہ ہو - اور یہ معلوم نہ ہو کہ ان کی تعداد کتنی ہے ؟ سچ یہ ہے - کہ دوسرے مذاہب کے لوگ آریوں کو ہی ہندوؤں کا پرتی ندھی مانتے ہیں - اور بھلے برے ہر کام کی ذمہ داری اُن پر ڈالتے ہیں - آریہ سماج کی جداگانہ ہستی برقرار رہے - اور آریہ سماجیوں کو اپنے تئیں آریہ کہلانے کے باوجود انہیں ہندوؤں سے الگ ماننے کو تیار نہیں نہ مانتی ہے - تو کیا غضب آ جائے گا - اگر اس مردم شماری میں آریوں کو آریہ دکھلایا جائے - میں اپنے آریہ بھائیوں سے ایک بار پھر پوچھنا چاہتا ہوں - کہ اگر ہمارے پرودھی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں - اور اگلی مردم شماری میں آریوں کی تعداد کم نکلے - تو کیا ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل رہ جائیں گے ؟ کیا ہمارے دشمن بغلیں نہ بجائیں گے - اور انہیں یہ کہنے کا حق نہ ہوگا - کہ ہم نے آریوں کو نیچا دکھایا ہے - بات یہ ہے - کہ آریہ ہندو جاتی اس وقت چاروں اطراف سے مصائب میں گھری ہوئی ہے - دوسری جاتیاں اس پر آکرمن کر رہی ہیں - اسے اپنے بچاؤ کے لئے اتحاد کی ضرورت ہے - سنگٹھن کا شبد بار بار ہمارے کانوں میں ڈالا جاتا ہے - سنگٹھن کے نام پر لوگوں کے جذبات کو ابھار کر جب یہ کہا جاتا ہے - کہ دیکھو آریہ لوگ اپنے تئیں ہندو لکھوانے کو تیار نہیں - تو بیچارے لوگ مغالطے میں پڑ جاتے ہیں - اور بھول جاتے ہیں - کہ تعداد کے اغراض کے لئے گورنمنٹ آریوں کو ہندو مان چکی ہے ؛

درحقیقت جو لوگ آریہ سماج کے خلاف زہر چکانی کرتے پھرتے ہیں - انہیں ہندو سنگٹھن کی اتنی فکر نہیں - جتنی کہ آریہ سماج کو کمزور کرنے کی - ان کا حقیقی مقصد آریہ سماج کو کمزور کرنا ہوتا - تو جب انہیں معلوم ہو گیا تھا - کہ آریوں کا شمار ہندوؤں میں ہوگا - وہ اپنا اندولن بند کر دیتے - باقی ساری دنیا تو عملی طور پر آریوں کو ہندو سمجھتی ہے - لیکن ہمارے اپنے بھائی ان کے خلاف اس لئے زہر اگلتے پھرتے ہیں - کہ وہ اپنا صحیح نام مردم شماری کے کاغذات میں درج کرانا چاہتے ہیں - واضح رہے - کہ آریہ لوگ اپنے تئیں ہندوؤں سے جدا نہیں مانتے - ان کی پوزیشن یہ ہے - کہ وہ سب لوگ جو اس وقت ہندو کہلاتے ہیں - ان کا اصلی نام آریہ ہے - صدیوں کے بعد آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند سرسوتی نے ہمیں اپنا اصلی نام بتایا - اور ہم چاہتے ہیں - کہ ہم اپنے اصلی نام سے پرسدھ ہوں - ہم خود غرض نہیں - جو اس نام کو اپنے لئے رجسٹری کرالیں - ہم تو یہ نام ہندو ماتر کو بھینٹ کرتے ہیں - اور چاہتے ہیں - کہ وہ بھی مردم شماری کے کاغذات میں اپنے تئیں آریہ لکھوائیں - جو لوگ سنگٹھن کی دہائی دیتے رہتے ہیں - انہیں سمجھنا چاہیئے - کہ اگر سب ہندو اپنا اصلی نام آریہ گرہن کریں - تو بھی سنگٹھن ہو سکتا ہے ؛

پچھلی مردم شماری میں آریوں کی تعداد ۹ لاکھ نوے ہزار تھی - میرے خیال میں یہ تعداد اصلی تعداد سے کم ہے - آریوں میں بھی ایسے بھولے لوگ ہیں - جو یہ نہیں دیکھتے - کہ مردم شماری کے کاغذات میں ان کا دھرم اور ان کی نسل درست لکھی گئی ہے یا نہیں - پچھلے دس ورشوں میں آریہ سماج کا اس قدر کام ہوا ہے - کہ اگر ہم پوری احتیاط سے کام لیں - تو اس بار ہماری تعداد پچاس لاکھ ہو سکتی ہے - حیدر آباد ستیاگرہ کی بدولت آریہ سماج کا نام ان علاقوں میں بھی جا پہنچا ہے - جہاں پہلے کبھی نہ تھا - اور اب لاکھوں لوگ اس کے گرویدہ ہو چکے ہیں - اگر آریوں کی تعداد اس مردم شماری میں زیادہ نکلی - تو اس کے معنی یہ سمجھے جاویں گے - کہ ہندو سماج بیدار ہو رہا ہے - اسے اپنی ہستی کا احساس ہو رہا ہے - اور اس میں آتم وشواس کا بھاو پیدا ہو رہا ہے - جس کی اسے ضرورت ہے - اس لئے میں پھر ایک بار ایک ایک آریہ بہن اور بھائی سے بل پوروک پرارتھنا کرتا ہوں - کہ وہ مردم شماری کے متعلق اپنا کرتویہ سمجھیں - اور اس کا پالن کریں - یہ کام اتنا وسیع ہے - کہ کوئی سوسائٹی لاکھوں روپے کے خرچ سے بھی کرنا چاہے - تو نہیں کر سکتی - جب تک کہ جاتی روپی مشین کا ایک ایک پرزہ حرکت میں نہ آئے - جہاں کہیں بھی کوئی آریہ ہے - اور جس استھان میں ہے - اسے مردم شماری کے اغراض کے لئے اپنے تئیں آریہ سماج کا ایک سیوک سمجھ لینا چاہیئے - اور خوب چوکس رہ کر یہ دیکھتے رہنا چاہیئے - کہ مردم شماری کے معاملہ میں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوتی ؛ ہندوستان کے کچھ صوبوں میں ہندوؤں کی تعداد پہلے سے کم ہے - اور غیر ہندوؤں کی زیادہ - یہ اس لئے نہیں - کہ ہندو واقعی کم ہو گئے ہیں - بلکہ اس لئے کہ مردم شماری کے متعلق سخت لاپرواہی برتی گئی - مجھے امید ہے - کہ اس بار پوری احتیاط اور ہوشیاری سے کام لیا جاویگا - کہہ دینا چاہتا ہوں - کہ جو آریہ ہندو اس بار اپنے فرض کی ادائیگی میں غافل رہے گا - اسے آنے والی نسل کبھی معاف نہیں کرے گی ؛

ہندو بھائیوں سے میرا انتم نویدن یہ ہے - کہ آریہ سماج ان کا سیوک ہے - اس کی ترقی سے انہیں کوئی تشویش نہ ہونی چاہیئے - کیونکہ اس کی ترقی میں ان کی بہتری ہے - آریوں کے جداگانہ اندراج سے ان کے مفاد کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچ سکتا - اس لئے وہ کسی کی بہکاوٹ میں نہ آئیں - اور کوئی انہیں لانا چاہے - تو اُسے کہہ دیں - کہ ہم پر یہ حقیقت روشن ہو چکی ہے - اب ہم دھوکے میں نہیں آ سکتے ؛

کرشن

شوردانتری نمبر" ــــــ "مردم شماری ایڈیشن"

اس ورش شوردانتری پر "پرکاش" اور "آریہ ورت" کے جو شوردانتری نمبر ہندی اُردو میں نکلیں گے - ان میں مردم شماری کے متعلق لیکھ - کویتائیں اور تمام ضروری واقفیت خاص طور پر دی جائے گی - کیونکہ پنجاب میں مردم شماری فروری کے آخیر میں شروع ہوگی - اور یہ نمبر فروری کے دوسرے ہفتہ میں ہی پرکاشت ہو جاویں گے - اس لحاظ سے اس بار کے شوردانتری ایڈیشن مردم شماری ایڈیشن بھی کہے جا سکتے ہیں - اگرچہ ان میں مہرشی دیانند کی شخصیت - آریہ سماج کے کام اور سدھانتوں پر بھی کافی لیکھ ہوں گے - تاکہ جہاں مردم شماری سمبندھی آریہ سماج کے نکتہ نگاہ کا پروپیگنڈہ ہو سکے - وہاں ودھرمیوں میں آریہ سماج کا پرچار بھی ہو سکے - آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کو زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر اور ان کی قیمت بحساب اردو ۲ر اور ہندی ۳ر فی کاپی جلد بھیج دینی چاہیئے ؛

مردم شماری سمبندھی ٹریکٹ

مردم شماری اور آریہ سماج کے عنوان سے ہم نے ایک نہایت اُپیوگی اور مفید ٹریکٹ ہندی اُردو دونو بھاشاؤں میں چھپوایا ہے - اس ٹریکٹ میں وہ تمام واقفیت دی گئی ہے - جو مردم شماری کے متعلق دی جا سکتی ہے - یا آئندہ دی جا سکے گی - نیز ان اعتراضات کا بھی منہ توڑ جواب دیا گیا ہے - جو مخالفوں کی طرف سے ویدک دھرم اور آریہ لکھوانے کے متعلق کئے جاتے ہیں - وید - منوسمرتی - گیتا - مہابھارت - اور پورانوں کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ ہمارا نام "آریہ" ہے - اور سب کو اگلی مردم شماری میں اپنے آپ کو آریہ لکھوانا چاہیئے - ٹریکٹ پر چار کے بھاؤ سے لاگت قیمت پر دیا جا رہا ہے - آریہ سماجیں آریہ بھائی دو روپے سینکڑہ کے حساب سے منگوائیں - سو کاپی پر محصولڈاک آٹھ آنے لگے گا - اس لئے یکمشت کاپیوں کے لئے اڑھائی روپیہ اور ۵۰ کاپیوں کے لئے ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر سے بھیجیں - وی - پی نہیں کیا جاویگا ؛

ڈاکٹر گل بھوشن کی شبھ ویواہ

سری نگر کے سابق ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر گل بھوشن کی سپتری کماری اوشا کی شادی ۱۷ جنوری کو دہلی کے رائے بہادر ملکھراج سونی کے سپتر مسٹر برج موہن ناتھ الیکٹریکل انجینئر کے ساتھ پورن ویدک ریتی کے ساتھ نہایت دھوم دھام سے ہوئی - ہم نو دمپتی کے سکھ مے گرہستھ کے لئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کو اس شبھ اوسر پر ودھائی دیتے ہیں ؛

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا فیصلہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے ۱۹ جنوری کے انترنگ سبھا کے ادھیویشن میں فیصلہ کیا ہے - کہ اپنے ڈی - اے - وی - سکول منٹگمری کو انٹرمیڈیٹ کالج اور دیا نند آریہ ہائی سکول جالندھر کو ڈگری کالج بنا دیا جائے ؛

ضروری سوچنا

۱ - مہاتما نارائن سوامی آریہ جنتا کو سوچنا کرتے ہیں - کہ یکم فروری کو اُن کی آیو ۶۶ برس کی ہو جائے گی - بڑھاپا سنیاس و شریر کی دُربلتا کے کارن وہ لمبے سفر میں کشٹ انوبھو کرتے ہیں - اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ آریہ بھائی انہیں اُتسووں کے نمنترن نہ دیا کریں - وہ شامل نہ ہو سکا کریں گے -

۲ - لالہ مکھو رام جی نمبردار لدھیانہ کا سوا

بیرسٹری کا امتحان پونہ میں

۲۰۔ جنوری کی نئی دہلی کی ایسوسی ایٹڈ پریس کی خبر ہے۔ کہ ہندوستان کے چیف جسٹس کو برطانیہ کی تعلیمی کونسل کی طرف سے یہ اعلان کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ کہ ٹرینیڈ میں بیرسٹری کا جو امتحان ہؤا کرتا تھا۔ وہ امسال پونہ میں ہوگا۔ جو ۱۲ مئی کو شروع ہوگا۔ اس سلسلہ میں مزید تفاصیل کا اعلان پھر ہوگا۔

نظام سٹیٹ میں شہری آزادی

ان دنوں دربار حیدر آباد (دکن) اور کچھ ہندو مسلمان لیڈروں کے درمیان ہندو مسلم اتحاد کی بات چیت ہو رہی ہے۔ اپنی ایک میٹنگ میں اس سوال پر غور کرکے ہندو پرجا منڈل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ یہ بات چیت ناموافق فضا میں شروع کی گئی ہے۔ اس کے خیال میں اعتماد کی فضا پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ دربار پوری پوری شہری آزادی دینے کا اعلان کرے۔ لیکن ہندو پرجا منڈل کا یہ مطالبہ پورا ہونے سے رہا۔

ہوائی حملوں سے نقصان

انگلینڈ پر ہوائی حملوں سے جانی نقصان کے متعلق جو تفاصیل شائع ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دسمبر کے مہینہ میں ۳۷۹۳ شہری ہلاک ہوئے۔ اور ۵۰۴۲ زخمی جو ہسپتالوں میں رکھے گئے۔ ان میں ۱۴۴۳ عورتیں اور ۱۲۱ بچے ہلاک ہوئے۔ اور ۱۷۷۵ عورتیں اور ۳۰۷ بچے زخمی۔ دسمبر میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کی تعداد پچھلے مہینوں میں ہوئے زخمی اور ہلاک شدگان کی تعداد سے کم ہے۔ ستمبر میں ۶۹۵۴ اشخاص۔ اکتوبر میں ۶۳۳۴ اور نومبر میں ۴۵۸۴ ہلاک ہوئے۔ اور ۱۰۶۱۵ ستمبر میں۔ ۸۶۹۵ اکتوبر میں۔ اور ۶۲۵۴ نومبر میں زخمی ہوئے۔

ظاہر ہے۔ کہ دشمن کے حملوں کی شدت میں کمی آگئی ہے۔

پرائمری ایجوکیشن بل اور سر سکندر

۲۰۔ جنوری کو اخبارات کے نمائندوں کی ایک کانفرنس میں لازمی پرائمری تعلیم کے بل کے خلاف ہو رہی ایجی ٹیشن کے متعلق سر سکندر نے فرمایا۔ کہ:۔

"میں پہلے ہی یہ اعلان کرچکا ہوں۔ اور پھر غیر مبہم اور صاف الفاظ میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ لازمی پرائمری تعلیم کا بل کسی طرح سے بھی ایسی پوزیشن پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ جو اس بل کے پاس ہونے سے پہلے تھی۔ جہاں تک اس بل کا تعلق ہے۔ اردو، ہندی اور گورمکھی کی پوزیشن میں اس بل سے کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔"

سر سکندر نے جو کچھ فرمایا بجا فرمایا۔ اور حکومت کی پوزیشن واضح کرکے ایجی ٹیشن کا خاتمہ کردیا۔ لیکن ہندو سکھوں کا مطالبہ تو یہ ہے۔ کہ جس طرح صوبہ بہار کے دس فیصدی اور صوبہ بمبئی کے دو فیصدی مسلمانوں کو اردو پڑھنے کی سہولیت حاصل ہے۔ اسی طرح پنجاب کے ۴۴ فیصدی ہندو سکھوں کو ہندی و گورمکھی پڑھنے میں دی جائے۔

سوراجیہ کے پروگرام میں اچھوت ادّھار

سٹی کانگریس بنارس کے زیر اہتمام ۱۹۔ جنوری کو ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پروفیسر مکٹ بہاری لال آف بنارس یونیورسٹی نے کہا۔ کہ "مہاتما گاندھی کے سوراجیہ کے پروگرام میں اچھوت ادّھار خاص طور پر شامل ہے۔"

بے شک یہ صحیح ہے۔ کیونکہ جب تک ہندوستان کی $\frac{1}{5}$ آبادی جاہل اور اچھوت سمجھی جاتی رہے گی۔ تب تک حقیقی آزادی نصیب نہ ہوگی۔

یو۔پی گورنمنٹ کا ہندی گھاتک سرکلر

حکومت یو۔پی نے ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں مردم شماری کے کارندوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ مردم شماری کے کاغذات میں زبان کے خانہ میں ہندی کی بجائے ہندوستانی درج کریں۔ گویا کوئی اردو لکھوانا چاہے۔ تو اردو تو لکھا جائیگا۔ لیکن ہندی لکھوانے پر ہندی نہیں۔ بلکہ اس کی جگہ ہندوستانی درج ہوگا۔ یہ کیوں؟ کب ہندوستان کے ہندوؤں نے یہ تسلیم کیا۔ کہ ہندی کا دوسرا نام ہندوستانی ہے۔ ہندی ہندی ہی رہے گی۔ مہاتما گاندھی یا دوسرے کانگریسی لیڈر اسے ہندوستانی نہیں بنا سکتے۔ آریہ جگت کو اس ہندی گھاتک سرکلر کے خلاف پروٹسٹ کرنا چاہیئے۔

م کے کھونے کی آگیا دی۔

<table><tr><td>سدرشن
چکر</td><td>

ایک فرعون مزاج پتی نے اپنی بدصورت پتنی کو زندہ جلا دیا۔ الہ آباد میں ایک سنسنی خیز واقعہ۔ پرادیشک سبھا کی طرف سے سوامی شردھانند کا بائیکاٹ۔

</td></tr></table>

پُرش استری پر ہمیشہ سے اتیاچار کرتا آیا ہے۔ اگر وہ کمزور استری کی یہ شکایت ہے۔ تو بے جا نہیں۔ پُرش کے اتیاچاروں کا ہی یہ پریام ہے۔ کہ اس میں سوتنتر ہونے کی بھاونا جاگرت ہو اٹھی ہے۔ اس کے ساتھ ہی یدی وہ پُرش سے انوچت بیوہار کرینگے۔ تو پُرش کو شکایت نہ ہونی چاہیئے۔ آج نہیں تو کل ہم دیکھیں گے۔ کہ استری سوتنتر ہے۔ اور سارا چکر کھٹ پٹ میں پُرش کے دوش بدوش کھڑی ہے۔

الہ آباد سے پُرش کے اپنی استری پر اسہمت اتیاچار کرنے کی خبر آئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک ہندو نوجوان کی پتنی بدصورت تھی۔ اس لئے وہ اس سے اپرسنن تھا۔ اور کسی دوسری عورت کی سے پریم کرنے لگا تھا۔ ۲۰۔ جنوری کو ہیانہ جبکہ اس کی پتنی سو رہی تھی۔ اس نے اسے چارپائی پر رسی سے جکڑ دیا۔ اور اس کے کپڑوں پر مٹی کا تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔ اور اس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا۔ تاکہ وہ چلا نہ سکے۔ جب کافی آگ بھڑک اٹھی۔ تو وہ بھاگ گیا۔ محلہ والوں نے شور سن کر اسے بچانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ہسپتال میں پہنچتے ہی مر گئی۔ مرنے سے پہلے وہ پُرش کے اتیاچاروں کی کہانی کہہ گئی۔ وہ نوجوان مفرور ہے۔

کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی اتیاچار ہو سکتا ہے؟ ایسے بیسیوں پُرش دیکھنے میں آتے ہیں۔ جن کی پتنیاں اتی سندر ہیں۔ اور وہ خود بدصورت۔ لیکن کیا ان میں سے کوئی پُرش برداشت کرسکتا ہے۔ کہ اس کی پتنی کسی دوسرے سندر پُرش سے پریم کرنے لگے۔ یا یہ کہ وہ اسے چارپائی سے باندھ کر زندہ جلا دے؟ استری پُرش کے مساوی حقوق کا کوئی علمبردار پُرش بھی اس پرتی کار کے لئے تیار نہ ہوگا۔ پھر آدھونک استری پُرشوں کو ایسے رونگٹے کھڑے کر دینے والے اتیاچار ابلاؤں پر ڈھانے کی فرعونیت کا حق کیسے دے سکتی ہے؟

سوامی شردھانند آریہ سماج کے وہ نیتا تھے۔ جن کی عزت آریہ سماجی ہی نہیں سناتنی، سکھ، کانگریسی اور مسلمان تک کرتے ہیں۔ وہی تھے۔ جنہوں نے کانگریس کی رہنمائی کرتے ہوئے بے خوف ہو کر چاندنی چوک دہلی میں سنگینوں کے آگے اپنی چھاتی تان دی تھی۔ وہی پہلے لیڈر تھے۔ جنہوں نے جامع مسجد دہلی کے منبر سے ہندو مسلم اتحاد پر وعظ دیا تھا۔ انہوں نے ہی شدھی کا سدرشن چکر چلایا۔ اور آخر کار اپنا جیون تک بلیدان کر دیا۔ ایسے سنیاسی شہید کے بلیدان دوس پر سناتنی اخبار "ہندو" تک نے ہندو جاتی کیلئے انکی شاندار خدمات کے پیش نظر انکی قابل فخر ہستی کو خراج تحسین ادا کیا لیکن ہماری پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے آرگن آریہ گزٹ نے جسے آریہ پتر ہونے کا دعوٰے ہے ایسی خاموشی اختیار کی مانو سوامی شردھانند جی سے ان کا دور سے بھی کوئی تعلق نہ ہو۔

بلیدان دوس کے سمبندھ میں جو وگیپتیاں سارودیشک سبھا اور شردھانند ٹرسٹ کی طرف سے بھیجی گئیں۔ وہ بھی اس نے پرکاشت نہ کیں۔ نہ خود ہی کوئی نوٹ لکھا۔ گویا مکمل بائیکاٹ کیا۔ سوامی جی کے ساتھ آچاریہ رام دیو جی کا بھی جن کی پہلی برسی ۹۔ دسمبر کو تھی۔ ہمارا خیال تھا۔ کہ حیدر آباد ستیاگرہ نے اختلافات کو ختم کر دیا ہے۔ اور کالج اور گورودکل وبھاگ کا کوئی علی بھید نہیں رہا۔ لیکن پرادیشک سبھا کے آرگن یہ نے ہمارا خیال غلط ثابت کر دیا ہے۔ سوامی شردھانند کے بائیکاٹ کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ انہوں نے گورودکل کانگڑی کو جنم دیا۔ جس سے گورودکل وبھاگ کی بنا پڑی۔ اور پرادیشک سبھا پٹری کالج وبھاگ کی۔ وہ گورودکل کے بانی کی شہادت کا اپنے آرگن میں ذکر کیسے کرے؟

اگر شہید شردھانند کا پرادیشک سبھا اور اس کے آرگن آریہ گزٹ نے ہندو جاتی کے لئے انکی شاندار خدمات اور آریہ سماج کے لئے دئے اپنے جیون کے بلیدان کو بھلا کر بائیکاٹ اس لئے کیا ہے۔ کہ وہ گورودکل کے جنم داتا تھے۔ تو پھر ہمیں ڈر ہے۔ کہ کہیں وہ سوامی دیانند کا بائیکاٹ نہ کر دیں۔ آخر سوامی جی ہی نے تو گورودکل شکھشا پرنالی پر زور دیا۔ اور ایسے گورودکلوں کیا آریہ جگت پرادیشک سبھا اور اس کے آرگن آریہ گزٹ کی اس گھاتک نیتی کی مذمت نہ کرے گا؟ واضح رہے۔ کہ "پرکاش" پرتی ورش مہاتما ہنسراج جی کی برسی پر اپنی شردھانجلی پیش کیا کرتا ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مردم شماری کے متعلق سارودیشک سبھا کی گھوشنا

(چھٹا سرکلر)

جیسے پہلے سوچنا دی جا چکی ہے۔ کہ جن گننا دو پرکار کی ہے:-

(۱) پرارمبھک جن گننا (Preliminary Census) جو کہ کچھ پرانتوں میں جنوری کے نمبرے سپتاہ سے شروع ہو جائے گا۔ اور کچھ میں فروری کے پرارمبھ میں شروع ہو جائے گا۔

(۲) انتم جن گننا (Final Census) جو کہ ۲۷-۲۸- فروری اور یکم مارچ کو ہوگی۔ پرارمبھک جن گننا میں ہی جن گننا سمبندھی سارا کاریہ ہوتا ہے۔ اور سب پرشنوں کے اُتر لکھے جاتے ہیں۔ اس جن گننا میں گنک (Enumerators) پرتیک گھر میں جا کر جن گننا سمبندھی پرشنوں کا اُتر لکھتے ہیں۔ انتم جن گننا تو سادھارن اُپستھتی (General Roll Call) کی طرح ہوتی ہے۔ اس لئے پرارمبھک جن گننا کے سمبندھ میں سچیت رہنے تتھا نمن پرکار کاریہ کرنے کی آوشیکتا ہے:-

(۱) یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ آپ کے یہاں کوئی گھر ایسا تو نہیں۔ جس پر نمبر نہ لگا ہو۔ یدی کوئی ایسا گھر ہو۔ تو اس کی سوچنا تت کال ضلع تتھا تحصیل کے جن گننا افسر کو دے دینی چاہیئے۔

(۲) یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ گنک لوگ پرشنوں کا وہی اُتر درج کرتے ہیں۔ جو کہ پرتیک ویکتی درج کراتا ہے۔ انیتھا لکھنے والے کی رپورٹ تت کال جن گننا افسر کو کرنی چاہیئے۔ غلط لکھنے والا جن گننا ایکٹ ۱۹۳۹ء کے انوسار دنڈنیہ ہے۔

(۳) بھارت سرکار کی اور سے پرتیک ویکتی کو یہ سوتنترتا دی گئی ہے۔ کہ وہ پرشن نمبر ۳ (جاتی) تتھا پرشن نمبر ۴ (دھرم) کے اُتر میں جو کچھ لکھائے گا وہی لکھا جائے گا۔ گنکوں کو کوئی ادھیکار نہ ہوگا۔ کہ وہ ان پرشنوں کے اُتر میں اپنی اور سے کچھ لکھیں۔ اس لئے پرتیک آریہ کو یہ ادھیکار ہے۔ کہ وہ سارودیشک سبھا کی آگیا انوسار دھرم کے کوسٹک میں "ویدک دھرم" لکھائے اور نسل قبیلہ یا جاتی کے کوسٹک میں "آریہ" لکھائے۔ یدی کوئی گنک ایسا لکھنے سے انکار کرے۔ تو اس کی سوچنا تت کال پرانت کے جن گننا سپرنٹنڈنٹ کو تار دوارا تتھا پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھا اور سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کو پتروں دوارا دے دینی چاہیئے۔

(۴) پرشن نمبر ۱۸ (ماتری بھاشا) کے اُتر میں اپنی ماتری بھاشا لکھوانی چاہیئے۔ جو ہندی جانتے اور بولتے ہیں۔ وہ اوشیہ ہندی لکھوائیں۔

(۵) انیہ بھاشا (پرشن نمبر ۱۶) جن کی ماتری بھاشا بنگالی۔ مراٹھی۔ تامل اتیادی ہو۔ وہ اس پرشن کے اُتر میں اپنی بھاشا "ہندی" ضرور لکھا دیں۔

(۶) پرشن نمبر ۲۰ (لپی) Script اس پرشن کے اُتر میں دیوناگری اتھوا ہندی لکھانی چاہیئے۔

اوشیک سوچنا

ادھک تر پرانتوں میں سرکار کی اور سے یہ نشچیہ کیا گیا ہے۔ کہ ہندی اور اُردو بولنے والوں کی زبان "ہندوستانی" لکھی جاوے۔ سارودیشک سبھا کی اور سے سرکار سے نویدن کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ ہندی بولنے والوں کو ہندی لکھوانے کی آگیا دے۔ اس نویدن کے سمبندھ میں سرکار کا انتم نشچیہ کیا ہوگا۔ یہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے یہ اتینت اوشیک ہے۔ کہ پرشن نمبر ۲۰ (لپی) کے خانے میں ہندی اتھوا دیوناگری اوشیہ لکھائی جاوے۔

انتم نویدن

پرتیک آریہ سماج تتھا آریہ کا کرتویہ ہے۔ کہ وہ جن گننا تک کے باقی دنوں میں اپنے شہر گلی کوچہ تتھا ارد گرد کے گراموں میں گھوم کر پرتیک ویکتی تک سارودیشک سبھا کی آگیا پہنچائے۔ اس کے لئے نمن پرکار کی پرچیاں چھپا کر گھر گھر پہنچانی چاہئیں۔ اس بات کا کوشش دھیان رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ پرچیاں ہریجنوں کے گھروں میں اوشیہ پہنچ جائیں۔ ہریجنوں پر ودھرمی لوگ کسی پرکار کا دباؤ ڈال کر ان کی گننا کسی دو دھرم میں نہ کرا دیں۔ اس سمبندھ میں آپ کو سچیت ہونا چاہیئے۔

پرشن	دھرم (سنکھیا نمبر ۴)	نسل، قبیلہ یا جاتی (سنکھیا نمبر ۳)	ماتری بھاشا (سنکھیا نمبر ۱۸)	لپی (سنکھیا نمبر ۲۰)
اُتر	ویدک دھرم	آریہ	ہندی	دیوناگری یا ہندی

کیا ہمارا کوئی پچھلا جنم تھا؟

آواگون کے حیرت انگیز ثبوت اور مثالیں

اس بات کا کہ ہم دوبارہ اس دُنیا میں اپنی کوئی نشانی چھوڑ جائیں گے یا دوبارہ جنم لیں گے ظاہری طور پر صرف ایک صورت معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ ہمارے وارث ہیں۔ جنہیں ہم اپنے بعد میں چھوڑ جاتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا کچھ واقعاتی ثبوت ایسے بھی ہیں۔ جو دوسرے جنم کی تھیوری کے سلسلہ میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اس کا جواب اثبات میں ہے۔ اس بات کے کہ انسان دوبارہ کسی نہ کسی شکل میں جنم لیتا ہے۔ ہزاروں ثبوت اور مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ اور دوسرے جنم کی تھیوری اب قریب قریب سب لوگ تسلیم کر چکے ہیں۔ یہی نہیں کہ بڑے بڑے لوگ جیسے کلوپیٹرا یا قیصر یا چندر گپت آج کل پھر جنم لیتے ہیں۔ اور کچھ لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم وہی ہیں۔ جو صدیوں پہلے پیدا ہوئے تھے۔ بلکہ عام معمولی انسانوں کے دوسرے جنم کی بھی بہت سی مثالیں آئے دن ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں۔ وہ لوگ بھی جن میں ڈاکٹر اور بڑے بڑے سائنسدان موجود ہیں۔ اب سوچنے لگے ہیں۔ کہ دوسرے جنم کو ماننا پڑے گا۔ اکثر نے اس کو تسلیم بھی کر لیا ہے۔ بعض واقعات تو اس قدر حیرت انگیز اور ناقابلِ تردید حقیقتوں کے طور پر ہمارے سامنے آتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر اور سائنسدان بھی ان کی توجیہہ نہیں کر سکتے۔ ہم یہاں پر ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ غور کیجئے اور خود کسی نتیجہ پر پہنچیئے۔

برمی بولنے والا یوروپین

سنہ ۱۹۰۷ء کا ذکر ہے۔ کہ ایک یوروپین مسٹر سام جارج کا رٹر آئرش رائیل رائفل میں شریک ہوا۔ اور اس کا تقرر ایبڈرشوٹ کے مقام پر ہوا۔ اس کی عمر اس وقت ۱۹ سال کی اور اس کی رجمنٹ کے لوگ قسم کھا کر یہ واقعہ بیان کرتے تھے۔ کہ اکثر رات کو سوتے میں وہ بولا کرتا تھا۔ اور جرمنی زبان بولتا تھا۔ اس زمانہ میں جاسوسی کا خدشہ بڑے زوروں پر تھا۔ اس لئے اسے افسر کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور اس کی سخت باز پُرس ہوئی۔ سوال کئے گئے۔ اس کی بتانے کی تو ضرورت ہی نہیں۔ کہ اس نے اس تمام معاملہ سے قطعی لاعلمی ظاہر کی۔ اسے سنہ ۱۹۰۹ء میں ہندوستان بھیجا گیا۔ اور بالائی برہما کے شہر میمو میں اس کا تقرر ہوا۔ رات کو سوتے میں وہ برابر عجیب بولی بولتا رہا۔ جو اب برمی ثابت ہوئی۔ ایک روز صبح کو اس پر غشی کا دورہ پڑا۔ اور اس حالت میں برابر اُنتیس روز تک پڑا رہا۔ ہفتہ میں تین روز یہ ہوتا تھا۔ کہ اس کے ہاتھ اور کلائیاں اپنے اصلی سائز سے تین گنا زیادہ بڑھ جاتی تھیں۔ زبان موٹی ہو جاتی تھی۔ زخم اس میں پڑ جاتے تھے۔ چونکہ اس کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ اس لئے اسے دارجلنگ (ہندوستان) کے شہر کے مقام پر بھیجا گیا۔ جہاں اسے سر فریڈرک ٹریوز کے علاج میں دیا گیا۔

جب تک وہ ہسپتال میں رہا برابر برمی زبان بولتا رہا۔ ہندوستانی ڈاکٹروں نے متفقہ طور پر اس واقعہ کو آواگون کا نتیجہ بیان کیا۔ آخر کار اسے ملازمت کے ناقابل قرار دے کر انگلستان واپس بھیج دیا گیا۔ جب اس کی حالت درست ہوئی۔ تو اسے تمام واقعہ کے متعلق کچھ معلوم نہ تھا۔ وہ صرف اس قدر بتا سکا۔ کہ مجھے یہ یاد ہے۔ کہ میں ایک مندر کے گرد گھوم رہا تھا۔ اور میرے پیچھے برمی بھکشو تھے۔ جن کے جسموں پر زرد لباس تھے۔ اور وہ لمبی لمبی چھڑیاں لئے ہوئے تھے۔

جب وہ بیداری کی حالت میں ہوتا تھا۔ تو برمی زبان کا ایک بھی لفظ زبان سے نہ نکال سکتا تھا۔ لیکن نیند میں ہمیشہ وہ برمی زبان بولتا تھا۔ اس امر نے اسے یقین دلا دیا۔ کہ اب سے سینکڑوں سال پہلے وہ ضرور برہما میں پیدا ہوا ہوگا۔ برمی نسل کا آدمی ہوگا۔ اور اس کی یہ موجودہ تکلیف و ضیق دراصل اس کے پچھلے جنم کے بُرے پھل ہیں جو اسے اس وقت بھوگنے پڑ رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(گذشتہ سے آگے)

میری بنگال یاترا

(لیکھک: سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

کوملائی روڈ پر ہمیں اپنے سابق پنڈت
...یہ درشن اور پنڈت بھون موہن جی کے ساتھ
...ع چار بجے اُترا۔ اس وقت موٹر لاری تیار تھی۔
...س پر سوار ہو کر چل دئے۔ ڈیڑھ گھنٹہ سفر
...کے ہم سات میل جا کر اُترے۔ اس
...جگہ کا نام سات میل اسی لئے ہے۔ کہ کوملائی
...ے سات میل پر واقع ہے۔ اور کوملائی روڈ
...ہم اب یہ جگہ ۲۹ میل ہے۔ یہاں ایک چھوٹی سی
...دور ہدی ہے۔ جس پر پل نہیں ہے۔ لاری وہاں
...اس ہاؤسے پار کی جاتی ہے۔ یہاں سے سمندر صرف
...جا کر پرہ میل ہے۔

...نہیں۔ اُتر کر ہم اس ندی کے کنارے کنارے
...در بڑھے۔ ایک میل چل کر ندی کو چھوڑ کر
...نوں کے کھیتوں میں سفر کیا۔ راستہ چلتے ہوئے اس وقت
...نکتہ چیں جی کی کتاب کی ضرب المثل یاد آئی
"چھوٹے کی جانن یاہ۔ اُڑد کی جانن گھاہ
جٹ کی جانن راہ"
...ادرسائز نمازہ ایک میل کھیتوں میں چل کر ایک گاؤں میں
...خود کی پہنچے۔ جس کا نام ہے دیگھا ورمٹ۔ اس
جگہ آریہ سماج ہے۔ اس کے پردھان شری
...مسرہ رام کرشن گری جی ہیں۔ آریہ سماج سے پہلے
...یہ چھیا تک وکیتی مانے جاتے تھے۔ سرخ
...پڑنے پر لڑائی جھگڑا بھی کر لیتے تھے۔ اور
...بدرو بھی کر لیا کرتے تھے۔ مانس شراب
استعمال کرتے تھے۔ لیکن آریہ سماج میں آ
...کر شدھ جی۔ سداچاری۔ پروپکاری بن
گئے ہیں۔ انہوں نے گاؤں کے نزدیک
اپنی زمین میں لڑکیوں کے لئے پاٹھ شالہ
بنوا دی ہے۔ اور اس پاٹھ شالہ کا خرچ اپنے
پاس سے دیتے ہیں۔ آریہ سماج کی ان کو
خوب لگن ہے۔ اس سماج کے بیس سبھاسد
ہیں۔ جن میں کچھ اچھوت سمجھے جانے والے
بھی ہیں۔ لیکن آریہ سماج نے سب کی ایک
پنکتی کر دی ہے۔ اس جگہ کی سورن برادری
نے رام کرشن وغیرہ کا پہلے تیاگ بھی کیا تھا۔
لیکن یہ سب اپنے سدھانت پر ڈٹے
رہے۔ اب برادری کچھ مشتعل ہو گئی ہے۔

دیگھا ورمٹ میں ہم سات بجے پہنچے تھا۔
آریہ سماجیوں سے مل کر بات چیت کر کے
تین بجے شام کو وہاں سے چل دیا۔ اور
سات میل میں اس دن بازار تھا۔ اُسے بھی
ہم نے دیکھا۔ بنگال۔ بہار۔ مدراس وغیرہ
میں رواج ہے۔ کہ ایک حلقہ میں کسی جگہ
بازار ہوتا ہے۔ کسی جگہ کسی دن۔ کسی جگہ
کسی دن۔ سب لوگ وہاں سامان فروخت
کرتے ہیں۔ اور خریدار وہاں سے ہی خریدتے
ہیں۔ چونکہ اس جگہ ناریل بہت پیدا ہوتا ہے۔
اس لئے اسے بھی کاٹ کر بیچتے ہیں۔ بازار

دیکھ کر ۵ بجے لاری پر سوار ہو کر کوملائی روڈ کو چل دئے۔ سات بجے منزلِ مقصود پہنچ سکے۔ خیال تھا۔ کہ وہاں سے دوسری لاری میں سوار ہو کر کھڑگ پور پہنچ جاؤں گا۔ لیکن وہاں آ کر پتہ لگا۔ کہ ۵ بجے کے بعد یہاں سے کوئی لاری نہیں چلتی ہے۔ اس لئے وہاں اڑھائی گھنٹہ ٹھہرنا پڑا۔ بعد ازاں ریل میں سوار ہو کر کھڑگ پور آ گئے۔ اور آریہ سماج مندر میں جا کر وشرام کیا۔

کھڑگ پور میں یہاں کی ریلوے کا کارخانہ ہے۔ اس لئے اس جگہ سب پرانتوں کے آدمی ملتے ہیں۔ یہ جگہ اسی کارخانہ کی وجہ سے بارونق ہے۔ ورنہ یہاں کچھ نہیں ہے۔

۲۶۔ دسمبر کی صبح کو ۶ بجے کی گاڑی سے چل کر اسنسول آیا۔ کیونکہ یہاں اُتسو تھا۔ جس گاڑی سے میں سفر کر رہا تھا اس میں سوامی وشوانند جی بھی تھے۔ وہ سٹیشن پر ہی مل گئے۔ اور آریہ سماج مندر میں لے گئے۔ اسنسول کا اُتسو بھی نئے ڈھنگ کا ہی دیکھا۔ پرانہ سوائے ہون کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ وہاں ہی پنڈت لوگ بیٹھے رہتے ہیں۔ دوپہر کو بھوجن کر کے دو بجے جلسہ شروع ہوتا ہے۔ اور رات کے دس بجے تک اکھنڈ چلتا رہتا ہے۔ لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ اور اُپدیشک و بھجنیک بولتے رہتے ہیں۔ عام طور پر جتنا وقت اُپدیشکوں کا ہوتا ہے اُتنا ہی بھجنیکوں کو دیا جاتا ہے۔ بیچ پون گھنٹہ بھجن اُپدیش اور پون گھنٹہ ویاکھیان ہوتا ہے۔

اس طرح میں ۲۶-۲۷۔ دسمبر اسنسول رہا۔ اس جگہ آریہ سماج کے آدھین ایک مڈل سکول بھی ہے۔ سُنا گیا ہے۔ کہ اسنسول میں سہندی مادھیم کا یہی ایک سکول ہے۔

۲۷۔ دسمبر کی صبح ہی کو میں کلٹی کے لئے روانہ ہو گیا۔ کلٹی اسنسول سے دس میل کی دُوری پر ہے۔ وہاں لوہے کا بڑا کارخانہ ہے۔ کچھ عرصہ ہوا وہاں ہندو مسلم فساد ہو گیا تھا۔ پولیس کو گولی بھی چلانی پڑی تھی۔ جس میں چار ہندو مارے گئے تھے۔ لڑائی کی وجہ ہندوؤں کا مہابیر کا جلوس کہا جاتا ہے۔ اس لئے میں وہ جگہ دیکھنے گیا۔ اور وہاں کے لوگوں سے ملا۔

وہاں جا کر جو کچھ دیکھا اور سُنا۔ اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ہندوؤں کا وہاں کوئی قصور نہیں تھا۔ مجسٹریٹ نے ہندوؤں کو لائسنس دیا۔ جس راستہ کا لائسنس تھا اسی راستہ سے ہندو جلوس کے ساتھ جا رہے تھے۔ ایک موقع پر جا کر سب انسپکٹر پولیس نے جلوس کو روکا۔ اور خود آگے راستہ دیکھنے گیا۔ واپسی پر جلوس کو آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ جب جلوس آگے بڑھا۔ تو مسلمان سامنے آ گئے۔ حالانکہ نہ نماز کا وقت تھا۔ اور نہ مسجد سڑک پر پڑتی تھی۔ مسجد راستہ سے دس فٹ دُور تھی۔ سب انسپکٹر نے ہندوؤں کو پیچھے ہٹنے کو کہا۔ اور وہ سب ہٹ گئے۔ لیکن پھر بھی مسلمان پتھر برسانے لگے۔ اور پولیس نے گولی چلائی۔ جس سے چار ہندو ہلاک اور تین زخمی ہوئے۔ جس کی وجہ صرف یہ معلوم ہوئی ہے۔ کہ پولیس مسلمان تھی۔ مسلمانوں میں کوئی زخمی نہیں ہوا۔

بعد میں پولیس نے ۱۷ ہندو اور ۱۷ مسلمان پکڑے ہیں۔ مقدمہ چل رہا ہے۔ مسلمانوں کو مسلم لیگ اور ہندوؤں کو ہندو سبھا سہائتا دے رہی ہے۔ ۱۷ ہندوؤں میں سے ۵ آریہ سماجی بھی ہیں۔ جس میں پردھان۔ اُپ پردھان۔ منتری وغیرہ ادھیکاری ہیں۔ اس سے آریہ سماج کو بھی امداد میں شامل ہونا پڑا ہے۔ مقدمہ کچہری میں ہے۔ اس لئے کچھ لکھنا مناسب نہیں۔

وہاں جا کر پتہ لگا۔ کہ میرے ساتھی برہمدرشن کا جنم استھان کلٹی ہی ہے۔ اس لئے وہاں جا کر انہوں نے مجھے کہا۔ کہ "میرے گھر چلیں"۔

میں نے کہا۔ "یہ کیسے؟"

انہوں نے اُتر دیا۔ "میرا گھر یہاں ہی ہے"۔

اس نے بازار سے اپنی ماتا کے لئے کپڑا خریدا۔ ہم باتیں ہی کر رہے تھے۔ کہ ان کا بڑا بھائی سدرشن وہاں پہنچ گیا۔

انہوں نے اُن کے چرن چھو کر نمسکار کی۔ اور آشیرواد پراپت کی۔

سدرشن نے کہا۔ "آپ نے اپنے آنے کا کوئی خط بھی نہ لکھا"۔

اسی طرح کی بات چیت کرتے ہوئے ہم ان کے گھر پہنچے۔ یہ اپنی ماتا جی سے ملے۔ اور کچھ وقت ٹھیر کر ہم نے ان سے رخصت لی۔ اور موٹر میں سوار ہو کر آگے بڑھے۔ دو میل آگے چل کر دراکر گاؤں آیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک ندی بہتی ہے۔ جس کا نام بھی دراکر ہی ہے۔ یہ ندی بنگال بہار کی حدود قائم کرتی ہے۔ اس ندی کے کنارے پر دو مندر سِدّھ ایشوری اور کلیان ایشوری ہیں۔ ان مندروں کا ذکر میں کسی دوسرے لیکھ میں کروں گا۔ ندی کا ذکر ابھی کر دیتا ہوں۔ کچھ آگے چل کر دراکر۔ بنی۔ مودرہ تین ندیاں ملتی ہیں۔ وہاں سے اس کا نام دامودر ہو جاتا ہے۔ جو بنگال میں بہتا ہے۔

کلٹی میں آریہ سماج ہے۔ جس کے سبھاسد پچاس ہیں۔ اور آریہ سماج کا ستسنگ سرسوتی مندر میں ہوتا ہے۔ یہ کلٹی کی بالکل ہی نئی بات ہے۔ کلٹی میں ہندوؤں کا ایک سرسوتی مندر ہے۔ سرسوتی مندر کا

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سواستھ رکھشا

گاجر کے فوائد

گاجر کے استعمال سے غریب اور امیر دونو یکساں فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قدرت نے گاجر میں ایسے اجزا رکھ دئے ہیں۔ کہ اگر انسان انہیں استعمال میں نہ لائے۔ تو اس کی نشو ونما اور مدافعت امراض کی قوت میں فرق آجائے۔ جب سائینسدانوں نے اس بات کی چھان بین کی۔ کہ انسانی نشو ونما کے لئے کون کون سی چیزیں ضروری ہیں۔ اور انہوں نے وٹامن "اے"۔"بی"۔"سی"۔"ڈی" وغیرہ دریافت کر لئے۔ تو یہ سوال پیدا ہؤا۔ کہ کن کن چیزوں میں "وٹامن" ہیں؟ گاجر کا تجربہ کرنے کے بعد معلوم ہؤا۔ کہ اس ترکاری میں جسے ہم اتنا حقیر اور معمولی خیال کرتے ہیں۔ وٹامن کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ جن کے بغیر انسانی جسم کی ترقی پذیر نشو ونما ممکن نہیں۔ انگریزی میں گاجر کو "کیرٹ" کہتے ہیں۔ اس حقیقت کو کہ گاجر ہی وٹامن "اے" کا بہترین قدرتی ذخیرہ ہے۔ دوامی زندگی دینے کا اس سے بہتر دوسرا طریقہ نہیں۔ عہدِ شباب میں "وٹامن اے" سے انسانی جسم کی متوازن نشو ونما ہوتی ہے۔ پختہ عمر میں اس کا استعمال قیامِ صحت کا ضامن ہوتا ہے۔ اگر اشیائے خوردنی میں "وٹامن اے" کم ہو۔ تو نشو ونما رُک جاتی ہے۔ اور صحت خراب ہونے لگتی ہے۔ جسم میں متعدی امراض کے اثرات کی روک تھام کے لئے کافی قوت موجود نہیں رہتی۔ اور کان۔ اعصاب اور پھیپھڑے کی بیماریاں شروع ہو جاتی ہیں ✠

ہندوستان میں اکثر بیشتر امراض کا بنیادی سبب غذا میں "وٹامن اے" کی کمی ہی ہے۔ تجربات سے ثابت ہؤا ہے۔ کہ "وٹامن اے" کی کمی کو دُور کرنے کے لئے کاڈ لیور آئیل (مچھلی کا تیل) ریڈ پام آئیل استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ چونکہ یہ تیل گراں ہیں۔ اور بآسانی دستیاب بھی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے عوام میں ان کا رواج پانا دشوار ہے۔ دودھ میں بھی "وٹامن اے" کافی مقدار میں موجود ہے۔ لیکن افلاس کی وجہ سے ہندوستان کے عوام اس کا بکثرت استعمال نہیں کر سکتے۔ گاجر میں "وٹامن اے" افراط سے موجود ہیں۔ اور غریب لوگ بھی اسے آسانی سے

(گذشتہ سے آگے)

ویدوں میں استر ششتر ودیا اور ویدھ کا ہاد لیش

(अश्वनी) विश्पलावसू (رگ وید ۱-۱۸۲-۱)

सद्यो विश्पलामेतवे कृथ: ॥ (رگ وید ۱۰-۳۷-۸)

اے نفرد انو بائی ٹگل میں اُنہیں وشو پلا نامک ویر استری کی رکھشا اپنے جن سنرکھشک سادھنوں کے دوارا کی۔ وشو پلا نامک استری کو آپ نے ٹھیک طرح درست کیا۔ اس وشو پلا کو آپ نے نئی جانگھ بنا کر لگائی۔ جب کھیل راجہ کی شور استری یدھ کرتی تھی۔ اس کی جانگھ یدھ میں کٹ گئی۔ تب راتری میں ہی تت کال آنے نے اُس کو لوہے کی جانگھ لگا دی۔ اور چلنے پھرنے اور یدھ کرنے کے یوگیہ بنا دیا ✠

ان منتر بھاگوں میں ویدیکیہ ششتر کریا کی پرم اُنتی کا ورنن ہے۔

(۱) پہلی ٹانگ ٹوٹنے پر نئی لوہے کی ٹانگ لگانا۔ اور چلنے پھرنے کے یوگیہ اس منش کو کرنا۔

(۲) یدھ میں گئے ویر کی ٹانگ ٹوٹنے پر اُس کو تت کال درست کرنا۔ نئی لوہے کی ٹانگ لگا دینا۔ اور پھر وہ یدھ کر سکے ایسا کرنا ✠

(۳) ششتر کریا کا اتنا بھاری آپریشن کرنا۔ اور اس انگ کو شیگھر درست کر کے اس سے کام لینا اتیادی ✠

اتنی باتیں تو اُکت وید منتروں میں سپشٹ ہیں۔ اور یہ ششتر کریا کا بڑا کوشلیہ بتاتی ہیں۔ اس کے علاوہ اُکت وید منتروں میں جو ویر استری ہے۔ وہ ایک راج پتنی۔ ویر پتنی اور ویر چھتری ہے۔ کھیل راجہ کی ویر استری ہے۔ راجہ کی استری اس سمیہ یدھ میں جاتی ہے۔ کہ جس سمیہ راجا کے سب سینک ہار کر واپس آتے ہیں۔ راجا کا پراجے ہوتا ہے۔ اور راجا کی ہار ہونے میں کوئی سندیہہ نہیں رہتا ✠ ایسی اوستھا میں راج کنیا اور راج چھتری اپنی سینا لے کر یدھ کے لئے جاتی ہے۔ اور ششترو سینا پر آکرمن کرتی ہے۔ اور اس دن ششترو کا بل ادھک ہونے پر شکست کھا کر ٹانگ ٹوٹنے پر واپس آتی ہے۔ اپنی ٹانگ ٹوٹنے تک یدھ کرتی ہے۔ واپس آنے پر اس ویر استری پر وہاں کے وئید لوگ (اشونی کمار) ششتر کریا آپریشن کرتے ہیں۔ ٹانگ ٹوٹنے کا ورن ٹھیک کرتے ہیں۔ اور لوہے کی نئی ٹانگ چلنے پھرنے کے لئے لگا دیتے ہیں۔ یہ سب ایسی تیزی اور کُشلتا سے کرتے ہیں۔ کہ وہی استری پھر یدھ میں جاتی اور ویجے پراپت کرتی ہے۔ ششترو کا پورن ناش کرتی ہے۔ اور لیشموفی بن کر اپنے راشٹر کا سوتنتر پر سور کھشت کرتی ہے ✠

آج کل ٹانگ کا آپریشن کرنے پر ایک دو ماس اس ورن کو ٹھیک ہونے کے لئے لگتے ہیں۔ لوہے کی ٹانگ لگائی۔ تو اس کو برتنے کا ابھیاس کرنے کے لئے بھی ایک دو ماس اوشیہ لگتے ہیں۔ پرنتو اُپروکت منتروں میں (सद्य:) یہ سب تت کال ہی ہؤا۔ ایسا دکھلایا ہے۔ یہاں ہم مان سکتے ہیں۔ کہ اوشیہ دن لگے ہوں گے۔ اتھوا اُن کے پاس کچھ ایسی اوشدھیاں ہوں گی۔ کہ جن سے آج کی اپیکشا بہت جلد ورن درست ہوتا ہو گا ✠

مہابھارت کے یدھ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ وہی یودھا پرتی دن زخمی ہوتے ہیں۔ اور دوسرے دن پھر یدھ کرنے یوگیہ تیار ہو جاتے ہیں۔ اس سے انومان ہوتا ہے۔ کہ جب وہ رات کو واپس آتے تھے۔ تب کچھ بنسپتی کا لیپ لگاتے تھے۔ اور کچھ اوشدھی کھاتے بھی تھے۔ جس سے دوسرے دن پھر یدھ کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ وہی بات وشو پلا دیوی کے سمبندھ میں سنبھو ہو گی ✠

(باقی آئندہ)

خرید سکتے ہیں۔ اس میں "وٹامن اے" قدرتی ذخیرہ ہونے کے لحاظ سے کاڈ لیور آئیل یا ریڈ پام آئیل یا دودھ سے کسی حالت میں بھی کم نہیں ہے۔ کاڈ لیور آئیل مکھن اور دودھ کے مقابلہ میں ایک گاجر میں دو تہائی "وٹامن اے"۔ اور کھوپرے و گیہوں کی بھوسی کے مقابلہ میں اس میں دو گنا "وٹامن اے" پایا جاتا ہے۔ معمولی طور پر پکائے جانے کی صورت میں درجہ حرارت سے گاجر کے وٹامن زائل نہیں ہوتے۔ مگر ہوا میں کھلا رکھنے سے یا ضرورت سے زیادہ آنچ دینے سے وٹامن زائل ہو جاتے ہیں۔ پکا کر کھانے کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ پکنے کے دوران میں گاجروں کو ہوا نہ لگنے دی جائے۔ کھلے برتن میں پکانے سے وٹامن اے بالکل تباہ ہو جاتے ہیں۔ گاجر کا رس پینا بھی مفید ہے ✠

صوبہ بہار میں

(از قلم ...

میں نے صوبہ بہار میں ... قابلِ تقلید ہے۔ وہ یہ ہے:

(۱) سوائے موسم برسات کے ... تاریخ کو ناغہ نہیں ہوتا۔ اس ... ہؤا کرتے ہیں ✠

(۲) سہ ماہی کے جلسوں کا پروگرام ... سے ۱۳ پربانچ تک کے سماجوں ... طرح یکم سے ۳ تک پہلا جلسہ ... آریہ سماج بیبر ما سرائے وغیرہ ... دو دو جلسے بھی ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ... جو تاریخ جلسہ سبھا مقرر کر دے ...

(۳) سماجوں کے درجے مقرر ہیں ... کی سماجوں کو تین اُپدیشک اور ...

(۴) کوئی سماج آریہ پرتی ندھی ... کو منگوانا ہو سبھا کو لکھتی ہے۔ اور ... اور ٹیم پورا ہوتا ہے۔ ایسا ہی ہر ... خرچ بھی کم ہوتا ہے۔ اور ...

(۵) سبھا کا پردھان اکثر جلسوں ... تعطیلات کے موقعہ پر جلسوں ... سماج کا کافی کام کرتا ہے ✠

(۶) ۹۵ فی صدی آریہ سماجوں ... سماجوں کے مندر بہت اچھے ...

کثرت ازدواج

کرنے کا رواج ابھی تک جاری ہے ... تازہ رپورٹ سے پتا چلتا ہے ... سے زیادہ آدمیوں کے پاس تین ... پانسو آدمی ایسے تھے۔ جن میں ... ۵ بار شادی کی تھی۔ اور ... ہر ایک نے ۹ بار اپنی شادی کی ...

فلم

مسٹر لائیڈ جارج کے پاس ... محفوظ ہے۔ جس سے ... عہد نامہ پر دستخط کئے تھے۔ امریکہ ... نے اسی فلم کو خریدنے کے لئے ... دس لاکھ روپیہ) پیش کئے تھے ... جارج نے اسے بیچنا منظور نہیں ...

چپڑاسی

کراچی کارپوریشن کے ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...کے جلسوں کی پربائی

(از قلم ... مشنری)

...ی کی پربائی کو دیکھا۔ جو دیگر سبھاؤں کے لئے ...ہے۔

...یہاں مسلسل جلسے ہوتے رہتے ہیں۔ یعنی کسی ...اس ...یہ سماجیں ہیں۔ اور سب سماجوں کے جلسے

...ن کا پروگرام سماجوں میں بھیج دیتے ہیں۔ جیسے یکم جنوری ...سماجوں ...کر ان سب سماجوں میں بھیج دیتے ہیں۔ اس ...جلسہ ...لیفگاہ۔ ۴ سے ۶ تک سمنی پور۔ ۷ سے ۹ تک ...غیرہ وغیرہ کا پروگرام چھپ جاتا ہے۔ بعض تاریخوں پر ...ہیں کرتے ہیں۔ گو ایسے جلسوں کی تعداد بہت کم ہے۔ ...کر دے ...ہے۔ یہ ہے سچی آرگنائزیشن۔

...مقرر ہیں۔ اپدیشک اور دو بھجنیک۔ دوسرے درجے ...اور ...سماجوں کو دو دو اپدیشک اور ایک بھجنیک دیا جاتا ہے۔ ...نی زندگی کا ...غیر علاقہ سے نہیں منگوا سکتی۔ جس اپدیشک ...اور ...کر کے اسے منگوا دیتی ہے۔ یہ طریقہ بہت اچھا ...ہی ہر ...کے لئے ہونا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے سفر ...

...جلسوں ...چونکہ ہیڈ ماسٹر ہندو سکول ہے لہذا وہ ...جلسوں میں ...ہر جلسہ پر نہیں جا سکتا۔ مگر فرصت کے وقت ...ہے۔

...یہ سماجوں کی سماج میں یہاں بھی پاٹھ شالائیں لگی ہیں۔ کئی ...چھے ...کنواں لگا ہوا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

...دلچسپ

...ل بہادر نے اپنی نوکری کا کام کرتے ہوئے ...پرائیویٹ تیاری کر کے بی۔ اے کا امتحان پاس ...لیا۔

...پ ...ٹوپیوں کا سب سے بڑا کارخانہ سویڈن کے بعد روس میں ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ اور اچھی ٹوپیاں یہیں بنتی ہیں۔ اور ...لیس ملکوں میں بھیجی جاتی ہیں۔ یہ کارخانہ تین سو ...سال کا پرانا ہے۔ اس کارخانہ میں ۵۵۰ مزدور ...اور اس کے دفتر میں ۵۰ آدمی رات دن کام ...کرتے ہیں۔

...سانس ایک بار سانس لینے میں چار بار دل دھڑکتا ہے اور ہر ایک دھڑکن کے ساتھ ۵ سیر صاف خون رگوں میں دوڑتا ہے۔

...ہیرا دنیا کی سب چیزوں سے اسی گنا زیادہ سخت ہوتا ہے۔

کیسے ہندی کا پرچار نہ ہوگا؟

(از شری پرمانند جی۔ ملیبی)

جیسے موجودہ اوستھا جاری ہے۔ جب تک کہ بالکل رد نہیں کر دیا جاتا۔ تب ...تک یہ نقریریں۔ تحریریں۔ ریزولیوشن۔ جلوس جیتی جلسے اتیادی سب اکارتھ ہیں۔ فصل پراپت کرنے کے لئے صرف ہل چلانے کی ہی آوشیکتا نہیں ہوتی۔ کنتو اچھے بیج کی بوائی۔ بونے کا ڈھنگ اور سیرابی و رکھوالی کا جاننا آوشیک ہے۔ ٹھیک اسی پرکار ہندی روپی فصل حاصل کرنے کے لئے ہندی بھاشا روپی بیج کو ان پڑھ روپی زمین میں بوکر عملی سادھنوں دوارا پروان چڑھانا چاہیئے۔ یہ کام کوئی معمولی نہیں۔ جسے صرف کاغذی گھوڑوں دوارا سماپت کر سکیں۔ کنتو اپنے آپ کو بلتی موم بتی کے سمان پگھلانا پڑے گا۔ تبھی جا کر ہندی کو راشٹر بھاشا بنا سکیں گے۔ کئی لوگ جانتے ہیں۔ کہ یہ بیل منڈھے نہ چڑھے گی۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہیں۔ کہ "جوانان کرام بتھیاں تے دلی اڑھائی کوہ" والی بات ہوتی ہے۔ پریتن سے ہی تو کام ہوتا ہے۔ باتوں سے نہیں ہوتا۔ ہاں پریتن کرنے والے آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن یہ ایک ٹیڑھی کھیر ہے۔ کیونکہ پریتن کرنے والے جنونی بہت دیکھے گئے ہیں۔ لیکن کم۔ پرنتو ہمیں لگن پریتن شیل چاہئیں۔ چاہے وہ گنتی میں کم ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر کوشش کرنے والے اپنے سامنے مہا آدرش اپستھت رکھیں۔ تو سمجھو بیڑا پار ہے۔ بھگوان آنند کند مہرشی دیانند جی مہاراج بھی تو اکیلے ہی تھے۔ پرنتو تھے مہا آدرش (مطمع نظر) رکھنے والے پریتنی۔ سو کوئی وجہ نہیں۔ کہ پنجاب۔ سندھ۔ حیدر آباد۔ صوبہ سرحد کے چند اننے گنے لوگ ہندی پریمی نکل آئیں۔ تو ہندی پرچار گھر گھر ہو جاوے۔ اس وقت جو بادھائیں اوقات رکاوٹیں مخالفوں کی طرف سے ڈالی گئی ہیں۔ یا ڈالی جا رہی ہیں۔ وہ سب پریتنی (کوشش جاری رکھنے والا) کے ایک ہی پھونک کے آگے چھتی بھتی ہو جاویں گی۔ اب سوال ہے۔ کہ وہ کون سے سادھن ہیں جن پر چلنے سے ایک جد و جہد (کوشش جاری رکھنے والا) کرنے والا ہندی بھاشا کو چاروں کونٹ میں پھیلا سکتا ہے۔

مترو! اگرچہ ہندی پرچار کے سادھن مجھ سے پورو کئی ودوانوں نے پرکٹ کئے ہوں گے۔ پرنتو ہندی پرچار کے ایک ادنے سیوک کی حیثیت سے فرض سمجھتا ہوں۔ کہ تجربہ باتوں کو آپ کے سنمکھ رکھوں۔ تاکہ ہندی کا درد رکھنے والے سجن پرچار کر کے میرے ساتھ سہمت ہو سکیں۔

سب سے پہلے ہندی کا پرچار گھر سے پھر محلہ سے۔ پھر شہر سے شروع کرنا چاہیئے۔ اس کے لئے یہ اصول ہیں:-

(۱) آپ بھی پڑھیں۔ اور گھر کے پڑھنے والے ممبران کو بھی (کافی بردھ پرش و بردھ استری کے سوا) پڑھائیں۔

(۲) پرن کریں۔ کہ اپنی اولاد کو پہلے ہندی و سنسکرت مکمل طور پر پڑھائیں گے۔ اور بعد ازاں پھر کوئی اور بھاشا (اگر اولاد اور کوئی بھاشا پڑھ رہی ہو۔ تو ہندی کا پڑھنا لکھنا آج سے ہی شروع کرا دیں۔

(۳) اگر آپ شادی شدہ ہیں۔ تو اپنی استری کو اپدیش کریں۔ کہ وہ محلہ و گاؤں کی لڑکیوں اور استریوں کو مفت ہندی کا پڑھنا لکھنا سکھائے۔

(۴) پرماتما کو حاضر ناظر جان کر دل میں پرن کریں۔ کہ ہر آدمی کو چاہے وہ کسی بھی مذہب سے واسطہ رکھتا ہو۔ ہندی پڑھنے لکھنے کی طرف رُچی دلائیں گے۔ اور ہر سال تقریباً دس آدمی ہندی خواندہ بنائیں گے۔

(۵) گھر کا تمام حساب و کتاب۔ چھٹی پتری۔ پاٹھ کی پستکیں۔ اخبار میں صرف ہندی کی ہوں گی۔ (ماسوائے ان حالتوں کے جہاں انیہ بھاشا لکھنی پڑے)

(۶) قسم کھائیں۔ کہ اٹھتے بیٹھتے۔ کھاتے پیتے۔ چلتے پھرتے ہندی کا خیال و پرچار کریں گے۔

(۷) شبھ دل جیسا اٹل وشواس کریں۔ کہ اپنی بول چال و لکھت پڑھت میں ہندی شبدوں کا پریوگ کرنا ہے۔

(۸) آپ کوئی بھی بیوپار (کام) کرتے ہوں۔ اس کام کے متعلق ذاتی رجسٹر۔ کاپیاں۔ کاغذات۔ وغیرہ ہندی میں ہوں۔

(۹) آپ کا گھر۔ ارد گرد کا دایو منڈل۔ محلہ (تیادی ہندی) ہندی!! ہندی!!! (بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

(بے کاروں کیلئے روزگار)

صنعت و حرفت

ناخنوں پر لگانے کا سرخ لوشن

ایسی ٹون اور امیل سٹیٹ ہم وزن لے کر کسی برتن میں ڈال کر خوب ہلائیں۔ حل ہو جانے پر سیلولائیڈ سرخ رنگ اس قدر ڈالیں۔ کہ یہ مرکب شہد کی طرح گاڑھا ہو جائے۔ اب اس میں حسب پسند خوشبو ڈال لیں۔ لوشن تیار ہے۔

گھنگریالے بال بنانیکی ترکیب

ڈیڑھ سیر ابلتے ہوئے پانی میں ۱½ سیر سہاگہ ملا دیں۔ اور اس میں گوند کیکر ½ ماشہ اور سپرٹ کافور ڈیڑھ چھٹانک اچھی طرح ملائیں۔ رات کو سوتے وقت بالوں پر ملیں۔ بال گھنگریالے ہو جائیں گے۔

توچا سخت بنانے کا نسخہ

بڑی کتائی کی جڑ ایک تولہ۔ چھوٹی کتائی کی جڑ ایک تولہ۔ انار کا چھلکا ایک تولہ۔ کندوری کی جڑ ایک تولہ۔ مولسری خام ایک تولہ۔ ان سب اشیاء کو کوٹ چھان کر پانی میں ملا کر پیس لیں۔ اور استری کی چھاتی پر لگانے سے ڈھلکی ہوئی چھاتیاں سڈول ہو جاتی ہیں۔

مٹی خوری کا علاج

مٹی خوری بڑی نقصان دہ چیز ہے۔ اس سے پتھری ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں۔ ذیل کی دوا تیار کر کے کھلائیں۔ مٹی خوری کی عادت دور ہو جائے گی۔

نسخہ:- زیرہ سیاہ۔ زیرہ سفید۔ تخم کرنس۔ انیسوں رومی ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ پودینہ خشک ۹ ماشہ۔ زرنباد ۲ ماشہ۔ کرنفل ۳ ماشہ۔ کنجد سیاہ دو تولہ۔

سب دواؤں کو کوٹ چھان کر سفوف بنا لیں۔ اور سات ماشہ ہر روز ٹھنڈے پانی کے ساتھ دیں۔ مٹی کھانے کی عادت جاتی رہے گی۔

چہرے کی چھائیاں دور کرنیکا لیپ

لال چندن۔ مجیٹھ۔ کوٹ میٹھا۔ بڑ کے درخت کی کونپل۔ مسور کی دال۔ کافور۔ ۳

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک دلچسپ سوشل کہانی

(گذشتہ سے پیوستہ)

سیندور کی لاج

(لیکھک: شری سرودانند جی ورما)

سدا سکھ نے پوچھا — "دیکھو"

میں — "ہاں دیکھا۔ لیکن ایک بات پوچھوں۔ جیون میں یہ سب کہاں اور کیوں بٹور کر رکھ رہے ہو۔ یہ تمہاری بن نہیں سکتی پھر اس سے کچھ لابھ ہے؟ آدمی جب سادھارن سے ادھک بھاوک اور دارشنک ہو جاتا ہے۔ تو اس کا جیون دوبھر ہو جاتا ہے۔ تمہارے ساتھ بھی یہی روگ دیکھتا ہوں۔ ایک بوجھ تو گھر میں ہے ہی۔ کیا وہ کم تھا۔ جو یہ نیا لادا جا رہا ہے؟ میں سکھے دیتا ہوں۔ یہ نیا دردسر مول نہ لو۔ جیون میں پرتی پل۔ پرتی دن نئی مورتیاں آتی ہیں۔ اور لوگ انہیں پل بھر میں بھول بھی جاتے ہیں۔ نیلے آکاش میں بادلوں کے دل کے دل بنتے ہیں۔ اور بگڑ جاتے ہیں۔ لیکن دوردرشی نبھ انہیں اپنے انگ میں سدا کے لئے نہیں دبکا لیتا۔ تم سے ایسا نہ ہوگا۔ تم یہ نہ کر سکو گے۔ یہ میں جانتا ہوں۔ پھر جیون بھر اس لبدی سمرتی کے سہارے بیٹھ کر رونے میں کیا سکھ ملے گا۔ سدا سکھ بھائی! تم آکاش بننے کی چیشٹا کیوں نہیں کرتے؟"

اس پر جیسے کچھ اثر ہی نہ ہوا۔ دھیرے سنکشپت شبدوں میں اتر ملا —

"پاگل! دارشنک جیون کے سخت دل رُوپوں کی اوہیلنا کر سیدھی سادی مانوتا سے دور رہنے کا سوانگ بھرتے ہیں۔ پنا ملائے۔ پنا آمنترن کئے یدی کوئی اپنے دوار پر آ بیٹھے۔ تو اُسے دور کر دینا ہی کیا ہمارا کرتویہ ہے۔ سنیہہ کے پیار کے دو بول بول دینے سے ہی اگر کوئی ہمارے پاس کھنچا چلا آتا ہے۔ تو اس میں ہمارا کیا دوش ہے۔ یا کیا اپرادھ ہے؟ ہم نے جب کسی کو اپنے پاس بلایا۔ اور جب کوئی آ ہی گیا۔ تو کیا اُسے دور کر دیں۔ یہی کیا مانوتا کا دھرم ہے۔ تم آکاش بننے کو کہتے ہو۔ لیکن دیکھتے کیوں نہیں۔ کہ راتری کی نیرونا میں وہی آکاش کتنی لمبی لمبی تارکاؤں کو اپنے سنگ میں دبکائے پڑا سوتا رہتا ہے۔ رہ گئی سمرتی کی بات۔ وہی تو ہمارا جیون ہے۔ وہی تو ہمارا پران ہے بھائی۔ اور کچھ ہمارے پاس ہے ہی کیا؟ کیول اسی کے کھنڈین اوکیب یہ ہی تو اپنی جیون نوکا اس وشو اُدیگ میں ڈگ مگ تیرا رہے ہیں۔ یہ مانوتا کی ایک بھوک ہے کشور! بوجھ نہیں۔ اور یدی بوجھ ہے۔ تو دُر وہ نہیں"۔

"اس بات کو جانے دیں۔ ہمیں تو بھاگنے چلنا ہے۔ ایسے ہی جیسے سدا سکھ کا جیون بھاگتا چلا۔ کنک کا جیون بھاگتا گیا۔ اور ہمارا اور آپ کا جیون بھاگتا جا رہا ہے۔ کارن یہ کہ وشو دیوسائے ہے۔ گنی مے برگتی ہے۔ سپھرتی ہے۔ اوکاش کہاں۔ کہ آپ کسی کے آنسو مڑ کر اور ٹھہر کر دیکھیں۔ کسی کا درد۔ کسی کی ٹیس تڑپ اور کسی کے کلیجے کی کسک ٹک کر سنیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ روئیں۔ آپ کو بہت کام ہے۔ آکل منو یادوں کی بیڑی پاؤں میں جھنجھناتے ہوئے تو آپ نہیں چل سکیں گے نہ!"

ایک دن سدا سکھ نے پھر کہا تھا۔ (ابھی اس کا سُور تک یاد ہے) — بھائی! کنک چلی گئی۔ ہردہ پر شت شت گھاؤ چھوڑتی گئی۔ نیلے رنگ کی ساڑھی کے چھور میں میرا من باندھے ہوئے۔ اور اپنے ماتھے کے سیندور بندو میں میری ہتیا کا رکت پیئے ہوئے وہ چلی ہی گئی بھائی! میں اُسے روک نہ سکا۔ اُس کے آگے نیچے بڑے بڑے پوتھے۔ پوران۔ شاستر۔ بندھن۔ نیم۔ پرش اور سب سے بڑھ کر دکھنک دیوتا بکھرے پڑے تھے۔ اتنے پہاڑوں کی سترک درشٹی لانگھ کر کنک تک میری پاگل پکار پہنچ بھی کیسے سکتی ہے۔ دل چاہتا ہے۔ کہ اس پر وشواس لاؤں۔ کہ وہ جا کیسے سکتی ہے مجھے چھوڑ کر۔ کنتو سویرے کی وہ بیلا۔ اُس کے گھر کی گھڑی کا وہ ناد کا الارم اور سٹیشن کی وہ سفید گارڈ کی وردی میں ڈھکے ہوئے ہاتھ کی ہری جھنڈی کا وہ نردئی سنکیت اور سب سے بڑھ کر دو سفید ہاتھوں کا وہ نت شرنمسکار مجھے کٹھور واستوکتا کے سنسار میں لا پٹکتا ہے کشور!"

مجھے تب آشچریہ ہوا تھا۔ پوچھ بیٹھا تھا۔

"تو کیا اس کا وواہ ہو گیا؟"

سدا سکھ ہنسا۔ ایسی ہنسی جو میرا ہی ورد ٹپ کر رہی تھی۔ اور کچھ نہیں۔ پھر بولا۔

تبھی تو ابھی لاشانتی نہ جائے۔ وہ وِواہت تو تھی ہی۔ سیندور کی لاج اُسے رکھنی ہی تھی۔ اس سے دنیا چاہتی بھی یہی تھی۔ اُسے ستی بننا ہے نہ! کا یُر!"

گوروکل کورو کھشیتر کیا ہے؟

(ایک آریہ)

میں آج اپنے ایک دوست کے ساتھ گوروکل کورو کھشیتر کو دیکھنے کے لئے گیا۔ پہلے سنہ ۱۹۳۲ء میں بھی میں گوروکل جا کر اس کی حالت دیکھ چکا تھا۔ اس وقت تو گوروکل کی حالت دیکھ کر مجھے دُکھ ہوتا تھا۔ کیونکہ جو گوروکل پہلے کسی وقت اچھی حالت میں تھا۔ وہ ان دنوں بہت گری ہوئی حالت میں تھا۔ گوروکل کا خزانہ تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ برہمچاریوں کی تعداد جو پہلے ڈیڑھ صد سے اوپر تھی۔ گھٹتے گھٹتے ساٹھ باسٹھ رہ گئی تھی۔ گوروکل کے انتظام کی دیکھ بھال کے لئے ایک کمیٹی بنی ہوئی تھی۔ جس میں آس پاس کے علاقہ کی سماجوں کے نمائندے ہوتے تھے۔ لیکن اس کمیٹی کے ممبروں میں آپس میں جھگڑے اور پارٹی بازی چل رہی تھی۔ اس طرح گوروکل کا سارا انتظام ہی بہت بگڑی ہوئی حالت میں تھا۔ میں اپنے لڑکے کو گوروکل میں داخل کرانے کے لئے گیا تھا۔ لیکن مجھے اپنا وچار بدلنا پڑا۔ اس کے بعد میں اخباروں میں گوروکل کورو کھشیتر کے حالات پڑھتا رہا۔ مجھے معلوم پڑا۔ کہ گوروکل کی حالت اب پہلے سے سُدھرنے لگی ہے۔ اس دفعہ بڑے دِنوں کی چھٹیوں میں اپنے ایک دوست کے ساتھ دہلی جا رہا تھا۔ میرے دوست کا وچار کورو کھشیتر اُتر کر آس پاس کے تیرتھ استھان دیکھنے کا ہوا۔ اس لئے ہم دونوں نے کورو کھشیتر میں "جرنی بریک" کر دی۔ ایک تانگہ کرایہ کا کر کے سب مقامات دیکھنے کے لئے نکلے۔ راستے میں گوروکل پڑتا تھا۔ وہاں بھی اُتر کر گوروکل کورو کھشیتر کو دیکھا۔

آج آٹھ سال بعد گوروکل کی حالت میں حیرت انگیز تبدیلی دیکھ کر دل بہت خوش ہوا۔ گوروکل کے موجودہ گورنر پنڈت سوم دت جی نے مجھے سارا گوروکل گھوم کر دکھایا۔ میں نے دیکھا۔ کہ اس وقت گوروکل خوب ترقی پر ہے۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ اب گوروکل کے فنڈ میں کافی روپیہ ہے۔ برہمچاری موٹے تازے اور سوستھ معلوم ہوتے تھے۔ گوروکل میں کئی نئی عمارتیں بھی ان دنوں بنائی گئی ہیں۔ باہر سے آنے والے درشکوں اور مہمانوں کے ٹھہرنے کے لئے ایک سُندر دھرم شالہ اور برہمچاریوں کے نہانے کے لئے ایک سُندر تالاب ہے۔ جس کا نام شردھانند سروور رکھا گیا ہے۔ سب سے بڑھ کر خوشی مجھے گؤشالہ کو دیکھ کر ہوئی۔ برہمچاریوں کو تازہ عمدہ دودھ اور شاک ملنے کا انتظام اس گوروکل میں اتی اُتم ہے۔ اگرچہ اس گوروکل میں گؤشالہ تو بہت دنوں پہلے سے ہے۔ لیکن حال ہی میں گؤشالہ میں ایک بہت خوبصورت پختہ مکان بنوایا گیا ہے۔ جو بالکل اپ ٹو ڈیٹ ڈھنگ کا ہے۔ سب دروازوں اور کھڑکیوں میں لوہے کی جالی ہے۔ جس سے مکھی اور مچھر اتیادی اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ گؤشالہ میں اچھی نسل کی بارہ چودہ سیر دودھ دینے والی گائیں اور بھینسیں ہیں۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ برہمچاریوں کی ضرورت کے مطابق سارا دودھ اسی گؤشالہ سے مہیا ہو جاتا ہے۔ گوروکل کے باغ کی حالت بھی بہت ترقی پر ہے۔ باغ کا رقبہ پہلے کی نسبت دوگنا سے بھی زیادہ بڑھا دیا گیا ہے۔ اور اس میں پھلوں کے درخت بہت بڑھا دئے گئے ہیں۔ برہمچاریوں کے لئے سب ضروری ساگ سبزی یہاں سے میسر ہو جاتی ہے۔ اور جو زیادہ ہوتی ہے فروخت کر دی جاتی ہے۔ گوروکل کا سٹاف بھی بڑا ہی لائق ہے۔ اور سب گوروکل کا ہمت سے کام کرنے والے ہیں۔ ۴-۵ سجن تو بالکل بلا تنخواہ صرف روٹی کپڑا لے کر لگن سے کام کر رہے ہیں۔ گوروکل کی انتظامیہ کمیٹی اب نہیں رہی ہے۔ گوروکل کا مکمل انتظام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماتحت ہے۔

گوروکل کی موجودہ ترقی کی حالت کو دیکھ کر میں گوروکل کے پربندھ کرتا پنڈت سوم دت جی اور گوروکل کے کرم چاریوں کو بدھائی دیتا ہوں۔

بھاداولیش میں بڑی دیر تک وہ کمرے میں ہاتھ باندھے ٹہلتا رہا۔ "گولڈ فلیک سگرٹ" کا ایک پورا پیکٹ پھونک ڈالا۔ اور تب

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

ملتان چھاؤنی میں ہندی سمیلن

(۱) ملتان چھاؤنی کے اس ہندی سمیلن میں سب ہندو بھائی بہنوں نے پرن لیا ہے۔ کہ اپنا پترویوہار جو بھی ہوگا۔ دیوناگری ہندی میں ہی ہوگا۔ اور خاص کر پتر تو ضرور ہندی میں ہی ہوگا۔

(۲) ہندی پڑھانے کیلئے جگہ جگہ پربندھ کر دیا گیا ہے۔ جس سے ہندو جنتا لابھ اٹھا رہی ہے۔

(پردھان آریہ سماج ملتان چھاؤنی)

اوشیک نویدن

سب آریہ بھائیوں اور سماجوں کو سوچیت کیا جاتا ہے۔ کہ پنجاب کی مختلف سماجوں میں دھرم ویر ودیا النکار مکھیہ ادھشٹاتا کے فرضی نام سے اس آشئے کے فرضی پتر گئے ہیں۔ کہ پنڈت منوہر لال جی آزاد جاپانی انڈسٹری کے ماہر اُن کے ہاں آ رہے ہیں۔ آپ اُن کے لیکچر کرائیں۔ ان دونو ناموں کے ویکتیوں کا نہ تو کسی گوروکل سے ہی سمبندھ ہے۔ اور نہ ہی کسی آریہ پرتی ندھی سبھا سے تعلق ہے۔ اس لئے ان کی دھن آدی سے سہائتا نہ کریں۔ اور نہ ہی اپنے سماج میں ٹھہرائیں۔ اور نہ ہی آریہ سماج کی اور سے ان کے لیکچر کرائیں۔

(گوردت رام بان پرستھی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گوروودت بھون۔ لاہور)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ امرت سر کا سابتاہک ادھیویشن روی وار ۱۲-جنوری کو پراتہ کال ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک منایا گیا۔ پنڈت بھدر پال جی بھجنوپدیشک کے بھجن نتھا لال پرنج لال جی انسپکٹر ڈی-اے-وی سکولز کا اُپدیش ہوا۔ پچھلے سپتاہ کے دینک ست سنگ میں نمن سجنوں نے بھاگ لیا:-

- ۱/۱۴۱ ۶ سوموار۔ مہاشہ شودت مل جی۔
- ۱/۱۴۱ ۷۔ منگلوار۔ سماج سویم۔
- ۱/۱۴۱ ۸۔ بدھوار۔ مہاشہ رام داس جی۔
- ۱/۱۴۱ ۹۔ وبروار۔ لالہ یوگیندر پال جی گپتا۔
- ۱/۱۴۱ ۱۰۔ شکروار۔ مہاشہ صاحب دیال جی۔
- ۱/۱۴۱ ۱۱۔ سنیچروار۔ لالہ گیان چند جی۔
- ۱/۱۴۱ ۱۲۔ روی وار۔ لالہ کرشن دت جی (منتری)

گوروکل کورو کشیتر کا سالانہ جلسہ

گوروکل کورو کشیتر کا سالانہ جلسہ ۷-۸-۹ مارچ ۱۹۴۱ء کو ہوگا۔

گوروکل میں داخل ہونے والے نئے بالکوں کا ویدآرمبھ سنسکار ۹-مارچ کو ہوگا۔ جو سجن اپنے بالکوں کو گوروکل میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ وہ اس وقت سے لے کر سالانہ جلسے تک کسی وقت بھی کرا سکتے ہیں۔

یہ گوروکل کانگڑی کی سب سے بڑی شاخ ہے۔ اس جگہ کی آب و ہوا اور انتظام نہایت عمدہ ہے۔ برہمچاریوں کے پڑھنے پڑھانے۔ رہنے سہنے اور بھوجن آدی کا انتظام بہت اچھا ہے۔

ماہواری فیس بہت کم حسب ذیل رکھا گیا ہے:-

پہلی سے ۵ ویں شرینی تک ۱۲ روپے ماہوار۔ چھٹی سے آٹھویں شرینی تک سولہ روپے ماہوار۔

(گوروکل کے قواعد اور داخلہ وغیرہ کے فارم مینیجر گوروکل کورو کشیتر ضلع کرنال سے بذریعہ منگوائیں۔ (مینیجر)

آریہ سماج فیروزپور کے سماچار

۲۳-دسمبر کو شہید شری سوامی شردھانند جی کا دِوس منایا گیا۔ مہاشہ مدن جیت جی آریہ ویدک دھرم وشارد نے شری پوجیہ سوامی جی کے جیون کے متعلق میجک لینٹرن سے ایک عالمانہ اور معجزانہ معلومات لیکچر دیا۔ سردی کے باوجود حاضری کافی تھی۔

۲۹-دسمبر کو مہاشہ رام چند جی دکون اپ منتری کے گھر پر پارِوارک اُپاسنا ہوئی۔ جس میں مہاشہ مدن جیت نے یگیہ کی مہما کا بھلی بھانتی ورنن کیا۔ تت پشچات شریمتی راج دیوی جی کے منوہر بھجن ہوئے اور کارروائی بڑے سمارہ سے سماپت ہوئی۔

۱۲-جنوری ۱۹۴۱ء کو لوہڑی کا تہوار بڑے سمارہ سے منایا گیا۔ ساپتاہک ست سنگ کے پشچات مہاشہ ہنسراج جی کے گھر پر ہون یگیہ کیا گیا۔ اور لوہڑی دی گئی۔ شام کے ٹھیک ۵ بجے آریہ مندر میں مہاشہ نتھی رام جی اُپ پردھان کے کوئٹہ تبدیل ہو جانے کے سلسلہ میں ایک گروپ فوٹو لیا گیا۔ اور ان کی خدمات کے سلسلہ میں ایک ایڈریس مہاشہ مدن جیت نے پیش کیا۔ اور بعد ازاں مہاشہ تلسی رام جی پردھان اور مہاشہ بہاری لال جی منتری نے تقریریں کیں اور پھر ایک پارٹی دی گئی۔ اس کے بعد سماج میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار ایک شاندار جلسہ ہندی گورمکھی گھاٹک سرکلر کے وِرُدھ زیر صدارت مہاشہ تلسی رام جی ہوا۔ جس میں مہاشہ مدن جیت جی آریہ اور شری گپتا پال جی نے ہندی بھاشا کی وشیشتا پر لیکچر دئے۔ بعد ازیں حاضرین سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ ہندی بھاشا کو اپنانے کے لئے خود ہندی بھاشا سیکھیں۔ اپنا حساب کتاب۔ خط و کتابت۔ سب ہندی بھاشا میں ہی کریں۔ اور آنے والی مردم شماری میں اپنی بھاشا "ہندی" ہی لکھوائیں۔

رات کو ایک بڑا بھاری یگیہ کیا گیا اور پنڈت سکھراج۔ ماسٹر رام لال جی ہیڈ ماسٹر پہلوان ہربنس لال جی۔ ماسٹر جگن ناتھ جی اور مہاشہ مدن جیت جی کے لطیفے و بھجن ہوئے اور مہاشہ بہاری لال جی منتری کا بھاشن بہت موزوں ہوا۔

۱/۱۴۱ ۱۳ کو مہاشہ بالک رام جی مہتہ کے پوتے کا نام کرن سنسکار کیا گیا۔ ۵ روپے دان مختلف فنڈوں کو دیا گیا۔ (منتری)

شردھانند بلیدان دوس

آریہ کمار سبھا ڈی-اے-وی ہائی سکول نئی دہلی کے زیر اہتمام مورخہ ۳۱-دسمبر ۱۹۴۰ء کو تمباکو اندولن بائیکاٹ کے حق میں ایک خاص جلسہ زیر صدارت شری پنڈت ورت دھرمیندر جی کیا گیا۔ جس میں بھجنوں وغیرہ کے بعد پنڈت مدن لال جی بی-اے۔ پنڈت وشوامتر جی بی-اے اور کچھ آریہ کماروں کی تقریریں وغیرہ ہوئیں۔ تمباکو کے برخلاف دو خاص ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ جلسہ میں شری سوامی شردھانند جی کی شہادت کے متعلق بھی تقریریں ہوئیں۔ جلسہ شانتی پاٹھ کے بعد رشی دیانند کی جے کے نعروں کے ساتھ سماپت ہوا۔ (منتری)

آریہ مہاودیالیہ کرتھل

۸-۹-۱۰-مارچ ۱۹۴۱ء کو ہونے والے وارشک اُتسو کے اوسر پر شدھ بالکوں

رشی بودھ اُتسو (شوراتری) پر شاندار بھینٹ

(اُردو) پرکاش لاہور — دو آنے

شوراتری نمبر — باتصویر

(ہندی) آریہ ورت — تین آنے

بڑھیا لیکھ۔ کئی تصاویر سندر ٹائٹل۔ اعلیٰ لکھائی چھپائی اور کاغذ

نہایت سج دھج سے شائع ہوگا۔ جو اعلیٰ پایہ کے لیکھوں۔ نیتاؤں کے سندیشوں۔ جوشیلی کویتاؤں اور دلچسپ کہانیوں کا شاندار گلدستہ ہوگا۔ ایک سہ رنگی اور کئی یک رنگی تصاویر دی جاویں گی۔

زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر اور اُنکی قیمت جلد بھیجئے

زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر اور قیمت منی آرڈر سے پیشگی ارسال کر دیجئے۔ اس طرح جہاں شوراتری نمبر آپ کو سب سے پہلے ملے گا۔ وہاں محصول ڈاک یا ریل کا کرایہ آپ کو ادا نہ کرنا پڑے گا۔ آج ہی اپنا آرڈر بھیجئے۔

لیکھک اور کوی ابھی سے اپنی اپرکاشت اور اُتم رچنائیں بھیجکر کرتارتھ کریں۔ تاکہ انہیں اچھی سے اچھی جگہ دی جا سکے۔

"آریہ ورت" اور "پرکاش" کے شوراتری نمبروں کی قیمت ایک ہی منی آرڈر سے بھیجی جا سکتی ہے۔ ناظرین نوٹ کر لیں۔

مشتہرین اس خاص نمبر میں اشتہار دیکر لابھ اُٹھائیں

شرح اُجرت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کر کے اپنا اشتہار جلد بھیجدیں۔ تاکہ اچھی جگہ لگ سکے۔

مینیجر "پرکاش" و "آریہ ورت" لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کا داخلہ ہوگا۔ یہ سنستھا جہت ہی ساد ھارن ڈیہ میں سنسکرت کالج بنارس کی شاستری آدی پریکھشا تتھا اکھل بھارت. ورنشرم ودیا پیٹھ کی آیوروید گ کی اُچیہ تم پریکھشا سمست درشن۔ اُپ نشد تتھا ویدیا شنبہ آدی دھارمک ساہتیہ کے نیمت ادھیّن کے ساتھ ساتھ دلاتی ہے۔ جل وایو۔ آشرم تتھا وہاں کام آدی کا پربندھ اتی اُتّم ہے۔ اتہ اپنے بالکوں کو پرویش کرانے کے اِچھک سجن پرویش پتر تتھا نیماولی منگوانے کے لئے مکھیہ ادھشٹاتا کے پتہ پر پرارتھنا پتر بھیجیں + (مکھیہ ادھشٹاتا)

لالہ دیوی چند کا دورہ

بلاسپور یہاں شریمان لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے پردھان دیانند سالویشن مشن شروع جنوری میں پدھارے۔ نگر نواسیوں نے آپ کا ہاردک سواگت کیا۔ لالہ جی کے دو پرچھا دستانی ویاکھیان ہوئے۔ لالہ جی کے شبھ ہاتھوں سے ونتا آشرم کا اُدگھاٹن ہؤا۔ جہاں پر کمزیلی ہیکس ابلا استریاں وشرام پائیں گی۔ یہاں ایسے آشرم کی دیر سے سخت ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔

ساگر شریمان لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے بلاسپور سے واپس ہوتے ہوئے ساگر پدھارے۔ آریہ سماج کے وسیع ہال میں ۱۲ بجے کو آپ کا عالمانہ ویاکھیان ہؤا۔ آریہ سماج کی طرف سے آپ کو ۱۵۱ روپے کی تھیلی پیش کی گئی۔ اکھل بھارتیہ آدرش ہندو سنگھ اور آریہ یووک سبھا وغیرہ کئی سبھاؤں کی طرف سے لالہ جی کی بیش قیمت خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے مان پتر اَرپن کئے گئے۔

(ودیا دھر شاستری)

آریہ سماج دیوان ہال دہلی کے سماچار

آریہ سماج دیوان ہال دہلی کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں آریہ جگت کے پرسدھ سنیاسی شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی ۱۲- جنوری سے روزانہ ۸ بجے سے ۹ بجے تک اُپنشدوں کی کتھا ہو رہی ہے۔ سوامی جی کے نام سے دہلی کی آریہ جنتا بھی بھانتی بھری چت ہے۔ ان کی کتھا ایسی روچک ہے۔ کہ جنتا ہزاروں کی تعداد میں آیا کرتی ہے۔ ان کی مدھر بانی سچ سچ ہی امرت ورشا کرتی ہے۔ یہاں کی آریہ جنتا سے پرارتھنا ہے۔ کہ ادھک سے ادھک سنکھیا میں پدھار کر امرت پان کرے +

آریہ سماج دیوان ہال دہلی کا سالانہ جلسہ اس سال بتاریخ ۲۴- جنوری سے ۲۶- جنوری تک بڑی تزک و شان سے منایا جاوے گا۔ اس اوسر پر بڑے بڑے ودوان۔ سنیاسی اُپدیشک سمیلن ہیں یہاں پدھار رہے ہیں۔ کئی جلتو پورن سمیلنوں کا بھی آیوجن کیا جا رہا ہے۔ دہلی شہر اور اس کے آس پاس کے آریوں کے لئے یہ دھارمک میلہ ہوگا +

دھن کے لئے اپیل آریہ سماج دیوان ہال دہلی نے پچھلے ۵۶ ورشوں میں آریہ ہندو بھائیوں کی جو سیوا کی ہے۔ وہ سب کے مدنظر ہے۔ آریہ کنیا مہاودیالیہ چاوڑی بازار۔ آریہ اناتھالیہ آریہ بالوڈی ہاؤس۔ آریہ ونتا وشرام آشرم آدی اس سماج کی سنستھائیں ہیں۔ جو جنتا کی سیوا کا ٹھوس کاریہ کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ آریہ ہندوؤں کا ایسا کون سا کام ہے۔ جس میں آریہ سماج ہذا نے جاتی کا نیتر تو نہ کیا ہو۔ اچھوت اُدّھار۔ شدھی پرچار گرام پرچار کا کاریہ اُتساہ سے کر رہا ہے۔ دھرم پرچار کے علاوہ اس سماج کی اور سے غریبوں۔ اناتھوں اور ابلا دکھی استریوں کی اُچت سہائتا ہوتی رہتی ہے۔

اس لئے دانی مہانو بھاووں سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس سماج کے دھارمک اُتسو پر دل کھول کر دان دیں +

(منتری آریہ سماج دیوان ہال - دہلی)

آریہ سماج تونسہ کے سماچار

امسال آریہ سماج تونسہ کا سالانہ جلسہ لگاتار ۵ روز نہایت شان سے منایا گیا۔ باہر سے ہزاروں لوگ شامل ہوئے۔ لگ بھگ مبلغ سات سو روپے بطور دان کے پراپت ہوئے۔ اوم کا جھنڈا اتنا اونچا لہرایا گیا۔ کہ شہر سے باہر میلوں تک نظر آتا تھا +

شری مہاتما ٹیک چند جی پربھو آشرت کی ادھیکشتا میں یجروید کا یگیہ رچایا گیا۔ ۸۵ استری پُرشوں نے مانس آدی تیاگ کرنے کا برت کیا۔ تیّ تعمیر ہونے والی یگیہ شالہ کی آدھار شلا شری مہاتما ٹیک چند جی نے اپنے کرکملوں سے رکھی +

مختلف کھیلوں کے مقابلے ہوئے اور انعامات تقسیم کئے گئے +

مردم شماری کانفرنس ہوئی۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشن سرو سمتی سے پاس کیا گیا:

"تحصیل سنگھڑ گڑھ کے ہندوؤں کا یہ عام جلسہ پنجاب سرکار سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ چونکہ آد دھرمیوں کے سیاسی حقوق ہندوؤں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس لئے اُنہیں مردم شماری میں غیر ہندو شمار نہ کیا جاوے۔ بلکہ ان کا شمار ہندوؤں کے جنرل ٹوٹل میں کیا جاوے" + (منتری)

گورُوکل کورو کھشیتر کے سماچار

۱- ۱۰- جنوری کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپ پردھان پنڈت بشمبھر ناتھ جی رائے صاحب لالہ امرت رائے جی کے ساتھ اچانک گوروکل میں پدھارے۔ اور صبح سے شام تک گوروکل کا اچھی طرح معائنہ کر کے حسب ذیل ریمارکس رائے بک میں تحریر کر گئے:-

"آج مجھے رائے صاحب امرت رائے جی کے ساتھ اس سنستھا کا معائنہ کرنے کا سوبھاگیہ پراپت ہؤا۔ ایک دن میں اس کے سب کاموں کو اچھی طرح دیکھا۔ اور اس کو اچھے انتظام میں پایا۔ مجھے ... اور ماننے ہوئے خوشی ہے۔ کہ ... سوم دت جی اس گوروکل کے ... اور اسے ترقی کی طرف لے جانے ... بڑی دلچسپی اور لگن سے کاریہ کر ... ہیں۔ میں ان کے ساتھ ان ... ہیں پوری کامیابی چاہتا ہوں۔ گوروکل ... زمین کو زیادہ زرخیز بنا کر گوروکل کو ... دینے اور اپنے خرچ کو پورا کرنے ... قابل بنانے کے لئے آپ لگاتار ... کر رہے ہیں۔ سب برہمچاری خوش ... تندرست ہیں۔ مجھے وہ سب گوروکل ... جیون میں آنند محسوس کرتے ہوئے ... ہوتے ہیں۔ ایک دو کمیاں مجھے ... دی ہیں دھن کی مشکلات کی وجہ ... اور آسانی سے دُور کی جا سکتی ہیں ... سادگی جس کو میں بہت ... کرتا ہوں۔ اس سنستھا کی ایک بڑی ... خصوصیت ہے۔ اس سنستھا میں باہر ... دکھاوٹ اور آڈمبر کی کوئی بات ... دکھائی دیتی۔ سب برہمچاری ... اور سبھیہ ہیں۔ میری یہ ہاردک اِچھا ہے ... یہ سنستھا مستقبل میں اور بھی زیادہ ... پھولے اور زیادہ سے زیادہ لوک ... ہو" +

لدھیانہ کے ڈاکٹر بخشی اور سنگھ کو ...

نہایت شوک سے لکھا جاتا ہے کہ ڈاکٹر ... پردھان آریہ ہائی سکول لدھیانہ کے چھوٹے بھائی لالہ موہن لال جی چند دن کی علالت ... بعد نیچنور (کالکا) میں سورگباش ہوگئے ... سورگیہ نہایت شریف ملنسار تھے۔ ... میں یہاں سامانجک بھائیوں اور دوستوں ... طرف سے اظہار ہمدردی کیا جا رہا ہے ... پرماتما سورگیہ کی روح کو شانتی پردان ...

لالہ چندر پرکاش آنند لدھیانہ کی ...

(لدھیانہ ۱۹- جنوری) لالہ منگل ... آنند آف ملیرز رام مل منگل سین لدھیانہ ... کے سپتر مسٹر پرکاش چند آنند بی۔ اے ... سیکرٹریٹ دہلی کا شُبھ وواہ ۱۷- جنوری ... مسٹر ستیہ پال بوہرا ایڈووکیٹ ایم۔ اے ... سری نگر (کشمیر) کی سپتری راج رانی ... لاہور میں پورن ویدک ریتی سے ہؤا۔ ... منگل سین نے اس خوشی میں گوروکل ... کنیا گوروکل دہرہ دون آدی سنستھاؤں کو ... دیا + (نامہ نگار)

روپیہ کے سترہ ۱۷ آنے لیجیے

ان دنوں دوسرے سب بیوپاروں میں بے شک خسارہ ہو۔ لیکن آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کے حصے خریدنے سے آپ کو روپیہ کے سترہ آنے ملتے ہیں۔ اوقات اگر منڈل کے دس دس روپے آپ دس حصے خریدیں۔ اور یکمشت روپیہ لگا دیں۔ تو سال کے بعد آپ کو سو آنے یعنی سوا چھ روپے منافع ملے گا۔ گویا ایک روپے کے سترہ آنے ہو جاویں گے۔ اس سے زیادہ منافع بخش کوئی بیوپار نہیں۔ اپنا سرمایہ منڈل کے حصوں میں لگائیے۔ اور بھرپور فائدہ اُٹھائیے۔ پراسپکٹس اور دیگر تفصیلات کے لئے منڈل کو لکھئے +

متھرا پرشاد شوہرے منیجنگ ڈائرکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دُنیا کا روزنامچہ

— جرمنی اور اٹلی امریکہ کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیں گے۔ اگر اُس نے اُن کے جہازوں پر قبضہ کیا۔

— برطانوی فوجوں کے طبروق پر قبضہ سے افریقہ میں اطالوی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

— برطانیہ پر بڑا حملہ اٹلی سے ہو گا۔ تین لاکھ جرمن فوج اٹلی پہنچ گئی ہے۔

— صدر روزویلٹ کا اعلان ہے۔ کہ امریکہ کا بحری بیڑا برطانیہ نہیں بھیجا جا سکتا۔

— رُوس غیر جانبدار رہے گا۔

— برطانیہ پر ہوائی حملوں میں ساٹھ ہزار اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔

— پہلے ستیاگرہی شری ونوبا بھاوے پھر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

— رومانیہ کے طول و عرض میں بغاوت پھیل گئی ہے۔ سارے ملک میں مظاہرے تصادم اور قتل ہو رہے ہیں۔ صُورتِ حالات حکومت کے کنٹرول سے باہر ہو گئی ہے۔ جرمن دستوں نے بخارسٹ کی بڑی بڑی عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

— فرنٹیر کی احرار خواتین نے ستیاگرہ کیلئے نام پیش کر دئے ہیں۔

— ہندو ودواہ ڈویوستھا کے سمبندھ میں مسٹر دیشمکھ سنٹرل اسمبلی میں ایک بل پیش کریں گے۔

— ۲۶۔جنوری کو ہندوستان بھر میں یوم آزادی" منایا جاوے گا۔

— مفتی کفایت اللہ صدر جمعیت العلمائے ہند نے فتوے دیا ہے۔ کہ "پاکستان کی سکیم قطعاً ناقابلِ عمل ہے۔

— برطانیہ کے پاس چالیس لاکھ فوج تیار ہے۔

— روس اور جاپان میں سمجھوتہ ہونے لگا ہے۔ جرمنی اور اٹلی مدد کر رہے ہیں۔

— وزیر اعظم جاپان کا اعلان ہے۔ کہ امریکہ جنگ میں کُودا۔ تو جاپان بھی شامل ہو جائے گا۔

— علامہ مشرقی کی رہائی کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

— پنجاب اسمبلی میں بکری ٹیکس بل کو مشتہر کرنے کی تحریک پیش ہو گئی ہے۔

— عہدِ صدارت کے تیسرے دور کا افتتاح کرتے ہوئے صدر روزویلٹ نے اعلان کیا۔ کہ ہم جمہوریت کو زندہ رکھیں گے۔

— پنجاب میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ۸۵۳ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

— سیتلا مندر کے مہنت کو گدی سے اُتروانے کے لئے ایک پنڈت نے مندر کے مرن برت شروع کر دیا ہے۔

— سوشلسٹوں نے کانگریس لیڈرشپ پر قبضہ کرنے کی سکیم تیار کر لی ہے۔

— بحیرہ روم میں ہٹلر اپنی ہوائی طاقت بڑھائے گا۔

— بہار سے مزید چار سو ستیاگرہیوں کے نام بھیجے گئے ہیں۔

— البانیہ کی جنگ میں پچاس ہزار اطالوی ہلاک و زخمی ہو گئے ہیں۔

— ۱۳۔جنوری کو ختم ہونے والے ہفتہ میں برطانیہ کے ۹ جہاز ڈوب گئے۔

— بمباری سے برطانیہ کے ۹ بنکوں کی عمارتیں تباہ ہو گئی ہیں۔

— ۳۰۔جنوری کو برلن میں مسولینی نے ہٹلر سے ملاقات کی۔

— مزید چار ہزار اطالوی قیدی ہندوستان پہنچ گئے ہیں۔

— ٹرکی پر حملہ کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔

— مہاتما گاندھی کا اعلان ہے۔ کہ جدوجہد جلدی ختم نہیں ہو گی۔

مردم شماری کے متعلق مکمل ٹریکٹ

(اُردو) مردم شماری اور آریہ سماج (ہندی)

شری ہیتیشی علاودلپوری سمپادک "پرکاش" نے لکھ کر بھاری کمی کو پورا کر دیا ہے۔ اس ٹریکٹ میں مردم شماری کے متعلق تمام سرکاری و آریہ سامامک واقفیت، مردم شماری کا فارم۔ خانہ پُری کا طریقہ۔ مخالفین کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب۔ مذہب "ویدک دھرم" اور جاتی "آریہ" کیوں لکھوائیں؟ اس پر وید۔ منوسمرتی۔ گیتا۔ رامائن اور پورانوں کے حوالجات، مردم شماری کے اعداد و شمار

پروہت کی ضرورت

ہارمونیم بجانا جاننے والے شاستری یا ودّوان کی پاس پروہت کی ضرورت ہے + درخواستیں ۱۵۔فروری تک آریہ سماج بکٹ گنج سروان (فرنٹیر) کو ارسال کریں +

سیندور کی لاج

بقیہ صفحہ ۱۰

اکیلا ایک باہر چلا گیا۔ میرے لئے دھوئیں کا ایک انبار چھوڑ کر!"

× × × × × × × × × × × × ×

چار ورش بیت گئے۔ آپ اَنُمان کریں گے۔ اس دوران میں سدا سکھ کی چھایا تک مجھے دیکھنے کو نہ ملی۔ کئی بار اُس کے گھر گیا۔ لیکن جب بھی گیا سیتا اور سیتا کی ساس نے یہی بتایا۔ "کہیں باہر گیا ہے۔"

اس دِن ردی وار تھا۔ جیون کی گاڑی کے پہیئے پیٹ کے لئے سپتاہ کے چھ دِن جو اوشرانت گتی سے گھومتے رہے ہیں، ردی وار کو وشرام پاتے ہیں۔ دِن کے گیارہ بجے اپنے کمرہ میں لیٹا ہوا ایک اُپ نیاس کے پنے اُلٹ رہا تھا۔ لیکھک نے آدرش پریم کی لمبی چوڑی مہما گائی تھی۔ ہیرو ہیروئین کو مانو نہ رہنے دے کر "دیوتا" بنا دینے کی پوری چیشٹا کی تھی۔ جی نہیں لگ رہا تھا۔ اور میں ان پرشٹھوں میں ڈھونڈ رہا تھا سدا سکھ کو — پاپی چرتر ہیں سدا سکھ کو — جو سوئم وواہت ہو کر ایک دوسری وواہت اِستری کو پیار کرتا ہے۔ اور وہ کنک ...... رادھا کہاں تھی؟

کمرے کا پردہ ہٹا کر سدا سکھ اندر آیا۔ بیچ و بیچ سب چیشٹ درست۔ میں چکیت رہ گیا۔ اُٹھ کر کہا "آؤ! اتنے دِن کہاں رہے"؟

وہ بیٹھا نہیں۔ کھڑے کھڑے بولا۔ "میرے ساتھ چل سکتے ہو؟"

میں — "کہاں"؟

وہ — "جہاں میں کہوں"؟

ندی کے کنارے جنتر سے الگ ایک ستھان ہے۔ جسے دُنیا والے کہتے ہیں "مرگھٹ"، یہ جہاں دھنی۔ نردھنی۔ پاپی۔ پُنیہ آتما یستی۔ استی۔ اُونچ۔ نیچ۔ سب گرتے ہیں — نیٹ اسہائے دُنیا کی آلوچنا اور دیا کھیا کے پردے۔ جیون بھر نیم بندھن اور آدرش سے گھر کر اپنے کو "ستی" "پتیدھ" کرنے والی ناری اور ایک کلنکنی کہی جانے والی ویشیا پردے پردے اپنے چرتر بل اور ماتو تا کا رکشک اور ادھم ادھم چرتر میں سب جہاں جا کر ایک نام پاتے ہیں۔ رز جیو۔ نِشش پران ششو! سدا سکھ نے مجھے وہیں لا کر کھڑا کر دیا۔ میں وِسمئے وِمگدہ کچھ سمجھ ہی نہیں سکا۔

کہ یہاں کس پریوجن سے مجھے لایا ہے۔ کیول اس کی اور دیکھنے لگا۔ کچھ منٹوں بعد وہ مجھے ایک اور سنکیت کر کے بولا "دیکھو! وہ میری کنک ہے۔ وہ سدا کے لئے چلی گئی۔ دُنیا کے ادھروں کو ایک میٹھی ہنسی دے کر کہ اس کے نیم بندھن پنے رہ گئے۔

میں جوں کا توں اپنی جگہ پر بنا ہوں۔ اس کے جانے کا مجھے دُکھ نہیں۔ وہ کنک تھی۔ اُسے کہاں سنبھال کر رکھتا؟ کیول ایک سوچ ہے۔ جو میرے چاروں اور بھینٹر باہر سگھن اعتبید پر اچاد۔ دِکھتا اور شُونیہ چھوڑ کر گئی ہے۔ وہ کبھی مرے گی یا نہیں۔ نہیں سمجھ میں آتا۔ لیکن تم لوگوں کی بھاشا میں یہ پاپ ہے۔ تم لوگ تو قدم پھُونک پھُونک کر ہی چلنا جانتے ہو۔ لیکن بھائی جب جیون بھر سب سے وِدروہ کیا۔ تو آج تو سوچم اپنے سے وِدروہ کرنے کو جی چاہتا ہے۔ میں آج سے بھیکر جیون وِدروہی ہو رہا ہوں۔ تم پر سے بھی اپنا بھار اُٹھا لینا چاہتا ہوں۔ چلو گھر چلیں۔"

× × × × × × × × × × × × ×

آج سدا سکھ نہیں ہے۔ اس گھٹنا کے ٹھیک ایک ماہ بعد اُسے "اڈلٹری" کے جُرم میں سزا ہوئی۔ وہاں جیل میں ہی وہ تھائیسس کا وہ شکار ہوا۔ اور باہر نکل کر مر گیا۔ کبھی کبھی یاد آتا ہے۔ کہ وہ مرگھٹ جہاں کنک چپ چاپ سو رہی تھی۔ وہاں سدا سکھ سویا تھا اور جہاں ایک دِن میں یہ کہانی کہنے والا بھی چپ چاپ سو جاؤں گا۔ سوچتا ہوں جب سارے نیم بندھن۔ مانوتا اور سداچار پُنیہ اور چرم سیما پر پہنچے ہوئے "پاپ" اور چرتر ہینتا کی ایک ہی نِشچت منزل ہے۔

— رِسکتا راہی میں رز جیو لوٹ جانا — تو جیون پر اپنے آدرش سدھانتوں اور مریاداؤں پر ناز گھمنڈ اور گرو کیوں ہے؟ کیا اس سے کہیں کبھی کچھ ملتا ہے + ج

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجدیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co., Karachi

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ ہندی کا پرچار نہ ہوگا؟

(بقیہ صفحہ ۸-۹ کالم ۴)

کا نام بیکار رہا ہو۔

(۱۰) شہر کے تمام دکانداروں کو مجبور کر دیں۔ کہ وہ اپنا بہی کھاتہ۔ سائن بورڈ۔ بل۔ رجسٹر انیادی ہندی میں رکھیں۔

(۱۱) جہاں تک ہو سکے۔ لوگوں کے خط پتر اور دوسری پرائیویٹ تحریریں ہندی میں لکھیں اور لوگوں کو لکھوانے کی پریرنا کریں۔

(۱۲) اگر آپ کا کام اشتہار بازی ہے۔ تو ہندی کو نکھیہ استھان دیں۔

(۱۳) شہر کے اندر ہندی پرچارنی سبھا بنا کر جنتا کو ہندی کی طرف رچی دلائیں۔

(۱۴) جہاں جہاں ہندی کی تنگ کارروائیاں ہوں۔ وہاں وہاں اپنے والنٹیر منڈل کو رنگ سے چلائیں۔ تاکہ اس کا مقابلہ کر سکے۔

(۱۵) اگر آپ اردو اخبار کے سمپادک ہیں۔ تو آپ کا دھرم ہے۔ کہ اخبار کی بھاشا آسان ہندی میں ہو۔ آپ کا ایڈیٹوریل نوٹ ایک صاف شفاف ہندی روپ شیشے کے سمان ہو۔ اور دوسری بھاشا کے انوادک (مترجم) کو ہدایت کر دیں۔ کہ آسان ہندی زبان میں ترجمہ کرے۔

(۱۶) آپ کا فرض ہے۔ کہ ہر ہندی میں پتر ویوہار کرنے والے کو ٹھیک طرز میں مقام و پتہ لکھنے کا ڈھنگ (انگریزی طرز کا) بتائیں۔

(۱۷) آپ امیر ہیں۔ تو پرچار دولت کے کچھ حصے کو اس طریق سے پریوگ میں لائیں۔ (ا) ہندی ٹریکٹ خرید کر لوگوں میں مفت بانٹیں۔

(ب) ہندی میں اشتہار چھپا کر بانٹیں۔

(ج) ہندی۔ اخباروں۔ رسالوں۔ کتابوں کی سرپرستی (مدد) کریں۔

(د) ہندی میں پتہ لکھنے کے چارٹس بنوا کر تقسیم کریں۔

(ہ) کنوؤں۔ تالابوں۔ باؤلیوں۔ دھرم شالاؤں۔ مندروں میں اُن کے نام اور ہدایات ہندی بھاشا میں لکھوا کر پنیہ کے بھاگی بنیں۔

(س) ہندی بال اُپدیشنی غریبوں میں مفت بانٹیں۔

(۱۸) جلسے جلوسوں یا رونق والے تہواروں پر ہندی کوی دربار کریں۔ ہندی کے موٹو۔ ہندی کے چارٹس کام میں لائیں۔ اور دوسروں کو ایسا کرنے کی ترغیب دیں۔

(۱۹) اب جبکہ مردم شماری سمیپ ہے۔ تو لوگوں کو زبان کے خانہ میں ہندی لکھوانے کی ہدایت دیں۔ اور مخالفوں کی چالیں ان پر واضح کریں۔

(۲۰) جیسے مصری تمام پہلوؤں سے مصری ہوتی ہے۔ ایسے ہی ایک ایک ہندو آریہ کو ہندی رکھنی چاہیئے۔

میں نے اوپر دکت باتیں لکھ دی ہیں۔ اُمید ہے۔ کہ پاٹھک گن ان پر وچار کر کے عمل میں لائیں گے۔

صوبہ بہار میں آریہ سماج کے جلسوں کی پرپاٹی

(بقیہ صفحہ ۸-۹ کالم ۳)

(۷) بہار کا علاقہ غریب ہے۔ اور تعلیم میں بھی پیچھے ہے۔ مگر لوگوں میں شردھا ادھک ہے۔ اس لئے جلسوں پر حاضری بہت ہوتی ہے۔ گو اپیل پر دھن ادھک جمع نہیں ہوتا۔ تاہم لوگوں میں کام کرنے کا اُتساہ بہت ہے۔

پنڈت دیوبرت شاستری پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا بہار ایسے کاریوں میں بہت دلچسپی لیتے ہیں۔

بہار دلیتک سبھا کی طرف سے ودھوا آشرم اور دلت آشرم کئی جگہوں پر ہیں۔ ڈی۔ اے۔ وی۔ سکول کئی سماجوں نے کھول رکھے ہیں۔ ہندی کا پرچار اس پرانت میں ادھک ہے۔ لیکن کانگریسی منسٹری نے اُردو بھی سکولوں میں بڑھا دی ہے۔ ہندو لوگ زیادہ تر ہندی پڑھتے اور جانتے ہیں۔ غرضیکہ آریہ سماج کا کام بہار پرانت میں دنوں دن بڑھ رہا ہے۔

میری بنگال یاترا (بقیہ صفحہ ۷)

ڈھنگ ایسا ہوتا ہے۔ مندر کے بیچ میں ایک دالان ہوتا ہے۔ اس کے آس پاس کوٹھڑیاں ہوتی ہیں۔ جیت میں جب سرسوتی پوجا ہوتی ہے۔ تو اس دالان میں سرسوتی کی مورتی رکھی جاتی ہے۔ اس دالان کے پاس جو دو کوٹھڑیاں ہیں۔ اس میں سے ایک کوٹھڑی میں آریہ سماج کا سامان رہتا ہے۔ اور دوسری میں سرسوتی پوجا کا۔ اس لئے یہ مندر آریہ سماج۔ سناتن دھرم سبھا۔ اور مندر سبھا سب کا مشترکہ ہے۔ اور اپنے اپنے وقت پر سب اپنا اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ پنڈت برہم درشن جی کا گھر اس کے پاس ہی ہے۔ اس لئے ان کے آنے کا پتہ سب کو لگ گیا تھا۔ کیونکہ مورتی کا موقعہ دیکھنے کیلئے مجھے اس مندر کو دیکھنا ضروری تھا۔

۲۸ - دسمبر کی صبح کو دہلی میل سے اسٹیشن سے چلا۔ اور کلکتہ پہنچ گیا۔ کیونکہ ۱۹ کارن والس سٹریٹ میں جلسہ تھا۔ دو بجے بعد از دوپہر آریہ سماج کا جلوس نکلا۔ اسے کہا گیا تھا نگر کیرتن۔ لیکن نگر کیرتن نہ نکلا۔ اسے سنکیرتن یا جلوس ہی کہیں تو زیادہ مناسب ہے۔ جلوس پنڈال سے چلا اور وہیں آکر سماپت ہوا۔ جلوس دو بجے سے ۴½ بجے تک رہا۔ بیچ میں کہیں کہیں دس پانچ منٹ کے لئے جلوس ٹھہرا تھی۔ ورنہ دھیرے دھیرے چلتا ہی رہا۔

جلوس اچھا تھا۔ اس میں عورتیں، مرد، طلبا سبھی تھے۔ کلکتہ کے نزدیک کی آریہ سماجیں بھی شامل تھیں۔ جلوس کچھ ڈی تھا اس میں پنجابی مارواڑی پگڑیاں تھیں۔ کئی طرح کی ٹوپیاں تھیں۔ سر سے ننگے بھی تھے۔ اسی لئے ایک بنگالی سجن نے کہا تھا "یہ کیسا جلوس ہے۔ جس میں ہندوستانی بھی ہیں اور بنگالی بھی ہیں"۔ (بنگالی یو۔ پی اور بہار والوں کو ہندوستانی کہتے ہیں)۔ اُنہوں میں پدھارے ہوئے وِدوانوں میں سوامی وشوا نند جی ناتاگ، پنڈت دیوبرت جی۔ شری ستیا ماترت جی بھنجنیک۔ یو۔ پی سے پنڈت دھر میندر جی شاستری نداجیہ گورو۔ راجستھان سے شری پرکاش چندر جی اُپدیشک۔ دہلی سے سوامی ویدانند جی۔ پنجاب سے لالہ خوشحال چند جی خورسند۔ گوروکل کانگڑی سے پنڈت سکھ دیو جی تھے۔

۲۹ - دسمبر کو آریہ پرتی ندھی

نرواچن

سبھا بنگال آسام کا نرواچن تھا۔ اس کا نرواچن ہر تیسرے سال ہوتا ہے اس سال ایک سو آٹھ آریہ سماجوں کے پرتی ندھی شامل ہوئے۔ جن کی تعداد ڈھائی سو کے اوپر تھی۔ نرواچن میں شری ہر گوبند جی گپت پردھان۔ چار اُپ پردھان۔ ایک آسامی دو بنگالی۔ ایک ہندی بھاشی۔ تین منتری ایک آسامی۔ ایک بنگالی۔ ایک ہندی بھاشی منتخب ہوئے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب آریہ سماج کا پرچار بنگالیوں میں بھی ہو رہا ہے۔ کیونکہ بنگالی پرتی ندھیوں کی تعداد کافی تھی۔ اور پھر بھی بہت سے بنگالی پدھارے ہوئے تھے۔ یہ سب لکشن اچھے ہیں۔

(باقی آئندہ)

شری ہنستی علاولپوری ایڈیٹر "پرکاش" کی مشہور تصانیف

گیتا گان - گیتا کا شلوک وار دوہوں میں سمپورن انوواد۔ ہندی ۸ر۔ اُردو ۶ر۔
رشی گان - رشی دیانند کی مکمل منظوم جیونی سرل دوہوں میں۔ ہندی ۴ر۔ اردو ۳ر۔
اُپنشد گان - ایشا واسیہ اُپنشد کا انوواد سرل دوہوں میں۔ ہندی ۴ر۔ اردو ۳ر۔
ہنستی رامائن - بالمیکی رامائن کا سار سرل دوہوں میں۔ اتی اُتم پُستک ہے۔ ہندی ار۔ اُردو ۲ پیسے
سندھیا گان - ویدک سندھیا اور اس کے انتھ ایک ایک دوہے میں۔ جن کا من سندھیا میں نہ لگتا ہو وہ اسے ضرور منگوائیں۔ اور بھاری تعداد میں مفت بانٹیں۔ قیمت ہندی ایک پیسہ اردو ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ۔

کھنڈن سیریز کے نایاب تحفے (۱) پُران پول پرکاش ۸ر (۲) مورتی پوجا کی دھجیاں ۴ر (۳) اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ر (۴) جین مت درپن ۸ر (۵) آنند پتھ ۴ر (۶) ویدک دھرم کی فضیلت ۴ر۔ (۷) آریہ سماج کیا ہے؟ ۴ر (۸) عیسائی مت درپن ۴ر۔

بہترین ادبی تصانیف (۱) راز مسرت (کہانیاں) ۶ر (۲) مشعل ہدایت ۲ر (۳) جام محبت ۲ر (۴) پریم مرلی ۸ر۔ ان کتابوں کا سوادھیائے کیلئے ہر ایک گھر اور لائبریری میں ہونا ضروری ہے۔ مینیجر۔ پرکاش بک ڈپو۔ کچا نسبت روڈ۔ لاہور

"آریہ ورت" نصف قیمت پر!

"آریہ ورت" کی ضمانت کیلئے لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار دہلی نے ۲۵ روپے۔ شری دیو برت لال جی بانی پرستی۔ لالہ رام سروپ جی بانسل تھیانہ۔ اور سیٹھ بالا مل بہاری لال جی بگام نے جو دس دس روپے دیئے تھے۔ وہ اُنہوں نے واپس نہ لیکر ہمیں آگیا دی ہے۔ کہ اس دھن سے نصف چندہ پر ۳۹ استریوں ۳۳ آریہ سماجوں اور ۱۸ اودیارتھیوں و گپت سہایوں کے نام آریہ ورت جاری کر دیا جائے۔ ہم ان سجنوں کے مشکور ہیں۔ "پرکاش" کے پریمیوں کو چاہیئے۔ کہ مستحق ویکتیوں کو اس رعائت سے فائدہ اُٹھانے کی پریرنا کریں۔ نصف چندہ ایک روپیہ منی آرڈر سے آنا چاہیئے۔ وی۔ پی نہیں کیا جائے گا۔

(مینیجر آریہ ورت کچا نسبت روڈ لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنجاب پرائمری ایجوکیشن بل کے خلاف پروٹسٹ

علاوہ لیہ مورخہ ۱۲ جنوری کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آ گیا انوسار آریہ سماج مندر میں رات کو ۸ بجے آریہ ہندوؤں اور سکھوں کا ایک عام جلسہ ہوا۔ جس کے پردھان سرو سمتی سے برکت سنگھ جی اہلو والیہ رئیس تھے۔ جلسہ میں ماسٹر ہری رام جی پردھان آریہ سماج۔ ماسٹر امرناتھ جی آریہ۔ پنڈت دولت رام جی پردھان سناتن دھرم سبھا۔ پنڈت جگن ناتھ جی اپدیشک سناتن دھرم سبھا پنجاب کی تقریریں۔ اور ماسٹر بابو رام جی ہتکاری کی نظمیں اس وشے پر ہوئیں۔ کہ جو درجہ اُردو کو پرائمری ایجوکیشن میں دیا گیا ہے۔ وہی درجہ ہندی گورمکھی کو دینا چاہیئے۔ سرو سمتی سے ایک ریزولیشن پاس کیا گیا۔ جس میں درج تھا۔ کہ گورنر پنجاب سے درخواست کی جائے۔ کہ جو بل اُردو کے حق میں پاس ہوا ہے۔ اس کو تب تک پاس نہ کریں۔ جب تک ہندی اور گورمکھی کو اُردو کے برابر درجہ نہ دیا جائے۔

(۲) لوہڑی کا تہوار آریہ سماج کی طرف سے بڑی شان سے منایا گیا۔ بیاننہ ہون یگیہ کیا گیا۔ رات کو اگنی پرچنڈ کی گئی۔ اور حاضرین کو ریوڑیوں سے ستکار کیا گیا + (چمن لال منتری)

بھارت نگر آریہ یتیم بالا شالہ بھارت نگر لاہور کی ادھیکشتا میں پنجاب گورنمنٹ کے لازمی پرائمری شکھشا بل کے بارے میں وزیر تعلیم کی اس کوشش کے ورودھ جس کی رُو سے انہوں نے ہندی گورمکھی کی بجائے اُردو کو ہی ذریعہ تعلیم قرار دیا ہے۔ ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں پنجاب گورنمنٹ کی اس ہندی گھاتک سکیم کا گھور ورودھ کیا گیا۔ اور پنجاب گورنر سے اس بل کی منظوری نہ دیتے ہوئے ہندوؤں اور سکھوں کے دھارمک حقوق کی رکھشا کیلئے درخواست کی گئی +

(۲) یہ سبھا تمام ہندو سنستھاؤں۔ سکولوں اور کالجوں کی پربندھ کرتری سبھاؤں سے پُر زور پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ اپنا تمام بیوہار ہندی بھاشا میں ہی کریں + (گوکندن لال منیجر)

چھچھرولی آریہ سماج چھچھرولی (کلسیہ سٹیٹ) کا یہ ادھیویشن پنجاب اسمبلی میں پاس ہوئے پرائمری ایجوکیشن بل کا جس کے دوارا پنجاب کی سرکار نے پرائمری شکشا کا مادھیم اُردو نشچت کیا ہے۔ گھور ورودھ کرتا ہے۔ یہ بل پنجاب کے آریہ ہندوؤں تتھا سکھوں کے جنم سدھ ادھیکار پر کٹھارگھات ہے۔ اتہ یہ سبھا پنجاب گورنر سے سانرودھ پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ اس بل کی سویکرتی تب تک نہ دیں۔ جب تک کہ ہندی اور گورمکھی کو بھی اُردو کے سمان پرائمری شکشا کا مادھیم سویکار کرنا اُدگھوشت نہیں کیا جاتا +

(بختاور سنگھ منتری)

چک جھمرہ آریہ سماج چک جھمرہ (لائل پور) کا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی آگیا انوسار ۱۲- جنوری رات کے ۸ بجے آریہ سماج مندر میں ہندوؤں اور سکھوں کا ایک مشترکہ جلسہ زیر صدارت سردار گوردیال سنگھ جی پردھان شری گورو سنگھ سبھا منعقد ہوا۔ جس میں پرائمری ایجوکیشن بل کے خلاف وئید ہنسراج جی۔ ڈاکٹر سیوارام جی۔ پنڈت نانک چند جی۔ اور پنڈت سریندر جی کی تقریریں ہوئیں۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیشن سرب سمتی سے پاس کیے گئے:-

(۱) چک جھمرہ کے آریہ سناتنی اور ہندوؤں کا یہ جلسہ پنجاب اسمبلی میں پاس ہوئے پرائمری ایجوکیشن بل کے خلاف جس کی رُو سے پنجاب کی یونینسٹ گورنمنٹ نے پرائمری کا ذریعہ تعلیم اردو مقرر کیا ہے۔ پُر زور پروٹسٹ کرتا ہے۔ یہ بل پنجاب کے آریہ ہندوؤں اور سکھوں کے پیدائشی حقوق پر ضرب کاری ہے۔ اور ان کی تہذیب اور دھرم پر بیجا ہی نامناسب رُکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ اس لئے یہ جلسہ گورنر پنجاب سے پُر زور درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی منظوری تب تک نہ دیں۔ جب تک کہ ہندی اور گورمکھی کو بھی اُردو کے برابر ذریعہ تعلیم منظور کرنے کا اعلان نہیں کیا جاتا +

(۲) چک جھمرہ کے ہندوؤں کا یہ جلسہ پنجاب سرکار سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ چونکہ آدھرمیوں کے سیاسی حقوق ہندوؤں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس لئے ان کا شمار ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں "غیر ہندو" نہ کیا جائے۔ بلکہ ان کا شمار ہندوؤں کے جنرل ٹوٹل میں کیا جائے۔ اگر پنجاب سرکار ہماری عرضداشت کے مطابق

پنجاب کے مشہور معالج فخر الاطبا جناب حکیم دینا ناتھ صاحب کوہلی کے

دو خاص مجربات

فازکو

البینو

تجدید شباب (کایا کلپ) کیلئے

فازکو کے استعمال سے بھوک بڑھتی اور قوتِ ہاضمہ تیز ہوتی ہے۔

فازکو کے استعمال سے لذتِ دُنیا سے محروم انسان بھی نفسانی حظوظ سے دوبارہ لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

فازکو بے خوابی۔ دماغی کمزوری۔ کمی حافظہ۔ پژمردگی کیلئے اکسیر ہے۔

فازکو بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو جوانمرد بناتی ہے۔ اور عضو مخصوص کی تمام کمزوریوں کو دُور کرتی ہے۔

فازکو عورتوں کی محافظ ہے۔ کثرت اولاد سیلان الرحم۔ بانجھ پن اور مرض سے پیدا شدہ کمزوری کو دُور کرتی ہے۔

فازکو۔ قیمتی اور کمیاب اجزا سے تیار ہوتی ہے اس کے فائدے زیادہ ہیں اور مقدار خوراک بہت کم +

قیمت فی شیشی دس روپیہ علاوہ محصولڈاک +

استریوں کے خطرناک مرض لیکوریا کیلئے

عورتوں کی خطرناک مرض لیکوریا (جریان الرحم یا پردر) کی اچوک شرطیہ دوائی ہے۔

ہزاروں زندگی سے بیزار عورتیں جو طرح طرح کی انگریزی و دیسی دوائیوں کے استعمال کے بعد مایوس ہو چکی تھیں۔ البینو کے استعمال سے نئی زندگی پا چکی ہیں +

یہ حکیم صاحب کے گذشتہ ۳۶ سالہ تجربہ کا نچوڑ ہے۔

قیمت ایک شیشی (پچاس گولی) تین روپے ۳/ علاوہ محصولڈاک +

مفت طلب کریں

رسالہ تپ دق و سل اعادہ شباب (کایا کلپ) و ادویہ ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کیجئے +

تار کا پتہ "سین" لاہور

فون نمبر ۲۸۹۱

مینیجر انڈیا کیمیکل اینڈ فارمیسیوٹیکل ورکس (بھارت دواگھر) ۲۰ چیمبرلین روڈ لاہور

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا

سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت چودہ آنے ۱۴/ فی شیشی

شملہ ایجنٹ

ٹھاکر برادرس لوئر بازار شملہ

پشاور ایجنٹ

مینیجر پی این گنگا اینڈ سنز چوک ریشم گراں

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(ہندی) سچتر آریہ ورت (ماسک پتر)
جنوری ۱۹۴۱ء کا انک شائع ہوگیا

اس میں کیا ہے؟

لیکھ :- (۱) پُرش استری سے کیا چاہتا ہے؟ (ہتیشی علاولپوری)
(۲) آنکھوں کے دوارا کام چیشٹھا (مہاتما گاندھی)
(۳) مرتیو سے دُکھ کیوں؟ (مہاتما نارائن سوامی)
(۴) عرب میں ویدک سبھیتا (صوفی گیانیندر مولوی فاضل)
(۵) ناگری لپی کی وشیشتائیں (ڈاکٹر بابورام پرائیکر)
(۶) سنگیت کی پراچینتا (مس بلبل مترا ایم-اے)
(۷) بچے پر وچار (مس سبھدرا ایف-اے اسٹوڈنٹ)
(۸) میرا دھرم کیوں پیارا ہے؟ (کماری سروجنی آنند بی-اے)
(۹) ماتری پریم کی مہما (مس شکنتلا ایف-اے- جے-اے-وی)
(۱۰) ودا ہت استری پُرشوں میں جھگڑا کیوں؟ (مسز روز ویلٹ)
(۱۱) استری شکشا کا اسلوک اُدیشیہ (کماری وملا پربھاکر)
(۱۲) دہیز پرتھا کا انت کر دو (کماری رام دیوی پربھاکر)
(۱۳) بچوں کی دیکھ بھال اور سوچھتا (پنڈت وِدیا دھر وِدیا النکار)

تصاویر (۱) سروجنی نائیڈو۔ (۲) سوسجت بچہ۔

کہانیاں (۱) طلاق (ہتیشی) (۲) بچی کا سُدھار (کماری پریم لتا گرودیوی-اے-بی-ٹی)

نظمیں (۱) پدیہ — جیون نیا (دیوگ دھیان مترا ایم-اے)
(۲) گدیہ کاویہ- ہردہ تنتری کی تار سے (ہتیشی)

مستقل کالم وید سندیش۔ اپنی بات۔ سمپادک کی لیکھنی سے۔ ساہتیہ سنسار۔ سواستھ سُدھار۔ گرہ وگیان۔ ساہتیہ سمالوچنا۔ وہ کیا کہتے ہیں؟ سہیوگیوں کی سمتیاں انیادی۔

آج ہی دو روپے (وارشک) سالانہ چندہ بھیجکر خریدار بن جاویں۔ نہ صرف خود بلکہ دوسروں کو بنا کر ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں

سمپادکہ :- شکنتلا دیوی ہندی بھوشن
مینیجنگ ایڈیٹر :- ہتیشی علاولپوری

مینیجر آریہ ورت- کچا نسبت روڈ- لاہور

آریہ پروں کی سوچی

ساروودیشک سبھا آریہ سماج ونکی سوچنا کیلئے پرتی ورش سوکرت آریہ پروں کی سوچنا پرکاشت کیا کرتی ہے۔ اس ورش کی سوچی نمن پرکار ہے :-

کرم سنکھیا	نام پرب	دیسی تتھی	سمبت تتھی	انگریزی تتھی
۱	مکر سنکرانتی	پوش سُدی ۱۵	۱۹۹۷-۹-۲۹	۱۹۴۱-۱-۱۳
۲	بسنت پنچمی	ماگھ سُدی ۵	۱۹۹۷-۱۰-۱۹	۱۹۴۱-۲-۱
۳	سیتا اشٹمی	پھاگن بدی ۸	۱۹۹۷-۱۱-۷	۱۹۴۱-۲-۱۹
۴	دیانند جنم دوس	۱۳ ״ ״	۱۹۹۷-۱۱-۱۲	۱۹۴۱-۲-۲۴
۵	لیکھرام نِرِتیا	پھاگن سُدی ۳	۱۹۹۷-۱۱-۱۷	۱۹۴۱-۳-۱
۶	بسنت نو سسییشٹی (ہولی)	پھاگن بدی ۱۵	۱۹۹۷-۱۱-۲۹	۱۹۴۱-۳-۱۴
۷	نو سموتسر اُتسو	چیتر سُدی پرتی پدا	۱۹۹۷-۱۲-۱۴	۱۹۴۱-۳-۲۸
۸	آریہ سماج ستھاپنا دوس			
۹	رام نومی	چیتر سُدی ۹	۱۹۹۷-۱۲-۲۳	۱۹۴۱-۴-۶
۱۰	ہری تِرِتیا (تیج)	شراون سُدی ۳	۱۹۹۸-۴-۱۱	۱۹۴۱-۷-۲۷
۱۱	شراونی اُپاکرم	شراون سُدی ۱۵	۱۹۹۸-۴-۲۲	۱۹۴۱-۸-۷
۱۲	ستیاگرہ بلیدان سمارک دوس			
۱۳	کرشنا اشٹمی	بھادرپد بدی ۸	۱۹۹۸-۴-۳۰	۱۹۴۱-۸-۱۵
۱۴	وجے دشمی	آسوج سُدی ۱۰	۱۹۹۸-۶-۱۴	۱۹۴۱-۹-۳۰
۱۵	دیانند نروان دوس (دیوالی)	کارتک بدی ۱۵	۱۹۹۸-۷-۳	۱۹۴۱-۱۰-۲۰
۱۶	شردھانند دوس		پوش ۹ سمبت	۱۹۴۱-۱۲-۲۴

شدھاکر ایم-اے منتری ساروودیشک سبھا- دہلی

"پرکاش" کا پرکاش چاروں طرف پھیل رہا ہے۔ گراہک بن کر "پرکاش" کے پرکاش سے لابھ اٹھاویں + (مینیجر)

کیا آپ آریہ ہیں؟

اگر "ہاں"۔ تو آپ کے گھر میں چاروں وید ہیں؟ ہمارا دعویٰ ہے کہ نہیں۔ جب آپ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے" کے نیم کا پالن نہیں کرتے۔ تو آپ آریہ کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟ آج ہی آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ منگوالیں، جو چودہ سنہری جلدوں میں ہے۔ جن کی اصلی قیمت ۵۶ روپے ہے۔ رعایتی صرف ۴۲ روپے بھیجکر منگالیں (رگ وید سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔ سام وید ایک جلد ۴ روپے۔ یجروید دو جلدوں میں ۸ روپے۔ اتھروید چار جلدوں میں ۱۶ روپے۔ کتابوں کی فہرست مفت منگوائیں۔

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر جو بنگالی بھگت دیویندر ناتھ کے انگریزی گرنتھ کا ہندی انوواد ہے۔ قیمت ۸ روپے ۲ جلدوں میں یشگبھر ہی سیٹ منگوالیں +

مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل- لمیٹڈ- اجمیر

کھتری ور کی ضرورت

ایک اٹھارہ ۱۸ سالہ کنیا کیلئے جو کہ کنیا گورو کل یونیورسٹی دہرہ دون کی سناتکا (Graduate) ہے۔ اور یو۔پی یونیورسٹی کی ہندی کی سب سے اونچی پربھیشا پاس ہے۔ ایک لائق ور کی ضرورت ہے + درخواستیں بنام "رام ناتھ" معرفت "پرکاش" کچا نسبت روڈ- لاہور آنی چاہئیں

براہمن کنیا کیلئے ور کی ضرورت

مجھے اپنی کنیا ۱۶ سولہ ورشیہ جالندھر نواسی کیلئے ایک یوگیہ آریہ ور کی ضرورت ہے۔ ور اعلیٰ تعلیم یافتہ بر سر روزگار ہو۔ ور کا آریہ ہونا لازمی ہے۔ شادی ویدک ریتی سے نواں شہر یا جالندھر میں ہوگی

ہری دت گوتم سیکرٹری مراد آباد سپننگ اینڈ ویونگ ملز کمپنی لمیٹڈ- مراد آباد (یو-پی)

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک پندرہ سالہ وشِش اگروال گوئل گوت تندرست۔ تعلیم یافتہ۔ سوشیل۔ گرہ کاریوں میں کنواری کنیا کے لئے ایک ایسے یوگیہ آریہ ور کی فوراً ضرورت ہے۔ جسکی عمر اٹھارہ سال سے ۲۲ تک ہو۔ انٹرینس پاس سداچاری اور اگروال۔ لڑکی کے گھر رہنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

بابو ہربنس لال پنشنر ڈپٹی مجسٹریٹ بوریا گیٹ۔ سہارنپور (یو۔پی)

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی برداگر مشہور

بال جیون
اصلی میٹھی گھٹی

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہوتے دانت سُکھ سے نکل آتے ہیں۔ اور انکی ہر ایک بیماری دور ہو کر ... سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی ... قیمت فی شیشی ۵ روپیہ ۱۲ علی دہ ... مفت لو دس معزز نام دیتے بھیجے ...

المشتہر:- مینیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان ... پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر پرکاش کچا نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

Regd. No. L. 435.   ओ३म्   Founder: M. Krishen

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس (۳۶) سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ــــ للعہ
ششماہی ــــ عہ
برما ــــ ضہ
غیر ممالک ــــ دس (۱۰) شلنگ

ایڈیٹر [illegible]

U.B. STUDIO.

جلد ۳۷ | لاہور اتوار:- ۲۱- ماگھ سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۲- فروری سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۵

بسنت کا پیغام

(از منشی تلوک چند صاحب محروم بی-اے)

بسنت آیا ہے پھر اک شاہدِ رنگیں ادا ہو کر
چمن میں کھول دیں آنکھیں نرگس نے فتنہ زا ہو کر
بہارِ جانفزا آنے کو ہے پھر باغِ امکاں میں
نکلتی سبزہ یاں ہیں حالتِ عالم بدلتی ہے
ہر اک منظر ہے دلکش دلکشا ہر اک نظارہ ہے
چمن میں پھول کوئی یا فلک پر کوئی تارا ہے
گذر کر صورتِ اشیائے عالم سے اگر دیکھیں
مگر یہ دیکھنا ہم کو نہ آیا وائے نادانی
پشیمانی ہے دل میں اور نظر میں ہے پریشانی
نہ رکھا بھول کر بھی راہِ عرفاں پہ قدم ہم نے
دلِ غم دیدہ اب بھی فیضیابِ بزمِ سوامی ہو
جو چاہے سُرخرو دُنیا میں عقبےٰ میں گرامی ہو

سراپا حُسن ہو کر جلوۂ صبر آزما ہو کر
صبا آتی ہے گلشن میں دمِ معجز نما ہو کر
نئی آرائشیں ہیں گلشن و کوہ و بیاباں میں
دلِ افسردہ سے افسردگی باہر نکلتی ہے
کہ ہر مظہر میں خود حُسنِ حقیقی جلوہ آرا ہے
تو خوبیٔ ازل کا یہ بھی اِک شرارا ہے
تو حُسنِ پاک کو آنکھوں کے آگے جلوہ گر دیکھیں
نہ دیکھا چشمِ بینا نے نہ دل نے بات پہچانی
نہاں پردے ہی پردہ میں رہا وہ حُسنِ پنہانی
اُٹھائے دُورئِ منزل سے گو لاکھوں سِتم ہم نے
کہ حاصل مثلِ گُل شگفتگی ہو شادکامی ہو
اگر چاہے کہ حاصل زندگی ہو اور دوامی ہو

تو کامل گیان کی لازم ہے تجھکو جستجوئے دل
رکھا سوامی نے ویدوں سے جو تیرے روبروئے دل

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گھریلو واقفیت

۱- جست کا برتن صاف کرنا ہو۔ تو نمک اور پیرافین ملا کر صاف کرو۔

۲- اگر خالص دودھ کی پہچان کرنی ہو۔ تو اس میں شورہ کے تیزاب (Nitric-Acid) کی دو تین بوند ڈال دیجئے۔ اگر دودھ میں پانی ہوگا۔ تو دودھ اور پانی الگ الگ ہو جائیں گے۔

۳- اصلی شہد کی پہچان کرنی ہو۔ تو پانی کے پیالے میں شہد کی بوند ڈالیں۔ اگر نیچے تک بوند جا کر جوں کی توں رہے۔ تو شہد اصلی ہے۔ اگر پانی میں وہ بوند گھل جائے۔ تو سمجھو کہ شہد نقلی ہے۔

۴- نوشادر (امونیا) ملا پانی برش میں لگا کر اس سے اگر میلی چھتری جھاڑی جائے۔ تو وہ بہت صاف ہو جاتی ہے۔

۵- گھر کے اندر والے یا ان پودوں کو جنہیں روشنی نہیں ملتی۔ اگر سہاگہ (بورکس) ملا پانی دیا جائے۔ تو زیادہ بڑھیں گے۔ ایک لوٹا بھر پانی میں ایک پیسہ بھر سہاگے کی مقدار کافی ہے۔

وید امرت

رگ وید — یجر وید — سام وید — اتھرو وید

ओउम यस्य सूर्यश्च क्षुश्चन्द्रमाश्च पुनर्णवः अग्निं यश्चक्र आस्यं तस्मै ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः (१०-८-३३)

(۱۰-۷-۳۳)

(اوم) یسیہ سوریشچ شرش چندرماشچ پنرنوہ اگنم یش چکر آسیم تسمئی جیشٹھائے برہمنے نمہ۔

شبدارتھ۔ (پنرنوہ) سرشٹی کے آدی میں بار بار نوین ہونے والا سوریہ اور چندرماں (یسیہ) جس پرماتما کے اچکشو نیتر سمان ہے۔ (یہ) جس بھگوان نے (اگنم) اگنی کو (آسیم) مکھ سمان (چکرے) رچا ہے۔ (تسمئی جیشٹھائے) اس سب سے بڑے و سب سے شریشٹھ (برہمنے نمہ) پرماتما کو ہمارا نمسکار ہے۔

بھاوارتھ

آدی سرشٹی میں رچے — جس نے سوریہ چاند
(۱) اُتم بھگوان کے — آگے سب کچھ ماند

(۲)

نتر سم وہ اگر مکھ — ہیں یہ رس بھگوان
بار بار پر نام کر — پوجیں برہم مہان

(ہتیشی)

چنے ہوئے پھول

سائنس اور اسکی موجودہ ترقی

سائنس کیا ہے؟ عقلِ انسانی کا عملی زندگی میں زیادہ سے زیادہ استعمال۔ یہ بذاتِ خود کوئی بری چیز نہیں۔ اس کا استعمال ہی غلط ہو رہا ہے۔ اور وہ اس لئے کہ انسان انسانیت کو بھلا کر خود غرضی، فریب اور مکر آلودہ حیوانیت سے زیادہ سے زیادہ متاثر ہوتا رہا ہے۔ اس کا غلط و ناجائز استعمال تب تک جاری رہے گا۔ جب تک انسان پھر سے صحیح معنوں میں انسان نہ بن جائے۔

یہی حالت مذہب کی حالت میں بھی درست ہے۔

دھرم اور مذہب

دھرم اور مذہب دو مختلف چیزیں ہیں۔ دھرم فرض کا نام ہے اور مذہب راستہ کا۔ راستہ ٹیڑھا، غلط اور غیر یقینی بھی ہو سکتا ہے۔ جو نہ جانے کہاں لے جائے؟ بخلاف اس کے دھرم یا فرض، انسان سے صرف اس بات کا

پنجاب کے مشہور معالج فخر الاطبا جناب حکیم دینا ناتھ صاحب کوہلی کے

فازکو — دو۲ خاص مجربات — الینو

تجدید شباب (کایا کلپ) کے لئے

فازکو کے استعمال سے بھوک بڑھتی اور قوتِ ہاضمہ تیز ہوتی ہے۔ فازکو کے استعمال سے لذتِ دنیا سے محروم انسان بھی نفسانی حظوظ سے دوبارہ لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ فازکو بے خوابی دماغی کمزوری۔ کمی حافظہ۔ نامردگی کیلئے اکسیر ہے۔

فازکو بڈھوں کو جوان اور جوانوں کو جوانمرد بناتی ہے۔ اور عضو مخصوص کی تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہے۔ فازکو عورتوں کی محافظ ہے۔ کثرتِ اولاد، سیلان الرحم۔ یا کسی اور مرض سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرتی ہے۔ فازکو قیمتی اور کمیاب اجزا سے تیار ہوتی ہے۔ اس کے فائدے زیادہ ہیں اور مقدار خوراک بہت کم۔ قیمت فی شیشی دس روپے علاوہ محصولڈاک۔

استریوں کے خطرناک مرض لیکوریا کیلئے

عورتوں کی خطرناک مرض لیکوریا (جریان الرحم یا پردر) کی اچوک شرطیہ دوائی ہے۔ ہزاروں زندگی سے بیزار عورتیں جو طرح طرح کی انگریزی دیسی دوائیوں کے بعد مایوس ہو چکی تھیں۔ "الینو" کے استعمال سے نئی زندگی پا چکی ہیں۔

"یہ حکیم صاحب کے گذشتہ ۳۶ سالہ تجربہ کا نچوڑ ہیں"

قیمت ایک شیشی (۵۰ گولی) تین روپے دو آنے (۲/۳) علاوہ محصول ڈاک۔

مفت طلب کریں

رسالہ نپ دق و سل اعادہ شباب (کایا کلپ) وادویہ ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کیجئے۔

تار کا پتہ "سینی" لاہور — فون نمبر ۲۸۹۱

مینیجر اپر انڈیا کیمیکل اینڈ فارمیسیوٹیکل ورکس (بھارت دواگھر) ۳۰ چیمبرلین روڈ

سخت سر درد میں

گورکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سر درد دور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس (۱۰/) فی شیشی۔

ایجنسی

لاہور — ہسپتال روڈ۔ لاہور

لدھیانہ — النکار اوشدھالیہ کوچہ لالو مل۔ لدھیانہ

گورکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ)۔ گورکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مطالبہ کرے گا۔ جو جائز، معقول، مفید اور ترقی کی طرف لے جانے والی ہو۔ اس لئے تمام انسانوں کے لئے ایک اور صرف ایک ہی دھرم کی ضرورت ہے۔ وہ دھرم ہی اُسے ایک راستہ بتا سکتا ہے۔ جتنے زیادہ

پرکاش لاہور

(ہفتہ وار)

سمت ۱۹۹۷ ، ۲۱ - ماگھ — ۲ - فروری ۱۹۴۱ء

جلد ۳۷	دیانندابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	نمبر ۵

فضول مخالفت

جنتا کو یہ نالپسند نہیں - کہ آریہ سماجی اپنے تئیں آریہ کہیں - نہ انہیں اس بات پر اعتراض ہے - کہ مردم شماری کے کاغذات میں ان کا نام آریہ درج ہو - میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں - کہ جہاں کہیں بھی میں نے وکھیان دیا ہے - اور ہندو جنتا کو یہ سمجھایا ہے کہ دھرم کے خانہ میں "ویدک" اور نسل کے خانہ میں آریہ لکھوانے میں ان کا کلیان ہے - اُنہوں نے اس بات کو مانا ہے - مخالفت ہو رہی ہے - تو ان لوگوں کی طرف سے جو غلط فہمی میں مُبتلا ہو کر اپنے تئیں لیڈر سمجھ رہے ہیں - انہیں یہ ڈر ہے - کہ سارودیشک سبھا اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے رزولیوشن کو سویکار کرنے میں کہیں ہم ان کے پیرو نہ سمجھے جاویں - اس لئے اُنہوں نے اُکت سبھاؤں کے رزولیوشن میں کسی قدر سنشودھن کیا ہے - اور وہ سنشودھن یہ ہے - کہ جہاں ہم نسل کے خانہ میں "آریہ" لکھیں - وہاں بریکٹ میں اس کے ساتھ "ہندو" بھی لکھ دیں - کوئی غیر آریہ سماجی یہ مطالبہ کرے - تو اُسے کسی اور طریقے سے جواب دیا جا سکتا ہے - لیکن کوئی اپنے تئیں آریہ کہنے والا یہ کہے - تو اس سے پُوچھا جا سکتا ہے - کہ مردم شماری کے کاغذات میں آریہ شبد کے ساتھ ہندو شبد کا دُم چھلا لگانا چاہتے ہو - تو آریہ سماج کے نام میں ترمیم کیوں نہیں کرتے ؟ مبادا کسی کو یہ غلط فہمی ہو جائے - کہ چونکہ آریہ سماج کا نام ہندو سماج نہیں - اس لئے یہ ایک غیر ہندو جماعت ہے - اس لئے کیوں نہ آریہ کے آگے بریکٹ میں ہندو درج کرانا شروع کر دیا جائے - اس طرح نہیں مہرشی دیانند کے ودھان میں ترمیم کا موقعہ مل جائیگا - مہرشی نے ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے آریہ سماج کی بنا رکھی - کیا یہ پُوچھا جا سکتا ہے - کہ اُنہوں نے اس کا نام ہندو سماج کیوں نہ رکھا - تو اس نام میں ترمیم کرنے والے تم کون ہو ؟ اگر کسی کو آریہ نام سے شرم آتی ہو - یا آریہ کہلاتے ہوئے اس کی پوزیشن نازک ہوتی ہو - تو وہ آریہ سماج سے الگ ہو جائے - نہ یہ کہ آریہ سماج میں تفرقہ پیدا کر کے اسے کمزور کرے - لُطف یہ ہے - کہ یہی لوگ ہیں - جنہوں نے پہلے آریہ جگت کو یہ ہدایت کی تھی - کہ وہ دھرم کے خانہ میں ہندو اور نسل کے خانہ میں آریہ لکھیں - لیکن جب سمپورن آریہ جگت میں اس کا گھور ورودھ ہوا - تو اُنہوں نے پینترا بدلا - اور پہلا سرکلر واپس لے کر دوسرا سرکلر جاری کیا - کہ دھرم کے خانہ میں ویدک لکھا جائے - اور نسل کے خانہ میں آریہ - لیکن آریہ کے ساتھ بریکٹ میں ہندو بھی جڑ دیا جائے - آریہ جگت جس طرح ان کے پہلے سرکلر کو رد کر چکا ہے - اسی طرح دوسرے کو بھی کر دے گا - اس میں ذرا بھی سندیہ نہیں +

رہا سوال غیر آریہ سماجیوں کا - ان کی دو شرینیاں ہیں - ایک تو وہ لوگ ہیں جنہیں آریہ سماج سے بغض ہے - اس کی ترقی انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی - اور وہ چاہتے ہیں - کہ اس کی ترقی رُک جائے - وہ مردم شماری کے اندراجوں سے فائدہ اُٹھا کر اسے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں - ان کی کوشش یہ ہے - کہ آریہ لوگ بھی اپنے تئیں آریہ نہ لکھائیں - تاکہ آریوں کی تعداد کم ہو جائے - اور وہ دُنیا سے کہہ سکیں - کہ آریہ سماج کی ترقی رُک گئی ہے - افسوس یہ ہے - کہ کچھ آریہ کہلانے والے بھائی بھی اس چال میں آ رہے ہیں - اور اس طرح اپنی جڑوں پر کلہاڑہ رکھ رہے ہیں - آریہ سماج کے ان ورودھیوں نے کئی پینترے بدلے ہیں - لیکن وہ کسی جگہ بھی قائم نہیں رہ سکے - پہلے اُنہوں نے یہ سوال اُٹھایا - کہ آریوں کا شمار ہندوؤں میں نہ ہو گا - ہندوؤں کی تعداد کم ہو جائے گی - اور ان کے شہری و پولیٹیکل حقوق بھی کم ہو جائیں گے - اس کے جواب میں انہیں بتایا گیا - کہ تیس برسوں سے اسی طرح مردم شماری ہو رہی ہے - آریوں کو آریہ دکھلا کر بھی ان کا شمار ہندوؤں میں ہوتا ہے - تو انہیں بغلیں جھانکنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا - پھر اُنہوں نے ایک اور اعتراض کی شرن لی - اور کہا - کہ گرانڈ ٹوٹل میں تو آریوں کا شمار ہندوؤں میں ہوتا ہے - لیکن ہر جگہ انہیں ہندوؤں میں شامل نہیں کیا جاتا - یہ ایسی مضحکہ خیز بات تھی - کہ جو بھی سُنتا ہنس دیتا - چنانچہ انہیں یہ بھی چھوڑنی پڑی - اب اُنہوں نے یہ کہنا شروع کیا ہے - کہ مانا آج آریوں کے آریہ لکھوانے میں کوئی ہرج نہیں - گورنمنٹ مانتی ہے - کہ ان کا شمار ہندوؤں میں ہوتا ہے - لیکن کل کو اس کی نیت بدل جائے - اور وہ آریوں کو ہندوؤں میں شمار کرنے سے انکار کر دے - تو کیا ہو ؟ یہ دلیل ان کی اپنی نہیں - بلکہ ہندو مہاسبھا کے پردھان ویر ساورکر کی ہے - جن کی نیت پر شُبہ نہیں کیا جا سکتا - لیکن یہ کہا جا سکتا ہے - کہ انہیں مردم شماری کے اندراجات کے متعلق صحیح واقفیت نہیں - ورنہ وہ ہرگز یہ اعتراض نہ کرتے - جس کسی نے مردم شماری کے کاغذات دیکھے ہیں - اُسے معلوم ہے - کہ وہاں بڑا عنوان ہندوؤں کا ہے - اور اس میں دو حصے کئے گئے ہیں - ایک حصہ orthodox یعنی کٹر ہندوؤں کا ہے - دوسرا سُدھارک ہندوؤں کا - اس ذیل میں آریہ سماجیوں اور برہمو سماجیوں کو دکھایا گیا ہے - مردم شماری کے ان خانوں کو دیکھ کر کسی کو شُبہ نہیں ہو سکتا - کہ آریہ سماجی کبھی ہندوؤں سے علیحدہ گنے جا سکتے ہیں - آریوں کا بطور خود کوئی عنوان نہیں - ہیڈنگ ہے - ہندوؤں کا - اس میں آریوں کا ایک سب ہیڈنگ (Sub-heading) ہے - جس طرح کہ کٹر پنتھی ہندوؤں کا بھی ایک سب ہیڈنگ ہے - رہا یہ سوال کہ جس طرح سکھ ہندوؤں سے جُدا ہو گئے - اسی طرح کسی وقت آریہ بھی ہو سکتے ہیں - اس کا جواب یہ ہے - کہ اگر کسی وقت آریوں کی اکثریت اس رائے کی ہو جائے - کہ انہیں ہندوؤں سے الگ ہو جانا چاہیئے تو اسے مردم شماری کا کوئی اندراج روک نہیں سکتا - اس وقت آریوں کی اکثریت ہی نہیں - بلکہ تقریباً سب آریہ یہ مانتے ہیں - کہ ان کا دھرم ویدک ہے - اور ان کی جاتی آریہ ہے - لیکن وہ ہندوؤں سے جُدا نہیں - یہ نہیں - کہ وہ صرف اپنے تئیں آریہ کہتے ہوں - بلکہ وہ ہندوؤں کو بھی آریہ مانتے ہیں - اور خوش ہوں گے اگر وہ اپنے تئیں آریہ لکھائیں - اس خطرہ کا علاج جو سکھوں کی حالت میں پیدا ہوا - یہ نہیں - کہ آریوں کے خلاف ایک باقاعدہ جہاد جاری کر دیا جائے - بلکہ یہ ہے - کہ انہیں اس فرض کو پورا کرنے کی بخوشی اجازت دی جائے - جو ان کے آچاریہ

ایک نہایت ضروری اطلاع

رشی بودھ اُتسو تتھا دوسرے تہواروں پر پرچارارتھ بانٹنے یوگیہ نئے ٹریکٹوں کی آیوجنا

۱ - مردم شماری اور آریہ سماج لیکھک :- ہنیشی علاولپوری ایڈیٹر پرکاش لاہور قیمت ہندی ۲ پیسے ، اُردو دو پیسے +	۲ - شورارتھی اور سوامی دیانند لیکھک :- پنجاب کیسری لالہ لاجپت رائے قیمت دو پیسے (۲)
۳ - رشی درشن لیکھک :- پنڈت چموپتی جی ایم - اے قیمت :- اُردو دو پیسے - ہندی ایک آنہ -	۴ - رشی وچار (اُردو) از سوامی دیانند جی مہاراج قیمت :- دو پیسے (۲)

اِن کے علاوہ آریہ سماج میں روزانہ کام آنے والی چیزیں - مثلاً "سندھیا" ہندی اُردو بمعہ ارتھ قیمت ایک پیسہ فی کاپی - آریہ سماج کے لئے "ہنڈلیشی فارم" بمعہ نیم قیمت فی سینکڑہ دس آنے - "سندھیا ہون منتر" ہندی - اُردو ۸ر سینکڑہ - ست سنگ گٹکا ہم سے خرید کریں :-

(فہرست کتب مُفت)

مہاشہ راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ - انارکلی - لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنے ان پر ڈالا ہے۔ یہ تو سب کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ کسی بھی حالت میں اور کسی کی خاطر بھی اپنے آچار یہ کو چھوڑنے کو تیار نہیں۔ اور نہ ان کی آگیا کا اُلنگھن کرنے کو۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنے آچاریہ کی بات پر دان چڑھانے کو تیار نہیں۔ وہ ہیں بھی کس کام کے؟ میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ ورودھیوں کا وِرودھ آریہ سماج کا کچھ بگاڑ نہ سکے گا۔ جس طرح پُرانی مردم شماریوں میں آریوں کی تعداد دُگنی ہوتی آئی ہے اسی طرح اس بار بھی وہ کم از کم دُگنی ہو جائیں گی۔ اور عجب نہیں۔ کہ اس سے بھی بڑھ جائے۔ کیونکہ حیدر آباد ستیاگرہ نے آریہ سماج کا نام ہندوستان بھر میں روشن کر دیا ہے۔

(کرشن)

آریہ سماج دہلی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دہلی کا سالانہ جلسہ ۲۴-۲۵-۲۶- جنوری کو نہایت کامیابی سے ہوا۔ یہ جلسہ حاضری کے لحاظ سے پچھلے جلسوں سے بہت بڑھا ہوا تھا۔ جلسہ سے آٹھ دن پہلے سوامی ستیانند جی مہاراج دیوان ہال میں کتھا کرتے رہے۔ ۲۶ جنوری کو بعد دوپہر "نرہمہ" پونہ کے ایڈیٹر مسٹر کیتکر کی صدارت میں "اینٹی پاکستان کانفرنس" ہوئی۔ حاضرین کی تعداد دس ہزار سے کیا کم ہو گی۔ خوب تقریریں ہوئیں۔ اور یہ کانفرنس نہایت ہی کامیابی سے ختم ہوئی۔ جلسہ میں مہاتما نارائن سوامی سوامی سوتنترانند۔ پنڈت رامچندر۔ پنڈت شانتی پرکاش۔ پنڈتہ سرلا دیوی۔ اور مہاشہ کرشن جی کے دیاکھیان ہوئے۔ مہاشہ کرشن جی کا دیاکھیان ہی اپیل تھا۔ اس جلسہ کی خاص خوبی یہ تھی۔ کہ مردم شماری کا سوال بار بار تقریروں میں آتا رہا ہے۔ سوامی سوتنترانند جی اور مہاشہ کرشن جی نے اپنی تقریروں میں خاص طور پر اس بات پر زور دیا۔ کہ ہندو جاتی کا کلیان اسی بات میں ہے۔ کہ وہ اپنے دھرم کو "ویدک" اور جاتی کو "آریہ" مانیں۔ اور اُپستھت جنتا نے اس پر اپنا ہرش پرگٹ کیا۔

مہاشہ کرشن جی کو ودھائی

آریہ جنتا تک یہ ہرش سماچار پہنچاتے ہوئے ہمیں ہاردک پرسنتا ہوتی ہے

کہ شری مہاشہ کرشن جی کے سُپتر مسٹر ویریندر کے ہاں ۲۹- جنوری کو پراتہ چھ بجے پٹیالہ میں بالک اُتپن ہوا ہے۔ ہم بالک کی دیرگھ آیو کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہوئے مہاشہ کرشن جی و مسٹر ویریندر کو ہاردک ودھائی دیتے ہیں۔

مردم شماری ٹریکٹ منگوائیں

مردم شماری کے متعلق مکمل ٹریکٹ بعنوان "مردم شماری اور آریہ سماج" چھپ گیا ہے۔ جس میں مردم شماری کے متعلق مکمل سرکاری و آریہ سماجک واقفیت کے علاوہ مردم شماری قانون۔ مردم شماری کا فارم۔ خانہ پُری کا طریقہ۔ "ہم آریہ" اور "ویدک دھرم" کیوں لکھوائیں؟ اس پر وید منوسمرتی۔ گیتا۔ رامائن۔ مہابھارت و پرانوں کے حوالے نیز سپرنٹنڈنٹ مردم شماری پنجاب و کمشنر مردم شماری ہندوستان کی چٹھیاں اور گذشتہ تین سالوں کی مردم شماری کی رپورٹوں کے اعداد و شمار و اقتباسات دئے گئے ہیں۔ اور مخالفین کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ اور بھی کئی اہم اعلانات اور ضروری باتیں درج ہیں۔ غرضیکہ یہ ٹریکٹ ہر لحاظ سے

رشی بودھ کا وارشک یگیہ اور ہماری بھینٹ

اس ورش شو راتری ۲۴- فروری کو ہے۔ اس لئے "پرکاش" کا ایک انک ۹- فروری کا اور نکلے گا۔ اس کے بعد ۱۶ اور ۲۳- فروری کا اکٹھا شوراتری انک چھپے گا۔ جو ۱۹- فروری کو پرکاشت ہو جائے گا۔ اور ہندی "آریہ ورت" کا شوراتری انک ۱۰- فروری کو شائع ہو گا۔ ان نمبروں کو ادھک سے ادھک شاندار بنانے کا پورا یتن کیا جا رہا ہے۔ ایک سہ رنگی اور کچھ یک رنگی تصاویر دی جائیں گی۔ لکھائی چھپائی و کتابت عمدہ۔ لیکھ کویتائیں اور کہانیاں اعلیٰ پایہ کی۔ اور ٹائیٹل شاندار ہو گا۔ ان سب باتوں اور کاغذ کی تین گنا مہنگائی کے باوجود قیمت اُردو شوراتری انک کی دو آنے اور ہندی کی تین آنے رکھی گئی ہے۔ جو جلد از جلد پیشگی آنی چاہیئے۔ اس صورت میں جہاں نمبر سب سے پہلے ملیں گے۔ وہاں محصول ڈاک یا کرایہ ریل بھی ادا نہ کرنا پڑے گا۔ شوراتری انک وی پی طلب نہ کریں۔ کیونکہ جہاں نمبر دیر سے ملیگا۔ وہاں وی-پی کا خرچ۔ ڈاک خرچ اور کرایہ ریل بھی کرنا ہو گا۔ اس لئے قیمت ہمیشہ پیشگی منی آرڈر سے ارسال کرنی چاہیئے۔

ہمارے آریہ بھائی اور سماجیں اپنے آچاریہ کی سمرتی میں نکلنے والے شوراتری اور رشی نمبروں کے لئے اتنا اُتساہ اور تیاگ نہیں دکھاتیں۔ جتنا کہ ودھرمی اپنے بزرگوں کے نمبروں کے لئے دکھاتے ہیں۔ کبھی مسلم اخباروں کے خاص نمبروں کو دیکھیں صفحے بھی کم۔ نہ کوئی تصویر۔ نہ چھپائی کاغذ اور کتابت اچھی۔ لیکن قیمت ہمارے نمبروں سے دُگنی یا اس سے بھی زیادہ۔ اس پر بھی ان کی اشاعت ہمارے نمبروں سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ ایک مثال سنیئے۔ قادیان سے نکلنے والے احمدی اخبار "فاروق" کی اشاعت ایک سال پہلے صرف اڑھائی سو تھی۔ خلیفہ قادیان نے اس کے خریدار بننے کی اپنے پیروؤں سے اپیل کی۔ اس اپیل پر ایک ہی سال میں ایک ہزار سو خریدار بن گئے۔ اس سال اس کے ساڑھے بارہ سو گراہک ہو گئے ہیں۔ اب خلیفہ صاحب نے اپیل کی ہے۔ کہ اس کی اشاعت اڑھائی ہزار ہو جانی چاہیئے۔ جو کچھ ہی عرصہ میں ہو جاویگی۔ یہی ہیں زندہ قوموں کے نشان۔ نیتا کہے اور جنتا فوراً آگیا پالن کر دکھائے۔ اُدھر یہ حال ہے۔ اِدھر یہ کہ ہم سارا سال چیختے اور چلاتے ہیں کہ اپنا پریس مضبوط کرو۔ "پرکاش" اور "آریہ ورت" کے گراہک بناؤ۔ لیکن نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلتا۔ صرف چند ہی بھی ایک ایک دو دو گراہک بنا دیتے ہیں۔ ہماری یہ اوستھا شوچنیہ ہے۔ پیارے آریہ بھائیو۔ رشی دیانند کے نام لیواؤ۔ سارے سنسار کو آریہ بنانے کا خواب دیکھنے والو! اپنے آچاریہ کی سمرتی میں نکالے جا رہے ہندی اُردو شوراتری نمبروں کے گراہک بناؤ۔ جو چھپائی اور کاغذ کی بے حد گرانی کے کارن خسارہ اُٹھا کر بھی نکالے جا رہے ہیں۔ یہ نمبر مردم شماری کے متعلق آریہ سماج کے نظریہ کا پرچار کرنے کے ساتھ ساتھ سماج کے کام اور سدھانتوں کے پرچار اور رشی دیانند کا پوتر سندیش دھرمیوں تک پہنچانے کے اُتم سادھن ہیں۔ اردو پڑھے لکھے لوگوں میں "پرکاش" کا شوراتری نمبر اور راستریوں و ہندی پڑھے لکھے لوگوں میں "آریہ ورت" کا شوراتری نمبر زیادہ سے زیادہ مفت بانٹو۔ اپنے دھرم کے لئے دیانند۔ لیکھرام۔ شردھانند۔ اور حقیقت کی طرح جیون کا بلیدان نہیں دے سکتے۔ کم از کم کچھ روپیہ ہی ان کے پیغام کو دھرمیوں تک پہنچانے پر خرچ کرو۔

قائم شدہ ۱۹۰۵ء فون نمبر ۲۷۷۷

پنڈت ٹھاکر دت مُلتانی وَیدکی

موسم سرما کے قابلِ استعمال چند سریع التاثیر مؤثر اکسیریں جن کے استعمال سے آپ مکمل نوجوانی صحت اور تندرستی حاصل کر سکتے ہیں۔

سُورن مکر دھوج وٹی

شٹ گن سدھ مکر دھوج۔ کشتہ سونا۔ کستوری۔ موتی اور کیسر کا مرکب اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ و ممسک جو کہ تمام مردانہ کمزوریوں کو دور کرنے کی لاثانی دوا ہے۔

قیمت ۱۶ گولی چار روپے علاوہ محصولڈاک۔

شکتی پاک (رجسٹرڈ)

خوراک کی خوراک اور دوا کی دوا۔ صبح ناشتہ کیساتھ اس کے استعمال سے جہاں طبیعت میں عجیب سرور اور چستی پیدا ہوتی ہے۔ وہاں یہ داجی کرن اور منی کو گاڑھا اور نیا خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت دس تولہ عہ علاوہ محصولڈاک

شکتی وِلاس

(کشتہ سونا اور جواہرات کا مرکب)

قوتِ مردی کی لاثانی دوا ہے۔ پچاس سالہ بوڑھوں میں بھی اس کے استعمال سے نوجوانوں کی سی طاقت عود کر آتی ہے۔ قیمت پچیس ۲۵ گولی پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک

نینسک سنجیون پرلیپ

عضو مخصوص کے تمام نقائص مثلاً پتلاپن۔ سستی و کجی کو دور کر کے رگوں و پٹھوں میں پھر سے نئی طاقت حاصل ہوتی ہے۔

قیمت دو تولہ دو روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک

فہرست ادویات اور رسالہ تشخیص امراض ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگوائیں

مُلتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) گمٹی بازار۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بسنت کا پیغام

بسنت کا پیغام حقیقت کا پیغام ہے اور حقیقت کا سندیش ہے ویرتا اور تیاگ کا۔ ویر حقیقت نے اپنے دھرم پر دڑھ رہ کر اپنا سر دھڑ نچھاور کر دیا۔ یہ اپُوردتیاگ، ہنو پُورن بلیدان مشعلِ راہ ہے ان نوجوانوں کے لئے جو آج مغربی تہذیب کے زیر اثر دھرم کرم سے دِمکھ ہو رہے ہیں۔ کاش بسنت بہارے لائے، نہ صرف ہمارے دلوں کے لئے بلکہ ان نوجوانوں کے لئے بھی جو اپنا راہ بھول رہے ہیں۔ اور وہ بہار ان نوجوانوں کو حقیقت سے آگاہ کر دے +

سرحدی لٹیرے پنجاب میں

سرحدی ڈاکوؤں کے حوصلے بڑھ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ پنجاب میں بھی آ پہنچے ہیں۔ مورخہ ۱۰۔ جنوری کو لاہور میں ڈاکہ ڈالنے سے چند گھنٹے پیشتر ایک درجن ڈاکوؤں کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ اگر ذرا بھی عجلت سے کام لیا جاتا۔ تو وہ اپنی سازش میں کامیاب ہو گئے ہوتے۔ پولیس افسروں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے متعدد اضلاع میں ڈاکہ ڈالنے کی سکیم بنا رکھی تھی۔ تعجب ہے تو یہ کہ حکومت سرحد کیوں ایسے درندوں کو جیلوں میں بند نہیں کرتی؟

طبروق کی فتح

سیدی برانی کے بعد بارڈیا اور اب طبروق پر برطانوی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ برطانوی فوجوں کی یکے بعد دیگرے یہ فتوحات افریقہ میں اطالوی سلطنت کو ختم کر دیں گی۔ کچھ کسر باقی ہے۔ تو وہ بن غازی کے قبضہ سے پوری ہو جائے گی۔ بن غازی طبروق سے صرف اڑھائی سو میل کی دوری پر ہے۔ برطانوی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے امید کرنی چاہیئے۔ کہ وہ جلد منزل کو جا لیں گی۔ ان فتوحات کا اثر یہ ہے۔ کہ مصر اور نہر سویز پر حملے کا خطرہ کم ہو گیا ہے +

رومانیہ میں بغاوت

بلقان میں رومانیہ ہی ایک ایسا بدقسمت ملک ہے۔ جس پر جنگ کا سب سے زیادہ اثر ہوا ہے۔ پہلے آہنی گارڈ کی طرف سے گڑبڑ ہوئی۔ تو شاہ زوگ کو جان بچا کر بھاگنا پڑا۔ اب پھر اس نے بغاوت کر دی ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر کُشت و خون کا بازار گرم ہو گیا ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس بغاوت سے فائدہ اُٹھا کر جرمنی اس پر قبضہ کر لے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ رومانیہ کے پاس تیل ہے اور جرمنی کو اس کی ضرورت ہے +

خاکسار تحریک پر حکومت کا خرچ

۲۳۔ جنوری کو پنجاب اسمبلی میں مسٹر دیو راج سیٹھی کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر میر مقبول محمود پارلیمنٹری سیکرٹری نے بتایا۔ کہ خاکسار تحریک پر نومبر ۱۹۴۰ء تک حکومت کا کل خرچ ۱۹۴۷۳۰ روپیہ ہوا۔ اس کے علاوہ خاکساری ہنگاموں میں جو جانیں تلف ہوئیں، خاکساروں نے جو کچھ خرچ کیا۔ اور صوبہ کے امن کو خطرے میں ڈالے رکھا۔ ان سب سے کیا حاصل ہوا؟ درحقیقت تشدد میں یقین رکھنے والی کوئی بھی تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ہو جائے۔ تو پبلک کا کوئی بھلا نہیں کر سکتی۔ نقصان کر دے۔ تو تعجب نہیں۔

ریاست جموں کے ہریجنوں کا اعلان

رن بیر سنگھ پورہ (جموں) کے تقریباً دو ہزار ہریجنوں نے جو اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کی بدسلوکی سے تنگ آ کر ہندو دھرم چھوڑ دینے کے لئے تیار ہو رہے تھے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ اپنا آبائی دھرم نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ آریہ سماجی نیتاؤں کے سمجھانے بجھانے پر اعلیٰ ذات کے ہندوؤں نے انکی شکایات دُور کر دینے کا وشواس دلا دیا ہے۔ اس کے علاوہ مہاراجہ صاحب نے تمام پبلک کنوئیں اور مندر ان پر کھول دئے ہیں +

ہمیں شکایت ہے!

• ہمیں ان اخباروں کے سمپادکوں سے سخت شکایت ہے۔ جو "پرکاش" کے ایڈیٹوریل نوٹ نقل کر کے اپنے نام سے جوں کا توں چھاپ دیتے ہیں۔ اور "پرکاش" کا حوالہ تک نہیں دیتے۔ ۱۹۔ جنوری کے "پرکاش" میں چھپے چار نوٹ "نماز ریڈیو پر"۔ "سکندر آباد نظام کے حوالے"۔ "آریہ سماج ستھاپنا دوس میں یہ پورتی"۔ اور "گئو ہتیا پر فساد"۔ "آریہ مِتر" اخبار کے ۲۳۔ جنوری کے انک میں ایڈیٹوریل کالموں میں جوں کے توں چھپے ہیں۔ کیا ہم اُمید کریں۔ کہ آئندہ اس "ساہتیک استے" سے احتراز کیا جاوے گا +

سدرشن چکر

معاصر "ایمان" کے حوالہ سے "پیغام صلح" اپنے ۱۷۔ جنوری کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ کہ مورخہ ۷۔ جولائی ۱۹۴۰ء کو قصبہ چنڈ بالہ میں دو پڑاؤ اور جالندھر کے حنفی اور اہلحدیث مولوی صاحبان کا ایک "دنگل" ہوا۔ جس کے متعلق دسمبر ۱۹۴۰ء تک فریقین کے اخباروں میں "ہم جیتے" کے نعرے بلند ہوتے رہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے۔

ان کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ حنفیوں کا اخبار "الفقیہ" امرتسر اس "دنگل" کے متعلق لکھتا ہے۔ "کہ تمہارے سلطان المناظرین فاضل اجل مولانا ...... کے مقابلہ میں امرتسر سے کوئی غیر مقلد آنے کی جرائت نہ کر سکا۔ تو مقامی مقلدین ...... کو میدان میں لائے۔ لیکن میدان مناظرہ میں مولوی ...... کا نام سُن کر وہ بھی کھڑے ہونے کی جرائت نہ کر سکے۔ بالآخر اپنی شرمندگی کو چھپانے کے لئے حافظ ...... کو کھڑا کر دیا۔ فاضل جالندھری کے سوالات سن کر حافظ ...... کے ہوش اُڑ گئے۔ اور لوگ سید المناظرین مولانا ...... کے دلائل سُن کر بہت خوش ہوئے۔"

اس کا جواب ۱۳۔ دسمبر کے اخبار "تنظیم اہلِ حدیث" میں مندرجہ ذیل الفاظ میں دیا گیا ہے۔ "ہمیں افسوس ہے۔ کہ دیو بندیوں کو جھوٹ بولنے کے لئے ایسا اخبار ملا۔ جس کے نزدیک سارے دیو بندی اشد کافر اور قطعی جہنمی ہیں۔ باقی رہا یہ کہ فتح کس کی ہوئی اور ہوش کس کے اُڑے تھے۔ سو حالاتِ اصلیہ سے مقامی پبلک خوب آگاہ ہے۔"

اس پر "پیغام صلح" رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ "ناظرین کا شاید خیال ہو۔ کہ یہ مناظرہ جس کے متعلق اس قدر زبردست دعاوی ہو رہے ہیں۔ اور فریقین "ہم جیتے" کے پُر زور نعرے لگا رہے ہیں کسی بڑے ہی اہم مسئلہ کے متعلق ہو گا۔ وہ سُن کر حیران ہوں گے کہ یہ اہم مسئلہ "فاتحہ خلف الامام" ہے اس قسم کے فروعی اختلافات پر لڑنا اور مسلمانوں کو لڑانا مولوی صاحبان کا دن رات کا مشغلہ ہے۔ دورِ حاضرہ کے مولوی اس پست سطح سے اُوپر اُٹھ ہی نہیں سکتے۔"

اس مرض کا علاج بھی "ایمان" نے بتایا ہے۔ اور وہ بقول "پیغام صلح" یہ ہے۔ کہ "اگر بڑے بڑے پہلوانوں کو کُشتی کے لئے بُلایا جائے۔ تو وہ جب تک ہزاروں تک نہیں لیتے میدان میں نہیں نکلتے۔ مگر ہمارے بڑے بڑے مولوی صاحبان کا یہ حال ہے۔ کہ اگر اُن کے لئے صرف چند تر نوالوں کا انتظام کر دیا جائے۔ تو وہ دو دو چار چار ہفتوں تک برابر مذہبی کُشتی لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں ...... اے مالک الملک! ہندوستان میں کوئی ...... مصطفیٰ کمال سے پیدا کر جو ان دنگلوں کو ختم کر دے۔ اے احکم الحاکمین! مسلمانوں کے حالِ زار پر رحم فرما۔ اور ان کے مولوی صاحبان کو ایک دوسرے کی بے عزتی کرنے سے بچا!"

"پیغام صلح" کا کہنا ہے۔ کہ "اس میں شک نہیں۔ کہ مولویوں کی موجودہ حالت اور ان کے موجودہ مشاغل بہت ہی قابلِ افسوس اور نقصان رساں ہیں۔ فروعی اختلافات پر اس قسم کے دنگلوں کا خاتمہ ہو جانا چاہیئے۔" لیکن ہمارے خیال میں یہ تب تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہندوستان میں ایک بھی مولوی موجود ہے۔ اور وہ تب تک موجود رہے گا جب تک اسلام موجود ہے +

خواجہ حسن نظامی نے اپنے اخبار "منادی" کے ۸۔ جنوری کے پرچہ میں جناب خلیفہ قادیان سے مندرجہ ذیل چند سوالات دریافت کئے ہیں:۔ (۱) کیا فرماتے ہیں جناب مرزا محمود صاحب خلیفہ جماعت احمدیہ قادیان اس سلسلہ میں کہ جو مسلمان مرزا صاحب اور ان کی جماعت کو اسلام سے خارج نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کو مسلمانوں کی ایک جماعت خیال کرتے ہیں۔ وہ احمدی عقائد کے بموجب مسلمان ہیں یا نہیں (۲) کیا احمدی جماعت کا اصول ہے۔ کہ جمہور مسلمانوں کے عقائد سے الگ ہیں یا نہیں۔ (۳) کیا سیاسی معاملات میں جن میں مذہبی عقائد کا دخل نہ ہو احمدی (قادیان) جماعت جمہور مسلمانوں سے موالات کر سکتی ہے؟

ان سوالات پر تبصرہ کرتے ہوئے "پیغام صلح" لکھتا ہے۔ "سوالات نہایت اہم ہیں۔ جناب خلیفہ قادیان کو ان کے واضح اور صاف جوابات دینے چاہئیں۔ اس قسم کے سوالات کو وہ بالعموم خاموشی ...... سے ٹال دیا کرتے ہیں۔ یا ان کے نتیجہ پر تحقیق اور پیچیدہ جواب دیا کرتے ہیں"

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

میرا سی-پی کا دورہ

از لالہ دیوی چند جی ایم اے پردھان دیانند سالویشن مشن

مدت سے مجھے بلاس پور - رائے پور - چھتیس گڑھ (سی-پی) سے خطوط آ رہے تھے - کہ وہاں ہر سال غنڈے آٹھ سو ہندو لڑکیاں اغوا کر لیتے ہیں - اور وہاں ایک "ریسکیو ہوم" کی از حد ضرورت ہے - تاکہ ان لڑکیوں کے اغوا کی روک تھام کی جا سکے - اور لڑکیوں کو بدمعاشوں کے پنجہ سے چھڑا کر آشرم میں رکھا جا سکے - اور ان کی شادی کا پربندھ کیا جا سکے - یا اُن کو والدین کے سپرد کیا جاوے +

میرا اُن کو جواب یہی ہوتا تھا - کہ آپ آشرم کھول لو اور اس کو چلاؤ - لیکن وہاں کے لوگ اپنے آپ کو آشرم کھولنے کے اسمرتھ بتلاتے ہیں - میں نے کہا روپیہ دو آشرم مشن چلا دیگا - مگر وہاں کے بھائیوں نے یہ کہا - کہ مشن ہی آشرم کھول کر اپنے خرچ سے اُسے چلائے - آشرم کی اتیت ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے کرسمس کی تعطیلات میں میں بلاس پور گیا - اور حالات کا مطالعہ کر کے ایک دنتا آشرم وہاں کھول دیا گیا ہے - پنڈت رِدیادھر شاستری وئید جو پہلے سنٹرل انڈیا میں بھیلوں کے اندر کام کرتے تھے - اور بڑے یوگیہ انوبھوی پرش ہیں - آشرم کے انچارج نیت کئے گئے ہیں - اس آشرم کا خرچ مشن برداشت کرے گا +

عیسائیوں کا چھتیس گڑھ کے علاقہ میں اور عام طور پر سی-پی میں زبردست پرچار ہے - سی-پی کے ہندو کمزور - نرُاتساہی اور آلسی ہیں - آرگنائزیشن اور پبلک سپرٹ کا مادہ ان میں کم پایا جاتا ہے - اگرچہ کانگریس کا اس صوبہ میں کافی زور ہے - ساگر میں اوسطاً دو ہندو روزانہ عیسائی یا مسلمان بنائے جاتے ہیں - سی-پی میں ۲۳ لاکھ گونڈ ہیں - ہندوؤں کا ان کے اندر کوئی کام نہیں ہو رہا - مگر عیسائی پادری ان میں کام کر رہے ہیں - "فادر ایلون" گونڈوں میں کام کرتا ہے - جس طرح سے کہ ڈاکٹر رسل رتلام میں بیٹھا ہوا سنٹرل انڈیا کے بھیلوں کے اندر کام کر رہا ہے - ایلون صاحب کہتے ہیں - کہ میں عیسائی نہیں ہوں - میں تو کیتھولک پنڈت ہوں - گونڈوں کو کہتا ہے - کہ تم جہاں اپنے دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہو - وہاں ہمارے ایک دیوتا یسوع مسیح کی بھی پوجا کیا کرو - اور اسے گلے میں ڈال لیا کرو - آپ اپنے آپ کو مردم شماری میں ہندو نہ لکھواؤ آدی دھرمی لکھواؤ +

منڈلا ضلع میں جہاں جنگلی اقوام کی آبادی زیادہ ہے - قحط پڑا ہوا ہے - عیسائی مشنری روپیہ اور اناج تقسیم کر رہے ہیں - اور گونڈوں کو عیسائی بنا رہے ہیں +

اس پرانت میں افلاس بہت زیادہ ہے - غربت کی وجہ سے استریاں اپنا دھرم فروخت کر دیتی ہیں - اس صوبہ میں بیڑی بنانے کا کام بکثرت ہوتا ہے - بیڑی کے بڑے بڑے ٹھیکیدار مسلمان ہیں - ہندو عورتیں ان کے ماتحت بیڑی بنانے کا کام کرتی ہیں - پردہ نہ ہونے کے کارن ان سے گھل مل جاتی ہیں - اور ان کے دباؤ و لالچ میں آ کر دھرم سے پتت ہو جاتی ہیں - موٹر ڈرائیور بھی عام طور پر مسلمان ہیں - وہ بھی لڑکیوں کے بھگانے میں خاص حصہ لیتے ہیں - اگرچہ سی-پی میں نوے فیصدی ہندو ہیں - تاہم ان میں سنگٹھن نہیں +

سی-پی میں آریہ سماج کا پرچار بہت معمولی ہے - اگرچہ سارے پرانت میں ۱۵۰ آریہ سماجیں ہیں - جو کہ ہندو آبادی کے لحاظ سے بہت کم ہیں - تاہم چند آریہ سماجیں زندہ کہی جا سکتی ہیں - جو کہ باقاعدہ جلسہ کرتی ہیں - جن کے اپنے سماج مندر ہیں - آریہ پرتی ندھی سبھا سی-پی کی حالت ناگفتہ بہ ہے - اس کا دفتر ناگ پور میں ہے - لیکن اس کا کوئی اپنا مکان نہیں - کوشش میں دھن نہیں - سارے پرانت کے واسطے پہلے دو اُپدیشک تھے - اب مردم شماری تک کچھ اور اُپدیشک رکھے گئے ہیں - آریہ سماج کا ایک بھی سکول یہاں سارے صوبہ بھر میں نہیں تھا - مگر قریباً دو سال کا عرصہ ہوا - کہ ناگ پور میں ایک ڈی-اے-وی ہائی سکول کھولا گیا ہے - جس کے ہیڈ ماسٹر پنڈت ودیانند جی بی-اے مجھے ساگر میں ملے تھے - وہ سکول کے واسطے بھکشا کر رہے تھے - سکول کی اپنی عمارت نہیں - نہ سکول کے پاس فنڈ ہی ہے - گھاٹا جو پڑتا ہے - وہ بمشکل مانگ مانگ کر پورا کیا جاتا ہے - جن سماجوں میں میں گیا - ان میں کوئی تعلیمی درسگاہ مجھے نظر نہیں آئی - پنجاب میں چھوٹی سے چھوٹی آریہ سماج کے آدھین سکول یا کنیا پاٹھ شالہ ضرور ہوتی ہے - وہ لوگ جو اعتراض کرتے ہیں - کہ آریہ سماجوں کو سکولوں کالجوں اور پاٹھ شالاؤں نے کھا لیا - وہ سی-پی پرانت میں آ کر دیکھیں - کہ ان کے ابھاؤ سے سماج کی کیا مندا اوستھا ہے - سی-پی کے دورہ سے مجھے تعلیمی سنستھاؤں کی اُپیوگتا دُبل کا پورا گیان ہوا ہے - میں نے اکثر دیکھا

وید بھاشیہ

از ہنس بھکشو علاد پوری

ویدوں کے نام ہی صرف ہندو لوگوں کو یاد رہ گئے تھے - اور معمولی پنڈتوں کو سنسکرت کے ...
پڑھتے دیکھ کر بھولے بھالے لوگ اکثر یہ سمجھ لیتے تھے - کہ وہ وید گیہ ہیں - ہاں کسی کسی دکھشنی ...
کو وید منتر کے ساتھ ضرور یاد تھے - مہرشی دیانند نے جرمنی سے وید کے چھپے گرنتھ منگائے ...
ان کا ہندی میں انوواد کیا - تب سے ہندی جاننے والے لوگ بھی ویدوں کی طرف رجوع ہوئے ...
ابھی یجر وید پورا اور رگ وید کے سات منڈلوں کا انوواد ہی کر پائے تھے - کہ نروان پد کو پراپت
ہوئے - ان کا بچا ہوا رگ وید پنڈت آریہ منی جی و پنڈت شوشنکر جی کا ویہ تیرتھ نے ...
پورا کیا - سام وید کو پنڈت تلسی رام جی نے انوواد کر کے پرکاشت کیا - اتھروید کو ...
کھیم کرن داس جی تری ویدی نے کیا - اس طرح چاروں ویدوں کا ہندی انوواد اگرچہ ہو ...
لیکن اس کی جُدا جُدا قسم کی جلدیں تھیں - اور قیمت بھی کئی سو روپیہ سب کی ہوا کرتی تھی - جس
ہر خاص و عام ان سے فائدہ نہ اُٹھا سکتا تھا +

ان سب دقتوں کو محسوس کر کے شری مہاشہ پرشادی شوہرے نے اجمیر میں آریہ ساہتیہ ...
کی بنیاد ڈالی - اور اپنا سب کچھ اس میں لگا کر بارہ ورشوں میں شری پنڈت جے دیو جی ...
اور دوسرے یوگیہ پنڈتوں کے سہیوگ سے چاروں ویدوں کو چودہ جلدوں میں پرکاشت ...
یہ چاروں وید چودہ جلدوں میں اسی طرح نکالے - کہ سب کا سائز ایک ہی رکھا - سب
تک بھگ برابر صفحات رکھے - اور سب کو کپڑے کی سنہری جلدوں میں بندھوایا - ان ...
سُندر رنگ روپ اور چھوٹے آرام دہ سائز کو دیکھ کر ہر ایک وید پریمی کا چت ...
ہی ان کی طرف کھنچ جاتا ہے - اور پھر تو بھی ان کا صرف ۴۲ روپے رکھ دینے ...
وید غریب سے غریب وید پریمی بھائی بھی لینے کے یوگیہ ہو گیا ہے - ہر ایک وید کے ایک
منتر کے نیچے ہی ان کا بہت ہی سہل ارتھ ہندی میں لکھ دیا گیا ہے - جس سے اب کسی کو ...
کا موقعہ نہیں رہ گیا ہے - کہ وید سمجھ سے باہر ہیں - یا ان کی قیمت ہماری حیثیت سے زیادہ
منڈل نے تو آسان قسطوں پر روپیہ لے کر بھی جنتا میں ویدوں کو جنتا تک پہنچانے کی ...
رکھی ہے - اگر اتنی سُدھائیں ہونے پر بھی آریہ جنتا اُن کا سوادھیائے کرنے کو تیار نہ ...
یہ شرم کی بات ہے +

منڈل نے یہاں تک ہی کر کے چُپ نہیں سادھ لی - اُس نے ویدوں کا انگریزی
انوواد کرا کر پرکاشت کرنے کا کام بھی ہاتھ میں لے لیا ہے - صرف دھن کی کمی ہے ...
وہ اس کاریہ کو زوروں پر نہیں اُٹھا رہا - ہندی انوواد کے لئے اُس نے یہ بھی گھوشنا ...
ہے - کہ اگر کوئی آریہ ودوان اور اچھا انوواد کر کے دیں - یا کوئی تُرٹیاں بتا دیں - تو اُن ...
سنسکرن میں پرکاشت کر دیا جاوے گا - جیب کہ منڈل اتنا پریشرم اور اُدیوگ کر ...
تو پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی - کہ دوسری سنستھائیں اس کاریہ کو اپنے ہاتھ میں لے کر ...
روپیہ صرف کریں - اور آپس میں ایک دوسرے کے سمبندھ میں بھرم پھیلائیں +

ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے - کہ یو-پی کے ایک شردھالو آریہ بھگت نے پچیس ہزار ...
کچھ لوگوں کے کہنے سے وید بھاشیہ کے لئے دے دیا - اس نے صرف ۲۵ ہزار ہی ...
ایک لاکھ تک دینے کا ارادہ کیا تھا - اور یو-پی کی پرتی ندھی سبھا نے نہ صرف ہندی
اُردو اور انگریزی میں بھی انوواد پرکاشت کرنے کا وچن دیا تھا - مگر اُس دان کا ...
قریب سب روپیہ خرچ ہو گیا - اور سبھا یجر وید بھی پورا نہ نکال پائی - صرف اس کے
ادھیائے ہی نکال کر رہ گئی - اسی طرح اگر دوسری سنستھاؤں نے اس کام کو ہاتھ ...
تو اُن کو کتنا خرچ کرنا پڑے گا؟ کہا جاتا ہے - کہ یو-پی پرتی ندھی سبھا نے جو یجر وید کے ...
ادھیائے نکالے ہیں - اُن میں بھی بہت دوش رہ گئے ہیں - شری شوہرے جی اور منڈل ...
کتنا دھن اور پریشرم چاروں ویدوں کی چودہ جلدیں نکالنے میں لگا ہوگا - یہ صرف یجر ...
ایک جلد کو دیکھ کر ہی انومان کیا جا سکتا ہے - کہاں ۲۵ پچیس ہزار اور ایک جلد ادھ کہاں ...
چار ویدوں کی ۱۴ چودہ جلدیں - دُکھ سے کہنا پڑتا ہے - کہ اب تک آریہ جنتا نے منڈل ...
اتنے بھاری کام کو محسوس تک نہیں کیا - پرشنسا کرنا تو بہت دور رہا - ادھک کہاں ...
جائے - آریہ جنتا کو چاہیئے - کہ اس وید کے پورے پورے سیٹ منگوا کر اپنے گھروں ...
... اور ان کے ادھیائے ... اٹھا دیں - بھارت ورش میں جتنے آریہ سماج ہیں ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(گذشتہ سے آگے) ۳

میری بنگال یاترا

(آسام)

(لیکھک: شری سوامی سوتنترانندجی)

آسام میں دو کمشنریاں ہیں۔ سُورما ویلی ڈویژن۔ آسام ویلی ڈویژن۔ تیسرے دیسی ریاستیں۔ چوتھے فرنٹیر ❊

سورماں ویلی میں سلہٹ۔ کاسار۔ کھاسیا۔ جینتیا ہلز۔ ناگا ہلز۔ اوسائی ہلز۔ پانچ اضلاع ہیں۔ آسام ویلی میں۔ گپال پاڑہ۔ کام روپ۔ درنگ۔ نوگانگ۔ شوساگر۔ لکھم پور۔ گارو ہلز۔ سات اضلاع ہیں۔ تیسرے دیسی ریاستیں۔ منی پور۔ کھاسی سٹیٹس۔ اس میں شملہ کی طرح کئی چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں۔ فرنٹیر۔ دو ہیں۔ ایک سدیا۔ دوسرا۔ جالی پاڑہ۔ سدیا برہما سے ملتا ہے۔ اور بال پاڑہ تبت سے ملتا ہے۔

آبادی ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں آبادی تمن تکھنت تھی۔ اور نقات بیانوے لاکھ سینتالیس ہزار آٹھ سو ستاون (۹۲۴۷۸۵۷) ان میں مرد اٹھتالیس لاکھ چوالیس ہزار ایک سو تینتیس (۴۸۴۴۱۳۳) اور عورتیں چالیس لاکھ تین ہزار سات سو چوبیس (۴۰۰۳۷۲۴) ہیں۔ ان میں ہندو باون لاکھ چار ہزار چھ سو پچاس (۵۲۰۴۶۵۰) ہیں۔ ہندوؤں کی اس کل آبادی میں ستائیس لاکھ اکاون ہزار چھ سو ستاون (۲۷۵۱۶۵۷) عورتیں۔ چوبیس لاکھ باون ہزار نو سو ترانوے (۲۴۵۲۹۹۳) مرد ہیں۔ ان کے علاوہ سکھ دو ہزار سات سو اُنتیس (۲۷۲۹)۔ جین دو ہزار آٹھ سو تین (۲۸۰۳) بدھ پندرہ ہزار پینتالیس (۱۵۰۴۵)۔ آدی نواسی نوے لاکھ بانوے ہزار تین سو نوّے (۹۹۲۳۹۰)۔ مسلمان ستائیس لاکھ اسی ہزار پانسو چودہ۔ (۲۷۸۰۵۱۴)۔ مرد چودہ لاکھ اکسٹھ ہزار سات سو باسٹھ (۱۴۶۱۷۶۲) عورتیں۔ تیرہ لاکھ اٹھارہ ہزار سات سو بانوے (۱۳۱۸۷۹۲) عیسائی۔ دو لاکھ اُنچاس ہزار دو سو چھیالیس (۲۴۹۲۴۶)۔ مرد ایک لاکھ چوبیس ہزار پینتالیس (۱۲۴۰۴۵) عورتیں ایک لاکھ پچیس ہزار دو سو ایک (۱۲۵۲۰۱)۔

عیسائی اوسائی ہلز میں آدھے ہیں۔ ارتھات نصف سے زیادہ آبادی عیسائی ہو چکی ہے۔ اور کھاسیا ہلز میں $\frac{1}{4}$ آبادی عیسائی ہے۔ اور دوسری جگہوں میں تھوڑے تھوڑے ہیں۔ آسام میں عیسائیوں کے اُنیس (۱۹) مشن کام کرتے ہیں۔ جن میں رومن کیتھولک۔ سیونتھ ڈے کیتھولک۔ پریسبیٹیرین۔ پروٹسٹنٹ مشن (اٹلی)۔ سویڈ مشن (جرمن)۔ اینگلیکل (انگریزی) زیادہ مشہور ہیں ❊

سورماں ویلی میں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ اور ہندو اقلیت میں ہیں۔ سارے آسام میں مسلمان بیس فیصدی تھے۔ مگر اب تیس فی صدی ہیں۔ اگر یہی رفتار رہی۔ تو اس بار ۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں مسلمان اکثریت سارے آسام میں ہو جائیں گے۔ جس کی وجہ پیدائش یا مسلمان ہونا نہیں ہے۔ بلکہ میمن سنگھ۔ ڈھاکہ۔ پابنا۔ بنگال کے مشہور ضلعوں سے آ کر مسلمان آسام میں آباد ہو رہے ہیں۔ مسلمان آسامی اور باہر کا ایک ہے۔ لیکن بدقسمتی سے آسام کا ہندو بنگال۔ نیپال اور بہار کے ہندو کو اپنا نہیں مانتا۔ وہ ان کے آباد ہونے میں رُکاوٹ ڈالتا ہے۔ خود زمین کی کاشت نہیں کر سکتا۔ اب مسلمان آ کر کاشت کرتے ہیں۔ آسام میں براہمنوں میں کھید بھاؤ ہے ❊

آسام کے چائے کے باغات میں قلی چودہ لاکھ ہیں۔ آدی واسیوں میں آدور۔ اہم۔ آکا۔ ڈافلہ گارو۔ ہرم (یہ گائے کا دودھ بھی نہیں پیتے ہیں) کھاسی۔ کاچھاڑی۔ کوکی۔ سوسائی۔ کھاسی لاکھر۔ لالم۔ شجی۔ متی پوری (جو منی پور کی ریاست کے جنگل میں رہتے ہیں)۔ میش۔ میری۔ بیکیر۔ ناگا۔ داپھا سنگ پھو۔ سنٹال۔ جانجول میں عیسائیوں نے اب تک پرچار کیا۔ لیکن ان میں ہندو دھرم کے رسم و رواج اب بھی ہیں۔ مگر مہربان سرکار ان کو ہندو نہیں مانتی ہے۔ اور نہ لکھتی ہے۔ یہ انصاف پرور سرکار کے نیائے کا نمونہ ہے ❊

آسام میں بھی انیک جاتیاں ہندوؤں کی ہیں۔ جن کو ہندو اچھوت مانتے ہیں۔ لیکن وہ کسی سے کم ہندو نہیں ہیں۔ اگر ان کے ساتھ پُر دوست سلوک ہوتا رہا۔ تو وہ اسے سہن نہ کریں گے۔ اور آشچریہ نہیں۔ کہ کوئی نئی سمسیا کھڑی کر دیں ❊

گوہاٹی برہم پتر دریا کے کنارے پر واقع ہے۔ دریا کے نزدیک ہی پہاڑی پر کاماکھیا دیوی کا مندر ہے۔ جو وہاں کے مندروں کے لحاظ سے کوئی بڑا نہیں ہے۔ اس کا مفصل حال میں تین سال پہلے لکھ چکا ہوں ❊

یکم جنوری کی رات کو کلکتہ سے چل کر میں ۲۔ جنوری کی شام کو ۵ بجے گوہاٹی آ گیا۔ پنڈت دین بندھو جی ودید شاستری میرے ساتھ تھے۔ شہر میں جب میں اس سے پہلے آیا تھا۔ تو آریہ سماج تھا۔ لیکن اب کوئی آریہ سماج نہیں ہے۔ اس لئے ایک سجن کے گھر پر جن کا نام شری نند کشور اوجھا ہے۔ جو بہار ضلع چھپرہ کے رہنے والے ہیں۔ یہاں "نو جیون انشورنس کمپنی" کے منیجر ہیں، ٹھہرا۔ دوسری دن پرانے اُٹھاکر شری جگن ناتھ پرشاد ایک پنجابی سجن سے ملا۔ اُنہوں نے بتایا۔ کہ یہاں آریہ سماج ایک سال سے بند ہے۔ جسے دیکھ کر دُکھ ہوا۔ لیکن کوئی اُپائے نہ تھا۔ جس سے اُسی دن پھر بنا دیا جاتا۔ لیکن پنڈت دین بندھو جی ایک دو سجنوں سے ملے۔ اور ۳۔ جنوری کو ۱۱ بجے ہم موٹر لاری سے نوگانگ کے لئے روانہ ہو گئے۔ نوگانگ کو ریل بھی جاتی ہے۔ لیکن اس میں ابھی تو دھا نہ تھی۔ اس لئے لاری سے چلے۔ لاری کی سڑک شروع میں شیلانگ کی سڑک ہی ہے۔ آگے جا کر سڑک الگ ہو جاتی ہے۔ نوگانگ گوہاٹی سے ۸۴ میل ہے۔ راستہ کچھ پہاڑی پھر میدانی ہے ❊

نوگانگ ہم نوگانگ میں شام کے تین بجے کے قریب پہنچ گئے۔ لاری کو چھوڑ کر گھوڑا گاڑی پر سوار ہوئے۔ گھوڑا گاڑی ٹکرم کی طرز کی ہے۔ گھوڑے چھوٹے چھوٹے ہیں۔ خوب دھیرے دھیرے چلتے ہیں۔ راستہ میں بانس کے مکان دیکھتے رہے۔ جن پر چھتیں ٹین یا گھاس کی تھیں۔ مکان صاف ستھرے تھے۔ ہر ایک مکان کے صحن میں اور گرد سبزی یا بوٹے لگے ہوئے ہیں۔ شہر چھوٹا سا ہے۔ آسام کا ضلع ہے۔ لگ کر یار مہر کے یہاں کی آریہ سماج کے پردھان کے گھر پر گئے۔ اُن کا مکان شکل و صورت میں آسامی مکانوں سے نہ ملتا تھا۔ اندر گئے۔ تو پہلے صحن میں ایک حقہ پڑا تھا۔ جو پنجاب کی چیز ہے۔ کمرے میں گئے۔ تو چارپائی۔ میں سوچ رہا تھا۔ کہ یہ کس کا گھر ہے۔ اتنے میں دو تین نوجوان آئے۔ انہوں نے نمستے کہا۔ ان کی بھاشا دیسی ہی پنجابی تھی۔ میں نے سوال کیا "آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟" جواب ملا۔ "ضلع رہتک پنجاب" تب پتہ لگا۔ کہ ڈاکٹر چاندگی رام سنگو آج دس سال پہلے یہاں آئے تھے۔ اسی وقت سے اُنہوں نے یہاں ٹھیکیداری اور اینٹوں کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ یہ اُن کا ہی مکان ہے۔ اُنہوں نے مکان پنجابی طرز کا بنوایا ہے۔ اُن کی زبان ٹھیٹھ پنجابی تو نہیں۔ ہاں پنجابی ضرور تھی۔ اس کو ڈاکٹر جی نے دیسی رنگ بنایا ہوا ہے۔ دوسرے نوجوان پنجاب سے ہی آئے ہوئے تھے۔ اس سال یہ آریہ سماج کے پردھان تھے۔ میں ان کے مکان پر ہی ٹھہرا تھا۔ لیکن وہ اس وقت مکان پر نہ تھے۔ باہر گئے ہوئے تھے ❊

دوسرے دن آریہ سماجیوں سے ملا۔ جن میں منتری شری پرتاپ چند بی۔ اے، بی۔ ایل تھے۔ ان کے ساتھ آسام کے پرچار کے متعلق باتیں کیں۔ اور آسام کی اوستھا کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اس آریہ سماج کے تیس (۳۰) سبھاسد ہیں۔ جن میں ایک پنجابی باقی سب آسامی ہیں ❊

۴۔ جنوری کی رات کو ۸ بجے ریل پر سوار ہو کر گولاگھاٹ کو جو ضلع شوساگر کا سب ڈویژن ہے روانہ ہو پڑا ❊

گولاگھاٹ راستے میں ہا پر کھنڈ اور فرکٹنگ میں ریل بدل کر ۵۔ جنوری کی صبح کو میں گولاگھاٹ آ اُترا۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سواستھ ــــــــ رکھشا

ذیل میں چند ایسے نسخے دئے جاتے ہیں۔ جو عام امراض کے لئے کار آمد ہیں۔ بیروزگار نوجوان کم سرمایہ سے انہیں تیار کر کے فائدہ بھی اُٹھا سکتے ہیں۔ خصوصاً دانت۔ آنکھ اور کان کی امراض کی ادویات جو عام طور پر ریلوے ٹرینوں میں فروخت ہوتی ہیں نہایت کم خرچ سے تیار کی جاسکتی ہیں:۔

پیٹ درد کا علاج

منقیٰ ۶ ماشہ۔ نوشادر ۲ ماشہ ایک بوتل سرکہ میں ڈال دیں۔ چالیس روز تک اس بوتل کو گندم کی بوری میں دکھا رہنے دیں۔ بعد میں نکال کر بوقت ضرورت چھ بوند بتاشہ میں ڈال کر دیں۔

بچوں کے دانت آسانی سے نکالنے کا نسخہ

(۱) سُہاگہ سفید بریاں ایک تولہ۔ گھی خالص ایک تولہ۔ ان سب کو ملا کر ایک شیشی میں رکھیں۔ جب بچہ چھٹے یا ساتویں مہینہ میں قدم رکھے۔ تو اُس وقت بلا اس خیال کے کہ اس نے دانت نکالنے شروع کئے ہیں یا نہیں چٹکی بھر بچے کے مسوڑھوں پر اچھی طرح سے روزانہ ایک دو مرتبہ مل دیا کریں۔

(۲) بچہ نہ سفید چھ ماشہ شہد خالص دو تولہ۔ دونو کو ملا کر محفوظ رکھیں اور بچے کے مسوڑھوں پر ملیں۔

بچوں کا گرائپ واٹر

دو چھٹانک ان بجھا چونہ (قلعی) لے کر ایک سیر پانی میں ڈال کر شیشے کی بوتل میں رکھیں۔ اور ہر روز دو تین مرتبہ ہلا دیا کریں۔ تیسرے دن پانی کو نتھار کر اور نیچے بیٹھے ہوئے چونہ کو علیحدہ کر کے پھینک دیں۔ اس پانی میں تین پاؤ کھانڈ ڈالیں اور چینی کے برتن میں پکائیں۔ یہاں تک کہ قوام شربت کی طرح گاڑھا ہو جائے۔ اب اس میں ایکسٹریکٹ گلیسرائیز کو نصف ڈرام ڈال کر حل کر دیں۔ اور آگ پر سے اُتار لیں۔ اور ٹھنڈا کر کے شیشیوں میں بھر لیں۔ خوراک اس کی نصف چمچہ سے دو چمچہ تک حسب مرضی۔ اس سے بچے مضبوط بنتے ہیں۔ اور بدہضمی۔ دست۔ قے۔ پیٹ درد لاغری وغیرہ دُور کرتی ہے۔

سردی کے نزلہ زکام اور کھانسی کا علاج

اس سے پہلے قبض کشائی ضروری ہے۔ ورنہ کسی نسخہ سے فائدہ نہیں ہوگا۔ دس تولہ خشخاش اور ۶ تولہ پوست خشخاش کو کوٹ کر ایک سیر پانی میں بھگو دیں۔ رات بھر بھیگا رہنے کے بعد صبح آگ پر جوش دیں۔ جب نصف سیر پانی باقی رہ جائے۔ تو مل چھان کر اس میں نصف سیر کھانڈ ملا لیں۔ اور پکا کر قوام چٹنے کے لائق بنا دیں۔ بعد ازاں ملٹھی ایک تولہ۔ طباشیر ایک تولہ۔ دانہ الائچی ایک تولہ۔ گوند کتیرا ایک تولہ جو پہلے ہی کوٹ کر سفوف بنا کر رکھے گئے ہوں اس میں ملا کر خوب گھوٹیں۔ خوراک ایک تولہ سے دو تولہ تک۔ زکام۔ کھانسی اور نزلہ کیلئے مفید ہے۔

روپیہ کے سترہ آنے لیجئے!!

ان دنوں دوسرے سب بیوپاروں میں بے شک خسارہ ہو۔ لیکن آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کے حصے خریدنے سے آپ کو روپیہ کے سترہ آنے ملتے ہیں۔ اسقدر اگر منڈل کے دس دس روپیہ کے آپ دس حصے خریدیں۔ اور یکصد روپیہ لگا دیں۔ تو سال کے بعد آپ کو سو آنے یعنی سوا چھ روپے منافع ملے گا۔ گویا ایک روپے کے سترہ آنے ہو جاویں گے۔ اس سے زیادہ منافع بخش اور کوئی بیوپار نہیں۔ اپنا سرمایہ منڈل کے حصوں میں لگائیے۔ اور بھرپور فائدہ اُٹھائیے۔ پراسپکٹس اور دیگر تفصیلات کے لئے منڈل کو لکھئے۔

متھرا پرشاد شوہرے مینیجنگ ڈائیرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

ویدک شستر ویدیا اور ویدھ کا آدیش

(سوا دھیائے پرچار کا)

کھیل کی کھوج

منو کا وچن ہے۔ کہ وید کے شبدوں کا پریوگ دلیش دلیش کے لوگوں نے کیا۔ منشیوں کے نام۔ دلیشوں کے نام۔ استھانوں کے نام۔ ([illegible]) ([illegible]) (منوسمرتی) وید کے شبدوں کو لے کر مانووں نے رکھے۔ یدی یہ منو کا وچن ستیہ ہے تو پرتیت ایسا ہوتا ہے۔ کہ فرنٹیر کے سیما پرانت کے لوگوں نے اس "کھیل" شبد کا پریوگ اپنے لئے کیا تھا۔ کیونکہ یہ کھیل شبد کا پریوگ آج کل بھی بھارت اور افغانستان کے بیچ کے پردیشوں میں چالو ہے۔ جھا کا خیل۔ عیسے خیل (کھیل) یہ نام وہاں آج بھی پرچلت ہیں۔ پراچین سمیہ میں یہ ہی شبد "جھا کھیل"۔ "البش کھیل" ایسے ہوں گے۔ لیکن یہ ویدک "کھیل" شبد پٹھانوں کے دلیشوں میں اس سمیہ پر بھی ملتا ہے۔ یہ ستیہ ہے۔

کسی کھوج کرنے والے کو یہ اُچت ہے۔ کہ اس سمے میں اور کون کون سے ویدک شبد پرچلت ہیں۔ اس کی کھوج کریں اور دیکھیں۔ کہ اس کا پہلی نام کیا ہوتا ہے۔ آج کل کا "خان" شبد بھی "کرشن" شبد کا رُوپانتر دکھتا ہے۔ یہ بات ہمیں یہاں کہنے میں کوئی سنکوچ نہیں ہوتا۔ کہ کرشن۔ کرسن۔ کرہن۔ کہرن۔ کہان۔ کھان (خان)۔ اس طرح "[illegible]" کا "[illegible]" بن کر "خان" بنتا ہے۔ آج کل خان چند۔ کاہن چند یہ شبد پنجاب میں پرچلت ہیں۔ یہ کرشن چند کے ہی اپ بھرنش ہیں۔ اس طرح افغانستان تو "آپی۔گن ستھان" ضرور ہے۔ "اپی" جاتی کا اُلیکھ ویدوں میں انیک ستھانوں پر آیا ہے۔ "آپی" نامک لوگوں کی جنتا جہاں رہتی تھی۔ وہ "آپی گن ستھان" ہے۔ وہی آج افغانستان کہلاتا ہے۔

پُونہ میں ایک مہاشے نے سمپُورن بھومی کے اُوپر کے آج کل کے نگروں۔ گراموں۔ ندیوں۔ پربتوں کے ناموں کے سنسکرت نام کون سے ہیں۔ اس کا ایک بڑا بھاری کوش تیار کیا ہے۔ اس سے نہ کیول افغانستان میں پرنتو ناروے۔ سویڈن میں بھی شہروں کے نام سنسکرت میں ہونے میں سندیہ نہیں رہتا۔ ان میں سینکڑوں شبد ویدک ہیں۔ اس سے منو کا اُکت وچن سدھ ہو رہا ہے۔ جب یہ کوش چھپے گا۔ تب اس کا ادھک ورنن ہم پاٹھکوں کے سامنے رکھیں گے۔

آج اس لیکھ میں بُدھ میں استریوں کے بھاگ لینے کا ورنن چل رہا ہے۔ اور اُوپر کے منتروں نے یہ سپشٹ ریتی سے درشایا ہے۔ کہ وشپلا دیوی کی شُورتا ورنن کرنے یوگیہ ہے۔ لیکن شوک کی بات ہے۔ کہ آج کل کی کماریکائیں یُوروپ کی "جُون آف آرک" کا نام تو جانتی ہیں۔ پرنتو وید کی وشپلا کو نہیں جانتی ہیں۔ وشپلا نے ٹانگ کٹ جانے پر بھی بھاری یُدھ کیا۔ اور وجے پائی۔ ایسا شُوریہ کسی دلیش کی کسی کماریکا نے نہیں درشایا۔ اتہ آریہ استریوں کو وشپلا کا سمرن کرنا یوگیہ ہے۔

ویدک دھرم میں رہنے والے کمار کماریکاؤں کو جن کو کہ اُپ نین کرنے کا ادھیکار ہے۔ بُدھ کی شکھشا اوشیک شکھشا کر کے دی جاتی تھی۔ مانو اُپ نین سنسکار ہی آریہ سویم سیوک سنگھ میں پرویشٹ ہونے کا سنسکار ہے۔

(۱) "میکھلا بندھن" (کمر پٹہ باندھنا) (۲) دنڈ دھارن (لاٹھی کا چلانا) (۳) کُٹھار پریوگ (سمدھا توڑنے کے لئے کُلہاڑہ چلانا)۔ یہ شکھشائیں اوشیک شکھشائیں تھیں۔ یہ تینوں شکھشائیں سویم سیوک سنگھ کے لئے "بال ویر سینا" کے لئے ہی آپیوگی ہیں۔ سویم اپنی رکھشا کرنا اور شترو پر حملہ کرنا یہ دونو کاریہ اس میں سدھ ہوتے ہیں۔ جو لاٹھی برہمچاری کے ہاتھ میں دی جاتی تھی۔ وہی سنیاسی کے ہاتھ میں دنڈ رُوپ سے رہتی تھی۔ اس لئے سنیاسی کا نام "دنڈی" بھی ہے۔

جو کُٹھار برہمچاری کے ہاتھ میں سمدھا توڑنے کے لئے دی جاتی تھی۔ وہی آگے "[illegible]" نام سے ویدک یگیوں میں شستر دھارن میں بہت ہوتی تھی۔ "رفیہ" آج آج کل کا سکھوں کا کرپان نامک شستر ہی ہے۔ جو ان کے پاس سدیو رہتا ہے۔ یہی آیُودھوں کی ویدک پرتھا تھی۔ کشیپ رشی کا پُتر گنیش تھا۔ اس کا اُپ نین اسی رشی کے آشرم میں ہُوا۔ اُپ نین میں اس کو انیکوں سے انیک شستر استر دئے گئے۔ اُپ نین میں شستر استر دئے جاتے تھے۔ اور ان کا پریوگ سکھلایا جاتا تھا۔ اس کا پرمان کشیپ رشی کے پُتر کے اُپ نین سے ملتا ہے۔ یہ کتھا "گنیش پُران" میں دیکھئے یوگیہ ہے۔ (مسلسل)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پتی ورت دھرم کا پتن کیوں؟

استری جگت

از کماری شانتی تلی

پتی ورت دھرم کی دیا کھیا بہت سُنی۔ سیتا۔ دمینتی۔ منورما۔ ایوم ساوتری آدی کے اُن کاریوں کا ورنن جو کہ اُنہوں نے اپنے اس دھرم کے بل پر سمپن کئے سُنتے سمیہ لوگ اگھاتے نہیں۔ ہے بھی سنیہ۔ سیتا کے کشٹوں کا ورنن سُن کر رونگٹے اُٹھ آتا ہے۔ پران دنڈ سن کر بھی وہ گھبرائی نہیں۔ کنتو یہ اٹل وشواس لئے بیٹھی رہی۔ کہ ایک ماس کی اودھی جو اُسے دان دی دارا دی گئی تھی کے پورو ہی شری رام چندر جی آوینگے۔ اور اُن کے کشٹوں کا نوارن کریں گے +

دمینتی کو بھی اپنے پتی سے ٹھیک اسی پرکار سچا پریم تھا۔ جوُئے میں سروسو گنوا جب راجہ نل جنگلوں میں جانے لگے۔ تو دمینتی بھی اُن خوفناک بنوں کی تنک بھی پرواہ نہ کر کے پتی پریم میں اُتاولی اُس کیساتھ ہولی۔ اس پریم کے سنمکھ اُس نے اپنا سب سے بڑا دھن۔ استری کا سب سے بڑا گورو۔ واتسلیہ بھی تچھ سمجھا۔ بچوں کو ننہال بھیج وہ سب کشٹوں میں پتی کی سنگنی بننے چلی گئی +

ستی ساوتری کا جیون ان سب دیویوں سے اتی پربھاوشالی ہے۔ انیہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی پتی کو کال کے گراس سے بچا لانے والی دوسری دیوی آج تک سنسار کے کبھی بھی سو بھاگیہ شالی دلیش میں پَیدا نہیں ہوئی +

تو پھر آج اُنہی کے بھارت درش میں، اُنہی کی پُتریوں میں پتی ورت دھرم کا اتنا ڈھیلا پڑ جانا ایک آشچریہ کی بات ہے۔ اب کیوں دن دوگنے رات چوگنے "دمپتی کلہہ" بڑھ رہے ہیں؟ اب پرتی دن پتیر وواہ کے بلوں پہ کیوں زور دیا جاتا ہے؟

کہتے ہیں یتھا راجہ تتھا پرجا۔ ایک پریوار میں راجہ پُرش ہوتا ہے۔ بچوں کا پتا ایوم استری کا پتی ہی گھر میں راجیہ کا ادھیکاری مانا گیا ہے۔ پریوار منتیوں سے ایوم سماج پریواروں سے مانے گئے ہیں۔ اَتَ ایو سماج کو سمپن ایوم سکھی بنانے کا ایک ماتر اُپائے پرتییک منشیہ کو سکھی ایوم سمپن بنانا ہے۔ اور یہ کاریہ پریوار کا مکھیہ ہی کر سکتا ہے۔ کنتو جب وہ مکھیہ سویم ہی سکھی اور سمپن نہیں۔ وہ انیہ پرانیوں کے کشٹ کب نوار سکے گا۔ سکھ دینے کا کیول ماتر سادھن دھن ہی نہیں۔ آتمک وکاس بھی ہے۔ اتھوا یوں کہیئے۔ کہ ایک ماتر سادھن آتمک وکاس ہے۔ ٹھیک ہے۔ کہ دھن ہین پرانی بھی سکھی ہو سکتا ہے۔ اور بنا آتمک وکاس کے بھی۔ لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب اُس پرش کا سارا واتاورن بھی ٹھیک اُسی پرانی کی بھانتی نردھن اتھوا گنوار ہو۔ یہ تو مانو پرکرتی ہی ہے۔ کہ کسی بھی دُنیا میں کسی انیہ کو بڑھا ہوا دیکھ کر من للچا جاتا ہے۔ تو اس کال میں دھن پراپتی نہ ہونے پر بدی کوئی آتمک وکاس سے سکھی ہو سکے۔ تو سچا بھاگیہ شالی وہی ہے +

اچھا — جب پریوار کا راجہ ہی آتمک وکاس کے ابھاو سے دُکھی ہو رہا ہے۔ تو "یتھا راجہ تتھا پرجا" کے انوسار پریوار کا دُکھی ہو جانا تو اوشیک سا ہی ہو جاتا ہے +

اب پرشن اُٹھتا ہے۔ کہ جب راجہ مُورکھ ہو۔ تو راجیہ کاریہ منتری منڈل سمبھالا کرتا ہے۔ اِس کے انوسار جب پریوار کا سا سا اُتر دائتو ایک منتری کے ناطے استری پہ آجاتا ہے۔ راجہ کے مُورکھ ہونے پر دو باتیں ہوا کرتی ہیں۔ (۱) یا تو منتری بہت بلوان ہو جاتے ہیں — جو چاہتے ہیں کرتے ہیں — (۲) یا وہ بھی سُست ہو وِلاس میں پھنس جاتے ہیں۔ ایسے سمیہ بدی دلیش میں اشانتی پھیلتی ہے۔ تو اس میں مکھیہ اپرادھ تو راجہ کا ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ یدی وہ مُورکھ وِلاسی نہ ہوتا۔ تو منتری گن بھی کاریہ سُچاروُ روپ سے کرتے رہتے۔ ایسے راجہ پہ سے پرجا کی شردھا اُٹھ جاتا کرتی ہے۔ وہ اس کا آدر کرنا چھوڑ دیتی ہے +

ٹھیک اِسی پرکار ایک پریوار کی اشانتی کے دنڈ کا بھاگی پُرش ہے۔ جب اُس کا اِتنا پتن ہو چکا ہے۔ کہ گرہستی کے دو چار ٹوٹے پھوٹے برتن بھی بیچ کر شراب پی جاتا ہے۔ تو بتایئے اس سے اچھا گھر اشانتی اور کون سا ڈھونڈئے۔ ایک نہیں ایسے لاکھوں گھر آپ کو ملیں گے۔ ایسے گھروں میں نہ تو بچے ہی ماتا پتا کا سنمان کر سکتے ہیں۔ نہ پتنی پتی میں پریم ہی ہوتا ہے +

ٹھیک ہے۔ کہ سیتا کو اپنے پتی سے بہت ادھک سنیہہ تھا۔ تو شری رامچندر جی بھی تو اس کے کھو جانے پر باولے سے بن بن پھرتے تھے۔ اس کی پرکشنا رتھ اتھوا لوگوں کو۔ اپنی پرجا کو پرسن کرنے کیلئے سیتا کو بنباس دے دیا گیا۔ یہ اُچت ہے اتھوا انوچت اسے بھول جایئے کنتو سیتا کی کھوج کے لئے اس تپسوی نے کہاں کہاں سے سادھن جُٹائے۔ دھن اور جن کا پُورن ابھاو ہونے پر بھی اُس نے پرایوں سے ہتر تا گانٹھ اپنی بھاریا کو ڈھونڈ لانے کے لئے کون سا کشٹ سہن نہیں کیا۔ کِنتو آج دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ پشچموتر سیما صوبہ سرحد پر تو کیا۔ پنجاب میں جہاں اُپ ہرن کئے پرانی کو ڈھونڈ لانا اِتنا سہج ہے۔ پتنی کے ایک بار غنڈوں کے ہاتھوں پڑ جانے پر پتی دیو دے اُنشچنت بیٹھے رہ کر تیسرے ماس ہی پُنہ سہرے باندھ کر دوسری دُلہن دواہ لاتے ہیں۔ تو پتی ورت دھرم کیا بہتا ہوا آجائے گا۔ اس دھرم کا نرواہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب پرسپر پہ گاڑھ پریم ہو۔ ایسے پُرشوں سے ایک ناری تو پریم نہیں کر سکتی۔ ناری بدی اپنا سروسو دے دینا جانتی ہے۔ تو بدلے میں کچھ چاہتی بھی اوشیہ ہے۔

وواہ کو پوتر ایوم دیری بنانے کے لئے پریم اور شردھا دونو کا ہونا اوشیم بھاوی ہے۔ جب پُرش دبھچار پر کیول اسی لئے کمر کس لیتا ہے۔ کیونکہ اس کی پتنی ابھی ہونے کے کارن اس کی داستا کو نربت نہیں کر سکتی۔ تو پتنی ایسے پتی کے پرتی پریم کی ڈینگ چاہے کتنی ہی کیوں نہ مارے شردھا وہاں تین کال میں بھی نہیں ہو سکتی۔ اور ایسے سمیہ میں استریوں تو پتی برت دھرم کی شکشا دینا ہاسیہ پرد سا لگتا ہے +

صنعت و حرفت

(کیمیا گری)

دُنیا کی پیدائیش سے ہی انسان کیمیا گری کی دُھن میں لگا رہا ہے۔ سقراط۔ بقراط اور جالینوس سے لے کر آج تک کے سائینسدان سونا بنانے کی ترکیب دریافت کرنے میں مصروف ہیں۔ صحیح معنوں میں تو آج تک کسی کو کامیابی نہیں ہوئی۔ بلکہ اس تحقیقات کے نتیجہ کے طور پہ انسان بعض دھاتوں کو بدلنے اور نقلی بنانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ ذیل میں چند ترکیبیں بیان کی جاتی ہیں لیکن ہم ان ترکیبوں کی صحت کی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں :-

نقلی سونا بنانا

"کوتک کھنڈار رتن میں نقلی سونا بنانے کی ترکیب حسب ذیل لکھی ہے :- پارے کو گھی کوار یا پان کے رس میں شُدھ کریں۔ اس کے بعد دھتورے کا پھل لا کر اس کے اندر کی گری نکال ڈالیں۔ اور اس پھل کے اندر پارہ ڈال کر سیاہ تُلسی یا گھی کوار بھر دیں۔ اور سات پہر تک تیز آگ میں رکھ دیں۔ ایسا کرنے سے پارے کی سفیدی دُور ہو کر پارہ کا بھسم بن جاوے گا۔ پھر اس میں سے ایک رتی بھسم لے کر تولہ بھر تانبہ گلا کر اس میں ڈال دیں۔ نقلی سونا بن جائے گا +

نقلی چاندی

شہد، گھی، اور تانبہ تینوں ہم وزن ملائیں۔ ان میں تھوڑا سا سونا ماکھی پارہ ملا کر انہیں کھرل کر لیں۔ اس کے بعد انہیں کسی میدان یا کھُلی جگہ میں مٹی کے برتن میں ڈال کر آنچ دیں۔ برتن کا منہ مٹی سے بند کر دیا جائے۔ سات پہر تک آنچ دینے سے نقلی چاندی بن جائے گی +

نقلی نیلم بنانا

سٹراس ۸-۴۶ گرین۔ آکسائیڈ آف بالٹ ۶۸ گرین۔ دونو کو ملا کر آگ پر چڑھائیں۔ نقلی نیلم بن جائے گا +

کیا آپ آریہ ہیں؟

اگر "ہاں"۔ تو آپ کے گھر میں چاروں وید ہیں؟ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ نہیں۔ جب آپ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سُننا سُنانا آریوں کا پرم دھرم ہے" کے نیم کا پالن نہیں کرتے۔ تو آپ آریہ کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟ آج ہی آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ منگوالیں۔ جو چودہ سنہری جلدوں میں ہے۔ جن کی اصلی قیمت ۵۶ روپے ہے۔ رعایتی صرف ۴۲ روپے بھیجکر منگوالیں۔ رگوید سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔ سام وید ایک جلد ۴ روپے۔ یجر وید دو جلدوں میں ۸ روپے۔ اتھروید چار جلدوں میں سولہ روپے۔ کتابوں کی فہرست مفت منگوائیں +

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر جو بنگالی بھگت دیویندر ناتھ کے انگریزی گرنتھ کا ہندی انوواد ہے۔ قیمت آٹھ روپے دو جلدوں میں شیگھر ہی سیٹ منگوالیں +

مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر (راجپوتانہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورُوکل اندرپرستھ کی سلور جوبلی

(از پروفیسر گوپال جی مکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل اندرپرستھ دہلی کی سلور جوبلی جو ۲۱-فروری سے ۲۴-فروری ۱۹۴۱ء تک بڑی دھوم دھام سے منائی جانی قرار پائی ہے۔ اس کو ہر طریقہ سے مفید اور کامیاب بنانے کی تیاریاں زور شور سے شروع ہیں۔ شری پروفیسر گوپال جی مکھیہ ادھشٹاتا کی سرکردگی میں ڈیپوٹیشن دان اکٹھا کر رہا ہے۔ دہلی نواسی اور اس کے آس پاس کے علاقہ کے آریہ بھائیوں نے کھلے دل سے ڈیپوٹیشن کا سواگت کیا ہے۔ کاروبار کی شتھلتا کی وجہ سے مالی مشکلات ہونے پر بھی جس پریم اور آدر سے آریہ ہندو جنتا نے گوروکل کی سہایتا کی ہے اور کر رہی ہے تعریف کے لائق ہے۔ اس کے لئے گوروکل کے ادھیکاری دانی ویروں کے تہ دل سے مشکور ہیں۔ اور ان دانی مہانوبھاووں کی خدمت میں مزید عرض ہے۔ کہ گوروکل کے "پرمانینٹ فنڈ" کے پچیس ہزار کے علاوہ گوروکل آشرم کو مکمل کرنے کے لئے گؤشالہ۔ ویایام شالہ۔ اور وید مندر کی سخت ضرورت ہے۔ یگیہ دانی پرش کسی کی یادگار میں گوروکل کو مکمل کر کے یش اور پنیہ کے بھاگی بنیں۔

گؤشالہ سب بھارت واسی اس بات کو محسوس کر رہے ہیں۔ کہ شُدھ گھی اور دُودھ کا مہیا ہونا مشکل ہو رہا ہے۔ اس لئے ہر ایک ہندو کو گؤپالن کی طرف خاص دھیان دینا چاہیئے۔ گوروکل میں اس وقت ۵ گائیں ہیں۔ جو تقریباً پچیس سیر دُودھ دیتی ہیں۔ وچار کیا جا رہا ہے۔ کہ گؤشالہ کو اتنا بڑھا دیا جائے۔ جس سے گوروکل کو دودھ اور گھی اپنی گؤشالہ سے ہی دستیاب ہو سکے۔ دہلی کے کئی دانی مہانوبھاووں نے اس پوتر کاریہ کو شروع کرنے کے لئے دان دے کر اس کی بُنیاد کھڑی کی ہے۔ ہماری خواہش ہے۔ کہ گوروکل کی "سلور جوبلی" سے پہلے گؤشالہ تیار ہو جاوے۔ اس پر کُل خرچ دو ہزار روپیہ کا ہوگا۔ دانی مہانوبھاو جس جس کاریہ کے لئے دان دینا چاہیں، دھنیہ واد پُوروک سویکار کیا جائے گا۔ اور اُن کے نام کا پتھر گؤشالہ کے مکھیہ دوار پر لگا دیا جاوے گا۔

ویایام شالہ ہر ایک کے لئے اور خاص کر بچوں کے لئے ورزش نہائیت ضروری چیز ہے۔ لالہ خوشی رام جی کی مہربانی سے ویایام کی تین چار چیزیں تیار ہو گئی ہیں۔ لیکن ایک سنستھا کے یوگیہ جیسی کہ ہونی چاہیئے ویایام شالہ نہیں بن سکی۔ اور بہت سی ویایام سمبندھی چیزوں کی ضرورت ہے۔ دانی مہانوبھاو اس طرف بھی اپنی خاص توجہ دے کر کرتارتھ کریں۔

وید مندر عمارت کی ورشی سے گوروکل بڑا اشُند ہو گیا ہے۔ ودان م

پرادیشک سبھا کی طرف سے

شری سوامی شردھانند جی کا بائیکاٹ

آریہ سماج دینا نگر کا پروٹسٹ

از دفتر آریہ سماج دینا نگر نمبر ۲۴ مورخہ ۲۴-جنوری ۱۹۴۱ء

شری مان جی۔ نمستے!

سدرشن چکر کے عنوان سے صفحہ ۵ پر "پرکاش" کے انک مورخہ ۲۶-جنوری میں پرادیشک سبھا کے "آریہ گزٹ" کی طرف سے "سوامی شردھانند" کے وشے میں ایک اکھشر بھی نہ لکھنے کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا ہے۔ اس پروٹسٹ میں آریہ سماج دینا نگر بھی سہمت ہے۔ لیکن کیا میں پُوچھ سکتا ہوں۔ کہ آریہ سماج میں کرانتی چاہنے والے اور آریہ سماج کے صحیح طور پر علمبردار ہونے کا دعوےٰ کرنے والے "آریہ ویر" سے آپ نے کوئی پروٹسٹ کیوں نہیں کیا۔ اگر آپ ایسا نہ کر سکتے ہوں۔ تو میری طرف سے زوردار لفظوں میں "آریہ ویر" سے بھی جواب طلب کریں۔ کہ اس نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ میں اس سے پیشتر بھی "آریہ ویر" کو لکھنا چاہتا تھا۔ لیکن کام کی زیادتی کی وجہ سے نہ لکھ سکا۔ کرپا کر کے میرا زوردار پروٹسٹ "پرکاش" دوارا "آریہ ویر" کے کانوں تک پہنچا دیں +

شُبھ چنتک پرکاش چند منتری

کیا ہمارا کوئی پچھلا جنم تھا؟

آواگون کے حیرت انگیز ثبوت اور مثالیں

پرانے پریمی لنڈن کے کوچہ ٹارنگٹن سکوئر میں ایک خاتون رہتی تھی۔ جس کا نام ایڈا میکارن تھا۔ ایک ہندو جوگی نے اُسے بتایا۔ کہ وہ پہلے جنم لے چکی ہے۔ اس کے متعلق جوگی نے مزید کہا۔ کہ بہت ہی عرصہ ہوا۔ کہ وہ ملک شریا میں پیدا ہوئی تھی۔ وہ ایک سوداگر کی لڑکی تھی۔ اور "میرڈم آف روز" اور روز نامی ایک شخص سے خفیہ پریم کرتی تھی۔ لیکن اُسے اُس کے پریمی سے چھڑا کر ایک رومی فوج کے عہدیدار کے ساتھ جو یروشلم (بیت المقدس) میں تعینات تھا بیاہ دیا گیا تھا۔ اس بات پر اس خاتون کو بہت طیش آیا۔ اور اس شخص سے جس نے اس معاملہ میں بڑا کر رکاوٹ ڈالی تھی انتقام لینے کی ٹھانی تھی۔ لیکن ایک دھوکہ کی وجہ سے اس نے بجائے اپنے دشمن کو مارنے کے خود اپنے ہی پریمی کو ہلاک کر دیا تھا۔

اس عورت کو یہ بات کچھ زیادہ واقفاتی معلوم نہیں ہوئی۔ لیکن اس داستان کو اس نے لکھ کر ایک پبلشر کو دکھایا۔ اُس نے اِسے بہت دِلچسپ قصّہ مانا۔ اور چھاپنے کیلئے آمادہ ہو گیا۔ معترض پُوچھیں گے۔ کہ اس سے ثبوت کیا ملا؟

بہرکیف ناول کی صُورت میں یہ قصّہ چھاپ دیا گیا۔ کتاب چھپنے کے دو ہی دِن بعد ایک نوجوان اس مصنّفہ سے ملنے کے لئے آیا۔ وہ اسے دیکھتے ہی پہچان گئی۔ کہ یہ وہی میرڈم ہے اس کا پہلا پریمی۔ اس نے بتایا۔ کہ میں جب چین میں تھا۔ تو ایک چینی جوگی کی معرفت مجھے میرے پچھلے جنم کا حال بچپن میں ہی معلوم ہو گیا تھا۔ اور میں نے بھی اس واقعہ کے بارے میں ایک افسانہ لکھا تھا۔ چنانچہ اس کے پاس وہ افسانہ موجود تھا۔ اس مسودہ کے اوراق کی گمنگی۔ زردی۔ روشنائی کا پھیکا پڑ جانا وغیرہ اس قسم کی شہادتیں تھیں۔ کہ یہ بہت دِنوں پہلے لکھا گیا تھا۔ اس کی کہانی حرف بحرف وہی تھی۔ جو شائع شدہ کتاب میں موجود تھی۔ گو اس مرد کا قصّہ ایک مایُوس تمنّا پریمی کی داستان سوز گداز تھی۔ اس نے بھی افسانہ کا ہیرو ایک ایسے شخص کو رکھا تھا جس کا نام میرڈم تھا +

اس واقعہ کو اتفاق نہیں کہا جا سکتا۔ اس بات کو ہم مانتے ہیں۔ کہ روز روز ایسے واقعات نہیں ہوتے۔ لیکن یہ بھی صحیح ہے۔ کہ ایسے واقعات ہزاروں سامنے آتے ہیں۔ کہ دو روحیں ایک ہی وقت اور ایک ہی شہر میں موجود ہوتی ہیں۔ واقعہ کو سمجھئے۔ اپنی سابقہ زندگی کے واقعات کو تفصیل وار دونو لکھتے ہیں۔ اور لیکا یک ان دونوں کا مِل جانا ہوتا ہے۔ یہ سب چیزیں ایک جگہ اتفاق اور محض اتفاق سے یک جا نہیں ہو سکتیں۔

تجربہ بہت سے واقعات آپ کو ایسے ملیں گے جن کی طرف توجہ نہیں دی جاتی سوائے اس کے کہ ہم اسے دوسرے جنم سے تعبیر کریں +

مثال کے طور پر ہم مسٹر سی۔ ایف۔ ایس ہل کو لیتے ہیں۔ جو کارڈف میں پیدا ہوئے تھے اُنہوں نے بچپن میں جب وہ سکول میں پڑھتے تھے اپنے ماسٹروں کو حیرت میں ڈال دیا۔ برازیل (امریکہ) اور جنوبی امریکہ کے شہروں کی ایسی تفصیل بیان کی۔ کہ لوگ ششدر رہ گئے۔ گویا اس نے خود ان چیزوں کو آنکھ سے دیکھا ہے بلکہ وہ تو ان مقامات کی زبان اور رسم و رواج تک سے واقف نکلا۔ اس کو بار بار یہ خواب دکھائی دیتا تھا۔ کہ وہ پہلے جنوبی امریکہ میں پیدا ہوا تھا۔ اور کسی جنگلی قبیلہ کے چند آدمیوں نے مل کر اسے مار ڈالا تھا۔ یہ موجودہ جنم اس کا انگلستان میں ہوا تھا +

جب یہ لڑکا بڑا ہو گیا۔ تو اسے ایک جہاز پر جو انگلستان اور جنوبی امریکہ کے درمیان ڈاک لے جاتا تھا کوئی عہدہ مل گیا۔ یہاں اُسے ہر چیز کچھ بھولی بھولی سی یاد آتی۔ اور پہچان میں آتی رہتی تھی۔ اس نے یہاں کے شہروں کی گلی کوچوں میں جا کر خود راستہ معلوم کر لیا۔ گو یا وہ یہاں کبھی رہ چکا ہے +

ایک سمندری سفر کے دوران میں اس کی مُلاقات ایک ڈچ مصنّف سے ہوئی۔ جو منٹوس کے مقام پر جہاز پر سوار ہوا تھا۔ اور جب وہ مسٹر ہل سے ملا۔ تو دیکھ کر چونکنا سا ہو گیا۔ اور اس کو اپنے کمرہ میں آنے کی دعوت دی +

اُس نے کہا۔ "آپ خوف زدہ تو نہیں؟ آپ کے اعصاب ہیں تو مضبوط۔ میں آپ کو بہت ہی متحیر کرنے والی بات بتانے والا ہوں"

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج خضر آباد کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج خضر آباد تحصیل جگادھری ضلع انبالہ کا سالانہ چناؤ برائے سال سنہ ۱۹۴۱ء نمن لکھت طریق سے ہؤا:-

مہاشہ دینا ناتھ جی پردھان۔ مہاشہ شردھا رام جی اُپ پردھان۔ مہاشہ سادھو رام جی منتری۔ مہاشہ بنارسی داس جی اُپ منتری۔ مہاشہ پرسرام جی خزانچی۔ مہاشہ منوہر لال جی پستکادھکیش + (سادھو رام منتری)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے سماچار

(۱) آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ باقاعدہ نیم پوروک ہوتے ہیں۔ جن میں دیانند جنز ادی سے سوامی جی کے جیون کی کتھا کی جا رہی ہے۔ اس سپتاہ سے پریوارک ست سنگ کی پرتھا جاری کی جا رہی ہے۔ اُمید ہے۔ کہ اس سے آریہ پریواروں میں ویدک دھرم کا پرچار اتی اُتم رِیتی سے ہو سکے گا +

(۲) سنتی یکم ماگھ کو ہمانہ پر ہون یگیہ کیا گیا۔ بھجنوں کے بعد ہون یگیہ کے سمبندھ میں ایک اُتم ویاکھیان ہؤا۔ اور اُپسھت نرناریوں کا ریوڑیوں سے ستکار کیا گیا +

(۳) آریہ ہندوؤں اور سکھوں کا یہ ادھیویشن پنجاب اسمبلی میں پاس ہوئے پرائمری ایجوکیشن بل کا جس کے دوارا پنجاب کی یونینسٹ گورنمنٹ نے پرائمری شکھشا کا مادھیم اُردو نشچت کیا ہے۔ گھور ورودھ کرتا ہے۔ یہ بل پنجاب کے آریوں۔ ہندوؤں اور سکھوں کے جنم سدھ ادھیکاروں پر کٹھارگھات ہے۔ اس لئے یہ سبھا پنجاب گورنمنٹ سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ اس بل کی سویکرتی تب تک نہ دیں۔ جب تک ہندی گورمکھی کے ساتھ بھی اُردو کا سا سلوک نہیں کیا جاتا + (منتری)

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

(۱) "شردھانند دوس" ۲۳-۱۲-۴۰ کو شام کے ۵ بجے آریہ پُروشوں نے بڑے سماروہ اور اُتساہ سے منایا۔ جلوس نکالا گیا۔ جس میں شری سوامی جی کے متعلق اچھے اچھے بھجن گائے گئے۔ اس میں بہت سے آریہ بھائی اور بالمیک بھی شامل ہوئے۔ رات کو مہاشہ برکت رام جی کے پردھانتو میں جلسہ ہؤا۔ جس میں بھگت دیوی دیال۔ لیش پال۔ اور اوم پرکاش نے نظم اور بھجن گائے۔ اور مہاشہ حاکم رائے کارکا۔ سردار مہر سنگھ گیانی اور مہاشہ کندن لال جی نے شری سوامی شردھانند جی کے جیون پر ویاکھیان دئے۔ حاضری بہت تھی۔ سارا ہال بھرا ہؤا تھا۔

(۲) آریہ یووک سماج کا سالانہ جلسہ چار سال کے بعد اس سال پھر یووکوں نے یکم جنوری سے ۵-جنوری تک بڑی دھوم دھام سے منایا۔ یکم جنوری سے ہی شری چرنجیت لال جی بان پرستھی کی کتھا آرمبھ ہو گئی۔ تین دن رات کے وقت کتھا اور جلسے کے دونوں دن صبح کو شری بان پرستھی جی کے سُندر ویاکھیان ہوئے۔ شکر وار کو پنڈت دلیپ راج جی اور چمٹا منڈلی مہاشہ راجپال وٹھاکر سنگھ جی نے نگر میں کئی جگہ رُک رُک کر اپنے سندر بھجنوں دوارا خوب پرچار کیا۔ پربھاو بڑا اُتم رہا +

سنیچر اور ایتوار کو دونوں دن پنڈت شانتی پرکاش جی۔ مہاشہ رام چندر جی شاستری اور چودھری وید برت جی کے منوہر اُپدیش اور پنڈت دلیپ راج اور چمٹا منڈلی کے بھجن ہوتے رہے۔ جن سے جنتا نے بڑا لابھ اُٹھایا۔ کرایہ کے علاوہ ۲۲ روپے وید پرچار فنڈ میں دئے گئے +

(۳) ۱۳-۱-۴۱ کو لوہڑی کا تہوار بڑے سماروہ سے شام کے ۵ بجے سے سات بجے تک آریہ سماج کے صحن میں منایا گیا۔ جس میں بڑے اعلےٰ اور وسیع پیمانہ پر ہون یگیہ کیا گیا۔ جس میں گھی اور سامگری بہت سے آریہ بھائی اور بہنوں نے مہیا کیا۔ اس میں تقریباً تین سو آہوتیاں گائتری منتر کی ڈالی گئیں۔ اس کے بعد مہاشہ کندن لال جی نے ہون یگیہ کی مہا ورتی کی۔ سندھیا کے سمے سے پہلے بھگت دیوی دیال جی اور لیش پال جی نے مل کر ایک سُندر بھجن گایا۔ پھر سب استری پُرشوں نے مل کر سندھیا کی۔ پرارتھنا مہاشہ لیش پال جی نے کرائی۔ شانتی پاٹھ اور ویدک دھرم کی جے کے نعروں کے ساتھ کارروائی کی سماپتی پر بھائی بہنوں میں ریوڑیاں تقسیم کی گئیں۔ حاضرین کی تعداد اسی کے قریب تھی +

(گردھاری لال منتری)

دیانند مٹھ دینا نگر کا چناؤ پردھان سوامی سوتنترانند جی۔

نو یووک برِدھ۔ بچے سب کیلئے ایک سمان

لابھ پرد رسائن

CHYAVANA PRASHA

च्यवनप्राश چیون پراش

آج کل ہی اس کے استعمال کا موسم ہے۔ ایک تولہ "چیون پراش" پرتی دن چار بجے سائینگ دیسی چائے کیساتھ استعمال کریں۔ کھانسی دمہ اور نزلہ آدی روگ اس سے تُرنت دُور ہوتے ہیں۔

قیمت ایک پیکٹ ایک پاؤ ایک روپیہ اڑھائی آنے۔ آدھ پاؤ دس آنے

سب آیورویدک اَوشدھ ملنے کا پتہ:-

مینیجر ڈی۔اے۔وی فارمیسی لاہور

برانچیں اور ایجنسیاں سب جگہ

فون نمبر ۵۰۲۵

اُپ پردھان لالہ ہربنس چندر جی۔ منتری لالہ شیام لال جی +

شری سوامی سوتنترانند جی کراچی کے دورہ پر چلے گئے ہیں +

(پرکاش چندر منتری آریہ سماج دینا نگر)

آریہ سماج بھلوال کے سماچار

۱۳-۱-۴۱ کو دو نام کرن سنسکار آریہ سماج میں ہوئے۔ جن میں ایک روپیہ آریہ پنڈت شری سکھدیو جی پروہت آریہ سماج کو دکھشنا اور سوا روپیہ آریہ سماج کو دان ملا +

۱۳-۱-۴۱ کو مہاشہ سوداگر مل جی کے گھر گرہ پرویش سنسکار پنڈت سکھدیو جی ودیا واچسپتی نے کرایا۔ جس میں ایک روپیہ پنڈت سکھدیو جی کو دکھشنا اور اڑھائی روپے آریہ سماج کو دان میں ملے۔ جنتا کا حلوہ سے ستکار کیا گیا +

۱۲-۱-۴۱ کو ایک آریہ سبھاسد کے لڑکے کا یگیوپویت سنسکار ہؤا۔ جس میں دو روپے پنڈت سکھدیو جی کو دکھشنا اور تین روپے آریہ سماج کو دان میں ملے۔ جنتا کا حلوہ سے ستکار کیا گیا۔ اور پنڈت جی نے سنسکاروں پر ایک منوہر ویاکھیان دیا +

آریہ کمار پریشد کی ویدک دھرم پر پریکشائیں ہو رہی ہیں۔ بھلوال بھی کیندر ہے۔ یہاں بائیس بہن بھائی پریکشا میں شامل ہوئے ہیں + (درام سروپ منتری)

آریہ سماج جھنگ شہر کے سماچار

ساپتاہک ست سنگ۔ آریہ سماج جھنگ شہر کے ساپتاہک ست سنگ نیم پوروک ہر ایتوار کو قبل از دوپہر پوری کارروائی سے ہوتے ہیں۔ سمے سمے پر کسی نہ کسی ودوان مہاتما پُرش کے منوہر اُپدیش تھا ویاکھیانوں کا پربندھ بھی کیا جاتا ہے۔ تہوار اور پرب بھی منائے جاتے ہیں +

راتری کو روزانہ ست سنگ۔ عرصہ تین ماہ سے شری پریم پُوجیہ سوامی سدانند جی مہاراج "ویدک وِنے" کے منتروں کی سار گربھت ویاکھیا دوارا منوہر کتھا راتری کو کیا کرتے ہیں۔ ان کی پربھاوشالی کتھا سے جنتا پربھاوت ہو کر سخت سردی میں بھی کافی تعداد میں آتی رہی ہے۔

گورو کل بیٹ ہوسنی کی آرتھک سہایتا۔ گورو کل ہذا کے پرچارک مہودے شری پنڈت دھرم دیو جی یہاں پدھارے۔ ان کے منوہر ویاکھیانوں کا جنتا پر اچھا پربھاو پڑا۔ ۳۵ روپے کی رقم آریہ سماج ہذا کی طرف سے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورُوکل کانگڑی کی دھن سے سہایتا کیجیے

از لالہ لبھ رام جی منیجر آنند آشرم لدھیانہ

گوروکل کانگڑی آریہ سماج کا وِدّیا مندر ہے۔ پوجیہ امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج نے ویدک ساہتیہ اور ویدک سنسکرتی کے اُپُنر اُدّھار کے لئے اس پوِتر سنستھا کی بُنیاد ڈالی تھی۔ گوروکل کانگڑی کو سپھل بنانے کیلئے آریہ جنتا اور گوروکل کے پریمیوں نے کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا۔ اور اس گل نے بھی وِدوان تیاگی تپسوی برہمچاریوں کے دوارا مانری بھاشا اور ویدک دھرم کی پربابت سیوا کی ہے۔ آج گوروکل آنہ مالیتی سے نکل کر وِدّیا پرکاش کا ایک سپھل شکھشنالیہ بن چکا ہے۔ یہ انستی ٹیوشن دھ جیہ سہائیتا سے نہ چل کر آریہ سماجوں اور گوروکل پریمیوں کی سہائیتا سے چل رہا ہے۔ ابھی جہاد و بالمبیہ ساگری کی کئی عمارتوں کے نہ بننے سے کام آسانی سے نہیں چلایا جا سکتا۔ گوروکل کی روزانہ ضرورتیں اس کے علاوہ ہیں۔ اس وقت سنسار میں دھن کی کمی ہے رجس کا پربھاو گوروکل پر بھی پڑ رہا ہے۔ لیکن آریوں کے پریم اور دھیرج کے سامنے کوئی بھی روکاوٹ کھڑی نہیں رہ سکتی۔ اس لئے میں ہر ایک آریہ ماتر سے عموماً اور اپنے پیارے متر منڈل سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں۔ کہ پوجیہ امر شہید سوامی شردھانند جی کے لگائے پودے گوروکل کانگڑی کی سہائیتا دل کھول کر اپنی نیک کمائی میں سے کر کے اس پوتر سنستھا کو سپھل بنائیں۔ میری صحت کچھ عرصہ سے اب ایسی خراب ہو رہی ہے۔ کہ میں فرداً فرداً آپ کی سیوا میں حاضر ہو کر اپنے پیارے گوروکل کے لئے دھن کی یاچنا نہیں کر سکتا۔ اس لئے آپ اپنی اُدارتا سے اپنے پُرانے سیوک کے کرتویہ پالن کرنے میں اپنا اپنا دان گوروکل کانگڑی کے لئے شیگھر سے شیگھر ارسال فرما کر میرا حوصلہ بڑھا دیں۔ تاکہ پہلے کی طرح امر شہید سوامی شردھانند کے پرتی اپنے پرن کو پورا کر سکوں۔ پوری آشا ہے۔ کہ مجھے بار بار لکھنے کا موقعہ نہ دیں گے +

بالمیکی مردم شماری میں "آدھرمی" نہیں لکھوائیں گے

پنجاب بالمیک اچھوت فیڈریشن کا نشچے

پنجاب بالمیک اچھوت فیڈریشن کی ورکنگ کمیٹی نے ایک اعلان میں بالمیک بھائیوں کی توجہ اس طرف دلائی تھی۔ کہ وہ آنے والی مردم شماری میں ذات اور مذہب صرف "بالمیکی" لکھوائیں۔ اس اعلان کے نکلنے کی دیر تھی۔ کہ بالمیکی حلقوں میں طرح طرح کے غلط پروپیگنڈے شروع ہو گئے۔ ان حالات کو مدّنظر رکھتے ہوئے بمقام پھلور ضلع جالندھر میں مورخہ ۴- جنوری ۱۹۴۱ء کو بالمیک فیڈریشن کی ورکنگ کمیٹی کی پھر ایک میٹنگ میں مزید غور پر یہ فیصلہ ہوا۔ کہ پُونہ پیکٹ میں ملی ہوئی رعائیتوں سے تبھی ہم لوگ فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اگر ہم لوگ مذہب کے خانہ میں "ہندو" اور ذات کے خانہ میں "بالمیکی" لکھوائیں۔ اس واسطے بالمیک رکھشا دلوں اور بالمیک سبھاؤں اور سوئیپرز یونینوں اور جملہ پنچایتوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ مورخہ ۴- جنوری ۱۹۴۱ء کے فیصلہ کے مطابق سب کام چھوڑ کر مردم شماری کا کام شروع کریں۔ اور آدھرمیوں۔ عیسائیوں مسلمانوں سکھوں میں اپنی قوم کو بالکل درج نہ ہونے دیں۔ کیونکہ ان ناموں سے ہمیں کوئی سیاسی فائدہ نہیں ملتا۔ غیر بالمیکی اچھوت ممبران اسمبلی ہمارے حقوق کی حفاظت نہیں کرتے۔ اس واسطے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ تمام بالمیکی بھائی خاص کر مردم شماری جیسے ضروری کام کو دھیان سے کرا دیں۔ اور ذات کے خانہ میں "بالمیکی" اور مذہب کے خانہ میں ہندو لکھوائیں +

نوٹ:- مردم شماری ۲۶-۲۷-۲۸- فروری و یکم مارچ ۱۹۴۱ء کو ہوگی۔ ان تاریخوں کا خیال رکھیں +

المشتہر

بھجنی لال پردھان پنجاب بالمیک اچھوت فیڈریشن لدھیانہ

بالتصویر ہندی اُردو شو راتری نمبر کیلئے زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر اور انکی قیمت منی آرڈر سے فوراً بھیجئے

جاتی کا پریوار

اپنے بچوں کو ہر کوئی پیار کرتا ہے۔ لیکن سچے پُرش ماتا پتا وہی ہیں بچوں کو بھی اپنی دیا کا پاتر سمجھتے ہیں اور اپنے بچوں کا پالن کرتے سمے ان اناتھوں کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ جو سنسار میں اور کوئی آسرا نہ رکھتے ہوئے کیول جاتی کے دان پر گزارہ کرتے ہیں۔

دان دیتے وقت

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور کو یاد رکھیں۔ اس میں (۲۰۰) دو سو کے قریب اناتھ بچے لڑکے و لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں اس کا انتظام ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہے۔ اس کے انتظام میں بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ نقدی۔ کپڑا۔ برتن۔ آٹا۔ چاول۔ دال۔ گھی۔ لکڑی تیل جو بھی دے سکیں دیں اور پُنیہ کے بھاگی بنیں۔ وشواس رکھیں آپ کا دان ٹھیک طور پر ہی استعمال ہوگا۔ رپورٹ سالانہ مُفت طلب کریں۔

ہیرا نند شرما منیجر امرت دھارا آنریری سیکرٹری

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سُرمہ

ضرور استعمال کریں قیمت چودہ ۱۴ آنے فی شیشی

شملہ ایجنٹ	پشاور ایجنٹ
ٹھاکر برادرس۔ لوئر بازار شملہ	میسرز بی۔ این کگرو اینڈ سنز چوک ریشم گراں پشاور

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) - گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بس ایک انک اور اس کے بعد

شورانزی (رشی بودھ اُتسو) پر پرچار ارتھ مُفت بانٹنے کے لئے

"آریہ ورت" اور "پرکاش" کے عدیم النظیر شاہکار

با تصویر

شورانزی نمبر

اُردو ۲/

ہندی ۳/

شاندار تحفہ

نہائت سج دھج کیساتھ ۱۹ فروری کو شائع ہو جائینگے

شاندار ٹائیٹل

ایک سہ رنگی شاندار تصویر

کچھ یک رنگی تصاویر

لکھائی چھپائی دکاغذ بڑھیا

اعلےٰ پایہ کے مضمون اور نظمیں

"پرکاش" کا ۱۶ و ۲۳- فروری کا مشترکہ پرچہ "شورانزی نمبر" ہوگا- جو لیڈروں کے پیغامات سنیاسی مہاتماؤں کے اُپدیشوں- اُچیہ کوٹی کے ودوانوں کے لیکھوں مشہور شعرا کی جوشیلی کوتاؤں اور دلچسپ و نصیحت آموز کہانیوں کا شاندار گلدستہ ہوگا-

اس انک کی دو خصوصیتیں یہ ہیں- جو کہیں دوسری جگہ نہ ملیں گی

۱- مردم شماری کے متعلق مکمل واقفیت اور کرتویہ سمبندھی لیکھ

اور

۲- پراچین یُدھ کے طریقے ہتھیاروں کے نام اور تصویریں

چونکہ نمبر اتنا ہی چھپوایا جائیگا جتنی کہ مانگ ہوگی- اس لئے فوراً زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر اور اُن کی قیمت پیشگی بھیج دینی چاہیئے- پیشگی قیمت بھیجنے والوں سے محصول ڈاک یا کرایہ ریل نہ لیا جاوے گا- اور پرچہ بھی سب سے پہلے انہیں ہی بھیجا جاویگا-

اس لئے

پرچارتھ بانٹنے کیلئے آریہ سماجیں- ایجنٹ- اور پرچار پریمی آریہ بھائی

زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر اور انکی قیمت منی آرڈر سے

آج ہی بھیج دیں- ورنہ دیر کرنے والے پچھتاویں گے- ایسا

شاندار انک انہیں بعد میں کسی قیمت پر نہ مل سکے گا-

لیکھک اور کوی اپنی اپنی اور اپنے کاشت رچنائیں شیگھر بھیج دیں- تاکہ انہیں اچھا سے اچھا استھان دیا جا سکے +

مشتہرین ہزاروں کی تعداد میں ان چھپنے والے نمبروں میں اشتہار دے کر لابھ اُٹھاویں- اُجرت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں-

نوٹ:- (۱) "آریہ ورت" کا دس فروری کو اور "پرکاش" کا ۱۹- فروری کو شائع ہوگا- (۲) دونوں نمبروں کی قیمت ایک ہی منی آرڈر سے بھیجی جا سکتی ہے (۳) وی پی منگوانے والوں کو قیمت کے علاوہ محصول ڈاک یا کرایہ ریل کے علاوہ وی- پی کا خرچ بھی دینا ہوگا- اس لئے قیمت پیشگی منی آرڈر سے ہی ارسال کر دینی چاہیئے + (مینیجر "آریہ ورت" و "پرکاش" کچا نبت روڈ- لاہور)

دُنیا کا روزنامچہ

— کانگریس اور گورنمنٹ میں سمجھوتہ کے سلسلہ میں گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔

— مارشل پتیان ڈکٹیٹر بن گئے ہیں- غیر مقبوضہ فرانس کا نظام حکومت ہٹلری اصول پر مبنی ہوگا-

— رومانیہ میں ڈکٹیٹر شپ قایم ہو گئی ہے۔ رومانیہ ہٹلر اور مسولینی کے دوش بدوش چلیگا-

— خیال ہے- کہ کانگریس کا آئیندہ اجلاس ڈاکٹر سیتا رامیہ یا جے پرکاش نارائین کی صدارت میں ہوگا-

— سبھاش بابو کہیں روپوش ہو گئے ہیں- کہا جاتا ہے- کہ ہمالیہ کو چلے گئے ہیں-

— اٹلی میں بغاوت ہو گئی ہے- کئی جگہ بلوے ہوئے ہیں-

— سینلا مندر کے مہنت کو گرفتار کر لیا گیا- بعد میں ضمانت پر رہا کر دیا گیا-

— کاشی ناگری پرچارنی سبھا نے بسنت کے دن "ہندی دوس" منانے کی اپیل کی ہے-

— پنجاب گورنمنٹ نے ڈاکٹر چوئیتھ رام گدوانی کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دئے ہیں-

— اطالوی ایبے سینیا کو خالی کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں-

— جرمنی برطانیہ سے فیصلہ کن ہوائی جنگ لڑے گا- شمالی فرانس- بلجیم اور ہالینڈ میں زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں-

— زرعی اجناس اور مذہبی کتابیں "بکری ٹیکس" سے مستثنےٰ ہوں گی-

— اٹلی کے مرکزی محکموں پر جرمنی نے قبضہ کر لیا ہے-

— شرومنی اکالی دل نے ڈائیرکٹ ایکشن لینے کی تیاری شروع کر دی ہے +

— جاپان سنگاپور میں گھسنے کی کوشش کرے گا-

— شاہ حبشہ ایبے سینیا میں داخل ہو گیا ہے-

— برطانیہ پر بڑا حملہ اب دُور کی بات ہے- برطانیہ بھی منہ توڑ جواب دینے کو تیار ہے- کلکتہ کی آبادی سترہ لاکھ ہو گئی ہے-

— ایک سال سے زیادہ سزا پانے والے ممبران اسمبلی کی نشستیں خالی قرار دی جائیں گی-

— پنجاب اسمبلی میں بکری ٹیکس پر بحث جاری ہے-

— اطالوی کارخانوں پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا ہے-

— آئرلینڈ پر حملہ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے-

— ۲۶- جنوری کو "یوم آزادی" منایا گیا-

— سندھ میں پھر وزارتی اُلجھن پیدا ہو گئی ہے-

— طبروق کی جنگ میں بیس ہزار اطالوی گرفتار کئے گئے ہیں-

— دیر ساورکر نے فروری کا پہلا ہفتہ جن گننا سپتاہ روپ میں منانے کی اپیل کی ہے-

— سٹری ونوبا بھاوے کو چھ ماہ قید محض کی سزا دی گئی ہے-

— اطالوی فوجوں نے ایریٹریا کا پانچ ہزار مربع میل رقبہ خالی کر دیا ہے-

— حکومت جاپان عام لام بندی کی سکیم پر غور کر رہی ہے-

— جاپانی ہوائی جہازوں نے برہما روڈ پر بمباری کی-

— سکھر کی منزل گاہ مسجد قرار دے دی گئی ہے-

— ہندوستانی فوجوں کیلئے کھدر خریدنے کی تجویز ہے-

— ہٹلر اور مارشل پتیان میں ملاقات ہونے والی ہے- برطانیہ پر بڑا حملہ عنقریب ہوگا-

— چین کے ساتھ جنگ میں جاپان کا ایک ارب پونڈ خرچ ہو گیا ہے-

— برطانوی دستے ایری ٹریا میں بکتصد میل آگے نکل گئے ہیں-

— برطانیہ ہیل ہلاسی کو ایبے سینیا کا بادشاہ تسلیم کرے گا- شاہ زوگ البانیہ جلد پہنچ جائے گا-

— سی- پی ہندو سبھا نے ڈائرکٹ ایکشن کے لئے دو سو والنٹیر بھرتی کر لئے ہیں-

— اٹلی اور یونان کی جنگ پھر تیز ہو گئی ہے-

— اٹلی میں جرمن فوجوں نے رسل و رسائل اور سینما شپ پر کنٹرول کر لیا ہے- م

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

میرے ایک متر کی کنیا کیلئے کھتری ور کی ضرورت ہے- جو کہ آریہ گھرانے کا- عمر ۲۳/۲۴ سال- برسر روزگار- باصحت اور خوبصورت ہو- تعلیم کم از کم میٹرک ضرور ہو- لڑکی مڈل پاس امیر آریہ گھرانے کی نہائت بوگیہ ہے-

مزید واقفیت کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:-

گیتارام دیبرہ بمقام ڈگشائی ضلع شملہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ ورت کا گھر گھر چرچا

دل خوش ہوگیا۔ ڈالٹن گنج کے پُستکالیہ میں آریہ ورت پڑھا۔ دِل خوش ہوگیا ہمارے نام سال بھر کیلئے جاری کر دیجئے۔
(سپاہی لال پھُول چند نائب نگر)

بہت پسند کیا گیا۔ آریہ سماج میں آریہ ورت کا نمونہ دیکھا۔ بہت پسند کیا گیا۔ میرے نام سال بھر کیلئے جاری کر دیجئے
(بھگین ناتھ سیٹھ سیالکوٹ شہر)

سب سے اُتم پتر کا آپ کی پتر کا آریہ ورت کنیائیں بہت پسند کرتی ہیں اس کا وچار ہے۔ کہ یہی ایک ساماجک پتر کا دیکھنے میں آتی ہے۔ جس میں ساہتیک ہی نہیں اپتو دھارمک اور ساماجک اُنتی کی اور دھیان دیا جاتا ہے۔ پتر کا سب سے اُتم ہے۔
(پریم لتا گرودیو بے اسی۔ ٹی سٹوڈنٹ۔ لاہور)

نہایت دلچسپ "آریہ ورت" کا دسمبر انک ملا۔ پتر کا واقعی نہایت دلچسپ ہے۔ (مس اندرا اڈوانی کراچی)

استریوں کیلئے بہت لابھدائیک ہے
میں بہت دھنیہ واد کرتی ہوں۔ کہ "آریہ ورت" استریوں کے لئے بہت لابھ دائیک ہے۔
(سوشیلا بی۔ آر کالج کوکناڈا)

اتی اُتم وروچک پُستک میں نے استریوں کے راجیہ میں پُرشوں کی کھتی "شیرشک کہانی "آریہ ورت" کے پہلے انک میں بڑھی۔ بہت آنند ملا۔ پتر کا واستو میں اتی اُتم و روچک ہے۔ (بے سجلد اکوکناڈا)

تازہ رائے "آریہ ورت" کو پاکر نہایت خوشی ہوئی۔ پتر کا نہایت اَپ ٹو ڈیٹ ہے۔ اس کی اُدن گت۔ آپ کیلئے ودھائی۔
(مس کبل مترا ایم۔ اے۔ پروفیسر سنگیت دہرہ دون)

"آریہ ورت"

پنجاب کی ایک ماتر ہندی ماسک سچتر پتر کا ہے۔ اس کے خود خریدار بنیئے۔ اور دوسروں کو بنا کر ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیے۔ (وارشک چندہ دو روپے ۲ عہ)
سمپادکہ:۔ شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن
سنچالک:۔ شری ہیتینی ملاد بیدی
نوٹ:۔ چار انک چھپ چکے ہیں۔ پانچواں شوراتری انک چھپ رہا ہے۔
مینیجر "آریہ ورت" کچا نسبت روڈ لاہور

پنجاب پرائمری ایجوکیشن بل کیخلاف پروٹسٹ

آریہ سماج آسیہ (پشاور)

(۱) آریہ ہندوؤں و سکھوں کا یہ ادھیویشن پنجاب اسمبلی میں پاس ہوئے پرائمری ایجوکیشن بل جس کے دوارا پنجاب کی یونینسٹ سرکار نے پرائمری شکھشا کا مادھیم اُردو قرار دیا ہے۔ کے خلاف گھور ورودھ کرتا ہے۔ یہ بل پنجاب کے آریوں۔ ہندوؤں اور سکھوں کے جنم سدّھ ادھیکاروں پر کٹھار گھات ہے۔ اور ان کی سنسکرتی اور دھرم پرچار میں انوچت بادھا اُپستھت کرتا ہے۔ اتہ یہ آریہ سماج گورنر پنجاب سے سانورودھ پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کی سویکرتی تب تک نہ دیویں۔ جب تک ہندی اور گورمکھی کو بھی اُردو کے سمان پرائمری شکھشا کا مادھیم سویکار کرنا ادگھوشت نہ کیا جاوے۔

(۲) تہوار لوہڑی بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ بڑے بڑے اعلےٰ بھجن ہوئے۔ رات کو دس بجے شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی اور لوہڑی کا پرشاد بانٹا گیا۔

آریہ سماج بکٹ گنج

۱۲/۱/۴۱ کو آریہ سماج بکٹ گنج مردان میں آریوں۔ ہندوؤں اور سکھوں نے متفقہ طور پر پرستاو پاس کیا۔ کہ پنجاب اسمبلی میں پاس ہوئے پرائمری ایجوکیشن بل کا جس کے دوارا پنجاب یونینسٹ سرکار نے پرائمری شکھشا کا مادھیم اُردو نشچت کیا ہے گھور ورودھ کرتا ہے۔ یہ بل پنجاب کے آریوں۔ ہندوؤں اور سکھوں کے جنم سدّھ ادھیکاروں پر کٹھار گھات ہے۔ اور اُن کی سنسکرتی و دھرم پرچار میں بادھا اُپستھت کرتا ہے۔ اور پنجاب گورنر سے سانورودھ پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ اس بل کی سویکرتی تب تک نہ دیویں۔ جب تک ہندی اور گورمکھی کو بھی اُردو کے سمان پرائمری شکھشا کا مادھیم سویکار کرنا ادگھوشت نہیں کیا جاتا۔ (منتری)

آریہ سماج دیوان ہال دہلی

آریہ سماج دیوان ہال دہلی کے آریہ (ہندو) تتھا سکھوں کی ایک وراٹ سبھا شری پنڈت رام چندرجی دہلوی کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں پنجاب یونینسٹ سرکار کی ہندی گورمکھی گھاتک نیتی کا گھور ورودھ کیا گیا۔ ...

پنجاب سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ پنجاب پرائمری ایجوکیشن بل پر اس وقت تک دستخط نہ کریں۔ جب تک ہندی اور گورمکھی کو بھی اُردو کے برابر ذریعہ تعلیم منظور نہ کیا جائے۔
(بدری دت منتری)

آریہ سماج دال بازار لدھیانہ

آریہ سماج دال بازار لدھیانہ کی سادھارن سبھا پنجاب اسمبلی دوارا سویکرت انواریہ پرارنبھک شکھشا بل کی گھور ورودھ کرتی ہے۔ اور اسے ہندی بھاشا کے پرتی بھاری انیائے سمجھتی ہے۔ جس سے ہندی بھاشا کو سدا کے لئے گرانے کا پریتن کیا گیا ہے۔ (اُپ منتری)

آریہ سماج سری نگر (کشمیر)

آریہ سماج وزیر باغ سری نگر میں آریوں۔ ہندوؤں اور سکھوں کی ایک سادھارن سبھا میں ۱۲- جنوری ۱۹۴۱ء کو پنجاب پرائمری ایجوکیشن بل کے وِرودھ میں نمن لکھت بل سروسمتی سے پاس کیا گیا۔ "سری نگر کے آریہ ہندوؤں اور سکھوں کا یہ ادھیویشن پنجاب اسمبلی میں پاس کئے گئے پرائمری ایجوکیشن بل کا جس کے دوارا پنجاب یونینسٹ سرکار نے پرائمری شکھشا کا مادھیم اُردو نشچت کیا ہے، گھور ورودھ کرتا ہے۔ یہ بل پنجاب کے آریوں۔ ہندوؤں اور سکھوں کے جنم سدّھ ادھیکاروں پر کٹھار گھات ہے۔ اور ان کی سنسکرتی و دھرم پرچار میں انوچت بادھا اُپستھت کرتا ہے۔ اتہ یہ سبھا گورنر پنجاب سے سانورودھ پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ اس بل کی سویکرتی تب تک نہ دیں۔ جب تک ہندی اور گورمکھی کو بھی اُردو کے سمان شکھشا کا مادھیم سویکار کرنا ادگھوشت نہ کیا جاوے۔
(رام بہاری منتری)

آریہ سماج تلہ گنگ کا پروٹسٹ

آریہ سماج تلہ گنگ پنجاب اسمبلی میں پاس ہوئے پرائمری ایجوکیشن بل کے خلاف جس کے ذریعہ پنجاب کے ہندو اور سکھ بچوں کو لازمی طور پر اُردو زبان پڑھنی ہوگی، اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور اس بل کو ہندوؤں اور سکھوں کے دھارمک اور تمدنی حقوق کے ...

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک پندرہ ۱۵ سالہ ویش اگروال گوئل گوتر والی تندرست۔ تعلیم یافتہ۔ سوشیل۔ گرہ کاریہ میں ہوشیار کنواری کنیا کیلئے ایک ایسے یوگیہ ور کی فوراً ضرورت ہے۔ جس کی عمر اٹھارہ سال سے ۲۲ سال تک ہو۔ انٹرینس پاس سلجھے خیالات والا ہو۔ لڑکی کے گھر رہنے والے کو ترجیح دی جاوے گی۔
بابو ہربنس لال پنشنر ڈپٹی مجسٹریٹ بوریا گیٹ سہارنپور۔ (یو۔ پی)

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک سولہ ۱۶ سالہ پڈل و ہندی بھوشن آریہ کنیا جو گرہ کاریوں میں کشل اور باجہ بجانا جانتی ہے اور پروبھاکر کی تیاری کر رہی ہے کے لئے ایک برسر روزگار اور قد و قامت آریہ ور کی ضرورت ہے۔ جس کی آیو ۲۴ سال تک ہو۔ لڑکی کے پتا معقول تنخواہ پر سرکاری ملازم ہیں۔ (نند لوکی ناتھ منتری آریہ سماج ہنومان روڈ۔ نئی دہلی)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچا دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔
سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
Suleman Umar & Co., Karachi

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد گردوال علیگڑھ

اصلی میٹھی بال جیون گھٹی (رجسٹرڈ)

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آویں گے۔ اور انکی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے طاقتور بن جاویں گے۔ سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں۔ قیمت فی شیشی ۵ ر۔ درجن ۲ عہ علاوہ محصول۔ نئے سوداگر نمونہ مفت منگوائیں۔
مُفت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجنے پر زندگی کمانے کی کل مفت بھیجیں گے۔
المشتہر مینیجر بال جیون کاریالیہ۔ علیگڑھ (یو۔ پی)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

میری بنگال یاترا

بقیہ صفحہ ۷

اور شری گوپال دلبھ گوسائیں بی-اے، بی-ایل- کے مکان پر اُترے - یہ گولاگھاٹ آریہ سماج کے پردھان ہیں۔ اور پُرانے شُدھار ک دَل کے نیتا ہیں۔ آریہ سماجی ابھی نئے نئے ہوئے ہیں +

اُنہوں نے بتایا۔ ان کے شُدھار کا کام سب سے پہلے اشوچ سے شروع ہُوا۔ آسام بنگال میں رواج ہے۔ کہ اگر کسی کے گھر میں کوئی مر جائے۔ تو براہمن کو اشوچ دس دن رہتا ہے۔ اس کے بعد وہ شرادھ کر کے شُدھ ہو جاتا ہے۔ لیکن شودر کو اشوچ ایک مہینہ رہتا ہے۔ اور وہ شرادھ ایک مہینہ کے بعد کر سکتا ہے۔ چونکہ یہ براہمن ہیں۔ اس لئے کسی وقت کسی • شودر نے اپنے ساتھیوں سے سمتی کر کے شرادھ دس دن کے بعد کر دیا۔ جب براہمنوں کو پتہ لگا۔ تو ہلہ ہُوا۔ کہ شودر نے ایسا کیوں کیا ہے؟ اسی وقت انہوں نے شودروں کا پنچائتی سے کر سدھ کیا۔ کہ سب کے لئے ہی اشوچ دس دن ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ شرادھ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ دس دن کے بعد صرف "سمرن سبھا" کر کے منش شُدھ ہو جاتا ہے۔ "سمرن سبھا" کے ارتھ ادھر یہ ہیں۔ کہ لوگ اکٹھے ہو کر کچھ بھجن گاتے ہیں۔ ان کو پان چبانے کے لئے دئے جاتے ہیں اور کچھ نہیں۔ رات کو سبھا ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر پنجاب میں آریہ سماج میں ست سنگ۔ جیسے ہوتا ہے۔ اسی طرح کی یہ سبھا ہوتی ہے۔ اس کے بعد ان کا نام بھی شُدھار کوں میں ہو گیا۔ اور ان کی ایک پارٹی بن گئی۔ اب یہی پارٹی آریہ سماج میں شامل ہو گئی ہے +

سارا دن ان سے انیک باتیں ہوتی رہیں۔ اور میں ان سے پُوچھتا رہا۔ کہ یہاں آریہ سماج کا پرچار کیسے ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج کے پرچار میں کیا کیا رکاوٹیں پیش آئیں گی۔ اور ان کو دُور کرنے کے لئے کون کون سے اُپائے عمل میں لائے جائیں؟ اتیادی۔

گولاگھاٹ سے بھی رات کے ۸ بجے پھر ریل میں سوار ہو کر آگے کا راستہ پکڑا۔ پہلی رات کی طرح آج بھی دو جگہ اُترے۔ اور ریل گاڑی کی پرتیکھشا میں گھنٹوں وتیت کئے۔ اور ۶- جنوری کو لگ بھگ ۹ بجے صبح شوساگر میں آ اُترے۔ شوساگر کا حال اگلے لیکھ میں لکھوں گا +

میرا سی-پی کا دورہ

بقیہ صفحہ ۶

کہ جن سماجوں میں پنجابی ممبر ہیں وہاں کچھ کام ہوتا ہے۔ جبل پور میں جو سی-پی میں آبادی کے لحاظ سے دوئم نمبر پر بڑا شہر ہے، اپنا کوئی سماج مندر نہیں تھا۔ کچھ پنجابی بھائی ملٹری میں وہاں گئے۔ تو اُن کی کوشش اور پرشارتھ سے نیا سماج مندر تعمیر کیا گیا۔ رائے پور میں سر گنگا رام جی کا آشرم ہے۔ باقی سارے صوبہ میں کہیں کوئی آشرم نہیں۔ مشن کا بلاس پور میں کھلا ہوا آشرم صوبہ بھر میں دوسرا آشرم ہے +

راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کا کام اس پرانت میں سراہنیہ ہے۔ نوجوانوں کی والنٹیر کوریں ہر بڑے شہروں میں موجود ہیں۔ جن کو باقاعدہ ڈرل۔ ورزش۔ پریڈ سکھلائی جاتی ہے۔ تلوار اور لاٹھی کا استعمال بھی سکھلایا جاتا ہے۔

بلاس پور میں مَیں نے دو ویاکھیان دئے۔ حاضری معمولی تھی۔ لوگ اتنے اُتساہی نہیں دِکھ پڑتے تھے۔ ساگر میں میرے لیکچر میں حاضری کافی تھی۔ ہال بھرا ہُوا تھا۔ بلکہ ہال سے باہر بھی لوگ کھڑے تھے۔ ساگر سماج و آل انڈیا آدرش ہندو سنگھ نے مجھے مان پتر دئے۔ اور ساگر سماج نے مشن کے واسطے سہائتا کے روپ میں مجھے تھیلی بھینٹ کی۔ مَیں سماج و آدرش ہندو سنگھ کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ اور سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی توجہ اس پرانت کی طرف کھینچنا چاہتا ہوں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا سی-پی کے سنچالکوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے پرانت کی آریہ سماجوں کی تعداد و حالت کو بہتر بنا دیں۔ ہر ایک ضلع میں ایک آریہ ہائی سکول اور ناگ پور میں ایک ڈی-اے-وی کالج بنا دیں +

ساگر کے آریہ بھائیوں کا ایک ڈیپوٹیشن رات کو میرے پاس آیا۔ وہ ایک کالج ساگر میں بنانا چاہتے ہیں۔ اگر کوشش کی جائے۔ تو سی-پی میں ایک دو آریہ کالج اور ایک دو درجن ہائی سکول کھولے جا سکتے ہیں۔ مشن کی طرف سے ضلع ساگر میں شُدھی و "ریلیف" کا کام ہو رہا ہے۔ دو چار آدمی مشن کی طرف سے اسی ضلع میں کام کرتے ہیں۔ اس سارے کام کا چارج پنڈت ودیادھر جی شاستری کے ہاتھ میں ہے۔ سنہ ۱۹۴۰ء میں اُنہوں نے چار سو غیر ہندوؤں کو ہندو دھرم میں شامل کیا۔ اور تقریباً دو درجن اغوا شدہ ہندو عورتوں کو بچایا۔ اگر مشن کے پاس دھن کی کمی نہ ہو تو دوسرے اضلاع میں بھی مشن شُدھی و "ریلیف" کا کام جاری کر دے۔ مگر دھن کی کمی کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ اس وقت مشن سی-پی پرانت پر ایک ہزار روپیہ سالانہ خرچ کرتا تھا۔ لیکن اب بلاسپور میں آشرم کے کھولے جانے سے خرچ بڑھ جاوے گا۔ جو بھائی سی-پی میں آریہ سماج کا کام بڑھانا چاہتے ہیں۔ اور شُدھی کا کام زوروں سے اس پرانت میں ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ آل انڈیا دیا نند سالویشن مشن ہوشیارپور کی دھن سے زیادہ سہائتا کریں +

کیا ہمارا کوئی پچھلا جنم تھا؟

بقیہ صفحہ ۹

مسٹر ہل نے کہا۔ کہ "مَیں بہت مضبوط دل کا آدمی ہوں، ڈرتا نہیں"۔

اس کے بعد ڈچ مصنف نے اپنے ہاتھ کو جو کمر کے پیچھے تھا، نکالا۔ اُس ہاتھ میں ایک انسانی کھوپڑی تھی۔ مگر سکڑ کر اس قدر چھوٹی ہو گئی تھی۔ جیسے چاتر کا سنگترہ۔ خاصا بڑا۔ مگر انسانی کھوپڑی کی نسبت کم +

ڈچ مصنف نے بتایا۔ کہ مَیں آج کل جہاں گشت سیاح اور مصنف ہوں۔ مَیں "امازن" (امریکہ) کے جنگلوں میں گیا ہُوا تھا۔ وہاں لوگ انسانی کھوپڑیاں جمع کرتے اور ان کی پُوجا کرتے ہیں۔ اور اگر نہیں ملتیں۔ تو کسی کو مار کر نئی نئی کھوپڑیاں جمع کرتے رہتے ہیں۔ یہ کھوپڑی مَیں انہی لوگوں میں سے بڑی مشکل سے لایا ہوں۔ یہ لوگ انسانی کھوپڑیوں کو کسی نامعلوم خفیہ طریق سے اصل سائز سے نصف کر دینے کا راز جانتے ہیں۔ جو مجھے معلوم نہ ہو سکا +

اس کھوپڑی پر کوئی بال نہ تھا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ویسے اسے بہت احتیاط سے اور خاص خاص طریقوں سے محفوظ کیا گیا ہے۔ مسٹر ہل یہ دیکھ کر تھرا اُٹھے۔ کہ یہ سارا چہرہ خود اُن ہی کا تھا +

اس قسم کے واقعات کے سامنے منکر سے منکر بھی آواگون کا یقین کرنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے +

"آریہ ورت" نصف قیمت پر!

"آریہ ورت" کی ضمانت کیلئے لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار دہلی نے پچاس روپے۔ شری چرنجیت لال جی بان پرستھی۔ لالہ رام سروپ جی بانسل لدھیانہ۔ اور سیٹھ بالا مل بہاری لال جی بلگام نے جو دس دس روپے دئے تھے وہ اُنہوں نے واپس نہ لیکر ہمیں آگیا دی ہے کہ اس دھن سے نصف چندہ پر ۳۹ استریوں - ۲۴ آریہ سماجیوں اور ۱۸ ودیارتھیوں و پُستکالیوں کے نام "آریہ ورت" جاری کر دیا جائے۔ ہم ان سجنوں کے مشکور ہیں۔ "پرکاش" کے پریمیوں کو چاہیئے۔ کہ مستحق ویکتیوں کو اس رعایت سے فائدہ اُٹھانے کی پریرنا کریں۔ نصف چندہ ایک روپیہ منی آرڈر سے آنا چاہیئے۔ وی-پی نہیں کیا جائیگا +

(منیجر "آریہ ورت" کچا نسبت روڈ - لاہور

شری مہاشے علاولپوری ایڈیٹر "پرکاش" کی مشہور تصانیف

گیتا گیان۔ گیتا کا شلوک وار دوہوں میں سمپورن انوواد۔ ہندی ۸ر- اردو ۸ر-

رشی گیان۔ رشی دیانند کی کتھا منظوم جیونی سرل دوہوں میں۔ ہندی ۴ر- اُردو ۴ر-

اُپنشد گیان۔ ایشا واسیہ اُپنشد کا انوواد سرل دوہوں میں۔ ہندی ۴ر- اُردو ۴ر-

ہنومان رامائن۔ بالمیکی رامائن کا سار سرل دوہوں میں اتی اُتم پستک ہے۔ ہندی ۱ر- اُردو دو پیسے۔

سندھیا گیان۔ ویدک سندھیا اور اس کے ارتھ ایک ایک دوہے میں۔ جن کا من سندھیا میں نہ لگتا ہو وہ اسے ضرور منگوائیں اور بھاری تعداد میں مفت بانٹیں۔ قیمت ہندی ایک پیسہ۔ اُردو ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ ۵ +

کھنڈن سیریز کے نایاب تحفے

(۱) پُوران پول پرکاش ۸ر (۲) مورتی پُوجا کی دھجیاں ۴ر (۳) اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ر (۴) جین مت درپن ۸ر (۵) آنند پنتھ ۴ر (۶) ویدک دھرم کی فضیلت ۴ر (۷) آریہ سماج کیا ہے؟ ۴ر (۸) عیسائی مت درپن ۴ر +

بہترین ادبی تصانیف

(۱) راما سترت (کہانیاں) ۶ر (۲) مشعل ہدایت ۲ر (۳) جام محبت ۳ر (۴) پریم مرلی ۸ر + ان تمام کتابوں کا سوادھیائے کیلئے ہر گھر اور لائبریری میں ہونا ضروری ہے + منیجر "پرکاش" بک ڈپو۔ کچا نسبت روڈ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اسکول پڑھیے امرت کایا کلپ سچ مچ کایا کلپ کا دور

کایا کلپ کے بہت سے نسخہ جات پُرانی کُتب وَیدک میں لکھے ہیں مگر ان کا ٹھیک طریقے سے استعمال کرنا بہت مشکل ہے۔ قابلِ تعظیم پنڈت مالویہ جی نے جب کایا کلپ کرایا۔ تو اُن کو چالیس دن تک بند کوٹھڑی میں رہنا پڑا۔ دوائی کوئی بہت نہ تھی۔ صرف آملہ کو ڈھاک میں پکا کر کھلایا جاتا تھا مگر پرہیز بہت تھا۔ ویسا ہر کوئی نہیں کر سکتا۔ اس طریقہ کے متعلق بھی ابھی بہت تحقیقات کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جیسا کہ کُتب میں لکھا تھا ویسا فائدہ ہوا نہ تھا۔ ہمارا ارادہ ہے کہ آپ سے کایا کلپ کروانے کیواسطے کوئی انتظام کریں۔ دیکھئے کب مالک کی دیا ہوتی ہے؟ اس چیز کی عوام میں بہت خواہش ہے۔ اور اس کو پورا کرنا چاہئے۔ اس اشتہار کے ذریعہ ہم ایسی ادویات مشتہر کر رہے ہیں۔ جو کہ بلا کسی پرہیز کے کایا کلپ ہو سکتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان کو دیر تک استعمال میں رکھنا چاہیئے۔ ان کو جو استعمال کریگا وہ خوش ہوگا۔ اور دِن بدن اندر پھرتی۔ جوانی۔ خوشی محسوس کریگا۔ اور امراض سے دُور ہو کر اس کا جسم پاک و صاف ہوتا جائے گا۔ ہم نے ان کی قیمتیں بہت تھوڑی رکھی ہیں۔ تاکہ ہر کوئی شخص خدا کی پیدا کی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اُٹھا سکے۔ اور زیادہ لوگوں کے استعمال کرنے سے تھوڑا تھوڑا فائدہ ہونے پر کافی فائدہ ہم کو بھی مل جاوے۔ یہ کایا کلپ صرف بوٹیوں یا نباتی اشیاء سے تیار ہوتی ہیں۔

امرت کایا کلپ نمبر ۱

یہ دوائی تین سے چھ ماشہ ہر روز صبح یا شام کو دودھ سے یا پانی سے یا شہد سے کھائیے۔ اس سے مندرجہ ذیل باتیں ہونگی۔ قبض دُور ہو جاویگی۔ قبض کی عادت ہی جاتی رہے گی۔ بھوک بڑھے گی۔ کھانے کی رغبت ہوگی۔ ہاضمہ تیز ہوگا۔ پیٹ کی ہوا موقوف ہوگی۔ دِن بدن جسم میں پھرتی اور طاقت بڑھتی جاوے گی۔ اور اگر جسم پر جھرّیاں یا سیاہی پن وغیرہ بڑھاپے کے آثار ہوں گے۔ وہ دُور ہوتے جاویں گے۔ دانت مضبوط ہوں گے۔ منہ سے پانی بہنا یا بدبو آنا دُور ہوگا۔ بال گرنے بند ہوں گے۔ اگر بال جلدی سفید ہو گئے ہیں تو وہ چند ماہ میں سیاہ ہو جائیں گے۔ دماغ روشن ہوتا جاویگا۔ آنکھوں کی روشنی بڑھے گی۔ خون صاف ہوتا جاویگا۔ خوشی بڑھتی جاویگی۔ دِل خوش رہا کریگا۔ اور غمی کی طرف کم جاویگا۔ جسم کے اندر سرایت کی ہوئی کئی امراض دُور ہوتی جاویں گی۔ جیسے کہ پیشاب کی امراض۔ پرمیہہ و جریان وغیرہ دُور ہوں گی۔ بواسیر۔ تلی۔ تپ۔ کھانسی جاتی رہیں گی۔ بخار تو نیا ہو یا پرانا ہو صرف اس دوائی سے جاتا رہے گا۔ ملیریا میں بھی اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔ انفلوئنزا۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ دُور ہوں گے۔ مرگی۔ جنون۔ پاگل پن جاتا رہے گا۔ مرد۔ عورت۔ جوان۔ بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ بچّے اگر کمزور ہوتے جاویں۔ ان کو بخار کھانسی۔ قبض وغیرہ ہو۔ تو ان کو یہ دوائی دینے سے بہت فائدہ ہوگا۔ قیمت ایک پاؤ صرف ایک روپیہ۔ جو کہ چالیس دن سے اسّی دن تک کی خوراک ہے۔ پیسہ ڈیڑھ پیسہ روزانہ ہر کوئی خرچ کر سکتا ہے۔

امرت کایا کلپ نمبر ۲

یہ اُن کو دی جاتی ہے۔ جو کہ اپنے جوہر جسمانی کو کسی طرح بھی زیادہ گنوا چکے ہیں۔ یا کم دبلا و کمزور ہے۔ دھاتو کھشین ہو چکا ہے۔ پرانا احتلام۔ جریان یا پرمیہہ ان کے جسم کو گھن کی طرح کھا کر کمزور کر رہا ہے۔ اس کو بھی ۶ ماشہ روزانہ کھاتا ہے۔ اس سے شدھ۔ گاڑھا۔ قابلِ اولاد ویریہ خوب پیدا ہوتا ہے۔ جسم مضبوط اور تنومند، طاقتور سڈول ہوتا جاتا ہے۔ دماغ تیز ہوتا ہے۔ پہلی عمر کا گنوایا ہوا ویریہ دوبارہ جسم میں عود کر آتا ہے۔ اور آدمی اپنے کو جوان محسوس کرتا ہے۔ یہ اُن عورتوں کو بھی کھلائی جا سکتی ہے جو کثرت ..... کے باعث کمزور ہو گئی ہیں۔ سفید پانی جانے یا پرمیہہ سے دُبلی ہوتی جاتی ہوں۔ یا کمزوری سے خون بہت جاتا ہو۔ بچّوں کو یہ دوائی نہیں دے سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو قبض۔ بواسیر۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کی بھی شکایت ہو۔ وہ صبح کو امرت کایا کلپ نمبر ۲ اور رات کو امرت کایا کلپ نمبر ۱ استعمال کریں۔ اور اپنے جسم کو کندن بنالیں۔ اگر ایسی کوئی شکایت نہ ہو۔ تو صبح کو امرت کایا کلپ نمبر ۲ استعمال کریں۔ اور شام کو کرن جوانی استعمال کریں تو سونے پر سہاگہ ہے۔ تمام اعضاء اور قوئ دن بدن مضبوط ہوتے جاویں گے۔ قیمت اس کی بھی ایک پاؤ ڈبّہ کی صرف ایک روپیہ ہے۔

امرت کایا کلپ نمبر ۳

یہ کلپ ان کیواسطے تیار کی گئی ہے۔ جن کے جسم میں بادی یا ریح گھر کر چکی ہے۔ اور وہ بلغمی بادی کی امراض کا شکار رہتے ہیں۔ کبھی جوڑوں میں درد۔ کبھی کمر میں درد۔ کبھی ہاتھ پاؤں کا ہلنا۔ کبھی چلتے ہوئے لڑکھڑانا۔ بڑھاپا ایسے لوگوں پر پورے جوبن سے آتا ہے۔ اور کئی جوانی میں بوڑھے نظر آتے ہیں۔ اس کی خوراک صرف ڈیڑھ ماشہ سے تین ماشہ ہے۔ اس کے فوائد بھی امرت کایا کلپ نمبر ۱ کی طرح ہیں۔ جسم پر جھرّیوں کا آنا۔ بالوں کا قبل از وقت سفید ہونا۔ دانتوں کا قبل از وقت ہلنا، اور گرنا۔ بالوں کا جھڑنا۔ ضعف بصارت پرمیہہ دھاتو کھشینتا۔ جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ نامردی۔ پٹھوں کی کمزوری۔ قبض۔ بدہضمی۔ زکام۔ نزلہ۔ امراض جلد۔ دمہ۔ کھانسی۔ گنٹھیا۔ نقرس (گاؤٹ)۔ رینگھن۔ امراض جلد سفید داغ اور نار وا نکلنا۔ سفیدی و کمزوری جسم۔ بواسیر۔ بلغمی نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ کو مفید ہے۔ عورتوں کی حیض کی کمی یا درد سے آنا۔ بچّوں کا سوکھتے جانا۔ یہ امراض دُور ہوتی ہیں۔ قیمت آدھ پاؤ ایک روپیہ۔ یہ بھی چالیس سے اسّی دن کو کافی ہوگی۔ یہ کلپ امرت کایا کلپ نمبر ۱ یا نمبر ۲ کے ساتھ بھی کھائی جا سکتی ہے۔

امرت کایا کلپ امیری نمبر ۴

امیر لوگ کسی بھی اور کی اکسیر کے ساتھ یا اکیلے اس اکسیر کو استعمال کریں۔ نوجوان کے واسطے بہترین فوائد رکھتی ہے۔ اس کایا کلپ میں کشتہ جات ہیں۔ جیسے کشتہ جات یاقوت۔ آب ہیرا۔ پکھراج۔ فیروزہ۔ نیلم۔ زمرد۔ عقیق۔ سنگ یشب۔ ابرک۔ فولاد۔ قلعی۔ موتی۔ مونگا۔ سونا۔ چاندی۔ ان کیساتھ عنبر۔ کیسر۔ کستوری وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اور خاص ترکیب سے تیار کیا گیا ہے۔ اس کے کھانے والا تمام امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ اور بڑی عمر پاتا ہے۔ اور بڑھاپے تک جوانی کا لطف اُٹھاتا ہے۔ ہر کام میں چستی رہتی ہے۔ دِل۔ دماغ۔ جگر۔ گردہ۔ مثانہ۔ اعضاء رئیسہ کو خاص طاقت حاصل ہوتی ہے۔ وسواس۔ وہم۔ دِل کی دھڑکن۔ خفقان۔ جنون وغیرہ دماغی یا قلبی امراض دُور ہوتی ہیں۔ خون۔ گوشت۔ ہڈّی۔ ویریہ بڑھتا ہے۔ کمزور۔ توانا۔ دُبلے اور موٹے سڈول جسم کے ہیں۔ نسیان دُور ہوتا ہے۔ حافظہ بڑھتا ہے۔ روشنی چشم زیادہ ہوتی ہے۔ کانوں سے سننے کی طاقت۔ زبان کے چکھنے اور ناک کے سونگھنے کی طاقت ٹھیک رہتی ہے۔ مردوں کی امراض احتلام۔ جریان۔ سرعت۔ ضعف وغیرہ اور عورتوں کے جریان پردر۔ ہسٹریا وغیرہ دُور ہو کر دونو قابلِ اولاد ہوتے ہیں۔ بھوک بڑھتی ہے۔ نزلہ زکام۔ دائمی درد سر وغیرہ دُور ہوتے ہیں۔ پرانا بخار اور تپ دق جاتا رہتا ہے۔ غرضیکہ جسم کندن کی طرح ہو جاتا ہے۔

قیمت اس کی بھی محنت اور اجزاء کے خیال سے بہت تھوڑی رکھی گئی ہے۔

ساٹھ گولی ایک روپیہ۔ چالیس گولی پانچ روپے۔ اسّی گولی نو روپے۔

ٹھاکر دت شرما وئید مالک امرت دھارا نمبر ۱ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435.

ओ३म्

Founder: M. Krishen ji

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس "۳۶" سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ــــ للعہ
ششماہی ــــ عہ
برما ــــ ضہ
غیر ممالک ــــ دس "۱۰" شلنگ

ایڈیٹر مہتہ عیسیٰ و علاپوری

U.A. STUDIO

جلد ۳۷

لاہور اتوار :- ۲۸ - ماگھ سمت ۱۹۹۷ بمطابق مورخہ ۹ - فروری سنہ ۱۹۴۱ء

نمبر ۶

"تلاشِ حق"

(از :- جے رام سنتوش رہنباسی تھمبٹر ڈی اے۔ وی۔ کالج - لاہور)

اُسی کے نغمے رقصاں موج بن کر آبشاروں میں
اُسی کا ساز بجتا ہے فضا میں کوہساروں میں

زبانِ بے زبانی سے یوں سبزہ راگ گاتا ہے
اُسی کی رُوح پلتی ہے جہاں کے مرغزاروں میں

اُسی کی بُو سے ہی دامن معطر ہیں بہاروں کے
اُسی کا رنگ ملتا ہے چمن کے لالہ زاروں میں

اُسی کی خاک سے پائی ہے زینت سب حسینوں نے
اُسی کا نُور ظاہر مہر میں اور چاند تاروں میں

اُسی کے حکم سے تخریب اور تعمیر ہوتی ہے
اُسی کا فیض جاری ہے زمیں پر جانداروں میں

وہ جو زعمِ امارت کے نشے میں چُور رہتے ہیں
اُنہیں شامل نہیں کرتا وہ اپنے رازداروں میں

بسایا جس نے ہے اپنی جبیں کو اُس کے سجدوں سے
حقیقت میں گنا جاتا ہے وہی تاجداروں میں

وہ جسکی وسعتوں کو پا نہیں سکتا تخیل بھی
مصور کر نہیں سکتا اُسے بند شاہکاروں میں

عیاں ہے سب جگہ رہتا ہے لیکن وہ نہاں ہو کر
اگر پانے کی خواہش ہے تو پاؤ بے نشاں ہو کر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ضروری واقفیت

لوگوں کے چلنے پھرنے کی جگہ پھلوں کے چھلکے، سکاچ کے ٹکڑے یا کانٹے مت ڈالو۔ بہت سے لوگ کیکر وغیرہ کانٹے دار درختوں کی ٹہنی داتن کے لئے کاٹ کر راستے میں چلتے ہوئے اس کے کانٹے صاف کرتے جاتے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں۔ اگر راستے میں یا کسی ایسی جگہ جہاں لوگ گھومتے پھرتے ہوں، کوئی کانٹا وغیرہ نظر آئے تو اسے ہٹا دو یا کنوئیں۔ تالاب اور دریا وغیرہ میں بھی کانٹے اور ٹوٹے کانچ مت ڈالو۔

— ریل وغیرہ میں سفر کرتے وقت صرف اپنے آرام کا ہی خیال مت رکھو۔ بلکہ اپنے پاس بیٹھنے والوں کی تکلیف اور آرام کا بھی خیال رکھو۔

— ریل کے ڈبہ میں جبکہ لوگوں کے بیٹھنے کے لئے جگہ خالی ہو۔ اپنے آرام کے لئے دوسروں کو آنے سے مت روکو۔ انہیں آنے دو۔ بلکہ انہیں بیٹھنے کے لئے بلاؤ۔

— کسی کے یہاں فرش پر جاتے ہوئے اس بات کا خیال رکھو کہ تمہارے پاؤں تو میلے نہیں ہیں۔

وید امرت

رگ وید　　اوم　　یجر وید
سام وید　　اتھرو وید

ओं यः श्रमात तपसो जाता लोकान्त्समान-शे सोमं यश्चक्रे केवलं तस्मैज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः। १०-७-३६।

(اوم) یہ شرمات تپسو جاتو لوکانت سماننشے
سومم یش چکرے کیولم تسمیٔ جیشٹھام برہمنے نمہ۔

شبدارتھ:- (یہ) جو پرمیشور (شرمات) اپنے شرم اور تپسیا (تپسو) اپنے گیان اور سامرتھ سے (جاتو) پرسدھ ہو کر (سروان لوکان) سب لوکوں میں (سماننشے) سمیک ویاپ رہا ہے۔ (یہ) جس نے (سومم) ایشوریہ کو۔ (کیولم) اپنا ہی (چکرے) بنایا۔ (تسمیٔ جیشٹھام) اس سب سے شریشٹھ و بڑے (برہمنے نمہ) برہما کو ہمارا نمسکار ہے۔

بھاوارتھ

(۱)
نبین سم کرنوں نتھا — داوئے پرانا یان
رچے جگت کلیان کو — یہ سب جس بھگوان

(۲)
رچیں دشائیں الشینے — برتے ہیں تا بوہار
اسے دیوانت کو — پوجیں بار بار
(ہتیشی)

چنے ہوئے پھول

دھرم — کیا اور کونسا؟

[illegible] انسان کو کس دھرم کی ضرورت ہے [illegible] ایسے دھرم کی۔ جو انسان کو انسان بنائے [illegible] نہیں۔ انسانیت کی تعلیم دے۔ [illegible] اندھی عقیدت اور لوٹ کھسوٹ نہ سکھا[illegible] "مانو دھرم" یا انسانیت ہی انسان کا [illegible] دھرم ہو سکتا ہے۔

مذاہب کی پہلی اور موجودہ حالت

تمام مذاہب کے بانی و پیشوا اپنے [illegible] وقت میں بڑی بڑی شخصیتوں کے مالک ہو گذرے ہیں۔ انہوں نے اپنی [illegible] اور ضرورتِ وقت کے مطابق عقیدے [illegible] اور ان کی روشنی میں انسان کو منزلِ مقصود [illegible] طرف لے جانے کی کوشش کی۔ لیکن یہ مذا[illegible] چراغ ہیں۔ جو شام کو جلائے جاتے ہیں [illegible] صبح ہونے پر خود بخود بجھ جاتے ہیں۔ لیکن [illegible] ایک ہی ہے۔ جو نہ کبھی روشن کیا جاتا ہے اور نہ بجھتا ہی ہے۔ یہ روشنی کا منبع ہے [illegible]

مردوں کی سیکشول {جنسی} امراض

کے بے شمار اشتہار نکلتے رہتے ہیں اور اسقدر ان کی تعریفیں لکھی ہوتی ہیں کہ اگر ان کو سچ مانا جائے تو اس وقت تک دنیا میں کوئی باہ کا مریض ہی نہ رہنا چاہیئے تھا۔ طلاء ایسے کہ لگاتے ہی اثر اور ساری عمر کیلئے چھٹی مقوی ادویہ کہ آدھ گھنٹہ میں اثر اور ۲۴ گھنٹہ میں مرد۔ تعریفیں پڑھ پڑھ کر لوگ ساری عمر ادویہ منگواتے رہتے ہیں۔ اور حیران ہوتے ہیں۔ کہ فائدہ کچھ بھی نہ ہوا۔ بلکہ کئی حالتوں میں نقصان۔ کچھ یہ ادویہ بھی ہوتی ہیں۔ مگر وہ اتنی جلدی کچھ نہیں ہیں۔ معمولی ادویہ کی بے حد تعریف دیکھ کر ہم حیران ہوتے ہیں۔ چند اصحاب ایک فولاد کے کشتہ کا اشتہار دے رہے ہیں۔ اس کی تعریف یہاں تک ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید جی کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے کہا تھا۔ کہ اس سے بہتر نسخہ بتلانے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ مگر کسی نے وہ انعام حاصل نہ کیا۔ وہ کشتہ فولاد ایک اچھا نسخہ ہے۔ ہمارے ہاں کشتہ فولاد درجہ اول کے نام سے ۵ روپیہ تولہ کا ہے۔ اور اس سے بہتر کتنے ہی اور کشتہ فولاد بھی ہیں۔ خاص بیس روپے تولہ والا تو سو روپیہ تولہ۔ اور بعض ایک ہزار روپیہ تولہ تک بھی تیار ہوتے ہیں۔ اور دیات کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ قریب سوا سو مقوی اکسیریں اور طلاء ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اور ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ لیکن ہم اپنی تعریف کسی کی بھی لکھنا پسند نہیں کرتے۔ جتنی کہ صرف پانچ روپے تولہ والے کی لوگ کر دیتے ہیں۔ مقوی باہ ادویات آج کل ان دنوں استعمال ہوتی ہیں۔ اسواسطے ضرورتمند اصحاب کو صلاح دیتے ہیں۔ کہ وہ ادھر ادھر نہ بھٹک کر امراض مخصوصہ کے ماہر معالج جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا کی زیر نگرانی تیار ہوئی ادویات کو منگوا کر فائدہ اٹھا دیں۔ یا ان کو حالات لکھ کر دوائی تجویز کروا دیں۔ ان سے بہتر دوائی آپ کو ملنی مشکل ہے۔

مفصل حالات و فہرست ادویات کیلئے رسالہ "امراض مخصوصہ مردان" طلب کیجیئے۔

تحفہ سرما ۱۹۴۰ء میں پنڈت جی نے موسمی اغذیہ، مقوی کھیر، حلوے، جلیبی، پنیاں، دالیں، لڈو وغیرہ کے نسخہ جات دیئے ہیں۔ ۵ پیسے کے ٹکٹ برائے محصول ڈاک بھیجنے سے رسالہ امراض مخصوصہ کیساتھ یہ رسالہ آپ کو مفت بھیجا جاویگا۔

خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا نمبر ۱ لاہور

المشتہر
مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

۲۸ - ماگھ سمت ۱۹۹۷

پرکاش لاہور

۹ - فروری ۱۹۴۱ء

جلد ۳۷	دیانندابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	نمبر ۶

آریوں کی پریکھشا

آنے والی مردم شماری پر آریوں کی پریکھشا ہونے والی ہے - نہ صرف اس لحاظ سے کہ وہ اپنی موجودہ سنکھیا میں کتنی وِردھی دکھا سکتے ہیں - بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ ان کے خلاف جو طوفان بے تمیزی بپا ہے - اس میں وہ ثابت قدم رہتے ہیں یا نہیں - پچھلی مردم شماریوں کا تجربہ یہ ہے - کہ آریوں کی تعداد ہر مردم شماری میں دوگنی ہوتی رہی ہے - پچھلی مردم شماری میں ہم ۹ لاکھ نوّے ہزار تھے - پرانے حساب کے مطابق اس بار ہماری تعداد بیس لاکھ ہونی چاہیئے - لیکن پرماتما نے چاہا - تو اس سے کہیں زیادہ ہوگی - اس کی وجہ یہ ہے - کہ حیدرآباد ستیہ آگرہ نے ہندوستان بھر میں آریہ سماج کا درجہ بہت بلند کر دیا ہے - وہ لوگ جنہیں اس سے دُور کا بھی واسطہ نہیں - اس کی عظمت کے قائل ہو گئے ہیں - انہیں اس سے سہانوبھوتی پیدا ہو گئی ہے - وہ اس کے سب سدھانتوں کو اچھی طرح سمجھتے ہوں یا نہ، وہ اپنے تئیں آریہ کہلانے کو تیار ہیں - نومبر ماس میں آل انڈیا ہندو لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس دہلی میں ہوا - میں بھی اس میں شامل ہوا - اور اس طرح ہفتہ وار اخبار "آندھر" کے سمپادک مہودے بھی - یہ اخبار بیزواڑہ (مدراس) سے انگریزی اور تیلگو دو زبانوں میں نکلتا ہے - چونکہ ہم دونو لالہ نارائن دت جی کے مکان پر ٹھہرے ہوئے تھے - اس لئے ہمارے درمیان تبادلہ خیالات ہوتا رہا - اس کے علاوہ اُنہوں نے میرا ایک ویاکھیان سُنا - جو میں نے انہی دِنوں آریہ کمار سبھا دیوان ہال دہلی کے اُتسو پر دیا - اپنے گھر پہنچ کر سمپادک مہودے نے مجھے پتر لکھا - اور لالہ جی کو بھی، اس میں جہاں اُنہوں نے ہمارے سلوک کی تعریف کی - وہاں اُنہوں نے یہ بھی لکھا - کہ دیوان ہال کا ویاکھیان سُن کر میں آریہ سماجی ہو گیا ہوں - اور آپ اس بات کی گھوشنا اخباروں میں کر سکتے ہیں - مزید اس پر انتا ہیں آریہ سماج کے پرچار کے لئے جو کام آپ مجھ سے لینا چاہیں لے سکتے ہیں - لالہ جی نے بھی ان کی چٹھی کا جواب دیا - اور میں نے بھی - ہم دونو نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا - کہ وہ ہمارے نزدیک آ گئے ہیں - اور ساتھ ہی اُنہیں پریرنا کی - کہ وہ آریہ سماج کے دھرم گرنتھوں کا سوادھیائے کریں - تاکہ وہ دیکھ بھال کر آریہ سماج میں پرویشٹ ہوں - اُنہوں نے اپنے اخبار میں میرا ایک character sketch بھی شائع کیا - ان کے ساتھ پتر ویوہار جاری ہے - یہ

ایک مثال ہے - اس قسم کی بیسیوں مثالیں آریہ سماجیوں کے سمبندھ میں ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں - میں دکھشن بھارت کے دورہ سے یہ سمجھ کر لوٹا ہوں - کہ آریہ سماج کا بھوشیہ اس پرانت میں بڑا اُجول ہے - شری سوامی سوتنترا نند جی پچھلے دنوں بنگال اور آسام کے دورہ پر گئے تھے - ان کے دورہ کا ورتانت "پرکاش" میں نکل رہا ہے - مجھ سے ان کی جو بات چیت ہوئی ہے - اس کے آدھار پر میں کہہ سکتا ہوں - کہ بنگال میں آریہ سماج دنوں دن ترقی کر رہا ہے - اور اب وہ پہلی سی بات نہیں رہی - جب کے اُتّر بھارت کے آریہ پرُش وہاں آریہ سماج چلایا کرتے تھے - اب تو بنگالی آریہ سماج میں پرویشٹ ہو چکے ہیں - اور ان کے ہاتھ میں ان کا شاسن ہے - اسی پرکار ریاست حیدرآباد ہمارے سامنے ہے - برسوں سے وہاں کے ہندو پدا کرانت ہو رہے تھے - کسی ہندو جماعت نے ان کی خبر نہ لی - آریہ سماج نے ستیہ آگرہ کیا - اور اسے کامیاب بنا کر دکھا دیا - اس کا ہندوؤں پر بھی پربھاو پڑا - اور وہ اس سے کھلم کھُلا ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں - حیدرآباد میں ہندوؤں کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ ہے - یہ کوئی معمولی تعداد نہیں - لیکن کیا کسی ہندو جماعت نے ان کی خبر لی - یا مردم شماری کے سلسلہ میں اپنا کوئی اُپدیشک وہاں بھیجا، بخلاف اس کے سارودیشک سبھا کی طرف سے ایک سو سے اُوپر اُپدیشک وہاں کام کر رہے ہیں - تاکہ مردم شماری میں ہندوؤں کی صحیح تعداد درج ہو - آریہ سماج اس بات کا کوئی ناجائز فائدہ اُٹھانا نہیں چاہتا - حیدرآباد کے جو ہندو برضا و رغبت خود اپنے تئیں آریہ لکھانا چاہیں، لکھوائیں - کسی کو مجبور نہ کیا جاوے گا - آریہ سماج نے اتنا بوجھ اپنے اُوپر لیا ہے تو

اس لئے - کہ ریاست حیدرآباد میں آریوں اور غلط العام ہندوؤں کی تعداد کم نہ ہو - اسی طرح آریہ سماج سنٹرل انڈیا اور چھوٹا ناگ پور کے ان علاقوں میں کام کر رہا ہے - جہاں کے ہندوؤں کو ہماری سرکار نے "پسماندہ" کا نام دے رکھا ہے - وہاں کے بھیلوں اور گونڈوں میں پرچار کیا جا رہا ہے - اور انہیں سمجھایا جا رہا ہے - کہ تمہارا دھرم وہ نہیں - جو سرکار تمہیں بتاتی ہے - بلکہ تم آریہ یا ہندو ہو - اور تمہیں اگلی مردم شماری میں ایسا ہی لکھانا چاہیئے - چنانچہ اس جرم میں کہ ان لوگوں کو ان کا اصلی دھرم بتایا جا رہا ہے - سرکار نے آریہ سماج کے ایک اُپدیشک کو گرفتار بھی کر لیا - لیکن جب اس کے خلاف سارودیشک سبھا نے پروٹسٹ کیا - تو اسے رہا کر دیا گیا - یہ سب واقعات مجھے پُر اُمید بناتے ہیں - کہ اگلی مردم شماری میں ہماری تعداد بیس لاکھ سے بھی بڑھ جائے گی - لیکن یہ شرط ضرور ہے - کہ ہم چوکس رہیں - اور اپنے کرتویہ کا پالن کریں - اور یہ دیکھیں کہ کوئی ہمارے ادھیکار پر چھاپہ تو نہیں مارتا - ہم لوگ خود آنریری شمار کنندہ بن جائیں - اور یہ دیکھیں - کہ ہمارے سب بھائیوں کا مردم شماری کے کاغذات میں صحیح اندراج ہوتا ہے - کسی نے درست کہا ہے - کہ خدا بھی ان کی مدد کرتا ہے - جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں - "ہمتِ مرداں مددِ خدا" اس اصول پر عمل کرتے ہوئے ہمیں مردم شماری کے خاتمہ تک لگاتار اپنا کام کرتے جانا چاہیئے +

آثار حوصلہ افزا ہیں - لیکن حوصلہ شکن بھی - کیونکہ ہمارے کچھ بھائیوں نے جو اپنے تئیں آریہ کہتے ہیں، آریہ سماج کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے - ان کی کوشش ہے - کہ آریہ لوگ اپنے تئیں ہندو نہ لکھوائیں - تاکہ آریوں کی تعداد کم ہو جائے - اور یہ کہا جا سکے - کہ آریہ سماج تنزل کی طرف جا رہا ہے - اسی لئے میں بار بار اپنے بھائیوں کو متنبہ کر رہا ہوں - کہ وہ کسی کی چال میں نہ آئیں - اگر اس مردم شماری میں ان سے غلطی ہو گئی - تو اس کی تلافی دس سال بعد ہو سکے گی - پہلے نہیں - جو لوگ اپنے تئیں ہندو سمجھتے ہیں - اور کہتے ہیں - ان کی طرف سے ہماری مخالفت زیادہ نہیں ہو رہی - وہ اپنے کام میں مصروف ہیں - اور ہمارے کام میں کوئی زیادہ روڑا نہیں اٹکاتے - روڑا اٹکانے والے وہ ہیں - جو اپنے تئیں آریہ کہتے ہیں - اور اس کے ساتھ ہی آریوں کو اپنے آچاریہ کی آگیا کا اُلنگھن کرنے کی شکھشا بھی دیتے ہیں - یہی نہیں بلکہ اپنے تئیں آریہ کہلانے والوں کو ہندوؤں کا دُشمن اور ہندوؤں میں تفریق پیدا کرنے والا بھی کہتے ہیں - رسی جل جاتی ہے - لیکن اس کا بل نہیں جاتا - یہی حالت ان لوگوں کی ہے - ان کا سب سے بڑا اسہارا تو ٹوٹ گیا - کیونکہ سب پر روشن ہو گیا - اور اب انہیں بھی اس کی تردید کی جرأت نہیں ہوتی - کہ آریوں کا شمار ہندوؤں میں ہوگا - اس لئے اب وہ اِدھر اُدھر کی باتوں کا سہارا لے رہے ہیں - درحقیقت یہ اعتراض ناواقفیت کی بنا پر تھا - جن لوگوں نے مردم شماری کی رپورٹیں پڑھی ہیں - اُنہیں معلوم ہے - کہ آریوں کو ہندوؤں سے جُدا نہیں دکھایا گیا - بڑا ہیڈنگ ہندوؤں کا ہے - اس کے ماتحت دو چھوٹے ہیڈنگ ہیں - ایک Orthodox یا پرانے خیالات کے ہندوؤں کا - دوسرا Reformer یعنی سُدھارک ہندوؤں کا - پہلی ذیل کے ہندوؤں کی بھی کئی قسمیں ہیں - دوسری ذیل میں آریہ سماج - برہم سماج - دیو سماج وغیرہ کو رکھا گیا ہے - گویا مردم شماری کے کاغذات میں تقسیم ہندو یا غیر ہندو کی بنا پر نہیں - بلکہ خیالات کی بنا پر ہے - اس لئے یہ کہنا - کہ آریوں کو ہندوؤں سے جُدا کر دیا جاوے گا، کسی طرح صحیح نہیں ٹھہرتا - اب یہ کہا جا رہا ہے - کہ ہو سکتا ہے - کہ آئندہ سرکار کی نیت بدل جائے - اور وہ آریوں کو ہندوؤں سے جُدا کر دے - اس لئے حفظِ ماتقدم کے طور پر آریوں کو اپنے تئیں ہندو لکھوانا چاہیئے - اس کا میں مفصّل جواب دے چکا ہوں - اتنا اور کہنا چاہتا ہوں - کہ کم از کم اس مردم شماری کے متعلق تو کوئی جھگڑا یا ڈر نہیں - سرکار سے پتر ویوہار ہو چکا - اور

اس نے تسلیم کرادی - کہ بدستور سابق آریوں کو ہندوؤں کے گرانڈ ٹوٹل میں شامل کیا جائیگا - اس لئے یہ قبل از مرگ واویلا کیوں ؟ جب سرکار آریوں کو ہندوؤں میں شمار کرنے سے انکار کرے گی - تو ہم سوچیں گے - کہ ہم کیا کریں ؟ اس وقت تو یہ سوال نہیں - پھر آپ آریہ سماج کے پیچھے کیوں ہاتھ دھو کر پڑ رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ یہ لوگ مردم شماری کا کچھ کام کریں۔ آریہ سماج کو کوسنے میں لگے ہوئے ہیں - اور ان کا قصور نہیں - یہ کچھ کام کر بھی نہیں سکتے +

ہمارے ان مہربانوں کی ایک اور شرینی ہے۔ جو دو کشتیوں میں سوار ہے۔ وہ اپنا نام آریہ بھی بتاتی ہے اور ہندو بھی۔ اس لئے آریوں کو مشورہ دیتی ہے۔ کہ تم اپنا نام آریہ لکھو۔ تو بریکٹ میں ہندو بھی لکھ دیا کرو۔ درحقیقت یہ لوگ بزدل ہیں۔ آریوں کے سامنے ہندو بننے سے ڈرتے ہیں - اور ہندوؤں کے سامنے آریہ - اس لئے آریہ بھی رہنا چاہتے ہیں اور ہندو بھی - لیکن کوئی ان سے پوچھے - کہ اگر تمہیں آریہ کہلانے میں عار ہے۔ تو تم آریہ سماج میں کیوں ہو؟ یا تو یہ پیش کرو - کہ آریہ سماج کا نام بدل کر ہندو سماج یا کم از کم آریہ (ہندو) سماج کر دیا جائے۔ یا اس سے الگ ہو جاؤ۔ آریوں کو بروقت اس خطرہ سے خبردار ہو جانا چاہئیے۔ جو انہیں کسی وقت پیش آ سکتا ہے۔ جو لوگ آج آریہ کے نام میں ترمیم کر رہے ہیں - کل آریہ سماج کے نام میں ترمیم پیش کر سکتے ہیں - کیا آریہ سماج میں کوئی ہے - جو آریہ سماج کا نام ہندو سماج یا آریہ/ہندو سماج رکھنے کو تیار ہو - میرا وشواس ہے - کہ کوئی نہیں ہوگا۔ اس لئے انہیں ابھی سے کہہ دینا چاہئیے - کہ ہم اپنے نام کی ترمیم کے لئے تیار نہیں۔

درحقیقت مہرشی دیانند کی ہم سب پر سب سے بڑی کرپا یہ ہے۔ جو انہوں نے ہمیں ہمارے دھرم کا اور ہماری جاتی کا صحیح نام بتایا ہے۔ پہلے تو ہمیں یہ بھی معلوم نہ تھا۔ کہ ہمارے دھرم کا نام کیا ہے؟ اور ہمارا نام کیا ہے؟ اس مہتی کرپا کے لئے ہم اپنے آچاریہ کے ابھاری ہیں - اور ہم سے بڑھ کر کرتگھن کون ہوگا - اگر ہم اس پوتر نام کو چھوڑ دیں - کئی بار کہا جا چکا ہے۔ اور ایک بار پھر دہراتا ہوں - کہ آریہ لوگ اپنے اور ہندوؤں میں کوئی فرق نہیں مانتے - صرف نام کا فرق ہے - آریہ یہ مانتے ہیں - کہ ہندوؤں کا صحیح نام بھی آریہ ہے - اور انہیں یہ نام گرہن کر لینا چاہئیے - وہ سوار بھی نہیں - جو کسی اور کو آریہ نام گرہن کرنے کی اجازت نہ دیں - وہ تو اس نام کی بھینٹ ہندو ماتر کے آگے رکھتے ہیں +

انت میں میں آریہ ماتر سے یہ کہنا چاہتا ہوں - کہ وہ اپنے یا پرائے کسی کی چال میں نہ آئیں - اپنا بن کر بھی کوئی ان کے پاس آئے اور یہ کہے - کہ تم اپنے تئیں آریہ نہ کہو - تو یہ سمجھ لو - کہ وہ اپنا نہیں - بلکہ پرایا ہے - جو اپنے کے بھیس میں آیا ہے - اور اس سے کہہ دیں - کہ ہم اپنے آچاریہ کے مقابلہ میں تمہاری بات سننے کو تیار نہیں - آپ کی یہ مضبوطی ہو - تو میں آپ کو وشواس دلاتا ہوں کہ کسی کو یہ جرأت نہ ہوگی - کہ آپ کو آپ کے دھرم سے پتت کرے +

(کرشن)

کرنال مردم شماری کانفرنس

۳۱ - جنوری دیکم و ۲ - فروری کو آریہ سماج کرنال نے اپنا وارشک اُتسو اُتساہ اور سپھلتا پوروک منایا - ۲ - فروری کی رات کو جن گننا سمیلن ہوا - اس کے پردھان مہاشہ کرشن جی ۲ فروری کی شام کو $5\frac{1}{2}$ بجے کرنال پہنچے - پلیٹ فارم پر ان کا سواگت کیا گیا - اور پلیٹ فارم سے باہر ان کا جلوس نکالا گیا - جو کرنال کے بازاروں میں ہوتا ہوا آریہ سماج مندر پر ختم ہوا - یہ جلوس نہایت بارونق تھا - اس کے آگے ایک بھجن منڈلی نہایت جوشیلے بھجن گاتی ہوئی جا رہی تھی - اور مختلف جیکارے بلند ہو رہے تھے - رات کو $8\frac{1}{2}$ بجے سمیلن کی کارروائی ختم ہوئی - آریہ سماج کی طرف سے مہاشہ جی کی سیوا میں ابھی نندن پتر پیش کیا گیا - جس میں ان کی آریہ سماج سمبندھی سیواؤں کو سادھارنتیا اور حیدرآباد سمبندھی سیواؤں کو وشیشتیا سراہا گیا - اس کے بعد ان کی شان میں کچھ نظمیں پڑھی گئیں - پھر ان کا دیا کھیان ہوا - جو دو گھنٹہ تک رہا - جس میں آنہوں نے مردم شماری کے متعلق تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی - اور یہ ثابت کیا - کہ جو لوگ آریوں کو ہندو لکھوانے کا مشورہ دے رہے ہیں - وہ ان کے نادان دوست ہیں - اور آریہ سماج کے خلاف جو طوفان کھڑا کیا گیا ہے۔ وہ قطعاً غلط فہمی پر مبنی ہے - ان کے لیکچر کا یہ اثر ہوا - کہ جب آنہوں نے حاضرین سے پوچھا - کہ تم میں سے کون دھرم کے خانہ میں ویدک - جاتی کے خانہ میں آریہ اور بھاشا کے خانہ میں ہندی لکھوانے کو تیار ہے - تو سب نے ہاتھ اُٹھایا - سماج مندر استری پرشوں سے کھچا کھچ

"شورانتری نمبر" کیلئے آرڈر جلد بھیجئے

اگلا انک ہی شورانتری نمبر ہوگا

اس انک کے بعد اب کوئی اور انک نہیں نکلے گا - بلکہ $\frac{16}{23}$ فروری کا مشترکہ پرچہ ہی شورانتری نمبر ہوگا - جسے اس بار دلچسپ رنگ سے اُبھیو گی اور شاندار بنانے کا یتن کیا جا رہا ہے - اس انک کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہوگی - کہ اس میں مردم شماری کے متعلق خاص مضمون اور نظمیں ہونگی، اور تمام ضروری واقفیت درج ہوگی - مردم شماری کے متعلق مہاتما نارائن سوامی جی - سوامی سوتنتر انند جی - اور لالہ دیوی چند جی ایم - اے کے خاص لیکھ اور نظمیں موصول ہو چکی ہیں - اس نمبر کی دوسری خصوصیت یہ ہوگی - کہ پراچین زمانے کے استری شستروں کے نام - ان کو استعمال کرنے کے طریقے اور ان کی تصاویر دی جاویں گی - کچھ کارٹون بھی ہوں گے - ایک سہ رنگی تصویر بھی دی جا رہی ہے - اس نمبر کا سائز رسالہ کا ہوگا - یعنی $\frac{20\times30}{8}$ تاکہ یہ نمبر "آریہ ورت" کے ہندی شورانتری نمبر کے برابر کے سائز کا ہو جائے +

ہندی نمبر چھپ رہا ہے - اور ۱۰ - فروری کو چھپ جاوے گا - اُردو نمبر تیار ہو رہا ہے۔ اور ۱۹ - فروری کو نکل جاوے گا - کئی اچھے اچھے لیکھ پراپت ہو چکے ہیں - اس بار کا شورانتری نمبر احتیاط سے سنبھال رکھنے کی چیز ہوگا - چونکہ وقت تنگ ہے - اس لئے دیر نہ کریں - اور جلد زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر اور ان کی قیمت منی آرڈر سے ارسال کر دیجئے تاکہ آپ کو مایوس نہ ہونا پڑے - کاغذ کی بے حد گرانی کی وجہ سے شورانتری نمبر اتنے ہی چھپوائے جائیں گے - جتنی کہ مانگ ہوگی اسلئے تنگ وقت پر آنے والی فرمائشوں یا وی - پی کے آرڈروں کی تعمیل نہ ہو سکے گی - پیشگی قیمت بھیجنے والوں سے محصول ڈاک یا کرایہ ریل نہیں لیا جائے گا - بلکہ پرچہ بھیجا بھی سب سے پہلے جاوے گا - وی - پی سے شورانتری نمبر طلب نہ کریں - کیونکہ جہاں وی - پی کے پارسل دیر سے ملا کرتے ہیں - وہاں آپ کو ریل کا کرایہ - ڈاک محصول - اور وی - پی کا خرچ بھی ادا کرنا پڑے گا +

نوٹ :- "آریہ ورت شورانتری نمبر" - "پرکاش شورانتری نمبر" - مردم شماری ٹریکٹ - ریشی گان - و دیگر کتب کی قیمت اور چندہ سب رقوم ایک ہی منی آرڈر سے "منیجر پرکاش" کچا نسبت روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال کی جا سکتی ہیں۔

اب دیر کرنے کا وقت نہیں - اس سے آج ہی اپنے اپنے آرڈر اور قیمت بحساب اُردو دو آنے اور ہندی تین آنے کے حساب سے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیجئے تاکہ ہم نمبر چھپوانے سے پہلے ان کی مانگ کا اندازہ لگا سکیں +

آریوں کو مردم شماری میں آریہ ہی لکھوانا چاہئیے

"میں نے اس سے پہلے کوئی بیان جاری نہیں کیا" مہاتما نارائن سوامی کا اعلان

بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے - کہ شری پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج نے یہ ہمتی پرکاشت کی ہے - کہ ہر ایک آریہ سماجی اور ویدک دھرمی اپنے آپ کو مردم شماری میں نسل کے خانہ میں "آریہ ہندو" لکھوائے - حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے - اس سمبندھ میں میں نے شری سوامی جی اور سارودیشک سبھا کو پتر لکھے - مہاشہ شو چندر جی انٹرنیشنل آرین لیگ کے منتری کا اعلان اخبارات میں پہلے شائع ہو چکا ہے - اب سوامی جی کا جواب آ گیا ہے - جو ذیل میں دیا جاتا ہے - ہمارے آریہ جگت کو محتاط رہنا چاہئیے - اور مردم شماری میں اپنے آپ کو "آریہ" لکھوانا چاہئیے -

دیکت آریہ آشرم - مورخہ یکم فروری

شری منتری جی نمستے !

"آپ کے پتر مورخہ ۲۸ - ۲ - ۴۱ کے اُتر میں نویدن ہے - کہ میں نے جن گننا (مردم شماری) کے سمبندھ میں کوئی سٹیٹمنٹ (بیان) سارودیشک سبھا کے نشچے کے ورُدھ نہیں دیا ہے۔ میری درڑھ سمتی ہے - کہ ہر ایک آریہ کو اپنے کو آریہ لکھوانا چاہئیے +

نویدک :-

نارائن سوامی

گوردتہ رام منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون - لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سبھاش بابو کی گمشدگی!

بنگال گورنمنٹ نے سبھاش بابو کو خرابیٔ
ت کی وجہ سے رہا کر دیا تھا۔ وہ اپنے
ان پر زیر علاج تھے۔ کہ تیسرے ہفتہ ایکا ایک
ر و پوش ہو گئے۔ اب تک ان کا کچھ پتہ
ں۔ کہ وہ کہاں گئے؟ کئی قسم کی افواہیں ہیں۔
ین نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ان میں کہاں تک صداقت
۔ ایک خیال یہ ہے۔ کہ وہ پانڈیچری کے
ند آشرم" میں داخل نہ ہو گئے ہوں۔ دوسرا
یال یہ ہے کہ وہ ہمالیہ کی گپھاؤں میں یوگابھیاس
نے چلے گئے ہیں۔ ان کی اس طرح ایکا ایک
شدگی سے ملک بھر میں حیرت و اضطراب کی
ر دوڑ گئی ہے۔ خیال رہے۔ کہ سبھاش بابو کی
فتاری کے وارنٹ نکلے ہوئے ہیں۔ اور
ب انہیں مفرور قرار دے دیا گیا ہے۔ اور ان
جائیداد کی قرقی کا نوٹس جاری ہو گیا ہے۔

...لسار شورش نے پھر سر اٹھایا

چند ماہ کے سکون کے بعد ۲۔ فروری کو
ہور میں خاکساروں کی شورش کا پھر آغاز ہو
۔ یکم فروری کو خاکساروں کی ایک خفیہ
ٹنگ ہوئی تھی۔ نامعلوم اس میں کیا فیصلے
ے۔ لیکن ۲۔ فروری کی صبح کو دس بجے
روں نے سول نافرمانی اور مظاہرہ شروع
۔ تو پولیس کو حیرانی ہوئی۔ جب پولیس کے
روں کو اطلاع ملی۔ تو وہ انہیں گرفتار
نے گئے۔ لیکن خاکسار کہیں چھپ گئے۔
ہاری رائے میں پولیس حکام کو چوکنا ہو جانا
ہیئے۔ اور اس شورش کو سر نہ اٹھانے
ینا چاہیئے۔

منزل گاہ مسلمانوں کے حوالے

اگر یہ صحیح ہے۔ کہ وزیر اعظم سندھ
ر بندے علی خان منزل گاہ کے بارے
ں مولیشن کمیٹی کی رپورٹ پر غور کر رہے
یں۔ اور ان کا جھکاؤ اس خیال کی طرف ہے۔
ہ منزل گاہ کی عمارت بطور مسجد تعمیر کرائی
ئی تھی۔ اور سنہ ۱۸۵۶ء سے پہلے وقتاً فوقتاً
بطور مسجد استعمال ہوتی رہی۔ اس لئے اسے
سلمانوں کے حوالے کر دیا جائے۔ تو عین اغلب
ہے۔ کہ یہ مسجد مسلمانوں کے قبضہ میں چلی جائے۔
لیکن ایسا کرنے سے پہلے حکومت سندھ کو
ہندوؤں کے تحفظات کا پورا پورا انتظام
سوچ لینا چاہیئے۔

محکمہ ڈاک و تار کی آمدنی

محکمہ ڈاک اور تار کے ڈائرکٹر جنرل
کی طرف سے سال گذشتہ کی جو رپورٹ شائع
ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پچھلے
سال اس محکمہ کو نواسی لاکھ انسٹھ ہزار روپیہ
کی بچت ہوئی ہے۔ یہ بچت سنہ ۲۶-۱۹۲۵ء
سے یعنی جس وقت سے محکمہ کے حسابات کو
اعلیٰ تجارتی پیمانہ پر چلایا گیا۔ آج تک بچت
کی یہ رقم سب سے زیادہ ہے۔ اور اس
بچت کی وجہ یہ ہے۔ کہ جنگ کے سلسلہ میں
ڈاک تار اور ٹیلیفون کے ذریعہ پیغام رسانی
اتنی بڑھ گئی ہے۔ کہ اب سے پہلے اس کی کوئی
مثال نہیں ملتی۔

ایسی حالت میں جب کہ محکمہ ڈاک و تار کو
اس قدر بچت ہو رہی ہے۔ کیا یہ مطالبہ کرنا
کہ محصول ڈاک و تار کی شرح کم کی جائے بجا نہ
ہوگا؟

مہاتما نارائن سوامی کے نام پر دھوکہ

"ویر بھارت" اور کئی دیگر اخبارات میں مہاتما نارائن
سوامی کے نام سے ایک فرضی بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں
بتایا گیا ہے کہ مہاتما جی نے آریوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اگلی
مردم شماری میں اپنی نسل آریہ ہندو لکھوائیں"۔
جو سراسر غلط ہے۔ جب کہ مہاتما جی نے آریہ ہندی
ندھی سبھا کے نام اپنے یکم فروری کے پتر میں صاف لکھا
ہے کہ میں نے جن گنا کے سمبندھ میں کوئی بیان سارودیشک
سبھا کے نشچے کے خلاف نہیں دیا ہے۔ میری درڑھ
سمتی ہے کہ ہر ایک آریہ کو اپنے کو "آریہ" لکھوانا چاہیئے"۔
اس ایک ہی واقعہ سے ظاہر ہو گیا۔ کہ آریہ سماج کے ودودھی
کس طرح آریہ سماج کے نیتاؤں کے نام پر دھوکہ دے
رہے ہیں۔ آریہ بھائی بہنوں کو ان کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

سدرشن چکر

جاپان میں زیادہ بچے پیدا کرنیوالوں کو انعام۔ جرمنی میں حرامی بچے پیدا کرنا جرم نہیں رہا۔ فرانس کی شکست کی وجہ برتھ کنٹرول۔ ہنگری کی ایک چالیس سالہ عورت تیس بچے پیدا کر چکی ہے۔ تیس اور پیدا کرنیکا ارادہ۔

ہندوستان میں اگر کسی گرہستی کے ہاں
دو چار بچے ہو جائیں۔ تو وہ اپنے کو بہت بڑا
قبیل دار سمجھنے لگتا ہے۔ اگر بدقسمتی سے کسی کے
ہاں آٹھ دس بچے بن بلائے آ جائیں۔ تو بس
پھر کیا کہنا؟ جہاں ماں باپ کو وہ بوجھ معلوم ہوتے
ہیں۔ وہاں پڑوسیوں کی نظر میں بھی ان کی کم
فضیحت نہیں ہوتی۔ برخلاف اس کے غیر ممالک
میں زیادہ بچے پیدا کرنا ملک کے مفاد میں
شامل ہے۔ اور حکومت کی طرف سے زیادہ
بچے پیدا کرنے والوں کو انعام دئے جاتے ہیں۔

× × × × × × × × × × × × × ×

اس سلسلہ میں ہندوستان کی حالت دوسرے
ملکوں سے مختلف کیوں ہے؟ وجہ صاف ہے۔
کہ ہندوستان غریب ملک ہے۔ ایک عام شہری
کی اوسط آمدنی اتنی نہیں۔ کہ ایک یا دو بچوں سے
زیادہ کی پرورش و تعلیم کا بار اٹھا سکے۔ ممالک غیر
جہاں آزاد ہیں وہاں خوشحال بھی۔ ہندوستان
کے ایک امیر کی حیثیت آزاد ممالک کے غریب
سمجھے جانے والے شخص سے بہتر نہیں ہے۔ یہی
وجہ ہے۔ کہ غیر ممالک زیادہ سے زیادہ
بچے پیدا کرنے کے لئے اپنے گرہستیوں پر
زور دیتے ہیں۔ بلکہ لڑائی کے ان دنوں میں تو
جرمنی میں کنواری لڑکیوں سے ناجائز بچے پیدا
کئے جا رہے ہیں۔ اور ایسا کرنا قانوناً یا اخلاقاً
جرم نہیں رہا۔

× × × × × × × × × × × × × ×

اس سلسلہ میں حکومت جاپان کی زیادہ
سے زیادہ بچے پیدا کرنے والی مہم کا ذکر کرنا
بے جا نہ ہوگا۔ لنڈن کی ایک تازہ اطلاع کے
مطابق حکومت جاپان نے مشرقی ایشیا میں
اپنی لیڈرشپ میں ایک نیا نظام قائم کرنے
کی جو سکیم تیار کی ہے۔ اس کی ابتدا اس اعلان
سے کی گئی ہے۔ کہ جاپان میں زیادہ سے زیادہ
بچے پیدا کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائیگی۔
اعلان میں درج ہے۔ کہ اس مقصد کے لئے نوجوانوں
کو شادیوں کی ترغیب دی جائے گی۔ شادی شدہ
جوڑوں کو مالی امداد دی جائے گی۔ بچوں کو تعلیم
کی سہولتیں دی جائیں گی۔ اور زیادہ بچے پیدا
کرنے والوں کو انکم ٹیکس سے مستثنےٰ کر دیا
جائے گا۔

× × × × × × × × × × × × × ×

جہاں اس قسم کی سہولتیں ہوں وہاں گرہستی
زیادہ بچے پیدا ہو جانے سے خوف زدہ نہیں
ہوتے۔ برتھ کنٹرول کی تحریک بھی وہاں جنم نہیں
لے سکتی۔ کیونکہ یہ تحریک دو ہی جگہ چلتی ہے۔ جہاں
یا تو عیاشی کی زیادتی ہو یا مفلسی کی۔ ہندوستان
میں "عیاشی" ابھی اس درجہ تک نہیں پہنچی۔ جس
حد تک کہ امریکہ یا یوروپ میں پائی جاتی ہے۔
لیکن جوں جوں یہاں مغربی تہذیب کا اثر
بڑھتا جاتا ہے، عیاشی بھی بڑھتی جاتی ہے۔
عیاشی کے ساتھ ساتھ برتھ کنٹرول کی تحریک بھی۔
دوسرا کارن تحریک کو تقویت ملنے کا ہندوستان
کی مفلسی ہے۔

× × × × × × × × × × × × × ×

فرانس کی شکست کی مارشل پیتاں نے
جرمنی کے فرانس پر قبضہ کے بعد ایک وجہ یہ
بتائی تھی۔ کہ "فرانسیسی عیاشی کا شکار ہو کر
سست اور کم ہمت ہو گئے۔ اور ان کی
اس عیاشی کا موجب کارن برتھ کنٹرول کی تحریک
ہے۔ جو یہاں زوروں پر ہے"۔

گویا دوسرے لفظوں میں فرانس کی شکست
کا ایک بڑا کارن برتھ کنٹرول کی خطرناک
تحریک ہی تھا۔

× × × × × × × × × × × × × ×

لوگوں نے جب خلیفہ حاتم طائی کے متعلق
اخبارات میں یہ پڑھا تھا۔ کہ ان کے ۱۹
بچے ہیں۔ تو لوگوں کو حیرانی ہوئی۔ لیکن کیا آپ
یقین کریں گے۔ کہ ہنگری کی ایک عورت جس
کی عمر صرف چالیس سال ہے۔ اب تک تیس
بچے پیدا کر چکی ہے۔ ان میں سے ۱۲ بچے جڑواں
پیدا ہوئے ہیں۔ ایک اخباری نمائندہ سے
انٹرویو کے دوران میں اس نے بتایا۔ کہ اتنے
ہی بچے اور پیدا کرنے کا ابھی وہ ارادہ رکھتی
ہے۔ لطف یہ ہے۔ کہ دیکھنے میں یہ عورت
بالکل جوان معلوم ہوتی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے
کہ یہ دنیا بھر میں پہلی عورت ہے۔ جس نے
چالیس سال کی عمر میں پورے تیس بچے پیدا
کئے ہیں۔

× × × × × × × × × × × × × ×

یہ اس ملک کی عورت کی بات ہے۔ جہاں
زیادہ بچے پیدا کرنا باعثِ شرم نہیں سمجھا
جاتا۔ وہاں تو اسے ملکی مفاد میں شامل خیال م...
...نہیں جاتا ہے۔ تبھی تو آزاد ملک کی یہ آزاد عورت
فخر سے کہتی ہے۔ کہ "ابھی میں تیس بچے اور پیدا
کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں"۔

اگر ہندوستان میں کسی کے دس بارہ
بچے ہو جائیں۔ تو وہ بے چارہ شرم کے مارے
گھر سے نہ نکلے۔ اور نکلے تو مذاق کا مضمون
بنے۔ کیا عجب جو مارے شرم کے مر جائے۔

× × × × × × × × × × × × × ×

ظاہر ہے۔ کہ برتھ کنٹرول جیسی خطرناک
تحریک کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ
مفلسی اور عیاشی یہ دو لعنتیں کسی ملک میں نہ
ہوں۔ جب تک یہ رہیں گی، برتھ کنٹرول
کی تحریک نہ صرف پیدا ہو جائے گی۔ بلکہ بہت
مضبوط ہو جائے گی۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وید پرچار اور ہمارا فرض

(از ڈاکٹر لال چند جی انبالہ چھاؤنی)

جس پوتر دن سے آریہ سماج کی استھاپنا ہوئی ہے۔ اُسی دن سے آریہ سماج وید پرچار کو جو کہ مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج کا سب سے پیارا مشن تھا، بڑی تن دہی سے سارے سنسار میں پھیلانے کا یتن کر رہا ہے۔ صوبہ پنجاب میں جہاں کہ آریہ سماج کا بڑا زور ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب خاص طور پر وید پرچار کے کام کو کر رہی ہے۔ وید پرچار ندھی میں جو دھن آتا ہے۔ وہ سماجوں کے جلسوں سنسکاروں و مُوقعہ بہ موقعہ ہوئے پرچار کے دوارا ہی آتا ہے۔ اب کئی سالوں سے آریہ سماجیں اپنے فرض کا پوری طرح سے پالن نہیں کر رہی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ دن بدن وید پرچار ندھی میں گھاٹا آ رہا ہے۔ سبھا کے ادھیکاری سدا اس بات کی فکر میں رہتے ہیں۔ کہ صوبہ پنجاب میں آریہ سماج کا کیا حال ہوگا؟ دھن ہوگا۔ تو پرچارک رکھے جائیں گے۔ نہیں ہوگا۔ تو نکال دئے جائیں گے۔ میرا اپنا یہ پکا یقین ہے۔ کہ جتنے زیادہ پرچارک ہوں گے۔ اُتنا ہی زیادہ پرچار ہوگا اور دھن آئے گا۔ ہر سال وید پرچار کے بجٹ کو پُورا کرنے کے لئے سب اُپدیشک اور ادھشٹاتا وید پرچار بڑی کوشش سے کرتے رہتے ہیں۔ پھر بھی تھوڑی بہت کمی رہ جاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ جنتا و آریہ سماجیں وید پرچار کے لئے اپنا پُورا بھاگ ادا کرنے کی کرپا نہیں کرتیں۔ ابھی پچھلے سال سے اس حالت کو دیکھ کر شری مہاشہ سنت لال جی ودیارتھی بی۔ اے ایڈیٹر نیفارمر و ادھشٹاتا وید پرچار نے ایک بڑی آسان سکیم جنتا کے سامنے رکھی ہے۔ میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ سکیم بہت اچھی قابلِ عمل اور سبھا کے لئے بڑی فائدہ مند ہے۔ اس سکیم کے مطابق سال بھر میں سماجوں پر لگے ہوئے دھن کے علاوہ ہر ایک آریہ سبھاسد کو محض ایک روپیہ سالانہ دینا ہوتا ہے۔ اگر صوبہ پنجاب میں پچاس ہزار بھی ایسے وید پرچار کے پریمی آریہ پُرش نکل آویں۔ تو وید پرچار کی ساری کمی پوری ہو سکتی ہے۔ اور یہ کوئی مشکل بات معلوم نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی کسی کو وید پرچار جیسے پوتر کام کے لئے سالانہ ایک روپیہ دینا اکھرتا ہے۔

ابھی پچھلے ہفتہ شری پنڈت منیشور دیو جی سدھانت شرومنی آریہ اُپدیشک اور مہاشہ امر سنگھ جی بھجنیک نے انبالہ کی سماجوں تھا انبالہ ضلع کی سماجوں کے ممبران سے اس سکیم کے مطابق تقریباً دو سو روپیہ اکٹھا کیا ہے۔ اور سب جگہ معلوم ہؤا ہے۔ کہ آریہ جنتا نے اس سکیم کا بڑا آدر کیا ہے۔ میں دل سے چاہتا ہوں۔ کہ اس طرح سب آریہ بھائیوں کو خود بخود اپنا یہ پوتر بھاگ لوکل سماج کے منتری کو دے دینا چاہیئے۔ اور سماج کے منتری مہانو بھاو فوراً سبھا کے دفتر میں بھیج دیا کریں۔ ایسا ہونے سے خط و کتابت پر جو سبھا کا زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ بچ جائے گا۔

آریہ نیتاؤں سے اپیل

انت میں میں آریہ سماج کے نیتاؤں شری مہاشہ کرشن جی بی۔ اے مالک "پرتاپ"۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی شرما امرت دھارا۔ رائے بہادر بدری داس جی ایڈووکیٹ پردھان سبھا۔ شری ماسٹر گوردتہ رام جی بانپرستھی منتری سبھا۔ پرنسپل رام لال جی بی۔ اے لدھیانہ۔ شری رائے صاحب امر رائے جی انبالہ۔ شری لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار دہلی وغیرہ کی سیوا میں نمرتا پُورک الفاظ میں اپیل کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ سال بھر میں تھوڑا ایسا وقت بھی اپنی سہولیت کو دیکھتے ہوئے نکالیں۔ جس میں پنجاب بھر میں وید پرچار کے دھن سنگرہ کے لئے آریہ سماجوں کا دورہ کر سکیں۔ اس سے جہاں دھن کی پراپتی ہوگی۔ وہاں آریہ سماجوں میں خاص طور پر جاگرتی آئیگی۔ اور آپس کے جھگڑے دُور ہوں گے۔ میرے وچار میں یہ کام بڑا ضروری اور خاص اہمیت رکھتا ہے +

مردم شماری اور ہمارا کرتویہ

(از ماسٹر گوردتہ مل جی امرتسری)

ہر زندہ قوم ترقی کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اور یہی اس کی زندگی کا ثبوت ہے۔ لیکن ہندو جاتی نے مدت سے گھاٹے کا سودا کرنا ہی اپنا شیوہ بنایا ہؤا ہے۔ اُسے کبھی [illegible] بھی نہیں آتا۔ کہ اس قوم کو بچانے [illegible] منظم کوشش کی جائے۔ آریہ سماج ہندو جاتی کی رکھشا کرتا۔ اور صحیح میں ہندو جاتی رُوپی کھیت کے گرد کانٹے دار باڑ کا کام کرتا ہے۔ اور ہلا ہلا کر جگاتا رہتا ہے۔ مگر وہ ہندو جاتی تیرے کانوں پر جوں تک رینگتی۔ ذرا کان دے کر سنو۔ اور کرمندرجہ ذیل ہندسوں کو پڑھ کر سوچو۔ کہ آپ کدھر سے کدھر جا رہے آریہ سماج کا رونا کوئی [illegible] نہیں ہے۔ اس میں درد اور تڑپ اس میں شک نہیں۔ کہ ہمارے بزرگ صرف بھارت ورش بلکہ کسی وقت [illegible] پر چکرورتی راجیہ کرتے تھے۔ لیکن "پدرم سلطان بود" والی بات ہے۔ تو یہ ہے۔ کہ ہماری ورتمان اوستھا کیا ۱۸۹۱ء میں بھارت ورش میں ۲۶۸ ۷ تیعدی تھے۔ مگر ۱۹۳۱ء ۷ ۶۷ ۹ فی صدی رہ گئے۔ یعنی پچاس سال میں ہم ۱ ۶۱ ۷ فیصدی کم [illegible] گویا اگر بھگوان نہ کرے یہی رفتار رہی سات سو سال کے بعد ہم صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گے۔ صرف دس سال سے ۱۹۲۱ء کے عرصہ میں تقریباً ہندو کم ہو گئے۔ حالانکہ اس عرصہ میں ۱۶ لاکھ اور عیسائی ۹½ لاکھ تعداد زیادہ ہو گئے۔ اب ذرا صوبہ پنجاب رپورٹ ہی دیکھیں۔ جہاں ۱۸۸۱ء صرف ۳۸۷ تھے۔ ۱۹۲۱ء میں کے قریب ہو گئے +

سابقہ مردم شماریوں میں ہم لاپرواہی سے کام لے کر مردم شماری نہایت ضروری معاملہ سے بھی [illegible] کر کے اپنے پاؤں آپ کلہاڑی [illegible] کے خطرناک نتائج اب تک ہم [illegible] ہیں۔ جب ہمارے سیاسی حقوق۔ نشستوں۔ کونسل کی سیٹوں اور [illegible] دیگر باتوں کا انحصار ہی صرف تعداد پر ہے۔ تو قدرتی طور پر جس قوم کی تعداد کم ہوگی۔ وہ گھاٹے میں رہے [illegible] ہمارا غیروں سے گلہ و شکوہ کرنا بے [illegible]

چھپ گیا

چھپ گیا

مردم شماری اور آریہ سماج

(مردم شماری کے متعلق ضروری اور مکمل ٹریکٹ)

(مصنفہ شری ہتیشی علاو لپوری ایڈیٹر پرکاش لاہور)

جس میں مردم شماری کے متعلق ضروری واقفیت (سرکاری و آریہ ساماجک) کے علاوہ مردم شماری قانون مردم شماری کا فارم۔ خانہ پری کا طریقہ۔ ہم آریہ اور ویدک دھرمی کیوں لکھوائیں؟ اس پر وید سمرتی۔ گیتا۔ رامائن۔ مہابھارت اور پورانوں کے حوالے۔ سپرنٹنڈنٹ مردم شماری پنجاب و کمشنر مردم شماری ہندوستان کی چٹھیاں۔ اور گذشتہ تین سالوں کی رپورٹوں کے اعداد و شمار نا قابلِ تردید ثابت و مخالفین کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب دیکر ثابت کیا ہے۔ کہ آریہ ویدک دھرمی پچھلی مردم شماریوں میں ہندوؤں میں شمار ہوتے آئے ہیں۔ اور اس بار بھی ہونگے۔ کئی اور اہم اور ضروری باتیں بھی درج ہیں۔ غرضیکہ یہ ٹریکٹ ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ چونکہ مردم شماری کا کام جلد شروع ہونے والا ہے اس لئے آریہ سماجیں اور بھائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر مفت بانٹیں۔ قیمت دو روپیہ سیکڑہ (ہندی اُردو) محصولڈاک نو کاپی ۸ر رشی بودھ اُتسو تھا دوسرے تیوہاروں پر پرچارارتھ بانٹنے یوگیہ نئے ٹریکٹوں کی یوجنا

۳۔ رشی وچار	۲۔ رشی درشن	ایشور ازلی اور دیانند
(از سوامی دیانند جی)	(از پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے)	لیکچر: پنجاب کیسری لالہ لاجپت
قیمت دو پیسے (اُردو)	اُردو دو پیسے۔ ہندی ایک آنہ	رائے جی قیمت دو پیسے۔

ان کے علاوہ آریہ سماج میں روزانہ کام آنے والی چیزیں مثلاً سندھیا ہندی اُردو معہ ارتھ قیمت ایک پیسہ فی کاپی۔ آریہ سماج کے لئے پرولیش فارم مجموعہ قیمت دس آنے سیکڑہ۔ سندھیا ہون منتر ہندی اُردو ۱۲ر سیکڑہ۔ ست سنگ گٹکا ——— ہم سے خریدیں +

——— فہرست کتب مفت منگائیں ———

ملنے کا پتہ:- مہاشہ راجپال اینڈ سنز بک سیلرز - آریہ پستکالیہ - انارکلی لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شوساگر۔ ایک تالاب کے نام پر ہے۔ اس جگہ شوساگر نام سے ایک سو اکاسی ایکڑ زمین میں ایک تالاب ہے۔ جس کے چاروں طرف اُونچا بندھ بنا ہوا ہے۔ اس کے اندر کی طرف پکّی دیوار ہے۔ اس وقت بھی ایک طرف مندر میں جواہرات بنے ہوئے ہیں۔ یہ تالاب اور مندر مہاراجہ شوسنگھ نے سولہویں صدی میں تعمیر کئے تھے۔ کہتے ہیں۔ کہ چاروں طرف اسی طرح کے مندر تھے جو گر چکے ہیں۔ اس تالاب سے تین میل دُور جنگل میں ایک شہر کے کھنڈرات ہیں۔ وہی مہاراجہ شوسنگھ کا شہر تھا۔ اس میں راج محل جس جگہ تھے۔ اس کا رقبہ دو مربع میل ہے۔ جس کے چاروں طرف اُونچی اونچی دیواریں ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی شہر آباد تھا۔ اب تو سب کھنڈرات ہیں۔ صرف یہ تالاب اور مندر باقی ہیں +

پہلے کسی وقت اس شہر پر برمیوں نے بھی حملہ کیا تھا۔ انہوں نے نقصان تو پہنچایا۔ مگر علاقہ کو اپنے قبضہ میں نہ رکھ سکے۔ اور اہوم راجپوتوں کے ماتحت ہی رہا۔ ان کی اولاد سے انگریزوں نے حاصل کیا۔ شوساگر چھوٹا سا شہر ہے۔ سب ڈویژن ہے۔ دُکاندار مارواڑی ہیں۔ آسام میں کوئی شہر اور گاؤں نہیں معلوم ہوتا جہاں مارواڑی بیوپاری نہ ہو۔ ہم یہاں کے پنڈت ہرجیبا کے مکان پر ٹھہرے۔ یہ وکیل ہیں۔ لیکن آج کل یہ گھر پر نہ تھے، باہر گئے ہوئے تھے۔ اور چند ایک سجنوں سے ملکر بات چیت کی۔ یہاں اتنا ہی کام ہوا +

یہاں سے آگے ڈبروگڑھ آریہ سماج ہے۔ جو آسام میں آخری آریہ سماج ہے۔ اور اس کے آگے فرنٹیر شروع ہوتا ہے۔ ڈبروگڑھ کو موٹر لاری اور ریل دونو جاتی ہیں۔ ریل تن سکھیا سے جاتی ہے۔ جس کا نام "ڈبروسدیا ریلوے" ہے۔ تن سکھیا آسام بنگال ریلوے کا آخری سٹیشن ہے۔ اور نیا شہر آباد ہو رہا ہے۔ اس کے اِرد گرد چائے کے باغات ہیں۔ اور پیٹرول کے کنوئیں بھی ہیں۔ پیٹرول کے کنوئیں تن سکھیا سے تین میل دُور ہیں۔ وہاں سے تیل نل کے راستے تن سکھیا لایا جاتا ہے۔ اور یہاں لاکر اسے ریل سے دوسرے نگروں کو روانہ کیا جاتا ہے۔ یہ شہر بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے +

یہاں سے ہم نے اب پیچھے لَوٹنا تھا۔ اس لئے ریل میں سوار ہو کر ہم ڈمڈنگ۔

میری بنگال یاترا

(لیکھک: شری سوامی سوتنترانند جی)

بدرپور۔ کھلا رمیں گاڑی بدل کر ہم ۸۔ جنوری کو صبح سات بجے سلہٹ پہنچ گئے۔

سلہٹ پُرانا شہر ہے۔ یہاں کالج بھی ہے۔ کئی سکول بھی ہیں۔ مسلمانوں کی شاہ جلال کی درگاہ بھی اسی شہر میں ہے۔ جو سب کے سب آسام پر اپنا پربھاو ڈال رہی ہے۔ سُنا گیا ہے۔ کہ پہلے اس شہر کا نام شری مٹھ تھا۔ جس وقت یہاں آریہ راجہ راجیہ کرتے تھے۔ مسلمانوں میں سب سے پہلے یہاں شاہ جلال آئے۔ ان کے بعد اور مسلمان بادشاہوں کا بھی تسلط رہا۔ اس علاقہ میں آج کل مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ اور ہندو الپ سنکھیا میں ہیں۔ اس جگہ کے بڑے بڑے خاندان جو مسلمان ہیں۔ ان میں ہندوؤں کی بے عقلی اور لاپرواہی ہی کارن ہے۔ جیسا کہ ایک جگہ ایک پُستک میں لکھا ہے۔ کہ

"سلہٹ میں ایک براہمن دیوتا نواس کرتے تھے۔ ان کی بیوی کا دیہانت ہو گیا۔ اس بیوی کے بطن سے ایک کنیا تھی۔ اس براہمن نے اس کنیا کا لالن پالن بڑی اچھی طرح کیا۔ جب لڑکی جوان ہو گئی۔ تو براہمن اس کی شادی کی فکر میں ہوا۔ ان دنوں میں ایک مسلمان ان کے پاس کچھ پُوچھنے کے لئے آیا۔ کیونکہ وہ جیوتش کا کام بھی جیسے براہمن کرتے ہیں کیا کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ مسلمان آیا اور اپنا پرشن پوچھ رہا تھا۔ تو بانس کی ٹٹی کے پیچھے وہ لڑکی بھی آ کھڑی ہوئی۔ اس طرف دیواریں اکثر بانس کی ہوتی ہیں۔ اس کو کسی نے دیکھا نہیں۔ مسلمان پرشن پُوچھ کر جب جانے لگا۔ تو اس نے برآمدے سے نکل کر تھوکا۔ بدقسمتی سے وہ تھوک اس لڑکی کے جسم پر جا گرا۔ وہ مسلمان تو چلا گیا۔ لڑکی نہانے کے لئے چلی۔ کیونکہ اس نے خیال کیا۔ کہ اس کا تھوک پڑ جانے سے اسے اشنان کرنا چاہیئے۔ باپ نے سوال کیا۔ "بیٹی! اس وقت اشنان کیوں کرتی ہو؟"

اس نے سیدھا سادہ جواب دیا۔

"پتا جی! باہر سے کسی نے تھوکا تھا۔ اور میں یہاں آ رہی تھی۔ وہ مجھ پر پڑ گیا ہے۔ اس لئے اشنان کرتی ہوں"۔

براہمن دیوتا اس وقت بڑے دُکھی ہوئے۔ لڑکی نے وجہ پُوچھی۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ "وہ تھوکنے والا تو مسلمان تھا۔ تیرے جسم پر اس کا تھوک پڑ گیا ہے۔ اب میں تجھے گھر میں کیسے رکھوں گا۔ تیرے رہنے سے میرا دھرم بھرشٹ ہو جائے گا۔ تو اپوتر ہو گئی ہے اتیادی"۔

وہ بے چاری حیران سی رہ گئی۔ اور نہیں جانتی تھی۔ کہ کیا کیا جائے۔ آخر براہمنوں کی ایک سبھا جُٹی اور فیصلہ دیا گیا۔ کہ اس لڑکی کو اسی مسلمان کو دے دیا جائے۔ اس فیصلہ کے مطابق وہ لڑکی اس مسلمان کے حوالے کر دی گئی۔ اور اس کی بیوی بن کر رہی۔ اس خاندان کے آج کل چوہدری عبدالغنی صاحب ہیں"۔

بالکل اسی ایک گھٹنا سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی تعداد کس طرح بڑھی ہے +

اس جگہ ہم شری یپین چندر بھٹاچاریہ جی کے ہاں ٹھہرے۔ یہ یہاں آریہ سماج کا کام کرنے والے ہیں۔ اور ہندو سبھا کے منتری ہیں۔ اور کئی آریہ سماجیوں سے ملے۔ اور اس جگہ کی اوستھا سمجھنے کی کوشش کی۔ اس جگہ کے آریہ سماجی اکثر لکھے پڑھے ہوئے ہیں۔ اور اچھے اچھے کام کرنے والے ہیں۔ اس جگہ پنڈت دینا بندھو جی شاستری ہیڈکوارٹر بنا کر پرچار کر رہے ہیں۔ اس لئے سلہٹ میں آریہ سماج کا اچھا کام ہے +

دو پرائمری سکول ہیں۔ ایک اچھوتوں کے لئے ہے۔ اور دوسرا سب کے لئے۔ ایک ہوسٹل ہے جس میں سکولوں اور کالجوں کے ودیارتھی رہتے ہیں۔ اس وقت اس ہوسٹل میں ۲۶ ودیارتھی ہیں۔ آریہ سماج کا مندر کچھ بن گیا ہے اور کچھ بن رہا ہے۔ آشا ہے۔ کہ وہ شیگھر ہی بن جاوے گا۔ سلہٹ میں آریہ سماج کے ساتھ ساتھ یووک سماج بھی ہے۔ ان کے ماتحت ایک یووک دل ہے۔ جو یووکوں کی جسمانی ترقی کے لئے سنگٹھت کیا گیا ہے۔ اور وہ اچھا کام کر رہا ہے۔ شہر کے نوجوان اس میں بھاگ لیتے ہیں۔ اس لئے سلہٹ کا آریہ سماج دوسری جگہ کے آریہ سماجوں سے اچھی حالت میں ہے۔ اگر اسی طرح یہاں آریہ سماج کی ترقی جاری رہی۔ تو کچھ سمے بعد یہ آریہ سماج آسام میں اچھا کام کرنے لگے گا۔ ایسی آشا کی جا سکتی ہے۔

شیلانگ سلہٹ میں ہم نے ۲۴ گھنٹے گذارے۔ سلہٹ میں ٹیکسی اور رکھشا بہت ہے۔ رکھشا سائیکل کے ساتھ لگی رہتی ہے۔ اسے منش نہیں کھینچتا۔ بلکہ سائیکل چلا کر اسے بھی سائیکل سے ہی دوڑاتا ہے۔ ۹۔ جنوری صبح ہم سلہٹ سے شیلانگ کے لئے روانہ ہوئے۔ اس راستہ میں ریل نہیں ہے موٹر لاری ہے۔ لاری میں ۷ بجے صبح چلے۔ اس جگہ لاری میں سامان نہیں رکھا جاتا۔ صرف سواریاں بیٹھتی ہیں۔ اور سب سواریوں کا مال وزن کر کے دوسری مال کی لاری میں روانہ کیا جاتا ہے ۔م

اصلی جہاز مارکہ
سودیشی
لٹھا
استعمال کریں
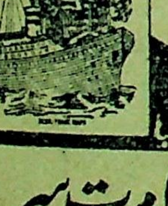
اور اپنے پیسے کی پوری قیمت وصول کریں
سفیدی اور مضبوطی میں لاثانی
کوالٹی میں بڑھیا
قیمت میں ارزاں
باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچیں:۔ بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دھرم اور سائنس

(از ڈاکٹر جی۔ ایل دتہ پرنسپل دیانند کالج شولاپور)

آج کل لوگوں کے دل میں ایک ایسی بھاونا بیٹھ گئی ہے۔ جس سے وہ یہ کہنے لگ پڑے ہیں۔ کہ دھرم کی کیا اوشیکتا ہے؟ نہ کیول سادھارن لوگ اپتو بڑے بڑے وگیانی بھی یہ دھارنا بنا بیٹھے ہیں۔ کہ دھرم مانو سنسار کے لئے ایک اوشیک انگ نہیں ہے۔ نہیں اس کو ہٹا دینے کی اوشیکتا پرتیت ہوتی ہے۔ ایسے ایسے وچار آپ کو پڑھنے اور سننے کو ملیں گے۔ کیا ہم کو اس وچار دھارا سے سہمت ہو جانا چاہیئے یا نہیں۔ سمسیا کسی کے وچار کو سن کر اس پر اپنی سمتی بنا لینا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اور اس کے سروتھا برخلاف ہو جانا بھی اُچت نہیں ہے۔ منش کے پاس ہر سمیہ سوچنے کی شکتی ہے۔ وہ ایک کسوٹی ہے۔ جس پر پرتیک وچار پرکھے جا سکتے ہیں۔ پرکھنے کے بعد ہم کسی نہ کسی نرنے پر پہنچ ہی جاتے ہیں۔ آج اس چیز پر وچار کریں۔ کہ دھرم کے نام پر ایسی گڑبڑ کیوں؟ بات یہ ہے۔ کہ دھرم کو جس روپ میں پیش کیا جاتا ہے۔ وہ اس یوگیہ نہیں۔ کہ اس کو سویکار کیا جائے۔ آج کل دھرم کو اتنے سنکچت بھاو دیں ہیں لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ جس کو دیکھ کر دھرم کو دھرم کہنے کا جی چیت نہیں کرتا۔ کیا دھرم کا سمبندھ بھارت ورش سے ہے یا کسی ولیش وشیش سے ہے؟ جس پرکار پرکرتی کی چیزوں کا پرتیک سے سمبندھ ہے۔ اسی پرکار دھرم کا پرتیک منش سے سمبندھ ہے۔ لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ آج وگیان اربقات سائینس کے سامنے دھرم کی کیا اوشیکتا ہے؟ اس پر ذرا وچار کریں۔ تو بھید سپشٹ ہو جاتا ہے۔ سائینس اور دھرم میں کوئی ورودھ نہیں ہوتا۔ دونو اپنے بھن بھن کاریوں کو بتلا دیتے ہیں۔ سائینس کسی وستو کے سمبندھ میں پورن روپ سے یہ بتلا سکتی ہے۔ کہ یہ چیز کیسے بنی ہے؟ کن کن چیزوں کے یوگ سے اس کی اُتپتی ہوئی ہے۔ آپ سائینس سے اُن چیزوں کے بھن بھن روپ اور اوستھاؤں کا گیان پراپت کر سکتے ہیں۔ اس کاریہ کو درشا کر کے سائینس موَن دھارن کر لیتی ہے۔ یدی پوچھا جائے۔ کہ یہ چیز کیوں بنی؟ تو سائینس کے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔ اس کا کام کیول چیز "کیسے بنی" بتلاتا ہے۔ "کیوں بنی ہے؟" یہ بتلانا نہیں ہے۔ اس پرشن کا اُتر تو دھرم ہی دے سکتا ہے۔ اتہ یہ دونو بھن بھن چیزیں ہیں۔ ان کے آپس میں سنگھرش ہونے کی تنک بھی سمبھاونا نہیں ہو سکتی۔ سرشٹی "کیسے بنی"؟ اس پرشن کا اُتر سائینس دے سکتی ہے۔ پرنتو "کیوں بنی"؟ اس کا جواب اس کے پاس نہیں ہے۔ کیونکہ جواب دینا سائینس کا کام ہی نہیں ہے۔

یدی کسی چیز کو غلط روپ میں پیش کیا جائے۔ تو اس چیز کا کوئی دوش نہیں ہے۔ یدی حال دھرم کے ساتھ ہوا ہے۔ دھرم کے ٹھیکیداروں نے اس کو ایک ایسے ڈھنگ سے لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ جو کہ اپوگیہ تھا۔ برونو کو کون نہیں جانتا۔ اس کے ساتھ کیا ویوہار کیا گیا۔ گلیلیو کو بھی اس لئے تنگ کیا گیا۔ کہ اس نے سچائی کے حق میں اپنی آواز اُٹھائی تھی۔ سائینس کیا ہے۔ سچائی کا دوسرا نام ہی تو وگیان ہے۔ ایک منش مشن میں جا کر لڑکوں کو پڑھاتا ہے۔ کہ پرتھوی گول ہے۔ اس کے لئے وہ کئی پرکار کی یکتیاں دیتا ہے۔ لیکن جب کلاس سے باہر آتا ہے۔ تو پوچھنے والے ودیارتھی کو یہ کہتا ہے۔ کہ زمین گول نہیں۔ بلکہ چپٹی ہے۔ کلاس میں میں نے پستک کے آدھار پر کہہ دیا تھا۔ کیونکہ میری دھارمک پستک میں پرتھوی کو گول نہیں لکھا۔ یہ کیا ہے؟ اندر اور باہر کے دو وچاروں سے لوگ وستو کی استھتی کو نہیں جانتے پاتے۔ ایک بار سائینس دانوں سے پوچھا گیا۔ کہ کیا اُن کا وشواس ایشور پر ہے یا نہیں؟ تو اُن میں سے بہت تھوڑے ایسے تھے۔ جنہوں نے لکھا۔ کہ ہمارا وشواس نہیں ہے۔ بہتوں نے یہی کہا۔ کہ ہمیں ایک بھاری شکتی کو ماننا پڑتا ہے۔ چاہے اس کا نام کچھ ہی رکھ لیا جائے۔ اس مہان وگیانک نے جس تھیوری (Theory) کو سنسار میں کیول وگیانک ہی سمجھ سکتے ہیں۔ کہا ہے۔ کہ آپ بھی شکتی کو ماننا چاہیئے۔ ان باتوں سے سدھ ہوا۔ کہ دھرم کا کوئی دوش نہیں۔ ہاں دھرم کے ٹھیکیداروں کا ہی سارا دوش ہے۔ وہ اس کو غلط روپ میں پیش کرتے ہیں۔ دھرم کا کیا لکشن ہے؟ میں تو اس دشہ میں بہت آگے جاتا ہوں۔ یدی دھرم آپس میں بھید بھاو اور لڑائی جھگڑے پیدا کرتا ہے۔ تب وہ دھرم کیسا؟ یدی اس کے ہونے سے منش کا من اور اس کے وچار سنکچت ہو جاتے ہیں۔ تب پھر وہ دھرم کیسا؟ تبھی تو دھرم کا لکشن کرتا ہوں۔ کہ جس کے دھارن کرنے سے منش کے وچار وشال ہو جاتے ہیں (بقیہ صفحہ پر)

سپرٹ ۵ اونس۔ ان دونو اشیاء کو بوتل میں ملا کر پندرہ روز تک یا کچھ زیادہ رکھ چھوڑتے ہیں۔ اور روز تین دفعہ ۴۵ منٹ تک۔ یعنی ہر دفعہ ۱۵ منٹ تک اس مرکب کو ہلاتے رہتے ہیں۔

صنعت و حرفت

پھوڑے پھنسیوں کا پوڈر

یہ پوڈر عام چھوٹے بچوں کے پھوڑے پھنسیوں پر لگایا جاتا ہے۔ اور دس بارہ آنے ڈبیہ کے حساب سے آتا ہے۔ ترکیب حسب ذیل ہے:۔
فرنچ چاک یا دودھ پتھری لے کر اسے کوٹ کر اچھی طرح چھان لیں۔ اور کسی چینی کے برتن میں ڈال کر اس میں گلابی رنگ ملا دیں۔ اگر اس میں کشتہ جست یا بورک ایسڈ ڈال لیا جائے۔ تو نہایت مفید بن جاتا ہے۔ لاگت دو آنے سے بھی کم آتی ہے۔

ضروری ہدایات

(۱) کریم تیار کرتے وقت اگر کوئی چیز پگھلانی یا گرم کرنی ہو۔ تو کسی برتن میں پانی ڈال کر اُسے آگ پر رکھ دیں۔ اور اس میں چینی کا برتن ڈال کر وہ چیز ڈال دیں۔ لوہے۔ تانبہ یا کسی دھات کے برتن میں پگھلانے سے کریم خراب ہو جائے گا۔
(۲) تیاری کے وقت حتی الوسع ہاتھ سے نہ چھوئیں۔ بلکہ اس مقصد کے لئے شیشے کی بنی ہوئی کرچھی اور چمچے استعمال کریں۔

امریکن بیوٹی

اولڈ دی روز ادرج ۴ ڈرام۔ ایسنس نیرولی ایک ڈرام۔ ہیکو روز ۲ ڈرام۔ ایسنس جے سمن ایک اونس۔ ۱۲ ڈرام۔ مشک ۸ اونس۔ ٹنچر واک ایسڈ ایک ڈرام۔ الکوہل ۳ بوتل۔

رومال پر لگانے کے ایسنس

رومال پر لگانے کے "پرفیومز" ایسنس کا مرکب ہوتے ہیں۔ اور فوری ضرورت کے وقت جلدی سے بنا کر استعمال کئے جا سکتے ہیں۔
نمبر ۱۔ ایسنس روز ۴ اونس۔ ایسنس کیوڑا ۲ اونس۔ ایسنس چنبیلی ۲ اونس۔ ایسنس آف دی دیلی ۳ اونس۔ ایسنس عنبر ایک اونس۔
سب اجزا کو ملا کر پندرہ منٹ تک ہر روز تین دفعہ ہلانے سے ایسنس بن جاتا ہے۔ اور مندرجہ ذیل ایسنس میں بھی یہی عمل کیا جاتا ہے۔
نمبر ۲۔ ایسنس چنبیلی ۱½ اونس۔ ایسنس گلاب ۴ اونس۔ ایسنس نیرولی ایک اونس۔ ایسنس عنبر نصف اونس۔ ایسنس مشک نصف اونس۔

ایسنس بنانے کی ترکیب

ہم ذیل میں ایسنس بنانے کی ترکیب درج کرتے ہیں:۔
ایسنس بیلا۔ ہیکو بیلا ایک اونس۔ ریکٹی فائیڈ

سنہ ۱۹۱۴ء کی ... عورت کے گھاٹ اُتر... عظیم میں کل ملا کر... ۵۶۷۰۰۰... زخمی ہوئے تھے۔

دو بیلے کی ... لاکھ پونڈ خرچ کرنا پڑا ... پونڈ خرچ کرنا پڑا

جنگ ختم ہونے ... پونڈ تھا ... اتحادیوں کے کل ... ۲۲۰۰۰۰ ... ۴۰۰۰ ... قریب حصہ دار ہوا

"سناہ ہو" کے ... ۴۰۰۰ ... روسیوں کا ساٹھ ہزار ہولناک ... تقریباً دس لاکھ ... اس میں ... ۱۰۹۷۲۰۰ پونڈ ...

لیبر پارٹی کے ...

خرا...

گا رہی ہے بلبلِ خوش دل ترانہ ہے ...
جھومتی ہیں ہر نہال آرزو کیا ...
ہر لب گل سے نکلتی ہے ...
آہ! وہ کیسے تھے دن کیا ...
تیری لے بھارت ورش پہلے تو یہ ...
گھر ترا بھرپور تھا سر تاج ...
کیا ہوا؟ کیونکر اُٹھا؟ اے بلبلا ...
اٹلی و جاپان و امریکہ نے دامن ...
جا ہیئے ...
سیکھ لو ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(استری جگت)

آزادی کیلئے چینی عورتوں کی جدّوجہد

(پنڈت جواہر لال نہرو کی بہن سریمتی کرشنا کی قلم سے)

ہندوستان کی طرح چین کی عورتیں بھی ہزاروں سال کی پُرانی قدامت پرستی اور روایات و رسم و رواج کی غلام رہی ہیں۔ لیکن گھروں کی چار دیواری میں رہتے ہوئے بھی، ان عورتوں نے اپنی قوم اور اپنے افراد ملک بلکہ وطن کی قسمت کو پلٹنے میں بڑا حصّہ لیا ہے ❊

چین میں بھی مرد کو عورت پر فوقیت اور اونچائی حاصل تھی۔ اور سارا انتظام زندگی اسی ڈھب پر چل رہا تھا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے وہاں کی دُنیا بدل گئی ہے۔ گو اب بھی بہت سے علاقوں میں حالت بدستور قائم ہے ❊

جب چین میں کنفوشیس دھرم آیا۔ تو عورت گھر کی چار دیواری میں قید ہو کر رہ گئی۔ اور باقی ساری دُنیا مردوں کے قبضہ میں آگئی۔ اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ کنفوشیس کی ساری فلاسفی مردوں کی عورتوں پر ترجیح و فوقیت کے اصول پر مبنی ہے۔ علاوہ ازیں چینی عورتیں روایات اور قدامت پرستی کی بہت شائق تھیں۔ اور اپنے باپ دادا کے بنائے اور برتے ہوئے طرزِ زندگی میں کسی نوع کے انقلاب سے خائف تھیں۔ نیز کچھ مردوں کو خوش کرنے کے لئے بھی اُنہوں نے یہ پسند کیا۔ کہ گھروں میں گھس کر رہ جائیں۔ اور بے چون و چرا ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالیں۔ بغیر مردوں کے بیجا بے انصافی کی شکار ہوتی رہیں۔ لیکن اس غلامی کے باوجود چین کی عورتیں بارہا اُونچے درجوں تک پہنچ چکی ہیں۔ اور وہاں پہنچکر اُنہوں نے اپنے آپ کو ہر طرح اہل و موزوں ثابت کیا ہے ❊

اب سے چند سال قبل تک عورتیں الگ تھلگ سماجی زندگی بسر کر رہی تھیں۔ اگر کوئی ذرا سی جرأت بھی کر پاتی۔ تو اُسے نکو بنا دیا جاتا تھا۔ اس کا مذاق اُڑایا جاتا تھا۔ بلکہ حد درجہ ذلیل کیا جاتا تھا۔ لیکن لڑکیاں نہ مانیں اور برابر اپنا حق مانگتی رہیں۔ یہاں تک کہ لوگوں کے دل پسیجے یا وہ ہار مان گئے۔ اور پھر یہ نوبت آئی۔ کہ عورتیں اگر اس قسم کی جدّوجہد میں شریک دکھائی دیتیں۔ تو زیادہ معیوب نہ مانا جاتا تھا ❊

اس سلسلہ میں سخت اعتراضات اور نکتہ چینیاں انہیں پریشان کرتی رہیں۔ مگر ان کا تیز قدم پیچھے نہ ہٹا۔ بلکہ آگے ہی بڑھتا چلا گیا۔ ان لڑکیوں نے اپنے والدین کو آخر اس بات پر بھی آمادہ کر لیا کہ تعلیم کے لئے انہیں چین سے باہر کے ملکوں میں بھیجا جائے۔ جب یہ عورتیں نئی تہذیب اور نئی تعلیم کے زیور سے مزین ہو کر آئیں۔ تو چین کے سیاسی اور اقتصادی و سماجی میدانوں میں پہنچکر اُنہوں نے ایک ہل چل پیدا کر دی ❊

چینی لڑکیاں سمندر پار

جنگِ عظیم کے بعد سمندر پار جانے والی لڑکیوں کی تعداد اور بھی بڑھ گئی۔ یہ لڑکیاں مستعد۔ چاق و چوبند۔ خود اعتماد اور ہر قسم کی ذمہ داریوں کی اہل ثابت ہوئیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ لوگ اس تعلیم کے گرویدہ ہو گئے۔ اور کٹر سے کٹّر گھرانے بھی خوشی خوشی اپنی لڑکیاں سمندر پار کی تعلیم پر بھیجنے کے لئے آمادہ ہو گئے ❊

جب یہ لڑکیاں باہر کے مختلف ملکوں سے واپس آئیں۔ تو واپس آکر انہوں نے ملک میں سماجی انقلاب کی ایک لہر دوڑا دی۔ اور سب سے زیادہ یہ کیا۔ کہ تمام قدیم رسومات خاص کر ماں باپ کی طے کردہ شادیوں کے خلاف بغاوت کی۔ اب عورتوں کو پہلے سے زیادہ آزادی حاصل تھی۔ مردوں سے ملنے جُلنے کے مواقع حاصل تھے۔ اور وہ اب روشن خیال ہو گئی تھیں۔ اس لئے اُنہوں نے اپنے ور خود تلاش کرنے شروع کر دئے۔ بلکہ پریم شادیوں کا رواج عام ہو چلا ❊

الگ تھلگ زندگی اب چین میں قصّہ ماضی ہو گئی ہے۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ چینی عورتیں ہر شعبہ زندگی میں موجود ہیں۔ نرس۔ ٹیچر۔ سپاہی۔ ہوا باز۔ انجینیر وغیرہ وہ دفتروں میں کام کرتی ہیں۔ اور ہر قسم کی ذمہ داریوں کو سنبھالنے میں وہ غیر معمولی مستعدی اور جانفشانی سے کام لے رہی ہیں۔ اس قسم کے قوانین پاس کئے گئے ہیں۔ کہ جن میں لڑکوں اور لڑکیوں کو برابر کے حقوق دئے گئے ہیں ❊

جس طرح مغرب کی عورتیں ہر طرح کے کام کرنے کی اہل سمجھی جاتی ہیں۔ اسی طرح چین کی عورتیں بھی ایسی ہی سمجھی جانے لگی ہیں۔ وہ اب ہر سمت میں تیزی کے ساتھ دوڑ رہی ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اقتصادی۔ سماجی اور سیاسی حقوق قانوناً ملیں۔ چنانچہ وہ لے رہی ہیں ❊

قوم کی ضروریات عورتوں کو جس میدان میں جاہتی ہیں (بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

سواستھ رکھشا

سردیوں کا پروگرام

ہر شخص کو سردی کا موسم اچھا لگتا ہے۔ درحقیقت موسم سرما ایک لطیف موسم ہے۔ اگر ہم اس کا صحیح استعمال کریں۔ تو بلاشبہ ہم اس وقت سال بھر کیلئے صحت اور قوت جمع کر سکتے ہیں۔ سردی میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ لیکن اگر ہم سردی میں اچھی طرح نہ رہیں۔ تو آسانی سے بہت سی بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اور کبھی کبھی تو جان تک سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ سردی میں ہم اپنی روزمرّہ کی زندگی کو باقاعدہ بنائیں ❊

موسم سرما کا سب سے بڑا وصف یہ ہے۔ کہ اس وقت ہماری بیماری پر فتح پانے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ اور جسم قدرتی طور پر ہمارے اندرونی امراض کو باہر نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ کمزور مریضوں کو ایک خاص قسم کا آرام ملتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارا ہاضمہ درست ہو جاتا ہے۔ اور ہم مقوی۔ تیز اور زیادہ غذا بھی ہضم کر سکتے ہیں۔ ہمیں سردی سے فائدہ اُٹھانے کیلئے حسب ذیل باتوں پر توجہ کرنی چاہیئے:۔

ہوا اور دھوپ ٹھنڈی ہوا سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیے۔ اور اس سے بھول کر بھی نہ ڈریئے۔ خواہ کتنی بھی ٹھنڈ کیوں نہ ہو کھلے برآمدے یا کمرے میں سوئیے۔ سونے کے کمرے میں آگ یا لالٹین جلا رکھنا سخت نقصان دہ ہے۔ صاف ہوا میں سونے سے پھیپھڑے مضبوط ہوں گے۔ اور زندگی میں اضافہ ہو گا۔ بہت سے لوگ لاعلمی کی وجہ سے نیچے کے کمروں میں سوتے ہیں۔ جہاں دن کو ذرا بھی دھوپ نہیں پہنچتی۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ایسی جگہ ہوا نہ لگے گی۔ مگر درحقیقت یہ کمرے اُوپر کے کھلے ہوئے کمروں سے زیادہ ٹھنڈے رہتے ہیں۔ چنانچہ ہمیں ایسی جگہ پر سونا چاہیئے۔ جہاں صاف ہوا مل سکے۔ منہ کو چھوڑ کر بقیہ تمام جسم کمبلوں اور رضائیوں سے خوب ڈھکا جا سکتا ہے۔ ٹھنڈی اور تازی ہوا کا مزہ لوٹنے کے لئے صبح کے وقت اُٹھ کر گھومنا چاہیئے ❊

دن میں آفتابی غسل کرنا بھی نہ بھولیئے۔ کپڑوں کو اُتار کر دھوپ میں بیٹھ جائیے۔ اور ہر عضو پر دھوپ لگنے دیجئے۔ اس سے جسمانی مسامات کھلیں گے۔ پسینے کی شکل میں اندرونی زہر خارج ہو گا۔ اور جسم میں ان اجزاء کی ترقی ہو گی۔ جس سے جسم خوبصورت اور تندرست ہوتا ہے۔ اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔

غذا سردیوں میں ہمیں طرح طرح کے پھل، میوے اور ساگ وغیرہ مل جاتے ہیں۔ ہمیں ان سے (بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

...کی ہلاکتوں میں ۱۹۱۶۰۰۰ انسان
...ٹھاٹھ اُٹھ... مر کر یا زخمی ہو کر۔ جنگِ
... ملا کر... ۹۵۶۷۰۰۰ کے قریب
...ئے تھے۔ الہوا

... کی ضرورتوں کے علاوہ روزانہ پچاس
...خرچ کرنا پڑا ہفتہ چار کروڑ نوے لاکھ
...کرنا پڑا۔

...ختم ہونے پر ۱ پونڈ تھا۔ جرمنی اور
...کے کل میزان تھے۔
۲۲۰۰۰... کو نو ارب دس کروڑ کے
... دار ہونا

...د" کے میدان ۱۶۰۰۰ ہزار تھا۔ اور
...ساٹھ ہزار ہولناک ہوئی تھی۔ جس میں
...لاکھ سپاہی۔ اس میں روس کے
...۱ پونڈ فی

...گ کے میں روس کے ۲۰۰۰۰ آدمی
مارے گئے تھے۔ اور
جاپان کے اٹھارہ ہزار

...دل ترانہ ہے ہر گل و غنچہ دلوانہ وید کا
...آرزو کیا وجد پرور ہے ترانہ وید کا
...ہے ذرا برسوں سے یہ آشیانہ وید کا
...کہا ہی ہر اک ہندی کے دل میں تھا گھرانہ وید کا
...ملے تو یہ حالت تھی ہر اک تھا جیب یکساں لیگانہ وید کا
...اجد ار رہا ہے میری نظروں میں زمانہ وید کا
...بلبلِ... اس تیرے چمن سے آب و دانہ وید کا
...ن و انگلینڈ نے پایا خزانہ وید کا
...ا وہ جاہ و جلال
...بڑھانا وید کا

(... شمع)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک دلچسپ سوشل کہانی

ہردہ کا چتر

(لیکھکہ مِس شنبل کماری جی۔ سنری واستو۔ بی۔ اے)

شیلا کے پتا جون پور کے پرسدھ دھنی مانی و یکتی ہیں۔ سشیلا ہی ان کی ایک ماتر سنتان ہے ساتھ اس کے بگڑنے بننے پر ماتا پتا نے پورا دھیان رکھا۔ کیونکہ اُسی پر تو اُن کے سکھ دُکھ سے بھرا بھوشیہ نربھر تھا۔ سشیلا کو سکول کالج میں شکھشا دلاتے ہوئے بھی اُنہوں نے اُسے پاشچاتیہ سبھیتا کے سنسکاروں سے بچائے رکھنے کا پورا پریتن کیا۔ اور انگریزی شکھشا کے ساتھ ساتھ بھارتیہ اُچیہ آدرشوں کے سانچے میں اس کا جیون ڈھالنے میں بھی اپنا شریہ سمجھا ۔

دواہ — پر بھی تو ماتا پتا کے اَنکھیہ کرتویوں میں سے ایک کرتویہ ہے۔ پڑھانے لکھانے کی چنتا سے مکت ہوتے ہی شیلا کے پتا دنیش چندر کو شیلا کے لئے یوگیہ ور ڈھونڈنے کی فکر ہوئی۔ کنیا کے پتا کو چاہے وہ کتنا ہی سمانت اور دھنی کیوں نہ ہو، پُتر وان ٹھیکیداروں کے سامنے سر جھکانا ہی پڑتا ہے۔ پھر دنیش چندر تو اپنی شیلا کے لئے اُونچا خاندان یوگیہ۔ پڑھا لکھا۔ اور دھنی سمپتی شالی سبھی کچھ چاہتے تھے۔ کافی دوڑ دھوپ اور پریشانی اُٹھانے کے بعد دنیش بابو اپنے منوکول داماد پانے میں کامیاب ہوئے۔ لڑکا الیکٹرک انجینیر تھا۔ دیکھنے سننے میں بھی سُندر تھا۔ اس کے پتا برج کشور نے اپنی نوکری کے زمانہ میں کافی سمپتی اکٹرت کی تھی۔ زمینداری بھی تھی ۔

بڑی دھوم دھام سے دواہ کی تیاریاں ہونے لگیں۔ سنتان کے لئے خاص کر جب وہ ایک ہی ہو ماتا پتا کا اُتساہ بھی تو کم نہیں ہوتا۔ پرنتو شیلا ...... اُسے تو گھر کاٹ رہا تھا۔ جتنے گہنے اور کپڑے بن رہے تھے۔ مانو اس کے شریر کو باندھنے کے لئے بان گڑھے جا رہے تھے۔ ساری تیاریاں مانو اس کے جیون لینے والے یم کے آواہن کی خوشی میں ہی کی جا رہی تھیں۔ وہ موَن تھی۔ اپنے بھاووں کو پرگٹ کرنے کے لئے دو چار آنسوؤں کی بوندوں کے اتیرکت اس کے پاس کچھ نہ تھا ۔

اس کا ہردہ دواہ کرنے کو کسی پرکار کی گواہی نہ دیتا تھا۔ پرنتو ماتا پتا اور براہمن سماج یہ کس پرکار گوارا کر سکتے تھے۔ کہ کسی گھر کی لڑکی اودواہت رہ سکے۔ اس کے علاوہ جنم سے اس کے رگ رگ میں ٹھونکے گئے رُوڑھی گت سنسکاروں نے بھی تو اس کے ہردہ کو کائر اور پھر بنا رکھا تھا۔ وہ وِدروہ نہ کر سکی۔ دواہ کے دو چار دن پہلے ہی لوگوں کا آنا شروع ہو گیا۔ ساتھ ہی لڑکیاں مذاق کرنے سے بھی باز نہ آئیں۔ شاید اور لوگوں کو اس بری حالت میں کچھ دلچسپی رہی ہو۔ پرنتو اس چنچل بانی کا ایک ایک اکشر اس کے ہردہ پر ہتھوڑے کی چوٹ کا کام کر رہا تھا۔ اس نے لوگوں کو یہ بھی کہتے سُنا "اج من ہی تو اچھا ہی لگتا ہوگا۔ یہ آنسو تو دکھاوے کے ہیں" — اس نے سوئم یہ بات اپنی سکھی سہیلیوں کے دواہ میں کئی بار کہی تھی۔ پرنتو اس سمیہ یہ شبد سن کر ہردہ دہل گیا۔ اس نے پرتگیا کی۔ کہ وہ اب کسی کے سامنے روئے گی نہیں۔ کسی کے بری حالت یا ٹھٹھولی کرنے پر اب وہ ہردہ کو بل پوروک روک کر مسکرا دیتی۔

سہیلیوں نے کہا — دیکھا شیلا کی رنگت۔ جوں جوں دواہ نکٹ آ رہا ہے۔ اس کے آنسو بھی رفو چکر ہوتے جا رہے ہیں"۔

شیلا نے من میں سوچا "میرا من اور بھگوان اشانت ہیں تو کیا ماتا پتا تو سنتشٹ ہیں، کہ ان کی شیلا خوش ہے۔ اپنے دُکھ سے وہ اُنہیں کیوں چنتت کرے؟"

دواہ کا سمیہ آیا۔ اب تک شیلا کے آنسو رُکے تھے۔ پرنتو ماں نے جب روتے روتے آشیرواد دیا۔ اور گلے سے لگا لیا۔ تو وہ اپنے کو نہ روک سکی۔ اس نے انہیں بل پوروک پکڑ لیا۔ نیتروں کا سمندر اُمڈ پڑا۔ دنیش بابو چھڑانے آئے۔ پرنتو ماں بیٹی کو الگ کرنے کی بجائے وہ بھی بلکنے لگے ۔

(۲)

شیلا نے سسرال میں پدارپن کیا۔ کچھ دنوں میں دھیرے دھیرے گھر کے سبھی لوگ اس کے سوبھاؤ سے بڑی پرسن ہو گئے۔ سب کو پرسن رکھنا ہی شیلا کے اس نئے جیون کا لکشیہ تھا۔ گھر کے سبھی لوگ اس پر پرسن تھے۔ بچے سے بھی آدر مان سبھی کچھ اس نے پایا۔ ساس اور سسر کی سیوا اتھوا پتی کے چھوٹے بھائی بہنوں کا سنیہہ درشن ہی اس کا دھیہ تھا۔ اور سُریش...... اس کے پرتی بھی اپنے کرتویوں کو وہ بھلی بھانتی جانتی تھی۔ اُن کو سکھی اور پرسن رکھنے کے لئے بڑے سے بڑا تیاگ بھی کرنے کو تیار تھی۔ اس گھر میں آنے پر گھر کے سبھی کاموں سے اس نے سب کو چھٹی دے دی تھی۔ سُریش کا بھی ہر ایک کام وہ سوئم اپنے ہاتھ سے کرتی۔ اس پرکار کسی نہ کسی کاریہ میں وہ اپنے کو ویست رکھ وہ اپنے آپ کو اس میں بھلا دینا چاہتی تھی ۔

یہاں آنے کے بعد سے اُس نے اپنے اپنتو کو بالکل وسرت کر دیا تھا۔ یہ اس کی ابھلاشا ہی دوسروں کی اچھا تھی۔ دوسروں کی چاہ ہی اس کی وانچھنا تھی۔ اوروں کی خوشی ہی اس کا سکھ تھا۔ پرنتو سُریش جی نے اس کی اُداسینتا کو بھانپ لیا۔ اپنی اِچھاؤں پر بہتر کے سمان پتنی کو پاکر اُنہیں سنتوش نہ ہوا۔ وہ ادھونک یگ کی تھے انہیں داسی کی نہیں۔ سہچری کی آوشیکتا تھی۔ وہ شیلا کے ہردہ۔ اس کے بھاو تھا اس کی اِچھا اَن اِچھا سے پری چت ہونا چاہتے تھے۔

سُریش نے سوچا۔ اس کا سوبھاو ایسا ہے۔ اس لئے انہوں نے اس میں پری ورتن لانے کی کوشش بھی کم نہ کی۔ شیلا نے اپنی نرتی سمجھی۔ سُریش کو پرسن رکھنے کے لئے اب وہ کبھی کبھی کسی کسی بات کے لئے ہٹ بھی کرنے لگی۔ تتھا سُریش پر درتی کے اُنوسار اپنے بھاو اور اچھاؤں کو بھی پرگٹ کر دیتی تھی ۔

(۳)

۵ ورش بعد —

شیلا کا سواستھ ادھر ٹھیک نہ رہتا تھا۔ دنوں دن وہ دُربل ہوتی جا رہی تھی۔ ایک دن گھر لوٹنے پر سُریش نے دیکھا شیلا چارپائی پر پڑی کراہ رہی ہے۔ شریر توے کی طرح جل رہا ہے۔ دن پر دن اس کی حالت بگڑتی گئی۔ انت میں ڈاکٹر نے کہا "ٹپ دق ہے"۔

گھر میں ماتم چھا گیا۔ سُریش کا تو کچھ پوچھنا ہی نہ تھا۔ اس نے نوکری پر سے مہینے بھر کی چھٹی لے لی۔ شیلا کے پاس ۲۴ گھنٹے بیٹھے رہنے کے سوائے اس کو کوئی کام نہ تھا۔ اس کو دوا دینے تک کی اُسے یاد نہ رہتی تھی۔ اس کا بھار اور دل ... تھا۔ سُریش نے اپنی چھٹی ایک ماہ اور بڑھوائی۔ شیلا اس سے روز ہٹھ کرتی کہ دوا کرنا وہ بند کر دیں۔ کیونکہ اب ان کا اچھا ہونا اسمبھو ہے۔ پرنتو سُریش نے ایک نہ مانی

اتنی دوا ہونے پر بھی شیلا کی حالت بگڑتی ہی گئی۔ اس کے ماں باپ پاگل سے ہو گئے تھے۔ ایک دن صبح سُریش نے شیلا کی حالت زیادہ خراب دیکھی دن بھر جینا بھی اسمبھو جان پڑا۔ فوراً چھوٹے بھائی کو بھیجکر ڈاکٹر بُلوایا۔

ڈاکٹر کو دیکھ سُریش کو بُلا کر شیلا نے کہا۔ میری پرارتھنا ہے کہ ڈاکٹر واپس کو دیجئے۔ میں نے کافی مقدار میں مارفیا کی دوا پی لی ہے۔ اتہ اب کوئی دوا اثر نہیں کر سکتی۔ یدی ہو سکے تو میرے انتم

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

کیا آپ آریہ ہیں؟

اگر ہاں، تو آپ کے گھر میں چاروں وید ہیں؟ ہمارا دعوے ہے کہ نہیں۔ "جب آپ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے" کے نیم کا پالن نہیں کرتے۔ تو آپ آریہ کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟ آج ہی آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ منگوالیں۔ جو چودہ سنہری جلدوں میں ہے۔ جن کی اصلی قیمت ۵۶ روپے ہے رعایتی صرف ۴۲ روپے بھیجکر منگوالیں۔ رگ وید سات جلدوں میں ۲۸ روپے سام وید ایک جلد ۴ روپے یجر وید ۲ جلدوں میں ۸ روپے۔ اتھرو وید ۴ جلدوں میں ۱۶ روپے۔ کتابوں کی فہرست مفت منگائیں۔

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر جو بنگالی سجن دیویندر ناتھ پال کے انگریزی گرنتھ کا ہندی انوواد ہے۔ قیمت ۸ روپے ۲ جلدیں ہیں۔ شیگھر ہی سیٹ منگائیں۔

منیجنگ ڈائریکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج گنگوہ کے سماچار

(١) شری پنڈت وید بھوشن جی ویدالنکار کا شبھ وواہ شریمتی کوشلیا دیوی سناتکا گورکل ہاتھرس سے پورن ویدک ریتی سے شری پنڈت سکھ دیو جی شاستری گوروکل کانگڑی نے کروایا۔ ایشور جوڑے کو آیشمان ودھرماتما بنا دے۔

نرواچن

پردھان مہاشہ شمبر چند جی۔ اُپ پردھان ڈاکٹر نرنجن لال جی۔ منتری مہاشہ کندن کمار جی۔ اُپ منتری مہاشہ مکند لال جی۔ کوشادھکیش مہاشہ میری لال جی۔ لپتکادھکیش مہاشہ سیتا رام جی۔

پرتی ندھی سبھاسد مہاشہ شمبر چند جی۔ مینیجر کنیا پاٹھ شالہ مہاشہ جیون داس جی۔ انترنگ سبھاسد مہاشہ رگھو لال جی و ڈاکٹر نرنجن لال جی مقرر ہوئے۔ (منتری)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر

آریہ سماج کے ساپتاہک ست سنگ میں "آریہ ابھی ونے" سے کتھا جاری ہے۔ پریوارک اُپاسنا کا یگیہ اس دفعہ ٢٧/١ کو مہاشہ لچھمن داس جی ٹیلر ماسٹر کے گھر پر ہوا۔ مہاشہ مدن جیت جی آریہ نے یگیہ کی مہما کو بھلی بھانتی واضح کیا۔ اور بتلایا۔ کہ دیوتاؤں کو پرسن کر کے ہی ایک آدمی تندرست رہ سکتا ہے۔ انفرادی ہیں سے اماکسیہ سوکت کی وہاکھیا کی۔ حاضرین کا بوندی سے ستکار کیا گیا +

١٨/١ کو ہمارے انترنگ سبھا کے سبھاسد مہاشہ رتن لال جی کے اعزاز میں ایک پارٹی دی گئی۔ چونکہ کراچی میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ سب سے پہلے سماج کی طرف سے ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔ اور ایک کاپی فوٹو گروپ پیش کیا گیا۔ مہاشہ بہاری لال جی منتری سماج نے ان کے گنوں کا ورنن کیا۔ اور بعد ازاں مہاشہ تلسی رام جی پردھان آریہ سماج اور مہاشہ مدن جیت جی آریہ نے تقاریر کیں۔ جس کا جواب مہاشہ رتن لال جی آریہ نے ان الفاظ میں دیا۔ کہ میں اس سماج کا بہت دھنیہ واد کرتا ہوں۔ اور اسکی سب کے ساتھ پریم کرنے کی خوبی کی بہت تعریف کرتا ہوں۔ پرسپر ایک دوسرے کی سہایتا کرنے میں ایسا سُدھ بھاو میں نے کہیں بھی نہیں دیکھا۔

٢٩/١ کو مہاشہ سر مکند سنگھ جی کی سپتری چندرکانتا کا جنم دن بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ مہاشہ مدن جیت نے پروہت کے فرائض انجام دئے۔ اور وید کے منتروں

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

سے ثابت کیا۔ کہ ہر ایک نرناری کو دیدیا بھیاس کرنا ہے۔ کہ وہ دیرگھ آیو کے لئے یتن کرے۔ اور ایسے شبھ کرم کرے۔ جس سے دن بدن اس کی ترقی ہووے۔ اور اپنے اوگنوں کا نرکشن کرتا رہے۔ (منتری)

دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور

نے اپنے کارکنوں کی آن تھک کوششوں سے ٣٧٨٨ غیر ہندوؤں کو ویدک دھرم میں پرویش کرایا ہے۔ سنٹرل انڈیا میں ٣٣٤٢۔ یو۔پی میں ٤٣٤۔ پنجاب میں ١٠۔ اور سی۔پی میں ٢ ودھرمی ویدک دھرم میں شامل ہوئے ہیں۔ (منتری دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور)

آریہ سماج دال بازار لدھیانہ

کا پندرھواں سالانہ جلسہ ٢٣۔ فروری سے ٣۔ مارچ تک بڑے اُتساہ اور سماروہ سے منایا جاوے گا۔ جس میں بڑے بڑے مہاتما سنیاسی۔ اُپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ ٢٣۔ فروری سے ٢٧۔ فروری تک ویدوں کی کتھا ہوگی۔ ٢٨۔ فروری کی رات کو نگر کیرتن نکلے گا۔ یکم و ٢۔ مارچ کو جلسہ ہوگا ٣۔ مارچ کو استری سماج کا جلسہ ہوگا۔ ٢۔ مارچ بروز اتوار بعد از دوپہر ہندو سنگٹھن کانفرنس ہوگی۔ جس کی صدارت کرنا پنجاب کیسری لالہ خوشحال چند جی نے منظور فرما لیا ہے۔ پنجاب بھر کی آریہ سماجوں سے اور خاص طور پر ضلع لدھیانہ کی آریہ سماجوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ جلسہ اور کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر رونق بڑھاویں۔ اور نگر کیرتن میں اپنی سماج کی بھجن منڈلیاں بھیجکر نگر کیرتن کی شوبھا بڑھاویں۔ (منتری)

آریہ سماج کلاچی کے سماچار

ویدک وواہ۔ ١٥/١ کو شریمان لالہ ٹھاکر داس صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کلاچی کی سپتری شریمتی کوشلیا دیوی کا شبھ وواہ لالہ جیون داس جی بی۔ اے کلرک ایم۔ ای۔ ایس۔ دہلی سکنہ بھکر نواسی سے شریمان پنڈت اودے بھانو جی ماسٹر درباری لال جی نیجہ منتری سماج۔ نے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ برات بھکر سے آئی تھی۔ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے براتیوں کا خوب آدر ستکار کیا۔ اور اس شبھ اوسر پر حسب ذیل دان دیا:۔

ورپکش نے آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی ٥ روپے۔ دکھشنا پنڈت جی ٥ روپے۔ اور جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی ٥ روپے۔ ویدپرچار ٥ روپے دان دئے۔

پرماتما کرے۔ کہ یہ جوڑا چرنجیو ہو اور خوب پھلے پھولے +

١٢/١ کو شریمان لالہ دلیپ چند جی ولد بھائی کھیم چند جی جوڑا دہ کا شبھ وواہ لالہ ایشر داس جی سچدیو کی سپتری سے ماسٹر درباری لال نے ویدک ریتی سے کرایا۔ ورپکش نے آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی ایک روپیہ ۴ آنہ اور آریہ سماج کلاچی کو ایک روپیہ ۴ آنہ دان دیا۔ کنیا پکش نے آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی کو سوا روپیہ دان دیا +

پرماتما کرے۔ کہ یہ جوڑا چرنجیو ہو اور خوب پھلے پھولے۔

انتیشٹھی سنسکار۔ شریمان ڈاکٹر دھرم چند جی گکھڑ کی والدہ صاحبہ کا انتیشٹھی کرم سنسکار آریہ سماج نے ویدک ریتی سے کرایا۔ ڈاکٹر دھرم چند جی و اُن کے بھائیوں نے سات روپے ۸ آنے مرگھٹ فنڈ کے لئے دان عطا فرمائے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ سورگباشی کی آتما اور پسماندگان کو شانتی نصیب ہو۔

تیوہار لوہڑی

آریہ سماج میں تیوہار لوہڑی بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ بڑے وسیع پیمانہ پر ہون یگیہ کیا گیا۔ ریوڑیوں کے پرشاد سے حاضرین کا ستکار کیا گیا + (منتری)

شوک پرستاو

آریہ سماج بانسانوالہ جالندھر کا یہ ساپتاہک ست سنگ شری پنڈت سالگرام رام جی ریٹائرڈ ایس۔ ڈی۔ او کی اچانک مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے سمبندھیوں سے سہانوبھوتی کا اظہار کرتا ہے۔ شری پنڈت جی کی مرتیو سے جالندھر آریہ سماج میں ایک ایسا استھان رکت ہو گیا ہے۔ جس کی پورتی اسمبھو ہے۔ شری پنڈت جی جالندھر آریہ سماج کے ستمبھ تھے۔ اور سماج سیوا کے لئے ہر سمے تتپر رہتے تھے۔ پرماتما اُن کو سدگتی اور اُن کے سمبندھیوں کو

فون نمبر ٢٧٧

قایم شدہ ١٩٠٥ء

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی وئید کی

موسم سرما کے قابل استعمال چند سریع التاثیر موثر اکسیر ہیں
جن کے استعمال سے آپ مکمل نوجوانی صحت اور تندرستی حاصل کر سکتے ہیں

سورن مکر دھوج وٹی

شٹ گن سدھ مکر دھوج۔ کشتہ سونا کستوری اور کیسر کا مرکب اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ و ممسک جو کہ تمام مردانہ کمزوریوں کو دور کرنیکی لاثانی دوا ہے قیمت سولہ گولی چار روپے۔ علاوہ محصولڈاک

شکتی پاک (رجسٹرڈ)

خوراک کی خوراک اور دوا کی دوا صبح ناشتہ کیجائے اسکے استعمال سے جہاں طبیعت میں عجیب سرور اور چستی پیدا ہوتی ہے۔ وہاں یہ واتی کرن اور منی کو گاڑھا اور بکثرت پیدا کرتا ہے۔ قیمت دس تولہ (٨) علاوہ محصولڈاک۔

شکتی ولاس

(کشتہ سونا اور جواہرات کا مرکب)
قوتِ مردمی کی لاثانی دوا۔ پچاس سالہ بوڑھوں میں اس کے استعمال سے نوجوانوں کی سی طاقت عود کر آتی ہے +
قیمت ٢٥ گولی ٥ روپیہ علاوہ محصولڈاک

تیپنسک سنجیون پرلیپ

عضو مخصوص کے تمام نقائص مثلاً پتلا پن۔ سستی وکجی کو دور کر کے رگوں و پٹھوں میں پھر سے نئی طاقت حاصل ہوتی ہے۔
قیمت دو تولہ دو روپیہ (٢) علاوہ محصولڈاک +

فہرست ادویات و رسالہ تشخیص امراض ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر مفت منگائیں

ملتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) گمٹی بازار۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرائمری ایجوکیشن بل کیخلاف پروٹسٹ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

یہ سبھا پنجاب لجیسلیٹو اسمبلی میں میاں عبدالحی وزیر تعلیم کی طرف سے پنجاب میں صرف اُردو کو ہی ذریعہ تعلیم بنانے کے اعلان کے خلاف پُر زور صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ اس سبھا کی رائے میں ہندی اور گورمکھی کو بھی ذریعہ تعلیم تسلیم کرنا اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اگر کسی مقام کے رہنے والوں کی کافی تعداد ایسی مانگ کرے۔ اس عقیدہ کے مطابق اگر طالب علموں کی کافی تعداد چاہے۔ تو لازمی پرائمری تعلیم ایکٹ کے مطابق کھولے جانے والے سب سکولوں میں ہندی اور گورمکھی کے پڑھانے کا بھی انتظام ہونا چاہیئے۔

یہ سبھا نہایت ادب سے جناب گورنر صاحب بہادر پنجاب کا دھیان اقلیتوں کے اپنی اپنی زبان سیکھنے کے حق کی حفاظت کی جانب مرکوز کرتی ہے۔ اور استدعا کرتی ہے کہ جب تک ایک واضح اعلان نہ ہو جاوے کہ پرائمری سکولوں میں تعلیم ہندی اور گورمکھی کے ذریعہ بھی دی جائے گی۔ اگر اس جگہ کے کافی طالب علم ایسی خواہش ظاہر کریں۔ تب تک وہ اس بل کی منظوری نہ دیں۔ (منتری)

سالوں ضلع کرنال

سالوں ضلع کرنال کے آریوں اور ہندوؤں نے جلسہ عام منعقدہ ۲۳/۱ میں پنجاب ایجوکیشن بل کے وِرودھ میں اتفاق رائے سے ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ اور اس کی ایک ایک کاپی گورنر صاحب بہادر پنجاب اور شکچھا منتری کی سیوا میں بھیجی گئی ہے۔

(شری ذگار سنگھ پردھان آریہ سماج ہذا)

کھلوال ۱۳/۱ کو رات کے ۸ بجے آریہ سماج مندر میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدیش انوسار ایک مشترکہ جلسہ ہوا۔ جس میں سناتن دھرمی اور سکھ بھائی بھی شامل ہوئے۔ اس میں پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ ایجوکیشن بل کے خلاف ریزولیوشن پاس کر کے بھیجا گیا۔ منتری آریہ سماج ہذا نے ریزولیوشن رکھا۔ اور اس کے بعد آریہ یووک سبھا نے ریزولیوشن کی تائید کی۔ سنگھ سبھا اور سناتن دھرم سبھا کی طرف سے بھی ریزولیوشن کی تائید کی گئی۔ اور انت میں اس سبھا کے پردھان مہاشہ رام پیارا مل جی کے بھاشن کے ساتھ جلسہ سماپت ہوا۔ (منتری)

جھنگ جھنگ شہر کے آریہ ہندوؤں اور سکھوں کا یہ اجلاس پنجاب اسمبلی میں پاس شدہ پرائمری ایجوکیشن بل کا جس کے ذریعہ پنجاب کی یونینسٹ سرکار نے پرائمری تعلیم کا medium (مادھیم) اُردو قرار دیا ہے۔ گھور وِرودھ کرتا ہے۔ یہ بل پنجاب کے آریوں ہندوؤں اور سکھوں کے پیدائشی حقوق کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔ اور ان کی تہذیب تمدن اور دھرم پرچار میں ناجائز طور پر سدِ راہ ہوتا ہے۔ لہذا یہ اجلاس پنجاب گورنر صاحب کی خدمت میں مؤدبانہ التماس کرتا ہے کہ وہ اس بل کی تب تک منظوری نہ دیں۔ جب تک ہندی اور گورمکھی کو بھی اُردو کی مانند پرائمری تعلیم کا لازمی جزو قرار دینے کی منظوری کا اعلان نہ کریں۔

(منتری آریہ سماج جھنگ)

نوح قصبہ نوح کے ہری جنوں کی یہ ہڑتال بیٹھنگ پنجاب گورنمنٹ سے اپیل کرتی ہے۔ کہ ہونے والی مردم شماری میں پنجاب کے آد دھرمیوں کو ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کی طرح "غیر ہندو" شماری نہ کیا جاوے۔ بلکہ ان کا شمار صوبہ پنجاب کی ۲۷ مسلم اقوام کے جدول میں درج کرنے کے بعد ہندوؤں کے جنرل ٹوٹل میں کیا جائے۔ کیونکہ آد دھرمیوں کو اس وقت جتنے حقوق حاصل ہیں۔ وہ وہی ہیں۔ جو کہ ہندو حقوق میں سے پونہ پیکٹ کے مطابق ہندو دھرمی ہریجنوں کے لئے جن کا قانونی نام "شیڈولڈ کاسٹ" ہے مخصوص کئے گئے ہیں۔ اگر پنجاب سرکار ہماری عرضداشت کے مطابق آد دھرمیوں کو ہندو شمار کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔ تو پھر ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ غیر ہندو آد دھرمیوں کو ہندوؤں کے حقوق سے کسی پرکار کا فائدہ اُٹھانے کی اجازت نہ دی جاوے۔

(منتری آریہ سماج قصبہ نوح ضلع گوڑگانواں)

"شوانزی نمبر" اگلا انک شوراتری نمبر ہوگا۔ جلد آرڈر ارسال کر دیں۔

پنجاب کے مشہور معالج فخر الاطبا جناب حکیم دینا ناتھ صاحب کوہلی

کے دو خاص مجربات

فانزکو — البینو

تجدید شباب (کایا کلپ) کے لئے

فانزکو کے استعمال سے بھوک بڑھتی اور قوت ہضم تیز ہوتی ہے۔
فانزکو کے استعمال سے لذتِ دنیا سے محروم انسان بھی نفسانی حظوظ سے دوبارہ لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔
فانزکو بے خوابی۔ دماغی کمزوری۔ کمی حافظہ۔ پژمردگی کیلئے اکسیر ہے۔
فانزکو بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو جوانمرد بناتی ہے۔ اور عضو مخصوص کی تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہے۔
فانزکو عورتوں کی محافظ ہے۔ کثرت اولاد سیلان الرحم۔ یا کسی اور مرض سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرتی ہے۔
فانزکو قیمتی اور کمیاب اجزا سے تیار ہوتی ہے۔ اس کے فائدے زیادہ ہیں اور مقدار خوراک بہت کم۔
قیمت فی شیشی دس روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

استریوں کے خطرناک مرض لیکوریا کیلئے

عورتوں کی خطرناک مرض لیکوریا (سیلان الرحم یا پیردر) کی اچوک شرطیہ دوائی ہے۔ ہزاروں زندگی سے بے زار عورتیں جو طرح طرح کی انگریزی و دیسی دواؤں کے استعمال کے بعد مایوس ہو چکی تھیں۔ "البینو" کے استعمال سے نئی زندگی پا چکی ہیں۔ یہ حکیم صاحب کے گذشتہ ۳۶ سالہ تجربہ کا نچوڑ ہے۔ قیمت ایک شیشی (۵۰ گولی) ۳ روپے ۲ ر علاوہ محصولڈاک۔

مفت طلب کریں

رسالہ تپ دق دہل اعادہ شباب (کایا کلپ) وادویہ ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کیجئے۔

تار کا پتہ "تبین" لاہور — فون نمبر ۲۸۹۱

مینیجر اپر انڈیا کیمیکل اینڈ فارمیسیوٹیکل ورکس (بھارت واگھر) ۳۰ چیمبرلین روڈ لاہور

سخت سردرد میں

گورو کل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سردرد دور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے فی شیشی

ایجنسی

لدھیانہ	لاہور
النکار آؤشدھالیہ کوچہ لالو مل۔ لدھیانہ	ہسپتال روڈ۔ لاہور

گوروکل کانگڑی فارمیسی گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دُنیا کا روزنامچہ

—— جرمنی نے اٹلی کی بندرگاہوں کو اپنے
ہیں لے لیا ہے۔
۔ اندرونی منگولیا محوری بلاک میں شامل
نے لگا ہے۔
۔ جاپان اپنے متعلق ہندوستان میں
پیگنڈا کرے گا۔
۔ جاپان کی فوجیں چین کے ایک صوبہ
داخل ہو گئی ہیں۔
۔ جاپان نے سنگاپور پر حملہ کی کوشش
امریکہ۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ اس کی مزاحمت
گے۔
۔ جنوبی اٹلی کو جنگی رقبہ قرار دے دیا گیا ہے۔
۔ مسٹر سبھاش کے نام بلا ضمانت وارنٹ
ی کر دیا گیا ہے۔
۔ جاپان نے برما روڈ کی ناکہ بندی کا
وگرام تیار کر لیا ہے۔
۔ سر چھوٹو رام ایک البا بل پیش کریں گے۔
کی رو سے مقروض کے خلاف ڈگری قرض
ہ کی موت کے ساتھ کالعدم ہو جایا کرے گی۔
—— جب تک مہاتما گاندھی اینٹی وار سرگرمیوں
سرگرم حصہ نہ لیں گے۔ انہیں گرفتار نہیں کیا
ئے گا۔
—— جنگ کے دوران میں صوبجاتی لیجسلیچر کے
انتخابات نہیں ہوں گے۔
—— ڈائریکٹ ایکشن کے سلسلہ میں ویرساورکر
ٹبر اسٹے سے ملیں گے۔
—— ڈاکٹر چوتھ رام گدوانی کو ڈیڑھ سال
قید سخت اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔
—— مارشل پتیاں جھک گئے ہیں۔ ایم لاول
پھر سے کیبنٹ میں لے لیں گے۔

—— ایری ٹیریا کے ایک اور شہر پر برطانوی دستوں نے قبضہ کر لیا ہے۔
—— کنیڈا نے اگلے سال کے لئے دس کروڑ ڈالر کا بجٹ منظور کیا ہے۔
—— ڈیفنس رولز کے ماتحت چار سو اشخاص کو بنگال سے اخراج کا حکم مل چکا ہے۔
—— جموں کے ہریجنوں نے آئندہ مردم شماری میں اپنے آپ کو آریہ لکھوانے کا فیصلہ کیا ہے۔
—— لاہور کی سناتن دھرمی سنگھٹاؤں نے مہنت سینلا مندر کی برطرفی کا مطالبہ کیا ہے۔
—— یو۔ پی میں کانگرسی کمیٹیاں توڑ کر انچارج مقرر کئے جاویں گے۔ اور ستیاگرہ میں توسیع کی جاوے گی۔
—— برطانوی بحری محکمہ نے مارچ تک کیلئے ایک ارب چھ کروڑ کا مطالبہ کیا ہے۔
—— رومانیہ میں ۱۲ ہزار اشخاص فسادات میں ہلاک ہو چکے ہیں۔
—— فرانس کے مارشل پتیاں کو گرفتار کر لیا جائے گا۔
—— رائے بہادر بیلی رام کے قاتلوں ناس رام اور کشن چند کو پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔
—— جاپان ایسٹ انڈیز پر قبضہ کرنے لگا ہے۔
—— جرمنی نے پچاس لاکھ سپاہیوں کی فوج تیار کر لی ہے۔ برطانیہ پر بڑے حملہ سے پہلے

باغان میں پیش قدمی ہو گی۔
—— امریکہ نے مزید نوے کروڑ ڈالر کا بجٹ منظور کیا ہے۔ امریکہ چار سو جنگی جہاز تیار کر دیگا۔
—— جرمنی ایک دن میں برطانیہ پر ہوائی حملہ میں اڑھائی ہزار ہوائی جہاز استعمال کر چکا ہے بڑے حملہ میں چھ ہزار سے زیادہ سے کام نہیں لے سکیگا۔
—— اگر نجی اکھاڑہ نے مہنت سینلا مندر کو برطرف نہ کیا۔ تو سناتن دھرم یوتھ ندھی سبھا اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے لے گی۔
—— صحرا (افریقہ) سے نکل کر برطانوی فوجیں نخلستان میں دا[illegible] ہو گئی ہیں۔
—— البانیہ کے ایک اور علاقہ پر یونانیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔
—— شاپ اسسٹنٹس بل یکم مارچ سے نافذ ہونے والا ہے۔
—— بنارس کے مشہور ہندی لیکھک پنڈت رام چندر جی شکل ۲۔ فروری کو سورگباش ہو گئے ہیں۔
—— مہاتما گاندھی کا "ہری جن" پھر چھپے گا۔
—— سر چھوٹو رام نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں پاکستان کبھی نہیں بننے دیا جائے گا۔
—— برطانوی فوجوں نے بارنٹا پر قبضہ کر لیا ہے۔
—— جرمنی برطانیہ پر حملے کے وقت زہریلی

گیس استعمال کرے گا۔
—— لیجسلیچر کے بائیکاٹ کے متعلق واردھا سے ہدایات جاری ہوں گی۔
—— ہر ہٹلر برطانیہ پر بہت جلد حملہ کر دیگا۔
—— اگر مہاتما گاندھی کو گرفتار کیا گیا۔ تو انہیں شاہی قیدی بنایا جاوے گا۔
—— لنڈن کے تین ہسپتالوں پر نازی ہوائی جہازوں نے ۳۱۔ جنوری کو اندھا دھند بمباری کی۔
—— لبنٹ کے قومی تہوار پر سر سکندر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ —— نوجوانوں کو پاکستان وغیرہ کی زہر آلود رَو میں نہیں بہنا چاہیئے
—— ہٹلر نے ٹیونس کی بندرگاہوں کے لئے مارشل پتیاں پر دباؤ ڈالنا شروع کیا ہے۔
—— جبری مشقت کے لئے ایک کروڑ جاپانی طلباء کی بھرتی کی گئی ہے۔
—— ہٹلر بہت جلد دُنیا کی زبردست ترین فوجی مشینری کو حرکت میں لانے والا ہے۔
—— بلغاریہ جرمنی اور اٹلی سے مل جائیگا۔
—— یو۔ پی سے چھ ہزار ستیاگرہیوں کی فہرست تیار ہو گئی ہے۔
—— پنجاب اسمبلی سے کانگرسی ممبروں کو نکل آنے کی ہدایت ہو گئی ہے۔
—— جرمنی میں ۲۹۰ ہندوستانی سپاہی قید ہیں۔
—— پیچھے ہٹنے والے اطالویوں کو گولی مار دی جاتی ہے۔
—— ہٹلر کا آئندہ قدم مغرب کی جانب ہوگا
—— برطانیہ کی فوجیں مشرقی اطالوی افریقہ میں ساٹھ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔

آریہ ورت نصف قیمت پر!

"آریہ ورت" کے ضمانت فنڈ میں لالہ نارائن
ت جی ٹھیکیدار دہلی ہونے پچاس روپے۔ اور
باشہ رام سوروپ جی بانسل لدھیانہ اور شری چرنجیت
ال جی بان پرستھی اور سیٹھ یالامل بہاری لال جی بلگام
نے جو دس دس روپے دئے تھے وہ انہوں نے واپس
ے کر اس رقم سے سنتی بھائیوں۔ بہنوں۔ آریہ
ماجوں۔ دوباریکیوں اور لائبریریوں کے نام نصف
چندہ پر جاری کرنے کی آگیا دی ہے۔ ۳۰ انک
رعایتی قیمت پر جاری ہو چکے ہیں۔ باقی ۴۶
پرچے اور جاری کرنے ہیں۔ سنتی بھائی بہنیں ایک
روپیہ چندہ سالانہ رعایتی منی آرڈر سے بھیجکر اس
رعایت سے فائدہ اُٹھا دیں۔ وی۔ پی نہیں
بھیجا جاوے گا۔

مینیجر "آریہ ورت"۔ لاہور

شری ہنسنی علاولپوری ایڈیٹر "پرکاش" کی مشہور تصانیف

گیتا گان ۔ گیتا کا شلوک وار دوہوں میں سمپورن انوواد۔ ہندی ۸ر۔ اُردو ۶ر۔
رِشی گان ۔ رِشی دیانند کی مکمل منظوم جیونی سرل دوہوں میں۔ ہندی ۴ر۔ اُردو ۴ر۔
اُپ نشدگان ۔ ایشا واسیہ اُپ نشد کا انوواد سرل دوہوں میں۔ ہندی ۴ر۔ اُردو ۴ر۔
ہنسنی رامائن ۔ بالمیکی رامائن کا سار سرل دوہوں میں۔ اتی اُتم پُستک ہے۔ ہندی ار۔ اُردو ۱ر۔
سندھیا گان ۔ ویدک سندھیا اور اس کے ارتھ ایک ایک دوہے میں۔ جن کا من سندھیا میں نہ لگتا ہو۔ وہ اسے ضرور منگوائیں۔ اور بھاری تعداد میں مفت بانٹیں۔ قیمت ہندی ایک پیسہ۔ اُردو ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ۔

کھنڈن سیریز کے نایاب تحفے (۱) پوران پول پرکاش ۸ر (۲) مورتی پوجا کی دھجیاں ۲ر (۳) اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۲ر (۴) جیو مت درپن ۸ر (۵) آنند پنتھ ۲ر (۶) ویدک دھرم کی فضیلت ۳ر (۷) آریہ سماج کیا ہے ۴ر (۸) عیسائی مت درپن ۴ر۔

بہترین ادبی تصانیف (۱) راز مسرت (کہانیاں) ۸ر (۲) مشعل ہدایت ۲ر (۳) جام محبت ۳ر (۴) پریم لہری ۸ر

ان تمام کتابوں کا سوادھیائے کے لئے ہر ایک لائبریری اور گھر میں ہونا ضروری ہے

مینیجر "پرکاش" بک ڈپو کچا نسبت روڈ۔ لاہور

رِشی بودھ اُتسو پر بانٹنے کے لئے

رِشی گان

قیمت نصف کر دی گئی!

رشی گان رشی دیانند کی گنتکا سائز پر (ہندی اُردو میں) ہندی کے سرل ۲۶۶ دوہوں اور ۲۳ ادھیاؤں میں منظوم جیونی ہے۔ شری ہنسنی جی علاولپوری ایڈیٹر "پرکاش" کی مدھر اور بھاو شالی لیکھنی کی یہ وہ کرتی ہے۔ جسے شن کر سورگیہ آچاریہ رام دیو جی جھوم اُٹھے تھے۔ اور اس کے ادھک سے ادھک پرچار کی اچھا پرگٹ کی تھی۔ شوراتری کے اُپلکش میں قیمت نصف کر دی گئی ہے۔ یعنی چار آنے کی بجائے دو آنے یا دس روپیہ سینکڑہ۔ ایک کاپی کیلئے تین آنے کے ٹکٹ ارسال کریں۔ اس موقعہ سے لابھ اُٹھا دیں۔

مینیجر "پرکاش" لاہور

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ ورت گھر گھر چرچا

دِل خوش ہو گیا ڈالٹن گنج کے پستکالیہ میں "آریہ ورت" پڑھا۔ دل خوش ہو گیا۔ ہمارے نام سال بھر کیلئے جاری کر دیجئے۔

(سبھا پتی لال پھول چند ناتھ نگم)

سب سے اُتّم پتر کا آپ کی پتر کا "آریہ ورت" کنیائیں بہت پسند کرتی ہیں۔ ان کا وچار ہے کہ یہی ایک سامایک پتر کا دیکھنے میں آتی ہے۔ جس میں سامایک ہی نہیں اپتو دھارمک اور سماجک اُنتی کی اور دھیان دیا جاتا ہے۔ پتر کا سب سے اُتم ہے۔

(پریم نتا گروور بی۔ اے، بی۔ ٹی سٹوڈنٹ لاہور)

بہت پسند کیا گیا آریہ سماج میں "آریہ ورت" کا نمونہ دیکھا۔ بہت پسند کیا گیا۔ میرے نام سال بھر کیلئے جاری کر دیجئے۔ (دگمبر ناتھ سیٹھ سیالکوٹ شہر)

نہائت دلچسپ "آریہ ورت" کا دسمبر انک ملا۔ پتر کا واقعی نہائت دلچسپ ہے۔ (مس اندرا اڈوانی۔ کراچی)

استریوں کیلئے بہت لابھ دائیک ہے

میں بہت دھنیہ واد کرتی ہوں۔ کہ "آریہ ورت" استریوں کے لئے بہت لابھ دائیک ہے۔

(سوشیلا پی۔ آر کالج کوکناڈا)

اتی اُتم و روچک پتر کا میں نے استریوں کے راجیہ میں پُرشوں کی کتنی" شیر شک کہانی "آریہ ورت" کے پہلے انک میں پڑھی۔ بہت آنند ملا۔ پتر کا واستو میں اتی اُتم و روچک ہے۔

(دیے سکھ درا کوکناڈا)

تازہ رائے "آریہ ورت" کو پاکر نہائت خوشی ہوئی۔ پتر کا نہائت اَپ۔ ٹو۔ ڈیٹ ہے۔ اس کی عمدہ گٹ اَپ کے لئے ودھائی۔

(مس ببل منترا ایم۔ اے پروفیسر سنگیت دہرہ دون)

"آریہ ورت"

پنجاب کی ایک ماتر ہندی ماسک سچتر پتر کا ہے۔ اس کے خود خریدار بنئے اور دوسرں کو بنا کر ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیے۔ وارشک چندہ دو روپے (۲ روپے)

سمپادکہ: شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن۔

سنچالک: شری ستیندر علاو یدی۔

نوٹ:۔ جارانک چھپ چکے ہیں۔ ۵ واں خود اِستری انک چھپ رہا ہے۔

منیجر آریہ ورت کچا نسبت روڈ۔ لاہور

ہردہ کا چتر

(بقیہ صفحہ ۱۵)

سشیلا ایک نشواس کھینچکر پھر کہنے لگی۔ کئی دن تک وجے مجھ سے نہ ملا۔ وواہ کے پانچ دن پہلے وہ آیا۔ کچھ ہی دنوں میں وہ اتنا دُربل ہو جائے گا۔ اس کی مجھے تنک بھی آشا نہ تھا۔ مرم سپرشی پر چوٹ سی لگی۔ میرے پوچھنے پر اُس نے ہنس کر ٹال دیا اور کہا۔

"مجھے دو منٹ میں کچھ کہنا ہے ـــ یہ ڈبیہ میں تمہارے وواہ کے اُپہار کے اُپلکش میں لایا ہوں۔ کئی دنوں سے اسی فکر میں تھا۔ کہ تمہیں کیا دوں۔ بہت سوچنے وچارنے کے بعد یہی سوجھ پڑا۔ یہی میری سمپتی ہے جسے تمہارے ہاتھوں سونپتا ہوں۔ پرنتو اسے وواہ کے بعد ہی کھولنا۔ اس کے بعد مجھے کیول اتنا ہی کہنا ہے۔ کہ تم نے مجھے بھول جانا اور اپنے کو نئے پریوار میں لین کر سکھی رکھنے کا پریاس کرنا۔ کیونکہ تمہیں سکھی دیکھنا ہی میرے جیون کا دھیہ ہے۔ جس دن تمہیں دُکھی دیکھوں گا۔ اسی دن میرے جیون کا انت سمجھنا۔"

تب سے آج تک میں نے اس کی اچھا کو پورا کرنے کا بھرسک پریاس کیا۔ سنئے پریوار میں ہی میں اپنے کو لین کر دینا چاہتی تھی۔ پرنتو آپ سے سب کچھ پانے پر بھی اپنی اور سے کچھ نہ کر سکی۔ وجے کو بھول نہ سکی۔

میں آپ پر اب تک اپنے وچار پرگٹ نہ کر سکی۔ کیونکہ وواہ ہو جانے پر کسی انیہ پُرش کو ہردہ میں ستھان دینا ہندو کی ہی درشٹی میں نہیں، سمست پریوار اور سارے سماج کی درشٹی میں پتن ہوتا ہے۔ ہردہ اتنا ایمان سہنے کو تیار نہ ہو سکا۔ یہ میرا انتم سمیہ ہے۔ سب کچھ کہہ کر اپنے ہردہ کا بوجھ ہلکا کر دینا چاہتی ہوں۔ شائد اس سمیہ میرے پرتی گھرنا اُتپن ہونے پر بھی آپ مجھے کھشما کریں گے!"

یکایک سشیلا نے سُریش کے منہ کی اور دیکھا۔ اُن کی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا پرواہت ہو رہی تھی۔ سشیلا ستبدھ ہو گئی۔

سُریش اپنے کو ادھک نہ سنبھال سکا۔ وہ کیول اتنا ہی کہہ سکا ـــ "پہلے بتا کر تم دیکھ بھی تو لیتیں۔ کہ سُریش اپنے سکھ سے تمہارے سکھ کو کہیں اونچا ستھان دیتا ہے۔ تمہارے سکھ میں ہی اس کو سکھ ہے۔"

سشیلا رو پڑی۔ اُس نے اپنے دُربل ہاتھ بڑھا کر سُریش کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا۔

"سچ مچ تم نے بہت بڑا اپرادھ کیا۔ مجھے کھشما کیجئے۔ میرے بکس میں وہ ڈبیہ ہے۔ اُسے ذرا نکال کر میرے ہاتھ میں دے دیجئے۔ وجے آج کل پرتاپ گڑھ میں ہے۔ اُن کا پتہ بھی بکس میں اسی جگہ رکھا ہے۔ انہیں تار دے کر اگر بلوا لیں۔ تو اچھا ہو۔ آخری بار ایک مرتبہ اُن کے درشن کر کے مرنا چاہتی ہوں۔

ـــــــ (۵) ـــــــ

تار دے دیا گیا۔ سُریش نے ڈبیہ سشیلا کے ہاتھ میں دے دی۔ اس کے بعد اس کی اچھا انوسار سشیلا کا سر اپنی جنگھا پر رکھ لیا۔

سات بجتے بجتے سشیلا کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو چلے۔ گھر کے سبھی لوگ گھبرا گئے۔ دنیش بابو اور ان کی استری کا تو سنسار ہی اُجڑ رہا تھا۔ ان کا رونا سُریش نہ سہہ سکا۔ اپنے ہردہ کا غبار نکالنے کے لئے وہ باہر نکل آیا۔ ابھی وہ اپنے کو ٹھیک سے سنبھال بھی نہ پایا تھا۔ سامنے سے ایک تانگہ اُن کے گھر کی اندر آتا دکھائی پڑا۔ آشا کی ایک کرن دکھا اس کے ہردہ میں کھشن بھر کے لئے کھنچ گئی۔ اس کا انومان ٹھیک نکلا۔ تانگہ اندر آیا۔ سُریش پر بنا پوچھے بنا ہی آگنتک کی گھبرائی صورت دیکھ کر پہچان گیا۔

وجے کا ہاتھ پکڑے ہوئے سُریش اندر آیا۔ سشیلا کے نیتر دروازے پر ہی لگے تھے۔ وجے کو دیکھتے ہی اس کا شریر ایک بار کانپ گیا۔ نکٹ آکر وجے نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ سشیلا کی آنکھوں سے کرونا بہہ چلی۔ اپنے شتھل ہاتھ کو اُٹھا کر اُس نے وجے کی ہتھیلی پر رکھ دیا۔ ایک کٹھور سی وستو اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر وجے کی ہتھیلی پر گر پڑی۔ وجے نے دیکھا ایک ڈبیہ ـــ وہی ڈبیہ ـــ وِگت سمرتیوں میں وہ بہہ چلا۔

گھر میں کہرام مچ گیا۔ وجے کو ہوش آیا۔ اس نے دیکھا۔ کہ سشیلا کا نرجیو ہاتھ اس کی ہتھیلی پر رکھا ہے +

سواستھ رکھشا بقیہ صفحہ ۹

پورا فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ طاقت کے چکر میں آ کر لڈو حلوے اور مٹھائیاں وغیرہ کھانا حماقت ہے حقیقی اور مستقل قوت بادام۔ اخروٹ۔ کشمش۔ وغیرہ خشک میووں اور تازہ پھلوں میں ہے۔ چوکر ملے ہوئے آٹے کی روٹی بہت ہی لابھ دائیک ہے +

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک پندرہ ۱۵ سالہ ولیش اگروال والی تندرست۔ تعلیمیافتہ۔ سوشیل ... میں ہوشیار کنواری کنیا کیلئے ایک ... ور کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر اٹھارہ ... ۲۲ سال تک ہو۔ انٹرنس پاس ... اگروال ہو۔ لڑکی کے گھر رہنے والے ... جائے گی + بابو ہربنس لال پنشنر ... بوریا گیٹ۔ سہارنپور (یو پی)

کنیا کیلئے ور کی ضرورت

ایک سولہ ۱۶ سالہ مڈل وہندی بھوشن ... کاریوں میں کُشل اور باجہ بجانا جانتی ... کی تیاری کر رہی ہے کیلئے ایک برسر روزگار ... ولنشی آریہ ور کی ضرورت ہے۔ جس کی ... تک ہو۔ لڑکی کے پتا معقول تنخواہ ... ملازم ہیں۔

نرلوکی ناتھ منتری آریہ سماج ہنومان روڈ۔ نئی دہلی

بند وفدر فلیس ریوالور ...

ہندوستان کے کئی ریلوے سٹیشن ... دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ ... گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا ... ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے +

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

...man Umar & Co., Karachi

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی ... اصلی

رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

چٹانے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہوتے ... نکل آئینگے اور اُنکی ہر ایک بیماری دور ہو کر ... سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی ... قیمت فی شیشی ۱۲ درجن ۱۰ علاوہ محصول ... مفت لو۔ دینا مفت نام پتہ بھیجنے پر ...

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ۔ علی گڑھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دھرم اور سائنس

(بقیہ صفحہ ۸ - ۹)

دل اُدار ہو جاتا ہے۔ کلیہ دو لیش کی بھاونائیں مٹ جاتی ہیں۔ وہ اپنے بیگانے سنسار پر سب کے لئے ہو جاتا ہے۔ اس کی نظروں میں سارا سنسار ہی اس کا کٹمب بن جاتا ہے۔ یہ وچار ویدی پیش کئے جائیں۔ تو کون دھرم سے انکار کر سکتا ہے؟ جس کا دل سنکچت ہے اس نے سنسار میں کیا کام کرنا ہے؟ وشال اور اُدار دل والے ہی اس پر یکھشا کے لئے ہیں پاس ہو سکتے ہیں۔

یہ دھرم کی دیا کھیا ہے۔ جس کو ہر ایک ماننے کو تیار ہوگا۔ جب تک دھرم کے ٹھیکیدار اپنے دل کو اُدار کر کے اس کے اصلی روپ کو سنسار کے سامنے نہیں رکھیں گے۔ تب تک لوگ دھرم کو اپنانے میں ہچکچاتے رہیں گے۔ دھارمک لوگ پھر تنگ دلیشی میں ہوتے۔ وہ دھارمک کیوں کہلاتے؟ کیونکہ اُن کا ہردہ اُدار تھا۔ اننہ لوگ کا ہی سنکھیا میں ان کے وچاروں کو مننتے تھے۔

آزادی کیلئے چینی عورتوں کی جدوجہد

(بقیہ صفحہ ۹)

وہاں وہاں وہ موجود ہوتی ہیں۔ قومی تحریکوں اور عورتوں کی آزادی کی لہر نے ہی انہیں اس کا یقین دلایا۔ کہ انہیں بھی ملک کی حکومت چلانے اور سوسائٹی میں ایک خاص حق اور درجہ حاصل ہے۔ جاپان کے خلاف چین کی عورتیں برابر شریک ہیں۔ جاپانی حملہ آوروں سے اپنے ملک کو بچانے کے لئے جو آواز وطن نے دی ہے۔ اس کا چینی عورتیں دلی تپاک سے سواگت کر رہی ہیں۔ وہ چینی خندقوں میں بیٹھ کر دشمن کا مقابلہ ڈٹ کر کر رہی ہیں۔ اور یہ کوئی معمولی سی وقتی جوش کی بات نہیں ہے۔ بلکہ دلیش بھگتی کا یہ جذبہ برابر بڑھ رہا ہے۔ اور وہ ہر قسم کی فوجی سختیاں برداشت کرنے میں برابر مصروف ہیں۔ اور چین جن جن مورچوں پر لڑ رہا ہے۔ وہاں وہاں وہ عورتیں بھی ڈٹی ہوئی ہیں۔ اور وطن کی عزت کی خاطر جانیں دے رہی ہیں۔

پردہ کا چکر

(بقیہ صفحہ ۱۰)

اُٹھو دودھ کو مان کر ڈاکٹر کو وِٹا دیجئے۔ اور تھوڑی دیر میرے سمیپ بیٹھ کر میری باتوں کو سُن لیجئے"۔

سُرلیش نے نراش بھرے اسہائے نیتروں سے شیلا کی اور دیکھا۔ شیلا اپنے کو اب کٹھور نہ رکھ سکی۔ آنسو بہنے لگے۔ سُرلیش کا دُکھ بھی اُمڈ پڑا۔ کسی پرکار شیلا کو سنبھال کر وہ باہر آیا۔ ڈاکٹر کو فیس دی اور لَوٹا دیا۔ اس سمے اس کے دُکھ کی سیما نہ تھی۔

سُرلیش کے لَوٹنے پر شیلا نے کہنا شروع کیا ---- "کچھ کہنے سے پہلے میں آپ سے اپنے اپرادھوں کے لئے کشما چاہتی ہوں۔ وواہ ہوئے ۵ ورش ویتیت ہو گئے۔ پرنتو ایک دن بھی میں آپ کو سکھ نہ دے سکی۔ کداچت اپنی چنتا کا کارن میں نے پرگٹ کر دیا ہوتا۔ تو یہ حالت نہ ہوتی۔ ہردے کا بھار تو کم از کم ہلکا ہو گیا ہوتا۔

میں جن دنوں دسویں شرینی میں تھی میرے ساتھ وِجے نام کے ایک سہپاٹھی تھے۔ ہمارے اور ان کے پتا میں بہت مِترتا تھی۔ ہم دونو کا کھیلنا۔ پڑھنا۔ لکھنا اور کھانا ساتھ ہی ساتھ ہوتا تھا۔ ایسے تو بہت سے لوگ ہمارے سہپاٹھی تھے۔ پرنتو ہمارے اور اُن کے سوبھاؤ اور وچاروں میں اتنا سامنجسیہ تھا۔ کہ آن جانے ہی ہم دونو کی گھنشٹتا بڑھتی ہی گئی۔

ہماری شکشا سماپت ہوئی۔ پتا جی ہم دونو کے پارسپرک سمبندھ سے اَن بھگ تھے۔ سماج کے اندھے نیموں اور ماتا پتا تتھا پریوار کے دیرگھ اور جھوٹے بچے نے ہمیں اپنے بھاو ماتا پتا پر نہ پرگٹ کرنے دیا۔ کیونکہ وجے کھشتری تھے۔ پتا جی کو اپنے خاندان، نام اور عزت کا سب سے ادھک دھیان رہتا تھا۔ میں یہ جانتی تھی۔ کہ بابو جی کو میرا اور وجے کا یہ سمبندھ کبھی پسند نہ آئے گا۔ اور انہیں دُکھ بھی ہوگا۔ اتہ میں نے چُپ رہنا ہی اُچت سمجھا کیونکہ میں اپنے کسی کرتویہ سے اُن کے واتسلیہ مے ہردے کو چوٹ نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔

وجے نے مجھے سُکھی رکھنے کے لئے اپنے سُکھ کو بلی ویدی پر چڑھا دینا ہی اُچت سمجھا۔ اس کا وچار تھا۔ کہ میں کسی بڑے گھر میں جا کر ادھک سُکھی ہوں گی۔ اس پرکار ہم دونو میں سے کوئی پتا جی کو کہنے کا ساہس نہ کر سکا۔ آخر پتا جی نے دَوڑ دھوپ کر کے وواہ طے کر دیا۔ اس سماچار سے ہم دونو کے ہردے پر بڑا بھاری دھکا لگا۔ مجھے یہ سب باتیں آپ سے کہتے بہت دُکھ ہو رہا ہے۔ کیونکہ اور کوئی ہماری جگہ پر ہوتا۔ تو آپ کو پاکر اپنے کو دھنیہ سمجھتا۔ دوسروں کا کیا۔ میں ہی سنسار میں اپنے کو سب سے ادھک سُکھی سمجھتی۔ ایدی میرے جیون میں، وشیشتا میرے ہردے میں آپ سے پہلے پہلے ہی کسی نے پردیش نہ کیا ہوتا۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

روپیہ کے سترہ آنے لیجئے!

ان دِنوں دوسرے سب بیوپاروں میں بے شک خسارہ ہو۔ لیکن آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کے حصے خریدنے سے آپ کو روپیہ کے سترہ آنے ملتے ہیں۔ اسفات اگر منڈل کے دس دس روپیہ کے آپ دس حصے خریدیں۔ اور یکمشت روپیہ لگا دیں۔ تو سال کے بعد آپکو سو آنے یعنی سوا چھ روپے منافع ملیگا۔ گویا ایک روپے کے سترہ آنے ہو جاوینگے۔ اس سے زیادہ منافع بخش اور کوئی بیوپار نہیں۔ اپنا سرمایہ منڈل کے حصوں میں لگائیے۔ اور بھرپور فائدہ اُٹھائیے۔ پراسپکٹس اور دیگر تفصیلات کے لئے منڈل کو لکھئے۔

متھرا پرشاد شیوہرے مینیجنگ ڈائریکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

جاتی کا پریوار

اپنے بچوں کو ہر کوئی پیار کرتا ہے۔ لیکن سچے منش ماتا پتا ہین بچوں کو بھی اپنی دیا کا پاتر سمجھتے ہیں۔ اور اپنے بچوں کا پالن کرتے سمے ان اناتھوں کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ جو سنسار میں کوئی آشرا نہ رکھتے ہوئے کیول جاتی کے دان پر گذارہ کرتے ہیں۔

دان دیتے وقت

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور کو یاد رکھیں۔ اس میں دو سو کے قریب اناتھ بچے لڑکے و لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں۔ اس کا انتظام ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہے۔ اس کے انتظام میں بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ نقدی۔ کپڑا۔ برتن۔ آٹا چاول۔ دال۔ گھی۔ لکڑی۔ بتیل جو بھی دے سکیں دیں اور پُنیہ کے بھاگی بنیں۔ وشواس رکھیں آپ کا دان ٹھیک طور پر ہی استعمال ہوگا۔ رپورٹ سالانہ مفت طلب کریں۔

ہیرا نند شرما (منیجر آشرم) آنریری سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گورو کل کانگڑی فارمیسی کا سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سُرمہ

ضرور استعمال کریں

(قیمت چودہ آنے (۱۴؍) فی شیشی

شملہ ایجنٹ	پشاور ایجنٹ
ٹھاکر برادرس۔ لوئر بازار۔ شملہ	مسرز پی این کھنہ اینڈ سنز چوک یشم گران پشاور

گورو کل کانگڑی فارمیسی گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ریویوز

رہنمائے زندگی"

یہ ماہوار رسالہ شری بھگت مہاشند جی سابق مینجنگ ایڈیٹر "کرانتی" کی زیر ادارت شائع ہو رہا ہے۔ پہلے پرچہ کے مختصر مطالعہ سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ رسالہ ہذا ہر پہلو سے کامیاب ہے۔ مہاشند جی کا تجربہ اور کاروباری قابلیت اس امر کی کافی ضمانت ہے۔ کہ رہنمائے زندگی اپنی معیاری خوبیوں کے ساتھ اپنی صحافتی دنیا میں مستقل اور امتیازی حیثیت حاصل کرے گا +

یہ رسالہ انسانی دنیا کا صحیح ترجمان معلوم ہوتا ہے۔ نوجوان - بچہ - بوڑھا - عورت مرد - غرض ہر طبقہ کیلئے اس میں مسالہ موجود ہے۔ خوبصورت رنگدار تصاویر کے علاوہ بیتھو کی تصاویر بھی کافی دی گئی ہیں۔ نثر کے ساتھ نظم کا حصہ بھی نمایاں رکھا گیا ہے۔ ۲۰×۳۰ سائز کے نوّے صفحات ایک رسالہ کیلئے خاصی ضخامت ہے۔

قیمت فی پرچہ چار آنے (۴ر) سالانہ چندہ اڑھائی روپیہ ہے۔ ہم اپنے ناظرین سے اس کی سرپرستی کی سفارش کرتے ہیں + مینجر رہنمائے زندگی ہسپتال روڈ لاہور کو لکھیں +

دیانند سندیش کا اسی دھارا انک

آچاریہ راجیندر ناتھ جی شاستری کی ادارت میں دہلی سے نکلنے والے ماسک "دیانند سندیش" نے اپنا نو ورش انک اسی دھارا انک کے روپ میں پرکاشت کیا ہے۔ جس میں ارواچین اور پراچین یُدھ کے استر شستروں اور ان کے استعمال کے طریقوں کا بڑے ہی سُندر ڈھنگ سے چیزوں سہت ورنن کیا ہے۔ کئی ایک یک رنگے و سہ رنگے چتر ہیں۔ ۲۰×۳۰/۸ سائز کے ۱۱۲ صفحات پر مشتمل اس انک کا مولیہ دو روپے ہے۔ کاغذ اور چھپائی سُندر ہیں۔ حالانکہ چندہ صرف سوا تین روپے ہے۔

مینجر دیانند سندیش" دہلی سے منگوائیں۔

"کرم یوگی" الٰہ آباد

"کرم یوگی" پریس لمیٹڈ الٰہ آباد کے پربندھ

اُردو

"پرکاش"

قیمت ۲ر

۱۹- فروری کو شائع ہوگا

لیجیئے انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئیں

اگلا انک ہی شوراتری نمبر ہوگا

یاد رکھیئے!

پرکاش" کا شوراتری نمبر ایک شاہکار ہوگا

ہندی

"آریہ ورت"

قیمت ۳ر

۱۰- فروری کو شائع ہوگا

کیا ہوگا؟

شوراتری نمبر کی ایک جھلک

- ایک سہ رنگی و کئی یک رنگی تصاویر
- شاندار و دلفریب ٹائیٹل
- اعلےٰ پایہ کے لیکھ نظمیں اور کہانیاں
- مردم شماری کے متعلق تمام ضروری واقفیت و ہدایتیں
- پراچین یُدھ کے طریقے اور استر شستر کے چتر
- لیڈروں کے روح پرور پیغامات و شردھانجلیاں
- بڑھیا کاغذ۔ عمدہ چھپائی و بہترین کتابت۔
- زیادہ سے زیادہ صفحے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸

یہ سب کچھ دو آنے میں

پیغامات

مہاتما گاندھی - ڈاکٹر ٹیگور - پنڈت مالویہ - راجگوپال آچاریہ - سروجنی نائیڈو - ویر ساورکر۔

لیکھ

مہاتما نارائن سوامی - سوامی ستیانند جی - سوامی گنگا گری جی - سوامی سوتنترانند جی - پنڈت گنگا پرشاد اُپادھیائے جی - لالہ دیوی چند جی ایم اے - مہاشہ کرشن جی بی - اے - کنور چاند کرن جی شاردا - لالہ بھیم رام جی نیبر - ڈاکٹر گوکل چند جی نارنگ - راجہ نریندر ناتھ جی - راجگورو دھریندر جی شاستری - بابو پورن چند جی ایڈووکیٹ - مہتہ جیمنی جی - صوفی گیانیندر مولوی فاضل - بیرسٹر ونائیک راؤ جی اُتیادی۔

کویتائیں

منشی تلوک چند جی محروم بی - اے - یوگ دھیان اترائیم - اے - شرر سیت پوری - آتش بہاولپوری - آفتاب پانی پتی - مدہوش بی - اے - ایل - ایل - بی - اندرجیت شرما اتیادی -

کہانیاں

۱- ہتیشی علاوپوری۔
۲- ....

"آریہ ورت" اور "پرکاش" کے ہندی اُردو

خود پڑھیئے　**شوراتری نمبر**　دوسروں کو پڑھایئے

۱- بھینٹ دیجیئے ۲- مفت بانٹیئے ۳- فروخت کیجیئے

آج ہی زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر اور اُن کی قیمت پیشگی منی آرڈر سے ارسال کر دیں

ایسے نمبروں سے محروم رہنا بد قسمتی ہے۔

ضروری اطلاع قیمت منی آرڈر سے پیشگی ارسال کریں - (۱) صورت میں جہاں نمبر سب سے پہلے ملیگا۔ وہاں محصول ڈاک یا کرایہ ریل کا بچت رہیگی جو ہم خود ادا کریں گے۔ وی۔ پی منگوانے کی صورت میں وی - پی کا خرچ محصول ڈاک اور کرایہ ریل بھی آپ کو ادا کرنا ہوگا - اور نمبر ملیگا بھی دیر سے - اس لئے قیمت بحساب ہندی ۳ر اور اُردو ۲ر فوراً منی آرڈر سے ارسال کر دیں - ۲- "پرکاش" اشتہار یہ وہ نمبروں کی قیمت - دونوں کا چندہ - مردم شماری ٹریکٹوں اور ہتیشی ریپٹ ٹکٹوں کی قیمت ایک ہی منی آرڈر سے ارسال کئے جا سکتے ہیں +

دیر سے آنے والے آرڈروں کی تعمیل نہ کی جائے گی

مینجر "پرکاش" و "آریہ ورت" لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435.
ॐ
Founder: M. Krishen ji

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ چھتیس ۳۶ سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"
رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ــــــ للعہ
ششماہی ــــــ عا
برما ــــــ ضر
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر
مہتہ تیستی
علاپوری

II.A. STUDIO.

نمبر ۹
لاہور اتوار:- ۱۹- پھاگن سمت ۱۹۹۷ بمطابق مورخہ ۲- مارچ ۱۹۴۱ء
جلد ۳۷

"آریہ نام سے چڑ کیوں؟"

(از مسٹر چنچل ٹھاکر نقمبڑوی (انبالہ)

وہ وحدت کے پجاری ہنتقد وید مقدس کے
وہ جو ہیں جانتے ہونا محافظ دین دکھیا کا
جنہیں ہے فخر حاصل جیتنے کا "ہار کی بازی"
جو بھارت کی زمیں کو برتر از جنت سمجھتے ہیں
وہ جن کے تذکروں میں تازگی ایماں میں ہے آتی
سکھایا ہندوؤں کو آبرو سے جنہوں نے جینا

وہ جن کی دشمنی مشہور جگ ہیں کفر و باطل سے
ستم کی قوتوں کے بالمقابل ہو کے صف آرا
وہ جو اہل وفا و صدق سے جاتے ہیں کہے غازی
اسی کے بن کے خادم جینا جو عظمت سمجھتے ہیں
وہ جنکی رہبری سے زندگی کی چاہ ہے بڑھ جاتی
بنایا ہند والوں کو ہے عزت دامن سے رہنا

انہیں کے نام سے "ہندو کو" چڑ کیوں ہوتی جاتی ہے
"پتا" پھر ہندیوں کی جاگی قسمت سوتی جاتی ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چُنے ہوئے پھُول

پیری شیر کی مانند سامنے کھڑی دھمکا رہی ہے۔ کل بیماریاں مخالف (دشمن) کی طرح تن پر وار کر رہی ہیں۔ عمر دن بدن اس طرح گھٹ رہی ہے۔ جس طرح پھوٹے گھڑے سے پانی بہتا چلا جاتا ہے۔ تعجب ہے۔ کہ اس پر بھی لوگ وہی بات کرتے ہیں۔ جس میں آخر کو تکلیف ہو۔

جسم سکڑ گیا۔ حال ابتر ہو گیا۔ دانت گر گئے۔ بصارت کم ہو گئی۔ قوتِ سماعت کم ہونے لگی۔ منہ سے رال ٹپکنے لگی۔ عزیز اقارب بات نہیں پوچھتے۔ نہ ہی تعظیم کرتے ہیں۔ اور استری تک خدمت نہیں کرتی۔ کس قدر غضب کا مقام ہے۔ کہ ضعیف انسان کا بیٹا بھی دشمن بن جاتا ہے۔

وید امرت

رگ وید — اوم — یجر وید

سام وید — اتھروید

ओं यक्षं भुवनस्य मध्ये पयसि क्रान्तं
सलिलस्य पृष्ठे तस्मिन श्रयन्ते य उ के
च देवा वृक्षस्य स्कन्धः परितः इव शाखाः

(اوم) یکشم بھونسیہ مدھیے پیسی کرانتم سلیلسیہ پرشٹھے تسمن شریئنتے یہ اُکے چہ دیوا برکھشسیہ سکندھ پرتے اِو شاکھاہ

شبدارتھ:- پُوجنیہ برہم جگت کے بیچ اپنے سامرتھیہ میں پراکرم یکت ہو کر انترکھش کے پیٹھ پر ورتمان ہے۔ اس برہم میں جو کوئی بھی دیو لوک ہیں وہ ٹھہرتے ہیں۔ جیسے برکھش کی شاکھائیں دھڑ اور پیٹھ کے چاروں اور ہوتی ہیں۔

بھاوارتھ

مہما ہیں پرمیش کی — ٹھہرے پرتھوی لوک
بیچ اننت آکاش کے — برکھش رہا جیوں روک

(۲)

تن کو بچ شاکھاؤں سے — ایسے ہی سنسار
کھڑا سہارے ایش کے — وہ سب کا آدھار

(دھنپتی)

جاننے یوگیہ

موت کیا ہے؟

۱۔ موت ایک دروازہ ہے جس میں سے ہر ایک کو گذرنا پڑتا ہے۔ (سعدی)

۲۔ موت ایک میٹھی نیند ہے جو سو کر بیدار نہیں ہوتا۔ (خسرو)

۳۔ موت ایک نیک آدمی کی خوبیاں بڑھاتی ہے۔ اور بُرے آدمی کی بُرائیاں کم کرتی ہے۔ (جانسن)

۴۔ موت ایک اچھا اُستاد ہے۔ جس سے ہم بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ (لینن)

۵۔ موت سے ڈرنا بُزدلی ہے۔ (زبائر)

۶۔ زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ مگر موت جیتی رہتی ہے۔ (ملٹن)

جاتی کا پریوار

اپنے بچوں کو ہر کوئی پیار کرتا ہے لیکن سجن پرش ماتا پتا ہین بچوں کو بھی اپنی دیا کا پاتر سمجھتے ہیں۔ اور اپنے بچوں کا پالن پوشن کرتے سمے ان اناتھوں کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ جو سنسار میں کوئی آشرا نہ رکھتے ہوئے کیول جاتی کے دان پر گذارہ کرتے ہیں۔

دان دیتے وقت

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور کو یاد رکھیں۔ اس میں دو سو کے قریب اناتھ بچے لڑکے و لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں۔ اس کا انتظام ایک باقاعدہ کمیٹی کے ماتحت ہے۔ اس کے انتظام میں بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ نقدی۔ کپڑا۔ برتن۔ آٹا۔ چاول۔ دال۔ گھی۔ لکڑی۔ تیل جو بھی دے سکیں دیں اور پُنیہ کے بھاگی بنیں۔

وشواس رکھیں۔ کہ آپ کا دان ٹھیک طور پر ہی استعمال ہو گا۔ رپورٹ سالانہ مفت طلب کریں۔

ہیرا نند شرما (منیجر امرت دھارا) آنریری سیکرٹری

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گورو کل کانگڑی فارمیسی کا سالہا سال کا آزمودہ

بھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں — قیمت چودہ آنے (۱۴/) فی شیشی

پشاور ایجنٹ	شملہ ایجنٹ
میسرز پی۔ این لکڑ اینڈ سنز	ٹھاکر برادرس
چوک ریشم گراں۔ پشاور	لوئر بازار شملہ

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ضرورت ہے

کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" ایک نہایت ہی موزوں اخبار ہے۔ شرح اُجرت نہایت واجبی ایک بار کیلئے عہ۔ دو بار کیلئے ؏۔ تین بار کیلئے تین روپے۔ اور تین سے مزید ہر بار کیلئے صرف آٹھ آنے۔ (مینیجر)

بچوں کی اکسیر دوا — حکیم تلسی شاد اگروال علیگڑھ

اصلی میٹھی (رجسٹرڈ)

بال جیون گھٹی

— بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹا دینے سے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دُور ہو کر۔ کمزور بچے تندرست و طاقتور ہو جاتے ہیں۔ سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں۔ قیمت فی شیشی ۵ / چار شیشی عہ / درجن ۱۲ / علاوہ محصول سوداگروں کو

— نئے سوداگر نمونہ و قواعد کمیشن مفت منگا دیں۔ مفت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجیے۔ "ر دیپ" نمائش کی کل مفت بھیج

المشتہر: منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔پی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سمت ۱۹۹۷ ۱۹- پھاگن
پرکاش لاہور (ہفتہ وار)
۱۹۴۱ء ۲- مارچ
جلد ۳۷ | دیانند ابد ۱۱۶ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱ | نمبر ۹

جن گننا کے سمبندھ میں اتم نویدن

۲۶- فروری سے پنجاب میں جن گننا کا کاریہ آرمبھ ہو جاوے گا۔ اسلئے اندولن کا سمیہ سماپت ہؤا۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس کا پرینام کیا ہوتا ہے؟ مردم شماری ۱۸۷۱ء سے آرمبھ ہوئی۔ ۱۸۸۱ء سے اس میں آریہ سماج کا الگ نام بھی آ رہا ہے۔ لیکن اس وقت تک کبھی اس کا اتنا ورودھ نہیں ہؤا جتنا کہ اس بار ہؤا ہے۔ پچھلی تین مردم شماریوں میں آریوں کی تعداد لاکھوں کے حساب سے بڑھتی رہی ہے۔ لیکن کسی کو خطرہ محسوس نہ ہؤا۔ اس بار مانو خطرہ کا پہاڑ ہمارے سر پر آن گرا ہے۔ ایک طرف سناتن دھرمیوں نے ہمارا ورودھ کیا۔ دوسری طرف ہندو بھائیوں نے۔ اور تیسری طرف ہمارے اپنے بھائیوں نے۔ سب سے پہلے میں اپنے بھائیوں کو لیتا ہوں۔ انہیں اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ آریہ سماج نے جو پوزیشن اس بار لی ہے۔ وہ نئی نہیں بلکہ شروع سے لی جا رہی ہے۔ جب کہ ہمارے آچاریہ جیوت تھے۔ چونکہ ایک پتر میں ہندوؤں کو مخاطب کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"تم کرم بھرشٹ تو ہوئے ہی ہو نام بھرشٹ کیوں ہوتے ہو؟"

معنے یہ کہ ہندوؤ تم نے آریوں کے کرم تو چھوڑ دیئے اپنا آریہ نام کیوں چھوڑ رہے ہو۔

جس سماج کی انہوں نے ستھاپنا کی اس کا نام انہوں نے آریہ سماج رکھا۔ آریہ کے آگے بریکٹ میں (ہندو) نہیں رکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک ستھان کو چھوڑ کر ان کے گرنتھوں میں کہیں ہندو شبد نہیں آیا۔ اور جہاں آیا ہے۔ وہاں بھی تِرسکار کے روپ میں اپنے ایک گرنتھ میں وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ کام ہندو بے چارے کیا کریں گے یہ تو آریہ ہی کر سکتے ہیں۔ جس دھرم کا وہ پرچار کرتے تھے۔ اسے انہوں نے ویدک دھرم بتاتے رہے۔ اور سناتنیوں کو پورانک کے نام سے یاد کرتے رہے۔ یہ ہے ہمارے آچاریہ کی آگیا۔ نرادھار نہیں۔ بلکہ اس کے لئے شاستر ساہتیہ اور اتہاس کے پرمان موجود ہیں۔ ہماری جاتی کا نام آریہ ہے ہندو نہیں۔ اس وشیہ پر برسوں سناتن دھرمیوں میں ہمارے شاستر ارتھ ہوتے رہے۔ چنانچہ جب آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا

پنجاب نے جن گننا کے سمبندھ میں اپنی پہلی گشتی نکالی۔ اور اس میں سمبندھت آریہ سماجوں کو یہ آدیش کیا۔ کہ آریہ لوگ دھرم کے خانہ میں اپنے تئیں "ہندو" لکھوائیں تو اس کے کئی اُپدیشکوں نے اس آگیا کا پالن کرنے میں اپنی اسمرتھتا پرگٹ کی۔ اور اُنہوں نے وجہ یہ دی۔ کہ ہم نے سناتن دھرمی اُپدیشکوں سے بیسیوں شاستر ارتھ کئے۔ اور سدھ کیا۔ کہ ہمارا نام آریہ ہے۔ آج ہم کس منہ سے کہیں۔ کہ ہم ہندو ہیں۔ چنانچہ اس سبھا کو مجبور ہو کر اپنی یہ گشتی واپس لینی پڑی۔ اس کے ستھان میں دوسری گشتی جاری کی گئی۔ جس میں دھرم کے خانہ میں "ویدک" اور جاتی کے خانہ میں "آریہ" لکھوانے کا آدیش کیا گیا۔ لیکن مبادا کسی کو یہ شک ہو۔ کہ یہ لوگ سولہ آنے آریہ ہو گئے ہیں۔ اور ان میں ہندو تو کا لیش ماتر نہیں رہا۔ انہوں نے یہ نئی ہدایت کی۔ کہ آریہ کے آگے بریکٹ میں (ہندو) لکھ دیا جائے۔ ہم نے اس بات کو سویکار نہیں کیا۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ آریہ کے ساتھ ہندو لکھنا شرائطک ہے۔ مردم شماری کے اغراض کے لئے آریہ کے معنی "شدھارک ہندو" کئے ہیں۔ اس لئے شدھارک ہندو کے آگے بریکٹ میں ہندو لکھنا زیب نہیں دیتا۔ یہ جواب ان لوگوں کی تسلی کیلئے ہے جنہیں آریوں پر وشواس نہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ بھی کہیں سکھوں کی طرح ہندوؤں سے جُدا نہ ہو جاویں۔ دوسروں کو شبہ ہو تو سمجھ میں آ سکتا ہے۔ لیکن یہ کہ آریہ نام دھاری خود اپنے پر شبہ کریں۔ یہ سمجھ سے باہر ہے۔ ان آریوں کو جو اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ آریہ

کے ساتھ ہندو ضرور بڑھایا جاوے"۔ ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ تمہاری جاتی کا یہ نام نہیں۔ اپنا شاسن نہ ہونے سے ہم نے یہ نام قبول کر رکھا ہے۔ اگر ہم میں شکتی ہوتی۔ تو ہم نے اسے اس وقت تک اُڑا دیا ہوتا۔ یہ نام تو کسی وقت ہمارے دُشمنوں نے ہمیں دیا تھا۔ سنسار کا اتہاس بتاتا ہے۔ کہ قومیں دوسری جاتیوں کے دئے ہوئے ناموں کو تلانجلی دے رہی ہیں۔ ٹرکی کی موجودہ راجدھانی کا نام یوروپی لوگوں نے انگورہ رکھا تھا۔ مصطفےٰ کمال پاشا نے اس کا حقیقی نام "انقرہ" از سر نو رائج کر دیا۔ اب تمام سرکاری کاغذات میں انقرہ ہی لکھا جاتا ہے۔ اور یوروپی لوگوں نے بھی اسے انقرہ ہی کہنا شروع کر دیا ہے۔ صرف یہ نہیں بلکہ مصطفےٰ کمال پاشا نے اپنا نام سولہ آنے قومی بنانے کے لئے بدل دیا۔ اور اپنے آخری دنوں میں وہ کمال اتاترک کے نام سے پرسدھ ہوئے۔ اسی طرح یوروپی لوگوں نے ایران کو فارس یا پرشیا کا نام دے رکھا تھا۔ رضا شاہ پہلوی کی بدولت جب وہاں جاگرتی پیدا ہوئی۔ اور وہاں کے لوگوں کو اپنی ادستھا کا گیان ہؤا۔ تو انہوں نے فارس کو تلانجلی دے کر اپنا پرانا نام ایران کر دیا۔ اب وہ دیش اسی نام سے پرسدھ ہے۔ کوئی اسے فارس یا پرشیا نہیں کہتا۔ آئر لینڈ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ ڈی ویلرا کے برسر حکومت آتے ہی اس کا نام "آئیری" کر دیا گیا۔ آئر لینڈ ودیشیوں کا دیا ہؤا نام تھا۔ اور آئیری قومی نام ہے۔ اسی طرح سیلون کی لیجسلیٹو اسمبلی میں یہ پرستاو پیش ہؤا ہے۔ کہ یہ نام چھوڑ کر اپنا اصلی نام گرہن کیا جائے۔ وہ ہے

"شری لنکا"۔ اسی طرح دوسری جاتیاں اور دیش تو غیروں کے دئے ہوئے ناموں کو چھوڑ کر اپنے اصلی ناموں پر آ رہے ہیں۔ اور ہم ہیں۔ کہ ہمیں غیروں کے دئے ہوئے ناموں سے اتنا پریم ہو گیا ہے۔ کہ ہم اسے چھوڑنے کو تیار نہیں ہو سکتے۔ بلکہ کوئی چھوڑنے کو کہے تو اُسے گالیاں دیتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے اُوپر کہا ہے۔ کہ جن لوگوں کو رشی دیانند کے سدھانتوں پر وشواس نہیں۔ اور جو آریہ سماج سے کوئی سمبندھ نہیں رکھتے۔ وہ آریہ شبد کی مخالفت کریں۔ تو افسوس تو ہوگا آشچریہ نہیں۔ لیکن جب ہم ان لوگوں کو جو اپنے تئیں آریہ کہتے ہیں۔ آریہ نام کی مخالفت کرتے دیکھتے ہیں۔ تو شوک بھی ہوتا ہے۔ اور آشچریہ بھی۔ اس عرصہ میں ایک وقت ایسا بھی آیا۔ جب پرادیشک سبھا کے پردھان نے اپنی ذمہ داری پر یہ گھوشنا کر دی۔ کہ نسل کے خانہ میں نہ آریہ لکھا جائے نہ ہندو۔ کیونکہ اس سے کوئی لابھ نہیں۔ اور یہ خانہ خالی چھوڑ دینے سے آپس کا جھگڑا ابھی مٹ جائے گا۔ لیکن ان کی انترنگ سبھا نے ان کا یہ فیصلہ سویکار نہ کیا۔ اور اس طرح نسل کے خانہ میں آریہ (ہندو) ہی رہے گا۔ اسی سے "پرکاش" کے پاٹھک سمجھ سکتے ہیں۔ کہ پوزیشن غلط ہو تو کس طرح پینترے بدلنے پڑتے ہیں۔ ہم نے صحیح پوزیشن لی۔ پرماتما کے سامنے بھی سچے اور اپنی آتما کے سامنے بھی۔ پرواہ نہیں۔ کہ دوسرے ہماری نسبت کیا رائے قائم کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی پوزیشن بار بار بدلنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ ہماری پوزیشن وہ ہے جس کا آدیش ہمارے آچاریہ نے کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم دھرم کے لحاظ سے ویدک ہیں۔ اور جاتی کے لحاظ سے آریہ۔ سارودیشک سبھا دہلی کا یہ نشچے ہے۔ اور تمام پرانتیہ پرتی ندھی سبھاؤں کا یہ نشچے ہے۔ اس لئے ایک ایک آریہ استری اور پُرش بال برِدھ کو اس پر آچرن کرنا چاہئے۔ انہیں یاد رہے۔ کہ آریہ سماج کے ورودھی ہندو سنگٹھن کی آڑ میں اس کی شکتی کم کرنا چاہتے ہیں۔ دُنیا پر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اس کی تعداد بڑھنے کی بجائے کم ہو گئی ہے۔ اگر کہیں واقعی ہماری تعداد کم ہو گئی۔ تو انہیں دُنیا کو یہ کہنے کا موقعہ مل جائے گا۔ کہ آریہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سماج کا یہ یہ دعوےٰ کیا ہوا ہے کہ ہم ترقی کر رہے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج کو اس خطرے سے بچانے کے لئے ہمیں چوکنا رہنا چاہیئے۔

(۲)

ہمارے سناتن دھرمی بھائی اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ ہماری جاتی کا نام ہندو ہے آریہ نہیں۔ اور ان کی یہ کوشش ہے۔ کہ اگلی مردم شماری میں آریوں کی تعداد کم سے کم ہو۔ ان سے مجھے صرف یہ کہنا ہے۔ کہ یہ باسی کڑھی میں اُبال کیسا؟ اس وشے پر کہ ہمارا نام کیا ہے آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا میں بیسیوں شاستر ارتھ ہوئے۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ شاستر۔ ساہتیہ اور اتہاس کے پرمانوں سے ہم نے یہ سدھ کیا۔ کہ ہماری جاتی کا پراچین نام آریہ ہے۔ آریہ سماج کے پرورتک مہرشی دیانند کا کاشی کے پنڈتوں سے اس وشے پر شاستر ارتھ ہوا۔ اور پنڈتوں کو سویکار کرنا پڑا۔ کہ ہمارا اصلی نام "آریہ" ہے "ہندو" نہیں۔ آریہ نام کے حق میں کاشی کے پنڈتوں کی ایک ویوستھا بھی ہے۔ کاشی میں وشوناتھ مندر کے باہر اس وقت تک یہ شبد ملتے ہیں۔ کہ:۔

"آریوں کے سوائے کوئی اندر نہیں جاسکتا"

ایسی حالت میں اب آریوں کا ورودھ کیوں؟ کچھ ورشوں سے ہمارے ہاں لیکے شاستر ارتھ بند ہیں۔ اور اس کا بڑا ہیتو یہ ہے۔ کہ آپ نے سمجھ لیا ہے۔ کہ آریہ سماج اپنا نام چھوڑنے سے رہا۔ اس لئے یہ اچھا نہیں لگتا۔ کہ آپ اب آریہ شبد کا ورودھ کریں۔ اور ایرشا اور دولشی کی جو اگنی مند پڑ گئی تھی۔ اسے پھر پرجوت کریں۔ میں آپ سے یہ نہیں کہتا۔ کہ آپ اپنی آتما کے انوسار کام نہ کریں۔

....

.... جو کچھ آپ نے اپنا دھرم سمجھ رکھا ہے۔ اس کا آپ انوکرن کریں۔ اس کے انوسار آپ کا نام ہندو ہے تو آپ ہندو لکھوائیں لیکن آپ آریہ شبد کی مخالفت کر کے از سر نو باہمی کشمکش کی داغ بیل کیوں ڈال رہے ہیں۔ آپ بھی جانتے ہیں۔ کہ آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا ایک دوسرے کے نزدیک آ رہے ہیں۔ سناتن دھرم سبھا زبان سے نہیں۔ تو عمل سے آریہ سماج کے سدھانتوں کو قبول کر رہی ہے۔ جب یہ بھی ناممکن ہی نہیں۔ بلکہ اغلب ہے۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا میں کوئی مت بھید نہ رہے۔ تو اس وقت بھید بھاو کی اگنی سلگانے سے کیا لابھ؟

(۳)

ہندو سبھا بھی اس بار اس وشے سے دلچسپی دکھلا رہی ہے۔ اور اس کے کچھ پرجوش ممبر جن کا جوش ان کی عقل سے زیادہ ہے۔ اس بات کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ آریہ لوگ بھی اپنے تئیں ہندو لکھوائیں۔ ہندو مہاسبھا کا میں یہ حق تو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ ہندو ماتر کو پریرنا کرے۔ کہ اگلی مردم شماری میں اپنا نام "ہندو" لکھوائے۔ تاکہ ہندوؤں کی صحیح تعداد معلوم ہو۔ لیکن یہ نہیں۔ کہ وہ آریوں اور سناتن دھرمیوں کے خالص مذہبی معاملہ میں دست اندازی کرے۔ اور وہ آریوں سے کہے۔ کہ اپنے تئیں ہندو لکھواؤ۔ جب کہ مردم شماری کے اغراض کے لئے "ہندو" کے معنی "سناتنی ہندو" کے ہیں۔ بھائی پرمانند جی نے ہندو سبھا مدورا کے اجلاس میں یہ پرستاد کیا۔ کہ جو آریہ سماجی اپنے تئیں ہندو نہ لکھوائے اسے ہندو سبھا سے خارج کر دیا جائے۔ لیکن کوئی بھی اسے ماننے کو تیار نہ ہوا۔ ویر ساورکر۔ ڈاکٹر مونجے اور ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی جیسے نیتاؤں نے اس کا ورودھ کیا۔ اور اڑھائی سو ممبروں میں سے بھائی جی کو صرف ۵ ووٹ ملے۔ ویر ساورکر بھائی جی کی طرح معقولیت کو جواب نہیں دے بیٹھے۔ وہ یہ نہیں کہتے۔ کہ آریہ لوگ اپنے تئیں آریہ نہ لکھوائیں۔ یا وہ اپنے تئیں ویدک دھرمی ظاہر نہ کریں۔ ان کی خواہش صرف یہ ہے۔ کہ آریہ لوگ نسل کے خانہ میں بریکٹ میں (ہندو) لکھ دیں۔ تاکہ کسی کو ہندوؤں اور آریوں میں بھید بھاو کا احساس نہ ہو۔ اگر آریہ سماج اس کے لئے تیار نہ ہو۔ تو وہ اس پر بھی زور نہیں دیتے۔ بلکہ صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ کوئی آریہ سماجی آریہ کے ساتھ ہندو کا شبد بھی لکھ دے۔ تو آریہ سماج کی طرف سے اسے اجازت ہو۔ اور اگر آریہ سماج اسکی بھی اجازت دینے کو تیار نہ ہو۔ تو وہ کم از کم کسی آریہ کے اپنے تئیں ہندو لکھانے پر برا نہ منائے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کسی کو ڈنڈ دینے سے رہا۔ وہ تو صرف پریرنا سے کام لینا جانتا ہے۔ اور دے رہا ہے۔ اسے آشا ہے۔ کہ آریہ لوگ اس کی آگیا کو مانیں گے۔ لیکن اگر کوئی نہ مانے تو یہ نہیں۔ کہ اسے خارج کر دیا جائے گا۔ میں ویر ساورکر جی سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ اُن کے خیال میں ڈسپلن کے لحاظ سے آریہ لوگ سارودیشک سبھا کے سامنے جوابدہ ہیں یا ہندو مہا سبھا کے؟ میں سمجھتا ہوں۔ کہ انہیں بھی اس بات سے انکار نہ ہوگا۔ کہ وہ سارودیشک سبھا کے سامنے جوابدہ ہیں۔ ایسی حالت میں ان کا آریوں کو یہی اُپدیش ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی شرومنی سبھا کی آگیا کا پالن کریں نہ کہ اس کا اُلنگھن۔ میں مانتا ہوں۔ کہ انکی نیت ٹھیک ہے۔ اگر وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ آریہ لوگ کسی نہ کسی جگہ اپنے نام کے ساتھ ہندو بھی لکھ دیں۔ تو اس ڈر سے کہ مبادا مضبوط ہو کر وہ بھی سکھوں کی طرح ہندوؤں سے جدا ہو جائیں۔ میں کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ اوشواس نرمول ہے۔ آریہ لوگوں نے ہندوؤں سے جدا ہونا ہوتا۔ تو اس وقت تک ہو گئے ہوتے۔ ان کی ایک ایک حرکت انہیں پہلے سے زیادہ ہندو ثابت کر رہی ہے۔ اُن کی یہ پوزیشن نہیں۔ کہ وہ ہندوؤں سے جدا ہیں۔ یا یہ کہ وہ پولٹیکل اور سوشل طور سے ہندو نہیں۔ بلکہ یہ کہ ہندوؤں کا بھی اصلی نام آریہ ہے۔ اور انہیں یہی نام گرہن کرنا چاہیئے۔ ان کی یہ کوشش ہے۔ کہ وہ اپنا اصلی نام گرہن کریں۔ ویر ساورکر اور ہندو مہاسبھا کے لیڈروں سے مجھے شکائیت ہے۔ کہ اُنہوں نے آریوں کو انکی شرومنی سبھا کی آگیا کو بھنگ کرنے کی پریرنا کی ہے۔ اگر انکی یہ خواہش تھی۔ کہ آریہ لوگ کسی نہ کسی طرح اپنے تئیں ہندو ظاہر کریں۔ تو مناسب یہ تھا۔ کہ آریہ سماج کے لیڈروں سے وچار پری ورتن کر کے کوئی پربندھ کرتے۔ نہ یہ کہ آریہ سماج کے خلاف کھلا پروپیگنڈا کرتے۔ انہیں معلوم ہو گا۔ نہیں تو میں بتائے دیتا ہوں۔ کہ سنہ ۱۸۹۱ء سے لے کر آریہ علیحدہ دکھلائے جا رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کا شمار ہندوؤں میں ہوتا رہا ہے۔ جو بھی چاہے مردم شماری کی رپورٹیں دیکھ کر اپنی تسلی کر سکتا ہے۔ یہ بات نعیم ستھ ہے۔ کہ مردم شماری کے کاغذات میں آریوں کو ہندوؤں میں شامل کیا جاتا ہے۔ ان کے علیحدہ پولٹیکل یا شہری حقوق نہیں۔ اور نہ اُنہوں نے ان کا الگ مطالبہ کیا ہے۔ تو پھر یہ اوشواس کیوں؟ ایسی حالت میں ہندو سبھا کے ان کے خلاف زہر پھیلانے کے کیا معنی؟

(۴)

انتم نویدن مجھے اپنے آریہ بھائیوں سے کرنا ہے۔ پچھلی مردم شماری کا تجربہ بتاتا ہے۔ کہ ہر دس برس کے بعد ہماری تعداد میں سو فیصدی کا اضافہ ہوتا رہا ہے۔ آج سے تیس برس پہلے ہماری تعداد اڑھائی لاکھ تھی۔ اس کے دس برس بعد پانچ لاکھ ہو گئی۔ سنہ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں ہم ۹ لاکھ نوے ہزار تھے۔ اس حساب سے اس مردم شماری میں ہمیں بیس لاکھ ہونا چاہیئے۔ پرماتما نے چاہا۔ تو ہم اس سے بھی زیادہ ہوں گے۔ لیکن پرماتما بھی ان کی مدد کرتے ہیں۔ جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔ اگر آپ لوگوں نے خود ہی اپنے کرتویہ کا پالن نہ کیا۔ تو ہماری ترقی کیسے ہوگی۔ مجھے شوک ہوتا ہے۔ جب میں کسی کسی بھائی کو اس لحاظ سے شتھل دیکھتا ہوں۔ ان میں شتھلتا نہ ہوتی۔ تو آریہ سماج کے باہر تو پہلے ہی اٹھتا۔ اس کے اندر آریہ اور ہندو کا پرشن نہ اٹھتا۔ میرے کئی بھائی بھولے ہیں۔ اس لئے اندیشہ ہے۔ کہ وہ کہیں مردم شماری کے وقت دھوکہ نہ کھا جائیں۔ اس وقت تک جو ہوا سو ہوا۔ آخری وقت پر ہم چوکتے نہ رہے۔ تو جو کچھ ہم نے کیا ہے۔ وہ ناش ہو جائے گا۔ مردم شماری کے کام پر ہم نے ہزاروں روپے خرچ کئے ہیں۔ سینکڑوں سجن پرشوں نے اپنا سمیہ اس کام میں لگایا ہے۔ اس کا پھل تبھی نکل سکتا ہے۔ جب ایک ایک آریہ مردم شماری کے متعلق اپنا کرتویہ سمجھے۔ دیش اتنا بڑا ہے۔ کہ کوئی سبھا سارے دیش کی ذمہ داری لینا چاہے تو نہیں لے سکتی۔ گورنمنٹ کا بھی حالانکہ اس کی مشینری مکمل ہے پچاس لاکھ روپیہ اس کام پر خرچ ہوگا۔ کوئی پرائیوٹ سوسائٹی اتنی بھاری ذمہ داری اپنے اُوپر کیسے لے سکتی ہے؟ ہمارا کام تو لوگوں کو بیدار کرنا تھا۔ انہیں خبردار کرنا تھا۔ سو ہم نے کر دیا۔ اس سے زیادہ ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہمیں وشواس ہے۔ کہ پرماتما ہمیں ہمارے پرشارتھ کا پھل دیں گے۔ آریہ لوگ اپنے کرتویہ کا پالن کریں گے۔ اور اگلی مردم شماری میں آریہ پچاس لاکھ تک پہنچ جائیں گے۔ اسی نویدن اور اس آشا کے ساتھ میں اس لیکھ کو سماپت کرتا ہوں۔

(کرشن)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شہید اکبر پنڈت لیکھرام کی وصیت

یکم مارچ کو شہید اکبر پنڈت لیکھرام کا یوم شہادت ہے۔ آریہ سماجوں کو یہ دن سبھا کے آدیش اور پروگرام انوسار یکم مارچ کو بڑے سماروہ اور اُتساہ سے مناتے ہوئے ان کی آخری وصیت کو عملی جامہ پہنانے کا یتن کرنا چاہیئے۔ ان کی وصیت تھی۔ "تحریر کا کام بند نہ ہونا پائے"۔ کتنے آریہ سماج اور آریہ بھائی ہیں۔ جو ان کی اس آگیا کا پالن کرتے ہیں۔ اور اس شبھ کاریہ میں سہائتا دیتے ہیں۔ پرماتما کرے اس شبھ دن آریہ بھائیوں میں اس آدیش کو پالن کرنے کی بھاونا جاگرت ہو جائے +

کانگریس کے ستیاگرہ کی مزاحمت

مسلم لیگ کونسل نے ۲۳۔ فروری کے اپنے تازہ اجلاس میں کانگریس کے ستیہ آگرہ کی مزاحمت کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ کانگریس کے موجودہ ستیاگرہ سے کسی کو اتفاق ہو یا نہ۔ لیکن اس بات سے کسی کو انکار ہو سکتا ہے۔ کہ یہ ایک خالص سیاسی تحریک ہے۔ اگر مسلم لیگ کی طرف سے اس کی مزاحمت کی گئی۔ تو یہ ہندو مسلم سوال جھگڑے کی صورت اختیار کرے گی۔ اور تعجب نہ ہوگا۔ اگر ہندو مسلم فسادات ہو جائیں۔ کیونکہ جس قدر یہ تحریک اہنسا تمک ہے۔ اس کی مزاحمت اس قدر اہنسا تمک نہیں ہو سکتی +

مردم شماری اور کچھ مسلم فرقے

مردم شماری کے سلسلہ میں کچھ مسلم فرقوں کے فیصلوں کو جاننا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ احمدیوں۔ شیعوں۔ مومنوں اور سنیوں کے فیصلہ جات اس وقت تک اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان فرقوں سے تعلق رکھنے والے اپنے کو "مسلمان" نہیں لکھوائیں گے۔ بلکہ احمدی۔ شیعہ۔ مومن اور سنی ۔ اس امر کے باوجود یکہ ان فرقوں نے خود کو مسلمان نہ لکھوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسلمانوں میں کوئی تشویش نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ آخر۔ ان فرقوں کے ممبر گنے تو مسلمانوں میں ہی جاویں گے نہ جانے پھر ہندوؤں کو آریہ جینیوں کے آریہ لکھوانے سے تشویش کیوں ہے؟ جبکہ ان کا شمار گذشتہ مردم شماریوں کی طرح ہندوؤں میں ہی ہوگا۔

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا الٹی میٹم

۲۲۔ فروری کے اپنے اجلاس میں شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ یونینسٹ گورنمنٹ کو ایک ماہ کا الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ اگر اس کے مطالبات منظور نہ کئے گئے۔ تو ڈائرکٹ ایکشن لیا جاوے گا۔ کمیٹی نے جو مطالبات پیش کئے ہیں۔ ان میں علاوہ کئی اور مطالبات کے ایک یہ بھی ہے۔ کہ لازمی پرائمری تعلیمی بل میں حکومت اس مطلب کی ترمیم کرنے کا اعلان کرے۔ کہ جس سکول کے لڑکے اور لڑکیاں گورمکھی پڑھائے جانے کا مطالبہ کریں۔ وہاں ان کے لئے انتظام کیا جائے گا۔ اور ایسے ہی حقوق ہندی کو بھی دئے جائیں گے +

دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس الٹی میٹم کا حکومت پنجاب پر کیا اثر ہوتا ہے؟

مردم شماری سمبندھی شکایات

مردم شماری کے متعلق دو بڑی شکائتیں سننے میں آتی ہیں۔ ایک یہ کہ ہندو محلوں میں بھی زیادہ تر تعداد مسلم شمار کنندوں کی ہے۔ حالانکہ ہندو علاقوں میں ہندو شمار کنندے مامور ہونے چاہئیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو۔ تو کم از کم برابر تو ضرور ہوں۔ دوسری شکائت یہ ہے۔ کہ دیہات میں پٹواریوں نے ابھی سے خانہ پُری شروع کر دی ہے۔ تاکہ مردم شماری کی تاریخوں میں انہیں زیادہ کام نہ کرنا پڑے۔ اور وہ خواہ مخواہ ان ہندوؤں کو بھی جو آریہ لکھوانا چاہتے ہیں ہندو لکھ رہے ہیں۔ خان صاحب شیخ فضل الٰہی سپرنٹنڈنٹ مردم شماری پنجاب کی توجہ ان شکایات کی طرف دلائی گئی ہے۔ امید کرنی چاہیئے۔ کہ ان شکایات کو دور کر دیا جائیگا +

رپورٹ کریں!

لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے پردھان دیانند سالویشن مشن کی اطلاع ہے۔ کہ موضع سہرود تحصیل گڑھ شنکر کے پٹواری نے مہاشہ بھائیوں سے پوچھا۔ کہ تم کیا لکھواؤ گے۔ جب مہاشہ بھائیوں نے کہا۔ کہ ہم دھرم کے خانہ میں "ویدک دھرم"۔ نسل اور قبیلہ کے خانہ میں "آریہ" لکھوائیں گے۔ تو پٹواری نے جواب دیا۔ کہ ہمیں افسران بالا کی ہدایت ہے۔ کہ ہم آپ کو مذہب کے خانہ میں "ہندو" اور نسل وقبیلہ کے خانہ میں "ڈوم ہندو" اور زبان کے خانہ میں "پنجابی" لکھیں۔ یہ افسران بالا کے احکام کے سراسر خلاف ہے۔ سپرنٹنڈنٹ مردم شماری پنجاب نے لالہ دیوی چند کو اپنے خط نمبر ۴۰ ۲۵ مورخہ ۲/۱۴ ۱۷ میں لکھا ہے۔ کہ جو لوگ نسل قبیلہ اور ذات کے خانہ میں "آریہ" اور دھرم کے خانہ میں "ویدک دھرم" لکھوانا چاہتے ہیں۔ وہ لکھوا سکتے ہیں۔ ان کو آریوں کی تعداد میں اور ہندوؤں کے کل میزان میں شامل کیا جائے گا۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب مردم شماری نے ہمیں یقین دلایا ہے۔ کہ کسی شمار کنندہ کے متعلق یہ شکائت ملنے پر کہ اُس نے اپنی طرف سے کچھ لکھا ہے۔ یا کسی نے جو کچھ لکھوانا چاہا وہ نہیں لکھا۔ تو وہ اس شمار کنندہ کے خلاف فوری کارروائی کریں گے۔ لہٰذا مہاشہ بھائیوں اور دوسرے ہریجنوں کو جو "آریہ" لکھنے سے انکار کریں۔ یا خود اپنی مرضی سے کچھ لکھنا چاہیں۔ اُن کی رپورٹ فوراً سپرنٹنڈنٹ صاحب مردم شماری پنجاب لاہور کو کریں +

مسلم یونیورسٹی میں پردہ

پچھلے دنوں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں کنووکیشن ہوا۔ تو ڈگری لینے والی لڑکیوں سے کہا گیا۔ کہ وہ جلسہ میں سیاہ برقعہ پہن کر آئیں۔ اس کے جواب میں یونیورسٹی کورٹ کے ایک ممتاز رکن نے جن کی لڑکی ڈگری لینے والی تھی وائیس چانسلر کو لکھا۔ کہ:۔

"آپ میری بیٹی کو اس کے بچپن سے جانتے ہیں۔ اس نے کبھی برقعہ اوڑھا ہی نہیں۔ اس کے مذہب نے عورتوں کو چہرہ اور ہاتھ بتانے سے منع نہیں کیا۔ اس لئے یہ کس حد تک مناسب ہوگا۔ کہ اُسے ایک ایسا کالا برقعہ پہننے کے لئے کہا جائے۔ کہ جس سے ایک اچھا خاصا آدمی کجھوٹ یا کپڑوں کا گٹھا ہو کر رہ جاتا ہے۔ اگر ارباب جامعہ پسند ہیں۔ کہ برقعہ پہننا لازمی ہے۔ تو کسی عورت کو حدود جامعہ اور عام جلسوں اور پارٹیوں میں بغیر برقعہ شامل ہونے کی اجازت نہ ہونی چاہیئے۔ اور سٹریچری ہال کے دروازے ان تمام خواتین پر بند رہنے چاہئیں۔ جو برقعوں میں لپٹی لپٹائی نہ آئیں۔ لیکن عمل ہو رہا ہے بالکل برعکس" +

اسلامی پردہ کی مخالفت کس قدر زور پکڑتی جا رہی ہے۔ یہ مندرجہ بالا خیالات سے بخوبی ظاہر ہے +

جین بھی "آریہ" لکھائیں گے

سیکریٹری ایس۔ ایل جین سبھا نے اعلان کیا ہے۔ کہ مردم شماری کے کاغذات میں جین اپنی نسل "آرین" لکھوائیں گے۔ اگرچہ مذہب اپنا جین ہی درج کرائیں گے۔ جینیوں کا یہ نشچہ قابلِ تعریف ہے۔ جینی اپنی نسل آریہ لکھوا رہے ہیں۔ اگر آریہ ہی اپنی نسل آریہ لکھوائیں گے۔ تو کون سا غضب ہو جائے گا؟

منزل گاہ مسلمانوں کے حوالے

حکومت سندھ نے منزل گاہ کو مسلمانوں کے حوالے کر دیا ہے۔ اس کا ایک حصہ بطور مسجد استعمال ہوگا۔ اور دوسرے حصہ میں سکول کھلے گا۔ اس کے سوائے کوئی دوسرا راستہ نہ تھا۔ کیونکہ جج کا یہی فیصلہ ہے۔ حکومت نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ سندو مندروں کی پوجا میں کوئی رکاوٹ نہ پڑ سکے۔ ہندوؤں کی بیاہ شادیوں کے موقعوں پر باجہ کے ساتھ برات گذر سکے۔ لیکن وقت بتائے گا۔ کہ ہندوؤں کے حقوق کی حفاظت کہاں تک ہوتی ہے +

آریہ سماج پر اعتراضات

جو ستائنی پنڈت راج نارائن ارمان نے اپنی زہریلی تصنیف "چیتاونی" میں کئے ہیں کا مدلل اور پرمان سہت منہ توڑ جواب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے مہوپدیشک پنڈت منسا رام جی "ویدک توپ" نے اپنی مشہور کتاب

"چیتاونی پرکاش" (اپنی جلد فوراً منگوالیں) (صرف ۱۶ جلدیں موجود ہیں)

میں دیا ہے۔ ویدک سدھانتوں کی رکھشا پر اردو میں یہ بہترین تصنیف ہے۔ اس کی ایک جلد ہر ایک سماج اور سماجی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت ۸/ ۔ محصولڈاک ۴/ رجسٹری ۳/ فوراً آرڈر بھیجدیجئے۔

مینجر "پرکاش" بک ڈپو کچی نسبت روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

"ٹوٹا کھلونا"

(لیکھکہ:- کماری کملا دیوی گگلانی شاستری)

رادھا کوٹھڑی کے باہر جو تھوڑی سی کھلی جگہ تھی۔ اسی میں بیٹھ کر کھیرے کے بیج توڑ رہی تھی۔ وہ ستھان اندھیرا اور لبید ا ہوا تھا۔ اس سمیہ اندھیرے کے اندھکار نے اس ستھان کو اور بھی اندھکار پورن بنا دیا تھا۔ رادھا دھیرے سے اُٹھی۔ دھوتی پر پڑے ہوئے چھلکے اس نے جھاڑ دیئے۔ اور پھر ایک ہلکی سی جماہی لے، ٹسلا اور ہتھوڑا کو اُٹھا کر اندھر کوٹھڑی میں چلی گئی۔ کوٹھڑی بڑی اندھیری تھی۔ مگر ابھیاس کے کارن ان چیزوں کو یتھا ستھان رکھنے میں اُسے ذرا بھی کٹھنائی معلوم نہ ہوئی۔ پھر آ کر اُس نے چھلکوں کو سمیٹا۔ اور اُنہیں ایک جگہ کونے میں دھر دیا۔ اس خیال سے کہ یہ تھوڑا بہت ایندھن کا کام دیں گے۔ اب اُس نے گریوں کو پوٹلی میں باندھا۔ اور ایک حسرت بھری درشٹی سے اُن کی اور دیکھا۔ اپنی گریوں کو بیچ کر تو اُسے پیسے ملیں گے۔ جو سنکھیا میں کچھ ایک ہونے پر بھی اس کا سب کچھ ہوں گے۔ گریوں کی پوٹلی کو اس نے ایک اور چیتھڑے میں لپیٹا۔ اور پھر کوٹھڑی میں جا کر ایک ٹوٹے سے ٹین میں دھر دیا۔ اسی سمیہ اس نے پرتیکھشا بھری درشٹی سے دروازے کی اور دیکھا۔ اور ایک کھشن کے بعد ہی وہاں سے درشٹی پھیر وہ آلے کی اور بڑھی۔ آلے میں ایک دیا رکھا تھا جس میں نامعلوم کتنی کالکھ اور گرد چمٹ رہی تھی۔ رادھا نے بتی کو ٹھیک کیا اور دیا سلائی جلا کر اُسے جلا دیا۔ ایک بار پھر دروازے کی اور دیکھ کر وہ اسی اور منہ کر کے لیٹ گئی +

— سہسا راموں نے دروازے کے اندر پرویش کیا۔ آج آتے ہی وہ ماں سے چمٹ کر بیٹھ گیا۔ اور آشا تتھا سنکوچ بھری درشٹی سے اس کی اور دیکھ کر اس کے سر کے بال سہلانے لگا۔

بچے کے اس بھاؤ کو دیکھ رادھا پہچان گئی۔ کہ آج یہ کچھ چیز دیکھ کر آیا ہے۔ جس کو لینے کی اِچھا اُسے ویاکل کئے ہے۔ اس کے ہردے کو چیرتی ہوئی ایک آہ شونیہ میں ولین ہو گئی۔ دُکھنا کے بھار سے دبی ہوئی آنکھوں کو تنک اُٹھاتے ہوئے ذرا سا کھانس کر بولی:-

"کیا ہے بیٹا۔ آج اس طرح کیوں ہو؟" اور ممتا کے آدیش نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ دھر دیا۔

"نہیں ماں۔ کچھ بھی تو نہیں"۔ بڑے بھولے پن سے دل کے بھاؤ کو چھپاتے ہوئے راموں نے کہا۔

"کچھ تو ہے؟" رادھا نے ... سے پوچھا۔

"کچھ نہیں ماں"۔ قمیض کے چھور کو مکھ میں دبائے۔ دوسری اور دیکھتے ہوئے راموں بولا۔

رادھا سنبدھ بھاؤ سے اُٹھی۔ وہ چاہتی تھی۔ کہ وہ بچے سے پوچھے۔ کہ کیا لینا چاہتا ہے۔ مگر پھر سوچتی۔ اگر بچے نے کوئی چیز مانگ لی۔ تو کیا وہ لے کر دے سکتی ہے؟ پھر یونہی پوچھ کر اپنے اور بچے دونو کے دل کو کیوں دُکھائے؟

صبح کی بنی دو روٹیاں پڑی تھیں۔ تھوڑا سا نمک اُوپر رکھ کر رادھا نے راموں کے ہاتھ پر دھر دیں۔ اُسی سمیہ اُس کی درشٹی بچے کے مکھ پر پڑی۔ جس کی آنکھوں میں آنسو جھلک رہے تھے۔ یہ دیکھتے ہی رادھا کو اپنا ترک بھول گیا۔

"تمہیں میری قسم بتاؤ کیا لینا چاہتے ہو؟" ہردے سے رو رو کر اُس کے مکھ سے بانی نکل پڑی۔

"قسم" شبد سنتے ہی راموں ویاکل ہو اُٹھا۔ وہ جانتا تھا۔ کہ ماں کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ وہ یہ بھی جانتا تھا۔ کہ میرے کچھ مانگنے پر اُسے نہ لے دے سکنے سے ماں کا ہردے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لئے ماں سے کچھ مانگنے سے نہ مانگنا ہی اچھا ہے۔ لیکن پھر بھی نہ جانے کیوں اس کا بال ہردے اُسے بربس چیزوں کی اور آکرشت کرتا۔ وہ ان چیزوں کی اور سے کھینچے ہی دل ہٹانا چاہتا۔ نہ جانے کون سی آنترک پریرنا اُسے پریرت کرتی۔ کہ جاؤ ماں کی گود میں سر رکھ دو۔ ماں تمہیں سب کچھ دلا دے گی۔ وہ ایک اویکت روپ سے انوبھو کرتا۔ کہ ماں سب کچھ کرنے میں سمرتھ ہے۔ آج اُس نے بچوں کو "اِمرتی" (مٹھائی) کھاتے دیکھا تھا۔ بہت روکنے پر بھی وہ من کو نہ روک سکا۔ اسی پر کا آنترک پریرنا نے اُسے کہا۔ ۔۔۔ ماں کے پاس جاؤ۔ ماں لے دے گی۔

— مگر بہنی کی یاد نے زبان روک دی۔ اُس نے ماں سے چھپانا چاہا۔ مگر اُتکٹ اِچھا پرکٹ ہوئے بنا نہیں رہی۔ اور پھر بچے سے بھی رہ سکتی ہے۔ "ماں کی قسم" نے اس کی زبان کھول دی۔ بھولی درکتا پورن دھوتی میں بولا:-

"ماں۔ اِمرتی لینا چاہتا تھا۔ مگر ماں اب میرا جی نہیں کرتا۔ بڑا گندہ گھی لگاتے ہیں یہ حلوائی۔ کھانسی آنے لگتی ہے ماں۔" اور سوکھی روٹی کا ایک کور منہ میں رکھ لیا۔

بچے کی بات سنتے ہی رادھا کے ہردے میں وِیتھا کی ایک لہر دوڑ گئی۔ وہ اپنے میں ہی گڑ کر سوچ مگن ہو گئی ۔۔۔ اُف! میں کتنی ابھاگنی ہوں ۔۔۔ اُس نے سوچا ۔۔۔ بچے کے سکمار ہردے کی چھوٹی سی اِچھا بھی پورن کرنے میں اسمرتھ ہوں۔ سارا دن ہاتھ توڑنے کے بعد کہیں جا کر ۴-۵ پیسے کما پاتی ہوں۔ انہی پیسوں میں سے اس جگہ کا کرایہ دینا پڑتا ہے۔ اگر ذرا بھی کرایہ دینے میں دیر ہو جائے۔ تو مکان کا مالک دھمکی دینے لگتا ہے۔ انہی پیسوں سے قرض کی قسط دینی پڑتی ہے۔ وہ قرضہ جو پتی کے کریا کرم کے لئے اُس نے لیا تھا ۔۔۔ اس نے وِیتھا کا ایک گھونٹ پی لیا ۔۔۔ اگر قسط دینے میں ذرا بھی دیر ہو جائے۔ تو ساہوکار لال پیلا ہو جاتا ہے۔ اور نالش کی دھمکی دینے لگتا ہے۔ دھنی آدمی غریب کی غریبی کو سمجھ بھی کیسے سکتے ہیں؟ ۔۔۔ انہی پیسوں سے تن ڈھکنے کو کبھی کبھی کپڑا بھی لینا پڑتا ہے۔ بچے کے اور اپنے پیٹ کو بھی جیسے تیسے بھرنا پڑتا ہے۔ اس طرح مشکل سے سب کچھ پورا کر میں کچھ بھی نہیں بچا پاتی۔ پھر بچے کے من کی چھوٹی سی اِچھا بھی پورن کروں تو کیسے؟ ۔۔۔ اس کی شونیہ درشٹی چاروں اور دوڑ گئی۔ اُن کا شریر بہت شتھل سا ہو گیا۔ اس لئے بانہہ پر سر دھر کر وہ وہیں لیٹ گئی۔

بچے کو "اِمرتی" کے لئے دو چار پیسے دینا اس کے لئے ایک سمسیا ہو رہی تھی۔ اس کے پاس اس سمیہ کیول دو پیسے تھے۔ ایک بار اس کے ہردے میں ترنگ آئی۔ چلو۔ یہی بچے کو دے دیتی ہوں۔ مگر پھر خیال آیا۔ کل کے لئے آٹا بھی تو لانا ہے۔ آج اِمرتی کھا لے گا۔ تو کل کیا کھائے گا۔ ... پھر خیال آیا۔ آج کی گریوں کو دے کر جو پیسے آئیں گے ان میں سے آٹا لے آئیں گے۔ مگر جھٹ ... دھیان آیا۔ ابھی قرض کی قسط بھی تو دینی ہے۔ تب ....

وہ سنگیا ہین سی ہو گئی۔

ادھر رادھا اس پرکار چنتا میں مگن ... اُدھر راموں نے ایک بار ماں کی اور دیکھا۔ ماں کو اس پرکار چُپ دیکھ اُس نے سوچا۔ شائد ماں میری اکتی پر وچار کر رہی ہے۔ اُسی سمیہ اُسے معلوم ہوا۔ جیسے ... پیسے اُسی نے روک رکھے ہیں۔ اگر وہ ... کی نندا نہ کرتا۔ تو ماں اوشیہ اُسے پیسے دے دیتی۔ اُس کا بال ہردے اُچھل پڑا۔ ... کھاتے کھاتے وہ پھر وچارنے لگا۔

"ماں سے تو اب آشا نہیں ہے"۔ اس کے من نے نراش ہو کر کہا۔ "پھر کیا نہ کھاؤں گا؟"

من بولا ۔۔۔ "کیسی سندر لال لال رس سے بھری تھی؟"

بچے کے منہ میں پانی بھر آیا۔

"پھر کیا ہو؟"

اُس نے دوش ہر من سے کہا۔ ... سنترک ہو کچھ چنتن کرنے لگا۔

سہسا من نے کہا۔ "وہ جو ... دو طوطے کی شکل کے مٹی کے کھلونے ... ہیں تو ہرڑی نانک تہوار سے ایک دن ... بچے رات کے وقت ان میں دیئے جلا کر ... بیتا رہے پیسے لیتے ہیں۔) تمہارے پاس ... ہیں۔ انہیں تم اب کیا کرتے ہو، پڑے ... ہیں"۔ "بیچوں؟"۔ راموں نے گمبھیر مدرا ... کہا ۔۔۔ "انہیں بیچ دے۔ پیسے ملیں ... اِمرتی لے لینا" ۔۔۔ اِتنا کہہ من چُپ ... گیا۔ ماں کے کہنے کے انوسار راموں ... جب گھر کی کتنی ہی چھوٹی موٹی چیزیں بیچا ... تھا۔ مگر ان ڈولنوں کو بیچ دینے کی بات ... دھیان میں آتے ہی وہ چونک پڑا۔ ... کو کھلونے کتنے پریہ ہوتے ہیں۔ یہ ... ہیں۔ پھر بھی اِمرتی کھانے کی اُتکٹ ... وہ دبا نہ سکا۔ بولا۔ "اچھا ذرا ٹھہر کر ... ماں سے نہ لے جانے دے تو؟" من ... بولا ۔۔۔ "ماں نے کھلونوں کو کیا کرنا ... تمہارے ہی لئے تو ہیں"۔

راموں کی تندرا بھنگ ہوئی۔ اُس نے ... دیکھا۔ ماں سو رہی ہے۔ اس کا دل زور ... سے دھڑکنے لگا۔ ماں کو بنا بتائے کچھ ... لے جانا اُس نے اُچت سمجھا۔ ... جھٹ سے ڈولنے اُٹھا کر وہ ...

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مردم شماری اور ہمارا فرض

(از مسٹر جے رام سنتوش رن باسی ٹھمبرڈی)

کہاوت ہے۔ کہ "جس کی لاٹھی اُسی کی بھینس"۔ اور یہ بالکل صحیح ہے۔ ہم آج کل اس کہاوت کی کرشمہ سازیاں اپنے چاروں طرف دیکھ رہے ہیں۔ جو بھی آج کل طاقتور ہے اُسی کی پوچھ ہے۔ کمزور کی اس جدوجہد کے زمانہ میں کوئی قدر و قیمت نہیں۔ موجودہ زمانہ پر ہی کچھ منحصر نہیں۔ ایسا ہوتا ہی چلا آیا ہے۔ فی زمانہ لاٹھی اکثریت کے ہاتھ میں ہے۔ جرمنی میں نازی ازم کا برسر اقتدار آنا۔ روس میں کمیونزم اور اٹلی میں فیسزم کا دور دورہ ہونا اس بات کے بین ثبوت ہیں۔ کہ اکثریت اپنی من مانی کر سکتی ہے۔ جو بھی انقلابات زمانہ میں رونما ہوئے۔ وہ اکثریت کے بل بوتے پر ہوئے۔ سیاسیات میں بھی اکثریت کا بہت دخل ہے۔ جس پارٹی کی زیادتی ہوگی۔ وہی ہر کام میں کرتا دھرتا رہے گی۔ اور اب جبکہ خاص کر مردم شماری کا موقعہ آیا ہے۔ اور ہر قوم اپنی اکثریت اور طاقت بڑھانے کی فکر میں ہے۔ اور سرگرم کوششیں جاری ہیں۔ ہمیں بھی اس اور دھیان دیکر اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

ابھی چند دن ہوئے اس مقصد کے لئے لاہور مسلم لیگ کا جلسہ ہوا۔ اور دوسرا جلد ہونے والا ہے۔ اس جلسہ میں لیگ کے کارکنان سے جو کچھ ہو سکتا تھا۔ اس کے پورا کرنے میں انہوں نے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ اُن سے جس طرح بھی ممکن ہو سکا۔ مسلم عوام کے جذبات کو تحریک دینے کی کوشش کی۔ اور اس غلط پروپیگنڈہ کو اپنا آلۂ کار بنا کر عوام کو ترغیب دی۔ کہ وہ اپنی تعداد بڑھا کر لکھانے میں غلطی نہ کریں۔ علاوہ ازیں مسجدوں میں ہر جمعہ کو نماز کے بعد مولوی صاحبان جو وعظ فرماتے ہیں وہ الگ رہا۔ غرضیکہ وہ دوسری قوموں کی خاموشی اور خاص کر ہندوؤں کی غفلت شعاری کا فائدہ اُٹھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہے ہیں۔ جس طرح پچھلی مردم شماری میں انہوں نے غلط بیانی سے کام لے کر اپنی تعداد بڑھا لی تھی۔ اسی طرح اب بھی ویسا ہی کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اگر ہندو عوام نے کروٹ نہ بدلی۔ تو وہ ضرور اپنی کوششوں میں کامیاب ہو جاویں گے۔ جب تک ہندو بھی جلسے جلوس یا اور ذرائع سے اپنے آپ کو سنگھٹت کر کے اپنی بہتری کے لئے کوشاں نہ ہوں گے۔ دشمن اپنے ہاتھ رنگتے ہی رہیں گے۔ مجھے اپنے ایک عزیز دوست سے جو کہ گذشتہ مردم شماری کرانے والے اشخاص میں سے تھا۔ بات چیت کرنے وقت معلوم ہوا۔ کہ وہ ایک مسلمان کے گھر گئے۔ آدمی کوئی گھر پر موجود نہ تھا۔ انہوں نے ایک لڑکی سے پوچھا۔ کہ تم گھر میں کتنے آدمی ہو۔ اس نے کہا۔ کہ جناب پچاس لکھ لیجئے۔ میرا دوست کہنے لگا۔ کہ میں تعجب میں آگیا۔ کہ اس گھر میں پچاس آدمی کہاں سے ہم ہو سکتے تھے۔

میں ہندو بھائیوں سے یہ نہیں چاہتا۔ کہ وہ بھی اسی پالیسی پر عمل کریں۔ اور تعداد بڑھانے کے لئے غلط بیانی سے کام لیں۔ یا جیسا کہ مسلم لیگ کے جلسہ میں ایک مقرر نے کہا۔ کہ:۔

"اُن بچوں کے بھی فرضی نام لکھا دیں۔ جن کی اگلی مردم شماری تک پیدا ہونے کی اُمید ہے"۔

میں اس بات کے لئے بھی آپ پر زور نہ دوں گا۔ میں صرف یہی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ کم از کم اپنی صحیح تعداد لکھانے میں غفلت نہ کریں۔ اگر آپ اپنے فائدے کے لئے جدوجہد نہیں کر سکتے۔ تو اپنا نقصان کرنے کی بھی کوشش نہ کریں۔ آپ اس وطیرہ کو خیرباد کہہ دیں۔ جو آپ نے پچھلی مرتبہ اختیار کر رکھا تھا۔ مجھے معلوم ہوا۔ کہ مردم شماری والے جب ہندو آبادی میں گئے۔ تو تقریباً سب آدمی کاموں پر گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک مکان پر جا کر آواز لگائی۔ کوئی نہ بولا۔ انہیں بہت دیر تک کھڑا رہنا پڑا۔ آخر اُوپر سے ایک عورت بولی۔ کہ آپ پھر تشریف لاویں۔ ابھی آدمی گھر نہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم صرف یہ جاننا چاہتے ہیں۔ کہ آپ گھر میں کتنے آدمی ہیں۔ جواب ملتا ہے۔ کہ ہمارے مرد جانیں۔ ہمیں ان باتوں کا کیا پتہ؟ اور اُنہیں کسی پاس کے مکان والوں سے پوچھ کر کہ ان کے گھر کے ممبروں کی تعداد کتنی ہے خانہ پُری کرنی پڑی۔ عین ممکن ہے۔ کہ وہ لکھاتے وقت کسی کو بھول جائیں۔ تو اس بھول کا خمیازہ کون اُٹھائے گا؟ کیا یہ چوٹ آپ کے مفاد پر نہ پڑے گی؟ یاد رکھو۔ کہ اس معاملہ میں معمولی سے معمولی غلطی بھی بھاری سے بھاری نقصان کا باعث ہوگی۔ اور ایسے نقصان کا باعث جسکی تلافی نہ ہو سکے گی۔

مسلم پریس اپنی سرگرمیوں میں منہمک ہے۔ اخباروں اشتہاروں اور پمفلٹوں کے ذریعہ مسلمانوں کو چوکنا کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ کہیں سیاسیات میں دخل کا بوجھ دبایا جاتا ہے۔ تو کہیں مذہب کی آڑ لے کر سوتوں کو جگایا جا رہا ہے۔ سمجھایا جاتا ہے۔ کہ یاد رکھو۔ کہ اگر اکثریت تمہاری ہوگی۔ تو عنانِ حکومت تمہارے ہاتھ چومے گی۔ تمہیں پستیوں سے نکال کر بلندیوں پر بٹھا دے گی۔ اگر اس موقعہ کا بہترین استعمال نہ کرو گے۔ تو ساری عمر پچھتاؤ گے۔ تمہاری عدم توجہی تمہارے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائے گی۔ وغیرہ۔

اور آپ جانتے ہی ہیں۔ کہ مذہب کے نام پر مسلمان کیا کچھ کرنے کو تیار نہیں ہو جاتے؟

میں بھی اپنے ہندو بھائیوں سے التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے آریہ پریس کی آواز پر کان دیں۔ اپنی سبھاؤں اور اپنے لیڈروں کے احکام کی طرف پوری توجہ دیں۔ اور اور ان کی جاری کردہ ہدایات پر عمل پیرا ہوں۔

بعض آدمی یہ کہتے سنے گئے ہیں۔ کہ اگر ایک آدمی کم لکھا گیا۔ تو کیا ہوا؟ انہیں شائد معلوم نہیں۔ کہ یہ بظاہر معمولی سی بات ہے۔ لیکن دور رس نقصانات کی حامل ہے۔ اور جب اس کا خمیازہ بھگتنے کی نوبت آئے گی۔ تب اس غلطی پر پچھتاؤ گے۔ اور بن کچھ نہ سکے گا۔ اس لئے عین محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ اور ہندوؤں کو چاہیئے۔ کہ دریا کی لہروں کی طرح آپس میں گھل مل جائیں اور اس موقعہ کا صحیح فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے مستقبل مفاد کا بہتر نتیجہ ثابت ہوں۔

مردم شماری سمبندھی

سرکاری اطلاعات

ہندوستان کی ۷ویں مردم شماری بالکل نزدیک آگئی ہے۔ اور کئی صوبوں میں اعداد و شمار کی آخری پڑتال کا کام بھی شروع ہو گیا ہے۔ گذشتہ مردم شماری ۱۹۳۱ء میں ہوئی تھی جس کے مطابق ہندوستان اور برہما کی آبادی ۳۵ کروڑ بیس لاکھ تھی۔ اب توقع کی جاتی ہے۔ کہ فقط ہندوستان کی آبادی چالیس کروڑ ہو جاویگی۔ کیونکہ اگر پچھلی مردم شماریوں کے ریکارڈ کو مدنظر رکھا جائے۔ تو گذشتہ دس سال کے عرصہ میں لازمی ہے۔ کہ ہندوستان کی آبادی میں ۱۳ فیصدی اضافہ ہو گیا ہوگا پچھلی مردم شماریوں میں تقریباً دو لاکھ شمار کنندگان یہ کام سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اس سال ڈیڑھ لاکھ شمار کنندگان لگائے جائیں گے۔ چار سو ستر ٹن کاغذ خرچ ہوگا۔ اخراجات کا کل اندازہ پچاس لاکھ روپیہ لگایا گیا ہے۔ پہلے ایک ہی مرتبہ سب جگہ مردم شماری ہوتی تھی۔ اب یہ طریقہ ترک کر دیا گیا ہے۔ لیکن مورخہ ۲۸۔ فروری اور یکم مارچ کو آخری گنتی ہوگی۔ مردم شماری کا کلیدی وقت یکم مارچ کو طلوع آفتاب رکھا گیا ہے۔ اس سے پہلے پیدا ہوئے بچے شمار کئے جاویں گے۔ اور مرنے والے اشخاص خارج۔ صوبائی سپرنٹنڈنٹ م

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جن گننا ۱۹۴۱ء

۱۹۴۱ء کی جن گننا کا اندولن پچھلی سب جن گنناؤں سے ادھک ہے۔ اس سمیہ مسلم لیگ کی گھوشنائیں نکل رہی ہیں۔ اور ہندو مہاسبھا سینا ہ منا رہی ہے۔ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے کئی ماس سے انیک اُپدیشک جن گننا کے کاریہ پر لگا رکھے ہیں۔ ہندو مہا سبھا اور سناتن دھرم سبھا کو بڑی کوئی چنتا ہے تو یہی کہ آریہ سماجی اپنے آپ کو آریہ نہ لکھوا کر ہندو لکھوائیں۔ پنجاب میں دیونا سورو پ بھائی پرمانند جی اسی وشے پر آریوں کو اُپدیش دے رہے ہیں۔ اور ڈریجا گیہ وش پرادیشک سبھا کی بھی انومتی ہے۔ اس کا ایک کارن یہ بھی ہے۔ کہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے منتری پرانتیہ ہندو مہا سبھا کے بھی منتری ہیں۔ اتہ وہ دونو اور چلنا چاہتے ہیں۔ آکت سبھا پریرنا کر رہی ہے۔ کہ آریہ سماجی اپنے آپ کو آریہ ہندو لکھوائیں۔ نا معلوم وہ کو شکتوں میں "ہندو" لکھوانے پر کیوں بل دے رہے ہیں؟ مجھے آشچریہ ہے۔ کہ پرادیشک سبھا آریہ سماج کی ہے۔ اور وہ آریہ سماج جسے مہرشی دیانند نے بنایا تھا۔ اور اب تک آکت سبھا مہرشی کے نام پر انیک کاریہ کر رہی ہے۔ یدی اس وشے پر مہرشی دیانند کی سمتی دیکھنی ہو۔ تو مہرشی کے لیکھ دیکھنے ہوں گے۔ اس وشے پر رشی کی سمتی صاف ہے۔ میں اپنی اور سے کچھ نہیں لکھتا۔ کیول مہرشی لکھت پاٹھ لکھ دینا ہی پر یاپت سمجھتا ہوں۔ اس پاٹھ کو پڑھ کر پاٹھک سویم نشچیہ کریں۔ کہ اُن کا کیا کرتویہ ہے۔ اور انکو کیا لکھوانا چاہیئے؟

وہ پاٹھ یہ ہے :-

(۱) "دیانند گرنتھ مالا ستیارتھ پرکاش ... دوتیہ بھاگ

(۲) "ویدوں دھ مت کھنڈن صفحہ ۸۰۔ پنکتی ۱۶ -

"کالے رن والا ڈاکو۔ پاشان آدی مورتیوں کا پوجک۔ سیوک۔ غلام اور الپیور کی اُپاسنا سے رہت انیادی ہندو شبد کا ارتھ ہے۔ انیادی شبدوں کے ارتھوں کا پرمپرا دوارا کے پرچار۔ اور دیا کے تیاگ اور آریہ شبد کے واچیہ ارتھ کے جاننے بنا اب تک بھی آج ۔ ۱۰ ۔ ... دن ۲

آریہ سماج کا امتحان

(از پنڈت ترلوک چند جی شاستری ایڈیٹر آریہ بھانو۔ شولا پور)

آج تک آریہ سماج کو اس بات کا بجا طور پر فخر رہا ہے۔ کہ وہ جس موقعہ پر جس بھی بڑے سے بڑے کام کو کرنے کیلیئے میدان میں کودا ہے۔ اسے اس نے پورا کر کے ہی دم لیا ہے۔ جس کا آچاریہ ہر کام میں شاندار کامیابی حاصل کرتا رہا ہو۔ اس کی آریوں کی اس فوج کو کیا کبھی ناکامیابی ہو سکتی ہے؟ اس وقت جبکہ لڑکیوں کو تعلیم دینے کے لیئے اس نے اپنی پاٹھ شالائیں کھولنے کا کام شروع کیا۔ دوسروں کی طرف سے کتنی مخالفت کی گئی۔ اچھوت اُدھار میں لگے آریہ سماجیوں کا بائیکاٹ کیا گیا۔ شدھی کی ہر ایک بات پر کیا کیا مخالفت نہیں کی گئی۔ لیکن کامیابی کا سہرا آخر میں آریہ سماج کے سر ہی بندھا۔ آریہ سماجیوں کی ان کامیابیوں کا اعتراف آج مخالف بھی کھلے بندوں کرتے ہیں۔ دیکھا جائے تو وہ لوگ بھی جو پہلے کبھی مخالف تھے اب اس کے شانہ بشانہ ہو کر کام کرتے نظر آ رہے ہیں۔ در اصل لوگ آریہ سماج کی پوزیشن کو اب سمجھے ہیں۔ آریہ سماج کی وہ شدھی کی باتیں جو شروع میں عجیب معلوم ہوتی ہیں۔ در اصل ان کی تہ میں ایک دور اندیشی کام کر رہی ہوتی ہے۔ اور وہ ہوتی ہے ہندو جاتی کی رکھشا کا سادھن۔ دوسرے خیالات رکھنے والوں کو اب یہ یقین ہو چکا ہے۔ کہ آریہ سماج کسی کام میں غلط قدم نہیں اُٹھا سکتا۔ یہی تو ایک آریہ سماج کی دھاری خوبی ہے۔ کہ جو قدم وہ آج اُٹھاتا ہے۔ بڑی سے بڑی آرگنائزیشن بھی کچھ وقت کے بعد وہی قدم اُٹھانے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ یہی ایک اصلی آریہ سماج کی کامیابی کا گُر ہے۔ جو کہ اسے اس کے گورو نے آج سے بہت پہلے بتا دیا۔

یہ سب باتیں تو ہیں۔ اس وقت بھی آریہ سماج نے ایک شاندار قدم اُٹھایا ہے۔ یہ قدم بہت پرانا ہے۔ مگر اس وقت اس کے اس قدم اُٹھانے سے دوسرے لوگوں میں ایک ہل چل مچ گئی ہے۔ آریہ سماج نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس مردم شماری میں اپنی روایات کو برقرار رکھا جائے اور اس امتحان میں ایک شاندار کامیابی حاصل کی جائے۔ سارودیشک سبھا نے تمام ادھین پرانتوں کی پرتی ندھی سبھاؤں کو اپنے آدیش بھیجکر ان کو زور شور سے کام کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔ یہ مردم شماری کیا ہے؟ ایک قسم کا دس سالہ نتیجہ ہے؟ ایک شاندار دھارمک سوسائٹی دس سال تک برابر تیز رفتاری کے ساتھ چلتی رہی۔ اس کے دوران میں اس نے کئی مورچے جیتے۔ دیش کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک خوب پرچار کیا۔ اب ذرا دیکھئے کہ اس کا نتیجہ کیا ہے؟ اس عرصہ میں اس نے اپنے سدھانتوں کی چھاپ نہ جانے کتنے لوگوں کے دلوں پر بٹھا دی ہے۔ جو پہلے کبھی آریہ جاتی کو معمولی چیز جانتے تھے۔ آج وہی آریہ سماج کو ہندو جاتی اور آرین تہذیب کی سب سے بڑی معاون سمجھتے ہیں۔ جن کو آج تک یہ بھی پتہ نہیں تھا۔ کہ آریہ سماج چیز کیا ہے۔ آج وہ آریہ سماج کا لٹریچر مانگتے ہیں۔ اور جہاں صرف آریہ سماج ایک پرچارک سنتھا ہی مانی جاتی تھی۔ آج وہاں سکول اور کالج کھل جانے سے آریہ سماج کا تعلیم کے پرچار میں (بقیہ صفحہ ۱۳)

سمپردائیوں کے ساتھ اتیئنت بری نام کو پراپت ہے۔ یہ اندھ پرمپرا انجنوں کو شنگیکر ہی تیاگنے یوگیہ ہے یہ نشچت ہے"

"بھرانتی نوارن صفحہ ۸۷۶ پنکتی ۲۴۔

"اب کوئی صاحب پنڈت جی سے پوچھے۔ کہ انہوں نے ہندو شبد کون سے گرنتھ میں دیکھا ہے۔ جس کے ارتھ غلام و کافر آدی کے ہیں۔ اور جو کہ آریہ ورتیوں کو کلنک روپ نام یونانی کی اور سے دیا گیا ہے۔ اور آریہ شبد جس کے ارتھ شریشٹھ کے ہیں۔ وہ ویدوں میں انیک ستھانوں پر ملتا ہے۔ سو پنڈت جی تو کا میں دھوڑ اُڑاتے ہیں۔ سو کب ہو سکتا ہے؟

"بھرانتی نوارن پرشٹھ ۸۷۸ پنکتی ایک

سے چار تک :-

" اس بات کا آنز ویدبھاشیہ" کی بھومکا انک پر ختم دیا اتبنتی پر کرنی میں دیکھ لینا چاہیئے۔ یہ تو اتنا یہاں بھی کہنا ہوں۔ کہ آریہ لوگ سناتن سے سیکٹ پرمان سمہت ویدوں کو پرمیشور کرت برابر مانتے چلے آئے ہیں۔ اس کا ٹھیک ٹھیک وچار آریہ لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ ہندو دھار والوں کی سامرتھ سے یہ باہر کی بات ہے۔

(سوتنترانند)

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو ترقی دیں۔ (منیجر)

دنیا کے مردم شماری

(۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق ذیل کو دیا ہے۔ جو ...

نام ملک	رقبہ مربع میل	آبادی	آبادی فی مربع میل
آسٹریا	بتیس ہزار	۶۶ لاکھ	۲۰۵
بلجیم	۱۱ ہزار ۵ سو	۸۲ لاکھ	۷۰۲
فرانس	۲ لاکھ ۱۳ ہزار	۴ کروڑ ۱۰ لاکھ	۱۹۲
جرمنی	ایک لاکھ ۸۲ ہزار	۶ کروڑ ۳۰ لاکھ	۳۴۸
برطانیہ	ایک کروڑ ۴ لاکھ	۵۰ کروڑ	۴۶
یونان	۵۰ ہزار	۶۲ لاکھ	۱۲۴
اٹلی	ایک لاکھ ۲۰ ہزار	۴ کروڑ ۳۰ لاکھ	۳۵۸
پولینڈ	ایک لاکھ ۵۰ ہزار	۳ کروڑ ۲۰ لاکھ	۲۱۳
رومانیہ	ایک لاکھ ۲۳ ہزار	ایک کروڑ اسی لاکھ	۱۴۵
سپین	ایک لاکھ ۹۶ ہزار	۲ کروڑ ۱۰ لاکھ	۱۱۰
روس	۸۲ لاکھ	۱۶ کروڑ	۱۴
ٹرکی	۴ لاکھ دس ہزار	ایک کروڑ ۴ لاکھ	۳۳
افغانستان	۲ لاکھ ۴۵ ہزار	۶۴ لاکھ	۲۶
چین	۳۹ لاکھ	۴۲ کروڑ	۱۰۸
عراق	ایک لاکھ ۵۰ ہزار	تیس لاکھ	۲۰
جاپان	۲ لاکھ ۶۰ ہزار	۸ کروڑ ۴ لاکھ	۴۲۱
نیپال	۹۴ ہزار	۵۶ لاکھ	۱۰۰
عمان	۸۲ ہزار	۵ ½ لاکھ	۶
ایران	۶ لاکھ ۳۰ ہزار	ایک کروڑ	۱۴
نجد و حجاز	آٹھ لاکھ	۱۵ لاکھ	۲
یمن	۷۴ ہزار	۳۵ لاکھ	۴۸
مصر	۳ لاکھ ۶۳ ہزار	ایک کروڑ ۴ لاکھ	۲۸
ریاستہائے متحدہ امریکہ	۳۸.۱ لاکھ	چودہ کروڑ	۳۶

مردم شماری

(از راجیندر کمار ...)

آ ...

سُتنیاں نوں اُٹھ چل

رِشیاں دی سنتان

وید دا دیپک گھر گھر

رِشی ...

"ویدک دھرمی" اسان

ہن بھی سُتیاں ...

آ ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

…کے مردم شماری

(…ذیل کر دیا ہے۔ جو اُمید ہے کہ ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہوگا)

…نہ	آبادی فی مربع میل	دارالخلافہ کی آبادی	سالانہ مالیہ
ل	۲۰۵	۱۹ لاکھ	۴ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ
لنڈ	۲۰۲	۹ لاکھ	۵½ کروڑ پونڈ
ں	۱۹۲	۱۹ لاکھ	۳۰ کروڑ پونڈ
ی	۴۴۸	۴۰ لاکھ	۵۵ کروڑ پونڈ
ن	۳۶	۸۲ لاکھ	۸۳ کروڑ پونڈ
نر	۱۲۴	۴½ لاکھ	۲ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ
ا	۳۵۸	دس لاکھ	۱۵ کروڑ پونڈ
سا	۲۱۳	گیارہ لاکھ	۴½ کروڑ پونڈ
مٹ	۱۲۵	۶½ لاکھ	۴ کروڑ پونڈ
ڈ	۱۱۰	۸ لاکھ	دس کروڑ پونڈ
	۱۷	۲۸ لاکھ	بیس کروڑ پونڈ
ڈا	۳۳	اسی ہزار	ایک کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ
ل	۲۶	اسی ہزار	۱۵ لاکھ پونڈ
لن	۱۰۸	دس لاکھ	۴ کروڑ پونڈ
باد	۲۰	ایک لاکھ ستر ہزار	چالیس لاکھ پونڈ
بو	۳۲۱	۵۳ لاکھ	۱۸ کروڑ پونڈ
لینڈ	۱۰۰	اسی ہزار	
ط	۶	۲۲ ہزار	
ن	۱۴	۲ لاکھ دس ہزار	ساٹھ لاکھ پونڈ
نی	۲	بیس ہزار	
نا	۴۸	چالیس ہزار	
ہرہ	۳۸	گیارہ لاکھ	۴ کروڑ پونڈ
لنگس	۳۶	۵ لاکھ	اسی کروڑ پونڈ

…مردم …شش

(…کمار سبھا۔ مورنڈہ)

…سب مجھے آریہ ۱
…جل …ئے اونہاں اے سمجھائیے
…سنتان …اں دی تساں جان ہو سارے
…گھر گھر …تو وشو مار یمم شتا ئیے
…رشی …ہاں ......
…اساں …وے خانے وچ آریہ لکھائیے
…یاں نہ رہ …مار نہ پچھوں پچھتائیے
…ب کا ریہ
…آ …یے "آریہ"

"آریہ لکھواؤ۔ آریہ!"

(از شری شو چندر جی ڈیفنس سیکرٹری سارو دیشک سبھا دہلی)

مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لاہور کے "ملاپ" پتر نے جن گنتا سمبندھی میرے اس وکتویہ کو جو میں نے شری وید ساورکر جی کی آریوں کو اپیل" کے اُتر میں دیا تھا۔ اپنے تتھی ۲۸۔جنوری سنہ ۱۹۴۱ء کے انک میں اس پرکار پرکاشت کیا ہے۔ کہ:۔

انٹرنیشنل آرین لیگ کے ڈیفنس (رکھشا) سیکرٹری نے ان کی اپیل کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ آریہ سماجی مردم شماری میں اپنے آپ کو "ہندو" لکھائیں"۔

مجھے یہ جان کر بڑا آشچریہ اور دُکھ ہوا۔ یہ سماچار بالکل نرادھار اسے بھرم پھیلانے والا ہے۔ میں نے "ملاپ" کے سمپادک مہودے سے پوچھا ہے۔ کہ وہ کرپیا لکھیں۔ کہ اس پرکار کا سماچار انہیں کہاں سے پراپت ہوا ہے؟ یدی یہ سماچار کسی بھول سے پرکاشت ہو گیا ہے۔ تو وشیش شکایت نہیں ہے۔ اور یدی "ملاپ" کے سمپادک مہودے نے سنیہ کو دبا کر اُکت سماچار کو جان بوجھ کر پرکاشت کیا ہے۔ جس کی مجھے آشا نہیں ہے۔ تو انہوں نے کیول میرے وکتویہ کے پرتی ہی انیائے نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے وید اور مہرشی دیانند کے اُپدیش۔ سدھانت۔ اور شکشا کے پرتی انیائے اور گھور اپرادھ کیا ہے۔

وکتویہ جس روپ میں انگریزی میں پریس کو بھیجا گیا ہے۔ اس کا ہندی روپ انگریزی میں میں نے "ملاپ" کے سمپادک مہودے کی سیوا میں بھیجا ہے۔ جس کا بھاشا انوواد اس پرکار ہے:۔

"شری ویر ساورکر پردھان ہندو مہاسبھا نے جو اپیل آریوں کے نام پرکاشت کی ہے۔ وہ آگامی جن گنتا میں اپنے کو "آریہ" کے ستھان میں ہندو لکھانے کے متعلق ہے۔ اس کے اُتر میں انٹرنیشنل آرین لیگ کی اپیل ڈیفنس کمیٹی کے سیکرٹری شری الیں چندرا نے ایک پریس وکتویہ میں کہا ہے۔ کہ "ہندو" شبد ہمارے کسی بھی دھرم شاستر میں نہیں ملتا ہے۔ "ہندو" شبد ودیشی اور وید ورودھ ہے۔ جب کہ "آریہ" شبد سب دھرم شاستروں میں ملتا ہے۔ اور وید انکول ہے۔ آریہ سماج اسے (آریہ شبد کو) پُنر جیوت کرنے کے لئے پرتین کر رہا ہے۔ اور اُسے اس میں سپھلتا مل رہی ہے۔ آریوں کا ہندو شبد میں نجی اور راج نیتک درشٹی کون سے کیول اتنا ہی اس سمبندھ تک وشواس ہے۔ کہ جب تک دوسرے ہندو بھائی "آریہ" شبد کو دھارن نہیں کرتے۔ انٹرنیشنل آرین لیگ نے سرکار کے ساتھ نشچے کر لیا ہے۔ کہ آریہ سدیو ہندوؤں کے یوگ میں سمت کئے جاویں گے۔ انہ شری چندرا جی نے شری ویر ساورکر جی تتھا انیہ ہندوؤں کو وشواس دلایا ہے۔ کہ آریہ لوگ ہندوؤں کے رکھشک۔ آگے چلنے والی سینا۔ اور ان کی دیکھ بھال کرنے والے محکمہ کے روپ میں ہیں۔ وہ ہندو سنگٹھن کی ہانی کبھی نہیں ہونے دیں گے۔ شری ویر ساورکر جی نے جو سکھوں کے ہندوؤں سے پرتھک ہو جانے کا اُداہرن دیا ہے۔ اس سمبندھ میں شری چندرا کا کہنا ہے۔ کہ سکھوں کے سوئم سرکار سے اپنی اچھا پرکٹ کرنے پر وہ ہندوؤں کے یوگ میں سمت نہیں کئے جاتے ہیں۔ پرنتو آریوں کے سمبندھ میں ہندوؤں کو اس پرکار کی شنکا نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ آریہ لوگ تو سدیو دوسروں سے کہیں ادھک "ہندو سنگٹھن" کا کاریہ کرتے ہیں۔ آریہ لوگ ہندوؤں کی وہ ہی تت پرتا کے ساتھ کاریہ کرنے والی سینا ہے۔ جس کی سدیو بڑھتی ہوئی سنکھیا شکتی میں شری ویر ساورکر جیسے وکتی تتھا انیہ سمست دوسرے بدھیمان ہندوؤں کو بھی اپنے کو آریہ" لکھا کر سہیوگ دینا چاہیئے"۔

میں نہیں سمجھتا۔ کہ میں نے اپنے اس وکتویہ میں کہاں لکھا ہے۔ کہ آریہ سماجی مردم شماری میں اپنے آپ کو "ہندو" لکھائیں"۔ میں ان واکیوں کا بل پُوروک کھنڈن اور پرتی واد کرتا ہوں۔ پرتیک آریہ بھائی اور بہن جو اپنے کو وید اور رشی دیانند کے انویائی سمجھتے ہیں۔ وہ تو اپنے کو نسندیہہ آریہ لکھائیں گے ہی۔ انیہ بدھیمان ہندو بھی اپنے کو آریہ لکھا کر آریوں کی سینا میں سمت ہو کر ہندوؤں کے شتروؤں کو دکھائیں۔ کہ گت دس ورشوں میں ہندوؤں کی آریہ سینا کتنی بڑھ گئی ہے۔ اس میں ہندوؤں کا ہی ہت ہے۔ مجھے پُورن وشواس ہے۔ کہ "ملاپ" کے سمپادک مہودے ایک اچھے پترکار کے ناطے م…

(مختصر افسانہ)

"جھک جاؤ"

جب فرینکلن نوجوان تھا۔ ایک دن وہ ایک عیسائی پادری کو ملنے گیا۔ جب بات چیت ہو چکی۔ تو پادری نے اُسے باہر جانے کے پچھلی طرف سے ایک دروازہ دکھلایا۔ جب وہ ایک تنگ رستہ سے گذر رہے تھے۔ پادری نے کہا۔ "جھک جاؤ!" فرینکلن نے بات کا مطلب نہ سمجھا۔ اور ایک قدم اور اُٹھایا۔ رستہ کے اُوپر ایک شہتیر بڑھا ہوا تھا۔ فرینکلن کا سر اُس سے جا لگا۔ پادری نے کہا۔ "میرے عزیز تم نوجوان ہو۔ اور دُنیا تمہارے آگے ہے۔ زندگی کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے جھکنا سیکھو۔ تو تم کئی ٹھوکروں سے بچ رہو گے"۔

فرینکلن اس پہ لکھتا ہے۔ "تاہم ابھی طرح سے مناسب محل پہ جھکنے کا سبق آیا نہیں۔ کہ اُسے آسانی سے سیکھ سکیں۔ جب ایک شخص تمہارے سامنے طیش و غضب میں ہے۔ اور بیہودہ بکواس کر رہا ہے۔ اور تم جانتے ہو۔ کہ وہ غلطی پہ ہے۔ اور غیر معقول ہے۔ تو یہ حماقت ہے۔ کہ تم بھی اس کی طرح جوش میں آ جاؤ۔ اور اُونچا بولنا شروع کر دو۔ اگر تم ایسا کرو۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ ایک عارضی پاگل کی جگہ تم دو پاگل بناتے ہو۔ جھک جاؤ جیسا کہ تم طوفان کے گذرنے کے وقت جھک جاتے ہو۔ تند ہوا کے سامنے جھک جانا کوئی ہتک آمیز کام نہیں۔ جیسا کہ ایک مست سانڈ کے مقابلہ میں غُرانا حماقت ہے۔ ویسا ہی پاگل کے شور و غل کا جواب دینا حماقت ہے۔ جھک جاؤ۔ اور جب طوفان کی تُندی کم ہو نرم الفاظ استعمال کرو۔ جن سے غصہ دُور ہوتا ہے۔ جب تم کو تمہاری غلطی۔ بدتی یا سستی کے لئے ملامت کی جائے۔ جھک جاؤ۔ کسی صریح غلطی کے حق میں وجوہات دینا شروع نہ کردو۔ اس سے تو غلطی اور بڑھ جاتی ہے۔ اس میں تو طیش میں زیادتی ہے۔ جھک جاؤ۔ اگر تم نرمی سے معافی مانگ لو تو شکایت کرنیوالے کا جوش ٹھنڈا ہو جاوے گا +

سے میری اکت پرتی واد کو پُورن روپ سے اپنے پر کاشت کر ستیہ کو پرکٹ کریں گے۔ اس کے لئے میں ان کا آبھاری ہوں گا +

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(گذشتہ سے پیوستہ)

میری بنگال و آسام یاترا

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

سلہٹ سے چل کر لاری اندازاً ڈیڑھ گھنٹہ میدانی علاقہ میں رہتی ہے۔ پھر پہاڑی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ ۸۳ میل کا سفر لاری چھ گھنٹہ میں طے کرے الیا نیم ہے۔ اسلئے ہم سات بجے صبح چل کر ایک بجے شیلانگ پہنچ گئے۔ شیلانگ کی سردی کا باہر خوب چرچا تھی۔ لیکن میرے لئے کوئی سردی نہ تھی۔ شہر چھ ہزار فٹ سے کم اونچائی پر ہے شہر صاف ہے۔ مکان بھونچال پروف ہیں مجھے بتایا گیا۔ کہ پہلے شیلانگ میں اینٹ کے مکان تھے۔ لیکن سنہ ۱۸۹۷ء کے بھونچال میں جب شیلانگ تباہ ہو گیا تھا۔ اس وقت سے یہاں اینٹ کے مکانات بنانے کی ممانعت ہے۔ جو تباہی کا منظر کوئٹہ (بلوچستان) میں پیش آیا تھا۔ الیا ہی یہاں ہوا تھا۔ اس لئے مکان بھاری نہیں ہلکے ہیں +

شیلانگ میں آسام گورنمنٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس لئے صوبہ کی گورنمنٹ سا جو کچھ ہوتا ہے سب یہاں بھی چلتا ہے۔ راستے میں ایک اور قسم کے مرد و عورتیں دیکھنے میں آئیں۔ انکی زبان بھی اور ہی تھی۔ وہ جاتی سے منگولین تھے۔ بھاشا میں انوسوار زیادہ تھا۔ جیسا کہ چین کی زبان میں ہے۔ ان کا لباس بھی اور ہی قسم کا تھا جسم چھوٹے اور موٹے تھے۔ پوچھنے پر بتایا گیا۔ کہ "کھاسیا" جاتی ہے۔ ان میں عیسائیوں کا پرچار زیادہ ہے۔ ان کی زبان تو ہے۔ لیکن لپی کوئی نہیں۔ عیسائی پادریوں نے انکی زبان کو رومن اکھشروں میں لکھا۔ اور اب ان کی لپی (رسم الخط) رومن ہی بن گئی ہے۔ ان میں ابھی تک ہندوؤں کے رسومات پائے جاتے ہیں۔ لیکن جو عیسائی نہیں ان کو بھی ہندو نہیں لکھا جاتا +

اس جگہ آریہ سماج کا مندر کرایہ پر ہے۔ اور وہ بھی ابھی حال میں ہی لیا گیا ہے۔ اور آریہ سماج کا سنگٹھن بھی ابھی ڈھیلا ہے شیلانگ میں پہلے آریہ سماج تھا۔ جس طرح گوہاٹی میں کبھی آریہ سماج کا کام تھا۔ لیکن اب بند ہے۔ اسی طرح شیلانگ میں بھی کبھی آریہ سماج کا اچھا کام تھا۔ لیکن اس وقت وہ دور ختم ہو چکا ہے۔ اب نئے سرے سے پھر پرچار کا کام شروع ہو رہا ہے۔ دیکھیں کب ٹھیک ہوگا؟

شیلانگ میں میرا آسام کا دورہ ختم ہوتا ہے۔ میں اس دورہ میں شہروں میں ہی رہا ہوں۔ گاؤں میں نہیں گیا۔ کئی گاؤں والے لیجانا چاہتے تھے۔ لیکن میرے پاس

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

نئے مندر نرمانارتھ آریہ سماجیوں کا کرتو...

(از شری ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

اور منشیوں کے ہردہ میں ان کی تقدس اور پوترتا کا آدر و سمان کا سکہ بٹھانے لئے تلقین و ہدایت کی گئی ہے۔ انسانی قالب جیسے ہردہ پرماتما کی پوجا کا استھان ہے۔ ہی بیرونی و ظاہری دنیا میں مندر بھی انسان کے لئے پرماتما کی پوجا کے استھان مانے جاتے ہیں۔ اور اسی لئے یہ مندر عبادت گاہیں قانون کی رو سے بھی پاک قرار دی گئی ہیں۔ اور ان کی بے حرمتی اور بے ادبی کیا بلحاظ مذہب کیا بلحاظ اخلاق اور کیا بلحاظ قانون ایک گناہ کبیرہ تصور جاتا ہے۔ الغرض یہ کہ مندروں اور عبادت گاہوں کی اہمیت ضرورت اور پوترتا ایک مسلمہ امر ہے۔ اور اسی لئے تمام مذاہب کے عقائد کی رو سے ان کے نرمان (تعمیر) کو ایک اعلےٰ درجہ دیا گیا ہے۔ اور جو کوئی انسان ان کی تعمیر میں حصہ لیتا ہے۔ وہ گویا ایک اعلےٰ فرض کو پورا کرتا ہے۔ اور پنیہ لابھ اور کیرتی کا بھاگی بنتا ہے +

جیسے اور دیگر مذاہب کا حال ہے اسی طرح ہر آریہ نر ناری بدھ اور بالک کے لئے بھی بھگوان کی پوجا اور ارادھنا کا استھان ایک اونچا درجہ رکھتا ہے۔ اور اسی مقصد کیلئے استھان استھان پر آریہ مندروں کا نرمان کیا جاتا ہے۔ اور جب تک کسی استھان پر سماج کا اپنا مندر نہ ہو۔ تب تک وہاں اس کی قائمی و ہستی مستقل قرار نہیں دی جا سکتی۔ ایشور کی کرپا۔ رشی کے تپ اور ویدک دھرم کے اپدیشکوں اور اُپدیشکوں کے پرچار کی بدولت اب پنجاب پرانت میں شہروں اور گراموں میں آریہ سماج کا پرچار ہو رہا ہے۔ اور سماجیں قائم ہو رہی ہیں۔ ریاستوں میں بھی گو کچھ ودھرمیوں اور کچھ اپنے بھائیوں کی طرف سے پرچار کے راستہ میں رکاوٹ ڈالی جاتی ہیں۔ مگر آریہ سماجیوں کے تیاگ اور تپ سے اور سبھاؤں کے ادیوگ سے دن بدن وہ رکاوٹیں دور ہو رہی ہیں۔ اور وہاں بھی سماجیں قائم ہو رہی ہیں۔ لیکن ریاستوں میں اپنے پرچار کو پھر روک دیتے اور سماج مندروں کی استھاپنا کی سامرتھ (توفیق) نہیں ہوتی

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

دھرمارتھ جہاں دوسرے پر اپکار کے کاریوں کا دھرم پستکوں میں ودھان ہے۔

وہاں دھرم شالائیں اور مندروں کے نرمان کا بھی بڑا مہاتم مانا ہے۔ وید شاستر۔ منوسمرتی۔ اتہاسک گرنتھ انجیل قرآن کسی کو بھی اٹھا کر دیکھو۔ ان میں عبادت گاہوں اور دھرم استھانوں کی تعمیر کو ایک بڑا پنیہ کا کاریہ مانا گیا ہے۔

سنگٹھن

(از وئید چرنجی لال جی تھمبڑوی - انبالہ)

پریم کا پیالہ پی پی ۔ آنند پاؤ سارے
چھوڑ کے دوئی دل کی ۔ ایک ہو جاؤ سارے
ایک ہو جاؤ مت کے ۔ شبدا ہو جاؤ ست کے
ایک ہی جھنڈے نیچے ۔ ناری نر آؤ سارے
"اوم" ہے کان سکھ کی ۔ جس نے رچائی سرشٹی
"اوم" کی پوجا میں ہی ۔ من کو لگاؤ سارے
"وید" ہے گیان رب کا ۔ "ویدک" ہے دھرم جگ کا
"آریہ" ہے نام سب کا ۔ "آریہ" کہاؤ ۔ سارے
آپس میں جب بھی ملیئے ۔ جھٹ "نمستے" کریئے
اپنی ہی بھاشا پڑھیئے ۔ "ہندی" اپناؤ سارے

کیا آپ آریہ ہیں؟

اگر ہاں۔ تو آپ کے گھر میں چاروں وید ہیں؟ ہمارا دعویٰ ہے کہ نہیں۔ جب آپ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے" کے نیم کا پالن نہیں کرتے، تو آپ آریہ کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟ آج ہی آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ منگوا لیں۔ جو چودہ سنہری جلدوں میں ہے۔ جنکی اصلی قیمت ۵۶ روپے ہے۔ رعایتی صرف ۴۲ روپے بھیجکر منگوا لیں۔ رگ وید سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔ سام وید ایک جلد چار روپے۔ یجر وید دو جلدوں میں ۸ روپے۔ اتھرو وید چار جلدوں میں ۱۶ روپے۔ فہرست کتب مفت۔

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر جو بنگالی سجن دیوندر ناتھ پال کے انگریزی گرنتھ کا ہندی انوواد ہے۔ قیمت ۸ روپے دو جلدوں میں۔ شیگھر ہی بیٹھ منگا لیں +

مینیجنگ ڈائریکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر (راجپوتانہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دُنیا کا روزنامچہ

— ۲۴- فروری کو نازی پارٹی کی ۲۱ دیں سالگرہ پر تقریر کرتے ہوئے ہٹلر نے بڑھ ہانکی۔ کہ "ہم برطانیہ کو شکست دے کر رہیں گے"۔

— مارچ اور اپریل میں عالمگیر جنگ چھڑ جانے کا خطرہ ہے۔

— انگلستان پر بڑے حملہ میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ پیراشوٹ اُتارے جائیں گے۔

— ۲۴- فروری کلیمنٹ ڈیوس براڈکاسٹ تقریر میں ڈائریکٹ ہند نے کہا۔ کہ جنگ کے بعد جلد از جلد ہندوستان کو اس کی خواہش کے مطابق آئین مرتب کرنے کا اختیار دیا جاویگا"۔

— جرمن فوجیں بلگیریا پر حملہ کیلئے تیار بیٹھی ہیں۔

— جرمن قونصل جنرل کو امریکہ سے جلد واپس بلا لیا جاوے گا۔

— ۲۳- فروری کو برطانیہ پر ہوائی حملہ ہؤا۔

— بوگوسلاویہ کو جرمنی نے الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ "اپنی فوجیں توڑ دو اور جرمن فوجوں کو راستہ دو"۔

— جاپان کا دعوےٰ ہے۔ کہ برما روڈ پر ٹریفک قطعاً بند ہو چکا ہے۔

— لاہور کے ہندوؤں نے گورنمنٹ سے جینت بلد یوگری کی بے دخلی کا مطالبہ کیا ہے۔

— ایری ٹیریا اور حبشہ میں برطانوی فوجوں کی پیش قدمی بدستور جاری ہے۔

— محوری طاقتیں بلقان میں وسیع پیمانہ پر مہم شروع کرنے والی ہیں۔

— برطانیہ ہندوستان سے سترہ کروڑ بیس لاکھ پونڈ چائے خریدیگا۔

— جرمنی سخت قحط کا شکار ہونے والا ہے۔

— قرضہ مصالحتی بورڈوں کو دس ہزار روپیہ سے زیادہ کے قرضوں کے تصفیہ کا اختیار نہیں۔

"گورو کل انک"

۱۰-۱ اپریل کو "پرکاش" کا اُنڈ ہیں اور "آریہ ورت" کا ہندی میں گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ پر خاص گوروکل انک نکلیگا ان وشیش انکوں میں گوروکل کانگڑی کے سمبندھ میں وشیش روپ سے اور دوسرے گوروکلوں کے سمبندھ میں سادھارن روپ سے پوری پوری جانکاری دے جاوے گی۔ گوروکلوں کو اپنا سنکھشپت ورن شیگھر بھیج دینا چاہیئے۔ پلاک آدی بھی۔ گوروکلوں کو یہ انک بھاری تعداد میں منگا کر بانٹنا چاہیئے۔ قیمت ہندی ۳ر- اُردو ایک آنہ۔

مینیجر "پرکاش" و "آریہ ورت" لاہور

— جاپانی بیڑا ہند چینی کے سمندر میں پہنچ گیا ہے۔

— ہندوستان میں ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت چھ ہزار گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

— بلغاریہ میں جرمن فوجیں داخل ہو گئی ہیں۔

— سال میں ایک بار "پاکستان ڈے" منایا جایا کرے گا۔

— موجودہ جنگ میں پنجاب نے ۳۸۰۳۶- یو- پی نے ۱۲۲۲۷- دہلی نے ۳۰۶- مدراس نے ۹۸۹۸- بمبئی نے ۷۷۵۶- بہار نے ۱۰۷- سی- پی اور برار نے ۸۸۹- سرحد نے ۵۵۰۸- بنگال نے ۱۱۳- کُرگ نے ۴۲- آسام نے ایک۔ اور بلوچستان نے ۸ رنگروٹ برطانیہ کو دئے ہیں۔

— جاپان نے یوروپین جنگ میں ثالث بننے کی پیش کش نہیں کی۔

— سنگھائی سے ۲۷ ہزار امریکن عورتیں اور بچے واپس جا رہے ہیں۔

— سپین میں برتھ کنٹرول خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ اور شادی کرنے والوں کو قرضہ دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

— مہاتما گاندھی ۲۷- فروری کو الہ آباد میں کملا ہندو ہسپتال کا افتتاح فرمائیں گے

— شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے سہج دھاری سکھوں کو سکھ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

— لبرل لیڈروں نے کانگریس اور گورنمنٹ کے درمیان صلح کرانیکی کوشش شروع کر دی ہے۔

— برطانوی فوجوں نے ایبے سینیا کے دو شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

— "افریقہ کی اطالوی فوجوں کو اب کمک نہیں پہنچ سکتی"۔ (مسولینی)

سماجک سماچار

آریہ سماج دینا نگر

(۱) پچھلے دنوں ایک ہندو خاندان دینا نگر میں مسلمان ہو گیا تھا۔ جن کے نام عبدالرحمان عبدالرحیم اور سمینہ و سکینہ رکھے گئے تھے۔ آج ۲/۳/۴۱ کو صبح ۹½ بجے آریہ سماج مندر میں دوبارہ شدھ کر کے ویدک دھرم کی شرن میں لایا گیا۔ اور اُن کے پہلے ہی نام تکھا رام۔ ودیا اُپدیشی۔ شکنتلا وغیرہ رکھے گئے۔ کارروائی کے وقت شہر کے معزز ہندو شامل تھے۔

(۲) آریہ سماج دینا نگر کے نشچہ کے انوسار پریوارک ست سنگ کا سلسلہ اگلے منگلوار سے شروع ہو جاویگا۔

(۳) رشی بودھ اُتسو کے سمبندھ میں ۱۸/۲/۴۱ سے ۲۶/۲/۴۱ تک پنڈت ٹھاکر شرما جی میجک لینٹرن دوارا رشی جیون پر آریہ سماج مندر میں لیکچر دیا کریں گے۔

(۴) شردھانند مٹھ میں گذشتہ سالوں کی طرح امسال بھی وسیع پیمانہ پر کبڈی۔ کشتیاں۔ گتکا اور دوڑیں وغیرہ کھیلیں ہوں گی۔ دیگر اُپدیشک و بھجنیکوں کے علاوہ شری سوامی ودیانند جی تیرتھ و شری پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا تشریف لا رہے ہیں۔ رشی لنگر کا وسیع پیمانہ پر انتظام کیا جاویگا۔ اسی دن نئے کمروں کا پرویش سنسکار بھی ہوگا۔

(پرکاش چند آنند منتری آریہ سماج دینا نگر)

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ

(۱۶- ماگھ سمت ۱۹۹۷ منگلوار) آج آریہ سماج مندر قلعہ سوبھا سنگھ میں نمش گتنا سمبندھی کانفرنس ہوئی۔ جس میں علاقہ کے مکھیہ مکھیہ ہری جن آریہ آئے ہوئے تھے۔ فیصلہ ہؤا۔ کہ سب اپنے آپ کو نسل "آریہ"۔ دھرم "ویدک" اور بھاشا "ہندی" لکھائیں گے اور نمش گتنا ٹھیک کرا دیں گے۔

(راج پال منتری)

للّہ میں وید پرچار

۲۸- جنوری کو پنڈت شیام لال جی اُپدیشک گوروکل جہلم صبح کی گاڑی پدھارے اور پرانہ و شام بڑے زور سے وید پرچار کیا۔ جنتا میں پرچار کا بہت اچھا اثر ہؤا۔ اور رونق بہت رہی۔

(۲) یکم فروری کو صبح بسنت پنچمی اور حقیقت رائے دھرمی کا شہیدی دن منایا گیا۔ اس دن شری پنڈت جی نے تھنڈے کی رسم سمارہ سے ادا کرائی۔ بھجن کیرتن ہوئے اور ۵ روپے پنڈت جی کو گوروکل جہلم کے لئے دان دئے۔

آریہ سماج بکٹ گنج (مردان)

۲/۲/۴۱ کو آریہ سماج بکٹ گنج (مردان) میں بسنت پنچمی کا اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ حاضری بہت کافی تھی۔ دیویاں اور بچے کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ پر بہد ہون یگیہ کیا گیا۔ بھجن اور لیکچر بھی کرائے گئے۔ لوگوں پر کافی اثر پڑا۔

(نانک چند منتری)

آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی کا چناؤ

پردھان:- بابو شو رام شرما۔ سینئر اُپ پردھان بابو ایشور داس۔ جونیئر اُپ پردھان لالہ بھگونت لال واسدیو۔ منتری بابو بھگوان داس۔ سینئر اُپ منتری کویراج رتن لال آنند۔ جونیئر اُپ منتری بابو اندر راج سنگھ۔ خزانچی پنڈت گوردھن داس۔ لائبریرین مہاشہ بال مکند۔ ایڈیٹر بابو لال چند کھنہ۔

انترنگ سبھا کے ممبر:- مہاشہ بھجو رام آنند۔ مہاشہ بوٹا رام۔ بابو دینا ناتھ۔ بابو ہردنش لال۔

(منتری)

آریہ سماج بہرامپور کے سماچار

۱۹/۱/۴۱ کو لالہ مکھن لال جی سپتر لالہ رلا رام جی دینا نگر نواسی کا شبھ وواہ عزیزی راج ستونتری لالہ جانکی داس جی شاہ بہرام پور نواسی کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے ہؤا۔ کسی قسم کی اویدک کارروائی نہ ہوئی یہ ایک آدرش ویدک وواہ تھا۔ کارروائی پنڈت ہری ونش لال جی شاستری ادھیاپک آریہ سکول نے کرائی۔ اور گرہستھ دھرم کی فضیلت پر تقریر کی۔ آریہ سماج کے بزرگ لالہ بخشیش رام جی دینا نگر بھی اس اوسر پر آئے ہوئے تھے۔ اور کنیا کو آشیرواد دیا۔ اس اوسر پر کافی دان ملا۔ مینغ تیرہ ؟

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج احمد پور شرقیہ

شریمان حکم چند صاحب اُپ پردھان آریہ سماج احمد پور شہر کا دیہانت ۲۲- جنوری ۱۹۴۱ء کو رات کے ۹ بجے ہؤا- دوسرے دن انتیشٹھی سنسکار پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔ سوکھے حکم چند صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر تھے۔ بڑے دانی شیلوان۔ دھرماتما اور درڑھ آریہ سماجی تھے۔ ان کی مرتیو پر تمام شہر میں ہڑتال ہو گئی- اور ارتھی کے ساتھ سارا شہر شامل تھا۔ بھجن منڈلیاں شامل تھیں۔ اور ارتھی کو پورے طور پر سجایا گیا تھا۔ راستہ میں پھولوں کی ورشا ہوتی رہی۔ شمشان بھومی میں تمام جنتا کی طرف سے شوک پرستاو پاس کیا گیا +

(اودھوداس منتری)

آریہ سماج نخمٹر کا چناؤ

پردھان:- ٹھاکر سورج سنگھ جی- اُپ پردھان:- بابو رام آریہ- منتری کرشن چندر جی- اُپ منتری جے پرکاش منتری جی- خزانچی- بنتا لال آریہ- لائبریرین- وید پرنجی لال جی جیتو- آڈیٹر:- رام پرشاد جی گپتا +

(منتری)

آریہ سماج بہرام پور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج بہرام پور ضلع گورداسپور کا سالانہ جلسہ ۲۸-۲۹-۳۰- مارچ ۱۹۴۱ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ تیاریاں زور شور سے شروع ہیں + (ماسٹر رام داس اُپ منتری)

پانچ ودیارتھیوں کو بھوجن مُفت

مئی ۱۹۴۳ء میں ہندی رتن میں بیٹھنے والے ۵ ودیارتھیوں کو گورو کل بھٹنڈہ کی طرف سے بھوجن مفت دیا جاوے گا۔ مکھیہ ادھشٹاتا سے خط و کتابت کریں +

(مینیجر گوروکل بھٹنڈہ)

گوروکل مہاودیالیہ جوالاپور کا اُتسو

گوروکل مہاودیالیہ جوالاپور کا ۳۳ واں وارشک مہوتسو ایسٹر کی چھٹیوں میں ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴- اپریل ۱۹۴۱ء تدانوسار چیتر شکلا ۱۵- بیساکھ کرشنا یکم ۲-۳-۴ سمت ۱۹۹۸ شکر شنی- روی وار دسوموار- مہاودیالیہ کے پرچینیت ستھان میں بڑے سماروہ سے منایا جائے گا + (مکھیہ ادھشٹاتا)

اِن کی بھی سُنیے!

آریہ سماجوں کیلئے ایک مفید تجویز

ہر ایک آریہ سماج میں ایک قیمتی رجسٹر اس مطلب کے لئے رکھا جاوے۔ جس میں ہر ایک ممبر کیلئے ایک صفحہ ریزرو رکھا جاوے۔

اس صفحے میں ممبر کا نام- پتہ- عمر- تعلیم- پیشہ- شادی شدہ- غیر شادی شدہ- اور اس کے لڑکے لڑکیوں کے نام- عمر- تعلیم- وغیرہ تفاصیل میں درج ہوں- اور آئندہ بھی شادی اموات وغیرہ درج کی جایا کریں- تاکہ ہر وقت یہ رجسٹر مکمل صورت میں ہو- اس کے علاوہ یہ بھی کیا جاوے- کہ جس جگہ ایک سے زیادہ آریہ سماجیں ہوں- جیسا کہ بڑے بڑے شہروں میں ہیں- تو وہاں کی آریہ سماجیں ہر چھ ماہ کے بعد وہ رجسٹر آپس میں کچھ دنوں کے لئے بدل لیا کریں- تاکہ وہ اس رجسٹر کی نقل اپنے سماج میں رکھ لیویں- اس طرح سال میں دو دفعہ ہر ایک سماج اپنے اس رجسٹر کو دوسرے سماج کے پاس نقل کے لئے بھیج دیا کرے- جس سے ہر ایک سماج میں ایک شہر کے تمام آریہ ممبروں کے نام بمعہ مکمل حالات کے موجود رہیں +

مذکورہ بالا رجسٹر رکھنے کا فائدہ یہ ہو گا- کہ جس وقت کسی آریہ سجن کو شادی کے لئے لڑکے لڑکی کی تلاش ہو گی- تو وہ رجسٹر کو دیکھ کر اپنے موافق لڑکا یا لڑکی کی تلاش کرے گا- اس سے گن کرم و سوبھاؤ کے مطابق شادی کرنے میں اور آریہ سماجیوں کو آریہ سماجیوں میں رشتہ ناطہ کرنے کا زیادہ اوسر ملیگا- کیونکہ جہاں تلاش کنندہ اپنی برادری وغیرہ میں رشتہ ناطہ تلاش کرتا ہے- وہ ایک ہی دن میں اس رجسٹر کی مدد سے سینکڑوں گھرانوں کی واقفیت حاصل کرے گا- اس طرح آریہ سماج کے پرچار کو بھی بہت تقویت ملے گی +

(دسوندھی مل کپور- پشاور شہر)

"ویر اُتسو" یکم مارچ کو منائیے

آریہ سماج کی تاریخ میں پنڈت لیکھرام جی کا بلیدان ایک امر کہانی ہے۔ پنڈت جی کا نام آریہ ویروں کی سوچی میں سب سے اوّل نمبر پر ہے۔ اب آریہ سماجیں آریہ مسافر کی شہادت کی یاد میں ہر سال "ویر اُتسو" مناتی ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا ساری آریہ سماجوں سے استدعا کرتی ہے۔ کہ وہ اس سال ۱۸- پھاگن کو اعلےٰ پیمانہ پر ویر اُتسو کو منائیں۔ اس دن سارو جنک سبھائیں بلا کر پنڈت لیکھرام جی کی زندگی پر لیکچر کرائیں۔ اور اس دن خاص طور پر عوام کو آریہ سماج میں لانے کا کام کیا جائے +

سبھا نے پنڈت جی کی یاد میں لیکھرام سمارک ندھی قائم کی ہوئی ہے۔ اپنے پریوار سے ایک آنہ فی کس کے حساب سے اس ندھی کے لئے دھن اکٹھا کر کے سبھا کے دفتر میں بھیجدیں۔ سارا دھن فی الفور آریہ پرتی ندھی سبھا کے کاریالیہ میں اُتسو سماپت کر کے بھیجدیں +

(گوردتہ رام بان پرستھی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون- لاہور)

آل انڈیا آرین کانفرنس کی تجویز

آریہ سماج کرول باغ دہلی سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ بھارت ورش کے کل آریوں میں باہمی پریم و سنگھٹن بڑھانے۔ ویدک سدھانتوں کا پرچار کرنے اور اپنے فیصلوں کو ایک آواز سے مضبوطی کے ساتھ حکومت وقت کے سامنے پیش کرنے کے لئے دوسری سیاسی و مذہبی انجمنوں کی مانند "اکھل بھارتیہ ورپرانتیہ آریہ سمیلنوں" کی سکیم جلد سے جلد تیار کرے + یہ سمیلن بھارت ورش کے مختلف شہروں میں سالانہ جگہ جگہ ہؤا کریں- نیز اس سکیم کو ۱۹۴۱ء سے عملی جامہ پہنایا جاوے +

(منتری آریہ سماج قرول باغ- دہلی)

جنم گنتا اور آریہ

کسی پرگتی شیل آریہ سماج کی اُنتی کا

گیان پراپت کرنے کا ایک سادھن اس کی سنکھیا بڑھتی بھی ہؤا کرتی ہے۔ آریوں نے پچھلے دس ورشوں میں انیک سنگھرش جن میں سے حیدر آباد کا ستیہ آگرہ مکھیہ ان سنگھرشوں سے آریہ سماج کو کیا لابھ ہؤا اس پرشن کا اُتر آگامی جن گننا میں آریوں کی سنکھیا دیگی- اس لئے آوشیک ہے کہ ایک آریہ کو اپنے سمبندھت پریوار کے ساتھ آریہ لکھانا چاہیئے- جب آریوں کی سنکھیا ہندوؤں کی سنکھیا میں شامل ہو کرتی ہے- تو اس سے ہندوؤں کو کچھ لابھ نہیں ہو سکتا- اس لئے کچھ ہندو سبھائیوں کا یہ کہنا- کہ آریوں کو "آریہ (ہندو)" لکھوا کر کوشٹھک میں "ہندو" لکھوانا چاہیئے ادیرگھ درشتا ہے اس اور کسی کو دھیان نہیں دینا چاہیئے۔ لکھانے سے وہ کہیں آریہ لکھے جاویں گے کہیں ہندو- ادھکانش وہ نہ ادھر کے ہوں گے نہ اُدھر کے +

(منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا- دہلی)

"آریہ ڈائریکٹری"

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا ۱۹۴۱ء کے انت میں ایک ڈائریکٹری پرکاشت کرا رہی ہے- جس میں آریہ سماج کے دھارمک- ساماجک- اور شکھشنک سب کاریوں- سنستھاؤں اور ویکتیوں آدی کے پریچے کے اتیرکت چاتُرورش کی آریہ سماج سمبندھی سب گھٹناؤں کا- اور آریہ سماج کے دھرم پرچار- شدھی- دلت اُدھار- جن گننا- آریہ پرچارکوں انیادی اور ہر پرکار کی آریوں کی پرگتی کا بھی سماویش رہے گا- سارودیشک سبھا اس آیوجن کے لئے بہت سی سامگری کا سنگرہ کر چکی ہے پرنتو ڈائریکٹری کو پورن بنانے کے لئے اس کاریہ میں پرانتک پرتی ندھی سبھاؤں- آریہ سماجوں- شکھشا سمبندھی تتھا انیہ سنستھاؤں اور اُپدیشکوں انیادی سب کا سہیوگ بھی اتینت آوشیک ہے- آریہ پرتی ندھی سبھاؤں آریہ سماجوں- شدھی سبھاؤں- دلت اُدھار سبھاؤں- آریہ ویر دلوں- آریہ کنیا پاٹھشالاؤں- واچنالیوں- دیایام شالاؤں- گوروکلوں- کالجوں- تتھا انیہ آریہ ساماجک سنستھاؤں سے انورودھ ہے- کہ وہ اپنے کاریہ کی پرگتی کا ویورن لکھ کر بھیجیں- جسے وہ ڈائریکٹری میں ستھان دلانا چاہتے ہیں-

آریہ ماتر سے انورودھ ہے- کہ وہ اس وشے میں سارودیشک سبھا دہلی سے پتر ویوہار کر کے اپنے پاس اُپ لبدھ سامگری

"ٹوٹا کھلونا"

بقیہ صفحہ ۶

میں پڑے دو بیکوں میں اس نے تھوڑا تیل ڈالا - اور دیا سلائی پکڑ کر باہر ہو گیا - اپنے پری جینت بازار سے کچھ آگے جا کر اُس نے دیا سلائی سے دیپک جلا دئے - ساتھ ہی اس کی آشا کا دیپک بھی جل پڑا -

دونو ہاتھوں میں دو ڈو دلنے لٹک رہے تھے - وہ کہنا چاہتا تھا ڈو دلنے ڈو دلنے مگر سنکوچ کے مارے اس کا منہ نہیں کھلتا تھا - بڑے یتن سے اُس نے ایک بار اُپیکت شبد کہے - دو تین بار کہنے ہی جھجک کھل سی گئی -

وہ جیسے ہی آگے بڑھا - لوگ اس کی اور دیکھ کر ہنسنے لگے ——— "ارے! آج ڈو دلنے بیچتا ہے پاگل کہیں کا!"

اس واکیہ سے راموں کے ہردے کو چوٹ پہنچی - وہ سٹ پٹا کر آگے بڑھ جاتا - ایک گھنٹہ بھر چکر لگانے کے بعد راموں ایک بڑے بازار میں پہنچا - تو ایک بچے نے اُسے گھیر لیا - پوچھا ——— "کتنے کو؟"

راموں نے عجیب گدگدی کا انوبھو کیا - بڑی خوشی سے بولا ——— ڈیڑھ پیسے کا ایک -

بچہ بولا ——— "ادھیلہ لے لو - نہیں تو نہ سہی"

راموں نراش ہو چپ رہا - اور آگے بڑھا - کچھ دور جانے پر ہی ایک بڑے سے مکان کے نیچے تین چار بچوں کو دیکھ کر ٹمٹماتی ہوئی آشا سے وہ ٹھٹھک گیا -

اُن میں سے ایک نے آگے بڑھ کر پوچھا ——— "کتنے کو؟"

"ڈیڑھ پیسے کا" دھڑکتے ہوئے دل سے راموں نے کہا -

"نہیں ——— " مرجھائے ہوئے مکھ سے راموں نے کہا -

"بڑے ڈو دلنے لایا ہے" ——— یہ کہتے ہوئے اس چنچل بالک نے اُسے اچانک زور سے دھکا دے دیا - اور آپ دوڑ کر مکان کے اوپر چڑھ گیا -

راموں سر کے بل گرا - لہو نکلنے لگا - ڈو دلنے ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گئے - اُن میں سے دیپک اوندھے ہو کر بجھ گئے - ساتھ ہی اُس کی آشا کا دیپک بھی بجھ گیا - وہ دھیرے سے اُٹھا - ٹوٹے ہوئے ڈو دلنوں کو دیکھا - اُسی سمے اُس کے مکھ سے ایک چیخ نکل گئی -

پتہ نہیں نراشا سے یا ویدنا سے -

رگڑتا - پٹختا - شبکتا - سسکتا وہ گھر کی اور بڑھا -

ادھر رادھا راموں کے جانے کے آدھ گھنٹہ بعد اُٹھی - بچے کو پاس نہ دیکھ اُس نے سمجھا ——— کہیں کھیلنے گیا ہوگا - مگر گھنٹہ بھر بیت جانے پر بھی جب وہ نہ آیا - تو اُسے اُس کی چنتا بڑھی - وہ اُٹھ کر دروازے کے پاس جا کھڑی ہوئی -

اتنے میں سسکتے ہوئے راموں نے پرویش کیا - بچے کو سسکتے دیکھ رادھا چونک پڑی - جھٹ سے بچے کو چھاتی سے لگا کر بولی :-

"کیا ہوا ہے راموں؟"

ماں کا پیار پا راموں زور سے رونے لگا -

سہانو بھوتی پا کر نہ جانے ہمارا دکھ کیوں اُمڈ آتا ہے - رادھا نے پھر پوچھا ——— کیا ہوا ہے کیا کسی نے مارا ہے؟" ——— اس کا گلا سوکھتا جا رہا تھا -

راموں نے سسکتے ہوئے کیول ایک بار نراشا پھری - حسرت اور ویدنا بھری درشٹی سے اُس سنسان کی اور دیکھا جہاں ڈو دلنے پڑے تھے -

اُسی سمے رادھا کی درشٹی بچے کے سر سے نکل رہے خون پر پڑی - تلملا کر بولی "یہ کیا ہوا؟ سر پر چوٹ کیسے لگی؟"

رادھا کو ابھی یہ پتہ نہیں تھا - کہ بچے کو سر کی اپیکشا دل پر کہیں ادھک گہری چوٹ لگی ہے +

میری بنگال اور آسام یاترا

بقیہ صفحہ ۱۰

اتنا وقت نہ تھا - کیونکہ گراموں میں یا تو بیل گاڑی سے جانا ہوتا ہے - یا کشتی سے - ان دونو میں ہی سفر کے لئے بہت وقت چاہیئے - اس لئے مجھے گراموں میں بھرمن کا خیال چھوڑنا پڑا -

شیلانگ سے ۱۰- جنوری کو ۱½ بجے بعد دوپہر موٹر لاری میں سوار ہو کر گوہاٹی کا راستہ لیا - گوہاٹی یہاں سے ۶۳ میل ہے - شام کو ۶ بجے لاری نے پانڈو میں اُتارا - اور ہم نے اسی وقت جہاز میں سوار ہونا مناسب سمجھا - اور بذریعہ جہاز برہم پتر دریا کو پار کیا - آگے ریل گاڑی تیار تھی - اس میں سوار ہو کر ہیرڈ گنج سے ہو کے بنی پور تک سفر کیا - اس وقت صبح کے ۵ بجے تھے - دوسری گاڑی تیار تھی - اس میں سوار ہو کر ایک بجے بعد دوپہر کلکتہ پہنچ گیا -

اس طرح یہ سفر پنڈت دین بندھو کے ساتھ اچھی طرح ختم ہوا - اور کچھ باتیں باقی ہیں ان کو اگلے لیکھ میں لکھوں گا - اور وہ آخری لیکھ ہوگا -

اس یاترا میں مجھے کوئی کشٹ نہیں ہوا - اس کی وجہ پنڈت پریہ درشن جی - پنڈت بھون موہن جی اور پنڈت دین بندھو جی کا ساتھ ہونا تھا - اور آریہ سماجیں آریہ سماج کے ناطے میری سیوا میں کوئی کمی نہیں کرتی تھیں - وہ جو کچھ میرے آرام کے لئے کر سکتی تھیں انہوں نے کیا +

اس لئے میں ان تینوں پنڈتوں اور آریہ سماجوں کے دھنیہ واد کے ساتھ اس لیکھ کو ختم کرتا ہوں +

آریہ سماج دیوان ہال دہلی

اس ورش آریہ سماج دہلی کا سالانہ جلسہ ۱۲- جنوری سے ۳۰- جنوری سنہ ۱۹۴۱ء تک بڑے سماروہ سے منایا گیا - مورخہ ۱۲- جنوری سے ۲۳- جنوری تک روزانہ پوجیہ پاد شری سوامی ستیانند جی مہاراج کی اُپنشدوں کی کتھا ہوتی رہی - ۲۴- جنوری کو ۴ بجے بعد از دوپہر سماج مندر سے ایک نہایت شاندار نگر کیرتن کا جلوس نکالا گیا - دہلی کی تقریباً سب آریہ سماجیں اس میں سمّلت تھیں - اس کے علاوہ کئی سنستھاؤں کے سکاؤٹ تتھا بھجن منڈلیاں تھیں - ۲۵- جنوری کو گاندھی گراؤنڈ میں اُتسو منایا گیا - ۲۷- جنوری کو اینٹی پاکستان کانفرنس زیر صدارت مسٹر وی - بی گینتکر ایڈیٹر اخبار "مرہٹہ" سماروہ سے منائی گئی - جس میں صدر مہاشہ کرشن جی کے علاوہ مختلف مذاہب و خیالات کے لوگوں نے سکیم کی دھجیاں اُڑائیں - اور اس کے خلاف زوردار الفاظ میں پرستاو پاس کیا گیا - حاضری ۲۰- ۲۵ ہزار تھی - ۲۷- جنوری کو ایک برہد جن گنتا سمیلن ہوا - جس کے صدر مہاشہ کرشن جی بی - اے تھے - ۲۸- جنوری کو شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کی صدارت میں ایک ویاکت سرو دھرم سمیلن کی آیوجنا کی گئی - ۲۹- جنوری کو ایک آریہ ہندی بھاشا سمیلن ہوا - جس کے پردھان شری م

۱/۱۴

وَر کی ضرورت

میرے ایک دوست جو ۱۳۵ روپے ماہوار پر مستقل گورنمنٹ ملازم ہیں کی سولہ سالہ سُشیل اور خوبصورت کنیا جو دسویں جماعت کی تیاری کر رہی ہے کے لئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے - لڑکا خوبصورت تندرست اور اچھا تعلیم یافتہ ہو - اگر برسر روزگار ہو تو بہتر ورنہ روزگار کی تلاش میں مدد کی جاویگی - ذات پات کا کوئی خیال نہیں ہے - خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو -

ہریش چندر مینیجر بھارت لکشمی بنک مظفر گڑھ

روپیہ کے سترہ آنے لیجیئے!

ان دنوں دوسرے سب بیوپاروں میں بے شک خسارہ ہو - لیکن آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کے حصّے خریدنے سے آپ کو روپیہ کے سترہ آنے ملتے ہیں - اتفاقاً اگر منڈل کے دس دس روپیہ کے آپ دس حصّے خریدیں اور یکمشت روپیہ لگا دیں - تو سال کے بعد آپ کو سو آنے یعنی ساڑھے چھ روپے منافع ملیگا - گویا ایک روپے کے سترہ آنے ہو جاویں گے - اس سے زیادہ منافع بخش اور کوئی بیوپار نہیں - اپنا سرمایہ منڈل کے حصّوں میں لگائیے - اور بھرپور فائدہ اُٹھائیے -

پراسپکٹس اور دیگر تفصیلات کیلئے منڈل کو لکھیئے

متھرا پرشاد شیوہرے مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

آریہ ورت" نصف قیمت پر!

لالہ نارائن دت ٹھیکیدار نئی دہلی - سیٹھ بالا مل بہاری لال بلگام - مہاشہ رام سوروپ جی بانسل لدھیانہ و شری جے بھگوت لال جی بان پرستھی نے جو اسّی روپے ہمیں رعایتی قیمت پر "آریہ ورت" جاری کرنے کے لئے دئے تھے اس میں سے بیاسی گراہکوں کے نام "آریہ ورت" رعایتی مول پر جاری ہو چکا ہے - شیش تیس نردھن دیکتیوں لائبریریوں استریوں اور ودیارتھیوں کے نام ایک روپیہ نصف رعایتی قیمت پر ایک سال کیلئے اور جاری کیا جا سکتا ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نئے مندر نرمان ارتھ آریہ سماجوں کا کرتویہ

(بقیہ صفحہ ۱۰)

اس طرح سے وہ کچھ عرصہ کے بعد کام کر کے رہ جاتی ہے۔ اور کام کرنے والوں کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ سماج مندر خواہ معمولی یا چھوٹا سا بھی ہو بن جاوے۔ تو پھر وہ جہاں پوجا کا استھان بن جاتا ہے۔ وہاں پرچار اور سنگٹھن کا بھی ایک کیندر (مرکز) بن جاتا ہے۔ ان مقاصد اور اغراض کو مدنظر رکھتے ہوئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور نے نئے مندروں کی استھاپنا میں یا نرمان ارتھ سہائیتا دینے کیلئے بھی بجٹ تجویز کیا ہے۔ اس اودیش کی پورتی کے لئے اس سال آریہ جگت کے سامنے میں ایک تجویز سی سکیم پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو کہ تنبول کی صورت میں ہے۔ اور جس پر عمل کرنے سے جہاں کسی سماج اور دانی پرش پر بوجھ بھی نہیں پڑے گا۔ وہاں اس پوتر کام کی باآسانی پورتی ہو جاویگی۔ یعنی ہر ایک شہر و قصبہ کی سماج اور ہر ایک دان شیل آریہ نر ناری جس کو پرماتما نے نیک کاموں میں حصہ لینے کی توفیق دی ہے۔ یہ فرض سمجھیں۔ کہ جہاں وہ ویدپرچار و گورو کل انیادی دیگر پرانتیہ کاریوں میں اور اپنی سماج اور سنستھاؤں کیلئے سینکڑوں اور ہزاروں دان دیتے ہیں۔ وہاں سال میں کم از کم ۵ روپے فی سماج اور ۵ روپے فی دانی اس فنڈ میں دان کر کے اپنے کرتویہ کو پالن کر کے سبھا کی اپیل کو عملی جامہ پہنانے میں سہائیتا دیں۔ اس سمیہ نالاگڑھ ریاست لوہارو۔ کوٹ مٹھی ڈیرہ غازی خاں۔ چونی اور سخی سرور آیسے استھانوں پر جہاں سماجیں قائم ہو چکی ہیں۔ ان کی ہستی کو برقرار رکھنے کے لئے سماج مندروں کیلئے جلدی بھومی خرید کرنے اور کم از کم معمولی سماج مندروں کے نرمان کرنے کی فوری ضرورت ہے۔ پنجاب میں لگ بھگ ایک ہزار کے قریب سماجیں ہیں۔ کیا میں تمام سماجوں اور تمام ساماجک اور سماج کے ہتیشی دانی پرشوں میں سے پالنفنڈ سے یہ آشا کر سکتا ہوں کہ وہ کم از کم ۵-۵ روپے اس فنڈ میں دان دے کر ان سماجوں اور انیہ ایسی سماجوں کے مندر نرمان ارتھ ہماری سہائیتا کر کے پن اور یش کے بھاگی بنیں گے *

آریہ سماج کا امتحان

(بقیہ صفحہ ۸-۹)

بھی بڑھ چڑھ کر حصہ مانا جاتا ہے۔ کیا اتنا ہونے پر بھی آریہ سماج اپنے نتیجہ کی طرف خاص دھیان نہ دے؟

مردم شماری کے اس موقعہ کا امتحان ایک خاص امتحان ہے۔ پہلے مواقع پر جو رکھتے ان میں آریہ سماج کے کندھوں پر ذمہ داری تو بے شک تھی۔ لیکن اس بار کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے۔ اس بار کے امتحان کا نتیجہ دیکھنے کے لئے سب کی آنکھیں ادھر ہی لگی ہوئی ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے۔ کہ اس بار دوسروں کی طرف سے آریہ سماج کی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر اس کی ترقی کے راستہ میں خندقیں کھودنے کی تیاریاں جاری ہیں۔ اب تک جو لوگ آریہ سماج کے سامنے آنے کی جرأت نہ کرتے تھے۔ وہ بھی اس موقعہ پر آریہ سماج کی ترقی روکنے کے لئے جو کچھ ان سے ہو سکتا ہے کر رہے ہیں۔ اس لئے یہ موقعہ ایک اہم موقعہ ہے۔ یہ امتحان معمولی امتحان نہیں ہے *

آئیے! ان دنوں ہم سارے ... آپ کو اس مردم شماری میں شاندار ... کامیابی حاصل کرنے کے لئے ... ہمارے سامنے امتحان ہے۔ بھاری ... ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ ... آریہ سماج کے روشن دماغ اس میں ... حاصل کر کے اسے بہت اونچا ...

اوشیک نویدن

جو سجن سبھا میں کام کرنیوالے کارکنوں ... انکو ادھیکاریوں کے نام پرائیویٹ ... لکھنا چاہیں۔ انہیں پتروں پر پتہ ... وقت پرائیویٹ سیکرٹری لکھ دینا چاہیئے ... یا نام کے ساتھ عہدہ نہیں لکھنا ... سبھا کے لئے جو پتر ہوں۔ ان ... ادھیکاریوں کا نہ لکھنا ہی مناسب ... ہے *

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

"پرکاش" میں اشتہار دے کر اپنے ... کاروبار کو بڑھا دیں ...

"امرت دھارا فارمیسی" کے
چالیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں
مارچ کی آخری رعایت یعنی
امرت دھارا اور اسکے ۲۳ مرکبات و امرت کایا کلپ ¼ قیمت پر اور
باقی ادویات و طبی کتب نصف قیمت پر دی جاویں گی!
جو اصحاب اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ بہت جلد ایک کارڈ لکھ کر
رعایتی فہرست
منگوالیں۔ اس میں سب باتیں مفصل لکھ دی ہیں۔ ابھی کارڈ لکھ دیں ایسی رعایت پھر کبھی نہ ہوگی۔ مبادا بھول جائیں
پتہ :- "امرت دھارا" 97 لاہور
المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکلوں کے سماچار

[گو]روکل کانگڑی کا سالانہ جلسہ

گوروکل کانگڑی ہردوار کا ۳۹واں [سا]لانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں بتاریخ ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵ اپریل ۱۹۴۱ء کو بڑی [دھو]م دھام سے منایا جاوے گا۔ جلسہ کی [تیا]ریاں ابھی سے شروع ہو گئی ہیں۔ نئے [با]لکوں کا داخلہ ابھی سے آرنبھ ہو گیا ہے۔ [گو]روکل میں داخلہ کی درخواستیں اتنی آتی [ہیں]۔ کہ برہمچاریوں کی مقررہ تعداد ہی لی [جاتی] ہے۔ اس لئے جو مہانو بھاو اپنے [بالکو]ں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ ابھی سے [کوش]ش کریں۔ ۹ سال سے زائد عمر کے [بالک] نہیں لئے جاتے۔ چھ سے ۹ سال عمر کے بچے ہی داخل کئے جاتے ہیں۔

اس سال کئی نئی سکیمیں بنائی جا رہی [ہیں]۔ دلیش کے مشہور و معروف لیڈر [جلسہ میں ش]امل ہو رہے ہیں۔

(ستیہ ورت گورنر گوروکل کانگڑی)

[گو]روکل کوروکھشیتر کا سالانہ جلسہ

گوروکل کوروکھشیتر کا سالانہ جلسہ ۷-۸-۹- مارچ کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاوے گا۔ جلسے کو کامیاب بنانے کیلئے پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ گوروکل کیلئے چندہ جمع کرنیکے لئے گوروکل کے گورنر شری پنڈت سومدت جی برابر آس پاس کے گراموں میں گھوم رہے ہیں۔ اب تک شری پنڈت بدھ دیو جی ودیالنکار پروفیسر دھریندر ناتھ جی۔ شری پنڈت گیان چند جی۔ شری پنڈت پریہ ورت جی۔ آچاریہ اپدیشک ودیالیہ لاہور نے جلسے پر پدھارنا منظور فرما لیا ہے۔ شری پنڈت ستیہ دیو جی ودیالنکار ایڈیٹر "ہندوستان"، کی صدارت میں ایک منورنجک مباحثہ ہوگا۔ جس کا مضمون "کیا ہندو مسلم اتحاد کے بغیر سوراجیہ مل سکتا ہے" ہوگا۔ پنجاب کے مشہور گائنا چاریہ پروفیسر دلیش بندھو جی کی صدارت میں سنگیت سمیلن ہوگا۔ جس میں مہاشہ پربھو لال جی پرنسپل شنکر سنگیت ودیالیہ اور مہاشہ دھرم چند جی کا بینا چاریہ جیسے مشہور سنگیت ودیا کے ماہر حصہ لیں گے۔

پنجاب سرکار کی ہندی گورمکھی گھاتک نیتی کے خلاف ایک کانفرنس بھی کرنے کا خیال ہے۔ برہمچاریوں کے جسمانی ورزش کے کھیل ہوں گے۔ اور "ویدی درشن" نام کا ایک ڈرامہ بھی ہوگا۔

سالانہ جلسہ کے موقعہ پر بہت سے نئے برہمچاری داخل کئے جائیں گے۔ جن کا داخلہ ۹- مارچ کو ہوگا۔ جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ ابھی سے داخلہ کا فارم بھر کر بھیج دیں۔ داخلہ کا فارم منیجر گوروکل کوروکھشیتر ضلع کرنال کے پتہ سے مل سکتے ہیں۔

(دکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل ملتان کا سالانہ جلسہ

گوروکل ملتان کا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۵-۱۶- مارچ ۱۹۴۱ء کو ہوگا۔ جو جو سجن اپنے بالکوں کو داخل کرانا چاہیں وہ آج سے ۳ تو تک کسی وقت بھی داخل کرا سکتے ہیں۔ یہ گوروکل کانگڑی کی سب سے پرانی شاکھا ہے۔ اس کے پربندھ وغیرہ کی دیکھ بھال شری آچاریہ جی گوروکل کانگڑی کے نرکیشن میں ایک پربندھک کمیٹی کرتی ہے۔ ملتان کا جل وایو تو مشہور ہے ہی۔ پڑھائی وغیرہ کا پربندھ بھی سنتوش جنک ہے۔ اس شاکھا میں وشیشتا یہ ہے۔ کہ پڑھائی کے علاوہ کئی ایک اپیوگا کے سادھن بھی سکھائے جاتے ہیں۔ ماہواری فیس پہلی سے تیسری تک دس روپے تو چوتھی پانچویں میں بارہ روپے۔ چھٹی سے آٹھویں تک پندرہ روپے ماہوار لئے جاتے ہیں۔ گوروکل کی نیماولی اور داخلہ کے پرارتھنا پتر مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل ملتان کے پتہ سے منگائے جا سکتے ہیں۔ (دکھیہ ادھشٹاتا)

سخت سردرد میں
گوروکل کانگڑی فارمیسی کا
برہمی تیل
فوراً آرام دیتا ہے
اس کے استعمال سے سردرد دور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔ قیمت دس آنے (۱۰/) فی شیشی۔
ایجنسی
لاہور
ہسپتال روڈ۔ لاہور
لدھیانہ
النکار اوشدھالیہ کوچہ لاٹو مل لدھیانہ
گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

[پ]نجاب کے مشہور معالج فخر الاطبا جناب حکیم دینا ناتھ صاحب کوہلی کے
دو خاص مجربات
فاذکو
البینو
تجدید شباب (کایا کلپ) کیلئے
[ف]اذکو کے استعمال سے بھوک بڑھتی اور قوت ہاضمہ تیز ہوتی ہے۔ [ف]اذکو کے استعمال سے لذت دنیا سے محروم انسان بھی نفسانی [ح]ظوظ سے دوبارہ لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔
[ف]اذکو بے خوابی۔ دماغی کمزوری۔ کمی حافظہ۔ پژمردگی [کیلئ]ے اکسیر ہے۔
[ف]اذکو بڈھوں کو جوان اور جوانوں کو جوانمرد بناتی ہے اور [اعض]ائے مخصوص کی تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہے۔
[ف]اذکو عورتوں کی محافظ ہے۔ کثرت اولاد۔ سیلان الرحم [یا] کسی اور مرض سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرتی ہے۔
[ف]اذکو قیمتی اور کمیاب اجزا سے تیار ہوتی ہے۔ اس [کے] فائدے زیادہ ہیں اور مقدار خوراک بہت [ک]م۔ قیمت فی شیشی دس روپیہ علاوہ محصولڈاک۔
استریوں کے خطرناک مرض لیکوریا کے لئے
عورتوں کی خطرناک مرض لیکوریا (جریان الرحم یا پردر) کی اکسیر شرطیہ دوائی ہے۔ ہزاروں زندگی سے بیزار عورتیں جو طرح طرح کی انگریزی و دیسی دوائیوں کے استعمال کے بعد مایوس ہو چکی تھیں۔ "البینو" کے استعمال سے نئی زندگی پا چکی ہیں۔
یہ حکیم صاحب کے گذشتہ ۴۶ سالہ تجربہ کا نچوڑ ہے۔ قیمت فی شیشی (بچاس گولی) تین روپے ۳/ علاوہ محصولڈاک۔
مفت طلب کریں
رسالہ تپ دق و سل اعادہ شباب (کایا کلپ) فہرست ادویہ ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کیجئے۔
تار کا پتہ "تسکین" لاہور
فون نمبر ۲۸۹۱
منیجر ابرا اینڈ بائیکمیکل اینڈ فارمیسوٹیکل ورکس (دھاروا گھر) ۲۰- چیمبرلین روڈ لاہور

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل کانگڑی میں ۵۰ ہزار روپیہ کا وید مندر

(شری سیٹھ جگل کشور جی برلا کا دان)

گوروکل پریمی جنتا کو یہ شبھ سماچار جان کر پرسنتا ہوگی۔ کہ یونیورسٹی گوروکل کانگڑی میں دانویر سیٹھ جگل کشور جی برلا نے ایک آدرش اور قابل دید عمارت بنوانے کا شبھ سنکلپ کیا ہے۔ یہ وید بھون ایک نہایت ہی خوبصورت عالیشان عمارت ہوگی۔ جیسے برلا سیٹھ جی دہلی میں "گیتا بھون" بنوا رہے ہیں۔ اسی طرح گوروکل میں وہ وید بھون بنوائیں گے۔ سیٹھ جی اُن انے گنے دانیوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے دیش دھرم اور جاتی کی سیوا کے لئے اپنی گاڑھی کمائی کا پیسہ قربان کر دیا ہے۔ سیٹھ جی کی گوروکل میں یہ ایک امر یادگار ہوگی۔ دنیا بھر بھی جہاں گوروکل دیکھنے آئیں گے۔ وہاں اس عمارت کو دیکھ کر پھولے نہ سمائیں گے۔ یہ بھون سیٹھ جی کی شان کے شایاں ہوگا۔ ان کے نام سے نامعلوم کتنی سنستھائیں چل رہی ہیں۔ آپ کا اصول ہے۔ کہ آپ کو جو آمدنی ہوتی ہے۔ وہ آپ کے ذریعہ دیش سیوا کے لئے پربھو کی دین ہے۔ بھارت کے مفاد کے لئے کوئی کام شروع ہو اس میں آپ کا حصہ ضرور ہوتا ہے۔ اس پوتر کام کے لئے سیٹھ جی نے روپیہ بھیجنا بھی شروع کر دیا ہے۔ اندازہ ہے۔ کہ یہ عمارت پچاس ساٹھ ہزار میں بنے گی۔ ہم اس دھرم کاریہ کے لئے شری سیٹھ جی کا تہ دل سے دھنیہ واد کرتے ہیں۔ اور یہ سنستھا بھی ان کی ہمیشہ کے لئے ابھاری رہے گی۔

سب گوروکل پریمی بھائیوں سے ہماری پُر زور اپیل ہے۔ کہ اس وقت گوروکل میں آیورویدمہاودیالیہ کی عمارت کا کام بڑی تیزی سے ہو رہا ہے۔ دانی اصحاب کیلئے یہ نادر موقعہ ہے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ اُدار جنتا اپنی اپنی توفیق کے مطابق دان دیکر

فراخ دلی کا ثبوت دے گی ۔۔۔

نئے بالکوں کا داخلہ

گوروکل کانگڑی میں نئے ۔۔۔ داخلہ البیرٹ کی چھٹیوں میں ۱۱۔ ۱۴-اپریل ۱۹۴۱ء تک گوروکل ۔۔۔ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ہوگا۔ ۔۔۔ کو گوروکل میں داخل کرانے کے ۔۔۔ اصحاب اپنی درخواستیں جلد ۔۔۔ حاصل کر لیں۔

گوروکل کے قواعد اور داخلہ ۔۔۔ دفتر گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور ۔۔۔ منگوا لیجئے۔

(ستیہ ورت مکھیہ ادھشٹا ۔۔۔)

دس ہزار (10000) روپیہ مفت انعام

امرتسر میں سونا دو روپیہ تولہ ہو گیا!

ناظرین دیکھئے! اس سونے کے متعلق دنیا کیا کہتی ہے؟ جس گھر میں یہ اصلی امریکن نیو گولڈ گیا۔ ۔۔۔ وہاں سے دوبارہ سہ بارہ فرمائشیں آئیں۔ یہ سونا ایک لاجواب چیز ہے۔ اصلی سونے اور اس سونے میں فرق معلوم نہیں ہوتا۔

جناب لالہ رام پرکاش صاحب ساہنی دہلی سے ۲۵-نومبر کو تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کا امریکن نیو گولڈ کا پارسل ملا۔ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ چیز واقعی کمال کی ہے۔ آپ کے "امریکن نیو گولڈ" اور سونے میں کوئی فرق نہیں۔ آپ نے اس نئی چیز کو تیار کر کے دنیا کی سب سے بڑی ضرورت کو پورا کر دکھایا ہے۔ ۔۔۔ تولہ سونا فوراً میرے دوست کے لئے ارسال کر دیویں۔ اس کے بعد آپ کو اور بھی آرڈر دیا جاوے گا"

یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ بالکل اصلی سونے برابر ہے۔ ہوشیار سے ہوشیار صراف بھی مشکل سے پہچان سکتا ہے۔ اس کے بنے ہوئے زیورات ہر جگہ پسند کئے جا رہے ہیں۔ اس سے ہر قسم کے زیورات آج کل کے فیشن کے مطابق تیار ہو سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا فرمان غلط ثابت کرنے والے کو دس ہزار روپیہ (10000 روپیہ) نقد انعام دیا جاوے گا۔

قیمت:۔ صرف مشہوری کی خاطر ایک تولہ دو روپے۔ تین تولہ ۵ روپے ۸ ر۔ چھ تولہ دس روپے۔ چالیس ۔۔۔ پچاس روپے۔

ضروری نوٹ

ہر تین تولہ کے خریدار کو ایک فینسی میٹ رسٹ واچ مفت بطور انعام بھیجی جاتی ہے۔ یہ گھڑی نہایت خوبصورت اور مضبوط ہے۔ مضبوطی اور خوبصورتی کی گارنٹی دس سال ہے۔ گارنٹی کا اقرار نامہ ہر گھڑی کے ساتھ بھیجا جاتا ہے۔ چھ تولہ کے خریدار کو محصولڈاک بالکل معاف اور دو گھڑیاں مفت انعام۔

گارنٹی

اگر ناپسند ہو تو قیمت فوراً واپس کی جاوے گی۔ جلدی منگوالیں۔ ورنہ یہ موقعہ بار بار ہاتھ نہ آئے گا۔

ملنے کا پتہ

سول ایجنٹ:۔ امریکن پی کمپنی بکس نمبر ۲۷ (پی۔آر) امرت سر (پنجاب)

پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ۔ ایک کروڑ روپیہ
فروخت و جاری شدہ سرمایہ۔ پچاس لاکھ روپیہ
ادا شدہ سرمایہ۔ ۳۱،۴۷،۱۱۷ روپیہ
محفوظ شدہ سرمایہ۔ ۱۵،۱۵،۳۶۸ روپیہ
ورکنگ کیپیٹل (جیسا کہ ۳۱ ۔۔۔ کو تھا) ۹۱۵۱۴،۰۰۰ روپیہ
صدر دفتر۔ ۴۷۔ دی مال لاہور

چیئرمین:۔ رائے بہادر دیوان بدری داس
برانچیں:۔ تمام پنجاب اور ہندوستان کے تجارتی شہروں میں۔
چیئرمین:۔ رائے بہادر دیوان بدری داس
برانچیں: تمام پنجاب و ہندوستان کے بڑے بڑے تجارتی شہروں میں
ایجنسیاں:۔ احمد آباد۔ رنگون۔ لندن۔ نیویارک
کو ہے ہر قسم کا بینکنگ بزنس مع فارن ایکسچینج کے واجبی شرح پر کیا جاتا ہے۔

پی ایل پوری منیجر ہیڈ آفس لاہور۔ بودھراج سیکرٹری

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھجدیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Co.,
Karachi

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل ۔۔۔ لاہور میں باہتمام ۔۔۔ پرنٹر و پبلشر ۔۔۔ دفتر "پرکاش" کی نسبت ۔۔۔ لاہور سے شائع ہوا۔

Regd. No. L. 435.

ॐ

Founder: M. Krishen Ji

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور

گزشتہ چھتیس ۳۶ سالوں سے آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

شرح چندہ
سالانہ — [illegible]
ششماہی — [illegible]
برما — [illegible]
غیر ممالک — [illegible]

ایڈیٹر
[illegible]

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۲۶ پھاگن سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۹ مارچ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۰

اے دوستو آگے بڑھو

(۱)

عیش اور عشرت کس لئے؟
عشرت کی لذت کس لئے؟
دنیا میں راحت کس لئے؟
راحت کی فرحت کس لئے؟
جاگو اٹھو تیار ہو!
آگے بڑھو اے دوستو
اے دوستو آگے بڑھو

(۲)

دیکھو نہ عزت و نام کو
یا راحت و آرام کو
آفات یا آلام کو
لیکن اک اپنے کام کو
ہمت سے تم پورا کرو
آگے بڑھو اے دوستو
اے دوستو آگے بڑھو

(۳)

صحت بنے گی کام سے
عزت رہے گی کام سے
فرحت ملے گی کام سے
عظمت بڑھے گی کام سے
غفلت کی عادت چھوڑ دو
آگے بڑھو اے دوستو
اے دوستو آگے بڑھو

(دیگ دھیان اتر ایم-اے)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چنے ہوئے پھول

(۱)

انسان ذرا سی دیر میں بچہ سے جوان ۔ عیاش مفلس ۔ زردار ۔ پیر ۔ ضعیف ۔ سفید ریش وغیرہ بہروپیہ نٹ کی طرح کئی روپ دکھلا کر ملک الموت نگر روپی اوٹ میں چھپ جاتا ہے ۔

(۲)

اوّل تو آدمی کی عمر کا اندازہ کرو تو سو سال ہے ۔ اس میں سے پچاس رات کو سونے میں کٹ جاتے ہیں ۔ بقیہ پچاس کے تین حصے کرو ۔ جن میں سے دو حصے طفلی و پیری تو صرف کھیل کود اور ضعیفی کی حالت میں ہی گذر جاتے ہیں ۔ باقی رہی جوانی سو وہ بھی مصیبت ۔ فرقت ۔ پرائی خدمت ۔ فساد ۔ جھگڑے ۔ خوشی و رنج ۔ فائدہ اور ضرر وغیرہ انواع اقسام کے دکھوں میں ضائع ہو جاتی ہے ۔ حساباً خوشی کے دن کچھ بھی نہیں نکلتے ۔ یہ زندگی تو پانی کی لہر کی مانند ہے ۔ اس میں لوگوں کو کیا راحت مل سکتی ہے +

رگ وید — ادم — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

ओ३म् भाग्यो भवदथो अन्नमदद् बहु यो देवमुत्तरा वन्तमुपासाते सनं
-तनम्

(ادم) بھاگیو بھودتھو انّم ددبہو بھو دیو متراونت مپاساتئ سناتنم ۔

اتھرو (وید) جو گیانی پرش (اتراونتم) اتی اُتم گن والے (سناتنم) سدا ایک رس (دیوم) ستتی کے یوگیہ پرمیشور کو (اُپاساتئ) اُپاسنا کرتا ہے ۔ وہ (بھاگیہ) بھاگیہ شیل (بھوت) ہے (اتھو) اور (انّم) جیون کے سادھن ان آدی کو (ادت) اُپیوگ میں (بہو) بہت پراپت کرتا ہے +

بھاوارتھ

پوجا لائق ایشں کو ۔ گیانی جن گن وان
اک رس جو ہے پوجتا ۔ بھاگیہ شیل ودوان

(۲)

جیون سادھک وستوئیں ۔ وہ بہو یا پت پائے
ادھیکاری ایشں کرپا کا ۔ بن کر لابھ اُٹھائے
(مہیشی)

وچار ترنگ

سکون

بارش ہو رہی ہے ——— فضا پر
ایک ہیبت طاری ہے
خوشنگیں بجلیاں بادل کی دھجیوں
میں تڑپ رہی ہیں ——— اور جھکڑ
——— آہنی پنجرے میں بند شیر کی طرح
اپنی ایال کو ہلا رہا ہے ۔
آپ لیے دن ہیں ——— ہوا کے
تیز جھونکوں کے درمیان مجھے
اپنی "موجودگی" میں سکون تلاش کرنے دو
کیونکہ
غم کا بادل ——— میرے دل پر
تیرے لمس کے مفہوم کو ———
گہرا کرنے کے لئے ———
میرے سکون پر ———
طاری ——— ہو گیا
——— ہے +

سخت سر درد میں
گورو کل کانگڑی فارمیسی کا
برہمی تیل
فوراً آرام دیتا ہے
اس کے استعمال سے سر درد دور ہوتی ہے ۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے ۔
اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں ۔
قیمت دس آنے (۱۰ ار) فی شیشی

لاہور ایجنسی
ہسپتال روڈ ۔ لاہور

لدھیانہ ایجنسی
النکار اوشدھالیہ کوچہ لاڈو مل ۔ لدھیانہ

گورو کل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

پنجاب کے مشہور معالج فخر الاطبا جناب حکیم دینا ناتھ صاحب کوہلی
کے
فازکو — دو خاص مجربات — البینو

تجدید شباب (کایا کلپ) کیلئے

فازکو کے استعمال سے بھوک بڑھتی اور قوت ہاضمہ تیز ہوتی ہے
فازکو کے استعمال سے لذت دنیا سے محروم انسان بھی نفسانی حظوظ سے دوبارہ لطف اندوز ہو سکتے ہیں ۔
فازکو بے خوابی ۔ دماغی کمزوری ۔ کمی حافظہ ۔ پژمردگی کے لئے اکسیر ہے ۔
فازکو بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو جوانمرد بناتی ہے ۔ اور عضو مخصوص کی تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہے ۔
فازکو ۔ عورتوں کی محافظ ہے ۔ کثرت اولاد و سیلان الرحم ۔ یا کسی اور مرض سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرتی ہے ۔
فازکو قیمتی اور کمیاب اجزاء سے تیار ہوتی ہے ۔ اس کے فائدے زیادہ ہیں اور مقدار خوراک بہت کم ۔
قیمت فی شیشی دس روپیہ علاوہ محصولڈاک +

استریوں کے خطرناک مرض لیکوریا کیلئے

عورتوں کی خطرناک مرض لیکوریا (جریان ارحم پر در) کی اچوک شرطیہ دوائی ہے ۔ ہزاروں زندگی سے بیزار عورتیں جو طرح طرح کی انگریزی دیسی دواؤں کے استعمال کے بعد مایوس ہو چکی تھیں "البینو" کے استعمال کے بعد نئی زندگی پا چکی ہیں یہ حکیم صاحب کے گذشتہ ۳۶ سالہ تجربہ کا نچوڑ ہے
قیمت فی شیشی (۵۰ گولی) تین روپے ۳ر علاوہ محصولڈاک ۔

مفت طلب کریں

رسالہ تپ دق وسل اعادہ شباب (کایا کلپ) فہرست ادویہ ایک کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں +

تار کا پتہ "سین" لاہور — فون نمبر ۲۸۹۱
مینیجر اپر انڈیا کیمیکل اینڈ فارمیسیوٹیکل ورکس (بھارت دواگھر) ۳۰ چیمبرلین روڈ ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرکاش لاہور

(ہفتہ وار)

سمت ۱۹۹۷ ۔ ۲۶ - پھاگن　　　۹ - مارچ ۱۹۴۱ء

جلد ۳۷	دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	نمبر ۱۰

ودھائی

میں نے مردم شماری کا کام نومبر کے تیسرے ہفتہ میں آریہ سماج انبالہ کے سالانہ جلسہ سے شروع کیا - اور ۲۴ - فروری کو منٹگمری میں ختم کیا - اس سلسلہ میں مجھے دوستوں اور دشمنوں کا دلچسپ تجربہ ہوا - آریہ سماج کی پوزیشن اس لحاظ سے نازک تھی - کہ اس نے اپنے اوپر دو ذمہ داریاں لے رکھی تھیں ایک یہ کہ ایک ایک ہندو کا نام مردم شماری کے کاغذات میں درج ہو - اور اس کے متعلق ہندوؤں کا جو فرض ہے اس کا انہیں احساس کرایا جاوے - اور دوسری یہ کہ ہندو لوگ اپنا اصلی نام آریہ گرہن کریں - وہ اپنا دھرم ویدک بتائیں اور اپنی جاتی آریہ - کئی لوگوں کو آریہ سماج کی یہ پوزیشن متضاد نظر آتی تھی - میرے خیال میں متضاد ہوتی اگر آریہ سماج کی یہ پوزیشن ہوتی - کہ آریہ لوگ ہندوؤں سے جدا ہیں - جدا سمجھتے ہوئے بے شک اس کا یہ فرض نہیں تھا - کہ وہ ہندوؤں کی فکر رکھے - لیکن بعض لوگ اسے متضاد سمجھتے تھے - اس سے انکار نہیں ہو سکتا - اور اس کی بدولت ہمارے کام میں کسی قدر رکاوٹ بھی ہوئی - ہمارا تین پارٹیوں سے مقابلہ تھا - ایک سناتن دھرمیوں سے جو کھلم کھلا کہتے تھے - کہ ہمارا دھرم "سناتن" اور جاتی "ہندو" ہے "ہم آریہ ہیں یا ہندو"؟ اس دشٹے پر آریہ سماجیوں اور سناتن دھرمیوں میں بیسیوں شاسترارتھ ہوئے - اس لئے ان کی مخالفت میرے لئے کوئی نئی بات نہ تھی - اس لحاظ سے بھی ان کی مخالفت میری سمجھ میں آ سکتی تھی - کہ ان کے خیال میں آریہ سماج کی ترقی سناتن دھرم سبھا کے تنزل کی مترادف ہے - لیکن جو بات میری سمجھ میں نہ آئی وہ ہمارے کچھ آریہ بھائیوں کی پوزیشن تھی - آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پہلے یہ سرکلر جاری کیا - کہ اس سے سمبندھ رکھنے والے تمام آریہ اپنا مذہب ہندو لکھوائیں اور جاتی آریہ - اس سرکلر سے سبھا کے اپدیشکوں کی پوزیشن بہت خراب ہو گئی - وہ تو برسوں سے سناتن دھرمیوں کے ساتھ آریہ اور ہندو کے سوال پر شاسترارتھ کرتے آئے تھے - اور یہ ثابت کرتے رہے تھے - کہ ہم آریہ ہیں ہندو نہیں انہوں نے بجا طور پر کہا - کہ جب ہم دنیا سے یہ کہتے رہے ہیں - کہ ہم آریہ ہیں - تو اب کس منہ سے آریوں سے کہیں - کہ تم اپنے تئیں ہندو لکھواؤ - ان کے پروٹسٹ کا یہ اثر ہوا - کہ پرادیشک سبھا کو اپنا یہ سرکلر واپس لینا پڑا - نیا سرکلر یہ تھا - کہ دھرم کے خانہ میں "ویدک" لکھو - اور جاتی کے خانہ میں "آریہ" - لیکن آریہ کے ساتھ بریکٹ میں (ہندو) بھی لکھ دو - اس کی وجہ سے بہت سی گڑبڑ ہوئی - میں پرادیشک سبھا کو اس بات کیلئے بھی معاف کر سکتا تھا - لیکن جو بات میری سمجھ سے باہر ہے وہ یہ کہ یہ سبھا آریوں سے اس بات کے لئے لڑتی رہی ہے - کہ وہ ضرور اپنے تئیں آریہ (ہندو) لکھوائیں - ہندو لفظ کا اضافہ محض مصلحت کے طور پر تھا - اصول کے لئے کوئی شخص لڑے تو سمجھ میں آ سکتا ہے - لیکن مصلحت کے لئے لڑنے یہ نہیں - اور ہمارے مخالفوں نے اس سبھا کی اس پوزیشن سے خوب فائدہ اُٹھایا - اس کے بعد پرادیشک سبھا کے پردھان نے اپنی ذمہ داری پر یہ اعلان کر دیا - کہ نسل کے خانہ میں جس میں آریہ ہندو لکھا جانا تھا خالی چھوڑ دیا جائے - لیکن ان کی انترنگ سبھا نے یہ نہ مانا نتیجہ یہ ہوا - کہ ان کے مضمون سے آریوں میں بلاوجہ انتشار پیدا ہو گیا - ان کے علاوہ ایک اور جماعت تھی - جنہیں آپ ہندو سبھائی کہہ سکتے ہیں - انہوں نے بھی اس موقعہ پر آریہ سماج کی دل کھول کر مخالفت کی - کسی کسی موقعہ پر یہ تینوں جماعتیں آریہ سماج کے خلاف اکٹھی ہو گئیں +

باوجود اس کے آج میں گورو کیساتھ کہہ سکتا ہوں - کہ بحیثیت مجموعی آریہ پُرش اپنے پاؤں پر کھڑے رہے - انہوں نے اس آندھی کی پرواہ نہ کی - جو ہندو سنگٹھن کے نام پر چل رہی تھی - جس کا حقیقی مقصد یہ تھا - کہ آریوں کی تعداد کم ہو جائے - جہاں کہیں میں گیا - آریہ پُرشوں نے متحد طور پر میرا ساتھ دیا - انہوں نے ہر جگہ میرا سواگت کیا - ہزاروں کی حاضری میں میرے ویاکھیان ہوئے - اور میں نے دو دو گھنٹے بولا - کیا مجال جو ایک بھی آواز اس کے خلاف اُٹھی ہو - یہ درست ہے - کہ لیکچر کے اثر کو زائل کرنے کیلئے ایک دو جگہ ویاکھیان کے بعد سوال کرنے کی اجازت مانگی گئی - اجازت دی گئی - لیکن جب سوال کا جواب دیا گیا - اور مخالفوں کو یہ معلوم ہوا کہ سوال کا جواب لیکچر کے اثر میں اضافہ کرے گا - تو وہ شور مچا کر چلتے بنے - جو کچھ بھی تھوڑی بہت مخالفت دیکھنے میں آئی - نہایت کمزور اور بے اثر - مجھے اس بات کی تسلی ہے - کہ تمام ہندو آریہ جنتا کو جو کچھ میں سمجھانا چاہتا تھا - وہ انہوں نے بخوبی سمجھا - نہ صرف آریہ جنتا کو اپنے فرض کا احساس ہوا - بلکہ ہندو جنتا بھی بیدار ہو گئی - میرے آریہ بھائیوں نے اس دورہ میں میرا جو مان کیا ہے - اس کے شکریہ کیلئے میرے پاس شبد نہیں - اس سمبندھ میں مجھے جو پتر ملے ہیں - ان میں سے کچھ شبد پاٹھکوں کے سنمکھ رکھنا چاہتا ہوں - ایک پتر میں لکھا ہے :-

"آپ کی پوتر آتما میں آریہ سماج کی سچی سیوا کا بھاو پرماتما نے کوٹ کوٹ کر بھر رکھا ہے - بھگوان کرشن کی طرح آپ کے ہردہ میں بھی پرماتما نے ہمت دلیری اور بہادری کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے - ۱۹۴۱ء کی جن گنتا کے کاریہ میں آپ کی دن رات کی سیوا کسی سے چھپی نہیں ہے - اپنے آرام کو چھوڑ کر دن رات اسی کوشش میں گذارے کہ میری جاتی کی آن و شان سنسار میں اونچی دکھائی دے"

دوسرے پتر میں لکھا ہے :-

"ان دنوں "پرتاپ" "پرکاش" دوارا جو سیوا آپ نے جن گنتا کے وشے میں آریہ سماج ایوم سمست آریہ جاتی کی کی ہے اس کے لئے آریہ جگت آپ کا اتیو ابھاری ہے - بدھیمان گمبھیر ایوم نیائے پریہ جنوں نے آپ کے لیکھوں کی مکت کنٹھ سے پرشنسا کی ہے - بھگوان آپ کو چیر کال پرینت ہمارے مدھیہ میں سکشل رکھیں تاکہ آریہ سماج کے ہتوں کی رکھشا آپ کے پوتر نیتر تو میں ہوتی رہے"

اس قسم کے اور بھی کئی پتر ہیں - لیکن استھان ابھاو کے کارن انہیں یہیں سماپت کرتا ہوں - جن گنتا کے کاریہ کے لئے آریہ بھائی میرا دھنیہ واد کر رہے ہیں میں انہیں ودھائی دیتا ہوں - کہ انہوں نے سنسار کے مقابلہ میں اپنے آریا پن کا ثبوت دیا - اپنی بات پر چٹان کی طرح مضبوط رہے - اور انہوں نے ان گالیوں کی بھی پرواہ نہ کی - جو ہمارے اگیانی بھائیوں نے ہمیں دیں +

(کرشن)

آریہ سماج کا "استھاپنا دوس"

اس ورش آریہ سماج کا استھاپنا دوس چیتر شکلا پرتی پدا سمت ۱۹۹۷ تدانوسار ۲۸ - مارچ ۱۹۴۱ء کو ہے - سارودیشک سبھا کی طرف سے اس دوس کا مفصل پروگرام آریہ سماجوں کو بھیجا جا چکا ہے - اس کے انوسار یہ دوس بڑے سماروہ اور اتساہ پوروک منایا جانا چاہیئے +

علاوالپور میں سلور جوبلی و ودوا آریہ یووک سمیلن

حسب معمول اس ورش بھی ایک ماہ کا سادھو سنت سنگ ۱۳ - مارچ سے ۱۳ - اپریل تک آریہ سماج علاوالپور کی طرف سے ہوگا - آخری تین دنوں میں مہاتما نارائن سوامی کی صدارت میں ستھانیہ آریہ سماج کی سلور جوبلی منائی جاوے گی - اور ضلع جالندھر و ہوشیارپور کے آریہ یووکوں کا ایک سمیلن بھی ہوگا - مفصل پروگرام اگلے انک میں +

پوچھیئے!

بابو لچھمن داس جی ڈگرایک پرکالج احمد پور شرقیہ سے پوچھتے ہیں - کہ کسی ایسی کتاب کا پتہ دیں - جس میں صنعت و حرفت کے کارخانوں کا مفصل بیان ہو - ہمارا اُتر ہے - کہ اپ ٹو ڈیٹ ماسالہ انڈسٹری انڈسٹریل بک ڈپو"

نئے ٹیکس

مرکزی اسمبلی میں ہندوستان کا بجٹ پیش ہے۔ اگلے سال کے خسارہ کا تخمینہ ۲۰ کروڑ ۴۶ لاکھ روپیہ ہے۔ آمدنی ایک سو چھ کروڑ چھیالیس لاکھ اور خرچ ۱۲۶ کروڑ ۵۸ لاکھ ہوگا۔ صرف فوج کا خرچ ۸۴ کروڑ ۱۳ لاکھ روپیہ ہوگا۔ خسارہ کو پورا کرنے کیلئے زائد منافع پر ٹیکس ۵۰ سے بڑھا کر ۶۶½ فیصدی کر دیا جائے گا۔ اور انکم ٹیکس سرچارج ۲۵ سے ۳۳⅓ فیصدی اور دیا سلائیوں پر محصول دوگنا کر دیا جائیگا۔

سانبہ کے ہری جنوں کی دھمکی!

تحصیل سانبہ (ریاست جموں) کے ۵-۴ ہزار ہری جنوں نے سورن ہندوؤں کی بدسلوکی سے تنگ آکر آریہ سماج سے پکار کی ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کو ان سے انسانوں کا سا سلوک کرنے پر تیار کرے۔ ورنہ ایک ماہ کے بعد وہ ہندو دھرم کو تیاگ دیں گے۔ ہمیں اُمید ہے۔ کہ ریاست جموں کے آریہ بھائی ان ہری جن بھائیوں کی شکایات دُور کروانے کا یتن کریں گے۔

سندھ میں ہندی پرچار

سندھ میں ہندی بھاشا کے پرچار کے اُدیش سے آچاریہ دادا دھرم ادھیکاری اور کاکا صاحب کالیلکر نے تین ہفتے کے دورہ کا پروگرام بنایا ہے۔ آشا ہے۔ کہ انہیں اپنے مشن میں سپھلتا پراپت ہوگی۔ سندھ کے ہندی پریمیوں کو چاہیئے۔ کہ انہیں سہیوگ دیں۔

پنجاب پرائمری ایجوکیشن ایکٹ

گورنر پنجاب نے پنجاب اسمبلی کے پاس کردہ پرائمری لازمی تعلیمی بل کی ۲۵۔ فروری کو منظوری دے دی ہے۔ اس کا نفاذ ابھی نہیں ہؤا ہے۔ اس تاریخ کا جس دن سے اس پر عمل درآمد ہوگا۔ حکومت کی طرف سے بعد میں اعلان ہوگا۔ ۳۔ مارچ کے "گورنمنٹ گزٹ" میں یہ ایکٹ مکمل صورت میں پرکاشت ہؤا ہے۔ جسے ہم نے پڑھا ہے۔ اس ایکٹ کے چار حصے اور کل ۲۲ دفعات ہیں۔ اس ایکٹ میں کوئی ایسی دفعہ نہیں جس کی رُو سے لڑکے لڑکیوں کو مخلوط تعلیم دینا مقصود ہو یا ذریعہ تعلیم اُردو قرار دیا گیا ہو۔

گورنر نے بکری ٹیکس ایکٹ اور جاگیر ایکٹ کی منظوری بھی دے دی ہے۔

پاکستانی سکیم اصلی رُوپ میں

مسٹر جناح کی اس تقریر سے جو انہوں نے پچھلے ہفتہ لاہور میں کی معلوم ہو گیا۔ کہ پاکستان سے ان کی مُراد کیا ہے؟ آپ نے کہا۔ کہ "ہندو صوبوں کے مسلمان پاکستان میں ہجرت نہ کریں گے۔ اس پاکستان سے ہندوؤں کو بھی نکالا نہ جائے گا۔ ان کے حقوق ہر طرح سے محفوظ ہوں گے"۔ یہی نہیں بلکہ یہ بھی یقین دلایا گیا ہے۔ کہ "شمال مغرب اور شمال مشرق میں ہندوستان کی حفاظت مسلمان کریں گے۔ اور جنوب میں ہندو کریں"۔ دوسرے الفاظ میں ہندوستان جیسا ہے ویسا ہی رہے گا۔ اس کے نام میں بھی تبدیلی نہ ہوگی۔ صرف یہ ہوگا۔ کہ جن صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ وہ کسی طرح مرکز کو جواب دہ نہ ہوں گے۔ چونکہ ہندوستان میں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ اور مرکز میں بھی ان کی اکثریت کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے پاکستان کا سوال اُٹھایا گیا ہے۔ پاکستانی مسلمانوں کو ہم وطن ہندوؤں کے ماتحت رہنا گوارا نہیں۔ غیر کے ماتحت رہنا منظور ہے۔ پاکستانی سکیم دوسرے معنوں میں غلامی کی زنجیروں کو اور بھی مضبوط کرنا چاہتی ہے۔

لنڈن میں اسلامی کلچر کا مرکز

کچھ عرصہ ہؤا بعض برطانوی مدبروں نے لنڈن میں ایک عالیشان مسجد کی تعمیر اور اسلامی تہذیب و تمدن کا مرکز قائم کرنے کی تجویز کی تھی۔ اسے ہاؤس آف لارڈز میں پیش کیا گیا۔ جس کی منظوری ہاؤس آف کامنز نے ۱۹۔ فروری کو دے دی ہے۔ اس مسجد پر ایک لاکھ پونڈ کے خرچ کا اندازہ ہے۔

ایمپلائیز ایکٹ کا نفاذ

یکم مارچ سے پنجاب کے کچھ بڑے بڑے شہروں اور منڈیوں میں ایمپلائیز ایکٹ نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس کی رُو سے جہاں دکانوں اور تجارتی اداروں کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات مقرر کر دئے گئے ہیں۔ وہاں ان میں کام کرنے والے نوکروں کے کام کرنے کے گھنٹے بھی۔ ہر دوکان و تجارتی ادارہ ہفتہ میں ایک دن چھٹی کریگا۔ چنانچہ ابتدا ۲۔ مارچ کو لاہور میں تمام دوکانیں بند رہیں۔ اب دوکانیں ۸½ بجے صبح کھلتی ہیں۔ اور ۹ بجے رات کو بند ہو جاتی ہیں۔

سرگودھا میں سکھوں کا مورچہ

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق مارچ کے آخیر میں سکھوں کی طرف سے سرگودھا میں مورچہ لگایا جائیگا۔ اکالی دل نے ۲۶۔ مارچ کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ پہلے جتھہ کی رہنمائی ماسٹر تارا سنگھ پریذیڈنٹ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کریں گے۔ یہ جتھہ کم از کم ایک ہزار سکھوں پر مشتمل ہوگا۔ اکالی دل نے ایک ماہ کا پروگرام بنا لیا ہے۔

ناکام مردم شماری!

دوسرے صوبوں کے متعلق تو کچھ کہنا مشکل ہے۔ لیکن پنجاب کی مردم شماری کے متعلق کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ ناکام رہی۔ سرکار کی محنت اور روپیہ ضائع ہؤا۔ کیونکہ اس سلسلہ میں بے شمار بے قاعدگیاں ہوئیں۔ کچھ شمار کنندوں کی طرف سے اور کچھ مختلف فرقوں کے کارکنوں کی طرف سے۔ اسطرح مردم شماری کا صحیح تعداد معلوم کرنے کا مقصد فوت ہو گیا۔ جو اعداد و شمار مارچ کے آخیر میں ہمارے سامنے آدیں گے۔ انہیں کسی طرح بھی صحیح نہیں کہا جا سکتا۔

مسز کملا نہرو کی یادگار

۲۷۔ فروری کو مہاتما گاندھی نے الہ آباد میں اس ہسپتال کا افتتاح کیا۔ جو پنڈت جواہر لال نہرو کی دھرم پتنی مسز کملا نہرو کی سمرتی میں قائم کیا گیا ہے۔ یہ بھی کیا اتفاق ہے۔ کہ اپنی دھرم پتنی کی یادگار کی افتتاحی رسم میں پنڈت جی شامل نہیں ہو سکے۔ ان کی زندگی کا بڑا حصہ جیل میں گذرا ہے۔ ایسے ویر سپوت پر بھارت ماتا جس قدر فخر کرے کم ہے۔

ہندو مینارٹی کانفرنس لاہور

۲۔ مارچ کو ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کی صدارت میں لاہور میں صوبہ سرحد پنجاب اور سندھ کے ہندوؤں کی کانفرنس ہوئی، جس میں سات پرستاو سویکار کئے گئے، (۱) پنجاب بنگال اور صوبہ سرحد میں ہندوؤں کی شکایات کی تحقیقات کرائی جاوے (۲) سندھ کو بمبئی سے ملا دیا جائے (۳) ہندو بھاری تعداد میں فوج میں بھرتی ہوں (۴) صوبہ سرحد میں ڈاکوں اور اغوا کی وارداتوں کو روکا جائے (۵)، نئے آئین کی بنیاد فرقہ داری پر نہ ہو۔ (۶)، ہندی اُردو اور گورمکھی کو برابر کا درجہ دیا جائے (۷) اکالی کانفرنس کے مطالبات کی حمایت۔

ڈاکٹر مکرجی پردھان کانفرنس نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا۔ کہ "کانگریس اپنی پالیسی نہیں بدلتی۔ تو الگ ہو جائے۔ ہندو سبھا مسلم لیگ سے نپٹ لے گی۔ نیز یہ کہ جو قانون ہندوؤں کے مفاد کے خلاف ہوں گے ان کے خلاف ہندو سبھا ستیاگرہ کرنے میں تامل نہیں کرے گی"۔

گورو کلوں کے جلسے

ماہ اپریل ایک طرح سے گورو کلوں کے جلسوں کا مہینہ ہے۔ گورو کل کانگڑی کا سالانہ جلسہ تو حسب معمول امسال ایسٹر کی چھٹیوں میں ہوگا ہی ساتھ ہی گورو کل رائے کوٹ۔ گورو کل پوٹھوہار۔ گورو کل کورو کھشیتر۔ گورو کل ملتان۔ اور گورو کل جہلم کے جلسے بھی انہی دنوں میں ہوں گے۔ گورو کل چتوڑ اور گورو کل اندر پرستھ کے ابھی ابھی ہو چکے ہیں۔ اور ہر لحاظ سے سپھل رہے ہیں۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ جو ہونے والے ہیں وہ بھی پورن رُوپ سے سپھل رہیں گے۔

"گورو کل انک"

گورو کل کانگڑی کے جلسہ پر ہر سال "پرکاش" کا "گورو کل انک" نکلا کرتا ہے۔ اس بار بھی نکلے گا۔ تمام گورو کلوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے گورو کل کا سنکھشپت ورن اور بلاک آدی بھیجدیں۔ تاکہ اس وشیش انک میں چھپ سکیں۔ یہ انک ہندی اُردو میں اپریل کے پہلے ہفتہ میں چھپ جائیگا۔ اس لئے سنچالک اس اور توجہ دیں چاہیئے۔

ضروری اطلاع

جن بھائیوں کا چندہ ماہ مارچ میں ختم ہوتا ہے۔ انکی سیوا میں اطلاعی چٹھی اسی انک میں بھیجی جارہی ہیں۔ وہ کرپیا اپنا چندہ فوراً منی آرڈر دوارا بھیجدیں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہندو مسلم اتحاد اور علماء اسلام

"اہلِ حدیث" امرتسر کے سوالات پر وچار

(از ماسٹر لکھشمن جی آریہ اپدیشک)

۳۰ - دسمبر ۱۹۴۰ء کے "اہل حدیث" امرتسر میں ہم سے چھ ۶ سوالات کا جواب طلب کیا گیا تھا۔ مگر مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب جیسے تجربہ کار مناظر نے درحقیقت چھ سوال کو چھ رنگ دے دئے ہیں۔ عبادات۔ نکاح۔ حقوق والدین۔ ورثہ۔ قوانین فوجداری وغیرہ اور تقسیم مال غنیمت۔ بظاہر چھ مضمون ہیں۔ لیکن مطالبہ ہر ایک کے متعلق مشترکہ ہے۔ یعنی یہ کہ ان کے متعلق وید میں تفصیل کہاں ہے؟ ہم آپ کے مدعا کو دیکھ کر خوشی محسوس کرتے ہیں۔ کہ آپ نے وید اور قرآن کی تعلیمی مطابقت کو جو ہمارے مضمون مندرجہ "پرکاش" میں اجمالی شکل میں تسلیم کی گئی تھی۔ ایک گونہ ناقابل اعتراض سمجھا ہے۔ ان تفصیلی اختلافات کا کانٹا آپ کے دل میں کھٹکتا ہے۔ اور واقعی ہر دور اندیش اور ایک بین مذہبی عالم کو اس سوال پر غور کرنا چاہیئے۔ میرا اپنا اتحاد مبنی ہی اس عقیدہ پر ہے کہ وید۔ ویدک رشی۔ قرآن مجید اور رسول صلعم سب بالاتفاق تفصیلات کو اہمیت دینے سے روکتے ہیں۔ کیونکہ ان میں اختلافات کا امکان ہی نہیں۔ وجوب اور قیام اغلب بلکہ لازمی ہے۔ اور مجھے قرآن مجید میں اہل مذاہب بالخصوص موجودہ حالات کیلئے سب سے زیادہ سبق آموز آئیت سورت آل عمران کی چھٹی آئیت معلوم ہوتی ہے۔ جس میں صاف کہا ہے کہ قرآن میں دو قسم کی آئیتیں ہیں۔ محکم اور متشابہ۔ یعنی ایک تو ہیں عالمگیر بے بدل اصولوں والی آئیتیں۔ اور دوسری ہیں نظائر۔ فروعات یا تفصیل والی آئیتیں۔ ساتھ ہی اعلان کر دیا ہے کہ محکم آئیتیں ام الکتاب (وید) کی ہیں۔ اور سورہ ہود آئیت میں ہدائیت کی ہے کہ:۔

"غور کرو اس الہامی کتاب پر جس کی آئیتیں محکم ہیں"

یہ ہو بہو وید کے ان الفاظ کا ترجمہ ہیں کہ "دیوسیہ پشیہ کاویم نہ ممار نہ جیریتی"

سورۃ الرعد آئیت ۳۸ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اور کتابیں خدا چاہے تو منسوخ ہوں اور چاہے تو جاری ہوں۔ پر ام الکتاب اس کے ساتھ ہے۔ یعنی اس کی طرح بے بدل"

پس جس وید کو میں نے ام الکتاب ثابت کیا ہے۔ اس میں متشابہ آیات یا فروع یا تفصیل کہاں؟ قرآن خود اس میں محکم آیات اور دیگر کتنی آیات کے مطابق بینات یعنی عالمگیر مسلمہ صداقتیں ہی اتنا ہے۔ اصلی علم کا تعلق الہام سے ہے۔ اور تفصیلات کا تعلق نبیوں یا رشیوں کے دماغ اور مخصوص مقام یا زمان سے۔ چنانچہ آنحضرت خود محکم آئیتوں والی کتاب پر غور کرنے کی ہدائیت دینے کے ساتھ ہی فرماتے ہیں:۔

"ثم فصلت من لدن حکیم خبیر"

ان الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ ان آئیتوں کی تفصیل رشی لوگ اس حکمت مجسم علم بالذات خدا کی قربت میں جانتے اور کرتے ہیں۔ بالفاظ دیگر رسول صلعم نے اس طریق پر تفصیل کو جانا اور واضح کیا۔ یہی پوزیشن قرآن میں ہر کہیں قائم رکھی گئی ہے۔

حم السجدہ آئیت ۲-۳ میں کہا ہے کہ رحمان اور رحیم خدا سے جو الہامی کتاب ظاہر ہوئی تھی۔ اس کی آئیتوں کی عربی قرآن کی صورت میں تفصیل کی جاتی ہے۔ کہ لوگوں میں علم پھیلے۔ سورت زخرف آئیت ۲-۳ میں کہا ہے کہ کہ علمی یا الہامی کتاب کو ہی عربی قرآن کی صورت دیتا ہوں۔ کہ عقل روشن ہو۔ تحقیق قرآن ام الکتاب میں ہے۔ جو اعلیٰ پایہ کی علمی کتاب ہے۔

یہی نہیں محکم آیات کی فضیلت کے ساتھ آپ متشابہ آئیتوں کی غیر اہم حقیقت کا بیان بھی صاف طور پر اسی چھٹی آئیت آل عمران میں کرتے ہیں۔ یہ کہہ کر کہ جن کے دلوں میں بھر اتنی ہے۔ وہ متشابہ آئیتوں کی تاویلیں کر کر کے فتنہ و نفاق بڑھا رہے ہیں۔ لیکن راسخ العلم لوگ ان تفصیلات کی بحث کو چھوڑ کر اہل عقل کا پارٹ ادا کرتے ہیں۔ یعنی اصلی ہدایات لیتے ہیں۔ جن کے لئے وہ آیات مقصود ہیں۔ فے الحقیقت اسلام کے کے فرقے آریہ سماج کی اور تمام سوسائٹیوں کی پارٹی بندی محض تفصیلات اور فروعات کو اہمیت دینے کا نتیجہ ہے۔ تفصیل کتنی ہی وسیع اور کتنی ہی جامع ہو۔ اصول اس میں قید نہیں ہو سکتا۔ تجربات کی ایک ایک دفعہ ہزار ہا مقدمات پر حاوی ہو سکتی ہے۔ مگر ہزار ہا فیصلے ملکر بھی ایک دفعہ کے جانشین نہیں ہو سکتے۔ یہ امر اہل حدیث کے سوالات پر غور کرنے سے اور بھی واضح ہوگا۔

پہلا سوال عبادات کے متعلق ہے۔ عبادات سے مولانا صاحب نے بجا طور پر نماز روزہ وغیرہ سب فرائض کی مراد لی ہے۔ اور یہی دراصل ویدک یگیوں کا مفہوم ہے۔ "پنچ مہا یگیہ" جو ویدک دھرمی مانتے ہیں۔ وہ ہی خاص باریک بین علماء اسلام کے نزدیک پانچ نماز کی بنیاد ہے۔ رسالہ "ادیب" الہ آباد ستمبر ۱۹۱۳ء میں میاں محمد علی ایم۔ آر۔ اے۔ ایس کا مضمون ہندو مسلم مماثلت شائع ہوا۔ اس میں سب سے پہلی مماثلت ان الفاظ میں تھی:۔

"ہندو کا پنچ یگیہ شارع اسلام کی پنجگانہ نماز"

ویدک یگیوں میں سب سے اول برہم یگیہ ہے۔ اس میں صبح شام کی سندھیا بھی ہے۔ اور اپنے اندر دنہ۔ نیز کتاب مقدس کا مطالعہ بھی۔ اتھروید ۱۹-۵۵-۳ میں حکم ہے کہ صبح و شام تمام نعمتوں کے دینے والے ہمارے گھروں و جسموں کے مالک پرمیشور کی عبادت کر کے ہی جسموں کو پالتے ہوئے سو برس کی طبعی عمر ہونی چاہیئے۔

قرآن مجید نے اسی مدعا کو سورۃ النور آئیت ۳۶ میں واضح کیا ہے۔ کہ "اللہ ارض و سما کا نور ہے۔ ان گھروں یا انسانوں میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ جنکی عظمت کے احساس کا خدا نے حکم دیا ہے۔ ان میں صبح و شام اس کی یاد اور تسبیح و تقدیس ہوتی ہے"۔ کثیر التعداد دیگر آیات میں بھی یہی اصول پایا جاتا ہے۔ سندھیا کے لئے وقت اتصال والی نماز ہے۔ اور سوادھیائے کے لئے کتاب الہی والی صلوٰۃ۔

یہ علمی رمز بھی خاص طور پر قابل نوٹ ہے۔ کہ وید منتر میں "گرہ" کا لفظ عام گھر کیلئے ہی ہے۔ اور روح کے مخصوص گھر جسم کے لئے بھی۔ ہو بہو یہی مفہوم آئیت قرآن کے "بیوت" لفظ کا ہے۔ کیونکہ اگلی آئیت میں اول ہی "رجال" کا لفظ کہہ کر واضح کر دیا ہے۔ کہ "بیوت" سے مراد وہ انسان ہیں۔ جنہیں دنیا کی کوئی بھی تجارت یاد الہی سے روک نہیں سکتی ہے۔ وہ موت کو یاد رکھتے اور نماز زکوٰۃ وغیرہ فرائض کو بلا ناغہ پورا کرتے ہیں۔

یجروید ادھیائے ۳۲ منتر ۸ میں الیشور کو ([illegible]) ہر دل میں نہاں کہا ہے اور ادھیائے ۴۰ منتر ۱۹ میں فرمایا ہے۔ کہ عقل مند عالم ہی اس کا اندرونہ میں درشن کرتے ہیں۔ اسی طریق عبادت کا بیان سورۃ الاعراف کی آخری سے پہلی آئیت میں ہے۔ کہ خدا کی یاد من دل کے اندر کرو۔ عجز انکساری اور اس کے ڈر کیساتھ بغیر بولے صبح و شام، یجروید میں جو یہ کہا ہے۔ کہ عبادت کر کے ہی شریر کو پالو۔ اس کو قرآن سورۃ الحج میں یوں فرمایا ہے۔ کہ انسانی جسم خدا کی خاص صفت یا نشانی ہے۔ اس کے لئے اس کا شکر بجا لاؤ۔ اور اس کے تحفہ یا طاقت مد ہونے پر اس سے کمائی کرو۔ اور اسکی عبادت وغیرہ کر کے ہی خود کھانے اور محتاجوں کو کھلانے کی فکر کرو۔

قرآن نے اسی طرح عبادت کے متعلق تفصیلی اشارات بھی دئے ہیں۔ مگر تفصیل کو ختم نہیں کیا۔ ایک صلوٰۃ نماز کے متعلق ہی دیگر علماء اسلام نے ارکان واجبات اور ممنوعات کی صورت میں خود بھی تعین تفصیل کا عمل جاری رکھا ہے۔ یہی حال ویدک سندھیا کا ہے۔

دوسرا سوال نکاح کے متعلق تفصیل کا ہے۔

یہ سوال اور بھی عمدگی سے اصول اور فروع میں تمیز کرا سکتا ہے۔ وید میں لڑکی کے لئے "دوہتر" کا لفظ ہے۔ جس کے معنے "دوری سے تعلق" ہے۔ منو وغیرہ رشیوں نے دواہ کی تفصیل میں رشتہ۔ خاندان۔ ملک۔ عمر۔ کتنے ہی پہلوؤں سے دوری کا بیان کیا ہے۔ اور قرآن میں بھی اسی دوری کے نقطہ نگاہ سے سورۃ النسا آئیت ۲۳ میں لکھا ہے۔ کہ

"تمہاری مائیں۔ تمہاری بیٹیاں۔ بہنیں۔ پھوپھیاں۔ خالائیں۔ بھتیجیاں۔ بھانجیاں۔ دودھ پلانے والی مائیں۔ دودھ کی بہنیں۔ ساسیں۔ سالیاں۔ ہم صحبت عورتوں کی بیٹیاں۔ تمہاری بہوئیں (بیٹوں کی عورتیں) اور سگی بہنیں نکاح کے لئے تم پر حرام ہیں"

اگلی آئیت میں کہا ہے۔ کہ:۔

"تمام دوشیزہ لڑکیاں تم پر حرام ہیں۔ بہ استثنائے ان کے جن کے تم قول و قرار سے پتی بنو"

(باقی آئندہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

”ہندی ہندو اور مسلمان دونوں کی زبان ہے“

(از شری رام نارائن جی مشر)

ہمارے سامنے ”ہندوستانی“ نام لا کر کھڑا کر دیا گیا ہے۔ کچھ دنوں تک لوگ اس کے چکّر میں آ گئے تھے۔ پرنتو اب سر تیج بہادر سپرو بھی جو ہندوستانی اکیڈیمی (پریاگ) کے کئی برس تک سبھاپتی رہے ہیں۔ اس شبد سے دُور بھاگتے ہیں۔ اور لکھنؤ وشو ودیالیہ کے وائس چانسلر مسٹر حبیب اللہ صاحب نے سپشٹ کہہ دیا ہے۔ کہ ہندوستانی کا اس دیش میں استِتو ہی نہیں ہے۔ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ہندوستانی کے نام پر ودیشی فارسی کے شبدوں کا پریوگ کھلم کھلا کیا جا رہا ہے۔ دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ آپ نے بھی ہندوستانی ریڈر کے دوسرے بھاگ میں سادھارن بات چیت میں شری گورو نانک صاحب جی کے منہ سے ”خدا“ شبد کہلوایا ہے۔

ہم جانتے ہیں۔ کہ جن بالکوں اور بالکاؤں کے ہاتھ میں یہ کتاب پڑے گی۔ وہ اپنے گھر میں ”خدا“ شبد کا پریوگ کبھی نہ کرتے ہوں گے۔ پرسنتا کی بات ہے۔ کہ ہندی ساہتیہ سمیلن کے منونیت سبھاپتی شری ٹنڈن جی ”ہندوستانی“ کی اس نیتی کے وِرُدّھ ہیں۔ ان کا مت ہے۔ کہ ہندی میں پرچلت سنسکرت شبدوں کو رہنے دینا چاہیئے۔ کیونکہ سب پرانتیہ بھاشاؤں میں سنسکرت شبد ملتے ہیں۔ انتہ پرانتیتا کے بھاو کو بڑھانے کیلئے یہ آوشیک ہے۔ کہ جو شبد بھنّ بھنّ پرانتیہ بھاشاؤں میں پرچلت ہوں۔ اُن کے ستھان پر عربی اور فارسی کے شبدوں کو نہیں لانا چاہیئے۔ یہ بھرم دُور کر دوں۔ کہ ہم لوگ فارسی۔ عربی یا انگریزی کے وِرودھی نہیں ہیں۔ ایسے جو شبد آ گئے ہیں۔ اور جنہیں سادھارن لوگ سمجھ لیتے ہیں۔ انہیں اوشیہ رکھنا چاہیئے۔ نئے آوشیک شبدوں کو بھی لینا چاہیئے۔ پرنتو ہری بھاشک شبداولی میں سنسکرت کی سہائتا کے بغیر کام نہیں چلے گا۔ بہت سے ایسے شبد ہیں۔ جو پہلے سے سنسکرت میں موجود ہیں۔ انہیں چھوڑ کر ہم عربی اور انگریزی کے شبد نہیں لیں گے۔ سنتوش کی بات ہے۔ کہ اس وشے میں مہاتما گاندھی شری سمپورنانند سے سہمت ہیں۔

ہندی کو سامپردائکتا سے دُور رکھنا ہے۔ یہ ہندو اور مسلمان دونوں کی بنائی ہوئی ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ ہندو دھرم کے کئی سندر گرنتھ ہندی میں ہیں۔ پرنتو یہ بھی ٹھیک ہے۔ کہ کئی مسلمانوں نے ہندی میں اپنے دھرم کا گُن گان کیا ہے۔ ہندی میں ایک پُرانی ہست لکھت پُستک مرزاپور میں ایک مسلمان سجّن کے پاس ہے۔ وہ ہے چوپائیوں میں وہ محمدؐ صاحب کا جیون چرتر ہے۔ اس کی بھاشا بڑی ہی سُندر ہے۔ اُکت مسلمان سجّن نتیہ اس پُستک کا پاٹھ کرتے ہیں۔ جائسی۔ رس خان اور رحیم کے شُبھ نام سے سب لوگ پری چت ہی ہیں۔ ایسی اوستھا میں سامپردائکتا کے نام پر ہندی اُردو کا جھگڑا کھڑا کرنا ایک پرکار کا دیش دروہ ہے۔

آریہ سماج پر اعتراضات

جو سناتنی پنڈت راج نارائن ارمان نے اپنی زہریلی تصنیف ”چیتاونی“ میں کئے ہیں کا تدلل اور پرمان سہت منہ توڑ جواب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپدیشک پنڈت منسا رام جی ”ویدک توپ“ نے اپنی مشہور کتاب

”چیتاونی پرکاش“

میں دیا ہے۔ ویدک سدھانتوں کی رکھشا پر اُردو میں یہ بہترین تصنیف ہے۔ اس کی ایک جلد ہر ایک سماج اور سماجی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت ایک روپیہ ۴ر (عہ) محصولڈاک ۴ر رجسٹری ۳ر

فوراً آرڈر بھیجئے۔ صرف سولہ جلدیں موجود ہیں۔ اپنی جلد فوراً منگوا لیجئے۔ یہ کتاب دھڑا دھڑ بک رہی ہے۔ کاغذ کی بے حد گرانی کے باعث اس کا دوسرا ایڈیشن جلد نہ چھپے گا۔

منیجر ”پرکاش“ بک ڈپو کچی انبت روڈ لاہور

گورنر نے ایجوکیشن ایکٹ کی منظوری دیدی

ایکٹ کے متعلق ضروری واقفیت

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے پاس کردہ لازمی پرائمری تعلیمی ایکٹ کی گورنر پنجاب نے ۲۵ - فروری کو منظوری دے دی ہے۔ اس ایکٹ کی تفاصیل ”پنجاب گورنمنٹ گزٹ“ کی ۳ - مارچ کی غیر معمولی اشاعت میں شائع ہوئی ہیں۔ اس میں سے کچھ ضروری باتیں ہم نیچے درج کرتے ہیں:۔

(۱) اس ایکٹ کے چار حصے ہیں۔ پہلے حصے میں ایکٹ کا نام۔ اس میں آئے کچھ ناموں کی تشریح اور نفاذ کے متعلق ضروری واقفیت ہے۔ اس کا نفاذ اس تاریخ سے ہوگا جس کا اعلان پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ہوگا۔ اس کے پہلے اور چوتھے حصے کا نفاذ تمام پنجاب میں سوائے چھاؤنیوں کے ہوگا۔ حصہ جات دوئم و سوئم کا نفاذ صرف انہی رقبوں میں ہوگا۔ جن کے لئے وہ نافذ کئے جائیں۔

(۲) دوسرے حصے میں ان لڑکوں کے جن کی عمر چھ سالوں سے کم اور بارہ سے زیادہ نہ ہو کے سرپرستوں کے [فرائض]۔ وہ صورتیں جن میں لڑکوں کو سکول [نہ بھیجنا] قابل معافی ہوگا۔ سکولوں کے متعلق واقفیت۔ فیسوں کی ادائیگی اور لڑکوں کو پڑھنے نہ بھیجنے والے والدین سرپرستوں کو جرمانے۔ اور پڑھنے والے لڑکوں سے نوکری کروانے والوں کو سکولوں کی حاضری۔ وارننگ وغیرہ متعلق ضروری تفاصیل درج ہیں۔

(۳) تیسرے حصہ میں لڑکیوں (چھ سال [سے] زیادہ اور گیارہ سال سے کم) کے سرپرستوں کے فرائض۔ وہ صورتیں جن میں لڑکیوں کو سکول نہ بھیجنا قابل معافی ہے۔ سرپرستوں کی طرف سے لاپرواہی کی سزا۔ لڑکیوں کی غیر قانونی ملازمت کی سزا۔ حاضری وارننگ وغیرہ کی تفاصیل درج ہیں۔

(۴) چوتھے حصے میں حکومت کو اس ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے قواعد بنانے کا حق دیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ اس ایکٹ میں ابھی کوئی دفعہ نہیں جس کے ماتحت لڑکے لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کا ذکر ہو۔ یا یہ کہ ان کا ذریعہ تعلیم اُردو ہوگا۔

ایکٹ کی کل ۲۲ دفعات ہیں۔ جن کے مطالعہ کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک تعلیم کا جو سسٹم رائج ہے وہ بدستور رہے گا۔ یہ قانون تو صرف چھ سال سے بارہ سال تک کے لڑکوں اور چھ سال سے گیارہ سال تک کی لڑکیوں کو لازمی پرائمری تعلیم دینے کے متعلق ہے۔

جواب دیجیے!

(۱) کیا آپ آریہ تہذیب و تمدن کو زندہ رکھنا اور اس کا پرچار کرنا چاہتے ہیں؟

(۲) کیا آپ ہندو دیویوں کو مغربی تعلیم کے اثرات بد سے بچا کر انہیں آریہ تہذیب کا شیدائی بنانا چاہتے ہیں؟

(۳) کیا آپ ہندی کے پریمی ہیں؟

(۴) کیا آپ ہندی کا پرچار پنجاب میں کرنا چاہتے ہیں؟

(۵) کیا آپ ہندی کو قومی زبان بنتے دیکھنا چاہتے ہیں؟

(۶) کیا آپ کی آتما کو سچی شانتی کی چاہ ہے؟

(۷) کیا آپ سماجک دھارمک اور پولیٹیکل سمسیاؤں پر ودوانوں کے گمبھیر وچار جاننا چاہتے ہیں۔

(۸) کیا اپنی پتریوں کو اچھی شکھشا دینا چاہتے ہیں؟

(۹) کیا آپ اپنی سنتان کیلئے اچھے سامیک ساہتیہ کی تلاش میں ہیں؟

(۱۰) کیا آپ ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانا چاہتے ہیں؟ اگر ان سوالوں کا [جواب] ہاں میں ہے۔ تو آج ہی ۲ روپیہ منی آرڈر سے بھیجکر ”آریہ ورت“ ہندی ماسک کے گراہک بن جاویں۔ جو شری پنڈت علاد پوری ایڈیٹر ”پرکاش“ کے سنرکھشن اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں گذشتہ چھ ماہ سے نہایت ہی دھوم سے شائع ہو رہا ہے۔ اسے سب نے پنجاب کی ایک ماتر سچتر اور سب سے اُتم پتر کا تسلیم کیا ہے۔

منیجر ”آریہ ورت“ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(گذشتہ سے پیوستہ)

"میری بنگال یاترا"

(از شری سوامی سوتنترانند جی)

ویرپرچش راجشاہی میں راجشاہی کالج کے سامنے سڑک پر ایک مورتی لگائی ہوئی ہے۔ اس کے چاروں طرف جنگل ہے۔ پاس سے گذرتے وقت میں نے پوچھا۔ یہ مورتی کس کی ہے؟ میرا خیال تھا۔ کہ کسی ایسے مہیش کی مورتی ہوگی۔ جس نے میونسپلٹی یا سرکاری کام میں امداد دی ہوگی۔ لیکن جواب میں بتایا گیا۔ کہ یہ ایک "ویرپرچش" کی مورتی ہے۔ جس کی کتھا اس پرکار ہے:-

ان کا نام جتیندر ناتھ جی ایم۔ اے۔ بی۔ ایل ہے۔ یہ دریائے پدما سے اشنان کر کے لوٹ رہے تھے۔ کہ بچاؤ۔ بچاؤ کی آواز آئی۔ اس وقت دو عورتیں ڈوب رہی تھیں۔ ان کو بچانے والا کوئی نہیں تھا۔ یہ ندی میں کود پڑے۔ اور دونو کو دھکیل کر کنارے لگا دیا۔ لیکن اتنی دیر میں یہ بھی تھک کر چور ہو گئے۔ انہوں نے ان عورتوں سے پرارتھنا کی کہ آپ اپنی ساڑھی کا ایک سرا پکڑ کر دوسرا کنارہ میری طرف پھینکیں۔ تاکہ میں اس کے سہارے باہر آ جاؤں۔ آپ میری ماتا کی طرح ہیں۔ اس وقت لجا کی چنتا نہ کریں۔ لیکن یہ دونو عورتیں چپ چاپ جان بچا کر بھاگ آئیں۔ اور یہ ویر نوجوان پدما کے اتھاہ جل میں جا کر اس فانی دنیا سے وداع ہو گیا۔ اور یہ اسی کی سمرتی میں مورتی بنائی ہوئی ہے۔

درگاہ راج شاہی میں پدما کے کنارے ایک درگاہ ہے۔ جس کا نام ہے "مخدوم صاحب کی درگاہ"۔ اس کے ساتھ بارہ ہزار روپیہ سالانہ والی جاگیر ہے۔ ایک مسلمان سجن نے بتایا۔ کہ پہلے زمانہ میں یہاں کالی کا مندر تھا۔ اس جگہ "نربلی" بھی ہوتی تھی۔ جب یہاں مخدوم صاحب آئے۔ تو انہوں نے اپنے رہنے کا استھان یہاں بنا کر یہ جگہ اپنے ادھیکار میں لے لی۔ مجھے کچھ کاغذات بھی دکھائے گئے۔ جن میں مدعی کا دعوےٰ تھا۔ کہ یہ جگہ ہمایوں بادشاہ کے وقت سے ان کی جاگیر چلی آتی ہے۔ اس کے پاس جو تالاب ہے اس میں سے بہت سی مورتیاں ملی تھیں۔ جو راج شاہی میں عجائب گھر میں رکھی ہوئی ہیں +

سدھیشوری دوا کر گرام میں دوا کر ندی کے کنارے سدھ الیشوری کا مندر ہے۔ اس میں چار مندر بنے ہوئے ہیں۔ یہ گرام اور مندر اس علاقہ میں پرانے بتائے جاتے ہیں۔ اس ندی کے دوسری طرف بہار پرانت ہے۔ اور اس طرف بنگال کا صوبہ۔ ان چاروں مندروں میں شو کی مورتیاں ہیں۔ سب کے سامنے "نندی" بھی ہے۔ شو کی مورتی کے علاوہ دیوار میں گنیش اور دیوی کی مورتیاں ہر ایک مندر میں ہیں۔ اسلئے اس کو "سدھ الیشور" کا مندر کہا جا سکتا ہے "سدھ الیشوری" کا نہیں +

(باقی آئندہ)

(وچار ترنگ)

"بدقسمت انسان"

"کیا کوئی ایسا شخص ہے۔ جس کا دل اس قدر مُردہ ہے۔ اور وہ خود اس قدر بے حس ہے۔ کہ اس کے ذہن میں یہ خیال نہ ہو۔ کہ یہ ہمارا وطن ہے۔ جس کو کہ ہم مادر وطن کہتے ہیں۔ کیا کوئی شخص ایسا ہے جس کو اس وقت بھی خوشی نہ ہوتی ہو جب کہ وہ غیر ممالک سے اپنے وطن کو آتا ہے۔ اگر ایسا ہے۔ تو اس کو غور سے دیکھو۔ اس کے حالات کا جائزہ لو۔ اس کی فطرت کا مطالعہ کرو۔ تو تم کو معلوم ہوگا۔ کہ اس کے پاس بہت سے خطاب ہیں۔ ایک کثیر تعداد سنہری روپہلی سکوں کی ہے۔ اور انہی باتوں پر مغرور ہے۔ لیکن باوجود ان خطابوں اور دولت کے ہونے ہوئے بھی وہ انتہائی بدقسمت انسان ہے۔ وہ خود غرض ہے۔ وہ زندگی میں ہی اپنا تمام اعزاز کھو دیگا۔ اس کا کوئی وفادار نہیں رہیگا۔ بالآخر اسی غم میں وہ مر جائے گا۔ اور اسی ملک کی حقیر مٹی میں وہ مل جاوے گا۔ جس کا کہ اس کو خیال بھی نہیں آتا تھا۔ لیکن اس کے مرنے پر کسی کو رنج نہ ہوگا۔ نہ اس کی موت پر ماتم ہوگا۔ اور نہ اس کی تعریف ہوگی۔ کیونکہ وہ تو زندگی ہی میں مر چکا۔ اور اب مرنے کے بعد تو اس کا نام بھی سننے میں نہ آئے گا۔ یہ زندگی ہوگی اس بدقسمت انسان کی۔ جو ہمیشہ بدبخت کے لقب سے پکارا جائے گا"۔

(سر والٹر سکاٹ)

"میں نے صوبہ بہار میں کیا دیکھا؟"

نالندہ یونیورسٹی کے کھنڈرات اور راج گرہی کی بربادی

(از قلم مہتہ جیمنی ویدک مشنری)

میں نے بھارت ورش میں رہ کر سندھ میں لائیں جنجو دارو کے کھنڈرات۔ پنجاب میں ٹیکسلا اور ہڑپہ کے کھنڈرات اور یو۔ پی میں سارناتھ کے کھنڈرات دیکھے تھے۔ دل میں بڑی خواہش تھی۔ کہ نالندہ یونیورسٹی جو وسطی قرنوں میں دنیا بھر میں مشہور یونیورسٹی سمجھی جاتی تھی۔ اور ایشیا کا "بیت العلوم" کہلاتی تھی۔ اس میں جاپان۔ تبت۔ برہما۔ انام۔ سیام سے طالبانِ علم آ کر تعلیم پاتے تھے۔ اور چشمۂ علوم سے سیراب ہوتے تھے۔ اس لئے مجھے یہ کھنڈرات دیکھنے کا شوق تھا۔ پرماتما نے میری اس اچھا کو امسال پورا کیا۔ بختیار پور جنکشن سے چھوٹی ہلکی ریلوے لائن مارٹن کمپنی نے بنائی ہے۔ جو کہ ۲۶ میل لمبی ہے۔ یہ راج گرہی تک جاتی ہے۔ شہر بہار بختیار پور سے ۲۲ میل کے فاصلے پر ہے۔ جیسے پنجاب میں بٹالہ اور پاکپٹن کے ساتھ "شریف" کا لفظ ایزاد کیا گیا ہے۔ ویسے ہی بہار کو بھی بہار شریف پکارا جاتا ہے۔ چونکہ بدھ مذہب کے لوگوں کو یہاں ساتھ ہی تعلیم دی جاتی تھی۔ اس لئے "وہار" کہتے تھے۔ وہار سے تبادلہ ہونے سے بہار بن گیا۔ اور مقدس مقام ہونے سے بہار شریف کہلایا۔ اسلامی زمانے میں یہ مقام بہار گورنر کا ہیڈ کوارٹر رہ چکا ہے۔ اسی کے نام پر تمام صوبہ کا نام بہار کہلاتا ہے۔ اب یہ شہر پٹنہ ضلع کا سب ڈویژن ہے۔ آبادی پچاس ہزار کی ہے۔ یہاں تین مجسٹریٹ اور منصف صاحب کی عدالتیں ہیں۔ یہاں آریہ سماج بھی ہے۔ سردست معمولی سا مندر ہے۔ لیکن اب سماج کے لئے بہت اراضی خریدی جا چکی ہے۔ اور اس پر ایک عالیشان مندر تیار کرنے کا ارادہ ہے۔ یہاں کے سماجک لوگوں میں شردھا اور پریم ہے۔ ایک ہندی لیپکا لیہ بھی ہے۔ شری سیٹ جہیش لال آریہ بڑے مردم شناس۔ ملنسار اور مہمان نواز ہیں +

یہاں سے سات میل کے فاصلہ پر نالندہ یونیورسٹی کے کھنڈرات ہیں۔ وہاں سے سات میل کے فاصلہ پر راج گرہی مقام ہے۔ یہ مقام راجہ اشوک کی راجدھانی تھی۔ راجہ جراسندھ کی جائے نشست بھی یہیں تھی۔ اور وہ مقام بھی ہے۔ جہاں راجہ جراسندھ اور بھیم سین کی کشتی ہوئی تھی۔ اور جراسندھ مارا گیا تھا۔ اور ۸۵ راجاؤں کو جو جراسندھ کی قید میں تھے مخلص کیا تھا۔ ساتھ ہی اس مارگ پر جہاویر کا نروان استھان بھی ہے۔ جو جین مت کا گورو ہوا ہے +

اس لئے ان مقامات کو دیکھنے کیلئے دور دراز مقامات سے بلکہ یوروپ اور امریکہ کے سیاح لوگ بھی آتے ہیں۔ نالندہ یونیورسٹی کے کھنڈرات گمنام حالت میں پڑے تھے۔ جس طرح انکورواٹ کا مندر انڈو چائنا کے جنگلوں میں گمنامی کی حالت میں پڑا تھا۔ مگر فرانس کے ایک آثارِ قدیمہ کے کھوجک نے اس کا پتہ لگایا۔ اور اس کی عالیشان عمارت کے کھنڈرات اور فنِ سنگتراشی نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ ایسے ہی کننگھم صاحب نے فاہیان۔ ہیونگ سانگ اور آسنگ م

م چینی یاتریوں کے سفرنامے مطالعہ کر کے ان میں نالندہ یونیورسٹی اور راجگرہی کے حالات اور بہار سے فاصلہ اور دیگر بیانات پڑھ کر ان مقامات کی کھوج کی۔ اور پتہ لگایا۔

(باقی آئندہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(ادھیاتم سدھا)

کرم اور اُس کا پھل

کام کے سادھن نہ اچھے ہوتے ہیں نہ بُرے۔ ان سادھنوں کا استعمال اچھا بُرا ہوتا ہے۔ تب انسان شانتی اور دلیری کو ایک ساتھ کیسے قائم رکھ سکتا ہے؟ کس طرح محتاط ہوتے ہوئے سُستی اور سینہ زوری سے بچ سکتا ہے۔

پانسہ کی نردیں نہ اچھی ہیں نہ بُری۔ میں یہ نہیں جان سکتا۔ کہ یہ کیسے پڑیں گی۔ لیکن جیسے بھی یہ پڑیں۔ میرا کام احتیاط اور سمجھ سے کام لینا ہے۔ جیون میں بھی خاص کام یہی ہے۔ پدارتھوں میں بھید کرو۔ ان کو ایک دوسرے سے الگ کرو اور کہو۔ "بیرونی چیزیں میرے اختیار میں نہیں۔ لیکن میری سوتنترتا اچھا میرے اختیار میں ہے"۔ تو اپنی بھلائی کی تلاش مجھے کہاں کرنی چاہیئے؟ اپنے اندر اس چیز میں جو میری اپنی ملکیت ہے۔ جو کچھ دوسروں کا ہے۔ اس میں سے کسی چیز کو اچھا بُرا۔ نفع نقصان وغیرہ مت کہو۔

تو کیا ایسی چیزوں کے سمبندھ میں ہم بالکل بے پرواہ ہیں؟

نہیں ہرگز نہیں۔ ایسا کرنا تو طاقت انتخاب کا بُرا استعمال ہوگا۔ اور اس لئے قدرت کے خلاف ہمیں احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ کیونکہ سادھنوں کا استعمال تو بے قیمت نہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں دلیری اور شانتی سے بھی کام لینا چاہیئے۔ کیونکہ خود سادھن تو نہ اچھے ہیں نہ بُرے +

جو شخص کام کے سادھنوں سے متاثر ہوتا ہے۔ اس کی احتیاط اور جو ان سادھنوں کی طرف سے بے پرواہ ہوتا ہے۔ اس کی دلیری کا ایک ساتھ اکٹھا کرنا مشکل ہے۔ لیکن ناممکن نہیں۔ اگر یہ ناممکن ہوتا تو انسان کیلئے سکھ کا حاصل کرنا بھی ناممکن ہوتا۔ سمندری سفر میں ہمارا طرزِ عمل کیا ہوتا ہے؟ میرے اختیار میں کیا ہے؟ جہاز کے رہنما ملاحوں اور وقت کا انتخاب کرنا +

جب یہ ہو چکا تو طوفان آ جاتا ہے۔ میں اس میں کیا کر سکتا ہوں۔ جو کچھ مجھے کرنا تھا۔ وہ تو میں کر چکا۔ اب معاملہ رہنما کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن جہاز ڈوب رہا ہے۔ اب مجھے کیا کرنا چاہیئے؟ میرے لئے اب انتخاب کی گنجائش ہی نہیں۔ میں ڈوبتا ہوں بغیر ڈر کے۔ بغیر شور و شرابہ کے۔ بغیر

(سدھانتک۔ چرچا) (از پنڈت مہیندر پرتاپ جی شاستری)

ہون کا ویگیانک روپ

منش کے جیون کے آدھار ان جل اور وایو ہیں۔ بنا ان منش کچھ ہی دن جی سکتا ہے۔ ان سے میرا تات پریہ بنسپتی سے اُتپن ہونے والے پھل پھول تتھا دھانیہ سے ہے۔ اس میں شاک ترکاری (بھاجی) میوا پھل پھول گیہوں چاول آدی سبھی آ جاتا ہے۔ ان کے اتنا لابھ دائیک ہونے کے کارن ہی نیائے شاستر میں لکھا ہے۔ کہ "अन्नं वै प्राणिनः प्राणाः" ارتھات ان کی ساکھشات پرانی جگت کے پران ہیں۔ اسنو +

بنا بھوجن کھائے منش کچھ دن جیوت رہ سکتا ہے۔ لیکن بنا جل پیئے تو ایک دن بھی جینا اسمبھو ہے۔ جل کی اوشکتا ان سے ادھک ہے۔ اسی لئے شاستروں نے جل کو جیون امرت کہہ ڈالا ہے +

ان اور جل سے بھی اوشیک ایک تیسری چیز ہے وایو۔ جس کے بنا دنوں یا گھنٹوں کی بات تو دُور رہی ایک منٹ بھی جیون نہیں رہ سکتا۔ کبھی کبھی جیون میں ایسا وقت تو آ جاتا ہے۔ کہ ہمیں بھوجن تتھا جل گرہن کرنا نشیدھ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ روگ آدی کی اوستھا میں ہماری پاچن شکتی اس قدر بگڑ جاتی ہے۔ کہ ہمارے اندر جل تک بھی پچانے کی سامرتھیہ نہیں رہتی۔ پرنتو جیون کا کوئی ایسا کھشن منش کی آیو میں نہیں آتا۔ جبکہ وایو لینا اُس کے لئے اناوشیک یا نشیدھ ہو جائے۔ وایو ہی پران ہیں۔ جب تک شریر میں پران ہیں تبھی تک ہم پرانی بھی ہیں۔ اور ہم میں آتما ہے +

میرے لکھنے کا تات پریہ یہ ہے۔ کہ ان جل وایو تینوں چیزیں ہمارے لئے اوشیک ہیں تتھا ان سے جل اور جل سے وایو ادھک مہتو رکھتا ہے۔ ہر نی دن ہم ان چیزوں کا آہار کرتے ہیں۔ اور پھر شریر کی آنترک کریاؤں سے ان کا تتو بھاگ ہمارے شریر میں رہ جاتا ہے۔ وہی رس رکت آدی دھاتو بنتا ہوا ویریہ (اوج) کا روپ دھارن کرتا ہے۔ پرنتو نکرشٹ بھاگ وشٹھا مُوتر تتھا اپان وایو (دُرگندھت وایو) کے روپ میں پریننت ہو جاتا ہے۔

جیسے شریر سے باہر نکال دینے میں ہی منش کا ہت ہے۔ جس پرکار شریر میں رہتی ہوئی یہ چیزیں (وشٹھا مُوتر اپان وایو) ہمارے لئے وش بن کر ہمیں ہانی پہنچاتی ہیں۔ اسی پرکار ہمارے نواس ستھان گھر آدی میں بھی ان کا رہنا ہانی کارک ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ وشٹھا مُوتر کو ہم گھر سے باہر دُور جنگل میں تیاگ آتے ہیں۔ یدی بچوں کے دوار گھر میں یہ ہو جاتی ہے۔ تو ہم جلدی سے گھر صاف کرنے کا پریتن کرتے ہیں۔ اپنے گھر میں مل مُوتر کا پڑا رہنا ہم ایک منٹ کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتے +

دُوشت وایو

ان اور جل سے پرینت ہونے والے وشٹھا اور مُوتر کو تو ہم گھر سے باہر نکال دینے میں ہی اپنا ہت سمجھتے ہیں۔ اور ویسا کرتے بھی ہیں۔ پرنتو کتنے دُکھ کا وشے ہے۔ کہ ان دونو چیزوں سے بھی ادھک گھاتک ایک تیسری چیز کو ہم گھر سے باہر نکالنے کا وچار تک بھی نہیں کرتے۔ ہم ہر نی کھشن اپنی ناسکا دوارا پران وایو لیتے ہیں۔ تتھا دُوشت وایو نکالتے ہیں۔ جس پرکار شریر میں مل مُوتر کا رہنا ہانی کارک ہے۔ اسی پرکار دُوشت وایو کا بھی شریر میں رہنا ہانی کارک ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ پرکرتی نیم سے شریر کے پھیپھڑے سدیو اس وایو کو نکال کر نت کھشن باہر کرتے ہیں۔ لیکن اگیانی پُرش اس دُوشت وایو کو جو وشٹھا اور مُوتر کی اپیکشا کہیں سوگنا ادھک روگ کا کارن بنتی ہے۔ اپنے گھر میں ستھان دے دیتا ہے۔ ایک شتر کو گھر میں پناہ دینے سے ہمیں نقصان ہو شائد نہ ہو۔ لیکن دُوشت وایو تو اپنا دُوشت بھاو ڈالے بنا نہ رہے گا۔ اس گندی وایو کو گھر سے نکالنے کا یتن نہ کرنا کتنی مُورکھتا ہے۔ جیسے وشٹھا آدی میں کچھ سمے بعد سوکشم ہی کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ویسے ہی دُوشت وایو میں بھی ان کا پیدا ہو جانا اسمبھو نہیں ہے (باقی)

پرانی کو کوسنے کے۔ ایک ایسے شخص کی طرح جو جانتا ہے۔ کہ جو پیدا ہوا ہے اُسے مرنا بھی ہے۔ میں ایک انسان ہوں۔ اناوی انت کا نہیں۔ میں کل کا ایک ٹکڑا ہوں۔ جیسے

گھنٹہ دن کا ٹکڑا ہے۔ گھنٹہ کی طرح مجھے آنا ہوتا ہے اور گھنٹہ کی طرح گذر جانا۔ اس میں کیا فرق پڑتا ہے۔ کہ ڈوب کر مرتا ہوں یا بخار سے ایک طرح نہ سہی دوسری طرح مرونگا۔ تو

(سوا ستھیہ رکھشا)

ہمارا بھوجن

(از ڈاکٹر جھنڈن لال ...)

ہمارا شریر cells یعنی پرمانو ... کو کسی دوسرے شریر میں آشرا لینا پڑ... یہاں تک کہ وچار کرنے سے بھی خرچ ... ذریعہ خارج ہوتے ہیں۔ اور نئے ... مرمت کا ذریعہ ہے +

قدرت کی اس کاریگری کو سمجھ...

(۱) جو شخص بلا وجہ کوئی حرکت کرتا ہے ... بات چیت میں غیر ضروری ہاتھ پیر ہلا...

(۲) شریر کا کاروبار چلانے۔ اپنا فرض ... ہمارے شریر کے خرچ ہوتے ہیں۔ ان ... بڑھوتی کال میں اس کا بھی لحاظ رکھنا ...

(۳) چونکہ بھوجن کے چبانے اور پچانے ... ذریعہ ہے۔ اور ہمارے جبڑوں اور معدہ ... غیر قدرتی حالات کی طرف لگا کر بگاڑ ... کو سدھار کر قدرتی حالت کی طرف لا... معلوم ہونے لگتے ہیں۔ اور گائے کے دودھ کے ...

ان اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پدارتھوں ... سبزی اور دودھ مفصلہ ذیل نمبروں کو دینے ...

(۱) جو لوگ جسمانی محنت زیادہ کرتے ہیں کرنے ... جیسے چنا وغیرہ کی زیادہ ضرورت ...

(۲) برخلاف اس کے جو لوگ دماغی ... کے واسطے پھل زیادہ کھانے کی ضرورت ہے۔ اناج کی ...

(۳) سبزی کی ضرورت دونو اشخاص کو کیونکہ ان کی ...

(۴) بچوں کیلئے جب تک دانت نہ نکلے کوئی ...

آریہ نو...

دِل لگا کر خدمتِ خلق کیجئے ...

خدمت قوم و وطن میں صرف ...

دشمنانِ کینہ جو ہیں برسر ...

جو ستم ایجاد ہیں کہہ دو یہ ...

قوم میں ہے زور پہ نا اتفاقی ...

راستی کو صدق کو دیتے ...

دشمنانِ قوم ہیں آمادہ ...

نخل امید ...

ملک کے ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...نا چاہیئے؟

...ڈی - بریلی)

...علیحدہ علیحدہ کر دئے جاویں - تو پھر جیو آتما
...حرکت یعنی چلنے پھرنے بولنے - ہاتھ پیر ہلانے
...سانس - پسینہ - پاخانہ - پیشاب کے
...ئے بھوجن دوارا ملتے رہتے ہیں - دودھ - خون

...آسانی سے سمجھ میں آجاتے ہیں :-
...کرتا ہے - بے کار کی باتیں سوچتا رہتا ہے -
...حرکات سے اپنے شریر کو ہانی پہنچاتا ہے
...جو کچھ بھی کاریہ ہم کرتے ہیں - اس سے جو سلز
...پوشٹک بھوجن کرنا چاہیئے - ساتھ ہی
...کے علاوہ بردھن کے لئے بھی مصالحہ مل سکے :
...ہیں - لہٰذا بھوجن وہی کیا جاوے - جو شریر کو پشٹی
...نہ ڈالے - ذائقہ ایسی چیز ہے - کہ اگر اس کو
...چیزوں کی مانگ کرنے لگتا ہے - اور اگر اس
...دودھ اور ابلے ہوئے چنے بہت مزیدار
...دودھ کے ذائقہ کا تو کہنا ہی کیا ہے :
...پدارتھوں کی اور ورشٹی ڈالتے ہیں - تو اناج - پھل
...دینے والے پدارتھ معلوم ہوتے ہیں :-
...کرتے - اُن کو زیادہ اناج و ٹھوس اناج
...ضرورت -
...واسطے دودھ اور اس کے بنے پدارتھ و
...اناج کی مقدار بہت کم ہونی چاہیئے :
...تو ان کی بجائے سبزی بہت کچھ کام دے سکتی ہے :
...کوئی چیز خصوصاً ٹھوس چیز (بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

...نو سے!

...خلق کا انو افرضِ انسانی ادا کرتے رہو
...سے رات دن اتنی دعا کرتے رہو
...کو خاطر میں نہ لاؤ اور بھلا کرتے رہو
...وفا کرتے رہیں گے تم جفا کرتے رہو
...اُلفت سے تم اسکی دوا کرتے رہو
...سے دور تر تکرار یا کرتے رہو
...کو زق دینے کا دل میں حوصلہ کرتے رہو
...جائے گا
...کرتے رہو

(استری جگت)

ہندو ودیوایاں تین کے مارگ پر!

کچھ پریتی نیکتا بہنوں کی درد بھری کہانیاں

بھارتیہ یودتیوں کے لئے سوائے ودواہ کے سمّان کا جیون بتانے کا اور کوئی چارا نہیں ہے - ودواہ ہو جانے سے اُن کی مان مریادا کی رکھشا کرنا اور ان کے بھرن پوشن کی ذمہ داری اُن کے پتی پر آجاتی ہے :

شادیاں پرایہ بچپن میں ہوتی ہیں - کتنے ہی لوگ شادی کے بعد مر جاتے ہیں - اور کتنے ہی پتی شادی کے بعد اس لائق نہیں ہوتے - کہ استری کا بھرن پوشن کریں - جب کسی استری کو سوئم اس کے پتی کا ہی آشرا پراپت نہیں ہوتا - تب اس کی ضرورتوں کو کوئی دوسرا کیوں پوری کرنے لگا - ایسی حالت میں ایسی استریوں کا پتھ بھرشٹ ہو جانا بہت ہی سوبھاوک ہے - ادھکانش استریاں بھوک کی جوالا سے ویاکل ہو کر پتن کے مارگ پر قدم رکھتی ہیں - اور ہمارا ہندو سماج اتنا نردئی ہے - کہ جن میں ایسا چلیہ دیکھتا ہے - انہیں بہشکرت کر دیتا ہے - کیول وہ اس پتن کی اور اگر سر ہوئی ہیں ؛ یہ سماج نہیں دیکھے گا - وہ سمّان کا جیون ویتیت کریں - اس کی سماج کوئی ویوستھا نہیں کرے گا - لیکن ان کا کسی پرکار پتن ہو گیا - تو سماج اُن پر کھڑگ ہست ہو جاتا ہے - اور انہیں ترنت نرواسن کر دیتا ہے -

ایسی استریاں پیڑوں تلے نیچے جیتی ہیں - سڑکوں پر ماری ماری پھرتی ہیں - اور کوڑے خانے سے اناج کے دانے چن کر کھاتی ہیں - اور جب بھوک انہیں بہت پریشان کرتی ہے تب وہ دوش ہو کر اپنی کھشدھا شانت کرنے کے لئے اپنے شریر بیچنے کو تیار ہو جاتی ہیں - وہ یا تو استری بیچکوں کے ہاتھ پڑ جاتی ہیں - یا ویشیا بن جاتی ہیں - اور اُن کا سارا جیون نارکیہ ہو اُٹھتا ہے :

ایسی استریاں ایک دو نہیں لاکھوں کی تعداد میں ہمارے دیش میں ہیں - بعض بعض جگہ تو کئی استریاں ایسی ملتی ہیں - جو اپنا پوتر شریر صرف مٹھی بھر اناج پر بیچتی دیکھی گئی ہیں - سماج کے سُدھارکوں کا ان استریوں کی اور دھیان بانا پرم آوشیک ہے :

ہمارے دیش میں کتنے ہی لوگ ایسی استریوں کا ویوسائے کر کے مالا مال ہو رہے ہیں - اُن کے گپت چر اُن جگہوں میں گھومتے رہتے ہیں - جہاں ایسی استریاں مل سکتی ہیں - انہیں بھوجن وستر آدی کا پرلوبھن دے کر اپنے ساتھ نگر کے بڑے بڑے اڈوں میں لے جاتے ہیں - اور انہیں ویبھچار کرنے کے لئے ودش کر دیتے ہیں - پنجاب اور سندھ آدی میں استریوں کی کمی ہے - کچھ لوگ ان استریوں کو پنجابیوں اور سندھیوں کے ہاتھ بیچ دیتے ہیں - اور اس پرکار اپنا روزگار چلاتے ہیں - یہ دوسرے پرکار کے لوگ تاہم سماج کے دھنیہ واد کے پاتر ہیں - کیونکہ یہ استریوں کو ایک مارگ پر ڈال کر اُن کے جیون میں تھوڑی روشنی اور تھوڑا رس تو پیدا کرتے ہیں :

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں - جو سماج سیوا کی سچی بھاونا سے پریرت ہو کر ان استریوں کی سہائتا کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہیں - اور انہیں پھر سے سماج میں ملانے کی چیشٹا کرتے ہیں - ایسے ہی ویکتیوں میں بھارتیہ شردھانند سبھا یو - پی شاکھا الٰہ آباد کے منتری پنڈت سرجو پرشاد جی ہیں - اس کام میں وہ جہاں تک میں جانتا ہوں - ۱۵ - ۲۰ سال سے لگے ہیں - اُنہوں نے انیک استریوں کی شادیاں کروائی ہیں - اور اُن کو پتن کے مارگ سے رکھشا کر کے ودھرمیوں کے ہاتھ جانے سے بچا کر کے سماج میں پھر ایک آدر کے ستھان پر پرتشٹھت کروایا ہے - جن کو اُنہوں نے پتن کے مارگ سے رکھشا کیا ہے ان میں سے کچھ ایک کا بیان نیچے دیتا ہوں :-

" میرا نام رام پیاری ہے - جب میں چھوٹی تھی تبھی میری ماتا مر گئی - ماں کے بعد میں اناتھ ہو گئی - میں سوئم کما کھا نہیں سکتی تھی - صرف ۶ - ۷ سال کی تھی - عیسائیوں نے پالا - جیوں جیوں میں بڑی ہوئی یہ بات میرے دل میں گھر کرتی گئی - ۱۷ ورش کی اوستھا میں میں عیسائیوں کے آشرم سے بھاگ نکلی - بھارتیہ شردھانند شدھی سبھا کے منتری سے میری بھینٹ ہوئی - انہوں نے مجھے شدھ کیا اور ایک ویش کیساتھ میری شادی کر دی :

مختصر افسانہ

بھکارن

سڑک کے کنارے بیٹھی ہوئی بھکارن نے اپنے نادان اور بے گناہ بچوں کیطرف دیکھا - اور ایک ٹھنڈی آہ بھر کر گردن جھکا لی - اُس وقت اس کے نیلے ہونٹ آہستہ آہستہ ہل رہے تھے :-

" بدنصیب بچو! تم میری کوکھ سے کیوں پیدا ہوئے - کیا دنیا میں تمہارے لئے کوئی اور ماں نہ تھی؟"

" لوگ بڑے ہو کر کماتے اور کھاتے ہیں - تم بڑے ہو کر مانگو گے اور ذلیل ہو گے "

تمہارے لئے اس پُر مسرت دنیا میں کوئی آشا نہیں - آسمان تمہیں زمین پر رینگتا ہوا دیکھنا چاہتا ہے - جیسے معمولی کیڑے رینگتے ہیں "

تم ان پکی سڑکوں پر سونے کے لئے پیدا ہوئے ہو - جن پر امیروں کی گاڑیاں بھی نہیں چل سکتیں - تمہاری قسمت میں پہننے کے لئے وہ چیتھڑے لکھے ہیں - جنہیں غریب لوگ بے کار سمجھ کر اپنے گھروں سے باہر پھینک دیتے ہیں "

" دنیا کی نعمتوں میں تمہارا کوئی حصہ نہیں ہے - تمہاری پونجی تمہاری ماں کی آسیس ہے مگر وہ آسیس بھی دوسروں سے پیسہ مانگنے میں خرچ ہو جاتی ہے "

" میرے بدنصیب بچو! تمہارے لئے تمہاری ماں کی آسیس بھی نہیں بچی - اُس کے پاس صرف ٹھنڈی آہیں اور گرم آنسو ہیں اور وہ بھی بے اثر! (سدرشن)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دی گے - ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ - دام نقد - گزٹیڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں - درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے -

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

SuLeman Umar & Co.,
Karachi

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک ایکٹ کا سوشل ڈرامہ

"طلاق"

(از شری یگیہ دت جی شرما)

(کملا اور سشیلا آپس میں باتیں کر رہی ہیں
کملا استریوں کی نیتری ہے۔ نئی شکشا کے
پرچارسے وواہ آدی بندھنوں کی بیڑیاں
کاٹنے کا کملا نے بیڑا اٹھایا ہے۔ سشیلا
کے گھر میں اس پرکار باتیں ہو رہی ہیں :۔)

کملا :۔" تمہیں سنسار میں استریوں کے مان
کی رکھشا کے لئے اپنے کو پُرشوں کے
بندھنوں سے مکت کرنا ہوگا "

سشیلا :۔" پرنتو بھارتیہ سنسکرتی ...."؟

کملا :۔ (کچھ منہ بنا کر) بھارتیہ سنسکرتی ....
بھارتیہ سنسکرتی ..... کیا ہے بھارتیہ سنسکرتی
بے چاری استریوں کیلئے ہی رہ گئی ہے بھارتیہ
سنسکرتی ؟ پُرشوں کے لئے سبھی پرکار کی
سوتنترتا ہے۔ ودواہت ہوتے ہوئے بھی
ان پر کوئی لانچھن نہیں لگایا جاتا۔ بدی وہ
کوئی دُشٹ کرم کرتے ہیں تب بھی ؟"

سشیلا :۔" پرنتو وہ تو سوامی ہیں کملا۔
انہیں ادھیکار بھی تو ہے "!

کملا :۔" وہی ادھیکار تَیں بھی چاہتی ہوں۔
کیوں نہ استریاں بھی ایسے پتیوں کو چھوڑ کر ...."

سشیلا :۔" ایسا مت کہو کملا۔ پتی دیوتا
ہوتے ہیں۔ دیوتا کو چھوڑ کر بچاری آشرا
کہاں لے گی ؟ دیوتاؤں کے سبھی دوش
کھشمیہ ہوتے ہیں "۔

کملا :۔" ورتمان سمیہ میں یہ اسمجھ ہے۔
اب ادھک دن یہ دیوتا کا ڈھونگ نہیں
چل سکے گا۔ تَیں اپنے بھر سک پریتن سے
اس پاکھنڈ کو سواہا کر دینے کے لئے استری
جاتی کے ہردے میں وِدروہ کی جوالا پھونک
دوں گی "

سشیلا :۔" تب کیا استری دھرم "....

کملا :۔ (بیچ ہی میں) کوئی "استری دھرم"
تَیں نہیں مانتی۔ پُرشوں کا کیا کوئی دھرم
نہیں ہوتا۔ وہ دیوتا کی بھاونا اب پُرانی ہو
چکی۔ پتی دھرم کے ساتھ استری دھرم بھی
سواہا ہو چکا۔ پُرش چاہے کتنے ہی وواہ "...

سشیلا :۔" تب کیا استریاں بھی دوسرا
وواہ ......؟

کملا :۔" ہاں۔ ہاں۔ کیوں نہیں کر سکتیں۔
انہیں بھی نیو رکھ جیون کی پورن آزادی
ہونی چاہیئے "

سشیلا :۔ تب کیا آپ چاہتی ہیں۔
کہ بھارتیہ ناریاں بھی طلاق ...... ؟"

کملا :۔" ہاں۔ یہی بات ہے۔ تَیں نے تو
آج کل بیڑا اُٹھایا ہے طلاق کے ہی پرچار
کا۔ استری کو ہی کیا۔ دونوں کو اپنے جو شیہ
ترمان کی سوتنترتا ہونی چاہیئے۔ تَیں نہیں
چاہتی۔ کہ میری بہنیں یہ جانتے ہوئے

بھی کہ اُن کے پتی ......

(پٹ پری ورتن ہوتا ہے)

سشیلا کے پتی جھودے شری چھبیل بہاری
لال جی ویشیا کے کمرے سے ایک موٹے
پنڈت کے ساتھ اُتر کر گھر کی اور آ رہے
ہیں)

پنڈت :۔ (ذرا آنکھ میچ کر اور منہ کو
بنا کر) "بھیا چھبیلا! روپ بھی کسی کسی کو ہی
پراپت ہوتا ہے "؟

چھبیل :۔ تم بھی رہے نرے بھوندو ہی پنڈت
جی۔ ارے روپ کو کوئی کیا کرے ؟ روپ
تو ہماری دیوی جی میں بھی ......؟"

پنڈت :۔ ہاں۔ ہاں۔ ادشیہ ......
شوشنکر ...... ادشیہ ..... اُن میں ....
ادشیہ ...... شوشنکر ......

چھبیل :۔ لیکن نیتروں کی وہ نوک جھونک
وہ چلتے ہوئے ہاؤ بھاؤ۔ وہ مٹکنی سی
چال۔ اور پھر وہ مادک پیالی ....."

پنڈت :۔ شوشنکر ...... شوشنکر ...
کیا ورنن کرتے ہو تم بھی ..... شوشنکر ...
ہاں .... ہاں .... چھبیل .... یہ باتیں تمہاری
دیوی جی میں بھی ..... (منہ بنا کر) نہیں ....
مل سکتیں "

چھبیل :۔" ارے یہی تو بات ہے پنڈت جی۔
وہ نیتی میں سنی بساوتری سنی سنی .... کیا
کروں میں اُس سنی کا ....؟ جس سمیہ سینما
میں پریوں کے چھلکتے ہوئے یوون دیکھتا ہوں۔
جس سمیہ ..... جانتے ہو جہاں سے ہم ابھی
ابھی آ رہے ہیں "؟

پنڈت :۔ ہاں۔ ہاں۔ کیوں نہیں ..... شو
شنکر ..... شوشنکر ..... کیوں نہیں ....
جانتا کیوں نہیں ؟

چھبیل :۔ جس سمیہ اُنہیں دیکھتا ہوں۔ تو ...
بس ..... اُس سمیہ ......!

پنڈت :۔ ہاں۔ ہاں .... شوشنکر ...
کیا اُس سمیہ ؟ ..... شوشنکر ..... چھبیل
کیا اُس سمیہ ؟

چھبیل :۔" اس سمیہ (دانت پیس کر) اس
ہندو دھرم پر رہ رہ کر کرودھ آتا ہے۔

جی چاہتا ہے۔ کہ اس دھرم کا ہی گلا گھونٹ
دوں ؟

پنڈت :۔ (آنکھیں پھاڑ کر) کیوں ؟ کیوں ؟
.... شوشنکر ..... کیوں۔ کیوں ؟ .....
شوشنکر ......"

چھبیل :۔" اور دھرم کتنے اچھے ہیں۔ ان میں
طلاق کی ....

(پٹ پری ورتن ہوتا ہے)

(کملا اور سشیلا اپنے اُسی پُرانے
استھان پر بیٹھی ہیں۔)

سشیلا :۔ (زور سے چیخ کر) طلاق ...
ناتھ ..... اپرادھ ناتھ ..... میرا اپرادھ
تو (بے ہوش ہو جاتی ہے)

کملا :۔ (آپ ہی) کتنی بھولی ہوتی ہیں بھارتیہ
ناریاں ؟ بے چاری اپنے پتی کو دیوتا مانتی
ہیں۔ اور وہ دیوتا ..... کوئی کہنے کی بات
نہیں۔ یہ اچیت ہو گئی۔ اب کیا کرنا چاہیئے ؟
(چاروں اور دیکھتی ہے۔ ایک اور پانی دکھلائی
دیتا ہے۔ کچھ پانی لا کر اُس کی بوندیں سشیلا
کے مکھ پر چھڑکتی ہے۔ سشیلا دھیرے
دھیرے نیتر کھولتی ہے)

سشیلا :۔" اچیت ہو گئی میں بہن۔ کیا یہ
سپنہ تھا بہن۔ جو تم نے درشایا ؟ کیا ....؟

کملا :۔" بھارتیہ ناریوں کا سندیہ کبھی
دور نہیں ہوتا سشیلا۔ تم پُرشوں کی گِلنا
کا انومان بھی نہیں کر سکتیں "۔

سشیلا :۔" تب کیا میرے پتی ؟ ....

کملا :۔" کیا اس میں بھی کوئی سندیہ ہے ؟
سشیلا ! تم جانتی ہو۔ کہ تَیں تمہارے
پاس کس لئے آئی ہوں ؟"

سشیلا :۔" نہیں جانتی بہن ....."

کملا :۔ تَیں تمہیں بھلی پرکار بتلا چکی ہوں۔
استری جاتی میں کون سی جوالا جلانے کے لئے
جا رہی ہوں ؟ مجھے استریوں کی لجا بچانی
ہے ؟ ....

سشیلا :۔" تَیں نہیں سمجھی بہن !

کملا :۔" تمہارے پتی تمہیں نہیں چاہتے۔
ایک دن تم دونو کے جیون میں ادشیہ آئیگا۔
کہ وہ تم سے اپنا سمبندھ ......"!

(بیچ ہی میں بڑی آتُر تا سے) سشیلا
"کیا سمبندھ وچھید کر دیں گے بہن !"
کملا :۔" ہاں۔ وہ تمہیں تمہارا مارگ ...
میں کھوجنے کے لئے نراشرت چھوڑ دیں
(سشیلا کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے ...
کملا آنسو پونچھ کر) رونے کی بات نہیں ...
استریوں کو دھیریہ دھارن کرنا چاہیئے ...
اب ابلا کی اُپادھی کا پری تیاگ کرنا ہوگا
استریوں کو اپنی لجا کی رکھشا اپنے ہاتھوں
ہوگی "

سشیلا :۔" کیا کرنا ہوگا بہن !

کملا :۔ تمہیں اپنے پتی کے بندھنوں ...
مکت ہونا ہوگا۔ اس سے پہلے کہ وہ ...
پری تیاگ کریں۔ تمہیں انہیں چھوڑ دینا
چاہیئے۔ اسی میں استری جاتی کی لجا ...
ہے۔ اُن کے دوارا پری تیاگ کئے جا...
پر تمہارا ہی نہیں۔ استری جاتی کا اپمان ...

سشیلا :۔ پرنتو ......

کملا :۔ پرنتو کچھ نہیں۔ تمہیں یہ کرنا ...

(رنگ منچ پر دوسری اور سے چھبیل
بہاری لال پنڈت جی کے ساتھ آتے ہیں)

چھبیل :۔ کچھ بھی ہو پنڈت ... اب میں ...
کا نشچے کر چکا ہوں۔ پرنتو ......"

پنڈت :۔ شوشنکر ...... شوشنکر ...
پھر تو چھبیل ...... اُن شریمتی جی کو ...
میں (منہ پھرا کر اور مونچھوں پر ہاتھ پھیر کر)
...... دکھ ...... کیوں ......؟

چھبیل :۔" ارے ! نہیں پنڈت جی۔ ...
پھر وواہ کے جھمیلے میں پڑنا ہی نہیں ...

پنڈت :۔ (بیچ ہی میں بڑے آشچریہ ...
اور پھر میری ......"

چھبیل :۔" اچھا۔ آپ کو اب اپنی چلتا ...

پنڈت :۔ (دانت نکال کر) نہیں نہیں ...
...... شوشنکر ...... شوشنکر ......"

(دوسری اور کملا اور سشیلا)

کملا :۔" اب تو تم نے اپنے کانوں سے ہی ...
باتیں سُن لیں۔ اب بھی وشواس نہیں ہوا ...

سشیلا :۔ (ایک لمبی سانس کھینچ کر) ...
وشواس ہوگا بہن ؟ تب ......

کملا :۔" یہ سب وِیرتھ سی باتیں ہیں سشیلا ...
تمہیں اپنے پتی کا پری تیاگ کر کے استری
جاتی کی لاج بچانی ہی ہوگی۔ تَیں آج اسی
لئے یہاں آئی تھی "

سشیلا :۔" پرنتو ان کے سامنے "...

کملا :۔ ادھک بات کرنے کی آوشیکتا
نہیں۔ کیول میرے مکھ سے نکلے ہوئے
شبدوں کو آنکھ میچ کر دوہرا دینا "

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سماجک سماچار

سالویشن مشن ہوشیارپور کا چناؤ

(۱) لالہ دیوی چند جی ایم-اے پردھان (۲) ملک بیلی رام جی ایم-اے-ایم-او-ایل پروفیسر سنبرنا لئیں پریزیڈنٹ۔ (۳) پنڈت گورداس رام جی ایڈووکیٹ ہوشیارپور جو نیز اُپ پردھان۔ (۴) چوہدری ہندسنگھ جی بی-اے-ڈی-پی-او (۵) منتری (۵) پنڈت مادھو لال جی اُپ منتری۔ (اُپ منتری)

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کا چناؤ

پردھان رائے صاحب امرت دلسے جی۔ اُپ پردھان پنڈت سائیں داس جی رشی و انفنٹ ڈاکٹر موہن لال جی۔ منتری:- مہاشہ بانی داس جی۔ اُپ منتری:- لالہ منگت رام و مہاشہ رام چرن جی۔ خزانچی:- ڈاکٹر کھشبیر پال جی پستکا دھیکش لالہ توتی پرشاد جی۔ آڈیٹر:- مہاشہ سدانند جی آریہ۔ پرتنشٹت سبھا سد ڈاکٹر لال چند جی-دید پرچار منڈل ادھیکش۔ انترنگ سبھا کے سدسیہ:- لالہ ہزاری لال جی-ماسٹر کیشو رام جی-ماسٹر رام سوروپ جی-لالہ لکمند لال جی-بابو تارا چند جی سوندھی-بابو گیندا رام جی-پنڈت ستودت جی (منتری)

آریہ سماج لودھراں کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لودھراں ضلع ملتان کا پہلا سالانہ جلسہ ۷ سے ۹-مارچ تک ہونا نشچت ہوا ہے۔ جس میں سوامی وید انند جی۔ پنڈت رام سوروپ جی۔ پنڈت ہرپال جی۔ پنڈتہ دروپدی دیوی جی۔ بھجن منڈلی و مہاشہ ہری چند جی بھجنیک و پنڈت جگدیش منتر جی سنا تک پدھار رہے گے۔ (منتری)

آریہ سماج داجل کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج داجل کا ۱۹واں سالانہ جلسہ ۷-۸-۹-فروری ۱۹۴۱ء کو منایا گیا تھا۔ ۷-فروری کو یگیہ کے بعد جلوس نکالا گیا۔ اس دن رات کو

بھی سماج مندر میں جلسہ کیا گیا۔ پنڈت ہردیالو جی کا ایک منوہر ویاکھیان ہوا۔ بعد میں پروفیسر ہری کشن کے بھجن ہوئے۔ ۸ اور ۹-فروری کو پُوجیہ سوامی سروانند جی مہاراج-کنور سکھ لال جی مسافر-پنڈت ہردیالو جی-پنڈتہ دروپدی دیوی جی کے بہت ہی چتو پورن ویاکھیان ہوئے-مورخہ ۹-فروری کو شام کے چار بجے پنڈت کنور سکھ لال جی مسافر کا نہایت عالمانہ بھاشن ہوا-آٹھ سو سے زیادہ روپیہ اکٹھا ہوا-اتنا کامیاب جلسہ پہلے اس سماج کا کبھی بھی نہیں ہوا۔ (منتری)

میں شُدھ کیا-یہ بھائی بُری صحبت میں پڑ کر ۱۰-۱۲ سال ہوئے ہندو سے مسلمان ہو گیا تھا اس کا نیا نام گوپی چند جی رکھا گیا-(منتری)

گورُوکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ کی تاریخ

غلطی سے ۱۱ سے ۱۳-اپریل لکھی گئی ہے۔ جلسہ ۱۰-اپریل سے شروع ہوگا۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

لالہ خوشحال چند جی خورسند نے بدھوار ۱۹-فروری سے سنیچروار ۲۲-فروری تک

"پرکاش" کے بنا کچھ من نہیں بھرتا

(آریہ سماج کے پرسدھ ودوان پنڈت برہمدت جگیاسو کی سمتی)

"پرکاش" کا درشن ۲-۳ سپتاہ سے نہیں ہو رہا ہے۔ "آریہ گزٹ" "آریہ مترا" "سارو دیشک" "آریہ مارتنڈ" "آریہ دیر" سبھی سماچار پتر ہر بار برابر ہی آ رہے ہیں۔ "پرکاش" بھی ۱۵-۲۰ ورش سے ایسے ہی آ رہا ہے۔ "پرکاش" کے بنا کچھ من نہیں بھرتا۔ کرپا کرتے رہیں تو اچھا ہے۔ نہ ہو سکے تو کشٹ دینا ٹھیک نہ ہوگا۔ میں دیکھ بھیجتا رہونگا۔ اوکاش نہیں ملتا۔ اسی کارن لیکھ نہیں بھیج پاتا۔"

بھودیہ برہمدت جگیاسو ۷/۲/۴۱

پرانہ کال ۱/۲ ۷ بجے سے ۱/۲ ۸ تک روزانہ دھوم کتھا کی سماپتی پر انہیں میسرز خوشی رام امرناتھ و میسرز گوپن دت جاگ مل کی اور سے مہاتما ہنسراج میموریل فنڈ و انڈسٹریل فنڈ

آریہ سماج سنت نگر لاہور میں شُدھی

آریہ سماج سنت نگر نے ۲۷/۲/۴۱ کو شام کے ۸ بجے ایک پنڈت مسلمان کو سماج مندر

کے لئے تین سو روپیہ کا چیک دیا گیا۔ آج سوموار ۲۴/۲/۴۱ کو رشی بودھ اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ برہم مہاودیالہ گنڈا سنگھ والہ تتھا شری پرمانند سنگیت آشرم و لالہ پیارے لال سود ریڈیو سنگر نے اُتسو کی شوبھا کو بڑھاتے ہوئے بڑے اچھے بھجن تتھا ویاکھیان دیئے۔ ۱۱ بجے یگیہ شیش بانٹ کر اور سب کو ہار دیکر دھنیہ واد دیکر جلسہ کی کارروائی سماپت ہوئی + (وداسد یو منتری)

گورُوکل کانگڑی میں سیٹھ برلاجی کی آمد

۲۰-فروری کو شری سیٹھ جی ۱/۲ بجے دہلی سے گورُوکل میں تشریف لائے۔ آپ نے آیوروید مہاودیالیہ اور وید مہاودیالیہ کی عمارتوں کا ملاحظہ کیا۔ اور وید بھون کے لئے بھی جگہ کی دیکھ بھال کی۔ جن کو یہ جانکر پرسنتا ہوگی۔ کہ وید مہاودیالیہ بھون کی عمارت پراچین آریہ شیلی کے مطابق بنائی جا رہی ہے۔ وید مہاودیالیہ کی بن رہی عمارت کو دیکھ کر برلاجی بہت خوش ہوئے۔ اور آریہ شیلی پر بنتا دیکھ کر سنتوش پرگٹ کیا۔ عمارتوں کو دیکھنے کے بعد جب برلاجی کھڑے ہوئے تھے۔ کہ انہیں چاروں طرف سے چھوٹے برہمچاریوں نے گھیر لیا۔ اور اتنے میں ایک چھوٹے برہمچاری نے برلاجی سے سوال کیا۔ کہ آپ کا وید بھون کب بنیگا۔ شری سیٹھ جی نے جواب دیا۔ کہ تم جتنے برہمچاری کھڑے ہو۔ تم سب کے سب وید بھون ہی ہو۔ برلاجی اور برہمچاری خوب پرسن ہوئے۔ اس کے بعد شری سیٹھ جی اپنے نواس استھان کو چلے گئے۔ سنیچروار کی صبح کو شری سیٹھ برلاجی گورُوکل بھومی میں پدھارے اور عمارتیں وغیرہ دیکھ کر وید بھون کے لئے استھان

خالص ہندوستانی روئی سے ہندوستان میں تیار کردہ

اصلی جہاز مارکہ

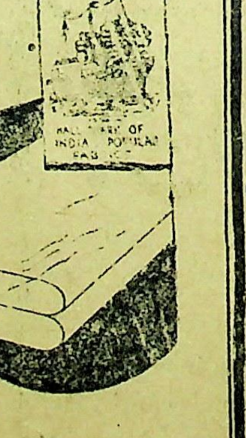

لٹھا نمبر پی-پی-ایس ۸۷

کوالٹی میں اعلیٰ۔ چلنے میں دیرپا

قیمت میں نہایت ارزاں ہے

قمیض۔ شلوار۔ پاجامہ۔ کوٹ چادر وغیرہ میں استعمال کریں

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز۔ امرتسر

برانچیں:۔ بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

گوروکل اندرپرستھ کی سلور جوبلی

گوروکل اندرپرستھ دہلی کا رجت جینتی مہوتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ہزاروں کی سنکھیا میں لوگ اکتر ہوئے۔

۱۶ سے ۲۰۔ فروری تک، گوروکل کی اور سے دیوان ہال (دہلی) میں شری سوامی کیولانند جی کی کتھا ہوئی۔ تدانتر گوروکل بھومی میں ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ فروری کو اتسو پرارنبھ ہؤا۔ اس ورش بھیڑ ادھک ہونے کے کارن خیمے اور چھولداریاں زیادہ لگانی پڑیں۔ پنڈال گت ورشوں کی اپیکشا ڈیوڑھا بنایا گیا۔ اور شروتاؤں کی سودھا کے لئے لاؤڈ سپیکر کا پربندھ کیا گیا۔

پہلا دن

۲۰۔ فروری کو شری پنڈت پریہ ورت جی ویدواچسپتی۔ شری سوامی کیولانند جی تھا شری سوامی سرودانند جی مہاراج کے سندر اُپدیش و ویاکھیان ہوئے۔ تھا شری پنڈت رام چندر جی دہلوی کے سبھاپتیتو میں جن گنا سمیلن ہؤا۔ رات کو برہمچاریوں کے شاریرک ویایام تھا چھاتی پر سے موٹر گذارنے کی کھیلوں کے بعد سنگیت سمیلن کیا گیا۔ جو لگ بھگ ایک بجے سماپت ہؤا۔

دوسرا دن

۲۳۔ فروری کو پنڈت ستیہ ورت جی مکھیادھشٹاتا گوروکل کانگڑی تھا پنڈت اندر جی ودیاواچسپتی کے ویاکھیانوں کے بعد گوروکل کی وارشک رپورٹ تھا لگ بھگ پندرہ ہزار کے دان کی گھوشنا کی گئی۔ سائیکال کو شری ٹی۔ ایم۔ ایس۔ اینے جی کی ادھیکشتا میں اکھنڈ ہندوستان وردھی سمیلن ہؤا۔ رات کو شری اپیندر ناتھ جی داس طبیہ کالج کی ادھیکشتا میں ساہتیہ سمیلن تھا سوامی کیولانند جی کا اُپدیش ہؤا۔

چوتھا دن

۲۴۔ فروری کو پرو فیسر لال چند جی ایم۔ اے تھا پنڈت سکھدیو جی ویدواچسپتی کے ویاکھیانوں کے پشچات رشی بودھ اُتسو منایا گیا۔ سیٹھ جُگل کشور جی برلا نے آریہ سنسکرتی کے ہیتو تھا اس کے پُنرادھار پر بل دیتے ہوئے شری سوامی دیانند جی کے پرتی اپنی شردھانجلی سمرپت کی۔ پرتی دن پہلوانوں کی کُشتیاں تھا والی بال۔ ہاکی کے مقابلوں کے کارن بہت چہل پہل رہی۔ شری رام نارائن جی جج کے کرکملوں سے وجیتاؤں کو پرتوشک وتیرن کروائے گئے۔

دُنیا کا روزنامچہ

— ہٹلر کا ایلچی انقرہ پہنچ گیا ہے۔

— یوگوسلاویہ جلد ہی جرمنی سے مل جائیگا۔

— یو۔ پی میں دس ہزار ستیاگرہی ہیں۔

جن میں سے اڑھائی ہزار گرفتار ہو چکے ہیں۔

— ہندو سبھا نے وزیر اعظم برطانیہ کو بنگال میں آئین معطل کئے جانیکی درخواست کی ہے۔

— لیبیا میں ایک لاکھ چالیس ہزار اطالوی قیدی بنائے گئے۔

— فرانس نے سیام کے مطالبات منظور کر لئے ہیں۔

— رُوس نے بلغاریہ کی مدد کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

— تین لاکھ نازی سپاہی ترکی کی سرحد کی طرف مارچ کر رہے ہیں۔

— پنجاب گورنمنٹ نے سیاسی قیدیوں کو بیڑیاں پہنائے جانے کی ممانعت کر دی ہے۔

— پنجاب میں پونے چار سو ستیاگرہی جیلوں میں جا چکے ہیں۔

— جرمنی نے اٹلی اور یونان میں صلح کی شرائط تیار کر لی ہیں۔

— پنجاب اسمبلی نے لاہور سٹی کارپوریشن بل پاس کر دیا ہے۔

— وزیر ہند نے اپنی تازہ تقریر میں کہا ہے۔ کہ برہما کی سرحدوں پر ناخوشگوار واقعات رونما ہو سکتے ہیں۔

— دو ہفتوں میں اتحادیوں کے اُنیس ۱۹ جہاز ڈوب گئے۔

— ہندوستان بھر میں ۵ ہزار ستیاگرہی گرفتار اور دو لاکھ چھتیس ہزار روپے جرمانے ہو چکے ہیں۔

— البانیہ میں ۴½ لاکھ اطالوی فوج موجود ہے۔

— جاپانی فوجیں برہما اور ملایا کی سرحدوں تک پہنچ جائیں گی۔ مشرق بعید میں کسی وقت بھی جنگ چھڑ سکتی ہے۔

— شہید گنج میں ایک مسلمان اذان دیتا پکڑ لیا گیا ہے۔

— جرمن فوجیں بھاری تعداد میں بلقان پہنچ رہی ہیں۔ ہٹلر کے پاس ۴۵ لاکھ فوج تیار ہے۔

— حکومت دیاسلائیوں پر ناجائز منافع کی اجازت نہیں دے گی۔

— لاہور کی آبادی ۹ لاکھ سے بڑھ گئی ہے۔

— ٹانڈو ولی محمد (سندھ) سے ۴ مسلمان ایک ہندو لڑکی کو زبردستی اغوا کر کے لے گئے۔

— بنگال کے وزیر اعظم نے دھمکی دی ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد کو نقصان پہنچانے کی کوشش برداشت نہیں کی جائے گی۔

— برطانیہ پر ہوائی حملوں میں ۲۳۰۰ جرمن ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔

— برطانیہ پر حملہ کے لئے ہٹلر نے سات لاکھ پیراشوٹ تیار کر لئے ہیں۔

— یوگوسلاویہ کے بھی جرمنی سے ملجانے کا امکان ہے۔

— اطالوی فوجیں بہت جلد سمالی لینڈ خالی کر جائیں گی۔

— شہید گنج کی پریوی کونسل میں اپیل پر ۲۴ ہزار روپیہ خرچ آیا ہے۔

— البانیہ کے سارے محاذ پر پھر جنگ شروع ہو گئی ہے۔

— خاکساروں نے پنجاب گورنمنٹ کو غیر مشروط امداد کا یقین دلایا ہے۔

— لاہور ہائی کورٹ نے قانون ارتفاع رہن کو جائز قرار دیا ہے۔ اور بنامی ایکٹ کو جائز بھی اور ناجائز بھی۔ یہ ایکٹ پاس ہونے کے بعد کے سودوں پر اثرانداز ہوگا۔

— تین ہزار سکھ اکالیوں نے سرگودہا کے مورچہ کے لئے نام دے دیا ہے۔

— جاپان روس کو خوش کرنے کیلئے مانچوکیو کی سرحدوں سے فوج واپس بلا لیگا۔

— پنجاب میں پونے تین سو خاکساروں نے معافی مانگ لی ہے۔

— پنجاب میں سوک گارڈوں پر پونے گیارہ لاکھ۔ آئندہ انتخابات کیلئے ایک لاکھ اور جنگی پروپیگنڈہ کیلئے ½ ۱ روپیہ خرچ ہو گا۔

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد اگروال
اصلی میٹھی
بال جیون گھٹی
رجسٹرڈ
— بچوں کو روزانہ ذراسی چٹا دینے سے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہوتے۔ دانت بڑی آسانی سے نکلتے ہیں نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر۔ بچے تندرست و طاقتور ہو جاتے ہیں
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵ چار شیشی ۱۸ درجن ۲ ۱۲ علاوہ محصول سوداگروں کو
— نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگوا لیں
مفت لو۔ دس معزز نام دے بھیجیے پر دو پیسہ کمیشن کل
المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

روپیہ کے سترہ ۱۷ آنے لیجئے
اِن دِنوں دوسرے سب بیوپاروں میں بے شک خسارہ ہے۔ لیکن آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کے حصے خریدنے سے آپ کو روپیہ کے سترہ آنے ملتے ہیں۔ اب تک اگر منڈل کے دس دس روپیہ کے آپ دس حصے خریدیں۔ اور یکمشت روپیہ لگا دیں۔ تو سال کے بعد آپ کو سو آنے یعنی سوا چھ روپے منافع ملے گا۔ گویا ایک روپے کے سترہ آنے ہو جاویں گے۔ اس سے زیادہ منافع بخش اور کوئی بیوپار نہیں۔ اپنا سرمایہ منڈل کے حصوں میں لگائیے اور بھرپور فائدہ اٹھائیے
پراسپکٹس اور دیگر تفصیلات کیلئے منڈل کو لکھئے۔
منظر پرشاد شوہرے منیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

2/12
وَر کی ضرورت
میرے ایک دوست جو ۱۳۵ روپے ماہوار پر مستقل گورنمنٹ ملازم ہیں کی سولہ سالہ سشیل اور خوبصورت کنیا جو دسویں جماعت کی تیاری کر رہی ہے کیلئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ لڑکا خوب صورت تندرست اور برسر روزگار ہو تو بہتر ورنہ روزگار کی تلاش میں مدد کی جاویگی۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں ہے۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو:۔
ہرشچند رمنیجر بھارت لکھشمی بنک مظفر گڑھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

"طلاق"

(بقیہ صفحہ ۱۰)

شیاماں :- (آشچریہ سے) پھر اس کے پشیات؟

کملا :- "جہاں میں رہتی ہوں وہاں تم بھی میرے ساتھ چل کر رہنا۔ تمہاری جیسی اور بھی کئی بہنیں ہیں وہاں۔ سبھی بھارت میں طلاق اندولن چلاتا ہے"۔

(دوسری اور پنڈت جی اور چھیل)

چھیل :- "ارے! یہ تو گھر ہی آگیا۔ اب چپ رہو پنڈت جی۔ کسی بھی شرمیلی آدمی کا نام مکھ پر نہ آئے"۔

پنڈت :- شوشنکر...... شوشنکر...... (منہ پر انگلی رکھ کر کملا اور شیاماں کی اور اشارہ کرتے ہوئے) شوشنکر...... چھیل بابو! آج گنگا سنان میں جو آنند آیا...... شوشنکر...... شوشنکر...... بس کہنے کی بات نہیں...... شوشنکر...... شوشنکر......

چھیل :- (کچھ سہم کر ذرا آنکھوں کو مینچتے ہوئے) بڑا آنند آیا پنڈت جی۔ آج گنگا کا جل اتنا شیتل تھا۔ کہ کیا کہا جائے۔ کچھ دن سے گوگنگا میں دونو سمیہ نہانے سے بڑا ہی آنند آتا ہے"۔

پنڈت :- "ہاں۔ چھیل بابو!...... شوشنکر...... شوشنکر...... نہا کر آنے میں بھی تو دیکھو کتنا اندھیرا ہو گیا ہے شوشنکر......

کملا :- (بیچ ہی میں کملا تنک آگے بڑھ کر شوشنکر...... (منہ بنا کر تنک کر دھیمے سے) شوشنکر...... گنگا سنان کر کے آئے ہیں پنڈت جی! لجا نہیں آتی آپ لوگوں کو اس پرکار اسنتیہ بولتے ہوئے۔

چھیل :- (بڑے آشچریہ سے) اسنتیہ! کملا جی! آپ آج ہمارے دین...... استیہ......"

کملا :- "میرے سامنے بننے کی آوشیکتا نہیں چھیل بابو۔ میں آپ کو اچھی طرح سے جانتی ہوں۔ بھولی استریوں کو اس پرکار چھلنا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اب یہ آپ کا ڈھونگ نہیں چل سکے گا۔ آپ کی کرتوتوں سے شیاماں پری چت ہو چکی ہے"۔

چھیل :- (بڑے آشچریہ سے) "میری کرتوتوں سے؟"

پنڈت :- سب سن لیا...... شوشنکر...... سب سن لیا...... شوشنکر......"

کملا :- (منہ بنا کر) "ہاں۔ ہاں شوشنکر...... شوشنکر...... سب سن لیا۔۔ شوشنکر...... میں تو بہت دنوں سے جانتی تھی آپ کی بیر ودیا۔ آج بے چاری شیاماں جان گئی آپ کو"۔

چھیل :- (کچھ بن کر) کیا...... ؟ کیا...... ؟

کملا :- (شیاماں سے) "شیاماں کہو۔ میں پشو نہیں ناری ہوں"۔

شیاماں :- (آنکھ میچ کر کہتی ہے) "میں پشو نہیں ناری ہوں"۔

کملا :- "مجھے اپنے اوپر ادھیکار ہے"۔

شیاماں :- "مجھے اپنے اوپر ادھیکار ہے"۔

کملا :- "میں اپنی آزادی کے لئے سبھی پرکار کے دکھ سہوں گی"۔

شیاماں :- "میں اپنی آزادی کے لئے سبھی پرکار کے دکھ سہوں گی"۔

پنڈت :- "شوشنکر...... شوشنکر...... بری تیاگ...... شوشنکر......"

(کملا اور شیاماں چل دیتی ہیں۔ چلتے چلتے رک کر کملا کہتی ہے)

کملا :- (منہ بنا کر)...... اور پنڈت جی مہاراج...... شوشنکر...... آپ کے گھر بھی جا رہی ہوں اسی سمیہ......"

پنڈت :- (گھبرا کر)...... میرے گھر...... شوشنکر...... میرے گھر...... شوشنکر...... میرے...... میرے......"

کملا اور شیاماں چلی جاتی ہیں۔ چھیل بہاری اور پنڈت جی چکت ہو کر کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں۔

(دیپک بی ورشن)

گوروکل مہا ودیالیہ ایسوسی ایٹ کا سالانہ جلسہ

گوروکل مہا ودیالیہ ایسوسی ایٹ کا سالانہ جلسہ ۱۰-۱۱ مارچ سے ۱۳ مارچ تک منایا جاویگا۔ پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج۔ سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ سوامی ویدانند جی تیرتھ۔ سوامی دھیرانند جی۔ سوامی کیولانند جی۔ سوامی سروپانند جی۔ پنڈت جگناتھ جی نروکت رتن۔ پنڈت منیشور دیو جی سدھانت شرومنی و دیگر ودوان نے آنا سویکار کر لیا ہے۔ سب سجنوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ جلسے پر پدھار کر لابھ اٹھاویں۔

آج کل وار شنگ پر بھی کھیلا ہو رہی ہے۔ ہم ہماری ہر طرح سے کشل ہیں۔ جلسے کی تیاریاں زور شور سے جاری ہیں۔ بھاری تعداد میں آریہ جنتا کے پدھارنے کی آشا ہے۔

(مکھیہ ادھشٹھاتا)

پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ

(قائم شدہ ۱۸۹۵ء)

منظور شدہ سرمایہ :- ایک کروڑ روپیہ۔
فروخت و جاری شدہ سرمایہ :- پچاس لاکھ روپیہ۔
ادا شدہ سرمایہ :- ۳۱،۴۷،۱۱۷ روپیہ
محفوظ شدہ سرمایہ :- ۱۵،۱۵،۳۶۸ روپیہ
ورکنگ کیپیٹل (جیسا کہ ۳۱ دسمبر کو تھا) ۹۱۵۱۴۰۰۰ روپیہ
صدر دفتر :- ۴۷ - دی مال - لاہور
چیئرمین :- رائے بہادر دیوان بدری داس
برانچیں :- تمام پنجاب اور ہندوستان کے تجارتی شہروں میں۔
ایجنسیاں :- احمد آباد۔ رنگون۔ لنڈن۔ نیویارک۔ کوبے۔
ہر قسم کا بینکنگ بزنس مع فارن ایکسچینج کے واجبی شرح پر کیا جاتا ہے۔

بی۔ این پوری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
مینیجر
ہیڈ آفس - لاہور

بودھ راج
سیکرٹری

کیا آپ آریہ ہیں

اگر "ہاں"۔ تو آپ کے گھر میں چاروں وید ہیں؟ ہمارا دعوے ہے۔ کہ نہیں۔ جب آپ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے" کے نیم کا پالن نہیں کرتے۔ تو آپ آریہ کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟ آج ہی آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ منگوائیں۔ جو چودہ سنہری جلدوں میں ہے۔ جن کی اصلی قیمت ۵۶ روپے ہے۔ رعایتی صرف ۴۲ روپے بھیجکر منگوائیں۔ رگ وید سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔ سام وید ایک جلد ۴ روپے۔ یجر وید دو جلدوں میں ۸ روپے۔ اتھرو وید ۴ جلدوں میں ۱۶ روپے۔ فہرست کتب مفت

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

جو بنگالی سجن دیویندر پال کے انگریزی گرنتھ کا ہندی انوواد ہے۔ قیمت ۸ روپے دو جلدوں میں شیگھر ہی سیٹ منگوائیں۔

مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا سالہا سال کا آزمودہ

نیم سیلی سرمہ

ضرور استعمال کریں　　قیمت چودہ آنے فی شیشی

پشاور ایجنٹ	شملہ ایجنٹ
میسرز بی۔ این گگڑ اینڈ سنز چوک ریشم گراں پشاور	ٹھاکر برادرس لوئر بازار شملہ

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کوی دنود ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما ویدیہ موجد امرت دھارا کی تصنیف کردہ کتب طبی جو ہر شخص کو جو ذرا بھی شوق اردو

رکھتا ہے مشکل نہیں۔ ان کو پڑھکر بے شمار لوگ اعلیٰ معالج ہوئے ہیں جس مضمون پر پنڈت جی نے قلم اٹھایا اس کو ایسی خوبی سے بیان کیا کہ اس کے پہلے ویسی کتاب ملنی مشکل

(یہاں پوری قیمتیں درج ہیں)

مارچ میں نصف قیمت پر منگوالیں

۱- جو احباب خاص خاص امراض میں پوری واقفیت حاصل کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل کتب کا دھیان رکھیں

رسالہ قبض اس کے اندر معدہ و انتوں کی تشریح۔ قبض کی وجوہات اس کی اقسام علاج ایسے طریق سے لکھا ہے کہ ہر خاص و عام نیز وید حکیم صاحبان یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت اردو ۱۰ ہندی ۱۲

رسالہ کھشی روگ یعنی دق و سل اس کے اندر حفظ صحت کے ایسے اصول ہیں جن کے باعث ہم دق یا ایسے امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ہر خاص و عام کو مفید ہے۔ قیمت اردو ۲ ہندی ۴ر

رسالہ سرعت کل دنیا میں ۹۹ فیصدی سے بھی زیادہ اس مرض میں مبتلا ہیں اس رسالہ میں اس کی مکمل تشریح کی گئی ہے اور بعدہٗ مفصل علاج اور ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ ہر امیر و غریب فائدہ اٹھا سکیں قیمت اردو ۵ ہندی ۶

رسالہ ہسٹریا (اختناق الرحم) ہسٹریا اس کی وجہ تسمیہ و علاج درج ہے۔ قیمت اردو ۸ ہندی ۸

رسالہ طاعون پلیگ کی بابت تمام مستند حکیموں ویدوں یا ڈاکٹروں نے آجتک جتنی تحقیقات کی ہے سب اس میں درج ہے۔ قیمت اردو ۸ ہندی ۱۰

رسالہ دردسر دردسر کی کل اقسام از روئے ویدک۔ یونانی اور ڈاکٹری کے مفصل علامات و علاج درج ہیں۔ قیمت اردو ۔ ہندی ایک روپیہ چار آنے

رسالہ آتشک بالتصویر از روئے ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری۔ اس مرض کی مکمل تشریح اسباب۔ علامات اور علاج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے اس سے پہلے ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اصلی رنگین تصاویر مرض کی اصلیت کو ظاہر کر رہی ہیں ڈیڑھ سو

دانت ان کے امراض و علاج دانتوں کی مفصل تشریح۔ دانتوں کی احتیاط۔ ان کے صاف کرنے کے طریق بچوں کے دانت آسانی سے نکلنے کے قواعد۔ دانتوں کے مختلف امراض ان کے ڈاکٹری ویدک و یونانی علاج۔ کرم خوردہ دانتوں کے بھرنے کے طریق۔ دانت نکالنے کا مفصل بیان دیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

رسالہ سوزاک ویدک۔ یونانی اور ڈاکٹری کی کل تحقیقات دکھلانے والا مکمل رسالہ ہے جس میں سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ مرض سوزاک اور اس کے متعلقین امراض پر اس سے بہتر کوئی اور رسالہ نہیں مل سکتا ہے۔ قیمت اردو ۸ ہندی ۱۲ر

اصطلاحات یونانی اصطلاحات متعلقہ تیاری ادویات و متعلقہ تیاری ادویہ اوصاف و اعمال وغیرہ لکھ کر ان کے معنی سمجھائے گئے ہیں قیمت ۱۰

اصطلاحات ویدک ان تمام الفاظ کی جو عام طور پر ویدک میں ادویات کے اوصاف مرکبات کی اقسام مفردات کا مجموعہ۔ ادویات بنانے کے طریقوں۔ کشتہ جات۔ رسوں کی تراکیب میں مستعمل ہیں۔ کہ جن کے نہ جاننے سے ویدک کا شوق رکھنے والوں کو سخت مشکل کا سامنا ہوتا تھا تشریح کر دی گئی ہے قیمت ۸

رسالہ چیچک اس رسالہ کے اندر چیچک کا مفصل بیان اس کے متعلق جو عام خیالات ہیں ان کی تشریح۔ مرض چیچک کی وہ تمام احتیاطیں جن سے وہ جلدی تندرست ہو۔ قیمت اردو ۱۲ ہندی ایک روپیہ

رسالہ ملیریا موسمی بخار ملیریا کے متعلق آجتک جو تحقیقات ہوئی اس کا عام فہم الفاظ کے اندر ذکر ہے۔ ہر شخص بخوبی اس مضمون سے واقف ہو سکتا ہے قیمت اردو

رسالہ انفلوئنزا اس میں انفلوئنزا (نزلی بخار) کی وجہ تسمیہ اس سے بچنے کے طریقے اور علاج درج ہیں قیمت اردو

ادویات باہ حصہ اول اس میں مقوی باہ پاک۔ معجونوں۔ جوارش چورنوں گولیوں۔ دوائی غذاؤں اور گھریلو نسخہ جات درج ہیں۔ جو پچاسوں مستند مطبوعہ اور قلمی کتب سے نیز حکیموں اور ویدوں کے علاوہ عام اشخاص سے تجربات حاصل کئے ہیں پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ قیمت تین روپے۔

ادویات باہ حصہ دوم اس میں مقوی باہ مشروبات یعنی نسخہ جات مقوی عرق۔ اسو و شراب۔ نیز مقوی باہ تیل۔ گھرت خوردنی رسوں کے اعلیٰ اعلیٰ نسخہ جات۔ مختلف کتب ہائے ویدک سے مقوی ہر قسم نسخہ جات ڈاکٹری و ہومیوپیتھی۔ ساتھ ہی طلاء و ضماد مقوی مصنفات۔ وغیرہ کے سینکڑوں نسخہ جات درج ہیں۔ جو کہ نہایت مجرب ہیں چھپکر تیار ہوئی ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنے

رسالہ بواسیر بواسیر کتنی قسم کی ہوتی ہے اور اس کی علامات سب مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے یکصد سے زائد مجرب آزمودہ اور آسان نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲ر

۲- شائقین علم طب نیز جو نسخہ جات مفید و اکسیر کا شوق رکھتے ہوں اور کشتہ جات میں دلچسپی ہو وہ مندرجہ ذیل کتب کا بیان پڑھیں

علاج الاطفال اس میں پیدائش سے لیکر ۵ سال کی عمر تک کے بچوں کو جو امراض ہوتے رہتے ہیں ان کا مکمل بیان۔ ہر قسم کے ڈاکٹری یونانی و ویدک کے علاج درج ہیں۔ اس کتاب کی مدد سے والدین اپنے بچوں کے امراض کو علاج بخوبی کر سکتے ہیں۔ کوئی گھر اس سے خالی نہیں رہنا چاہیے۔ قیمت اردو دو روپے ہندی اڑھائی روپے

رسالہ زہروں کا علاج نمبر اول اس میں زہروں کے علاج کے مختصر اصول ہیں یونانی۔ ویدک اور انگریزی کا بیان ہے۔ حشرات الارض یعنی کھی مچھر۔ بھڑ چھپکلی۔ چوہا۔ سانپ وغیرہ کو بھگانے کی تدابیر ہیں قیمت اردو ۳ ہندی ۴

رسالہ زہروں کا علاج نمبر دوم اس میں تمباکو۔ شراب۔ چرس۔ افیون۔ گانجا وغیرہ کا ذکر ان کے زہر اتارنے کے علاج و طریق ان کی عادت کے بد نتائج اور چھڑانے کی ترکیب درج کی گئی ہیں قیمت اردو ایک روپیہ ہندی ایک روپیہ چار آنے

ودش گیان یہ کتاب حکمت کے دروازے کی چابی ہے اس کو پڑھنے سے کبھی انسان علاج میں غلطی نہیں کھاتا ویدوں اور حکیموں کو ہمیشہ پاس رکھنی چاہیے۔ قیمت اردو ۱۲ ہندی ۱۲ر

شودھن ودھی تمام دھاتوں۔ اپ دھاتوں۔ رسوں۔ اپ رسوں۔ وشوں۔ اپ وشوں رتنوں۔ اپ رتنوں وغیرہ کی ترکیب صفائی درج ہے جن ادویات کو شدھ یا صاف کر کے ڈالنا ہوتا ہے ان کا بیان ہے قیمت اردو سوا روپیہ ہندی ڈیڑھ روپیہ

علم و عمل کشتہ جات تمام دھات۔ اپ دھاتوں وغیرہ کی صفائی تدبیر کا ذکر کرنے کے بعد اب ان اشیاء کے کشتہ جات تیار کرنے کی تدبیریں بیان ہوئی ہیں علم و عمل کشتہ جات میں سات دھاتوں اور ان کے اپ دھاتوں کے کشتہ جات کے مختلف طریق مع فوائد کے درج کر دیے ہیں۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنے

سشرت کا ترجمہ حصہ اول آج سے لاکھوں برس پیشتر شری دھنونتری جی مہاراج سشرت کی تعلیم دے چکے ہیں۔ جس کے اصول حرف بحرف آجتک سچے اور جہاں جوں سائنس ترقی کرے گی ان کی سچائی اور بھی عیاں ہو گی۔ اس ترجمہ کا سلسلہ ہم نے شروع کیا ہے صرف ترجمہ کر دینے سے عوام اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ مگر اکثر وید اس کتاب کی خوبیوں سے یقینی ہی واقف ہو جاتا چاہیں واسطے پنڈت جی نے اس میں ایک ایک بات کی تشریح کی ہے جو اول میں بہت ہی ضروری ہیں حفظ صحت کے متعلق ہیں جن سے ہر شخص کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔ ہم نے صرف اسی خیال سے گورنمنٹوں کی کتب کی

خوبیاں عوام پر روشن ہوں۔ اس کا حجم بھی زیادہ ہے۔ قیمت برائے نام فی جلد ۸ر اس پر رعایت نہیں ہے

سشرت کا ترجمہ حصہ دوم سشرت سوتر استھان نصف تک کا ترجمہ حصہ اول میں شائع ہو چکا ہے۔ باقی سوتر استھان کا ترجمہ حصہ دوم میں ختم کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر اس پر رعایت نہیں

فزیالوجی یا علم افعال الاعضاء جسم انسانی کے ہر عضو کا بیان قیمت ۱۰ر

شناخت نبض اس میں نبض کی پہچان کے متعلق نہایت وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۵ر

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر اول اس میں ویش اپکارک کے از اپریل سنہ ۱۹۰۳ تا مارچ سنہ ۱۹۰۵ کے کل مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکما اور ایڈیٹر ویش اپکارک کے مجرب نسخہ جات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر دوم اخبار ویش اپکارک کے از اپریل ۱۹۰۵ تا مارچ ۱۹۰۷ یعنی دو سالوں کے مجرب نسخہ جات کا لب لباب اور نچوڑ درج ہے مجربات کی کان ہے قیمت دو روپے

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر سوم اس میں از اپریل سنہ ۱۹۰۷ تا مارچ ۱۹۰۹ کے مجربات کا مجموعہ قیمت تین روپے آٹھ آنے

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر چہارم اس میں اپریل سنہ ۱۹۰۹ سے مارچ سنہ ۱۹۱۱ تک کے مجربات درج ہیں قیمت تین روپے آٹھ آنے

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر پنجم اس میں مجربات اپریل سنہ ۱۹۱۱ سے مارچ سنہ ۱۹۱۵ تک درج ہیں قیمت سات روپے۔ یہ دو حصوں میں بھی مل سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول تین روپے آٹھ آنے حصہ دوم چار روپے

ویدک کے مشہور مرکبات اس میں ویدک کی تمام مشہور و معروف ادویات کے تقریباً ڈیڑھ سو نسخہ جات دیئے گئے ہیں ہر نسخہ کی ایسی تشریح کی گئی ہے کہ ہر ایک شخص بخوبی انکو بنا سکتا ہے قیمت اردو ۱۲ ہندی سوا روپیہ

گنج مجربات ہم کو فارسی کی ایک قلمی بیاض ملی ہے جس کے اندر ہر مرض کے عجیب نسخہ جات ملے جو کسی بھی کتاب میں نہیں ملتے۔ ہم نے اس کو کتابی صورت میں آپ صاحبان کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اس کے سینکڑوں نسخے برسوں فقیروں۔ سنیاسیوں کے پیچھے پھر کر حاصل کئے ہوئے ہیں قیمت ایک روپیہ

علاج بالمفردات اس میں سر سے پاؤں تک کل امراض کا علاج مفردات سے بتلایا گیا ہے۔ فقیری چٹکلوں کا ذخیرہ ہے۔

لاثانی لغات الادویہ دوم اتنی جامع لغات اردو زبان میں آجتک شائع نہیں ہوئی آپ کو کسی زبان کا نام معلوم ہو۔ سنسکرت ہندوستانی اور انگریزی و لاطینی کے نام بھی فوراً معلوم ہو جائیں گے۔ ہر زبان کی ردیف وار سب نام اکٹھے دیئے ہیں بڑی محنت و عرق ریزی سے تیار کی گئی ہے۔ قیمت چار روپے

گوشوارہ تشخیص الامراض ہر وید کے سر کی کتاب اس میں ردیف وار مرض کو بتایا ہے۔ کہ وہ کتنے امراض میں ہوتا ہے امراض کے نام اردو انگریزی دونوں میں دیئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مرض کی دیگر علامات کہاں ہیں۔ تشخیص مرض کے لئے بے نظیر ہے۔ قیمت اردو

نشانات موت مرض جب حد سے گذر جائے۔ تب اس کی کچھ علامات ہوتی ہیں جن سے انسان کے آخری وقت کا پتہ چلتا ہے وہی اس میں درج ہیں۔ قیمت ۵ر

وش میں امرت اس کتاب میں افیون۔ کچلہ۔ سنکھیا۔ آک وغیرہ نباتاتی زہروں کے مفید نسخے دیئے گئے ہیں جو چیزیں موت کا سبب ہوتی ہیں انہی کے اندر امرت پوشیدہ ہے قیمت اردو ۶ ہندی ۸ر

دودھ نباتات اس میں دودھ والی تمام نباتات کے دودھ کے فوائد اور اس سے جو ادویات یا کشتہ جات بنتے ہیں ان کا ذکر ہے۔ قیمت اردو ۶ ہندی ۸ر

خط و کتابت و تار کا پتہ۔ امرت دھارا ۹۷ لاہور

مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

امرت دھارا فارمیسی کے وہ جواہر ریزے جن کی مانگ دن بدن بڑھتی ہی جاتی ہے

ان کی خوبیوں کے ہزاروں سارٹیفکیٹ موجود ہیں!

(یہاں پوری قیمتیں درج ہیں)

ماہ مارچ میں نصف قیمت پر منگوالیں!

ڈایابی ٹیز (ذیابیطس)

اشوگری ہر قسم زیادتی پیشاب یا شکر آنے کے واسطے بیخطا علاج ہے۔ اور طرفہ یہ ہے کہ دیگر تمام مردانہ کمزوریوں کے واسطے بینظیر ہے۔ سب امراض مردانہ دور ہو کر اس قدر قوت پیدا ہوتی ہے جو پہلے کبھی محسوس نہ کی ہو بھوک خوب لگتی ہے۔ اور کھانے کا لطف آتا ہے۔ کھانا فوراً ہضم ہوتا ہے۔ ایک نمونہ کھانے کے بعد پیشاب کا امتحان کرادیں گے۔ تو شکر کی مقدار ضرور کم ہوگی۔ آزمادیں اور ہندوستانی دماغ کی داد دیں قیمت ۴۰ گولی چار روپے ۸ گولی ایک روپیہ۔

بلڈ پریشر جاوے

دل آنند مقوی دل و دماغ ہے۔ جب کہ دل کسی کام میں نہیں لگتا یا وہم میں رہتا ہے یا خفقان۔ مالیخولیا۔ اُنماد۔ پاگل پن کی حالت ہو جاتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے اور کسی قسم کی تکالیف سب خرابی وغیرہ کا باعث ہوتا ہے۔ اس دوائی کو استعمال کریں۔ بےنظیر چیز ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ۔

سوکھیا مسان کا ناش

پھولو پھلو یہ سوکھیا مسان کی عجیب دوائی ہے اس کو صرف کمر پر ملا جاتا ہے اور دہاں سے باریک باریک کرم نکلتے ہیں۔ قیمت اس عجیب و غریب دوائی کی صرف ایک روپیہ

خدا لڑکا ہی دیوے

میٹھا پھل:۔ جن کے ہاں صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ انہیں لڑکا بخشنے میں حیرت انگیز دوا ہے۔ ہزاروں بار کی تجربہ شدہ ہے عدم کامیابی کی صورت میں قیمت واپس دی جاتی ہے۔ قیمت دس روپیہ۔

بُوڑھا جوان و جوان پہلوان

کرن جوانی۔ اس کے کھانے سے دل و دماغ۔ معدہ۔ جگر۔ گردہ۔ شانہ۔ طحال۔ آنت اور باہ پر اچھا اثر ہونے لگتا ہے۔ بگر صاف ہو کر رنگ خوبصورت و سُرخ ہونے لگتا ہے زکام نزلہ کھانسی دور ہوتی ہے بھوک بڑھتی ہے جریان۔ احتلام۔ رکت وغیرہ دور ہو کر باہ بڑھنے لگتی ہے پیشاب کے کل نقائص دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ یکصد گولی چار روپے۔ درجہ اول ۴۲ گولی تین روپے یکصد گولی بارہ روپے۔

نامرد جوان مرد

اکسیر ۹۹۔ یہ ضعف باہ اور سستی نامردی کی خاص دوائی ہے جن کو باہ کی بہت کمزوری ہو ان کو یہ استعمال کرنی چاہیے پہلی ہی خوراک اثر دکھاتی ہے اور چند دنوں میں طاقت جسم میں دوڑتی معلوم ہونے لگتی ہے بھوک بڑھتی ہے۔ دودھ گھی خوب ہضم ہوتا ہے قیمت ۷ گولی دو روپیہ ۱۴ گولی سات روپے

طلاء ۱۶ جن کے رگ و پٹھے کمزور ہوں۔ وہ اس کو استعمال کریں۔ چند دنوں میں سب طرح کی کمزوری دور ہوتی ہے قیمت فی شیشی چھ روپے۔ نصف تین روپیہ۔

درد کافور کمزوری دُور

جیسٹھ رس:۔ ہر قسم کی دردوں کو جیسے سر درد۔ دانت درد جوڑ درد کمر درد وغیرہ کو بہت جلد دور کرتی ہے۔ وہ کمزوری نہیں کرتی بلکہ پھرتی لاتی ہے اور دل کام کاج اور کھیل کُود نے لگتا ہے۔ قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ۔

کایا کلپ

کایا کلپ ۴۲۔ اس کایا کلپ میں جواہرات کے کشتہ جات ہیں۔ اسکے کھانے والا تمام امراض سے محفوظ رہتا ہے اور بڑھاپے تک جوانی کا لطف اٹھاتا ہے ہر کام میں چستی رہتی ہے۔ دل و دماغ جگر گردہ۔ مثانہ۔ اعضاء رئیسہ کو خاص طاقت حاصل ہوتی ہے وسواس وہم دل کی دھڑکن خفقان جنون وغیرہ دماغی یا قلبی امراض دور ہوتی ہیں۔ خون گوشت۔ منی پیدا ہو کر بڑھاپے کی کمزوری اور دبلے موٹے جسم ہوتے ہیں۔ نسیان دور ہوتا ہے۔ حافظہ بڑھتا ہے روشنی چشم زیادہ ہوتی ہے کانوں کے سننے کی طاقت زبان کے چکھنے اور ناک کے سونگھنے کی طاقت ٹھیک ہو جاتی ہے پرانا بخار اور تپدق جاتا رہتا ہے۔ غرضیکہ جسم کندن کی طرح ہو جاتا ہے۔ قیمت اسکی محنت اور اجزاء کے خیال سے بہت تھوڑی رکھی ہے۔ ۷ گولی ایک روپیہ ۴۰ گولی پانچ روپے ۸۰ گولی ۱۹ روپے [illegible]

قبض کی بیماری جاوے

آرام جان:۔ ان سے دست نہیں ہوتا ہے۔ صرف پاخانہ کھل کر آتا ہے اور روزانہ کھانے سے آنتوں میں طاقت آکر دائمی قبض بھی دور ہو جاتی ہے۔ اور دوسری ادویات کی طرح آئندہ کو قبض بڑھتی نہیں ہے۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ ۱۶ گولی ۸ر

بواسیر دُور

ہلنا اگسٹ (دوائی بواسیر ۱۲) یہ گولیاں ہر قسم بواسیر کے واسطے مفید ہیں خونی و بادی بواسیر کا قلع قمع کر کے مسّوں کو مردہ کر دیتی ہیں قیمت ۲۸ گولی ایک روپیہ

چربی جاوے

اینٹی میدر موٹا جسم بھدا معلوم ہوتا ہے موٹاپا دور کرنے میں نہایت مفید دوا ہے قیمت فی شیشی خوراک ایک ماہ چار روپے ۳ ماہ دس روپے۔

گوشت پاوے

میدلا۔ بعض لوگ باوجود کوئی خاص بیمار نہ ہونے کے اور خوراک بھی اچھی کھانے کے موٹے نہیں ہوتے وہ اس دوائی کو استعمال کریں۔ قیمت آدھ سیر چار روپے نمونہ آدھ پاؤ ایک روپیہ

ملیریا کا سہ روزہ علاج

عرق بخار ہر قسم بخار ملیریا جوڑی روزانہ آنیوالا نہیں دوبارہ آنے والا تیسرہ چوتھیہ وغیرہ سب ایک شیشی کے تین دن کھانے سے قطعی دور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ۸ر

پرورش بچہ

بال سکھ۔ بدہضمی۔ قبض۔ ہرے پیلے دستوں کا آنا۔ بخار۔ کمزوری اور بیماری وغیرہ بچوں کی کمزوری کے لئے لاثانی دوا ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔

پائیوریا سٹ

اس سٹ میں چار ادویات۔ منجن ۱۲۔ منجن ۱۳۔ روغن بچا۔ امرت دھارا لوشن ہیں جن کے استعمال سے پائیوریا، پیپ، دانتوں، جیسی نامراد بیماری سے نجات ملتی ہے قیمت فی سٹ تین روپے (ناسخ میں لکھا ہوا ہے)

افیون کی عادت چھوٹے

بلادور۔ ان گولیوں سے افیون چھوٹ جاتی ہے سینکڑوں اصحاب چھوڑ چکے ہیں قیمت فی شیشی ڈیڑھ روپیہ۔

پتھری خارج ہو

سنگ توڑ۔ پتھری و کنکری گردہ یا مثانہ کو بلا تکلیف بواسطہ پیشاب خارج کرتی ہے۔ قیمت ۶ ماشہ دو روپیہ ۳ ماشہ ایک روپیہ۔

دمہ جاوے

امرت استھما کیور۔ یہ دوائی نئے یا پرانے دمہ کے واسطے اکسیر کا کام دیتی ہے۔ اس کے کھاتے ہی آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اور کلی آرام بہت جلد آجاتا ہے جن کو دورہ ہوتا ہے ان کا دورہ رک جاتا ہے۔ کھانسی نزلہ۔ زکام سب مرض دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت ۶۰ گولی تین روپیہ۔

ہسٹیریا سے نجات

من رنجن عورتوں کی مرض ہسٹیریا (اختناق الرحم) کی نہایت مجرب دوائی ہے یہ بیماری تہذیب کے ساتھ زیادہ ہوتی ہے اکثر عورتیں اس میں مبتلا ہیں۔ ایسا نہ سمجھو کہ صرف غش کھا کر گر جانا ہی اس مرض کی پہچان ہے بعض اوقات غشی نہ ہو کر مزاج ہسٹریکل ہو جاتا ہے بے فائدہ کے سوچ و بچار۔ وہم چڑچڑا پن بے وجہ کی غم و خوشی رونا ہنسنا۔ ایک ہی خیال میں لگے رہنا اس کی علامات ہوتی ہیں۔ دونوں حالتوں میں دوائی مفید ہے۔ قیمت ۳۲ گولی [illegible] ۱۶ گولی عہ

خون صاف ہو جاوے

مار سار رفینٹ مرکب۔ پھوڑا پھنسی چنبل۔ داد سیاہ و تانبڑی دھبے خارش وغیرہ کو دور کر کے جسم کو کندن کی طرح کرتا ہے آتشک کا زہر سرایت کر جانے سے کوئی نہ کوئی مرض ہوتی رہتی ہے پھوڑا پھنسی داغ وغیرہ نکلتے رہتے ہیں اس کو استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ نمونہ ۱۴ر

جلا نشئہ و بلا قبض ممسک

اکسیر غنچہ ۹۰ بعض لوگوں کو رغبت کا زبردست عارضہ ہوتا ہے اگر جب تک آرام نہ آوے کبھی کبھی ممسک گولیاں استعمال کرنی ہوتی ہیں۔ ایسے لوگوں کے واسطے یہ خاص اکسیر بنائی گئی ہے۔ قیمت ۴ گولیاں ایک روپیہ [illegible]

پھوڑے پھنسیوں کا نتیجہ

رت طلاء ۱۰:۔ نہ باندھنے کی ضرورت نہ غسل کا پرہیز نہ کوئی جگہ بچانے کی ضرورت ہر جگہ مالش کر دیا کریں۔ قیمت فی شیشی دو روپے نصف ایک روپیہ

عورت کی جوانی قائم

سوماوتی عورتوں کو جو سفید پانی جاتا ہے جسکو لیکوریا شوت کہتے ہیں یا جریان الرحم سیلان رطوبت زنانہ وغیرہ کہتے ہیں خواہ کسی قسم کا کسی درجہ کا ہو اس سے آرام آجاتا ہے قیمت دو روپے نمونہ ۱۲ر

حکیم بن جاؤ

حکیم دنیا میں لاثانی ہیلتھ بکس (لاثانی) اس واسطے ہے کہ صرف تین ادویہ سے کل امراض دور ہونے کا خفیہ علم ہے یعنی امرت دھارا۔ گندھارس اور گولی امرت۔ ان ادویات اور جملہ امراض کا علاج قیمت تینوں ادویات للعوامی ہے گھر بکس کو عام کرنے کے واسطے للعوام ۳ روپیہ رکھی گئی ہے ہر مارچ میں دو روپے آٹھ آنے)

ضرورت کی چیز

سکاؤٹ سٹ۔ یہ سکاؤٹ سٹ جس ذیل میں لاثانی ہے سکاؤٹوں، پولیس، خدمت گاروں، والنٹیروں اور مقصلات میں رہنے والے افسران اور ہر گھر اور ہر جیب میں رکھنے کیلئے تیار کیا گیا ہے ہر بیماری اور حادثہ میں اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کیونکہ اس میں امرت دھارا کے مرکبات درد اور لیریک لنٹ بند ہیں زخم سلی دھاگہ وغیرہ رکھ دیئے ہیں کسی قسم کا زخم پھوڑا پھنسی چوٹ زہریلا ڈنک کرنے سے بیہوشی وغیرہ کوئی اچانک بیماری بچہ اور بڑھا جوان ان سے کام لے سکتا ہے قیمت دو روپیہ [illegible]

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ ۹ امرت دھارا ۹۷ لاہور المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

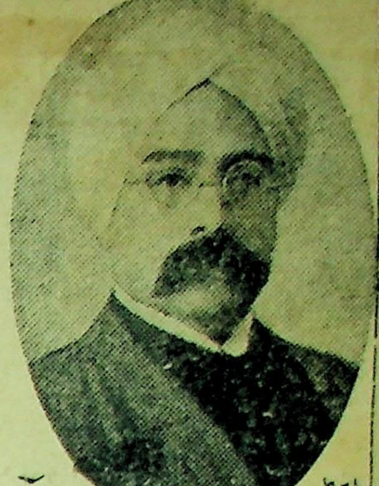

پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ راج
جنہوں نے امرت دھارا اوشدھالیہ ۱۹۰۱ء میں قائم کیا

جس کا ۲۵ واں سالانہ جلسہ منایا جا رہا ہے

جن کی بے حد صفت کامیابی مالک کی مہربانی کیساتھ ان کی محنت و خاص تدابیر و ذہانت کا نتیجہ ہے۔ جس طرح انہوں نے ناموافق حالات میں آیورویدک ادویات کو مشہور کیا۔ اور ہر دل عزیز بنایا۔ اس کی مثال کئی اشخاص کے لئے رہبری کا کام دے رہی ہے۔ ان کی ایجاد امرت دھارا اسلئے ہندوستان میں مشہور ہے۔ اور اس کو خاص و عام استعمال کرتے ہیں۔ لوگ اس کو گھر کا حکیم سمجھتے ہیں +

امیر و غریب گاؤں والے یا شہری سب اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ دور و نزدیک کونے کونے میں یہ پہنچی ہے۔ اس کی سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں۔ پہاڑوں کی دور افتادہ چوٹیوں پر سیاحوں نے اس کو دیکھا ہے۔ ایک فوجی ڈاکٹر کو تھوڑا عرصہ ہوا سرحدی اغوا کر لے گئے۔ وہ ڈاکٹر تھا۔ اس واسطے اُس سے کام بھی لیتے تھے۔ ایک آپریشن ڈاکٹر کو کرنا تھا۔ اس نے کہا۔ کہ میرے پاس ٹنکچر آیوڈین نہیں۔ خون کو کیسے بند کیا جاوے گا۔ ان لوگوں نے کہا۔ اس کا فکر نہ کریں۔ امرت دھارا ہمارے پاس ہے۔ یہ سچا واقعہ بتلاتا ہے۔ کہ امرت دھارا نے نوع انسان کی کتنی خدمت کر دی ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ نے ۱۹۰۱ء میں امرت دھارا اوشدھالیہ کی بنیاد ڈالی۔ اور دنیا کے سامنے ایک نیا خیال پیش کیا۔ جس کو اب بڑے بڑے سائینسدان مانتے ہیں۔ کہ ایک ہی دوائی بہت سی امراض کا علاج ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد جب طبی علاج جاری کیا۔ اور طبی کتب انکی لکھی ہوئی شائع ہوئیں۔ تب لوگوں کو آپ کی طبی قابلیت علمی ذہانت اور شوق تحقیقات کا پتہ چلا۔ اس وقت تک ۱۵ درجن طبی کتب لکھی جا چکی ہیں۔ پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدیہ کی مشہوری کی وجہ صرف یہی نہیں۔ بلکہ اور بھی کئی وجوہات ہیں۔ آپ اپنی خوبیوں سے شہر کی ایک معزز ہستی مانے جاتے ہیں۔ قومی مذہبی اور مجلسی پبلک کے کاموں میں آپ نمایاں حصہ لیتے ہیں۔ بہت سی سوسائٹیوں میں آپ کام کرتے ہیں۔ اپنی آمدنی کا بیشتر حصہ رفاہ عام کے کاموں پر خرچ بھی کرتے ہیں۔ سنہ ۱۹۲۵ء میں ۳ لاکھ روپیہ کا ٹھاکر دت شرما دھرمارتھ ٹرسٹ بنایا۔ جس سے ہر مذہب و ملت کے حاجتمند فائدہ اٹھا رہے ہیں +

آپ کی زندگی سادہ ہے۔ محنت سے کبھی گھبراتے نہیں۔ سگرٹ۔ تمباکو چائے قہوہ وغیرہ کسی چیز کی عادت نہیں۔ ورزش کے آپ شوقین ہیں۔ خود کرتے اور دوسروں کو سکھاتے ہیں۔ اور اسی سے وہ ان تھک کام کرنے والے ثابت ہوئے ہیں۔ ہم ان کو ان کے کارخانہ کی چالیسویں سالگرہ کے موقعہ پر دلی مبارکباد دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اس سے بڑھ کر خدمت خلق کے قابل ہوں + (ایڈیٹر)

ہمارا بھوجن کیا ہونا چاہیئے

بقیہ صفحہ ۸

دال روٹی وغیرہ ہرگز نہ دینا چاہیئے۔ دال نکلنے پر بردھن کال تک اناج اور ببل کے ساتھ کافی مقدار دودھ کی کر گائے کے دودھ کی ہری ... چونکہ ہمارے دلیش میں اس وقت ... بہت ہے۔ اس لئے عام اعتراض ... کہ ان چیزوں کے لئے گرہستیوں ... پاس دھن کہاں سے آوے؟ یہ ... بہت حد تک درست ہے۔ اور ... کی اس غریبی کو دور کر نیکے لئے ... واسی جتنا زیادہ بھوجن چبا کر کھاوے ... اتنی ہی ادھک پران شکتی اس میں ... ہوگی۔ تھوڑا بھوجن بھی زیادہ طاقت ... گویا کفایت کے خیال سے بھی بھوجن کو ... دیر تک چبانا ضروری ہے۔ بھوجن کا ... ایک لقمہ کم از کم ۳۲ بار چبانا چاہیئے ... جب تک وہ خود بخود گھل کر اندر نہ چلا جاوے +

(10000) دس ہزار روپیہ مفت انعام

امرتسر میں سونا دو روپیہ تولہ ہو گیا!

ناظرین دیکھئے! اس سونے کے متعلق دنیا کیا کہتی ہے؟ جس گھر میں یہ اصلی "امریکن نیو گولڈ" گیا۔ وہاں سے دوبارہ سہ بارہ فرمائیش آئی۔ یہ سونا ایک لاجواب چیز ہے۔ اصلی سونے اور اس سونے میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا +

جناب لالہ رام پرکاش صاحب ساہنی دہلی سے ۲۵۔ دسمبر کو تحریر فرماتے ہیں :-

"آپ کا امریکن نیو گولڈ کا پارسل ملا۔ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ چیز واقعی کمال کی ہے۔ آپ کے "امریکن نیو گولڈ" اور اصلی سونے میں کوئی فرق نہیں۔ آپ نے اس نئی چیز کو تیار کر کے دنیا کی سب سے بڑی ضرورت کو پورا کر دکھایا ہے۔ پندرہ تولہ سونا فوراً میرے دوست کے لئے ارسال کر دیویں۔ اس کے بعد آپ کو اور بھی آرڈر دیا جاویگا۔"

یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ بالکل اصلی سونے کے برابر ہے۔ ہوشیار سے ہوشیار صراف بھی مشکل سے پہچان سکتا ہے۔ اس کے بنے ہوئے زیورات ہر جگہ پسند کئے جا رہے ہیں۔ اس سے ہر قسم کے زیورات آج کل کے فیشن کے مطابق تیار ہو سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا فرائض کو غلط ثابت کرنے والے کو دس ہزار روپیہ (10000 روپیہ) نقد انعام دیا جاوے گا +

قیمت صرف مشہوری کی خاطر ایک تولہ دو روپے۔ تین تولہ ۵ روپے ۸ر۔ چھ تولہ دس روپے۔ چالیس تولہ پچاس روپے +

ضروری نوٹ

ہر تین تولہ کے خریدار کو ایک فینسی ہیوٹ رسٹ واچ مفت بطور انعام بھیجی جاتی ہے۔ یہ گھڑی نہائیت خوبصورت اور مضبوط ہے۔ مضبوطی اور خوبصورتی کی گارنٹی دس سال ہے۔ گارنٹی کا اقرار نامہ ہر گھڑی کے ساتھ بھیجا جاتا ہے +

چھ تولہ کے خریدار کو محصولڈاک بالکل معاف اور دو گھڑیاں مفت انعام

گارنٹی۔ اگر ناپسند ہو۔ تو قیمت فوراً واپس کی جاوے گی۔ جلدی منگوالیں۔ ورنہ یہ موقعہ بار بار ہاتھ نہ آئیگا +

صفحے کا پتہ

سول ایجنٹ:- امریکن پی کمپنی بکس نمبر ۲۷ (پی۔ آر) امرتسر (پنجاب)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435
ओ३म्
Founder: M. Krishen ji

تار کا پتہ "پرکاش"
آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا
گذشتہ چھتیس (۳۶) سالوں سے
رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور

شرح چندہ
سالانہ — للعہ
ششماہی — عہ
برما — عہ
غیر ممالک — دس شلنگ

ایڈیٹر [illegible]

U. A. STUDIO

نمبر ۱۱
لاہور اتوار ۴- چیت سمت ۱۹۹۷ بمطابق مورخہ ۱۶- مارچ سنہ ۱۹۴۱ء
جلد ۳۷

زندگی کا فلسفہ

کیا کبھی سوچا بھی ہے ہم نے کہ کیا ہے زندگی؟
زندگی کا شہرتِ دنیا پہ ہے کیا انحصار؟
زندگی دنیا میں کیا ہے دولت عشرت کا نام؟
کیا ہمیشہ ہو ہمارے سامنے جامِ شراب؟
علمیت اور عقل پر ہے ختم ساری زندگی؟
اپنی اپنی دھن میں سارے کھو رہے ہیں وقت کو
کاش ہو دِل میں ہمارے مہر و حق کی روشنی
قیمتی لمحوں کو اپنے کام میں لائیں مدام
زندگی کو سچے معنوں میں بنائیں زندگی
سامنے رکھیں ہمیشہ اپنے نصب العین کو
یہ نہیں واجب کہ ہوں ہم کلفتوں سے بے قرار
منزلِ مقصود کی جانب بڑھیں مردانہ وار
دہر میں ہرگز مصائب سے نہ گھبرائیں کبھی

کس طرح کھیتی یہ رہ سکتی ہے دنیا میں ہری؟
بیوی بچوں پر ہے کیا اس زندگی کا کل مدار؟
زندگی میں کیا ہمیں ہر وقت کے کھونے سے کام؟
ہو ہمارے روبرو ساقی کے چہرے کی کتاب؟
اچھے کپڑوں پر ہے کیا قائم ہماری زندگی؟
کس طرح اپنے فرائض کا ہمیں احساس ہو؟
اور محبت کو بنائیں رہنمائے زندگی
خدمتِ خلقِ خدا ہم کرتے رہیں صبح و شام
خوش و خرم ہم رہیں تاکہ یہاں پر ہر گھڑی
تاکہ دنیا میں کسی بھی بات سے دھوکا نہ ہو
خود فراموشی میں اپنے وقت کو دیں ہم گذار
بحرِ ناکامی کو کر لیں ہمتوں سے اپنی پار
اور شکستِ آرزو سے بھی نہ شرمائیں کبھی

زندگی ہے کشمکش سے اوج پر چڑھنے کا نام
ہر قسم کی مشکلوں کے سامنے ڈٹنے کا نام

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وچار ترنگ

۱ - کیا آپ پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ آپ جو بات یا قول دقرار وغیرہ کریں گے اُسے پورا کر کے دکھائیں گے۔

۲ - کیا آپ ضدی یا ہٹی تو نہیں۔

۳ - کیا آپ کو لوگ خود غرض اور مطلب پرست تو نہیں سمجھتے؟

۴ - کیا آپ کو اپنے پیسہ - اپنی طاقت - اپنے عہدہ - اپنے علم یا اپنی کسی خوبی کا غرور اور گھمنڈ تو نہیں؟

۵ - اگر آپ مرد ہیں تو عورتوں کو دیکھ کر اور اگر عورت ہیں تو مردوں کو دیکھ کر آپ کے دل میں ناپاک اور فحش خیالات تو نہیں اُٹھتے؟

۶ - کیا آپ جھوٹ بول کر یا چالاکی سے اپنا مطلب نکالنے سے پرہیز کرتے ہیں؟

۷ - کیا آپ سادگی پسند کرتے ہیں۔ فیشن پرست تو نہیں؟

۸ - کیا آپ غصہ کرنے سے گریز کرتے ہیں؟

۹ - کیا آپ دوسروں سے سینہ زوری سے پیش آنے یا اُن کا حق دبانے سے پرہیز کرتے ہو؟

ویدامرت

رگ وید — ॐ — یجر وید — سام وید — اتھرو وید

ओं सनातन मेन माहरुताद्य स्यात पुनर्णवः
अहो रात्रे प्रजायेते अन्यो अन्यस्य रूपयोः

(اوم) سناتن مین ماہور تا دیہ سیات پنرنوہ اہوراترے پرجاینتے انیو انیسیہ رُوپیوہ۔

شبدارتھ: - اس پرماتما کو وِدوان پُرش سناتن کہتے ہیں۔ اور آج نتیہ یہاں ہوتا جاتا ہے۔ دن اور راتری دونو ایک دوسرے کے رُوپوں سے اُتپن ہوتے ہیں؟

بھاوارتھ

(۱)

اِک دُوجے کے رُوپ ہیں - پیدا ہو کھگ ان
دونو ہی دن رات ہیں - جانیں پُرش سُجان

(۲)

اس پرماتم دیو کا - نِتیہ نیا ہے ساج
کہیں سناتن اِیش کو - سب اپنا سر تاج (ہنسنیتی)

چنے ہوئے پھول

— پہلے تو ناپاک پاخانہ پیشاب ... نہایت تکلیف کے ساتھ دست وپا ... ہوئے حمل کی قید میں پڑا رہتا ہے ... شباب میں استری پریم اور مال ... موہ میں گرفتار رہتا ہے۔ اور پیری ... ان کی بے وفائی پر نادم ہو کر غلطاں ... رہتا ہے۔

اے انسان! تو ہی بتا کہ اس جہان ... پھر بھی آرام ہے؟

— موت نے زندگی۔ پیری نے ... زر کی ہوس نے قناعت۔ استری ... راحتِ خواب۔ تکبر نے خوبی۔ ... بن کی زمین۔ جرائم پیشہ اشخاص نے ... اور چالاکی دشوخی نے استقلال کو ... اس جہان میں ہر شئے کو کسی نہ کسی ... شکار ضرور بنایا ہوا ہے۔

— چھائے ہوئے بادلوں میں چمکی ...

پنجاب کے مشہور معالج فخر الاطبا جناب حکیم دینا ناتھ صاحب کے نسخے

فازکو — دو خاص مجربات — البینو

تجدید شباب (کایا کلپ) کیلئے

فازکو کے استعمال سے بھوک بڑھتی اور قوتِ ہاضمہ تیز ہوتی ہے

فازکو کے استعمال سے لذتِ دنیا سے محروم انسان بھی نفسانی حظوظ سے دوبارہ لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

فازکو بے خوابی۔ دماغی کمزوری۔ کمی حافظہ۔ پژمردگی کے لئے اکسیر ہے۔

فازکو بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو جوانمرد بناتی ہے۔ اور عضو مخصوص کی تمام کمزوریوں کو دور کرتی ہے۔

فازکو عورتوں کی محافظ ہے۔ کثرت اولاد سیلان الرحم یا کسی اور مرض سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرتی ہے۔

فازکو قیمتی اور کمیاب اجزاء سے تیار ہوتی ہے۔ اس کے فائدے زیادہ ہیں اور مقدار خوراک بہت کم۔

قیمت فی شیشی دس روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

استریوں کے خطرناک مرض لیکوریا کیلئے

عورتوں کی خطرناک مرض لیکوریا (... باوجود) کی اچوک شرطیہ دوائی ... زندگی سے بیزار عورتیں جو طرح طرح کی ولایتی ادویات کے استعمال کے بعد ... تھیں۔ "البینو" کے استعمال کے بعد نئی زندگی ... یہ حکیم صاحب کے گذشتہ ۳۶ سالہ تجربہ ...

قیمت فی شیشی (۵۰ گولی) تین روپے علاوہ محصول ڈاک۔

مفت طلب کریں

اعادہ شباب (کایا کلپ) فہرست کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

فون نمبر ۲۸۹۱ — تار کا پتہ "سبین" لاہور

مینیجر ابرار ایند فارمیسوٹیکل ورکس (بھارت دواگھر) ۳۰ چیمبرلین روڈ - لاہور

سخت سر درد میں

گورکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سر درد دور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔

قیمت:- دس آنے فی شیشی

لاہور ایجنسی — ہسپتال روڈ - لاہور

لدھیانہ ایجنسی — النکار اوشدھالیہ کوچہ لاٹوئل - لدھیانہ

گورکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گورکل کانگڑی ضلع سہارنپور

CC-0. Gurukul Kangri Collection

پرکاش لاہور

۳ - چیت سنہ ۱۹۹۷ — ۱۶ - مارچ سنہ ۱۹۴۱ء

جلد ۳۷ دیانندابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱ نمبر ۱۱

حیدرآباد ستیاگرہ فنڈ اور پرادیشک سبھا

حیدرآباد کا ستیاگرہ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کے آدھین تھا۔ اسی نے اس کا نشچے کیا۔ اور اسی نے پہلے پہل اپنی ندھی سے دس ہزار روپیہ اس کے ویئہ کیلئے سویکار کیا۔ اسی کی طرف سے شولاپور میں ایک بھاری آریہ سمیلن ہؤا۔ اور وہ ہی ستیاگرہ کے نیک وبد کے لئے ذمہ دار رہی۔ ستیاگرہ کا سارا پربندھ اُس کے آدھین رہا۔ اور اُس نے ہی دھن اور جن کیلئے آریہ جگت سے اپیل کی۔ اور اس کی اپیل پر ہی لوگوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور اپنے کیسوں کے منہ کھول دئے۔ پنجاب کی پرادیشک پرتی ندھی سبھا سارودیشک سبھا سے سمبندھت نہیں۔ لیکن ستیاگرہ میں اس کا سہیوگ پراپت کرنے کے لئے اس کے اتنے ہی پرتی ندھی ستیاگرہ کمیٹی میں لئے گئے جتنے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے تھے۔ چنانچہ دونو سبھاؤں کے سہوگ شولاپور اور دوسرے ستھانوں میں ستیاگرہ کے سمبندھ میں کاریہ کرتے رہے۔ سمجھا یہ گیا کہ اپیل پر جو دھن اکٹھا ہوگا۔ وہ سارودیشک سبھا کا ہے۔ اور اس کے حوالے کر دیا جاویگا۔ چنانچہ پرادیشک سبھا نے بھی ۱۴ ہزار روپیہ کے قریب سارودیشک سبھا کو بھیجا۔ لیکن جب ستیاگرہ سماپت ہو گیا۔ اور دوسری سبھاؤں کی طرح سارودیشک سبھا نے پرادیشک سبھا سے بھی دھن مانگا۔ جو کہ اس کے پاس جمع تھا۔ تو اس نے دینے میں لیت و لعل کیا۔ اس سمبندھ میں جو کچھ ہؤا اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ صرف اتنا کہنا کافی ہے۔ کہ سارودیشک سبھا نے ہر ممکن طریق سے پرادیشک سبھا کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہا۔ کہ وہ سارودیشک سبھا کے نام پر جمع ہؤا دھن اس کے حوالے کر کے اپنا اخلاقی فرض پورا کرے۔ سارودیشک سبھا کے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی گپت بھی لاہور آئے۔ لیکن وہ اس کے لئے تیار نہ ہوئی۔ جس پر مجبور ہو کر سارودیشک سبھا کو وہ گھوشنا کرنی پڑی۔ جو "پرکاش" کے اسی انک میں دی جا رہی ہے۔ اس سمبندھ میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پونے دو لاکھ روپیہ حیدرآباد ستیاگرہ کے لئے سارودیشک سبھا کو دیا ہے۔ تین ہزار سے اُوپر اس نے ستیاگرہی دئے ہیں۔ جن پر اس کا دو لاکھ سے اُوپر خرچ ہؤا ہے۔ بخلاف اس کے پرادیشک سبھا نے صرف ۱۴ ہزار دیا ہے۔ اور تیس ہزار کے قریب دبا بیٹھی ہے۔ مانا کہ وہ اس روپیہ کو حیدرآباد کے لئے خرچ کرے گی۔ لیکن سوال تو اخلاق کا ہے۔ کیا وہ اخلاقاً اس روپیہ کو روک سکتی ہے۔ جو سارودیشک سبھا کی اپیل پر جمع ہؤا ہے۔ اگر کوئی آریہ سماج اس کی اپیل پر جمع ہؤا دھن اُسے نہ دے۔ تو اُسے کیسا لگے گا؟ اور تعجب نہیں جو اس سے سمبندھ رکھنے والی آریہ سماجیں اس کے آچرن کا انوکرن کریں۔ اور اس کی اپیل پر جو دھن اکٹھا ہو وہ اُسے دینے سے انکار کر دیں۔ اور جب وہ مانگے تو اُسے کہہ دیں۔ کہ یہ دھن اسی کام پر خرچ ہوگا۔ جس کے لئے یہ جمع کیا گیا ہے۔ لیکن وہ کریں گی خود۔ وہ جواب میں یہ بھی کہہ سکتی ہیں۔ کہ تمہارا ہی انوکرن کیا جا رہا ہے۔ تم نے سارودیشک سبھا کا روپیہ اس کے حوالے نہیں کیا۔ تو کس منہ سے اپنا روپیہ ہم سے مانگتی ہو۔ اگر یہ درست ہے۔ کہ خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ تو یہ بھی درست ہے کہ آپ کسی اصول کی خلاف ورزی کریں۔ تو دوسرے آپ کے خلاف وہی ہتھیار استعمال کر سکتے ہیں۔ نیک مثال کا اثر اچھا اور بُری کا بُرا ہوتا ہے۔ پرادیشک سبھا نے تیس ہزار کی معمولی رقم کے لئے آریہ سماجوں کے سامنے اپنی بداخلاقی کا مظاہرہ کر کے ان کے لئے کوئی نیک مثال قائم نہیں کی۔ اگر کوئی آریہ سماج اپنے وچن سے پھرنا چاہے گی۔ تو پرادیشک سبھا کی مثال پیش کر دے گی۔

مبادا پرادیشک سبھا آریہ جگت میں کوئی بھرم پھیلانا چاہے۔ میں آریہ پُرشوں کے سامنے ایک اور بات بھی رکھ دینا چاہتا ہوں۔ ستیاگرہ کی سماپتی پر پرادیشک سبھا کو سارودیشک سبھا میں سمّلت کرنے کا پرشن اُپستھت ہؤا۔ سارودیشک سبھا کے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی گپت اور اس کے کچھ پرتشٹھت سبھاسدوں کی یہ زبردست اِچھا تھی۔ کہ پرادیشک سبھا کو سارودیشک سبھا میں ملا لیا جائے۔ چنانچہ یہ وِشے سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا میں آیا۔ جس نے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے پُوچھا۔ کہ اسے کوئی اعتراض تو نہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے جواب میں لکھا۔ کہ اس کی سمتی کچھ ہو کنتو اگر سارودیشک سبھا انہی شرائط پر پرادیشک سبھا کو شامل کرنا چاہے۔ جن پر کہ پہلے پرانتیہ سبھاؤں کو کیا گیا ہے۔ تو اسے کوئی آپتی نہ ہوگی۔ چنانچہ سارودیشک سبھا نے پرادیشک سبھا کو سُوچت کر دیا۔ کہ وہ شرائط پُوری کر کے سارودیشک سبھا سے اپنا الحاق کرنا چاہے تو کر سکتی ہے۔ ہر ایک سبھا نے اپنے الحاق کے لئے کچھ قواعد مقرر کر رکھے ہیں۔ سارودیشک سبھا کے ساتھ الحاق کے بھی کچھ قواعد ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ اُکت سبھا کے ہر ایک سدسیہ کو یہ لکھ کر دینا پڑتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے اُپ نیموں کے انوسار وہ مانس مدرا آدی کا سیون نہیں کرتا۔ دوسرے شبدوں میں کوئی مانس مدرا کا سیون کرنے والا سارودیشک سبھا کا ممبر نہیں ہو سکتا۔ بدقسمتی سے پرادیشک سبھا کے ایسے ممبر بھی ہیں۔ جو مانس کا سیون

دو نئے کالج

آریہ سماج کے آدھین دو نئے کالج کھُلنے والے ہیں۔ ایک منٹگمری میں اور دوسرا جالندھر میں۔ منٹگمری میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ایک ہائی سکول چل رہا ہے۔ یہ صوبہ کے کامیاب ہائی سکولوں میں سے ایک ہے۔ اس کے نتائج نہایت شاندار ہوتے ہیں۔ سبھا کا نشچے ہے۔ کہ اس میں ایف۔ اے کی دو جماعتیں بڑھا کر اسے انٹرمیڈیٹ کالج بنا دیا جائے۔ چنانچہ اس کی طرف سے پنجاب یونیورسٹی میں درخواست بھیج دی گئی ہے۔ یہ درخواست سنڈیکیٹ کے سامنے پیش بھی ہو چکی ہے۔ جس نے ابتدائی رپورٹ کے لئے رائے بہادر لالہ دُرگا داس ڈاکٹر سینتھائی اور مسٹر شیخ کی ایک سب کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جو اُمید ہے کہ اس ماہ میں منٹگمری میں جا کر اپنی رپورٹ کر دے گی۔ سکول کے پاس اپنی شاندار بلڈنگ ہے۔ کالج کے لئے زمین بھی ہے۔ اس کے علاوہ سبھا نے پنجاب گورنمنٹ سے درخواست کر رکھی ہے۔ کہ اس کالج کیلئے اُسے منٹگمری میں ایک مربع زمین مفت یا سستے داموں دی جائے۔ اگر یہ زمین مل جائے تو کیا کہنے؟ لیکن نہ ملے تو بھی کالج کی ضروریات کے لئے سبھا کے پاس کافی زمین ہے۔ فی الحال بلڈنگ کے لئے بیس ہزار اور سامان کے لئے ۵ ہزار روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ کچھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ اُمید ہے کہ باقی بھی ہو جائے گا۔ ضلع منٹگمری کے دھنوان آریہ ہندو بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس کالج کے لئے دِل کھول کر دھن دیں۔

دوسرا کالج جالندھر میں کھُلے گا۔ یہ ڈگری کالج ہوگا۔ اور پہلے سال ہی فرسٹ ایر اور تھرڈ ایر کی جماعتیں کھولی جائیں گی۔ یہ کالج گرُوکُل سبھا کنیا مہا ودیالیہ جالندھر کے آدھین ہوگا۔ یونیورسٹی کی کمیٹی ایک چھوڑ دو بار جالندھر ہو آئی ہے۔ سنڈیکیٹ میں بھی دو تین بار معاملہ پیش ہو چکا ہے۔ اور اب سینیٹ کے سامنے جانے والا ہے۔ یونیورسٹی نے جو شرائط پیش کی تھیں وہ گرُوکُل سبھا کنیا مہا ودیالیہ نے پُوری کر دی ہیں۔ اس لئے بظاہر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ اگلی مئی میں کالج نہ کھُلے۔ جالندھر میں پہلے سے آریہ سماج کے آدھین دوآبہ ہائی سکول موجود ہے۔ یہ ایک نہایت کامیاب سکول ہے۔ اس کے ساتھ گراؤنڈ بہت ہے۔ لیکن گرُوکُل سبھا نے نئے کالج کی بلڈنگ اور لڑکوں کی کھیلوں کے لئے زمین کے دو وسیع ٹکڑے حاصل کر لئے ہیں۔ کالج کی ضروریات کے لئے ایک لاکھ روپیہ درکار ہے۔ جالندھر اور دوآبہ کے آریہ پُرش تو اس کی سہائتا کریں گے ہی۔ یہ کالج اپنی سہائتا کے لئے سارے پرانت کے آریہ سماج سے آشا رکھتا ہے۔ اور مجھے اُمید ہے۔ کہ اس کی یہ آشا پُورن ہوگی۔

کرشن

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرتے ہیں۔ پرائیویٹ بات چیت میں تو یہ مان لیا گیا۔ کہ نرامش بھوجی سددسیوں کو بھی سارود دیشک سبھا میں بھیجا جاوے گا۔ کنتو جب مانس آہاری سددسیوں کی طرف سے یہ سوال اُٹھایا گیا۔ کہ آپ سارود دیشک سبھا کی یہ شرط مان کر اپنے اندر اچھوتوں کی ایک نئی جماعت پیدا کر رہے ہیں۔ اور چھوا چھوت کی بنا ڈال رہے ہیں۔ تو پرادیشک سبھا الحاق کی درخواست کرنے سے رہ گئی۔ وہ اپنے اندر پھوٹ پیدا کرنا نہ چاہتی تھی۔ یہ ایک کھلا راز ہے۔ کہ کالج پارٹی کے سرکردہ اصحاب کو مانس بھکشن میں سنکوچ نہیں۔ ان کا خیال تھا۔ کہ اگر پرادیشک سبھا سارود دیشک سبھا کی یہ شرط مان لے کہ وہ سارود دیشک سبھا کے لئے کیول نرامش بھوجی سددسیوں کو ہی نرواچت کرے گی۔ تو اس سے وہ اچھوت ہو جائیں گے۔ اور ان کی مان ہانی ہو گی۔ پرادیشک سبھا نے سدھانت کو وکیلوں پر قربان کر دیا۔ اور سارود دیشک سبھا سے ملحق ہونے کا خیال ترک کر دیا۔ اب وہ دھمکی کے طور پر یا سارود دیشک سبھا سے بدلہ لینے کیلئے ایک سارود جموم سبھا بنانے کی سکیم سوچ رہی ہے اس کا جو نتیجہ ہو گا دیکھا جائیگا۔ اس وقت مجھے صرف یہ درشانا ہے کہ سارود دیشک سبھا پرادیشک سبھا کو اپنے میں لینے کو تیار ہے۔ اگر پرادیشک سبھا اس میں شامل نہیں ہوئی۔ تو اپنے مانس آہاری سبھاسدوں کی بدولت۔ جو اسبات میں اپنی مان ہانی سمجھتے ہیں کہ وہ سارود دیشک سبھا کے ممبر نہ بن سکیں۔ وہ مانس بھکشن بھی کرتے رہنا چاہتے ہیں۔ اور سارود دیشک سبھا کے ممبر بھی بننا چاہتے ہیں۔ جب تک سارود دیشک سبھا اپنا نیم نہ بدلے اور مانس آہاریوں کیلئے اپنا دوارنہ کھولدے یہ ممکن نہیں۔ سارود دیشک سبھا کا دروازہ اب بھی کھلا ہے۔ پرادیشک سبھا جب بھی چاہے اس کے قواعد کی تعمیل کر کے داخل ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد آریہ جگت کو یہ بھرم نہ ہونا چاہئے کہ سارود دیشک سبھا نے پرادیشک سبھا کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ بلکہ اب تو یہ حالت ہے۔ کہ پرادیشک سبھا سارود دیشک سبھا کا بائیکاٹ کر رہی ہے۔ اور چاہتی ہے کہ سارود دیشک سبھا اپنے نیموں کا لنگھن کر کے اسے اپنے ساتھ ملائے۔ اور نہیں ملاتی تو وہ اس کے مقابلہ پر ایک اور سارود دیشک سبھا بنا دے گی۔ مجھے اُمید ہے کہ اس کے جو پرادیشک سبھا کا کوئی بکھشپاتی کسی آریہ پُرش کو بھرم میں ڈالنا چاہے گا۔ تو نہ ڈال سکیگا۔ اس کے ساتھ ہی میں آریہ جگت سے یہ آشا رکھتا ہوں۔ کہ وہ پرادیشک سبھا سے یہ کہیگا۔ کہ اگر سبھا سارود دیشک سبھا کی اپیل پر توجہ نہیں دیتی۔ اسے دیکھا پیا کر تو یہ توجہ کرے۔ پرکاش

بسنت نو سسیشٹی (ہولی)

۱۲-مارچ کو بسنت نو سسیشٹی پرو منایا گیا ہے۔ خاص کر دوسرے پرووں کی طرح اس کا سوروپ بھی بگڑ چکا ہے۔ آریہ سماج نے سماجک کُریتیوں کے شُدھار کا سدیتو بتن کیا ہے۔ اس لئے وہ اس پرو کے بھی بگڑے ہوئے رُوپ کو شُدھارنے کا پچھلے کئی ورشوں سے بتن کر رہا ہے۔ اُسے اس کار یہ میں پورن سپھلتا تو نہیں ملی۔ پھر بھی بہت کچھ شُدھار ہو گیا ہے۔ آشا کرنی چاہئے۔ کہ آگامی دس ورشوں میں رہی سہی کسر پوری ہو جاوے گی۔

کاغذ کی گرانی اور آپ کا کرتویہ

ناظرین "پرکاش" کو معلوم ہونا چاہئیے، کہ کاغذ اب گراں سے گراں تر ہوتا جا رہا ہے۔ جو کاغذ کا ایک ریم جنگ سے پہلے پونے دو روپے میں ملتا تھا۔ وہ اب سوا پانچ روپے میں ملتا ہے۔ اس لئے کاغذ کا خرچ پہلے سے تین گنا بڑھ گیا ہے "پرکاش" تو پہلے ہی خسارہ پر چل رہا تھا۔ اب یہ مزید بوجھ برداشت کیسے ہو گا ؟، ہم "پرکاش" کے پریمیوں وشُبھ چنتکوں سے سہائتا کیلئے اپیل کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ سہائتا دو پرکار سے ہو سکتی ہے۔ جو دھنوان ہوں وہ نردھن سماجوں، سنستھاؤں اور پبلک لائبریریوں کے نام اپنے خرچ پر جاری کروا کر سہائتا کر سکتے ہیں۔ جو دھن خرچ نہیں کر سکتے۔ وہ دو دو تین گراہک بنا کر ہمارا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔ آریہ سماجیں دس بیس کا پیاں ہر ہفتہ منگوا کر اور بیچکر اس مصیبت میں ہمیں سہیوگ دے سکتی ہیں

صریح دھوکہ

مُسلم اخبارات کیوں یہ نہیں سمجھتے کہ غلط باتوں سے وہ اپنے بھولے بھالے خریداروں کو تو متاثر کر سکتے ہیں۔ لیکن آریہ اخبارات کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتے۔ "پرکاش" میں چھپے گورکھشا سمبندھی لیکھوں میں آئے قرآن اور حدیث کے حوالوں سے تو انکار کر نہیں سکے۔ مگر اشتہار "پرکاش" سے گئوکشی ثابت کرنے چلے ہیں۔ ہم مدیر "تنظیم اہل حدیث" سے پوچھتے ہیں۔ کہ اگر انہیں اشتہار "پرکاش"

کے پہلے اڈیشن کے متعلق آریہ سماج کی یہ پوزیشن کہ وہ غیر مستند ہے۔ معلوم ہے۔ تو وہ اس کے حوالے دیکر صریح دھوکہ کیوں دے رہے ہیں ؟

ہندو مہاسبھا کے مطالبات

ویر ساورکر نے وائسرائے کیساتھ خط وکتابت کے دوران میں چار بنیادی سوال اُٹھائے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ :-

(۱) حکومت پاکستانی سکیم کے متعلق اپنے رویہ کا اعلان کرے۔

(۲) فوج کو ہندوستانی بنایا جائے۔

(۳) گورنمنٹ اعلان کرے۔ کہ جنگ کے ایک سال بعد ہندوستان کو درجہ نوآبادیات دے دیا جاوے گا۔

(۴) جنگ کے دوران میں گورنمنٹ عارضی انتظام کرے۔ اور مرکزی حکومت کو از سر نو مرتب کرے۔

دیکھیں حکومت کی طرف سے ہندو مہاسبھا کے ان مطالبات کا کیا جواب دیا جاتا ہے ؟

بنگال اور پنجاب

بنگال اور پنجاب میں اس قدر بے قاعدگیاں ہوئی ہیں۔ کہ ان دو صوبوں کی مردم شماری کو بجا طور پر ناکام کہا جا سکتا ہے۔ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ ان دونو صوبوں میں دوبارہ مردم شماری کی جائے۔ بنگال کے سپرنٹنڈنٹ مردم شماری نے تو اعلان کر دیا ہے۔ کہ دوبارہ مردم شماری نہ ہو گی۔ پنجاب کے سپرنٹنڈنٹ کی طرف سے بھی ایسے ہی اعلان کی توقع کرنی چاہئے۔ اس کے بعد اس کے سوائے اور کیا چارہ رہ جاتا ہے۔ کہ ان بے قاعدگیوں کی تلافی کے لئے قانونی چارہ جوئی ہو۔ جیسا کہ ہندو سبھا نے فیصلہ کیا ہے ؟

پنجاب یونیورسٹی ایک ڈھونگ

۱۰-مارچ کو سکھ نیشنل کالج لاہور کی کنووکیشن کے موقعہ پر اپنے صدارتی ایڈریس میں پروفیسر برج نارائن نے اعلان کیا۔ کہ "پنجاب یونیورسٹی کوئی یونیورسٹی نہیں بلکہ ڈھونگ ہے۔ جب سے یہ یونیورسٹی

قائم ہوئی ہے۔ اس وقت سے اب تک پنجاب کے لیکچروں اور پروفیسروں نے جس قدر کتابیں اور نوٹ لکھے ہیں انہیں ایک جگہ اکٹھا کر کے آگ لگا دی جائے۔ تو کوئی قیمتی چیز ضائع نہ ہو گی" پروفیسر صاحب نے اس بات پر زور دیا۔ کہ تعلیم انگریزی میں نہیں مادری زبان کے ذریعہ دی جانی چاہئے۔

"پنتت پاون"

۸-مارچ کو دنلام میں ایک دربار عام منعقد ہوا۔ جس میں راجہ صاحب کو آریہ سماج کی طرف سے "پنتت پاون" کی اُپادھی دی گئی۔ کیونکہ راجہ صاحب ہریجن اُدّھار میں خاص دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور ان کی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ راجہ صاحب نے اس دربار میں تقریر کرتے ہوئے آریہ سماج اور رشی دیانند کے ہریجن اُدّھار کی تعریف کی اور فرمایا۔ کہ "آریہ سماج اور رشی دیانند نے ملک کی بھاری خدمت کی ہے"۔

حیدر آباد کے شہیدوں کی یادگار

سارود دیشک سبھا نے اپنے نرنے کے انوسار حیدر آباد ستیاگرہ میں جیون کی آہوتی دینے والے ویروں کی یادگار قائم کرنے کا نشچے کیا تھا۔ اس نشچے کے انوسار سبھا نے پیتل کی ایک پلیٹ تیار کروائی ہے۔ جس پر ان ۲۸ ویروں کے نام۔ ان کے پتاؤں کے نام۔ جنم استھان۔ مرتیو اور مرتیو کی تتھی اور مختصر حالات کھدے ہوئے ہیں۔ ہر ایک آریہ سماج اور آریہ سنستھا کو ایک ایک پلیٹ اپنے ہاں لگانی چاہئیے۔ یہ سارود دیشک سبھا دہلی سے ۲۴ روپے میں مل سکتی ہے۔

وی۔پی وصول کیجئے

جن گراہکوں کا چندہ ماہ مارچ میں ختم ہوتا ہے۔ اور جنہوں نے اطلاع دینے کے باوجود ابھی تک نہیں بھیجا ہے۔ انکی خدمت میں وی۔پی بھیجے جا رہے ہیں۔ وہ کرم فرما کر وی۔پی ضرور وصول کریں۔ اور کسی صورت بھی واپس کر کے اپنے پیارے اخبار کو نقصان نہ پہنچاویں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راجپوتی بلیدان کی وِیرتا پُورن کہانی

کرتویہ کی ویدی پر!

(از شریمتی شکنتلا دیوی ہندی پربھاکر)

"پر یہ ان آنکھوں میں یہ آنسو شوبھا نہیں دیتے"۔—— دیوکی چُپ سادھے کھڑی تھی۔ آنسو بھری سدرِش آنسو ڈھلک کر گلابی گالوں پر آ اٹکے۔ ایک دو بار اُس نے اپنے پتی کی اور دیکھا۔ بولنے کی چیشٹا بھی کی پرنتو کنٹھ اَوَرُدھ تھا کچھ کہہ نہ سکی۔

"کھشترانی ہوکر یہ کائرتا؟"—— ٹھاکر وجے سنگھ نے پھر کہا۔

ٹھاکر وجے سنگھ کی شادی ہوئے ابھی تھوڑا سمیہ ہوا تھا۔ نو وِواہت پتی پتنی کے ہردے میں نو اُمنگیں ہوتی ہیں۔ آشاؤں کی باڑھ ہوتی ہے۔ ارمان ہوتے ہیں۔ سُکھ کی، آنند کی کلپنا ہوتی ہے۔ وہ سب کچھ وجے سنگھ کے ہردہ میں تھا۔ اور اُن کی پتنی دیوکی کے دِل میں بھی۔ وہ راجپوتنی تھی اور اس کا پتی ٹھا نر سنگھ۔ سب وجے سنگھ کا لوہا مانتے تھے۔ ایسے پتی کو پاکر دیوکی کیول سنتشٹ ہی نہ تھی۔ اپتو انتینت پرسن تھی۔ وہ بھاوی سُکھ کے سوپن لے کر مائیکے میں دن گذاتی رہی تھی۔ ابھی سُسرال آئے اُسے کچھ دن ہی تو ہوئے تھے۔ وِواہ کنگن ابھی اُتارا بھی نہ تھا۔ آنکھوں سے مادھکتا۔ اور ادھروں سے سرلتا اُمنڈ رہی تھی۔ ٹھاکر نے دِل کھول کر انہیں پیا نہ تھا۔ پہلے پہل پتی پتنی میں کچھ جھجک ہوتی ہے سنکوچ ہوتا ہے۔ باتیں بہت ہوتی ہیں۔ سمیہ تھوڑا ہوتا ہے۔ اور وہ تھوڑا سمیہ بھی بہت جلدی گذر جاتا ہے+

پریم کلی کھلنے بھی نہ پائی تھی۔ کہ ٹھاکر وجے سنگھ کو وِکرم شاہ کا آدیش مِلا۔ کہ یُدھ پر چلو۔ اسی کی آگیا دیوکی سے لے رہے تھے+

"سوامی! —— دیوکی نے کہا—" میں اوشیہ کھشترانی ہوں۔ پرنتو پتنی بھی تو ہوں۔ چاہتی ہوں۔ کہ آپ کو یُدھ کے لئے ہرش وداع کروں۔ پرنتو دِل نہیں مانتا۔ دھرم تو یہی ہے۔ کہ آپ کو جانے دوں۔ پر نتو پریم ایسا کرنے نہیں دیتا۔"

"دیوکی! کیا تُو اپنا کرتویہ بھول گئی؟ میں نہیں بھولا۔ میرا اپنے راجہ کے پرتی کچھ کرتویہ ہے۔ اُس کے آدیش کی اوہیلنا کرنا نپنسکتا ہے"۔—— وجے سنگھ نے یہ کہہ تو دیا۔ پرنتو اُس کا اپنا دِل بھی بیٹھا جا رہا تھا۔ وہ اپنی نو وِواہتا پتنی سے وِیوگ کا دُکھ انوبھو کر رہا تھا۔ سوچتا تھا۔ کہ "یدی لڑائی میں نہ جاؤں تو کیا ہانی ہے؟ اور بہتیرے یودھا ہیں لڑنے کے لئے"۔

دِل کو دِل سے راہ ہے۔ دیوکی سمجھ گئی۔ کہ اس کے پتی کے ہردہ میں بھی پریم اور دھرم کا دوندھ یُدھ ہو رہا ہے۔ تھی تو راجپوتنی۔ سو یہ وچار کر کے کہ کہیں وجے سنگھ رن سے مکھ نہ موڑ لے۔ اشرو جانے سے کترانے لگے۔ اُس نے اپنے آپ کو سنبھالا۔

"پتی دیو! جائیے۔ ایشور آپ کی سہائتا کرے"۔—— کہتے ہوئے اُس نے رن کنگن وجے سنگھ کے ہاتھ پر باندھ دیا۔

وجے سنگھ چل دئے۔ دیوکی پر مانو بجلی گر پڑی۔ ساون بھادوں کی جھڑی اس کی آنکھوں سے بہہ نکلی۔ پتی کی اُپستھتی میں جن آنسوؤں کو اُس نے روک رکھا تھا۔ اب نہ رُک سکے۔ اُس نے بار بار بھگوان سے یہی پرارتھنا کی۔ کہ اس کا پتی وجے سنگھ وجے پاکر گھر لوٹے+

× × × × × × × × × × × × × ×

راستے میں وجے سنگھ کو بار بار دیوکی کا دھیان آتا تھا۔ شریر رن کھشیتر کی اور جا رہا تھا۔ پرنتو ہردہ کو دیوکی کا پریم پیچھے لئے جا رہا تھا۔ ٹھاکر سوچتا تھا۔ کہ یدی میں مر گیا۔ تو دیوکی کیونکر جئے گی؟ پھر کہتا۔ کہ نیائے ہماری اور ہے ایشور ہماری سہائتا کرے گا۔ میں وجئی ہوکر گھر لوٹوں گا۔ دیوکی سے دِل کھول کر پریم کروں گا۔"

شرنگار رس کے مزے لیتا ہوا وجے سنگھ آگے بڑھ رہا تھا۔ اچانک رن ناد ہوا۔ وہ وِیر دل کی طرح آگے بڑھا۔ آخر راجپوت تھا۔ اب اُسے دیوکی کی چنتا نہ تھی۔ وہ اب لڑائی کے چاؤ میں مگن تھا۔ شترو کو اپنے داؤ میں لانے کی ہی ایک ماتر چنتا اُسے تھی+

× × × × × × × × × × × ×

دونو دَل ایک دوسرے کے سمکھ تن کر کھڑے تھے۔ ایک اور تھا وِرودھی کا ٹِڈی دَل۔ شترو نے وِکرم شاہ کی راجدھانی پر دھاوا بول دِیا تھا۔ کیول اپنی ستتا دکھانے کے لئے راجیہ کو بچانا راجپوتوں کا کرتویہ تھا۔ اور اپنی بہو بیٹیوں کی رکھشا کرنا اُن کا دھرم۔ وِکرم شاہ کا لڑنا نیائے سنگت تھا۔ اسی لئے مُٹھی بھر جوانوں کے بل پر وہ شترو کی اتنی بڑی سینا سے لوہا لے رہا تھا+

اُس دِن گھمسان کا یُدھ تھا۔ دونو اور سے وِیر جان لڑا کر لڑے۔ دُشمن کے بہت سینک کام آئے۔ راجپوت بھی مرے پرنتو بہت تھوڑے۔ اس دِن کی سپھلتا کا سارا شریہ وجے سنگھ کو تھا۔ اسی کے جوانوں نے شترو کے دانت کھٹے کئے تھے+

رن کھشیتر سے وجے پراپت کر کے یودھا کس چاؤ سے لوٹتا ہے۔ یہ وہی جانتا ہے۔ جس نے سرنپو کو چنتا دنی دے کر سلگتی آگ میں کودنے کا ساہس کیا ہو۔ جانتے سمیہ وہ دِل پر پتھر رکھ کر گھر سے وداع ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ شائد ہی میں واپس گھر لوٹوں۔ وہ جانتا ہے۔ کہ یُدھ میں لوگ مارے جاتے ہیں۔ بندی شترو کے ہاتھ میں آ جاویں۔ تو اپمانت کئے جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ نربھیکتا سے رن میں جاتا ہے۔ لڑتا ہے۔ سوارتھ وش نہیں اپتو اپنے سماج کے مان کے لئے۔ اپنے راشٹر کے گورو کے لئے۔ اب یدی وہ شترو کو پراست کر دے۔ تو سوبھاونا اُسے چاؤ ہوگا۔ ابھیمان ہوگا راشٹر سیوا کا۔ یہی چاؤ اور ابھیمان تھا اس دِن وجے سنگھ کے دِل میں۔ اُس دِن اُس نے شترو کو پچھاڑا تھا۔ وہ سویرے سے شام تک لڑا تھا۔ ماتھے پر پسینہ چُو رہا تھا۔ پرنتو وہ پرسن چت اپنے ڈیرے کی اور جا رہا تھا۔ کہ اچانک اُس نے دیکھا۔ کہ ایک یووتی خون سے لتھ پتھ اوندھے منہ پڑی ہے۔ وجے سنگھ اُس کے نکٹ سمیپ گیا۔ اُسے دیکھتے ہی اُس کے پاؤں تلے سے دھرتی نکل گئی۔ وہ دیوکی تھی۔

وجے سنگھ نے رن میں سینکڑوں شترو مارے تھے۔ سینکڑوں کو مرتے دیکھا تھا۔ اس کا دِل پتھر کا تھا۔ پرنتو پھر بھی دہل اُٹھا۔ وہ سوچتا تھا۔ کہ دیوکی رن میں کیونکر آئی۔ اتنے میں ایک سردار وہاں آ پہنچا۔ وجے سنگھ کے پوچھنے پر اُس نے کہا۔ ہمیں دائیوں (نرسوں) کی ضرورت تھی۔ اس مانگ کو گھوشت کیا گیا تھا۔ دیوکی نے بھی دائیوں میں اپنا نام لکھوا دیا۔ ایسی نر بھیک دائی میں نے اپنی ساری عمر میں نہیں دیکھی۔ شترو کا گولہ لگنے سے وہ مر گئی ہے۔

وجے سنگھ نے پرن کیا۔ کہ دیوکی کی انتم کریا اُسی سمیہ کی جاوے گی۔ جب وہ شترو کا ودھونس کر کے لوٹے گا۔

× × × × × × × × × × × ×

رن نگر میں دُھوم دُھام مچ گیا۔ وجے سنگھ کی تلوار خون سے ہولی کھیل رہی تھی۔ پھر بھی اس کی پیاس بُجھتی نہ تھی۔ سامنے لوہا لینے کا ساہس نہ دیکھ کر شترو نے پیچھے سے وار کیا۔

وجے سنگھ گھائل ہو کر گر پڑا۔ دوسرے دن دیوکی اور وجے سنگھ کو ایک ہی چتا پر رکھا گیا+

× × × × × × × × × × × × ×

اس آگ کی چنگاریاں آج بھی اُٹھتی ہیں۔ پرنتو نہ جانے ادھونک یُوک یُووتیاں اس آدرش دائی دیوکی کی کتھا سے کب شکشا لیں گے؟

یہ نہ بجھنے والی اگنی بھارت میں سلگتی ہی رہے گی۔ تاکہ آنے والی نسلیں دیرتا کو کھو کر کائرتا میں منہ نہ ڈھانپ لیں+

3/12

وَر کی ضرورت

میرے ایک تندرست جو ۱۳۵ روپے ماہوار پر مستقل گورنمنٹ ملازم ہیں کی سولہ سالہ سوشیل اور خوبصورت کنیا جو دسویں جماعت کی تیاری کر رہی ہے کیلئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ لڑکا خوبصورت تندرست اور برسر روزگار ہو تو بہتر ورنہ روزگار کی تلاش میں مدد کی جاوے گی۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں ہے۔ خط وکتابت ذیل کے پتہ پر ہو۔

ہرشچندر منیجر بھارت لکشمی بنک مظفرگڑھ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(یادِ رفتگان) (از مہاشہ پریم چند منشی فاضل آریہ سیوک گورو دت بھون لاہور)

ویدک دھرم کا خاموش سپاہی لالہ مانک چند سورگباشی

پشاور، ملتان، سیالکوٹ، جہلم اور سرگودھا کے اضلاع میں آج سے چالیس برس پہلے شمسی ہندوؤں کی کافی تعداد تھی۔ اور وہ سب کے سب سر آغا خان کے عقیدت مند تھے۔ سورگیہ لالہ مانک چند کے ایک دوست تھے لالہ بدھ دیال۔ یہ کوئی آج سے پچاس برس پہلے کی بات ہے۔ لالہ مانک چند اور لالہ بدھ دیال دونو پنڈ دادن خان میں رہتے تھے۔ جب لالہ مانک چند کے دل میں خیال آیا۔ کہ لالہ بدھ دیال جو مذہبی طور پر شمسی مت سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیا انہیں ہندو دھرم کا ہمیشہ کے لئے عقیدت مند بنایا جا سکتا ہے؟ آپ نے اس وقت کے پنڈتوں اور براہمنوں سے پرارتھنا کی۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ جب پنڈت لیکھرام جی پہلی بار پنڈ دادن خان میں آئے۔ تو لالہ مانک چند اور لالہ بدھ دیال دونو آریہ سماج میں ان کے لیکچروں سے متاثر ہو کر داخل ہو گئے۔ یہ پنڈ دادن خان میں سب سے پہلی شدھی تھی +

لالہ مانک چند جی نے آریہ سماج میں داخل ہو کر اپنا مشن شدھی سے وابستہ کر دیا۔ شمسی مت کے پیروکاروں سے گیان چرچا ان کا روزانہ کا شغل بن گیا۔ اس کے بعد شمسی مت پر انہوں نے ایک ٹریکٹ لکھا۔ جب مہاتما منشی رام جی گورو کل کی اپیل پر اپنا سرو سو نیچھاور کر سکے تھے۔ تو پنڈ دادن خان میں لالہ مانک چند جی نے ان سے بھینٹ کی اور بتایا۔ کہ کس طرح شمسی مت کے نام پر ہزاروں ہندوؤں کو پتت کرنے کا کام جاری ہے۔ مہاتما منشی رام جی نے جب اس حالت کو دیکھا۔ تو ست دھرم پرچارک جالندھر میں چند آرٹیکل لکھے۔ اور عام ہندوؤں کو شمسی مت کی حقیقت کا پتہ لگ گیا +

شمسی مت پر ٹریکٹ اور اسی طرح اردو اور گورمکھی ساہتیہ بھی لالہ مانک چند جی نے تیار کروایا۔ سب سے پہلی پستک "شمسی مت درپن" کے نام سے گورمکھی میں پرکاشت کر کے کافی سنکھیا میں تقسیم کی +

کچھ عرصہ کے بعد کاروبار کے سلسلہ میں لالہ مانک چند جی کو ملتان شہر جانا پڑا۔ برسوں چوڑی سرائے میں دکان کرتے رہے۔ پاک گیٹ میں شمسی اسماعیلیوں کے کافی گھرانے آباد تھے۔ ان کا معمول تھا۔ کہ روزانہ کام کاج سے فارغ ہو کر شام کو پاک گیٹ میں پہنچتے اور آغا خانیوں سے مناظرہ کا میدان گرم رکھتے +

لالہ مانک چند جی نے صرف آریہ سماج کے شدھی کے مشن کا ہی کام نہیں کیا۔ بلکہ دھرم کے معاملہ میں انہوں نے سینکڑوں ہزاروں روپے کے کام کاج کی بھی پرواہ نہیں کی۔ اور جہاں کہیں پرانک سنسکاروں کو دیکھا وہاں ڈٹ گئے +

آج سے بیس سال پہلے انہوں نے "آغا خانی مت کی اصلیت" کے نام سے ایک ٹریکٹ ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر آغا خانیوں میں مفت تقسیم کیا۔ اس ٹریکٹ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں آغا خانی پنتھ کی کتنی کافی واقفیت تھی۔ وہ زمانہ جس وقت انہوں نے شدھی کا کام شروع کیا تھا۔ آریہ سماج کا ابتدائی دور تھا۔ ایک بار انہیں پنڈ دادن خان میں شدھی کے سلسلہ میں آغا خانیوں سے مضروب ہونا پڑا +

ان کے چشم چراغ چار لڑکے تھے۔ جن میں سے تین زندہ ہیں۔ آخری عمر میں لالہ مانک چند جی کو دمہ کی شکایت ہو گئی تھی۔ اور جسم از حد لاغر ہو گیا تھا۔ ابھی ایک سال بھی نہیں ہوا مجھے ان کے گوجرہ میں درشن ہوئے۔ اور ۲۵- نومبر ۱۹۴۰ء کو ان کی روح نے قفس عنصری سے اچانک ہی پرواز کر دیا۔ اور ویدک دھرم کا یہ خاموش سپاہی اچانک ہی ہمارے درمیان سے اٹھ گیا۔ جس نے اپنی اسی سالہ زندگی میں آریہ سماج کی بہترین خدمت سر انجام دی تھی +

آریہ سماج کا "ستھاپنا دوس"

(از شری سوامی سوتنترانند جی)

مہرشی دیانند سرسوتی جی نے ویدک دھرم کا پرچار آرمبھ کرنے کے پشچات نشچے کیا۔ کہ اس پرچار کو ستھائی رکھنے کے لئے اوشیک ہے۔ کہ کوئی سنگٹھن اس پرکار کا ہو۔ جو بھوشیہ میں بھی اس پرچار کا سلسلہ جاری رکھے۔ اور یہ پرچار میرے شریر کے سماپت ہوتے ہی سماپت نہ ہو جائے۔ اسی نشچے کا پری نام آریہ سماج کی ستھاپنا تھی +

آریہ ہندو سنسکرتی میں انیک دوش آ گئے تھے۔ ان سب دوشوں کا اس لیکھ میں لکھنا کٹھن ہے۔ اتہ ان دوشوں میں سے ایک دوش لکھتا ہوں۔ جس کو جڑ مول سے دور کرنا آریہ سماج کا کام ہے +

آریہ دھرم میں پرتھک رہنے کی پرورتی اور ویکتی گت اُنتی پر بل دیا جاتا تھا۔ جو مہاتما ہونا چاہتا تھا ہو جاتا تھا۔ اور جتنا سے پرتھک رہنا آرمبھ کر دیتا تھا۔ اور اپنے جیون کو اُنت کرنے کے لئے ہی اندریہ دمن۔ من کا شمن۔ نام کا جاپ۔ تپسچریہ اتیادی انیک سادھنوں میں رت رہتا تھا۔ وہ یہ کبھی نہ سوچتا تھا۔ اتھوا جانتا ہی نہ تھا۔ کہ وہ جس جن سمودائے میں رہتا ہے۔ اس کے پرتی بھی اس کا کچھ کرتویہ ہے۔

آریہ سماج کے پرچار کے پوروسماج دھرم لپت ہو چکا تھا۔ اسی نیونتا کو دور کرنے کے لئے مہرشی نے آریہ سماج کی ستھاپنا کی۔ اور آریہ سماج کے جو نیم بنائے ان میں چھٹا نیم اس پرکار ہے :-

"سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک ساماجک اور آتمک اُنتی کرنا"

اس نیم میں صاف اور سپشٹ طور پر "سماجک اُنتی" لکھی ہے۔ اور ۹ ویں نیم میں جو یہ لکھا ہے۔ کہ

"پرتیک کو اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے"

جہاں ۶ ویں نیم میں ساماجک اُنتی مکھیہ اُدیشیہ بتایا تھا۔ وہاں ۹ ویں نیم میں کھول صاف کر کے لکھ دیا۔ کہ

کوئی بھی جب تک اپنی اُنتی کے ساتھ ساتھ سب کی اُنتی پر دھیان نہ دیگا۔ وہ کرتویہ ودھیت نہ ہے"۔

اپنی ہی اُنتی میں سنتشٹ رہنے سے اُنتی ہو ہی نہیں سکتی۔ جب تک آپ اپنے ساتھیوں کو اور اپنے پڑوسیوں آدمی کو اُنت نہ کریں۔ اس سمے تک آپ دکھوں سے بچ ہی نہیں سکتے ہیں۔ اسی بات کو اُپ نیموں میں پھر ان شبدوں میں لکھا ہے :-

اُپ نیم سنکھیا ۳۷- ۳۸- ۳۹- ۴۰ نمن ہیں :-

"سب آریہ اور آریہ سبھا سدوں کا سابھاوک ست سنگ میں سمت ہونا مکھیہ کرتویہ ہوگا"۔

"سب آریہ اور آریہ سبھا سدوں کو اُچت ہے۔ کہ لابھ اور آنند کے سمیہ سماج پر بھی درشٹی رکھیں۔ اور اس کی دھن آدی سے سہائتا کیا کریں"۔

"سب آریہ اور آریہ سبھا سدوں کو اُچت ہے۔ کہ شوک اور دکھ کے سمیہ میں پرسپر سہائتا کریں۔ اور آنند اُتسو میں نمنترن پر سمت ہوں چھوٹائی بڑائی نہ گنیں"۔

"یدی کوئی آریہ بھائی کسی ہندو سے سنکٹ میں ہو یا کسی کی استری ودھوا یا سنتان ... ہو جائے۔ اور اس کا کسی پرکار سے جیون نرواہ نہ ہو سکتا ہو۔ اور آریہ سماج کو یہ نشچے ہو جائے

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

۲۸- مارچ کو "آریہ سماج ستھاپنا دوس" منائیے

آریہ سماج بھارت ورش کے نوجیگ کا مہتم اندولک ہے۔ اس لئے آریہ سماج کا "ستھاپنا دوس" بھارتیہ اتہاس میں سورن اکشروں میں لکھنے یوگیہ ہے۔ اس ورش کی پرو سوچی کے انوسار یہ دوس شکروار چیتر شکلا پرتی پدا سمت ۱۹۹۷ تدانوسار ۲۸- مارچ ۱۹۴۱ء کو منایا جاوے گا +

اس دن کو بڑی شان کے ساتھ منانے کے لئے ابھی سے تیاریاں آرمبھ کر دیں۔

(سدھاکر ایم۔ اے منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہندو مسلم اتحاد اور علماء اسلام

"اہلِ حدیث" امرتسر کے سوالات پر وچار

(از ماسٹر لکھشمن جی آریو پدیشک)

گذشتہ سے آگے

یہ تفصیل تو ضرور ہے - لیکن اہلِ علم پر مطلب جوان الفاظ سے واضح ہوتا ہے - ان سے کم الفاظ میں بھی ہو سکتا ہے - اور جن زبانوں میں رشتوں کیلئے کم الفاظ ہوں ان میں تو خواہ مخواہ تفصیل بھی مختصر ہو گی - جیسے انگریزی میں چاچی - نانی - مامی - ماسی وغیرہ سب کے لئے ایک ہی لفظ "آنٹ" (Aunt) آتا ہے - لیکن اگر یہی کہا جاوے - کہ نزدیکی رشتہ میں وواہ منع ہے - تو بھی یہ ساری بات سمجھ میں آ جاتی ہے - اور اگر عقلیں زیادہ روشن ہوں - تو "دوہتا" لفظ سے ہی رشتہ کے علاوہ اور امور کی دوری بھی سمجھ میں آ جاتی ہے - اور وقت آ سکتا ہے کہ خود علماء اسلام آئندہ عمر اور ملک وغیرہ کی دوری کے متعلق بھی زمانہ و مقام کے مطالبات کو پورا کرنے والی تفاصیل مرتب کریں ۔

اس طرح قرآن میں اگر یہ تفصیل ہے - کہ فلاں شخصوں سے شادی ممنوع ہے - تو اس قسم کی ساری تفصیلات گن کرم سوبھاؤ کی مطابقت کے ویدک اصول میں اہلِ علم و عقل کو نظر آ رہی ہے - چنانچہ منو وغیرہ رشیوں نے بھی کئی پہلوؤں سے اس کو واضح کیا ہے ۔

وید کا حکم ہے - کہ برہمچریہ کا پالن کر کے ہی کنیا جوان پتی سے شادی کرے - اولاد پیدا کرنے کے نیک عمل کو برہمچریہ اور ضبط نفس کی پابندی سے کیا جائے - کل دورانِ خانہ داری میں دیریہ کو عیاشی کی بدعت سے دور رکھا جاوے - استقرار حمل کے علاوہ وقتوں میں میاں بیوی اپنے اپنے فرائض کی ادائیگی یا اپنی اپنی جنس کے نیک خصلت علماء کی صحبت میں رہیں - شادی والی کنیا نذر دی گئی گائے کی مانند ہو - ایسے ہی گرہستھ کو وید سورگ کہتا ہے - قرآن مجید میں سورۃ المائدہ آیت ۵ میں ان مومن (دھرماتما) لڑکیوں کو وواہ کیلئے حلال مانتا ہے - جو محصنہ ہوں - یعنی کامل برہمچارنی - حصن قلعہ کو کہتے ہیں - جس طرح قلعہ میں محفوظ رہتے ہیں - اسیطرح برہمچریہ عصمت عفت صحت طاقت وغیرہ کو محفوظ رکھتا ہے - احصان کے معنے ہیں

مرد کا عورت کی یا عورت کا مرد کی خواہش کرنا - عورت کا حاملہ ہونا - پارسا ہونا - مضبوط و مستحکم کرنا - مطلب یہ کہ گرہستھ میں محض اولاد کے نقطۂ نگاہ سے صحبت کرنا - اور اس کے علاوہ برہمچریہ کی پابندی سے جسم کو

طاقت ور اور مضبوط رکھنا چاہیئے - یہ نیچی نگاہ والی پاکدامن عفیفہ عورتوں کو قرآن آسمنی خود میں محفوظ کہتا ہے - نہ دوہی گئی گائے کی مانند کیلئے قرآن جن یا انسانوں سے چھوئی نہ گئی کا لفظ کہتا ہے - دوسری طرف خاوند کیلئے بھی محصنین کا لفظ کہہ کر سب وہی اوصاف و اعمال مرد کیلئے بھی لازمی رکھے ہیں - اور جیسے وید وواہ ہونے پر بھی وبھچار کی مناعی کرتا ہے - قرآن بھی غیر مسافحین کہہ کر شہوت رانی کو ممنوع بتاتا ہے - وید میں اگر دولہا کہتا ہے - "[illegible]" یعنی با قائمی ہوش و حواس میں بابلا تعلق جذبۂ عشق کے گرہن کرتا ہوں - تو قرآن بھی صاف فرماتا ہے - "لا متخذی اخدان" یعنی عشق کے جذبہ کے زیر اثر قبول نہیں کرتا - باہمی صحبت کا مدعا اور طریق بھی قرآن ہو بہو وید والا بتاتا ہے - اختلاف ہے تو محض اس قدر کہ صداقتوں [illegible] الفاظ

کے معانی کا صحیح احساس نہیں کر سکے - وید میں برہمچاری کو "شوریہ" کہا - اور برہمچارنی کو "پرتھوی"

اس لئے کہ شوریہ ورشا کے ذریعہ زمین میں پیداوار کرتا ہے - اور خاوند بیوی سے اولاد پیدا کرتا ہے - منو نے اس تشبیہ کو بیج اور کھیت کے دو لفظوں میں بیان کیا - اور قرآن نے بھی کہا - کہ عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں - وید اور منو نے حیض میں صحبت کو ممنوع کہا - تو قرآن نے بھی حیض کو ناپاک کہا - اور اولاد کے نقطہ نگاہ کو ہی تقدیم دی - وید اور منو نے صحبت کے طریق کی ہدایت دی - تو قرآن نے بھی کہا - خدا نے جو حکم دے رکھا ہے اسی طریق پر محبت کرو - نہ صرف نکاح ہر عمل کے متعلق قرآن معروف اور منکر کی تمیز کا خیال دلاتا ہے - اور یہی ویدک رشی کہتے ہیں - کہ ودھی (وید کے فرمان یا معروف) کو کرو - اور نشیدھ (خلاف وید یا منکر) کو ترک کرو ۔

ان امور اور دیگر سوالات کی مزید توضیح وقت آنے پر ہماری ویدک تفسیر قرآن سے روزِ روشن کی طرح عیاں کر دے گی - یہاں ہم

پراچین بھارت میں ہوائی جہاز

(لیکھک :- رائے بہادر لالہ مولراج جی ایم - اے)

نومبر ۱۹۴۰ء کے "ماڈرن ریویو" میں ایک لیکھ سوامی نیم بی - اے نے لکھا - کہ "پراچین

بھارت میں ہوائی جہاز سچ مچ تھے یا خیالی" اس لیکھ میں بتایا گیا ہے - کہ رامائن مہابھارت اور بھاگوت کے پڑھنے سے پتہ لگتا ہے - کہ پراچین بھارت میں ہوائی جہاز اپنی تیزرفتاری کے لیے دکھیات تھے - وہ بہت بوجھ بھی اٹھا سکتے تھے - پرنتو اس بات کا پتہ نہیں چلتا - کہ ان کو آکاش میں چلانے کے لئے کون سی شکتی برتی جاتی ہے - اور ان کی بناوٹ کا حال بھی ہمیں معلوم نہیں ہے ۔

اپنے اس لیکھ میں میں یہ بتاؤں گا - کہ پراچین بھارت میں جو ہوائی جہاز تھے - وہ خیالی نہ تھے - بلکہ سچ مچ تھے - وہ اڑتے کیونکر تھے - اور ان کی بناوٹ کیسی تھی ؟ یہ سب باتیں اس لیکھ سے معلوم ہو جاویں گی ۔

کچھ ورش ہوئے مجھے معلوم ہوا - کہ :- "سمرانگن سوتر دھار" نام کی ایک پستک پرانی سنسکرت میں ہست لکھت پستک کے آدھار پر مدرت ہوئی ہے - اس پستک میں پرانے ہوائی جہازوں کا ورنن ہے - میں نے یہ پستک بڑودہ راجیہ سنٹرل لائبریری سے منگوائی - اس کے پرتھم بھاگ کے پرتھم پرشٹھ پر یہ شبد چھپے ہوئے ہیں :-

سمرانگن سوتر دھار مہاراج ادھیراج شری بھوج دیو ورچیت - پرکاشک ڈاکٹر گنپتی شاستری مہامہوپادھیائے آنریری ممبر آف دی رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف گریٹ برٹن اینڈ آئرلینڈ ڈاکٹر آف فلاسفی یونیورسٹی آف (ٹوبنجن) ایڈیٹر آف دی ٹری وینڈرم سنسکرت سیریز" ۔

اس پستک کی پرستاونا میں یہ شبد لکھے ہوئے ہیں :-

اس پستک میں نگروں تتھا گراموں کے بنانے کے نقشے اور گھروں - پالوں - محلوں - اور نانا پرکار کے ینتروں (مشینوں) کے بنانے کی ودھیاں لکھی ہیں - یہ بھی لکھا ہے - کہ اس پستک کے ۳۱ ویں ادھیائے میں نانا پرکار کے ان ینتروں (مشینوں) کا پورا ورنن ہے - جو دوسرے شلپ شاستروں میں نہیں ملتے - جیسے گج ینتر - دیو مچاری وہنگ ینتر - آکاش گامی دارو مے وِمان ینتر - (بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

کامیاب زندگی

"ساری اچھی چیزیں اپنے منزلِ مقصود پر چکر لگا کر پہنچتی ہیں - (کامیابی کا راستہ سیدھی سڑک نہیں -) بلیوں کی طرح وہ اپنی پیٹھ کو کمان جیسا بنا لیتی ہیں - اور آنے والی خوشی کے لئے اندر سے آواز نکالتی ہیں - ساری اچھی چیزیں ناچتی ہیں ۔

ایک انسان کے قدم سے ہی معلوم ہو جاتا ہے - کہ وہ ابھی اپنی مخصوص شاہراہ پر چل رہا ہے یا نہیں - دھیان کر کے دیکھو میں کیسے چلتا ہوں - لیکن وہ جو اپنے آدرشیہ کے نزدیک پہنچ جاتا ہے - ناچنے لگتا ہے ۔

اور حقیقت میں میں کوئی بت تو نہیں بن گیا - نا ہی ایک ستون کی طرح بے حس و حرکت کھڑا ہوں - میں تو تیز دوڑنے کا پریمی ہوں ۔

زمین پر دلدلیں اور کیچڑ والی مصیبتیں تو ہیں - لیکن جس کے قدم ہلکے ہیں وہ کیچڑ پر بھی دوڑتا ہے - اور ناچتا ہے جیسے کو شفاف برف پر ناچے ۔

میرے بھائیو! اپنے دلوں کو بلند اور زیادہ بلند کرو - اور اپنی ٹانگوں کو بھی فراموش نہ کرو - اچھا ناچنے والو! اپنی ٹانگوں کو بھی اونچا کرو - اور اگر تم اپنے سروں پر کھڑے ہو سکو - تو اس کا تو کہنا ہی کیا ہے" ۔

(مہاتما زرتشت)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اُدھیاتم سُدھا

آتمک بَل

"مشکلات سے ہی پتہ لگتا ہے کہ انسان کتنے پانی میں ہے۔ جب کسی مشکل کا سامنا ہو تو یاد رکھو۔ کہ پرماتما نے تجھے ایک اُجڈ مخالف کیساتھ کشتی لڑنے کیلئے تیار کیا ہے۔

کِس مقصد کیلئے؟ — اس مقصد کیلئے کہ جس طرح ایک شخص بڑی کھیلوں میں فتح پاتا ہو تم فتح پاؤ۔ اور یہ مشقت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ میری رائے میں جیسی مفید مشکل کا سامنا تمہیں ہؤا ہے۔ ویسا اور کسی کو نہیں ہؤا۔ مگر شرط یہ ہے کہ تم اس مشکل کو اسی طرح استعمال کرو۔ جس طرح ایک کامیاب کھلاڑی اپنے مخالف استعمال کرتا ہے۔ ابھی روما کو ایک دُوت بھیجا جاتا ہے۔ لیکن کوئی شخص ڈرپوک دُوت کو نہیں بھیجتا۔ جو آہٹ سُنتے یا سایہ دیکھتے ہی حواس باختہ واپس بھاگ آتا ہے۔ اور کہتا ہے "دشمن تو نزدیک آن پہنچا ہے"! اب اگر تم واپس آ کر ہمیں کہو۔ کہ روما میں صورت حال بہت خراب ہے۔ موت کی تباہ کاریوں کا کچھ نہ پوچھو۔ جلاوطنی ناقابل بیان ہے۔ بدنامی ناقابل بیان۔ غریبی ناقابل بیان۔ بھلے لوگو! بھاگو۔ جاگو۔ دشمن آ پہنچا۔ تو ہم جواب دیں گے جاؤ جی جاؤ ایسی پیشینگوئی اپنے لئے کرو۔ ہمارا قصور یہی ہے۔ کہ ہم نے تم جیسے آدمی کو دُوت بنا کر بھیجا۔ دیو جانس کو تم سے پہلے دُوت بنا کر بھیجا تھا۔ اس نے اور ہی صورت حالات بتائی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ موت کوئی بُری چیز نہیں۔ کیونکہ اس میں کمینہ پن کا کوئی عنصر نہیں بدنامی صرف پاگلوں کا شور و غل ہے۔ اس دُوت نے سُکھ دُکھ امیری غریبی کا ہمیں کیا بیان دیا۔ وہ کہتا ہے۔ کہ ننگا پن ارغوانی رنگ کے لباس سے بہتر ہے۔ اور خالی زمین پر سونا سب سے نرم پلنگ پر سونا ہے۔ اور وہ اپنے دعووں کا ثبوت اپنی ہمت آزادی اور اپنے توانا و تندرست جسم سے دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کوئی دشمن نزدیک نہیں۔ ہر طرف مکمل شانتی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ "دیو جانس! یہ کیسے کہہ رہے ہو"؟ وہ کہتا ہے "مجھے دیکھو۔ کیا مجھ کو چوٹ لگی ہے؟ کیا میں زخمی ہوں۔ کیا میں بھاگ کر آیا ہوں؟" ہمیں ایسا دُوت چاہیئے۔ لیکن تم آتے ہی کمی قسم کی باتیں سناتے ہو۔ جاؤ۔ لَوٹ جاؤ۔"

سِدھانت چرچا

(از شری پنڈت مہیندر پرتاپ جی شاستری)

ہَون کا وگیانک رُوپ

(گذشتہ سے پیوستہ)

فائر سٹووز یُوروپ میں گھروں کی اس دُوشت وایو کو باہر نکالنے کے لئے ایک پرکار برتا جاتا ہے۔ انگیٹھیوں کو گھروں میں پرانہ سائینٹفک کچھ سمے رکھتے ہیں۔ جس سے گھر میں گرمی پہنچائی جاتی ہے۔ جوں جوں گرمی کا زور بڑھتا ہے۔ توں توں گھر کی وایو ہلکی ہوتی شروع ہوتی ہے۔ کچھ ہی دیر میں گھر کی دُوشت وایو ہلکی ہو کر کھڑکیوں اور دیواروں سے باہر نکل جاتی ہے۔ اور اس کے ستھان میں باہر کی شُدھ وایو اندر پرویش کرتی ہے۔ اس پرکار نتیجہ ہی گھر کی وایو شُدھ کی جاتی ہے۔ اسی طریقے کو پراچین سمے میں آریہ لوگ "ہون" کے رُوپ میں پرچلت رکھتے تھے۔ پرانہ سائینٹفک ودھی سے کئے گئے ہون کی اگنی سے گھر کی دُوشت وایو کو باہر نکال کر نُوتن وایو سے اپنے گھروں کو (اپتو پرتیک ستھان کو) پوتر رکھتے تھے۔ اس سمے اتنے روگ نہ ہوتے تھے۔ اور نہ شیگھر ہی بڑھاپے کا آکرمن ہوتا تھا۔

ہون سے دو پرکار کے لابھ ہوتے ہیں (۱) بھوتک (۲) ادھیاتمک۔ ارتھات آتما کی اُنتی۔ میں اس لیکھ میں کیول بھوتک لابھ ہی بتلانا چاہتا ہوں۔ بھوتک لابھوں کی نمن چار شرینیاں کی جا سکتی ہیں:-

(۱) شاریرک اروگتا (۲) جل وایو شُدھی (۳) ورشا وردھی (۴) بنسپتی وردھی۔

شنکا اگنی میں گھی۔ چندن۔ کیسر اتیادی اُتّم اُتّم پدارتھ ڈالنا مُورکھتا ہے۔ کیونکہ ان سے لابھ آہار آدی پریوگ دوارا لینا چاہیئے۔ اگنی تو اپنے دھرم کے انوسار سب چیزوں کو بھسم کر کے راکھ کر دیتی ہے؟

اُتّر کسی وستو کو ستھول رُوپ میں پریوگ سے جتنا لابھ ہوتا ہے۔ اُس کی اپیکشا یدی ہم اُسے سُوکشم کر کے استعمال کریں۔ تو اُس سے ادھک لابھ اُٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ ستھول کی اپیکشا سُوکشم میں شکتی ادھک ہوتی ہے۔ اُداہرن ارتھ ایک منش دس بادام روز پرانہ کال کھاتا ہے۔ اس پرکار ایک مہینہ تک کھانے سے اُسے جتنا لابھ ہوگا۔ یدی اُنہیں پیس کر پیا کرے۔ تو پہلے مہینے کی اپیکشا دُگنا لابھ ہوگا۔ پریوگ دوارا اس کا انوبھو پرتیک وکتی کر سکتا ہے۔ اگنی کے اندر وستو ڈالنے سے وہ نشٹ نہیں ہوتی۔ اپتو سوکشم ہو کر اس کی ادھک شکتی ویکت ہو جاتی ہے۔ اُداہرنارتھ ایک مرچ کو منش بڑی آسانی سے کھا سکتا ہے۔ پرنتو وہی مرچ جب جلتی ہوئی آگ میں ڈال دی جاتی ہے۔ تو بیسیوں منشیوں پر اپنا پربھاؤ ڈالتی ہے۔ کمرے میں بیٹھے سبھی لوگوں کا ناکوں دم کر دیتی ہے۔ کھوں کھوں کرتے ہوئے سبھی میدان کی شرن لیتے ہیں۔ مرچ سے اپنا پیچھا چھڑاتے ہیں۔ جس پرکار مرچ کی شکتی اگنی میں ڈالنے سے کئی گنا بڑھ گئی۔ اسی طرح گھی۔ کیسر۔ کستوری آدی بھی پدارتھ اگنی میں ڈالنے سے وہ نشٹ نہیں ہوتے۔ اپتو سوکشم ہو کر ادھک شکتی اُتپن کر کے ادھک لابھ دائیک ہو جاتے ہیں۔

شنکا یدی گھر میں اگنی جلا دینے سے گھر کی گندی وایو باہر نکل جاتی ہے۔ اور شُدھ وایو پرویش کرتی ہے۔ تو یہ پریوجن تو ہمارے گھر کی دَینک بھوجن پکانے والی اگنی سے سِدھ ہو جاتا ہے۔ پرانہ سائیں گھر میں روٹی پکتی ہے۔ اس آگ سے دُوشت وایو بھی نکل جاتی ہوگی۔ پھر ہون سے کیا لابھ ہے؟

اُتّر گھر میں بھوجن پکانے کے لئے جن لکڑیوں کا ہم پریوگ کرتے ہیں۔ اُن لکڑیوں کے دُوشت دھوئیں سے گھر کی دُوشت وایو میں ہم اور بھی وردھی کر دیتے ہیں۔ جیسے کُھوت ناتھ کے لیے برہت ناتھ تا ارتھات جیسے روگ کے پرمانوں دُوشت وایو میں ہوتے ہیں۔ ویسے ہی روگ کیٹا نو زہریلے دھوئیں سے بھی اُتپن ہوتے ہیں۔ رسوئی پکانے میں ہمیں لکڑی کا چناؤ نہیں کرنا پڑتا۔ پرنتو ہون میں آم۔ پلاس۔ چندن آدی آدی لکڑیوں کا نیم ہے۔ جن کے دھوئیں میں اتنا دُوشت انش نہیں ہوتا۔ اس کے اتیرکت ہون میں ڈالی جانے والی وستوئیں ہمیں انیک لابھ پہنچاتی ہیں۔ وہ وستوئیں ہم چولہے کی آگ میں نہیں ڈالتے۔ یدی کوئی ڈالنے لگ جائے تو اچھا ہے۔ اور یہی ہون ہوگا۔

(باقی آئندہ)

اِستری جگت

اِستری شکشا

ادھونک اِستریوں کی شکشا کا ... شکشا کا اثر ناری جیون پر بالکل اُلٹا ... کو سکول کیوں بھیجتے ہیں۔ یہ ایک ایسا ... ادھِک تر شکشت ماتائیں بچوں ... کام ہو جانے کے بعد وہ شانتی کے ساتھ ... ملنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے ادھکا ... بالکاؤں کو سکول بھیج دیا جاوے۔ پرنتو ... کے رشتے میں بھی ہوتا ہے۔

شکشا دینے میں ماتا پتا کا ایک ... سمجھ تھا دھنی ور مل سکے۔ اس کے ... کو پرچلت شکشا کی ثمرات اُنوں کی اور ... لڑکیاں ایک وچتر پہیلی ہوتی ہیں۔ ... اُن کے جیون کا اُدیشیہ کیا ہوتا ہے ... کرنا چاہتی ہیں۔ تو اُن کا اُدیشیہ ... سے سپشٹ ہوتا ہے۔ اس سے وہ ... سکول کی ان لڑکیوں میں ایک ... سمپت رہتی ہیں۔ پرا چین کال کی ... نہیں رہنا چاہتیں۔ سمجھنا۔ فیشن ... ہیں۔ وہ آتم سوندریہ سے اُداسین ... اس سوندریہ پر بناوٹی سادھارن رُوپ ... پر سنتی پر اثر ایسی کیوں نہ پڑتا ہو۔ کیونکہ ... بناؤ اپنے اکرشن کی چھاپ چھوڑے ... ہوتا ہے۔ تو پھر ایسی شکشا کسی کام کی ...

عورت

وُہ ماں ہو کہ بیٹی، بہن ہو ...
یہ گہوارۂ لطف آغوش ...
یہ بچپن کی مونس، جوانی کی ...
یہ غربت میں راحت یہ دنیا ...
وفا میں ہمالہ۔ محبت ...
صفا میں یہ ہیرا خیابان ...
سراپا تبسم۔ مجسم ...
بیاباں گلستاں بنایا ...

نسیم

یہ ہے ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...سنسار اُس کا اُدّیشیہ

(کُماری راج رانی ساہتیہ رتن)

...پرنتو یدی بیچار رُوپ میں پُوچھا جائے - تو اس ... سب جانتے اور دیکھتے ہوئے بھی ہم اپنی پُتریوں ... وچار وان ماتا اور پِتا کے سنکوچ ہوتا ہے ... پریشان نہیں ہونا چاہتیں - پتی کے گھر سے اپنے ... پرنتو یدی بچے گھر میں رہیں تو پھر ماں کو چین ... یہ چاہتی ہیں - کہ جتنی جلدی شیگھر ہو سکے - بالک ... پرنتو ... ماتاؤں کا اُدّیشیہ اپنی پُتریوں کے بھوشیہ

... یہ ہوتا ہے - کہ اُن کی پُتری کو ایک اچھا ... کے بھادی سنکوچ سے جیون کی کامنا ماتا پِتا کی آنکھوں ... ورتمان شکشا کے انگ سنپھل میں بیلی ہوئی ... اور چنچل من شکتی کا وچنز سمشرن ہوتا ہے ... میں سور کھشت رہنا چاہتی ہیں - وہ یدی نوکری ... پانا ہوتا ہے - کوئی بھی کام جو ادھک ورشٹی ... وہ ...

... کہ وہ راج نیتک اور ساماجک پرشنوں پر ادھک ... کی اپیکشا نئی پرادھونک سنسار کی گتی ودھی سے اپیکشت ... جیون ہمارے دیش کی ان لڑکیوں کے پرودھن ... سمبہ کر ترم سوتندر یہ اپنی میں ہی دکھا دیتی ہیں ... سکتے - چاہے اس کا پربھاو ہماری ساماجک ... "بیٹا تو اننت سکھا ہے" نہ ہو کر دیکھنے والوں پر بھی ... شکشا پرنالی سے ہماری لڑکیوں کو یدی یہی پراپت ... کام کی شیگھر ہو سکے ایسی شکشا کا انت کر دینا چاہیئے +

عورت

...بہرنگ عورت ہے شفقت کی دیوی
محبت کی ندی محبت کی پیاسی
بڑھاپے کی غم خوار ہمراز ہستی
یہ آنکھوں کی ٹھنڈک یہ دل کی تسلی
قیامت کی سختی قیامت کی نرمی
مہک میں یہ ہے پھول قیمت میں موتی
یہ دولت ہے سرمایۂ شادمانی
یہ ہے حُسنِ عالم یہ ہے نورِ گیتی
اِس کا تنفس
یہ ہے جانِ ہستی

(حسرت عزیزی)

سنسکرت ساہتیہ کا پجاری انگریز وِدوان آرنلڈ

(لیکھک: شری پنڈت شنکر دیو ودیالنکار)

"تم ترکستان میں جاؤ - اور وہاں سے اِتنی سامگری لے آؤ" - سمپادک کی آگیا سن کر سمواددانا آشچریہ موڑھ سا ہو گیا -

"کیوں"؟ سمپادک نے پرشن کیا -

"ترکستان جا کر میں کیا کروں - مجھے وہاں کی بھاشا نہیں آتی"؟

"تو سیکھ لو"

"ترکستان کی بھاشا سیکھنا کیا سرل ہے - اس بھاشا کے وشئے میں اچھی پُستکیں ہی نہیں ہیں - اور اب سمیہ بھی کہاں رہا ہے"؟

"اچھا پُستک نہیں ہے - تو میں تمہارے لئے تیار کرتا ہوں - تین دن بعد میرے پاس آنا - میں تمہارے ہاتھ میں پُستک دے دوں گا"

سمپادک کی کوری شیخی پر مسکراتا ہوا سمواددانا چلا گیا - تیسرے دن جب وہ کاریالیہ میں آکر اُپستھت ہوا - تو ترکی بھاشا پر رچی ہوئی نوین پُستک سمپادک نے سمواددانا کے ہاتھ میں پرسنت کی -

تین دن کے الپ سمیہ میں سمپادک نے ترکی بھاشا کے وشئے پر جتنی مل سکیں اُتنی پُستکیں منگا لیں - ان کا انوشیلن کیا - اور ان آوشیک پُستکیں کو کاٹ دیں - سویم ایک پُستک تیار کی - آج پچاس ورش بعد بھی یہ پُستک بازار میں جیوت ہے +

انگریزی بھاشا کے سُوِدت دینک پتر "ڈیلی ٹیلی گراف" کا سمپادک مہیہادی ایڈون آرنلڈ - سن ۱۸۵۷ء کے کرانتی کاری یدھ کے سمیہ پر پُونہ کے ڈیکن کالج کا آچاریہ تھا - سنسکرت ساہتیہ کا پرکھر سوادھیائے کرتا - گیتا کا انگریزی میں Song Celestial نام سے بھاشانتر کرنے والا لائٹ آف ایشیا" تھا انگریزی میں گیت گوبند" کا رچیتا - یوروپیہ ودیاؤں کا انوشیلن کرتا - اور پچاس ورش تک "ڈیلی ٹیلی گراف" کے اگرلیکھ لکھنے والا پترکار! ابھی تین ورش ہوئے اس کی جنم شتابدی منائی گئی ہے +

بیس ورش کی عمر میں اس کی کاویہ شکتی نے سارو جنک سمان اور پُرسکار پراپت کیا - ۲۱ ویں ورش تک اس کی ایک اور کویتا پُستک پرگٹ ہوئی - تب تو جیسا ایک دم بول اُٹھی - برکھش شاکھا پر بیٹھ کر گاتے ہوئے پکھشی کی طرح آرنلڈ کے کنٹھ سے کویتا پھوٹتی ہے - اپنے کاویہ لوچنوں سے اس نے بھارت کو پہچانا - سویم بھارت کا پریمی بنا - ۵ ورش تک ہی بھارت میں رہ کر سودیش جانے پر اس کا بھاگیہ اس کو یوروپ کھینچ پر سدّھ دینک پتر کے سمپادک پد پر لے گیا - دینک پتر کا انیہ دیگر کاریہ پر ورتی میں بھی اس نے بھارتیہ ساہتیہ کا ادھین اور انوشیلن جاری رکھا - بھارتیہ جیون کے سچے پرواد سے پشچمی سنسار کو پرچت کرانے کا کاریہ یہ پترکار بڑی خوبی کے ساتھ کرتا رہا - کہا جاتا ہے کہ بھارت کے وشئے میں لکھے گئے اس کے سمپادکیہ لیکھوں نے سرکار کی بھارتیہ نیتی پر بہت پربھاو ڈالا تھا +

بھارت میں شکشا - ڈلہوزی کا راجیہ شاسن اور ہندو پرشنی کی کتھائیں یہ ہیں اس ساہتیہ کار کی پرکھم کرتیاں - اس کے بعد بارہ ورش اخبار نویسی میں لگے رہے اس کال میں بنا نام کے کچھ لیکھوں کے اتیرکت بھارت کے وشئے میں کچھ نہیں لکھا جا سکا - سن ۱۸۷۳ء میں "گیت گوبند" کا انواد "Indian Song of Songs" پرکاشت ہوا - سن ۱۹۰۹ء میں اس کی ۹ ویں آورتی پرگٹ ہوئی - دسویں بار یہ کرتی سن ۱۹۱۵ء میں ایک سنگرہ میں پرگٹ کی گئی +

سن ۱۸۷۹ء میں بھگوان گوتم بدھ کی کاویہ کتھا "Light of Asia" کے رُوپ میں جگت کے سامنے آئی - یوروپ نے اسے بڑے اُلّاس کے اپنایا - انگریزی میں اس کی انیک آورتیاں چھپیں - دو آورتیاں فرنچ میں - ایک سپینش میں تھا یوروپ کی انیہ انیک بھاشاؤں میں اس کی انیک آورتیاں پرگٹ ہوئیں - سیام کے راجہ نے "لائٹ آف ایشیا" پڑھ کر آرنلڈ کو پرشنسا پتر ارپت کیا - اور "Order of the White Elephant" کی پدوی پردان کی - آرنلڈ کی انیہ رچناؤں کے نام یہ ہیں:-

گیتا کا بھاشانتر "The Song Celestial", "Indian Poetry" - تھا "Indian Ideals from Mahabharat."

سواستھ رکھشا

امریکہ والوں کی صحت کا راز

امریکہ کے مشہور اخبار نویس مسٹر آرتھر بریسبین لکھتے ہیں - کہ پُرانے وقت کے امریکہ والوں سے آج کل کی امریکن اوسطاً قد کی اونچائی میں دو اِنچ زیادہ - وزن میں بیس پونڈ زیادہ اور عمر میں دس سال بڑھے ہوئے ہیں - اور ان کی صحت دقت سو سال پہلے کے امریکنوں سے اوسطاً ۲۵ فیصدی زیادہ ہے - اب غور طلب بات یہ ہے - کہ دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں امریکہ میں کیا ایسی خاص بات ہے - کہ وہاں کے لوگوں کی صحت بہتر ہے +

خیال اور عمل کی آزادی سب سے بڑا خیال

آزادی کا ہے - وہ کسی کے ماتحت نہیں ہیں ملک کی حکومت خود ملک والوں کے ہاتھ میں ہے - وہ اپنے حاکم خود منتخب کرتے ہیں - اور جب چاہیں علیحدہ کر سکتے ہیں - یہ خیال کہ وہ کسی ملک کے تابع نہیں ہیں اپنے اندر بڑی اہمیت رکھتا ہے - (لفسیات) سائیکالوجی کے عالم اسے بخوبی سمجھتے ہیں - کہ خیالات کا اثر انسان کی صحت اور اس کے اخلاق پر کیا پڑتا ہے - ہندوستان میں بعض ذاتیں مثلاً سیّد اور براہمن جسمانی اور ذہنی طور پر دوسری ذاتوں سے بہتر اور برتر ہوتے ہیں - ایسا کیوں ہوتا ہے؟ محض اس وجہ سے کہ ان کا یہ خیال ان کے ذہنوں کو بلند کرتا رہتا ہے +

(باقی آئندہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

"میں نے صوبہ بہار میں کیا دیکھا؟"

نالندہ یونیورسٹی کے کھنڈرات اور راجگرہی کی بربادی

(از قلم مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

(گذشتہ سے آگے)

پہلے رائل ایشیاٹک سوسائٹی نے یہاں کی کھدائی کے لئے دو لاکھ روپیہ دیا۔ لیکن ۱۹۱۵ء میں محکمہ آثارِ قدیمہ ہند نے یہ کام اپنے ذمہ لیا۔ اور تب سے اب تک برابر کھدائی کا کام جاری ہے۔ اور نا معلوم کب تک جاری رہے گا۔ ابھی تو روپیہ میں سے دو آنے ہونے پایا ہے۔ کھدائی پر ہمیشہ نئی چیزیں برآمد ہو رہی ہیں۔ اور بھارت کی قدیم تہذیب و تمدن کے کرشموں کا انکشاف ہو رہا ہے +

میں نے ۱۲۔ جنوری ۱۹۴۱ء کو ایک بجے بعد دوپہر جا کر ان مقامات کو دیکھا۔ میرے ہمراہ لالہ ہری پرشاد ایم۔ اے ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ۔ پرائیویٹ سیکرٹری روشن لال تنکانہ نواسی منتری آریہ سماج اور ایک ڈاکٹر مہاشہ تھے۔ اگرچہ یہ مقام ریلوے سٹیشن بھی ہے۔ لیکن ہم نے راستہ کے سرسبز کھیت اور دیگر مقامات دیکھنے کے لئے ایک ایک موٹر کے ذریعہ سیاحت کی۔ نالندہ سے دو میل پہلے ایک گاؤں ہے۔ جسے بڑا گاؤں کہتے ہیں۔ یہ گاؤں اب بھی اچھا آباد ہے۔ اس گاؤں میں سوریہ کا مندر ہے۔ جس میں بدھ اور براہمنک دیوتاؤں کے بڑے بڑے مجسمے نصب ہیں۔ اور ایک بڑا تالاب ہے۔ جس میں لوگ اس لئے اشنان کرتے ہیں۔ کہ سیدھے سورگ میں پہنچ جاویں گے۔ بڑا گاؤں اور موضع بیگم پور کے درمیان وسیع ٹیلے ہیں۔ جن میں پرانے مکانات دبے پڑے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ نالندہ کتنی دور تک پھیلا ہوا تھا۔ جنوب مغرب میں دو میل کے فاصلہ پر موضع جگدیش پور ہے۔ وہاں بدھ کی بڑی قوی ہیکل مورتی ہے۔ یہ مورتی ایسی ہے۔ کہ بھگوان بدھ درخت کے نیچے بیٹھے ہیں۔ اور تپسیا میں مشغول ہیں +

نالندہ یونیورسٹی کے کھنڈرات

یہاں ۹ بڑے بڑے تالاب ہیں۔ جن میں کئی پُر ہو چکے ہیں۔ جو پانی سے بھرے رہتے تھے۔ اور دو میل کے فاصلے سے ندی سے نہر نکالی گئی تھی۔ جس سے ان تالابوں میں پانی بھرا جاتا تھا۔ وہ نہر بھی اب پُر ہو چکی ہے۔ یہ تالاب نالندہ یونیورسٹی کے طلباء کے لئے روزانہ غسل کے لئے بنائے گئے تھے۔ طلبا پراتہ چار بجے اُٹھا کرتے۔ اور ضروریات سے فارغ ہو کر یہاں اشنان کیا کرتے تھے۔ نالندہ کے گرد کئی دھرم شالائیں اور مسافر خانے ہیں۔ چین اور جاپان کے لوگوں نے اپنے اپنے مسافر خانے اور دھرم شالائیں یہاں بنوائی ہیں۔ جن میں وہاں کے یاتری آ کر ٹھہرتے ہیں۔ ہندوؤں اور چینی لوگوں نے بھی اپنے اپنے جدا مندر اور مکانات رہائش بنوا رکھے ہیں۔ اس یونیورسٹی کے کھنڈرات چار میل لمبائی میں ہیں۔ کئی کھنڈرات پر تو گاؤں بسے ہوئے ہیں۔ یہاں گیارہ مٹھ ہیں۔ جو ابھی کھدائی سے نکلے ہیں۔ ہر ایک مٹھ میں ایک ایک کالج ایک ایک مندر اور لڑکوں کے رہنے کے کمرے۔ اور اُستادوں کے رہنے کے کمرے۔ ہال اور تعلیم حاصل کرنے کمرے پائے گئے ہیں۔ فرش پختہ ہیں۔ اور تمام کمرے موٹی اینٹوں کے بنے ہوئے ہیں۔ طلبا کے ہر رہنے کے کمرہ میں دو لڑکوں کے سونے کی جگہیں اور دو دو کتابیں وغیرہ رکھنے کی الماریاں بنی ہیں۔ ہر ایک مٹھ میں ایک ایک کنواں۔ بڑا ہال۔ اور رسوئی خانہ بھی ہے۔ یہاں ایک بدررَو بھی ہے۔ جو پختہ اینٹوں کی بنی ہوئی ہے۔ تاکہ گندے پانی کا نکاس ہو سکے۔ دیواروں پر پلاسٹر اور سیمنٹ لگا ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ صفائی۔ مضبوطی اور حفظانِ صحت کا خاص خیال رکھا جاتا تھا +

تیسرے مٹھ میں ایک بڑا استوپ ہے۔ اس کے اردگرد کئی چھوٹے ستوپ ہیں۔ کئی مٹھ سات منزلہ مکانات پر مشتمل تھے۔ جس میں بدھ بھگوان کے پتھر کے مجسمے نصب کئے ہوئے ہیں۔ کہیں کہیں دیواروں پر سنسکرت میں مہاتما بدھ کے اُپدیش بھی کندہ کئے ہوئے ہیں۔ یہ کتبے چھٹی صدی کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں +

ایک مٹھ سوماترہ کے راجہ دیوپال کا بنوایا ہوا ہے۔ کیونکہ تانبے کی تختی جو دروازے پر آویزاں ہے۔ اس پر ایسا ہی لکھا ہوا ہے +

(باقی آئندہ)

"میری بنگال یاترا"

(لیکھک: پنڈت سوامی سوتنترانند جی)

گذشتہ سے آگے

کلیان الشوری

کلیان الشوری کا مندر ہے۔ یہ شاکتکول جاتی یہ بستی سے الگ ہے۔ آسنسول سے جو سڑک گیا کی طرف جاتی ہے۔ اس پر گیارہ میل چلکر اس سڑک کو چھوڑ کر دوسری سڑک پر دائیں طرف تین میل جا کر یہ مندر ہے۔ اس کے اوپر ایک چشمہ بہتا ہے۔ جو اس مندر کے ساتھ ہو کر گذرتا ہے۔ اس مندر کے اندر کا فرش سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ اور دیواروں میں نیچے سے اندر کی طرف رنگدار ٹائیلیں لگی ہوئی ہیں۔ یہ ابھی آٹھ دس سال کی بنی ہوئی ہیں۔ مندر کے اندر کوئی اچھی مورتی نہیں ہے۔ ایک پتھر کی چٹان ہے۔ جس پر لاکھ لگا کر الگ کیا گیا ہے۔ اس کے ایک طرف ایک خول بنا کر اس میں تین چھوٹی چھوٹی مورتیاں رکھی ہوئی ہیں۔ وہ بھی کلا کی درشٹی سے کچھ نہیں ہیں۔ ان کو ہی کلیان الشوری بتایا جاتا ہے +

میں جس وقت وہاں پہنچا۔ تو مندر بند تھا۔ لیکن پنڈت پریہ درشن جی نے کوشش کی۔ تو مندر کھل گیا۔ جس نے چابی لا کر مندر کھولا۔ اس نے دروازے کے پاس نمسکار کر کے تین بار "ماں۔ ماں۔ ماں" کہا۔ اور دروازہ کھولا۔ میں کچھ دیر تو باہر سے کھڑا دیکھتا رہا۔ لیکن کچھ پتہ نہ لگا۔ کہ یہ کیا ہے؟ آخر میں پجاری سے اجازت لے کر اندر گیا۔ اور دیا سلائی جلا کر دیکھا۔ تو کچھ دکھائی دیا +

اس مندر کے احاطہ میں ایک درخت ہے۔ جس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے پتھر دھاگوں کے ساتھ لٹک رہے ہیں۔ ان کی بابت بتایا گیا۔ کہ جس وقت کوئی بھگت منت مانتا ہے۔ جیسا کہ میرے گھر میں لڑکا پیدا ہو۔ یا میرا فلاں بیمار اچھا ہو جاوے۔ تو ایک پتھر باندھا جاتا ہے۔ اور مراد پوری ہونے پر اپنی منت دیتا ہے اور پتھر کو کھول دیا جاتا ہے +

اس مندر کے ساتھ چار چھوٹے چھوٹے گنبد ہیں۔ جو دروازے کا گنبد ہے۔ اس پر پتھر کی مرد عورتوں کی ننگی مورتیاں بنائی گئی ہیں۔ وہ بھی بھدی سی ہیں۔ اس مندر میں ہر روز کئی بکرے کاٹے جاتے ہیں۔ جیسے دیوی کے سامنے لکڑی میں سر ڈال کر بکرے کو کاٹا جاتا ہے یہاں بھی اسی پرکار کاٹا جاتا ہے۔ دُرگا پوجا کے دن بہت بکرے کاٹے جاتے ہیں۔ اور اس دن بھینسا بھی کاٹا جاتا ہے۔ بھینسا کاٹنے کی جگہ چھوٹے احاطہ کے باہر دروازے کے سامنے بنی ہوئی ہے +

اس دیوی کی کتھا اس پرکار ہے۔ دیوی پور گرام میں جو نزدیک ہی ہے ایک دیوی تھی۔ جس کی بھگت پوجا کیا کرتے تھے۔ ایک دن دیوی وہاں سے چلی آئی جہاں اب مندر ہے وہاں ایک سینگوں کی چوڑیاں بیچنے والا بیٹھا تھا۔ اس دیوی نے اس سے کہا۔ "مجھے چوڑیاں چڑھا دے" اس نے اس کے ہاتھ میں چوڑیاں ڈال دیں۔ جب دام مانگا۔ تو کہا۔ "آپ دیوی پور میں جائیں۔ دیوی کے مندر میں دائیں طرف جو دیوار میں آلا ہے۔ اس میں سے جا کر پیسے لے لو" وہ گرام کو چلا۔ تو راستہ میں ایک بھگت مل گیا۔ بات چیت ہونے پر بھگت نے اُسے پیسے دے دیئے۔ اور اس کے ساتھ جہاں دیوی نے چوڑیاں ڈالی تھیں وہاں آ گیا۔ وہاں کوئی عورت نہ تھی۔ وہ بھگت وہاں بیٹھ کر "ماں۔ ماں" پکار کر رونے لگا۔ آخیر میں دیوی نے صرف ہاتھ سے اپنا چوڑی والا ہاتھ دکھایا۔ اس وقت سے دیوی پور کی دیوی کلیان الشوری کے نام سے مشہور ہوئی۔ اور اس جگہ یہ مندر بنایا گیا۔ اس علاقہ میں یہ مشہور مندر ہے +

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے ؟

لیبی سا Tribal کہا گیا تھا چند ماہ ہوئے ہیں نے مشن کے ورکر ضلع سنگھ بھوم بہار میں بھیجے۔ جو کہ چیباسہ کے علاقہ میں کام کرتے رہے۔ جو کہ کول قوم کا مرکز ہے۔

سوامی سوتنترانند جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ اندر پنڈت شوکرن جی نے امر شہید کے پرتی اپنی اپنی شردھانجلی بھینٹ کی۔

(کیدار ناتھ منتری)

حیدر آباد ستیاگرہ کے شہیدوں کا سمارک

بھاگیہ نگر آریہ سماج کے ستیاگرہ کو سپھل بنانے میں جن ۲۸ ویروں نے اپنے پرانوں کی آہوتی دی۔ سارا آریہ جگت اُن کا رنی ہے۔ اُن کے پرتی کرتگیتا پرگٹ کرنا پرتیک آریہ کا فرض ہے۔ اُن کی سمرتی سُرکشت کی جائے۔ تاکہ بھوشیہ میں بھی آریہ سنتانوں میں اُن کے سمرن سے اُتساہ تتھا ساہس کا سنچار ہو۔ اس اُدیش کو درشٹی میں رکھتے ہوئے سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے نشچے کیا ہے۔ کہ ان ویروں کے ناموں کی ایک پیتل کی پلیٹ تیار کروائی جائے جسے پرتیک آریہ سماج سبھا تتھا سنستھا میں لگانے کیلئے پربندھ کی جائے۔

اس نشچے کے انوسار پیتل کی پلیٹ تیار کروائی گئی ہے۔ جس کا پرمان ۴۴"×۲۶" ہے اس پر ۲۸ ویروں کے نام۔ اُن کے پتاؤں کے نام۔ جنم استھان۔ مرتیو استھان۔ مرتیو کی تتھی آدی ورن کھدائے گئے ہیں۔ پلیٹ کے چاروں طرف بیل بنائی گئی ہے۔ پلیٹ کا مولیہ ۴۲ روپیہ ہے۔

جو آریہ سماجیں سبھائیں سنستھائیں۔ تتھا مہانو بھاو اس پلیٹ کو خریدنا چاہیں۔ وہ ۴۲ روپے اور علی گڑھ سے اپنے یہاں تک کا ریل کا کرایہ اپنے آرڈر کے ساتھ سارودیشک سبھا کے دفتر میں بھیج دیں۔ پلیٹ کا وزن پونے چار سیر تتھا پیکنگ سمیت کل وزن لگ بھگ ۵ سیر ہوگا۔

(دھرم دیو ایم۔ اے منتری سارودیشک)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کا سپتاہک ادھیویشن روی وار ۸۔ فروری سنہ ۱۹۴۱ء کو پراتہ کال بڑے سماروہ سے ہوا۔ پنڈت شو کمار جی شاستری نے اپنے ویاکھیان میں ہندی کے لئے خطرہ تتھا ہندوؤں کا کرتویہ بتایا۔

(منتری)

آریہ سماج میرپور کے سماچار

مرتک سنسکار لالہ دیوی چند جی سبھاسد آریہ سماج میرپور کے ماننیہ پتا کا دیہانت ہو گیا۔ مرتک سنسکار پورن ویدک ریتی سے کیا گیا۔

مونڈن سنسکار لالہ جگدیش منتری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل۔ لالہ نکند لال جی و لالہ سوہن لال جی نے اپنے سپتروں کا مونڈن سنسکار پورن ویدک ریتی سے کروایا۔ آریہ سماج کو کل ۵ روپے دان پراپت ہوا۔

دان میرپور کے مشہور دانی لالہ رام بھیجا شاہ جی نے کنواں کیلئے جو کہ آریہ سماج مندر میں تیار ہو رہا ہے۔ ساڑھے بیالیس روپیہ کے علاوہ ساڑھے روپیہ مزید دان دیا ہے جس کیلئے یہ آریہ سماج اُن کا اتی دھنیہ واد کرتا ہے

رشی بودھ اُتسو نہایت شان سے منایا گیا۔ پراتہ کال آریہ دیویوں تتھا آریہ پرشوں نے تین دن تک

پرادیشک سبھا ستیاگرہ کا بچا ۲۵ ہزار روپیہ دے

سردسادھارن کی سوچنارتھ نویدن کیا جاتا ہے۔ کہ حیدر آباد ستیاگرہ کو سپھلتا پوروک چلانے کے لئے سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے جو اپیل پرکاشت کی تھی۔ اس کے انوسار دیش اور ودیش میں آریوں تتھا آریہ سنستھاؤں کے اتِرکت بہت سی انیہ سنستھاؤں تتھا مہانو بھاوؤں سے اس ندھی کے لئے پراپت دھن کا حساب تتھا شیش دھن بھیجنے کیلئے پرارتھنا کی۔ پہلی سوچ سب بہت سے استھانوں سے شیش دھن پراپت ہو گیا ہے۔ اور حساب تو تقریباً سبھی جگہوں سے پراپت ہو چکا ہے۔ پرنتو کھید کے ساتھ سوچت کرنا پڑتا ہے۔ کہ پرادیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سندھ بلوچستان لاہور نے بار بار پرارتھنا کرنے پر بھی نہ تو حیدر آباد ستیاگرہ ندھی کا شیش دھن ہی بھیجنے کی کرپا کی ہے اور نہ ہی اس ندھی کا حساب بھیجا ہے۔ یہاں تک کہ اس سمبندھ میں سارودیشک سبھا کے پتروں کا اُتر تک دینے کا کشٹ نہیں اُٹھایا۔ ستیاگرہ سنچالن کے دنوں میں پرادیشک سبھا تتھا اُس سے سمبندھ رکھنے والی سماجوں تتھا مہانو بھاووں کی اور سے کیول ۱۴۲۲۷ روپے ایک آنہ ۹ پائی ہی سارودیشک سبھا کو پراپت ہوئے تھے۔ ہو کہ بات چیت تتھا انیہ پرکار سے یہاں تک پتہ چلا ہے اس سے انومان ہوتا ہے کہ اس سبھا کے پاس لگ بھگ ۲۵ ہزار روپے شیش رہے۔ جو سارودیشک سبھا کو حیدر آباد ندھی میں دینے چاہئے تھے اور جو نہیں دئے ہیں۔

(گھنشیام سنگھ گپت پردھان سارودیشک سبھا دہلی)

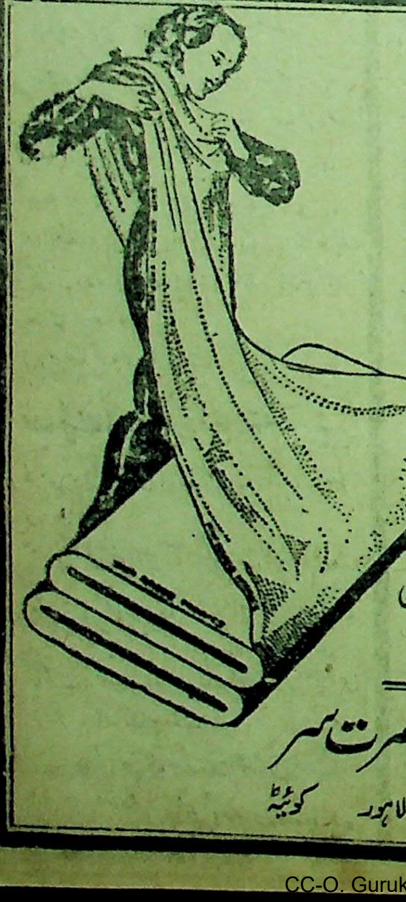

اصلی جہاز مارکہ

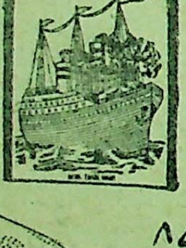

لٹھا

نمبر بی۔ پی۔ ایس ۸۷

اصلی جہاز مارکہ لٹھا خالص ہندوستانی روئی سے ہندوستان میں تیار کیا جاتا ہے۔ باوجود بار بار دُھلنے پر بھی اس کی پائیداری وسفیدی بدستور قائم رہتی ہے۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچہائے:۔ بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

یہ خوشی کا مقام ہے۔ کہ مشن کے ورکروں کی لگاتار کوشش سے عیسائیوں کی سخت مخالفت کے باوجود بیس ہزار کولوں نے اپنے آپ کو ہندو لکھوایا ہے۔

(۔۔ چند پردھان دیانند سالویشن مشن)

دہلی میں ویر اُتسو

یکم مارچ کو آریہ سماج دیوان ہال دہلی میں پنڈت لیکھرام جی آریہ مسافر کی سمرتی میں پنڈت رام چندر جی دہلوی کی زیر صدارت ایک ورشٹ سبھا ہوئی۔ جس میں

اُپدیشک ودیالیہ کا نیا داخلہ

دیانند اُپدیشک ودیالیہ گورودت بھون لاہور میں نئے طالب علموں کا داخلہ ۲۰۔ اپریل سنہ ۱۹۴۱ء کو ہوگا۔ جو نوجوان ودیالیہ میں داخل ہو کر ویدک دھرم کے پرچارک بننے کیلئے تعلیم حاصل کرنا چاہیں۔ اُنہیں ایسے سے چھپا ہوا پرارتھنا پتر منگوا کر اور اُسے پُر کر کے جلدی آچاریہ کے پاس بھیج دینا چاہئیں۔ درخواست کنندہ کی قابلیت میٹرک یا سنسکرت میں پراگیہ کے برابر ہونی چاہیئے۔ سنسکرت۔ عربی۔ فارسی جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(آچاریہ دیانند اُپدیشک ودیالیہ۔ لاہور)

بیس ہزار کول ہندو درج ہوئے

بہار پرانت میں لاکھوں کول ہیں۔ جن میں سے بہت سے عیسائی ہو چکے ہیں۔ اور باقی ماندہ کو یچھی مردم شماری میں لامذہب

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنکیرتن کرکے ہمیر پور کے نر ناریوں تک رشی کو سندیش پہنچایا۔ لالہ کرم چند و شریمتی بملا دیوی کول بی۔ اے۔ بی۔ ٹی و لالہ نیتر ناتھ رام کے لیکچر ہوئے۔ (منتری)

آریہ سماج بکٹ گنج مردان کے سماچار

۲۴-۲ کو آریہ سماج بکٹ گنج مردان میں پراتہ ۸ بجے سے ۱۱½ بجے تک رشی بودھ اُتسو (شوراتری) بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں مہرشی کے جیون پر لیکچر اور بھجن ہوئے۔ حاضری تقریباً ۲۵۰ کے قریب تھی۔ ۱۲½ بجے پریتی بھوجن آریہ سماج کے سبھاسدوں و دیگر مہانو بھاووں کی طرف سے دیا گیا۔ جلسہ ہر طرح سے کامیاب رہا۔ ویدپرچار کیلئے دس ۱۹ روپے ۴ آنے اکٹرت ہوئے۔

(نانک چند منتری)

"آریہ ورت" کا گھر گھر چرچا

دل خوش ہوگیا "ڈالٹن گنج کے پستکالیہ میں "آریہ ورت" پڑھا۔ دل خوش ہوگیا۔ ہمارے نام جاری کردیں۔"

(سپاہی لال پھول چند ناتھ نگر)

بہت پسند کیا گیا۔ "آریہ سماج میں "آریہ ورت" کا نمونہ دیکھا۔ بہت پسند کیا گیا۔ میرے نام جاری کردیں۔"

(جگن ناتھ سبھڑ سیالکوٹ شہر)

سب سے اُتم پتر کا۔ "آپ کی پتر کا "آریہ ورت" کنیائیں بہت پسند کرتی ہیں۔ ان کا وچار ہے۔ کہ یہی ایک پتر کا دیکھنے میں آتی ہے۔ جس میں سا ہتیک ہی نہیں، اپتو دھارمک اور سماجک اُنتی کی اور بھی دھیان دیا جاتا ہے۔ یہ پتر کا سرووتم ہے۔"

(دیویہ لتا گمرودو رنی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ لاہور)

نہایت اَپ۔ ٹو۔ ڈیٹ "آریہ ورت" پاکر بہت خوشی ہوئی۔ اس کی عمدہ گیٹ۔ اپ کیلئے ودھائی۔"

(ہنس کمبل منتری ایم۔ اے۔ سنگیت پربھاکر (دہرہ دون))

شاندار گلدستہ "آریہ ورت" ملا۔ خوشی ہوئی۔ پتر کا ساتھی نہایت دلچسپ اور شگفتہ دھارمک مضامین کا شاندار گلدستہ ہے۔"

(ڈاکٹر جی۔ ڈی کیشپ)

چندہ ۔ ۳ سالانہ۔ مینیجر "آریہ ورت" لاہور

چودھری بھائی ٹیک چند نانگیہ چھاتر ورتی

ڈیرہ غازی خاں نواسی شریمان بھائی ٹیک چند جی نانگیہ نے مبلغ ۲۵ ہزار روپیہ گوروکل کانگڑی کو اس لئے دان دیا ہوا ہے۔ کہ اس چھاتر ورتی سے غریب اور ہونہار بالک گوروکل کانگڑی میں داخل کئے جائیں۔

(۱) آدھی چھاتر ورتی پراپت کرنے والے بالک ہی درخواست بھیجیں۔

(۲) بالک اور اس کے سنرکھشک کے چھاتر ورتی پانے کے مستحق ثابت ہونے تک دی جائے گی۔ ورنہ بند کردی جائے گی۔

(۳) سنرکھشک مہاشہ کو اپنی درخواست کے ساتھ چھاتر ورتی کا مستحق ہونے سمبندھی اپنی کمزوری مالی حالت کا پرمان پتر وہاں کی سماج کے پردھان مہاشہ کا بھیجنا ضروری ہے۔

(۴) جواب کے لئے جوابی پتر درخواست کے ساتھ بھیجنا چاہیئے

(۵) درخواست بھیجنے والوں کو اپنی درخواستیں شری بھائی ٹیک چند جی نانگیہ بلاک "ج" ڈیرہ غازی خاں کے پتہ پر بھیجنی چاہئیں

(۶) گوروکل کے قواعد اور داخلہ فارم وغیرہ گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی مہاپور سے منگوائے جاسکتے ہیں۔

(سنتیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل دھام جہلم کے سماچار

(۱) گوروکل دھام جہلم کے سب کے سب برہمچاری پورن روپ سے سوستھ اور پرسن ہیں۔ پچھلے سال سے ہر ایک برہمچاری کے وزن میں زیادتی ہوئی ہے۔ سالانہ پریکشا بالکل نکٹ ہونے کی وجہ سے سب برہمچاری پریکشا کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں۔

(۲) گوروکل میں اس سمیہ کریلا۔ بھنڈی۔ پالک کدو۔ ہری توری۔ بینگن۔ کھیرے۔ ککڑی۔ سردے تر بوز وغیرہ لگائے گئے ہیں۔ برہمچاریوں کے لئے "کچھ گنے" کی کاشت کا بھی انتظام کیا جارہا ہے۔

(۳) گوروکل ہذا کے اُپدیشک شری پنڈت شیام لال جی نے گذشتہ دورہ میں لالہ موسے۔ ڈنگہ۔ پنڈ دادن خاں۔ ملکوال۔ پلاں وغیرہ میں بڑی سپھلتا پورک پرچار کیا۔ اور وہاں میں پرچار اور دواہ سنسکار کرایا۔

(۴) برہمچاری منڈل کی وارشک پریکشا کیلئے شری سوامی وید انند جی تیرتھ۔ شری پنڈت شری کانت جی ایم۔ اے۔ شاستری آرہے ہیں۔ ناتھ جی تیرتھ آدی ودوان پدھار رہے گئے۔

(۵) گوروکل ہذا کا سالانہ جلسہ گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی بیساکھی کے موقعہ پر ہوگا۔ نئے بالکوں کو داخل کرانے کے خواہشمند اصحاب کچھ دن پہلے ہی پدھارنے کا کشٹ کریں۔

(اوم پرکاش منتری پرکاشن وبھاگ)

آریہ سماج گوالمنڈی کا چناؤ

پردھان:۔ سردار رہبر سنگھ جی۔ اُپ پردھان لالہ امرناتھ جی۔ منتری مہاشہ گوپال داس جی۔ اُپ منتری لالہ باشی رام جی۔ خزانچی لالہ گوپال داس جی

(گوپال داس منتری)

گوروکل بھیٹ سوہنی کے سماچار

(۱) آج کل موسم بہت اچھا آگیا ہے۔ پڑھائی خوب ہو رہی ہے۔ برہمچاری سب راضی خوشی ہیں۔ پراتہ ہر روز اکھاڑہ کرتے ہیں۔ اس سال دو برہمچاری شاستری اور دو وشارد اور تین برہمچاری بھاگیہ کا امتحان دیں گے۔ کل ۲۶ برہمچاری تعلیم پارہے ہیں۔ ہمارے چندہ کلکٹر مہاشہ بھگودت جی اور پنڈت دھرم دیو جی بڑے اُتساہ سے کام کررہے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری شری گوردت رام جی نے سب کام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اور پرچار کے لئے بہت سا وقت دینا سویکار کرلیا ہے۔

(۲) جتنے ودیارتھی اس سال یا اگلے سال شاستری کا امتحان دینا چاہیں۔ وہ گوروکل میں داخل ہوکر امتحان کی تیاری کریں۔ ہم کوئی شلک نہیں لیں گے اور ان کے بھوجن کا انتظام بھی کریں گے۔ ادھر بھوجن اور ڈیڑھ پاؤ دودھ روزانہ گوروکل دے گا۔ جو چھاتر پہلوان ہوگا۔ اس کو سیر بھر دودھ اور ایک چھٹانک گھی روزانہ ملے گا۔

(آچاریہ)

لائل پور میں "ویر آنسو"

آریہ سماج لائلپور میں شریمان مہتہ جگن ناتھ جی کی پردھانتا میں ویر آنسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جس میں شریمان پنڈت وشو ناتھ جی۔ پنڈت سوم دیو جی۔ ماسٹر بھیم سین جی۔ پنڈت وگیانانند جی و پنڈت ہیردت ودیالنکار کے پربھاوشالی ویاکھیان تتھا پنڈت کرپا

رام جی لاغر نے اپنی منوہر کوتا پڑھی۔ لیکھ رام میموریل کے لئے یکصد روپیہ دان دیا۔

(منتری)

بہرام پور میں ویدک وواہ

۲۸۔فروری کو بہرام پور ضلع گورداسپور میں لالہ برج لال نندہ مرحوم کی سپتری کماری کرشنا کا شبھ وواہ مسٹر وداس ہیری کرتار پوری سپتر لالہ پرکاش چند کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوا۔ ور پکش کی اور سے ۵۱ روپے اور کنیا پکش کی اور سے بھی اتنے ہی مختلف آریہ سماجک فنڈوں میں ڈال دئے گئے۔ ہم اس شبھ اوسر پر نئے جوڑے کو ودھائی دیتے ہیں۔

جواب دیجئے

(۱) کیا آپ آریہ تہذیب و تمدن کو زندہ رکھنا اور اس کا پرچار کرنا چاہتے ہیں؟

(۲) کیا آپ ہندو دیویوں کو مغربی تعلیم کے اثرات بد سے بچا کر انہیں آریہ تہذیب کا شیدائی بنانا چاہتے ہیں؟

(۳) کیا آپ ہندی کے پریمی ہیں؟

(۴) کیا آپ ہندی کا پرچار پنجاب میں کرنا چاہتے ہیں؟

(۵) کیا آپ ہندی کو قومی زبان بنتے دیکھنا چاہتے ہیں؟

(۶) کیا آپکی آتما کو سچی شانتی کی چاہ ہے؟

(۷) کیا آپ سماجک دھارمک اور پولیٹیکل سمسیاؤں پر ودوانوں کے گمبھیر وچار جاننا چاہتے ہیں؟

(۸) کیا آپ اپنی پتریوں کو اچھی شکشا دینا چاہتے ہیں؟

(۹) کیا آپ اپنی سنتان کیلئے اچھے سا ہتیہ کی تلاش میں ہیں؟

(۱۰) کیا آپ ہندوستان کو پھر سے "آریہ ورت" بنانا چاہتے ہیں؟

اگر ان سوالوں کا جواب "ہاں" میں ہے تو آج ہی ۳ روپیہ منی آرڈر سے بھیجکر "آریہ ورت" ہندی ماسک کے گراہک بن جائیں جو شری ہنستی علاوی پوری ایڈیٹر "پرکاش" کے سنرکھشن اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں گذشتہ چھ ماہ سے نہایت سج دھج سے شائع ہو رہا ہے۔

مینیجر "آریہ ورت"۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دُنیا کا روزنامچہ

— علی گڑھ کے قوم پرست طلبا پاکستان کی مخالفت میں دورہ کریں گے۔

— برطانوی فوجوں نے اطالوی سمالی لینڈ کے ایک اور شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

— یونانیوں نے شہر جس کا علاقہ خالی کر دیا ہے۔

— مہاتما گاندھی نے پنجاب کی لوکل باڈیوں کے ممبروں کو مستعفی ہونے کی ہدایت کی ہے۔

— مہاتما گاندھی کا فرمان ہے کہ غیر کانگریسی بھی ستیاگرہ کر سکتے ہیں۔

— کلکتہ کے ایک ایڈووکیٹ نے وزیر اعظم بنگال کے خلاف ہتک عزت کا دعوےٰ دائر کیا ہے۔

— سیام اور ہند چینی میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

— جاپان برما کی سرحد پر دباؤ ڈالیگا۔

— خیال ہے۔ کہ صوبوں میں گورنری راج کی میعاد بڑھا دی جاوے گی۔

— اطالوی سمالی لینڈ میں بیس ہزار اطالوی سپاہی ہلاک اور گرفتار ہو چکے ہیں۔

— صرف لاہور میں لگ بھگ دس ہزار ہندو درج نہیں ہوئے۔ اور امرتسر میں چالیس ہزار ہندو

— تین لاکھ جرمن سپاہی اٹلی پر چھا گئے ہیں۔

— اکالیوں نے سرگودھا میں مورچہ لگانے کی تیاریاں کر لی ہیں۔

— ہندوستان کے آئندہ وائسرائے ڈیوک آف ڈیون شائر ہوں گے۔

— انگلینڈ پر بڑا حملہ یقینی ہو گیا ہے۔

— انڈیمان میں سندھ کے ۱۲۰ مسلمان اور ۲ ہندو قیدی ہیں۔

— جرمن فوجی دستے ٹرکی کی سرحد پر پہنچ گئے ہیں۔

— ہندوستان کے ۲۲ سابق وزیر جیل خانوں میں بند ہیں۔

— لاہور میں کمرشل سنٹر کھولنے کیلئے حکومت نے پچاس ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

— ریاست حیدر آباد میں مردم شماری کے سلسلہ میں مسلم شمار کنندوں نے بہت بے قاعدگیاں کیں۔

— جرمنی ٹرکی کے خلاف آبدوزوں کی جنگ شروع کرے گا۔

— جاپانی فوجوں نے خلیج ٹانکن کی ایک اور بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

— امریکہ میں جماعتی منافرت پھیلانے کیلئے سان فرانسسکو کے جرمن سنجر کو ہٹلر نے ۵۰ لاکھ ڈالر بھیجے۔

— سپین سے سابق کنگ کیرول (رومانیہ) فرار ہو گئے ہیں۔

— شاہِ حبش کی فوجیں عدلیس ابابا کی طرف مارچ کر رہی ہیں۔

— گجرات کاٹھیاواڑ میں تین سو پرائمری ٹیچروں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

— بلغاریہ کی فوج یوگوسلاویہ میں نظر بند کر دی گئی ہے۔

— لاہور میں دو خاکساروں کو سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس سید احمد شاہ پر ریوالور سے حملہ کرنے کی کوشش میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔

— برلن کے اخبارات روزویلٹ کو نئے نظام کا دُشمن قرار دے رہے ہیں۔

— جنوبی چین کے ساحل سے جاپانی فوجیں ہٹالی گئی ہیں۔ کیونکہ چین کے سپلائی اڈوں کو تباہ کر دیا گیا ہے۔

— چونکہ عراق کے تیل اور نہر سویز پر ہٹلر کی نگاہیں ہیں۔ اس لئے بلقان میں جنگ ناگزیر ہو گئی ہے۔

— کماری اندرا نہرو بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان آرہی ہیں۔

— ہیملیٹن نے البانیہ میں محاذ جنگ پر لڑنے والی فوجوں کا معائنہ کیا ہے۔

— ہندوستان کی آبادی چالیس کروڑ ہو جائے گی۔

— لیبیا میں جرمنی کی مسلح فوجیں جمع ہیں۔

— بارہ سرکردہ برطانوی باشندوں لارڈ لٹن وغیرہ نے مارشل چیانگ کائی شیک کو تار بھیجا ہے۔ کہ جاپان کے خلاف جنگ جاری رکھی جائے۔

— امسال جنگ ہوا میں نہیں سمندر میں لڑی جاوے گی۔

— اطالوی اور یونانی فوجوں میں زوردار جنگ شروع ہو گئی ہے۔

— سات ہزار اطالوی مزدور جرمنی کو جا رہے ہیں۔

— خاکسار تحریک کو زندہ رکھنے کیلئے علیگڑھ میں ایک میٹنگ ہو رہی ہے۔

— پولیس نے سبھاش بابو کی جائداد کی ضبطی کی درخواست دے دی ہے۔

— پریزیڈنٹ روزویلٹ نے امدادی بل پر دستخط کر دئے ہیں۔

— سیام اور ہند چینی میں معاہدہ کے مطابق ہند چینی کا بہت سا علاقہ سیام کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

— پچھلے ہفتہ جرمنی نے ڈیڑھ لاکھ ٹن کے برطانوی جہاز غرق کئے۔

— ۱۱ - مارچ کو نہر سویز پر ہوائی حملہ کیا گیا۔

— انگلینڈ کے پورٹ ساؤتھ شہر پر جرمن ہوائی جہازوں نے ۱۰ - مارچ کو ہزاروں بم گرائے۔

— شہنشاہ ایبے سینیا میدانِ جنگ میں پہنچ گیا ہے۔

— امریکہ برطانیہ کو ۷۵ تباہ کن جہاز دے گا۔

— جرمنی البانیہ میں ہوائی جہاز اور جنگی مشینیں بھیجنے کی تیاری کر رہا ہے۔

— نازی فوجیں دھڑا دھڑ رومانیہ میں داخل ہو رہی ہیں۔

— نظام حیدر آباد نے معمولی بجٹم بندرگاہ کا مطالبہ کیا ہے۔

— وائسرائے نے ہندو مہاسبھا کے کچھ مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ پاکستان کو زندہ سوال خیال نہیں کرتی۔

— نہاڑ (دہلی) کے ایک ساٹھ سالہ ہری جن کی مسلمان نہ لکھوانے پر پسلیاں توڑ دی گئیں۔

— سر چھوٹو رام کی رائے میں پاکستان کا شوشہ سیاسی مطالبات منوانے کیلئے چھوڑا گیا ہے۔

— اگر ٹرکی پر حملہ ہوا۔ تو روس جرمنی کی مخالفت کرے گا۔

— چین کی راجدھانی چن کنگ کے شہریوں کو نکل جانے کا حکم ہوا ہے۔

— قانون واگذاری اراضیات مرہونہ کے خلاف فیڈرل کورٹ میں اپیل کی جائیگی۔

— سر ڈگلس ینگ نے حکم دیا ہے۔ کہ ہندوستانی جج ڈیفنس ایکٹ کے مقدمات کی سماعت نہ کیا کریں ✠

آریہ سماج علاولپور کی سلور جوبلی

مہاتما نارائن سوامی کی صدارت میں ۱۰-۱ اپریل سے ۱۳-۱ اپریل تک ہوگی۔ ۱۲ مارچ سے ۲۲ - مارچ تک سوامی آتمانند۔ ۲۳ - مارچ سے یکم اپریل تک سوامی آنند پرکاش اور ۲-۱ اپریل سے ۱۰-۱ اپریل تک شری جیرجیت لال کتھا کریں گے۔ سنگیت سمیلن - ہری جن سمیلن - ودّیا آریہ دیوک سمیلن آدی کئی سمیلن ہوں گے۔ برہدیگیہ رچایا جاویگا۔ پرستھ سنیاسی - اُپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ مہاتما نارائن سوامی سے کئی ریٹائرڈ سجن بان پرستھ آشرم پر دلشی کی دیکھشا لیں گے۔ جو سجن لینا چاہیں وہ منشی گورپرشاد آریہ سیوک علاولپور ضلع جالندھر سے پتر ویوہار کریں ✠

روپیہ کے سترہ آنے لیجئے!

ان دِنوں دوسرے سب بیوپاروں میں بیشک خسارہ ہو۔ لیکن آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کے حصّے خریدنے سے آپ کو روپیہ کے سترہ آنے ملتے ہیں۔ اربھات اگر منڈل کے دس دس روپیہ کے آپ دس حصّے خریدیں۔ اور بیکفلد روپیہ لگا دیں۔ تو سال کے بعد آپ کو سو آنے یعنی سوا چھ روپے منافع ملے گا۔ گویا ایک روپیہ کے سترہ آنے ہو جاویں گے۔ اس سے زیادہ منافع بخش اور کوئی بیوپار نہیں۔ اپنا سرمایہ منڈل کے حصّوں میں لگائیے اور بھرپور فائدہ اُٹھائیے ✠

پراسپکٹس اور دیگر تفصیلات کیلئے منڈل کو لکھیئے

متھرا پرشاد شوہرے مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی - کراچی

Suleman Umar + Co.

Karachi

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پراچین بھارت میں ہوائی جہاز

بقیہ صفحہ ۱۰

دوار پال ہنتر - یودھ ہنتر +

اس پستک کے صفحہ ۱۷۷ پر چھوٹے ہوائی جہاز کا ورنن اس پرکار ہے :-

लघु दारुमयं महा विहंगं
दृढसुश्लिष्टतनुं विधाय तस्य ।
उदरे रसयंत्रमादधीत ज्वलना
धारमधोऽस्य चाग्नि पूर्णम्
तत्रारूढः पुरुषस्तस्य पक्ष-
द्वन्द्वोच्चालप्रोज्झितेनानि-
लेन । सुप्तस्वान्तः शक्त्या
चित्रं कुर्वन्नम्बरे याति दूरम् ॥

بھاوارتھ :- ہلکے کاشٹھ کا ایک بڑا پکھشی جس کے جوڑ درڑھ ہوں بنا کر ہنتر (مشین) میں پارہ ڈالے۔ اور اس کے نیچے اگنی جلا دے۔ جس سے پارہ گرم ہو۔ اور گرم ہوئے پارہ کی وائیو (گیس) کی شکتی سے پکھشی ہنتر کے دونو پنکھ چلنے لگتے ہیں۔ اس کے اوپر بیٹھا ہوا پرش آکاش میں اڑنے لگتا ہے۔ جس کو دیکھ کر آشچریہ ہوتا ہے +

۱۹۳۷ء میں لاہور میں ایک پردرشنی (نمائش) ہوئی۔ اس میں میں نے ایک استھان پر دیکھا۔ کہ کانچ کی ایک نالی میں پارہ کو بجلی دوارا گرم کیا جا رہا ہے۔ پارد سے جو بھاپ (گیس) بنتی ہے۔ وہ سرکنڈے کے گودے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو اوپر اٹھا لے جاتی ہے۔ اور پارد کے ٹھنڈا ہونے پر وہ ٹکڑے نیچے شیشے کی نالی میں گر جاتے ہیں۔ اسی طرح چکر لگاتے رہتے ہیں۔ تب میں نے اپنے ایک مِتر سے اس بات کی چرچا کی۔ کہ پراچین بھارت میں پارہ کی شکتی سے ہوائی جہاز اڑا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے ایک ماسک پتر (رسالہ) "جنرل الیکٹرک ریویو" جولائی ۱۹۳۳ء کے کچھ پرشٹھ بھیجے۔ اس میں امریکہ کی جنرل الیکٹرک کمپنی کا اشتہار تھا۔ کہ وہ بجائے جل کی سٹیم کے پارہ کی گیس سے چلنے والے انجن بناتے ہیں۔ پارد میں لابھ یہ ہے۔ کہ جل سٹیم یا پٹرول کی بھانتی یہ پارہ ویئرتھ نہیں جاتا۔ کنتو سُشیتل ہونے پر بھی برابر کام دیتا ہے۔ کمپنی نے بتایا ہے۔ کہ پندرہ ورشوں سے یہ کام کر رہے ہیں۔ اس بیچ میں پارد کے کارن کبھی کسی دیکتی کو دوش نہیں چڑھا۔

اس سے یہ ثبت ہوتا ہے۔ کہ پراچین بھارت میں جو ہوائی جہاز چلتے تھے۔ ان میں پارہ کام کرتا تھا۔ گرم پارے کی گیس ہوائی جہاز کے دونو پنکھوں کو حرکت میں لاتی اور ہوائی جہاز اڑنے لگتا +

آریہ سماج کا ستھاپنا دوس

بقیہ صفحہ ۱۱

تو آریہ سماج اس کی رکھشا رتھ بجھو جیت پربندھ کرے"۔

ان سب اُپ نیموں میں سمان سنگٹھن کی باتیں ہیں۔ اور ان کو ویوہار میں لاتے سے سنگٹھن کا مارگ سیدھا ہو جاتا ہے۔ اور جو پرتھک پرتھک روگ تھا۔ اس کی یہی اُتم اوشدھی ہے۔ یدی آریہ جاتی اب تک اس پر عمل کرتی۔ تو اس کی شکتی بہت بڑھ جاتی +

آریہ سماج نے رشی کی آگیا کو مان کر آریہ سماجوں کی ستھاپنا کی۔ جو اس سمے لگ بھگ تین ہزار ہے۔ اور اسی سنگٹھن کے پربھاو سے جن کو جاتی نے اچھوت بنا دیا تھا پھر انہیں جنیو پہنا کر اپنے سمان آریہ بنا دیا۔ یدی کسی نے یہ شکتی دیکھنی ہو۔ تو پنجاب

سنیکت پرانت۔ حیدر آباد راج اسی ساماجک بل سے سینکڑوں نہیں ہزاروں عیسائی اور مسلمانوں کو آریہ بنا کر جاتی میں سمّلت کر دیا۔ ویدک دھرم کا دوار سب کے لئے کھول دیا۔ اس لئے آپ آریہ سماج کا "ستھاپنا دوس" بڑے سمارو سے منائیں۔ اور وشیش روپ سے آریہ سماج کے سنگٹھن کو درڑھ کرنے کا جتن کریں۔ اور پرتیک آریہ کو سنگٹھن پر گرو ہونے میں گورو کا انوبھو کرنا چاہئے۔ پرتیک کو اس سنگٹھن میں سمّلت ہونے کا نمنترن دے کر اور انہیں اپنے ... میں پرویشٹ کر کے پُنیہ کا بھاگی بننا چاہئے۔

آریہ ڈائرکٹری

سارودیشک سبھا ایک آریہ ڈائرکٹری تیار کر رہی ہے۔ جس کے لئے سمست آریہ سماجوں اور آریہ سنستھاؤں کو اپنے ورن بھر کر بھیجنے کے لئے فارم بھیجے گئے تھے۔ آریہ ڈائرکٹری کا کام سبھا دن پرارمبھ ہو گیا ہے۔ ولمب ... پر ان سماجوں کے ورن اس میں نہ آ سکیں گے۔ اتہ جن سماجوں وسنستھاؤں نے فارم ابھی تک نہ بھیجے ہوں۔ تو انہیں تت کال فارم بھر کر ...

کیا آپ آریہ ہیں

اگر "ہاں"۔ تو آپ کے گھر میں چاروں وید ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ نہیں۔ جب آپ "وید کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے" کے نیم کا پالن نہیں کرتے۔ تو آپ آریہ کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟

آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے چاروں وید ہندی بھاشیہ منگوالیں۔ جو چودہ جلدوں میں ہے۔ جن کی اصلی قیمت ۵۶ روپے رعایتی صرف ۴۲ روپے بھیجکر منگوا لیں۔ رگوید سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔ سام وید جلد ۴ روپے۔ یجروید دو جلدوں میں ۸ روپے۔ اتھروید چار جلدوں میں ۱۶ روپے۔

— فہرست کتب مفت منگوائیں

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

دیویندر ناتھ کے انگریزی گرنتھ کا ہندی ... قیمت آٹھ روپے دو جلدوں میں ... منگوا لیں +

مینیجنگ ڈائرکٹر آریہ ساہتیہ منڈل

آنکھ کے ما یوس مریض

ایک بار گورو کل کانگڑی فارمیسی کا

سالہاسال کا آزمودہ

بھیم سینی سرمہ

ضرور استعمال کریں

قیمت :- چودہ ۱۴ آنے فی شیشی

پشاور ایجنٹ

میسرز بی۔ این گگر اینڈ سنز چوک ریشم گراں پشاور

شملہ ایجنٹ

ٹھاکر برادرس - لوئر بازار شملہ

گورو کل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گورو کل کانگڑی ضلع سہارنپور

آریہ سماج پر اعتراضات

جو سناتنی پنڈت راج نارائن ارمان نے اپنی زہریلی تصنیف "چیتاونی" میں کئے ہیں کا مدلل اور برہان سہت منہ توڑ جواب آریہ سماج کے مہوپدیشک پنڈت منسارام جی ویدک توپ نے اپنی مشہور کتاب

"چیتاونی پرکاش"

میں دیا ہے۔ ویدک سدھانتوں کی رکھشا پر اردو میں بہترین تصنیف ہے۔ اس کی ایک ایک جلد ہر ایک سماج اور سماجی کے پاس ہونی چاہئے۔ قیمت عہ محصولڈاک ۴ر رجسٹری ۳ر +

فوراً آرڈر بھیج دیجئے۔ صرف سو جلدیں موجود ہیں۔ اپنی جلد فوراً منگوا لیجئے۔ یہ کتاب دھڑا دھڑ بک رہی ہے۔ کاغذ کی بے حد گرانی کے باعث اس کا دوسرا ایڈیشن جلد نہ چھپے گا۔

ملنے کا پتہ

مینیجر "پرکاش" بک ڈپو

کچا نسبت روڈ - لاہور۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اپنی صحت کی قدر کرو

نوبل پرائیز پانیوالے ڈاکٹر لیگیس کیرل

جو جدید سائنسدانوں میں ایک بالاتر رتبہ رکھتے ہیں اپنی پر از معلومات مشہور کتاب انسانی لاعلمی میں لکھتے ہیں:-

ہمارے اندر ایسے لوگوں کی بھاری تعداد موجود ہے۔ جو جسم کو کمزور کرنے والی امراض کی بدولت موت کا شکار ہوتے ہیں" خصوصی معالجوں کا بڑھنا اور بھی زیادہ خوفناک ثابت ہوا ہے۔"انسان قدرتی طور پر بالکل سادہ ہے۔ اور وہ ایک سیل سے پیدا ہوا ہے۔ وہ ایک ہی علاج سے اپنی اصلی حالت پر آ سکتا ہے۔ اس کے اندر بیماری کی حالت میں وحدانیت اور یکسانیت ولیسا ہی کام کرتی ہے۔ جیسا کہ تندرستی اور صحت کی حالت میں"۔ جب آدمی بیمار ہوتا ہے۔ تو بیماری کا عنصر اس کے سارے جسم کے اندر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ نہ کہ کسی ایک جزو میں ... کسی ایک مخصوص بیماری کیلئے جتنا ہی کوئی ڈاکٹر مشہور ہوگا۔ اتنا ہی وہ خطرناک ہوگا"۔

ہندوستانی علم طب یعنی آیورویدک انسان کا مجموعی طور پر علاج کرتا ہے۔ اور بدن کے اندر قدرتی صحت واصلاح پیدا کرتا ہے۔ انسان کے اندر جو بیماری کا مقابلہ کرنے والی طاقت ہے وہ اسے ابھارتا اور قائم رکھتا ہے۔

ہندوستان کے لوگ اگر اپنی صحت اور تندرستی کے اس ضروری اور اہم اصول کو سمجھ لیں۔ تو وہ ہندوستان کے لاکھوں روپے سالانہ کی بچت بھی کر سکتے ہیں۔ اور بہتر صحت حاصل کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ فلاڈلفیا کے ڈاکٹر کلارک ایم۔ ڈی لکھتے ہیں:-

"آج کل کے معالج نئے نئے ادویات اور کیمیکل کو چھوڑ کر جڑی بوٹی کے طریقے آیورویدک سے علاج کریں۔ تو دنیا میں بیماری کم ہو جاوے۔ اور زیادہ قبریں نہ کھودی جاویں"۔

امرت دھارا کے موجد کوی ونود وئید بھوشن پنڈت ٹھاکردت جی شرما نے اپنی بے نظیر ایجاد کی بدولت ہندوستان کی بھاری خدمت کی ہے ہندوستان کے لاکھوں آدمی امرت دھارا کے اندر اپنی صحت و دولت کی حفاظت کا سامان پاتے ہیں۔ یہ ایک ہی دوائی انکی متعدد امراض میں خدمت کرتی ہے۔ یہ ہمارے جسم کے اندر قدرتی صفائی وصحت پیدا کرتی ہے۔ اور جو بیماری کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے۔ کہ جس سے کسی اور قسم کی شکایت کے پیدا ہونے کا امکان نہیں رہتا۔ اور کئی ڈاکٹروں اور کیمسٹوں کے بلوں کے خرچ سے نجات ملتی ہے۔

جو امرت دھارا فارمیسی میں تیار ہوتی ہے۔ جو کہ بہت بڑی شاندار بلڈنگ کے اندر قائم ہے۔ ہندوستان کے باشندوں کی صحت کا نشان ہے۔ اس کے اندر مشہور اکسیریں اور جملہ امراض کے متعلق **پانچ سو ادویات** تیار ملتی ہیں۔ ان میں کرن جوانی" ایک قدرتی اکسیر کے نام سے مشہور ہے۔ اور "اشوگری" ڈایابیٹیز کیلئے نام پیدا کر چکی ہے۔

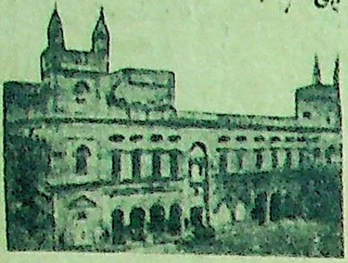

یہ فارمیسی اپنے **۳۴ ویں سالانہ** جلسہ کی خوشی میں اپنی مشہور ایجاد امرت دھارا اور دیگر ادویات و طبی کتب ¾ اور ½ **قیمت** پر دے رہی ہے۔ ہم پنڈت صاحب کو اس جلسہ پر مبارک باد دیتے ہیں۔

(10000) دس ہزار روپیہ مفت انعام

امرتسر میں سونا ۲ دو روپیہ تولہ ہو گیا!

ناظرین دیکھئے! اس سونے کے متعلق دنیا کیا کہتی ہے؟ جس گھر میں یہ اصلی "امریکن نیو گولڈ" گیا۔ وہاں سے دوبارہ سہ بارہ فرمائش آئی۔ یہ سونا ایک لاجواب چیز ہے۔ اصلی سونے اور اس سونے میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔

جناب لالہ پرکاش چند صاحب ساہنی دہلی سے ۲۵۔ نومبر کو تحریر فرماتے ہیں:-

"آپ کا "امریکن نیو گولڈ" کا پارسل ملا۔ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ چیز واقعی کمال کی ہے۔ آپ کے "امریکن نیو گولڈ" اور اصلی سونے میں کوئی فرق نہیں۔ آپ نے اس نئی چیز کو تیار کر کے دنیا کی سب سے بڑی ضرورت کو پورا کر دکھایا ہے پندرہ تولہ سونا فوراً میرے دوست کے لئے ارسال کر دیں۔ اس کے بعد آپ کو اور بھی آرڈر دیا جاوے گا"۔

یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ بالکل اصلی سونے کے برابر ہے۔ ہوشیار سے ہوشیار صراف بھی مشکل سے پہچان سکتا ہے۔ اس کے بنے ہوئے زیورات ہر جگہ پسند کئے جا رہے ہیں۔ اس سے ہر قسم کے زیورات آج کل کے فیشن کے مطابق تیار ہو سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا فرمائشیں کو غلط ثابت کرنے والے کو دس ہزار روپیہ نقد انعام دیا جاوے گا۔

قیمت:- صرف مشہوری کی خاطر ایک تولہ ۲ دو روپے۔ تین تولہ پانچ روپے ۸ ر۔ ۶ چھ تولہ دس روپے۔ چالیس تولہ پچاس روپے۔

ضروری نوٹ } ہر تین تولہ کے خریدار کو ایک فینسی ہینڈ رسٹ واچ **مفت** بطور انعام بھیجی جاتی ہے۔ یہ گھڑی نہایت خوبصورت اور مضبوط ہے۔ مضبوطی اور خوبصورتی کی گارنٹی دس سال ہے۔ گارنٹی کا اقرار نامہ ہر گھڑی کے ساتھ مفت بھیجا جاتا ہے۔ ۶ چھ تولہ کے خریدار کو محصولڈاک بالکل معاف اور دو گھڑیاں مفت انعام۔

گارنٹی:- اگر ناپسند ہو تو قیمت فوراً واپس کی جاویگی۔ جلدی منگوالیں ورنہ یہ موقعہ بار بار ہاتھ نہ آئے گا۔

ملنے کا پتہ

سول ایجنٹ امریکن کمپنی نمبر ۲۷ (پی آر) امرتسر (پنجاب)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...ونکی اکسیر دوا

حکیم منشی پرداگرول علیگڑھ کی

اصلی میٹھی

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

...بچوں کو روزانہ ذراسی چٹا دینے سے —
...کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے
...بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر۔ کمزور بچے تندرست و طاقتور بنجادینگے
...سب جگہ فروخت ہوتی ہی لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
...ت فی شیشی ۸ چار شیشی عہ درجن ۱۲ علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن
...سے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگادیں —
...مفت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجنے پر دو روپیہ کی گھٹی کا نسخہ مفت بھیجیں گے
...منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔پی)

امرت دھارا کے نہایت مفید ۲۳ مرکبات تیار ہو گئے ہیں!

امرت دھارا کی ۴۰ ویں سالگرہ پر ماہ مارچ میں ان کو ۳/۴ قیمت پر حاصل کر کے گھر میں رکھیں اور بہت سی امراض خرچ تشویش تضیع اوقات سے بچیں!

اتنی بڑی رعایت پھر نہیں کی جاویگی!

(۳۱ مارچ تک ۳/۴ قیمت پر منگوا دیں) (یہاں قیمتیں پوری درج ہیں)

امرت دھارا لوشن :- یہ لوشن ہر ایک قسم کی چھوت کی بیماریاں کو دور کرتا ہے گلے کی سوجن - درد و کف - سردی - انفلوانزا - نیز ہر ایک قسم کی گلے کی خرابیوں سے پیدا ہونے والی بیماریوں کو بہت جلدی اور ضرور دور کرتا ہے + **قیمت** ایک روپیہ عہ

امرت دھارا صابن یہ روزانہ استعمال کرنے کیلئے بھی بہت اچھا صابن ہے اور یہ ہر قسم کی جلدی امراض کو دور کرتا ہے - پت جھملی - داد - چنبل - پھنسی - ایگزیما وغیرہ تمام ایسی بیماریوں میں اس کی اہم ضرورت ہے **قیمت** فی بکس ۳ ٹکیہ ۱۴ / فی ٹکیہ ۵ /

امرت دھارا مرہم یہ پھوڑے پھنسی - گھاؤ - چوٹ - ایگزیما اور چنبل وغیرہ تمام بیماریوں میں کام دیتی ہے۔ **قیمت** فی ڈبیہ ایک روپیہ عہ +

امرت دھارا بام یہ صرف بیرونی استعمال کے لئے ہی ہے اس لئے یہ صرف پٹھوں - جوڑوں ہڈیوں اور رگ و ریشوں کے درد میں ہی نہایت مفید ثابت ہو سکتی ہے - یہ فوراً درد کو دور کرتی ہے اور مریض کو چین و آرام پہنچاتی ہے۔ **قیمت** ایک روپیہ عہ

امرت دھارا ارش لیپ جب مقعد میں درد - جلن - خارش وغیرہ ہو تو اس لیپ کو لگا دینے سے تسکین ہوتی ہے اور دیر تک لگاتے رہنے سے مسّے بیجان ہو جاتے ہیں کوئی تکلیف نہیں دیتے ہیں۔ **قیمت** فی شیشی ۴ ڈرام صرف آٹھ آنے ۸/ +

امرت دھارا پین فوائس بیرونی درد میں اس کی مالش معمولی تیل کی طرح کی جا سکتی ہے کیونکہ قیمت بھی بہت تھوڑی ہے اندرونی دردوں کیواسطے امرت دھارا کی طرح کھا سکتے ہیں نصف اونس کی شیشی صرف آٹھ آنے ۸/ +

امرت دھارا چورن امراض پیٹ کے واسطے اکسیر چورن ہے - جملہ امراض معدہ طحال و جگر - بدہضمی کمی بھوک - کھٹی ڈکار - منہ سے بدبو اور پانی کا بہنا - درد شکم - ریح شکم - اسہال وغیرہ میں مفید ہے ہر گھر میں یہ چورن موجود رہے **قیمت** فی شیشی ۱/۲ ۳ تولہ صرف بارہ آنہ ۱۲/

امرت دھارا تیل نئے اور پرانے ہر قسم کے زخموں کے لئے یہ تیل اکسیر ہے ناسور بھگندر - گمبھیر اور گرم والے زخم بھی اس سے بھر جاتے ہیں - پھوڑا پھنسی کوئی بھی بہتا ہوا ہو بھرا ہو لگا دیں - خون بہتا ہو اس کے لگنے سے بہت جلد بند ہوتا ہے - بچوں کے سر کے زخم یا پاکا - خارش خشک و تر - جوئیں - چم جوئیں - بواسیر کے زخم یا مقعد کی سوجن بھی جاتی رہتی ہے زہریلے جانوروں کے ڈنگ یا کاٹنے پر بھی لگا سکتے ہیں اور اس پر مل سکتے ہیں - غرضیکہ یہ مفید تیل گھر میں بہت کام آ سکتا ہے اور اس کو رکھنا چاہیئے **قیمت** ایک اونس ایک روپیہ عہ دانت درد کو دور کرتا اور پائیوریا کے واسطے بہت اچھی ہے امرت دھارا منجن بھی ساتھ ہو تو یقینی علاج ہے +

امرت دھارا منجن :- اس کے ساتھ کا دانتوں کا مفید منجن ملنا مشکل ہے اس کے استعمال کرنے سے دانتوں و مسوڑھوں کی امراض سے محفوظ رہیں گے دانت بڑی عمر تک مضبوط و قائم رہیں گے - پائیوریا یا کرم کا کوئی خطرہ بفضل ایزدی نہیں ہوگا - دانت ہلتے ہوں یا پانی لگتا ہو - درد ہوتی ہو - مسوڑھے خراب ہو رہے ہوں تو اس منجن کو صبح و شام استعمال کرنے سے آرام ہوتا ہے - **قیمت** فی شیشی آٹھ آنہ ۸/ +

امرت دھارا ٹوتھ پیسٹ جو منجن نہیں ملنا چاہتے ہیں ان کے واسطے پیسٹ بھی برش سے استعمال کرنے کے واسطے بنایا گیا ہے - منجن جتنا مفید نہیں مگر عام پیسٹوں سے امرت دھارا اس میں ہونے کی وجہ سے بہتر ہے **قیمت** ایک روپیہ چار آنہ

امرت دھارا انجن اس کی عادت کرنے والے کو خدا چاہے ساری عمر کوئی مرض آنکھ کی نہیں ہوتی ہے اور بڑی عمر تک بصارت قائم رہتی ہے۔ موتیا وغیرہ سے بھی محفوظ رہتا ہے - ککرے - پھولا - پڑبال - دھند - جالا - آنکھوں کی سرخی ضعف بصارت پانی جانا وغیرہ کو یہ سرمہ مفید ہے **قیمت** فی شیشی ڈیڑھ ماشہ دس آنہ ۱۰/ +

امرت دھارا ہیئر آئل اس میں بازاری ہیئر آئلوں کی طرح نزاکت نہیں مگر فوائد ان سے بڑھ کر ہیں بالوں اور دماغ کو مفید ہے - اول گرمی خشکی سر درد کو دور کرتا ہے - دوم بالوں کو بڑھاتا ہے اور بالوں کو لمبا کرتا ہے اور گرنے سے بچاتا ہے - بال جھڑ کو دور کرتا ہے - یہاں تک کہ گنج کو بھی دور کرتا ہے - خارش سیکری جاتی رہتی ہے اسکو چہرے پر بھی مل سکتے ہیں کیل چھائیں دور ہوتی ہیں اور خوبصورتی بڑھتی ہے - **قیمت** ایک اونس صرف دس آنہ ۱۰/

امرت دھارا ناک تیل اس تیل کو لگانے سے پرانا ناک کے اندر چھیچھڑے کا ہونا - ناک سے پیپ کا آنا ہمیشہ زکام کا رہنا سب دور ہوتے ہیں - ناک میں ہڈی یا گوشت کے بڑھاؤ کو بھی (جبکہ اپریشن کی ضرورت ہوتی ہے) آنا فرق ہے بالکل ناک کو بھر نہ لیا ہو تو اکثر ناک صاف ہو جاتا ہے **قیمت** ۲ ڈرام دس آنہ

امرت دھارا فیس پاوڈر یہ چہرے کی خوبصورتی کو بھی بڑھاتا ہے اور چہرے کی خشکی داغ کیل کھردرا پن وغیرہ کو دور کرتا ہے ویسے جو چاہیں عام پوڈر کی طرح بھی استعمال کر سکتے ہیں - **قیمت** فی شیشی صرف آٹھ آنے ۸/ +

امرت دھارا ٹالکم پوڈر یہ پوڈر بہترین اینٹی سپٹک (جرم کش) ہے اور جلدی امراض کو بھی نافع ہے۔ معمولی ٹالکم پوڈر کی بجائے اس کا استعمال زیادہ مفید ہے **قیمت** فی ڈبیہ آٹھ آنہ ۸/ +

امرت دھارا بورک پوڈر کوئی زخم لگ جاوے اس پر چھڑک کر باندھ دیں - بہتے ہوئے زخموں پر چھڑکا کریں - جلدی امراض پر لگا دیں - سخت امراض پر کھلانے کو بھی دیا جا سکتا ہے اور جلدی امراض کو نافع ہے - چوٹ - زخم - آنکھ کی سوجن و درد پر عام بورک ایسڈ کی طرح برتیں کر بورک ایسڈ سے زیادہ فائدہ اٹھا دیں **قیمت** فی ڈبیہ چار آنے ۴/ +

امرت دھارا کان تیل کان کی درد - بہرہ پن - پیپ کان - کانوں میں آواز کو فائدہ ہوتا ہے **قیمت** فی شیشی دو ڈرام آٹھ آنہ ۸/ +

امرت دھارا پیت پوڈر اس پوڈر کے کبھی کبھی لگاتے رہنے سے پتی کم نکلتی ہے اور اگر نکلی ہو تو بہت جلد آرام بھی آ جاتا ہے۔ اکثر ایک رات میں غائب ہو جاتی ہے **قیمت** فی ڈبیہ دو اونس دس آنے ۱۰/ +

امرت دھارا ٹانک یہ بھی آیورویدک اور امرت دھارا کا کرشمہ ہے - ہر مزاج کے موافق آدمی کے کھانے کی رغبت کو بڑھاوے - پیٹ کی خرابی - بادی بلغم گرمی سے ہر یا دو اخلاط سے یا تینوں اخلاط سے سب کو فائدہ کرے - جبکہ غذا کو دیکھنے سے یا اس کی خوشبو آنے پر ہی اروچی شروع ہو جاتی ہے اس کو دینا چاہیئے مندرجہ ذیل امراض کیواسطے یہ اکسیر ثابت ہوئی ہے ۱- درد پیٹ - بدہضمی - کھٹے ڈکار کا آنا - پیٹ میں جلن - متلی - قے - خون کا پاخانہ پیشاب ناک مقعد یا رحم سے جانا - بواسیر - بھگندر - درم جگر و کمزوری جگر و خرابی پتہ - تلی - شوتھ (سوجن) نیز نزلہ - زکام - کھانسی - دمہ - آواز کا بیٹھنا - گلے کا خراب ہونا - پیشاب میں شکر یا کسی بھی مادے کا جانا - جریان - عورتوں کا جریان الرحم - چمڑے کی خرابی - جسم کی جکڑن - پرانا بخار - دق - سل وغیرہ کو مفید ہے اور عورت مرد کے ساتوں دھاتو بڑھاتی ہے قوت باہ تیز ہوتی ہے دل و دماغ کو قوت ملتی ہے **قیمت** ۱/۲ ۲ تولہ اڑھائی روپیہ ۲/۸ +

امرت دھارا مکسچر ہاضمہ تیز کرنے - متلی - قے - اپھارہ - ہیضہ - درد قولنج تمام امراض معدہ و انتڑیوں کے واسطے نیز دل کو تقویت دینے کیلئے یہ مکسچر تیار کیا گیا ہے **قیمت** ایک اونس (۸ خوراک) صرف آٹھ آنہ ۸/

امرت دھارا کی میٹھی ٹکیاں یہ امرت دھارا کا نہایت لذیذ مرکب ہے کیونکہ بچے بوڑھے اسے خوب شوق سے مٹھائی کی طرح کھاتے ہیں - چھوٹے بچے بھی اس سے بہلنے امرت دھارا کے تمام فائدے حاصل کر لیتے ہیں **قیمت** فی ڈبیہ ۱۰۰ ٹکیہ چار آنہ ۴/

امرت دھارا مچھر روف یہ ہاتھ پاؤں اور منہ پر مل لینے سے مچھر دور رہتے ہیں انسان کیواسطے بہت خوشبودار مگر مچھروں کیواسطے بدبودار ہے **قیمت** فی شیشی صرف آٹھ آنہ ۸/

امرت دھارا آکسیجن وٹی ایک گولی رات کو تازہ پانی سے کھانے سے صبح کھل کر پاخانہ ہوتا ہے جلاب کیواسطے دو چار گولی تازہ پانی سے کھائیں بلا تکلیف جلاب ہوتے ہیں اور بلغمی و سوداوی مادہ خارج ہوتا ہے بچوں کے ڈبہ کو بھی نافع ہے **قیمت** ۴۸ گولی ۸/

خط و کتابت و تار کا پتہ : امرت دھارا ۹۷ لاہور المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

دیوان برنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سنیلا منڈی لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش کچا نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا +

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435.

Founder: M. Krishen

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

ہفتہ وار پرکاش لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

شرح چندہ
سالانہ ۔۔۔ للعہ
ششماہی ۔۔۔ عہ
برما ۔۔۔ ۔۔۔
غیر ممالک ۔۔۔ دس شلنگ

ایڈیٹر مہاشہ کرشن

U.R. STUDIO

جلد ۳۷ — لاہور اتوار :- ۱۱ چیت سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۲۳ - مارچ سنہ ۱۹۴۱ء — نمبر ۱۲

شہیدانِ قوم

از نند کشور جی لال جی چھبر بھٹیرٹری - انبالہ

جاتی کے ہیں سپوت وہ جاتی کو جو بچا گئے — جاتی کی شان رکھ گئے۔ اپنا نشاں مٹا گئے

وہ کون ہے جہان میں جس کو قضا نہ آئے گی — دھنیہ ہیں دھرم کے لئے پرانوں کو جو گنوا گئے

یونی مُکش کی بار بار۔ ملتی نہیں اے دوستو! — جیون سپھل وہ کر گئے۔ جو فرض کو نبھا گئے

سونے کے اکھشروں میں نام لکھا انہیں کا جائیگا — اپنے جو سُکھ کو چھوڑ کر۔ اوروں کے کام آ گئے

سچے وہ شور ویر ہیں سچے وہ کرم ویر ہیں۔ — جن کی ہے آتما میں بل۔ کر کے وہ کچھ دکھا گئے

بھئے کیا ہے جیل کا انہیں۔ ڈر کیا ہے موت کا انہیں — گیتا کا گیان ہے جنہیں۔ خود کو امر بنا گئے

ظلم و ستم سے کامیاب۔ کوئی کبھی ہوا نہیں — جو شانت مے بنے رہے آخر وجے کو پا گئے

نظارہ حیدر آباد کا۔ آنکھوں میں ہے سما رہا — کتنے ہی ویر دھرم کی ویدی پہ سر چڑھا گئے

اپنا اے چھبر نام وہ۔ روشن جہاں میں کر گئے

ہندوؤں کی ٹیک رکھ گئے۔ دُکھ سے انہیں چھڑا گئے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چنے ہوئے پھول

قلیل زندگی والے انسانوں نے کام دھین سی شکتی پائی تو کیا؟ مخالفوں کے سر کو پاؤں تلے کچلا تو کیا؟ دولت سے احباب کی خاطر کی تو کیا؟ پھر اس جنم سے کلپ بھر زندہ رہے تو کیا؟ یعنی جنتے کو نہ سنوارا تو کچھ بھی نہ کیا +

زندگی پانی کی موجوں کی طرح شوخ ہے۔ حسن و جوانی نہایت قلیل عرصہ رہنے والے ہیں۔ دولت بھی ہمارے خیال میں تھوڑے عرصہ ٹھہرنے والی شے ہے۔ لذت باری ابر باراں میں چمکنے والی بجلی کی مانند بہت جلد غائب ہو جانے والی ہیں۔ اور پیاری بیوی سے محبت بھی بہت عرصہ قائم نہیں رہتی۔ اس لئے تم دہات دنیا کے سمندر سے اگر پار اترنا چاہو تو مالک کی یاد میں محو ہو جاؤ +

تمام امیدیں دل ہی دل میں مٹ گئیں۔ کوئی بھی بر نہ آئی۔ شباب گذر گیا۔ تمام علم و ہنر قدردان نہ ملنے کی وجہ سے ضائع ہو گئے غم

رگ وید ادم یجر وید

وید امرت

سام وید اتھرو وید

ओं यावती द्यावा पृथिवी वरिमणा यावदापः
सिष्यदुः यावदग्निः ततस्त्वमसि ज्यायान
विश्वहा महा स्तस्मै ते काम नम इत्कृणोमि

(ادم) یاوتی دیاوا پرتھوی ورمنا یاودابہ سچیہ دہ یاودگنی تتستو مسی جیایان وشوہاہی تسمئی تے کام اِت کرنومی۔

شبدارتھ:- جن کے کچھ سوربہ اور دیولوک اپنے پھیلاؤ سے پھیلے ہوئے ہیں۔ جہاں تک بھی دھارائیں بہتی ہیں۔ اور جتنا کچھ اگنی و بجلی ہے۔ اس سے آپ ادھک بڑے سب پرکار بڑے پوجنیہ ہیں۔ اس آپ کو ہی کامنا کرنے یوگیہ پرمیشور نمسکار کرتا ہوں۔

بھاوارتھ

سوریہ پرتھوی آدی کا انیادک جگوان
جانے رکھے نیم ہیں۔ سب سے اچیہ جہان
ہرے دہی دیولوک ہے۔ سب جا رہا دیاپ
سب کو دیکھے وہ نگر نظر نہ آوے آپ (ہنسی)

ادھیاتم سدھا

"نئی بزرگی"

"میرے بھائیو! میں تمہیں ایک نئی بزرگی کا پتہ دیتا ہوں۔ تم مستقبل کے جنم دینے والے بنو۔ ایسی بزرگی نہیں جسے تم بنیوں کی طرح بلیوں سے روپیہ سے خرید سکو۔ کیونکہ جس چیز کی بازاری قیمت پڑ سکتی ہے۔ وہ سدا بے قیمت ہوتی ہے۔

اب سے تمہاری بزرگی اس بات پر نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ بلکہ اس بات میں کہ تم کہاں جا رہے ہو۔ اپنی قوت ارادی میں اور اپنے قدم میں جو تمہاری موجودہ اوستھا سے آگے بڑھاتا ہے۔ اپنی نئی بزرگی دیکھو۔

میرے بھائیو! تمہاری بزرگی پیچھے کی طرف نہیں۔ بلکہ آگے کی طرف دیکھے۔ اپنے باپ دادا کے دلیش سے تمہیں نکال دیا گیا۔ اپنی سنتان کے دلیش سے تمہیں پیار کرنا ہو۔ وہ دلیش جو ابھی دریافت نہیں ہوا۔

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

آریہ سماج پر اعتراضات

جو سناتنی پنڈت راج نارائن ارمان نے اپنی زہریلی تصنیف "چیتاونی" میں کئے ہیں کا مدلل اور بیان سہت منہ توڑ جواب آریہ سماج کے مہا ودوان پنڈت منسا رام جی ویدک توپ نے اپنی مشہور کتاب

"چیتاونی پرکاش"

میں دیا ہے۔ ویدک سدھانتوں کی رکھشا پر اردو میں بہترین تصنیف ہے۔ اس کی ایک ایک جلد ہر ایک سماج اور سماجی کے پاس ہونی چاہیئے۔

قیمت ایک روپیہ ہمار محصول ڈاک ۳ ہر۔ (رجسٹری ۲ ر) +

فوراً آرڈر بھیج دیجئے۔ صرف سولہ جلدیں موجود ہیں۔ اپنی جلد فوراً منگوا لیجئے۔ یہ کتاب دھڑا دھڑ بک رہی ہے۔ کاغذ کی بے حد گرانی کے باعث اس کا دوسرا ایڈیشن جلد نہ چھپے گا +

مینیجر پرکاش بک ڈپو کچی انسپتال روڈ لاہور

سخت سر درد میں

گوروکل کانگڑی فارمیسی کا

برہمی تیل

فوراً آرام دیتا ہے

اس کے استعمال سے سر درد دور ہوتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ اور بال لمبے کالے اور چمکیلے ہوتے ہیں۔

قیمت:- دس آنے فی شیشی

لاہور ایجنسی	لدھیانہ ایجنسی
ہسپتال روڈ - لاہور	النکار اوشدھالیہ کوچہ لالو مل لدھیانہ

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع بجنور

کیا آپ آریہ ہیں؟

اگر "ہاں" تو آپ کے گھر میں چاروں وید ہیں؟ ہمارا دعویٰ ہے کہ نہیں۔ جب آپ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے کے نیم کا پالن نہیں کرتے۔ تو آپ آریہ کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟ آج ہی آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ منگوالیں۔ جو چودہ سنہری جلدوں میں ہے۔ جس کی اصلی قیمت ۵۶ روپے ہے۔ رعایتی صرف ۴۲ روپے بھیجکر منگوالیں۔ رگ وید سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔ سام وید ایک جلد میں چار روپے۔ یجر وید ۲ جلدوں میں ۸ روپے۔ اتھرو وید چار جلدوں میں ۱۶ روپے +

فہرست کتب مفت منگوائیں

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

جو بنگالی سجن دیبیندر ناتھ پال کے انگریزی ترجمہ ہندی انوواد ہے۔ قیمت آٹھ روپے۔ جلدوں میں۔ رشبھ بجہری سیٹ منگوائیں

سینجنگ ڈائرکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرکاش لاہور

سمت ۱۹۹۷ ۱۱ چیت — ۲۳ - مارچ ۱۹۴۱ء

جلد ۳۷ | دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱ | نمبر ۱۲

ہندو اور آریہ

مردم شماری ختم ہو گئی اور اس کیساتھ ہی وہ تلخی بھی جو عارضی طور پر پیدا ہو گئی تھی۔ اس لئے آج اس وشے پر شانتی سے وچار کیا جا سکتا ہے۔ کہ آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریوں کو یہ آدیش دیکر کہ وہ اپنے تئیں ہندو لکھوائیں آریہ سماج یا آریہ جاتی کا کتنا بھلا کیا ہے؟ سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تعلیم یافتہ ہندو سدھانت کے لحاظ سے آریہ سماجی نہ بھی ہوں۔ وہ رسم و رواج اور ذہنیت کے لحاظ سے آریہ سماجی ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو آریہ سماج کے باقاعدہ سبھاسد نہیں۔ انکی کبھی سرگرمی میں حصہ بھی نہیں لیتے پھر بھی سنسکار ویدک ریتی سے کراتے ہیں۔ میں نے کئی پرشٹھت پرشوں کو یہ کہتے سنا ہے۔ کہ یہ درست ہے۔ کہ ہم دھرم کے لحاظ سے لاپرواہ ہیں لیکن اگر ہم سے پوچھا جائے کہ تمہارا دھرم کیا ہے؟ تو ہم یہ کہیں گے کہ ہمارا دھرم ویدک ہے۔ ایسے لوگوں کو اس بات پر مطلق اعتراض نہیں کہ وہ اپنا دھرم ویدک لکھوائیں۔ حیدرآباد ستیاگرہ نے آریہ سماج کے حق میں نہایت عمدہ فضا پیدا کر دی ہے۔ وہ لوگ بھی اسکی طرف جھک رہے ہیں اور اسکی ضرورت کے قائل ہو گئے ہیں۔ جو کبھی اس کے نزدیک نہیں آئے۔ اس لئے پچھلی مردم شماری سے ہم پورا پورا فائدہ اُٹھا سکتے تھے۔ اور اُٹھاتے۔ اگر آریہ پرادیشک سبھا آریہ جگت میں تفریق کا بیج نہ بو دیتی۔ بجائے اس کے کہ وہ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کے فیصلہ کی تعمیل کر کے سارے آریہ جگت کے ایک سوتر میں باندھے جانے میں مدد دیتی اور اس طرح ڈسپلن کی ایک نیک مثال قائم کرتی۔ اُس نے اپنی سمبندھت آریہ سماجوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ دھرم کے خانہ میں ہندو اور فرقہ کے خانہ میں آریہ لکھوائیں۔ اس کا گھور ورودھ ہوا۔ خود اس کے اُپدیشکوں نے اس کے ادھیکاریوں سے کہا۔ کہ تم نے ہماری پوزیشن مضحکہ خیز بنا دی ہے۔ ہم نے آریہ اور ہندو کے سوال پر سینکڑوں شاستر ارتھ کئے۔ اور یہ پوزیشن لی۔ کہ ہمارا نام آریہ ہے۔ آج تم ہم سے یہ چاہتے ہو۔ کہ ہم آریہ ہندو لکھوانے پھریں۔ یہ ہم سے نہ ہو گا۔ دوسری مشکل یہ ہوئی۔ کہ گورنمنٹ نے فرقہ کا خانہ اُڑا دیا۔ جس پر اس سبھا نے وہ سرکلر واپس لے لیا۔ اور نیا سرکلر جاری کر دیا۔ کہ دھرم کے خانہ میں "ویدک" لکھوائیں اور ذات کے خانہ میں آریہ (ہندو)۔ اگر اسکی یہ پوزیشن ہوتی۔ کہ اگر کوئی آریہ اپنے تئیں ہندو لکھوانا چاہے۔ تو اسے اعتراض نہ ہو گا۔ تو یہ بھی برا ہوتا۔ لیکن اس کا آچرن اس لئے اور بھی برا تھا۔ کہ اس نے اس بات پر زور دیا۔ کہ آریہ کیساتھ ہندو ضرور لکھایا جائے۔ اور اس کے ادھیکاریوں کی طرف سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔ کہ ہمارا نام ہندو ہے۔ اور ودیشیوں نے ہمیں ہندو نام نہیں دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بھولے بھالے آریہ شش و پنج میں پڑ گئے۔ کہ وہ کس کی مانیں اور کس کی نہ مانیں۔ اس پر آپس میں تلخی بھی ہوئی۔ اور آریہ سماج بجائے اس کے کہ متحد طور پر مردم شماری میں حصہ لیتا۔ اس سبھا نے تفریق پیدا کر کے اسے کمزور کر دیا۔ میں مانتا ہوں۔ کہ ہندو سبھا اور سناتن دھرم سبھا کی طرف سے بھی ہماری مخالفت ہوئی۔ لیکن ہندو سبھا کی تو پنجاب میں کوئی حیثیت نہیں۔ اور سناتن دھرم سبھا کی مخالفت لوگوں کی سمجھ میں آ سکتی تھی "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے"۔ جب تنگ نظر ہندو سبھائیوں اور سناتن دھرمیوں نے دیکھا۔ کہ آریہ سماجی آپس میں ہی لڑ رہے ہیں۔ تو انہوں نے اس سے فائدہ اُٹھایا۔ اور ویدک اور آریہ شبدوں کی اور بھی زور سے مخالفت شروع کر دی۔ اور سارودیشک سبھا یا یوں کہو آریہ سماج کی مخالفت میں یہ تینوں مل گئے۔ سناتن دھرمی اُپدیشک اپنی ویدی پر سے آریہ سماج کیخلاف زہر پھیلاتے ہی تھے۔ انہیں ایک طرح سے آریہ سماج کی ویدی بھی اس کام کیلئے مل گئی۔ کالج پکش کی سماجوں کے سالانہ جلسوں پر مردم شماری کانفرنسیں ہوئیں۔ اور ان میں اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ سب اپنے تئیں ہندو لکھوائیں۔

پرادیشک سبھا نے یہ طرزِ عمل کیوں اختیار کیا۔ صرف سارودیشک سبھا سے اپنی بغاوت کا اعلان کرنے کے لئے۔ اور اس نے یہ بغاوت کیوں کی؟ اس کی وجہ میں "پرکاش" کے گت انک میں بتا چکا ہوں۔ بغاوت میں اسلئے کہتا ہوں۔ کہ سارودیشک سبھا نے مردم شماری کے سمبندھ میں پرادیشک سبھا کو عندیہ ہوتا پہلی مردم شماری سے آریہ لوگ اپنا دھرم "ویدک" اور اپنی جاتی آریہ لکھواتے آئے ہیں۔ ۱۸۸۱ء میں پہلی مردم شماری ہوئی تھی۔ اس وقت سے یہ پرتھا چلی آ رہی ہے۔ آریہ سماج سے الگ ہونے کے بعد بھی کالج و بھاگ کا آچرن مردم شماری کے سمبندھ میں آریہ سماج کی طرح رہا۔ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں مہاتما ہنسراج جی نے بطور پردھان پرادیشک پرتی ندھی سبھا یہ ہدایت آریہ جگت کے نام جاری کی۔ کہ دھرم کے خانہ میں "ویدک" اور جاتی کے خانہ میں آریہ لکھواؤ۔ دس برس کے بعد وہی پرادیشک پرتی ندھی سبھا اپنی سماجوں کو یہ ہدایت کرتی ہے۔ کہ تم آریہ کے ساتھ ہندو بھی لکھواؤ۔ گویا اس نے نہ صرف سارودیشک سبھا کے خلاف ہی بغاوت نہیں کی۔ بلکہ اپنے سابق پردھان اور اپنی سماج کے لیڈر کیخلاف بھی۔ سارودیشک سبھا کوئی نئی راہ اختیار کرتی۔ تو پرانتیہ سبھاؤں اور آریہ سماجوں کو یہ وچار کرنے کا ادھیکار ہوتا۔ کہ یہ ماننے کے قابل ہے یا نہیں۔ لیکن جب اس نے ساٹھ برس کی پرانی پرتھا کا انوکرن کیا۔ اور وہ بھی آریہ سماج کے سنستھاپک اور آچاریہ کی اِچھا اور آگیا کے انوکول۔ تو کسی پرتی ندھی سبھا یا آریہ سماج کا کیا ادھیکار ہے کہ اس کے خلاف جائے۔ پرادیشک پرتی ندھی سبھا نے اپنے طرزِ عمل سے آریہ سماج کو کتنا نقصان پہنچایا ہے؟ اور اس کا اسے کیا دنڈ ملنا چاہیئے۔ اس کا فیصلہ آریہ سماج ہی کر سکتا ہے۔

میں نے ایک دفعہ لکھا تھا۔ کہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا سارودیشک سبھا کی آگیا کا اُلنگھن کر کے سمبندھت آریہ سماجوں کیلئے کوئی نیک مثال قائم نہیں کر رہی۔ اگر وہ دیش بھر کی آریہ سماجوں کی مانیہ سبھا کی آگیا کا اُلنگھن کر سکتی ہے۔ تو اس کی سمبندھت آریہ سماجیں اس کی آگیا کا اُلنگھن کریں۔ تو اسے شکایت نہ ہونی چاہیئے۔ میں ایسی آریہ سماجوں کے نام جانتا ہوں جنہوں نے سارودیشک سبھا کی آگیا کو شرودھا پوروک مان کر پرادیشک سبھا کی آگیا کو ٹھکرا دیا۔ کم از کم ایک آریہ سماج نے جس کا سمبندھ اسی سبھا سے ہے۔ ہیرا و یاکھیان بھی کرایا۔ اور یہ کہہ کر کرایا۔ کہ ہم مردم شماری کے سمبندھ میں پرادیشک سبھا کی بات نہیں مانتے۔ ایک اور آریہ سماج کے منتری کا پتر نقل کرتا ہوں۔ جس سے "پرکاش" کے پریمیوں کو معلوم ہو گا۔ کہ ہوا کا رُخ کدھر کو ہے۔

"پرکاش ابھی ابھی ملا۔ آپ کا لیڈنگ آرٹیکل دیکھکر ایسا معلوم ہوا۔ کہ آپ میرے دل کا حال لکھ رہے ہیں۔ ٹھیک ہو ہماری آریہ سماج نے یہی حال پرادیشک سبھا کا کیا ہے۔ جس کا نقشہ آپ نے باندھا ہے۔ لیکن یہ آپ کے آرٹیکل لکھنے سے چار ماہ پہلے کی بات ہے۔ ہماری سماج کے پاس ۵۲ روپے حیدرآباد فنڈ کے باقی بچ رہے تھے۔ پرادیشک سبھا نے لکھا۔ کہ جو دھن آپ کے پاس بچا ہے۔ وہ اُکت سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دیا جائے۔ مگر یہاں کی سماج نے بہو سمتی سے پاس کر دیا۔ کہ یہ دھن نہ بھیجا جائے۔ کیونکہ اُکت سبھا نے ہنڈت ...... کے بل پر بھی پرا دھن (۱۰۱ روپیہ) سارودیشک سبھا کو نہیں بھیجا۔ اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ ایسی حالت میں وہ روپیہ کس طرح پرادیشک سبھا کو دیا جائے؟ اب مردم شماری میں مہاشہ خوشحال چند نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ اس سے اس سماج کے سبھاسد پرادیشک سبھا سے سخت ناراض ہیں۔ اور ان کا خیال ہے۔ کہ اس سبھا سے سمبندھ توڑ کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے جوڑا جائے۔ اس وارننگ اُتسو پر سب باتوں کا فیصلہ ہو جائیگا۔"

اس سماج کے منتری مہودے نے تو لکھنے کا حوصلہ کیا۔ لیکن نہ معلوم کتنی آریہ سماجیں ہیں۔ جن کے یہی بھاو ہیں۔ لیکن انہیں پرگٹ کرنے کی جرأت نہیں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا سے سمبندھ رکھنے والی آریہ سماجیں ملکر سوچیں۔ کہ ان کی سبھا نے اپنے آچاریہ سے کیسی غداری کی ہے۔ اور اس سے اس کا جواب طلب کریں۔ میں اس بات کی ضرورت اس لئے سمجھتا ہوں۔ کہ اگر آج پرادیشک پرتی ندھی سبھا کے ادھیکاری کسی دنیوی مصلحت سے آریوں کا نام بدل سکتے ہیں تو وہ کل آریہ سماج کا بھی نام بدل سکتے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اگلا پرچہ بند

پہلے بھی گھوشنا کی جا چکی ہے۔ کہ یُدھ جاری رہنے تک دوسرے اخباروں کی طرح "پرکاش" بھی سال میں صرف ۴۸ پرچے دے سکیگا۔ باون نہیں۔ یعنی مہینہ میں صرف چار انک۔ اب اس گھوشنا کے مطابق "پرکاش" کے گراہکوں کو سُوچیت کیا جاتا ہے۔ کہ مارچ میں تین انک پہلے نکل چکے ہیں۔ یہ چوتھا ہے۔ اس کے بعد ۳۰۔ مارچ کا انک نہیں نکلے گا۔ بلکہ ۶۔ اپریل کا انک ۳۔ اپریل کو وقت پر شائع ہو گا ٭

ہندی بھاشا کی ہر دلعزیزی

ہندی بھاشا کی ہر دلعزیزی کا اس سے بڑھ کر اور ثبوت کیا ہو سکتا ہے۔ کہ سنہ ۱۹۴۰ء میں تیار ہوئے کل ۱۶۲ فلموں میں سے ۸۰ ہندی کے بنے اس کے مقابلہ میں اُردو کا صرف ایک۔ دوسری پرانتیہ بھاشاؤں کے فلم بھی اتنے نہیں بنے جتنے کہ ہندی کے بنے ہیں۔ یعنی تامل کے ۳۵۔ بنگالی کے ۱۸۔ تیلگو کے ۱۲۔ مرہٹی کے ۱۰۔ پنجابی کے ۸۔ اور ملیالم کا ایک۔ اس سلسلہ میں یہ بات دھیان میں رکھنی چاہیئے۔ کہ فلم پروڈیوسر بیوپار کے نقطہ نگاہ سے فلم تیار کرتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ مسلم اور پارسی فلم پروڈیوسر بھی ہندی میں فلم بنانے پر مجبور ہیں۔ کیونکہ ہندی سارے ہندوستان میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اور بجا طور پر وہ ہندوستان کی قومی زبان بننے کے یوگیہ ہے ٭

"ستھاپنا دوس" کیسے منائیں؟

۲۸۔ مارچ کو آریہ سماج کا ستھاپنا دوس بڑے سماروہ پوروک منائیں۔ اس دن بڑے بڑے جلسے کئے جائیں۔ جن میں آریہ سماج کے شاندار کاریوں کا ورنن کیا جائے۔ اور لوگوں کو بتایا جائے۔ کہ آریہ سماج کیا ہے؟ اور وہ کس لئے قایم کیا گیا تھا؟ اس اوسر پر اس قسم کا سٹریچر بھی بھاری تعداد میں بانٹا جانا چاہیئے۔ ہماری رائے میں مہاتما نارائن سوامی کرت "آریہ سماج کیا ہے؟" اور ہیتیشی، لکھت "ویدک دھرم کی فضیلت" یہ دو کتابیں اس اوسر کے لئے نہایت

موزوں ہیں۔ اگرچہ ان کی قیمت چار چار آنے ہے۔ لیکن ہم پرچار کے اُدیشیہ سے ۲۵ کاپیوں سے زیادہ منگوانے والوں کو نصف قیمت پر دیں گے۔ یہ کتابیں ۱۸×۲۲/۸ سائز کے بڑے ۶۴-۶۴ صفحات پر مشتمل ہیں۔ جلد مضبوط اور لکھائی چھپائی کاغذ سب عمدہ ہیں۔ جلد منگوا لیجئے ٭

قابلِ تقلید

ایک طرف دھنپت مل آریہ ہائی سکول لائلپور کو دیکھیئے۔ جس نے اپنے سکول میں پرائمری تعلیم اُردو کی بجائے ہندی میں کر کے دوسرے سکولوں کیلئے ایک نیک مثال قایم کی ہے۔ اور دوسری طرف سناتن دھرم کالج لاہور کو جس کا کانووکیشن ایڈریس اُردو میں چھپوایا اور پڑھا گیا۔ تمام سکولوں کو چاہے وہ سناتنیوں کے ہوں یا دیوسماجیوں۔ رادھا سوامیوں جینیوں اور آریوں کے۔ چاہیئے۔ کہ وہ شکھشا کا مادھیم ہندی کر دیں ٭

اس کی ذمہ داری کس پر؟

"آریہ گزٹ" کے ۱۵۔ مارچ کے انک میں لالہ دیوی چند جی کا ایک بیان شائع ہؤا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں۔ کہ:۔

"سپرنٹنڈنٹ مردم شماری کے ساتھ خط و کتابت کر کے فیصلہ کرا لیا تھا۔ کہ جو اپنے آپکو دھرم کے خانہ میں "ویدک دھرمی" اور نسل کے خانہ میں "آریہ" یا "آریہ (ہندو)" لکھوائیں گے۔ ان کو ہندوؤں کے جنرل ٹوٹل اعداد ہندوؤں کے ٹوٹل میں شامل کر لیا جائے گا۔ مگر مجھے یہ معلوم کر کے بڑا دُکھ ہؤا ہے۔ کہ بعض مقامات پر آریہ سماجیوں نے جو ہندو سبھائی تھے ویر ساورکر کی اپیل سے متاثر ہو کر اپنے آپ کو دھرم کے خانہ میں "ہندو" اور نسل کے خانہ میں بھی "ہندو" لکھوایا ہے۔ اُنہوں نے ایسا کر کے ہندوؤں کی تعداد کو نہیں بڑھایا۔ بلکہ آریوں کی تعداد کو گھٹایا ہے۔ ان کی اس جہالت۔ غداری اور بے انصافی پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے"٭

ہمیں معاف کیا جائے اگر ہم یہ کہیں۔ کہ اس کی تمام ذمہ داری پرادیشک سبھا اور اس کے پردھان پر ہے۔ جنہوں نے اپنے پکھپش کے آریوں کی غلط رہنمائی

کی۔ پہلے دھرم کے خانہ میں ہندو لکھوانے کا سرکلر جاری کیا۔ پھر آریہ (ہندو)۔ اس کا نتیجہ وہی ہؤا۔ جس پر آپ کو افسوس کا اظہار کرنا پڑا ہے۔ کیونکہ لازمی نہیں۔ کہ جن آریوں نے پرادیشک سبھا کا پہلا سرکلر پڑھا ہو اُنہوں نے دوسرا بھی پڑھا ہو ٭

آریہ سنیاسی پر غلط الزام

آسام اور بنگال کی یاترا کے متعلق سوامی سوتنترانند جی کی طرف سے جو لیکھ مالا "پرکاش" میں شائع ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں "آریہ گزٹ" نے اپنی تازہ اشاعت میں سوامی جی پر تنگ دلی کا الزام لگایا ہے۔ اسے شکایت ہے۔ کہ سوامی جی نے پرادیشک سبھا کا ان لیکھوں میں ذکر نہیں کیا۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اُنہوں نے ذکر کس سبھا کا کیا ہے؟ اس کی شکایت بجا ہوتی۔ اگر دوسری سبھاؤں کا ذکر کرتے۔ انہوں نے تو اپنے دورہ کے حالات لکھے ہیں۔ اور ان پرانتوں میں آریہ سماج کی جو حالت ہے اس کا ورنن کیا ہے۔ اس کے علاوہ جب اس کے اپنے کتھن انوسار پرادیشک سبھا کی طرف سے کئی اُپدیشک کام کرتے رہے ہیں۔ تو سوامی جی کو اس کا علم کیسے ہوتا۔ اگر ان کے دورہ کے وقت پرادیشک سبھا کے اُپدیشک وہاں کام کر رہے ہوتے۔ اور اُنہیں کوئی مل کر بتاتا۔ اور اس کے بعد وہ پرادیشک سبھا کے کام کا ذکر نہ کرتے۔ تب تو کوئی بات بھی تھی۔ لیکن ایک سنیاسی پر پکھشپات کا غلط الزام لگانا ایک آریہ پتر کو زیبا نہیں دیتا ٭

افریقہ میں برطانوی فوجوں کی کامیابی

افریقہ میں برطانوی فوجوں نے یکے بعد دیگرے جو شاندار فتوحات حاصل کی ہیں۔ وہ اس قدر حوصلہ افزا ہیں۔ کہ یہ غیر ممکن نہ ہو گا۔ اگر اطالوی سلطنت کا افریقہ میں بالکل خاتمہ ہو جائے۔ تازہ خبر یہ ہے۔ کہ برطانوی فوجوں نے برطانوی سمالی لینڈ کی راجدھانی بربیرا پر قبضہ کر لیا ہے ٭

کیا کہتے اس "پاکستان" کے؟

پاکستان میں کیا کچھ ہو گا۔ یہ مسٹر غازی محمود صدر ڈسٹرکٹ مسلم لیگ لدھیانہ کے لفظوں میں سنیئے:۔

"پاکستان میں جداگانہ نیابت کی بجائے مشترکہ نیابت ہو گی۔ ہر ایک مذہب کو تہذیب اور زبان کی نشوونما کی پوری سہولتیں حاصل ہونگی۔ سرکاری زبان اور رسم الخط کے متعلق لوگوں کی...... رائے لی جائے گی۔ ہندوستان کے ایک ایک شخص کو زمین خریدنے اور بیچنے کی اجازت ہو گی۔ قانون انتقال اراضی جیسا کوئی قانون نہ ہو گا۔ یہ قانون جنم کی ذات پر مبنی ہے۔ اس لئے خلاف قدرت اور خلاف اسلام ہے۔ کوئی قانون جبر کی رو سے فوجی اور غیر فوجی دیہاتی اور شہری۔ زمیندار اور غیر زمیندار کی تقسیم سے ملک میں پھوٹ پیدا ہو، اسے بغاوت کا فعل سمجھا جائے گا۔ شراب کی قطعی ممانعت ہو گی۔ جھٹکہ اور حلال۔ اذان اور آرتی۔ اور مسجدوں کے سامنے باجہ کا سوال خود بخود حل ہو جائیگا۔ ہندو روٹی اور مسلمان پانی کا نعرہ لگانے والا جیل میں ڈالا جائے گا۔ اور گندہ اخبارات کو پھانسی چڑھا دیا جائے گا"۔

کیا کہنے اس پاکستان کے؟ لیکن ہم کہتے ہیں۔ کہ پہلے عملی طور پر ہندوستان کو اس سانچے میں ڈھال تو لو۔ نام کا کیا ہے۔ اس کا بھی رائے شماری سے بعد میں فیصلہ ہو جائے گا ٭

دنیا کا نیا نظام

لنڈن کے اخبار "نیوز ریویو" کی اطلاع کے مطابق ہٹلر۔ جرمنی اور روس کے ماتحت یوروپ اور ایشیا کا بلاک قایم کرنے کے لئے صلح کی سکیم تیار کر رہا ہے۔ جس کی رو سے جرمنی یوروپ میں غلبہ چاہتا ہے۔ اور روس اور جاپان کو ایشیا کا کنٹرول سونپنا چاہتا ہے۔ ہٹلر کی سکیم ہے۔ کہ اگر برطانیہ اور امریکہ اس نئے نظام کو قبول کر لیں اور "یوریشیا" کو تسلیم کریں۔ تو جرمنی دس سال کے لئے ایک معاہدہ پر دستخط کرنے پر تیار ہو جائے گا۔ اور اگر وہ انکار کریں گے۔ تو جرمنی جنگ جاری رکھے گا ٭

"پرکاش" کے گراہک بنا کر اس کی اشاعت بڑھانا ہر ایک ستھانت پریمی کا فرض ہے ٭ (مینیجر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہیں۔ اگر آریہ کے آگے ہندو شبد لکھوانا اس لئے ضروری ہے۔ کہ کہیں ہمیں ہندوؤں سے جُدا نہ سمجھا جائے۔ تو سارے آریہ سماج کو اس الزام سے بچانے کیلئے یہ مطالبہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا نام بدل کر آریہ (ہندو) سماج کر دیا جائے۔ اگر آریوں کے اپنا صحیح نام لکھوانے سے ہندو سماج میں پھوٹ پڑ سکتی ہے۔ تو معترض یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی جُدا گانہ ہستی بھی ہندو سماج میں تفریق کا باعث ہے اسلئے اسے بھی بند کر دیا جائے۔ کیا آریہ پُرش اس کیلئے تیار ہوں گے؟ نہیں۔ تو وہ اپنا نام آریہ کی بجائے ہندو لکھوانے کو کیوں تیار ہوں۔ پرادیشک پرتی ندھی سبھا گناہ بے لذت کی مرتکب ہوئی۔ کیونکہ یہ ایک ناقابلِ انکار ثبوت سے ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ آریوں کا مجموعی شمار ہندوؤں میں ہوگا۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ اگر آریہ لوگ اپنے تئیں آریہ لکھوائیں تو اس سے ہندوؤں کے پولیٹیکل یا شہری حقوق کو کوئی ہانی نہیں۔ خیر جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ یہ تو ہم ماننے کو تیار نہیں۔ کہ آریوں کی تعداد پہلے سے کم ہوگی۔ لیکن یہ ہو سکتا ہے۔ کہ متحدہ عمل کی صورت میں جو ترقی وہ کرتے۔ وہ نہ ہو۔ اس پاپ کی ذمہ داری پرادیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے سر پر ہے۔ اس سے سمبندھ رکھنے والی آریہ سماجوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ انکی پرانتیہ سبھا نے اپنے آچاریہ کے پرتی کس کرتگھنتا کا پرکاش کیا ہے؟ جو سبھا اپنے آچاریہ سے غداری کر سکتی ہے۔ اس سے کسی اور کو کیا اُمید ہو سکتی ہے؟ رشی دیانند آریہ سماج کی ستھاپنا نہ کرتے۔ تو پرادیشک پرتی ندھی سبھا کہاں ہوتی؟ اس سبھا نے رشی رِن چکانے کا یہ نیا طریقہ اختیار کیا ہے۔ کہ ان کی آگیا کی اوہیلنا کرے۔ آریہ سماجوں کو اس پاپ سے بچنا چاہیئے +

(کرشن)

وی۔ پی وصول کیجیئے

جن گراہکوں کی خدمت میں چندہ ختم ہونے کی اطلاع دی گئی تھی۔ اور انہوں نے ۱۸۔ مارچ تک چندہ نہیں بھیجا۔ ان کی سیوا میں وی۔ پی بھیجے جاتے ہیں۔ وہ کرپا کرکے وصول کر لیں۔ اور کسی صورت میں بھی واپس کرکے اپنے پیارے اخبار کو نقصان نہ پہنچائیں ✦

(مینیجر)

ویدوں کی تعلیم عالمگیر ہے

(لیکھک:۔ مہاتما نارائن سوامی)

ویدوں کی شکھشا عالمگیر ہے اس کا کارن ویدوں کی شکھشا کا پرکار ہی ہے۔ ویدوں کی دو شکھشاؤں کا ہم یہاں ورنن کرتے ہیں۔ جس سے ویدوں کی شکھشا کا پرکار پرگٹ ہو جائے۔ پہلی شکھشا جس کو سوتچ ویدک دھرم کہا جا سکتا ہے۔ یہ ہے کہ "منش گیان حاصل کرے۔ اور اس کے مطابق آچرن کرتا چلا جائے"۔ ویدوں نے اس شکھشا کو کتنے سندر شبدوں میں ورنن کیا ہے۔ یجر وید ادھیائے ۴۰ میں تین منتر آتے ہیں۔ جن کا ارتھ یہ ہے۔ کہ "اندھکار میں پرویش کرتے ہیں جو (کیول) کرم کا سیون کرتے ہیں۔ اور اس سے بھی ادھک اندھکار میں وہ ہیں۔ جو (کیول) گیان میں رت ہیں۔ وید کرم کا پھل اور کہتے ہیں۔ اور گیان کا اور۔ ایسا ہم دھیر پُرشوں سے سنتے ہیں۔ جو ہمیں اُپدیش کر گئے ہیں۔ سدھانت یہ ہے۔ کہ کرم اور گیان کو جو کوئی ساتھ ساتھ کام میں لاتے ہیں۔ ارتھات گیان اُپلبدھ کرکے اس کے انوکول آچرن کرتے ہیں۔ وہ کرم سے مرتیو کو پار کرکے گیان سے امرتو کو پراپت کرتے ہیں۔ کیسا اُتم اُپدیش ہے۔ یدی تم نے یہ شکھشا پراپت کر لی۔ اور اس کے انوکول آچرن نہیں کرتے۔ تو وید کہتا ہے۔ کہ تم اندھکار میں ہو۔ یدی تم بنا گیان پراپت کئے اگیان پوروک کیا کرتے ہو تو بھی اگیان میں ہو۔ کیونکہ کرم اور گیان تو علیحدہ علیحدہ پھل دینے والی چیزیں ہیں۔ یدی تم گیان پراپت کرکے اس کے انوکول کرم (آچرن) کرتے ہو۔ تبھی تمہارا پُرشارتھ سپھل ہو سکتا ہے۔ اور تم مرتیو سے پار ہو سکتے ہو۔ تبھی تمہارا پُرشارتھ وید انوکول کہا جا سکتا ہے۔ یہ شکھشا ہے۔ جو منش ماتر کو ایک جیسا لابھ پہنچا سکتی ہے۔ یہ شکھشا ہے جس کی ہر ایک کال میں ایک جیسی اُپیوگتا ہے۔ جگت کے پرارمبھ میں اس بات کی ضرورت تھی۔ کہ منش گیان حاصل کرکے اُسے آچرن میں لائے۔ اب بھی اس کی ضرورت ہے۔ اور لاکھوں برس کے بعد آنے والے سمیہ میں بھی اس کی اُپیوگیتا ہوگی۔ اس لئے ویدوں کو ہر ایک کال کے لئے اپ۔ ٹو۔ ڈیٹ کہتے ہیں۔ ایک اور بھی رہسیہ ہے۔ جو اس شکھشا میں دیہت ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ویدوں نے گیان اور کرم کا اُدیش بتلا دیا ہے۔ کہ مرتیو سے پار کرنے والے ارتھات مرتیو کے سب سے بڑے بندھن سے سوتنتر کرنے والے ہوں۔

مغرب کی ساری ترقی کا آدھار سائنس اور آرٹ ہے۔ سائنس کسے کہتے ہیں اور آرٹ کیا ہے؟ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کے شبدوں میں Art consists in doing and Science consists in owing.

یعنی سائنس گیان اور آرٹ کرم کا ہی نام ہے۔ لیکن مغرب کے کرم اور گیان کیول اسی سمیہ وشیلی گیسیں بنا کر منشیوں کے یُدھ کرنے کا سامان اکٹھا کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا کوئی اُدیشیہ نہیں۔ امریکہ کے Chemical Deptt. of Warfare نے انیک گیسیں کھوجی ہیں۔ دیکھو Report of the American Chemical War-fare Service for 1918-20 ایک گیس ہے جسے اگر تین چار ہوائی جہازوں کے چھوٹے چھوٹے بم برلن کے اُوپر چھوڑا جائے۔ تو کئی لاکھ کی آبادی رکھنے والا دُنیا کا ایک ...... بڑا یہ نگر تین گھنٹوں کے اندر اندر نشٹ ہو سکتا۔ اسی پرکار کی گیسیں ہر ہفتہ کئی ٹن تیار کرکے پرایہ سبھی سبھیہ کہلانے والے دیشوں میں جمع کی جاتی ہیں۔ جس سے انہیں آنے والے یُدھ میں کام میں لایا جائے۔ اور برسوں کے ستھان میں سپتاہ اور دنوں میں ہی لاکھوں کروڑوں منشیوں کو موت کے گھاٹ اُتارا جا سکے۔ ایک گیس ...... (مارچ ۱۹۲۴ء) میں جرمنی دیش میں تیار کی جا رہی تھی۔ اور آٹھ سائنسدان اس کی تیاری میں لگے ہوئے تھے۔ گیس تو تیار ہوگئی۔ لیکن بے احتیاطی سے کچھ گیس برتن سے نکل کر باہر ہوا میں مل گئی۔ جس سے وہ آٹھوں سائنسدان دیکھتے ہی دیکھتے موت کا شکار ہو گئے۔ اس لئے یہ مرتیو کے بندھن سے چھڑانے کی جگہ اسے اور بھی درڑھ کرتے ہیں۔ اس لئے یہ ٹھیک طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ مغرب ہی ...... سب ہندوستان مشرقی تہذیب کو ماننا چاہیئے "دیدوں ..."

آریہ سماج کا ستھاپنا دوس

۲۸- مارچ کو منانے کا پروگرام

(منتری سارودیشک سبھا کی گھوشنا)

آریہ سماج کا ستھاپنا دوس آریہ سماج کے سو یکرت پرووں میں سے ایک پرو ہے سبھا کے نشچے انوسار اب یہ پرو چیتر شکلا پرتی پدا کو منایا جایا کریگا۔ اس ورش یہ پرو ۲۸۔ مارچ ۱۹۴۷ء کو منایا جائیگا۔ اس دوس کا کاریہ کرم اس پرکار ہے:۔

(۱) پراتہ کال نر ناری اپنے اپنے گراموں اور نگروں میں سنکیرتن اور اس کے بعد ہون کریں (۲) سارودیشک سبھا — دوپہر یا سائنکال کو (ستھوسو دِدھا نوسار) آریہ مندروں اتیادی میں سارودیشک سبھائیں کی جاویں۔ اور سبھا میں پہ وید دھنی کے انوسار سرسوتی کی ستتی اور سبھا کے پہ ویدک وید منتروں کا پاٹھ پرارتھنا اور دیا کھیا ہو۔ تت پشچات آریہ سماج ستھاپنا دوس کی سمرتی میں آریہ سماج کی ستھاپنا کے اتہاس تتھا آریہ سماج کی اُپیوگیتا پر نبندھ پاٹھ۔ بھاشن اتیادی کئے جائیں۔ اسی اوسر پر آریہ سماج کے سدسیوں میں بردھی کی جائے۔ اس سبھا میں سارودیشک سبھا کے وید پرچار فنڈ کیلئے اپیل کی جاکر چار آنہ ندھی اکٹھی کی جائے۔ اور ددھرگان۔ وادیہ اور شانتی پاٹھ کے ساتھ سبھا وسرجن کی جائے۔

دیپ مالا — اسی دن راتری کو آریہ سماجوں۔ آریہ سنستھاؤں اور آریہ گرہوں میں روشنی کی جائے۔ یہ بھی یتن کیا جائے۔ کہ اس دن ادھک سنکھیا میں نکٹ ورتی ستھانوں میں جہاں آریہ سماجیں نہیں ہیں آریہ سماجیں ستھاپت کی جائیں +

اپیل

سب پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کی سمیتی سے یہ نشچے کیا گیا ہے۔ کہ اس آریہ سماج ستھاپنا دوس کے پوتر اُپلکش میں پرتیک آریہ سماج اپنے سبھا سدوں سے ان کے پریوار کے پرتیک دیکتی پر ۴ر کے حساب سے اور انیہ پرتیک آریہ سے ۴ر پرتیک کے حساب سے دھن اکٹھا کرکے سارودیشک سبھا کو بھیجے۔ آشا ہے۔ کہ آپ اس دھن پونے اُتساہ سے یہ دھن راشی اکٹھا کرکے نیون سے نیون پچاس روپے بھیجنے کی کرپا کریں گے +

(Back to the Vedas کی اور چلو) کا بھاؤ بھی یہی ہے۔ کہ پہلے جیون کے ...

"آریہ سماج ستھاپنا دوس" (٢٨-مارچ) پر پڑھے جانے یوگیہ

آریہ سماج اور آریوں کے کارنامے

(از ویدبھد چرنجی لال جیتو۔ ٹھمبڑدی۔ انبالہ)

آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

ویدا اُدّھار
پھر سے ویدوں کا اُدّھار کس نے کیا؟ ۔ جا بجا پھر کے پرچار کس نے کیا؟
سونے والوں کو بیدار کس نے کیا؟ ۔ بیڑا منجدھار سے پار کس نے کیا؟
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے آریوں نے

اویدک متا کھنڈن
کس نے پاکھنڈیوں کا ہے توڑا قلعہ؟ ۔ اور جہالت کا کس نے کیا خاتمہ؟
کس نے جھوٹے مذاہب کا کھنڈن کیا؟ ۔ ویدمت کا دیا کس نے سکہ بٹھا؟
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے آریوں نے

اینٹی مورتی پوجا
کس نے باطل پرستی بنائی بُری؟ ۔ کس نے جڑ مورتی پوجا کی جڑ کاٹ دی؟
کس نے بھگتی سکھائی ہے بھگوان کی؟ ۔ بھکتی پانے کی کس نے بتائی ودھی؟
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے آریوں نے

توہم پرستی کےخلاف جہاد
بھوت سے۔جن سے کس نے بچایا کہو؟ ۔ اُن سے بے خوف کس نے بنایا کہو؟
اب نظر کیا کہیں ستیہ آیا کہو؟ ۔ وہم دل کا تھا کس نے مٹایا کہو؟
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

سماج سدھار
کس نے غلطی کی اصلاح کی ہے جناب؟ ۔ بند کیں دوستو! کس نے رسمیں خراب؟
کس نے اُپکار جگ کا کیا بے حساب؟ ۔ کس نے کرکے دکھائے ہیں کار ثواب
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

ہندی و سنسکرت اُدّھار
ماتری بھاشا کا اُدّھار کس نے کیا؟ ۔ ہندی کا پھر سے پرچار کس نے کیا؟
سنسکرت سے بھلا پیار کس نے کیا؟ ۔ دیو بانی کا سنسکار کس نے کیا؟
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

استری جاتی کا اُدّھار
استری جاتی کا کس نے کیا مان ہے؟ ۔ کس نے ودیا کا اُس کو دیا دان ہے؟
کس نے سمجھا کہ یہ رتنوں کی کان ہے؟ ۔ گھر کا شرنگار ہے سکھ کا سامان ہے؟
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

دلِتر بندھو
کس نے سمجھا منتریوں کو اِک سار ہے؟ ۔ ساتھ شودروں کے کس نے کیا پیار ہے؟
کس نے اُن کو دیا کر خبردار ہے؟ ۔ کس نے اُن کا کیا آج اُدّھار ہے؟
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

ہریجن اُدّھار
کس نے دلتوں سے دیوہار اچھا کیا؟ ۔ کس نے اپنایا اُن کو گلے سے لگا
کس نے اوپر اُٹھایا ہے ودیا پڑھا؟ ۔ کس نے حق اُن کے اُن کو دئے ہیں دلا۔
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

اناتھ رکھشا
کس نے سنبھالی یتیموں کی خود آپ ہے؟ ۔ کون بن کر رہا اُن کا ماں باپ ہے؟
کردیا کس نے رونے سے چُپ چاپ ہے؟ ۔ کس نے اُن کا ہر اسارا سنتاپ ہے؟
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

بال ووِواہ نشیدھ اور ودھوا وواہ
کس نے بچے کیے شادیوں سے بری؟ ۔ شاردا ایکٹ کی نیو کس نے دھری
کس نے ودھواؤں کی ساری بپتا ہری؟ ۔ کس نے دوبارہ پھر اُن کی شادی کری
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

گئو رکھشا
گائے ماتا کی کس نے خبر لی بھلا؟ ۔ سیوا کس نے بتائی ہے کرنی بھلا
کس نے رکھی ہے بھارت کی لکشمی بھلا ۔ کس نے بخشا ہمیں دودھ اور گھی بھلا
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

جذبۂ شہادت
کشٹ لاکھوں سہے کس نے خود جان پر؟ ۔ سر دیا دھرم پر کس نے بلیدان کر
دیویوں کی مرے کون مٹ شان پر؟ ۔ کس نے ہندوؤں کی رکھشا کری آن کر
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

شدھی چکر
عقل میں کس کی یہ بات آئی بھلا؟ ۔ شدھی کی رسم کس نے چلائی بھلا
کس نے ہندوؤں کی سنکھیا بڑھائی بھلا؟ ۔ کس نے کرکے دکھائی کمائی بھلا
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

ودیشوں میں پرچار
کون پہنچا ودیشوں میں کر حوصلہ؟ ۔ ڈنکہ کس نے بجایا وہاں وید کا
ناستک کو دیا کس نے آستک بنا؟ ۔ کس نے دکھلایا گمراہوں کو راستہ
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

پرتنترتا انوبھو
کس نے سمجھا غلامی میں دُکھ ہے گھنا؟ ۔ کس نے بتلایا آزاد رہنا کھرا
کس نے انوبھو کیا اپنے دُکھ دیش کا؟ ۔ کس نے تحریک آزادی کی دی چلا
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

سوتنترتا سنگرام
سوتنترتا سوراجیہ لینے کی کس کو ہوئی چاہنا؟ ۔ کس نے کی کانگریس کی یہاں ستھاپنا
کس کو جیلوں میں جیون پڑا کاٹنا؟ ۔ توپ گولوں کا کس نے کیا سامنا
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

ادھیکار رکھشا
کس نے ڈنڈوں سے تڑوائی اپنی کمر؟ ۔ ہو گئے کون قربان نج دھرم پر
حیدرآباد کی کس نے لی ہے خبر؟ ۔ کس نے ہندوؤں کی امداد کی پہنچ کر
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

ابھے دان
ستیاگرہ کرنا کس نے بتایا ہمیں؟ ۔ ششتر بن لڑنا کس نے سکھایا ہمیں
کس نے بے ڈر بہادر بنایا ہمیں؟ ۔ کس نے آزاد دُکھ سے کرایا ہمیں
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

نشکام سیوا
کس نے روشن جگت میں کیا نام ہے؟ ۔ کس نے دکھلایا کر کام نشکام ہے
نیا کا کس نے بھلا اپنا آرام ہے؟ ۔ امتحاں میں کس نے لیا انعام ہے
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

سنسار کلیان
کس کے رن سر پہ ہے قوم کا دیش کا؟ ۔ کون دن رات اس کو رہا کر ادا
کس کو بھاتا اچھی کام کرنا بڑا؟ ۔ کس نے پرماتما کا لیا آشرا
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

کرنونتو وشوم آریم
کس نے انشا کیا لمبا چوڑا ہمیا؟ ۔ سب کو آریہ بنانے کا ٹھیکہ لیا
جیتو دھیان کا مان کس نے کیا؟ ۔ کس نے جگ میں اُسے اُونچ آسن دیا
آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے۔ آریوں نے

آریہ سماج پر اعتراضات

جو سناتنی پنڈت راج نارائن ارمان نے چیتاونی میں کئے ہیں۔ ان کا منہ توڑ جواب پنڈت منسا رام ویدک توپ کی قلم سے "چیتاونی کا اُتر" میں پڑھیئے۔ ویدک سدھانتوں کی رکھشا کے لئے اردو میں یہ بہترین تصنیف ہے۔ اسکی ایک کاپی ہر ایک سماج لائبریری اور آریہ کے پاس ہونی چاہیئے۔ اسلئے آج ہی ایک جلد منگوائیے۔
قیمت عہ۔ محصول ڈاک ۴ر۔
مینیجر "پرکاش" ۔ لاہور

روپیہ کے سترہ آنے لیجیئے!

ان دنوں سب بیوپاروں میں بے شک خسارہ ہو۔ لیکن آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کے حصے خریدنے سے آپ کو روپیہ کے سترہ آنے ملتے ہیں۔ اسلئے اگر منڈل کے دس دس روپیہ کے آپ دس حصے خریدیں۔ اور ایک صد روپیہ لگا دیں۔ تو سال کے بعد آپ کو سو آنے یعنی سوا چھ روپے منافع ملے گا۔ گویا ایک روپیہ کے سترہ آنے ہو جاویں گے۔ اس سے زیادہ منافع بخش اور کوئی بیوپار نہیں۔ اپنا سرمایہ منڈل کے حصوں میں لگائیے اور بھرپور فائدہ اُٹھائیے۔ پراسپکٹس اور دیگر تفصیلات کیلئے منڈل کو لکھیئے۔

منتری اپنا ویشر ہولڈر منیجنگ ڈائریکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

کنیا کی آوشیکتا

ایک کنوارے آریہ ستی اُتمین ورحبس کی آیو ٣٢ سال۔ تعلیم میٹرک تک تندرست۔ خوبصورت کیلئے ایک سو شکھشت۔ گرہ کاریہ سے واقف۔ خوبصورت۔ آریہ خیالات کی کنیا کی ضرورت ہے۔ وواہ ذات پات توڑ کر ویدک ریتی سے کیا جائیگا۔ مفصل حالات بذریعہ خط وکتابت دریافت کریں۔
موہن لال آریہ۔ بازار صرافہ۔ گرجھ ضلع نا گپور۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قومیت اور اتحاد

(از مسٹر جے رام سنتوش رن باسی کفمبٹر دی)

انسانیت اور تہذیب و تمدن کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ گروہوں کی صورت میں آپس میں ربط و اتحاد رکھتے ہوئے زندگی بسر کی جائے۔ ان گروہوں کو ہی قوم یا نیشن کا نام دیتے ہیں۔ کسی قوم کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ اپنی برتری اور فوقیت کا دم بھرے۔ دوسری قوموں پر من مانی حکومت کرے۔ اپنے اصول و قواعد کو ان پر ٹھونسے۔ اور اپنی تہذیب و تمدن کو دوسروں کی تہذیب و تمدن سے بہتر سمجھتے ہوئے دوسروں کو ان پر چلنے کیلئے مجبور کرے۔ ہر ملک و قوم کے رسم و رواج یا تہذیب و تمدن الگ الگ ہوتے ہیں۔ جس پرکار انسانی شکلیں ایک جیسی نہیں ہو سکتیں۔ اسی طرح ایک ہی قسم کے تہذیب و تمدن کا اطلاق بھی تمام قوموں پر نہیں ہو سکتا۔ جو باتیں ایک قوم کے لئے مفید ہوتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ دوسری قومیں بھی ان سے مستفید ہو سکیں۔

قومیت کی تشکیل جغرافیائی حیثیت سے ہوتی ہے۔ چونکہ جغرافیائی حالات انسانی طبع پر پوری طرح اثرانداز ہوتے ہیں۔ اسی لئے ان کے اوضاع و اطوار اس سرزمین کے جغرافیائی حالات کے زیر اثر ڈھل جاتے ہیں۔ گویا وہ اپنے لئے ایک مخصوص طرز تمدن بنانے اور اس پر عمل کرنے کیلئے مجبور ہو جاتے ہیں۔ جس میں کسی قسم کی تبدیلی کرنا۔ وقوع میں آنا غیر فطری فعل ہوتا ہے۔

اگر ہر ایک قوم اپنے اپنے ملک میں رہ کر خوشی سے اور پر امن طریقے سے زندگی بسر کرے۔ کسی سے دشمنی یا عداوت نہ رکھے۔ دوسری قوموں کے حقوق سلب نہ کرے۔ اور دیگر اقوام کے ساتھ ہمدردانہ تعلقات قائم کرے۔ تو اس قسم کا نیشنلزم (قومیت) قابل ستائش ہوتا ہے۔ اس قسم کی قومیت سے ہی بنی نوع انسان کی بہتری ہو سکتی ہے۔ مشہور شاعر گوئٹے کے الفاظ ہیں کہ "انسانیت کی ترویج کیلئے قومیت کا ہونا لازمی امر ہے۔ اور ہر ایک قومی گروہ کی حد بندی ضروری ہے۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ تمام قومیں ملکر ہی خدا کی مخلوق بنتی ہیں۔ بلکہ ذرا اور نازک خیالی سے یوں کہہ لیجئے۔ کہ خدا کا لباس بنتی ہیں۔"

لیکن فی زمانہ اس قسم کی قومیت کا تخیل بے معنی ہے۔ ہر ایک ملک و قوم کے دماغ میں اپنا اپنا اقتدار بڑھانے کا متعفن مادہ پرورش پا رہا ہے۔ ہر قوم دوسری قوم کی کسی نہ کسی کمزوری سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُسے ہضم کرنے کی ادھیڑبن میں ہے۔ نیشنلزم کا معیار بدل گیا ہے۔ ایک مذموم اور تباہ کن قومیت آج کل زور پکڑتی نظر آ رہی ہے۔ جو دُنیا کو تباہی اور گمراہی کے تنگ و تاریک غار کی جانب دھکیل رہی ہے۔ اس قسم کا نیشنلزم کبھی بھی دُنیا کو پُر امن طور پر رہنے نہیں دیتا۔ یہ اسی جذبہ کی کرشمہ سازیاں ہیں کہ جنگ کے شعلے روز بروز بلند ہوتے جا رہے ہیں۔ اور بعید نہیں۔ کہ یہی شعلے اس نیشنلزم کو ایک دن اپنی لپیٹ میں لے لیں۔

یہ دوسری قسم کا نیشنلزم ہی قوموں کے آپس میں ٹکرانے کا باعث بنتا ہے۔ کیونکہ اس کی تعمیر خود پرستی پر ہوتی ہے۔ اس لئے غرور اور تکبر کا کیڑا ان کے دماغوں کو لاحق ہو کر انہیں کھوکھلا کر کے ان میں ہوس پرستی اور ملک گیری کی ہوس سمانے کے لئے جگہ بنا دیتا ہے۔ پھر ان کے نیشنل ازم کا معیار انسانیت کے درجے سے منحرف ہو کر تفرلیط کی طرف رُخ کرتا ہے۔ وہ اپنی قوم کو تعلیم دیتے ہیں۔ کہ ہماری تہذیب اور ہمارا تمدن سب سے اعلےٰ ہے۔ ہماری قوم دُنیا میں سب سے زبردست قوم ہے۔ وہ سب قوموں پر حکومت کرنے کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ اور اس کا حق ہے۔ کہ وہ تمام روئے زمین پر چھا جائے۔"

اس قسم کی تعلیم کا مطلب ہے "صرف اپنے لئے جینا۔" اور یہ تعلیم ہرگز کبھی بھی خلق خدا کی بہبودی میں داخل نہیں ہو سکتی۔ انسانیت کی ترقی اس پالیسی (ذہنیت) سے نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایک قوم کی ترقی کو ہم انسانیت کی ترقی نہیں کہہ سکتے۔

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

ہون کا ویگیانک روپ

(از شری پنڈت مہیندر پرتاپ جی شاستری اُپدیشک سارودیشک سبھا)

شنکا بدبو گھر کی دوشت وایو کو گھر سے باہر نکالنا ہی ہون کا پریوجن ہے۔ تو یہ تو ہم فائر سٹوونز دوارا پورن کریں گے۔ پھر ہون میں گھی آدی سگندھت تھا پشٹی کارک پدارتھ کیوں ڈالیں؟

اُتّر ہم نے پہلے کہہ دیا ہے۔ کہ ڈالی ہوئی چیزیں سوکھشم ہو کر وایو کے کنوں میں مل جاتی ہیں۔ جب ہم ناک کے ذریعہ شواس لیتے ہیں۔ تو وہ اوشدھیوں کے کارن ہمارے پھیپھڑوں میں پہنچکر رکت شدھی کرتے ہیں۔ کلپنا کیجئے۔ کہ ایک منش روگ کی اس اوستھا تک پہنچ چکا ہے۔ کہ کوئی دوا بھی وہ نہیں پچا سکتا۔ اوشدھی کو فوراً دمن دوارا نکال باہر پھینکتا ہے۔ ایسی روگی کو چتر ڈاکٹر انجیکشن دوارا دوائی پہنچا کر سوستھ کرتے ہیں۔ کیونکہ انجیکشن سے اوشدھی سیدھے ہی رکت میں پہنچائی جاتی ہے۔ اس کا پاچن شکتی پر کچھ بھی دباؤ نہیں پڑتا۔ یہی کریا کرم ہون کی سگندھت وایو پھیپھڑوں میں جاکر گرہن کرتی ہے سار تفات وایو دوارا جن اوشدھیوں کو ہم گرہن کرتے ہیں۔ وہ پاچن شکتی پر کچھ بھی دباؤ نہ ڈال کر رکت کو شدھ کرتی ہیں۔ اس سے سدھ ہؤا۔ کہ ہون پرکریا ایک پرکار دینک انجیکشن کا کار کرتی ہے۔ سپھر روگی دیکتی کو ڈاکٹر لوگ پہاڑ پر جانے کی صلاح دیتے ہیں۔ کیونکہ پہاڑ پر "اوزون گیس" ادھک ماترا میں ہوتی ہے۔ یہ وائیو اتنی پربھاو والی ہوتی ہے کہ یدی اس کے ۲۵ لاکھ کنوں میں سے ایک کن اشدھ ۲۵ لاکھ واں انش بھی اس وائیو میں مل جائے تو وہ شدھ ہو جاتی ہے۔ باغ باغیچہ کی وائیو میں بھی اسی اوزون (ozone) کا ہی الپ انش رہتا ہے۔ اسی کو سنسکرت میں "پران پر دوایو" اتھوا سگندھت وایو کہتے ہیں۔ وہی وائیو ہون دوارا پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے نتیہ پرتی گھر میں ہون کرنے سے وہ لابھ گھر میں ہی مل جاتے ہیں۔

شنکا ہم تو پرتیکش دیکھتے ہیں۔ کہ ہون کرنے والوں کو کوئی بھی لابھ نہیں ملتا۔ وہ بھی ہماری طرح ہی روگی نظر آتے ہیں۔ پھر ہم پرتیکش کی بات کو ٹھیک مانیں یا تمہاری یکتیوں کو؟

اُتّر یہ کہنا ستیہ کی ہتیا کرنا ہے۔ مہاراجہ دشرتھ کو تین رانیوں کے ہونے پر بھی کوئی سنتان نہ ہوتی تھی۔ آخر اُنہیں پتر ایشٹی یگیہ کی شرن لینی پڑی۔ جس کے پھلسوروپ مریادا پرشوتم رام چندر جی۔ لکشمن۔ دھرماتما بھرت۔ بھراتری بھگت شترگھن جیسی سنتانیں ہوئیں۔ جو سنسار میں اپنا اُداہرن ایک ہی رکھتی ہیں۔

(۲) مہرشی دیانند جی کے پاس ماسٹر ٹھاکر داس سنار نے آکر اپنا دُکھ سُنایا۔ کہ مہاراج میرے گھر الپ آیو سنتانیں ہوتی ہیں۔ چار پانچ سنتانیں ہوئیں۔ کنتو چھ مہینے یا ایک ورش کی آیو میں مر جاتی رہیں۔ کرپیا مجھے دیرگھ آیو سنتان اُتپن کرنے کی اوشدھ بتلا دیں۔ سوامی جی مہاراج نے اُسے دینک اگنی ہوتر کرنے کا اُپدیش دیا۔ پرینامنہ اس کے گھر بھوشیہ میں سند سوستھ و دیرگھ آیو والی سنتان ہوئیں۔

جو لوگ نتیہ ہون کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی لابھ نہیں اُٹھاتے۔ اس کا کارن ہون کی ترتیب نہیں۔ اپتو کوئی دوسری ترُٹی ہے۔ جو اگیانتا یا پرماد کے کارن اُن سے ہو جاتی ہے۔ نیائے شاستر میں آیا ہے۔ کہ یدی لکڑیوں میں کوئی دوش ہوگا۔ یا لکڑیوں کو بنا چنے آہوتیاں ڈالی جائیں گی۔ اتھوا پوروآہوتی کے اچھی طرح بھسم ہوئے بنا ہی دوسری آہوتی ڈالی جائے گی۔ تو کوئی لابھ نہ ہوگا۔ یکھنے کا تات پریہ یہ ہے۔ کہ جب تک پہلی آہوتی بھسم نہ ہو جائے دوسری نہیں ڈالنی چاہیئے۔

ہم اپنے لیکھ کو سماپت کرتے ہوئے پُورن یہ بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہون نتیہ پرتی کرنا چاہیئے۔

سواستھ رکھشا

(گذشتہ سے آگے)

امریکہ والوں کی صحت کا راز

مساوات یا برابری کا احساس

دوسرا سبب برابری کا احساس ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ امریکہ میں کروڑپتی کیا اس سے بھی بڑھ کر بہت لوگ مالدار ہیں۔ لیکن ان کی معاشرت۔ طرزِ رہائش۔ لباس اور غذا وغیرہ میں ایک عالمگیر مساوات پائی جاتی ہے۔ ظاہر طور پر چھوٹے بڑے امیر و غریب کے درمیان کوئی نمایاں فرق نظر نہیں آتا۔ ریلوں میں سب کے واسطے ایک ہی درجہ ہوتا ہے۔ اوّل دوئم اور سوئم کا فرق نہیں ہے۔ ٹرین میں اوّل اور دوئم درجے نہیں ہوتے۔ بڑے بڑے شاندار باغ ہر شہر کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جن میں ہر شخص آزادی کے ساتھ جا سکتا ہے۔ نہ ظاہری خطابات ہیں۔ کہ کوئی سر ہے۔ نہ کوئی خان بہادر اور رائے صاحب۔ ہر شخص وہاں مسٹر ہے۔ حتےٰ کہ خود امریکہ کی جمہوریت کا صدرِ اعظم بھی مسٹر ہے۔ اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ ہر شخص کی آزادی کے ساتھ اپنی محنت اور صلاحیت جسم و دماغ کے مطابق جس قدر روزی کما سکتا ہے کماتا ہے۔ اور آزادی کے ساتھ خرچ کرتا ہے۔ ہر ایک کو روپیہ جمع کرنے اور جائیداد پیدا کرنے کی آزادی حاصل ہے۔ کوئی چیز اس کی ترقی کی راہ میں مانع نہیں۔ مساوات کی یہ فضا اس ملک کے باشندوں کی صحت پر بہت اچھا اثر ڈالتی ہے۔ اور ڈال رہی ہے۔

صفائی اور تعلیم کا عام انتظام

تیسرا سبب ان کی صحت کی ترقی کا کھلی ہوا میں رہنا سہنا ہے۔ عام طور پر امیر و غریب سب کو اس ملک میں کھلی ہوا حاصل ہے۔ آج جیسے نئی دہلی بنی ہوئی ہے۔ بالکل اسی طرح صحت کے نقشوں کے مطابق وہاں کا ہر گرام اور شہر بنایا گیا ہے۔ بہت کھلی اور ہوادار گلیوں کے درمیان مکان بنائے جاتے ہیں۔ ہر مکان کے آگے اور پیچھے لازمی طور پر کوچہ ہوتا ہے۔ اور ایک چھوٹا سا باغیچہ دونوں طرف لگایا جاتا ہے۔ ... مکان ایک دوسرے کے قریب نہیں ...

بھارتیہ شکھشا کا آدرش

(سورگیہ دیش بھگت لالہ ہردیال جی ایم۔ اے کے وچار)

شکھشا کا لکھشن کرتے سمے یہی کہا جاتا ہے۔ کہ وکیتیوں اور جاتیوں کو وکست اور سنسکرت کرنے کی اس ریتی کو ہی شکھشا کہہ سکتے ہیں۔ جس کے دوارا وہ وکیتی اور جاتیاں اپنی ایشور پردت شکتیوں اور یوگیتاؤں کا اُتم سے اُتم پریوگ کر سکیں۔ کوئی بھی منش اپنے شاریرک۔ بودھک اور مانسک وکاس سے کام نہیں لے سکتا۔ جب تک کہ وہ ٹیک ٹیک منتروں سے اونت اور پراچین کال سے دھرا دھام پر اُتپن مانو جاتی کی بُدھی اور اکترت کئے ہوئے انوبھووں سے لابھ اٹھاتا نہ ہو۔ سرشٹی کی اس سرشٹی میں جاتیاں پنگو بن جائیں۔ یدی جاتیوں کے انگ بھوت وکیتیوں کو اپنے یگ کے اُتم سے اُتم شکھشا سادھنوں دوارا اپنی گپت اور انترہت وششتاؤں کو پورنتیا وکاس اور پرکاش میں لانے کا اوسر ہی نہ ملے۔

پرنتو منش نہ اکیلا رہ سکتا ہے۔ اور نہ ایکا ایک اُنتی ہی کر سکتا ہے۔ وہ سماجک جیو ہے۔ اس کو سماج اور سوسائٹی میں رہنا پڑے گا۔ اور کسی کا منتر یا شترو ہونے پر بھی بادھیہ ہونا پڑیگا۔ جو منش ایکانت نواس پر بھی ہے۔ اس کے سمبندھ میں تو یہی کتھن ٹھیک اُترتا ہے۔ کہ "یا تو وہ دیوتا ہے۔ یا پشو"۔ انھوانیٹ لیٹو۔

مانش سوبھاو کا نرمان ہی اس ڈھانچے پر ہوا ہے۔ کہ وہ منش انیہ منشیوں کے ساتھ میل جول میں ہرش اور سنتوش کا انوبھو کرتا ہے۔ اور یہی اس کے جیون کے سکھ کی پہلی شرط ہے۔ کسی وکیتی کو آپ اس کے ساتھی سنگیوں سے وبکت کر دیجئے۔ اُسے کسی دور دراز نرجن استھان پر بند کر دیجئے۔ آپ کیا دیکھیں گے۔ وہ وکیتی جیون کٹھین ہو جائے گا۔ اس کے وکیتو اور منشیتا کا ناش ہو جائے گا۔ اس کی یوگیتا۔ اس کی وششٹتا۔ وویک۔ پورش۔ سماجک گیان۔ یہ یہاں تک بُدھی سبھی کا اتنا ہراس ہو جائے گا۔ کہ اس میں اور ایک پشو میں انتر کرنا کٹھن ہو گا۔

سماجک سمبندھ سے منش میں دوسروں کے پرتی اپنے کرتویہ کا دھیان ہونے لگتا ہے۔ اور اسی سے اس کے آچار ویوہار کے وکاس کی ایک ادھشیک کڑی سمپن ہوتی ہے۔ جو وکیتی جتنی سوبھاو اُسے منشیوں کے واستوک سمپرک میں آتا ہے۔ اُسے گیات ہو جاتا ہے۔ کہ پرانی بھاؤ کیا وستو ہے۔ پرانی بھاد کی بھاونا اس کے لئے ایک خالی شبدوں کا جوڑ توڑ نہیں رہتا۔ پرنتو اس کے لئے یہ ایک جیتی جاگتی جیوتی بن جاتی ہے۔ جو پرتی دن کے ویوہاروں میں اس کی مارگ پردرشک بن کر اس کے اُدتی اُٹھنے میں سہائیک ہوتی ہے۔ اس لئے شکھشا کا پہلا دھیہ ہونا چاہیئے پرتیک بالک کے کومل ہردے پر مالو تا کے پرتی کرتویہ پالن کی چھاپ لگانا۔

دھارمک پرشی بھاشا میں اس "مانوتا کے پرتی کرتویہ" کو "ایشور کے پرتی کرتویہ" کے نام سے انودت کر سکتے ہیں۔ آتما مانو جیون کا اوناشی بھاگ ہے۔ اور پرتی دن کے ویوہار میں ادھیاتمکتا کا کاریہ بُدھی کا دیہ سے پورو سمپن ہوتا ہے۔ اس لئے کرتویہ کے کرم شدہ وکاس کو ہی ہمیں کسی کی سنید شکھشا پرنالی سے ہمیں اپروکت پرکار کا ادھیاتمک پرمی نام ملتا ہے۔ نشچے ہی ہماری جاتی میں کتنے ہی ایسے اُچیہ کوٹی کے مہانو بھاؤں کی سرشٹی ہو سکتی ہے۔ جن کا نام اُن کے پیچھے امر رہے۔ اور آگامی سنتتی ان کو یاد کرنے میں گورو کا انوبھو کرے۔ پرنتو یدی شکھشا کے اس آچار انگ کی اوہیلنا کی جائے گی۔ تو جاتی میں ایسے آچار ہین اور بُدھی شونیہ وامن وکیتی اُتپن ہوں گے جن کا جیون تُچھ۔ دکھی اور پاشوک ہی ہو گا۔ اس لئے رشی منیوں کے پراچین کتھنانوسار دھرم ہی کسی جاتی کا جیون رکھ سکتا ہے۔ پرنتو سارو بھوم سدبھاو کا یہ مہان دھرم آہنسا کا یہ انوبھو ویوہارک بھی اکیلے وکیتی دوارا سمپن نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک کہ وہ پہلے اُن چھوٹی چھوٹی سماجک اکائیوں کے ساتھ اپنا وششٹ سمبندھ نہیں جوڑ لیتا۔ جن کا کہ وہ سویم ایک چھوٹا سا انگ ہے۔ انما سک وکاس کے سنت پرواہ نے ان سماجک اکائیوں اور گُٹوں کی سرشٹی کر ڈالی ہے۔ جو ایک دوسرے سے بھن ہے۔ اور ایک دوسرے سے سمپنتیا اور اسند گدھ روپ میں پہچانے اور جانے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ آچار ویوہار۔ دھرم ادھ جاتا۔ انہاس اور سماجک وانا ورن۔ ریتی رواج پر ابھی بھی خاصا انتر دیکھا پایا جاتا ہے۔ منشیوں کے یہ گٹ ادرفاتہ گروپ پر سپر ملکر جاتی فرقہ۔ گروہ۔ الٰہ آدی کا نام پاکر سنگھٹت سموہ کا نام دھارن کر لیتے ہیں۔ انہی کو ہم راشٹر یا ادرفات نیشن کہہ سکتے ہیں۔ اسی لئے منش انتوا ہانشر مانوتا کے اس سموہ کا نام ہے۔ جس کے ایک مہان وکیتی جیون کے پرایہ ... وکاس کا ادیوں کی چوٹی کے لئے رہتا ہے۔ اور جیون کرتا ہے۔ ...

مختصر

قطرت خاموش تھی۔ اور شام کا چھا رہا تھا۔ اور مشرق سے تاریکی جاب چلا آتا تھا۔ اور کہیں کہیں ... تھے۔

شام سنگھ اس خاموشی میں کھیت کے کنارے کھڑا خیالات کی دنیا میں غلطاں تھا۔ شہر میں اب کام نہیں رہا۔ کیا کھائیں؟ کہاں جائیں؟ کیا کریں؟ مزدور آدمی تھا۔ ہاتھ سے مکانوں پر ایسے بیل بوٹے بنا تا تھا۔ کہ لوگ عش عش کر اُٹھتے تھے۔ لیکن روز مکان کون بنواتا ہے روزگار کہاں ملتا ہے؟ اس وقت ایک آدمی نے پاس آکر کہا۔ "کیا تم اس شہر میں رہتے ہو؟"

شام سنگھ نے چونک

"بن تم ..."

کبھی ... اپنا ... اپنا مجھے بنا کر ... کبھی ہنساتے ... کون ... تیرے نام ... کس ... اب اپنا ... اپنا روپ ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

افسانہ

...کہا - سوال کرنے والا ادھیڑ عمر کا خوش ... آدمی تھا - شام سنگھ نے کہا "ہاں ... نہیں"

"کچھ مزدوروں کی ضرورت ہے - ایک نہر بنوانا چاہتا ہوں - کیا یہاں مزدور مل جائیں گے؟"

"کیوں نہیں - پہلے تو تیں ہی ہوں"

"میرا نام ہرتمنر جی ہے مجھے دو سو مزدوروں کی ضرورت ہوگی"

"سب ہو جائیگا - آپ فکر نہ کریں"

(۲)

ہرتمنر جی نے ایک مکان لے لیا - اور شہر سے دور ایک نہر بننے لگی - پہلے وہ شہر تک پیدل جاتے تھے - پھر انہوں نے ایک

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

...جس کی کوئی ... نہیں - کہ ... بات کی پرواہ نہیں ... جس کے دل ... کا بھی بھلا ... کرسکون ہیں ... دنیا کے بولی ... میں ... کی چمک ... جس نے ... وجو مصیبتوں کے ... پڑا ہے۔

... بھگوان!

(...ری)

...کبھی جگت بنایا؟
...اپنا آپ چھپایا؟
...مجھے بھلایا؟
...یہ تم کو بھایا؟
...یہ کیسی ہے مایا؟
...کھیل کھلایا؟
...ہے جگ میں آیا؟
...دھوکہ کھایا؟
...کیوں نہیں بتایا؟
...سے ٹھکرایا۔
...ہنستی آیا۔

استری جگت

وہ علاقہ جہاں عورتیں قرق کی جاتی ہیں

(از شری دیویندر جی - آریہ مشنری)

میں پہلی مرتبہ سنہ ۱۹۳۹ء میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جانب سے نالہ گڑھ (ریاست) آیا تھا - اس وقت راج دربار کے حکم سے آریہ سماج کا پرچار ممنوع تھا - چند روز کی کوشش سے ہمیں پرچار کی آزادی مل گئی - اور پہلا حکم منسوخ ہو گیا - اس کے بعد فروری سنہ ۱۹۴۰ء میں مستقل طور پر میں نے یہاں رہائش اختیار کر لی - اور آریہ سماج کے پرچار سمبندھی پروگرام کو تیز کرنا شروع کر دیا - ہمارا راستہ صدہا خطرات سے پر تھا - ایک جانب پرانکوں کے اس کھنڈر میں آریہ سماج کے لئے قدم رکھنے کی جگہ بنانا زبردست مخالفتوں کا مقابلہ کرنا تھا - دوسری طرف ٹھوس اور تعمیری کام کا خیال تھا - جس میں سب سے بڑا سوال پہاڑی علاقہ میں ماتری شکتی کی حفاظت کا سوال تھا - ودیا کی کمی اور پرچار کے نہ ہونے سے استری جاتی کی جو دردشا دیکھی گئی - وہ بیان سے باہر ہے - میدانی علاقہ کے لوگ اس کو سن کر ہی دانتوں میں انگلی دبالیں گے - یوں تو دھرمیوں کے ہاتھوں کوئی دن ایسا نہیں جاتا جب ہندو استریاں اغوا نہ کی جاتی ہوں - نالہ گڑھ سے شملہ کو جو راستہ جاتا ہے - وہ تجارتی رسل و رسائل کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے - چنانچہ شملہ میں جس قدر مال مویشی پہنچتا ہے - بیوپاری لوگ عام طور پر اسی راستے سے لے جاتے ہیں - یہ بیوپاری میدانی علاقوں سے مویشی خرید کر شملہ میں فروخت کرتے ہیں - اور وہاں سے واپسی میں پہاڑی عورتوں کو اغوا کر کے میدانی علاقوں میں فروخت کے لئے لے جاتے ہیں - ان بیوپاریوں میں اکثریت مسلمانوں کی ہے - چنانچہ پچھلے سال خود میں نے ایک بیوپاری کو گرفتار کرایا تھا - جو شملہ کے نزدیک سے ایک ہندو استری کو اغوا کر کے لئے جا رہا تھا +

بہر حال چونکہ ان اغوا کنندگان کے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے - اور دو سال سے آریہ سماج نالہ گڑھ نے اس راستہ پر دور تک سخت پہرہ لگا دیا ہے - اس لئے بیشہ ور بردہ فروش ذرا خبردار ہو گئے ہیں - مگر ایک اور خطرناک مرض بھی ہے جو لیطا پر لاعلاج ہے - وہ مرض "ریت" کی رسم ہے - یہ ایک رسم ہے جسے پہاڑی علاقوں میں قانوناً جائز تسلیم کیا گیا ہے - اس میں یہ ہوتا ہے - کہ ایک شادی شدہ عورت کسی دوسرے شخص سے کچھ روپیہ اپنے خاوند کو دلوا کر اس کے ساتھ چلی جاتی ہے - اس طرح کئی عورتیں درجنوں خاوند تبدیل کر لیتی ہیں - میں نے خود اپنے دورہ میں ایسی عورتیں دیکھی ہیں - جو اس رسم کے ہ وہ میں دس بارہ مرتبہ سے بھی زیادہ فروخت ہو چکی ہیں - لطف یہ ہے - کہ نہ اپنی بیوی کو فروخت کرنے والا شرم محسوس کرتا ہے نہ خریدنے والا ہی - کئی ماں باپ بھی اپنی لڑکیوں کو اسی طرح فروخت کرتے رہتے ہیں - اس بیہودہ رسم نے یہاں تک ترقی کی ہے - کہ بعض مرتبہ غیر ہندوؤں سے ریت کا روپیہ لے کر عورتیں حوالہ کر دی جاتی ہیں - اور جیسا کہ میں نے عرض کیا - کہ یہ خرید و فروخت کوئی قانونی جرم نہیں ہے نہ مجلسی گناہ - اس علاقہ میں یہ بھی دیکھا گیا ہے - کہ عورتیں رہن بھی رکھی جاتی ہیں - اور بعض مرتبہ قرضخواہ اپنا قرضہ وصول ہونے تک مقروض کی بیوی یا لڑکی پر قبضہ کر لیتا ہے - گذشتہ تین چار ماہ میں عموماً اور گذشتہ ماہ جب میں مردم شماری کے سلسلہ میں پہاڑ کا دورہ کر رہا تھا - اس وقت خصوصاً اس قسم کے کئی کیس میرے علم میں لائے گئے +

اب ہمارا پرچار آہستہ آہستہ وہاں کے لوگوں کے دلوں میں گھر کرنے لگا ہے - چنانچہ خود ایسی لڑکیوں نے جنہیں ان کی مرضی کے خلاف رہن یا بیچ کر دیا گیا تھا - آریہ سماج میں اپنی مشکلات کے حل کی خاطر درخواستیں دینی شروع کر دی ہیں - ہم نے ان بڑھتے ہوئے مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک اپ سبھا آریہ سفر گھشنی سبھا کے نام سے شفاعت کر دی ہے - اس وقت ہمارے پاس کئی ایسی لڑکیوں کی درخواستیں موجود ہیں - کئی اچھے گھرانوں کی لڑکیاں جلاہوں کے پاس رہتی ہیں - جنہیں ان کے وارثوں نے ضرورت کے وقت معمولی رقوم کے عوض میں بیچ کر دیا تھا - ایک اور ایسی ہی لڑکی پر قرضہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں قبضہ کر دیا گیا - ایک لڑکی اقساط پر خریدی گئی - دو لڑکیاں مسلمانوں کے پاس رہن ہیں - اب نہ تو یہ لڑکیاں جائز طور پر انکی بیوی ہیں - اس لئے گھر کے اور جائیداد کے معاملے میں ان کا کوئی ادھیکار نہیں - اور نہ ہی وہ آزاد ہیں - کہ اپنی عصمت محفوظ رکھ سکیں - لیکن ایسے معاملات کی معمولی دستاویز اس طرح لکھی جاتی ہیں تاکہ قانون کی زد میں نہ آ سکیں +

...

صنعت وحرفت

(از جناب شری پیارے لال ولیبئی - کیرانہ)

جادو کی مرہم

کسی ایلومنیم دھات کے کٹورے میں تھوڑا سا پارہ اور تھوڑا سا پان کے پتوں کا رس ڈال کر خوب ملیں - یہاں تک کہ کٹورہ کے اندر پارہ چڑھنے لگے - اس ترکیب سے کٹورہ خود بخود گرم ہو جائیگا - پھر اس کو رکھ دیں - تھوڑی دیر کے بعد کٹورے میں سے سفید راکھ کے ریشے نکلنے شروع ہوں گے - کہ جن سے آہستہ آہستہ کٹورہ بھر جائے گا - اور اگر اس سفوف میں ویسلین ملا کر بطور مرہم استعمال کیا جاوے - تو پھوڑے پھنسیاں وغیرہ کو بہت جلد آرام آ جاتا ہے - کئی شعبدہ باز حکیم اس طریقہ سے لوگوں کو مغالطہ میں ڈال دیتے ہیں - کہ انہوں نے بوٹی کے رس سے پارہ کا کشتہ کر دیا ہے - پان کے رس کے علاوہ پالک یا باتھو کے ساگ کے رس سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے +

...م انہوں نے آریہ سفر گھشنی سبھا سے درخواستیں کی ہیں - ہمارے پاس اس کے لئے کوئی فنڈ نہیں ہے - اور نہ ہی ہم یہ چاہتے ہیں کہ چندوں کی فہرست کھول دی جائے - لیکن کم از کم ہم ایسی لڑکیوں کو ضرور بچانا چاہتے ہیں - جو غیر ہندوؤں کے قبضہ میں ہیں - اس کے لئے یہی صورت تجویز کی گئی ہے کہ ایسے سجن تلاش کئے جائیں - جو ان ہندو لڑکیوں کو آزاد کرانے میں کچھ مالی قربانی کر سکیں - اور ان کا زر رہن ادا کر دیں - ہو سکتا ہے - کہ بہت سے شادی کے خواہشمند لوگ جو تجارتی شادی کمپنیوں کے پیچھے پھرتے رہتے ہیں - آریہ سفر گھشنی سبھا نالہ گڑھ کے پاس خبر بھیجدیں - اس طرح ایک طرف جہاں ان کی شادی کا مسئلہ حل ہو جائے گا - وہاں دوسری جانب ان ہندو دیویوں کو غیر ہندوؤں کے قبضہ سے آزاد کرا کے وہ لیش اور جنیہ کے بھاگی بھی بنیں گے +

...نہیں ہوتیں - بلکہ کافی فاصلہ پر دکھی جاتی ہیں - اور ہر ایک مزدور کو عمدہ ہوا کافی مقدار میں ملتی رہتی ہے - جس سے اس کی صحت ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مَیں نے صُوبہ بہار میں کیا دیکھا؟

نالندہ یونیورسٹی کے کھنڈرات اور راج گرہی کی برداری

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

گذشتہ سے آگے

ہر ایک مٹھ میں کئی کمرے سادھوؤں کے ہیں۔ جو پروفیسر اور کتب نویسی کا کام کرتے تھے۔ چونکہ اس زمانہ میں چھاپہ خانہ نہیں تھا۔ اسلئے یہاں ۵ سو سادھو روزانہ کتب نقل کرنے کا کام کرنے پر مامور تھے۔ کئی کوٹھڑیاں کھودنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ ان کے نیچے اور کمرے تھے۔ آتشزدگی سے جلے ہوئے مکانات کے نشانات اب تک نمودار ہوتے ہیں۔ یہ عمارتیں کئی بار تعمیر ہوئیں اور کئی بار تباہ۔ نئی ہمیشہ پرانے کھنڈرات پر تعمیر ہوتی رہیں۔ کیونکہ ایک جگہ پر تین بنیادی فرش۔ سہ منزلہ کمرے اور تین بدر روئیں اور اوپر نیچے کی منزلوں سے ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان مٹھوں کے محاذ میں مندر بنے ہوئے ہیں۔ ان سب میں دلکش اور قوی ہیکل بدھ کی مورتیاں مزین ہیں۔ مندر ۱۴ کے گرد۔ دشو منترا۔ تیرمانا تھ۔ ساری پتر۔ مدگل کی مورتیاں ہیں۔ اور بدھ کی ایک بڑی بھاری مورتی ہے۔ ناگ ارجن پروفیسر کے زمانہ میں نالندہ بدھ مت کا کیندر تھا۔ ہیون سانگ کی سیاحت سے پتہ چلتا ہے۔ کہ پہلے پہل راجہ شنکر آدتیہ نے بدھ کا مندر بنوایا۔ پھر اس کے بعد باسگیپن۔ راجہ بدھ گپت اور راجہ بالات نے کئی مندر بنوائے۔ ہیون سانگ کے وقت یہاں ایک بدھ کا مجسمہ اسی فٹ بلند تھا۔ جو کہ اشوک بنس کے آخری راجہ پوری ورمانے تعمیر کرایا تھا۔ جب فاہیان نے ہند کی سیاحت کی۔ اس وقت نالندہ یونیورسٹی اس قدر آباد اور عروج پر نہ تھی۔ جس قدر ہیون سانگ کے وقت تھی۔ راجہ ہرش وردھن نے روپیہ سے اس یونیورسٹی کی بہت مدد کی۔ اس نے ایک پیتل کا مٹھ بنوایا۔ اور ایک سو گراموں کی آمدنی بطور جاگیر یونیورسٹی کے لئے وقف کر دی تھی۔ اور دو سو سوداگر سیٹھی اس یونیورسٹی کو چاول۔ مکھن۔ اور دودھ کے سالانہ اخراجات ادا کرتے تھے۔ اس لئے طلباء کو بھکشا نہ مانگنی پڑتی تھی۔ ہیون سانگ کی سیاحت کے وقت یہاں بہت عالیشان کالج اور مٹھ تھے۔ اب بھی کھنڈرات دیکھنے سے کیمبرج یونیورسٹی کی عمارتوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ بقول ہیون سانگ تیرہ سو پروفیسر تھے۔ جو مختلف مضامین میں ماہر تھے۔ بدھ مذہب کے بڑے فرقوں کی مذہبی کتب کے علاوہ علم منطق۔ شبد ودیا (صرف و نحو) علم طبابت۔ جیوتش۔ پدارتھ ودیا (سائنس) فلاسفی اور وید کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔ ہیون سانگ یہاں رہ کر سنسکرت میں کامل فاضل بن گیا تھا۔ اور سنسکرت اچھی طرح بول سکتا تھا۔ اور مباحثہ کر سکتا تھا۔ یہاں اس نے اپنا نام موکش دیو رکھ لیا تھا۔ جاتے وقت وہ بدھ مت اور سنسکرت کے گرنتھ اپنے ساتھ چین لے گیا۔ اور وہاں جا کر ہندوستان کے بدھ مذہب۔ فلسفہ۔ تہذیب اور تمدن کو پھیلایا۔ ہیون سانگ کے بعد تیس برس میں گیارہ چینی یاتری بھارت میں تعلیم حاصل کرنے اور سیاحت کرنے آئے۔ اس کے بعد ۶۷۳ء میں اُتسنگ چینی سیاح بھارت میں آیا۔ اس نے بھی نالندہ میں تعلیم پائی۔ اس کے سفر نامے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس یونیورسٹی میں تین ہزار ودوان بطور پروفیسر۔ ریسرچ سکالر۔ مترجم و کاتب کام کرتے تھے۔ اور دو سو گراموں کی جاگیر بطور اخراجات یونیورسٹی وقف تھی۔ یہاں کا ڈسپلن بہت سخت تھا۔ تقسیم اوقات آبی گھڑی کے ذریعہ کیا جاتا تھا۔

پال خاندان کے راجاؤں نے وکرم شلا۔ ادنت پوری۔ سوم پوری۔ اور جگت دل میں نو یونیورسٹیاں قائم کیں۔ جو نالندہ یونیورسٹی کی ادھیکشتا میں تھیں۔ اس یونیورسٹی کے پرسدھ آچاریہ (پرنسپل) ناگ ارجن۔ آریہ دیو۔ اسانگ۔ وشوبندھو۔ ڈگ ناگ۔ شیل بھدر۔ دھرم کیرتی۔ اور شانت رکھشک ہو گئے ہیں۔ شانت رکھشک کو تبت کے راجہ نے مدعو کیا۔ جہاں کہ وہ کئی سال رہ کر فوت ہو گیا۔ پھر پدم سمبھو وہاں گیا۔ اس نے وہاں جا کر "لامہ دھرم" کی بنیاد رکھی۔ آخرکار بختیار خاں خلجی اور پھر ترکوں نے اس عالیشان یونیورسٹی کو جس میں اعلیٰ درجے کے علوم و فنون کے خزانے تھے۔ جلا کر مسمار کر دیا۔ اور دنیا سے بیش بہا خزانہ علوم و فنون کا معدوم کر دیا۔

(باقی آئندہ)

میری آسام یاترا

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

(گذشتہ سے آگے)

سلہٹ

سلہٹ میں شاہ جلال کی درگاہ ہے۔ اس میں چھوٹی سی پہاڑی پر ایک مسجد ہے۔ اس میں شاہ جلال کا مقبرہ ہے۔ اس مسجد اور مقبرہ میں عورتوں کو جانے اور زیارت کرنے کی ممانعت ہے۔ اس میں صرف مرد ہی جا سکتے ہیں۔ عورت اگر نماز پڑھنا چاہے۔ تو نیچے ہی پڑھے گی۔ اس درگاہ میں ایک تالاب ہے۔ اس میں مچھلیاں ہیں لوگ ان کو کھانے کی چیزیں ڈالتے ہیں۔ لیکن ان مچھلیوں کو کوئی پکڑ نہیں سکتا ہے۔ کیونکہ پکڑنے کی ممانعت ہے۔ پوچھنے پر بتایا جاتا ہے۔ کہ شاہ جی ان مچھلیوں سے پیار کرتے تھے۔ اس لئے ان کو پکڑنا نہیں چاہئیے۔ یہ درگاہ آسام میں بہت مشہور ہے۔ اس کا عرس بھی ہوتا ہے۔ اس درگاہ کی زیارت کے لئے دور دور سے لوگ آتے ہیں۔ جن میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ہندو بھی کافی تعداد میں آتے ہیں۔

سلہٹ میں سوامی بھولانند گری کا مٹھ ہے۔ سوامی بھولانند گری جی ہردوار میں رہتے تھے۔ بنگال میں ان کی بہت پرشنسا تھی۔ وہ بنگال آسام کا دورہ بھی کیا کرتے تھے۔ یہ مٹھ ان کے نام پر ہی ہے۔ ان کو سلہٹ کے ایک بھگت نے بارہ ہزار روپیہ دیا تھا۔ اس سے یہ مٹھ بنایا گیا تھا۔ سوامی جی کے شش اس مٹھ کو چلاتے ہیں۔

اس میں جو مندر ہے اس کے نیچے کے کمرہ میں سوامی بھولانند کی مورتی ہے۔ اس کے دائیں طرف جو کمرہ ہے۔ اس میں ایک پلنگ اور سونے کا سامان ہے۔ اور بائیں طرف والے کمرہ میں شو کی پنڈی ہے۔ اس وقت اس میں دو برہمچاری رہتے ہیں۔

مَیں پرانہ اس مٹھ کے تالاب میں اشنان کرنے گیا تھا۔ تب برہمچاری بھی تالاب پر ملے تھے۔ جب مَیں اشنان کر کے چلنے لگا۔ تو انہوں نے کہا۔ دن میں مٹھ میں پھر ضرور درشن دیں۔ مَیں دوبارہ گیا۔ آپ نے ٹھہرنے کرنے پر زور دیا۔ مَیں نے کہا میں نے چار بجے ایک اور جگہ جانا ہے۔ اس سے پہلے آپ بندوبست کر سکتے ہیں۔ تو کر لیں۔ انہوں نے بڑی محنت کی۔ اور تین بجے ایکادشی برت میں کتھا سننے اکٹھی ہو گئے۔ جس طرح پرانا رواج ہے مرد عورتیں اسی ڈھنگ سے آتی اور نمسکار کر کے بیٹھتی تھیں۔ مرد تو ہندی سمجھتے تھے۔ مگر عورتیں اچھی طرح نہیں سمجھتی تھیں۔ ان کو بنگالی میں ایک مرد سمجھاتا۔

شیلانگ اس وقت آسام گورنمنٹ کا دار لخلافہ ہے۔ اور یہ پہاڑی کھاسی جاتی کا مرکز ہے۔ کھاسیوں کا سب سے بڑا راجہ پہلے چراپونجی میں رہتا تھا۔ دنیا میں سب سے زیادہ بارش ہوتی ہے چراپونجی شیلانگ سے چالیس میل ہے۔ جو سڑک سلہٹ کو جاتی ہے اس سڑک پر چل کر ایک سڑک چراپونجی کو نکلتی ہے۔ اس جگہ سے چراپونجی ۱۹ میل ہے۔ کھاسی رہا ستیں چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں پر ہیں۔ ریاستیں دلیسی ہیں۔ جیسی کہ پنجاب میں شملہ پہاڑی علاقہ میں ریاستیں ہیں۔ کھاسی جاتی میں آنیک رواج ہندوؤں کے ہیں۔ مگر کچھ وچتر باتیں بھی ہیں جن کو یہاں لکھتا ہوں:۔

گھر میں پردھانتا عورت کی ہوتی ہے۔ اس کی مکھیہ وجہ یہ ہے۔ کہ کھاسیا جاتی میں رواج ہے۔ کہ لڑکی جس لڑکے سے شادی کرے گی۔ اسے اپنے گھر میں لائے گی جس طرح پنجاب میں لڑکا دوسرے خاندان کی لڑکی سے شادی کر کے اپنے گھر لے آتا ہے۔ اسی طرح کھاسیا لڑکی دوسرے خاندان سے شادی کر کے لڑکے کو اپنے گھر میں لاتی ہے۔ اس لئے گھر میں لڑکیاں اور داماد ہی ہوتے ہیں۔ لڑکے دوسرے گھروں میں چلے جاتے ہیں۔

دوسرے چھوٹی بہنوں کو شادی کرنے میں بڑی بہن کی سمتی لینی ضروری ہے۔ جب تک بڑی بہن اجازت نہ دے چھوٹی بہن شادی نہیں کر سکتی۔ اس کا کبھی کبھی برا بھی ہوتا ہے۔ جہاں کہیں چھوٹی بہن کی بڑی بہن سے ان بن ہو۔ وہاں چھوٹی بہن کی شادی میں دقت ہو جاتی ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورو کل میں آنکھوں کا آپریشن

گوروکل وشو ودیالیہ کانگڑی ہردوار کے شردھانند میڈیکل مشن میں یوں تو تمام سال ہی آپریشن ہوتے رہتے ہیں۔ مگر امسال ۲۵۔ مارچ سے آنکھوں کے آپریشن کے لئے خاص انتظام کیا گیا ہے۔ جن لوگوں نے موتیا بند۔ پلک بندی وغیرہ آنکھوں کے آپریشن کرانے ہوں۔ یا کمزور نظر کے لئے چشمے لینے ہوں۔ انہیں اس موقعہ سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے +

اس دھرم کام کے لئے مشہور آنکھوں کے ڈاکٹر شری جینت جی۔ ایم بی رائفہ کے صاحب نے اپنی سیوائیں گوروکل شردھانند میڈیکل مشن کو پردان کی ہیں +

مریضوں سے کسی قسم کی فیس وغیرہ نہیں لی جاوے گی۔ مریضوں کو اپنا بستر ساتھ لانا چاہیئے۔ رہائش کا انتظام مفت ہوگا +

مریضوں کو ۲۳۔۲۴۔ مارچ تک گوروکل میں پہنچ جانا چاہیئے +

(دستیہ ورت)

آریہ سماج بہرامپور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج بہرام پور ضلع گورداسپور کا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۹۔۳۰۔۳۱۔ مارچ ۱۹۴۱ء کو منعقد ہوگا۔ آریہ سکول و دیانند ہندی پاٹھ شالہ کا جلسہ تقسیم انعامات بھی ہوگا۔

بوقت رات ۳۔۱/۲ کو ایک کوی سمیلن جس میں مشہور کوی صاحبان سوامی دیانند کی زندگی پر نظمیں سنا کر حاضرین کو محظوظ کریں گے ہوگا۔ (ماسٹر رام داس منتری)

آریہ سماج جام پور کے سماچار

(۱) آریہ مہاودیالیہ میں شری بھی پرکاش دیوی جی ودیا النکرتہ آنریری طور پر سیوا کر رہی ہیں۔ وہ شکریہ کی مستحق ہیں۔

(۲) سیتا اشٹمی پرب استری سماج نے خوب اُتساہ سے منایا۔ پراتہ کال دیویوں نے سنکیرتن کیا۔ اس جرأت کے کام کیلئے ادھیکاری جن دودھائی کے پاتر ہیں۔ شام کو عام جلسہ ہوا۔ جس میں کافی تقریریں ہوئیں۔ شری مہاشہ گنیش دت جی نے ۱۔۱/۲ گھنٹہ کی ایک روچک تقریر کی۔ جسے دیویوں نے نہایت

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

ہی پسند کیا۔ اس روز پاٹھ شالہ میں رخصت بھی ہوئی۔

(۳) رشی بودھ اُتسو حسب دستور سابق منایا گیا۔ پراتہ کال امرت دیلا کی کتھا ان دنوں سیٹھ کالو رام جی نے کی۔ جس میں رشی کے آشیہ کو سمجھانے کی پوری کوشش کی گئی +

(۴) شری مہاشہ گنیش دت جی نے استری سماج کی ادھیکارنیوں کے آگرہ پر لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ جو ہر شکروار کو ہوتا رہے گا۔ چنانچہ دو دو یاکھیان ہو چکے ہیں۔ جن میں گھروں کو سورگ بنانے پر زور دیا گیا ہے + (منتری)

گوروکل کمالیہ کا سالانہ جلسہ

گوروکل کمالیہ کا سالانہ جلسہ ۲۳۔۲۴۔۲۵۔ چیت سمت ۱۹۹۷ بمطابق ۴۔۵۔۶۔ اپریل ۱۹۴۱ء منایا جانا

نشچت ہوا ہے۔ نئے برہمچاریوں کا داخلہ ۲۵۔ چیت بمطابق ۶۔ اپریل رام نومی کے پوتر دن ہوگا۔ جس سجن نے اپنے برہمچاری کو گوروکل میں داخل کرانا ہو۔ وہ مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کمالیہ ضلع لائلپور سے براہ راست خط و کتابت کریں +

نوٹ:۔ اس سال صرف دس نئے برہمچاری داخل کئے جاویں گے +

(مکھیہ ادھشٹاتا)

پتہ دیجیئے!

شری سوامی نارائنا نند جی آریہ سنیاسی مہاودھیا (سی۔ آئی) آریہ سماج گوجرہ سے لائلپور گئے تھے۔ لائلپور سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سوامی جی موصوف کسی اور آریہ سماج میں چلے گئے ہیں۔ جس آریہ سماج میں سوامی جی ٹھہرے ہوئے ہوں۔

اصلی جہاز مارکہ

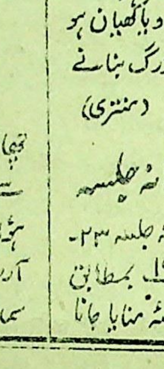

لٹھا

نمبر بی۔ پی۔ ایس ۸۷

اصلی جہاز مارکہ لٹھا خالص ہندوستانی روئی سے ہندوستان میں تیار کیا جاتا ہے۔ باوجود بار بار دُھلنے پر بھی اس کی پائیداری اور سفیدی بدستور قائم رہتی ہے +

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچ آفس: بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

اس سماج کے منتری مہاشہ بہت جلد اطلاع دیویں۔ کیونکہ سوامی جی نے ہمارے وارشک اُتسو پر جو کہ ۳۰۔۳۱۔ مارچ و یکم اپریل کو ہونا قرار پایا ہے پہنچنا ہے +
(منتری آریہ سماج گوجرہ)

آریہ سماج آسیہ شہر پشاور

لالہ لچھمن داس جی پردھان آریہ سماج کی سپتری کا وواہ لالہ گوردتہ مل جی کے سپتر کے ساتھ ۱۷۔ پھاگن سمت ۱۹۹۷ کو پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ وواہ پنڈت شودت جی سناتک گوروکل کانگڑی نے کرایا۔ ور پکھش کی طرف سے دو سو روپیہ اور کنیا پکھش کی طرف سے ۳۵ روپیہ آریہ سماج آسیہ کو دان ملا۔ آریہ سماج اس شبھ اوسر پر ہر دو پکھشوں کا دھنیہ واد کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ ور بدھو کی آیو سو سال سے بھی ادھک ہو۔ اور سکھی رہیں +

رشی اُتسو شوراتری کے دن رشی اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پربھات پھیری کی گئی۔ ۸۔۱/۲ بجے سے ہون یگیہ آرمبھ ہوا۔ اور ا عتلے ا علے بھجن گائے گئے۔ پنڈت آسانند جی کے بھجن بہت آنند دائیک تھے۔ سناتی پاٹھ کے بعد گیارہ بجے کڑاہ پرشاد تقسیم ہوا۔ ویدپرچار ندھی کے لئے دھن اکٹھا کیا گیا +

مہاشہ دیشودت جی کے سپتر پنڈی راج جی سناتک کا وواہ بابو درگا داس جی کی سپتری سے ۲۱۔ پھاگن کو پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ وواہ پنڈت شودت جی سناتک نے کرایا۔ ور پکھش کی طرف سے یکصد روپیہ دان ہوا۔ جس میں سے ۵۰ روپیہ گوروکل کانگڑی اور ۵۰ روپیہ دیگر سنستھاؤں کو دان دیا گیا۔ کنیا پکھش کی طرف سے تیس روپیہ دان ہوا۔ جس میں سے دس روپیہ گوروکل کانگڑی اور باقی دیگر سنستھاؤں کو دان دیا گیا۔ دھنیہ واد سویکار ہو + (منتری)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر

۲۶۔ فروری کو اماوس کے دن مہاشہ رام پرکاش جی کے گھر پارواری اُپاسنا کا یگیہ ہوا۔ جس میں مہاشہ مدن جیت جی آریہ کے بھجن اور سوامی وشنانند جی کا یگیہ کی مہما پر ایک اتی اُتم ویاکھیان ہوا +

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یکم مارچ کو شہید دھرم پنڈت لیکھرام جی کا "بلیدان دوس" بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ مہاشہ رام لال جی۔ مہاشہ بہاری لال جی۔ سوامی وشدھانند جی نے پنڈت لیکھرام کے جیون پر پربھاو شالی ویاکھیان دئے۔ حاضری کافی تھی۔

۶۔ مارچ کو مہاشہ ملکھراج جی سبھاسد آریہ سماج کے سپتر کا نام کرن سنسکار شری پنڈت ہریشچندر جی آریہ پروہت نے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ اور شریمتی پنڈتا دیاونتی جی اور مہاشہ مدن جیت کے بھجن ہوئے۔ اور ۵ روپے دان مختلف سنستھاؤں کو دیا گیا۔

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ مئی کو ہونا نشچت ہؤا ہے۔ جس میں بڑے بڑے مشہور اپدیشک پدھاریں گے۔ جلسہ سے پہلے ۱۵ دن پنڈت بھگت رام جی کی کتھا ہوگی۔ اور جلسہ پر کئی سمیلن اور یگیہ بھی ہوں گے۔ فیروزپور نواسی سجن جہاں کہیں بھی ہوں۔ وہ اپنی اس سماج کے جلسہ پر پدھارنے کی کرپا کریں۔ اور اپنی سہائتا کا دھن بھی ارسال کر دیں + (بہاری لال)

آریہ سماج میانوالی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج میانوالی کا سالانہ جلسہ ۲۷ سے ۳۰۔ مارچ تک بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ بڑے بڑے وِدوان پنڈت۔ سنیاسی اور اپدیشک پدھار کر امرت ورشا کریں گے + (منتری)

آریہ سماج کروڑ لیّا کے سماچار

آریہ سماج کروڑ لیّا کا سالانہ جلسہ و بحر وید پارائن مہا یگیہ پوجیہ مہاتما ٹیک چند جی مہاراج پربھو آشرت کی ادھیکشتا میں ۱۳۔ مارچ سے ۱۹۔ مارچ کی شام تک ہؤا۔ ۲۰ اور ۲۱۔ مارچ کو جلسہ کی خاص کارروائی ہوئی (گیان چند ملتانی منتری)

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور

آریہ سماج کی اور سے امرت دھارا بھون لاہور میں رشی اُتسو بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ نند لال جی آریہ کا اس سمبندھ میں ایک منوہر بھاشن ہؤا۔ اور مہاشہ چونی لال جی اور مہاشہ گوپال داس جی کی کویتائیں ہوئیں +

(گوپال داس منتری)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج اوپری چوک بٹالہ کا یہ ہفتہ واری ستسنگ جو کہ ۹۔ مارچ کو منعقد ہؤا لالہ کانشی رام جی صراف بٹالہ کی اکال مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ان کو سدگتی اور اُن کے سمبندھیوں کو دھیریہ پردان کریں۔ لالہ کانشی رام جی کے پرلوک گمن سے آریہ سماج بٹالہ کو جو ہانی پہنچی ہے۔ وہ بالکل ناقابلِ برداشت ہے + (خوشی رام منتری)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے سماچار

(۱) یکم فروری کو بسنت پنچمی کا تہوار سماروہ پوروک منایا گیا۔ برہد ہون یگیہ ہؤا۔ پتری پاٹھ شالہ کی کنیاؤں کے بھجن ہوئے۔ شہید دھرم حقیقت رائے اور بسنت پنچمی کے متعلق لیکچر ہوئے۔

(۲) ۴-۵۔ فروری کو شری پنڈت گوردت جی کے منوہر ویاکھیان جپ گنتا کے متعلق اور پنڈت بلدیو کرشن جی کے منوہر بھجن ہوئے۔ ایک روپیہ وید پرچار فنڈ کا پنڈت گوردت جی کو دیا گیا +

(۳) سیتا اشٹمی کا تہوار پتری پاٹھ شالہ کی ادھیاپکاؤں اور کنیاؤں نے سماروہ پوروک منایا۔ (منتری)

دنیا کا روزنامچہ

—— پنجاب گورنمنٹ سکھ ایجی ٹیشن کے سامنے جھک گئی۔ "گوردوارہ امینڈمنٹ بل" واپس لے لیا جائیگا۔ سرگودھا کے متعلق مطالبہ بھی منظور کر لیا جائے گا۔

—— ڈھاکہ میں فرقہ وارانہ فساد میں ۱۴ اشخاص ہلاک اور ۹۱ زخمی ہو گئے۔

—— یونان اور یوگوسلاویہ کی فوجیں بلغاریہ کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔

—— پنجاب اسمبلی میں فحش اشتہارات کے خلاف بل پیش کیا جائے گا۔

—— برطانیہ میں جرمن بمباری سے تین راتوں میں ایک ہزار اشخاص ہلاک اور نو سو زخمی ہو گئے۔

—— ملہٹ (بنگال) میں ایک ہندو ساہوکار اور مسلمان مقروض میں جھگڑا ہو جانے سے فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ بلوائیوں نے ڈیڑھ سو مکان جلا دئے۔

—— مہاراجہ گوالیار کی شادی پر ۵۰ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے۔

—— برطانیہ میں عورتوں کی لام بندی عنقریب شروع ہو جائے گی۔

—— دو ہزار امریکن ہوا باز برطانیہ پہنچ گئے ہیں۔

—— سرحد میں سرخپوش ۲۷۔ مارچ کو ستیہ آگرہ شروع کر دیں گے۔

—— مسٹر ایمری وزیر ہند آیندہ بہار میں ہندوستان آئیں گے۔

—— مہاتما گاندھی کا اخبار "ہریجن" پھر جاری ہوگا۔

—— غیر مقبوضہ فرانس سے امریکنوں کو نکل آنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

—— جرمنی کے جنگی جہاز بحر اوقیانوس میں پہنچ چکے ہیں۔ فیصلہ کن جنگ جلد شروع ہو جائے گی۔ ہٹلر امریکہ اور برطانیہ کو باری باری تباہ کرنا چاہتا ہے۔

—— نریندر منڈل کا ریزولیوشن ہے کہ والیانِ ریاست نیا آئین قبول کریں گے۔

—— ایک ہفتہ میں پچیس اتحادی جہاز ڈوب گئے۔

—— مہاتما گاندھی انگریز پکٹوں کو ستیہ آگرہ کے حق میں نہیں۔

—— ہوشیارپور جیل کے سولہ قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر دی۔

—— برطانیہ جنگ پر ہر ماہ پونے دو ارب ڈالر خرچ کرتا ہے۔

—— امریکہ کے پارلیمنٹ میں برطانیہ کو سات ارب ڈالر امداد دینے کا سوال زیر غور ہے۔

—— امریکہ سے برطانیہ دو ارب کروڑ ڈالر کا جنگی سامان خرید کر چکا ہے۔ جس میں سے ۹۸ کروڑ ڈالر کی ادائیگی ہو چکی ہے۔

—— امریکہ برطانیہ کو فوجی امداد ...

—— خیال ہے۔ کہ ہٹلر بہت جلد امریکہ سے اپنے تعلقات توڑ دے گا۔

—— ہولی پر امرتسر۔ سہارنپور میں فساد ہو گیا۔ امرتسر کے فساد میں ایک ہندو رام ناتھ مر گیا۔ اس کے پریوار کی امداد کے لئے تین ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

—— کیمبرج یونیورسٹی برطانیہ کے طلبا نے آزادیٔ تقریر کی تحریک شروع کر دی ہے۔ جس کی رہنمائی ... کی لڑکی کر رہی ہے۔

—— ۱۰۔ مارچ کو تقریر کرتے ہوئے ہٹلر نے برطانیہ کو تباہ کرنے کی دھمکی دی ...

پنجاب کی ایک مانڑ آریہ مہلا اُپیوگی پتر کا سچتر (ماسک) "آریہ ورت" لاہور (ہندی)

شری ہتیشی علاد پوری ایڈیٹر "پرکاش" کی سرپرستی اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں آریہ دھرم۔ آریہ سبھیتا۔ آریہ سنسکرتی اور آریہ بھاشا کے پرچار تھا آریہ مہلاؤں کو جاگرت کرنے کے اُدیش سے گذشتہ چھ ماہ سے باقاعدہ بڑی شان و شوکت سے پرکاشت ہو رہا ہے۔ اس کا ایک ایک انک۔ منوہر چتروں۔ اُچیہ کوٹی کے لیکھوں۔ سُلِلت کویتاؤں۔ اور روچک کہانیوں کے علاوہ وید سندیش۔ اپنی بات سواستھ سُدھار۔ گرہ وگیان۔ بال سبھا۔ سنگیت سُدھا۔ وہ کیا کہتے ہیں؟ ساہتیہ سنسار (اتیادی کئی مستقل کالموں کا شاندار سنگرہ ہوتا ہے۔ دو روپے سالانہ چندہ بھیجکر آج ہی خریدار بن جاویں۔ نمونہ مرکے ٹکٹ بھیجکر منگوا لیجیے۔ (مینیجر "آریہ ورت" لاہور)

اُپیوگی پُستکوں کا نیلام

آریہ سماج ستھاپنا دوس کیلئے منگوائیں

ہمارے پاس مہاتما نارائن سوامی کرت "آریہ سماج کیا ہے" ۴۰ کے علاوہ کھنڈن سیریز کے تحفے ویدک دھرم کی فضیلت ۴۰۔ مورتی پوجا کی دھجیاں ۴۰۔ اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴۰۔ آنند بھنڈ ۴۰۔ پوران پول پرکاش ۸۰۔ جین مت درپن ۸۰ کی دو دو تین تین سو کاپیاں موجود ہیں۔ جنہیں ہم یک مشت یا سو سو پچاس پچاس کر کے کسی سماج۔ کتب فروش یا آریہ سجن کے ہاتھ سستے داموں فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جو سماج یا بھائی خریدنا چاہے وہ ہمیں لکھے۔ کہ زیادہ سے زیادہ ۴۰ والی سو کاپیوں کی کیا۔ اور ۸۰ والی کتاب کی سو کاپیوں کی کیا قیمت دینا چاہتے ہیں۔ نمونے کا سیٹ نصف قیمت عہ اور محصولڈاک ۴۰ منی آرڈر سے بھیجکر منگوائیں۔ (مینیجر "پرکاش" لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قومیت اور اتحاد

بقیہ صفحہ

...نیت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ کتنا ...ج؟ اندازہ سے زیادہ۔ انسانیت کی ...ت کرنا ایک نیک اور قابلِ احترام ...ہے۔ اور اگر یہی جذبہ تمام قوموں ...ملکوں کے دل میں موجزن ہو جائے۔ ...ل و غارت اور خون ریزی تک نوبت ...آئے۔ اور یہ دنیا نمونۂ بہشت بن ...ئے۔ اور یہاں کے رہنے والے فرشتے ...یں۔ نہ جاپان چین کو ہضم کرنے کے ...ے نہ جرمن لوگوں کو ہی چھوٹی چھوٹی ...وں کو ہڑپ کر لینے کی سوجھے۔

پس انسانیت اور اجتماعی تہذیب ...ن کی ترقی کا ایک ہی صحیح اور درست ...ستہ ہے۔ اور وہ ہے قومیت کی ترقی۔ ...ہر ایک قوم اپنے اپنے ملک میں خوش و ...م رہے۔ اور دوسروں کو نقصان پہنچانے ...خود غرضانہ پالیسی پر عمل نہ کرتے ہوئے ...بہتری اور ترقی کے لئے کوشاں رہے ...الاقوامی تعلقات کو مضبوط اور دیرپا بنایا ...ئے۔ اور ہر کوئی ایسے حالات کا مقابلہ ...ے جو اس کے مفاد کے منافی ہوں۔

نیز اُن شخصوں کے لئے سدِ سکندری ثابت ہو جنہیں دوسرے ملکوں کی سیاست کو اپنے ہاتھوں میں لینے کا چسکا پڑ گیا ہے۔ اور ان کی اس ملک گیری کی قبیح عادت کی ہر ممکن ذرائع سے بیخ کنی کی جائے۔ خواہ اس کے لئے قیمتی سے قیمتی قربانیاں بھی کیوں نہ کرنی پڑیں۔

"آزادی ہر شخص کا پیدائشی حق ہے"

یہی مقولہ قومی اور ملکی صورتِ حالات میں (غلامی کی صورت میں) قوم اور ملک کیلئے اہم مسئلہ بن جاتا ہے۔ کسی قوم یا ملک کی گردن پر غلامی کا جوا رکھنا شرعِ انسانیت کی رُو سے ایک زبردست گناہ ہے۔ جو خود غرضانہ سپرٹ کا نتیجہ ہے۔ غلامی کی زندگی بسر کرنا بھی کم گناہ نہیں۔ قدرت کا خاصہ ہے کہ حالات کروٹ لیتے ہیں۔ اور زمانہ رُخ بدلتا ہے۔ مذموم ذہنیتیں۔ رذیلانہ ردانیاں اور افعالِ ناپسندیدہ زیادہ نہ بڑھتے ہوئے اپنے اختتام سے پیوست ہو جاتے ہیں۔ اور نظامِ ہستی پھر بطریقِ امن چلنے لگتا ہے۔ ان حالات کے کروٹ بدلنے اور زمانہ کے رُخ پھیرنے کا نام ہی انقلاب ہے۔ انقلاب کی کنگھی سے ہی مشاطۂ قدرت نظامِ دہر کے بکھرے اور نادیدہ نسیب بالوں کو سنوارتی ہے۔ انقلاب ایک فطری چیز ہے اور یہ آ کر ہی رہتا ہے۔ اور اپنے ساتھ بیدار قیمتیں روحِ عمل اور وہ سب کچھ لاتا ہے جس کی قلت کو محسوس کیا جا رہا ہو۔ اور گمراہوں کو جانبِ منزل راہ پیما کرتا ہے۔

نئی بزرگی بقیہ صفحہ ۲

اور دور دراز سمندروں میں سے۔ میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اپنی کشتیوں کا رُخ اُس دلیش کی طرف کر دو۔

اپنے باپ دادا کی سنتان ہونے کی تلافی تمہیں اپنی سنتان کے لئے کچھ کر کے کرنی ہوگی۔ اس طرح تم زمانۂ ماضی کو اس کے نقصوں سے پاک کر سکو گے۔ یہ سدھانت میں تمہارے لئے نشچت کرتا ہوں"۔

(دھیاننا زرتشت)

مزدور بقیہ صفحہ ۸

سائیکل لے لی۔ چند دنوں کے بعد تانگہ رکھ لیا۔ اور پھر کوئی دو ماہ کے بعد موٹر خرید لی۔ کیونکہ کام بڑھ رہا تھا۔ پہلے وہ کرایہ کے مکان میں رہتے تھے۔ لیکن ایک دن انہوں نے شام سنگھ کو بلا کر کہا۔ میں نے ایک مکان خریدا ہے۔ تم دو چار آدمی لے کر جاؤ۔ اور اس کی مرمت و صفائی وغیرہ کر دو"۔ شام سنگھ کو اب دو روپیہ روزانہ ملتے تھے۔ مگر خاندان بہت بڑا تھا۔ اخراجات مشکل سے پورے ہوتے تھے۔ لیکن پھر بھی جوں توں کر کے کام چلتا تھا۔ دن آرام سے کٹ رہے تھے۔ اب اسے روزی کی فکر نہ تھی۔

(۳)

چھ ماہ کے بعد فطرت پھر خاموش ہو گئی۔ شام سنگھ پھر اسی کھیت کے کنارے کھڑا تھا۔ ۵ دن سے نہر ختم ہو چکی تھی۔ وہ تفکرات میں غرق وہاں کھڑا تھا کہ گھوں گھوں کا شور ہوا۔ اس نے دیکھا دُور سڑک پر سرمرجی اپنا موٹر چلاتے ہوئے جا رہے تھے۔ اور پیچھے پیچھے ان کا چھوٹا بیٹا اپنا چھوٹا موٹر بھگائے لئے جاتا تھا۔ تب شام سنگھ نے آہستہ سے اپنے آپ کہا۔ "آج سے چھ ماہ پہلے یہ غریبوں کی طرح اس شہر میں آئے تھے۔ نہر ساری ہم نے بنائی ہے۔ لیکن یہ موٹروں پر مزے لے رہے ہیں۔ میں پھر وہیں کھڑا ہوں۔ مجھ میں اور ان میں کیا ؟

ضرورت

...ور کی ضرورت

میرے ایک دوست جو ۱۳۵ روپے ...ماہوار پر مستقل گورنمنٹ ملازم ہیں کی سولہ ...سالہ سوشیل اور خوبصورت کنیا جو دسویں جماعت ...تیاری کر رہی ہے کیلئے ایک لوگیہ ورکی ضرورت ...ہے۔ لڑکا خوبصورت، تندرست اور برسرِ روزگار ...ہو تو بہتر ورنہ روزگار کی تلاش میں مدد کی جاویگی۔ ...ذات پات کا کوئی خیال نہیں۔ خط و کتابت ذیل کے ...پتہ پر ہو۔

...سچندر منیجر بھارت لکشمی بنک مظفر گڑھ

آنکھ کے مایوس مریض

ایک بار گوروکل کانگڑی فارمیسی کا

سالہا سال کا آزمودہ

چشم سلیمانی سُرمہ

ضرور استعمال کریں قیمت چودہ آنے فی شیشی

شملہ ایجنٹ

ٹھاکر برادرس لوئر بازار

پشاور ایجنٹ

ملبیرز پی۔ این لکڑا اینڈ سنز چوک ریشم گراں

گوروکل کانگڑی فارمیسی (رجسٹرڈ) گوروکل کانگڑی ضلع سہارنپور

ضرورت

"پرکاش" کے اشتہارات کے لئے ایک نہایت مقبول اخبار ہے۔ شرحِ اُجرت نہایت واجبی۔ ایک بار کیلئے ۔۔۔ دو بار کیلئے ۔۔۔ تین بار کے لئے ۔۔۔ اور تین سے زیادہ مزید ہر بار کے لئے صرف ۸ رقی بار۔

(منیجر)

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھی

اصلی میٹھی

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

بچوں کو روزانہ ذراسی چٹا دینے سے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آویں گے نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر بچے تندرست و طاقتور بنا دیگی

سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں

قیمت فی شیشی ۵ ۔۔۔ علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن

نئے سوداگر نمونہ و قواعد کمیشن مفت منگا لیں

مفت لو۔ ۔۔۔ کتاب بچوں کی کل انفصیل

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔ پی)

...ندوق رفلیں ریوالور اینڈ پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج ...دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام لگنڈ ...گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں بھیج سکتے ہیں ...درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co.

Karachi

سدا جوانی - درازعمری من کی طاقت - حفظانِ صحت - ورزش - خوراک پر لیکچر

ہر حصہ ملک میں جلسوں کانفرنسوں میں دینے کا موقع جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دہارا کو ہوتا رہتا ہے - لیکچروں کے بعد عام خواہش یہ ہوتی ہے - کہ آپ یہ باتیں کتابی صورت میں رفاہ عام کیلئے ضرور لکھدیں - کوئی پوچھتے ہیں - کہ اس مضمون پر کوئی کتاب لکھی ہے یا نہیں - وجہ یہ ہے - کہ یا تو لوگ طبی اشتہارات کو اخبارات میں پڑھتے نہیں - یا پڑھکر سمجھتے نہیں کہ ان میں کیا لکھا ہوگا - اور ہم کو ضرورت یا نہیں - ہر کتاب کا سارا مضمون تو اشتہار میں لکھا نہیں جاتا - اشارے ہو سکتے ہیں - ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں - کہ تقریباً ، ورجن کتب طبی ہیں سے جو پنڈت صاحب نے لکھی ہیں - مندرجہ ذیل کتب خاص صحت کے مضامین پر ہیں - جن کو پڑھنے کی ہر ایک شخص کو ضرورت ہے - آپ ضرور چالیسویں سالانہ جلسہ کی خوشی میں مارچ کی رعایت سے فائدہ اٹھا کر سب یا جو ضروری سمجھیں - نصف قیمت پر منگوا کر رکھیں - خود پڑھیں - اور اپنی اولاد کو پڑھاویں - نیچے قیمتیں پوری درج ہیں

۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۱ء تک نصف قیمت لی جاوے گی

(نوٹ) ایک روپیہ قیمت تک کی کتب کا وی - پی خرچ ۳ ضرور لگ جاتا ہے - تھوڑی قیمت کی کتب ڈاک ٹکٹ لفافہ میں بھیجکر منگوائیں - ٹکٹ گم ہو جانے کا کارخانہ ذمہ دار نہیں -

ہدایت الموسم } ہمارے ملک میں ۵ موسم ہوتے ہیں - ان پانچوں کا مفصل بیان - ان موسموں کا انسانوں پر اثر - اور ان کے مطابق رہنے - کھانے پینے - پہننے اور خانہ داری کے اصول ہر موسم میں ہونے والی امراض کا بیان و علاج بھی ساتھ ساتھ آیا ہے - اس کے علاوہ ہر موسم میں ہونے والے پھل - ترکاریوں کے اوصاف بیان کئے ہیں - قیمت اردو ۱۲؍ ہندی ایک روپیہ چار آنے -

کیا ہیں تندرست ہوں صحت و درازی عمر کا راز

ہر عورت بچہ - بوڑھا - جوان - تندرست بیمار ہر ایک کو اس رسالے کے اصولوں کو جاننا چاہیئے - تندرستی کے اصول جن پر امیر و غریب عمل کر سکتا ہے - بدلائل بیان کئے ہیں - قیمت اردو ۸؍ ہندی ۱۲؍

رسالہ صحت کے دس اصول } یہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ جس میں مصنف نے دس ایسے ضروری گر تمام ہر ایک کے قابل عمل اصول مقرر کئے ہیں جن کی پابندی سے صحت جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے - اور بڑھاپے میں بھی جوانی کا مزا آ سکتا ہے - قیمت اردو ۶؍ ہندی ۱۲؍

رسالہ میٹھی نیند و فلسفہ خواب } اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو آج تک ہندوستان میں نہیں لکھا گیا زندگی کا تہائی سے زیادہ حصہ نیند میں جاتا ہے - پڑھو - اور عمر کو بڑھاؤ قیمت اردو ۸؍ ہندی ایک روپیہ چار آنے -

رسالہ غذا و صحت } ظاہر ہے کہ صحت کا غذا سے گہرا تعلق ہے - غذا کے متعلق یہ عجیب و غریب کتاب انگریزی میں چھپی ہے جس میں کھانے پینے کے متعلق بہت ہی ضروری اور دلچسپ تحقیقات کی ہے - اسکو ترجمہ کر کے ہم نے چھاپا ہے - اسکے پڑھنے سے فرحت و راحت دونو ہی آپ کھائیں گے قیمت اردو ۱۲؍ ہندی سوا روپیہ -

جیو جٹسو (جاپانی کشتی کا طریق) } جسکے جاننے والا اگر اکیلا ہو گا تو بیس حملہ آوروں سے اپنی حفاظت پورے طور پر کر سکتا ہے - قیمت ۴؍

رسالہ حکیم و مریض } حکیم کو علاج کرنے سے پہلے اور مریض کو علاج کرانے سے پہلے اسکو پڑھ لینا چاہیئے - قیمت ۲؍

دودھ کی اشیاء اور اسکی } ہر انسان کو پڑھنا چاہیئے - ہر قسم کے دودھ کے مفصل فوائد اور دودھ سے بننے والی تمام ضروری اشیاء کا بیان و فوائد قیمت اردو سوا روپیہ ہندی ڈیڑھ روپیہ -

رسالہ سیر یورپ حصہ اول } انگلینڈ - فرانس - جرمنی - بلجیم - سوئٹزرلینڈ - اٹلی - آسٹریا کے دلچسپ حالات ان کی تہذیب کی سچی تصویر - انکی ترقی کا راز درج ہے - قیمت اردو ۱۵؍ ہندی ڈیڑھ روپیہ

رسالہ سیر یورپ حصہ دوم } اسپین - ترکی - یونان وغیرہ کے حالات وضاحت سے ساتھ لکھے گئے ہیں - قیمت ۱۰؍

مرام جکبستان دن تیسرا ابیانیہ } یہ ایک امریکن کتاب کا ترجمہ ہے - جسمیں ہر شخص کو روز کے کاموں کے متعلق صرف کمی ... سے ہوتا ہے - ہر ایک شخص کو پاس رکھنی چاہئے کتاب با تصویر ...

یادگار رسلوجوبلی } اس میں کارخانہ کے بیان کے ساتھ موجد کے سب اصول کو ایسے لکھ دیا ہے - کہ دریا کوزہ میں بند ہے - نہ دیکھو تو قیمت ۸؍ ہندی اردو انگریزی میں چھپی ہوئی موجود ہے (اس پر رعایت نہیں)

ہپناٹزم اور ذاتی تربیت } ہپناٹزم سے دوسروں اور اپنے کو تندرست کرنے یا قابو کرنے کے طریقے درج کئے گئے ہیں - قیمت اردو ۶؍ ہندی ۱۲؍

تصاویر صحت } اس میں ایسی تصاویر دیکھی ہیں جن سے پتہ لگیگا - کہ بیٹھنے اٹھنے چلنے پھرنے کام کرنے کھانا کھانے کے وقت جسم کی صحیح پوزیشن کیا ہونی چاہیئے - گھر میں رکھو - بچوں کو دکھاؤ قیمت ۳؍

شباب جاودانی (من کی طاقت کے کرشمے) } کس طرح آدمی ہمیشہ جوان رہ سکتا ہے قیمت اردو ۱۴؍ ہندی ایک روپیہ چار آنے -

اہل ہند کی جسمانی کمزوری کے اسباب } اس کتاب کی تعریف بہت سے اخبارات نے کی ہے - ہر ایک ہندوستانی کو پڑھنی چاہیئے - صحت کے اصول کا مکمل و مفصل بیان ہے - قیمت اردو ۱۰؍ ہندی ۱۲؍

نقشہ صحت } گھروں میں لٹکانے کے واسطے ہے جسمیں تندرستی قائم رکھنے کے تمام ضروری اصول بیان کر دیئے ہیں - قیمت بہت کم یعنی روغن وغیرہ لگا کر روغن کر کے نیچے کپڑا لگا کر اردو ۱۲؍ ہندی ۱۲؍ بغیر روغن و کپڑے روغن اردو ۶؍ ہندی ۴؍

دن چریہ (ہدایت الیوم) } اس میں درج ہے - کہ دن رات میں انسان کو کیسے رہنا چاہیئے - صبح اٹھکر کیا اور کیسے کیسے کرنے کے بعد کام میں لگے - خوراک کی ہدایات سونے وغیرہ کی ہدایات سب مفصل بیان ہیں - قیمت ۱۲؍

ڈاکٹر لوئی کوہنی کے چار اشنان } جرمنی کے ڈاکٹر لوئی کوہنی کو کون نہیں جانتا - آپ نے صرف چار قسم کے غسلوں سے دنیا کی تمام امراض کو دور کرنے کا دعویٰ کیا تھا - انہی کی ضخیم کتاب کا خلاصہ کر دیا ہے - جس سے ان کا کل مت معلوم ہو جاتا ہے - قیمت اردو ۲؍ ہندی ۲؍

رسالہ خوراک } اس میں مسئلہ خوراک کے ہر پہلو پر بالتفصیل بحث کی گئی ہے - اور ضروری و مفید ہدایات از روئے ہندی ویدک - یونانی و ایلوپیتھی درج کی گئی ہے - ہندوستانی گھرانوں میں جو کھانے بنائے جاتے ہیں - ان کے بنانے کی خاص ترکیبیں لکھی گئی ہیں قیمت ایک روپیہ دو آنے -

ضروریات زندگی } انسانی زندگی کے واسطے کونسی چیزیں ضروری ہیں - اور ان سے کسطرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے - کیسے وہ زندگی کو بڑھانے والی یا اسکو گھٹانے والی ہوتی ہیں - صحت کی قدر کرنے والے ہر شخص کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے - اور اپنی اولاد کو کرانا چاہیئے - قیمت فی جلد ایک روپیہ ہندی ایک روپیہ آٹھ آنے -

طالبعلموں کو نصیحت } اس میں طالبعلموں کو مفید صحت کے بچنے کی ہدایات درج ہیں - قیمت ۱؍

حفظ ما تقدم و علاج } ڈاکٹر پوششیس ماگرز ایم اے کی اعلیٰ تصانیف میں یہ کتاب نہایت مفید و سبق آموز ہے ڈاکٹر صاحب ہندوستانی لوگوں سے بھی ملے ہیں ... ان کی تحریر ...

پر حکومت کرنا سیکھنا کتنا ضروری ہے - یہ پڑھنے سے معلوم ہوگا - ... میں مندرجہ ذیل تکالیف مثلاً غلامی - حذربات - بیخوابی - ترکین دماغی ... کا اچاٹ ہونا - جھنجھلاہٹ - ناکامی - کاہلی - خود آگاہی - جلد بازی ... تکان - بڑھاپا - اسکے ساتھ ہی تہذیب کی عام امراض - یعنی ... زکام - بدہضمی - گرمی - ہاتھ پاؤں کا سرد رہنا - فربہی لاغری - کاہلی ... بالتقدم و علاج درج ہے - قیمت صرف ۱۲؍

جیون شکتی (قوت حیات) یا ہم ہمیشہ جوان کیسے رہ سکتے ہیں } اس میں صحت قائم رکھنے والی جوانی ہمیشہ برقرار رکھنے و عمر کو دراز کرنے اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کے اسرار مندرج ہیں - ایسے ایسے نکتے اور راز کی باتیں اس کتاب میں لکھی گئی ہیں - جو کہ پڑھنے سے ہی تعلق رکھتی ہیں - جا بجا سو سے زیادہ تصاویر ہیں - جو مضمون کی وضاحت کرتی ہے - قیمت ایک روپیہ ہندی دو روپیہ

سورج سنان یا آفتابی غسل } آفتابی غسل کے فوائد اور نیز آفتابی غسل سے صحت اور خوبصورتی حاصل کرنے کے راز اور سورج کے رنگوں سے امراض کو دور کرنے کا بیان لکھا ہے - قیمت ۲؍

انسان حیوان } اس میں بتایا گیا ہے - کہ انسان اور حیوان میں کیا فرق ہے - اور انسان نے اس فرق کو قائم رکھا یا نہیں - نہایت سبق آموز کتاب ہے - قیمت فی جلد ۶؍

رالہ صحت } تمام ضروری حفظان صحت کے اصول درج ہیں - دیوار میں سند کر دیا ہے - ہر شخص کو پاس رکھنا اور بار بار پڑھنا چاہیئے - یہ پنڈت ٹھاکر دت شرما وید دھرم ارتھ ٹرسٹ کیطرف سے لاگت پر بانٹنے کو چھپوایا گیا ہے - قیمت ۰؍ فی سینکڑہ دو روپے (اس پر رعایت نہیں)

نوے سال جوان و تندرست کیوں و کیسے } امریکہ کا ایک نوے سالہ بوڑھا جو جوانوں جیسے اعضا رکھتا ہے - اس نے یہ کتاب لکھی ہے - کہ کن کن اصولوں کی پابندی سے اتنی عمر تک جوانی و تندرستی کو حاصل کیا ہے - اسی کا ترجمہ ہے - قیمت اردو ۱۴؍ ہندی ۱۰؍

رسالہ گھر کا حکیم } عام طور پر گھروں میں ہونے والی امراض کے مختصر علاج اگر مجرب و آزمودہ نسخے اس میں دیئے گئے ہیں قیمت اردو ۲؍ ہندی ۴؍

رسالہ بلبلہ } بلبلہ کل امراض کے واسطے مفید ہے - رسالہ ہذا میں اس کا مکمل بیان اور اسکے کل فوائد اور استعمال کے طریقے بھی درج ہیں قیمت اردو ...

پرورش اطفال } اس رسالے کے اندر پرورش کے متعلق کوئی بات ایسی نہیں جسکو واضح نہ کیا گیا ہو - ہر گھر میں اس رسالے کا ہونا ضروری ہے ہر بات میں آپ کی راہنمائی کرے گا - قیمت اردو ۱۴؍ ہندی ...

رسالہ برہمچاری } آجکل برہمچاری کے دافع نسیان مقوی دماغ - اکسیر حافظہ وغیرہ ہونے کو ہر خاص و عام بخوبی جاننے لگ گئے ہیں - برہمی کا مکمل بیان درج کر کے استعمال کے بے شمار اعلیٰ طریقے لکھے گئے ہیں قیمت اردو ... ہندی ۱؍

رسالہ دلچسپ علمی مضامین } ویش ایکارک کے لئے خاص و عام مضامین ... مجلد قیمت اردو ۲؍

جو اصحاب جنسی معاملات کی واقفیت حاصل کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل کتب کا بیان پڑھیں

ویرنج کے متعلق علمی و طبی تحقیقات (ویرنج (منی) جسم انسانی کا ... جوہر یا عطر ہے۔ اس کے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچائی گئی ہے ... اعضائے تناسل مردانہ اور زنانہ کا ضروری بیان دیا ہے۔ عورتوں کی ... کے متعلق مکمل بحث ہے۔ اور چاند کی تاریخوں کے ساتھ اس کا تعلق ... بتایا گیا ہے۔ قیمت اردو ۱۲؍ ہندی ۱۰؍

ہم لڑکا یا لڑکی اپنی مرضی پر پیدا کر سکتے ہیں
... اولاد حسب خواہش پیدا کرنے کے متعلق آجتک کی ویدک اور یونانی ... کی کل تحقیقات کا علیحدہ بیان۔ کسطرح تبدیلی کی جا سکتی ہے
... اردو ۲؍ ہندی ۲؍

ڈاکٹر چچا نے مجھے معہ ڈلاو بنیاداری کی تعلیم کیسے دی
... مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت اردو ۱۰؍ ہندی ۱۲؍

رسالہ وضع حمل یہ رسالہ ہر گھر میں پڑھکر یا سنکر اس کے تمام مضامین ذہن نشین کر دینے چاہئیں۔ عورت کا اس سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اس میں ۳۳ بامعنی تصاویر ہیں۔ قیمت اردو ۶؍ ہندی ۱۰؍

رسالہ زہروں کا علاج نمبر سوم اس میں سانپ۔ بچھو۔ بھڑ۔ کھی کھجورا چھپکلی اور دیگر زہریلے جانوروں اور حشرات الارض کا مفصل بیان اور کاٹے کا علاج درج ہے۔ فوٹو اور قلمی تصاویر بھی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے

موت کے قاصد کرم اور انکی حقیقت اس کتاب کے اندر تمام ضرروی امراض مثلاً ملیریا۔ ٹائیفائیڈ۔ پلیگ۔ مرض النوم۔ نیلیا وغیرہ کے جرمز اور انکے ایکدوسرے تک پہنچانے والے کرم اور ان کی عادات کا پیدا بیان ہے۔ قیمت اردو ۶؍ ہندی ...

تحفہ سرما بابت سال ۱۹۱۶ء بیان امراض باہ مسلہ علاج کتابی صورت میں۔ قیمت صرف ۵؍

رسالہ کرنیزا امریکہ کی مشہور ڈاکٹر شال ایلم کی تصنیف کا اردو ترجمہ جس میں مرد و عورت کے تعلقات پر روشنی ڈالی ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ بدوں انسانی جوہر کے ضائع کئے بھی مرد و عورت کا تعلق ممکن ہے۔ بڑے عجیب و مفید خیالات ہیں۔ قیمت ۸؍

بے اولاد کیا کریں اس کے مصنف شری پنڈت چھبیلے فرزند آیوروید آچاریہ ڈاکٹر ڈیڈیو جی شرما۔ بی اے شاستری (پنجاب) ایم۔ این۔ ایم۔ ایس (ربن) ایم آئی۔ بی۔ ایس (ویانا) ہیں۔ اس مضمون پر آج تک کوئی بھی کتاب اردو یا ہندی میں شائع نہیں ہوئی ہے۔ بہت ہی مختصر اور پر از معنی ہے۔ صرف چند تدابیر اور نسخہ جات برتنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ یہ اپنے ڈھنگ کی نرالی پستک ہے۔ قیمت ۱۲؍ ہندی ۱۳؍ (اس پر کوئی رعایت نہیں)۔

حصہ دوم کی قیمت مارچ میں چھ روپیہ کی بجائے پانچ روپیہ کردی گئی ہے

جسکی بہت انتظار تھی وہ حصہ دوم بھی شائع ہو گیا

کام ورتی شاستر

یہ سلسلہ مرد و عورت کی جنسی خوبصورتی اور جنسی تعلقات کو واضح کرنے کے واسطے جاری کیا گیا تھا

حصہ اول دیر ہوئی نکل چکا ہے۔ اردو و ہندی میں ہزار سے زیادہ چھپ چکا ہے۔ اردو کا آٹھواں بار شائع ہوا ہے۔ اس میں مرد و عورت کے ہر عضو کی خوبصورتی اور اسکے حاصل کرنے کے طریقوں کا نیز مرد و عورت کی اقسام جن سے ان کے جنسی تعلقات پر اثر پڑتا ہے اور مرد و عورت کے جو ہر اولاد کا بیان کیا گیا ہے۔ اس میں پچاس فوٹو بلاک اور ۲۲ دستی تصاویر ہیں۔ اگر کتاب ناپسند ہو تو پہنچنے کے بعد دو دن کے اندر رجسٹری کر کے واپس کر دیں تو کتاب اصلی حالت میں دیکھکر قیمت واپس کر دی جاتی ہے۔ مارچ میں یہ کتاب بجائے پانچ روپیہ کے اڑھائی روپے میں مل رہی ہے۔ طلبا کو یہ کتاب نہیں بھیجی جاتی ہے۔

حصہ دوم میں باریک و نازک جنسی تعلقات کا ذکر ہے۔ اس واسطے یہ کتاب حکما و وید یا ڈاکٹر صاحبان۔ پروفیسران۔ وکلا و بیرسٹران۔ مصنفان کتب یونانی و ویدک یا ڈاکٹری کے طلبا و نیز محققان علم انسانی جیسے انتھراپولوجی۔ انفنالوجی۔ سائکولوجی وغیرہ ہی کو دی جاتی ہے۔ جو اصحاب حصہ اول کو منگوا چکے ہیں۔ وہ تاریخ کا حوالہ دیکر منگوا سکتے ہیں۔ دوسرے اصحاب جو منگوانا چاہیں۔ وہ اپنی عمر پیشہ اور ... کی کتنی دیر ہوئی۔ لکھدیں۔ علم دوست بڑی عمر کے اصحاب کو بھیجی جا سکتی ہے اس کی قیمت چھ روپے ہے۔ مارچ میں صرف پانچ روپیہ کو دی جائے گی۔ اس سے زیادہ ... اس میں کبھی نہیں ہو گی۔ ناپسند ہونے کی صورت کتاب پہنچنے پر دو دن کے اندر بذریعہ رجسٹری واپس کرنے پر کتاب اصلی حالت میں دیکھ کر قیمت واپس بھیجدی جاتی ہے۔ اس کتاب میں ... سے زائد خوبصورت فوٹو کی تصاویر ہیں۔ اور کئی دستی تصاویر بھی ہیں۔ ایسی کتاب اردو زبان میں آج تک لکھی نہیں گئی ہے۔ حصہ اول و دوم کے مضامین ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ایسا ... نہیں جن کے پاس حصہ اول ہے۔ وہ ضرور حصہ دوم منگوا دیں۔ نہ یہ کہ حصہ دوم جو منگوانا چاہیں۔ وہ حصہ اول ضرور منگوا دیں۔ حصہ اول میں زیادہ تر خوبصورتی کا ذکر ہے۔ اور حصہ دوم میں ... اس کام شاستر کے مضامین جیسا کہ نیچے نمونہ سے دیکھیں گے۔

فہرست مضامین بہت لمبی ہے۔ چند مضامین مشتے نمونہ از خروارے نیچے لکھے جاتے ہیں۔

اعضائے تناسل مردانہ
... یا ویرنج
... ہائے منی
اعضائے تناسل مردانہ کے افعال
اعضائے تناسل زنانہ
... کا عجیب طریقہ
... بکارت کی حفاظت
... معلوم کرنے کا طریقہ
... کی بیٹیاں
... کی کہانیاں۔
... اعضائے تناسل زنانہ

ودسے زیادہ پستان
پستانوں کا دوسری جگہ ہونا۔
اعضائے تناسل زنانہ کے افعال
حیض و استقرار حمل
چھوٹی عمر میں حیض
چھوٹی عمر میں حمل
بڑی عمر میں حیض
حیض بند ہونے کے بعد اولاد
حیض دنا پاکی۔
اول حیض سے عورت کی زندگی کا قیافہ
حسب خواہش اولاد

حیض بطور دوائی
خون حیض بطور جادو
عورت کی رضامندی
عورت کی قابلیت تولید
عورت مرد کے اجسام کا فرق
لمبائی و گہرائی جنسی اعضا ...
مردانہ عورتیں و زنانہ مرد
مصنوعی عضو
ختنہ مرد و عورت
اولاد متعدد
چھوٹی عمر میں دودھ

جنس کا بدلنا
رحم کے علاوہ حمل
عجیب الخلقت بچے
پیدائش بدوں ... و ولادت
عورت کا دودھ کا یا کلپ
ڈیڑھ سو سال کی عمر میں اولاد
نو ماہ کے عجائبات
عورت و مرد میں خواہشات کا مقابلہ
گہرا راز
... مال ماں کے پیٹ میں

خط و کتابت و تار کا پتہ:- امرت دھارا ۲۲ لاہور

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بہاں قیمتیں یوری درج ہیں

مردوں کی سیکشول رجنسی امراض

اسمارچ تک نصف قیمت پر منگوا دیں

[illegible]

۳۱ مارچ تک مندرجہ قیمت سے نصف قیمت پر منگواویں

مفصل حالات و فہرست ادویات کیلئے رسالہ امراض مخصوصہ مردان مفت طلب کریں۔

اکسیر ۹۹ طلاء عـ۱۴

یہ ضعف باہ اور سستی نامردی کی خاص دوائی ہے جن کو باہ کی بہت کمزوری ہو اُن کو یہ استعمال کرنی چاہیئے۔ پہلی خوراک ہی اثر دکھاتی ہے اور چند دنوں میں طاقت جسم میں دوڑتی معلوم ہوتی ہے بڑھتی ہے۔ خوراک بھی خوب ہضم ہوتا ہے۔ قیمت ۷ گولی دو روپیہ ۲۸ گولی سات روپیہ۔

جن کے رگ و پٹھے کمزور ہوں وہ اس کے ساتھ طلاء عـ۱۴ کا استعمال کریں کوئی اشتہاری طلاء اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا قیمت نصف شیشی تین روپیہ۔

کرن جوانی

یہ ایک جنرل ٹانک ہے۔ تمام جسم کے اندرونی و بیرونی اعضاء اور غدود (گلینڈز) کو طاقت دیکر جوانی قائم رکھتی اور بوڑھوں کو مانند جوان بنا سکتی ہے۔ دن بدن دل دماغ [illegible]

اکسیر ۳۹

جو لوگ ایسی دوائی استعمال کرنا چاہیں جو کہ دوا کی دوا اور غذا کی غذا بھی ہو وہ یہ اکسیر منگواویں [illegible] صبح یا رات کو کھائیں [illegible]

دت مکرد طوج بٹی عـ۳۳

جو مریضان سرعت [illegible] صبح کھاویں اور دت مکرد طوج بٹی عـ۳۳ کو تیسرے پہر کو کھالیا کریں [illegible] ہوگی قیمت ۸ گولی چار روپیہ۔

اکسیر عـ۳۴

[illegible]

اکسیر عـ۹۸

[illegible] ۸ گولی ایک روپیہ ہے۔

اکسیر عـ۳۴

جن لوگوں کو وہ برج کرم ہو [illegible]

اکسیر عـ۳۵

ڈھیلا پن ہو جانا ہو تو اس دوائی کو استعمال کرنا چاہیئے اس سے قدرتی امساک پیدا ہو جاتا ہے۔ [illegible] ایک ماشہ صبح و شام کھانا چاہیئے قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔

کشتہ جات مقوی

کشتہ قلعی۔ [illegible] کشتہ سنگرف [illegible] کشتہ سونا [illegible] کشتہ فولاد [illegible] کشتہ چاندی [illegible] کشتہ سیپ [illegible]

[illegible] کشتہ جات تیار ہوتے ہیں

تحفہ سرمانہ عـ۹۴ [illegible]

خط و کتابت کا پتہ:- **امرت دھارا عـ۹۷ لاہور**

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

[illegible] لاہور سے شائع ہوا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435

ओ३म्

Founder: M. Krishenji

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس (۳۶) سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

شرح چندہ
سالانہ ۔۔۔۔ للعہ
ششماہی ۔۔۔۔ عہ
برما ۔۔۔۔ ضہ
غیر ممالک ۔۔۔۔ دس شلنگ

ہفتہ وار پرکاش لاہور

ایڈیٹر ... علاپوری

U.B. STUDIO

لاہور اتوار: ۲۵ چیت سمت ۱۹۹۷ مطابق ۶ اپریل ۱۹۴۱ء | جلد ۳۷ | نمبر ۱۳

یجروید | رگ وید

اے مہرشی!

(از جناب کرشن چندر جی خورشید علی پوری)

قصیدے ثنا کے تیری گا رہے ہیں ۔ تیرے نقشِ پا پر بڑھے جا رہے ہیں
علم "اوم" کا لے کے لہرا رہے ہیں ۔ تیری ذات پر آج اترا رہے ہیں

وہی جو تجھے دیتے تھے کل اذیت
وہی جن سے مفقود تھی کل محبت

ثنا خواں ہیں تیرے بتوں کے پجاری ۔ حریفوں کی محفل پہ حیرت ہے طاری
تجھے یاد کرتے ہیں نر اور ناری ۔ تیرے گیت گاتی ہے مخلوق ساری

تو ہندوستاں میں رشی آج ہوتا
تو سکھ چین آرام کی نیند سوتا

اتھروید | سام وید

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ادھیاتم سدھا

دکھ اور سکھ

"سنسار کرم بھوگنے کی جگہ ہے۔ یہاں نہ ہمیشہ سکھ ہے نہ دکھ۔ جس پرکار اندھیرے کے بعد روشنی اور روشنی کے بعد اندھیرا ہوتا ہے۔ اسی پرکار دکھ کے بعد سکھ اور سکھ کے بعد دکھ ہوتا ہے۔ دکھ سکھ کا ٹھیک رات اور دن کی طرح سنیوگ ہے۔ جو لوگ آج سکھی ہیں۔ وہ کل دکھی ہوں گے۔ اور جو دکھی ہیں وہ سکھی ہونگے۔ جس طرح سورج کی روشنی ایک ہی جگہ یکساں نہیں رہتی۔ بلکہ بدلتی رہتی ہے۔ اسی طرح نہ ہمیشہ دکھ رہتا ہے۔ اور نہ ہی سکھ۔ اس لئے سکھ کی حالت میں دکھ کا خیال رکھو۔ اور اس دکھ کو سہن کرنے کے اپنے آپ کو یوگیہ بناؤ۔ اور جو دکھی ہیں اُن کے جیون کا پاٹھ کرو۔ ان کے پاس جاکر ان کے مصائب کا علم حاصل کرو۔ اور وچار کرو۔ کہ کس شانتی م

وید امرت

رگ وید — یجر وید — ادم — سام وید — اتھروید

ओं ज्यायान निमिषतोऽषि तिष्ठतो ज्यायान्त्स मुद्रादसि काम मन्योतत-स्त्वमसि ज्यायान विश्वहा महांस्तस्मै ते...

(ادم) جیایان نمشتو اشی تشٹھتو جیایانتس سُدرادسی کام منیو تتس تومسی جیایان وشوہا مہانس تسمئی کا منمات کرنومی

بھاوارتھ:- ہے کاما یوگیہ پرجو! پلکیں مارنے والے منشیہ پشو پکشی آدی اور استھاور برکھش پربت آدی سے ادھک بڑے ہیں۔ آپ وید تا کاش وجل ندھی سے ادھک بڑے ہیں۔

گان

(۱)

پرجنیہ پرماتما! - بڑے آپ استھاور
کاما کے یوگیہ ہو - پوجیں بارم بار

(۲)

اس چراچر جگت سے - بنبر ندھی آکاش
بڑھے سردھا پریم و - دِنوں دِن وشواس

(ہنیشی)

چنے ہوئے پھول

خوبصورتی کیا چیز ہے؟

—"آنکھوں کو چکا چوند کرنے والی چمک جو جلد ہی مدھم پڑ جاتی ہے"۔ (شیکسپیئر)

—"ایک انوکھی حکومت" (کاربنڈیز)

—"دنیا میں سب سے اچھی سفارش" (ارسطو)

—"وہ پھول جو کھلتے کھلتے مرجھا جاتا ہے" (شیکسپیئر)

—"ایک شاندار اور چمکیلا قدرت کا کرشمہ"۔ (ہومر)

م سے یہ لوگ اپنی منداوستھا کو بھوگ رہے ہیں۔ تاکہ مصیبت آنے پر بھی آپ اُسے شانتی سے برداشت کرنے کے قابل ہو سکیں۔ بھلے ہوتے ہیں وہ لوگ جو سکھ کی حالت میں دکھ کا خیال نہیں کرتے۔ انہیں پرماتما کا یہ اٹل نیم فراموش نہ کرنا چاہیئے۔ کہ مصیبت اور دکھ

ابیوگی پستکوں کا نیلام

ہمارے پاس مہاتما نارائن سوامی کرت آریہ سماج کیا ہے ۶ ؍ کے علاوہ کھنڈن سیر بز کے تحفے ویدک دھرم کی فضیلت ۱۲؍ - مورتی پوجا کی دھجیاں ۱۲؍ - اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۱۲؍ ستیا نند پنچ ۱۲؍ - پوران پول پرکاش ۸؍ - جینی مت درپن ۸؍ کی دو دو تین سو کاپیاں موجود ہیں۔ جنہیں ہم یک مشت یا سو سو پچاس پچاس کر کے کسی سماج - کتب فروش یا آریہ سجن کے ہاتھوں سستے داموں فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جو سماج یا بھائی خریدنا چاہے وہ ہمیں لکھے۔ کہ زیادہ سے زیادہ ۱۲؍ والی سو کاپیوں کی کیا۔ اور ۸؍ والی کتاب کی سو کاپیوں کی قیمت کیا دینا چاہتے ہیں۔ نمونے کا سیٹ نصف قیمت ۱۲؍ اور محصولڈاک ۱۲؍ منی آرڈر سے بھیجکر منگوائیں۔ سبھی پستکیں اتی سندر لکھائی چھپائی اور کاغذ و مضبوط ٹائیٹل والی ہیں۔ کتابیں جلد منگوائیں۔ دوبارہ نہ چھپ سکیں گی۔ کاغذ مہنگا ہے۔ (منیجر "پرکاش" - لاہور)

کنیا کی اوشیکتا

ایک کنوارے آریہ کل ۱۸ تین ورش کی آیو ودواہ یوگیہ۔ تعلیم میٹرک تک۔ تندرست خوبصورت کیلئے ایک سُشکشت۔ گرہ کاریہ سے واقف خوبصورت۔ آریہ خیالات کی کنیا کی ضرورت ہے۔ وواہ ذات پات توڑ کر ویدک ریتی سے کیا جائیگا۔ مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں۔

موہن لال آریہ بازار صرافہ گوجرہ ضلع لائلپور

ور کی ضرورت

میرے ایک دوست جو ۱۳۵ روپے ماہوار پینشن گورنمنٹ ملازم ہیں کی سولہ سالہ سُشیل اور خوبصورت کنیا جو دسویں جماعت کی تیاری کر رہی ہے کیلئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ لڑکا خوبصورت۔ تندرست۔ اور برسرروزگار ہو تو بہتر ورنہ روزگار کی تلاش میں مدد کی جاویگی۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو۔

ہربنس چندر منیجر بھارت لکشمی بنک مظفرگڑھ

روپیہ کے سترہ آنے لیجئے!!!

ان دنوں سب بیوپاروں میں بے شک خسارہ ہو۔ لیکن آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کے حصے خریدنے سے آپ کو روپیہ کے سترہ آنے ملتے ہیں۔ اتفاقاً اگر منڈل کے دس دس روپیہ کے آپ دس حصے خریدیں۔ اور ایک سو روپیہ لگا دیں۔ تو سال کے بعد آپ کو سو آنے یعنی سوا چھ روپے منافع مل گئے۔ گویا ایک روپیہ کے سترہ آنے ہو جاویں گے۔ اس سے زیادہ منافع بخش اور کوئی بیوپار نہیں۔ اپنا سرمایہ منڈل کے حصوں میں لگائیے اور بھرپور فائدہ اٹھائیے۔

پراسپکٹس اور دیگر تفصیلات کیلئے منڈل کو لکھیئے

متھرا پرشاد شرما منیجنگ ڈائریکٹر آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ - ایک کروڑ روپیہ
فروخت و جاری شدہ سرمایہ - ۵۰ لاکھ روپیہ
ادا شدہ سرمایہ - ۳۱٫۳۴٫۱۱۷ روپیہ
محفوظ شدہ سرمایہ :- ۱۵٫۱۵٫۲۶۸ روپیہ
ورکنگ کیپیٹل (جیسا کہ ۲۸ فروری کو تھا) ۹٫۱۵٫۲۳٫۰۰ روپیہ

صدر دفتر

دی مال - لاہور

چیئرمین

رائے بہادر دیوان بدری داس

برانچیں

تمام پنجاب اور ہندوستان کے تجارتی شہروں میں۔

ایجنسیاں

احمد آباد - رنگون - لنڈن - نیویارک - کوبی

ہر قسم کا بینکنگ بزنس معہ فارن ایکسچینج واجبی شرح پر کیا جاتا ہے۔

بی-ایم- پوری- بی-اے-ایل-ایل-بی
منیجر ہیڈ آفس - لاہور
بودھراج سیکرٹری

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

سمت ۱۹۹۷ ۲۵ چیت
پرکاش لاہور
(ہفتہ وار)
۶-۱ اپریل ۱۹۴۱ء

جلد ۳۷	دیانندابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۱	نمبر ۱۳

لوہارو جنوبی پنجاب میں ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ اس میں صرف ۵۲ گاؤں ہیں۔ اس کی آبادی تو زیادہ تر ہندو ہے لیکن چونکہ اس کا حاکم مسلمان ہے۔ اس لئے اسے ایک مسلم ریاست کہہ سکتے ہیں۔ وہاں آریہ سماج کے پرچار کے راستہ میں وقتاً فوقتاً رکاوٹیں ڈالی جاتی رہی ہیں۔ چند ماہ ہوئے اسی طرح رکاوٹ ڈالی گئی۔ اس پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اپدیشک پنڈت سمر سنگھ جی سناتک گوروکل کانگڑی اور گوروکل بھینسوال ضلع رہتک کے مکھیہ ادھشٹاتا بھگت پھول سنگھ جی نواب صاحب سے ملے۔ نواب صاحب نے ان دونو مہانو بھاؤں کو یقین دلایا۔ کہ انہیں آریہ سماج سے کوئی ضد نہیں۔ اور وہ اس کے پرچار کے راستہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہتے۔ اس پر بھگت پھول سنگھ جی دہلی تشریف لائے۔ اور وہاں سوامی سوتنترانند جی۔ لالہ نارائن دت جی اور آریہ سماج کے دوسرے مانیہ سجنوں کے سامنے انہوں نے پرستاو رکھا۔ کہ آریہ سماج لوہارو کا وارشک اتسو منایا جائے۔ اور اسی سمیہ آریہ سماج مندر کی آدھار شلا رکھی جائے۔ میں بھی اس سمیہ موجود تھا۔ کچھ سجنوں نے نواب صاحب کی نیت کے متعلق سندیہ پرگٹ کیا۔ کنتو بھگت پھول سنگھ جی کو پورن وشواس تھا۔ کہ نواب صاحب نے جو کچھ کہا ہے وہ اسے پورا کریں گے۔ چنانچہ اسی سمیہ آریہ سماج کے وارشک اتسو کی تاریخیں ۲۹-۳۰-مارچ نیت کر دی گئیں۔ اور یہ بھی نشچے ہوا۔ کہ اسی سمیہ سماج مندر کی آدھار شلا بھی رکھ دی جائے۔ اس نشچے کے انوسار وارشک اتسو کیا گیا۔ سوامی سوتنترانند جی۔ بھگت پھول سنگھ جی۔ پنڈت سمر سنگھ جی۔ مہاشہ نونند سنگھ جی بھجنیک گوروکل بھینسوال اور مہاشہ جے نارائن جی بھجنیک آریہ سماج دیوان ہال دہلی ۲۹-مارچ کو وہاں پہنچے۔ جلسہ سے پیشتر پولیس ادھر ادھر گھوم کر ریاست کے لوگوں سے یہ کہہ آئی تھی۔ کہ وہ آریہ سماج کے جلسہ میں شامل نہ ہوں۔ گاڑی شام کے چھ بجے لوہارو پہنچی۔ جب سوامی سوتنترانند جی گاڑی سے اترے۔ تو انہیں معلوم ہوا۔ کہ پولیس نے نگر کیرتن کی اجازت نہیں دی۔ انہوں نے کہہ دیا۔ نہ سہی۔ ہم نگر کیرتن کے

لوہارو کی ہتیا

بغیر ہی اتسو کریں گے۔" چند ہی منٹ میں پولیس کا انسپکٹر۔ سب انسپکٹر اور دس بارہ سپاہیوں کے ساتھ ریلوے سٹیشن پر پہنچا۔ ان کے ساتھ تحصیلدار بھی تھا۔ اور کہا۔ کہ نگر کیرتن کی اجازت ہے۔ آپ نگر کیرتن نکالیئے۔ چنانچہ اس پر نگر کیرتن نکالا گیا۔ پولیس کا انسپکٹر اور دس بارہ سپاہی ساتھ تھے۔ شہر میں داخل ہونے سے پہلے ایک بار جلوس کو روکا گیا۔ اس کے بعد عین تھانہ کے سامنے دوسری بار روکا گیا۔ وہاں دو تین سو مسلح مسلمان کھڑے تھے۔ پولیس کے انسپکٹر نے انہیں کہا۔ کہ نگر کیرتن کو راستہ دے دو۔ انہوں نے جواب میں باآواز بلند کہا۔ کہ ہم راستہ نہیں دیں گے۔ اس پر انسپکٹر پولیس نے کہا۔ کہ آپ اس گلی کو چھوڑ کر دوسری گلی سے جلوس لے جائیں۔ جب جلوس دوسری گلی سے روانہ ہوا۔ تو اس مسلم ہجوم نے جس کے ہاتھ میں لاٹھیاں اور کلہاڑیاں تھیں پیچھے سے حملہ کر دیا۔ سامنے سے بھی کچھ مسلمانوں نے حملہ کیا۔ اور مکانوں پر سے اینٹیں پھینکی گئیں۔ حملے کا زیادہ زور سوامی جی پر تھا۔ وہ پہلے تو اپنی لاٹھی سے وار روکتے رہے۔ لیکن جب لاٹھی ٹوٹ گئی۔ اور ان کے سر بازو اور ہاتھ پر زخم آئے۔ تو وہ گر پڑے۔ لیکن جھٹ ہی سنبھل گئے۔ ان کے ساتھ بھگت پھول سنگھ تھے۔ انہیں بھی سخت چوٹیں آئیں۔ دونو بھجنیک بھی بری طرح زخمی ہوئے۔ کل زخمیوں کی تعداد ۴۵ بتائی جاتی ہے۔ اس پر جلوس وہاں ترک کر دیا گیا۔ اور سب کے سب ریلوے سٹیشن پر آ گئے۔ بھگت پھول سنگھ اور مہاشہ نونند سنگھ وہیں بیہوش ہو کر گر پڑے۔ انہیں پولیس اٹھا کر لوہارو کے ہسپتال میں لے گئی۔ سوامی سوتنترانند جی اور مہاشہ جے نارائن جی اور کچھ اور آریہ سماجی دوسرے دن دہلی پہنچے۔ وہاں انہیں ارون ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ سات کے قریب زخمی ریواڑی کے ہسپتال میں ہیں۔

یہ سلوک ہے۔ جو کہ مسلم ریاست میں آریہ سماج کے ساتھ کیا گیا ہے۔ میں نے اس مضمون کا عنوان "لوہارو کی ہتیا" تجویز کیا ہے۔ اس لئے نہیں۔ کہ وہاں کسی آریہ سماجی کی ہتیا ہوئی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہاں مذہبی آزادی کی ہتیا ہوئی ہے۔ وہاں انصاف کی ہتیا ہوئی ہے۔ اس تہذیب کے زمانہ میں مذہبی آزادی انسانوں ہی نہیں بلکہ قوموں کی حالت میں بھی لازمی اور ابتدائی چیز سمجھی گئی ہے۔ جس راج میں لوگوں کو مذہبی آزادی نہیں۔ وہ مہذب کہلانے کا مستحق نہیں۔ لوہارو میں جو کچھ ہوا۔ وہ مذہبی آزادی کی ممانعت سے بہت زیادہ ہے۔ ریاست آریہ سماج کو اپنا اتسو کرنے نہ دیتی یا اسے نگر کیرتن کی اجازت نہ دیتی۔ تو سمجھا جاتا۔ کہ ریاست نے آریوں کو مذہبی آزادی سے محروم کیا گیا ہے۔ لیکن اب تو انہیں مذہبی آزادی سے محروم ہی نہیں کیا گیا۔ بلکہ ان کے ساتھ اتیاچار بھی کیا گیا ہے۔ جلوس نکالا گیا ریاست کی اجازت سے۔ اور اس کی ہدایت کے ماتحت پولیس ساتھ تھی۔ اور اس نے جہاں کہیں حکم دیا۔ نگر کیرتن کھڑا ہو گیا۔ لیکن جب مسلم ہجوم نے نگر کیرتن پر حملہ کیا۔ تو پولیس کا انسپکٹر اور سپاہی کھڑے دیکھتے رہے۔ لیکن اسے نہ روکا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کتنے آریہ سماجی زخمی ہو گئے۔ یہ ہے ایک ریاست کا انتظام۔ مسٹر جناح یہ کہتے نہیں تھکتے تھے۔ کہ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ پوری رواداری برتی جائے گی۔ ہم نے دیکھ لیا۔ کہ پنجاب کی ایک مسلم ریاست جہاں ہندوؤں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ آریوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا گیا ہے؟

اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس سلوک پر آریہ سماج چپ ہو رہے گا۔ یا اس کے خلاف عملی پروٹسٹ کرے گا۔ یہ فیصلہ بعد کیا جاوے گا۔ لیکن آریہ سماج کی خودداری اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ وہاں پھر جلسہ کیا جاوے۔ اور اس کی جو بھی قیمت ادا کرنی پڑے کی جاوے۔ اگر حیدرآباد جیسی بڑی ریاست میں آریہ سماج اپنے ادھیکاروں کی رکھشا کر سکتا ہے۔ تو یقیناً لوہارو جیسی چھوٹی ریاست میں بھی کر سکتا ہے۔ لوہارو کے واقعہ سے آریہ جگت میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ اور آریہ پرشوں کو نہ صرف سوامی سوتنترانند بھگت پھول سنگھ اور ان دوسرے آریہ بھائیوں کی چنتا ہے جو لوہارو میں زخمی ہوئے۔ بلکہ اس بات پر دکھ ہے۔ کہ آریہ سماج کی خودداری وہاں بری طرح مجروح ہوئی ہے۔ اور وہ شانت نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ ریاست قصورواروں کو عبرتناک سزا دے کر آریہ سماج کے ساتھ انصاف نہ کرے۔ یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ ریاست میں چار پانچ مسلمان اور چار پانچ آریہ سماجی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اگر یہ خبر درست ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ ریاست پرانی چال چلنا چاہتی ہے۔ اور مسلمانوں کے حملہ کو جس کے لئے کوئی وجہ نہ تھی۔ اور نہ کوئی اشتعال تھا۔ ایک فرقہ وارانہ بلوہ کی شکل دے کر آریہ سماج کے ساتھ انصاف کرنے کی بجائے آریوں کے ساتھ بے انصافی کرنا چاہتی ہے۔ واضح رہے۔ کہ نگر کیرتن کے ساتھ باجہ نہ تھا۔ کہ مسلمان یہ بہانہ بنا سکیں۔ کہ مسجد کے سامنے باجہ بجایا گیا۔ جس سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہو گئے۔

ہمارے کرنے کا کام یہ ہے۔ کہ سب سے پہلے سارے واقعہ کی ایک مکمل اور مفصل رپورٹ تیار کی جائے۔ اس سلسلہ میں جو بھی اطلاع مل سکے جمع کی جائے۔ آریہ سماج کا کوئی ذمہ دار ڈیپوٹیشن اس میں ایک سجن ہو یا ایک سے زیادہ ریاست کے دیوان یا نواب

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

صاحب سے ملے - اور یہ معلوم کرے - کہ وہ قصورواروں کو سزا دے کر آریہ سماج سے انصاف کرنے کو تیار ہیں یا نہیں - اس کے ساتھ ہی یہ بھی - کہ کیا وہ آریہ سماج کا اُتسو ہونے دیں گے؟ اور اگر اُتسو ہو تو آریوں کی حفاظت کا کیا انتظام کریں گے؟ اگر یہ بات خوش اسلوبی سے طے ہو جائے تو وہ بھی راضی اور ہم بھی راضی - ورنہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو نشچے کرنا چاہیئے - کہ ہمیں اپنے دھارمک ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے کیا کرنا چاہیئے - دہلی میں لالہ نارائن دت جی کی زیر صدارت پروٹسٹ کا ایک پبلک جلسہ ہو چکا ہے جس میں مسٹر اینے لیڈر کانگرس نیشنلسٹ پارٹی مرکزی اسمبلی مسٹر جمنا داس مہتہ ایم - ایل - اے مرکزی اسمبلی - اور پنڈت رام چندر دہلوی کی تقریریں ہوئیں - ۳۱ - مارچ کی شام کو لاہور کے نمائندہ آریہ سماجیوں کا ایک جلسہ رائے بہادر بدری داس پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی کوٹھی پر زیر صدارت رائے بہادر درگا داس ایڈووکیٹ ہائی کورٹ پنجاب ہوا - ایک پرستاو میں لوہارو میں مسلمانوں کے حملہ پر غصہ کا اظہار کیا گیا - نواب صاحب لوہارو کو پروٹسٹ کا ایک تار بھیجا گیا - اس کے ساتھ ہی ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی گئی - جو لوہارو جا کر وہاں کے دیوان اور نواب صاحب سے ملے گی - اور رپورٹ کرے گی کہ دربار آریہ سماج کے ساتھ انصاف کرنے کو تیار ہے یا نہیں - پنجاب کے ایک ایک آریہ کو چاہیئے - کہ بذریعہ خط یا تار نواب صاحب لوہارو کے پاس پروٹسٹ کریں - اس وحشیانہ سلوک کے خلاف جو لوہارو میں آریہ سماجیوں کے ساتھ کیا گیا ہے -

اتنا اور لکھنا ضروری ہے - کہ سوامی سوتنترانند جی کو گہرے زخم آئے ہیں - ان کے اچھا ہونے میں کچھ دن لگیں گے - لیکن وہ خطرہ سے باہر ہیں - یہی حال مہاشہ جے نارائن کا ہے - بھگت پھول سنگھ اور دوسرے آریہ بھائی جو لوہارو کے شفا خانے میں ہیں ان کے متعلق اس وقت تک کوئی اطلاع نہیں آئی - ان کی خیر و عافیت معلوم کرنے کیلئے وہاں آدمی بھیجا گیا ہے - پہلے پنڈت دھرم دیو جی ...

ہمارے دو نئے کالج

جن آریہ سماجوں کا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمبندھ ہے - ان کے ماتحت آریہ مڈل و ہائی سکول تو کئی ہیں - لیکن اس وقت تک کالج ایک ہی تھا - یعنی دیانند متھرا داس کالج موگہ - یہ کالج رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس شُبھو آئی سپیشلسٹ کی کوششوں کا مرہونِ منت ہے - اُنہوں نے ہی اسے قائم کیا - اور اس ترقی تک پہنچایا - جب یہ کالج اچھی حالت کو پہنچ گیا - تو انہوں نے اسے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حوالے کر دیا - اب یہ سبھا اس کی مالک ہے - اور اسی کے آدھین اس کا انتظام ہے - پہلے انٹرمیڈیٹ تھا - پچھلے سال سے ڈگری ہو گیا ہے - اب مئی ۱۹۴۱ء میں دو نئے کالج کھلنے والے ہیں - ایک منٹگمری میں اور دوسرا جالندھر میں - منٹگمری میں اس وقت ایک اعلےٰ درجہ کا ہائی سکول آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ماتحت چل رہا ہے - سبھا نے اُسے انٹرمیڈیٹ کالج بنانے کا نشچے کیا - پنجاب یونیورسٹی سے اجازت چاہی - اور وہ اجازت مل چکی ہے - چنانچہ یہ دیانند انٹرمیڈیٹ کالج اس سیشن سے کام کرنا شروع کر دے گا - جالندھر میں دوآبہ آریہ ہائی سکول آریہ سماج کے ماتحت چل رہا ہے - اب کنیا مہا ودیالیہ شکھشا سبھا جالندھر نے ایک ڈگری کالج کھولنے کا نشچے کیا ہے - اس کی باقاعدہ منظوری یونیورسٹی سے مل چکی ہے - مئی سے یہ کالج بھی جاری ہو جائے گا - یہ کالج اگرچہ کنیا مہا ودیالیہ شکھشا سبھا کے آدھین ہو گا - لیکن اسے بھی ایک طرح سے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا ہی سمجھنا چاہیئے - سبھا کی عملی امداد کے بغیر یہ کالج پایۂ تکمیل کو نہ پہنچتا - رائے بہادر بدری داس دونو سبھاؤں کے پردھان ہیں - دونو کالجوں کے نئے بھون تیار ہوں گے - جالندھر کالج کی بلڈنگ مارچ ۱۹۴۲ء تک تیار ہونی چاہیئے - منٹگمری کالج کی بلڈنگ کے لئے ستمبر ۱۹۴۲ء تک کی اجازت ہے - دوآبہ کالج جالندھر کو فرسٹ کلاس اور اپ - ٹو - ڈیٹ کالج بنانے کے لئے ایک لاکھ روپیہ درکار ہے - یہ روپیہ آریہ پُرشوں کو جمع کرنا ہے - کالج کی بلڈنگ جلد ہی شروع ہو جائے گی - یہ دانی سجنّوں کے دان سے ہی تعمیر ہو سکتی ہے - بہت سے لوگ اپنے ماتا پتا یا کسی عزیز کی مستقل یادگار قائم کرنے کیلئے دان دینا چاہتے ہیں - ان کے لئے یہ اچھا موقعہ ہے - ان کے دان سے جو کمرہ تیار ہو گا - اس پر ان کے نام کا پتھّر لگوا دیا جائے گا - یہ کالج اگرچہ جالندھر میں ہو گا - لیکن درحقیقت اس کا تعلق سارے صوبہ سے ہو گا - اور سارے صوبہ کو ہی اس کی مدد کے لئے تیار ہونا چاہیئے - ہاں دوآبہ کے آریہ ہندو بھائیوں کو وشیش روپ سے اس کی سہائتا کرنی چاہیئے - منٹگمری کالج کے لئے کم و بیش پچاس ہزار روپیہ درکار ہو گا - ملتان سے لے کر لاہور تک کوئی کالج نہیں - یہ کالج اس سارے علاقہ کی ضرورت پوری کرے گا - مجھے اُمید ہے - کہ اس علاقہ کے دھناڈیہ آریہ اور ہندو سجنّ اس کی دل کھولکر سہائتا کریں گے - دونو کالجوں کے لئے لوہے کے گرڈر خریدے جا چکے ہیں - اور جلد بھون بننے شروع ہو جاویں گے - اس لئے دان میں دیر نہ ہونی چاہیئے - ڈیپوٹیشن شاید زیادہ نکالے نہ جا سکیں - اس لئے ہر ایک بھائی کو بطور خود سہائتا کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے - اور کنیا مہا ودیالیہ شکھشا سبھا و آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری مہودیوں کو لکھ دینا چاہیئے - کہ وہ جالندھر کالج اور منٹگمری کالج کے لئے کیا دان دینا چاہتے ہیں؟

(کرشن)

ختم چندہ کی ضروری اطلاع

جن پریمی گراہکوں کا چندہ اپریل ماس میں ختم ہوتا ہے - ان کی سیوا میں ... ہیں - وہ کرپا کر کے اپنا چندہ ۱۲۵ - اپریل تک ارسال کر دیں - ورنہ اس تاریخ کے بعد وی - پی ارسال خدمت ہوں گے - جنہیں ضرور وصول کر لینا چاہیئے - اور واپس ...

دوآبہ آریہ یووک سمیلن علاولپور

علاولپور میں جو جالندھر سے مکیریاں لائین پر دوسرا سٹیشن ہے ۱۳ - مارچ سے سادھو سنت سنگ شروع ہے - اس دن سے ۱۰ - اپریل تک شری سوامی آتمانند جی - شری پریم نجیت لال جی بان پرستھی اور سوامی کیولانند جی کتھا کریں گے - اس کے بعد ۱۱ - ۱۲ - اور ۱۳ - اپریل کو مہاتما نارائن سوامی کی صدارت میں مقامی آریہ سماج کی سلور جوبلی ہو گی - اس موقعہ پر کئی سمیلن رکھے گئے ہیں - جیسے سنگیت سمیلن - کوی سمیلن - اور دوآبہ آریہ یووک سمیلن انبادی - ہم دوآبہ کے آریہ یووکوں کی توجہ اس سمیلن کی طرف دلاتے ہیں - اور ان سے پرارتھنا کرتے ہیں - کہ وہ اس سمیلن میں بھاری تعداد میں شامل ہو کر اپنے لئے کسی کاریہ کا نشچے کریں - اور ساتھ ہی آریہ سماج کی سلور جوبلی کو سپھل بنائیں -

میلہ کٹاس راج پر پرچار

کٹاس راج ضلع جہلم میں بیساکھی پر ہر سال بڑا بھاری میلہ لگتا ہے - یہ میلہ اس ورش بھی لگے گا - سناتن دھرمیوں کی طرف سے اس میلہ پر پرچار کی زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں - ضلع جہلم کی سماجوں کو مل کر پرچار کرنا چاہیئے - ہم میرپور - کوٹلی - جہلم - للہ - کریالہ آدی سماجوں کی توجہ وشیش روپ سے اس اور آکرشت کرتے ہیں -

گوروکل انک

حسب معمول امسال بھی "پرکاش" اپنا وشیش گوروکل انک گوروکل کانگڑی کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ۱ - اپریل کو پرکاشت کرے گا - "پرکاش" کا اگلا انک ہی گوروکل انک ہو گا - اس میں گوروکل کانگڑی کا پورا اتہاس - تمام گوروکلوں اور کنیا گوروکلوں کے سنکھشپت ورن اور گوروکل شکھشا پرنالی پر ودوانپورن لیکھ اور کوتائیں ہوں گی - آریہ سماجوں اور گوروکلوں کو یہ انک بھاری تعداد میں منگوا کر بانٹنا چاہیئے - جن گوروکلوں نے اپنے ورن نہیں بھیجے وہ جلدی بھیجنے کی کرپا کریں +

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورو کل کانگڑی کا ۳۹ واں سالانہ جلسہ

حسب معمول اسال بھی گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی کا سالانہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات میں ۱۰ سے ۱۳-اپریل تک سماروہ پوروک منایا جاوے گا۔ اس سال کنوو کیشن ایڈریس ڈاکٹر ٹیگور کا ہوگا۔ اُتسو کے پروگرام میں اور بھی کئی دلچسپیاں ہیں۔ مقصل پروگرام ہم گورو کل انک میں جو آئندہ آگامی سپتاہ میں نکلے گا پرکاشت کریں گے۔ چونکہ ایسٹر کی ریلوے کے کرایہ میں رعائیت ہے۔ اس لئے گورو کل شکھشا پریمی بہنوں اور بھائیوں کو اس اوسر پر بھاری تعداد میں پہنچنا چاہیئے۔

رام نومی

مہاراج رام چندرجی کا جنم دوس ۶-اپریل کو ہے۔ دُنیا کی تاریخ ایسا آدرش پیش نہیں کرتی۔ ساج کیلئے بھائیوں اور باپ کو قید کرنے اور دھوکہ سے سروا دینے کی مثالیں تو ملتی ہیں۔ لیکن سوتیلی ماں کی خوشی اور باپ کی آگیا کو مان کر برسوں جنگلوں کی خاک چھاننے کیلئے خوشی خوشی راج پاٹ کو لات مار دینے والے سپوتوں کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ اس کے ساتھ ہی لکشمن اور بھرت جیسے بھائی اور سیتا جیسی ستی دھرم پتنی بھی آج تک کسی کو نصیب نہ ہوئی ہوگی۔ ایسے ویر کھشتری کا جنم دھنیہ ہے۔ اور وہ دیش اس تہذیب پر فخر کر سکتا ہے۔ جس کی گود میں یہ سب پلے۔ کاش! کہ ہماری سنتان ان سے کچھ سبق لیتی!

احمدی اخبارات کی شر انگیزیاں

ایک طرف ہمارے صوبہ کے وزیر اعظم اخبارات سے اپیلیں کر رہے ہیں۔ کہ صوبہ کی فرقہ وارانہ فضا کو مکدر ہونے سے بچائے رکھنے کے لئے اخبارات ان سے تعاون کریں۔ اور دوسری طرف قادیاں کے احمدی اخبارات کی شر انگیزیاں دنوں دن بڑھتی ہی جاتی ہیں۔ ان کے سبھی اخبارات دوسرے مذاہب کا مذاق اُڑانے اور ان مذاہب کے پیروؤں کی دلآزاری کا سامان پیدا کرنے سے باز نہیں آتے۔ "الحکم" کی $\frac{۲۱}{۲۸}$ مارچ کی اشاعت میں "قتل پنڈت لیکھرام" کے عنوان سے ایک نہایت دلآزار نظم شائع ہوئی ہے۔ جس میں پنڈت جی کو بدزبان۔ بدانجام۔ ظالم وغیرہ کہا گیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں قاتل کو فرشتہ بتایا گیا ہے۔ نظم اس قدر دلآزار ہے۔ کہ ہم اسے یہاں نقل بھی نہیں کر سکتے۔ اس نظم کے ذریعہ احمدیوں کو آریوں کے قتل کی ترغیب ملتی ہے۔ کیا حکومت اس کے خلاف کوئی ایکشن لے گی؟

منظوری مل گئی!

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے جو منٹگمری میں ڈی-اے-وی انٹرمیڈیٹ کالج اور کنیا مہاودیالیہ سبھا کی طرف سے جالندھر میں دوآبہ کالج کھلنے والے تھے، ان کی منظوری پنجاب یونیورسٹی نے دے دی ہے۔ دونو کالج مئی سے کھل جاویں گے۔ امید ہے۔ کہ یہ دونو کالج اپنے اپنے علاقہ میں جہاں بہترین تعلیمی خدمات سرانجام دیں گے۔ وہاں آریہ سماج کے پرچار میں بھی سہائیک سدھ ہوں گے۔

کیا ہم اُمید کریں۔ کہ ان دونو کالجوں میں پرچار کی سپرٹ رکھنے والے صرف آریہ سماجی پروفیسروں کو ہی رکھا جاوے گا؟

اجمیر میں ڈی-اے-وی کالج

اس مہینہ ڈی-اے-وی ہائی سکول اجمیر کی سورن جینتی منائی جا رہی ہے۔ اور اس اوسر پر ۵-اپریل کو دیانند کالج کی آدھار شلا بھی رکھی جا رہی ہے۔ یہ رسم ڈونگر پور نریش ادا کریں گے۔ کالج کے سنچالکوں نے اس اوسر کے لئے ہمیں بھی نمنترت کیا ہے۔ جس کے لئے ان کا دھنیہ واد ہے۔ ہمارا اپنا تو سمجھو نہیں۔ لیکن ہماری ہاردک اچھا ہے۔ کہ یہ کالج پھلے اور پھولے۔ اور ایسا ہوگا بھی کیوں نہیں۔ جب کہ اس میں دستکاری کو وشیش ستھان دیا گیا ہے۔

فرقہ وارانہ فسادات

ماہ مارچ میں کئی جگہوں پر فرقہ وارانہ فساد ہو گئے۔ امرتسر اور ریاست حیدر آباد کے ایک گاؤں میں ہولی پر اور اس کے بعد اب ڈھاکہ (بنگال) اور اس کے نواحی دیہات میں۔ یہ فساد بہت شدید تھا۔ اس میں ۲۸ اشخاص ہلاک اور ڈیڑھ سو سے زیادہ زخمی ہوئے ہیں۔ یہ سب فساد اس بدترین فرقہ پرستی کی بدولت ہوئے۔ جو فرقہ پرست اور متعصب مسلمان لیڈروں نے مسلم عوام کی ذہنیت میں کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے۔

مہاشہ راجپال دوس

۴-اپریل مہاشہ راجپال کی شہادت کا دن ہے۔ ان کی یاد آریوں کے دلوں میں تازہ کرتے ہوئے ہم آریہ جگت سے آشا کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کی شہادت سے آریہ سماج کے لئے اپنی جان تک نچھاور کر دینے کی سپرٹ کو اپنے اندر دھارن کریں گے۔

مذہب اور دھرم میں فرق

سارو بھوم ویدک دھرم اور دیگر مذاہب میں کیا فرق ہے؟ یہ ایک چھوٹی سی مثال سے بخوبی سمجھ میں آ سکتا ہے۔ ۲۸۔ مارچ کے "الفضل" میں خلیفہ قادیان کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ:-

"نہایت خطرناک ایام پھر قریب آ رہے ہیں۔ دعائیں کرو۔ کہ اللہ تعالے موجودہ جنگ کے بد اثرات سے اسلام اور احمدیت کو محفوظ رکھے۔ اور انگریزوں کی مشکلات کو دور فرماوے۔"

یہ دعا ہے۔ ایک مذہب کے رہنما کی۔ جو صرف اپنی اور اپنے آقا کی حفاظت کے لئے ان کے دل سے نکلی ہے۔ لیکن آریہ سماج کے بانی نے آریہ سماج کا اصول قرار دیا۔ کہ:-

"سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔"

مذہب صرف اپنا بھلا...... چاہتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ وہ عالمگیر نہیں۔ دھرم بنی نوع انسان کا کلیان چاہتا ہے۔ اس لئے کہاں شک رہا۔ کہ ویدک دھرم عالمگیر نہیں ہے؟

بادا پریوار کو ودھائی

امرتسر کی مشہور "جہاز مارکہ" کپڑوں کی فرم بادا پریدمن سنگھ اینڈ سنز کے مالک بادا گوردکھ سنگھ اور بادا مہاراج سنگھ نے اپنے پوجیہ پتا بادا پریدمن سنگھ جی کی یاد میں ۵ لاکھ روپے کے دان سے جو ٹرسٹ بنا رکھا ہے۔ اس کی طرف سے ہونے والے پروپکار کے کاموں میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ایک بہت بڑا آیورویدک ہسپتال جاری ہوگا۔ جس پر تیس ہزار روپیہ سالانہ خرچ ہوگا۔ ایک سفری شفا خانہ بھی شروع کیا جاوے گا۔ سب انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ بیساکھی کے دن افتتاح ہوگا۔ ہم اس شبھ اوسر پر بادا پریوار کو ودھائی دیتے ہیں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کے بیوپار میں دنوں دن اُنتی دے۔ اور ان کی آیو دیرگھ کرے۔

ریاست ٹانک کا محکمہ "دینیات"

ریاست حیدرآباد کی طرح ریاست ٹانک میں بھی ایک تبلیغی محکمہ ہے۔ جسے "شرع شریف" کا نام دیا گیا ہے۔ معاصر "آریہ مارتنڈ" کی اطلاع ہے۔ کہ اس محکمہ کی طرف سے جائز و ناجائز طریقہ سے ہندوؤں کو مسلمان بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کیا تعجب جو معاصر کی یہ اطلاع صحیح ہو۔ اس کا جواب یہ ہونا چاہیئے کہ ریاست ہذا میں آریہ سماج کا پرچار پورے زوروں سے شروع کر دیا جائے۔

فحش اشتہارات پر پابندی کا بل

پنجاب اسمبلی نے وہ سرکاری بل پاس کر دیا ہے۔ جس کا منشا فحش اشتہارات کی اشاعت کو روکنا ہے۔ گورنمنٹ گزٹ کی ۱۸-مارچ کی غیر معمولی اشاعت میں اس بل کی تفاصیل پرکاشت ہوئی ہیں۔ یہ بل آتشک۔ سوزاک۔ مردمی کمزوری اور سیکسوئل انٹرکورس سمبندھی شکایات اور بیماریوں کے متعلق اشتہارات کی اشاعت کی روک تھام کرے گا۔ ہماری رائے میں یہ قانون بنا کر حکومت پنجاب بلاشبہ فحش اور مخرب الاخلاق اشتہارات کی بدولت لوگوں کے بگڑتے ہوئے اخلاق کو بچانے کی نیک کوشش کرے گی۔

احمدیوں کی تبلیغی سرگرمیاں

قادیانی احمدیوں کے صیغہ نشر و

ء اشاعت کی رپورٹ سال گذشتہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ [illegible] ٹریکٹ اور اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ ان میں ....

شنکا سمادھان

مہاشہ دیوکی پرشاد جی آریہ گورکھپور نے کچھ شنکائیں نوارن ارتھ بھیجی ہیں۔ جو اُتر سہت نیچے دی جاتی ہیں:-

پرشن مَیں اپنے نئے مکان کے پھاٹک کے اُوپر سوامی دیانند کا چتر سیمنٹ سے بنوانا چاہتا ہوں۔ اس میں کوئی ہرج تو نہیں ہے۔ کیونکہ پُوجا تو کرنی ہی نہیں۔ مکان کے سب سے اُوپر بطور آدرش کے لگانا ہے۔

اُتر میرے وچار میں ایسا کرنا اُچت نہیں ہے۔ کیونکہ کبھی سمیہ ایسا آ سکتا ہے۔ کہ موجودہ مکان زمین پر آ رہیں۔ اور کسی زمانہ میں کھدائی ہو۔ تو سوامی جی کا سیمنٹ کا چتر ایک مورتی رُوپ میں نکلے۔ تو اس سمیہ کے لوگ یہ نتیجہ نکالیں۔ کہ ضرور سوامی جی کی مورتی کی پُوجا ہوتی آئی ہے+

پرشن مریادا پرشوتم رام چندر جی نے سیتا جی کو جو پیٹ سے تھیں چھوڑ دیا۔ اور وہ بالمیکی آشرم میں رہنے لگیں۔ کیا یہ سچ ہے۔ اگر سچ ہے۔ تو انہوں نے بڑا بے جا کیا؟

اُتر اُنہوں نے بجا کیا یا بے جا۔ لیکن ماننا پڑے گا۔ کہ پرجا کی خوشی کا انہیں کتنا خیال تھا۔ پرجا کے ایک ویکتی کی خوشی کیلئے انہوں نے اپنے جیون سے بھی پریہ دھرم پتنی کو بن باس دے دیا۔ ایسے راجہ آج کہاں ملیں گے؟

پرشن کوئی مریضہ مر رہی ہے۔ اور بے ہوش ہے۔ اگر اس مریضہ کا پتی اس سے کچھ دان کروائے۔ تو کیا اس دان کا پھل اس مریضہ کو ملے گا یا اس کے پتی کو؟

اُتر آدرش یہ ہے۔ کہ نِش کام بھاؤ سے بھلائی کی جائے۔ اگر دان اس وچار سے دیا جائے۔ کہ کسی ضرورت مند کا بھلا ہو۔ تو پھل کا پرشن ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور اگر اس بھاؤ سے دیا جائے۔ کہ مرنے والے کو اگلے جنم میں اس دینے جانے والے دان کا پھل ملے گا۔ تو یہ فضول ہے۔

پرشن مَیں نے بہت سے سُنتے سُنے ہیں۔ کہ بنگالی لوگ سانپ کے کاٹے ہوئے کو [illegible]

سدرشن چکر

یوروپ کی ایک عورت ۷۳ ہزار خط لکھ چکی ہے۔ جرمنی میں ۲۲ لاکھ کنواری مائیں۔ یوروپ میں طلاق کی دلچسپ وجوہات۔ شیشے کا لباس تیار ہونے لگا۔

یوروپ دلچسپیات کا مرکز ہے۔ اور مغربی ممالک میں جو بھی بات ہوتی ہے بالکل نئی اور انوکھی۔ آج ہم مغربی ممالک کی کچھ انوکھی باتوں کا ذکر اس کالم میں کرتے ہیں۔ جو اُمید ہے۔ کہ ناظرین پرکاش کی دلچسپی کا موجب ہوں گی۔

یوروپ میں ایک ایسی عورت ہے۔ جس نے اپنی بہنوں سے وعدہ کیا تھا۔ کہ روزانہ وہ انہیں خطوط لکھا کرے گی۔ چنانچہ گذشتہ ۳۹ سال سے برابر وہ انہیں خطوط لکھے جا رہی ہے۔ اور اس وقت تک ۷۲۹۸۰ خطوط انہیں لکھ چکی ہے۔ اس شغل پر اس کے ۵۸۵۸ روپے خرچ آئے ہیں۔ اور اس نے ۱۰۱۴ سیاہی کی شیشیاں خالی کی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ خطوط لکھنے میں یہ عورت تمام دُنیا کے لوگوں کو پیچھے چھوڑ گئی ہے۔

اور جرمنی بچے پیدا کرنے میں دُنیا کے دوسرے ممالک کو پیچھے چھوڑتا جا رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرنے کا خبط جرمنی کے ڈکٹیٹر کے سر پر کچھ اس قدر بُری طرح سے سوار ہے۔ کہ وہاں بنا وواہ کے ہی لاکھوں عورتوں کو ماں بنا دیا گیا ہے۔ اب تک ۲۲ لاکھ بن بیاہی عورتیں ماں بنائی جا چکی ہیں۔ اور لاکھوں ایسی کنواری لڑکیاں ہیں۔ جو جلد ماں بننے والی ہیں۔

کچھ دلچسپ وجوہات جن کی بنا پر مغربی عورتیں اپنے خاوندوں سے علیحدہ ہو جاتی ہیں یہاں درج کرتے ہیں۔ چنانچہ لنڈن کی ایک عورت نے طلاق کی درخواست دیتے ہوئے عدالت سے رو رو کر کہا۔ کہ میرا خاوند مجھے اور میرے بچے کو بغیر بالنس کھلائے رکھنا چاہتا ہے۔ اس لئے طلاق منظور کیا جائے۔ ایک عورت نے محض اس لئے اپنے شوہر سے طلاق حاصل کر لی۔ کہ اس کے شوہر نے سالگرہ کے موقعہ پر بیوی کو کوئی تحفہ نہ دیا تھا۔ ایک نے محض اس لئے اپنے خاوند سے علیحدہ ہونا پسند کیا۔ کہ وہ سگرٹ پیتا تھا۔ جسے وہ ناپسند کرتی تھی۔

آپ کو یہ سن کر تعجب ہو گا۔ کہ عنقریب حوّا کی بیٹیاں سوت اور ریشم کی بجائے شیشے کا لباس پہنا کریں گی۔ کیونکہ پارک شائری کی ایک فرم نے شیشے سے کپڑا بنانے کی ایک ایجاد مکمل کی ہے۔ ایک مشین گرم کئے ہوئے شیشے کے باریک باریک تار کھینچ کر سوت کے دھاگوں کی طرح کپڑا بنے گی۔ جو ریشم کی طرح ملائم اور خوبصورت ہو گا+

پیامِ بیداری

مری قوم مدہوش غافل پڑی ہے
بُری طرح انجان ہو بے سُدھ پڑی ہے
یہ ہٹ جائیگی ہوش میں آتے آتے
کہ بربادی سرہانے آ کر کھڑی ہے
ہیں کان اس کے بے بہرہ بانگِ درا سے
مگر اس کے در پیش منزل کڑی ہے
یہ پھوجا نے بھولے سے کیا پی لیا ہے
یہ کیوں اسقدر سونے پہ آ اڑی ہے
نہیں کچھ بھی ذوقِ عمل قوم میں اب
خدایا! یہ کیا سر پہ مشکل پڑی ہے
سحر ہو چکی ہے ہو بیدار جاتی
کہ بیداریٔ قوم کی یہ گھڑی ہے

(خورشید)

آئینہ معاصرین

کاغذ کی گرانی

" جنگ کے باعث کاغذ کی گرانی [illegible] اخبارات کی مصیبتوں کا تذکرہ اس سے پہلے بھی کیا جا چکا ہے۔ ہمیں اندیشہ [illegible] کہ محض حکومت پر نکتہ چینی سے کام نہیں چلے گا۔ حکومت سے یہ توقع [illegible] کہ وہ کاغذ کی گرانی کو روکے گی حماقت [illegible] بلکہ خود اخبار چلانے والوں کو کوئی تدبیر اختیار کرنی پڑے گی۔ انگلستان کے اخبارات نے بھی اپنی مدد آپ کی [illegible] اور ناظرین نے ان کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ اخبارات نے حجم کم کر دیا [illegible] ضخامت گھٹا دی ہے۔ ناظرین نے [illegible] کی مجبوریوں پر نظر کرتے ہوئے اسے گوارا کر لیا ہے۔ انہوں نے سوچا [illegible] اخبار پڑھنا ہے۔ ردّی بیچنا نہیں [illegible] لئے اخبار کا حجم کم ہے۔ مگر اچھی [illegible] پیش کر رہا ہے۔ تو یہ تسکین ذوق کی [illegible] کرتا ہے۔ قیمت مضامین کی ہوتی [illegible] نہ کہ کاغذ کی"

"ڈیلی تیج دہلی" یکم اپریل ۱۹۴۱ء

کیا یہ سچ ہے؟

"ٹربیون ۱۷-فروری میں اس [illegible] کی یہ ہولناک خبر چھپی ہے۔ کہ بعض [illegible] محسوس کر رہے ہیں۔ کہ مغربی طریق [illegible] مشرق کے موافق نہیں ہے۔ اسے [illegible] مشرقی طرز اختیار کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ۱۶-فروری کو لاہور میں سٹوڈنٹس کرسچن موومنٹ کا جلسہ تھا۔ پادری اگنیشس [illegible] نے گرجا میں اتواری عبادت کرائی [illegible] لوگ گرجا کے باہر جوتیاں اُتار کر [illegible] داخل ہوئے۔ عبادت کی ابتدا [illegible] دُعا ٹیگور کی گیتانجلی سے اور معافی [illegible] دعائیں تلسی داس اور سنت [illegible] تصنیفات سے پڑھی گئیں۔ [illegible] جلا کر دھوپ جلایا گیا۔ اور عبادت کے آخر میں تین بار شانتی کہا گیا [illegible]"

(المائدہ مارچ ۱۹۴۱ء)

"تہذیب"، "راشٹری"، "شکنتلا"، "ہندی" [illegible] اریہ ورت [illegible] آریہ ورت کا مطالعہ کریں [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

میں نے صوبہ بہار میں کیا دیکھا؟

نالندہ یونیورسٹی کے کھنڈرات اور راج گرہی کی بربادی

(از مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری)

عجائب خانہ نالندہ کے متصل ایک عجائب گھر بھی ہے۔ اسے بھی ہم نے سرسری طور پر دیکھا۔ جو اشیاء ان کھنڈروں سے برآمد ہوتی ہیں۔ چار حصّوں میں تقسیم ہوتی ہیں۔ سب سے اعلےٰ درجہ کی قیمتی اور قابلِ یادگار اشیا تو برٹش میوزیم میں بھیجدی جاتی ہیں۔ دوسرے درجہ کی اشیا کلکتہ کے عجائب گھر میں رکھی جاتی ہیں۔ تیسرے درجہ کی اشیا پٹنہ کے عجائب گھر میں اور چوتھے درجے کی اشیا نالندہ کے عجائب گھر میں رکھی جاتی ہیں۔ یعنی بہت کم قیمت۔ معمولی اور ردّی اشیا نالندہ کے عجائب گھر کے حصّہ میں آتی ہیں۔ اس عجائب گھر میں بدھ اور ہندو دیوتاؤں کے پتھر کے مجسّمے اور کتبے پائے جاتے ہیں۔ مٹّی کے مختلف نمونہ کے برتن بھی برآمد شدہ ہیں۔ نالندہ کی مورتیاں کچھ گپت خاندان کے عہد کی ہیں۔ مگر زیادہ تر پال خاندان کی ہیں۔ تانترک مت کے دیوتاؤں کی بھی بہت سی مورتیاں ہیں۔ تبت اور نیپال میں بھی یہاں کے دیوتاؤں کی نقل موجود ہے۔ وشنو اور بلرام کی مورتیاں بھی ہیں۔ مورتیوں سے پایا جاتا ہے۔ کہ اس وقت دھات ڈھالنے کا رواج عام تھا۔ اینٹوں پر لکھی ہوئی عبارت بھی پائی جاتی ہے + غرضیکہ نالندہ یونیورسٹی کے کھنڈرات دیکھ کر جہاں بھارت کی پراچین تہذیب اور علوم وفنون کے تباہ شدہ خزائن کی یاد سے آنکھوں میں پانی آجاتا ہے۔ وہاں بےساختہ یہ شعر بھی زبان سے نکل جاتا ہے۔ کہ ؎

"نہ اب وہ مکاں ہیں نہ اب وہ مکیں
وہ سب صورتیں خاک میں مل گئیں"

نالندہ سے سات میل کے فاصلہ پر راجگرہی کے کھنڈرات ہیں۔ اسے راجگرہ بھی کہتے ہیں۔ یہ بہار کے قدیم راجاؤں کا دارالخلافہ تھا۔ اس کے چاروں طرف پہاڑیاں ہیں۔ اونچائی پر قلعہ بنا ہوا ہے۔ اب رسائی کا ذریعہ بھی کافی اچھا ہے۔ راجہ جراسندھ کا صدر مقام تھا۔ کیونکہ اونچائی پر وہ جگہ موجود ہے۔ جہاں راجہ جراسندھ شام کے وقت بیٹھا کرتا تھا۔ یہاں گرم پانی کے چشمے ہیں۔ جن میں اکثر لوگ جاکر اشنان کرتے ہیں۔ ہر وقت پانی نکلتا رہتا ہے۔ اور ان کے اردگرد گھاٹ بنے ہوئے ہیں۔ جابجا مندر بنے ہوئے ہیں۔ پراچین محل اب پتھروں کے ڈھیروں کی صورت میں دکھائی دیتے ہیں۔ میں نے وہ مکان بھی دیکھا۔ جہاں جین مت کے گورو مہابیر نے چودہ برس قیام کیا۔ اور آخر وہاں ہی نروان پد کو پراپت ہوئے۔ یہ مکان بہت عالیشان سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔ دو بڑے دروازے چاندی کے بنے ہوئے ہیں۔ کارتک کی اماوس پر میلہ لگتا ہے۔ کیونکہ اس دن مہابیر نے نروان پد لیا تھا۔ اس کے اردگرد ایک کشادہ باغ ہے۔ اب بھی دھرم شالائیں اور عمارات جین مت کے سیٹھ بنوا رہے ہیں۔ جین لوگوں کی اگادھ شردھا اور اندھا دھند روپیہ خرچ کرتا دیکھ کر افسوس آتا ہے۔ اور یہ کہ آریہ سماج نے ابھی اندھ شردھا کو مٹانے کا پرتندھ نہیں کیا۔ کیونکہ چونے اور سیمنٹ کے مندر دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ لیکن پرماتما کے بنائے ہوئے مندروں کی رکھشا کوئی نہیں کرتا۔ جو آئے دن مسلمان اور عیسائی بنتے جارہے ہیں۔ مہرشی دیانند نے بھی اپنی یادگار نہ بنوائی تھی۔ کہ کہیں آریہ لوگ کسی اڈمبر میں نہ پھنس جاویں۔ اور مندر بناکر اپنا اُدّیش بھول جائیں۔ اور سمجھیں۔ کہ ہم نے رشی رِن اُتار لیا۔ اور ہندوؤں کی طرح اپنی شکتی۔ جوش۔ توجہ اور دیانت کو محدود نہ کریں +

غرضیکہ نالندہ اور راجگرہی کے کھنڈرات اب تک بھارت کی پراچین عظمت۔ کاریگری اور خوشحالی کی منہ بولتی تصویر ہیں۔ ساتھ ہی یہ تعجب بھی ہوتا ہے۔ کہ بدھ دھرم جس کا مرکز بہار کا صوبہ تھا۔ جس نے کسی زمانہ میں اس قدر فروغ حاصل کیا۔ وسط ایشیا۔ مصر اور شام بلکہ امریکہ تک پہنچا۔ آج بھارت سے ایسا معدوم ہوگیا۔ کہ سوائے نیپال اور بھوٹان کے بھارت ورش میں کوئی اس کا پیرو کار نظر نہیں آتا +

ساروودیشک سبھا کیا کر رہی ہے؟

(از پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے منتری ساروودیشک سبھا)

ودیش پرچار سمیہ سمیہ پر آدشیکتا انوسار ساروودیشک سبھا کی طرف سے افریقہ۔ ٹرنیڈاڈ اور برٹش گائنیا۔ امریکہ۔ سنگاپور۔ ماریشس اور فجی آدی میں پرچارک اُپدیشک بھیجے جاتے ہیں۔ سبھا کی یہ اِچھا ہے۔ کہ ودیشوں میں پرتیک دیش میں ویدک دھرم کا کم از کم ایک ایک پرچارک اوشیہ ہو۔ اس کے لئے لاکھوں روپئے چاہئیں۔

دکھشن بھارت پرچار (۱) حیدرآباد ریاست میں سنیاگرہ کی سپھلتا کے پشچات پرچار کاریہ بڑے زوروں سے ہو رہا ہے۔ ایک سو پرچارک ادھیاپک تتھا انیہ اویتنک کاریہ کرتا کام کر رہے ہیں۔ سماجوں کے اُتسو بڑے سمارو سے ہو رہے ہیں۔ جن گننا کے کاریہ کو سپھل بنانے کے لئے تو وہاں کے آریہ بھائیوں نے ریاست بھر میں ایک بھاری اندولن چلا دیا۔ جس کا پربھاو گرام گرام میں پھیل گیا۔ جہاں ۱۹۳۱ء میں اس ریاست میں آریوں کی سنکھیا ۳۷۰۰ تھی۔ اب کی جن گننا میں لاکھوں میں ہوگی۔ حیدرآباد نگر میں کینڈو آریہ ہائی سکول ستھاپت کیا ہے۔ ریاست کے ایک ہی تعلقہ میں چالیس پاٹھ شالائیں چل رہی ہیں۔ اس تعلقہ میں کوئی گرام نہیں جو ویدک دھرم کے پرچار سے وِنچت رہ گیا ہو۔ گراموں میں آریہ سماج مندر نرمان کا کام جاری ہے۔

(۲) دکھشن بھارت میں سبھا کے دس پرچارک آندھرا۔ تامل ناڈ۔ مالابار اور کرناٹک کے پردیشوں میں کاریہ کر رہے ہیں۔ ان پردیشوں میں گت ورش پرچار کاریہ کی پرگتی بہت بڑھی۔ بہت سے نئے آریہ سماج جاری ہو گئے ہیں۔ جن گننا میں بھی وشیش سپھلتا ہے۔ عیسائیوں کی شدھی کی جا رہی ہے۔ اس سارے کاریہ پر سبھا ۲۵۰۰ روپیہ ماسک وییہ کر رہی ہے۔

مہاراشٹر پرچار مہاراشٹر پرانت میں آریہ سماج کا پرچار بہت کم تھا۔ پرنتو حیدرآباد کے ستیاگرہ نے مہاراشٹر کے آریہ نرناریوں میں آریہ سماج کے پرتی انوراگ اُتپن کر دیا۔ یہ سبھا نے مہاراشٹر میں پرچار کا دیوستھت پربندھ کیا ہے۔ اس سمیہ وہاں تین پرچارک کام کر رہے ہیں۔

بھیلوں تتھا گونڈوں میں پرچار منٹرل انڈیا کے بھیلوں اور گونڈوں میں عیسائیوں کا بڑا پربھاو چھایا ہوا ہے۔ ان کے سکولوں۔ کالجوں اور ہسپتالوں وغیرہ سنستھاؤں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ وہاں ہزاروں بھیل اور گونڈ عیسائیوں کی شرن میں جاچکے ہیں۔ اور پرتی دن ویگ سے جا رہے ہیں۔ وہاں بھی بڑے پیمانہ پر پرچار کی اتینت آدشیکتا ہے۔ سبھا نے اس سمیہ تین پرچارک ان ستھانوں میں لگائے ہوئے ہیں۔

چھوٹا ناگپور میں پرچار چھوٹا ناگپور کی سنتھال۔ منڈا آدی جاتیاں ہیں۔ ان میں اس سبھا کے ۵ پرچارک کاریہ کر رہے ہیں۔ عیسائی مشن نے ان جاتیوں کو ایک پرکار سے اپنی سمپتی سمجھا ہوا ہے۔ یہاں پرچار کاریہ بڑا کٹھن اور وییہ ساد ہیہ ہے۔

پہاڑی علاقوں میں پرچار کمایوں ادیادی کے پہاڑی علاقوں میں پچھلے کئی ورشوں سے سبھا پرچار کاریہ کر رہی ہے۔ پرنتو کمایوں میں پرچار کی آدشیکتا کی درشٹی سے یہ پرچار بہت کم ہے۔ گڑھوال کی ڈولا پالکی کی سمسیا سے تو آریہ سماج کا اُترداتتو اور بھی بڑھ گیا ہے۔ اس ورش سبھا دس پرچارک بھیجنے کا پربندھ کر رہی ہے۔ اس سمیہ وہاں تین پرچارک کاریہ کر رہے ہیں +

بنگال۔ آسام۔ نیپال۔ اڑیسہ پرچار بنگال اور آسام میں آریہ سماج کے پرچار کی بڑی کمی ہے۔ بدھرمی لوگ چپکے چپکے سپھلتا پوروک اپنا پرچار کر رہے ہیں۔ (باقی صفحہ ۱۴ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آتمک

اُپنے اندر جھانک کر دیکھ!

اُنتی

از شری سوامی شردھانند جی مہاراج

پرماتما کی کھوج میں باہر ڈھونڈنے کے کئے کئی منش سمپرداؤں کو یگ بیت گئے۔ پرنتو سکھ اور شانتی کی پراپتی کا ابھی ان کے لئے پہلا دِن ہی ہے۔ بُت خانے اور گرجا گھر مسجدیں اور وید کی انیک پرکار کے بھوبہ بھون بنوا بنوا کر منشیوں نے کئی پرکار کے سامپردائیک پریتن کئے۔ اور ان کے دوارا اپنے جلتے ہوئے ہردیوں کو شانت کرنا چاہا۔ سامپردائیک اُپائے کئی اوستھاؤں میں منشیوں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہی ثابت ہوا ہے۔ پرنتو انت میں اشانتی ادھک سے ادھک بڑھتی گئی۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ وہ پرماتما چیتن پرکاش سوروپ اور گیان مے ہونے کے کارن جیو آتما کے بہت ہی سمیپ ہے۔ نکٹ سے بھی نکٹ ہے۔ کیونکہ جس ہردے آکاش کے اندر جیو آتما وِدیمان ہے۔ اسی ہردے آکاش کے اندر جیو آتما کو بھی اپنا شریر بنائے ہوئے پرماتما وراجمان ہیں۔ وہ جیو آتما کے اندر بھی پورن ہو رہے ہیں۔ اور ہونا بھی ایسا ہی تھا۔ کیونکہ جڑ پرکرتی کی اپیکشا جیو آتما کا ادھک نکٹ تم سمبندھ پرماتما سے ہے۔ یدیپ اودیا اندھکار میں پڑ کر اس سمبندھ اس پوتر سمبندھ کو بالکل بھلا دیا ہے۔ کسی یگ اور کسی اوستھا میں بھی جیو آتما کا پرماتما سے یہ سمبندھ دُور نہیں ہوتا۔ یہ سمبندھ نتیہ ہے۔ اس کو توڑنے کی شکتی کسی میں بھی نہیں ہے۔ پھر ہم لوگ کیسے مورکھ ہیں۔ جو پرماتما کو کھوج کرنے کے لئے باہر بھٹکتے پھرتے ہیں۔ جب کہ وہ ہردے کا سوامی بسا ہمارے سنگ سنگ ہے جس کے درشن ہم ہر سمیہ پراپت کر سکتے ہیں۔ ان کے درشنوں کی اِچھا میں جنگلوں اور نرجن پردیشوں میں یدی بھٹکتے پھریں۔ تو ہم سا مورکھ کون ہو سکتا ہے۔ اور سانسارک کشٹوں سے کھنچ کھنچ کر بھی ہمیں اسی ... ستاتے ہیں۔ کہ ہم اپنے ...

سمبندھ کو سمجھ نہیں رہے ہیں۔ پرمیشور کی کھوج اور مکتی کی ابھلاشا کی پربل اچھا رکھتے ہوئے بھی منش اپنے ہردے کے اندر بڑے سے بڑے بھاو اُٹھاتے ہیں۔ جس کی ولوبتی کبھی سمیہ ان کے اندر بھی ہو جاتی ہے۔ اس کا کارن کیا ہے؟ کیا وہ سمبندھ یاتری جو تیرتھوں کے اندر بھی وچار دھوکہ اور چھل سے ہٹتا نہیں۔ مکتی کا ابھلاشی نہیں؟ کیا وہ دیندار مسلمان جس کا مسجد کے اندر نماز کے وقت بھی دوسرے کی جوتی کی طرف دھیان ہے۔ واستو میں پاپوں سے مکتی کا ابھلاشی نہیں ہے؟ کیا وہ ایماندار عیسائی جس کی درشٹی گرجے کے اندر بھی اس کے وواہ کے لئے کسی نویوتی استری کی تلاش کر رہی ہے۔ شانتی کا ابھلاشی نہیں ہے؟ یہ سب مکتی کے ابھلاشی ہیں۔ پرماتما ہردے کا اِبنبور اور من کا سوامی ہے۔ جب ہم اس کے اندر ودیمان ہوتے ہوئے بھی کسی کا بُرا چنتن کر سکتے ہیں۔ تو ہم نے پرماتما کے ساتھ اپنے سمبندھ کو نہیں سمجھا۔ اس لئے ہم اس کے سمیپ ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو اس سے پرتھک سمجھ رہے ہیں۔ ایسی اوستھا میں سکھ اور شانتی کی ابھلاشا رکھنا ہمارے لئے دیرتھ ہے۔ ہے یہ مندھوگن! پرماتما ہمارے من اور ہردے کا سوامی ہے۔ وہ ہمارے ایک ایک سنکلپ کو جانتا ہے۔ اس سے ہمارا کوئی بھی وچار چھپا ہوا نہیں ہے۔ جب ہمیں نشچیہ ہے کہ ہمارے اندر ہر ایک بھاو کا ساکشی ودیمان ہے تو پھر ہمارے لئے اوشیک ہے کہ ہم اپنے انتہ کرن کو ہر ایک بُرائی سے پوتر کریں۔ پرنتو ہم سب نربل ہیں۔ اس دیواسر سنگرام کا سامنا ہوتے ہی اُدھیر ہو جاتے ہیں۔ کام کرودھ۔ موہ۔ لوبھ۔ اہنکار کے دل بادل کی طرح اُمڈتے ہوئے آتے دیکھ کر ہمارے ہوش ماسے جاتے ہیں۔ پرنتو کیا ان سب کا ہمارا تچھ ہردہ سامنا کر سکتا ہے؟ کداچت نہیں! اپنتو اس دیواسر سنگرام میں بھی ہمکو وہی دیگھ لیشور سہایتا دیتے ہیں۔ جن کی ...

رموز زندگی

آتما پرماتما "دونو امر ہیں اور انادی ہیں۔ آزاد ہیں۔ یہ ست اور چت ہے۔ وہ ست چت آنند ہے۔ پرماتما آتما کا پیدائش کنندہ ہے۔ آتما پرماتما کے زیر ہے۔ پرماتما اناتھ کا ناتھ۔ دکھیوں کا سہارا۔ فریادیوں کی فریاد سننے والا ہے۔ اور پرکرتی، سنسار اور کُل کائینات کا وجود بھی اسی کے کارن ہے۔ اس کی یاد میں شانتی، سُکھ، امیری اور حیات ہے۔ جنم بندھن سے مُکت ہے۔ نراکار اور نروکار ہے۔ سب طاقتوں اور ہمتوں کا مالک ہے۔ ہر جگہ میں ہے اور سب جگہ۔ لطیف سے لطیف اور کثیف سے کثیف ہے۔ آنکھیں نہیں پرنتو دیکھتا ہے۔ بغیر کانوں کے سنتا اور بغیر ہاتھوں کے سب کام کرتا ہے۔ کسی سے دولیش نہیں کرتا۔ سب کا متر ہے۔ سب کے دلوں کی باتیں جانتا ہے۔ وہ قابلِ پرستش اور ہمارا معبود ہے۔"

صحت اور عزت "دو ایسی چیزیں ہیں۔ جن کے بغیر انسان کی کوئی قیمت و قدر نہیں۔ اور زندگی میں سکھ نہیں چین نہیں۔ دونو انمول پدارتھ ہیں۔ جن میں راحت اور چین کے راز پنہاں ہیں۔ دولت اور بے شمار دولت بھی ان پدارتھوں کو خرید نہیں سکتی۔ طاقت سے کسی سے چھینی نہیں جا سکتی۔ یا منت یا سماجت ہی سے کسی سے مانگی نہیں جا سکتی ہے۔"

سکھ و دُکھ "جسمانی سکھ کا نام ہی سکھ نہیں۔ بلکہ آتمک شانتی ہی سچی شانتی ہے۔ اور سکھ کا کارن ہے۔ اور روح کو اگر قرار نہیں۔ تو تمام عیش و عشرت بے معنی اور فضول دکھائی دیتے ہیں۔ اس سچی شانتی اور سکھ کے لئے پربھو پریم ہی ایک ماتر کارن ہے۔"

نیکی و بدی "کسی سے بھلائی کرنا۔ کسی کی ضرورت میں مدد کرنا نیکی ہے۔ نیکی کا بدلہ نیکی سے دینا نیکی میں شامل نہیں۔ بلکہ وہ ایک قسم کا بیوپار ہے۔ نیک وہ ہے۔ جو بدی کا بدلہ نیکی میں دیتا ہے۔ کسی کا من وچن اور کرم سے بُرا سوچنا ہی بدی ہے۔ کسی کے بھلائی کا بدلہ بُرائی سے دینا بدی ہے۔ ... اس کے خلاف بُرائی کا بدلہ بھی نیکی سے دینا نیکی ہے۔"

شنا برک

...ہواں کا علاج

آج کل تپ دق کی بیماری ... روکنے کی تدبیر سوچنا ضروری ... ڈاکٹر سی ایچ پرملانی ایف ... اشخاص تپدق میں مبتلا ہیں ... السبوسی ایشن آف انڈیا نام ... رہی ہیں۔ ابھی حال ہی میں ... کی اپیل کی تھی۔ سُنتا ہے ان ... لیکن دُکھ یہ ہے۔ کہ یہ سب ... کے لئے نہایت گراں ہے۔ ... یہ ان کے ہی الفاظ میں بتلایا ... آف ہوم ٹریٹمنٹ آن ... ۱۹۴۰ء ... صفحہ پر درج ہے:۔

"جب مرض تپ دق ترقی ... علاج ہے۔ اور بلا ترقی کے مرض کا پتہ چلنا ... پھر صحت پر بتلایا ہے ... کر دیا جا ... مجرب دوا نہیں ہے ...... اگر ... دق کی ... ہے۔ تو ضرور مشہود ہو جاتی ..."

کون ما...

(...ی)

کون تجھے سمجھا...

یہ جیون انمول ہی ...
بچپن کھویا کھیل ...
آئے بڑھاپا ...
پھر بھی ہوش نہ ...
کیا یاد نہ ...
یوون اندھا ...
الشیں میں ...
رنج کو بھولے ...
درشن دے ...
"ادم" نام ...
مانے نہ اب ...
کون تجھے سمجھا...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ نوجوان کچھ کرکے دکھا، کچھ بن کے دکھا

سامانک — اُنتی

از شری نریندر جی آریہ منتری (حیدرآباد - دکن)

اُنتی کے تین بھید (۱) شاریرک اُنتی (۲) آتمک اُنتی (۳) ساماجک اُنتی

یہاں پر پہلم اور تریتیہ بات کا وستریت اُلیکھ کیا جاویگا۔ اب رہی دوسری بات ارتھات آتمک اُنتی - یہ بڑی کٹھن سمسیا ہے۔ تیاگی اور تپسوی ہی اس اُپدیش کے ادھیکاری ہیں۔ مجھ جیسے بجز تک وادیوں کے لئے یہ مارگ اتینت کٹھن ہے۔

شاریرک اور ساماجک اُنتی کا سدھانت سرشٹی کے آدی کال سے چلا آرہا ہے۔ ویدک دھرمی اس سدھانت کو اپنا کر اُنتی کے اس استھان پر پہنچ گئے تھے۔ جس کا ورنن آج ہمارے ہردیوں کو اُتساہت اور آتما کو گرما دیتا ہے۔ جیون کا وہ کون سا بھاگ تھا۔ جس کو بھارت واسی نہ جانتے تھے۔ آج سے ہزاروں ورش پہلے جیون اُنتی کے اُتّم شکھر پر کھڑے ہو کر سمرتی کار بھگوان منو اپنی وِدوتا پورن آگیاؤں کو دوہرا کر بھارت کو نہیں نہیں سنسار کو شکشا کا اُپدیش دیا کرتا تھا۔

اس اوسر پر مجھے اُپنشد کی وہ جگت پرسدھ گھٹنا یاد آرہی ہے۔ جس سے پرتیک بھارت واسی کا سر اُونچا ہو سکتا ہے۔

مہاراج اشوپتی نے کسی سمیہ ایک سنیاسی کو آمنترت کیا۔ اس سمیہ سنیاسی نے اُتّر دیا:-

"ہے راجن! تیرے یہاں کا بھوجن میں سویکار نہیں کر سکتا۔ تیرے راجیہ کا دھن پاپ سے کمایا ہؤا ہے"۔

سنیاسی کے اُتّر میں راجہ نے نمرتا پوروک کہا—

"اے مہاتمن! میرے راجیہ میں نہ کوئی چور ہے۔ نہ ڈرپوک ہے نہ بدمعاش - نہ شرابی - اور نہ کوئی وبھچارنی استری ہی ہے۔ اس لئے مہاتمن! میرے بھوجن کو سویکار کرو"۔

بھاگیہ شالی تھی وہ پرجا جس نے ایسے یوگیہ راجہ کو پایا تھا - وہ امولیہ رتن بھارتیہ سبھیتا میں پلا تھا۔ ویدک دھرم ان کی گھٹی میں تھا۔ جس دیش کی مٹی نے راجہ کا شریر بنایا - اس دیش کو دھرم کی درشٹی سے سرویشریشٹھ استھان پراپت تھا۔ کنتو شوک!

آج نہ تو وہ آچار وچار ہیں - اور نہ ہی وہ ہردے ہم نے پایا ہے۔ اس کا کارن میرے وچار سے ہمارے دھرم کی ان بھگنتا اور ہراستا ہے۔ وِرتمان پیڑھی کا ایک نہائی بھاگ دھرم سے اُچاٹ جان پڑتا ہے۔ یہ سب کس لئے۔ کیول اگیانی وکتیوں کے دھرم سے دیوہار نے نویوکوں کو دھرم کی اور سے نراشش کر دیا۔ کوئی مجھ سے دھرم کی اُپیوگیتا کے سمبندھ میں پوچھے۔ کہ یدی دھرم کو اُٹھا دیا جائے۔ تو سنسار کا کون سا کاریہ بند ہو جائے گا؟ تو میں یہی کہوں گا۔ کہ سنسار ایک ایسے شریر کے سمان ہو جائیگا جو بنا پران کے ہو۔ وہ ایک لنیشپ ہوگا۔ جس میں رنگ و بو کا ابھاو ہو۔ وہ ایک وادیہ ہوگا۔ جس میں شبد نہ ہو۔

راشٹریتا کے سدھانت میں ہی پرجاتنترتا کا رہسیہ ہے

آج میں جن نویوکوں کو سمبودھت کر رہا ہوں۔ انہیں حیدرآباد راجیہ میں ہی کیا مسلسل میں ایک وِششٹ استھان پراپت ہے۔

داستو میں یہی وہ ورگ ہے۔ جو ورتمان واتاورن کو بدل سکتا ہے۔ جو دُربھاگیہ وش کنچت اُدور درشی وکتیوں کی سوارتھ پورن نیتی نے دیش کے ایکیہ اور اُنتی کو روک دیا ہے۔ سامپردائکتا کے خلاف پوری شکتی کے ساتھ آپ کو کام کرنا ہوگا۔ یدی آپ سا ہس کریں۔ تو دیش کا یہ دیرگھ کالین جھنڈا کشن میں مٹ سکتا ہے۔ یدی آپ اُپیکشت رہیں۔ تو اس کی جڑیں بھی ہیں وہ ڑھتا سے استھان پالیں گی۔ تب اس کا اُکھاڑ پھینکنا کٹھن ہوگا۔ آج ہم ایک دوسرے کے نکٹ کیوں نہیں؟ اس کا کارن یہی ہے۔ کہ سامپردائکتا کا روگ ہمیں راشٹریتا کے پتھ سے دُور کر رہا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

پیلے کاروں کے لئے

صنعت وحرفت

بوٹوں کی پالش ایک ایسی صنعت ہے۔ جس کے ذریعہ معمولی سرمایہ سے کام شروع کر کے کافی روپیہ کمایا جا سکتا ہے۔ شروع شروع میں کباڑیوں سے پالش کی پرانی شیشیاں لے کر انہیں صاف کرا کر لیبل یا لیبل کے بغیر تیار کر کے فروخت کریں۔ اور جب کام نکل جاوے تو اپنی شیشیاں حاصل کر کے کام شروع کریں۔ چونکہ اس کام میں زیادہ تجربہ کی ضرورت نہیں۔ اس لئے روپیہ ضائع ہونے کا خطرہ نہیں۔ جنگ کی وجہ سے اس صنعت کی ترقی کی بہت گنجائش ہے۔

ولایتی طرز کا سیاہ بوٹ پالش

کیسینس ۴ حصہ۔ سرکہ ۸۰ حصہ۔ پیرافین دس حصہ۔ تارپین ۱۰۰ حصہ۔ کاجل حسب ضرورت۔ نائٹرو بنزائین چند قطرے۔ کیسین کو سرکہ میں ڈال کر کسی چینی کے برتن میں ڈال دیں۔ اب کسی دوسرے برتن میں پانی ڈال کر سرکہ والے برتن کو اس میں ڈال کر گرم کریں۔ بعد میں اسی طرح پیرافین کو اس میں اچھی طرح حل کر دیں۔ جب عمدہ لیٹی ہو جائے۔ تو تارپین ڈال کر خوب ہلاویں۔ اگر اور پتلا کرنے کی ضرورت ہو تو پانی ڈال دیں۔ اس کے بعد جتنا کاجل ضرورت ہو ڈال دیں۔ آخر میں چند قطرے بنزائین کے ڈال دیں۔

واٹر پروف پالش

نصف اونس سہاگہ (بورکیس) کو پانی میں ملا کر حل کریں۔ بعد میں چپڑا لاکھ ملا دیں۔ جب لیٹی بن جائے۔ تو بمپ کی سیاہی ملا دیں۔ بس واٹر پروف پالش بن جائے گا۔ بازار میں یہ پالش نہایت مہنگا بکتا ہے۔ اگر اس پالش میں کافور کو الکحل میں حل کر کے ملا دیں۔ تو چمڑا نرم ہو جاتا ہے اور پھٹنے سے محفوظ رہتا ہے۔

دیسی سیاہ بوٹ پالش

بادام کے چھلکے جلا کر کوئلہ کریں۔ اور انہیں خوب پیس دیں۔ اب انہیں نصف سیر شیرہ۔ ۱/۴ ۱ چھٹانک سرکہ۔ ۱/۲ ۱ چھٹانک صاف پانی۔ ایک چھٹانک گندھک کا تیزاب ملا کر حل کریں۔ پالش تیار ہے +

اُنتی

...ہوں کا علاج

...کی بیماری ...سے ترقی کر رہی ہے۔ کہ سمجھدار شخص کو اُسے ...بنا ضروری ...یل یونین کی ببوبیں ہیلتھ کے سبھاپتی شری ...انی الیف... ...میں کہا تھا۔ کہ آج کل تقریباً ایک کروڑ ...مبتلا ہیں"۔ ...ان لگی ہوئی ہے۔ ایک "اینٹی ٹیوبرکولوسس ...نڈیا" نام ...جگہ ٹیوبرکولوسس لیگ کی برانچیں قائم ہو ...ہی میں ...مرض کو روکنے کے لئے پبلک سے روپیہ ...ہے اس ...ہو چکا ہے۔ یہ سب کوشش تو مبارک ہے۔ ...یہ سب ...دھار یہ کی جاتی ہیں۔ جو غریب ہندوستانیوں ...ہے۔ اس ...مرض کا علاج کرنے میں ناکامیاب رہی ہے۔ ...میں مبتلا ...لیگ لکھنؤ کی جانب سے "ٹی بی پبلسٹی ...ٹ آن ...۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں لکھے...

...دق ...علاج ہے۔ خواہ کتنا ہی اچھا علاج کیا جائے۔ ...کا پتہ چلنا...

...ا ہے۔ ...کر لیا جائے۔ کہ تب دق کے لئے کوئی ...اگر دق کی ہوتی۔ جیسی کہ جاڑہ بخار کے لئے...

(آگے صفحہ ۱۴ پر)

...ون ...ائے؟

...سمجھا... تجھے سمجھائے؟
...جیون ... ہی بہتا جائے
...کھویا ... ڈھلتا جائے
...بڑھاپا ... سندیسہ لائے
...ھی ہو ... سب کچھ لیا گنوائے
...یاد نہ ... سمجھ بنائے
... ٹھوکر کھائے
...میں ... ساگر تر جائے
... ڈھونڈے وہ پائے
... کاہے کو گھبرائے
... سنکٹ ٹل جائے
... سمجھ پچھتائے
... تجھے سمجھائے؟

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دلچسپ سوشل کہانی

رُوپ اور روپیہ

(لیکھکہ:- کماری پُشپ لتا پربھاکر)

وہ چل چیز دیکھ رہا تھا ـــــ جیسے ـــــ جو اُس سے ستمکھ تھی ـ اس کی نشیلی آنکھوں سے برستا تھا رس ـــــ اس کا سارا سوندریہ سمٹ کر مانو اُس کی گھنی لمبی لمبی الکوں کے سایہ میں سویا ہوا تھا ـ پلکیں اُٹھیں ـ پھر جھکیں ـ وہ نچلے ہونٹ کو دانت تلے دبائے تھی ـ کیسی سُندر مُورتی تھی وہ ـ لو وہ اب اُٹھی اپنی جگہ سے ـ کمر کو نہ معلوم کس پھرتیلی ادا سے لچکا کر جا بیٹھی اپنی سنگھار میز کے سامنے ـ بکھری اور نکھری الکوں کو لگی سنوارنے ـ نہیں اُلجھانے ـ یہ سنک پر کیا جھوڑ دیں اس نے پیچدار ـ کُنڈلاکار ـــــ ناگنیاں سی ـ پاؤڈر ـ لپ سٹک کی اوشیکتا کہاں تھی ـ اُس کے سوبھاوک اُجلے رُوپ کو ـ پرنتو وہ تھی فیشن کی پُتلی ـــــ یہ سب چیزیں اُسے بھاتی تھیں ـ اب ساڑھی بدلی جا رہی ہے ـ کالی ـ براؤن ـ گرین ـ ہلکی ـ پیلی ـ بارڈر والی ـ ..... ان میں سے کون سی باندھے آخر یہ پرکاش سے پوچھے؟ اونہیں ـــــ اس کی فوٹو سے ہی کیوں نہیں پوچھ لیتی؟ ساڑھی باندھی اس نے اپنے من بھاونے رنگ کی ـ ہاں گرین رنگ کی ـ ہرت ورن ہرے بھرے من کا چنہہ ہے نہ؟

درشیہ بدلا ـــــ وہ بیٹھی ہے ـ ـــــ کوئی پُستک سامنے ہے ـ ہونا تو چاہئے تھا کوئی شیکسپیر کا ناٹک یا کیٹس کا کاویہ ـ ہاں ـ وہ بی ـ اے جو تھی ـ پرنتو پُستک تھی وداہت آنند ـ

اتنے میں شیلا ـ سُمترا ـ سُمن ـ شمیم ـ وائیلیٹ آدی آ پہنچیں ـــــ "سینما چلو گی رُونے؟"

کوئی اُسے گُدگُدا رہی ہے ـ کوئی چھیڑ رہی ہے ـ کوئی کھلکھلا رہی ہے ـ اور ان میں سے گُمسُم سی بیٹھی ہے ـ رُونے بالا تو اب رُوٹھی ہے ماں سے ـــــ رُوٹھ کر جو صورت بنا رکھی ہے ـ وہ بہت ہی من موہنی اور پیاری ہے ـ رشمیشتیا اس کی نہ اُبھری ـ پچکی ـ کچھ بھیگی سی آنکھیں ـ جن پر آنسوؤں نے بہہ کر دو لکیریں سی کھینچ دی ہیں بہت بھلی معلوم دیتی ہیں ـ انہیں پونچھنے والا بھی تو کوئی نہیں ـ رونا جو آتا ہے اسے کیا گانا نہیں آتا ـــــ تان چھیڑی ہے اس نے کچھ یوں ہی ـ باریک سی آواز میں گنگنا تو رہی ہے ـــــ کسی ساز کے بنا ہی ـــــ گیت کوئی نیا نہیں ـــــ وہی بندھن کا ـــــ کیسے چھوٹ گے؟ ..... ـــــ لیلا چٹنس کی بالکل نقل ہی تو اُتار رہی ہے وہ ـــــ وہ دیکھو گا رہے گاتے وہ اپنے کمرے کے نیلے ہلکے رنگ کے پردے کی اوٹ میں ہو گئی ہے ..... "کیسے چھوٹ گے؟" گانے کی دُھن میں تو یہ چل چیز کے بکھرے بکھرے درشیہ دیکھنے والے جہاں نہ کھو سے گئے ہیں ـ پرنتو سمجھا اُنہیں ایسا پرتیت ہوا ـ جیسے گانا سماپت ہو گیا ہے ـ وہ چونکا جیسے گہری نیند سے جاگا ہو ـ آخر یہ سب کا پلنگ درشیہ ہی تو تھے ـ اور یہ جہاں نہ چھپ بھی کیسے سکتے ہیں؟

پرکاش کے ہاتھ میں ابھی تک فوٹو تھی ـ فوٹو کے سمیپ آنکھیں گاڑ کر وہ سمجھا کہہ اُٹھا ـــــ "او! میرے سپنوں کی رانی"!

ماں نے پکارا ـــــ "پرکاش"!

فوٹو کو پھر تکیئے کے نیچے رکھ کر وہ دوسرے کمرے میں گئے ـ

ماں نے اُسے آتے ہی پوچھا ـــــ

بیٹا ـ کیا فیصلہ کیا ہے؟ ـــــ دیکھو میری مانو تو امرت سر والا گھر ہی ٹھیک رہے گا ـ ۵ ہزار نقد ـ موٹر ـ ولایت کا خرچ ـ اور بہت سا دہیز ـــــ روپے کی تمہیں ضرورت ہے ـ ولائیت تم جانا چاہتے ہو ـ لڑکی بھی سوشیل ـ دسویں پاس ہے ـ سنگیت ـ کھانا پکانا ـ سینا پرونا ـ گھر کے سب کاریوں میں دکھش ہے ـ کیول ایک چیچک کے داغوں والی بات ہے ـ جو تمہیں کھٹکتی ہو گی ـ سارے گُن تو کسی لڑکی میں نہیں پاؤ گے میرے لال ـ چاند میں بھی تو داغ ہے ـ آگے تم اپنا ہانی اور لابھ خود سوچ لو"۔

پرکاش نے ہنستے ہوئے کہا ـــــ کون نہیں چاہتا ـ کہ اس کی پتنی سُندر ہو ماں"۔

اتنا کہتے ہوئے پرکاش نے جیب سے ڈائری نکالی ـ اس میں رکھا تھا اسی چیچک کے داغوں والی لڑکی کا فوٹو ـ

پرکاش نے تیوری سے کہا ـــــ "ماں! دیکھو تو فوٹو کھینچنے والے نے کیسی نپُنتا سے داغوں کو ایک دم دُور کر دیا ہے ـ تم تو لڑکی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ آئی ہو ـ اس میں اور چتر میں کتنا انتر پایا ہو"؟

ماں کو کہنا پڑا ـ جو سنیہ تھا ـ .....

پرنتو ۵ ہزار ـ موٹر ـ ولائیت کے خرچ کا بھی پرشن پر کھ تھا ـ آخر کسی کے پلّے تو باندھی ہی جائے گی وہ ـ

پرکاش سوچ میں پڑ گیا ـ اچھا ایک بار اور سماچار پتر میں وگیاپن دے کر نرنَیہ کر لیں ـ ممکن ہے کوئی خوبصورت بیچ مل جائے ـ کئی دن پرتیکھشا کی ـ کئی پتر آئے بھی ـ پرنتو کام کا کوئی نہ نکلا ـ اسی ریکھلنا سے اُسے نراشا ہوئی ـ پرنتو بہت دیر کے لئے نہیں ـ آج اُسے فیصلہ کرنا ہے ـ رُونے یا سُشیلا؟ دونوں میں سے کس کو ہاں میں اُتر دے ـ پرانہ سبیریہ بھی اسی دشے کو لئے کر اس کی وچار دھارا کا سروت اُٹھا ہوا تھا ـ کھانا کھانے بیٹھا تو اس کا من لگا تھا اسی اُلجھن کو سلجھانے میں ـ

آخر وہ اپنے ڈرائینگ روم میں صوفے پر دراز ہو گیا ـ سگریٹ کو منہ میں لگائے ـ پھولوں کے گلدستے کی اور ٹکٹکی باندھے ـ ادھ میچی آنکھیں ـ تیوری کچھ چڑھی ہوئی ـــــ روپیہ یا رُوپ ـــــ دونوں کا چناؤ تھا ـــــ ڈاک نکلنے کا سمیہ بھی سمیپ آ رہا تھا ـ شاید اس نے سوچ لیا تھا ـ اس نے پتر لکھنا آرنبھ کیا ـ نہ جانے کیوں؟ ہاتھوں میں کچھ کپ کپی سی چھٹی ہوئی تھی ـ پتر سماپت ہونے پر دونوں فوٹو لے آیا ـ اپنے پاس رکھیں اور دیکھتا رہا ایک ٹک ـ اس میں سے فریم جڑے فوٹو کو اُلٹا کر دیا ـــــ ہردہ پر پتھر رکھ کر ....

پتر لکھا جا چکا تھا ـ بند کر کے اس نے نوکر کو بلایا ـ پرنتو ایک گھنٹی بعد ہی نہ جانے کس وچار سے وہ خود اس کے پیچھے دوڑا ـ پتر واپس لے لیا ـ پھر سوچا ـ اپنی ندموں سے لوٹ کر سوئیم وہ پتر پوسٹ کر ہی دیا ـ راستے میں ملاقات کئی ایک مہلاؤں کا جمگھٹ ـ اور پرکاش کی آنکھیں جا رہی تھیں ان دو مہلاؤں کی جن کے مکھ پر چیچک کے چنہہ تھے ـ یہ دور سے تو سپشٹ سے نہ تھے ـ پرنتو نکٹ آنے پر صاف دکھائی دے رہے تھے ـ اس سے وہ انومان لگا رہا تھا ـ اس کی ہونے والی پتنی کیسی ہو گی؟ پر کو کئی پرکار سے ڈھارس بندھایا ـ زیادہ گہرے تو نہیں ـ ہاں کہتی تھی رنگ بھی گندم نما ہے ـ سانولے رنگ پر تو یہ بھلے ہی بُرے معلوم ہوں ـ گندمی رنگ پر تو اچھے ہوں گے ـ ہاں ـ پر تو ناک بھی تو بھونڈی سی جان پڑتی ہے ـ منتر کیا کہیں گے؟

گھر پہنچا ـ تو ڈرائینگ روم میں کچھ استریاں بیٹھی تھیں ـ دونوں استریاں تھیں ایک ادھیڑ آیو کی ـ دوسری یووتی ـ پاؤں کی آہٹ سن کر پرکاش کی ماں شیگھرتا سے آئی ـ

"پرکاش! تیرا کام بن گیا ـ تمہاری من چاہی بہو تجھے مل گئی"ـ یہ کہہ کر پیار اور خوشی کے آویش میں ماں نے اسے چوم لیا ـ

پرکاش وسمت ہو کر بولا ـــــ "ماں تجھے یہ کیا ہو گیا ہے؟ کون سی بہو؟ وہی رُونے"؟ ـــــ پرنتو نہیں ـ اب تیر کمان سے نکل چکا ہے ـ کچھ نہیں ہو سکتا اب ـ ابھی ابھی امرت سر بھی تو سوئیکرتی کا پتر ڈال دیا ہے ـ بات پکی کر دی ہے ـ تیری بھی تو یہی اِچھا تھی ـــــ تمہارا وچار اکسمات کیسے بدل گیا ماں"؟

"سچ مچ پتر ڈال دیا بیٹا ـ بہت بُرا کیا ـ مجھ سے پھر پوچھ تو لیا تھا"؟

"پوچھتا کیسے؟ تمہاری اِچھا کو تو جان ہی لیا تھا"۔

"اب"؟

"اب کیا؟ کچھ نہیں ہو سکتا"۔

"انہیں ایک پتر اور لکھ دو ـ اور یہ ناطہ ......"

"نہیں ہو سکتا ماں ـ یہ نہیں ہو سکتا" ہاردک کشٹ مانو اُونچے سوروں میں نکلا ـ اور پرکاش مستک پر ہاتھ رکھے سر جھکا کے وہیں بیٹھ گیا ـ

ادھر بھی اس واکیہ کی گونج صاف سنائی دی ـ رُونے اور اس کی ماتا کا ماتھا ٹھنکا ـ

(باقی آئیندہ)

ہندوستان کا نام بدلکر آریہ ورت رکھا جائے

سنٹرل اسمبلی میں بل پیش کرنے کی ضرورت

مہرشی دیانند نے ہمیں جہاں یہ بتلایا۔ کہ ہمارا اصلی نام "آریہ" ہے "ہندو" نہیں وہاں یہ بھی کہ ہمارے دیش کا نام "ہندوستان" نہیں "آریہ ورت" ہے۔ منوسمرتی (۲-۲۲-۱۷) میں آریہ ورت کی سیماؤں کا ورنن کیا گیا ہے۔

आसमुद्रात्तु वै पूर्वा दासमुद्रात्तु पश्चिमात् ।
तयोरेवान्तरं गिर्योरार्यावर्तं विदुर्बुधाः ॥ २ ॥
सरस्वती दृषद्वत्योर्देवनद्योर्यदन्तरम् ।
तं देवनिर्मितं देशमार्यावर्तं प्रचक्षते ॥ २ ॥

اُتر میں ہمالیہ۔ دکھشن میں بندھیا چل۔ پُورو اور پشچم میں سمندر (۱) پشچم میں سرسوتی (اٹک) جو اُتر کے پہاڑوں سے نکل کر دکھشن کے بھارت سمندر میں جاگرتا ہے۔ اور پُوروہ میں درِشدوتی (برہم پتر) جو نیپال کے پُوروبہ پہاڑ سے نکل کر بنگال اور آسام اور برہما کے پشچم میں ہوتا ہوا دکھشن سمندر (خلیج بنگال) میں جا ملتا ہے۔ ہمالیہ پربت کے مدھیہ سے کر دکھشن میں بندھیا چل (اور اس کے سمیپ پُوربیہ گھاٹ اور پشچمی گھاٹ کے دونو اور) رامیشور تک جتنا علاقہ ہے۔ وہ سارا آریہ ورت کہلاتا ہے۔ کیونکہ اسے آریوں نے بسایا ہے۔ آریوں کا نواس ستھان ہونے کی وجہ سے یہ دیش آریہ ورت کہلاتا ہے (۲) چونکہ ہمارے دیش کا پراچین تھا اصلی نام آریہ ورت ہے۔ اس لئے کیوں نہ اس کا اصلی نام بدل کر پہلا نام رکھ دیا جائے۔ راجیہ ستا آریوں کے ہاتھوں میں نہیں۔ اس لئے ایکدم نام کا پریورتن تو سمجھو نہیں۔ اسلئے اب تو یہی ایک طریقہ ہے۔ کہ کیندریہ دھارا سبھا (Central Legislative Assembly) میں ایک بل اس اُدیش سے پیش کیا جائے۔ کہ ہندوستان کا اصلی و پراچین نام "آریہ ورت" رکھ دیا جائے۔ آج دیشیں اور جاتیاں دوسروں کے دئے ہوئے ناموں کو چھوڑ اپنا اصلی نام اپنا رہی ہیں۔ سیلون کی دھارا سبھا میں بل پیش ہے۔ کہ اس کا پراچین نام "شری لنکا" رکھا جائے۔ ایران کو یوروپ والوں نے (Persia) یا فارس کا نام دے رکھا تھا۔ پرنتو رضا شاہ پہلوی کی کرپا سے جب دیش میں جاگرتی پیدا ہوئی۔ تو انہوں نے دوسروں کے دئے ہوئے نام کو تیاگ کر اس کا اصلی نام "ایران" اپنا لیا۔ اسی پرکار ٹرکی کی راجدھانی کا نام یوروپ والوں نے "انگورا" رکھا ہوا تھا۔ جب مصطفٰے کمال پاشا نے بدل کر اس کا پراچین نام "انقرہ" رکھ دیا۔ اب سرکاری کاغذات میں "انقرہ" ہی لکھا جاتا ہے۔ اور یوروپ والے بھی اسے انقرہ ہی کہنے لگ گئے ہیں۔ آئرلینڈ کا اصلی نام "ایری" ہے۔ جو ڈی ویلرا نے دوسروں کے دئے ہوئے نام کو چھوڑ پھر سے اپنا لیا ہے۔ سنسار کا اتہاس ساکھشی دے رہا ہے۔ کہ سمجھدار دیشیں اور جاتیاں دوسرے کے دئے ہوئے نام کو چھوڑ کر اپنا اصلی اور پراچین نام گرہن کر رہی ہیں۔ اس لئے کیوں نہ ہم آریہ لوگ اپنے دیش کے نام کی تبدیلی کی مانگ کریں۔ آشا ہے۔ کہ جنتا ہمارے اس پرستاو کا سمرتھن کریگی + (دہیتیشی)

ادھیاپکا کی ضرورت ہے

آریہ کنیا پاٹھشالہ نروانہ منڈی ریاست پٹیالہ کیلئے ایک یوگیہ تجربہ کار تعلیم یافتہ ادھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو دسویں شرینی تک پڑھا سکے۔ تنخواہ یوگیتا انوسار دی جاویگی۔ آریہ خیالات والی کو ترجیح دی جاوے گی۔ پہلا تجربہ تھا سرٹیفکیٹس کے ساتھ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آویں:-

منسا رام چکر دھاری منتری آریہ سماج نروانہ ریاست پٹیالہ

آریہ بھائیو! آنکھیں کھولو!

(لیکھک:- ماسٹر گوردتہ مل جی امرتسری)

پچھلی دُنیا کی مردم شماری میں عیسائیوں کی تعداد چونسٹھ کروڑ۔ بودھوں کی انچاس کروڑ۔ مسلمانوں کی اُنتیس کروڑ۔ مگر ہماری تعداد کیول ستائیں کروڑ تھی۔ حالانکہ کوئی زمانہ تھا۔ کہ ہمارے بزرگ نہ صرف تمام دُنیا پہ چھائے ہوئے تھے۔ بلکہ راج کرتے تھے۔ ہماری حالت تو ٹھیک اس زمیندار کی سی ہے۔ جو اپنے وسیع کھیت کے درمیان چارپائی بچھائے انگڑائیاں لے رہا ہو۔ اور اس کے کھیت کو چاروں طرف سے کاٹا جا رہا ہو۔ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ آپ کے بھائی کس تیزی سے غیر ہندو بن رہے ہیں۔ ۲۲۴ آدمی روزانہ کے حساب سے عیسائی ہو رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ بھگوان سب کو کرموں کا پھل دیا ہی کرتے ہیں۔ ان کے پرشارتھ اور آپ کی لاپرواہی اور غفلت کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں جہاں ہر ایک بچہ بوڑھا مبلغ ہے۔ وہاں وہ روپیہ کو بھی پانی کی طرح بہانے میں دریغ نہیں کرتے انبالہ کی مسلم سوسائٹی نے سنہ ۱۹۳۳ء میں ۷۴۰۰۰ ہزار روپیہ خرچ کر کے صرف ۱۵۱ ہندوؤں کو مسلمان بنایا۔ یعنی ایک ہندو پہ انہوں نے پانسو روپیہ کے قریب خرچ کیا۔ عیسائی لوگوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ ہر قسم کی سہولتیں اُن کو میسّر ہیں۔ ہمارے سیٹھ ساہوکار مرتے وقت لاکھوں روپیہ کی جائیداد مہنتوں کے سپرد کر جاتے ہیں۔ یا مندروں کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ ان دونو صورتوں میں ان کی محنت سے اکٹھی کی ہوئی کمائی اکثر اوقات مال مفت دلِ بے رحم کے مصداق برباد ہو جایا کرتی ہے۔ اسکے برخلاف عیسائیوں کے امیر لوگ اپنی پونجی و جائیداد قوم و مشن کے سپرد کر دیا کرتے ہیں۔ اس وقت عیسائیوں کے ۱۳۷ سنگھ ہیں۔ جن میں اٹھارہ صد سے زائد پادری لوگ کام کرتے ہیں۔ ان کے پانسو ڈاکٹر اور ۴۰۳ ہسپتال ہیں۔ ۳۴ پریس اور بکفلد اخبارات مختلف زبانوں میں چھپتے ہیں۔ اس کے ۵۱ کالج ۶۱۰ ہائی سکول۔ ۶۱ ٹریننگ کالج ہیں۔ اور ان میں ساٹھ ہزار ودیارتھی تعلیم پاتے ہیں۔ اس کی مکتی فوج Salvation Mission میں ۳۰۸ یوروپین ۲۸۸۶ ہندوستانی پرچارک اور ۵۰۷ پرائمری سکول ہیں۔ اور ان میں ۱۸۶۷۵ ودیارتھی پڑھتے ہیں۔ ان کی اٹھارہ لبتیاں ہیں۔ گیارہ اخبارات نکلتے ہیں۔ اور اسی طرح ان کے ذریعہ ان کے ۳۲۹۰۳ منتیوں کی پالنا ہو رہی ہے۔ تمام بھارت ورش میں آپ کا صرف ایک مشن شری لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے نے سنہ ۱۹۳۳ء میں شروع کیا تھا۔ اس دیانند سالویشن مشن نے تھوڑے ہی عرصہ میں جس قدر ہندو جاتی کی سیوا کی ہے۔ نمن لکھت اعداد و شمار کے مطالعہ سے آپ پر اچھی طرح واضح ہو جاوے گی۔ مشن ہذا نے اب تک ۲۱۹۸۸ غیر ہندوؤں کو ہندو بنایا۔ شروع شروع میں کام کی رفتار کم تھی۔ مگر اب سنہ ۱۹۲۰ء سے سالویشن مشن کا کام وسیع پیمانہ پر شروع کر دیا گیا ہے۔ اور خاص کر سنٹرل انڈیا میں جبل آدی باتیوں کی طرف مشن ہذا متوجہ ہوا ہے کام کی رفتار بھی بہت تیز ہو گئی ہے۔ چنانچہ صرف سنہ ۱۹۴۰ء میں ۱۰۴۹۳ یعنی سابقہ چھ سالوں میں جتنے غیر ہندوؤں کو ویدک دھرم کے جھنڈے تلے لایا گیا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ ۷۰۶ ہندو لڑکیوں کو جو غیر ہندوؤں کے ہاتھوں میں پھنس گئی تھیں بچایا گیا ہے۔ اس تمام علاقہ میں اتنے بڑے بھاری کام پر دیانند سالویشن مشن کا خرچ صرف ۴۷۲۷۵ روپیہ آیا ہے۔ گویا فی کس صرف ساڑھے چار روپیہ کے قریب۔ مشن کی برانچیں کئی ستھانوں پر کھلی ہوئی ہیں۔ سنٹرل انڈیا کو بھی اب کاریہ کھشیتر بنایا گیا ہے۔ مگر ابھی ہمارے کام کے لئے بڑا وسیع میدان پڑا ہے۔ آسام۔ بنگال اور مدراس کے لوگ دیانند سالویشن مشن کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اور اپنی زبانِ حال سے امداد کے لئے التجا کر رہے ہیں۔ مگر دھن اور جن کے ابھاو سے کام کی رفتار اور کاریہ کھشیتر وسیع نہیں ہو سکتا۔ بھارت ورش نہیں۔ تو کم از کم پنجاب کی آریہ سماجیں و مہندر صاحبان۔ آریوں اور ہندوؤں کو اس رپورٹ کو مد نظر رکھکر اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ اور مشن مذکور کی تن من دھن سے امداد کرنی چاہیئے +

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت کے پرسدھ آریہ نیتا پوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی کی زیر صدارت

آریہ سماج علاولپور ضلع جالندھر کی سلور جوبلی

آریہ نوجوانوں میں آریہ سماج کے لئے کام کرنے کا خاص پروگرام

سلور جوبلی بڑی دھوم دھام سے منائی جاوے گی۔ جس کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہوں گی:۔

۱۔ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی مہاتماؤں آریہ نیتاؤں اور آریہ دیویوں کے ویاکھیان ہوں گے۔

۲۔ آریہ سماج کے پرسدھ بھجنیک مہاشیوں کے منوہر بھجن اور کاتبا جاریہ (ا) کے سنگیت ہوں گے۔ مشہور کویوں کی کویتائیں ہونگی۔

۳۔ دلیش کے پرسدھ نیتاؤں کی صدارت میں کئی مہتوپورن سمیلن ہوں گے۔ مثلاً۔ دوآبہ آریہ یودک سمیلن اتیادی۔

۴۔ دوآبہ بھر سے سینکڑوں آریہ یودک اپنے دوآبہ آریہ یودک سمیلن کو کامیاب بنانے کے لئے اکترت ہوں گے۔ نیز دوآبہ بھر میں نئے آریہ یودک سماجیں اور آریہ یودک سبھائیں قائم کرنے کے لئے اور چھائی ہوئی کو اُتیجت کرنے کیلئے وددوان مہانوبھاو آریہ یودک سماج علاولپور کی طرف سے بھرمن کر رہے ہیں۔

۵۔ یودکوں کے کھیل مثلاً گتکا۔ مرہٹی۔ لاٹھی۔ سدرشن چکر۔ تیراندازی اتیادی کی کھیلیں ہوں گی۔

۶۔ بے کاری کو دور کرنے کے لئے سادھن پریکٹیکل طور پر کر کے دکھائے جائیں گے۔ سائنس کے چمتکار دکھائیں جاویں گے۔

۷۔ یکم چیت بمطابق ۱۳۔مارچ سے پرسدھ سنیاسی دبان پرکھنی مہاتما ہر روز رات کو ویدشاستر گیتا آدی کی کتھا کر رہے ہیں۔ جو کہ ۱۳۔اپریل یکم بیساکھ تک جاری رہے گی۔ ساتھ ہی پرانتہ ہر ایک گھر میں باری باری پریوارک اُپاسنا ہوتی ہے۔

۸۔ یکم بیساکھ بمطابق ۱۳۔اپریل تک سمپورن یجروید کے منتروں دوارا برہد یگیہ پورن ہو جاوے گا۔ یکم بیساکھ کو پورن آہوتی ہوگی۔ ساتھ ہی سملت پرارتھنا۔ مون برت ہوگا۔ یگیہ شیش بانٹا جاوے گا۔

۹۔ سلور جوبلی کے پردھان دوآبہ آریہ یودک سمیلن کے پردھان کا جلوس ۱۰۔اپریل کو تقریباً ۳ بجے سے آرنبھ ہوگا۔ جس میں دوآبہ بھر کے آریہ سکولوں کے بینڈ۔ بھجن منڈلیاں و سینکڑوں آریہ یودک کیسری پگڑیاں باندھ کر حصہ لیں گے۔

۱۰۔ سلور جوبلی کی یادگار میں ایک پستک "پربھو بھگتی کی ماہ" شری پوجیہ سوامی کیولا نند جی مہاراج سرسوتی لکھ رہے ہیں۔ جس میں کافی بھجن بھی ہوں گے۔ یہ پستک آپکو اس شبھ اوسر پر ہی مل سکے گی۔ جو کہ جیون بھر میں انیت لابھ دائیک ثابت ہوگی۔

۱۱۔ علاوہ ازیں ان خصوصیات کے اور بہت سی زیر غور ہیں۔ جن کی اطلاع پھر آپ کو دی جاوے گی۔

آپ پدھار رہے ہیں مع پریوار اور اشٹ متروں کے پدھاریئے۔ پنجاب بھر کے آریہ بھائی بھاری سنکھیا میں پدھاریں۔

نوٹ:۔ علاولپور ٹکیریاں لائین پر جالندھر جنکشن سے دوسرا ریلوے سٹیشن ہے۔

(منتری آریہ سماج علاولپور ضلع جالندھر)

کراچی سے ایک پتر

منتری جی سماد کراچی سپریم نمستے!

"میں نے "آریہ ورت" نامک ماسک پتر کو پڑھا۔ تو میں نے دل میں انوبھو کیا۔ کہ استری جاتی بھی دن بدن اُنتی کے مارگ پر اگرسر ہو رہی ہے۔ اسی میں دلیش اور جاتی کا کلیان ہے۔ میری تو پرم پتا پرماتما سے یہی پرارتھنا ہے۔ کہ ایسے ہی اُپکاریوں کا اس نشور سنسار میں جنم ہو۔ یوں تو میں نے ہزاروں سماچار پتروں اور پستکوں میں دوڑ لگائی۔ لیکن "آریہ ورت" جتنا پریہ مجھ کو کچھ نہیں لگا۔ یہاں تک کہ میں سنسار بھر کی کسی بھی وستو سے اتنا پیار نہیں رکھتا۔ نہیں معلوم کہ اس میں کیا جادو بھرا ہوا ہے۔ جب میں آریہ سماج کی لائبریری میں جاتا ہوں۔ تو سرو پرتھم "آریہ ورت" کو ہی ڈھونڈتا ہوں۔ اگر کارن وش نہ ملے۔ تو نراش ہو جاتا ہوں۔ میں آپ کا بڑا آبھاری ہوں"

کراچی ۲۱۔مارچ سنہ ۱۹۳۱ء

آپ کا کرتگیہ۔ آر۔ ایس راوت

ص

تنافل کے خلاف پنجاب بھر کے آریہ سماجیوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ۳۱۔مارچ کی شام کو رائے بہادر بدری داس کی کوٹھی پر لاہور کے نمائندہ آریہ سماجیوں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں پروٹسٹ کا پرستاو سویکار ہوا۔ جس کی نقلیں نواب علاؤالدین روڈیان صاحب لوہارو۔ پولیٹیکل ایجنٹ لوہارو اور

لوہارو میں آریہ سماج کے پُرامن جلوس پر مسلمانوں کا

سوامی سوتنترانند اور انیہ چوالیس آریہ سماجی زخمی اور کچھ لاپتہ

۲۹۔مارچ کو آریہ سماج لوہارو کا نگر کیرتن تھا۔ اور ۳۰۔مارچ کو جلسہ۔ جب سوامی سوتنترانند۔ بھگت پھول سنگھ اور دیگر آریہ سماجی لوہارو پہنچے۔ تو انہیں معلوم ہوا۔ کہ پولیس نے نگر کیرتن کا جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی۔ اس پر انہوں نے نگر کیرتن کا خیال ترک کر دیا۔ لیکن اس کے بعد پولیس کے کچھ آدمی ان کے پاس پہنچے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ آپ جلوس نکال سکتے ہیں۔ چنانچہ سوامی جی جلوس نکالنے کو تیار ہو گئے۔ کہا گیا۔ کہ جلوس کے ساتھ باجہ نہ ہو۔ یہ بھی مان لیا گیا۔ یہ بھی کہا گیا۔ کہ ذرا ٹھہر کر نگر کیرتن نکالو۔ یہ بات بھی سویکار کر لی گئی۔ اس کے بعد نگر کیرتن شروع ہوا۔ وہ ایک ایسی جگہ پر پہنچا۔ جہاں سے دو گلیوں کو راستہ جاتا تھا۔ تو انہیں کہا گیا۔ کہ فلاں گلی سے مت جاؤ۔ وہاں مسلمان لاٹھیاں اور کلہاڑیاں لئے کھڑے ہیں۔ اس پر نگر کیرتن دوسرے راستے چل پڑا۔ وہ چند قدم ہی گیا تھا۔ کہ ساتھ کی گلی سے دو تین سو مسلمانوں نے جن کے ہاتھ میں لاٹھیاں اور کلہاڑیاں تھیں علی علی کے نعرے لگاتے ہوئے آریہ سماج کے جلوس پر حملہ کر دیا۔ ایک طرف مسلح لوگ پہلے ہی حملہ کے لئے تیار ہو کر آئے تھے۔ اور دوسری طرف بالکل نہتے۔ سوامی جی کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ وہ اس سے وار روکتے رہے۔ لیکن تا بکے ان کی لاٹھی ٹوٹ گئی۔ ان کے ہاتھ زخمی ہو گئے۔ اور سر میں گہرے زخم آئے۔ چودھری پھول سنگھ اور چودھری نوندسنگھ زخموں سے بیہوش ہو گئے۔ آریہ سماج دیوان ہال دہلی کے بھجنیک مہاشہ جے نارائن کو بھی زخم آئے۔ زخمیوں میں سے چودھری پھول سنگھ۔ نوندسنگھ اور دو اور آریہ سماجی لوہارو کے ہسپتال میں ہیں۔ سات مجروح آریہ سماجی ریواڑی ہسپتال میں۔ اور سوامی سوتنترانند اور مہاشہ جے نارائن دہلی پہنچ چکے ہیں۔ سوامی جی مہاراج کو اروِن ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ انہیں زخم آئے ہیں اور وہ بھی گہرے۔ اس لئے امید ہے۔ کہ تندرست ہونے میں انہیں دیر لگے گی۔ بھگت پھول سنگھ جی جو اس وقت لاٹھیوں اور کلہاڑیوں کے زخموں سے بے ہوش ہو گئے تھے، لوہارو کے ہسپتال میں ہیں۔ وہاں کی پولیس کسی کو ان کے پاس نہیں جانے دیتی۔ نہ ہی دوسرے مجروح آریہ سماجیوں کے پاس جو اس ہسپتال میں ہیں۔

مسلمانوں کے اس حملہ کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ دہلی سے آمدہ تار مظہر ہے۔ کہ لوہارو میں سوامی سوتنترانند کے علاوہ تقریباً چالیس آریہ سماجی زخمی ہوئے ہیں۔ ان میں سے دس شدید اور گہرے زخم آئے ہیں۔ ... اشخاص لاپتہ ہیں۔ زخمیوں میں سے کچھ لوہارو کے ہسپتال میں ہیں۔ ... کو ریواڑی اور دہلی کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ آریہ سماج ... نے اپنا جلسہ بطور پروٹسٹ بند کر دیا ہے۔ اور حکام بالا سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سارے معاملہ کی تحقیقات کی جاوے۔

تازہ اطلاعات

لوہارو پولیس نے ۴-۵ مسلمانوں ... آریہ سماجیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ لوہارو ... مسلمانوں کے سلوک اور پولیس کے ...

× گورنر پنجاب کو بھیجی گئی ہیں۔ پنڈت سمر سنگھ اُپدیشک سبھا نے جو موقعہ پر موجود تھے حملہ کے مندرجہ بالا واقعات کی تصدیق کی ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا لوہارو میں آریہ سماج کو ستیاگرہ کرنا پڑیگا؟

(نئی دہلی ۲-اپریل) بھگت پھول سنگھ۔ چوہدری نوند سنگھ اور چوہدری گھاسی سنگھ جو لوہارو کے آریہ سماجی جلوس میں زخمی ہوئے تھے، آج دہلی کے ہسپتال میں لائے گئے۔ چوہدری پھول سنگھ کو چھاتی میں سخت چوٹیں آئی ہیں۔ اور وہ خون کی قے کرتے ہیں۔ پنڈت گیان چند جائنٹ سیکرٹری آریہ سارودیشک سبھا نے کل وزیر اعظم لوہارو سے ملاقات کی۔ اور آج واپس چلے گئے۔ ریواڑی کے ہسپتال میں چوہدری بھرت سنگھ اور چوہدری گوبند رام کی بھی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ آریہ سماج ریواڑی زخمیوں کے آرام و آسائش اور علاج معالجہ کے انتظامات کر رہا ہے۔ سوامی سوتنترانند جی کی حالت رو بہ ترقی ہے۔ یہاں دیوان ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس سے ظاہر تھا۔ کہ لوہارو کے واقعہ پر بھاری اضطراب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ شری دھرم دیر۔ سوامی ستیانند۔ پنڈت گنگا پرشاد اور لالہ نارائن دت نے تقریریں کیں۔ مسٹر جمنا داس ایم۔ ایل۔ اے پردھان تھے۔ اس بات پر زور ڈالا جا رہا ہے۔ کہ لوہارو کا واقعہ ایک سازش کا نتیجہ ہے۔ اور آریہ سماج کو اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے حیدر آباد جیسا اندولن شروع کرنا ہوگا۔

"مہاتما ہنسراج سپتاہ"

گت ورش کی طرح اس ورش بھی سادھو آشرم ہوشیارپور میں ۱۱-اپریل سے ۱۹-اپریل تک منایا جائیگا۔ سارا ویہ اور پربندھ لالہ دھنی رام جی بھلا کی اور سے ہوگا۔

(۱) ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے
(۲) آریہ دھرم۔ آریہ سبھیتا۔ آریہ سنسکرتی و آریہ بھاشا کا پرچار کرنے۔
(۳) اور آریہ بھاؤں میں جاگرتی پیدا کرنے کے اُدیشیہ سے۔

مسلم سبھیتا و اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی لاہور سے

گذشتہ چھ ماہ سے

سچتر "آریہ ورت" لاہور ہندی

شری ہنتی علادیوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی زیر سرکردگی اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی بیج دھج سے پرکاشت ہو رہا ہے۔ جس میں اُچیہ کوٹی کے ایک درجن سے زیادہ لیکھ۔ کئی تسلسلت کویتا ئیں۔ ایک دو رد چک اور شکشا پرد کہانیاں تو ہوتی ہی ہیں۔ علاوہ ازیں دھرم سندیش۔ اپنی بات۔ سمپادکیہ کی لیکھنی سے۔ پھلجھڑیاں۔ ساہتیہ سنسار۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ گرہ وگیان۔ یوگ ستھا سدھا آدی کئی مہتو پورن مستقل سنستھ بھی رہتے ہیں۔ اس کا ہر ایک انک نہایت شاندار ہوتا ہے۔ آریہ ورت کو متفقہ طور پر پنجاب کی سب سے اُتم پتر کا مان لیا گیا ہے۔ گھر گھر اس کا چرچا ہے۔ سینکڑوں پرشنسا پتر پراپت ہو چکے ہیں۔ جو بھی پڑھتا ہے اس کا شیدائی ہو جاتا ہے۔
چندہ سالانہ دو روپے (دیڑھ) نمونہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر

سوچیئے نہیں۔ آج ہی دو روپے بھیجکر مستقل خریدار بن جائیے

مینجر "آریہ ورت" لاہور

اپریل کا انک چھپ رہا ہے۔

— وائسرائے نے ایگزیکٹو کونسل میں ۵۰ فیصدی نمائندگی کے مسلم لیگی مطالبہ کو رد کر دیا ہے۔
— برطانوی فوجوں نے اطالوی کالونی ایری ٹیریا کی راجدھانی سمارا پر قبضہ کر لیا ہے۔
— برما اور چین کو ریل سے ملا دیا جاوے گا۔
— سارے شیام میں بدامنی پھیل گئی ہے۔
— گذشتہ تین ماہ میں ۵۵ جرمن اور ۱۴ برطانوی جہاز تباہ ہوئے۔
— دہلی گورنمنٹ نے ہند چینی کے فوجی استحکامات کے لئے ½ ا کروڑ پونڈ کا خرچ منظور کیا ہے۔
— پنجاب گورنمنٹ کے سیکرٹریٹ میں کوئی ہندو سیکرٹری نہیں رہا۔
— ڈاکٹر ٹیگور کی صحت پھر خراب ہو گئی ہے۔
— ہندو مہاسبھا اب ڈائریکٹ ایکشن نہیں لے گی۔
— برطانیہ نے پچھلے سال جنگ پر تقریباً تین ارب پونڈ خرچ کئے۔
— اس ہفتہ کے آخیر میں امریکہ فرانسیسی جہازوں پر بھی قبضہ کر لیگا۔
— پنجاب اسمبلی میں کرایہ نہ بڑھائے جانے کا بل پاس ہو گیا ہے۔ کوئی مالک مکان چھ ماہ سے پہلے کسی کرایہ دار کو مکان سے بے دخل نہ کر سکیگا۔ جنوری ۱۹۳۹ء کے کرایہ سے زیادہ کرایہ نہیں بڑھایا جا سکیگا۔ بٹوں اور ناپوں کا بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا ہے۔
— آل انڈیا ہندو لیگ نے ۲۱ اپریل کو "اینٹی پاکستان ڈے" منائے جانے کی اپیل کی ہے۔
— لاہور میں بھنگیوں کی ہڑتال کا خطرہ ٹل گیا ہے۔
— سرحد کی آبادی ۴۵ لاکھ ہو گئی ہے۔
— سندھ اسمبلی نے وزراء کی تنخواہوں میں اضافہ کا بل پاس کر دیا ہے۔
— فسادات سکھر کے مصیبت زدگان کو ۲۲ ہزار کی امداد دی گئی ہے۔
— سندھ کے ریٹائرڈ گورنر نے اعلان کیا ہے۔ کہ میں پاکستان کے خلاف ہوں۔
— امریکہ برطانیہ کو تارپیڈو کشتیاں بھیجے گا۔

— یوگوسلاویہ نے فوجوں کی لام بندی ... نے سے انکار کر کے جرمن الٹی میٹم رد کر دیا ہے۔
— جرمنی نے مراکو کے ہوائی اڈوں ... قبضہ کر لیا ہے۔
— مارکٹنگ ایکٹ کا نفاذ شاید ... گ کے خاتمہ تک ملتوی کر دیا جائے۔
— شریمتی وجے لکشمی پنڈت کو ... کر دیا گیا ہے۔
— حکومت امریکہ نے محوری طاقتوں ... جہازوں کو رہا کرنے سے انکار کر ... ہے۔
— بابو پرشوتم داس ٹنڈن گرفتار ... لے گئے ہیں۔
— سر سندر سنگھ مجیٹھیہ وزیر اعظم ... پنجاب سوڑگباش ہو گئے ہیں۔
— ترکی نے بھی امریکہ سے جنگی سامان ... حاصل کرنے کی بات چیت شروع کر دی ہے۔
— پچھلی بارہ راتوں سے لنڈن پر ... ہوائی حملہ نہیں ہوا۔
— برطانیہ پر جرمن حملے کا امکان ... ابھی دور نہیں ہوا۔
— بحر اوقیانوس میں جرمنی سے فیصلہ ... کن جنگ ہوگی۔
— جرمن ملاحوں نے امریکن بندرگاہوں ... میں اپنے جہاز جلانے شروع کر دئے ہیں۔
— امریکہ ایک ارب ڈالر کی مالیت ... کا سامان برطانیہ کو دے گا۔
— ۶-۱ اپریل سے ۱۳-اپریل تک ... ہفتہ منایا جائے گا۔
— شیام کے سپاہی گولی پروف ... وردیاں پہنتے ہیں۔
— فیڈرل کورٹ میں سر سلیمان کی ... جگہ سر اقبال احمد کو دی جائے گی۔
— امریکہ سے جرمن باشندے جانے ... شروع ہو گئے ہیں۔
— سر تیج بہادر سپرو نے وائسرائے ... کے نام بمبئی کانفرنس کے میمورنڈم میں ... لکھا ہے۔ کہ تمام محکمہ جات ہندوستانیوں ... کے سپرد کئے جائیں۔ اور ہندوستان ... کو ایک خود مختار آبادی کا سا درجہ ... دیا جائے۔
— سر سندر سنگھ مجیٹھیہ کی خالی جگہ ... کے لئے سردار اُجل سنگھ۔ سردار ... گیندر سنگھ اور سردار گوربخش سنگھ ... امیدوار ہیں۔
— ہندو عورتوں کے حق وراثت کا ... ایکٹ فیڈرل کورٹ میں پیش ہوگا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ نوجوان کچھ کر کے دکھا کچھ بن کے دکھا

بقیہ صفحہ ۸-۹

اس روگ کو دور کرنے کا سادھن آپ ہیں ہردہ کی شدھتا تتھا سبھیتا کا دیوہار کرنا ہے۔ راشٹر بننا کا ہی وچار سب سمپردائیوں کو ایک کیندر پہ لا سکتا ہے۔ اس میں پرجا تنتر کے سدھانت کا رہسیہ گپت ہے۔ پرتھک پرتھک راج نیتک یوجنائیں دیش کے لئے ہانی کارک ہیں۔ کیا یہ بھارت واسیوں کا کرتویہ نہیں۔ کہ سامپردائیکتا کے وکار کو نکال کر راشٹر دیوی مندر کو سوسجت اور بلوان بنائیں۔ تاکہ سنسار کی کوئی شکتی ہم پہ انوچت سنا کشیپ نہ کر سکے۔

سنگٹھن ہی دیش کی سچی سیوا ہے

یدی آج ہم سنگٹھت ہو جائیں۔ تو ہماری وہ ساری مانگیں پوری ہو سکتی ہیں۔ جن کے پراپت کرنے کے لئے بھارت کی ایک مانیہ راج نیتک سنستھا راشٹریہ مہا سبھا ۵۳ ورشوں سے اندولن کر رہی ہے۔ کنتو شوک نویووک اندھ وشواسی انویائیوں کے سموہ کا شکار بن کر پتھ بھرشٹ ہو رہے ہیں۔ ہر نویووک ایک دیش۔ ایک بھاشا ور ایک سنستھا کے نیم پر کٹی بدھ ہو کر دیش کے کرنے کو نے میں اس دھونی کو پہنچائے۔ تو مجھے وشواس ہے۔ کہ وہ دن دور نہیں جب کہ سامپردائیکتا مٹ جائے گی اور راشٹر بننا کی پوجا ہو گی۔ تاتپریہ یہ کہ ایکیہ کا پرچار کرنا ہی دیش کی سچی سیوا ہے۔

دیش اُنتی میں نویووکوں کا استھان

دیش کی اُنتی کے انیک سادھنوں میں سے اس سمیہ دو باتوں کی اور آپ کا دھیان آکرشت کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ان دو باتوں کے پورن ہوتے ہی ہمارا دیش اُنتی کے پتھ پر بڑی تیزی سے قدم اٹھائے گا۔ ہماری اُنتی میں سب سے بڑا رکاوٹ ہماری اگیانتا ہے۔ یدی آپ چاہتے ہیں۔ کہ جنتا بھارت ورش کی راج نیتک اور سماجک اُنتی میں وشیش بھاگ لے۔ تو اس کے لئے یہ آوشیک ہے۔ کر انہیں اس یوگیہ بنایا جائے۔ کہ وہ اپنے جیون کے ہر وبھاگ کو سمجھ سکیں۔ اور سنسار سے اپنے دیش کا سمبندھ جان سکیں۔ شکشا ہر پرجا تنتر دیش کا ادھیکار ہے۔ اور اس ادھیکار کو پورا کرنا راجیہ کا کرتویہ ہے۔ ہمارا راجیہ تو دے سے ادھک شکشا کی اور بہت اُداسین ہے

سمبندھی راجیہ کا پرتیک کرادیت راجیہ کے کمزور ہنیقیوں کو سنتشٹ نہ کیا ہو۔ کیونکہ پراتھمک شکشا انواریہ نہ کی جائے۔ اس سمیہ تک شکشا اُنتی کی بہت کم سمبھاونا ہے۔ راجیہ کے ساتھ ساتھ جنتا کا بھی کرتویہ ہے کہ شکشا پرسار میں کریا تمک یگ اٹھا کر دیش کو شکشت بنانے کا پرتین کریں۔

سارودیشک سبھا کیا کر رہی ہے؟

بقیہ صفحہ ۳

اور ہندوؤں کو ودھرمی بنا رہے ہیں سبھا وہاں بھی پرچار کا پربندھ کرنے والی ہے۔ اس پرکار نیپال تتھا اُڑیسہ میں بھی پرچار کی ویوستھا کرنے کا وشے سبھا کے وچار آدھین ہے۔

ساہتیہ رچنا

تامل۔ تیلگو۔ ملیالم۔ کناڑی۔ مراٹھی۔ آدی میں انیک پستکیں تتھا ٹریکٹ تیار کرا کر ہزاروں کی سنکھیا میں بنا مولیہ (مفت) وترن کی گئیں۔ اس کاریہ پر اس سال سبھا نے لگ بھگ چار ہزار روپئے ویہ کئے ہیں۔

جن گننا سنہ ۱۹۴۱ء

سنہ ۱۹۴۰ء کے پرارمبھ سے سارودیشک سبھا کی اور سے جن گننا سمبندھی کاریہ آرمبھ کر دیا گیا تھا۔ سبھا کے سبھی پرچارک آدی کاریہ کرتا جن کی سنکھیا ۱۲۵ ہو گی اس کاریہ پر لگا دئے گئے تھے۔ بھارت ورش بھر کی آریہ سماجوں کو سچیت کرنے کے لئے سمیہ سمیہ پر آٹھ وگیپتیاں جاری کی گئیں۔ سماوچکوں کے اُتر دینے میں سما چار پتروں میں لیکھ لکھے گئے تتھا ٹریکٹ چھپوا کر بانٹی گئیں۔ بھارت سرکار تتھا پرانتیہ پرانتیہ سرکار سے پتر ویوہار دوارا آریوں تتھا ہندوؤں کے ہتوں کی رکشا رتھ اُپائے کئے جاتے رہے۔ حیدر آباد ریاست ہریانہ پرانت۔ میرٹھ ڈویژن۔ گڑھوال۔ سنتھال پرگنہ۔ سندھ۔ مدھیہ پرانت۔ مدھیہ بھارت۔ مہاراشٹر۔ تتھا مالابار آدی پرانتوں میں وشیش طور سے کاریہ کیا گیا۔ اس کاریہ پر سبھا کے چار ہزار روپئے خرچ آئے۔

انیہ کاریہ

آریہ ویر دل ـــــ گت ورش اس کاریہ کو بڑھانے اور اُنت کرنے کی یوجنا بنائی گئی تھی۔ ڈویژن اور دہلی میں شکشا کیندر کھولے گئے تھے۔ جن میں پرچارک شکشک تیار ہو کر نکلے تھے۔ بھارت

اندولن کے جیوت جاگرت کرنے کے اُپائے ہو رہے ہیں۔ ہریانہ پرانت میں بھاری سنکھیا میں بھرتی کی گئی ہے۔ اس وشے پر ادھک وستار سے چرچا کی آوشیکتا نہیں ہے۔

نیائے سبھائیں ـــــ آریہ سماجوں تتھا آریہ پرشوں کے آنترک جھگڑے نپٹانے کے لئے آریہ سماج کے پربندھ وبھاگ سے بالکل پرتھک سارودیشک پرانتیہ تتھا استھانک نیائے سبھاؤں کی یوجنا کی جا رہی ہے۔ پنجاب ہائی کورٹ کے مانیہ ریٹائرڈ جج شری لالہ جے لال جی نے ودھان نرمان کر دیا ہے۔ اسے شیگھر سے شیگھر انتم روپ دئے جانے کا اُپائے ہو رہا ہے۔

آریہ ڈائرکٹری ـــــ پرتی ورش آریہ ڈائرکٹری نکالنے کا نشچیہ کیا گیا ہے۔ اس میں آریہ سماج کے کاریوں کی ورش بھر کی پرگتی پرگٹ کی جائے گی۔

سارودیشک پتر ـــــ یہ سبھا کا ماسک مکھیہ پتر ہے۔ اس میں انگریزی کا بھی ایک وبھاگ کھول دیا گیا ہے۔ آریہ سماج کے سمست پتروں سے اس کا وارشک چندہ کیول پرچار کی درشٹی سے کم رکھا گیا ہے۔ کاغذ آدی کی مہنگائی کے ان دنوں میں بھی چندے میں کوئی وردھی نہیں کی گئی۔ وارشک چندہ کیول دو روپے ماتر ہے۔

ہون یگیہ سے تپدق کا علاج

بقیہ صفحہ ۸-۹

ڈاکٹر سی۔ ایف مولر اس وقت انٹی ٹیوبر کلوسس ایسوسی ایشن آف انڈیا کے ہیڈ میڈیکل کمشنر ہیں۔ ان کی سپیچ کا لب لباب پرکاشت کرتے ہوئے ایک میڈیکل رسالہ لکھتا ہے کہ:۔

"جب مرض جسم میں اچھی طرح سرایت کر جاتا ہے۔ تو کوئی طریقہ علاج بھی اس کو بالکل اچھا کرنے میں اسمرتھ ہے۔ درحقیقت بدقسمت مریض کی زندگی بڑھ سکتی ہے۔ لیکن قطعی آرام ہونے کی بہت کم اُمید ہے"۔ (باقی آئندہ)

شنکا سمادھان

(بقیہ صفحہ ۹ پر)

مریض کو زندہ کر دیتے ہیں۔ اور سانپ کو [illegible]

سانپ آتا ہے۔ اس کے دونو طرف [illegible] جیسیاں ہوتی ہیں۔ سانپ زہر کھینچ کر خود مر جاتا ہے۔ لیکن مریض اچھا ہو جاتا ہے یہ کہاں تک سچ ہے؟

اُتر۔ مجھے یہ صحیح معلوم نہیں ہو تا کہ یہ [illegible] ہے یا نہیں۔ یہ بھی نہیں کہہ سکتا [illegible]

پرشن اگر پرش ایسی جگہ پیدا ہو [illegible] چھ ماہ متواتر رات رہتی [illegible] اور چھ ماہ دن۔ اور سوائے مچھلی کے گوشت کے کھانے کو کچھ نہیں ملتا۔ تو [illegible] گوشت کھانا دھرم ہے یا ادھرم۔ کیا ایسی جگہ پر گوشت نہ کھا کر اپنے آپ کو بھوکا مار ڈالے؟

اُتر۔ پاپ بہر حال پاپ ہے۔ مانس کھانا چاہے وہ کسی بھی حالت میں کیوں نہ کھایا جائے بہر حال پاپ ہے لیکن اس سے بھی بڑا پاپ آتم ہتیا ہے ایسی اوستھا میں شاستروں کا آدیش ہے کہ بڑے پاپ سے بچنا چاہیئے۔ [illegible] آپت دھرم کہلاتا ہے۔

(ہتیشی)

بندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر [illegible] دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

[Su]leman Umar & Co, Karachi

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد [illegible]

اصلی میٹھی

بال جیون گھٹی

بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹا دیجئے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی [illegible] نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر [illegible] سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی [illegible] قیمت فی شیشی ۵ چار شیشی [illegible] علاوہ محصول [illegible] نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی [illegible] مفت لو۔ [illegible]

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج میانی کا سالانہ چناؤ

پردھان:- مہاشہ بھگت رام جی بی-اے بی-ٹی- اُپ پردھان- شری مہاشہ شبھو داس جی و ماسٹر ہولراج جی بی-اے-
منتری:- مہاشہ رام رلایا مل جی
اُپ منتری:- شری پنڈت سوم کیرتی جی ودیالنکار- لیسٹنکا دھکیش:- شری ٹھاکر سنگھ جی- کوشادھکیش:- شری لالہ گوردداس مل جی
پرتنیدھی سبھا سد:-
۱- ملک نرلیش ناتھ جی- ۲- شری مہاشہ بھگت رام جی راجپوت-
مینیجر کنیا پاٹھ شالہ:- شری ماسٹر بھگت رام جی سبھروال-

ویدپرچارنی سبھا ضلع ڈیرہ غازیخاں

مردم شماری کے دنوں میں ضلع بھر میں خوب پرچار رہا- جگہ جگہ سے والنٹیروں کی اوپدیش سیوا کرنے کی خوشخبری آتی رہی- سنگھی سرور- وڈور- لنڈی سیداں ہڑند وغیرہ نئی جگہوں میں اچھلنا ہوا اُنساہ کام کر رہا تھا- ویسے تو ڈیرہ غازی خاں- تونسہ- جام پور- کوٹ چھٹہ- درہل- راجن پور وغیرہ میں پرچار ہوتا ہی رہتا ہے- لیکن ایشن کرپا سے یہ ضروری کام پوری توجہ سے سرانجام پاگیا۔

مہاشہ جے دیال جی جھجو پدلینگ نے ایک ماہ آنریری خدمات ویدپرچارنی سبھا کو دان دی ہیں- اور پدگرام پر روانہ بھی ہو گئے ہیں- مہاشہ جے دیال جی کا سبھا کی طرف سے دھنیہ واد کرتا ہوں۔

(گنیش دت منتری)

گوروکل کوروکھشیتر کا سالانہ جلسہ

گوروکل کوروکھشیتر کا ۲۹ واں سالانہ جلسہ ۷-۸-۹- مارچ کو بڑی رونق سے ہوگیا- جلسے کا پروگرام گوروکل کے جھنڈے کے اُدگھاٹن سے شروع ہوا- جھنڈے کا اُدگھاٹن آریہ پرتی ندھی سبھا کے اُپ پردھان رائے صاحب لالہ امرت رائے جی نے کیا- شری پنڈت سکھدیو جی درشن ویدواچسپتی کی پردھانتا میں "کیا سوراجیہ کے لئے ہندو مسلم اتحاد کا ہونا ضروری ہے؟" اس مضمون پر دلچسپ مباحثہ ہوا- مقامی کانگریس کمیٹی کی طرف سے شری پنڈت بھگت رام جی شکل نے راشٹریہ جھنڈے اور لگا دیا پردرشنی کا اُدگھاٹن کیا- بعد از دوپہر شری پروفیسر گوپال جی بی-اے- مہتہ بھیم جی اور پنڈت گیان چند جی بی-اے- کے پرجوش ویاکھیان ہوئے- رات کو سنگیت سمیلن ہوا- اس میں کئی سجنوں کا گانا ہوا- جن میں خاص طور پر کنور بھدرپال جی- مہاشہ دھرم ویر جی- شریمتی شانتی دیوی جی- مہاشہ ہری کشن جی- مہاشہ چرنجی لال جی- اور شری رادھے شیام جی کے گانے بہت پسند کئے گئے- اس دن بوندا باندی ہو تے رہنے پر بھی لوگ بھاری تعداد میں جلسے میں شامل ہوئے- تیسرے دن صبح نئے داخل ہوئے ۱۵ برہمچاریوں کا ویدآرمبھ سنسکار ہوا- پنڈت سکھدیو جی اور پنڈت پریہ ورت جی آچاریہ اُپدیشک ودیالیہ لاہور کے ویاکھیان ہوئے- بعد از دوپہر پنڈت سکھدیو جی اور پنڈت بُدھ دیو جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے- پنڈت بُدھ دیو جی نے گوروکل کے لئے اپیل کی- جس پر تقریباً چھ ہزار روپیہ دان میں ملے- لوگوں کے خاص زور دینے پر سنگیت سمیلن میں آئے ہوئے راگیوں کے گانے ہوئے- رات کو برہمچاریوں نے پریورتن نام کا ڈرامہ اور جسمانی ورزش کے کھیل دکھائے- لوگ اتنی بھاری تعداد میں آئے- کہ پنڈال میں سما نہ سکے- اس طرح یہ سالانہ جلسہ نہایت کامیابی سے سماپت ہوگیا۔

(ادھشٹاتا)

آریہ سماج جگادھری کا چناؤ

پردھان:- ڈاکٹر پریہ نند جی-
اُپ پردھان:- لالہ ریبا رام جی-
منتری:- ماسٹر مکھن لال جی آریہ-
اُپ منتری:- ماسٹر گینا رام جی-
خزانچی:- لالہ چھجو رام جی- (منتری)

گوروکل جوالاپور کا سالانہ جلسہ

گوروکل مہاودیالیہ جوالاپور کا ۳۲ واں سالانہ جلسہ اس ورش ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴- اپریل کو بڑے سماروہ پوروک منایا جانا نشچت ہوا ہے- (ادھشٹاتا)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

"آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کی یہ سبھا شہر میں ہوئے ہندو مسلم فساد پر گھرنا پرگٹ کرتی ہے- اور مسلم غنڈوں دوارا لالہ رام ناتھ جی منیم دکان بخشی رام رام پرشاد کی شردھینا پورن ہتیا پر شوک پرگٹ کرتی ہے- یہ سبھا سرکار سے پرارتھنا کرتی ہے- کہ وہ غنڈوں کا پتہ چلا کر انہیں تکھشا پردا اور کٹھن سے کٹھن ڈنڈ دے- یہ سبھا پرمیشور سے پرارتھنا کرتی ہے- کہ وہ مرتک کی آتما کو سدگتی پردان کرے- تتھا ان کے سمبندھیوں کو اس مہان کشٹ کو سہن کرنے کی شکتی دیں"۔ (منتری)

آریہ سماج اُگوکی کا سالانہ جلسہ

۱۱-۱۲-۱۳- اپریل ۱۹۳۱ء کو ہونا نشچت ہوا ہے- میجک لینٹرن دوارا حیدرآباد دکن آریہ سماج کے سمبندھوں کے ورشن (؟) مہا پُرشوں کے کارنامے اور جنگ یورپ کے نظارے پردہ پر تصویروں سے مہاشہ نند لال جی آریہ منتری آف دیاتند سالویشن مشن دکھلائیں گے۔

(دیوان چند منتری آریہ سماج اُگوکی ضلع سیالکوٹ)

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ کے سماچار

آریہ سماج جھنگ مگھیانہ میں کچھ عرصہ سے کچھ وجوہات کی بنا پر دو پارٹیاں ہوگئی تھیں- اور ایک نئی آریہ سماج نئی آبادی میں بن گئی تھی- سوامی کرشنانند جی اور لالہ رام لال جی کی کوششوں سے اب یہ دونو پارٹیاں مل گئی ہیں- اور آریہ سماج نئی آبادی بند ہوگئی ہے- نیا انتخاب عہدیداران کا اس پرکار ہوا ہے:-
لالہ رام دتہ مل جی پردھان- لالہ کشمیری لال جی سہگل اُپ پردھان- سردار آیا سنگھ جی اُپ پردھان- لالہ رام لال جی منتری- ماسٹر سمبر چند جی اُپ منتری- مہاشہ پربھودت جی خزانچی- لالہ کانشی رام جی لیسٹکادھکیش۔

اس ملاپ کی خوشی میں دوسرے دن ایک زبردست پریتی بھوجن بھی ہوا۔

(رام دتہ مل پردھان)

اصلی جہاز مارکہ
لٹھا
نمبر بی- پی- ایس ۸۷
اصلی جہاز مارکہ لٹھا خالص ہندوستانی روئی سے ہندوستان میں تیار کیا جاتا ہے- باوجود بار بار دھلنے پر بھی اس کی پائیداری اور سفیدی بدستور قائم رہتی ہے۔
باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچیں:- بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خبردار

(۱) سرو سادھارن کو عموماً نیز آریہ جنتا کو خصوصاً یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مہاشہ گیلا رام جی چندہ کلکٹر کو آریہ سماج مظفر گڑھ نے نوکری سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اس لئے مہربانی کوئی سجن اس کو اس سماج یا اس کی کسی سنستھا کے لئے دان نہ دیں۔

(۲) یہ بھی سننے میں آیا ہے۔ کہ وہ آریہ یتیم خانہ مظفر گڑھ کے نام پر لوگوں سے اب تک دان وصول کر رہا ہے۔ جن صاحبان نے یکم فروری سے آج تک اس کو دان دیا ہو۔ وہ کرپا کر کے منتری آریہ سماج مظفر گڑھ کو اطلاع دیں۔ تاکہ حساب میں پڑتال کی جا سکے۔ کہ آیا ادا شدہ چندہ اناتھ آلیہ کے کوش میں وصول ہوا ہے یا نہیں۔ (منتری آریہ سماج مظفر گڑھ)

گوروکل رائے کوٹ کے سماچار

گوروکل مہاودیالیہ رائے کوٹ کا سالانہ جلسہ ہولیوں کی چھٹیوں میں بڑے سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ مہاتما نارائن سوامی جی۔ سوامی سوتنترانند جی۔ اور سوامی ویدانند جی نے خوب امرت ورشا کی۔ نو سناتکوں کے دیکھشانت کا نظارہ نہایت شاندار تھا۔ پنجاب پرانت سے بہت بڑی تعداد میں آریہ پریمیوں کا آگمن ہوا۔ ۱۲ نئے برہمچاریوں کا پرویش سنسکار ہوا۔ اس سال تقریباً چار ہزار روپیہ دان پراپت ہوا ہے۔ رائے بہادر رام سہائے جی ریٹائرڈ انجنیئر باشندہ نواسی ایک ٹین کی شیڈ برائے پنڈال بنوا رہے ہیں۔ (دیپانند شاستری)

گوروکل پوٹھوہار کا سالانہ جلسہ

گوروکل پوٹھوہار شلپ ودیالیہ راولپنڈی کا سالانہ جلسہ گوروکل کی نئی بھومی واقع موضع راول جو راولپنڈی سے ۱۴ میل کی دوری پر مری روڈ پر واقع ہے ۱۱-۱۲-۱۳-اپریل ۱۹۴۱ء کو بڑے سماروہ سے منایا جاوے گا۔ گوروکل میں نئے برہمچاریوں کا پرویش بھی اس سمے ہوگا۔ ہر ایک برہمچاری موجودہ سکیم کے مطابق جہاں سنسکرت میں اچھی لیاقت حاصل کرے گا۔ وہاں ۴ سال میں میٹرک کی پریکشا بھی دے سکے گا۔

فیس داخلہ مبلغ بیس روپیہ۔ اور ماہواری فیس برائے بھوجن اور کتابیں مبلغ دس روپیہ ہوگی۔ (مکھیہ ادھشٹاتا)

گوروکل کمالیہ کا سالانہ جلسہ

گوروکل کمالیہ ضلع لائلپور کا سالانہ جلسہ ۴-۵-۶-اپریل ۱۹۴۱ء کو ہونا قرار پایا تھا۔ اب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے حکم سے ۱۱-۱۲-۱۳-اپریل ۱۹۴۱ء کو منایا جانا قرار پایا ہے۔ سنرکھشک صاحبان و گوروکل کے پریمی نوٹ کریں۔ نئے برہمچاریوں کا داخلہ یکم بیساکھ کو بیساکھی کے دن ہوگا۔ (منیجر)

دیانند سالویشن مشن کی سرگرمیاں

ماہ جنوری۔ فروری ۱۹۴۱ء میں یو۔پی، سی۔پی، بہار۔ پنجاب میں مشن کے کارکنوں کی کوششوں سے ۱۰۶۵ عیسائی و مسلمانوں کا باقاعدہ شدھی کے بعد ویدک دھرم میں پرویش کیا گیا۔ ہر مقام پر عیسائی پادری اور مولوی صاحبان مخالفت کرتے رہے مگر پرماتما کی کرپا سے ہمیں سپھلتا پراپت ہوئی۔ (دیوی چند پردھان)

آریہ سماج کھڈیاں کے سماچار

آریہ سماج کھڈیاں کا ساتواں سالانہ جلسہ ۷-۸-۹-مارچ کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں آریہ سماج کے پرسدھ ودیا کھیاتا شری چرنجیت لال جی بان پرستھی۔ پنڈت ہردیال جی۔ پنڈت رام چند جی۔ سوامی سروپانند جی۔ پنڈتہ شاردا دیوی جی۔ پنڈت دیسراج جی اور پنڈت بانکرشن جی تشریف لائے۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو ساٹھ روپے وید پرچار فنڈ میں دئے گئے۔ جلسہ کے بعد ہماری سماج نے روزانہ ست سنگ شروع کر دیا ہے۔ جس میں کافی حاضری ہو جاتی ہے۔ استری سماج بھی جو کچھ عرصہ سے معطل ہو چکی تھی اب پھر سے قائم ہو گئی ہے۔ (منتری)

آریہ سماج لودھراں کے سماچار

(۱) آریہ سماج مندر میں رشی بودھ اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ پربھات پھیری کی گئی۔ سبھا سدوں کے علاوہ شہر کے اہلکاروں و معززین نے بھاری تعداد میں حصہ لیا۔ مہاشہ وشنو دت اور رام نارائن نے رشی کے آدیش کو جنتا کے سامنے رکھا۔

(۲) آریہ سماج لودھراں کا پہلا سالانہ جلسہ ۷-۸-۹-مارچ کو اپنے نئے آریہ سماج مندر میں بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں شری سوامی ویدانند جی مہاراج۔ پنڈت رام سروپ جی شانت۔ پنڈت ہردیال جی۔ شریمتی پنڈتہ دروپدی دیوی جی۔ جھنڈا منڈلی۔ اور مہاشہ ہریش چندر جی بھجنوپدیشک آدی پدھارے۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

(رام نارائن منتری)

آریہ سماج بھلوال کے سماچار

(۱) مہاشہ البیلو رداس جی کے سپتر کا وواہ مہاشہ ہربھگوان کی سپتری سے پورن ویدک ریتی سے ہوا۔ انہوں نے اس شبھ اوسر پر انہوں نے ۲۵۰ روپے دان کرائے۔ جن میں سے آریہ سماج بھلوال کو ۵۱ روپے ملے ہم البیلو سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ یہ جوڑا چرنجیو رہے۔

(۲) آریہ سماج بھلوال کا سالانہ جلسہ ۷-۸-۹-اپریل کو ہونا نشچت ہوا ہے۔

(۳) آریہ سماج کی اور سے پرچار کا پربندھ بڑے اُتساہ سے ہو رہا ہے۔ کئی دنوں سے پنڈت ارجن دیو جی پدھارے ہوئے ہیں۔ وہ اچھے بھجنوں اور اپدیشوں سے جنتا کو آنند کر رہے ہیں۔

(۴) آریہ سماج مندر میں دینک ست سنگ میں پنڈت جی کا اُپدیش ہوتا ہے۔ اور پرایت سنکھیا میں ویدک دھرم کے پریمی بھائی آکر لابھ اُٹھاتے ہیں۔ اس کے اتیرکت پارواک ساپتاہک ست سنگ بھی اچھے پرکار چل رہا ہے۔

(رام سوروپ منتری آریہ سماج بھلوال)

خط و کتابت کرتے سمے چٹ نمبر کا والہ دیں

آریہ سماجوں و آریہ بھائیوں کو ضروری اطلاع

آریہ سماجوں۔ گوروکلوں۔ پاٹھ شالاؤں۔ لائبریریوں اور آریہ پریشوں کے بچوں اور ان کے اپنے سوادھیائے کے لئے ہم نے ہندوستان بھر کے آریہ پستک پرکاشن سنستھاؤں اور پستکالیوں سے اچھی اچھی پستکیں برائے فروخت منگوا کر اپنے پستکالیہ "پرکاش بک ڈپو" میں رکھی ہیں۔ جب بھی آپ کو کسی پستک (وہ خواہ کسی کی چھپی ہوئی ہو) کی ضرورت ہو ہمیں لکھیں۔ ہر قسم کے ٹریکٹ۔ وید منتر۔ آریہ سماج اور کنیا پاٹھ شالائوں کے رجسٹر اور پرویش فارم و نیم وغیرہ چیزوں میں سے کسی کی بھی ضرورت ہو ہمیں لکھیں

سوادھیائے یوگیہ کچھ اُتم اُتم پستکیں

سنمارک درشن۔ ہندی میں سوامی سروانند جی مہاراج کی ادھیاتم واد پر اتی اُتم پہلی اور آخری تصنیف ہے۔ ۷۰۵ صفحات عمدہ کاغذ بہترین چھپائی سنہری جلد قیمت صرف دو روپے (۲؍)

رشی جیون چرتر۔ سوامی دیانند کی جیونی پر ریسرچ پورن پستک جسے ایک بنگالی سجن دیویندر بابو نے ساری عمر میں جگہ بجگہ گھوم کر اور لاکھوں روپے خرچ کر کے مرتب کیا تھا قیمت ۲ جلد ۸ روپے

وید گیتا نجلی۔ وید منتروں کی ویا کھیا۔ شیام سندر اور کوبتا میں بھاؤ۔ گوروکل کانگڑی کا بہترین پرکاشن۔ اتی سندر پستک قیمت دو روپے (۲؍)۔

ویدک سمپتی۔ وید کے متعلق معلومات کا خزانہ۔ پنڈت رگھونندن پرشاد کی ساری عمر کی ریسرچ کا نچوڑ۔ قیمت سات روپے۔

چاروں وید ہندی میں۔ بھاشا بھاشیہ سنہری چودہ جلدوں میں۔ اصلی قیمت ۵۶ روپے۔ یک مشت ۴۲ روپے پیشگی ہ۔ محصول ڈاک تمام کتابوں کیلئے الگ ہوگا۔

ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ:۔ **منیجر پرکاش بک ڈپو۔ کچا لنہبت روڈ۔ لاہور**

آریہ سماج پر اعتراضات

جو سناتنی پنڈت راج نارائن ارمان نے "چیتاونی" میں کئے ہیں۔ ان کا منہ توڑ جواب پنڈت منسا رام جی ویدک توپ کی قلم سے "چیتاونی پرکاش" میں پڑھئے۔ ویدک سدھانتوں کی رکشا پر اردو میں یہ بہترین تصنیف ہے۔ اس کی ایک ایک کاپی ہر ایک سماج۔ لائبریری اور آریہ کے پاس ہونی چاہئے۔ اس لئے آج ہی ایک جلد منگوا لیں۔

قیمت:۔ ۸؍ محصول ڈاک ۲؍

منیجر "پرکاش" - لاہور

دلیان پرنٹنگ پریس سرکلر [illegible] لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ پینتیس سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ---- للعہ
ششماہی ---- عا
برما ---- ضہ
غیر ممالک ---- دس شلنگ

ایڈیٹر
مہتیشی
علاپوری

U.A. STUDIO

نمبر 14-15 | Lahore dated 13-20th April لاہور اتوار | جلد 37

GURU-KUL NUMBER

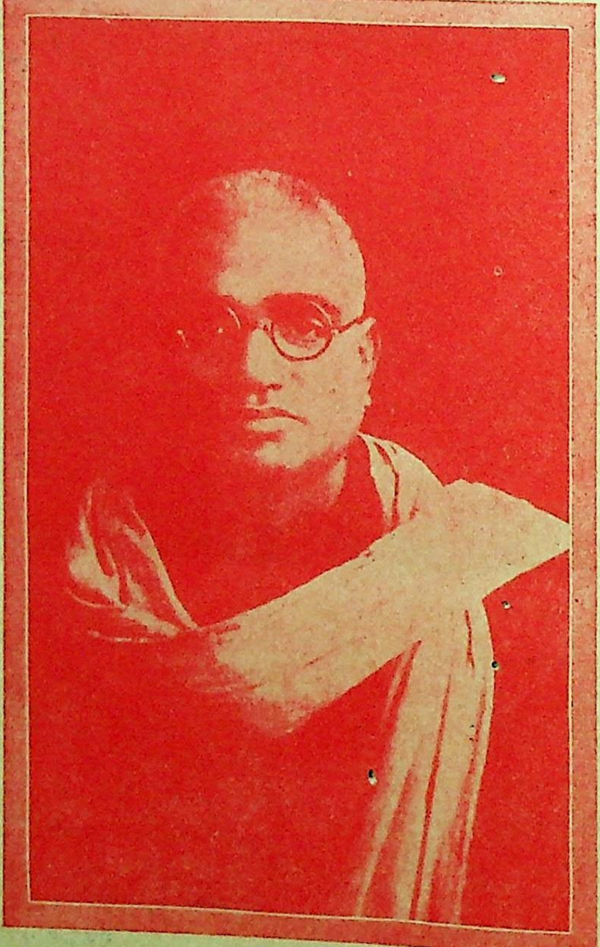

Single Copy Anna 1

Annual Sub. Rs. 4

(गुरुकुल कांगड़ी व कन्या गुरुकुल देहरादून को वर्तमान उन्नत अवस्था तक पहुंचाने वाले स्व० आचार्य रामदेव जी)

...ed By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

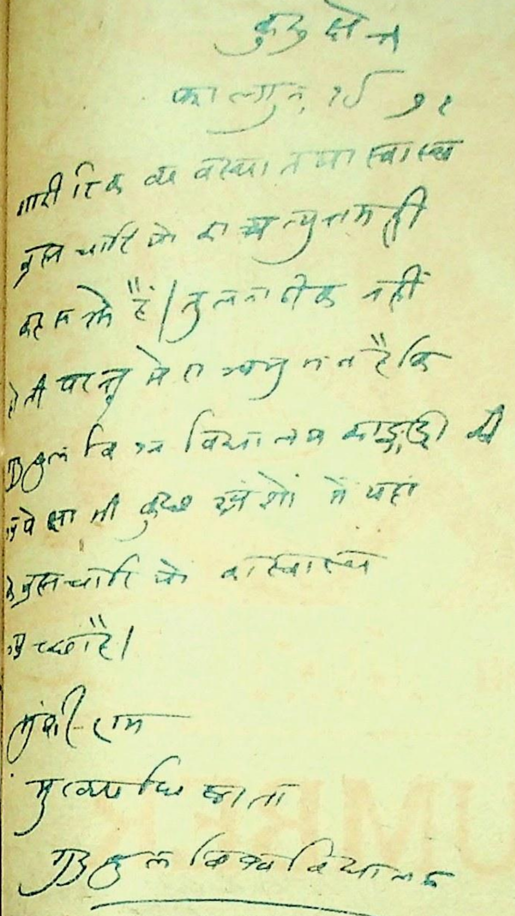
कुरुक्षेत्र
फाल्गुन १५ ७१
शारीरिक व्यवस्था तथा स्वास्थ्य
ब्रह्मचारियों के हम अनुमान ही
कर सके हैं। तुलना ठीक नहीं
हो सकती परन्तु मेरा अनुमान है कि
गुरुकुल विश्वविद्यालय कांगड़ी से
भी कुछ अंशों में यहां
के ब्रह्मचारियों का स्वास्थ्य
अच्छा है।
मुंशीराम
मुख्याधिष्ठाता
गुरुकुल विश्वविद्यालय

स्वामी जी के एक
हस्त लिखित पत्र का नमूना

स्वामी श्रद्धानन्द जी महाराज

गुरुकुल कांगड़ी के संस्थापक

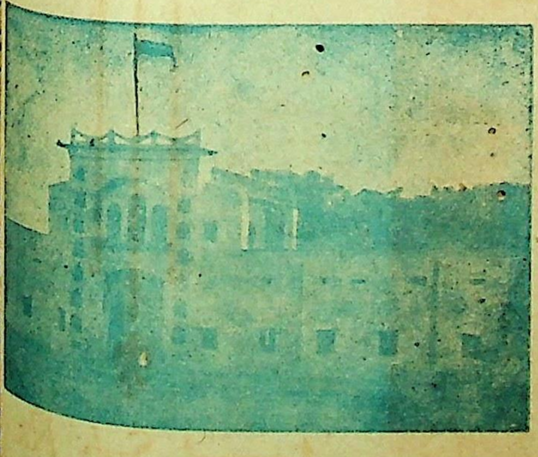

गुरुकुल कुरुक्षेत्र का मुख्य द्वार

गुरुकुल कुरुक्षेत्र में श्रद्धानन्द सरोवर

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سوامی شردہانند جی کے اپدیش

سنگرہ کرتا لالہ لبھو رام جی نیبر - لدھیانہ)

اُچیہ پہاڑی کی اور دیکھ کر کون منش ہوگا - جو اس کی اونچی اونچی چوٹیوں اور ان کا ہرا بھرا لباس، اس پر صاف شفاف تاج دیکھ کر پرسن نہ ہو جاتا ہو - اور اس کے شکھر پر چڑھنے کے لئے دیاکل نہ ہو اُٹھتا ہو - مگر ساتھ ہی یہ خوف کہ ذرا پاؤں پھسلا اور ایک دم لڑھکا کر نیچے آگرا - ہر سمیہ یہ بھے - کہ پاؤں کہیں پھسل نہ جائے - اس کے انیرکت جنگلی درندوں کا خوف الگ کمپائے مان کر رہا ہے - لیکن جو پُرش درندوں یا جنگلی جانوروں کی پرواہ نہ کرتا ہوا ان خطروں کو اپنے لکش کی پراپتی کیلئے دھیان میں نہ لاتا ہوا اوپر چڑھ کر جہاں آنند کو پاتا ہے - اور جہاں وہ پراکرتک شیتل اور ٹھنڈی کھنڈی وائیو کے آنند کو بھوگتا ہے - وہاں وہ نیچے کے بڑے بڑے عالیشان محل جو نیچے زمین پر اپنی چمک دمک دکھانے کے لئے سینکڑوں پُرشوں کو اپنی اور آکرشت کرتے تھے - یہاں پربت کی چوٹی پر تُچھ سے پرتیت ہوتے ہیں - یہی ادھیاتمک دُنیا میں ہے - دھرم ایک پربت ہے - جس کی چوٹی پر چڑھنے کے لئے ہر ایک منش کا جی للچاتا ہے - بلا شک اس پر چڑھنے کے لئے بڑھ چڑھ کر خطرے نظر آتے ہیں - نفسانی خواہشات - حیوانی جذبات مثل درندوں کے منش کو لقمہ بنانے کے لئے تیار بہ تیار ہیں - یہی اوستھا دھرم مارگ پر چلتے سمیہ منش کی ہوتی ہے - ذرا پاؤں ڈگمگایا - اُلٹے پاؤں اوندھا گرا - پھر اپنی سُدھ بُدھ نہیں رہتی - مگر جو منش اندریوں کو پراجے کر کے نڈر ہو کر پرماتما پر اٹل وشواس کر کے دھرم روپی پہاڑی کی چوٹی پر چڑھنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے - (بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

رگ وید ——— ادم ——— یجر وید

وید امرت

سام وید ——— (از ہنتشی علاؤ لپوری) ——— اتھرو وید

ओं न वै वातश्चन काममाप्नोति नाग्नि: सूर्यो नोत चन्द्रमा: ततस्त्वमसि विश्वह महांस्तस्मै ते कामनम् इत कृणोमि

اوم نہ وَئی واتشچن کام ماپنوتی - ناگنی سُوریو نوت چندرماہ تتس تومسی جیایان دشوہا مہانس لسمئی تے کا منم اِت کرنومی -

شبد ارتھ :- (نہ وی چن) نہ تو کوئی (واتہ) وائیو (کا منم) کامنا یوگیہ پدارتھ کو (آپنوتی) پراپت ہوتا ہے - (نہ اگنی) نہ ہی اگنی اور (سُوریہ) سوریہ (اُت) اور (نہ چندرماہ) نہ ہی چندرماں پراپت ہو سکتے ہیں - (تتہ) ان سب سے آپ بڑے اور پوجنیہ ہو - اس آپ کو ہی میں بارمبار پرنام کرتا ہوں -

بھاوارتھ

وائیو اگنی چندرماں - سُوریہ ہے بھگوان
پہنچ سکیں نہ آپ تک - سب سے آپ مہان

~~~ (۲) ~~~

آپ سنبھالن کر رہے - ادبھت سارے کام
یوگیہ پوجا کامنا - بار بار پرنام

آہوگی پُستکوں کا نیلام

ہمارے پاس جہاتما نارائن سوامی کرت آریہ سماج کیا ہے ؟ ۲ر کے علاوہ کھنڈن سیر بیز کے تحفے ویدک دھرم کی فضیلت ۲ر - مورتی پوجا کی دھجیاں ۲ر - آنند پنچ ۲ر - پوران پول پرکاش ۸ر - جین مت درپن ۸ر کی دو دو تین تین سو کاپیاں موجود ہیں - جنہیں ہم یک مشت یا سو سو پچاس پچاس کرکے کسی سماج - کتب فروش یا آریہ سجن کے ہاتھوں سستے داموں فروخت کرنا چاہتے ہیں - جو سماج یا بھائی خریدنا چاہے - وہ ہمیں لکھے - کہ زیادہ سے زیادہ ۲ر والی کو کاپیوں کی کیا - اور ۸ر والی کتاب کی کو کاپیوں کی قیمت کیا دینا چاہتے ہیں ؟ نمونے کا سیٹ نصف قیمت عہ - اور محصولڈاک ۴ر منی آرڈر سے بھیجکر منگوائیں سبھی پُستکیں اتی سندر لکھائی چھپائی و کاغذ و مضبوط ٹائٹل والی ہیں - جلد منگوائیں - دوبارہ نہ چھپیں گی - کاغذ مہنگا ہے -
منیجر "پرکاش" - لاہور

۱- ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے
۲- آریہ دھرم - آریہ سبھیتا - آریہ سنسکرتی و آریہ بھاشا کا پرچار کرنے -
۳- اور آریہ مہلاؤں میں جاگرتی پیدا کرنے کے اُدیشیہ سے

مسلم سبھیتا و اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی لاہور سے
گذشتہ چھ ۶ ماہ سے

سپتاہک "آریہ ورت" لاہور ہندی

شری ہتیشی ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی زیر نگرانی اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے پرکاشت ہو رہا ہے - جس میں اُچیہ کوٹی کے ایک درجن سے زیادہ لیکھ - کئی سُلت کوبتائیں - ایک دو دروچک اور شکشاپرد کہانیاں تو ہوتی ہی ہیں - علاوہ ازیں ویدسندیش - اپنی بات - سمپادک کی لیکھنی سے - پھلجھڑیاں ساہتیہ سنسار - وہ کیا کہتے ہیں ؟ گرہ وگیان - سوآستھ سُدھا آدی کئی ستنبھ پورن سنتھائی ستنبھ بھی رہتے ہیں - اس کا ہر ایک انک بڑا شاندار ہوتا ہے - "آریہ ورت" کو متفقہ طور پر پنجاب کی سب سے اُتم پترکا مان لیا گیا ہے - گھر گھر اس کا چرچا ہے - سینکڑوں پرشنسا پتر پراپت ہو چکے ہیں - جو بھی پڑھتا ہے اس کا شیدائی ہو جاتا ہے - چندہ سالانہ دو روپے (عہ) نمونہ ۲ر کے ٹکٹ آنے پر -

سوچئے نہیں - آج ہی ۲ دو روپے بھیجکر مستقل خریدار بن جائیے

اپریل کا انک چھپ رہا ہے - منیجر "آریہ ورت" - لاہور

پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ - ایک کروڑ روپیہ
فروخت و جاری شدہ سرمایہ پچاس لاکھ روپیہ
ادا شدہ سرمایہ - ۳۱٬۴۷٬۱۷ روپیہ -
محفوظ شدہ سرمایہ - ۱۵۱۵۳۶۸ روپیہ
ورکنگ کیپیٹل (جیسا کہ ۳۱ مارچ ۴۷ کو تھا) ۹۱۵٬۱۴٬۰۰ روپیہ

صدر دفتر
دی مال - لاہور

چیرمین
رائے بہادر دیوان بدری داس

برانچیں
تمام پنجاب اور ہندوستان کے تجارتی شہروں میں

ایجنسیاں
احمد آباد - رنگون - لنڈن - نیویارک - کوبے
ہر قسم کا بینکنگ بزنس معہ فارن ایکسچینج کے واجبی شرح پر کیا جاتا ہے -

بی - این پوری - بی - اے - ایل - ایل - بی
مینیجر ہیڈ آفس

پودھراج سیکرٹری

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha
~~~

(گزشتہ سے آگے) نشاریک اُنتی (سواستھ رکھشا)

ہون یگیہ سے تپ دِق کا علاج

(از ڈاکٹر پھمندن لال جی ایم - ڈی - ماہر علاج مرض تپدق - محلہ بہوڑ - بریلی)

جس مرض کے لئے موجودہ سائینس اتنی لاچاری ظاہر کرتی ہے - وید بھگوان اس کے لئے بڑے زور سے دعوے پیش کرتا ہے - کہ "

मुञ्चामि त्वा हविषा जीवनाय कमज्ञात यक्ष्मादुत राजयक्ष्मात् । ग्राहिर्जग्राह यद्येतदेनं तस्या इन्द्राग्नी प्र मुमुक्तमेनम् ॥ अथर्व ॥

اسکا :- "اے روگی! تجھ کو سکھ کے ساتھ بہت کال تک جینے کے لئے گپت یکشما روگ سے اور ہر طرح کے ظاہر راج یکشما روگ سے آہوتی دوارا (یعنی ہون چکتسا سے) جیون داتا ہوں - جو اس سمے اس پرانی کو پرانے روگ نے گرہن کیا ہے - اس سے وایو اور اگنی دیوتا اس کو اوشیہ چھڑاویں "

اس سے اگلا منتر اس پرکار ہے :-

यदि क्षितायुर्यदि वा परेतो यदि मृत्योरन्तिकं नीत एव । तमा हरामि निर्ऋतेरुपस्थादस्पार्शमेनं शतशारदाय ॥

اسکا :- "اگر روگ کے کارن کم عمر والا ہو یا اس سنسار کے سکھوں سے دور ہو گیا ہو - چاہے مرتیو کے قریب ہی آ چکا ہو - ایسے روگی کو بھی چار روگ کے پاس سے چھڑاتا ہوں - اس روگی کو سو شرد رتو دن تک جینے کے لئے پرپل کیا ہے "

افسوس ہے - کہ اتنا ہونے پر بھی لوگ وید کی اس انمول ودیا کی طرف توجہ نہیں کرتے - ودیشی تو ودیشی ہمارے دیش کے آیوروید آچاریہ تک وید کی ودیا سے ونچت ہو کر ادھر ادھر کی چکتسا میں بھٹکتے رہتے ہیں - اسی کارن عام طور پر یہ مشہور ہو گیا ہے - کہ تپ دق کا مریض اچھا ہی نہیں ہو سکتا - حالانکہ آیوروید کے مشہور گرنتھ چرک میں صاف طور پر بتلایا ہے - یتھا -

प्रयुक्तया यया चेष्ट्या राजयक्ष्मा पुराजितः । तां वेदविहितामिष्टिमारोग्यार्थी प्रयोजयेत् ॥ (चरक चि०)

اسکا :- "جس یگیہ کے پریوگ سے پراچین کال میں روگ نشٹ کیا جاتا تھا - اس وید درہت گیان کو روگ دور کرنے کے لئے کرنا چاہیئے -

(چرک سنگھیتا صفحہ ۸ سنسکرت ۱۸۳)

۱ - اگر لوگ نرپکش بھاو سے وچار کریں - تو وید کی یہ سچائی بہت آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے - اس کے حق میں موجودہ سائینس کی بہت سی دلائل پیش کی جا سکتی ہیں - سب بدھیمان جانتے ہیں - کہ سوکھشم وستو استھول میں پرویش کر سکتی ہے - پرنتو استھول سوکھشم میں نہیں - آٹے میں ملے ہوئے شکر کے سوکھشم پرمانووں کو علیحدہ کرنے میں منش کی موٹی انگلیاں ناقابل ہیں - لیکن چیونٹی کا چھوٹا سا منہ اسے آسانی سے علیحدہ کر سکتا ہے - اب وچار کیجیئے - کہ Bacthe Bactena (یعنی بیماری کا کیڑا) اتنا چھوٹا ہوتا ہے - کہ اگر معمولی قد والے Bactena ایک قطار میں رکھے جاویں - تو ۲۵ ہزار کیڑے صرف ایک مربع ۱ انچ جگہ میں آ جاویں گے - اور اگر ان کا وزن کیا جاوے - تو ایک خشخاش کے دانے پر بیس ارب کیڑے چڑھ جاویں گے -

اتنی لطیف چیز پر کثیف ذرات والی ادویات کا بڑی بڑی خوراکوں کی پہنچ ہی مشکل ہے - کیڑوں کو مار کر اُن پر فتح حاصل کرنا تو دور کی بات ہے - اسی موٹے اصول کو نہ سمجھنے کے کارن لوگ تپ دق کو لا علاج کہتے ہیں - لیکن ہون میں جلائی ہوئی تپ دق کے کرمی ناشک اوشدھیوں کے وہ باریک ذرے جو اگنی دوارا چھن بھن ہوئے ہیں ان کیڑوں پر آسانی سے اثر انداز ہو سکتے ہیں - کیونکہ یہ ان سے بھی لطیف ہوتے ہیں - یہ اتنے لطیف ہوتے ہیں جتنا کہ کسی اور طریقہ سے لطیف ہونا ممکن ہی نہیں ہے -

۲ - اس بیماری میں زیادہ تر پھیپھڑے زخمی ہوتے ہیں - جن کے لئے کھانے کی دوا تو صرف یہی کر سکتی ہے - کہ مریض میں طاقت قائم رکھے - لیکن پھیپھڑوں کے زخم خشک کرنے کے لئے سب سے زیادہ ضرورت ہوا کے سب سے زیادہ شدھ بھاگ ozone کی ہے - جو کہ آکسیجن کا بھی مقطر ہوتا ہے - یہ اتنا طاقتور ہوتا ہے - کہ اگر معمولی ہوا کے پچیس ہزار حصوں میں ایک حصہ بھی ہو - تو اس کی موجودگی کا اظہار بہت ہی دھیمی دل خوش کن خوشبو کے ذریعہ ہو جاویگا - ایسی ہوا پہاڑ اور سمندر کے کنارہ پر بڑی کثرت سے ہوتی ہے - اسی لئے ڈاکٹر لوگ مریضوں کو ایسی ہوا میں سانس لینے کے لئے پہاڑ پر بھیجتے ہیں - ozone ہون یگیہ سے بھی کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہے - جس کا احساس فوراً ہی ہو جاتا ہے - ہر شخص ہون کر کے یا جہاں ہون ہوتا ہو وہاں سے گذر کر یا کچھ فاصلے پر بیٹھ کر اس کا تجربہ کر سکتا ہے - دگیانک ڈھنگ پر جب اس کے تجربات کئے گئے - تو یہ ثابت ہوا ہے - کہ ہون گیس میں باغات کی شدھ وایو سے بھی زیادہ بدبودار ہوا (پسٹراند) کو صاف کرنے اور روکنے کی شکتی ہے - تو وہ شخص جو روزانہ ودھی پوروک ہون کرتا ہے - اس کے پھیپھڑوں میں بیری سڑن پیدا ہو چکی ہے - تو متواتر ہون کے اثر سے وہ یقیناً دور ہو جاویگی - اور اگر تپ دق کا مریض ہے - تو کہیں بھی رہتے ہوئے اس علاج کی مدد سے ارطبقہ پرابت کر سکتا ہے - ہم تو بیس بچیس برسوں سے تجربہ کر کے دیکھ رہے ہیں - کہ ہون چکتسا سے خراب حالت کے روگی بھی اچھے ہو جاتے ہیں - اس سے ہمارا یقین ہے - کہ اگر گورنمنٹ کی جانب سے ہون چکتسا سمبندھی تجربات کئے جاویں - تو وہ جلد ہی اس نتیجہ پر پہنچے گی - کہ بھارت ورش میں بڑھنے والی تپ دق کو روکنے کا سب سے بڑھیا اور مجرب علاج ہون یگیہ ہی ہے -

ایک خاص خوبی اس طریقہ علاج کی اور بھی ہے - وہ یہ کہ جہاں روگی کو آرام ہوتا ہے - وہاں وایو منڈل میں سے تپ دق کے جرمز کو مار کر مرض کو بڑھنے سے روکتا ہے - اور مریض کے تیمارداروں کو محفوظ رکھتا ہے - ضرورت اس امر کی ہے کہ اس طریقۂ علاج کو سرکاری ریسرچ ڈیپارٹمنٹ تک پہنچایا جائے - جس کے لئے ہمیں پورن وشواس ہے - کہ نتیجہ وہی برآمد ہوگا - جو وید بھگوان میں درج ہے - جو لوگ گورنمنٹ میں اس قسم کا رسوخ رکھتے ہیں - ان کو اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے -

کنیا کی اوشیکتا

ایک کنوارے آریہ کل اُتپن ورشیکی آیو دواہ یوگیہ - تعلیم میٹرک تک - تندرست خوبصورت کیلئے ایک شکھشت - گرہ کاریوں میں نپن خوبصورت آریہ خیالات کی کنیا کی ضرورت ہے - وواہ ذات پات توڑ کر پورن ویدک ریتی سے کیا جاویگا - مفصل حالات بذریعہ خط وکتابت دریافت کریں -

موہن لال آریہ بازار ...

کیا آپ آریہ ہیں؟

اگر ہاں - تو آپ کے گھر میں چاروں وید ہیں؟ ہمارا دعویٰ ہے کہ نہیں - جب آپ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے کے نیم کا پالن نہیں کرتے - تو آپ آریہ کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟ آج ہی آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ منگوائیں - جو چودہ ۱۴ سنہری جلدوں میں ہیں - جن کی اصلی قیمت ۵۶ روپے ہے - رعایتی صرف ۴۲ روپے بھیجکر منگوائیں - رگ وید سات جلدوں میں ۲۸ روپے - سام وید ایک جلد میں ۴ روپے - یجروید دو جلدوں میں ۸ روپے - اتھروید ۴ جلدوں میں ۱۶ روپے - بہت ضخیم رشی دیانند کا مستند جیون چرتر - جو بنگالی بابو دیویندر ناتھ کے انگریزی گرنتھ کا ہندی انوواد ہے - قیمت آٹھ روپے دو جلدوں میں - سنگھر ہی سیٹ منگوائیں -

... آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

ادھیاپکہ کی ضرورت

آریہ کنیا پاٹھ شالہ نرادانہ منڈی پٹیالہ کیلئے ایک یوگیہ تجربہ کار ادھیاپکہ کی ضرورت ہے - جو ۵ ویں شرینی تک پڑھا سکے - تنخواہ یوگیتا انوسار دی جاوے - آریہ خیالات والی کو ترجیح دی جاوے - پہلا تجربہ تھا سرٹیفکیٹس کیساتھ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آویں -

منشا رام جگر دھاری

منتری آریہ سماج نروانہ ریاست

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل شکشا پرنالی کی موہک وشیشتائیں

لیکھک :- پروفیسر سنیہ ورت سدھانت النکار ، ادھشٹاتا-گوروکل کانگڑی

یدی کسی سے پرشن کیا جائے۔ کہ ”ادھونک شکشا پرنالی کی کیا وشیشتا ہے“۔ تو اس کا اُتر سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ یہ شکشا پرنالی ”ادھونک“ ہے۔ جس شکشا پرنالی کی ایک ماتر وشیشتا یہ ہے۔ کہ وہ ”ادھونک“ ہے، آج کل چل رہی ہے۔ وہ اوستھائیں بدلنے پر کبھی بھی پُرانی، کل کی، ردی شکشا پرنالی ہو سکتی ہے۔ اس پرنالی کی اپنی کوئی وشیشتا یا خوبی نہیں ہے ادھونک شکشا پرنالی ابھی تک برابر جاری ہے۔ اس کا کارن یہ نہیں ہے۔ کہ انیہ پرنالیوں کے ساتھ دیرگھ کال تک سنگھرش ہونے کے بعد اس نے اپنی اُپادیتا کو سدھ کر دیا ہے۔ بلکہ اس کے وپریت اس کا کارن یہ ہے۔ کہ اسے کسی سنگھرش میں سے گذرنا ہی نہیں پڑا۔ سنگھرش میں سے گذرنے کا سبب یہ نہیں ہے۔ کہ اس پرنالی کا کرمشہ سوبھاوک وکاس ہوا ہے۔ یہ پرنالی تو ودیشیوں دوارا پرادھین لوگوں پر زبردستی لادی گئی ہے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جب جنتا کے پرتی ندھیوں کے ہاتھ میں راشٹر کے بھوشیہ نرمان کی باگ ڈور آئی۔ تب شکشا وبھاگ میں وشیش روپ سے ایک جہان اندولن اُٹھ کھڑا ہوا۔ اچانک ہی سب کو اس بات کا تیبرتا سے بھان ہوا۔ کہ شکشا کے کھشیتر میں ہم کسی سپشٹ آدرش کا انوسرن نہیں کر رہے۔ یوں ہی اندھیرے میں راستہ ٹٹول رہے ہیں۔ جنتا کے چنے ہوئے پرتی ندھیوں کے ہاتھ میں ایک ورش سے کم سمیہ تک دیش کی باگ ڈور رہی۔ لیکن اس تھوڑے سے سمیہ میں ہی پرچلت شکشا پدھتی میں اُمول چول پری ورتن کرنے کے لئے انیک یوجنائیں دیش کے وچارشیل ودوانوں دوارا پیش کی گئیں۔ اگر راشٹریہ سرکار کے استعیفے کی بدولت بالکل اچانک ہی کانگریس منتری منڈل نہ ٹوٹ جاتے۔ تو اوشیہ ہی شکشا کے کھشیتر میں سُدھار کی پرکریا جاری رہتی۔ اور ہم انیک وچارکوں اور شکشا شاستریوں کے پرتیبھاشالی وچار درشن کی جھلک پاتے... اور کھلاڑیوں کے لیپچاٹ ورتمان شکشا پرنالی پر بھارتیہ سنسکرتی کی چھاپ ڈال کر ایک نوتن پدھتی کا آوشکار کر لیتے۔ بھارت کے رشی منیوں دوارا آوشکرت گوروکل شکشا پرنالی کے آدرشوں اور سدھانتوں سے ورتمان سمیہ میں شکشا پدھتی کے نرمان میں کہاں تک اور کیا سہایتا مل سکتی ہے۔ اس درشٹی کون کو سنمکھ رکھتے ہوئے اس لیکھ میں کچھ

ورودھ ہین کیا جائے گا۔

گوروکل شکشا پرنالی کی پرتھم وشیشتا کُل کی بھاونا ہے۔ ”گوروکل“ شبد کا ارتھ ہے گورو کا گھر۔ گوروکل شکشا پرنالی کے آدرش کے انوسار ودّیا کے کھشیتر میں پداربن کرتے ہی بالک من، شریر اور آتما سے اپنے آپ کو گورو کے پرتی سمرپت کر دیتا ہے۔ ودّیا سے بالک کا دوسرا جنم ہوتا ہے۔ بالک کا پہلا جنم تب ہوتا ہے۔ جب ماں باپ کے دوارا اس کا استھول

شریر کے سے گورو کو اپنے پتا کے روپ میں ورن کرتا ہے۔ اس ورن کے دوارا گورو کے پریوار کا بالک انقلاب سنبندھی بھی ایک سدسیہ بن جاتا ہے۔ بھارتیہ رشیوں کا کتھن ہے۔ کہ واستوک گیان کی پراپتی گورو اور شِشیہ کے اس نکٹ سمبندھ کے آدھار پر ہی ہو سکتی ہے۔ گوروکل شکشا پرنالی کے انوسار بالک ماں باپ کا گھر چھوڑ کر گورو کے گھر میں آ جاتا ہے۔ یہاں زیادہ دھیان دینے یوگیہ چیز گھر ہے۔ بالک

> ## پُنیہ بھومی ”گوروکل“
>
> (از اشوک رتناسی شمبڑوی III ایر ہومیو میڈیکل سٹوڈنٹ۔ لاہور)
>
> —— (۱) ——
>
> زینتیں دامن کی جسکے، حق کے سرچشمے اشوک۔ نامور جگ میں ہیں جسکے، درح فشاں نغمے اشوک
> راہِ حق میں جس نے جھیلے، جاں گُسل صدمے اشوک۔ جس کے ذرّوں میں نہاں، ایثار کے جذبے اشوک
>
> آستاں پر جس کے جھکتا آسماں ہے بار بار
> اُس زمیں کی سجدہ رانی مُوجبِ صد افتخار
>
> —— (۲) ——
>
> جس نے آزادی کی راہیں کھول دیں ہر گام پر۔ جس کی رُوحانی بہاریں خندہ زن اوہام پر
> جسکو دُنیا میں ملی عظمت عمل کے نام پر۔ جس نے کیں بھرپور چوٹیں اس خیالِ خام پر
>
> ہند کی تہذیب۔ وید پاک۔ ہندی فلسفہ
> بھونڈے گیتوں کا گڈریے کے ہے بھونڈا نقش سا

دیہہ اس سنسار میں آتا ہے۔ اور اب وہ گوروکل میں گورو کے سانِدھیہ اور سنت نریکھشن میں رہ کر گیان جیوتی کے دوارا پنہ آورِبھوت ہوتا ہے۔ پراچین رشیوں نے اس وچار کو النکارک بھاشا میں بڑی سُندرتا کے ساتھ پرگٹ کیا ہے :-

”آچاریہ برہمچاری کو اپنے گربھ میں دھارن کرتا ہے۔ اور کٹھن تپسیا کے پشچات اُسے جگت کے سنمکھ اُپستھت کرتا ہے۔ اس پرکار بالک دوی جنما

اپنے ماں باپ سے جدا ہوتا ہے۔ لیکن گوروکل پدھتی بالک کو گھریلو واتاورن سے الگ ہٹا نہیں دیکھنا چاہتی۔ گھریلو واتاورن کو جاری رکھنے کیلئے یہ ماتا پتا کے گھر کے ستھان پر بالک کے لئے گورو کے گھر کا پربندھ کرتی ہے۔ سماج کے ہت کی درشٹی سے بالک کو اُتم سے اُتم شکشا گرہ ملنا چاہیئے۔ سب گھروں کو آدرش بنا سکنا ایک دُشکر کاریہ ہے۔ کنتو شکشا گرہ چونکہ ودیوستھا اور نیبنترن دوارا شاست ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی حد تک انہیں

آدرش کے سمیپ تک لے جایا جا سکتا ہے۔ گوروکل شکشا پرنالی کا اُدیشیہ یہ ہے۔ کہ ودیالیہ میں رہتے ہوئے ودیارتھی جہاں گیان لابھ کریں۔ وہاں وہ گھریلو واتاورن سے ونچت نہ رہتے ہوئے اس کے فائدوں کو بھی پوری طرح سے اُٹھا سکیں۔ پرایہ یہ آکشیپ کیا جاتا ہے۔ کہ گوروکل کے کٹھور واتاورن میں رہتے ہوئے بالک گھر کے جیون میں اُپ لبدھ ہونے والے سنیہہ رس کو پراپت نہیں کر سکتا۔ پرنتو اصل میں استھتی اس کے وپریت ہے۔ گوروکل میں رہ کر بالک اپنے سب ساتھیوں کے ساتھ بھائی کا ویوہار کرنا سیکھتا ہے۔ گوروکل میں آکر اُسے اپنے سیمت گھر کی اپیکشا ایک وشال گھر پراپت ہو جاتا ہے۔ جہاں اس کے بڑے اور چھوٹے بھائی ہیں۔ اور گوروجن بھی۔

پرنتو پرشن اُتپن ہوتا ہے۔ کہ ایک استھ سے ہین دریدری گورو اپنے اتنے بچوں کا جرن پوشن کیسے کر سکتا ہے؟ اسے سمجھنے کے لئے ہمیں دو باتیں دھیان میں رکھنی چاہئیں۔

پہلی ہے گورو کا اپنا آدرش۔ اور دوسری تات کالک سماج رچنا کا ڈھانچہ۔ بھارتیہ وچار پرمپرا کے انوسار گورو کی درشٹی میں آرتھک سمردھی کا وشیش مہتو نہیں ہے۔ اس کے لئے ادھیاتم سمپد سروو پری وستو ہے۔ دن رات ایک کر کے دیش کے ہونہار بالکوں کے لئے گورو اُگر تپسیا کرتا ہے۔ اس اوستھا میں سوبھاوتہ دلیش اس کی بھوتک اوشیکتاؤں سے رکھ نہیں رہ سکتا۔ افلاطون اپنے گرنتھ میں تتو گیانیوں کا ورنن کرتا ہے۔ یہ تتو گیانی سواِچھا پوروک غریبی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ غریبی میں تکلیف ہے۔ لیکن اپنی مرضی سے اختیار کی ہوئی غریبی میں تکلیف کے بدلے اُلٹا آنند ہے اور گورو ہے۔ بھارت ورش کے لوگ افلاطون کے آدرش کو مورت روپ میں چرتارتھ کرنے والے اصلی تتو گیانی ہوتے تھے۔ جن کے جیون کا ایک ماتر دھیہ سیکھنا اور سکھانا ہوتا تھا۔ اس کا یہ ابھپرائے کدابی نہیں۔ کہ وہ اپنے جیون میں بھوکے، پیاسے اور تنگ حال ہوتے تھے۔ ان کے رہن سہن کا پیمانہ دوسرے دھندے کرنے والے لوگوں کے سمان ہی ہوتا تھا۔ انتر کیول اتنا ہی تھا۔ کہ جہاں سامانیہ لوگوں کے سامنے دھن ہی لکھیہ

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دکشنیہ ہوتا تھا۔ وہاں تپودنوں میں نواس کرنے والے گوروں کا دھیہ تو سنتنی میں گیان کا سرجن کرنا ہوتا تھا آج کل بھارتیہ شکشک کے ادھیہ وسائے کا کھشیتر سکول کے لئے ٹیکسٹ بک تیار کرنا ہے۔ کیونکہ ٹیکسٹ بک لکھ کر وہ دھن کما سکتا ہے۔ اس پرکار کے شکشکوں سے کسی نویک اور پرنتا پورن انباس کی آشا رکھنا دیرتھ ہے۔ پراچین کال میں بھارتیہ شکشک کا آدرش تیاگ اور ہی تھا۔ ضروریات کی سامانیہ وستوؤں سے سنتشٹ رہنا ہی اسے اپنے وشنشٹ جیون کے انوکول پرتیت ہوتا تھا۔ اتنا ہی نہیں وہ اپنا کرتویہ سمجھتا تھا۔ کہ اپنے ودیارتھیوں کے لئے بنا کسی پرکار کے شلک کے بھوجن وستر تتھا نواس استھان کا پربندھ کرے۔ یہ تبھی سمبھو تھا۔ جبکہ شکشن کا سماجک سنگٹھن ہی گورو سید سنمان تھا۔ پرتیک گرہستھ کا یہ کرتویہ تھا۔ کہ وہ اپنی آمدنی کے ایک نشچت بھاگ کو ان نہ شلک شکشا کیندروں کے لئے سُرکشت رکھے۔

اس پرکار گوروکل شکشا پرنالی کی دوسری وشیشتا یہ ہے۔ کہ گورو کے گھر میں بالکوں کو بھوجن وستر نواس آدی کا خرچ دئے بغیر سب پرکار سے مفت شکشا دی جائے۔ سماج کو تتھا شاسن کرنے والی سرکار کو بنا کسی سنکوچ کے اُدارتا پورن ان نہ شلک ودیا مندروں کی سہائتا کرنی چاہیئے۔ اسی رنیتی سے ہم ماتری بھومی کے بیٹوں میں وشال ماتری بھو کے اُدار بھاووں کو بھر سکتے ہیں۔ کسی بھی شکشا پرنالی میں سب بالکوں کی اُنتی کے لئے سمان اوسر تبھی ہو سکتا ہے۔ جب کہ گیان کا وترن بنا مولیہ کے ہو۔ اور سماجک سنگٹھن ایسا ہو جس کے آدھار پر ماتا پتا کو بالکوں کی شکشا کے بھار سے مکت کیا جا سکے۔ انہی اوستھاؤں میں ہی سماج اپنے رتنوں سے پورا فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ انیتھا کسے معلوم ہے۔ کہ کتنی ہی کھلنے والی کلیاں پھول بننے سے پہلے ہی دشم پرستھتیوں میں گھر کر سمیا کال کولت ہو جاتی ہیں۔

جس پرکار "کل بھاونا" کے ساتھ شلک سہت شکشا کا سمنوے نہیں۔ اسی پرکار امیری غریبی کا بھید بھی ایک کل میں رہنے والے بچوں کے ساتھ نہیں کیا جا سکتا۔ کل۔ کل ہی ہے۔ اس کے سب سدسیوں کے ادھیکار سمان ہیں۔ پتروں کے ساتھ اسمان ویوہار کرنے والا پتا سچا پتا نہیں ہے۔ اس پرکار "کل بھاونا" کے آدھار بھوت سدھانت سے ہی سمبدھ تریتیہ وشیشتا گوروکل شکشا پرنالی کی یہ ہے۔ کہ سب بالکوں کے ساتھ کھان پان اور کپڑے آدی کے سمبندھ میں ایک سا ویوہار ہونا چاہیئے۔ سمان برتاؤ کا مطلب یہ ہے۔ کہ کیول پتا یا ماں باپ کی اونچی حیثیت کے کارن کسی بالک کو گوروکل میں وشیش ہیتو نہیں دیا جائے گا۔ اصلی گوروکل وہ ہے۔ جہاں کے واتاورن میں بالک اپنی ذات پات تتھا غریبی امیری کے بھاووں کو شیگھر ہی بھول جائے۔ گوروکل میں رہنے والے سب سدسیہ ودیا کی ادھشٹاتری دیوی سرسوتی کے اُپاسک ہیں۔ کل پتا سب کا سمان روپ سے سنرکھشک ہے۔ گوروکلیہ واتاورن کا یہ ادبھت پربھاو ہی تھا جس کے کارن شری ماں اور کرشن میں انتیہ سوہارد اُتپن ہو سکا۔ جب کہ دونو کے گھر کی مالی حالت میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ پرنتو ایک اُپادھی ناموں کے سمان پراچین کال میں ایک ہی گورو کے شسیوں کے بھی ایک جیسے اُپادھی نام ہوتے تھے۔ کیونکہ گورو کے گھر میں راجکمار اور کرشک پتر دونو کے لئے شاریرک۔ مانسک اور ادھیاتمک وکاس کے سمان اوسر ہوتے تھے۔ ٹھیک دشا میں وکاس کرنے کیلئے سب کو سدرش اوسر دینا اتینت آوشیک ہے۔ اور یہ سب کے ساتھ تلیہ ویوہار کے سدھانت کو مان کر ہی ہو سکتا ہے۔ صرف اُچت برتاؤ کے دوارا ہی کتنے جھگڑے شانت کئے جا سکتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ دوسرے لوگ کیا ویوہار کرتے ہیں اس کے پرتی وہ اُداسین نہیں ہوتا۔ دھنی لڑکا بڑی سیب خرید کر کھاتا ہے۔ اور غریب کا بچہ اچھا رکھتے ہوئے بھی بڑی غریبی کے کارن سیب نہیں کھا سکتا۔ تو اپنی اس اسامرتھیہ سستھتی کی ستت انوبھوتی کے کارن غریب لڑکے کی اُنتی کے سوبھاوک مارگ میں انیک رکاوٹیں اُپستھت ہو سکتی ہیں۔ اس لئے بالک کی بُدھی کے سرو تو مکھی وکاس کے لئے جہاں شکشا کے کھشیتر میں نہ شلک اور کھلا اوسر ہونے کی ضرورت ہے۔ وہاں کھان پان اور رہن سہن آدی میں سمان برتاؤ کا ہونا بھی ویسا ہی ضروری ہے۔

گوروکل پدھتی کی چترتھ وشیشتا سہن شیلتا اور تپسیا ہے۔ اتھرو وید کے ۲۶ دیں منتروں والے "برہمچریہ سُکتاہ" میں پندرہ بار تپسیا شبد آیا ہے۔ اس سے گیات ہوتا ہے۔ کہ گوروکل میں رہنے والے برہمچاری یا ودیارتھی کے لئے تپسیا پر کتنا بل دیا گیا ہے۔ یدی سب بالکوں کا رہن سہن سروتھا ایک ہی پیمانے پر ہوگا۔ تو سمبھاونا ان پر ہونے والا خرچ بھی بہت ہی ہوگا۔ اس کے اتیرکت اونچے پرکار کا ٹھاٹھ باٹھ سے رہن سہن بالک کے وکاس کے بھی انوکول نہیں پڑ سکتا۔ بچوں کو اس یوگیہ بنانا چاہیئے۔ کہ وہ جیون میں آنے والی کٹھنائیوں کا مقابلہ کرنے میں سامرتھ ہوں۔ اس قسم کی تعلیم سکول کے سوائے انہیں کہاں مل سکتی ہے۔ سکول کا شکشا لیہ ہی ایسا ستھان ہے۔ جہاں بالک دھیریہ اُتساہ کا یہ شکتی آدی جیون کے کٹھن اور دُکھ سید پرسنگوں میں کام آنے والے گنوں کو اپنے اندر سمنت کر سکتے ہیں۔ اگر ایسے پرسنگ آتے ہی نہیں۔ تو سب سے اچھی بات ہے۔ لیکن اگر آتے ہیں۔ تو ان کا کڑا مقابلہ کرنے کیلئے طاقت جمع کی ہوئی ہونی چاہیئے۔ یدی ہمارے یوک زندگی کے بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ قدم نہ ملا کر پیچھے ہٹتے ہیں۔ تو یہ ہماری شکشا پدھتی کا دوش ہے۔ گوروکل کے برہمچاری نے سینک بننا ہے۔ وہ کٹھور کاشٹھ ستیا پر شین کرتا ہے۔ موٹا کھاتا ہے۔ سردی گرمی برداشت کرتا ہے۔ جیون کی آرمبھک اوشیکتاؤں کو پورا کر کے سنتشٹ رہتا ہے۔ سب پرلوبھنوں کو وش میں کرتا ہے۔ یہ سب باتیں اُسے اس لائق بناتی ہیں۔ کہ وہ سماج کا ایسا یوگیہ سیوک بن سکے۔ کہ اُسے اپنی سیوا کرانے کے لئے کسی انیہ ویکتی کی ضرورت نہ ہو۔ آج کل کے ودیارتھی اتنا نازک جیون ویتیت کرتے ہیں۔ کہ آپتی کے لئے وہ کشٹ کا ذرا بھی سنگرہ نہیں کر پاتے۔ پرسدھ گیان وتیا دلیم جیمز کا نشچے کے وشئے میں کتھن ہے۔ کہ نیمت اور ویرتا پورن تپسچریہ بیمہ زندگی کی اس قسط کے سمان ہیں۔ جو زندگی۔ گھر اور سامان آدی کی سُرکھشا کے لئے دی جاتی ہے۔ اس قسط سے تت کال کوئی لابھ نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ سمست جیون میں کبھی لابھ نہ ہی ہو۔ لیکن اگر اچانک آگ لگ جائے۔ تو محنت سے ادا کی ہوئی قسط سرونا ش سے بچانے میں اُپاسے بن سکتی ہے۔ اسی پرکار جس آدمی نے کنٹٹ سہن کئے ہیں۔ اور کم سے کم وستوؤں سے کام چلانے کا پریتن کیا ہے۔ ایک شبد میں جس نے تپ کیا ہے۔ وہ طوفان آنے پر ستمبھ کے سمان اچل کھڑا رہے گا۔ اور نازک طبیعت والے اس کے ساتھ بھوسے کی طرح اس آندھی میں سروناش کی لپیٹوں سے نہ بچ کر اور شیتا میں ولین ہو جائیں گے۔

گوروکل شکشا پرنالی کی پانچویں وشیشتا چرتر نرمان ہے۔ شکشا کے پردھان کو پراچین سمیہ میں آچاریہ کہتے تھے۔ نروکت شاستر میں آچاریہ کا لکشن کیا گیا ہے۔

आचारं ग्राहयतीति आचार्यः

ارتھات:۔ جو شسیوں کو اُتم چرتر کی شکشا دے وہ آچاریہ ہے۔ گوروکل میں آچاریہ کا پردھان اُدیش دائیتو برہمچاری کے آچار کو سمنت کرنا ہے۔ آج کل یہ کاریہ کتنا پورن ہوتا ہے یہ بھی پراپیہ سب جگہ اس کی اپیکشا کی جاتی ہے۔ سکول کے ماسٹر کا سارا دھیان امتحان کے نتیجے کی طرف ہوتا ہے۔ وہ بالکوں کے ویکتیتو چرتر کی اور کوئی دلچسپی بات ہی نہیں کرتا۔ اس کا مکھیہ کارن یہ ہے۔ کہ سکولوں میں ودیارتھیوں کا ادھیاپکوں سے صرف کتابی سمبندھ ہوتا ہے۔ پڑھانے کے بعد دونو کو ایک دوسرے سے کوئی مطلب نہیں رہتا۔ لیکن اس کے وپریت گوروکل میں چونکہ گورو شسیہ ۲۴ گھنٹے ساتھ رہتے ہیں۔ اتاو ان کا پرسپر گہرا سمبندھ ہونا سوبھاوک ہے۔ گوروکل میں ودیارتھی کو برہمچاری کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اس شبد کے ایک ارتھ کئے جاتے ہیں۔ پرنتو عام طور پر ویریہ رکھشا کے سمبندھ میں اس شبد کا پریوگ ہوتا ہے۔ آچاریہ شسیوں کے سرو گن وکاس کے لئے یتن کرتا ہوا اُن کے برہمچریہ کی اور وشیش دھیان رکھتا ہے۔ منووگیان کا پرسدھ ودوان فرائیڈ منشیہ کی کام پرورتی کو سارے اور سہج پرورتی سویکار کرتا ہے۔ اس لئے جو شکشا پدھتی اس اور دھیان نہیں دیتی ہے۔ کیا اُسے ہم پورن پدھتی کہہ سکتے ہیں؟ اس میں سندیہ نہیں۔ کہ یہ ایک نازک اور کٹھن وشے ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرکاش لاہور کا گوروکل انک

بکم بیساکھ سمت ۱۹۹۸ بمطابق ۱۳-اپریل ۱۹۴۱ء

جلد ۳۷	دیانند ابد ۱۱۶ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲	نمبر ۱۴-۱۵

عذرِ گناہ بدتر از گناہ

ریاست لوہارو نے اپنی صفائی میں جو بیان شائع کیا ہے۔ وہ عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔ آٹھ دن کے غور و خوض کے بعد بیان مرتب کیا گیا۔ اور وہ بھی نکما۔ اس کے لئے تو میں تیار تھا۔ کہ وہ اس گھٹنا کو فرقہ دارانہ فساد کی صورت دے گی۔ لیکن اس سفید جھوٹ کے لئے نہیں۔ کہ ایک ہندو کے ہاں ماتم تھا۔ آریہ سماجیوں سے کہا گیا۔ کہ اس گھر کے نزدیک باجہ نہ بجانا۔ لیکن وہ نہ رکے۔ اس لئے ہندوؤں اور مسلمانوں نے ملکر اُن پر حملہ کر دیا۔ یہ بات مانی جائے تو اس کا کیا جواب کہ ہجوم جلوس سے پہلے ہی وہاں کھڑا تھا؟ اور پھر ماتم ایک ہندو کے گھر۔ اور حملہ کریں مسلمان؟ دربار کو بھی اس سے انکار نہیں۔ کہ نگر کیرتن اسی راستہ گیا۔ جو پولیس نے تجویز کیا تھا۔ نگر کیرتن شروع ہونے سے پہلے پولیس افسر نے کہا۔ کہ ہماری ہدایت کے مطابق چلنا ہوگا۔ اُسے یقین دلایا گیا۔ کہ ایسا ہی ہوگا۔ پولیس آفیسر نے کہا۔ کہ فلاں مقام سے دس فٹ ادھر اور دس فٹ اُدھر باجہ نہ بجانا۔ اُسے کہہ دیا گیا۔ کہ دس فٹ کا کیا سوال بیس فٹ ادھر اور بیس فٹ ادھر نہ بجایا جائے گا۔ اور نہ بجایا گیا۔ آریہ سماج کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ نگر کیرتن میں اس جگہ باجہ نہیں بجایا گیا۔ جہاں بجانے سے اُسے منع کر دیا گیا تھا۔ اُسے کیا پڑی تھی۔ کہ وہ ایک ہندو کو جس کے گھر ماتم تھا شکایت کا موقعہ دیتا۔ لیکن یہ مان لیں۔ کہ نگر کیرتن میں باجہ بجایا جاتا رہا۔ اور اس سے ایک ہندو پریوار کو دُکھ ہوا۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ حملہ کرنے والوں میں مسلمان کہاں سے آ گئے؟ اور وہ پہلے سے وہاں کس لئے موجود تھے؟ اور پھر وہ لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے مسلح کیوں تھے؟ پولیس کو یہ اعتراف ہے۔ کہ ہجوم پہلے سے وہاں موجود تھا۔ اور اس نے اسے منتشر کیا۔ یہ کیوں؟ کیا یہ آریہ سماج کے دِل کی جانتا تھا۔ اور یہ بھی کہ آریہ سماج کا نگر کیرتن اس راستہ نکلے گا۔ اور باجہ بجایا جائے گا؟ پھر پولیس کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ اس نے ایک بار ہجوم کو منتشر کیا۔ اور وہ دوسری بار پھر جمع ہو گیا۔ یہ کیوں؟ ریاست کے بیان میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ پولیس انسپکٹر اور مجسٹریٹ آریہ سماجیوں اور حملہ کرنے والوں کے درمیان کھڑے ہو گئے۔ یہ بات تھی۔ تو اس قدر لوگ زخمی کیوں ہوئے؟ دربار نے یہ ایک اور جھوٹ گھڑا ہے۔ کہ پہل آریہ سماجیوں کی طرف سے ہوئی۔ اور اُنہوں نے ہجوم کے کچھ لوگوں کو زخمی کیا۔ جس پر وہ بے قابو ہو گیا۔ اس وقت پولیس انسپکٹر اور مجسٹریٹ کہاں تھے؟ یہ امر دریافت طلب ہے۔ کہ دیوان کے سوائے ریاست میں کوئی مجسٹریٹ ہے بھی؟ لیکن اگر ہے۔ تو اس نے اس وقت کیوں پولیس کو ہجوم کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم نہ دیا؟ حقیقت یہ ہے۔ کہ آٹھ دن کے غور کے بعد یہ جھوٹ گھڑا گیا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں نے ایک ہندو کے مکان پر جو ماتم میں تھا باجہ بجایا۔ اور کہ انہوں نے ہجوم پر پہلے وار کیا۔ اس کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ ریاست اپنے ماتحتوں کے کئے پر پشیمان نہیں۔ نہ انہیں سزا دینا چاہتی ہے۔ نہ ان کو جنہوں نے بلا وجہ و بلا اشتعال نگر کیرتن پر حملہ کیا۔ اور سوامی سوتنترا نند۔ بھگت پھول سنگھ اور دوسرے آریہ سماجیوں کو زخمی کیا۔ دوسرے الفاظ میں وہ آریہ سماج کے ساتھ انصاف نہیں کرنا چاہتی۔ یہ پہلا موقعہ نہیں۔ کہ مسلم ریاست نے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔ کہ ہندو آریہ سماج کے خلاف ہیں۔

گوروکل انک کی بھینٹ

حسب معمول اس ورش بھی ہم گوروکل کانگڑی کے وارشک اُتسو پر گوروکل انک بھینٹ کر رہے ہیں۔ جہاں اس میں گوروکل کانگڑی کے سمبندھ میں مکمل واقفیت دی گئی ہے۔ وہاں شکشا جیسی اہم سمسیا پر بھی کافی پرکاش ڈالا گیا ہے۔ دلیش کے اُچ کوٹی کے نیتاؤں، ودوانوں اور شکشکوں کے وچار اکٹرت کئے گئے ہیں۔ شکشا کا وشے اتنا اہم اور گمبھیر وشے ہے۔ کہ اس پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن مجھے ادھک نہ لکھ کر کیول دو شبدوں میں یہ کہنا ہے۔ کہ شکشا کے بنا نہ کوئی ویکتی اُنتی کر سکتا ہے نہ دلیش۔ سماج بھی اس کے بغیر نہیں اُٹھ سکتا۔ سو یہ تو نشچت ہی ہے۔ کہ شکشا ہونی چاہیئے۔ وواد صرف بات ہے تو کیول یہ کہ شکشا کیسی ہو؟ میرے وچار میں ایسی جو کنیاؤں کو آدرش گرہنی۔ آدرش پتنی اور آدرش ماتا بنائے اور لڑکوں کو آدرش شہری۔ ایسے شہری جن کے دِل میں ماتا، پتا، سماج اور دلیش کے لئے پریم اور سیوا کا بھاؤ ہو۔ جن کے دل میں دین دکھیوں کی سہائتا کا جذبہ ہو اور جو شکشا انہیں سواولمبی بنائے۔ وہی شکشا انہیں ملنی چاہیئے۔ اس سمے دو پرکار کی شکشا پر چلت ہے۔ ایک گوروکل شکشا اور دوسری سکولوں اور کالجوں کی شکشا۔ دونو پرکار کی شکشا کے سمرتھکوں کو اُپروکت کسوٹی پر اپنی پدھتی کو پرکھ کر نشچے کرنا چاہیئے۔ کہ کیا جو شکشا وہ اپنی سنتانوں کو دے رہے ہیں وہ آدرش شکشا ہے یا یدی نہیں۔ تو انہیں اُچت ہے۔ کہ وہ اس میں آوشیک پریورتن کریں۔ اس انک میں نیتاؤں۔ ودوانوں اور شکشکوں کے وچار اکٹرت کئے گئے ہیں۔ ان کی روشنی میں گوروکلیہ شکشا اور سکولوں کی شکشا کے سمرتھک نشچے کر سکتے ہیں۔ کہ اُن کی شکشا پرنالی میں کون کون سے پریورتن ہونے چاہئیں۔ مجھے آشا ہے۔ کہ دلیش کی سب سے بڑی سمسیا شکشا کے سمبندھ میں ہماری یہ بھینٹ اوشیہ لابھ پرد سدھ ہوگی +

(ہنس سنتی)

حیدرآباد دربار ایک عرصہ تک یہ کہہ کر کہ ریاست کے ہندو آریہ سماج کے خلاف ہیں۔ اور اس کا پرچار نہیں چاہتے دُنیا کی آنکھوں میں دھول ڈالتا رہا۔ اس نے سوُرگباشی مہاراجہ کشن پرشاد اور اسی قسم کے دوسرے احسان مند ہندوؤں کے بیانات بھی حاصل کئے۔ لیکن جلد دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا۔ اور معلوم ہو گیا۔ کہ ریاست کے ہندو آریہ سماج کے ساتھ ہیں۔ لوہارو میں بھی یہی ہوگا۔ حیدرآباد میں اپنے ادھیکار حاصل کرنے کے لئے ہمیں ایک سال سے زیادہ عرصہ تک جدوجہد کرنی پڑی۔ غریب لوہارو کس شمار میں ہے۔ کہ دو دن بھی کھڑا رہ سکے۔ اس میں کل باون ۵۲ گاؤں ہیں۔ کل آبادی ۲۳ ہزار ہے۔ اس کی راجدھانی میں چار ہزار لوگ بستے ہیں۔ اور اس کی سالانہ آمدنی سوا لاکھ ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ سماج کے ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے مکمل پروگرام بنا لیا ہے۔ پہلے تو دربار کو براہ راست اور پولیٹیکل ایجنٹ کے ذریعہ سمجھانے کی کوشش کی جائے گی۔ نہ سمجھا تو ادھیکاروں کی پراپتی کے لئے کوئی اور مؤثر کارروائی کی جائے گی۔ جہاں تک آریہ جنتا کا تعلق ہے۔ اس کا ایک کام تو یہ ہے۔ کہ ۱۴-اپریل کو "لوہارو ڈے" منائے۔ اور لوہارو دربار سے مطالبہ کرے۔ کہ وہ قصور واروں کو سزا دے۔ اور آریہ سماج کو اپنا جلسہ منانے دے۔ دوسرا یہ کہ لوہارو رکھشا ندھی کے لئے دھن اکٹرت کرے۔ آریہ سماج کوئی قدم جلد بازی میں نہ اُٹھائیگا۔ لیکن اگر دیکھا۔ کہ اُٹھائے بغیر چارہ نہیں۔ تو اُٹھانے سے جھجکے گا بھی نہیں +

لوہارو دربار کہتا ہے۔ کہ آریہ سماجیوں نے پہلے وار کیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ سوامی سوتنترا نند جی نے جس دیرتا سے کلہاڑیاں اور لاٹھیاں اپنے اُوپر لیں۔ وہ ان ہی کا حصہ تھا۔ وہ آریہ پرشوں کو جوابی حملہ کا حکم دے دیتے۔ تو باوجود نہتے ہونے کے وہ بزدل حملہ آوروں کو جو لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے مسلح ہو کر آئے تھے مزا چکھا دیتے۔ لیکن انہیں اپنے سنیاس دھرم کا پاس تھا۔ چنانچہ جب وہ زخموں سے نڈھال ریلوے

سردار سندر سنگھ مجیٹھیہ کی جگہ سردار دسوندھا سنگھ ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی کو وزیر بنا دیا گیا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل کانگڑی کے اُتسو پر ڈاکٹر ٹیگور کا دیکھشانت بھاشن

مجھے دُکھ ہے۔ کہ میرا دُربل دیہہ تتھا دُسہیہ دیادھی مجھے اس جہان اُتسو میں اُپستھت ہونے کے آنند سے ونچت کر رہی ہے۔ آج اس گوروکل وشو ودیالیہ کے ترُن سناتک گن اپنے گوروؤں کے چرنوں میں بیٹھ کر پراپت کئے گیان سے جیون شکتی لابھ کرکے اور سب پرکار سے شکشت ہو کر کل ماتا کو انتم نمسکار کر وستِرت سنسار میں نربھیک بھاو سے پرویش کرنے کے لئے اُدیت ہیں۔ میں ان ترُن سناتکوں کے بھاوی پریتنوں میں پورن سپھلتا چاہتا ہوں۔ تتھا اُن کو اپنے ہردہ کے انتستل سے آشیرواد دیتا ہوں جو جب سے میں نے شکشک بننے کا دسہادھیہ برت گرہن کیا ہے۔ تبھی سے شکشن کاریہ کے ایک وشیش روپ نے میرا دھیان آکرشت کیا ہے۔ آج میں ایک بار پھر اس وشیش روپ پر زور دینا چاہتا ہوں۔ میں جانتا ہوں۔ کہ میں اپنے پُرانے وچاروں کا پشٹ پیشن کر رہا ہوں گا۔ کنتو یہ میری اوستھا کے دیکھتے ہوئے اَن وارییہ ہے۔

ایک جاتی کے روپ میں ہمیں یہ اُپ لبدھی پورنتیا ہو جانی چاہیئے۔ کہ ہم میں کیا ہے؟ یہ اُتنی ایک سونہ سدّھ ستیہ ہے۔ کہ کسی جاتی کی ایکتا کی اُپ لبدھی سے اس جاتی کے ولکشن تتھا سمشٹی دونو روپوں کا پورن گیان ابھی پربٹ ہوتا ہے۔ پرنتو ہم میں سے ادھیکانش وکھیت بھارت ورش کے سمبندھ میں ان دونو درشٹی کونوں سے سروتھا اپرچت ہیں۔ اتنا ہی نہیں کنتو ہم میں اس گیان کو وکست کرنے کی تیبرا کانکشا بھی نہیں ہے۔

راج نیتک پرچار میں اُگرتا کے ساتھ اپنی راشٹریہ ایکتا کو اُدگھوشت کر کے ہم اپنے کو یہ وشواس دلا دیتے ہیں۔ کہ ہم میں یہ اُپلبدھی ودیہ مان ہے۔ اور اس پرکار راج نیتک دواسوپنوں کے کلپنا لوک میں رہا کرتے ہیں۔

ستیہ تو یہ ہے۔ کہ ہمیں اپنے ولکشن کے وشے میں ابھی رُچی بہت کم ہے۔ جو منش کے پرتی سہانوبھوتی کے روپ میں پرکاشت ہوتی ہے۔ ہم راج نیتی اور ارتھ شاستر کی چرچا کرنا پسند کرتے ہیں۔ شاستریہ گوڑھتاؤں کے سوکھشم وابومنڈل میں اُونچی اُڑان لینے کو اُدیت ہیں۔ نراشفک پرگیاواد کے ارنیوں کے چھایا لوک میں بھٹکتے ہیں۔ پرنتو سنکیرن ساماجک سیماؤں کو اتی کرمن کر اپنے پرتی ولکشن جن سمودائے کے دوار تک آنے کی کبھی پرواہ نہیں کرتے۔ ہم سویئم یہ جگیاسا بھی نہیں کرتے۔ کہ ہمارے پاس پڑوس کے یہ سب لوگ کیا سوچتے ہیں۔ کیا انوبھو کرتے ہیں۔ کیسے اپنے آپ کو ابھی ویکت کرتے ہیں۔ اور کس پرکار اپنے جیون کو ڈھال رہے ہیں۔ منش کے مانو پریم میں سوبھاوتہ ہی گیان کی کھشدھا رہتی ہے۔ یدی ہم میں راج نیتک وادپرتی وادوں کے انترگت اس کھشدہ کا سروتھا ابھاو ہو۔ تو بھی کم سے کم نشٹ کام گیان پپاسا ہی ہمیں ایک دوسرے کے نکٹ لا سکتی تھی۔ پرنتو اس میں بھی ہم اسپھل ہی رہے۔ اور ہمیں ہانی اُٹھانی پڑی۔ کیونکہ گیان کی دُربلتا شکتی کی دُربلتا کی بھی ہے۔ جب تک ہمارے من میں بھارت ورش کا پورن روپ سے سپشٹ بودھ نہیں ہو جاتا۔ تب تک ہم بھارت ورش کو اس کے ستیہ سوروپ میں نہیں پراپت کر سکتے۔ اور جہاں ستیہ ہی اپورن ہے۔ وہاں پریم کا پورن راجیہ ہو نہیں سکتا۔ ہمارے شکشن کیندروں کا ورشٹھ کاریہ ہمیں آتم شیلن میں سہایتا دینا ہے۔ اور تبھی اس کے ساتھ ہی ساتھ آتم نویدن کے لئے پریرنا اُتپن کرنے کا دوسرا اُدیشیہ بھی پورن ہو جائے گا۔

یوروپ کی اتنی وشال بودھک شکتی کا کارن اس کی مانسک شکتیوں کا سہیوگ ہے۔ یوروپ نے ایک ایسے سادھن کا وکاس کر لیا ہے۔ جس کی سہایتا سے اس مہادیپ کے سب راشٹر ایک ساتھ مل کر سوچ سکتے ہیں۔ وچاروں کی اتنی بڑی سنگھٹنا اپنی گتی کے پرچنڈ پرواہ سے سوبھاوتہ یوروپ کے وچاروں کے سب ویکتک وکاروں تتھا ایوگمت تکنا کے آلسیہ کو ہٹا دیتی ہے۔ یہ یوروپ کی کلپنا کی اُڑانوں کو اُدّام نہیں ہونے دیتی۔ اور اُسے اُپیکت سیما میں رکھ کر سنانت کئے رہتی ہے۔ یوروپ کی وبھن وچار کرنیں ایک سامانیہ سنسکرتی میں کیندرت ہو گئی ہیں۔ اور یہ سنسکرتی یوروپ کے سبھی وشو ودیالیوں میں پورن روپ سے ابھی ویکت ہوتی ہے۔

دوسری اور بھارت کا چت وبھگت اور وکیرن ہے۔ یہاں کوئی سامانیہ مارگ نہیں جس پر چل کر ہم اس تک پہنچ سکیں۔ ہمیں بڑے دُکھ سے دیکھنا پڑتا ہے۔ کہ ہماری مانسک شکتیوں کا نرمان کرنیوالی شاستریہ شکشا میں سنجیونی شکتی کی نیونتا ہے۔ ان منوں دوارا گیان اور سہانوبھوتی کے سہیوگ سے ولکشن کے پرستر من کو سمپبدھ کیا جا سکتا ہے۔ ہماری شکشن سنستھاؤں کا سب سے ادھک مہتّو پورن اُدیشیہ یہ تیک ودیارتھی کو اس کے دیکھنے کی اُپ لبدھی کرنے میں سہایتا دینا ہے۔ یہ اُپلبدھی ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ پرتیک ودیارتھی یہ اُدارتا پورن انوبھو کر سکے۔ کہ وہ دیکھنے روپ میں سمپچی جاتی کا پرتی ندھتو کر رہا ہے۔ اور یہ جانتے ہیں۔ بھی سمرتھ ہو سکے۔ کہ اس دشال مانو جگت میں اُنہیں ہونا اُس کے جیون کا ... ہے۔

بھارت میں یہ ہمارا دُربھاگیہ ... کہ ہمارے بھیتر جو کچھ ستر نشیٹھ ہے۔ ... کی ابھی دیکھنے کا اوسر ہمیں نہیں ... جس سے سنسار کے شکتی شالی راشٹروں کے ساتھ گھنشٹ سمبندھ ستھاپت کر ... سکے۔ آج کل راشٹروں کی سمبندھ ... پارسپرک آشنکاؤں کی کڑیوں سے ... ہوتی ہے۔ اس ستر نکھلا کی دڑھتا ... پر آشرت ہے۔ پرنی نامتہ پھر کبھی ... بھت سرنا۔ تتھا جیسے پردرشن کی ... میں سادھنوں کا اسادھارن اپ ... ہو رہا ہے۔ راج نیتی کے دھیوں ... نمسا ورت پردیشی میں ستیہ کے ... پرکاش کو پرویشٹ کرانے والی کوئی ... باقی شرتی گوچر ہونے کی پرتیکھشا کر ... ہے۔ پرنتو بھارت میں ہمیں ابھی ادھ ... پراپت نہیں ہوا ہے۔ تتھاپی ہماری ... مانوی بانی ہے۔ جس کی ستیہ کی اکانکشا ... ہے۔ اس کھنڈہر میں بھی جہاں ہم کاریہ کرنے کے لئے آمنترت نہیں ہیں ہمارا ... یہ ادھیکار ہے۔ کہ ہم نرنے کریں۔ اور مانو من کا اُچت درشٹی بندو کی اور ... پرپھتہ پردرشن کریں۔ تتھا اُسے بھارت کے ہردہ میں ودیہ مان آدرش واد کی جھانکی دلائیں۔

مہاتما ہنس راج کی برسی

۱۹-اپریل کو مہاتما ہنسراج کی دوسری برسی ہے۔ مہاتما جی کا جیون ایک آدرش جیون تھا۔ آشا ہے۔ کہ ان کی برسی آریہ جگت بڑے اُتساہ اور سمارہ پوروک منائی جائیگی۔

شری سوامی سروانند جی کی علالت

پرستدھ آریہ سنیاسی لشکر (گوالیار) ... سخت بیمار ہیں۔ تازہ اطلاعات کے مطابق بخار ۱۰۲ ڈگری تک رہتا ہے۔ حالت تشویشناک ہو گئی ہے۔ پرماتما کریں آپ ... ہو جائیں۔ آریہ جگت میں چنتا کی لہر دوڑ گئی ہے۔

اعلانِ تعطیل گوروکل کانگڑی کے ...

...حسب معمول امسال بھی ایک سپتاہ کے لئے "پرکاش" کاریالیہ بند رہے گا۔ ۱۰- ۲۰-اپریل کا انک پرکاشت نہ ہوگا۔ ۱۳ اپریل کے بعد ۲۷-اپریل کا انک ۲۴-اپریل کو شائع ہوگا۔ جس میں گوروکل کانگڑی کے ...

حکومت ہند نے بجلی ... یوگوسلاویہ کی حکومت راجدھانی چھوڑ گئی ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورُوکل کانگڑی کا ۳۹واں وارشک اُتسو

آچاریہ کشتی موہن سین (شانتی نکیتن) کا دیکشانت بھاشن

کا ہی بہی جاں ٹھیک ہے۔ مَیں اپنے کو سچ سچ ہی اس ستکار اور سنمان کا ادھیکاری سمجھ کر آپ کی اس ہربنی اور مہما کو چھوٹا کرنا نہیں چاہتا۔

اس اُپلکش میں اس مہان تیرتھ میں آنے کا اوسر پا کر مَیں سوبھاگیہ ہوا ہوں نہ جانے کتنے دنوں سے یہ مہر دوار تیرتھ اور سادھنا کا کھشیتر ہے۔ نانا پورانوں اور

آج کا یہ بہت سے سمے تھوڑا ہے + اس تیرتھ کے مہاتمیہ کو آپ کے اس گوروکل نے بہت بڑھا دیا ہے۔ اتنے دنوں سے کتنے ہی سادھکوں نے یہاں گیان کی سادھنا کی ہے۔ اور پراچین سادھنا پیٹھ کو نئے پران دھان سے اور بھی پوتر اور بھی یہاں وان تھا اور بھی مہمنیہ بنایا ہے۔ اُپنشا کو رگ وید (۳-۷۱-۱) میں

نانا گرنتھوں میں اس کھشیتر کا مہاتمیہ پنہ پنہ اُدگھوشت کیا گیا ہے۔ یہ اتہاس آپ لوگ مجھ سے اچھا ہی جانتے ہیں۔ بار بار سنی ہوئی ان باتوں کو نئے سرے سے دُہرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

”پُرانی یونی“ کہا گیا ہے۔ اُپنشا کا چرنتن سوندریہ ہر نئی راتری کے انت میں مرتیو کے سمان گھنے تمر ساگر میں سنان کر کے منتیہ نیا جنم دھارن کر کے اور بھی موہرم ہو اُٹھتا ہے۔ اکھنڈ جیون سے جیونت

ودیا ورت سنات تنرن بھنرد!

وشال ہے یہ سبھا۔ نانا دیشوں کے گیانی اور گنی دونوں جنوں کا یہ مہان سمیلن ہے۔ آج گیان اور تپسیا کا مہان یگیہ یہاں انوشٹھت ہوگا۔ اس مہا یگیہ کے جو ادھیشور ہیں۔ ان کے پورن ابھیشیک کے لئے بھارت کے نانا دِگ دیشوں سے یہاں ادھیہ اُپنیت ہوا ہے۔ اُتر پورو بھارت کی پوجا اس مہا یگیہ میں اُپستھت کرنے کا سوبھاگیہ مے کر میں یہاں آیا ہوں۔ تتھا پی ایسے ایسے وریہنیہ سنتیہ پُرشوں کے رہتے ہوئے میرے جیسا اَن جگیہ ویکتی کسی پرکار کا ستکار پانے کا ادھیکاری نہیں ہے۔ پھر بھی میرا ایک مہا سوبھاگیہ ہے۔ کہ میں اوستھا میں جیشٹھ گیان میں شریشٹھ بھارت ماتا کے مہا پر تنجا شالی پتر مہا کوی آشرم گورو رابندر ناتھ کا ادھیہ، پانڈ دھن کر کے اس مہا یگیہ میں اُپستھت ہوا ہوں۔

مَیں اپنے کسی ویکتی گت گُن کے لئے یہ سنمان نہیں پا رہا ہوں۔ مجھے نہیں بھولنا چاہئیے۔ کہ جس مہان ویکتی کا ادھیہ پاتر لے کر میں یہاں اُپستھت ہوا ہوں۔ اُن کے گنوں کے کارن ہی مَیں نے یہ سنمان پانے کا ادھیکار پایا ہے۔ یہ یہ سوجنوں کے گرہ سے جو داس داسیاں سوگت لے کر آتی ہیں۔ وہ اکنچت ہونے پر بھی سنمان پاتی ہیں۔ پریہ جنوں کی بانی میں آنے والا معمولی کاغذ کا ٹکڑا بھی ورہنیہ ہو جاتا ہے۔ پھر بھی کاغذ کاغذ ہی ہے۔ اور اس کی قیمت اس سندیش کے کارن ہے۔ جو وہ لے کر اُپستھت ہوا ہے۔ یہاں رابندر ناتھ جی کی ایک چھوٹی کویتا مجھے یاد آ رہی ہے ؎

”رتھ یاترا لوکارنیہ مہا دھوم دھام
بھکتیرا لُٹائے پتھے کرچھے پرنام
رتھ بھاوے آمی دیو پتھ بھاوے آمی
مورتی بھاوے آمی دیو ہاسے انتر یامی“

”رتھ یاترا کے سمیہ لوگوں کی بھیڑ جمی ہوئی ہے۔ دھوم دھام کے ساتھ اُتسو منایا جا رہا ہے۔ بھگت جن لوٹ پوٹ ہو کر پرنام کر رہے ہیں۔ رتھ سوچتا ہے۔ مَیں ہی دیوتا ہوں۔ پتھ سوچتا ہے۔ کہ میں دیوتا ہوں۔ اور مورتی سوچتی ہے کہ وہی اصل دیوتا ہے۔ انتر یامی دیکھ دیکھ کر ہنس رہے ہیں“

تو کبھی آپ لوگوں نے اگر مجھے میرے سندیش سے بھی الگ کر کے سنمانت کیا ہے۔ تو یہ آپکی مہا اور کارڈھ یہ بھی

ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ وہ چر نوین ہے۔ پُرانی ہوتی ہے۔ ویدوں کے سناتن سندیش میں وہی چر نوین مہما ہے۔ آپ نے اس پُرانے سادھن پیٹھ میں سناتن ویدبانی کو نوین روپ میں اُپ لبدھ کیا ہے۔ یہ سادھنا اُپشا کی مہا نتی ہی پُرانی ہوتی ہے۔ چر نوینتا لئے ہوئے ہے +

اس تپسیا کے گورو شری مت سوامی شردھا نند جی کو ان کے گرہستھ جیون میں بھی دیکھا ہے۔ اور ان کی تاپس اوستھا میں بھی مَیں نے دیکھا ہے۔ آج اُن کی تپسیا کو یہاں مورتی متی دیکھ کر ایسا جان پڑ رہا ہے۔ کہ اُن کو سمپورن بھاو سے اُپ لبدھ کر رہا ہوں۔ وہ آج پرلوک میں نہیں ہیں۔ آپ کی اس تپسیا میں پہلے سے ادھک جیوت ہیں۔ اُن کے ساتھ جو پریچیہ ہوا تھا۔ وہ پریچیہ مجھے پورن اور سارتھک جان پڑتا ہے +

برہم منیہ کے دو روپ ہیں۔ ایک سکرتی شیل اور دوسرا گتی شیل۔ یورپ کے وچارکوں کی دھارنا ہے۔ کہ ہم پورب کے رہنے والے ستیہ کے سکرتی شیل روپ کے اُپاسک ہیں۔ اور وہ لوگ گتی شیل روپ کے۔ لیکن جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے گتی شیل وگیان کی سہایتا سے اچل آدم سکرتی شیل منو ورتیوں کی ہی پوجا کرتے ہیں۔ تو مجھے ان کا یہ ہماری اپیکشا بہت آدھنک نہیں دکھتا۔ آدم مانو کے ہاتھ میں جو کاٹھ پتھر استر تھے وہی کئی گنا شکتی شالی ہو کر وگیانک مشینوں کے روپ میں اوتیرن ہوئے ہیں۔ آگے کے منشیہ بھکشی اگّاددھ ویکتی کو کھایا کرتے تھے۔ آج ایک پورا راشٹر دوسرے راشٹر کو نگل رہا ہے۔ اسے ”گروپ کنیبلزم“ یا سامویک منشیہ بھکشن نہ کہیں۔ تو کیا کہیں؟ ودوشی اور رکت شوشن کی پرورتی نے جاتیتا کا نام لے کر اپنے کو بھدر دیشی سبھیتا کے روپ میں وگیاپت کیا ہے۔ اس سمیہ اچانک اس کا روپ اُدگھاٹت ہو گیا ہے۔ جو رکت لیزشنا دوسروں کے رکت سے اتنے دنوں تک تریپت ہوتی رہی ہے۔ وہ آج اپنا ہی رکت پینے کے لئے بھینکر مورتی دھارن کر رہی ہے۔ کہانیوں میں کبھی کبھی راکشسی سندر استری کا روپ دھارن کر کے راج کمار کے پاس جانے سُنی گئی ہے۔ (مسلسل)

شکھشا سمبندھی وچار

(لیکھک:- مہاتما گاندھی)

ودّیا ”सा विद्या या विमुक्तये“ جس ودیا سے دھرم کی رکھشا ہو۔ وہی ودیا ہے۔ وہی ودیا ہے۔ جو ودھی ادھیاتمک اور ادھیاتمک مکتی دلائے۔ جس ودیا سے ہماری مکتی دور ہٹتی ہے۔ وہ ودیا تیاجیہ ہے۔ وہ ودیا راکھشسی ہے۔ وہ ودیا ادھرم ہے۔

پاٹھ شالہ کی وِیوستھا پاٹھ شالہ کی ویوستھا ایسی ہونی چاہئیے۔ کہ بالک ہٹکنے نہ پائیں۔ اور چرتروان شکشکوں کی دیکھ ریکھ میں اپنا چرتر نرمان کر سکیں۔ ہندو بالک بالکائیں سنسکرت سیکھیں۔ اور گیتا پڑھیں۔ مسلمان بچے عربی سیکھیں اور قرآن پڑھیں۔ سب بالک سندر مضبوط۔ کس دار ایک سا سوت کاتیں اور دھنیں تتھا بُنیں بھی۔

پاٹھیہ پُستکیں مَیں بالکوں کے ہاتھ میں پاٹھیہ پُستکیں دینا نہیں چاہتا۔ شکشکوں نے سوئم انہیں پڑھانا ہو تو بھلے ہی پڑھیں۔ شکشکوں کیلئے چاہے جتنا لکھئے۔ بالکوں کے لئے لکھنا شکشکوں کو مُردہ مشین بنا دینا ہے شکشکوں میں چنتن شکتی اور سوتنترتا کا ناش کر دینا ہے۔

پڑھائی - ہمارا منش بننا پرتھم پڑھائی ہے۔

واچن ایک من وچن کی پُستکیں بانچنے کے بدلے ان میں سے چھٹانک بھر عمل میں لانے کی کوشش کرو۔

راشٹریہ شکھشا راشٹر کے لئے مرنا سیکھنے۔ راشٹر کے دُکھ سے دُکھی ہونے میں ہی راشٹریہ شکھشا ہے۔

یُونیورسٹی - گھر ہی آپ کی سچی یونیورسٹی ہے۔

پریکھشا وشو ودیالیہ کے ودیارتھیوں کی پریکھشا اُن کے گیان سے نہیں۔ بلکہ ان کے دھرم آچرن دوارا ہوگی۔

ایم۔ اے مَیں تو اسی کو سچا ایم۔ اے کہوں گا۔ جس نے منش کا ڈر چھوڑ کر ایشور سے ڈرنا سیکھا ہو۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورُوکل سے وِداع ہونیوالے سناتکوں کو اُپدیش

(لیکھک :- شری سوُرگیہ سوامی شردھا نند جی)

پُترو! آج مَیں تمہیں ان بندھنوں سے مکت کرتا ہوں۔ جن کے انوسار چلنا گورُوکل ہی میں تمہارے لئے آدیشک تھا۔ پرنتو یہ نہ سمجھنا۔ کہ اب تمہارے لئے کوئی بندھن نہیں ہے۔ پراچین کال سے ہمارے رشیوں نے کچھ بندھن باندھ رکھے ہیں۔ انہیں مَیں آج تمہیں سُنانا چاہتا ہوں۔ ان بندھنوں کے پالن کرنے میں کسی کا تم پر دباؤ نہیں۔ اس لئے یہ بندھن اور بھی کڑے ہیں۔ یہ بندھن ان اُپنشدواکیوں میں ورنت ہیں۔ جنہیں آج سے ہزاروں ورش پہلے اس پوتر بھوُمی میں پرتییک آچاریہ اپنے سناتکوں کو ودیا سماپتی کے سمیہ سُنایا کرتا تھا۔ ان ہی پُرانی آچاریوں کا پرتی ندھی ہو کر مَیں تمہیں وہ واکیہ سُناتا ہوں۔

پُترو! پرماتما ستیہ سوروُپ ہے۔ اس کے پیارے بننے کیلئے اپنے جیون کو ستیہ سوروُپ بناؤ۔ تمہارے من میں۔ تمہاری بانی میں اور تمہاری کریا میں ستیہ ہو۔

دھرم مریادا کا اُلنگھن مت کرو۔ اس مریادا کا ساکھشی انتہ کرن ہی ہے۔ باہر سے کوئی دھرم بتلانے والا نہیں ہے۔ جو ہردے پرماتما کا آسن ہے۔ وہی تمہیں دھرم کی مریادا بتلا دے گا۔ اپنے آتما کی بانی کو سنو اور اس کے مطابق چلو۔

سوادھیائے سے کبھی مکھ نہ موڑو۔ وہ تمہیں برباد سے بچائے گا۔

جس آچاریہ نے تمہاری اتنے دنوں تک رکھشا کی۔ اس کے پرتی تمہارا جو کرتویہ ہے۔ سو اپنے ہردے سے پُوچھو۔ پرکل تمہارا آچاریہ ہے۔ مَیں نہیں جانتا۔ کہ تم اسے کیا دکھشنا دینا چاہتے ہو۔ مَیں تم سے ایک ہی دکھشنا مانگتا ہوں۔ مَیں چاہتا ہوں۔ کہ تمہارا ایسا کوئی کام نہ ہو۔ جس سے تمہیں اپنی آتما اور پرماتما کے سامنے لجّت ہونا پڑے۔

تم میں اب کوئی گرہستھ میں پرولیش کریگا۔ اس سے مَیں کہتا ہوں۔ کہ پانچوں یگیوں کے کرنے میں کبھی پرماد نہ کرے۔ ماتا۔ پِتا۔ آچاریہ اور اتتھی یہ تمہارے دیوتا ہیں۔ ان کی سدا سیوا شُشرُوشا کرنا دھرم سمجھو۔

پُرانے رشی بڑے اُدار سُوبھاؤ تھے۔ وہ کبھی پُورن یا دوش رہت ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے تھے۔ انہی کا پرتی ندھی ہو کر مَیں تمہیں کہتا ہوں۔ کہ اچھے گنوں کا انوکرن کرو۔ اور دوشوں کو چھوڑ دو۔ اس سنسار کی اندھیاری میں کسی کو اپنا جیونی ستمبھ بناؤ۔ پڑھنا پڑھانا کچھ انتّ تک پہنچ پر درشک ہوتا ہے۔ جو اپنا نام سنسار میں چھوڑ جاتے ہیں۔ وہ جیون سمندر میں جیونی ستمبھ کا کام دیتے ہیں۔ ایسے آنم نیاگی۔ ستیہ وادی۔ اور پکشپات رہت مہا پُرشوں کے چاہے وہ جیوت ہوں یا انیا سک پیچھے چلو۔

لینا تو سبھی سنسار جانتا ہے۔ تم اس یوگیہ ہوئے ہو۔ کہ اپنی بُدھی اور ودیا میں سے کچھ دے سکو۔ جو تمہارے پاس ہے اُسے اُداریتا سے پھیلاؤ۔ ہاتھ کھلا رکھو۔ مُٹھی کو بند نہ ہونے دو۔ جو سر دور بھرتا ہے۔ وہ پھیلتا ہے یہ سوبھاوک نیم ہے۔ جس بھوُمی کی مٹّی سے تمہارا دیہہ بنا ہے۔ جس کی گنگا کا تم نے نرمل جل پیا ہے۔ اور جس کے گورُو کے سامنے سنسار کا جل پیا ہے۔ اور جس کے گورو کے سامنے سنسار کا کوئی ولیش ٹھہر نہیں سکتا۔ اس پوتر بھارت بھوُمی میں رہتے ہوئے تم اس کے لیش کو اُجوّل کروگے۔ یہ مجھے پوری آشا ہے۔ اس کیساتھ جس سرسوتی کی کوکھ میں تم نے دوسرا جنم لیا ہے۔ اُسے مت بھولنا۔ کسی بھی کام کو کرتے ہوئے سادتری ماتا کی اُپاسنا سے ومکھ نہ ہونا۔ یہ مَیں نے سنکھشیپ سے ان واکیوں کا ساراَنش سنا رہا ہے۔ جو کہ سہسروں ورشوں سے اس پوتر بھوُمی میں گوُنجتے رہے ہیں۔ انہیں گورو منتر سمجھو اور اپنا پتھ درشک بناؤ۔ اس کے اتیرکت میرا بھی تمہارے ساتھ کوئی ورشی سمبندھ رہا ہے۔ مَیں تم سے گور دکھشنا نہیں مانگتا۔ گورو دکھشنا دینا تمہارا دھرم ہے۔ مانگنا میرا دھرم نہیں۔ ہاں۔ مَیں تم سے یہ ضرور چاہتا ہوں۔ کہ تمہارے سب کام ستیہ پر آشرت ہوں۔

(گدیہ کاویہ)

شِکھشک!

(لیکھک :- شری شمبھو جی شرما وشارد۔ اُدیپور)

جب سماج اور شِکھشا وبھاگ تیری سیواؤں کے پرتی اوہیلنا پرگٹ کرے۔
جب ادھیکاری ورگ سوارتھ اندھ ہو کر تیری سیواؤں کو سہرتا سے نہ سہار سکیں۔
جب تیرے ادھیکار کچلے جائیں اور تیری سیوائیں وسمرت کی جائیں۔
اس سمیہ تو
"میرے بھگوان بالکوں میں ہیں"
اس مہا منتر کو مت بھول جانا۔

× × × × × × × × × × × × × × × × ×

جب انیہ سب ولیش اپنے اُپارجت دھن وَیبھو سے رنگ رلیاں کریں۔
جب تجھے تیرے جیون کی سادھارن سُودھائیں بھی کٹھنتا سے پراپت ہوں۔
جب تیرے بالک اور تیرا پریوار "پرتاپ" کی بھانتی پیڑت ہو چلے۔
اُس سمیہ تو
مجھے تو اپنے وچاروں سے نوین سماج اور سنسکرتی کا نرمان کرنا ہے۔
یہ مت بھول جانا۔

× × × × × × × × × × × × × × × × ×

رشی گان رشی دیانند کی مکمل جیونی اٹھارہ ۱۸ ادھیائوں اور ۲۶۴ دوہوں میں۔ دوہے اتی سرل اور مدھر ہیں۔ گٹکا سائز بچوں کے لئے موٹے ٹائپ۔ سندر چھپائی اور بہترین کاغذ پر چھپی ہے۔ یکنظر صفحات۔ قیمت ہندی ۴/۔ اُردو ۳/۔
ہنستی رامائن بالمیکی رامائن کا سار صرف ۸۰ دوہوں میں دیا گیا ہے۔ خوبی یہ ہے۔ کہ اس میں رامائن کی تمام گھٹناؤں کا ورنن ہے۔ اتی اُتم اور سندر چیز ہے۔ قیمت ہندی ایک آنہ۔ اُردو ۲ پیسے۔ **مینیجر "پرکاش"** ۔ کچّا نسبت روڈ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ورتمان شکھشا سنگٹھن ترٹی پورن ہے!

(لیکھک:- مہاتما پنڈت مدن موہن مالویہ جی)

پرایہ ہمارے ودیارتھیوں کے پرتی یہ شکایت کی جاتی ہے کہ ان میں سے اتی ادھک سنکھیا قانون پڑھنے کی طرف جھکتے ہیں۔ پرنتو یہ سمرن رکھنا چاہیئے۔ کہ اس میں ان کا دوش نہیں ہے۔ اپتو یہ اُن کا دُربھاگیہ ہے۔ ان کے لئے اَور کون سے مارگ کھلے ہوئے ہیں؟

ایک سمیہ جاپان میں ان اوشیک روپ سے ادھک سنکھیا میں ودیارتھی قانون پڑھنے لگے۔ وکالت کے پیشے میں کچھ ہی دنوں میں جگہ نہ رہی۔ شیگھر ہی وہاں کے وشو ودیالیوں میں بیوپار وبھاگ کھولے گئے۔ بیوپار کو پروتساہن دیا گیا۔ بنک کھولے گئے۔ اور بہت سے نویُوکوں نے وکالت چھوڑ چھوڑ کر بیوپارک کھیتر میں پرویش کیا۔ اس پرکار اپنی نتعا دلیش دونو کی سیوا کی۔ ورتمان شکھشا پدھتی پر یہ سب سے بڑا لانچھن ہے ——

شکھشت بنایا جائے۔ انگلینڈ کی اور درشٹی پات کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ وہاں ماتا شکھشت ہے۔ پتا شکھشت ہے۔ پرایہ پرتییک ویکتی سکول کی شکھشا پراپت کئے ہوتا ہے۔ کہیں بھی جا بیٹھیئے شکھشا سنستھائیں ہر جگہ چاروں اور کاریہ کرتی سامنے آتی ہیں۔ پرتییک ویکتی کے ہاتھ میں سماچار پتر اور پستک دکھائی پڑتی ہے۔ پڑھنے پڑھانے اور سیکھنے سمجھانے اور گیان بڑھانے کی اُتکٹ اِچھا سبھی میں نظر آتی ہے۔ اور اسے بل وتی بنانے کے لئے پروتساہن دیا جاتا ہے۔ شکھشا وہاں کے لوگوں کے جیون کا اوشیک انگ ہو گیا ہے۔ وہاں سہلنا پُورن یہ پرتین کیا گیا ہے۔ کہ پرتییک ویکتی کے لئے ماں کی گود میں کھیلنے کے سمیہ سے لے کر مرتیو پریئنت ہر ایک سِتھتی میں شکھشا پراپت کرنے کے پُورن اوسر پراپت رہیں۔ اس پرکار کا واتاورن ہے جہاں ایک انگریز بالک جنم لیتا ہے۔ اور بڑھتا ہے۔ بچوں کے پالن کے سکول (Nursery School) پرارمبھک شکھشا کے سکول، مادھیم شکھشا کے سکول تتھا اودیوگک شکھشا سکول اتیادی سبھی سنستھاؤں میں اس کی پُورنتیا دیکھ ریکھ ہوتی ہے۔ جب وہ انت میں سکول چھوڑ کر سنسار میں پرویش کرتا ہے۔ تو وہ کاریہ کرنے کی کھشمتا رکھتا ہے۔ اور اُسے اپنی جیوکا پراپت کرنے میں پورن روپ سے سہیوگ دیا جاتا ہے۔ یدی وہ آگے بڑھنے کے لئے وشو ودیالیہ میں پرویش کرتا ہے۔ تو وہ وہاں پر اُچیہ سے اُچیہ شکھشا پراپت کرنے کے لئے سب پرکار تیاری سے جاتا ہے۔ اور آشا تھا اُچیہ دھیہ کے کارن پرسنچت رہتا ہے۔

بھارتیہ یووک کو بھی یدی ایسی ہی پرستھتیوں میں رکھا جائے۔ تو وہ سب سے آگے نکل سکتا ہے۔

بھیانک اوستھا ہے کہ ایک بھارتیہ یووک ہیں ورش تک سکول اور یونیورسٹی میں شکھشا پراپت کرنے کے بعد بھی اپنے ماتا پتا۔ استری تتھا بچے۔ نہیں، نہیں سوئیم اپنے لئے بھی اُچت بھرن پوشن کے نمت دھن اُپارجن نہیں کر سکتا۔ ورتمان شکھشا سنگٹھن نتانت ترٹی پُورن ہے۔ اور اس میں امول پری ورتن کی اوشیکتا ہے۔ سمپورن واتاورن کو بدلنے کی اوشیکتا ہے۔ بالک کی شکھشا اسی سمیہ پرارمبھ ہونی چاہیئے۔ جب کہ وہ اپنی ماں کے گربھ میں آتا ہے۔ اس کے لئے اوشیک ہے۔ کہ یووک اور یوتیوں کو ماتا اور پتا بننے سے پُورو

> ## "تپسویوں کا سموادائے"
>
> (گورو کل کانگڑی کے سمبندھ میں سر ہیمز موسٹن گورنر یو۔پی کی سمتی)
>
> "اس آشچریہ جنک منورنجک تتھا آئیجک سنستھا (گورو کل کانگڑی) کو دیکھنے کیلئے آنا میرے لئے بڑا پریہ تو نشاٹیک سدّھ ہوا ہے۔ یہاں اپنے کرتویہ پالن میں نت پر تپسویوں کا ایک سموادائے دیکھنے میں آتا ہے۔ جو پراچین رشیوں کی پرنالی کو ورتمان وگیان تک ریتی کیساتھ ملا کر وستونہ گذارے مانزپر کام کر رہے ہیں۔ یہاں کے ودیارتھی پشٹ شریر آگیاکاری۔ سچے راج بھگت کا مدیہ پرائین تتھا پرتن ہیں۔ اوران کا پالن پوشن اچھی طرح کیا جاتا ہے۔ ایک بات میں نے یہاں اور بھی دیکھی ہے۔ مجھے شوک ہے کہ جہاں دُربھاگیہ وش ہمارے سکولوں کالجوں میں تین کے پیچھے ایک ودیارتھی کے عینک لگی ہوتی ہے۔ وہاں گورو کل میں بیس میں ایک کے عینک لگی ہے۔ یہ گورو کل میرے لئے آدرش شکھشالیہ ہے۔"

سندھیا میں من نہیں لگتا؟ یہ شکایت عام ہے۔ لیکن کیوں؟ اس لئے کہ عام لوگ سنسکرت نہ جاننے سے سندھیا کرتے سمیہ منتروں کے ارتھوں کا چنتن نہیں کر پاتے۔ اس لئے من بھٹک جاتا ہے۔ اس مشکل کا حل شری ہنشی جی نے سندھیا گان کو رچ کر خوبی کو دیا ہے۔ سندھیا کے منتروں کے ساتھ ایک ایک دوہے میں انواد دیا گیا ہے منتروں کے ساتھ ساتھ دوہے یاد کر لیجئے۔ اور سندھیا کرتے سمیہ دوہوں کو من میں گائیے۔ من نہ لگنے کی شکایت چند ہی دنوں میں دُور ہو جائیگی۔ پانچ ہزار کا ایڈیشن ختم ہونے والا ہے۔ صرف چند سو کاپیاں باقی ہیں۔ جنگ سے پہلے چھپی ہوئی ہونے کا کارن فی سینکڑہ (اُردو۔ ہندی) ایک روپیہ۔ محصول ڈاک پرتی سینکڑہ ۸ / آنہ۔ نیا ایڈیشن دو روپیہ سینکڑہ میں ملے گا۔ اس لئے جلد منگوا کر مفت بانٹیں۔ اور پروپیگنڈہ کریں۔ سینکڑوں بھائی اور آریہ سماجیں اسے بانٹ پرچار کے ساتھ ساتھ پنیہ لابھ کر چکی ہیں۔

{ مینیجر "پرکاش"۔ لاہور

گورو[...]کا مہتو

(...تس شری[...]ر سنگھ جی بہادر۔ شاہ پور)

[...]ل ودوانا[...] ہے۔ ایک بڑا بھاری ودوان پرتییک [...] ہے آچار دوار اپر بھاو نہیں ڈال سکتا۔ [...] لوگوں کے [...]نے پرجاو سوروپ ہے۔ اس کے ویر دھ ایک [...] بچے آچار [...] شریہ اور بیا مارگ کیا ہے سنسار کا [...]ات ایوکل [...]و تا کے ساتھ ساتھ چرتر سنگٹھن کا بھی [...] شکھشا وش[...]ے۔ جہاں اس پرکار کا پربندھ ہو [...]کل اس [...] ایک سنستھا ہے۔ جہاں ودیارتھیوں کو [...]نے ہوتے [...]۔ پرکش کی اُپیوگیتا اتھوا اُن اُپیوگیتا اس [...]ی ہے۔ گر[...] میں سے کتیوں نے یہ دکھلا دیا ہے۔ کہ ان [...] سچ دن [...] انگ کی پُورتی کر رہی ہے۔

[...]ت سے انہیں۔ پرنتو اس کا کارن ہے اُدھ ہے۔ کہ [...] بڑے [...] جاتے ہیں۔ ان لوگوں نے آشا کی تھی۔ کہ [...]ندگو [...] ان دیا۔ کہ اتنے دنوں کی بگڑی ہوئی پرپاٹی [...] ہے۔ [...] پرسنشٹ ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی ہی [...] نیم [...] نہیں کیا ہے۔ اور ان کے پڑھانے [...]ں۔ پرنبھے ہوتے ہیں۔ اور اوشونک، شکھشا پرنالی [...]ں ہیں۔ ان بتلائے ہوئے مارگ کا انوکرن کرتے چلے [...] شیہ [...] کبھی سمیہ وہ دن بھی دیکھنے میں آ جائیگا۔ [...]ے۔ [...]

[...]جیو کھلونا

[...]ا کے [...] ساتھ تمھارے
[...]ہے ایک دھوکہ کھائے
[...] یہ بن [...] رل جائے
[...] اِک [...] اسے بنائے
[...] کا جا[...] ناچ نچائے
[...] دیکھے سا[...] نظر نہ آئے
[...]صیان [...] اسے بھلائے
[...] جو [...] سے موہ بڑھائے
[...] رو من کلپائے
[...] کون نہ جائے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گزشتہ سے آگے

دلچسپ سوشل کہانی

روپ ۔۔۔ اور ۔۔۔ روپیہ

لیکھکا کماری پشپ لتا پربھاکر

"رمنے یہ کیا ؟" ۔۔۔ پرنتو رمنے کچھ اُتر نہ دے سکی ۔

ادھر ماں پرکاش کو سمجھا رہی تھی ۔۔۔ دیکھیے ہے ۔۔۔ دہی سوگندھ نارائن داس جن کے یہاں ہمارا رام گلی والا مکان رہن پڑا ہے ۔۔۔ یہ تو انہی کی لڑکی نکلی ۔ تمہارے رمیش نے تو اس کے ماتا پتا کا پورا پتہ ہی نہ دیا ۔ اب تم ولایت کا وچار چھوڑ دو ۔ دیکھو میں اکیلی رہوں گی ۔ ابھی جو مل رہا ہے اسی پر سنتوش کرنا چاہیے ۔ ایک سو پچاس روپے ماہوار ویتن کیا کم ہے ۔ ابھی تو اور بھی بڑھتی ہوگی ۔ مکان بھی اوشیہ مکت کر دیں گے ۔ نارائن داس بڑے لوک شہدار ہے ۔ اور ان کے پیچھے بیوپار سب بگڑ گیا ۔ انیتھا ہزاروں کے آدمی تھے ۔ لڑکی بھی سشکشتا اور ودھی منی ہے ۔ اس کے اتیرکت سندرتا تو دیکھو ۔ ہنگمن ہیں ۔ بیٹھے ہی سارا گھر جگمگا اُٹھا ہے ۔ اس کی ماں نے بھی پرتھک ہوکر مجھ سے یہی کہا ہے ۔ کہ لڑکی یہیں وواہ کیلئے اڑی ہے ۔ وہ تمہارے اس ۔۔۔ وہ کیا ؟ ۔۔۔ جو تم اخباروں میں لکھتے رہتے ہو نہ ۔ بہت پسند کرتی ہے انہیں ۔ خوب رہے گی جوڑی ۔"

پرکاش نے شیگھرتا سے کہا ۔"سچ ماں !" پرنتو یہ کہہ کر کچھ جھینپ سا گیا ۔ "کچھ دیر ہاں ۔ کچھ دیر پوروید ی رمنے اور اس کی ماں آجاتیں ۔ تو نشچے ہی پرکاش رمنے کو ہی اپنی بھاوی اردھانگنی کے روپ میں سویکار کر لیتا ۔ پرنتو اب کیا ہو سکتا ہے ۔ رہ رہ کر پتر میں لکھے واکیہ پرکاش کے مستک میں گھوم رہے تھے ۔ ایک بار وچار آیا ۔ کہ یدی وہاں پھر سے اسویکرتی پتر لکھ دیا جائے ۔ تو کیا آپتی ہے ۔ پرنتو پھر ساہس نہ ہوتا ۔ ولایت کا وچار بھی وہ کیسے چھوڑ دیتا ۔ اس کے سامنے تھے اپنے سنہلے بھوشیہ کے سوپن ۔

اتنے میں رمنے اور اس کی ماں اندر والے دروازے سے دالان میں آگئیں ۔ رمنے نے نوکر کو بھیجا تانگہ لانے کے لئے ۔ اس کا نراشا سے ہردیہ ٹوٹ چکا تھا ۔ پرنتو یہ اپنے دکش کی

بات تھوڑے ہی تھی ۔ بھاوی اٹل ہے ۔ دوسرے کمرے سے پرکاش کی ماں نے دیکھا ۔ تو باہر نکل آئی ۔ سب کے مکھ پر گمبھیر موَن سا تھا ۔ پرکاش کی ماں اس کی "نہیں" سے پہلے ہی گمبھیر گشتہ تھی ۔ اپنے شُشک ہونٹوں پر مسکان لانے کا پریتن کرتی ہوئی بولی ۔۔۔ "آؤ ! بہن بیٹھو نہ ۔ چائے پی کر جانا ۔"

چائے میز پر آگئی تھی ۔ اس سمیہ رمنے چپ تھی ۔ نیچے دِرشٹی کئے ہوئے بیچ بیچ رمنے کی سانسیں سُن رہی تھی ۔ اس نے چائے پینے سے انکار کر دیا ۔ میں اس سمیہ چائے پینے کی عادی نہیں ۔ سر میں کچھ ہلکا سا درد بھی ہے ۔ رمنے کی ماں نے ودوش ہوکر ۔۔۔ ہونٹوں سے پیالے کو سپرش کرتے ہوئے کہا ۔۔۔ "اچھا ہوتا ۔ یدی پرکاش مان جاتا ۔ ۔۔۔ اور کچھ نہیں ۔ میں اپنی لڑکی کی اچھا انوسار ہی اس کا وواہ کرنا چاہتی ہوں ۔"

جیسے تیسے چائے سماپت ہوئی ۔ نوکر آگیا تھا ۔ رمنے کی آنکھوں سے بار بار آنسو نکلنے کو آتے تھے ۔ وہ سب کے سامنے کیسے رو پاتی ۔ شیگھرتا سے اُٹھی ۔ ۔۔۔ "ماں ۔ چلو ۔"

نوکر نے وچتر بھولے پن سے کہنا آرمبھ کیا ۔۔۔"بہن جی ! بابو جی نے مجھے تانگہ لانے کو منع کر دیا ہے ۔"

پرکاش کی ماں شیگھرتا سے باہر گئی ۔ اور دوسرے کشن لوٹی تو پرکاش بھی اس کے ساتھ تھا ۔ پرکاش نے مسکراتے ہوئے رمنے کو سمبودھت کر کے کہا ۔۔۔ "میرے لئے ہی ایک پیالہ پی لیجئے گا ۔"

چھوٹتے ہی پرکاش کی ماں بولی ۔۔۔ "منہ تو میٹھا کر دو بیٹی ۔"

وسمیہ اور ہرش کے بھاو تھے رمنے کے مکھ پر ۔ سگائی پکی ہوگئی ۔ کچھ دیر پشچات ہی گھر میں "دھائی ودھائی" ہونے لگی ۔

رمنے نے پرکاش کو جیت لیا تھا ۔ اور سلیکھا ۔ بیچاری چیچک کے داغوں والی سلیکھا ۔۔۔ ہزاروں روپے ساتھ لانے والی سلیکھا ۔۔۔ جیت کر ہار گئی تھی ۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کیلئے پرتی ندھیوں کا چناؤ

(از ماسٹر گوردتہ رام ہاں پرستھی منتری سبھا)

سبھا کے نیم نمبر ۶ کے مطابق پرتی ندھیوں کا عام چناؤ ہر تیسرے سال ہوتا ہے ۔ موجودہ ممبران کی میعاد سمت ۱۹۹۷ کی سماپتی کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے ہر ایک سماج اگلے تین ورشوں ارتھات سمت ۱۹۹۸ سمت ۱۹۹۹ و سمت ۲۰۰۰ کے لئے پرتی ندھی چن کر سبھاسدوں کی فہرست وشانس سمیت بھیجدیں ۔ تاکہ پرتی ندھی منظور ہو کر اگلے چناؤ میں جو ۱۸ ۔ ۱۹ ۔ جیٹھ سمت ۱۹۹۸ بمطابق ۳۱ ۔ مئی تا یکم جون ۱۹۴۱ء کو ہونا ہے بھاگ لے سکیں ۔ موجودہ پرتی ندھی اس چناؤ میں بھاگ نہ لے سکیں گے ۔ چاہے انہیں چنے تین سال ہوئے ہیں یا نہیں ۔ ہاں آریہ سماجوں کو ادھیکار ہے کہ وہ پرانے پرتی ندھیوں کو نئے سرے سے چن لیں ۔ پرتی ندھی ٹھیک طور پر بھرنے چاہئیں ۔ ہر ایک خانہ میں خانہ پُری ہونی چاہیئے ۔ پرنتیک ستھان پر جہاں دستخط لکھے ہیں ضرور ہونے چاہئیں ۔ کیونکہ ادھورا ہونے پر ڈاک خرچ اور وقت ضائع ہوتا ہے ۔ یہ چناؤ اپنے سماج کی سادھارن جنرل سبھا بلا کر کرنا چاہیئے ۔ اگر سماج کے دس ممبر ہیں ۔ تو ایک پرتی ندھی اور اگر بیس ممبر ہیں ۔ تو دو پرتی ندھی ۔ اس کے بعد ہر بیس ممبروں کے اضافہ پر ایک پرتی ندھی چنا جاتا ہے ۔ سب سبھاسدوں کا ورش کے چندہ کا وشانش فارم سمیت بھیجدیں ۔ سبھاسدوں کا چندہ ان کی آمدنی کا ٹھیک ٹھیک شتانش ضرور ہو ۔

وشانش کے متعلق سبھا کا یہ بھی نشچے ہے ۔ کہ پرتی ندھی منظور کرتے وقت پہلے پرتی ندھی کے لئے تین روپیہ اور زیادہ پرتی ندھیوں کے لئے ہر ایک کیلئے چھ روپیہ تک ضرور ہو ۔

اگر آپ اپنے سماج کے کسی سبھاسد کو پرتی ندھی مقرر نہ کرنا چاہیں ۔ تو آپ اس سبھا سے سمبندھ رکھنے والی کسی بھی دوسری سماج کے سبھاسد کو اپنا پرتی ندھی مقرر کر سکتے ہیں ۔ ایسی اوستھا میں فارم میں نشچے پتر کے نیچے اس سماج کے پردھان منتری تتھا کوشادھیکش کے دستخط ہونے چاہئیں ۔

پرتی ندھی مقرر کرتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھیں

۱ ۔ پرتی ندھی ایسے ہوں ۔ جو سماج کاموں میں پوری دلچسپی رکھتے ہوں ۔

۲ ۔ سبھا کے ادھیویشن میں شامل ہونے کا پورا یتن کریں ۔ مناسب یہ ہے ۔ کہ پرتی ندھی یوگیہ بھائیوں کو ہی چنا جائے تاکہ اس وجہ سے کوئی لائق بھائی میں ممبر نہ ہونے سے نہ رہ جائے ۔

۳ ۔ آپ کے پرتی ندھی آپ کے وچاروں کو سبھا میں بھلی بھانتی پرگٹ کرنے والے ہوں ۔

اُن ہی فارموں پر جو چناؤ کی تاریخ سے ۱۵ دن پہلے سبھا کے دفتر میں پہنچ سکے وچار کیا جاوے گا ۔ جس آریہ سماج میں فارم نہ پہنچے ہوں ۔ وہ سبھا کے دفتر سے منگوا لے +

بندوقیں پستول ، ریوالور

ہندوستان کے کئی ریلوے اسٹیشن پر بھیجدیں گے ۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد ۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں ۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے ۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی ۔ کراچی

Suleman Umar & Co.,
Karachi

ور کی ضرورت

میرے ایک دوست جو ۱۳۵ روپے ماہوار پر مستقل گورنمنٹ ملازم ہیں ۔ ایک سولہ سالہ سوشیل اور خوبصورت کنیا جو دسویں جماعت کی تیاری کر رہی ہے کیلئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے ۔ ور تندرست ۔ خوبصورت اور برسر روزگار ہو تو بہتر ۔ ورنہ روزگار کی تلاش بھی کی جاوے گی ۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں ۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو ۔

ہربنش چند ہیڈ کلرک بار ۔ لکھشمی بلڈنگ مظفر گڑھ

(کنیا گوروکل دہرہ دون)

سورگیہ آچاریہ رام دیو جی کا سچا سمارک

(لیکھک، شریمتی ودیاوتی ودیالنکرتا، ساہتیہ رتن)

ورتمان پرستھتی کو دیکھتے ہوئے ہم تبھی سپھل ہو سکیں گے۔ جب کہ ہم استریاں کے دیش میں سیتا۔ ساوتری۔ دمینتی۔ میتریئی، آدی کو اپنا آدرش بنائیں۔ پرنتو اپنے کھشیتر میں رہیں۔ اور استریاں اپنے کھشیتر میں۔ ایسی پرستھتی کا انوبھو کر کے ہی کنیا گوروکل دہرہ دون کا استریوں کے مانسی وکاس کے لئے نرمان ہوا ہے۔ کنیا گوروکل میں ہندی کے مادھیم دوارا سبھی اچیہ وشیوں کی شکشا دی جاتی ہے۔ جہاں کہ اور سکولوں کالجوں میں انگریزی میں اور انگریزی مادھیم دوارا شکشا دے کر ودیارتھیوں کے مستشک کے وکاس کو کنٹھت کر دیا جاتا ہے۔ دوسرے اپنے راشٹر کے سوابھیمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ بھارت کو پرتنترتا کے پاش میں جکڑا دینے میں اس ودیشی سبھیتا کے شکنجے میں جکڑے ہوئے کالجوں نے بہت بڑا یوگ دان دیا ہے۔ گوروکلوں میں بالک بالکاؤں کے رگ رگ میں دیش بھگتی کا سروت پرواہت کیا جاتا ہے۔ واستو میں دیکھا جائے تو گوروکل بھارت کی سوتنترتا کے پرہری ہیں۔ بھارت کی ورتمان پرتنترتا کو دیکھ کر لوگ لارڈ میکالے کی شکشا پدھتی کے دُش پرینا موں کو بھلی پرکار سمجھ گئے ہیں۔ گوروکل کو ادوتیہ برہمچاری شری سوامی شردھانند نے اپنے ہاتھوں سے تیار کیا۔ اس کے بعد اس بھومی میں بیج ڈالنے کا شریہ امر شہید سوامی شردھانند جی کو پراپت ہے۔ اور سوامی جی کا دایاں ہاتھ بن کر سورگیہ آچاریہ رام دیو جی نے اس گوروکل کی شکشا کو پلوت کیا۔ ان کی انتم اچھا تھی کہ کنیا گوروکل بھی گوروکل کانگڑی کی طرح سمردھی شالی ہو۔ اور وہ اپنی مرتیو شیا پر پڑے پڑے بھی اس کے لئے اَن تھک پریشرم کرتے رہے۔ رُگن اوستھا میں بھی کنیا گوروکل کی چنتا نے کبھی اُن کے مستشک کو مکت نہیں کیا۔ مہاتما گاندھی کے شبدوں میں آچاریہ جی کا واستوک سمرتی کنیا گوروکل ہی ہے۔ آریہ جنتا کو اپنے مہان تپسوی نیتا کی اس یادگار کو قائم رکھنا چاہیئے۔ ان کی مرتیو کو سوا سال ہونے جا رہا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ان کے سمارک کے لئے ایک لاکھ روپیہ کی اپیل کی تھی۔ پرنتو وہ روپیہ ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے۔ اور اس کا پورا نہ ہونا آریہ جنتا کی شتھلتا کا ہی چاتک ہے۔

بھارت کی سوتنترتا اور سکھ کے رکھشک کنیا گوروکل کا نرمان یہ چین سورگیہ یگ کو سامنے رکھ کر کیا گیا ہے۔

بدی بھارت واسی اپنی سوتنترتا سوابھیمان اور سکھ کو سورکھشت رکھنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں بھارتیتا کے رکھشک گوروکلوں کو تن من دھن سے ضرور اپنانا چاہیئے۔ آشا ہے کہ آریہ دھرم سیوی سجن اس اور دھیان دیں گے۔ یدی آریہ جاتی اور آریہ جنتا آریہ سماج کے لئے خون بہانے والوں کا۔ بلیدان کرنے والوں کا آدر کرنا جانتی ہے۔ "دیو پوجا" کرنا جانتی ہے۔ تو آشا ہے کہ وہ کنیا گوروکل کو سہائتا پردان کریں گے۔ جو اس بھارت کی عجیب پرستھتیوں میں بھی پراچین بھارتیہ آدرشوں کی رکھشا کر رہا ہے۔ اور آچاریہ جی کے پرتی بھی اپنا کرتویہ پالن کریں گے۔ آشا ہے کہ اس بار کنیا گوروکل کے اُتسو پر ایک لاکھ کی راشی پوری ہو جاوے گی۔ یہ آریہ جنتا کی پریکشا کا سمیہ ہے۔ کہ وہ کتنا رن چکانا جانتی ہے۔ جاتی کے لئے مر مٹنے والوں کی کتنی قیمت چکانا جانتی ہے۔ اپنے تپسوی نیتاؤں کی سسی پربل اچھا کی کتنا ساکار روپ دینا جانتی ہے۔ اس پریکشا میں پاس ہونا اس کے ہاتھ کی بات ہے۔ آشا ہے۔ کہ آریہ جنتا اپنے کرتویہ کا پالن کرے گی۔ اور کنیا گوروکل کی سہائتا کر کے اپنی کرتگیتا کا ثبوت دے گی +

۱۴۔ اپریل کو "لوہارو ڈے" منائیے

ماسٹر گوردت رام جی بان پرستھی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ سماجوں سے ۱۶۔ اپریل کو لوہارو ڈے منانے کی اپیل کی ہے۔ اور اس دن پاس کرنے کے لئے نمن لکھت پرستاو تجویز کئے ہیں:۔

"الحلیان .... کی یہ میٹنگ آریہ سماج لوہارو کے ۲۹۔ مارچ ۱۹۴۱ء کے سالانہ جلسہ کے پُرامن نگر کیرتن کے جلوس پر مسلم غنڈوں اور ریاست کے ملازمین کی طرف سے جن میں پولیس اور ملٹری کے سپاہی، نمبردار اور پٹواری وغیرہ شامل تھے دیدہ دانستہ وحشیانہ حملے کئے جانے پر سخت نفرت اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔

یہ جلسہ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج اُپ پردھان سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی۔ بھگت پھول سنگھ وغیرہ ایک درجن دیگر اصحاب کے ساتھ جن کو شدید ضربات پہنچیں۔ علاوہ تین دیگر اصحاب کے جن کو اس حملہ میں کافی ضربات آئیں۔ علاوہ نیز دیگر اصحاب کے جن کو اس حملہ میں خفیف ضربات پہنچیں دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور ان کے چرنوں میں عقیدت کی پیش کشی کرتا ہے۔

یہ جلسہ لوہارو ریاست کے افسران کے رویہ کی پُرزور مذمت کرتا ہے۔ خصوصاً ریاست کی پولیس کا جنہوں نے آریہ سماجیوں کو پولیس اور سپاہ کی معیت میں اپنا جلوس نکالنے کی ترغیب دیکر آمادہ کیا۔ اور جلوس کو ایسے طریق پر چلایا۔ جس سے ان کی موجودگی میں وہ غنڈوں کے حملے اور مار پیٹ کا شکار ہو گئے۔ جو بظاہر لاتعلق تماش بینوں کی طرح الگ تھلگ کھڑے دیکھتے رہے۔ اور یہ پُرامن نہتے جلوس پر لاٹھیوں اور کلہاڑیوں اور برچھوں سے ان پر بے دردانہ حملہ ہوتا رہا۔

افسران ریاست کے مذکورہ بالا رویہ کو اور لوہارو میں آریہ سماج کے قیام سے ہی لگاتار اُن کے انتہا جابروں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس جلسہ کا ریاست سے کسی انصاف اور ازالہ تلافی کی امید کرنا عبث ہے۔ اس لئے یہ جلسہ آنریبل تاج کے نمائندہ سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ لوہارو میں ان حادثات کی فوراً آزادانہ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے۔ اور آریہ ہندوؤں کی جان و مال کی حفاظت یا سلامتی کے لئے فوری تدابیر اختیار کی جائیں۔ اور ان تمام کو ان کے مذہبی عقائد اور پوجا کی رسومات کی ادائیگی میں پوری پوری آزادی دلانے کا یقین دلایا جائے۔

ہمارے آریہ گوروکل

۱۔ گوروکل اندر پرستھ	۸۔ گوروکل برندابن	**کنیا گوروکل**
۲۔ گوروکل کورو کھشیتر	۹۔ گوروکل سون گڑھ	۱۔ کنیا گوروکل ہاتھرس
۳۔ گوروکل کمالیہ	۱۰۔ گوروکل چتوڑ	۲۔ کنیا گوروکل دہرہ دون
۴۔ گوروکل رائے کوٹ	۱۱۔ گوروکل مہاودیالیہ جوالاپور	۳۔ کنیا گوروکل بیگم پیٹھ (نظام سٹیٹ)
۵۔ گوروکل مٹنڈو	۱۲۔ گوروکل جہلم	۴۔ کنیا مہاودیالیہ بڑودہ
۶۔ گوروکل چوہان ہگتاں	۱۳۔ گوروکل گوجرانوالہ	۵۔ کنیا مہاودیالیہ جالندھر
۷۔ گوروکل بیٹ سوہنی	۱۴۔ گوروکل شلپ ودیالیہ بھٹنڈہ	۶۔ کنیا مہاودیالیہ کنکھل انبالوی

لوہارو کانڈ

سارودیشک سبھا کی سوچنا

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی (انٹرنیشنل آرین لیگ) کے کاریہ کرتا پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج جن کو لوہارو کے آکرمن میں گہری چوٹیں آئی تھیں۔ اور جو ۳۔ مارچ کو دہلی کے اروِن ہسپتال میں داخل کرائے گئے تھے۔ شری لالہ نارائن دت جی کے نواس سنگھان ۱۳ بارہ کھمبا روڈ دہلی میں لائے گئے ہیں۔ اور بھگت پھول سنگھ جی دیوان ہال دہلی میں پہنچائے گئے ہیں۔

سارودیشک سبھا کے کاریالیہ میں یہ سوچنا ملی ہے۔ کہ لوہارو کے تین آریہ سماجی جن میں سماج کے پردھان بھی ہیں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ نتھا چند اور آریہ سماجیوں کی گرفتاری کے بھی وارنٹ جاری کئے گئے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ چوری اور ڈکیتی کے معاملوں میں آریہ سماجیوں کو پھنسانے کی چیشٹا کی جا رہی ہے۔ اس سمیہ مسلم ...... میں آریہ سماجیوں کی گرفتاری کی خبر ملی ہے ...... (منتری سارودیشک سبھا)

گوروکل کانگڑی کا سنکھشپت پریچے

انڑ مکھیہ ادھشٹاتا - گوروکل کانگڑی

یکم مارچ ۱۹۴۱ء کو گوروکل قایم ہوئے ۳۹ ورش سماپت ہو چکے ہیں - ۲۶ - نومبر ۱۸۹۸ء میں اس کو قایم کرنے کا نشچے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کیا تھا - اس ادھیویشن میں مہاتما منشی رام جی پرتگیا کر کے گئے - تک تیں تیس ہزار روپیہ فراہم نہ کروں گا گھر میں پیر نہ رکھونگا بھکشا کی جھولی لیکر نکل پڑے - اور تقریباً سات ماہ میں ہی پرتگیا کی رقم پوری کرلی - اس شبھ کاریہ میں دانویر منشی امن سنگھ صاحب نے اپنا سارا کانگڑی گاؤں جس کا رقبہ ۱۲ سو بیگھہ ہے سوامی جی کے حوالہ کر دیا - شورانتری سے ۴ دن پہلے ۲ - مارچ ۱۹۰۲ء کو ۳۲ برہمچاری لیکر مہاتما منشی رام جی نے اس بھومی میں قدم رکھا - اور اسی دن اس کی ستھاپنا ہوئی - اور سمت ۱۹۷۸ تک یہ سنستھا مہاتما جی کے زیر سایہ پھلتی پھولتی رہی - یہ گوروکل ابتدا میں چار شرینیوں سے شروع ہوا تھا - سمت ۱۹۶۵ میں اس نے مہاودیالیہ اور سمت ۱۹۶۸ میں وشوودیالیہ کی شکل اختیار کرلی - اور سمت ۱۹۸۰ سے اس کے آدھین تین مہاودیالیہ (۱) ویدمہاودیالیہ (۲) سادھارن مہاودیالیہ (۳) آیوروید مہاودیالیہ قایم ہوئے -

۱۹۲۴ء میں گنگا کی طغیانی نے گوروکل کی زندگی میں بہت انقلاب پیدا کر دیا - اور وہ یہ تھا - کہ طغیانی سے بہت سے بھون مسمار ہو گئے - اور آئندہ کیلئے بھی خطرہ بنا رہا - چنانچہ اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے گوروکل گنگا کے بائیں کنارے سے دائیں پہ آباد کیا گیا - جو اسوقت نہر گنگ کے کنارے کنکھل سے اڑھائی میل کے فاصلہ پہ لبا پڑا ہے - اسوقت پہلی سے ۵ ویں اور ۱۱ ویں سے ۱۴ ویں جماعت تک یہاں پڑھائی ہوتی ہے - اور چھٹی سے دسویں جماعت تک گوروکل اندرپرستھ جو دہلی کے نزدیک ہے تعلیم دی جاتی ہے -

یہ سنستھا اپنے ڈھنگ کی درسگاہوں میں سب اوّل ہے - اس کا انتظام آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے آدھین ہے - یہ درسگاہ کسی خاص صوبہ کی نہ ہو کر سارے بھارت ورش کی ہے - اس وقت گوروکل میں ہندوستان کے ہر حصہ کے بالک تعلیم پا رہے ہیں - جن کی تعداد اسوقت چار سو سے اوپر ہے - ان میں بہری جن بالک بھی ہیں - اس

انسٹی ٹیوشن کی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں بچوں کو ۷ - ۸ ورش کی عمر میں شہروں کے بُرے سنسکاروں سے بچاکر پُرانی ویدک تہذیب میں رنگا جاتا ہے - یہ بچے یہ اس کا پران ہے - چھوٹی عمر سے ۲۴ ورش تک یہاں برہمچاری رہتے ہیں - اور اس عرصہ میں وہ وید اُپنشد - درشن - ویاکرن - نروکت وغیرہ دھارمک گرنتھوں کی ٹھوس تعلیم کے ساتھ ساتھ مغربی تعلیم فلاسفی سائنس - تواریخ - اکانومی - دُنیا کے مذاہب انگریزی تعلیم وغیرہ بھی حاصل کرتے ہیں - یہاں پر اپنی ہی ڈگری دی جاتی ہے - کیونکہ اس سنستھا کا سرکار سے تعلق نہیں - پھر بھی تعلیمی معیار اتنا اُونچا ہے - کہ یہاں کی تعلیم حاصل کیا ہوا گریجویٹ جہاں سنسکرت کے مضامین میں اُونچی سے اُونچی قابلیت رکھتا ہے وہاں انگریزی کے مضامین میں بھی وہ پُورا پنڈت ہوتا ہے - یہاں سے تعلیم حاصل کر کے بہت سے گریجویٹ جرمنی - انگلینڈ - امریکہ وغیرہ ملکوں میں گئے - اور اپنی تعلیمی لیاقت کی وجہ سے وہاں بھی کافی عزّت و شہرت حاصل کی - دلشی پریم - سماج سیوا - ہندوستانی تعلیم سے لگاؤ وغیرہ کے نقطہ خیال سے یہ ایک بے نظیر درسگاہ ہے -

جس گوروکل کا آغاز صرف ۳۲ برہمچاریوں سے ہوا تھا - آج وہ ایک وشال سنستھا کا روپ دھارن کر چکا ہے - تین لاکھ روپیہ سے اوپر کی اس کی عمارتیں بن چکی ہیں - اور دنوں دن عمارتیں بنتی جا رہی ہیں - اس سنستھا کا سالانہ خرچ ڈیڑھ لاکھ سے اُوپر ہے - جس کا انحصار صرف دان پر ہے - کچھ دان ویر مہانوبھاوون نے چیرز مقرر کر دی ہیں - جن کے سود پر پروفیسر صاحبان رکھے ہوئے ہیں - مگر وہ اتنے کم ہیں

گوروکل کانگڑی کے ۳۹ ویں سالانہ جلسہ کا پروگرام

۱۰-اپریل

پرातہ ۷-۲۰ سے ۸-۳۰ تک ہون تتھا بھجن - ۸-۳۰ سے ۹ تک اُپدیش شری سوامی برتانند جی ۹ سے ۱۰-۳۰ تک وید سمیلن - برہمچاریوں کے وید دشنیک نیوندھ -

سبھاپتی :- شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار -

مدھیانہ ایک سے ۱-۳۰ تک بھجن - ۱-۳۰ سے ۲-۳۰ تک ویاکھیان شری پنڈت سکھدیو جی درشن واچسپتی - ۲-۳۰ سے ۳-۳۰ تک ویاکھیان شری پنڈت دیوبرت جی بان پرستھی - ۳-۳۰ سے ۴-۳۰ تک چھوٹے برہمچاریوں کی انتیا کھشری -

راتری ۷-۳۰ سے ۸ تک بھجن - ۸ سے ۹ تک ویاکھیان شری سوامی ستیانند جی مہاراج - وشے - "سُواد ھیائے" ۹ سے ۱۰ تک ویاکھیان شری پنڈت لیش پال جی سدھانت النکار

۱۱-اپریل

پراتہ ۷ سے ۱۱ تک دیکھشانت سنسکار - وشو کوی گورو دیو رابندر ناتھ ٹیگور کا دیکھشانت بھاشن ہوگا - آچاریہ کھشتی موہن سین شانتی نکیتن گورو دیو کے وشیش سندیش کے ساتھ ان کے بھاشن کو پڑھیں گے - تدانتر اپنا بھاشن بھی دیں گے -

مدھیانہ ۱ سے ۱-۳۰ تک بھجن - ۱-۳۰ سے ۲-۳۰ تک ویاکھیان شری پنڈت دھرمیندر ناتھ جی ترک شرومنی - وشے "ہندوستان کی مسلم سمسیا" - ۲-۳۰ سے ۳-۳۰ تک اپیل - شری پنڈت ستیہ ورت جی مکھیہ ادھشٹاتا +

راتری ۷ سے ۸ تک بھجن - ۸ سے ۹ تک ویاکھیان شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار - وشے "میں نے کوتیا کیوں..." ۹ سے ۱۰ تک ویاکھیان شری پنڈت ... ودیا واچسپتی - وشے "شانتی یا ..."

۱۲-اپریل

پراتہ ۷ سے ۷-۳۰ تک بھجن ... ۷-۳۰ سے ۸-۳۰ تک آیوروید مہاودیالیہ کا اُدگھاٹن - شری پنڈت ... دت جی وشید امرت دھارا کے کرکمل ... یہ اُدگھاٹن آیوروید مہاودیالیہ کی ... عمارت میں ہے وہاں ہوگا - ۹-۳۰ ... ۱۱ تک دلت اُدھار سمیلن

سبھاپتی :- شری پنڈت لیکھ پال جی سدھانت النکار

مدھیانہ ۱ سے ۱-۳۰ تک بھجن ۱-۳۰ سے ۲-۳۰ تک ویاکھیان شری پنڈت ... جی ویدواچسپتی - ۲-۳۰ سے ۳-۳۰ تک ویاکھیان شری پنڈت گنگا پرشاد جی ریٹائرڈ چیف جج - ۳-۳۰ سے ۴-۳۰ تک ویاکھیان شری مہاتما نارائن سوامی جی وشے - "سنکلپ بل"

راتری ۷ سے ۸ تک بھجن - ۸ سے ... تک ودیا ہوم سمیلن -

۱۳-اپریل

پراتہ ۷ سے ۹-۳۰ تک وید آرمبھ ... شری آچاریہ ابھے دیو جی نویں برہمچاریوں کو اُپدیش دیں گے - ۹-۳۰ سے ۱۱ تک شری پنڈت بہاری لال جی کاویہ تیرتھ وشے - "شمت منا نندرلال نیتی پر پربھاؤ"

مدھیانہ ۱ سے ۱-۳۰ تک بھجن ۱-۳۰ سے ۲-۳۰ تک ویاکھیان ڈاکٹر مکند لال جی - وشے "ہتیہ کے دکھانیک لالہ" ۲-۳۰ سے ۳ تک بھجن - ۳ سے ... تک کوتیا سمیلن

راتری - سنگیت سمیلن -

کہ ابھی اس مد میں روپیہ کی ضرورت ہے

موجودہ سٹاف ۱- شری سوامی ابھے دیو جی آچاریہ ۲- شری ... ستیہ ورت جی سدھانت النکار مکھیہ ادھشٹاتا اور ایک درجن سے اوپر دوسرے کاریہ کر رہے ہیں -

بمبئی کوآپریٹو انشورنس سوسائٹی لمیٹڈ بمبئی

کی ایک اور شاندار کامیابی

آجکل جنگ کے دِنوں میں بھی گذشتہ سال کے کاروبار سے پچیس فیصدی منافع

سوسائٹی ہذا کی بڑھتی ہوئی ترقی کا زندہ ثبوت

سرمایہ زائد از دس لاکھ روپیہ — جاری شدہ کاروبار زائد از ایک کروڑ روپیہ

مزید تفصیلات کے لئے لکھیں :-

تار کا پتہ :- Co-Insure لاہور

ایس - ایل چوپڑہ اسکوائر برانچ مینیجر ۱۸ - میکلوڈ روڈ - لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۰۹

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج پٹو کی کے سماچار

پٹو کی آریہ سماج مندر میں آریہ سماج استھاپنا دوس کے سمبندھ میں بڑا بھاری جلسہ ۲۸ - مارچ کو منعقد کیا گیا۔ جس میں پنڈت آسانند جی کے بھجن ہوئے۔ اور منڈی کے تمام شاعروں کی سمیلن ہوا۔ منڈی کے تمام شاعروں نے اپنی نظمیں سنائیں۔ اول نمبر پر پنڈت بلونت رائے دت۔ دوئم پر مہاشہ ارجن داس وششٹی رہے۔ جن کو انعام دیا گیا۔ ایک کنیا ودیہ کماری کو بھی نظم پڑھنے پر انعام دیا گیا۔ (سوہن لال منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

(۱) یکم مارچ سے ۱۳ - مارچ تک شری سوامی ایشورانند جی مہاراج نے سماج کے دینک ست سنگوں میں ایشور بھگتی کے وشیہ پر اتی اُتّم اور منورنجک کتھا کی +

(۲) ہمارے سماج کے دان ویر خزانچی صاحب گوربچن دت جی نے آریہ سماج لارنس روڈ کی لائبریری کے واسطے مبلغ پانصد روپیہ کی گراں رقم دان دینے کی پرتگیا کی ہے۔ سماج کی طرف سے ان کا ہاردک دھنیہ واد کیا جاتا ہے۔

(۳) سماج ہذا کے ویدک ست سنگ صبح $6\frac{1}{2}$ سے $8\frac{1}{2}$ تک ہوتے ہیں اور استری آریہ سماج کے ساپتاہک ادھیویشن سوموار ۲ بجے سے ۵ بجے تک ہوتے ہیں۔ (منتری)

آریہ سماج جام پور

۱ - ویر پنچ کا پرب $\frac{3}{14}$ کو منایا گیا۔ سبھا پتی کا آسن دیوان جہانگی رام جی نے گرہن کیا۔ کئی سجنوں نے شہید کے جیون سمبندھی تقریریں کیں۔

۲ - ویدک پاٹھ شالہ کا مکان تیار ہو رہا ہے۔ شریمان دیوان بہاری لال جی اس سیوا کو بڑی لگن سے کر رہے ہیں۔ دیوان جی کا شکریہ!

۳ - استری سماج کا ہر ششکر وار کو ہفتہ واری ست سنگ ہوتا ہے۔ اس میں برابر شری مہاشہ گنیش دت جی کے منوہر ویاکھیان ہو رہے ہیں۔ (منتری)

گوروکل اندر پرستھ

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی آگیا انوسار گوروکل اندرپرستھ میں آریہ سماج استھاپنا دوس بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ $8\frac{1}{2}$ بجے بعد از دوپہر سب کل واسیوں کا سموہک بڑا یگیہ ہوا۔ یگیہ کے بعد برہمچاریوں کی کوتائیں

ساماجک سماچار

اور سمبندھ پڑھے گئے۔ جس میں مہرشی دیانند اور آریہ سماج کے پرتی کرتگیتا کے بھاو پرگٹ کئے گئے۔ اس کے بعد پروفیسر روپ نارائن جی بی - اے - ایل - ٹی - پنڈت دھرم دیو جی ودیا واچسپتی - پنڈت ہری شرن جی سدھانت النکار - تتھا پنڈت جگن ناتھ جی ودیا النکار کے ودوتا پورن بھاشن ہوئے۔ آریہ سماج کے کام اور اس کے اُدیشیوں کو جنتا کے سمکھ اُپستھت کیا گیا۔

(آچاریہ)

آریہ سماج لدھیانہ

آریہ سماج لدھیانہ مہرشی دیانند کے سندیش کو شہر اور باہر گراموں میں پہنچانے کے لئے جس خوبی اور لگن سے کام کر رہا ہے، وہ قابلِ تقلید ہے۔ جہاں ساپتاہک ست سنگ - مہا پرشوں کے دوس آریہ کمار سبھا - آریہ لڑکیوں کی بالا سماج - استری سماج جس سرگرمی سے پرچار کاریہ کر رہے ہیں۔ وہاں آریہ سماج لدھیانہ شہر - گراموں اندر دیانند گڑھی میں پرچار - اچھوت اُدّھار سمبندھی کاریہ بھلی پرکار کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ مریضوں کی سہایتا کے لئے دیانند ہاسپیٹل جس میں قابل ترین ڈاکٹر کام کر رہے ہیں - غریب مریضوں کو علاوہ دوائی و مفت خوراک کے کپڑا بھی دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ آریہ میڈیکل سکول سے دُور دُور کے لڑکے ڈاکٹری تعلیم حاصل کر کے لابھ اُٹھا رہے ہیں۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ - جی - ایل آریہ گرلز سکول لدھیانہ اپنے اپنے طور پر اپنے اپنے کام کی وجہ سے پنجاب میں ایک ممتاز درجہ رکھتے ہیں - مذکورہ آریہ سماجی سنستھائیں جو قدیم آریہ سماج لدھیانہ نے اپنے آدھین کھول رکھی ہیں ان کی تمام تر ذمہ واریاں اس کے سر ہیں۔ سال بھر ان کے لئے کام کرنا آریہ سماج ہذا کا فرض ہے - جن کو پورا کرنے کیلئے لگاتار بل پوروک کاریہ ہو رہا ہے +

آریہ سماج لدھیانہ کا سالانہ جلسہ ۱۶ - اپریل سے ۲۶ - اپریل تک اُتساہ پوروک منایا جاوے گا - جس میں شہر کے ہر ایک محلہ میں خصوصیت سے پرچار کا پربندھ ہوگا - اُپدیشک و بھجنیکوں کا خاص پربندھ کیا گیا ہے +

آریہ سماج لدھیانہ اپنے لوکل السٹیٹیوشنوں کے علاوہ تین سو روپیہ سالانہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو وید پرچار کے لئے بھینٹ کرتا ہے۔ دانی سجن جہاں لوکل آریہ سماج ہذا کی مدد کریں۔ وہاں گوروکل کانگڑی کی بھی مدد کر کے پُنیہ کے بھاگی بنیں۔

(بھجو رام نیتر)

> مشہور ہندی رسالہ "سرسوتی" الہ آباد
>
> کے
>
> ایڈیٹر دیوی دت شکل کی
>
> ## رائے
>
> "آریہ ورت" ملا - آپ دھنیہ ہیں - جو آپ ایسا سندر پیپر لاہور جیسے ستھان سے نکال رہے ہیں - پرماتما آپ کو سپھلتا پردان کریں - "آریہ ورت" کا پریچے میں "سرسوتی" کے اگلے انک میں چھاپوں گا۔"
>
> الہ آباد ۲۱ - مارچ "دیوی دت"

ضروری اطلاع

۱۱ - اپریل ۷ بجے تک پراتہ پوجنیہ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کے کر کملوں سے آریہ گرہستھی بان پرستھ آشرم میں پرویشی ہوں گے۔

۱۲ - اپریل ۵ سے ۷ بجے تک پراتہ پوجنیہ شری چرنجیو لال جی بان پرستھی کے کر کملوں سے آریہ یووکوں کے یگیوپویت سنسکار ہوں گے۔

جو بھی آریہ گرہستھی سجن بان پرستھ یا سنیاس میں پرویش کرنا چاہیں - اور یووک یگیوپویت دھارن کرنا چاہیں - اپنی اپنی درخواست جلدی بھیجدیں اور سمیہ پر پہنچ جاویں +

(منتری آریہ سماج علاولپور)

کنیا گوروکل دہرہ دون

استری شکشا کے پریمیوں اور کنیا گوروکل دہرہ دون میں شکشا پانے والی پتریوں کے سنرکھشکوں کو یہ جان کر پرسنتا ہوگی - کہ اس سنستھا میں مدراس کی ایک دیوی جو کہ ڈاکٹری کی اعلےٰ ڈگری "ایل - آئی - ایل" سند یافتہ ہیں اور آیور وید کی چکتسا سے بھی واقف ہیں۔ بطور لیڈی ڈاکٹر کے تعینات کر دی گئی ہیں۔

۲ - کنیا گوروکل دہرہ دون کی انتظامیہ کمیٹی نے شری آچاریہ رام دیو سمارک سمبندھی کنیا گوروکل میں ویدھیہ شالہ (ودیالیہ بھون) سنان گرہ اور مہا ودیالیہ بھون کی تعمیر کی منظوری دے دی ہے۔ جو کہ جلد ہی شروع کر دی جاوے گی۔ دانی مہاشیوں اور ماتاؤں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ کمروں کے لئے نیز سمارک فنڈ کے لئے وعدہ کردہ دان کی رقموں کو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے دفتر گورودت بھون لاہور میں بھیجکر کرتارتھ فرماویں۔ نیز انیہ دانی استری پرشوں سے پرارتھنا ہے - کہ استری شکشا کے ہتیشی جو کوئی بھی اپنے عزیزوں اور سمبندھیوں کی یادگار بنانا چاہیں۔ اور جس وبھاگ میں ان کی خواہش ہو دان بھیجکر کرتارتھ فرماویں۔

آریہ سماج چک جھمرہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج چک جھمرہ کا سالانہ جلسہ ۲۴ سے ۲۷ - مارچ تک منایا گیا - اس اوسر پر شری سوامی شری سچ جیہ سوامی وگیانانند جی - پنڈت رام سوروپ جی - پنڈت منسا رام جی - پنڈتا ستیا دیوی جی - مہاشہ امر چند جی بھجنیک - مہاشہ دلیپ راج جی بھجنیک - مہاشہ بلدیو جی بھجنیک نے اپنے منوہر اُپدیشوں و بھجنوں سے جنتا کو آنندت کیا۔

۲۸ - مارچ کو آریہ سماج ستھاپنا دوس منایا گیا - پراتہ آریہ بالکوں نے نگر میں پربھات پھیری کی - اس کے بعد آریہ سماج مندر میں برہد ہون یگیہ کیا گیا - اور اس کے پشچات شری پنڈت منسا رام جی ورگ نے اوم کا جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی - اُپستھت جنتا نے "جھنڈا اُونچا رہے ہمارا" کا گیت گایا۔ بھگت جی نے جھنڈے کی عظمت پر ایک شاندار تقریر کی - اس کے بعد پنڈت منسا رام جی کا لیکچر ہوا - رات کو دیپ مالا کی گئی۔

مقامی استری سماج نہایت لگن و بڑی شان سے باقاعدہ کام کر رہی ہے۔ حال ہی میں استری سماج نے ڈیڑھ سو روپیہ کی لاگت سے آریہ سماج مندر کے صحن کا فرش بنوایا ہے - استری سماج کا جلسہ بھی ۲۶ - ۲۷ - مارچ کو ہوا - جس میں پنڈتا ستیا دیوی کے ویاکھیان ہوتے رہے۔

(منتری)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل شکھشا پرنالی کی موک وشیشتائیں

بقیہ صفحہ ۶

ہے۔ پرنتو یدی اس پر پورن روپ سے دھیان دیا جائے۔ تو بہت کچھ روک تھام ہو سکتی ہے۔ اسلئے تو اسے اوشیک سمجھ کر پرتیک شکھشک کو اس پر غور کرنا چاہیئے۔ بالک کے جیون کو اس سے ادھک وکھنڈت کرنے والی اور کوئی بردرتی نہیں ہے۔ اس لئے شکھشک کو دھیر پوروک اس کا اور اس سے سمبندھ سمسیاؤں کا سمادھان کرنا چاہیئے۔ پراچین گوروؤں میں آچاریہ اس نازک وشے کو سابھپوروک اپنے ہاتھ میں لیتا تھا۔ اور اچت ودھا میں کام وبگ کو نینترت کر کے بالک کو اس کے مانسی میں اس کے کارن اتپن ہونے والی انیک جٹلتاؤں سے بڑی سہولتا کے ساتھ بچائے جاتا تھا۔ اور سب باتوں کو رہنے بھی دیا جائے۔ تو بھی پراچین بھارتیہ شکھشک کے اکیلے اس کاریہ کو دیکھتے ہوئے ادھونک شکھشک کے سامنے اس کی سرشریشٹھتا بڑی آسانی سے سمجھ میں آ سکتی ہے +

گوروکل شکھشا پرنالی کا سار یہ ہے۔ کہ بنا کسی شلک کے بھوجن۔ وستر۔ نواس آدی کا پربندھ کرتے ہوئے بالک کو گورو کے پریوار کا پورن روپ سے انگ بنانا۔ اسے سادے رہن سہن اور تپسیا کے واتاورن میں رکھنا۔ تتھا چرتر نرمان کرتے ہوئے اس کے بودھک وکاس میں سہائک بننا۔ ان سب باتوں کے پشچات لکھنے پڑھنے کی باری آتی ہے۔ گوروکل شکھشا پرنالی کی ان وشیشتاؤں کو اوشیک پری ورتن کے ساتھ ادھونک شکھشا پرنالی میں اچت ستھان دیا جا سکتا ہے۔ میں یہ مانتا ہوں کہ ایک پرانی پرنالی جو ہو بہو اسی ڈھنگ سے اس بیسویں صدی میں جاری نہیں کی جا سکتی۔ لیکن گوروکل پرنالی کوئی بندھی ہوئی ٹھوس پرنالی نہیں ہے۔ اس کے کچھ آدرش ہیں۔ وہ بھن بھن مانوں میں بھی لاگو ہو سکتے ہیں۔ یہ آدرش اٹل اور وچار سنیہ ہیں۔ آج کل بھی اوستھاؤں سے بادھک ہو کر انجانے میں شکھشا وگیہ ان ہی آدرشوں کی اور بڑی تیزی سے قدم بڑھا رہے ہیں۔ شکھشالیہ میں گھریلو واتاورن ہونا یہ جو گوروکل پرنالی کی وشیشتا ہے۔ ہر ایک پرنالی اسے اپنانا چاہتی ہے۔ اور اپنائے گی۔ کیونکہ واستوک شکھشا کیول اسی اپائے دوارا سمبھو ہو سکتی ہے +

سوامی شردھانند جی کے اپدیش

بقیہ صفحہ ۳

پھر کوئی طاقت اس کو اس لکشیہ پر پہنچنے کے لئے نہیں روک سکتی۔ جب اپنے دھرم پر درڑھ ہو جائے۔ تو پھر دنیا روپی پدارتھ جو پہلے اس کو بھرمان کرتے تھے ایک ایک اس کی نظر میں پھر تچھ پرتیت ہوتے ہیں۔ اور وہ دنیاوی آنند پھر اس آنند کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ دھرم روپی چوٹی سے سب محل شاندار چیزیں ایک کھلونے کے سامان نظر آتی ہیں۔ دھرم مارگ پر چاروں طرف ایشور کی مہما نظر آتی ہے۔ مگر باوجود اوپر شکھر پر چڑھنے کے ذرا پاؤں پھسلا۔ دھڑام نیچے۔ ایسا ہی ہر سمے پتن ہونے کا بھے دامنگیر ہے۔ اس لئے ہر ایک دھرماتما پرش ونے پوروک بار بار ہم پربھو سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ ان کا من ڈولے نہیں۔ سدیو ستیہ کی چٹان پر درڑھ رہے۔ اور ست مارگ سے ان کا پاؤں نہ پھسلے۔ آؤ مترو! ہم دھرم روپی اونچے پہاڑ پر چڑھ کر پرماتما کے سورگ دھام روپی مہما کے آنند کو پراپت کریں +

پنڈت چھبیل جی شرما مالک سکھ سنچارک کمپنی متھرا

جنہوں نے حال ہی میں

۶۴ ہزار روپیہ زچگی ہسپتال کیلئے دان کیا ہے

آپ کا جنم موضع گوچھ ضلع انبالہ میں سمت ۱۹۳۷ بکرمی مطابق سنہ ۱۸۸۰ عیسوی کو ہوا۔ پنڈت جی نے ابتدائی تعلیم سنسکرت میں حاصل کی۔ اور اپنی محنت سے سنسکرت کے عالم بن گئے۔ لیکن اس کے باوجود آپ کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ چنانچہ آپ نے اپنی زندگی کا آغاز دس روپیہ ماہوار پر کلکتہ کے ایک پریس سے کیا۔ جہاں آپ کے سپرد پروف ریڈنگ کا کام تھا۔ قابلیت پوشیدہ نہیں رہتی۔ اس لئے پنڈت جی جلد ہی ترقی کرتے ہوئے تیس روپے ماہوار پر پہنچ گئے۔ اس طرح بڑھتے بڑھتے آپ نے سنہ ۱۹۰۱ء میں ایک سو پچاس روپیہ کے سرمایہ سے کمپنی قائم کی۔ آج جس کا نام ہندوستان ہی نہیں بلکہ چرمنی افریقہ۔ برٹش گائینا وغیرہ ولایتوں میں بھی مشہور ہے۔ اس کمپنی میں جہاں ویدک طریق پر ہر مرض کی مستند اور زود اثر ادویات تیار کی جاتی ہیں۔ وہاں ٹائپ ڈھالنے اور چھاپہ خانہ کی بھی سینکڑوں مشینیں چلتی ہیں۔ اس وقت تقریباً دو سو آدمی اس کارخانہ میں کام کرتے ہیں۔ جن کی تنخواہوں پر ۳۶ ہزار روپیہ سالانہ خرچ آتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ گھڑیاں ہر قسم۔ ہارمونیم گراموفون باجے۔ رام لیلا ناٹک کا سامان۔ جوزری۔ سٹیشنری اور کٹلری کا سامان وغیرہ کئی اقسام کا کاروبار کرتے ہیں۔ آپ کے کاروبار کے متعلق ہندی۔ اردو۔ گجراتی۔ مرہٹی۔ انگریزی وغیرہ مختلف زبانوں کے لگ بھگ تین صد اخبارات میں اشتہارات برکاشت ہوتے ہیں۔ جس پر ایک لاکھ روپیہ سالانہ خرچ آتا ہے۔

شرما جی کی ایجادات میں سب سے پہلے سدھا سندھو۔ ان کے بعد بال سدھا اور درد وگھ کیسری ادویات ہیں۔ آپ کا تیار کردہ درا کھشاسو اور جیون پراش اولیہ کسی تعریف کا محتاج نہیں۔ ہر دوا بے حد اثر والی مفید ہے۔ اور اپنی اعلیٰ خوبیوں کی بدولت ملک میں مسلمہ شہرت رکھتی ہیں۔

شرما جی کو جہاں ایشور نے لاکھوں پتی بنایا ہے۔ وہاں آپ کے سوبھاؤ میں انکساری رحمدلی۔ محبت اور دوسروں کو فیض کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ نہ صرف عوام کے ساتھ بلکہ اپنے کارخانہ کے ادنےٰ سے ادنےٰ ملازم کے ساتھ بھی آپ کا برتاؤ نہایت شریفانہ اور مہربانہ ہے۔ آپ کے خیالات (بقیہ اسی صفحہ پر کالم ...)

نوٹ:۔ پنڈت جی کا فوٹو صفحہ ۱۹ پر دیکھیں +

نہایت وسیع ہیں۔ اور آپ اپنے زمانہ کے مشہور دانی ہیں۔ پرماتما نے آپکو تین لڑکے اور لڑکیاں عطا کی ہیں۔ اور یہ امر اور بھی خوشی کا باعث ہے۔ کہ آپ کے ہونہار فرزند ارجمند آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے کاروبار کو خوب بڑھا رہے ہیں۔ آپ کا بڑا لڑکا علاج بذریعہ بجلی و ولائتی طبابت کرتا ہے۔ اور چھوٹا لڑکا کارخانہ کا نگران ہے۔ اس وقت شرما جی کی عمر ۶۱ سال کی ہے۔ اور اس عمر میں بھی آپکی قابل رشک صحت نوجوانوں سے بھی اچھی ہے۔ آپ نے حال ہی میں ۶۴ ہزار روپیہ برائے ہسپتال زچگی دان کیا ہے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے کہ ایسے دانی اصحاب جو دلیش اور جاتی کی بے لاگ سیوا کرتے ہیں۔ کے کاروبار میں لا انتہا ترقی ہو۔ اور آپ کو طویل عمر عطا ہو +

اچھی کتابیں
خاوندوں کیلئے
بیویوں کے لئے
بال بچہ داروں کیلئے
سب کیلئے
تمام بکسیلر بیچتے ہیں

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد اگروال
اصلی میٹھی بال جیون گھی رجسٹرڈ
بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹا دیں۔ بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں۔
نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر۔ کمزور بچے تندرست و طاقتور ہو جاتے ہیں۔
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۸، چار شیشی ۲، درجن ۱۲ علاوہ محصول سوداگروں کو
نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگاویں
مفت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجے پر ۸ روپیہ کا ٹکٹ مفت
المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورو کل کانگڑی فارمیسی ہردوار کی مشہور ادویات

برہمی تیل

روزانہ سنان کے بعد سر پر
لگانے سے دماغ تر و تازہ
رہتا ہے۔ دماغی طاقت بڑھاتا ہے
اور دل کو خوش رکھتا ہے۔
قیمت: ایک روپیہ (عمر) پاؤ

چیون پراش

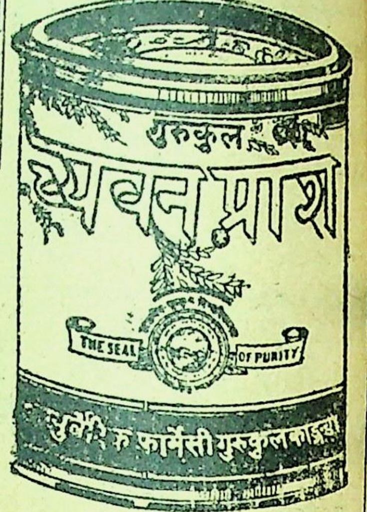

بڑھیا لذیذ ٹانک ہے۔
پرانی کھانسی۔ دل کی دھڑکن
کمزوری وغیرہ امراض میں اکسیر
ہے۔
قیمت: ایک روپیہ ۲ ر (عہ) پاؤ

سرمہ کھیم سینی

ہمارا یہ سرمہ بہت مشہور ہو چکا ہے۔ ہزار ہا شخصوں
نے اس سے فائدہ اٹھا کر تعریف کی ہے۔ آنکھوں کی تمام
امراض میں اکسیر ہے۔ آنکھوں کی جیوتی کو بڑھاتا ہے۔ قیمت ۴ ارفی شیشی

سپاری پاک

عورتوں کے جریان مرض کی
مشہور دوا ہے۔ کمزوری دور
کر کے طاقت اور چستی دیتی ہے
قیمت ایک روپیہ ۸ ر (عٰمر) پاؤ

دراکشاسو

طاقت اور تازگی دیتا
ہے۔ اور بھوک بڑھاتا
ہے۔
قیمت ایک روپیہ ۴ ر (ع۴ر) پونڈ

پتہ:- گورو کل کانگڑی فارمیسی - گورو کل کانگڑی ہردوار (یو - پی)
لاہور ایجنسی - ہسپتال روڈ
کوئٹہ:- نیو میڈیکل ہال - انڈرسن روڈ
فہرست ادویات مفت

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجوں کے پستکالیوں کیلئے کچھ اپیوگی پستکیں

برہتر بھارت

لیکھک :- شری پنڈت چندر گپت ودیا النکار

برہتر بھارت، بھارت کے انبت اتہاس کی سورن نے جھانکیوں کا ایک سندر سنگرہ ہے۔ اسکو پڑھکر پرتیک بھارتیہ کا ہردہ اپنے پورو پرشاؤں کے کارناموں کی یاد سے پرپھلت ہوا اٹھیگا اور یہی پراچین سبھیتا کے گورو کی یاد سے گدگد ہو جائیگا۔ بھاس وشہ پر ہندی میں اور کوئی ادھک پرمانک پستک آپکو نہ ملیگی۔ پستک بڑھیا انٹیک کاغذ پر چھپی ہے۔ سو لبہ مجلد کتاب کا پونے پانچ روپے

آتم میمانسا

لیکھک :- شری اُپ پروفیسر نند لال جی کھنہ

یہ اپنے ڈھنگ کی ادوتیہ پستک ہے۔ ودوان لیکھک نے جیو آتما کے سمبندھ میں ہر ایک پہلو پر بڑے وستار سے وچار کیا ہے۔ آتما جیسے گوڑھ وشے کو اداہرنوں کیساتھ اتنے منورنجک ڈھنگ سے لکھا ہے۔ کہ پستک ہاتھ سے چھوڑنے کی اچھا نہیں ہوتی۔ اس کی خوبی پڑھنے پر ہی معلوم ہوگی۔ پستک کی سجیوبھاشا۔ بڑھیا کاغذ۔ چھپائی صفائی اُتم۔ صفحات تین سو۔ قیمت دو روپے [illegible]

چھپی ہوئی پستکیں

١- برہمچریہ سندیش دو روپے

٢- استریوں کی سکھتی دو روپے ۴ر

٣- شکھشا منووگیان تین روپے ۸ر

۴- گورکل کا اتہاس ۴ر

۵- ستوپ نرمان کلا ۳ روپے

٦- گورکل ڈائری ۳ر

۷- کلیان مارگ کا پتھک عہ؍

۸- نروکت بھاشیہ سات روپے ۸ر

۹- رشی دیانند کا پتر ویوہار ۱۲ر

۱۰- وگیان پرویشکا (دو حصے) دو روپے [illegible]

امر شہید سوامی شردھانند جی مہاراج کے

چھپ گیا

دھرم اُپدیش

تیسرا حصّہ

شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے آتما کو اٹھانے والے اُچیہ گمبھیر اُپدیشوں کا یہ تیسرا بھاگ بھی چھپ گیا۔ اور جنتا جسکی بہت دنوں سے اتسک نیتروں سے پرتیکشا کر رہی تھی۔ وہ پستک اب چھپکر تیار ہو گئی ہے۔ اس سے بڑھکر خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس پستک کے اُپدیشوں کو شری سوامی جی کے اننیہ بھگت لالہ لبھو رام جی نیّر نے بڑے پریشرم سے سنگرہ کیا ہے۔ پرتیک گھر اور پستکالیہ میں اس پستک کی ایک ایک کاپی کا رہنا ضروری ہے۔

قیمت

پہلا حصّہ ۱۲ر دوسرا حصّہ ۱۲ر تیسرا حصّہ عہ؍

گورکل کی کچھ انیہ پستکیں

١- ویدک ورنی (پنڈت دیوشرما کرت)۔ تین حصے۔ قیمت تین روپے

٢- سندھیا رہسیہ (پنڈت [illegible] جی) قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

٣- سندھیا سمن (پنڈت [illegible] جی) قیمت صرف ایک روپیہ

۴- ویدک گیتا نجلی۔ قیمت دو روپے

۵- بھارت ورش کا اتہاس (آچاریہ رام دیو جی)۔ تین حصے۔ قیمت سوا پانچ روپے

٦- جل چکتسا وگیان (پنڈت دیو راج جی) قیمت پونے دو روپے [illegible]

۷- سوم سرودر (پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے) مجلد کتاب کی قیمت ایک روپیہ ۸ر (عہ؍)

اُردو میں صنعت و حرفت پر کچھ بہترین پستکیں

از پروفیسر مہیش چند جی ایم۔ ایس۔ سی۔ پروفیسر آف کیمسٹری۔ گورکل کانگڑی

فنِ رنگائی دھلائی بارہ آنے

فنِ فینائیل قیمت دو روپے

فنِ روشنائی قیمت ڈیڑھ روپیہ

نوٹ :- جو آریہ سماجیں مندرجہ بالا سب پستکیں منگوائیں گی۔ اُن کو پچیس ۲۵ فی صدی کمیشن دیا جائیگا۔

مینیجر :- گورکل پستک بھنڈار۔ گورکل کانگڑی سہارنپور (یو۔ پی)

دیان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور با ہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش کچی نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

गुरुकुल इन्द्र प्रस्थ

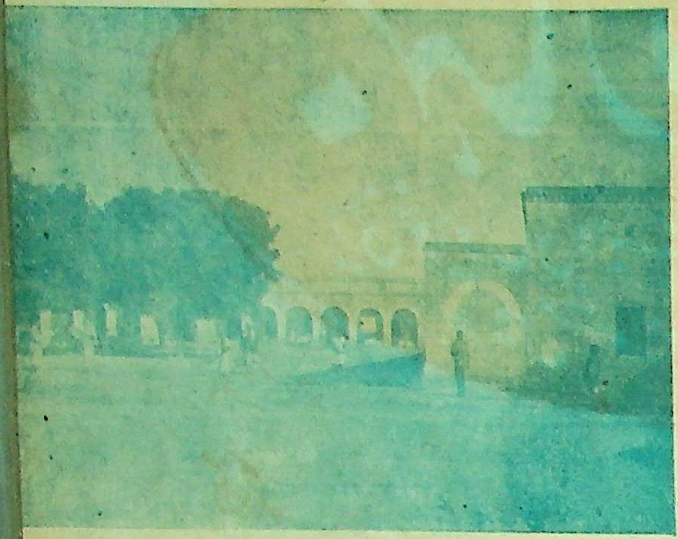

विद्यालय भवन

"देश आर्यावर्त"

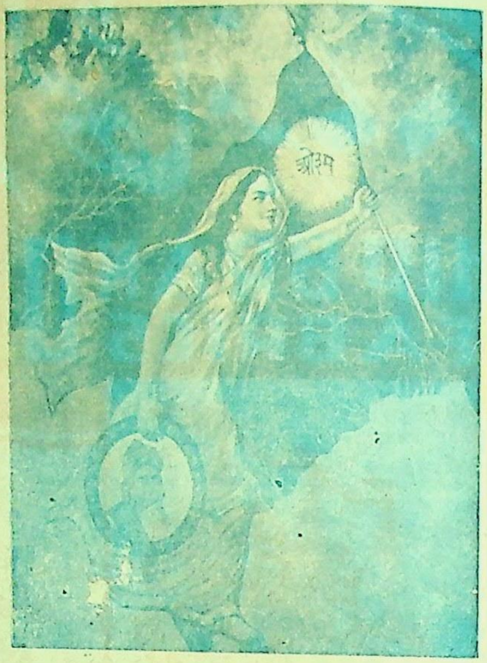

हिन्दी मासिक लाहौर वार्षिक २) रु०

पं० छत्रपाल जी शर्म्मा

मालिक सुख संचारक कम्पनी मथुरा

गुरुकुल इन्द्र प्रस्थ

गोशाला की कुछ गऊएं

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اصلی

جہاز مارکہ لٹھا نمبر ۸۷

SHIP BRAND FABRICS

اپنی خوبیوں کی وجہ سے ہندوستان
بھر میں مشہور ہو چکا ہے

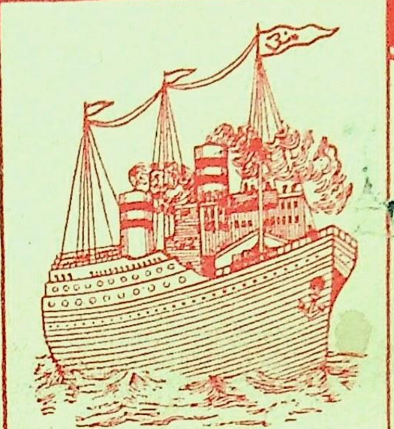
REGD. TRADE MARK

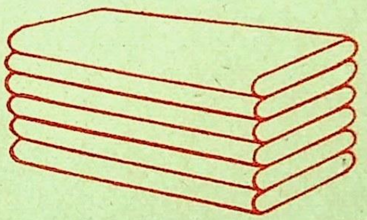

کیونکہ

- یہ ہندوستان میں تیار کیا جاتا ہے
- کوالٹی میں نہایت عمدہ ہے
- برف کی مانند سفید ہے
- ریشم کی طرح ملائم ہے
- چٹان کی طرح مضبوط و دیرپا ہے
- گھر میں بہت ضروریات میں استعمال ہو سکتا ہے
- قیمت میں بہت ارزاں ہے

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز - امرتسر

برانچیں - بمبئی - کلکتہ   دہلی - لاہور - کوئٹہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435.　　ओइम्　　Founder. M. Krishen

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ——— للعہ
ششماہی ——— عہ
برما ——— ضر
غیر ممالک ——— دس شلنگ

ایڈیٹر مہاشے جلالپوری

J. B. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار :- ۱۵ - بیساکھ سمت ۱۹۹۸ بمطابق ۲۷ - اپریل سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۶

بھارت ماتا

(از جناب عبداللہ واحد شاہ صاحب رضوی)

ہم ہندو مُسلم بھائی ہیں، اور بھارت سب کی ماتا ہے
سب دان اسی سے پاتے ہیں انس بخشش کا گن گاتے ہیں
گر مُسلم مر کر خاک بنے گا، ہندو جلکر راکھ بنے گا
جب امن پہ ڈاکے پڑتے ہیں اور ہندو مُسلم لڑتے ہیں
شیطان ہی ان کیساتھ نہ ہو، یا غیر کا اسمیں ہاتھ نہ ہو
وہ تیرے دادا باپ کہاں؟ ارجن اور پرتاپ کہاں؟
اٹھ بگڑی اپنی شان بڑھا، اور بھارت کا پھر مان بڑھا

محتاج نہ ہوں کیوں ہم اس کے ہر اک کی یہ ان داتا ہے
یہ وہ دانی ہے دانے جسکے، جاہل دانا کھاتا ہے
اُس میں جا کر انت ملیگا، کیسا گہرا ناطہ ہے
اُس وقت تصور میں میرے یہ وہم سا اک آجاتا ہے
چل لڑنے دو ہم سمجھیں گے، یہ اک علیحدہ کھاتہ ہے
اب جو ہٹ دھرم کے ڈر جائے، اس بات پہ کیا اتراتا ہے
اے غافل! نیند سے جاگ ذرا، یہ وقت بھی ہاتھ سے جاتا ہے

ہیں میری گو بے دام کی باتیں، لیکن ہیں یہ کام کی باتیں
صدیوں میں اک آدھ دیوانہ، آکر یوں سمجھاتا ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سواستھ رکھشا

بھوجن کے نیم

۱۔ صرف دو دفعہ ہی بھوجن کرو۔ صبح دس بجے سے ۱۲ بجے تک۔ اور شام کو ۶ سے ۸ بجے تک بھوجن سے فارغ ہو جاؤ۔

۲۔ ٹھونس ٹھونس کر مت کھاؤ۔

۳۔ محنت سے تھک کر فوراً ہی فارغ ہوتے کھانا مت کھاؤ۔

۴۔ کھانا کھانے کے فوراً ہی بعد جسمانی یا دماغی کام مت کرو۔

۵۔ تلی ہوئی چیزیں۔ مرچ۔ مصالحہ۔ چائے۔ قہوہ اور دوسری گرم چیزیں مت کھاؤ۔

۶۔ کھاتے وقت اور کھانا کھانے کے بعد بھی خوش رہو۔

۷۔ بہت گرم یا بہت ٹھنڈا بھوجن مت کرو۔

۸۔ بھوجن کے ساتھ پانی مت پیو۔ بلکہ ایک گھنٹہ بعد پیو۔

۹۔ سونے سے کم از کم تین گھنٹے پیشتر بھوجن کر کرو۔

۱۰۔ بھوجن کے بعد دانتوں کو پن سے مت ۔۔۔

وید امرت

(اوم) رگ وید ۔ یجر وید ۔ سام وید ۔ اتھرو وید

ओं सुयवसाद् भगवती हि भूया अथावयं भगवन्तः स्याम अद्धि तृणा मघ्न्ये विश्व दानीं पिब शुद्ध मुदकमा चरन्ती ॥

अथर्व०

(اوم) سُویوساد بھگوتی ہی بھویا ادھا دیم بھگونتہ سیام ادھی ترن مدھوے وشو دانیم پو شدھ مدکما چرنتی۔

شبدارتھ:۔ (بیا) جب (پرانی) جیون دانا پرمانما بڑی پرتھوی کو (ابھیہ ور) سینچ دیا۔ (تنت) تب (لپشوہ) آنکھوں سے دیکھنے والے جیو مانز (پرہوونتے) بڑا ہرش مناتے ہیں (ترنہ) ہماری (مہیہ) بڑھتی (ائی) اور شبیہ (دیگوشینی) ہوگی۔

بھاوارتھ

جیسے گؤ جل شدھ پی۔ تنکا گھاس کو کھائے
مدھر دودھ دیتی نہیں۔ وہ اُپکار دکھائے

(۲)

وہ سادہ تم بھی کرو۔ ویسے ہی اُپکار
کریں پر کبھو اُپدیش یہ۔ کرو جگت اُدھار

(ھنبشی)

چُنے ہوئے پھول

—— غلامی سے دیر درنا اچھی۔ دوسروں کے دیئے ہوئے ٹکڑوں پیدا کرنے کی بجائے اپنی ٹوٹی جھونپڑی۔ پھٹے چیتھڑے اور سوکھی روٹی سُندر ہے۔ اپنے مان اپنے گورو کو، اپنی سو تنترتا کو بیچ کر راج بننے کی اپیکشا غریب رہنا اچھا ہے۔

—— "اوسر کے چہرے کے سامنے بال ہوتے ہیں۔ اور پیچھے وہ گنجا ہوتا ہے۔ یدی تم سامنے کے بالوں کو پکڑ لو تو اُسے پکڑ سکتے ہو۔ کنتو یدی تم چلا جانے دو تو سو یم دیوتا بھی اُسے نہ پکڑ سکے گا"۔

(ایک لیٹن لیکھک)

—— "جو باتیں ایک بار ہو چکی ہیں۔ وہ دوبارہ سے ہو سکتی ہیں۔ میں غلام نہیں ہوں۔ نیز نیچا نہیں ہوں۔ میں اپنی طاقت سے اندھکار کو دور کر سکتا ہوں"۔

(ڈسرائیلی)

—— "ایک ماتا ہی ہے۔ جو سو ادھیاپکوں کے سمان ہے"۔

(ہربرٹ)

—— "انیاچاری راجیہ میں سمپتی کا ہونا ایک دوش ہے۔ اور غریبی بھوشن ہے"۔

(کنفیوشس)

اُپیوگی پُستکوں کا نیلام

ہمارے پاس مہاتما نارائن سوامی کرت آریہ سماج کیا ہے؟ ۸ کے علاوہ کھنڈن سیریز کے تحفے ویدک دھرم کی فضیلت ۴ر۔ مورتی پوجا کی دھجیاں ۴ر ساڑھتر کلاسنگی کی دھجیاں ۴ر پرمان پُنج پرکاش ۸ر۔ جین مت درپن ۸ر کی دو دو تین تین سو کاپیاں موجود ہیں۔ جنہیں ہم یک مشت یا سو سو بچاس بچاس کر کے کسی سماج۔ کتب فروش یا آریہ سجن کے ہاتھوں سستے داموں فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جو سماج یا بھائی خریدنا چاہے۔ وہ ہمیں لکھے۔ کہ زیادہ سے زیادہ ۴ر والی سو کاپیوں کی کیا؟ اور ۸ر والی کتاب کی سو کاپیوں کی قیمت کیا دینا چاہتے ہیں۔ نمونہ کا سیٹ نصف قیمت عہ۔ اور محصولڈاک ۴ر منی آرڈر سے بھیجکر منگوائیں سبھی پُستکیں اتی سندر لکھائی چھپائی و کاغذ و مضبوط ٹائیٹل والی ہیں۔ کتابیں جلد منگوا لیں۔ دوبارہ نہ چھپ سکیں گی۔ کاغذ مہنگا ہے۔

مینیجر "پرکاش"۔ لاہور

ادھیاپکہ کی ضرورت

آریہ کنیا پاٹھشالہ فردانہ منڈی ریاست پٹیالہ کے لئے ایک یوگیہ تجربہ کار کھیہ ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو ۵ ویں شرینی تک پڑھا سکے۔ تنخواہ یوگیتا انوسار دی جاوے گی۔ آریہ خیالات والی کو ترجیح دی جاوے گی۔ پہلا تجربہ تھا سار ٹیفکیٹس کے ساتھ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آویں:۔

منسا رام چکر دھاری
منتری آریہ سماج فردانہ ریاست پٹیالہ

آریہ سماج پر اعتراضات

جو سناتنی پنڈت رام نارائن اسمان نے "چیتاونی" میں کئے ہیں۔ ان کا منہ توڑ جواب پنڈت منسارام جی ویدک توپ کی قلم سے "چیتاونی پرکاش" میں پڑھیئے۔ ویدک سدھانتوں کی رکھشا پر آندو میں یہ بہترین تصنیف ہے۔ اسکی ایک ایک کاپی ہر ایک سماج۔ لائبریری۔ اور آریہ کے پاس ہونی چاہیئے۔ اس لئے آج ہی ایک جلد منگوا لیں۔ قیمت عہ۔ محصولڈاک ۴ر

مینیجر "پرکاش" - لاہور

ور کی ضرورت

7/12

میرے ایک دوست جو ۳۵ روپے ماہوار پر مستقل گورنمنٹ ملازم ہیں کی ایک سوشیل اور خوبصورت کنیا جو دسویں جماعت کی تیاری کر رہی ہے کیلئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور خوبصورت۔ تندرست اور برسر روزگار ہو تو بہتر۔ ورنہ روزگار کی تلاش میں مدد کی جاوے گی۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو:۔

ہریش چندر مینیجر بھارت لکشمی بنک
مظفر گڑھ (یوپی)

بندوقیں فلیبر ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Umar & Company
Karachi

روپیہ کے سترہ آنے لیجئے

ان دنوں سب بیوپاروں میں بیشک خسارہ ہو۔ لیکن آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کے حصے خریدنے سے آپ کو روپے کے سترہ آنے ملتے ہیں۔ ارتھات اگر منڈل کے دس دس روپے کے آپ دس حصے خرید لیں۔ اور ایک سو روپیہ لگا دیں۔ تو سال کے بعد آپ کو سو آنے یعنی سوا چھ روپے منافع ملے گا۔ گویا ایک روپے کے سترہ آنے ہو جاویں گے۔ اس سے زیادہ منافع بخش اور کوئی کام نہیں۔ اپنا سرمایہ منڈل کے حصوں میں لگا دیجئے۔ اور بھرپور فائدہ اُٹھایئے۔

پراسپیکٹس اور دیگر تفصیلات کے لئے منڈل کو لکھیئے۔

متھرا پرشاد شو ہرے مینیجنگ ڈائرکٹر
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

(ماچوتا)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرکاش لاہور

سمت ۱۹۹۸ ۱۵ بیساکھ ۲۷ اپریل ۱۹۳۱ء

جلد ۳۷ | دیانندابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۳۲ | نمبر ۱۶

لوہارو کانڈ

کیا حیدر آباد کی طرح لوہارو میں بھی آریہ سماج کو اپنے ادھیکاروں کی رکھشا کے لئے ستیاگرہ کرنا ہوگا؟ تعجب نہیں جو کرنا پڑے - لیکن آریہ سماج کی یہ کوشش ہوگی - کہ وہ آئینی ذریعوں سے اپنا منورتھ سِدھ کرے - لوہارو دربار کی طرف سے جو بیان شائع ہوا ہے - اسے جھوٹ کا پلندہ کہنا مبالغہ میں داخل نہیں - اس سے کوئی نتیجہ نکالنا ہو - تو یہ نکالا جا سکتا ہے - کہ لوہارو دربار آریہ سماجسٹ پُرشوں کے ساتھ کی گئی ناانصافی کی تلافی کے لئے تیار نہیں - نہ صرف یہ کہ اس نے اپنے بیان میں کئی غلط باتیں کہی ہیں - نہ صرف یہ کہ اُس نے اپرادھیوں کو اس وقت تک گرفتار نہیں کیا - بلکہ اس نے اُلٹا آریہ سماجیوں کو گرفتار کرنا شروع کر دیا ہے - دو تین آریہ سماجی تو اس وقت حوالات میں ہیں - دس بارہ کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری ہوئے ہوئے ہیں - اور لطف یہ ہے - کہ ان پر طرح طرح کے الزام لگائے گئے ہیں - کسی پر چوری کا الزام ہے - تو کسی پر ڈاکہ کا - اور کسی پر کچھ اور - آریہ سماج کا یہ مطالبہ ہے - کہ اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے ایک بے لاگ تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جاوے - جس میں آریہ سماج کے پرتی ندھی بھی شامل ہوں - اور اس کمیٹی کی رپورٹ پر عمل کیا جائے - دربار اس کے لئے تیار نظر نہیں آتا - اس لئے آریہ سماج کو جدوجہد کرنی ہوگی - اور تعجب نہیں - کہ اسے ایک بار پھر تپ اور تیاگ کی بھٹی میں سے گذرنا پڑے - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے - اس نے اس کیلئے ایک خاص کمیٹی مقرر کر دی ہے - جو تمام مناسب ذرائع سے کام لے گی - سبھا کے نشچے انوسار پنجاب بھر کی آریہ سماجوں نے ۱۴ اپریل کو "لوہارو ڈے" منایا - اور چونکہ سارودیشک سبھا نے بھی ۱۴ اپریل کو "لوہارو ڈے" منانے کی آگیا کی تھی - اس لئے پنجاب سے باہر بھی منایا گیا - سب سماجوں نے ایک ہی پرستاو سویکار کیا - جس میں جہاں آریہ سماج کے پُرامن نگر کیرتن پر مسلم ہجوم کے حملہ کی مذمت کی گئی - وہاں یہ مطالبہ کیا گیا - کہ اپرادھیوں کو سزا دی جائے - آریہ سماج کے سامنے اس سلسلہ میں تین کام ہیں - ایک یہ کہ اپرادھیوں کو سزا دلائی جائے - دوسرا یہ کہ جو آریہ سماجی گرفتار ہو چکے ہیں - ان کی قانونی طور پر مدد کی جائے - اور تیسرا یہ کہ لوہارو میں آریہ سماج کا پھر جلسہ ہو - اور وہاں سماج مندر بنے - لوہارو دربار کے پاس فریاد کرنے میں کوئی فائدہ نہ دیکھ کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنی عرضداشت براہ راست پولیٹیکل ایجنٹ کے پاس بھیجی ہے - یہ اس آئینی کارروائی کا پہلا قدم ہے - جو اس سلسلہ میں ضروری ہے - چند دنوں تک معلوم ہو سکے گا - کہ پولیٹیکل ایجنٹ کوئی کارروائی کرتا ہے یا نہیں - اس کے علاوہ حصار کے ۵ وکلاء کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے - جو ان مقدمات میں جو ہمارے بھائیوں کے خلاف دربار کی طرف سے دائر کئے گئے ہیں ان کی طرف سے پیش ہوں گے - اس کے علاوہ سبھا نے یہ بھی اُچت سمجھا ہے - کہ ایک وکیل کی خدمات مستقل طور پر حاصل کی جائیں - جس کا کام صرف لوہارو کے مُصیبت زدگان کو قانونی مشورہ اور امداد دینا ہو - اس سب کام کے لئے دھن کی ضرورت ہے - اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یہ آشا کرتی ہے - کہ آریہ جنتا اس کے پاس اتنا دھن بھیجدے گی - جس سے کہ یہ ضرورت پوری ہو سکے +

جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں لوہارو کی کُل آبادی تئیس ہزار ہے - جس میں سے مسلمان تین ہزار بتائے جاتے ہیں - خاص لوہارو کی آبادی چار ہزار ہے - جس میں سے دو ہزار مسلمان ہیں - اس طرح لوہارو کو چھوڑ کر ساری ریاست میں مسلمانوں کی آبادی ایک ہزار کے قریب ہے - اس آبادی میں زیادہ تر جاٹ ہیں - جنہیں یہ سُن کر بے حد مانسک کلیش ہوا ہے - کہ بھگت پُھول سنگھ جیسے ان کے سچے سیوک پر لوہارو میں لاٹھی پرہار کیا گیا ہے - ضلع روہتک کے جاٹوں میں تو خاص طور پر جوش پایا جاتا ہے - آریہ سماج کا کام ہے اس جوش سے جائز فائدہ اُٹھانا - نہ صرف لوہارو کی ہندو پرجا کو یہ بتایا جائیگا - کہ آریہ سماج کے نگر کیرتن کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے - اور وہاں دھرم کس طرح سنکٹ میں ہے - بلکہ ضلع روہتک کے جاٹوں کو بھی ان کا فرض جتانے کی کوشش کی جائیگی - چونکہ پہلے آئینی طریقوں سے کام لینا مقصود ہے - اس لئے ہو سکتا ہے - کہ کچھ دیر لگے - اس لئے آریہ پُرشوں کو گھبرانا نہ چاہیئے - اس دیر کے کارن لوہارو کے آریہ پُرشوں کو کشٹ بھی ہو سکتا ہے - لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے - کہ کچھ عرصہ تک تو انہیں کشٹ سہن کرنا ہی پڑے گا - آریہ سماج کے ہاتھ میں یہ شکتی نہیں - کہ ان کا کشٹ فوراً مٹا دے - یا یہ کہ انہیں فوراً جیل سے نکال لائے - ہاں وہ یہ کر سکتا ہے - کہ ریاست سے باہر کے ہزاروں آریوں کو ان کے پاس جیل میں بھیجدے - اور اگر آئینی طریقوں سے اس کی شنوائی نہ ہوئی - تو اُسے یہ انتم شستر اُٹھانے سے بھی دریغ نہ ہوگا + پرماتما ہمیں بل دیں - کہ اپنے پیڑت بھائیوں کے پرتی ہم اپنے کرتویہ کا پالن کر سکیں +

(کرشن)

"پرکاش" کے گراہک بڑھا کر اپنے کرتویہ کا پالن کریں

سوامی سرودانند جی کا پرلوک گمن

آریہ جگت سوامی سرودانند جی کا ماتم منا چکا - گوروکل اُتسو کے کارن "پرکاش" بند تھا - اس لئے وہ پرشسنت سوامی جی کی سیوا میں اپنی شردھانجلی کی بھینٹ پیش نہیں کر سکا - سوامی جی مہاراج کی عمر اس وقت ۸۵ سال کے قریب تھی - اس لئے انہوں نے پچاس ساٹھ برس سے کم دھرم کا پرچار کیا ہوگا؟ ان کا وجود آریہ سماج کے لئے غنیمت تھا - ان کے پرچار کا پربھاو بہت تھا - اس لئے کبھی بھی سمیہ آریہ سماج کو ان کی جدائی گوارا نہیں - لیکن جو اوسط عمر ہماری ان دنوں بن گئی ہے - اس کے لحاظ سے وہ اچھی عمر پاکر ہم سے جدا ہوئے ہیں - جتنا عرصہ وہ جیئے اُنہوں نے اس کا ایک ایک منٹ آریہ سماج کی سیوا میں لگایا - ان کا جیون ایک کھلی کتاب تھی - جس کسی کو ان سے واسطہ پڑا - اس نے دیکھ لیا - کہ وہ بڑے سرل بنیا گی اور تپسوی ہیں - اور ان میں کوئی چھل کپٹ نہیں - وہ ان تھک کام کرنے والے تھے - دن رات دورہ کرتے ہوئے نہ تھکتے تھے - اور ان کی یہ خوبی تھی - کہ عام طور پر چھوٹی چھوٹی سماجوں میں جاتے تھے - اور ایسی جگہوں پر جو دُشوار گذار ہیں - اور عام طور پر وہاں اُپدیشک نہیں پہنچتے - فروری کے دوسرے ہفتہ میں آریہ سماج جنوئی ضلع مظفر گڑھ کی جینتی تھی - میں بھی اس میں شامل ہوا - باوجودیکہ میں موٹر میں گیا - اور موٹر میں آیا - لیکن مجھے سخت تکلیف ہوئی - اور میں نے محسوس کیا - کہ میں نے اپنی زندگی میں سب سے سخت سفر یہ کیا ہے - لیکن میرے تعجب کی کوئی حد نہ رہی - جب میں نے سوامی جی مہاراج کو وہاں دیکھا - تعجب اس لئے ہوا - کہ وہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے - اور یہ تعجب اور بھی بڑھ گیا - کہ وہ آریہ سماج داجل کا جلسہ کر کے وہاں پہنچے ہیں - داجل بطور خود ایک دُشوار گذار جگہ ہے - واپسی پر میں انہیں ملتان تک اپنی کار میں لایا - اور میں نے ان سے پرارتھنا کی - کہ اب آپ دورہ بند کر دیں - اور لاہور میں رہ کر اپنا علاج کرائیں - لیکن انہوں نے جواب دیا - کہ وہ دو تین جگہ جانا مان چکے ہیں - وہاں تو وہ جائیں گے - لیکن ان کے سوا وہ کہیں نہیں جائیں گے - میں نے ان سے نویدن کیا - کہ وہ لاہور میں رہ کر اپنا علاج کرائیں - اُنہوں نے کہا - کہ گوالیار میں ایک اچھا وئید ہے - وہ اپنا علاج اُن سے کرائیں گے - جب اُنہوں نے یہ کہا - تو کیا معلوم تھا - کہ موت ان کے سر پر کھڑی ہنس رہی ہے - وہ گوالیار گئے - اور ایسے گئے - کہ وہاں سے نہ لوٹے - جنوئی میں انہوں نے مجھے بتایا - کہ رات کے وقت ہر آدھ گھنٹہ کے بعد انہیں پیشاب کی حاجت ہوتی ہے - اس طرح ان کی رات جاگتے گذر جاتی ہے - اور آرام

نصیب نہیں ہوتا۔ دن کو بھی پیشاب کی شکایت زیادہ رہتی ہے۔ ان کے لئے چلنا پھرنا دوبھر تھا۔ ویدی پر چڑھنے کے لئے انہیں دوسروں کی سہائیتا لینی پڑتی تھی۔ آواز انکی مدھم پڑ گئی تھی۔ اور بینائی جواب دے چکی تھی۔ باوجود اس کے ان کا یہ حوصلہ تھا۔ کہ جن سماجوں کو وہ وچن دے چکے ہیں۔ وہ پورا کر کے دم لیں گے۔

سوامی جی مہاراج سچے معنوں میں سنیاسی تھے۔ انہیں نہ کسی سے دولیش تھا نہ راگ۔ اس لئے وہ صدا مست رہتے تھے۔ اور کسی کو وہ سرزنش کرتے تھے۔ تو کوئی بُرا نہ منا تا تھا۔ اپنے ویاکھیانوں میں وہ عام طور پر ان خرابیوں کا سختی سے کھنڈن کیا کرتے تھے۔ جو منش سماج میں آ چکی ہیں۔ باوجود اس کے ان کے ویاکھیان بے حد پسند کئے جاتے تھے۔ اور چونکہ لوگوں کو ان پر گہری شردھا تھی۔ اس لئے ان کی تاڑنا پر بھی خوش ہوتے تھے۔ ان کی سادگی کا یہ عالم تھا۔ کہ جہاں پڑ رہے پڑ رہے۔ انہیں کسی سکھان وشیش سے موہ نہ تھا۔ ان کے متعلق یہ بات سننے میں آئی ہے۔ کہ وہ ایک آریہ سماج کے وارشک اُتسو پر گئے۔ اتفاق سے گاڑی لیٹ ہو گئی۔ اور رات کے گیارہ بارہ بجے پہنچی۔ سٹیشن سے پیدل چل کر وہ سماج مندر میں پہنچے۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ لیکن چپڑاسی نے دروازہ نہ کھولا۔ اس پر وہ باہر ہی چادر لے کر پڑ رہے۔ صبح کے وقت سماج کے پردھان آئے۔ تو انہوں نے دیکھا۔ کہ کوئی شخص سو رہا ہے۔ جگایا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ سوامی جی مہاراج ہیں۔ یہ واقعہ اس طرح ہو یا کسی قدر مختلف۔ لیکن اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ وہ تھے سادہ۔ اور ان سے یہ بعید نہیں تھا۔ کہ وہ سماج مندر کے باہر پڑے رہے ہوں۔ کھان پان میں بھی وہ نہایت سادہ تھے۔ گڑ اور گنے کا استعمال زیادہ کرتے تھے۔ اور اس لحاظ سے بھی تندرست کے نزدیک رہتے تھے۔ ان کا سارا جیون آریہ سماج کی سیوا میں گذرا۔ وہ ہندوستان بھر کا دورہ کرتے تھے۔ اور شاید ہی کوئی پرانت ہو۔ جس نے ان کے اُپدیشوں سے لابھ نہ اُٹھایا ہو۔ وہ سچے معنوں میں ویت راگ تھے۔ ایسے سجن پُرشوں کا سنسار سے اُٹھ جانا کیول آریہ سماج ہی نہیں۔ سارے سنسار کی ہانی ہے۔ لیکن پرماتما کے نیائے نیم کے انوسار ان کے لئے دیہہ بدلنا لازمی تھا۔ ہم سچے ارتھوں میں ان کا شوک منانا چاہیں۔ تو یوں منا سکتے ہیں۔ کہ ان کے دیہانت سے جو سکھان رکت ہوا ہے۔ یتھا شکتی اس کی پورتی کا یتن کریں۔ سوامی سرودانند جی جیسے منش بنائے نہیں جا سکتے۔ وہ تو نہ معلوم کتنے جنموں کے سنسکاروں سے بنتے ہیں۔ پھر بھی آریہ سماج ان کے نقصان کی تلافی کرنا چاہے۔ تو اسی طرح کر سکتا ہے۔ کہ ان کی یادگار قائم کرے۔ اور وہ یادگار ایسی ہو۔ جو ان کے مشن کو پورا کرنے والی ہو۔

(کرشن)

گورنری راجیہ میں توسیع

۲۲-اپریل کو ہاؤس آف کامنز میں مسٹر ایمری وزیر ہند نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ ہندوستان میں گورنری راجیہ کی معیاد میں ایک سال کی توسیع کی جائے۔ اس ریزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ جنگ کے دوران میں ہندوستان کا طرزِ حکومت نہیں بدلا جا سکتا۔

پاکستانی سکیم کی مذمت

مسٹر ایمری وزیر ہند نے اپنی تقریر میں مسٹر جناح کی پاکستانی سکیم کی ان الفاظ میں مذمت کی:۔

”اس وقت سب سے اہم بات یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے شمال مغربی اور شمال مشرقی طبقوں سے باقی ہندوستان سے مکمل علیحدگی کے متعلق مسٹر جناح کا مطالبہ اور اس کی بڑھتی ہوئی طاقت ہے۔ مسٹر جناح چاہتے ہیں۔ کہ یہ طبقے باقی ملک سے علیحدہ ہو جائیں۔ اور ڈیفنس بدلیشی کاموں اور فنانس پر ان کا اپنا کنٹرول ہو۔ میں اس وقت اس سکیم کی بھاری عملی مشکلات کا ذکر نہیں کروں گا۔“

مسٹر ایمری نے گیارھویں صدی کے ہندوستان کی تاریخ کا تاریک ریکارڈ اور آج بلقان کے لوگوں کے تباہ کن تجربہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ:۔

”اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کے بنیادی اتحاد کو توڑنے سے کتنا بھاری نقصان ہوگا۔“

اس سے زیادہ کھلے الفاظ میں پاکستانی سکیم کی مذمت کیا ہو سکتی ہے؟

مارکٹنگ ایکٹ کے خلاف انجی ٹیشن

پنجاب کے بیوپاریوں کی طرف سے مارکٹنگ ایکٹ کے خلاف جو انجی ٹیشن ہو رہی ہے۔ وہ اس قدر زور پکڑ چلی تھی۔ کہ حکومت کو اس ایکٹ میں ترمیم کرنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ چنانچہ ۲۲-اپریل کو اسمبلی کے اجلاس میں سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب نے اعلان کر دیا۔ کہ گورنمنٹ پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ پنجاب مارکٹنگ ایکٹ میں دو تین ترامیم پیش کی جائیں۔ ایک ترمیم سٹہ کے سودوں کے متعلق ہوگی۔ اور دو ایک دیگر نقائص کے متعلق۔ یہ ترامیم ۲۳-تاریخ کو پیش ہو جائیں گی۔

امید کرنی چاہیئے۔ کہ ان ترامیم سے کاروباری لوگوں کا مطالبہ پورا ہو جائیگا۔ اور یہ انجی ٹیشن ختم ہو جائے گی۔

گورو کل کانگڑی کا کامیاب اُتسو

اس ورش گورو کل کانگڑی کا اُتسو نہایت سپھل رہا۔ جو رپورٹ ہمیں موصول ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں اس ورش حاضری پچھلے ورشوں سے بہت زیادہ رہی۔ وہاں اس بار دھن بھی پہلے سے بہت زیادہ ملا۔ اس ورش آیورویدمہاودیالیہ کا بھون ہتیس ہزار روپیہ کی لاگت سے تیار کیا گیا۔ جس کا اُدگھاٹن اُتسو پر ہوا۔ اس اُتسو کو سپھل بنانے پر ہم گورو کل کے آچاریہ اور مکھیا دھشٹاتا جی کو مبارکباد دیتے ہیں۔

لالہ لبھورام جی نیبڑ کا پرشنسنیہ دان

لالہ لبھو رام جی نیبڑ لدھیانہ نواسی نے باوجود روگی ہونے کے اس ورش بھی ایک ہزار روپیہ اکترت کر کے اُتسو پر گورو کل کوشش کی بھینٹ کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے اپنے متروں سے پانچ ہزار روپیہ اکترت کر کے دو کمرے ویدودیالیہ بھون میں پہلے بنوائے تھے۔ اب دو کمرے اور ایک ان ڈور پیشنٹ وارڈ چار ہزار روپیہ کی لاگت سے آیورویدودیالیہ بھون میں تعمیر کرا دئے ہیں۔ اس وقت تک لالہ جی ایک لاکھ ترانوے ہزار (۱۹۳۰۰۰) روپیہ اکترت کر کے گورو کل کی بھینٹ کر چکے ہیں۔ گویا سات ہزار روپیہ اور اکترت

کر دیں۔ تو ان کی سہائیتا کا دھن دو ل[...] ہو جائے گا۔ گورو کل اپنے اس اُن[...] اور انشبہ یہ بھی یہ خیال بھی فخر کر سکتا [...] ہے۔ ہم پرماتما لالہ جی کو اُتم سواستھ دیں [...] پردان کریں۔ تاکہ آپ پہلے سے بڑھ [...] کر آریہ سماج کی سیوا کر سکیں۔

لوہارو کے آریہ سماجیوں کی امداد

دربار لوہارو کچھ ایک آریہ سماجی[...] گرفتار کر چکا ہے۔ اور کئی ایک کے وارن[...] گرفتاری جاری ہو چکے ہیں۔ اس کے [...] وچار ہے۔ کہ وہاں آریہ سماج مندر [...] جائے۔ اور جلسہ کیا جائے۔ لوہارو [...] مورچہ بندی آئینی طریق سے نہ کر سکا [...] ممکن ہے۔ کہ ستیاگرہ کی نوبت آ سکے [...] وہ نہ بھی کرنا پڑے تو بھی ریاست [...] مصیبت زدہ آریہ سماجیوں کے مقد[...] لڑنے۔ مندر بنوانے اور جلسہ کر[...] وغیرہ پر کافی خرچ ہوگا۔ آریہ پرتی ند[...] سبھا پنجاب نے دھن کے لئے اپیل [...] کی ہے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ آریہ جگت [...] اس اپیل کا فراخ دلی سے جواب د[...]

”پرکاش“ پریوار دوارا سہائیتا

حیدر آباد ستیاگرہ میں ”پرکاش“ [...] پریوار نے ہزاروں روپے دئے تھے۔ کچھ ایک نے ہماری معرفت اور باقی [...] براہ راست۔ اس بار ہم چاہتے ہیں [...] ”پرکاش“ کے پریمی آریہ جیسش ادا[...] سماجیں لوہارو فنڈ میں جو بھی سہائیتا د[...] چاہیں۔ وہ ہماری معرفت دیں۔ [...] اندازہ لگ سکے۔ کہ ”پرکاش“ کے پر[...] نے اس یگیہ میں جو آہوتی دی ہے۔ وہ [...] بڑی ہے۔ تجویز یہ ہے۔ کہ نے الحا[...] پرکاش پریوار کی اور سے ایک ہزار [...] سبھا کو بھینٹ کیا جائے۔ جو بھائی [...] آریہ سماجیں اس فنڈ میں دھن دینا چا[...] وہ ایڈیٹر ”پرکاش“ لاہور کے نام اپ[...] اپنا بھاگ بھیجدیں۔ ان کے نام اخبا[...] میں چھپتے رہیں گے۔ اور دھن سبھا کے [...] کوشش میں جمع کروا دیا جاتا رہے گا۔

ستیاگرہ بند کرنے سے انکار

”ٹائمز آف انڈیا“ نے مہاتما گا[...] سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ ستیاگرہ بند کر[...]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اس کے جواب میں مہاتما جی نے ایک طویل بیان جاری کیا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ:-

"جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ میری پوزیشن یہی ہے۔ اور میں اس سے ایک لمحہ بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں چاہے ستیا گرہ ایک شخص کرے یا بہت مضائقہ نہیں۔ لیکن اسے تمام مخالف طاقتوں کے خلاف وہ تعداد کے لحاظ سے بے شمار کیوں نہ ہوں جاری رہنا چاہیئے۔"

مہاتما جی کا پرماتما پر اٹل وشواس

مہاتما گاندھی کو پرماتما پر کیسا اٹل وشواس ہے۔ یہ ان کے مندرجہ ذیل الفاظ سے معلوم ہو سکتا ہے۔

"میں اتنا بے وقوف نہیں۔ کہ کسی اچانک معجزہ کے ظہور پر یقین رکھوں۔ مجھے پہلے بھی یقین تھا۔ اور اب بھی ہے۔ کہ ایسے خوفناک اور پریشان کن حالات میں بھی جن میں سے کہ آج دنیا کو گذرنا پڑ رہا ہے عدم تشدد کی طاقت کے متعلق اپنے ناقابل شکست عقیدہ کا اعلان برقرار رکھ سکوں گا۔ مجھے اس بھگوان کی اپار مہما اور شمار میں نہ آ سکنے والی شکتی کی کامیابی کے متعلق ان شمار میں آ سکنے والی طاقتوں کی کامیابی سے کہیں زیادہ وشواس ہے۔ جو کہ تباہی اور بربادی کی تمام طاقتیں ملکر اس سنسار میں لا سکتی ہیں۔ بھگوان کی نہ شمار ہو سکنے والی شکتی کو کسی نہ کسی طرح انسان کے ذریعہ ظاہر ہونا ہوتا ہے۔ کب اور کس طرح۔ اس بارہ میں میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

یہ الفاظ مہاتما جی کے متذکرہ بالا بیان کے ہیں۔

ڈھاکہ کی صورت حالات

ڈھاکہ کی صورت حالات کے متعلق ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے جو بیان دیا ہے۔ اس میں کچھ ایسے واقعات کا ذکر ہے۔ جنہیں پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کے کتھن انوسار حالت اس وقت تک نہیں سدھری۔ چھرے تقریباً ہر روز گھونپے جاتے ہیں۔ بعض علاقوں میں آتشزدگی کی وارداتیں بھی ہو رہی ہیں۔ اور یہ سب اس وقت ہو رہا ہے۔ جبکہ مضبوط فوجیں شہر میں متعینات ہیں۔

اس وقت تک اس مال کا پتہ لگانے کی کوشش نہیں کی گئی۔ جو کہ ہندوؤں کی دکانوں اور مکانوں سے لوٹا گیا ہے۔ اور نہ ہی آج تک یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اس فساد میں کتنے ہندو ہلاک ہوئے ہیں۔ نارائن گنج سب ڈویژن میں جو کچھ ہوا۔ وہ اس سے بھی زیادہ افسوسناک ہے۔ مسلمانوں نے بغیر کسی اشتعال کے گاؤں کے گاؤں لوٹے اور جلائے۔ ہندوؤں کو جو پندرہ فیصدی ہیں جان بچا کر بھاگنا پڑا۔ اس طرح پچاس گاؤں لوٹے گئے۔

رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات

یہ سب کچھ ہوا پاکستانیوں کے ہاتھوں۔ جنہوں نے اعلان کر دیا۔ کہ پاکستان قائم ہو چکا ہے۔ اور وہ "پاکستان زندہ باد" "جناح زندہ باد"۔ اور "حق زندہ باد" کے نعرے لگا رہے تھے۔ اُنہوں نے ہندوؤں سے کہا۔ کہ وہ امن سے رہنا چاہتے ہیں۔ تو اسلام قبول کر لیں۔ اور ان کی عورتیں مسلمانوں سے نکاح کر لیں۔ ایک گاؤں میں ہندوؤں کو جو اپنی عورتوں سمیت وہاں سے جان بچا کر بھاگ رہے تھے پکڑ لیا گیا۔ انہیں مسلمانوں کے جلسہ میں لایا گیا۔ وہاں مردوں کو جبراً مسلمان بنایا گیا۔ عورتوں کی باقاعدہ "شدھی" کے لئے ایک تاریخ مقرر کی گئی۔ اور مسلمان لیڈروں کی طرف سے انہیں ایک پروانہ راہداری دیا گیا۔ جو حملہ آوروں کے نام تھا۔ اس پروانہ راہداری کا اصل موجود ہے۔ اور وہ یوں ہے۔ کہ:-

"مہاتمن! خبر یہ ہے۔ کہ ہندو پورہ اور آسا رام پورہ کے ہندو مولانا صاحب کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں۔ اسلئے آپ براہ مہربانی دیکھیں۔ کہ انہیں کوئی تکلیف نہ ہو"۔

ڈاکٹر مکرجی نے اور بھی کئی روانچکاری واقعات بیان کئے ہیں۔ ان کے اندازہ کے مطابق ۲۵ ہزار ہندو بے گھر ہو گئے ہیں۔ دس ہزار کے قریب تو ریاست تری پورہ میں ہی پڑے ہیں۔

ڈھاکہ کے بعد احمد آباد!

فرقہ وارانہ فسادات کی وبا بڑھتی ہی جاتی ہے۔ ابھی فساد ڈھاکہ کو بہت دن نہیں ہوئے۔ کہ احمد آباد میں بھی فساد ہو جانے کی خبر آئی ہے۔ وہاں کا فساد اس قدر ہولناک بیان کیا جاتا ہے۔ کہ احمد آباد ایک ایسے شہر کا منظر پیش کرتا ہے۔ جہاں بمباری ہو چکی ہو۔ ۵۵ اشخاص کے ہلاک اور تین سو کے زخمی ہونے کی خبر ہے۔ بنک۔ سکول اور بازار سب بند ہیں۔ مکان اور دکانیں لوٹی اور جلائی گئی ہیں۔

حکومت کو چاہیئے۔ کہ اپنے وسیع وسائل کو استعمال میں لا کر اس وبا کو بڑھنے سے روک دے۔

سوامی ستیانند اور بھگت پھول سنگھ کی صحت

سوامی جی کے سر کے باقی زخم تو ٹھیک ہو چکے ہیں۔ تین باقی ہیں۔ ان کی وجہ سے ابھی پٹیاں بندھی ہوئی ہیں۔ ہاتھوں اور انگلیوں کے علاوہ جن پر کہ وہ وار روکتے رہے ہیں۔ ان کے دائیں کندھے میں ابھی درد ہے۔

بھگت پھول سنگھ جی کی حالت بھی پہلے سے اچھی ہے۔ لیکن چھاتی پر ضربات کی وجہ سے اب بھی کافی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ صرف تین چار یوم سے وہ ہونے یوگیہ ہو سکے ہیں۔ اس پر وہ اور کمزور اوستھا میں بھی وہ دھیرج سے اس کشٹ کو سہن کر رہے ہیں۔

مسلمان لیڈی پرنسپل کی فرعون مزاجی

سیکرڈ ہارٹ کالج فار وومن امرتسر کی پرنسپل مس خدیجہ بیگم ایم۔اے نے سات ہندو لڑکیوں کو الیف۔اے کے امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دینے سے بلاوجہ انکار کر دیا۔ یونیورسٹی سے آئے ہوئے ان کے رول نمبر بھی نہ دئے۔ اس پر سینئر سب جج کی عدالت سے حکم امتناعی حاصل کیا گیا۔ مس موصوفہ نے اس حکم کی بھی تعمیل نہ کی۔ اُس نے کہا۔ کہ اگر ان لڑکیوں کو امتحان میں بٹھایا گیا۔ تو وہ ہال بند کر دے گی۔

پرنسپل موصوفہ کی اس فرعون مزاجی کے پیش نظر یونیورسٹی نے سنٹر بدل دیا۔ نئے سنٹر میں وہ لڑکیاں شامل امتحان ہوئیں۔

سوال یہ ہے۔ کہ کیا محکمہ تعلیم اس قسم کی فرعون مزاجی کے لئے مس موصوفہ سے کوئی باز پرس نہ کرے گا؟

— اٹلی اور جرمنی کے ۹۹۵ ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔

— فساد کے دوران میں ایک لاکھ اشخاص ...

مختصر خبریں

— سردار گوربچن سنگھ جی پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مقرر ہوئے ہیں۔

— پاسپورٹ ملتے ہی مسز وجے لکشمی پنڈت چین جائیں گی۔

— پنجاب اسمبلی نے ناپوں۔ گزوں اور بٹوں کا بل پاس کر دیا ہے۔

— آریہ میگھ اُدھار سبھا نے راؤ بہادر بدری داس کی معرفت سیکرٹری آف سٹیٹ کو آریہ نگر پر گورنمنٹ کے قبضہ کے خلاف نوٹس دیا ہے۔ دو ماہ کے بعد دعوےٰ دائر کر دیا جائیگا۔

— لکھنؤ میں شیعہ سنی جھگڑا شروع ہے۔ ۲۲-اپریل کو مدح صحابہ کے سلسلہ میں ۱۰۱ سنی گرفتار کئے گئے ہیں۔

— منٹگمری اور جالندھر کے نئے کالج ۲۔جون سے جاری ہو جائیں گے۔

— سکاٹ لینڈ کے لوگ ہندوستان کی آزادی کی زبردست حمایت کر رہے ہیں۔

— مس اندرا نہرو بھارت لوٹ آئی ہیں۔

— ۲۲-اپریل کو پنجاب اسمبلی کی فلم اُتاری گئی۔

— پنجاب بیوپاری کانفرنس امرتسر کے فیصلہ کے مطابق یکم مئی سے دکانداروں کی عام ہڑتال شروع ہو جائے گی۔

— لوچی کے کئی ہندو اور سکھ گھرانے ہجرت کر کے بنوں آ گئے ہیں۔

— نظام حیدر آباد کی والدہ فوت ہو گئی ہے۔

— یونانی فوجوں نے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ شاہ یونان نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہم جنگ جاری رکھیں گے۔

— بکری ٹیکس کے متعلق وزیر اعظم نے بیوپاریوں کے مطالبہ کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

— مارکٹنگ ایکٹ کے سلسلہ میں کچھ مطالبات منظور ہو گئے ہیں۔

— چین کی تمام شمالی بندرگاہوں پر جاپانیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔

— ۲۲-اپریل کو ہاؤس آف کامنز میں ہندوستانی معاملہ پر بحث ہوئی۔

— یوگوسلاویہ اور ہندوستان میں تجارت ممنوع قرار دے دی گئی ہے۔

— جنگ ہندوستان کی سرحدوں کے قریب پہنچ گئی ہے۔

— پنجاب میں ۱۹ ہزار سوک گارڈ ہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت کی ہل چل

آریہ سماج جام پور کی ارد شتابدی

۲ سے ۶-اپریل تک سپھلتا پوروک منائی گئی۔ جس میں ضلع بھر سے پر مکھ آریہ سجن سممت ہوئے۔ ۲-اپریل کو جلوس نکلا۔ پنڈت بدھ دیو نے اوم پتاکا لہرائی۔ ویدک پاٹھ شالہ کی بلڈنگ کا پرویش سنسکار ہوا۔ پنڈت بدھ دیو کی صدارت میں آریہ سمیلن ہوا۔ پنڈتہ دروپدی دیوی کے سبھاپتیتو میں ستری سمیلن ہوا۔ کنیا پاٹھشالہ کی لڑکیوں نے ڈرامہ کیا۔ ۶-اپریل کو سممت پرارتھنا کی گئی۔ ۴-اپریل کو دیپ مالا کی گئی۔ دھرم شکشا میں دتیرن لڑکے و لڑکیوں کو انعام دئے گئے۔ وید کانڈ کے متعلق پرستاو سویکار کیا گیا۔ گائتری منتر اور سممت پرارتھنا پتر ایک ہزار۔ دشی ونین امرت تر ٹکٹ ایک ہزار۔ پچاس سالہ اتہاس پانسو۔ آریہ سماج کے نیم دو سو۔ جھنڈا گیت دو سو۔ اٹھ جاگ مسافر دو سو۔ آرتی دو سو کی تعداد میں بانٹے گئے۔ ضلع بھر کے آریوں کی کانفرنس ہوئی۔ ۴۴ سنسکار ہوئے۔ اپیل پر تین ہزار روپیہ جمع ہوا۔ سوموار ۷-اپریل کو استری سماج کا جلسہ ہوا۔ استری سماج نے سماچار سو روپے کی سہائتا سماج کو دی۔ چودھری سوبھراج نے آٹھ سو روپیہ سیٹھ کاکو رام نے ۶ سو روپیہ اکٹھا کیا۔ اس اوسر پر سوامی نارائنا نند۔ پنڈت بدھ دیو۔ کنور سکھ لال۔ پنڈت منسا رام۔ پنڈت رام سروپ۔ پنڈتہ دروپدی دیوی۔ مہاشہ مول شنکر۔ مہاشہ ہنسراج اور پنڈت بسنت لال جی اپدیشک پدھارے۔ سورن جینتی اتسو ہر پرکار سے سپھل رہا۔

نریندر ناتھ شاستری۔ گیانی پنجاب سنگھ کویراج۔ ڈاکٹر شیو دت۔ کویراج ہریش چندر۔ پنڈت ٹھاکر دت ملتانی۔ اور پنڈت گورکھ رام جی ودیالنکار نے تقریریں کیں۔ ان کے بعد لالہ خوشحال چند نے صدارتی تقریر کی۔ جس میں آپ نے بتایا۔ کہ یہ ٹرسٹ پانچ لاکھ روپے سے بنایا گیا ہے۔ اس کی آمدنی سے جہاں اور کام ہوں گے

باوا پردمن سنگھ فری ہسپتال کا

افتتاح کیسری باغ میں ۱۳-اپریل کو ہزاروں نرناریوں کی اپستھتی میں ہوا۔ باوا پردمن سنگھ دھرمارتھ آیورویدک ہسپتال کی لالہ خوشحال چند جی خورسند نے رسم افتتاح ادا کی۔ پنڈال اتی سندر بنایا گیا تھا۔ لاؤڈ سپیکر لگے ہوئے تھے۔ بینڈ بج رہا تھا۔ کارروائی پربھو بھجن سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد چٹہ کٹڑہ کی آریہ منڈلی نے سندر گیت گایا۔ سوامی کرشنا نند جی نے پرارتھنا کرائی۔ ڈاکٹر کیشب چندر جی نے لالہ خوشحال چند جی کی سیوا میں ابھی نندن پتر پیش کیا۔ اس کے بعد پنڈت

وہاں امرت سر کا آیورویدک ہسپتال۔ گوبند دال کا ہسپتال اور صغری ہسپتال کا خرچ بھی پورا ہوگا۔ سوامی کرشنا نند کے علاوہ ۱۵ انیہ وَید بھی ہسپتال میں کاریہ کریں گے۔ ایک مشہور دیسی جراح ہر روز شام کو دو گھنٹے مفت سیوا کریں گے۔ اس ٹرسٹ کے ماتحت ایک ریسرچ لیبارٹری بھی ہوگی۔ جو جڑی بوٹیوں کے متعلق ریسرچ کر کے اچھی اچھی دوائیں تیار کرے گی۔ وید منتروں کے اچارن کے بعد لالہ جی نے ہسپتال کی افتتاحی رسم ادا کی۔ حاضرین شری باوا گورکھ سنگھ اور باوا مہاراج سنگھ کے اس پرکار کے کاریہ کے لئے پرشنسا کرتے نہ تھکتے تھے۔ پرماتما انہیں لمبی آیو اور اتم سواستھ دے۔

آریہ سماج علاد لپور کی سلور جوبلی

آریہ سماج علاد لپور کی سلور جوبلی بڑے سمارو پوروک ۱۰-اپریل سے ۱۴-اپریل تک

ریاست حیدر آباد اور برہما کے بعد و دلیشوں میں بھی "پرکاش" کا داخلہ بند

اس پر کار ہوئی اڑھائی سو خریداروں کی کمی کی پورتی کے لئے اپیل

جنگ کی وجہ سے ہوئی کاغذ کی گرانی ہی کچھ مرنے کے لئے کچھ کم نہ تھی۔ جبکہ پونے دو روپیہ والا رِم اب چھ روپیہ میں خریدنا پڑتا ہے۔ اب ایک وپتی "پرکاش" پر اور آئی ہے۔ مہاشہ پربھو دیال جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا ایسٹ افریقہ نے نیروبی سے وہ خط و کتابت بھیجی ہے۔ جو ان کے اور سینئر کمشنر نیروبی کے درمیان ہوئی۔ انہوں نے سینئر کمشنر سے درخواست کی تھی۔ کہ "پرکاش" کو افریقہ میں آنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن انہوں نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اس سے پہلے جنگ کی وجہ سے برہما میں اور ستیاگرہ کی وجہ سے ریاست حیدر آباد میں "پرکاش" کا داخلہ بند ہے۔ اس طرح "پرکاش" اپنے اڑھائی سو خریداروں سے محروم ہو گیا ہے۔ اس کمی کو پورا کرنا آریہ پرشوں کا کرتویہ ہے۔ پرتیک آریہ اور سماج کو دو دو چار چار گراہک بنا کر اس اپیل کو پورا کرنے میں اپنی آہوتی ضرور ڈالنی چاہیئے۔ جو سماجیں اور بھائی ہماری اس سمبندھ میں سہائتا کریں گی۔ ان کے شبھ نام "پرکاش" میں چھپتے رہیں گے۔ سہائتا ان طریقوں سے کی جا سکتی ہے۔ (۱) دو دو گراہک بنا کر (۲) اپنے خرچ پر نردھن بھائیوں۔ پبلک لائبریریوں۔ ودیارتھیوں۔ اور سماجوں کے نام اخبار جاری کروا کر (۳) رعایتی چندہ پر اخبار جاری کرنے کے لئے "سنہری فنڈ" میں دو دو چار چار روپے سہائتا دے کر۔ جو بھائی کسی طریقہ سے بھی سہائتا نہ کر سکتے ہوں۔ وہ دو سال کا چندہ پیشگی بھیجکر بھی اس وپتی میں سہائک ہو سکتے ہیں +

(ہتیشی علاد لپوری)

گورو کل کانگڑی کا وارشک اُتسو سپھلتا پوروک سماپت ہو گیا

۶۲ ہزار چندہ ہوا۔ بیس سناتک نکلے۔ ۵۷ نئے برہمچاری داخل ہوئے

گورو کل کانگڑی کا ۳۹ واں سالانہ جلسہ ۱۰ سے ۱۳-اپریل تک سپھلتا پوروک سماپت ہو گیا۔ اس بار اتسو کروکشیتر دیپ سے

ایک وسیع پنڈال میں جو کروکشیتر دیپ سے اس کے لئے بنایا گیا تھا منائی گئی۔ جوبلی سے

تو پورو ۱۳-مارچ سے ۱۰-اپریل تک سوامی آتما نند۔ شری جگجیت لال بان پرستھی اتیادی کی کتھا۔ اور سمپورن یجروید سے یگیہ ہوتا رہا۔ جس کی پورن آہوتی ۱۰-اپریل کو پہلے ڈالی گئی۔ ۱۰-اپریل کو مہاتما نارائن سوامی جی پردھان جوبلی اور پروفیسر گیان چند جی پردھان ودیا پوروک سمیلن کا بہت شاندار جلوس نکالا گیا۔ ودیا بھر کی بھجن منڈلیاں۔ سکاؤٹ اور آریہ سجن سممت ہوئے۔ ایسا شاندار جلوس کبھی اس سے پہلے علاد لپور میں نہیں نکلا۔ اس اوسر پر کئی سمیلن ہوئے۔ کوی سمیلن کے پردھان۔ عرش ملسیانی۔ ودیا آریہ یووک سمیلن کے پروفیسر گیان چند اور آریہ سنستھا سمیلن کے پردھان لالہ دیوی چند جی تھے۔ اتسو پر مہاتما نارائن۔ سوامی گنگا گری۔ سوامی آتما نند جی۔ شری جگجیت لال جی بان پرستھی۔ پنڈت سوم دیو جی۔ ٹھاکر امر سنگھ۔ لالہ رام

سپھلتا ملی۔ دور دور سے درشک بھاری تعداد میں سممت ہوئے۔ استریاں بھی بھاری تعداد میں آئیں۔

۱۰-اپریل کو صبح کی کارروائی یگیہ سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد سوامی برتانند جی کا اپدیش ہوا۔ بعد میں پنڈت وشو ناتھ جی کے سبھاپتیتو میں وید سمیلن ہوا۔ جس میں ویدک وشیوں پر برہمچاری اوم پرکاش بجیشم دیو۔ اور دھرم پال نے نبندھ پڑھے۔ تدپشچات واد وواد ہوا۔

۱۱-اپریل کو دیکھشانت سنسکار رائے بہادر بدری داس کی ادھیکشتا میں سمارو پوروک ہوا۔ ڈاکٹر ٹیگور سواستھ نہ ہونے کے کارن سویم نہ پدھار سکے۔ ان کا بھاشن آچاریہ کھشتی موہن شاستری نے پڑھا۔ اور اپنا بھاشن بھی دیا۔ ٹیگور کا بھاشن گت انک میں چھپ چکا ہے۔ دوسرا بھاشن مسلسل چھپ رہا ہے۔ ۲۰ نئے سناتک بنے۔ جنہیں رائے بہادر بدری داس اور سوامی ستیانند جی نے آشیرواد دئے۔ اوم پرکاش سب سے پرتھم رہے۔ انہیں کئی تمغے انعام میں ملے۔

لوہارو کانڈ سمیلن ——— سوامی ستیانند جی کی صدارت میں لوہارو کانڈ سمیلن ہوا۔ جس میں پنڈت اندر۔ پنڈت وید ورت۔ رائے بہادر امرت رائے جی۔ پنڈت وشو ناتھ اور سوامی جی مہاراج نے بھاشن دئے۔ اور پروٹسٹ کا پرستاو سویکار ہوا۔ اسی وقت سوامی سروانند جی مہاراج کے سورگباش کا تار ملا۔ جس سے ساری سبھا شوک میں پری نت ہو گئی۔

سوامی سروانند جی کا شوک ——— رائے بہادر بدری داس کی پردھانتا میں بعد دوپہر شوک سبھا ہوئی۔ جس میں آچاریہ ابھے دیو۔ ڈاکٹر رام رکھا مل۔ پنڈت بھیم سین۔ پنڈت ستیہ ورت اور ماسٹر گوردت رام جی کے بھاشن ہوئے۔ اور شوک پرستاو سویکار ہوا۔ آیورویدک ودیالیہ کا افتتاح

۱۲-اپریل پہاتہ سوامی ستیانند جی مہاراج نے گورو کل کے نئے آیورویدک مہاودیالیہ کا ادگھاٹن کیا۔ یہ بھون اسی سال تیس ہزار روپیہ کے خرچ سے تیار ہوا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۱ کالم اول میں)

م خوشحال چند خورسند۔ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کی کنیاؤں سممت ... بھی رہیں۔ ان کی تمام کامیابی کا سہرا مہاشہ گورو بخش داس

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O: Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل کانگڑی کا اُنتالیسواں وارشک اُتسو ٣٩

آچاریہ کھشتی موہن سین (شانتی نکیتن) کا دیکھشانت بھاشن

(گذشتہ سے آگے)

کنتو جونہی اس طوطے یا انیہ پداتھ پر جس میں کہ اس راکھشسی کا پران بستا ہے۔ کسی کا ہاتھ پڑتا ہے تو نہی اس کی واستوک راکھشسی صورت اچانک پرگٹ ہو جاتی ہے۔ یوروپ کی بھیدبدلشی سبھیتا کا راکھشسی روپ آج وکرال بھاو سے پھوٹ پڑا ہے۔ اس سبھیتا کا پران جس سوارتھ پرتا نامک طوطے میں باس کرتا تھا۔ وہ آج سرکھشت نہیں ہے۔ اسی لئے یہ وکرال ہے۔

میرے کہنے کا یہ تاتپریہ نہیں ہے۔ کہ سارا یوروپ ایسے سوارتھ پریہ لوگوں سے ہی بھرا پڑا ہے۔ وہاں کی سبھیتا میں پردھان روپ سے ایسے لوگوں کا بہولیہ ہے۔ جو وستوتہ آدم دتیوں کے ہی اُپاسک ہیں۔ وہاں ویکتی گت روپ سے وہاں چھوٹے بڑے سادھک اور تپسوی آج بھی ودیمان ہیں۔ اس وشیہ میں کوئی دومت نہیں ہو سکتے۔ کسی بھی دیش میں سارا دیش کا دیش تپسیا دوارا آدرش ہوا تھا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ سروتر ادھیکاری بھید ہوتا ہے۔ اور سچ پوچھئے۔ تو اس مہان بھارت ورش کے ادھونک ادھی واسی ہم سچ مچ ہی ساتوک ورتی کے ہیں یا نہیں اس بات کی پریکھشا کا موقعہ اس یگ میں ابھی آیا ہی نہیں۔ اُپیکشت ادھکار پانے پر ہم کیا ہوتے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ اس پریکھشا کا سمیہ آئیگا۔ اور شیگھر ہی آئیگا۔ اس کیلئے تمہارے پرودھن پرشوں نے کچھ کچھ تیاری کرنی شروع کی ہے۔ یہ سبھا اسی تیاری کا روپ ہے۔

سو اس مہاکھشیتر میں جو سب سادھو سجن بھگت اور سادھوگن پدھارے ہوئے ہیں۔ اور جن مہاتما لوگوں نے شکھشا کو ہی جیون کا ورت سمجھ کر گرہن کیا ہے۔ ان سب کو آج میں پرنام کرتا ہوں۔

کنتو ہے سناتک گن! نہیں آج اتنی جلدی چھوڑنے سے تو کام نہ چلے گا۔ برہمچریہ اور گرہستھ کے سندھی کھشن میں تم اُپستھت ہو۔ تم جب ہم سے بھنہ ندیش کی آشا کرتے ہو۔ تب تو چپ رہنا سمجھو نہیں ہے۔

دن کی جہاں سماپتی ہے۔ اور رات کا جہاں آرمبھ ہے۔ یا پھر راتری کی جہاں سماپتی ہے۔ اور دن کا آرمبھ ہوتا ہے۔ ان دو تم سندھی کھشنوں کو بھگوت مہورت کہتے ہیں۔ تمہارے بھی چھاتر جیون کا اوسان اور اُتر جیون کا آرمبھ ہونے جا رہا ہے۔ اس وجہ گوت اُپنیہ کھشن میں تمہیں کچھ بتانے کے سمیہ بتانے والے کے بھیتر تمہارے پرتی ایک گمبھیر شردھا کی آوشیکتا ہے۔

دیش اندھکار سے سماچھن ہے۔ اور تمہارا دیپ جل چکا ہے۔ انیانیہ لوگوں کو مارگ دکھانے کا اور بجھے دیپکوں کو جلا دینے کا بھار تمہارے اوپر ہے۔ بھوشیت یگ کے گورو تمہیں ہو۔ اس پرکار تم بھی نمسیہ ہو۔

آج کی سمسیا بڑی جٹل ہے۔ پراچین کال کی سمسیا شاید اتنی گتھیوں سے بھری نہیں تھی۔ آج بہا چیہ اور پاسچاتیہ، پراتن اور نوتن سبھی سادھنائیں اور سبھی سمسیائیں یہاں آکر اُلجھی ہوئی ہیں۔ اس نٹ میں۔ دیپا میں مہا سمندر میں تمہیں یاترا کرنی ہے۔ بھول بھرانتی کی سمبھاونا پد پد پر ہے۔ اس لئے جب تم ہماری اور جنہوں نے کہ ان راستوں کی کٹھنائیوں کا کچھ پتہ پا لیا ہے۔ مارگ جاننے کی آشا سے دیکھتے ہو۔ تو چپ رہنا ٹھیک نہیں۔

مجھے کیوں اپنے بنا سکنے کی یوگیتا اور ادھیکار کے سمبندھ میں سندیہ ہوتا ہے۔ اتیت ہی بھوشیہ کے مارگ کو نردشٹ کرتا ہے۔ بھارتیہ گیانی سادھنا کے کھیتر میں جو بھوت کال کے ادھیشور ہیں۔ وہی بھویہ کی گتی نردیش کریں۔ اس لئے ہم اتہاس سے ہی راستے کی بات پوچھ سکتے ہیں۔ ہماری سنکیرن بدھی اس مہا اُپدیش کو بادھا گرست کر سکتی ہے۔ پرنتو اتہاس ہمیں نسچیت سفیہ کی اور اشارہ کر سکتا ہے۔

جس پرکار مٹی کے نانا ستروں کے جمنے سے ڈیلٹا بنا کرتا ہے۔ اسی پرکار بھارت ورش کی سبھیتا نانا جاتی کی سادھناؤں کے ایک دوسرے پر جمنے سے بنی ہے۔ ویدک آریوں کی سبھیتا اُس کے پوروکی بھی دراوڑ جاتیوں کی سادھنا اور اُس کے بھی پوروکی دراوڑ پوربیہ جاتیوں کی بہت سی چنتائیں اور سادھنائیں اس بھومی پر اکنترت ہوئی ہیں۔ آگے چل کر اور بھی بہت بہت جاتیاں یہاں آتی رہی ہیں۔ اور بھارتیہ سادھنا یگیہ میں اپنی اپنی آہوتی دیتی رہی ہیں۔ امریکہ اور آسٹریلیا میں جس پرکار سموچی کی سموچی پرانی جاتیوں کو صاف کر کے جاتیہ ایکتا کی پرتشٹھا کی گئی ہے۔ ولیسا کبھی اس دیش میں نہیں ہوا۔ یہاں کسی جاتی نے دوسری کسی جاتی کے اُچھید کی بات نہیں سوچی۔ آج ہم جس تہذیب میں دکھائی دے رہے ہیں۔ اس میں ان آریہ انار یہ ہودھوں جاتیوں کی دین ہے۔ ہماری سبھیتا نانا جاتیوں کی سادھناؤں کے سمشرن کا پھل ہے۔

(باقی آئندہ)

ثانی صاحب امرتسری کے ایک مضمون کے جواب میں

دفتر پرکاش کے لئے

نسوانی پردہ ــــ اور ــــ اسلام

از جناب مرزا فیاض علی بیگ صاحب سکندر آباد (دکن)

مسلمانوں کی اس سے زیادہ بدقسمتی اور کیا ہوگی۔ کہ ان کے پیشوا اور رہبر جنہیں قرآن فہمی کا دعویٰ ہی نہیں۔ بلکہ احکام شریعت میں تحریف و تبدیل کا بھی ید طولیٰ حاصل ہے۔ قرآن کے آسان اور عام فہم مسائل کو اپنی توجیہات اور قواعد دانی کے زور سے اس قدر پردہ در پردہ کر دیا کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے تخیلات سے اس حقیقت کا خیال بھی جاتا رہتا ہے۔ کہ قرآنی احکام کے سمجھنے میں آسانی ہے۔ اور اس کا خصوصیت کے ساتھ اس لئے لحاظ رکھا گیا ہے۔ کہ تحریرات پر آسانی سے عمل ہو سکے۔ چنانچہ ارشاد خدا ہے۔ کہ

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

افسوس ہے۔ کہ ان سربندان خود بین پر جن کے اقوال ہمارے پیش نظر ہیں۔ کہ قرآنی احکام کو اپنے نظریہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرو۔ اور جہاں تک ممکن ہو سکے۔ غیر مبدل احکام کو بھی اپنی مطلب براری کا آلۂ کار بنائے رکھو۔ تاکہ اپنے حلوے مانڈے میں کسی قسم کا فرق نہ آنے پاوے۔ چنانچہ میری آج کی صحبت کے مخاطب "عبداللہ ثانی" امرتسری نے جنہیں اپنی قوت فہم و ادراک اور حقوق دینی پر کافی سے زیادہ ناز ہے۔ حقائق احکام پردہ کی نقاب کشی سے گھبرا کر اپنی فطرت کے مطابق یہ لکھنے پر مجبور ہیں۔ کہ

"پردہ کے متعلق ہر انسان اپنی اپنی غیرت کے مطابق اپنا نظریہ الگ رکھتا ہے"

اس کے یہ معنی ہوئے۔ کہ احکام قرآنی سے کوئی سروکار نہیں۔ ارشادات نبوی پر کوئی غور نہیں کیا جائیگا۔ تاریخی شواہد کا کوئی خیال نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اس امر کی کوشش کی جائیگی۔ کہ امرتسری غیرت کے مطابق پردہ کے حقائق کو اور زیادہ پردہ کر دیا جائے۔ ہم بھی ثانی صاحب کی قابلیت کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے جن کو تحریف و تبدیل احکام قرآنی میں مہارت حاصل ہے۔

"نسوانی پردہ" کے متعلق آپ نے جو تنقیدی تحریر ۲۰ - فروری سنہ ۱۹۳۰ء کے "اہل حدیث" میں شائع فرمائی ہے۔ وہ میرے لئے کوئی زیادہ توجہ شکن نہیں۔ اس لئے کہ آپ جیسے علماء سے جو لکیر کے فقیر ہونے کے علاوہ اسلامی احکام کو اپنے نظریوں کے مطابق عملیات کا درجہ دے رہے ہیں۔ اس سے زیادہ کس حقیقت بیانی کی توقع کی جا سکتی ہے۔ دوسرے ثانی صاحب کو میرے بیان کردہ احکام شرعی سے کوئی اختلاف نہیں۔ اور اختلاف ہو بھی کیسے سکتا ہے۔ جبکہ "حدود حجاب" کے معاملہ میں مذہب کا [illegible] وہ تھا۔ جس کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا تھا لیکن وہ اپنی طبیعت اور دیرینہ عادت سے جو فطرت ثانی بن چکی ہے ہر ایک سے اُلجھ جانے پر مجبور ہیں۔ اور ہمیشہ اپنے اس مذاق کی تفریح کے لئے "پرکاش" کو اپنا آلۂ کار بنا رکھا ہے۔ اس لئے اس دفعہ بھی نسوانی پردہ کے معاملہ میں انہیں اظہار حقیقت کا اس وقت احساس ہوا۔ جبکہ "پرکاش" نے میرے مضمون کے اقتباسات کو نقل کر کے مولانا صاحب کو مخاطب فرمایا تھا۔ ہم "پرکاش" کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جس نے ثانی صاحب کو مجبور کیا۔ کہ وہ اپنے خیالات کے بیش بہا موتی "اہل حدیث" کے اوراق پر بکھیر دیں۔ مگر ایڈیٹر "پرکاش" احکام قرآنی کو جو ہمارے مضمون کے چند اقتباسات میں درج تھے نہ شائع کرتے۔ تو مولانا چراغ پا بھی نہ ہوتے۔ اور ہمیں ان کی تنقیدی تحریر کا جواب دینے اور حقائق پردہ کے انکشاف کرنے کی تکلیف بھی نہ ہوتی۔ بہر حال ہمارے پیش نظر "نسوانی پردہ" والی وہ تنقید ہے جو ایڈیٹر "پرکاش" کے احساس دلانے پر ثانی امرتسری کی اشتعال طبع کا ایک مرقع ہے۔

ارادہ تھا۔ کہ مدیر "اہل حدیث" کے تنقیدی نوٹ کے جواب روانہ کئے جائیں۔ لیکن جب آپ درمیان میں کود پڑے ہیں۔ تو بہتر ہے کہ پہلے آپکو خاموش کیا جائے۔ اور پھر انکو علیحدہ جواب لکھے جائیں۔ (باقی آئندہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By ...

لوہارو میں آریہ سماج کی بے عزتی برداشت نہیں کی جاسکتی

لاہور میں "لوہارو ڈے" پر مہاشہ کرشن و دیگر نیتاؤں کی تقریریں

ریاست لوہارو میں آریہ سماجیوں کے جلوس پر حملہ کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے ۱۴-اپریل کو شام کے ۸ بجے آریہ سماج مندر انارکلی میں لاہور کی تمام آریہ سماجوں کے ماتحت ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جلسہ میں سینکڑوں دیویوں اور پرشوں نے شمولیت اختیار کی۔ رائے بہادر درگا داس نے صدارت کے فرائض سرانجام دئے۔

مہاشہ کرشن کی تحریک پر میٹنگ میں ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ اس ریزولیوشن میں آریہ سماجیوں پر بزدلانہ اور بلا وجہ حملہ کرنے کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے

گُروکل ادھشٹاتا جی نے ایکس۔ رے۔ لیبارٹری۔ اور روگی سنیاؤں کے لئے دھن کی اپیل کی ہے۔ کچھ رقمیں موقعہ پر ہی پراپت ہو گئیں۔ ان میں لالہ لبھو رام جی نیر کا نام وشیش روپ سے الکھنیہ ہے۔

اپیل اس کے بعد پنڈت ستیہ برت نے سنسکرتیوں کے سنگھرش پر ایک سُندر بھاشن دیا۔ یہی دیاکھیان اپیل کا تھا۔ دھن اکٹھا کیا گیا۔ اور لگ بھگ ۶۲ ہزار روپیہ جمع ہوا۔ رات کو پنڈت اندر جی۔ پنڈت بدھ دیو جی کے دیاکھیان ہوئے۔ دوپہر کو پنڈت لبھو پال کی صدارت میں ادھار سمیلن ہوا۔ جس میں کئی پرستاد سویکار ہوئے۔

دیا ہام سمیلن ــــــ رائے صاحب امرت رائے کی صدارت میں دیا یام سمیلن ہوا۔ جس میں گوروکل کے برہمچاریوں کے کئی پر کار کے کھیل ہوئے۔

۱۳-اپریل ۱۳-اپریل کو نئے ۶ برہمچاریوں کا ویدآرمبھ سنسکار ہوا۔ اس ورش ۵۷ نئے برہمچاری داخل کئے گئے۔ جو بھارت کے سبھی پرانتوں سے آئے تھے۔ بعد دوپہر کوی سمیلن ہوا۔ جس میں باہر سے آئے ہوئے کویوں نے اپنی رچنائیں پڑھیں۔ رات کو وشنو دگمبر کے پربر دنا تریہ وی جی کی صدارت میں سنگیت سمیلن ہوا۔ آپ کے سنگیت نے جنتا کو منتر مگدھ کر دیا۔

۱۴-اپریل۔ گوروکل کا جنم اُتسو منایا گیا۔

پولیس اور مقامی حکام کی مذمت کی گئی۔ جنہوں نے اہلِ جلوس کی مناسب حفاظت نہ کی۔ حالانکہ پولیس کی طرف سے یہ یقین دلائے جانے پر ہی جلوس نکالا گیا۔ کہ وہ اہل جلوس کی پوری پوری حفاظت کرے گی۔ ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ لوہارو ریاست میں حکومت برطانیہ کا نمائندہ اس واقعہ کی پوری پوری تحقیقات کرے۔ جو لوگ حملہ کے ذمہ دار ہیں۔ انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے۔

مہاشہ جی نے کہا۔ کہ جب آریہ سماج حیدرآباد میں خطرے میں تھا۔ تو آریہ سماجیوں نے اپنی پوری شکتی سے اس کی حفاظت کی۔ اب آریہ سماج لوہارو میں پیڑت ہے۔ اور اگر وہاں آریہ سماجیوں کو فوراً اپنے دھرم کا پرچار کرنے کا حق نہ دیا گیا۔ تو ہمیں ایک دفعہ پھر اپنی پوری شکتی سے آریہ سماج کی حفاظت کرنی پڑے گی۔ حکام ریاست کا ہندوؤں کو عموماً اور آریہ سماجیوں کو خصوصاً خوف زدہ کرنے کے لئے پروپیگنڈا جاری رہا ہے۔ آریہ سماجیوں کو لوہارو میں اپنا مندر بنانے کا حق ہے۔ اور انہیں یہ حق ہے۔ کہ کسی کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائے بغیر بلا روک ٹوک اپنے دھرم کا پرچار کریں۔ بھگت پھول سنگھ کی نواب لوہارو سے ملاقات کے بعد اور ان کی اس تسلی کے بعد کہ کسی قسم کا اعتراض نہیں کیا جائے گا۔ انٹرنیشنل آرین لیگ نے آریہ سماج کو اپنی سالگرہ منانے اور آریہ سماج مندر کا بنیادی پتھر رکھنے کی اجازت دے دی تھی۔

سازش معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حملہ کسی سازش کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اس صورت میں جبکہ اہل جلوس پولیس کی ہدایات کے مطابق کام کر رہے تھے حملہ ہونا قطعاً ناممکن تھا۔ آریہ سماجیوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سوامی سوتنترا نند جیسی پوزیشن کے سنیاسی پر جو لاٹھیاں برسیں ہیں۔ اور ان کی جو بے عزتی کی گئی ہے۔ وہ تمام آریہ سماج کی بے عزتی ہے۔ آریہ سماجی حملہ کے جواب میں شانت رہے۔ آریہ سماج کی یہ بے عزتی کسی طرح بھی

برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اور اس کا بدلہ یہی ہے۔ کہ دھرم پرچار کا حق حاصل کیا جائے۔

مسٹر نانک چند پنڈت نے کہا۔ کہ آریہ سماج اس حملہ کو برداشت نہیں کرے گا۔ پروفیسر سنت رام سیال اور مسٹر امرناتھ چونا ایڈووکیٹ نے کہا۔ کہ آریہ سماجی جنتا ہر قربانی کے لئے تیار ہے۔ اور آریہ سماج کے ذی شان لیڈروں کی موجودگی میں ہمیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔

ٹھاکر امر سنگھ نے بھی ریزولیشن کی تائید مزید کی۔ رائے بہادر درگا داس نے لوہارو ریاست کی طرف سے جاری کردہ سرکاری کمیونک کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ یہ ایک نو کمیونک ہے۔ اور اپنی تردید آپ کرتا ہے۔ کوئی صحیح الخیال شخص وہ کمیونک پڑھنے کے بعد یہ کہنے سے باز نہیں رہ ۴۴

لوہارو میں آریہ سماجیوں کی گرفتاریاں شروع ہو گئیں

چوری۔ ڈکیتی اور دیگر اخلاقی جرائم میں پکڑ دھکڑ

نیو دہلی۔ ۱۸-اپریل ــــــ ۲۹-مارچ کو لوہارو میں آریہ سماج کے پُر امن نگر کیرتن پر بلا وجہ و بلا اشتعال حملہ کیا گیا۔ جس میں سوامی سوتنترا نند جی اور بھگت پھول سنگھ کے علاوہ چالیس دیگر آریہ سماجی بھی زخمی ہوئے۔ نواب صاحب لوہارو نے اس وقت تک مجرموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ اور نہ ہی آریہ سماج کے مطالبہ کو منظور کر کے غیر جانبدارانہ تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے۔ برخلاف اس کے لوہارو کے کئی آریہ سماجیوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا ہے۔ بعض کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں۔ ان پر طرح طرح کے الزامات لگائے گئے ہیں۔ کسی پر چوری کا۔ کسی پر ڈاکہ کا۔ اور کسی پر کوئی اور الزام لگایا گیا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جس نے لوہارو کا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے۔ نواب صاحب سے مایوس ہو گئی ہے۔ اور اس نے پولٹیکل ایجنٹ کے پاس اپنی یادداشت بھیج دی ہے۔ اس کے علاوہ وہ مصیبت زدگان کی حفاظت کے لئے مناسب تدابیر عمل میں لا رہی ہے۔ حصار کے مشہور ایڈووکیٹ پنڈت ٹھاکر داس جی بھارگو کے زیر نگرانی حصار کے ۵ وکلا کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو ان مقدمات کی پیروی کرے گی۔ اس کے علاوہ ایک اور قابل وکیل مقدمات کی کارروائی کی نگہداشت کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

شری سوامی سوتنترا نند جی۔ لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار اور پنڈت گیان چند کی ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جو دہلی میں رہتے ہوئے سبھا کی نمائندگی کرے گی۔ اور فوری کارروائی کرے گی۔ اس کے علاوہ دھن کے لئے اپیل جاری کی گئی ہے۔

پچھلے دنوں لوہارو کے دیوان خان بہادر میاں بکیم الدین لاہور تشریف لائے تھے۔ سننے میں آیا ہے۔ کہ آپ نے مقامی مسلم لیڈروں سے بھی ملاقات کی ہے۔

نوٹس

بنام

ڈاکٹر سائیں داس مالک ہزارہ کیمیکل ایجنسی بانسہرہ

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع ہو۔ کہ آپ نے "آریہ ورت" ہندی ماہوار لاہور اور ہفتہ وار "پرکاش" لاہور میں ست شلاجیت کا اشتہار چھپوایا۔ جس کی اُجرت ۳۵ روپے ۸ ر آپ نے باوجود بار بار کے تقاضوں کے ادا نہ کی۔ تو ۲۴-۱-۴۱ کو رجسٹرڈ نوٹس دیا گیا۔ جس کا $\frac{۱}{۴۱}$ ۳۱ کو آپ نے جواب دیا۔ کہ ماہ ۱۵ اپریل میں بل ادا کر دوں گا۔ $\frac{۴}{۴۱}$ ۸ کو یاددہانی کا خط لکھا گیا۔ لیکن اس کا جواب بھی آپ نے نہیں دیا۔ اب آپ سے لوبدن ہے۔ کہ آپ ۱۰-مئی سنہ ۱۹۴۱ء تک رقم ادا کر دیں۔ ورنہ ہم قانونی کارروائی کرنے پر مجبور ہوں گے۔

منیجر "پرکاش" و "آریہ ورت" ۔لاہور

نوٹس

بنام

مسٹر پریم چند مالک اگروال سٹورز سباٹو (شملہ)

بذریعہ تحریر ہذا مطلع ہو۔ کہ آپ سے رقم

ہم سمجھتے ہیں کہ حکام ریاست نے صحیح واقعات سے آنکھ بند کر رکھی ہے۔ ریزولیوشن ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج بیکانیر نے ۱۴/۴/۴۱ کو

شام کے ۸ بجے اپنے مندر میں سوامی سردھانند جی کی شوک جنک مرتیو پر شوک پرستاد پاس کیا۔ اس سے پردھان شری جے بھگوان۔ مہاشہ پریاگ دت۔ مسٹر جگا اور ڈاکٹر واسدیو جی کے بھاشن ہوئے۔

لوہارو کانڈ ——— ۱۳-۴-۴۱ کو شام کے ساڑھے آٹھ بجے "لوہارو ڈے" منایا گیا۔ اس میں مسلمانوں کے آریہ سماج کے پُرامن جلوس پر مسلمانوں کے حملہ کی پُرزور مذمت کی گئی۔ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔

(جے شنکر دیو منتری)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی نے ہندو۔

سکھوں اور آریہ سماجیوں کی مشترکہ عام میٹنگ میں ۱۴-اپریل کو رات کے ۹ بجے "لوہارو ڈے" منایا۔ اور سرد ہمتی سے لوہارو آریہ سماج کے جلوس پر مسلمانوں کے حملہ کی پُرزور مذمت کی۔ اور نشپکش جانچ کا مطالبہ کیا۔ پرستاد کی کاپیاں پریس سبھا۔ سارودیشک سبھا۔ نواب صاحب لوہارو اور گورنر پنجاب کو بھیجی گئیں۔

(گردھاری لال منتری)

دفتر میں حاضر ہو کر اگلا پروگرام لیویں۔ جن آریہ بھائیوں کو یہ چٹھی ملیں۔ انہیں شبگھر سبھا کی آگیا کی اطلاع دے دیویں۔

(منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

آریہ سماج ملتان کا اُتسو۔ گوبندپورہ

بیرون دہلی دروازہ ملتان نگر کا آٹھواں وارشک اُتسو ۲۸ سے ۳۱- مارچ تک بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ وارشک اُتسو کے سمبندھ میں ایک ہفتہ پہلے گیتا اور بھگوتی ساوتری گایتری کی کتھا پنڈت پریم پرکاش اور پنڈت گوردت جی ودیا النکار کرتے رہے۔ اور ۲۸ سے ۳۱- مارچ ۱۹۴۱ء تک پنڈت گوردت جی ودیا النکار۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت رام سوروپ جی بھجک لیڈرن کے پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوئے۔

ہفتہ کی ڈائری

جنگ کی رفتار

۱۸-اپریل یوگوسلاویہ میں ۱۲ لاکھ فوج ہو گئی سارا جیوو پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا۔ یونانی فوجوں نے البانیہ اور مغربی تھریس خالی کر دیا۔ مقبوضہ یوگوسلاویہ میں ہٹلر نے اپنے حکام مقرر کر دئے ہیں۔ جرمنی اور ترکی میں ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا معاہدہ ہونے لگا۔ ٹرکی کے اضلاع تھریس۔ استنبول۔ اور عظمت میں مارشل لاء نافذ ہو گیا۔ بلقان اور افریقہ میں برطانوی فوجوں نے پیچھے ہٹ کر مضبوط مورچے قایم کر لئے۔

۲۱-اپریل جاپان نے چین کے فوچو کے سواٹو بندرگاہوں پر قبضہ کر لیا۔ یونان میں حالات نازک ہو گئے۔ جرمن فوجی دستے ... کے راستے پہنچ رہے ہیں۔ جاپان ... اور جاپان میں پھر چھڑ گئی۔ جنگ کا ... بلقان اور شمالی افریقہ میں نہیں۔ بلکہ ... اوقیانوس میں ہوگا۔ لنڈن پر جرمنی بمباری سے پارلیمنٹ کی عمارت ... پہنچا ہے۔

۲۲-اپریل یونان کے محاذ ... اتحادی دستے پیچھے ... رہے ہیں۔ لنڈن پر جرمنوں کی زبردست بمباری سے پھر سینکڑوں دکانیں اور ... مکان تباہ ہو گئے۔ مصر میں زبردست فوجی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ برطانیہ ... تین لاکھ خواتین کی نئی رجمنٹ بنی ... مقدونیہ میں یونان کی فوجیں پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ روس نے تین طاقتوں کے محوری پیکیٹ میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ کوہ ایلمپس پر نازیوں نے قبضہ کر ...

۲۳-اپریل یونان میں نئے ... مورچوں کا کوئی ... یوگوسلاویہ کے کئی محاذوں پر گوریلا جنگ ہو رہی ہے۔ یوگوسلاویہ کی تقسیم کے ... شاہ بلغاریہ دین ٹراپ اور چیانو ... کانفرنس شروع ہو گئی۔ مقدونیہ اور تھیسلے میں جرمن پیش قدمی روک دی گئی۔ ایتھنز پر گھمسان کی ہوائی جنگ ... گئی۔ مشرقی برطانیہ پر ہوائی حملہ ہوا۔

۲۴-اپریل فرانس اور جرمنی میں مستقل صلح کے متعلق بات چیت شروع ہو گئی۔ ترکی کے ساحل کے نزدیک جرمن فوجوں نے یونانی جزائر پر قبضہ کر لیا۔ جرمن فوجیں ایتھنز سے ... سو میل پیچھے ہٹ گئیں۔ انگلستان ... ایک شہر پر ہزاروں بم برسائے گئے۔ یوگوسلاویہ کے شاہ پیٹر پر ... حملہ کیا گیا۔ ایک وزیر ہلاک ہو گیا۔ شاہ ... پہنچ گیا۔ جاپان نے برما روڈ پر بمباری شروع کر دی۔ امریکہ روس سے الگ تھلگ رہے گا۔ جرمنوں نے یونانی شہروں پر اندھا دھند بم برسائے۔ ... آئرلینڈ پر بمباری میں ۵ ہزار ...

ٹریکٹ تیار ہو گیا!　　　جلد آرڈر بھیجئے!

لوہارو کانڈ اور آریہ سماج

مصنفہ شری ہتیشی علاولپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور۔ اس ٹریکٹ میں ریاست لوہارو کے متعلق تمام واقفیت۔ اور ۲۹-مارچ کو آریہ سماج کے جلوس پر ہوئے حملہ کے تمام حالات۔ سارودیشک سبھا اور آریہ نیتاؤں کے بیان۔ دربار کا گمراہ کن بیان اور اس کا جواب۔ آریہ سماج وہاں کیا چاہتا ہے۔ اپنے مطالبات کو منوانے کیلئے کیا کچھ ہو رہا ہے، اور ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ یہ تمام باتیں مندرج ہیں۔ قیمت فی کاپی دو پیسے یا دو روپے سینکڑہ۔ محصولڈاک ۸ر۔

اڑھائی روپیہ بھیجکر سو اور سوا روپیہ بھیجکر پچاس کاپیاں منگوائیں۔

مینیجر "پرکاش" بک ڈپو کچی لسبت روڈ لاہور

گوردت بھون لاہور میں لوہارو کانفرنس

آریہ سماج گوردت بھون کا سالانہ جلسہ مورخہ ۳-۴-مئی ۱۹۴۱ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ اُتسو سے چار دن پیشتر پنڈت بدھدیو جی ودیا النکار کی کتھا ہوگی ۴-مئی کو لوہارو کانفرنس ہوگی۔

(روشن لال منتری)

سارودیشک سبھا کی ضروری میٹنگ

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کی انترنگ سبھا کی ایک ادھشیک میٹنگ ۲۹/۴/۴۱ کو بلیدان بھون دہلی میں بلائی گئی ہے۔ جس میں آریہ سماج کے شانت جلوس پر ہوئے لوہارو میں آکرمن سے پیدا ہوئی گمبھیر استھتی پر وچار کیا جاویگا۔ اس میٹنگ میں باہر سے رائے بہادر گنگا پرشاد جی ریٹائرڈ چیف جج ٹہری۔ مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج۔ سوامی سوتنترانند جی مہاراج۔ ساج گورو دھریندر جی شاستری۔ مہاشہ کرشن جی بی اے۔ پنڈت گنگا پرشاد جی ایم اے۔ ٹھاکر چاند کرن جی شاردا۔ اتیادی مہانو بھاو سمّلت ہوں گے۔

(منتری)

اور مہاشہ کبیر چند جی و مہاشہ ٹیک چند جی نے بھی اپنے منوہر بھجنوں سے لوگوں کو آنند کیا۔ اور ۳۰-مارچ کو سب ملتان نگر کی سماجوں کا سمیلن ہوا۔ جس میں زیر صدارت پنڈت دیوراج جی پرستاو پاس ہوئے ۳۱-مارچ کی رات کو شری بھارت دیر سینا ملتان کے گتکا۔ لاٹھی اور تلوار آدی کے روچک کھیل ہوئے۔ جن کا جنتا پر اُتم پربھاؤ پڑا۔

(نرلوکی ناتھ منتری)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کا چناؤ

پردھان:۔ ڈاکٹر اوم پرکاش جی۔ منتری مہاشہ موہن لال جی۔ اُپ منتری مہاشہ رام دھن جی۔ لائبریرین مہاشہ روپ چند جی۔ مینیجر پُتری پاٹھ شالہ۔ ماسٹر رتن چند جی۔ سہایک مینیجر پتری پاٹھ شالہ لالہ کانشی رام جی۔ پرتی ندھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب شری ستیہ بھوشن جی ودیا النکار۔ ممبران انترنگ سبھا ——— لالہ ڈنی چند۔ بابو بچن پال

ضروری اطلاع

مہاشہ سکھ دیوت جی اور پنڈت دھرم دیو جی گوروکل بربٹ سوہنی کے چندہ اکٹھا کرتے ہیں۔ انہیں سوچنا دی جاتی ہے کہ وہ فوراً آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے

۱۹-اپریل ۱۷-اپریل کو لنڈن میں شدید ترین ہوائی حملہ ہوا۔ ساری رات بمباری ہوتی رہی۔ سربیا کے ایک شہر پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا۔ جاپان جنوبی چین پر زبردست حملہ کرے گا۔ یوگوسلاویہ سے برطانوی فوجیں یونان جا رہی ہیں۔ جرمنی مشین گنوں نے کوہ ایلمپس کے اتحادی مورچے بھی توڑ دئے۔

۲۰-اپریل یونان کے محاذ پر جرمن مشین گنوں اور ٹینکوں نے زبردست حملے کئے۔ یونانیوں نے کلیتی اور اپیکس خالی کر دئے۔ نازی ہوائی جہازوں کے جلوس نے مغربی انگلینڈ پر حملہ کیا۔ یونان میں جرمن فوجیں آگے بڑھ گئی ہیں۔ یوگوسلاویہ کی فوجوں نے ہتھیار ڈال دئے۔ یونانی محاذ پر برطانوی فوجیں پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ جرمنوں نے ایتھنز اور قاہرہ پر بم برسائے ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج لدھیانہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لدھیانہ کا ۴۷واں سالانہ اتسو ۲۵-۲۶-۲۷-۱ اپریل ۱۹۴۱ء کو اور استری سماج کا جلسہ ۲۸-۱ اپریل کو منایا جانا نشچت ہوا ہے۔ جلسہ سے پہلے نگر اور ضلع میں پرچار کا پربندھ کیا گیا ہے۔ کتھا بھی ہوگی آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی۔ مانیہ نیتاؤں اپدیشکوں اور بھجنیکوں کے پدھارنے کی آشا ہے۔ (شانتی سوروپ منتری)

آریہ یووک سماج جھجر کا سالانہ جلسہ

۲۶-۲۷-۱ اپریل ۱۹۴۱ء کو ہوگا۔ پنڈت دیاس دیو شاستری ایم۔اے۔ ایل۔ ایل۔بی آریہ سماج کے دائرہ میں خاص استھان رکھتے ہیں۔ انہوں نے بڑی مہربانی سے اس موقعہ پر آنا منظور فرما لیا ہے۔ ویدک لائبریری کی افتتاحی رسم بھی شری شاستری جی کے دست مبارک سے ہی ادا ہوگی۔

سنسکاروں کا انتظام ——— اس موقعہ پر ویدک سنسکار بھی ہوں گے۔ جو بھائی اپنے بچوں کے یگیوپویت سنسکار آدی کرانا چاہیں۔ وہ سیکرٹری صاحب کے پاس اپنا نام درج کرائیں۔

(لکھشمی نارائن سیکرٹری)

آریہ سماج سلطان پور لودھی کے سماچار

سلطان پور لودھی آریہ سماج میں مورخہ ۲۶-چیت تا یکم بیساکھ شری ٹھاکر اُدے سنگھ جی بھجنیک دیانند دلت اُدھار منڈل لاہور نے اتی اُتم و منورنجک پرچار کیا۔ جس کا جنتا پر بہت اچھا پربھاو پڑا۔ حاضری بہت زیادہ ہوا کرتی تھی۔ مبلغ اکاسٹھ روپے ۴ر مردم شماری فنڈ میں اکٹھ کرکے سبھا کو بھیج دیا گیا۔

(گوردھاس مل منتری)

آریہ سماج پھلور کا چناؤ

پردھان:۔ گیانی سادھو رام جی۔ اُپ پردھان لالہ لیکھ رام جی۔ منتری منی لال جی۔ اُپ منتری لالہ ہنس راج جی۔ خزانچی جیا شنگھ گیان چند جی۔ لائبریرین لالہ کشوری لال جی۔ پرتی ندھی لالہ ودیا پرکاش جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لئے چنے گئے۔ (منی لال منتری)

گوروکل مہاودیالیہ برالسی کا جلسہ

گوروکل مہاودیالیہ برالسی کا سالانہ جلسہ تاریخ ۲۶-۲۷-۲۸-۱ اپریل کو ہوگا۔ بڑے بڑے سادھو مہاتماؤں کو مدعو کیا گیا ہے۔

(دکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ ساماجک جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماجوں کے لئے اطلاع

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے بھجنوپدیشک ماسٹر پرکاش ریڈیو سنگر (گوجرہ نواسی) کا بھارتیہ سنگیت ودیالیہ ۱۳-۱ اپریل سے ۵ویں سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ اس موقعہ پر ماسٹر پرکاش ۱۵-۱ اپریل سے لے کر ۵-مئی تک بلا معاوضہ کے آریہ سماجوں کے سالانہ جلسوں پر جانے کے لئے تیار ہیں۔ خواہشمند سماجیں مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کرکے ماسٹر جی سے ٹائم لے سکتی ہیں۔

(منیجر بھارتیہ سنگیت ودیالیہ گوجرہ منڈی۔ ضلع لائلپور)

آریہ سماج ماڈل ٹاؤن لاہور کے سماچار

آریہ سماج کا ستھاپنا دوس بڑی کامیابی اور سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ پراتہ کال سات بجے سے برہد ہون یگیہ کے پشچات دیویوں نے بڑے منورنجک بھجن گائے۔ شری رائے بہادر ڈاکٹر رام چند نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اور ویدک دھرم کی اُنتی کیلئے مختصر تقریر کی۔ بھجنوں کے بعد ڈاکٹر کے سی

تالبارڈ نے آریہ سماج کے ستھاپنا دوس کے مہتو پر ویاکھیان دیا۔ برہد ہون یگیہ کے یجمان رائے بہادر کشن چند جی تھے جنہوں نے کارروائی کے پشچات یگیہ شیش بانٹا۔ شام کو سات بجے سے پھر کارروائی شروع ہوئی۔ سماج کا نیا مندر بجلی کی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ پنڈت بھگود دت جی بی۔اے نے ایک منوہر ویاکھیان دیا۔ اور پھر لالہ لکھشمی دت جی ڈیکھمنٹ نے آریہ سماج کی شاندار خدمات کا جوش بھرے شبدوں میں ذکر کیا۔ اپیل پر کل ۴۷ روپے ۶ر ۳پائی اکٹھے ہوئے۔ جو شری منتری جی سارودیشک سبھا کو روانہ کر دئے گئے ہیں +

(منتری)

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

۱-آریہ سماج چونیاں کا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱-مئی کو ہونا قرار پایا ہے۔ جلسہ سے چند یوم پہلے کتھا کا بھی پربندھ کیا جاوے گا۔

۲-آریہ سماج کا ستھاپنا دوس ۲۸-مارچ

کو پراتہ کال ستسنگ کی کارروائی کے بعد سماروہ پوروک منایا گیا۔ ماسٹر گردھاری لال جی نے آریہ سماج کی اُنتی پر ایک مضمون پڑھا۔ لالہ کندن لال جی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ شام کو ۵ بجے جلوس نکالا گیا۔ رات کو مہاشہ کندن لال کی صدارت میں کوی دربار کیا گیا۔ جس میں بہت سے آریہ سکھ اور سناتنی بھائیوں نے اپنی اپنی کویتائیں پڑھیں۔ کوی دربار نہایت ہی کامیاب رہا۔

پرچار ——— مہاشہ گوتا نند مل جی پرچارک دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کا ۲۹-مارچ کو پرچار ہوا۔ اور مشن کے لئے چندہ اکٹھا کیا گیا۔ اکادشن دو روپے بارہ آنے چندہ جمع ہوا۔ ۴۷ روپے نقد اور ۴ روپے ۱۲ر وعدہ کی صورت میں۔ جو جلد ہی اکٹھے کرکے بھیج دئے جائیں گے۔

آریہ سماج قرول باغ دہلی کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج قرول باغ دہلی کا یہ ادھیویشن شری سوامی نجاتما نند جی کی مرتیو پر اتی شوک پرگٹ کرتا ہے اور یہ انوبھو کرتا ہے کہ سوامی جی کی مرتیو نے آریہ سماج کے کھشیتر سے ایک اور نیتا گی۔ ویر اور سچے سنیاسی کا لوپ ہو گیا ہے۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ سوامی جی کی ویر آتما کو شانتی پردان کریں۔

(دمولراج منتری)

آریہ سماج دینا نگر کے سماچار

مورخہ ۲۸-مارچ کو آریہ سماج ستھاپنا دوس کے سمبندھ میں پربھات پھیری کی گئی۔ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے شریمتی شانتی دیوی جی تشریف لائی ہوئی تھیں جن کے ویاکھیان ہوئے۔ رات کو سماج مندر میں چراغاں کیا گیا۔ استری سماج کی ستھاپنا کی گئی۔ نئے ممبر بھرتی کئے گئے۔ اور رات کو پبلک جلسہ ہوا۔

۲-دینا نگر کا ایک ہندو خاندان جو کچھ عرصہ ہوا مسلمان ہو گیا تھا کو دوبارہ ہندو نیتاؤں کے پریتن سے شدھ کر دیا گیا ہے۔

(منتری آریہ سماج ہذا)

سوامی نجاتمانند کا سورگباش

آریہ جگت میں یہ سماچار بڑے شوک کے ساتھ پڑھا جائیگا۔ کہ شری سوامی نجاتما نند جی مہاراج کا ۲۹-مارچ ۱۹۴۱ء کو نئی دہلی میں ۸۷ سال کی آیو میں سورگباش ہو گیا ہے۔

پنجاب کی سماجوں اور سرگودھا آدی سماج کے ستھاپن میں آپ کا بڑا ہاتھ تھا۔ انت سمیہ میں انہوں نے کہا۔ کہ "مجھے اب جینے کی اچھا نہیں۔ پربھو

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بان پرستھ آشرم جوالاپور نے ۱۴ کو ایک عام جلسہ میں لوہارو کانڈ کے متعلق پروٹسٹ کا پرستاد سویکار کیا۔ (دگمبا نند منتری)

بہرام پور۔ ۱۴ کو آریہ سماج نے اپنے خاص اجلاس میں لوہارو میں آریہ سماج کے پُر امن جلوس پر مسلمانوں کے حملہ کی زبردست مذمت کا پرستاد پاس کیا۔ (رام داس منتری)

چک جھمرہ ۔۔۔ ۱۳-اپریل کو ایک غیر معمولی اجلاس میں آریہ سماج نے مسلمانوں کے آریہ سماج لوہارو کے پُر امن جلوس پر جو بے دردانہ حملہ کیا ہے اس کے برخلاف پروٹسٹ کا پرستاد پاس کیا۔ اور حملہ کی پُر زور مذمت کی۔ (منسراج منتری)

گورو کل رائے کوٹ ۔۔۔ کے ادھیاپکوں اور برہمچاریوں نے اپنے ایک وشیش اجلاس میں لوہارو میں آریوں پر ہوئے اتیاچار کے خلاف پرستاد پاس کیا۔ اور انسپکشن جانچ کا مطالبہ کیا۔ (پرمانند شاستری)

ہوشیارپور ۔۔۔ لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے پردھان دیانند سالویشن مشن نے پنجاب کے وزیر اعظم کو لوہارو میں ہوئے آریوں پر اتیاچاروں کے ورُدھ پروٹسٹ کا تار بھیجا ہے۔ (ہیرو رام کلرک)

گوجرہ ۔۔۔ آریہ سماج نے خاص سبھا بلا کر لوہارو میں ہوئے آریوں پر اتیاچاروں کے ورُدھ پروٹسٹ کا پرستاد سویکار کیا۔ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ (موہن لال آریہ)

رائے کوٹ ۔۔۔ ۱۷-اپریل کو ہفتہ واری ست سنگ میں آریہ سماج رائیکوٹ نے لوہارو کانڈ کے متعلق پروٹسٹ کا پرستاد سویکار کیا۔ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ (تلک رام منتری)

دیوان ہال دہلی۔ دہلی کی سب آریہ سماجوں نے ملکر لالہ نارائن دت کی صدارت میں دیوان ہال میں جمع ہو کر لوہارو میں ہوئے آریوں پر اتیاچار کے خلاف پروٹسٹ کا پرستاد سویکار کیا۔ اور انسپکشن جانچ کا مطالبہ کیا۔ (کیدار ناتھ منتری)

کھیم کرن ۔۔۔ ۱۴ کو آریہ سماج مندر میں لالہ چونی لال مہتہ کی صدارت میں پروٹسٹ کا جلسہ ہوا۔ لوہارو میں آریوں کے جلوس پر مسلمانوں کے حملہ کی پُر زور مذمت کی گئی۔ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ (ڈوگر چند منتری)

سجادر ۔۔۔ ۲-بیساکھ کو آریہ سماج

مندر میں لوہارو ڈے منایا گیا۔ اور آریوں پر ہوئے اتیاچاروں کی مذمت کرتے ہوئے انسپکشن جانچ کا مطالبہ کیا گیا۔ (منتری)

فیروزپور شہر ۔۔۔ سانی کا تالاب آریہ سماج نے ۱۴-اپریل کو مہاشہ تلی رام پردھان سماج کی صدارت میں لوہارو ڈے منایا۔ لالہ جسراج جگا۔ مہاشہ مدن جیت۔ مہاشہ رام لال پانڈے اور رام شرن جی اُپدیشک سناتن دھرم سبھا کے بھاشن ہوئے۔ اور پروٹسٹ کا پرستاد سویکار ہوا۔ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔
(مدن جیت اُپ پردھان)

جھنگ مگھیانہ ۔۔۔ ۱۴-اپریل کو گوروکل وبھاگ سماج میں دونو سماجوں نے مل کر لوہارو ڈے منایا۔ اور پروٹسٹ کا پرستاد سویکار کیا۔ پنڈت دیو راج کی ایک موثر تقریر ہوئی۔
(رام دتہ مل)

کروڑ پکا ۔۔۔ ۱۴-اپریل کو لوہارو ڈے منایا گیا۔ جس میں ہندوؤں اور آریوں نے ملکر لوہارو کے اتیاچار کے ورُدھ آواز بلند کی۔ اور انسپکشن جانچ کا مطالبہ کیا۔ (منتری)

پتوکی ۔۔۔ آریہ سماج نے ۱۴ کو لوہارو ڈے منایا۔ اور آریوں کے جلوس پر مسلمانوں کے حملہ کی پُر زور مذمت کی۔ (سوہن لال منتری)

ماڈل ٹاؤن لاہور ۔۔۔ ۱۳-اپریل کو آریہ سماج میں لوہارو ڈے منایا گیا۔ پنڈت شنبہ دیو۔ پنڈت بھگوددت۔ پنڈت بالمکند (سناتن دھرم سبھا) سردار گیان سنگھ کے دیاکھیان ہوئے۔ پروٹسٹ کا پرستاد سویکار کیا گیا۔ (شودیال پردھان)

بھلوال ۔۔۔ ۱۴-اپریل کو رات کے ساڑھے آٹھ بجے آریہ سماج مندر میں لوہارو ڈے منایا گیا۔ اور پروٹسٹ کا پرستاد سویکار کیا گیا۔
(رام سوروپ منتری)

مٹھ ٹوانہ ۔۔۔ ۱۴-اپریل کو پنڈت

شیو کھوشن ودیالنکار کے پردھان پد میں لوہارو ڈے منایا گیا۔ جس میں ڈاکٹر اوم پرکاش و مہاشہ موہن لال جی کے دیاکھیان ہوئے۔ لبدازاں پروٹسٹ کا پرستاد سویکار ہوا۔ نقلیں نواب صاحب لوہارو۔ پنجاب گورنر اور سبھا کو بھیجی گئیں۔ (منتری)

امرتسر۔ لارنس روڈ آریہ سماج نے لوہارو میں ہوئے آریوں پر مسلمانوں کی طرف سے حملہ کی پُر زور مذمت کا پرستاد سویکار کیا۔ اور انسپکشن جانچ کا مطالبہ کیا۔ (منتری)

سلطان پور لودھی۔ آریہ سماج کی طرف سے لوہارو ڈے منایا گیا۔ اور آریوں پر مسلمانوں کے حملہ کی مذمت کا پرستاد پاس کیا گیا (منتری)

آریہ سماج جموں کا سالانہ چناؤ

آریہ سماج ہسپتال روڈ جموں کا سالانہ چناؤ اس پرکار ہوا:-

پردھان:- پروفیسر مالک چند جی ایم ایس سی۔ اُپ پردھان لالہ مالک چند جی ٹھیکیدار اُپ پردھان:- لالہ ایشر داس۔ منتری لالہ رام دت جی بی۔ اے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر۔ اُپ منتری لالہ اننت رام جی ریٹائرڈ ہیڈ کلرک۔ خزانچی لالہ برکت رام جی دکاندار۔ لائبریرین۔ لالہ امرناتھ جی ریٹائرڈ کلرک کٹھم۔

پرنسپل ممبران انترنگ سبھا:- لالہ گوردا سداس جی پنشنر۔ لالہ کرم چند جی ٹھیکیدار۔

سالانہ جلسہ ۔۔۔ آریہ سماج جموں ہسپتال روڈ کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰-۱اپریل ۱۹۳۱ء بارونق پور دک منایا گیا۔
(منتری)

جالندھر شہر ۱۴-اپریل کو لوہارو ڈے آریہ سماج مندر واقعہ ہوشیارپور میں منایا گیا۔ جس میں لوہارو سماج کے نگر کیرتن پر مسلمانوں کے حملہ کی مذمت کی گئی

سالانہ چندہ
تین روپے
نمونہ مفت

ہندوستان بھر کا واحد ماہوار رسالہ

اُردو "آریہ منتر" لاہور

۳۱-مئی تک بیشگی آنے پر صرف دو روپے ۸؎

چونکہ ہندوستان بھر میں آریہ سماج کا کوئی اُردو میں ماہوار رسالہ نہیں۔ اسلئے اس کمی کو پورا کرنے کیلئے ماہوار اُردو "آریہ منتر" بہت جلد شائع کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ یہ ایک بلند پایہ رسالہ ہوگا۔ جس میں خصوصیات یہ ہونگی:- (۱) وید پاک کی عالمگیر تعلیم کی اشاعت (۲) سدھانتوں پر محققانہ مضامین (۳) منلاشیان حق کیلئے شنکا سمادھان (۴) آتمک شانتی کیلئے سنیاسی مہاتماؤں کے گمبھیر لیکھ (۵) بے کار نوجوانوں کیلئے صنعت و حرفت کے راز اور انہیں آریہ سماج میں لانے کے سادھن (۶) صحت کے متعلق مفید عام لیکھ (۷) اسکے علاوہ تصویریں کہانیاں اور دلچسپ نظمیں۔ اسکی ایڈیٹری کیلئے منشی چرنجی لال جی پریم سابق ایڈیٹر اسمافر سے درخواست کی جا رہی ہے۔ مینیجر آریہ منتر لاہور

بدایوں ۔۔۔ یُو۔پی آریہ ... اپنے ۱۴-اپریل کے لوہارو ڈے ... اور آریوں کے مشترکہ اجلاس میں ... کا ریزولیوشن پاس کیا۔ اور غیر جانب... تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ (راج بہادر...)

چین میں نوجوانوں کی قابلِ تقلید ...

(بقیہ صفحہ ۸-۹)

وہ پھر دیہاتوں میں چلے گئے ہزاروں ... لاکھوں نوٹس بانٹے۔ گانے گا کر ... دکھا کر اور ڈرامے دکھلا کر کسانوں اور ... کو جنگ میں شریک ہونے کے لئے ... ۱۹۳۶ء میں طالب علموں ... پھر اپنا ایک مضبوط سنگٹھن قائم ... اور صرف چند ماہ کے قلیل عرصہ میں ... انجمن کے تین لاکھ ممبر بنا لئے۔ اور ... انجمن نوجوانانِ چین اور انجمن طلباء ... دونوں ایک ساتھ ملکر قائم کرنے لگے ... میں پرچار کرنے کے لئے انہوں نے ... ایک اخبار بھی نکالا۔ اور پریس کھولا ... انجمن نے ہم ۵ محکمے کھول رکھے ہیں ... کے ہاتھ میں پرچار کا کام ہے۔ کسی ... قسم اشاعت کا کام۔ کسی کے ... کے لئے چندہ جمع کرنا۔ اور کسی کے ... مرکزی تعلیم دینے کا مناسب اور ... انتظام کرنا وغیرہ کام ہیں۔

جو نوجوان ... ایک دن حکومت ... آنکھوں کا خار بنا ہوا تھا۔ آج اس ... اہم معاون اور مددگار ثابت ہو رہا ... یہ ہے امنٹ کہانی اس سرزمین ... نوجوانوں کی جہاں متواتر کئی سالوں سے ... حکومت اپنی ساری طاقت خرچ کر کے ... دنیا ہی کیلئے زمین تیار کر رہی ہے ... اس انتہائی کوشش کے باوجود ... میں بری طرح سے ناکامیاب رہی ہے ... کبھی کامیاب ہو گی بھی نہیں۔ کیونکہ ... بوڑھا صدقِ دلی سے اپنے پیارے ... پر مرنے کو تیار ہے ...

اسی جذبہ سے گر ہندی جوان سرشار ہو ... تو اپنے دیش کی قسمت کا بیڑا پار ہو ...

استری کس لئے پیدا ہوئی ...

بقیہ ص ۸-۹

یہاں تک تو سچ ہے۔ کہ پتی گھر ... بار ایڈجسٹمنٹ کرے۔ اور استری ... بھی رہ کر پتی برت دھرم میں ... جو جو انیائے ساس سسروں کے ... وہ بھی استری پر ہی ہوتے ہیں ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لوہارو میں آریہ سماج کے جلوس پر ہوئے مسلمانوں کے حملہ کے خلاف

آریہ سماجوں کے پروٹسٹ

لوہارو کانڈ کے متعلق دربار کا گمراہ کن بیان

آریہ سماج کے کیس کے متعلق منتری ساروولیک سبھا کا اعلان

ایسوشی ایٹڈ پریس کا ۶-اپریل کا سماچار جس کا آدھار لوہارو دربار کا پریس وکتویہ ہے۔ نتانت بھرم پورن ادا شدھ ہے۔ وہ تو ۲۹-مارچ کی دُکھد گھٹنا کا سمست دوش آریہ سماج کے شانت جلوس والوں پر ڈالنے کا جان بوجھ کر کیا ہوا یتن ہی ہے۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے۔ کہ مانو لوہارو راجیہ کے ادھیکاری اس سمبندھ میں جھوٹی کہانی گھڑنے میں ویست تھے۔

اس دُکھد کانڈ کی نشپکھشتا اور کھلی جانچ کی آریہ سماج نے مانگ کی ہے۔ کیا ستیہ اور نیائے کی رکشا ہتو لوہارو راجیہ اس مانگ کو سویکار کرے گا؟ لوہارو میں آریہ سماج کا کیس اس پرکار ہے:۔

(۱) ۲۹-مارچ کو آریہ سماجیوں پر ہوئے اتیاچار کی پوروسے پوچنا کی گئی تھی (۲) راجیہ کے ادھیکاری وعدہ سے آریہ سماج کے بھی استیہ اور اپرشا پورن اندولن کر رہے ہیں۔ جس کا پھل یہ ہوا ہے۔ کہ ۲۹-مارچ کو جلوس میں لوہارو راجیہ کا کاؤں کا کوئی وکتی سمّت نہ ہوا (۳) آریہ سماجیوں نے جلوس نکالنے کا وچار چھوڑ دیا تھا۔ اور پولیس انسپکٹر کے وشیش آگرہ پر ہی بڑی جھجک کے پشچات پولیس کے پہرے میں جلوس نکالنے پر رضامند ہوئے تھے (۴) جلوس والوں نے پولیس کی سمست آگیاؤں کا پالن کیا۔ اور باجہ اسی جگہ اور اسی ستھان پر بجایا گیا۔ جب اور جہاں کے لیے پولیس نے آگیا دی تھی (۵) جہانتہ چندولال کے گھر سے بہت دُور سے ہی باجہ بند کر دیا گیا تھا۔ دستوتہ چندولال کے گھر اور بھیڑ سے بچنے کے لئے جو بازار کی طرف سے اکثر ہوتی تھی۔ پولیس کی آگیا سے بازار کا مارگ چھوڑ دیا گیا تھا۔ اکرمن ہونے پر ہی جلوس والے گلی میں مڑے تھے (۶) تتھاکتھت ہندو مسلم جھگڑے میں غنڈے۔ اور راجیہ کے کچھ بھاڑے کے ٹٹو ہندو تھے (۷) یہ نتانت ہی جھوٹ ہے۔ کہ جلوس میں سے کچھ وکتیوں نے لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے دوسرے دل پر آکرمن کیا۔ دستوتہ اس تمام اُونفک آکرمن میں جلوس والے شانت رہے (۸) پولیس نے اس کانڈ کو روکنے کا کوئی یتن نہیں کیا۔ وہ نرپکھشی درشکوں کی بھانتی کھڑے رہے (۹) یہ کہنا بھی سفید جھوٹ ہے۔ کہ لوہارو ہسپتال میں گھائلوں سے بھینٹ کرنے والوں پر پرتی بندھ نہیں لگائے گئے تھے۔ پنڈت دھرم دیو اور مہر سنگھ جی کو ۲۹-مارچ کو گھائلوں سے ملنے کی آگیا پراپت نہیں ہوئی تھی (۱۰) یہ آگیا کی ہندو مسلمانوں کی تتھاکتھت پنچایت کے پرستاو میں راجیہ کرمچاریوں کا ہاتھ ہے۔

سارودیشک سبھا نے ہفتہ کو اس دُرگھٹنا کے سماچاروں سے پرچار چیت کرانے کے لئے ۱۴-۴-۴۱ کو لوہارو دوس منانے کا پرستاو پاس کر کے وائسرائے ہندوستان دہلی۔ ریذیڈنٹ پنجاب لاہور اور نواب صاحب لاہور کی سیوا میں بھیجنے کی بھارت کی سمست آریہ سماجوں سے اپیل کی ہے۔

(دیش بندھو گپتا ایم۔ اے۔ منتری سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا۔ دہلی)

---

* لوہارو کانڈ کے سمبندھ میں پرستاو پاس کیا گیا (منتری)

(دفقیر چند پردھان)

مظفر نگر —— نئی منڈی آریہ سماج نے اپنے ۶-اپریل کے ساپتاہک ست سنگ میں لوہارو کانڈ کے سمبندھ میں پروٹسٹ کا پرستاو سویکار کیا۔ اور سارودیشک سبھا سے اُچت کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔ (دیویندر کمار منتری)

استری سماج وچھووالی —— نے اپنے ست ساپتاہک ست سنگ میں لوہارو کانڈ کے سمبندھ میں پروٹسٹ کا پرستاو

...ور نڈہ —— آریہ سماج نے ایک ...سادھارن ادھیویشن میں لوہارو میں آریہ سماجیوں کے جلوس پر ہوئے مسلمانوں کی طرف سے حملے کی پرزور مذمت کی۔ اور غیر جانب دارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

(ڈاکٹر ستیہ سوروپ اُپ منتری)

...قرول باغ دہلی —— آریہ سماج نے ...کو ساپتاہک ست سنگ میں لوہارو کانڈ کی پرزور مذمت کا پرستاو سویکار کیا۔ اور غیر جانب دارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ اور سبھا سے مناسب کارروائی کرنے کی پرارتھنا کی گئی۔ (مولراج منتری)

...ہری چوک بٹالہ —— ۳۰-مارچ ...ستھاپنا دوس منایا گیا۔ اور پنڈت گوردت ...کے ویاکھیان کے بعد لوہارو میں آریوں پر ہوئے اتیاچار کے وِرُدھ پروٹسٹ کا پرستاو سویکار کیا گیا۔ (خوشی رام منتری)

...دینا نگر —— آریہ سماج نے اپنے سادھارن ادھیویشن میں لوہارو میں ہوئے آریہ سماج کے جلوس پر حملہ کی پرزور مذمت کی۔ اور غیر جانب دارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔

(پرکاش چند منتری)

وچھووالی لاہور —— ۱۴-اپریل کے ساپتاہک ادھیویشن میں لوہارو میں آریہ سماج کے نگر کیرتن کے جلوس پر مسلمانوں کے حملہ کی پرزور مذمت کی گئی۔ اور نشپکش جانچ کا مطالبہ کیا گیا۔

(دیویندر لال منتری)

...پور —— آریہ سماج مندر میں ہندوؤں کا ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس

۱۔ ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے۔
۲۔ آریہ دھرم۔ آریہ سبھیتا۔ آریہ سنسکرتی و آریہ بھاشا کا پرچار کرنے۔
۳۔ اور آریہ مہلاؤں میں جاگرتی پیدا کرنے کے اُدیشیہ سے۔

مسلم سبھیتا و اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی لاہور سے گذشتہ چھ ماہ سے

ہندی — آریہ ورت لاہور (اُردو) — سچتر

منتری ہندیشی علاد پوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی زیر سرپرستی اور شریمتی شکنتلا دیوی سہندی ہبوشن کے سمپادکتو میں بڑی بیج دھج سے پرکاشت ہو رہا ہے۔ جس میں اُچیہ کوٹی کے ایک درجن سے زیادہ لیکھ۔ کئی سلسلت کویتائیں اور ایک دو رو چک اور شکھشا پرد کہانیاں تو ہوتی ہی ہیں۔ علاوہ ازیں وید سندیش۔ اپنی بات۔ سمپادک کی لیکھنی سے۔ پھلجھڑیاں۔ سامئیہ سنسار۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ گرہ وگیان۔ سواستھ شدھا اتیادی کئی مہتو پورن ستمبھ بھی رہتے ہیں۔ اس کا ہر ایک انک نہایت شاندار ہوتا ہے۔ آریہ ورت کو متفقہ طور پر پنجاب کی سب سے اُتم پتر کا مان لیا گیا ہے۔ گھر گھر اس کا چرچا ہے۔ سینکڑوں پرشنسا پتر پراپت ہو چکے ہیں۔ جو بھی پڑھتا ہے۔ اس پر شیدائی ہو جاتا ہے۔

چندہ سالانہ دو روپے۔ نمونہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر

سوچئے نہیں۔ آج ہی دو روپے بھیجکر مستقل خریدار بن جائیے

مینیجر "آریہ ورت"۔ لاہور

کنیا کی ضرورت

ایک کنوارے آریہ سمّی لاتھین در تعلیم میٹرک تک۔ تندرست خوبصورت کے لیے ایک شکھشت۔ گرہ کاریوں میں نپن۔ خوبصورت۔ آریہ خیالات کی کنیا کی ضرورت ہے۔ وواہ مکان بات توڑ کر پُدن ویدک ریتی سے کیا جاوے گا۔ مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں:۔

سوہن لال آریہ۔ بازار صرافہ گوجرہ ضلع لائلپور

...دوا ...اکسیر

حکیم تلسی شاہ سوداگر وال علیگڑھ کی

اصلی میٹھی ...جیون گھی رجسٹرڈ

...کو روزانہ ذرا سی چٹا دینے سے ...نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے ...ہونی دور ہو کر۔ کمزور بچے تندرست و طاقتور بنجا دینگے ...فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں ...درجن ۱۲ عدد محصول سوداگران کو معقول کمیشن ...نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگا دیں ...بھیجیے پر دیسیم کی کل ...مفت بھیجیں گے ...جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔ پی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

امرت سر — ۱۱ کو ایک شوک سبھا آریہ سماج منڈی لارنس روڈ میں ہوئی۔ جس میں سوامی سرودا نند جی کی دُکھد مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا۔ (واسدیو منتری)

کھیوال — ۱۰ اپریل کی رات کو شوک سبھا میں سوامی جی کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاد سویکار ہوا۔ اس سے پُوروان کے تیاگ جیون پر کئی ویاکھیان ہوئے۔ (رام سوروپ)

وچھووالی لاہور — ۱۳-اپریل کو سا پتاہک ست سنگ میں ۱۰ سے ۱۱ بجے تک شوک سبھا ہوئی۔ جس میں لالہ ہرنبھجند-پنڈت وشنو بندھو۔ جیا شٹھ کرشن جی اور اور پنڈت رام گوپال کی تقریریں ہوئیں۔ اور انت میں شوک پرستاد سویکار ہوا۔

(دیویندر لال منتری)

حصار — ۱۳-اپریل کو آریہ سماج حصار نے اپنے ادھیویشن میں سوامی جی کی مرتیو پر شوک پرستاد سویکار کیا۔ اور ان کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔

(بسنت لال منتری)

گوجرہ — ۱۳-اپریل کو شری سوامی سرودا نند جی کی شوک جنک مرتیو پر شوک پرگٹ کرنے کے لئے جلسہ ہوا۔ جس میں شوک پرستاؤ سویکار کیا گیا۔ اور ان کی آتما کی سدگتی کیلئے پرارتھنا کی گئی۔

(موہن لال آریہ منتری)

مٹھ ٹوانہ — ۱۲-اپریل کو شوک سبھا ہوئی۔ جس میں سوامی جی کی شوک جنک مرتیو پر افسوس کیا گیا۔ اور شوک پرستاد سویکار کیا گیا۔ (موہن لال منتری)

رائے کوٹ — گوروکل واسیوں کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں سوامی سرودانند جی کی مرتیو پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور شوک پرستاد سویکار ہوا۔ اور ان کی آتما کی شانتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔

پتوکی — ۱۰ اپریل کو سوامی سرودانند جی کی مرتیو پر شوک پرستاد سویکار کیا گیا۔ اور ان کی آتما کی شانتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ (موہن لال منتری)

لائل پور — آریہ سنگٹھن سبھا نے ۱۲-اپریل کو سوامی جی کی مرتیو پر شوک پرستاد سویکار کیا۔ اور ان کی آتما کی شانتی کے لئے پرارتھنا کی۔ (منتری)

کھیلور — ۱۳ کو ساپتاہک ست سنگ میں سوامی سرودانند جی کی شوک جنک مرتیو کے سمبندھ میں پرستاد سویکار کیا گیا۔ پرماتما سے ان کی آتما کی سدگتی کیلئے پرارتھنا کی گئی۔ (... لال منتری)

آریہ سماج کے پرسدھ ویت راگ سنیاسی سوامی سرودانند جی کی مرتیو پر

آریہ سماجوں کے شوک پرستاؤ

شری گوردتہ رام جی بان پرستھی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آریہ جنتا کو یہ جان کر بڑا شوک ہوگا۔ کہ آریہ سماج کے پرسدھ وِدھوان ورِدھ تیاگی سنیاسی شری سوامی سرودانند جی مہاراج کا گوالیار میں ۱۰-اپریل ۱۹۴۱ء کو بوقت ساڑھے دس بجے دن سورگباش ہوگیا ہے۔ آپ کے دیہانت سے آریہ سماج میں ایک بڑے تیاگی سنیاسی کا استھان رکت ہوگیا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو اس شوک سماچار سے بہت دُکھ ہوا ہے۔ میں سبھا کی طرف سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔

پنڈت برہمدت جی جگیاسو کی شردھانجلی

"آریہ سماج ہی نہیں اپتو سمست آریہ جگت کے آدرنیہ مہان آتما آدرش سنیاسی۔ ویدک دھرم کے آدرش اُپدیشک۔ آدرش گورو سینکڑوں ودیارتھیوں کے سنرکشک اور پالن کرتا۔ بھارت کے پرتیک آتما میں سمان روپ سے سامیت۔ ہری جنوں کے ادّھارک دیو۔ نِش کام۔ نربھیک۔ دل بندی سے آزاد۔ سرل سوبھاؤ۔ دیاوان۔ یگ دھرم کے گیاتا۔ دیاوان۔ پربھو بھگت تیاگ مورتی۔ پرم تپسوی۔ ویت راگ پوجیہ سوامی سرودانند جی مہاراج کے دیہاوسان سے آریہ جگت میں جو استھان رکت ہوا ہے۔ اس کی پورتی ہونی اسمبھو پرتیت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسے مہان آتما چاہے اُپدیش دلشپی اور جاتی کے سوبھاگیہ سے ہی جنم لیا کرتے ہیں۔ پوجیہ سوامی جی کے اکسمک نِدھن سے سمست آریہ نرنارِیوں کو مہان دُکھ ہوگا۔ سمست بھارت م

سورگیہ سوامی سرودانند جی کی حقیقی یادگار

سوامی جی مہاراج کے وہ ہردہ گراہی اُپدیش ہیں۔ جو وہ اپنے لیکچروں میں ہمیں دیا کرتے تھے۔ ان کی بانی میں اتنا آکرشن تھا۔ کہ آریوں کے علاوہ غیر ہندو جنتا بھی ہزاروں کی تعداد میں ان کے لیکچروں میں جمع ہوتی تھی۔ آریہ جنتا کے اور بار پرارتھنا کرنے پر سوامی جی مہاراج نے اپنے انمول اُپدیشوں کو ایک پستک کے روپ میں پرکاشت کر دیا۔ وہ پستک جب چھپی تو ایک ہی ہفتہ میں دو ہزار کاپیوں کا پہلا ایڈیشن سماپت ہوگیا۔ دھرم کے پریمی اور شانتی کے پیاسوں کی طرف سے دوسرا ایڈیشن چھاپنے کا زبردست مطالبہ ہو رہا تھا۔ وہ کتاب تھی

"سنمارگ درشن" (ہندی)

شری سوامی جی مہاراج کی پہلی اور آخری تصنیف

دوسرا اتی سندر سنہری جلد والا ایڈیشن چھاپا گیا۔ اس کی بہت تھوڑی کاپیاں باقی ہیں۔ اس پستک میں نام گتی۔ ادتھ گتی۔ شریر گتی۔ جیو گتی۔ سنسار گتی۔ سامانیہ گتی۔ سرل گتی۔ اور مانیہ گتی انتر گت آتما پرماتما اور پرکرتی سمبندھی ایک سو پچاس وشیوں پر ایسا اُتم پرکاش ڈالا گیا ہے۔ کہ اس پستک کو پڑھ لینے کے بعد آتما شانتی کے لئے نہیں بھٹکتی۔ اسے سچی شانتی مل جاتی ہے۔ ۶۶۵ صفحات۔ بڑھیا کاغذ۔ عمدہ چھپائی۔ سنہری مضبوط جلد۔ قیمت صرف دو روپے (۲؍)۔ محصول ڈاک سات آنے ۷؍

دو روپے ۷؍ کا منی آرڈر بھیجکر

ایک کاپی آج ہی اپنے لئے منگوا لیں ایسا نہ ہو کہ ختم ہو جائے

ہر پرکار کی دھارمک پستکیں منگوانے کا پتہ:- "پرکاش بک ڈپو۔ کچّا لسپنٹ روڈ۔ لاہور

ناگپور جبل پور کے منتری گھنشیام سنگھ جی ...

شردھانجلی

"شری سوامی سرودانند جی کی ... جگت کو جو ہانی ہوئی ہے اس کی ... کٹھن ہے۔"

... میں سمجھوں گا ایسا کوئی سماج نہ ہوگا ... سوامی جی نے پرچار نہ کیا ہو۔ ... لاہور تھا۔ دیانند آشرم کے ... پرچار تھا ہے۔ کہ ایسے مہان آتما ... ہوتے ہیں تو کوئی سندیہہ ہی نہیں ... کریا کریں۔ کہ دلیش اور جاتی کے ... لئے ایسی مہان آتمائیں سدا ... رہیں۔"

جھنگ مگھیانہ — ۱۲-اپریل ... پبلک جلسہ سماج میں سوامی سرودا ... شوک منانے کے لئے ہوا۔ اس میں ... دیوراج اور لالہ رام دتہ مل نے شردھا ... بھینٹ کی۔ اور بعد میں شوک پرستاد ... کیا گیا۔ (رام دتہ مل پردھان)

دہلی — سب سماجوں کی ... سماج دیوان ہال دہلی میں پروفیسر ... کی صدارت میں شوک سبھا ہوئی۔ جس ... پروفیسر رام سنگھ۔ پنڈت ہر ... گیان چند اور لالہ رام گوپال۔ پنڈت ... دت اور ماسٹر بہاری لال کے ویاکھیان ... اور پنڈت سدھ گوپال کی ... شوک پرستاد پاس کیا گیا۔ ...

لیہ رود — ۱۴ کو شام ... بجے لالہ خوشحال چند جی کی صدارت ... پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں سوامی ... جی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ ... سے ان کی سدگتی کے لئے پرارتھنا ... (منتری آریہ سماج لیہ)

کوئٹہ — گوروکل سیکشن سماج ... ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں سوامی ... نند جی کی ناگہانی مرتیو پر شوک ... ان کی مرتیو سے آریہ سماج کو ناقابل ... ہوا ہے۔ کوئٹہ کی سماج سے انہیں ... پریم تھا۔ (منتری)

علاول پور — آریہ سماج ... جوبلی کے اوسر پر لالہ دیوی چند کی ... میں ۱۳-اپریل کو آریہ ... پورن شوک پرستاد سویکار کیا گیا۔ ... پتا پرماتما سے ان کی سدگتی کیلئے ... کی گئی۔ (...)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435. ओ३म् Founder: M. Krishen B.A.

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۔۔۔۔ للعہ
ششماہی ۔۔۔۔ عہ
برما ۔۔۔۔ صہ
غیر ممالک ۔۔۔۔ دس شلنگ

ایڈیٹر
مہاشہ
کرشن
بی اے

نمبر ۱۷ | لاہور اتوار ۲۲ بیساکھ سمت ۱۹۹۸ بمطابق مورخہ ۴ مئی سنہ ۱۹۴۱ء | جلد ۳۷

ہر دہ میں میرے "اوم" کا کاشانہ بنا دے

(از قلم شری ست اشوک رنباسی نمبر ڈی فرسٹ ایر ہومیو سٹوڈنٹ لاہور)

ہر دہ میں میرے اوم کا کاشانہ بنا دے — مجھ کو بھی دیانند سا دیوانہ بنا دے
مظلوم سہر اُٹھیں میری دیکھ کے صورت — ایثار سے لبریز وہ پیمانہ بنا دے
سنکر میری آمد بھڑیں افلاک کے گردیں — وہ شمع خود داری کا پروانہ بنا دے
سُنتے ہی میرا نام ہو کافور توہم — حق باش حیلت مری "جانانہ" بنا دے
گھبرائی ہوئی رُوحوں کے اُدھار کی خاطر — تسکین نئے ساقی "میخانہ" بنا دے
ہر لمحہ میرا خلق کی خدمت میں بسر ہو — دیوانہ بنائے یا کہ فرزانہ بنا دے

اوہ! خالق عالم کیا تیرے واسطے مشکل؟
اِک ذرّۂ خاکی کو بنانا ہے کارِ ال

ॐ

رگ وید — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

ओ३म् वयस्ते अस्तवायते नमो अस्तु
परायते नमस्ते प्राण तिष्ठत आसीनायोत
ते नमः ॥ अथर्व ११-४-७॥

(اوم) وییسے استوائیتے نمو استو پرائیتے
دیبتے پران تشٹھت آسیناپوت تے نمہ

شبدارتھ

ہے (پران) جیون داتا پرمیشور (آئیتے) آئے ہوئے پُرش کے ہت کے لئے (تے نمہ) آپ کو نمسکار (استو) ہو۔ (پرائیتے) باہر جاتے ہوئے پُرش کے لئے (تے نمہ) آپ کو نمسکار ہو (تشٹھتے) کھڑے ہوئے پُرش کے ہت کے لئے (نمہ) آپ کو نمسکار ہو۔ (اُت) اور (آسی نائے) بیٹھے ہوئے پُرش کے ہت کے لئے (تے نمہ) آپ کو نمسکار ہو۔

بھاوارتھ

(۱)

منتر شترو آدی کے کریں ہیت پرنام
بھولیں پربھو نہ آپ کو سپھل ہوں سب کام
(ہتیشی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(گت انک سے آگے)

سورگ نرک اور موکش

(لیکھک :- رگھوناتھ پرشاد جی ورما)

اس کارن ایک ہانت کال کے بعد مکتی کا آنند بھوگ کرکے پنہ جیو کا سنسار میں جنم لینا ہی ٹھیک پرتیت ہوتا ہے۔ اور وید بھی اسی کا سمرتھن کرتا ہے۔

कस्य नूनं कतमस्या
मनामहे चारु देवस्य नाम।
को नो मह्या आदितये
पुनर्दात पितरं च दृशेयं
मातरं च ॥१॥

अग्नेर्वयं प्रथमस्यामृतानां
मनामहे चारु देवस्य
नाम। स नो मह्या
आदितये पुनर्दात पितरं
च दृशेयं मातरं च ॥२॥

(رگوید منڈل ۱- سوکت ۲۴- منتر ۱-۲)

ارتھات :- ہم اس سوپرکاش سوروپ انادی سداکت پرماتما کا نام پوتر جانیں۔ جو ہمیں مکتی میں آنند بھوگا کر پھر جنم دیتا ہے۔

نوٹ :- موکش کے لئے بھی منتر بیان گئے کی کوئی اوشیکتا نہیں۔

मन एव मनुष्याणां कारणं
बन्ध मोक्षयोः ॥

من ہی بندھ موکش کا کارن ہے۔ بھرم شدھ ہوا۔ تو وہ شریر دھاری ہو ومرت ہو۔ وہ موکش میں براجتا ہی ہے۔ جیوت منش بھی مکت سمجھے ہیں۔ یہ بات بھولنا نہیں چاہیئے۔

سورگ اور نرک میں بھید ہے۔ یہ دونو ایک نہیں ہیں۔ سورگ کا سکھ جگت کے سکھ کے سمان سا پیکش ہے۔ پرنتو موکش جو ہے۔ وہ نرپیکش سکھ ہے مکت جیو پھر سنسار میں آتے ہیں۔ ایسا جو اوپر کے لیکھک نے کہا ہے۔ وہ یوگیہ نہیں ہے۔ ایک بار جو ماتم اوستھا پراپت ہوئی۔ تو پھر وہ نشٹ ہوگی۔ ایسا ماننے کیلئے کوئی پرمان نہیں ہے۔ اس وشے میں گوبند لیکھوں میں کئی بار لکھا ہے بار بار۔ دہی نکہ دیئے سے کوئی نئی شنکا نہیں ہوتی۔ (ویدک دھرم کرمانک ۲۵۳ - اور اس کے پیچھے انک دیکھو)

یدی جیو مکتی سے لوٹ کر دکھ میں نہ آوے۔ تو سنسار کا اچھید ہوگا۔ یہ ایک شنکا یہاں اٹھائی ہے۔ سنسار کے اچھید کا ڈر کوئی نہ بناوے۔ چنگاری ہے آگ ہی۔ تو چنگاری مکت ہوئی۔ پھر وہی چنگاری واپس آتی نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کی واپسی کی اوشیکتا ہے۔ جو آگ دھدکتی ہے۔ اس سے پھر دوسری چنگاریاں نکلتی رہتی ہیں۔ یہ اگنی کا سوبھاؤ ہی ہے۔ اسی طرح جیو بھاو چنگاری جیسا ہے۔ وہ بھد لیکھوں میں بتایا ہے۔ بار بار وہی شنکا دہرانے کی اوشیکتا نہیں ہے۔

انتیہ کرم کا نتیہ پھل کیسا ملے گا؟ یہ ایک شنکا یہاں اٹھائی ہے۔ کرم کی شکتی کس نے ماپی ہے۔ کوئی سادھن کرم کی شکتی گننے کا کسی کے پاس نہیں ہے۔ ہر ایک ستھان میں اننت شکتی ہے۔ ایک گیہوں کے دانے میں۔ ورشا کی ایک بوندیں۔ بھاشا کے ایک شبد میں کتنا سامرتھ ہے۔ کسی کو پتہ نہیں۔ اسی طرح کرم کی شکتی کہاں کیسے کاریہ کرتی ہے۔ وہ سانت ہے وا اننت۔ یہ کسی پرکار نشچت نہیں ہے۔ اس سب میں اننت شکتی ہے یہی سب وچارک سمجھتے ہیں۔ اور ویدک دھرم کا یہی سدھانت ہے۔ اس لئے سانت کرم اور اننت موکش آدی باتیں بھرانت ہیں۔ کھشن ماتر میں دیپ جلتا رہتا ہے۔ کھشن ماتر کے کرم کا کتنا دیرگھ جیون پری نام ہم دیکھتے ہیں۔

اپنے آپ کو جاننا ہی موکش ہے۔ ایک بار جان لیا۔ تو اس کے بھولنے کا کوئی

یوگ کے عملی طریقے

(گت انک سے آگے)

مشہور جاپانی فلاسفر اوہارا کی تحقیقات و تجربات

یوگ سادھن کی ابتدائی دو منزلیں ایک ایسے آدمی کے لئے بھی بہت آسان ہیں۔ جس کی قوت ارادی (آتم شکتی) معمولی درجہ کی ہو۔

ان کا نام ہے یم اور نیم اقل الذکر (یم) کا مطلب یہ ہے۔ کہ ان فطری برائیوں سے جنگ کی جائے۔ جو خلقی طور پر بنی نوع انسان میں پائی جاتی ہیں۔ طالب علم پر فرض ہے۔ کہ وہ صادق القول۔ دیانت دار۔ پرہیزگار ہو۔

دیانت دار بن جانا آسان ہے۔ لیکن صادق القول (ستیہ وادی) اور پرہیزگار بننے کے لئے بے حد محنت کرنی پڑتی ہے۔ لہٰذا اوقات اس کیلئے انسان اور شیطان میں جنگ ٹھن جاتی ہے۔

سچائی کے معنی کامل سچائی کے ہیں۔ اور اسی طرح پرہیزگاری بھی کامل ہونی چاہیئے۔

شاگرد پر فرض ہے۔ کہ وہ نخفے و نندانے منظور نہ کرے۔ اور کسی جاندار

کارن ہی نہیں ہے۔

~~کسمے نونہ~~ آدی منتر کا ارتھ مکتی سے واپس آنے والے جیو کے ورنن پرک کرنے کے لئے کوئی پرمان نہیں ہے۔ اس طرح اسے کھوے جائیں گے۔ تو ویدک درد شا کتنی ہوگی۔ اس کی کلپنا بڑی بھیانک پرنیت ہوتی ہے۔ اس پاپ سے بچنا چاہیئے

مخلوق کو نہ خود ہلاک کرے۔ اور نہ ہی کسی دوسرے کو ہلاک کرنے کی ترغیب دے۔

نیم میں زیادہ تر جسمانی صفائی۔ اور بعض مخصوص اخلاقی صفات پر نظر ہوتی ہے۔ اس ضمن میں جس قدر احتیاط کی جائے تھوڑی ہے۔ طالب علم کا گھر بے داغ اور جسم پاک صاف ہونا چاہیئے شاگرد کیلئے قناعت کا سبق سیکھنا بھی ضروری ہے۔ اسے یہ امر اپنے ذہن نشین کرنا چاہیئے۔ کہ سب کچھ بھلائی کے لئے ہے۔ پس اگر اس کو زندگی میں سختیوں اور مشکلات سے دوچار ہونا پڑ جائے۔ تو اسے شکایت کے لئے زبان نہ کھولنی چاہیئے۔ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی ایشور کا دیدار کرنے کیلئے وقف کرنے کے لئے آمادہ ہو جائے۔ اس کا یہی مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ وہ برہم کے ساتھ لین ہو جائے۔

یہ امر بھی ذہن نشین کر لینا ضروری ہے۔ کہ بے زبان حیوانات کے متعلق بھی یوگی اپنے فرائض اسی احتیاط سے ادا کرے۔ جس طرح بنی نوع انسان کے متعلق کرتا ہے۔ وہ کسی حیوان کو کسی قسم کی اذیت یا نقصان نہ پہنچائے

گوشت خور اقوام کو اس مسئلہ پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ گوشت خوری سے انہیں قطعاً اجتناب کرنا ہوگا۔ شائد بہتوں کو گوشت خوری کا ترک کرنا مشکل معلوم دے گا۔

میرا مشورہ یہ ہے۔ کہ ہر شاگرد کو رفتہ رفتہ اور بتدریج اپنی عادات کو بدلنا چاہیئے۔ کیونکہ غذا کی فوری تبدیلی کا اثر ذہنی حالت پر کافی ہوتا ہے۔

یہ تشریحات بادی النظر میں معمولی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن یہی وہ ابتدائی قدم ہیں۔ جن پر پہلے مرحلہ کی کامیابی یا ناکامی کا دارومدار ہے۔ ابتدائی کامیابی سے چھوٹی سے چھوٹی مشکلات پر غالب آنے کا حوصلہ ہوتا ہے۔ اور آگے چل کر انہیں سے ان بڑی مشکلات کا مقابلہ کرنے کی جرأت ہوتی ہے۔ جو اس راستہ میں حائل ہیں +

(باقی آئندہ)

ایک یوگی ایشور سے

(از ویدھ چرنجی لال جیو شمبر ڈوی - انبالہ)

رہا دل سے آنکھوں سے مستور ہوکر
پھرا ڈھونڈتا تجھ کو سارے جہاں میں
پنہ وید نے پھر بتایا ہے تیرا

ہے دکھ تیرے عشق میں چور ہوکر
نہ پایا گیا بیٹھے مجبور ہو کر
کیا یوگ سنسار سے دور ہو کر

ہوئے اپنے گھٹ میں ہی درشن تمہارے
گئے بھاگ دکھ جیو کافور ہو کر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بمباری کے دنوں میں لنڈن والوں کا جیون

جنوب مشرقی لنڈن میں رہنے والی ایک انگریز مہیلا کا اندر دھیر تھا ایک ہندوستانی استری کے نام

اس سپتاہ سب سے بڑی بات یہ ہوئی کہ ایک دن ملکہ معظمہ اکسمات ہمارے گھر آ پہنچیں۔ کوئی رشتک ہمارے کلب میں آیا تھا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے ہمارے پردلشی کے وشے میں ملکہ کو انتیمت کروانا پرس بیز لکھ بھیجا۔ ایک رات کو ملکہ نے ہمیں ٹیلیفون پر سوچت کیا۔ کہ وہ ہمارے یہاں پدھاریں گی۔ اور نفتھ کالم والوں سے سنترک رہنے کے لئے پرسا چار گپت رکھنا چاہئے۔ پرنتو یہ ہو کیسے سکتا تھا۔ ملکہ نے ان دیکتیوں کے سمبندھیوں سے ملنے کی اچھا پرگٹ کی تھی۔ جو ہمارے آشرا ستھانوں میں بم گرنے سے اپنے پران کھو چکے ہیں۔ ان سمبندھیوں کو اکٹھا کرنے کے لئے تو ہمیں یہ بات انہیں بتانی ہی پڑی۔ پرنتو سب کاریہ سکشل سماپت ہو گیا۔

ہم لوگ بھوجن کرنے بیٹھے ہی تھے۔ کہ ملکہ معظمہ آ گئیں۔ اس اوسر پر ہمارے ہاں سات بچے اور اُن کی ماں کا ایک پریوار اُپستھت تھا۔ یہ ویکتی لنڈن سے باہر جانے کے وشے میں پوچھ تاچھ کر رہے تھے۔ ملکہ کے آنے کی سوچنا پاتے ہی ہم سب بڑے کمرے سے دوڑ کر ان کے پاس پہنچے۔ اور ان کا سواگت کرتے ہوئے بار بار کہنے لگے۔

"بھگوان آپ کا کلیان کریں۔"

ہمارے ہاردک ابھی نندن کا اُن پر گہرا اثر پڑا۔ اور وہ ہم سب سے گھل مل کر باتیں کرنے لگیں۔ ان کے مکھ منڈل پر ایسی پرسنتا پورن تھا سو بھاؤک جھلک ہو رہی ہے۔ کہ جننا کا ہر دہ گدگد ہو جاتا ہے۔ جب بیرٹ پریواروں کے بچوں تھا کر مچاریوں سے وہ ملیں۔ تو ان کا ہر دہ بچے دُکھ سے بھری پورن ہو گیا۔

ہمارے یہاں رات کو پرایہ شانتی رہتی ہے۔ جو بڑے آنند کی بات ہے۔ یہ راتیں بڑی لمبی لگتی ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ ہوائی آکرمن کی گھنٹی پرایہ سایہنگ کال پونے سات بجے سے ہی بجنے لگتی ہے۔ اور اسی سمیہ ہم سب آشرا ستھانوں میں چلے جاتے ہیں۔ پھر وہاں ہم سب ٹھیک ہونے کی گھنٹی بجنے تک اشتھات اکثر بارہ گھنٹے تک رہتے ہیں۔ ہمارے

پڑوسی وہ جو تھوگرب گامنی (زمین دوز) ریلوں کی سرنگوں میں آشرا لیتے ہیں۔ گھنٹی بجنے سے پہلے ہی آشرا ستھانوں میں چلے جاتے ہیں +

رکھشا گرہ

آج کل ہمارے جیون میں آشرا ستھان اتنے مہتوپورن ہو گئے ہیں۔ کہ یہاں پر ان کا ورنن کرنا ضروری پرتیت ہوتا ہے۔ ہمارے محلے میں کچھ کارخانوں کی طرف سے اچھے آشرا ستھان بنے ہوئے ہیں۔ جن میں ان کارخانوں میں کام کرنیوالے دیکتیوں تتھا اُن کے پریواروں کو آشرا لینے کی آگیا دے دی گئی ہے۔ ایک آشرا گرہ میں تقریباً تین ہزار دیکتی آشرا لیتے ہیں۔ جس ستھان پر وہ سوتے ہیں۔ وہاں شکر اور کھلیں کے ٹکڑے پڑے رہتے ہیں۔ ایک ٹین کے کارخانے کے گودام میں بھی ٹین کے ڈھیر پر کئی سو دیکتی آشرا لیتے ہیں۔ ادھیکانش دیکتی ریلوں کی سرنگوں میں چلے جاتے ہیں۔ ان میں سے کچھ ستھانوں پر سارو جنک روپ سے آشرا کا پربندھ کیا گیا ہے۔ جس پر فلیٹ کے ادھیکاری نینترن رکھتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک میں سینکڑوں منش آشرا گرہن کرتے ہیں۔ اس میں لیٹنے کی چھوٹی چھوٹی پٹڑیاں بنا دی گئی ہیں۔ ان ستھانوں پر لوگ اپنے اپنے کمبل لے کر پہنچ جاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی پر بھیڑوں کے سمان لوٹنے لگتے ہیں۔

لنڈن کی کاؤنٹی کونسل نے اپنے فلیٹوں میں رہنے والے کرایہ داروں کیلئے آشرا ستھان بنائے ہیں۔ وہ ستھان یا تو بھومی کے نیچے بنائے گئے ہیں۔ اتھوا عمارتوں کے پرتھم کھنڈ کو لٹھوں تتھا ریت کی بوریوں سے اچھی طرح ڈھک کر بنایا گیا ہے۔ ان میں سونا نرا پد معلوم ہوتا ہے۔ گھروں میں جو کچھ بیتی ہے۔ اس سے ڈر کر لوگ ان آشرا ستھانوں میں ہی چلے جاتے ہیں۔

آشرا ستھانوں میں کیسے رہتے ہیں؟

پہنچ جانے پر لوگ اپنے بچھونے بچھا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ کوئی سلائی کرتا ہے۔ تو کوئی گپ شپ کوئی کوئی ریڈیو سیٹ اتھوا گراموفون سے آتے ہیں۔ بڑے میل جول کے ساتھ سمیہ ویتیت ہوتا ہے۔ پھر سونا آرمبھ ہوتا ہے۔ اور ساس کے ساتھ ہی ناکوں سے "دھڑ دھڑ" اور کھراٹوں کا شور بھی ہونے لگتا ہے۔

دھرم کے تین سکندھ

(لیکھک:- شری آچاریہ پریہ جی شاستری)

دھرم کے تین سکندھ ہیں اور وہ یہ ہیں ۱-یگیہ ۲-ادھین اور ۳-دان۔

त्रयो धर्मस्कन्धः यज्ञो ऽध्ययनं दानमिति च ॥

براہمن گرنتھ کے اُکت واکیہ کا ہی بیج روپ سے اُپدیش وید کے نمن منتروں میں کیا گیا ہے۔

स्वस्ति पन्था मनुचरेम सूर्या चन्द्र मसा विव पुनर्ददता घ्नता जानता सङ्गमेम हि

منتر کا سرل ارتھ یہی ہے۔ کہ سوریہ اور چندرما کے سمان ہم بھی کلیان کاری مارگ پر چلیں۔ اور اس پرم کلیان کاری پرم دیو کے ساتھ سنگت ہوں۔ جو بار بار دان کرتا ہوا ہنسا نہ کرتا ہوا۔ اور جانتا ہوا ہے۔

آشیہ یہ ہے۔ کہ سوریہ چندر آدی سے ملکر بنے ہوئے اس وشو کو دھارن کرنے والا اگنی دھرم ہے۔ اس دھرم اتھوا دھارن شکتی کے تکھیہ انگ تین ہیں۔ دان اتھوا (یگیہ) اور (کلیان) (ادھین)۔ جہاں پر سپرد دینے کا۔ ہنسا نہ کرنے کا پرسپر گیان اتھوا ایک دوسرے کو ٹھیک ٹھیک پہچاننے کا بھاو ہے۔ وہاں پارسپرک ویرودھ نہ ہو کر ایک دوسرے کو دھارن کرنا رہتا ہے۔ دیکتی، دیکتی کو۔ سماج، سماج کو اور ایک راشٹر دوسرے راشٹر کو دھارن کرتے ہوئے کلیان مارگ پر چلے جاتے ہیں۔ ٹھیک اسی پرکار جس پرکار سوریہ چندر انادی کرہ اُپگرہ اور اننت نکشتر گن ایک دوسرے کو دیتے ہوئے، ہنسا نہ کرتے ہوئے اور پہچانتے ہوئے نرنتر کلیان مارگ پر چلے جا رہے ہیں۔

وید کے اس منتر میں جو بیج دیا گیا ہے۔ اور اُپ نِشد براہمن واکیہ نے جسے سپشٹ کر دیا ہے ہماری گوپی بُدھکار نے پرجاپتی کی آکھیایکا دوارا وسترت ویاکھیا کی ہے۔ منش، اسر اور دیو تین پرکار کی سنتان پرجاپتی کی ہے۔ انہیں دھرم کا اُپدیش کرتے ہوئے پرجاپتی نے تینوں کے لئے تین دکاروں کا اُپدیش دیا ہے۔ پرتھم جس کا ارتھ دان دھرم ہے اس دھرم کی وششٹ روپ سے مانو پرکرتی والے پرشوں کو اوشیکتا ہے۔ دوتیہ یاد کا ارتھ دیا دھرم ہے۔ دیا دھرم کی سب سے زیادہ اوشیکتا دانووں اور اسروں کے لئے ہے۔ ترتیہ یاد کا ارتھ ہے "دم" دھرم۔ اس کی سرو پرتھم اوشیکتا دیووں کے لئے ہے۔ کیونکہ بنا مانسک اور اندریک دمن کے دیو تو بھاپتی سرد تھا دُربھ ہے یدی آج کا پکھیہ سماج ان تینوں دھرموں کا پالن کرے۔ تو پرتیک راشٹر، سماج اور دیکتی ایک ایسے سندر پرسادبھون کے سمان درِڑھتا اور سوکھیہ کے ساتھ کھڑا رہ سکتا ہے۔ جو درڑھ تین سکندھوں پر آشرت ہے۔+

دن کے وشے میں بھی کچھ لکھ دوں۔ یدی موسم اچھا ہو۔ تو ہوائی آکرمن کی چینتا دنی برابر دی جاتی رہتی ہے۔ اس سپتاہ تو پرتی دن بم گرائے گئے ہیں۔ اس سے کاریہ میں تھوڑی سی بادھا پڑ جاتی ہے۔ لیکن زیادہ ہانی نہیں ہوتی۔ کام چھوڑ کر بار بار اُوپر کے کھنڈ سے نیچے آنا پڑتا ہے۔ اس کے پھل سوروپ سمست کرمچاریوں میں کچھ شتھلتا دکھائی دینے لگتی ہے۔ پرنتو پھر بھی اس سے کوئی ہانی نہیں ہے۔ رات کو دھڑ دھڑ تتھا کھانسی کے شور میں سونے کی دھیرے دھیرے عادت پڑ جاتی ہے۔ آشرا ستھانوں میں جو کچھ شور و غل ہوتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے بھی ہمیں پرایہ ۸ گھنٹے سونے کو مل جاتے ہیں۔ جو پریاپت ہیں۔

ہم نے کلب میں لوگوں کو بھوجن دینا آرمبھ کر دیا ہے۔ اور پرتی دن ۷۰-۸۰ دیکتیوں کو بھوجن کرایا جاتا ہے۔ اس میں بڑا منورنجن ہوتا ہے۔ جن لوگوں کی گھر والیاں سُرکشت ستھانوں کو بھیج دی گئی ہیں۔ انہیں بھوجن کی کٹھنائی ہوتی ہے۔ پرنتو ہمارے بھوجن سے انہیں بڑی سہولت ہو گئی ہے۔ یہ ہے ہمارا جیون جس میں ہم سبھی پرسن ہیں +

ضروری اطلاع

جن کا چندہ ماہ مئی میں ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں بھیجی جا رہی ہیں۔ وہ کرپا کر کے اپنا چندہ ۱۵-مئی تک بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ ورنہ وی-پی بھیجے جاویں گے۔

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(خاص پرکاش کے لئے) "اہلِ حدیث امرتسر کے ایک مضمون کے جواب میں"

نسوانی پردہ اور اسلام

از جناب مرزا فیاض علی بیگ صاحب سکندر آباد (دکن)

مسئلہ پردہ کے حل کرنے میں سب سے اہم کڑی سورۂ احزاب کی وہ آیت ہے۔ جس کو مدیر صاحب نے نص قطعی قرار دیا ہے۔ اور عبد اللہ صاحب ثانی" نے اس سے یہ مطلب نکالا ہے۔ کہ اس آیت میں عورتوں کو نقاب پوش ہو جانے کا حکم ہے۔ حالانکہ اس آیت میں نقاب اور غیر نقاب کی کوئی بحث نہیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ہے:۔

یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

"اے پیغمبر اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہو۔ کہ وہ باہر نکلتے وقت اپنی چادریں نیچے کر لیا کریں۔ ان سے یہ الگ پہچانی جاویں گی۔ اور انہیں کوئی چھیڑے گا نہیں۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

(مترجمہ از ڈاکٹر نذیر احمد صاحب دہلوی)

مولانا ثناء اللہ صاحب اور ثانی صاحب نے اس کا بالکل غلط مفہوم سمجھا۔ اور سمجھایا ہے۔ اس آیت میں بہت ہی صفائی سے کام لیا گیا ہے۔ اور اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ پردہ کے مجملہ احکام مرتب ہو چکے ہیں۔ گھروں میں داخلہ چیزوں کے مانگنے اور باہر نکلنے کے آئین کی اس آیت سے پہلے ہی ایک گونہ وضاحت ہو چکی تھی۔ اب بتانا یہ تھا۔ کہ چادریں اس لئے اوڑھ کر نکلیں۔ کہ شناخت ہو جائے۔ اور غیر اقوام کے شریر النفس لوگ انہیں ستا نہ سکیں۔ اس آیت میں اس آیت میں منہ چھپانے یا نہ چھپانے کا کوئی ذکر نہیں۔ چادریں اوڑھنے کا حکم پردہ کے لئے نہیں دیا جا رہا ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ وافستہ شرارت کرنے والے اشرار انہیں نہ ستائیں۔ چادر اوڑھے دیکھ لیں گے۔ کہ خاتون کنیز نہیں ہے۔ اور اسے ستانا معاہدہ کے خلاف ہے۔ (معاہدہ کے لئے تاریخ اسلام" ملاحظہ ہو۔ یہاں طوالت کے خوف سے اشارہ کر دیا گیا ہے)۔ اس آیت سے یہ واضح ہے۔ کہ:۔

۱۔ اس آیت کے نزول کے وقت عام مسلم خواتین بلا چادر یا برقعہ باہر نکلتی تھیں۔

۲۔ قوتِ اسلام کا زمانہ تو دوسری چیز ہے۔ کمزوری اور اس خوف ناک زمانہ میں بھی عورتوں کو گھروں میں بند ہو کر بیٹھا رہنے یا قطعی طور پر باہر نہ نکلنے کا حکم نہیں دیا جاتا۔ بلکہ حکم ہوتا ہے۔ کہ چادریں اوڑھ لیا کریں۔ تاکہ شناخت ہو سکے۔

۳۔ خرید و فروخت میں معروف رہتی تھیں۔

۴۔ کنیزیں اس کے بعد بھی بلا چادریں اوڑھے نکلتی رہیں۔

ثانی صاحب" اگر اس آیت میں لفظ "تعرفن" نہ ہوتا۔ تو شائد آپ کا یہ استدلال ٹھیک ہو سکتا تھا۔ اس صورت میں تو محتاط طریق پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس صورت میں تو چادریں اوڑھنے کا مقصد پردہ پوشی نہیں۔ بلکہ شناخت و امتیاز کا اظہار ہے۔ اور یہ شناخت منہ نہ چھپانے اور آدھے جسم پر پڑی رہنے والی چادر سے بھی ہو سکتی ہے۔ اب رہا "جلباب" تو اس کی ثانی" سے مفسروں نے عجیب عجیب تاویلیں کی ہیں۔ مگر "امام المفسر" "حضرت مجاہد" نے جو تفسیر کی ہے وہ بہت مناسب ہے۔ آپ نے وہی لکھا ہے۔ جو منشائے الٰہی تھا۔ کہ چادریں اوڑھ کر امتیاز پیدا کر دیا جائے۔ یہ تفسیر بالکل الفاظ قرآنی کے مطابق ہے۔ آپ منہ چھپانے یا نہ چھپانے کا کوئی ذکر نہیں کرتے۔

اب سوال یہ رہ جاتا ہے۔ کہ آخر کیا کیا جائے۔ اور چادریں کس طرح اوڑھی جائیں۔ جب اللہ اور رسول نے کوئی طریقہ نہیں بتایا۔ تو یہ مسلم خواتین کا فرض ہے۔ کہ جس طرح چاہیں اوڑھیں۔ جب چادریں اوڑھنے سے مقصد ہی آزاد مسلم خواتین کا ممتاز رہنا ہے۔ تو چہرہ کی پوشیدگی اور عدم پوشیدگی کی بدعت بھی عبث ہے۔ حکم ایک علت ہے۔ اور ایک سبب کے باعث دیا جاتا ہے۔ "جلباب" اوڑھنے کا حکم خاص اور عارضی حالات میں دیا گیا ہے۔ اگر علت نہ رہے۔ تو یہ حکم بھی باقی نہیں رہتا۔

(باقی آئندہ)

گوروکل کانگڑی کا ۳۹واں وارشک اتسو

(آچاریہ بھکشتی موہن سین (شانتی نکیتن) کا دکھشانت بھاشن)

ہمارے آریہ جن کی شکھشا کا کشیتر یگیہ بھومی تھی۔ بیچ بیچ میں بڑے بڑے سمیلنوں میں اکثر ہوتے۔ یہ ہی ورشیش ورشیش مہایگیہ کہے جاتے تھے۔ مہایگیہ بہت کچھ آج کل کی کانفرنسوں اور کانگرسوں کے سمان تھے۔ ان یگیوں کے سمبہ ترنے کو آشرے کر کے ہی بھارتیہ جیوتش وگیان سمردھ ہوا اٹھا تھا۔

یہاں میں آپ کو ایتریہ مہی داس کا اپاکھیان سمرن کرانا چاہتا ہوں۔ مہی داس کے پتا کی دو پتنیاں تھیں۔ ایک براہمنی۔ دوسری اِترا یا شودرا۔ یگیہ کے سمیہ انہوں نے اپنی براہمنی استری سے اُتپن پتر کو تو شکھشا دی۔ لیکن شودرا کے گربھ سے مہی داس کو نہیں۔ مہی داس نے دکھت ہو کر اپنی ماتا کو سارا دکھ سنایا۔ وہ بولی۔ کہ ہم مہی (پرتھوی) کی سنتان ہیں۔ مہی کے سوا ہمارا کون ہے؟ ماتا کے ستو سے مہی دیوی آور بھوت ہو کر مہی داس کو اپنے گھر لے گئی۔ اور جگت کے گمبھیر تم گیان کی شکھشا دینے لگی۔ مہی کا شِشیہ ہونے کے کارن ہی مہی داس مہی داس ہوئے۔ اور چونکہ اِترا یعنی شودرا کے پتر تھے۔ اس لئے ایتریہ کہلائے۔ انہی کا رچت براہمن رگ وید کا سرو شریشٹھ براہمن ہے۔

اتھرو وید کے ۱۲ویں کانڈ کے آرمبھ میں ہی مہی سوکت ہے۔ یہاں رشی پرتھوی کی ستتی کرتے ہیں۔ سُورگ کی نہیں۔ اسی وید کے دسویں کانڈ کا دوتیہ سوکت اور گیارھویں کانڈ کا اشٹم سوکت۔ نری سوکت ہے۔ جو اپنی اپُورو مہما کے کارن منیشیوں کو مگدھ کئے ہوئے ہے۔

تپوبن پرکرتی اور منش کا سچا سمیلن ہے۔ مہی کے سمان دوسرا کوئی نہیں ہے۔ پرکرتی کے نکٹ جو شکھشا ملتی ہے۔ وہی سچی اور گمبھیر ہوتی ہے۔ پرکرتی ماتا کی گود میں بیٹھ کر جہاں بیچ بیچ منش گورو کے آسن پر آسین ہوتا ہے۔ وہ تپوبن ہی شکھشا کا آدرش سادھنا پیٹھ ہے۔ بھارت کے اس پراچین آدرش کو سامنے رکھ کر کوی ور رابندر ناتھ نے شانتی نکیتن آشرم کی ستھاپنا کی تھی۔ بھارت کے تپوبن ایک دن مانو گورو کے دھیان سے اور پرکرتی گورو کے رس سے پری پورن ہو کر شکھشا کے اُتم کشیتر ہو سکے تھے۔ آج ہمارے بالک اس آنند مے گیان کی گود سے پری بھرشٹ ہیں۔

پراچین بھارتیہ رشیوں نے جیون کی سروا اوستھاؤں میں سامنجسیہ ودھان کر کے ہی چتر آشرم کی پرتشٹھا کی تھی۔ گرہستھ آشرم کے لئے برہمچریہ آشرم شکھشا کال ہے۔ اور سنیاس آشرم کے لئے ہے بان پرستھ۔ برہمچریہ سادھنا کا کشیتر ہی تپوبن ہے۔ اس برہمچریہ کا ایک سُندر ورنن اتھرو وید کے گیارھویں کانڈ کے ساتویں سوکت میں ہے۔ یہ کوئی سنکیرن جیون چھدر یا نہیں ہے۔ بلکہ سمست کشیتروں میں اور سمست رشتاؤں میں اس کی سادھنا ہے۔ اس میں استریاں دور نہیں رکھی گئی ہیں۔ ان کا بھی اس میں ستھان ہے۔ (۱۱-۷-۱۸) کہا گیا ہے۔ کہ راجا کی راشٹر نیپتیا بھی برہمچریہ ہے۔ برہمچاری ہی پرتھوی کا چالک ہے۔ وہی دھرتی کی پرتشٹھا ہے۔ وہی نیپتیا سے آچاریہ کو پورن کرتا ہے۔ وہی سارے لوک کو اپورنتا سے بچاتا ہے۔

مدھیہ یگ کے گیان کا اتہاس گورو شِشیہ کے سمبندھ کا ہی اتہاس ہے۔ آج جب تم لوگ گورو اور شِشیہ کے سندھی پیٹھ پر اُپ وِشٹ ہو۔ تم سے کئی بھاوی یگ کے گورو بنیں گے۔ ایسی حالت میں آن مہاتن گوروؤں کا اتہاس تمہیں جاننا چاہیئے۔ ہمارے دیش میں یہ وشواس کیا جاتا ہے۔ کہ مانو جنم اتیئنت دُرلبھ ہے۔ مہان آدرشوں اور کرتوّیوں کو اُپ لبدھ کرنے کے لئے منش شریر سے بڑھ کر دوسرا سادھن نہیں ہے۔ اس دیہ کو ہمیں لاپرواہی میں نشٹ نہیں کر دینا چاہیئے۔ اسی لئے کٹھ اُپنشد میں کہا ہے۔ کہ

पुरुषान्न परं किंचित सा
काष्ठा सा परा गतिः

(ا-۳-۱۱) (باقی آئندہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرکاش لاہور

۲۱ بیساکھ سمبت ۱۹۹۸ — ۴ مئی ۱۹۴۱ء

جلد ۳۷	دیانند ابد ۱۱۶ - آریہ سمبت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲	نمبر ۱۷

سبھا کا اجلاس

چھ برس ہوئے آریہ پرتی ندھی سبھا ...ب میں ایک خوفناک پھوٹ پڑی۔ اس ...ت کے سبھا کے ادھیکاریوں کے خلاف ... اندولن کیا گیا۔ اس اندولن کی تہہ میں ...تھا۔ اس کی بحث میں اس وقت جانا ... مطلوب نہیں۔ بلکہ یہ کہنا ہے۔ کہ سبھا ... انقلاب لانے کی ضرورت بتلائی گئی۔ ...اس انقلاب کا ڈھنگ یہ بتایا گیا۔ کہ ...ھا کے سب ادھیکاری ۲۴ گھنٹے کام ...ے والے ہوں۔ انہیں اور کوئی فکر نہ ہو۔ ...بھا ہی ان کے دل و دماغ کی مالک ہو۔ ... اصول سے کسی کو اختلاف نہیں ہو ...ا۔ کیونکہ جتنا گڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ...۔ جتنا زیادہ سمیہ دو گے اور جتنی ...ہ شکتی لگاؤ گے۔ اتنا ہی زیادہ سبھا ...ام ہوگا۔ ہاں، یہ بات ضرور ہے۔ کہ ... گرہست سارا سمیہ دے کر بھی سبھا کیلئے ...وگی نہیں ہو سکتے۔ ان کے کاریہ کا کھنیتر ...شیش ہو سکتا ہے۔ لیکن مجھے اس سمیہ ... پر بھی بحث نہیں کرنی ہے۔ کیول ... کہنا ہے۔ کہ جس اصول کی خاطر میرے ... بھائی جدوجہد کرتے رہے ہیں۔ وہ ...ت تک پورا ہو چکا ہے۔ سبھا ... موجودہ ادھیکاریوں کو آپ لے لیں۔ ...پ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ وہ سب ...سب دنیوی فکر سے آزاد ہیں۔ سبھا ... پردھان ہیں رائے بہادر بدری داس ... پنجاب ہائی کورٹ کے ایک کامیاب ...یل رہے ہیں۔ اب انہوں نے وکالت ...ک کر دی ہے۔ اور اس قابل ہو گئے ...۔ کہ نہ صرف زیادہ سمیہ دے سکیں۔ ... جس وقت سبھا کو ضرورت ہو اس وقت ...ے سکیں۔ چنانچہ وہ دے بھی رہے ...ں۔ جن کاموں سے انہیں آدھک ... سبھا کو بھوگنی ہے۔ ان کے لئے تو جتنا ...یا ہوئے تو سبھا کے سینئر اُپ پردھان

جنہیں کاریہ کرتا پردھان بھی کہا جا سکتا ہے، پنڈت وشمبھر ناتھ جی ہیں۔ انہوں نے آج سے نہیں سنہ ۱۹۲۱ء سے آریہ سماج کی سیوا کے لئے اپنی وکالت چھوڑ رکھی ہے۔ سنہ ۱۹۲۱ء میں وہ گورو کل کانگڑی کے مکھیہ ادھشٹاتا بنائے گئے۔ ۱۹۲۶ء تک وہاں رہے۔ پچھلے پندرہ برسوں سے وہ لاہور میں ہیں۔ لیکن انہوں نے نہ وکالت شروع کی۔ نہ کمائی کا کوئی اور ذریعہ اختیار کیا۔ اس لمبے عرصہ میں آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے ہیں۔ اور یہ کہنا مبالغہ میں داخل نہیں۔ کہ سبھا چل رہی ہے۔ تو زیادہ تر اُن کے سہارے۔ ان کے بغیر ایک دن بھی اچھی طرح نہیں چل سکتی۔ جتنا عرصہ وہ سبھا کے سینئر اُپ پردھان نہیں رہے کام جمع ہوتا گیا۔ سبھا کے دوسرے اُپ پردھان ہیں رائے امرت رائے جی۔ وہ ایگزیکٹو انجینئر رہ چکے ہیں۔ سرکاری سروس میں رہتے ہوئے بھی وہ یتھا شکتی اور یتھا اوسر سماج کی سیوا کرتے رہے۔ لیکن جب سے انہوں نے پنشن لی ہے۔ وہ سماج کے ہی ہو گئے ہیں۔ صرف ان پر کیا موقوف ہے۔ ان کا سارا پریوار سماج سیوا میں لگا ہوا ہے۔ بطور اُپ پردھان وہ سبھا کے انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے انچارج ہیں۔ کنیا گوروکل بھی ان کے آدھین ہے۔ آریہ سماج انبالہ صدر کے وہ پردھان ہیں۔ اس حیثیت میں بھی وہ کچھ کم کام نہیں کرتے۔ غرض یہ کہ آریہ سماج کو جب اور جہاں کہیں ان کی ضرورت ہو۔ وہ وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ سبھا کے منتری ہیں ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی۔ بان پرستھ گرہن کرنے سے پہلے وہ لائل پور کے ایک کامیاب وکیل تھے۔ سینکڑوں روپے ماہوار کماتے تھے۔ اس وقت بھی انہیں دن رات سماج کی چنتا رہتی تھی۔ در حقیقت سماج سیوا کی

لت انہیں اپنی جوانی کے دنوں سے ہے۔ لیکن سماج کے لئے ادھک اُپیوگی ہونے کی اِچھا سے انہوں نے بان پرستھ آشرم گرہن کیا۔ اور اس وقت سبھا کے منتری ہیں۔ وہ میرے پاس ہی رہتے ہیں۔ اس لئے مَیں ذاتی علم کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے۔ اور سوتے جاگتے انہیں کوئی چنتا ہے۔ تو آریہ سماج کی۔ دن رات کے ۲۴ گھنٹوں میں سے سولہ گھنٹوں سے کم کیا کام کرتے ہوں گے۔ اسی طرح سبھا کے اُپ منتری اور کوشا دھیکش ہیں۔ بابو آنند سشیل جی حال ہی میں سرکاری سروس سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ اور اب اپنا سارا سمیہ سماج کی سیوا میں لگا رہے ہیں۔ سبھا کے کوشا دھیکش ہیں لالہ نوتن داس جی۔ جو آج نہیں بیسیوں برس پہلے سے اپنے نرواہ کیلئے کوئی کام نہیں کر رہے۔ اور سبھا ان سے جتنا بھی کام لینا چاہے۔ وہ دینے کو تیار ہیں۔ ان کی خاص لائن ہے۔ جس میں ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سبھا کا کوش ان کے ہاتھ میں محفوظ ہے۔ سبھا کا حساب و کتاب اس قدر صاف اور اَپ۔ ٹو۔ ڈیٹ ہے۔ تو ان کی بدولت ہی۔ اس طرح بجا طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ سبھا کے تمام ادھیکاری سارا سمیہ دینے والے ہیں۔ باقی رہ گیا۔ ایک ادھیکاری اور وہ ہوں مَیں۔ مَیں

سبھا کا اُپ پردھان ہوں۔ لیکن مجھے یہ ماننے میں تامل نہیں۔ کہ مَیں سبھا کی کوئی سیوا نہیں کر رہا۔ مَیں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ مَیں اپنا سارا سمیہ سماج کی سیوا کے لئے دے رہا ہوں یا دے سکتا ہوں۔ اس طرح اگر ایک اُپ پردھان بدل دیا جائے۔ تو سبھا کی باگ ڈور سروتھا ان لوگوں کے ہاتھ میں آ جاتی ہے۔ جنہیں Whole Timers کا نام دیا جا سکتا ہے۔ اور مَیں کسی سمیہ بھی ہٹنے کو تیار ہوں۔ در حقیقت میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے ہٹ جانا چاہیئے۔ اور میری جگہ کوئی ایسا سجن ہونا چاہیئے۔ جو سبھا کیلئے اُپیوگی ہو۔ کنتو اس ڈر سے کہ یہ تکلف سمجھا جائے گا۔ مَیں نے تیاگ پتر نہیں دیا۔ اور اب ضرورت بھی نہیں۔ کیونکہ ۳۱ مئی اور یکم جون کو سبھا کا نیا نرواچن ہونے والا ہے۔ اس سمیہ یہ پریورتن آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔

اس لئے اگر میں یہ کہوں۔ کہ اب سبھا میں جھگڑے کا کوئی کارن نہیں رہا۔ تو میں غلط نہیں کہتا۔ ہر ایک سماج میں جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ آریہ سماج بھی مستثنےٰ نہیں۔ اس میں کئی بار جھگڑے ہوئے ہیں۔ اور پھر بھی ہوں گے۔ لیکن جھگڑوں کی بھی عمر ہوتی ہے۔ میری اب

ودیالیہ سکھ سبھا کا اجلاس

کنیا مہا ودیالیہ سکھ سبھا جالندھر کا اجلاس ۱۱۔ مئی کو ہوگا۔ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر بذاتِ خود ایک وششٹ مہتو رکھتا ہے۔ کنتو اب تو اس سکھ سبھا کا مہتو اور بھی بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ اس کے آدھین یکم جون سے ودیا کالج کے نام سے ایک ڈگری کالج کھلنے والا ہے۔ یہ ضروری ہے۔ کہ ۱۱۔ مئی سے پہلے پہلے جتنے بھی آریہ سماجوں کے پرتی ندھی بھیجے جا سکیں بھیجے جاویں۔ ودیالیہ سکھ سبھا نے اپنے پرتی ندھیوں کے نرواچن کا پرکار بدل دیا ہے۔ اب پرتی ندھی چننے کا ادھیکار اُسے ہے۔ جس نے کم از کم ۲۵ روپے ودیالیہ کو دئیے ہوں۔ اور ڈیڑھ روپیہ وارشک دینے کو تیار ہو۔ ہر ایک سماج میں ایسے پرشوں کی کمی نہیں جنہوں نے ۲۵ تو کیا اس سے کئی گنا دھن ودیالیہ کو دیا ہوگا۔ کنتو ان کا کوئی باقاعدہ رجسٹر نہیں۔ ایسی حالت میں یہی ہو سکتا ہے۔ کہ ہر ایک سماج کنیا مہا ودیالیہ سکھ سبھا کے ووٹ کے ادھیکاریوں کی ایک سوچی تیار کرے۔ اور اس سوچی میں جو بھی ہوں ان سب کو کسی نیت سمیہ اور نیت استھان پر بلا کر ان سے پرتی ندھیوں کا نرواچن کرائے۔ نرواچن کے نیم سکھ سبھا کی طرف سے ہر ایک سماج کو بھیجے جا چکے ہیں۔ ان نیموں کے انوسار نرواچن ہونا چاہیئے۔ ودیالیہ آریہ سماج کی سب سے پرانی سنستھا ہے۔ آریہ سماج کو چاہیئے۔ کہ اسے اپنے ہاتھ میں رکھے۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب آریہ سماجوں کے پرتی ندھی اس کی سکھ سبھا میں ہوں۔ سکھ سبھا کی ممبری کی قیمت کوئی بڑی نہیں۔ کوئی بھی آریہ سبھاسد ۲۵ روپے یک مشت دے کر ووٹ کا ادھیکاری ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد اُسے کیول ڈیڑھ روپیہ وارشک دینا ہوگا۔ مجھے امید ہے۔ کہ آریہ سماجیں اپنے اس کرتویہ کی اور شیگھر دھیان دیں گی۔

(کرشن)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جھگڑوں کی طرف رُچی نہیں رہی۔ اور کچھ نفی بھی۔ تو حیدر آباد کے ستیاگرہ کے ساتھ ختم ہو گئی۔ اس وقت معلوم ہوا۔ کہ آریہ سماج کے لئے کام کا میدان کتنا وسیع ہے۔ کسی ایک میدان میں جھگڑا کیوں کیا جائے؟ جب اس کے لئے بیس میدان ہوں۔ اگر کسی میدان میں کوئی دوستینش ہتجن کام کرنا چاہتے ہوں۔ تو شوق سے کریں۔ میرے لئے اور بہت سے میدان ہیں۔ میں ان کے راستہ میں رکاوٹ کیوں بنوں؟ میں نہیں کہتا۔ کہ میں راگ دویش سے اوپر اُٹھ گیا ہوں۔ مجھ میں راگ بھی ہے اور دویش بھی۔ لیکن راگ بھی اپنی پورتی کے لئے قربانی مانگتا ہے۔ اور دویش بھی۔ ان دونوں کی پورتی کے لئے سمے بھی دینا پڑتا ہے۔ اور شکتی اور دھن بھی لگانا پڑتا ہے۔ میں راگ اور دویش کی یہ قیمت ادا کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے میں مقابلہ کے میدان میں ڈٹے رہنے کی بجائے اس سے ہٹ جانا ہی بہتر سمجھتا ہوں۔ جو بھائی مجھ سے کسی کارن سے رُشٹ ہوں۔ یا سمجھتے ہوں۔ کہ میں اُن کے راستہ میں رکاوٹ ہوں۔ انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ میں کسی کے راستہ میں بھی رکاوٹ بننا نہیں چاہتا۔ اس لئے میری ذات سے کوئی جھگڑا ہو۔ تو وہ ختم ہو جانا چاہیئے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو جھگڑوں سے پاک کر دینا چاہیئے۔ یہ ورش سنئے پرتی ندھیوں کے نرواچن کا ہے۔ پُرانے پرتی ندھیوں کو تین ورش ہو چکے۔ پچھلے نرواچن کا ورش سخت جدوجہد کا ورش تھا۔ دو دھڑے کھلم کھلا ایک دوسرے کے خلاف جدوجہد کر رہے تھے۔ اس لئے سبھا کے اتنے ممبر چنے گئے۔ جتنے اس کے جیون میں کبھی نہ ہوئے تھے۔ لیکن جب جھگڑے ختم ہو گئے۔ اور جوش بجھ گیا۔ تو ان پرتی ندھیوں کی سبھا کو رُچی بھی ختم ہو گئی۔ جو کیول جھگڑے کی وجہ سے آئے تھے۔ بلائے گئے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سبھا کا کورم ہونا مشکل ہو گیا۔ اور لگاتار دو ورش کورم نہ ہونے کے کارن بجٹ پاس نہ ہو سکا۔ آخرکار نومبر سنہ ۱۹۴۰ء میں آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر سبھا کا اجلاس کیا گیا۔ اس کے لئے کوشش بہت بھی کیا گیا۔ کورم ہو گیا۔ دونو ورش کے بجٹ پاس ہو گئے۔ کنتو جب کہ بہت سے ایسے پرتی ندھی کاٹ دئے گئے۔ جن کی آریہ سماجوں کا دسانش وصول نہ ہوا تھا۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ اس بار جبکہ نیا نرواچن ہونے والا ہے۔ اتنے ہی پرتی ندھی چنے جائیں۔ جتنے تین ورش پہلے چنے گئے تھے۔ لیکن اس فرق کے ساتھ کہ اس وقت تو دھڑے کے کارن چنے گئے تھے۔ اس بار سماج کے پریم سے پریرت ہو کر چنے جاویں۔ یہ پرتی ندھی جھگڑے کی سپرٹ سے بالاتر ہو کر چنے جاویں۔ اور جو چنے جاویں۔ وہ اس لئے نہیں۔ کہ اس یا اس دھڑے سے تعلق رکھتے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ سبھا کے سدسیہ بننے کے یوگیہ ہیں۔ ہر ایک آریہ سماج کو اپنے بہترین اشخاص سبھا میں بھیجنے چاہئیں۔ یاد رہے۔ کہ سبھاؤں کے کام دماغ کے بغیر نہیں چل سکتے۔ انہیں دل کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جس طرح دماغ بغیر دل کے کسی کام کا نہیں۔ اسی طرح دل بغیر دماغ کے بھی نکما ہے۔ دل نہ ہو تو کوئی سماج ترقی نہیں کر سکتا۔ اور دماغ نہ ہو تو ترقی قائم نہیں رہ سکتی۔ اس لئے پرتی ندھی سبھا میں آریہ سماج کا بہترین دل و دماغ جمع ہونا چاہیئے۔ اس سے ہی سماج ترقی کرے گا۔ اور وہ ترقی محفوظ رہے گی۔ چونکہ اس ورش کوئی جھگڑا نہیں اور اس جھگڑے کے کارن پرتی ندھی بڑھانے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے امید کرنی چاہیئے۔ کہ دو دو اور چار چار پیسے والے سبھاسد بنا کر پرتی ندھیوں کی سنکھیا بڑھانے کی کوشش نہ کی جائے گی۔ بلکہ واستوک سبھاسدوں کے آدھار پر ہی پرتی ندھی بھیجے جائیں گے۔

یہ پرچہ ناظرین کے ہاتھوں میں ۲۔ مئی کو پہنچے گا۔ اور ۳۱۔ مئی کو سبھا کا جنرل اجلاس ہے۔ گویا پرتی ندھی نرواچن کے لئے کیول چار سپتاہ رہ گئے ہیں۔ کنتو انترنگ سبھا کا پرستاؤ ہے۔ کہ ۱۵۔ مئی تک تمام پرتی ندھی فارم سبھا کے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ اس طرح کیول دو سپتاہ رہ گئے ہیں۔ اس لئے میں تمام آریہ سماجوں سے کہوں گا۔ کہ وہ جلد اپنی سادھارن سبھا بلا کر پرتی ندھیوں کا نرواچن کر لیں۔ یہ نہ ہو۔ کہ اگلے اجلاس میں ان کا پرتی ندھی شامل نہ ہو۔ ہر ایک آریہ سماج کو اپنے اس ادھیکار کا پریوگ کرنا چاہیئے۔ اور شیگھر اپنے پرتی ندھی چن کر ان کے فارم سبھا کے کاریالیہ میں بھیج دینے چاہئیں۔ سبھا کی شکتی اس کے ممبروں پر ہے۔ اور آریہ سماج کی شکتی

سارودیشک سبھا کا اجلاس

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کا وارشک ادھیویشن ۲۶۔۲۷۔ اپریل کو ہوا۔ یہ سبھا دنوں دن اُنتی کر رہی ہے۔ اس میں اس وقت پندرہ پرتی ندھی سبھائیں شامل ہیں۔ اس کے نام میں سارودیشک کے شبد کو سارتھک بنانے کے لئے ماریشس اور کینیا کالونی کی پرتی ندھی سبھائیں اس میں سمّلت ہیں۔ اس کے نرواچن میں کیول ایک پری ورتن ہوا ہے۔ وہ یہ کہ اس کے پردھان شری گھنشیام سنگھ جی گپت سپیکر سی۔ پی اسمبلی اس سمے جیل میں ہیں اور جب تک کانگریس کا ستیاگرہ جاری ہے۔ تب تک غالباً انہیں بھی جیل میں ہی رہنا ہوگا۔ اس لئے سبھا کی باگ ڈور اس بار پھر مہاتما نارائن سوامی جی کے مضبوط ہاتھوں میں دی گئی ہے۔ ان کی اِچھا یہ تھی۔ کہ شری گھنشیام سنگھ جی گپت ہی سبھا کے پردھان بنے رہیں۔ اس کے اتیرکت وہ اس لئے بھی پردھان بننے کو تیار نہ تھے کہ ان کی آیو اَدھک ہو رہی ہے۔ اور شریر شتھل ہو رہا ہے۔ کنتو جب سبھا اپنی اس پرارتھنا پر ڈٹی رہی۔ کہ جس طرح بھی ہو آپ یہ کام سنبھالیں تو انہوں نے کہا۔ کہ میں اپنا نام پردھان پد کے لئے کیول ایک ہی شرط پر دے سکتا ہوں۔ کہ سوامی سوتنترا نند جی پُورن وَت کاریہ کرتا پردھان بنے رہیں۔ اور ان کے ذریعہ ہی سبھا کا سنچالن ہو۔ چنانچہ ساری سبھا نے سروسمتی سے سوامی سوتنترا نند جی سے پرارتھنا کی۔ کہ آپ سبھا کے کاریہ کرتا پردھان بننا سویکار کریں۔ وہ اس سمے تو تیار نہ ہوئے۔ کنتو پیچھے مہاتما نارائن سوامی کے کہنے پر انہوں نے کام کرنا مان لیا۔

سبھا کا سادھارن کام تو اُنّتی سے جل ہی رہا ہے۔ کنتو سبھا کا ...
حیدر آباد دکن میں ہے۔ گت ...
سبھا کے ۱۱۲ اُپدیشک وہاں ...
رہے۔ اس سمے سبھا کے بجائے ...
ترتیب باقاعدہ اُپدیشک ...
آباد میں کام کر رہے ہیں۔ آریہ ...
سنکھیا ڈیڑھ سو سے دو ...
گئی ہے۔ ریاست میں سماج ...
کے لئے سبھا نے جو اپیل کی ...
اکتیس ہزار کے وعدے ہوئے ...
میں سے گیارہ ہزار نقد آ چکا ہے ...
نہیں منگوایا گیا۔ تو اس لئے کہ ...
کے نرمان کی رفتار سست ہے ...
کے نقشوں کی سویکرتی کے متعلق ...
کی دفتری کارروائی میں دیر لگ ...
جوں جوں منظوری ملتی جائے گی ...
سماج مندر بنتے جائیں گے۔
سبھا نے گت ورش شولاپور ...
اُپدیشک ودیالیہ کھولا تھا۔ اس ...
پچاس کے قریب اُپدیشک تیار ...
گئے۔ جن کا بڑا حصہ اس وقت ...
سیوا میں ہے۔ اگلے سال کے لئے ...
نے ایک لاکھ سے اُوپر کا بجٹ ...
حیدر آباد میں پرچار کے لئے ...
ہے۔ دشینش راشی پچاس ہزار ...
جس کے جمع ہونے پر حیدر آباد ...
شہیدوں کی یادگار کسی کیندر ...
میں قائم کی جاوے گی۔ سبھا کے ...
حیدر آباد میں ایک مڈل سکول ...
ہے۔ جو جلد ہائی ہو جاوے گا ...
بھون کے لئے سبھا نے ۲۵ ہزار ...
دیا ہے۔ وہ اس کے ہیڈ ماسٹر ...
روپیہ ماہوار ویتن بھی سبھا ہی ...
ہے۔ حیدر آباد کے کاریہ کے ...
میں ادھیکاریوں نے جو رپورٹ ...
ہے۔ وہ بڑی منورنجک ہے ...
سمے پر کاشت ہوگی۔ آریہ جنتا ...
بہت پرسن ہوگی۔ اس کے ساتھ ...
اسے یہ بھی معلوم ہو جائے گا ...
یہ کتنے پھرتے ہیں۔ کہ حیدر آباد ...
سماج کی روچی نہیں ہوئی۔ ... کہ ...
آریہ سماج کا کام نہیں ہو رہا ...
کہتے ہیں۔
سبھا کے سامنے دو ...

سنگھ شکتی کے ساتھ ہے۔ آریہ سماج مضبوط ہونا چاہتا ہے۔ تو اوشیک ہے۔ کہ سبھا مضبوط ہو۔ اور اس کا ڈھنگ یہ ہے۔ کہ سبھا واستوک ارتھوں میں تمام سماجوں کی پرتی ندھی سبھا ہو۔

(کرشن)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...ہ خبریں

گرائے -

—— چرچل کا اعلان ہے - کہ اب جنگ بحیرہ روم اور افریقہ کے صحرا میں لڑی جائیگی -

—— امریکہ کے پاس صرف ۱۴ دن کیلئے کوئلہ رہ گیا ہے - کوئلہ کنوں کی ہڑتال ختم نہیں ہو سکی -

—— بمبئی کے بعد کانپور میں بھی فساد ہو گیا ہے -

—— ڈیرہ دون میں آٹھ آریہ سماجیوں کے خلاف مقدمہ چلایا گیا ہے - اور نصف درجن آریہ سماجیوں کی جائیدادیں ضبط کر لی گئی ہیں -

—— مصری چوکی سولم پر جرمنوں کا قبضہ ہو گیا ہے - جرمن فوجیں مصر میں داخل ہو چکی ہیں -

—— ڈربی پر برطانوی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے -

—— برطانیہ چین کو پچاس لاکھ پونڈ کا نیا قرضہ دے گا -

—— حبشہ کی فوجوں نے ادیس ابابا کے نزدیکی قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے -

—— پنجاب اسمبلی نے مارکٹنگ ایکٹ میں ترمیم کا بل پاس کر دیا ہے -

—— ہٹلر ترکی سے آبنائے باسفورس اور درۂ دانیال کا مطالبہ کرنے لگا ہے -

—— چار سو جرمن جاسوس میکسیکو پہنچ گئے ہیں -

—— سکندر آباد (دکن) کے ہولی کے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا ہے - ۴۸ ہندوؤں کو سزائے قید دی گئی ہے -

—— ڈھاکہ فساد کے سلسلہ میں گیارہ سو افراد گرفتار ہو چکے ہیں -

—— یونان کی بندرگاہ کورنتھ میں نازی پیرا شوٹ اتارے گئے -

—— جرمنی نے گرین لینڈ کے کچھ حصہ پر قبضہ کر لیا ہے ؟

—— یونانی جزیرہ لمناس پر جرمن دستوں نے قبضہ کر لیا ہے -

کہا جاتا ہے کوئی کے دو دان آباد ھیائے نیت ہوں - اور وہ کچھ ہونہار بودکوں کو ایک ایک شاستر کا ادونتیہ ودوان بنا دیں - ویدسویا کرن درشن - دھرم شاستر - کرم کانڈ - نروکت اور جیوتش آدی کے پرکانڈ پنڈت اس ودیالیہ میں سے بن کر نکلیں - آریہ جگت کو یادگار سنشاپت کرتے سمیہ سوامی جی کی ابروکت اچھا کو درشٹی میں رکھنا چاہیئے - بلکہ ہماری رائے میں انکی اس اچھا کی پورتی ہی ان کی بہترین یادگار ہو سکتی ہے -

ضروری —— مختصر —— نوٹ

انادھیکار چیشٹھا

اجمیر کے آریہ پتروں میں آریہ سماج کیسر گنج اجمیر کے دستخط ہیں کہ اس نے اپنے نئے اپ نیموں میں کچھ پریورتن کر لئے ہیں ۔ جو دیدی ہیں ۔ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ اس سماج کے ادھیکاریوں نے کیا کیا پریورتن کئے ہیں - لیکن یہ بدی یہ ستیہ ہے - تو ہم کہے بنا نہیں رہ سکتے - کہ یہ انادھیکار چیشٹھا ہے - کسی سماج کو اپنے نیموں میں تبدیلی کرنے کا حق حاصل نہیں ہے -

"آریہ ورت" سے چڑ کیوں ؟

ہم نے اپنے کسی پچھلے انک میں تحریک کی تھی - کہ آریہ جگت ہندوستان کے نام کی تبدیلی کا مطالبہ کرے - اور اس اُدّیش کے لئے اُچیت ہے - کہ سنٹرل اسمبلی میں بل پیش کیا جائے - قادیانی اخبار "الحکم" نے اسے فتنہ قرار دیا ہے - لیکن ہم پوچھتے ہیں - کہ اگر ان کے خیال میں پاکستان کا مطالبہ فتنہ نہیں - تو ہندوستان کا اصلی نام آریہ ورت اپنا لینے کی تحریک کو فتنہ کیوں کہا جائے ؟

آریہ پرتی ندھی سبھا یو-پی کا چناؤ

اس ورش آریہ پرتی ندھی سبھا یو-پی کا وارشک چناؤ نروگھن اور شانتی پوروک ہو گیا - نئے چناؤ میں پنڈت گنگا پرشاد ایم-اے پردھان - اور پروفیسر مہیندر پرتاپ شاستری منتری چنے گئے ہیں - ان کے علاوہ تین اُپ منتری - ایک خزانچی - دو سہائیک - ایک پستکادھیکش - ایک سہائیک اور نریکشک بھی چنے گئے ہیں - ادھیکاریوں کے اتیرکت ۲۷ سجنوں کو انترنگ سبھا میں لیا گیا ہے - چناؤ سے جان پڑتا ہے - کہ اس ورش سارے کا سارا چناؤ نیا ہے - چونکہ یہ شانت واتاورن میں ہوا ہے - اس لئے آشا کرنی چاہیئے - کہ اس ورش نئے ادھیکاری خوب مل جل کر کاریہ کریں گے -

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس

حسب معمول اس ورش بھی مئی کے انتم سپتاہ ۳۰ - ۳۱ مئی کو دس بجے بہانہ سے سبھا کا جنرل اجلاس شروع ہوگا - دو دن رہے گا - چناؤ کے اتیرکت دیہ پرچار - اور سبھا کی سنستاؤں کے بجٹ پاس ہوں گے - اور کئی اہم وشے زیرِ غور آئیں گے - یہ ورش نئے پرتی ندھیوں کا ہے - نئے پرتی ندھیوں کے نام ۱۵ مئی تک سبھا کے کاریالیہ میں آجانے چاہئیں - آشا ہے - کہ اس ورش بہت ادھک پرتی ندھی سمت ہوں گے -

کشمیر میں ہندی اردو کا جھگڑا

یہ کیسا جھگڑا ہے - جو کشمیر میں فرقہ پرست مسلمانوں کی طرف سے ...... زبان کے نام پر کھڑا کیا گیا ہے - وہ ......

کشمیر نے جو ایک ہندو ریاست ہے کیا ظلم کیا - جو اس نے اپنی ہندو پرجا کو اُردو کے ساتھ ہندی سے کام لینے کی بھی اجازت دے دی ؟ حیدرآباد کی طرح اس نے ہندی کو ہندوؤں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے لئے لازمی قرار نہیں دیا - صرف اردو کے مساوی درجہ دیا ہے - پھر اس دیدہ کے جھگڑے کے کیا معنے ؟

دربار کوچین کا سراہنیہ نشچہ

دربار کوچین اپنے سراہنیہ نشچہ کے لئے دھنیہ واد کا پاتر ہے - جس کے انوسار اب صرف ہندو دھرم میں رہنے والے ہریجن درباریوں کو ہی سبھا میں لے گی - انہیں نہیں جو مسلمان یا عیسائی دھرم گرہن کر لیں - اس نشچہ کو راج نیتک بدھی متا کہنا چاہیئے - دوسری ہندو ریاستوں کے لئے یہ نشچہ انوکرن کرنے یوگیہ ہے -

احمد آباد کے بعد بمبئی کی باری

احمد آباد کے افسوسناک فساد کی یاد ابھی دل سے محو نہیں ہوئی - کہ بمبئی میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا - اس قدر شدید کہ پولیس کو گولی چلانی پڑی - کئی قیمتی انسانی جانیں ضائع ہو گئیں - جو مالی نقصان ہوا - سو الگ - شہر کا امن تباہ برباد ہو - نہ جانے ناواقف عوام کب سمجھیں گے - کہ ہندو مسلمان عیسائی سب آپس میں بھائی بھائی ہیں - اور انہیں بھارت کی سرزمین پر شیر و شکر ہو کر رہنا چاہیئے - فساد کی وبا دن بدن بڑھتی جا رہی ہے - اسے روکنے کی ضرورت ہے -

یکم مئی سے ہڑتال

امرتسر میں ہوئی پچھلے ہفتہ بیوپاریوں کی کانفرنس نے بکری ٹیکس اور مارکٹنگ ایکٹ کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر یکم مئی سے ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا تھا - آزمائش کے طور پر ۲۸ - اپریل کو ہڑتال کی گئی - جو اخباری اطلاعات کے مطابق نہایت کامیاب رہی - اب یکم مئی سے پھر ہڑتال کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں - ایک دو دن کی ہڑتال ہی ناک میں دم کر دیتی ہے - اگر ہفتہ دو ہفتہ یا مہینہ بھر رہی - تو کیا ہوگا ؟ یہ تو مستقبل ہی بتا سکتا ہے - بیوپاری تباہ ہو جائیں گے - کہ تباہی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا - وقت ہے کہ گورنمنٹ صورتِ حالات کو سدھارنے کا یتن کرے -

سوامی سرودانندجی کی یادگار

آریہ جگت کی طرف سے سورگیہ سوامی سرودانندجی کی یادگار قائم کرنے کا مطالبہ ہو رہا ہے - اگر واستو میں آریہ جگت ان کی یادگار قائم کرنا چاہتا ہے - تو ہمارے لئے اوشیک ہے - کہ ہم اُسے بتائیں کہ ان کی یادگار کیا ہو - سوامی جی مہاراج کی ہاردک اچھا تھی - کہ ودیا کے کیندر کاشی میں آریوں کا ایک ایسا مہاودیالیہ ستھاپت ہو - جس میں ......

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویرانگنا کا وِواہ

ایک ویرتا پورن نو اُتنی کہانی

از شریمتی کلاوتی اگروال

اس نے اپنی اُبھری ہوئی جوانی کے دھول پٹ پر دیکھا - اس کی جیون سہچری اس سے وداع ہو چکی تھی - ساتھ ہی بچھڑ گئی تھی .....

ایک پریم سندیپ ..... ننھی سی بالکا - ..... بھولا روپ تھا - بڑی بڑی آنکھیں - ..... کومل ملیہ سمیر کے آلنگن سے بسنت رتو کے پربھات کی طرح کھلے ہوئے تھے - آنکھیں چنچل - کلائی کومل - تھا مشر پریکا رنگ سٹوبت تھا -

بالکل ماں کا ہی روپ تھی - پتا نے دوسری شادی نہ کرنے کا پرن کیا - انہیں اس کی کومل کلکاریوں میں ہی آنند آتا تھا - جب وہ گھٹنے کے بل چلتی، پتری ہر دو پریم سے بھر جاتا - جب اس کے کومل کپولوں پر دو آنسو ڈھلکتے ..... تو چیت کار کر اُٹھتا -

اُسی بالکا میں اُن کا مندر تھا - اُسی کے آنسوؤں میں وہ کل کل واہنی گنگا کا درشن کر لیتے تھے ..... وہی ان کی کاشی تھی - ..... اپنے آنگن میں وہ شری کرشن جی کی بال لیلاؤں کا درشن کر لیتے تھے .....

آہ وہ تھا پتا کا پریم ....

××××××××××××

پتا راجپوت تھا - اور کنیا راجپوت بالا - پتا راج منتری تھا - اور کنیا اس کی پتری - پریم سے پتا نے اس کا نام رکھا تھا "پریم"۔

لاڈ دُلار میں کسی بھی پرکار کی کمی نہ ہوئی - پریم کو کبھی بھی ماتا کے پریم کی سمرتی نہ آئی -

ہاں - تو ..... وہ راجپوت بالا تھی - اُسے وہی شکشا ملی - جس کے یوگیہ راجپوت بالائیں ہوتی ہیں - تلوار چلانا - نشانہ آدی کا سادھنا - گھوڑے کی سواری - تیرنا اتیادی - اس پرکار وہ سرو گن سمپن ہو گئی - اور بہت جلدی جیسے وہ یہ سب کچھ ماں کے پیٹ سے ہی سیکھ کر آئی ہو - اس نے اور بھی بہت کچھ سیکھا - ..... وہ راجپوت گرو جس کے کارن مہارانا پرتاپ نے ورشوں جنگل کی دھول چھانی تھی -

××××××××××××

اس کے روپ اور یووَن میں نکھار آیا - کومل کپول ..... گلابی اُدھر ..... گرد ہی ہوئی مانس پیشیاں اور سرو وپری چمپئی کا رنگ - چاند سا چہرہ - مرگ سی آنکھیں - اور پان سے ہونٹ - وہ مانو جگت کی تنمائیں یادونیہ تھی - پھولوں سے کومل کشش ..... میور سی آکرشک

بالا - پریم یووَن میں پدارپن کر چکی تھی - وہ سترہ پر پہنچ چکی تھی - پھر بھی آنکھیں سنسنوتا سے بھری تھیں - ان میں ایک ادبھت آکرشن تھا - بالکا پریم یووَن سے اٹھلاتی ہوئی بھی - وہی کھیلنا - کودنا، گھر میں اُدھم مچانا ..... رونا ..... مچلنا ..... کچھ بھی تو نہ چھوٹا تھا -

××××××××××××××

وہ سوچ رہی تھی - کہ جیون کی مدھرم پربھات! بھوشیہ کی کلپناؤں کے سکھد سوپن - ویر آنگناؤں کے ویروں سے پرنیہ سُوتر - اور ان میں کٹھنائیاں - ... ویروں کی سہدھرمی بننے کا گرو - ان ویروں کی جو من آنگن میں پیٹھ پر چوٹ کھانا نہ جانتے ہوں - نہتھے سنگھ کو پچھاڑ سکتے ہوں - کتنا دھنیہ ہوگا ان کا جیون!

یہی تھے اس کے بھوشیہ کی کلپناؤں کے سکھد سوپن - چاندنی رات میں - چندر کی کرنوں میں پریتم کے سواگت ارتھ کتنے ہی ہار گوندھے - سکھد کلپناؤں کے پھولوں کی مالائیں - پرنتو آہ! وہ تو تھی کیول کلپنا ماتر - جن کا نہ انت تھا نہ چھور ہے

جب اس کی کلپناؤں کا ہار چھِن بھِن ہو جاتا تھا - تو یووَن کے مد میں بھولی ہوئی بالکا کا ہردہ چیت کار کر اُٹھتا تھا ......

آہ! سب سوپن ہی سوپن - پرارنبھ سے انت تک -

××××××××××××

ہاں - تو اس دن دیپاولی تھی - راجیہ کی اور سے ایک میلہ تھا - آیوجن بڑی دھوم دھام سے کیا گیا تھا - ندی کے کنارے ایک بھویہ ایوم وشال میدان بنایا گیا تھا - ایک اور میلہ کا آیوجن تھا - اور دوسری اور آیوجنا تھی ویروں کے پریکشا کی - بڑے بڑے ویر یودھا - پرسکار ایوم پرسدھی کی لالسا میں وہاں اکٹھے ہوئے تھے -

اور شرط یہ تھی - کہ جو بلاشٹھ بھوکے سنگھ اور سنگھنی کو مارے - پریم اس کو ہی جے مالا پہنائے گی - بنیں نٹ گڑھے میں دو پنجرے رکھے تھے - اس گڑھے کے اندر کا میدان گول تھا اور قریباً ایک سو فٹ لمبا تھا - دو پنجروں میں بند تھے

جنگل کا راجہ اور رانی — دونو اپنی گرج سے ویروں کا دل دہلا رہے تھے -

ایک اور رنگ منچ پر راجہ کا استھان تھا - ساتھ ہی پردھان منتری اور بغل میں ہی ان کی سپتری پریم لال کپڑے پہنے بیٹھی تھی - کپولوں پر لجا کی لالیما تھی - آنکھیں لجا سے نت تھیں - ہردہ پر اُتکنٹھا میں مچل رہا تھا - اس ویر کی جوان ہوکے جنگل کے راجا اور رانی کو سدیو کی نیند سُلا دے - وہ سوچ رہی تھی - کہ اس کا ور کتنا یودھا ہوگا - ویر اور پراکرمی - ایسے ویر کی وہ پتنی بنے گی -

××××××××××××××

رن بھیری بجنے لگی - ویر کمبر باندھ کر میدان میں اُتر آئے - انہیں سر نیو کا بھے نہ تھا - اُنہیں دھن کا لوبھ نہ تھا - کیول ایک اچھا تھی اپنے آچاریوں کے نام روشن کرنے کی -

لو - بازی بھی شروع ہو گئی - چندیری کے راج کمار نے اپنے پرتی دوندی نواب کو گرا دیا - اور انت میں وجے کا سہرہ چندیری کے راج کمار سنہس دیو کے بندھا -

راج آگیا ہوئی - سنگھ کھول دو - اور وہ کھول دیا گیا - ویروں کی سبھا دھیرے دھیرے کھسکنے لگی - سنگھ بیس فٹ نیچے گڑھے میں گرج رہا تھا - اور ویروں کے پران اُوپر ہوا ہو رہے تھے - کچھ میلہ دیکھنے - کچھ بھوجن کرنے اور کچھ انیہ بہانوں سے کھسک کر درشکوں میں جا ملے - ویروں کا استھان خالی ہو گیا - رہ گئے کیول اِنے گنے ہی ویر -

سنگھ گرج رہا تھا - اور جنتا کھڑی کھڑی ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہی تھی - کہ کون اُٹھتا ہے؟

پریم سنہس دیو کی اور نہار رہی تھی - اونچا للاٹ ..... سومیہ شریر ..... وشال وکش استھل؟

اور کا نپر شبد کے کہتے ہی راجکماری گڑھے میں کود چکی تھی - سنگھ جھپٹا - لیکن ان کومل کلائیوں نے اُسے پکڑ کر پیچھے دھکیل دیا -

سنگھ پھر جھپٹا - گھبراہٹ میں رکھوالے کے ہاتھ سے دوسری کھڑکی بھی کھل گئی - اور

سنگھنی - گرجتی ہوئی پریم پر جھپٹی - ایک اور نہتی راجپوت بالا ..... دوسری اور دو بھینکر خونخوار جانور - سبھا منڈپ میں ہلچل مچ گئی - سنہس دیو نے بھی جب یہ درشیہ دیکھا - تو دوسرے ہی کشن بنیر کسی ہتھیار کے وہ سنگھ کی پیٹھ پر تھا - سنگھ کی گردن راجکماری پریم کے ہاتھ میں تھی - کڑاک کڑاک دو آوازیں ہوئیں - اور دونو جانور دھرتی پر کٹے پرکشش کی بھانتی گر پڑے -

سنہس دیو کا ستکار انیک پرکار کے پرسکاروں سے کیا گیا - پردھان منتری پریم کو گود میں لے کر پھولے نہ سماتے تھے - سنہس دیو پردھان منتری کے پاس پہنچے - پریم نے سنہس دیو کی اور دیکھا - اور اُس نے پریم کی اور -

دونو کی آنکھیں ملیں - اور پریم نے مسکرا دیا - اس کے سوا وہ کچھ ستکار نہ کر سکی -

××××××××××××××

"پریم"۔

"پریم کہے پریتم" البڑ نائیکا نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا -

"ایک دیپاولی وہ تھی" .....

"اور ایک آج" — پریم نے واکیہ پورا کرتے ہوئے گمبھیرتا پوروک کہا - یہ بیرا بی گمبھیرتا اُس سے کوسوں دور تھی

"ایک دیپاولی وہ تھی - جب ہم تم دونو ملے تھے - اور ....."

"ایک آج - جب ہم تم پرنیہ سوتر میں گنتھ گئے" — پریم نے الساتی آنکھوں سے کہا -

مند مند سمیرن کا ایک جھونکا آیا - اور پریم کے آنچل کو سر سے اُڑا لے گیا - ہیروں کی جیوتی جھلملا اُٹھی -

تارے چمک رہے تھے - آکاش سوچھ تھا - مند مند سگندھت پون چل رہی تھی —

دیپوں کی جھلملاہٹ ......

دیپ اولیاں، جل جل کر دِگ دِگنت میں سندیش بھیج رہی تھیں :—

"تم دونو کا دامپتیہ جیون سکھ پوروک بیتے"۔

ضرورت کے اشتہارات کیلئے "پرکاش" ایک نہایت ہی موزوں اخبار ہے - شرح اُجرت نہایت واجبی - ایک بار کیلئے ۸؍ - دو بار کیلئے ۱۲؍ - تین بار کیلئے تین روپیہ - تین سے مزید ہر بار کے لئے صرف ۸ رتی مزید ہر بار + (دیکھو)

لوہارو کانڈ اور آریہ جنتا کا کرتویہ

(از ماسٹر گوبند رام جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

...ر علاقہ کی آمدہ اطلاعات سے
...ے۔ کہ شریمان لتھو رام جی پرھان
...وہارو کو گرفتار کر کے جیل میں
...ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے
...ساتھ بڑی سختی کا برتاؤ ہوتا
...ھی ہیں۔ اور اُن کا علاج معالجہ
...۔ اور اسی طرح مقامی آریہ سماجیوں
...ٹ گرفتاری جاری کر دئے گئے
...یوں کو ملازمت سے برخاست
...ے۔ اور کچھ کی زمین اور جائیداد
...ہی ہے۔ بڑا خوف وہراس
...ے۔ تشدد اور سختی کا دور دورہ
...ں تک کہ کئی آریہ سماجی ریاست
...باہر چلے گئے ہیں۔ اُن کے
...ے پریوار جس مصیبت اور آپتی
...کر رہے ہیں۔ وہ ناقابل بیان
...ی ضروریات زندگی کو پورا کرنے
...یں ہے۔ وہ بھوکے اور پیاسے
...ے ہیں۔ غرضیکہ آریوں پر عرصہ
...تنگ کیا جا رہا ہے۔ اور پُرانے
...یاد تازہ ہو گئی ہے۔ جنہوں نے
...ور ہندوؤں کے مایہ ناز ہستی
...ی سوتنترانند جی مہاراج۔ شری
...پھول سنگھ جی اور دیگر چالیس کے
...ک آریوں پر بے دردانہ لاٹھیوں
...اڑیوں وغیرہ سے مسلح ہو کر حملے
...اور ضربات پہنچائیں۔ وہ دندناتے
...ے ہیں۔ اور جہاں تک معلوم ہوتا
...ان میں سے تاحال کسی کو گرفتار
...یا گیا ہے۔
...معلوم ریاست کی جانب سے کب
...ے تعصبیت میں گرفتار رہا ئیوں
...کو پکڑ پکڑ کر جیل میں ڈالا جا رہا ہے
...ن پر طرح طرح کے بے شمار
...ت تماشے جا رہے ہیں۔ جیسا کہ
...ں گرم ہیں۔ کب مقدمات کی سماعت
...
...ہیں مقدمات کی پیروی اور تعصبیت
...آریوں اور ہندوؤں کی طرف سے
...کے بال بچوں اور پریواروں کی رکھشا
...بھا کے لئے ایک ڈیفنس کمیٹی
...ئی ہے۔ جس کے پردھان رائے
...بدری داس جی اور منتری سبھا منتری

اور دیگر ممبران ورکنگ کمیٹی سبھا کے ممبران ونیز شریمان لالہ نارائن دت جی ٹھیکیدار دہلی و شری پنڈت گیان چند جی ہیں۔ کمیٹی مذکور کو دیگر ممبران کی امداد کا اختیار دیا گیا ہے۔ ایک ڈیفنس کمیٹی حصار میں زیر صدارت شری پنڈت ٹھاکر دت جی بھارگو ایڈووکیٹ تجویز کی گئی ہے۔ پنجاب سے شریمان پنڈت ستیہ بھوشن جی بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی وکیل ڈیرہ غازی خاں کو بھیجا جا رہا ہے۔ شریمان لالہ رام چند جی کھنہ ایڈووکیٹ ملتان نے بھی اپنی آنریری خدمات اس اغراض کے لئے حوالہ سبھا کی ہیں۔ اور بھی دو اصحاب لوہارو میں جا کر مصیبت زدگان کی امداد کر سکیں۔ مقدمات کی پیروی اور پریواروں کو ڈھارس بندھا سکیں ان کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن ان اغراض کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے جملہ آریہ سماجوں۔ غیرت مند

سنسار کی شانتی کا اُپائے۔ ویدک گیان

(از قلم شریمان مہاشہ گنیش دت جی آریہ سیوک - جامپو)

نفش سرو شریشٹھ پرانی ہے۔ اس میں ذرا بھی سندیہہ نہیں۔ لیکن کئی لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اس نفش شریر کا بھوگ ہی ہونا چاہیئے۔

"کھاؤ۔ پیو۔ موج اُڑاؤ۔ قرض لے کر بھی گھی پینا۔ چند دن کی زندگی ہے۔ خوب مزے کر لو۔ دل کے ارمان نکال لو۔ کیا پتہ پھر موقعہ ملے یا نہ۔ اس جسم میں طاقت لانے کے لئے مانس آدی ابھکش پدارتھ بھی کھا لینے چاہئیں۔ ذرا انجکشن لگا لینی چاہیئے۔

سرتوہ آتا ہے"

الغرض وہ "چارواک" کے عملی پیرو کار بن کر رہنا چاہتے ہیں۔ آج کل نوجوانوں کو مغربی تہذیب اسی راستہ پر لے جا رہی ہے اس کے عین برعکس نوین ویدانتیوں کا خیال ہے۔ کہ جسم بندھن ہے۔ جیل خانہ ہے۔ مل موتر کا مجموعہ ہے۔ منہ سے تھوک۔ ناک کان سے میل۔ آنکھ سے گید۔ مساموں سے پسینہ نکلتا ہے۔ پیشاب و پاخانہ تو ہیں ہی غلاظت کے ڈھیر۔ ان چیزوں کے رہنے کی جگہ واقعی جیل خانہ ہے۔ جتنی جلدی ہو سکے۔ اس جیل خانہ کی دیواریں توڑ کر مکت ہو جانا چاہیئے۔ آنند میں رہو۔ جیل کے دن کاٹ و۔ شریر کی مضبوطی کی فکر کرنا نادانی ہے۔ اودیا ہے۔ بھول ہے۔

بہت عرصہ سے ان خیالات پر سوچتے سوچتے میرے دماغ پر پریشانی رہی۔ کسی نتیجہ پر نہ پہنچ پایا۔ دونوں طرف آدھا آدھا ستیہ معلوم ہوا۔ جھکاؤ کبھی ادھر ہوا۔ تو کبھی اُدھر۔ دونوں طرف کی دلائل کا سنگتی کرن نہ کر سکا۔ نہایت بے قراری کی حالت میں بھگوتی شرتی کی شرن میں گیا۔ وہاں دیکھا۔

सप्त ऋषयः प्रति हिताः शरीरे सप्त रक्षन्ति सद म प्रमादम्
सप्तापः स्वपतो लोक मी-युस्तत्र जागृतो अस्व प्रजौ सत्र सदौ च देवौ

(یجروید ۳۴-۵۵)

ارتھ:- نفش شریر سات رشیوں کا پوتر آشرم ہے۔ اس میں آنکھ۔ کان۔ زبان۔ ناک۔ توچا۔ من اور بُدھی یہ سات رشی یگیہ کر رہے ہیں۔ یہ جیون کے لئے ہے۔ آہا!! کیا کھرا گیان ہے۔ وید کا یہ پڑھتے ہی نقطہ حل ہو گیا۔ پیار کرنے کے لائق آتما ہے شریر نہیں۔ کیونکہ یہ ناشوان ہے۔ مگر یہ منزل مقصود تک پہنچانے کا اولیہ سادھن ہے۔ اسلئے اسکی فکر کرنی چاہیئے یہ سات رشیوں کا آشرم ہے۔ اور ساتوں اندریاں (رشی) یگیہ کر رہے ہیں۔ یگیہ کی جگہ صاف ستھری اور خوبصورت تو ہو۔ مگر اُونچے آدرش (یگیہ) سے اپکار کیلئے بے موم

صاحب ہمت اور دھرم کے پریمیوں سے بزور پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ڈیفنس فنڈ میں جو کہ سبھا کی زیر نگرانی و زیر اہتمام کھولا گیا ہے۔ دل کھول کر مدد کریں۔ تاکہ مصیبت زدہ بھائیوں کی پوری پوری سہائتا و رکھشا کی جا سکے۔ اس میں دیری سخت نقصان۔ ندامت اور ذلت کا باعث ہو گی۔

۱۔ ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے۔
۲۔ آریہ دھرم۔ آریہ سبھیتا۔ آریہ سنسکرتی و آریہ بھاشا کا پرچار کرنے
۳۔ اور آریہ جہلاؤں میں جاگرتی پیدا کرنے کے اُدیش سے۔

مسلم سنگھٹنا و اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی لاہور سے
گذشتہ ۷ ماہ سے

سپتاہک "آریہ ورت" لاہور (ہندی)

شری ہنسی علا دیوی ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی زیر سرکردگی۔ اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی بیچ دھج سے پرکاشت ہو رہا ہے۔ جس میں آریہ کوٹی کے ایک درجن سے زیادہ لیکھ۔ کئی قسطوں کو بتائیں۔ اور ایک دو رد چک اور شکشتا کہانیاں تو ہوتی ہی ہیں۔ علاوہ ازیں دیہ سندیش۔ اپنی بات۔ سمپادک کی لیکھنی سے پھلجھڑیاں۔ ساہتیہ سنسار۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ گرہ دگیان۔ سواستھ سدھا اتیادی کئی ستھو پورن ستھائی ستمبھ بھی رہتے ہیں سایں کا ہر ایک انک نہایت شاندار ہوتا ہے۔ آریہ ورت کو متفقہ طور پر سب سے اُتم پتر کا مان لیا گیا ہے۔ گھر گھر اس کا چرچا ہے۔ سینکڑوں پرشنسا پتر پراپت ہو چکے ہیں۔ جو بھی پڑھتا ہے اس کا شیدائی ہو جاتا ہے
چندہ سالانہ دو روپے۔ نمونہ ۳ ر کے ٹکٹ آنے پر

سوچئے نہیں آج ہی دو روپے بھیجکر مستقل خریدار بن جائیے

منیجر "آریہ ورت" - لاہور

...ہی مناسب فکر چھوڑ کر لوک پرلوک بگاڑنا۔ اور چارواک والوں......

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج جالندھر شہر

۶-۱ اپریل کو جالندھر آریہ سماج کے سبھاسد شری پنڈت بھگوان داس جی ٹکٹ کلکٹر کے پوتر کا شبھ مونڈن سنسکار ان کے گرہ میں ہؤا۔ جس میں شری سوامی گنگاگری جی مہاراج آچاریہ گورُوکل رائے کوٹ بھی پدھارے ہوئے تھے۔

سنسکار کے سمیہ تک قریباً ۵ سو نر ناریوں کی اُپستھتی تھی۔ سنسکار کی سمپتی پر پنڈت بھگوان داس جی نے تیس روپے دان دئے۔

آریہ سماج مندر میں کئی ہفتوں سے دینک ست سنگ لگتا ہے۔

شوک پرستاؤ ــــ شری سوامی سرودانند جی مہاراج کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاؤ سویکار کیا گیا۔

(نیجو رام منتری)

گورُوکل کمالیہ کا سالانہ جلسہ

بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ چھ نئے برہمچاری پرویش کئے گئے ہیں۔ جو برہمچاری سنسکرت کے صاحبان مہلیہ بیساکھی یا کسی اور کارن نہیں آ سکے۔ اُن کے داخلہ کی تاریخ یکم جیٹھ مطابق ۱۴- مئی بروز بدھ وار مقرر کی گئی ہے۔ وہ سجن کرپا کر کے منگلوار کے دن کمالیہ پہنچ جاویں۔ (مینجر)

گورُوکل ملتان کے سماچار

اُتسو بڑی رونق کے ساتھ سماپت ہو گیا۔ وستریت پنڈال بھرا رہتا تھا۔ اُتسو پر سوامی دھیانند جی۔ پنڈت پریہ ورت۔ پنڈت سوم دت۔ چرنجیت لال جی وان پرستھی۔ اور پنڈت رام سروپ جی کے ویاکھیان معہ پنڈت پرشوتم چندر جی کے بھجن ہوتے رہے۔

اس اوسر پر ہندی بھاشا سماج پاکستان اور سنگیت سمیلن بھی ہوئے۔ شری پنڈت سوم دت کی اپیل پر تھا پہلے اکٹھا ہؤا ہؤا کُل دھن ۲۵۰۰ روپے ہؤا۔ برہمچاریوں نے پنڈت سوم دت رچت پریورتن ناٹک کیا۔ اور پروفیسر وکرم کی ادھیکشتا میں کھیل دکھائے۔

اس اوسر پر ایک دانی سجن نے آشواسن دیا ہے کہ جو آریہ سجن گورُوکل میں اپنے بالکوں کو داخل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن آرتھک دشا کے کارن گورُوکل کی فیس دس روپے ماہوار نہیں دے سکتے۔ تو ان کے بالکوں کو آٹھ روپے ماہوار پرسے ملا جائے۔ دس برہمچاریوں کی بقایا فیس دو روپے ماہوار کے حساب سے بیس روپے ہر مہینے دے دیا کریں گے۔

(مکھیہ ادھشٹاتا)

آریہ سماج گوجرہ

سوامی یوگانند جی ۴ اپریل کو پدھارے۔ ۵ اپریل کو دینک ست سنگ میں تیج رانتری کو الیکٹرو جگتی پر دکھتا تا کی۔ ۶ اپریل کو روی وار تھا۔ ساپتاہک ست سنگ میں بھی ایسا ہی اُپدیش دیا۔ اسی روز رانتری کو آریہ سماج اور اُس کی ضرورت پر تقریر کی۔

(موہن لال منتری)

آریہ سماج ڈھوری کا چناؤ

مہاشہ ہری چند جی وکیل پردھان۔ بابو سری نواس جی ایل اوتر اُپ پردھان۔ مہاشہ لکھشمی داس جی منتری۔ ڈاکٹر بلدیو کرشن جی اُپ منتری۔ لالہ چرنجی لال جی خزانچی۔ حکیم جگدیش چندر جی پستکادھیکش مہاشہ کندن لال جی سٹور کیپر۔

انترنگ کے سبھاسد ــــ بابو راجیندر پال جی وکیل۔ مہاشہ سادھو رام جی۔ مہاشہ شانتی ناتھ جی۔ بابو بدری داس جی۔ لالہ جگن ناتھ جی۔

(لچھمن داس منتری)

گورُوکل رائے کوٹ کے سماچار

گورُوکل میں اس وقت موسم بہت اچھا ہے۔ سب برہمچاری تندرست ہیں۔ اُتسو کے بعد پڑھائی شروع ہو چکی ہے۔ داخل ہونے والے برہمچاری داخل ہو چکے ہیں۔ اگر کوئی اور سجن اپنے بالک کو داخل کروانا چاہتے ہوں۔ تو جلدی کریں۔

گورُوکل میں پچھلے دنوں آریہ سماج کا ستھاپنا دوس اور رام نومی آدی تہوار بڑی شان و شوکت سے منائے گئے۔

(پرمانند شاستری)

آریہ سماج پتوکی کا سالانہ چناؤ

پردھان: سدھیر نرنجن دیو جی۔ اُپ پردھان ماسٹر لچھمن داس جی۔ منتری موہن لال جی۔ اُپ منتری منسا رام جی۔ لائبریرین ماسٹر رتن چند جی۔ (موہن لال منتری)

آریہ سماج ننکانہ صاحب کا چناؤ

پردھان مہاشہ گوردجن داس دیوانہ۔ اُپ پردھان سوشیل کمار جی۔ پرچارک پردھان مہاشہ مدن لال باقی۔ منتری دلیپ راج بھاٹیہ۔ خزانچی کرشن لال۔ اسسٹنٹ سیکرٹری وید متر جی (منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کا ساپتاہک ادھیویشن روی وار ۲۰- اپریل کو بڑے سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ ہون یگیہ کے پشچات پروفیسر رام سنگھ دہلی کا بڑا پربھاوشالی ویاکھیان ہؤا۔

پچھلے ساپتاہک ادھیویشن میں لالہ رام لال کا کملا دیوی کے ساتھ جو بال ودھوا تھیں پُنر وواہ کیا گیا۔ (منتری)

آریہ ویر دل میرپور

شُدھی ــــ پچھلے ہفتہ جہلم کی ایک سکھراج نامی دیوی کو آریہ کنیا پاٹھ شالہ میں شُدھ کر کے شانتی دیوی نام رکھا گیا۔ اس کے بعد اس کا ایک ملکھراج نامی ڈرائیور سے ویدک ریتی سے وواہ کیا گیا۔

ڈیپوٹیشن ــــ آریہ ویر دل کا ایک ڈیپوٹیشن پرائم منسٹر سر گوپال آئینگر سوامی جی سے جو کہ دورہ پر یہاں تشریف لائے تھے، ملا۔ اُن کو ہری جنوں کی تکلیفات تفصیل سے بتائی گئیں۔ اُنہوں نے فرمایا۔ کہ آئیندہ ان کو شکایت کا موقعہ نہیں دیا جاوے گا۔

(دھنیہ ویر منتری)

شوک پرستاؤ

بان پرستھ آشرم جوالاپور نے سیٹھ مکھن لال بان پرستھی کے دیہانت پر جو ۱۰ اپریل کو رات کے ۸ بجے ہوئی۔ ۱۵ اپریل کے ست سنگ میں شوک پرستاؤ سویکار کیا

(منتری)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر

۱۷- مارچ کو اماوسیہ کا یگیہ ماسٹر جیون لال جی ٹیلر ماسٹر کے گھر پر ہؤا۔ جس میں مہاشہ مدن جیت جی آریہ نے یگیہ کی مہما اور ہون یگیہ کی فضیلت پر ویاکھیان دیا۔

۲۸- مارچ کو سارو دیشک سبھا کی آگیا انوسار آریہ سماج کا ستھاپنا دوس بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ پراتہ کال ٹھیک چھ بجے دونو آریہ سماجوں کی طرف سے شہر بھر کی طرف سے سنکیرتن کیا گیا۔ رات کو زیر صدارت لالہ شام نارائن جی ہیڈ ماسٹر پردھان آریہ سماج کانج دھاک ایک بڑا بھاری جلسہ ہؤا۔ جس میں ٹھاکر امر جیت جی گائین آچاریہ اور پروفیسر دلیپ سندھو جی سیٹھی سیدا پوسنگر کے منوہر بھجن ہوئے۔ پنڈت آریہ منی جی و پنڈت دیوراج

جی ویدک منتری کے ... ویاکھیان ہوئے۔

آریہ سماج کا سالا... مئی کو ہوگا۔ اس اوسر ... سپہر وسنگیتن کانفر... ہوا لگی۔ ۲۵- اپریل ... ساپتاہک ست... کا لکشمی رام جی چالا... کا منوہر بھاشن ہؤا۔ ۳۰ اپریل کے ساپتاہک ... میں لالہ گوجر مل چوہدری ... پتر بدھو کا سورگباش ... پر ستاد پاس کیا گیا۔ (مدن جیت آریہ)

آریہ سماج کھلوال

آریہ سماج کھلوال ... جلسہ ۷-۸-۱۰ اپریل کو بڑ... آریہ سماج مندر میں منایا ... پرتی ندھی سبھا پنجاب کی ... سوامی جیٹھا نند جی۔ شری ... جی سدھانت شرومنی۔ شری ... سوروپ جی۔ شری پنڈت ... اور پنڈت شرد رام جی ... شری کنور سکھ لال جی آریہ ... جمنا بھجن منڈلی دہاشہ ... اور کئی بھجنوپدیشک پدھا... ۱۷- اپریل کو آریہ ... شہر میں سنکیرتن کیا۔ رات ... بھاری راگ سمیلن ہؤا۔ ... ات کو کنور سکھ لال کا ... جلسہ ہر لحاظ ... ۲۲ روپیہ دھن اکٹھا ...

آریہ سماج بہرام پور

آریہ سماج بہرام پور ... جلسہ ۲۹-۳۰- مارچ کو بڑ... منایا گیا۔ جلسہ سے ایک روز ... ماٹھر شرما جی راماین ... آبادستیا گرہ اور بہرتی دیا... سلائیڈ میجک لینٹرن دوارا دکھا... لالہ دیوی چند جی۔ پنڈت ... پوری۔ مہاشہ سنت رام جی ... گنگا شرن جی۔ پنڈت ... مہاشہ درگا دت جی آدی ... پدھارے۔ دو دن ... میلہ لگا رہا۔ ۳۰- اپریل ... سمیلن ہؤا۔ جس میں ایک ... ہندو مسلمان اور سکھ ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سوامی سروداننددجی کی مرتیو پرشوک پرستاؤ

آریہ سماج رانی کا تالاب
فیروزپور نے ۱۱-اپریل کو مہاشہ لال چند جی کے گھر پورنماشی کا یگیہ کیا۔ مہاشہ مدن جیت کا لیکچر ہوا۔ ۱۳-اپریل کو ست سنگ میں سوامی سرودانندجی کی مرتیو پر شوک پرستاو سویکار ہوا۔ نیز ایک ریزولیوشن کے ذریعہ آریہ سماج کراچی کے جلوس پر مسلمانوں کے حملہ کی مذمت کی گئی۔ (مدن جیت منتری)

سلطان پور لودھی کے آریہ سماج نے اپنے پچھلے اجلاس میں شری سوامی سرودانندجی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا۔ اور ایک پرستاو کے ذریعہ ان کی سدگتی کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔ اور آریہ جگت سے سوامی جی کی یادگار قائم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔
(گردھاری لال منتری)

بٹالہ آریہ سماج اوہری چوک بٹالہ نے اپنے ۱۳-۴-۴۱ کے ادھیویشن میں سوامی جی کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاو سویکار کیا۔ اور انکی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی۔
(گوپال داس)

جموں آریہ سماج مندر میں سوامی جی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرنے کے لئے شوک سبھا ہوئی۔ جس میں ان کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی اور شوک پرستاو پاس ہوا
دانت رام اُپ منتری)

بورن پور سماج نے ۱۳-۴-۴۱ کو ساپتاہک ست سنگ میں سوامی جی کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاو سویکار کیا۔ (منتری)

سنت نگر لاہور سماج نے سوامی سروداننددجی کی مرتیو کے سمبندھ میں ۲۰-۴-۴۱ کو اپنی سماج میں شوک پرستاو پاس کیا۔ (آنند سین)

بہاول پور آریہ سماج اور استری آریہ سماج کی ایک مشترکہ شوک سبھا ہوئی۔ جس میں سوامی سرودانند کی مرتیو سمبندھی شوک پرستاو سویکار کئے گئے۔ (چندربھان منتری)

جوالاپور بان پرستھ آشرم واسیوں نے ۱۵-۴-۴۱ کے ست سنگ میں سوامی سروداننددجی کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاو سویکار کیا۔
(دگیانانند منتری)

گوالمنڈی لاہور سماج نے اپنے ۱۳-۴-۴۱ کے اجلاس میں سوامی جی کی شوک جنک مرتیو کے سمبندھ میں پرستاو سویکار کیا ہے۔
(گوپال داس)

لوہاروں میں آریوں پر اتیاچار کیخلاف پروٹسٹ

حصار ۶-۴-اپریل کو آریہ سماج نے اپنے خاص اجلاس میں لوہارو میں کئے گئے آریوں پر اتیاچار کے خلاف آواز بلند کی۔ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ (بسنت لال منتری)

لائلپور آریہ سنگٹھن سبھا نے ۱۴-اپریل کو لوہارو ڈے منایا۔ اور پروٹسٹ کا پرستاو سویکار کیا۔ (منتری)

مئوناتھ بھنجن (اعظم گڑھ یو۔پی) سماج نے ۱۳-۴-۴۱ کو لوہارو ڈے منایا۔ اور پروٹسٹ کا پرستاو سویکار کیا۔ (منتری)

خالہ پار (سہارن پور) تینوں سماجوں نے اپنے تازہ اجلاس میں لوہارو میں ہوئے اتیاچار کے ورودھ پروٹسٹ کرنے کے لئے ٹھاکر پھول سنگھ کی صدارت میں جلسہ کیا۔ اور پرستاو سویکار کیا۔
(پرکاش چند منتری)

لیسمرور سماج نے اپنے گت ساپتاہک ست سنگ میں لوہارو میں ہوئے آریہ سماج پر مسلمانوں کے حملہ کی پرزور مذمت کی۔ پروٹسٹ کا پرستاو پاس کیا۔ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ (دھرم بنس لال منتری)

نوح (گوڑگانوہ) سماج نے ۶-۴-۴۱ کے ساپتاہک ست میں لوہارو کانڈ کے متعلق پروٹسٹ کا پرستاو سویکار کیا اور نشپکش جانچ کا مطالبہ کیا۔
(کرپا رام منتری)

اناد (دادری) آریہ سماج نے ۱۳-۴-۴۱ کو لوہارو ڈے منایا۔ پنڈت شو شنکر ناتھ پردھان تھے۔ جلوس پر مسلمانوں کے حملہ کی مذمت کی گئی۔ اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا۔ (منتری)

تلبی قیصرانی (ڈیرہ غازی خان) سماج نے ۱۵-۴-۴۱ کو لوہارو ڈے منایا۔ اور پروٹسٹ کا پرستاو سویکار کیا۔
(گھیلا رام منتری)

گونڈہ سماج نے ۱۳-۴-۴۱ کو لوہارو ڈے منایا۔ اور پروٹسٹ کا پرستاو سویکار کیا۔ (سکھ دیو نارائن منتری)

قلعہ سوبھا سنگھ نے قصبہ کے ہندوؤں کی ایک میٹنگ بلائی جس میں لوہارو ڈے منایا اور پروٹسٹ کا پرستاو سویکار کیا گیا۔ (راجپال منتری)

روہتک بھارت تلک سمیتی نے ۲۰-۴-۴۱ کو چودھری ہری رام کی صدارت میں ایک میٹنگ کرکے لوہارو میں آریہ سماج کے پرامن جلوس پر مسلمانوں کے حملہ کے ورودھ پرستاو سویکار کیا۔
(منتری)

ورکی ضرورت

میرے ایک دوست جو ۱۳۵ روپے ماہوار پر مستقل گورنمنٹ ملازم ہیں کی ایک سوشیل اور خوبصورت کنیا جو دسویں جماعت کی تیاری کر رہی ہے کیلئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور خوبصورت، تندرست اور برسر روزگار ہو تو بہتر۔ ورنہ روزگار کی تلاش میں مدد کی جاویگی۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں۔
خط وکتابت ذیل کے پتہ پر ہو:۔
ہریش چندر منیجر بھارت لکشمی بنک
مظفر گڑھ

اصلی جہاز مارکہ
لٹھا

نمبر بی۔پی۔ایس ۸۷
اصلی جہاز مارکہ لٹھا
خالص ہندوستانی روئی سے
ہندوستان میں تیار کیا جاتا ہے۔ باوجود
بار بار دھلنے پر بھی اسکی پائیداری اور
سفیدی قائم رہتی ہے۔
باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچھائے:۔ بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

ہندوقیں رفلیں ریوالور و پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ مگر معتبر افسران قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی
Suleman Umar & Co
Karachi

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرتی ندھیوں کا چناؤ

سبھا کے نیم انوسار پرتی ندھی بھائیوں کا چناؤ ہر تیسرے سال ہوتا ہے امسال نئے پرتی ندھی چنے جاویں گے۔ پنجاب کی سب سماجوں کو پرتی ندھی فارم بھیجے جا چکے ہیں۔ جن آریہ سماجوں کو فارم نہ پہنچے ہوں۔ وہ سبھا کو پتر لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ پرتی ندھی فارم پُر کر کے ۱۵ مئی ۱۹۴۱ء تک پہنچ جانے چاہئیں۔ جن کے فارم دشا نشن سمت مقررہ تاریخ تک سبھا کے دفتر میں نہ پہنچیں گے۔ ان پر کوئی کارروائی نہ ہو سکے گی۔

نیموں میں سنشودھن

شریمتی آریہ پرتی ندھی سبھا کا خاص اجلاس سنیچروار ۳۱ مئی شام کو ۵ بجے اور اتوار یکم جون ۱۹۴۱ء پراتہ ۸ سے ۱۰ بجے تک گورودت بھون لاہور میں ہوگا۔ جس میں نیموں میں سنشودھن کا وشے ۲/۳ کورم میں پیش ہوگا۔

سالانہ اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا سالانہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سوچنائیں

عام اجلاس ۱۸-۱۹- جیٹھ سمت ۱۹۹۸ بمطابق ۳۱ و یکم جون ۱۹۴۱ء بروز سنیچر و اتوار گورودت بھون لاہور میں ہوگا۔ کارروائی سنیچروار صبح دس بجے سے آرمبھ ہوگی۔ اس لئے سنیچروار ۱۰ بجے سے پہلے لاہور پہنچ جانا چاہئیے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل امور پیش ہوں گے:-

(۱) بھینی ندھی سبھاسدوں کے سوالات اور اُن کے جوابات (۲) سمت ۱۹۹۷ کے کام کی رپورٹ سنکر منظور کرنا (۳) وید پرچار کی ترقی اور آریہ سماجوں کی حالت سدھارنے کے طریق پر غور کرنا (۴) انترنگ سبھا کا ریزولیوشن نمبر ۱۲ مورخہ ۹/۱۹۹۲/۱ کہ:-

سبھا کا کوئی عہدیدار ۲/۳ کی کثرت رائے ہونے کے بغیر ایک عہدے پر تین سال سے زیادہ عرصہ کے لئے نہیں چنا جا سکے گا۔" ۲/۳ کورم میں پیش ہوگا۔ (۵) سمت ۱۹۹۸ کے لئے عہدیداران انترنگ سبھا و دیا سبھا کے سبھاسدوں کا چناؤ کرنا (۶) وید پرچار- اُپدیشک ودیالیہ- ودیارتھی آشرم- سیکھرام سمارک- کنیا گورکل اور گورکل کانگڑی وغیرہ سنستھاؤں کے بجٹ پاس کرنا (گورکل میں داخل ہونے والے زیادہ عمر کے لڑکوں کی درخواستیں) (۸) ریزولیوشن۔

یہ بھی نویدن ہے۔ کہ اگر کوئی سوال سبھا کے کام یا انتظام کے متعلق پوچھنا چاہیں۔ یا اس کے متعلق کوئی ریزولیوشن سبھا کے سامنے رکھنا چاہیں۔ تو ۱۶ مئی ۱۹۴۱ء تک سبھا کے دفتر میں بھیجدیں۔ تاکہ ان کے پیش کرنے کی اجازت حاصل کر لی جائے۔ جن کی اجازت ہوگی۔ وہی سوال یا ریزولیوشن پیش ہو سکیں گے۔

دھنیہ واد

جن سماجوں اور آریہ بھائیوں نے لوہارو میں مجھ پر ہوئے حملہ کی مذمت کرتے ہوئے میرے سواستھ کے لئے پرارتھنا کی۔

اور پرستاو سویکار کئے ہیں۔ ان کا دھنیہ واد ہے۔ میں سوستھ ہو گیا ہوں اور شیگھر ہی سماج سبھا میں پھر سے سیوا کرنے والا ہوں۔

(سوامی، سوتنترانند)

آریہ سماج للہ کے سماچار

(۱) ۱۳-اپریل کو آریہ سماج للہ میں لالہ رام پیارا لال کمار کے دو لڑکوں کا یگیوپویت سنسکار ہون یگیہ اور جی کیرتن دوارا ہوا۔ لالہ صاحب نے ایک روپیہ چار آنے سبھا کو دان دیا اور حاضری کا بہت خیال سے بھی انہوں نے سنسکار کیا۔ اس سنسکار کے متعلق پنڈت لوک چند جی نے واضح طور پر روشنی ڈالی استریوں اور پرشوں کی تعداد کافی تھی۔ (۲) ۱۳-۱۴ اپریل کو پنڈت ارجن دیو جی بھجنوپدیشک کٹاس راج پدھارے اور ۱۴-۱۵-۱۶ اپریل دو دن للہ زائرین کو اپنے منوہر بھجنوں و مدھر اپدیشوں دوارا کرتارتھ کیا۔ حاضری کافی تھی۔ پربھاؤ بھی اچھا ہوا۔

(مہر بنس لال منتری)

کیا آپ آریہ ہیں؟

اگر ہاں۔ تو آپ کے گھر میں چاروں وید ہیں؟ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ نہیں۔ جب آپ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے کے نیم کا پالن نہیں کرتے۔ تو آپ آریہ کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟ آج ہی آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ منگوائیں۔ جو چودہ سنہری جلدوں میں ہیں۔ جن کی اصلی قیمت ۵۶ روپے ہے۔ رعایتی صرف ۴۲ روپے بھیجکر منگوائیں۔ رگ وید سات جلدوں میں ۲۸ روپے۔ سام وید ایک جلد میں ۴ روپے۔ یجروید دو جلدوں میں ۸ روپے۔ اتھروید ۴ جلدوں میں ۱۶ روپے

فہرست کتب مفت

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

جو بنگالی سجن دیوندر ناتھ کے انگریزی گرنتھ کا ہندی انوواد ہے۔ قیمت ۸ روپے دو جلدوں میں۔ شیگھر ہی سیٹ منگائیں۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

بلوجیہ سوامی سروانند جی مہاراج کی اَمر یادگار

مہاپُرشوں کی یاد منانے کا صحیح طریقہ ایک ہی ہے کہ ہم ان کے شدھ وچاروں کو جان کر ان پر عمل کریں۔ ہر آریہ استری پُرش جو شری سوامی جی مہاراج کی پُنیہ سمرتی کو تازہ رکھنا چاہتا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ اُن کی ایک ہی ہندی کی بنائی ہوئی

سنمارگ درشن (ہندی)

کو آج ہی حاصل کر کے اُن کے پرتی اپنی شردھا کا اظہار کریں۔ اس کی قیمت مجلد دو روپیہ کی بجائے اب ۱۲ کر دی گئی ہے۔

بغیر جلد ایک روپیہ۔ تاکہ سب لابھ اُٹھا سکیں۔

یہ چھ سو ساٹھ صفحات کی عمدہ کاغذ پر چھپی ہوئی ہے۔

ملنے کا پتہ:- میسرز رام لال کپور اینڈ سنز کاغذی انارکلی۔ لاہور

پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ- ایک کروڑ روپیہ
فروخت جاری شدہ سرمایہ پچاس لاکھ روپیہ
ادا شدہ سرمایہ- ۳۱،۴۷،۱۱۷ روپیہ
ورکنگ کیپٹل (جیسا کہ ۳۱/۱۲ کو تھا)
۹۱۵،۱۴۰۰ روپیہ

صدر دفتر
دی مال - لاہور

چیئرمین
رائے بہادر دیوان بدری داس

برانچیں
تمام پنجاب اور ہندوستان کے تجارتی شہروں میں

ایجنسیاں
احمد آباد- رنگون- لنڈن- نیویارک کو بے

ہر قسم کا بینکنگ بزنس معہ فارن ایکسچینج کے واجبی شرح پر کیا جاتا ہے

بی- این پوری بی- اے- ایل- ایل- بی
منیجر ہیڈ آفس

یودھ راج
سیکرٹری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd No. L. 435. ॐ Founder M. Krishen B. A.

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس ۳۶ سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۔۔۔ للعہ
ششماہی ۔۔۔ عہ
برما ۔۔۔ ضہ
غیر ممالک ۔۔۔ دس شلنگ

ایڈیٹر ۔ مہاشہ کرشن

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۔ ۲۹ بیساکھ سمت ۱۹۹۸ بمطابق ۱۱ مئی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۸

ویدامرت

اوم

یجروید

اتھروید

سوراجیہ ہی نہیں چکرورتی راجیہ

ओं सहनाववतु सहनौ भुनक्तु सहवीर्यं करवा

वहै तेजस्विनावधीतमस्तु मा विद्विषावहै ॥

(اوم) سہہ ناو و تو سہہ نو بھنکتو سہہ ویریم کرواوہئی تیجسوی ناودھیت مستو ما ودوشاوہئی۔

بھاوارتھ

ہے سروشکتیمان ایشور! آپ کی کرپا رکھشا و سہائتا سے ہم لوگ پرسپر ایکدوسرے کی سہائتا کریں۔ اور ہم سب لوگ پرم پریتی سے مل کر سب سے اتم ایشوریہ ارتھات چکرورتی راجیہ آدی سامگری سے آنند کو سدا بھوگیں۔ ہے کرپاندھے! آپ کی سہائتا سے ہم لوگ ایکدوسرے کے سامرتھ کو پرشارتھ سے سدا بڑھاتے رہیں۔ اور آپ کے سامرتھ سے ہم لوگوں کا گیان سنسار میں پرکاشت ہو ہے کے اتیاد کہ آپ ایسی کرپا کریں کہ جس سے ہم لوگ پرسپر کبھی ورودھ نہ کریں۔ ایکدوسرے کے سدا متر بن کر رہیں۔

हितैषी

لوہارو دربار سے خطاب

(از شری چنچل ٹھاکر کھمبر ڈوی)

(۱)

کفر نے پایا ہے ہر وقت ہمیں سینہ سپر
اٹھ چنیں اپنے عزائم کو سکیں نہ کر سر

کوششیں کی گئیں کر سکی ہمیں خاکستر
آزما دیکھا زمانے نے ہمیں دل بھر کر

پھر تقاضا ہے یہ دانائی کا کیسا سرکار؟
امن کے قاصدوں سے بے وجہ کرنا پیکار

(۲)

ہم نے مانا ہے ترے ہاتھ میں ثروت طاقت
اور بڑھا سکتا ہے تو جور و ستم کی قوت

چھاپ سکتا ہے بیاں جھوٹ سے پُر باعظمت
تا حقیقت سے نہ ہو آشنا حق بیں خلقت

در پہ مظلوم کے پر ظلم کا سر جھکتا ہے
ولولہ حق کا کہیں جور سے دب سکتا ہے؟

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایشور پرتیکش

ادھیاتم شدھا

لیکھک:- سوامی درشنانند جی

वेदाहमेतं पुरुषं महान्तमादित्य वर्णं तमसः परस्तात् तमेव विदित्वाऽति मृत्युमेति नान्यः पन्था विद्यतेऽयनाय (यजु० ३१-१८)

اس وید منتر میں پرماتما بیدوں کو مکھش کے سادھن کا اُپدیش کرتے ہیں۔ اور بتلاتے ہیں۔ کہ سنسار میں مکھش کے بہت سے سادھن ہیں۔ کنتو جس پرکار اندھکار کو دُور کرنے کے لئے پرکاش کے اتیرکت دوسرا سادھن نہیں ہو سکتا۔ اور نہ سردی کو دُور کرنے کے لئے گرمی کے اتیرکت اور سے کام چل سکتا ہے۔ اسی پرکار سنسار میں مَنش کے جیون اُدیش ارتھات دُکھوں سے چھوٹنے کا نام یا آگے کو دُکھ نہ اُتپن ہونے کا نام مکھش بتلاتے ہوئے اس کے ایک ہی سادھن کو (جس کے اتیرکت دوسرا ہو نہیں سکتا) اُپدیش کرتے ہیں۔ کہ تم سرو دیاپک پرماتما کو جانو۔ جو پرماتما سوریہ وت پرکاش مے ہے۔ جس میں کسی پرکار کی اگیانتا یا دوش آدی کا ہونا سمجھو نہیں۔ جو سرو پرکار کے دوشوں سے پرتھک ہے۔ اس پرماتما کو جاننے سے ہی اتی مرتیو ارتھات مکھش پراپت ہوتی ہے۔ مکھش کے لئے کوئی دوسرا مارگ ہو ہی نہیں سکتا۔ وید کے اس منتر کے ارتھ کو سنتے ہی پرشن اُتپن ہوتا ہے۔ کہ:-

अनवस्थाप्रमाणाभ्यां वस्तु-सिद्धिर्न तु प्रतिज्ञामात्रेण

ارتھات جب تک کسی وستو کا لکھشن نہ کیا جاوے اور اس کی ستا کے لئے کوئی پرمان نہ اُپستھت کیا جاوے۔ تب تک اس کی ستا پرتگیا ماتر سے نہیں سدھ ہو سکتی۔ اس کارن جب تک ایشور کا لکشن نہ کیا جاوے۔ تب تک

"اس کے جاننے سے مکتی ہوتی ہے۔ اور پرماتما کے جاننے کے اتیرکت مکھش نہیں ہو سکتی۔ پرتگیا ماتر ہی ہے۔"

اس سدھانت کو لے کر مہاتما دیاس جی اپنے دیدانت درشن میں ایشور کا لکھشن کرتے ہیں۔ کہ:-

जन्माद्यस्य यतः (ویدانت درشن ۱-۱-۲)

ارتھ:- جس سے اس سنسار کا جنم، سِتھت اور ناش ہوتا ہے۔ وہ ایشور ہے۔ ارتھات جو اس سرشٹی کا اُتپن کرنے والا۔ پالنے والا اور ناش کرنے والا ہے۔ وہ ایشور ہے۔ اس لکھشن کو سنتے ہی وادی شنکا کرتا ہے۔ کہ مہاتما جی ایشور کا لکھشن ٹھیک نہیں۔ کیونکہ یہ سنسار انادی ہے۔ جب تک جگت کی اُتپتی سدھ نہ کی جاوے۔ تب تک ایشور کا یہ لکھشن کس پرکار ٹھیک ہو سکتا ہے۔

—— اس کارن سے ہی وادی کی پرتگیا جگت کو انادی ماننے کی ہے۔ اس پر یہ پرشن ہوتا ہے۔ کہ جگت سروپ سے انادی ہے یا پرواہ سے؟ یدی یہ کہو کہ جگت سروپ سے انادی ہے۔ تو یہ کسی دشا میں ٹھیک ہو ہی نہیں سکتا۔ اس دشا میں جگت کا ادکاری ارتھات چھ وکاروں سے پرتھک ہونا ضروری ہے۔ وہ وکار یہ ہیں

"जायते वर्द्धते सन्ध्यापते विपरिणमते क्षीयते विनश्यते"

جس وستو میں ان چھ وکاروں میں سے کوئی پایا جاوے۔ وہ انادی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ پرتیکش میں بھی ان وکاروں کا اُتپتی مان وستو میں ہی ہونا پایا جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

یوگ کے عملی طریقے

آتمک اُنتی

اس کے بعد قابلِ غور مسئلہ "آسن" یا وضع نشست کا ہے۔ یہ جسم کی اس حالت سے سمبندھت ہے۔ جس کے مطابق بیٹھ کر شاگرد یوگ سیکھتا ہے۔ اسی میں وہ ذہنی ورزشیں بھی شامل ہیں۔ جن کو وہ اس وقت تک کرتا رہتا ہے۔ تاوقتیکہ اُس کا جسم اس کی مرضی کے تابع نہیں ہو جاتا۔

بعد ازاں "پرانایام" یا تنفس کی آمد شد کو باقاعدہ بنانے کا کام ہے۔ یہ بہت اہم منزل ہے۔ اب اس کی وضاحت کی جائے گی۔

پرتیاہار اس قوت و جذبہ کو کہتے ہیں۔ جس سے اِنسان خواہشات نفسانی پر غالب آ جاتا ہے۔ یہ گویا وہ عمل ہے جس سے انسان اپنے باطن کو دیکھتا ہے۔ یہ وہ پانچ ابتدائی مرحلے ہیں۔ جن کا تعلق جسم سے ہے۔

اس کے بعد ہم ان طریقوں پر غور کریں گے۔ جن کے ذریعہ سے من کو قابو میں کیا جا سکتا ہے۔

پہلا قدم "دھارنا" یعنی توجہ یہ وہی دماغی کیفیت ہے۔ جس کو یورپ کے جدید خیال والے لوگ "اجتماع ..." یعنی اپنے تمام خیالات کو یکجا کرنا۔

دوسرا قدم "دھیان" یعنی مراقبہ استغراق ہے۔ اس کا یہ منشا ہے کہ من کو صرف ایک چیز پر لگا دیا جائے۔

اس کے بعد ہمیں "سمادھی" یعنی مراقبہ کی کیفیت حاصل ہوگی۔ جس میں من واقفِ اسرار ہو جاتا ہے اور بیرونی امور اور حالتیں یاد سے محو ہو جاتی ہیں۔

بالآخر "نرو کلپ سمادھی" کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ جس میں انسان (آتما) خدا (پرماتما) میں مل جاتی ہے آتما اور پرماتما ایک ہو جاتے ہیں۔

یہ ہے وہ خاکہ جس کو میں اپنے مضمون کی آئندہ اقساط میں اپنی طرف سے پہلے سے طریق پر بیان کرنے کی کوشش کروں گا اور بتاؤں گا۔ کہ شاگرد کیونکر ان مرحلوں کو عمدگی کے ساتھ طے کر سکتا ہے۔ اور آج وہ کمالیت کی اس آخری منزل پر پہنچ سکتا ہے۔ جو اس فلسفہ اور یوگ سمادھی کا منتہائے مقصود ہے۔

رشی پاتنجلی نے یوگ کی یہ تعریف کی ہے۔ کہ اس حالت میں من اپنے عمل کو معطل کر دیتا ہے۔ ہندو خیال کرتے ہیں اور دُنیا کو مَتھیا (دھوکہ) سمجھتے ہیں۔ ان کے خیال میں یہ دُنیا خیالات کا نتیجہ ہے یعنی سراب۔ وہ سمجھتے ہیں۔ جب وہ خیالی دُنیا سے باہر ہو جائیں گے تو دُنیا کی بندشوں سے ان کا چھٹکارا ہو جائے گا۔ یعنی وہ تمام تعلقات قطع ہو جائیں گے۔ جو ان کو زمین سے وابستہ کرتے ہیں۔ اور آسمان سے دُور رکھتے ہیں۔ اور جو ان کو وہ سکونِ قلب حاصل نہیں ہونے دیتے۔ جو ان کا حق ہے۔ جب ہم یوگ کی اس تعریف پر غور کرتے ہیں۔ تو ہم پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ تمام بڑے بڑے رشی اس حالت مکاشفہ کے حصول کے خواہاں ہوتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

"پرکاش" کے گر ایک بن کر اس کی اشاعت بڑھانا ہر سدھانت پریمی آریہ کا کرتویہ ہے

پریم کی ریت اگر تم جانو!

(عیشی علاپوری)

"اوم" دھیان میں جب من لاگے
من بینا کی نس نس تاریں
گیان کی جوت جگے تب ہردے
میں اور تُو کا بھید رہے نہ
رہے نہ موہ سنسار میں کنچت
دوار چھوڑ نہ جاؤں تیرا

شُدھ بُدھ دوں بسرائی
"اوم" "اوم" ہی گائی
دُوئی انتر مٹائی
تجھ میں جات سمائی
تم سوں پریت لگائی
بگڑی دیو بنائی

(۲)

پریم کے پتھ پر بڑھا قدم جو
چُپکے چُپکے پریم کی پیڑا
آئیں نینن میں جو آنسو
اتی کٹھن ہے پریم کا مارگ
پریم کی ریت اگر تم جانو
مٹ کر پریم کی راہ عیشی

کبھی نہ پیچھے آئی
سہنا من سمجھائی
ہوگی جگ ہنسائی
سب سے چلا نہ جائی
دیجو اسے نبھائی
امر نام یش پائی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لوہارو میں ستیاگرہ کرنا پڑا تو آریہ سماج پیچھے نہ رہیگا

لوہارو کانفرنس گورودت بھون لاہور میں آریہ نیتاؤں کی تقریریں

آریہ سماج گورودت بھون کے سالانہ ... کے موقع پر ۴- مئی کی شام کو ۸ بجے ... ات کے ساڑھے دس بجے تک ... دت بھون میں "لوہارو کانفرنس" ہوئی۔ ... نس کی صدارت سوامی سوتنترا نند ... نے جو لوہارو میں زخمی ہوئے تھے کرنی ... چونکہ سوامی جی ضربات سے ابھی اچھی ... صحت یاب نہیں ہوئے۔ اس لئے ... تشریف نہ لا سکے۔ ان کی جگہ ڈاکٹر سر ... چند نارنگ نے کانفرنس کی صدارت ...

ڈاکٹر نارنگ کی تقریر

ڈاکٹر نارنگ نے جلسہ کے اغراض و ... بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ لوہارو ... آریہ سماج کے جلوس پر حملہ کیا گیا۔ جس ... سوامی سوتنترا نند جی زخمی ہوئے۔ ... ان کے علاوہ چالیس یا پچاس آدمی ... ہوئے۔ آج سوامی سوتنترا نند جی نے ... کی صدارت کرنی تھی۔ کیونکہ وہ اس ... سب سے زیادہ بزرگ تھے۔ ... وہ لوہارو میں سب کی نسبت زیادہ ... ہوئے۔ لیکن ان ہی زخموں کی وجہ ... آج وہ صدارت نہیں کر سکے۔

... مقرر نے کہا۔ افسوس ہے۔ کہ اس ... صدی میں بھی ایسے آدمی ہیں۔ جو ... کے مذہبی عقائد میں مداخلت کرتے ... اس ضمن میں اقدامات میں سب ... ہو چکا ہے۔ اس سے بڑھ کر کئی ... مسلمان بھائیوں نے بھی محسوس کیا ہوگا۔ ... اس طرح زیادتی کی گئی۔ اس واقعہ سے ... ہندوستانی کا سر شرم سے جھک جانا ... یورپ کے لوگ یہ باتیں پڑھنے ... لگے۔ اور یہ محسوس کرتے ہوں گے۔ ... لوگ سوراجیہ کا حق نہیں رکھ سکتے۔ ... وہ افسوس کی بات اس واقعہ کے ... سلسلہ میں یہ ہے۔ کہ آریہ سماجیوں کو جب ... معلوم ہوا۔ کہ شرارت ہونے کا احتمال ... تو انہوں نے جلوس نکالنے کا ارادہ ... کر دیا۔ لیکن پولیس نے انہیں کہا کہ ... اندیشہ نہ کریں۔ جلوس نکالیں۔ اس ... میں کوئی سازش معلوم ہوتی ہے ... نے یہ باتیں پڑھی اور سنی ہیں۔ دیکھئے ... اگر یہ سچ ہے۔ تو یہ اور بھی شرمناک ... افسوس کی بات ہے۔ آپ کے سامنے ... اور بھائی حالات رکھیں گے۔ لوہارو ... واقعہ ...

اس کے بعد مہاشہ کرشن نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ لالہ نارائن داس کپور نے ریزولیوشن پڑھ کر سنایا:-

" اہل لاہور کا یہ پبلک جلسہ ۲۲- مارچ کو لوہارو کے مسلم فسادیوں اور کچھ ریاستی ملازموں جن میں پٹواری- پولیس والے اور فوج والے بھی شامل تھے کی طرف سے لوہارو آریہ سماجیوں کے پُر امن جلوس پر بلا وجہ۔ بلا اشتعال منظم اور وحشیانہ حملہ پر گہرے رنج اور ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔

مزید براں یہ جلسہ ریاستی حکام۔ بالخصوص ریاستی پولیس کے رویہ کی مذمت کرتا ہے۔ جو کہ اہل جلوس کو ایسی جگہ لے گئی۔ جہاں کہ وہ نرغے میں آ گئے۔ اور بھاگ نہ سکے۔ حالانکہ پولیس نے اہل جلوس کو یقین دلایا تھا۔ کہ وہ بلا کسی رکاوٹ جلوس نکال سکتے ہیں۔ یہ کانفرنس سوامی سوتنترا نند پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی- بھگت پھول سنگھ اور ۲۴ دیگر زخمیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتی ہے۔

ریزولیوشن کے اگلے حصہ میں اس رائے کا اظہار کیا گیا۔ کہ چونکہ لوہارو میں آریہ سماج کی ستھاپنا کے وقت سے آریہ سماجیوں کے ساتھ بے انصافی ہو رہی ہے۔ اور ریاست سے انصاف کی کوئی امید نہیں۔ اس لئے ریاست میں تاج کا نمائندہ لوہارو کے کانڈ کی آزادانہ تحقیقات کرائے۔

ریزولیوشن کے آخری حصہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو یقین دلایا گیا۔ کہ وہ لوہارو میں آریہ سماج کی عزت کو بحال کرنے کے لئے جو بھی کارروائی کرے گی۔ لاہور کے آریہ سماجی اس کا ساتھ دیں گے۔ ریزولیوشن میں پنجاب کے آریہ سماجیوں سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ اس نیک کام کیلئے قربانیاں کرنے کیلئے تیار ہیں۔

مہاشہ کرشن کی تقریر

مہاشہ کرشن نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ صاحب صدر بھی لوہارو میں نہیں تھے۔ میں بھی نہیں تھا۔ جو واقعات ہمیں لوہارو سے یہاں پہنچے ہیں۔ وہ صحیح ہیں۔ لوہارو ریاست میں نواب مسلمان ہے۔ لیکن ریاست مسلمان نہیں ہے۔ اسی طرح جس طرح حیدر آباد ہے۔ لوہارو میں تین ہزار مسلمان اور بیس ہزار ہندو ہیں۔ جس طرح حیدر آباد میں ہندوؤں کو دھارمک آزادی نہیں تھی۔ اسی طرح لوہارو میں نہیں تھی۔ لوہارو کی ریاست میں ۲۹- مارچ کو آریہ سماج کا جلسہ اور نگر کیرتن ہوا۔ دربار کی اجازت سے جلسہ اور نگر کیرتن ہونا تھا۔ جلوس پولیس کے کہنے پر نکالا گیا۔ اور منڈی کے قریب روکا گیا۔ ایک پولیس افسر یہ دیکھنے کے لئے گیا۔ کہ کوئی ہجوم تو جمع نہیں ہے۔ بہت سے لوگ لاٹھیاں اور کلہاڑیاں لئے کھڑے تھے۔ لیکن پولیس افسر نے اہل جلوس کو جا کر کہا۔ کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ جلوس آگے لے چلو۔ ایک گلی میں ہجوم نے اہل جلوس پر حملہ کر دیا۔ حملہ بہت زیادہ آدمیوں نے اور اچانک کیا۔ سوامی سوتنترا نند۔ بھگت پھول سنگھ اور بہت سے آدمی زخمی ہوئے اور انسپکٹر پولیس اسی دن تعینات ہوا تھا۔ ۱۹۳۵ء میں ریاست میں گولی چلائی گئی تھی۔ اس وقت بھی یہی انسپکٹر انچارج تھا۔

اس ریاست کے دیوان فائنانس میاں حکیم الدین مجسٹریٹ ہیں۔ وہ ۲۸- مارچ کو یہاں سے گئے۔ واقعہ ۲۹- مارچ کو ہوا۔ یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ انہیں اس واقعہ کے متعلق کچھ پتہ تھا یا نہیں۔ لیکن اس انسپکٹر کو اسی دن تعینات کرنے کی وجہ معلوم نہیں ہوئی۔

آریہ سماجیوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ جس کی بنا پر ان پر حملہ کیا گیا ہو۔ ریاست کی طرف سے کہا گیا۔ کہ ایک ہندو کے گھر میں ماتم ہو رہا تھا۔ اور آریہ سماجی باجہ بجاتے وہاں سے گذرے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ انسپکٹر کے کہنے پر اہل جلوس نے باجہ پہلے ہی بند کر دیا۔ اب دربار سے ہم مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ تحقیقات کی جائے۔ اور دربار کی طرف سے اس کی تلافی کی جائے نیز آریہ سماجیوں کا جلوس اور نگر کیرتن نکلنے دیا جائے۔ ہمارے گرفتار شدہ آریہ سماجیوں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دیا جائے آپ نے کہا۔ کہ یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ اس واقعہ کے سلسلہ میں کسی حملہ آور کو گرفتار نہیں کیا گیا۔

دربار کی طرف سے کہا گیا ہے۔ کہ سوامی سوتنترا نند اور بھگت پھول سنگھ نے کہا ہے۔ کہ وہ کسی پر مقدمہ نہیں چلانا چاہتے۔

مقرر نے کہا۔ کہ اس وقت ہماری ابھی ٹیننشن آئینی ہے۔ عین ممکن ہے۔ کہ ہمارے مطالبات مان لئے جائیں۔ لیکن اگر دربار نے تسلیم نہ کئے۔ تو عین ممکن ہے۔ کہ آریہ سماج کو ستیاگرہ کرنا پڑے مجھے امید ہے۔ کہ دربار ہمارے مطالبات منظور کرے گا۔ اور آپ جلد سنیں گے۔ کہ لوہارو میں آریہ سماج کا جلوس ...

سورگیہ سوامی سرودانند!

(از جناب تبسم صاحب علیگڑی)

کارزارِ کفر میں وہ پیکرِ شمشیر تھا
دہر دُوں کی پُر خطر منزل کے ہر اک گام پر
محفلِ عیش و طرب سے تھا سراسر بے نیاز
ہو گئے پامال اسکے دم سے سب مکر و فریب
مرتے دم تک ادم کی تفسیر بتلاتا رہا
لُٹ گیا ہے پھر سے آج ہندوستان کا کوہ نور
زندگی تو نے تبسم کی لگا دی راہ پر

وید کی تبلیغ میں ست دھرم کی تفسیر تھا
رہ نوردوں کیلئے سلجھی ہوئی تقدیر تھا
حق پرستی میں عجب انسان کا رہ گیر تھا
ابنِ مریم آپکے اعجاز کی تصویر تھا
وہ پریشاں خوابیوں کی بہترین تعبیر تھا
مشرقِ بھارت کی جو روشن ترین تنویر تھا
تیرا ہر اک لفظ کیا جادو بھری تاثیر تھا

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نیوگ وشہ پر کچھ وچار

(لیکھک:- پنڈت آتما رام جی مصر کھ)

۱۔ نیوگ سنتان پراپتی کا ایک سادھن ہے۔ جس میں استری اور پرش ایک ہی گرہستھ میں نہ رہ کر استفات الگ الگ گرہستھوں میں رہتے ہوئے بھی سنتان حاصل کر سکتے ہیں۔

۲۔ سادھارن طور پر منشیہ پشو پکھشی یہاں تک کہ ہر کھش آدی کی اُتپتی کے صرف تین ہی سادھن نظر آتے ہیں۔ ایک وواہ۔ دوسرا نیوگ اور تیسرا وبھچار۔ اب ہم ان سادھنوں کی ویاکھیا کرتے ہوئے ان کو پشو اور پکھشی آدی پر گھٹا کر بتلائیں گے۔

۳۔ وواہ سنسکار گرہستھ کا سادھن ہے۔ اس کے دوارا استری پرش ایک سوتر میں بندھ کر اور ایک ہی سنستھان ارتفات گرہستھ آشرم کے اندر رہ کر سنتان اُتپتی اور جیون نرواہ کا کاریہ کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے ارتفات سنتان کے دکھ سکھ کو اپنا دکھ سکھ سمجھتے ہیں۔ اس میں استری پرش اور سنتان پرسپر ایک دوسرے کی سمبندھی ہوتے ہیں۔ اور علیحدہ علیحدہ رہتے ہوئے بھی اکٹھے ہی سمجھے جاتے ہیں۔

۴۔ وواہ سنسکار وواہ سنسکار سے پہلے گرہستھ روپی برکھش کی دو شاخیں ہوتی ہیں۔ ایک تو استری اور دوسری پرش۔ چونکہ وواہ سنسکار روپی پیوند کے ذریعہ دھرم کی گانٹھ لگا کر آپس میں جوڑ دی جاتی ہیں۔ اور وواہ سنسکار کے پشچات گرہستھ روپی برکھش پورن ہو کر سنتان روپی پھلوں کو دینا آرمبھ کر دیتا ہے۔ ان پھلوں کو آچاریہ روپی مالی دیدیارمبھ سنسکار دوارا پنہ اپنے گرہستھ استفات گورو کل کھنیتر کے اندر بو کر شکھشا استفات برہم گیان روپی جل سے سینچ کر برہمچاری اور برہمچارنی روپی پودوں کو تیار کرتا ہے۔ جن کو وواہ سنسکار دوارا پھر گرہستھ روپی برکھش بنا دیا جاتا ہے۔ اور اس پرکار گرہستھ کا یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے۔

۵۔ ابدکت کتھن کا بھاؤ یہ ہے کہ وواہ سنسکار سنتان اُتپتی کا سرووتم سادھن ہے۔ پرنتو اس کا ادھیکار صرف برہمچاری اور برہمچارنی کو ہے۔ اور جو لوگ برہمچاری نہیں ہیں۔ ان کو وواہ کا ادھیکار نہیں ہے۔ بلکہ ان کو نیوگ دوارا ہی سنتان اُتپتی کرنی چاہیئے۔ اور یدی ایسے لوگ وواہ کریں بھی۔ تو ایسے وواہوں کو نیوگ ہی سمجھنا چاہیئے۔ (جو کہ کسی بھی سمیہ وچھید ہو سکتا ہے)۔ جیسے برکھش جب ایک بار پیوند لگ جانے پر تیار ہو جاتا ہے۔ تو اس میں دوبارہ پیوند نہیں لگ سکتا۔ اسی طرح ایک بار وواہ ہو جانے پر دوبارہ وواہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ نیوگ ہی ہو سکتا ہے۔

۶۔ نیوگ صرف سنتان اُتپتی کا سادھن ہے نہ کہ گرہستھ کا۔ نیوگ شدہ استری اور پرش کا ایک ہی سوتر میں بندھ کر رہنا بھی اُچت نہیں ہے۔ ایسے استری پرش ایک ہی آشرم میں رہتے ہوئے بھی علیحدہ علیحدہ ہی سمجھے جائیں گے۔ اور دونوں اپنے اپنے نرواہ کے سوئم ذمہ دار ہوں گے۔ یا جیسا کہ نیوگ کے سمیہ نشچت ہو جائے۔ اور سنتان اسی کی سمجھی جائیگی۔ جس کے لئے نیوگ کیا گیا ہے۔ یا دیشی اور جاتی کے انوسار استبادی

۷۔ بس نیوگ ایسے استری پرشوں کا ہونا چاہیئے۔ جو کہ برہمچاری اور برہمچارنی نہ ہوں۔ اگرچہ یدی برہمچاری بھی نیوگ دوارا سنتان اُتپتی کرنا چاہیں۔ اُن کا بھی نیوگ ہی ہونا چاہیئے۔

اس کے اتیرکت نمن پرکار کے لوگوں کا بھی نیوگ ہی ہونا چاہیئے:۔

و۔ جو سنتان پالن کا بھار اٹھانے کیلئے اسمرتھ ہوں یا اچھا نہ رکھتے ہوں۔

ب۔ جو گرہستھ کے ہونے پر بھی سنتان نہ ہونے کی حالت میں دت پتر یا دت کنیا دوارا گرہستھ کا سلسلہ جاری نہ رکھ کر استری اپنے پرش کی یا پرش اپنی استری کی سنتان کی اچھا رکھتے ہوں۔ ارتفات جو گرہستھی سنتان کو دنج یا دیریہ کی حالت میں گود لے کر سنتان پیدا کرنا چاہیں۔

ج۔ جو لوگ کسی بھی کارن سے وواہ سنسکار کے ... گرہستھ نہ ہوئے ہوں۔

مغربی تہذیب کے شیدائیوں سے

(لیکھک:- کنور ہری سنگھ جی ڈی۔ اے۔ وی کالج۔ لاہور)

تہذیب بدلتی رہتی ہے۔ اس میں ردّ و بدل اور نشو و نما ہوتی رہتی ہے۔ پہلے ہماری پوشاک ایک دھوتی تک ہی محدود تھی۔ مسلمانوں کے زمانہ میں ہم نے شلوار کو رواج دے دیا۔ اور آج ہم ہیٹ کوٹ اور پتلون پہننے میں ہی فخر سمجھتے ہیں۔ آج ہم یوروپین تہذیب کے شیدائی ہیں۔ مجھے آج ان یوروپین تہذیب کے شیدائیوں سے کچھ کہنا ہے۔

میں پوشاک کی مخالفت نہیں کرنا چاہتا۔ کوئی کوٹ پتلون پہنے یا دھوتی زیب تن کرے۔ آج میں یوروپین تہذیب کے چند اصولوں کو لے کر ان پر بحث کرنا چاہتا ہوں۔ اور یوروپین تہذیب کے پجاریوں سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ تم جو تہذیب "تہذیب" کا نام لے لے کر بھارت نواسیوں کو یوروپین خیالات کی تعلیم دے رہے ہو۔ اور یوروپین خیالات ہندوستانیوں کے دماغوں میں بھرے جا رہے ہو۔ کیا تم مجھے بتلاؤ گے۔ کہ یوروپین تہذیب میں یہ باتیں ہیں۔

یوروپین تہذیب کی ایک لعنت ہے "طلاق"۔ جسے یوروپین تہذیب کے شیدائی ہماری ہندو سوسائٹی میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ بھارت ورش کی ایک دیوی جس کا واحد مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ ساری عمر پتی سیوا میں وتیت کرے۔ جو پتی سیوا کو ہی اپنی مکتی سے تعبیر کرتی ہے۔ جو پتی بھگت دھرم کی جیتی جاگتی مورت ہے۔ جس کی خاطر کبھی اس نے جان دینے تک سے گریز نہ کیا۔ بھی ایک دن میں دس دس خاوند کرنے والی میم صاحبہ بن جائے۔ اگر ذرا بھی خاوند سے جھگڑا ہو جائے۔ تو ناراض ہو کر دوسرے کے پاس جا کر اپنی عصمت بیچ دے۔ اگر یہی تہذیب ہے۔ جس کو تم یہاں لانا چاہتے ہو۔ تو یاد رکھو تمہارا یہ خیال کبھی بھی پورا نہ ہوگا۔ تمہاری یہ حسرت کبھی بھی نہ نکلے گی۔ سن لو۔ اور کان کھول کر سن لو۔ کہ بھارت ورش کی دیویاں ایسی گئی گذری نہیں۔ کہ ایک کے ساتھ نہ بنے تو جھٹ دوسرے کے ساتھ ہو جائیں۔

دوسری بات جس پر یوروپین ... کو ناز ہے۔ وہ ہے نوجوان لڑکیوں ... کے نام پر عوام کے سامنے اپنی بے ... کا مظاہرہ کرنا۔ کون بے حیا باپ ... جو اپنی بیٹی کو سٹیج پر ناچتا ہوا دیکھ ... جب ان یوروپین تہذیب کے ... حضرات سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ تم ... نوجوان لڑکیوں کو سٹیج پر نچوانا چاہتے ... تو جواب ملتا ہے۔ کہ "یہ ایک ... ہے"۔ گانا ایک آرٹ ہے ... ناچنا بھی۔ لیکن ہمارے کا نہیں ... آرٹ ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا کی ... بڑی قومیں تباہ ہو گئیں۔ جس نے ... جیسی عظیم الشان حکومت کا تختہ ... پلٹ دیا۔ ہم نے آنے والی ماتاؤں ... ایکٹرسیں نہیں۔ بلکہ درگا اور سیتا ... ہے۔ ہم نے انہیں دیشیائیں نہیں ... دیویاں بنانا ہے۔ تاکہ آلہا اودل ... دلاور اور جوانمرد اور دلاور ... سعادت مند اور فرمانبردار بیٹے ... ہوں۔

یوروپین تہذیب کی "تیسری ... ہے۔ کہ جب تک والدین کا لڑکا ... نہیں ہوتا۔ تب تک تو وہ اس کی ... کرتے ہیں۔ لیکن جب وہ جوان ... تو اس کی شادی کر دی جاتی ہے ... کو علیحدہ مکان دے دیا جاتا ہے ... کو اپنے بوڑھے والدین کی پرواہ ... اس کی بلا سے چاہے وہ تنگدستی ... بسر کریں یا خوشحالی کی۔ تو کیا یوروپین ... خیالات رکھنے والے حضرات ... ہیں۔ کہ ہندوستان کا ایک ... فرزند بھی اس یوروپین چال کی ... جائے۔ بوڑھا باپ بے شک ... رہے۔ لیکن وہ اپنی جگہ سے ... بھی نہ ہو۔ ہندوستان میں والدین ... ہے۔ کہ بچوں کی پرورش اس واسطے ... ہے۔ کہ وہ بڑھاپے میں ان کی ... لیکن اگر نوجوانوں کے دل میں ان ... نے گھر کر لیا۔ تو یہ بوڑھے بیچارے ... بڑھاپے میں تڑپ تڑپ کر ... جائیں گے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

پرکاش لاہور

ویساکھ ۱۹۹۸ سمت — ۱۱ مئی ۱۹۴۱ء

(ہفتہ وار)

جلد ۳۷	دیانندابد ۱۱۶ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲	نمبر ۱۸

سبھا کا اجلاس

سبھا کے اجلاس میں صرف تین ہفتے رہ گئے ہیں۔ اور انترنگ سبھا کے فیصلہ کے مطابق صرف ایک ہفتہ اور ہے۔ پرتی ندھی فارم اجلاس سے پندرہ دن پیشتر سبھا کے دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔ گویا جس دن یہ پرچہ اپنے ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچے گا۔ ہفتہ سے بھی کم رہ جائے گا۔ اس لئے ضرورت ہے اس بات کی۔ کہ آریہ سماجیں اپنا فرض پہنچانیں۔ اور جلد اپنی سادھارن سبھا کر کے جنہیں وہ سبھا میں بھیجنا چاہیں بھیج دیں۔ سبھا منتری جی سے پوچھنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اس وقت تک بہت کم پرتی ندھی آئے ہیں۔ تین سال ہوئے دھڑے بندی زوروں پر تھی۔ اس لئے چار سو کے قریب پرتی ندھی آ گئے۔ اتنے پرتی ندھی سبھا کی تاریخ میں کبھی نہیں آئے۔ پچھلے اجلاس میں حاضر بھی بہت تھے۔ اس بار وہ حالت نہیں۔ اس لئے شائد پرتی ندھی اس تعداد میں نہ آئیں۔ لیکن معمولی حالات میں بھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب جیسی شاندار جماعت کے ممبروں کی تعداد دو سو سے کم کیا ہو؟ اور اس وقت تک تو اس کا کچھ حصہ بھی نہیں آیا۔ میں نے کہا اس بار وہ حالت نہیں۔ جو تین سال پہلے تھی۔ میں نے اپنے من کی حالت بیان کی ہے۔ دوسروں کے من کا حال مجھے کیا معلوم؟ گت ورش میں نے پرتی ندھی مہودیوں سے یہ اپیل کی تھی۔ کہ وہ دھڑے بندی کی سپرٹ سے بالاتر ہو کر سبھا میں شامل ہوں۔ اور کوئی بھی وشے پیش ہو۔ تو اس پر رائے دیتے ہوئے اس کے گن دوش کو دیکھیں۔ ایک دوسرے کے بھاؤ سے پربھاوت ہوں۔ لیکن میں نے دیکھا ...... کہ سبھا کے کچھ سدسیوں پر میری اپیل کا اثر نہیں ہوا۔ وہ اسی پرانے دھڑے بندی کی رو میں بہے جا رہے ہیں۔ یہ درشیہ دیکھ کر مجھے دکھ ہوا۔ اور میں وہاں سے اُٹھ کر چلا آیا۔ اس کے بعد سبھا میں گیا۔ تو زیادہ تر ایک درشک کی حیثیت میں۔ ہر ایک سماج میں اختلافات کا ہونا قدرتی ہے۔ اختلاف رائے نہ ہو۔ تو سماج ترقی نہیں کرتا۔ لیکن اختلاف اصولی ہونا چاہیئے۔ ذاتی نہیں۔ مشکل یہ ہے۔ کہ کئی لوگ اختلاف اصولی ہو۔ تو اُسے بھی ذاتی بنا دیتے ہیں۔ اور ذاتی ہو تو اسے اصولی کی شکل دے دیتے ہیں۔ اس طرح اصولی اور ذاتی اختلافات غلط ملط ہو جاتے ہیں۔ نہ اصولی اختلاف کی قدر ہوتی ہے۔ اور نہ ذاتی اختلاف کے خلاف نفرت پیدا ہوتی ہے۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ اصولی اختلاف کو کسی حالت میں دبایا نہ جائے۔ اور ذاتی اختلاف کو ظاہر نہ کیا جائے۔ اگر اصولی اختلاف کو ذاتی اختلاف کی جگہ دی جائے۔ اور ذاتی کو اصولی کی۔ تو سماج کی بہت ہانی ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات سمجھانے سمجھ میں نہیں آتی۔ سمجھانے کا بھی اثر ہو سکتا ہے۔ لیکن نہ اتنا جتنا کے آتما کے اُچیہ ہونے سے ہوتا ہے۔ اور آتما اس حالت میں اُچیہ ہوتا ہے جب ہماری سنگت اچھی ہو۔ سنگت منشیوں کی بھی ہو سکتی ہے اور پستکوں کی بھی۔ منشیوں کی سنگت بعض اوقات ہمارے اختیار سے باہر ہوتی ہے۔ کنتو، پستکوں کی سنگت تو ہمارے اپنے اختیار میں ہے۔ سار انش یہ کہ اپنے تئیں اُچیہ بنانے کے لئے جہاں ہمیں بھلے پرشوں کا سنگ کرنا چاہیئے۔ وہاں شاستروں کا سوادھیائے بھی۔ سماج تبھی اچھی طرح سے چل سکتا ہے۔ جب اس کے سدسیہ پرتیک پرش پر اُچیہ بھاؤں سے پربھاوت ہوں۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ جہاں سماج میں زیادہ جھگڑے ہوں۔ وہ ترقی نہیں کرتا۔ پرجاتنتر راجیہ میں کئی گن ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ راشٹر کے ایک ایک ویکتی کو راشٹر کے

لوہارو کی دُرگھٹنا

لوہارو کی دُرگھٹنا نے سارے آریہ جگت میں سخت ہل چل اور بے چینی پیدا کر دی ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ آریہ سماج کے ماننیہ سنیاسی سوامی سوتنترانند جی اور آریہ سماج کے نشکام سیوک بھگت پھول سنگھ جی جیسے سجنوں پر لاٹھیوں سے پرہار کیا گیا۔ بلکہ اس لئے بھی کہ آریہ سماج کا یہ امن نگر کیرتن ناممکن بنا دیا گیا۔ جس کے ساتھ جلسہ بھی بند ہو گیا۔ اس لئے ہر ایک پرش یہ جاننے کا اچھک ہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس وشے میں کیا کر رہی ہے۔ مجھے چونکہ سبھا پردھان کا ادھیکار ملا ہے۔ اس لئے میں جانتا ہوں۔ کہ آریہ بھائیوں کے من میں کیا کیا بھاؤ اُٹھ رہے ہیں۔ کئی منچلے تو یہ سوچ رہے ہیں۔ کہ انہیں حیدرآباد کی طرح ایک بار پھر جیل میں جا کر آریہ سماج کی سیوا کا اوسر ملے گا۔ مجھے اُمید ہے۔ کہ ایسی ضرورت پیدا نہ ہو گی۔ اور سارا کام خوش اسلوبی سے سرانجام پائیگا۔ آریہ پرشوں کی اطلاع کیلئے لکھ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس سمبندھ میں جو کچھ بھی کیا جا سکتا ہے کیا جا رہا ہے۔ سب سے ضروری اور فوری کام یہ ہے کہ ہمارے جو دو بھائی اس وقت حوالات میں ہیں۔ اور جن ۸ - ۹ بھائیوں کے خلاف وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں۔ ان کی خبر لیں۔ چنانچہ ان کی رکشا اور اگر دربار کی طرف سے ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ تو اس کی پیروی کے لئے وکیلوں کی ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ اس کا صدر مقام حصار ہے۔ اس کے پردھان حصار کے پرسدھ وکیل اور نیتا بابو ٹھاکر داس جی بھارگو اور اس کے اُنتاہی منتری بخشی رام کشن جی ایڈووکیٹ ہیں۔ اس کمیٹی میں حصار کے علاوہ ہانسی۔ سرسہ۔ گوڑگانوہ اور رہتک کے بھی وکیل شامل ہیں۔ یہ کمیٹی اپنے فرائض ایسی خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہی ہے۔ کہ اسے دیکھ کر جی خوش ہو جاتا ہے۔ اس کمیٹی کے منتری بخشی رام کشن جی ایک بار لوہارو ہو آئے ہیں۔ ۲۷ - اپریل کو وہ ساروودیشک سبھا کے اجلاس کے موقعہ پر دہلی تشریف لائے۔ اور لوہارو کے نواب اور دیوان سے ان کی جو باتیں ہوئی تھیں وہ سب اُنہوں نے سنائیں۔ ساروودیشک سبھا کے ممبروں نے پرائیویٹ انکی سمتی کو پسند کیا۔ اور ان سے کہا۔ کہ آریہ سماج لوہارو کے ادھیکاروں کی رکشا کے لئے جس راہ پر وہ چل رہے ہیں چلتے جائیں۔ اس کے اتیرکت پیڑت بھائیوں کی آرتھک سہائتا کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے دھن کی اپیل ہو چکی ہے۔ لیکن یہ نہیں۔ کہ دھن آنے پر ہی پیڑت بھائیوں کی سہائتا کی جائے گی۔ سبھا نے اپنے کوش میں سے ایک ہزار روپیہ اس کے لئے منظور کر دیا ہے۔ اور اس میں سے خرچ کیا جا رہا ہے۔ سب سے بڑا کام یہ ہوا ہے۔ کہ دربار لوہارو سے بات چیت ہو رہی ہے۔ اور اس سے پوچھا جا رہا ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے دھارمک ادھیکار سُرکھشت کرنے کو تیار ہے یا نہیں؟ ہم نے اپنے مطالبات پیش کر دئے ہیں۔ اور میں پر اُمید ہوں۔ کہ یہ سارا معاملہ خوش اسلوبی سے طے ہو جائے گا۔ لوہارو میں نہ صرف آریہ سماج کا اُتسو ہوگا۔ اور اس کے ساتھ نگر کیرتن نکلے گا۔ بلکہ آریہ سماج کو سارے ریاست میں دھرم پرچار کی مکمل اجازت ہو گی۔ یہ فیصلہ جلد ہونے والا ہے۔ اگر کسی طرح رہ گیا۔ جو اغلب نہیں۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اگلا کاریہ کرم آریہ جنتا کے سامنے رکھ دے گی +

(کرشن)

شاسن کے لئے ذمہ دار بنایا جاتا ہے۔ کنتو یہ جاتنتر راجیہ فیل ہو جاتا ہے۔ یدی سماج کے سدسیہ اپنے کرتویہ کا پالن نہ کریں۔ سہیوگ کی بجائے اسہیوگ کریں۔ اور گنوں کی بجائے اوگنوں کو دیکھتے رہیں۔ آریہ سماج کی بنا بھی جمہوریت پر رکھی گئی ہے۔ یہ تبھی کامیاب ہو سکتا ہے۔ جب جمہوریت کے گنوں سے کام لیا جائے۔ اور اس کے اوگنوں کو دبایا جائے۔ ہمارے شاستروں میں یہاں تک لکھا ہے۔ کہ وید کے ایک ودوان کے مقابلہ میں کتنے بھی آدمی کیوں نہ ہوں۔ اس ایک کی رائے ان سب سے بھاری سمجھی جائے گی۔ ایسا کیوں کہا گیا؟ صرف اس لئے نہیں۔ کہ وید کا پنڈت دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ ودوان ہے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ وید کے پنڈت سے یہ آشا کی جاتی ہے۔ کہ اس کا آتما بھی اُنت ہو گا۔ حقیقی پنڈت وہ ہے۔ جس کا دماغ اور آتما دونو اُنت ہوں۔ وہ ہر ایک معاملہ کے گن دوش دیکھ سکے۔ اور ہنس کی طرح موتی چن سکے۔ سچا ودوان

(بقیہ اگلے صفحہ پر دوسرے کالم میں)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شنکا سمادھان

تنظیم اہلحدیث کے سوالوں کا جواب

ہماری ہندوستان کا نام بدل کر "آریہ ورت" رکھنے کی تحریک کے خلاف مسلم اخباروں نے طوفان بدتمیزی برپا کر رکھا ہے۔ چنانچہ "تنظیم اہلِ حدیث" کی ۳-مئی کی اشاعت میں اس سلسلہ میں زہر چکانی کرنے کے بعد ہم سے کچھ سوال کئے گئے ہیں۔ جنہیں ہم جوابات کے ساتھ نیچے درج کرتے ہیں:-

سوال:- آریہ کو ہندو کا خطاب کس نے دیا؟

جواب:- یون آکرمن کاریوں نے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ اُردو اور فارسی سٹریچر میں ہمارا نام ہندو لکھا ہے۔ لیکن ہمارے اپنے ساہتیہ میں جو مسلم راجیہ کال سے پہلے کا ہے ہمارا نام ہندو نہیں آریہ درج ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہمیں ہندو نام دینے والے آپ کے ہی آباد اجداد تھے۔

سوال:- کیا آریہ ہندوستان کے اصلی باشندے ہیں؟

جواب:- درین چہ شک۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ منوسمرتی میں جو تمام غیر آریہ لٹریچر سے پُرانی پُستک ہے۔ اس ملک کا نام آج جسے ہندوستان کہا جاتا ہے آریہ ورت درج ہے۔ اس کے بعد دوسرے اتہاسک گرنتھوں رامائن اور مہابھارت میں بھی آریہ ورت لکھا ہے۔ منوسمرتی میں لکھا ہے۔ کہ آریہ ورت آریوں کا دیش ہونے سے آریہ ورت ہے۔

سوال:- کیا بلحاظ مردم شماری ہندوستان کے تمام ہندو آریہ ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

جواب:- تمام ہندو اس لحاظ سے آریہ ہیں کہ وہ آریہ نسل سے ہیں۔ اس لحاظ سے نہیں کہ گن کرم سوبھاؤ سے وہ شریشٹھ (آریہ) ہیں۔

سوال:- جو لوگ وسط ایشیا کے جنگلوں سے نکل کر کوہ ہندوکش سے ہوتے ہوئے اس ملک پر حملہ آور ہوئے وہ کون تھے؟

جواب:- اگر آپ اس وہم میں ہیں کہ وہ آریہ تھے تو یہ غلط ہے۔ ہماری تاریخ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ ہم سکولوں میں پڑھائی جانے والی فرضی تاریخ کی کتابوں کو قابل اعتبار نہیں سمجھتے۔

سوال:- ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۳ میں لکھا ہے کہ پہلے اس ملک (ہندوستان) کا نام کچھ بھی نہ تھا۔ اور نہ کوئی آریوں سے پہلے اس ملک میں ...... رہتا تھا۔ کیونکہ آریہ لوگ پیدائش کے آغاز میں (بقیہ صفحہ پر)

ضروری مختصر نوٹ

صوبہ پنجاب کی تعلیمی ترقی

حکومت پنجاب نے دیہات میں نئے ماڈل سکول جاری کرنے کی غرض سے ایک لاکھ چھپن ہزار روپیہ مخصوص کیا ہے۔ پچھلے تین سالوں سے یہ سکول کھولے جا رہے ہیں۔ ۴۲-۸ کھل چکے ہیں۔ اور ۲۸ اس سال کے دوران میں کھلیں گے۔ صوبہ کی تعلیمی ترقی کے لئے حکومت پنجاب کی یہ مساعی قابل تعریف ہیں۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو۔ اگر وہ کتابی تعلیم کے ساتھ ساتھ دستکاری کی تعلیم دینے اور اس کے لئے فریچ کرنے کی طرف بھی دھیان دے۔

ہڑتال ختم

پنجاب کے بیوپاریوں نے بکری ٹیکس اور مارکٹنگ ایکٹ کے خلاف جو ہڑتال یکم مئی سے شروع کی تھی۔ وہ چھ مئی کو نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہو گئی۔ اس ہڑتال میں تمام بیوپاریوں نے بلا لحاظ مذہب و ملت کے مشترکہ حصہ لیا۔ حکومت بیوپاریوں کے جائز مطالبات کو ماننے پر مجبور ہو گئی۔ ہندوستان بھر میں یہ اپنی قسم کی پہلی ہڑتال تھی۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ خوش اسلوبی سے ختم ہو گئی۔

جنگ ہندوستان کے دروازہ پر

۵-مئی کو وار بورڈ کی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے سر سکندر وزیر اعظم پنجاب نے بجا کہا ہے کہ عراق میں جنگ چھڑ جانے سے جنگ ہندوستان کے دروازہ پر آ گئی ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم متحد اور متفق ہو جائیں۔ جس سے ہم تمام دنیا کے لئے باعث عبرت بنیں۔ اور پنجاب کے لئے باعث عزت۔ اور کہ ہمیں بیرونی حملہ کی صورت میں دشمن کا پورا پورا مقابلہ کرنے اور اپنے ملک کی خاطر ہر ممکن قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

طوفان بدتمیزی

ریاست کشمیر میں جب سے اُردو کے ساتھ ساتھ ہندی رسم الخط کے استعمال کی اجازت دئے جانے کا احکام جاری ہوئے ہیں۔ فرقہ پرست مسلمانوں نے حکومت اور ہندو افسران کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا کر رکھا تھا۔ اور شہرت پسند لیڈر اشتعال انگیز تقریریں کر رہے تھے۔ حکومت نے اچھا کیا۔ جو ان شر انگیزیوں کے انسداد کے لئے ان کی زبان بندی اور نظر بندی کر دی۔ افسوس اس طوفان بدتمیزی کی کوئی جائز وجہ بھی ہو؟

کیا منظوری نہ ملے گی؟

کیا یہ صحیح ہے۔ کہ یونیورسٹی کی منظوری کے باوجود حکومت پنجاب دیانند کالج منٹگمری کو کھولے جانے کی اجازت نہ دے گی؟ سننے میں آیا ہے۔ کہ سر سکندر وہاں گورنمنٹ کالج کھولنا چاہتے ہیں۔ اس کے یہ معنے ہوئے۔ کہ وزیر تعلیم کا یہ کہنا غلط ہے۔ کہ حکومت اعلےٰ تعلیم کی بجائے ایک ایک پائی پرائمری تعلیم پر خرچ کرنا چاہتی ہے۔ کچھ ہو حکومت اپنا کالج شوق سے کھولے۔ لیکن دیانند کالج کی منظوری تو نہ روکے۔

فرقہ وارانہ فسادات اور ویر ساورکر

ابھی ابھی ہوئے ڈھاکہ۔ کانپور۔ احمد آباد اور بمبئی کے فسادات کے متعلق ویر ساورکر نے اپنے ایک تازہ بیان میں دو نہایت قابل غور باتیں کہی ہیں۔ پہلی یہ کہ یہ فسادات فسادات نہیں۔ بلکہ منظم شورشیں ہیں۔ سندھ اور صوبہ سرحد کے فسادات میں بھی ہندوؤں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ مشرقی بنگال میں ہزاروں فسادی گروہوں کی صورت میں "پاکستان آ گیا" کے نعرے لگاتے رہے۔ ادھر انہوں نے سینکڑوں ہندو مرد عورتوں کو مسلمان بنانے کی کوشش کی۔ دوسری یہ کہ گاندھوی دیش بھگتی کی مردہ تعلیم اور مسلمانوں کو خوش کرنے کی دُھن میں خود کشی تک کر لینے کے رجحان نے ہندوؤں کو اس حد تک کایر بنا دیا ہے۔ کہ وہ قانون کی حدود میں رہ کر بھی اپنی حفاظت کے قابل نہیں رہے۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے تمام ... ان سے یہ کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ سماج کے ... سمتی دیں۔ ایسا کرتے ہوئے وہ سماج کو ... سماج رساتل کی اور جائے گا۔ سادھارن ... جھگڑوں کی اجازت ہے۔ اور ہوں تو تعجب ... ہیں۔ تو لوگوں کو آشچریہ ہوتا ہے۔ یہ ایک ... اونچی آشا رکھتے ہیں۔ اور جب ہم انہیں ... ہوتے ہیں۔ تو اپنی امنگ اُن کے لئے ... درست۔ اس لئے تبھی آریہ پرتی ندھی ... پرکار سے حفاظت ہے۔ کہ کوئی بھی بے اُصول ... ندھیوں کا نرواچن کرتے ہوئے یہ دیکھیں ... باعث ہوگا۔ برابر یہ کوشش ہوتی چاہئے ... کبھی اندر آریہ سماج کے سبھا سد کو اپنا پرتی ندھی ... جیسے پرتی ندھی بنا کر بھیجی جا سکے۔ یا کسی کا ... کسی سدا چاری ودوان اور انوبھوی پُرش کو ... پرتی ندھی کا نرواچن بھی ایک خاص ذمہ داری ... چناؤ میں ہمیں اُداسین نہ رہنا چاہیئے۔ ہم ... کریں گے۔ کنتو یدی ہم نے کبھی ایوگیہ ادرچھا ... والا سماج تو بدنام ہو گا ہی۔ سارے سماج کی ... پاک امانت ہے۔ اس میں کسی طرح کی خیانت ... ہوئے سماج بہت کے دکھا دیئے۔ پرکیر ستا ہو ... ہے۔ کہ ممبر سے آریہ بھائی اس درشٹی سے ...

۱۵ مئی سے پہلے پہلے

کر دیں۔ اگر کوئی گراہک یا سماج کسی وجہ ... دی۔ پی آنے پر کسی صورت میں واپس نہ کریں۔

ونش ہندی پرچارکوں کی ضرورت

"آریہ ورت" پنجاب میں ہندی پرچار کا جو شاندار ... آریہ بھائیوں کی ضرورت ہے۔ جو ایک ...

خالص ... اصلی مارکہ ... دیرپا ... 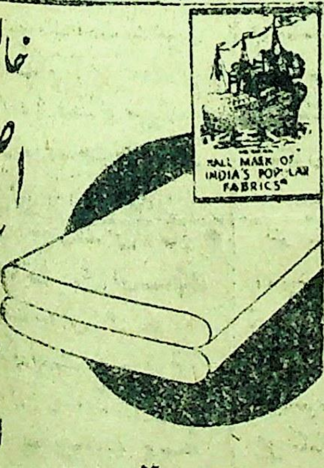

قمیض۔ شلوار۔ پاجامہ ...
باوا پردمن سنگھ ...
برانچ ہال ۔ ۔ ۔ بمبئی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تازہ خبریں

—— مسٹر ایمری وزیر ہند کے دورہ کیلئے میدان تیار کرنے پالیمنٹری مشن ہندوستان آ رہا ہے۔

—— شاہ حبشہ عدلیس ابابا میں داخل ہو گیا ہے۔

—— ترکی اور ایران کی سرحد کی قلعہ بندی ہو رہی ہے۔

—— بکری ٹیکس کے متعلق لالہ بہاری لال چاننہ اور سر منوہر لال میں بات چیت ہو رہی ہے۔

—— ترکی نے برطانیہ اور عراق میں صلح کرانے کی پیشکش کی۔ لیکن برطانیہ نے رد کر دی۔

—— یونان میں ۱۱ ½ ہزار برطانوی سپاہی ہلاک زخمی و قید ہوئے۔

—— یوگوسلاویہ شاہ پیٹر کے جھنڈے تلے جنگ جاری رکھے گا۔

—— جرمنی نے فرانسیسی مراکو کے سمندری اور ہوائی اڈوں کا وشی گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے۔

—— برطانیہ پر حملہ کے لئے جاپان نے فوراً جرمنی کے ساتھ ملنے سے انکار کر دیا ہے۔

—— تیزی سے گذرتے ہوئے حالات کے پیش نظر ممکن ہے۔ کہ امریکہ جنگ میں شامل ہو جائے۔

—— مہاتما گاندھی نے ستیاگرہیوں کی نئی فہرستیں منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

—— ۶ - مئی کی رات کو انگلستان، شمالی آئرلینڈ اور سکاٹ لینڈ کے کئی شہروں پر زبردست ہوائی حملے ہوئے۔

—— فرانسیسی سند چینی دشمن ملک قرار دیا گیا ہے۔

—— شملہ میں رہائشی مکانوں - ہوٹلوں کے کرایہ کا کنٹرول گورنمنٹ کرے گی۔

—— ایسے سینیا میں ہندوستانی فوجوں کی پیش قدمی جاری ہے۔

—— منڈیوں میں ہڑتال جاری رہے گی۔

—— جاپان سیام پر حملہ کرنے کے منصوبے باندھ رہا ہے۔

—— مسٹری جیت اسینے نے ہندوؤں سے بھاری تعداد میں فوج میں بھرتی ہونے کی اپیل کی ہے۔

—— جرمنی میں زراعتی اور صنعتی کاموں کیلئے عورتوں کی جبری بھرتی ہو رہی ہے۔

—— مارچ میں امریکہ نے برطانیہ کو چودہ سو چودہ ہوائی جہاز دئے ہیں۔

—— نظام گورنمنٹ حیدر آباد دکن، مئی

اوشیک نویدن

پچھلے ہفتہ کا پرچہ بجائے سولہ صفحوں کے بارہ صفحوں کا دیکھ کر ناظرین کو تعجب تو ہوا ہوگا۔ لیکن ہمارا نویدن یہ ہے۔ کہ ان دنوں کاغذ جہاں بجا رہا پانچ گنا مہنگا ہو گیا ہے۔

وہاں کئی دوسری مشکلات بھی ہیں۔ جب روزانہ اخبارات نے جن کو کہاں کم چار چار سو روپیہ روزانہ کی اشتہاروں سے آمدنی ہے اور اشاعت دگنی ہو گئی ہے۔ آٹھ آٹھ صفحے کم کر دئے ہیں۔ تو "پرکاش" جیسا خسارہ پر چلنے والا دھار مک پرچہ کس گنتی میں ہے۔ جس کے جہاں دو لینوں میں داخلہ کی سرکار کی طرف سے ممانعت ہو جانے سے خریدار کم ہو گئے ہیں۔ اور اشتہارات پہلے سے ایک چوتھائی رہ گئے ہیں۔ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ بارہ صفحات کر کے بڑھیا کاغذ لگانا شروع کر دیں گے۔ لیکن یکم مئی سے ہڑتال کی افواہیں اُڑ رہی تھیں۔ ہمیں خیال تک نہ تھا۔ کہ کاغذ والے بھی ہڑتال کر دیں گے۔ اس لئے ۳۰ - اپریل تک کاغذ خریدنے کی چنتا نہ کی۔ لیکن ۳۰ تاریخ کو اچانک معلوم ہوا۔ کہ کاغذوں کی دکانیں بھی بند رہیں گی۔ اس دن کاغذ خریدنے گئے۔ تو کاغذ پہلے ہی چار گنا مہنگا بک رہا تھا۔ اس پر ہڑتال کی وجہ سے ڈیڑھ روپیہ ریم اور چڑھ گیا۔ ہمیں اس اندیشہ سے کہ کہیں ہڑتال مہینہ بھر جاری نہ رہے۔ ایک مہینہ کے لئے کاغذ کا انتظام کرنا ضروری تھا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بڑھیا کاغذ جہاں مل نہ سکا۔ وہاں موجودہ لگنے والا کاغذ بڑھیا کاغذ کے داموں خریدنا پڑا۔ مگر ہم نے اخبار کو بہر حال پابندی وقت کے ساتھ شائع کرنے کا انتظام کر لیا۔ کئی دوسرے ہفتہ وار اخبار پچھلے ہفتہ نکل نہیں سکے۔ اور جو نکلے بھی وہ بھی ایک دو دن لیٹ ہو کر۔ ہم اپنے پریمیوں سے آشا رکھتے ہیں۔ کہ وہ ان دنوں میں وہ ہمیں سہوگ دیں گے۔ اور ہمیں صفحے کم کرنے اور فی الحال بڑھیا کاغذ نہ لگا سکنے کے لئے کھشما کریں گے۔ موجودہ کاغذ ختم ہونے کے بعد ہم بڑھیا کاغذ لگانا شروع کر دیں گے۔ صفحے فی الحال ۱۲ ہی رہیں گے۔ ہاں جنگ کے ختم ہونے پر جب کاغذ پہلے بھاؤ پر آ جائیگا۔ ہم اخبار کے بیس صفحات کر دیں گے۔ چاہے کتنی ہی مشکلات کیوں پیش نہ آئیں۔ اخبار پابندی وقت کے ساتھ پرکاشت ہوتا رہے گا۔ اور حتی الوسع کاغذ بھی بہتر لگانے کی کوشش کی جاوے گی۔ لیکن کریں کیا آج گھٹیا کاغذ کا ریم بھی سات روپے سے کم نہیں ملتا۔ جبکہ پہلے ڈیڑھ پونے دو روپے میں مل جاتا تھا۔ اور بڑھیا کاغذ کا ریم صرف تین ساڑھے تین روپے ہیں۔

(مہاشے)

کچھ زمانہ بعد تبت سے سیدھے اس ملک میں آ کر بسے۔ اور تاریخ ہند مصنفہ رائے بہادر من موہن ایم - اے ڈپٹی ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن پنجاب جو کہ سرکاری سکولوں کے نصاب تعلیم میں داخل ہے میں بتایا گیا ہے۔ کہ آریوں کے حملہ آور ہونے سے قبل اس ملک میں بعض قومیں آباد تھیں۔ جو کول - بھیل - دراوڑ - گونڈ وغیرہ ناموں سے مشہور تھیں۔ اب بھی ہندوستان کے بعض علاقوں میں ان اقوام کے افراد ملتے ہیں۔

دیانندیو! ذرا انصاف سے بتاؤ۔ کہ ان کتابوں کے مرد مصنفوں میں کون جھوٹا ہے اور کون سچا؟

جواب :- تاریخ کی یہ تمام کتابیں ناقابل اعتبار اور غیر مستند ہیں۔ آریوں کے علاوہ دسیو لوگ آباد ہونگے۔ جن کے نام بعد میں کول دراوڑ گونڈ وغیرہ پڑ گئے ہوں گے۔

سوال :- کیا بودھوں اور مسلمانوں کے عہد حکومت میں بھی ہندوستان کا نام آریہ ورت تھا۔ اگر نہیں تو کیوں؟

جواب :- نہیں۔ اس لئے کہ مسلمانوں اور بودھوں نے آریہ تہذیب و تمدن کو مٹا کر اپنی تہذیب و تمدن رائج کرنے کی کوشش کی۔ اس کے لئے انہوں نے یہاں ناموں کو بدل دیا۔ جیسا کہ آج دکن ریاست حیدر آباد میں ہندو نام والے شہروں کے نام بدل کر رکھے جا رہے ہیں۔ اس زندہ مثال کے ہوتے ہوئے کیا تعجب جو آریہ ورت کا نام بدل کر غیر ملکیوں نے ہمارے ملک کا نام ہندوستان رکھ دیا ہو۔ کیا یہ صحیح نہیں۔ کہ ترکی کے دار الخلافہ کا اصلی نام "انقرہ" تھا۔ جسے غیر ملکیوں نے بدل کر "انگورہ" کر دیا۔ لیکن اسے چھوڑ کر کمال اتاترک نے پھر سے پرانا نام "انقرہ" ہی اپنا لیا۔

سب اشتہار دے کر لابھ اٹھاویں (مینیجر) **پرکاش**

اس حساب پر پورے نہیں اُتر سکتے۔ لیکن آلتُ کو کمشن میں رکھتے ہوئے ہر ایک وشے میں اپنی اور سے جائیں گے۔ اور ایسا نہ کریں گے۔ تو من کا بھاؤ یہ ہے۔ کہ پولیٹیکل سماج میں تو کیا جھگڑے کیوں ہوں۔ اور جیسے ہوتے کی بات ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ لوگ ہم سے بہت سمجھا جاتا ہے۔ کہ لوگ سبھاؤں میں داخل ہیں۔ تو ان کے جانے سے کیا لابھ؟ اور یہ بھی سے آشا رکھوں گا۔ کہ وہ سبھا کی کارروائی میں اس اور آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے پرتی کو چن رہے ہیں۔ جو سبھا میں ان کی سفارش کا پرتی ندھی بنا کر بھیجے۔ کنتو یہ ضرور نہیں۔ کہ دیکھے۔ کہ اس کے ہاں کوئی ایسا پرتیہ بھی نہیں۔ سبھا میں نہیں جا سکتا۔ تو وہ کسی اور سماج سے دشٹیں بل دینا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پرتی ندھیوں کے بھیجیں گے۔ تو ہم پرتی ندھی سبھا کی بھاری سیوا - تو وہ سبھا کے لئے ڈوبال ہو جائے گا۔ اسے بھیجتے دیتے ہوئے ہمیں یہ خیال ہونا چاہیئے۔ کہ ووٹ ایک سے تبھی ہم بچ سکتے ہیں۔ اگر ہم ووٹ دیتے دیں گے۔ تو یہ امانت میں خیانت ہوگی۔ مجھے امید

(کرشن)

۔۔۔ ماہ مئی میں ختم ہوتا ہے۔ ان کی خدمت میں التجا ہے ۔۔۔ کے ۱۵ مئی تک اپنا چندہ منی آرڈر سے ارسال ۔۔۔ وہ بذریعہ کارڈ اس امر کی اطلاع دے دیں۔ لیکن

۔۔۔ ہندی پرچوں کے پرتی پنجابی ہندوؤں۔ اور آریہ سماجیوں ۔۔۔ ورت ہندی ماسک میں کافی خسارہ اٹھانا پڑ رہا ہے۔ ۔۔۔ رکھنے کے لئے کوئی ایسے درد مند دل رکھنے والے ۔۔۔ لیکن۔ ایڈیٹر پرکاش کو اپنے شبھ سنکلپ سے سوچت کریں۔

۔۔۔ روئی سے ہندوستان میں تیار کردہ

اصلی ۔۔۔ مارکہ

لٹھا

نمبری ۔۔۔ ایکس

۔۔۔ استعمال کریں۔

۔۔۔ سر

کوئیٹہ لاہور

... Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مہاشہ کرشن جی کی کسر نفسی

(از شری ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

شری یمان مہاشہ کرشن جی نے اخبار "پرکاش" کے گذشتہ پرچہ کے لیڈنگ آرٹیکل میں "آریہ پرتی ندھی سبھا کا اجلاس" کے زیر عنوان ایک مضمون زوردار الفاظ میں شایع کیا ہے۔ اس میں جہاں سبھا کے موجودہ ادھیکاریوں کے کام اور ان کی سبھا کی سیوا کے بارہ میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ اور ان سب کو نہ صرف سراہا ہے۔ بلکہ اُن کو اُن عہدوں کے اہل ثابت کیا ہے۔ وہاں اپنے تئیں چونکہ سبھا کے ایک اُپ پردھان ہیں۔ اس معیار پر کہ کم آریہ سماجوں کے پرتی ندھیوں سے سبھا کے آئیندہ جنرل اجلاس میں جو ۳۱ مئی اور یکم جون ۱۹۴۱ء کو ہونے والا ہے۔ اپنے عہدہ یا ادھیکاری نہ چُنے جانے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں بطور سبھا کے منتری کے اپنے فرض میں کوتاہی کروں گا۔ اور ناشکر گذاری کا مرتکب ہوں گا۔ یدی میں گذشتہ سال میں ان قابل قدر خدمات کا جو آپ نے سبھا کی سرانجام دی ہیں پبلک طور پر اعتراف نہ کروں اور اپنے آریہ بھائیوں اور پرتی ندھیوں کو غلط فہمی کا شکار ہونے سے نہ بچاؤں۔ ان کے کام کا مفصل ذکر تو سبھا کی گذشتہ اور اس سال کی رپورٹ میں ہوگا۔ یہاں تو مجھے صرف چند الفاظ میں یہ کہنا ہے۔ کہ آپ کی خدمات قابل قدر اور نہایت شاندار ہیں۔ آج دنیا میں لیڈر وہ کہے جاتے ہیں۔ جو پریس اور پلیٹ فارم دونو پر یکساں طور پر حاوی ہوں۔ اس معیار کو مدِ نظر رکھتے ہوئے سبھا کے جملہ ادھیکاریوں میں ایک ایسے ادھیکاری آپ ہی ہیں۔ کہ جن کو پریس اور پلیٹ فارم دونو پر Command ہے۔ اور بجا طور پر آپ سبھا کے سیاسی و سماجک نیتا گنے جاتے ہیں۔ وہ کون سا ایسا اہم اور مشکل مسئلہ سبھا کے سامنے پیش آتا ہے۔ جس کی عقدہ کشائی میں رائے بہادر دیوان بدری داس جی ایسے معاملہ فہم اور گمبھیر نیتا کی رائے۔ اور پنڈت بشمبھر ناتھ جی کے دیرینہ تجربہ اور قواعد و ضوابط کی واقفیت رہنمائی اور آپ کے گلشن تدبیر اور نکتہ رس رائے سے امداد نہیں ملتی۔

اور جہاں سب پر آپ کو قدرت نے ایک ایسی طاقت عطا فرمائی ہے۔ جو کہ دوسروں کے حصہ میں نہیں ہے۔ سبھا کے وقار کو قائم رکھنے اس کے اور اس کی سنستھاؤں اور کام کے حق میں پروپیگنڈا کرنے میں جہاں اخبار روزنامہ "پرتاپ" میں جس کو آپ کی قابلیت اور پُرزور و پُرمغز لیڈنگ آرٹیکل اور نوٹوں کی وجہ سے صوبہ میں نمبر اول ملا ہوا ہے۔ نیز اخبار ہفتہ وار "پرکاش" میں اپنے زور دار قلم سے بہترین امداد فرماتے ہیں اور عوام پر آریہ سماج کا سکہ جماتے ہیں۔ وہاں اپنی جادو بیانی اور مؤثر تقریروں سے بھی سامعین سے خراج تحسین حاصل کرتے ہیں۔ صوبہ میں کون سی سماج کا سالانہ جلسہ یا کانفرنس ہوئی ہے۔ جہاں پر کہ آپ کو مدعو نہ کیا گیا ہو۔ اور جب سے آپ حیدرآباد کے ستیاگرہ میں چھٹے ڈکٹیٹر کی حیثیت سے گئے ہیں۔ تب سے آپ کی شہرت کو چار چاند لگ گئے ہیں۔ گذشتہ سال پنجاب بھر میں مردم شماری کی کانفرنسوں میں جو آریہ سماجک جگت کی آپ نے صحیح رہنمائی کی ہے اس کا ایک عالم گواہ ہے۔ اس لئے آپ کی خدمات کا آریہ سماجیں اندازہ لگا سکتی ہیں یا میں جو بحیثیت منتری سبھا کے بار بار درخواستیں کر کے آپ کو باہر بھیجتا رہا ہوں۔ ان میں حالات......

کسر نفسی سے کام لیتے ہوئے جہاں آپ نے دوسرے ادھیکاریوں کے حق میں مضمون لکھ کر اپنے خیال میں اپنا فرض ادا کیا ہے۔ وہاں مجھے معاف فرماویں اگر میں صاف گوئی سے کام لوں۔ کہ آپ نے اپنی ذات سے سخت بے انصافی سے کام لیا ہے۔ میں نے چند سطور اس لئے حوالہ قلم کی ہیں۔ تاکہ کوئی پرتی ندھی بھائی نادانستہ طور پر اور لاعلمی میں غلط فہمی کا شکار نہ ہو۔ سبھا میں اپنی صفات اور کام کے لحاظ سے آپ کا ایک ممتاز درجہ اور خاص استھان ہے۔ اور مجھے پورن آشا ہے کہ آریہ سماجیں اور آریہ پرتی ندھی صاحبان آپ کی سیوا سے پورا پورا فائدہ اُٹھاتے رہیں گے۔ پرماتما اس سے بھی ادھک آپ کے گیان اور سوز و جذبہ میں بردھی کریں۔

وید اور راشٹر دھرم

لیکھک: برہمچاری دھرمپال

ادھونک یگ میں جہاں ویکتی کا ویکتی کے ساتھ جاتی کا جاتی کے ساتھ تتھا سماج کا سماج کے ساتھ سنگھرش چل رہا ہے۔ وہاں راشٹروں میں بھی آپس میں ورودھ پرگٹ ہو رہا ہے۔ اتّ ایو ایک راشٹر کے لئے اپنے کو سبھی درشٹیوں سے سمنت کرنے کی چنتا کرنا اپریہاریہ ہے۔ اُسے اپنا شاسن وبھاگ سسنگٹھت اور سُویوستھت کرنا ہوتا ہے۔ سینا کی بردھی تتھا شستراستروں سے پرتیک سینک کو لیس کرنا تو انتینت آوشیک کاریہ ہے۔ اور ایکتا تتھا نیم میں سمپورن راشٹر کو باندھ دینا بھی چنتنیہ ہوتا ہے۔ ان سب اُپریکت سادھنوں کے لئے آجکل جو اُتم شاسن ویوستھا سویکار کی گئی ہے۔ Democraticos. ارتھات پرجاتنتر اتمک شاسن پدھتی ہے۔ جس میں پرجا سویم اپنے لئے اپنے دوارا شاسن کرتی ہے۔

پرنتو یہ شاسن پرنالی کوئی نوین آنیج نہیں ہے۔ سرشٹی کے آرمبھ میں ہی ایشور پردت سب ستیہ ودیاؤں کے پستک وید میں اس کا استھان استھان پر بڑی اُتمتا تتھا سپشٹتا سے اُلیکھ ہے۔ تتھا اس پرنالی کے انگ انگ کا اس انگ کے کرتویوں کا نتقا اُتم روپ سے شاسن کا اُپدیش انیتنت منوہر اور سرل ڈھنگ سے پایا جاتا ہے۔ آئیے تھوڑے میں وید کی اس ودیا پر وچار کریں۔

راشٹر کی اُنتی تتھا سُوویوستھا کے لئے وید نے ایک اُتم راجا کی آوشیکتا بتائی ہے۔ جس کے گُن اسی شبد سے پرگٹ ہو رہے ہیں۔

"راجا رنجنات رنجیتی پرجام"

جو پرجا کو پرسن رکھتا ہے۔ تتھا

"راجتے اتی راجا دیپیہ ماناہ"

جو سویم پرکاشمان تتھا دوسروں کو پرکاشت کرنے والا ہے۔ جو سویم تیجسوی ہوگا۔ تتھا جس کے شاسن سے راشٹر کا تیج بڑھے گا۔ اس کا بھی نام وید کی درشٹی سے راجا ہو سکتا ہے۔ اس راجا کے لئے یجروید ادھیائے بیس میں شلوک ...ستو کے سمنگل آدی ذکشن آتے ہیں۔ جو شلوک ارتھات سو اُتم شلوک یش والا ہو ارتھات راجا کا آچار ویہار تتھا سبھیتا ہر پرکار سے پرشنسنیہ ہونی چاہیئے۔ تتھا سُمنگل اُتم منگل وچاروں کا پرچار اور کلیان کے منگل ست کرم کرنے والا راجا ہونا چاہیئے۔ اور ستیہ راجہ ہونا چاہیئے۔ پر وہ بہت کہتا ہے۔

तेजसे ब्रह्मवर्चसाय अभिषिंचामि वीर्याय अन्नाद्याय अभिषिंचामि बलाय श्रियै यश से अभिषिंचामि:

میں تیرا اس لئے راجیہ ابھی شیک کرتا ہوں۔ کہ تمہارے راجیہ شاسن سے راشٹر کا تیج بڑھنا ہے۔ اور برہم ورچس گیان کا پرکاش راشٹر میں بڑھنا ہے۔ تتھا راشٹر کا پورش شکتی بڑھے اور ان آدی پدارتھوں کی بردھی ہو۔ یہاں تیج اور برہم ورچس شبدوں دوارا برہمنوں کا کرم۔ ویریہ شبد

ور کی ضرورت

9/12

میرے ایک دوست جو ایک سو پینتیس ۱۳۵ روپے ماہوار پر مستقل گورنمنٹ ملازم ہیں کی ایک خوبصورت اور خوشنود کنیا جو دسویں جماعت کی تیاری کر رہی ہے کیلئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور خوبصورت، تندرست اور برسر روزگار ہو تو بہتر ورنہ روزگار کی تلاش میں مدد کی جاویگی۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہو:-

ہیر لشبجندر منیجر بھارت لکھشمی بنک مظفر گڑھ

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پسٹول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر پہنچ دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ دام نقد۔ گورنمنٹ آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Umar & Co.
Karachi

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نسوانی پردہ اور اسلام

(گذشتہ سے پیوستہ)

(از جناب مرزا فیاض علی بیگ صاحب سکندر آباد (دکن)

مولانا صاحب کی قابل غور بات یہ ہے۔ کہ جس زمانہ میں مسلمانوں کی تعداد قلیل تھی۔ کمزور سمجھ کر دانستہ شرارتوں پر آمادہ رہتے تھے۔ اسلام کے استیصال کی مساعی زندہ تھیں۔ اس زمانہ میں بھی عورتیں چار دیواری میں بند نہ رہیں۔ خدا اور رسول نے وقت کی نزاکت پر بھی حکم نہیں دیا۔ کہ مقید ہو جائیں۔ وہ کس طرح آج زمانہ کو فتنہ پرور بتا کر عورتوں کو مقید کر دینا آپ جیسے وسیع النظر ہودی کی نظر میں احسن ہے۔

ثانی صاحب امرتسری کے بے بنیاد خیالات کا بہتا ہوا دریا یہیں نہیں رُکا۔ بلکہ وہ سورۃ "نور" کی اس آیت کو نقل کرتے ہیں۔ جو آزادیٔ نسواں کا ایک بین ثبوت پیش کر رہی ہے۔

چنانچہ ارشاد فرمایا۔ کہ:۔

"اے پیغمبر مسلمان عورتوں سے بھی کہہ دو۔ کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور اپنے نفسوں پر قابو رکھیں۔ اور اپنی زینت کی چیزوں میں سوائے اس کے جو کھلی ہوں۔ کسی کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ (اور بازاروں میں چلتے وقت) اپنی اوڑھنیاں گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔ اور اپنا بناؤ سنگار کسی پر ظاہر نہ کریں۔........ مسلمان عورتوں کو چاہیئے۔ کہ چلتے وقت اپنے پاؤں زور سے زمین پر نہ ماریں۔ جس سے ان کے بناؤ سنگار کی پہنی ہوئی چیزوں کی جھنکار سے ان کی چیزوں کا پتہ چل سکے"۔ (سورۃ "نور")

اس آیت کو نقل کر کے ثانی امرتسری نے اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ کہ کہ "الا ما ظہر" سے مراد چہرہ نہیں ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ کہ

"اور مفسروں کے اقوال کی نسبت صرف اس قدر کہہ دیتے ہیں۔ کہ ان کا ہرگز وہ مطلب نہیں۔ جو آپ سمجھتے ہیں۔ اور وہ ہرگز ہرگز اس امر کے قائل نہیں۔ کہ عورتیں کھلے منہ بے حجاب بازاروں میں پھرا کریں"۔

مختصر یہ کہ "ما ظہر منہا" سے مراد چہرہ ہرگز نہیں ہے۔

ثانی صاحب آپ کی نظر میں ہم تو ایک غیر معروف "انگریزی خواں بابو" ہیں۔ لیکن آپ جیسے مشہور و معروف عالم سے اس قسم کی لغوگوئی تعجب انگیز ہے۔ آپ کی نظر سے مفسرین کے اقوال نہیں گذرے۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ آپ نے تفسیروں کو دیکھنے کی تکلیف ہی گوارا نہیں فرمائی۔ سنیئے اور بڑا دل کر کے "الا ما ظہر منہا" کے متعلق شارحین و مفسرین کی آراء سنیئے

۱۔ کنز الدقائق .... باستثناء چہرہ اور دونو ہاتھوں کے عورت کا تمام بدن ستر ہے"۔

۲۔ شرح وقایہ .... سوائے وجہہ اور کفین کے حرۃ کا کل بدن ستر ہے"۔

۳۔ تفسیر جلالین .... چہرہ اور ہاتھ کا دیکھنا اجنبی کے لئے جائز ہے۔

۴۔ تفسیر نیشاپوری .... مرد کو جائز نہیں۔ کہ وہ عورت کا چہرہ اور دونو ہاتھوں کے سوائے اور کسی چیز کو دیکھے۔

۵۔ بیضاوی .... مواقع زینت سے چہرہ اور دونو ہاتھ مستثناء ہیں"۔

۶۔ تفسیر کبیر .... "مرد کو جائز نہیں۔ کہ وہ عورت کے دونو ہاتھوں اور چہرہ کے علاوہ کسی چیز کو دیکھے"۔

۷۔ تفسیر زاہدی .... ابن عباس۔ سعید بن جبیر۔ اور ابراہیم النخعی کے نزدیک چہرہ اور ہاتھ ستر نہیں ہیں۔

۸۔ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی .... "چہرہ اور ہاتھ ستر سے مستثنےٰ ہیں"۔

اب فرمائیے "ثانی صاحب" آپ کے قول کو مانا جائے۔ یا ان مفسرین کی تشریحوں کا لحاظ کیا جائے۔ جن کی عزت و شخصیت سے شائد آپ بھی واقف ہوں۔ یہ نہیں۔ کہ ان محدثین کے نزدیک اس کی وضاحت ہے۔ بلکہ چاروں امام بھی اس رائے پر متفق ہیں۔ کہ عورت کا چہرہ اور دونو ہاتھ ستر میں داخل نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ کثرت رائے اس طرف ہے۔ کہ عورت کا چہرہ اور ہاتھ پردہ کے حکم سے مستثنےٰ ہیں۔

(باقی آئندہ)

لوہارو میں آریہ سماجیوں کی گرفتاریاں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ڈیفنس کمیٹی کا تقرر

اسوقت لوہارو ریاست کے آٹھ آریہ سماجیوں کا مقدمات فوجداری میں چالان کیا ہے:۔

۱۔ لالہ ٹھکور رام جی پردھان آریہ سماج لوہارو۔ ٹھاکر دگوجنت سنگھ جی منتری آریہ سماج لوہارو۔ ٹھاکر چتر سنگھ جی۔ ٹھاکر رتن سنگھ جی ممبران آریہ سماج۔ (یہ چاروں ایک ہی خاندان کے ہیں)۔ ٹھاکر رتن سنگھ جی ممبر آریہ سماج۔ ٹھاکر لکھی رام جی برادر ٹھاکر خوبی رام جی نمبردار ممبر آریہ سماج۔ چودھری گوپال جی۔ چودھری گنگا سہائے جی۔

ان میں سے لالہ ٹھکور رام جی اور ٹھاکر رتن سنگھ جی ۲۹ مارچ سے حوالات میں ہیں باقی ملزمان کے خلاف کارروائی ۵۱۲ ضابطہ فوجداری دفعات $\frac{۸۷}{۸۸}$ بھی لگ چکی ہیں۔ تاریخ پیشی $\frac{۵}{۴۱}$ ۱۱ مقرر ہے۔

۲۔ ان مقدمات کی پیروی کے لئے مفصلہ ذیل تیرہ وکلاء کی ایک ڈیفنس کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس کے صدر شری ٹھاکر داس جی بھارگو ایڈووکیٹ اور سیکرٹری بخشی رام کشن جی ایڈووکیٹ حصار ہوں گے۔ ڈیفنس کمیٹی کا دفتر حصار میں ہوگا:۔

۱۔ شری پنڈت ٹھاکر داس جی بھارگو ایڈووکیٹ حصار۔ ۲۔ شری بخشی رام جی ایڈووکیٹ حصار۔ ۳۔ شری پرکاش چند جی حصار۔ ۴۔ شری کاہری کشن جی حصار۔ ۵۔ شری بیج ناتھ جی رہتک۔ ۶۔ شری ہری رام جی رہتک۔ ۷۔ شری گوپال داس جی سرسہ۔ ۸۔ شری ہری سنگھ جی سونی پت۔ ۹۔ شری ارجن دیو جی بگاہی لاہور۔ ۱۰۔ شری ستیہ بھوشن جی ڈیرہ غازی خاں۔ ۱۱۔ شری سوہن لال جی گوڑگانوہ۔ ۱۲۔ شری آنند پال جی گوڑگانوہ۔ ۱۳۔ گنپت رائے جی کرنال۔

ان کے علاوہ شری لالہ رام چند جی کھنہ ایڈووکیٹ ملتان نے بھی اپنی آنریری خدمات اس کاریہ کے لئے دی ہیں۔ ان سب مہانو بھاوں کو دھنیہ واد دیا جاتا ہے۔

بخشی رام کشن جی ایڈووکیٹ اور لالہ سکھدیو جی وکیل حصار نے ۲۹-اپریل کو نواب صاحب و دیوان صاحب لوہارو سے نیز قیدیوں سے جیل میں ملاقات کی۔ ملزمان کے مقدمات کی فائیلوں کو بھی دیکھا۔ ملزمان کے خلاف دو چالان ایک زیر دفعہ $\frac{۴۵۲}{۱۴۷}$ اور دوسرا زیر دفعہ $\frac{۱۴۷}{۳۲۳}$ تعزیرات ہند دائر ہیں۔ پیشی $\frac{۵}{۴۱}$ ۱۱ کی مقرر ہے۔

لالہ ٹھکور رام جی پردھان اور ٹھاکر رتن سنگھ جی جیل میں خوش و خرم تھے۔ وہ کسی قسم کی تکلیف بیان نہ کرتے تھے۔ بلکہ وہ یہ کہتے تھے۔ کہ وہ دھرم کی خاطر ہر پرکار کی قربانی کرنے کو تیار ہیں۔

لالہ ستیہ بھوشن جی وکیل کو شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے لوہارو بھیجا گیا تھا۔ انہوں نے بھی مورخہ ۲۶-اپریل ۱۹۴۱ء کو دیوان صاحب اور تحصیلدار صاحب ریاست لوہارو سے ملاقات کی۔ دو گھنٹہ تک موجودہ حالات پر بات چیت ہوتی رہی۔ آپ نے جیل میں قیدیوں سے ملاقات بھی کی۔ ہر دو قیدی تندرست اور خوش و خرم معلوم ہوتے تھے۔ عوام میں سے چند آدمیوں سے بھینٹ ہوئی۔ قصبہ کے جذبات اور حالات کا بغور مطالعہ کیا۔ اور رات کی گاڑی ۲۷-اپریل کی صبح کو واپس دہلی آئے۔

ڈیفنس کمیٹی مذکورہ کے علاوہ شرومنی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے دہلی میں ایک سب کمیٹی مقرر کی ہے۔ جس کے ممبر شریمان لالہ نارائن داس جی ٹھیکیدار دہلی۔ اور پنڈت گیان چند جی سیکرٹری ہیں۔

اس ڈیفنس کمیٹی میں شری پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا والے بھی شامل ہیں۔ مفصل حالات ملاقات وغیرہ قسطوار اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

کمیٹی اور پروپیگنڈا کے لئے دھن کی سبھا کو سخت ضرورت ہے۔ دانی مہاشیوں کو چاہیئے۔ کہ اس فنڈ کی طرف وشیش دھیان دیں۔ اور جو بھی دھن دینا چاہیں وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو بھیجکر لیش اور پنیہ کے بھاگی بنیں۔ اور اس نادر موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

گوردتہ رام بان پرستھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور

م "پرکاش" کے پریمیوں کو لوہارو فنڈ کمیٹی دھن ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی معرفت بھیجنا چاہیئے۔ (ایڈیٹر)

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(کہانی)

لیکھک :- مسٹر رُوپ نارائن جی

نرو دھنتا کی بلی ویدی پر!

اس کہانی میں ماہی گیر کے جیون کا ورنن ہے - جو روزانہ بیسیوں مچھلیوں کی جان لیتا تھا - لیکن ایک دن اس کا بیٹا اور وہ خود ان کی جان لیتے ہوئے موت کا شکار ہو گئے - اسے قدرت کا بدلہ کہیں یا نرو دھنتا کا پرکوپ ؟ لیکھک نے اس کا عنوان "نرو دھنتا کی بلی ویدی پر" رکھا ہے - لیکن ہماری سمتی میں چاہیئے تھا "قدرت کا بدلہ" - (ایڈیٹر)

سویرا ہونے میں کچھ کسر تھی - پو پھٹنے کے پہلے پرکاش کو ایک گھنا کالا بادل ڈھکنے کی چیشٹا کر رہا تھا - پنچھی اپنے گھونسلوں سے نکلنا چاہتے تھے - پرنتو نکل نہ سکتے تھے - آنے والی آندھی اور پانی کی آشنکا سے بیاکل ہو رہے تھے - وہ بڑی ہی بے چینی کے ساتھ بھیتر ہی پنکھ پھڑپھڑا رہے تھے - کیونکہ پرکرتی مانو ایک پردے کی آشنکا کر کے سناٹے میں آ گئی تھی -

آٹھ ورش کے لڑکے رحیم کو لے کر اماّمی مچھلیاں پکڑنے اپنے گھر سے چلا - آندھی پانی کا آکرمن نشچت تھا - پرنتو اُسے جانا اوشیہ ہی تھا - اب دس بجے کے بھیتر ڈپٹی کلکٹر کے یہاں مچھلیاں پہنچانی ہوں گی - ان کے یہاں وواہ ہے - اماّمی بیانے کے روپے لے چکا ہے -

چلتے چلتے اس کی پتنی مریم نے کہا - "دیکھو بادل گھر رہا ہے - آندھی پانی بڑے زور کا اُٹھا ہے - بہت دُور نہ جانا اور رحیم کو دیکھتے رہنا - خوب خیال رکھنا ابھی بچہ ہے ۔"

اماّمی نے جب گھاٹ پر جا کر ڈونگی کھولی - اس سمے ہوا تیزی پکڑ چکی تھی - رحیم نے پکارا - "ابا!"

اماّمی نے سانتونا کے سُور میں کہا - "کیوں - کیا ہے ؟"

رحیم - "اوہ! بڑا گہرا بادل اُٹھا ہے - آندھی تو جان پڑتی ہے - کہ آ ہی گئی ۔"

اماّمی نے آشواسن دیتے ہوئے کہا - "ڈر کیا ہے رے! میں جو ہوں - کتنی ہی دفعہ میں اکیلے ہی آندھی پانی میں مچھلیاں پکڑنے گیا ہوں - ہمارا تو روزگار ہی ایسا ہے - آندھی پانی سے ڈریں - تو کام کیسے چلے ؟"

اس سمے بنگالی بابو کے دروازے پر روشن چوکی بج رہی تھی - اور اس کی مدھر راگنی کی تانیں ہوا کے ذریعہ ندی تٹ پر پہنچ رہی تھیں - ندی تٹ کے قریب دو فرلانگ پر ہی بنگالی بابو کا بنگلہ تھا -

اماّمی نے کہا - "آنے میں ذرا دیر ہو گئی - سن! بابو کے یہاں روشن چوکی بجنے لگی ہے ۔"

رحیم نے کہا - "ابا - لوٹ کر میں تمہارے ساتھ باجہ سننے چلوں گا ۔"

اماّمی نے کہا - "اچھا ۔"

(۲)

اماّمی کی ڈونگی موڑ سے نکلنے بھی نہیں پائی تھی - کہ زور سے آندھی آ گئی - جان پڑتا تھا - کہ دھرتی کو اُلٹ پلٹ کر دے گی -

رحیم ڈر کے مارے باپ سے لپٹ گیا - اماّمی کا بھی ہردہ کانپ گیا - ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا - دھواں سا چھا گیا تھا - آندھی کا شبد اور ندی کے جل میں اُٹھ رہی لہروں کی آواز کسی دیتیہ کے اٹہاس کے سمان جان پڑتی تھیں - کتنی ہی بار اماّمی بھیانک بھیانک آندھیوں میں مچھلیاں پکڑنے جا چکا تھا - پرنتو کبھی بھی اس طرح بھے سے پریشان نہیں ہوا تھا - آج اس کے وشیش بھے کا کارن رحیم ہو رہا تھا - رحیم اس کا ایک ماتر پتر پرانوں سے پیارا جیون کا سہارا ٹھہرا -

اُس پر مریم نے چلتے سمے بار بار ساودھان رہنے کو کہہ دیا تھا - ہائے کیوں وہ آج اس مصیبت کو جان کر بھی رحیم کو اپنے ساتھ لے آیا! کیوں اس کی ایسی دُر بدھی ہوئی ؟ مگر وہ کیا جانتا تھا - کہ ایسی بھیانک آندھی آئے گی ؟

اماّمی نے ڈونگی بھاگیہ کے آدیہ چھوڑ دی - اور پران اپن بل سے رحیم کو چھاتی سے لگا کر کہا - "رحیم بیٹا ۔"

رحیم نے کچھ اُتر نہ دیا - وہ ڈر سے کانپ رہا تھا - اس کے منہ سے بات نہیں نکلتی تھی -

سہسا ایک بڑی سی لہر نے آکر چھوٹی ڈونگی کو اُلٹ دیا - پربل دیتیہ کی طرح ایک دوسری لہر نے آکر رحیم کو اماّمی کے ہاتھ سے چھین لیا - دُکھ پر کرُون سور سنائی پڑا -

"چھوا رے" اماّمی نے چلا کر پکارا - اور پھر پکارا - "رحیم بیٹا ۔"

کسی نے اُتر نہ دیا - اور آندھی کے بھیانک گرجن میں اس کا چلانا لین ہو گیا -

(۳)

مریم گھبرائی ہوئی جھونپڑی کے دوار پر پتی اور پتر کی پرتیکشا میں کھڑی تھی - شام کے چراغ جل چکے تھے - اس سمے تک نہ پتی آیا تھا - نہ پتر - بنگالی بابو کے گھر سے چپڑاسی کئی بار آ کر مچھلیوں کے لئے تقاضا کر گیا تھا -

"ہائے روپیئے دھیلی کے لالچ میں پڑ کر میں نے کیوں ان دونو کو آفت کے منہ میں بھیج دیا - یا خُدا! انہیں خیریت سے گھر پہنچا دے ۔"

مریم نے چونک کر کہا - "آ گئے ؟"

"ہائے! اب میری جان میں جان آئی - کہاں ہے میرا لال رحیم ؟ اس کو کیا مچھلیاں دینے کے لئے بھیج دیا ہے ؟ مچھلیاں لینے کے لئے بابو کے یہاں سے تین چار بار چپڑاسی آ کر لوٹ گیا ہے ۔"

یہ سب کچھ مریم نے ایک ہی سانس میں کہہ ڈالا -

اماّمی کے پیر کانپ رہے تھے - شریر جیسے گرا پڑتا تھا -

مریم نے کہا - "ارے! اس طرح کیا کر رہے ہو - جان پڑتا ہے - کہ دارو پی آئے ہو -"

اماّمی نے کہا - "مریم - مجھے پکڑ لو - نہیں تو ...... گر ...... پڑوں گا ......

رحیم گھر لوٹ کر آیا ...... ؟"

"نہیں تو" مریم نے اُتر دیا -

اماّمی - "آیا نہیں ...... ؟ ...... تو جان پڑتا ہے ...... آگے کچھ اس کے منہ سے نہ نکل سکا ......"

مریم نے پاگل کی طرح سوامی کا ہاتھ جھٹک کر کہا - "تو کیا جان پڑتا ہے ؟ ...... بولو ...... جلدی بتاؤ -"

استری کے کندھے پر سر رکھ کر ہانپتے ہانپتے ٹوٹے پھوٹے شبدوں میں اماّمی نے کہا - "رحیم نہیں ہے - دریا ...... میں ...... ڈوب گیا -"

کھشن بھر کے لئے مریم ستبدھ رہ گئی -

اماّمی رو رو کر کہہ رہا تھا - "دن بھر ہو گیا - میں نے دریا میں ہر طرف ڈھونڈ مارا - اس کا پتہ نہیں ہے - میں نے اس کو چھاتی سے چمٹا رکھا تھا ...... کوئی جیسے چھین کر لے گیا - میں کسی طرح اُسے نہیں روک سکا ۔"

اماّمی زور زور سے رونے لگا -

مریم چیخ مار کر گر پڑی - کھشن بھر پشچات پتی کو جھنجھوڑتے ہوئے پاگلوں کی بھانتی اُس نے کہا - "میں نے تمہیں کو اپنا بچہ سونپا تھا - تم ہی میرے بچے کو لاؤ - کدھر ڈھونڈوں ؟" اماّمی نے روتے ہوئے کہا - "اس کا تو کہیں پتہ ہی نہیں چلتا ۔"

پتر سنیہ اور شوک نے مریم کو وویک ہین بنا دیا تھا - اس نے روتے ہوئے کہا - "میں نہیں جانتی - تمہیں رحیم کو ڈھونڈ کر لانا ہی پڑے گا - آہ! میرا پیارا پھول سا بچہ ؟" اور وہ سر پکڑ کر دھم سے زمین پر بیٹھ گئی -

اماّمی چل دیا - مریم مورتی وت بیٹھی رہی - دم بھر بعد بابو کا نوکر آ کر پھر گرجنے لگا - "ابھی تک نہیں لوٹا اماّمی ؟ بابو نے کہا ہے مچھلیاں منڈی سے منگا لی گئی ہیں اب نہیں چاہئیں - بیانے کا روپیہ اُسے کہو پھیر جاؤ - یہ حاکم حکام کا معاملہ ہے - جو آ چوری نہیں چل سکتی - جیل کاٹنی ہوگی - کہہ دو بیانا ۔"

مریم نے جیسے سُنا ہی نہیں - نوکر بک جھک کر چلا گیا -

(۴)

سوامی اور پتر کی پرتیکشا میں دروازے پر بیٹھے بیٹھے مریم سو گئی - اس کا دل چاہتا تھا - کہ وہ سو کر پتہ لگانے کہیں جائے - مگر پھر خیال آتا تھا - کہ ادھر رحیم آنہ جائے اس کا رحیم دُنیا میں نہیں ہے - اُسے وشواس ہی نہیں ہوتا تھا -

آنکھ کھلنے پر مریم نے دیکھا - رات کے اندھیرے کو چھن بھن کر کے دھیرے دھیرے پرانہ کال کا پرکاش پرگٹ ہو رہا ہے - مگر اب تک اماّمی اور رحیم کی کچھ خبر نہیں ملی -

گھبرا کر مریم ندی کی اور چل دی - ندی کے کنارے کنارے چل کر وہ پکے گھاٹ پر پہنچی - راہ میں کانٹوں سے اس کے پیر چھد گئے - کپڑے کیچڑ میں لت پت ہو گئے - لیکن ادھر اُس کا دھیان نہیں تھا - گھاٹ کی ایک سیڑھی پر وہ کیا پڑا ہوا ہے ؟ دوڑ کر مریم نے دیکھا - اسی کا ابھاگا پتی پڑا تھا - اُس کے شریر پر مرتیو کی کرال چھایا انکت تھی - وہ چلا کر اس کے اُوپر گر کر بے ہوش ہو گئی - ختم

تھا کہ سمیہ بابو کے یہاں اُتسو کی دھوم دھام مچی ہوئی تھی - شہنائی بج رہی تھی - استریاں گا بجا کر آنند منا رہی تھیں - ...... لیکن تھا - کہ اس وواہ کے ایک انگ کی پورتی کے ......

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج کھرڑ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کھرڑ ضلع انبالہ کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۸ تا ۲۰ اپریل تک منایا گیا۔ اس اوسر پر سوامی رُدرا نند جی۔ سوہن لال جی بال برہمچاری۔ سمر سنگھ جی سناتک۔ پنڈت کھیم چند جی۔ دیویندر کمار جی۔ مہاشہ لکھو رام جی آریہ مشنری۔ مہاشہ ستنیہ پال جی لدھیانوی رسوامی دود دکانند جی۔ موہن لال جی بھجنیک۔ بھگت رام جی بھجنیک۔ گیتا رام جی بھجنیک نے اپنے منوہر اُپدیشوں و بھجنوں سے جنتا کو آنندت کیا۔

(منتری)

آریہ سماجوں سے ضروری نویدن

مہاشہ رام پرکاش ریڈ پوسنگر آریہ سماجوں میں گھوم کر سبھا کے نام سے دھن وصول کر رہے ہیں۔ اس لئے آریہ سماجوں اور آریہ پُرشوں کو سادھان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ انہیں سبھا کیلئے کوئی دھن نہ دیں۔ کیونکہ وہ سبھا کی سیوا میں نہیں ہیں۔

(منتری سبھا)

پرتی ندھی چن کر جلد بھیجئے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی جنرل سبھا گورودت بھون لاہور میں ۳۱ مئی و یکم جون ۱۹۳۱ء کو منعقد ہونی ہے۔ اس سال آریہ سماجوں کے نئے پرتی ندھی سبھا میں شامل ہونے ہیں۔ آریہ سماجوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جنرل سبھا فوراً بلا کر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لئے اپنے اپنے پرتی ندھی منتخب کر کے اپنے اپنے فارم اور دشانش کا دھن فوراً سبھا میں ارسال کریں۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ آریہ سماجوں کو اس کے متعلق جلدی کارروائی کرنی چاہیئے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ پرتی ندھی سبھا میں شامل ہو سکیں۔ فارمیں درست اور صاف طور پر احتیاط سے پُر کر کے بھیجنی چاہئیں۔ فارمیں اور دشانش کا دھن سبھا میں ۱۵ مئی ۱۹۳۱ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(منتری سبھا)

۱۔ ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے۔
۲۔ آریہ دھرم۔ آریہ سبھیتا آریہ سنسکرتی و آریہ بھاشا کا پرچار کرنے۔
۳۔ اور آریہ مہلاؤں میں جاگرتی پیدا کرنے کے اُدیشیہ سے

مسلم سبھیتا و اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی لاہور سے

گذشتہ چھ ماہ سے

سچتر — آریہ ورت لاہور — ہندی

شری ہنتی علاو بوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی زیر سرکردگی۔ اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے پرکاشت ہو رہا ہے۔ جس میں اُپیہ کوٹی کے ایک درجن سے زیادہ لیکھ۔ کئی سلت کویتائیں اور ایک دو روچک اور شکشا پردکہانیاں تو ہوتی ہی ہیں۔ علاوہ ازیں وید سندیش۔ اپنی بات۔ سمپادکیہ لیکھنی سے۔ بھلیجھڑیاں۔ ساہتیہ سنسار۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ گرد وگیان۔ سواستھ تتھا انیادی کئی ہتو پورن ستھائی ستمبھ بھی رہتے ہیں۔ اس کا ہر ایک انک نہایت شاندار ہوتا ہے۔ "آریہ ورت" کو متفقہ طور پر سب سے اُتم پتر کا مان لیا گیا ہے۔ گھر گھر اس کا چرچا ہے۔ سینکڑوں پرشنسا پتر پراپت ہو چکے ہیں۔ جو بھی پڑھتا ہے اس کا شیدائی ہو جاتا ہے۔

چندہ سالانہ دو روپے (۲)، نمونہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر

سوچئے نہیں آج ہی دو روپے ۲ بھیجکر مستقل خریدار بن جائیے

مینیجر "آریہ ورت" لاہور

آریہ سماج سیالکوٹ کا جلسہ

آریہ سماج سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ۲۰-۱ اپریل سے ۲۷-۱ اپریل تک رہا۔ اس میں مہاشہ کرشن جی۔ پنڈت پریہ ورت جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ پنڈت دلیپ جی شاستری۔ پنڈت جے دیو جی۔ پنڈت رام چندر جی۔ مہاشہ دلبیر راج جی بھجنیک۔ اور مہاشہ کیسر چند جی بھجنیک شامل ہوئے۔ لالہ جمعیت رائے نے یگیہ شالہ اور مندر کا دوار بنوا دینے کا وعدہ کیا۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ رائے صاحب کنہیا لال جی ڈپٹی کمشنر کی صدارت میں جلسہ تقسیم انعامات ہوا۔

(رام لال منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

(۱) آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر میں ۲۰ اپریل کو راتری کے سمیہ پنڈت لکشمن جی شاستری سام وید آچاریہ کی منڈلی نے سام وید گائن کیا۔ حاضری کافی تھی۔

(۲) روی وار کو ساپتاہک ادھیویشن میں جو پراتہ ۷ بجے آرمبھ ہوتا ہوں یگیہ اور سندھیا کے پشچات پنڈت لجیت سنگھ جی شاستری کا منوہر اُپدیش ہوا۔ اور امرت سربال جہ منڈل نے پربھو بھگتی تتھا دیش بھگتی کے منوہر گیت گائے۔

(۳) آریہ سماج ہذا کے دینک ست سنگ کا سمیہ ۵ بجے پراتہ سے ۶ بجے پراتہ تک ویدک سندھیا پر ارتھنا تھا ہون انیادی کے لئے ہے۔ اور ۶ بجے سے ۶¾ بجے تک شاریک دیا یام کے لئے نیت ہوا ہے۔

(واسدیو منتری)

ضلع انبالہ میں گرام پرچار

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کے سالانہ جلسہ پر ایک زبردست گرام پرچار کانفرنس ہوئی تھی۔ جس میں باہر کی سماجوں کے پرتی ندھی بھی کافی تعداد میں آئے تھے۔ اس کانفرنس کے نتیجہ انوسار ضلع بھر کے گراموں میں پرچار کرنے کے لئے منڈلی رکھی گئی۔ جس کو چلانے کے لئے مندرجہ ذیل سجنوں نے سہایتا دینے کا وچن دیا۔ اور پرچار کا دیہ شروع کر دیا گیا ہے۔

لالہ مکند لال انبالہ چھاؤنی تیس روپے ماسک تین ماہ کے لئے۔ بابو گینڈا رام جی انبالہ چھاؤنی دس روپے ماہوار ایک سال کیلئے۔ بابو سندر داس جی دو روپے ماہوار چھ ماہ کے لئے۔ بابو بی۔ بی گرگ بی۔ سائیں داس ...

[آر]یہ سماج لائلپور کا چناؤ

[پر]دھان سیٹھ دیوان چند جی۔ اُپ پردھان سیٹھ رام نارائن جی۔ اُپ پردھان [مہ]اشہ ہری چند جی۔ منتری ماسٹر لدھا رام جی۔ [اُ]پ منتری مہاشہ برہم دت جی۔ اُپ منتری [...] ہزاری لال جی۔ خزانچی مہاشہ گوبند چند جی۔ [لا]ئبریرین پنڈت امرناتھ جی۔

(منتری)

[آر]یہ سماج دھوری کے سماچار

[چ]ناؤ۔ پردھان بابو ہری چند جی دکیل۔ [اُ]پ پردھان بابو سری نواس جی۔ منتری حکیم [...] پشی چند جی۔ اُپ منتری ڈاکٹر بلدیو [...]ش جی۔ لالہ چرنجی لال جی خزانچی۔ لالہ کوت [...]ئے بی لائبریرین۔ مہاشہ کندن لال جی [...]

[...] سبھا کے سبھاسد۔ بابو راجندر پال [...] اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ بابو جگن ناتھ جی۔ [...] شانتی ناتھ جی۔ مہاشہ سادھو رام جی۔ بابو [...] داس جی۔

[...] ۲۸ کو بابو ہری چند جی کی زیر صدارت [آر]یہ سماج نے ستھا پنا دوس بڑی شان و شوکت [سے م]نایا۔

[...] ۳۰ کو مہاشہ لبھو رام جی کے سپتر کا نام [کرن] سنسکار ہوا۔ سپتر کا نام دیو پرکاش [رکھا] گیا۔ اور ایک روپیہ آریہ سماج کو دان [...] بابت ہوا۔

(منتری)

[آر]یہ سماج گوالمنڈی کا چناؤ

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور کا سالانہ چناؤ [...] بندر بیمہ کمپنی کے دفتر گوالمنڈی روڈ لاہور [میں] ۱۱ مئی ایت وار کو شام کے سات بجے [...] ہوگا۔ پرانے ممبر سال کا چندہ دے کر ممبر [بن] جاویں۔ اور چناؤ میں شامل ہوں۔

(گوپال داس منتری)

[آر]یہ سماج دیوان ہال دہلی کا چناؤ

آریہ سماج دیوان ہال دہلی کا سالانہ چناؤ [...] کو ساڑھے نو بجے ہوا۔ آگامی ورش کیلئے مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے۔

پردھان لالہ بال مکند جی۔ اُپ پردھان [پن]ڈت چند رہان جی۔ اُپ پردھان پنڈت [...]رام چند جی جگیاسو۔ منتری ماسٹر کدار ناتھ [...] بی۔ اے۔ اُپ منتری پنڈت دھرم دیو [...] ودیا النکار۔ اُپ منتری لالہ گوپال جی۔ [پر]شاد ھیکش بابو پرساند جی۔ پُستکادھیکش [...]راج سنگھ جی۔

(منتری)

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لوہارو میں آریہ سماج کے جلوس پر حملہ کی مذمت

نقمبر آریہ سماج نے اپنی جنرل میٹنگ میں لوہارو کانڈ کی زبردست مذمت کی ۔ اور سبھا سے درخواست کی کہ وہ جلد موثر قدم اُٹھائے ۔ (کرشن چندر منتری)

گھرڑ آریہ سماج نے ۲۰-۱اپریل کو سوامی شردھانند کی صدارت میں لوہارو کانفرنس منائی ۔ اور پروٹسٹ کا پرستاد سویکار کیا ۔ (منتری)

دھوری آریہ سماج نے ۱۴/۴ کو لوہارو ڈے منایا ۔ اور پروٹسٹ کا پرستاد سویکار کیا ۔ (منتری)

پڑی دروبزہ ۱۶-اپریل کو ڈاکٹر جگت پربہ کی امداد میں لوہارو ڈے لالہ گیان چند جی کے گھر میں منایا گیا ۔ جس میں مہاشہ اندر سنگھ نے پروٹسٹ کا پرستاد پیش کیا ۔ جس کی مہاشہ بانک رام جی نے تائید کی ۔ پرستاد سردسمتی سے پاس ہوا ۔ اپیل پر تیرہ روپے سہر وصول ہوئے ۔ جو سبھا کو بھیج دئے گئے ہیں ۔ (نامہ نگار)

لشکر (گوالیار) آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے لوہارو میں ہوئے آریوں پر انیاچار کے وِروُدھ پروٹسٹ کا پرستاد سویکار کیا ۔ (دلیش راج سنگھ اُپ منتری)

کوٹ چھٹہ آریہ سماج نے لوہارو ڈے منایا ۔ اور اس میں لوہارو آریہ سماج کے جلوس پر ہوئے مسلمانوں کے حملہ کی پُرزور مذمت کا ریزولیوشن پاس ہوا ۔ (منتری)

پشاور شہر ڈھکی نعلبندی آریہ سماج میں ۱۳-۱اپریل کو ساپتاہک ست سنگ میں سٹر آر - ٹنڈن وکیل نے لوہارو میں ہوئے آریوں پر انیاچار کے وِروُدھ پرستاد پیش کیا ۔ اور لالہ وسوندھی مل جی نے تائید کی ۔ پرستاد سردسمتی سے پاس ہوا ۔ (برج لال منتری)

ضلع کرنال اور انبالہ میں ہندی پرچار

ہندی پرچار کے کاریہ کرم انوسار کل پتی پال جی نے منڈل کی اور سے نکلے دو مفصلوں میں ضلع انبالہ کے انترگت - کلانور - بانسرہ - دوسانی - رتن پورہ - گوند پورہ - سرسولی - دبا ملا - ادمنگ آباد - جبل - گوند پوری - نیجلی - نما گاؤں - اور ضلع کرنال ... بڑدھا - بکرانا - برساتی ... پر ہندی اور سنسکرت کی ترقی ... پرچار کیا - اور ہندی کے لئے لوگوں ... دل میں شردھا پیدا کر دی - لوگوں ... سوئم ہندی پڑھنے اور اپنے بچوں ... کی پرتگیا کی - اور منڈل کو ہندی پرچار ... لئے کافی دھن سے سہائتا بھی دی - ...

آریہ سماج سید پور

۲۸ ۳/۴ کو پراتہ سات بجے سماج ... میں آریہ سماج کا ستھاپنا دوس سارودیشک سبھا کی ہدایت کے مطابق منایا گیا ۔ پہلے ہون یگیہ پرارتھنا اور ... پھر اخبار "پرکاش" سے ایک نظم پڑھی گئی ... چند نے سارودیشک سبھا کے ... کے لئے چار آنہ کے حساب سے ... ہر دھن جمع کیا ۔

(گوبند رام منتری)

آریہ سماج مظفر گڑھ کا چناؤ

پردھان بابو نونہال کشن جی - اُپ ... پردھان بابو جیون داس جی - منیجر آریہ ... پتری پاٹھ شالہ - منتری بابو پیارے لال ...

سوامی سروانند جی کا عالمگیر ماتم

نئی دہلی آریہ کمار سبھا ڈی - اے - وی سکول نے اپنی ایک میٹنگ میں سوامی جی کی شوک جنک مرتیو کے سمبندھ میں پرستاد سویکار کیا - اور انکی آتما کی شانتی کیلئے پرارتھنا کی - (رام پرکاش منتری)

نقمبر ضلع انبالہ کی آریہ سماج نے اپنی پچھلی میٹنگ میں سوامی سروانند جی مہاراج کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاد سویکار کیا - (کرشن چندر منتری)

گھرڑ آریہ سماج نے اپنی پچھلی میٹنگ میں سوامی سروانند جی مہاراج کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاد سویکار کیا - (منتری)

سید پور سماج نے اپنے ۱۳ - بیساکھ کے ست سنگ میں سوامی سروانند جی کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاد پاس کیا (منتری)

اُپیوگی پستکوں کا بھنڈار

ہمارے پاس مہاتما نارائن سوامی کرت آریہ سماج کیا ہے؟ ۴ہر کے علاوہ کھنڈن سیریز کے تحفے ۔ ویدک دھرم کی فضیلت ۴ہر - ... کی دھجیاں ۴ہر - پوران پول پرکاش ۸ر - ... درپن ۸ر کی وو وو تین تین سو کا پیاں موجود ... جنہیں ہم یک مشت یا سو سو پچاس ... کر کے کسی سماج - کتب فروش یا آریہ ... ہاتھوں سستے داموں فروخت کرنا چاہتے ... جو سماج یا بھائی خریدنا چاہے وہ ہمیں ... کہ زیادہ سے زیادہ ۴ہر والی سو کاپیوں کی ... اور آٹھ آنے والی کتاب کی سو کاپیوں کی ... قیمت دینا چاہتے ہیں؟

نمونہ کا سیٹ نصف قیمت ... ۴ہر اور محصول ڈاک ۴ہر منی آرڈر ... منگوائیں - سبھی پستکیں اتی سُندر ... چھپائی - کاغذ مضبوط - ٹائیٹل ... جلد منگوائیں - دوبارہ نہ چھپ سکیں گی ... مہنگا ہے ۔

منیجر "پرکاش" - لاہور

پوجیہ سوامی سروانند جی مہاراج کی پوتر یادگار

مہاپرشوں کی یاد منانے کا صحیح طریقہ ایک ہی ہے - کہ ہم ان کے شُدھ وچاروں کو جان کر ان پر عمل کریں - ہر آریہ استری پُرش جو شری سوامی جی مہاراج کی پنیہ سمرتی کو تازہ رکھنا چاہتا ہے - اُس کا فرض ہے کہ ان کی ایک ہی ہندی کی بنائی ہوئی

سنمارگ درشن

کو آج ہی حاصل کر کے ان کے پرتی اپنی شردھا کا اظہار کریں - اسکی قیمت مجلد دو روپیہ (۲ر) کی بجائے اب سوا روپیہ (۱۴ر) کر دی گئی ہے - بغیر جلد ایک روپیہ (۱عہ) تاکہ سب لابھ اُٹھا سکیں - یہ چھ سو ساٹھ صفحات کی عمدہ کاغذ پر چھپی ہوئی ہے ۔

ملنے کا پتہ: میسرز رام لال کپور اینڈ سنز کاغذی انارکلی - لاہور

روپیہ کے سترہ آنے لیجئے

ان دنوں دوسرے سب بیوپاروں میں بے شک خسارہ ہو - لیکن آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کے حصے خریدنے سے آپ کو روپیہ کے سترہ آنے ملتے ہیں - اسفات اگر آپ منڈل کے دس دس روپیہ کے دس حصے خریدیں اور یک صد روپیہ لگا دیں - تو سال کے بعد آپ کو سواچھ روپے منافع ملے گا - گویا ایک روپیہ کے سترہ آنے ہو جاویں گے - اس سے زیادہ منافع بخش اور کوئی بیوپار نہیں - اپنا سرمایہ منڈل کے حصوں میں لگائیں اور بھرپور فائدہ اُٹھائیں ۔

پراسپیکٹس اور دیگر تفصیلات کیلئے منڈل کو لکھیئے ۔

متھرا پرشاد شوہرے
مینیجنگ ڈائرکٹر
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ - اجمیر

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل ستیلا مندر ... باہتمام ... دیوان سنگھ ... روڈ لاہور شائع ہوا ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ओ३म्

Regd. No. L. 435.

Founder: M. Krishen. B. A.

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی عا
برما ضہ
غیر ممالک دس شلنگ

U.B. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۵ جیٹھ سمت ۱۹۹۸ مطابق ۱۸ مئی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۹

تو اپنی سرفروشی سے دلوں میں جان پیدا کر

(از بھگت لچھمن داس صاحب تبسم علی پوری)

بدل دے آہنگ ہستی اس جہاں میں زندگانی کو
تو اپنی ہمتوں سے خود نیا سامان پیدا کر

بدلنا دورِ گردوں کی نشانی ہے زمانے میں
شرارِ آرزو سے زندگی کی شان پیدا کر

دہل جائیں عدو کے دل تری شمشیرِ عریاں سے!
تو اپنی سرفروشی سے دلوں میں جان پیدا کر

برس جا چار عالم میں دلا ابرِ کرم بن کر
محبت سے جہاں کی بحر میں طوفان پیدا کر

بدل دے نقشِ کہنہ کو نئی آباد دنیا سے
بدل جس کا نہیں ممکن تو وہ میدان پیدا کر

گزر جا جان سے اپنی تبسم تب مزا آئے
تمناؤں کے خوں سے حرکتِ ایمان پیدا کر

عمل سے زندگی بنتی ہے اس دنیائے فانی میں
عمل ہی کامرانی ہے عمل کی زندگانی میں

ویدامرت

یجروید — اتھروید

ओं प्राणो अभ्यवर्षीद् वर्षेण पृथिवीं मही
पशवस्त् प्रमोदन्ते महो वै नो भविष्यति

پرانو ابھیہ ورشید ورشین پرتھویم مہیم پشوستت پرمودنتے مہو وئی نو بھوشیتی۔ (۱۱ ۴/۵)

شبدارتھ

(پرانہ) جب (پرانہ) جیون داتا پرماتمانے (مہیم) بڑی (پرتھویم) دھرتی کو (ابھیہ ورشت) سینچ دیا (تت) تب (پشوہ) آنکھوں سے دیکھنے والے جیون ماتر (پرمودنتے) ہرشا ہرش مناتے ہیں (نہ) ہماری (مہہ) بڑھتی (وئی) اوشیہ (بھوشیتی) ہوگی ✦

بھاوارتھ

(۱)

جیسے گئو جل تِرپت ہوئی۔ تھا گھاس کو کھائے
مدھر دودھ دیتی تمہیں۔ پر اُپکار دکھائے

(۲)

وہ سدا تم بھی کرو۔ ویسے ہی اُپکار
کریں پربھو اپدیش یہ۔ کرنا جگ ادّھار

ھیتشی

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایشور پراپتی

لیکھک:- سوامی درشنانند جی

جیسے ایک بالک اُتپن ہوتا ہے۔ بڑھتا ہے۔ یُوا اوستھا پریَنت بڑھنا بند ہو جاتا ہے۔ پھر مونچھ داڑھی کا نکلنا۔ شریر میں بھوجن کا آنا۔ پھر پک کر نکل جانا۔ آدی وِکار ہوتے رہتے ہیں۔ پشچات برودھ ہونا۔ اور نتات گھٹنا آرمبھ ہوتا ہے۔ اور انت کو مر جاتا ہے۔ یہی دشا ایک برکھش کی ہے۔ وہ بیج سے چھوٹا سا انکور بنکر اُتپن ہوتا ہے۔ پھر بڑھتا ہے۔ پھر ایک اودھی تک بڑھ کر بڑھنا بند ہو جاتا ہے۔ پھر پت جھڑ اور بسنت کے کارن کبھی ہرا بھرا ہو کر پھل لاتا ہے۔ کبھی شُشک ہو کر ننگا ہو جاتا ہے۔ انت کو ناش ہو جاتا ہے۔ یہ اوشیک نہیں۔ کہ کسی وستو میں چھیوں وکار ایک ساتھ ہی ہوں۔ کنتو اپنے اپنے سمیہ میں ایک یا دو ہی رہتے ہیں۔ جو اس وستو میں اپنے دوسرے سہچاریوں کے ہونے کو سدھ کرتے ہیں۔ جب کہ ہم سمپورن جگت کو وکار والا پرتیت کرتے ہیں۔ تو اس کو کس پرکار انادی سویکار کر سکتے ہیں؟ انادی وستو کے لئے نروکار اور نتات بڑھنے گھٹنے سے پرتھک ہونا آوشیک ہے۔ جب کہ یہ سرشٹی کسی پرکار بھی وکار رہت سدھ نہیں ہوتی۔ تو کسی پرکار یہ سوروپ سے انادی نہیں کہلا سکتی۔ یہی کہو۔ کہ پرواہ سے انادی ہے۔ تو اس پرواہ کے چلنے والے کا ہونا (اور نتات جو کبھی سمیہ بنائے اور کبھی سمیہ نہ بنائے) اُچت ہے۔ اس پر وادی یہی کہتا ہے۔ کہ جب جگت میں بھن بھن وستوئیں دشا بدلتی ہوئیں جان پڑتی ہیں۔ تب سمشٹی سرشٹی دشا نہیں بدلتی اس کارن سرشٹی کو سوروپ سے انادی ماننا ٹھیک ہے۔ یہاں پر ہم وادی سے پوچھتے ہیں۔ کہ وستو میں سرشٹی ان سب وستوؤں کے سموہ کا نام ہے یا کوئی دوسری وستو ہے؟ یدی کہو۔ کہ وستوؤں کے سموہ کا نام سرشٹی ہے۔ تو جب سموہ کے اویو دشا بدلتے ہیں۔ وہ سموہ وکار رہت نہیں ہو سکتا۔ جیسے ایک منشیہ کے ہاتھ پاؤں اور شریر آدی سمپورن اویو نربل ہو گئے۔ یدی وہ کہے۔ کہ میرا شریر نربل نہیں ہوا۔ تو اُسے مُوڑھ ہی کہنا پڑے گا۔ کیونکہ اویووں کے سموہ کے اتیرکت شریر کوئی دوسری وستو نہیں ہے۔ اس کارن سرشٹی کے سمپورن اویووں کو وکاری مان کر سرشٹی کو سمشٹی رُوپ سے نروکار بتلانا سرود ہٹ اُنیا نتا ہے۔ یدی وادی کہے۔ کہ ان وستوؤں کے سموہ کے اتیرکت سرشٹی کوئی دوسری وستو ہے۔ تو اس کی سدھی کا پرمان دینا چاہیئے۔ وادی کہتا ہے۔ کہ یدی سرشٹی کے پرتیک وستو کے اُتپتی مان ہونے سے اور اُس کا ناش دیکھنے سے سرشٹی کو اُتپتی مان ہی سویکار کیا جاوے۔ تو بھی اُس کا کرتا ایشور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سرشٹی سوبھاؤ سے اُتپن ہوتی ہے۔ سوبھاؤ کے اتیرکت سرشٹی کا اُتپادیتا کوئی نہیں۔ وادی کی اس شنکا میں بھی۔ کہ "سرشٹی کا اُتپن کرنیوالا سوبھاؤ ہے"۔ یہ وادی کی پرتگیا ہے۔ اس کارن اس پرتگیا کی پریکشا آوشیک ہے۔ اس استھان پر یہ پرشن ہوتا ہے۔ کہ سوبھاؤ دربیہ ہے۔ یا گُن ہے؟ یدی گُن ہے۔ تو کس دربیہ کا ہے؟ دوسرے گُنوں سے کوئی دربیہ اُتپن نہیں ہو سکتا۔ وادی سرشٹی دربیہ ہے۔ اس کارن کوئی دربیہ ہی ہو سکتا ہے۔ وادی کہتا ہے۔ کہ سوبھاؤ گُن ہے۔ جو پرکرتی میں رہتا ہے۔ پرکرتی کے وششیش ملاپ سے سمپورن وستوئیں اُتپن ہو جاتی ہیں۔ اب ہم وادی سے کہتے ہیں۔ ابھیوپگم سدھانت انوسار ہم سوبھاؤ کو پرکرتی کا گُن مان کر اس سے سرشٹی کی اُتپتی مان لیں۔ تو ناش کیں سے ہو گا؟ کیونکہ اُتپن ہونا اور ناش ہونا یہ دو وِرُدھ گُن ہیں۔ جو کبھی ایک وستو میں رہ ہی نہیں سکتے۔ اب وادی اس کا اُتر دیتا ہے۔

(باقی آئندہ)

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر ادہارا کی تحقیقات و تجربات

معمولی انسان کا چت یا من (دل) ایک بے قابو گھوڑے کی مانند ہوتا ہے۔ من کو اپنی زندگی کے خیالات پر کوئی قدرت حاصل نہیں ہوتی۔ بجائے اس کے کہ من اپنی برتیوں یعنی اپنے خیالات پر قادر ہو۔ اور اپنی معمولی سرگرمیوں کو اپنے زیر تحت رکھے۔ وہ بالعموم اپنے خیالات کا غلام ہوتا ہے۔ اور وہ ان خیالات کو بھی دور نہیں کر سکتا۔ جن کو وہ ناپسندیدہ سمجھتا ہے۔ چہ جائیکہ وہ ان خیالات یا خواہشات پر قادر و غالب ہو سکے۔ جن کی اُسے تمنا رہتی ہے۔ خیالات کو معطل کر کے برہم میں لین یا جذب ہو جانا ایک معمولی انسان کے لئے ایسا ہی مشکل کام ہے۔ جیسا اس کے لئے چھلانگ مار کر چاند میں جا بیٹھنا۔

یوگ کے ابتدائی مدارج پر غور کیا جا چکا۔ اب میں اُن رکاوٹوں کا ذکر کروں گا۔ جو بقول رشی پاتنجلی درمیان میں حائل ہو کر مکاشفہ اور حصولِ کامیابی میں مانع ہوتی ہیں۔

وہ رکاوٹیں حسب ذیل ہیں:-

علالت۔ نقاہت۔ شک و شبہ۔ بے پروائی۔ غلط فہمی۔ سستی۔ شہوت پرستی۔ نفس پرستی۔ بیخودی کے کسی درجہ کے حصول میں ناکامی اور محویت حاصل ہو جائے۔ تو اس کا مستقل یا دیرپا نہ ہونا۔

ایک معمولی انسان کی بہ نسبت ایک شاگرد کی خواہشات وغیرہ یقینی طور پر زیادہ زور کرتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس کا دل (من) نفسانی خواہشات کو مٹانے پر تلا ہوا ہے اور وہ قدرتی طور پر ان امور پر زیادہ توجہ مبذول کرتا ہے۔ حالانکہ معمولی حالات میں امور پر زیادہ توجہ نہیں دی جاتی۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ شاگرد کا کام اور بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جن بدیوں، خیالات فاسد، خواہشات نفسانی وغیرہ کو وہ اپنے دل سے خارج کر دیتا ہے۔ وہ اس سے بھڑک اُٹھتی ہیں۔ کہ ان کو فرو کرنا آسان کام نہیں ہے۔

شاگرد کے لئے تجرد (کنوارپن) کوئی شرط نہیں ہے۔ لیکن پرہیز گاری نہایت ضروری ہے۔ اور نفس امارہ پر غالب آنا اس کا اول مرحلہ ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ بسا اوقات شہوانی جذبات پر غالب آنا وہی نتیجہ ہوتا ہے۔ جیسے ایک خفتہ شیر کو بیدار کر دیا۔

یہ بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ دل بغض حسد۔ نفرت و حقارت وغیرہ کے جذبات سے آزاد و پاک ہو۔ شاگرد پر یہ بھی فرض ہے کہ وہ کسی شخص کے متعلق اپنے دل میں برا خیال نہ آنے دے۔ نہ کسی کی غیبت کرے۔ اس کو "راضی برضا" رہنے کی سعی کوشش کرنی چاہیئے۔ ایک معنی میں اُس کو بے حس ہو جانا چاہیئے۔ کہ اس کے لئے نہ خوشی خوشی ہے نہ غم غم۔ مختصر الفاظ میں اس کا دل اس قدر پرسکون (شانت) ہونا چاہیئے۔ کہ بیرونی چیزیں اس کی شانتی (اطمینان) میں مخل نہ ہو سکیں۔ اس کو دنیوی اور مادی اشیا کی زیادہ پرواہ نہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ اس پر وہ مقدس اور پاک حالت طاری ہو سکے۔ جو اس کا نصب العین ہے۔

جو رکاوٹیں یا دقتیں شاگرد کے حصول کمالیت میں حائل ہوتی ہیں۔ ان پر غلبہ پانے کے لئے رشی پاتنجلی نے کئی طریقے بتائے ہیں۔ میرے خیال میں ان میں دو طریقے زیادہ مفید ہیں۔ اور اس مختصر مضمون میں باقی طریقوں کا ذکر کرنا ضروری نہ ہو گا۔

(باقی آئندہ)

ناری مہما

(از ہتیشی)

پریم کی مُورت تیاگ کی دیوی
چار رُوپ ہیں اودھوت اُس کے
بیٹی بن کر کرے اُجالا
بہن بہائے پریم کی سریتا
پتنی بن گھر سورگ بنا دے
رچتی سرشٹی بن کر ماتا

جگ کی شوبھا ناری
سُنتا، بہن، ماں ناری
گھر کی ہر اندھیاری
سب کی بنے دُلاری
پریتم کی اتی پیاری
کشٹ اُٹھاتی بھاری

دیوی سمجھت، پوُج ہتیشی
ناری جگ ہتکاری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدک سنسکرتی میں استری شکشا کا استھان

لیکھکہ، شری کماری برہم وتی جی ودیا النکرتا، کنیا گوروکل دہرہ دون

اس بڑھ بھارت کا وہ بھی ایک سُورن یگ تھا، جبکہ استریاں دیش کی آن تھیں۔ اور لاج تھیں، جب وے شکشتا تھیں۔ سب کو چکا چوندھ میں ڈال دینے والیں، پُرش جاتی کو بھی لجا دینے والیں۔ پرکانڈ پنڈتہ تھیں، اُس سمے سمپورن آریوں کے دلوں میں استری کے لئے مان تھا وے منُو کے اِس کتھن کا ایک سوَر سے سمرتھن کرتے تھے:-

यत्र नार्यस्तु पूज्यन्ते रमन्ते तत्र देवता
यत्रैतास्तु न पूज्यन्ते सर्वास्तत्र फल[illegible] क्रिया:

پھر کیوں تھا اتنا مان! اور کیوں تھا اُن کا اتُل پربھاؤ! کون سا تھا اُن میں ایسا آکرشن جس سے بڑے بڑے وِدوان بھی استری کو اونچا پد دینے میں اپنی شان سمجھتے تھے، اس پرشن کے اُتر میں شیگھر ہی کہنا پڑے گا، کہ اُس سمے استری شکشتا تھی کسی بات میں بھی پرمکھا پیکھشی نہیں تھی۔ جہاں یہ شکتی، سوندریہ میں سب سے آگے تھی وہاں وہ شکشا میں یا کسی بھی انیہ کھشیتر میں کسی سے پچھڑی ہوئی نہ تھی۔ تبھی تو استری دیش کا جیون تھی۔ اور استری کے اُتھان سے اُن کے جیون کو آدھار، پہنچتا تھا۔ استریاں سونی سلونی پردہ نشین، اشکشتا، اندھکار میں بندھی نیتین کے شکار میں پھنسی دیویاں نہیں تھیں۔ اپِتو وے سادگی بھرے سنسار کو شکشا کے آلوک سے آلوکت کر دینے والی گیان کا مارگ دکھانے والی سبھی کھشیتروں میں اگرگنی تھیں۔ وے جانتی تھیں کہ ودیا استری کو کتنا اونچا استھان دیتا ہے، ویدک کال کی استریاں رچاؤں اور سوتروں کا بھاشیہ کرنے والی، دیدوں کی پرکانڈ پنڈتہ تھیں، سُلبھا جیسی برہم وادنی دیویاں اس دیش میں پیدا ہوئی تھیں، شاستراتھ میں دو دلوں کی مدھیستھ بنتا سہارا دینے والی گارگی، بھارتی، ودیا دھری اسی دیش نے پیدا کیں۔ کیکئی، درگا، راج بالی جیسی کھشترانیاں اسی ماتر بھومی نے اُتپن کیں۔ گنیت کی دھرندھرا

پنڈتہ لیلا اسی دیش نے پیدا کی، جن کی گنیت کی اتُل سمپتی آج بھی سب کے انتہ ستلوں میں ودیمان ہے۔ سبھی پتی برتا ستیوں کو اسی دیش نے جنم دیا۔

ورتمان سمے میں پاشچاتیہ شکشا کے پرواہ میں ہی جاتی استری چاروں اور ہاتھ مار رہی ہے، لیکن شانتی نہیں اشکشت ہونے سے آج استری لجاوتی ہونے کی جگہ سینما اور تھیٹروں میں نرتیہ کرنے والی دیو داسی ہے، ستیتو اور پتی ورت کا پالن کرنے کی جگہ اڈوں میں رمن کرنے والی استری تو بیچ دینے والی ویشیا ہے، تتھا گھر کے کاموں سے اَنبھجنیہ فیشن کی پُتلی، باہر رمن کرنے والی اُچھرنکھلتی چڑیا ہے، اُس کی سماج میں کیا استھتی ہے، داسی کی استھتی ہے۔ پرنتو چرتر کا ناش کرنے والی اس شکشا نے استری کو کچھ کا کچھ کر دیا ہے، اسی پرکار آج وہ گھر کے کسی کام کو پسند نہ کر پرشوں کے ہی کر تویہ ادھیکار پانے کے لئے لالائت ہے، اُسی کے لئے پاگل ہے، پریشان ہے، وہ دھن کو مان دیتی ہے، دھرم کی اُسے چنتا نہیں۔ اُسے اپنے پُرشاؤں کی گُن گاتھا سُننے کے بدلے دوش، ننداسُننے کو ملتی ہے، جس سے اپنے دیش کی سنسکرتی الوم سبھیتا کی اور سے رچی ہٹ جاتی ہے، دوسرے ہی وچار میں رم جانا چاہتی ہے۔ بچاری کرے بھی تو کیا؟ جیسے وچاروں والے ماتا پتا، اُس سے بھی بڑھی چڑھی سنتان، اس پرکار اس شکشا سے وران آشرموں کی ویوستھا نہ رہ کر منُشیہ جیون اُنّت نہیں ہو سکتا، دیش کبھی اُنّت نہیں ہو سکتا۔ گرتا ہی جاتا ہے۔ یدی دیش کو سچ مچ سوتنتر دیش بنانا ہے۔ تو ان پاشچاتیہ سبھیتا میں پلیں، پنجرے میں بند دیویوں سے کام نہ چلے گا، یہ کبھی راشٹر ادّھار میں سہایک نہیں ہو سکیں گی۔ اتہ اس دیش کے سمست استری پرشوں کا کرتویہ ہے، کہ سنتانیں ایسی بنائیں جو دیشودھار میں پورن بھاگ لیں، تتھا ہر ایک

سدّھانت چرچا

مانس آہاریوں کی دلیلوں کا جواب

(از ڈاکٹر ستیہ پرکاش جی ڈی۔ ایس۔ سی الہ آباد)

مانس آہاری دو پرکار کے ویکتی ہیں، ایک پرکار کے تو وے مانس آہاری ہیں۔ جنہوں نے بھوجن کے پرشن پر کبھی گمبھیرتا پُوروک وچار نہیں کیا ہے۔ وے مانس آہاری اس لئے ہیں کہ اُن کا جنم پرمپرا سے مانس کھانے والے پریواروں میں ہوا ہے، دوسرے پرکار کے وے ویکتی ہیں، جو بطور فیشن اتھوا پربھا کے مانس کھانے لگتے ہیں۔ اور مانس آہار کے سمرتھن میں سمے سمے پر ترک وترک کیا کرتے ہیں۔ اُن کی کچھ یُکتیاں تو نتانت نِسّار ہوتی ہیں، پرنتو کچھ ایسی بھی ہوتی ہیں، جن پر وچار کیا جانا آدشیک ہے،

پہلی یُکتی

سنسار کی آبادی کا بڑا بھاگ مانس آہاری ہے، تب آپ شاکاہار کا پکش کیوں لیتے ہیں؟

بہو سنکھیا کا نیم سدیو مانیہ نہیں ہوتا۔ یہ تو تب ہی مانیہ ہوتا ہے، جب یہ یُکتی یُکت اور بُدھی سنگت ہو، اس کے اتی رکت یہ ترک کہ سنسار کے لوگوں کا ادھیکانش بھاگ مانس آہاری ہے، اشُدھ ہے۔ سنسار کے سب سے بڑے دیش، چین، بھارت ورش، روس اور امریکہ کے سنیکت راجیہ ہیں۔ ان کی جن سنکھیا کرمشہ چار ارب ۳۰ کروڑ ۲۵ لاکھ ۱۶ سو پچاس اور ۱۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ہے، چین بھارت ورش اور روس میں پرتی دن ۱۰ پرتی شت سے ادھک آدمیوں کو بھوجن پراپت نہیں ہوتا۔ اور آدمیوں پدارتھ بھی سمست بھوجن سامگری کا تھوڑا سا انش ہوتا ہے، ڈیری کے پدارتھوں کو بھی ہم نرامش بھوجن سامگری میں سمّلت کرتے ہیں، کیونکہ وہ سامگری بھی لوکو پکاری ہے، اس پرکار یدی سنکھیا کے آدھار پر پرشن کا نرنے کرنا ابھیشٹ ہو تو سنکھیا کی تالیکاؤں کو ادھک ویگیانک آدھار پر لینا چاہئے، یہ دھرو ستیہ ہے اور اس کا کھنڈن نہیں ہو سکتا۔ کہ مانو جاتی کا

پالن شاکاہار پر ہی ہوتا ہے، قدرت نے منُشیہ کو شاکاہاری بنایا ہے، یدی وہ مانس آہاری بنتا ہے تو وہ بھی ایک سیما تک ہی بن سکتا ہے۔

یُکتی سنکھیا ۲

اُن ستھانوں میں جہاں کوئی وستو اُتپن نہیں ہوتی، منُشیہ کیا کرے۔ اور مانس آہار کا آشرا لئے بنا کس پرکار جیون رکھشا کرے؟

اُتر بالکل سپشٹ ہے، آدمیوں کو اُن ستھانوں میں رہنے کے لئے کیوں جانا چاہئے جہاں نسپتی کی اُتپتی نہ ہوتی ہو۔ وا جہاں منُشیہ اپنی اجیوکا اُپارجن نہ کر سکتا ہو، منُشیہ شیتوشن جل وایو میں رہنے یوگیہ جیو ہے، اور کرشی اور ویوسائے کے لئے سب سے ادھک اُپیُکت پرانی ہے، مانو سماج کا وِکاس کھیتوں کے اردگرد ہوتا ہے، منُشیہ کو جو تو چار (کھال) ملی ہے، وہ اور اس کی کمت عادتیں سپشٹتیا یہ درشاتی ہیں، کہ وہ شیتوشن اور اُشن دیشوں میں رہنے یوگیہ پرانی ہے، گرین لینڈ اور ٹنڈرا اُس کے سوبھاوک واس ستھل نہیں ہیں۔ اور یدی اُن میں رہنے کا وہ ساہس کرتا ہے، تو اُسے کھادیہ سامگری کے نیم سے ملتے رہنے کی ویوستھا کرنی چاہئے۔ اکیلا بھوجن ہی جیون کی آدشیکتا نہیں ہے، اور یدی وہ پارشتو ورتی دیشوں کی اُتپتی سے اپنی انیہ آدشیکتائیں پوری کر سکتا ہے، تو اُسے بھوجن کی بھی ویوستھا کرنی چاہئے۔

گرین لینڈ اور ٹنڈرا کی سمسیا مانو جاتی کی سمسیا نہیں ہے، یہ تو مُٹھی بھر لوگوں کی سمسیا ہے، جو مانو سبھیتا میں کوئی یوگ نہیں دیتے، اور جن کا جیون پشو جیسا ہوتا ہے، اُن کے جیون کا ویوہار مانو جاتی کے لئے آدرش سوروپ نہیں ہوتا۔ یدی اس پر وے اپنی کٹھنائیوں کو انوبھو کرتے ہوں تو اُنہیں نیچے آکر اچھے ستھانوں میں بس جانا چاہئے، کھیتی ہر دیشوں میں اُن کے رہنے کیلئے پریاپت ستھان ہے، اور وہاں وے منُشیوچت سمان پُورن جیون ویتیت کر سکتے ہیں۔

اس پر بھی یدی کوئی منُشیہ اُن ستھانوں میں رہنے کا آگرہ کرے، جو اس کے رہنے یوگیہ نہیں ہیں، تو وہ اُن ستھانوں کے نواس کے پریناموں

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سماجک چرچا

یورپ کی یہ جنگ

(از شری پروفیسر سُدھاکر جی ایم اے، منتری سارودیشک سبھا)

یورپ میں اِس سمے جو آگ لگی ہے، اور جس کے کارن سنسکرتی کی سنہار کرتیاں نِشٹ ہو رہی ہیں۔ اور پرتی دن لاکھوں نِراپرادھ ویکتیوں کا نِردیتا پُوروک سنگھار ہو رہا ہے، اُس کے کئی کارن بتلائے جاتے ہیں۔ ہٹلر کا کہنا ہے کہ ۱۹۱۸ء کے مہاسمر کے پشچات وِجیت دیشوں دوارا جرمن جاتی پر وارسیلز کی جو انیائے پُورن سندھی بلات لادی گئی تھی۔ اُس کے نِراکرن کے لئے سورُوپ یہ یُدھ چھڑا ہے۔ مسٹر چیمبرلین اور چرچل کا کہنا ہے کہ نازی واد سنسار کے لئے خطرہ ہے، اُس کا انت اور پرجاتنتر کی رکھشا کے لئے انہیں رکشناتمک یُدھ میں پرورت ہونا پڑا ہے۔

ورتمان مہایُدھ کے یہ پرتیکش کارن دیکھے اور بتلائے جاتے ہیں، پرنتو واستوک کارن کچھ اور ہی ہے۔ اور اس کو گیات کرنے کے لئے ہمیں سنسار کی ورتمان آرتھک نیتی کی جانچ کرنی چاہئیے۔

اس سمے کی سماج کی ویوستھا پرتی یوگیتا کے آدھار پر آشرت ہے، اور اُس پر دھن کا پربھتو ہے، مٹھی بھر دھن لولپ ویکتیوں کے ہاتھ میں سنسار کا بھاگیہ سوُتر ہے، جو سوئم تو کام نہیں کرتے، پرنتو لاکھوں اور کروڑوں ویکتیوں سے کام لیتے ہیں۔ دُربھاگیہ سے اِن لوگوں کے ہاتھوں میں راج ستا کے چلے جانے سے معاملہ اور بھی خراب ہو گیا ہے۔ یہ لوگ اپنے دھن کی برِدھی کے لئے کامُکتا اور وِلاستا بڑھانے والے پدارتھوں کی سرشٹی کر کے لوگوں کو ادھک سے ادھک کامُک اور وِلاسی بنانے کا کارن بن رہے ہیں۔ اور اپنی ان وستوؤں کی کھپت کے لئے بازاروں کی پراپتی اور رکھشا کے لئے مر رہے ہیں۔ اِن بازاروں کی رکھشا اور پراپتی ہی یُدھ کا مکھیہ کارن ہے۔

اُن سنستھاؤں سے سمبندھ رکھنے والے بڑے بڑے ودوانوں اور تتو دیتاؤں کو جن کے پیچھے پالن پوشن کے لئے گرہستھ ہوتے ہیں، اُن دھن پتیوں کی اچھا ؤں اور اراداؤں کی اور دھیان دینے کے لئے بادھیت ہونا پڑتا ہے، آج کے ودوانوں اور پنڈتوں کو پراچین کال کے رشیوں اور تپسویوں کی نائیں نگروں کے کولاہل سے دُور بن پردیشوں اور گری کندراؤں میں کیول گیان وِچار کے لئے بیٹھنا کٹھن ہو گیا ہے۔

اُپریکت سنکشپت وِوچن سے سپشٹ ہی ہے کہ ہماری آرتھک ویوستھا جہاں دُوشت ہے۔ ارتھ ویوستھا کے دُوشت ہونے سے 'کام' کا دُوشت ہونا سوابھاوک ہی ہے۔ آج جیسی وِلاستا اور کامُکتا کی چرچا کرنا ایک دُکھ پرسنگ کو پاٹھکوں کے سنمکھ رکھنا ہے۔ ایک شبد میں ہم سنیم اور نیتکتا کے اونچے ستھان سے گر کر بہت نیچی سطح پر آ گئے ہیں۔

ارتھ اور کام کی نیتیوں کے دُوشت ہونے کے کارن پر جب ہم وِچار کرنے لگتے ہیں، تو سہسا ہی دھارمک سنستھا ہمارے سامنے آ جاتی ہے۔ منشیہ میں چاہے وہ پرتھوی کے کسی بھاگ میں کیوں نہ رہتا ہو، کسی بھی واتاورن میں کیوں نہ پلا ہو، اُس میں دھارمکتا کے انکُر سوابھاوتہ پائے جاتے ہیں، ستیہ اور نیائے کے پرتی پریم، سہانوبھوتی پراسپرک، سوہاردہ آدی دھارمک چِنہ ہوتے ہیں، یہ پرایہ سب ہی منشیوں میں سوابھاوتہ ہوتے ہیں۔ پرنتو وے دُربل سنسکاروں کے پربھاؤ اور کُسنگت سے دب سے گئے ہیں۔ ہم نیائے اور ستیہ کی مہما جانتے اور سمجھتے ہوئے بھی اور اُن کے آچرن کی اچھا رکھتے ہوئے بھی پتھ بھرشٹ دیکھے جاتے ہیں۔ بہت سے اگیان وش پتھ بھرشٹ ہوتے ہیں۔ اُن کی ہمیں شکایت نہیں ہے۔ شکایت تو سمجھدار اور پڑھے لکھے لوگوں کے آچرن پر ہے۔ اس کا مکھیہ کارن سنسکاروں کا دُربلیہ ہی ہے، دھن لولپوں اور کامُک ویکتیوں کے لئے جو سمجھدار سمجھے جاتے ہیں، دھرم اور اُس کی وشیشتاؤں کے لئے کوئی مان نہیں ہے۔ وے تو دھرم کا بالکل بہشکار کرنے پر اُدیت دیکھ پڑتے ہیں۔ کیونکہ یہ اُن کے آمود پرمودوں، خواہشوں اور دھن کے کتسِت ویاپار میں بادھک سمجھا جاتا ہے، وے ایشور کی ستا سے انکار کرتے ہیں۔ دھرم کو ڈھکوسلہ کہتے ہیں۔ مانوتا اور مانو پریم اُن کو کوئی اپیل نہیں کرتا، نہ یہ اور نہ پرواہ اور نِربلوں، استریوں، پُروشوں، روگیوں اور پر اتیاچار اور بم ورشا کرنے سے اُن کو دُکھ نہیں ہوتا۔ بات یہ ہے کہ ارتھ اور کام کے دھرم وِہین ہونے نے اُن کے ہردیہ کی کومل بھاؤناؤں کو سکھا دیا ہے، اور اُس سے مانوتا وِنچت کر دیا ہے۔ لوگوں کی ادھرم ہی ارتھ اور کام سمبندھی دُرواستھا کے لئے ذمہ دار ہے، اتہ سپشٹ ہے دھرم وِہین ارتھ اور کام وِناشکاری ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمارے یہاں پہلا پد دھرم کو دیا گیا ہے، اُس کے بعد دُوسرا پد ارتھ کو، تیسرا کام کو اور چوتھا موکش کو دیا گیا ہے، جس کا ابھی پرائے یہ ہے کہ دھرم پُورک ارتھ کا اُپارجن اور اُپیوگ کرو، دھرم پُورک اُپارجت اور مریادت ارتھ سے کام کا اُپبھوگ کرو۔ مریادت ارتھ اور کام سے موکش کی سادھنا کرو، اس دِرشٹی کرم سے سپشٹ ہے کہ ارتھ اور کام کے دھرم دوارا مریادت ہو جانے پر اُن میں آ سکتی اُتپن نہیں ہوتی، اور موکش کا مارگ سُلبھ ہو جاتا ہے، یہ آسکتی ورتمان آرتھک اوویوستھا اور اشانتی کا کارن ہے، اس آسکتی نے امریادت آکار دھارن کیا ہے، اور یہی ورتمان یُدھ کا آنترک کارن ہے، اور یہی ... ۵ ورش پہلے کے مہاسمر کا مُول کارن تھا ⁂

سورگیہ سوامی سروانند جی کی یاد

(از شری اشوک رنباسی کھمبڑوی)

۱ راستی کے اے پیمبر! قوم کی روحِ رواں
تیرے پیچھے چل رہا تھا آرلیوں کا کارواں

۲ تیرے آگے سر بسجدہ تھی منازل کی جبیں
تنگ تھی افکار پہ تیرے فضائے آسماں

۳ سرد سینوں میں کھولایا تو نے غیرت کا لہو
عظمتِ ماضی کی پھر سے کر گئے تازہ داستاں

۴ دلوں کی شمع سے روشن کئے تو نے قلوب
انقلابی حوصلوں کی صبح تھی تیری زباں

۵ فرض کی تکمیل میں پیتا رہا خونِ جگر
باغِ ارمان و تمنا کا رہا تو پاسباں

۶ دُور دنیا سے نہیں تھا کیا ترا پہلے مقام
دُور تر اس چمن سے کیوں بنایا آشیاں؟

مانس آہاریوں کی دلیلوں کا جواب

(صفحہ ۳ سے آگے)

کے لئے ذمہ دار ہے، ساماجک کارمیہ کرنے والے ویکتیوں کے لئے جیون کا کوئی نِہیت نہیں کیا جا سکتا۔ کوئی ایورسٹ اونچے شکھر پر چڑھنے کا ساہس کرتا ہے تو دوسرا ساگر کی تلی میں پہنچنے کا ساہس کرتا ہے، کوئی آکاش میں اُڑنے اور آکاش ... پر جیون نِرواہ کرنے کا یتن کرتا ہے، ان کی نئی کلپنائیں ہوں گی۔ جن کا پورا کرنا نہ ہوگا، نیتک شکھشا شاستری کا کام ان کے لئے نیتم نِردھارت کرنا نہیں ہے!

پرکاش لاہور ہفتہ وار

جلد ۳ | دیانند ابد ۹۷ — آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۲۲ | نمبر ۱۹

عام طور پر ہر تیسرے سال آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سبھا سدوں کے نئے نرواچن پر یہ سوال کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ سبھا کی اوستھا میں پریورتن ہونا چاہیئے۔ بعض لوگ اپنے سوبھاؤ کے مطابق اس پریورتن کو کرانتی کا نام دیتے ہیں بھنساہ پریورتن شیل ہے، کوئی محسوس کرے یا نہ اس میں پریورتن ہوتا رہتا ہے۔ لیکن سنسار کا اتہاس بتلاتا ہے، کہ جب اس پریورتن نے کرانتی کا روپ دھارن کیا، لابھ کی بجائے ہانی ہوئی، فرانس میں بھی کسی سمے ایک بھاری کرانتی ہوئی تھی، اس کرانتی کا جے گھوش تھا "سوتنترتا"۔ "بھراتری بھاؤ" اور "سمانتا" لیکن اتہاس اس بات کا ساکشی ہے کہ کرانتی کے نام پر ان تینوں چیزوں کی ہتیا کی گئی پرجاتنتر راجیہ ستھاپت کرتے کرتے فرانس میں ایک شخص کا راج ستھاپت ہو گیا، ہوا ہر وقت چلتی رہتی ہے نہ چلے تو منشیہ جیون اسمبھو ہو جائے، کنتو یدی ہوا کی جگہ آندھی لیلے، تو مکان گر جاتے ہیں۔ برکش اپنی جڑ سے ہل جاتے ہیں اور پشو پکشی ہلاک ہو جاتے ہیں، میں نہیں کہتا کہ کرانتی سے کوئی لابھ نہیں ہوتا، کنتو میری یہ سمتی ضرور ہے کہ کرانتی اپنے پیچھے بہت پربھاو چھوڑ جاتی ہے، عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کرانتی کا پرنام بعینہ الٹ ہوتا ہے، یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ کرانتی لانے کا دعویٰ کرنے والے ایرشا اور دویش کے بھاوؤں سے پریرت ہوتے ہیں۔ ان کا پرتین نشپھل جاتا ہے، کرانتی اچھی ہو یا بری، یہ نشچیت ہے کہ تبھی لائی جا سکتی ہے۔ جب کوئی وشیش وکیکتی آپتن ہو۔

چھ برس ہوئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں بھی کرانتی لائی گئی۔ کرانتی آئی یا نہ آئی، کنتو کہا یہ گیا کہ سبھا میں کرانتی پیدا کرو، کرانتی کا ایک چنہہ یہ تھا کہ گورو کل کے پربندھ کیلئے ایک ودیا سبھا بنائی گئی۔ کاش کہ آج آچاریہ رام دیو جیوت ہوتے اور وہ اپنے منہ سے کہتے کہ ودیا سبھا کے سمبندھ میں ان کی کیا سمتی ہے، اس کے کرتے کرتا پکش یا تی بھی یہ نہیں کہہ سکتے، کہ ودیا سبھا کے نشچات گورو کل کی اوستھا میں کوئی بھاری پریورتن آیا ہے در حقیقت کرانتی تو اسی سمے رہ گئی جب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب ودیا سبھا کے علیحدہ ادھیکاری نیت کرنے کو تیار نہ ہوئی۔ سبھا کے ادھیکاری ایک رہے، اس لئے انترنگ سبھا کے بھی وہی رہے، اور ودیا سبھا کے بھی، سبھا کی ایک کی بجائے دو انترنگ سبھائیں ہو گئیں اور بس۔ تین ورش کے نشچات جب سبھا کے سبھا سدوں کا بہو پکش بدل گیا۔ اور ادھیکاری نئے آ گئے، تو ودیا سبھا بھی نئے ادھیکاریوں کے آدھین آ گئی۔ نئے ادھیکاری

سبھا کا اجلاس ۳

گورو کل کے ویسے ہی ہتیشی ہیں، جیسے کہ کوئی اور ان کا کسی دشیش وشئے پر مت بھید ہو تو ہو لیکن ان کے گورو کل کے ہت چنتک ہونے میں سندیہہ نہیں۔ ان کے ہاتھ میں گورو کل کا ہت ویسے ہی سرکشت ہے، جیسا کہ کسی اور کے، بلکہ انہیں اپنی ذمہ داری کا اسقدر احساس ہے، کہ انہوں نے گورو کل کا پربندھ اپنے ہاتھ میں رکھنے کی بجائے ان ہاتھوں میں دے دیا، جن کے متعلق یہ سمجھا جاتا تھا کہ ان میں گورو کل زیادہ ہے، جو باتیں مجھے سبھا میں کہنی چاہئیں وہ میں اخبار میں لانا نہیں چاہتا صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ ودیا سبھا کے بننے کے بعد گورو کل کی اوستھا میں کوئی انقلاب نہیں آیا اور یہ بھی کہہ دوں کہ اس میں ودیا سبھا کا دوش نہیں، اصل بات یہ ہے، کہ آریہ سماج میں ودوانوں کا ابھاؤ ہے، ودیا سبھا کے سارتھک ہونے کیلئے آوشیک ہے، کہ اس میں ہر ایک وشئے کے پنڈت ہوں۔ آریہ سماج میں ایسے لوگ نہیں ملتے، اور باہر سے لئے جائیں تو پریوجن سدھ نہیں ہوتا کیونکہ ضروری نہیں کہ وہ رشی دیانند کے سدھانت کو ماننے والے ہوں۔ ان کا رشی سے مت بھید ہو تو رشی کے درشٹی کون کی پشٹی کیسے کر سکتے ہیں؟ سارانش یہ کہ ان چھ درشوں میں گورو کل کی اوستھا ویسی ہی رہی ہے، جیسی کہ پہلے تھی۔ اگر پہلے سے بدتر نہیں ہو گئی۔ انسٹی ٹیوشنوں اور سوسائیٹیوں کے متعلق کبھی کبھی —— Stock taking ہوتے رہنا چاہئے۔ اس کا سمپادن سماچار پتر نہیں، اور میرے لئے تو ایک وشیش کٹھنائی ہے کہ میں سبھا کا ادھیکاری ہوں، سبھا کی سنستھاؤں کی باتیں سماچار پتروں میں نہیں لا سکتا، کنتو میں ادھیکاری نہ ہوتا تو بھی گورو کل کے سمبندھ میں کوئی بات سماچار پتر میں نہ لکھتا۔ ہاں میری یہ سمتی ضرور ہے، کہ اپنی کسی سبھا میں جس میں وہ سجن شامل ہوں جو گورو کل کے حالات جاننے کے پاتر ہوں وچار ہونا چاہئے یدی یہ معلوم ہو کہ اوستھا سنتوش جنک ہے تو درشٹ سماپت ہوئی۔ اور یدی یہ پتہ لگے کہ اوستھا میں دوش آ رہا ہے، تو اسے دور کرنے کا اپائے کرنا چاہیئے۔ اسی طرح آریہ سماج کے دوسرے کاموں کے متعلق سوچنا چاہیئے کہ وہ کیسے چل رہے ہیں۔ سبھا کا ایک بڑا کام وید پرچار ہے، ورشوں سے کم و بیش ایک ہی پرتھا پر چل رہا ہے، اس کے متعلق استنتوش ہے اس کے سنشودھن کے لئے کئی پرستاؤ ہوئے، کنتو اس سمے تک کوئی بھی پرستاؤ پریکشا کی کسوٹی پر پورا نہیں اترا، اس کے یہ ارتھ نہیں کہ نئے پرستاؤ نہ آنے چاہئیں۔ ان پر وچار نہ ہونا چاہیئے، نئے پرستاؤں کا نہ آنا، اس بات کا پرمان ہوگا، کہ ہمارے دماغوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے، پرچار کی ورتمان پرتھا میں کئی دوش تو ایسے ہیں، جن کے متعلق سرو سمتی ہے کنتو یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ انہیں کیسے دور کیا جائے۔ سبھا کے آدھین اپدیشک ودیالیہ بھی ہے اور ودیارتھی آشرم بھی، ان کے سمبندھ میں بھی طرح طرح کے وچار اتپن ہو رہے ہیں، ایسے سجن بھی ہیں، جن کی سمتی میں یہ بند ہو جانے چاہئیں۔ اور بند نہ ہوں تو ان میں وشیش پریورتن ہونا چاہیئے۔ جو کچھ میں نے اوپر لکھا ہے، اس سے میرا تات پریہ یہ ہے، کہ جیوت سماج میں پریورتن کی اچھا کا اتپن ہونا سوبھاوک ہے، اور یدی پریورتن کی اچھا نہیں تو سمجھو سماج جیوت نہیں۔ مجھے یہ شکایت نہیں کہ پریورتن پر زور دیا جاتا ہے بلکہ یہ کہ ضرورت سے کم دیا جاتا ہے، اور پھر یہ کہ جو پریورتن پیش کئے بھی جاتے ہیں۔ انہیں کاریہ روپ میں لانے کے سادھن نہیں بتائے جاتے، پھر جہاں پرجاتنتر راجیہ ہو، جیسا کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں ہے۔ وہاں کون کہہ سکتا ہے، کہ کونسا نشچیہ کب تک قائم رہے گا، چھ ورش ہوئے سبھا کا نرواچن اس سوال پر لڑا گیا، کہ سبھا کا پربندھ اپدیشکوں کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے۔ اپدیشکوں کی ایک تعداد اس لئے کی تھی، کہ سبھا کا پربندھ سوائے اپدیشکوں کے کسی اور کے ہاتھ میں نہ ہونا چاہیئے۔ سناتکوں کی یہ اچھا تھی کہ گورو کل کے پربندھ کے لئے ایک ودیا سبھا بنائی جائے۔ چنانچہ اپدیشک اور سناتک دونوں مل گئے، اور ان کے سنگٹھن سے سبھا کا جو نرواچن ہوا، اسے اپدیشکوں کی جیت بتایا گیا۔ آچاریہ رام دیو سبھا کے پردھان بنائے گئے تو کہا گیا، کہ جب سے سبھا ستھاپت ہوئی ہے، پہلی بار ایک اپدیشک پردھان بنا ہے، اس کے تین ورش پشچات سبھا کا پھر سادھارن نرواچن ہوا، نئے پرتی ندھی آئے، اس نرواچن میں اشو یہ تھا کہ اپدیشکوں کا پربندھ میں ہاتھ ہونا چاہیئے یا نہیں۔ اور سبھا کے سبھا سدوں کے بہو پکش نے یہ فیصلہ دیا، کہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کسی اپدیشک کا سبھا کا پردھان ہونا تو دور کی بات رہی، اس کا انترنگ سبھا میں آنا بھی نشیدھ قرار دیا گیا، گویا پہلے ایک کرانتی آئی، جس نے پہلے کاریہ کرم کو بدل دیا، اس کے تین ورش بعد پھر کرانتی آئی، جس نے کاریہ کرم کو بدل دیا۔ اب کرانتی کا کونسا نیا نعرہ لگایا جائے گا؟ کسی وقت یہ مطالبہ کیا جاتا تھا، کہ سبھا کے ادھیکاری اپنا سارا سمے دینے والے ہوں۔ میں لکھ چکا ہوں، کہ اس سمے بہت سے ادھیکاری ایسے ہیں، جو اپنا سارا سمے سبھا کو دیتے ہیں۔ اور پھر اس بات کا کوئی ورودھ بھی کیسے کر سکتا ہے، کہ سبھا ایسے ہاتھوں میں ہو، جو اپنا سارا سمے اور اپنی ساری شکتی اس کے ارپن کرتے ہوں، پرشن تو کیول یہ ہے کہ یہ کہاں تک قابل عمل در آمد کیوں کسی کا اپنے وقت کا مالک ہونا اسے سبھا کا ادھیکاری بننے کے یوگیہ نہیں بنا، ادھیکاری بننے کے لئے کچھ اور گن بھی چاہئیں یدی سبھا کو سرو گن سمپن اور اپنا سارا سمے دینے والے اور ساری شکتی ارپن کرنے والے ادھیکاری مل جائیں، تو اہو بھاگیہ!

اس لمبی بحث کو ختم کر کے میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں، اور وہ یہ ہے، کہ سبھا کی اوستھا کی پڑتال ہونی چاہیئے، اب پرشن یہ ہے، کہ کیسے ہو اور کب ہو۔ ایک صورت تو یہ ہے، کہ ایک کی بجائے سبھا کے دو جنرل اجلاس ہوا کریں۔ ایک میں (Routine) ہوا کرے، ادھیکاری چنے جائیں، اور بجٹ پاس کیا جائے۔ اور دوسری میں پالیسی اور پروگرام پر وچار کیا جائے۔ ایسا ہو سکے، تو اس سے اچھی کوئی بات نہیں، لیکن تجربہ بتاتا ہے، کہ ایک ورش میں سبھا کے دو ادھیویشن بڑی مشکل سے ہوتے ہیں۔ آریہ سماج لاہور کے وارشک اتسو پر ادھیویشن کیا جائے۔ تو اس سماج کے

اور اگر کیا دیکھیں تو مشکلات ہوتی ہے، کہ ہمارا جلسہ
بھی چار دن ہے اور اگر اس کے علاوہ کیا جائے،
تو کورم نہیں ہوتا۔ دو دو رشتوں سے سبھا کا بجٹ
پاس نہ ہوا۔ اس لئے ضرورت تھی، کہ سبھا کا جلسہ
کیا جائے۔ آریہ سماج دھن ملی، لاہور کے پچھلے
وارشک اُتسو پر یہ ادھیویشن کیا گیا۔ اور معلوم
اس کا کورم کرنے کے لئے کتنے جتن کرنے پڑے
تب کہیں جا کر کورم ہوا۔ اور بجٹ پاس ہوا۔
پھر خرچ کا سوال بھی ہے۔ بہت سے پرتی ندھی
مارگ و بئے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے، اور کئی
آریہ سماجیں بھی یہ بوجھ برداشت کرنے کے
یوگیہ نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ سبھا کے وارشک
سادھارن ادھیویشن میں ایک دن نرواچن اور
بجٹ کے لئے رہے، اور دوسرا پالیسی اور پروگرام
پر وچار کرنے کیلئے، کنتو یہ بھی سمجھتے ہے، جب
ہم اسباب کا دھیان رکھیں کہ سارا سمے فضول
نشٹ نہ ہو۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے، کہ پہلا
دن نرواچن میں گذر جاتا ہے، اور دوسرے دن
کا بہت سا حصہ بجٹ میں، جب پرستاؤں
کا سمے آتا ہے، تو پرتی ندھی ادھر ادھر ہو جاتے ہیں۔
اور بہت سے چلے بھی جاتے ہیں۔ اگر پرتی ندھی
یہ چاہیں کہ وہ اسباب کے وچار کے لئے کوئی سمے
نکال سکیں، تو آریہ سماج کی اس وقت اُنتی ہو رہی
ہے یا نہیں۔ نہیں ہو رہی تو کیوں؟ اور اُنتی
میں جو رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے، اُسے دور کرنے
کے اُپائے سوچے جائیں۔ تو انہیں کوشش کرنی
چاہئے کہ پہلے دن سبھا کا تمام پربندھ وشیک
کام سماپت کر دیں۔ اور دوسرے دن اسباب پر
وچار کریں کہ آریہ سماج کی اوستھا کیا ہے۔ سبھا کا وارشک
ادھیویشن سر پر آ رہا ہے، اس بار جیسا پرکشن ہو
سکتا ہے، کنتو یہ بھی سمجھتے ہے جب ایک ایک پرتی
ندھی یہ پرتگیا کرے، کہ وہ کیول اس اوستھا میں
بولے گا، جب اُسے کوئی نئی یا کام کی بات کہنی ہوگی۔
اور اس کے لئے بھی وہ کم سے کم سمے لے گا۔ یہ
پرکشن سکیں ہے، تو سماج کی اوستھا پر وچار کرنے
کا ایک ہی ڈھنگ رہ جاتا ہے، کہ سبھا کے ایک کی
بجائے دو ادھیویشن کئے جائیں ✦ کرشن

بیکاری اور حکومت پنجاب

حکومت پنجاب نے صوبہ کے پڑھے لکھے
نوجوانوں کے مسئلہ بیکاری کے حل کے لئے بیس ہزار
کی رقم منظور کی ہے۔ یہ رقم صنعت و حرفت
کو فروغ دینے کی غرض سے اعلیٰ تعلیم یافتہ بیکاروں
میں تقسیم کی جاوے گی۔ لیکن اتنی قلیل رقم سے
کیا ہوگا؟ جہاں نئے سکولوں پر ہزاروں روپے کھول
خرچ کئے جا رہے ہیں۔ وہاں صنعت و حرفت
کی ترقی اور بیکاری کے علاج کے لئے صرف بیس
ہزار روپیہ، معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کو بیکاروں
کی صورت حالات کا احساس نہیں!

اس ہفتہ کا اہم واقعہ

اس ہفتہ کا سب سے اہم واقعہ جرمن ڈکٹیٹر
ہرہٹلر کے دستِ راست ڈپٹی نازی لیڈر ہر ہیس
کا جرمنی سے فرار ہے، وہ شمالی جرمنی سے بذریعہ
ہوائی جہاز ۸ سو میل کا سفر طے کر کے سکاٹ لینڈ
کے ایک گاؤں میں پیراشوٹ کے ذریعہ اُترا۔ جہاں
اُسے گرفتار کر کے جنگی قیدی بنا لیا گیا ہے۔ ہر ہیس
کے یکایک فرار سے جرمنی میں کھلبلی مچ گئی ہے۔
امریکہ اور انگلینڈ کے سیاسی حلقوں میں اس کے
فرار سے نتیجہ نکالا جا رہا ہے، کہ نازی پارٹی میں پھوٹ
پڑ گئی ہے۔ جرمنی پروپیگنڈا کر رہا ہے، کہ اس کا
دماغ خراب ہے، لیکن ڈاکٹری معائنہ نے اسے
صحیح الدماغ قرار دیا ہے۔ اہم انکشافات کی توقع
رکھنی چاہیئے ✦

نظام سرکار اور ہندی

نظام سرکار نے ہندی ساہتیہ سمیلن کے
اجلاس کے انعقاد کی جو حیدرآباد میں ہونا تھا،
اجازت نہیں دی۔ اس سے اس کی ہندی دشمنی
کا روشن ثبوت مل گیا ہے، کہاں ہیں کشمیر ریاست
کے وہ مسلمان جو دربار کشمیر کے ہندی کو محض اُردو کے
مساوی درجہ دینے پر ہی آسمان سر پر اُٹھائے ہوئے
ہیں۔ اگر کہیں وہاں اُردو کی بجائے ہندی کو سرکاری
زبان قرار دے دیا جائے، تو نہ جانے وہ کیا کچھ کر ڈالیں
ہندو ماتر کو نظام سرکار کی ہندی گھاتک نیتی کے
ورودھ پرزور پروٹسٹ کرنا چاہیئے ✦

آریہ سماج مندر مدراس کا افتتاح

آریہ سماج مدراس کا نیا مندر اوڈیپا
نائیک سٹریٹ میں بن کر تیار ہو گیا، اس کی رسم
افتتاح ۶ مئی کی شام کو ٹراونکور کے دیوان
سر سی۔ پی رام سوامی آئیر نے ادا کی، اپنی افتتاحی
تقریر میں آپ نے آریہ سماج کو خراجِ تحسین ادا کیا،
اور فرمایا کہ یدپی آریہ سماج اپنی عمر کے لحاظ سے
ابھی بچہ ہے تاہم اس کے سدھانت، اس کی
تعلیم اور اس کے اصول پہاڑوں کی طرح پورانے
اور مضبوط ہیں، وہ سنسار کو ویدوں اور
اُپنشدوں کی اور لیجانا چاہتا ہے، جن میں سنسار
کے کلیان کے راز چھپے ہیں ✦

ڈاکٹر ٹیگور کی ۸۰ویں سالگرہ

۹ مئی کو مہا کوی رابندر ناتھ ٹیگور کی ۸۰ ویں
سالگرہ منائی گئی۔ اس اوسر پر مہاتما گاندھی نے جو
سندیش کوی کے نام بھیجا، اس میں لکھا کہ میری
دُعا ہے، کہ آپ پانچ بیسیاں پوری کریں! مہاتما
گاندھی اور ہر ہندوستانی ہی کیا، دنیا بھر کے ساہتیک
دیکھتی اس وشو وبھوتی کی دیرگھ آیو کے لئے پرارتھی
ہیں۔ آپ ایک سو برس نہیں، ایک ہزار برس جئیں!!

چندہ میں رعائت کا اعلان

سبھا کے سالانہ اجلاس کے سلسلہ میں ہم ایک بھاری
رعائت کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ ہے، کہ
جن سماجوں میں "پرکاش" اور "آریہ ورت" نہیں
جاتے، وہ سماجیں اپنے پرتی ندھی کے ہاتھ "پرکاش"
کا چار روپے کی بجائے تین روپے، اور "آریہ ورت"
کا دو روپے کی بجائے ڈیڑھ روپیہ یا دونو کے لئے
ساڑھے چار روپے چندہ بھیج دیں۔ مستحق آریہ بھائی
بھی اس رعائت سے لابھ اُٹھا سکتے ہیں۔ جو پہلے
گراہک ہیں، اُن کو یہ رعائت نہیں ملے گی۔ یہ رعائت
اشاعت کو وسیع کرنے کیلئے کی جا رہی ہے۔ نہ کہ
پہلے گراہکوں کو دے خسارہ اُٹھانے کے لئے ✦

نقلی سونے کے متعلق شکائت!

ہمارے ایک گراہک پنڈت شو شنکر شرما
شاہدہ (خاندیش) اور ان کے کچھ دوستوں نے نقلی
سونا منگوایا تھا۔ اُنہوں نے شکائت کی ہے، کہ وہ
اشتہار میں لکھی تعریف کے مطابق نہیں نکلا کیونکہ
"کوٹتے وقت پھٹ جاتا ہے، اور رنگ بھی ٹھیک
نہیں رہتا۔" اخبار والے کسی چیز کے فائدہ مند
یا نقصان دہ ہونے کی تصدیق نہیں کر سکتے، اگر چیز
بموجب تحریر نہیں ہے۔ تو گراہک دوکاندار کو اس
جھوٹی تحریر کے لئے سزا دلوانے میں قانون کی مدد
لے سکتے ہیں ✦

سنگٹھن کو کمزور کون کرتا ہے؟

"آریہ گزٹ" کو یہ بھرم کیسے ہوا کہ آریہ پرتی
ندھی سبھا پنجاب نے منٹگمری میں ڈی۔ اے۔ وی کالج
کھولنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے، حقیقت یہ
ہے کہ سبھا دونوں کالج کھولنا چاہتی ہے، اس
کے لئے پرسٹاف کا انتخاب ہو چکا ہے۔ اور
بلڈنگ کے لئے کچھ سامان بھی خرید جا چکا ہے
ہاں منٹگمری کالج کے متعلق سننے میں آیا تھا کہ
پنجاب سرکار اس کی اجازت نہیں دے گی،
کیونکہ وہ اپنا کالج وہاں کھولنا چاہتی ہے
جالندھر کالج کے متعلق اُس نے لکھا
آریہ پرتی ندھی سبھا دیانند کالج جالندھر
پر ایک دوسرا کالج کھولنے میں حق بجانب
جنتا کے دھن اور سمے کو نشٹ کر کے
سنگھٹن کو کمزور کیا جا رہا ہے، اس کے
صرف یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ ڈی اے وی
کالج جالندھر والوں نے کنیا مہاودیالیہ
میں لڑکیوں کے لئے بی۔ اے تک کی پڑھائی
ہوتے ہوئے اس کے مقابلے میں کیوں لڑکیوں
کا کالج کھولا؟ اور سارو دیشک سبھا کے
ہوتے پرادیشک سبھا کو کیوں" سارو دیشک
پرتی ندھی سبھا بنانے کی کوشش ہو رہی ہے
کوئی بتائے، کہ سنگھٹن کو کمزور کرنے کی
کرتا ہے، گورو کل وبھاگ یا کالج وبھاگ

بھوانی میں فرقہ دارانہ

ڈھاکہ، احمد آباد، بمبئی، کانپور
شریف میں ابھی ابھی فرقہ دارانہ فساد ہو چکے
اب بھوانی میں بھی فساد ہو جانے کی خبر آئی
معلوم ہوتا ہے کہ یہ وبا پنجاب میں آ گئی ہے
کہ فساد کی ابتدا اسکول سے ہوئی بتائی جاتی
اس فساد میں آٹھ اشخاص ہلاک اور ۳۴ زخمی
ہیں۔ یہ فساد کچھ کم شرمناک نہیں، ضرورت
حکومت خبردار ہو جائے، اور اس وبا کو
پھیلنے سے روکے۔

ریاست حیدر آباد کا مالک کون

نظام صاحب ریاست حیدر آباد
اپنی ملوکیت قرار دیتے ہیں۔ لیکن ریاست
اتحاد المسلمین یہ پراپیگنڈا کر رہی ہے کہ
حیدر آباد شروع سے ایک مسلم ریاست
ہے، اور اس کا حاکم مسلمان چلا آیا ہے،
اس کے حقیقی حاکم مسلمان ہیں۔ گویا اس نے
کو بھی جواب دے دیا ہے، اب نظام گورنمنٹ
اعلان کرنا پڑا ہے، کہ حضور نظام
حکومت سے دستبردار ہونے کو تیار نہیں
ان کی ہے مسلمانوں کی نہیں۔ مجلس مذکور
کو مسلمانوں کی ملکیت قرار دینے کی ایک وجہ
کہ نظام نے رعایا کو ذمہ دار حکومت دینے
کیا ہے، نظام سرکار کے اعلان میں اس بات
کی گئی ہے۔ کہا گیا ہے، کہ حضور نظام نے
وعدہ نہیں کیا؟ زمانہ جمہوریت کا ہے، اس
سے اگر دیکھا جائے، تو در حقیقت ریاست
مسلمانوں کی نہ نظام کی بلکہ ہندوؤں کی ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پھر سے کاریہ کھشیتر میں!

(از مہتیشی علاولپوری!)

اگرچہ میرے ماتا پتا آریہ سماجی نہیں، پھر بھی میں اور میرے بھائی سب آریہ سماج کے کاموں میں سرگرم حصّہ لیتے رہے ہیں۔ میرے دو بڑے بھائیوں لالہ دولت رام بی۔ اے بی۔ ٹی اور لالہ لاہوری رام "دیش" نے علاولپور میں رہتے ہوئے، اور افریقہ میں سرکاری ملازمت کے دَوران میں آریہ سماج کی جو شاندار سیوائیں کیں۔ وُہ علاولپور اور نیردبی کی آریہ سماجوں کے اُس وقت کے پرانے آریہ سماجی بخوبی جانتے ہیں افسوس کہ یہ دونو ہستیاں آج اِس اسار سنسار میں نہیں ہیں۔ مجھے آریہ سماج کا سیوک بنانے میں جہاں علاولپور آریہ سماج کے رُوح رواں مہاشے گوربرشاد کا زبردست ہاتھ ہے، وہاں اپنے بھائیوں کی سنگت کا بھی کچھ کم نہیں۔ یُوں تو میں ہوش سنبھالنے کے سمیہ سے اپنے سورگیہ بھائیوں کے پد چنہوں پر چل رہا ہُوں۔ لیکن حصُول تعلیم کے زمانہ میں مَیں آریہ سماج کے کاموں میں بہت سرگرم حصّہ لیتا رہا ہُوں۔ ہوشیارپور اور جالندہر ضلع میں کہیں بھی کوئی جلسہ ہوتا۔ اس میں ضرور شامل ہوتا۔ مناظرے اور شاستر ارتھ دیکھنے کا خاص شوق تھا۔ اس کا پرِبھاؤ مجھ پر یہ پڑا کہ میرے دل میں بھی ایک پُرجوش آریہ مشنری بننے کی خواہش پیدا ہوگئی۔ اسی خواہش نے مجھے دیانند اُپدیشک ودیالہ میں داخل ہونے پر مجبور کیا۔ اگرچہ مَیں بڑے بھائی کی مرتیُو سے گھر کے تبدیل شُدہ حالات میں تعلیم مکمل نہ کر سکا۔ تاہم سماج سیوا کا جذبہ اسی طرح قائم رہا — یہی جذبہ برنس جیپر داد کر مجھے کنیا گورُوکل دہرہ دُون میں سُو رگیہ آچاریہ رام دلیو کے پاس اُن کے اسسٹنٹ کے طور پر لے گیا۔ سبھا کی گولڈن جوبلی سے کچھ سمے پہلے مجھے "پرکاش" کو سنبھالنے کا اوسر ملا۔ تب سے اسی کے دوارا سیوا میں لگا ہوا ہُوں۔ سن ۱۹۳۲ء سے لیکر سن ۱۹۳۹ء تک مَیں تحریر ہی نہیں تقریر کے ذریعہ بھی سیوا کرتا رہا ہُوں۔ یدیپی یہ سیوا کوئی ایسی سیوا نہیں جسے ورنن یوگیہ کہا جا سکے، تتھاپی مضمون کو پُورن بنانے کے لئے اس کا ذکر ضروری ہے۔ تقریری پرچار کے سلسلہ میں مَیں علاولپور، جالندہر، ہوشیارپور، شام چوراسی، دوسُوہا، راولپنڈی کے جنڈ بالہ، چونیاں، گڑھ شنکر، لاہور، سب سماجوں میں، امرتسر لارنس روڈ اور شردھانند بازار، دھرم کوٹ رندھاوہ، رجوعہ، رمداس، وغیرہ کی سماجوں میں ویاکھیان دے آیا ہُوں۔

دو سال سے مَیں نے سماجوں میں جانا بند کر رکھا ہے، اب پھر سے اس کے لیے ہمّہ نکال رہا ہُوں۔ اور آریہ سماجوں کے بُلاوے پر باہر جایا کرُوں گا۔ سوائے ستیہ گرہ تحریک کے دنوں کے سنہ ۱۹۳۵ء سے اب تک میں نے آریہ سماج کی سرگرمیوں میں نمایاں حصّہ نہیں لیا۔ کیونکہ میں لڑائی جھگڑوں کو پسند نہیں کرتا اور نہ ایسے واتاورن میں کام کرنا مجھے پریہ ہے۔ اس لئے آج تک زور دیئے جانے پر بھی نہ مَیں نے کسی سماج میں ادھیکاری بنا ہُوں، اور نہ کسی سماج کا پرتی ندھی بن کر سبھا میں گیا ہُوں۔ سنہ ۱۹۳۵ء سے سن ۱۹۳۹ء تک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں جو پارٹی بازی رہی ہے، اس نے میرے من پر بڑا دُکھ بھرا بھاؤ ڈالا۔ اِن دنوں تو بعض اوقات من یہ سوچنے لگتا تھا کہ کیا یہ رشی دیانند کا سماج ہے؟ اگر نہیں تو پھر اس میں تجھے نہ رہنا چاہیئے۔ لیکن یہ سوچ کر کہ حالات سے گھبرا کر پیچھے ہٹنا بزدلی ہے، تجھے رشی کے سندیش سے کام ہے، تیرا تعلق رشی دیانند سے ہے۔ تجھے اس کے ان انویائیوں سے کیا لینا دینا جو سماج کی شوبھا نہیں، اپمان کا کارن بن رہے ہیں۔ اسی خیال نے مجھے آریہ سماج کی یتھا شکتی خاموش سیوا کے لئے باندھے رکھا۔ حیدر آباد ستیہ گرہ نے میری مُردہ امنگوں کو پھر سے جیوت کر دیا۔ وہی پرانا جذبہ بیدار ہو اُٹھا اور میں کاریہ کھشیتر میں کُود پڑا، لیکن اس کے بعد ایک عنصر نے پھر شوچنیہ درشیہ سامنے اُپستھت کر دیا۔ من کو پہلے سے بھی زیادہ آگھات پہنچا۔ دو ورش پھر واتاورن شُدھ ہونے کی پرتیکشا کرتا رہا۔ اب پھر من کہتا ہے کہ کچھ یُدھ کے کارن اور کچھ آریہ سماجیوں کے اپنے جیون میں آریتو نہ ہونے کے کارن پیدا ہوئی آریہ جگت میں سُستی کو دُور کرنے کے لئے مجھے جدوجہد کرنی چاہیئے۔ آتما کی اس پُکار کو سُن کر مَیں پھر سے کاریہ کھشیتر میں کُود پڑا ہُوں۔ اس کی ابتدا ۱۱ مئی سے ہوگئی ہے۔ جبکہ مَیں نے آریہ سماج گوال منڈی کے سبھاسدوں کی آگیا کا پالن کرتے ہوئے منتری پد کو سویکار کیا۔ مَیں اس پد کو کرتویہ اور سیوا کا پد سمجھتا ہُوں۔ ادھیکار یا شان کا نہیں اس لئے جب تک سیوا اور کرتویہ کے یوگیہ خود کو پاؤں گا اسے پاس رکھُوں گا، نہ پاؤں گا تو یہ امانت لوٹا دُوں گا۔ اس کے علاوہ مَیں اب باہر کی سماجوں میں بھی پرچار آرمبھ کرُوں گا۔ اور جو سماج مجھے بُلائے گی ہم وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اپنے لئے میں ایک ... جو کاریہ ... اگلے انک میں ... کر دُوں گا۔

نسوانی پردہ اور اسلام

از جناب مرزا فیاض علی بیگ سکندرآباد - دکن

سورۂ "نساء" میں جہاں ازدواجی زندگی کے احکام کی تشریح ہے وہاں صاف صاف تصریح کر دی ہے کہ فضائل اور محاسن کے لحاظ سے دونوں یکساں طور پر اپنی رائے رکھتے ہیں اور دونو کے لئے ایک ہی طرح پر فضیلتوں کا دروازہ کھول دیا گیا ہے، چنانچہ جس طرح نیک مردوں کے فضائل و مدارج بتلاتا ہے۔ اسی طرح نیک عورتوں کے بتلاتا ہے اور جس طرح بدعمل مردوں کی برائیاں بتلائی ہیں اسی طرح بدعمل عورتوں کی بھی بتلائی ہیں، کہیں بھی دونوں میں کسی طرح کا امتیاز اس نے جائز نہیں رکھا ہے، مردوں کے لئے اگر فرمایا کہ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ (۹-۱۱۲) تو عورتوں کے لئے بھی فرمایا مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ ... اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ و اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ منافقوں کا ذکر کیا تو صرف مردوں ہی کا نہیں کیا دونوں جنسوں کا کیا مومنوں کا ذکر کیا تو صرف مردوں ہی کا نہیں کیا۔ دونوں کا کیا۔ غور کرو کسی وصف میں بھی تفرقی نہیں کی۔ فضیلت میں بھی امتیاز نہیں کسی برائی میں بھی عدم مساوات نہیں، تو پھر کیا ممکن ہے کہ جس قرآن نے مرد اور عورتوں کی اخلاقی مساوات اس درجہ ملحوظ رکھی ہے۔ اس قرآن کا یہ فیصلہ ہو کہ عورتوں کی جنس مردوں کے مقابلہ میں زیادہ بداخلاق اور مرد عورتوں پر ضابطہ حاکم ہیں۔ "قاضی صاحب" نے پردہ کے متعلق تیسرا حکم یوں تحریر فرمایا ہے:-

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَةٍ

بڑی بوڑھی عورتیں جن کو نکاح کی امید باقی نہیں رہی۔ اگر اپنے کپڑے ڈوپٹے وغیرہ اُتار کر رکھا کریں۔ تو اس میں اُن پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ ان کو اپنا بناؤ سنگار دکھلانا منظور نہ ہو۔ (ترجمہ از ڈاکٹر نذیر احمد دہلوی)- اس آیت کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ:-

"اس آیت میں معمرہ سن رسیدہ بوڑھی عورتوں کے لئے جو حکم دیا گیا ہے، جوانوں کو یقیناً اس کے خلاف ہوگا۔ اور سے یعنی ان کو بھی بے پردہ ہونے کی اجازت نہیں!"

اب آیت کریمہ "کا مفہوم بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ عورتوں پر دونوں ہاتھ اور چہرہ کا غیر مردوں سے چھپانا لازم نہیں۔

دوسری بات اس آیت میں آپ کے قابل توجہ یہ ہے کہ اظہار زینت کے سلسلہ میں پاؤں زور سے زمین پر مارنے سے جو منع فرمایا ہے، کیا اس سے عورتوں کی آزادی اور گھروں سے باہر نکلنے کا ثبوت نہیں ملتا۔ ضرور عورتوں کو گھروں سے باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے جس کے آپ اور آپ کے مُسلمہ عالم "ثناءاللہ صاحب" بھی قائل ہیں چنانچہ لکھتے ہیں (۱) کسی عالم نے آج تک یہ نہیں کہا کہ مطلقاً باہر عورت کا گھر سے باہر نکلنا ممنوع ہے، (اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۰ ستمبر سنہ ... صفحہ ۱۱ - کالم ۱) (۲) (عورت) کے باہر نکلنے سے کوئی روک نہیں (اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۳ اگست سنہ ... صفحہ ۱۱ کالم ۱)- تو اس سے صاف ظاہر ہوا کہ آپ اور آپ کے پیشوا بھی عورت کو چار دیواری کی قید سے آزاد کرنے پر آمادہ ہیں۔ اب ذرا سا تنازع رہ جاتا ہے، کہ اس قید سے جب وُہ آزاد ہوگی تو چہرہ اور ہاتھ کھلے رہیں گے یا نقاب پوش تو یہ کوئی بڑا سوال نہیں ہے، اُن حقائق سے واقف ہو جانے کے بعد جن کو میں نے بیان کیا ہے، ضرور آپ ہمارے ہمنوا ہو جائیں گے۔) "عبداللہ صاحب امرتسری" کو ہمارا یہ کہنا بہت ہی ناگوار گذرا، کہ عورت اور مرد کی مساویانہ حیثیت ہے، ان کی اس تکلیف میں "مدیر اہلحدیث" بھی برابر کے شریک ہیں لیکن اس کو کیا کیا جائے کہ حقیقت ہمیشہ بیرہ اور کڑوی ہوا کرتی ہے، بہر حال یہ مضمون ایک مستقل بحث چاہتا ہے کہ "زندگی کے ہر شعبہ میں عورت مرد کے برابر کی شریک ہے یا نہیں" جس کو ہم کسی اور موقعہ کے لئے اُٹھا رکھتے ہیں۔ فی الحال اس غلط فہمی کا ازالہ چاہتے ہیں جو مدیر "اہلحدیث" کی تنقیدی نوٹ اور "ثانی" صاحب کے غلط بیان کردہ تخیل سے قارئین "اہلحدیث" کے ذہن میں پیدا ہو گئی ہے۔ بلاشبہ مردوں نے اپنی ظالمانہ خود غرضیوں سے عورتوں کے بارے میں ہمیشہ ایسے ہی فیصلے کئے ہیں لیکن قرآن کا یہ فیصلہ نہیں ہے، اُس نے ہر جگہ مرد اور عورت دونوں کا مساویانہ حیثیت سے ذکر کیا ہے، اور فضائل کے لحاظ سے وہ دونوں میں کسی طرح کی بھی تفریق نہیں کرتا،

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جنگ کی رفتار

گو تاریخ کے صفحوں پر ابھی آسٹریا، چیکوسلاواکیہ، ہالینڈ، بیلجیم، پولینڈ، ناروے، ہمبرگ اور فرانس وغیرہ ملکوں میں کی گئی نازی ستمرانیوں کی خونچکاں داستانوں کی سیاہی ابھی خشک نہیں ہوئی۔ پر اخبار پڑھنے والوں اور موجودہ جنگ میں دلچسپی رکھنے والوں کے دماغوں میں یہ سب واقعات دھندلا گئے ہیں۔ اور اب اُن کے پیش نظر ہیں ——— بلقانی ریاستوں میں نازیوں کی چیرہ دستیاں اور جعل سازیاں۔ ہنگری، رومانیہ اور بلغاریہ وغیرہ ریاستیں تو صرف دھمکیوں سے ہی مرعوب ہو کر ڈکٹیٹری جنگل میں پھنس گئی ہیں۔ پر یوگوسلاویہ اور یونان باغیرت قوموں کی طرح نازیوں (جرمنوں) سے ٹکرا کر ختم ہو گئے۔ صد افسوس! کہ یہ دونوں ملک باوجود اپنی اعلیٰ حوصلگی کمال بہادری اور بے پناہ اولوالعزمی کے نازی تباہی کا شکار بننے سے نہ بچ سکے۔ اور کنگ پیٹر کو یروشلم اور شاہ یونان جارج کو جزیرہ کریٹ میں پناہ لینی ہی پڑی۔ اس کے بعد اس جنگ کے تباہ کن شعلے مندرجہ ذیل سمتوں میں پھیل رہے ہیں:-

(۱) **شمالی افریقہ میں۔** لیبیا کے صحرا میں جہاں باوجود ہولناک ریگستانی آندھیوں اور جہنمی حدت کے برطانیہ اور محوری طاقتوں میں (اٹلی اور جرمنی) جنگ جاری ہے۔ اور اس کے علاوہ مصری سرحد پر جہاں جرمن "سولم" کے علاقے پر قابض ہو چکے ہیں پر پیشقدمی برطانوی طاقت نے روک دی ہے۔

۲۔ **ابی سینیا میں۔** جہاں برطانوی فوجی زور روز بروز بڑھ رہا ہے۔ ہندوستانی فوجوں کی شجاعت اور اولوالعزمی اپنے انتہائی کمال پر ہے، اور مظلوم شاہ ہیل سلاسی اپنے ملک کی راجدھانی عدیس ابابا میں دوبارہ داخل ہو چکا ہے، خیال ہے کہ وہاں اطالوی قوت اپنے آخری دموں پر ہے۔

۳۔ **ادھر انگلستان اور ادھر جرمنی۔** اور اُس کے چیتے ہوئے علاقوں پر بدستور زور شور سے ہوائی حملے جاری ہیں۔ اور دونوں جگہ کافی جانی اور مالی نقصان ہو رہا ہے۔

۴۔ **بحیرہ روم۔** جرمنی انگریزی ناکہ بندی کو ڈھیل کرنے کے لئے جس نے اس کا ناک میں دم کر رکھا ہے بحیرہ روم کی کنجی جبرالٹر اور اسکندریہ اور پورٹ سعید کی مشہور بندرگاہوں پر بمباری کر رہا ہے۔ افواہ ہے کہ جنرل فرانکو نے نہ صرف جرمن فوجوں کو گذرنے کے لئے اپنے سپین میں سے راستہ دینے کی رضامندی ظاہر کر دی ہے، بلکہ مملکت مراکو کی کمبوتہ اور تنجیر کی جبرالٹر سے قریب ترین بندرگاہیں بھی نازیوں کے حوالے کر دی ہیں۔ جہاں کہا جاتا ہے کہ جرمن انجینئروں کی زیر نگرانی اول درجے کے ہوائی اڈے تعمیر ہو رہے ہیں۔ یہ اہم مقامات جبرالٹر سے جنوب میں واقع ہیں۔ اس ساری نازی ادھیڑ بن کا مطلب یہ ہے کہ وہ جبرالٹر پر شمال اور جنوب دونوں طرف سے حملہ کرنے کی سوچ رہے ہیں۔ لیکن ممکن نہیں کہ وہ اسے سر کر لیں۔ کیونکہ جبرالٹر کی اعلیٰ قسم کی قلعہ بندی اور قدرتی ناقابل عبور محل وقوع نے اسے ناقابل تسخیر بنا دیا ہے۔

اس کے علاوہ مالٹا بھی نازی ... تباہی ... کے نزدیک ... آ چکا ہے۔

۵۔ **عراق میں** ——— جرمنوں کی فتنہ پردازی عرب ملکوں پر برطانوی تسلط کو زیر و زبر کرنے میں مصروف ہے، وہاں ایک معطل ہوئے ہوئے وزیر اعظم نے جس کا نام رشید علی گیلانی ہے، جرمنی کے ایما پر کچھ فوجی افسروں کے ساتھ ساز باز کر کے حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی ہے، اور برطانیہ سے بھڑ پڑا ہے۔ گو برطانوی قوت عراقی طاقت پر غالب آ گئی ہے، پر وہ ابھی تک مقابلہ میں ڈٹا ہوا ہے۔ عراق ایک عربی ملک ہے، اور عرب، خلیج فارس، ایران، ترکی، شام، فلسطین اور شرق اردن سے گھرا ہوا ہے، آبادی ۳۵ لاکھ سے کچھ زیادہ ہے، رقبہ ۰۰ ۱۱۹ مربع میل ہے۔ فوج ۲۸۰۰۰ ہے، اور پولیس کی طاقت ۱۰۳۴۸ نفوس پر مشتمل ہے۔ تیل کے چشموں کی وجہ سے دنیا میں مشہور ہے۔ بصرہ اور بغداد اس کے دو مشہور شہر ہیں۔ جنگ عظیم سے پہلے ترکی کے قبضہ میں تھا۔ پھر آزاد علاقہ قرار دے دیا گیا، اور شاہ فیصل اوّل حکمران بنے، اب شاہ فیصل دوم بعمر ۶ سال اپنے چچا امیر عبداللہ والئے شرق اردن کی زیر سرپرستی حکومت فرما ہیں۔

(۶) **بحر اوقیانوس۔** بھی دن بدن جنگی شعلوں کی لپیٹ میں آ رہا ہے۔ یہ سمندر امریکہ اور یورپ کے بیچ میں پھیلا ہوا ہے، اور امریکہ اسی راہ سے برطانیہ کو مدد دے رہا ہے، جو نازیوں کی گھبراہٹ کا باعث ہو رہی ہے۔ جو ہے بھی یقینی۔ کیونکہ امریکہ بے پناہ اقتصادی اور معدنی وسیلے رکھتا ہے، جو یقیناً اس جنگ میں برطانیہ کا پلڑا بھاری رکھنے کا باعث ہوں گے، اس سمندر میں جرمن پن ڈبکیوں کے حملے شروع ہو چکے ہیں۔ جن سے بقول مسٹر چرچل بھاری نقصان پہنچا ہے، اور اسی لئے امریکہ کا بحری بیڑہ برطانوی بار بردار جہازوں کی حفاظت کرنے کی غرض سے اپنے ساحل سے ۲ ہزار میل پرے تک گشت کرنے لگ پڑا ہے۔

۷۔ **چین جاپان۔** یہ حالت تو ہے مغرب کی، ادھر مشرق میں جہاں جاپان جو محوری طاقتوں میں شامل ہے ہند چینی اور ملک سیام میں جو برہما کے ہمسایہ ملک ہیں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور سلطنت برطانیہ اور امریکہ کیلئے بھاری تشویش کا باعث بن رہا ہے مگر ان دونوں عظیم طاقتوں کی مشرق میں نمایاں یکجہتی ثابت کر رہی ہے، کہ اگر جاپان نے ذرا بھی پر نکالے، تو اسے لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ گو جاپان کے تعلقات ابھی ظاہری طور پر جو اتحادیوں سے منقطع نہیں

تازہ مختصر خبریں!

——— نہر سویز بند کر دی گئی ہے۔

——— جرمن تارپیڈو کشتیاں بحیرہ روم میں داخل ہونا شروع ہو گئی ہیں۔

——— روئی اور کھانڈ کے کارخانوں کے لئے دو بل سر چھوٹو رام نے اور تیار کر لئے ہیں۔

——— امریکہ جنگ میں شامل ہوا۔ تو جاپان بھی اعلان جنگ کر دے گا۔

——— یکم مئی تک برطانیہ کے ۵۵ لاکھ ٹن کے آٹھ سو جہاز غرق ہو چکے ہیں۔

——— ٹرکش ریڈیو کا اعلان ہے کہ جرمن فوجوں کو عراق بھیجنے ... انتظام مکمل ہو گئے ہیں۔

——— ۴۵۰۰۰ اطالوی جنگی قیدی افریقہ سے ہندوستان لائے گئے ہیں۔

——— وشی کیبنٹ نے جرمن شرائط مان لی ہیں۔

——— پنجاب کی آبادی ۲۰ فیصدی ... بڑھ کر ۲ کروڑ ۸۴ لاکھ ہو گئی ہے۔

——— سولم کے پاس ۵۰ میل لمبے محاذ پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔

——— چین کے آزاد صوبوں میں جنگ تا ہنوز جاری ہے۔

——— منڈیوں میں تجارتی ڈیڈ لاک جاری ہے۔

——— ہر ہٹلر کا دست راست ہر ہیس جرمنی سے بھاگ کر انگلینڈ آ گیا ہے۔ جسے جنگی قیدی بنا لیا گیا ہے۔

——— وزیر اعظم بنگال نے میرٹھ کی ایک کنواری لڑکی سے شادی کر لی ہے۔

——— "مانچسٹر گارڈین" کی رائے ہے، کہ جرمنی شام پر قبضہ کر لے گا۔

——— حکومت سرحد نے برما آئیل شیل کمپنی اٹیک، اسٹیکٹرک سپلائی کمپنی اور سٹینڈرڈ ویکیوم آئیل کمپنی کی عمارتوں کو محفوظ قرار دے دیا ہے۔ ان میں کوئی شخص داخل نہیں ہو سکتا۔

——— ہٹلر اور سٹالن میں عنقریب ملاقات ہونے والی ہے۔

——— یوگوسلاویہ میں ۷۰ ہزار طلباء گرفتار کر لئے گئے۔

——— ۱۰ مئی کو جرمن ہوائی جہازوں نے لنڈن کو جلا دینے کی کوشش کی۔

——— سپین نے جرمن فوجوں کیلئے راستہ دے دیا ہے۔

——— مسٹر چرچل وزیر اعظم روزویلٹ سے ملنے امریکہ جائینگے۔

——— ہاؤس آف کامنز اور ہاؤس آف لارڈز لمبا رہے

"پرکاش" سب آریہ اخباروں سے اُتم ہے!

اس کی سہائیتا کیلئے مہاشہ شیورام گپتا منتری آریہ سماج جھجر کی اپیل!

اخبار پرکاش سب آریہ اخباروں سے اُتم ہے، اس کو منگوانا آریہ سماج کا ہفتہ واری پرچار کرانا ہے، یہ اخبار گذشتہ ۳۲-۳۳ سالوں سے آریہ سماج کی سیوا کرتا آ رہا ہے اس نے مخالفوں کے اعتراضات کا ہمیشہ منہ توڑ جواب دیا ہے پرچار سمبندھی لیکھ چھاپنے اور آریہ سماجوں کی سوچناؤں کو جگہ دینے میں یہ سدیو آگے رہا ہے "پرکاش" اخبار ہی نہیں آریہ سماج کا ایک ایسا اپدیشک ہے، جو صرف ایک پیسہ کے خرچ پر ہندوستان کے کونے کونے میں ہر ہفتہ پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے ہر آریہ سماج کا فرض اولین ہے، کہ وہ اخبار "پرکاش" اوشیہ منگوایا کرے، چنانچہ ہم ہمیشہ اپنی سماج میں اسے منگواتے ہیں۔ اور آئندہ بھی منگواتے رہیں گے، کیونکہ اس سے سماج کا اتسو میں بڑا اچھا اتساہ ہو جاتا ہے۔ آریہ بھائیوں اور آریہ سماجوں کو اس کی پوری پوری سہائیتا کرنی چاہئے۔

(امر ۵ / ۷)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہندو استریوں کی توہم پرستی کی

ایک سبق آموز کہانی!

قبر پرستی

از شری یت شنکر لال مدھو وشارد

سکھی الوم سمردھ شالی پریوار میں جس
پرکار ایک بالک کا پالن پوشن ہوتا ہے۔ ٹھیک
اسی پرکار رتن بابو کا ہوا تھا۔ ان کے ماتا پتا
کا پیار ان کے پرتی ادھک ہو گیا تھا
کارن کہ رتن ہی ان کی جیون ندھی کا ایک ماتر
رتن تھا۔ بالیہ کال میں لپنے نوکر رام سیوک
دوارا جو سنیہہ سنگدھ بالو شپ انہیں
پراپت ہوا تھا۔ وہ آج بھی ان کی لیہ دن اوستھا
میں اس کی سیوا شُشروشا کی دھندلی
پرتیما ان کے نیتروں کے سامنے کھینچ دیتا
ہے۔ ان کا وِواہ ماتا پتا کی اُپستھتی میں
۱۸ سال کی اوستھا میں ہی ہو چکا تھا، آج
ان کی اوستھا ۳۰ سال سے اُدپر ہے، لیکن
اس لگ بھگ ۱۲-۱۳ ورش کے دیرگھ
سمیہ نے ان کی لالسا کو پورن نہ ہونے دیا۔
انہیں سنتان کے درشن نہ ہو سکے،
یہی کارن ایک ماتر اُن کی پرتی پل کی چنتا کا
تھا۔ دھن کا ابھاؤ نہ تھا۔ پتنی بھی
سشیل الوم شکھشِتا تھی۔ مترمنڈلی
میں بھی ان کا پریاپت ستکار تھا۔ پچھڑے
ہوئے اور دقیانوسی وچار والے سماج کے تو
وے گنیہ مانیہ ویکتیوں میں سے تھے۔
تاتپریہ یہ کہ انہیں سرو سکھ اُپلبدھ
تھے۔ ابھاؤ تھا تو کیول سنتان سکھ کا،
اُن کے وشال بھون میں کوئی چھوٹی سی بھی
ہلچل ایسی نہ تھی، جو اپنے آپ میں رتن بابو
کے اشانت ہردے کو جھنکرت کر سکے۔

* * * * *

ایک دن سائینگ کال رتن بھوجنوپرانت
نتیہ کے انوسار وائیو کے سیون ارتھ
نہ جا کر اپنے کمرے میں ہی EASY CHAIR
(آرام کرسی) پر بیٹھ گئے۔ وہ کچھ اُدوگن
تھے۔ نا پرکار کی چنتا ولیوں نے انہیں گھیر رکھا
تھا۔ وہ شویم جب ان سے چھٹکارا نہ پا سکے
تو انہوں نے اپنی پتنی شیلا دیوی کو پکارا!
— "شیلا! ذرا ادھر تو آنا"
اپنے پتی کو بھوجن کھلا کر شیلا سویم
بھوجن کرنے والی تھی کہ رتن بابو کی پکار اس
کو سنائی پڑی۔ وہ سنمکھ رکھی ہوئی تھالی کو
چھوڑ شیگھر ہی اسی کمرے کے پاس آئی
اور دوار پر کھڑے ہو اس نے پوچھا:۔
"کیا آگیا ہے ناتھ؟"
رتن بولے۔ ارے پہلے یہاں بیٹھو تو!
شیلا آرام کرسی کے پاس ہی بچھی ہوئی
دری پر بیٹھ گئی اور بولی:۔
سوامی! آج آپ کے مکھ پر دیا کلتا
کیوں ہے؟ کونسی نوین چنتا نے آپ کے
ہردے میں آشرے لیا ہے؟"
— کہاں؟ کیسی چنتا؟ اپنے چہرے پر
چھائی ہوئی چنتا چھایا کو ہٹانے کا پریتن کرتے
ہوئے رتن بولے۔
شیلا اُن کے اس پریتن کو سمجھتی ہوئی
بولی:—
"کیوں چھپاتے ہو ناتھ! کہہ دیجئے
نا" — ایک لمبی سانس لیتے ہوئے رتن
نے کہا — شیلا! اس سنتان ابھاؤ
کی کلپنا، اپنے وِواہ سنسکار کے سمیہ ہی مجھے
ایک بار اکسمات ہو آئی تھی۔ اور وہی میں
پرتیکش دیکھ رہا ہوں۔ .... بس
یہی کارن میرے سدیو چنتت رہنے
کا ہے ......!
دھیریہ دلاتی ہوئی شیلا بولی:۔
"تو سوامی اس میں چنتا کی کیا بات ہے
یہ تو میرے کرموں کا پھل ہے، اس کی اپرادھنی
تو میں ہوں!
رتن — "اس کی اُتردائنی تم ہو اتھوا
میں، یہ رہنے بھی دو، اس پرشن کو شاید ایشور
کو ہی یہ سویکار نہ ہوگا۔ ...... پر شیلا!
اس کے لئے میری رائے میں ایک اُپائے
بھلے ہی ہو سکتا ہے!"
— "وہ کیا؟" شرم سے گردن نیچے
جھکاتے ہوئے شیلا نے پوچھا
— "سنا ہے کہ شیخ مرزا کی قبر پوجنے پر
سنتان ہین استریاں بھی پُتروتی ہونے کا
سوبھاگیہ پراپت کرتی ہیں۔ کیوں نہ ہم بھی
پریتن کر دیکھیں؟ شیلا!" — اپنے
اندھ وشواسی ہونے کا پرمان دیتے ہوئے
ہی شاید رتن بولے۔
— "جس کے بھاگیہ ہی پھوٹے ہوں اسے
اُسے کیا پیر، پیر جیوں کی قبریں پوجنے سے
پُتر ملے گا؟ یہ تو اندھ وشواسیوں کی باتیں
ہیں سوامی! آپ کو یہ کتھن شوبھا نہیں دیتا۔"
شیلا بولی
— "پر میں جو کہتا ہوں شیلا! تمہیں
...... لعنا میں آج ہی جا کر اس شیخ کی قبر پر
اپنی شردھا انجلی چڑھانی ہوگی۔ پریتن
کرنا اپنا کام ہے، پھل ایشور کے ہاتھ ہے
بولو، تمہارا کیا اُتر ہے؟" رتن نے پوچھا
— "اگر آپ نے بھوشیہ کے پرینام
پر بھلی پرکار سے وچار کر کے ہی یہ آگیا
مجھے دی ہے تو اس سے انکار کرنے کی
میری سامرتھیہ کہاں؟ پر میری پرارتھنا
یہی ہے کہ سوامی! ان ویرتھ باتوں سے
کچھ نہ ہونے کا۔" شیلا نے اُتر دیا۔
— "پھر وہی باتیں؟ وشواس کرنے
سے ہی بھگوان پرکٹ ہو جاتے ہیں، تو
یہ کون بڑی بات ہے؟ —" درڑھ سور
سے رتن بولے۔
— "تو ناتھ! وشواس ہی کرنا ہو،
تو اس برہم پرماتما کا ہی کیوں نہ کیا جائے؟"
شیلا نے ونمر سور سے پوچھا۔
— "ادھک ترک وترک نہ کرو
شیلا! اسے میری آگیا نہیں، تو کیول پرارتھنا
سمجھ کر ہی مانو، مجھے آشا ہے، کہ ہم ادشیہ
پھلی بھوت ہوویں گے۔ میں اپنے کتنے
ہی سپھل پریتن کر اس قبر پوجا کے گُن سن
چکا ہوں۔" شیلا کی سمّتی کے
لئے رتن کا آخری پریتن تھا۔
— "جیسی آگیا!" بات کے ادھک
بڑھ جانے کے بھئے سے شیلا نے کیول
اتنا ہی اُتر دیا اور وہ جانے ہی لگی تھی،
کہ رتن بابو اُسے روک کر بولے:—
"سنو تو! کل شام کی گاڑی سے
تم رام سیوک کے ساتھ وہاں کے لئے روانہ
ہو جانا، میں تیسرے دن سٹیشن پر تمہارے
لوٹ آنے کی راہ دیکھوں گا، سمجھ گئیں نا؟
— "اچھا سوامی!" اور دبے ہوئے
ہردے سے وہ اور کام میں لگ گئی۔

* * * * *

تیسرے دن رتن بابو شیلا کو سٹیشن
سے لوا لانے کے لئے پرستھان کر ہی رہے
تھے، کہ ڈاکئے نے ایک لفافہ ہاتھ میں دیا،
مہر دیکھی تو معلوم ہوا کہ پتر .... باد
سے ہی آیا ہے، دھڑکتے ہردے سے کھول
کر پڑھنے لگے:۔
"سوامی!
آپ کی آگیا انوسار قبر پر پھول
چڑھانے گئی، لیکن کہتے لجا
آتی ہے کہ وہاں میرا استیتو
ہی چڑھ گیا، اب میں کس وستو
کو لئے ہوئے جیوت رہوں؟
میری امولیہ ندھی ہی لٹ گئی۔
شاید آپ کو اب شانتی پراپت
ہو گئی ہوگی۔ کیونکہ آپ کی آگیا
کا پالن ہو گیا۔
ناتھ! میں ابلا ہوں اور اس
ناطے مجھے یہ باتیں کہنی نہ چاہئے
لیکن کیا کروں؟ اگر میں بھی اس
قبر پر پہلے آئی ہوئی بھولی ابلاؤں
کی بھانتی چپ رہ جاؤں، تو
سمبھو ہے، بھوشیہ میں اور
بھی نشکلنک رمنیوں کے
چرتر پر کالیما پُت جائے
اس لئے میں اس ستیہ کتھن
کو تو پرکٹ کرنے میں کسی پرکار
کی لجا کا انوبھو نہیں کرتی ہوں
کہ — اندھ وشواسی مانووں
نے کیول اپنی رمنیہ مئی درلبھتا
کو گپت رکھنے کے بہانے ہی
اس پرکار کے آڈمبروں کا آشرا
لیا ہے۔ انہی کمزوریوں کو پا کر یہ
غنڈے ہم ابھاگی سندر ابلاؤں
کی عزت پر ہاتھ ڈالنے میں دن
دہاڑے بھی نہیں ہچکچاتے،
کیا اسی شکتی پر ایسے اندھ وشواسی
ہندو گروہ سے یہ کہتے ہیں کہ
"ہمارا سماج اُنت ہے؟"
میں جانتی ہوں کہ اپنی سنتان
لالسا کے کارن آپ پنہ وِواہ
کریں گے، کیا میری انوپستھتی
میں بھی ایشور کو ساکشی کر آپ
یہ پرتگیا کریں گے کہ وہ نو وَدھو
میرے سمان ہی ان قبروں آدی
پر شردھا چڑھانے کو لاچار
نہ کی جائے گی؟ ادھک اور کیا
...... آپ مجھ کلنکنی کو سنسار

ویدک سنسکرتی اور استری جاتی

(بقیہ صفحہ ... سے آگے)

آتشکھشت کمار الوم کنیا کو اس شکھشا کی اور سے بیٹا گوروکل کی استری پرشوجیت شکھشا دلائیں۔ دیش کو آج پراتن ودیہ دلیوں کی آوشیکتا ہے، جو ویر کھشترانیاں پتی برتائیں اور ستیاں پرتیک کام میں کشل ہوں۔ پھر یہ تھے بھی کرانتی کا ہی ہے۔ یدی آپ چاہتے ہیں، کہ اس اتینت اشانتی کے یگ میں بھی رشیوں، منیوں تتھا اتیہ پکاروں کی چکا چوند میں بھی پرانی پرمپرا کا سمرن دلا دینے والیں، بھارتیہ سنسکرتی اور ویدک دھرم کا سندیش سنا دینے والیں پرلیاروں کو سورگ دھام بنا دینے والیں الوم اچیت روپ میں استری تو اور ستی تو کو سنستھر رکھنے والی کنیائیں ہماری بنیں، جو دیش اودھار میں سہایک ہوں، شانتی سامراجیہ ستھاپت کرنے میں سمرتھ ہوں تو آپ کو شن کر گزر ہوگا۔ اور ساتھ ہی مستک اُنت ہو اٹھے گا۔ کہ دیرہ دون کے ایکانت وجن بن میں آج بھی پرم سکھ دھام ساکھشات تپوبن ہے جو آج گوروکل کے نام سے پرسدھ ہے، جہاں آج:—

मलिनता हविधूमेषु चञ्चलता
कदली दलेषु ।

ہی ہے۔ جہاں پراچین سنسکرتی کا اب بھی ٹھاٹھ دیکھ نظر آئے گا۔

اس سے بھی ایسی آشا آپ کو ہوگی کہ ہماری کنیائیں سیتا، ساوتری، دمینتی آدی بن کر نکلیں گی۔ ساکھشات درگا سرسوتی، لکشمی بن کر دنیا کو جگمگا دینگی جو سگرہنیاں بن کر گیان کے پرکاش سے آلوکت ہوئی ہوئیں دیش ادھار میں سہایک ہو، وہ ڈلا آدی کے بھن بھن روپ سمہ سمہ پر دکھا دیں گی۔ انت میں اسی سندر یگ کو لا دیش کو سوتنتر کر

सा प्रथमा संस्कृति विश्ववारा
कृण्वन्तो विश्वमार्य्यम ॥

آدی سندیشوں کو سنا دیں گی!

بقیہ قبر پرستی
صفحہ ۹ سے آگے

نہ پائیں گے ....

شیلا! ....

اپنا رہسیہ ہی دربلتا اور رون پر پرکٹ نہ ہو جائے۔ اس لئے رتن نے بڑے پریتن سے اُس پتر کو سمبھال کر چھپا دیا، انہوں نے ایک بار پُنہ پتر کو پڑھنے کی کوشش کی، لیکن ان کے مستک میں چکر سا آنے لگا۔ وے کھڑے نہ رہ سکے۔ اور گر پڑنے کے بھے سے اُسی آرام کرسی پر جا بیٹھے۔ اگر اُس سمے اُنہیں کوئی دیکھتا تو یہ کہے بنا نہ رہتا کہ وے ایک دیرگھ کالین بیماری سے اُٹھے ہیں۔

* * * * *

آج بھی اسی پرکار انیک ابلائیں اپنے اندھ وشواسی پتیوں کے کارن ایسے انیک سروویاپی پاپاگاروں میں اپنا ستی تو ارپن کر آنے کو ودوش کی جاتی ہیں، اور سماج اُنہیں کشمیہ سمجھتا ہے۔

آریہ ورت — استری شکھشا سندھی پریمی بھائی "آریہ ورت" کا مطالعہ کریں (منیجر)

آریہ سماج گوال منڈی لاہور

آریہ سماج گوال منڈی لاہور کچھ عرصہ سے شتھل ہو چکی تھی۔ اب سے جیوت جاگرت ہو گئی ہے ... اکو اس کے سہایتا ادھیوشن لالہ نند لال آریہ کے بھاشن کے ... اس کے نئے ادھیکاریوں کا چناؤ ... پرکار ہوا۔

پردھان:— پنڈت بھالو ... ویدیہ مدتانی۔

منتری:— شری مہتیشی علا دل ... ایڈیٹر پرکاش۔

خزانچی:— لالہ امر ناتھ اور ... لئے پرتی ندھی پردھان جی نرداچ ... ہوئے۔ شیش ادھیکاریوں کا ... ۱۵۔ جون کو شام کے ۷ بجے ساد ... سبھا میں ہوگا۔

سماج کے کاریہ کو خوب سرگرمی ... چلانے کے لئے کئی نئے نئے کاریہ ... بنائے جا رہے ہیں، جو کہ ... جنتا کے سامنے رکھے جاوینگے۔

(نامہ نگار)

ور کی ضرورت

میرے ایک دوست جو ایک سو پینتیس ... روپے ماہوار پر مستقل گورنمنٹ ملازم ہیں کی ایک ... اور خوبصورت کنیا جو دسویں جماعت کی ... ہے، کیلئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور خوبصورت، تندرست اور برسر روزگار ہو ... روزگار کی تلاش میں مدد کی جاویگی۔ ... کا کوئی خیال نہیں۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ... ہرسچندر، منیجر بھارت لکشمی ... مظفر گڑھ

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن ... بھیج دیں گے، ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ ... دام نقد۔ گزیٹڈ آفیسر قیمت قسطوں ... ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست ... بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman Umar & Co.
KARACHI

پوجیہ سوامی سروانند جی مہاراج کی اُتم یادگار!

مہاپرشوں کی یاد منانے کا صحیح طریقہ ایک ہی ہے کہ ہم ان کے شدھ وچاروں کو جان کر ان پر عمل کریں۔ ہر آریہ استری پرش جو شری سوامی جی مہاراج کی پُنیہ سمرتی کو تازہ رکھنا چاہتا ہے۔ اُس کا فرض ہے کہ اُن کی ایک ہی بنائی ہوئی

سنمارگ درشن

کو آج ہی حاصل کر کے اُن کے پرتی اپنی شردھا کا اظہار کریں۔ اس کی قیمت مجلد دو روپیہ (عہ) کی بجائے اب سوا روپیہ (عہ) کر دی ہے۔ بغیر جلد ایک روپیہ (عہ) تاکہ سب لابھ اٹھا سکیں۔ یہ چھ سو ساٹھ صفحات کی عمدہ کاغذ پر چھپی ہوئی ہے۔

ملنے کا پتہ:— میسرز رام لال کپور اینڈ سنز کاغذی انارکلی لاہور

روپیہ کے سترہ آنے لیجئے

ان دنوں دوسرے سب بیوپاریوں میں بے شک خسارہ ہو لیکن آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کے حصے خریدنے سے آپ کو روپیہ کے سترہ آنے ملتے ہیں۔ ارتھات اگر آپ منڈل کے دس دس روپیہ کے دس حصے خریدیں اور یک صد روپیہ لگا دیں۔ تو سال کے بعد آپ کو سوا چھ روپے منافع ملے گا۔ گویا ایک روپیہ کے سترہ آنے ہو جاویں گے، اس سے زیادہ منافع بخش اور کوئی بیوپار نہیں۔ اپنا سرمایہ منڈل کے حصوں میں لگائیں اور بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ پراسپکٹس اور دیگر تفصیلات کے لئے منڈل کو لکھئے:—

متھرا پرشاد شیورے
مینیجنگ ڈائرکٹر
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے

سارو دیشک سبھا کی سُوچنا

سارو دیشک سبھا کے سادھارن ادھی ویشن میں ایک اُپ پردھان کا پد رکت چھوڑ کر سبھا نے نشچیہ کیا تھا۔ کہ پردھان اُس ستھان کی پورتی کر دیں۔ تدنُوسار شری سوامی سوتنترانند جی اُپ پردھان نیوکت کئے جاتے ہیں۔ سوامی جی سینئر اُپ پردھان اور کاریہ کرتا پردھان جیسے اب تک ہیں آگے بھی رہیں گے۔ اور سمست کاریہ کاریالہ آدی کا کرتے رہیں گے۔ دُوسرے اُپ پردھان شری یُت پنڈت گنگا پرساد جی پینشا کُور ٹ سلیڈنٹ کا کام کریں گے۔ یہ دونوں سجن جس کسی معاملے میں ادشیک سمجھیں گے مُجھ سے صلاح لیتے رہیں گے۔ (نارائن سوامی پردھان)

آوشیک سُوچنا

شری سوامی سوتنترانند جی کا سواستھ پہلے سے اچھا ہے۔ اور وہ رو بہ صحت ہو رہے ہیں۔ ابھی سماجوں میں جانے کے یوگیہ نہیں۔ غالباً وہ دو ماہ تک کہیں باہر جانے میں سمرتھ ہو سکیں گے۔ اتنے سمے تک ان کو کوئی سماج، کوئی بھائی اپنے ہاں آنے کے لئے نمنترن دینے کا کشٹ نہ کریں۔

(منتری دیانند مٹھ دینا نگر)

آریہ سماج جگادھری کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج جگادھری شری سوامی سرودانند جی مہاراج کے دیہہ اوسان پر نہائت دُکھ اور شوک ظاہر کرتا ہے۔ اور اُنہیں آریہ سماج کا آدرش سنیاسی سمجھتا ہے، اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ شری سوامی جی کے آتما کو سدگتی پراپت ہو، اور ان جیسے انیک سنیاسی آریہ سماج کی طرف آکرشت ہوں۔

(نتھن لال منتری)

شوک سماچار!

مہاشہ گیان پرکاش جی، جو کہ کراچی بندر میں گڈس کلرک تھے، اور کراچی کے آریہ سماجوں تتھا دوسری سبھاؤں کے انتھک سیوک اور مشنری سپرٹ رکھنے والے ۲۸ سالہ نوجوان تھے کی اچانک مرتیو مورخہ ۱۲-اپریل سنہ ۴۱ء شری ہردوار میں بعارضہ ہیضہ ہوئی۔ جس کا نہ صرف خاندان کو ہی تتھا علاقہ بھر کے لوگوں کو ہی۔ بلکہ کراچی

کے آریہ جگت میں بہت افسوس کیا جا رہا ہے۔ مرحُوم اپنے پیچھے دو سالہ لڑکی، اور ایک نوجوان بیوہ ۲۴ سالہ کی چھوڑ گیا ہے۔ ایشور سے پرارتھنا ہے، کہ مرحُوم کی آتما کو سدگتی تتھا شانتی پردان کریں، اور دُکھی پریوار کو اس صدمہ کے سہن کرنے کی شکتی دیویں۔

(ست پال آریہ)

حیدرآباد کے ایک ویر بالک کا دیہانت

بینکٹ راؤ گل ورگہ (گلبرگہ) کو براہمن رنبھیک اور ویر بارہ ورش کا بالک تھا۔ آریہ جگت بھلی پرکار اس بالک سے پریچت ہے۔ نظام حیدرآباد میں جس سمے مہاتما نارائن سوامی جی نے ستیہ آگرہ کیا تھا، اُس سمے اس ویر بالک نے پُوجیہ مہاتما نارائن سوامی جی کو کورٹ میں پانی پلایا تھا۔ تتھا انہیں کے ساتھ ستیہ آگرہ کیا تھا۔ پھر چھوڑ دیا گیا، تو دوسرے ڈکٹیٹر کنور چاند کرن جی شاردا کے ساتھ وینکٹ راؤ نے ستیہ آگرہ کیا۔ جب تک وجیہ نہیں ہوئی تب تک برابر یہ ویر بالک جیل میں ہی رہا۔ ستیہ آگرہ سنگرام سماپت ہونے کے بعد ودیا آدھین کرنے کے وچار سے وینکٹ راؤ اجمیر آئے، یہاں سے کنور چاند کرن جی شاردا نے آریہ پرتی ندھی سبھا اجمیر کی اور سے ان کو پڑھنے کے لئے گورُوکل چتوڑ گڑھ بھیج دیا تھا۔ تب سے وے گورُوکل میں ہی شکشا پا رہے تھے، اب تھوڑے دن سے گورُوکل میں وے بیمار ہو گئے تھے، شری سوامی برتانند جی مہاراج اُن کو اجمیر ہسپتال میں داخل کرانے کے لئے تاریخ ۶-مئی کو چتوڑ سے اجمیر لا رہے تھے۔ کہ اچانک راستے میں ہی ریل میں اُس ویر بالک کا دیہانت ہو گیا اُس ویر کا داہ سنسکار تاریخ ۷ مئی کو اجمیر میں ودھی وت کرایا گیا۔

ہم پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ ویر بینکٹ راؤ کی آتما کو سدگتی تتھا اُن کے پریوار کو دھیریہ پردان کریں۔

ہم نے مرت آتما کے پتا کے نام تتھا آریہ پرتی ندھی سبھا نظام حیدرآباد کے نام تار دوارا سُوچنائیں بھیج دی ہیں۔

(سمپادک آریہ مارتنڈ اجمیر)

آریہ سماج کوئٹہ کا چناؤ

آریہ سماج کا وارشک چناؤ اتوار ۴-۶ کو صبح ۹ بجے سماج مندر میں نِمن پرکار ہوا:-

پردھان:- ملک پرمانند،

اُپ پردھان:- مہاشہ جمنا داس اور مہاشہ منگھا رام۔

منتری:- مہاشہ منوہر لال نارنگ۔

سہایک منتری:- پنڈت جگدیش رائے۔

اُپ منتری:- پنڈت بنے کمار اور مہاشہ ساگر چند

خزانچی:- مہاشہ جگن ناتھ

نریکھشک:- مہاشہ جیون لال۔

بھنڈاری:- مہاشہ کشن سنگھ

ادھشٹھاتا مکانات اور دُکانات مہاشہ گُرمکھ داس بلڈنگ انجینئر۔ مہاشہ پیارا لال

لائبریرین:- پنڈت امرناتھ۔

پرتنشٹھت سبھاسد:-

مہاشہ چونی لال۔ سیٹھ شمبھو ناتھ سیٹھ ڈنالی، پربندھ کرتا پتری پاٹھ شالہ رائے صاحب پورن چند ایم-بی-ای، سہایک پربندھ کرتا سیٹھ ڈنالی

(منوہر لال منتری)

آریہ سماج نئی دہلی کا چناؤ

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کی سالانہ جنرل میٹنگ میں ۴-مئی اتوار کو مندرجہ ذیل پدادھیکاری منتخب ہوئے ہیں:-

پردھان:- رائے صاحب شری ست دیو رام جی، ایس-ڈی-او۔

اُپ پردھان:- شری پنڈت گیان چند جی بی-اے آریہ سیوک۔

شری پنڈت نارم دیو جی تتھا شری لالہ رشی رام۔

منتری:- شری مہاشہ دیوان چند جی۔

اُپ منتری:- شری پنڈت ستیہ دیو جی ودیالنکار ایڈیٹر روزانہ "ہندوستان"

سہایک منتری:- شری پنڈت نتھو رام جی۔

خزانچی۔ شری شیام سُندر لال جی۔

پُستکادھیکش۔ شری پنڈت نجے پال سنگھ جی

بھنڈاری۔ شری مہاشہ سنت رام جی۔

آڈیٹر۔ شری مہاشہ سردار سنگھ جی۔

(باقی برصفحہ ۱۲)

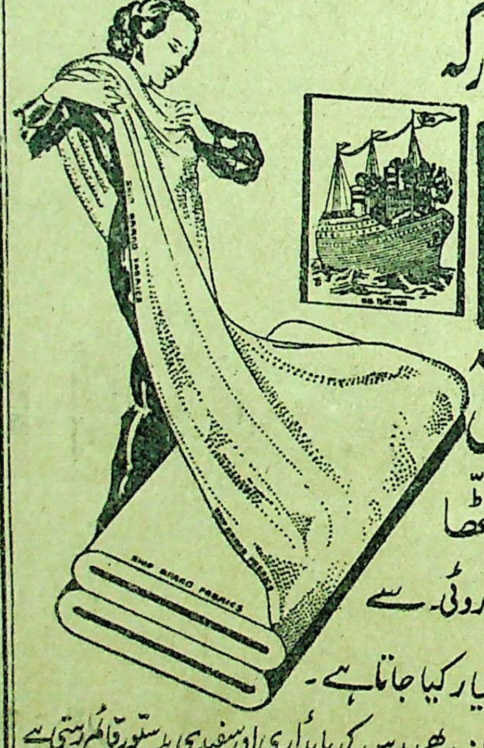

اصلی جہاز مارکہ

لٹھا

نمبر بی۔ پی۔ الیس

اصلی جہاز مارکہ لٹھا

خالص ہندوستانی روئی سے

ہندوستان میں تیار کیا جاتا ہے۔

باوجود بار بار دُھلنے پر بھی اس کی پائیداری اور سفیدی بدستور قائم رہتی ہے

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرت سر

برانچز: بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سوامی سردھانند جی کی یادگار

شری دیت راگ سوامی سردھانند جی مہاراج کا یتھوچت سمارک بنانے کا دشے آریہ جنتا کے سامنے ہے۔ سارودیشک سبھا کی گت انترنگ سبھا میں یہ وشے پیش ہوا تھا۔ سروسمتی سے یہ نشچے ہوا تھا۔ کہ سارودیشک سبھا کے آدھین سوامی جی مہاراج کا سمارک اوشیہ بنایا جائے۔ اس پرستاؤ کو کریاتمک روپ دینے کے لئے ایک اپ سبھا بھی بنائی گئی، جس کے سنیوجک شری راج گورو پنڈت دھرمیندر جی شاستری نیکت ہوئے ہیں۔ شاستری جی سے سمارک کی یوجنا بنانے کیلئے پرارتھنا کی گئی ہے، اس یوجنا کے پراپت ہونے پر سارودیشک سبھا کی اور سے اپیل جاری کر دی جائیگی۔ اور پنڈت دھرمیندر جی شاستری کی ادھیکشتا میں دھن سنگرہ کا کاریہ پرارمبھ ہو جائے گا۔ (سدھاکر ایم اے منتری)

آریہ سماج داجل کا پروٹسٹ

آریہ سماج داجل نے لوہارو آریہ سماج کے جلوس پر ہوئے مسلمانوں کے حملہ کی پرزور مذمت کا پرستاؤ سویکار کیا ہے، اور ساتھ ہی اس معاملہ کی نش پکش جانچ کا مطالبہ بھی۔

(چاندن رام منتری)

(بقیہ صفحہ ۵ کا)

پرادھیکاریوں کے علاوہ ۱۳ انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے ہیں۔ نیز آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پرتی ندھی شری بابو امکھا سنگھ جی، شری ڈاکٹر تلسی رام جی، شری پنڈت جنیندر بھانو جی سدھانت بھوشن تتھا شری لالہ شادی رام جی ایس۔ ڈی۔ او منتخب ہوئے ہیں۔

(منتری)

قصور میں رسم سگائی

باشندہ گیان چند سپرنٹنڈنٹ لالہ بخشی رام بھلہ بی (قصور) کی کماری جانکی دیوی شاستری، بابو چانن رام کیبل اینڈ وائرلیس لمیٹڈ نیر دہلی والے کے ساتھ منگنی کی رسم ہون یگیہ دوارا ۱۳ اپریل ۱۹۴۱ء کو صبح ساڑھے دس بجے ادا ہوئی۔ اس شبھ موقعہ پر لالہ درگا داس و بنارسی کھوسلہ کی طرف سے ۲۱ شلنگ مختلف فنڈوں کو دان دیئے گئے، اور اپستھت نرناریوں کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ (ایشور داس منتری آریہ سماج)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کا ساپتاہک ادھی ویشن سماج مندر میں پری ورتت سمے کے انوسار ۷ بجے آرمبھ

ہوا۔ سون سندھیا کے پشچات پنڈت دولت رام جی شاستری کا منوہر اپدیش ہوا۔ پرانت میں یہ پہلا سماج ہے، جس نے شاردیک انتی کے پروگرام کو اپنایا ہے۔

(واسدیو بہل ایم اے۔ منتری)

آریہ سماج گوجرہ کا چناؤ

پردھان :۔ لالہ میلہ رام جی۔
اپ پردھان :۔ لالہ صاحب دتہ مل و مہتہ گھنیا لال جی۔
منتری :۔ پنڈت ہریشچندر جی۔
اپ منتری :۔ ڈاکٹر ہنس راج
خزانچی :۔ لالہ آنند سوروپ جی۔
پستکا دھیکش :۔ لالہ نرائن داس
آڈیٹر :۔ لالہ امرناتھ جی۔

آریہ پرتی ندھی سبھا کے لئے شری بابو دھنپت رائے جی میجر چنے گئے

(ہریشچندر بی اے)

آریہ سماج بہرام پور کا سماچار

سالانہ چناؤ

آریہ سماج بہرام پور کا سالانہ چناؤ برائے سال ۴۲-۱۹۴۱ء سروسمتی سے نمن پرکار ہوا :۔

پردھان :۔ لالہ داس مل جی
اپ پردھان :۔ پنڈت تلسی رام دیدیہ
منتری :۔ ماسٹر رام داس۔
اپ منتری :۔ لالہ شمبھو ناتھ آرٹ مرچنٹ۔
خزانچی :۔ لالہ امرناتھ بینکر۔

شوک پرستاؤ!

پوجیہ شری سوامی سردھانند جی کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کیا گیا، اور آپ کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔

دھارمک امتحانوں کی پاٹھ ودھی

دھارمک امتحانات کی نئی پاٹھ ودھی آل انڈیا آریہ کمار پریشد کے دھارمک امتحانات کی تبدیل شدہ پاٹھ ودھی جسے کہ پریکشا بورڈ نے اس سال منظور کیا ہے چھپ رہی ہے امتحانات میں شامل ہونے کے خواہشمند اور سنیٹر سپرنٹنڈنٹ کو چاہیئے کہ وہ شری دیوورت جی دھرمیندو سیکرٹری پریکشا بورڈ آل انڈیا آریہ کمار پریشد، دیوان ہال دہلی سے منگوالیں۔ (سیکرٹری)

"پرکاش" میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں —— (مینجر) —

کیا آپ آریہ ہیں؟

اگر "ہاں" تو آپ کے گھر میں چاروں وید ہیں؟ ہمارا دعوی ہے، کہ نہیں، جب آپ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا، سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے، کے نیم کا پالن نہیں کرتے، تو آپ آریہ کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟ آج ہی آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ منگوائیں۔ جو چودہ سنہری جلدوں میں ہیں۔ جن کی اصلی قیمت ۵۶ روپے ہے۔ رعائتی صرف ۴۲ روپے بھیجکر منگوالیں۔ رگ وید سات جلدوں میں ۲۰ روپے۔ سام وید ایک جلد میں ۴ روپے یجروید دو جلدوں میں ۸ روپے۔ اتھروید ۴ جلدوں میں ۱۰ روپے۔

فہرست کتب مفت!

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

جو بنگالی سجن دیویندر ناتھ کے انگریزی گرنتھ کا ہندی انوواد ہے، قیمت آٹھ روپے دو جلدوں میں سنہری سیٹ منگوائیں

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

۱۔ ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے
۲۔ آریہ دھرم، آریہ سبھیتا، آریہ سنسکرتی و آریہ بھاشا کا پرچار کرنے
۳۔ اور آریہ مہلاؤں میں جاگرتی پیدا کرنے کے اُدیشیہ سے

مسلم سبھیتا و اردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی

لاہور سے گذشتہ چھ ماہ سے

آریہ ورت (سچتر ہندی) لاہور!

شری بھیشم علاولپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی زیر سرکردگی اور شریمتی شکنتلا دلوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے پرکاشت ہو رہا ہے، جس میں اُتیہ کوٹی کے ایک درجن سے زیادہ لیکھ، کئی سولٹت کویتائیں اور ایک دو روچک و شکشا پرد کہانیاں تو ہوتی ہی ہیں۔ علاوہ ازیں وید سنادیش۔ اپنی بات۔ سمپادک کی لیکھنی سے۔ پھلجھڑیاں۔ ساہتیہ سنسار۔ وہ کیا کہتے ہیں۔ گرہ وگیان۔ سواستھ سدھا اتیادی کئی مہتو پورن سبھائی ستمبھ بھی رہتے ہیں۔ اس کا ہر ایک انک نہایت شاندار ہوتا ہے۔

آریہ ورت کو متفقہ طور پر سب سے اُتم پتر کا مان لیا گیا ہے۔ گھر گھر اس کا چرچا ہے سینکڑوں پرشنسا پتر پراپت ہو چکے ہیں۔ جو بھی پڑھتا ہے، اس کا شیدائی ہو جاتا ہے۔

چندہ سالانہ :۔ دو روپے۔ نمونہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر

سوچئے نہیں۔ آج ہی دو روپے بھیجکر مستقل خریدار بن جائیے۔

منیجر "آریہ ورت" لاہور

اپیوگی پستکوں کا نیلام

ہمارے پاس مہاتما نارائن سوامی کرت :۔ "آریہ سماج کیا ہے؟" ہم... کے علاوہ کھنڈن سیریز کے تحفے ویدک دھرم کی فضیلت ہم۔ مورتی پوجا کی دھجیاں ہم۔ پوران پول پرکاش ہم۔ جین مت درپن ہم کی دو دو تین تین سو کاپیاں موجود ہیں۔ جنہیں ہم یک مشت یا سو سو، پچاس پچاس کر کے کسی سماج۔ کتب فروش یا آریہ سجن کے ہاتھوں سستے داموں فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جو سماج یا بھائی خریدنا چاہے وہ ہمیں لکھے کہ زیادہ سے زیادہ ہر والی سو کا پیوں کی کیا؟ اور آٹھ آنے والی کتاب کی سو کا پیوں کی کیا قیمت دینا چاہتے ہیں؟

نمونہ کا سیٹ نصف قیمت ایک روپیہ اور محصولڈاک ہم منی آرڈر سے بھیج کر منگوائیں۔ سبھی پستکیں اتی سندر، لکھائی چھپائی و کاغذ مضبوط ٹائیٹل والی ہیں۔ کتابیں جلد منگوالیں دوبارہ نہ چھپ سکیں گی۔ کاغذ مہنگا ہے۔

منگوانے کا پتہ

منیجر "پرکاش" لاہور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر "پرکاش" ... سے پرکاشت ہوا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ओ३म्
Regd. No. L. 435.
Founder M. Krishna. B.A.

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ چھتیس ۳۶ سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"
رجسٹرڈ نمبر ایل 435

شرح چندہ
سالانہ — للعہ
ششماہی — عہ
برما — ضہ
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر مہاشہ کرشن بی اے
ویرندر

H.A. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۱۲ جیٹھ سمت ۱۹۹۸ بمطابق ۲۵ مئی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۰

سانیٹ

پاکستان!

(از شری پت جے رام سنتوش بی اے سی ٹی شوپری)

انتہائی بے وقوفی اور جہالت کی نمود
بے دماغ شر پسندی کی بلاخیز اختراع
لالچی زاغ و زغن کا اک چمن میں اجتماع
دیدہ دانستہ صداقت اور حق سے انحراف
ہند و مسلم موتیوں کا اک سبحہ سے انقطاع
دوزخی افکار سے پیدا شدہ کیف و سرور

کارِ بد کو نیک نامی کی تلاش و آرزو
گمرہی کی ہے ہدایت کارواں کے واسطے
درسِ نا اتفاقی ہے ہندی جواں کے واسطے
آگیا ہے اک مداری پیدا کرنے کیلئے
دل لگی، تفریح کا ساماں جہاں کے واسطے
کاغذی پھولوں میں بھرنے کی سعی ہے رنگ و بُو

اک نئی زنجیر محکومی ہے یہ "پاکستاں"
خوب قسمت نے رلانا ہے تجھے ہندوستاں

رگ وید — یجروید

ویدامرت

اوم

سام وید — اتھروید

ओ३म सूय वसाद् भगवती दि भूया
अथावयं भगवन्तः स्याम अध्वि
तृणा मध्न्ये विश्वदानीं पिब शुद्ध
मुदकमा चरन्ती १ - १० - २०

اوم سویو وساد بھگوتی ہی بھویا ادھا وئیم بھگونتہ سیام
ادھی ترن مدھنیے وشو دانیم پب شدھ مدکما چرنتی

(سویو وسات) سندر انّ بھوگنے والی پرجا (بھگوتی) بہت ایشوریہ والی (ہی) ہی (بھویاہ) ہوؤ (ادھا) پھر (وئیم) ہم لوگ (بھگونتہ سیام) ایشوریہ والے ہووین (اگھنیئے) ہے ہنسا نہ کرنیوالی پرجا (وشودانیم) سمست دانوں کی کرپا کا (آچرنتی) آچرن کرتی ہوئی تو ہنسا نہ کرنیوالی گئو کے سمان (ترنم) گھاس والپ مولیہ والے پدارتھ کو (ادھی) کھاؤ (شدھم اودکم پب) شدھ جل پان کرو۔

بھاوارتھ

جیون دانا جگت کا، جب ورشا برسائے
ہوں آنندت جیو سب، ہردے ہرش بڑھائے

(۲)

ان و سندر پھول پھل، یہ پرتھوی اُپجائے
یہ سب کرپا ایش کی، جگ اس کے گن گائے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایشور پراپتی

لیکھک:۔ سوامی درشنانندجی

پرکرتی میں سنسار کے ناش اور اُتپن کرنے کی شکتی وِدیہ مان ہے۔ اُتپتی سنیوگ یا ملاپ سے ہوتی ہے۔ پرکرتی کے انترگت جل ہے۔ جس کا گُن سنیوگ ہے۔ اور دُوسری وستو پرکرتی میں اگنی ہے۔ جس کا کام وبھاگ کرنا ہے۔ اس کارن جل سے ملاپ ہو کر وستوؤں کی اُتپتی اور اگنی سے وِیوجن ہو کر وستوؤں کا ناش ہو سکتا ہے۔ اس کارن اگنی اور جل دو پرکار کی وستوئیں پرکرتی کے انترگت ہونے سے وِردھ گُنوں کی ایکتا کا دوش اس سِدھانت پر نہیں گھٹتا۔ وادی کے اس اُتر کو سُن کر یہ پرشن اُتپن ہوتا ہے۔ کہ پرکرتی میں اُتپن کرنے اور ناش کرنے کی شکتیاں تین دشاؤں میں رہ سکتی ہیں۔ یا تو اُتپن کرنے کی شکتی ادھک اور ناش کرنے کی شکتی نیُون ہو۔ یا ناش کرنے کی شکتی ادھک اور اُتپن کرنے کی شکتی نیُون ہو۔ یا دونوں سم ہوں۔ پرنتو پرکرتی سے جگت کی اُتپتی آدی کا ہونا ان تینوں دشاؤں میں اسمبھو ہے چوتھی دشا کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ یدی وادی اُتپن کرنے کی شکتی ارتھات سنیوگ کو ادھک مانے گا۔ تو پرتیک وستو بڑھتی ہی چلی جاویگی۔ کوئی وستو گھٹیگی نہیں۔ کیونکہ جس کھشن میں سنیوگ کی شکتی کی ادھکتا سے اس وستو میں پانچ پرم گُن پرمانُک ہونگے ارتھات پرتیکھشن ایک پرم گُن بڑھتا جائے گا۔ گھٹنے کا اوسر کبھی آوے گا ہی نہیں۔ پرنتو یہ پرتگیا مرد تھا پرتیکھش کے وِردھ ہے۔ کیونکہ سرشٹی میں وستو گھٹتی بڑھتی دونوں دشاؤں میں پائی جاتی ہے۔ جو ایسا ماننا اسمبھو ہے۔ اس لئے یہ پرتگیا ستھر نہیں ہو سکتی کہ پرکرتی میں اُتپن کرنے کی شکتی ادھک ہے۔ دُوسرے یدی ناش کرنے کی شکتی ادھک مانی جائے اور اُتپن کرنے کی شکتی نیُون۔ تو اُس دشا میں جس کھشن میں پانچ پرمانو پرتیک ہونگے۔ اور چار ملیں گے۔ تو اس دشا میں پرتیکھشن پرتیک وستو سے ایک پرمانو گھٹتا ہی چلا جائے گا۔ کوئی وستو بڑھیگی نہیں۔ پرنتو یہ پرتگیا بھی پرتیکھش کے وِردھ پرتیت ہوتی ہے۔ تیسری دشا یہ ہے۔ کہ دونوں شکتیاں تلیہ سو بھاو کی جاویں۔ اُس دشا میں جس کھشن میں ایک وستو میں پانچ پرمانو سنیُکت ہونگے۔ اُسی کھشن میں پانچ ہی نیُکت ہونگے کیونکہ دونو شکتیاں اوِیاہت اور تلیہ کام کر رہی ہیں۔ اس دشا میں سرشٹی کی کوئی وستو نہ بڑھیگی۔ اور نہ گھٹیگی۔ کنتو سرب سرشٹی ایک ہی دشا میں رہیگی۔ یہ پرتگیا بھی پرتیکھش کے وِردھ ہونے سے سپشٹ استیہ ہے۔ کیونکہ پرتیک وستو سرشٹی میں ایک سی نہیں دیکھتی۔ سب بڑھتی گھٹتی ہوئی پائی جاتی ہے۔ جیسا دن کل تھا۔ ویسا آج کا دن نہیں ہے۔ کیونکہ اُس سے انومان ڈیڑھ منٹ سے ادھک ہوتا ہے۔ آج کی رات کل کی گت رات کے برابر نہیں۔ ورن وہ اُس سے نیُون ہو گی۔ اس پرکار وچار کرنے سے سپھلتیا پودھ ہوتا ہے۔ کہ سو بھاو سے اُتپتی کا ہونا اسمبھو ہے۔ دُوسرے سنیوگ اور ویوگ دونوں گُن کرم سے اُتپن ہونے والے ہیں۔ اور کرم پرکرتی کا سو بھاوک دھرم ہے۔ یا نیمتک، یہ پرشن ہوتا ہے؟ یدی یہ کرم پرکرتی میں سو بھاوک دھرم مان لیا جاوے۔ تو کوئی پرمانو نک وستو ستھر نہیں پاوے گی۔ کیونکہ سو بھاوک دھرم کبھی وستو کا رُک نہیں سکتا۔ پرنتو یہ پرتگیا بھی پرتیکھش کے وِردھ ہے۔ کیونکہ ہم بہت وستوؤں کو ستھر دیکھتے ہیں۔

اب وادی کہتا ہے۔ کہ کرم پرکرتی کا سو بھاوک دھرم ہے۔ پرنتو جن وستوؤں کو ہم ستھر دیکھتے ہیں۔ اُن کو پرتھوی کی آکرشن شکتی نے روکا ہوا ہے۔ یہ پرتگیا بھی پرتیکھش کے وِردھ ہو گی۔ پھر کوئی پراکرت وستو چلتی ہوئی نہیں دیکھیگی۔ کیونکہ پرتھوی کی آکرشن شکتی اُس پر پربھاو ڈالتی ہے۔ جیسے ایک گاڑی چل رہی ہے۔ دُوسری ستھر ہے۔ جب پرتھوی کی آکرشن شکتی دونوں پر تلیہ پربھاو رکھتی ہے۔

(باقی آئندہ)

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر اوہارا کی تحقیقات و تجربات

ایک طریقہ تو وہ عمل ہے جس کو "پرانا یام" کہتے ہیں۔ اور جس کے متعلق میں آگے چل کر تفصیل سے لکھوں گا۔ دُوسرا طریقہ یکسوئی ہے۔ یعنی دِل کو جسم کے کسی خاص حصّہ پر مرکوز کرنا حتیٰ کہ کوئی برا خیال جو دِل میں اُٹھا ہو۔ غائب ہو جائے۔ مثلاً اپنی تمام توجہ دِل کی مرکزی کوٹھی پر یا ناک کی گھوڑی پر مبذول (ایکاگر) کرنا۔

لیکن اکثر یوگی لفظ "ادم" کا جاپ (ورد) کرتے ہیں۔ اس لفظ کے متواتر و مسلسل ورد سے مطلوبہ اثر ہوتا ہے۔ نیز اس لفظ کا ورد انہیں پاک و پوتر بناتا ہے۔

یاد رکھئے۔ کہ یہ ایک گھنٹہ یا ایک دِن ہی نہیں بلکہ ایک مہینہ، سال کا بھی کام نہیں ہے۔ بعضوں کو دُوسروں کی نسبت زیادہ مدّت درکار ہوتی ہے مگر جب ایک مرتبہ یہ بات حاصل ہو گئی۔ تو پھر آسن کے سادھن کا آغاز کیا جائے۔

شروع شروع میں صرف آسان ورزشوں سے کام لینا چاہیئے۔ لیکن بہت دنوں تک ایسا کرنے کی ضرورت لاحق نہ ہو گی۔

ایک ایسی آرام دہ نشست انتخاب کرو۔ کہ ریڑھ کی ہڈی بالکل سیدھی رہے، جسم بلند و بالا رہے، اور سینہ تنا ہُوا اور اُبھرا رہے۔ ٹھوڑی اندر کے رُخ ہو۔

شاگرد کو چاہیئے۔ کہ اس قسم کی نشست اختیار کرنے کے بعد تنفس (سانس) کی آمد و رفت کو باقاعدہ بنائے۔

اس کے متعدد طریقے ہیں۔ لیکن میری دانست میں مندرجہ ذیل طریق بہترین ہے:۔

ایسی نشست اختیار کرو جس کی وضاحت اُوپر مذکور ہو چکی ہے۔ اور اپنا مُنہ بند کر لو۔ اب نتھنوں کے ذریعہ سے آہستہ آہستہ سانس لو۔ ایک سانس لینے میں زیادہ سے زیادہ وقت (وقفہ) صرف کرو۔ حتیٰ کہ تمہارے پھیپھڑے سانس سے اچھی طرح پھول جائیں۔ پھر اُسی طرح آہستہ آہستہ سانس باہر نکالو۔

اس میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیئے، نہ کسی قسم کا جھٹکا لگنے پائے۔ تمہاری صرف یہی کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ تم جتنا زیادہ آہستہ آہستہ اور یکساں طور پر سانس لے سکتے ہو۔ لے جاؤ۔

اس معاملہ میں تمہیں ایک خیال سے مدد مل سکتی ہے۔ مثلاً تم اپنے دماغ میں یہ تصوّر باندھ لو۔ کہ سانس چاندی کی طرح ایک سفید بخار (دھواں) ہے۔ جس کو اندر کھینچ کر اس سے تم اپنے پھیپھڑوں کو پُر کر رہے ہو۔ اور اسی تصوّر کے ساتھ اُس سانس کو باہر نکالو۔

چند ماہ تک اس سادہ عمل کو جاری رکھو یا کم از کم اس وقت تک جاری رکھو۔ کہ ایک سانس کو اندر لینے اور باہر نکالنے میں چار سے آٹھ منٹ تک کا وقفہ صرف ہو۔

اگر تم ابتدا میں ۳۰ سیکنڈ تک ایک سانس لے سکتے ہو۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ تمہارا آغاز اچھا ہے۔ اکثر آدمیوں کو مطلق علم نہیں ہوتا۔ کہ سانس کیونکر لینا چاہیئے۔ وہ پھیپھڑوں کو ورزش کرنے کا موقعہ نہیں دیتے۔

ایک اور بھی طریقہ ہے۔ وہ یہ۔ کہ ہاتھ کی اُنگلیوں سے آنکھ، ناک، کان اور مُنہ بند کئے جائیں۔ اس کا اصُول یہ ہے۔ کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں میں دبنے چاہیئں۔ اور دونوں ہاتھوں کی انگشت شہادت دونوں آنکھوں پر ہوں، اور دُوسری دونوں انگلیاں دونوں نتھنوں پر۔ اور تیسری انگلی سے مُنہ بند کیا جائے

اب شاگرد کو مناسب ہے۔ کہ ایک نتھنے پر سے اُنگلی اُٹھائے۔ اور بہت آہستہ آہستہ سانس لے۔ جب پھیپھڑے سانس سے پھول جائیں۔ تو کچھ وقفہ کے لئے سانس کو روک لے۔ اور پھر دُوسرے نتھنے سے سانس کو آہستہ آہستہ باہر نکالے۔

(باقی آئندہ)

مانو جیون دُکھ کہانی

(ہتیشی علاولپوری)

جیون بیتا جائے نشپھل
جوڑ جوڑ دھن بیت گیا دِن
پر یہ مارگ کا بنا مُسافر
کام کرودھ موہ لوبھ کے کانٹے
چھلنی پگ جو ہوئے گئے تو
بن پُرشارتھ کیسے پُورن
مانو جیون دُکھ کہانی

کاج کیا نہ کوئے
رین گنوائی سوئے
شر یہ مارگ کو کھوئے
لئے سویم ہی بوئے
شیش پکڑ کر روئے
جیون یاترا ہوئے
روئے جنمے رو موئے

ایسا کچھ کر چلو ہتیشی
تم ہنسو جگ روئے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

ودھوا

از کنور ہری سنگھ۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور

ودھوا وواہ
پر چلت نہ ہونے کا
دش پرنام

پتا جی! آج شہر میں میلہ ہے۔ تمام لوگ
خوش و خرم نظر آتے ہیں۔ میرا دل بھی میلہ
دیکھنے کو کرتا ہے۔" پتری نے بڑی حلیمی سے
پتا سے سوال کیا۔
"بیٹی! تو میلہ کس طرح دیکھ سکتی ہے۔ تیرے
ایسے نصیب کہاں!" پتا نے جواب دیا۔
پتری بہت دیر تک اپنے پتا کے اس فقرہ پر
غور کرتی رہی۔ لیکن جب کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ تو
اس نے پھر پوچھا۔
"کیوں پتا جی! میرے نصیب کو کیا ہو گیا
ہے؟"
"بیٹی! کیا بتاؤں۔ میں نے تیری شادی
بچپن میں ہی ایک بوڑھے سے کر دی تھی۔ جس
کا نتیجہ آج میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ جب
میں تیرے اٹھتے ہوئے شباب کو دیکھتا ہوں۔
اور ساتھ ہی تیرے بیوہ ہونے کا خیال آتا
ہے۔ تو آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل
آتے ہیں۔"
پتری پر گویا رنج و الم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔
تھوڑی دیر تک تو وہ بت کی طرح خاموش
کھڑی رہی۔ لیکن پھر آنکھوں سے آنسو
رواں ہو گئے۔ اور روتے روتے پتا جی سے
بولی۔ "پتا جی! یہ آپ نے بہت برا کیا۔ لیکن
پھر بھی اس کا میلہ سے کیا تعلق۔ میں میلہ
دیکھنے آتی ہوں۔"
"نہیں بیٹی، تو ابھی نادان ہے۔ تجھے اِن
باتوں کی خبر نہیں۔ اگر برادری کو پتہ لگ گیا۔
تو میرا یہاں رہنا دشوار ہو جائے گا۔ ہمارے
سماج میں ودھواؤں کو بناؤ سنگار کرنا۔
میلہ دیکھنا۔ اچھے کپڑوں میں ملبوس ہونا
ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ ہمیں سماج کے
اصولوں کی پابندی کرنی چاہیئے۔"
"پتا جی! مجھے ایسے سماج سے کوئی سروکار
نہیں۔ جہاں ابلاؤں پر اتیاچار ہوتے
ہوں۔ اگر آپ کا سماج اب یہ اجازت نہیں
دے سکتا۔ کہ میں میلہ دیکھنے جاؤں۔ تو یہ
اجازت کیسے دے سکتا ہے۔ کہ میری شادی
ایک بوڑھے سے ہو جائے۔ جبکہ مجھے اپنے
آپ کی بھی سدھ نہ ہو۔"
پتا جی نے بے اختیار رونا شروع کر دیا۔ لیکن
جب ذرا دل کا غبار نکل چکا۔ تو یوں گویا
ہوئے۔ "بیٹی! بیشک میں تمہارا گنہگار
ہوں۔ میں نے بڑا بھاری پاپ کیا ہے۔ لیکن
اب بیٹی تم سے معافی مانگتا نہیں۔ اور التجا
کرتا ہوں۔ کہ تم میلہ میں نہ جاؤ۔"
"اچھا پتا جی! میں آپ کے حکم کی خلاف
ورزی نہیں کرتی۔ لیکن ہاں ایک بات کہنا
چاہتی ہوں۔ کہ ہمیں اب ایسے سماج کی ضرورت
نہیں۔"

— (۲) —

پرتما اب جوان ہو چکی تھی۔ لیکن اس کی امیدیں
پر پانی ہی پھر سے جا رہا تھا۔ تھوڑے دن تک
تو اس نے اپنے آپ کو ضبط کیا۔ لیکن کب تک؟
جوانی دیوانی ہوتی ہے۔ اس نے پاس کے محلہ
کے ایک نوجوان جس کا نام چندر تھا۔ پریم
سمبندھ قایم کر لیا۔ تھوڑے دنوں کے
بعد وہ گربھ وتی ہو گئی۔ جب ماں باپ کو پتہ لگا۔
تو کفِ افسوس ملنے لگے۔ لیکن کیا کر سکتے تھے۔
بیٹی کو گھر سے نکالنا یا جان سے مار دینا تو
جان جوکھوں کا کام تھا۔ دل ہی دل میں کڑھتے
رہتے۔ ہوتے ہوتے پتری کے گربھ وتی ہونے
کا پتہ سارے محلہ میں لگ گیا۔ اب تو والدین
کی مصیبت اور بھی دوبالا ہو گئی۔ اب ان کے
لیے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ کہ
بیٹی کو گھر سے نکال دیتے۔ ایک دن باپ نے کہا۔
"کیا تمہیں پاپ کرتے شرم نہیں آئی؟"
"پتا جی! اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھئے
کہ شرم مجھے آنی چاہیئے یا آپ کو؟"
"تجھے ویدوں اور شاستروں کی آگیا کے
خلاف چلنے کی جرأت کیونکر ہوئی؟"
"پتا جی! یہ آپ کا بھرم ہے۔ میں ویدوں
اور شاستروں کی آگیا انکول چلی ہوں۔" ہر
عورت کا ایک پتی ہونا چاہیئے۔ جب میں نے
دیکھا۔ کہ میرا پتی کوئی نہیں ہے۔ تو میں نے
اپنا پتی خود تلاش کر لیا۔ اب آپ ہی بتائیں
کہ اس میں دھرم شاستروں کی کونسی خلاف
ورزی ہے۔"
"تمہارا پتی تو پہلے ہی مر چکا ہے۔"
"میرا پتی جوان ہوتا۔ اور میری آنکھوں
کے سامنے مرتا۔ تو میں ہرگز ایسا نہ کرتی۔ تب
میں یہ سمجھتی۔ کہ اس میں کسی کا کیا قصور ہے۔
یہ میری اپنی ہی تقدیر تھی۔"
"فوراً میرے گھر سے نکل جاؤ۔ اور جہاں
تمہارا دل چاہے جاؤ۔ بیٹیا تو نے میری ناک
کٹوا کر رکھ دی ہے۔" (۳)
رات نصف سے زیادہ گذر چکی ہے۔ ہر جگہ
خاموشی طاری ہے۔ بادل گرج رہے ہیں۔
بجلی چمک رہی ہے۔ موسلا دھار بارش ہو
رہی ہے۔ کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔ لیکن
کبھی کبھی کتوں کے بھونکنے کی کرخت آواز کانوں
میں آتی ہے۔ ایسے ہولناک وقت پرتما جا
رہی ہے۔ نہ معلوم کہاں۔ آخر کار وہ ایک
مکان پر پہنچی۔ جا کر دروازہ پر دستک دی۔
بہت دیر تک آوازیں دینے کے بعد ایک نوجوان
اندر سے باہر نکلا۔ اور اسے کو اندر لے گیا۔
"او ہو پرتما! تم ایسے وقت پر کہاں جا
رہی ہو۔ تم یہاں کہاں؟"
"جہاں قسمت لیجائے۔"
"تم گھر سے کیوں چلی آئی ہو۔ اور وہ بھی
اس اندھیری اور خوفناک رات میں؟"
"مجھے ماں باپ نے گھر سے نکال دیا ہے
چندر۔"
"ہیں! گھر سے نکال دیا ہے؟"
"ہاں۔"
"کس لیے؟"
"قصور کچھ نہیں۔ صرف پریم۔ جو میں نے
تم سے کیا۔"
"تو اب میرے پاس کیوں آئی ہو؟"
"اس لیے کہ تم میری مدد کرو۔ اور مجھ
سے وواہ کر لو۔"
"پرتما! تم کیا کہہ رہی ہو۔ ایک ودھوا سے
وواہ کر لوں۔ کل ساری برادری میرا بائیکاٹ
کر دے گی۔"
"چندر! افسوس مجھے پتہ نہیں تھا۔ کہ
تم بھی ایسے طوطا چشم ہو جاؤ گے۔"
"پرتما! میں مجبور ہوں۔ میں کیا کر سکتا
ہوں۔"
"تمہیں میری مدد کرنی چاہیئے۔ میں تمہارے
در پر بھکشا مانگنے آئی ہوں چندر!"
"لیکن میں ایسا نہیں کر سکتا۔"
"مجھ پر نہیں۔ تو پیدا ہونے والے بچے
پر ہی ترس کھاؤ۔"
"میرا بچہ؟ کیا بکتی ہو؟ جب تم کو تمہارے
ماں باپ نے ہی گھر سے نکال دیا ہے۔ تو میں
تمہیں یہاں کیسے رکھ لوں۔ چلو نکل جاؤ میرے
مکان سے۔"
پرتما چندر کے پاس جا کر بھی نراش ہی لوٹی۔

آریہ سنسکرتی کی دین

سکندر شاہ بھارت دگ وجے کے لیے آیا ہوا
تھا۔ ایک دن سائنکال کو وہ اپنے سینک
افسروں کے ساتھ سیر کو نکلا۔ ایک بھارتیہ سجن
اُن کے مارگ درشک تھے۔ سیر کرتے کرتے
سکندر نے بھارتیہ سجن سے کہا۔ "بھارت
میں گرام اور جھونپڑے ادھک ہیں۔ شہر کم
ہیں۔ آکرشن کی وستوئیں یہاں بہت کم ہیں۔
یہ تو گنواروں اور دیہاتیوں کا دیش پرتیت
ہوتا ہے۔"
بھارتیہ سجن نے کہا۔ "سکندر شاہ! آپ کو
پتہ نہیں۔ کہ بڑے شہر وے ہوتے ہیں۔ جن میں
اُچ وبھوتیاں نواس کرتی ہیں۔ کیول اینٹوں
اور پتھروں کی بڑی بڑی عمارتوں سے کوئی جگہ
بڑی نہیں کہی جا سکتی۔" بھارتیہ سجن کے اس
اُتر کو سن کر سکندر موَن ہو گیا۔
انگریزی کے پرسدھ لیکھک بالٹ کرانٹ میں
نے بھی اپنی رچناؤں میں اس بھاو کو اس پرکار
درشایا ہے:-
"یدی ٹوٹے پھوٹے جھونپڑوں میں مہان وبھوتیاں
نواس کرتی ہیں۔ تو وے جھونپڑے سنسار کے
سب سے بڑے نگر ہیں۔"
آریہ سنسکرتی کا وکاس انہی جھونپڑوں
اور بن پردیشوں میں ہوا تھا۔ یہیں پر
...سنسار کے سمپ... تھے
یہیں جیون میں جو کچھ ستیہ اور سندر
ہے۔ وے پرکرتی ماں دیکھ چکے تھے۔ یہیں
سے مانو پریم کی وشد دھارا پرواہت
ہوتی تھی۔
آریہ سنسکرتی کی سب سے بڑی دین
یہ ہے۔ کہ یہ منشیہ کو پرانی ماتر سے
نسوارتھ اور سو بھاوک پریم کرنا سکھاتی
ہے۔ یہ بتلاتی ہے۔ کہ اپنی آتما کے
انوبھو کے انوسار دوسروں سے بیوہار
کرو۔ جن کشٹوں اور یاتناؤں سے تم
سویم سو بھاوتہ بچنا چاہتے ہو۔ اُن
کشٹوں اور یاتناؤں سے دوسروں کو
پیڑت مت کرو۔ اس ادانت بھاونا نے
سنسار میں سکھ اور سوندریہ کے
پیڑے کو بھاری رکھا ہے۔ منشیہ ماتر میں
یہ بھاو سو بھاوتہ پایا جاتا ہے۔ پرنتو
سنسکار اور سنگتی دوش سے انیہ اُچ بھاووں
کے سمان اب دب سا گیا ہے۔ یورپ
میں اس سمیہ جو آگ لگی ہے۔ اب سے
پانچ ہزار ورش پورو بھارت میں جو
آگ لگی تھی۔ وہ اسی اُچ بھاو کے نیچے
دب جانے کے کارن لگی تھی۔

کاش میں اشتہار دے کر فایدہ اٹھائیں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدک کرم واد

از پنڈت ونایک راؤ جی ودیالنکار بار ایٹ لا پردھان نظام راجیہ آریہ پرتی ندھی سبھا

سارے ویگیانک ڈاروِن، ہکسلے آدی جس سدھانت پر پہنچے تھے۔ آج کے ویگیانک اُسے نہیں مان رہے ہیں۔ اُسے پُرانا اور رَدّی وچار مانا گیا ہے۔ آج سارا پشچاتیہ جگت سنسکرت اور ویدک ساہتیہ کی کھوج میں لگ گیا ہے۔ سمپورن پشچم کے دیشوں میں اس کے پٹھن پاٹھن پر بہت زور دیا جا رہا ہے۔ وہاں پر سنسکرت کے ادھیاپکوں کے لئے گدیاں ستھاپت کی گئی ہیں۔ انگلینڈ میں بھی یورپ کے دوسرے دیشوں کی اپیکشا سنسکرت کی اور کم دھیان دیا گیا ہے۔ تو بھی کئی یونیورسٹیوں میں گدیاں قایم ہو چکی ہیں۔

جرمنی میں اس پر بہت ہی ادھک دھیان دیا گیا ہے۔ آج یدھ میں کیسے کیسے بھینکر شستر استر تیار ہو چکے ہیں۔ دور مار کرنے والی توپیں۔ مشین گنیں، بھیشن بم اور گیسیں بنائی جا چکی ہیں۔ اتنی اُنتی ہونے پر بھی یورپ میں بڑا بھاری ہے تھا اشانتی پھیلی ہوئی ہے۔ آج وہاں کے ودوان شانتی کی کھوج میں دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔

ہماری اُپنشدوں کے زمانے کی شانتی کو پانے کے لئے یورپ کے ودوان لالایت ہیں۔ ہمارے دیش میں ہی ایک راجہ نے دعوےٰ کیا تھا۔ کہ

न मे स्तेनो जनपदे न कदर्यो न मद्यपः नानाहिताग्निर्ना विद्वान न स्वैरी स्वैरणी कुतः॥

میرے راجیہ میں کوئی چور نہیں، شرابی ناستک تھا وبھچاری نہیں ہے۔ چینی یاتری فاہیان جب بھارت میں آیا تھا۔ تب یہاں اُسے کہیں پر بھی تالے دکھائی نہیں دئے۔ اُس نے ایک گھٹنا لکھی ہے۔ کہ پاٹلی پُتر میں ایک سونے کی انگوٹھی تین دن تک برابر ایک ہی ستھان پر پڑی ہوئی دیکھی۔ پھر وہ یاتری جب سویم لوٹ کر آیا۔ تب اُس کو مِل گئی۔ اُپنشدوں کے زمانے کی ایسی شانتی کو دیکھ کر ہی شاپن ہار نے کہا تھا۔ کہ مجھ کو اپنے جیون میں جو شانتی تھا آنند پراپت ہُوا۔ وہ اُپنشدوں کے دوارا ہی ملا۔ مرتیو کے بعد بھی مجھ کو اس آنند کی دھارا ملے گی۔ یہ وشواس مجھے اُپنشدوں نے دیا ہے۔ آج سنسار جس بھینکر دُکھ میں پھنس چکا ہے۔ اُس کا جواب دینے کے لئے آج کی سائنس سروتھا اسمرتھ ہے۔ اب ہندوستان کو پھر سے دُکھ سے چھڑانے کے لئے تیار رہنا پڑے گا۔

آج نانا پرکار کی یونیوں کو دیکھ کر یورپ آشچریہ میں پڑا ہے۔ اُس نے وکاس واد کے دوارا اس کا حل سوچا تھا۔ جس سے اُسے سنتوش نہیں ہُوا۔ وید اس کا جواب دیتا ہے۔ کہ یہ بھوگ یونیاں تھا کرم یونیاں ہیں۔

ہمارے پراچین وچار کے انوسار ۸۴ لاکھ یونیاں کہی جاتی ہیں۔ یہ سب قید خانے ہیں جن میں پرمیشور جیوں کو اُن کے کرم انوسار قید کرتا ہے۔ آج کے جیل خانوں سے تو قیدی بھاگ بھی جاتے ہیں۔ پرنتو اس ایشوریہ جیل خانوں سے کوئی بھاگ کر دکھلا سکتا ہے؟ یہ آدرش قید خانے ہیں۔ یہاں پر جیوں کے سدھارنے کے لئے پرمیشور رکھتا ہے۔ آج کل جیوں کو سُدھارنے کے لئے کافی کوششیں ہو رہی ہیں۔ رشیا میں تو ایسے جیلخانے ہیں۔ یہاں قیدیوں کو پوری سُوِدھا دی جاتی ہے۔ اُتم بھوجن وستر تھا بستر دئے جاتے ہیں۔ اُن کی رکشا بھی پورے ڈھنگ سے کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ یدی قیدی کے بستر سے کھٹمل نکل آئے۔ تو ڈاکٹر تھا جیلر سے پوچھ تاچھ کی جاتی ہے۔ جیل سے نکلے قیدی جیون سُدھار کر نکلتے ہیں۔

پرمیشور نے جیوں کو ان شریر کے جیلخانوں میں آدرش جیون کی طرف جھکانے کے لئے پورا پربندھ کر رکھا ہے۔

پشوؤں کے اندر انیک گُن ہیں۔ کُتے میں سوامی بھگتی کا اپُورو گُن ہوتا ہے۔ کیڑیوں میں نیمتنترن کا گُن پایا جاتا ہے۔ شیر میں ویرتا ہوتی ہے۔ اسی پرکار پشوؤں میں نانا گُن دیکھے جاتے ہیں۔ جس منشیہ میں جو کمزوری ہوتی ہے۔ اُسے اُس کے انوسار یونی دی جاتی ہے۔ سوامی کے ساتھ دغا کرنے والے کُتے کی یونی میں بھیجے جائیں گے۔ بھارتیوں تھا جینیوں میں نیمتنترن کا ابھاو ہوتا ہے۔ اُن کو بھی پرمیشور کہیں نہ کہیں بھیجے گا۔ بھوگ یونی میں جیو سوتنتر ہوتا ہے۔ بھوگ یونی میں سے گذرنے کے بعد منشیہ بن کر جیو کرم یونی میں آتا ہے۔ کرم کی سوتنترتا دینے کے بعد پرماتما اُسے سچائی کا گیان دیتے ہیں۔ اس کرم ویوستھا کو سمجھانے کے لئے ویدوں نے کتنا سندر اُپدیش دیا ہے۔ یجروید میں کہا ہے۔ کہ:۔

ईशावास्यमिदं सर्वं यत्किञ्च जगत्यां जगत्। तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्यस्विद्धनम्॥१॥
कुर्वन्नेवेह कर्माणि जिजीविषेच्छतं समाः। एवं त्वयि नान्यथेतोऽस्ति न कर्म लिप्यते नरे॥२॥

پرمیشور سرب ویاپک ہے۔ سارا پریورتن شیل سنسار اُسی کے انوسار دن رات بدل رہا ہے۔ آدمی کو سانسارک وستوؤں کو بھوگنے کے لئے ہی اکٹھا کرنا چاہیئے۔ جو ادھک ہو۔ اُسے دین دُکھیوں کے لئے دان کر دینا چاہیئے۔ بھوگ سے ادھک جو کچھ بھی ہے۔ وہ آپ کا نہیں ہے۔ میرے پاس بھی جو کچھ ہے۔ میرا نہیں ہے۔ یہ سارا دھن پرجا پتی پرمیشور کا ہے۔ وہ سب وستوئیں اُس ہیں۔ جو دوسرے کا حق چھین کر اپنے اکٹھا کرتے ہیں۔ یہ سارا وستر ہمارے بھوگ کے لئے موجود ہے۔ اور پرمادی اُس کا لابھ نہیں اس لئے پرمیشور نے اُپدیش دیا ہے جیو! تو سو ورش تک جینے کی اچھا کر۔ تیرا کام کرتے ہوئے ہی جینے کی ہے۔ دوسرے کے حق کے مال کو اپنا ہے۔ نہ تو سویم بھوگ سکتا ہے۔ ہی بھوگ سکتے ہیں۔

"ودھوا"۔ بقیہ

اب اُس کے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں وہ جاتی۔ ماں باپ تو پہلے ہی جواب دے چکے تھے۔ ایک چھند پر اُمید تھی بھی کورا جواب دے دیا۔ آخر وہ بغیر سمجھے ناک کی سیدھ میں چل دی۔ چلتے آدھی رات کے قریب جنگل میں گئی۔ کچھ گھنٹے بعد وہاں بچہ پیدا ہُوا دو چند ہو گئی۔ جب ہوش آیا تو ہوئے اُس نے یُوں کہنا شروع کیا۔ میرے ننھے بچے! ماتا کی آنکھوں کے لخت جگر! تو میرے پیٹ سے کیوں ہُوا۔ ایک ودھوا کے پیٹ سے جس کے سماج نے بُری طرح بے حال کر رکھا جس کو ماں باپ نے بھی منحوس سمجھ کر نکال دیا ہے۔ اس وقت جب کہ مجھے ہی نہیں بھاتی۔ تیرا زندہ رہنا بھی ہے۔ اُس لئے چل۔ میرے دل کے ٹکڑے تجھے دریا کی لہروں کے سپُرد کر دوں بھی تیرے ساتھ چلتی ہوں"۔ اس طرح کے ہاتھوں تنگ آئے ہوئے دوا کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔

ضرورت

آریہ کنیا ودیالیہ جمب کے لئے ایک ادھیاپکہ کی جلد ضرورت ہے مڈل کلاسوں کو پڑھا سکے۔ وی ٹرینڈ ہو یا مڈل کی پڑھائی کا کافی تجربہ رکھتی ہو۔ درخواست کم از کم تنخواہ۔ جمب پہنچنے کی تاریخ سارٹیفیکیٹوں کی نقول کے ساتھ تک منتری آریہ سماج جمب کے نام آنی چاہئیں۔

خط وکتابت کا پتہ

منتری آریہ سماج جمب

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد، گزیٹڈ آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Omer & Co.
Karachi

ور کی ضرورت

میرے ایک دوست جو ایک سو پینتیس ۱۳۵/- روپے ماہوار پر مستقل گورنمنٹ ملازم ہیں۔ کی ایک سُشیل اور خوبصورت کنیا جو دسویں جماعت کی تیاری کر رہی ہے۔ کیلئے ایک یوگیہ ور کی ضرورت ہے۔ ور خوبصورت، تندرست اور برسر روزگار ہو تو بہتر ورنہ روزگار کی تلاش میں مدد کی جاوے گی۔ ذات پات کا کوئی خیال نہیں۔ خط وکتابت ذیل کے پتہ پر ہو

ہربنس چندر مینیجر بھارت لکشمی بینک
مظفر گڈھ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

۱۲ جیٹھ سمت ۱۹۹۸ بکرم — ۲۵ مئی ۱۹۴۱ء

جلد ۳۷ | دیانند ابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۲۰

سبھا کا اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ہاتھ میں کام تو بہت سے ہیں۔ لیکن اس کا مکھیہ کام ایک ہی ہے۔ وہ ہے ویدک دھرم کا پرچار۔ یہ اُدیش ہے۔ اور باقی سب کام اس کے سادھن ہیں۔ سبھا میں کرانتی لائی جا سکتی ہے۔ تو ایک ہی طریق سے کہ پرچار کے سادھنوں میں پریورتن کیا جائے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ سبھا کی لیڈرشپ ناقص ہے۔ یا کہ اس کے ادھیکاری یوگیہ نہیں، وہ درحقیقت کم عقل اور کم بین ہیں۔ کیونکہ خاص اشخاص سے ورودھ نہیں۔ اور وہ اصولوں کی بنا پر سبھا کے ادھیکاروں میں پریورتن کرنا چاہتے ہوں۔ تو وہ تبھی کر سکیں گے۔ جب وہ کوئی وشیش کاریہ کرم پیش کریں گے۔ اس سمیہ یہ پرشن بجا طور پر اٹھایا جا سکیگا۔ کہ ادھیکاری وہ ہوں جنہیں اس کاریہ کرم پر وشواس ہو۔ اور جو اس کے لئے سمیہ اور شکتی لگانے کے لئے تیار ہوں۔ سبھا کے ادھیکاری ایسے ہوں۔ جو اپنا سارا سمیہ اور ساری شکتی اس کے ارپن کر سکیں۔ اور اس کی سیوا کو اپنی فرصت کا مشغلہ نہ سمجھیں۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب سبھا کا پروگرام نشچت ہو۔ کوئی وشیش پروگرام نہ ہو۔ تو سارا سمیہ اور شکتی دینے والے بھی کیا کریں گے؟

اس لئے وچارنیہ وشے یہ ہے۔ کہ سبھا کی پرچار شیلی میں کوئی پریورتن ہونا چاہیئے۔ اور ہونا چاہیئے تو کیا؟ مجھے یہ ماننے میں سنکوچ نہیں۔ کہ پرچار کی ورتمان شیلی اسوبھاوک ہے۔ ہم نوجوانوں کو اُپدیشک بناتے ہیں جنہیں سنسار کا زیادہ تجربہ نہیں ہوتا۔ اس لئے جب وہ پرچار کے کاریہ میں پڑتے ہیں۔ تو ان سے کئی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اس کے اتی رکت گرہستھ میں پرویش کرنے پر انہیں کئی قسم کی مشکلات سے دو چار ہونا پڑتا ہے۔ ان کی دھرم پتنی جوان ہوتی ہے۔ اس کی رکشا کی انہیں ہر سمیہ چنتا رہتی ہے۔ پرچار کا کاریہ زیادہ تر بھرمن کا ہے۔ کوئی یہ کہنا چاہے۔ کہ ان کی ڈیوٹی گارڈ کی سی ہے۔ تو مجھے اعتراض نہیں۔ نہ وہ سوادھیائے کر سکتے ہیں، اور نہ ہی نت نیم پورا کر سکتے ہیں۔ اور نہ وہ اُپدیش کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ دو چار یا دس لیکچر وہ تیار کر لیتے ہیں۔ اور وہی ہر جگہ سنائے جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ ان کے ویاکھیانوں کا زیادہ پربھاو نہیں ہوتا۔ کئی لوگ موجودہ پرچار کو آندھی پرچار کہتے ہیں۔ غرض یہ کہ ورتمان شیلی میں جو بھی نقص بتائے جاتے ہیں۔ مجھے ان سے انکار نہیں۔ اور پھر سب سے بڑا نقص یہ ہے۔ کہ لوگ اُپدیشک بنتے ہیں تو عام طور پر پیشہ یا ویوسائے کے طور پر تیاگ یا سماج سیوا کے بھاو سے پریرت ہو کر نہیں۔ آپ چھوٹی عمر کے لڑکوں کو اُپدیشک ودیالیہ میں لیتے ہیں۔ دو چار سال پڑھ کر وہ ودیالیہ سے نکل آتے ہیں۔ اس وقت بھی وہ اس یوگیہ نہیں ہوتے۔ کہ اس بات کا نشچے کر سکیں۔ کہ پرچار کا کاریہ اُن کے انوکول ہے یا نہیں۔ وہ تو یہ کام اس لئے گرہن کر لیتے ہیں۔ کہ انہوں نے خود یا انکے ماتا پتا نے حالات سے مجبور ہو کر انہیں اس لائین میں ڈال دیا۔ تجربہ کے بعد ہی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ کوئی شخص پرچار کے یوگیہ ہے یا نہیں۔ جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ اس سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ اُپدیشکوں میں تیاگ بھاو نہیں۔ یا کہ وہ اُپدیشک بننے کے یوگیہ نہیں۔ میرا مطلب کیول اتنا ہے۔ کہ اس بات کا نشچے کسی کے پریکشا اتیرن ہونے پر نہیں کیا جا سکتا۔ کہ وہ اُپدیشک بننے کے یوگیہ ہے۔ اور کہ وہ اپنا جیون تیاگ مے بناتے ہوئے ویدک دھرم کی سیوا کر سکیگا۔ یہ تو کچھ ورشوں کے پریکشن کے پشچات ہی نشچے ہو سکتا ہے۔

مان لیا۔ کہ یہ سسٹم ناقص ہے۔ اور اسے بدل دینا چاہیئے۔ سوال یہ ہے۔ کہ اسے جڑ سے کاٹا جائے۔ یا کہ صرف اس کی ٹہنیاں کاٹ دی جائیں۔ ہمارا پراچین سسٹم تو صاف ہے۔ وہ یہ کہ بان پرستھیوں کو شکشا آدی دینے کا ادھیکار تھا۔ اور شکشالیہ ان کے سر پر ہی چلتے تھے۔ سنیاسی دھرم کے پرچارک ہوا کرتے تھے۔ اگر وہ سسٹم کسی طرح اب لایا جا سکے۔ تو مبارک ہے۔ لیکن ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ بھوت کال کے انسٹیٹیوشن ورتمان کال میں ہو بہو نہیں لائے جا سکتے۔ آپ ان کی سپرٹ کو تو قایم رکھ سکتے ہیں۔ Latter کو نہیں۔ ان کی آتما تو وہی ہو سکتی ہے لیکن آوشیک نہیں۔ کہ ان کا شریر بھی وہی ہو۔ پراچین شکشا پرنالی کے پُنرادھار کے لئے ہم نے گوروکل

کال میں ہوا کرتے تھے۔ کسی کو یہ کہنے کا ساہس نہ ہوگا۔ ہم نے گوروکل قایم کئے۔ کنتو ورتمان اوستھاؤں سے بادھت ہو کر ان میں پریورتن کئے۔ اور سب سے بڑا پریورتن یہ ہے۔ کہ اُپادھیائے ویتن بھوگی ہیں۔ اور برہمچاریوں کے سرپرستوں سے پالن پوشن کا خرچ لیا جاتا ہے۔ پراچین سمیہ میں گوروکلوں کا آرتھک بوجھ راجیہ پر ہوا کرتا تھا۔ اور جنتا پر بھی۔ وہ اس طرح کہ برہمچاری اپنے اور اپنے آچاریہ کے لئے بھکشا کر کے بھوجن لے آیا کرتے تھے۔ اور وشیش اوشیکتائیں راجیہ کی طرف سے پوری کی جاتی تھیں۔ آج راجیہ کی طرف سے گوروکلوں کو سہایتا نہیں ملتی۔ نہ ورتمان اوستھائیں اس بات کی آگیا دیتی ہیں۔ کہ ہمارے برہمچاری بھکشا کو جایا کریں۔ اور میرا وچار تو یہ ہے۔ کہ سنبھاونا ہے چھوٹے چھوٹے گوروکلوں کے برہمچاری بھکشا کو جایا کرتے ہونگے۔ گوروکل وشو ودیالیہ کے برہمچاری ان دنوں بھی بھکشا کرنے نہیں جاتے ہونگے۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو مجبور ہو کر پالن پوشن کا خرچ برہمچاریوں سے لینا پڑتا ہے۔ تعلیم کا خرچ اس وقت بھی وہ کسی برہمچاری سے نہیں لیتی۔ لیکن یہ بوجھ اس کے لئے ناقابل برداشت ہو رہا ہے اور کہہ نہیں سکتے۔ کہ وہ کب تک اسے اٹھا سکیگی۔ اسی طرح جب بان پرستھی اُپادھیائے نہ ملے۔ تو سبھا کو گرہستھی اُپادھیائے رکھنے پڑے۔ اور انہیں ویتن بھی دینا پڑا۔ اس کے اتی رکت اور کئی باتوں میں ورتمان گوروکل پراچین گوروکلوں سے بھن ہیں۔ سارانش یہ کہ گذرا ہوا سمیہ بعینہ واپس نہیں لایا جا سکتا۔ جس روپ میں آج سے چند ہزار ورش پورو سنستھائیں تھیں۔ اسی روپ میں آج آپ قایم کرنا چاہیں۔ تو نہیں کر سکتے۔ اسی طرح اگر آپ یہ چاہیں۔ کہ آپ کے پرچار کی شیلی پراچین سمیہ کی سی ہو۔ تو آپ اس میں سپھل نہ ہونگے۔ اس لئے آپ کو شیلی ایسی رکھنی پڑے گی۔ جو آتما کے لحاظ سے پراچین ہو۔ اور شریر کے لحاظ سے ارواچین۔

پرچار کی آتما کیا ہے؟ میرے وچار میں تیاگ اور سیوا کا بھاو۔ جس بھی شخص میں یہ دو گن ہوں۔ وہ ویدک دھرم کا اُپدیشک ہونے کا ادھیکاری ہے۔ ضرور نہیں۔ کہ پرچار بانی دوارا ہی ہو۔ لیکھ دوارا بھی ہو سکتا ہے۔ لوگوں سے وارتالاپ کر کے بھی ہو سکتا ہے۔

ہماری ورتمان شیلی میں سب سے بڑی تروٹی یہ ہے۔ کہ عام طور پر لوگ اس لئے اُپدیشک نہیں بنتے۔ کہ آریہ سماج کا پریم انہیں چپ بیٹھنے نہیں دیتا۔ بلکہ دوسرے پیشوں کی طرح یہ بھی ایک پیشہ ہو گیا ہے۔ اور چونکہ اُپدیشکوں کو ایک پربندھ کے آدھین رہنا پڑتا ہے۔ اس لئے انہیں مشین کی طرح کام کرنا پڑتا ہے۔ جس کا چلانا مستری یا انجنیئر کے ہاتھ میں ہے۔ اس سے میرا یہ مطلب نہ سمجھا جائے۔ کہ میں ورتمان پربندھ کے ورودھ ہوں۔ یہ تو ورتمان شیلی میں ہے گا ہی۔ اور اس کے بغیر کام بھی نہیں چل سکتا۔ اس لئے جو سجن سبھا میں کرانتی لانا چاہتے ہیں۔ ان سے میں کہوں گا۔ کہ وہ پرچار شیلی میں کرانتی لائیں۔ اور اس کا ڈھنگ یہ ہے۔ کہ اُپدیشکوں کے بھرتی کرنے کا پروگرام بدل دیا جائے۔ یہ ویتن، یہ گریڈ، اور یہ ترقیاں اڑا دی جائیں۔ جسے اُپدیشک نیت کیا جائے، اس کی یوگیتا اور اوشیکتا دیکھ لی جائے۔ اور اس کی اوشیکتا انوسار اسے ٹنک دیا جائے۔ یدی وہ گرہستھی ہو۔ تو اس کی اوشیکتا میں اس وقت اضافہ سمجھا جائے۔ جب اس کے ہاں نیا بچہ پیدا ہو۔ سبھا پر اس کے لڑکوں اور لڑکیوں کی شکشا کا بھی بار ہوگا۔ جو لوگ اس گرہستھی میں سے گذر کر اُپدیش کا کاریہ کرنا چاہیں۔ وہ اُپدیشک بنیں۔ سنیاسی زیادہ ہوں۔ تو بہت اچھی بات ہے۔ لیکن ہمارے دھرم شاستروں نے درست کہا ہے۔ کہ ہر ایک شخص کو سنیاس کا ادھیکار نہیں۔ نہ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ سنیاس لے۔ سنیاس کیول انتم اوستھاؤں میں لیا جا سکتا ہے۔ جب کوئی منش یہ لوک ایشنا، پتر ایشنا اور وت ایشنا کا تیاگ کر سکے۔ لیکن بان پرستھی زیادہ ہو سکتے ہیں۔ اور اگر سچے بان پرستھی زیادہ ہوں۔ تو وہ پرچار کا کاریہ سنبھال سکتے ہیں۔ میرے سامنے سرہند کے لالہ چرنجیت لال کی مثال ہے۔ انہوں نے بان پرستھ لینے کے بعد کتنا پرچار کیا ہے۔ سرما کے مہینے دن رات وہ اسی دھن میں مست رہتے ہیں۔ اور پھر یہ نہیں۔ کہ وہ دن بھر میں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیول ایک گھنٹہ پرچار کرتے ہوں۔ وہ سارا دن مختلف طریقوں سے پرچار کرتے رہتے ہیں۔ اور جب انہوں نے نشچے کر لیا۔ کہ اپنا جیون کیول دھرم پرچار کے ارپن کرنا ہے۔ انہیں آریہ سماج کے پربندھ دشیک کیسی کاریہ میں رُچی نہیں رہی۔ ماسٹر گوردتہ رام جی نے جب سے بان پرستھ لیا ہے۔ وہ سماج کی سیوا کر رہے ہیں۔ اس ایک رشی کا تو میں سویم ساکشی ہوں۔ کہ جب سے وہ سبھا کے منتری بنے ہیں۔ وہ دن رات سبھا کے دھندوں میں مصروف رہتے ہیں۔ سبھا کے پاس پرچار کے علاوہ بھی کئی کام ہیں۔ ان پر ستھم اپنی اپنی رُچی کے انوسار مختلف کام کر سکتے ہیں۔ کنتو یدی سنیاسی اور بان پرستھی کافی نہ ہوں۔ تو لازمی طور پر گرہستھی اُپدیشک رکھنے ہونگے۔ وہ رکھے جائیں۔ میں اس کے ورودھ نہیں۔ لیکن نہ ان کی تنخواہ مقرر کی جائے۔ اور نہ ان کی دکشنا بڑھنی ہو۔ اور نہ ان کی گریڈیں ہوں۔ سبھا اس کے تیاگ، اچار سماج پریم اور یوگیتا کو دیکھ کر نشچے کرے۔ کہ اُمک ویکتی اُپدیشک بننے کے یوگیہ ہے۔ اور اس کی اوشیکتا انوسار اسے شُلک دے دیا کرے۔

یہ پرپوزل ہے۔ جس سے پرچار شیلی اُتّم اور اُوچ ہو سکتی ہے۔ یہ کہ منڈل بنائے جائیں۔ اُپدیشک وہاں رکھے جائیں۔ وہ ایک ماس میں بیس دن دورہ کریں۔ اور دس دن ہیڈ کوارٹر میں رہیں۔ یہ ساری باتیں میں کوُن سمجھتا ہوں۔ یہ گرہن بھی کی جا سکتی ہیں۔ اور تجربہ کے بعد تیاگی بھی جا سکتی ہیں۔ مجھے کسی بھی پرپوزل پر آکشیپ نہیں۔ کنتو پہلی اور آوشیک بات یہ ہے۔ کہ پرچار شیلی کا آدھار بدل دیا جائے۔ یہ کہ لوگ پرچار کو دیوسائے یا پیشہ سمجھکر گرہن نہ کریں۔ بلکہ اس لئے۔ کہ ان کی آتما ویدک دھرم کی سیوا کے سوا کسی اور چیز سے سنتشٹ نہیں ہو سکتی۔ سبھا ان کی سیوا گرہن کرے یا نہ، انہیں آریہ سماج کی سیوا کرنی ہے۔ ان کیلئے ویدک دھرم کی سیوا اسی طرح ہے جس طرح مچھلی کے لئے پانی، اور منشیہ کے لئے ہوا۔ اس آدھار کو سویکار کر کے سبھا کوئی سکیم بنائے اور اس کا تجربہ کرے۔ مجھے آپتی نہیں؟

کرشن

ریاست حیدرآباد قرضہ لیگی؟

ایک مسلم معاصر کی اطلاع ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد نے تین فیصدی سالانہ سود پر قرضہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ قرضہ ۱۰ اگست ۱۹۶۱ء کو واپس کر دیا جائیگا۔ لیکن ریاست چاہے گی۔ تو ۱۰ اگست ۱۹۵۱ء کے بعد کبھی بھی اسے واپس کر دیگی۔ یہ نہیں بتایا گیا۔ یہ قرضہ کس غرض سے

حکومت پنجاب کا مستحسن فیصلہ

حکومت پنجاب اپنے اس فیصلہ کے لئے مبارکباد کی مستحق ہے۔ جو اس نے سیاسی قیدیوں کو ہتھکڑی نہ لگانے کے متعلق کیا ہے۔ اس کا تازہ اعلان یہ ہے۔ کہ ان ستیاگرہیوں کو جنہیں ستیاگرہ کی باقاعدہ اجازت دی گئی ہو۔ خواہ وہ زیر سماعت ہوں یا سزایاب عام طور پر ہتھکڑی نہیں لگائی جائیگی تاوقتیکہ وہ تشدد کا اظہار نہ کریں۔

مسٹر سرینواس آئینگر چل بسے

انڈین نیشنل کانگرس کے سابق پریذیڈنٹ مسٹر ایس سری نواس آئینگر ۱۹ مئی کی صبح کو چل بسے۔ وہ کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ ان کی عمر ۷۶ سال کی تھی۔ ان کی موت سے ہندوستان ایک دلیر اور سچے دیش بھگت سے محروم ہو گیا ہے۔

ہر ہیس نازی جاسوس ہے؟

یونائیٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق ہر ہیس کے متعلق لنڈن کے باخبر حلقوں کی متفقہ رائے ہے۔ کہ وہ صلح کے مشن پر آیا ہے۔ مگر وہ یہ مشہور کر کے برطانوی مدبروں کو دہشت زدہ کرنیکی کوشش کریگا۔ اگر صلح کی شرائط پیش نہ کی گئی۔ تو اس نے برطانیہ کو تباہ کرنیکی سکیم تیار کر لی ہے۔ وہ ظاہر کر سکتا ہے۔ کہ وہ اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ ہٹلر کے دل میں کیا ہے۔ مگر نازی طریقوں سے اب کوئی شخص دھوکہ میں نہیں آ سکتا۔

ستیاگرہیوں کے انتخاب کا نیا طریق

مہاتما گاندھی ستیاگرہ کی تحریک کو کس قدر پرامن بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔ اس امر کا اندازہ اس احتیاط سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ جو انہوں نے ستیاگرہیوں کے انتخاب کے متعلق برتنی شروع کی ہے۔ وہ ہدایت دینے والے ہیں۔ کہ ہر ستیاگرہی ڈائری رکھے۔ اور اس میں روزانہ کارکردگی درج کرے۔ اس ڈائری کے پسندیدہ قرار دیئے جانے پر ہی ستیاگرہ کی اجازت مل سکے گی۔

گھٹنے ٹیک دیئے!

وشی کی فرانسیسی حکومت نے جرمنی کے آگے گھٹنے ٹیک کر اس اندیشہ کو صحیح ثابت کر دیا۔ کہ وہ محض کٹھ پتلی حکومت ہے۔ شام میں اپنے ہوائی اڈوں، ریلوں اور سامان جنگ کے استعمال کی جرمنوں کو اجازت دے کر اس نے امریکہ اور برطانیہ کو اپنے خلاف کر لیا ہے۔ امریکہ اسے خورد و نوش کی چیزیں بھیجنا ... اور برطانیہ ضرورت پڑی۔ تو اس کٹھ پتلی ... سے نپٹ بھی لے گا۔

وعدہ سے انحراف

نظام حیدرآباد نے عراق میں رشید علی ... کے فتنہ کے متعلق اپنے بیان میں فرمایا ہے ... اس نے اسلام کے اصول کو وعدہ کر کے ... مت توڑو کی خلاف ورزی کر کے اسلام ... غداری کی ہے۔" یہ بالکل درست ہے ... تحریک کے خاتمہ پر ذمہ دار حکومت کے ... کیوں انحراف کیا گیا ہے؟

ریاست نالاگڑھ میں پرچار پر پابندی

ریاست نالاگڑھ میں میلہ ... کے موقعہ پر انسپکٹر پولیس انچارج تھانہ رام شہر نے ... کو پرچار کرنیکی اجازت نہ دی۔ کہا گیا ... حکام بالا سے تحریری اجازت حاصل کر ... کر سکتے ہو۔ ہم سب انسپکٹر مذکور کے ... حکم کیخلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے، ریاست ... اعلیٰ احکام کی توجہ میاں سرجن سنگھ ... وزیر ریاست کے مکتوب ۱۳۵۶ ... کے اس خط کی طرف دلاتے ہیں جو انہوں ... آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کو لکھا تھا ... کے ذریعہ غیر مبہم الفاظ میں پرچار کی ... دی گئی ہے۔ لکھا ہے۔ "حدود ریاست ... آریہ سماجیوں کو دھرم پرچار کی پوری آزادی حاصل ہے۔"

کیا ہم اُمید کریں۔ کہ آئندہ ریاست ... کی حدود میں آریہ سماج کے پرچار کے راہ میں روڑے نہ اٹکائے جا دیں گے؟

مصر کا ہیس "عزیز المصری"

مصر کے سابق چیف آف جنرل اسٹاف جنرل عزیز المصری نے بھی ہیس کی طرح ہوائی جہاز کے ذریعہ مصر سے فرار ہونیکی کوشش کی ... اپنے ساتھ اہم کاغذات بھی لے گیا۔ لیکن ... کا جہاز گر پڑا۔ جہاز کے تین سوار ... خیال یہ ہے۔ کہ وہ قاہرہ میں ... ہیں۔ ان کا پتہ لگانے والے کے لئے ... پونڈ انعام مقرر کیا گیا ہے۔

... کے لئے اُٹھایا جا رہا ہے۔ غرض کچھ ... حیدرآباد جیسی آسودہ حال ریاست کو ... کی ضرورت کیوں آ پڑی؟

موسم گرما میں پھوڑے پھنسی وغیرہ سے بچنے کیلئے

تکت پانک

(کڑوا شربت)

استعمال کریں۔ اس سے جگر درست کام کرتا ہے۔ جسم میں گرمی محسوس نہیں ہوتی۔ پھوڑے پھنسی وغیرہ سے بچاؤ رہتا ہے۔ ہر روز دو یا تین تولے شربت چار گنا پانی میں ملا کر پیئیں۔ قیمت فی بوتل (ایک سیر) بارہ آنہ (۱۲/)

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر ڈی۔ اے۔ وی فارمیسی لاہور

برانچیں اور ایجنسیاں

ٹیلیفون نمبر ۵۰۲۵

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لکھنؤ کا براہمن "شیر مل" پہلا ہندوستانی

جو ۱۷ ویں صدی میں وید پرچار کیلئے انگلینڈ گیا

لکھنؤ کا وِدوان برہمن شیر مل ایک ہندوستانی تھا۔ جس نے برطانیہ کے ساحل پر قدم رکھا۔ وہ اسباب جن کے زیرِ اثر شیر مل نے یہ سفر کیا تھا۔ عجیب و غریب تھے۔ اس برہمن کا اعتقاد تھا۔ کہ علم چاروں ویدوں اور اُپنشدوں میں ہی ہے۔ اس کے علاوہ دُنیا میں دُوسرا کوئی شاستر نہیں ہے۔ اس نے ہندوستان میں بہت سے انگریزوں سے بات چیت کی تھی۔ جو اس سے اختلاف رائے رکھتے تھے۔ کیونکہ وہ اس امر پر اصرار کرتے تھے۔ کہ ان کا بھی ایک شاستر ہے۔ شیر مل اس امر کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔ اس کی یہ بے اعتقادی اس بات سے اور بھی مضبوط ہو گئی تھی۔ کہ ایک مشہور انگریز مؤرخ نے اسے اُپنشدوں کا انگریزی میں ترجمہ کرنے میں امداد دینے کے لئے اپنے پاس کام پر لگایا تھا۔

شیر مل کہتا تھا۔ کہ انگریزوں کے پاس اپنا شاستر ہوتا۔ تو وہ ہندو شاستر جاننے کے لئے ایسی کوشش کیوں کرتے؟ اگر ان کے پاس کوئی ایسا شاستر ہو۔ جس کا کہ وہ دعوے کرتے ہیں۔ تو میں اسے جاننے کے لئے ان کے ملک میں جاؤں گا۔ چاہے مجھے کالا پانی پار کر کے ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

یہ تھا وہ جذبہ جس کے زیرِ اثر یہ وِدوان برہمن سرزمین انگلستان پر وارد ہُوا۔ یہ اولوالعزم عالی ہمت برہمن انگریزوں کے مذہب، تہذیب اور تمدن کا مطالعہ کرنے کے لئے متواتر دس سال تک انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ میں مختلف مقامات پر پھرتا رہا۔ اس برہمن کے مشاہدات کا علم اس کی ایک چِٹھی کے مندرجہ ذیل حصّوں سے ہو سکتا ہے:۔

"برطانیہ کے لوگ تین ذاتوں میں تقسیم ہیں۔ جو ایک دُوسری سے علیحدہ اور جداگانہ حیثیت رکھتی ہیں۔ ایک خاندانی دُوسرے نیم خاندانی اور تیسرے فیشن پرست۔ پہلی دونوں ذاتیں تیسری کی نسبت زیادہ قدیم ہیں۔ جو کہ ان دونوں کے اختلاط سے پیدا ہُوئی معلوم ہوتی ہے۔"

یہ درست ہے۔ کہ اس مُلک میں عورتوں کو پڑھنا اور لکھنا سکھایا جاتا ہے۔ اگرچہ اس امر کا صحیح اندازہ کرنا قدرے مشکل ہے۔ کہ علم کے یہ دروازے ان پر کیوں کھولے گئے ہیں۔ اس سے چند بُرے نتائج بھی پیدا ہوتے ہیں۔ یہ نہیں پایا جاتا۔ کہ محض جہالت کو دُور کرنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔ مَیں نے وہاں عورتوں کی تعلیم کا اس سے سوائے اور کوئی فائدہ نہیں دیکھا۔ کہ وہ قسم قسم کی محبت اور قتل کے واقعات کی کتابیں پڑھتی ہیں۔ جو انہیں کتابوں کے بڑے بڑے گوداموں سے مہیّا کر دی جاتی ہیں۔ جنہیں یہ لوگ لائبریریاں کہتے ہیں۔"

"درحقیقت مَیں اور کسی بات سے اتنا شکستہ دِل نہیں ہُوا۔ جتنا انگلینڈ کے لوگوں کی تعلیم سے۔ اس مُلک کے لکھو کھا آدمی ابوالفضل کا نام تک نہیں جانتے۔ مَیں نے ہزاروں ایسے آدمیوں سے بھی وہاں بات چیت کی۔ جو مہابھارت کے کرتا شری ویدویاس کے متعلق بے بہرہ ہیں۔ ان لوگوں کے علم کے دیوالیہ پن کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا۔ کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ شہر قنوج کا بانی کوئی ہندو ہے یا مسلمان!"

رن بھیری کی جھنکاریں

جنگ کی رفتار

اس ہفتہ یونان وغیرہ کی شکست کے بعد کہیں فوجی دباؤ ڈال کر اور کہیں ڈپلومیسی یعنی مکاری کے ہتھکنڈوں سے کام لیکر محوری طاقتوں نے کئی کھیل کھیلے ہیں۔ اور وہ یہ کہ جنرل فرانکو نے جو انکا اُس وقت سے احسانمند ہے۔ جب وہ سپین کی جمہوری حکومت سے لوہا لیکر اپنا اقتدار جمانے کی کوشش کر رہا تھا۔ محوری فوجوں کو سپین سے گذر جانے دینے کی اجازت دیدی ہے۔ اور مُلک مراکو کی تنجیر وغیرہ بندرگاہیں بھی ان کے سپرد کر دی ہیں۔ ادھر فرانس کے مارشل پیٹاں نے باوجود امریکی دباؤ کے مشہور جرمن خیر خواہ امیر البحر دارلان کے زیر اثر ہٹلر کو ایک خفیہ معاہدہ کی بنا پر اپنے مقبوضات اور بحری بیڑہ کو برطانیہ کیخلاف استعمال کرنیکی چھٹی دیدی ہے۔ چنانچہ فرانس کے دریائے رائن کے ذریعے محوری پن ڈبکنیوں کا (یوبوٹس) بحیرہ روم میں داخلے کا سلسلہ جاری ہو چکا ہے۔ اور ایشیا کے عربی مُلک شام میں، جو جنگ عظیم کے بعد ترکی سے لیکر فرانس کے حوالے کیا گیا تھا۔ اور عراق، فلسطین، اشرق اردن اور ترکی وغیرہ اسلامی مُلکوں کا ہمسایہ ہے۔ جرمنوں نے اپنے پٹھو عراق کے رشید علی گیلانی کو اپنے ہاتھ کی کٹھ پتلی بنائے رکھنے کے واسطے تمام ہوائی اور بحری اڈے استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ جس کا نتیجہ امریکہ اور سلطنت برطانیہ اور فرانس کے باہمی تعلقات ٹوٹنے اور اتحادی و محوری طاقتوں کے درمیان براعظم ایشیا کی سرزمین پر ایک نیا جنگی محاذ قائم ہونے کی صورت میں ظاہر ہو گیا ہے۔ اس نئے محاذ کی جنگی خبریں ہی آجکل دُنیا کی دلچسپی کا مرکز بنی ہُوئی ہیں۔ جن سے مشرقی بحیرہ روم میں دُور رس نتیجے برآمد ہونگے۔ ترکی جو کل تک اتحادی قوت کی دوستی کا دم بھرتا تھا۔ آج محوری طاقتوں اور رُوس کے فوجی اور ڈپلومیٹک اثرات کے مطیع ہو کر مجبور ہو گیا ہے۔ کہ جرمنی کو اپنے مُلک سے سامانِ جنگ عراق لے جانے اور نازی سیاحوں کو گذر جانیکی اجازت دے دینے میں اپنی بے بسی ظاہر کرے۔ شمالی افریقہ میں برطانوی فتوحات کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ ابی سینیا کے مشہور پہاڑی قلعہ امبالاگی پر جہاں سات ہزار اطالوی سپاہ تھی انگریزی قبضہ ہو گیا ہے۔ اور ابی سینیا کے اطالوی وائسرائے ڈیوک آف اوسٹا اور جنرل ریزانی نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اب ابی سینیا میں صرف دو جگہ گونڈر اور جیماہ پر اطالوی مزاحمت باقی رہ گئی ہے۔ خیال ہے کہ چند دنوں میں ہی ختم ہو جائیگی۔ لیبیا میں حالات بدستور ہیں۔ مصری سرحد پر سولم کے علاقے پر برطانوی قبضہ ہو گیا تھا۔ لیکن پھر خبر آئی ہے۔ کہ محوری طاقتوں نے پھر کچھ مورچے لے لئے ہیں۔ اس ہفتہ مشرق میں جاپان ہند چینی اور مُلک سیام کے ساتھ معاہدہ کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے جس کی رُو سے یہ دونو مُلک جاپان کی مرضی کیخلاف کسی تیسری طاقت سے معاہدہ نہیں کر سکتے۔ اور اپنا سارا مال جاپان کو مہیّا کریں گے۔

اس کے علاوہ چین میں جاپان نے جنگ کو جلد از جلد ختم کر دینے کا تہیہ کر لیا ہے۔ چنانچہ پچھلے ہفتہ سے چین کے چار آزاد صوبوں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ اور جاپان اُن سب راستوں پر قبضہ کرنیکی زبردست کوشش کر رہا ہے۔ جن سے چین کو رُوس اور اتحادی طاقتوں سے امداد مل رہی ہے۔ ✲

تازہ خبریں

— پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کا نتیجہ نکل آیا۔ ۳۱ ہزار طلبا شامل ہُوئے۔ جن میں سے ۵۵ء۵ فیصدی پاس ہُوئے۔

— شام کے ہوائی اڈوں میں مزید جرمن جہاز پہنچ گئے ہیں۔

— جرمنی نے فرانس کے بحری بیڑے پر قبضہ کر لیا ہے۔

— ۷۰۰ جرمن سپاہی جزیرہ کریٹ میں ہوائی جہازوں سے اُتر پڑے ہیں۔

— ٹرکی میں افواہ ہے۔ کہ رُوس جرمن فوجوں کو راستہ دے دیگا۔

— ابی سینیا کے اطالوی وائسرائے نے ہتھیار ڈالدیئے۔

— جاپان نے چین کے لئے صلح کی شرائط پیش کر دی ہیں۔ امریکہ صلح کرائے گا۔

— ہٹلر کے پاس فوجیں لے جانے والے ۱۲ سو ہوائی جہازوں کا بیڑا تیار ہے۔

— فرانس نے شام اور لبنان کے برطانوی سفیروں کو باہر نکل جانے کا نوٹس دے دیا ہے۔

— جرمنی اور رُوس [illegible] میں مشترکہ قدم اُٹھائیں گے۔

— جرمن فوجوں نے کریٹ پر زبردست حملہ کر دیا۔

— نازی سیاح ہزاروں کی تعداد میں ٹرکی کے راستہ عراق پہنچ گئے ہیں۔

— سیاسی ڈیڈ لاک ختم کرنے کے لئے مہاتما گاندھی اور وائسرائے میں شاید ملاقات ہو۔

— احمد آباد سے شہری بھاگ رہے ہیں۔

— پنجاب کی آبادی ۲۳۵۸۰۵۵۲ سے بڑھ کر ۲۸۰۲۰۷۵۰۰ یعنی بقدر ۴۰ فی صدی ہو گئی ہے۔ اور لاہور کی ساڑھے چار لاکھ سے ساڑھے نو لاکھ۔

— فرانس کے ۱۹۰ جہاز برطانیہ قبضے میں لے چکا ہے۔

— وزیر ہند کی تقریر سے مہاتما گاندھی کو بھاری مایوسی ہُوئی ہے۔

— گورنر نے پنجاب میں تجارتی ڈیڈ لاک [illegible] میں مداخلت [illegible] کرنے سے انکار [illegible] کر دیا ہے۔

— برطانوی فوجوں نے عراق کے شہر [illegible] فلوجا پر قبضہ کر لیا۔

— فرانس کے کارخانے جرمنی کے [illegible]

۲ر آنہ میں
ستیارتھ پرکاش کیسے پرچارت ہو؟
ستیارتھ پرکاش ۲ر میں اور مہرشی دیانند کرت دُوسرے گرنتھ کاغذ کے داموں میں کیسے پرچارت کئے جا رہے ہیں یہ نِمن لکھت پتہ پر خط لکھکر دریافت کریں۔
منیجنگ ڈائریکٹر
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ
اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

استری

استری کا سچا آبھوشن "لجا"

جگت

جیسے آدھونک لڑکی تلانجلی دے رہی ہے

(از شری پت جے رام سنتوش رن باسی ٹھمبڑوی)

عورتوں میں شرم وحیا کا مادہ قدرت کی طرف سے ودیعت ہوتا ہے۔ یہی ایک جوہر اس فرقہ کی تخصیص کا باعث ہے۔ ازاں بعد ماحول و وراثت اس پاکیزگی اور اچھوتے پن پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اور ماحول و وراثت کا غلبہ یا تو اُس جوہر کی چمک کو دوبالا کر دیتا ہے۔ یا بالکل ماند۔

اگر وہ ماحول جس میں نسوانیت پروان چڑھتی ہے۔ ہماری پراچین سبھیتا کے انوکول ہوگا۔ جس پر ہمیں بجا طور پر فخر حاصل ہے۔ جس کی آغوش میں تمام دنیا کی تہذیبوں نے پرورش پائی ہے۔ اور جو آج تک ہر ملک و قوم کے لئے مشعل ہدایت ثابت ہوتی رہی ہے۔ تو اُس نایاب گوہر پر آب آتی رہے گی۔ جو کبھی بھی اور خواہ کچھ بھی صورت حالات کیوں نہ ہو۔ اپنی چمک بدستور قائم رکھے گی۔ برخلاف اس کے اگر نسوانیت ایسی فضا میں پرورش پائے گی۔ جو ہماری روایات کے برعکس ہوگا۔ تو اُس قیمتی ہیرے کی چمک دمک ماند پڑ جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ اصلی خوبی سے معرا ہو جائے گا۔ اور اپنی قدر و قیمت گنوا بیٹھے گا۔

پہلی قسم کا ماحول خوش گوار اور عمدہ ترین نتائج پیدا کرے گا۔ جن پر ہر ملک و قوم کی زندگی کا مدار اور انحصار ہوتا ہے۔ جس سے ہر قسم کی ترقی کی منزلیں راہروانِ تیز گام کے قدم چومتی ہیں گی۔ دوسری قسم کا ماحول تباہی کی خوفناک پستیوں کی طرف دھکیلتا ہے۔ جو کسی ملک و قوم کا نام و نشان مٹانے کے لئے کافی سے زیادہ ہوتا ہے۔ پس جہاں ہمیں پہلے قسم کا ماحول (فضا) پیدا کرنے میں اپنی امکانی کوششیں صرف کرنی چاہئیں۔ وہاں بالفرض اگر دوسری قسم کا ماحول پیدا ہو چکا ہو (اور جیسا کہ پیدا ہو چکا ہے) تو اُس کے نیست و نابود کرنے کے لئے ہمیں سرتاپا سعی و عمل بن جانا چاہیئے۔ یہی ایک زندہ رہنے کی سبیل ہے۔

ہمیں عورتوں کی موجودہ قسم کی آزادی جو اس وقت دیکھنے میں آتی ہے۔ بہت مہنگی پڑ رہی ہے۔ میرے خیال کے مطابق یہ تقلید محض کا نتیجہ ہے۔ اس روش کو اختیار کرنے سے پیشتر ضرورت سے زیادہ اس کے نتائج پر غور و خوض نہیں کیا گیا۔ صدقے جایئے اس گھڑی کے۔ کہ جس نے ہماری ذہنیت اس قدر پست کر دی ہے۔ کہ ہم اپنے نفع و نقصان کو بھی نہیں سوچ سکتے۔ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہماری قسمت ہمارے لئے کر رہی ہے یا کر سکتی ہے۔ وہ ٹھیک ہی ہوتا ہے۔ اور ہمارے بھلے میں ہی ہوتا ہے۔ جہاں اور کئی قسم کے کھلونے ہمیں کھیلنے کو دیئے۔ وہاں یہ "عورتوں کی آزادی" کا ایک اور کھلونا گھڑ دیا۔ جو بظاہر بہت خوشنما ہے۔ لیکن حقیقت ظاہری صورت سے برعکس ہے۔ کیا ہماری موجودہ گراوٹ ہمارے لئے کم توہین و ذلت آمیز نہ تھی؟ پھر یہ خود پاؤں پر کلہاڑی مارنا کیسا؟

مغرب مغرب ہے اور مشرق مشرق!

ہر چیز اپنی اپنی جگہ اور اپنی فضا میں اچھی معلوم ہوتی ہے۔ تقلید محض نقل ہوتی ہے۔ اور نقل ہمیشہ دوسروں کے لئے ہنسی اور تمسخر کا سامان مہیا کرتی ہے۔ جنہیں اپنی وراثت پر فخر ہوگا۔ وہ مرتے مر جائیں گے۔ مگر اپنی قدیم روش چھوڑنے کے لئے ہرگز تیار نہ ہونگے۔ یاد رہے نقل و تقلید انتہائی پست ذہنیت کی نشانی ہے۔ اور کمینوں کا اوچھا ہتھیار! تقلید محض خداداد ذہانت اور عقل و خرد کے خلاف جہاد ہے۔ تقلید وہیں تک زیب دیتی ہے۔ جہاں تک وہ بھلائی اور مفاد سے متعلق ہو۔

ہر ملک و قوم کا کلچر (سبھیتا) الگ الگ ہوتا ہے۔ وہ آزادی کس کام کی جو ہمارے کلچر ہی کو برباد کر دے۔ اپنے کلچر سے بے اعتنائی برتنا موت سے بغلگیر ہونا ہے۔ کسی نے کہا ہے:۔

"غلامی سے تو صرف جسم ہی غلام ہوتے ہیں۔ لیکن کسی کے تہذیب و تمدن کو اختیار کر لینے سے رُوح بھی غلام ہو جاتی ہے"۔

اس مضمون کے سلسلہ میں ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ جو دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

"بے شرمی اور بے حیائی کی تبلیغ کرنیوالے ہمیشہ بڑھا چڑھا کر ایسی عورتوں کا مضحکہ اُڑاتے ہیں۔ جو مارے شرم کے اپنے شوہروں اور سسروں کا نام نہیں لیتیں۔ جو شادی کے بعد خواہ کتنی بچوں کی ماں کیوں نہ ہو جائیں۔ عزیزوں کے سامنے شوہروں سے بات چیت نہیں کرتیں۔ جو بزرگوں کے سامنے گھونگھٹ نکالے رکھتی ہیں۔ جو سخت بیماری کی حالت میں بھی حکیم یا ڈاکٹر کے سامنے نہیں آتیں۔ ان قصوں کو اس شدتِ مبالغہ سے بہ بانگِ دہل پیٹا جاتا ہے۔ گویا جھوٹی قسم کی اس شرم سے خود مصلحین قوم کو اذیت پہنچتی ہے"۔

حال ہی میں دہلی کے ایک مشہور ادبی پرچہ میں "شرم اور اُسکی نفسیاتی تحلیل" شایع ہوا ہے۔ جس میں شرم کی تحلیل تو اتنی نہیں جس قدر بے شرمی اور بے حیائی کی تلقین کی گئی ہے۔ ہماری موجودہ مغرب زدہ تعلیم یافتہ لڑکیوں کو جن کے دماغ روشن خیالی کی شمع سے جگمگا رہے ہیں۔ کوئی ایسا مشورہ دینا جس سے اُن کا رہا سہا آنکھ کا پانی بھی ... کوئی اچھی بات نہیں۔

اگر بالفرض ہماری قدیم معاشرت ... فرسودہ یادگار یعنی ضرورت سے زیادہ ... موجود بھی ہو۔ تو اُس کے موجود ہونے سے بجز اُن کے حاملین کے اور کسی کو ... نہیں پہنچتی۔ نہ اس سے دامنِ اخلاق ... دھبہ لگتا ہے۔ اس کے متعلقین ... سماجی عقائد کے بوجھ خود ہی بخوشی ... رکھتے ہیں۔ برعکس اس کے آج کل کی ... جس کی نمائش ہر جگہ کی جاتی ہے۔ ... کے لئے حیا سوز اور عبرت آگیں ہے۔ فنونِ لطیفہ کا لیبل لگا کر سنیما کو ... دے کر جس ذلیل قسم کی برہنگی کو ... دیا جاتا ہے۔ وہ ایشیائی وقار اور ... کی مجسم توہین ہے۔ حد سے زیادہ فیشن ... سمندری غسل، آفتابی غسل اور ... نے بیشرمی کو عام کرنے میں بڑی ... دی ہے۔ اب ہندوستانی عورتوں کو ... سے کنارہ کشی کر لینی چاہیئے۔

وہانند آیورویدک کالج لاہور میں

نئے طلبا کا داخلہ

مذکورہ بالا کالج میں آیوروید کی مکمل تعلیم ... جاتی ہے۔ روگ۔ نِدان۔ فارمیسی۔ مُردوں کی ... چیر پھاڑ۔ سائنس وغیرہ مضامین کی ... کا اعلیٰ انتظام ہے۔ آیوروید کے ساتھ ساتھ ... مضامین اناٹمی وغیرہ بھی پڑھائے جاتے ... کورس چار سال کا ہے۔ لائق طلبا کو ... دیئے جاتے ہیں۔ داخلہ کے لئے ... کے ساتھ میٹریکولیشن پاس ہونا ضروری ہے۔ یہ کالج پنجاب یونیورسٹی اور پنجاب ... سے منظور شدہ ہے۔ داخلہ کے مکمل ... کے لئے پراسپکٹس منگوا کر دیکھیں۔ داخلہ ... ۱۰ جون تک ہوگا۔ (سپرنٹنڈنٹ موہن ...)

کنیا کی ضرورت

ایک کنوارے آریہ کُل اُتپن و تعلیم میٹرک تک، تندرست خوبصورت کے لئے ایک شکشت گرہ کاریوں میں نپُن خوبصورت آریہ خیالات کی کنیا کی ضرورت ہے۔ وواہ ذات پات توڑ کر پورن ویدک ریتی سے کیا جاوے گا۔ مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں۔

موہن لال آریہ بازار صرافہ گوجرہ۔ ضلع لائل پور

کنیا کی ضرورت ہے

ایک برسرِ روزگار ۲۷ سالہ کنوارے اگروال کُل اُتپن سوسچھ سوشیل اور میٹرک پاس نوجوان کے لئے ایک سوشیل اور گرہ کاریوں میں نپُن کنیا کی ضرورت ہے۔ وواہ بغیر جہیز کے سادہ طریق پر کرنے کے خواہشمند پتر ویوہار کریں۔

دگ گپتا معرفت "پرکاش" لاہور

ضرورت ہے

دو براہمن کُل اُتپن آریہ یوکوں کے لئے۔ جو میٹرک تک تعلیم یافتہ۔ سندر، سوسچھ اور سوبھاؤ کے اتی سوشیل ہیں۔ اور ان دونوں رنگون (برہما) میں بیوپار کر رہے ہیں۔ اور جلد پنجاب آنیوالے ہیں۔ آیو ۲۷ اور ۲۴ ورش ہے۔ دو ایسی سندر سوشیل، پڑھی لکھی کنیاؤں کی ضرورت ہے۔ جو گھر کے کام کاج میں پروین اور سنگیت بھی جانتی ہوں۔ پتر ویوہار ... معرفت پرکاش لاہور سے کریں۔

ادھیاپکہ کی ضرورت

متھرا دیوی کنیا پاٹھ شالا سید پور (ضلع جہلم) کے لئے ایک تجربہ کار جے۔ اے۔ وی آیہ ادھیاپکہ کی جلد ضرورت ہے۔ گورمکھی جاننے والی کو ترجیح دی جاویگی۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ۔ مکان مفت ملے گا۔ درخواستیں، سرٹیفکیٹ اور تجربہ کے مفصل ذکر کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں:۔ ڈاکٹر ایس پی (انچارج دیوان چند میموریل ہسپتال) متھرا دیوی کنیا پاٹھشالا سید پور ... ضلع جہلم

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پریواروں میں پرچار

لیکھک :- شری گنگا پرساد جی اُپادھیائے ایم - اے

آریہ سماجوں میں بہت دنوں سے یہ مانگ ہو رہی ہے۔ کہ آریوں کے پریواروں میں ویدک سدھانتوں کا پرچار ہونا چاہیئے۔ ایسے اُداہرن کم نہیں ہیں۔ جہاں آریہ سماج اور آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کے پرتیشٹھت کاریہ کرتاؤں کے پریوار پورانک ہی ہیں۔ میں آج آریہ سماج کے سنچالکوں سے اس وشیہ میں ایک پرامرش کر رہا تھا۔ میرا انوبھو ہے۔ کہ جن آریوں کے گھروں میں آریہ سماج کے سدھانتوں کے وِردھ کاریہ ہوتے ہیں۔ اُن آریوں کو بہت بڑا مانسک کلیش ہوتا ہے۔ میں نے کئی سجنوں کو تو آنسو بھر کر یہ کہتے سُنا۔ کہ ہم نے آیو بھر ویدک دھرم پرچار کیا۔ پرنتو شوک۔ کہ ہماری استری یا سنتان آریہ سماجک نہیں بن سکی۔ اس میں کچھ ہمارا دوش ہے۔ میرا وچار ہے۔ کہ ہم سا پتاہک ست سنگوں کو سُوسنگٹھت کریں۔ اور وہاں استری بچوں کے ساتھ جایا کریں۔ تو اُن کو یہ انوبھو ہونے لگیگا۔ کہ ہمارا آریہ سماج کے ساتھ دھارمک سمبندھ ہے۔ پرانی گھروں کی استریاں بنا کسی وشیش شکشا کے ہی گنگا سنان آدی کرنا تتھا پرووں پر برت اپواس رکھنا اپنا دھرم سمجھنے لگتی ہے۔ یدی ہم اپنے پریوار میں نتیہ ہون کی پرتھا آرمبھ کر دیں۔ تو استریوں کی مورتی پوجا کرنے کی اچھا چھوٹ سکتی ہے۔ اور وے نتیہ ہون کر کے اپنی دھارمک پپاسا کو بجھا سکتی ہیں۔ یدی بچے ستسنگوں میں جانے لگیں گے۔ تو وے آریہ سماج کے مرم سے پریچت ہو جائیں گے۔ اور اُن کو شنئے شنئے دھرم سے رُچی ہو گی۔ آریہ سماجک پرشوں کو چاہیئے۔ کہ جب کہیں دان دینا ہو۔ تو اپنے نام سے نہ دے کر اپنے بچوں تتھا استریوں کے نام سے دلا دیں۔ اور اُن کو آگے بڑھانے کے لئے پروتساہت کریں۔ اس کا پرینام یہ ہو گا۔ کہ ہمارے پریوار نرواچن کے اتیرکت آریہ سماج کے واستوک دھارمک کریتیوں کے سنپرک میں آویں گے۔ اور اُن کی شردھا بڑھے گی۔

کہیں کہیں دیکھا گیا ہے۔ کہ وادی ایک پُرش کا کسی سماج کے نرواچن یا نیتی میں مت بھید ہو جاتا ہے۔ تو پریوار والے بھی سماج چھوڑ کر بیٹھ رہتے ہیں۔ ایسا کرنا ٹھیک نہیں۔ نرواچن یا نیتی اور چیز ہے۔ اور دھارمک کرتویہ اور۔ ہم سب پریوار کو میری رائے میں نیتی سے کیا سمبندھ۔ یدی کوئی مسلمان مسلم لیگ سے رُوٹھ جائے۔ تو قرآن یا مسجد سے نہ رُوٹھے گا۔ اسی پرکار سماج کے ست سنگ سے تو کبھی کو رُوٹھنا نہ چاہیئے۔ اور اپنے بچوں یا سمبندھیوں کو نیتک جھگڑوں سے الگ رکھنا چاہیئے۔

گھروں میں دھارمک چرچا کا ادھیکار ہونا چاہیئے۔ آپ کچھ دنوں ایسا تجربہ کیجئے۔ اور مجھے وشواس ہے۔ کہ آپ کو اوشیہ ہی اس وشیہ میں کچھ پرکاش انوبھو ہونے لگیگا۔

"پرکاش" کے متعلق تازہ رائے

پنڈت لچھمن داس جی تبسم رئیس علی پور ضلع مظفر گڑھ سے لکھتے ہیں۔ "مجھے بہت سے اخبار آتے ہیں۔ مگر جس قدر پرکاش نے میرے جیون پر اثر ڈالا ہے۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ اس کا ذکر میں دوسرے خط میں کروں گا۔ یہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ مبارک ہو" $\frac{5}{27}$ ۱۰

جب آریہ سماجی اور غیر آریہ سماجی سب پرکاش کے متعلق ایسی اعلےٰ رائے رکھتے ہیں۔ تو پھر اس کی توسیع اشاعت کے لئے یتن کیوں نہیں کرتے۔ اس کی سہائتا کر کے اسکے پرتی اپنے کرتویہ کا پالن کیجئے۔

فرقہ دارانہ فساد اور آتم رکشا

مہاتما گاندھی کا وکتویہ

"اہنسا بھی اُچت اتھوا انوچت ہو سکتی ہے" مہاتما گاندھی نے ینگ انڈیا میں وکتویہ پرکاشت کیا ہے۔ "دیش کے پرمکھ نگروں میں جو سامپردایک دنگے ہوئے ہیں۔ اُن سے سبھی ویکتی ویکتیوں کو دُکھ ہُوا ہو گا۔ میرا دُکھ ادھیکتما دھک ہے۔ ایسا ودت ہوتا ہے۔ کہ اندھکار کے یُگ میں کانگریس کا پربھاو جاتا رہا۔

ان نگروں میں ہم نے اپنے آپ کو کاپر اور جنگلی سدھ کر دیا ہے۔ وہاں لوٹ مار ہوئی ہے۔ مکان جلائے گئے ہیں۔ نراپرادھ بالک، استری اور پرشوں کا بدھ کیا گیا ہے۔ اور سہسروں پران بچا کر گھروں کو چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ ڈھاکہ اور احمد آباد میں دھرماندھ مسلمانوں نے پورو نشچیہ کے انوسار ہندوؤں کو لُوٹا۔ اور اُن کے گھروں میں آگ لگائی۔ ہندو بجائے اس کے کہ اس کا ڈٹ کا سامنا کرتے، گھر چھوڑ کر بھاگ گئے۔ ان لوگوں نے کانگریس کی اہنسا کو قطعی نہیں سمجھا۔

یدی ایسے ادھیروں پر کانگریس جن سمُوہ پر نیینترن نہ رکھ سکے۔ تو اُس کی اہنسا کا کوئی مُولیہ نہیں ہے۔

انگریز اپنے آشچریہ جنک آتم وشواس اور وناش کاری ہتھیاروں کے سہارے بھارت ورش کو داسنا میں جکڑے ہوئے ہیں۔ لیکن اُن سے یہ آشا نہیں کی جا سکتی۔ کہ وے اتنی بھی شانتی بنائے رکھیں۔ جتنی کہ پرایہ شانتی کال میں ہوتی ہے۔ میں بھوشیہ بانی کرتا ہوں۔ کہ جب تک اہنسا وبہتا کے ارتھوں میں گرہن نہیں کی جائے گی۔ شاسن ویوستھا سنبھالنے کے پرشن کے اُتپن ہونے پر کانگریس کو سفلتا سنبھالنے کا یش نہیں ملے گا۔ جب شاسن ویوستھا بھارتیوں کے ہاتھ میں آئے گی۔ تو اُس کے لئے وہی دل یوگیہ سدھ ہو گا۔ جو ہنسا سے کام لے سکتا ہو۔

کاپر نہ تو کبھی سوتنترتا پراپت کر سکتے ہیں اور نہ شانتی سماپت کر سکتے ہیں۔ جنتا سے کہیئے۔ کہ مکان چھوڑ کر بھاگو مت۔ اگر جنتا اس پرکار اپنی رکشا نہیں کر سکتی۔ تو اُس سے کہا جائے۔ کہ وے اپنی رکشا کا جو سب سے اچھا اُپائے سمجھے کرے۔

اہنسا بھی اُچت اتھوا انوچت ہو سکتی ہے۔ بزدلی اسہائے ویکتیوں کے پران لینے میں کوئی وِیرتا نہیں ہے۔"

بعض معاصرین سے شکائت

"پرکاش" کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس کے لیکھ اور ایڈیٹوریل نوٹ پنجاب اور یو۔ پی کے کئی اخبار نقل کرتے ہیں۔ ہمیں ان کے ایسا کرنے پر اعتراض نہیں۔ لیکن ان معاصرین سے شکایت ضرور ہے۔ جو ہمارے ایڈیٹوریل نوٹوں کو اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں "پرکاش" کا حوالہ دیئے بغیر اپنے نام سے شائع کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ۱۳ مئی کے "راجپوت گزٹ" میں "پرکاش" کے ۱۱ مئی کے انک میں چھپے چار نوٹ "طوفان بدتمیزی"، "صوبہ پنجاب کی تعلیمی ترقی"، "ہڑتال ختم ہو گئی" اور "جنگ ہندوستان کے دروازہ پر" لفظ بلفظ ایڈیٹوریل کالموں میں پرکاش کا حوالہ دیئے بغیر شائع ہوئے ہیں۔ اُمید ہے۔ کہ "راجپوت گزٹ" اور دیگر معاصرین آئندہ اس کا خیال رکھیں گے

"پرکاش" کے دو دو گراہک بنا کر ہماری سہائتا کریں۔

ٹماٹر کے فوائد

سواستھ — رکت

ٹماٹر ایک معمولی ترکاری ہے۔ ہر مقام پر سستے داموں دستیاب ہو جاتی ہے۔ بظاہر اس میں کوئی خاص بات نہیں۔ لیکن حفظانِ صحت کے اعتبار سے اس کا درجہ بہت بلند ہے۔ اور یہ کہنا چاہیئے۔ کہ قدرت نے ان غریب ہندوں کے لئے جو بیش بہا ادویات نہیں خرید سکتے۔ ٹماٹر کی سہل الحصول صورت میں مقوی غذا اور بحالی صحت کا آسان ذریعہ پیدا کر دیا ہے۔

وٹامن سی حیات انسانی کے لئے بہت ضروری ہے۔ غذا وُہی اچھی تسلیم کی جاتی ہے جس میں وٹامینز سی کثرت سے ہوں۔

وٹامن سی کی جو مختلف قسمیں ہیں۔ ان میں وٹامن سی ٹماٹر میں بہ مقدار کثیر پائی جاتی ہے۔ ایسے مریض جو زیادہ لاغر ہو گئے ہوں۔ یا کسی گھلا دینے والی مرض میں مبتلا ہوں۔ ان کے لئے اس کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔

علاوہ بریں ٹماٹر میں ایسے ایسڈ موجود ہوتے ہیں۔ جو لیموں کے ایسڈ کی سی تاثیر رکھتے ہیں۔ لہٰذا اس کے استعمال سے لیموں کے فوائد بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔

جو بچے بہت کمزور اور لاغر ہوں۔ انہیں ٹماٹر ضرور استعمال کرانا چاہیئے۔ کیونکہ اس میں وہ تمام اجزا موجود ہیں۔ جو بچوں کی نشوونما میں مدد دیتے ہیں۔

ترکاری وغیرہ میں پکانے کی بجائے اگر اسے کچا کھایا جائے۔ تو بہت زیادہ فائدے مند ہے۔ قبض کو رفع کر کے پیٹ کو صاف کرتا ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سماج جگت میں کیا ہو رہا ہے

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا چناؤ

پردھان: شری آتم دیوی جی۔ اُپ پردھان: شری اندر سین راج جی چیڈہ۔ (۲) شری بھاگیت رائے جی۔ منتری گوردھاری لال جی۔ اُپ منتری شری کسیتو رام جی۔ (۲) شری ہری چند جی۔ کوشادھیکش۔ شری کرم چند جی۔ پستکادھیکش۔ شری جگن ناتھ جی۔ پرتشٹھت سبھاسد:۔ شری دیریندر کمار جی ورما۔ شری چیتنی لال جی۔ شری شو دیال سیٹھی جی۔ شری منگل سین جی۔ شری شام بہاری لال جی۔ پرتی ندھی:۔ شری درگا داس جی۔ شری حکم چند جی۔ شری گوردنامل جی۔ شری اوم پرکاش جی شاستری۔ شری رادھو رام جی۔ منیجر کنیا پاٹھشالا:۔ شو دیال سیٹھی۔ (منتری)

آریہ سماج المرٹ کا چناؤ

لالہ جگن ناتھ پردھان۔ لالہ ملکھراج آنند اُپ پردھان۔ لالہ بہاری لال ورما سیکرٹری۔ لالہ دیس راج راجپوت اُپ سیکرٹری۔ لالہ کندن لال خزانچی۔ لالہ سندر داس اُپ خزانچی۔ اور انترنگ سبھا کے ممبر:۔ لالہ لاہوری مل۔ لالہ امرناتھ کوہلی۔ لالہ جگن ناتھ۔ مہاشہ سندر داس۔ لالہ بہاری لال ورما۔ اور نیز یگ شالا تیار ہو گئی ہے۔ اور آریہ سبھاسد مہاشہ سوہن لال جی اجھرو نواسی کا تہ دل سے دھنیواد کرتے ہیں۔ (بہاری لال منتری)

آریہ سماج لدھیانہ کا جلسہ

... ۲۷ تک آریہ ہائی سکول میں منایا گیا۔ ... اپریل کو سوامی آتمانند جی کا میجک لینٹرن ... لیکچر ہوا۔ ۲۴ تک سوامی سیتانند جی کنٹرہ نو ہریاں میں کتھا کرتے رہے۔ ۲۵ شام کو جلوس نکلا۔ ۲۶، ۲۷ کو ویاکھیان ہوئے۔ اُتسو پر سوامی سیتانند جی۔ مہاشہ جیہ چند لال پریم۔ کنور سکھ لال آریہ مسافر۔ پنڈتہ دروپدی دیوی اور مہاشہ راجپال۔ اور مہاشہ مہر چند بھجنیک پدھارے ... اپریل کو ۴ بجے بعد دوپہر آریہ کانفرنس ہوئی۔ جس میں جاتی کی اُنتی کے سمبندھ میں کئی ضروری پرستاؤ پاس کئے گئے۔ ۲۷ اپریل کو ... ستری سماج کا جلسہ ... آریہ سماج مندر میں منایا گیا۔ جلسہ پر لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ جلسہ نہایت سپھل رہا۔ (شری رام گوپال پُرنتری)

آریہ سماج جموں کا سالانہ جلسہ

... سے ۵ ار بیساکھ کو میونسپل گراؤنڈ میں بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جلسہ پر مہاشہ دیس راج جی۔ مہاشہ کیسر چند جی۔ مہاشہ امرناتھ جی و مہاشہ شمشیر سنگھ جی بھجنیک۔ اور شری سوامی گنگا گری جی۔ ... دیو منتری جی۔ پنڈت دیو شنکر جی

... ستری۔ پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر۔ پنڈت دیپتی جی شاستری و پنڈت شانتی پرکاش جی۔ آریہ مناظر کے بڑے منوہر اور پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ دو سمیلن ہوئے۔ "ہری جن سمیلن" ۱۳ بیساکھ کی رات کو زیر صدارت رائے بہادر ٹھاکر کرتار سنگھ جی ریٹائرڈ فنانس منسٹر ہوا۔ جس میں کئی ضروری پرستاؤ پاس ہوئے۔ دوسرا ہندی سمیلن پنڈت ٹھاکر داس جی سیشن جج ریٹائرڈ کی صدارت میں ہوا۔ چندہ سات روپیہ جمع ہوا۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ کنیا پاٹھشالا کی کنیاؤں کو سیٹھ چرنجیت لال جی نے انعامات تقسیم کئے۔ (منتری)

آریہ سماج جالندھر کا چناؤ

پردھان۔ لالہ بھگو رام جی ریٹائرڈ ہیڈ کلارک ایجوکیشن۔ اُپ پردھان:۔ لالہ کالی شرن جی ریٹائرڈ ہیڈ کلارک ملٹری (۲) لالہ کندن لال جی بیوپاری منتری:۔ لالہ دھنی رام جی ریٹائرڈ سکول ماسٹر اُپ منتری:۔ مہاشہ کاہن سنگھ جی ریٹائرڈ ٹیلیگراف انسپکٹر۔ سنیکت منتری:۔ لالہ بھگت رام جی ریٹائرڈ پولیس انسپکٹر۔ کوشادھیکش:۔ لالہ

سندر لال جی ریٹائرڈ انسپکٹر آر۔ ایم۔ ایس۔ پستکادھیکش:۔ لالہ کرپا رام جی سیدو عرضی نویس۔ پرتشٹھت سبھاسد:۔ لالہ گندھرو راج جی سوندھی رئیس۔ (۲) لالہ سلکھشن لال جی بی۔ اے پلیڈر (۳) ڈاکٹر منشی رام جی گورنمنٹ پنشنر۔ (۴) پنڈت بھگوانداس جی ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ کالکٹر (۵) لالہ امیں چند جی پنشنر (۶) لالہ ناتھ رام جی دوکاندار۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے لئے پرتی ندھی:۔ رائے بہادر دیوان بدری داس جی ایڈووکیٹ۔ لالہ بھگو رام جی پردھان۔ لالہ نرائن داس جی رئیس۔ لالہ سلکھشن لال جی پلیڈر۔ (منتری)

للہ میں پرچار

پنڈت رام سروپ نے ۴ دن اور رات خوب پرچار کیا۔ دن کو ایشور بھگتی اور روز رات کو میجک لینٹرن سے راجپوتوں کے اتہاس اور سوامی دیانند کے جیون کی بابت پرچار کیا۔ جس سے تمام جنتا پر اچھا پربھاؤ پڑا۔ حاضری بہت کافی تھی۔ اسی دن شام کو پنڈت چرنداس جی کوٹ دیوا سنگھ (سرگودھا) کے پرچارک آئے۔ اور دو دن منڈی

(۱) ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے

(۲) آریہ دھرم، آریہ سبھیتا، آریہ سنسکرتی و دیو بھاشا کا پرچار کرنے

(۳) اور آریہ بھاؤں میں جاگرتی پیدا کرنے کے اُدیش سے

مسلم سبھیتا و اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی لاہور سے گذشتہ آٹھ ماہ سے

آریہ ورت لاہور (سچتر) ہندی

شری ہتیشی علاو پوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی دیکھ ریکھ میں اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے پرکاشت ہو رہا ہے جس میں اچھے کوٹی کے ایک رچن سے زیادہ لیکھ، کئی سو للت کوتائیں، اور ایک ورچک اور شکشا پرد کہانیاں تو ہوتی ہی ہیں۔ علاوہ ازیں وید سندیش۔ اپنی بات سمپادک کی دیکھنی سے ــ پھلجھڑیاں ــ ساہتیہ سنسار ــ وہ کیا کہتے ہیں ــ گیرہ وگیان ــ سواستھ سدھا انیادی کئی ستمبھ پورن سجھائی ستمبھ بھی رہتے ہیں۔ اس کا ہر ایک انک شاندار ہوتا ہے۔

آریہ ورت کو متفقہ طور پر سب سے اُتم پتر کا مان لیا گیا ہے۔ گھر گھر اس کا چرچا ہے۔ سینکڑوں پرشنسا پتر پراپت ہو چکے ہیں۔ جو بھی پڑھتا ہے۔ اس کا شیدائی ہو جاتا ہے۔

چندہ سالانہ:۔ دو روپے۔ نمونہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر

سوچئے نہیں۔ آج ہی ۲ روپے بھیجکر مستقل خریدار بن جائیے

منیجر آریہ ورت ...

میں پرچار کر کے یتیم بچوں کے لئے ... روپے اکٹھے کر کے لے گئے ہیں۔ (ہربنس لال منتری)

آریہ سماج جھجر کے سماچار

چناؤ:۔ پردھان لالہ رگھبیر دیال وکیل۔ اُپ پردھان لالہ دیس راج جی سینٹری انسپکٹر۔ منتری لالہ شو رام گپتا۔ اُپ منتری لالہ پرمانند جی۔ خزانچی لالہ نیمی چند جی لائبریرین۔ ماسٹر جیون رام جی ہیڈ ماسٹر۔ نریکشک۔ ڈاکٹر گردھاری لال جی ... انترنگ کے سدسیہ چُنے گئے۔

شوک پرستاؤ۔ آریہ سماج میں سوامی شردھانند جی مہاراج کے دیہانت پر شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔

لوہارو ڈے:۔ ۲۷ کو آریہ سماج میں لوہارو ڈے منایا گیا۔ اور آریہ سماج کے جلوس پر ... کے حملہ کی مذمت کی گئی (شو رام منتری)

آریہ سماج فیروزپور شہر کا جلسہ

۱۲ اپریل سے ۱۲ مئی تک سماروہ پورک ... گیا۔ ۲۱ اپریل سے ۶ مئی تک آچاریہ نریندر کی کتھا ٹھاکر اندر جیت۔ بھگت منگت رام۔ ماسٹر تلسی رام اور مہاشہ پوہر دیال کے بھجن ہوتے رہے۔ ۲۱ اپریل کو یجر وید کا یگیہ شروع ہوا۔ جس کی پورن آہوتی ۱۲ مئی کو ڈالی گئی۔ پروفیسر ... کی صدارت میں سنگیت سمیلن ہوا۔ جلسہ پر آچاریہ نریندر دیو۔ پنڈت پریہ ورت۔ پنڈت ... دت ساہتیہ۔ شریمتی شیاما دیوی اور شریمتی دیاوتی۔ پنڈت بھگت رام جی رشی۔ پرنسپل راجندر کرشن کمار۔ پنڈت سدھ گوپال۔ مہاشہ آتم دیو اور مہاشہ برج لال بھجنیک پدھارے۔ رشی لنگر جاری رہا۔ ۱۲ مئی کی شام کو پریتی بھوجن ہوا۔

اندری سماج کا جلسہ۔ ۱۲ مئی کو سماروہ پورک ہوا۔ شریمتی دیاوتی۔ شریمتی شیاما دیوی کے لیکچر ہوئے۔

آریہ کمار سبھا کا جلسہ۔ ۱۳، ۱۴ مئی کو ہوا۔ جس میں لالہ کانشی رام چاولہ۔ پنڈت بلجیت شاستری کے ویاکھیان ہوئے۔ پاس ہونے والوں کو انعام دیئے گئے۔ ۱۲ مئی کو مشاعرہ لالہ آنند کشور اخگر کی صدارت میں ہوا۔ (مدن جیت آریہ اُپ پردھان)

سبھا کا شوک پرستاؤ

"یہ سبھا شری سوامی بجایانند جی اور شری سوامی انبھوانند جی (پورا نام انبھوا نند جی) کے سورگ واس ہونے پر ہاردک دکھ پرکٹ کرتی ہے ... مہانو بھاؤں نے اپنے جیون کا ادھیک بھاگ آریہ سماج کی سیوا کی۔ سبھا انبھوانند جی ... ان کے دیہانت ہو جانے سے (باقی صفحہ ۱۱ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(بقیہ صفحہ ۱۰)

...جاج کو بھاری کھشتی پہنچی ہے۔ یہ مینیشیور ...تا کو سدگتی پر دان کرے (گوردتہ رام شرما)

...ریانہ پرانتیہ آیوروید سمیلن

...یہ راشٹر مہا ودیالیہ، دیانند باغ (ضلع ہنسار) ...دسویں سالانہ جلسہ پر ۲۷-۲۸ اپریل کو راج ...پنڈت مسدن رام جی شاستری آیورد دید آچاریہ ...صدارت میں نہایت کامیابی کے ساتھ سرانجام ...جن میں تپ دق جیسی ملک میں عام بڑھتی ...ہلک اور پیچیدہ بیماریوں کے علاج و ...اور عام حفظ صحت کے متعلق مفید اور ...معلومات تقریریں ہوئیں۔

...یہ کنیا پاٹھشالا کلاچی کا نتیجہ

...س دفعہ آریہ کنیا پاٹھشالا کلاچی کی طرف سے ...مڈل میں سات لڑکیاں شامل ہوئی تھیں۔ ...تا کی کرپا سے سب کے سب سیکنڈ ڈویژن ...کامیاب ہوئی ہیں۔ نتیجہ سو فیصدی رہا ...چار لڑکیاں پرائیویٹ طور پر شامل ہوئی ...یں۔ اس میں دو کامیاب اور دو کمپارٹمنٹ ...ہوئی ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ ور دو گرلز سکول ...رولڈکیاں شامل ہوئی تھیں۔ دونو فیل ...ہوئی ہیں۔ ضلع بھر میں آریہ کنیا پاٹھشالا ...کلاچی کا نتیجہ اوّل نمبر پر رہا ہے۔ اس شاندار ...نتیجہ کا سہرا ہیڈ مسٹرس صاحبہ، اُس کے ...محنتی سٹاف و شریمان مینجر صاحب مینیجنگ ...کمیٹی کے سر پر ہے۔

...بھاگ آیا۔ ۲۸ اپریل کے ڈاکہ کلاچی منہالہ ...سڑک پر لالہ وسندہ رام دولمہ موضع ...ہوڑی۔ لالہ ٹھیدارام چوکمارہ کو اغوا کر کے لے ...گئے تھے۔ لالہ ٹھاکرام جان کو ہتھیلی پر رکھ کر ...ظالموں کے پنجہ سے بھاگ کر نکل آیا ہے۔ اور ...واپس بخیریت کلاچی پہنچ گیا ہے۔ (منتری)

...سیکرٹری مسلم لیگ فنڈ و کی غلط بیانی

...مسٹر احمد نور خاں سیکرٹری مسلم لیگ فنڈو ...نے اخبار وحدت دہلی میں ایک نوٹ لکھا ہے۔ ...جس میں وہ فرماتے ہیں۔ کہ تحصیل ہتھرس ...کے علاقہ میں ۸ گاؤں میں قریباً ۱۵۰۰ ملکانے ...مسلمان آباد ہیں۔ ان میں آریوں نے ایک ...عرصہ سے ہڑبونگ مچا رکھا تھا۔ اور بہت ...سے آدمیوں کو شدھ کر کے ہندو دھرم ...میں ملا لیا تھا۔ ان کو نواب زادہ صاحب ...کی کوشش سے واپس اسلام مذہب میں ...لے لیا گیا ہے۔ یہ تحریر سراسر لغو اور بے ...بنیاد ہے۔ ہتھرس کے قریب ۸ بڑے گاؤں ...ہیں۔ اور ان میں مسلمان ملکانے آباد ہیں۔

بڑ۔ ان میں آل انڈیا دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کام کر رہا ہے۔ اور مشن کے ورکروں کی کوششوں سے بہت سارے ملکانے شدھ کئے گئے ہیں۔ مشن کے ورکروں کی رپورٹ ہے۔ کہ ان شدھ شدہ ملکانوں میں سے کوئی بھی اسلام مذہب میں واپس نہیں کیا گیا۔ بلکہ ہندو دھرم میں درڑھ ہیں۔ سیکرٹری مسلم لیگ فنڈو کی رپورٹ سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔ (سیکرٹری)

۶۰ سال کی عمر والے

اس سال میری ناچیز زندگی کے ۶۰ سال پورے ہو جانے پر میرے عزیزوں اور دوستوں نے یہ رائے دی۔ کہ میری ڈائمنڈ جوبلی بڑی شان سے منائی جاوے۔ مجھے یہ بات پسند نہ ہوئی۔ امرت دھارا کی جوبلی منانی اور بات ہے۔ مگر اپنی جوبلی منانے میں۔ اور جلسوں پارٹیوں میں اپنی تعریفیں سننے میں مجھے شرم محسوس ہوئی۔ اس واسطے میں نے اس کی اجازت نہیں دی۔ مگر اس موقعہ پر ایک بات کرنے کا خیال پڑتا ہے۔ کہ ایسے اشخاص مرد یا عورت جن کی عمر ۶۰ برس سے اوپر ہے۔ اور اپنی تندرستی و طاقت کو قایم رکھے ہوئے ہیں۔ ان کی طرز زندگی اور ان کی صحت قایم رکھنے کے راز معلوم کر کے دوسروں کو بتلائے جاویں۔ اس میں میں بھی اپنے طریق زندگی اور صحت و طاقت کے راز لکھ دوں گا۔ اس سے پبلک کو بہت فایدہ ہوگا۔ کیونکہ تجربہ سب سے بڑا رہنما ہے۔ ایسے سوالات بنائے جائیں گے۔ جن سے ان کی پوشاک۔ خوراک وغسل۔ ورزش۔ کام کاج سب باتوں کا پتہ لگے گا۔ ان کی جسمانی حالت آنکھ۔ دانت۔ ناک۔ کان اندرونی و بیرونی اعضائے کی صحت کا پورا علم ہوگا۔ اور پڑھنے والے جان سکیں گے۔ کہ ہر ایک کی قیام صحت میں کیا راز پوشیدہ ہے۔ یہ کام تب ہو سکیگا۔ اگر اس نیک کام میں سب بھائی امداد کریں۔ اسواسطے بذریعہ اس اخبار کے سب بھائی بہنوں کو جن کی عمر ۶۰ سال سے اوپر ہو چکی ہے۔ اور عام طور پر انہوں نے اپنی صحت کو قایم رکھا ہے۔ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ پہلے ایک کارڈ پر صرف اتنا لکھکر بھیجدیں۔ میری عمر ساٹھ سال سے اوپر ہے۔ میں آپ کے سوالات کا جواب دوں گا یا دونگی۔ اور فوٹو بھی بھیجدی جاوے گی۔ نیچے پورا نام و پتہ ہو۔ کافی بھائیوں کی منظوری آنے پر سوالات ان کی خدمت میں بھیج دیئے جاویں گے۔ جواب آنے پر ان کو کتابی صورت میں معہ نتائج کے چھاپا جاویگا۔ ہر مذہب و ملت و قوم کے مرد و عورتوں کو حصہ لینا چاہئیے۔

(ٹھاکر دت شرما ویدیہ موجد امرت دھارا لاہور)

آریہ ورت ہندی ماسک ضرور پڑھیں۔

صنعت ہندوستانی پیٹنٹ دوائیں حرفت

از لالہ پیارے لال ویش۔ کیرانہ

امرت بوند (پیٹنٹ دوا)

کیمفر:- ۱- اونس
آئیل منتھا پیپرٹیا:- ۱- اونس
تھائمول:- ½ - اونس
ریکٹی فائیڈ سپرٹ ۷½ - اونس

ان سب کو ملانے سے دوا بن جاتی ہے۔ کان پور کی فرم کی یہ مشہور دوا ہے۔ فرم اور نام سے فروخت کرتی ہے۔ اس دوا میں وہی صفات ہیں۔ جو کہ امرت دھارا وغیرہ میں ہیں۔

بخار کی شرطیہ دوا

عرق چرائتہ:- ۸- اونس
کونین سلف:- ½ ڈرام

دونو کو ملاکر ۸ اونس کی شیشی میں بھر لو۔ خوراک ایک تولہ سے اڑھائی تولہ تک۔

صبح شام پینے سے ملیریا بخار شرطیہ جاتا رہتا ہے۔ گورکھپور کی ایک فرم اسے خوب فروخت کر رہی ہے۔

ملیریا مکسچر

کونین سلف:- ۱۶ گرین
ایسڈ ہائیڈرو برومک ڈل ڈرام
لائیکر آرسنگ ہائیڈرو ۸ بوند
ٹنکچر کلوروفارم - ۴۰ بوند
ٹنکچر نکسوامیکا - اڈرام
پانی مقطر - ۸ اونس

ان سب کو ملالیں۔ خوراک مریض کی عمر اور طاقت کے مطابق مقرر کر لیں۔ اس سے ملیریا بخار جاتا رہتا ہے۔ یہ بھی ایک فرم کی پیٹنٹ دوائی ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اصلی جہاز مارکہ
لٹھا بی۔ پی۔ ایس ۸۷

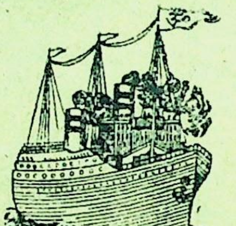

کا استعمال آپ کو یقیناً فایدہ مند ثابت ہوگا۔ کیونکہ یہ قیمت میں ارزان ہے۔ چلنے میں دیرپا ہے۔ اپنے شہر کے کپڑا فروشوں سے خرید فرماویں۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچائے:- بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئیٹہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا آپ کا نام نیچے دی گئی فہرست میں ہے

اگر ہے تو آپ کا چندہ ختم ہو گیا ہے۔ فوراً بھیجئے

نیچے دی جا رہی فہرست میں جن بھائیوں اور سماجوں کے نام درج ہیں۔ ان کا چندہ ماہ جون میں کسی تاریخ کو ختم ہو گیا ہے۔ ان سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ یہ اطلاع پڑھتے ہی چندہ منی آرڈر سے ارسال کر دیں۔ تاکہ اخبار جاری رہ سکے۔ اگر کسی سماج یا کسی بھائی کو کسی کارن سے اخبار جاری نہ رکھنا ہو۔ تو اس امر کی اطلاع ۲۰ جون تک بذریعہ کارڈ دے دینی چاہیئے۔ اس تاریخ تک اگر نہ کوئی جواب آیا اور نہ چندہ وصول ہوا۔ تو اس خاموشی کے معنی یہ لئے جائینگے۔ کہ آپ کو خریداری جاری رکھنا منظور ہے۔ اس لئے ۲۲ جون کو وی۔ پی ارسال ہونگے۔ جو آشا ہے۔ وہ واپس نہ کریں گے۔ اگر کوئی بھائی ۲۰ جون تک چندہ ادا کر سکتا ہو۔ لیکن اخبار بند کرنا بھی گوارا نہ کر سکتا ہو۔ وہ ہمیں لکھ دے۔ کہ وی۔ پی نہ کریں۔ فلاں تاریخ تک چندہ بھیج دوں گا۔

ضروری نویدن (۱) جو بھائی آریہ پرتی ندھی سبھا کے اجلاس پر لاہور آ رہے ہیں۔ وہ کرپا کر کے چندہ اپنے ساتھ لیتے آویں۔ اور سبھا کے ہال (گورودت بھون) میں شری تبلیغی سبھا دک "پرکاش" کو جو وہاں دو فو دن برابر موجود ہونگے۔ ادا کر دیں۔ یا سبھا کے دفتر میں پرکاش کے حساب میں جمع کرا دیں یا پرتاپ اخبار کے دفتر میں ادا کر دیں۔ یا سیدھے دفتر پرکاش کچی نسبت روڈ پر ادا کر دیں۔

سہایتا کی ضرورت۔ ہمیں اپنے پرانے گراہکوں سے بار بار یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ پرکاش کو سہایتا کی ان دنوں سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ کاغذ اب ایک روپیہ ۱۰ ار ریم کی بجائے ساڑھے سات روپیہ ریم مل رہا ہے۔ اور دن بدن مہنگا ہی ہوتا جا رہا ہے۔ اور ساتھ ہی ستیا گرہ کے کارن حیدر آباد میں اور جنگ کے کارن سرکار نے ودیشوں اور برہما میں پرکاش کا جانا ممنوع قرار دیا ہے۔ اس سے پرکاش اپنے اڑھائی سو سے زیادہ خریداروں سے محروم ہو گیا ہے۔ برہما کے خریدار پانچ اور افریقہ کے چھ روپے چندہ ادا کرتے تھے۔ اس طرح لگ بھگ ساڑھے بارہ سو روپیہ سالانہ کا نقصان ہوا ہے۔ ان تمام مشکلات کے باوجود پرکاش اپنی امتیازی خصوصیت سے عین وقت پر شائع ہو رہا ہے۔ تمام آریہ پتروں سے پہلے چھپ کر اپنے پریمیوں کے پاس پہنچ جاتا ہے۔ وہ چاہے کتنی بھی مشکلات ہیں۔ اسی طرح باقاعدہ چھپتا رہے گا۔ دوسرے اخباروں کی طرح اس میں بے قاعدگی نہیں آنے دی جاویگی۔ اس لئے آپ بھائیوں کا بھی فرض ہے۔ کہ اپنے پیارے اور پرانے انتھک اور خاموش پرچارک کی پوری پوری امداد کریں۔ اور نہیں تو کم از کم اپنا اخبار ضرور جاری رکھیں۔ اور چندہ یہ سطور پڑھتے ہی منی آرڈر سے ارسال کر دیں۔ ہو سکے تو رعایتی فنڈ میں سہایتا دیں۔ اور دو دو گراہک بنانے کی کرپا کریں۔

آپ کا چندہ ختم ہو گیا ہے

(۱) ۴۹۳۸ ڈاکٹر نانک چند برہما۔ (۲) مہاشہ گنج لال ودیا باغ ۴۹۳۹ (۳) آریہ سماج پھلوال ۴۹۴۱۔ (۴) بابو سیوک رام راوت پور ۴۹۴۲۔ (۵) آریہ سماج کوٹ چھٹہ ۴۹۴۴ (۶) مسٹر دیو دت شرما اوورسیر برہما ۴۹۴۵ (۷) ۴۹۴۶ بابو موہن لال پاٹھک اوورسیئر ہٹی۔ (۸) آریہ سماج گورنگل سیکشن شمد ۴۹۴۷ (۹) بابو گوپی رام بھاردواج ۴۹۴۸ (۱۰) بابو بہاری لال ایس۔ ڈی او پونٹامل ۴۹۵۰ (۱۱) آریہ سماج کاشتھ ... (۱۲) بابو حکم چند کھوسلہ جموں ۴۹۵۲ ... آریہ سماج جہانیہ ۴۹۵۴ (۱۴) سردار ... زمیندار نوشہرہ ۴۹۵۸ (۱۵) آریہ سماج ... سیالکوٹ ۵۰۲ (۱۶) مہاشہ منی لال آریہ ... ۵۰۴۲ (۱۷) بابو جہاراج مل اوورسیئر ... ۵۰۴۳ (۱۸) لالہ بسوندھی مل کپور ... شہر ۵۰۴۴ (۱۹) بابو مہالگ رام شرما ... ۵۰۴۵ (۲۰) آریہ سماج ناکو ۵۰۴۶ ... ڈی۔ ایم کالج موگہ ۵۰۴۷ (۲۲) بابو ... نیاگی نو انڈیا ۵۰۴۸ (۲۳) آریہ سماج ... ۵۰۴۹ (۲۴) مسٹر بی۔ ایل ... اوورسیئر ... ۵۰۵۰ (۲۵) آریہ سماج فورٹ سنڈیمن ۵۰۵۱ (۲۶) چودھری لکشمن داس رام پور ۵۰۵۲ (۲۷) مہاشہ گوری شنکر ... (۲۸) پنڈت شو شنکر شرما شاہدرہ (حال ...) ۱۷۴ (۲۹) مسٹر دیوکی پرشاد کھور کھپور (وصول) (۳۰) مسٹر رام ناتھ ... ۱۷۲ (۳۱) مہاشہ سادھو رام خضر آباد ... ۱۷۱ (۳۲) لالہ لال چند سدھووال ... مہاشہ بدھ سنگھ بنانہ شیر کوٹ ۱۵۸ (۳۴) آریہ سماج مٹھ ٹوانہ (۳۵) آریہ یووک سماج ... ۱۶۲ (۳۶) بابو رادھا کشن اوورسیئر ... (۳۷) لالہ ٹھاکر داس بھنڈاری عرائض نویس ...

اپدیشکوں کا نیلام

ہمارے پاس مہاتما نارائن سوامی کرت "آریہ سماج کیا ہے؟" ۴ ... کے علاوہ کھنڈن سیریز کے تحفے وید کے دھرم کی فضیلت ۴ ... مورتی پوجا کی دھجیاں ۴ ... پاپ پول پرکاش ۸ ... جین مت درپن ۸ کی دو دو تین تین سو کاپیاں موجود ہیں۔ جنہیں ہم یک مشت یا سو سو پچاس پچاس کو کسی سماج کتب فروش یا آپدیشک کے ہاتھوں سستے داموں فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جو سماج یا بھائی خریدنا چاہے ہمیں لکھے۔ کہ زیادہ سے زیادہ ۴ روالی سو کاپیوں کی کیا؟ اور آٹھ آنے والی کتاب کی سو کاپیوں کی کیا قیمت دینا چاہتے ہیں؟

نمونہ کا سیٹ نصف قیمت ایک روپیہ ۲ اور محصولڈاک ۴ منی آرڈر سے بھیج کر منگوائیں سبھی پستکیں اتی سندر، لکھائی چھپائی و کاغذ عمدہ و مضبوط ٹائیٹل والی ہیں۔ کتابیں جلد منگوالیں۔ دوبارہ نہ چھپ سکیں گی۔ کاغذ مہنگا ہے۔

منگوانے کا پتہ

مینیجر "پرکاش" لاہور

پوجیہ سوامی شردھانند جی مہاراج کی پوتر یادگار!

مہاپرشوں کی یاد منانے کا صحیح طریقہ ایک ہی ہے۔ کہ ہم ان کے شدھ وچاروں کو جان کر ان پر عمل کریں۔ ہر آریہ استری پرش جو شری سوامی جی مہاراج کی پنیہ سمرتی کو تازہ رکھنا چاہتا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ ان کی ایک ہی ہندی کی بنائی ہوئی

سنمارگ درشن

کو آج ہی حاصل کر کے ان کے پرتی اپنی شردھا کا اظہار کریں۔ اس کی قیمت مجلد دو روپیہ (عہ) کی بجائے اب سوا روپیہ (عہ) کر دی ہے۔ بغیر جلد ایک روپیہ (عہ) تاکہ سب لابھ اٹھا سکیں۔ یہ چھ سو ساٹھ صفحات کی عمدہ کاغذ پر چھپی ہوئی ہے۔

ملنے کا پتہ

میسرز رام لال کپور اینڈ سنز کاغذی۔ انار کلی۔ لاہور

کیا آپ آریہ ہیں؟

اگر "ہاں" تو آپ کے گھر میں چاروں وید ہیں؟ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ نہیں۔ جب آپ ویدوں کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ کے نیم کا پالن نہیں کرتے۔ تو آپ آریہ کہلانے کے کیسے مستحق ہو سکتے ہیں؟ آج ہی آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر سے چاروں ویدوں کا ہندی بھاشیہ منگوائیں۔ جو چودہ سنہری جلدوں میں ہیں۔ جن کی اصلی قیمت ... روپے ہے۔ رعایتی صرف ۲۴ روپے بھیج کر منگوائیں۔ رگ وید سات جلدوں میں ۲۰ روپے۔ سام وید ایک جلد میں ۴ روپے۔ یجر وید دو جلدوں میں ۸ روپے۔ اتھرو وید ۴ جلدوں میں ۱۷ روپے

فہرست کتب مفت

رشی دیانند کا مستند جیون چرتر

جو بنگالی سجن دیویندر پال کے انگریزی گرنتھ کا ہندی انوواد ہے۔ قیمت آٹھ روپے دو جلدوں میں۔ شیگھر ہی سیٹ منگوائیں۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل ... سے چھپ کر دفتر پرکاش کچی نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435.

ॐ

Founder: M. Krishen B.A.

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس سالوں سے

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ — للعہ
ششماہی — عا
برما — صہ
غیر ممالک — دس شلنگ

H. A. STUDIO

جلد ۳۷ — لاہور اتوار ۱۹ جیٹھ سمت ۱۹۹۸ مطابق یکم جون سنہ ۱۹۴۱ء — نمبر ۲۱

ॐ

یجروید

وید امرت

اتھروید

ओं उतेदानीं भगवन्तः स्याम
उत प्रपित्व उत मध्ये अह्नाम
उतो दिता मघवन्त्सूर्यस्य
वयं देवानां सुमतौ स्याम॥
(यजुः ३-४-३…

ارتھ

[illegible] ہم اس سمیہ بھگوان کے دھیان میں رہیں۔ اور
[illegible] کال کے سمیہ، مدھیانہ کال میں تتھا سوریہ اُدے
[illegible] سمیہ بھگوان کے دھیان میں رہیں۔ ہم نتیہ تیرے
[illegible] اندر آوی دویہ گُنوں کی اُتم بھاونا میں بنے رہیں۔

گان

[illegible]وہ بھاونا ہے ہردے میں
[illegible] سدا رات دن آٹھوں یام
[illegible]ون بال روی کے اُگنے پر
[illegible]وپہری، دن ڈھلتے شام

مظلوم آریوں سے

از ماسٹر کرشن چندر خورشید۔ احمد پور شرقیہ

وفا شعار و استائیں تمہیں جفائیں کیوں؟
سما رہا ہے جہاں جب تمہاری آنکھوں میں
ہے اجتناب تمہیں کشت و خوں سے جب مطلق
بلا سے داد محبت وہ ہمکو دیں نہ دیں
ہے جب تجسس امن و سکون دُنیا کو

تمہارے سر پہ ہوں نازل بھلا بلائیں کیوں؟
تو لوگ بھاڑ کے آنکھیں تمہیں دکھائیں کیوں؟
کوئی بتائے تو پھر وہ تمہیں ستائیں کیوں؟
مگر ستم و الم سے ہمیں رُلائیں کیوں؟
تو آئے دن وہ بھلا گل نئے کھلائیں کیوں؟

خدا کرے کہ ستمگر کو پیش آئے ستم
ہمیں ستائے جو ہم اُسکو دیں دعائیں کیوں؟

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایشور پراپتی

لیکھک ۔ سوامی درشنانند جی

پرکرتی میں کرم کو سبھاوک دھرم ماننے سے ایک کا چلنا اور دوسری کا نہ چلنا کیس پرکار سمجھ ہو سکتا ہے۔ اُکت ویشوں کے اتی رکت پرتھوی بھی پرکرتی سے بنی ہے۔ وہ بھی گتی مان ہونے سے کبھی نیم کے آدھین نہیں ہو سکتی۔ اُس کا پرتیک پرماتو گتی مان ہے۔ اس کارن اُن کا سنیوگ ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ پرتھوی کے پرتیک پرماتو میں اُن کا سوبھاوک دھرم جو کرم ہے۔ اُسے پرتھک کرنے کے لئے اُپستھت ہے۔ جس سے پرتھوی کا آکرشن بھی نہیں ہو سکتا۔ اس پر وادی کہتا ہے۔ کہ پرکرتی کا پرتیک پرمانو گتی مان ہے۔ اور پرتھوی کا آکرشن اُن کو روکے ہوئے ہے۔ جس کو دوسری شکتی ارتھات اگنی آدی سے سہایتا ملتی ہے۔ وہ پرتھوی کی شکتی کو دبا کر چلی جاتی ہے۔ جس کو سہایتا نہیں ملتی وہ رُکی رہتی ہے۔

اب پھر پرشن ہوتا ہے۔ کہ دوسری شکتی جس کی سہایتا سے ایک گاڑی چلتی ہے۔ اور دوسری اُس کی سہایتا نہ ہونے سے رُکی ہوئی ہے۔ یہ سہایتا دینا اُس شکتی کا سوبھاوک دھرم ہے۔ یا نیمتک؟ یدی کہو سوبھاوک دھرم ہے۔ تو اُس کو دونوں گاڑیوں کو سہایتا دینا چاہیئے۔ جس سے دونوں گاڑیاں چلیں گی یا ٹھہر رہیں گی۔ ایک کا چلنا ایک کا نہ چلنا دونوں اسمبھو ہیں۔ اس کارن جگت کو اُتپتی مان اور ایشور کو اُس کا اُتپن کرنے والا ماننے کے اتی رکت کسی دوسرے پرکار سے دیوستھا ہو ہی نہیں سکتی۔ اسی اوسر پر وادی پھر شنکا کرتا ہے۔ کہ یدی یہ بھی سویکار کر لیا جائے۔ کہ کوئی جگت کا کرتا ہے۔ تو اُس کے ہونے میں پرمان کیا ہے؟ کیونکہ یدی اُس کے ہونے میں کوئی پرمان ہو۔ تو اُس کے جاننے سے مکتی ہو سکتی ہے۔ پرنتو جس کے ہونے میں کوئی پرمان ہی نہیں۔ تو اُس کو کس پرکار جان سکتے ہیں؟ کیونکہ ایشور تینوں کال میں پرتیکھش تو ہوتا ہی نہیں۔ اور جس کا پرتیکھش نہ ہو۔ اُسے انومان سے کیسے جان سکتے ہیں؟ کیونکہ پرتیکھش سے ویاپتی ارتھات سمبندھ کو جان کر پھر اُس کے انوسار انومان ہوتا ہے۔ اور جس کا پرتیکھش اور انومان دونوں پرمانوں سے گیان نہ ہو۔ اُس کے لئے شبد پرمان ہو ہی نہیں سکتا۔ جب ایشور کو پرمان سے جان نہیں سکتے۔ ایشور کا ہونا ستیہ نہیں۔ اور نہ اُس کے جاننے سے مکتی ہی ہو سکتی ہے۔ پرنتو جب وادی سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا چن وستوؤں کا اندریوں سے گیان نہ ہو سکے۔ وہ نہیں ہوتی۔ یدی ایسا مانو تو جن اندریوں سے نہ دیکھنے سے تم ایشور کی ستا کا نشیدھ کرتے ہو۔ اُن اندریوں کو کس پرمان سے جانتے ہو۔ یدی کہو اندریوں کو اندریوں سے دیکھتے ہیں۔ تو آتما شریہ دوش ہے۔ ارتھات سویم ہی درشہ وستو اور سویم ہی دیکھنے کا سادھن نہیں ہو سکتی۔ یدی کہو ہم درپن میں اپنی آنکھ کو دیکھتے ہیں۔ اس لئے آنکھ کا ہونا آنکھ سے ہی پرتیت ہوتا ہے۔ پرنتو یہ کتھن ستیہ نہیں۔ کیونکہ درپن میں آنکھ نہیں دیکھتی۔ کنتو آنکھ کا آبھاس اُس سے انومان کے دوارا جاننا تو مان سکتے ہیں۔ پرنتو یہ کہنا۔ کہ آنکھ سے آنکھ کو دیکھتے ہیں۔ ستیہ نہیں۔ کنتو آنکھ سے آنکھ کے آبھاس کو دیکھ کر اُس سے آنکھ کے ہونے کا انومان کرتے ہیں۔ کہ یہ ستیہ ہوگا۔ استو! آنکھ کا تو انومان سے ہی گیان ہو گیا۔ پرنتو رسنے اندریوں کا کس سے گیان ہوگا؟ نہ تو وہ رُوپ ہے۔ جو آنکھ سے دیکھے۔ اور نہ شبد ہے۔ جس کا کان سے گیان ہو۔ پریوجن یہ ہے۔ کہ رسنا اندریہ کا گیان کسی اندریہ سے نہیں ہو سکتا

(باقی آئندہ)

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر اوہارا کی تحقیقات و تجربات

اس طرح اگر تم دایئں نتھنے سے سانس اندر لیتے ہو۔ تو بایئں نتھنے سے اس کو باہر نکالو۔ اور بایئں سے اندر لیتے ہو۔ تو دایئں سے باہر نکالو۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس طریقہ سے نظام عصبی کی اصلاح و درستی بھی ہوتی ہے۔ اور اکثر اوقات اس ورزش سے ایک عمدہ منظر نگاہ تصور کے سامنے آجاتا ہے۔

بعض اوقات گرو اپنے شاگرد کو ہدایت کرتا ہے۔ کہ جونہی نتھنے بند ہوں۔ تو دم سادھ لے۔ اگر اس ہدایت پر درستی سے عمل کیا جائے۔ تو اس سے منہ اور ناک کے راستہ کے درمیان خلا پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے کان میں طرح طرح کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ اور میرے نزدیک یہ عمل ناخوشگوار ہے۔

ہر عمل کو رفتہ رفتہ اور بتدریج کرنا چاہیئے۔ خاص طور پر میں پرانایام کا ذکر کرتا ہوں۔ کیونکہ اگر شاگرد پہلے ہی تجربہ میں بہت زیادہ کوشش کرے۔ تو ممکن ہے۔ کہ اس سے پہلے اس کی ذات کو نقصان پہنچ جائے (یعنی پھیپھڑوں پر زیادہ دباؤ پڑنے کے باعث ان میں خرابی پیدا ہو جائے۔

سانس کی آمد و رفت پر قدرت و [illegible] کی غرض و غایت یہ ہے۔ کہ جسم کے اندر [illegible] کی جوت ہے۔ اس سے وصال ہو جائے۔

شروع شروع میں شائد تمہیں کچھ نظر [illegible] یا آنکھوں میں انگلیوں کے دباؤ کی وجہ [illegible] روشنی کا چمتکار محسوس ہوگا۔ اور بعض [illegible] تمہیں بہت زیادہ تاریکی یا سیاہی محسوس ہوگی۔ مگر کچھ دیر کے بعد یہ سیاہی یا [illegible] خود بخود دور ہو جائے گی۔ اور اُس کی [illegible] ایسی صاف اور سفید روشنی نظر آئیگی [illegible] کی نظیر ممکن نہیں۔ اس ایشوریہ پرکاش [illegible] الہی) میں شاگرد ایسے منظر اور تجربے [illegible] ہے۔ جن سے وہ بہت سیکھ سکتا ہے [illegible] کے متعلق علم حاصل کر سکتا ہے۔

ان مناظر اور تصورات سے مخصوص [illegible] کا اظہار ہوتا ہے۔ ان میں بعض بیحد [illegible] ہوتے ہیں۔ اور بعض بیکار جن کو تخیل [illegible] کہنا چاہیئے۔

اس ایشوریہ پرکاش (نور الہی) کو [illegible] کرنے۔ اور من میں پرماتما یعنی ذات الہی [illegible] کے لئے دم کشی کا عمل کیا جاتا ہے۔

اس عمل کی مشق میں کم از کم ۲۰ مرتبہ دم [illegible] کرنا لازمی ہے۔ اور ہر روز چار مرتبہ یہ عمل [illegible] پہلی مرتبہ صبح کو آفتاب نکلنے کے وقت [illegible] مرتبہ دوپہر کو۔ تیسری مرتبہ غروب آفتاب [illegible] اور چوتھی مرتبہ آدھی رات کو۔

اگر تین ماہ تک شاگرد نے اس عمل [illegible] رکھا۔ تو اس کا شریر (جسم) پوتر [illegible] اور نہ صرف اس کو سنکرہ بالا نور محسوس [illegible] بلکہ وہ یوگ کا حقیقی عمل بھی شروع کرنے [illegible] ہو جائے گا۔

چونکہ آگے چل کر ان باتوں کا اور بھی ذکر [illegible] اس لئے میں ابھی بتائے دیتا ہوں۔ کہ [illegible] نتھنے کو "پنگلا" اور بایئں کو "ایڈا" [illegible] اگر شاگرد ان اصطلاحات کو یاد رکھیگا۔ تو [illegible] ان کا تذکرہ کرنے میں مجھے آسانی ہوگی۔

پرانایام کا کام دماغ کے عمل کو مستقل [illegible] اور ان بے شمار اور قابو سے باہر [illegible] خیالی تصورات پر غالب آنا ہے۔ جو دماغ [illegible] آوارگی سے آتے رہتے ہیں۔ پرانایام کا [illegible] ہے۔ کہ باقاعدہ دم کشی سے دل کے معمولی عمل [illegible] بنا دے۔ کہ دماغ کی طرف خون کا دورہ مستقل [illegible] ہو جائے۔

(باقی آئندہ)

دیکھ لیا جگ تیرا

(ہتیشی عسلاوپوری)

رین اندھیری آیا جگ میں
پاپ کی بستی دُکھ کا ساگر
سوارتھ میں سب اندھے دیکھے
دوس چین نہ سُکھ ہی راتی
دیکھ لیا بس جگ میں رہ کر
تیرے جگ میں پاپ نہ ہوتے
تیرے بندے تجھ سے مُنکر
اپنے جگ میں مجھے بلالو

آنکھیں کھلیں سویرا
و پداؤں کا ڈیرا
چاروں اور اندھیرا
سنکٹ کشٹ گھنیرا
من لاگے نہ میرا
یہ جگ ناہیں تیرا
کوئی نہ بندا تیرا
ہوگا وہیں بسیرا

سب جا ڈھونڈھ تھکا ہتیشی
پتہ نہ پایا تیرا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پچھلے پرچہ میں میں نے لکھا ہوتا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں کرانتی لائی جا سکتی ہے۔ تو ایک ہی طرح۔ کہ پرچار کی پرتھا سروتھا بدل دی جائے۔ اس وقت اُپدیشکوں کو ویتن دیا جاتا ہے۔ اُن کے گریڈ ہیں۔ جن کے انوسار ان کی ورِدّھی ہوتی ہے۔ اس پرستھان میں ایسی ویوستھا کی جائے۔ کہ انہیں جو کچھ دیا جائے۔ نردھن کے رُوپ میں۔ انہیں نہ اُدشیکتا سے زیادہ دیا جائے نہ کم سبھا ان کی اُدشیکتاؤں کی پورتی کا بیڑا اُٹھائے۔ اور وہ نشچنت ہو کر آریہ سماج کی سیوا کریں۔ اگر یہ پرتھا کبھی طرح چل پڑے۔ تو اُپدیشکوں کا درجہ بہت بلند ہو جائیگا۔ ان پر لانچھن نہ لگایا جا سکے گا۔ کہ انہوں نے اُپدیش کا کاریہ بطور ایک ویوسائے کے گرہن کر رکھا ہے۔ اس کے اتی رکت پرچار کی پرنالی آدرش کے بھی سمیپ ہو جائیگی۔ آدرش یہ ہے۔ کہ پرچار کے لئے کوئی دکشنا نہ لی جائے۔ اسی لئے یہ کاریہ سنیاسیوں کے لئے رکھا گیا ہے۔ ورتمان سمے کی اُدستھاؤں نے سماج کو بادھت کر دیا۔ کہ وہ گرہستھیوں سے بھی اُپدیش کا کام لے۔ اور اگر وہ گرہستھی کیول نرواہ ماتر لیکر اُپدیش کا کاریہ کریں۔ تو آدرش کے لحاظ سے زیادہ قابلِ اعتراض نہیں رہتا۔ پھر سماج کا بوجھ بھی ہلکا ہو جائیگا۔ اس وقت تک کا تجربہ یہ ہے۔ کہ دھن جمع کرنے کا کام اُپدیشکوں پر نہیں۔ بلکہ ادھیکاریوں پر رہا ہے۔ ورشوں سبھا کا منتری رہا ہُوں۔ اور اس حیثیت میں میں نے ورشوں ہی بھکشا کی ہے۔ میں نے اُپدیشکوں سے بھکشا کا کام نہیں لیا۔ میرے جیون کال میں ایک سمیہ ایسا بھی آیا جب میں نے سمجھا۔ کہ اُپدیشکوں سے بھی دھن اکٹر کرنے کا کام لینا چاہئے۔ چنانچہ میں نے اُپدیشکوں سے ایسا کرنے کو کہا بھی۔ اس پر ایک اُپدیشک سنجیدہ میرے پاس آئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ یہ جو آپ نے دھن اکٹرت کرنیکی ذمہ داری ہم پر ڈالی ہے۔ اس کے لئے میرا من تیار نہیں ہوتا۔ میں نے پوچھا کیوں؟ تو انہوں نے کہا۔ کہ دھن مانگتے ہُوئے یہ بھاس ہوتا ہے۔ کہ ہم اپنے لئے مانگتے ہیں۔ مجھے ان کی اس بات میں وزن نظر آیا۔ اور میں نے اُپدیشکوں سے یہ کام لینا چھوڑ دیا۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا۔ تو اُپدیشکوں پر ویدپرچار کے لئے دھن اکٹرت کرنے کی ذمہ داری اس وقت ڈالی گئی۔ جب یہ سمجھا گیا۔ کہ اس وقت سبھا کا شاسن اُپدیشکوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ ہی اس کے ادھیکاری ہیں۔ لیکن یہ سوال میرے لئے بنا رہا۔ کہ کیا میں ان اُپدیشکوں کے لئے دھن اکٹر کروں۔ جنہوں نے یہ کام ویوسائے کے طور پر گرہن کر رکھا ہے۔ جو باقاعدہ ترقی مانگتے ہیں۔ اور جنہیں دوسری جگہ پانچ روپے بھی زیادہ مل جائیں۔ تو سبھا کی سیوا چھوڑ جاتے ہیں۔

اوم
ہفتہ وار
پرکاش لاہور
۱۸ جیٹھ سمبت ۱۹۹۸ بکرم
مطابق یکم جون ۱۹۴۱ء
جلد ۳۷ | دیانند ابد ۱۱۷ - آریہ سمبت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۲۱

سبھا کا اجلاس ۵

اس کے ساتھ ہی ایک بات اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ باوجود ساری دوڑ دھوپ کے ویدپرچار کی آمدنی خرچ کے برابر نہیں ہوتی۔ میں سمجھتا ہُوں۔ کہ میں کسی کا اپمان نہیں کرتا۔ جب یہ کہتا ہُوں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اتہاس میں ویدپرچار وبھاگ کے کسی ادھشٹھاتا نے اتنی دوڑ دھوپ نہیں کی۔ کہ جتنی کہ ورتمان ادھشٹھاتا لالہ سدن لال ودیارتھی نے کی ہے۔ اور انہوں نے سب سے زیادہ دھن اکٹر بھی کیا ہے۔ باوجود اس کے اس سال کا بجٹ بھی خسارہ کا بجٹ ہے۔ میرے وقت میں بھی عام طور پر سرمایہ سے روپیہ نکالنے کی ضرورت محسوس ہوتی رہی ہے۔ آخر ایک وقت ایسا آیا جبکہ یہ سرمایہ بالکل ختم ہو گیا۔ سرمایہ اس وقت از سرِ نو قائم ہُوا۔ جب اپریل ۱۹۳۶ء میں سبھا کی اردھ شتابدی منائی گئی۔ اب اس سرمایہ میں سے خرچ ہو رہا ہے۔ اور یہ رقم دن بدن کم ہو رہی ہے۔ ویدپرچار کے لئے اتنا دھن نہیں ملتا۔ جتنا کہ انسٹی ٹیوشنوں کے لئے ملتا رہا ہے۔ اب تو انسٹی ٹیوشنوں کے لئے بھی دھن کم آ رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ آریہ پُرشوں کے مالی ذرائع کم ہو رہے ہیں۔ اور ان کے کام کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بحیثیت مجموعی سماج کو زیادہ دان مل رہا ہو۔ لیکن ہر ایک کام کے لئے پہلے سے کم ملتا ہے۔ یہ خسارے کا سودا بہت دیر تک جاری نہیں رہ سکتا۔ ایک دن ایسا آئے گا۔ جب سبھا کو معلوم ہوگا۔ کہ ویدپرچار کے کوش میں کچھ نہیں۔ اس وقت اسے اُپدیشک کم کرنے ہونگے۔ اُپدیشکوں کی کمی کا اثر یہ ہوگا۔ کہ پرچار کم ہوگا۔ اور دھن کم آئے گا۔ اس سے اُپدیشک اور کم ہونگے۔ اور یہ سلسلہ اسوقت تک جاری رہے گا۔ جب تک نہ کوئی فنڈ ہوگا۔ اور نہ کوئی اُپدیشک۔ اس تباہی سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ویدپرچار شیلی کو نئے آدھار پر قائم کیا جائے۔ یہ درست ہے۔ کہ اس صُورت میں ورتمان سسٹم کو گرانا ہوگا۔ لیکن اس میں چارہ بھی کیا ہے۔ نہ ہی گرانا ہو۔ تو ورتمان اُپدیشکوں سے پرارتھنا کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ سبھا کے نئے نیم انوسار کاریہ کرنا سویکار کریں۔ وہ ویتن کی بجائے دکشنا سویکار کریں۔ بتلا دیں۔ کہ ان کی اُدشیکتا ئیں کیا ہیں۔ اور سبھا انہیں پورا کرنیکی ذمہ داری لے۔ آئندہ کے لئے ایسے اُپدیشک رکھے جائیں۔ جن کی اُدشیکتائیں کم ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ اس سے چند ایک اُپدیشک چلے جائیں۔ لیکن زیادہ نہیں۔ میں انقلاب کے زیادہ حق میں نہیں۔ اس کے نتائج اکثر اوقات خراب ہوتے ہیں۔ مجھے اعتراض نہ ہوگا۔ اگر بتدریج ترقی کی جائے۔ میں نے تو کیول راہ بنا دی ہے۔ جس پر چلنے سے پرچار کا کاریہ سورکشت ہو سکتا ہے۔ اُچیہ بھی اور اس کے ساتھ ہی آدرش کے سمیپ بھی۔ کسی کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ آدرش یہی ہے۔ کہ پرچار ورکتوں کے ہاتھ میں ہو۔ جو ہر پرکار کی اپنا سے اوپر ہوں۔ لیکن اس بات سے بھی کسی کو انکار کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ اس سمیہ گرہستھیوں سے کام لئے بغیر چارہ نہیں۔ ان دونوں باتوں کا میلان اس طریق پر ہو سکتا ہے۔ کہ گرہستھیوں سے پرچار کا کاریہ لیا جائے لیکن ایسے طریق سے۔ کہ وہ آدرش کے زیادہ سے زیادہ نزدیک ہو۔

(۶)

ایک اور پرشن جو اس سمیہ سارے آریہ جگت کے دماغ کو حرکت دے رہا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ شکشا کے سمبندھ میں پرتی ندھی سبھا کی نیتی کیا ہے۔ یہ پرشن یُوں اُپستھت ہُوا۔ کہ پچھلے دنوں آریہ سماج کے دو کالجوں، ڈی۔ اے۔ وی انٹرمیڈیٹ کالج منٹگمری اور دوآبہ کالج جالندھر کے لئے پنجاب یونیورسٹی میں درخواست دی گئی۔ دوسرا کالج درحقیقت کنیا مہاودیالیہ مکھیہ سبھا جالندھر کی طرف سے جاری کیا جا رہا ہے۔ لیکن سمجھا یہی جاتا ہے۔ اگرچہ غلطی ہے۔ کہ یہ دونو کالج سبھا جاری کر رہی ہے۔ سبھا کی ذمہ داری صرف منٹگمری کالج کے لئے ہے۔ لیکن چُونکہ سبھا نے کنیا مہاودیالیہ مکھیہ سبھا کو دوآبہ کالج کے لئے اخلاقی اور مالی امداد کی اُمید دلائی ہے۔ اس لئے اگر کسی شخص کو سبھا کی اس نیتی پر آکشیپ ہو۔ تو وہ دوآبہ کالج کا آشرا بھی لے سکتا ہے منٹگمری کالج کے متعلق تو صرف اتنا کہنا کافی ہے۔ کہ سبھا کے آدھین ایک ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکُول ایک عرصہ سے چل رہا ہے۔ اس میں صرف دو جماعتوں کے اضافہ کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اگر سبھا دس جماعتوں کا سکُول کھول سکتی ہے۔ اور اس پر آکشیپ نہیں ہو سکتا۔ تو اخلاق اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ بارہ جماعتوں کے کالج پر آکشیپ کیا جائے۔ اگر کالج کھولنا بُرا ہے۔ تو سکُول کھولنا بھی ویسا ہی بُرا ہے۔ اور اگر سکُول کھولنا معیوب نہیں۔ تو کالج کھولنا بھی نہیں۔ یہ جواب میں نے اس لئے دیا ہے۔ کہ بہت سے بھائیوں کو شاید یہ معلوم نہ ہو۔ کہ منٹگمری میں سبھا کا ایک ہائی سکُول پہلے سے موجود ہے۔ کالج کھولنے کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ اس میں دو جماعتیں بڑھا دی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بھی کہہ دُوں۔ کہ سبھا کے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جہاں سے کسی سکُول یا کالج کو سہایتا دی جا سکے۔ اس لئے سبھا کسی سکُول یا کالج کو اپنے کوش سے ایک پائی کی بھی سہایتا نہیں دیتی۔ اب سوال نیتی کا۔ بعض بھائی کہتے ہیں۔ کہ ہماری پارٹی کا نام گورُوکل پارٹی ہے۔ اس لئے ہمیں سکولوں اور کالجوں سے کیا تعلق؟ اگر نام ہی اصُول یا نیتی کا نشچہ ہونے لگے۔ تو سب کچھ ختم سمجھو۔ نام لازمی طور پر درست نہیں ہوتے۔ نہ کسی اصُول کے ماتحت رکھے جاتے ہیں۔ جب گورُوکل اور کالج پارٹی کے نام پر چلت نہ ہُوئے تھے۔ تب ان دو پارٹیوں کے نام کیا تھے۔ مہاتما اور کلچرڈ۔ ان شبدوں کا آدھار؟ اور ان سے کسی پارٹی کا کریکٹر کیسے نردھارت ہوتا ہے۔ کیا ہماری پارٹی میں سب کے سب مہاتما ہی ہیں۔ اور کالج پارٹی میں ایک بھی مہاتما نہیں اور کیا کالج پارٹی میں سب کے سب کلچرڈ یا سُوسنکرت ہیں۔ اور ہماری پارٹی میں کوئی نہیں؟ نہ معلوم کس طرح پارٹیوں کے نام پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ نام چاہے بے ڈھنگے ہی ہوں۔ پرچلت ہو جاتے ہیں۔

آریہ سماج کو کسی سنستھا کے ساتھ باندھ دینا یہ کوئی بہت اُونچی بات نہیں۔ ایشور نہ کرے کوئی ایسا کا دن ہو جائے۔ کہ گورُوکل بند ہو جائیں۔ تو کیا ہم ختم ہو جائیں گے؟ لیکن اسے بھی جانے دو۔ ہم گورُوکل شکشا پرنالی کے سمرتھک ہیں۔ یا پرچین آریوں کی

شکشا پرنالی رہی ہے۔ اور ہم اسی کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا یہ پریتن یہ ہے۔ کہ ورتمان شکشنالیہ گورکل شکشا پرنالی کے زیادہ سے زیادہ نزدیک ہوں۔ اور شکشا کا پریوجن تبھی سدھ ہوگا۔ جب وہ اس پرنالی کے انوکول ہوگی۔ اور ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ گورکل شکشا پرنالی کے سمبندھ میں جو اندولن ہم نے کیا ہے۔ اس کا بھارت کی شکشا پرنالی پر پربھاؤ پڑا ہے۔ اور اس نے گورکل شکشا پرنالی کی بہت سی اچھی باتیں گرہن کر لی ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں اپنے پچھلے لیکھ میں لکھ چکا ہوں۔ اگر آپ پراچین سنستھاؤں کو ٹھیک اسی روپ میں جس میں کہ وہ کبھی سمے میں تھیں۔ واپس لانا چاہتے ہوں۔ تو نہیں لا سکتے۔ ان سنستھاؤں میں اس قدر بھید آ چکا ہے۔ کہ یہ کاریہ اسمبھو ہو گیا ہے۔ پراچین سمے کی آتما تو اس سمے کی سنستھاؤں میں پرویش کی جا سکتی ہے۔ لیکن انہیں اس سمے کا شریر نہیں دیا جا سکتا۔ دوسرے شبدوں میں آپ یہ چاہیں کہ ورتمان شکشا پرنالی کا آپ بائیکاٹ کر دیں۔ تو یہ اسمبھو ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہمارے بزرگوں نے اس کا بائیکاٹ نہیں کیا۔ دو آریہ سکول جالندھر قایم کرنیوالوں میں مہاتما منشی رام جی پیش پیش تھے۔ برسوں اس کے منیجر رہے۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ تو گورکل کے کھلنے سے پہلے کی بات ہے۔ لیکن گورکل کے کھلنے کے بعد سوامی شردھانند نے آدیش پر دہلی میں ایک ہائی سکول کھولا گیا۔ جسے کالج بنانیکی سکیم تھی۔ اس کے علاوہ ہماری آریہ سماجوں کے آدھین کئی ہائی اور مڈل سکول ہیں۔ اس لئے یہ کیا زیادہ درست ہوگا۔ کہ جہاں ہماری یہ کوشش رہی ہے۔ کہ گورکل شکشا پرنالی کا پرچار ہو۔ اور زیادہ سے زیادہ گورکل کھلیں۔ وہاں ہم نے سکولوں اور کالجوں کا بھی بائیکاٹ نہیں کیا۔ گورکل شکشا پرنالی کو اس وقت بھی ہم اونچا درجہ دیتے ہیں۔ لیکن اس بات کو نظر انداز کیسے کر سکتے ہیں۔ کہ جنتا اپنے بچوں کو تعلیم دلاتی رہے۔ تو زیادہ سروس کے لئے۔ دوسرے شبدوں میں انہیں کمانے کے قابل بنانے کے لئے۔ ... کے لئے سرکاری یونیورسٹیوں کی ڈگریاں ضروری سمجھی جاتی ہیں۔ اور اس سے زیادہ تر لوگ اپنے بچوں کو انہی سکولوں میں بھیجتے ہیں۔ جو سرکاری یونیورسٹی سے سمبندھت ہیں۔ ہمارے گورکلوں میں زیادہ سے زیادہ ایک ہزار برہمچاری ہونگے۔ لیکن ہمارے ایک آریہ سکول دیانند میں ڈیڑھ ہزار سے زیادہ ودیارتھی ہیں۔ ... میں ایک ہزار اور اسی طرح دوسرے سکولوں میں کم و بیش۔ یہ کہاں کی بدھیمانی ہے۔ کہ ہم خود کو سماج سے ... بیٹھے ... ہوں

کے ہاتھ میں دے دیں۔ اور سماج کے زیر اثر لانے کی کوشش نہ کریں۔ ہمارے سماج میں کئی سجن ایسے ہونگے۔ جو ورتمان شکشا پرنالی کے سرے سے ہی خلاف ہوں۔ ان کے لئے گورکل ہیں۔ وہ اپنے بچوں کو وہاں بھیجیں۔ وہ گورکل شکشا پرنالی کا پرچار کریں۔ اور اسے سرپریہ بنانے کا یتن کریں۔ اور چاہیں تو ورتمان شکشا پرنالی کی نندا بھی کریں۔ لیکن کیا ان لوگوں کے لئے جو گورکلوں کے ساتھ ساتھ موجودہ سکولوں کی ضرورت کے بھی قایل ہیں۔ سماج میں کوئی جگہ نہ ہونی چاہیئے؟ اس سے بڑھ کر کیا غلطی ہوگی۔ کہ ایک ایسا شخص جو ویدک دھرم کا ویسا ہی دڑھ انویائی ہے۔ جیسا کہ آپ ہیں۔ اور جو رشی دیانند کے لئے ویسی ہی اگادھ بھکتی رکھتا ہے۔ جیسی کہ آپ میں ہے۔ اس لئے سماج میں نہ رہ سکے۔ کہ وہ گورکلوں کے علاوہ موجودہ سکولوں اور کالجوں کا بھی قایل ہے۔ اس کے معنی یہ ہونگے۔ کہ آریہ سماج میں پہلی جگہ ویدک سدھانتوں کے لئے نہیں۔ بلکہ انسٹی ٹیوشنوں کے لئے ہے۔ اس وقت تو وید کا پڑھنا پڑھانا۔ اور سننا سنانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ پھر انسٹی ٹیوشنوں کی پوجا ہو جائے گی۔ اس لئے نہ صرف یہ مناسب ہے۔ بلکہ نیتی بھی یہی کہتی ہے۔ کہ سماج میں دونو خیال کے لوگ رہیں۔ اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچائے بغیر اپنے اپنے طریق پر کام کریں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ان دونوں کاموں کے لئے علیحدہ علیحدہ سبھائیں ہو جائیں۔ گورکلوں کے سنچالن کے لئے تو ودیا سبھا سوتاپت ہے ہی۔ اس کے ساتھ کسی ایسی سنستھا کا سمبندھ نہیں ہو سکتا۔ جو کسی سرکاری یونیورسٹی سے سمبندھت ہو۔ اس لئے ودیا سبھا کے علاوہ ایک اور سبھا قایم کی جا سکتی ہے۔ جس کے آدھین وہ شکشنالیہ ہوں۔ جن میں موجودہ طریقے پر تعلیم دی جاتی ہو۔ وہ سبھا ودیا سبھا کی طرح آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے آدھین ہو۔ اور اگر یہ بھی نامناسب ہو۔ تو اسے سبھا سے بھی علیحدہ رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس میں سبھا کی ہانی ہے۔ لابھ نہیں۔ سبھا کا وقار گھٹنے کا بڑھے گا نہیں۔ کیونکہ یہ کام دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اگر یہ تمام سکول اور کالج سبھا کے آدھین ہونگے۔ تو جہاں سبھا کا prestige بڑھیگا۔ وہاں ان پر آریہ سماج کا ادھیکار اور انکش بھی رہے گا۔

آریہ سماج میں کچھ سجن ایسے ہیں۔ جو سمجھتے ہیں۔ گورکل شکشا پرنالی کا اننیہ بھگت ... ہے۔ اور وہ اس کا چنہہ ... سمجھتے ہیں۔ کہ کوئی ایسا شخص سماج میں نہ رہے۔ جو ورتمان شکشا پرنالی کی ضرورت کا قایل ہو۔ ... میں کہنا

چاہتا ہوں۔ کہ آج بائیکاٹ کا زمانہ گزر گیا۔ آج برادریوں میں بھی کسی کے بائیکاٹ کی طاقت نہیں رہی۔ اور پھر پرانا تجربہ یہ بتاتا ہے۔ کہ بائیکاٹ سوسائٹی کے لئے ہمیشہ نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ ان آریوں کی جو گورکلوں کے ساتھ ورتمان سکولوں اور کالجوں کی ضرورت کے بھی قایل ہیں۔ تعداد اس قدر زیادہ ہے۔ کہ اگر آپ ان کا بائیکاٹ کرنے لگیں گے۔ تو ممکن ہے۔ کہ ان کی جگہ آپ کا ہی بائیکاٹ ہو جائے۔ جس بھی آریہ کا لڑکا کسی سکول یا کالج میں پڑھتا ہے۔ وہ بائیکاٹ کا سمرتھن نہیں کر سکتا۔ اس لئے بہتر یہی ہے۔ اور آریہ سماج کا ہت بھی اسی میں ہے۔ کہ شکشا کی دونو پرنالیوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔ جہاں گورکلوں کے پربندھ کے لئے ایک ودیا سبھا قایم ہے۔ وہاں سکولوں اور کالجوں کے لئے ایک علیحدہ سبھا بنا دی جائے۔ اور اگر آپ یہ سمجھتے ہوں۔ کہ سکول یا کالج کا حامی ہونا کفر میں داخل ہے۔ تو آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ کوئی ایسا شخص جو سکولوں اور کالجوں کی پربندھ کرنیوالی سبھا کا ممبر ہو۔ ودیا سبھا میں نہ لیا جائے۔ میں اس میں گورکل کی ہانی سمجھتا ہوں۔ لیکن اگر گورکل کا ہت اسی میں سمجھا جائے۔ تو میں اس نیم کا ورودھ نہ کرونگا۔ جب ودیا سبھا قایم کی گئی تھی۔ اس سمیہ اس بات پر زور دیا گیا تھا۔ کہ اس سبھا کے وہی سدسیہ ہونے چاہیئں۔ جن میں گورکل کا لینا ہو۔ پچھلے پانچ چھ ورشوں کے تجربہ نے بتا دیا ہے۔ کہ ودیا سبھا سے نہ کوئی نئی زمین پیدا ہوئی ہے۔ نہ نیا آسمان۔ اس سمیہ بھی کئی ایسے لوگ گورکل کی سیوا کر رہے ہیں۔ جن میں گورکل کا لینا نہیں سمجھی جاتی۔ نیتی کا اصول تو یہ ہے۔ کہ جس کسی سے جتنی بھی سہایتا مل سکے۔ لے لو۔ یہ نہیں۔ کہ کوئی سولہ آنے نہ دے سکے۔ تو اس سے چار آنے بھی نہ لو۔ لیکن اگر اس میں گورکل کی کسی پرکار کی ہانی سمجھی جائے۔ تو ایسے لوگوں کو آپ ودیا سبھا سے باہر رکھ سکتے ہیں۔

غرض یہ کہ یہ وشے ایسا نہیں۔ کہ جسے آریہ سماج میں ایک نئی غلط فہمی اور نئے سنگھرش کا وشے بنا دیا جائے۔ اور کوئی نیا ورودھ کھڑا کیا جائے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ ان سنستھاؤں سے وہ گورکل ہوں یا کالج۔ آریہ سماج کا ادیش کہاں تک پورا ہوتا ہے۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ویدک دھرم کے پرچار کا ڈائرکٹ یا بالواسطہ طریق ہے۔ اپدیش اور آریہ سماج کی درشٹی میں اسے سب سے اونچا درجہ ملے گا۔ جتنی بھی سنستھائیں ہیں۔ وہ پرچار کے انڈائرکٹ یا بالواسطہ کا طریقہ ہیں۔ انہیں

دوسرا درجہ دیا جائے گا۔ جہاں تک ... آریہ سماج کا دھن پہلے پرچار پر خرچ ہو۔ چاہیئے۔ پھر کسی انسٹی ٹیوشن پر۔

"کرشن"

دھوری میں آریہ ہائی سکول کا اجرا

دھوری کے سیٹھ لالہ کندن لال جی ... نواسی نے، جن کے دو کارخانجات دھوری میں ہیں۔ بڑی اُدارتا سے دھوری کے بھائیوں کی تعلیمی ضروریات کو محسوس کر کے ۲۷ مئی ۱۹۴۱ء کو ایک آریہ ہائی سکول قایم کیا ہے۔ جس کا نام کندن لال آریہ ہائی سکول رکھا گیا ہے۔

پرتی ندھیوں کو ضروری سوچنا

جن سماجوں نے اپنے پرتی ندھی فارم سبھا کے دفتر میں بھیجے ہیں۔ وہ منظور ہو کر سماجوں اور پرتی ندھیوں کو اطلاع دی جا رہی ہے۔ اور ساتھ ہی بجٹ کی کاپیاں بھی بھیجی جا رہی ہیں۔ سماجوں کا کرتویہ ہے۔ کہ ... اپنے پرتی ندھیوں کو بل پورووک پڑھا کر کے بھیجیں۔ اور پرتی ندھی صاحبان سے بھی بل پورووک پرارتھنا ہے۔ کہ تا وقتیکہ ان کو کوئی خاص مجبوری نہ ہو۔ اس ضروری اجلاس میں شامل ہونا کر تویہ سمجھیں اور ۱۳ اساڑھ کو دس بجے صبح سے پیشتر ہی پہنچ کر سبھا کے کاریالیہ سے اپنے ٹکٹ حاصل کر لیں۔ تاکہ کارروائی مقررہ وقت پر شروع ہو سکے۔

اب کیا کریں؟

اس ورش کے امتحان انٹرنس میں ۳۱ ہزار ودیارتھی پریکشا میں سمّلت ہوئے تھے۔ جن میں سے لگ بھگ تیئس ۲۳ ہزار پاس ہوئے ہیں۔ ان میں سے بمشکل تین ہزار آگے پڑھیں گے۔ باقی اب سوچ رہے ہونگے۔ کہ پاس تو ہو گئے۔ لیکن اب کریں کیا؟ درحقیقت اگر وہ سب کے سب کالج میں داخل بھی ہو جائیں۔ تو بھی ۴ سال بعد وہ گریجوئیٹ بن جائیں گے۔ تب بھی ان کے آگے یہی سوال ہوگا۔ کہ اب کیا کریں؟ اس سوال اب کیا کریں؟ کا جواب نہ والدین کے پاس ہے۔ نہ سکولوں کے سنچالکوں کے۔ نہ یونیورسٹی کے۔ اور نہ حکومت کے پاس ہے۔ تعجب ہے۔ کہ پھر بھی تعلیم اندھا دھند قوم کے ہونہار رہنماؤں کو دی جا رہی ہے۔

چندہ بھیجیے

۱۵ جون میں جن گراہکوں کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ ان کے نام پچھلے پرچہ میں چھپ چکے ہیں۔ ان سے پرارتھنا ہے۔ کہ ۱۲ جون تک چندہ بھیجیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرانے بھک کال کے آریہ سماج کے اُتسو

(از شری سوامی سوتنتر انند جی)

شروع میں جب آریہ سماج نے اُتسو منانے شروع کئے۔ اس وقت پرچار کے لئے یہ ضروری تھے۔ اس لئے ہی آریہ سماج نے اُتسو رچائے۔ اس وقت بھجنیک نہ تھے۔ اُپدیشک بھی نہ کے برابر تھے۔ اس وقت آریہ سماجی خود بھجن گاتے تھے۔ جیسا کہ سُنا جاتا ہے۔ پنڈت گورودت جی پردھان رام کرشن جی نگر کیرتن میں بھجن گایا کرتے تھے۔ میں نے شری چرنجی لال پریم کو سب سے پہلے بھجن منڈلی میں بھجن گاتے دیکھا تھا۔ اسی طرح اُپدیشک بھی آریہ سماجی خود ہی تھے۔ سوامی شردھانند جی (مہاتما منشی رام جی) لالہ رلا رام جی۔ لالہ روشن لال جی بیرسٹر۔ پنڈت گورودت جی۔ لالہ ہنسراج جی۔ بھگت ایشور داس جی وغیرہ اس وقت کے اُپدیشک تھے۔

دوسرے دور میں آریہ پرتی ندھی سبھا نے اُپدیشک مقرر کر دیئے۔ پنڈت آریہ منی جی مہا مہوپادھیائے پورنانند جی۔ پنڈت کرپا رام جی۔ پنڈت گنپتی شرما جی۔ پنڈت سیتا رام جی۔ پنڈت گردھاری لال جی وغیرہ اس وقت کے اُپدیشک کام کرنے والے تھے۔ اس کے بعد بھجنیک بھی مقرر ہوئے۔ پہلے پہل یُو۔ پی کے بھجنیک تھے۔ جو کھڑتال سے گایا کرتے تھے۔ ٹھاکر پردمن سنگھ جی۔ چودھری نول سنگھ جی۔ ماتھر شرما جی۔ ان میں سے ہیں بھی۔

جیسا کہ میں نے اُوپر لکھا ہے۔ اس وقت اُدیش پرچار ہی تھا۔ اور آریہ سماج کے اُتسو پر لوگ خوب آتے تھے۔ وہ صرف دیکھنا چاہتے تھے۔ آریہ سماج کیا کہتا ہے۔ کیونکہ آریہ سماج نیا تھا۔ لوگ ان کی باتوں کو اچنبھے سے دیکھتے تھے۔ اور حیرانی سے سنتے تھے۔

میں نے اپنی عمر میں سب سے پہلے آریہ سماج کا اُتسو جالندھر میں دیکھا۔ اس اُتسو پر پنڈت برج بھوشن جی اور لالہ منشی رام میں شرادھ پر شاستر ارتھ تھا۔ اور جس منڈل میں میں آیا تھا۔ اس میں کوئی بھی آریہ سماجی نہ تھا۔ ہم صرف آئے تھے، چلو دیکھیں آریہ کیا کہتے ہیں۔ مجھے اب بھی یاد ہے۔ میں ریل کی طرف دیوار کے ساتھ بینچوں پر بیٹھا تھا۔ اور ہمارے سامنے پلیٹ فارم تھا۔

جب سماجوں نے اُپدیشک رکھے۔ تب آریہ سماج کو ان اُپدیشک اور بھجنیکوں کے لئے روپے کی ضرورت ہوئی۔ اسے پورا کرنے کے لئے اُتسوؤں پر روپے اکٹھا کرنے کی ریتی چلی۔ اور ساتھ ہی جو آنریری اُپدیشک اور بھجنیک بنے۔ وہ دھیرے دھیرے پلہ چھڑانے لگے۔ تب ہم دیکھتے ہیں اُتسوؤں پر اُپدیشک اور بھجنیک سبھا کے جاتے ہیں۔ اور کچھ آنریری بھی ہوتے ہیں۔ جو صرف اُتسو کر کے اپنے کام پر آجاتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے کرتے تھے۔

آریہ سماج کے اس زمانے کو جبکہ آنریری ہی کام کرتے تھے۔ سنہری زمانہ کہا جا سکتا ہے۔ تو دوسرے کو جبکہ آنریری اور دوسرے کام مل کر کرتے تھے۔ سنہری یا روپہری خوشی سے کہہ سکتے ہیں۔ اس وقت تک آریہ سماج کے اُتسوؤں کے اُدیش میں فرق نہ آیا تھا۔ اب روپے کی بھی ضرورت تھی۔ کیونکہ کام کرنیوالوں کو دینا تھا۔ کام کرنے والوں نے اپنی ضرورت کو پورا کرنا ہے۔ اور کریں گے۔ اب کچھ سمے سے آریہ سماجیں شہروں میں پرایہ سب جگہ ہیں۔ اور کئی سمقانوں پر آریہ سماج کے ماتحت اور سنستھا ئیں بھی ہیں۔ ان پر بھی خرچ ہوتا ہے۔ اور سبھا کو بھی روپیہ دینا پڑتا ہے۔ .... اس لئے اب پرچار کے ساتھ ساتھ روپیہ اکٹھا کرنا بھی اُدیش ہو گیا ہے۔ آریہ سماجوں میں ہر سال اُتسو ہوتے ہیں۔ اس لئے لوگ آریہ سماج کے سدھانتوں سے واقف ہو گئے ہیں۔ اس کارن ان میں پہلے جیسی رُچی نہیں رہی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اب اُتسوؤں میں پہلے جیسی حاضری نہیں ہوتی ہے۔ یہ تو آریہ سماجیوں کو مان بھی لینا چاہئے۔ کہ ان کے اُتسوؤں میں صبح کے وقت حاضری نہیں ہوتی ہے۔ تو بھی آریہ سماجی اُتسوؤں پر اُپدیش پر اننت کال بھی کرواتا کر تو یہ سمجھتے ہیں۔ دوسروں کو چھوڑ دو۔ صبح کے وقت سب آریہ سماجی بھی نہیں آتے ہیں۔ ان کو بھی سُننے کا شوق نہیں رہا ہے۔ اور دوپہر کے بعد حاضری معمولی ہوتی ہے۔ کسی خاص جگہ کو چھوڑ کر سب جگہ یہی حالت ہے۔ اور آریہ سماج کی حاضری کا وقت اب رات رہ گئی ہے۔ رات کے وقت حاضری اچھی ہونے سے معلوم ہوتا ہے۔ اب اُتسوؤں میں اتنے دیا کھپانوں کی ضرورت نہیں۔ جتنے پہلے ہوتے تھے۔ اگر حاضری کو دیکھ کر دیا کھیان رکھے ہوں۔ تو رات کو ہی دیا کھیان ہونے چاہیئے۔ ان میں بھی جھگڑا ہے۔ رات کو کتنے دیا کھیان ہوں۔ کہیں کہیں تو ۳۰ اور ۴۰ منٹ کے تین یا چار دیا کھیان ہوتے ہیں۔ اور کہیں کہیں دو ہوتے ہیں۔ اس حالت کو دیکھ کر آریہ سماج کے ادھیکاریوں کو سوچنا چاہئے۔ وہ جس طرح آج کل اُتسو کر رہے ہیں۔ یہ ان کی فضول خرچی تو نہیں ہے۔ میری سمتی میں اب وہ ضرور ہے۔

اُدیش بدل گیا۔ تو طریقہ بھی بدلنا چاہیئے۔ جب اُدیش پرچار تھا۔ تو دیا کھیان جتنے ہوں۔ چاہیئے تھے۔ اب اُدیش روپیہ جمع کرنا بھی ہے۔ جو ضروری ہے۔ تب زیادہ دیا کھیانوں سے لابھ۔ دھن سنگرہ کرنا ہے۔ اسے کرنا چاہیئے۔ اپنے پنڈتوں کو دھن سنگرہ کا سادھن بنا کر دھرم پرچار کو کلنکت کیوں کیا جائے۔ آریہ سماجی روپیہ جمع کر کے ان کو پرچار میں ہی لگائیں۔ تاکہ پرچار بڑھے۔

اس وقت پرچار میں ہاسیہ رس زیادہ آگیا ہے۔ کہیں کہیں حاضری ہاسیہ رس پریمیوں کی ہی ہوتی ہے۔ اور آریہ سماج کے پرچارک خاص کر کئی بھجنیک ہاسیہ رس کی وجہ سے ہی ادھک پریہ ہیں۔ اگر آپ ان کو اس سے روک دیں۔ تو نہ وہ خوش ہیں۔ نہ آریہ سماجی پرسن ہیں۔ اور یہ نشچے ہے۔ کہ اس ہاسیہ رس سے آریہ سماج کا پرچار نہیں ہوتا ہے۔ مجھے یاد ہے میں ایک بار ایک آریہ سماج کے جلسے پر گیا۔ اور جس وقت یہ دور (ہاسیہ رس کا) چل رہا تھا۔ مجھے ایک آریہ سماجی نے کہا۔ سوامی جی! کیا ہمکو یہ سُننے کے لئے نمنترن دیا تھا۔ اور اس وقت آریہ سماج کا یہی کام ہے۔ جو اس طرح کی بیہودہ باتیں لوگوں کو سنائے۔ میں نے ان کا اُتر مون سے ہی دیا۔ میں یہ شبد لکھ کر ختم کرتا ہوں۔

یہ پروپیگنڈا کس لئے؟

(از شری سوامی یوگانند جی۔ سرودانند اُپدیشک مہا ودیالیہ آریہ سماج قلعہ شیخوپورہ)

گذشتہ دو تین ہفتوں سے "آریہ ویر" میں آریہ پرتی ندھی سبھا کی کاریہ پرنالی اور ایک دو ادھیکاریوں کے خلاف مضمون شائع ہو رہے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی کاریہ پرنالی کیخلاف تو یہ الزام ہیں۔ (۱) اُپدیشکوں کو چندہ کلکٹر بنایا ہوا ہے۔ (۲) سبھا کا اپنا بنک نہیں ہے۔ اور ادھیکاریوں کے خلاف یہ کہ مہاشہ کرشن اپنی پارٹی کے ساتھ سبھا پر قابض ہو کر من مانی کر رہے ہیں۔ ادھشٹھاتا وید پرچار لالہ سنت لال خود کو اور اُپدیشکوں کو ٹکہ مانگنے میں لگائے ہوئے ہیں۔ اور وید پرچار صرف روپیہ اکٹھا کرنا رہ گیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ مہاشہ کرشن جی کی پارٹی کے آنے سے پیشتر ۱۹۳۵ء تا ۱۹۳۶ء کے درمیان کیا حالت تھی۔ سب سے پہلے بنک کو ہی لیلو۔ اس عرصہ کے دوران پنڈت بھیم سین جی منتری تھے۔ کیا اس وقت بنک کھلا۔ اگر نہیں۔ تو اب کیا ضرورت درپیش آئی ہے؟ اس وقت اُپدیشکوں کے ذریعہ اپنی پارٹی کا پرچار کیا جاتا تھا۔ تو اب اگر وید پرچار کے لئے روپیہ اکٹھا کرایا جاتا ہے۔ تو کیا ہو گیا۔ اور ادھشٹھاتا بدی کے سمے جو اڑھائی لاکھ روپے کی اپیل ہوئی تھی۔ اور اس کو پورا کرنے کے لئے اُپدیشکوں کو دن رات کام کرنا پڑا تھا۔ اُپدیشکوں کو چار آنہ والی رسید۔ روپیہ والی رسید۔ پانچ روپیہ والی رسید۔ اور دس روپیہ والی رسید بُکیں دی گئی تھیں۔ جن میں ہمارے سوامی رُدرانند بھی جن کو ہر ایک بات میں ٹکہ دھرم نظر آتا ہے شامل تھے۔ اس اپیل کو پورا کرنے کے لئے اُپدیشکوں کے ہاتھوں میں بالٹیاں دی گئی تھیں۔ وہ پنڈال میں مانگتے پھرتے تھے۔ کئی اُپدیشک تو اس حالت کو دیکھ کر غائب ہو گئے۔ سوامی رُدرانند جی کہتے تھے "میں نے جتنا روپیہ ڈیپوٹیشن لگا کے اکٹھا کیا ہے۔ اتنا کسی اور نے نہیں کیا۔ اور یہ سب اُپدیشکوں سے زیادہ تھا۔ میری تعریف منتری بھیم سین جی اور پنڈت گیان چند ادھشٹھاتا وید پرچار نے خوب کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ جتنا روپیہ سوامی رُدرانند جی لائے ہیں۔ اور کوئی اُپدیشک نہیں لایا۔ اور بڑے اچھے منتظم ہیں"۔ شاید یہ اسی کا پھل ہے۔ کہ آپ کو گورو کل بیٹ سوہنی کا آچاریہ بنا دیا گیا۔ یہ پراپیگنڈا جواب کیا جا رہا ہے۔ یہ پچھلے سال یا چند مہینے پہلے بھی ہو سکتا تھا۔ چونکہ اب الیکشن نزدیک ہے۔ اس لئے اس پروپیگنڈے سے پارٹی بازی کی بو آرہی ہے۔ یہ ان کی بڑی بھاری غلطی ہے۔ آشا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے ایسے مضامین اخباروں میں نہ دیئے جاویں گے۔

...جلد کرتا ہوں —— نیز سمہ نہ اسی کعبہ اے اعرابی این راہ کہ تو میروی بترکستان است۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مذہب اسلام چھوڑ کر میں نے زبردست بھول کی؟

صوفی گیانیند کیا کہتے ہیں؟ آریہ سماج کے لئے وچارنیہ پرشن

جن میں ہندو سماج کا یان نہت ہے۔ ہندو جاتی سو رہی تھی۔ اور اُس کے چاروں اور چور لگے ہوئے تھے۔ اُس سمیہ آریہ سماج نے ہاتھ میں لٹھ لیکر چوکیداری کا کام آرمبھ کر دیا۔ آج ہندو کافی سچیت ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر بھی اُنہیں چوکیداری کی مہان آوشیکتا ہے۔ یدی اوشیکتا نہ ہوتی۔ تو پنڈت گیانیندر جی کو یہ مارمک شبد کہنے پڑتے۔ کہ کہیں میری انتر آتما میں یہ آواز نہ اُٹھنے لگے۔ کہ میں نے سماجک درشٹیکون سے اسلام دھرم چھوڑ کر مہان غلطی کی ہے۔

آج آریہ سماج اپنے اُن کھوئے ہوئے لالوں کو نونہالوں کو جو گھور اندھکار میں پڑ کر اپنا پتھ بھول گئے تھے۔ سُندر مارگ بتا کر اپنانے کے لئے پریتن شیل ہے۔ اور بہت انشوں میں اُسے سپھلتا بھی ملی ہے۔ لیکن پورن سپھلتا تو سمست ہندو سماج پر نربھر ہے۔ ایک ہندو کُمارگ میں پھنس کر مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو سارے کے سارے مسلمان اُسے گلے لگاتے ہیں۔ اُسے اپنے سماج میں سمرو و اُچ ستھان دیتے ہیں۔ لیکن ایک مسلمان کو جو پہلے کبھی ہندو تھا۔ آج آریہ سماج پھر اپنے سماج میں لیتا ہے۔ ہمارے سارے ہندو بھائی اُس سے گھرنا کرتے ہیں۔ اُس کو چھونے تک میں بھی اپنا دھرم چھوت ہو جانا سمجھتے ہیں۔ یدیپی وُہی جب مسلمان تھا۔ تو اس کے ساتھ آکر چارپائی۔ کرسی پر تتھا گدے پر بیٹھتا تھا۔ کتنی سنتوشجنک اوستھا

"دھارمک ودوان، سنسکرت درشٹی سے مجھے اتینت سنتوش ہے۔ کہ میں نے وہ ویدک دھرم اپنایا ہے۔ جس کے سامنے سنسار کے سمست دھرم پھیکے پڑ جاتے ہیں۔ لیکن سماجک درشٹی کون سے۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ میری انتر آتما میں یہ آواز اُٹھنے لگے۔ کہ اسلام دھرم چھوڑ کر میں نے زبردست بھول کی ہے۔ یہ سمسیا اکیلے آریہ سماج نہیں سُلجھا سکتا۔ اسے تو سارے ہندو سماج کو حل کرنا ہوگا"۔

یہ ہیں مارمک اور کرونا جنک پرنتو وچارنیہ شبد پنڈت گیانیندر جی صوفی عالم فاضل کے جو اُنہوں نے اُس دن کلکتہ کے بڑا بازار آریہ سماج کے وارشک اُتسو کے سمیہ ہندو سماج سے اپیل کرتے ہوئے کہتے تھے

پنڈت گیانیندر جی جنم کے مسلمان ہیں لیکن ۲۰ ورش ہوئے ویدک دھرم میں دیکشت ہو گئے ہیں۔ اور تب سے آپ آریہ اُپدیشک کا کاریہ کر رہے ہیں۔

واستو میں یہ سمسیا اتینت جٹل ہے۔ اور اسے حل کرنے کے لئے ٹھنڈے دل سے بغیر بھاوکتا کے سماج کی ورتمان دینیہ دشا کو درشٹی گت کر وچار کرنا ہوگا۔ یہ بات سبھی ہندو جانتے ہیں۔ کہ آج بھارت کے ۹ کروڑ مسلمان ہمارے ہندو سماج کے کھوئے ہوئے رتن ہیں۔ ہندو سماج سوتا رہا۔ اور اُس کے ایک ایک لال عیسائیوں تتھا مسلموں دوارا چھینے جاتے رہے۔ یہاں تک۔ کہ ان کی سنکھیا آج لگ بھگ ۹ کروڑ کے ہو گئی ہے۔ ہمارا اتیت اتینت شوریہ شالی تھا۔ ہم سمست سنسار کے شکشک تھے۔ اور سمست سنسار میں ہمارا یش تتھا وے بھو چھایا تھا۔ اتنا ہی کہہ دینے ماتر سے ہمری دیتیوں کا انت نہیں ہو سکتا۔ ہمیں اپنی ورتمان دینیہ دشا پر وچار کرنا چاہئے۔ کہ کس پرکار اپنے تتھا اپنے دیش کے بھوشیہ کو اُجول بنا سکتے ہیں۔ یہی سب سے بڑا پرشن ہے۔ جو آج سمست ہندوؤں کے سامنے وچارنیہ ہے۔ پھر چاہے وُہ سناتن دھرماولمبی ہوں۔ جین ہوں، بودھ ہوں اتھوا انیہ بھائی۔

ہندو سماج کی گود میں جنم پاکر اُس کی گود میں پلے ہوئے ہمارے بھائی ہماری کمزوریوں سے دُوسری سماج میں سملت ہو جاتے ہیں۔ اور ہم اُنہیں گھرنا کی درشٹی سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ یہی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ یہ کمزوری مہرشی سوامی دیانند کے مستشک میں کھٹکی۔ اور اُنہوں نے آریہ سماج کی ستھاپنا کی۔ آریہ سماج کے دو مہان کاریہ "شدھی" تتھا "ہریجن اُدھار" ایسے ہیں۔

ہے۔ ہم اپنے گھر میں لڑیں جھگڑیں ... لیکن جب کبھی کسی باہری سے سامنا ... ہمیں ہمیشہ سنگھٹت ہو کر چا گھٹ ... یہی تو ہمارا دھرم ہے۔ یہی سماجک ... دیش سیوا ہے۔ اور یہی سچی راج نیتی ... لاکھوں ہی نہیں (جیسا کہ پنڈت گیانیندر جی نے کہا تھا) بلکہ کروڑوں مسلمان ہندو ... کے لئے تیار ہیں۔ وُہ سمجھتے ہیں کہ اُن کے ... ہندو تھے۔ تتھا وُہ ویدک دھرم کی مہتا کو ... سمجھتے ہیں۔ پرنتو دُکھ کا وشیہ تو یہ ہے ... سماج نے اُن کے لئے دوار بند کر رکھا ہے ... کو چاہیئے۔ کہ نو دیکشت ہندوؤں کو ... اپنے میں ملائے۔ جس پرکار دودھ اور ... میں گھل مل کر اپنے الگ الگ استتو کو ... دیتے ہیں۔

راج نیتک درشٹیکون سے بھی اس ... وچار کرنا اتینت آوشیک ہے۔ بھارت ... وشال دیش ہے۔ اور بھارت وں تتھا ... کا سنسار کا سب سے بڑا عجائب گھر ... ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ بھارت کی سمست ... میں ایکتا ستھاپت کرنے میں مہان کٹھنا... کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پرنتو موٹی درشٹی ... بھارت کی ۲ مہان جاتیاں ہندو اور م... ہیں۔ سکھ۔ جین تتھا بودھ آدی ... ہیں۔ اور وُہ لوگ بھی بھارت کو اپنی ... سمجھتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ بھارت ما... کی بیڑیوں میں جکڑی ہوئی دیکھ کر ... آنسو ہی نہیں بہاتے۔ ورنہ اُن کے کئی ... سچے سپوت بھارت ماتا کی گود میں ... بلیدان ہو گئے۔ جن کے جگمگاتے ہوئے کا... آج بھی بھارتیہ اتہاس کا ایک ایک ... جا جولیہ مان ہے: (سداشو شکل)

ودھوائی ضرورت

میرے ایک متر ڈاکٹر جن کی استری ... ہو چکا ہے۔ کوئی سنتان نہیں۔ ڈاکٹر ... ویشیہ ورن کے ہیں۔ لیکن جاتی بندھن ... کر وواہ کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ... سُندر، سوشیل کا ئین ودھوا کو چاہتے ... ان کی آمدنی ... روپیہ ماہوار ہے۔ ... باتیں پتر دوارا نیچے لکھے پتے ... کر سکتے ہیں:-

ڈاکٹر ہیم راج گپتا معرفت پنڈت بہاری ... سب پوسٹماسٹر گنڈرانہ ضلع علیگڑھ (یو پی)

ضرورت ہے

آریہ ورن کی ... شہر و قصبے میں۔ شرائط کیلئے منیجر ... کو لکھیں:

ہیضہ سے بچنے کے طریقے

سوستھ ... وکش

آج کل ہیضہ ایسے بھینکر روگ سے سینکڑوں مرتیو ہیں ہوتی ہیں۔ کہیں کہیں تو گھر کے گھر تتھا گاؤں کے گاؤں تباہ ہو جاتے ہیں۔ بڑھیا سے بڑھیا دوا کرانے پر بھی ہم روگی کو نہیں بچا پاتے۔ ہمیں یہ بتلانے بڑا ہرش ہے۔ کہ پراکرتک اُپچاروں سے روگی اتی شیگھر لابھ انوبھو ہوتا ہے۔ یہاں ہیضے کے کارن بچنے کے تتھا اُپچار لکھے جاتے ہیں۔

(۱) ہیضہ شریر کی اتینت بڑھی ہوئی گرمی ہے۔

(۲) چینی۔ دال۔ میدہ۔ تتھا ادھک مصالحے آدی کے پریوگ سے شریر میں اسادھارن گرمی اُتپن ہو جاتی ہے۔

(۳) بے میل کا بھوجن ارتھات ایک ساتھ اناپ شناپ انیک چیزیں کھانے سے بھی ہیضہ ہو جاتا ہے۔

(۴) بار بار تتھا ٹھونس ٹھونس کر کھانے سے بھی ہیضہ ہو جاتا ہے۔

(۵) ہیضے کا پرمکھ کارن قبض ہے۔ پرانا قبض بنے رہنے سے وہ ایک دم پھوٹ پڑتا ہے۔

بچنے کے اُپائے

(۱) پرتی دن تازہ پھل اور شاک کھانا چاہیے۔

(۲) دینک بھوجن میں ادھک ماترا پھلوں کی ہونی چاہیئے۔

(۳) پرتی دن نیم سے کم سے کم دو بار ٹٹی صاف ہو۔

(۴) جہاں تک ہو کم چبا چبا کر اور نیم سے بھوجن ہونا چاہیئے۔

(۵) شربت۔ لیمن سوڈا۔ مصری وغیرہ کا پورن پریتیاگ کرنا چاہیئے۔

(۶) دینک ویایام۔ شُدھ وایو تتھا دُھوپ سیون۔ سنان آدی کا نیم سے پالن کیجیئے۔

(۷) یدی سمبھو ہو۔ تو پرتی دن چار خوراک نیلی بوتل کے جل کا سیون تتھا ایک سمیہ ودھی سے ٹب میں اوشیہ سنان کریں۔

اُپچار

ہیضہ ہوتے ہی روگی کو بالکل صاف ہوا میں رکھیں۔ اور اُسے تھوڑا تھوڑا ٹھنڈا پانی تتھا تازہ نیبو کا رس دیتے رہیں۔

یدی ٹب مل جاوے۔ تو آدھ آدھ گھنٹے کے انتر سے ٹب سنان کراویں۔ ورنہ روگی کے پیٹ پر بار بار مٹی کا پلاسٹر چڑھاویں۔

پرارمبھ سے لیکر روگ کے لکشن بالکل شانت ہونے تک روگی کو کچھ کھانے کو نہ دیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک سماجک کہانی

بھول کون کرتا ہے، پُرش یا استری؟

لیکھکا۔ شریمتی چندر پربھا

ابھو! منوہر۔ تم یہاں چھپے ہو؟" ملکا ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔

منوہر اُس کے بھائی کا نام تھا۔ جو عمر میں اُس سے بڑا تھا۔ پرشن کرنا کا اُتر منوہر نے بڑی نمرتا سے دیا۔ "ہاں صاحب! آپ کی ہی جھونپڑی ہے۔ چلے آیئے۔"

"نہیں دیر ہو رہی ہے۔ گھر جا رہا ہوں۔ دیکھو سورج نکل آئے۔"

ملکا کو "صاحب" شبد والے وکیتی کو دیکھنے کی اُتسکتا ہوئی۔ اُٹھ کر وہ اندر جانے لگی۔ کنتو دوار پر ہی ٹھٹھک گئی۔ اور اندر ہونے والی باتیں سُننے لگی۔

منوہر کہہ رہے تھے — ہیم بابو! کیا کروں سمیہ بڑا ہی بُرا ہے۔ ایک میں۔ دُوسری میری بہن اور ماں! وہ بھی رو گئی ہیں۔ بیدھ او سنتھا میں آپ جانتے ہی ہیں۔ کتنے روگ دیا دھی گھیرے رہتے ہیں۔ ہاں! یہی میرا پریوار ہے۔ میں جاتی کا ٹھاکر ہوں۔ انٹرنس تک کی میں نے شکھشا پائی ہے۔ آگے پڑھنے کی حیثیت نہیں۔ بہن بیاہنے یوگیہ ہو گئی ہے۔ ایشور کی دیا سے وہ بھی نویں کلاس میں پڑھتی ہے۔ امتحان بھی اُس کا اب قریب ہی ہے۔ خیر! ابھی تو میں ہی پرائیویٹ پڑھا رہا ہوں۔ جس سے اُس کے پڑھنے میں کوئی وشیش خرچ نہیں ہے۔"

"ہاں! آپ کے پرشنوں کا میں کیا اُتر دے رہا ہوں۔ چٹ پٹ نہ بیچیں۔ تو نوکری ہی کہاں رکھی ہے۔ دو سال سے بھٹک رہا ہوں۔ مجھے ایک چنتا کھوڑے ہی......"

"ارے منوہر! کیسی باتیں کرتے ہو۔ تم پاگل ہو گئے کیا؟ ہیم نے بات کاٹ کر کہا — تمھارے لئے چنتا کیسی؟ نوکری یدی چاہتے ہو تو میری دُکان یا پتا جی کے دفتر میں جاؤ۔ وہاں تیس چالیس روپے جیتنے کا کام تم کو بہت مل جائے گا۔ میں بھی تمھارا جاننے ہوں۔ ابھی تک تم نے مجھ سے ایک شبد بھی اس سمبندھ میں نہیں کہا تھا۔ نہیں تو کبھی کا سب پربندھ ہو چکا ہوتا۔"

منوہر کا چہرا پرسنتا سے چمک اُٹھا۔ شسٹک ادھروں پر رکین دوڑ گئی۔ شکر گزارتا سے کہا۔ "ہیم بابو! کیا آپ یہ سب ستیہ کہہ رہے ہیں؟"

ہیم نے لاپرواہی سے کہا۔ "کیا اتنی تنکی سی بات بھی میں نہیں کر سکتا؟ اور تم سے مجھ جھوٹ ہی بول کر کیا پا جاؤں گا؟"

منوہر:— "ہیم بابو! آپ کے لئے یہ ذرا سی بات ہے۔ پر میرے لئے پرشانتی سے بھی سکھ کر اور جیون سے بھی بڑھ کر ہے!"

ہیم:— "اچھا۔ اب میں چلا! آبا ؤ گے نہ؟ میرے گھر تک؟"

منوہر (ہیم کا ہاتھ پکڑ کر) "نہیں! نہیں! بیٹھئے! کچھ میرا آتتھیہ تو گرہن کریں۔"

ہیم:— "نہیں جانے دو۔ ماتا جی پرتیکشا کرتی ہونگی!"

منوہر:— "سو تو ٹھیک ہے۔ پر کیا غریبوں کے آتتھیہ کو آپ یوں ہی ٹھکرا دیں گے؟"

ہیم:— "اچھا تو بیٹھتا ہوں۔ کنتو شیگھر کرنا۔"

منوہر:— "بہت شیگھر" کہکر ایک اور چلا گیا۔

ملکا سب سُن رہی تھی۔ اس لئے تُرنت رسوئی گھر میں جا کر کھڑی ہو گئی۔ منوہر وہیں آکر اُس سے کچھ کہکر چلا گیا۔

ملکا شیگھرتا پوروک ناشتے کی طشتریاں بناتی ہوئی من میں بھانتی بھانتی کی لڑیاں گُنتھنے لگی۔ پھر دونوں ہاتھوں میں ناشتہ اور پانی لیکر بھائی کے کمرے میں گئی۔

سامنے ہیم چندر بیٹھے تھے۔ ملکا وسمیہ بھری درشٹی سے اُن کو دیکھکر زمین کی اور دیکھنے لگی۔ ہیم کا چہرا پرسنتا سے چمک اُٹھا۔ ہنسکر بولے۔ "منوہر! کیا یہی تمھاری بہن ہے؟"

منوہر:— "ہاں! یہی ہے۔ اسی کی چنتا مجھے ہر سمیہ ستایا کرتی ہے۔"

ہیم:— "کیوں؟ ابھی تو یہ نری بچی ہے۔ ابھی سے کیوں اس کی چنتا کرتے ہو؟ ادھک سے ادھک سولہ یا سترہ سال کی ہو تو ہے؟"

منوہر:— "تو سولہ سال کم ہوتے ہیں؟"

ہیم:— "تو کیا زیادہ ہیں؟ پھر آپ کے لئے؟" ٹھٹھا کا مار کر ہنسنے لگے۔

منوہر:— "اچھا ناشتہ تو سماپت کریں۔"

ہیم:— "میں تو کر چکا۔ اچھا اب جانے دو۔"

ملکا ناشتہ دے کر واپس چلی گئی تھی۔ اور اب پان کا بیڑا ہاتھ میں لئے بھائی کے بُلانے کی باٹ دیکھ رہی تھی۔ منوہر ہیم کی بات کو بیچ میں کاٹکر بولے۔ "ابھی پان تو دیا ہی نہیں۔" اتنے میں وہ آ پہنچی۔

ہیم نے دیکھا۔ ملکا کے مدھر مکھ منڈل بسنت کی سی مادکتا۔ شرد چندر کا کی سی سندرتا۔ جیسے اُشا کی سوندریہ کلکا۔ چھوئی کی اکونٹ راسنی اُمڑی پڑتی ہے۔ وہ ستبدھ رہ گئے۔ سہسا منوہر نے کہا۔ کیا سوچ رہے ہیم بابو؟"

"کچھ نہیں" ہیم جیسے نیند سے چونک پڑا۔

(۲)

دو مہینے بیت چکے۔ منوہر ٹھیک کام کرتا تھا۔ اس کارن وہ شیگھر ہی ہیم کے پتا کے بینک میں کلرک کے پد سے خزانچی کے پد پر نیوکت کر دیا گیا۔

ہیم کے پتا منوہر کی کاریہ کُشلتا پر مُگدھ تھے۔ اور منوہر اُن کے سنہہ بھاجن ہو رہے۔

ہیم کی کوٹھی کے پاس ہی منوہر ایک کرائے کا مکان لیکر رہنے لگا۔ ماں کا سورگباس ہو گیا۔ اب ملکا کا پڑھنا پڑھنا بند ہو چکا۔ وہ گرہ کاریہ کا سنچالن کرتی۔ وہی اس گھر کی اب سب کچھ تھی۔ کیونکہ دُوسرا کوئی نہ تھا۔

منوہر بھی اب اوکاش کے سمیہ کچھ گھنٹوں کے سوا باہر ہی رہا کرتے تھے۔ راتری میں آکر چُپ چاپ دُوسرے کمرے میں سو رہتے۔ بھائی بہن میں کوئی وشیش بات چیت بھی نہ ہوتی تھی۔

ملکا اور ہیم ان دنوں پرنیہ کا پارٹ کر رہے تھے۔

(۳)

دوپہر کا سمیہ۔ لُو کا جھینکر دیگ اگنی کی لپٹوں کی برابری کر رہا تھا۔ راستہ سنسان تھا۔ کنتو کبھی کبھی برف والے یا کوئی پھل والے آواز لگاتے ادھر سے اُدھر آتے۔ ان کے سوا سڑکیں سُونی تھیں۔ لوگ اپنے اپنے گھروں کا دوار بند کئے سو رہے تھے۔

منوہر بینک گیا تھا۔ آج مزدورن بھی اپنے گھر چلی گئی تھی۔ جو ملکا کے ساتھ دن بھر رہا کرتی تھی۔

سہسا کسی نے دھیرے سے کواڑ کھٹکھٹایا۔ ملکا کے من میں اس سمیہ پربل طوفان اُٹھ رہا تھا۔ اُسے راتری میں ہی نیند دُربھ تھی۔ دن کی کون کہے۔ وہ چٹ پٹ دوار کھول کر بغل میں کھڑی ہو گئی۔ سمجھی شاید مزدورن واپس آگئی۔ کنتو نہیں۔ وہ مزدورن نہ تھی۔ کوئی دُوسرا تھا۔ جو باہر ہی رُکا رہا۔ ملکا نے پکارا— "کون؟"

آواز کے ساتھ ہی آگنتک نے کہا۔ "باھر داسی نہیں، ورن تمھارا داس ہے۔" ملکا شرم سے لال پڑ گئی — آواز ہیم کی تھی۔

ملکا نے بھاو بدلتے ہوئے پوچھا۔ "کیا کوئی کام ہے؟"

"کام" ہیم مُسکرائے۔ "کام نہیں تو بے کام کیوں آیا۔ آہ! یہاں تو اُشیر کی مٹی لگی ہے۔ تب بھلا مالا کو کیوں نہ دوار پر تو جھلسا دے۔"

"سب آپ کی کرپا ہے بابو جی!"

چنچل ہیم گمبھیر ہو کر کہنے لگے۔ "آج میں اپنے پُورے ساہس اور بل کو سمیٹ کر کے ایک اتیتھی تمھارے دوار پر بھکاریوں کی طرح آیا ہوں۔ اور کچھ نہیں بولو، پوچھ سکتا ہوں؟ جس میں میرے جیون مرن کی پہیلی چھپی ہے؟"

ملکا:— "آپ بھولا ملکا بان دھکر دشا کو اور بھی گمبھیر بناتے جاتے ہیں۔ صاف صاف کہیں؟"

"اچھا سُنو!" ہیم نے کہا۔ "میرے من میں اس سمیہ ایک وچتر ہاہاکار مچا ہے۔ اور میں جیسے کسی مہاساگر کی تھاہ لینے کے لئے اُس ہاہاکار کی شانتی کے ہیتو اپنے وش سے باہر ہو کر نکل پڑا ہوں۔ بیدی پھر تم میرے رُوم رُوم میں و یپت ہو۔ تتھاپی تمھاری شُدھ مدھر بانی کے دوارا اپنا وہ اوھیکار سُننا چاہتا ہوں۔ جو ایک پرنیی کو ہو سکتا ہے۔"

ملکا کیا اُتر دے۔ لجا کے آورن نے اُسے بھرپور ڈھک لیا تھا۔ گو کہ اُسکا ہردیہ یہی چاہتا تھا۔ کہ دوڑ کر ہیم چندر کے پیروں میں لپٹ جاوے۔ اور اشرو بندوں کے دوارا اُنہیں دھو کر نیت ہردیہ دوارا پریتم کی آرتی اُتارے۔ کنتو وہ اگیانی تھی۔ اچیت تھی۔ اور پریم ساگر میں ولین ہو رہی تھی۔ اُس نے اپنے استبھتر بند کر لئے۔ جن میں ادس کے سدرش اشرو کن چھپے تھے۔

تھوڑی دیر میں جب اُس نے آنکھیں کھولیں۔ تب وہ ہیم کی باہنوں میں اُلجھ چکی تھی۔ اور بھرمر کے سدرش ہیم ملکا کے کسُمت کپالوں پر گُونج رہا تھا۔

"بولو مالا؟ بولتی کیوں نہیں؟" مدن منفت ہیم نے کہا۔

ملکا کا سارا شریر پسینے سے تر ہو گیا۔ اور ہردیہ تنتری میں بیچ پریم کا سور جھنکرت ہو اُٹھا۔ وہ بولی۔ "کیا تم سب ستیہ کہتے ہو؟"

ہیم:— "کیا اب بھی جھوٹ سمجھ رہی ہو!"

ملکا:— اپنے کو چھڑاتی ہوئی۔ "کیا رس میں کبھی ستیہ تھوا پریم کی پری بھاشا چھپی رہتی ہے؟"

ہیم:— "اوشیہ"

(۴)

دن بیتتا، رات ہو آتی۔ ایکانت میں پڑی ہوئی منکا ہیم کی واسنا بھری پریم پپاسا کو نہ سمجھ سکی وہ اس کی ہر ٹیک بات میں سچے پریم کا پرتی بمب دیکھتی تھی۔

پورا سپتاہ بیتا۔ مہینے بیتے۔ اور دھیرے دھیرے ورش بھی پورا ہوا۔ کنتو اس گپت ناٹک کا رہسیہ کسی پر نہ پرگٹ ہوا۔

ہاں۔ پریکشا پھل نکلتے ہی ہیم نے لندن جانے کی تیاری کی۔ اور جاتے سمیہ منکا کو دھیریہ دیتے ہوئے سمجھا گئے۔ کہ تم اپنے گربھ سِشُو کی رکھشا کرنا۔ میں دو ورش بعد آکر تمہیں اور پریہ سنتتی کو اپناؤں گا۔ ابھی تک تو میری لگن ہی نہیں بن رہی تھی دونہ ہیں اور تم دو ایک بندھن میں بندھ گئے ہیں۔

منکا دیوتی ساگر میں ممگن ہو گئی۔ ہیم کے پتروں کا وہ راہ دیکھ رہی تھی۔ پرتی دن کی ڈاک ہی تھک کر کیول نراشا میں پنا دیتی۔ یہ پوسٹ مین جہاں دوسروں کے یہاں دوبارہ آتا۔ اُسی جگہ وہ باٹ ہی دیکھتی رہ جاتی۔

پورے دو ماس ویتیت ہو گئے۔ پر کوئی بھی پتر نہیں۔ ہر سمیہ کی اداسینتا۔ دوسرے گربھ کال کے دن بہت بڑھ جانے سے وہ کچھ اسوستھ بھی رہنے لگی۔ ادھر منوہر اب بھی اپریچیت ہوتا۔ ایک دن پوسٹ مین یہاں بھی ایک بڑا لفافہ دے گیا۔ ماتا کو دیکھتے ماتر سے ہی مانو ہیم کا ملن ہو گیا۔ آنند کیا نہیں کرواتی۔ اُسی کے سہارے پرتھوی ہی رُکی ہے۔ وہ سوچتی — میں لندن کا پتہ بھی تو نہیں جانتی۔ بھیا بھی نہیں بتاتے۔ انہیں کیا پوچھوں۔ انہیں یہ تو سندیہہ ہو گیا تو؟ یہی سوچ کر وہ شانت رہ جاتی۔ اور اٹلس اٹھا کر لندن کا نقشہ دیکھتی۔

اُس لفافے کو پاتے ہی اُتکنتا انوراگ ایسے ہرش کا سروت پھوٹ پڑا۔ بنا کچھ سوچے سمجھے ایکا ایک اُسے کھول ڈالا۔ یہ کیا؟ ہزار بچھوؤں نے ایک ساتھ ہی جیسے ڈنک مار دیا۔ یہ تھی ایک اکھشر اور اُس میں جو چیز تھا۔ وہ اگنی کی بھانتی جلتا۔ اور کال کی بھانتی وکرال پرتیت ہو رہا تھا۔

ایک سُندر یووک کا فوٹو جس کے نیچے لکھا تھا۔ موہن سنگھ ایم اے۔ پتر کا آشیہ یہ تھا — میں اس سال اپنے بیٹے کا بیاہ تو نہ کرتا۔ پر تمہارے آگرہ کو بھی نہیں ٹال سکا۔ اگلے مہینے تک۔ وواہ کاریہ سمپن ہو جانا چاہیئے۔

میں اپنے بیٹے کا فوٹو بھی بھیج رہا ہوں۔ جس کے لئے تم لالایت ہو۔

میری شادی! ہائے بھیا! میں نے تمہارے ساتھ گھور وشواس گھات کیا۔ نہیں نہیں۔ میں کلنکنی مرت ماتا پتا کی پوتر کیرتی کو رساتل میں بھیج چکی۔ جو بھائی میرے سکھ کے لئے اتنا پریتن کر رہا ہو۔ کہ دن بھر منگ میں کام کرنا۔ اور راتری میں پوری نیند سو کر کٹتے ہی کاریہ کرنا۔ نِشٹھر ہیم! ایک دم مجھے بھول گئے؟

ہائے میرا استری تو نشٹ تھا میرے جیون کا سروناش کر کے بدیشی بن بیٹھے۔ پتر بھی تو نہیں بھیجتے۔ پھر کہا آتما کروں۔ نہ واپس آنے پر مجھے گرہن کریں گے؟ وہ اچیت ہو کر گر پڑی۔

ہوش میں آنے پر دیکھا۔ منوہر اور ڈاکٹر بیٹھے ہوئے چنتت بھاو سے کر بجہ کرانے کا پرامرش کر رہے ہیں۔

ہائے! وہ بھائی کو اپنا مُنہ کیسے دکھائے؟ نیچا بچھے۔ اور درد سے سہسا اُس کے مُنہ سے چینخ سی نکل گئی — بھیا؟ مجھے وِش پلا دو۔ یہ میں گربھ نہیں نشٹ کر دوں گی۔

منوہر کا ہونٹ کرودھ سے پھڑک رہا تھا۔ چہرا ارون ورن تھا۔ ڈپٹ کر بولے — "وِشواس گھاتنی! تجھے بولتے شرم بھی نہیں آتی۔"

"شرم - اوہ! بھیا! وہ کہ کسی دُور ہے۔ نہیں نہیں۔ بلکہ لندن میں ہے۔ جب وہ آ جاویں گے۔ تب شرم بھی آ جاویگی۔"

منکا یہ کہتے ہوئے پلنگ پر سے اُٹھ بیٹھی۔ اور رن دیوی کی بھانتی کھینکر روپ دھارن کر کے بولی "نہیں نہیں!! اب یہاں نہ رہوں گی۔ اور نہ رہونگی۔ نہ رہوں گی۔ نہیں رہونگی۔" کہتی ہوئی انمادنی کی بھانتی وہی سکینڈ میں دوار کے باہر جا نکلی۔

منوہر اور ڈاکٹر ایک دوسرے کا مُنہ دیکھتے ہی رہ گئے۔ اور وہ لاپتہ ہو گئی۔ نا معلوم کہاں گئی۔

سب کچھ کیا گیا۔ پتروں میں چتر سہت نیاپن نکلے۔ جگہ جگہ جا رہی کیا گیا۔ کنتو وہ پھر نہ ملی۔ کوئی کہتا۔ کہیں دُور بھاگ گئی۔ کوئی کہتا ڈوب مری۔ کوئی کہتا۔ کہ سمیپ پہاڑ پر ندی سے کوئی جیو اُسے کھا گیا۔ اتھوا کوئی ہرن کر لیگیا۔ کنتو کیوں؟ یہ کسی نے نہ جانا

ہوا خوری کرنے کے لئے ایک یووک تھنا ایک یُوتی فیروزی رنگ کی موٹر پہ بیٹھے شہر کے باہر راستے چلتے سوَریہ کو دیکھ رہے تھے۔

ویش بھوشا دونوں کی ڈبی بدیشی تھی ارتھات ریشمی کوٹ، ریشمی پتلون۔ گلے میں جب ٹائی۔ سر پر ٹوپ۔ فراک ریشمی۔ موزے اور وہی لیڈی شوز۔ پر ایک انگریز اور دوسرا ہندو۔ بدی پی دونوں ہی انگریز بنے تھے۔

یُوتی انگریزی مہلا تھی۔ انگریزی میں کچھ باتیں ہو رہی تھیں۔ سہسا ایک پگلی آئی۔ اور انگریزی کے چُنے ہوئے شبدوں میں یُووک سے کچھ کہنے لگی۔ یُوتی نے مُنہ پھیر لیا۔ کنتو وہ پگلی۔ وہ کیوں ماننے لگی۔ گود میں لگ بھگ ڈیڑھ ورش کا گلاب کے پھول سا بالک لپٹائے موٹر پر نہ جھجکتا سے چڑھ آئی۔ اور روتے ہوئے کہا — "نِشٹھر ہیم بابو! اپنی پریسی کو بھول گئے؟ تو اپنے پیارے شِشُو کو ایک بار پیار تو کر لو!"

"ہیں! یہ کیا؟ یُوتی نے کہا — بڑا بُرا ہوتا ہے"۔ کہتے کہتے اُسے ایک دم سے دھکیل دیا۔ اور ہوا سے باتیں کرتی ہوئی شہر کی اور چل دی۔ موٹر کا پہیہ پگلی کی چھاتی پر سے نکل گیا۔ جس کے کارن اُس پر ان پکھیرو شاید موٹر کے ساتھ اُڑ گئے۔ پر وہ پھول سا بالک جو سماج کے چیُت تھا۔ مرت کے شِشُو کا آنچل پکڑ کر چیخلتا اُسے بھی کھینچ رہا تھا۔ جیسے اُس اُوٹ ندرا کو توڑ کر تو تلے بین سے کے ہردیہ کا گھاؤ بھر دے گا؟

اُردو رسم الخط کیلئے مسلمانوں کی ہٹ دھرمی

از شری پریم سوروپ جی ایڈووکیٹ

ویکتی کسی بھی وستو کو دو میں سے کسی بھی ایک سوارتھ سے پریت ہو کہ پریم کیا کرتا ہے۔

(۱) وہ اُس کی اپنی ہو۔

(۲) وہ اُسے (ویکتی کو) کوئی لابھ پہنچا سکتی و پہنچاتی ہو۔

۱ — یہ سوبھاوک ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو سب سے پہلے پریم کرتے ہیں۔ اور اپنے ہت کو ہی سدیو سوچتے ہیں۔ اپنے ہت کا دھیان رکھتے ہوئے ہم اپنے نکٹ وَرتی ویکتیوں و پداتھوں کے ہت کا دھیان کرنا آوشیک سمجھا کرتے ہیں۔ یدی سوہن نے پھلواڑی لگائی ہے۔ پرنتو اُس میں کانٹے دار گلاب کا جھاڑ ایسی جگہ لگا گیا ہے۔ کہ پرتی سمیہ آتے جاتے اُس کے کپڑے پھاڑتا ہے۔ تو سوہن اوشیہ ہی اُسے کاٹ چھانٹ کر ٹھیک کریگا۔ اور یدی اوشیکتا ہوئی تو جھاڑ ہی کو وہاں سے ہٹا دے گا۔ پرنتو کوئی بھی سادھارن ویکتی جو اُس کی پھلواڑی میں گھومنے آئے۔ اُسے اُس جھاڑ کے پھول وٹہنی نہ توڑنے دیگا۔ ساتھ ہی ساتھ یدی کوئی اُس کے گھنیشٹ متر کا یا اُس کا اپنا ہی بچہ اُس جھاڑ کے ساتھ کھلواڑ میں پھول پتے یا ٹہنی توڑ بھی دے۔ تو وہ کوئی دھیان بھی نہ دیگا۔ کارن وہی نکلنے اپنے پن کا ہے۔ وہ پھلواڑیوں کا دھیان نہ کر کے اپنی پھلواڑی کے پرتی ایک پھول ڈالی کے ٹوٹنے پر آنندت ہو گا۔ اور اپنے بچے کو اُس سے کھیلنے دیگا۔ انیوں کو نہیں۔ یہ سوبھاوک ہے۔ کیونکہ پھلواڑی اُس کی اپنی ہے۔ اور بچہ بھی اپنا ہے، کبھی ادھکار اُس کا اپنا۔

۲ — اس کے انتر ہم اُن وستوؤں کو آدر پریم کرتے ہیں۔ جن سے کسی لابھ کی آشا کرتے ہیں۔ روگی میں کڑوی اوشدھی پریم پُوروک اور انورودھ پُوروک پیتا ہے اس کا ایک بہت سادھارن اُداہرن ہے اپنی ہت کر پرتی ایک وستو کی اور آکرشت ہونا اور اُس کی پراپتی کے ہت آوشیک ہو تو کبھی کبھی کر ڈالنا منشیہ کا سوبھاو ہے۔

ادرہیں یہ دونوں سوبھاو منشیہ کے اپنے ہی سوارتھ میں۔ پہلا اپنے میں ہت دوسرا اپنے ہت میں ہت۔

اب اس نیم کو بھارت کے مسلمانوں کے "اُردو" بھاشا اور اُس کی لپی پر لاگو (پرگٹ) کر دیکھیئے۔

تھوڑی دیر کے لئے مان لیجئے۔ کہ مسلمان جیسا کہتے ہیں۔ اور پرگٹ کرتے ہیں۔ کہ وہ بھارت کے نہیں۔ بلکہ عرب کے نواسی ہیں۔ وہی اُن کا دیش ہے۔ اور ہندوستان سے اُن کا کوئی ناطہ نہیں۔ ہندو اُن کے اپنے کوئی نہیں۔ پرنتو اُردو!

کیا اُردو اُن کے عرب کی بھاشا ہے یا کیا اُردو لپی اُن کے عرب کی لپی ہے؟ نہیں! وہ تو فارس یش (پرشیا) کی لپی ہے۔ اور بھن بھن

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

"پرکاش" میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا پراچین استریاں اَن پڑھ تھیں؟

از جناب بلدیو پرشاد صاحب سکسینہ وکیل جے پور

...کہتا ہے۔ کہ عورتوں کو تعلیم دینا غیر ضروری ...کیں کا منشا ہے۔ کہ عورتوں کو آزادی نہ دی ...؟ غور سے دیکھا جائے۔ تو زمانہ قدیم ...عورتوں کو تعلیم اور آزادی دونوں حاصل ...مگر اب سوال یہ ہے۔ کہ زمانہ قدیم کی تعلیم ...آزادی ان کو موافق آئیگی یا نہیں؟ اس وقت ...زمانہ کی نیرنگی سے ویدک دھرم اور شاستروں ...بالکل جاتا رہا تھا۔ اور سب لوگ نا سمجھ ...تھے۔ جب کمارل آچاریہ نے جگہ بجگہ ...دیکھ تمام استری پرشوں کو راستہ پر ...یعنی وید اور شاستر پڑھنے پڑھانے کا ...تھا۔

...موصوف نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ حصول علم ...سب سے پہلا عورتوں کا ہے۔ کیونکہ ودّیا خود ...استری ہے۔ اور ودّیا کی دیوی سرسوتی جی ہیں۔ ...صورت میں سرسوتی جی کی جائیداد سے ان کی ...یاں محروم کر دی جائیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ ...ایک چین کے فلاسفر نیسیس سے دریافت ...بچے کی تعلیم کس عمر سے شروع کرنی چاہئیے؟ ...دیا۔ کہ "بچہ ہونے سے ۲۰ سال قبل"۔ یعنی ...کی تعلیم کے واسطے اس کی ماتا کو بچہ پیدا کرنے ...قبل تعلیم دینا ضروری ہے

...ہی نہیں ہمارے ویش کے مہاتما منی جی ...مہامنی جی اپنے دیا کھیانوں میں فرما گئے ہیں۔ ...اپنشدوں میں بہت سی ذی علم استریوں کے ...موجود ہیں۔ جو بجو بی ویدک دھرم کو جانتی تھیں۔ ...ماتا دیوہوتی جی جو مہاتما جی کی والدہ تھیں۔ ...ودّیا میں کامل تھیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ یجروید ...اپنشدوں میں صاف درج ہے۔ کہ ودّیا کا حق

استری پرش سب کو حاصل ہے۔ چنانچہ یہ مسئلہ تو طے ہو چکا۔ کہ استریوں کو تعلیم دینی چاہئیے۔ لیکن کس طرح کی تعلیم دینی چاہئیے؟ یہ سوال اہم ہے۔ تعلیم کا مختصر اور پُر معنی مقصد شوہر کو نیک شوہر اور بیوی کو دنیا دار بیوی بنانا ہے۔ اس لئے عورتوں کو جو تعلیم دی جائے۔ اس تعلیم سے ان کے اندر وفاداری۔ پاکدامنی حیا کے جذبات کا شعلہ روشن ہونا چاہئیے وہ تعلیم جو ان کے دلوں میں مندرجہ بالا اوصاف کی جگہ بے حیائی کی چنگاریاں چمکا دے۔ ایسے تعلیم نہیں کہنا چاہئیے۔ اور اگر تعلیم نسواں سے یہ مراد ہے۔ جو آجکل ہم کالجوں کی لڑکیوں میں دیکھتے ہیں۔ تو ایشور ہماری ان دیہات کی غیر تعلیم یافتہ بہنوں اور ماتاؤں کو سلامت رکھے۔ جن کے معصوم دلوں میں اب بھی وفاداری اور پتی ورت دھرم کی سچی آگ موجود ہے۔

آزادی۔ اس مضمون میں عورتوں کی آزادی کا مسئلہ زیر بحث ہے۔ اس آزادی نے مردوں اور عورتوں کے درمیان پریم کو ہٹا کر اپنی سلطنت قائم کر لی ہے۔ بہت ممکن ہے۔ کہ گھریلو زندگیاں تباہ ہو جائیں۔ کیونکہ جب پتی مندر میں پریم کا پجاری نہیں۔ تو اس مندر کی دیکھ بھال کون کرے گا۔ آجکل اس آزادی کے پس پشت جو فلم تیار ہو رہا ہے۔ وہ ملاحظہ فرمائیے۔ ہوٹلوں کے کمرے کرایہ پر لئے جائیں۔ تاکہ شریمتی جی کو کھانا نہ پکانا پڑے۔ بچوں کی پرورش کے لئے ماما ہیں مقرر ہوں۔ ان کی میز پر گیتا بھاگوت اور اپنشدوں کی جگہ ناول، افسانہ کی انگریزی کتابیں چنی ہوں۔ خوبصورت فرنیچر فاخرانہ لباس اور بڑھیا موٹر کار ہو۔ تمام دن شریمتی جی کو اپنے بناؤ شرنگار سے فرصت نہ ملے۔ ..

جاپان میں گروکل سکھشا

لیکھک:۔ مہنت جیمنی جی ویدک مشنری

جاپان میں اب دن بدن وہاں کے لوگ آریوں کے قدیم طریق تعلیم کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ وہ ہمارے مُلک کی طرح طالب علموں کو طوطے نہیں بناتے۔ بلکہ ایسے طالب علم پیدا کئے جاتے ہیں۔ جو دماغی اور اخلاقی لحاظ سے مُلک و قوم کے لئے باعث فخر ہو سکیں۔ جاپان کے بڑے بڑے ذمہ وار ارکان ہمیشہ طریقہ تعلیم کے سدھار کی طرف لگے رہتے ہیں۔ اس لئے وہ گوروکل کے طریقہ تعلیم کو پسند کر رہے ہیں۔ اور اُس کے مطابق اپنے سکولوں کا نصاب تعلیم بنانیکی کوشش کر رہے ہیں۔ نیا طریقہ تعلیم اجرا کرنیوالوں کا مقولہ ہے۔ کہ موجودہ طریقہ تعلیم سکول سے طلبا کی بمنزلہ کٹھ پتلیاں پیدا کر رہا ہے۔ اور طلبا کو سچے معنوں میں انسان نہیں بنا رہا۔ پس جاپان میں اس قسم کا ایک سکول قایم کیا گیا ہے۔ جسے وہاں گوروکل کہنا چاہئیے۔ چنانچہ کوتن سے کچھ میل کے فاصلہ پر کھلی ہوا میں ایک سکول کھولا گیا ہے جسے ونیکوجوکو، کہا جاتا ہے۔ ایک پرسدھ مہاشے جو بڑی فرم کا مالک ہے۔ اس کی مدت سے خواہش تھی۔ کہ جاپان میں کوئی ایسا سکول قایم کیا جاوے۔ جس میں بچوں کو ایسے طریقہ سے تعلیم دی جاوے۔ جس سے ان کی دماغی اور جسمانی ترقی ہو سکے۔ چنانچہ اس نے مئی ۱۹۳۵ء میں اسے قایم کیا۔ جب اس نے ایسے سکول کھولنے کا اعلان کیا۔ تو مختلف شہروں سے آٹھ سو والدین نے اپنے لڑکے بھیجنے کے لئے درخواستیں روانہ کر دیں۔ مگر منتظم سکول نے ابتدا میں صرف ۳۶ طالبعلم داخل کئے۔ اس گوروکل کے قواعد بہت سخت ہیں۔ اس لئے آٹھ لڑکے بہت جلد اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ اب ۲۸ طالب علم وہاں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ خرچ تعلیم خوراک وغیرہ سب کچھ سکول کی طرف سے ہے۔

گویا مُفت تعلیم ہے۔ جب وہ تعلیم ختم کر لیں گے۔ تو انہیں اختیار ہوگا کہ جس پیشہ کو چاہیں اختیار کریں۔ اس گوروکل کا مقصد یہ ہے۔ کہ بالکوں کو ایسی تعلیم دی جاوے۔ کہ وہ دُنیا میں کامیاب انسان بن سکیں۔ دُنیوی مصائب سے نہ گھبرائیں۔ ان کا جیون تپسوی ہو۔ ہر ایک کام کرنے میں مستقل مزاج اور سدا چاری ہوں۔ ہر کاری سکولوں کی زندگی اس گوروکل سے مختلف ہے۔ یہاں کے قواعد فوجی ضابطوں سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ علی الصباح پانچ بجے سے پہلے اُٹھنا پڑتا ہے۔ سب ضروریات سے فارغ ہو کر اشنان کرنا۔ یہ سب کام ٹھیک وقت پر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد جاپان کا قومی جھنڈا لہرایا جاتا ہے۔ سب لڑکے مشرق کی طرف منہ کر کے پرارتھنا کرتے ہیں۔ اور ہر کوئی دل میں پرن کرتا ہے۔ کہ وہ جاپان کا سچا سیوک بنکر اپنے تئیں سچا جاپانی ثابت کریگا۔ کھانا سب لڑکے باری باری سے تیار کرتے ہیں۔ صبح کا کھانا کھانے کے بعد صبح کا پاٹھ پڑھتے ہیں۔ اس پاٹھ میں مہاتما کنفوشس کے اُپدیش۔ جاپان کا اتہاس اور وہاں کی تواریخ۔ جغرافیہ اور لکھنے لکھانے کی تعلیم شامل ہوتی ہے۔ انگریزی علم طب اور علم کیمیا اختیاری مضامین ہیں۔ اخلاق اور راج نیتی پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اس گوروکل میں تعلیم دینے والے جاپان کے سابق جرنیل یونیورسٹی کے مشہور و معروف اور سیاسی علم کے ماہر شامل ہوتے ہیں۔ وہاں کے نقشہ تقسیم اوقات کے مطابق وہاں آریہ تعلیم دیتے ہیں۔ دوپہر کے بعد طلبا مختلف کھیلوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ کشتی کھیتی باڑی کا کام یہ ورزش میں داخل ہے۔ گھریلو جانوروں اور دیشوؤں کیلئے چارہ اور خدمت کرتے ہیں۔

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اجلاس پر

بھاری رعایتی اعلان

...کیا جا رہا ہے۔ اور وہ یہ کہ پرکاش کا چندہ ان سماجوں و آریوں سے جو پہلے خریدار نہیں۔ ...چار روپیہ کے تین روپے لئے جا دیں گے۔ (۲) آریہ ورت ہندی ماسک کا ...دو روپیہ کے ڈیڑھ روپیہ سالانہ لیا جاویگا۔ نیز (۳) شری ہنیشی رچت ...رشی گان ۲ رسند ھیا گان ایک روپیہ سینکڑہ ۵۔ اُپنشد گان ۱۲۔ ہنیشی ...ہیں (ہندی اردو دونوں میں) ملیں گی۔ ان کے علاوہ (۴) کھنڈن سیریز ...آریہ سماج کیا ہے۔ ویدک دھرم کی فضیلت۔ پُران پول پرکاش۔ مورتی پوجا کی حقیقت ...فلاسفی کی دھجیاں وغیرہ آدھی قیمت پر ملینگی۔ ...خریدیں، چندہ ادا کریں یا باہر سے منی آرڈر بھیجدیں۔

(منیجر اخبار پرکاش و آریہ ورت۔ لاہور)

بالکل

مُفت

مجرّب دوائیاں۔ سرمہ۔ چورن۔ منجن، گُھٹی۔ بال صفا پوڈر گھڑ گھڑی۔ خضاب۔ مرہم وغیرہ بالکل مُفت حاصل کرنیکا راز۔ کارڈ کے پانچ ٹکٹ بھیجکر آج ہی منگائیے۔ ورنہ یقیناً محروم رہ جاؤگے۔ کیونکہ ہم نے صرف چند سو آدمیوں کو ہی مفت تقسیم کرنیکا ارادہ کیا ہے۔ شروع کے چار سو آدمیوں کو جام صحت بھی مُفت۔ اپنے کاروبار کا لٹریچر مُفت بھیجئے۔ اور ہم سے مُفت منگائیے۔

کرشن کمار ورما بہادر گڑھ ضلع میرٹھ۔ (یو۔ پی)

ہر ایک شہر و قصبہ میں

آریہ ویروں کی ضرورت

وید و ویدک دھرم کے پرچارتھ مہرشی کرت گرنتھوں کو کاغذ کے داموں پر ضلع ضلع اور گاؤں گاؤں میں پرچار کرنے کی اسکیم کو کاریہ روپ میں لانے کے لئے اُتساہی آریہ ویروں کی ضرورت ہے۔ اپنی درخواست شیگھر نمن لکھت پتہ پر بھیجیں۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

...آزادی کے معنی یہی ہیں۔ تب تو ہمیں سوچنا پڑیگا۔ ...کیا حشر ہوگا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رن بھیری کی جھنکاریں

جنگ عظیم کے بعد جو ۱۹۱۹ء میں ختم ہوئی تھی۔ کئی سال تک دُنیا میں قحط اور بیماری۔ تنگدستی۔ اور بے چینی کی صورت میں بلاؤں اور بربادیوں کا قیامت خیز اور نہایت گھناؤنا طوفان بپا رہا۔ اس سے امن اور شانتی قائم کرنے کی ہر طرف بھرپور کوششیں کی گئیں۔ معاہدے ہوئے۔ باہمی سمجھوتے پروان پڑھے۔ جنگ سے توبہ کی گئی۔ رن بھیری کی قیامت بہ آغوش تاروں کو توڑ دیا گیا۔ کہ اس کی جھنکاریں کبھی پھر انسانی دماغوں اور دلوں کو پریشان کر کے بیتاد دھبر نہ کر دیں جاندار کے واسطے عذاب جان نہ بن جائیں۔ اور پھر سُکھ چین۔ پیار۔ محبت۔ ہمدردی اور رواداری۔ ایثار جانثاری وغیرہ دیوی سکون اور رُوحانی خوشی بخشنے والے نیک جذبات اور خوش احساسات پریوں کی رُومانی داستانوں کی طرح سپنے نہ بن جائیں۔ اور دنیا پھر نرک نہ بن جائے۔ نرک سے دکھوں۔ مصیبتوں اور تباہیوں کا شکار۔ لیکن ابھی ان انسانیت نواز کوششوں کے نتیجے مکمل طور پر ظاہر بھی نہ ہوئے تھے۔ کہ پھر یکم ستمبر ۱۹۳۹ء سے رن بھیری کی ہولناک جھنکاریں" انسانی کانوں کے پردوں کو پارہ پارہ کرتی ہیں۔ پھر جاندار راتیں راتوں اور دنوں میں ختم ہونے والی اور بار بار پریشانیاں اور بے چینیاں پیدا ہو رہی ہیں — بے پناہ تباہیاں اور بربادیاں اپنے ہمراہ لئے۔

گویہ پر ہیبت جھنکاریں ابھی دور — پورب اور پچھم کی دُنیا میں اپنا رنگ جما رہی ہیں۔ لیکن کون جانتا ہے کہ یہ کب تیز تر اور ہمارے نزدیک تر ہو جائیں اور ہماری بیدار قوم پر بھی اور کیسے اثر انداز ہوں۔ آج سائنس کی ترقی نے مسافت کا خاتمہ سا کر دیا ہے۔ اس بات کا بھاری امکان پیدا ہو گیا ہے کہ ہر ملک اور ہر قوم کی ترقی و تنزل کا دُنیا کے سب ملکوں اور سب قوموں پر اثر ہو اور اس کے نزدیک ہوں یا دور۔ ہر دور اثر پڑتا ہے۔ اثر بھی نظر انداز کئے جانے کے ناقابل۔ چنانچہ ایسے حالات میں ہم ہندیوں کو واجب ہے۔ کہ دُنیا کے حالات کو زیر نظر رکھیں۔ اور یہ کوشش کریں۔ کہ ان کے متعلق ہمیں پوری پوری واقفیت حاصل ہو۔ تاکہ ہم بھی ان کی روشنی میں ایک غیرت مند اور بہادر قوم کی طرح اپنا نفع نقصان بخوبی سوچ سکیں۔ آج جو قوم یا جو ملک اس قسم کی اہمیت نہیں رکھتا۔ زمانہ گواہ ہے۔ کہ نہ عزت کے ساتھ دُنیا میں وہ سانس لے سکتا ہے۔ اور نہ اسے سُکھ بھری آزادی کی روشنی ہی مل سکتی ہے۔ ناظرین کی بھی اہم خدمت کرنے کی غرض سے یہ کالم جاری کیا گیا ہے۔ جس میں ہر اتوار سے آپ کو "رن بھیری کی جھنکاروں" کے اُتار اور چڑھاؤ سے واقف رکھنے کی پوری پوری کوشش کی جائیگی

آجکل بحیرۂ روم۔ جو یورپ دوسرے سمندروں بحر اوقیانوس اور بحر ہند کو ملاتا ہے۔ اور جنوب مغربی یورپ۔ شمالی افریقہ اور وسط مشرقی ایشیا کے درمیان واقع ہے۔ کی جنگی اہمیت دُنیا میں بہت بڑھ رہی ہے۔

بحیرۂ روم کے شمالی کنارے پر سپین۔ فرانس۔ اٹلی۔ یونان وغیرہ یورپ کے ملک اور ترکی۔ شام۔ (فرانسیسی) فلسطین (انگریزی) اور عرب (خود مختار) وغیرہ ایشیائی ملک واقع ہیں۔ اور جنوبی کنارہ افریقہ براعظم کے مراکو (سپین کا)، الجیریا۔ ٹیونس (فرانسیسی) ترپیولی (اٹلی کا) اور مصر (برطانیہ کا) وغیرہ ملکوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اس بحیرہ کی گود میں آ بنائے سسلی۔ کیپ بون اور ڈوڈیکینز وغیرہ اٹلی کے جزیرے۔ کریٹ وغیرہ یونان کے جزیرے۔ اور مالٹا۔ سائپرس وغیرہ برطانوی مشہور جزیرے ہیں۔ مغربی بحیرہ روم پر جہاں یہ بحر اوقیانوس سے ملتا ہے۔ جبرالٹر کی اعلیٰ ترین قلعہ بندی اور اسکندریہ اور پورٹ سعید کی مشہور بندرگاہیں ہیں۔ اور مشرقی بحیرہ روم پر جو نہر سویز کی وساطت سے بحیرہ قلزم سے ملایا گیا ہے۔ جس کے دُوسرے سرے پر بحر ہند واقع ہے۔ برطانیہ کی واحد اجارہ داری ہے۔ محوری طاقتوں کو بحیرہ روم کے مغربی اور مشرقی حصوں پر برطانوی اقتدار نہ صرف بُری طرح کھٹکتا ہے۔ کیونکہ باوجود یورپ میں ساحل ناروے سے لیکر یونانی ساحل تک محوری طاقتوں کو اقتدار حاصل ہونے کے ان دو اہم جگہوں پر برطانوی قبضہ انہیں مجبور کر سکتا ہے۔ کہ پر وسیع سلطنتوں کے حسین اور رُوح پرور خوابوں کو قطعاً بھول جائیں۔ وجہ ان ہی راستوں کی بدولت برطانیہ اپنی مشرقی سلطنت سے نہیں کٹ سکتا۔ جس میں جنوبی افریقہ۔ ہندوستان

تازہ مختصر خبریں

— کریٹ میں صورتِ حالات تشویشناک ہو گئی ہے۔

— جرمنی رُوسی جہازوں سے جنگی سامان عراق پہنچانے لگا ہے۔

— سولم پر جرمن فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

— برطانیہ پر بڑے حملے کے لئے ۲۰۹ جرمن ڈویژن تیار ہو گئے ہیں۔

— پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اپنی تازہ براڈکاسٹ تقریر میں جنگ کی تیاری کا اعلان کر دیا ہے۔

— جرمنی کا جنگی جہاز "بسمارک" اور برطانیہ کا کروزر "ہڈ" غرق ہو گئے ہیں۔

— امریکن محکمہ بحر اور فوج کے لئے تین ارب ۱۳ کروڑ ڈالر کی مالیت کے نئے جہاز تیار ہونگے۔

— افریقہ میں چالیس میل لمبے محاذ پر جنگ ہو رہی ہے۔ جرمن فوجیں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں۔

— ستمبر سے منڈیوں میں پھر ڈیڈلاک کا خطرہ ہے۔

— عراق میں برطانوی فوجوں کی پیشقدمی جاری ہے۔

— بمبئی میں فرقہ وارانہ فسادات میں ۲۱۹ اشخاص ہلاک ۱۸۳ زخمی اور ۵۰۰ گرفتار ہو چکے ہیں۔

— یہ افواہ غلط ہے۔ کہ حکومت ... لوگوں کا جبری اخراج کرنے والی ہے۔

— جرمن فوجیں ہسپانوی مراکو میں ...

— جرمنی اور رُوس میں مکمل فوجی ... لئے بات چیت شروع ہے۔

— عراقی ایئر فورس کا خاتمہ ہو گیا ...

— کریٹ کی جنگ میں ہزاروں ... میں ڈبو دیئے گئے ہیں۔

— پنجاب میں صوبہ سرحد سے ناجائز ... درآمد ہو رہی ہے۔

— برطانیہ میں پیراشوٹوں کی ... ہو گئی ہے۔

— ہندو مہاسبھا کے ڈائریکٹ ایکشن ... سول نافرمانی کی بجائے برطانیہ کا ... بائیکاٹ ہو گی۔

— پنڈت مالویہ نے ۲۶ مئی کو ... بنارس کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ... کہ گئو کشی کو برداشت کرنا گناہ ہے۔

— پنجاب گورنمنٹ نے دوآبہ کالج ... کی منظوری دے دی ہے۔

آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ وغیرہ ممالک اپنے زرخیز اور وسیع میدانوں اور دُوسرے بیشمار جنگی وسیلوں کے ساتھ شامل ہیں۔ اور نہ ہی امریکہ کی امداد سے جو دن بدن زیادہ سے زیادہ بڑھ رہی ہے۔ محروم ہو سکتا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ برطانیہ اس جنگ کو طوالت دیکر محوری طاقتوں کو پریشان کر دے گا۔ اور نازیت اور فسطائیت طاقتوں اور اصولوں کا دائمی طور پر تار و پود خود ان ہی کے ہاتھوں بکھر جائے گا۔

اس ہفتہ کریٹ میں جرمن اور برطانوی فوجوں میں جنگ شروع ہوئی۔ جو ابتک جاری ہے۔ جرمن فوجیں کچھ کشتیوں اور کچھ ہوائی چھتریوں کے ذریعے اُتری ہیں۔ افواہ ہے۔ کہ جرمنوں نے ٹینک بھی اُتارے ہیں۔ شاہ یونان جو کریٹ میں تھے۔ وزیر اعظم کے ہمراہ مصر چلے گئے ہیں۔

ادھر عراق میں راشد علی گیلانی اور اسکا ساتھ دینے والی فوجوں کا دم خم ختم ہو چکا ہے۔ اور عراق کے تالاب پر انگریزی فوجوں نے ...

٢/ آنہ میں
ستیارتھ پرکاش کیسے پرچار ہو؟
ستیارتھ پرکاش ۲/ میں اور مہرشی دیانند کرت دوسرے گرنتھ کاغذ کے دام میں کیسے پرچارت کئے جاویں۔ یہ نمونہ لکھت پتہ پر خط لکھکر دریافت کریں۔
منیجنگ ڈائریکٹر
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ
اجمیر

امرت دھارا کی مدد سے فاتح ...
"بولو امرت دھارا کی جے" اور اپنے دشمن یعنی ... حملہ کرنیوالی امراض کو دنیا کی مشہور دوا امرت دھارا ... جیتو امرت دھارا اگرچہ اتنی ہی بے عیب اور بے خطر ... کرنیکی دو دوا لیکن بیماریوں کو مغلوب ... آپکے ہاتھ میں سب سے زیادہ قابل ... دو روپے آٹھ آنے نصف ... خوردہ بیمار ... ہر جگہ سے مل سکتی ہے۔
امرت دھارا فارمیسی۔ لاہور

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج گوجرہ

۱۱ مئی ۱۹۴۱ء کو جو وارشک نروا چن آریہ سماج گوجرہ کا ہوا۔ اس میں ایسا پرتیت ہوتا تھا۔ کہ سنتی دور ہو چلی ہے۔ اور کاریہ کی آشا بندھ چلی ہے۔ جبکہ امید سے زیادہ سبھا سد اپستھت تھے۔ اور پدوں کے گرہن کروانے کے لئے ایک دھرم کے لئے گرما گرم تقریریں ہوتی تھیں۔ چند مہانو بھاؤں نے جو پہلے ممبر نہ تھے۔ اور پہلے پر بھی ممبر بننا سویکار نہ کرتے تھے۔ سال کا چندہ دینے کا اقرار کر کے ووٹ دینے کا حق حاصل کر لیا تھا۔ اور اس طرح پر نروگھن نروا چن سماپت ہوا۔ اس لئے ہم اپنے بھائیوں کو ودھائی دیتے ہیں۔ (نامہ نگار)

دیانند متھرا داس کالج موگا

دیانند متھرا داس کالج موگا آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا واحد کالج ہے۔ جس میں ایف۔اے ایف۔ایس۔سی (نان میڈیکل) اور (میڈیکل) اور بی۔اے تک کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ سٹاف نہایت قابل اور محنتی پروفیسر صاحبان پر مشتمل ہے۔ کھیلنے کے لئے وسیع میدان حال ہی میں خرید اور تیار کئے گئے ہیں۔ ایک نہایت خوبصورت تالاب تیرنے اور تیرنا سیکھنے کے لئے ابھی تعمیر ہوا ہے۔ کالج اور ہوسٹل کی عمارات کشادہ اور خوبصورت ہیں۔ غریب اور قابل ودیارتھیوں کو فیس وغیرہ میں رعایت بھی دی جاتی ہے۔ کالج میں یونیورسٹی کی تعلیم کے علاوہ کئی اور دستکاریاں مثلاً صابن بنانا۔ فینائل وغیرہ بنانے کی بھی تعلیم کے لئے سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ کالج کے پروفیسر صاحبان ودیارتھیوں کے سامنے آریہ سماج کے سدھانتوں اور مہاپرشوں کی جیونیوں کا پرچار رکھتے ہیں۔ پنجاب بھر کے آریہ بھائیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی اس سنستھا کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اور اب جبکہ نئی فسٹ ایئر کلاس کا داخلہ ۱۳ مئی ۱۹۴۱ء کو شروع ہونیوالا ہے۔ ان میں زیادہ سے زیادہ ودیارتھی کالج میں داخلہ کے لئے بھجوانے چاہئیں۔ (پرنسپل)

آریہ سماج بادامی باغ لاہور کا چناؤ

آریہ سماج بادامی باغ کا سالانہ چناؤ ۲۰ اپریل کو سپتاہک ست سنگ کے بعد ہوا۔ مندرجہ ذیل ادھیکاری چنے گئے ہیں۔
پردھان۔ لالہ ہنگو من رائے۔ سینئر اپ پردھان لالہ رام دھن۔ جونیئر اپ پردھان لالہ بھیم سین۔ منتری پنڈت کرشن لال۔ سہایک منتری۔ چوہدری سندر سنگھ۔ خزانچی لالہ ستیہ پال۔ لائبریرین لالہ جگجیون سنگھ۔ ان کے علاوہ لالہ دیوان چند

لالہ ہری رام و لالہ رام لال انترنگ سبھا کے ممبر چنے گئے۔ (منتری)

آریہ سماج کچہری دروازہ ڈیرہ اسمٰعیل خان

وارشک نرواچن

پردھان۔ لالہ منوہر لال وکیل۔ اپ پردھان ملک گوبند رام وکیل۔ منتری۔ پیڑا رام سیٹھی۔ اپ منتری۔ سردار سیوا سنگھ۔ کوشادھیکش و پستکادھیکش۔ لالہ تخت رام گوگیہ۔
انترنگ سبھا کے سبھا سد:- (۱) ماسٹر بہاری رام۔ (۲) لالہ ملاپ چند۔ (۳) لالہ تولا رام پرتی ندھی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ (۴) لالہ منوہر لال صاحب وکیل۔ (پیڑا رام منتری)

ورجانند ویدک ودیالیہ اجمیر

یہ ودیالیہ رشی کی پوتر بھومی اجمیر میں رشی کے اُدیش کو پورا کرنے کے لئے لگ بھگ چار پانچ ورش سے سچالنا پورک چل رہا ہے۔ جس میں مہرشی پردرشت آرش شکشا پرنالی کے انوسار برہمچاریوں کو شکشا دی جاتی ہے۔ اور انہیں ویدک دھرم کے پرچارک۔ سدا چاری تتھا ودوان بنایا جاتا ہے۔ جو سجن اپنے بچوں کو سدا چاری ودوان تتھا ویدک دھرم کے سچے مشنری بنانے کے خواہشمند ہوں۔ انہیں اپنے بچوں کو ودیالیہ میں داخل کرانے کے لئے جلدی پرارتھنا پتر بھیج دینے چاہئیں۔ ودیالیہ میں شکشا مفت دی جاتی ہے۔ پستک تتھا کپڑوں وغیرہ کا بھی ودیالیہ کی طرف سے ہی انتظام ہے۔ ودیارتھی کے والدین سے صرف بھوجن ہی لیا جاتا ہے۔ ودیالیہ میں داخل ہونے والے ودیارتھی کی عمر بارہ سے سولہ ورش کے اندر ہونی چاہیئے۔ لڑکا جسم سے تندرست، ہونہار اور عقلمند ہونا چاہیئے۔ اور کم سے کم آریہ بھاشا کی چار جماعتوں تک کی لیاقت ہونی چاہیئے۔ (مہد رسین آچاریہ)

آریہ نیتاؤں سے ضروری پرشن

آجکل کچھ ایک سماجیں آریہ سماج کے "اپ نیموں" میں تبدیلی کر کے یعنی ان میں اپنی مرضی کے مطابق ردوبدل کر کے ان کے انوسار اپنی سماجوں کی رجسٹری کرا رہی ہیں۔ آریہ ودوانوں تتھا آریہ نیتاؤں سے اس کے متعلق نویدن ہے۔ کہ وہ کرپا کر کے مجھے سوچنے کرنے کا کشٹ کریں۔ کہ کیا ہر ایک آریہ سماج اپنی اپنی مرضی کے مطابق آریہ سماج کے اپ نیموں میں تبدیلی کر سکتی ہے۔ اور اگر مناسب سمجھیں۔ تو اس سمبندھ میں اپنے اپنے خیالات کو ویکتی پورک بنا کسی خاص سماج پر اعتراض کئے آریہ اخباروں میں لکھ دوارہ ظاہر کرنے کا بھی کشٹ کریں۔ (مہد رسین آچاریہ اجمیر)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

بدھوار راتری کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک لالہ سنت رام کالا سن والیہ کے بھجن ہوئے۔ آریہ نرناری بڑی سنکھیا میں بھجن سننے کے لئے آئے تھے۔
ویروار پراتہ کال ۷ بجے سے ۸ بجے تک مہنت ساون مل دت جی کا اپدیش تتھا کالا سن والیہ جی کے پنہ بھجن ہوئے۔ (واسدیو ایم اے منتری)

شوک پرستاؤ!

۸ مئی ۱۹۴۱ء کو ہری روہڑ میں ایک شوک سبھا بمقام گھر لالہ گیان چند جی میں لگائی گئی جس میں گلبرگہ (نظام حیدر آباد) کے ویر دینانا تھ کی اچانک مرتیو کے افسوس میں ایک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ جس میں پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ سورگباشی کی مرتیو کو موکش پردان بخشے۔ (اندر سنگھ)

(بقیہ صفحہ ۸)

بھاشاؤں کے شبد ملا کر بنی ہے۔ اس کے ویپریت ہندی سے انکا کچھ ناطہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور کم سے کم اردو کے سامنے تو ہندی ان کی ادھک اپنی مانی جاتی ہے۔ ہی۔ اننتہ ہندی اس ستھان کی بھاشا ہے۔ جہاں کے مسلمان بھی پرانے نواسی ہو چکے ہیں۔ تتھا بہت سے مسلمان ساہتیک ہندی سے پریم درشا بھی چکے ہیں۔ پھر ہندی پڑھنے اور لکھنے میں سرل تتھا سرس بھی ہے۔
اور بھی دیکھیئے۔ اردو لپی سے مسلمانوں کو کوئی لابھ بھی نہیں ہے۔ یدی انہیں اردو لپی سے لابھ اور ہندی لپی سے ہانی ہوتی تو بھی ہمیں ان سے اس سمبندھ میں کچھ کہنے کا ادھیکار ہی ہوتا۔ اور نہ سا میں ہی۔ اردو میں نہ تو لکھنے پڑھنے کی سرلتا۔ نہ کوئی سوندریہ و اپنا پن ہی۔ پھر اردو سے پریم اور ہندی سے شترتا تتھا گھرنا کیوں؟
اس کا کوئی کارن پرتیت نہیں ہوتا۔ کیول یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمیں ہندی تتھا ہندوستان سے تتھا ہندو سے سمبندھت پرتی ایک وستو سے گھرنا کرنی ہے۔ اور یہی ایک مسلمانوں کا آدرش ہے۔
اس کے پرتی ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ ہے اگیانتا پورن ہٹھ دھرمی۔ اور کچھ نہیں۔

روزانہ استعمال کیلئے لٹھا

بی۔پی۔ایس ۸۷

اپنے شہروں کے دوکانداروں سے خرید فرماویں۔
قمیض، شلوار، پاجامہ، کوٹ، چادر کیلئے بخوبی استعمال ہو سکتا ہے۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
کوئٹہ لاہور دھلی کلکتہ بمبئی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجوں اور آریوں کی سیوا میں اپدیش

شری سوامی ستیانند جی کے آدیش پرچار

آریہ سماجوں کے بھاوی (آئندہ) کاریہ کرم (دستور العمل) کے لئے آریہ سماج کے نیم نمبر ۶ پر وشیش دھیان دینا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے جنرل اجلاس منعقدہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء کو لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر سرو سمتی سے سویکار ہوا تھا۔ اس میں جہاں شری سوامی جی مہاراج سے پنجاب پرانت کی آریہ سماجوں میں نیم نمبر ۳ و نیم نمبر ۴ کی دیا کھیا کہف و اپدیش کے رو سے کرنے کی پرارتھنا کی گئی تھی۔ وہاں نیم ۳ و ۴ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سبھا کی جانب سے اپ سمتیاں بھی بنائی گئی تھیں۔ پہلی کے انوسار چاروں ویدوں میں سے آریہ سماج کے سدھانتوں پر اور دستور العمل میں آنیوالے منتروں کا سنگرہ کرانا سویکار ہوا۔ اور دوسری کے سمبندھ میں ایک دیا یام کی پستک شائع کرانے کا نشچہ ہوا۔ کہ جس میں ایسی ورزشیں اور کسرتیں درج ہوں۔ جو کہ بالک۔ برڈھ۔ جوان۔ استری و پرشوں کے لئے اپیوگی ہوں۔ اس کام کے لئے ہمارے مشہور پرچارک تھی اور کسرتی

بھائی شری بیان پنڈت ٹھاکر دت جی شرما موجد امرت دھارا کو چنا گیا۔ جن کو ادھیکار دیا گیا۔ کہ وہ اپنے ساتھ جس کو چاہیں۔ اور جو اس ڈیپارٹمنٹ کے ماہر ہوں۔ شامل کر لیویں۔ پہلی سمتی میں شری سوامی ستیانند جی مہاراج۔ شری سوامی سوتنترتانند جی۔ مہاراج۔ شری سوامی ویدانند جی مہاراج وید تیرتھ۔ شری پنڈت بھیم سین جی سناتک بھوت پورو منتری اور ورتمان منتری شامل تھے۔ پہلی پستک تو ابھی تیار نہیں ہوگی۔ اس کے بھی شیگھر چھپ جانے کی آشا ہے۔ پرنتو دوسری پستک "ارتھات ویدوں کے سوادھیائے کا سنگرہ" ایک ہفتہ کے اندر اندر شائع ہو جاویگی۔ اس میں لگ بھگ ۱۵۰ منتر۔ قریباً ہر ایک سدھانت۔ موقعہ اور دستور العمل کے چاروں مول ویدوں سے ارتھ و بھاوارتھ سہت دیئے گئے ہیں۔ جنکو ۵ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پستک سچ مچ ایک امولیہ پستک اور

نادر تحفہ ثابت ہوگی۔ چھپائی۔ کاغذ۔ جلد۔ ٹائپ اور آکار کے لحاظ سے بہت بڑھیا ہوگی۔ خاص کوشش سے ان ایام میں اجلاس سے پہلے چھپوائی جا رہی ہے۔ تاکہ اجلاس تک پرتی ندھیوں کے ہاتھوں میں دی جا سکے۔ کاغذ کی گرانی اور لاگت کا لحاظ رکھتے ہوئے ایک کاپی کی قیمت ۱۲ آنے تجویز کی گئی ہے۔ پورن آشا ہے۔ کہ جہاں سب پرتی ندھی اپنے اور اپنے پریوار کے لئے اس کی کافی کاپیاں اجلاس کے موقعہ پر خرید کریں گی۔ وہاں اپنی اپنی سماجوں اور متروں سے بھی آرڈر لے آدیں گے۔ تاکہ ان کے لئے بھی بھاری تعداد میں اپنے ساتھ لیجا کر ہر ایک آریہ سماجی و آریہ وید بھگت کے ہاتھ میں روزانہ پاٹھ کے لئے دے سکیں۔ مجھے پورن آشا ہے۔ کہ سماجیں اگلے اتوار کو اپنے سپتاہک ست سنگوں میں اس کی گھوشنا کر دیویں گی۔ اور اپنے پرتی ندھیوں کو یہ بابت سنکھیا میں اس نادر پستک

کی کاپیاں خرید کر لے جانے کی ہدایت کر دیں گی۔ (بدیک گوروند رام بان پرستھی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

آریہ سکول لدھیانہ کا نتیجہ

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کی طرف سے ۱۵۸ لڑکے میٹرک میں شامل ہوئے۔ جن میں سے ۱۴۹ طالب علم ۹۴ فیصدی نمایاں طور پر کامیاب ہوئے ۸۰ طلبا اعلیٰ نمبر حاصل کر کے فسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے۔ ایک طالب علم سرجیت سنگھ تو ۷۰۶ نمبر پراپت کر کے اول رہا۔ اور دیگر ۱۳ طلبا نے ۶۰۰ سے اوپر نمبر حاصل کئے۔ جن میں سے چار وظیفوں کی پوری امید ہے۔ آریہ ہائی سکول لدھیانہ کو خاص فخر حاصل ہے۔ جہاں لدھیانہ کے دیگر چار سکولوں نے ملا کر ۱۸۱ طلبا میں سے ۱۳۴ طلبا پاس کرائے۔ وہاں آریہ ہائی سکول لدھیانہ نے ۱۸۵ طلبا میں سے ۱۷۴ طلبا اعلیٰ پوزیشن میں کامیاب کرائے۔

آریہ ہائی سکول لدھیانہ کو اس بات پر بھی فخر حاصل ہے۔ کہ ۱۵۰ لڑکوں سے زیادہ لڑکے بھیجنے والوں پنجاب کے سکولوں سے فیصدی کے لحاظ سے اول ہے۔ اس نمایاں کامیابی پر سکول کے قابل پرنسپل ہیڈ ماسٹر و سٹاف مبارکباد کا مستحق ہے۔ (نامہ نگار)

(۱) ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے
(۲) آریہ دھرم، آریہ سبھیتا، آریہ سنسکرتی و آریہ بھاشا کا پرچار کرنے
(۳)۔ اور آریہ مہیلاؤں میں جاگرتی پیدا کرنے کے ادیشیہ سے

مسلم سبھیتا و اردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی لاہور سے گزشتہ آٹھ ماہ سے

آریہ ورت (سچتر) ہندی لاہور

شری ہننتی علاو لپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی زیر نگرانی اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے پرکاشت ہو رہا ہے۔ جس میں اچھی کوٹی کے ایک درجن سے زیادہ لیکھ، کئی سوللت کویتائیں۔ اور ایک دو روچک اور شکشا پرد کہانیاں تو ہوتی ہی ہیں۔ علاوہ ازیں وید سندیش۔ اپنی بات سمپادک کی لیکھنی سے۔ پھلجھڑیاں — ساہتیہ سنسار — وہ کیا کہتے ہیں — گرہ وگیان — سواستھ شدھا تیا دی کئی جہنو پورن سمتھائی ستمبھ بھی رہتے ہیں۔ اس کا ہر ایک انک شاندار ہوتا ہے۔

آریہ ورت کو متفقہ طور پر سب سے اتم پتر کا مان دیا گیا ہے۔ گھر گھر اس کا چرچا ہے۔ سینکڑوں پرشنسا پتر پراپت ہو چکے ہیں۔ جو بھی پڑھتا ہے۔ اس کا شیدائی ہو جاتا ہے۔

چندہ سالانہ:- دو روپے۔ نمونہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر

سوچئے نہیں۔ آج ہی دو روپے بھیجکر مستقل خریدار بن جایئے

منیجر "آریہ ورت" لاہور

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

قایم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ۔ ایک کروڑ روپیہ
فروخت و جاری شدہ سرمایہ۔ ۵۰ لاکھ روپیہ
ادا شدہ سرمایہ۔ ۳۱،۴۷،۱۱۷ روپیہ
محفوظ شدہ سرمایہ۔ ۱۵۱۵۳۶۸ روپیہ
ورکنگ کیپیٹل (جیسا کہ ۳۱ جنوری کو تھا) ۱۵۱۴۰۰۰ روپیہ

صدر دفتر

دی مال — لاہور

چیئرمین

رائے بہادر دیوان بدری داس

برانچیں

تمام پنجاب اور ہندوستان کے تجارتی شہروں میں۔

ایجنسیاں

احمد آباد۔ رنگون۔ لنڈن۔ نیویارک۔ کوبے

ہر قسم کا بنکنگ بزنس معہ فارن ایکسچینج کے واجبی شرح پر کیا جاتا ہے۔

بی۔ این۔ پوری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
منیجر ہیڈ آفس لاہور

یودھراج سیکرٹری

ادھیاپکا کی ضرورت ہے

مہتر ادیوی کنیا پاٹھشالا سید پور ضلع جہلم کیلئے ایک تجربہ کار جے۔ اے۔ وی آریہ ادھیاپکا کی جلد ضرورت ہے۔ گورمکھی جاننے والی کو ترجیح دی جاویگی۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ۔ مکان رہائشی مفت ملے گا۔ درخواستیں، سرٹیفیکٹوں کی نقول اور تجربہ کے مفصل ذکر کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

ڈاکٹر ایس چند (انچارج دیوان چند میموریل ہسپتال) منیجر مہترا دیوی کنیا پاٹھشالا سید پور براستہ ڈومان۔ تحصیل چکوال۔ ضلع جہلم۔

بنا و قیمر فلیس پولو اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گز بیڈ آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman omar + Co
KARACHI

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Founder: M. Krishen

Regd. No. L. 435.

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ پینتیس ۳۵ سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی عہ
برما صہ
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر
مہاشہ کرشن
بی۔ اے۔

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۲۶ جیٹھ سمت ۱۹۹۸ بمطابق ۸ جون سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۲

رگ وید — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

औइम न हयंग नृतोत्वदन्यं विद्रा
मि राधसे रयि द्युम्नाय शवसे च
गिर्वणः ॥ ऋक् ८-२४-१२

اوم نہ ہینگ نرتو تودنیم وندامی رادھسے رائے دُیُومنائے شوسے چہ گروِنہ

شبد ارتھ

(نا) ہے ہرے (نرتو) ناچنے والے! (رادھسے توت انیم نہی وندامی) سادھنا سدّھی کے لئے تجھ سے انیہ کسی کو نہیں پاتا ہوں۔ (گروِنہ) ہے بانی سے سم بھجنیہ! (رائے دیُومنائے شوسے چہ) دھن تیج اور بل کے لئے کسی کو نہیں پاتا۔

گان

چھوڑ نٹ ناگر تمہیں جاؤں کہاں؟
تم سا اور داتا بھلا پاؤں کہاں
کرپا کرتی دو ، دھن دو پربھو بل دو مجھے
پورن ہو سب کامنا ، پھل دو بجھے
لگا رہی سب وانیاں تمکو یہاں
بھینٹ میں اینتر پہنچاؤں کہاں؟

مقدس وید

کلام پاک ہیں اور راستی کا مخزن ہیں
ہیں بند انمیں حیات و حِکمات کے نکتے
ہماری زندگی کے انمیں راز پنہاں ہیں
ہماری عظمتِ قومی کا انہیں پہ مدار
ہے ان کی ہستی اعلےٰ پہ فخر و ناز ہمیں
ہر اک صفحہ پہ مساوات کا سبق ہے رقم
ہر اک لفظ میں ہے انکے بھرا ہُوا نغمہ
یہ گنجِ لطفِ سخن۔ شعریت کا چشمہ ہیں
ہمارا فرض ہے ان کو پڑھیں سنیں۔ رکھیں
ہم ان کو پڑھنے سے پھر بامِ اوج پر پہنچیں

خزاں نہ آئے جسے وُہ بہارِ گلشن ہیں
دکھاتے ہیں یہ ہمیں معرفت کے سب رستے
مثالِ مطلعِ انوار یہ فروزاں ہیں
تمام انساں انہیں شوق سے ہیں کرتے پیار
یہ زیب دیتا ہے ان کی ہدائیتوں پہ چلیں
نظر تو آئے اگر کھولیں چشمِ بینا ہم
یہ واقعی ہیں ضیائے کمال کا سایہ
زبان خاص کا اک بے مثل سرمایہ ہیں
کسی بھی حال میں ہم انکو دل سے نہ بھولیں
بنائے امن جہاں ایک بار پھر رکھدیں

چمک سے ان کی کریں کُل جہاں کو روشن
ہمارے سکہ کو پھر مان جائے چرخِ کہن

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایشور پراپتی کے سادھن

لیکھک:۔ سوامی وشنانند جی

ایسے ہی اندریوں کی دشا ہے۔ جن اندریوں سے نہ دیکھنے کے کارن پرماتما کی ستا کو سویکار نہیں کرتے۔ وہ تمہاری اندریاں ہی پرتیکھش نہیں۔ تو تمہارا سدعادت سویم ہی کھنڈت ہوتا ہے۔ اس کے اتی رکت جو پرش ایسا وچار رکھتے ہیں۔ کہ پرتیکھش ہی سب پرمانوں کا مول ہے۔ اور جس وستو کا پرتیکھش نہ ہو۔ اس کا ابھاو ہے۔ وہ بہت ہی بھرانتی میں پڑے ہیں۔ کیونکہ پرتیکھش سے کبھی وستو کا انومان کے بنا گیان ہو ہی نہیں سکتا۔ پرتیک وستو کے ایک ہی بھاگ کا پرتیکھش ہوتا ہے۔ شیش کا انومان سے گیان ہوا کرتا ہے۔ جب کیول پرتیکھش کو ہی پرمان مانا جاوے۔ تو کسی وستو کا بھی گیان نہ ہوگا۔ دوسرے انیک ایسی دشا ہیں۔ کہ جن کے کارن وستوؤں کے ودیمان ہونے پر بھی اُن کا گیان نہیں ہوتا۔ پرتھم اتی سمیپ ہونے سے۔ جیسے نیتر میں سرمہ ہوتا ہے۔ پرنتو وہ نہیں دیکھتا۔ دوسرے بہت دور ہونے سے جیسے لندن یہاں سے نہیں دیکھتا۔ تیسرے اتی سوکھشم ہونے سے۔ جیسے پرمانو درشٹی میں نہیں آتے۔ چوتھے اتی ستھول ہونے سے جیسے ہمالیہ پہاڑ سمپورن نہیں دیکھتا۔ پانچویں وستو اور اندریہ کے بیچ میں ویودھان ہونے سے۔ جیسے آنکھ پر ہاتھ رکھنے سے کوئی وستو بھی نہیں دیکھتی۔ اتھوا بھتّی (دیوار) کی دوسری اور کی وستوئیں نہیں دیکھتیں چھٹے اندریوں میں دوش ہو جانے سے جیسے اندھے کو روپ کا گیان نہیں ہوتا۔ اور بہرے کو شبد کا گیان نہیں ہوتا۔ اتیادی۔ ساتویں من کے انیوکت ہونے سے بھی نیتروں کے سامنے چلی جانیوالی وستوؤں کا گیان نہیں ہوتا۔ جبکہ ان سات دشاؤں میں ودیمان وستوؤں کا بھی پرتیکھش نہیں ہوتا۔ تو پرتیکھش نہ ہونے سے ایشور کی ستا کو سویکار نہ کرنا سنگت نہیں۔ کنتو ایشور کے ہونے میں انومان اور شبد پرمان دو پرمان ہیں۔

وادی شنکا کرتا ہے۔ کہ انومان کس پرکار ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جب تک ویاپتی کا گیان نہ ہو۔ تب تک انومان نہیں ہو سکتا۔ اور ویاپتی پرتیکھش سے گرہن کی جاتی ہے۔ ایشور کا پرتیکھش ہوا نہیں۔ اس لئے ویاپتی کے سے انومان نہیں ہو سکتا۔ پرنتو وادی کا یہ کتھن سنگت نہیں۔ کیونکہ یہ بات پرتیکھش سدھ ہے۔ کہ پرکرتی میں کریا نہیں۔ جب تک چیتن اُس کو کریا دیتا ہے۔ تب تک ہی کریا ہوتی ہے۔ جس کا پرمان مرتک اور جیوت شریر کو دیکھنے سے سپشٹ پرتیت ہوتا ہے۔ ارتھات جب تک کریا دینے والا چیتن کریا دے رہا تھا۔ تب تک یہ شریر کریا کر رہا تھا۔ اور جب چیتن پرتھک ہو گیا۔ تب وہ شریر جو پرکرتی سے بنا تھا۔ کریا شونیہ ہو گیا۔ اس سے سپشٹ گیات ہوتا ہے۔ کہ پرکرتی وستو میں کریا چیتن کے بنا نہیں ہو سکتی۔ دوسرے جس کریا میں نیم پایا جاوے۔ وہ تو کبھی پرکار نیم بنانے والے کے بنا ہو ہی نہیں سکتی۔ گھڑی ہر گھنٹے کے پشچات اپنے اُسی ستھان پر آ جاتی ہے۔ چاہے وہ چوبیس گھنٹے میں چابی لیتی ہو۔ اتھوا ایک سپتاہ میں۔ ان اداہرنوں کے ہونے سے سمیکتیا دوان گھڑی بنانیوالے کو ہونا پرتیت ہوتا ہے۔ کوئی منشیہ بھی جس کو بدھی ہو۔ گھڑی کو اتپنی وان مان کر کبھی اچیتن وستو دوارا بنائی ہوئی نہیں جانتا۔ یدیپی گھڑی بنانے والے کو گھڑی بناتے ہوئے پرتیکھش نہیں دیکھا۔ پرنتو انومان سے گھڑی کے کرتا کا ہونا اُسے نشچیہ ہو جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر ادہارا کی تحقیقات و تجربات

لیکن جب تک مختلف قسم کے جذبات اور نفسانی خواہشات کا جسم پر حملہ ہوتا رہے گا۔ اُس وقت تک یہ ممکن نہیں۔

موہ، کام، کرودھ، اہنکار (لذت شہوت غصہ اور بغض وحسد) وہ جذبات ہیں۔ کہ خون پر ان سب کا اثر ہوتا ہے۔ ان جذبات سے متاثر ہو کر خون بعض اوقات متحرک اور بعض اوقات ساکن ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں دورہ خون میں یکسانیت و ہمواری قائم نہیں رہتی بلکہ دورہ خون کی صورت ایسی ہو جاتی ہے۔ جیسے شمع کی لَو ہوا میں جھکولے کھا رہی ہو۔

اس مضمون میں آگے بڑھنے سے قبل ہمیں یوگ کے فلسفہ کے متعلق چند باتوں کا سمجھ لینا ضروری ہے:۔

ہندو یوگ میں قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ ساری کائنات جس کا ہمیں علم ہے۔ یا جس کو ہم خیال کر سکتے ہیں۔ نیز وہ کائنات بھی جو ہمارے قیاس سے باہر ہے۔ ایک ہی منبع یعنی علم الٰہی سے وجود میں آئی ہے۔

معرفت کا یہ علم (ایشور یہ گیان) وقت و مقام سے بالاتر ہے۔ یہ تمام اشیاء میں پھیلا ہوا ہے۔ مگر ان میں خلط ملط نہیں ہے۔ یہ ابدی اور لازوال ہے۔ صرف یہی ایک حقیقت ہے۔

اس کے علاوہ اور جو کچھ ہے۔ وہ جھوٹ اور مایا ہے۔

اسی مایا کو سارے جگت کی ماتا کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھو گے۔ کہ دُنیا کی تخلیق تصور یا خیال سے ہوئی ہے۔ جب ہم مایا یا تصور کو تباہ کرتے ہیں۔ تو گویا دُنیا کو تباہ کرتے ہیں۔ مراد یہ ہے۔ کہ دُنیا ایک غیر حقیقی شے محض تصور و قیاس کا نتیجہ ہے۔ اور جب ہم اس دماغی تعمیر کو ڈھاتے ہیں۔ تو جو شے مادی لحاظ میں حقیقی اور ٹھوس نظر آتی ہے۔ وہ بخارات کی طرح اُڑ جاتی ہے۔

ایک اور بھی پہلو ہے۔ جس حد سے فلسفہ یوگ کی تعریف کی جا سکتی ہے۔ یعنی تمام اشیاء جو حقیقی نظر آ رہی ہیں۔ در اصل فانی ہیں۔ حقیقی چیزیں صرف وہی ہیں۔ جو روحانی ہیں۔ جن کو زوال نہیں۔

صرف روح ایک کامل ہستی یا عنصر ہے۔ باقی ہر شے نامکمل ہے۔

روح (آتما) سے تمام اشیاء وجود میں آتی ہیں۔ مہاتما ہندو سینتھ کے نظریہ کے مطابق اشیاء کی پیدائش حسب ذیل طریقہ پر ہوتی ہے:۔

روح (برہم) سے ایتھر یعنی ہوا کا جوہر پیدا ہوا۔ اور ایتھر سے ہوا (وایو) ہوا سے آگ (اگنی) اور آگ سے پانی اور پانی سے مٹی (پرتھوی) پیدا ہوئی۔

مہاتما نند کور کی روح میں اگر ایتھر کی ایک خاصیت ہے۔ تو ہوا کی دو۔ آگ کی تین۔ پانی کی چار۔ مٹی کی پانچ ــــ یعنی آواز۔ ذائقہ۔ حس، شکل۔ اور بُو۔ احساس سے یہ خاصیتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔

ہندوؤں کی تعلیم یہ قرار دیتی ہے۔ کہ ایک آدمی کی روح (آتما) اپنے گذشتہ جنم کے کرم (افعال) کے مطابق بار بار جنم لیتی ہے۔ اس لفظ کے لغوی معنی یہ ہو سکتے ہیں۔ کہ ایک شخص اپنے سابقہ اعمال و افعال سے اپنی قسمت بناتا ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک ہمارا موجودہ جنم ہمارے گذشتہ جنم کے گناہوں کی سزا ہے۔ یعنی پہلے جنم کے گناہوں کی سزا دوسرے جنم میں ملتی ہے۔ گویا یہ جنم روح (آتما) کے لئے ایک قید خانہ ہے۔ ہندو مدعی ہیں کہ ہمارا جسم (شریر) برہم (ذات کبریائی) کا مسکن (مندر) ہے۔ اور یہ مندر خوشیاں

جیون تیرا ایک سچائی

ہتیشی محلا ولپنڈوی

کاہے ہوت نراش منوا
ایش کرپا میں لگے نہ دیری
دینے والا دیکھے نہ پھر
دیکھ جھکا کر گردن اس کا
پڑا ہے گر اگیان کا پردہ
جیون تیرا ایک سچائی
اسی لئے تو لگے نہ تو ہے
بنا مُوند کر من کی آنکھیں

کاہے ہوت نراش؟
بنے نراشا آس
من میں اس کا باس
ہر دہ میں پرکاش
نشچل ہے پرپاس
تو سمجھے پھری ہاس
ایش درس کی پیاس
اندریوں کا واس

کاجل سم نینوں میں اُسکو
بسا لے کر وشواس

اوم
ہفتہ وار
پرکاش
لاہور
۲۶ جیٹھ سمت ۱۹۹۸ بکرم
مطابق ۸ جون ۱۹۴۱ء
جلد ۳۴ | دیانندابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۲۲

سبھا کا اجلاس

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا جنرل اجلاس ۱۸ مئی دیکھم جیٹھ کو ہُوا۔ آریہ سماجوں کے کُل ... پرتی ندھی سویکار ہُوئے۔ جن میں سے ۲۰۰ پرتی ندھی ... حاضر تھے۔ اس اجلاس کی بڑی خوبی یہ تھی۔ کہ دس بجے ہی کورم ہو گیا۔ اور کارروائی شروع ہو گئی۔ پھر یہ کہ کورم بھی دو تہائی ہو گیا۔ اور وہ آخری وقت تک رہا۔ سبھا کے ادھیکاریوں نے سبھا کے کچھ نیموں کے پریورتن کا نوٹس دیا ہوا تھا۔ دو تہائی کورم ہونے سے کچھ نیموں کا سنشودھن ہو گیا۔ کنتو کچھ رہ گئے۔ سب سے بڑا سنشودھن یہ ہُوا۔ کہ سبھا کا کوئی ادھیکاری کسی پد پر لگاتار تین ورشوں سے ادھک نہ رہیگا۔ سوائے اس کے کہ اُسے اُپستھت سدسیوں کے ۷۵ فیصدی ووٹ حاصل ہوں۔

اس نئے نیم پر کہاں تک آچرن ہو سکتا ہے اس کا ثبوت اسی وقت مل گیا۔ جب پد ادھیکاریوں کے نرواچن کا سمیہ آیا۔ سب سے پہلے پردھان کا نرواچن تھا۔ رائے بہادر بدری داس جی کا نام اس پد کے لئے پیش کیا گیا۔ انہوں نے کہدیا۔ کہ سبھا ابھی ابھی یہ نشچے کر چکی ہے۔ کہ کوئی ادھیکاری ایک پد پر لگاتار تین ورشوں سے ادھک نہ رہے۔ اس لئے میں یہ پد سویکار کرنا نہیں چاہتا۔ اور نہ یہ اُچت ہی سمجھتا ہوں۔ کہ سبھا مجھے پردھان بنائے۔ کنتو سبھا کے سدسیوں نے محسوس کیا۔ کہ سبھا کو ان سے بہتر پردھان نہیں مل سکتا۔ اور ان کے بغیر سبھا کا کام خوش اسلوبی سے نہیں چل سکتا۔ اور اگر انہیں پردھان نہ بنایا گیا۔ تو سبھا کو نقصان پہنچے گا۔ اس لئے انہوں نے سروسمتی سے اگلے سال کے لئے انہیں پردھان چُن لیا۔ ایک دو اشخاص نے پہلے پہل ورودھ کیا۔ لیکن جب ووٹ لینے کا سمیہ آیا۔ تو انہیں بھی ہاتھ اُٹھانے کی جرأت نہ ہُوئی۔ اس کے بعد اُپ پردھان کا نرواچن ہُوا۔ سبھا کے تین اُپ پردھان ہونے چاہئیں۔ انبالہ کے رائے صاحب امرن رائے چونکہ پچھلے سال اُپ پردھان منتخب ہوئے تھے۔ اور ان پر نیا سنشودھن لاگو نہ ہوتا تھا۔ اس لئے میری تحریک پر انہیں سروسمتی سے اُپ پردھان چن لیا گیا۔ اس کے بعد پنڈت بشمبر ناتھ جی کا نام اُپ پردھان پد کے لئے پیش کیا گیا۔ پنڈت جی یہ نہیں۔ کہ پچھلے تین سال سبھا کے اُپ پردھان رہے ہوں۔ بلکہ ایک دو ورش کو چھوڑ کر قریباً بیس برسوں سے اُپ پردھان چلے آتے ہیں۔ اس لئے نیا نیم ان پر لاگو تھا۔ تحریک ہُوئی۔ کہ انہیں بھی سروسمتی سے اُپ پردھان چنا جائے۔ سبھا کے پردھان نے بتایا۔ کہ اگر کوئی ایک شخص ہے۔ جس کے بغیر سبھا کا کاریہ نہیں چل سکتا۔ تو وہ پنڈت بشمبر ناتھ ہیں۔ جب ان کے متعلق ووٹ

لئے گئے۔ تو دو ہاتھ ان کے خلاف اُٹھے۔ باقی سب ان کے حق میں تھے۔ اس طرح رائے بہادر بدری داس اور پنڈت بشمبر ناتھ کی وسعت میں یہ نیا نیم سشتھل کر دیا گیا۔ تیسرا اُپ پردھان میں تھا۔ میں پچھلے تین ورشوں سے لگاتار اُپ پردھان چلا آرہا ہوں۔ اس لئے جب تیسرے اُپ پردھان کا پرشن اُپستھت ہُوا۔ تو میں نے کہدیا۔ کہ میں اس پد کا اُمیدوار نہیں۔ میں تین ورش رہ چکا ہوں۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ میری حالت میں یہ نیم شتھل کیا جائے۔ اس پر پنڈت بدھ دیو اور دہلی کے لالہ نارائن دت جی کے نام پیش کئے گئے۔ بہو پکش سے پنڈت بدھ دیو جی اُپ پردھان بن گئے۔ اس سمبندھ میں جو گھٹنا ہوئی۔ وہ انتینت دُکھدائک ہے۔ جب پنڈت بدھ دیو کا نام اس پد کے لئے پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے ویدی پر کھڑے ہو کر کہدیا۔ کہ میں نے اپنا ایک وِششٹ پروگرام نشچت کر رکھا ہے۔ اور اس کی پُورتی میں لگا ہُوا ہوں۔ میں عہدوں کے جھگڑوں میں اُلجھنا نہیں چاہتا۔ میرا یہ مارگ نہیں۔ اس لئے مجھے اُپ پردھان نہ بنایا جائے۔ ان کے اس اعلان پر پردھان جی اس پد کے لئے ووٹ لینے کو کھڑے ہُوئے۔ تو آواز آئی۔ کہ پنڈت جی اُپ پردھان بننا مان گئے ہیں۔ اور ہم نے دیکھا۔ کہ تین چار اشخاص پنڈت جی کو گھسیٹے ویدی کی طرف لا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ پھر ویدی پر کھڑے ہُوئے۔ اور انہوں نے گھوشنا کی۔ کہ اگر مجھے سروسمتی سے اُپ پردھان بنایا جائے۔ تو بننے کو تیار ہُوں۔ وہ یہ کہکر چلے گئے۔ اور پردھان جی یہ دیکھنے کے لئے۔ کہ سبھا انہیں سروسمتی سے اُپ پردھان بنانے کو تیار ہے یا نہیں کھڑے ہُوئے۔ اتنے میں پھر اسی کونے سے آواز آئی۔ کہ پنڈت جی ویسے ہی اُپ پردھان بننے کو تیار ہیں۔ آپ ووٹ نہ لیں۔ اس پر پردھان جی رُک گئے۔ اور ہم نے پھر یہ دیکھا۔ کہ تین چار سبھاسد پنڈت

جی کو پکڑے ہُوئے ویدی کی طرف لا رہے ہیں۔ وہ ویدی پر کھڑے ہُوئے۔ اور فرمایا۔ کہ اگر میرے حق میں عملی طور پر سروسمتی ہو جائے۔ اور صرف دو چار ممبر میرے خلاف ہوں۔ تو مجھے اُپ پردھان بننے میں سنکوچ نہ ہوگا۔ یہ کہکر وہ چلے گئے۔ اور پردھان جی سبھا سے یہ پُوچھنے کے لئے کھڑے ہُوئے۔ کہ سبھا عملی طور پر سروسمتی سے انہیں اُپ پردھان بنانے کو تیار ہے یا نہیں۔ ابھی انہوں نے ووٹ نہ لئے تھے۔ کہ پھر آواز آئی۔ کہ آپ سبھا سے یہ نہ پوچھیں۔ پنڈت جی ہر حالت میں اُپ پردھان بننے کو تیار ہیں۔ چنانچہ وہ پکڑے ہُوئے پھر وہاں لائے گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ میں معمولی بہو پکش کی صورت میں بھی اُپ پردھان بننے کو تیار ہُوں پہلے انہوں نے کہا۔ کہ میں کسی صورت میں پد لینے کو تیار نہیں۔ کیونکہ اپنے جیون کے لئے جو پروگرام میں نے نشچت کر رکھا ہے۔ وہ مجھے ان جھمیلوں میں پھنسنے کی اجازت نہیں دیتا۔ پھر یہ کہ سروسمتی سے اُپ پردھان بنایا جائے۔ تو بننے کو تیار ہُوں۔ پھر یہ کہ عملی طور پر سروسمتی ہو۔ تو بھی اُپ پردھان بن سکتا ہُوں۔ اور آخر کار یہ کہ میں کسی حالت میں بھی اُپ پردھان بننے کو تیار ہُوں۔ یہ دھڑے بندی کا کرشمہ ہے۔ جس نے پنڈت جی کو اتنا خراب کیا۔ اگر سبھا کو یہ معلوم ہوتا۔ کہ پنڈت جی اُپ پردھان بننا چاہتے ہیں۔ تو شاید نرواچن کی نوبت ہی نہ آتی۔ یہ کہنا شاید بے جا نہ ہوگا۔ کہ وہ سویم اُپ پردھان بننا نہیں چاہتے تھے۔ لیکن ان کے دھڑے کے لوگ انہیں بنانا چاہتے تھے۔ اور وہ اپنے دھڑے کے سامنے جھک گئے۔ نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ چند ووٹوں کی اکثریت سے وہ اُپ پردھان بنے۔ اور ساری سبھا کے لئے یہ شکشا چھوڑ گئے۔ کہ دھڑے بازی کس طرح اچھے منشوں کو ان کے اصلی مارگ سے ہٹا کر غلط مارگ پر ... لا کھڑا کرتی ہے ...

پُستکالیہ ادھیکش کے نرواچن پر کوئی مت بھید نہ ہُوا۔ سبھا کے گت ورش کے منتری ماسٹر گردتہ رام جی بات پہلے ہی سے نشچے کر رکھا تھا۔ اور انہوں نے اس کی گھوشنا بھی کر دی تھی۔ کہ وہ اس ورش منتری نہیں بنیں گے۔ اس لئے جب منتری پد کے لئے پنڈت بھیم سین جی کا نام پیش کیا گیا۔ تو کسی نے ان کا ورودھ نہ کیا۔ وہ سروسمتی سے منتری ہو گئے۔ اور لالہ نوتن داس جی پچھلے تین ورشوں سے لگاتار سبھا کے کوشادھیکش چلے آتے تھے۔ نئے سنشودھن کے کارن انہوں نے گھوشنا کر دی۔ کہ وہ اس ورش اس پد کے لئے کھڑے نہیں ہوتے۔ اس لئے نئے کوشادھیکش کا نرواچن بغیر کسی ورودھ کے ہو گیا۔ اور اسی طرح پُستکالیہ ادھیکش کا۔

اس ورش کے نرواچن نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ سبھا میں ایک دھڑا موجود ہے۔ اور میں غلطی پر تھا۔ جو یہ سمجھتا رہا۔ کہ سبھا کا نرواچن کسی دھڑے بندی پر نہ ہوگا۔ نرواچن کے سمیہ معلوم ہو گیا۔ کہ دھڑے بندی کی سپرٹ موجود ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی بنیاد جمہوری اصولوں پر ہے۔ اس لئے کوئی شخص سبھا میں رہ کر کام کرنا چاہے۔ تو اسے اپنا دھڑا بنانا ہوگا۔ یا کسی زُمرہ میں رہنا ہوگا۔ ورنہ اسے سبھا سے الگ تھلگ رہ کر آریہ سماج کی سیوا کرنی ہوگی۔ کہا گیا ہے۔ کہ دھڑے میں دھرم نہیں۔ یہ بات بار بار ہمارے درشٹی گوچر ہوتی ہے۔ اس بار بھی ہُوئی۔ اس نرواچن نے ایک اور بات بھی ثابت کر دی۔ کہ یہ انقلابی نعرہ کہ سبھا کے ادھیکاری ایسے ہونے چاہئیں۔ جو اپنا سارا سمیہ سبھا کو دے سکیں۔ اور اپنی ساری شکتی اس کی سیوا کے لئے لگا سکیں۔ اور کہ وہ سبھا کے کام کو اپنی فرصت کا مشغلہ سمجھنے والے نہ ہوں۔ صرف اپنے مخالف دھڑے کے خلاف جذبہ پیدا کرنے کے لئے ہے۔ ورنہ خود اس پر عمل نہیں۔ سبھا کے سات ادھیکاری ہیں۔ ان میں سے تین پُرانے از سر نو چُنے گئے ہیں۔ اور چار نئے۔ ان چار میں سے تین ایسے ہیں۔ جن کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ انہیں سبھا کی سیوا کے سوا کوئی کام نہیں۔ وہ اپنی روزی کے لئے کام کرتے ہیں۔ اور اس قابل نہیں۔ کہ سارا سمیہ سبھا کو دے سکیں۔

یہ سوال برسوں سے چلا آتا ہے۔ کہ سبھا کا اپنا اخبار ہونا چاہیئے۔ ہر بجٹ کے وقت یہ سوال پیش ہوتا ہے۔ سبھا سب تجربے کر چکی ہے۔ اس نے ہندی کا ماسک بھی نکالا۔ اور ساپتاہک بھی۔ اردو کا ماسک بھی نکالا۔ اور ... کے سب بیکار و خسارہ ...

کی وجہ سے بند کرنا پڑا۔ تین ورش سبھا کے ماسک پتر آریہ میں آٹھ نو سو روپیہ کا خسارہ رہا۔ حالانکہ اس کے سمپادک سوامی ویدانند تیرتھ آنریری تھے۔ ایک ساپتاہک پتر کی آمدنی و خرچ کا اندازہ لگایا گیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ایک ہزار گراہکوں کا چندہ وصول ہو جائے۔ تو چھ سو کا خسارہ رہے گا۔ سبھا کو خسارہ کی پورتی کا کوئی اپائے نظر نہ آیا۔ اسے اپنے کوش میں اس کمی کو پورا کرنیکی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ اس لئے بجٹ میں ماسک آریہ کے لئے اجازت مانگی گئی لیکن جب بجٹ پیش ہوا تو ساپتاہک پتر کا پرستاؤ بھی پیش ہو گیا۔ پہلے اس بات پر ووٹ لئے گئے۔ کہ سبھا کا ساپتاہک پتر ہونا چاہئیے یا نہیں؟ اور بہو پکش سے نشچے ہوا۔ کہ ہونا چاہئیے۔ اس کے بعد یہ پرشن ہوا۔ کہ پتر ہندی میں ہو یا اردو میں؟ ووٹ لئے گئے۔ تو صرف تین چار ہاتھ اردو کے پکش میں اٹھے۔ ایک طرح سے یہ نشچے ہو گیا۔ کہ سبھا اردو کا پتر نکالنا نہیں چاہتی۔ جب یہ نشچے ہو چکا۔ کہ سبھا کا ساپتاہک ہندی میں ہونا چاہئیے۔ تو یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ اس کا خسارہ کہاں سے پورا کیا جائے۔ اس پر تجویز پیش ہوئی۔ کہ سبھا کی تمام سنستھاؤں پر برابر برابر خسارہ ڈالا جائے۔ یعنی جتنا کسی کا بجٹ ہو۔ اسی نسبت سے وہ خسارہ دے۔ گوروکل کے مکھ ادھشٹھاتا کو یہ منظور نہ تھا۔ کیونکہ اس کا بجٹ سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم نے اپنی ضرورت کے لئے ایک ساپتاہک پتر جاری کر رکھا ہے۔ ہمیں کسی اور پتر کی آوشیکتا نہیں۔ اگر سبھا کسی اور پتر کی ضرورت سمجھتی ہے۔ تو اس کا خسارہ کسی اور فنڈ سے دے۔ بہت سے وچار پریورتن کے پشچات انتم نشچے یہ ہوا۔ کہ گوروکل کانگڑی کے ساپتاہک پتر "گوروکل" کو سبھا کا ساپتاہک پتر بنا یا جائے۔ اس کا نام "گوروکل" کی بجائے "آریہ" ہو۔ وہ گوروکل میں ہی چھپے۔ اور وہیں سے شائع ہو۔ اس کا سمپادک سبھا کا منتری ہو۔ سہایک سمپادک گوروکل میں رہے۔ اور خسارہ کا حصہ سبھا کی تمام سنستھاؤں پر ڈالا جائے۔ اس طرح سبھا کے پتر کی مشکل حل ہو گئی۔ آگامی ورش ہم نشچے کر سکیں گے۔ کہ یہ تجربہ کہاں تک کامیاب رہا ہے۔ سبھا کا ماسک "آریہ" بند کر دیا جائیگا۔

سبھا کے نیموں میں ایک دو پریورتنوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ایک بڑا پریورتن سبھا کے کورم کے وشے میں ہے۔ اس سمے تک نیم یہ تھا۔ کہ ⅓ سبھاسدوں کا کورم سمجھا جائے گا۔ گت دو ورشوں میں اس نیم کے پالن کرنے میں بڑی کٹھنائی پیش آئی۔ سبھا کے سدسیوں کی سنکھیا چار سو سے بھی اوپر ہو گئی۔ اس لئے سادھارن کورم بھی مشکل سے ہوتا تھا۔ دو تہائی کورم کا تو پرشن ہی کیا ہے؟ کورم نہ ہونے سے پچھلے دو ورشوں میں سبھا کا بجٹ پاس نہ ہو سکا۔ اور پچھلے نومبر ماس میں آریہ سماج لاہور کے وارشک اتسو پر بجٹ پاس کرنے کے لئے سبھا کا ایک وشیش سادھارن ادھیویشن کیا گیا۔ اس کے لئے وشیش پربتن بھی کیا گیا۔ کنتو پھر بھی کورم تب ہوا۔ جب ساٹھ کے قریب پرتی ندھی نیم انوسار اس لئے سبھا کی ممبری سے ہٹا دئیے گئے۔ کہ ان کے آریہ سماجوں نے اپنا دشانش نہ بھیجا تھا۔ اس کٹھنائی کو انوبھو کرتے ہوئے یہ نشچے کیا گیا۔ کہ آئندہ چار سو سنکھیا تک کا کورم ایک تہائی یا چالیس یعنی ان دونوں میں سے جو کم ہو۔ وہ ہو گا۔ اور چار سو سے اوپر کی اوستھا میں سبھاسدوں کا ⅒ ہو گا۔ گویا عملی طور پر سبھا کا کورم چالیس کا ہو گا۔ اس طرح سبھا کا کام کبھی نہ رکے گا۔ جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ انگلستان کے ہاؤس آف کامنز کے ساڑھے چھ سو ممبر ہوتے ہوئے صرف چالیس کا کورم ہے۔ ہم اس سنشودھن کو برا نہیں کہہ سکتے۔ اسی سمبندھ میں ایک اور سنشودھن کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ وہ یہ کہ کسی سماج کے پرتی ندھی سویکار نہ کئے جائیں گے۔ جس نے سال بھر میں کم از کم ۲۵ روپے وید پرچار فنڈ کے لئے نہ دیئے ہوں۔ اس سنشودھن کی آوشیکتا اس لئے پرتیت ہوئی۔ کہ دھڑے بندی کے وقت ایسی سماجیں کھڑی ہو جاتی تھیں جو نیم انوسار سماج نہیں کہی جا سکتیں۔ وہ دو پیسے ماسک چندہ دے کر سبھاسد بنائے جاتے تھے۔ اور ایسی فرضی آریہ سماجوں کے پرتی ندھی لا کر سبھا کے نشچیوں کو پربھاوت کیا جاتا ہے۔ اس بدعت کو دور کرنے کے لئے پچھلے سال یہ شرط لگائی گئی تھی۔ کہ کسی آریہ سماج کا دشانش ۳ روپے سے کم قبول نہ کیا جائے۔ اس ورش یہ باقاعدہ نیم بنا دیا گیا ہے۔ کہ دشانش کے علاوہ ہر ایک آریہ سماج کو کم از کم پچیس روپے وید پرچار فنڈ کے لئے دینے ہونگے۔ اگر وہ اپنا پرتی ندھی سبھا میں بھیجنا چاہے۔ جب یہ سنشودھن پیش ہوا۔ تو اس کے خلاف بڑا شور ہوا۔ اور کہا گیا۔ کہ ہم یہ سرمایہ داروں کی تجویز کبھی پاس نہ ہونے دیں گے۔ لیکن جب سبھاسدوں کو بات سمجھائی گئی۔ تو انہوں نے بڑے بھاری کثرت سے اس سنشودھن کو سویکار کر لیا۔ اس لئے اب فرضی سماجیں کھڑی کرنے میں کسی قدر رکاوٹ رہے گی۔ اور اگر کوئی شخص سبھا پر قبضہ کرنے کے لئے دو دو پیسے کے سبھاسد بنا کر اپنے پاس سے چندہ دے گا۔ تو اسے ہی سماج کے پچیس روپے بھی اپنی جیب سے دینے ہونگے۔

ایک اور آوشیک پرشن بھی سبھا کے سامنے آیا۔ وہ یہ کہ سکولوں اور کالجوں کے وشے میں چاہیے وہ سبھا کے آدھین ہوں۔ یا سبھا سے سمبندھت آریہ سماجوں کے آدھین سبھا کی کیا نیتی ہونی چاہئیے۔ ایسی سنستھائیں کھولی جائیں یا نہ کھولی جائیں جو سبھا کے آدھین ہوں۔ یا کسی اور پربندھ میں۔ یہ وشے انترنگ سبھا کے سپرد کیا گیا۔ جو پورے وچار کے بعد سبھا کے سامنے اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ آریہ ویدک کے سنگٹھن کے لئے سبھا نے اپنے سمفر کوش سے پانچ ہزار روپیہ دینا سویکار کیا۔ یہ وشے بھی انترنگ سبھا کے سپرد کیا گیا۔ جو یہ دیکھے گی۔ کہ اس پر کہاں تک آچرن ہو سکتا ہے۔ دو ہزار روپیہ اس لئے منظور کیا گیا۔ کہ کلیات آریہ مسافر اور پنڈت لیکھرام جی کا لکھا ہوا رشی دیانند کا جیون چرتر از سر نو چھپوایا جائے۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ یہ دو ہزار روپیہ دان سے اکٹھا ہو۔ کچھ نیموں کا سنشودھن سمے کم ہونیکے کارن رہ گیا۔ ایک یہ تھا۔ کہ پرانت بھر کے آریہ سماجوں کے لئے ایک نیائے سبھا بنائی جائے۔ جس کے سامنے آریہ سبھاسدوں کے باہمی جھگڑے۔ آریہ سماجوں کے باہمی جھگڑے۔ اور پرتی ندھی سبھا سے آریہ سماجوں کے جھگڑے نپٹنے کے لئے پیش ہوا کریں۔ ایک اور سنشودھن جو بڑا مہتو پورن تھا۔ سمے ابھاؤ کے کارن پیش ہونے سے رہ گیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ سبھا کے اپدیشک سبھا کے ممبر بن سکیں یا نہ؟ تین ورش ہوئے سبھا یہ نیم سویکار کر چکی ہے۔ کہ سبھا کا کوئی ویتنک اپدیشک یا کرم چاری سبھا کا ممبر منتخب ہو کر آئے۔ ہاں ان کی یوگیتا اور ان کے انوبھو سے لابھ اٹھانے کے لئے ان میں سے کچھ انترنگ سبھا میں لئے جائیں۔ انترنگ سبھا پورے وچار کے بعد اس وشے کا نشچے کر چکی ہے۔ گت دو ورش دو تہائی کورم نہ ہونے سے یہ وشے پیش نہ ہو سکا۔ اس ورش دو تہائی کورم تو تھا۔ لیکن سمے ابھاؤ کے کارن یہ وشے پیش نہ ہو سکا۔ اب میں اس لیکھ کو سماپت کرتا ہوں۔ اس آشا کے ساتھ۔ کہ نیا نرواچن سنتوش جنک ثابت ہو گا۔ اور نئے ادھیکاری اپنے سمے میں سبھا کے کام کو آگے لے جائیں گے۔

"کرشن"

انوکھا حکم

دھوری میں ۲۶ رمئی کو سیٹھ کندن لال کے دان سے آریہ ہائی سکول کھولا گیا۔ رسم افتتاح کے موقعہ پر ریاست کے سرکردہ افسران موجود تھے۔ محکمہ تعلیم کی طرف سے سکول کے اجرا کے متعلق جو شرائط رکھی گئیں۔ وہ سب کی سب پوری کر دی گئیں۔ لیکن یکم جون کو مقامی تھانیدار کی طرف سے حکم دیا گیا۔ کہ چونکہ سکول بلا اجازت کھولا گیا ہے۔ اس لئے بند کر دیا جائے۔ ورنہ قانونی کارروائی کی جائیگی۔ سکول کا تعلق ہے محکمہ تعلیم سے۔ اور اسے بند کرنیکی ہدایت ہوتی ہے تھانیدار کی طرف سے۔ یہ انوکھا حکم مہاراجہ صاحب کی توجہ میں لایا جانا چاہئیے۔ ہمیں امید ہے۔ کہ وہ اسے ضرور منسوخ کر دیں گے۔

دُنیا کا سب سے طویل مقدمہ

فرانس میں ایک مقدمہ ۴۴۴ سال تک چلتا رہا۔ یہ مقدمہ ۱۹ر نومبر ۱۴۴۲ء میں ایک قطعہ اراضی کی بابت فرانس کے دو دیہات کے درمیان شروع ہوا تھا۔ جبکہ فرانس کی عدالت ہائے دیوانی ساڑھے چار صدیاں گزر جانے کے باوجود فیصلہ نہ کرنے پائیں۔ آخرکار عدالت دیوانی واقعہ نائیس نے اس طویل ترین مقدمہ کا فیصلہ اس طرح کیا۔ کہ دونوں گاؤں کی اراضی متنازعہ کو آدھا آدھا بانٹ دیا۔ اس مقدمہ میں فریقین کے ساڑھے چار لاکھ روپے خرچ آئے۔ حالانکہ اراضی زیر متنازعہ کی قیمت چھ ہزار روپیہ تھی۔ اور اس مقدمہ کے کاغذات ۱۸۵۶ بستوں میں بند کئے گئے۔ جن کا وزن ۲۵۶ من تھا۔ عبرت لو بھائیو، اس ایک واقعہ سے۔

شکشا سمتی کا چناؤ۔ پنجاب آریہ شکشا سمتی کا چناؤ ۳۱ر مئی کو ہوا۔ پردھان پروفیسر گوپال داس کھنہ ایم۔اے۔ اپ پردھان: پنڈت بشمبر ناتھ۔ باوا بلونت سنگھ۔ پروفیسر شودیال۔ منتری لالہ سورراج۔ اپ منتری شومت۔ اور خزانچی سردار مہر سنگھ چنے گئے۔

بالکل مُفت

مجرب دوائیاں۔ سرمہ۔ چورن۔ منجن۔ گولی۔ بال صفا پوڈر۔ گھڑی۔ خضاب۔ مرہم وغیرہ بالکل مفت حاصل کرنے کا راز ایک پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر آج ہی منگا لو۔ ورنہ یقیناً محروم رہ جاؤ گے۔ کیونکہ ہم نے صرف چند سو آدمیوں کو ہی مفت تقسیم کرنیکا ارادہ کیا ہے۔ شروع کے چار سو آدمیوں کو جام صحت بھی مفت۔ اپنے کاروبار کا لٹریچر مفت بھیجئے۔ اور ہم سے منگائیے۔

کرشن کمار ورما
بہادر گڑھ ضلع میرٹھ (یوپی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دلچسپ سوشل افسانہ

سماج کی بھینٹ

لیکھکا:۔ کماری شانتی دیوی

وہ ودوشی تھی۔ ایشور نے اُسے ایسا ہردیہ دے رکھا تھا۔ جو بالیہ اوستھا سے ہی گیان کا پیاسا تھا۔ دُکھیوں کا مِتر تھا۔ کرُونا پُکار اُس کے ہردیہ کو چھید کر ایک امِٹ چھید بنا دیا کرتی تھی۔ اُس کو بھرنے کے لئے اُسی چھید کے دُکھ کو جھیلنے کے ہیتو میں وہ تنمیہ رہا کرتی۔ گیان تو تھا سیوا کی پیاسی یُوتی ودوش بنی۔ بیاکل تھی۔ کیا کرتی۔ کیا نہ کرتی؟ ہندو پریوار کی ایک کنیا کیول وواہ کے لئے اُتپن ہوتی ہے۔ وواہ کے پشچات جن سنکھیا ورِدھی کی ایک ماتر آشا ہی اُس سے کی جاتی ہے۔ ایسی پریستھتیوں میں بندھی وہ یُوتی چھٹ پٹا رہی تھی۔

(۲)

ان دنوں وہ ابھی بچی تھی — ابودھ — نہ جانتی تھی۔ کہ ہندو سماج استری شکشا کا کتنا ورودھی ہے۔ اُس نے اپنے ہردیہ میں ایک بیج بو رکھا تھا۔ وہ اُسے سینچنا چاہتی تھی۔ ودیا پراپتی کی لگن میں وہ بھیتر باہر سب کچھ کھو چکی تھی۔ کنتو وہ کب سنبھلی۔ جب پتا کی مُدرا سے اُسے سپشٹ پرتیت ہو گیا۔ کہ ہندو ناری جیون کا اُدھار جن کے لئے نہیں بنائی گئی۔ اس لئے ودیا سے اُس کا کچھ سمبندھ نہیں۔ اُس کا ننھا سا ہردیہ رو اُٹھا۔ کنتو کیا کرتی؟ سنسار سے بالکل انبھگیہ بھولی بالکا کیا کرتی؟ پس اُس نے اپنے اُگتے ہوئے پودے کو اُکھاڑ پھینکا۔ اُس کی ننھی سی آشا بھیتر کی بھیتر ہی مسلی گئی۔ اُس کا روتا ہوا ہردیہ تھک کر سو گیا۔

(۳)

سوتی ہوئی جنتا کی بھانتی وہ بھولی بالکا بھی چیتی۔ راشٹریہ ویلیت ہو جانے پر اُس کی تھکان کم، بہت کم ہو چُکی تھی۔ سمیہ ویلیت ہو جانے پر اُس کی آیو بھی بڑھ چکی تھی۔ اندرپت بالیہ پن اب یوبن کو اپنا ستھان دے چکا تھا۔

یُوتی دیاکل تھی۔ تڑپ رہی تھی۔ کنتو بھی نرا پرادھ۔ ایشور نے کُوٹ کُوٹ کر اُس کے ہردیہ میں سُوبچار بھر دیئے تھے۔ کنتو ہندو یُوتی اور سُوبچار! آکاش پاتال کا کیا ساتھ۔ ہندو بالا کے وچاروں کا مُولیہ ہی کیا؟

نگر کے سب سے گندے بھاگ میں جہاں پرایہ نیچ جاتیاں بستی ہیں۔ وہ سوچتا اپنا بھینکر پرکوپ دکھا رہی تھی۔ نیچ جاتیوں کی سیوا کون کرتا — لوگ دھڑا دھڑ مر رہے تھے۔ یُوتی ہر دن سُنتی۔ کہ منشیہ بنا سیوا کے ہی کال کے گراس ہو رہے ہیں۔ تو تڑپ اُٹھتی۔ اُس کا ناری ہردیہ رو اُٹھتا۔ وہ گھر میں بیٹھی سُن تو رہی تھی سب کچھ۔ کیوں نہ وہیں جا کر اُن کی سیوا کرے۔ بیری بوڑک جینے جی مر رہے ہیں۔ اور کیا یُوتیاں بھی مِٹ جائیں۔ نہیں۔ یہ نہ ہو سکیگا۔ یُوتی نے ساہس بٹور کر باہر جانے کی آگیا مانگی۔ ہندو یُوتی گھر کے باہر! اسمبھو! او واہت کنیا بھلا پُرشوں میں کیونکر جا سکیگی۔

یُوتی کرودھ سے تلملا اُٹھی۔ منشیتا کا اتنا پتن! سہسروں استری، پُرش اور بچے کال کے گراس بنیں اور وہ سیوا نہ کر سکے! کنتو آگیا کی اوہیلنا کیسے کرے؟ وہ ہندو پُتری تھی۔ اتنا ساہس کہاں؟

یُوتی کا رکت تو اُبل رہا تھا۔ یہ کیا اپرادھ تھا؟ ایشور نے اُس کا ہردیہ ہی ایسا بنایا تھا۔ کنتو وہ سہن شیل۔ وچار شیل اور آگیا کارنی ہونے پر بھی مانوتا کے وچاروں کو دبا نہ سکی۔ اس نے نشچیہ کیا کہ جاؤں گی — من مانی کروں گی!

(۴)

یُوتی پرستن تھی۔ ایک دھنی۔ سُندر، شکشت نتھا سو سبھیہ یُوک کی سہ دھرمنی تھی۔ نوکر چاکر آگیا پالنے کو سدا تتپر! گھر کے کاموں سے چھٹی ہی تھی۔ جنتا کی سیوا کا بھلا اس سے کون سا سُندر اوسر ملے گا۔

(۵)

پڑوس میں ایک استری پرسو ویدنا سے چھٹ پٹا کر مر گئی۔ ایک سُندر نو جات کنیا شو کے پاس ہی پڑی تھی۔ یُوتی نے اُسے اُٹھا لیا۔ ہردیہ سے لگایا۔ اُس کا ماترتو جاگ اُٹھا۔ شِشو کو پیار سے گود میں اُٹھا کر اُلاس سے بھری ہوئی یُوتی گھر آئی۔

"اسے کہاں سے لائی ہو؟" پتی نے کہا۔

یُوتی نے پُورن گھٹنا کہہ سُنائی۔

"کیا کرو گی؟"

"لالن پالن"

"کیا اس کے پتا جیون اُپُورن تھا؟" پتی نے ویَنگ کسا۔

"ہاں!" یُوتی مسکرائی۔ وہ پتی کا آشیہ نہ سمجھ سکی تھی۔

"اسے اناتھ آلیہ میں بھیجدو۔ سنتان کا ابھاو پرائے شِشو نہیں بھر سکتے۔"

یُوتی نے پرشن سُوچک درشٹی سے پتی کی اور دیکھا۔

"کہتا ہوں شِشو کو اناتھ آلیہ میں بھیجدو۔"

"کنتو آپ تو شِشو کے لئے بڑے لالائیت تھے۔"

"کیول اپنے کے لئے۔ پرائے بچوں کے لئے نہیں۔"

"تو کیا چاہتے ہو۔ جو اُتپن ہو چکے ہیں۔ انہیں مرنے دیا جاوے۔ اور ......"

"میں پُوچھتا ہوں۔ میرے گھر میں تم پرائے بچے کو کیوں اُٹھا لائی؟"

"بچہ اناتھ تھا۔ میں اُسے اپنے گھر اُٹھا لائی۔"

"نہیں، اس بچے کو تم میرے گھر میں نہیں رکھ سکتی۔"

(۶)

جنتا نے دُوسرے ہی دن سماچار پتروں میں پڑھا۔ "ایک سبھیہ گھرانے کی ہندو یُوتی کی آتم ہتیا۔ ساتھ میں ایک چِٹھی بھی تھی۔ اُس میں لکھا تھا:۔

"جس جاتی میں بچپن سے لیکر مرتیو تک اپنے وچاروں کا کوئی مولیہ نہ ہو۔ جہاں کنیا کی پرتیک اچھا کیول اسی لئے کچلی جاوے۔ کیونکہ وہ کنیا ہے۔ جہاں نہ وہ بچپن میں سوادھین ہے۔ نہ یوا اوستھا میں۔ نہ وہ پتا کے گھر کچھ کر سکتی ہے۔ کیونکہ وہاں ایک اوواہت یُوتی کا کچھ استتو ہی نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی پتی کے گھر کچھ کر سکتی ہے۔ کیونکہ وہ اُس کا لِنس لِنس کا سوامی اُس کا پتی ہے۔ اُس کی اچھا کے وِرُدھ وہ کر ہی کیا سکتی ہے۔ ایسی جاتی میں ایک استری شو سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں۔ جیوت استریاں ایسی جاتی میں نہیں رہ سکتیں۔"

اُس مہلا رتن کو کھو کر ہندو سماج نیچا سے جھک گیا!

سوہن

اپنی آنکھوں کی حفاظت کیجیے

دکش

ویسے تو جسم کا ہر ایک عضو نہایت ضروری چیز ہے۔ اور انسان کی ہستی کو مکمل بنانے کے لئے ہر عضو کا تندرست حالت میں رہنا ایک لازمی امر ہے۔ مگر انسانی جسم کی خوبصورتی کے علاوہ روزمرہ کی زندگی میں آنکھوں کا درجہ بہت اُونچا مانا گیا ہے۔ آنکھوں کی قدر و قیمت کا اگر صحیح اندازہ لگانا ہو۔ تو کبھی ایسے شخص سے پُوچھیے۔ جو ایک دفعہ آنکھیں کھلنا ہُوا اس سنسار کی بہار دیکھ چکا ہو۔ اور بعد میں اُسکی بدقسمتی سے قدرت نے اُسکی آنکھوں کی روشنی چھین لی ہو۔ آنکھوں کو تندرست حالت میں رکھنے کے لئے بہت بڑے تردد کی ضرورت نہیں۔ صرف دو چار آسان قواعد کے پابند رہنے سے ہی انسانی مشینری کی یہ کل نہایت وفاداری سے مرتے دم تک باقاعدہ کام کر سکتی ہے — عام طور پر جو باتیں نظر کی کمزوری کا باعث بنتی ہیں۔ اُن میں (۱) بے قاعدہ اور مدھم روشنی میں پڑھنا لکھنا۔ یا کشیدہ وغیرہ نکالنا۔ (۲) لال مرچ۔ چاٹ اور گرم مصالحے کھانا۔ (۳) گندے رومال یا گندے ہاتھوں سے آنکھوں کو ملنا۔ (۴) گندے تولیہ کا استعمال۔ (۵) رات کو دیر تک جاگتے رہنا۔ (۶) تمباکو سگریٹ اور دیگر منشیات کا استعمال۔ (۷) چائے یا قہوہ کا اعتدال سے زیادہ پینا۔ (۸) بدہضمی۔ قبض۔ زکام۔ نزلہ اور دماغی بیماریاں۔ (۹) بدچلنی۔ (۱۰) ہر وقت غصہ میں رہنا۔ (۱۱) گرد و غبار اور دُھوپ میں پھرنا۔ (۱۲) کھٹی چیزیں اور کچے پھل کھانا وغیرہ وغیرہ شامل ہیں — آنکھوں کی صحت اور نظر کی درستی کے لئے انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ عمدہ اور سادہ غذا کھائے۔ تازہ دُودھ۔ گھی اور مکھن وغیرہ کا استعمال کرے — پھل امرود۔ سیب۔ کیلا۔ تازہ سبزی گاجر اور شلغم آنکھوں کے لئے نہایت مُفید ہیں۔ سبزی ترکاری میں لہسن کا استعمال آنکھوں کی بینائی کو تقویت بخشتا ہے۔ لیکن حد اعتدال سے زیادہ اس کا استعمال مضر ہوتا ہے۔ صبح سویرے ہرے کھیتوں یا باغ وغیرہ کی سیر کرنا ازحد مُفید ہے۔ پڑھنے لکھنے کے لئے کافی روشنی ہونی چاہیئے۔ اور روشنی بائیں یا اُوپر کی طرف سے آنی چاہیئے۔ دن میں دو چار دفعہ حسب موسم صاف اور ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دینے چاہیئں۔ سادہ اور صاف پانی آنکھوں کے لئے طاقت بخش خوراک کا کام دیتا ہے۔ جب گرد و غبار یا دُھوپ میں سے آ کر خاص طور پر آنکھوں کو خُوب اچھی طرح دھونا چاہیئے۔ گاہے بگاہے بورک ایسڈ (ایک انگریزی دوائی) کے لوشن سے آنکھوں کو دھونا چاہیئے۔ جب کبھی آنکھوں میں ذرا سی تکلیف بھی محسوس ہو۔ اُس کا فوراً تدارک کرنا چاہیئے۔ تاکہ بڑھنے نہ پائے۔ قبض کو دفع کرنے کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے۔ رات کو پوری نیند لینی چاہیئے۔ سونے سے پہلے آنکھوں کو دھو لینا چاہیئے۔ اگر رات کو کسی اچھے سُرمہ یا بورک ایسڈ کی ایک دو سلائی آنکھوں میں ڈال لی جائے۔ تو بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ آنکھوں کو دھوئیں سے ضرور بچانا چاہیئے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جاپانیوں کی ترقی کا راز

لیکھک:- مہتہ جیمنی جی بی - اے - ویدک مشنری

جاپان کی صنعت و حرفت - تجارت اور ترقی زراعت نے دُنیا کو حیرت زدہ کر دیا ہے۔ لہذا میں ناظرین کے لئے جاپانیوں کے چند امتیازی خصوصیات نیچے درج کرتا ہوں۔ جو ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہونگی۔

(۱) تعلیمی خصوصیات۔ جاپان کا طریق تعلیم دُنیا کے دیگر ممالک سے نرالا ہے۔ اگرچہ جاپان نے طریق تعلیم امریکہ - انگلینڈ اور جرمنی سے حاصل کیا - لیکن اُن ممالک کے طریق تعلیم کو لیکر پھر اپنے سانچہ میں ڈھال کر اسے نئی رنگت دیدی ہے۔ جس کی چند خصوصیات یہاں درج کرتا ہوں۔

(الف) جاپان میں ابتدائی تعلیم مفت لازمی ہے۔ بلکہ کتب۔ کاغذ۔ سلیٹ۔ پنسل وغیرہ سب سرکار سے ملتا ہے۔ لڑکوں کی صحت کی طرف سب سے پہلے خیال کیا جاتا ہے۔ استاد کا کام ہے۔ کہ لڑکوں کے ناخن - مُنہ - ناک - آنکھ کی صفائی کا خیال رکھے۔ بچوں کو سنگترہ۔ کیلا اور چائے کا پیالہ روزمرہ سکول کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

(ب) ابتدائی تعلیم میں اخلاق کی طرف بہت دھیان دیا جاتا ہے۔ اُستاد کا کام لڑکوں کے سکول کے باہر چال چلن کی نگرانی رکھنے کا بھی ہے۔ خفیہ پولیس لڑکوں کو سگریٹ پیتے یا شراب کی دُکان کے پاس کھڑا دیکھ لے۔ تو ہیڈماسٹر کو رپورٹ کرتی ہے۔ اور وہ لڑکوں کو تنبیہ کرتا ہے۔ ساتھ ہی لڑکوں کے استاد اور والدین کو بھی فہمائش کرتا ہے۔ کہ ایسی حرکات آئندہ طالب علم کرنے نہ پائے۔ اس پر مفصل بیان میری کتاب "آئینہ جاپان" میں ہے۔

(ج) چھوٹے لڑکوں کو یعنی آٹھ برس سے ۱۴ برس تک کے بچوں کو دستکاری بھی سکھائی جاتی ہے۔ مثلاً کھلونے بنانا - بٹن تیار کرنا - اور دیاسلائی کی ڈبیاں بنانا وغیرہ ۲۴ - ۱۳ قسم کے گھریلو دھندے بچوں کو سکھائے جاتے ہیں۔

(د) تعطیل کے دن استاد اپنے جماعت کے طلبا کو ہمراہ لیکر پہاڑ کی سیر - سمندری ذخائر - باغات کی سیر - کھنڈرات - عجائب گھر وغیرہ مختلف مقامات کی سیر کراتا ہے۔ اور تفریح طبع کے ساتھ وہاں کی تمام اشیاء کی واقفیت بھی کراتا ہے۔ گویا تعلیم لڑکے پر بوجھ ثابت نہ ہو۔ بلکہ ہر ایک چیز کا گیان بطور تفریح طبع حاصل ہو جاوے۔

(ر) میٹرک کی تعلیم میں ورزش - دستکاری اور کتابی تعلیم کی طرف زور دیا جاتا ہے۔ ہر ایک طالب علم کے لئے ایک نہ ایک ہنر سیکھنا لازمی ہے۔ کالجوں کی تعلیم کا مفصل حال میری کتاب "آئینہ جاپان" میں دیکھیں۔

غرضیکہ جاپان میں کتابی تعلیم کے علاوہ دستکاری کی تعلیم - حفظانِ صحت کی عملی تعلیم - اخلاقی تعلیم - زراعتی تعلیم - فن سنگتراشی - سیاسی - معاشرتی ہر قسم کی تعلیم کا انتظام ہے۔ ایسی یونیورسٹیاں بھی ہیں - جہاں امتحان نہیں لئے جاتے - صرف کالج کے تعلیمی بورڈ کی سند کافی ہے۔

(۲) جاپان کی ترقی کے بواعث

(۱) جذبہ حب الوطنی - (۲) قومی زبان - (۳) قومی سیرت و خدمت - (۴) ڈسپلن - (انضباط) (۵) لازمی مفت تعلیم - (۶) دیانتداری - (۷) فرض شناسی - (۸) قوت و مادہ اختراع - (۹) دُوسروں کی خوبیوں کو حاصل کر کے یا نقل کر کے اپنے اندر جذب کر لینا - (۱۰) کاروبار میں اشتراک عمل - (۱۱) ارزاں بجلی ماہواری خرچ بجلی کا چھ آنہ (۱۲) ارزاں سامان رسل و رسائل - لفافہ کی قیمت ۱/۲ پیسہ - کارڈ ۳/۴ پیسہ (۱۳) مہاراجہ کے لئے جان قربان کرنا - اس کے احکام کو بمنزلہ ایشوری حکم ماننا - (۱۴) ہر گھر میں ریڈیو - (۱۵) سادگی لباس و خوراک و رہن سہن (۱۶) لڑکیوں میں تیاگ اور جذبہ حب الوطنی - (۱۷) قدرت کی مہربانیاں یعنی پہاڑ اور ندیوں اور جنگلوں کی کثرت - (۱۸) موت سے بیخوفی - (۱۹) جذبہ خودداری - (۲۰) کسی کام کرنیکو عار نہ سمجھنا - ہر ایک پیشہ کو عزت والا سمجھنا۔

ان امور نے جاپان کو اس قدر بام عروج پر پہنچا دیا ہے۔

(۳) جاپان میں ارزاں مال ہونیکے بواعث

(۱) سستی مزدوری (۲) کارخانوں کا دن رات جاری رہنا (۳) سادہ معیار زندگی - (۴) استریوں کا ارزاں ملازمت پر کام کرنا - (۵) معقول ڈسپلن (نظام) (۶) شدید مقابلہ (competition) (۷) گورنمنٹ کی طرف سے ہر کام میں حوصلہ افزائی اور مربیت - (۸) رسل و رسائل کی سہولیت اور ارزانی - (۹) لاٹری سسٹم کے ذریعہ چیزوں کو ارزاں فروخت کرنا - (۱۰) کام میں چستی - (۱۱) غیر ممالک میں اپنی اشیاء کی برآمد کثیر التعداد میں (۱۲) دیش بھگتی کا جذبہ - (۱۳) زیادہ وقت کام کرنا - چونکہ ملک سرد ہے اس لئے وہاں کام زیادہ وقت ہوتا ہے - وہاں دن بھی بڑے ہوتے ہیں - (۱۴) زور شور سے پراپیگنڈہ (اشتہار بازی اور بذریعہ ایجنٹوں کے اشیاء کی شہرت کرنا - (۱۵) ہر چیز کے نمونہ کے ڈیزائین تیار کرنا - اور ہر جگہ کے اقتصادی اور تجارتی حالات سے واقفیت رکھنا۔

(۴) جاپان میں امتیازی خصوصیات کے دس اصول یہ ہیں:- (۱) آزادی - (۲) باقاعدگی یعنی پابندی اصول سے کام کرنا - (۳) وقت کی پابندی سے کام کرنا (۴) دیانتداری (۵) سادگی - (۶) سداچار - (۷) خوش خلقی - (۸)

وید کیا ہے اور ان میں کیا ہے؟

وید کے متعلق ابتدائی ضروری واقفیت (نمبر ۱)

وید کے وشے میں کچھ سنیہ گیان پراپت کرنے کے سمیہ سب سے پرتھم "وید ایک ہے" اتھوا "وید چار ہیں" کیونکہ وید اننت ہیں۔ اس وشے کا یتھارتھ گیان پراپت کرنا اتینت آوشیک ہے۔ اس سمیہ سروسادھارن جنتا میں وید کے وشے میں بڑا ہی اگیان پھیلا ہے۔ اتنا ہی نہیں پرنتو جو لوگ سناتن ویدک دھرم کے پورن ابھیمانی سمجھے جاتے ہیں - ان میں بھی وید کے وشے میں شدھ وچار سُدھ ہوئے ہیں۔ کئی مانتے ہیں - کہ "وید چار ہیں۔ اور وہ پرسپر بھن ہیں - اُن کا کوئی پرسپر سمبندھ نہیں ہے۔ جس وید کا جو انویائی ہوگا۔ وہ اُس کا ادھیین کرے - اُس کو دُوسرے وید کا درشن کرنے کی بھی آوشیکتا نہیں ہے۔ کئی دھارمک لوگوں کا ایسا خیال ہے۔

کئی دُوسرے لوگ مانتے ہیں۔ کہ چار وید تو ٹھیک ہیں۔ پر اُن کی شاکھائیں پرسپر بھن ہیں۔ شاکھا سنہتاؤں کا ادھیین کرنے کی کوئی آوشیکتا نہیں ہے۔ اس طرح وِلکھشن مت پرچلت ہوئے ہیں۔ اس کارن اکھل وید کا ادھیین کرنے کی پرپاٹی ٹوٹ گئی - اس سے ویدک دھرم کی بڑی بھاری ہانی ہوئی ہے - رگ وید کا ادھیین مہاراشٹر میں اس سمیہ میں ہے - پرنتو پچاس ورش پورو جتنا تھا - اُس کا سوواں بھاگ بھی اس سمیہ نہیں ہے۔ اتھرو وید کا ادھیین تو پرایہ لپت ہی ہوگیا ہے - کچھ دو چار پنڈت کاشی میں تھا پرایہ دھیا میں ہیں۔ سام وید کا ادھیین بھی پرایہ لپت ہی ہوا ہے۔ گجرات مہیسور تھا اُس کے آس پاس کے پردیش میں تتھا کاشی میں تھوڑا سا ادھیین ہے۔ شاکھا سنہتاؤں میں سے دکھشن دیش میں کیول تیتریہ سنہتا کا ادھیین ہے۔ مادھیم دن - کانو آدی شاکھاؤں کے دو وان گنگچت پرسنگ کے پاس ہیں شیش شاکھاؤں کا ادھیین پرایہ لپت ہی ہوا ہے۔ ادھیین لوپ ہوا ہے۔ تو بھی ویددھرم سیوکوں اس وشے میں کوئی کھید نہیں ہوتا ہے۔ اور اس کے ادھیین کے لئے کوئی کسی حیثیت پریتن بھی نہیں ہو رہا ہے - اتنا ہی نہیں، پرنتو ان اپلبدھ گرنتھ شدھ مُدرت اوستھا میں ملنے چاہئیں۔ بھی اچھا کسی جگہ نہیں دکھتی ہے۔ کسی بھی دھرم کے دھرم گرنتھ کے وشے میں اتنی اداسینتا نہیں ہے۔ جتنی ویددھرم کے گرنتھوں کے وشے میں اس سمیہ دیکھ رہی ہے۔

وستو ته دیکھا جائے۔ تو اس سمیہ ویددھرم کے لیش کے لئے کٹ مرنے کے لئے لاکھوں لوگ تیار ہونگے - وید کو بُرا شبد کہا جائے - تو سہن کرنے کے لئے کوئی تیار نہیں ہوگا - وید کے لیش کی رکھشا کرنے کے لئے لاکھوں روپوں کا ویئہ کرنے کے لئے لوگ تیار رہیں گے - پرنتو وید دن کو اتی شدھ اوستھا میں مُدرت کرنے کے لئے اُس کے سنیہ ارتھ کی کھوج کرنے کے لئے، اس کاریہ کے لئے اتینت آوشیک دھن سمان کرنے کے لئے کبھی پرکار کوئی ویہ نہیں کریں گے۔ اور نہ کوئی اس کا پربندھ کریں گے۔ ایسی وچتر اوستھا اس سمیہ ہوئی ہے۔

پراچین پرپاٹی کے انوسار دیکھا جائے۔ تو یہ کاریہ گھرانوں کے سپرد کیا گیا تھا۔ ایسا پرتیت ہوتا ہے "ویدی" اس نام کے کئی براہمنوں کے گھرانے ہیں۔ یہ گھرانے اتی پراچین ہونگے - اس میں سندیہہ نہیں ہے۔ جس سمیہ ایک ہی "وید" تھا ایک وید کے چار وید بنے نہیں تھے۔ اس سمیہ اس ایک وید کا آنوولا کر ادھیین کرنے کا بھار اپنے سر پر لینے والے یہ "ویدی" گھرانے کے لوگ ہیں۔ "ویدی" کا ارتھ — وید جن کے پاس ہے وید کا ادھیین جو کرتے ہیں۔

ایک وید کے چار وید جس سمیہ ویدویاس نے ادھیین کے سکھ ارتھ کئے۔ اُس سمیہ "چتر ویدی" "ترویدی" "دو ویدی" گھرانے نرمان ہوئے۔ اپنی شاکھا کا ادھیین تو پرنیک دوج کے لئے اتینت آوشیک ہی تھا وہ تو ہر ایک دوج گروکل میں یا گھر میں کرتا ہی تھا۔ دوجتو سدھی کے لئے (باقی صفحہ ۱ پر)

سکولوں میں اُردو کی تبلیغ کیسے کیجاتی ہے؟

(از ماسٹر بہاری لال جی دہلی)

... جماعت ورشش کا وایو منڈل تو ... بھارت ... ہے۔ اس پر بھی اب سکولوں میں ... جاری کی جارہی ہیں۔ جو پر سپیر ... کرنے کے ستھان میں پرسپر دیش ... ہیں۔ اس لیے مت بھید اور دُبھاگ ... کا کر تو یہ ہے۔ کہ وُہ ٹیکسٹ ... کوئی ایسی پستکیں نہ پاس ... دیں۔ جو دویش کے بھاؤ اُتپن کریں۔ ... پستکیں غلطی سے پاس ہوگئی ... کو خارج کر دیں۔ اور ایک سب ... اس بات پر وچار کرنے کے لیے بٹھائی ... جو اس بات کی چھان بین کر کے دویش ... اُتپن کرنے والی پستاؤں کو سویکرتی ... سے باہر کرنے کی یوجنا کرے۔

... ہمارے ہاتھ میں ایک پستک "ہمارا ... چوتھا بھاگ" ہے۔ جو اس ورنش ... جماعت کے لیے ٹیکسٹ بک کمیٹی ... پاس ہوئی ہے۔ اُس کے پرشٹھ ۳۱۸ ... ۳۲۷ تک ایک ہی دشا اُردو کی ہمہ گیر ... ہے۔ اس کے لیکھک مولانا عبدالحق ... اس پستک سے ہم کچھ واکیہ اُودھرت ... ہیں۔ جو دویش پھیلانے والے ہیں۔

... شخص اُردو کی خدمت نہیں کرتا۔ وُہ ... اور ناسعادت مند ہے۔" پرشٹھ ... نمبر ۳۱۷۔

(۲) "میں نے نیلگری کی پہاڑیوں اور مالابار ... کے علاقے میں بہت سے اُردو مدرسے قایم ... ہیں۔ ایک مدرسے کی کیفیت سُنیئے۔ اس ... میں ہندو لڑکے اور لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ ... اُردو زبان لازمی قرار دی گئی ہے۔ ... اسے شوق سے پڑھتے ہیں۔ بعض ... پاٹ بھی پڑھتے ہیں۔ وہاں کا صدر ... مدرس بھی ہندو ہے۔ مکان بھی ایک ... ہندو نے دیا ہے۔ ایک بار وہاں ایک جلسہ ... ہوا جس کا افتتاح ایک ہندو لڑکی نے ... سورۃ فاتحہ پڑھ کر کیا۔ اور ایک اچھوت ... لڑکی نے نعت پڑھی۔ اُردو حقیقت میں ہماری ... مشترکہ زبان ہے۔ اس کے خلاف تعصب ... محض سیاسی تعصب ہے۔" پرشٹھ نمبر ۳۱۷ ... و ۳۱۸۔

(۳) ناگ پور میں ایک اچھوت کے ایک گرو ... ہیں۔ ہزاروں اچھوت اُن کے مُرید ہیں۔ ... ہندو برہمن اُن کے دُشمن ہیں۔ ایک دن ... میں اُن سے کہہ رہا تھا۔ کہ اُردو ملک کی مشترکہ ... زبان ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ یہ ہندوؤں و ... مسلمانوں کی زبان نہیں۔ بلکہ خدا کی ... زبان ہے۔" پرشٹھ نمبر ۳۲۰

۴۔ میرا ایک طالب علم ہے۔ اُس نے اردو لی تھی۔ وُہ بڑی اچھی اردو لکھتا ہے۔ وُہ کہنے لگا۔ کہ "ایک دفعہ میں ریل میں سفر کر رہا تھا۔ کہ اپنے ایک ہم سفر سے دیا سلائی مانگی۔ اُس نے کہا اب اسے دیا سلائی نہیں کہتے۔ بلکہ دُھوم رسلاکا (دُھوم کا ارتھ دُھواں اور سلاکا کا ارتھ سلاخ یعنی دھوئیں کی سلاخ کہتے ہیں۔ اب آپ یاد رکھیئے اگر ہم نے اُردو کی خبر نہ لی۔ اور اس کے لئے جان توڑ کر محنت و تنظیم کے ساتھ کوشش نہ کی۔ تو اس کی بجائے ایک ایسی زبان آجائے گی۔ جیسے اب ہم راکشسوں کی زبان کہتے ہیں۔ پھر وُہی انسانوں کی زبان بن جائے گی"۔ پرشٹھ نمبر ۳۲۵

(۵) بنگالی گالی دیتا ہے۔ تو اُردو میں۔ اور اُردو تو سبحان اللہ ذخیرہ ہے۔ پرشٹھ نمبر ۳۱۸

اُوپر کے واکیوں سے یہ سدھ ہوتا ہے۔ کہ مولانا عبدالحق صاحب اُردو کی سیوا کرنے والوں کے سوائے ساری دُنیا کو کپوت اور ابھاگا کہتے ہیں۔ ساتھ ہی وُہ اُردو پرچار کے پردے میں اسلام کا پرچار کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہندوؤں کو اچھوتوں کا شترو سدھ کر کے اچھوتوں اور ہندوؤں میں بیر بڑھانا چاہتے ہیں۔ اور جو لوگ ہندی اور سنسکرت پڑھتے ہیں۔ اُن کو آپ راکشس بناتے ہیں۔

آپ اس بات پر بڑا گرو کرتے ہیں۔ کہ اردو زبان میں بہت سی گالیاں بھی ہیں۔ ان باتوں سے اُردو کا پرچار ہونے کے ستھان میں اُردو سے گھرنا پیدا ہوگی۔ اور پرسپر دویش پیدا ہوگا۔ یدی سرکاری پد ادھیکاری یہ دوش ہٹانا چاہتے ہیں۔ اور وُہ دو یار تھیوں اور ادھیاپکوں میں پرسپر کا دویش دُور کر کے آپس میں میل چاہتے ہیں۔ تو ان کو ایسی پستکیں ٹیکسٹ بک کمیٹی کی سویکرت لسٹ سے ہٹا دینی چاہئیں۔ اور جن سکولوں میں ایسی پستکیں ہوں۔ اُن کو سوچنا دی جائے۔ کہ وُہ ایسی پستکوں کو پڑھانا بند کریں۔ ذرا سوچنے کی بات ہے کہ وُہ ادھیاپک جب ان باتوں کی ویاکھیا کریں گے۔ تو اس کا پربھاو ودیارتھیوں پر کیا ہوگا؟ یہ شوک کی بات ہے۔ کہ اس پستک کو خواجہ غلام احمد ڈائریکٹر شکھشا وبھاگ جموں و کشمیر کے نام سے سمبودھت کیا ہے۔ اور ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب پرنسپل جامعہ ملیہ دہلی کی سیوا میں پیش کیا ہے۔ دونوں سجنوں کو اپنا نام اس پستک سے واپس لینا چاہیئے۔ اور کھُلم کھلا اس بات کی پتروں دوارا گھوشنا کر دینی چاہیئے۔

(بقیہ صفحہ ۶) تو اننت ہی آدھنیک تھا۔ اور اننا موشناؤ سہنتا کا ادھین سب وُہ جیوں کے لئے اننت آوشیک ہونیکے کارن وُہ تو پرتیک دُوج کرتا ہی تھا۔ اس سے وُہ "دوج" کہلاتا تھا۔ رگ وید، یجر وید، سام وید، اتھروید، یہ اسکے نام تھے۔ جو کبیں سنہتا کا ادھین اُس نے کیا ہے۔ اس کے درشتک نام تھے۔ اسکے پیچھے اور اس سے ادھک جنہوں نے دو تین، اتھوا چار ویدوں کا ادھین کیا ہو۔ اُنکو دُویدی، ترویدی اور چترویدی کہا جاتا تھا۔ یہ تو وشیش ودتا کی پدویاں ہوتی تھیں۔ پر آج ان لوگوں کے نام دُوبے یا دُوبے، تبوے۔ تیبے تواڑی (ترویدی کا بگڑا نام) تھا۔ چوبے۔ چوبے ہو چکے ہیں۔ ایک دو تین یا چار ویدوں کے ادھین کا تو کہیں پتہ بھی نہیں ہے۔ پرنتو ناموں کا بھی پتہ نہیں۔ وید ادھیین کی اوستھا کہاں تک بگڑی ہے۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔

ایک وید کا تو ستتو بھی نہیں رہا۔ سنبھوتہ دیا جی کے پڑوہر بھاجی کے سمیہ ہوگی۔ تو ہوگا۔ چار ویدوں کا بھی ٹھیکا ہو گیہ ادھیین نہیں رہا۔ اب جو رہا ہے۔ وُہ نام ماتر دیدک دھرم کا ابھیمان۔ یدی اتنی اُوسینتا اور دمکھتا رہی۔ تو وُہ بھی ستھر رہنے گا یا نہیں۔ اس وشے میں بڑا ہی سندیہہ ہے۔ کیونکہ اس سمیہ جو وید کا ابھیمان دھارن کرتے ہیں۔ وہ بھی ادھیین کرنیکی اچھا تک نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وید کا ادھیین تو کوئی رشی آویگا۔ اور وُہ کریگا۔

وید کی دھرم سے نئے کتنا گھور بھیانک سمیہ آگیا ہے۔ دیکھیئے جین۔ بودھ۔ عیسائی اور مسلمانی ان دھرموں کی اور آپ دیکھینگے۔ تو ان میں سمگر مُول دھرم گرنتھ کا ادھیین کئے ودوان آپ کو کہیں ملیں گے۔ کیول وید کا ہی ایک ایسا دھرم اس سمیہ اس بھُومنڈل پر ہے۔ کہ جسکے مُول دھرم گرنتھ "چتر وید" کا آمُولاگر ادھیین کیا ہُوا ودوان ایک بھی نہیں ہے۔ اور آمُولاگر ادھیین کرنیکی اچھا بھی نہیں ہے۔ انیہ دھرم کے مُول گرنتھ کے انوواد۔ بھاشانتر انوواد انیک ہو چکے ...

اصلی جہاز مارکہ

لٹھا

نمبر بی۔ پی۔ ایس ۸۷

اصلی جہاز مارکہ لٹھا

خالص ہندوستانی رُوئی سے

ہندوستان میں تیار کیا جاتا ہے۔

باوجود بار بار دُھلنے پر بھی اس کی پائیداری اَور سفیدی بدستور قائم رہتی ہے۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچہائے:۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پریذیڈنٹ روزویلٹ کی زندگی کا روزمرّہ پروگرام

لیکھکا۔ شریمتی کلیانی بھارگو

پریذیڈنٹ روزویلٹ اس سنسار کے سب سے بڑے پرجاتنتر راشٹر کے نایک ہیں۔ اُنہیں امریکہ جیسے برہد دیش کے کروڑوں ویکتیوں کے جیون اور ہت کی چنتا رکھنی پڑتی ہے۔ اس اتر دائیتو کی پورتی کے لئے اُنہیں کتنا پرشرم کرنا پڑتا ہے۔ اس کا انومان اُن کی سادھارن دن چریا سے لگایا جا سکتا ہے۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ ٹھیک دس بجے اپنے دفتر میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور پانچ یا چھ بجے سندھیا سمیہ تک کاریہ کرتے رہتے ہیں۔ دفتر پہنچنے سے پہلے یا یوں کہیئے۔ کہ اپنی چارپائی چھوڑنے سے بھی پوروانیک آوشیک کاریہ کر لیتے ہیں وہیں وہ سویرے کا جل پان کرتے ہیں۔ سماچار پتر پڑھتے ہیں۔ تتپشچات دن کے کاریہ کی روپ ریکھا بھی بناتے ہیں۔ پرنتو شاید رہ سے تو وہ یہی کہتے ہیں۔ کہ اُنہیں سماچار پتروں کے شیرشک مات پڑھنے کا اوسر ملتا ہے۔ کنتو وستوتہ وہ پرتیک سماچار کی پوٹ پوٹ کو پڑھتے ہیں۔ سماچاروں کے لیے وہ اپنے سیکرٹریوں پر اولمبت نہیں رہتے۔

دفتر میں

دفتر میں پہنچتے ہی پریذیڈنٹ روزویلٹ اپنی میز پر لگی ہوئی گھنٹی کو بجاتے ہیں۔ اور شیگھر ہی اُن کی سیکریٹری کماری مارگریٹ لے ہینڈ وہاں آ کر اپستھت ہوتی ہے۔ اُن کے ساتھ ہی ساتھ راشٹرپتی کے انیہ آوشیک سہکاری بھی آتے ہیں۔ اور سب مل کر اُس دن کے کاریہ کا ودھان تیار کرتے ہیں۔ پھر اُس ودھان کے انوسار کاریہ آرمبھ ہو جاتا ہے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ اپنی گدی دار اونچی پیٹھ والی کرسی پر دن بھر کے کٹھور پرشرم کے لئے ڈٹ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ پرایہ آدھ آدھ یا پورے ایک ایک گھنٹے کے انتر پر اُن سے ملنے آنے والے ویکتی آتے ہیں۔ اُن ویکتیوں کی سنکھیا سادھارن۔ ہاتک پرتی دن ہوتی ہے۔ ان آگنتکوں میں سبھی پرکار کے ویکتی ہوتے ہیں۔ کانگریس مین۔ ویدیشک۔ راجدوت۔ راجنیتک۔ سیندار۔ ویوسائی ویکتی تتھا کچھ نجی متر بھی۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ سے ملنے کے لئے سبھی ویکتیوں کو پہلے سے ہی نکھت آگیہ پراپت کرنی پڑتی ہے۔ کیول متر منڈل کے سدسیہ بنا کسی پرکار کی پورو سوچنا دیئے بنا راشٹرپتی سے براہ راست ملنے کے لئے آ سکتے ہیں۔

کاریہ کے نیم

جب کبھی پریذیڈنٹ روزویلٹ دوسروں کو چائے پلانا چاہتے ہیں۔ تو چائے وہیں اپنے دفتر میں منگا لیتے ہیں۔ اس سے سمیہ کی بہت کافی بچت ہوتی ہے۔ ۴ سے ۵ بجے تک کا سمیہ وشیش پتر آدی لکھوانے کے لئے سُرکھشت ہوتا ہے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ بولتے جاتے ہیں۔ اور کماری لے ہینڈ کی سہکارنی کماری گریس ٹولی لکھتی جاتی ہے۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ اور اُن کے نکٹتم سہکاریوں کی ۵ بجے پُنہ گوشٹھی ہوتی ہے۔ اس سمیہ وہ وہ سب دن بھر کے کئے ہوئے کاریہ پر وچار کرتے ہیں۔ اور بیچ بیچ میں ہنسی مذاق بھی کرتے ہیں۔ منورنجن اور آمود پرمود کا سمیہ ہو تا ہے۔

پریذیڈنٹ روزویلٹ کے کاریہ پرایہ نشچت دن اور سمیہ پر ہوتے ہیں۔ اُداہرن ارتھ پرتی سوموار کو سویرے لیجسلیٹو کانفرنس ہوتی ہے۔ پرتیک منگلوار کو دوپہر چار بجے اور پرتیک شکروار کو دن میں دس بجے پریس کانفرنس ہوتی ہے۔ اسی پرکار پرتیک شکروار کو ۲ بجے متر منڈل کی میٹنگ ہوتی ہے۔ جب متر منڈل کی بیٹھک ہوتی ہے۔ تو لمبی میز کے ایک سرے پر پریذیڈنٹ۔ دوسرے سرے پر وائس پریذیڈنٹ تتھا دونوں دشاؤں میں سدسیہ گن بیٹھتے ہیں۔ کرسیوں پر سدسیوں کے نام الگ الگ انکت رہتے ہیں۔

کماری "میسی"

پریذیڈنٹ روزویلٹ کی میز پر پرایہ سبھی متر منڈلوں سے سمبندھ رکھنے والے ٹیلیفون کے سوچ لگے رہتے ہیں۔ تاکہ آوشیکتا پڑتے ہی پریذیڈنٹ روزویلٹ اُن سے بات چیت کر سکیں۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے ادھین کے کمرے سے ملا ہوا ایک ہی ایسا کمرا ہے۔ جس کے دوار پریذیڈنٹ کے کمرے میں کھلتے ہیں۔ اسی کمرے میں کماری مارگریٹ لے ہینڈ بیٹھتی ہیں۔ کماری لے ہینڈ پریذیڈنٹ روزویلٹ کی نجی سیکریٹری، جنرل منیجر تتھا انترنگ متر ہیں۔ روزویلٹ پریوار اُنہیں "میسی" کہہ کر پکارتا ہے۔ پچھلے ۱۸ ورش سے وہ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے کٹمب کی ایک سدسیہ سی بن گئی ہیں۔ اور پریذیڈنٹ روزویلٹ کے سمبندھ میں جتنی جانکاری اُنہیں ہے، اتنی پرایہ متر منڈل کے کسی

جنگ کیوں ہوتی ہے

موجودہ جنگ میں جیت کس کی

(از شری یت جے رام سنتوش ترن باسی ٹھمبڑوی)

جنگ کیوں ہوتی ہے؟ اہل الرائے نے تسلیم کیا ہے۔ کہ "جب کوئی قوم اپنے آپ کو دوسری قوموں سے مہذب اور مدبر سمجھتی ہے۔ تو وہ اس فوقیت کا ثبوت دینے کے لئے دوسری قوموں کی گردن پر اُن خصوصیات کی آب دی ہوئی تلوار چلانے کے درپے ہوتی ہے"۔

لیکن لوہا بجنے کے لئے صرف یہی وجہ کافی نہیں۔ بلکہ ملک گیری کی ہوس، دوسری قوموں کو غلام بنانے کا شوق، دوسرے ممالک کی منڈیوں پر قبضہ کرنے کا لالچ، عرصۂ قدیم سے دو قوموں کے مابین انتقام لینے کا جذبہ اور آبادی بڑھنے کا سبب لیکر دوسرے ملک میں اپنی بڑھتی آبادی کے لئے جگہ پیدا کرنے کا بہانہ وغیرہ یہ سب باتیں ایسی ہیں۔ جو میدانِ کارزار کو گرم کرنے کا باعث بنتی ہیں۔

موجودہ جنگ کے پس پردہ یہ سب جوہات منہ چھپائے بیٹھی ہیں۔ آسٹریا۔ پولینڈ۔ ہالینڈ اور یونان وغیرہ اس جنگ کے خوفناک شعلوں کی زد میں اس لئے آئے۔ کہ جرمنی کو خدشہ تھا۔ کہ کہیں انگریز ان قوموں کی آزادی کو نہ چھین نہ لیں۔ دیکھا! کتنا معقول سبب ہے؟ پس بعد میں اس نے اپنے اغراض اور مفاد کے دامن سے بھڑکتی ہوئی آگ کو ہوا دی۔ اور اس طرح اس بہانہ جو نے معصوموں اور بے گناہوں کو بھی اس خونی ہولی میں گھسیٹ اور اپنی مطلب براری میں کامیاب ہو گیا۔

جب یہ اغراض و مقاصد اور انفرادی مفاد کا ڈرامہ میدانِ جنگ کی سٹیج پر بہ تیز رفتاری سے عروج پر پہنچکر روبہ انحطاط ہوتا ہے۔ تو اب تک کے مناظر کی تھیم Theme سے متاثر شدہ ناظرین کو اس ڈرامہ کے اختتام کا خیال غور و فکر کی وادی میں لے پہنچتا ہے۔ یعنی "کس کی ہار! کس کی جیت ہو گی؟"

گذشتہ جنگ نے واضح کر دیا تھا۔ کہ جس ملک و قوم کے ذرائع و وسائل وسیع اور دیرپا ہونگے۔ وہی ملک یا قوم فاتح ہو گی۔ پہلی جنگ میں بھی جرمنی کی تیاریاں موجودہ تیاریوں سے کچھ کم نہ تھیں۔ اور اُس وقت جرمنوں کے میدانِ جنگ میں کودتے ہی فتوحات کی رفتار بھی ایسی ہی تھی۔ جیسی اب۔ لیکن فتح آخر کار ذرائع و وسائل کی ہوئی تھی۔

لڑائی جیتنے کے لئے سب سے ضروری چیز اقتصادی فارغ البالی ہے۔ انگریز [illegible] سے بہرہ ور ہیں۔ جرمنی نے بھی [illegible] ڈھونڈ نکالا ہے۔ یعنی چھوٹے [illegible] کو ہڑپ کر کے اُن کے خوراک کے ذ[illegible] کر لیا ہے۔ لیکن جنگ کی طوالت [illegible] یہ سب ذرائع ناکافی ہیں۔ اس کمزوری [illegible]

احساس جرمنوں کو ستا رہا ہے۔ چنانچہ [illegible] کمزوری کو رفع کئے بغیر وہ ہرگز بھی [illegible] حملہ آور ہونے کی جرأت نہ کر سکیں گے [illegible] اس جنگ کا اصلی مقصد ہے۔

اب کوشش یہ ہو رہی ہے۔ کہ [illegible] ممالک کے ذرائع و وسائل کو [illegible] جیسے ناکہ بندی بھی کہتے ہیں۔ یعنی [illegible] کر ہی جان دے دے۔ بحیرہ [illegible] اسی غرض سے لڑی جا رہی ہے۔ [illegible] کہتے ہیں۔ کہ اس لڑائی کا فیصلہ [illegible] طاقتوں کی قسمتوں کا فیصلہ ہو گا۔ [illegible] بھی صحیح۔ پس اس گھمسان کے رن [illegible] اور موت کو آنے والے واقعات کے [illegible] چھپائے ہوئے ہے۔ شوق سے [illegible] کیجئے۔ پھر آپ بذاتِ خود اس نتیجہ پر [illegible] جائینگے۔ کہ جیت آخر کار برطانیہ کی [illegible]

٭ کبھی انیہ سدسیہ کو نہیں۔ [illegible] روزویلٹ کے نجی پتر لکھتی ہیں۔ [illegible] پرایویٹ پتر آدی کی رکھشا کرتی [illegible] کے بلوں کا موئیہ چکاتی ہیں۔ اُن کی [illegible] پستکوں کا دھیان رکھتی ہیں۔ اُنکے [illegible] دن" کے اُپہار آدی خریدتی [illegible] اُن کے نئے نئے چتروں کا چناؤ [illegible] ہیں۔ سنکشیپ میں یہ۔ کہ وہ ہی [illegible] روزویلٹ کا دایاں ہاتھ ہیں۔

ضرورت ہے

دہلی ایسے ہندی پریمیوں کی جو پانچ [illegible] پانچ روپیہ ماہوار دے سکیں۔ [illegible] ۴۵،۱۲ روپیے دیں۔ اس دھن سے ہندی [illegible] اردو رت آدھی سوگرہ ایکوں کو نصف [illegible] جاری کیا جاوے گا۔ اس طرح پنجاب [illegible] گاؤں گاؤں اور نگر نگر میں ہندی پرچار [illegible] پہنچ جاویگی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سروسمتی سے رائے بہادر بدری داس پردھان اور پنڈت بھیم سین منتری چُنے گئے

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے وارشک سادھارن ادھیویشن کی کارروائی

...ادھی ویشن
...جون کو گوردت بھون
...میں ہوا۔ اس ورش نے پرتی ندھی
...ادھیویشن میں سمّلت ہوئے
...سنکھیا دو سو سے اوپر ہے لیکن
...ویشن میں سمّلت پرتی ندھیوں کی تعداد
...کی بھاگ تھی۔ پہلے دن ادھیویشن کی
...صبح ۵ بجے آرمبھ ہوئی۔ رائے بہادر
...اس پردھان تھے۔ دوسرے سبھی ادھیکاری
...پستھت تھے۔ پہلے پنڈت پریہ ورت نے
...درشنا کرائی۔ اس کے بعد کچھ پرتی ندھیوں
...پتوں کے اُتر دیئے گئے۔

...دفتر سمت ۱۹۹۷ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی
...و سمپشٹ ہوئی۔ پھر انترنگ سبھا کا پرستاؤ
...سبھا ۱۷ اتفقی ۹/۱۰ کہ "سبھا کا پدادھیکاری
...ممتی ہونے کے اتّی رکت ایک پد پر تین رتنیوں
...(دھک نہ چُنا جا سکے گا۔" یہ وشے پورا
...سبھا پرستت ہونا تھا۔ چونکہ اس وشے کے لئے
...نیصلہ ہی ہونا تھا۔ اس لئے یہ وشے سویکار ہو گیا۔
...ہوگا۔ اس وشے کے بعد ادھیکاریوں اور انترنگ
...اور ودیا سبھا کے سدسیوں کے چناؤ کا
...کے نیں رکھا تھا۔ لیکن چونکہ گت دو ورشوں کا تجربہ
...تھا کہ پہلے دن چناؤ ہو جانے سے دوسرے
...بجٹ وغیرہ پاس کرنا آدی ضروری باتوں کو
...چھوڑ کر بہت سے پرتی ندھی چلے جاتے تھے۔ اور
...باتوں کے نشچے کے لئے کورم نہیں رہتا تھا۔
...سے اس بار پہلے بجٹ پیش کئے گئے۔

مختلف وبھاگوں کے بجٹ

وید پرچار

سب سے پہلے وید پرچار
...کا بجٹ پیش ہوا۔ جو ۲۲۳۵۰۰ روپے کا تھا۔
...پنڈت گیان چند نے تجویز کی۔ کہ ریاستوں میں
...پرچار کے راستے میں رکاوٹوں کو دور کرنے۔
...دہلی میں سکھ مذہب کی بڑھتی ہوئی لہر کا
مقابلہ کرنے اور آتم رکشا کے لئے آریہ ویر
...یا ایسی ہی کوئی دوسری تحریک کو سنگٹھت کرنے
...کے لئے پانچ ہزار روپیہ سویکار کیا جائے۔ کافی
...واد وواد کے انتر یہ پرستاؤ سویکار ہوا۔ اور
...سروکوش سے پانچ ہزار روپیہ خرچ کیا جانا نشچت ہوا۔
...انترنگ سبھا کے نیر دھارت شدہ بجٹ کے علاوہ مُفت ٹریکٹ
...بانٹنے کے لئے دو سو روپے، سماجوں کی سہایتا
...کے لئے ۹ سو روپے۔ اور ستیارتھ پرکاش کے
...لئے پانچ سو روپیہ۔ انتھی سیوا اور پیڑتوں کی
...سہایتا کے لئے ۳۶۰ روپے سویکار ہوئے۔

لیکھ رام سمارک کا بجٹ پیش ہوا۔ تو مہاشہ چرنجی لال پریم نے تجویز کی۔ کہ "آریہ مسافر" پھر سے جاری کیا جائے۔ ہاؤس نے سبھا کا ایک اپنا ساپتاہک پتر نکالنے سے تو سہمتی پرگٹ کی۔ لیکن اردو کے ساپتاہک کی نہیں۔ اپی تو ہندی ساپتاہک کی۔ پنڈت ستیہ ورت مکھ ادھشٹھاتا گوروکل کانگڑی نے تجویز کی۔ کہ "آریہ ماسک" اور "گوروکل" (جو گوروکل کانگڑی کا ساپتاہک پتر ہے۔) کو ملا کر ایک ساپتاہک پتر نکالا جائے۔ اس کا نام "آریہ" رکھ دیا جائے۔ اس سمبندھ میں جو گھاٹا ہو۔ وہ سبھا کے سب وبھاگ مل کر اٹھائیں۔ چنانچہ کافی وادوواد کے بعد یہ تجویز سویکار ہو گئی۔ اب آریہ ماسک اور گوروکل نہیں نکلیں گے۔ بلکہ ان کے ستھان میں گوروکل کانگڑی سے "آریہ" ساپتاہک نکلیگا۔ اس ندھی میں سے پنڈت تلسی رام کی دھرم پتنی کی سہایتا کے لئے ۱۲۱ روپے سویکار ہوئے۔ مہاشہ چرنجی لال پریم کی تجویز اور مہاشہ مہر چند کے سمرتھن سے سویکار ہوا۔ کہ اگر دو ہزار روپیہ اکٹھا ہو جائے تو کلیات آریہ مسافر یا رشی جیون چرتر چھپا لیا جائے۔

چھوٹی سی ساہتیہ وبھاگ۔ کے لئے آگامی ورش کے لئے سولہ سو روپیہ سویکار ہوا۔

ودیا رکھشی آشرم ۔ ۴۰۹۲ روپے سویکار ہوئے۔

گوروکل اندرپرستھ گوروکل کانگڑی
۱۹۵۶۵ روپے سویکار ہوئے۔ پنڈت جگن ناتھ ندوکمت رتن امرتسری نے تجویز کی۔ کہ ۲ ہزار روپیہ پرتی ورش کسی ایک برہمچاری کو ایک وشے کا دھرندر وِدوان بنانے پر دیہ کرنے کے لئے سویکار کئے جائیں۔ لیکن آرتھک کٹھنائی کے کارن یہ پرستاؤ سویکار نہ ہوا۔

کنیا گوروکل دہرہ دون ۲۷۷۶۲ روپیہ کا بجٹ سویکار ہوا۔

اُپدیشک ودیالیہ ۔ کے لئے ۱۵۰ روپے سویکار ہوئے۔ پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا نے پرستاؤ کیا۔ کہ انترنگ سبھا کو ایک سب کمیٹی اس وشے پر وچار کرنے کے لئے۔ کہ ودیالیہ کو اُپدیشک تیار کرنے کے لئے ادھک سے ادھک اپیوگی کیسے بنایا جائے، بنانے کا ادھیکار دیا جائے۔ جو سوچے۔ کہ کون کون سے پریورتن آوشیک ہیں۔ یہ تجویز سویکار ہو گئی۔

ودیش پرچار کے لئے ۱۱ سو روپے سویکار ہوئے۔ جن میں سے ۸ سو روپے یجُروید کے انگریزی بھاشیہ کے لئے اور تین سو روپے پُستکیں آدی بانٹنے کے لئے۔

شُدھی پرچار کے لئے ۴۲۰ روپے، آچار سدھار کے لئے پچاس روپے، دیوان چند سمارک کے لئے تین ہزار، ڈی۔ اے۔ وی سکول منٹگمری کے لئے ۲۴۰۰ روپیہ اور ڈی۔ ایم کالج موگہ کے لئے ۳۱۵۸۷ روپے۔ گوروکل بیٹ سوہنی کے لئے ۴۳۰۰ روپے سویکار ہوئے۔

کچھ نئی باتیں

نیموں میں سنشودھن۔ اس بار کچھ دیگر نئی باتوں کے ایک بات سبھا کے نیموں کے سنشودھن کے سمبندھ میں ہے۔ جس کے لئے وِشیش میٹنگ بُلائی گئی تھی۔ کچھ وشیک پریورتن ہوئے۔

نیائے سبھا۔ پنجاب کی آریہ سماجوں اور آریوں کے پرسپر جھگڑوں کو نپٹانے کے لئے نیائے سبھا ستھاپت کئے جانے کی تجویز پیش ہوئی۔ بہت کچھ وادوواد ہوا۔ لیکن شوک کا وشے ہے۔ کہ نیائے سبھا ستھاپت کئے جانے کی تجویز سویکار نہ ہو سکی۔ حالانکہ اس سمبندھ میں کئی بھائیوں نے بھاشن دیئے۔

چناؤ

یکم جون کو پراتہ ادھیویشن ۸ بجے شروع ہوا۔ پہلے شیش بجٹ جو ابھی کہ پاس ہونے سے رہ گئے تھے۔ وہ پاس ہوئے۔ اس کے انتر چناؤ ہوا۔ پرانے ادھیکاریوں میں سے رائے بہادر بدری داس۔ پنڈت بشمبرناتھ، مہاشہ کرشن اور لالہ نوتن داس ایسے ادھیکاری تھے۔ جو تین سال سے ادھیکاری چلے آ رہے تھے۔ اس لئے ان کے اس بار ادھیکاری چُنے جانے کے لئے کُل کے سویکرت پرستاؤ کے مطابق ۳/۴ سمتیوں کا ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ ہاؤس نے رائے بہادر بدری داس کو سروسمتی سے پردھان چنا۔ پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا کا نام بھی پیش کیا گیا۔ چونکہ وہ اُپستھت نہ تھے۔ اور انہوں نے کوئی عہدہ نہ لینے کا نشچے کر رکھا تھا۔ اس لئے وہ نہ چُنے گئے۔ مہاشہ کرشن جی کے پرستاؤ پر رائے صاحب امرت رائے سروسمتی سے اُپ پردھان چُنے گئے۔ پنڈت بشمبرناتھ بھی سروسمتی سے اُپ پردھان چُنے گئے۔ اس کے بعد مہاشہ کرشن جی۔ لالہ نارائن دت جی۔ پنڈت بدھ دیو جی اور پنڈت بھیم سین کے نام تیسرے اُپ پردھان پد کے لئے پیش کئے گئے۔ پنڈت بھیم سین نے اپنا نام واپس لے لیا۔ مہاشہ کرشن جی نے بھی اس گھوشنا کے ساتھ کہ وہ کوئی ادھیکار لینا نہیں چاہتے۔ اپنا نام واپس لے لیا۔ رہ گئے پنڈت بدھ دیو اور لالہ نارائن دت۔ ووٹ لئے جانے پر پنڈت بدھ دیو بہومتی سے تیسرے اُپ پردھان چُنے گئے۔ اس کے بعد منتری پد کے چناؤ کا وشے پیش تھا!

پنڈت بھیم سین اور ماسٹر گوردتا رام کے نام پیش ہوئے۔ ماسٹر جی نے اپنا نام واپس لے لیا۔ اس لئے پنڈت بھیم سین سروسمتی سے منتری چُنے گئے۔ اس کے بعد لالہ نوتن داس اور لالہ نارائن داس کپور کے نام کوشادھیکش پد کے لئے پیش کئے گئے۔ لالہ نوتن داس نے اپنا نام واپس لے لیا۔ اس لئے لالہ نارائن داس سروسمتی سے خزانچی چُنے گئے۔ پُستکادھیکش کے لئے چودھری روپ چند کا نام پیش کیا گیا۔ ان کے مقابلہ میں چونکہ کوئی اور نام پیش نہ ہوا۔ اس لئے وہ پُستکادھیکش چُنے گئے۔

انترنگ سبھا کے سدسیہ۔ سات ادھیکاری

(۱) رائے بہادر بدری داس پردھان۔
(۲) پنڈت بشمبرناتھ اُپ پردھان۔
(۳) رائے صاحب امرت رائے اُپ پردھان
(۴) پنڈت بدھ دیو اُپ پردھان
(۵) پنڈت بھیم سین منتری
(۶) لالہ نارائن داس خزانچی
(۷) چودھری روپ چند پُستکادھیکش۔
(۸) سیٹھ رام نارائن دہلی (۹) ماسٹر گوردتا رام ناتھ دہلی۔ (۱۰) لالہ ودیا ساگر۔ (۱۱) لالہ سُورج بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ (۱۲) ڈاکٹر سُکھدر سین۔ (۱۳) پنڈت مہر چند آریہ ویر (۱۴) مہاشہ چرنجی لال پریم۔ (۱۵) چودھری سوبھراج۔ (۱۶) پنڈت گیان چند۔ (۱۷) پنڈت پریہ ورت (۱۸) پنڈت ییش پال (۱۹) شریمتی سیتا دیوی۔ (۲۰) لالہ نارائن دت۔ (۲۱) مہاشہ کرشن جی۔ (۲۲) پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا۔ (۲۳) پنڈت دیش بندھو ودیا النکار دہلی۔ (۲۴) ماسٹر گوردتا رام بان پرستھی۔ (۲۵) لالہ نوتن داس جی۔

شیش دو نام پردھان جی نامزد کریں گے۔

ودیا سبھا کے سدسیہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رن بھیری کی جھنکاریں

پچھلے دنوں۔ عراق کی باغی حکومت کو رُوسی حکومت کا تسلیم کر لینا۔ رُوس کا جرمنی کو بحیرہ اسود کے استعمال کرنیکی اجازت دے دینے کی سرگرم افواہ۔ جس کے ذریعہ محوری طاقتیں اپنی فوجیں اور سامانِ جنگ بغیر انگریزی بمباریوں کی زد میں آئے۔ اور ترکی کی سرزمین کو عبور کئے بغیر عراق میں پہنچا سکتی ہیں۔" اور روسی یوکرائن کی گندم اور دُوسرے اناج جرمنی کے حوالے کرنے ہے کی غیر مصدقہ خبریں، شاہن اور ہٹلر کی مُلاقات کی ہنگامہ خیز قیاس آرائیاں اور اُدھر حکومت سپین کا جرمنی کی طرف جھکاؤ۔ فرانسیسی وشی حکومت اور جرمنی کے اس خفیہ معاہدہ کی زور دار چرچا۔ "جسکی رُو سے فرانس نے اپنے اور اپنے مقبوضات کے تمام ہوائی اور بحری اڈے جرمنی کے حوالے کر دیئے ہیں"۔ اور فرانسیسی امیر البحر ڈارلن کی کھلے بندوں جرمنی کی حمایت کی کوشش اور فرانس کے موجودہ حکمران مارشل پیتان کی بے بسی۔ پھر فرانسیسی عربی مقبوضہ شام میں جرمنی کی فوجی سرگرمیاں، ترکی اور جرمنی کی تازہ مفاہمت کا اقتصادی معاہدہ کی صُورت میں نشر ہونا۔ جزیرہ کریٹ پر جو برطانوی بحیرہ روم میں برطانوی ڈیفنس کا ایک اہم مقام تھا،" جرمنی کا خون ریز حملہ اور ان سب واقعات کے ساتھ ساتھ برطانوی مشہور جنگی جہاز "ہُڈ" کی جس پر تقریباً ۹ کروڑ روپیہ لاگت آئی تھی۔ اور جس کے بکتر بند فولاد کی موٹائی ۱۵ انچ تھی۔ سمیت اپنے ۱۳۰۰ کارکنان کے غرقابی وغیرہ یہ چند ایسے اہم واقعات یکے بعد دیگرے سیاسیاتِ عالم میں رونما ہُوئے۔ کہ برطانوی قوت پر محوری طاقتیں ڈپلومیٹک بھی اور فوجی بھی زبردست چوٹیں کرنے میں کامیاب ہوگئیں۔ نتیجہ جس کا یہ ہُوا۔ کہ سلطنت برطانیہ اور اس کے ساتھی بے چین ہو اُٹھے۔ اور ماہرین جنگ کے اس خیال کی تصدیق ہوتی نظر آنے لگی۔ کہ اب محوری طاقتیں جلدی ہی جزائر برطانیہ اور بحر اٹلانٹک میں جنگی سرگرمیوں کے علاوہ مغربی بحیرہ روم میں جبرالٹر پر حملہ کرکے بحیرہ روم کے برطانوی استحکامات پر قابض ہوکر۔ جو کریٹ، سائپرس (قبرص) اور مالٹا وغیرہ میں واقع ہیں۔ وسط مشرق میں عربی ممالک عراق، شام، فلسطین پر فوجی تسلط جما لینے کے بعد نہر سویز پر زبردست چھاپہ مار کر اور شمالی افریقہ میں مصری وادی میں جنگی رفتار تیز کرکے یکدم برطانیہ کی بحیرہ روم والی شہ رگ کو کاٹنے کی بھرپور کوشش کریں گی۔ لیکن سے

"ادھر انسان تدبیروں کا تانا بانا بُنتا ہے۔
اُدھر تقدیر ہنستی رہتی ہے" بیکار کوشش پر۔
(اشوک رنباسی)

مصر کے مورچوں پر برطانوی فوج کی پیشقدمی، ایبے سینیا میں اٹلی کا ہتھیار ڈال دینا، عراق سے رشید علی کا بھاگ کر ایران میں پناہ گزیں ہونا۔ برطانوی دوست امیر عبداللہ کا دوبارہ حکومت قائم کرنا، نیز زبردست اور خوفناک بمباری کے باوجود ۱۲ دن تک لگاتار نہایت پامردی سے برطانوی قوت کا کریٹ میں جرمنوں سے مقابلہ کرتے رہنا۔ بغیر ہوائی طاقت کی قابلِ وقعت امداد کے، اُدھر جرمن نواز فرانسیسی شام کی سرحدوں پر برطانوی مورچوں کو مستحکم نہ کرنیکی زبردست کوششیں اور جرمنی کے زیر اثر شامی اور دُوسرے ہوائی اڈوں پر برطانیہ کی دعوت توڑ بمباری۔ نیز جرمن بحری طاقت کے سرموڑ "بسمارک" نامی بھاری جنگی جہاز کی ۲۰۰۰ کارکنوں سمیت غرقابی وغیرہ برطانوی قوت کی ثابت قدمی اور جی داری کے حوصلہ افزا تازہ نتائج نے محوری پروگرام دنوں میں ہی زیر و زبر کر دیا۔ اور ان پھلتی ہُوئی اُمیدوں پر امریکہ کے صدر کی ۲۷ مئی ۱۹۴۱ء والی جمہوریت نواز تقریر نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے۔ اس تقریر میں صاحب موصوف نے کھلے بندوں برطانیہ کی بھرپور امداد کا وعدہ کیا ہے۔ اور محوری طاقتوں کو تنبیہہ کی ہے۔ کہ اُنہیں کسی بھی قیمت پر سمندروں پر حکمرانی کرنے کی۔ اور جمہوریتوں کو کچلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

اسی لئے آج یہ حالات ہیں۔ کہ گو کریٹ کا یونانی جزیرہ جرمن قبضہ میں آگیا ہے پر اسے فلاں توقع ۱۸ ہزار سپاہیوں اور ۲۰۰ ہوائی جہازوں وغیرہ کی تباہی کا عظیم نقصان اُٹھانا پڑا ہے۔ اور یہ بھاری قیمت وُہ نظر انداز نہیں کر سکتا۔ لیکن پھر بھی وسط مشرقی بحیرہ روم میں بدستور برطانوی اجارہ داری قائم ہے۔ اور کریٹ پر بھی مصری ہوائی اڈوں سے حملے جاری ہیں۔ برطانیہ کے دُوسرے رومی جنگی مورچے سائپرس وغیرہ کو کریٹ کے تجربات کی روشنی میں تیزی سے ہر طور پر مستحکم کیا جا رہا ہے۔ اِدھر وسط مشرق میں عراقی نازی فتنہ کا سدِ باب ہوگیا ہے۔ اور ہندوستان کے سر پر جو خطرہ منڈلا رہا تھا۔ گو مستقل طور پر تو ابھی نہیں۔ ہاں کچھ عرصے کے لئے ضرور ٹل گیا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ حکومت وقت اس موقعہ کا بہترین طور پر فائدہ اُٹھائیگی۔ اور ہندوستان کی دفاعی قوت (ڈیفنس) میں سرگرم اضافہ کرکے اپنی دُور اندیشی کا تازہ ثبوت دے کر رعایا کے دلوں کے اور نزدیک تر ہو جانیکی نیک کوشش کرے گی۔ اب کریٹ کی پسپائی کے بعد سب ہی خواہاں برطانیہ شام پر قبضہ کر لینے کی صلاح اس مصلحت کی بنا پر دے رہے ہیں۔ ایسا کرنے سے وسط مشرق کے اسلامی (عراق۔ ایران۔ افغانستان۔ عرب۔ فلسطین وغیرہ) جنگ کی رُوح فرسا لپیٹ سے اور نازی غضبناکیوں کے شکار ہونے سے بچ جائیں گے۔ اور یوں اس خطہ میں مستقل طور پر نازی فتنہ فرو ہو جائے گا۔ جس کا اثر طور پر سائپرس اور نہر سویز کے استحکام پر خوشگوار اثر پڑے گا۔ نیز ترکی بھی جو ڈپلومیٹک قوت کے زیر اثر محوری طاقتوں کے گھیرے میں آچکا ہے۔ اپنی بے بسی کی زنجیریں کاٹنے میں کامیاب ہوکر برطانیہ کی امداد کا وعدہ پورا کر سکنے کے قابل ہو جائے گا۔ موجودہ حالات میں محوری طاقتوں کی مرضی کے مخالفت کے بدلے ترکی پر جنہ ائیر ایجیٹس ہوائی حملہ۔ جو اس کے ساحل سے چند میل کے گھیرے میں واقع ہیں۔ اور بلغاریہ یونان اور شام کی طرف سے بڑی حملے ہونے کے روشن امکانات ہیں۔ اور اسی دا سطے وُہ کوئی اہم قدم نہیں اُٹھا سکتا۔ یہاں تک کہ وُہ معاہدہ کے زیر اثر نہ بلقانی ریاستوں کی مدد کر سکا۔ اور نہ درِ دانیال کی غیر جانبداری کو پُوری طرح قائم رکھ سکا۔ برطانیہ اس پر عمل پیرا ہوگا یا نہیں۔ یہ تو وقت ہی بتائیگا۔

۲ آنہ میں
ستیارتھ پرکاش کیسے پرچارت ہو؟
ستیارتھ پرکاش ۲ میں۔ اور مہرشی دیانند کرت دُوسرے گرنتھ کاغذ کے داموں میں کیسے پرچارت کئے جاویں۔
یہ نمن لکھت پتہ پر خط لکھکر دریافت کریں۔
منیجنگ ڈائریکٹر
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ
اجمیر

تازہ مختصر خبریں

—— فرانس پر برطانیہ نے حملہ کیا۔ تو وُہ مقابلہ کرے گا۔

—— سپین جبرالٹر جانے کے لئے جرمنی کو راستہ دے دیگا۔

—— سابق قیصر جرمنی سُرگباش ہوگئے ہیں۔

—— برطانیہ نے شام کی بندرگاہ بیروت پر بمباری شروع کر دی ہے۔

—— امریکنوں کا خیال ہے۔ کہ برطانیہ اور فرانس میں جلد جنگ چھڑ جائے گی۔

—— جرمنی برطانوی حملہ سے سپین کی حفاظت کرے گا۔

—— صوبہ شانسی (چین) پر جاپان کے حملہ سے چالیس ہزار چینی ہلاک اور ۲۰ ہزار قیدی بنائے گئے ہیں۔

—— خاکساروں نے لاہور میں سپھر پریڈ کرنی شروع کر دی ہے۔

—— فرانس اور جرمنی فرانسیسی اڈوں کو مشترکہ طور پر استعمال کریں گے۔

—— بہاد شریف کے قریب ۴ جُون کو پھر فساد ہوگیا۔ جس میں دو اشخاص قتل ہو...

—— برطانوی فوجیں کریٹ سے چلی ...

—— عراق اور برطانیہ میں عارضی ...

—— امریکہ اپنی ڈیفنس پر ۱۳ ارب ... کرے گا۔

—— امریکہ کی ۲۰ فیصدی آبادی ... میں کُودنا منظور کر لیا ہے۔

—— سیاسی ڈیڈ لاک دُور کرنے کے ... مہاتما گاندھی اور دیگر لیڈروں کو ...

—— امریکہ میں پنڈت جواہر لال کی ...

—— پنجاب گورنمنٹ نے "ہندوستان انگریزی راج" نامی کتاب ضبط کر لی ...

—— مسز وجے لکشمی پنڈت کو جیل ... نے مطلع کیا ہے۔ کہ یہاں بمباری ہو رہی ... سے تنگ آ گئی ہیں۔

—— چینیوں کے ہاتھوں چالیس ہزار ... ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔

—— مسولینی کا پرائیویٹ سیکرٹری مستعفی ہوگیا۔

—— امریکہ میں کروڑوں ڈالر کا اناج جل گیا ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کا ساپتاہک ... ۱۱ مئی ۱۹۴۱ء روی وار کو ۷ بجے ... ہوا۔ ہون سندھیا کے پشچات پنڈت ... شاستری کا سُندر اُپدیش ہُوا۔

آریہ سماج کا ساپتاہک ادھیویشن روی وار ... ۱۹۴۱ء کو ۷ بجے پراتہ آرمبھ ہُوا۔ ہون سندھیا کے پشچات شری بیان جی۔ ایل دتا ... پل ڈی۔ اے۔ وی کالج سنت لائیور کا بڑا ... ُشالی دیا کھیان ہُوا۔ تت پشچات نمن پرستاو ... ئے گئے :-

آریہ سماج لارنس روڈ لالہ ٹھاکر داس اروڑہ ... مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ... پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ انہیں سدگتی ... کرے۔ اور اُن کے پریوار کو اس ویوگ ... سہن کرنیکی شکتی پردان کرے۔

آریہ سماج لارنس روڈ ڈاکٹر تلسی داس کی ... دھرم پتنی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ... پرماتما اُسے سدگتی دیں۔ اور ڈاکٹر صاحب ... ویدنا کو سہن کرنیکی شکتی پردان کریں۔

آریہ سماج میں سوموار ۱۹ سے A.R.P ... شروع ہونیکی سُوچنا

(واسدیو منتری)

آریہ ڈائرکٹری کا پرکاشن

اس ورش جس آریہ ڈائرکٹری کے پرکاشن ... سُوچنا آریہ سماجوں کو دی گئی تھی۔ وہ چھپنی ... پرارمبھ ہو گئی ہے۔ اب شیگھر ہی جنتا کے سنمکھ آجائے گی۔ اس انتر میں اُن آریہ سماجوں اور آریہ سنستھاؤں سے جنہوں نے کہ اب تک اپنے گت ورش کا ورن آریہ ڈائرکٹری کے لئے نہیں بھیجا ہے۔ پرارتھنا ہے۔ کہ ایک سپتاہ کے بھیتر اپنا ورن بھیجدیں۔ جو سنستھائیں اس پرکار ورن دینگی۔ اُن کا ورن چھپتے چھپتے بھی ڈائرکٹری میں سمات کر دیا جائے گا۔ جن سنستھاؤں اور سماجوں نے ابھی تک ڈائرکٹری کے لئے اپنے آرڈر نہیں بھیجے۔ اُنہیں بھی شیگھر آرڈر بھیجنے چاہئیں۔ (سدھاکر ایم۔ اے۔ منتری)

آریہ سماج لاہور چھاؤنی کا جلسہ

۶ سے ۹ جون تک آریہ کنیا پاٹھشالا بنگالی محلہ میں بڑی دُھوم دھام سے منایا جاویگا۔ جس میں پنڈت منسا رام۔ پنڈت منیشور دت۔ پنڈت سدا شو۔ پنڈت سمر سنگھ۔ شریمتی شاردا دیوی۔ پنڈت رام گوپال۔ پنڈت شو دت کے اُپدیش۔ اور اتم دیو۔ پنڈت دیس راج جمٹا بھجن منڈلی کے بھجن ہونگے۔

(گردھاری لال منتری)

آریہ کنیا پاٹھشالا جموں

کئی ورشوں سے کامیابی سے چل رہی ہے۔ جس میں ورنیکلر مڈل کی پریکشا کے اتی رکت رتن اور بھوشن کی کلاسیں بھی گت ورشوں سے کھُلی ہُوئی ہیں۔ دو ادھیاپکائیں ان شرینیوں کے لئے رکھی گئی تھیں۔ جو اچھا کاریہ کر رہی ہیں۔ نتیجے اچھے رہے ہیں۔ اب اس ورش سے پربھاکر کی کلاس بھی کھولی جا رہی ہے۔ جموں کے بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ اپنی پتریوں کو اس پاٹھشالا میں داخل کرا دیں۔

(گوردا‌س منیجر)

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور

۱۸ مئی کے ساپتاہک ست سنگ میں شری پنڈت چمپتی علاوہ ... ایڈیٹر پرکاش کا دھرم کا مہتو پر لیکچر ہُوا۔

۲۵ مئی کے ساپتاہک ست سنگ میں پنڈت وشوناتھ شاستری ایم۔ اے کا دھرم اور وید کے وشے پر دیا کھیان ہُوا۔ یکم جون کے ساپتاہک ست سنگ میں پنڈت منیشورانند کا ... چین ...

(۳۲) مہاشہ چونی لال آریہ کوئٹہ۔ (۳۳) لالہ لکشمن داس زمیندار خسرو پور۔ (۳۴) بابو رگھویر سنگھ سب انسپکٹر پولیس کھیڑا۔ (۳۵) بابو رام اوتار پرشاد دہندڑ۔ (۳۶) مسٹر بی۔ ایم سوڈن افریقہ نواسی۔ قلعہ سوبھا سنگھ۔

آپکا چندہ ختم ہوگیا ہے

۱۲ جون تک منی آرڈر سے بھیجدیجیئے

آریہ سماج کوٹ چھٹہ۔ (۲) بابو سوہن لال پاٹھک اوورسیئر پٹی۔ (۳) آریہ سماج گورو کل سیکشن شمد۔ (۴) بابو گوپی رام بھاردواج (۵) بابو بہاری لال ایس۔ ڈی۔ او پوٹ مل۔ (۶) آریہ سماج کانٹھ (۷) آریہ سماج جہانیہ (۸) آریہ سماج سیالکوٹ۔ (۹) مہاشہ منی لال آریہ پھلور۔ (۱۰) لالہ دسوندھی مل کپور پٹواری شہر۔ (۱۱) بابو سالگ رام شرما دہلی۔ (۱۲) آریہ سماج نابھہ۔ (۱۳) ڈی۔ ایم کالج موگا۔ (۱۴) بابو چندر سروپ تیاگی نوانڈی (۱۵) آریہ سماج علاوہ پور۔ (۱۶) آریہ سماج فورٹ سنڈے من (۱۷) چودھری لکشمی داس رام پور (۱۸) مہاشہ گوری شنکر بھوپال (۱۹) پنڈت شو شنکر شاہدہ (حال بدایوں)۔ (۲۰) مسٹر رام ناتھ بھوریا۔ سی۔ پی۔ (۲۱) مہاشہ یادھو رام خضرآباد شرقی۔ (۲۲) لالہ لال چند سدھو وال (۲۳) مہاشہ بدھ سنگھ بزاز خیر کوٹ۔ (۲۴) آریہ سماج منٹھ ٹوانہ (۲۵) آریہ یووک سماج جھجر۔ (۲۶) بابو رادھا کشن اوورسیئر بیکانیر۔ (۲۷) لالہ ٹھاکر داس بھنڈاری عرائض نویس امرتسر۔ (۲۸) مہاشہ میری رام تی نونگو مانک پور۔ (۲۹) ڈائرکٹر انفرمیشن بیورو حیدرآباد دکن دو کاپیوں کا چندہ ۸ روپے۔ (۳۰) آریہ سماج داجل (۳۱) آریہ یووک سماج داجل۔ (۳۱) مہاشہ پرمانند ودیارتھی ملیسی۔

ضرورت ہے

... برہمن کل اُتپن آریہ یووکوں کے لئے۔ جو میٹرک ... تعلیم یافتہ۔ سندر، سوستھ اور سو بھاؤ کے اتی ... شیل ہیں۔ اور ان دنوں رنگون (برہما) میں ... کار کرتے ہیں۔ اور جلد پنجاب آنیوالے ہیں۔ ... ۲۲ اور ۲۴ ورش ہے۔ وہ ایسی سندر، سشیل ... لکھی کنیاؤں کی ضرورت ہے۔ جو گھر کے ... میں پرین اور سنگیت بھی جانتی ہوں۔ پتر ... "شو" معرفت پرکاش، لاہور سے کریں۔

پروہت کی ضرورت

آریہ سماج جالندھر شہر (اڈہ ہوشیارپور) ... ایک یوگیہ، ودوان اور انوبھوی پروہت ... ضرورت ہے۔ جو اُپدیش، سنسکار اور پرچار ... کا کام بھلی بھانتی کر سکے۔ وتین یوگیتا ... سار دیا جائے گا۔ پرارتھنا پتر نمن لکھت ... پر بھیجدیں :-

... آریہ سماج جالندھر شہر (اڈہ ہوشیارپور)

بیماریوں سے بچانیوالا

اپنے نام کے مطابق سچا آب حیات تمام بیماریوں کی ایک دوا۔ ایک بیخطا اور بے ضرر جراثیم کا دافع۔ متعدی امراض سے حفاظت بخشنے والا۔ تمام دردوں، سانپ بچھو وغیرہ کے کاٹے اور چوٹ گھاؤ۔ پھوڑا پھنسی کا علاج۔ معدے کی تمام خرابیوں مثلاً بدہضمی جی متلانا۔ قے۔ دست شول۔ ہیضہ، زکام اور انفلوئنزا وغیرہ کا دشمن "امرت دھارا" ہے۔

قیمت بڑی شیشی -/2/8/ نصف شیشی -/1/4/ نمونہ کی شیشی -/8/

مفصل حالات کے لئے امرت نامی رسالہ مفت منگوائیے

آپکے گھر کا حکیم

امرت دھارا فارمیسی لاہور

امرت دھارا

نوٹ :- میسرز مہیسہ اینڈ سنز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کیواسطے بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورو کل بھٹنڈہ

(۱) اس وقت گوروکل میں ۸۰ برہمچاری آنند سے پڑھ رہے ہیں۔ گرمی کے زیادہ ہونے سے دو تین برہمچاری بخار میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر کی رائے سے ایک برہمچاری کو صحت کے لئے پہاڑ پر بھیج دیا گیا ہے۔ (۲) اگست ۱۹۴۱ء میں گوروکل کے سبھی برہمچاری پرچار کے لئے سیر امبالہ کی جانب جاویں گے۔ اُدھر کی سماجیں ضرور ٹکٹ وغیرہ کا پربندھ کرنیکی کرپا کریں۔ (۳) ۲۴-۴-۱۹۴۱ء کی ہندی رتن کی پریکشا میں بیٹھنے والے دس ودیارتھی مفت لئے جاویں گے۔ درخواستیں بہت ہی جلدی پہنچنی چاہئیں۔ (مکھیہ ادھشٹاتا)

دیانند سالویشن مشن کی سرگرمیاں

ماہ مارچ و اپریل میں یو۔ پی۔ سی۔ پی و بہار میں مشن کے اُپدیشکوں کی انتھک کوشش سے ۲۰۷۶ غیر ہندوؤں کو ہندو دھرم میں پرویش کیا گیا۔ مخالف دھرم پرچارکوں نے اس شدھی کو روکنے کی بہت کوشش کی۔ مگر انہیں کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ اب ایک نیا چھیتر کام کا مشن نے تیار کیا ہے۔ جہاں کہ ۱۸ لاکھ غیر ہندوؤں کا ہندو دھرم میں کوشش سے پرویش کیا جاوے گا۔ مقابلہ سخت ہوگا۔ اس کام کے لئے بے شمار دھن اور جن کی ضرورت ہے۔ ہندوؤں کو اس مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ دھن و جن کی کمی سے ہمیں شکست ملے۔ پرماتما پر وشواس رکھکر یہ کام جلد ہی شروع کر دیا جاویگا۔ مجھے آشا ہے۔ کہ ہندو جاتی اس پوتر کام میں مشن کی دل و جان سے پوری پوری سہایتا کریگی۔

(دیوی چند پردھان)

آریہ سماج چونیاں کا سالانہ جلسہ

۹-۱۰-۱۱ مئی کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ اس جلسہ میں شری سوامی ایشورانند جی سوامی آتمانند جی اور سوامی ویدانند جی۔ پنڈت منسا رام جی۔ مولانا ستیہ دیو جی اور پنڈت دھرم دت جی شریک ہوئے۔ اور مہاشہ کبیر چند اور پنڈت بھگت رام جی بھجنیک پدھارے۔ ۷ مئی سے ۸ مئی تک سوامی ایشورانند جی کی کتھا روپی اُپدیش پراتہ کال ست سنگ میں اور رات کو ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک نرنتر ہوتے رہے۔ ۹ مئی کو شام کے ۵ بجے سنکیرتن کا جلوس نکالا گیا۔ جس میں پنڈت بھگت رام جی اور مہاشہ کبیر چند جی نے اپنے منوہر بھجنوں سے جنتا کو خوب لابھ پہنچایا۔ رات کو بھجنوں کے بعد مولانا ستیہ دیو کا عالمانہ لیکچر باوجود آندھی کے ہوا۔ سنیچروار صبح ہون سندھیا پرارتھنا اور بھجنوں کے بعد شری سوامی آتمانند جی کا سرمن ہوا۔ اور پنڈت دھرم دت کا اُپدیش شاریرک اُنتی پر ہوا۔ شام کو ۵ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے بھجن ہوئے۔ اور پھر مولانا ستیہ دیو کا پنر جنم پر زبردست لیکچر ہوا۔ کیونکہ بارش ہو رہی تھی۔ اس لئے بھگت رام جی کے ایک بھجن کے بعد پنڈت منسا رام جی کا پھلت جیوتش پر لیکچر ہوا۔ رات کو مہاشہ کبیر چند کے بھجنوں کے بعد پنڈت دھرم دت کا دوسرا لیکچر ہوا۔

اتوار صبح ہون کے بعد ماسٹر گردھاری لال جی نے سندھیا اور پرارتھنا کرائی۔ پھر مہاشہ کبیر چند جی کے پون گھنٹہ تک بھجن ہوئے۔ سوامی آتمانند جی کے سرمن کے بعد پنڈت دھرم دت جی کا تیسرا لیکچر "ہم موت سے کس طرح بچ سکتے ہیں" کے موضوع پر ہوا۔ بعد دوپہر ۵ بجے مہاشہ کبیر چند کے بھجن ہوئے۔ اور پھر شری سوامی ویدانند جی مہاراج کا ایک زبردست اور عالمانہ لیکچر بڑی بھاری حاضری میں ۲ گھنٹے تک ہوتا رہا۔ ایسا لیکچر آج تک یہاں کی جنتا نے ویدک دھرم کی فضیلت پر کبھی نہ سُنا تھا۔ رات کو شری پنڈت منسا رام جی کا اوتار واد پر ایک خاص ویاکھیان ہوا۔ اور مہاشہ کبیر چند جی نے اپنے بھجنوں سے استری پُرشوں کو خوش کیا۔ رات ½۱۲ بجے شکریہ کے بعد جلسہ سماپت ہوا۔ جلسہ پر ایک حویلی لالہ ٹھاکر رام جی نے۔ اور مبلغ ۲۵ روپے ایک کنڈ مویشیوں کے پانی پلانے کے لئے مہاشہ گینت رائے نے دان دیئے۔ (گردھاری لال منتری)

آریہ سماج بنگہ کا پرستاؤ

۲۵ اپریل کو آریہ سماج بنگہ اپنے سپتاہک ست سنگ میں لالہ کشمیری مل چوپڑہ کی اچانک موت پر اتینت شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور اس کے پریوار سے سہانوبھوتی کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ مرت پرانی کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور اس کے کٹمب اور پریوار کو دھیریہ اور شانتی پردان کریں۔

(ٹھاکر رام پردھان)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج کچہری دروازہ ڈیرہ اسمٰعیل خان بتاریخ ۲۵ اپریل کا ہفتہ واری اجلاس آریہ کوٹی کے ودوان مہان تیاگی آدرش سنیاسی شری سوامی سروانند جی کی مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اُن کے دیہانت سے ہندو قوم کو عموماً اور آریہ سماج کو خصوصاً جو ہانی ہوئی ہے۔ اُس کی تلافی ہونی کٹھن ہے۔ پرماتما ہمیں اُن کے پدچنہوں پر چلنے کی توفیق پردان کریں۔

(پیارا رام منتری)

پرکاش کے خود گراہک بنیں اور دوسروں کو بنائیں

ودھوا کی ضرورت

ایک مستر ڈاکٹر جن کی استری کا دیہانت ہو چکا ہے۔ کوئی سنتان نہیں۔ ڈاکٹر صاحب ویش ورن سے ہیں۔ لیکن جاتی بندھن توڑ کر وواہ کرنا چاہتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ایک سندر، سوشیل کلین ودھوا کو چاہتے ہیں۔ ان کی آمدنی ستّر روپیہ ماہوار ہے۔ دیگر باتیں پتر ویوہار دوارا نیچے لکھے پتہ سے معلوم کر سکتے ہیں:۔

ڈاکٹر ہیم راج گپتا معرفت پنڈت بہاری لال سب پوسٹ ماسٹر گنوار ضلع علیگڑھ (یو۔ پی)

ہر ایک شہر و قصبہ میں

آریہ ویروں کی ضرورت

ویدک دھرم پرچار نمت مہرشی کرت گرنتھوں کو کاغذ کے داموں پر ضلع ضلع اور گاؤں گاؤں میں پرچار کرنے کی اسکیم کو کاریہ روپ میں لانے کے لئے اُتساہی آریہ ویروں کی ضرورت ہے۔ اپنی درخواست شیگھر نمن لکھت پتہ پر بھیجیں

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

(۱) ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے
(۲) آریہ دھرم۔ آریہ سبھیتا۔ آریہ سنسکرتی و آریہ بھاشا کا پرچار کرنے
(۳) اور آریہ مہلاؤں میں جاگرتی پیدا کرنے کے اُدیشیہ سے

مسلم سبھیتا و اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی
لاہور سے گذشتہ آٹھ ماہ سے

آریہ ورت لاہور (سچتر) ہندی

شری ہنستی علاوید ری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کی زیر نگرانی اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی آب و تاب سے پرکاشت ہو رہا ہے۔ جس میں اُچیہ کوٹی کے ایک درجن سے زیادہ دیکھ، کئی سُوکتیں کویتائیں اور ایک دو روچک اور شکشا پرد کہانیاں تو ہوتی ہی ہیں۔ علاوہ ازیں دیدسمرتیش۔ اپنی بات سمپادک کی لیکھنی سے۔ پھلجھڑیاں ۔۔۔ ساہتیہ سنسار ۔۔۔ وہ کیا کہتے ہیں ۔۔۔ گرہ وگیان ۔۔۔ سواستھ سُدھا آدی کئی مہتوپورن استھائی ستمبھ بھی ہوتے ہیں۔ اس کا ہر ایک انک شاندار ہوتا ہے۔

آریہ ورت کو متفقہ طور پر سب سے اُتم پتر کا مان لیا گیا ہے۔ گھر گھر اس کا چرچا ہے۔ سینکڑوں پرشنسا پتر پراپت ہو چکے ہیں۔ جو بھی پڑھتا ہے۔ اس کا شیدائی ہو جاتا ہے۔

چندہ سالانہ: دو روپے۔ نمونہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر۔
سوچئے نہیں۔ آج ہی ۲ روپے بھیجکر مستقل خریدار بن جایئے۔

منیجر "آریہ ورت" لاہور

ادھیاپکہ کی ضرورت ہے

سنفرادیوی کنیا پاٹھشالا سید پور ضلع جہلم کے لئے ایک تجربہ کار ج۔ اے۔ وی آریہ ادھیاپکہ کی جلد ضرورت ہے۔ گورمکھی جاننے والی کو ترجیح دی جاویگی۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ۔ مکان رہائشی مفت ملے گا۔ درخواستیں۔ سرٹیفکیٹوں کی نقول اور تجربے کے ذکر کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں:۔

ڈاکٹر امیں چند (انچارج دیوان چند ہسپتال) منیجر سنفرادیوی کنیا پاٹھشالا سید پور براستہ دُمان۔ تحصیل چکوال ضلع جہلم)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجدیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سُلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Omer & Co.
Karachi

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل مسجد ... لاہور میں باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر "پرکاش" کرشن نگر ... سے پرکاشت ہوا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435.

Founder: M. Krishen ji, B.A.

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

ہفتہ وار پرکاش لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی عہ
برما ... ضہ
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر مہتہ ... ویدی

H.R. STUDIO

جلد ۳۷ — لاہور اتوار ۲ ہاڑ سمت ۱۹۹۸ مطابق ۱۵ جون سنہ ۱۹۴۱ء — نمبر ۲۳

وید امرت

رگ وید — یجروید — سام وید — اتھرووید

ओं दूराच्च कमानाय प्रतिपारगाय
अक्षये अस्मा अ... रा वन्नाशाः
कामेना जनयन स्वः (अथर्व १९-५२-३)

اوم دوراچکمانائے پرتی پانائے اکشئے آسما اشرن وناشاہ
کامینا جنین سوہ (اتھرو ۱۹-۵۲-۳)

شبد ارتھ

(دوراٹ) دور سے، دور کے دشہ کی (چکمانائے) بار بار کامنا کرتے ہوئے (اکشئے) اکشہ (اِشور یہ ہردہ) میں (پرتی پانائے) پرتی پالن کے لئے رکھنے کے لئے (پکارتے ہوئے (اسمی) اس مجھ (آشاہ) دشاؤں نے (آ اشرنون) سن لیا ہے۔ اور (کامین) سنکلپ دوارا (سوہ) کر سکے سکھ کو (اجنین) اتپن کر دیا ہے۔

ابھیشٹ سدھی

پوری ہوئی کامنا میری
جس ابھیشٹ کی چاہ
سکھ کا اُٹھا پروہ
میں نے کتنی بار
کی بھتی کر دوں پکار
کرہا درشٹی ہے پھیری
ہے نہ آج کچھ دیری

ہیں کہ تا تھا دور دور سے
وہی مجھے ہے آج مل گیا
پربھو کے ہردے روپ اس بھیں
اپنے رکشن پالن کے ہیت
آتے دشاؤں نے سن سن کر
وہ سنکلپ سپھل ہونے میں
پوری ہوئی کامنا میری

پریم ہاس ...

اے آریہ!

(از اشوک رنبا سی ٹھمبڑوی)

اے وحدت کے پجاری! اے مقلد وید اقدس کے
ربابِ زندگانی کے "شجاعت" مدعی نغمے

اے دنیا کی حسین تر اور امرٹ تہذیب کے پیرو
عقیدتمند گیتا کے حقیقت آشنا رہرو

اے جس کے سینے میں احساس کی ہے نازفرمائی
اے جس کے خوں میں ہے موجود غیرت کی ضیا آرائی

اے قدرِ دین و دنیا سے بخوبی آشنا نکلے
عمل کے زور سے قسمت کی باگیں موڑنے والے

گرفتار بلا ہے جاں سے پیارا پھر وطن تیرا
اسے مطلوب ہیں قربانیاں تیری، چلن تیرا

وہ شعلہ بن کہ لپکے اور باطل کو جلا ڈالے
وہ نغمہ بن کہ گونجے اور کائینا ہٹا ڈالے

وہ بجلی بن کہ چمکے خیرہ کر دے چشم ہائے شر
وہ بادل بن کہ گرجے دشمنوں کے حوصلے ہوں سر

تیری یامر یاں ایوانِ ظلم و جبر کو ڈھا ہیں
چلے تو جس بھی جانب نصرتیں بڑھ پھول برسائیں

تیری آمد سنے سہرا اُٹھے مظلوم کی دنیا
تیرے ظلِ محبت میں پلے محروم کی دنیا

علم لے "اوم" کا بڑھ، نعرۂ وحدت لگاتا چل
بہک مستانے! طوفان عزم و ہمت کے اُٹھاتا چل

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایشور پراپتی کے سادھن

لیکھک :- سوامی درشنانند جی

کیونکہ سو بھاؤں کے یادوں دستوؤں میں جوٹ کر اسی سھان پر آنے کا نیم ہو نہیں سکتا۔ جیسے کہ آگے چلنا۔ بحل میں بھاپ کے بند ہو ئے ہوئے۔ اور کبھی کل کے بگڑ جانے سے رُک جانا بھی سمبھو ہے۔ پرنتو اپنے سھان پر لوٹ آنا کسی پرکار سمبھو نہیں۔ جب تک کوئی چیتن نہ لوٹا وے۔ اسی لئے جن وستوؤں کی کچھ دنوں کے بیتنے پر پھر اسی سھان پر آسکتی ہے۔ وہ ادشیہ ہی چیتن کے نیم سے بندھی ہوئی ہیں۔ اس لئے سرشٹی کے سمپورن نیم بھوگول میں آدھین دیکھنے میں آتے ہیں۔ چندرما۔ سوریہ۔ پرتھوی اور تارا گن سب کے بیچ میں ینت کریا کے انی رکت اور کسی پرکار کا نیم پرینت نہیں ہوتا۔ جس کے نیموں کی پریکشا ہم سو ورش پہلے سے ہی جان سکتے ہیں۔ کہ اُمک تتھی میں اتنے بجے سوریہ گرہن و چندر ماگرہن ہوگا۔ جس پرکار ہم گھڑی کی سوئیاں دیکھ کر پرینت کر سکتے ہیں۔ کہ اتنی دیر کے بیتنے پر گھڑی کی سوئیاں اُمک سھان پر مل جائیں گی۔ ایسے ہی سوریہ اور چندر گرہن بھی نیم کے آدھین ہونے سے ہمیں پہلے سے پرینت ہو سکتے ہیں۔ یدا پی گھڑی کو بنانے والا چیتن منشیہ ہمیں سرشٹی میں دیکھتا ہے۔ جس سے ویاپتی ادھکات سمبندھ کو جان کر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس نیم پورک جگت کو بنانے والا چیتن پرماتما ہے۔

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر آدھارا کی تحقیقات و تجربات

زندگی بسر کرتا ہے۔ اور اپنی روزانہ زندگی صرف ان اشیاء سے واسطہ رکھتا ہے۔ جن کے بغیر اس کا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ انسانی زندگی کے گیرو اور سنیاسی گروہ بالعموم عوام سے نہیں ملتے جلتے۔ بلکہ گوشہ نشینی اور تنہائی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہر شخص کی پہنچ یا رسائی ان تک مشکل ہی ہوتی ہے۔

فلسفۂ یوگ کا مطالعہ کرتے وقت یہ امر نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ جسمِ انسانی کے حصوں کی تشریح کر دی جائے۔ میں کوشش کروں گا۔ کہ یہ تشریح ہندو نقطۂ خیال کے مطابق آپ کے سامنے پوری وضاحت سے پیش ہو۔ جسمِ انسانی کی تشریح کے متعلق ہندوؤں کی تعلیم میں اور مغربی سسٹم میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔

ریڑھ کی ہڈی مرکز یا محور ہے۔ جس پر کچھ گردش کرتا ہے۔ یا یوں کہیے۔ کہ اسی پر تمام جسم کا نظام قائم ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے اعصابی مرکز بھی ایسے ہیں۔ جو خاص وقعت رکھتے ہیں۔

تمام ورزشیں اور عمل اس غرض سے کئے جاتے ہیں۔ کہ یہ مرکز آزاد ہو جائیں۔ اور عملی گی کر ان کی نشو و نما ہو سکے۔ تمام ورزشیں خصوصیت کے ساتھ ریڑھ کی ہڈی کو کمانے کی غرض سے کی جاتی ہیں۔

میں کوشش کروں گا۔ کہ سادہ زبان میں اس کی تشریح کر سکوں۔

ریڑھ کی ہڈی مرکز ہے۔ اور اس کے مرکز پہ شریان (ناڑیوں) کا وہ مرکز ہے۔ جس کو شاعری کی اصطلاح میں "حیات بخش کرنیں والا چاند" کہتے ہیں۔

یہ چاند یا مرکز متواتر و مسلسل حیات تازہ کی بارش کرتا رہتا ہے۔ اور یہ بارش دو حصوں ندیوں میں تقسیم ہوتی ہے۔ جیسے نیچے کی جانب۔ ان میں سے ایک تو ریڑھ کی ہڈی کے بائیں جانب سے گذرتی ہے۔ اس کا نام ایدا ہے۔ (اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) اور اس اصطلاح کی ندی دوسری داہنی جانب سے گذرتی ہے۔ جس کو پنگلا کہتے ہیں۔

ریڑھ کی ہڈی کی تہہ میں ایک مرکز ہے۔ جس کو اصطلاح میں "سورج" کہتے ہیں۔ اور ریڑھ کی ہڈی کے داہنی طرف کو راستہ جاتا ہے جس کے ذریعہ سے سورج کے (کام ادا ہوتے ہیں)

(۲۰) مرکز کی شعاعیں اوپر کی جانب جاتی ہیں۔ اس طرح یوگوں کی طاقت متواتر و مسلسل ایک طرف نیچے کو اور دوسری جانب اوپر کو ندی کی طرح بہتی رہتی ہے۔

بڑی رگوں یا ناڑیوں کی تعداد چہارہ ہے۔ مگر ان میں تین جن کا قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے۔ زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ یعنی سشمنا، ادا اور پنگلا۔ ان سب میں سشمنا یا ریڑھ کی ہڈی کی ندی بڑی ہے۔

آپ کو اس ندی (رگ) کی اہمیت اس وقت معلوم ہوگی۔ جب آپ یوگ کا عمل شروع کریں گے۔

تمام رگیں یا ناڑیاں پتلے دھاگے کی طرح ہیں۔ اور ریڑھ کی ہڈی سے پیوست ہوتی ہیں۔ انہیں سورج، چاند اور آگ کا مظہر سمجھا جاتا ہے۔

سشمنا کے مرکز میں خلا ہے۔ جس کو چتر کہتے ہیں۔ اور اسی خلا میں برہم (ذاتِ کبریائی) کا نواس (رہائش) ہے۔ بہت اغلب ہے۔ کہ یہ مرکز تمام طاقت اور زندگی کا مسکن ہے۔

ریڑھ کی ہڈی کے نیچے، ناف کے مقام پر وہ جگہ ہے۔ جسے ادھار (کنول) کہتے ہیں۔ اس جگہ پر سب سے بڑی دیوی، کنڈلی کا نواس (رہائش) ہے۔ جو پیدا کرنے والی شکتی کی مظہر ہے۔ جس رگ کا نام ادا رکھا گیا ہے۔ وہ بائیں جانب ہوتی ہے۔ اور سشمنا کے اردگرد حلقہ بناتی ہے۔ اور داہنے نتھنے کو جاتی ہے۔ اور پنگلا داہنی جانب ہوتی ہے۔ اور یہ بھی سشمنا کے اردگرد حلقہ بنا کر داہنے نتھنے میں داخل ہوتی ہے۔

سشمنا کے چھ ارتقائی مراحل ہیں۔ مگر ان میں سے صرف اوّل پانچ مرحلوں کو ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ روح (جیو) جسم میں

ایک شخص کو اپنی زندگی میں جو دُکھ یا تکلیفیں پیش آتی ہیں۔ وہ اس کے پچھلے جنم کے اچھے یا بُرے اعمال (کرم) کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

یہ ہے انفرادی زندگی میں قسمت کی ظاہری عدم مساوات کی تشریح۔ کہتے ہیں۔ کہ دنیا کی ہر ایک چیز پانچ عناصر سے مرکب ہے۔ ان میں ایک روح ہے۔ جس کو جیو کہتے ہیں۔ یہی جیو کرموں کا اچھا یا بُرا پھل بھوگتا ہے۔

جیو تمام چیزوں میں ہوتا ہے۔ یعنی تمام چیزوں میں روح ہے۔ خواہ اس کو کسی بھی نام سے موسوم کریں۔ اور جب ارتقاء کے دوران میں جیو کرم کا پھل بھوگ چکتا ہے۔ تو وہ پھر برہم (ذاتِ کبریائی) میں مل جاتا ہے۔

یہاں مختصر الفاظ میں ہم نے فلسفۂ یوگ کی تعریف کر دی ہے۔ ہمیں یوگ اور اس کے طریقوں کا اب تھوڑا بہت علم ہو گیا ہے۔ یہی وہ واقفیت ہے۔ جس کا جاننا ہر شاگرد کے لئے ضروری ہے۔ اس کے بغیر وہ اس راستہ پر چل ہی نہیں سکتا۔ اب میں باقی صفحات میں تفصیل کے ساتھ یوگ سادھن کے عملی طریقے بیان کروں گا۔ جہاں تک اس مختصر مضمون میں ممکن ہوا۔

ایک ہندو یوگی کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک ایسی مخلوق ہے۔ جو ہر شے سے محبت تو کرتی ہے۔ لیکن اس میں محو نہیں ہو جاتی۔ کیونکہ وہ تمام مادی اشیاء سے بلند و بالا ہو کر اپنی رہتی ہے۔ اور اپنے کرموں اعمال کی وجہ سے مادی یعنی عنصری جسم سے وابستہ رہتی ہے۔ اور ان خواہشات سے جکڑی رہتی ہے۔ جن کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ یہ گوناگوں قسم کی خواہشیں اور خاصیتیں ہی ہیں۔ جو انسان (منش) بناتی ہیں۔

زندگی میں انسان کو جو کچھ پیش آتا ہے۔ وہ اعمال (کرم) کا نتیجہ ہے۔ اور جملہ خواہشات جو موجودہ جسم میں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ جیو کے سابقہ اعمال (کرم) کے مطابق اپنے ساتھ خوشی یا رنج لاتی ہیں۔

پس جس روح نے اپنے سابقہ جنم میں نیک کام کئے ہیں۔ اُس کی زندگی خوشی سے اور وقت آرام سے گذرتا ہے۔ اور جس روح نے پچھلے جنم میں بُرے کرم کئے ہیں۔ اُسے موجودہ زندگی میں دُکھ و مصیبتیں اُٹھانی پڑتی ہیں۔ (باقی آئندہ)

شہیدِ قوم سے خطاب

قوم کے جنگ جُو! قوم کی زندگی　　قوم کے نیک خو! قوم کی زندگی
قوم کو بھی بقا ساتھ ہی دے گیا　　اے کہ لاریب تو قوم کی زندگی
قوم کی بات پر مرنے والا ہے تو　　تجھ سے ہے سرخرو قوم کی زندگی
قوم کے مایۂ ناز بیدار رہو　　دے چکی ہے لہو، قوم کی زندگی
جو بفضلِ خدا آج پوری ہوئی　　تھی تری آرزو، قوم کی زندگی
اُٹھ کے غلطیدۂ خاک و خوں دیکھ لے　　ہے یہی رنگ و بو، قوم کی زندگی

تجھ سے قائم رہی، تجھ سے دائم رہی
قوم کی آبرو　　قوم کی زندگی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کے اُتسو

(از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

شروع میں آریہ سماج کے اُتسووں پر بہت رونق ہوتی تھی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ لوگ آریہ سماج کے سدھانتوں سے ناواقف تھے۔ وُہ جاننا چاہتے تھے۔ کہ آریہ سماج کیا مانتا ہے۔ اور آریہ سماج کے اُتسو کم ہوتے تھے۔ اس لئے گرد و نواح کے آریہ سماجی شامل ہوتے تھے۔ اس وقت یہ دونو باتیں نہیں ہیں۔ اس وقت آریہ سماج کا جو اُتسو ہے۔ اس کی یہ پرتھا بن گئی ہے۔ ہر ایک آریہ سماج اپنا اُتسو کرنا چاہتا ہے۔ اگر ان کی طاقت میں ہو۔ تو اُتسو ضرور کریں گے۔

اس اُتسو کے لئے آریہ سماجی اپنے پاس سے روپیہ دیتے ہیں۔ اور شہر سے جن پر ان کا پربھاو ہے۔ یا جو آریہ سماج سے سہانبھوتی رکھتا ہے۔ اس سے روپیہ حاصل کیا جاتا ہے۔ اس روپے میں سے اگر اس آریہ سماج کے ماتحت کوئی پاٹھشالا یا سکول ہے۔ تو اس کے خرچ میں لگایا جاتا ہے۔ اور اُپدیشک اور بھجنیک جو جلسے میں شامل ہوتے ہیں۔ اگر وُہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ہوں۔ تو سبھا کو روپیہ دیا جاتا ہے۔ اگر وُہ سبھا کے آدھین نہیں ہیں۔ تو ان کا کرایہ اور کچھ فیس دی جاتی ہے۔

ان اخراجات میں سے کوئی بھی ایسا خرچ نہیں ہے۔ جسے یہ کہا جائے۔ کہ ناجائز ہے۔ کیونکہ بیرونی باہر والے اُپدیشکوں اور بھجنیک سجنوں کو ریل کا کرایہ نہ دیا جائے۔ تو وُہ اپنے پاس سے یہ خرچ کیسے کر سکتے ہیں۔ اور جب وُہ آتے ہیں۔ تو ان کے اپنے کام کو نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے عوض میں کم و بیش ان کو کچھ ملنا چاہیئے۔ اور جن کا گذارہ ہی اسی کام پر ہے۔ ان کو اپنے گھر کے لئے بھی کچھ چاہیئے۔ کیونکہ ان کی آمدنی کا ذریعہ یہی ہے۔ اور جو اُپدیشک اور بھجنیک آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت ہیں۔ ان کو راستے کا خرچ اور ماہواری دکھشنا سبھا نے ان کی مقرر کی ہے۔ سبھا سے مل جاتی ہے۔ لیکن اگر سبھا کو آریہ سماج سے نہ ملے۔ تو سبھا ان کو کہاں سے دے۔ اس لئے ہر ایک سماج کا جو اُتسو کرتا ہے۔ فرض اولین ہے۔ کہ سبھا کے کوش میں روپیہ جمع کرائے۔ ہر ایک آریہ سماج اپنے اُتسو میں خاص پنڈتوں کو چاہتا ہے۔ اس کی مانگ خاص بھجنیک کے لئے ہوتی ہے۔ جس کا پورا کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے اس دشواری کو خیال کر کئی آریہ سماجیں کو پہ کرتی ہیں۔ جو بالکل بلا وجہ ہے۔ خاص کو چھوڑ کر اگر ہم سادھارن اوسط لیں۔ تو ہر ایک آریہ سماج کی خواہش ہے کہ۔ ان کے اُتسو پر کم سے کم چار اُپدیشک اور دو بھجنیک ضرور ہوں۔ اب آپ وچار کریں کہ اگر وُہ لاہور سے آئیں۔ تو ان کا مارگ ویہ اس طرح ہوگا۔ دو اُپدیشک انٹر کلاس میں سفر کریں گے۔ اگر پانچ روپے ایک طرف کا ہو۔ تو ایک کا دس روپے۔ اور دو کا آنے جانے کا سفر خرچ بیس روپے ہوگیا۔ دو کا تھرڈ کلاس کا تیرہ روپے۔ دو بھجنیک ہیں۔ ان کا بھی تیرہ ہے۔ اس طرح چھیالیس روپے سفر خرچ ہو گیا۔

ایک کے چار دن اُتسو پر لگتے ہیں۔ ان چار دن کی تنخواہ ۸ + ۶ + ۴ = ۱۸ روپے سے کسی طرح بھی کم نہیں ہوتی۔ اس لئے ۴۶ + ۱۸ = ۶۴ روپے تو سبھا کا خرچ ہے۔ اسے اس سے زیادہ ہی ملنا چاہیئے۔ لیکن آریہ سماجیں بہت کم تعداد میں ہیں۔ جو زیادہ دیتی ہیں۔ عام طور پر کم ہی ملتا ہے۔

اُتسو میں کاریہ کرم یہ ہوتا ہے۔ صبح ہون۔ بھجن اُپدیش۔ بھجن ویاکھیان۔ بعد دوپہر بھجن ویاکھیان یا کچھ اور بھی ہوگا۔ رات کو بھجن ویاکھیان یا کوئی سمیلن۔

آجکل خاص آریہ سماجوں کو چھوڑ کر جن کی تعداد بہت کم ہے۔ صبح کے وقت خود آریہ سماجی بھی نہیں آتے ہیں۔ دوپہر کے بعد کچھ حاضری ہوتی ہے۔ رات کو اچھی ہوتی ہے۔ اور آریہ سماجوں نے بڑے شہروں کے پروگرام کو دیکھ کر وُہی اپنا بنایا ہے۔ جو بالکل نامناسب ہے۔ اگر ان کو اپنی حالت کے مطابق بنانا چاہیئے۔ اگر وُہ ایسا نہ کریں گے۔ تو بدھیمان نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر یورپ میں سردی ہے۔ وہاں جراب۔ بوٹ۔ پاؤں میں پاجامہ، پتلون، لنگوٹ بنیان۔ کرتہ۔ واسکٹ کوٹ جسم پر پہنا جا سکتا ہے۔ اور جو شخص پنجاب میں جون جیسے میں اتنا لباس پہنے جو اُوپر لکھا ہے۔ جیسے وُہ ٹھیک نہیں ہے۔ اسی طرح سب کو ایک جیسا کاریہ کرم ٹھیک نہیں ہے۔ جب لوگ سننے والے نہیں ہیں۔ تو اُپدیشک سے اُپدیش کیوں کرایا جائے۔ جس وقت لوگ آئیں۔ اسی وقت ویاکھیان اور بھجن ہونے چاہیئں۔

اس کے علاوہ کچھ آریہ سماجیں ایسی بھی ہیں۔ جو سبھا سے الگ اپنا پربندھ کرتی ہیں۔ اگر ان کا پربندھ کامیاب ہو گیا۔ تو سبھا کے اُپدیشکوں کو وُہ پوچھتی نہیں ہیں۔ اور اگر وُہ اپنے پربندھ میں ناکامیاب ہوگئیں۔ تو سبھا کو بُرا بھلا کہنے لگتی ہیں۔ اور اپنی بے عقلی کا سبھا پر دوش لگاتی ہیں۔ جب کامیاب ہوتی ہیں۔ تو روپیہ باہر والے اُپدیشکوں کو دے کر سبھا کے لئے کچھ نہیں دیتی ہیں۔ اگر اپنے پربندھ میں فیل ہو جاتی ہیں۔ تو بھی بلا عذر کر سبھا کو کچھ نہیں دیتی ہیں۔

سبھا کے پاس جو اُپدیشک ہیں۔ وُہ دن رات دورہ کر اگر اُتسو بھگتا دیں۔ تو بھی اچھا ہے۔ لیکن اس وقت اُتسو پورے کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ اس حالت میں سب جگہ پر آریہ سماج کا پرچار کیسے ہو۔ آریہ سماجیں اس کی طرف بالکل دھیان نہیں دیتی ہیں جیسے پہلے سکولوں کی کتابوں میں ایک پاٹھ ہوتا تھا۔ بنئے کی کمائی مکان یا بیاہ نے کھائی۔

اگر آج یہ کہدیں۔ آریہ سماج کی کمائی سکول نے یا اُتسو نے کھائی۔ تو ٹھیک ہی ہے۔ آریہ سماج کے اُتسو پر جو روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اور اُپدیشکوں کو جو تکلیف ہوتی ہے۔ آریہ سماج کے کاریہ کرتاؤں کو جو محنت کرنی پڑتی ہے۔ آریہ سماج کے نیتاؤں کو جو حیرانی ہوتی ہے۔ اس کے مقابلے میں فائدہ بہت ہی کم ہے۔ اسوقت آریہ سماجی پرانے میلوں کی طرح اُتسو میں اپنی شان سمجھتے ہیں۔ اور

وید کیا ہیں اور ان میں کیا ہے؟

وید کے متعلق ابتدائی ضروری واقفیت (نمبر ۲)

وید کا ارتھ گیان

وید کا ارتھ گیان پراپت کرنا چاہیئے۔ یہ اتی پراچین کال سے ودوان لوگ مانتے آئے ہیں۔ سویم نرکت کار نے ہی کہا ہے:۔

योऽर्थज्ञ इत्सकलं भद्रमश्नुते।
नाकमेति ज्ञानविधूतपाप्मा ॥
(निरुक्त० १/१८)

"جو وید کا ارتھ جانتا ہے۔ اُسے سکل کلیان پراپت ہوتا ہے۔ وُہ گیان سے پوتر ہوتا ہوا سورگ دھام کو پراپت کرتا ہے۔" نرکت کار یاسکاچاریہ کے پُورو بھی شاک پُونی۔ گرگ۔ اورن ناتھ آدی کئی نرکت کار وید کا ارتھ کرنے کا کاریہ کرتے رہے۔ شری سائن آچاریہ کے پُورو بھی کئی بھاشیہ کار ہوئے تھے۔ سمت کی چودھویں شتابدی میں سائن آچاریہ ہوئے۔ ہوتا چاریہ کا سمے گیارھویں شتابدی مانا جاتا ہے۔ مہیدھر آچاریہ کا سمے سائن مادھو کے پشچات کا ہے۔ یہ پراچین لوگ وید کا ارتھ کرنا آدرشیک مانتے تھے۔

یہ جانچ کشیپ نے مدر پرتھم وید کا ارتھ جاننے کے لئے شبد کوش نرمان کیا۔ جس کا نام "نگھنٹو" ہے۔ اسی پر شری یاسکاچاریہ نے جو بھاشیہ کیا۔ وہی نرکت ہے۔ جو آجکل ملتا ہے۔ انیہ نرکت قریب لُپت ہو چکے ہیں۔ یہ جانچ کشیپ کا کال بہت ہی پراچین مانا جاتا ہے۔ کشیپ کا آشرم بھارت ورش کے باہر تھا۔ کئی مانتے ہیں۔ کہ جس کشیپ رشی کے نام سے یہ پرتھوی کا بودھ ہوتا ہے۔ اور "کاشیپی پرتھوی" کہا جاتا ہے۔ وُہ رشی کاسپیئن سمندر کے پاس رہتا تھا۔ کیونکہ اُن سے سمبندھ رکھنے والے دانو آدی دیش وہیں ہیں۔ پرتھم نرکت کار کشیپ ہی تھا۔ ہم ہمارا آگرہ نہیں ہے۔ پرنتو وُہ بڑا پراچین ہے۔ اس میں سندیہ نہیں ہے۔ اس کشیپ رشی سے سائن۔ مہیدھر۔ اُوٹ آدی آچاریہ تک جو ودوان ہوئے۔ وُہ وید کا ارتھ بتلانے کا یتن کرتے آئے ہیں۔ پھر پانچ سو ورش پورے ہوئے شری سوامی دیانند سرسوتی جی نے وید کا گیان پھیلانے کے لئے جو پریتن کیا۔ وُہ نسندیہہ مانیہ ہے۔ پرنتو وُہ آدھونک ہے۔ ان کے سوائے اس سمیہ شری پانڈورنگ گھوش راج یوگی جی نے انگریزی میں دیشیش رہسیہ ادگھاٹن کرنے کا بڑا پرشنسنیہ کاریہ کیا ہے۔ آج کل بھی ان کے اتی رکت انیک انوواد انیک بھاشاؤں میں وید پر ہوئے ہیں۔ ارتھات وید کا ارتھ جنتا تک پہنچانے کے لئے ہر سمیہ پریتن ہوتا آیا ہے۔

شری مد وید ویاس جی نے مہابھارت کی رچنا کی۔ وُہ بھی وید کا ارتھ سمجھانے کے روپ سے درشانے کے لئے کی تھی۔ اس وشے میں شریمد بھاگوت میں نمن لکھت پرمان ملتا ہے:۔

स्त्री शूद्र द्विजबन्धूनां त्रयी न
श्रुतिगोचरा। कर्मश्रेयसि मूढानां
श्रेय एवं भवेदिह ॥ इति भारत-
माख्यानं कृपया मुनिना कृतम्
॥२५॥ भारतव्यपदेशेन ह्याम्ना-
यार्थश्च दर्शितः ॥
(श्री० भागवत १-४)

کہا جاتا ہے۔ شری مد وید ویاس جی نے پُران اور اُپ پُران رچے۔ اور وید کا تات پریہ درشانے کے لکھیہ اُدیش سے مہابھارت کی رچنا انہوں نے کی۔ مہابھارت پڑھکر سمجھ لینے تو پاٹھکوں کو وید کا تات پریہ ٹھیک پرکار سمجھ میں آ سکتا ہے۔ ایسی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آدمی بڑے کیسے بنتے ہیں؟

کچھ محنتی نوجوانوں کی مثالیں

"ہر ایک مصیبت ایک بددُعا کے مترادف نہیں ہوتی۔ دُنیا میں جو ابتدائی مصیبتیں انسان پر نازل ہوتی ہیں۔ وہ زیادہ تر دُعائے خیر یا آشیرواد ہی ثابت ہوتی ہیں۔ جن مُشکلات اور مصائب پر ہم فتح پالیں۔ اُن سے نہ صرف ہمیں کوئی نہ کوئی سنہری سبق ملتا ہے۔ بلکہ یہی مُصیبتیں ہمیں مستقبل قریب میں حوصلہ مند انسان بنا دیتی ہیں۔" شارپ

"اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ بڑے بڑے کارخانوں کے مالکوں نے اپنی عملی زندگی کی ابتدا غریب لڑکپن سے شروع کی تھی۔" سچلو

—— (۱) ——

کٹیو نامی ایک بہرے لڑکے نے حصولِ تعلیم کی خواہش ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا۔ پاپا! میرے فاقہ کشی کی زندگی بسر کرنیکی بات سے آپ خون زدہ کیوں ہوتے ہیں؟ ہمارے پاس ایشور کا دیا سب کچھ ہے۔ میں بھوک کا علاج جانتا ہوں۔ اگلے زمانے میں بائیں ٹاٹ نامی ایک جنگلی قبیلے کے لوگ عموماً ایک قسم کی گوند کھا کر ہی گذران کر لیا کرتے تھے۔ اور جب انہیں بھوک ستاتی تھی۔ تو وہ اپنے پیٹ کے گرد ایک پٹی سی باندھ لیا کرتے تھے۔ کیا میں اس طرح گذارہ نہیں کر سکتا؟ بیریوں پر بیر اور دیگر پھلدار درختوں اور جھاڑیوں پر کھانے والی کئی چیزیں قدرت ہی پیدا کر دیتی ہے۔ کیا ان سے انسان پیٹ نہیں بھر سکتا۔ یہ غریب اور بہرہ لڑکا ایک شرابی باپ کا بیٹا تھا۔ لوگ کہتے تھے۔ کہ یہ لڑکا سوائے جُوتے بنانے کے اور کوئی کام نہیں کر سکتا۔ لیکن ذاتی مطالعہ سے یہی شخص بائیبل کا ایک مشہور ترین عالم یا سکالر بن گیا۔

—— (۲) ——

امریکہ کے پریذیڈنٹ ولسن نے ایک بار کہا تھا۔ "میں غریب گھرانے میں پیدا ہُوا تھا۔ ناسازگار حالات میں میں نے پرورش پائی۔ میں جانتا ہوں۔ کہ جب کسی ماں کے پاس بچے کے لئے روٹی نہ ہو۔ تو روٹی مانگنا کیسے کہتے ہیں۔ دس برس کی عمر میں میں نے اپنا گھر چھوڑ دیا۔ اور گیارہ برس تک امیدوار یا شاگرد پیشہ لوگوں کی طرح کام کرتا رہا۔ مجھے سال بھر میں صرف ایک مہینہ کسی سکول میں تعلیم ملتی تھی۔ گیارہ برسوں کی کڑی محنت کے بعد میں صرف ۸۴ ڈالر جمع کر سکا۔ لیکن میں نے کبھی ایک بھی ڈالر اپنے آرام و آسائش کے لئے خرچ نہ کیا۔ اکیس برس کی عمر تک میں ایک ایک پیسہ کو گنتا رہا۔ میں پیدل چل کر بستی لوگوں سے کام کرنیکی بھیک مانگنے کے ..... [illegible]

اس میں بیتیں ابتدائی تکالیف کا مجھے بخوبی احساس ہے۔ جونہی میں نے اپنی زندگی کے اکیسویں برس میں قدم رکھا۔ پہلے ہی مہینے میں میں نے جنگلوں کی خوب خاک چھانی۔ میں بیلوں کو ہانکتا رہا۔ اور لکڑیاں بھی کاٹتا رہا۔ میں بہت ہی سویرے بیدار ہو جایا کرتا تھا۔ اور شام تک مشکل سے مشکل ترین کام کرتا رہتا تھا۔ اتنی محنتِ شاقہ کے باوجود بھی مجھے چھ ڈالر ماہوار اُجرت ملتی تھی۔ ہر ایک ڈالر اُن دنوں مجھے اتنا بڑا دکھائی دیتا تھا۔ جتنا بڑا آج کی رات مجھے یہ چاند دکھائی دے رہا ہے۔"

سیلف سٹڈی، خود بینی اور اپنی اصلاح آپ کرنے کے جذبات سے معمور ہونیکی وجہ سے ایسے موقعوں کو ولسن نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کھویا تھا۔ دُنیا میں بہت کم لوگ فرصت کے لمحوں کی قدر و قیمت کو سمجھتے ہیں۔ پریذیڈنٹ ولسن اپنی زندگی کے ہر ایک لمحے کو سونے اور چاندی کے برابر خیال کرتے تھے۔ اور ایک منٹ کو بھی ضائع نہیں جانے دیتے تھے۔ وہ وقت سے جتنا بھی فائدہ اُٹھا سکتے تھے۔ اُٹھاتے۔

پورے اکیس برس کے ہونے سے پہلے ہی مسٹر ولسن نے ایک ہزار کے قریب اچھی اچھی کتابیں پڑھ ڈالیں۔ اس کے بعد آپ نامک نامی ایک شہر کی جانب۔ جو کہ آپ کے گاؤں سے ۱۰۰ میل کے فاصلے پر تھا۔ روانہ ہو گئے۔ اُنہوں نے بوسٹن نامی مشہور شہر سے ہوتے ہوئے وہاں جانا تھا۔ مناسب خیال کیا۔ تاکہ وہ راستے میں مختلف تاریخی مقامات کو دیکھ سکیں لیکن اتنے طویل سفر میں انہوں نے ایک ڈالر اور چھ سینٹ خرچ کئے۔

استری شکشا کا نیا نظریہ

(لیکھکہ شریمتی رامیشوری نہرو)

کچھ سمیہ پُورو لڑکیوں کو سکولوں میں پڑھنے کے لئے بھیجنا خطرناک سمجھا جاتا تھا۔ اور ایک شکشت ناری کو ایک ایسا جیو سمجھا جاتا تھا۔ جسے گرہ کاریہ کے اُپیکت نہیں سمجھا جاتا تھا۔ جو لوگ لڑکیوں کو شکشا دینے کے وِرودھی تھے۔ اُن کی کلپنا میں شکشت استری دُوارا گرہستھی بھنگ ہو جاتی۔ کُٹمب کی استت ویستا کھڑکنے ہو سکتی تھی۔ اُس سمیہ سب سے بڑا پرشن یہ تھا۔ کہ لڑکیوں کو شکشا دی جائے یا نہیں؟ پرنتو پچھلے چند ورشوں سے پری ستھتی بالکل بدل گئی ہے۔ اور آج لڑکیوں کو پڑھانا وواد گرست وشے نہیں رہ گیا۔ خاص کر اُچ تتھا مدھیم شرینی کے لوگوں میں۔

یدیپی ہماری ورتمان شکشا پرنالی میں انیک بُرائیاں ہیں۔ پھر بھی لڑکیوں کو شکشا دینے کا اُتساہ دن پر دن بڑھتا جاتا ہے۔ لڑکیوں کے سکولوں اور کالجوں کی سنکھیا دن پر دن بڑھتی جا رہی ہے۔

شکشا پرنالی میں پریورتن

یہ بات سبھی لوگ سویکار کرتے ہیں۔ کہ اس سمیہ لڑکیوں کو جو شکشا ئیں دی جا رہی ہیں۔ وہ کسی پرکار بھی لابھدائک نہیں ہیں۔ بت بھوشیہ کا کسی پرکار وچار کئے ہوئے ہی انہیں پُرشوں کے لئے بنائی گئی شکشا پرنالی میں جھونک دیا جاتا ہے۔ جبکہ وہ شکشا پرنالی سوئم مردوں کے لئے بیکار سدّھ ہو رہی ہے۔ میں یہاں ورتمان شکشا پرنالی کی بُرائیوں کو پیش کر سمیہ نشٹ کرنا نہیں چاہتی۔ کیونکہ اب وہ سب پر پرگٹ ہو گئی ہیں۔ ہرش کی بات ہے۔ کہ ورتمان شکشا پرنالی سے سبھی شکشا وشیشگیہ تتھا بچوں کے ابھِواوک اسنتشٹ ہو رہے ہیں، اور

اُس میں پریورتن تتھا اُدھار کرنے کے لئے پریتن کیا جا رہا ہے۔ لیکن اُدیشیہ کی پُورتی کے لئے سمپورن پرنالی میں آدیو پانت پریورتن کی آوشیکتا ہے۔

میرے وچار میں شکشا کے اُدیشیہ دو ہیں۔ پہلا جیون میں سپھلتا پراپت کرنے کے لئے ایک نیادی دُوسرا سماج کے لئے اُپیوگی سدسیہ ہونا۔

سکھ میہ تتھا سپھل جیون

جیون میں رہنا بھی ایک کلا ہے۔ جس کے دُوارا ہم اپنے جیون کے تھوڑے سے سمیہ میں ادھک سے ادھک سپھلتا پراپت کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے بالک کے سوبھاوک گُنوں کا وکاس کرنا چاہیئے۔ جس سے کہ وہ اُچت رُوپ سے سُن سکے۔ انوبھو کر سکے۔ اور اُس کے انوسار کاریہ کر سکے۔ یہ کیول کتابیں پڑھنے، پریکشا پاس کرنے تتھا سدھانتوں کو رٹ لینے سے ہی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جیسا کہ اُوپر کہا جا چکا ہے شکشا کا اُدیشیہ وکتیوں کو سُکھمیہ تتھا سپھل جیون ویتیت کرنے کے اُپیکت بنانا ہے۔ پرہماری ورتمان شکشا پرنالی میں اس اُدیشیہ کی پُورتی کے سادھنوں کا بہت ابھاو ہے۔ اُچ شکشا پراپت وکتیوں میں بھی بیکاری ہونیکی بہت کچھ ذمہ داری اس شکشا پرنالی پر بھی ہے۔ جس کے کارن اور دُکھ پھیل رہا ہے۔ اسے دُور کرنے کے لئے پرتیک بالک کو اُس پیشے کی شکشا اوشیہ دینی چاہیئے۔ جسے وہ جیون میں گرہن کرے گا۔

اس لئے میری یہ دھارنا ہے۔ کہ بالکوں کی شکشا درشٹیکون پیشے سے سمبندھ رکھنے والی ہونی چاہیئے۔ اتنا ہی نہیں۔ اُچ شکشا دینے والے کالجوں میں بھی اسی بات کا دھیان رکھا جانا چاہیئے۔ کہ استری کا بھی پُرش کی بھانتی ایک پیشہ ہونا چاہیئے۔ اس کے بنا استری آرتھک سوتنترتا پراپت ہی نہیں کر سکتی۔ ورتمان شکشا پرنالی پُرشوں کو سرکاری نوکریوں کے اُپیکت بناتی ہے۔ لیکن استریوں کو یہ شکشا کیول ادھیاپکا ہونے کے ہی اُپیکت بناتی ہے۔ اس پیشے میں بھی اب استھان خالی نہیں ہے۔ اور جو استریاں اس میں ہیں وہ بنا کسی پرکار کی تیاری کے کام بھی کرتی ہیں۔ وہ بنا کسی پرکار کی تیاری کے کام بھی کرتی ہیں۔

سو استھ

سینکڑوں روگوں کی ایک دوا

آپ چاہیں تو یہ دوا گھر بنا کر ہزاروں دُکھیوں کا دُکھ دُور کر سکتے ہیں۔ دوا بنانے کی وِدھی اس پرکار ہے۔ گلر کے پتے ۵ سیر۔ گوبھی دُودیا پاؤ بھر۔ سہجنا کے پھول آدھ سیر۔ سرس کے پتے ایک سیر سب ملا کر چوگنے پانی میں ڈال دیا جب چوتھائی پانی شیش رہے۔ تب اُتار کر چھان لو۔ پھر اس کاڑھے کو دوبارہ آگ پر [illegible]

تب اُتار دو۔ اُس میں ایک چھٹانک بھونا ہُوا ریک سہاگے کا پھول ملا کر رکھ لو۔ اس دوا سے گم چوٹ ہو یا گھاؤ ہو یا شنگھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ آنکھیں دُکھتی آتی ہوں۔ پانی میں ڈال کر ٹیک کرو۔ تُرنت ٹھیک ہونگی۔ ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔ ٹھیک بٹھا کر اُوپر سے لیپ کر کے پٹی باندھ دو۔ جہاں کی تہاں جڑ جائیگی جس جگہ یہ تیں لگے۔ تُرنت فائدہ دکھائیگی۔ پُرانے ناسور [illegible]

وی پی آتے ہیں

ان گاہکوں کے نام ... ہیں جنہوں نے باوجود اطلاع کے ... تک چندہ نہیں بھیجا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم
ہفتہ وار پرکاش لاہور
۲ر ہاڑ سمت ۱۹۹۸ بکرم مطابق ۱۵ر جون ۱۹۴۱ء
جلد ۳۷ | دیانند ابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۲۳

اُپدیش اور سادھن

ہمارے شاستروں نے سوکی ایک بات کہہ دی جب انہوں نے ہمیں یہ اُپدیش تھا۔ کہ شرتی میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ لیکن سمرتی وقت پر بدلتی رہتی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اصُول کبھی نہیں بدلتے۔ لیکن ان کی application یا اطلاق وقت وقت پر بدلتا رہتا ہے۔ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ اصُول ایک ہے۔ لیکن اس کے پرچار کے سادھن کئی ہیں۔ ویدک دھرم کا اُپدیش سنسار کا اُپکار کرنا ہے۔ اس اُپدیش کی پُورتی کے کئی سادھن ہو سکتے ہیں۔ اور وُہ سادھن سمیہ کے ساتھ بدلتے رہیں گے۔ سچائی میں پریورتن کی گنجائش نہیں۔ لیکن سچائی پر کیسے آچرن ہو۔ اور اسے لوگوں تک کیسے پہنچایا جائے۔ ضرور نہیں کہ اس کے سادھن آج بھی وُہی ہوں۔ جو ایک ہزار برس پہلے تھے۔ یا ایک ہزار برس بعد ہونگے۔ انگریزی راجیہ کے آنے سے پہلے ہمارے دیش کی اوستھا ہیں کچھ اور تھیں، آج کچھ اور ہیں۔ اور ایک سو برس بعد کچھ اور ہونگی۔ اس لئے اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جو طریقے ایک سو برس پہلے استعمال کئے جاتے تھے۔ وُہی آج بھی کئے جاویں۔ یا یہ کہ جو طریقے آج اختیار کئے گئے ہیں۔ وُہی ایک سو برس بعد برتے جاویں گے۔ اسے بُدھیمان کون کہے گا۔ انگریزی راج سے پہلے اور آج کے سمیہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اُن دنوں تعلیم کا ڈھنگ اور تھا۔ آج اور ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے۔ کہ آج وُہی ڈھنگ برتے جاویں۔ تو وُہ ایک ایسی بات کہتا ہے۔ جو عمل میں نہیں آ سکتی۔ رہن سہن کے ڈھنگ قطعی بدل چکے ہیں۔ ان دنوں زندگی پر خطر تھی۔ اپنی حفاظت کے لئے لوگ ایسے طریق سے رہتے تھے۔ کہ ان پر حملہ نہ ہو سکے۔ اور ہو۔ تو آسانی سے اس کا مقابلہ کیا جا سکے۔ لوگ محلّوں میں رہتے تھے۔ اور ایسے محلّوں میں جو ایک بند قلعے کی طرح تھے۔ محلّہ کا دروازہ بند کر دیا۔ اور وُہ قلعہ ہو گیا۔ انگریزی راج میں جان و مال سلامت ہیں۔ اس لئے لوگ اپنے محلّوں سے نکل کر شہر سے باہر کھُلی جگہوں میں رہنے لگے۔ آج انہیں اس طرح رہنے کی ضرورت نہیں۔ جس طرح کہ انگریزی راج سے پہلے رہا کرتے تھے۔ اُن دنوں تقریباً ہر ایک گھر میں تہ خانے ہُوا کرتے تھے۔ جو گرمیوں میں سرد خانے کا کام دیتے تھے۔ اور خطرہ کے وقت ایک محفوظ جگہ کا۔ آج کمروں کو سرد بنانے کے ایسے سادھن نکل آئے ہیں۔ کہ سرد خانوں کی ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے ان دنوں کے مکانات میں تہ خانے نہیں۔ مکانات کے ڈھنگ بھی نئے سے نئے بنتے ہیں۔ اگر کسی شخص کو آج سو برس کے پُرانے مکان میں رہنا پڑے۔ تو وُہ اس میں رہ نہ سکے۔ اس لئے نہیں کہ وُہ پرانا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ اس میں ہوا اور روشنی کا انتظام ناقص ہے۔ اس خیال کا میں بہت کچھ وستار کر سکتا ہُوں۔ لیکن اس کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ مجھے صرف یہ دکھانا مقصود ہے۔ کہ وقت بدلتا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ منشیہ اور سماج کی اوستھائیں بدلتی رہتی ہیں۔ اور منش اور سماج کو نت نئی اوستھاؤں کے سانچے میں اپنے تئیں ڈھالنا پڑتا ہے۔ نہ ڈھالیگا۔ تو مر جائیگا۔

رشی دیانند نے آریہ سماج کی ستھاپنا کی۔ اور اس کا نیم یہ بنایا۔ کہ "سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُپدیش ہے۔ ارتھات شاریرک سماجک اور آتمک اُنتی کرنا" یہ ایک ایسا اصُول ہے۔ جس میں وقت بھی تبدیلی نہیں لا سکتا۔ لیکن یہ اُصول عمل میں کیسے لایا جائے۔ یہ اوستھاؤں کے ساتھ بدلتا رہے گا۔ یہ نر ویواد ہے۔ کہ پراچین سمیہ میں گورُوکل شکشا پرنالی کا پرچار تھا۔ کیول بھارت میں ہی شِشیہ اپنے گورُو کے چرنوں میں بیٹھکر شکشا پراپت نہ کرتے تھے۔ بلکہ یہ شکشا پرنالی دُوسرے دیشوں میں بھی پرچلت تھی۔ اور اس کے پرمان ملتے ہیں۔ لیکن کیا یہ بات قابلِ لحاظ نہیں۔ کہ رشی دیانند کے نروان کے پشچات آریہ سماج نے ان کی پہلی یادگار ایک کالج کے رُوپ میں قایم کی۔ بجائے اس کے کہ گورُوکل قایم کیا جاتا۔ ایک کالج بنایا گیا۔ اور اس کی دیکھا دیکھی بھِن بھِن پرانتوں میں رشی کے نام پر مختلف سکُول اور کالج کھولے گئے۔ بے شک آریہ سماج نے گورُوکل قایم کیا۔ لیکن کالج کے قریباً بیس برس بعد کیا وجہ ہے۔ کہ رشی دیانند کی پہلی یادگار گورُوکل کے رُوپ میں قایم نہ کی گئی۔ اس لئے کہ "یتھا راجہ تتھا پرجا" کے انوسار بالکوں کو شکشا دینے کا یہ طریقہ اچھا سمجھا گیا۔ گورُوکل ۱۹۰۲ء میں کھولا گیا۔ اور جنتا نے اسے سر آنکھوں پر بٹھایا۔ کیونکہ اس میں اُسے پراچین سمیہ کی جھلک نظر آتی تھی۔ لیکن جوں جوں [illegible]

یہ معلوم ہوتا گیا۔ کہ پراچین سمیہ سمپُول رُوپ میں واپس نہیں لایا جا سکتا۔ اس کے وچار بدلتے گئے۔ یہ کہنا مبالغہ میں داخل نہیں۔ کہ جنتا اُتساہ اور پریم آریہ جنتا نے گورُوکل کے لئے دکھلایا۔ اتنا کسی اور انسٹی ٹیوشن کے لئے نہیں۔ دیانند کالج کے لئے بھی پہلے پہل اپیلیں ہُوئیں۔ اور دھن مانگا گیا۔ تو کپِل اور گوتم کے نام پر جنتا کو وشواس دلایا گیا۔ کہ دیانند کالج سے کپِل اور گوتم نکلیں گے۔ کچھ ورشوں کی پریکشا کے بعد آریہ جنتا اس لحاظ سے دیانند کالج سے نراش ہو گئی۔ اس اوستھا میں گورُوکل پبلک کے سامنے آیا۔ اور وُہ اس کی طرف جُھک گئی۔ اس نے گوتم اور کناد کی آشائیں گورُوکل سے باندھیں۔ جو وہاں بھی پُورن نہ ہُوئیں۔ اور ہو بھی نہ سکتی تھیں۔ کیونکہ گوتم اور کناد جیسے رشی بنائے نہیں جا سکتے۔ وُہ خُود بخود پیدا ہوتے ہیں۔ اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ اُپدیش یا ویدک دھرم کے پرچار کا براہِ راست دھن ہے۔ لیکن تجربہ نے بتایا ہے۔ کہ پرچار کے لئے بھی انسٹی ٹیوشنوں کی ضرورت ہے۔ سنگٹھن کی آوشیکتا ہے۔ رشی دیانند نے اپنے جیون میں ہی پرو پکارنی سبھا کی بنا ڈالی۔ اور اس کے اُدیش یہ قرار دئے۔ "دیش دلت انتر اور دویپ دویپانتر میں ویدک دھرم کا پرچار اور بھارت ورش کے اناتھ بالک اور بالکاؤں کی رکشا"۔ ان کے آدیش انوسار ہی ان کے گرنتھوں اور وید بھاشیہ کے مُدرن کے لئے اجمیر میں ویدک ینترالیہ کھولا گیا۔ انہوں نے گورکھشنی سبھائیں بھی قایم کیں۔ تا کہ گؤ ونش کی رکھشا کے سادھنوں کو پریوگ میں لایا جا سکے۔ آریہ سماج قایم کئے۔ اور آریہ سماج نے جہاں ویدک دھرم کے پرچار کے [illegible]

سنستھائیں بھی بنائیں۔ اگر کوئی سجن یہ کہے۔ کہ آریہ سماج نے پرچار کی اپیکشا سنستھاؤں پر زیادہ شکتی لگائی ہے۔ تو مجھے اس پر آپتی نہیں۔ کنتو کوئی یہ کہے۔ کہ آریہ سماج کو سنستھائیں ستھاپت نہ کرنی چاہیئے تھیں۔ تو میں اس سے سہمت نہیں۔ سنسار کے یُدھ میں سپھل ہونے کے لئے بھِن بھِن سادھنوں سے کام لینا پڑتا ہے۔ خُود پرچار کے لئے اُپدیشک تیار کرنے پڑتے ہیں۔ اور اس کے لئے اُپدیشک ودّیالیہ قایم کرنے پڑتے ہیں۔ آخر یہ بھی تو ایک سنستھا ہے۔ سنستھاؤں کی اُپیوگتا میں بھید ہو سکتا ہے۔ کوئی ادھک اپیوگی ہو سکتی ہے۔ اور کوئی کم۔ لیکن یہ بات نہیں مانی جا سکتی۔ کہ آریہ سماج میں کوئی سنستھا ہی نہ ہو۔ آریہ سماج نے اپنے پاؤں پھیلانے کے لئے شکشنالیہ کھولے۔ لڑکوں کے لئے بھی اور لڑکیوں کے لئے بھی۔ اور اسی طرح وُہ ایسے گھروں میں پہنچا۔ جہاں وہ سادھارن طور پر نہ پہنچ سکتا۔ جو لڑکے اور لڑکیاں اس کے شکشنالیوں میں شکشا گرہن کرتے ہیں۔ ان کے ماتا پتا کی ہمدردی اس نے حاصل کی۔ اس نے اناتھ آلیہ کھولے لڑکوں کے لئے بھی اور لڑکیوں کے لئے بھی۔ یہ رشی دیانند کی آگیا کا پالن بھی تھا لیکن یہ کھولے گئے اس لئے بھی کہ جنتا کی سہانوبھوتی حاصل کی جائے۔

ہم نے شفا خانے بھی کھولے۔ یہ درست ہے۔ کہ اُن سے جنتا کے دُکھ کو دُور کرنا مقصود تھا۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہم نے یہ کام عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے بھی کیا۔ عیسائی اس مُلک میں نئے تھے۔ وُہ جنتا تک آسانی سے نہیں پہنچ سکتے تھے۔ جنتا کی سہانوبھوتی حاصل کرنے کے لئے انہوں نے کئی ایسے سادھن اختیار کئے۔ جن میں اس کا ہِت تھا۔ اور وُہ سادھن چونکہ سپھل ہُوئے۔ اس لئے آریہ سماج نے بھی انہیں اختیار کیا۔ اگرچہ آریہ سماج آریہ جنتا تک براہ راست پہنچ سکتا تھا۔ لیکن آریہ سماج کے لئے بھی بھارت کے کئی ایسے پرانت ہیں۔ جہاں وُہ کیول اُپدیش کے ذریعہ جنتا تک نہیں پہنچ سکتا۔ وہاں آریہ سماج کے سمبندھ میں بھِن بھِن بھرم پھیلے ہُوئے ہیں۔ اور لوگ اس کے اُپدیشوں میں بھی شامل نہیں ہوتے۔ اس لئے انہیں اپنے نزدیک لانے کے لئے اسے وُہ سادھن اختیار کرنے پڑتے ہیں۔ جن سے معلوم ہو۔ کہ وُہ ان کا ہِت چنتک ہے۔ چھوٹا ناگ پور ایک ایسا علاقہ سمجھا جاتا ہے۔ وہاں کے بہت [illegible]

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سے لوگوں کو آدی واسی کا نام دیا جاتا ہے۔ اور وہاں اُس پرکار کا شاسن نہیں۔ جو بھارت کے بھنّ بھنّ پرانتوں میں ہے۔ وہاں عیسائیت کا بہت زور ہے۔ عیسائی پادریوں نے لوگوں کو اپنے مذہب میں لانے کے لئے کئی پرکار کے انسٹی ٹیوشن کھول رکھے ہیں۔ آل انڈیا شردھانند ٹرسٹ دہلی نے چھوٹا ناگ پور میں کام کرنے کا نشچے کیا۔ اور اس نے اپنے اُپدیشک وہاں لگا دیئے۔ اُپدیشکوں نے وہاں جاکر محسوس کیا۔ کہ عیسائیوں کا کامیابی سے تبھی مقابلہ ہو سکتا ہے۔ جب وہ بھی ان کے ہی سادھنوں سے کام لیں۔ مثال کے طور پر لوگ عام طور پر بہت غریب ہیں۔ وہ اپنے بچّوں کو شکشا نہیں دلا سکتے۔ بیمار پڑ جائیں۔ تو ان میں ان کا علاج کرانے کی سمرتھا نہیں۔ اس لئے اگر کوئی ایسا پربندھ ہو۔ کہ ان کے بچّوں کو مفت شکشا مل سکے۔ اور ان کا مفت علاج ہو سکے۔ تو وہ اس پربندھ سے لابھ اُٹھائیں گے۔ بلا لحاظ اس کے۔ کہ وہ پربندھ کس کی طرف ہے۔ انہیں اس بات کی بھی پرواہ نہ ہوگی۔ کہ دوائی دینے سے پہلے عیسائی پادری انہیں بائبل کا اُپدیش بھی سُنتے ہیں۔ اور اگر کہیں قحط پڑ جائے۔ اور لوگوں کے بچے بھوک کے مرنے لگیں۔ تو انہیں زندہ رکھنے کے لئے عیسائی اناتھالیہ کھول دیں۔ تو وہ اپنے بچے بھی وہاں بھیج دیں گے۔ اس لئے اگر آریہ سماج چاہتا ہے۔ کہ عیسائیوں کا کامیابی سے مقابلہ کر سکے۔ تو اُسے ان کے مقابلہ میں انسٹی ٹیوشن کھولنے ہونگے۔ اور جب ہندو جنتا کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ آریہ سماج نے ایسی سنستھائیں کھول رکھی ہیں۔ جہاں ان کے دھرم پر ڈاکہ نہیں ڈالا جاتا۔ اور ان کے اور ان کے بچّوں کی آتما اور شریر کی رکھشا کی جاتی ہے۔ تو وہ عیسائی سنستھاؤں سے ہٹ کر آریہ سماج کی طرف آ جاویں گے۔

لیکن اگر آپ یہ چاہیں۔ کہ کیول آریہ سماج کا نام سُن کر یا کسی اُپدیشک کا اُپدیش سُنکر لوگ عیسائی سنستھاؤں کا رُخ نہ کریں۔ تو یہ کٹھن ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ اُپدیش کا اثر نہ ہوگا۔ کچھ لوگوں پر ہوگا۔ لیکن ان لوگوں پر کیسے ہوگا۔ جو اپنی جسمانی ضروریات سے مجبور ہو کر عیسائی سنستھاؤں کی شرن لیتے ہیں۔ آریہ سماج کی کوششوں سے جن صوبوں میں جاگرتی آ چکی ہے۔ وہاں آریہ سماج کی سنستھائیں نہ ہوں۔ تو بھی لوگ محفوظ رہ سکتے ہیں۔ لیکن جہاں آریہ سماج کا پرچار نہیں ہُوا۔ لوگ بیدار نہیں ہُوئے۔ وہاں تو انسٹی ٹیوشنوں کے بغیر ایک قدم بھی اُٹھانا مشکل ہے۔ اگر آپ سنٹرل انڈیا کے بھیلوں اور گونڈوں میں کام کرنا چاہیں۔ اور آپ یہ سمجھیں۔ کہ ان کے لئے ہتکاری انسٹی ٹیوشن قایم کئے بغیر کام چلا سکتے ہیں۔ تو آپ کی بھُول ہے۔ ایک طرف آسام اور دوسری طرف بنگال اور تیسری طرف دکشن بھارت میں آپ پرچار کرنا چاہیں۔ تو آپ کو قدم قدم پر کسی نہ کسی سنستھا کی آوشیکتا پرتیت ہوگی۔ آپ کوئی اور انسٹی ٹیوشن نہ بھی کھولیں۔ تو بھی آپ کو یہ تو کرنا ہی ہوگا۔ کہ آپ کے اُپدیشک ویدھ ہوں۔ تاکہ وہ غریبوں کا علاج مفت کر سکیں۔ ہم نے حیدرآباد میں ستیہ آگرہ کیا۔ اور اس سمبندھ میں شولا پور کو اپنا صدر مقام بنایا۔ شولا پور کی ہندو جنتا کو ستیا گرہ سے ہمدردی تھی۔ پھر بھی ہم نے محسوس کیا۔ کہ ہم جنتا تک نہیں پہنچ سکتے۔ چنانچہ وہاں دیانند کالج کھولا گیا۔ اسی طرح ہم نے ضرورت محسوس کی۔ کہ خاص حیدرآباد میں ایک سکُول کھول لیں۔ تاکہ بچّوں کے ذریعہ ان کے ماتا پتا تک پہنچیں۔ اور آریہ سماج کے لئے ان کی ہمدردی حاصل کریں۔

سارانش یہ ہے۔ کہ جو شخص یہ کہتے ہیں۔ کہ انسٹی ٹیوشن آریہ سماج کو لے بیٹھے ہیں۔ میں ان سے سہمت نہیں۔ میں مانتا ہُوں۔ کہ ہمارے کئی نیتاؤں نے آریہ سماج کے سنستھا یگ کی نندا کی ہے۔ لیکن ان کا مطلب اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ کہ پرچار کے ڈائریکٹ سادھن اُپدیش کی جگہ اس کے انڈائریکٹ سادھن سنستھا کو نہ دینی چاہیئے۔ پرچار کا سادھن بے شک مُکھیہ ہے۔ لیکن کوئی شخص یہ کہے۔ کہ سنستھاؤں کے بغیر پرچار ہو سکتا ہے۔ تو میں تو نہیں مانتا۔ اسی طرح میں یہ کہتا ہُوں۔ کہ کوئی سنستھا زیادہ اپیوگی ہو سکتی ہے۔ اور کوئی کم۔ کنتو ہم کسی پرکار کی سنستھا کا بائیکاٹ نہیں کر سکتے۔ اور جو سماج کسی سادھن کا بائیکاٹ کرے گا۔ وہ گھاٹے میں رہے گا۔ ہم نے گورو کل قایم کیا۔ کسی نے کہا۔ اس کا اُدیش وید کے ودوان پیدا کرنا ہے۔ کسی نے کہا۔ کہ اس کا اُدیش آریہ سماج کے سیوک پیدا کرنا ہے۔ اور کسی نے یہ کہا۔ کہ اس کا اُدیش اچھے شہری پیدا کرنا ہے۔ اس کا اُدیش کچھ ہو۔ لیکن ہم نے دیکھا۔ کہ اس کے اُدیش کو سپھل بنانے کے لئے ہمیں وقت وقت پر سادھن بدلنے پڑے۔ پہلے کیول ایک آرٹس کالج کھولا گیا۔ اور آشا یہ کی جاتی تھی۔ کہ اس سے ویدوں کے ودوان نکلیں گے۔ مگر تجربہ نے بتایا۔ کہ اس کے لئے وشیش ودیالیہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وید ودیالیہ ستھاپت کیا گیا۔ پھر یہ محسوس ہُوا۔ کہ سب برہمچاری وید کے ودوان نہیں ہو سکتے۔ نہ ہی سب کے سب آریہ سماج کے اُپدیشک بننا پسند کریں گے۔ ان کے لئے کا کوئی نہ کوئی پربندھ ہونا چاہیئے۔ اس لئے آیورویدک ودبھاگ کھولا گیا۔ سوامی شردھانند جی کی اچّھا تو یہ تھی۔ کہ گورو کل میں کرشی ودبھاگ بھی ہو۔ اور شلپ ودیالیہ بھی۔ اور کمرشیل کالج بھی قایم کرنا چاہتے تھے۔ پر ساھن نہ تھے۔ گورو کل کو ادھک اپیوگی بنانے کے۔ لیکن ماننا پڑے گا۔ کہ گورو کل ہماری تمام ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتا۔ اس لئے آریہ سماج سکُول اور کالج کا شستر پھینک نہیں سکتا۔ درحقیقت کوئی بھی شستر ایسا نہیں جسے آریہ سماج پھینکنا گوارا کر سکے۔ آپ اس شخص کی بُدّھی متا کے متعلق کیا رائے قایم کریں گے۔ جس کے ترکش میں تین تیر ہوں۔ ان میں سے دو تو وہ پھینک دے۔ اور صرف ایک سے کام لے۔ آریہ سماج یہ گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ وہ کسی سادھن سے کام نہ لے۔ نہ وہ یہ تنگیا کر سکتا ہے۔ کہ وہ فلاں سادھن سے کام نہ لیگا۔ حالات کے مطابق جیسے بھی سادھن ہونگے۔ آریہ سماج ان سے کام لے گا۔ اور اس میں ہی اس کی کامیابی کا راز ہے۔ جو لوگ اسے یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ ایک تیر سے تو کام لے۔ اور باقی تیر پھینک دے۔ وہ اس کے نادان دوست ہیں۔ اور اسے ان سے بچنا چاہیئے۔ آریہ سماج نے کئی سادھنوں سے کام نہیں لیا۔ شاید اس کی سامرتھا نہ ہو۔ لیکن شک نہیں۔ کہ وہ گھاٹے میں رہا ہے۔ دھرم کا جب پرچار ہو۔ تو سوسائٹی لازمی طور پر بن جاتی ہے۔ سوسائٹی کے بنتے ہی وشیش ذمّہ داریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور جو سماج ان ذمّہ داریوں کو پورا کرنے کا پربندھ نہیں کرتا۔ وہ گھاٹے میں رہتا ہے۔ جو سماج اپنے بالکوں اور بالکاؤں کو اعلیٰ تعلیم دینے کا انتظام نہیں کرتا۔ ان کے نرواہ کا پربندھ نہیں کرتا۔ وہ لازمی طور پر اس سماج کے مقابلہ میں خسارہ میں رہے گا۔ جس کے پاس اس قسم کا پربندھ ہے۔ پارسیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ لیکن نہایت دولتمند اس نے اپنے نوجوانوں کے لئے جو انتظامات کر رکھے ہیں۔ شاید ہی کسی سماج کے ہوں۔ اس لئے ان کے نوجوان دوسرے نوجوانوں کی نسبت بہتر ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ شکشا جیون کے لئے آتما اور پرماتما کا گیان نہایت ضروری

رجسٹرڈ
قائم شدہ ۱۹۰۵ء
بیسویں صدی کی حیرت انگیز ایجاد
جس پر طبّی دُنیا عش عش کر اٹھی!
دفتر فون نمبر ۲۷۷۱
کارخانہ ۵۱۷۷
پنڈت ٹھاکر دت ملتانی
نقارۂ خلق — ویدکا — کو۔کا رجسٹرڈ
دیکھئے دُنیا کیا کہتی ہے
گلوں کا بغیر اپریشن واحد علاج
کو۔کا۔ نئے و پُرانے گلوں کو بغیر اپریشن ٹھیک کرتا ہے۔ گلے کی سبھی امراض کے علاوہ میعادی بخار چیچک خراب گلے کی وجہ سے ہونیوالے بخار کو دور کر کے تمام اعضائے رئیسہ اور رگ پٹھوں میں تقویت عطا کرتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ۱) علاوہ محصول ڈاک۔
چند غور طلب رائیں
(۱) جناب آنریبل سرج لال رائے بہادر ریٹائرڈ جج ہائیکورٹ شملہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔
"کو۔کا۔ کا استعمال بچے کے گلے پڑنا و امراض گلا میں نہایت مفید ثابت ہُوا"۔
(۲) ایس۔ ایس چڈھہ اسکوائر انکم ٹیکس آفیسر گوجرانوالہ:۔
"میرے اور میری اہلیہ کے گلوں کو آپ کے مشہور و معروف کو۔کا سے بغیر اپریشن آرام ہو گیا۔ اور جتنی مرتبہ آزمایا۔ معجزہ کی اثر دکھلایا"۔
(۳) لالہ رامجی داس ڈھل آفیشل ریسیور آفس لاہور:۔
"میرے لڑکے کو گلا کی تکلیف تھی۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کا مشورہ دیا تھا۔ لیکن کو۔کا کے استعمال سے مکمل آرام ہو گیا۔ جس کے لئے میں آپ کا تا عمر شکر گزار ہُوں"۔
ان کے علاوہ ہزاروں سرٹیفکیٹ فارمیسی میں تشریف لاکر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔
ہر شہر و قصبہ میں (ایجنسی کے لئے فارم شرائط ایجنسی فوراً طلب کریں) ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔
مینیجر ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ۔ گمٹی بازار۔ لاہور
لاہور ایجنٹ:۔ میسرز چوپڑہ میڈیکل ہال۔ بیرون لوہاری دروازہ لاہور۔
شملہ:۔ جگت سنگھ میگھ راج کیمسٹ پشاور چھاؤنی — ڈاکٹر راجا رام کیمسٹ ملتان ... کیمسٹ ... لائلپور۔

ہے۔ اور وہ منصب بھی ہے۔ کنتو اگر یہ سمجھا جائے۔ کہ کیوں اس سے کام چل جائے گا۔ تو یہ نہ ہو گا۔ پرلوک کے ساتھ اس لوک کا بھی دھیان ہونا چاہیئے۔ جب تک کوئی منش جیوت ہے۔ اس کے اچھی طرح اپنے کا پربندھ ہونا چاہیئے۔ اس پربندھ میں جو سماج اسے سہایتا دیگا۔ وہ زیادہ آنند اور سپھل سمجھا جائے گا۔ اس لئے آریہ سماج کو چاہیئے۔ کہ اپنے دھرم کے پرچار کے لئے تمام جائز وسائل سے کام لے۔ جو لوگ اسے یہ مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وشیش سادھنوں سے ہی کام لینا چاہیئے۔ اور دوسروں سے نہیں۔ سمجھ لو۔ کہ ان کی درشٹی سنکچت ہے۔ اور وہ آریہ سماج کو آگے نہیں لے جا سکتے۔ شکر کا مقام ہے۔ کہ آریہ سماج نے اس وقت تک ایسے کوتاہ بینوں کی بات نہیں مانی۔ اور مجھے وشواس ہے۔ کہ آئندہ بھی نہیں مانے گا۔ سنسار پریورتن شیل ہے۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ اس لئے اوستھائیں بدلتی رہیں گی۔

کرشن

خاکسار خلاف قانون

حکومت ہند نے خاکسار جماعت کو خلاف قانون قرار دیتے ہوئے صوبجاتی حکومتوں کو اختیار دیا ہے۔ کہ اس تحریک کو دبا دینے کے لئے جو کاروائی مناسب سمجھیں کریں۔ چنانچہ پنجاب، بنگال، بمبئی، سی۔پی، مدراس، سندھ، اڑیسہ، بہار، دہلی، سرحد، یو۔پی، آسام کشمیر، حیدرآباد اور بلوچستان میں اس جماعت کو امن عامہ کے لئے خطرہ قرار دیا جا کر خاکساروں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ حکومت کا اندازہ ہے۔ کہ ہندوستان میں خاکساروں کی تعداد ۳۰ ہزار سے زیادہ ہے۔ جن میں سے ۱۵ ہزار یو۔پی میں ہیں۔ ۵ ہزار پنجاب میں۔ اتنے ہی بنگال میں۔ بعدہٗ باقی دوسرے صوبوں اور ریاستوں میں۔ لاہور میں ۶، ۷ جون کو ڈیڑھ سو سے زیادہ خاکسار گرفتار کئے گئے۔ ان میں سے تیس کے قریب معافی مانگ کر رہا ہو چکے ہیں۔ یہ امر ایک بار پھر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ کہ مسٹر مشرقی نازیوں کا ایجنٹ ہے۔ کیونکہ حکومت ہند نے اس کی دشمن ملکوں سے قابل اعتراض خط و کتابت پکڑی ہے۔

ریڈیو کے ذریعہ آریہ سماج کا پرچار

آریہ سماج نے پرچار کے جدید ترین ذریعہ ریڈیو سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ دوسرے مذاہب اس کا پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آریہ سماجوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ریڈیو سٹیشنوں کے ڈائریکٹروں سے مطالبہ کریں۔ کہ وہ شو راتری اور دیوالی پر خاص پروگرام رکھیں

مردم شماری میں آریوں کی تعداد

اس مردم شماری میں جہاں ہندوستان کی آبادی بہت بڑھ گئی ہے۔ وہاں یقینی طور پر آریوں کی سنکھیا بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ لیکن ہمیں جان کر افسوس و آشچرج ہوا ہے۔ کہ حکومت آریوں کی علیحدہ تعداد بتانے کو تیار نہیں۔ وہ کہتی ہے۔ کہ اگر اپنی تعداد جاننا چاہتے ہو۔ تو اس کا خرچ ادا کرو۔ سارودیشک سبھا کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اور جس طرح بھی ہو۔ آریوں کی سنکھیا معلوم کرنی چاہیئے۔

ہریجنوں پر سورن ہندوؤں کا حملہ

کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ باوجود اس قدر یتن کے ابھی تک کانگڑہ کے جات ابھیمانی ہندوؤں کو ہوش نہیں آئی۔ وہ ہریجنوں سے اچھا سلوک کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ پچھلے ہفتہ جوالی میں کچھ راجپوتوں اور دوسرے سورن ہندوؤں نے لاٹھیوں سے مسلح ہو کر باؤلیوں پر پانی بھرنے والے ہریجنوں پر حملہ کر دیا۔ جس سے کئی دیویاں اور ہریجن زخمی ہو گئے۔ کانگڑہ پرانت کے آریہ سماجیوں کو اس طرف وشیش دھیان دینا چاہیئے۔

جائیداد ٹیکس ایکٹ

حکومت پنجاب نے لاہور، شملہ، جالندھر، امرتسر، لدھیانہ، فیروزپور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، راولپنڈی، سرگودھا، منٹگمری، لائلپور اور ملتان وغیرہ ۲۳ شہروں میں جائیداد ٹیکس لگانے کا اعلان کر دیا ہے۔ جو موجودہ جنگ کے دوران میں اور جنگ کے بعد ۱۲ ماہ تک رہے گا۔ اس ایکٹ کی رو سے غیر منقولہ جائیداد یعنی عمارتوں اور زمینوں پر سالانہ ٹیکس ۴۲-۱۹۴۱ء کے لئے ۲½ فیصدی سالانہ شرح کے حساب سے لگایا جائے گا۔ اور آئندہ برسوں میں ۵ فیصدی شرح سالانہ کے حساب سے۔ سالانہ ٹیکس پر سرچارج ½۱ فیصدی سالانہ کے حساب سے ۴۲-۱۹۴۱ء کے لئے اور آئندہ سالوں کے لئے یکم اپریل ۱۹۴۲ء سے ۲ فیصدی سالانہ۔

شادی شدہ عورتیں اور ملازمت

محکمہ تعلیم یو۔پی نے تجویز کی ہے۔ کہ شادی شدہ انسپکٹرسیں مقرر نہ کی جائیں۔ کیونکہ انسپکٹرس کو کافی دورہ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے شادی شدہ انسپکٹرسیں اپنے فرائض بخوبی سرانجام نہ دے سکیں۔ اس سے شادی شدہ انسپکٹریسوں میں بے چینی پیدا ہو گئی ہے۔ جو بے جا ہے۔ جب عورت پتنی کی ذمہ واریاں اپنے اوپر لیتی ہے۔ تو اس کا کاریہ کشیتر اپنے گھر تک سمٹ ہو جاتا ہے۔ پتنی کے بعد اسے ماں بننا ہوتا ہے جس سے اس کی ذمہ واریوں میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ یا تو نوکری کرنیوالی شادی شدہ عورتیں اپنے گھریلو فرائض سے لاپرواہی برتیں گی یا نوکری کے فرائض سے۔ دونو کام ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے۔

ریاست حیدرآباد میں آریہ اخباروں کا داخلہ

ہم کئی بار آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ اور سارودیشک سبھا کی توجہ اس بات کی طرف دلا چکے ہیں۔ کہ وہ آریہ اخباروں کے ریاست حیدرآباد میں پرویش پر لگی ہوئی پابندی کو دور کرانے کی طرف دھیان دیں۔ لیکن افسوس۔ کہ ہر دو سبھاؤں نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ آخر وہ کیوں اس ضروری امر کی طرف دھیان نہیں دیتیں؟ آریہ سماجیوں کو چاہیئے۔ کہ ہر دو سبھاؤں کو ضروری کاروائی کرنے پر مجبور کریں۔

شام اور لیبنان پر برطانوی حملہ

برطانیہ نے شام اور لیبنان پر حملہ کر دیا۔ اس کا یہ اقدام بروقت اور عین مناسب ہے۔ اگر وہ شام اور لیبنان میں پورے طور پر اپنا اقتدار جما لے۔ تو جہاں وسط مشرق میں اس کی پوزیشن بہت مضبوط ہو جائے گی۔ وہاں شرق اردن اور فلسطین کی آزادی بھی محفوظ ہو جائے گی۔ حملہ کرنیوالی برطانوی فوجوں کے ساتھ آزاد فرانسیسی دستے بھی شامل ہیں۔ اتحادی فوجوں کے شام کے تین شہروں پر قبضہ کر لینے کی خبر آئی ہے۔ امید ہے۔ کہ یہ حملہ نہایت کامیاب ثابت ہو گا۔

روس اور جرمنی میں سمجھوتہ

یونائیٹڈ پریس سروس کی اطلاع کے مطابق لنڈن کے بعض سیاسی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ جرمنی اور روس میں مکمل سیاسی سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ روسی پراپیگنڈہ میں جرمنی اور روس کے بارہ میں کوئی تشویش ظاہر نہیں کی جاتی۔ غالباً جرمنی روس کو یہ دم دلا سہ دے رہا ہے۔ کہ عنقریب دنیائے نظام کے جس میں حصہ دار بن سکے گا۔ کچھ بھی ہو۔ امریکہ کی پالیسی ...

نظر انداز ہونا لازمی ہے۔

غلط بیانیاں

"آریہ گزٹ" کے تازہ پرچہ میں دو غلط بیانیاں کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ دوسرے آریہ پتر بے قاعدہ شایع ہوتے ہیں۔ باقی دو آریہ پتروں کے متعلق شاید یہ صحیح ہو۔ لیکن "پرکاش" کے متعلق یہ کہنا غلط ہے۔ کیونکہ پرکاش خود اس سے زیادہ باقاعدہ ہے۔ اور ایک دن پہلے شایع ہو جاتا ہے۔ اس کی دوسری غلط بیانی۔ آریہ گزٹ کی مالی مشکلات کے متعلق ہے۔ اسے کوئی خسارہ نہیں ہوتا۔ بلکہ سینکڑوں روپیہ سالانہ کی بچت ہوتی ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ جن کا ذکر کرنا مناسب نہیں اسے کئی ایسی سہولتیں بھی حاصل ہیں۔ جو دوسرے آریہ پتروں کو میسر نہیں۔ یہ سب ہوتے ہوئے بھی ایک طرف وہ اپنے گراہکوں کو سب سے سستا ہونے کا فریب دیتا ہے۔ اور دوسری طرف سہایتا کے لئے اپیلیں بھی کرتا ہے۔ کہتا ہے۔ کہ پچاس ساٹھ روپیہ ماہوار دو ورنہ صفحے ۱۲ کر دیئے جاویں گے۔ یہ ایک آریہ کہے جانے والے پتر کی منوورتی ہے۔

پاکستان کی زبردست مخالفت

کمبا کونم میں جنوبی ہند کے قوم پرست مسلمانوں کی ایک اینٹی پاکستان کانفرنس ۸ جون کو مسٹر کے۔ ایم شریف کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ جس میں صدر نے اس شر انگیز سکیم کی پرزور مذمت کرتے ہوئے پاکستانیوں کو آزادئ وطن کی راہ میں رکاوٹ قرار دیا۔ اور کہا کہ ہندوستان کی نجات ہندو مسلم اتحاد میں ہے۔ کاش کہ بنگال اور پنجاب کے مسلمانوں کی بھی آنکھیں کھلیں۔ اور ان پر حقیقت آشکارا ہو جائے۔

سوامی دھیرانند کا سرگباش

آریہ جگت میں یہ خبر نہایت شوک سے سنی جاوے گی۔ کہ آریہ سماج کا خاموشی سے پرچار کرنیوالے سوامی دھیرانند جی کا ۸ جون کو صبح سوا نو بجے گوردت بھون لاہور میں سورگباش ہو گیا۔ سوامی جی پنجابی کے بڑے اچھے کوی تھے۔ اور کئی استری اپیوگی پنجابی گیتوں کی کتابیں آپ نے چھپوائی تھیں۔ ان کی مرتیو سے آریہ سماج ایک انتھک سنیاسی سے محروم ہو گیا ہے۔

پرکاش میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جنگ کی رفتار

رن بھیری کی جھنکاریں

مغرب کی جرمن اور اٹلی کی طاقتوں اور مشرق کی جاپانی قوت نے آپس میں ایک معاہدہ کیا ہوا ہے۔ جس کی رو سے یہ ایک دوسرے کے دکھ سکھ کے ساتھی ہیں۔ اور اپنی حکمرانیوں کی طاقت کو بڑھانے کی کوششوں میں ایک دوسرے کے ہمدرد اور مددگار ہیں۔ چنانچہ ان ہی تینوں طاقتوں کو سیاسی دنیا میں محوری طاقتیں کہا جاتا ہے۔ یہ ادھر یورپ میں اور افریقہ میں مظلوموں، بیکسوں اور بیتیموں کی ایک انسانیت سوز دنیا وجود میں لا رہے ہیں۔ اور ادھر ہمارے وطن سے دور مشرق میں چین کو کچل کر اقتصادی اور سیاسی معاہدے کرکے ہند چینی اور سیام کو بے دست و پا کرکے اور ہالینڈ کے بے سرپرست جزیروں (ڈچ ایسٹ انڈیز) کو دھمکیوں اور مکاریوں سے اپنے زیر اثر لانے کی کوششیں کرکے ایشیا کے امن کو بھی برباد کرنے میں مصروف ہیں۔ ہم اپنے ناظرین کو ان محوری طاقتوں کی کارگذاریوں اور ان سے پیدا ہونے والے نتیجوں سے واقف رکھنے کے لئے اب سے اس کالم میں باقاعدگی سے "دور مشرق میں" کے عنوان سے ان کے دور مشرقی دنیا میں چھوڑے ہوئے شوشوں کا حال لکھا کریں گے۔ اور "ہمارے مغرب میں" کے تحت ان کے مغربی دنیا میں اٹھائے گئے فتنوں پر روشنی ڈالا کریں گے۔

دور مشرق میں

مظلوم چین کی دلیری اور استقلال رنگ لا رہے ہیں۔ چنانچہ باوجود جاپان کی تمام تر توجہ کو جلد از جلد فتح کر لینے پر مرکوز ہونے کے وہ اپنے مقصد میں بری طرح ناکامیاب رہا ہے۔ پچھلے مہینے کے تازہ جنگی اقدامات میں اس نے جی بھر کر چین پر بمباری کی۔ کئی بستیوں کو ویرانے کر دیا۔ لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ لیکن پھر بھی وہ نہ ان راستوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو سکا۔ کہ جن سے چین کو امریکہ۔ روس اور برطانیہ سے مدد مل رہی ہے۔ اور نہ کسی قابل اہمیت خطے پر قابض ہو سکا۔ برخلاف اس کے چین نے پھر اپنی چار کھوئی ہوئی بندرگاہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور امریکہ وغیرہ اپنے مددگاروں سے پہلے سے بھی زیادہ جنگی امداد لینے میں کامیاب ہو رہا ہے۔ ہاں ہند چینی اور سیام میں اس کا اثر و رسوخ ضرور بڑھ رہا ہے۔ جس کی تہ میں وشی گورنمنٹ (فرانس)

کی بے بسی اور ہٹلر کی ڈپلومیسی کا نمایاں ہاتھ ہے۔ ان ملکوں سے یہ کچھ کچا مال حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ جس سے یہ اپنی جنگی مشینری کو کچھ اور ڈھیل دے سکیگا۔ لیکن آخر کب تک؟ ان باتوں کے علاوہ ڈچ ایسٹ انڈیز کا اس کے ساتھ باوجود دھمکیوں اور کسی بھی قسم کا معاہدہ کر دینے سے انکار کر دینا۔ برطانیہ اور امریکہ کی بحر الکاہل میں زبردست فوجی تیاریاں، اس کے ساتھ معاہدہ ہو جانے کے باوجود بھی روس کی چین کو امداد کرتے رہنا۔ اور امریکہ کا مظلوم قوموں کو بھرپور امداد دینے کا تازہ اعلان وغیرہ واقعات کو بھی یہ نظر انداز نہیں کر سکتا۔ بھلے ہی یہ ان واقعات پر اپنی زبان نہ کھولے۔ لیکن ان کی اہمیت سے خوب واقف ہے۔ اور اسی لئے یہ افواہ گرم ہے۔ کہ تعجب نہیں ہوگا۔ اگر جاپان محوری اتحاد سے کنارہ کشی کرے۔ اور چین سے اس کے کسی دوست کی معرفت آبرومندانہ صلح کی پیش کش کی کوشش کرے۔ اس بات کی تائید میں برطانیہ میں دوست خو نئے سفیر کی تقرری کا ثبوت پیش کیا جا رہا ہے۔

ہمارے مغرب میں

ہمارے مغرب میں جنگی محاذوں میں سے مشرقی افریقہ میں ایبے سینیا کے محاذ پر امبالاگی کی وادی پر برطانوی قبضہ ہو جانے کے بعد اتحادی فوجیں باوجود برساتی موسم کی خرابی کے اطالوی قوت کا قلع قمع کرنے میں کامیابی کے ساتھ مصروف ہیں۔ اور جلدی ہی اس محاذ کی فوجیں اپنا کام ختم کرکے لیبیا اور مصر کی سرحد پر پہنچنے والی ہیں۔ جہاں سے ابھی تک کوئی قابل ذکر خبر موصول نہیں ہوئی ہے۔ ہاں بحیرہ روم کی حدود جہدنے ملک شام پر آزاد فرانسیسیوں اور برطانوی سپاہ کے ۸ر جون کے حملے کریٹ کی خونخوار غارت گری کے بعد اس ہفتہ بہت اہمیت اختیار کرلی ہے۔ یہ اقدام کریٹ کی پسپائی کے بعد برطانوی پریس کی سخت تنقید [illegible] نکتہ چینی۔ دوستوں کے [illegible]

خبریں

اشنی ص ہلاک ہو گئے۔

۱۰ر جون کو مسولینی نے سرکاری طور پر یونان پر قبضہ کرنے کا اعلان کیا۔

ہٹلر برطانیہ سے صلح کے لئے تیار نہیں۔

کریٹ میں ۱۷ ہزار جرمن اور ۱۵ ہزار برطانوی سپاہی ہلاک و زخمی ہوئے۔

ہگلی میں طغیانی سے ۱۵۰ اشخاص ڈوب گئے۔ اور ۲۹ لاپتہ ہیں۔

شام میں ۴۵ ہزار فرانسیسی اور ۵ ہزار جرمن سپاہی پہنچ گئے ہیں۔

نازی بمبار ہوائی جہازوں نے بکنگھم محل پر بمباری کی۔ لیکن کوئی نقصان نہ ہوا۔

ہندوستان بھر میں خاکساروں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔

لارڈ بیوربروک نے اپنی تازہ براڈ کاسٹ میں کہا۔ کہ برطانیہ پر حملہ کی گھڑی نزدیک آ رہی ہے۔

جرمنی شام میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ فوجیں اتارے گا۔

جرمنوں نے سائپرس کے ارد گرد سمندر میں سرنگیں بچھا دی ہیں۔

ہیر سٹری کا امتحان ۶ر اکتوبر کو دہلی میں ہوگا۔

لاہور کے مقدمہ میں ماخوذ آدمیوں کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ اگلی پیشی ۲۶ر جون کو ہوگی۔

جرمن فوج بردار جہاز کریٹ میں جمع ہو رہے ہیں۔

مئی میں دشمن کے ۴۵۰ ہوائی جہاز تباہ ہوئے۔

اطلاع ہے۔ کہ دمشق پر برطانوی فوجوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔

مسٹر ایمری وزیر ہند نہ رہیں گے۔

مصر کی گورنمنٹ نے سکندریہ کو خالی کرنے کا حکم دے دیا ہے۔

لکھنؤ کے ۲۹ سنیوں کو قید و جرمانہ کی سزا ہوئی ہے۔

انگلستان کے لئے ہوائی ڈاک اب سنگاپور اور ہانگ کانگ کے راستے نہیں جا سکے گی۔

امریکہ میں ہوائی جہاز تیار کرنے والی دو فیکٹریوں میں ہڑتال ہو گئی ہے۔

سات دن کے بعد ۱۰ر جون کو بمبئی میں پھر قاتلانہ حملے شروع ہو گئے ہیں۔

ہٹلر برطانیہ میں بیک وقت ساٹھ ہزار سپاہی اتارنے کی کوشش کرے گا۔

اسکندریہ میں دو ہوائی حملوں میں ۷۴۵

مشیرے اور وسط مشرق میں نازی فتنے کا مستقل طور پر انسداد کر دینے کے خیال کے زیر اثر اٹھایا گیا ہے۔ لیکن کریٹ میں کی گئی غلطی کی مکمل طور پر تلافی کرکے یہ نیا قدم اٹھایا گیا ہے۔ یعنی علاوہ بکثرت کیل کانٹے سے لیس بری فوجوں اور مسلح بحری قوت کے ہوائی لڑاکے اور بمبار جہاز بھی تسلی بخش تعداد میں سرگرم کار ہیں۔ بری فوجیں شام میں خشکی پر بڑھ رہی ہیں۔ اور بحری قوت علاوہ شام کے ساحل پر اتحادی فوج اور سامان اتارنے کے محوری استحکامات روڈز۔ ڈوڈیکنز وغیرہ کی بھی ناکہ بندی میں مصروف کار ہے۔ آج کی خبر ہے۔ کہ اتحادی فوجیں مشہور شہر دمشق پر قابض ہو چکی ہیں۔ اور ان کی پیشقدمی میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آ رہی۔ بلکہ بہت سی فرانسیسی فوج اپنی مرضی سے جنرل ڈیگال کی آزاد فوج میں شامل ہو گئی ہے۔ [illegible] ماہرین جنگ کا خیال ہے۔ کہ شام میں محوری قوت کا اتحادی طاقت سے [illegible]

ہاں مصری بندرگاہ اسکندریہ پر زبردست محوری ہوائی حملہ اور لیبیا میں ان کے بھاری فوجی اکٹھ سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ طبروق پر قبضہ کرکے مصر میں بڑھنے کی زبردست کوشش کریں گے۔ لیکن وہاں بھی اتحادی طاقت ہر طرح کے مقابلے کیلئے تیار کھڑی ہے۔ شام جنگی محاذ شام جنگ عظیم سے پہلے ترکی کا حصہ تھا۔ لیکن ۱۹۱۹ء میں اس کو فرانس کے زیر انتظام کر دیا گیا تھا۔ شام۔ لبنان۔ لاذقیہ اور جبل دروز بس اس ملک کے یہ چار حصے ہیں۔ جنکی مجموعی آبادی ۳۴ لاکھ ہے۔ اور رقبہ ۵ ہزار مربع میل۔ بیروت۔ حلب۔ دمشق وغیرہ اس کے مشہور شہر ہیں۔ (ا۔ د۔ کھ) $\frac{6}{41}$ 11

ضرورت ہے

ایک تعمیر شدہ مکان کی جس کا رقبہ تقریباً ۴ مرلے اور قیمت تین ہزار کے قریب ہو۔ صرف لاہور شہر کے مالک مکان ہی ہمر ۱۱۲ معرفت پرکاش لاہور درخواست کریں۔

۲ر آنہ میں ستیارتھ پرکاش کیسے پرچار ہو؟

ستیارتھ پرکاش دو آنہ میں، اور مہرشی دیانند کرت دوسرے گرنتھ کاغذ کے داموں میں کیسے پرچارت کئے جاویں۔ یہ [illegible] کمت پتہ پر خط لکھ کر دریافت کریں۔

منیجنگ ڈائریکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک دلچسپ افسانہ

"اُدارتا"

(از:- شری جے رام سنتوش رن باسی بھمبڑوی)

— (۱) —

"ایک پیسہ خدا کے نام پر بابا!"

"معاف کرو بابا!"

"ایک پیسہ بھلا ہوگا!" فقیر نے عاجزی سے ہاتھ پھیلا کر کہا۔

"معاف کرو بابا!۔ بابا معاف کرو!" امیر نے کچھ تیکھے ہو کر اونچے سُر میں کہا۔

"خدا کے نام پر— بوڑھا صبح سے بھوکا ہے!"

"جاتے ہو کہ نہیں؟" امیر نے آپے سے باہر ہو کر کہا۔

"اچھا بابا۔ خدا بھلا کرے تمھارا" بوڑھا فقیر جاتا ہُوا گنگنا رہا تھا۔

"کتنے ڈھیٹ ہوتے ہیں یہ لوگ۔ پیچھا چھڑانا بھی مشکل ہو جاتا ہے!" یہ بات امیر نے اپنے مخاطب سے ایک ہی سانس میں کہہ دی۔ "جب تک انہیں ڈانٹ نہ بتائی جائے، کمبخت ٹلنے کا نام ہی نہیں لیتے۔ - - - -" اور وہ نہ معلوم اسی طرح کیا کیا کہتا رہا۔

— (۲) —

"اوہ دس ہزار"—

راہ چلتے فقیر نے ایک پڑا ہُوا بٹوا اُٹھا کر نوٹوں کا بنڈل گن کر اُچھلتے ہُوئے کہا۔

"عمر بھر کے لئے در در بھٹکنے سے چھٹکارا — مصائب و آلام کا خاتمہ — عیش و عشرت کی کنجی!"

فقیر کا طائرِ تخیل کیسی دلفریب دُنیا میں پرواز کر رہا تھا۔

"ایک عالیشان کوٹھی — سواری کے لئے گاڑیاں اور خدمت بجا لانے کے لئے نوکر چاکر!"

"اسی کو تو کہتے ہیں چھپر پھاڑ کر دینا!" فقیر نے بٹوہ کو اُسی طرح بند کرکے ہوا میں اُچھالتے ہُوئے کہا۔

"میں کتنا خوش قسمت ہُوں۔ ہزاروں روپے کا مالک!"

اُس کی آنکھوں میں خوشیاں اور ہونٹوں پر مُسکراہٹ ناچ رہی تھی۔ وہ بٹوا کو اُلٹ پلٹ کرکے غور سے دیکھنے لگا۔

"لیکن اُف!" فقیر نے لمبا سانس چھوڑتے ہُوئے کہا— "اُس بچارے کی کیا حالت ہوگی جس کے ہاتھ سے اتنی پُونجی نکل گئی!"

فقیر کے خیالات نے اچانک پلٹا کھایا۔ وہ بٹوا کی طرف معنی خیز نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"میرے گھر میں عید ہو رہی ہے۔ اور اُس کے گھر میں صفِ ماتم بچھی ہوئی ہوگی— میں خوشی سے پُھولا نہیں سماتا۔ اور اُسے جیسے ساری دُنیا کے بچھو ایک ساتھ ڈنک مار رہے ہوں گے۔"

وہ چپ ہو گیا۔ جیسے اپنے من میں کچھ فیصلہ کر رہا ہو۔ - - - - - -

"تو کیا یہ مجھے اُس کے مالک کو سونپ دینا چاہئیے؟"

وہ پھر اُسی طرح سوچ بچار کے ساگر میں غوطے کھانے لگا۔

"واہ! میں واپس کیوں دوں؟ خُدا نے مجھ پر احسان کیا— پھر میں احسان فراموش کیوں بنوں؟"

"اب اس پر اُس کا کوئی حق نہیں۔ یہ میرا ہو چُکا ہے۔ ہاں میرا۔"

"اب اس کو میرے سے کوئی چھین بھی نہیں سکتا۔ اور کسی کو یہ حق بھی کب حاصل ہے۔ کہ مجھ سے چھین لے۔"

اسی ادھیڑبن میں بٹوہ ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑا۔ جب وہ اُٹھانے کے لئے جھکا۔ تو گرد آلود پاؤں اور پھٹے پُرانے کپڑے دیکھتے ہی وہ جُوں کا توں کھڑا رہ گیا۔ جیسے اُسے کوئی بھُولی ہُوئی بات یاد آ گئی ہو—

"یہ میرا ہے!"—

"یہ کیسے؟"

وہ کبھی بٹوے کی طرف اور کبھی اپنی طرف دیکھ رہا تھا۔

"نہیں یہ میرا نہیں۔ اس پر میرا کوئی حق نہیں۔"—

"کیا میں نے اس کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کی؟ کیا میں نے اس کی خاطر خون پسینہ ایک کیا ہے؟ کیا یہ اتنی رقم میری شبانہ روز سر دردی اور جگر کاوی کا صلہ ہے؟ اور کیا میں نے اس کے حصُول کے لئے تدابیر سوچنے میں کتنی ہی راتیں آنکھوں میں کاٹی ہیں؟"

"نہیں نہیں— بالکل نہیں۔"

"تو پھر یہ میرا کیسے ہو سکتا ہے؟— میں نے خود کو اس کے لئے مصیبتوں میں نہیں ڈالا۔ ناموافق حالات کی گرمی سردی کو برداشت نہیں کیا—!"

"نہیں اس پر میرا کوئی حق نہیں۔"

"کسی کو دھوکا دے کر— کسی کا حق چھین کر اور نہ معلوم کس طرح یہ رقم اکٹھی کی گئی ہوگی۔ اور اب اسے میں ہضم کر لوں؟— نہیں یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا!"

"کسی کی حسرتوں کو بھی کچلا [illegible] اُڑاؤں - - - - اُف! کتنا عظیم گناہ!"

"لعنت ہے ایسے عیش و آرام پر جو کسی کے گاڑھے پسینہ کی کمائی پر کیا جائے۔"

"میرا ضمیر مجھ سے نفرت کر رہا ہے جیسے میں نے کسی معصوم کا گلا دبا دیا ہو۔ کسی بیگناہ کے خُون سے ہاتھ رنگ لئے ہوں—"

"یہ روپیہ میرے دلی سکُون و آرام کو برباد کر دے گا۔ یہ مایا نہیں آگ ہے۔ جو میری رُوح کو بھسم کر دینے کے لئے شُعلہ افشاں ہے۔ کیا میں ان شعلوں کی لپیٹ میں آ جاؤں؟ اپنی حقیقی مسرتوں سے کنارہ کش ہو جاؤں؟"

"نہیں یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا!"

"ادھر اس دولت کا نشہ مجھے راہِ حق سے متزلزل کر دے گا۔ اُدھر اس کا فراق اس کے سوامی کو سُکھا سُکھا کر کانٹا بنا دے گا— اس کے اپنانے سے نہ میں چین سے رہ سکوں گا۔ اور نہ ہی وہ بدنصیب شخص اس صدمہ جانکاہ کو برداشت کر سکیگا۔"

"میں اپنی آزادی و بے فکری کو— دِل و ضمیر کی پاکیزگی کو اس مایا کے بدلے بیچ نہ دُوں گا! ہاں میں دو دِلوں کی مسرتوں کو موت کے گھاٹ نہ اُتاروں گا!"

وہ کچھ دیر تک بٹوے کی طرف نگاہ جمائے دیکھتا رہا—

"میں اسے واپس کر دوں گا— یہ مجھے واپس کرنا ہی ہوگا! جب تک واپس نہ کر دُوں گا۔ مجھے سکُون و اطمینان حاصل نہ ہوگا! — اور نہ ہی میں آزادی سے سانس لے سکُوں گا۔"

— (۳) —

دور ایک خاصا جمگھٹ سا دکھائی دے رہا تھا فقیر اُدھر ہی کو چل دیا—

"اجی جیب سے بھی کبھی بٹوے نکل گرا کرتے ہیں۔ یہ تو کسی کی بدمعاشی ہے۔"

"ہاں کسی جیب کترے نے ہی ہاتھ صاف کیا ہے۔"

"ان بدمعاشوں کا کوئی خاطر خواہ انسداد بھی نہیں۔ اخباروں میں بھی ہر روز یہی خبریں سننے میں آتی ہیں۔"

"بس صاحب! پولیس میں رپورٹ دینے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔"

غرض جتنے مُنہ اُتنی باتیں۔ فقیر پاس کھڑا یہ سب کچھ دیکھتا اور سُنتا رہا— درمیان میں ایک شخص حواس باختہ سا کھڑا تھا۔ اسی کا بٹوہ گم ہو گیا تھا۔ فقیر نے جھٹ پہچان لیا۔ کہ یہ وُہی شخص ہے۔ جس نے ایک پیسے کے بدلے کتنی ہی جھڑکیاں دی تھیں۔

فقیر جھڑکیوں کا بُرا نہیں مانتے۔ اگر وہ بُرا مانیں تو مانگیں ہی کیوں۔ اُس نے بغیر کسی پس و پیش کے آگے ہو کر بٹوا امیر کی طرف بڑھا دیا۔

"معاف کرنا! آپ کو بہت کشٹ ہُوا ہوگا۔ یہ مجھے راستہ میں پڑا ملا تھا۔ لیکن اس پر اپنا کوئی حق نہ سمجھتا تھا۔ کہ اسے اپنے پاس رکھ لوں۔ اس لئے آپ کی چیز آپ کے حوالے کرتا ہُوں۔"

یہ کہکر فقیر چلنے لگا۔

سب کے مُنہ حیرت سے کھُلے رہ گئے۔ اور امیر کی تو یہ حالت تھی۔ کہ ایک رنگ آتا تھا۔ اور ایک جاتا تھا— وہ دھم سے فقیر کے پاؤں پر گر پڑا۔ - - - پھر سَو روپے نکال کر پیش کرتے ہُوئے گڑگڑا کر کہا— "یہ بھینٹ آپ کو ضرور سویکار کرنی ہوگی۔ میں آپ کا——"

"ہُوں - - -" فقیر بیچ میں ہی بول اُٹھا

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

میکس مولر کی سنسکرت ساہتیہ سے دلچسپی

از مہتہ جیمنی جی بی۔ اے۔ ویدک مشنری

انگلستان کے نوجوانوں میں یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ کہ ہندوستان کا علم و ادب اور خاص کر پرانی سنسکرت ایسی زبان ہے۔ جس میں عوام الناس کو کوئی ایسی بات نہیں مل سکتی۔ جو دیگر ذرائع سے وہ حاصل نہ کر سکتے ہوں۔ اور بالخصوص نوجوان سول سروس کے افسروں کے لئے تو عملی طور پر وہ کچھ بھی مفید نہیں ہے۔ میں اس خیال کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوں۔ اور ہر نوجوان انگریز کو جو اپنی زندگی کی بہار ہندوستان میں بسر کرنا چاہتا ہے۔ اور وہاں اپنے رہائش کے ایام اپنے اور دوسروں کے لئے مفید بنانا چاہتا ہے۔ نصیحت کروں گا۔ کہ وہ سنسکرت کا مطالعہ کرے۔ اور خوب غور سے کرے۔ اکثر سوال کیا جاتا ہے۔ کہ آجکل سنسکرت پڑھنے سے کیا فائدہ؟ کیا یہ مردہ زبان نہیں ہے۔ کیا ہندو لوگ خود اپنی پرانی زبان سے شرمندہ نہیں ہیں۔ کیا وہ خود انگریزی نہیں پڑھتے۔ کیا وہ اپنی قدیم فلسفہ اور شاعری پر مِل۔ ہیوم اور لوک کی تصنیفات کو ترجیح نہیں دیتے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ فی زمانہ سنسکرت زبان عام لوگوں میں بول چال کی زبان نہیں رہی۔ مگر بعینہ ہندوستان کے زمانہ حال اور زمانہ ماضی کے درمیان اب تک حیرت انگیز سلسلہ سنسکرت زبان جاری چلا آتا ہے۔ اگرچہ بارہا سیاسی انقلاب ہوئے۔ مجلسی تنزل آئے۔ مذہبی کرانتیاں ہوئیں۔ غیر ملکی لوگوں کے حملے ہوئے۔ مگر بعینہ سنسکرت زبان اب بھی ہندوستان کے ہر حصہ میں کم و بیش رائج ہے۔ سرکاری کتبے اور دستاویزات بدھ کے زمانہ کے جو دستیاب ہوئے ہیں وہ سب سنسکرت میں ملتے ہیں۔ اگرچہ بدھ اور جین مذہب کی تھوڑی کتب کی زبان عام لوگوں کی بولی میں لکھی گئی۔ مگر ہندوستان کا علم و ادب ہر قسم کا دیا گیا سنسکرت میں تحریر ہونا کبھی بند نہیں ہوا۔ یہ ایک حیرت انگیز بات ہے۔ کہ رامائن اور مہا بھارت کی کتھا ہزاروں آدمی سنتے ہیں۔ لوگوں کی خواہش یہی ہوتی ہے۔ دیکھا گیا ہوا برہمن پہلے سنسکرت کا شلوک پڑھتے۔ پھر مقامی بولی میں اس کی ویاکھیا کرے۔ اس وقت بھی کئی برہمن ایسے ہیں۔ جو چاروں وید حفظ کرتے ہیں۔ اور زبانی سنا سکتے ہیں۔ اگرچہ ویدوں کے پڑھنے کے لئے آجکل کوئی ترغیب یا حوصلہ افزائی نہیں ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ سنسکرت میں جو قدیمی کتب دستیاب ہوتی ہیں۔ ان کے اندر کبھی جان نہیں تھی۔ صرف عام لوگ انہیں تحریر کرتے تھے۔ عام لوگ انہیں نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اس لئے ان سے ہمیں ہندوؤں کی دماغی ترقی کا بیٹنک پتہ نہیں مل سکتا۔ لیکن سنسکرت علم و ادب ایک وسیع اور غیر محدود چیز ہے۔ اگر یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اب بھی سنسکرت میں بھارت میں کتب لکھی جا رہی ہیں۔ تو ہمارے سامنے علمی زندگی کی لہر بہتی ہوئی نظر آتی ہے۔ جو صدہا سال سے چل رہی ہے۔ سنسکرت کی مختلف کتب اور ان کی توسیع کا واضح کرنا بڑا مشکل ہے۔ ہم آہستہ آہستہ ان بے انداز خزائن سے واقفیت حاصل کرتے جاتے ہیں۔ جو اس وقت تک بھارت میں دبے پڑے ہیں۔ گورنمنٹ ہند نے چند سال سے باقاعدہ طور پر کتب قدیمہ کے کھوج کا انتظام کیا۔ اب تک دس ہزار قلمی نسخہ جات دستیاب ہو چکے ہیں۔ جو لاطینی اور یونانی زبان کی کل قدیمی کتب سے زیادہ ہیں۔ میں تمام سنسکرت علم ادب کو رگ وید سے لیکر سوامی دیانند کے رگوید آدی بھاشیہ بھومکا تک جو ایک نہایت دلچسپ کتاب ہے۔ دو زمانوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ پہلے زمانہ میں ویدک گرنتھ اور بدھ مذہب کا تمام علم و ادب شامل ہے۔ اور دوسرے زمانہ میں مابعد کی کتب اور کاویہ اور ناٹک وغیرہ۔ پہلے زمانہ میں سب سے قدیمی کتب ہمارے پاس وید ہیں۔ جن کے معنے گیان کے ہیں۔ جو علم و ادب کا بھاری ذخیرہ ہیں۔ لیکن بڑے بھاری طوفان سے یہ تھوڑا سا ٹکڑا بچا ہوا ہے۔ جو انسانی نسل کی تعلیم اور ارتقا کا پورا تصور ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جس کا ثانی ہمیں کہیں نہیں ملتا۔ اس لئے جن شائقین کو اس زبان کے عروج۔ انسان کے ابتدائی حالات ترقی کا سلسلہ کھوج کرنا ہو۔ جبکہ مذہب قدیم داستانوں کی اصلیت اور ماہیت کا پتہ لگانا ہو۔ جس انسان کو علم و ہنر صرف و نحو علم عروض۔ موسیقی اور علم سائنس کے بنیادی اصولوں سے واقفیت حاصل کرنی ہو۔ جس طالب علم کو فلسفانہ خیالات کے ابتدائی کرشمے۔ گرہست آشرم کی زندگی کی ابتدا اور سیاسی تعلقات کی ابتدا اور ارتقا معلوم کرنی ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ویدک علم و ادب کا مطالعہ ویسے شوق سے کرے جیسے وہ یونان۔ روم اور جرمنی زبان وادب کا کرتا ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ جب لوگ خیال کرتے تھے۔ کہ جو کچھ ہندوستان کے علم و ادب سے جاننے کے قابل تھا۔ وہ سب حاصل کر لیا۔ مگر ایک لہر اٹھی۔ جس نے سنسکرت علم و ادب کو نئی رنگت دی۔ اس تحریک کا بانی آکسفورڈ کا پروفیسر برنوف تھا۔ جو اعلیٰ درجہ کا تھا۔ وہ سنسکرت کا فاضل تھا۔ نل اور شکنتلا جیسی کتابوں پر اپنا قیمتی وقت ضائع کرنا پسند نہ کرتا تھا۔ اس نے سنسکرت کے قدیم اعلیٰ گرنتھوں کے مطالعہ میں اپنے تئیں مشغول کیا۔ اس کا مدعا یہ تھا۔ کہ ان قدیم سنسکرت گرنتھوں سے دنیا کی تاریخ اور ارتقا کا پتہ لگائے۔ اس نے ویدک علم و ادب کا ایسی تندہی اور کامیابی سے مطالعہ کیا۔ اس کی تحقیقات کا نتیجہ دنیا میں یادگار رہے گا۔ افسوس۔ کہ وہ عالم شباب میں مر گیا۔ اور اس عظیم عمارت کے محراب اور ستون ہی چھوڑ گیا۔ جسے تعمیر کرنے کا اس کا عزم مصمم تھا۔ اب آپ کا سوال ہے۔ کہ ہمیں سنسکرت علم و ادب سے کونسی نئی بات مل سکتی ہے۔ میرا جواب یہ ہے۔ کہ ہمیں اس میں آریہ نسل کے ان لوگوں کی زندگی کے حالات ملتے ہیں۔ جن کی ہم مختلف صورتیں یونان۔ جرمنی اور انگلستان میں دیکھتے ہیں۔ آریہ لوگوں کی ذہانت۔ سیاسی ارتقا۔ مذہب روحانی دقیق مسائل کی تحقیقات کے نمونے ملتے ہیں۔ جس کے متعلق دنیا بھر کا کوئی علم و ادب ایسا مکمل اور راستی پر مبنی مصالحہ بہم نہیں پہنچا سکتا۔ یہ علم ادب وید منتروں سے شروع ہو کر اپنشدوں پر ختم ہوتا ہے۔ ہم ان کے مطالعہ سے ایک ایسی دنیا میں قدم رکھتے ہیں جس کے اندر ایک جادو بھرا ہے۔ جو حقیقی اور قدرتی ہے۔ ہمارا یہ کام نہیں سنسکرت کے

(باقی صفحہ ۸ پر)

چیتاونی

(از مسٹر فتح احمد کراچی۔ گراہک پرکاش)

ہے سرینشٹ منترو! یہ سنساری جیو کانوں کے ہونے پر بھی اپنے کلیان کو نہیں سنتا ہے۔ اور یہ دیکھنے میں سمرتھ نینتروں کے ہونے پر بھی اپنے کلیان کو نہیں دیکھتا ہے۔ کلیان مارگ میں یہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے بھی یہ قدم قدم پر ٹھوکر کھاتا ہے۔ پنڈتوں دوارا سمجھایا ہوا۔ اور بدھی یکت ہوتا ہوا بھی اپنے کلیان کو نہیں جانتا ہے۔ منش اپنے کلیان کاری اکیش منترتہ دینے والے گیان کے ہونے پر بھی اپنا کلیان نہیں سمپادن کرتا۔ اس میں انیت اشچریہ ہے۔ بال اوستھا میں اندریہ ورتیوں کے پرگٹ نہ ہونے کے کارن بڑا دکھ ہے۔ کارن کہ چھپا کر نا ہوا بھی کچھ کہتے اور دکھ نراکرن ارتھ اپائے کرنے میں سمرتھ نہیں ہوتا ہے۔ جب دانت نکلتے ہیں۔ تب انیک ہی دیادھی سے بڑا بھاری دکھ ہوتا ہے۔ اور پھر انیک پرکار کے بال گرہوں سے پیڑا ہوتی ہے۔ کبھی بھوک پیاس سے دیاکل شریر ہوتا ہے۔ کبھیں رو رو کر ستخت ہوتا ہے۔ کبھی کبھی نادانی سے بالک وشٹا موتر آدی کا بھکشن کرتا ہے۔ بال اوستھا میں دکھ کو بھوگ کے بھی۔ اور یہ سب کچھ دیکھتا ہوا بھی یہ سکھ جیو اپنا کلیان نہیں کرتا ہے۔ یہ بہت حیران کرنے والی بات ہے۔ اندریوں کی ورتی کے پرگٹ ہونے سے اور کام آدی روگوں سے پیڑت ہونے سے اور اس کے پر اپت نہ ہونے کے کارن یوا اوستھا میں بھی سکھ کہاں ہے؟ موہ سے انورکت ہوئے یووانش کو ایرشا سے بڑا دکھ ہوتا ہے۔ راتری میں کام کی اگنی سے پیڑت ہوا یہ جیو استوک چین نہیں پاتا ہے۔ اور دن میں دھن کی چنتا سے سکھ کہاں ہے۔ جس پرکار کیڑوں دوارا کاٹے ہوئے بانس کی کھجلی کے سنتاپ سے جو دشا ہوتی ہے۔ اسی پرکار استریوں میں اسکت ہونے والے کی دشا ہوتی ہے۔

انورکت ہوا یہ جیو اس سنسار کے کرتویوں میں پرورت نہیں ہوتا ہے۔ اور نہ اپنے آپ کو اور نہ پرمیشور کو جانتا ہے۔ اسی کارن اس کی وہ دشا ہوتی ہے۔ جو اوپر کہہ آئے ہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

روی وار ۱۰ جون کو پراتہ کال ۷ بجے آریہ سماج لارنس روڈ کا ساپتاہک ادھیویشن آرمبھ ہوا۔ ہون، سندھیا اور پرارتھنا کے پشچات پنڈت شانتی سوروپ جی تتھا پنڈت دھرم بھانو جی شاستری کے منوہر اپدیش ہوئے۔ سماج میں ایک جل پاتر (جگ) اور ۱۲ گلاس کا گپت دان پراپت ہوا۔ دانی کا ہاردک دھنیہ واد کیا گیا۔ آرتی اور شانتی پاٹھ کے بعد پرشاد بانٹا گیا۔ (واسدیو منتری)

الہڑ آریہ سماج کیلئے دھن کی اپیل

میں تقریباً دو تین سال سے الہڑ آریہ سماج کے لئے جو سیالکوٹ نارووال لائن پر اسٹیشن کے عین متصل ہی قائم ہوئی ہے۔ آریہ سماجیوں اور آریہ بہنوں کی توجہ دلاتا ہوں۔ جن کی کرپا سے بہت سا کام ہو چکا ہے۔ اس کام میں مہاشہ کرشن جی۔ پنڈت ٹھاکر دت جی شرما نے کافی سہایتا کی ہے۔ سماج ان کی بہت شکر گزار ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ان ہی دونوں مہانو بھاووں کی کرپا سے یہاں ویدک دھرم کا جھنڈا گاڑا گیا ہے۔ جو جلدی بار آور ہو کر گرد و نواح میں ویدک دھرم پرچار کا سادھن ہوگا۔ کیونکہ یہاں کے آریہ سبھاسد بڑے ویدک دھرم کے پریمی اور شردھالو ہیں۔ اب اس سماج کے پاس کوئی دھن نہیں ہے۔ جس قدر اکٹھا ہوا تھا۔ سب خرچ ہو چکا ہے۔ ضروریات جو ابھی سماج کی باقی ہیں۔ اُن کے لئے پانچ صد روپیہ کی ضرورت ہے۔ کنوئیں پر من چیچہ و ہلٹی لگوانا بڑا ضروری ہے۔ جس سے پودوں کو پانی ملتا رہے گا۔ اور مسافروں کو بھی آرام ہو جاوے گا۔ اگر آریہ سجن اور آریہ سماجیں اپنا فرض سمجھ کر تھوڑا تھوڑا دھن خود بخود بھیج دیویں۔ تو یہ سماج اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جاوے گی۔ بڑی بڑی سماجیں دھیان دے کر کرتارتھ کریں (آنند منی سنیاسی)

آریہ سماج دھوری کے سماچار

۲۳، و ۲۴ مئی کو شری پنڈت دلیپ جی شاستری پرچارک آریہ پرتی ندھی سبھا کا دو یوم رانتری کو منوہر ویاکھیان ہوا۔ حاضری کافی رہی۔
۲۷ مئی تا ۳۰ مئی کو شری پنڈت دلیپ جی شاستری کا رانتری کو ویاکھیان ہوا۔ اس کے علاوہ پنڈت بھگت رام جی و پنڈت مہر چند جی نے اپنے بھجنوں دوارا پبلک میں پرچار کیا۔ حاضری کافی رہی۔ (منتری)

آریہ سماج کالج سیکشن کراچی

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج کالج سیکشن (سوشیلا بھون) کراچی کا سالانہ جلسہ امسال بڑی دھوم دھام سے ۱۰ اپریل سے ۱۴ اپریل تک لکھمی رائے ڈی اے وی ہائی سکول کراچی کے احاطہ میں منایا گیا۔ جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے شری پنڈت رشی رام جی آچاریہ برہم مہاودیالیہ لاہور نے اُپنشدوں اور گیتا کی کتھا بڑی اُتم ریتی سے کی۔ اور پنڈت برہم دت جی جگیاسو اپدیشک نے ہندو ویر دن کی نتی ویدک کے ساتھ لیکچر دیا۔ جلسہ پر ممن لکھت مہانو بھاو پدھارے:-

شری لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے۔ کنور سکھ لال جی آریہ مسافر۔ پنڈت سنت رام جی جگیاسو اپدیشک۔ پروفیسر جگدیش بھوشن جی۔ پنڈت برہمدت جی۔ ان کے علاوہ شری سوامی کرشنانند جی مہاراج۔ اور شری لالہ گنپت رائے تلواڑ نے بھی اپنے پوتر اپدیشوں سے جنتا کو کرتارتھ کیا۔ (منتری)

مہتہ جیمنی جی کا پرچار

شری مہتہ جیمنی جی نے آنکھ کا اپریشن کرانے کے بعد ۱۲ اپریل سے پرچار شروع کیا۔ چنانچہ ۱۲ اپریل کو گوروکل جہلم کے سالانہ جلسہ پر مختلف ممالک میں شکشا پرنالی پر لیکچر دیا۔ ۱۳ اپریل کو پراتہ رکھشا سمیلن جو ہوا۔ اس میں پردھان پد کو سوبھاگیہ کیا۔ شام کے لیکچر میں ہندو جاتی کے روگوں پر لیکچر دیا۔ تین لیکچر گوروکل میں دینے کے بعد آپ آریہ سماج چکوال آئے۔ ۱۵ سے ۱۷ اپریل تک چکوال آریہ سماج میں پرچار کیا۔ ۱۹ اپریل کو آریہ سماج رسالپور صوبہ سرحد کے جلسہ پر پدھارے۔ ۲۱ سے ۲۵ اپریل تک آریہ سماج پشاور صدر ٹھہر کر پرچار کیا۔ پراتہ کال دینک ست سنگ میں آپ کا اپدیش ہوتا۔ رات کو نشچت مضامین پر لیکچر ہوتے۔ ۲۵ اپریل آریہ سماج پشاور شہر کے جلسہ پر جا کر لیکچر دیا۔ اور دوسرے دن شہر آریہ سماج پشاور کے جلسہ پر جبکہ سب مذاہب کے نمائندے آئے ہوئے تھے۔ انگریزی میں ایک لیکچر دھرم کا سداچار درشٹیکون پر ہوتا لیکچر دیا۔ وہاں سے سیدھے راولپنڈی لال کرتی آریہ سماج کے جلسہ پر پہنچے۔ وہاں اُتسو کے موقعہ پر دو لیکچر دیئے۔ ایک استری سماج میں اور ایک ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول میں لیکچر دیا۔ ازاں بعد راولپنڈی شہر میں لیکچروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس طرح آپ نے اس ماہ کے ۱۸ دنوں میں ۲۲ لیکچر دیئے۔ (روشن لال آریہ)

دیانند مٹھ کے سماچار

مئی مہینہ میں اوسطاً دس آدمی مٹھ میں رہے برہمچاری ارجن دیو جی رات کو دو گاؤں میں پڑھانے کے لئے جاتے رہے۔ پنڈت رام چندر جی نے بیماروں کو دوائی دی۔ اور دوبارہ بھجنوں کو پڑھایا۔ برہمچاری ستیہ پال جی نے کنیاؤں کو جنہوں نے رتن کی پریکشا دینی تھی، تیاری کروائی۔ سوامی سوتنترانند جی نے موضع کہنویہ میں کتھا کی۔ اور دھوری انیک جگہوں میں گئے۔ دوسرے مٹھ میں پڑھتے رہے۔ اور ارد گرد کے گاؤں میں پرچار کرتے رہے۔
اُمید ہے جون کے آخیر سے سوامی سوتنترانند مٹھ میں ہی ٹھہریں گے۔ اور ہر روز کتھا بھی کیا کریں گے۔ اگر کوئی سجن چترماسہ میں ست سنگ کرنا چاہے۔ تو دینا نگر دیانند مٹھ میں آ سکتا ہے۔ (منتری)

آریہ سماج بھلوال کے سماچار

(۱) پنڈت رام سروپ جی شانت رات کو تصویریں دکھا کر پرچار کرتے رہے۔ حاضری بہت زیادہ ہو جاتی تھی۔ جنتا پر بڑا بھاری پربھاؤ پڑا۔
(۲) آریہ سماج بھلوال کے ادھیکاریوں کا ۲۹ مئی کو ممن لکھت چناؤ ہوا۔
پردھان:- مہاشہ برکت رام جی۔ سینئر اُپ پردھان:- مہاشہ رام شاہ جی۔ جونیئر اُپ پردھان:- مہاشہ رام دتہ مل جی۔ منتری:- ڈاکٹر رام سروپ جی۔ اُپ منتری:- مہاشہ بھیم سین جی۔ کوشادھیکش:- مہاشہ پرتھوی راج جی۔ پستکادھیکش:- مہاشہ شو چندر جی پریم۔ وستو بھنڈار ادھیکش:- مہاشہ اچرج لال جی۔ نریکشک:- مہاشہ رام پیارا جی۔

آریہ پتری پاٹھشالہ کے ادھیکاری

پردھان:- مہاشہ منگل سین جی۔ پربندھک:- مہاشہ پورن چندر جی۔ خزانچی:- مہاشہ چمن لال جی۔ ان ادھیکاریوں کے علاوہ سات سبھاسد انترنگ سبھا کے لئے چنے گئے۔ (تلک راج)

ماسٹر گوردتہ مل کا دورہ

ماسٹر گوردتہ مل جی ویدک مشنری ان دنوں ڈلہوزی و چمبہ کی طرف دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کی طرف سے دورہ کر رہے ہیں۔ آپ نے ۲۵ مئی و یکم جون کو آریہ سماج

"آریہ ورت" کا گھر گھر چرچا

دِل خوش ہو گیا "ڈالٹن گنج کے پستکالیہ میں آریہ ورت پڑھا۔ دل خوش ہو گیا۔ ہمارے نام سال بھر کے لئے جاری کر دیں" (سپاہی لال پھول چند ناتھ نگر)

پتنی خوش ہو گئی "آریہ ورت پتر کا ملی۔ ہماری دھرم پتنی نے اسے پڑھا۔ تو بہت خوش ہوئی۔ ایک ورش کے لئے جاری کر دیں۔" (متھولال آریہ فرخ آباد)

ہندی سنسار میں ایک ماتر "میرے وچار میں آریہ ورت سارے ہندی سنسار میں ایک ماتر سچتر پتر کا ہے۔ جو استری اپیوگی سندر لیکھوں کا انی سندر سنگرہ ہوتی ہے۔" (کماری کملا بلاس پور۔ سی۔ پی)

سب سے اُتم پتر کا "آپ کی پتر کا آریہ ورت کو کنیائیں بہت پسند کرتی ہیں۔ ان کی سمتی ہے۔ کہ یہ ہر دل اُتم پتر کا ہے۔" (پریم لتا گرووری بی۔ اے۔ بی۔ ٹی لاہور)

نہایت اپ ٹو ڈیٹ "آریہ ورت ملا۔ اس کی عمدہ گیٹ اپ کیلئے ہاردک ودھائی۔ پتر کا نہایت اپ ٹو ڈیٹ ہے۔" (مس شکنتلا ایم۔ اے۔ ڈیرہ دون)

بہت پسند کیا گیا "آریہ سماج میں آپ کا رسالہ آیا۔ بہت پسند کیا گیا۔ میرے نام جاری کر دیجئے۔" (جگن ناتھ سچدیو سیالکوٹ)

(ہندی) "آریہ ورت" لاہور (ماسک)

پنجاب کی ایک ماتر سچتر آریہ پتر کا

سنچالک — شری ہیتیشی علادلپوری

سمپادکہ — شکنتلا دیوی ہندی بھوشن

چندہ سالانہ ۲ دو روپے

(منیجر "آریہ ورت" لاہور)

آج ہی خریدار بن جایئے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جلوس بازار ڈلہوزی کے سپتاہک ادھیویشن میں پرچار ات لی دیا کھیان دیئے۔ اور سماج منداکی آرتھک دشا کو نہایت کمزور دیکھ کر مبلغ دو روپیہ سماج کو دان دیا۔ ۱۵ جون کو بوقت رات سوا نو بجے۔ تحصیل ڈلہوزی چھاؤنی میں ماسٹر جی نے دھرم اپدیش کیا۔ اور مشن کے لئے اپیل کی۔ مبلغ ۱۲ روپے پراپت ہوئے۔ (لال چند)

پتہ دیجیئے

شری سوامی ودیانند جی مہاراج۔ کہ جنہوں نے ودیش (ماریشش) میں اور دیش پنجاب میں کام کیا ہے۔ آپ کچھ عرصہ سے دکھشن بھارت کے پرمکھ نگروں میں پرچار کرتے ہوئے گجرات پرانت میں پرچار کر رہے تھے۔ کہ ۱۹۴۱ء کو احمد آباد سٹیشن سے لاپتہ ہوگئے ہیں۔ جس کسی سجن کو اُن کے سمبندھ میں گیان ہو۔ وُہ سوچنا دینے کی کرپا کریں۔

(گیا نیندر ادھشٹاتا ویدپرچار وبھاگ آریہ پرتی ندھی سبھا انگلہ)

گوروکل دھام جہلم کے سماچار

ایک ہفتہ سے گرمی خوب پڑ رہی ہے۔ اس کے باوجود برہمچاریوں کی صحت بہت اچھی ہے روگی شالہ روگیوں سے خالی ہے۔

برہمچاریوں کے روزانہ پروگرام پر خاص دھیان دیا جاتا ہے۔ پڑھائی کا کام بھی نہایت تسلی بخش ہے۔ موجودہ سٹاف قابل اور محنتی اصحاب

صنعت و حرفت

کاربن پیپر بنانیکی ترکیب

چربی یا اس قسم کی دیگر کسی چکنائی میں کاجل نیل یا جامنی رنگ کا خوب گھول کر پتلا کر لیں۔ اور ایک چوڑے ہموار پتھر پر روئی یا نرم چمڑے کے رُول سے روشنائی کو خوب پھیلا دیں۔ جب سیاہی اچھی طرح پھیل جائے۔ تو پتلا سفید کاغذ پتھر پر رکھ کر رُول کو پھرا دیں۔ اس طرح سے کاغذ پر روشنائی لگ جائے گی۔ اس کے بعد کاغذ کو احتیاط سے اُٹھا کر کسی رسی پر لٹکا دیں۔ خشک ہو جانے پر فروخت کریں۔

خوشبودار اگربتی

لوبان ۸ تولہ کافور ایک تولہ۔ سفید چندن کا چورا ۲ تولہ۔ شورہ ایک تولہ۔ دھوپ کی لکڑی ایک چھٹانک۔ لکڑی کا کوئلہ ۲ تولہ۔ دار چینی ایک تولہ۔ چھریلا ایک تولہ۔ ناگر موتھا ایک تولہ۔ پانڈی ایک تولہ۔ ان سب کو کوٹ پیس کر چھان لیں۔ جائفل کا تھوڑا سا تیل ملا کر سایہ میں خشک کر لیں۔

سائیکل کا رنگ

سٹین لاکھ ۱۵ پونڈ۔ ڈاک روزن ۱۰ پونڈ۔ انیلائین بلیک ایک پونڈ۔ میتھلیٹیڈ سپرٹ ۶ گیلن۔ کسٹرائیل ½ پونڈ۔ کری روزن دوٹن۔ کرسٹل ۳/۴ پونڈ

سٹین لاکھ کو ۵ گیلن سپرٹ میں ملا کر حل کریں۔ پھر باقی تینوں چیزوں کو بقایا اسپرٹ میں ملا کر لئی سی بنا لیں۔ بعد میں سب کو ملا کر خوب رگڑیں۔ پھر چند روز تک گرم جگہ پر رکھ چھوڑیں۔ بعد میں بوتلوں میں بھر لیں۔

سائیکل کے پُرزوں کا تیل

اسپرم آئل ۸ حصّہ، پیرافین آئل ۳ حصّہ کافور ایک حصّہ تدریجاً گرم کر کے ٹین کے ڈبوں میں بند کر کے فروخت کریں۔ اسپرم آئل کی بجائے عمدہ تلی کا تیل بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

چینی کے ٹوٹے برتن جوڑیں

گھونگے یا سیپ کو پیس چھان کر انڈے کی سفیدی میں ملائیں گاڑھا سا ہو جانے پر ٹوٹے ہوئے برتن کے دونوں کناروں پر لگا کر دونوں کناروں کو ملا کر آگ کے قریب رکھ دیں۔ برتن گرم ہو جانے پر گرم پانی ڈال کر کچھ دیر کے بعد پونچھ کر خشک کر لیں۔ اور درز پر جو مصالحہ رہ جائے۔ اُسے چاقو سے علیحدہ کر دیں۔

شیشہ کے برتن اور ریکارڈ جوڑیں

آئیسنگ گلاس، سپرٹ آف وائن، پانی تینوں کو ملا کر لئی سی پکا لیں۔ جب سب چیزیں مل جائیں تو ٹکڑوں پر لگا کر اچھی طرح جوڑ دیں۔

پر مشتمل ہے۔ برہمچاریوں کی روحانی جسمانی اور تعلیمی حالت کو فروغ دینے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ گوروکل میں اس وقت ... جماعت کے علاوہ ۵ رتن پربھاکر اور ودیا شاستری کے طلبا تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ... سال پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات میں ... کے سنسکرت وشارد اور ہندی بھوشن اور پربھاکر کے اُمیدوار شامل ہو رہے ہیں۔ جن کی کامیابی کی پوری اُمید ہے۔ ... امتحان عنقریب ہونے والے ہیں۔ جن کی تیاری میں برہمچاری پوری تندہی سے محنت میں مصروف ہیں۔ نیک چلن طلبا پراگیہ، وشارد اور رتن بھوشن پربھاکر کے لئے داخل کئے جاتے ہیں۔ داخل ہونیکے خواہشمند طلبا کی درخواستیں ۱۵ جولائی کو گوروکل کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (منتری)

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور

۸ جون کے ساپتاہک ست سنگ میں ... چند جی بی۔ اے کا سوا ستھ سمبندھی ایک منوہر اپدیش ہوا۔ شری ہنیشی سمپادک پرکاش، منتری سماج مندا نے سبھا سدوں سے پرارتھنا کی۔ کہ ان میں سے جو ریڈیو سنتے ہیں۔ وُہ محکمہ ریڈیو سے مانگ کریں۔ کہ وُہ رشی دیانند کے جنم اور ... کے

بات ہی اور ہو جائیگی

اگر آپ ہمیشہ اپنے پاس امرت دھارا کی ایک شیشی رکھنے کا تہیہ کر لیں۔ یہ ایک ایسا ڈاکٹر ہے۔ جو ہر وقت آپ کی خدمت کرنے کیلئے تیار ہے۔ امرت دھارا ایک جادو اثر دوا ہے۔ اس نے اپنی خوبیوں کی بدولت چالیس سال سے اپنے نام کی شہرت حاصل کی ہے۔ جیب میں رکھی ہوئی اس کی ایک شیشی تمام معدی اور دیگر امراض اور ہر قسم کے چوٹ۔ زخم اور حادثات سے آپ کی نیز آپ کے پریوار اور دوسروں کی حفاظت کر سکتی ہے۔ ایسے بہترین محافظ صحت کو سدا اپنے پاس رکھنے سے آپ کی زندگی سکھ اور شانتی سے بھرپور نظر آئیگی۔

قیمت فی شیشی ڈھائی روپے نصف سوا روپیہ۔ نمونہ آٹھ آنے

امرت دھارا فارمیسی لاہور

"امرت دھارا"

نوٹ: ... امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط وکتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے۔

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گورنمنٹ آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Omer & Co. Karachi

ادھیاپکہ کی ضرورت ہے

ٹھاکر دیوی کنیا پاٹھشالا سید پور ضلع جہلم کیلئے ایک تجربہ کار جے۔ وی (سینئر) ادھیاپکہ کی جلد ضرورت ہے۔ گورمکھی جاننے والی کو ترجیح دی جاویگی۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ۔ مکان رہائشی مفت ملے گا۔ درخواستیں، سرٹیفکیٹوں کی نقول اور تجربہ کے مفصل ذکر کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

ڈاکٹر امین چند (انچارج دیوان چند میموریل ہسپتال) منیجر ٹھاکر دیوی کنیا پاٹھشالا سید پور۔ براستہ ڈومان۔ تحصیل چکوال۔ ضلع جہلم

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435.
ओ३म्
Founder M. Krishen Ji B.A.

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا — گذشتہ چھتیس ۳۶ سالوں سے

تار کا پتہ پرکاش

شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی عہ
برما صہ
غیر ممالک دس شلنگ

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ایڈیٹر
مہاشہ کرشن
بی اے
وید پر ...

U. A. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۹ ہاڑ سمت ۱۹۹۸ مطابق ۲۲ جون سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۴

ओ३म्

یجروید

وید امرت

اتھروید

ओं यत्किं चेदं वरुण दैव्ये जने अभिद्रोहं मनुष्याश्चरामसि अचित्ती यत्तव धर्मा युयोपिम मा नस्तस्मा देनसो देव रीरिषः

ادم یت کنچ ادم ورن دئی وے جنے ابھی دروہم منشیاشچ رامسی اچتی یت تو دھرما یو یوپم ما نس تسماد اینسو دیو ریرش

شبدارتھ

(ورن) ہے ورن! (منشیاہ) ہم منش (دئیوے جنے) تجھ دویہ جن میں (ادم یت کنچ) بھی دروہم) یہ جو کچھ دروہ (چرامسی) کیا کرتے ہیں (اچتی) اگیان اور اساودھانتا سے (یت تو دھرما یو یوپم) جو تیرے دھرموں کا لوپ کیا کرتے ہیں۔ (دیو) ہے دیو! (تسمات اینسہ) اس پاپ کے کارن (نہ مادی ریشا) ہماری ہنسا نہ کرو۔

بھاؤ

جو بھی کچھ کبھی یہ ورن وویہ جن میں
ابھی دروہ بھاونا منش کیا کرتے ہیں
جنت کے پرماتما سے یا بودھ کے ابھاو سے جو
تیرے شدھ نیموں کا لوپ کر پاتے ہیں
بھول جانا اگیان کا پاپ ہمارا پاپ دیو
ہنسا نہ کر اور تیرے پاس آتے ہیں
سمجھی اور تیری وویہ بھاونا کی بہت رنا میں
اور اس سے پھر وہ آج تیرے شسفو گانتے ہیں

آریہ نوجوان سے!

از شری پت جے رام سنتوش شرن باسی کھمبڑوی

(۱)

مانا کہ ترے قبضہ میں تلوار نہیں ہے
سرکوبیٔ اعدا تجھے دشوار نہیں ہے

(۲)

یہ ٹھیک! تو سرشار مئے حبِ وطن ہے
پر رند کیا رندی میں جو ہشیار نہیں ہے

(۳)

کر اوجِ فلک سے بھی بلند اپنا ٹھکانہ
پستی میں ترا رہنے کا معیار نہیں ہے

(۴)

تو حق و صداقت کو لگا اپنے گلے سے
کہ ان کا جہاں میں کوئی غمخوار نہیں ہے

(۵)

نہ پیشِ نظر تیرے ہوں اپنے ہی مطالب
خود غرضیاں فنا دے یہ دشوار نہیں ہے

(۶)

کر ارزاں بہت جنسِ محبت کے لوازم
کہ اس سے مقدم کوئی ایثار نہیں ہے

(۷)

نہ لغزشِ مستانہ ہے شورشِ افتاد
سنتوش تری بھی سی رفتار نہیں ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر ادہارا کی تحقیقات تجربات

زندگی میں انسان کو جو کچھ پیش آتا ہے۔ وہ اعمال (کرم) کا نتیجہ ہے۔ اور کئی خواہشات جو موجودہ جسم میں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ جنم کے سابقہ اعمال (کرم) کے مطابق اپنے ساتھ خوشی یا رنج لاتی ہیں۔

بس جس شخص نے اپنے سابقہ جنم میں نیک کام کئے ہیں۔ اُس کی زندگی خوشی سے اور وقت آرام سے گذرتا ہے۔ اور جس شخص نے پچھلے جنم میں برے کام کئے ہیں۔ اُسے موجودہ زندگی میں دُکھ اور مصیبتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔

شاگرد کو یہ ہرگز فراموش نہ کرنا چاہیئے کہ یوگی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ زندگی ایسے طریقہ پر بسر کی جائے۔ کہ آئندہ کے لئے کوئی کرم نہ ہو سکے۔ بلکہ ان اندرونی (خواہشات) کو مار دیا جائے۔ جن سے کرم پیدا ہوتا ہے۔ تاکہ آئندہ جنم کی نوبت ہی نہ آئے۔ تمام خواہشات اور جذبات کو صرف علم (گیان) سے تباہ کیا جا سکتا ہے۔

کچھ شک نہیں۔ کہ مشرق میں کوئی شاگرد کسی گرو یا اُستاد کے بغیر اس علم کا مطالعہ کرنے کا خیال بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن مغربی عامہ علم اس کو بطور خود شروع کر سکتا ہے۔ اُس کو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ جب وُہ تیار ہو جائے۔ تو گرو بھی آ ملے گا۔

بن خوش قسمت لوگوں کو گرو مل جاتا ہے۔ انہیں کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔ مگر میں یہ ذکر کر دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ شاگرد کو چاہیئے عجز و انکسار کے ساتھ اپنے گرو کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیئے۔ اپنی ذہانت کا ضرور اظہار کرے۔ لیکن اب تک جو علم اس نے حاصل کیا ہے۔ اُسے ظاہر کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرے۔ شاگرد کا فرض ہے۔ کہ اپنے گرو کی خدمت نہایت عزت و احترام اور تعظیم کے ساتھ کرے۔ مشرق میں دستور ہے۔ کہ گرو کی تمام ضروریات کے متعلق اس کے شاگرد مہیا کرتے ہیں۔ اور یہ ضروریات بالکل سادہ اور معمولی ہوتی ہیں۔

یوگ ودیا سیکھنے والے کو سب سے پہلے یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ کسی گوشہ تنہائی میں بیٹھ جائے۔ جہاں اس کے

اور گرو کے سوا کوئی اور نہ ہو۔ لیکن اگر حالات ایسا کرنے کی اجازت نہ دیں۔ تو کم از کم کسی ایسی جگہ ضرور چلے جانا چاہیئے۔ جہاں تنہائی ہو۔

بعد ازاں اسے حسب ذیل نشست اختیار کرنا چاہیئے۔

اس طرح پالتی مار کر بیٹھنا۔ کہ پاؤں ران پر ہوں۔ اور داہنا ہاتھ بائیں میں ہو۔ زبان تالو سے لگی ہو۔ مگر دانت آپس میں نہ ملیں۔ نظر ناک کی گھوڑی پر جمی ہو۔

یہ پوزیشن اختیار کرنے کے بعد اب شاگرد کو اس طریقہ پر "پرانایام" کرنا چاہیئے۔ جو دوسرے باب میں بتایا گیا ہے۔ اس کے چار مرحلے ہیں۔ ابتدائی حالت و بیخودی کی حالت۔ گیان (علم) اور درجہ کمالیت۔

اگر شاگرد توجہ سے کام لے۔ تو اس کو معلوم ہوگا۔ کہ بعض اوقات وہ قریب قریب ہی بائیں نتھنے سے سانس لیتا ہے۔ اور بعض اوقات داہنے نتھنے سے۔ خوراک اس وقت کھانی چاہیئے۔ جب سانس کی آمد و رفت داہنے نتھنے (پنگلا ناڑی) سے ہو اور جب بایاں سُر چل رہا ہو یعنی سانس کی آمد و رفت اڑا یا چاند سے ہو۔ تو اس وقت سونا چاہیئے۔

جب معدہ خالی ہو۔ تو سانس کی ورزش کرنا مناسب نہیں۔ نہ کھانا کھاتے ہی اس میں مشغول ہونا مناسب ہے۔ اس عمل کو شروع کرنے سے قبل تھوڑا سا گرم دودھ جس میں قدرے مکھن بھی پڑا ہو۔ پی لینا چاہیئے۔ شروع شروع میں ایسا معلوم ہوگا۔ کہ اس ورزش میں بہت پسینہ آتا ہے۔ دوسرے درجہ پر جسم میں رعشہ یا لرزہ کی سی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ تیسرے درجہ میں جسم اُچھلتا ہے۔ اور چوتھے درجہ میں جب کہ شاگرد بہت ترقی کر چکتا ہے۔ تو وُہ ہوا میں چل پھر سکتا ہے۔

وُہ جب ایسا کرنے کے قابل ہو جائے۔ تو کہا جائے گا۔ کہ اس نے ہوا (وایو) پر فتح پائی۔ جب تک یہ درجہ حاصل نہ ہو جائے۔ اُس وقت تک پرانایام کا عمل برابر جاری رکھنا چاہیئے۔

اور جب وُہ شاگردی کی حالت سے نکل کر یوگ کا ماہر بن جائے گا۔ تو اپنے تمام اعمال (کرم) کو نشٹ (فنا) کرنے کے قابل ہوگا۔ خواہ وُہ کرم پچھلے جنم کے ہوں۔ خواہ موجودہ جنم کے۔ لیکن یہ کام صرف پرانایام کے عمل سے ممکن ہے۔ دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ یوگی میں بہت سی

غیر معمولی طاقتیں مجتمع ہو جاتی ہیں۔ مثلاً پیشین گوئی کرنے کی طاقت۔ اپنی مرضی سے اپنے جسم کو دور کے فاصلہ پر پہنچانے کی طاقت۔ دوسروں کے دل کی بات بتانا۔ دوسرے انسان کے جسم میں داخل ہونے کی طاقت۔ ادنیٰ دھات کو سونے میں تبدیل کرنے کی طاقت۔ غائب ہو جانے کی اور کرہ ہوا (وایو منڈل) میں اُڑنے کی طاقت۔

جب کوئی شاگرد ایسی حالت کو پہنچ جائے کہ وہ تین گھنٹے تک متواتر سانس کو روک سکے۔ تو گویا اس نے جملہ طاقتیں حاصل کر لیں۔ پھر اس کے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں۔

میرے خیال میں تہذیب و تمدن کے موجودہ دور میں بہت کم ایسے لوگ ہوں گے۔ خصوصاً یورپ کے رہنے والے جو اس درجہ تک کامیابی حاصل کر سکیں گے۔ کیونکہ یہ امر واقعہ ہے کہ اس کامیابی کے حصول کے لئے جتنا وقت درکار ہے۔ ہر شخص آسانی سے نہیں دے سکتا۔ لیکن اگر کوئی شخص اتنا وقت دینے کو تیار ہو جائے۔ تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس کو یہ "طاقتیں" حاصل نہ ہو جائیں۔

طالب علم کے لئے ایک ضروری ہدایت یہ ہے کہ روزانہ ہوا نوشی کیا کرے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس کے تکان اور بڑھاپے کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔

منہ بند ہو۔ دانت مضبوطی کے ساتھ ایک دوسرے سے پیوستہ ہوں۔ اور دانتوں کے قریب ہی زبان تالو سے لگی ہو۔ اور ہوا نتھنوں کے راستہ سے آہستہ آہستہ کھائی یا اندر کو کھینچی جائے۔ اور اس طرح ہوا کو پیٹ میں لے جا کر ہضم کیا جائے۔

جب شاگرد صبح و شام ایسا کرے گا تو وہ ہوا کی تندرستی میں سے گذر رہی ہے۔ تو اس کو دیگر فائدوں کے علاوہ ایک فائدہ یہ بھی ہوگا۔ کہ تپ دق شاگرد پر کبھی حملہ آور نہیں ہو سکے گا۔

اگر شاگرد دن رات ہوا کھا سکے۔ تو اس کو یہ طاقت حاصل ہو جائے گی۔ کہ وہ دوسروں کے دل کی بات بتا سکے۔ اور دور دور سے دوسروں کی باتیں سن سکے۔ (باقی آئندہ)

بات ہی اور ہو جائے گی

اگر آپ ہمیشہ اپنے پاس امرت دھارا کی ایک شیشی رکھنے کا تہیہ کر لیں تو یہ ایک ایسا ڈاکٹر ہے۔ جو ہر وقت آپ کی خدمت کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ امرت دھارا ایک جادو اثر دوا ہے۔ اس نے اپنی خوبیوں کی بدولت چالیس سال سے اپنے نام کی شہرت حاصل کی ہے۔ جیب میں رکھی ہوئی اس کی ایک شیشی تمام متعدی اور دیگر امراض اور ہر قسم کے چوٹ۔ زخم اور حادثات سے آپ کی نیز آپ کے بہی خواہ و دوستوں کی حفاظت کر سکتی ہے۔ ایسے بہترین محافظ صحت کو سدا اپنے پاس رکھنے سے آپ کی زندگی سکھ اور شانتی سے بھرپور نظر آئے گی۔

قیمت فی شیشی ڈھائی روپے
نصف سوا روپیہ۔ نمونہ آٹھ آنے

امرت دھارا فارمیسی لاہور

امرت دھارا

نوٹ:- میسرز ہیما اینڈ سنز کالکتہ امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے یا امرت دھارا کی بابت ان سے خط و کتابت کی جا سکتی ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اُتسو کیسے منائے جائیں (۳)

از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج

اگر سال بھر میں کچھ نہ کیا جائے۔ سادھارن
... ست سنگ ہی ہو۔ تو آریہ سماج میں جیون
... رہتا۔ کیونکہ آریہ سماجیوں نے سا پنا ہت
... سے جیون لینا اور اس کو کر تو یہ مان
... اتساہ سے کرنا ابھی تک نہیں سیکھا ہے۔ اس
... یا تو ہر ایک آریہ سماج اپنا اُتسو کرے۔ یا کسی
... اُتسو سے جیون پراپت کرے۔ تب ہی کام
... میری سمتی میں ہر ایک آریہ سماج کو اُتسو نہ
... کے کتھا کا طریقہ چلانا چاہیئے۔ کوئی اُپدیشک
... ۔ اور کچھ دن آریہ سماج میں اسی طرح پرچار
... صبح آدھ گھنٹہ یا ایک گھنٹہ ست سنگ ہو۔
... جس میں آریہ سماجی پریوار سمیت شامل ہوں۔
... اُپدیشک صرف دھارمک وشیوں پر وہ بھی
... ان کے کرنے یوگیہ باتوں پر اُپدیش دے کر
... کی پرورتی کرم کی طرف کرے۔ اور شام کو
... رات کو ایک ویاکھیان ہو۔ جس میں ان سنز
... کے بھن بھن وشیوں پر لوگوں کو آریہ سماج کا
... پکش بنائے۔ اسی طرح ہر ایک آریہ سماج میں
... کم سے کم ایک بار اُپدیشک ضرور جائے۔ آریہ
... پرتی ندھی سبھا کو اس بات کا دھیان رکھنا
... چاہیئے۔ جو کوئی سماج ایسا نہ ہو۔ جس میں
... اُپدیشک ایک بار نہ گیا ہو۔ اب سوال ہوگا۔
... اُپدیشک کہاں سے آئیں۔ اس میں ایسا کیا
... جائے۔ تو کام چل جائے گا۔ سبھا کے
... استھان میں کچھ اُپدیشک ہو۔ جو کتابیں
... لکھنے اور پڑھانے کا کام کر سکیں۔ لکھنے والے
... بھی الگ الگ ہر ایک بھاشا میں اور ہر ایک
... وشے پر ہوں۔ اس وقت آریہ سماج میں لکھنے
... والے پہلے سے کم ہیں۔ اور بولنے والے زیادہ
... ہیں۔ مثال کے طور پر آریہ پرتی ندھی سبھا
... پنجاب کو لیں۔ اس میں سناتن دھرم پر لکھنے
... والے صرف پنڈت منسا رام جی ہیں۔ اور سدھانتوں
... پر لکھنے والے شری سوامی ویدانند جی ہیں۔
... عربی والے پنڈت شیو دت جی سدھانت شرومنی
... مولوی فاضل اور پنڈت شانتی پرکاش جی
... سدھانت بھوشن ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا
... میں کچھ ایسے وِدوان بھی ہیں۔ جو سدھانت
... پر بات چیت کرنے میں پٹو نہیں ہیں۔ اور نہ
... سدھانت پر ویاکھیان دیتے ہیں۔ وہ سادھارن
... باتیں بتلاتے ہیں۔ میں مانتا ہوں۔ ان
... کی بھی ضرورت ہے۔ لیکن سدھانت ان سے
... زیادہ ضروری ہے۔
... یہ وِدوان آکشیپوں کے جواب دیں۔ اور

اپنے سدھانت پر لیکھ لکھیں۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو ان ودّیارتھیوں کو جنہوں نے اُپدیشک بننا ہو۔ پڑھایا کریں۔ پڑھانے والوں میں ودّیا کے علاوہ اُپدیشک کے گن زیادہ ہونے چاہیئے۔ اگر ایسا نہ ہوگا۔ تو وہ ناکامیاب ہونگے۔ یہ پنڈت اُتسو بھی کریں۔ جن کا ذکر آگے آنیوالا ہے۔ ان کے علاوہ دُوسرے اُپدیشک ہر ایک ضلع میں کم سے کم ایک ہو۔ وہ بھی علاقہ کے مطابق جیسا کہ اگر ملتان، راولپنڈی وغیرہ میں اُپدیشک رکھنا ہے۔ تو اپنے سدھانت کے علاوہ اسے مذہب اسلام ضرور آنا چاہیئے۔ وہ کلام الٰہی پڑھ سکتا ہو۔ حدیث کا مطالعہ رکھتا ہو۔ جس نے لاہور سے لدھیانہ تک کام کرنا ہے۔ وہ اپنے دھرم کے اتیرکت سکھ پنتھ سے پریچت ہو۔ گورمکھی پڑھ سکتا ہو۔ گورو گرنتھ صاحب اور سوُرج پرکاش تواریخ خالصہ جانتا ہو۔ اور جو انبالہ میں کام کرے۔ وہ اگر اپنا ہی پکش جانتا ہو۔ تو بھی گذارہ ہو جائے گا۔

جب اس طرح اُپدیشک ہوں۔ تب ہر ایک ضلع میں ہر سال ایک اُتسو ہو۔ وہ بھی جگہ بدل کر ہو۔ اس کو سب آریہ سماجیں مل کر اپنا اُتسو مان لیں۔ سب اس کی تیاری میں یوگ دیں۔ اور ارد گرد سے لوگ اس میں شامل ہوں۔ اور وہ جلسہ دو دن ہو۔ یعنی پہلے دن شام کو جلوس نکلے۔ اور دُوسرے دن ویاکھیان ہوں۔ اس کی شکل کانفرنس کی ہو۔ اس میں ضروری باتوں پر وچار کر لیا جائے۔ اور کچھ نشچے کر کے اسی کے مطابق کام ہو۔ اور اس کا کوئی ایک سجن پردھان ہو۔ اس میں مکھیہ ستھان سے ایک یا دو پنڈت بھی شامل ہوں۔ اور ایک اُتسو پرانت کا ہو۔ اور وہ بھی جگہ بدل کر ہو۔ اس کو سارا پرانت منائے۔ اور اس میں سارے پرانت کی شکتی لگے۔ اور اگلے سال کے لئے اگر ضرورت ہو۔ تو کاریہ کرم بنایا جائے۔ اور اس کے انوسار سب آریہ سماجیں کام کریں۔ اس کے سارے پرانت میں جاگرتی آ جانی چاہیئے۔ اس طرح پنجاب میں ریاستوں کو ملا کر اندازاً ساٹھ اُتسو ہونگے۔ اگر ایک ہفتہ میں دو بھی کئے جائیں۔ تو پُورے ہو سکتے ہیں۔ اب ایک ہفتہ میں دس سے پندرہ تک ہوتے ہیں۔ اس پر کار دھن کا خرچ بھی کم ہوگا۔ اور لوگوں کو کام کرنیکا وقت بھی مل جائیگا۔

ایک بات رہ گئی۔ جس پر لکھنا باقی ہے۔ جو اُپدیشک ضلع میں ہو۔ وہ ہر ایک آریہ سماج میں جائے۔ اور نئی جگہ آریہ سماج قائم کرے۔ اسکا آدھا وقت آریہ سماجوں میں اور آدھا وقت نئی جگہوں میں لگنا چاہیئے۔ وہ لوگوں سے مل کر بات چیت سے۔ کتھا سے۔ ویاکھیان سے دھرم پرچار کرے۔ اس سے پرچار بڑھ جائے گا۔ اب اُپدیشک ویاکھیان دینا ہی اپنا کام مانتا ہے۔ جو ٹھیک نہیں ہے۔

اگر اس پر کسی سجن نے اپنے وچار پرگٹ کرنے ہو۔ تو وہ لکھ دے۔ اور مجھے پتہ دے۔ تاکہ میں

وید کیا ہیں اور ان میں کیا ہے؟

وید کے متعلق ابتدائی ضروری واقفیت (نمبر ۳)

استو! یہ کہاں تک سنبھو ہے۔ یہ ایک کھوج کرنے والی بات ہے۔ پرنتو اس سے نسندیہہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ گت پانچ سہسر ورشوں سے انیک ودوان وید کا ارتھ کرتے اور درشاتے آئے ہیں۔ اس سمے میں بھی یہاں کے آریہ ورت کے لوگ ہی نہیں۔ پرنتو یوروپ، امریکہ کے ودوان ویدوں کا ارتھ کرنے کے یتن میں ہیں۔ اور جتنا پریشرم ان یوروپین ودوانوں نے کیا ہے۔ اس سے سووں بھاگ بھی بھارتیہ ودوان اب تک کر نہیں سکے ہیں۔ سچ پچ بھارتیہ ودوانوں کے لئے یہ لجّا کا وشے ہے۔ پرنتو اس سمے کئی سنستھا ہیں وید کی کھوج کرنے کے لئے بھارت ورش میں ستھاپت کی گئی ہیں۔ اور وہاں ستھائی رُوپ سے وید کا کاریہ چل رہا ہے۔ یہ ایک آنند کی بات ہے۔

منتر شکتی

وید کے منتروں میں منتر شکتی ہے۔ ایسا کئی لوگ کہتے ہیں۔ ارتھات منتر کا جاپ ونشسٹ سنکھیا میں ہونے سے جپ کرتا کو وہ شکتی پراپت ہوتی ہے۔ ایسا ان لوگوں کا خیال ہے۔ اسی آشیہ کو لیکر وید انویائی گرنتھوں میں کئی منتروں کا جاپ کرنے کی بڑی لمبی چوڑی ودھی بھی لکھی ہے۔ تتھا وید کے چھند رشی دیوتا لکھنے والوں نے کئی ستھانوں پر یہ سُوکت یا منتر سرپ وش دُور کرنے والا ہے۔ یہ پرتیک وش کا شمن کرتا ہے۔ یہ کا ملا روگ کو دُور کرتا ہے۔ یہ جوڑ کھن ہے۔ یہ وات روگ کا ناشک ہے۔ ایسا انیکوں سُوکتوں پر لکھا ہے۔ آج کل کے کئی لوگ اس کو ایک دم اسکیہ کہتے ہیں۔ پراچین دھرم ابھیمانی لوگ کہتے ہیں۔ کہ منتر میں شکتی ہے۔ پرنتو ہمیں وہ پراپت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہم کمزور ہیں۔

یہ دونوں مت او چار کی بنیاد پر ارُوڑھ ہُوئے ہیں۔ وستوتہ اس وشے کا انوشٹھان پوروک انوبھو لینا چاہیئے۔ اور جو بات انوبھو میں آ جائے گی۔ اُتنی ہی ہونی چاہیئے۔ اس وشے کا انوشٹھان کرنے والے لوگ سوادھیائے منڈل کے اندر ہیں اور ان کے انوبھو کو ہم یتھا سنسر لکھ کر رکھنے کا کاریہ کر رہے ہیں۔ اس کا پریاپت انوبھو آنے تک ہم اس وشے پر بہت لکھنا نہیں چاہتے۔ پرنتو گت دو ورش کے لیکھوں کے کئے انوبھو سے ہم اتنا کہہ سکتے ہیں۔ کہ منتروں میں جپ سے اُتپن ہونے والی کچھ شکتی آوشیہ ہے۔ ہمارے پاس اس سمے اس کا انوبھو لینے والے کیول ۵ / ۶ سادھک ہیں۔ یدی اس کی کھوج کرنے والے انوبھو لینے کے اچھک اور سادھک باہر رہ کر انوشٹھان کرنے والے مل جائیں گے۔ تو بڑا کاریہ ہو سکتا ہے۔ یہاں ہم اتنا ہی اس سمے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس وشے کی جو کھوج یہاں ہم کرتے ہیں۔ جب کچھ وشیش انوبھو آ جائے گا۔ تب ہم اوشیہ اس کا پرکاش کر دیں گے۔

تتھا پی ہم جب سدّھی کے وشے میں اس سمے بہت بل دینا نہیں چاہتے۔ یدی ایک ہی سدّھی پراپت ہُوئی۔ تو انیہ سدّھیاں بھی پراپت ہو سکتی ہیں۔ اس سمے ہم جو بل دینا چاہتے ہیں۔ وہ وید کے ارتھ وِشیک کھوج پر ہے۔ یدی یہ سہج ہونے والی بات بھی ہم سدّھ کر سکیں گے۔ تب تو آگے کے انیہ کاریہ شیگھر ہونے رہیں گے۔ ویدوں کا ستیہ ارتھ ویدانتر گت پرمانوں سے بتانے کے سادھن کر نشچت کرنا۔ یہ سب سے پرتھم کرنے کا ہمارا کاریہ ہے۔ کیونکہ ہمارے دھرم کا مُول وید ہے۔ اتہ دھرم جاننے کے لئے وید کا ارتھ جاننا اتینت ہی آوشیک ہے۔

वेदोऽखिलो धर्ममूलम् (मनु० २/६)

اکھل وید دھرم کا مُول ہے۔ اتہ یہ دھرم کا مُول دھارمکوں کو جاننا اتینت آوشیک ہے۔ اس کے بنا کاریہ نہیں چل سکتا۔ ستیہ دھرم کو جاننے کے لئے اسی کارن پر یتن ہونا چاہیئے۔ آجکل نئے ڈھنگ سے وید کا ادھیین نہیں ہو رہا ہے۔ اور پراچین ڈھنگ تو کئی ورش پوروہی چھوٹ گیا ہے۔

جاپان میں یونیورسٹیاں اور طریق تعلیم

(از مہنت جیمنی جی بی۔ اے۔ ویدک مشنری)

تمام جاپان میں ایک وسیع نظام تعلیم پھیلا ہُوا ہے۔ ۴۷ یونیورسٹیاں اب تک قائم ہو چکی ہیں۔ ہندوستان کا رقبہ جاپان سے ۱۱ گنا اور آبادی چھ گنا زیادہ ہے۔ مگر ابھی تک یہاں ۱۵ یونیورسٹیاں ہیں۔ وہاں ہر یونیورسٹی میں مختلف صیغہ تعلیم میں گریجویٹ ہونے کے بعد پھر تین چار سال تربیت کا کورس بی۔ اے کی ڈگری کو جاکوشی اور اس کے بعد دو سال مزید تعلیم کی ڈگری جو خاص شعبہ یا مضمون پر حاصل کریں اسے ہاکوشی کہتے ہیں۔ مشہور یونیورسٹیوں میں علم و ادب۔ سائینس۔ قانون۔ انجنیرنگ۔ طبابت اور تجارت کی علیحدہ درسگاہیں (کالج) ہیں سرکاری پالیسی یہ ہے۔ کہ پرائیویٹ کالجوں اور سرکاری اداروں کو اس قدر ترقی دی جائے۔ کہ وہ بھی یونیورسٹیاں بنوائیں۔ صرف شہر ٹوکیو میں چھ یونیورسٹیاں ہیں۔ یعنی امپریل۔ اکٹو۔ وسیدا اور میجی۔ یہ چار یونیورسٹیاں لڑکوں کے لئے اور دو یونیورسٹیاں استریوں کے لئے ہیں۔ یہ یونیورسٹیاں پرائیویٹ درسگاہوں سے ترقی کرتے کرتے یونیورسٹیاں بن گئی ہیں۔ ان کے درمیان تعلیمی مقابلہ جاری رہتا ہے۔ طالب علم یونیورسٹی کی شہرت اور تعلیمی خوبیوں کو دیکھکر اپنی ضروریات اور حالات کے مطابق ان میں داخل ہوتے ہیں۔ امپریل یونیورسٹی ٹوکیو ایک عالیشان بیت العلوم ہے جس میں ہر فن و ہنر کے کالج ہیں۔ نہایت عظیم الشان عمارتیں عمدہ ساز و سامان سے بھرپور لیبارٹریاں اور درسگاہیں سائینٹفک شعبے اور تجربہ گاہیں جُدا ہیں۔ پرائیویٹ یونیورسٹیوں میں سب سے عمدہ کیوٹو یونیورسٹی ہے۔ جو ۱۸۳۰ء میں قائم ہُوئی تھی۔ اس کا بانی فوزو کادرچی تھا۔ جو فن تعلیم میں بہترین ماہر تھا۔ اب اس یونیورسٹی میں علم و ادب و ہنر۔ سائینس۔ طب اور قانون کے جُدا جُدا بڑے بڑے کالج ہیں۔ اس کے ماتحت یونیورسٹی تعلیم کے لئے ایک ٹریننگ کالج۔ کئی سکول تجارتی، صنعتی اور حرفتی لڑکے لڑکیوں کے لئے جُدا جُدا ہیں۔ اس یونیورسٹی اور اس کے ملحقہ کالجوں میں ۱۱ ہزار لڑکے اور ۴۰۰ پروفیسر ہیں طلبا کو اصول اخلاق کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔ تاکہ ایسے نوجوان تیار کئے جائیں۔ جن کے دلوں میں لوگوں کی خدمت کا خیال منقش کئے ہوئے پرائیویٹ زندگی پاک بازی کے

ساتھ بسر کرتے ہوں۔ اور جسمانی و اخلاقی صحت کے لحاظ سے بالکل ٹھیک ہوں۔ وسید یونیورسٹی کو کاونٹ اوکما نے ۱۸۷۶ء میں ایک چھوٹے سے سکول سے آغاز کیا۔ وہاں پہلے ۶۰ طالبعلم تھے۔ اب ۹ ہزار طالب علم اور ۴۰۰ پروفیسر ہیں۔ اس یونیورسٹی میں علم سیاسیات۔ اقتصادیات قانون۔ علم و ادب اور تعلیمات کے موضوع پر کئی محکمے ہیں۔ چھوٹے مدرسے دو ہائی سکول۔ ایک ٹیکنیکل ایک اعلیٰ صنعتی سکول ایک نارمل سکول میں سے انجنیرنگ۔ دُوسرے میں کان کھودنے بجلی کا کام۔ ریڈیو۔ دھات۔ فن تعمیر اور دیگر صنعتی کاموں کے کئی ادارے ہیں۔ جاپان کے قدیمی علمی اور تمدنی مرکز کیوٹو میں دو یونیورسٹیاں ہیں۔ ایک امپریل دُوسری رائل۔ پہلی میں علم و ادب۔ اقتصادیات۔ طبابت۔ سائینس۔ انجنیرنگ اور زراعت کے خاص کالج ہیں۔ لیبارٹریاں مکمل سائینٹفک سامان سے آراستہ ہیں۔ جن میں خاص ریسرچ کا کام بڑے وسیع پیمانہ پر ہوتا ہے۔ دوشیش یونیورسٹی کو ۱۸۷۵ء میں جوزف ہارڈی نے آٹھ لڑکوں سے شروع کیا تھا۔ اب اس میں پانچہزار طالب علم اور تین سو پروفیسر ہیں۔ ایک ہزار سے زائد لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ علاوہ ازیں کئی سکول لڑکوں اور لڑکیوں کے جُدا جُدا اس کے ساتھ ملحق ہیں۔ پس جاپانی عروج کے سات بنیادی اصُول ہیں۔ یعنی (۱) علم و ادب (۲) سائینس۔ (۳) حرفت۔ (۴) ٹریننگ۔ (تربیت) (۵) ڈسپلن (انضباط) (۶) عام تعلیم۔ (۷) اخلاق۔ (سداچار)

ٹوکیو میں زنانہ یونیورسٹی پہلے پہل جے ناروز نے ۱۹۰۱ء میں قایم کی تھی۔ دُوسری یونیورسٹی ایک پادری نے ۱۲۱۸ء میں قایم کی۔ پہلی یونیورسٹی میں چار کالج ہیں۔ جنہیں گھریلو دستکاری سامانجک دھندے۔ جاپانی علم و ادب کے اعلیٰ اصُول اور انگریزی تعلیم دی جاتی ہے۔ ان میں ۱۳۰۰ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔ جن میں سے ۲۰۰ انگریزی صیغہ میں پڑھتی ہیں۔ اس یونیورسٹی کے ماتحت کنڈرگارٹن کا طریق تعلیم دن بدن ہر دلعزیزی حاصل کر رہا ہے۔ اس گورڈوکل کے نمونہ کا ایک اور سکول ٹوکیو سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر قایم ہُوا ہے۔

الغرض جاپان میں تعلیم صرف ملازمت۔ پیشہ۔ صحابت اور نیک شہری بنانے تک

محدود نہیں ہے۔ بلکہ سائینس اور آرٹ کی ترقی کرنے میں دُنیا کے ارتقا میں حصہ لے رہی ہے۔ یونیورسٹیاں تعلیم کی ماہیت اور اندرونی خصوصیت کے کھوجنے اور نشو و نما دینے کا کام کر رہی ہیں۔ گورنمنٹ بھی علوم طبعیات کے بین الاقوامی کاروبار۔ نئی ایجادوں اور کھوج کے کاموں میں گہری دلچسپی لیتی ہے۔ اور اپنے نمائندے مختلف ممالک کی تعلیمی کانفرنسوں کے اجلاس میں روانہ کرتی ہے۔ ان کی رپورٹوں سے تبادلہ کرتی ہے۔ علاوہ قومی تحقیقاتی انجمنوں کے گورنمنٹ نے ایک امپریل اکاڈمی (شاہی انجمن علما) قایم کر دی ہے۔ جس میں بڑے بڑے علما داخل اعلیٰ دُوسرے ممالک کی انجمن ہائے علوم کے ساتھ بذریعہ خط و کتابت دُنیا کے تمدن۔ صنعتی ترقی اور روشنی کے اس زمانہ میں ہر طرح سے امداد کرتی اور مستفیض ہوتی ہے۔ ایسے ہی صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے ایک علیحدہ شاہی انجمن علما ہے۔ جو سالانہ نمائش کرتی ہے۔

.... جس میں فنون سنگ تراشی و نقاشی اور نصاویر زمانہ حال و زمانہ ماضی کا سامان رکھا جاتا ہے۔ ان نمائشوں کے دیکھنے کے لئے ... لاکھوں سالانہ آتے ہیں۔ اس طریق سے جاپان ... آرٹ کے نشو و نما پانے کے لئے ... جاری امداد اور حوصلہ افزائی ... ہے۔ اعلیٰ درجہ کی سائینس اور آرٹ سیکھنے کے لئے کئی پرائیویٹ اعلیٰ درجہ کی انجمنیں ہیں۔ جو بڑی اعلیٰ ... کی تحقیقات سے لبریز ماہواری ... شایع کرتی ہیں۔ نمائش کرتی ہیں ... شایع کرتی ہیں۔ اور کئی قسم کے مفید ... کر رہی ہیں۔

کیا سری کرشن جی گوپیوں میں کھیلتے تھے

(از کنور ہری سنگھ جی۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور)

ہندوؤں میں یہ ایک بہت بڑی خرابی ہے۔ کہ جب وہ کسی کی تعریف کرنے لگتے ہیں۔ تو اُسے ایسے غلط پیرائے میں بیان کرتے ہیں۔ کہ وہ تعریف تعریف نہیں رہتی۔ بلکہ اُلٹا ہجو بن جاتی ہے۔ عین یہی حالت مجھے یہاں نظر آ رہی ہے۔ جبکہ میں اس بات پر غور کر رہا ہُوں۔ کہ یہ کیا وجہ ہے کہ ایک طرف تو ہندو سری کرشن جی کو اوتار مانتے ہیں۔ اور دُوسری طرف انہیں مکھن چور، گردھاری اور گوپیوں میں ناچنے والا بھی بتلاتے ہیں؟ میں کرشن جی کو ایشور کا اوتار تو نہیں مانتا۔ کیونکہ میرا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ایشور کبھی بھی اوتار دھارن نہیں کرتا۔ لیکن ہاں میں اُن کو ایک برگزیدہ ہستی مانتا ہُوں۔ تو جب میں ان دونوں باتوں کو باری باری لیکر یعنی کرشن کو اوتار بھی ماننا اور اُنہیں گوپیوں میں ناچنے والا بھی بتلانا ان پر داغ دھرتا ہُوں۔ تو حیران ہوتا ہُوں۔ کہ کیا یہ واقعی کرشن جی کی تعریف ہے؟ میرے خیال میں تو یہ تعریف نہیں۔ بلکہ اُس مہا یوگی کی زندگی پر ایک دھبہ ہے۔ جس کے لئے چند جاہل ہنود ذمہ وار ہیں۔ جس وقت اپنے بھائیوں اور دیگر متعلقوں کو سامنے دیکھکر ارجن نے ہتھیار اُٹھانے سے

انکار کر دیا تھا۔ تو اُس وقت وہ کون ... نے ارجن کی سرد ہُوئی ہُوئی رگوں میں جادو اثر تقریر سے بجلی کا سا جوش ... تھا۔ جس وقت بھیشم پتامہ کے تیروں ... کو بُری طرح نڈھال کر دیا تھا۔ اُس ... کس کی صلاح کارگر ہُوئی تھی؟ جس ... درونا آچاریہ کی چمکتی ہُوئی تلوار سے ... کے کیمپ کا ایک ایک بہادر ہراساں ... اُس وقت وہ کون تھا۔ جس کی پالیسی ... کو بچایا تھا؟ وہ تھے سری کرشن جی ... کو فلاسفروں اور سیاستدانوں میں ... دیا جاتا ہے۔ جن کی بھگوت گیتا کو آج ... میں افضل ترین جگہ حاصل ہے۔ اور آج ... بڑے بڑے ودوان اس کے مطلب کو ... سے قاصر ہیں۔ تو کیا اتنا بڑا فلاسفر ... بڑا سیاستدان کبھی ایسے کمینے فعل کا ... ہو سکتا ہے؟ نہیں! ہرگز نہیں!!! دُنیا ... تمام قومیں اُن کی بھگوت گیتا کو عزت ... سے دیکھتی ہیں۔ لیکن واہ ری ہندو ... ایک تو ہے جو اپنے بزرگوں کا مذاق اڑا ... ہے قوم! ہوش سنبھال! اپنی قوم ... کو اس طرح اپنے ہی ہاتھوں سے نکال ...

ورنہ ایک دن ایسا آئے گا۔ کہ ... بنیادیں اس قدر کمزور ہو جائینگی کہ ... حوادث کے طوفان کے زبردست ... کا مقابلہ کرنا اس کے لئے ... ہو جائے گا۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار **پرکاش** لاہور

۹ ہاڑ سمت ۱۹۹۸ بکرمی مطابق ۲۲ جون ۱۹۴۱ء

جلد ۳۴ | دیانند ابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۲۴

آریہ سماج کا نیا پروگرام

دنیا میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو سوسائٹی میں انقلاب لانا چاہتے ہیں۔ انقلاب اکثر لوگوں کے لئے خاص کشش رکھتا ہے۔ لیکن جن لوگوں نے تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ انقلاب کے نام پر کیا کیا اپدرو نہیں ہوئے۔ فرانس میں انقلاب پیدا کیا گیا۔ پھر آزادی بھاؤ اور ایکتا کے نام پر لیکن برادری بھاؤ کے نام پر کتنا خون بہایا گیا۔ دھرم کے نام پر دنیا میں کتنا ادھرم ہوتا ہے۔ اور دیش بھگتی کے نام پر کتنے دیش بھگتوں کی گردنیں کاٹی جاتی ہیں۔ موجودہ جنگ بھی حقوق کی جنگ بنائی جاتی ہے۔ لیکن کس طرح چھوٹے چھوٹے دیشوں کے ادھیکاروں کو پادا کرانت کیا گیا ہے۔ اور انہیں کس طرح داس بنایا گیا ہے۔

آریہ سماج میں بھی کچھ لوگ کرانتی لانا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ جنہیں یہ معلوم نہیں۔ کہ انقلاب کیا ہوتا ہے۔ جو تاریخ سے کورے ہیں۔ اور جنہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ دھرم میں انقلاب کے لئے کوئی ستھان بھی ہے۔ جہاں تک آریہ سماج کے ادیش کا تعلق ہے۔ وہ نشچت ہے جو پہلے تھا وہ آج ہے۔ اور جو آج ہے وہ کل ہوگا۔ "سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ ارتھات شارِیرک، آتمک اور سماجک۔" اور یہ سنسار کا اپکار ویدک دھرم کے پرچار دوارا ہو سکتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ادیش کا تعلق ہے۔ انقلاب خارج از بحث ہے۔ رہ گئے سادھن، وہ وقت وقت پر بدلتے رہتے ہیں۔ جو لوگ وشیش سادھنوں سے چمٹے رہنا چاہتے ہیں۔ وہ سماج میں کرانتی نہیں لا سکتے۔ کرانتی کے معنی ہیں نئے سادھن کو پریوگ میں لانا۔ سائینس نے لاوڈ سپیکر دریافت کیا۔ اس نے کئی مشکلات حل کر دی ہیں۔ وباکھیان کے لئے ضروری نہیں۔ کہ اونچی آواز رکھتا ہو۔ چھوٹی سے چھوٹی آواز رکھنے والا بھی سینکڑوں نہیں ہزاروں لوگوں کو اپنی بات سنا سکتا ہے۔ پھر کسی بڑے ہال کی ضرورت نہیں رہتی۔ چھوٹے سے کمرہ میں لاوڈ سپیکر لگا ہو۔ تو اس کی آواز دور دور جا سکتی ہے۔ ریڈیو نے اور بھی کمال کیا ہے۔ کہیں بھی کوئی شخص مائیکروفون پر اپنا سندیش دینا چاہے۔ دنیا میں دور دور تک پہنچ جاتا ہے۔ کوئی شخص یہ کہے کہ ہم تو ریڈیو سے کام لینے کو تیار نہیں۔ یہ پچھم سے آیا ہے۔ ہمارے بزرگ تو زمین پر بیٹھ کر کتھا کیا کرتے تھے۔ ہم تو ان کی پیروی کریں گے۔ تو وہ سماج میں کرانتی نہیں لا سکتے۔ جہاں تک آریہ سماج کا تعلق ہے۔ اسے جو سندیش دنیا کو دینا ہے۔ وہ بھوت، ورتمان اور بھوشیت میں ایک ہی رہے گا۔ مہاتما منشی رام کہا کرتے تھے۔ کہ ایشور پرانا اور اسکی گیان وید پرانا پھر لوگ نئی چیز کیا مانگتے ہیں؟ آریہ سماج کی اوستھا میں تو صرف سادھنوں کا پرشن ہے۔ اور سادھنوں کے متعلق ہماری بھاونا یہ ہونی چاہیئے۔ کہ یہ سمیہ سمیہ پر بدلتے رہتے ہیں۔ اور ہمیں وقت کے بہترین سادھنوں سے کام لینے میں جھجک نہ ہونی چاہیئے۔ جہاں تک شکشا کا تعلق ہے۔ پراچین کال میں گورو کل ستھاپت تھے۔ اور ان کا سارا خرچ راجیہ کی طرف سے دیا جاتا تھا۔ گورو کل کسی ستھان وشیش کا نام نہیں۔ بلکہ شیلی وشیش کا نام ہے۔ جس میں برہمچاری اپنے آچاریہ کے پاس وشیش سمیہ تک رہ کر شکشا پراپت کرتے ہیں۔ آچاریہ اور برہمچاریوں کا سمبندھ وہی ہے۔ جو ماتا پتا اور سنتان کا ہے۔ اس لئے اس شکشالیہ کو سکول کا نام نہیں دیا گیا۔ بلکہ گورو کل یا آچاریہ کل کا نام دیا گیا ہے۔ شاستروں میں آیا ہے۔ کہ جس طرح ماتا اپنے بچے کو نو ماس گربھ میں رکھکر جنم دیتی ہے۔ اسی طرح آچاریہ چند برس بالک کو اپنے پاس رکھکر اسے دوسرا جنم دیتا ہے۔ اسی لئے اسے **دوجنما** یا دوج کہتے ہیں۔ سارانش یہ کہ گورو کل **شکشا** پرنالی کا مکھیہ سروپ یہ ہے۔ کہ برہمچاری آچاریہ کے پاس ہی اسی طرح رہیں۔ جس طرح کہ بچہ اپنی ماتا کے پاس رہتا ہے۔ اور نہ کیول اکشر سیکھ کر بلکہ آتما، من اور شریر کو سمپشٹ کر کے نکلیں یہی ان کی پریکشا ہوتی ہے۔ کہ یہ ادیش ہے۔ گوروکلوں میں تو سمجھا گیا۔ جہاں آچاریہ کچھ بالکوں کو لیکر کہیں جگہ بیٹھ جائے۔ برہمچاری بھکشا کر لائیں۔ اور آچاریہ پتنی انہیں بھوجن تیار کر دے۔ کنتو کہا یہ ایک وشو ودیالیہ میں سمجھا ہے۔ جہاں ہزاروں برہمچاری ہونگے۔ اور بیسیوں اپادھیائے۔ یہ سپشٹ ہے۔ کہ وشو ودیالیہ کی اوستھا میں وہ بات سمجھو نہیں۔ جو ایک چھوٹے سے گوروکل میں ہو سکتی ہے۔ چنانچہ جس وقت آریہ سماج نے اپنا پہلا گوروکل کھولا۔ اسے بڑی مشکل سے دوچار ہونا پڑا۔ ایک کے بعد دوسرا۔ اور دوسرے کے بعد تیسرا گوروکل کھلا۔ لیکن کسی بھی گوروکل میں ہم نے یہ نہ دیکھا۔ کہ آچاریہ اور آچاریہ پتنی کچھ بالکوں کو لیکر کسی ستھان وشیش میں بیٹھے ہوں۔ اور پراچین کال کے انوسار شکشا دے رہے ہوں۔ ہمارے گوروکل ایک پرکار سے پراچین اور اروا چین کا مشرن ہیں۔ کوشش یہ کی گئی ہے۔ کہ پراچین سپرٹ کو قایم رکھا جائے۔ لیکن نئے حالات سے مجبور ہو کر کئی پریورتن کرنے پڑے ہیں۔ مثال کے طور پر گوروکلوں کے لئے سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ ان کے ادھیاپک بان پرستھی ہوں جنہوں نے اپنے پریوار کا موہ تیاگ دیا ہو۔ اور برہمچاریوں کو اپنی سنتان سمجھتے ہوں۔ آریہ سماج میں ایسے بان پرستھی نہ تھے جنہیں گوروکلوں میں لگایا جا سکتا۔ اس لئے لازمی طور پر گرہستھی لگانے پڑے۔ اور پھر گرہستھی بھی بڈھے نہیں۔ بلکہ نوجوان۔ جو عملی طور پر زندگی میں داخل ہی ہوتے ہیں۔ انہوں نے اوستھاؤں کے انوسار گوروکل کی بہت سیوا کی۔ سورگباشی بھائی آچاریہ رامدیو کی کیا عمر تھی۔ جب انہوں نے گوروکل کی سیوا کا برت دھارن کیا تھا؟ عین جوانی کی حالت میں۔ وہ گوروکل میں گئے۔ اور وہاں سے بوڑھے ہو کر نکلے۔ ان سے بڑھکر گوروکل سے کیسے پریم ہو سکتا ہے۔ اور ان سے بڑھکر کون اس کے لئے تیاگ کر سکتا ہے۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ گرہستھی تھے۔ اور گوروکل کو وہ چیز نہ دے سکتے تھے۔ جو ایک بان پرستھی دے سکتا ہے۔ وہ گوروکل میں رہتے ہوئے بھی اپنے پریوار میں رہتے تھے۔ برہمچاریوں کا درد اپنے سینے میں رکھتے ہوئے بھی انہیں اپنے بچوں کی چنتا تھی۔ ان کا رہن سہن اور کھان پان برہمچاریوں سے مختلف تھا۔ وہ اس آدرش میں نہ تھے۔ جبکہ گرہستھ کی ذمہ داریاں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور گوروکل میں رہتے ہوئے گرہستھ کی ذمہ داریاں پوری کرتے تھے۔ میں نے ان کا نام بطور مثال کے لیا ہے۔ اور اس لئے لیا ہے۔ کہ ان کا سمبندھ گوروکل سے اتنا گھنشٹ تھا۔ کہ ان کے متعلق کچھ بھی لکھنے سے غلط فہمی نہیں ہو سکتی۔ میرا ادیش کیول یہ ہے۔ کہ ہم نے گوروکل قایم کئے۔ کنتو ورتمان سمیہ کی اوستھاؤں سے بادھت ہو کر ہم پراچین سمیہ کے گوروکلوں کی اوستھائیں پیدا نہ کر سکے۔ برہمچاریوں کے لئے ہم نے اپادھیائے اور ادھیاپک رکھے۔ لیکن ایسے لوگوں کی سیوا ہم حاصل نہ کر سکے۔ جو گرہستھ کے بندھنوں سے مکت تھے۔ ہم نے جو کچھ بھی اچھے سے اچھا پربندھ ہو سکتا تھا۔ کیا۔ اور گوروکل چلائے۔ گوروکل کے سیوکوں نے یتھا شکتی ان کی سیوا اور رکشا کی۔ لیکن ہم وہ چیز پیدا نہ کر سکے۔ جو بان پرستھی ادھیاپکوں کے ہونے سے ہو سکتی تھی۔ پھر ہمارا اپنا راجیہ نہ تھا۔ جو گوروکل راجیہ کے خرچ سے چلائے جاتے۔ ہم نے شکشا تو مفت دی۔ کنتو پالن پوشن کا بوجھ نہ اٹھا سکے۔ وہ ہم نے برہمچاریوں کے ماتا پتا پر ڈالا۔ باوجودیکہ آریہ سماج نے جو بوجھ اپنے اوپر لے رکھا ہے۔ وہ اس کے لئے اسہیہ ہے سنرکھشک گوروکل سے عام طور پر بگڑے رہتے ہیں۔ انہیں اس بات کا تو خیال ہوتا ہے۔ کہ وہ پالن پوشن کا خرچ دیتے ہیں۔ لیکن یہ خیال نہیں آتا۔ کہ آریہ سماج شکشا کے لئے کتنا بوجھ اٹھا رہا ہے۔ پرینام یہ ہے۔ کہ گوروکل کے ادھیکاریوں اور برہمچاریوں کے سنرکھشکوں میں وہ پریم نہیں، جو ہونا چاہیئے۔ سنرکھشک سبھا کے اجلاسوں میں ادھیکاریوں کے خلاف الزامات کا چارج شیٹ پیش کیا جاتا ہے۔ اور تحقیقات کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ برہمچاریوں کو اس بات کا علم ہے۔ کہ ان کے ماتا پتا ان کے پالن پوشن کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اور اس بات کا احساس بھی ہے۔ اس لئے انہیں بھی اس بات کی چنداں قدر نہیں۔ کہ آریہ سماج ان کے خرچ کا ایک بڑا حصّہ ادا کر رہا ہے۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ ان کے ادھیاپک اور اپادھیائے تنخواہ دار ہیں۔ اس لئے برہمچاریوں اور اپادھیائے میں پریم کا وہ گہرا سمبندھ نہیں جسے پتا اور پتر کا سمبندھ کہتے ہیں۔ نہ اپادھیاپکوں کی وہ پوزیشن ہے۔ جو پراچین کال کے اپادھیاؤں کی تھی۔ کیونکہ وہ تنخواہ دار ہیں۔ اور اپنے تئیں تنخواہ دار سمجھتے ہیں۔ وہ ترقی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ان کے گریڈ مقرر ہیں۔ اور انہیں گریڈ نہ ملے۔ تو انہیں شکایت پیدا ہو جاتی۔ تنخواہ دینا یا نہ دینا ایک سوسائٹی کے ہاتھ میں ہے۔ جس کے فیصلے اکثریت سے ہوتے ہیں۔ ان کی پوزیشن

تب ہو سکتی ہے۔ جبکہ اُپادھیاؤں کو ملازمت کی ضرورت نہ ہو۔ بلکہ گورُوکل کی سوامنی سبھا خود ان کی سیوا کی ضرورت سمجھے۔ اور درخواست کرکے ان کی سیوا حاصل کرے۔ اور یہ تب ہو سکتا ہے۔ جب اپادھیائے سبھا کے محتاج نہ ہوں۔ وہ گورُوکل کی سیوا بطور ایک دیوسائے کے نہ کرتے ہوں۔ بلکہ اسے سماج کی سیوا سمجھکر۔ اور یہ تب ہو سکتا ہے۔ جب ان کی ضروریات محدود ہوں۔ سماج پر اس کا زیادہ بوجھ نہ ہو۔ دوسرے شبدوں میں وہ بان پرستھی ہوں۔ درتمان ادسقاؤں میں یہ بات نہیں ہو سکتی۔ میں ذوعات میں جانا نہیں چاہتا۔ میرے سامنے تو اصُول کا سوال ہے۔ اس پربان شیل سسنار میں بھی کچھ چیزیں پریورتن سے اوپر ہیں۔ میں آریہ سماج کا دھیان ان کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ گورُوکل کی آتما بھی ہے۔ اور گورُوکل کا شریر بھی۔ شریر بدلتا ہے۔ تو ہرج نہیں۔ لیکن آتما قائم رہنی چاہیئے۔ دوسرے شبدوں میں گورُوکل کا آدرش قائم رہنا چاہیئے۔ اگر ادسقاؤں کے سبب سے ہم اس آدرش پر پُورا پُورا آچرن نہ کرسکیں۔ تو اس کے نزدیک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ گورُوکل کا آدرش یہ ہے۔ اور یہی اس کا آتما ہے۔ کہ وہاں ایک کُل کا واتاورن ہو۔ ادھیاپک ورگ، اور برہمچاری اس طرح رہیں۔ جس طرح کہ وہ ایک پریوار کے ممبر ہیں۔ ادھیاپکوں کی حالت میں دتیں بردھی اور گریڈ وغیرہ کا کوئی جھگڑا نہ ہے۔ سماج انہیں ان کی ضروریات سے مکت کر دے اور وہ نشچنت ہو کر گورُوکل کی سیوا کریں۔ اسی بھاو سے گورُوکل میں لائف ممبر شپ کا سسٹم جاری کیا گیا تھا۔ لائف ممبر بیس برس تک ایک نشچت ترواہ پر گورُوکل کی سیوا کا برت لیتے تھے۔ یہ سسٹم بُری طرح ناکام رہا ہے۔ اور عملی طور پر ختم ہو چُکا ہے۔ کیونکہ اس سسٹم میں بھی حقیقی سپرٹ کام نہ کرتی تھی۔ اس یا اُس گورُوکل کا سوال نہیں۔ اگر آریہ سماج گورُوکلوں کو سپھل بنانا چاہتا ہے۔ تو اُسے اس سپرٹ کو از سر نو زندہ کرنا ہوگا۔ جو پراچین گورُوکلوں کی جان تھی۔ اور وہ یہ کہ جو کوئی بھی گورُوکل میں کام کرے۔ کمائی کے نہیں بلکہ تیاگ کے بھاو سے کرے۔ جس حد تک یہ بھاو تھا۔ اس حد تک گورُوکل کامیاب ہوئے۔ اور جس حد تک نہیں تھا۔ اس حد تک اسپھل ہے۔ گورُوکل شکشا پرنالی کی اور وشیشتا میں تو درتمان شکشا پرنالی نے بھی گرہن کرلی ہیں۔ لیکن وہ پراچین شکشا پرنالی کی اس سب سے بڑی وشیشتا سے کوسوں دور ہے۔ کہ ادھیاپک بان پرستھی اور تیاگی ہوں۔ وہاں کے ادھیاپکوں اور اُپادھیاؤں کیلئے تیاگ کا کوئی سوال نہیں۔ وہ کام کرتے ہیں۔ تو بطور ایک پیشہ کے۔ گورُوکل شکشا پرنالی کی وشیشتا

ایک عیسائی پریوار کی شُدھی

حال ہی میں آریہ سماج گنیش گنج لکھنؤ میں ایک عیسائی پریوار کی قابلِ ذکر شُدھی ہُوئی ہے۔ ایک ہندو پیوک سرجُوپرشاد پانچ سال ہُوئے کسی کے بہکانے سے عیسائی ہو گئے تھے۔ انہیں نیپال اور ہند میں مشنری بنا کر بھیجا گیا۔ پچھلے پانچ سالوں میں انہیں بہت تلخ تجربات ہُوئے۔ انہوں نے محسوس کیا، کہ اپنے آبائی دھرم کو تیاگ کر بڑی بھُول کی۔ ان کا وواہ ایک عیسائی بالکا سے جو جونیر کیمبرج پریکشا پاس اور سٹینوگرافر ہیں ہُوا تھا۔ وہ بھی پہلے برہمن تھیں۔ انہوں نے ہی اپنے پتی کو دوبارہ ویدک دھرم گرہن کرلینے کی پریرنا کی۔ آخر مسٹر سرجوپرشاد اپنے دو بچوں، اپنی پتنی اور اس کی ماتا سمیت ویدک دھرم میں واپس آ گئے۔ یہ ماتما کا دھنیہ واد ہے۔ کہ انہوں نے سیدھی راہ سے بھٹکے ہُوئے ہمارے ایک بھائی کو پھر سے سمارگ پر چلنے کی سُدھی پرِدان کی۔

مسلمانوں کی آبادی کیسے بڑھتی ہے؟

معاصر "خاتون" لاہور اپنی ۱۳ جُون کی اشاعت میں رقمطراز ہے۔ کہ صرف لاہور شہر میں ماہ فروری مارچ اور اپریل میں ۱۰۰۶، ۱۰۸۹، ۱۸۶ مسلم بچے پیدا ہُوئے۔ جبکہ ان ہی تین مہینوں میں غیر مُسلم جن میں ہندو عیسائی سکھ اور اچھوت شامل ہیں۔ سب ملا کر ۵۳۵، ۶۳۰ اور ۱۱۴ بچے پیدا ہُوئے۔ مسلمانوں میں ۴۳۰، ۶۵۰ اور ۴۶۹ موتیں ہُوئیں۔ جبکہ غیر مسلموں میں ۶، ۳۱۷، ۴۷ اور ۳۴۳ موتیں ہُوئیں۔ گویا تین ماہ میں صرف لاہور شہر کی مُسلم آبادی میں ۱۲۳۲ افراد کا اضافہ ہُوا۔ اور غیر مُسلموں کی آبادی میں صرف ۱۶۴ افراد کا۔"

اگر یہ صحیح ہے۔ تو ہندوؤں کے لئے سوچنے کا مقام ہے۔ کہ ان کی آبادی کم اور مسلمانوں کی بڑھ کیوں رہی ہے؟

جس طرح بھی ہو۔ قائم رہنی چاہیئے۔ اور آپ سمجھ لیں۔ کہ گورُوکل میں سیوا کرنیوالے تیاگ بھاو سے پریرت ہو کر کام نہ کریں گے۔ تو گورُوکل سپھل نہ ہونگے۔

پرچار کے سمبندھ میں میں اپنے وچار اگامی سپتاہ پیش کروں گا۔ اس سمیہ کیول اتنا ہی کہنا چاہتا ہُوں۔ کہ کوئی سجن گورُوکلوں میں کرانتی لانا چاہتے ہوں۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ان میں تیاگ کے بھاو کا پرویش کرائیں۔

"کرشن"

دیالباغ کی عورتوں کی یونیفارم

بجائے اس کے کہ دیال باغ پراچین تہذیب کا گہوارہ ثابت ہو، وہ یُون طرزِ معاشرت کے پرچار کا ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔ اگر یہ بات نہیں تو دیالباغ میں قمیض، شلوار اور دوپٹہ کو نیشنل یونیفارم قرار دینے کے کیا معنی؟ مہذب دُنیا ساڑھی کو بہترین زنانہ پوشاک تسلیم کرتی ہے۔ مگر دیالباغ والے ہیں۔ کہ اس حقیقت کو بھی نظر انداز کئے جا رہے ہیں۔

کشمیر کے یوراج کی سگائی

کشمیر کے یوراج کرن سنگھ کی پچھلے بُدھوار مہاراجہ رتلام کی سُپتری سے سگائی ہُوئی۔ شگون رتلام سے ۴۳ اشخاص لائے تھے۔ یہ تقریب بڑی دُھوم دھام سے منائی گئی۔ سماجک سدھار کے کشیتر میں عوام تو بہت آگے نکل گئے ہیں۔ لیکن راجے مہاراجے وہیں کے وہیں ہیں۔ اس ترقی کے زمانہ میں ایک آٹھ دس سالہ بچے کی سگائی کیا معنی رکھتی ہے؟ یقیناً پرجا کے سمجھدار افراد کو یہ پسند نہ ہوگا۔ مگر کِسی میں اتنی ہمت کہاں۔ جو مہاراجہ صاحب سے یہ کہیں۔ کہ یُوراج کا بھوشیہ کیوں خراب کیا جا رہا ہے؟

مغرب کا رشی اور مشرق کا رشی

پراچین رشیوں کی بات جانے دیں۔ زمانہ حال کے رشی دیانند نے اگر برہمچریہ پر اتنا زور دیا۔ تو خود اس کا پالن بھی کرکے دکھا دیا۔ لیکن آپ تھے مشرق کے رشی۔ مغرب کے لوگ کہتے بہت ہیں۔ کرتے کم ہیں، خاص طور پر واعظ چنانچہ ٹالسٹائی کو مہرشی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے بھی اپنی تصانیف میں برہمچریہ پر بہت بل دیا ہے۔ مگر ان کی اپنی حالت یہ تھی۔ کہ ان کی پتنی ۱۶ بچوں کی ماں تھی۔ اور ستر برس کی عمر میں بھی ان کا بچہ ان کی بیوی کی گود میں تھا۔ یہ ہے فرق مشرق اور مغرب میں۔

استریوں کا بجا مطالبہ

ان دِنوں ہندو لا کمیٹی کے سامنے "ہندو استریوں کا پتا کی جائداد میں حصہ" کا سوال پیش ہے۔ مگر تعجب یہ ہے۔ کہ اس کمیٹی میں کسی استری کو بطور ممبر نہیں لیا گیا۔ اس کے خلاف آل انڈیا وومنز کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی نے پروٹسٹ کرتے ہُوئے کم از کم ایک استری کو کمیٹی میں بطور ممبر لئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ مطالبہ بالکل بجا ہے۔ اور ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

سبھا کی توجہ کیلئے

یہ کہاں تک صحیح ہے۔ کہ پچھلے دنوں علی گڑھ سکھوں کی جو تبلیغی کانفرنس ہُوئی تھی۔ اس میں پچیس ہزار ہریجنوں کو سکھ بنا لیا گیا؟ ہوسکتا ہے۔ کہ مبالغہ آمیزی سے کام لیا گیا ہو۔ مگر فرض کر لینے سے کام نہیں چلتا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اپنے سالانہ اجلاس میں اس سلسلہ میں کچھ رقم بھی منظور کی تھی۔ اسے چاہیئے کہ صُورتِ حالات کا مقابلہ کرے۔

ہریجنوں کیلئے الگ سکُول کیوں؟

نظام سرکار نے ہریجن بچوں کی شکشا کے لئے الگ سکُول کھولنے کا نشچہ کیا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ وہ انہیں ہندوؤں سے الگ رکھنا چاہتی ہے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ان سکولوں میں مُسلم ٹیچر رکھکر تبلیغ نہ کی جائے گی۔ ہم نظام سرکار کے اس فیصلہ کے خلاف پُرزور صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں۔ اور دربار سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اس فیصلہ کو واپس لے لے۔ اور ہریجن بچوں کو سرکاری سکولوں میں داخل ہونیکی عام اجازت دیدے۔

حیدرآبادی آریہ لوگوں کے مطالبات

۲۵ مئی سے ۲۸ مئی تک آریہ سماج سلطان بازار حیدرآباد کا سالانہ جلسہ بڑے سمارہ اور اُتساہ سے منایا گیا۔ اس اوسر پر اچھوت اُدھار سمیلن، ہندی بھاشا سمیلن اور آریہ یووک سمیلن آدی کئی سمیلن ہُوئے۔ ویدک سمیلن میں چار قرار دادیں پاس ہُوئیں۔ جن کے ذریعہ نظام سرکار سے مذہبی جلسوں، اکھاڑوں اور باجہ بجانے پر لگی پابندیاں اُٹھا لینے، حیدرآباد سے ہفتہ وار اُردو اخبار "ویدک آدرش" کو دوبارہ نکالنے، ہندو مسلم فسادوں کے ہندو ملزموں کو غیر مشروط طور پر رہا کر دینے اور حیدرآباد کے ریڈیو پروگراموں میں ویدک دھرم کے لئے کچھ سمیہ دیئے جانے کے چار مطالبات کئے گئے۔ جو بالکل بجا ہیں۔ ہمیں امید ہے۔ کہ دربار ان کو جلد پُورا کرے گا۔

وی۔ پی وصُول کیجئے

جن بھائیوں کی خدمت میں وی۔ پی بھیجے گئے ہیں۔ وہ کرم کرکے وصُول کر لیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ بھائیوں کے وچار کیلئے کچھ باتیں

از قلم لالہ مانک چند جی بجاج لاہور

رشی دیانند نے ہندو جاتی کو موت کے منہ سے بچانے کے لئے آریہ سماج کی استھاپنا کی۔ اور اس لئے ہندو سماج کا سدھار کرکے ویدک دھرم کو اُپنر جیوت کیا۔

اس کی آدھار شلا ویدک دھرم پر رکھی آریہ سماج کو اپنا قایم مقام کرکے اس کے ہاتھ اس کی باگ ڈور دی۔ رشی کے پیچھے کوئی لگ بھگ تیس ورش تک تو رشی کے بھگت آریہ سماج کو رشی کے منتویہ کے انوکول چلاتے رہے۔ لیکن اس کے بعد اس میں کچھ تبدیلیاں آنی شروع ہوئیں۔ یا اس طرح سمجھنا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج نے بجائے ویدک دھرم کی تعلیم پھیلانے کے مغربی تعلیم کی طرف زیادہ رُخ کیا۔ اس قدر سکول اور کالج قایم کئے۔ کہ اصل مقصد سے ہٹ کر مغربی تعلیم کو ہی ہاتھ میں لے لیا۔ اور ویدک دھرم کے پرچار کا جو شوق شروع میں تھا۔ وہ آہستہ آہستہ کم ہوتا گیا۔ اب حالت یہ ہے۔ کہ محض چند انے گنے آریہ سماجی ہر روز سندھیا اور ہون کرتے ہونگے۔ اور سنسکاروں کی نسبت کہہ سکتے ہیں۔ کہ سنسکار ضرور کرتے ہیں۔ نام کرن سنسکار۔ منڈن سنسکار اور کبھی کسی کے یگیوپویت سنسکار بھی ہوتا ہے۔ باقی شادی کے موقع پر بھی نام ماتر ویدک ریتی ہوتی ہے۔ باقی جو کچھ سماجک گھرانوں میں ہوتا ہے۔ وہ خود آریہ سماجی اچھی پرکار جانتے ہیں۔ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے بچے آریہ سماجی کیوں نہیں بنتے۔ اس کا بھی کارن یہی ہے۔ کہ ہم روزانہ سوادھیائے نہیں کرتے۔ اور ہمارے گھروں کا واتا وارن آریہ نہیں ہے۔ ہمارے دل میں اپنے دھرم کے واسطے وہ شردھا اور جوش نہیں رہا جو دوسرے دھرم والوں میں پایا جاتا ہے۔ ہمارے سکھ بھائیوں کے سدھانت ہمارے سے تھوڑے سخت ہیں۔ اُن کے لئے کیس رکھنا نہایت ضروری ہے۔ لیکن کیا مجال کہ کسی سکھ بھائی کا لڑکا کیس نہ رکھے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ اس کا پتا خود کیس رکھتا ہے۔ ہمارے لڑکے کے گلے میں یگیوپویت نہیں۔ اور ہو بھی کیونکر جبکہ ہمارے گلے میں اُس نے کبھی یگیوپویت دیکھا تک نہیں۔ مختصر یہ کہ ہم آریہ سماجی محض سماج کے رجسٹروں میں نام لکھانے والے ہیں۔ عملی طور پر سماجی نہیں ہے۔ میرے

گورو دنے یہ دیکھکر۔ کہ نام ماتر سناتن دھرمی ہر ایک بات میں پنڈتوں کے محتاج ہیں۔ کوئی کام کرنا ہو۔ جبتک پنڈت جی مہاراج نہیں آتے۔ وہ کام شروع نہیں ہو سکتا۔ ہم کو سخت ہدایت کی تھی۔ کہ روزانہ کرم کانڈ خود کرنا چاہیئے۔ شروع میں ہر ایک آریہ سماجی کرم کانڈی ہوتا تھا۔ اب آریہ سماجی بھی سناتن دھرمیوں کی طرح پنڈتوں کے محتاج ہیں۔ ہون کرنا ہو۔ تو پنڈت جی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ شروع میں ہر ایک آریہ سماجی مشنری کا کام کرتا تھا اور یہی وجہ تھی۔ کہ آریہ سماج بغیر سکولوں، کالجوں اور گورو کلوں کے پھیلتا جا رہا تھا۔ آریہ سماج کے پاس اس قدر اپدیشک بھی نہیں تھے۔ اب اتنے اُپدیشک ہوتے ہوئے بھی آریہ سماج پھیل نہیں رہا۔ اس کا کارن میں تو یہ سمجھتا ہوں۔ کہ سچے لگن والے آدمی کم ہو گئے ہیں۔ پنڈت لیکھرام جی مہاراج اور سوامی درشنانند جی کے لٹریچر نے آریہ سماج کو جسقدر پھیلایا ہے۔

وہ پرانے آریہ سماجی خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ مہاتما منشی رام جی کی قربانی اور شہید دھرم سوامی شردھانند جی کا بے مثال تیاگ ہی آریہ سماج کو آگے لیگیا تھا۔ اب آریہ سماج کی ترقی رُکی ہوئی ہے۔ حسب ذیل باتوں پر وچار کرکے اس کمزوری کو دُور کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہم اصل مقصد کی طرف رُخ کرکے سوامی جی کے مشن کو پورا کر سکیں۔

(۱) آریہ سماج کو ضروریات کم کرنی چاہئیں۔ تاکہ روپیہ کی ضرورت کم ہو۔ اور بار بار کسی سے روپیہ نہ مانگنا پڑے۔ (۲) آریہ سماج کا لٹریچر یعنی ویدک گرنتھ اور ستیارتھ پرکاش کی مانگ کم ہو رہی ہے۔ اسکی مانگ زیادہ ہونی چاہیئے۔ ستیارتھ پرکاش مفت تقسیم کرنا چاہیئے۔ اس کے الگ الگ حصے چھاپ کر جس جس پرکرن کا کوئی ہو۔ اسکو وہ حصہ دینا چاہیئے۔

(۳) پرچارک سچی لگن والے اور یوگیتا والے ہونے چاہئیں۔ اُن کو اچھی تنخواہ ملنی چاہیئے۔ (۴) آریہ سماج میں روزانہ ست سنگ کا پربندھ ہونا چاہیئے۔ (۵) آریہ سماجی بھائیوں کو اس بات پر وچار کرنا چاہیئے۔ کہ چھوٹے بڑے سب سنسکار ضرور کئے جائیں۔ اور کم خرچ پر کئے جائیں۔ سنسکاروں پر زیادہ خرچ کرنے کی وجہ سے ہی سنسکاروں کا رواج ختم ہو رہا ہے۔ سنسکار ہی ہمو سائیٹی کی جان ہوتے ہیں۔ اس لئے سنسکار کرنے نہایت ضروری ہیں۔

(۶) پربوں اور شہیدوں کی یادگاریں جاتی کا جیون ہیں۔ ہم اپنے شہیدوں کی یادگاریں کیا مناتے ہیں۔ مانو ان سے مذاق کرتے ہیں۔ پنڈت لیکھرام و شہید دھرم سوامی شردھانند جی۔

مختصر خبریں

— ٹرکی اور جرمنی میں معاہدہ ہوگیا ہے۔

— امریکہ کی بحری ریزرو فوج کو تیار رہنے کا حکم مل گیا ہے۔

— جرمن فوجیں فن لینڈ میں مورچے بنا رہی ہیں۔

— انقرہ اور استنبول میں افواہ ہے۔ کہ جرمن فوجیں رُوس میں داخل ہوگئی ہیں۔

— امریکہ نے جرمن قونصلوں کو نکال دیا ہے۔

— حکومت پنجاب نے مسلمانوں کو پچاس فی صدی۔ سکھوں کو بیس فی صدی اور ہندو اور دیگر فرقوں کو ۳۰ فی صدی سرکاری ملازمتیں دینے کا اعلان کیا ہے۔

— امریکہ کے جنگ میں آنے کا میدان تیار ہوگیا ہے۔

— رُوس محوری بلاک میں شامل ہو جائیگا۔

— لندن کی نیشنل پیس کونسل نے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہندوستانی لیڈروں سے فوری گفت وشنید کرکے عارضی گورنمنٹ قایم کی جائے۔ نیز اعلان کیا جائے کہ جنگ کے خاتمہ پر ہندوستان کو آزاد کر دیا جائے گا۔

— شام میں دمشق گورنمنٹ کی فوجوں نے مزاحمت بند کر دی ہے۔

— صومالی لینڈ کے رقبہ میں وسیع پیمانہ پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔

— حبشہ کی لڑائیوں میں دو لاکھ ۲۴ ہزار اطالوی قید کئے گئے۔

— ۲۰ ممبر کونسل میں ہوئے آئی سی ایس کے امتحان مقابلہ میں ساتوں ہندو امیدوار کامیاب ہوگئے ہیں۔

— حیدرآباد میں دو ہزار باشندے ہیضہ سے مر گئے ہیں۔

— ۱۷ جون کو بمبئی میں پھر فساد ہوگیا جس میں دو اشخاص ہلاک ہوگئے۔

— رُوس میں عام لام بندی کا اعلان ہوگیا۔

— رومانیہ میں چار لاکھ فوجیں تیار ہیں۔ جرمن فوجیں بھی جمع ہو رہی ہیں۔

— برطانیہ کے بیکاروں میں جنگ کی وجہ سے پانچ لاکھ کی کمی ہوگئی ہے۔

آپکی خوبصورتی

SHIP BRAND FABRICS

میں پنہاں ہے۔ اصلی جہاز مارکہ کپڑے صرف آپ کو خوبصورت ہی نہیں بناتے بلکہ اصلی جہاز مارکہ کپڑے چلنے میں دیرپا پہننے میں ریشم کی طرح ملایم اور قیمت میں ارزاں ہوتے ہیں۔

ہمیشہ اصلی جہاز مارکہ کپڑے استعمال کریں

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچیں:- بمبئی - کلکتہ - دھلی - لاہور - کوئٹہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آہ! سوامی دھیر انند جی!

وُہ کون تھے؟

(از۔ شری سوامی سوتنتر انند جی)

سوامی دھیر انند جی کا پہلا نام رادھاکشن تھا آپ کا جنم موضع محلانوالہ ضلع امرت سر میں ہُوا۔ آپ ذات کے لحاظ سے ٹانک کھتری تھے۔ آپ جوانی میں امرت سر میں سنار کا کام کرتے تھے۔ اور وچاروں کے لحاظ سے آپ گلاب داسیئے تھے۔

امرت سر میں آریہ سماج کے ست سنگ سے آپ آریہ سماجی ہُوئے۔ اس کے بعد آپ نے آریہ بھاشا پڑھی۔ اور آریہ سماج کے پُستک پڑھنے پر آپ کے دِل میں پرچار کا خیال آیا۔ تب آپ نے پہلے ضلع امرت سر میں پرچار کیا۔ آپ کے اس وقت کے ساتھی ماسٹر چونی لال جی سادھو پرشاد اس جی کا بعد میں نام دھرم آنند تھا۔ ان کا آپ نے چھوٹا سا جیون چرتر بھی لکھا تھا۔ یہ سب پنجابی کے پرچارک تھے۔ ان میں سے ہمارے چرتر نایک اور سوامی دھرم آنند جی کو نا بھی لکھتے تھے۔ جو پنجابی کی ہی ہوتی تھی۔

اس کے بعد شری رادھاکشن جی پنڈت کرشن امرت سری مشہور ہُوئے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا میں اُپدیشک ہو گئے۔ کئی سال تک آپ سبھا میں اُپدیشک کا کام کر کے پھر سرگنگا رام ودھوا آشرم میں اُپدیشک ہُوئے۔ اور دونوں سبھاؤں میں آپ نے اچھا کام کیا۔ ایک ودھواؤں کی شادی آپ نے کروائی۔ انیکوں کو آپ نے پتت ہونے سے بچایا۔

پھر آپ نے سن میں مہرشی دیانند جی کی شکشا انوسار آخیر عُمر میں سنیاس لینا ضروری مان کر آپ نے سنیاس لیا۔ آپ کا سنیاس کا نام سوامی دھیر انند جی تھا۔ سنیاس لیکر آپ آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت آریہ سماجوں میں پرچار کرنے لگے۔ اور آخری دم تک آپ پرچار کرتے رہے۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا میں آپ کی بھگتی رہی۔ اس بھگتی کا ثبوت ایک تو یہ ہے۔ کہ وُہ انت سبھا کے سبھاسد رہے۔ اور پرچار کرتے رہے۔ دُوسرا۔ جس وقت میں نے دیانند مٹھ کھولنے کا وچار کیا۔ تو آپ نے لیکھ لکھا تھا۔ کہ سوامی سوتنتر انند جی بتائیں۔ کہ ان کے دیانند مٹھ کا آریہ پرتی ندھی سبھا سے کیا سمبندھ ہوگا۔ اگر مٹھ سبھا کے ساتھ رہنے۔ تو وُہ ساتھ ہیں۔ اور اگر مٹھ نے سبھا کے ساتھ نہیں رہنا ہے۔ تو وُہ دیانند مٹھ کے ساتھ بھی نہیں ہیں۔ اور اسی بات کا نشچے کرنے کے لیئے آپ مجھے امرت سر میں آکر ملے۔ اور اس وشے پر بات چیت کی۔ بعد میں آپ مٹھ کے سہائک ہُوئے۔ آپ دیا کھیان پنجابی زبان میں دیا کرتے تھے۔ اس لیئے گاؤں میں آپ کا پربھاؤ بہت اچھا رہتا تھا۔ اور گاؤں نواسی ہمیشہ آپ کے اُپدیش سُننا چاہتے تھے۔ اور استریوں میں آپ کے دیا کھیان بہت ہی پسند کئے جاتے تھے۔ کیونکہ آپ اکثر اپنے دیا کھیانوں میں استریوں کی شکشا کے بہت اُتم اداہرن دیا کرتے تھے۔ اور گرہستھ کی باتوں کو وُہ اچھی طرح سمجھا سکتے تھے۔

آپ ہمیشہ سرلتا کا ووہار کرتے تھے۔ جیون سے۔ بھاشن سے۔ رہن سہن سے آپ سادہ تھے۔ آریہ سماج کے سدھانتوں پر آپ کو اٹل شردھا تھی۔ آپ مہرشی دیانند جی کے اپدیشوں کو اپنے جیون میں دھارن کرنیکی کوشش کیا کرتے تھے۔ آپ آریہ سماجی ہوتے ہُوئے آریہ سماج کی کسی پارٹی کا ساتھ نہ دے کر صرف آریہ سماجی تھے۔ آپ کو آریہ سماج کی سیوا کا اتنا شوق تھا۔ کہ اپنی صحت کو خطرہ میں ڈال کر بھی آریہ سماج کا کام کرتے تھے۔ چنانچہ آپ سردیوں میں مرتے مرتے ڈاکٹروں کی سہائیتا اور بھاگیہ سے بچ گئے تھے۔ بعد اچھا ہونے کے مَیں نے کہا۔ سوامی جی! آپ اپنی صحت کو اچھا کر لیں۔ صحت اچھی ہونے پر ہی آریہ سماج کا کام شروع کرنا۔ انہوں نے کہا۔ مَیں تو اب بھی ایک انسو بر ہو کر آیا ہُوں۔ صحت رہے یا نہ رہے۔ جب تک طاقت ہے۔ کام کرنا ہے۔ جس وقت طاقت نہ ہوگی۔ کام اپنے آپ چھوٹ جائے گا۔

آپ کی عُمر اس وقت انداز اً ۷۶ ورش کی تھی۔ آپ کے سُرگباش ہونے سے آریہ سماج کا ان تھک سیوک سنسار سے اُٹھ گیا۔

ضروری اطلاع

اگلا پرچہ نہیں نکلیگا کیونکہ اس انک کے ساتھ ماہ جون کے چار پرچے پورے ہوتے ہیں۔ اس لئے اگلا ... جون کا پرچہ ... نہ ... انتظار نہ کریں۔ اگلا پرچہ ... ولائی ...

۲ر آنہ میں

ستیارتھ پرکاش کیسے پرچارت ہو؟

ستیارتھ پرکاش دو آنہ میں۔ اور مہرشی دیانند کرت دوسرے گرنتھ کاغذ کے داموں میں کیسے پرچارت کئے جا دیں۔ یہ ٹکٹ پتہ پر خط لکھکر دریافت کریں۔

منیجنگ ڈائریکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

جنگ کی رن بھیری کی جھنکاریں

رفیق

دُور مشرق میں

جین جاپان کی باہمی خونریزیوں کے علاوہ کسی تازہ اہم واقعہ کی خبر ادھر سے اس ہفتہ نہیں آئی۔ ہاں ڈچ ایسٹ انڈیز کا جاپان کے ساتھ من مانا معاہدہ کرنے کے انکار نے جاپانی فوجی ذہنیتوں میں تلملاہٹ ضرور پیدا کر دی ہے۔ چنانچہ پچھلے ہفتہ ٹوکیو (جاپانی راجدھانی) میں ایک فوجی کانفرنس ہُوئی۔ جس نے مرعوب کُن دھمکیوں کے ساتھ کچھ خفیہ تجویزیں مرتب کی ہیں۔ ان کو موجودہ حالات میں جاپان عملی جامہ پہنا سکے گا۔ یا نہیں یہ ابھی غیر معین ہی ہے۔

ہمارے مغرب میں

شام کے محاصرہ کا نتیجہ خواہ کچھ ہی نکلے۔ لیکن برطانیہ کے اس اقدام نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ عربی ملکوں (وسط مشرقی ایشیا) نیل کی وادی اور نہر سویز کو نازی فتنہ کی لپیٹ میں نہ آنے دینے کا ہر قیمت پر تہیہ کر چکا ہے۔

"ہمارا شام کے جنگی محاذ سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ دو پرانے نزدیکی ساتھیوں کے جھگڑوں کا معاملہ ہے۔ جو وُہ خود ہی نبٹا لیں گے"۔ یہ کہکر جرمنی کا وشی گورنمنٹ کو شام میں مدد دینے سے انکاری ہونے کے اعلان؛ اور وشی حکومت کی بددلی سے اتحادی قوتوں کی مخالفت کی تہ میں جو جرمن چال پوشیدہ تھی۔ وُہ اب فلسطین اور سائپرس کی راجدھانیوں پر محوری ہوائی حملوں، خود شام میں کبھی کبھی جرمن بمباریوں کے ساتھ ساتھ پچھلے چار پانچ دن سے وشی کی بڑھتی ہُوئی مزاحمت اور لیبیا کے صحرا میں محوری زبردست فوجی تیاریوں سے ظاہر ہو گئی ہے۔ شام میں اس نے اتحادیوں کے مقابلہ پر کُھلم کُھلا آنے سے ہٹ دھرمی کی ہے۔ کہ وُہ وہاں من چاہی فوجی سرگرمیاں جاری نہیں کر سکتا۔ کیونکہ نہ وُہ خشکی کے راستے آسانی سے شام پہنچ سکتا ہے۔ کہ ترکی بیچ میں پڑتا ہے۔ اور وہ راستہ دینے پر با وجود محوری کوششوں کے تیار نہیں ہُوا ... اور نہ بحری راستے سے شامی محاذ پر جا سکتا ہے۔ کہ اتحادی بحری قوت کے مقابلے کی تاب نہیں رکھتا ...

راستہ سو کریٹ کے تجربہ کی روشنی میں ... کے ذریعہ کامیابی بہت بھاری قیمت ہے۔ جو وُہ ابھی ادا نہیں کرنا چاہتا ... شمالی افریقہ میں ضرور کوئی زبردست ... بدلیگا۔ کہ کسی طرح نیل کی وادی میں گُھس کر اتحادی قوت کو بکھیر دے۔ اور ... بحیرۂ روم پر اپنا قبضہ جما کر پھر ... مضبوط ترین بحری قوت پر ... کرے۔ اور بحیرہ روم والی اہم برطانوی شہ رگ کو کاٹ دے۔ لیکن یہ سب ... بھی بھانپ گئے ہیں۔ اور اسی لئے انہوں نے سولم پر دو تین دن ہُوئے زبردست ... حملہ کر دیا ہے۔ جو تا حال جاری ہے۔

اگر مسٹر کرپس سفیر روس کو ... ذمہ واریاں تفویض کر کے روس کے ساتھ مفاہمت کی کوششیں تیز کر دی جائیں ... نازی فتنہ کی سرکوبی میں زیادہ سرعت اور مضبوطی آسکتی ہے۔

۱۸ جون (چنچل ٹھاکر)

ایک انتی اُپ یوگی پُستک

گیان درپن

سوامی کیولانند جی کرت اُپدیش پُستک کے لابھ ارتھ آریہ سماج علاوہ پور نے اپنی طرف سے چھپوائی تھی۔ یہ پُستک دو استریوں کا اُپدیش ... سرُوپ اشٹانگ یوگ ... پرچار نالایق ہے۔ قیمت ۵ ر فی کاپی۔

ملنے کا پتہ:۔ منتری آریہ سماج علاوہ پور ...

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد ...

بال جیون گھٹی

اصلی میٹھی ...

بچوں کو روزانہ ذراسی پلا دیجئے ... بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہوتے۔ دانت بڑی آسانی ... نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو ... سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے ... قیمت فی شیشی ۱۰ر چار شیشی ... علاوہ محصول ... نئے سوداگر ... قواعد ... مفت لو ... بھیجے ...

المشتہر: منیجر بال جیون کارپالیہ علی گڑھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک سوشل فیصلہ

غریب کا فیصلہ

سچی کہانی

لیکھک:- شری ست جے رام سنتوش - بن باسی - تھمبڑوی

بھولو نے فیصلہ کر دیا۔ کہ وُہ ہاتو کل کی اناج کی گاڑی کا ساہوکار سے مطالبہ کریگا۔ اور ساہوکار کو ابقایا فصل کا اناج دینے سے کورا جواب دے دے گا۔

فیصلہ اُس نے اس لئے نہیں کیا۔ کہ اُسے ساہوکار کے گھر سے کھانے کے لئے بار بار اناج لاتے ہوئے تکلیف ہوتی تھی۔ یا رُوکھی سُوکھی اور آدھ پیٹ بھری روٹی پر وُہ صابر نہ رہا تھا۔ یا اُسے اپنا، اپنی بیوی اور اپنے بال بچوں کے نیم برہنہ جسم جو گرمی سردی کی تبدیلیوں سے بے نیاز تھے۔ اب کچھ ندامت دلانے لگے تھے۔ یا وُہ جوتیوں سے نا آشنا پاؤں اب کانٹے کنکروں پر چلنے سے انکار کرنے لگے تھے۔ اور یا ــــ یا اُسے ساہوکار کو نرم مخملی گدیلوں پر بیٹھتے ہوئے دیکھکر اُس کی ٹوٹی پھوٹی کھٹیا کے بان کاٹنے لگے تھے۔ نہیں ایسی کوئی بات نہ تھی۔

وُہ آج جونہی نمک روٹی نیلی تھوڑ لسّی کے ساتھ حلق سے نیچے کر کے اُسی جگہ دیوار کا سہارا لیکر صبح سے شام تک کی محنت سے چور کر سیدھا کرنے کے لئے حُقّہ کی نے مُنہ سے لگا کر بیٹھا۔ تو غیر معمولی طور پر کچھ سوچتا سا نظر آیا......

"میں نے جیٹھ ہاڑ کی تپتی پیشانی کو اپنے پسینہ سے ٹھنڈا کیا، پوہ ماگھ کے ٹھٹھرتے دل کو اپنی محنتِ شاقہ سے گرمایا - اور اپنے سر اور جسم کو ساون بھادوں کے بادِ باراں کے لئے وقف کر دیا۔ کپاس، گنّا اور مکئی کو اپنے سائے میں پروان چڑھایا۔ ہاں کھیت کے ذرّہ ذرّہ کو ہر فصل میں اپنے خونِ جگر سے شاداب کیا......"

"فصل کٹی، تیار ہوئی اور باہر سے باہر ساہوکار کے گھر پہنچ گئی۔ میں اُس میں سے ایک دانہ بھی اُس کی مرضی بغیر اُٹھا نہ سکا! وجہ؟ ــــ"

وجہ کی ناواقفیت کا علم اُسے خیالات کی دُنیا سے باہر کھینچ لایا۔ اُسے ایسا معلوم ہُوا۔ جیسے ایک بہت ہی پریشان کُن خواب سا دیکھا ہو۔ اس نے دو تین لمبے لمبے کش لگا کر خواب کی افسردگی کو دُور کرنے کے لئے مُنہ پر ہاتھ پھیرا۔ اور پھر اُڑتے ہُوئے دُھوئیں کے تماشے میں محو ہو گیا۔ کچھ دیر بعد یہ محویت پھر اُسے خواب کے باقی مناظر دکھانے لگی......

"کیا میری محنت پر میرا کوئی حق نہیں؟"

...."میں صبح سے شام تک کھلیان میں مزدوری کرتا ہُوں۔ خود مرتا ہُوں۔ اور اپنے مویشیوں کو بھی مارتا ہُوں۔ لیکن جب اناج کی گاڑی پر رکھکر گاؤں کو چلتا ہُوں۔ تو بھول کر بھی گاڑی کا رُخ گھر کی طرف نہیں کر سکتا۔

آہ! میری محنت میرے غریب خانہ پر ایک روز کے لئے بھی مہمان نہیں بن سکتی ..... اور پھر نا معلوم کیوں رات کو باتوں باتوں میں جب وُہ مجھ سے پوچھتی ہے۔ کہ آج کتنے گیہوں اُٹھے۔ تو وُہ یہ سُنکر "ڈیڑھ سو من" پھُولی نہیں سماتی۔ اور میں بھی مُسکرا دیتا ہُوں۔ ایک بے رونق اور پھُسپھُسی سی مُسکراہٹ!

آہ! میری مسرّت بھی کتنی بے حقیقت سی ہے۔ لیکن میں خود بھی دھوکا کھا رہا ہُوں۔ اور اپنی بیوی کو بھی فریب دے رہا ہُوں۔ کہاں ہیں وُہ ڈیڑھ سو من؟ گھر میں تو ایک دانہ بھی نہیں۔ میرا قصور؟

"میری بے وقوفی!"

ہاں میری بے وقوفی سے ہی وُہ آج تک اپنے گھر کو بھرتا رہا۔ بس اب یہ سلسلہ ختم! اب میں اُسے ایک دانہ بھی نہیں دُونگا۔"

وُہ یک لخت کھڑا ہو گیا۔ جیسے اُس نے کچھ فیصلہ کر لیا ہو۔

"میں ابھی ساہوکار کے کان کھول دُونگا"۔ وُہ یہ چیختے ہُوئے ساہوکار کے گھر کی طرف قدم بڑھانے لگا۔ شاید وُہ بھُول گیا۔ کہ اُس کا بال بال قرضہ میں جکڑا ہُوا ہے۔

× × × × × × × × × × × ×

جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے اناج کا بھاؤ بہت چڑھ گیا تھا۔ اس تیزی میں ساہوکار اپنا نیا پُرانا سب ذخیرہ نکال دینا چاہتا تھا۔ وُہ سوچ رہا تھا۔ کہ بھولو آئے اور اُسے کہے۔ کہ باقی فصل جلد گاہ لے۔

× × × × × × × × × × × ×

آج بھولو نے وُہ فرشی سلام بھی نہیں کیا۔ وُہ اپنی پھٹی اور میلی کچیلی سی چادر نیچے رکھکر بیٹھا ہی تھا۔ کہ لالہ جی چھڑ گئے:- ــــ

" دیکھو بھولو! اس فصل میں تم جانتے ہی ہو کہ ہمیں کچھ بھی حاصل نہیں ہُؤا۔ اور یہ بھی تمہیں معلوم ہی ہے۔ کہ بھاؤ آج کل کتنا گر گیا ہے۔ پھر تم ہی بتاؤ ہمیں خاک نفع ہو سکتا ہے؟ خیر بھاؤ کیسی کے باندھے بندھے نہیں۔ تم باقی فصل جلد گاہ لو۔ تاکہ اندازہ لگا لیا جائے۔ کہ بیاج بھی اسی سے وصول ہو جائے گا۔ کہ نہیں۔ اور تمہیں چاہیئے۔ کہ جلدی جلدی جنس لینے نہ آیا کرو۔ اگر ہم اسی طرح نقصان اُٹھاتے چلے گئے۔ تو ہمیں مجبوراً عدالتی چارہ جوئی کر کے اس خسارہ سے بچنا ہوگا۔

اور ہاں! ایک قسط بھی تو اس دفعہ واجب الادا ہے۔ ہمیں تو اس میں کچھ بچنا نظر نہیں آتا۔"

وُہ اور نا معلوم کیا کہتا۔ کہ اتنے میں اُس کے لڑکے نے آواز دی۔ "لالہ جی آپ کو اُوپر بُلایا ہے۔"

"میں آیا" لالہ جی دھوتی سنبھالتے ہُوئے اُوپر چلے گئے۔

بھولو سر جھکائے سب کچھ سُنتا رہا۔ آج وُہ پہلے سے بھی کہیں زیادہ خوف زدہ ہو گیا تھا۔ عدالتی چارہ جوئی کا نام سُنتے ہی اُس کے فیصلے ایک ایک کر کے دل سے بھاگنے لگے۔ اُسے معلوم تھا۔ کہ اُسی لالہ نے کس طرح نتھو کے گھر کی ایک ایک چیز نیلام کرا دی تھی ــــ

وُہ فوراً اُٹھکر گھر چلا آیا۔ لالہ جی کی موجودگی میں تو شاید اُٹھنے کی جرأت بھی نہ ہوتی۔

نیند آج اُس سے کوسوں دُور بھاگ رہی تھی۔ مختلف خیالات کی آندھیاں اُس کے دماغ میں شور مچا رہی تھیں........ اُس نے ایک دفعہ پھر اپنی حالت پر ٹھنڈے دل سے وچار کیا۔ اور وُہ اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتا تھا۔ اُس فیصلہ کے لئے جو اُس نے کر لیا تھا۔

بہت رات گئے اُس کی آنکھ لگی ــــ

" دیکھو لالہ! میں یہ باتیں سُننے کے لئے نہیں آیا ہُوں" ــــ تھا وُہ محوِ خواب لیکن بڑبڑا رہا تھا ــــ "کیا تمہارا قرضہ ابھی تک پُورا نہیں ہُؤا؟ ــــ میرا باپ تمہیں اپنی کمائی دیتا دیتا مر گیا۔ اور میں بھی پچیس برس سے تمہارے گھر کو بھر رہا ہُوں۔ پھر بھی تم کہتے ہو۔ کہ تم نے کچھ نہیں دیا۔ ہاں کسر صرف اتنی رہ گئی ہے۔ کہ میں بھی اپنے باپ کی طرح تمہاری ہوس کی آگ میں کُود پڑوں۔ اور اپنے آپ کو بھسم کر ڈالوں۔ اور پھر تم اپنی حسبِ عادت میرے بچّوں کا بھی خُون چُوسو۔ او بدنیت! میرا ذمہ تمہارا کچھ نہیں۔ تم مجھے اب تک دھوکا دیتے رہے ہو۔ کیا آئندہ بھی ایسا ہی ہوتا رہے گا؟ نہیں! ہرگز نہیں۔ (باقی صفحہ ۱۰ پر)

سوانتھ

نہانے کا ڈھنگ

(ر۔ش)

صحیح طریق سے نہانے سے بہت سے جسمانی امراض رفع ہو سکتے ہیں۔ جسم سڈول اور چہرہ خوبصورت ہو سکتا ہے۔ مغربی ممالک میں غسل کے موضوع پر بہت سی کُتب شایع ہو چکی ہیں۔ اور ہزارہا لیکچرز بھی پبلک کو سُننے کا موقعہ مل چُکا ہے۔ جس کی وجہ سے وہاں کے لوگوں کو یہ بات بخوبی ذہن نشین ہو چکی ہے۔ کہ جسمانی امراض کے دفعیہ یا "تندرستی" کے حصول کا بنیادی اصول "نہانا" ہے۔ ہمارے ہندوستان میں بھی بھنگی سے لیکر براہمن تک ہر فرد "نہانے" کی اہمیت کو تو دھرم تک کا درجہ دیتا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے۔ کہ ہندوستانیوں میں سے بہت کم لوگوں کو نہانے کا صحیح طریق یاد ہے۔

پروفیسر جیج شیڈ لکھتے ہیں۔ کہ "ہماری کھال ہمارے جسم کا اوڑھنا ہے۔ اگر یہ کھال ٹھیک طور پر تندرست نہ ہو۔ تو یہ جسمانی غلاظت کو بذریعہ پسینہ خارج نہیں کر سکتی۔ اور یہ اخراج کا کام اسے ہر لمحہ (چوبیس گھنٹے) نہایت مستعدی اور باقاعدگی سے کرنا پڑتا ہے۔ اور جس قدر غلاظت پیشاب [illegible] بدن سے خارج ہوتی ہے۔ اُس سے دُگنی اس چمڑے کی راہ سے خارج ہوتی ہے۔ جس سے انسان کی جسمانی کھال درُست کام نہ کرے گی۔ یقیناً اُسے کمزوریٔ ہاضمہ۔ قبض اور دیگر خطرناک بیماریوں کا شکار ہونا پڑے گا۔ پس ناظرین پر لازم آتا ہے۔ کہ وُہ ہمارے ذیل میں دیئے ہُوئے طریقوں کو مدِ نظر رکھکر غسل کیا کریں۔ پرماتما کے فضل سے اُن کی توچا (کھال) صحت ور رہے گی۔ اور اُنہیں ہر لحاظ سے زندگی کا لُطف نصیب ہوگا۔

(۱) ہاتھوں سے مُنہ دھوؤ۔ زبان اور دانت (داتن سے) خوب احتیاط سے صاف کرو۔ تاکہ زبان اور دانتوں کی میل یا زہر حلق سے نیچے نہ اُتر جائے۔ پھر ہاتھ کی ہتھیلی پر پانی ڈال کر اُس سے چہرے اور گردن کو خوب صاف کرو۔ ازاں بعد بھیگے ہُوئے تولیہ کو ہاتھ میں لیکر اُسے چہرہ۔ گردن اور کانوں پر اس قدر رگڑو۔ کہ وُہ سب حصّہ خُشک سا ہو جائے۔

(۲) ہتھیلی میں پانی لیکر اُسے ایک بازو پر ڈالو۔ اور ہاتھ کے ناخنوں سے لیکر بغل تک اُسے خوب رگڑو۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اسلام میں گاؤکشی کی ممانعت

اکبر کے عہدِ حکومت میں گئوکشی کی سزا موت تھی۔

مرزا پور کے ایک قابلِ تعظیم مسلم بزرگ دھرم راج میں تحریر فرماتے ہیں کہ آجکل مسلمان اپنے دھرم سے گر کر ہندوؤں سے فضول دھرم کے نام پر جھگڑتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس سرزمین پر آئے ہوئے آٹھ نو سو برس گذر چکے ہیں۔ اسلامی عہدِ حکومت میں سوائے شہنشاہ اورنگ زیب کے اس قسم کے جھگڑے کبھی پیدا نہیں ہوئے۔

اسلام میں دوسرے کے جذبات کو بھڑکانے کی سخت ممانعت ہے۔ اور دوسروں کے دھرم میں دخل دینے کی تو قطعی بندش ہے۔

پس مسلمانوں کا مسجدوں کے سامنے باجہ پر جھگڑنا۔ قربانی گاؤ پر ضد کرنا۔ اور ان کے جیسے سے ہرگز ہنود کے خون سے آئے دن ہاتھ رنگنا کہاں تک جائز ہے۔ باجہ مسجدوں کے سامنے بجانے کی کہیں بھی ممانعت نہیں ہے۔ مندروں میں گھنٹے اور سنکھ بجانے کا ذکر تک نہیں ہے۔ قرآن مجید میں گائے کی قربانی کا ذکر تک نہیں ہے۔ درشیوں کے اندر آنحضرت نے خاص صورتوں میں اس کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے۔ یعنی ایک دفعہ آپ کی جماعت کسی جنگل یا صحرا میں کئی روز سے فاقہ کر رہی تھی۔ اس وقت آپ نے قربانی گاؤ کی اجازت دی تھی۔ اس زمانے میں کسی نے گائے کا گوشت کھانا تو درکنار چھوا تک نہیں تھا۔ اس لئے آنحضرت نے اپنی انگشت شہادت پر ایک کپڑا لپیٹ کر گائے کے گوشت کو چھوا تھا۔ اور کپڑا پھینک کر اپنی انگلی زبان پر رکھی تھی۔

جماعت صوفیہ کو گائے کا گوشت کھانے کی سخت ممانعت ہے۔ اب رہا قربانی کا مسئلہ یہ حضرت ابراہیم کے وقت سے چلتا ہے۔ اور وہاں بیٹے کی قربانی کا ذکر ہے۔ اور وہاں دنبے کی ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کے فرزند کو زندہ رکھکر دنبہ پیش کیا تھا۔ اور اس کی قربانی کا ذکر کیا تھا۔

مسلمانوں میں قرآن مجید کے مختلف معنی سمجھنے ہی میں ۷۲ فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔ اور یہ آپس کی فرقہ وارانہ کشیدگی نے اتنا طول پکڑا۔ کہ ہندوؤں میں بھی فتنہ و فساد پھیل گیا ہے۔ ایک خبر یہ بھی ہے۔ کہ حضرت امام مہدی کا جنم بھی ہو چکا ہے۔ آپ کی عمر ۳ سال کی ہو چکی ہے۔ اور دو تین سال کے اندر ہی بلا کسی خون خرابہ کے اپنے روحانی جلال اور خدائی طاقت سے وہ مسلمانوں کو ایک واحد مرکز پر جمع کریں گے۔

برطانیہ کا دورِ حکومت شروع ہونے سے پہلے ہندوستان میں گائے کشی کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ مسلمانوں کے دورِ حکومت میں کوئی مسلمان گائے کا گوشت نہیں کھاتا تھا۔ اور آجکل بھی اعلیٰ طبقہ کے مسلمان ہندوؤں کی طرح اس سے نفرت کرتے ہیں۔

شہنشاہ بابر نے اپنے فرزند شہنشاہ ہمایوں کو خاص طور پر نصیحت کی تھی۔ کہ وہ ہمیشہ گائے کی قربانی سے پرہیز کرے۔ اور اس طرح کر وہ ہندوستانیوں کے دل پر قبضہ رکھنا۔ اور اپنے دورِ حکومت میں کسی کی عبادت گاہ کو خواہ وہ مندر ہو یا خانقاہ کبھی نقصان نہ پہنچانا۔

متھرا جی میں سلطانہ حمیدہ والدہ شہنشاہ اکبر نے گوسوامیوں کو گائیں چرانے کے لئے جنگلات معاف کر دیئے تھے۔

شہنشاہ اکبر کے دورِ حکومت میں قربانی گاؤ کی سزا موت تھی۔

برنیئر صاحب اپنے سفرنامے میں لکھتے ہیں۔ کہ شہنشاہ اکبر کے زمانے میں بھی اس کی وسیع سلطنت میں کہیں بھی گائے کی قربانی نہیں ہو سکتی تھی۔ اس کی سخت ممانعت تھی۔ شہنشاہ اکبر اور جہانگیر کے زمانے میں بھی ہفتہ کے خاص ایام میں کسی بھی جانور کو قربان نہیں کیا جاتا تھا۔ شہنشاہ شاہجہان کے زمانہ تک ان ہی احکام پر عمل ہوتا رہا ہے۔

شہنشاہ اورنگ زیب کے زمانہ کے بعد محمد شاہ بادشاہ نے بھی ایک دفعہ علماء سے دریافت کیا تھا۔ کہ شرع اسلام میں خاص طور پر کن چیزوں کی ممانعت ہے۔ علماء نے بتایا تھا۔

۱۔ پھلدار درختوں کا کاٹنا
۲۔ انسانوں کی فروخت
۳۔ گائے کی قربانی۔
۴۔ بدکاری زناکاری۔

اس طرح ایک حدیث یہ بھی ہے:۔

بائع البشر ذابح البقرة القاطع الشجر وشارب الخمر

یعنی انسان کو بیچنے والا۔ گائے ذبح کرنے والا۔ درخت کاٹنے والا۔ نشہ میں رہنے والا آدمی اچھا نہیں ہے۔

اس فتوے کی بنا پر شہنشاہ محمد شاہ نے اپنی سلطنت میں ان چاروں کاموں کی ممانعت کر دی تھی۔ اور شہنشاہ شاہ عالم نے بھی مہاراجہ صاحب سندھیا گوالیار کی درخواست پر ملک میں قربانی گاؤ بندی کر دی تھی۔

جس ملک سے سارے مسلمان بادشاہ ہندوستان میں آئے۔ یعنی افغانستان میں آج بھی قربانی گاؤ بند ہے۔

شاہ حبیب اللہ خان جب شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے دورِ حکومت میں ہندوستان آئے تھے۔ آپ سے کہا گیا تھا۔ کہ عید کی خوشی میں ایک سو گائے قربان کیجئے۔ لیکن اس انصاف پسند حکمران نے مسلمانوں کو کھول کر کہہ دیا۔ کہ میں اس سلسلہ میں ایک بھی گائے قربان نہیں کرنے دوں گا نہ کوئی ایسا فعل کرنے دوں گا۔ جس سے شہنشاہ ایڈورڈ کی ہندو رعایا کی دلآزاری ہو۔ اگر تم نے ایک گائے بھی میرے آنے پر قربان کی۔ تو میں ہمیشہ کے لئے تم سے اور دہلی سے منہ موڑ کر ناراض ہو کر چلا جاؤں گا۔

مولانا نذیر احمد عباسی صاحب مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ شریعت نے کسی مقام پر بھی قربانی گاؤ کو مسلمانوں پر مذہبی فرض قرار نہیں دیا ہے۔ قربانی کے اندر جیسے اور جانور ہیں۔ اسی طرح گائے بھینس، اونٹ وغیرہ شامل ہیں۔

شیخ عبدالرحمن چیئرمین کمیٹی مہاسبھا نے وائسرائے ہند سے درخواست کی تھی کہ ضلع متھرا میں گائے کشی ہرگز نہ کی جائے اور اس درخواست میں مہاراجہ مادھو راؤ سیندھیا کے حاصل کردہ فرمان شاہی کا حوالہ دیا تھا۔ جس میں سارے ہندوستان کے اندر اور خاص طور پر متھرا جی کے علاقہ میں قربانی گاؤ کی سخت ممانعت کی گئی تھی۔ اندریں حالات گاؤکشی کی ترقی برٹش راج میں پیدا ہوئی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۹)

گیا تو مجھے یہ سمجھتے ہو۔ کہ میں ایک بے وقوف گنوار ہوں۔ جسے حساب کرنا نہیں آتا ہو۔ سُن! میرے دل کی پکار سُن! یہ بھی بانگِ دہل کہہ رہا ہے۔ کہ مجھے تمہارا کچھ نہیں دینا ہے۔ بلکہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ تم ہی ہمارا کچھ ہضم کئے بیٹھے ہو۔ خیر! آئندہ کے لئے میں تمہارے دامِ فریب میں نہ آؤں گا۔

"تم دولت کے نشہ میں مجھے گالیاں بھی دیتے رہے۔ جھڑکتے بھی رہے، میری تنگدستی کو دیکھ کر مجھے ذلیل بھی کرتے رہے۔ اور اب تم یہ خوف بھی دلاتے ہو۔ کہ سرکار تمہارے ساتھ ہے۔ پولیس تمہارے اشاروں پر ناچتی ہے۔ اور کشتی کی بربادی کا خوف دلا کر اب مجھے بھی جیل کا بھی دکھاتے ہو۔ یہ سب باتیں، یہ سب وہمی خوف میری بے وقوفی کے ساتھ ہوا ہو گئے۔ میں اپنے آپ کو سمجھتا ہوں۔ جاؤ! میں تمہاری اور تمہاری طاقت کی پروا نہیں کرتا ہوں۔ میں اپنے فیصلہ سے ایک انچ بھی نہیں ہٹ سکتا!"

"میں نے آج تک خون بہایا۔ تم نے عیش کی۔ میرے بچے بھوکے رہے۔ اور تم توند پر ہاتھ پھیرتے رہے۔ ہم سب ننگے رہے۔ اور تم اور تمہارے بچے قیمتی کپڑے پہنتے رہے۔ ہاں! میں تباہ ہوتا رہا۔ اور تم آباد۔ میں روتا رہا۔ اور تم ہنستے رہے۔ بھاڑ میں جائے تمہارا بیاج اور چولھے میں پڑے تمہاری قسط۔ میں اپنی محنت سے کنارہ کش ہو کر خود کشی کی زندگی بسر کر دوں گا — میں! . . . . . .

یہ کیا؟ یہ کیا؟ . . . . . . لال پگڑی والے! . . . . . ."

ایک خوفناک گھبراہٹ کے ساتھ اس کی آنکھ کھل گئی۔ اُس کی چھاتی زور زور سے دھڑک رہی تھی۔ وہ بہت دیر تک سوچتا رہا۔ کہ یہ اُسے کیا ہو گیا تھا۔

پو پھٹ چکی تھی۔ بھولو نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔ اور بیل کھول کر کھیتوں کو چلتا بنا۔

کنیا کی ضرورت ہے

ایک ۲۶ ورشیہ برسر روزگار فرسٹ کلاس میٹرک اگروال کلی اشٹ پن آریہ یووک کے لئے ایک سوشیل سندر یہ گیہ کنیا کی شیگھر ضرورت ہے۔ جہیز اور ذات پات کا کوئی بندھن یا خیال نہیں ہے۔ بنا جہیز کے وواہ بھی ہو سکتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ:۔
ایس۔ آر گپتا معرفت پنڈت گیان چند
مکیریاں۔ ضلع ہوشیارپور

ضرورت ہے

دس ایسے ہندی پریمی بھائیوں کی جو ۵ روپیہ ماہوار ۵ ماہ کے لئے یا یکمشت ۲۵ روپے دے کر آریہ ورت کی سہایتا کریں۔ اس دھن سے اڑھائی سو خریداروں کو نصف چندہ پر رسالہ جاری کر کے پنجاب کے کونے کونے میں ہندی پرچار کی دھوم مچائی جائے گی۔
سمپادک "آریہ ورت" لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

...سماج رانی کا تالاب فیروز پور شہر

...پوجیہ سوامی دھیرانند جی مہاراج ... جناب مرتیہ پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ... آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کرتی ... اور سوامی جی مہاراج کے سمبندھیوں کو شانتی ... ہو۔

پنڈت منوہر لال جی آزاد کے تین عمدہ لیکچر ... سماج مندر میں اتینت پربھاؤ شالی ہوئے۔ ... انہوں نے لوگوں کو انڈسٹری سیکھنے کے ... پریرنا کی۔ اور خود بھی کئی قسم کی چیزیں بنا ... دکھلائیں۔ حاضرین نے کئی نسخے ان سے سیکھے ... کو ساپتاہک ست سنگ میں لالہ کانشی رام ... سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی کمشنر آفس کا پربھاؤ ... لیکچر ہوا۔ اور مورخہ ۸/۶ کو مہاشہ مدن جیت ... کتھا ہوئی۔ اور ماسٹر رام لال جی کا منوہر ... بھاشن ہوا۔ (منتری)

آریہ سماج جلال پور جٹاں کے سماچار

یہاں پر سماج میں پروہت نہ ہونے کی وجہ سے ... اندر ایک زبردست ترٹی تھی۔ پرماتما کا شکر ہے۔ کہ اب ہمیں ایک نہایت قابل۔ نوجوان ... پنڈت شانتی سروپ جی سدھانت بھوشن مل گئے ... پنڈت جی بڑے پرشاد تھے اور ودوان ہیں۔ ہر روز صبح تان سین ہاؤس کے باغیچہ میں ... پنڈت جی وید منتروں کے ارتھ بتلاتے ہیں۔ جس ... ہمارے بھائیوں میں سماج کے لئے دھک ... بڑھ رہا ہے۔ شام کو ماتاؤں کو رامائن ... کتھا سناتے ہیں۔ بعد از ان بچوں کو طرح ... کے کھیل سکھلاتے ہیں۔ پرماتما کرے ... ایسے قابل پنڈت جی کافی تک ہمارے پاس ... تاکہ ہم ترقی کر کے رشی دیانند کو چمکانے کے قابل ہو سکیں۔ (منتری)

...سورگیہ سوامی دھیرانند جی

... یہ جان کر اتینت دکھ ہوگا۔ کہ ... سوامی دھیرانند جی مہاراج کا اپنت وادھر ... سن ۱۹۴۱ء کی رات کی ۹ بجے کے وقت ... لاہور میں دیہانت ہو گیا۔ سوامی جی ... اپنی ساری آیو آریہ سماج کا پرچار ... اس سماج کو آپ پرچار کا بڑا ہی ... سماج کی ... گرشتہ ... سنیاس گرہن ... کے بعد آپ ... آریہ سماجوں ... پرچار کرتے رہے۔ ... سوامی جی کے دیہانت میں ہاردک ... کرتا ہوں۔ (حکیم سین منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کی یہ سبھا سوامی دھیرانند جی مہاراج کے دیہانت پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور سرب شکتیمان پربھو سے یہ پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ وہ سوامی جی کی آتما کو اپنے اندر نواس دیں۔ تتھا آریہ جگت کو اس کٹھنتی کو سہن تتھا پورن کرنے کی شکتی دیں۔ (واسدیو منتری)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں

آریہ سماج کچہری دروازہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں آج ۸/۶ کو منتری نے ساپتاہک ست سنگ کے اپلکش میں اپنا بھاشن سماپت کرنے کے پشچات بندہ بیراگی کے پرتی اپنی شردھانجلی بھینٹ کی۔ اپستھتی نے کھڑے ہو کر اس کا سمرتھن کیا۔ کیونکہ آج کے دن ایسے مہان ویکتی کے پرتی جنہوں نے پہاڑوں کے کندراؤں میں اپنے سمادھی آنند کو تلانجلی دے کر آڑے وقتوں میں دیش اور جاتی کے لئے اپنے جیون کی آہوتی دی۔ ایسا نہ کرنا ایک کرتگھنتا ہی ہے۔ (ہیرا رام منتری)

سنور میں سپھل یگیہ

عرصہ دراز سے سنور کے آریہ لوگوں کی اچھا تھی۔ کہ ویدک دھرم کا پرچار پراچین رشیوں کی پدھتی کے مطابق کیا جائے۔ چنانچہ پربھو کی کرپا سے اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے پربندھ سے کل یجروید سے ایک عظیم الشان یگیہ ۱۴ جیٹھ سے ۲۳ تک کیا گیا۔ دس دن تک یگیہ اور ست سنگ ہوتا رہا۔ چار ادھیائے یجروید کے علاوہ ۵۰ گایتری منتر صبح اور ایک ادھیائے اور ۵۰ گایتری منتروں سے شام کو ہوم ہوتا تھا۔ جہاں ہر روز نیا ہوتا تھا۔ جو مہا دھرم پتنی کے آہوتی دیتا تھا۔ گھی سامگری رشی دیانند کی آگیا انوسار کیسر کستوری وغیرہ سب اشیاء خالص اور عمدہ حاصل کی گئی تھیں۔ دانری کو وید کتھا ہیں باوجود سخت گرمی اور پھر پونڈا باندھی کے بھی حاضری بہت زیادہ رہی۔ کامیابی کے لئے پنڈت ہرہ یاتو جی اور کنور سچدر پال جی دونوں قابل ستائش ہیں۔ لوگوں نے بذات خود مالی امداد کی۔ سکھیوں ... مسلمان بھائیوں نے بھی دھن دیا۔

پورن آہوتی کا نظارہ بہت ہی قابل دید تھا۔ جہاں مع دھرم پتنی سب آریہ لوگ ادیویان اور عوام بارش میں بھی جم کر بیٹھے رہے۔ اور انجام کار بارش رک گئی۔ ہر ایک ماتا اور بہن کچھ نہ کچھ وستو بھینٹ لیکر آئی تھی۔ قریباً ۲۵ سیر سامگری اور گھی سے پورن آہوتی ہوئی۔ پٹیالہ سے چند معزز آریہ صاحبان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ بڑی شردھا کے ساتھ پورن آہوتی ہوئی۔ پھر قریباً ۷۱/۲ من چنے چاولوں کے میٹھے بھات کا یگیہ شیش بانٹا گیا۔ خوب پرچار ہوا۔ اور خوب بیش پھیلا۔ (نوٹ) تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ اتسووں کے ساتھ یا اتسووں کی بجائے اگر یہ یم سے ایسے یگیہ کئے جائیں۔ تو دھرم کی بڑی ترقی ہو۔ سب جگہ کے آریہ بھائی تجربہ کریں۔ (شکتی پرشاد منتری)

سوامی سیوکانند کہاں ہیں؟

جہاں شری سوامی سیوکانند جی مہاراج ہوں۔ کرپا کر کے جلد مجھے حیدرآباد سندھ میں ملنے کی کرپا کریں۔ بہت ضروری کام ہے۔ جس بھی پاٹھک گن کو شری سوامی سیوکانند جی کا پتہ ہو۔ وہ ہمارا سندیش شری سوامی جی کو پہنچانے کا کشٹ کرنے کی کرپا کریں۔

(جنیل داس کھیل داس جائنٹ سیکرٹری سندھ گورو کل ملیر)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ کا ساپتاہک ادھیویشن ۸ جون اتوار کو پرات کال ۸ بجے آرمبھ ہوا۔ ہون سندھیا پرارتھنا کے پشچات پنڈت وچسپتی جی ایم۔ اے کا بڑا شاندار جنک تھا پربھاوشالی ویاکھیان ہوا۔ شانتی پاٹھ کے پشچات اے۔ آر۔ پی پردرشن ہوا۔ جس سے بم چلا کر دکھایا گیا۔ مسٹر روشن لال سکریٹری وانسپکٹر۔ آنند سروپ جی ایم ۱۰ تتھا لالہ شیشی پرکاش جی نے بجھانے کا کام کیا۔ تت پشچات انترنگ سبھا لگی جس میں سدروشیان ... آنشک پستکوں پر وچار کیا گیا۔ اس کے بعد کام سماپت ہوا۔ (منتری)

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور

کے ۵ ار جون کے ساپتاہک ست سنگ کے بعد شرمتی ... دیوی جی کی ... شانتی ... آپ پڑھ ... شرمتی ... پستک ... کو ... پستک بھینٹ کی۔

"آریہ ورت" کا گھر گھر چرچا

دل خوش ہو گیا "ڈالٹن گنج کے پستکالیہ میں آریہ ورت پڑھا۔ دل خوش ہو گیا۔ ہمارے نام سال بھر کے لئے جاری کر دیں۔" (سپاہی لال ٹھول چند ناتھ نگر)

پتنی خوش ہو گئی "آریہ ورت پتر کا ملا۔ ہندی دھرم پتنی نے اسے پڑھا۔ تو بہت خوش ہوئی۔ ایک ورش کے لئے جاری کر دیں۔" (مکھن لال آریہ فرخ آباد)

ہندی سنسار میں ایک پاتر "میرے وچار میں آریہ ورت سارے ہندی سنسار میں ایک پاتر پتر کا ہے جو استری اپیوگی سندر لیکھوں کا سنگرہ ہوتی ہے۔" (کماری شری کنتا ملہوترہ سی۔ پی)

سب سے اتم پتر کا "آپ کی پتر کا آریہ ورت کو کنیائیں بہت پسند کرتی ہیں۔ ان کی سمتی ہے کہ یہ سرو اتم پتر کا ہے۔" (پرنسپل کنیا گورو ڈی۔ اے۔ وی۔ لاہور)

نہایت اپ ٹو ڈیٹ "آریہ ورت ملا۔ اس کی عمدہ گیٹ اپ کے لئے ہاردک ودھائی۔ پتر کا نہایت اپ ٹو ڈیٹ ہے۔" (مس ... ایم۔ اے۔ دہرہ دون)

بہت پسند کیا گیا "آریہ سماج میں آپ کا رسالہ آیا۔ بہت پسند کیا گیا۔ میرے نام جاری کر دیجئے۔" (دگن ناتھ سچدیو سیالکوٹ)

"آریہ ورت" (ہندی) (ماسک)

پنجاب کی ایک مات سچتر آریہ پتر کا

سمپادک: شکنتلا دیوی ہندی بھوشن

سنچالک: شری ہنس راج ودیاودھی (؟)

چندہ سالانہ ۲ روپیہ

آج ہی خریدار بن جائیے۔

(منیجر آریہ ورت لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تہذیب کے اشارے

وہ راز جو تم پوشیدہ رکھنا چاہتے ہو۔ کسی پر ظاہر مت کرو۔ اپنی بات کو جتنا تم پوشیدہ رکھ سکتے ہو۔ اتنا دوسرا ہرگز نہیں رکھ سکیگا۔ (سعدی)

سب سے افضل انسان وہ ہے۔ جو اپنی اصلاح کے لئے سب سے زیادہ کوشش کرتا ہے۔ (سقراط)

مجھے تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ دوسروں سے انصاف چاہنے کا زود اثر طریقہ یہ ہے۔ کہ آدمی دوسروں کے ساتھ انصاف کرے (مہاتما گاندھی)

اپنا دچار ہر کسی سے مت کہو۔ اور بنا دچارے کوئی کام نہ کرو۔ میل جول سب سے رکھو لیکن منہ کسی کو مت لگاؤ۔ باتیں سب کی سنو۔ پر اپنی بات چند لوگوں سے کہو۔ سب کی رائے سن لو۔ پر کسی بات کا یکدم فیصلہ نہ کر ڈالو۔ (شیکسپیئر)

سمندر میں بیشمار ہیرے جواہرات لال رتن وغیرہ پڑے ہیں۔ اگر تم کو ایک ہی ڈبکی میں کوئی رتن وغیرہ نہ ملے۔ تو سمندر کو ہی رتنوں سے خالی نہ سمجھو۔ پھر کوشش کرو۔ کبھی نہ کبھی تو تمہیں کامیابی ہوگی ہی۔ (رام کرشن پرمہنس)

برائی نہ دیکھو۔ برائی نہ سنو۔ اور بری باتیں نہ کہو۔ تو خراب سوسائٹی خود تم سے دور بھاگے گی۔ (نبیشم)

صنعت (بیکاروں کیلئے روزگار) حرفت

کانچ اور چینی کے برتن صاف کرنیکا مکسچر

نوشادر ڈیڑھ چھٹانک۔ پانی دو بوتل۔ الکوحل پاؤ بوتل۔ تمام اشیاء باہم ملاکر رکھ چھوڑیں بوقت ضرورت برتنوں پر مل دیں۔ جب خشک ہو جائے تو کسی صاف کپڑے سے صاف کر دیں۔ بالکل نئے برتنوں کی طرح چمکدار ہو جاینگے۔

عینک صاف کرنے کا مصالحہ

سمندر جھاگ لیکر اس کے اوپر کا سخت چھلکا جو سیپ جیسا ہوتا ہے۔ چاقو سے اتار دیں۔ باقی سمندر جھاگ بہت باریک پیس لیں۔ اور اس میں دسواں حصہ گیرو بہت باریک پیس کر ملا لیں۔ یہ عینکوں کے صاف کرنے کا بہت عمدہ مصالحہ بن جائے گا۔ شیشیوں میں بھر کر اندر خوبصورت لیبل لگا کر فروخت کر سکتے ہیں۔ اس کو ملنے سے شیشے نہایت صاف اعلےٰ درجہ کے ہو جاتے ہیں۔ اگر آئینہ پر ملیں۔ تو آئینہ صاف ہو جائیگا۔ اگر سمندر جھاگ میں گیرو شامل نہ کریں۔ تو دانت صاف کرنے کے لئے نہایت عمدہ منجن ہے۔

آملہ ہیر آئیل (بالوں کا آملہ تیل)

آملہ چھلچھلیرہ۔ دھنیا۔ ہاؤبیر۔ پانڑی۔ بال چھڑ۔ پان کی جڑ۔ مہندی کے پتے۔ ہر ایک پاؤ پاؤ بھر ایکبار دس سیر پانی میں بھگو دیں۔ اور دس سیر تل کا تیل صاف کیا ہوا ملاکر نرم آگ پر پکا دیں۔ جب تمام پانی خشک ہو جاوے۔ تب تیل کو چھان کر علیحدہ کر لیں۔ یہ سب سے اعلےٰ قسم کا بالوں کا تیل ہے۔ جو باقی رہ جائے اس میں پھر تیل تل اور پانی ملاکر درجہ دوم کا بالوں کا تیل بن جائے گا۔ ان تیلوں میں ریڈ روز Reck [illegible] کا سینٹ جو کہ ولایتی خوشبو ہے۔ حسب مرضی ملا لیں۔ زیادہ خوشبودار بن جائے گا۔

ریشمی اور اونی کپڑوں کو بغیر پانی صاف کرنا

(ڈرائی کلین)

(۱) کپڑے کا داغ یا چکنائی حصہ بنزائن (Ben sine) میں تھوڑی دیر کے لئے ڈبو دیں۔ اور پھر سخت برش سے اسے صاف کریں۔ اگر ضرورت پڑے تو برش کو بھگو بھگو کر رگڑیں۔ چکنائی اور داغ دور ہو جائیں گے۔ بنزائن یہ امریکن پٹرولیم یعنی امریکہ کے کسی پتھر کے تیل کا خالص مقطر جوہر ہے۔ جو ریشمی اور اونی کپڑوں پر سے میل اور چکناہٹ دور کرنے کے لئے ایک نہایت عمدہ دوا ہے۔ (۲) پانی میں نوشادر ملاکر اونی کپڑے دھونے سے کپڑے ملائم ہو جاتے ہیں۔ [illegible]

کیا آپ جانتے ہیں

روئے زمین کے اوقات

جب وقت کلکتہ میں شام کے چھ بجتے ہیں۔ دوسرے ممالک میں کیا وقت ہوتا ہے۔ یعنی کلکتہ چھ بجے میں آٹھ منٹ شام

گرین وچ - دوپہر کے ۱۲ بجے
بریسلز ۱۲ بجکر ۱۵ منٹ دوپہر۔ ڈبلن [illegible]
پیکن (چین) ۸ بجنے میں ۱۵ منٹ باقی [illegible]
روما - ایک بجنے میں ۱۰ منٹ دوپہر
نیو یارک - ۷ بجکر ۵ منٹ صبح
سڈنی - ۱۰ بجکر ۵ منٹ دوپہر
واشنگٹن - ۷ بجنے میں ۸ منٹ صبح
امسٹرڈم - ۱۲ بجکر ۲۰ منٹ دوپہر
برلن - ایک بجنے میں ۵ منٹ دوپہر۔ جنیوا ۱۲ بجکر [illegible]
پیرس - ۱۲ بجکر ۹ منٹ دوپہر
اڈنبرا - ۲ بجکر ۵ منٹ ”
سیڈنڈ - پونے ۱۲ بجے ”
پیٹروگراڈ - ۲ بجے ”
ویانا - ۱ بجکر ۵ منٹ ”
ہیمبرگ - ۱۲ بجکر ۴۰ منٹ ”
قسطنطنیہ ۲ بجنے میں ۵ منٹ باقی دوپہر

”مگدھ ہو جاتا ہوں“

چودھری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل سکول چلکانہ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری پنڈت چملاوپیدی ایڈیٹر پرکاش لاہور کو لکھتے ہیں:۔

”کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے آپکی تصانیف گیتا گان (گیتا کا شلوک وار سرل اور میٹھے دوہوں میں سمپورن انوواد ہندی ۸ ر اردو ۶ ر) رشی گان (رشی دیانند کی ۱۸ ادھیاؤں میں مکمل جیونی منظوم اردو ۴ ر ہندی ۴ ر) اپ نشدگان (ایشا واسیہ اپنشد کا انوواد دوہوں میں اردو ۲ ر ہندی ۳ ر) ہنتیشی رامائن (بالمیکی رامائن کا سار دوہوں میں ہندی ار اردو ۲ پیسے) سندھیا گان (ویدک سندھیا اور اس کے منتروں کا ارتھ ایک ایک دوہے میں۔ سندھیا میں من نہ لگنے کی شکایت کرنے والے اس سے خود لابھ اٹھا دیں۔ اور دوسروں میں مفت بانٹیں۔ قیمت اردو یا ہندی ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ۔ محصولڈاک سو کا ۸ ر) منگوائی تھیں۔ انہیں میں روز پڑھتا ہوں۔ ان کے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مگدھ ہو جاتا ہوں۔“

اگر آپ بھی ہردہ کی سچی شانتی چاہتے ہیں

تو مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ اور اردو میں ۱۲؍ (محصولڈاک ۳ ر) منی آرڈر سے بھیجکر منگوا کر ضرور سوادھیائے کریں۔

منیجر ”پرکاش“ لاہور

FREE مفت بالکل

مجرب دوائیاں۔ سرمہ چودہان۔ منجن گنگوتی۔ بال صفا پوڈر۔ جل جانے کی دوا۔ مرہم وغیرہ بالکل مفت حاصل کرنے کا راز اور جادو صحت ۱ ر کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر صرف ماہ رواں میں ہی منگا لیجئے اور تمام عمر فائدہ اٹھائیے۔ آگے جا کے یہ راز کسی قیمت پر بھی نہ ملیگا۔ اپنے اشتہار بذریعہ ڈاک مفت تقسیم کرائیے۔

حکیم بانکے لال بہادر گڑھ۔ ضلع میرٹھ (یوپی)

ادھیاپکہ کی ضرورت

ستھرا دیوی کنیا پاٹھشالا سیدپور ضلع جہلم کے لئے ایک تجربہ کار وشتی ہندی آریہ ادھیاپکہ کی جلد ضرورت ہے۔ گورمکھی جاننے والی کو ترجیح دی جاویگی۔ تنخواہ حسب لیاقت وتجربہ۔ مکان رہائشی مفت ملے گا۔ درخواستیں سرٹیفکیٹوں کی نقول اور تجربہ کے مفصل ذکر کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

ڈاکٹر امین چند (انچارج دیوان چند میموریل ہسپتال) منیجر ستھرا دیوی کنیا پاٹھشالا سیدپور براستہ دومان۔ تحصیل چکوال۔ ضلع جہلم۔

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجدینگے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گریجویٹ آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی۔

[illegible] & Co.
Karachi

ہر ایک شہر و قصبہ میں آریہ ویروں کی ضرورت

ویدک دھرم پرچار تنخواہ پر ستی کرتا ... کو کافی کے داموں پر ضلع ضلع اور گاؤں گاؤں میں پرچار کرنیکی اسکیم کو کاریہ روپ میں دینے کے لئے اُتساہی آریہ ویروں کی ضرورت ہے۔ درخواست تنگھر من لکھ کر پتہ پر بھیجیں۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

ضرورت ہے

ڈوبرا ہمن کلی آنہن آریہ یودکوں کے لئے ... تک تعلیم یافتہ ... سوسنتہ اور ... انی سوشیل ہیں۔ اور ان دونوں ... [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435.

Founder: M. Krishen ji B.A.

گذشتہ چھتیس (۳۶) سالوں سے

ہفتہ وار پرکاش لاہور

تار کا پتہ "پرکاش"

سالانہ للعہ
ششماہی عہ
برما صہ
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۶ جولائی ۱۹۴۱ء مطابق ۲۳ ہاڑ سمت ۱۹۹۸ | نمبر ۲۵

"تم کیا کرو؟"

از جناب روشن پٹیالوی۔ بی۔ اے

سبق آدمیت کے سب کو پڑھاؤ
ہر اک شخص کو گمرہی سے بچاؤ
جہاں کو محبت کے جوہر دکھاؤ
ہوں نیکی کے جذبات دل میں ہمیشہ
مٹاؤ دلوں سے غلامی کی ذلت
کرو وقت پر تم ہر اک کام پورا
نئی روح مردہ دلوں میں جو بھر دیں
مدد دل سے ہو بیکسوں مفلسوں کی
صداقت کے نشہ سے سرشار ہوں سب
ملے جن سے شہرت کرو کام ایسے
بہار حریت ہے ناراض ہم سے
طبیعت میں ہو انکسار و رفاقت
عیسائی ہو، مسلم ہو، ہندو ہو یا سکھ
اذیت نہ دو تم کسی کو کبھی بھی

ہر اک ذی نفس کو شرافت دکھاؤ
رہِ راستی پر جہاں بھر کو لاؤ
اور اک دوسرے کے دلوں کو ملاؤ
برے کی برائی کو تم بھول جاؤ
وطن میں حریت کی شمعیں جگاؤ
کہ تم قیمتی وقت کو نہ گنواؤ
کچھ ایسی ہوائیں وطن میں چلاؤ
یتیموں غریبوں کے تم کام آؤ
مئے صدق کے جام بھر کر پلاؤ
کہ تم نیکنامی کی دولت کماؤ
ریاضِ وطن میں اسے کھینچ لاؤ
تکبر کی آتش دلوں سے مٹاؤ
پیامِ اخوت ہر اک کو سناؤ
کبھی بھی کسی کے نہ دل کو دکھاؤ

ہو کافور تا کہ جہالت کی ظلمت
شمعِ علم سے دل کو روشن بناؤ

یجر وید — اوم — رگ وید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

ओं सोम रारन्धि नो हृदि
गावो न यवसेष्वा मर्य
इव स्व ओक्ये । १-९१-१३

اوم سوم رارندھی نو ہردی گاوو نہ یوسیشوا مریہ او سو او کیئے
(رگ وید ۹۱/۱۳)

شبدارتھ

سوم (گاوو نہ یوسے شو) جیسے جو کے کھیتوں کے بیچ میں گائیں ... کرتی ہیں۔ اور (مریہ سوے اوکیئے او) جیسے منشیہ نجی گھر میں ... کرتا ہے۔ ویسے ہی (نہ ہردی آرا ندھی) تم ہردہ میں آکر ... رمن کرو!

بھاوارتھ

رمو رمو ابھیرام
جیسے دھینو رملیں یَو۔ بن میں
بسیں منج نج سو کھیہ سدن میں
ویسے ہی پربھو! ہیرے من میں
وہرو تم او ری رام
بھگتوں کے پریم آرت ہردے میں
کرو ہرے! وشرام

(پرم ہنس)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر ادہارا کی تحقیقات و تجربات

اگر چھ ماہ تک روزانہ یہی عمل کیا جائے۔ تو شاگرد تمام امراض (روگ) کو ہلاک کر سکیگا۔ اور گناہ سے پاک ہو جائے گا۔ اور ایک سال تک یہ عمل جاری رکھنے سے اس کو تمام عناصر پر فتح حاصل ہو جائے گی۔ اور پھر ان کو جو حکم وہ دے گا۔ یہ وہی کریں گے

یوگ کے عمل کے دوران میں جو نشستیں (آسن) اختیار کی جاتی ہیں۔ ان کی تعداد ۸۴ سے کم نہیں ہے۔ لیکن ذیل میں چند نشستوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو عام طور پر کافی و وافی ہوں گی۔

یہ مختلف قسم کے آسن ایک پختہ عمر والے انسان کے لئے کچھ آسان نہیں ہیں۔ وجہ یہ کہ ہڈیاں پختہ ہو چکی ہوتی ہیں۔ اور ایسی حالت میں مختلف نشستیں اختیار کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے یہ عمل آغاز جوانی ہی میں شروع کرنا چاہیئے۔ تاہم ایک پختہ عمر آدمی بھی اگر ثابت قدمی و استقلال سے مشق جاری رکھے۔ تو ان مشکلات پر غالب آ سکتا ہے۔

پہلی نشست کو "سدھ آسن" کہتے ہیں۔ یوگی اپنی ٹانگوں کو اپنے نیچے تہ کر کے بیٹھتا ہے۔ ایڑیاں گدا (مقعد) سے ملی ہوتی ہیں۔ آنکھیں اوپر کی جانب ہوتی ہیں۔ گویا دونوں ابروؤں کے درمیان کی جگہ کو دیکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس عمل کے دوران میں جسم بالکل ساکن اور اچھی طرح تنا ہوا ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد تنفس کو باقاعدہ بنانے کی مشق کرے۔ دوران مشق میں معرفت کی باتوں کا تصور باندھے۔ شاگرد اس عمل سے گناہ سے پاک ہو جائے گا۔

اس خاص طریق پر اوپر کو دیکھنے سے اپنی ذات پر ہیپناٹزم کرنا آ جاتا ہے۔ وہ ہپناٹزم کرنے والے جنہیں بعض اوقات مخصوص مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ بھی اس طریق (عمل) سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس عمل سے بصارت پر بہت زور پڑتا ہے۔ اور بہت جلد تکان محسوس ہونے لگتی ہے۔

دوسری قابل ذکر نشست "پدم آسن" ہے۔ اس نشست کو باقاعدہ اختیار کرنے سے شاگرد ہر مرض سے شفا پا سکتا ہے۔ پہلے پالتی ماری جاتی ہے۔ بایاں پاؤں داہنی ران پر رکھا جاتا ہے۔ اور داہنا پاؤں بائیں ران پر۔ دونوں ہاتھ ایک دوسرے پر سے اس طرح گذارے جاتے اور رانوں پر رکھے جاتے ہیں۔ کہ داہنا ہاتھ بائیں ران پر اور بایاں ہاتھ داہنی ران پر ہو۔

اس نشست میں شاگرد اپنی نظریں ناک کی گھوڑی پر جماتا ہے۔ یہ امر قابل لحاظ ہے۔ کہ اس آسن سے بھی بصارت پر بہت زور پڑتا ہے نشست اس طرح ہونی چاہیئے۔ کہ زبان تالو کو چھوتی ہوئی دانتوں سے آ لگے۔ سر کو قدرے پیچھے کی جانب جھکا رکھنا چاہیئے۔ سینہ خوب تنا ہوا ہو سانس آہستہ آہستہ لو۔ اور پھیپھڑوں کو اس قدر بھرو جتنا وہ آسانی سے بھرے جا سکتے ہیں۔ اور پھر اسی طرح آہستہ آہستہ اور مساوی و یکساں طور پر سانس باہر نکالو۔

اس عمل سے جسم میں یکسانیت پیدا ہوتی ہے۔ اور تمام امراض کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ سہٹھ یوگ کا ایک بڑا مقصد یہ ہے۔ کہ اس کے ذریعہ سے کامل صحت اور دائمی زندگی حاصل کی جائے۔ ایک اور نشست "اگرہ آسن" ہے۔ اس میں ٹانگیں سامنے کی طرف پھیلا دی جاتی ہیں۔ (یہ نشست فرش پر اختیار کرنا چاہیئے) شاگرد بعد ازاں سر کو ہاتھوں پر ٹیکر اپنے زانوؤں پر رکھتا ہے۔ اور "پرانا یام" شروع کرتا ہے۔ (مسلسل)

وید کیا ہیں اور ان میں کیا ہے

وید کے متعلق ابتدائی ضروری واقفیت (نمبر ۱)

آج کل ایسی اوستھا آ چکی ہے۔ کہ مول وید کا گیان کسی کو نہیں ہے۔ اور وید کا سمرتیوں سے کیس سمبندھ ہے۔ اس کا بھی گیان کسی کو نہیں ہے۔ پرنتو نہ جانتے ہوئے ہر ایک منشیہ وید کے وشے میں کچھ نہ کچھ بولنا ہی رہتا ہے۔

وید ایک ہے یا چار؟

اس سمیہ وچارنیہ پرشن یہ ہے۔ کہ وید ایک ہے۔ یا چار ہیں؟ وید تریٔ بھی کہتے ہیں۔ تو کیا وید تین ہی ہیں۔ یہ پرشن یونہی ٹالنے والے نہیں ہیں۔ مہابھارت میں کہا ہے:-

विव्यास वेदान् यस्मात् स
तस्माद्व्यास इति स्मृतः ।।
(महाभारत आ० ६४।१३०)

جس کارن ایک وید کو ویست کیا۔ اس کارن کرشن دوایاین کو ویاس کہنے لگے۔ یہاں ویاس نے ایک وید کو ویست کیا۔ یہ بات مانی گئی ہے۔ پہلے وید ایک تھا۔ ویست کرنے کے پشچات وید انیک ہوئے۔ یہ اس کتھن کا تات پریہ ہے۔

شریمد بھاگوت میں بھی وشیش سپشٹتا کے یہی بات کہی ہے:-

एव पुरा वेदः प्रणवः सर्ववा-
…। देवा नारायणो नान्यः एको
…वर्ण एव च ।। (श्री भागवत ९।१४)

پراچین سمیہ میں وید ایک ہی تھا۔ دیو ... ہی مانا جاتا تھا۔ اور اگنی بھی ایک ہی تھی ... ورن بھی ایک ہی تھا۔ پراچین سمیہ میں ... تھا۔ اس کو کرشن دوپاین ویاس نے ... کیا۔ اور ایک کے چار وید بنائے۔ ایسا ... کا کارن بھی لکھا ہے۔ پہلے منشیہ بدھیمان ... بہت پرتبھا والے ... پالن کر کے ودّیا ابھیاس ... تھے۔ اس لئے سارے وید کا ادھیین ... تھے۔ پرنتو کلیگ میں لوگوں کی آیو شکتی ... اور بدھی گھٹ گئی۔ اس لئے ادھیین ... ہونیکی سنبھاونا نہیں رہی۔ اس لئے ... ویاس دیو نے ادھیین کرنیکی سگمتا کے لئے ... کے وبھاگ کئے۔

یگیہ میں ہوتر آدھ وریو۔ اودگاتر ... براہم نامک چار کرم ہوتے تھے۔ اور ان کو ... کچھ وشیشٹ منتروں کا پریوگ کیا جاتا تھا ... کے منتر اکٹھے کئے۔ ان کا نام "رگ وید" رکھا ... وبرہ کے منتروں کے سنگرہ کا نام "یجر ... اودگاتر کے منتر سنگرہ کو "سام وید" ... اور براہم منتر سنگرہ "اتھرو وید" نام ... ہوا۔

آجکل ان سنہتاؤں میں بھی ہم دیکھتے ... سام وید منتر ۷۵ منتروں کے سوائے ... سب کے سب منتر رگ وید کے ہی ہیں۔ یجر ... ۰۰ منتر رگ وید کے ہیں۔ اور اتھرو وید ... ۲۰۰۰ منتر رگ وید کے ہیں۔ اس سے ... ہے۔ کہ مول ایک ہی وید ہوگا۔ جس کے چار ... کے سوکریہ کے لئے کئے گئے ہونگے ... ہی ایسے چار وید ہوتے۔ تو اتنے منتر ... آنے کی آوشیکتا نہ ہوتی۔ آج کل کی وید منتر ... ویوستھا یگیہ پدھتی کے ... ہی انوسار کی ... وید کا ایک ماتر ادیشیہ یگیہ ہی ہے۔ ... ادھک سے سدھ نہیں ہو سکتا۔ اس ... سکتے ہیں۔ کہ وید نو وشیش گیان ... پرورتت ہوئے تھے۔ ان سب کا ایک ... ہونا۔ ان لوگوں کے لئے کٹھن ہوا۔ اس ... کے سمیہ جس یگیہ پدھتی کے انوسار ... پرچارت ہوا۔

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

قایم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ - ایک کروڑ روپیہ

فروخت و جاری شدہ سرمایہ - ۵۰ لاکھ روپیہ

ادا شدہ سرمایہ ۲۶,۷۷,۳۱۲ روپیہ

محفوظ شدہ سرمایہ - ۱۵۱۵۳۶۸ روپیہ

ورکنگ کیپٹل (جیسا کہ ۳۱ دسمبر کو تھا) ۹۱۵۴۰۰۰ روپیہ

صدر دفتر

دی مال ———— لاہور

چیئرمین

رائے بہادر دیوان بدری داس

برانچیں

تمام پنجاب اور ہندوستان کے تجارتی شہروں میں

ایجنسیاں

احمد آباد - رنگون - لنڈن - نیویارک وغیرہ

ہر قسم کا بنکنگ بزنس معہ فارن ایکسچینج کے واجبی شرح پر کیا جاتا ہے۔

بی - این - پوری - بی - اے - ایل - ایل - بی

منیجر ہیڈ آفس لاہور

یودھراج سیکرٹری

بندوقیں فلبیر والو اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجے جائیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹڈ آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی۔

Suliman Omer & Co. Karachi

ہر ایک شہر و قصبہ میں آریہ ویروں کی ضرورت

ویدک دھرم کے پرچار نمتّا مہرشی کرت گرنتھوں کو کاغذ کے داموں پر ضلع ضلع اور گاؤں گاؤں میں پرچار کرنے کی اسکیم کو کاریہ روپ میں لانے کے لئے اتنا ہی آریہ ویروں کی ضرورت ہے۔ اپنی درخواست شیگھر نمن لکھت پتہ پر بھیجیں

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اُتسووں کے پروگرام میں پریورتن کی آوشکتا

از قلم ماسٹر گوردتا مل جی ویدک مشنری

سوامی سوتنترانند جی دستری مہاتما نارائن سوامی جی نے کن دُکھ سے بھرے الفاظ میں کئی بار آریہ سماجوں سے نویدن کیا ہے۔ کہ موجودہ کیرتن رس کی عادت کو چھوڑ دو۔ بہت اُپدیش سُننے کی بجائے تھوڑے اُپدیشوں پر عمل کرو۔ بہت حکیموں کا مریض کبھی راضی ہونے میں نہیں آتا۔ ایک پرہیز رکھنے والا مریض اگر اس کی دوائی کا دوھی پورک سیون کرتا ہے۔ تو بسا اوقات وہ راضی ہو جاتا ہے۔ مگر ایک دن میں کئی حکیم بدلنے والے ڈھلمل یقین مریض کا بھگوان ہی راکھا ہے۔ ٹھیک اسی موٹی بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آپ وچاریں۔ کہ بہت لیکچروں اور بھجنوں کے سننے سے اپنا وقت اور دھن ضائع کرنے سے کیا پراپت ہوتا ہے؟ مفت میں سبھا پر بوجھ اور اُپدیشکوں کو تکلیف دی جاتی ہے۔

اس پر لُطف یہ کہ کئی سماجوں کے کرم چاری اُپدیشک اور بھجنیک تو بہت سنکھیا میں بلا لیا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے پورا وقت ہی نہیں دیا جاتا۔ اور کئی استھانوں پر کیول اس لئے کہ کوئی اُپدیشک اس وجہ سے ناراض نہ ہو کر چلا جائے۔ کہ اس کو نمنترت کیا گیا۔ مگر وقت نہیں دیا۔ کرمچاریوں کو اپنا پروگرام ضرورت سے زیادہ طویل کرنا پڑتا ہے۔ اور اس پر لُطف یہ کہ بعض سماجوں کے جلسوں میں سُننے والوں کی تعداد سنانے والوں سے بہت کم ہوتی ہے۔ میں نے ابھی ابھی ایک ایسی حالت اپنی آنکھوں دیکھی ہے۔ میں اس سماج کا نام پرکاشت کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ مگر اتنا ضرور کہوں گا۔ کہ ایشور کے واسطے اس خیال کو دل سے نکال دو۔ کہ جلسہ کی کامیابی کا دار و مدار اُپدیشکوں کی سنکھیا پر ہے۔ ہرگز نہیں۔ یدی آپ نے کسی سماج کی اُنتی کا امتحان لینا ہو۔ تو اس کے کرمچاری نمن لکھت پرشنوں کا حل خود ہی کریں:-

(۱) کیا گت ورش سے سبھا سدوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ (۲) کیا سماج کے ستسنگ باقاعدہ ہوتے ہیں۔ اگر پہلے ہفتہ وار ہوتے تھے۔ تو کیا اب روزانہ ہوتے ہیں؟ (۳) کیا سماج کی حاضری دن بدن بڑھ رہی ہے یا صرف جلسوں پر ہی اس کے سبھا سدوں کے درشن ہوتے ہیں؟ (۴) کیا سبھا سدوں کے گھروں میں سندھیا ہون باقاعدہ ہوتے ہیں۔ اور چھتر سدھار کی طرف توجہ دی جا رہی ہے؟ (۵) کیا کسی سبھاسد نے گت ورش کی اپیکشا میں کوئی خاص اُنتی یا کسی دھارمک پہلو میں کامیابی حاصل کی ہے؟ (۶) کیا اس سماج کے سبھا سدوں کا آپس میں سلوک پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ اور ایک دوسرے کے دُکھ سکھ میں شامل ہوا کرتے ہیں؟ (۷) کیا سماج کے اُپ نیموں کی پالنا ہو رہی ہے؟ (۸) کیا ان کے پریواروں میں ویدک دھرم پر پچھلے سال کی نسبت زیادہ شردھا پیدا ہو رہی ہے۔ اور کتنے سجن پریوار سمیت سادھارن ادھیویشن میں درشن دیتے ہیں؟ (۹) کیا وہ پہلے سے زیادہ سوادھیائے شیل اور کرم کانڈی بن رہے ہیں؟ (۱۰) کیا ان کے گھریلو جیون اور پبلک جیون میں ہر سال زیادہ سامانتا ہو رہی ہے؟۔

آپ خود یہ اور اسی قسم کے کئی پرشن اپنے دل سے پوچھیں۔ اور اپنی سماج کی ترقی کا اندازہ سویم ہی لگا لیویں۔

نہ صرف اپروکت دو ودیہا نو بھاوں نے ہی جلسوں میں ادھک اُپدیشوں کے ہونے پر اپنا دُکھ پرگٹ کیا ہے۔ بلکہ ہر ایک سماج کے ہتیشی اور بہی خواہ سماجوں کی اس موجودہ روش کا دل سے شاکی ہے۔ اس لئے نرنتا پوروک پرارتھنا ہے۔ کہ اس پر نظر ثانی کر کے اپنے جلسوں کی شان کسی ٹھوس کام کرنے سے ہی بڑھاویں۔

کیا ستیارتھ پرکاش دو آنہ میں ملنا کٹھن ہے؟

آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کی سکیم

عیسائیوں دوارا بائبل، مسلمانوں دوارا قرآن اور ہندوؤں دوارا کلیان و گیتا آدی کو کچھ پیسوں میں پرچارت ہوتے دیکھ کر آریہ لوگ ایک آہ بھرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ کیا ہی اچھا ہوتا۔ یدی مہرشی دیانند کرت گرنتھ اور ویدآدی دھارمک پستکیں بھی اسی پرکار سستے داموں میں پرچارت ہوتیں!

مہرشی دیانند کو نروان ہوئے آج ۵۰ ورش سے ادھک ہو گئے۔ آریہ مہانو بھاوں نے لاکھوں روپے بڑی بڑی سنستھاؤں کے چلانے میں دان دیئے۔ اور پرتی ورش دیتے رہتے ہیں۔ پرمکھ آریہ سماچار پتر بائیبل پرچار آدی کے وِوَرن دیا کرتے ہیں۔ اور آریہ اُپدیشک بھی ویاکھیانوں میں اس کا اُلیکھ کر کے جنتا سے اپنی دھارمک پستکوں کے پرچار کی اپیل کیا کرتے ہیں۔ پرنتو دُکھ اور آشچریہ کا وشے ہے۔ کہ اب تک اس دشا میں کوئی سُدرڑھ کاریہ نہیں کیا گیا۔

آریہ ساہتیہ منڈل نے سب سے پرتھم اس طرف دھیان دیا۔ اور ستیارتھ پرکاش ۴ آنے میں سنسکار ودھی ۳ آنے میں رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا ۶ آنے میں پرکاشت کر کے جو آشچریہ جنک کاریہ کیا ہے۔ وہ کسی سے چھپا نہیں ہے۔ ابھی تک منڈل نے بنا کسی سے کوئی دان یا چندہ لئے ہی یہ کاریہ کیا ہے۔ اس کے اس کاریہ سے آریہ سماج کا کتنا پرچار ہوا ہے۔

آپ اس سے انومان کر لیں۔ کہ اب پہلے کی اپیکشا ۱۰ گُنا ادھک یہ پستکیں نکل رہی ہیں۔ پرنتو منڈل کو ابھی اس سے سنتوش نہیں ہے۔ وہ تو چاہتا ہے۔ کہ ۲۰، ۲۵ گُنا پرچار بڑھے۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جب ان کے مولیہ اور کم ہو سکیں۔ لڑائی کے کارن کاغذ کی بہت مہنگائی ہو گئی ہے۔ اور اس سے مولیہ بھی بڑھانا پڑا ہے۔ پرنتو یدی نمن لکھت آیوجنا جنتا سویکار کر لے۔ تو منڈل سدا کے لئے

ستیارتھ پرکاش کا مولیہ دو آنے

کرنے کو تیار ہے۔ آیوجنا اس پرکار ہے۔ کہ جنتا ۲۵ ہزار روپیہ اکٹھا کر کے ایک چرستھائی کوش منڈل کے ہاتھ میں دیدے۔ منڈل اس سے سدا دو آنہ میں ستیارتھ پرکاش جنتا میں پرچارت کرتا رہے گا۔ نتو روپے سے ادھک دانی سجنوں و سماج کے نام بھی وہ سدا پُستک میں پرکاشت کرتا رہے گا۔ جس سے ان کے نام بھی جہاں جہاں ستیارتھ پرکاش جاویگا۔ سمرن رہیں گے۔

اسی پرکار یدی ۲۵ ہزار روپے اور ہو جاویں گے۔ تو سنسکار ودھی ایک آنہ میں رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا سوا آنے میں پرچارت کرنے کا پربندھ کیا جاوے گا۔ ابھی ہم کیول ستیارتھ پرکاش ہاتھ میں لیتے ہیں۔ اردو، انگریزی و انیہ بھاشاؤں کا کاریہ بھی منڈل بھوشیہ میں ہاتھ میں لیگا۔ یدی جنتا نے اس پرکار کے استھائی کوش بنانے میں یوگ دیا۔ جہاں کروڑوں روپے کے دان ہیں۔ وہاں بھی بائیبل جتنے الپ مولیہ میں نہیں ملتی۔ پھر کیا ستیارتھ پرکاش کے لئے آریہ جنتا ۲۵ ہزار بھی کرنے میں سمرتھ نہ ہوگی؟ ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ پرتی ایک آریہ سماج و آریہ پُرش اس مہان یگیہ میں اپنی آہوتی دینے میں سنکوچ نہ کرے گا۔

ہم نے ایک ہزار، پانچسو، ایکسو، پچاس پچیس، دس، پانچ و ایک روپیہ کے ٹکٹ جاری کئے ہیں۔ جس سے پرتی ایک نر ناری اپنی پرکی شکتی کے انوسار انہیں لیکر اس پوتر کاریہ میں یوگ دے سکے۔

ستیارتھ پرکاش دو آنہ میں پرچارت کرنیکا کرم یہ ہوگا۔ کہ جو جو سجن یا سماج جتنے روپے اس کوش میں جمع کرے گا۔ اس کی آدھی پرتیاں وہ پرتی ورش دو آنہ میں سویم لے سکیگا۔ یا دوسروں کو دلا سکیگا۔

(اگلے صفحہ پر)

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سکھ پرچار کانفرنس علیگڑھ پر یگیوپویت اُتارے گئے

یو۔ پی میں ساڑھے پانچ لاکھ ہندو سکھ بنائے جا چکے ہیں۔

(کانفرنس کے پنڈت دیوراج آریہ مشنری دوارا آنکھوں دیکھے حالات)

یکم ۱۰ جون کو علی گڑھ میں سنکیت پرانت کی تیسری سکھ دھرم پرچار کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اتفاق سے میں بھی اُن دنوں میں وہاں موجود تھا۔ اس سے پیشتر گورکھپور اور بلند شہر میں ہمارے بھائی دو کانفرنسیں منعقد کر چکے تھے۔ اس موقعہ پر وہاں کی نمائش گاہ میں ایک شاندار پنڈال بنایا گیا تھا۔ یو۔ پی کے مختلف اضلاع اور پنجاب کے کچھ شہروں و دہلی سے تئیس پچیس ہزار سکھ بھائی اس میں شامل ہوئے۔ پردھان کانفرنس ماسٹر تارا سنگھ کا جلوس ہاتھی پر نکالا گیا۔ اُن کے ساتھ بیس ہاتھی اور بھی تھے۔ شہر کی ہندو جنتا نے ماسٹر جی کا خوب ہار دے سواگت کیا۔ اور کانفرنس کے لئے مالی سہایتا بھی دل کھول کر دی۔ جلوس نہایت شاندار تھا۔ مجھے جس بات کو دیکھکر سخت حیرانی ہوئی۔ وہ یہ تھی۔ کہ اس پرانت کے ہندوؤں اور آریہ

سماجیوں نے سکھ مت پرچار کی بیماری کو روکنے کا کوئی پریتن نہیں کیا۔ اُنہیں یہ معلوم ہی نہیں۔ کہ ہمارے سکھ بھائی اپنے آپ کو ہندو کہنا کسر شان سمجھتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو ہندوؤں سے بالکل الگ خیال کرتے ہیں۔ کونسلوں و اسمبلیوں میں وہ اپنی جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ سرکاری ملازمتوں میں بھی اپنی آبادی کے تناسب پر اُنہیں نمائندگی حاصل ہے۔ انہوں نے نہ صرف دھارمک طور پر ہندوؤں سے الگ ہونیکی کوشش کی ہے۔ بلکہ پولیٹیکل اور ثقافت راج نیتک طور پر بھی وہ ہندوؤں سے الگ ہو چکے ہیں۔ ایسی صورت میں یو۔ پی کا ہندو یہ نہیں جانتا۔ کہ ان میں جو ہندو بھی سکھ مت کو گرہن کرتے جا رہے ہیں۔ وہ اپنے پرانت کے ہندوؤں کی تعداد میں کمی واقع ہونے کا موجب بن رہے ہیں۔ اور وہ لوگ دھارمک اور راج نیتک طور پر بھی ہندو جاتی کو بھاری نقصان پہنچا

رہے ہیں۔ سنکیت پرانت کا ہندو سکھوں کو اپنا رکھشک تصور کرتا ہے۔ اور اُن کو ہندو ہی سمجھتا ہے۔ جو کہ درحقیقت ایک بھاری بھول ہے۔

علی گڑھ سکھ کانفرنس پر بیس ہزار سے زیادہ ہندوؤں نے سکھ مت کا امرت پان کیا ہوگا۔ جس درشیہ کو دیکھکر مجھے نہایت دُکھ ہوا۔ وہ یہ تھا۔ کہ برہمن اور کھشتریوں کے یگیوپویت اُتار دیئے گئے۔ اور اُن کے ستھان پر اُنہیں کرپانیں دی گئیں۔ اس پرانت کے کسی برہمن اور کھشتری نے سکھ مشنریوں کی اس کارروائی کے برخلاف صدائے احتجاج بلند نہیں کی۔ ان بیس بائیس ہزار ہندوؤں میں جنہوں نے امرت پان کیا۔ اُن میں برہمن، کھشتری، جاٹ اور ویشیوں کے ساتھ ہریجن بھی شامل ہیں۔

میں نے کئی بھائیوں سے جب دریافت

جو ادھکاری دان پدی کوئی ویکتی ایک ہزار روپیہ جمع کرتا ہے۔ تو اُسے پرتی ورش ۵۰ ستیارتھ پرکاش دو آنہ میں ملتے رہیں گے۔ جو ایک سو جمع کرائیگا اُسے ۵ ملیں گے۔ دھن دینے والے سبھی کو ستیارتھ پرکاش لینا آوشیک نہ ہوگا۔

اس کوش میں دھن لگانے والے ویکتی و سماجوں کو ایک اور بھاری رعایت یہ ملے گی۔ کہ اُنہیں منڈل دوارا پرکاشت انیہ پستکیں پونے مولیہ پر ملا کریں گی۔

یدی کسی سمیہ کسی ویکتی کی اچھا اپنا روپیہ اس کوش میں نہ رکھنے کی ہو گی۔ تو اس کے جمع کئے ہوئے دھن کی منڈل کی انیہ پستکیں رعایتی مولیہ پر وہ لے سکیگا۔

یدی منڈل اکت مولیہ پر ستیارتھ پرکاش پرکاشت نہ کر سکے۔ تو داتا اپنا کُل روپیہ نقد واپس لے سکیگا۔

کہیئے کیا اتنی سودھائیں پراپت ہونے پر بھی آپ اس کوش کی پورتی نہ کریں گے۔

نوٹ :۔ یدھ آدی وشیش کارنوں سے کاغذ آدی کے مولیہ گھٹنے و بڑھنے پر اسی انوپات سے ستیارتھ پرکاش کے مولیہ میں بھی وشیش وردھی و نیونتا کی جاسکیگی۔

جو دوناسردا کے لئے اپنا روپیہ اس فنڈ میں ڈپازٹ نہیں کر سکتے۔ وہ ۳ ورش پشچات کبھی بھی ایک ماس کی سوچنا دے کر اپنا روپیہ لوٹا سکتے ہیں۔

نویدک :۔

متھرا پرشاد شیوہرے

منیجنگ ڈائرکٹر

"آریہ ورت" کا گھر گھر چرچا

دل خوش ہو گیا "ڈالٹن گنج کے پستکالیہ میں آریہ ورت پڑھا۔ دل خوش ہو گیا۔ ہمارے نام سال بھر کے لئے جاری کر دیں۔" (سپاہی لال پھول چند ناتھ نگر)

پتنی خوش ہو گئی "آریہ ورت پترکا ملی۔ ہماری دھرم پتنی نے اسے پڑھا۔ تو بہت خوش ہوئی۔ ایک ورش کے لئے جاری کر دیں۔" (نتھو لال آریہ فرخ آباد)

ہندی سنسار میں ایک ماتر "میرے وچار میں آریہ ورت سارے ہندی سنسار میں ایک ماتر سچتر پترکا ہے۔ جو استری اُپیوگی سُندر لیکھوں کا انی پسندر سنگرہ ہوتی ہے۔" (کماری شری کملا بلاس پور سی۔ پی)

سب سے اُتم پترکا "آپ کی پترکا آریہ ورت کو کنیائیں بہت پسند کرتی ہیں۔ ان کی سمتی ہے۔ کہ یہ سروتم پترکا ہے۔" (پریم لتا گرودر بی۔ اے۔ بی۔ ٹی لاہور)

نہایت اپ ٹو ڈیٹ "آریہ ورت ملا۔ اس کی عمدہ گیٹ اپ کے لئے بدھائی۔ پترکا نہایت اپ ٹو ڈیٹ ہے۔" (مس بکبل مترا ایم۔ اے۔ ڈیرہ دون)

بہت پسند کیا گیا "آریہ سماج میں آپ کا رسالہ آیا۔ بہت پسند کیا گیا۔ میرے نام جاری کر دیجئے۔" (جگن ناتھ سیکرٹری سیالکوٹ)

(ہندی) "آریہ ورت لاہور" (ماسک)

(پنجاب کی ایک ماتر سچتر آریہ پترکا)

سمپادک — شکنتلا دیوی سدھانت بھوشن

سنچالک — شری ہنس راج ملا دلتوی

چندہ سالانہ دو روپے

آج ہی خریدار بن جایئے۔ (منیجر آریہ ورت۔ لاہور)

کیا۔ کہ وہ اپنے ست سناتن ویدک دھرم چھوڑ کر اس نوین مت کو کیوں گرہن کر رہے ہیں تو اُن کا جواب عام طور پر یہ تھا۔ کہ وہ اپنی رکھشا کے لئے ایسا کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ وہ دس اِنچ کی کرپان دھارن کر لینے سے سمجھتے ہیں۔ کہ ادھرمی اُن سے خوفزدہ ہو کر اُن پر حملہ آور ہونیکا حوصلہ نہیں کریں گے۔ اور جو کریں گے۔ تو وہ کرپان سے اُن کا مقابلہ کر سکیں گے۔ اُنہیں معلوم نہیں کہ لاٹھی اور تلوار سے بھی وہی شخص دشمن کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ جس کی بھجا اور آتما میں بل ہو۔ جس کی بھجا میں بل ہے۔ اُس کے ہاتھ میں اگر لاٹھی بھی ہے۔ تو وہ سینکڑوں کرپان دھاریوں پر حاوی ہو سکتا ہے۔ سب سے زیادہ حیرانی اس بات کی ہے۔ کہ یو۔ پی میں ۹۹ فیصدی ہندو ۱۴/۱۵ فیصدی دھرمیوں سے خائف دکھائی دیتا ہے۔ اور وہ ایسے سکھ بنکر کچھ۔ کڑا اور کرپان دھارن کر لینے میں سمجھتا ہے۔ اس پرانت کا ہندو اپنے مستقبل کا خیال نہ کرتے ہوئے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار رہا ہے۔

گذشتہ دو چار سال میں سنکیت پرانت میں پانچ لاکھ پچاس ہزار ہندوؤں نے سکھ مت کو گرہن کیا۔ جیسا کہ اس کانفرنس پر اعلان کیا گیا۔ اُن کے لئے کانفرنس ہذا پر پنجاب کی طرح جداگانہ پولیٹیکل حقوق کا مطالبہ گورنمنٹ سے کیا گیا ہے۔ پردھان کانفرنس ماسٹر تارا سنگھ جی کی خدمت میں لوکل ہندوؤں کی طرف سے ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔ جواب میں ماسٹر جی نے فرمایا۔ کہ وہ ہندو نہیں ہیں۔ سکھ اقلیت میں ہیں۔ وہ اقلیت میں ہی رہنا چاہتے ہیں۔ یہ جواب کہ میرے خیال میں پردھان کانفرنس نے اپنی پوزیشن ٹھیک طور پر واضح کر دی ہے۔ جواب سے ہندوؤں کی آنکھیں کھل جانی

ٹرینڈ ادھیاپکہ کی ضرورت

ویدک کنیا پاٹھشالا اوہری چوک بٹالہ کی جماعت کیلئے ایک ایسی تجربہ کار ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ میٹرک جے۔ وی یا میٹرک جے۔ اے۔ وی پاس ہو۔ آریہ سماجی خیالات رکھنے والی کو ترجیح دی جاویگی۔ چھٹی جماعت کو سب مضمون پڑھا سکے۔ درخواستیں انگریزی میں ہوں۔ عرضی کے ساتھ سرٹیفکیٹوں کی نقول آنی ضروری ہیں۔ بنام سیکرٹری آریہ سماج اوہری چوک بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ओ३म्

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

۲۳ ہاڑ سمت ۱۹۹۸ بکرم
بمطابق ۷ جولائی ۱۹۴۱ء

جلد ۳۷	دیانندابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲	نمبر ۲۵

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام ۲.

گُرُوکل شکشا پرنالی اور موجودہ طریقہ تعلیم میں فرق ہے؟ کیا یہ فرق کتابوں کا ہے۔ کتابوں کا بھی ہے۔ لیکن اس فرق کی وجہ سے گُرُوکل شکشا پرنالی کو موجودہ طریقہ تعلیم سے ممتاز نہیں کیا جا سکتا۔ ظاہر ہے۔ کہ سنسکرت کے علاوہ ایک مضمون اتہاس ہے۔ جس میں ان دونوں طریقوں میں فرق ہو سکتا ہے۔ ورنہ باقی مضامین میں فرق ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ کالجوں میں بھی یہی پڑھائی جاتی ہے۔ اور گُرُوکلوں میں بھی۔ گُرُوکلوں میں وُہی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ جو سرکاری یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ یا پڑھائی جا چکی ہیں۔ ان کے مصنف عام طور پر انگریز ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ گُرُوکلوں کے لئے کوئی خاص کتابیں تیار کرائی گئی ہوں۔ یونیورسٹیاں خاص احتیاط سے کورس کا انتخاب کرتی ہیں۔ ممکن نہیں۔ کہ ہم ان سے زیادہ احتیاط کر سکیں۔ ان کے انتخاب سے ہم فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ اور عام طور پر برہمچاریوں کے لئے وُہی کتابیں مقرر کرتے ہیں۔ جو یونیورسٹیوں کی طرف سے مقرر کی جاتی ہیں۔ حساب کے مضمون میں آپ کونسی گُرُوکلینا داخل کر سکتے ہیں۔ وُہی مضمون ہے وُہی کتابیں ہیں۔ وُہی فارمولے اور پڑھانے کا ڈھنگ۔ حساب پر بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں۔ کسی جگہ کوئی ایک کتاب پڑھائی جاتی ہے۔ تو کسی جگہ دُوسری۔ پروفیسر چاہے تو اس مضمون کو زیادہ روچک بنا سکتا ہے۔ یہ اس کی قابلیت پر منحصر ہے۔ اسی طرح ارتھ شاستر ہے۔ جس میں آپ کیا جدت پیدا کر سکتے ہیں۔ ارتھ شاستر کے دو حصے کئے جا سکتے ہیں۔ ایک وُہ جو ہندوستان سے باہر تعلق رکھتا ہے۔ اور دُوسرا وُہ جو ہندوستان سے متعلق ہے۔ انڈین اکنامکس کے متعلق مختلف سدھانت ہیں۔ ان سدھانتوں پر بے شمار کتابیں موجود ہیں۔ آپ جس سدھانت کو پیش کرنا چاہیں اس کے لئے مسالہ موجود ہے۔ سرکاری یونیورسٹیوں میں بھی انڈین اکنامکس کی کتابیں ہیں۔ بیشمار ہندوستانی پروفیسر ایسے ہیں۔ جو اپنے درشٹی کون سے ارتھ شاستر پڑھاتے ہیں۔ اس لئے گُرُوکل شکشا پرنالی میں یہ کوئی وشیشتا نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ سائنس ہے۔ اور اس کے بھی کئی وبھاگ ہیں۔ فزکس کیمسٹری، بیالوجی، زوآلوجی، جیالوجی وغیرہ۔ ان کے سدھانت نشچت ہیں۔ کچھ سکے پشچات آپ کوئی نیا سدھانت دریافت کر سکیں تو اور بات ہے۔ ورنہ سائنس کے پنڈتوں نے جو کچھ لکھا ہے۔ وُہی آپ کو ماننا اور پڑھانا پڑے گا۔ اور بعض حالات میں تو اس سے زیادہ ترقی کر لی گئی ہے۔ جو زمانہ حال کی دریافت ہے۔ ہمارے شاستروں میں تو پڑھائے جاتے ہیں۔ پراچین سمے میں غالب نہیں۔ پہلے اتنا وستار نہ تھا۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے اتنا وستار ہُوا ہے۔ کہ کیا کہوں۔ جب میں ڈگری کے امتحان میں شامل ہُوا۔ تو سائیکالوجی فلاسفی کا ایک حصّہ تھا۔ اب سائیکالوجی بطور خود ایک مضمون ہے۔ ایم۔اے کے امتحان میں سائیکالوجی ایک جداگانہ مضمون ہے۔ اسی طرح کیمسٹری اور فزکس اکٹھے پڑھائے جایا کرتے تھے۔ لیکن جُوں جُوں کھوج ہوتی گئی علم کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔ اور محسوس کیا گیا۔ کہ سائنس کی کسی ایک شاکھا میں پروین ہونا کٹھن ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے ہاں کسی سمیہ ایک ایک درشن کے علیحدہ علیحدہ پنڈت ہُوا کرتے تھے۔ اور ایک درشن کے سوا دوسرے ہی لوگ اپنی آیو دہنت کر دیا کرتے تھے۔ اسی طرح صرف ایک وشہ رہ جاتا ہے۔ جس میں آپ اپنا نرالا پن رکھ سکتے ہیں۔ اور وُہ ہے اتہاس۔ یورو پی وِدوانوں نے اپنے درشٹی کون سے بھارت کا اتہاس لکھا ہے۔ کھوج کے ساتھ یہ معلوم ہوتا جاتا ہے۔ کہ اس اتہاس میں کئی غلطیاں ہیں۔ اس لئے گُرُوکل چاہے تو اپنا علیحدہ اتہاس بنا کر پڑھا سکتا ہے۔ سورگیہ آچاریہ رام دیو نے اس بات کو محسوس کرتے ہُوئے بھارت ورش کا اتہاس لکھا تھا۔ اس کے تین بھاگ چھپ بھی چکے ہیں۔ عام اتہاس اس سدھانت پر آشرت ہے۔ کہ پراچین آریہ وحشی نہیں تو نیم وحشی ضرور تھے۔ بڑی بھلی کھیتی باڑی کر لیا کرتے تھے۔ وید چند ہزار برسوں کی کتاب ہے۔ اور اس سے ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں۔ جو انہیں ابینوری گیان نہیں رہنے دیتیں۔ جو بالک سکولوں میں یہ اتہاس پڑھتے ہیں۔ ان کی وید پر شردھا نہیں رہ سکتی۔ نہ اپنے بزرگوں پر کہاں ایک طرف رشی دیانند کا یہ دعوے کہ سرشٹی کی اُتپتی کو ایک ارب ۹۶ کروڑ سے زیادہ سال بیت گئے ہیں۔ اور کہاں آجکل کے اتہاسوں کا یہ سدھانت کہ پانچ ہزار برس سے پرے کچھ نہیں۔ وُہ یہ تو مانتے ہیں۔ کہ رگ وید سنسار بھر میں پراچین گرنتھ ہے۔ لیکن اس کی عمر چند ہزار برس سے زیادہ نہیں بتاتے۔ اس زہر سے اپنے بچوں کو بچانے کے لئے گُرُوکلوں میں بھارت کا اپنا اتہاس پڑھایا جا سکتا ہے۔ یہ ایک فرق ہے۔ جو مجھے جہاں تک مضامین کا تعلق ہے گُرُوکل شکشا پرنالی اور موجودہ طریقہ تعلیم میں نظر آتا ہے۔ یاد رہے۔ کہ یہ فرق صرف بھارتیہ اتہاس تک محدود ہے۔ ودیش کے اتہاس میں یہ فرق اُڑ جاتا ہے۔ ودیشوں کے سمبندھ میں ہمیں اتہاس کی وُہی پستکیں پڑھانی ہونگی۔ جو سرکاری یونیورسٹی میں پڑھائی جاتی ہیں۔ جو کچھ میں نے لکھا ہے اس سے سپشٹ ہے۔ کہ جہاں تک پڑھائی کا تعلق ہے۔ گُرُوکل شکشا پرنالی اور موجودہ طریقہ تعلیم میں کوئی زیادہ فرق نہیں۔ تو کیا سنسکرت گرنتھوں کا پٹھن پاٹھن گُرُوکلوں کو دُوسرے شکشالیوں سے ممتاز کرتا ہے؟ یہ بھی نہیں۔ کیونکہ ہم ہر اس سنستھا کو جہاں سنسکرت پڑھائی جاتی ہے۔ گُرُوکل کا نام دینے کو تیار نہیں۔ ایسی سنستھائیں بھی ہیں، جہاں سنسکرت پڑھائی جاتی ہے۔ لیکن آپ وہاں اپنے بالک کو بھیجنے کو تیار نہیں ہو سکتے۔ پھر یہ نہیں۔ کہ سنسکرت میں جو بھی چیز لکھی گئی ہے۔ اچھی ہے۔ اس میں بھی خراب کتابیں ملتی ہیں۔ اور ان سے بچوں کو بچانا ضروری ہے۔ ہندی میں تو اس قسم کا بہت سا ساہتیہ ہے۔ جو بچوں پر خراب اثر ڈالتا ہے۔ ہمارے سامنے کئی بار یہ اندولن اُٹھتا ہے۔ کہ سنسکرت کی پاٹھ ودھی میں پریورتن ہونا چاہیئے۔ سرکاری یونیورسٹیوں کی سنسکرت پاٹھ ودھی میں کئی ایسے گرنتھ ہیں۔ جنہیں اشلیل کہا جا سکتا ہے۔ اور ہماری طرف سے کوشش جاری ہے۔ کہ وُہ گرنتھ بدل دیئے جائیں۔ یا کم از کم ان میں سے اشلیل حصّے نکال دیئے جائیں۔ اس سدھانت ہُوا۔ کہ سنسکرت کی پڑھائی بھی کسی سنستھا کو گُرُوکل نہیں بناتی۔

تو گُرُوکل کی وشیشتا کیا ہے؟ اس کا جیون؟ گُرُوکل کے دو حصّے ہیں۔ ایک ودیالیہ اور دُوسرا آشرم۔ میں بتا چکا ہُوں۔ کہ جہاں تک ودیالیہ کا تعلق ہے۔ وُہ ورتمان ودیالیوں سے بھِن نہیں ہو سکتا۔ رہ گیا آشرم۔ اس کے آدھار پر ہم گُرُوکلوں کو خاص چیز بنا سکتے ہیں۔ آج حالات بدل چکے ہیں۔ اور اس لئے ہمیں بھی کئی پریورتن کرنے پڑے ہیں۔ اور سب سے بڑا پریورتن یہ ہے۔ کہ ہم برہمچاریوں کو ان کے شکشا کال میں ان کے گھر جانے سے روک نہیں سکے۔ جب پہلے پہل گُرُوکل کانگڑی قائم کیا گیا۔ تو اس نیم کا پالن کیا گیا۔ کہ برہمچاری دیکشانت سنسکار کے پشچات ہی گھر جائیں۔ چنانچہ کچھ سناتک ایسے ہیں جنہوں نے چودہ برسوں میں اپنے گھر قدم نہیں رکھا۔ لیکن جُوں جُوں وقت گزرتا گیا۔ ہم محسوس کرتے گئے۔ کہ یہ نیم چل نہیں سکتا۔ چنانچہ کئی پرکار سے ڈھیلا کیا گیا۔ اس طرح برہمچاریوں کا وُہ سمبندھ گُرُوکل سے نہ بن سکا۔ جو پراچین کال میں ہوتا تھا۔ وُہ اپنا سمبندھ اپنے آچاریہ کی اپیکشا اپنے ماتا پتا سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ شاستر یہ کہتے ہیں۔ کہ جب تک وُہ گُرُوکل میں رہیں اپنے آچاریہ کو ہی اپنی ماتا اور اپنا پتا سمجھیں۔ پھر وُہ یہ جانتے ہیں۔ کہ ان کے ماتا پتا ان کے پالن پوشن کا خرچ دیتے ہیں۔ اور ان کے من میں یہ بھاو پیدا ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ ان کے ماتا پتا دیتے ہیں۔ اس کی پوری قیمت انہیں وصول کرنی چاہیئے۔ اس طرح ورتمان گُرُوکلوں میں وُہ واتاورن پیدا نہیں ہُوا۔ جو پراچین گُرُوکلوں کا خاصہ تھا۔ پھر مشکل یہ ہے۔ کہ گُرُوکلوں کے ادھیاپک تنخواہ دار ہیں۔ ان کے گھر بار ہیں۔ اور وُہ اس بات کے خواہشمند ہیں۔ کہ ان کی ترقی ہو۔ ان کے بال بچے ہیں۔ جن کے پالن پوشن کے لئے انہیں روپیہ کی ضرورت ہے۔ آئے دن ان کی ضرورتیں بڑھتی رہتی ہیں۔ اس لئے انہیں اپنے وسائل بڑھانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اس طرح برہمچاریوں سے ان کے ادھیاپکوں اور اُپادھیاؤں میں وُہ سمبندھ پیدا نہیں ہُوا۔ جو ہونا چاہیئے۔ مجھ سے پُوچھا جائے تو کہوں گا۔ کہ گُرُوکلینا کسی ٹھوس چیز کا نام نہیں جسے آپ دُوسروں کے سامنے پیش کر سکیں۔ یہ ایک سپرٹ یا بھاونا ہے۔ ایسا بھاو جو تیاگ کے بنا پُورن نہیں ہوتا۔ جو پریم کے بنا پُورن نہیں ہوتا۔ گُرُوکل میں کوئی وشیشتا ہے۔ تو یہ کہ وہاں کے برہمچاری اور ادھیاپک گزارے پر کام کرتے ہیں۔ گُرُوکل برہمچاریوں کے لئے ایک سکول نہیں۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سورگیہ پنڈت چموپتی جی کی یاد

پرکاش کا گت انک بند تھا۔ اس لئے ہم سورگیہ پنڈت چموپتی جی کی سمرتی میں اپنی شردھانجلی بھینٹ نہ کر سکے۔ چار برس ہوئے پنڈت جی ہم سے جدا ہو گئے تھے۔ جہاں آپ انگریزی، سنسکرت اور فارسی کے بہت اچھے ودوان تھے۔ وہاں اعلےٰ پایہ کے شاعر بھی تھے۔ آپ کی تصانیف آپ کی زندہ جاوید یادگار ہیں۔ رہتی دنیا تک مہاشے ان کی تصانیف کو اونچے استھان پر اپنائے گا۔ اور پنڈت جی کا نام امر۔

دربار لوہارو کو الٹی میٹم

پچھلے دنوں چند اخباروں میں دربار لوہارو کو سات دن کا الٹی میٹم دیئے جانے کی خبر اس وقت شایع ہوئی۔ جبکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان رائے بہادر بدری داس اور دربار کے دیوان کے درمیان مفاہمت کی گفت و شنید ہو رہی تھی۔ چونکہ اس مرحلہ پر ایسی خبروں کی اشاعت سمجھوتہ کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کر سکتی تھی۔ اس لئے ہم نے اسے شایع نہ کیا۔ جن اخباروں نے یہ خبر شایع کی۔ انہوں نے آریہ سماج کی کوئی خدمت نہیں کی۔ الٹا کسی حد تک اسے نقصان ہی پہنچایا۔ جس وقت بھی اس معاملہ میں سبھا کی طرف سے کوئی اعلان ہوگا۔ آریہ جنتا تک پہنچا دیا جائیگا۔

بلیک ہول کا واقعہ

حکومت سندھ نے تاریخ کی کتابوں سے بلیک ہول کے حادثہ کا واقعہ حذف کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو کتابیں ان دنوں پڑھائی جا رہی ہیں۔ ان کے متعلق ممتحنوں کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ اس واقعہ کے متعلق کوئی سوال نہ پوچھیں۔ امید کرنی چاہیئے۔ کہ دوسری صوبائی حکومتیں بھی اس غلط واقعہ کو اپنے اپنے صوبوں میں پڑھائی جا رہی تاریخ کی کتابوں سے خارج کرا دیں گی۔

آزادئ شام کا اعلان اور ہندوستان

برطانیہ نے شام کی آزادی کا اعلان کر دیا۔ شام کو ویسی ہی آزادی ملے گی۔ جیسی کہ مصر کو حاصل ہے۔ اس کی تصدیق ایک معاہدہ کی رو سے کی جائے گی۔ یہ معاہدہ اینگلو مصری طرز کا ہوگا۔ شام کی آزادی کا اعلان تو ہو گیا۔ مگر برطانیہ ہندوستان کی آزادی کا اعلان کیوں نہیں کرتا؟ اگر وہ ہندوستان کی آزادی کا اعلان کر دے۔ تو بہت سی مشکلات آسان ہو جائیں گی۔

پنجاب میں اتحاد کیلئے کوششیں

پنجاب اتحاد کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی نے اپنی ۳۰ جون کی میٹنگ میں۔ جو کہ راجہ نریندر ناتھ کی صدارت میں ہوئی۔ اور جس میں لاہور کے سرکردہ ہندو، سکھ اور مسلمان اصحاب شامل ہوئے۔ صوبہ بھر میں ڈسٹرکٹ اتحاد کمیٹیاں قایم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیز مختلف جماعتوں اور سیاسی طبقات کے لیڈروں کے دستخطوں سے ایک پوسٹر کے ذریعہ صوبہ میں فرقہ وارانہ اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے اپیل کی جائے گی۔ یہ سب کوششیں مبارک ہیں۔

اکھاڑے خلاف قانون

کیا سی۔ پی پر حیدرآباد کے پڑوس کا اثر ہے۔ جو ناگ پور میں اکھاڑے خلاف قانون قرار دیئے گئے ہیں۔ اور اکھاڑوں کے سرکردہ ۱۵ ممبروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جنگ کے ان دنوں میں تو عوام کو جسمانی طور پر مضبوط بنانیکی کوشش ہونی چاہیئے۔ نہ یہ کہ ورزش کرنا ہی روک دیا جائے؟

کشمیر میں ہندی

جب سے کشمیر میں ہندی کو اردو کے برابر درجہ دیا گیا ہے۔ پرجا نے عدالتی کام بھی ہندی میں کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ تازہ اطلاع ہے۔ کہ اودھم پور کی عدالت میں ایک دعوے ہندی حروف میں دایر کیا گیا۔ جو منظور کر لیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ آہستہ آہستہ ہندی کا استعمال عام ہو جائے گا۔

کچھ آریہ نگر کے متعلق

ناظرین کو معلوم ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے آریہ نگر کو اپنے قبضہ میں لے رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں آریہ سنگھ ادھار سبھا نے ۲ اپریل کو رائے بہادر بدری داس ایڈووکیٹ کی معرفت وزیر ہند کو نوٹس دیا تھا۔ کہ اپنا قبضہ آریہ نگر پر سے اٹھا لیں۔ کیونکہ یہ ناجایز ہے۔ دو ماہ کی میعاد ۲ جون کو گذر چکی ہے۔ اب عنقریب سنگھ ادھار سبھا کی میٹنگ یہ فیصلہ کرنے کے لئے ہوگی۔ کہ وزیر ہند کے خلاف دعوے کب دایر کیا جائے؟ حکومت پنجاب نے سنگھ ادھار سبھا کو ۵ ہزار روپیہ ادا کیا ہے۔ یہ وہ روپیہ ہے۔ جو سبھا نے اقساط کی صورت میں اراضی کی قیمت کے طور پر ادا کیا تھا۔ خبر ہے۔ کہ حکومت آریہ نگر کی زمین فروخت نہیں کرے گی۔ بلکہ یہ زمین آریہ سنگھ مزارعوں کے پاس جوں کی توں رہے گی۔ پہلے پانچ سال انہیں کوئی لگان ادا نہ کرنا پڑے گا۔ اس کے بعد ڈھائی ہزار روپیہ فی مربعہ کے حساب سے قیمت ادا کرنی ہوگی۔

حیدرآباد کی نئی مردم شماری

پچھلی ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست حیدرآباد کی آبادی ۱۴۴۳۶۱۴۸ تھی۔ جو بڑھ کر اب ۱۶۱۹۴۳۱۳ ہو گئی ہے۔ گویا ۱۲.۲ فی صدی اضافہ ہوا۔ عورتیں مردوں سے کم ہیں۔ عورتیں ۷۹۳۲۰۴۳ ہیں۔ اور مرد ۸۲۶۲۲۷۰۔ حیدرآباد شہر کی آبادی سب سے زیادہ بڑھی ہے۔ اب ۷۲۸۴۱۹ ہے۔ جبکہ ۱۹۳۱ء میں ۴۶۱۵۲۵ تھی۔ ترقی ۵۶.۵ فیصدی ہوئی ہے۔ پرشوں کی تعلیم میں ۸۶.۰ فیصدی اور استریوں کی ۱۵۲.۴ فیصدی اضافہ ہوا ہے۔ یاد رہے حیدرآباد ریاست میں مقابلتاً مسلمان ہندوؤں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔

دوآبہ کالج جالندھر

دوآبہ کالج بڑی تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ خوش قسمتی سے رائے صاحب مکند لال سابق سینئر پروفیسر ریاضی گورنمنٹ کالج لاہور جیسا قابل پرنسپل اسے ملگیا۔ اور وہ بھی آنریری۔ باقی سٹاف بھی نہایت اعلیٰ ہے۔ اس وقت تک ایف اے کلاس میں ۱۱۱ لڑکے داخل ہو چکے ہیں۔ تھرڈ ایر کا داخلہ ہو رہا ہے۔ داخل ہونے والے لڑکوں میں وہ لڑکے بھی ہیں۔ جو دوآبہ بھر میں اول اور دوم رہے ہیں۔ اس کالج کا سنگ بنیاد ۲۸ جون کو لاہور ہائیکورٹ کے سابق جج سر جے لال نے رکھا۔ اس کالج کے لئے جالندھر کے سوندھی پریوار نے تیس چالیس ہزار کی لاگت کا ٹکڑہ اراضی دیا ہے۔ اس کے علاوہ سیٹھ بندرابن اور رائے بہادر بدری داس نے دس دس ہزار روپیہ نقد دیا ہے۔ امید ہے۔ کہ اکتوبر تک جبکہ کالج [illegible] کی چھٹیوں کے بعد کھلیگا۔ اس کی نئی عمارت بن کر تیار ہو جائے گی۔

روس پر جرمن دھاوا

جرمن فوجوں نے ۲۲ جون کو اچانک روس پر دھاوا بول دیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دس لاکھ تربیت یافتہ جرمن فوج ۱۸ سو میل لمبے محاذ پر روسی فوجوں سے برسر جنگ ہے۔ روس کی فوج بھی تیس لاکھ بتائی جاتی ہے۔ جرمن فوجیں تین طرف سے حملے کر رہی ہیں۔ جرمن اس وقت تک منسک، لیمبرگ اور لباؤ وغیرہ روسی شہروں پر قبضہ کر کے ماسکو والی سڑک کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ جرمنوں کا دعویٰ ہے۔ کہ ایک ہفتہ میں انہوں نے روس کے چار ہزار ہوائی جہاز تیرہ سو ٹینک برباد کر دیئے ہیں۔ اور [illegible] ہزار روسیوں کو قید کر لیا ہے۔ اسی طرح [illegible] ہے۔ کہ روسیوں نے جرمنی کے ۲ ہزار [illegible] اور ڈیڑھ ہزار ہوائی جہاز تباہ کئے ہیں۔ ۳۰ ہزار جرمنوں کو قید کر لیا ہے۔ اس [illegible] پر جنگ کے نتیجہ کے متعلق کچھ کہنا مشکل ہے۔

رنگدار بناسپتی گھی

حکومت پنجاب نے بناسپتی گھی کے متعلق [illegible] اسمبلی کا پاس کردہ بل نافذ کر دیا ہے۔ جس سے اب بناسپتی گھی رنگ دے کر فروخت کیا جائے گا۔ نیز دوکانداروں کو اس کی فروخت کے لئے لائسنس لینا پڑے گا۔ بناسپتی کے سٹاک و خرید و فروخت کا حساب رکھنا پڑے گا۔ [illegible] میں بناسپتی گھی صحت کے لئے نہایت نقصان [illegible] چیز ہے۔ اور اعلیٰ گھی میں مل کر اسے بھی نقصان دہ بنا دیتا ہے۔

کیا آریہ باہر سے آئے؟

معاصر "تنظیم اہلحدیث" بار بار اس بات [illegible] مانگتا ہے۔ کہ آریہ ہندوستان کے ہی باشندے ہیں۔ باہر سے نہیں آئے۔ چنانچہ آج ہم [illegible] ثبوت پیش کرتے ہیں۔ (۱) کلکتہ یونیورسٹی کے ریسرچ سکالر مسٹر اے۔ سی داس نے اپنی Rigvedic India تصنیف میں [illegible] سے ثابت کیا ہے۔ کہ آریوں کی ابتدائی پیدائش [illegible] پہلا وطن شمالی مغربی ہند یعنی پنجاب کشمیر اور افغانستان کا علاقہ ہے۔ جسے ویدک سپت سندھو کہا جانا چاہیئے۔ مسٹر پوکوک جو ایک مشہور [illegible] دان انگریز ہو گذرے ہیں، بھی آج سے [illegible] برس پہلے اسی نتیجہ پر پہنچے تھے۔ جس پر [illegible] داس۔ مسٹر داس کی تحقیقات ویدوں اور براہمنوں کی ریسرچ پر مبنی ہے۔ اور مسٹر پوکوک کی جغرافیائی ریسرچ پر۔ لیکن دونوں اس بات پر متفق ہیں۔ کہ آریہ ہندوستان کے ہی اصلی باشندے ہیں۔

پنڈت لشمبر ناتھ کی سپتری کا وواہ

ہماری سبھا کے اپ پردھان پنڈت لشمبر ناتھ جی [illegible] کماری کملا جی ایم اے کا شبھ وواہ [illegible] ایڈووکیٹ کے سپتر مسٹر جگدیش پرشاد کے ساتھ [illegible] کو سمارہ پوروک ہوا۔ ہم اس شبھ اوسر پر [illegible] دیتے ہیں۔ اور نو دمپتی کے سکھی گرہستھ کے لئے [illegible] پرارتھی ہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تازہ ترین خبریں

— جرمنوں نے ایک لاکھ رُوسی قیدی بنا لئے ہیں۔ چھ سو ٹینکوں اور تین سو توپوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ رُوس پر پانچ محاذوں سے حملے شروع ہو گئے ہیں۔ جرمنوں نے مزید دو تین رُوسی شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ہٹلر نے رُوس کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی سکیم تیار کر لی ہے۔ جرمن پیراشوٹ اسٹونیا میں اُترے ہیں۔

— امریکن جہاز "رابن مور" جو جرمنی نے غرق کر دیا تھا۔ کا دس لاکھ ڈالر معاوضہ امریکہ جرمنی سے طلب کرے گا۔

— سارے شام پر قبضہ کرنے کے بعد اُسے آزاد کر دیا جائے گا۔

— فنی فوجیں رُوسی علاقہ میں داخل ہو رہی ہیں۔

— بحر اوقیانوس میں ایک امریکن جہاز جس میں ایک ہزار مشین گنیں اور ۱۵ لاکھ کارتوس تھے، غرق ہو گیا

— سر اکبر حیدری نے بیان دیا ہے۔ کہ پاکستان ہی ہندوستان کی مشکلات کا واحد حل ہے۔ نیز حیدرآباد میں ذمہ دارانہ حکومت قائم نہیں کی جائے گی۔

— پریذیڈنٹ روزویلٹ کا اعلان ہے۔ کہ امریکہ یورپ کی جنگ سے علیحدہ نہ رہ سکے گا۔

— جرمن فوجیں ماسکو سے صرف دو سو میل کے فاصلہ پر رہ گئی ہیں۔

— محمد آئی۔ پی اور بی۔ بی۔ سی۔ آئی ریلوے لائنوں کے ٹوٹ جانے سے بمبئی کا تعلق بیرونجات سے ٹوٹ گیا ہے۔

— سیٹھ نہال چند وائس پریذیڈنٹ دیال باغ آگرہ ست سنگ نے اگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں اعلان کیا۔ کہ مہتہ گورچرنداس ست سنگو دیال نہیں ہیں۔ مہتہ جی کا خاندان بچپن کر جلسہ سے اُٹھ آئے۔ سیٹھ نہال چند نے وائس پریذیڈنٹ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ مہتہ جی نے دیال باغ کے دکانداروں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ سر آنند سروپ کے بچوں کو سودا نہ دیں۔

— سر رسی۔ وائی چنتامنی ایڈیٹر لیڈر الہ آباد سرگباش ہو گئے ہیں۔

— جنرل ویول ہندوستان کے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے ہیں۔

— جرمن ہوائبازوں نے ماسکو پر بمباری کی۔

— امریکہ نے فوجی اخراجات کے لئے ۷ ارب ڈالر منظور کئے ہیں۔

— سندھ گورنمنٹ نے پرائمری ٹیچر کو پانچ ٹکٹ کی سزا دی گئی ہے۔

ہیرا چند لینے کی ممانعت کر دی ہے۔

— جرمنی اپنے فوجی اخراجات کے لئے مقبوضہ ممالک سے نوے کروڑ پونڈ سالانہ وصول کرتا ہے۔ اُس نے ایک ارب پونڈ کے سونے پر قبضہ کر لیا ہے۔

— مہنت سیتلا مندر کو گدی سے اُتارنے کے لئے شرنجنی اکھاڑہ نے دعوے دائر کر دیا ہے۔

— سر سکندر نے اسکندریہ کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے دو ہزار پونڈ پنجاب کی طرف سے بھیجے ہیں۔

— دہلی میں فوجی افسروں کے لئے دو سو بنگلے تیس لاکھ کے خرچ سے بنوائے جا رہے ہیں۔

— کراچی سکھر اور روہڑی کے ہوائی استحکام کے لئے سندھ اسمبلی نے چار لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔

— چین کے لئے سامانِ جنگ امریکہ سے رنگون پہنچ گیا ہے۔

— حبشہ کے ایک اور شہر میں اطالویوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

— ۲۹ جون کو مہاراجہ رنجیت سنگھ کی ۱۰۲ ویں برسی منائی گئی۔

— رومانیہ میں پانچ سو کمیونسٹ یہودی گولی سے اُڑا دیئے گئے۔

— ہنگری کی فوجیں کئی مقامات پر رُوس میں داخل ہو گئی ہیں۔

— البانیہ نے بھی رُوس کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا ہے۔

— ڈھاکہ کے فساد میں ۱۶ اشخاص ہلاک اور ۴۸ زخمی ہو گئے ہیں۔

— ڈاکٹر ٹیگور پھر بیمار ہو گئے ہیں۔

— روس میں ۱۸۰ قومیں آباد ہیں۔ اور ۱۴۱ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اس کی کل آبادی ۱۸ کروڑ بیس لاکھ ہے۔ روس کا رقبہ تقریباً ۷۹ ۴۰ ۲۳ ۸ مربع میل ہے۔ گویا آباد دُنیا کا چھٹا حصّہ۔

— امریکہ ۱۲۸۵۶ ہوائی جہاز تیار کرے گا۔

— ہندو مہاسبھا چھ ماہ میں ایک کروڑ ممبر بھرتی کرے گی۔

— بمبئی میں ایک ہندو نے ایک مسلمان کو قتل ہونے سے بچا لیا۔

— فسادات سکھر کے سلسلہ میں ۷ اشخاص کو پھانسی اور ۱۲۲۵ اشخاص کو مختلف سزائیں ...

جنگ کا رنگ
(رُوس جرمن جنگ)

۲۲ جون ۱۹۴۱ء کی صبح کو اُگتے سورج نے حیرت سے دیکھا۔ کہ خونی ہٹلر نے اپنے ساتھی رُوس کو بھی اپنے ظلم اور بڑھتی ہوئی ہوس کا نشانہ بنا لیا ہے۔ اور ۲۳ اگست ۱۹۳۹ء کے دوستانہ معاہدہ کو خاک میں ملا کر پھر دُنیا پر روشن کر دیا۔ کہ ہٹلر نہ معاہدوں کی وقعت دیتا ہے۔ نہ اقرار ناموں اور باہمی سمجھوتوں کا پابند ہے۔ یعنی نہ نازیوں کے دوست اُن کی خونخواریوں سے بچ سکتے ہیں۔ اور نہ دشمن۔ چنانچہ اب رُوس کی یورپی سرحد کے ۱۸۰۰ میل لمبے محاذ پر جو بحیرہ اسود سے بحیرہ آرکٹک تک پھیلا ہوا ہے۔ رُوس اور جرمنی میں بحری بری اور ہوائی گھمسان کی جنگیں ہو رہی ہیں۔ اور باوجود دس بارہ دن کی نازی پُر زور کوششوں کے رُوس کے فرنٹ کے مورچے ابھی سوائے ایک جگہ کے بدستور مضبوطی سے قائم ہیں۔ دونوں طرف کا بہت بھاری انسانی اور مالی نقصان ہو رہا ہے۔

رُوس پر حملہ کی وجوہات یہ ہیں۔ ہٹلر کی برطانیہ کی ناکامیابی سے پریشانی۔ کریٹ کے معرکہ کے بھاری نقصان کا بوجھ، عراق میں نازی ناکامیابی، اور شام میں اتحادی قوت کا کامیاب معاندانہ اقدام۔ اس کے علاوہ بھاری بڑھتی ہوئی امریکن ناراضگی۔ بالآخر اُن حالات میں ہٹلر کی دبی ہوئی پُرانی طمع نے اسے مجبور کر دیا۔ کہ سرد بھڑ کی بازی لگا کر اور سب ہتھکنڈوں کو کام میں لا کر روسی یوکرین کے گندم کے کھیتوں اور کوہ قاف میں کاکیشیا کے پٹرول کے سرچشموں پر قبضہ کر کے اپنی دم کشی کا علاج کرے۔ کہ اتحادی قوت سے لوہا لینے کے قابل ہو سکے۔ چنانچہ حسب معمول اس نے ریاکاری کے جال پھیلائے۔ اور رُوسی دشمنوں کو بالشوزم کے نام پر بھڑکا کر اپنے فریب میں پھنسانا چاہا۔ پر سوائے اُن کے جو پہلے ہی اس کے پھندے میں گرفتار ہیں۔ یعنی اٹلی ہنگری، رومانیہ، فن لینڈ اور دشمنی حکومت۔ کسی نے اس کی دوستی ... بلکہ امریکہ، برطانیہ اور اُس کے ساتھیوں نے رُوسی حکومت کو پوری پوری امداد کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ رُوس نے اس امداد کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور اپیل کی ہے۔ کہ ہمیں اتحادی تیمن پر صرف مشینیں مہیا کر دیں۔ تا کہ ہم جنگی سامان اور زیادہ تیزی سے بنا سکیں۔ اور تہذیب کے دُشمن ہٹلر کے دانت کھٹے کر سکیں۔

برطانوی قوت زور شور سے جرمنی پر حملے کر رہی ہے۔ ماہرینِ جنگ کا خیال ہے۔ کہ اگر رُوس تین ماہ بھی محوری قوت سے لوہا لے سکا۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ ایسا کامیابی اور استقلال کے ساتھ نہ کر سکے۔ تو محوری قوت کا خاتمہ سمجھو۔ کیونکہ تین ماہ بعد سردی کا بے پناہ موسم شروع ہوتے ہی ادھر رُوسی قدرتی رکاوٹیں اور رُوسی فوج نازی فوج کے لئے موت کا پیغام ثابت ہونگی۔ اور اُدھر برطانیہ شام اور افریقہ کو نازیوں سے صاف کر دیگا۔ اور پھر دونوں طاقتیں پُورب اور پچھم سے جرمنی کی طرف پیش قدمی کر کے نازی فتنہ کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تار و پود بکھیر دینگی۔ اور یوں دُنیا کے امن کے مقدس کاز کو بھاری تقویت پہنچی دیں گی۔ (۲ - ۷ - ۴۱) چنچل ڈھاکہ

لیڈنگ آرٹیکل
(صفحہ ۵ سے آگے)

جہاں انہیں مقررہ فیس پر چند گھنٹے گذارنا ہے۔ اور بس۔ بلکہ وہ ان کے لئے گل ہوں۔ جہاں وہ اسی طرح رہیں جس طرح وہ اپنے پریوار میں رہتے ہیں۔ اس کے لئے موجودہ سسٹم قطعاً بدلنا پڑے گا۔ اس وقت گوروکلوں میں وہ بھاؤ نہیں جاگتا۔ جو اس کی وششٹتا ہے۔ وہ بھاؤ وششش اوستھاؤں کے آنے پر ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق اپنے وچار آئندہ سپتاہ پیش کروں گا۔

"کرشن" ۴۱-۷-۲

برہما کے خریداروں کیلئے

سنسر کی عائد کردہ پابندی کے کارن برہما کے خریداروں کو اخبار بھیجنا بند کر دیا گیا تھا۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ اب یہ پابندی ڈھیلی ہو گئی ہے۔ اس لئے اس پرچہ کے ساتھ "پرکاش" خریداروں کو پھر بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ برما کے پریمی خریدار ۱۵ جولائی کے بیچ میں پرچہ پہنچنے پر اطلاع دیں۔ کہ پرچہ پہنچ رہا ہے۔ یا نہیں۔ منیجر

۲ آنے میں
ستیارتھ پرکاش کیسے پرچار ہو؟
ستیارتھ پرکاش دو آنہ میں۔ اور مہرشی دیانند کرت دوسرے گرنتھ کاغذ کے داموں میں کیسے پرچار کئے جا رہے ہیں۔ یہ بھی لکھت پتہ پر خط لکھ کر دریافت کریں۔
منیجنگ ڈائریکٹر
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

ضروری اطلاع
... خریداروں نے کی ہے وہ مطلع ہوں۔ کہ جون میں چار پرچے ہی شائع ہوئے ہیں۔ ۲۹ جون کا پرچہ شائع نہیں ہوا۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیش کی قومی زبان ہندی ہی کیوں؟

(از شری پت دیوی پرشاد مصر)

آج کے کچھ ورش پہلے دیش کے اندر یہ پرشن بڑی تیزی سے اُٹھا تھا کہ ہندوستان کی راشٹر بھاشا کیا ہو۔ بڑے واد وِواد وداز یہ سِدھ ہُوا تھا۔ کہ ہندوستان کی راشٹر بھاشا ہندی کے اتی رکت اور کوئی اُپ یکت ہو ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کے بولنے تتھا سمجھنے والے (ویکتی) سبھی پرانتوں میں ملتے ہیں۔ اور دوسری بھاشاؤں سے ہندی سرل اور سبودھ ہے۔ پر ایہ سبھی پرانتوں اور جاتی کے لوگوں نے ورودھ میں اس میں پیر اڑائے۔ پھر بھی اسپھل رہے۔ اتنا اوشیہ ہُوا۔ کہ ہندی کو ایک نوین رُوپ دیا گیا۔ جس کا کہ نام ہندستانی رکھا گیا۔ اور یہی راشٹر بھاشا کے نام سے پرچارت کی گئی۔ یہ ہے ہندوستانی بھاشا کا سنکشپت پوروانہاس۔

ہندوؤں نے اس کا ورودھ کیا۔ کہ اُن کی ہندی بگاڑی نہ جائے۔ اور اُسے جُوں کا تُوں رکھا جائے۔ پرنتو راشٹر نیتا کی دوہائی دے کر اور پارسپرک سد بھاؤنا کی آڑ دلا کر ان کی دھوونی دبا دی گئی۔ اور اتروتر دشا میں ہندوستانی بھاشا کا پرچار ہوتا گیا۔

اتنا سب ہونے کے بعد بھی مسلمان بھائیوں نے اپنے مت میں پریورتن نہیں کیا۔ کچھ سمجھدار اور راشٹر وادی مسلمان بھائیوں کو چھوڑ کر یہ لوگ سدا اسی پریتن میں رہے۔ کہ راشٹر بھاشا اُردو بنائی جائے۔ اسی طرح کے ورودھ آتمک اُپائے کئے گئے۔ اور آج تک کئے جا رہے ہیں۔ اب ہم آپ کا دھیان ہندوستانی کی طرف دلانا چاہتے ہیں۔ کہ ہندی اور ہندوستانی میں کیا انتر ہے؟

ہندوستانی نام اس بات کا دیوتک ہے۔ کہ ہندوستان میں رہنے والوں کی بھاشا۔ اس میں ہندی کے علاوہ پرتی ایک جاتی کے وہ شبد جو کہ دینک ہماری بول چال میں آتے رہتے ہیں۔ رکھے گئے۔ جیسے اُردو کے علاوہ آزادی، امتحان، اتفاق، عزت، انعام، قیمت، کاریگری، کتاب وغیرہ۔ اس کے اتی رکت اور بھی کروڑوں شبد جنہیں کہ لکھا نہیں جا سکتا۔ اور پرتی دن ہم لوگ بولتے ہیں۔ ویسے ہی انگریزی کے اسٹام، ٹیلیفون آفس، ایڈیٹر، ہیلتھ، ایجنسی، کارپوریشن کورٹ کمیٹی، کانگریس، وغیرہ جن کی آوشیکتا ہمیں پرتی دن پڑتی ہے۔ جیسے کے تیسے رکھ دیئے گئے ہیں۔ اپیتو ان کے انوواد ہو سکتے تھے۔ مگر راشٹر نیتا کی دوہائی دے کر ہندوؤں کو شانت کر دیا گیا۔ اور برابر ایسے شبد ہندی میں سمِلت کئے جانے لگے۔ اور ماترکا اُدبھو وکرت کیا جانے لگا۔ جیسے کہ ۲۸ کروڑ ہندو شہر ہوتے پڑھتے اور لکھتے ہیں۔ اور ۳۵ کروڑ منشیہ کچھ نہ کچھ گیان رکھتے ہیں

اس دُردشت پرنتا کا دش پرینام یہ ہُوا۔ کہ آج ہماری پاٹھیہ پُستکوں میں، لیکھوں میں، ریڈیو میں متھا بول چال میں اُردو کے شبدوں کی بھرمار کر دی گئی ہے۔ جنہیں دیکھ کر اور سُن کر ہمیں چکت رہ جانا پڑتا ہے۔ کہاں وہ ہم اُن شبدوں کو کبھی نکالنا چاہتے تھے۔ جو کہ ہماری بول چال میں سینکڑوں ورشوں سے سمِلت تھے۔ کہاں اب ایسے شبد جن کا کہ ہم ارتھ تک نہیں جانتے ٹھونسے جانے لگے؟ یہ ہُوا ہماری پارسپرک سد بھاونا کے ادیوگ کا پرینام؟

حال میں بہار کے ایک پرکاشک مہودیہ نے پریکشا کی پُستک میں شری سیتا جی کو بیگم تتھا بھگوان رام کو شاہزادہ کے نام سے سمبودھن کیا تھا۔ ایوم اُردو اور فارسی کے شبدوں کو ٹھونس کر ہندوستانی کے نام پر چلانے کا ادیوگ کیا تھا۔

ریڈیو میں سنہ ۱۹۳۰ء سے سنہ ۱۹۴۷ء تک ۳۳۳ کہانی، لیکھ، ناٹک، ویاکھیان کا پرچار کیا گیا۔ مگر اس میں ۳۰۵ کہانی، لیکھ، ناٹک آدی مسلمانوں کے تھے۔ اور اُردو بولی میں جسے کہ ہندوستانی کے نام سے پرچار کیا جاتا ہے۔ اور ہم لوگ اپنے پریوار کے ساتھ بیٹھ کر سنتے ہیں۔ اگر شُدھ کوئی لیکھ، ناٹک، کہانی آدی وہاں بھیجی جاتی ہے۔ تو ریڈیو سٹیشن کے ادھیکاریوں دوارا یہ کہہ کر کہ یہ تو بڑی کٹھن بھاشا میں ہے، لوٹا دی جاتی ہے۔ اس طرح ہندوستانی کے نام پر اُردو کا گھپرنت پرچار کیا جاتا ہے۔ اور ہماری وہ ہندی بھاشا جو کہ ویگیانک درشٹی سے اتنی اتکرِشٹ اور سنگٹھت ہے۔ کہ جس کی سمتا سنسار کی کوئی بھاشا کر ہی نہیں سکتی۔ وہ اسنگٹھت اور دُربودھ کہہ کر لوٹا دی جاتی ہے۔

اب پرشن یہ اُٹھتا ہے۔ کہ ہمارا کرتویہ کیا ہے؟ آج ہمارے سامنے جیون مرن کا پرشن اُپستھت ہے۔ جس جاتی کی بھاشا اور سنسکرتی کا ناش ہو جاتا ہے۔ وہ بہت ہی شیگھر نشٹ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک نیہ بات ہے۔ اور اتہاس اس کا ساکشی ہے۔ تو کیا ہم ہندوستانی کے نام پر اپنی بھاشا کو اور سنسکرتی کو نشٹ کر دیں؟ نہیں کبھی نہیں۔ ہم لوگوں کو چاہیئے۔ کہ کٹی بدّھ ہو کر اس پریتن میں جُٹ جائیں۔ کہ ہماری بھاشا گندی نہ کی جا سکے۔ اور ہماری سنسکرتی نشٹ نہ کی جا سکے۔ یہ ایک پوتر کاریہ ہے۔ اور اس پوتر کاریہ میں یوگ دینا پرتی ایک ہندو کا کرتویہ ہے۔ آپ سبھی مہانو بھاؤں سے میری پرارتھنا ہے۔ کہ اس کاریہ میں یوگ دے کر ہندو ہندی اور ہندوستان کی رکشا کریں۔

پنڈت گنپتی شرما کی ماتا کا دیہانت

آریہ جگت میں یہ سماچار اتینت دُکھ سے سُنا جائیگا۔ کہ آریہ سماج کے پُرانے اپدیشک شرومنی پنڈت گنپتی شرما جی کی ماتا کا دیہانت ہو گیا ہے۔ پنڈت جی کی مرتیو کے پشچات سبھا کی طرف سے آپ کو سہائتا ملا کرتی تھی۔ پرماتما ان کی آتما کو شانتی پردان کرے (بھیم سین ودیالنکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور)

ایک اتی اُپیوگی پُستک

گیان درپن

سوامی کیولانند جی کرت اوپدیش کا پنڈت شری ... کے لابھ ارتھ آریہ سماج علاؤ پور نے اپنی طرف سے چھپوائی تھی۔ یہ پُستک وِد استریوں کا اُپیوگی ستا اُپاسنا کا سروپ اشٹانگ یوگ ... کے لئے اپیوگی ہے۔ قیمت ۵ فی کاپی۔ ملنے کا پتہ:۔ منتری آریہ سماج علاؤ پور (جالندھر)

ور کی ضرورت

ایک سوشیل لکھی پڑھی ۱۸ سالہ آیو کنیا کے لیے جو کہ گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے، کھتری ور کی ضرورت ہے۔ جو دہلی اور لاہور کے درمیانی علاقہ کا رہنے والا ہو۔ آریہ خیالات کا ہو۔ تعلیم یافتہ یا برسر روزگار ہو۔ کنیا ایک اچھے گھرانہ کی ہے۔

"کنٹریکٹر" معرفت پرکاش لاہور

قائم شدہ سنہ ۱۹۰۵ء

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی وید

فون نمبر دفتر ۲۷۷ کارخانہ ۵۱۷۷

کی لاکھوں مریضوں پر تجربہ شدہ ادویات

امرت جل رجسٹرڈ

بچوں کے لئے آبِ حیات

امرت جل بچوں کی جملہ امراض مثلاً قے۔ دست۔ پیٹ درد۔ پیچش۔ اپھارہ۔ بدہضمی اور سوکھا پن کو دور کر کے بچوں کو موٹا تازہ اور تندرست بناتا ہے۔ دانت نکالنے کی تمام تکالیف کو دور کرتا ہے۔ قیمت قلیل اور فوائد کثیر ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱۲ علاوہ محصولڈاک

گوکا رجسٹرڈ

گنٹھیا گوکا بغیر اپریشن علاج

گوکا نئے و پرانے گلوں کو بغیر اپریشن ٹھیک کرتا ہے۔ گلے کا بیٹھنا۔ خناق۔ گلپھڑے غرضیکہ گلے کی منجملہ امراض کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۸ علاوہ محصولڈاک

پراسموشنی رجسٹرڈ

پراسموشنی ہائی بلڈ پریشر (خون کے دباؤ کی زیادتی) کا مجرب علاج ہے۔ نیز اس سے ہونیوالے عوارضات مثلاً بے چینی۔ سردرد۔ سر چکرانا۔ بے خوابی۔ وہم اور پاگل پن کو فی الفور فائدہ بخشتا ہے۔ قیمت چودہ دن کی کمی کورس ... علاوہ محصولڈاک

وڈل رجسٹرڈ

دیرینہ بدہضمی۔ بھوک نہ لگنا۔ اپھارہ۔ پیشاب کے ساتھ چھاچھ یا چونے کے پانی کی مانند سفید مادہ کا خارج ہونا۔ مقوی غذا کے کھانے پر بھی جسم کا نہ بڑھنا ان تمام شکایات کو دور کرنے میں لاثانی ہے۔ قیمت فی شیشی ... علاوہ محصولڈاک

تمام ادویات اپنے شہر کے دوائی فروش سے طلب کریں۔ ایجنسی کے خواہشمند قواعد ایجنسی فوراً طلب کریں۔

مینیجر ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ گمٹی بازار۔ لاہور

ایجنٹ:۔ چوہدری میڈیکل ہال بیرون لوہاری گیٹ لاہور۔ بھگت منگل رینڈ برادرس نمک منڈی پشاور چھاؤنی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اٹلی میں بھارت کی تہذیب کے آثار

(از مہتہ جیمنی جی بی۔ اے ویدک مشنری)

اٹلی کا اصلی اور پرانا نام اٹالیہ ہے۔ جو دیتیہ آلیہ (سورج بنسی) لفظ تھا۔ مگر جیسے دیتیہ دار کا دال حذف کرنے سے ایت دار بن گیا جس کے معنی سورج کا دن ہے۔ ویسے ہی ادتیہ آلیہ کا دال حذف کرنے سے ایت آلیہ رہ گیا۔ جو ذرا مخفف کرنے سے اٹلی رہ گیا۔ چونکہ یورپ کی زبانوں میں ت کی بجائے ٹ ہوتا ہے۔ اس لئے اتالیہ کا اٹلی بن گیا۔ یہیں اسے سورج بنسی کھتریوں نے آباد کیا۔ رام کا بگڑ کر رام اور اس سے روما بن گیا۔ اس کے سامنے ایک شہر ہے۔ جس کا نام ردینا ہے۔ جو راون کا بگاڑ ہے۔ نزدیک ایک پہاڑی سٹیو نام کی ہے۔ جو سیتا کا بگاڑ ہے۔ پہلے پہل راجہ پورس نے دو ایلچی راجہ اگسٹس کے دربار میں بھارت سے بھیجے۔ ان کے ہمراہ کئی برہمن بھی تھے۔ جن میں سے ایک کا نام جدگا شرما تھا۔ اس نے وہاں ہی رہائش اختیار کر لی۔ بسمتہ ۱۰۲ میں ہندوستان کے کئی راجاؤں نے شاہ کلاڈیس کے پاس اپنے ایلچی روانہ کئے۔ پارتھیا کے حکمران راؤں جستنین، ہیلیناڈس اس اور کالونین کے پاس بھی ہند سے ایلچی جاتے رہے۔ روما کے لوگوں نے بھی ہندوستان میں ایک شہر بسایا۔ جس کا نام مرزس رکھا۔ اس کے قلعہ میں ۱۲۰۰ اطالین لوگ رہتے تھے۔ (۲) آرین سیاح کی کتاب پیری پلس اور جسٹس نین کوڈ سے نہ صرف ہند میں روما کی تجارت کا تعلق ہند سے پایا جاتا ہے۔ بلکہ یہ بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ اٹلی میں کئی شہر ہندوؤں سے آباد تھے۔ رومک سدھانت کتاب سے پایا جاتا ہے۔ کہ بھاسکر آچاریہ نے روما میں جا کر علم جیوتش کی تعلیم دی۔ (۳) پروفیسر خوریشی اٹلی میں ۲۵ سال سے سنسکرت پڑھانے کا کام کرتا ہے۔ وہ اپنے تجربہ کی بنا پر لکھتا ہے۔ کہ جتنا اٹلی کے طلبا کو سنسکرت سے پریم ہے۔ کسی اور ملک میں نہیں پایا جاتا۔ ان کو سنسکرت ایسی سہل معلوم ہوتی ہے۔ جیسے کوئی انسان بھولی ہوئی بات کو از سر نو یاد کرتا ہو۔ وہاں کے نوجوانوں کی بھارتی تہذیب پر بہت شردھا ہے۔ رامائن اور مہابھارت کی کہانیوں اور اپنشدوں کا اٹلی میں خوب پرچار رہتا ہے۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی شعر پردازی اور گیتا گھر گھر میں رائج ہیں۔ کئی عالموں نے سنسکرت کو دیگر زبانوں کے ساتھ مقابلہ کر کے پڑھنے میں زندگیاں وقف کر دی ہیں۔ (۴) پروفیسر ویجو نے اٹلی میں ٹیگور کا خیر مقدم کرتے ہوئے ایڈریس میں کہا تھا۔ کہ آج روما یونیورسٹی کی خوش قسمتی ہے۔ کہ ہمیں زمانہ حال کے بزرگ پاک خدا شناس کے استقبال کرنے کا موقعہ نصیب ہوا ہے۔ آپ روما میں اپنے آپ کو اجنبی نہ سمجھیں۔ کیونکہ روما عالم اخوت کا مرکز ہے۔ اور شرافت و ہمدردی کو اہل روما پسند کرتے ہیں۔ آپ کی شعر پردازی اور اعلےٰ خیالات نے ہمارے دل میں جگہ بنا لی ہے۔ آپ کا پیغام شاعری اور کرم فلاسفی ہے۔ وہ کرم جس سے علم حقانی۔ انصاف اخوت اور الفت مترشح ہوتی ہے۔ یہ آپ کا اونچا معراج ہے۔ جو ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔

(۵) جیکولیٹ صاحب نے اپنی کتاب "بھارت میں بائیبل" میں لکھا ہے۔ کہ اٹلی اور یونان اور مصر نے قانون، تہذیب اور فلسفہ کو بھارت سے ہی حاصل کیا۔ اٹلی بھارت کی نو آباد بستی ہے۔ وہاں شجاعت کے آثار کھشتریوں جیسے پائے جاتے ہیں۔ ایسے سے ہزاروں برس پہلے بھارت کے ساتھ اٹلی کے تجارتی تعلقات تھے۔ اہل اٹلی کے تاجر یہاں کی تہذیب کو وہاں لیجاتے تھے۔ اور بھارت کے بیوپار سے لابھ اٹھاتے تھے۔ بھارت کا بلکہ کا کپڑا وہاں بہت خرچ ہوتا تھا۔ نیز شاہ اٹلی نے اپنی استری کے مرنے پر اس کے سنسکار پر دو من سون سامگری خرچ کی تھی۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہ مردگ سنسکار رو ہوم کی ریتی سے کرتے تھے۔ (۶) مہودے پوکاک اپنی کتاب "یونان میں بھارت" (India in Greece) میں تحریر کرتا ہے۔ کہ اٹلی کے لوگ بھی پرانے زمانہ میں ویدک دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے۔ اور ان کی زبان میں بہت الفاظ سنسکرت بھاشا کے پائے جاتے ہیں۔ بلکہ الفاظ کے دھاتو (مادہ) سب سنسکرت سے نکلے معلوم ہوتے ہیں۔ زمانہ قدیم تک ہندوستان کے لوگ اٹلی سے رابطہ تجارت رکھتے تھے۔ اور اس طرح ہندوستان کی تمدن اور تہذیب وہاں پھیلتا رہا۔

کرلیں

از جناب تبسم علی پوری

نہ رہ جائیں گے کفر و شر ہمیں گمراہ کرنے کو
اگر ہم بے خودی کو قافلے کا رہنما کرلیں
مسرت سے بدل جائیں گے نالے رونی بیوہ کے
کسی کامل کو کشتی کا اگر ہم ناخدا کرلیں
اگر خواہش ہے پھر ہندوستاں آزاد ہو جائے
تو آؤ دل کو رنج و غم سے آشنا کرلیں
نصیب ننگ و ناموس وطن ہے تن کی عریانی
رفو کیونکر نہ مل کر ہم یہ ادا کرلیں
دعاؤں سے تبسم کام اب تک ہو چکا اپنا
مریض قوم کی آؤ ذرا مل کر دوا کرلیں

کہانی:-

یہ خوفناک ذہنیت

(از:- اشوک رنباسی ٹھمبڑوی)

باوجود اس کی بھرپور کوشش کے شہر کی گلی کے کتے اس کے سر پر چڑھے ہی آ رہے تھے۔ انہوں نے بھونک بھونک کر آسمان کو سر پر اٹھا لیا تھا۔ ادھر گھروں کے دروازوں میں برآمدوں میں کھڑے گلی میں آتے جاتے سب چھوٹے بڑے سنتے ٹھٹکتے تھے۔ کہ جیسے ایک اجنبی دیہاتی کا شہر میں آنا۔ ان کی پُر غرور گلی کوچوں میں گذرنا ایک گناہ ہو۔ اور جس کی سزا معین ہو۔" حیرت میں بڑھوتری، کتوں کا ہائے جان تعاقب اور شہریوں کے انتہائی پریشان کن قہقہے کہ جن کی نفرت و حقارت کی دلگیر ہو وبال جان بنی ہے۔"

تبھی وہاں سے ایک سوٹڈ بوٹڈ خوش پوش گذرا۔ کتوں نے دیکھتے ہوئے اس کا تعاقب کیا۔ ضرور لیکن انہیں پچکارنے، ڈانٹنے ڈپٹنے کی سکون آور آوازیں بھی بلا وقفہ بلند ہوتی رہیں۔ حتیٰ کہ یہ خوش قسمت وہاں سے اطمینان کے ساتھ گذر گیا۔

× × × × × × ×

بیچارہ دیہاتی بت بنا دیکھتا رہا۔ اور قدم قدم پر اپنی بے آبروئی اور شہریوں کی قابل نفرت بے، غفلت محسوس کرتا رہا۔ یوں دل برداشتہ ہو کر اپنی سادگی، اپنی خلوص دلی پر ملامت کرتا۔ شہری ذہنیت کے دل دوز اور امن سوز اثرات جذب کرتا شاہراہ حقیقت سے دور ہٹنے پر مجبور ہوتا رہا۔ آہ! یوں غیر محسوس طور پر اُن بھولے پیاروں کی تخلیق میں اکثر اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جو آخرکار ان قہقہوں کے حسین گہواروں اور تہذیب کے بلند کاشانوں کو ایک نہ ایک دن پلک جھپکنے بھر میں خاک سیاہ کر دیتے ہیں۔

× × × × × ×

" اس غیر دانشمندانہ اور تباہ کن ذہنیت کی خلیج کو جا تک پاٹی نہیں جائیگا!" دیہاتی باوجود اپنی پریشانی کے اپنی خلوص دلی کے سبب، وطن کی بہبودی کے پیش نظر سوچنے پر مجبور ہو رہا تھا۔

" اس وقت تک سوراجیہ مسرتوں کا گھر راحتوں کا مسکن، محبتوں اور رواداریوں کا سرچشمہ اور غیرت، خودداری اور خود اعتمادی کا منبع محض ایک دلکش خواب ہے۔ جس کی تعبیر اگر ہوئی۔ تو بد اعتمادی۔ بے چینی، تنگدستی۔ لوٹ مار، خانہ جنگیاں، قتل و غارت، قحط۔ بیماریاں، ہلاکت اور انجام کار تباہی کی گھناؤنی صورت میں ہی ہوگی۔"

دیہاتی نے نہایت ہی افسردگی اور ملول طبیعت ہو کر شہر کو خیر باد کہا۔ پر دل ہی دل میں دعا کر رہا تھا:-

" کاش! وہ محب وطن دماغ جو ان حقیر واقعات کی جانب اپنی توجہ مبذول نہ کرکے وطن کی فضا کو مسموم کر رہے ہیں۔ اپنی پہلی فرصت میں ہی اس خوفناک ذہنیت کا سدباب کر سکیں!"

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج بھوڑ بریلی

سوامی سردانند جی مہاراج نے جو سیوا آریہ سماج کی کی ہے۔ اُسے دھیان میں رکھتے ہوئے اُن کا سمارک بنانا آریہ سماج کا پرم کرتویہ ہے۔ اُن کی ہاردک اچھا ویدک سدھانتوں کو کاریہ رُوپ میں دیکھنے کی تھی۔ اس لیئے سمارک ایسا ہونا چاہیئے۔ جو اُن کی اس اچھا کی پُورتی کرے۔ آریہ سماج بھوڑ نشچے کرتا ہے۔ کہ (ا) یگیہ چکتسا پرچارک منڈل سے پرارتھنا کی جاوے۔ کہ وُہ اپنا مرکزی سینی ٹوریم "سردانند یگیہ چکتسا سینی ٹوریم" کے نام سے الموڑہ پرانت میں کھولے۔ (ب) اس کام میں اس سماج کی طرف سے مالی امداد پہنچانے کو کچھ سجنوں کی ایک کمیٹی بنا دی جائے۔ جو دھن سنگرہ کا کام کرے۔ اس کمیٹی کو دوسرے سجنوں کا سہیوگ لینے کا ادھیکار بھی ہوگا۔ (ج) شری سوامی جی مہاراج کے بھگتوں تتھا سمست آریہ سماجوں سے پرارتھنا کی جاوے۔ کہ وُہ اس شُبھ کاریہ میں اپنا سہیوگ دیں۔ (رام پرشاد مصر منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

۱۵ جُون کو آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کے ہفتہ وار ادھیویشن میں پنڈت بنسی سروپ ایم اے بی ٹی کے سُندر اُپدیش کے بعد نمن لکھت پرستاؤ سرسمتی سے پاس ہوئے:-

(۱) جو ایمانی [illegible] میں سرحدیوں پر جو ظلم ابھیمانی [illegible] آدمی نے اتیاچار کیا ہے۔ اس پر یہ سماج اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور اپنے مظلوم بھائیوں سے ہر طرح ہمدردی اور سہانو بھوتی کرتا ہے۔ (۲) لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار ممبر آریہ سماج لارنس روڈ کی سپترا ہیں جو ابھی ایک بڑے حادثہ سے بال بال بچے ہیں۔ یہ سماج ہاردک ودھائی دیتا ہے۔ اور ان کی عمر درازی کی پرارتھنا کرتا ہے۔ (۳) لالہ ستیہ پال ورمانی جی کے کم سن اڑھائی سالہ لڑکے کے سرگباش ہونے پر یہ سماج ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور بچہ کی آتما کی سدگتی اور اس کے ماتا پتا و دیگر سمبندھیوں کے دھیرج کے لیئے بھگوان سے پرارتھنا کرتا ہے۔ (منتری)

دیانند سالویشن مشن کی سرگرمیاں

۲۸/۵ کو آریہ سماج ڈھونڈی کے ساپتاہک ادھیویشن میں پنڈت برہم دت جی کے دھرم اُپدیش کے بعد [illegible] پرچار ہوا۔ ۲۹/۵ کو [illegible] صبح [illegible] میں اور پھر [illegible] کو [illegible] بازار آریہ سماج میں سالویشن مشن کے لیئے اپیل ہوئی۔ ۵۰ روپے نقد پراپت ہوئے۔ [illegible] بازار آریہ سماج کی مالی حالت نہایت قابل رحم ہے۔ دانی [illegible] دھن دے کر سہایتا کریں [illegible] سماج [illegible] ضرور [illegible]

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

۲۸/۴ کو میں چنبہ پہنچا۔ یہاں آریہ سماج کے پُرانے جنرل ماسٹر رامسرن داس جی بڑے اُتساہ سے کام کر رہے ہیں۔ ۱۰ جُون کو بوقت ۸ بجے رات میرا آریہ سماج کے وسیع ہال میں جو پبلک سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اور گیلریوں میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی "ہندو دھرم کی ورتمان اوستھا" پر ویاکھیان ہوا۔ یہاں لالہ دیس راج اور لالہ پورن چند جی اوورسیر اور بازار کے چوہدری صاحبان کی سہائتا سے مشن کے لیئے مبلغ دو صد روپیہ اکٹھا ہوا۔ یہ علاقہ ریاستی اور دور افتادہ ہے۔ مگر یہاں ہمارے مشن کے کام کو از حد سراہا گیا ہے۔ اور اہالیان ریاست نے ہماری دل کھول کر سہائتا کی ہے۔ (گوردتہ مل ویدک مشنری)

آریہ سماج رہتک کا چناؤ

زیر صدارت چوہدری مہا سنگھ جی حسب ذیل ہوا۔ چوہدری مہا سنگھ جی پردھان۔ چوہدری موج رام اُپ پردھان۔ مہاشہ سیوک سنگھ منتری۔ چوہدری ہیت سنگھ اُپ منتری۔ چوہدری رام دھاری لائبریرین۔ چوہدری گنیش لال خزانچی۔ اس کے علاوہ لالہ امیچند جی۔ پنڈت شو دیال جی۔ مہاشہ پنا لعل جی۔ چوہدری فتح سنگھ جی انترنگ سبھا کے ممبر مقرر ہوئے۔ (منتری)

آریہ سماج مورنڈہ کا چناؤ

۱۷/۶ کو جنرل سبھا میں مندرجہ ذیل چناؤ ادھیکاریوں کا ہوا۔ پردھان لالہ ہردواری لال جی۔ اُپ پردھان لالہ دھنپت رائے جی۔ منتری شوکت رائے جی۔ اُپ منتری ڈاکٹر ستسروپ جی۔ خزانچی لالہ لدھا رام جی۔ منیجر آریہ کنیا پاٹھ شالا لالہ دیا دھر جی۔ لائبریرین۔ بابو اندر سین جی۔

ممبران انترنگ سبھا:- لالہ نوبت رائے جی بزاز۔ لالہ چاندی رام جی۔ لالہ آستا رام جی۔ لالہ لاجپت رائے جی۔ لالہ کرپا رام جی۔ لالہ رتن پال سُود (شوکت رائے منتری)

آریہ یووک سماج علاولپور کے سماچار

دوآبہ آریہ یووک سمیلن کے بعد دو ماہ سے لگاتار ہر روز صبح ۶ بجے سے ۷ بجے تک ہون یگیہ سندھیا اور ستیارتھ پرکاش کے پاٹھ کا پروگرام ہوا

گورو کل کانگڑی فارمیسی ہردوار کی مشہور ادویات

دراکشاسو

طاقت و تازگی دیتا ہے۔ بڑھیا لذیذ ٹانک ہے۔ پرانی کھانسی۔ قبض۔ تھکاوٹ کو دور کرتا ہے۔

قیمت سوا روپیہ پونڈ

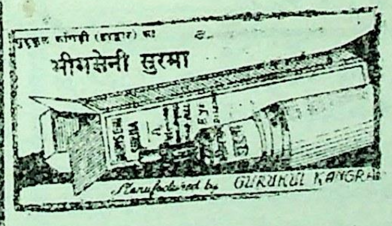

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کے سب روگوں کی اکسیر دوا ہے۔ چشمہ لگوانے یا کسی اور دوا کے استعمال کرنے سے پہلے ہمارے بھیم سینی سرمے کو ضرور استعمال کیجئے

قیمت ۱۲ر فی شیشی

گورو کل کانگڑی فارمیسی۔ گورو کل کانگڑی (سہارنپور)

اپنے شہر کی ایجنسی سے خرید فرما دیں۔

کرتا ہے۔ یووکوں میں غرض یہ آریہ سماج کی سپرٹ پیدا کی جا رہی ہے۔ (۲) [illegible] ودیا۔ پبلک میں بولنے (لیکچر) اور [illegible] سکھانے کا پروگرام بھی بنایا گیا ہے۔ [illegible] سماج قائم کرنے کی چیشٹا کی جا رہی ہے [illegible] اُپدیشکا کی ضرورت ہے۔

وارشک چناؤ:- ۱۵/۶ رات کو آریہ یووک سماج کے دفتر میں زیر صدارت [illegible] گوربرشاد جی ایک بڑا اجلاس ہوا [illegible] سپتاہک سنگ کے لئے پارٹ دیئے گئے۔ نمن لکھت ادھیکاری چنے گئے:- [illegible] مہاشہ گوربرشاد جی آریہ۔ سرپرست [illegible] جی جی اے۔ پردھان لالہ امرناتھ جی [illegible] علاولپور۔ سینئر اُپ پردھان لالہ [illegible] چونڈہ۔ جونیئر اُپ پردھان پرکاش [illegible] پردھان منتری اوم پرکاش جی [illegible] اُپ منتری۔ سیٹھ دیال چند جی [illegible] جونیئر اُپ منتری پنڈت چمن لال جی [illegible] ستیہ دیو جی۔ مسٹر امر دیو جی۔ [illegible] ناتھ جی چونڈہ۔ لائبریرین مہاشہ [illegible] دلیپ آریہ بال سبھا علاولپور۔ مسٹر [illegible] چونڈہ (اوم پرکاش منتری)

رائے کوٹ گورو کل کے [illegible]

ریاست بڑودہ کی ودیا [illegible] شالا کے مانک راؤ جی کے شِشیہ شری گوپال سوامی [illegible] ہیں دو ماس ٹھہرے۔ اور بڑے پریم [illegible] گوروکل کے تمام ودیارتھیوں کو لاٹھی [illegible] سکھلائی۔ ڈنبل تتھا اوم کے ویایام [illegible] دیا ہے۔ ۸ جُون کو گوروکل میں [illegible] ہیں شہر کی جنتا بھی کافی تعداد میں [illegible] کے کھیل نیچتا سوامی جی مہاراج کے [illegible] جنتا بہت پرسن ہوئی۔ سوامی جی کو [illegible] ۲۵ روپیہ کی تھیلی اور وستر پیش کئے گئے۔

اس وقت برہمچاری پڑھائی [illegible] ہیں۔ چھٹیاں اگست کے مہینے میں ہونگی [illegible] یاترا کرنے ڈھونڈی اچھرہ جائیں گے [illegible] میں مکھیہ مکھیہ ستھانوں پر لاٹھی [illegible] کے پردرشن بھی دکھائیں گے۔

اس سمیہ کوئی بھی برہمچاری روگی نہیں [illegible] ماس سے ہیر تک برہمچاریوں کی [illegible] ہو رہی ہے۔

آٹھویں شرینی کے [illegible] برہمچاری [illegible] بھی دے سکتے ہیں [illegible] ورش بھی [illegible] پریکشاؤں میں شامل ہوئے ہیں [illegible] بالکوں کو گوروکل کی شکشا دلانا چاہیں [illegible] کی پریکشا بھی دلانا چاہیں۔ وہ نیایم [illegible] پتر ووہار کریں۔ (پرمانند شاستری [illegible])

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنجاب گینڈری اناتھالیہ لاہور

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راوی روڈ لاہور کے ... کا سالانہ چناؤ ہوا۔ اور آگامی ورش کے لئے مندرجہ ذیل سجن سرو سمتی سے ادھیکاری چنے گئے۔

... سوامی ستتنتر انندجی مہاراج پردھان۔ پنڈت ... سابق گورنر گورو کل کانگڑی اُپ پردھان۔ ... رام جی ریٹائرڈ سٹور کیپر لاہور اُپ پردھان۔ ڈاکٹر گنپتی لال جی لاہور۔ اُپ پردھان۔ ... انندجی شرما منیجر امرت دھارا لاہور سیکرٹری۔ ... چندجی ریٹائرڈ اوورسیئر لاہور۔ اسسٹنٹ سیکرٹری۔ لالہ دگیان شیل جی موہنی روڈ لاہور خزانچی۔ ... شانتا دیوی جی ملتانی گوالمنڈی لاہور۔ مکھ ادھشٹاتری۔ رائے صاحب پنڈت جگموہن لال ریٹائرڈ اکاؤنٹس آفیسر آڈیٹر۔ بابو جیون ... جی اسسٹنٹ سول سیکرٹریٹ لاہور سٹاک ... کیپر۔

(منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کا ساپتاہک ادھیویشن ۲۲ جون روی وار کو پراتہ کال ۷ بجے شروع ہوا۔ ہون سندھیا اور پرارتھنا کے بعد پنڈت رتی رام جی بی۔ اے آچاریہ برہم مہا ودیالیہ لاہور کا بڑا شاندار پر دیا کھیان ہوا۔ ... دینک ست سنگ کا پروگرام جاری ہے۔ ۵ بجے ... سے ۷ بجے تک شاردیہ کی ویایام جس میں ... گنگا شنکتا بھی سممت ہے ... ہوتا ہے۔ تدنتر ... ۸ بجے تک ہون سندھیا پرارتھنا اور ستیارتھ پرکاش کی کتھا ہوتی ہے۔ آجکل کتھا پنڈت ستیہ دیو ... کرتے ہیں۔ آج سوموار کو پراتہ کال پرکاش ...

تنتھا استری سماج میں سوامی نتیانند جی کا منوہر اُپدیش ہوا۔ (واسدیو ایم اے منتری)

انبالہ چھاؤنی میں شدھی

آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی میں مورخہ ۲۰ جون ۱۹۴۱ء کو محمد صدیق ولد نبی بخش جنم کے مسلمان ساکن روپڑ ضلع انبالہ کی شدھی کی۔ اور اس کا نام اوم پرکاش رکھا۔ شدھ شدہ سجن کے ہاتھ سے تقسیم شدہ مٹھائی حاضرین نے بڑی خوشی سے کھائی۔

(نرسنگھ دیو منتری آریہ سماج لال کرتی بازار انبالہ چھاؤنی)

آریہ سماج پنڈ دادنخاں میں کتھا

۱۶ سے آریہ سماج مندر پنڈ دادنخاں میں شری ان پنڈت گیہ رودت جی سناتک اُپدیشک و مہاتما بالکرشن جی مل کر بڑے اچھے ڈھنگ سے رامائن کی کتھا کر رہے ہیں۔ پنڈت جی کی ویاکھیا کی شیلی اور مہاتما بالکرشن جی کے سریلے بھجنوں و چوپائیوں سے جنتا اس قدر پربھاوت ہے۔ کہ پنڈال میں تل دھرنے کو جگہ نہیں ہوتی۔ اس رامائن کی کتھا سے کٹر سے کٹر پورانک بھی آریہ سماج کا سندیش سن جاتے ہیں۔ یہ کتھا ایک سپتاہ اور ہوتی رہیگی۔

(منتری)

گورو کل کورو کشیتر کے سماچار

گورو کل کورو کشیتر میں گرمی کی چھٹیاں یکم اگست سے شروع ہونگی۔ چھٹیوں میں ۶ دن سے ۹ دن تک کے برہمچاری ڈلہوزی۔ کالکا۔ شملہ وغیرہ پہاڑی مقامات کی سیر کو جاوینگے۔ پہلی سے پانچویں تک کے چھوٹے برہمچاری بھی پچھلے سالوں کی طرح پہاڑ پر جا کر رہیں گے۔ کیونکہ اس سال ۱۲ ستمبر کو یہاں سورج گرہن کا بڑا میلہ ہونے والا ہے۔ اس لئے چھٹیاں ڈیڑھ ماہ کے لئے ہی ہونگی۔ چھٹیوں سے پہلے جولائی کے آخری ہفتہ میں ششماہی امتحان ہونگے۔ (منیجر گورو کل کورو کشیتر)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج کچہری دروازہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا یہ ۲۲ کا ادھیویشن آریہ سماج کے پرسدھ انتھک ٹھوس سادھک کرتا ستیاسی سوامی دھیرانندجی کے پرلوک گمن پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہوا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ہمیں اُن کے پدچنہوں پر چلنے کا سوبھاگیہ پراپت کریں۔

(ہیرا رام منتری)

پنڈت دھرم ویر کی وداعی

شری پنڈت دھرم ویر جی ودیا النکار منتری اکھل بھارتیہ شردھانند میموریل ٹرسٹ دہلی کو گورو کل اندرپرستھ کا مکھیہ ادھشٹاتا بنانے پر دہلی میں اُن کے سمان میں وداعی سمارہ کا آیوجن ہوا۔ دیوان ہال دہلی میں وداعی کے اُپلکش میں ایک ساروجنک سبھا ہوئی جس میں شری لالہ نارائن دت جی پردھان تھے۔ شری لالہ جی نے اکھل بھارتیہ شردھانند ٹرسٹ دہلی کے پردھان منتری کی حیثیت سے پنڈت جی کی سیواؤں کی کرتگیتا پرشنسا کی۔ (منتری)

آپکا چندہ ختم ہوگیا ہے

جلد بھیجئے!

مندرجہ ذیل گراہکوں کا چندہ ۱۵ جولائی کی کیسی تاریخ کو ختم ہورہا ہے۔ کرپا کرکے یہ گراہک ۱۶ جولائی تک منی آرڈر سے ارسال کردیں۔ اگر کیسی خریدار کو کیسی وجہ سے اخبار جاری نہ رکھنا ہو۔ تو وہ بھی تاریخ مذکور تک اطلاع دے دے یا مشکور کرے۔ تو لکھدے۔ کہ کب تک چندہ ارسال کریں گے۔

فہرست:-

(۱) اندرپرستھ ویدک لائبریری ۵۰.۵۰ (۲) چودھری لوکمن زمیندار رامپور ضلع بجنور ۵۰.۵۱ (۳) آریہ سماج فورٹ منڈے من ۵۰.۵۲ (۴) لالہ امرناتھ جی سبل لاہور ۵۰.۵۳ (۵) ٹھاکر لال سنگھ مفا نقل ۵۰.۵۱ (۶) بابو چرنجی لال جی کمار سین ۵۰.۵۵ (۷) مہاشہ ہری چندجی مونڈہ ۵۰.۵۶ (۸) بابو آسا رام جی اوورسیئر مصر کھ ۵۰.۵۷ (۹) آریہ سماج کوٹلہ گوروکل وبھاگ ۵۰.۵۸ (۱۰) آریہ سماج باڈلی ۵۰.۵۹ (۱۱) بابو کرن سنگھ کان پور ۵۰.۶۰ (۱۲) آریہ سماج حضوری باغ سرینگر ۵۰.۶۱ (۱۳) آریہ سماج شرق پور ۵۰.۶۲ (۱۴) گوروکل اندرپرستھ ۵۰.۶۳ (۱۵) آریہ سماج جام پور ۵۰.۶۴ (۱۶) ڈاکٹر گوکل چند ننگل شہیداں ۵۰.۶۵ (۱۷) سیٹھ پالامل بہاری لال بلگام ۵۰.۶۶ (۱۸) مہاشہ گوری شنکر ورما بھوپال ۵۰.۶۷ (۱۹) ڈاکٹر کے آر سچدیو کیکڑی ۵۰.۶۸ (۲۰) آریہ سماج جھنگ ۵۰.۶۹ (۲۱) آریہ سماج گوجرہ ۵۰.۷۰ (۲۲) آریہ سماج چیلا ۵۰.۷۱ (۲۳) لالہ نارائن دت جی نئی دہلی ۵۰.۷۲ (۲۴) رائے بہادر ڈاکٹر متھرا داس لاہور ۵۰.۷۳ (۲۵) مہاشہ ہرنام سنگھ جی پنشنر ... کھیر ضلع کرنال ۵۰.۷۴ (۲۶) بابو رامسرن داس جی ریٹائرڈ ہیڈ کلرک میرٹھ ۵۰.۷۵۔ (۲۷) مہاشہ گیان چند سوہانیاں ۵۰.۷۶ (۲۸) رائے بہادر بدری داس لاہور ۵۰.۱۸۱۔ (۲۹) مسٹر رام ناتھ بجوریا ۱۴۲

(باقی اگلے انک میں)

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی شاد اگروال علیگڑھی

اصلی میٹھی بال جیون گھٹی

رجسٹرڈ

بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹا دینے سے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہوکر کمزور بچے تندرست و طاقتور بنجاوینگے

سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں

قیمت فی شیشی ۸ رپانچ شیشی ۸ ر درجن ۱۲ ... علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن

نئے سوداگر نمونہ دوا مع ایجنسی مفت منگا دیں

مفت لو۔ دنیں ہر نام و پتہ بھیجئے بڑا رجسٹرڈ کمپنیکی کل مفت بھیجیں گے

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔پی)

FREE

بالکل مفت

مجرب دوائیاں سرمہ۔ چورن۔ منجن۔ گھٹی۔ بال صفا پوڈر۔ خضاب۔ درست ٹائم دینے والی گھڑی۔ جل جانیکی دوا۔ مرہم وغیرہ بالکل مفت حاصل کرنیکا راز اور جام ... صرف ماہ رواں میں ہی منگائیے۔ اور تمام عمر فائدہ اُٹھائیے۔ سوا آنہ کے پوسٹیج ٹکٹ ضرور بھیجئے۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔ اپنے اشتہار بذریعہ ڈاک مفت تقسیم کرائیے۔

کرشن کمار ورما

بہادر گڑھ ضلع میرٹھ (یو۔پی)

"مگدھ ہوجاتا ہوں"

چوہدری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل سکول چلکانہ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری ہنسپتی علاولپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کو لکھتے ہیں:-

"کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے آپکی تصانیف گیتا گان (گیتا کا شلوک وار سرل اور میٹھے دوہوں میں کمپوزن انوواد ہندی ۱۲ ار اردو ۱۲ ار) رشی گان (رشی دیانند کی ۱۸ ادھیائوں میں مکمل جیونی منظوم اردو ۱۲ ار ہندی ۱۲ ار) اُپنشد گان (ایشادس اُپنشد کا انوواد دوہوں میں اردو ۱۲ ار ہندی ۱۲ ار) ... رامائن (بالمیکی رامائن کا سار دوہوں میں ہندی اور اردو دو پیسے) سندھیا گان (ویدک سندھیا اور اس کے منتروں کا ارتھ ایک ایک دوہے میں۔ سندھیا میں من لگنے کی شکایت کرنیوالے اس سے خود لابھ اُٹھاویں۔ اور دوسروں میں مفت بانٹیں۔ قیمت اردو یا ہندی ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ۔ محصولڈاک سو کاپی ۳ر) منگوائی تھیں۔ انہیں میں روز پڑھتا ہوں۔ ان کے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مگدھ ہوجاتا ہوں۔"

اگر آپ بھی ہردہ کی سچی شانتی چاہتے ہیں

تو مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ اور اردو میں ۱۲ ار (محصولڈاک ۳ ار) ... آرڈر سے بھیجکر منگوا کر ضرور سوادھیائے کریں۔

منیجر "پرکاش" لاہور

... Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اس کو کُل پڑھیئے! امرت کایا کلپ سچ مُچ کایا کلپ کا ذریعہ

کایا کلپ کے بہت سے نسخہ جات پُرانی کتب ویدک میں لکھے ہیں۔ مگر ان کا ٹھیک طریقے سے استعمال کرنا بہت مُشکل ہے۔ قابلِ تعظیم پنڈت مالویہ جی نے جب کایا کلپ کرایا۔ تو ان کو ۴۰ دن تک بند کوٹھڑی میں پڑا۔ دوائی کوئی بہت نہ تھی۔ صرف آملہ کو ڈھاک میں پکا کر کھلایا جاتا تھا۔ مگر پرہیز بہت تھا۔ ویسا ہر کوئی کر نہیں سکتا ہے۔ اس طریقہ کے متعلق بھی ابھی بہت تحقیقات کرنیکی ضرورت ہے۔ کیونکہ میں لکھا تھا ویسا فائدہ ہُوا نہ تھا۔ ہمارا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کایا کلپ کروانے کے واسطے کوئی انتظام کریں۔ دیکھئے کب مالک کی دیا ہوتی ہے۔ اس چیز کی عوام میں بہت خواہش ہے۔ اور ... کرنا چاہیئے۔ اس اشتہار کے ذریعہ ہم ایسی ادویات مشتہر کرتے ہیں۔ جو کہ بلا کسی پرہیز کے کایا کلپ کر سکتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ ان کو دیر تک استعمال میں رکھنا چاہیئے۔ ان کو جو استعمال کریگا ... خوش ہوگا۔ اور دن بدن اپنے اندر قدرتی جوانی خوشی محسوس کرے گا۔ اور امراض سے دُور ہو کر اس کا جسم پاک و صاف ہوتا جاویگا۔ ہم نے ان کی قیمتیں بہت تھوڑی رکھی ہیں۔ تاکہ ہر کوئی خدا کی پیدا کی ہُوئی نعمتوں سے فائدہ اُٹھا سکے۔ اور زیادہ لوگوں کے استعمال کرنے سے تھوڑا تھوڑا فائدہ ہونے پر کافی فائدہ ہم کو بھی مل جاوے۔ یہ کایا کلپ صرف ... یا نباتی اشیاء سے تیار ہوتی ہیں۔

امرت کایا کلپ نمبر ۱

یہ دوائی ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ ہر روز صبح یا شام دُودھ سے یا پانی سے یا شہد سے کھایئے۔ اس سے مندرجہ ذیل باتیں ہونگی:۔ قبض دُور ہو جاویگی۔ قبض کی عادت بھی جاتی رہیگی۔ بھُوک بڑھے گی۔ کھانے کی رغبت بڑھے گی۔ ہاضمہ تیز ہوگا۔ پیٹ کی ہوا موقوف ہوگی۔ دن بدن جسم میں پھُرتی و طاقت بڑھتی جاوے گی۔ اور اگر جسم پر جھُریاں یا سیاہی پن وغیرہ بڑھاپے کے آثار ہونگے۔ وُہ دُور ہوتے جاوینگے۔ دانت مضبوط ہونگے۔ مُنہ سے پانی بہنا یا بدبُو آنا دُور ہوگا۔ بال گرنے بند ہوں گے۔ اگر بال جلدی سفید ہو گئے ہیں۔ تو وُہ چند ماہ میں سیاہ ہو جاویں گے۔ دماغ روشن ہوتا جاویگا۔ آنکھوں کی روشنی بڑھے گی۔ خُون صاف ہوتا جاویگا۔ خُوشی بڑھتی جاوے گی۔ دِل خُوش رہا کرے گا۔ اور غمی کی طرف کم جاوے گا۔ جسم کے اندر سرایت کی ہُوئی امراض دُور ہوتی جاویں گی۔ جیسے کہ پیشاب کی امراض۔ پرمیہہ۔ جریان وغیرہ دُور ہونگی۔ بواسیر۔ تلی۔ تپ۔ کھانسی جاتی رہے گی۔ بخار نیا ہو یا پُرانا اس دوائی سے جاتا رہے گا۔ ملیریا میں بھی اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔ انفلوانزا۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ دُور ہونگے۔ مرگی۔ جنُون۔ پاگل پن جاتا رہے گا۔ مرد و عورت۔ جوان۔ بوُڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ بچے اگر کمزور ہوتے جاویں۔ ان کو بخار۔ کھانسی۔ قبض وغیرہ ہو۔ تو ان کو یہ دوائی دینے سے بہت فائدہ ہوگا۔ **قیمت** ایک پاؤ صرف ایک روپیہ۔ جو کہ ۴۰ سے ۸۰ دن تک کی خوراک ہے۔ پیسہ ڈیڑھ پیسہ روزانہ ہر کوئی خرچ کر سکتا ہے۔

امرت کایا کلپ نمبر ۲

یہ ان لوگوں کو دی جاتی ہے۔ جو کہ اپنے جوہر جسمانی کو کسی طرح بھی زیادہ گنوا چکے ہیں۔ یا کم و پتلا و کمزور ہے۔ دھات کھشین ہو چکا ہے۔ پُرانا احتلام۔ جریان یا پرمیہہ ان کے جسم کو گھُن کی طرح کھا کر کمزور کر رہا ہے۔ اس کو بھی ۶ ماشہ روزانہ کھانا ہے۔ اس سے شدھ۔ گاڑھا۔ قابلِ اولاد ویریہ خُوب پیدا ہوتا ہے۔ جسم مضبوط اور تنو مند طاقتور سڈول ہوتا جاتا ہے۔ دماغ تیز ہوتا ہے۔ پہلی عُمر کا گنوایا ہُوا ویریہ دوبارہ جسم میں عود کر آتا ہے۔ اور آدمی اپنے کو جوان محسوس کرتا ہے۔ یہ ان عورتوں کو بھی کھلائی جا سکتی ہے۔ جو کہ کثرت ...... کے باعث کمزور ہو گئی ہیں۔ سفید پانی جانے یا پرمیہہ سے دُبلی ہوتی جاتی ہوں یا کمزوری سے بہت جاتا ہو۔ بچوں کو یہ دوائی نہیں دے سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو قبض۔ بواسیر۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کی شکایت ہو۔ وُہ صبح امرت کایا کلپ نمبر ۲ اور رات کو امرت کایا کلپ نمبر ۱ استعمال کریں۔ اور اپنے جسم کو کندن بنا لیں۔ اگر ایسی کوئی شکایت نہ ہو۔ تو صبح کو امرت کلپ نمبر ۲ استعمال کریں۔ اور شام کو کرن جوانی استعمال کریں۔ تو سونے پر سہاگہ ہے۔ تمام اعضاء رفتہ رفتہ دن بدن مضبوط ہوتے جاویں گے۔ **قیمت** اس کی بھی ایک پاؤ ڈبہ کی صرف ایک روپیہ ہے۔

۱/-/-

امرت کایا کلپ نمبر ۳

یہ کلپ ان کیواسطے تیار کی گئی ہے۔ جن کے جسم میں بادی گھر کر چکی ہے۔ اور وُہ بلغمی بادی کی امراض کا شکار ہیں۔ کبھی جوڑوں میں درد۔ کبھی کمر میں درد۔ کبھی ہاتھ پاؤں کا ہلنا۔ کبھی چلتے ہُوئے لڑکھڑانا ایسے لوگوں پر جوبن سے آتا ہے۔ اور کئی جوانی میں بوُڑھے نظر آتے ہیں۔ اس کی خوراک صرف ... ماشہ سے ۳ ماشہ تک ہے۔ اس کے فوائد بھی امرت کایا کلپ نمبر ۱ کی طرح ہیں۔ جسم پر جھُریاں ... بالوں کا قبل از وقت سفید ہونا۔ دانتوں کا قبل از وقت ہلنا اور گرنا۔ بالوں کا جھڑنا۔ ضعف بصارت۔ پرمیہہ۔ دھات کھشینتا۔ جریان۔ احتلام۔ سُرعت۔ نامردی۔ پٹھوں کی کمزوری قبض۔ بدہضمی۔ زکام۔ نزلہ۔ امراض جلد۔ دمہ۔ کھانسی۔ گنٹھیا۔ نقرس (گاؤٹ) ... امراض جلد۔ سفید داغ۔ نارو کا نکلنا۔ سفیدی و کمزوری جسم۔ بواسیر بلغمی۔ نزلہ زکام ... دمہ کو بھی مُفید ہے۔ عورتوں کی حیض کی کمی یا درد سے آنا۔ بچوں کا سوُکھتے جانا۔ یہ امراض ... ہوتی ہیں۔ **قیمت** آدھ پاؤ صرف ایک روپیہ۔ یہ بھی ۴۰ سے ۸۰ دن کو کافی ہوگی۔ یہ امرت کایا کلپ نمبر ۱ یا نمبر ۲ کے ساتھ بھی کھائی جا سکتی ہے۔

امرت کایا کلپ امیری نمبر ۴

امیر لوگ کبھی بھی اوپر کی اکسیر کریں یا اکیلے اس اکسیر کو استعمال کریں۔ یہ ان کے واسطے بہترین فوائد رکھتی ہے۔ اس کایا کلپ میں کُشتہ جات ہیں۔ جیسے کُشتہ یاقوت۔ اُپ ہیرا۔ پکھراج۔ فیروزہ۔ نیلم۔ زمرد۔ عقیق۔ لاجورد۔ سنگ یشب۔ ابرک فولاد۔ قلعی۔ ... سونا۔ چاندی۔ ان کے ساتھ عنبر۔ کیسر۔ کستوری وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اور خاص ترکیب سے تیار کیا گیا ہے۔

اس کے کھانیوالا تمام امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ اور بڑی عُمر پاتا ہے۔ اور بڑھاپے میں جوانی کا لُطف اُٹھاتا ہے۔ ہر کام میں چُستی رہتی ہے۔ دِل۔ دماغ۔ جگر۔ گُردہ۔ مثانہ۔ اعضائے ... کو خاص طاقت حاصل ہوتی ہے۔ وسواس وہم۔ دِل کی دھڑکن۔ خفقان۔ جنُون وغیرہ دماغی ... دُور ہوتی ہیں۔ خُون۔ گوشت۔ ہڈی۔ ویریہ بڑھتا ہے۔ کمزور۔ توانا۔ دُبلے اور موٹے ... ہوتے ہیں۔ نسیان دُور ہوتا ہے۔ حافظہ بڑھتا ہے۔ روشنی چشم زیادہ ہوتی ہے۔ کانوں کے ... کی طاقت۔ زبان کے چکھنے اور ناک کے سُونگھنے کی طاقت ٹھیک رہتی ہے۔ مردوں کی امراض احتلام۔ جریان۔ سرعت۔ ضعف وغیرہ اور عورتوں کی جریان الرحم۔ پردر۔ ہسٹریا وغیرہ ... ہو کر قابلِ اولاد ہوتے ہیں۔ بھوُک بڑھتی ہے۔ نزلہ۔ زکام۔ دائمی سردرد وغیرہ دُور ہوتے ہیں۔ پُرانا بخار اور تپدق جاتا رہتا ہے۔ غرضیکہ جسم کُندن کی طرح ہو جاتا ہے۔ **قیمت** اس کی بھی محنت اور اجزاء کے خیال سے بہت تھوڑی ہے۔ ۷ گولی ایک روپیہ ۱/-/- گولی پانچ روپے ۵/-/- ۸۰ گولی نو روپے ۹/-/-

المشتہر ٹھاکر دت شرما ویدہ مالک امرت دھارا لاہور

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ ... میں چھپ کر دفتر پرکاش ... لاہور سے شائع ہوا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435.

اوم

Founder: M. Krishen Ji B.A

گذشتہ چھتیس سالوں سے آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی عہ
برما صہ
غیر ممالک
دس شلنگ

ایڈیٹر
مہاشہ ... ملاپوری

U.A. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۱۳ جولائی ۱۹۴۱ء مطابق ۳۰ ہاڑ سمت ۱۹۹۸ | نمبر ۲۶

بھارت ماتا

شری سید عبد الواحد شاہ ۔ رضوی

ہم ہندو مسلم بھائی ہیں۔ اور بھارت سب کی ماتا ہے
محتاج ہوں کیوں ہم اس کے۔ ہر اک کی یہ اَن داتا ہے
سب دان اسی سے پاتے ہیں۔ اس بخشش کا گن گاتے ہیں
یہ وہ داتی ہے دانے جس کے۔ جاہل، دانا کھاتا ہے
گر مسلم مر کر خاک بنے گا۔ ہندو جل کر راکھ بنے گا
اس میں جا کر انت ملے گا۔ کیسا گہرا ناطہ ہے
جب امن پہ ڈاکے پڑتے ہیں۔ اور ہندو مسلم لڑتے ہیں
اس وقت تصور میں میرے۔ یہ وہم سا اک آجاتا ہے
شیطان ہی ان کے ساتھ نہ ہو۔ یا غیر کا اسمیں ہاتھ نہ ہو
چل لڑنے دو ہم سمجھیں گے۔ یہ اک علیحدہ کھاتہ ہے
وہ تیرے دادا باپ کہاں۔ ارجن اور پرتاپ کہاں؟
اب چوہا پھدکے ڈر جائے۔ اس بات پہ کیا اتراتا ہے
اٹھ بگڑی اپنی شان بڑھا۔ اور بھارت کا پھر مان بڑھا
اے غافل! نیند سے جاگ ذرا۔ یہ وقت بھی ہاتھ سے جاتا ہے
ہیں میری گو بے دام کی باتیں۔ لیکن ہیں یہ کام کی باتیں
صدیوں میں اک آدھ دیوانہ آ کر یوں سمجھاتا ہے

اوم

رگ وید — یجروید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

ओं वसन्त इन्नु रन्त्यः
ग्रीष्म इन्नु रन्त्यः वर्षा-
ण्यनु शरदो, हेमन्तः
शिशिर इन्नु रन्त्यः सामवेद ६, ३, १३, २

اوم وسنت اِنّو رنتیہ گریشم اِنّو رنتیہ ورشانیئنو شردو ہیمنتہ ششر اِنّو رنتیہ۔ (سام وید)

شبدارتھ

(وسنتہ) وسنت (ات نو) نشچے سے ہی (رمنتیہ) رمنیہ ہے۔ اور گریشم (گرمی کی رتو بھی) (ات نو) نشچے سے ہی (رنتیہ) رمنیہ ہے۔ (ورشانی) ورشائیں (انو شردہ) اس کے پیچھے آنیوالے شرد کے دن (ہے منتہ) اور ہیمنت رتو بھی (ششرہ) پت جھڑ کی رتو بھی (ات نو) نشچے سے (رنتیہ) رمنیہ ہے۔

سُندر وشو

وسنت رمنیہ سکھے! گریشم رمنیہ ہے
ورشا رمنیہ سکھے! شرد رمنیہ ہے
ہیمانت رمنیہ سکھے! ششر رمنیہ ہے
من سو بھیم منگل بنے
وشو رمنیہ ہے

"وہ پہ برت"

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر اوہارا کی تحقیقات و تجربات

کئے ہیں۔ کہ اس طریقہ سے شاگرد کو جملہ رُوحانی طاقتیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ مگر واضح ہے۔ کہ یہ عمل چنداں آسان نہیں ہے۔ اس لئے اس کے کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔

"سواتک آسن" صرف پاؤں کی ایڑیاں رانوں کے نیچے دبانے سے ہو جاتا ہے۔ اسمیں جسم کو سیدھا اور کھڑا رکھنا پڑتا ہے۔ اس کے سوائے یوگی ہر طرح آرام سے بیٹھتا ہے۔ ایک معمولی آدمی جس کو ورزش کی عادت نہیں۔ اوّل مرتبہ اس آسن میں ضرور تکلیف محسوس کرے گا۔ لیکن آسن لگانا آ جانے پر بھی یکساں کھڑا رہنا نہایت دشوار ہے۔ جو طالب علم اس کی مشق کرتا ہے۔ وہ امراض سے آزاد ہو جاتا ہے۔ یہ امر قابل لحاظ ہے۔ کہ رُوحانی طاقت کے حصول سے قبل ہر شخص کو مکمل صحت کے حصول کی خواہش کرنی چاہیئے۔ مگر ہوتا یہ ہے۔ کہ ایسے آدمی صحت کے لحاظ سے بالکل نادار اور لاپرواہ ہوتے ہیں۔

ان چاروں آسنوں میں تنفس کی آمد و رفت کو باقاعدہ بنانا نہایت ضروری ہے۔ جو شاگرد عروس کامیابی سے ہمکنار ہونا چاہتا ہے۔ اس کو ہر قسم کی مشکلات، تکان اور حوصلہ شکنیوں سے بے پرواہ کر مستعدی سے اس عمل میں مصروف ہونا چاہیئے۔ صرف مطلوبہ مقصد کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔

ترقی کا دوسرا قدم بہت مدروں میں سے چند کی مشق کرنا ہے۔ یہ مدر قدرتی طور پر منتروں یا تلفظ کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس کام کے واسطے شاگرد کو گورُو کے پاس جانا لازم ہے۔ کیونکہ تلفظ وغیرہ کا طریقہ تحریر کے ذریعہ سے نہیں بتایا جا سکتا۔ بلکہ زبانی بھی وُہی تلقین کر سکتا ہے۔ جس نے اس میں خاص مہارت حاصل کی ہو۔

الفاظ بجائے خود کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ الفاظ کے تلفظ کا طریق ہی سب کچھ ہے۔ بعض اوقات کسی خاص لفظ کے دہرانے سے جسم میں ایک عجیب لیکن نہایت تیز رفتاری سے حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت کا سچا اور صحیح اور صاف بیان ہے۔ اور چونکہ یہ میرا آزمودہ ہے۔ اس لئے مجھے یہ پوزیشن حاصل ہے۔ کہ میں اس کو ظاہر کر سکوں۔

جو شخص بعض مدروں کی مشق کی کوشش کرے۔ اُس کے واسطے لازم ہے۔ کہ اُس میں قدرے اینٹھن ہو۔ اگرچہ میں اس لیکچر میں مدروں کا ذکر کر رہا ہوں۔ لیکن میں ہرگز یہ مشورہ نہ دوں گا۔ کہ کسی اچھے اور لائق اُستاد کے بغیر یہ کوشش کی جائے۔

یہ عمل ہٹھ یوگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دیگر اشیاء کے بہ نسبت صحت پر ان کا فوری اثر پڑتا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ ان کے ذریعے سے ضعیفی اور موت دونوں کو شکست ہوتی ہے۔ اور امراض تباہ (نشٹ) ہو جاتے ہیں۔ اور رُوحانی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔

مک مدر کا عمل حسب ذیل ہے:۔

طالب علم بیٹھکر ایک پاؤں اپنے سامنے سیدھا پھیلاتا ہے۔ اور اُسے دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے۔ دوزانو ہونے کے لئے اُسے اپنی دوسری ٹانگ اپنے نیچے اس طرح تہہ کرنی چاہیئے۔ کہ ایڑی گدا (مقعد) میں آ جائے۔ پہلے پہل یہ نشست بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ جب تک یہ نشست قایم رہے۔ شاگرد کو پرانایام کی مشق جاری رکھنا لازمی ہے۔ نیز یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وُہ اپنے خیالات کسی رُوحانی موضوع پر مرکوز رکھے۔

یہ مشق ہر مرض کا علاج ہے۔ یوگی کہتے ہیں کہ اس سے پیرانہ سالی کیا بلکہ موت بھی قریب نہیں آتی۔

اس سے یوگی کو شہوانی جذبات اور حیوانی خواہشات پر بھی غالب آنے میں مدد ملتی ہے۔ نیز مخصوص خواہشات کے حصول میں بھی مدد ملتی ہے۔

یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ یہ مشق تنہائی میں کی جائے۔ اور شاگرد کو مناسب ہے۔ کہ وُہ اس نشست کو کبھی ایک ٹانگ پر اور کبھی دوسری پر اختیار کرے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ عمل بہت طاقت رکھتا ہے۔ اور اس سے وُہ شاگرد بھی مستفیض ہو جاتا ہے۔ جس کی ترقی بہت سُست رفتاری سے ہو رہی ہو۔

اس کے بعد جو مدر ہے۔ اس کی وضاحت قانونی نقطہ خیال سے مناسب نظر نہیں آتی۔ کیونکہ اگر ہم نے اُسے حرف بحرف لکھ دیا۔ تو ممکن ہے۔ کہ زمانہ حال کے قانون دان ہمارے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں۔

کھیچری مدر ایک مغربی طالب علم کے واسطے ناممکن نہیں ہے۔ اس میں محنت تو ضرور ہے۔ لیکن مقابلتاً آسان بھی ہے۔ تھوڑا سا حوصلہ درکار ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس کو کامیابی سے نہ کیا جا سکے۔

اگر آسن کی حالت اختیار کرو۔ اور اُوپر کی جانب ابرؤوں پر نظریں جماؤ۔ اور زبان کو اندر کی جانب گول کر کے لے جاؤ۔ حتیٰ کہ وُہ گدی میں جا لگے۔ اس کے ساتھ ہی حسب معمول پرانایام کرو۔ ہر مشق میں پرانایام ضروری جزو ہے۔

یہ امر قابلِ لحاظ ہے۔ کہ جو ماہر یوگی کچھ دِن کے لئے زمین میں زندہ دفن ہونا یعنی سمادھی لینا منظور کرتے ہیں۔ وُہ ہمیشہ اسی طرح اپنی زبان کو گول کر کے گدی میں جا سکتے ہیں۔

شاستروں میں یوگی کو ہدایت کی گئی ہے کہ جب وُہ اپنی زبان کو ایسی پوزیشن میں رکھتا ہے۔ تو اس طرح سانس کھینچے وُہ ریڑھ کی ہڈی کے ایک راستے سے "چاند" کنڈل سے پنگلی کے مرکز سے ہو کر "ناف" میں ہو کر دُوسرے راستے اوپر جائے۔

اگرچہ اطمینان دلایا جاتا ہے۔ مگر اس میں شک ہے۔ کہ جو شخص اس مدر کی مشق کرتا ہے۔ وُہ ان تمام رکاوٹوں پر غالب آ جاتا ہے۔ جو اس کی ترقی کی راہ میں حائل ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ جو شخص یہ عمل کرتا ہے۔ خواہ اس نے کیسا ہی گُناہ کیوں نہ کیا ہو۔ یا اس سے کیسا ہی جرم کیوں نہ سرزد ہُوا ہو۔ وُہ پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن میرے خیال میں یہ ایک استعارہ ہے۔ جس سے غالباً یہ مقصود ہے۔ کہ اس عمل سے بڑی طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔

جلندھر مدر کہتے ہیں۔ کہ طالب علم کو رُوحانی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اس نقطہ خیال سے یوگی اس کی مشق روزانہ کرتے ہیں۔

شاگرد اپنے حلق کے پٹھوں کو کھینچ کر ٹھوڑی کو چھاتی پر دباتا ہے۔ اور گردن کے پٹھوں کو تانے رکھتا ہے۔ اور اس اثنا میں پرانایام کی مشق جاری رکھتا ہے۔

وپریت کرن مدر میں شاگرد کو اپنے سر کے بل کھڑا ہونا اور ٹانگوں کو گول کر کے حرکت دینا ہوتا ہے۔

ایک معمولی آدمی کو یہ احمقانہ نظر آئے گا۔ اور جب میں یہ کہتا ہُوں۔ کہ اس عمل کو تین گھنٹے تک جاری رکھنا پڑتا ہے۔ تو میرا خیال ہے۔ کہ میرے ناظرین میں سے اکثر کانوں پر ہاتھ رکھ لیں گے۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جو یوگی روزانہ اس عمل کی مشق کرتا ہے۔ اُس کی موت سے مخلصی حاصل ہو جاتی ہے۔ نیز اس کی تمام غیبی طاقتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ وُہ اس کا مستحق بھی ہوتا ہے۔

یہ بیان کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ ان میں سے کسی ایک کی روزانہ مشق سے ہی طالب علم ماہر ہو جاتا ہے۔ اس لئے اب اُسی کا کام ہے۔ کہ ان میں کسی ایک کو جو وُہ کر سکتا ہے۔ اپنے لئے انتخاب کر لے۔

(باقی آئندہ)

من ہُوا نہ بس میں

ہتیشی علاولپوری

یہ من چنچل مم ابھیمانی
رُکے نہ روکے ڈھیٹ وڈا با
ڈھیلی باگیں چھوڑ نہ اسکی
من بس میں تو جگ ہے بس میں
من کی بات کبھی نہ سُننا

نت کرتا نادانی
کرتا ہے من مانی
بس میں کر اگیانی
پھر کیوں آنا کانی
مت کرنا ان جانی

من بس میں نہ ہُوا ہتیشی
کے آگے اور بیاہی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ادھیاتم شدھا

وِویک اور ویراگیہ

لیکھک:- سورگیہ سوامی سرودانندجی مہاراج

سنسار کی اوستھا دیکھنے میں کچھ اور ہے۔ پرنتو اس کا واستوک سوروپ کچھ اور ہی ہے۔ پنگھیالکوں کا سدھانت ہے۔ کہ سنسار ایک چکر کی طرح گھومتا ہے۔ جس پرکار چکر کے سرے کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔ دو منٹ میں جو سرا اوپر ہوتا ہے۔ وہ نیچے ہو جاتا ہے۔ اسی بات کو فارسی میں "ہر کمالے را زوالے" کہا گیا ہے۔ پرنتو سادھارن لوگ اس کو نہیں سمجھتے۔ کبھی بھارت کا بہت اودیہ تھا۔ جس کا اودیہ ہوا۔ اس کا است ہوتا ہے۔ اب کوئی پوچھے۔ کہ است کیوں ہوا۔ تو اس کا اتر کیا دیا جا سکتا ہے۔ کسی کا پتا مر گیا تھا۔ لوگ شوک پرگٹ کرنے آئے۔ اور کارن پوچھنے لگے۔ کہ کیسے مرا؟ کیسے مرا؟ پرش وچارشیل تھا۔ اتر دیا۔ جو اتپن ہوا۔ اس نے ایک دن مرنا تھا۔ سو مر گیا۔ لوگ پرسن ہو جاتے ہیں۔ بیدی وہیں کہدیں۔ کہ دو دن جو رہ آیا تھا، مر گیا۔ تو ان کو سنتوش آ جاتا ہے۔ اور پھر آگے پرشن نہیں ہوتا۔ سنسار تو کارن پوچھتا ہے۔ اسی بات کو مہاتما بھرتری جی کہتے ہیں۔ کہ جن کا وویک بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ وہ سوئم بھرشٹ ہو جاتے ہیں۔ جو منشیہ وجانی وویک ہین ہوتی ہے۔ وہ سنسار کے سکھوں سے لیکر پرمیشور تک کو پراپت کرے گی۔ پرنتو جس کا وویک بھرشٹ ہو جائے گا۔ اس کو پرماتما کی پراپتی تو کیا سنسار کے سکھ بھی نہیں ملتے۔

وویک کیا ہے؟

آپ پوچھیں گے۔ وویک کیا ہے؟ آپ نے سپاہیوں کو چاند ماری کرتے کئی بار دیکھا ہوگا۔ چاند ماری میں کئی سپاہی نشانے لگانے کے لئے لکشیہ باندھتے ہیں۔ پرنتو نشانا اُسی کا لگتا ہے۔ جس کا لکشیہ ٹھیک نیتروں کے سامنے ہو۔ پرنتو جس کا لکشیہ بھرشٹ ہو جائے۔ وہ چاہے کتنا ہی یتن کیوں نہ کرے۔ اُس کا نشانا نہیں لگتا۔ لکشیہ کا بھرشٹ ہونا وویک کا بھرشٹ ہونا ہے۔ اسی کا نام وویک ہے۔ ایک کوی نے وویک کا یہ لکشیہ کہا ہے۔ کہ دھرم، ارتھ، کام، موکش، یہ چار پدارتھ جس کے لکشیہ میں رہتے ہیں۔ وہ وویکی پرش ہے۔ پرنتو جس پرش کے جیون میں نہ دھرم ہے۔ نہ ارتھ نہ کام اور نہ موکش کی بھاونا ہے۔ اس پرش کا جیون اس بکری (اجا) کی طرح ہے۔ جس کے گلے میں دو ستن ہیں۔ پرنتو دودھ نہیں۔ ایسے پرش وویک بھرشٹ ہوتے ہیں۔

وویک کا مہتو

"اتھاتو برہم جگیاسا" یہ ویدانت کا ایک سوتر ہے۔ ارتھات اس کے انتر برہم کے جاننے کی اچھا کرنی چاہیئے۔ کس کے انتر؟ ان چار سدھانتوں کے انتر جس کا ہم نے پہلے ورنن کیا ہے۔ ان چار سدھانتوں میں پہلا سادھن وویک ہے۔ اپنے ہت اور اہت کا وچار ہی وویک ہے۔

اب میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ کہ ہم میں وویک کہاں ہے؟ وویک کے پشچات ویراگیہ ہوتا ہے۔ جس میں وویک نہیں اس میں ویراگیہ بھی نہیں ہو سکتا۔ انگریزی لکھے پڑھوں میں وویک تو تھوڑا بہت پایا جاتا ہے۔ پرنتو ویراگیہ ان میں نام ماتر کو بھی نہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ ویراگیہ نے دیش کا ستیاناش کر دیا ہے۔ یہ بات کسی انش میں تو ٹھیک ہے۔ پرنتو ہر دو انشوں میں ستیہ نہیں۔ آپ لوگ جن سادھوؤں کو ویراگی سمجھتے رہے ہیں۔ وہ ویراگی نہیں ہیں۔ وہ مورکھ تو دیش کے لئے بھار ہیں۔

ویراگیہ کیا ہے؟

ایک ودیارتھی جب ودیا سماپت کر لیتا ہے۔ تب اس کو وویک ہوتا ہے۔ اور شاستروں میں لکھا بھی ہے۔ کہ برہمچریہ کے انتر گرہستھ پھر بان پرستھ اور انت پشچات سنیاس ہے۔ یہ ایک لائن ہے۔ پرنتو دوسری لائن ہمارے شاستروں نے یہ بتلائی ہے۔ کہ جس سمیہ ویراگیہ ہو۔ اُسی سمیہ سنیاس لے لینا چاہیئے۔ پرنتو یہ کبھی برہمچریہ اور ودیا سماپتی کے بعد کیونکہ ودیا سماپتی کے پشچات منشیہ کو وویک ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے شبھ اشبھ کو جاننے لگتا ہے۔ وویک کے پشچات یدی اپنا ہت گرہستھ میں سمجھے، گرہستھی بن جائے۔ اور ویراگیہ اتپن ہو جائے۔ تو سنیاس دھارن کرے۔ جیسے سوامی شنکر آچاریہ نے کیا۔ ویراگیہ و سنیاس برہمچریہ کے پشچات اور بان پرستھ دونوں اوستھاؤں میں ہو سکتا ہے۔ یدی برہمچاری سمجھے۔ کہ میں اپنی اندریوں پر وجے نہیں پا سکتا۔ تو اس کا اُپائے گرہستھ ہے۔ اور یدی وہ سمپورن سنسار کی کامناؤں کو مار کر سنسار کا تیاگ کر سکتا ہے۔ تو سنیاس لے لیوے۔

ویراگیہ نے ستیاناش نہیں کیا

اب میں یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ کیا سچ مچ ویراگیہ ناش کرنے والی وستو ہے۔ گرہستھ میں پرویش کرکے منشیہ کے لئے اُپدیش ہے۔ کہ وہ اپنی پتنی سے تو راگ کرے۔ پرنتو شیش سب استریوں کو ماتا اور بہن جان کر ان سے ویراگیہ کرے۔ دُکھ تو یہ ہے۔ کہ جہاں ہم اپنی استری سے راگ کرتے ہیں۔ وہاں ہم دوسری استریوں سے بھی راگ کرنے لگ جاتے ہیں۔ ویراگیہ سنسار کی ویوستھا کو ٹھیک رکھنے کا سادھن ہے۔ جیسا کہ رشی دیانند نے ویراگیہ وان ہو کر کیا۔ پرنتو ہم آپ پرتی دن اُپدیش سنتے ہیں۔ کچھ پھل نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم میں نہ وویک ہے۔ نہ ویراگیہ۔ مہاراج بھرتری جی ایک پرشن کرتے ہیں۔ اور آپ ہی اس کا اُتر دیتے ہیں۔ کہ کیا کارن ہے۔ کہ ایک منشیہ اُپدیش سن کر سدھر جاتا ہے۔ اور دوسرا بگڑ جاتا ہے۔ وہ بتلاتے ہیں۔ کہ جس کے انتہ کرن میں ستو گن کی برتی ہے۔ اس کے گیان کا ایک بندو تار دیتا ہے۔ اور جس کے انتہ کرن میں تموگن کا راجیہ ہے۔ اس پر اپدیش کا ایک بندو اُس کے اندھکار کو بڑھا دیتا ہے۔ عارف اور ایشور بھگتی کے پیارے ایکانت کو بہت پسند کرتے ہیں۔ پرنتو چور اور یار بھی پرتی ایک سمیہ میں ایکانت کی کھوج میں رہتے ہیں۔ اور عارف ایکانت بھگت تو ایشور بھگتی کے لئے ایکانت پسند کرتے ہیں۔ پرنتو چور اور یار چوری اور یاری کے لئے۔ اب اس میں ایکانت کا کیا دوش؟ اس لئے کہا ہے۔ کہ پہلے انتہ کرن کو شدھ کرو۔ پھر پرتی ایک وستو اپنی واستوک اوستھا میں دکھلائی دے گی۔ سندھیا، سوادھیائے، ست سنگ سب کام وویک کے ہیں۔ مہاتما بدھ، شنکر، سوامی دیانند جتنے بھی مہاپرش ہوئے ہیں۔ یہ سب وویکی تھے۔ جتنا جتنا کسی میں ادھک وویک ہوگا۔ اُتنا اُتنا ہی وہ ادھک مہان ہو گا۔

بدھ کے جیون کی ایک گھٹنا

مہاتما بدھ جب گھر سے نکلنے والے تھے۔ تو اُن کے پتا نے سمجھایا۔ کہ پتر! میں بردھ ہو گیا ہوں۔ میری سیوا کرنا تیرا دھرم ہے۔ بدھ نے اُتر دیا۔ میں کیول ایک بردھ کی سیوا نہیں چاہتا پرنتو سنسار بھر کے بوڑھوں کی سیوا کا برت دھارن کرنا چاہتا ہوں۔ پھر انہیں کہا گیا۔ کہ گھر میں پتر اتپن ہوا ہے۔ اس لئے ابھی گھر چھوڑنا اُچت نہیں۔ (باقی صفحہ ونش پر)

موسم گرما اور برسات میں

اصلی

جہاز مارکہ

کپڑے

استعمال کریں

مُفید اور فائدہ مند ثابت ہونگے

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

کوئٹہ

ایجنسیاں:- بمبئی کلکتہ دہلی لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

موجودہ زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سطح زمین پر ایک دوسرے سے دور دراز آباد ہوئی ہوئی قوموں کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے۔ یہ تمام قومیں اس وقت جہاں تک تہذیب کی ترقی کا تعلق ہے۔ بالکل ایک کہی جا سکتی ہیں۔ لیکن آج کل تو ریل تار اور بجلی کا زمانہ ہے۔ ہمارے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرنا یا باہمی تعلقات پیدا کرنا کتنا آسان ہو گیا ہے۔ اتنا آسان ہو گیا ہے۔ کہ باوجود ہمارے ایک دوسرے سے اختلافات کے انسانی معلومات کا خزانہ مشترکہ کہا جا سکتا ہے۔ پھر سوال ہوتا ہے۔ کہ کیا زمانہ قدیم میں بھی مختلف اقوام کی حالت کسی طرح اس قسم کی ہو سکتی تھی؟ قدیم دنیا میں ہمارے سامنے ہندوستان۔ ایران۔ اسیریا۔ بےبی لونیا۔ فی نیشیا۔ مصر اور یونان وروما کا نقشہ آتا ہے۔ ہم ساتھ ہی یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ ان تمام اقوام کی زبانوں میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت سی مشابہت پائی جاتی ہے۔ ایک دوسرے کے مذہبی طریقے، پولیٹیکل اور سماجک قواعد۔ رواج اور رسوم ایک دوسرے کے ساتھ بہت حد تک ملتے ہیں۔ ان کے علاوہ ہمیں ایسی تاریخی شہادت بھی کافی ملتی ہے۔ کہ ان مختلف اقوام کا باہمی تجارتی رابطہ و اتحاد موجود تھا۔ اور بعض اوقات اُن کی آپس میں لڑائیاں بھی ہوتی رہیں۔ ان واقعات کو سامنے رکھکر ہمارے لئے یہ نتیجہ قبول کرنا بالکل آسان ہو جاتا ہے۔ کہ ان سب اقوام کی زبان اور تہذیب کا منبع بھی ایک ہی ہے۔ قدرتی طور پر اگلا سوال یہ ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ مخزن ایک ہے۔ تو کہاں ہے۔ پہلے پہلے جب مغربی عالموں نے سنسکرت زبان کا مطالعہ شروع کیا۔ اور اس کی بناوٹ کا مختلف یورپین زبانوں کی بناوٹ سے مقابلہ کرنے پر۔ اس میں انہیں بڑی ساخت بہت دکھائی دی۔ تو وہ سب اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ جہاں پر سنسکرت زبان سے تمام آرین زبانیں نکلی ہیں۔ تمام آریہ نسل کی شاخوں کا مخزن بھی سنسکرت بولنے والی نسل رہی ہے۔ مگر ہندو لوگ اس قسم کا دعوے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ تو صریحاً اسے اُن کی خود پسندی اور جانبداری سے منسوب کیا جاتا ہے۔ لیکن جب اس قسم کی شہادت غیر ملکی عالموں کی طرف سے دی جا دے۔ تو یہ یقین کرنے کے لئے کافی دلائل موجود ہیں۔ کہ ان کے بیان سچائی پر مبنی ہیں۔ اگر یہ تھیوری یورپ میں مقبول عام ہو جاتی۔ تو اس سے عیسائیت کو بڑا بھاری دھکا لگنے کا ڈر تھا۔ اس لئے ایسا

کریٹ اور یونان میں آریہ تہذیب

از:- شری بھائی پرمانندجی - ایم - ایل - اے (سنٹرل)

معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں پر رومن کیتھولک چرچ نے تمام قسم کے علوم اور روشنی اور سچائی کو دبائے رکھا۔ اسی طرح یورپ کی موجودہ عیسائیت نے سچائی کی جو اس تھیوری کے پھیلنے سے ظاہر ہوئی تھی۔ دبانے کی کوشش کی۔ مغربی عالم عیسائی پرچارکوں کے رعب داب میں آ گئے۔ اور انہوں نے اس تھیوری پر زور دینا چھوڑ دیا۔ تاہم ہمارے پاس بعض ایسے محققوں کی کتابیں موجود ہیں۔ جنہوں نے اس تھیوری پر یقین رکھتے ہوئے اس کی تائید میں زبردست کتابیں تصنیف کی ہیں۔ یہ کتب انیسویں صدی کے درمیانی حصہ میں لکھی گئیں۔ ان میں سے ایک کتاب تو چندر نگر کے فرانسیسی چیف جسٹس جیکولٹ (Jeco lite) کی بائبل ان انڈیا ہے۔ (Bible in India) جس میں اس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یہودیوں کی تمام تہذیب اور پرانی توریت مصری تہذیب کے اثر سے لکھی گئی ہے۔ اور مصر کی تہذیب ہندوستان کی تہذیب سے لی گئی ہے۔ اور اس امر کو مصری قوانین کا منو کے دھرم شاستروں سے مقابلہ کر کے ثابت کیا گیا ہے۔ اس قسم کی دوسری کتاب انڈیا ان گریس ہے۔ (India in Greece) جس کا مصنف پوکک ہے۔ یہ کتاب آکسفورڈ کے پروفیسر ولسن کو سمرپن کی گئی ہے۔ اس کتاب میں جغرافیہ کے ناموں سے اور پرانی یونانی کتب میں بیان کئے ہوئے دیوتاؤں کے ناموں کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ جن سے لائق مصنف یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہے۔ کہ پراچین یونان ہندوستان کی ایک نو آبادی تھا۔ دوسرے لفظوں میں یونان کو پہلے آباد کرنیوالے قبیلے (Tribes) شمال مغربی ہند سے چل کر اس سرزمین میں جا کر آباد ہوئے۔ گویا جہاں پرانی دنیا کی تہذیب ہندوستان سے نکلی۔ وہاں یونان کی سماج تو خاص کر ہندو سماج کی ایک شاخ تھی۔ مجھے یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کتاب میں سے چند حوالجات ہدیہ ناظرین کروں۔

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ کہ کلکتہ یونیورسٹی کے سکالر مسٹر اے۔ سی داس نے ایک معرکہ کی کتاب Rigvedic India لکھ کر کمال خوبی سے اس امر کو ثابت کیا ہے۔ کہ آریہ نسل کی ابتدائی پیدائش اور پہلا وطن شمالی مغربی ہند یعنی پنجاب کشمیر اور افغانستان کا علاقہ ہے۔ اس علاقہ کو اس نے ویدک نام سپت سندھو دیا ہے۔ حیرانی کی بات ہے۔ کہ ویدوں اور برہمنوں کی تحقیقات کرتے ہوئے مسٹر داس جن نتائج پر پہنچا ہے۔ ان نتائج پر مسٹر پوکک اپنی جغرافیکل تحقیقات کے ذریعہ ستر برس ہوئے پہنچے تھے۔ اپنی کتاب میں ایک مقام پر وہ اس طرح لکھتا ہے:-

"سندھ کے دہانے پر سمندری لوگ رہتے تھے۔ جو بڑے ہوشیار، سمجھدار اور دلیر تھے۔ وہ میدان کے کناروں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے خلیج فارس کے دہانہ تک سفر کیا کرتے تھے۔ وہاں سے بعد میں انہوں نے سمندر کے کنارے کنارے چل کر اُمان یدا امن اور یمن (مشرقی عرب) وہاں سے بحیرہ قلزم (Red Sea) تک پہنچنا شروع کیا۔ بعد ازاں اس زوردار ندی کو عبور کر کے۔ جو کہ جنوبیوں کی زمین کو سیراب کرتی ہے۔ انہوں نے مصر۔ عرب اور عراق کی مختلف سلطنتیں قایم کیں۔" اس کے آگے چل کر وہ کہتا ہے۔ "یہ وہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے بعد ازاں یونان اور اس کے ٹاپوؤں میں پہنچکر اپنی تہذیب کو پھیلایا۔ اگر میرے ناظرین میرے ساتھ جغرافیائی ترقی کا مطالعہ کریں گے۔ تو اُن کو اس سہ گونہ تعلق میں جو مصر اور یونان کو سندھ سے باندھتا ہے۔ ذرا بھی شک نہ رہے گا۔

ہندوستان کی ابتدائی تہذیب کے ابتدائی علوم اور اس کا ابتدائی لٹریچر ہی مصر اور یونان کی تہذیب۔ علوم اور لٹریچر ہے جغرافیہ کے ثبوتوں سے تاریخی واقعات اور دوسرے مذہبی رواجوں کے باہمی مقابلہ سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ دوسرے دونوں ملک ہندوستان کی ہی بستیاں تھیں۔ ایک اور موقعہ پر لکھا ہے۔ کہ ایران۔ کولچس اور آرمینیا کے نقشے صاف اور حیران کن شہادتوں سے پر ہیں۔ کہ یہ ملک بھی ہندوستان کی بستیاں تھیں۔ ایک اور مقام پر بائیبل سے اس امر کا کافی ثبوت ملتا ہے۔ کہ تمام بےبی لونیا اور اسیریا میں ایک قسم کا ہندو ازم رائج تھا۔ جس میں سورج دیوتا کی مختلف نمونوں مثلاً (Balnath) بالناتھ وغیرہ کا عام ذکر پایا جاتا ہے۔ اس کا سورج درختوں کے ہر جھنڈ میں اور ہر بڑی یادگار پر پایا جاتا تھا۔ اس کا دوسرا قایم مقام یعنی متبرک بچھڑا ہر مہینے کی پندرھویں تاریخ کو پوجا جاتا ہے۔

اسی طرح کشمیر کی قدامت کا ذکر کرتے ہوئے اس کی پرانی راج ترنگنی کا حوالہ دیا ہے۔ جس میں ان تمام حکمران خاندانوں کا بیان پایا جاتا ہے۔ جو کشمیر میں راج کیا کرتے تھے۔ اور جن کی تاریخ مسیح سے ۲۴۴۸ برس پہلے تک جاتی ہے۔ کشمیر وہ مقام ہے جہاں سے شی پی قبیلہ شمال مغربی یونان میں جا کر آباد ہوا (دوسری جگہ بتایا گیا ہے کہ سمیرو پہاڑ کشمیر کے اندر ہی ہے جس مقام کی پرانی کتابوں کے مطابق اندر لوک کہا ہے۔ اور جس جگہ کو انسان کی جائے پیدائش بتایا جاتا ہے۔ بائیبل کے بیان کے مطابق بھی انسان کی دوسری جائے پیدائش اس پہاڑی مقام پر ہے۔ جو شمال سے مشرق کو ہے۔"

زبانوں کی ایکتا کے متعلق ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے۔ یہ تسلیم کرنا بالکل آسان ہے کہ زبان ہی قوم کی نہایت سچی اور دیرپا یادگار ہوتی ہے۔ اس کی عمارتیں اور قلعے خاک میں مل سکتے ہیں۔

مصر کی قدیم زبان ایک ایسی زنجیر ہے جو انسان کی مختلف شاخوں کی زبانوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ کیلٹک زبان جو بعض امور میں سنسکرت سے اختلاف رکھتی ہے۔ پرانی مصری زبان کاپٹک (Coptic) سے جو میناروں اور یادگاروں کی زبان ہے بہت سی مشابہت رکھتی ہے۔ سر ولیم جونز اپنی "ایشیاٹک ریسرچز" میں ایک مقام پر لکھتے ہیں:- "ہندوؤں کے حالات جن کی تشریح کرنے کے لئے کتابوں کی کتابیں درکار ہوں گی پر نظر ڈالنے سے صاف نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ وہ پرانے ایرانی۔ افریقن۔ مصری فنیشین۔ یونانی ٹسکن۔ سیتھین (گاتھ)۔ چینی جاپانی اور پیرو والوں سے بہت ہی گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ پرانی دنیا ایک قسم کی زمین ہے جس کے مطالعہ کے ذریعہ پہلے بزرگوں کی تبدیلئے مکانات کا حال یا نقشہ بہت درستی سے پڑھنے کا موقعہ ملے گا۔

(باقی آئندہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ॐ
ہفتہ وار پرکاش لاہور
۳۰؍ہاڑ سمت ۱۹۹۸ بکرمی
مطابق ۱۳؍جولائی ۱۹۴۱ء
جلد ۳۳ | دیانند ابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۲۶

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام (۳)

نہیں۔ کہ یہ محسوس نہ ہوا ہو۔ کہ گورو کل جس ... چل رہا ہے۔ اس سے مختلف ہونا چاہیئے۔ ... یہ خیال تھا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا ... طرف سے برہمچاریوں کے سنرکشکوں کا سمبندھ ... اور یہ بھی ہونا چاہیئے۔ پراچین سمے میں گورو کل ... کی اور سے چلائے جاتے تھے۔ ان کا ... تک بوجھ راجیہ پر ہوتا تھا۔ جو چھوٹے گورو کل تھے۔ وہ جنتا کی سہایتا پر چلتے ... نے کچھ برہمچاری اپنے پاس رکھ ... برہمچاری بھکشا کے ذریعہ ان کے آسرے ... پتنی نے بھوجن پکایا۔ اور سب نے مل ... برہمچاری جب بھکشا مانگنے کو جاتے ... تو یہ آواز سنتے جاتے تھے۔ "ماتا مجھے بھکشا ..." ماتا ہیں اس خیال سے۔ کہ میرا لال بھی اس ... کبھی جا بھکشا مانگ رہا ہوگا۔ اس لیئے ان ... انتظار میں کھڑی رہتی تھیں۔ اسی طرح ہمارے ... کی شکشا ایک نیم کے آدھین تھی۔ بوجھ سب ... بٹا ہوا تھا۔ آج وہ اوستھا نہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گورو کل کھولا۔ تو اس کے سامنے پہلا سوال یہ تھا۔ کہ کیا برہمچاری بھکشا کے لئے جا سکتے ہیں؟ جواب نہیں تھا۔ اس لیئے پالن پوشن کا بوجھ سنرکشکوں پر ڈالا گیا لیکن سبھا نے راجیہ کی پوزیشن بھی گرہن کی۔ اور وہ یہاں تک۔ کہ برہمچاریوں کے شکشن کا بوجھ اپنے اوپر لے لیا۔ کچھ دیر کے بعد مہاتما منشی رام نے محسوس کیا۔ کہ بھوجن کا جو شلک لیا جاتا ہے۔ اس سے برہمچاریوں کی اور خاص کر ان کے سنرکشکوں کی منو ورتی وہ نہیں رہتی۔ جو ہونی چاہیئے۔ ایک طرف ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ برہمچاری جاتی کی سنتان ہیں۔ وہ جاتی کی سیوا کے لئے ہی تیار کئے جاتے ہیں۔ دوسری طرف ان کا سمبندھ گورو کل کی اپیکشا اپنے ماتا پتا سے زیادہ رہتا ہے۔ اور ان کی مانسک اوستھا وہ نہیں ہوتی۔ جو جاتی کے سپتر کی ہونی چاہیئے۔ اس لئے انہوں نے تحریک کی۔ اور وہ تحریک بہو پکش سے سویکار ہو گئی۔ کہ سنرکشکوں سے بھوجن کا ویہ بھی نہ لیا جائے۔ چنانچہ ایک سال نہ لیا گیا۔ لیکن اس عرصہ میں محسوس ہو گیا۔ کہ ورتمان اوستھا میں اس منو ورتی کے انوکول نہیں۔ جو مہاتما منشی رام جی پیدا کرنا چاہتے تھے۔ پھر یہ کہ جس طرح ان دنوں برہمچاریوں کو رکھا جاتا ہے۔ اور جس طرح جیون ان دنوں زیادہ خرچیلا ہو رہا ہے۔ اس میں سبھا پالن پوشن کا ویہ برداشت نہیں کر سکتی۔ چنانچہ ایک ہی ورش کے پشچات یہ نشچے بدل دیا گیا اور پھر برہمچاریوں سے پالن پوشن کا ویہ لیا جانے لگا۔ اس کے معنی یہ تھے۔ کہ یہ سمجھ لیا گیا۔ کہ ورتمان سمئے میں برہمچاریوں کا سبھا سے وہ سمبندھ نہیں ہو سکتا۔ جو پراچین سمے میں ان کا گورو کل کے سنچالکوں سے تھا۔

دوسرا پرشن برہمچاریوں اور اپادھیاؤں کے پرسپر سمبندھ کا تھا۔ ہمارا دعوےٰ تو یہ ہے۔ کہ گورو کل دوسرے شکشنالیوں سے اس بات میں ممتاز ہے۔ کہ گورو کل میں برہمچاری اسی طرح رہتے ہیں۔ جس طرح بچے اپنے ماتا پتا کے کل میں رہتے ہیں۔ لیکن ورتمان شکشنالیوں میں یہ بھاو نہیں۔ مگر تجربہ نے بتایا۔ کہ وہ بھاو ہم گورو کل میں بھی پیدا نہیں کر سکے۔ برہمچاریوں کے زیادہ تر سنرکشک۔ گورو کل کو ایک ہوسٹل سمجھتے ہیں۔ جہاں انہوں نے اپنے خرچ پر اپنے بالکوں کو رکھا ہوا ہے۔ وہ حساب لگاتے رہتے ہیں۔ کہ جو کچھ ہم دیتے ہیں۔ اس کی ایک ایک پائی برہمچاریوں پر خرچ ہوتی ہے یا نہیں۔ سبھا بطور خود جو کچھ وصول ہوتا ہے۔ ان کے پالن پوشن پر خرچ کر دیتی ہے۔ لیکن سنرکشکوں کا یہ بھاو ایک انوچت سا واتاورن پیدا کرتا رہا جس کے کئی اداہرن ہمارے سامنے آئے۔ سنرکشک سبھا کئی بار بنی اور کئی بار ٹوٹی لیکن جب بھی بنی۔ اس کے اور گورو کل کے ادھیکاریوں کے درمیان سنگرام ہی بنا رہا۔ سنرکشک سبھا نے اتنا اپنے کرتویہ پر دھیان نہ دیا۔ جتنا اپنے ادھیکاروں پر۔ اتنا گورو کل کی سہایتا پر زور نہ دیا۔ جتنا برہمچاریوں کی شکایات پر۔ یہ مرض لا علاج سمجھ کر چھوڑ دیا گیا۔ اور اب یہ سمسیا ویسی کی ویسی بنی ہوئی ہے۔ اس سمبندھ میں یہ سمسیا بھی ہے۔ کہ برہمچاریوں اور اپادھیاؤں کے تعلقات کیسے ہونے چاہئیں۔ یہ ایک کھلا راز ہے۔ کہ یہ اچھے نہیں۔ آج سے نہیں بلکہ شروع سے ہی ان دنوں سے جب کہ مہاتما منشی رام گورو کل کے آچاریہ تھے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ برہمچاری اپنا سمبندھ کیول مہاتما جی سے سمجھتے تھے۔ نہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے۔ نہ اپادھیاؤں سے۔ مہاتما جی ان کے آچاریہ بھی تھے۔ اور ان کے ماتا پتا بھی۔ انہیں ان سے سنیہ بھی تھا۔ ویسا ہی جیسا کہ پتا کو اپنے پتروں سے ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ پودا اپنے ہاتھ سے لگایا تھا۔ اس لئے جتنا پریم انہیں اس سے تھا۔ کسی اور کو نہ تھا۔ نہ ہو سکتا تھا۔ وہ آچاریہ بھی تھے۔ اور ماتا پتا بھی۔ بلکہ سچ یہ ہے۔ کہ وہ اتنے آچاریہ اور پتا نہ تھے۔ جتنے کہ ماتا۔ پتا کے ڈنڈ کا بھاو ماتا کے پریم کے بھاو کے سامنے دب جاتا تھا۔ اس لئے وہ برہمچاریوں کو ڈنڈ نہ دیتے تھے۔ کوئی اور دیتا تھا۔ تو انہیں کشٹ ہوتا تھا۔ اور اگر وہ کسی کو ڈنڈ دیتے بھی تھے۔ تو برہمچاری یہ سمجھتے تھے۔ کہ یہ ڈنڈ انہوں نے نہیں بلکہ کسی اور نے دیا ہے۔ وہ ادھیاپکوں اور اپادھیاؤں کے مقابلہ میں برہمچاریوں کی زیادہ سنتے اور مانتے تھے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح کہ ماتا دنیا بھر کے مقابلہ میں اپنے بچے کی بات مانتی ہے۔ نتیجہ یہ کہ گورو کل کے ادھیاپکوں اور اپادھیاؤں کی پوزیشن کبھی وہ نہیں بنی۔ جو ہونی چاہیئے۔ آچاریہ رام دیو نے گورو کل کے لئے کم تیاگ نہیں کیا۔ انہوں نے نہ صرف اپنی جوانی گورو کل کے لئے لٹا دی۔ بلکہ اپنی صحت بھی برباد کر دی۔ دن رات گورو کل کی سیوا میں مگن رہتے تھے۔ یہ کہنا کسی کے ساتھ انیائے کرنا نہ ہوگا کہ گورو کل کو شکشنالیکا روپ دیا تو انہوں نے پہلے تو کیول گورو کل ہی تھا۔

لیکن اس سب پریم اور تیاگ کے باوجود وہ برہمچاریوں کے ہردہ میں ستھان پراپت نہ کر سکے۔ وہاں تو مہاتما منشی رام کی مورتی براجمان تھی۔ اس میں ان کا دوش نہ تھا۔ وہ آچاریہ تو تھے ہی۔ پتا بھی بن سکتے تھے۔ لیکن مہاتما منشی رام کی طرح ماتا نہ بن سکتے تھے۔ ماتا سوو وش ہو کر اپنے بچے کا نقصان تو برداشت کر لیتی ہے۔ لیکن اس کو ناراض کرنا گوارا نہیں کرتی۔ پتا اور آچاریہ اگر دیکھیں۔ کہ ڈنڈ نہ دینے میں بالک کی ہانی ہے۔ تو وہ ڈنڈ دے دیتے ہیں۔ پتا کو بالک سے کم پریم نہیں۔ لیکن پتا ماتا کی جگہ نہیں لے سکتا۔ اسی طرح سوامی شردھانند کی جگہ آچاریہ رام دیو نہ لے سکے۔ اگرچہ انہوں نے گورو کل کے لئے ادوتیہ تیاگ کیا۔ اپادھیاؤں اور برہمچاریوں میں سمبندھ نہ پیدا ہو سکا۔ وہ ایک دوسرے سے جدا جدا ہے۔ اپادھیائے تو مان ہانی کے ڈر سے۔ اور برہمچاری اس لئے۔ کہ آچاریہ مہربان ہے۔ تو اپادھیاؤں کی کیا ضرورت۔ ان کے خلاف جذبہ کی ایک بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ انہیں ویتن بھوگی سمجھا جاتا تھا۔ اور گورو کل کی اوستھا میں یہ ایک بڑا نقص ہے۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے پہلے گورو کل لائف ممبرشپ قائم کی گئی۔ جسے بعد ازاں دیانند سیوا سدن میں تبدیل کر دیا گیا۔ بھاو یہ تھا۔ کہ ایسے سجن گورو کل اور آریہ سماج کی سیوا میں لگیں۔ جو نروا ہ سے بے فکر ہو کر جیون اس کی سیوا کر سکیں۔ اگرچہ سیوا کال بیس برس رکھا گیا۔ جس میں دو ورش فرلو کے شامل ہیں۔ لیکن خیال یہ تھا کہ جو لوگ آریہ سماج کی سیوا کا برت لیں گے وہ ۱۸ برس کے بعد دنیا داری کے دھندوں میں پھنسنا پسند نہ کریں گے۔ لیکن یہ تجربہ ناکام رہا۔ کچھ برسوں سے دیانند سیوا سدن کی بھرتی بند ہے۔ صرف دو ممبر باقی ہیں۔ ان کی سیوا بھی اکتوبر یا نومبر میں ختم ہونے والی ہے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ بالکل ختم ہو جائے گا۔ اس بار جب سوامی ابھے دیو جی گورو کل کے آچاریہ بنائے گئے۔ تو ان کی طرف سے ایک شرط یہ تھی۔ کہ انہیں یہ اختیار ہونا چاہیئے۔ کہ وہ گورو کل کے جس اپادھیائے کو رکھنا چاہیں رکھیں۔ اور جسے گورو کل کی سیوا اور واتاورن کے یوگیہ نہ سمجھیں۔ اسے جواب دے دیں۔ ان کا بھاو یہ تھا۔ کہ ویتن کی پرتھا بند ہونی چاہیئے۔ کیول انہی ویکتیوں کو گورو کل میں رہنا چاہیئے۔ جن میں گورو کل کا پریم ہو۔ اور جو اس کی سیوا کے بھاو سے پریرت ہو کر کیول نروا ہ ماتر لیکر سیوا کرنے کو تیار ہوں۔ ان کی یہ شرط اصولاً منظور کر لی گئی۔ لیکن اس تجربہ کو شروع کرنے کے لئے دو سال کی مہلت مانگی گئی۔ دو سال ہو گئے۔ تو انہوں نے پھر یہ سوال اٹھایا۔ چنانچہ سبھا نے یہ پرشن اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس سمبندھ میں کیا کچھ ہوا۔ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں

(باقی صفحہ پر)

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مندر سدھار بل کی مخالفت

راے بہادر گوپال داس نے پنجاب اسمبلی میں جو مندر سدھار بل پیش کر رکھا ہے۔ اس کی سناتن دھرمی جگت میں مخالفت بھی ہو رہی ہے۔ اور حمایت بھی۔ سناتنی پرچوں میں اس بل پر خوب لے دے ہو رہی ہے۔ ہمیں ڈر ہے۔ کہ کہیں یہ "لے دے" باہمی جیپلقش کی صورت اختیار نہ کرے۔

مہابیر کے "ساکشات درشن"

معاصر "آنند" نے اپنی تازہ اشاعت میں مہابیر ہنومان کے "ساکشات درشن" کا افسانہ شایع کیا ہے۔ جسے پڑھکر ہمیں ہنسی آتی ہے۔ نہ جانے معاصر کو یہ خیال کیوں نہ آیا۔ کہ مہابیر نے اپنے پُجاریوں کو تو کبھی درشن نہ دیئے۔ لیکن اپنے دُشمن کو سزا دینے کے لئے وُہ کیسے ساکشات آگئے ہ کیا اسے معلوم نہیں۔ کہ نیک بندے مخالفوں کی کبھی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ چہ جائیکہ بدلہ لینے کی کوشش کریں۔ یہ سوانگ کسی منچلے نے بھرا ہوگا۔

دیالباغ میں بدامنی

جب سے دیالباغ کے سرآنند سروپ نے آنکھیں بند کی ہیں۔ درحقیقت تبھی سے دیالباغی رُوحانیت کا تار پود بکھر چکا ہے۔ دیالباغ کی گدّی کے کئی دعویدار پیدا ہو چکے ہیں۔ اور اپنی اپنی جگہ گدّی بنے بیٹھے ہیں۔ یہ سب تو تھا ہی۔ اب دیالباغ میں بدامنی بھی ہو گئی ہے۔ پچھلے ہفتہ دیالباغ میں ستسنگ سبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی کے اجلاس میں وائیس پریذیڈنٹ سیٹھ نہال چند نے یہ ملا کہا۔ کہ "مہتہ جی ستگورو نہیں ہیں"۔ اس پر مہتہ جی کا غدّار فرش پر ہیبنگ کر جلسہ سے اُٹھ گئے۔ سیٹھ نہال چند نے وائیس پریذیڈنٹ شپ سے استعفیٰ دیدیا۔ جو منظور کر لیا گیا۔ اس طرح دیالباغ کی رُوحانیت کا ڈھونگ تو ختم ہوا ہی تھا۔ اب تنظیم اور محبت کا تماشہ بھی ختم ہوا سمجھو۔

راشٹر بھاشا کا سوال

کلکتہ میں راشٹر بھاشا پرچار سمتی کے پردھان پد کی حیثیت سے ڈاکٹر راجندر پرشاد نے پچھلے ہفتہ جو بھاشن دیا۔ اس میں آپ نے کئے شبدوں میں کہا۔ کہ صرف ہندی ہی بھارت کی راشٹر بھاشا ہو سکتی ہے۔ اس کے دو کارن ہیں۔ پہلا یہ کہ بھارت کے ادھک بھاگوں میں بولی جاتی ہے۔ دُوسرے اس کا ساہتیہ بہت اُنت ہے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ کانگرسی اصحاب ہندوستانی کے ڈھونگ کو ختم کر کے ہندی کو اپنا لیں گے۔

"اکھنڈ بھارت" کا نعرہ

بمبئی کے پرسدھ راشٹر یہ نیتا مسٹر مُنشی اہنسا پر مہاتما جی سے اختلاف رائے کے کارن کانگرس سے الگ ہو گئے ہیں۔ آپ نے "اکھنڈ بھارت" کا نعرہ لگایا ہے۔ آپ دیش بھگت ہندو مسلمانوں کو پاکستان کے خلاف متحد کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ پاکستانی تحریک کے متعلق ہندوؤں کی مخالفت فرقہ وارانہ سوال بن جاتی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ ہندو اور مسلمان دونو مل کر اس فتنہ کو کچلنے کے لئے اکھنڈ بھارت کا متحدہ محاذ قایم کریں۔

اسلام کی تلوار

"ایمان" کے حوالہ سے "پیغام صلح" ۴ جولائی کی اشاعت میں رقمطراز ہے۔ "مسلمانو! حکومت الہٰی کے قیام کے لئے نکلو۔ جب تک دُنیا میں اللہ کی حکومت قایم نہ ہوگی۔ انسانوں کی غلامی اور مظلومی کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اسلام کی تلوار قرآن ہے۔ جب تک دُنیا قرآن کو قبول نہ کرے گی۔ امن کا مُنہ نہ دیکھے گی۔ اور یہ فرض قرآن کے ماننے والوں پر عاید ہوتا ہے۔ کہ وُہ دُنیا کو ظلم و فساد کے گردابوں سے نکال کر نجات و سعادت کے ساحلوں تک پہنچا دیں۔"

تلوار کا کام دُوسروں کو کاٹنا ہے۔ اگر مقابل نہتا ہوگا۔ تو کٹ جائے گا۔ یا تلوار کے سایہ تلے پناہ لیگا۔ لیکن اگر اس کے ہاتھ میں بھی ویسی ہی تلوار ہو۔ تو لڑائی ہو گی۔ اور اگر مخالف کے پاس پستول، بندوق، توپ یا ٹینک وغیرہ بہترین ہتھیار ہوں۔ تو حملہ آور شکست مان لیگا۔ ہمارے اس خیال کی صداقت مختلف اسلامی فرقوں کی باہمی سر پھٹول اور انجیل اور وید کے مقابلہ میں اس کی شکست سے ظاہر ہے۔

تلوار یا امرت؟

مسلمانوں نے قرآن کو تلوار قرار دیا ہے۔ لیکن ہم وید کو امرت کہتے ہیں۔ تلوار مار تو سکتی ہے۔ زندہ نہیں کر سکتی۔ امرت مُردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے۔ اور اشانتوں کو شانتی بھی دے سکتا ہے۔ فی زمانہ دُنیا کو تلوار کی نہیں۔ امرت کی ضرورت ہے۔ جو مُردوں کو زندہ اور زندوں کو امر کر دے۔ امرت چاہے جتنا بھی کسی کے پاس ہو۔ کسی کو دُوسرے سے کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ لیکن تلوار جتنے زیادہ لوگوں کے پاس ہو گی، باہمی لڑائی اور فساد کا خطرہ اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ اور ایک دُوسرے پر ... اس کی سپرٹ بڑھتی جائے گی۔ اب خود مسلمان ہی انصاف سے کہیں۔ کہ دُنیا تلوار کا سواگت کرے گی یا امرت کا؟

جنگ کا خرچ

برطانیہ اس وقت ۱۰،۵۰۰،۰۰۰ پونڈ روزانہ جنگ پر خرچ کر رہا ہے۔ اودھار اور پٹہ داری سامانِ جنگ انگلینڈ کو مل رہا ہے۔ اس کی قیمت اس رقم میں شامل نہیں ہے۔ جنگ میں جو مُلک شامل ہیں۔ وُہ بھی کم و بیش اتنا ہی خرچ کر رہے ہونگے۔ جو ممالک جنگ میں شامل نہیں۔ وُہ بھی حفاظتی تیاریوں پر لاکھوں اور کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔

لاکھوں اور کروڑوں روپے آج انسان انسان کا خُون بہانے اور ایک دُوسرے کی ہستی مٹانے پر خرچ کر رہا ہے۔ یہی رقم اخلاق کو سدھارنے اور بنی نوع انسان کی خدمت پر خرچ ہوتی۔ تو دُنیا جنت بن جاتی۔

ستیارتھ پرکاش کی مانگ

معاصر "آنند" کی عقل کی ہم داد دیتے ہیں۔ کہ وُہ چوہے کی گردن پر ہاتھی کا سر اس خوبی سے رکھتا ہے۔ کہ کوئی شک بھی نہیں کر سکتا کہ یہ غیر ممکن ممکن کیسے ہو گیا۔ دو آنہ میں "ستیارتھ پرکاش" کا اشتہار آریہ ساہتیہ منڈل اجمیر کی طرف سے چھپ رہا ہے۔ اور لالہ مانک چند بجاج لاہور کے عطار ہیں۔ کسی پچھلے انک میں چھپے ان کے لیکھ کا اس اشتہار سے کیا تعلق؟ انہوں نے اگر یہ لکھا ہے۔ کہ "ستیارتھ پرکاش" کی مانگ کم ہو گئی ہے۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ ستیارتھ پرکاش کی اہمیت کم ہو گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کی دھارمک پُستکوں میں گیتا اور رامائن کے بعد صرف ستیارتھ پرکاش ہی ایک ایسا گرنتھ ہے۔ جو لاکھوں کی تعداد میں عوام میں پہنچ چکا ہے۔ شاید ہی کوئی پڑھا لکھا ہندو، مسلم، سکھ ہوگا۔ جس نے ستیارتھ پرکاش دیکھا یا پڑھا نہ ہو۔ چونکہ یہ کتاب گھر گھر پہنچ چکی ہے۔ اس لئے اس کی مانگ کم ہو جائے تو کیا تعجب؟ ۲ روپیہ میں ستیارتھ پرکاش ... کا مطلب یہ ہے۔ کہ آریہ بھائی زیادہ سے زیادہ تعداد میں مُفت بانٹ سکیں ... غیر مذاہب والے اگر خریدنا چاہیں ... سے خرید سکیں۔ کیا "آنند" بتائے گا ... سال میں کتنے پُران بکتے ہیں۔ یقیناً ... صفر سے زیادہ نہ ہوگی۔

وید پرچار کیلئے بارہ لاکھ

بقول پردھان پرادیشک سبھا ان دنوں پرچار نہیں ہو رہا۔ بلکہ وید پرچار ... ہو رہا ہے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ وید پرچار ... تبھی ہو سکتا ہے۔ جب ۱۲ لاکھ روپیہ ... خرچ کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے ... کر کے اپیل کر دی۔ مگر پرادیشک سبھا ... منتری میں ایک پرفیسر وُہ کیا جنہیں مہا... کی بڑی بڑی آشاؤں کو انہوں نے ... کے آریہ گزٹ میں اعلان کر دیا ہے۔ کہ ... سماجیں مہاتما جی کی اپیل پر کان ... بارہ لاکھ کی بجائے ۵۰ ہزار روپیہ سالانہ ... ہی آ جایا کرے۔ تو وُہ سنتُشٹ ہو جائیں گے ... لیکن انہیں اتنی رقم کا بھی پتا نہیں ... ہے۔ کہ آشاؤں کے لحاظ سے پردھان ... آسمان پر ہیں۔ تو منتری جی زمین پر۔

روپیہ آئے کہاں سے

ہمیں خوشی ہوگی۔ اگر پرادیشک سبھا ... روپیہ سالانہ جمع کیا۔ ۱۲ لاکھ ماہوار ... پر خرچ کرے۔ لیکن منتری جی کو ۵۰ ہزار ... کی بھی آشا نہیں ہے۔ کیونکہ وُہ جانتے ہیں ... پرادیشک سبھا سے سمبندھت سماجوں کی ... تعداد لگ بھگ پانسو ہے۔ اگر ... ساٹھ سماجیں ہی شردھانندی اور ... وید پرچار فنڈ میں دھن بھیجتی ہیں ... دشانش بھی ایک سو سے زیادہ سماجوں ... سے پراپت نہیں ہوتا۔ اور وید پرچار ... کا یہ حال ہے۔ کہ سماجوں کے نام ... ہزاروں کی تعداد میں لگا ہوا ... اور سماجیں ہیں۔ کہ تین تین چار چار ... کا جواب تک نہیں دیتیں۔ جب ... تو بارہ لاکھ تو ایک طرف۔ ۵۰ ہزار ... کہاں سے آئے؟

سناتنیوں کا دیوتا لٹ گیا

سناتن دھرمیوں کو یہ سُنکر افسوس ... جوالا جی مندر کا "دیوتا" کسی چور نے ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جنگ کا رنگ

ہمارے مغرب میں۔ آج رُوسی جرمن جنگ کو سترہ دن ہونے کو آئے ہیں۔ یہ حالانکہ جنگ ہٹلر کے پروگرام کے مطابق ابھی غیر فیصلہ کن ہی ہیں۔ خلاف توقع رُوسی زبردست مزاحمت کر رہے ہیں۔ ہنگری، سویڈن، ناروے، فن لینڈ، رومانیہ، جرمنی، اٹلی اور وشی حکومت اور ہسپانوی والنٹیرز کی زبردست شبانہ روز کوششوں کے باوجود ہٹلر نہ ابھی روس کی راجدھانی ماسکو پہنچ سکا ہے۔ نہ یوکرین کی گندم پر قبضہ جما سکا ہے۔ اور نہ ہی کاکیشیا کے پٹرول کے چشموں کو اپنے ہاتھ میں لے سکا ہے۔ اس کے برخلاف ہر روز رُوسی مزاحمت سخت تر اور تیز تر ہوتی جا رہی ہے۔ گو پسپائیاں ہو رہی ہیں۔ پیہ ہر انچ پر خون کی نہریں بہا کر لاشوں کے ڈھیر لگا کر بے شمار جنگی ہتھیاروں کو ناکارہ کر کے۔ اور یوں باوجود پیشقدمی کے ہٹلری امیدوں پر پانی پھر رہا ہے۔ پیچھے ہٹتے ہوئے رُوسی اناج کا ہر دانہ، پٹرول کا ہر قطرہ، سر چھپانے کی ہر جگہ ہر قابل استعمال ہتھیار، ہر جانور حتےٰ کہ ہر کپڑا اور ہر دانہ نخس نخس کر رہے ہیں۔ کہ ہٹلری فوج کو پانی تک پینے کو نہ ملے۔ اور فانی پوزیشن کے باوجود بھی ہٹلر جرمنی سے رسد بھیجے اور برطانوی ناکہ بندی کا شکار ہو کر خود ہی گھٹ کر مر جائے۔

موسیو سٹالن کی پچھلے ہفتہ کی حیات افروز تقریر نے دُنیا پر واضح کر دیا۔ کہ رُوسی پسپائیاں عارضی ہیں۔ اور روس اس وقت تک جنگ کرے گا کہ ہٹلری گرفت ڈھیلی ہو کر نابود نہیں ہو جاتی۔ استقلال۔ جرأت اور دلیری کو ہاتھ سے نہ جانے دے گا۔ ہر روز رُوسی مزدور، ہر رُوسی کسان مجسم پیغام اجل بنکر محوری قوت سے بھڑتا رہے گا۔ اس کے دانت کھٹے کر دے گا۔ اور جمہوریت کے روشن چراغ کو گل نہیں ہونے دیگا۔ گو ابھی تک باوجود اعلان کے امریکہ اور برطانیہ ظاہراً عملی طور پر روس کا ہاتھ نہیں بٹا رہے۔ پھر جنرل ویول کی ہند میں بطور کمانڈر انچیف تقرری۔ آئے دن برطانوی ہوائی قوت کی جرمنی اور اس کے مقبوضہ علاقوں پر بڑھتی ہوئی بمباریاں۔ شام میں اتحادیوں کے مخالف وشی کی ہار۔ ایسے سینیا میں مکمل اطالوی شکست۔ ہندی سرحد پر زبردست تیاریاں۔ اور امریکہ کا جمہوریت کی حفاظت کا بہ بانگ دہل پرن وغیرہ واقعات بتا رہے ہیں۔ کہ ہوا کا رُخ کدھر ہے۔ جرمنی میں بڑھتی ہوئی خوراک کی قلت پٹرول کی ناقابل نظر انداز کمی۔ اور مقبوضہ ممالک میں بے چینیوں اور بدحالیوں کی بڑھوتری۔ اور ادھر روسی ہراس کن مزاحمت، اتحادی جارحانہ حملے اور امریکی بھرپور اور اہم امداد ضرور ہی محوری قوت کو دائمی نیند سلا دے گی۔ اور دُنیا میں پھر انسانیت۔ امن اور آزادی کا بول بالا ہو کر رہے گا۔

دُور مشرق میں۔ اس ہفتہ ادھر سے پھر بہت تشویشناک خبریں آ رہی ہیں۔ لیکن خیال غالب ہے۔ کہ جنگی خام اشیاء کی کمی اور پٹرول کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے مدّ نظر باوجود محوری انگیخت اور اتحادی جنگی مصروفیت کے جاپان بحر الکاہل میں اُلجھن پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اگر دانائی کو بالائے طاق رکھکر اس نے ہاتھ پاؤں ہلائے۔ تو بہت گھاٹے میں رہے گا۔ کیونکہ امریکہ اور مشرقی برطانوی سلطنت اسے کسی قیمت پر اجازت نہیں دیں گے۔ کہ یہ بالواسطہ یا بلا واسطہ محوری قوت کو تقویت پہنچائے۔

۷ر جولائی کو جاپان اور چین میں جنگ چھڑے، پورے چار سال ہو چکے ہیں۔ اگرچہ جاپان نے تاحال چین کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ نہیں کیا۔ وہ اسے اب تک چین کا معاملہ ہی کہتا رہا ہے۔ اگرچہ جاپان چین کے کچھ سمندری علاقہ پر قبضہ کر پایا ہے۔ لیکن اسے فتح نہیں کر سکا۔ چین دو ہزار میل کے لمبے محاذ پر پوری قوت سے جاپان کا مقابلہ کر رہا ہے۔ چینیوں کا دعویٰ ہے۔ کہ گذشتہ چار سالہ جنگ میں جاپان کے ۱۷ لاکھ جاپانی کام آ چکے ہیں۔ اسی طرح جاپان کا دعویٰ ہے۔ کہ ۳۲ لاکھ چینی مر چکے ہیں۔ چین کو امریکہ اور رُوس کی بدستور امداد مل رہی ہے۔

(۹-۷-۴۱) (چنچل ٹھاکر)

— سندھ کے مسلمانوں کے مذہبی پیشوا پیر پگاڑو نے اپنے مریدوں کو خالص کھدر پہننے کی ہدایت کی ہے۔

— بنارس یونیورسٹی کے پروفیسر پنڈت رام کمار نے ایم اے کی نویں ڈگری لی ہے۔

تازہ ترین خبریں

— شام میں عارضی صلح کی شرائط پیش ہو گئیں۔

— شمالی آئرلینڈ اور سکاٹ لینڈ میں امریکہ اپنے فوجی اڈے بنائے گا۔

— جرمن ہائی کمانڈ کا دعویٰ ہے۔ کہ سارے بسربیا پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔

— وشی اور جرمنی میں مستقل صلح کے سلسلے میں الزیک اور لورین جرمنی کو اور بلجیم کا کچھ حصہ فرانس کو مل جائے گا۔

— صدر روزویلٹ کا اعلان ہے۔ کہ امریکہ کی فوجیں امریکہ سے باہر بھی جا سکتی ہیں۔

— برطانوی سائنسدانوں نے جرمن ٹینکوں کو تباہ کرنے کا ایک جدید آلہ بھی تیار کر لیا ہے۔

— افواہ ہے۔ کہ جاپان سائبیریا میں روس پر حملہ کر دیگا۔

— امریکہ نے آئس لینڈ میں فوجیں بھیج دی ہیں

— برطانیہ سے رُوس کے لئے سامان جنگ جانا شروع ہو گیا ہے۔

— گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں ایک ترمیم کے ذریعے گورنروں کو صوبائی لیجسلیچر کی معیاد میں توسیع کرنے کا اختیار دیا جائے گا

— جرمن فوجیں ماسکو کی طرف اپنی پیشقدمی کو تیز کرنے والی ہیں۔

— مسٹر کھیم چند آئی سی ایس (داماد ڈاکٹر گوکل چند نارنگ لاہور) کو ڈومن کے ڈاک بنگلہ میں سوموار کی رات کو کسی نامعلوم شخص نے قتل کر دیا۔

— جرمن فوجیں بھاری تعداد میں مغرب میں جمع ہو گئی ہیں۔

— عراق کا بچاؤ ہندوستانی فوجوں کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

— سندھ گورنمنٹ نے کانگرسی قیدیوں کو ہتھکڑی لگانے کی ممانعت کر دی ہے۔

— منگلوار کی رات کو جرمن بمباروں نے انگلستان پر پھر زوردار حملے کئے

— ... جولائی کو صبح جرمنی کی دور مار توپوں نے کیلے سے آبنائے ڈوور کی طرف گولہ باری کی۔

— جرمنوں نے سٹالن لائن توڑ دی ہے۔

— ہٹلر مغرب میں کوئی زبردست قدم اُٹھانے والا ہے۔

— جرمن فوجیں منسک میں داخل ہو گئی ہیں۔

— مدراس صوبہ ایجی ٹیشن بند کر دی گئی ہے۔ اور ایجی ٹیشن کے تمام قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں۔

— برطانوی ہوائی جہازوں نے کریٹ اور یونان پر بمباری کی ہے۔

— علاقہ دتہ خیل میں قبائلیوں اور سرکاری فوجوں میں تصادم ہو گیا۔

— مہاتما گاندھی کا تازہ بیان ہے۔ کہ کانگریس کے پروگرام میں تبدیلی نہ ہوگی۔

— پنڈت جواہر لال کی سوانح عمری امریکہ میں شائع ہو گئی ہے۔

— ہٹلر کا دعویٰ ہے۔ کہ روسی مہم چھ ہفتے میں ختم ہو جائے گی۔

— مسٹر چرچل برطانیہ کے جرمنی پر زبردست حملہ کا اعلان کریں گے۔

— مہاتما گاندھی کا بیان ہے۔ کہ کانگریس کا ستیہ آگرہ پانچ سال تک جاری رہے گا۔

— مرکزی اسمبلی میں کونسل کی معیاد میں ایک سال کی توسیع کر دی گئی ہے۔

— جاپان کو جنگ میں گھسیٹنے کے لئے جرمنی اس پر دباؤ ڈال رہا ہے۔

— سر ظفر اللہ کو فیڈرل کورٹ کا جج بنا دیا گیا ہے۔

— قانون واگذاری اراضیات مرہونہ کے خلاف فیڈرل کورٹ میں اپیل کی ہائیکورٹ نے اجازت دیدی ہے۔

— دیوانی مقدمات میں کمی کے باعث پنجاب سول سروس کا امتحان امسال نہیں ہوگا۔

— بمبئی میں ویر ساورکر کی صدارت میں پانچ عیسائیوں کی شدھی کی گئی۔

— رُوسی محاذ پر جرمنوں نے لکڑی کے ٹینک استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں۔

— جرمنوں نے تین لاکھ رُوسیوں کو قیدی بنا لیا ہے۔

— ۲۶ محوری اور ۲۲۸ برطانوی ہوائی جہاز ماہ جون میں تباہ ہو گئے۔

— مسٹر جیکر نے پریوی کونسل سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

— فن لینڈ نے روسی جزیروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

— ایسے سینیا میں مزید ۱۹ اطالوی جرنیلوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

— اتحادی فوجوں نے شام کے دو اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

۱۲ آنے میں
ستیارتھ پرکاش کیسے پرچار ہو؟
ستیارتھ پرکاش دو آنہ میں اور مہرشی دیانند کرت دوسرے گرنتھ کاغذ کے داموں میں کیسے پرچارت کیے جا رہے ہیں۔ ...
ذیل لکھت پتہ پر خط لکھکر دریافت کریں:۔
مینیجنگ ڈائریکٹر
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ
اجمیر

— دریائے سندھ کے پانی کے متعلق سندھ اور پنجاب ... — امریکہ میں یوم آزادی پر حادثات میں ۳۱۸ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ — آریہ سماج سنت نگر ... مسلمان انسپکٹروں نے گرا دی ہے۔

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

امریکہ میں عیسایت کے خلاف جہاد

(از مہنت جیمنی جی بی۔ اے۔ ویدک مشنری)

عام لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ امریکہ عیسائی مذہب کا علمبردار ہے۔ وہاں کے دولتمند لوگ ہندوستان کو عیسائی بنانے کے لئے لاکھوں روپیہ خیرات کرتے ہیں۔ امریکن لوگ پکے عیسائی ہیں۔ وہاں عیسائی مذہب کا خوب جوش و خروش ہوگا۔ وغیرہ۔ مگر خود بود آنچہ ما پندا اشتیم۔ وہاں کی مذہبی حالت سُنیئے:-

(۱) امریکن لوگوں کے گرجا گھر مکاری کے درگاہ اور محض پیٹ کے تجارتی انجمن ہیں۔ ان کی مذہبی خصوصیت محض دکھاوے کی ہے۔ دھرم کا مدعا لوگوں کو سچائی کی تلاش اور خیالات نیکی میں سنگھٹت کرنا ہے۔ مگر امریکہ میں مذہب نہایت ہی تشدد آمیز فرقہ جات کی زبردست طاقت کا ذریعہ بن گیا ہے۔ مذہب کی آڑ میں پروٹسٹنٹ لوگ جنگ و جدل کے فرقے اور تعصب، جہالت، نا رواداری کے مجمع بن گئے ہیں۔ ۹۱ فیصدی امریکن لوگ بائبل کے ایشوری کلام ہونے سے منحرف ہو چکے ہیں۔ امریکہ اپنے تئیں خدا سے بڑا سمجھتا ہے۔ امریکن سرکار کے پریذیڈنٹ کولج صاحب نے ۲۵ء میں صاف کہدیا تھا۔ کہ امریکہ میں ایشوری احکام کی تعمیل کی بجائے ہمارے قانون کی تعمیل اور پیروی کرو۔ ایک پادری نے کسی گرجا گھر میں کہدیا۔ کہ میں عیسائی ہوں۔ پھر امریکن۔ اس پر ۵۰۰ آدمیوں نے شور و غل کے نعرے لگا کر اسے بیٹھنے کے لئے مجبور کر دیا۔ اب امریکہ کا ایشور ڈالر ہے۔ انجیل میں ہدایت تھی۔ کہ تو خون مت کر۔ مگر ایک شہر ڈیٹرائیٹ میں انگلستان سے دس گن قتل کی وارداتیں ہوتی ہیں۔ اور ۲۷ کروڑ جانور سالانہ امریکہ میں ذبح ہوتے ہیں۔ انڈے اور مچھلیاں اس کے علاوہ ہیں۔ امریکن اخبار آؤٹ لک کہتا ہے۔ کہ "امریکہ میں ہر ایک کالج دہریہ پن کی تعلیم دے رہا ہے۔ یہ وہ خطہ زمین ہے۔ جہاں مکر و فریب، بد اخلاقی ہر ایک گناہ جو آدم اور حوا کے زمانہ سے شروع ہوا۔ اور حضرت عیسے کے پیروؤں کے زمانہ تک چلا آیا ہے۔ اب تک وہاں ہو رہا ہے"۔ بیشک ہم امریکہ کی صنعت و حرفت، تجارت اور زراعت کی ترقی کی تعریف کرتے ہیں۔ وہاں کی ایجادیں اور علمی ترقی قابل رشک ہے۔ لیکن وہاں کی مذہبی اور اخلاقی حالت قابل رحم و نہایت مذموم ہے۔ ڈاکٹر منڈے جو سو پریم کورٹ نیویارک نے جو اپنی کتاب "امریکن نوجوانوں کی رعونت" میں امریکن نوجوانوں کی بد اخلاقی کا فوٹو کھینچا ہے۔ اسے پڑھکر کوئی رائی کے دانہ جتنی عقل رکھنے والا بھی نہیں تصور کریگا۔ کہ امریکہ میں مذہبی تعلیم ہے۔ یا مذہب کا نام و نشان ہے۔ اس کا مقولہ ہے۔ کہ امریکہ شیطان کی دوزخ بن گیا ہے۔ اور خدا نے اس ملک سے اپنا ڈیرہ اُٹھا لیا ہے۔" ناظرین! کیا وہاں اب سناتن دھرم پرچار کی ضرورت نہیں۔ جو محسوس کرتے ہیں تو اپنی آتما سے اس کا جواب پوچھو؟

—— ایک اتی اُپیوگی پستک ——

گیان درپن

سوامی کیولانندجی کرت اُپر وکت پستک استریوں کے لابھ ارتھ آریہ سماج علاولپور نے اپنی سالانہ جوبلی پر چھپوائی تھی۔ یہ پستک دو استریوں کی ایشوری تتا اُپاسنا کا سروپ انشٹانگ یوگ اتیادی وشیوں پر وارتالاپ ہے۔ قیمت ۵ر فی کاپی۔

ملنے کا پتہ:- منتری آریہ سماج علاولپور (جالندھر)

لیڈنگ آرٹیکل

—— (بقیہ صفحہ ۵) ——

کیول اتنا کافی ہے۔ کہ بہت بدمزگی پیدا ہوئی اپادھیائے اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ ان کا کہنا یہ تھا۔ کہ جو کچھ وہ دے رہے ہیں۔ وہ پہلے ہی نہ دا مانتر ہے۔ انہیں دکھیوں کا نام نہ دینا چاہیئے۔ آچاریہ اپنی بات پر ڈٹے رہے۔ اور اُپادھیائے اپنی بات پر۔ آخر کار سمجھوتہ ہوا۔ وہ یہ کہ اُپادھیاؤں کا ویتن کچھ کم کر دیا گیا۔ لیکن اس سے سوامی ابھے دیو کا منورتھ سدھ نہ ہوا۔ وہ گورو کل میں تیاگ بھاو کی جو لہر چلانا چاہتے تھے۔ وہ نہ چلی۔ اور اس نئے ویتن کے جھگڑے اس وقت تک چل رہے ہیں۔ گورو کل کے وایومنڈل کو بدلنے کی سوامی جی کی کوشش اتم کوشش ہے۔ جو اس سمے تک ہوئی ہے۔ اور تعجب نہیں جو یہ بھی اتم ثابت ہو۔ سوامی جی جس پر تھا پر گورو کل کو چلانا چاہتے ہیں۔ ورتمان سنگھتی میں وہ سپھل ہو سکتی ہے۔ یا نہیں۔ یہ پرشن تو رہا الگ۔ لیکن گورو کل کے آدرش کو لکش میں رکھتے ہوئے ماننا پڑیگا۔ کہ آدرش پر تھا ہے۔ ویتن کا سسٹم بالکل اڑا دینا چاہیئے۔ ادھیاپکوں اور اپادھیاؤں کے لئے (Minimum living wage) اور بھتّے نردھارت ہو جانا چاہیئے۔ ان کی رہائش کا پربندھ سبھا کی طرف سے ہونا چاہیئے۔ اور ان کے علاج معالجہ کا بھی بچوں کے پالن پوشن اور شکشا کا بھار بھی سبھا پر ہونا چاہیئے۔ اور یہ ویتن بردھی اور گریڈ وغیرہ سب ختم ہونے چاہئیں۔ اس کے لئے گورو کل کے (over haul) یا کایا پلٹ کی ضرورت ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ سوامی جی میں اس کی سامرتھ ہے یا نہیں۔ لیکن ہو سکتی ہے۔ تو انہی میں جن کا جیون تیاگ کی منہ بولتی تصویر ہے۔ جو آجیون برہمچاری ہیں۔ جو دولت کے بندھن میں نہیں پھنسے اور نہ پھنسیں گے۔ آچاریہ میں جو گن ہونے چاہئیں، بہت کچھ ان میں ہیں۔ اور چونکہ گورو کل کے آچاریہ ہی یا قریباً آنریری سیوک ہیں۔ اس لئے ان کے متعلق کوئی غلط فہمی نہیں ہو سکتی۔ گورو کل کو اس کے آدرش کی اور لانے کے لئے آوشیک ہے۔ کہ اس میں کرانتی لائی جائے۔ اور کرانتی کا روپ کیا ہونا چاہیئے۔ یہ میں نے بتا دیا ہے:

کرشن

مانس بھکشن سمبندھک یکتیوں کا کھنڈن (۲)

(لیکھک:- ڈاکٹر ستیہ پرکاش جی۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ پریاگ)

بناسپتی کی اپیکشا پشوؤں کا مانس جلد ہضم جاتا ہے۔ یہ غلط ہے۔ ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ کہ مانس سے تیکھشنتا اُتپن ہوتی ہے۔ اور اس سے معدہ کی پاچن شکتی دکرت ہوتی ہے۔ نمن تالیکا سے سپشٹ ہے۔ کہ پچنے میں بناسپتی کی اپیکشا دوگن سمیہ لگتا ہے۔

بھوجن کیسے پکتا ہے اور پاچن کا سمیہ

چاول اُبالا جاتا ہے۔ ایک گھنٹہ۔ سیب کچے ۱½ گھنٹہ۔ جو اُبالا جاتا ہے۔ دو گھنٹہ۔ آلو بھونا جاتا ہے ۲½ گھنٹہ۔ روٹی سیکی جاتی ہے ۳¼ گھنٹہ۔ دودھ اُبالا جاتا ہے دو گھنٹہ۔ پکشیوں کے بچے تلے جاتے ہیں۔ پونے تین گھنٹہ۔ گؤ مانس کی چھڑیں بھونی جاتی ہیں۔ تین گھنٹہ۔ بھیڑ بکری کا مانس اُبالا جاتا ہے ۳½ گھنٹہ۔ مرغی کا مانس اُبالا جاتا ہے۔ ۴ گھنٹہ۔ بچھڑے کا مانس تلا جاتا ہے۔ ۴ گھنٹہ۔ سؤر کا مانس بھونا جاتا ہے ۵¼ گھنٹہ۔ گؤ مانس اُبالا جاتا ہے۔ ۵½ گھنٹہ۔

مانس میں پروٹین بہت ہوتے ہیں۔ اور کربنشی کے پدارتھوں میں بہت کم ہوتا ہے۔ رکشا کے لئے پروٹین انیّنت آوشیک ہوتا ہے۔ اتہ مانس کا آشریہ کیوں نہ لیا جائے؟

مانس کی پروٹین سے پیشاب سمبندھی اُشنانتا اور انیہ بادھائیں اُتپن ہوتی ہیں۔ جیسے گنٹھیا، ہسٹیریا اور سر پیڑا آدی بہت سے روگ اُتپن ہوتے ہیں۔

مانوی پریوگ کے لئے جو اُپیکت سمجھا جاتا ہے۔ اس کا ادھیکانش بھاگ بکری، بھیڑ، گائے، گھوڑا اور اونٹ جیسے بنسپتی کھانے والے پشوؤں سے پراپت کیا جاتا ہے۔ اس سے سپشٹ ہے۔ کہ مانس کی پروٹین کی اپیکشا بنسپتی کی پروٹین بڑھیا ہے۔ یدی ان ... کو وناسپتی کے بھوجن سے سرب شریشٹ پروٹین پراپت ہو سکتی ہے۔ تو کوئی کارن نہیں۔ کہ وناسپتی کے بھوجن سے منشیہ ... شکتی نہ بڑھ جائے۔ منشیہ کو جو شکتی ... کی اور سے پراپت ہے۔ اس کا ابھپرائے یہ ہے۔ کہ وناسپتی جگت سے اپنی ... کی پورتی کیجے۔

(بقیہ صفحہ ۴) مگن ہو کر چندا نے تالیوں کا گچھا اپنی جیجی کے پیروں پر رکھ کر کہا۔ "جیجی! یہ آپ کی دھروہر وستو ہے"۔ اور اروند ہنس کر بولے۔ "سمجھا! اب کچھ دن تم گرہستی سنبھالو۔ چندا اتا تھالیہ کا سنچالن کریگی"۔ گرہستی سے تھک گئے دو نوجوڑے ہنس پڑے۔ پریمانے چندا کو گلے لگا لیا:

ہر ایک شہر و قصبہ میں

آریہ ویروں کی ضرورت

ویدک دھرم کے پرچار تھا مہرشی ... گرہستیوں کو کاغذ کے دا سوں پر ... گاؤں گاؤں میں پرچارت کرنے کی اسکیم ... کاریہ روپ میں لانے کے لئے اتساہی ... ویروں کی ضرورت ہے۔ اپنی درخواست شیگھر نمن لکھت پتہ پر بھیجیں۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

[…]ی کی تپتی دوپہریا ادھی سے آگے بڑھ رہی تھی۔ اور اس کے ساتھ ۸ ورش کی بالکا […] ہوئی دھول میں جلدی جلدی پیر بڑھائے […] رہی تھی۔ لیکن وہ آگے نہیں بڑھ سکی۔ […] ایک چاردیواری کے پاس گر گئی۔ […] کی کھڑکی کھلی تھی۔ جس کی ٹٹی ہٹا کر […] نے تیز آواز میں پوچھا۔ "کون ہے؟"

"......!"

آواز ذرا کٹھور ہوئی — "کون ہے جلدی بولو؟" لڑکی نے سمیٹنا اسے آنکھیں اوپر اٹھائیں۔ کھڑکی پر ایک یووک دکھائی پڑا۔ دونوں کی درشٹی مل گئی۔

"بابوجی ہیں؟" دھیما اور بھے بھیت سور سنائی پڑا۔ لڑکی کا گلا سوکھ رہا تھا۔

"اچھا ٹھہرو" یووک نے کھڑکی بند کر لی۔ کشن بھر بالکا نے پرتیکشا کی۔ پھر کچھ سوچا اور بھاگ کھڑی ہوئی۔ یووک ادھر ادھر کھوج کر کے اوپر چلا گیا۔ اور جا کر سو رہا۔

اروند کوی تھا۔ اور نوجوان گان ودیا کا اندیہ […]گت۔ اپنی اس کلا سے اس نے کالج میں انیکوں […] اور کپ پراپت کیے تھے۔ ستار اسے بہت پریہ تھا۔ اور پرایہ روز وہ شام کو […] کی گیتوں کو دہرایا کرتا۔ آج شام کو بھی […] نیم اندھکار اونچے برامدے کی چوکی پر بیٹھا۔ ستار کے تار اس کی کلامئی انگلیوں کے سپرش سے جھنکرت ہو اٹھے۔ اس سمیہ […] اندھکار میں اس نے دیکھا۔ وہی بالکا دوار پر کھڑی ہوئی ایک ٹک اسے دیکھ رہی ہے۔ گت پوری ہو گئی۔ اروند نے ستار رکھ کر اسے بلایا۔ "تو یہاں کب سے کھڑی ہے؟"

"ابھی ابھی آئی تھی!" ڈری ہوئی لڑکی کانپ کر بولی۔

"کیا چاہتی ہے؟"

"کچھ نہیں، بھیک مانگتی ہوں، باجا سن رہی تھی۔"

"بھیک؟" دیا درد ہو کر اروند بولا۔ "تمہارے کون کون ہے۔ کہاں رہتی ہے؟"

"کوئی نہیں ہے بابوجی! جہاں کھانے کو مل گیا۔ وہیں پڑ رہی۔" لڑکی گھبرا کر بولی۔

"باجا تمہیں اچھا لگتا ہے نہ۔ یہیں رہو۔ میں تمہیں روز باجا سنا دوں گا۔"

"اچھا۔"

"بول تو مجھے کیا کہے گی!"

"بابوجی!"

"نہیں بھیا!" "اچھا!"

ایک دلچسپ سوشل افسانہ

سماج کی آنکھیں

(لیکھکا کماری کملا)

دھناڈھیہ زمیندار کے جیشٹھ پتر اروند کی اس دیالتا کو جنتا برداشت نہ کر سکی اور انہیں جاتی بہشکرت ہونے کی دھمکی دی گئی۔ یووک اروند نے ہنستے ہوئے اس نرنیہ کو سویکار کر لیا۔

اور اس سال سوکھا پڑا، پالا پڑا۔ آئی اسمیہ کی ورشا کھیت لے ڈوبی۔ اس دُشو پر کوپ کا کارن تھی وہ بھکارن لڑکی۔ زمیندار کا یہ انیائے، جگہ جگہ یہ چاکوس رہی تھی۔ بڑے مالک کے مرتے ہی یہ انگریز پڑھے لکھے لڑکے اپدرو کرنے لگے۔ زمیندار کا بھے اب بھی تھا۔ لیکن شردھا نہ تھی۔ گاؤں کے ڈیڑھ درجن اکٹھے ہو کر یووک زمیندار کو سمجھانے گئے۔ "سرکار! آپ ایسا انیائے نہ کریں۔ ایسی دیا تو نا آپ کی انتی میں بادھک ہو گی۔ یہ بھکارن کی لڑکی بڑھیا کے مرنے کے بعد اسے مشن والی میم کے پاس دیکھا گیا تھا۔ وہ جاتی بھرشٹا ہندو بھی نہیں رہ گئی۔ آپ اسے نکال دیں۔"

اروند کے شانت مکھ منڈل پر ایک آبھا سی دیپت ہو اٹھی — "بھائی! گرے ہوئے کو اٹھانا انیائے نہیں ہے۔ اس سے اگر تم یجنو بدھی میں بادھا ہو۔ تو بھلے ہی ہو۔ مجھے ذرا دکھ نہ ہوگا۔ لڑکی نردوش ہے۔ اگیان تھی۔ اسے ایک آشریہ چاہیے۔ آپ لوگ پھر ایسی سمتی دینے کا کشٹ مت کریں۔"

(۲)

لڑکی بڑھنے لگی۔ اروند اسے سویم شکشا دینے لگے۔ گھر گرہستی کی شکشا اسے بردھ ماتا دینے لگیں۔ بن شکنتلا کی بھانتی چندا بڑھنے لگی۔ دکھ سکھ میں بدل گیا۔

سات ورش کی میلی کرش لڑکی ۱۴، ۱۵ کی وے سندھی میں آ گئی۔ سمیتا سے آنکھیں جوبن کے پرانگن میں مچلنے لگیں۔ بردھ ماں کا سورگباس ہو گیا۔ پرنتو کے بھوج سنسکار میں کوئی شامل نہ ہوا۔ کیوں؟

شاید اس لیے۔ کہ اناتھ چندا موجود تھی۔ اور تھی بھی وہ اروند کی دلاری۔ سماج نے اشارے سے ارتھ لگایا۔ مالک نوجوان ہے۔ اور چندا ابھی سیانی ہے—

پنڈتوں نے ایک سور میں کہا — "سرکار شدھی کا دان کریں۔ تبھی ماتا سے اُرن ہونگے۔" اروند نے مسکرا کر کہا — "میرا ان بھی ناپاک ہے۔ آپ لوگ کشما کریں۔ اُن روپیوں سے میں اناتھ آشرم کی ستھاپنا کروں گا۔ ماں کی اتنی سمرتی پریاپت ہے۔"

دو تین مہینے اور بیتے۔ کل پروہت اپنا بستہ اور لاٹھی لئے مالک کی کوٹھی میں داخل ہوئے۔

شویت پتھر کی چوکی پر ملی — اناتھ چندا ستار پر سور سادھتی ہوئی اور کرسی پر بیٹھے ہوئے ملے زمیندار اروند ایکاگر ہو کر کچھ سوچتے ہوئے۔ گھرنا کی مدرا سے آچاریہ بولے — "سرکار کی جے ہو!"

اروند نے پرنام کر کے گدّے دار کرسی بڑھا دی — "حضور! ہم لوگوں کو کاٹھ کی کرسی......!"

یووک نے مسکرا کر ویسی ہی ویوستھا کر دی — "کہیے۔ کیسے آگمن ہوا؟"

پروہت نے سنیہہ سنچت سور میں کہا — "سرکار! ہم لوگ آپ کے پرانے آدمی ہیں۔ آپ کی بھلائی کے اچھک، آپ چاہیں جو سمجھیں......"

اروند نے روک کر کہا — "چندا جاؤ۔ کھانا تیار کرو۔ اب کل سُنانا!"

"ہرے کرشن! ہرے کرشن!! کیا سرکار اس کا بنایا ہوا کھانا بھی کھاتے ہیں؟"

اروند نے کچھ کٹھور سور میں کہا۔ "کیوں کیا ہوا۔ آپ کو اتنا اچنبھا کیوں ہے؟"

پنڈت جی نمر ہو کر بولے — "نہیں مالک! آپ کی مرضی ہی سب کچھ ہے۔ اب یہ سیانی ہوئی۔ اس کی کہیں سگائی کر دیں۔ اور آپ سب تیرتھوں کی پرکرما کر کے یگیہ کا آیوجن کریں۔ پھر آپ شدھ ہو کر اچھے ونش میں ووداہ کریں۔ ہم لوگوں کے بھاگیہ لوٹیں۔"

اروند نے گمبھیر ہو کر کہا۔ "یہ سب مجھ سے کچھ نہ ہوگا۔ آپ معاف کریں۔"

پروہت نے بستہ سنبھالا۔ بھاو پورن درشٹی سے دیکھ کر سر ہلایا۔ اور من ہی من نشچیہ کیا۔ کہ ضرور دال میں کالا ہے۔

اور اسی روز شام کو تالیوں کا گچھا چندا نے اروند کے پیروں پر رکھ کر کہا "بھیا!......" گلا بھر آیا۔ ہونٹ بند رہے۔ اور آنسو بہتی ہوئی موتیوں کی سو ورشا! اروند نے کشن بھر میں ساری پرستھتی ہردیا نگم کر لی۔ "پگلی لڑکی —" دونوں ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر وہ بولے۔ "چندا بیٹی!"

(۳)

ایک مہینے بعد اروند کے چھوٹے بھائی ونود بی۔ اے کی پریکشا دے کر لوٹے۔ جیٹھ کی اماوسیا کو چندا کا ووداہ تھا۔ بہت بڑا آیوجن تھا۔ اناتھ آشرم کی نیو بھی اسی دن ڈالی گئی۔ کیسے ساہس تھا۔ جو روک سکے؟ سماج کے ودھاتاؤں نے منہ پھیر کر ہنس دیا۔ یہ تو پہلے ہی سے جانی ہوئی بات تھی۔ ایک یووک اور یووتی کیا نشپاپ رہ سکتے ہیں۔ لیکن ووداہ کی ویدی پر لوگوں نے آشچریہ سے دیکھا، چکت ہو کر — ورتھے ونود کمار اور وستر آبھوشنوں سے النکرت ودھو تھی چندا!

اروند نے سویم کنیا دان دیا۔

چندا نے ڈبڈبائی آنکھوں کو سکھا کر اپنے دیوتلیہ بھیا کے پیر چھوئے۔ آج ٹھیک نو ورش بعد وہ اس گھر کی سوامنی بنا دی گئی۔

اروند نے اس کا اوگنٹھن ہٹا کر کہا۔ "پگلی، دیکھ تجھے کہیں جانا نہیں ہے۔"

چندا کا ہردیہ لجا اور آنند سے اودیلت ہو اٹھا۔ اروند نے ونود کے ہاتھ میں چندا کا ہاتھ دے کر کہا۔ "لو یہ تمہاری لکشمی ہے۔ اس کے سمان میں کمی مت کرنا۔"

لوگوں کی آنکھوں کا پردہ ہٹ گیا۔ اناتھنی چندا راج رانی کی بھانتی گرہ سوامنی کے آسن پر ابھیشکت کر دی گئی۔ پھر سوامنی سے بدردہ کیسا!

پکی بھوج کی ویوستھا ہوئی۔ سماج کے ودھاتاؤں نے اسے سوشوبھت کیا۔ اس میں کوئی چھوت نہیں تھا۔

چاندنی سی شبھر یہ کوشیہ کو پرکاشت کرتی ہوئی چندا اپنی گرہستی میں لین ہوئی۔ سماج کی آنکھیں کھلیں۔ وہ ابھی پراجیہ پر سر دھن رہا تھا۔

(۴)

کچھ دن بعد اروند نے اپنا ووداہ کیا۔ آنند اور اتساہ میں (باقی صفحہ ۸ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور

۲۲ر جون کے سپتاہک ستسنگ میں پنڈت شانتی پرکاش جی کا ۲۹ر جون کے ست سنگ میں پنڈت شودت جی مولوی فاضل کا اور ۶ر جولائی کے سپتاہک ست سنگ میں پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار منتری سبھا کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ ۱۳ر جولائی کے ست سنگ میں ڈاکٹر امرناتھ سرنا کا ویاکھیان ہوگا۔ ست سنگ کی حاضری ہفتہ بہ ہفتہ بڑھ رہی ہے۔ ممبروں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔

(ہنبشی علا دپوری منتری)

جی۔ ایل۔ آریہ گرل سکول لودیانہ

جی۔ایل۔ آریہ گرل سکول لودھیانہ، جو اپنے اعلیٰ اور شاندار نتائج کے باعث ایک ممتاز درجہ رکھتا ہے کہ اس سال امتحان پربھاکر میں ۱۳ لڑکیوں میں سے ۱۱ لڑکیاں نمایاں طور پر کامیاب ہوئی ہیں۔

سپتری پدماوتی سپتری رائے صاحب امرناتھ جی پنجاب بھر میں چھٹے نمبر پر کامیاب ہوئی۔ اور شری کوشلیا دیوی سپتری لالہ بھاگ مل۔ پنجاب میں گیارھویں نمبر پر پاس ہوئی۔ اس شاندار نتیجہ کے لئے سکول کے قابل ہیڈ ماسٹر، ماسٹر سریکرشن جی اور قابل سٹاف مبارکباد کا مستحق ہے۔ ان کی قابل تعریف کوششوں سے سکول کی شہرت کو چار چاند لگ رہے ہیں۔

(نامہ نگار)

دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور

ماہ مئی و جون ۱۹۴۷ء میں مشن کے ورکرز

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

کی کوششوں سے ۹۵۳ غیر ہندوؤں کو باقاعدہ شدھ کر کے ویدک دھرم میں شامل کیا گیا۔ یہ شدھی پنجاب، یو۔پی، سنٹرل انڈیا۔ سی۔پی و بہار کے مختلف مقامات پر واقع ہوئی۔ پلول ضلع گوڑگاؤں میں ٹھاکر کرن سنگھ ملکانہ راجپوت کے خاندان کو جو ۲۳ اشخاص

اتی شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرمیشور سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور ان کے سمبندھیوں کو شانتی دیں۔ جس سے کہ وہ اس صدمہ کو برداشت کر سکیں۔

(۲) آریہ سماج گوروکل وبھاگ کوئٹہ کی انترنگ سبھا کا ادھیویشن سوموار مورخہ ۲۳/۶

ضروری نویدن

پچھلے ۶ر جولائی کے پرچہ میں صفحہ ۱۱ کالم ۴ پر ان خریداروں کی فہرست دی گئی ہے۔ جن کا چندہ ۵ جولائی سماپت ہوتا ہے۔ کرپا کر کے آپ دیکھیں۔ کہ آپ کا نام تو اس فہرست میں نہیں۔ اگر ہے۔ تو کرپا کر کے آج ہی منی آرڈر سے چندہ ارسال کر دیں۔ چندہ ۱۶ر جولائی تک آ جانا چاہیئے۔ اگر کوئی بھائی خریدار رہنا نہ چاہتا ہو۔ تو تاریخ مذا تک بذریعہ خط اطلاع دیدیں۔ ورنہ جن کا چندہ وصول نہ ہوگا۔ انہیں ۱۷ر جولائی کو وی۔پی ارسال خدمت ہونگے۔ (منیجر)

یہ مشتمل ہے۔ پنڈت سنتیہ دیو نے شدھ کیا۔ یہ خاندان دیر سے اڑا ہوا تھا۔ شری سوامی شردھانند جی نے بھی اس خاندان کو شدھ کرنیکی کوشش کی تھی۔ مگر اس وقت ٹھاکر صاحب نہ مانے تھے۔ یہ شدھی بڑی معرکہ کی ہے۔ اس شدھی نے دیگر سینکڑوں بلکہ ہزاروں راجپوت ملکانوں کی شدھی کے لئے راستہ صاف کر دیا ہے۔ (سیکرٹری)

آریہ سماج کوئٹہ کا شوک پرستاو

(۱) رائے صاحب لدھا رام جی بھوت پورو پردھان کی دھرم پتنی کے دیہانت پر یہ سبھا

کو شام کے ۵ بجے ہونا نشچت ہوا تھا۔ پرنتو ۴ بجے شری رائے صاحب لدھا رام کی دھرم پتنی کی مرتیو ہو جانے کے کارن میٹنگ اس کے مان میں سروسمتی سے ملتوی کر دی گئی۔

(منوہر لعل منتری)

آریہ سماج دینانگر کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج کا ۵۳ واں سالانہ جلسہ ۱۸ر جولائی سے ۲۰ر جولائی تک چوہدری بوٹا مل دیوراج آڑھتی کے وسیع احاطہ میں منایا جاوے گا۔ اتسو پر سوامی سوتنترانند جی، پرنسپل راجندر کرشن کمار۔ کیپٹن کشیپ چندر۔

"مگدھ ہو جاتا ہوں"!

چوہدری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔بی مڈل سکول چلکانہ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری ہنبشی علا دپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کو لکھتے ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے آپ کی تصانیف گیتا گان (گیتا کا شلوک وار سرل اور میٹھے دوہوں میں سمپورن انوواد ہندی ۸ر اردو ۶ر) رشی گان (رشی دیانند کی ۱۱۸ ادھیاؤں میں مکمل جیونی منظوم اردو ۸ر ہندی ۸ر) اُپ نشد گان (ایشا واسیہ اپنشد کا انوواد دوہوں میں اردو ۲ر ہندی ۲ر) ہنبشی رامائن (بالمیکی رامائن کا سار دوہوں میں ہندی ۸ر اردو دو پیسے) سندھیا گان (ویدک سندھیا اور اس کے منتروں کا ارتھ ایک ایک دوہے میں۔ سندھیا میں من لگنے کی شکائت کرنیوالے اس سے خود لابھ اٹھا دیں۔ اور دوسروں میں مفت بانٹیں۔ قیمت اردو یا ہندی ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ۔ محصولڈاک سو کاپی ۸ر) منگوائی تھیں۔ انہیں میں روز پڑھتا ہوں۔ ان کے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مگدھ ہو جاتا ہوں۔

اگر آپ بھی ہردہ کی سچی شانتی چاہتے ہیں

تو مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ اور اردو میں ۱۳ر (محصولڈاک ۳ر) منی آرڈر سے بھیجکر منگوا کر ضرور سوادھیائے کریں۔

منیجر "پرکاش لاہور"

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی
اصلی میٹھی
بال جیون گھٹی رجسٹرڈ
بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹا دینے سے
بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے
نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر۔ کمزور بچے تندرست و طاقتور بنا دیگی
سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
قیمت فی شیشی ۵ر چار شیشی عہ درجن ۲/۱ علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن
نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگا دیں
مفت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجئے بڑا دیدہ زیب گیانکی کل المفت بھیجیں گے
المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔پی)

مہاشہ رتن چند۔ کنور سکھ لال ... سدھانت شرومنی پنڈت شانتی ... پنڈتا درو پدی دیوی۔ سوامی ... سوامی وجے کمار آدی سنیاسی ... تھا مہاشہ دلیپ راج و مہاشہ ... بھجنیک پدھاریں گے۔ جلسہ پر ... اور اینٹی پاکستان کانفرنس ... استری آریہ سماج کا جلسہ ۲۱ر جو... آریہ سماج مندر میں ہوگا۔ نگر ... جولائی کو ۴ بجے ریلوے سٹیشن ... ہوگا۔ (پرکاش چندر منتری)

(بقیہ صفحہ ۳)

اٹھا دیا۔ اس بالک نے مجھے اپدیش ... کہ گھر سے شیگھر نکل جاؤ۔ کیونکہ یہ ... پتر بندھن کی کڑیاں ہیں۔ جتنی ... اتنا ہی کس کر جکڑ لیگی۔ میں ... کو بتلایا ہے۔ کہ انت کرن کو ... جیو آتما نربل ہو جاتا ہے۔ اور ملین ... ہو جاتا ہے۔ کام، کرودھ، لوبھ ... اہنکار آتما کو ملین کرنے والی ... ہیں۔ ان کے دمن میں ہی سکھ اور ...

ور کی ضرورت

ایک ۱۵ ورشیہ سندر، سوشیل ... کشتری کل اُتپن کنیا کو گروکل ... نویں کلاس میں پڑھ رہی کنیا کے ... سندر، سوسستھ سیوک گیہ اور ہر ... ور کی آوشکتا ہے۔ پتر ویوہار ... "گاندھی" معرفت پرکاش ...

ٹرینڈ ادھیاپکا کی ضرورت

دیک کنیا پاٹھشالا ادھری چوک بٹالہ ... کے لئے ایک ایسی تجربہ کار ادھیاپکا کی ... کہ میٹرک جے۔ وی یا میٹرک جے۔ اے ... آریہ سماجی خیالات رکھنے والی ... چھٹی جماعت کو سب مضمون ہندی میں ... سکے۔ درخواستیں انگریزی میں ... لکھی ہوئی ہوں۔ عمر ... کے ساتھ ... کی بابت اور سرٹیفکیٹوں کی نقول ... بنام سیکرٹری آریہ سماج ... ادھری چوک بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

ضرورت

کے اشتہار کے لئے پرکاش ... بہترین اخبار ہے۔ ہمیشہ ... اشتہار دیں۔ اجرت ایک بار ... تین بار ۳ر۔ اس سے زیادہ کے ... اشتہارات کے ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی

آریہ سماج مندر لدھیانہ روڈ فیروزپور
...ونی میں ۱۲ر جون سے ۱۸ر جون تک مہاشہ
...نندجی کے بھجن و اُپدیش ہوتے رہے۔ پبلک پر
...اچھا اثر پڑا۔ ۲۲ر جون کو پنڈت ست بندھو
اور دیگر ہستیوں نے تلوار۔ لاٹھی۔ آسن
...پرانایام کے کئی ایک کھیل کئے۔ حاضری
...ت ہی زیادہ تھی۔

(کویراج رتن لال آنند منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

۲۹ر جون روی وار کو ہون سند ھیا
...ارتھنا تھا بھجنوں کے پشچات بھراتا آتم
...دیا النکار کا بڑا پربھاوشالی اُپدیش
...ہوا۔

(واسدیو منتری)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر

...ار جون کو لالہ کیدار ناتھ ٹھیکیدار کے گھر
...دیش سنسکار مہاشہ مدن جیت آریہ نے
...یا۔ سماج اور یتیم خانہ وغیرہ کو ۵ روپے
...ن ملا۔ رات کو مہاتمہ منشی رام (حال کوئٹہ)
...سپتر ادم پرکاش جی کا وواہ مہاشہ مدن جیت
...نے ترن تارن میں ویدک ریتی سے کرایا۔
...س پر ۱۷ روپے دان مختلف سنستھاؤں کے
...ئے ملا۔ سپتاہک ست سنگ میں لالہ کاشی رام

جی چاولہ سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی کمشنر آفس کے منوہر لیکچر ہوتے رہے۔ اور مہاشہ آنندجی بھجنوپدیشک دیانند دلت اُدھار سبھا کے لگاتار تین دن پربھاوشالی ویاکھیان سماج میں ہوئے۔ اور شری رگھوناتھ رائے جی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل نے یوگ کے آسن دکھلائے۔ اور اس پر لیکچر بھی دیا۔ سماج کے اکھاڑہ میں آجکل بہت رونق رہتی ہے۔ پریوارک اُپاسنا۔ سٹور، ویایام شالہ کے علیحدہ علیحدہ وبھاگ بنائے گئے۔ آریہ سماج کا چناؤ حسب ذیل ہوا:۔

پردھان مہاشہ تلسی رام جی۔ اُپ پردھان ڈاکٹر سادھو چندجی۔ مہاشہ بہاری لال جی منتری۔ مہاشہ لال چندجی ورما۔ اُپ منتری لالہ دیوان چند و ڈاکٹر امرت لال جی۔ خزانچی مہاشہ مدن جیت آریہ اور پستکادھیکش مہاشہ ہربنس لال جی ہوئے۔ (لال چند ورما منتری)

یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور

پنڈت لچھمن داس ریٹائرڈ اُپدیشک دیانند دلت اُدھار منڈل پنجاب ہوشیارپور یتیم خانہ کی سیوا کے واسطے آ گئے ہیں۔ آپ اب اچھوتوں کی بجائے اب یتیموں اور بدھواؤں کی سیوا کریں گے۔ آریہ سماجیں آپکے اُپدیشوں سے لابھ اُٹھائیں۔ (منتری)

آریہ سماج نالہ گڑھ کے پرچار میں رکاوٹ

آریہ سماج نالہ گڈھ کے راستہ میں پچھلے دنوں سے پولیس کے آدمی رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں۔ حالانکہ ریاست کی حدود میں ویدک دھرم پرچار کے لئے دربار کی جانب سے کھلی اجازت ہے۔ پچھلے دنوں میلا روا سر کے موقعہ پر ایک سب انسپکٹر پولیس نے پرچار روک دیا تھا۔ اب پھر یکم جولائی کو نالہ گڈھ میں منشی گیان سنگھ محرر تھانہ صدر نے منتری آریہ سماج کو بلا کر نہایت غیر ذمہ دارانہ طور پر دھمکانے کی کوشش کی۔ جس سے آریہ سماجیوں میں سخت ناراضگی پھیل گئی۔ اسی رات کو ایک پبلک جلسہ میں شری دیویندر ستیہ وادی نے ایک ہنگامہ خیز تقریر کرتے ہوئے محرر مذکور کی اس حرکت کی سخت مذمت کی۔ جلسہ میں خلاف معمول پولیس کے کئی سپاہی باوردی اور ہتھکڑیاں لئے ہوئے موجود تھے۔

آج دوپہر کو آریہ سماج کی انترنگ سبھا کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس میں پرچار میں ڈالی گئی رکاوٹ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ (مہندرپال منتری)

آریہ سماج گوروکل بھاگ کوئٹہ

یہ سماج پرتی دن اُنتی کی طرف جا رہی ہے۔ اپریل ۱۹۴۰ء میں ممبروں کی تعداد ۱۱۰ تھی۔ اس وقت ممبروں کی تعداد ۳۵۰ ہے۔ روزانہ صبح ۵.۴۵ سے ۶.۴۵ تک دینک ست سنگ لگتا ہے۔ جس میں ہون یگیہ۔ سندھیا پرارتھنا بھجن کے علاوہ وید منتروں کی ویاکھیا بھی ہوتی ہے۔ بدھوار شام کو ریلوے کالونی میں ست سنگ لگتا ہے۔ وہیروار شام کو آرین لٹریری لیگ کا ادھیویشن لگتا ہے۔ سنیچروار کو نگر اور ریلوے کالونی میں استری سماجوں کا ست سنگ لگتا ہے۔ اتوار صبح استری پرشوں کا سمّلت سپتاہک ست سنگ صبح ۷ بجے سے ۹½ بجے تک لگتا ہے۔ حاضری کافی ہوتی ہے۔ لگ بھگ ۱۲۵، ۱۰۰ پرش آتے ہیں۔ ۶۰-۵۰ دیویاں۔ ست سنگوں میں پنڈت جگن ناتھ جی پروہت کے ویاکھیان ہوتے ہیں۔ ہر ایک ست سنگ میں خوب رونق ہوتی ہے۔

اس ورش اس سماج کا وارشک اُتسو ۲۹ر اگست سے یکم ستمبر ۱۹۴۱ء تک ہوگا۔ اس کے اپلکش میں پہلی اگست سے کتھا ہوگی۔ بھارت ورش کے اُچ کوٹی کے سنیاسیوں اور اُپدیشکوں کے آنے کی آشا ہے۔ شری سوامی سروانند جی ہر سال اُتسو پر پدھارتے تھے۔ اس کے سب ادھیکاری اُن کی جدائی محسوس کر رہے ہیں۔ پرمیشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ آریہ جگت میں اُن کے پرلوک گمن سے جو استھان خالی ہوا ہے۔ اُس کی پورتی کریں۔

سب ممبروں میں پرسپر پریم ہے۔ اور ٹیم کے روپ میں کام کر رہے ہیں۔ بلوچستان میں ہی نہیں بھارت ورش بھر میں یہ سماج شرومنی ہے۔

بات ہی اور ہو جائے گی

اگر آپ ہمیشہ اپنے پاس امرت دھارا کی ایک شیشی رکھنے کا تہیہ کر لیں۔ یہ ایک ایسا ڈاکٹر ہے۔ جو ہر وقت آپ کی خدمت کرنے کے لئے تیار رہے۔ امرت دھارا ایک جادو اثر دوا ہے۔ اس نے اپنی خوبیوں کی بدولت چالیس سال سے اپنے نام کی شہرت حاصل کی ہے۔ جیب میں رکھی ہوئی اس کی ایک شیشی تمام متعدی اور دیگر امراض اور ہر قسم کے چوٹ۔ زخم اور حادثات سے آپ کی نیز آپ کے پریوار اور دوسروں کی حفاظت کر سکتی ہے۔ ایسے بہترین محافظِ صحت کو سدا اپنے پاس رکھنے سے آپ کی زندگی سُکھ اور شانتی سے بھرپور نظر آئے گی۔

قیمت فی شیشی ڈھائی روپے
نصف سوا روپیہ۔ نمونہ آٹھ آنے

امرت دھارا فارمیسی لاہور

امرت دھارا

نوٹ: ...کے سوال بحث میں ... ایجنسی کے ... سلے بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے۔

...ور کی ضرورت

ایک سوشیل لکھی پڑھی ۱۸ سالہ آریہ کنیا کے لئے ...گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے، کھتری ...ر کی ضرورت ہے۔ جو دہلی اور لاہور کے رہبانی علاقہ کا رہنے والا ہو۔ آریہ خیالات کا ہو۔ تعلیم یافتہ یا برسر روزگار ہو۔ کنیا ایک اچھے گھرانہ کی ہے۔
...نمبر بکٹر معرفت "پرکاش" لاہور

...بندوقیں رفلیں ریوالور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن ...پر بھیجدیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ ...دام نقد۔ گنہ ...آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman omer
Karachi

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا آپ جانتے ہیں؟

نام	پُستک سنکھیا
(۱) لینن سٹیٹ لائبریری - ماسکو	۶۰ لاکھ
(۲) سارو جنک پستکالیہ لینن گریڈ	۸ ۴ لاکھ
(۳) راشٹریہ پستکالیہ پیرس	۴۰ لاکھ
(۴) برٹش میوزیم لندن	۴۰ لاکھ
(۵) ییل سٹرلنگ میموریل پستکالیہ امریکہ	۳۵ ״
(۶) کانگریس پستکالیہ واشنگٹن	۲۵ ״
(۷) سٹیٹ پستکالیہ برلن	۲۳ ״
(۸) سٹیٹ پستکالیہ میونک	۱۶ لاکھ ۷۰ ہزار
(۹) وشو ودیالیہ پُستکالیہ سٹریس ورگ	۱۳ لاکھ
(۱۰) راشٹریہ پستکالیہ وائینا	۱۲½ لاکھ
(۱۱) بوڈلین پُستکالیہ آکسفورڈ	۱۲½ ״
(۱۲) وشو ودیالیہ پُستکالیہ کیمبرج	۱۲½ لاکھ

مالش کے فوائد

جیسے بدن کو تندرست رکھنے کے لئے طرح طرح کی ورزشوں کی ضرورت ہے۔ اُسی طرح جسمانی جلد کو تندرست رکھنے کے لئے مالش درکار ہے۔ مالش "ملنے" کو کہتے ہیں۔ اور مالش سے پٹھوں اور جوڑوں میں طاقت آتی ہے۔ نسوں سے میل خارج ہوتی ہے۔ اور خون کی رفتار بڑھتی ہے۔ بیٹھک کا کام کرنیوالے لوگوں کے لئے یہ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

جس عضو کی مالش درکار ہو۔ اُس کو پورے آرام کی حالت میں رکھو۔ تاکہ نسیں ڈھیلی رہیں۔ سکڑی یا تنی ہوئی نسوں کی صحیح طور پر مالش نہیں ہو سکتی۔ سارے جسم کی مالش کے لئے مریض اچھے تنے ہوئے مضبوط پلنگ پر۔ تختہ پر یا ہموار زمین پر لیٹ جائے۔ اور مالش کے بعد کپڑا اوڑھ کر کم سے کم نصف گھنٹہ تک آرام کرے۔ مالش کے بعد قدرے سستی بلکہ نیند بھی آجاتی ہے۔ روزانہ مالش سے آہستہ آہستہ بھوک بڑھنے لگتی ہے۔ نیند اچھی طرح آنے لگتی ہے۔ چمڑا نرم۔ لچکدار اور چمکیلا ہو جاتا ہے۔ رنگ نکھر جاتا ہے۔ سانس گہرا اور جلدی جلدی چلنے لگتا ہے۔ پیٹ کی مالش سے رس اچھی طرح بننے لگتا ہے۔ اور انتڑیوں کی رینگنے والی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ مالش سے اندازاً ۲ ڈگری جسم کی حرارت بڑھ جاتی ہے۔ لیکن وہ بہت جلد اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ اگر مالش سے متذکرہ صدر فوائد نہ ہوں۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ مالش کنندہ اس فن سے ناآشنا ہے۔ یا مریض مالش کا مستحق نہیں ہے۔

بدہضمی اور قبض کی حالت میں مالش:۔ بدہضمی کے مریض کو مالش تبھی کارگر ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ اپنی ہمت سے زیادہ کھانا نہ کھائے۔ مالش پیٹ کی ہونی چاہیئے۔ بدہضمی کے لئے عام طور پر کھانا کھانے کے چھ گھنٹے بعد یا چار گھنٹے پہلے مالش مُفید رہتی ہے۔ پیٹ میں درد ہونے کی حالت میں تو فوراً ہی ہلکی مالش شروع کر دینی چاہیئے۔ اگر کسی مقام کو دبانے سے وہاں کا درد بڑھے۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اُس مقام پر سوجن ہے۔ چاروں طرف سے خون جمع ہو رہا ہے۔ لہذا اس مقام کو چھوڑ کر باقی حصوں پر ہوشیاری سے مالش کرنی چاہیئے۔ اس سے خون کا دباؤ گھٹتا اور مریض تکلیف سے رہائی پانے لگتا ہے۔ اگر دبانے سے تکلیف کی بجائے آرام محسوس ہو۔ تو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ درد کا باعث رُکی ہوئی ہوا ہے جس طرف انتڑیاں قدرتاً رینگتی ہیں۔ اُسی طرف مالش کا رُخ رکھنا ہوگا۔

ایک منٹ میں

(۱) انگلینڈ جنگ پر ۴۸۰۰۰ پونڈ خرچ کرتا ہے
(۲) انگلینڈ کو قومی قرضہ پر ۱۰۴ پونڈ سود ادا کرنا پڑتا ہے۔
(۳) برٹین میں جرمن بموں دوارا لگائی ہوئی آگ پر قابو پانے کے لئے ۱۸ پونڈ خرچ ہوتے ہیں
(۴) ۶۵ بچے دُنیا میں پیدا ہوتے ہیں
(۵) مُرغیاں ۱۳۴۰۰۰ انڈے دیتی ہیں
(۶) ۹۰ ہزار ٹن کوئلے کی کھپت ہوتی ہے
(۷) کیول لنڈن میں ۲۳۴۱ فون ہوتے ہیں
(۸) برٹین کے جنرل ڈاک گھر میں ۲۵ ہزار خطوں پر مہر لگائی جاتی ہے۔
(۹) زمین سورج کے گرد ۱۱۰۰ میل سفر کرتی ہے
(۱۰) دو ہزار ٹن کافی دُنیا میں پائی جاتی ہے۔
(۱۱) دو ہزار ٹن بم برٹین، جرمنی، اٹلی اور دوسرے مُلکوں پر پھینکے جاتے ہیں۔
(۱۲) ڈھائی ہزار ٹن گولہ بارود ... ہوتا ہے۔
(۱۳) ۱۶۰ آدمی یُدھ میں مارے جاتے ہیں
(۱۴) ... دھن اڈوں سے دو ... ہوائی جہاز اُڑتے ہیں۔

آریہ ورت کا گھر گھر چرچا

دل خوش ہو گیا "ڈالٹن گنج کے پستکالیہ میں آریہ ورت پڑھا۔ دل خوش ہو گیا۔ ہمارے نام سال بھر کے لئے جاری کر دیں۔" (سپاہی لال ٹھول چند ناتھ نگر)

پتنی خوش ہو گئی "آریہ ورت پترکا ملی۔ ہماری دھرم پتنی نے اسے پڑھا۔ تو بہت خوش ہوئی ایک ورش کے لئے جاری کر دیں۔" (نتھولال آریہ فرخ آباد)

ہندی سنسار میں ایک ماتر "میرے وچار میں آریہ ورت سارے ہندی سنسار میں ایک ماتر سچتر پترکا ہے۔ جو استری اُپیوگی سندر لیکھوں کا اتی سندر سنگرہ ہوتی ہے۔" (کماری شری کملا باس پور سی۔ پی)

سب سے اُتم پترکا "آپ کی پترکا آریہ ورت کو کنیائیں بہت پسند کرتی ہیں۔ ان کی سمتی ہے۔ کہ یہ سروتم پترکا ہے۔" (پریم لتا گرودوربی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ لاہور)

نہایت اپ ٹو ڈیٹ "آریہ ورت ملا۔ اس کی عمدہ گیٹ اپ کے لئے ہاردک ودھائی۔ پترکا نہایت اپ ٹو ڈیٹ ہے۔" (مس بُلبل مترا ایم۔ اے۔ ڈیرہ دون)

بہت پسند کیا گیا "آریہ سماج میں آپ کا رسالہ آیا۔ بہت پسند کیا گیا۔ میرے نام جاری کر دیجئے۔" (جگن ناتھ سیکرٹری سیالکوٹ)

(ہندی) **آریہ ورت** لاہور (ماسک)

(پنجاب کی ایک ماتر سچتر آریہ پترکا)

سمپادکہ
شرنگی دیوی ہندی بھوشن

سنچالک
شری ہنستی ... دیوی

چندہ سالانہ
دو روپے

آج ہی خریدار بن جایئے

(منیجر آریہ ورت لاہور)

گورو کل کانگڑی فارمیسی ہردوار کی مشہور ادویات

دراکشاسو

طاقت و تازگی دیتا ہے۔ بڑھیا لذیذ ٹانک ہے۔ پُرانی کھانسی۔ قبض۔ تھکاوٹ کو دُور کرتا ہے

قیمت سوا روپیہ پونڈ

بھیم سینی سُرمہ

آنکھوں کے سب روگوں کی اکسیر دوا ہے۔ چشمہ لگوانے یا کسی اور دوا کے استعمال کرنے سے پہلے ہمارے بھیم سینی سُرمے کو ضرور استعمال کیجئے۔

قیمت ۴؍ فی شیشی۔

گورو کل کانگڑی فارمیسی۔ گورو کل کانگڑی (سہارنپور)

اپنے شہر کے ایجنٹ سے خریدیں

دیوان برشنگ پریس سرکلر روڈ ... پرنٹر و پبلشر چھپا۔ دفتر پرکاش کپی نسبت روڈ لاہور سے پرکاش شائع ہوا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435. "Prakash" Lahore

Founder: shri M. Krishenji

گذشتہ چھتیس سالوں سے آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

ہفتہ وار پرکاش لاہور

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

شرح چندہ
سالانہ — للعہ
ششماہی — عہ
برما — صہ
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر مہتہ کرشن

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۲۰ جولائی ۱۹۴۱ء مطابق ۵ ساون سمت ۱۹۹۸ | نمبر ۲۷

رگ وید — اوم — یجروید

ویدامرت

سام وید — اتھروید

ओम न घेद गने स्वाध्यो
अहा विश्वा नृ चक्षस:
तरन्त: स्याम दुर्गहा ॥

اوم نہ گھید گنے سوادھیو اہا وشوا نرچکشہ ترنتہ سیام درگہا۔ (رگ وید ۳۔ ۴۳۔ ۸)

بھاوارتھ

(اگنے) اے پرماتمن ہم (وشوا۔اہا) سب دن (سدا) (نکھ) نشچے سے (تے) تیرے ہی لئے (سوادھیہ) اُتم کرم کرنیوالے ہوں۔ (نرچکشہ) منشیوں کو ٹھیک دیکھنے والے ہوں۔ اور اس اس طرح (درگہا) درگا منیہ پرسنگوں کو (ترنتہ) ترتے جانیوالے (سیام) ہو جاویں۔

گان

ناتھ کریں شُبھ کرم سمرن کر
سب انیہ نام
اسے تمھیں ہی ارپت کر دیں
سویم نہیں نشکام
دوسروں کی بھی مانو ہر دو ہیں کو
ٹھیک ٹھیک پہچانیں
پار کریں جیون پیچھ دُرگم
کچھ بھی کٹھن نہ مانیں

اے آریہ مجاہد!

(از:۔ شری یت اشوک رنبا سی تھرڈ ایر ہومیوسٹوڈنٹ)

اے ویدِ پاک کے پیرو اخودی سے سرفراز ہو جا
تیری دریا دلی مطلوب ہے بہرِ وطن پھر بڑھ
اُو جا گر کر اے شیرِ مرد اُٹھ! وحدت کا سرچشمہ
فضاؤں میں وطن کی پھیل اُلفت کی مہک بنکر
ریا کی دامِ آرائی کو کر دے بے نقاب اُٹھ کر
اپنے عزمِ راسخ کے کرشموں کو دکھاتا بڑھ
دکھا دے حوصلوں کا بانکپن اے فطرتی رہبر
ربابِ زندگانی سے اُٹھا جھنکار وہ تیکھی
سفینہ ڈال اپنا۔ بڑھ! اجل آغوشِ دھاروں میں
اگر جیتا رہا تو تاج پہنے گا قیادت کا

فلک کی سُستوں پہ "اوم" کا پرچم اُڑاتا آ
ہے پامردی کی تیری منتظر چشمِ چمن پھر بڑھ
بہا دے اُلفتوں کی رو میں پاکستان کا فتنہ
چمک ہر ہندی فرقہ میں اخوت کی لسک بنکر
مچا ہلچل نفاق آباد میں مثلِ شباب اُٹھ کر
پڑے ہیں جو چراغِ دل بجھے انکو جلاتا بڑھ
تھکے ماندے بچھڑتے کاروانوں کا خضر بن کر
کہ جسکے آگے ہو الحاد کی خونخوار بے پھیکی
مقید ہے عروسِ امن ان ہیبت ہول غاروں میں
نہیں تو شرف حاصل کر ہی لیگا اُس شہادت کا

پرستش جس کی ہوتی ہے عقیدت زن جبینوں سے
ہے جس کے دم سے بہرہ ور ابھی دُنیا قرینوں سے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگ کی چار قسمیں ہیں۔ راج یوگ۔ لایا یوگ۔ ہٹھ یوگ۔ اور منتر یوگ۔ اور اسی طرح طلبہ کے بھی چار درجے ہیں۔ ایک تو وہ جو اس کو معمولی طور پہ سیکھتے ہیں۔ ایک وہ جو محض درمیانی منزل تک پہنچنے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو حصول کامیابی کی غرض سے اس میں لگ جاتے ہیں۔ اور آخری وہ جو نہایت سرگرم اور مشتاق ہوتے ہیں۔

ظاہر ہے۔ کہ یوگ کی تحصیل میں کوئی طالب علم جتنا زیادہ سرگرم ہوگا۔ اتنا ہی جلد وہ درجہ کمال کو پہنچے گا۔ اور اس کا درجہ کمال بھی نہایت ارفع و اعلیٰ ہوگی۔

راج یوگ کو اس علم کی بہترین صورت خیال کیا جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ اس کی غرض و غایت براہ راست روحانی ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے سے شاگرد کو اپنی فطرت یعنی "باطن" پر غالب آنے اور اس کا مالک بننے کی تعلیم ملتی ہے۔ اور وہ تمام اشیاء میں برہم (ذات کبریائی) کو دیکھنے کا خواہاں ہوتا ہے۔

ہٹھ یوگ اس علم کی سب سے اعلیٰ مادی صورت ہے۔ اس کے ذریعے سے طالب علم کو بہترین صحت حاصل کرنے اور بڑھاپے کو دور رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

منتر یوگ کا تعلق جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ مقدس الفاظ (شبد) سے ہے۔ جن کے متواتر دہرانے (اچارن کرنے) سے طالب علم کو کامیابی اور کمیت حاصل ہوتی ہے۔

منتر یوگ صرف یوگیوں ہی کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ کیونکہ صوفیوں کا طریقہ مناجات بھی اس سے ملتا جلتا ہے۔ وہ ایک ہی لفظ کو ہزاروں بار دہراتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ اس عمل کے دوران میں بعض اوقات نہایت خوب صورت اور نورانی شکلیں آنکھوں کے سامنے جلوہ گر ہوتی ہیں۔

انسان کی ہر خواہش کو پورا کرنے کے لئے منتر ہیں۔ مثلاً طاقت، کامیابی، پاکیزگی، دولت، الفت وغیرہ، مگر ایک یوگی ہی ایسا منتر دے سکتا ہے۔ اور وہی اس کا صحیح تلفظ بتا سکتا ہے۔

ایک طالب علم اپنے سایہ (ہمزاد) سے مناجات آدھین اکا طریق اختیار کر سکتا ہے۔ اس سے اس کے ہر سوال کا جواب مل جائے گا۔ اس تعلیم کے مطابق اگر کوئی شخص آسمان پر اپنا سایہ دیکھ سکے۔ تو اسے یہ علم (گیان) حاصل ہو جائے گا۔ کہ وہ اپنے اغراض و مقاصد میں کامیاب ہوگا کہ نہیں۔

بظاہر یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ کس طرح اپنے سایہ سے کوئی شخص ایسی گہری بات معلوم کر سکتا ہے۔ لیکن در اصل یہ اتنا مشکل کام نہیں ہے۔ جتنا بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے۔ جب آفتاب طلوع ہو رہا ہو۔ یا چودھویں

یوگ کے عملی طریقے

(دھیانم سدھا)

مشہور جاپانی فلاسفر ادتمارا کی تحقیقات و تجربات

رات کا چاند جلوہ گر ہو۔ تو اس وقت باہر جاؤ۔ اور اس طرح کھڑے ہو جاؤ۔ کہ زمین پر تمہارے جسم کا پورا سایہ پڑے۔ پھر اپنے سایہ پر کچھ دیر کے لئے عمدگی سے نظریں جماؤ۔ اور بعد ازاں آسمان کی طرف دیکھو۔ اگر تم کو آسمان پر سایہ نظر آئے۔ تو سمجھ لو۔ کہ یہ تمہارے سوال کا جواب باصواب ہے۔ یعنی جس کام میں بھی ہاتھ ڈالو گے۔ اس میں کامیابی یقینی ہے۔

میں خود بھی کامیابی کے ساتھ اس طریقے کو آزما چکا ہوں۔ اگر کوئی سایہ نظر نہ آئے۔ تو اپنے سوال کا جواب نفی میں سمجھنا چاہیئے۔ لیکن اگر سایہ نظر آ جائے۔ تو یہ کامیابی کی دلیل ہوگی۔

اب میں مختلف قسم کی دھارنا (اجتماع) کا ذکر کرتا ہوں۔ جو یوگ کی تعلیم میں ایک نہایت اہم پہلو ہے۔ بالخصوص راج یوگ میں۔

یورپین لوگ کامل اجتماع (دھارنا) سے بالعموم ناواقف ہوتے ہیں۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر ایک آتما اس دھارنا کے قابل نہیں ہوتا۔ بہت کم ایسے لوگ ہوں گے۔ جو اپنی تمام قوتوں کو دیگر امور سے قطعی بے تعلق کر کے یعنی کامل توجہ و یک سوئی کے ساتھ کسی امر خاص پر مرکوز کر سکیں۔

ہندوؤں کے نقطۂ خیال کے مطابق خیالات کا دوسرا نام "چت" ہے۔ اور خیال کی شکلوں سے چت میں لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ (خیالات کی اشکال کو "ونرتی" کہتے ہیں۔) پس سوال یہ ہے۔ کہ کس طرح ان لہروں پر قابو حاصل کیا جائے۔ اور ان کو خاموش کیا جائے۔

ایک معمولی انسان کے دل میں یہ لہریں ایک پر جوش سمندر کی مانند ہوتی ہیں۔ اور دھارنا کی اصلی حالت پیدا ہونے سے پہلے ضروری ہے۔ کہ دل شانت اور پر سکون ہو۔

خیالات (وچار) کی لہروں کو ساکن اور خاموش کرنا ضروری ہے۔ تاکہ چت شانت اور غیر متحرک ہو جائے۔ جب تک یہ حالت حاصل نہ ہو جائے۔ یوگی اپنی آتما (روح) کو محسوس نہیں کر سکتا۔ اور یوگ کا، اور بالخصوص راج یوگ کا مقصد یہی ہے۔ کہ آتما (روح) ہر قسم کی آلائش سے پاک ہو۔ اور پاک ہو کر ذات کبریائی (برہم) میں لین ہو جائے۔ لیکن آتما پاک اور روشن ہو نہیں سکتا۔ جب تک فطری جذبات حیوانی پر غلبہ حاصل نہ کر لیا جائے۔ اور خواہشات نفسانی مغلوب نہ ہو جائیں۔

اگر یہ بات ہو گی۔ تو آتما کی روشنی دھندلی اور تاریک رہے گی۔ اور بسا اوقات نظر بھی نہیں آئے گی۔ روح (آتما) حقیقی انسان (منش) ہے۔ اس پر چت کی لہریں پرورش کرتی رہتی ہیں۔ اور بسا اوقات غالب بھی آ جاتی ہیں۔ اس لئے جبتک ان لہروں کو معدوم نہ کیا جائے۔ تب تک روح کا اصلی سروپ (حالت) ظاہر نہیں ہو سکتا۔

طالب علم کو چاہیئے۔ کہ وہ پدم آسن کا مشق ضرور اختیار کرے۔ اس کا میں بالتفصیل ذکر کر چکا ہوں۔ علاوہ ازاں وہ اپنی زبان کو تالو پر دانتوں کی جڑ کے قریب جمائے۔

اب اس بات کا تصور جماؤ۔ کہ تمہاری پیشانی کے مرکز میں تیسری آنکھ ہے۔ اگر اس خیال کو متواتر قائم رکھا جائے گا۔ تو ایک خوبصورت اور چمکدار روشنی نمودار ہوگی۔ اور جو طالب علم اپنے خیالات کو مسلسل و متواتر اس روشنی پر جمع کرتا ہے (یعنی دھارنا کرتا ہے) اور گناہ سے آزاد ہو جاتا ہے۔

اگر طالب علم ہمیشہ اس روشنی کا خیال رکھے۔ حتیٰ کہ یہ اس کی روزانہ زندگی کا جزو بن جائے۔ تو پھر وہ قریب قریب اس روشنی میں چلتا پھرتا نظر آئے گا۔ اور ان سدھوں (اولیاء) کو دیکھے۔ جنہیں یوگ ودیا کی بدولت فوق الفطرت طاقتیں حاصل ہیں۔ اور طالب علم سے بات چیت کرنے اور ان سے سیکھنے کے قابل بھی ہو جائے گا۔

جو طالب علم اپنے دل کو کم و بیش خلا پر دھارنا دھرتا ہے۔ یعنی اپنے خیالات مرکوز کرتا ہے۔ اس کو کرہ ہوا (وایو منڈل) میں پرواز اور آکاش میں پوشیدہ ہو جانے کی طاقت بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ ناک کی گھوڑی پر نظر جمانے سے بھی یہ طاقت حاصل ہو سکتی ہے۔ اس طرح پر دل (من) خیالات سے آزاد رہت ہو جاتا ہے۔

لیکن یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ جسم کے جس خاص عضو پر خیالات مرتکز کئے جاتے ہیں۔ اس کی طاقت اور زود حسی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور اس میں حیرت انگیز قوت آ جاتی ہے۔

بہر حال کسی خاص عضو پر اپنے خیالات مرکوز (دھارنا) کرنے سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ دل کو سدھایا جائے۔ اور یہ ظاہر بھی ہے۔ کہ کسی بیرونی چیز پر توجہ مرکوز کرنے کی نسبت اپنے جسم کے کسی خاص حصے پر دھارنا باندھنا آسان ہے۔ اس سے ثابت قدمی کا سبق ملتا ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ عمدگی کے ساتھ سدھایا ہوا دل دیگر امور سے بے پرواہ ہو کر جس امر پر چاہے اپنی توجہ مرکوز کر سکتا ہے۔ جب تک کی لہریں ختم جاتی ہیں۔ اور کمالیت کی حالت قائم ہو جاتی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے۔ کہ طالب علم جس چیز کا تصور باندھتا ہے۔ اسی کا روپ بن جاتا ہے۔ اور بہت سے سبق حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ بلا کوشش قدرتی طور سے برہم یا نامعلوم دنیا میں چلا جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

چھوڑو چھوڑو یہ نادانی

ہنیتشی عملاؤلپوی

کیسا ہے یہ دیش ہمارا
آپس میں ہی لڑتے رہتے
سب ہیں دیش ہیں کھائیں اسکا
پھر بھی مل کر نہ یہ رہتے
الیش نام پہ رکت بہانا
چھوڑو چھوڑو یہ نادانی

کیسے اس کے لوگ
کریں نہیں سہیوگ
بھوگیں ادبھت بھوگ
لگا کلہہ کا روگ
مذہب ہو اپیوگ
سب ایسے ادیوگ

مل جل کر سب رہو ہنیتشی
ندی ناؤ سئیوگ

ایک دلچسپ سوشل کہانی

"وچتر ملن"

لیکھکا:- شریمتی کملا ترونی سنگھ

دن کے دس بج رہے تھے۔ پیدا ہونے ہٹ آفس میں میز پر بیٹھا ہوا بمل اپنے کام میں ویست تھا۔ باہر کی بیٹھی دالان موکلوں سے بھری ہوئی تھی۔

دفتر ٹیلیگرام ہے"۔ صاف ستھرے کپڑے میں ایک نوکر نے آ کر کہا:-

"لاؤ"۔ لفافہ پھاڑ کر سرسری درشٹی سے دیکھ کر بمل نے رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ایک پرکار کی پرسنتا انکرت ہو گئی۔

دو گھنٹے بعد اس نے اندر قدم رکھا۔ سامنے ہنستی ہوئی پتنی بالا آ کر کھڑی ہو گئی۔

بمل نے ٹیلیگرام بڑھا کر کہا ـــــ "پرسدھ سنگیت آچاریہ شریمتی بھارتی کل دوپہر کو ٹرین سے یہاں آ رہے ہیں۔ شاید دو چار دن ٹھہریں۔ بڑا آنند رہے گا۔ وہ بچپن کا میرا ساتھی ہے۔ بیس برس بعد کل ہم لوگ ملیں گے۔ پنجاب میں اس کے سنگیت کا بول بالا ہے۔ تم نے شاید انہیں دیکھا ہوگا۔"

بالا ان کے کوٹ کا بٹن کھولتی ہوئی بولی۔ "نہیں میں نے کہاں دیکھا ہے؟ خیر تم کھانا کھا لو۔ دیر ہو رہی ہے۔"

مسٹر بمل کھانے کو بیٹھ گئے۔ اور پتنی سے بولے۔ بالا! کل کا پروگرام بنا ڈالو۔ بڑا نامی آدمی ہے۔ اس کی خاطر اچھی طرح کرنا۔"

بالا ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی بولی۔ "پروگرام ان کے سمے انوسار بنے گا۔ ہاں۔ کل وہ کس وقت یہاں پہنچیں گے؟"

بمل نے پانی پی کر کہا۔ "یہی ۱۲ بجے ٹرین آئیگی۔ دو آدمی ان کے ساتھ شاید اور آئیں۔ اور بالا تم نہیں جانتی شری بھارتی کا جیون کتنا رہسیہ ہے!"

بالا مسکرا کر بولی۔ "اتنا ہی رہسیہ جتنے تم ہو؟"

بمل ہنس پڑے۔

دوسرے دن بمل نے ٹائی لگاتے ہوئے کہا۔ بالا رانی! تو تم سٹیشن چلی جاؤ گی نہ؟"

"جی! نہیں جی۔ یہ کام میں نہ کر سکونگی۔" بالا اونسک سی بولی۔

"پھر حرج کیا ہے؟ ذرا بیورو میں چھوڑ جاتا ہوں۔ تم ریسیو کر لینا......"

بالا نے سوچ کر کچھ سوچ کر سر ہلا دیا۔ بمل نشچنت ہو کر کورٹ چلے گئے۔

بالا نے ایک بار اس کمرے کا پھر نریکشن کیا جو انکے انتھتی کے لئے سجایا گیا تھا۔ پھر پاک شالا میں جا کر دیکھا۔ چند رسوئیے کو کچھ اور ہدایت کر کے وہ ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔

کنگھی کر کے ساڑھی گلابی۔ کا مدار بلاؤز کھلی بانہیں اور سونیوں کی مالا۔ شیشے کے سامنے کھڑی ہو کر اس نے دیکھا۔ اب بھی کچھ کمی تھی۔ سندر موتی کی ڈبیا میں کے بُندے۔ جس کی کلائی پر دو ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ چٹکی کی انگوٹھی اور سنہرے چلین کی ننھی سی گھڑی۔ کریم۔ پاؤڈر۔ لونڈر سینٹ آدی ادھونک وبھوتیوں سے سوسجت ہو کر۔ بالا نے اپنے کو پھر شیشے میں دیکھا۔ اُجول کانچ کی بھانتی اس کا روپ نکھر آیا تھا۔

موٹر کی اگلی سیٹ پر بیٹھ کر اس نے ڈرائیور کو ہٹا دیا۔ اور سویم...... شری بھارتی کو لانے سٹیشن کی اور بڑھی۔ پلیٹ فارم پر ٹہلتی ہوئی وہ ٹرین کی پرتیکشا کر رہی تھی۔ ٹرین کچھ لیٹ تھی۔ ایک ایک پل یگ کی بھانتی بیت رہا تھا۔ سٹیشن کو کنپاتی ہوئی ایکسپریس ٹھہر گئی۔

شری بھارتی اکیلے ہی اتر پڑے۔ ساتھ میں ایک ٹرنک اور بستر تھا۔ بالا انہیں دیکھ کر چونکی۔ پھر کشن بھر میں سادھارن ہو کر اس نے اپنا پریچیہ دیا۔

شری بھارتی کی اوستھا ۳۲، ۳۵ کے بیچ میں تھی۔ دبلی پتلی دیہہ تھی۔ کھدر کا کرتا۔ دھوتی اور گاڑھے رنگ کی صدری۔ ہاتھ میں بید کی چھڑی۔ اور جیب میں پیتل کی بنسری۔ یہی ان کا سہج سا پریچیہ تھا۔ اور مکھ کی بناوٹ بھی آکرشک تھی۔ للاٹ چوڑا۔ چھلے دار۔ یوبن کی آبھا سے دیپت مکھ منڈل؟ گاپک کا روپ اور ویش دونوں ہی سرل تھے۔

بنگلے پر پہنچ کر بالا نے انہیں اتتھی شالا میں ٹھہرا دیا۔ تھکے ہوئے شری بھارتی نے کپڑے بدل کر آنکھیں ڈھک لیں۔

تھوڑی دیر میں بالا نے آ کر کہا۔ "چلیے سنان کر لیجئے۔"

بالا کے تیور نے جادو ڈال دیا۔

شری بھارتی نے جا کر باتھ روم میں دیکھا۔ صابن۔ ٹاویل۔ شیشہ۔ کنگھی۔ دھوتی۔ بھاؤ گیہ سبھی چیزیں درست ہیں۔

سنان کے بعد وہ پھر اپنے کمرے میں آئے۔ سامنے تازہ اخبار رکھا تھا۔ کرسی پر بیٹھ کر سرسری درشٹی سے پڑھنے لگے۔

بھوجن کا تھال سو دشٹ ویجنوں سے سجا کر بالا سویم لیکر آئی۔ میز پر تھالی رکھ کر مدھر کنٹھ سے وہ بولی۔ "کھانا کھا لیجئے۔ دیر ہو گئی ہے۔"

"اور آپ؟" شری بھارتی نے مسکرا کر کہا۔

"میں ؟ــــ آپ میرے مہمان ہیں۔ میں ذرا ٹھہر کر کھاؤں گی۔"

"نہیں آپ جیسی کلچرڈ پڑھی لکھی مہلائیں اس طرح کا بھید نہیں رکھتیں۔"

بالا مسکرا کر چلی گئی۔

آدھ گھنٹے بعد وہ پھر لوٹی۔ کھانا اسی طرح رکھا تھا۔ اور شری بھارتی اخبار میں ویست۔ بالا نے مدھر سور میں کہا۔ "کھانا خراب ہو رہا ہے۔"

"آپ کا انتظار ہے؟"

"نہیں نہیں۔ میں تو اتنی جلدی نہیں کھاتی۔ اور میرے ساتھ جو اتنا بڑا پرتیوار بندھا ہے۔ اس کی بھی تو مریادا نبھانی ہے۔"

شری بھارتی نے تھالی کھینچ لی۔ وہ کھا رہے تھے۔ پر کھانا گلے میں اٹک رہا تھا۔ سامنے روپ شری سی بالا انہیں آگرہ سے کھلا رہی تھی۔ وہ سوچ رہے تھے ـــــ مسٹر بمل کو دیکھا ہے؟ نہیں ضرور۔ ہاں ایسی آکرتی بچپن کی کبھی کبھی کھٹنیوں میں ان کے سامنے آتی ہے اور اُدر۔ پر اب؟ وہ کچھ بھول رہے تھے۔

سہسا بالا پوچھ بیٹھی۔ "تم کھانا نہیں ہو گریش؟"

وہ آنکھیں پر ستارا چھپیں ہو کر بولے۔ "تم بالا؟ میں نے اب تک تمہیں نہیں پہچانا تھا۔"

بالا لجا سے لال ہو اٹھی ـــــ "ہاں گریش! میں بھی نہیں جانتی تھی۔ کہ اب تم شری بھارتی بن گئے ہو۔"

شری بھارتی ہنسے۔ "پر میں تو شری بھارتی باہر کے لئے ہوں۔ تمہارے لئے تو گریش ہی رہونگا کیوں؟"

"شاید" بالا نے جوٹھی تھالی بائیں ہاتھ پر رکھ کر آدمیں کے سوریں کہا۔ "اب آپ آرام کریں۔ وہ تین بجے تک آنے کو کہہ گئے ہیں۔"

(۲)

شری بھارتی لیٹے لیٹے سوچ رہے تھے۔ بالا وہی ڈاکٹر کی ایک مات چنچل۔ بڑا سا خوبصورت بنگلہ۔ اور اس کے سامنے ایک چھوٹا سا دو منزلہ مکان تھا۔ جس چھوٹے بڑے وہ دھیم شریش کے لڑکے دو ایک کمرے میں۔ اسی میں رہ کر ادھیین کرتے تھے۔ انہیں سنج گھنٹیوں میں تب ایک دن بالا نے اپنے بنگلے کی کھڑکی سے جھانک کر کہا تھا۔ "بنسی ماسٹر! یہ دو خط لیتے جائیے۔ راستے میں پوسٹ کر دیجئے گا۔"

بنسی ماسٹر؟ یہ نیا نام۔ نئی اُپادھی۔ سنکر گریش مسکرا اٹھا تھا۔ وہ پہلی جان پہچان تھی دھیرے دھیرے گھنشٹتا اور بڑھی۔ ایک دن بالا سویم ان کے ودھیش پر جھک کر بولی۔ گریش تم مجھے اپنے ہی جیسی بنسی بجانا سکھا دو۔

گریش ۱۸ سال کا ترن تھا۔ گیان یا اگیان میں اس نے بالا کے کپول چوم کر کہا۔ "نہیں بالا! تمہارے پتا جی آ گیا ہوا میں تمہیں بنسی کیسے سکھا سکتا ہوں۔" ۱۳-۱۴ ورش کی بالا نہ لجائی۔ نہ سہری۔ نہ ہنسی۔ بلکہ کرودھ ہو کر بولی اچھا جاؤ! آج سے تم سے نہیں بولوں گی۔

اور پھر بالا کے درشن دُربھ ہو گئے۔ گرمی کی راتوں میں کتنی ہی بار بھارتی نے بنسی بجا کر راگ راگنیاں چھیڑی تھیں۔ اور بالا ماں کے بستر پر پڑی تڑپ اٹھتی تھی۔ لیکن تھی وہ دھنی کی پکی۔ بچپن کا ابھیمان تھی۔ اس نے کبھی جھک اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ کہ گریش اس کے لئے کتنے پریم سے بنسی بجاتے ہیں ان میں!

(۳)

چانک ہی وہ کھڑکی بدل ہو گئی۔ گریش کا پڑھنا لکھنا چھوٹ گیا۔ وہ سنگیت کی اور جھکا ـــــ وہاں اس سے سمجھنا بھی ہی۔ اس نے گھر بار چھوڑ دیا۔ ماں سوتیلی تھی۔ (باقی صفحہ ۱۶ پر)

مختصر ط افسانہ

"لیڈر"

"لیڈر آ رہا ہے۔" بہشت میں شور مچ گیا۔ دھرم راج نے دروازہ بند کر لیا۔ اور کہا۔ "اس آدمی کے لئے میرے پاس کوئی جگہ نہیں!"

لیڈر گھبرایا۔ لیکن ہمت کر کے بولا۔ "میں نے خلق خدا کی خدمت کی ہے۔ میں نے خدا اور اس کے مذہب کے دشمنوں کی خوب خبر لی ہے!"

"یہ اس کے بندوں پر ظلم تھا۔"

"میں نے نیک بندوں کو صحیح رستہ دکھایا۔"

"میں نے پانچ ہزار لوگوں کو سچائی کی تعلیم دی۔"

"مگر خود اس پر عمل نہ کیا۔"

"میں نے قوم کے بچوں کو قربانی سکھائی۔"

"اور اپنے بچوں کو ـــــ کسب زر۔"

"میں لیڈر رہا ہوں۔"

"یہی تمہارا جرم ہے! یہی تمہارا جرم ہے!" کوئی ہے۔ جو اسے دوزخ میں لے جائے؟"

زمین کانپنے لگی۔ آسمان سے انگارے برسنے اور ... [illegible]

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یہ دعویٰ ... جو نوٹ نے سنسکرت اور اس کے لٹریچر پہ کالج آف فرانس کے سامنے ایک لیکچر کے دوران میں کیا۔

"اگرچہ ہمارا کورس فائیلولوجی یعنی زبان دانی کا ہی ہے ہم الفاظ اور خیالات کے مطالعہ کو اس سے خارج نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہم اس چمکدار روشنی سے آنکھیں بند کر سکتے ہیں۔ جو کہ مشرق سے آتی ہے۔ اس لئے ہم اس عالیشان نظارے کو جو ہمارے سامنے ہے۔ سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ دوسرے الفاظ میں ہم ہندوستان کو یعنی اس کے افسانوں اس کے قوانین کو ان کی زبان میں مطالعہ کریں گے۔ نہیں نہیں یہ ہندوستان سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ دنیا کے آغاز کا منظر ہے۔ جسے ہم نے مطالعہ کرنا ہے۔ ہمارا پختہ یقین ہے۔ کہ جس حد تک خیالات کے بغیر لفظوں کا مطالعہ (اگر یہ ممکن ہو) بالکل نکما اور بیہودہ ہے۔ اسی حد تک لفظوں کے خیالات کے ملاوات کے طور پر مطالعہ کرنا ایک کھوکھلا اور جہالت والا عمل ہے۔ فائیلولوجی (علم زبان دانی) فلاسفی کے بغیر ناممکن شے ہے۔"

فلاسفر ہیٹس ایک برہمن [illegible] کو سامنے لاتا ہے۔ یہ برہمن اپنے حاضرین سے اس طرح مخاطب ہوتا ہے۔ "مصر کے لوگ اصل میں آریہ تھے۔ جنہیں ایک راجہ کے قتل کرنے کی بے ایمانی کی وجہ سے اپنا وطن چھوڑنا پڑا۔" اسی طرح ایک مصری سے یہ کہلایا گیا۔ "میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے۔ کہ [illegible] یہ دنیا میں سب سے [illegible] اور مصر ان کی [illegible] ہے۔ جس کے [illegible] نے اپنے بزرگوں کی [illegible] مذہب اور رسوم کو قائم رکھا ہے۔"

یہی موعود [illegible] فریکس نے کیا۔ جسے [illegible] نے قائم رکھا۔ وہ کہتا ہے کہ مصر ہندوستان کی ایک بستی تھی۔ اس کے باشندوں نے ہی افریقہ میں جا کر مصر کو آباد کیا۔" فاضل ڈاکٹر رچرڈ نے اس طرح لکھا ہے۔ "یونانی۔ پارسی اور سنسکرت زبانوں میں ایک ہی قسم کے محاوروں کا استعمال کرنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ ایک ہی منبع سے نکلی ہیں۔ اس سے کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔ کہ یونانیوں کا مذہب مشرق سے نکلا ہے۔ اس لئے ہمیں یہ ماننا پڑے گا۔ کہ مذہب کے ساتھ ان کی زبان بھی مشرق سے آئی ہے۔"

مسٹر پوکاک لکھتے ہیں۔ کیا یہ حیرانی کی بات نہیں ہے۔ کہ ہماری دلیل نتائج کے نکالنے میں آدھے رستہ پر جائے۔ اور پھر ٹھہر جائے یعنی یہ تو مان لے۔ کہ یونانی زبان ہندوستان سے نکلی ہے۔ مگر ان لوگوں کا شخصی طور پر جو کہ اس زبان کو بولتے تھے۔ یونان میں آ کر بود و

کریٹ اور یونان میں آریہ تہذیب

از:- شری بھائی پرمانند جی - ایم - ایل - اے (سنٹرل)

باش اختیار کرنا تسلیم نہ کریں۔

یونان کی ابتدائی تاریخ ہندوستان کی ابتدائی تاریخ ہے۔ اگرچہ یہ تھیوری چونکا دینے والی ہے۔ مگر یہ بالکل امر واقعہ ہے۔ کہ یہ ہندوستان کے نقشے کی تاریخ ہے۔ جسے ہم یونان کی زبان میں۔ مذہب میں۔ راجاؤں میں۔ قبیلوں میں اور شہروں میں مطالعہ کرتے ہیں۔ جو کوئی ان نسخوں کو جنہیں غلطی سے مائی تھالوجی اور افسانے کہا جاتا ہے۔ بغیر ان دونوں روشنیوں کو ایک مرکز پر لانے کی سوچنا شروع کرے گا۔ وہ کچھ نہ سمجھ سکے گا۔

"زبان کی بناوٹ یعنی لفظوں اور گرامر کی یکسانیت جو یونانی اور سنسکرت زبانوں میں پائی جاتی ہے۔ اس امر کا یقین دلاتی ہے۔ کہ یونانی زبان سنسکرت سے نکلی ہے۔ اس سے قدرتی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ سنسکرت بولنے والے آریہ یونان کی سرزمین میں رہائش رکھتے ہوں گے۔ اور ان کی یہ بود و باش ان قبیلوں سے پہلے کی ہو گی۔ جنہوں نے بعد میں آ کر زبان میں ملاوٹ اور بگاڑ پیدا کیا۔

"اگر ہمارے ملک میں زبان اور پولیٹیکل انسٹی ٹیوشنوں کی شہادت سے سیکسن لوگوں کا آباد ہونا ثابت کیا جا سکتا ہے۔ تو یونان کے متعلق یہ شہادت کہیں زیادہ ہے۔ کہ وہاں آریہ آ کر آباد ہوئے۔ نہ صرف ان کی زبان فلاسفی سے بلکہ پہاڑوں۔ دریاؤں اور قبیلوں کے ناموں سے۔ اور پولیٹیکل انسٹی ٹیوشنوں اور مذہبی سوسائٹیوں سے جنہیں ایک راز کہا جاتا تھا۔ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آریہ ہی یہاں آ کر آباد ہوئے۔ میں مقامات اور قبیلوں وغیرہ کے مشترکہ ناموں سے ہی اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش کروں گا۔

"یونان کی ساری سوسائٹی شہری اور فوجی نہ صرف ایشیائی بلکہ ہندوستانی معلوم ہوتی ہے۔ کافی شہادت اس امر کی ملتی ہے۔ کہ یونان کی بستی ہندوستانیوں نے آباد کی۔ میں دکھاؤں گا۔ کہ کس طرح مغربی ہند سے قبیلے نکل کر یونان میں پہنچے۔ اور وہی قبیلے جن کی جنگی شہرت شمال مغربی ہند کے کارناموں میں پائی جاتی ہے۔ یونان میں ٹرائے TROE کے میدان میں آ کر لڑے۔ اور فی الواقعہ تمام یونان چھوڑنے دیوتاؤں کے وقت سے لیکر [illegible] جنگ کے خاتمے تک زبان میں۔ خیالات میں امن اور جنگ کے علوم و فنون میں بالکل آریہ تھا۔ وہی ہستیاں جو کسی زمانے میں راجاؤں فاتحوں اور مربیوں کے طور پر زندہ تھیں۔ بعد میں دیوتاؤں کی شکل میں نمودار ہو گئیں۔ آج جو کچھ ہمیں شاعری اور فسانہ دکھائی دیتا ہے۔ کبھی زمانے میں سچی اور اصل تاریخ تھی۔"

تاریخ پہ تصویر ہندوستان کی ہے۔ بعد کا اس کا اُلٹا پہلو یونان کا ہے۔ لیکن اس پختہ یقین کے ساتھ۔ کہ پلاسجک اور ہیلینک یونان کی زبان سنسکرت تھی۔ اس سے ٹھیک ایسی اندرونی شہادت مل جاتی ہے۔ جو سچائی اور فسانہ کے درمیان تمیز کرنے میں کسوٹی کا کام دیتی ہے۔ اور یہ اس لئے بھی بیش قیمت ہے۔ کہ اس سے ہم تاریخی سچائی کو لفظی بناوٹ سے جدا کر سکتے ہیں

"جب یونان ایسی گورنمنٹ کے لئے جدوجہد کر رہا تھا جس سے کہ پولیٹیکل زندگی قائم رکھی جا سکتی تھی۔ کریٹ اس وقت ایک قسم کی برہمن جماعت کے پولیٹیکل غلبہ میں آ چکا تھا۔"

ایسا ہی یہ کون خیال کر سکتا ہے۔ کہ موجودہ وحشی افغانستان کی زمین سے شائستہ روشن دماغ اور ذہین یونان کے رہنے والے پیدا ہوئے۔" آخیر میں جا کر کہا ہے۔ "اہل ناظرین کو یقین ہو گیا ہو گا۔ کہ شمال مغربی ہند کا جغرافیہ شمالی یونان کا جغرافیہ ہے۔ اور ان دونوں علاقوں کی ابتدائی تاریخ ایک ہی ہے۔ ہندوستان کے بڑے آدمی اور سردار یونان میں دیوتا بن جاتے ہیں۔ اور اس طرح دیوتا بنانے کا عمل یونان، کریٹ اور روما والوں میں ایک سا پایا جاتا تھا۔ وجہ یہ کہ یہ دونوں ممالک ہندی آبادکاروں کی نسل سے تھے۔ یہ عمل یونانی لوگوں میں تاریخی زمانے تک کے بعد بھی جاری رہا۔"

اور اگر جغرافیہ کے ناموں کے ساتھ وہ نام ایزاد کئے جائیں۔ جو جغرافیہ اور تاریخ دونوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو ان کے باہمی صاف اور عملی تعلقات کی بنا پر ایک نہایت قابل اعتماد ثبوت ہاتھ میں آ جاتا ہے۔ کیونکہ اس قسم کا جغرافیہ جو کبھی بدلا نہیں جا سکتا۔ ایک ایسی تاریخ ہے۔ جس کی ہمیں تلاش ہے۔"

آریہ سوسائٹی کی ایک چھاپ یونان پر جا بجا لگی ہوئی ہے۔ یعنی ان [illegible] کے نام اس کی سطح پر شطرنج کے مہروں [illegible] ہیں۔ وہ بالکل ہندوانہ ہیں۔

مسٹر پوکاک کی رائے کی تائید میں یہ بیان کر دینا غیر موزوں نہ ہو گا۔ کہ [illegible] کی تحقیقات سے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ آرمینیا (روس کا ایک صوبہ) میں آریوں کی کافی آبادی تھی۔ یہ لوگ مسیح سے قریباً دو سو سال پہلے ہندوستان سے چل کر آباد ہوئے تھے۔ جن کا آغاز دو راجکماروں کشینے اور ڈمیٹر کی جلاوطنی سے ہوا۔ جنہوں نے اپنے ایک راجہ دنیا کھشن کے خلاف بغاوت کی تھی۔ جلاوطنی پر وہ آرمینیا پہنچے۔ آرمینیا کے بادشاہ نے ان کو ٹارون کا صوبہ عطا کیا۔ انہوں نے اور ان کی اولاد نے وہاں پر کئی شہر بسائے۔ اور اپنے مندر بنوائے اور مورتیاں ستھاپت کیں۔ ساڑھے چار سو سال تک آریہ لوگ بڑے امن و چین سے رہے۔ چوتھی صدی عیسوی کے عین آغاز میں سینٹ گریگری کے اثر میں آ کر آرمینیا کا راجہ عیسائی ہو گیا۔ اسی سال آرمینیا میں آریوں اور عیسائیوں کے درمیان بڑی بھاری جنگ ہوئی۔ جس میں ہزاروں جانباز آریہ کام آئے۔ اور جو بچے وہ بمعہ عورتوں اور بچوں کے عیسائی بنا لئے گئے۔ جہاں پر یہ جنگ ہوئی تھی۔ ایک مینار کھڑا کر کے اس پر یہ الفاظ کندہ کر دیئے گئے۔

"(۱) پہلی خوفناک جنگ پجاری [illegible] کے ساتھ ہوئی۔ وہ یہاں ہی دفن ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک ہزار اڑتیس آدمی ہلاک ہوئے۔ [illegible] کرشن کی مورتی کے لئے اور عیسائیوں نے [illegible] کی طرف سے کی تھی۔" یونان میں [illegible] صوبوں کی تعداد [illegible] تھی۔ جن کی علیحدہ علیحدہ حکومت تھی۔ یہ حکومتیں آپس میں لڑتی رہتیں۔ یہ لڑائی ہی یونان کی تباہی کا موجب ہوئی۔

چھوٹے چھوٹے صوبوں کی حکومتوں کا طریق ہندوستان سے ہی آیا تھا۔ اس کے متعلق مشہور مورخ کرنل ولکس نے بھی لکھا ہے۔

"یونان کا فلسفہ بھی ہندوستان کے فلسفہ سے بازی لے گیا معلوم ہوتا ہے۔ یونان کے فلاسفر پتھاگورس کی تعلیم ہندوؤں کی تعلیم سے ملتی جلتی ہے۔ یونانی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ پتھاگورس نے مصر، کالڈیا اور ہندوستان میں سفر کیا۔ ہندوستان کے برہمنوں سے دھارمک چرچے کئے۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار پرکاش لاہور

۲۰ جولائی ۱۹۴۱ء سنانوید سباون سمت ۱۹۹۸ بکرمی

جلد ۳۷ | دیانندابد ۱۱۷ | آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۲۷

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام

ہے تو دیکال دیسے ہی وید پرچار کی آوسفا ہیں درتمان اوسفاؤں نے ہمیں پرچین ہی ہٹنے پر مجبور کیا۔ پراچین کال میں ...دیش کا کاریہ سنیاسیوں کے لئے مخصوص ... ان دنوں گرہستھیوں کا یہ کام نہ سمجھا جاتا تھا۔ ادھیاپن کا کاریہ برہمنوں ... کے حوالہ تھا۔ اور پرچار سنیاسیوں کے۔ آریہ سماج کی بنا بھی ایک سنیاسی نے ہی ڈالی۔ ... ہے۔ کہ پراچین کال میں آشرم ویوستھا ایک ... پر تھا تھی۔ اس پر لوگ عمل کرتے تھے۔ اس لئے ایسے سنیاسی پیدا ہوتے رہتے تھے۔ جو سنسار کو اپدیش دینے کے پاتر ہوں۔ درحقیقت ہمارے اتہاس میں جتنے بھی آچاریوں کا نام آتا ہے۔ وہ سب کے سب سنیاسی رہتے ... تھے۔ مہاتما بدھ نے بیٹھ کر گرہستھ میں ... اپدیش کیا۔ لیکن سنسار کی سیوا کے لئے انہوں نے اس کا تیاگ کر دیا۔ اس کے بعد ۱۲ ورش ... انہوں نے تپ کیا۔ جب انہیں یقین ہوگیا۔ کہ انہیں بودھ یا گیان ہوگیا ہے۔ تو وہ سنسار کو اہنسا کا سندیش دینے کو نکلے۔ شنکر آچاریہ کے متعلق ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ بال برہمچاری تھے۔ باقی جتنے بھی آچاریوں کا نام اتہاس میں آتا ہے۔ وہ سب کے سب سنسار کی موہ مایا کا تیاگ کر چکے تھے۔ اور یہی وجہ تھی۔ کہ ان کے اپدیش کا بہت اثر ہوتا تھا۔ شنکر آچاریہ نے کیول اپنے اپدیشوں سے بودھ مت کو بھارت سے نکال دیا۔ رشی دیانند زیادہ سے زیادہ دس ورش کام کر سکے۔ لیکن انہوں نے اس قلیل عرصے میں انقلاب پیدا کر دیا۔ نہ کیول ایک دو پرانتوں کو چھوڑ سارے بھارت کا بھرمن کیا۔ اپدیش دیئے اور شاستر ارتھ کئے۔ بلکہ کئی پستکیں بھی لکھ گئے۔

لیکن رشی کے جیون میں ہی یہ سمسیا ... ہوگئی تھی۔ کہ گرہستھیوں سے اپدیش کا کام لیا جائے یا نہیں۔ ان کے جیتے جی ... گرہستھیوں نے اپدیش کا کاریہ شروع کر دیا تھا۔ لیکن ان کے نروان کے پشچات ... پرچار حاصل کرتے ہی رہی۔ اس وقت جن لوگوں کے ہاتھ میں آریہ سماج کی باگ ڈور تھی۔ انہوں نے رشی کی یادگار کے طور پر لاہور میں ایک کالج کھولنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن کالج سے پرچار کی ضرورت پوری نہ ہوسکتی تھی۔ اور نہ ہوئی۔ مگر آریہ سماج کو ترقی کرنا تھا۔ تو ضروری تھا۔ کہ اس کے سدھانتوں کا پرچار ہو۔ اور وہ پرچار اپدیشکوں دوارا ہی ہوسکتا تھا۔ آریہ سماج میں اتنے سنیاسی نہ تھے ...

کہ وہ ساری ضرورت پوری کرسکتے۔ اس لئے گرہستھیوں کو بھی لگانا پڑا۔ اور جوں جوں پرچار کی ضرورت بڑھتی گئی۔ توں توں گرہستھی اپدیشکوں کی تعداد بڑھتی گئی۔ اور جب اس کے باوجود مانگ پوری نہ ہوئی۔ تو اپدیشک تیار کرنے کے لئے اپدیشک ودیالیہ کھولے گئے۔ مختلف پرانتوں میں آریہ پرتی ندھی سبھائیں قائم کی گئیں۔ ان سبھاؤں کا کام تھا وید کا پرچار کرنا۔ اس کے لئے انہیں اپدیشک رکھنے پڑے۔ ایک تو سنیاسی اپدیشک زیادہ تھے نہیں۔ دوسرے انہیں کسی نیم میں رہنا بھی پسند نہیں۔ اور سبھاؤں کا کام نیم میں رہ کر ہی ہوسکتا ہے۔ اس لئے سبھاؤں کو زیادہ تر گرہستھ اپدیشکوں ہی پر آشرت رہنا پڑا۔ درحقیقت آریہ سماج نے ہی سب سے پہلے ویتنک اپدیشکوں کی پرتھا ڈالی۔ اس سے پہلے جو لوگ سناتن دھرم کا پرچار کرتے تھے۔ وہ زیادہ تر جنتا کے دان پر نرواہ کرتے تھے۔ یہ نہیں کہ وہ کیول نرواہ ماتر ہی لیتے ہیں۔ وہ بڑی بڑی رقمیں بھی وصول کرتے تھے۔ اور بعض کے لئے یہ اچھا پیشہ بن گیا تھا۔ وہ بڑی بڑی جائدادیں اپنے پریوار کے لئے چھوڑ گئے۔ چنانچہ جب آریہ سماج کی دیکھا دیکھی سناتن دھرم سبھا قائم ہوئی۔ اور اس نے آریہ سماج کا وِرودھ شروع کیا۔ تو اس کے پرایہ اپدیشک ایسے تھے۔ جو فیس لیکر جلسوں پر جاتے تھے۔ ان کی فیس مقرر تھی۔ کسی کی پچاس روپیہ روزانہ اور کسی کی سَو۔ کسی کی اس سے بھی زیادہ۔ شاستر ارتھوں کی خاص فیس ہوتی تھی۔ ... مقامی ... کی وجہ سے

کئی لوگ آریہ سماجیوں کے مقابلہ میں سناتن دھرمی بن بیٹھے تھے۔ اور انہیں نیچا دکھانے کے لئے اپنے اپدیشک بلا لیا کرتے تھے۔ جن کی فیس سینکڑوں روپے ہوتی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اپدیشک تو بن گئے۔ لیکن سناتن دھرم سبھائیں اُجڑ گئیں۔ جو کچھ بھی جمع ہوتا۔ سب فیس خور اپدیشکوں کی نذر ہو جاتا۔ چنانچہ وہ جنتا کے ہت کے لئے کوئی سمفائی کاریہ نہ کر سکیں۔ بخلاف اس کے آریہ سماج کے اپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے ماتحت کام کرتے تھے۔ ان کا ویتن نیت ہوتا تھا۔ وہ کوئی فیس چارج نہ کر سکتے تھے بلکہ پرمانیں چاہے شاستر ارتھ پر۔ وہ کسی سماج سے ایک پائی تک کے روادار نہ تھے۔ اور جو کچھ وہ لیتے تھے۔ اس کا حساب انہیں سبھا کو دینا ہوتا تھا۔ اس طرح آریہ سماجیں جو کچھ اپنے اُتسووں پر جمع کرتی تھیں اس کا بڑا حصہ کسی نہ کسی سمفائی کاریہ کے لئے بچ رہتا تھا۔ یہی کارن ہے۔ کہ اس سمہ آریہ سماج کے آدھین جتنی سنستھائیں کام کر رہی ہیں۔ اتنی کسی اور سبھا کے آدھین نہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد سناتن دھرم سبھاؤں نے محسوس کیا۔ کہ ہم تو ان فیس خوار اپدیشکوں کے ہاتھوں لٹ گئے۔ چنانچہ پنجاب میں سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا کی ستھاپنا کی گئی۔ اس کے باوجود سناتن دھرم سبھاؤں میں فیس خور اپدیشکوں کی پرتھا جاری ہے۔ لیکن پھر بھی اس سبھا دوارا بہت سُدھار ہوا ہے۔ اور سناتن دھرم سبھا کے ماتحت کالج سکول اور گرل سکول اور دیگر کئی انسٹی ٹیوشن کھل گئے ہیں۔ اسی طرح آریہ سماج دوارا ہمارے

دیش میں ایک نئی پرتھا پرچلت ہوئی۔ اور وہ تھی ویتنک اپدیشکوں کی۔ ورتمان اوسفاؤں میں ان اپدیشکوں نے جتنا کام کیا ہے۔ اس کی جتنی بھی سراہنا کی جائے کم ہے۔ مختلف صوبوں میں کم و بیش جو آریہ سماجوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ اس کا شریہ انہی اپدیشکوں کو پراپت ہے۔ اگرچہ انہوں نے ویتن لیا۔ لیکن کئی ایسے تھے۔ جنہوں نے وید کے پرچار میں اپنا تن اور من لگا دیا۔ پہلے پہل تو بہت سے اویتنک اپدیشک بھی کام کرتے تھے۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا۔ اور آریہ سماج پاؤں پھیلاتا گیا اویتنک اپدیشکوں کی سنکھیا کم ہوتی گئی۔ اور ویتنک اپدیشکوں کی بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ اب اویتنک اپدیشک انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ اور سماج کا سارا کام عملی طور پر ویتنک کرمچاریوں کے ہاتھ میں آگیا ہے۔ آریہ سماج کے ابتدائی دور میں اویتنک اپدیشک زیادہ تر وکیل ہوا کرتے تھے۔ ان کی سوسائٹی میں عزت بھی تھی۔ اور لوگ ان کے ویاکھیانوں کو شردھا سے سنتے بھی تھے۔ لیکن جس طرح دوسرے کام وششٹگیوں (ماہرین) کے سپرد ہوتے گئے۔ اسی طرح اپدیش کا کام بھی ان لوگوں کے لئے سمجھا جانے لگا۔ جو اپنے آپ کو خاص طور پر اس کام میں لگا دیں۔ وہ فرصت کا مشغلہ نہ رہا۔ اور نہ لوگوں کی ترقی کا زینہ۔ اب آریہ سماج میں اویتنک اپدیشک اوّل تو ہیں ہی کم۔ اور جو ہیں بھی وہ ایسے ہیں۔ جن کے متعلق جنتا کا یہ خیال ہے۔ کہ انہوں نے آریہ سماج کی سیوا اپنے جیون کا لکش بنا رکھا ہے۔ جن کے متعلق یہ خیال نہیں۔ ان کے اپدیشوں کی مانگ نہیں۔ غرض یہ کہ اگرچہ اپدیشکوں کی رتھان پرتھا ہماری پراچین مریادا کے وِرودھ ہے اور وششٹ اوسفا میں چلائی گئی۔ اس نے اپنے وقت پر اچھا کام کیا۔ اگر آپ آریہ سماج کے ابتدائی دور پر نظر دوڑائیں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ اچھے اچھے اپدیشک ہو گزرے ہیں۔ اور آریہ سماج میں ان کی بڑی مان پرتشٹھا تھی۔ دھرم ویر پنڈت لیکھرام اپنا نرواہ تو آریہ سماج سے ہی لیتے تھے۔ لیکن آریہ سماج میں ان کی جو عزت تھی۔ وہ کسی کی کیا ہوگی۔ مہاتما منشی رام ان دنوں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان تھے۔ لیکن وہ بھی پنڈت جی کے سامنے جھکتے تھے۔ اس کی وجہ یہ کہ پنڈت جی نے اپدیش کا کام دیو سائے کے طور پر

(باقی صفحہ ۷ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ستھانیہ آریہ سماجوں کا سنگٹھن

ہرش کی بات ہے۔ کہ جولائی کو لاہور کی سب آریہ سماجوں نے اکتر ہو کر ایک ستھانیہ سنگٹھن بنانے کا نشچے کیا ہے۔ پرتیک ماس اتم اتوار کو پراتہ ۷ سے ۱۰ بجے تک گورودت بھون میں سب آریہ سماجوں کا اکٹھا ست سنگ ہُوا کرے گا۔ چنانچہ پہلا سمت سنگ ۲۷ جولائی کو ہوگا۔ جس میں کاریہ کرم کا نشچے کیا جائے گا۔ آشا کرنی چاہیئے۔ کہ سمست ستھانیہ سماجیں سہیوگ دینگی۔

سارودیشک سبھا کا ایک مہتوپورن نشچے

سارودیشک سبھا نے نشچے کیا ہے۔ کہ رشی دیانند نے جن سماجوں کو سویم ستھاپت کیا یا جہاں جہاں وہ پدھارے تھے۔ ان سماجوں میں ان کے پدھارنے کی تتھی اور پرچار آدی کا ورن پتھروں پر کھدوا کر ان سماجوں میں ستھائی روپ سے لگوا دیئے جائیں۔ ایسی سماجوں کو جہاں سوامی جی پدھارے تھے یا جنہیں خود سوامی جی نے ستھاپت کیا تھا۔ سب آدشیک باتیں سارودیشک سبھا کو لکھ بھیجنی چاہئیں۔

دھارمک پریکشائیں

آریہ یوک پریشد دہلی کی اور سے ہرتی ورش دھارمک پریکشائیں ہوتی ہیں۔ ان پریکشاؤں کے کورس آریہ سماج کے دھارمک گرنتھ ستیارتھ پرکاش سنسکار ودھی، رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا، اُپنشد۔ درشن اور وید آدی ہیں۔ پریکشا اتیرن ودیارتھیوں اور ودیارتھنیوں کو پریشد کی اور سے ڈگریاں دی جاتی ہیں۔ پہلے ان پریکشاؤں کے ۲۷ کیندر تھے۔ جو بڑھ کر اس ورش ۱۲۵ ہو گئے ہیں۔ ودیارتھنیوں کی سنکھیا بھی ۱۵ سو سے تین ہزار تک جا پہنچی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ پریکشائیں دنوں دن لوک پریہ ہو رہی ہیں۔ ان پریکشاؤں کا ادیش آریہ یووکوں اور یوتیوں میں سوادھیائے کی لہر چلانا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر پنجاب میں بھی ان پریکشاؤں کے کیندر ستھاپت ہو جائیں۔

مضمونوں کا ایک نیا سلسلہ

کچھ ورش ہوئے "پرکاش" نے یادرفتگاں کے عنوان سے ایک سلسلہ مضامین شروع کیا تھا۔ جو بہت مقبول ہُوا تھا۔ اور کئی ورش تک چلتا رہا تھا۔ اب ہم ایک نیا سلسلہ شروع کرتے ہیں۔ اس کا عنوان ہوگا "میں پرکاش کے سوادھیائے سے کیسے آریہ سماجی بنا؟" یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ پرکاش نے اپنی ۴۷ سالہ زندگی میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں کو آریہ سماجی ضرور بنایا ہے۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ایسے سب بھائی جو پرکاش کے سوادھیائے سے آریہ سماجی بنے ہیں۔ اپنے آریہ سماجی بننے کی کہانی لکھکر ہمیں بھیجیں۔ وہ اپنے لیکھ میں بتائیں۔ کہ انہوں نے پہلے پہل پرکاش کا مطالعہ کب کیسے اور کہاں شروع کیا۔ اور کس طرح ان پر آریہ سماج کا رنگ چڑھتا گیا۔ اگر کسی بھائی کو ایسے سجنوں کا گیان ہو۔ جو پرکاش دوارا آریہ سماجی بنے ہوں۔ تو ہمیں لکھنے کی کرپا کریں یا ان سجنوں سے لیکھ لکھنے کی پریرنا کریں۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ پرکاش کے پریمی اس نئے سلسلۂ مضامین کو پسند کریں گے۔ اور اسے سپھل بنانے میں ہمیں سہیوگ دیں گے۔

اچھوت اُدّھار پرچارک کلاس

ہرش کا وشے ہے۔ کہ گورُوکل برندابن نے یو۔ پی کے ہریجنوں میں پرچار کرنے کے ادیش سے ہریجن پرچارک تیار کرنے کے لئے گورُوکل میں ایک کلاس کھولی ہے۔ کورس ایک سال کا ہوگا۔ یکم اگست سے پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ فی الحال ۳۰ ہریجن یووک داخل کئے جائینگے۔ کتابیں، بھوجن اور رہائش آدی کا سب پربندھ گورُوکل کی اور سے ہوگا۔ یہ شُبھ ہے ہریجنوں میں ہریجن پرچارک ہی سپھلتا پوروک پرچار کر سکتے ہیں۔

یو۔پی میں ہندوؤں کی تعداد میں کمی

ہندو کم ہو رہے ہیں۔ اور دُوسری قومیں سکھ۔ عیسائی اور مسلمان وغیرہ بڑھ رہی ہیں۔ یو۔ پی میں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ لیکن کیا عجب جو پچاس سال بعد وہ اقلیت میں بدل جائیں۔ جبکہ پچھلے دس سالوں میں بجائے بڑھنے کے وہ کم ہوئے ہیں۔ نئی مردم شماری کے اعداد و شمار بتاتے ہیں۔ کہ جہاں ۱۹۳۱ء میں ہندو ۸۴.۴۹ فیصدی تھے۔ اور مسلمان ۱۴.۸۴۔ وہاں ۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہندو ۸۳.۰۲ فی صدی رہ گئے ہیں۔ اور مسلمان بڑھ کر ۱۵.۴۸ فیصدی ہو گئے ہیں۔ یہی حال دوسرے صوبوں کا بھی ہوگا۔ نہ جانے ہندوؤں کو کب ہوش آئے گی؟

رُوس کو بھی خدا یاد آیا!

گورودت جیسے زبردست ناستک نے جب رشی دیانند کو مرتیو پر وجے پاتے دیکھا۔ تو وہ آستک بن گئے۔ لیکن شاید ناستک اس مثال سے متاثر نہ ہوں۔ لیکن ایک اہم تازہ مثال ہمارے سامنے ہے۔ ۱۴ جولائی کو ماسکو ریڈیو نے ہٹلر کی تباہ کاریوں کا ذکر کرتے ہُوئے کہا۔ کہ "پرماتما جس کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ پہلے اس کا دماغ خراب کر دیتا ہے۔" آخر مصیبت کے وقت رُوس نے بھی خدا کو یاد کیا۔ رُوس ناستکتا کا گڑھ ہے۔ وہاں ناستکتا کا پرچار کرنے کے لئے باقاعدہ ایک سوسائیٹی congress of the Militant Godless بنی ہُوئی ہے۔ جس کی شاخیں ہر شہر و قصبہ میں پھیلی ہُوئی ہیں۔ ناستک رُوس کا خدا کو پکارنا ناستکتا کے جنازہ میں آخری میخ ٹھونکنے کے مترادف ہے۔

مہاراجہ کوچین کا فتوے

ایک شودر نے براہمن کنیا سے سول میرج کرلی۔ تو اس پر مندروں کا داخلہ بند ہو گیا۔ حکام ریاست کے اس فیصلہ کے خلاف اس دمپتی نے مہاراجہ صاحب سے اپیل کی۔ جس پر مہاراجہ صاحب نے فتوے دیا۔ کہ "ایک براہمن عورت اور شودر نوجوان میں سول میرج کی نوعیت کچھ ہی ہو۔ اور مُلک کے سول قانون کے ذریعہ اس قسم کی شادی کے کچھ بھی حقوق ہوں۔ لیکن شاستروں اور ویدوں نے اس قسم کی شادی کی ممانعت کی ہے۔ اور اسے پاپ قرار دیا ہے۔" اور اپیل نامنظور کر دی۔ کاش کہ مہاراجہ صاحب نے گن کرم، سوبھاؤ کی ورن ویوستھا کو سمجھا ہوتا۔

رُوس اور برطانیہ میں معاہدہ

رُوس اور برطانیہ میں فوجی معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس کے مطابق وہ ایک دُوسرے کی امداد کریں گے۔ اور ان میں سے کوئی دُوسرے کے منشوں کے بنا دُشمن سے صلح نہ کر سکے گا۔ یہ معاہدہ جرمنی کی سرگرمیوں پر ضرور اثر انداز ہوگا۔ رُوسی فوجیں بطور خود زبردست مزاحمت کر رہی ہیں۔ اور کئی شہر واپس بھی لے لئے ہیں۔ لیکن جو ٹھوس امداد اسے پہنچنی شروع ہو گئی ۔۔۔ فوجوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور ہونا پڑے گا۔

مسٹر چوہدری کا سفاکانہ قتل

رائے بہادر ڈاکٹر گنیش داس لاہور کے داماد کھیم چند چودھری ایس۔ ڈی۔ او چکوال کو کسی سفاک نے ۱۶، ۱۷ جولائی کی درمیانی رات کو ۱۲½ بجے کے قریب ڈمن کے ڈاک بنگلہ میں قتل کر دیا۔ ان کی دھرم پتنی پاس ہی سو رہی تھیں۔ قتل پستول کے ذریعہ ہُوا۔ تعجب ہے۔ کہ فائر کی آواز نے مسٹر چوہدری نے سنی۔ نہ بنگلہ کے پندرہ بیس ملازموں میں سے کسی نے۔ قاتل نے پستول کے فایر کرنے کے بعد کسی تیز ہتھیار سے کئی وار کئے اور بھاگ گیا۔ یہ قتل کسی منظم سازش کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ پولیس سرگرم تفتیش ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ جلد ملزم گرفتار ہو جائے گا۔ ہم اس سفاکانہ قتل کی پُرزور مذمت کرتے ہُوئے مسز چودھری اور مرحوم کے دیگر متعلقین سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

"اسلامی شرع پُرانی ہو چکی"

علامہ اقبال نے اپنی نظموں مخصوصاً اپنے غیر فانی مدراس لیکچرز میں اس غلط خیال کی تردید فرمائی۔ اور مسلمانوں کو آگاہ کیا کہ اسلام چُونکہ خاتم الادیان ہے۔ اس لئے منطقی طور پر ضروری ہے۔ کہ اجتہاد کا دروازہ ابد تک کھُلا ہے۔ اور اسلامی نظام کو صداقت اسی صُورت میں حاصل ہو سکتی ہے جبکہ اس کے قوانین کی توجیہہ ہر زمانہ میں حالات کے مطابق کی جائے۔ اور بلاشبہ اگر یہ بات نہ ہو۔ یعنی اگر ہر زمانہ کے مفکرین کو نئے مسائل کا نیا حل دریافت کرنیکی اجازت نہ ہو تو ختم نبوت کا حصول برقرار نہیں رہ سکتا۔ بالفاظ رسالہ "البیان" امرتسر ۔۔۔ جس کے خیال میں اسلامی شرع پُرانی ہو چکی اور زمانہ کے ساتھ اسے بھی بدل جانا چاہیئے۔ چہ خوب! یہ رہا اسلام کے ۔۔۔ ہونے کا ثبوت!

ضروری سوچنا

"۔۔۔ وید کیا ہیں" کے عنوان سے جو لیکھ چھپے ہیں۔ وہ پنڈت ۔۔۔ سانو لیکر کی قلم سے تھے۔ ان کا نام غلطی سے چھپنے سے رہ گیا۔ (۲) پرکاش میں چھپنے والے ۔۔۔

۲ آنے میں
ستیارتھ پرکاش کیسے پرچار ہو؟
ستیارتھ پرکاش دو آنہ میں اور مہرشی دیانند کرت دوسرے گرنتھ کاغذ کے داموں میں کیسے پرچارت کئے جاویں
یہ نکلت پتہ پر خط لکھکر دریافت کریں:۔
مینیجنگ ڈائیرکٹر
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ
اجمیر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لوہارو دربار سمجھوتہ سے پھر گیا

شکایات کو دور کرانے کیلئے تمام جائز طریقے اختیار کئے جائینگے

رائے بہادر بدری داس پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے لوہارو کے متعلق آج ایک طویل بیان جاری کیا ہے۔ جس میں آریہ سماج کے جلوس پر حملہ کی تفاصیل اور سبھا کی طرف سے کی گئی تحقیقات کا ذکر کرنے کے بعد بتایا ہے۔ کہ دربار مندرجہ ذیل شرائط منظور کرنے پر تیار ہو گیا تھا۔

(۱) آریہ سماجیوں کے خلاف جو مقدمات زیر سماعت ہیں۔ وہ واپس لے لئے جائیں گے۔ (۲) لالہ سکھو رام اور ٹھاکر رتن سنگھ کو فوراً ضمانت پر رہا کر دیا جائے گا۔ (۳) آریہ سماج کو ریاست لوہارو میں دھرم پرچار کی پوری آزادی ہوگی۔ سماج مندر بنانے۔ جلوس نکالنے اور جلسہ منانے پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ اس کے متعلق جلد اعلان کر دیا جائے گا۔ (۴) ریاست کے ملازم آریہ سماج کے کام میں بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی رکاوٹ نہیں ڈالیں گے۔ (۵) ۲۹ر مارچ کے واقعہ کے متعلق آریہ سماجی اخباروں میں ایجی ٹیشن بند کر دی جائے گی۔ زبانی طور پر یہ بھی طے ہو گیا تھا۔ کہ حملہ کے وقت اپنے فرائض سے کوتاہی کرنے والے سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ دربار کے پوچھنے پر جنتی رام کرسش کی معرفت سبھا نے ان شرائط کی منظوری کی اطلاع دے دی۔ کچھ ملزم جو حوالات میں بند تھے۔ رہا کر دیئے گئے۔ چند ملزم جو مقدمات کے خوف سے ریاست چھوڑ گئے تھے۔ واپس آ گئے۔ اس اُمید پر۔ کہ انہیں ضمانت پر رہا کر دیا جائے گا۔ دربار نے سمجھوتہ سے پیچھے ہٹنے کا فیصلہ کر لیا اور ریاست میں واپس آئے ملزمان کو حوالات میں بند کر دیا۔ اور اُن سے سخت مشقت لی جانے لگی۔ معلوم ہونے پر سبھا نے دیوان کو چٹھی لکھی۔ کہ وہ سمجھوتہ پر عمل کرنا چاہتا ہے یا نہیں؟۔ جواب ملا۔ کہ دربار سمجھوتہ پر عمل کرنے کو تیار ہے۔ مگر شرائط میں ترامیم کر دی گئیں۔ سبھا نے اس شرط پر کہ اصل شرائط صلح میں بنیادی تبدیلیاں نہ ہونگی۔ اُن ترامیم کو منظور کر لیا۔ لیکن دربار کے دیوان اپنی پہلی چٹھی سے انحراف کر گئے۔ سخت مشکل کے بعد ملزمان کو ضمانت پر رہا کیا گیا۔ مگر اُن کے مقدمات کی پیروی کی اجازت نہیں دی گئی۔ اب سبھا محسوس کرتی ہے۔ کہ لوہارو دربار سے سمجھوتہ کی شرائط پوری کرنیکی اُمید نہیں۔ اس لئے پولیٹیکل ایجنٹ سے معاملہ پر نظرثانی کرنے اور گورنمنٹ ہند سے مداخلت کی درخواست کی گئی ہے۔ سبھا اپنے مطالبات منوانے کے لئے ہر جائز طریقہ اختیار کرے گی۔ سبھا ریاست کے مصیبت زدہ آریہ سماجیوں کی مالی و قانونی امداد ہر ممکن ذریعہ سے کر رہی ہے۔ آریہ جنتا کو چاہیئے۔ کہ سبھا کی دھن دوارا پوری پوری سہائتا کرے۔ آشا ہے۔ کہ آریہ سماج کو اپنے مشن میں ضرور کامیابی ہوگی۔

٭ ذریعہ ایک نئی قسم کی نسل تیار ہو سکے گی۔ گرو دیال باغ والو! یہ اہم کام ضرور کرو!!

آپکا چندہ ختم ہو گیا ہے!

۱۔ آریہ سماج منٹھ ٹوانہ۔
۲۔ آریہ سماج جیند شہر۔
۳۔ آریہ سماج سہائے والا
۴۔ مہاشہ کرشن کمار پٹواری خو برو
۵۔ آریہ سماج کوٹ چھٹہ۔
۶۔ آریہ سماج سیالکوٹ شہر
۷۔ آریہ سماج کھڈیاں۔
۸۔ آریہ سماج ڈبھوزی
۹۔ بابو ہیرا لال جی پنشنر سبزی منڈی۔ دہلی۔
۱۰۔ بابو بوٹا مل سودن۔ قلعہ سوبھا سنگھ۔

آپ سے پرارتھنا ہے۔ کہ ۲۸ر تاریخ تک چندہ بھیجدیں۔ ورنہ وی۔ پی ارسال ہونگے۔ (مینیجر)

موسم گرما اور برسات میں

اصلی

جہاز مارکہ کپڑے

استعمال کریں

مُفید اور فائدہ مند ثابت ہونگے

باوا پُردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچیں:۔ بمبئی ـــ کلکتہ ـــ دہلی ـــ لاہور ـــ کوئٹہ

سے ۷۵ روپیہ ماہوار وظیفہ ملے گا۔

رادھاسوامیوں کیلئے گرو کی انوکھی وبنت رُحا

دیالباغ آگرہ کے باقی رادھاسوامی ٹولہ کے گورو "راج جی مہاراج" کی رُوحانیت ملاحظہ ہو۔ ۱۹ر مئی کے "پیارا دیالباغ" کے سرورق پر شبد ۲ میں فرماتے ہیں:۔

اُن کی باتوں اُن کے ناز وں نے ہے برباد کر دیا۔
ان کی آنکھوں ان کی زلفوں نے ہے برباد کر دیا
ہموں گلی سے یار کی مُجھکو جُدا کرتی صبا
اِک نگاہِ یار نے مشتِ غبار ہے کر دیا۔
ہے جلایا عشق نے اور مارا مجھکو عشق نے
ہجر کی آتش نے مُجھکو خاک ہی بس کر دیا
ہوں وجود خاک یار دل افسوس میں کیا ہی شک ہے۔
ان کے ارمانوں کو پیارے پر ہے پُورا کر دیا۔
حشر وا لو کیوں مچاتے شور و شربت پہ میری
کون دُشمن جس نے تمکو مجھ سے آگاہ کر دیا۔
مُدتوں ہجر میں جاگا ہُوا ہُوں سونے دو۔
ماتمِ دل اشکوں میں پہلے میں نے اشنان کر دیا۔

یہ معرفت و تصوف کا نغمہ ہے یا فحش بازاری گانا؟ کوئی رادھاسوامی پریمی بھائی اپا پریمی بہن ہمیں سمجھائے تو ذرا؟

دیالباغ میں پرورش و تربیت کا نیا انتظام

بقول "پریم پرچارک" (۲۳ر جون ۱۹۴۱ء) اگر ست سنگ کے اندر اس طرح سے پیدائش کے فوراً بعد بچوں کی پرورش و تربیت کا انتظام جاری کیا جائے تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ بچوں کو ماؤں کی اور ماؤں کو بچوں کی پہچان نہیں ہوگی۔" یہ الفاظ دیالباغ کی گدی کے گورو مہتہ صاحب کے ہیں۔ کیا خوب پرورش و تربیت کا انتظام ہوگا۔ اس کے ٭

لیڈنگ آرٹیکل صفحہ ۵ سے آگے

شروع کیا تھا۔ وہ نروواہ کے لئے لیتے تھے تو ۔۔۔ہے کہ وہ آریہ سماج کی نشچنت ہو کر سیوا کر ۔۔۔ سکیں۔ اسی طرح اس قسم کے اور بھی کئی اُپدیشک ۔۔۔ در حقیقت اُپدیشک کس عزت کا مستحق ۔۔۔ اسکا فیصلہ اس بات پر ہے۔ کہ وہ رسکن کے

Fee First

۔۔۔ الفاظ میں Work First دوسرے ۔۔۔ یا ۔۔۔ جنہوں میں اس نے یہ کام آریہ سماج کے سیوا ۔۔۔ کے بجائے پر پریرت ہو کر شروع کیا ہے۔ یا کہ ۔۔۔ پیشہ کے طور پر۔ پہلی صورت میں وہ نروواہ کے ۔۔۔ لیتا ہے تو بھی اس کی عزت میں فرق نہیں ۔۔۔ دوسری صورت میں نہ صرف اس کی عزت کم ہوتی ہے۔ بلکہ اسے ادھیکاریوں کے اشارہ پر ناچنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح وہ اُپدیشک اُونچ پدوی سے گر جاتا ہے۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا ہے۔ جن بھی اُپدیشکوں نے دکشنا لینا سویکار کیا۔ ان سب نے اپنے لئے نروواہ کی صورت نکالی۔ نہ یہ کہ سب نے آریہ سماج کی سیوا کے بھاؤ سے کام کیا۔ دونوں قسم کے اُپدیشک تھے۔ اتنا کہا جا سکتا ہے۔ کہ جیسا کہ ہر ایک سماج کی حالت میں ہوتا ہے۔ ویسا ہی آریہ سماج کی اوستھا ہیں۔ دونوں پرکار کے اُپدیشک تھے۔ لیکن جن اُپدیشکوں نے دھرم کے ہت سے پریرت ہو کر اس کی سیوا گرہن کی۔ انہوں نے دل لگن سے اسے سرانجام دیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ ان کے ذریعے آریہ سماج نے وہ ترقی کی۔ کہ لوگ اسے دیکھکر دنگ رہ گئے۔

"کرشن"

دیانند برہم مہا ودیالیہ میں پوروتن

ہم نے دیانند برہم مہا ودیالیہ ہٹو کے آچاریہ کا وہ بیان پڑھا ہے۔ جو انہوں نے ودیالیہ میں ہوئے پریورتنوں کے سمبندھ میں پرکاشت کرایا ہے۔ تعجب یہ ہے۔ کہ اس کے سمبندھ میں سبھا کے آرگن "آریہ گزٹ" میں کچھ نہیں چھپا۔ شاید اس لئے۔ کہ آریہ جگت سبھا سے یہ نہ پوچھنے لگے۔ کہ ودیالیہ کو عملی طور پر کیوں توڑ دیا گیا ہے؟ پہلے وہاں اُپدیشک تیار ہوتے تھے۔ اب وہاں ادھیاپک اور پروفیسر تیار ہونگے۔ جن سے آشا کی جائے گی۔ کہ وہ نوکری کرتے ہوئے اُپدیشک کا بھی کاریہ کریں۔ اب صرف دو کلاسیں ہونگی۔ ایک میں شاستری کے لئے جاویں گے جن کو ماہوار ۲۵ روپیہ وظیفہ ملے گا۔ اور دوسری میں ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی کے لئے جائیں گے۔ جنہیں ۵۔

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کے نکالنے کی ڈھن میں۔ یہ ۔۔۔
کیے ۔ اور اُپ سرگ کو برہم ۔۔۔
کر کے اس سے نہ او پہ کو ۔۔۔
پر برہم شرم " گنگا کہ ناؤ ڈوبنے کے ۔۔۔
رہے ہیں ۔ ان سے یہ بھی دھیان نہیں ۔۔۔
کہ سب جگہ تو ناؤ بنانے کی بات ہے
ناؤ کے ٹوٹنے سے کیسے کام چلیگا ۔۔۔
ہے ۔ کہ منتر سے جل پرلے کا کوئی ۔۔۔
نہیں ہے ۔
(٩) کئی ودوانوں کا وچار ہے ۔۔۔
سے "م" دوسرے کے تشیش ۔۔۔
بنالیا گیا ہے

آپکی سیوا میں وی۔ پی ارسال ہے

جن گراہکوں کی سیوا میں ١٣ جولائی کے پرکاش میں نام چھاپ کر ختم چندہ کی اطلاع دی گئی تھی ۔ ان میں سے جن کا چندہ ١٦ جولائی تک پراپت نہیں ہوا ۔ انہیں وی۔ پی بھیج گئے ہیں ۔ ان سے پرارتھنا ہے ۔ کہ وی۔ پی ملتے ہی وصول کرلیں ۔ اگر اس وقت وصول نہ کرسکیں ۔ تو انٹیمیشن لے لیں اور دوسرے دن ڈاکخانہ سے جاکر چھڑالائیں ۔ ایسا نہ ہو ۔ کہ آپ کو یاد نہ رہے ۔ اور وی۔ پی دن کی معیاد امانت ختم کر ہمارے پاس واپس آجائے ۔ اس بات کا خیال رکھتے ہوئے فوراً وی۔ پی وصول کرنیکی کرپا کریں اور کسی طرح واپس نہ کریں ۔ وی۔ پی واپس آنے کی صورت میں پرکاش کو تین آنہ کا نقصان خواہ مخواہ اٹھانا پڑتا ہے ۔ اس لئے وی۔ پی کسی صورت میں بھی واپس آنا چاہئیے۔

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال (علیگڑھ)

اصلی میٹھی

بال جیون گھٹی

رجسٹرڈ

— بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹادینے سے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے ۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں ۔ بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے تندرست و توانا ہو جاتے ہیں۔ سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں۔ قیمت فی شیشی ۵ر چار شیشی ۱ر درجن ۱۲ر علاوہ محصول سوداگروں سے سودا گر منگوا کر ۔۔۔ قواعد ایجنسی مفت منگائیں۔

مفت لو ۔ دس معزز نام و پتے بھیجنے پر ۔۔۔ کی ایک شیشی مفت بھیجی جائیگی۔

المشتہر ۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

جب ساری سرشٹی ڈوب رہی تھی

منو اور مچھلی کی کہانی ۔ مہاتما نارائن سوامی کی زبانی

یہ کتھا شت پتھ براہمن ١-٨-١٠ میں تھا مہابھارت بن پرب ادھیائے ۱۸۷ میں آئی ہے ۔ مہابھارت میں کتھا کا روپ اس پرکار ہے ۔ کہ ایک سمے بڑی وسوت منو دور کا آشرم میں تپسیا کررہے تھے ۔ اس سمے چیرنی ندی کی ایک مچھلی نے ان کے پاس آکر ان سے آشریہ مانگا ۔ آشریہ ملنے پر مچھلی کا آکار بہت بڑھ گیا ۔ تب منو نے اس مچھلی کو سمندر میں چھوڑ دیا ۔ اس پر رنگیہ مچھلی نے منو سے کہا کہ تھوڑے ہی دنوں میں یہ سارا سنسار پانی میں ڈوب جائے گا ۔ اس سمے مچھلی نے کہا کہ آپ ایک ناؤ پر سوار ہو کر میری پرتیکشا کرنا ۔ تدانتر سمے پر ہمالیہ کے آس پاس کی سمست بھومی جل میں ڈوب گئی ۔ مچھلی کے کتھن انوسار منو نے سپت رشی منڈل کو اپنے ساتھ لیکر سرشٹی کی رکشا کے لئے سب پرکار کے بیج اکٹھے کرلئے ۔ اور ایک ناؤ میں سوار ہو گئے ۔ اس مچھلی کی سینگ سے ناؤ باندھ دی ۔ وہ ناؤ ہمالیہ کی سب سے اونچی چوٹی پر پہنچ گئی ۔

(٢) مصر میں اس کتھا کا روپ

جب ۔۔۔ دیوتا (Ra) بوڑھا ہو گیا تو لوگ اس کے ورودھ کا پڑوسی کرنے لگے ۔ ۔۔۔ سے اپرسن ہو کر را نے انہیں مار ڈالنا چاہا ۔ اس کے پتا نو (Nu) نے جو جل کا راجہ تھا ۔ جل کے طوفان سے منشیہ جاتی کے نشٹ کرنیکی صلاح دی ۔

(٣) دیلونیاں

ایا نے ۔۔۔ کہا کہ ۔۔۔ کی جھونپڑی میں رہنے والو! اور سب ترو کے پتر! اپنے گھر کو نشٹ کر ڈالو ۔ اور ایک جہاز بنا کر اپنی جان بچانے کے لئے اس پر سوار ہو جاؤ ۔ اور ہر ایک پرکار کے بیج اپنے ساتھ رکھ لو ۔

(٤) یونان

جیس دیوتا نے بوڑھے دیو کیپین اور اس کی استری پائیرا کو کہا ۔ کہ تم سب چیز ۔۔۔ لیکر ایک ناؤ میں سوار ہو جاؤ ۔ سوار ہونے پر جیس نے سروت کھول دیئے ۔ اور سب جگہ پانی ہی پانی ہو گیا ۔ وہ ناؤ ۔۔۔ پربت پر جاکر ٹھہری ۔

(٥) ایران

چند کے انوسار اہورمزدا نے دیوتاؤں سے کہا کہ برف گرنے سے ایک بھاری جل پرلے ہو گی جس کے بعد بھینکر شیت ہو گا ۔ اس لئے تم ایک بڑا چوکنٹا درگ بناؤ ۔ اور اس درگ میں منشیہ اور پرتی ایک پرکار کے پشو اور بیج رکھو ۔

(٦) بائبل کی توریت پستک پیدائش میں آئی نوح کے طوفان کی کتھا پرسدھ ہی ہے ۔

(٧) پران اور جل پرلے

جاہیں بال کے کتھن انوسار پرانوں کا انہاس جل پرلے بلکہ اس کے بعد تک جاتا ہے ۔ ڈاکٹر ولی (Woolley) کی کھدائی سے جل پرلے کی گھٹنا سدھ ہو چکی ہے ۔ ہر پرلے جاہیں بال کے انوسار میسوپوٹیمیا سے راجپوتانے تک آیا تھا ۔ اور اس سمے کے دونوں پرانتوں میں طوفان کے چنہ ملتے ہیں ۔ پرانوں کے راج بنش پرلے جل پرلے سے شروع ہوتے ہیں ۔ اور نوح زادہ کی سنتان ان پرلے کے پیچھے کی ہے ۔

(٨) اتھرو وید اور جل پرلے

اتھرو وید کے ١٩ ویں کانڈ میں ایک منتر اس پرکار ہے ۔

यत्र नावप्रभ्रंशनं यत्र हिमवतः
शिरः। तत्रामृतस्य चक्षणं
ततः कुष्ठो अजायत॥

١٩-٣٩-٨

سیرا اور پرپاٹھ کی رو سے منتر کے ارتھ ہیں ۔

جہاں ناش نہیں ۔ جہاں ہم دان کا شر ہے ۔ وہاں امرت کا درشن ہے ۔ اور وہیں کشٹ وشدھی اتپن ہوتی ہے ۔ پرنتو کیا ولی نے نوح کے طوفان

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی وید

قائم شدہ ١٩٢٥ء

لاکھوں مریضوں پر تجربہ شدہ ادویات

فون نمبر دفتر ٢٧٧٢ کارخانہ ٥١٧٧

گو۔ کا رجسٹرڈ

گلوں کا بغیر اپریشن علاج

گو۔ کا نے ڈرانے گلوں کو بغیر اپریشن ٹھیک کرتا ہے ۔ گلے کا بیٹھنا ۔ خناق ۔ گلپیڑے غرضیکہ گلے کی منجملہ امراض کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے ۔ اس کی پہلی خوراک ہی اپنا اثر دکھاتی ہے ۔

قیمت فی پیکٹ ١ر علاوہ محصول ڈاک

امرت جل رجسٹرڈ

بچوں کے لئے آب حیات

امرت جل بچوں کی جملہ امراض مثلاً قے ۔ دست پیٹ درد ہچکی ۔ اپھارہ ۔ بدہضمی وغیرہ کیماری کو دور کرکے بچہ کو موٹا تازہ اور تندرست بناتا ہے ۔ دانت نکلنے کی تمام تکالیف کو دور کرتا ہے قیمت قلیل اور فوائد کثیر ہیں ۔

قیمت فی شیشی ١٢ر علاوہ محصولڈاک

وڈل رجسٹرڈ

دیوینہ بد ہضمی ۔ بھوک نہ لگنا ۔ اپھارہ ۔ پیشاب کے تھا چھا یا چونے کے پانی کی مانند سفید مادہ کا اخراج ہونا ۔ مقوی غذا کے کھانے پر بھی جسم کا نہ بڑھنا ۔ ان تمام شکایات کو دور کرنے میں لاثانی ہے ۔

قیمت فی شیشی عمر علاوہ محصولڈاک

پرامیوشی رجسٹرڈ

پرامیوشی ہائی بلڈ پریشر (خون کے دباؤ کی زیادتی) کا مجرب علاج ہے ۔ نیز اس سے ہونیوالے عوارضات مثلاً بے چینی ۔ سردرد ۔ سر چکرانا ۔ بے خوابی ۔ وہم اور پاگل پن کو فی الفور فائدہ بخشتا ہے ۔

قیمت چیدہ دونوں کا مکمل کورس (۱۰ ر) روپیہ علاوہ محصولڈاک

ادویات اپنے شہر کے دوائی فروشوں سے طلب کریں ۔ ایجنسی کے خواہشمند قواعد ایجنسی فوراً طلب کریں ۔

منیجر ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ گمٹی بازار ۔ لاہور

ایجنٹ : ۔ جوہر ۔۔۔ نال بازار ۔۔۔ ڈاکٹر ۔۔۔ رام کیمسٹ کپ بازار ملتان

جگت سنگھ ہیڈ ۔۔۔ کیمسٹ پٹ ۔۔۔ دنیہ راج ۔۔۔ گوجرہ منڈی

ورکی ضرورت

ایک ۵ ورشیہ سندر ۔ سوشیل ۔ گاندھی کستری کل آنکھیں کنیا کیلئے جو کل ۔۔۔ نوین کلاس میں پڑھ رہی کنیا کے لئے ایک سندر ۔ سوشیل ۔۔۔ ور کی آوشکتا ہے ۔ پتر و یوہار ۔۔۔ "گاندھی" معرفت پرکاش لاہور ۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مذہب کیوں بدنام ہو رہا ہے؟

منی ور پنڈت گورو دت کا ایک زبردست لیکھ

(لالہ لبھو رام نیّر کی پرانی ڈائری سے)

[illegible] دھرم کا ورتمان سے میں اتینت بھرانتی سے [illegible] نہیں رہا ہے۔ بنادٹی پرار تھنا من گھڑ [illegible] تفسیریاں ان پرشتوں سے آچارن کی [illegible] جبکہ اُن شبدوں کا ارتھ بودھ [illegible] جو کہ اُن کے مکھ سے نکلے ہیں۔ اور [illegible] کی وہ پاٹھ ماتر جان کر پڑھ بھی دیں۔ تو بھی [illegible] ان کے ابھپرائے کو نہیں جانتے۔ اس پرکار [illegible] بناوٹی دھرماتماؤں نے اپنی زندگی کو اور [illegible] سے بھینکر پاپ ظالم جذبات۔ دشمنی [illegible] گذرنہ کی جانے والی کمزوریوں کا ثبوت [illegible] جو کہ انہوں نے تقلی عادت۔ رواج [illegible] کے ڈر سے اختیار کی ہیں۔ انہوں نے بھی [illegible] دھرماتماؤں نے بہت دھن خرچ کرنے [illegible] بے فائدہ بل اور رسم کھونے والی رسومات [illegible] پرچار کیا ہے۔ پروہتوں اور مذہب کے [illegible] نے ایشور کی دشٹی میں منشوں کو چھوٹا [illegible] اور اونچ نیچ پھیلا کر اپنے ہاتھ [illegible] رنگے ہیں۔ ان اور ایسی بیہودہ باتوں نے [illegible] دھرم کے نام کو بدنام کر کے دنیا کو مصیبت [illegible] جرم اور خونریزی کا گھر بنا دیا ہے۔ [illegible] دھرم کا منور چہرہ۔ نفرت۔ دشمنی۔ بغض کینہ اور [illegible] کے داغوں، خود غرض آنکھوں، جبر اور قہر بیوں اور جھوٹ کی زہریلی شکلیوں کی [illegible] بھیانک پہیلی پژمردہ رنگ سے [illegible] ہو رہا ہے۔

دلیل اور نیک بینی کو حلم کے ترح سے بالکل نکال [illegible] دیا ہے۔ دھرم کا شبد کیول مذہبی کامہ کا مترادف ہو گیا ہے۔ نیک چلن اور نیک اعمال کا جانشین کیول یقین ہی بنا دیا گیا ہے۔ دُنیا کے بھید [illegible] کرنے کے لئے فرضی اور وہمی کہانیوں سے کام لیا گیا ہے۔ جن کے بیان، لغت لیکھ سے بڑھ کر دلچسپ اور فرضی ہیں۔ فلسفہ کو حکایات بنانے اور جھوٹ گھڑنے سے کار خانہ کی یوگیتا کی شہادت دینے کے لئے تنگ کر رکھا ہے۔ [illegible] است ست کے سنگھاسن پر فرضی اور اٹکل پچو [illegible] رہا ہے۔ لوگ کئی ناممکن باتیں ماننے کے لئے مجبور کئے گئے ہیں۔ کلپنا شکتی کی کھینچ تان سے قانون قدرت کے برخلاف مذہب معجزے اور میلے گھڑے گئے ہیں۔ انسانی فطرت کا نکتہ اور دوستی کی گئی ہے۔ گویا کہ گناہ مجسم ہے۔ آپ زمانے کے زمانہ سے اتنید کیا [illegible]

وطن کر دیا ہے۔ دائمی دوزخ کی آگ اور عذاب دینے کے بھاری ذریعوں کا جھوٹا خوف لوگوں کے دلوں پر بٹھایا گیا ہے۔ کئی مفید اور اعلیٰ انسانی طاقتوں کا عدم وجود برابر کر دیا ہے۔ کئی طاقتوں کو دبا رکھا ہے۔ اور کئی طاقتوں کو ظلم و ستم کے امتحان میں بچھوڑ ڈالا ہے۔ کام کرنے کی طاقت کا سارا خزانہ لغب کے حوالے کر دیا ہے۔ واقعی اس قسم کے کام ندب کے ٹھیرائے گئے ہیں۔ بہت سے ذہین اور روشن ضمیر موجودہ دھرم کی مکروہ حالت دیکھ کر اس کو گرانے کے لئے کمر بستہ ہوئے ہیں۔

اور ایسا ہی اب بھی خوفناک نظارہ موجود ہے۔ کہ بہت سی روحیں اس گناہ آلودہ مذہب کو مسمار کرتی۔ اور اسی وجہ سے ست دھرم سے بھی نفرت۔ ترقی اور واستی کی راہ سے انہیں کوسوں دور بھگا لے جاتی ہے۔ وہ اعلیٰ خیالات جو سچے دھرم سے پیدا ہو سکتے۔ وہ خوشحالی

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

مانس بھکشن سمرتھک یکتیوں کا کھنڈن

لیکھک :- ڈاکٹر ستیہ پرکاش جی۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ الہ آباد

مانس بھوجن بنا سپتی بھوجن کی اپیکشا شریر کو ادھک وکسن اور پشٹ کرتا ہے۔

یہ ستیہ اتینت بھرماتمک ہے۔ ڈاکٹر ہیگ نے کے پریکشنوں نے دگیانک ڈھنگ پر شریر کے وکاس کا ادھیین کر اتینت سوکشمتا اور شدھتا سے پریکشن کر کے یہ بتلایا ہے۔ کہ پروٹین کی کم ماترا والے بھوجنوں سے بھی شریر کی شکتی بھلی بھانتی ستھر رہتی ہے۔ یہی نہیں مانس اور نت سدریش بھوجنوں سے پرہیز رکھنے والے دیکتیوں میں سہن شکتی بڑھ جاتی ہے۔ بیری ایس بیراؤن کے نمن اداہرن سے ہمارے پکش کی پشٹی ہوتی ہے۔

" رسیل نے سب جاتیوں کے بھوجن کی دیوستھاؤں کا نقشہ تیار کر کے بتایا ہے۔ کہ شاک بھوجی، مشرت بھوجیوں کی اپیکشا ادھک بلوان اور ادھک سوستھ لمبتے ہیں۔ جیل میں پروفیسر ارونگ فشر نے جو پریکشن کئے تھے۔ اُن کا پرینام یہ نکلا۔ کہ شاک آہاریوں کی اپیکشا مانس آہاری کم سہنشیل ہوتے ہیں۔ پہلے پہل ہی ایسے ہی پریکشن کئے گئے۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاک آہاری (اپیکشا) دیرگھ تک محنت کر سکتے ہیں۔ اور اُن کی تھکاوٹ بھی شیگھر نشٹ ہو جاتی ہے۔ کیلے یونیورسٹی کے شاک آہاریوں کے پریکشنوں کا انوبھو بتاتا ہے۔ کہ مانس نہ کھانے سے شکتی اور سواستھیہ کی کوئی بھی ہانی نہیں ہوتی۔

" پرانے سمیہ میں یونانی لوگ جب آدمی پسند پالتے تھے۔ یہ مانس نہیں کھاتے تھے۔ گریک اور روم میں پہلوان مانس آہاری نہیں تھے۔ سیزر کی سیناؤں نے اناج اور تیل کھا کر ہی بڑی بڑی لڑائیاں لڑی تھیں۔ ایران کے وجے پراپت بنانے والا شکتی شالی سائرس بچپن میں کیول شدھ جل اور روٹی کھاتا تھا۔ ۲۵ ورش کی آیو میں اُس کے بھوجن میں شہد اور بڑھ گیا جس سے سواستھیہ سدھارنے کی ڈانیل کی کتھا تو پرسدھ ہی ہے۔

آج کے تھور پیشری مزدوروں کو مانس نہیں ملتا یا بہت کم ملتا ہے۔ اتر بھارت کے پہاڑی شاک آہاری پہلوان ہوتے ہیں۔ ادھر کے پہاڑی دال کھانے والے پرایہ بھاری بوجھ اٹھا کر دن میں کئی کئی میل دوڑتے چلے جاتے ہیں۔ اس میں اُن کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ افریقہ کے عرب لوگ جن کا مکھیہ بھوجن دودھ اور کھجور ہے۔ اتینت سوستھ اور پھرتیلے ہوتے ہیں۔ صحرا ریگستان کے کچھ بھاگوں میں تو یہ لوگ اپنے گھوڑوں کو بھی کھجوریں ہی کھلاتے ہیں۔ بعض کھجور اور انجیر کھا کر رہنے والے عرب سینکڑوں کی تصویر یہ جنگ سمبندھی اور شکتی کا وہ دوں سمکر رچھے ہار دیج ڈیمس کو دیہان اچنبھا ہوا تھا۔ شاید یک درشٹی سے یہ لوگ سرد اتم سینک تھے۔ انجیر، روٹی، سٹرپچ جیون نرواہ کرنے والے۔ چلی (دکشن امریکہ) کے کھنک لوگ پرتی دن بارہ بارہ ۲۰۰ پونڈ وزن لے کر سیدھی چڑھائی چڑھتے ہیں۔ روسی مزدور گوبھی اور باجرے کی روٹی کھا کر پرایہ ۱۶ گھنٹے پرتی دن کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔ پولینڈ، آئرلینڈ کا بھی یہی حال ہے۔"

" بھارت ورش کا آج کا سردار دھک شکتی شالی منشیہ رام مورتی نائیڈو شدھ شاک آہاری ہے۔ بھارتیوں اور انگریزوں کے سنگھرش اپنے بل کے بھاری کرتب

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

تازہ انگوروں کے رس سے بنا ہوا

Dralcsha Asaya

द्राक्षासव

دراکھشا آسو

جس کے روزانہ استعمال سے جسم میں طاقت اور پھرتی آتی ہے۔ کمزوری اور لاغری میں اس کے سیون سے نئی زندگی آتی ہے۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ وغیرہ امراض میں بے حد مفید ثابت ہو چکا ہے۔ جوان۔ بچے۔ بوڑھے۔ استری۔ پرش سبھی اس کے استعمال سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

قیمت فی شیشی ۸ اونس ۱۲/ (بارہ آنے)

ہر ایک قسم کی آیورویدک اوشدھیاں ملنے کا پتہ

منیجر دیانند آیورویدک کالج فارمیسی لاہور

ٹیلیفون نمبر ۵۰۲۵

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

ماہ جون میں دیانند مٹھ دوارا پرچار

(۱) سوامی سوتنترا نندجی نے موگا۔ دھوری۔ ریاست پٹیالہ۔ لدھیانہ۔ دہلی کا دورہ کیا۔ اور وہاں وید پرچار کیا۔ (۲) پنڈت رام چندر جی سدھانت شرومنی نے پٹھانکوٹ۔ پاک پتن۔ دُریگی۔ مراڈہ۔ بھرت وغیرہ میں وید پرچار کیا۔ (۳) بان پرستی کبھولا ناتھ جی۔ بھیم سین جی۔ رودھے بھانو جی اپدیشک دیانند مٹھ دینا نگر نے ضلع گورداسپور کے گاؤں میں وید پرچار کیا۔ (۴) دیانند مٹھ دینا نگر نے جھنگی مہروپ داس۔ ڈیڈہ و دیگر گاؤں میں ہندی کی پاٹھشالائیں کھولی ہوئی ہیں۔ دیانند مٹھ دینا نگر کے پنڈت ارجن دیو جی و دیگر سجن اس جگہ دن کے وقت پڑھانے جاتے ہیں۔ مٹھ میں کئی سجن سنسکرت پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ (۵) دیانند مٹھ میں ایک اوشدھالیہ کھول دیا گیا ہے۔ جون کے ماہ میں ساٹھ مریض علاج کرا چکے ہیں۔ دانی پرش اوشدھالیہ کی مدد کے لئے یتھا شکتی سہایتا بھیج سکتے ہیں۔ (۶) شری ماسٹر شرما جی نے نوشہرہ۔ پیشاور شہر۔ چھاؤنی۔ راولپنڈی وغیرہ میں میجک لینٹرن دوارا مہابھارت۔ رامائن۔ دیانند چرتر اور آریہ سدھانتوں کا پرچار کیا۔ (۷) شہر کے نوجوان دیانند مٹھ میں ورزش وغیرہ کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ (۸) دیانند مٹھ میں ایک بڑی لائبریری کھولی جا رہی ہے۔ دانی پرش کتابیں وغیرہ بھیج سکتے ہیں۔ (۹) سوامی سوتنترا نندجی مورخہ ۱۴؍ ۳ سے اُپنشدوں کی کتھا کرتے ہیں۔ اچھی رونق ہو جاتی ہے۔

(شام لال منتری)

آریہ سماج سیت پور کے سماچار

(۱) مہاشہ منوہر لال و مہاشہ جیون داس ایک اور مہاشہ کی شادیاں پورن ویدک ریتی سے ہوئیں۔ آریہ سماج سیت پور کو تینوں مہانو بھاؤں کی طرف سے دان بھی ملا۔ نیز دکھشنا بھی پنڈت مہودیوں نے سماج کو دان دیدی ہے۔ (۲) شری مہاشہ آتم دیو جی نے تین دن آریہ سماج مندر میں اپنے بھجن اُپدیشوں سے جنتا کو کرتارتھ کیا۔ (۳) آریہ سماج سیت پور کا اسوچ ماس میں اُتسو کا نشچیہ کیا گیا ہے۔ تحصیل کی سماجوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ اپنے اُتسو سمیہ اس بات کا وچار رکھیں۔ (۴) استریوں میں پرچار کے لئے استری اپدیشکہ کی اتینت آوشیکتا ہے۔ پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا ہے۔ کہ بہن کر دیوی دیوی کو سیت پور کا پروگرام دینے کی کرپا کرے۔

(اتم چندر شرما منتری)

دھارمک امتحانات

شری مہاتما نارائن سوامی جی پریذیڈنٹ سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے آل انڈیا آریہ کمار پریشد کے دھارمک امتحانات کے متعلق مندرجہ ذیل رائے کا اظہار کیا ہے۔

"آل انڈیا آریہ کمار پریشد دھارمک امتحانات کو کئی سالوں سے بڑی کامیابی سے چلا رہی ہے۔ اب اس کام کو جب سے منتری پنڈت دیودت جی دھرم بندو نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ تب سے امتحانات کی حالت بہت بہتر ہو گئی ہے۔ امتحانات کے لئے نئے طور سے کورسز بنا لئے گئے ہیں۔ ان میں فائدہ مند دھارمک کتب کے شامل کر لینے سے امتحانات اور بھی زیادہ مفید ہو گئے ہیں۔ ان کے نام بھی اب اچھے رکھ دیئے گئے ہیں۔ امید ہے۔ ان امتحانات سے لوگ زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھائیں گے۔

(نارائن سوامی)

اُتّر دیجئے!

ڈاک سے چھپا اشتہار مجھے سردار امر سنگھ ایڈوکیٹ ۳۴ بی ماڈل ٹاؤن لاہور کی طرف سے ملے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ سوامی دیانند آریہ سماجیوں کو مشہر بنانا چاہتے تھے۔ نہ کہ بھیڑیں۔ آریہ ناک صابن۔ اس کے نمونہ میں مندرجہ ذیل لکھے ہیں:-

(۱) سوامی دیانند آریہ سماج کے سنستھاپک مانس بھکشن کے حق میں تھے۔ (۲) وہ اس کے استعمال کو بُرا نہ سمجھتے تھے۔ مرتیو تک سوامی جی کی یہی رائے تھی۔ (۴) ان کی مرتیو کے بعد ایسے جملے جو مانس بھکشن کے پکھش کے تھے۔ اور ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی کے پہلے ایڈیشن میں لکھے گئے تھے۔ ایسے جملوں کو ان پستکوں سے نکال دیا گیا۔ (۵) کیول ستیارتھ پرکاش اور سنسکار ودھی کے پہلے ایڈیشن اصلی ہیں۔ تمام دوسرے ایڈیشن نقلی ہیں۔ وغیرہ۔

اشتہار کے آخر میں سردار امر سنگھ ایڈوکیٹ نے مانس بھکشن اور سوامی دیانند نامی ایک پُستک ہندی میں بنائی ہے۔ جس میں سوامی جی کے وچار مانس بھکشن کے متعلق لکھے ہیں۔ قیمت ۱۴ آنہ ہے۔ اس اشتہار سے بہت سے آریہ سماجیوں کو غلطی لگنے کا احتمال ہے۔ اس لئے اس کا جواب پرکاش میں اوشیہ جلدی دینا چاہیئے۔

(موہن لال منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

اتوار ۲۴ رویوار کو آریہ سماج مندر لارنس روڈ امرتسر میں پنڈت وشوا ناتھ جی ... ودیالیہ جوالا پور کا اتی ہردیہ سپرشی ... منوہر نجک بھاشن ہُوا۔ اُپستھتی ... میں تھی۔ اس کے اتی رکت آگا ... ۲۴ جولائی کو سات آٹھ بجے پنڈت ... بھانو جی شاستری مکھیہ سنسکرت ... بالمکند کھتری ہائی سکول امرتسر ... سارگرت بھرت دیا کھیان ہُوا۔ تمام ... لابھ اُٹھایا۔

(واسدیو منتری)

آریہ سماج نبر ڈی کا شوک پرستاؤ

شری سوامی سرودا نندجی کی مرتیو ... ملنے پر آریہ سماج مندر میں پاس کیا گیا ... سبھی کو شوک سبھا کی گئی۔ سوامی جی کے ... پر دیا کھیان ہوئے۔ متفقہ طور ... پاس کیا گیا ہے۔ "یہ آریہ پریوار آریہ ... کے دونگت پرستدھ مہان تیاگی تپسوی شری سوامی سرودا نندجی مہاراج کی ... آریہ سماج کے پربل پرچارمیں مہان ... کے روپ میں انوبھو کرتا ہے۔ اور ... پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ اُن کی آتما ... سندیش آریہ سماج کے کشیتر میں ... پیدا کرتا ہے۔ شری سوامی جی کی ... کو چر سمرتی رکھنے کے لئے سارودیشک ... پرتی ندھی سبھا سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ ... اُن کے سمرتی سمارک (یادگار) کے ... کیہ نیک پر بندھ کرے۔" (گوردا س ...)

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ لاہور

ششماہی کام کی رپورٹ

سیکرٹری پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ لاہور ... کہ ۳۰ جون کو ختم ہونے والی ششماہی میں ... ۰؍۱۴؍۵۷۶،۴۶،۴۲ روپیہ منافع ہوا ...

(حساب آڈٹ ہونا باقی ہے)

ٹرینڈ ادھیاپکہ کی ضرورت

ویدک کنیا پاٹھشالا اوہری چوک بٹالہ کی چھٹی جماعت کے لئے ایک ایسی تجربہ کار ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ میٹرک جے۔ وی یا میٹرک بی اے۔ وی ہو۔ آریہ سماجی خیالات رکھنے والی کو ترجیح دی جاوے گی۔ چھٹی جماعت کو سب مضمون ہندی میں پڑھا سکے۔ درخواستیں انگریزی میں اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہوں۔ جن میں کم از کم تنخواہ کی بابت اور سرٹیفکیٹس کی نقول آنی ضروری ہیں۔

بنام سیکرٹری آریہ سماج

اوہری۔ چوک بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

ور کی ضرورت

ایک سوشیل پڑھی لکھی ۲۰ سالہ آریہ کنیا کے لئے۔ جو کہ گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ کھتری ور کی ضرورت ہے۔ جو ہلی اور لاہور کے درمیانی علاقہ کا رہنے والا ہو۔ آریہ خیالات کا ہو۔ تعلیم یافتہ و برسر روزگار ہو۔ کنیا ایک اچھے گھرانہ کی ہے:

معرفت منیجر
پرکاش لاہور

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجے جا سکتے ہیں۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گزیٹیڈ آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Omer & Co.
Karachi

ہر ایک شہر قصبہ میں آریہ ویروں کی ضرورت

ویدو ویدک دھرم کے پرچار تتھا پرسار کے لئے گھر گھر کی ... کے دا ... پرسنگ ... گاؤں گاؤں میں پرچارک کی ... روپ میں لانے کے لئے ... کی ضرورت ہے۔ اپنی درخواست ... پتہ پر بھیجیں:-

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...تر ملن" بقیہ صفحہ ۳۳

...سوہ کہیں کا۔ ساتھ کا کھیلا ہُوا اچھل
...اور تھا چھوٹا سا گاؤں۔ ہرے بھرے
...نہیں تو وُہ تبھی چھوڑ چکا تھا۔ جب
...سکول میں مڈل پاس کر قریب ہی شہر
...سکول میں بھرتی ہُوا تھا۔
...تھا میرا منیدار کا بیٹا۔ اپنے بڑے بھائی
...پڑھنے چلا گیا۔ متواتر وہیں ہی
...جاتی۔ لیکن ایک بار کلکتے کی یہ درشنی میں
...پھر ملے تھے۔ تب وُہ امریکہ سے
...تھا۔ اور پڑھ چکی تھی اُس پر سنگیت تلکیہ بھارتی

...ر۔
...نے پوچھا تھا اُس سے ہردیو ارک جیون
...میں۔ اور شری بھارتی نے نام کے
...اُنہیں سُنا دیا۔ ساتھ ہی سنائی
...بھیشن پر تکیا۔ آجنم او واہت رہنے

...وہ۔۔۔ پری سمتی میں پڑ گئے۔ کل یدی جانے
...اُس کی یہ بیسی میری ہی پتنی بالا ہے۔ تو
...اُس کا پریم بالا کے ہردے گھر تا نہیں جو یوونت
...ایک ہرے بھرے پریم سے پھولے پھلے باغ کو
...نے کا باپ کیا اُسی کو ملیگا۔
...نہیں یہ کدا پی سمبھو نہیں۔ بالا نے بے ہی
...تک اوواہت رہا ہے۔ کیا اُسی کے سمپرک
...رہ کر وُہ ورمنت رہ سکیگا۔ نہیں وُہ دیوتا
...منشیہ ہے۔ اور کمزوریاں اُس کے ساتھ ہیں۔
...شری بھارتی اُٹھے۔ ڈیوڑھی گئے دربان کو بُلا کر
...ایک تانگہ کر لاؤ۔ سیول کورٹ اور سٹیشن تک کا
...پھر انہوں نے میز پر سے پیڈ لیا۔ اور خط لکھ کر
...بند کر کے اپنے اتارے ہُوئے کپڑے پہنے

"تانگہ آگیا حضور!" دربان جھک کر ادب سے
بولا۔
"سامان رکھو" شری بھارتی نے دردڑھتا سے کہا
جاتے جاتے انہوں نے لفافہ نوکر کو دے کر کہا۔
"اپنی مالکن کو دے آؤ"
بالا بھوجن اپرنت لیٹی ہوئی تھی۔ کچھ بیتی ہوئی
گھڑیاں اُسے بھی اُدویلت کر رہی تھیں۔ نوکر لفافہ
لے کر چلا گیا۔ اُس نے کھول کر پڑھا۔
بالا رانی!
تم نے مجھے گریش کہکر میرے دنبیت کے پردے کو
...کھول ڈالا ہے۔ بیتے سمے کے ساتھ تمہارا جیون
کتنا سکھ میہ ہے۔ اسے میں جانتا ہوں۔ تمہارے
...کی شوبھا ہی صاف بتا رہی ہے۔ سٹیشن اور گھر
...میں تمہارے مکھ پر جو پریورتن ہُوا ہے۔
...ستوش جنک نہیں ہے۔ سمجھو ہے ایک ساتھ
رہنے پر تمہارے اور کمل کے جیون میں ایک ستوش
کی ریکھا کھینچ جاؤں۔ کیوں؟ شاید تم یہی
پرشن کرو گی۔ سُنو! تم ہو دواہت اور کمل کی
پریم پتر تھا! اور میں ہوں تمہارا اگیات نراشش
پُجاری۔ یہی ہے میرا پریچیہ بس......
کبھی کا گریش شری بھارتی!

بالا خط لیکر ڈرائینگ روم میں دوڑی آئی۔ لیکن
تب شری بھارتی جا چکے تھے۔ اور جلی سگریٹ، پان
کی گلوریاں۔ الائچی کی چھالیا یہی دو ایک چنہہ ان
کے شیش تھے۔ وہ آہت ہو کر کوچ پر گر پڑی۔
شام کو کمل اُداس اکورٹ سے لوٹے۔ انہوں نے
بالا کا مُنہ اُوپر کر کے کہا۔ شری بھارتی چلے گئے۔ جاتے
وقت مجھے کورٹ میں ملنے گئے تھے۔ بہت ضروری کام
آپڑا ہے، کہتے تھے"۔
"ہاں چلے ہی گئے کیا پھر آنے کو کچھ کہہ گئے ہیں" بالا
اُرُدھ کنٹھ سے بولی۔
"نہیں۔ میں نے پوچھا تھا۔ وُہ مسکرا پڑے۔ کچھ بھی
نہیں۔ اور ہاں یہ بنسری وُہ دے گئے ہیں۔ کہہ گئے
ہیں۔ میری طرف سے بھابی کو اپہار دینا؟" کمل نے
جیب سے بنسری کے دونوں ٹکڑے نکال کر جوڑ کر
دیئے۔ اور بالا نے ہونٹوں سے لگا لیا۔
"اُف! ایسی بھاؤکتا؟" کہتے کہتے اُس نے پتی کے
ہاتھ ہٹا دیئے۔ اور ویگ سے دُوسرے کمرے میں
چلی گئی۔ چائے بنانا تھا۔ پتی کے جل پان کا سمیہ
نکٹ تھا۔ پر اُس کی آنکھوں میں سے ایک تار آنسو
بھر رہے تھے۔ کیتلی کا پانی کھول رہا تھا۔ اور
اُس کے آنسو اس سے بھی اُدھک۔۔۔ ۹
ملن تو ہُوا لیکن وچتر۔

(بقیہ صفحہ ۹) جو اس سے ظہور میں آسکیں۔
جن سے کہ زندگی گلشن و گلزار کی طرح ہو جاتی ہے جبکہ
کے ناسنک بدھی پرشوں سے چاہے وُہ مت گرا کیوں
اُو... ہر دیہ ہی ہیں۔ کوسوں دُور ہو رہی ہے۔
کیا یہ اوستھا افسوسناک نہیں؟ کیا اس سے بہتر حالات
ممکن نہیں؟ کیا ہم نیک نیت ہوتے ہوئے بھی گمراہی
کے سمندر میں غوطے کھانے سے رُک نہیں سکتے؟
کیا زندگی کا راز واقعی حل نہ ہوگا۔ شاید مخلوق کو
چیزوں کی ماہیت جاننے کی طاقت بھی نہیں دی
گئی۔ اگر ایسا ہی ہے۔ تو زندگی بیتنگ مایوسی
کا عالم دکھلائی دیگی۔ اور اس دُنیا کے دُکھ درد
محض ناقابل برداشت ہو جاوینگے۔
خوش قسمتی کی بات ہے۔ کہ مذکورہ بالا حالات
سچے دھرم کی ناواقفیت کا نتیجہ ہیں۔ ست دھرم
بناوٹ اور گھڑنت سے پاک ہے۔ ست دھرم نہ
تو زبانی خرچ ہے۔ اور نہ ہی گپ یا کہانی ہے۔
یہ جیتی جاگتی طاقت ہے۔ اس کی بنیاد صرف
راستی پر ہے۔

(بقیہ صفحہ ۹) دکھا کر آج پریشٹر ہیر
پُہنچ ... رہا ہے۔ بھاری لوہے کی زنجیر
کو اپنے کندھوں سے گذار کر وُہ رسے ایک
بڑے کھمبے سے باندھ دیتا ہے۔ اور دھیرے
دھیرے کندھوں کو اُوپر اُٹھا کر اسے توڑ دیتا
ہے۔ فاہیڈو کیبول اپنے بل کے سہارے ۱۲
سلنڈر کی موٹر کو روک لیتا ہے۔ وُہ اپنی
چھاتی اور پیٹ پر چار ٹن کے ہاتھی کو تھام
لیتا ہے۔ اور پھر وہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ کہ
مانو کوئی تنکا ہی اُٹھا رہا تھا۔
لیکھک نے سویم نا پیڈو کے کرتب ہو دیکھے
ہیں۔ میری رائے میں یہ بالکل ٹھیک لکھا
ہے۔ اس کے کئی شیشیوں نے بھی مصنفوں کا
اور بہت سے پریکٹس کر دکھائے ہیں۔ کماری
تارا بائی نے جو شُدھ شاکاہاری مہیلا ہے
اپنے شاریرک کھیلوں سے درشکوں کو اچنبھے
میں ڈال دیا ہے۔ بھارت ورش میں تو یہ ایک
ایک پھسند وشواس ہے۔ کہ شاریرک
شکتی کے وکاس کے لئے یہ آوشیک ہے۔ کہ
مانس سے مرد تقابیا جائے۔
مانس کے وستہ بل پیاپت نہیں ہوتا۔ لوگ
جو ... کو بل ... اگر ہم سمجھ لینے کی
بھول کر بیٹھے ہیں۔ مانس آہاری جلد مرجھاتا
ہے۔ مانس بھکشن کا پرینام ٹھیک ایسے ہی ہے۔
جیسا کہ گھوڑے کو چابک سے پیٹنے کا۔ چابک
کچھ دیر کے لئے گھوڑے کو ویگ دان کر دیتا
ہے۔ پرنتیا اس سے اس کی اصل شکتی گھٹتی ہی ہے۔

کریٹ اور یونان میں آریہ تہذیب

(بقیہ صفحہ ۱۳) پیتھا گورس آواگون کو مانتا تھا۔
اس نے بودھ سنگھوں کی طرح سنگھ بنائے۔ اور
بھکشوؤں کا سسٹم رائج کیا۔
ایک موقعہ پر اُس کے ایک دوست نے ایک کُتے کو
پیٹا۔ پیتھا گورس نے بلا کر کہا۔ کہ اسے مت مارو۔
کیونکہ اس کے اندر میرے ایک دوست کی آتما ہے۔

بیماریوں سے بچانیوالا

اپنے نام کے مطابق سچا آبِ حیات تمام بیماریوں
کی ایک دوا۔ ایک بے خطا اور بے ضرر جراثیم کا دافع۔ متعدی
امراض سے حفاظت بخشنے والا۔ تمام دردوں و سانپ
بچھو وغیرہ کے کاٹے اور چوٹ گھاؤ۔ پھوڑا پھنسی کا علاج۔
معدے کی تمام خرابیوں مثلاً بدہضمی۔ جی متلانا۔ قے۔
دست۔ شول۔ ہیضہ۔ زکام اور انفلوانزا وغیرہ کا
دشمن "امرت دھارا" ہے!
قیمت بڑی شیشی -/2/8 نصف شیشی -/1/4 نمونہ کی شیشی -/8/
مفصل حالات کے لئے "امرت" نامی رسالہ مفت منگوایئے!

آپ کے گھر کا حکیم

امرت دھارا فارمیسی۔ لاہور

امرت دھارا

نوٹ:۔ میسرز بھیا اینڈ سنز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چُنے ہوئے پھول

دکھایا کنجِ قفس مجھکو آب و دانہ نے
وگرنہ دام کہاں تیں کہاں ...

مری ہستی سے رونق مٹ گئی ...
چراغ صبح ہُوں اے شمع نورانی ...

اے مرے ٹوٹے ہوئے دل کی ...
تو سلامت ہے تو مرنا ...

ہر شام پہ گمان تھا صبح نشاط کا
کیا دن تھے وہ خوشی کے ...
(جوش ...)

دن کو اک نور برستا ہے مری تربت پر
شام کو چادر مہتاب تنی ہوتی ہے
(حفیظ جونپوری)

ارادہ تھا یہ نالوں کا بلا دیں ...
مگر اے ہم نفس دل کی شکستگی ...
(جوہر)

کیا کیا نہیں کرتا یہ ہمارا دل مضطر
رو کے ہنستے ہوئے ڈانٹے ہوئے ...

کچھ عام بیماریاں اور ان کا گھریلو علاج

(سیوا سنگھ — رکمنا)

۱۔ اگر مسوڑھے پھول گئے ہوں۔ رطوبت کے باعث شدید درد ہو۔ تو تھوڑا سا نوشادر لیکر نیم کو نتہ کر لیں۔ اور روئی کے ایک پھائے میں لپیٹ کر مقام درد پر پھایہ رکھ دیں۔ اور ٹیڑھا کر کے رال بہنے دیں۔ پانچ منٹ میں تمام رطوبت خارج ہو کر تسکین ہو جائے گی۔

۲۔ اگر ہچکیاں بند نہ ہوں تو ایک گلاس آب سرد یا آب تازہ کا لیں۔ اور ایک ایک گھونٹ کر کے پیویں۔ ہچکیاں بند ہو جائیں گی۔

۳۔ سینہ میں درد ہو۔ مریض بے چین ہوتا ہو۔ تو میٹھی کا تیل نرم و ملائم ہاتھ سے مالش کریں۔ تسکین ہو گی۔ اگر ضرورت ہو تو معمولی سینک بھی پہنچا دیں۔

۴۔ آشوبِ چشم ہو۔ مریض درد سے کراہ رہا ہو۔ تو عمدہ عرق گلاب لیکر اس میں تھوڑی سی پھٹکڑی سفید ملا لیں۔ اور چند قطرے دن رات میں چار پانچ بار ڈالیں۔ ایک ہی دن میں درد کم ہو جائے گا۔ اور دو یوم میں آنکھیں بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔

۵۔ نیند کم آتی ہو یا دیر سے آتی ہو۔ تو سونے سے قبل پاؤں دھوئیں۔ نیند جلد آ جائے گی۔

۶۔ اگر بواسیر بادی کی شکایت ہو۔ مسّے نکل آئے ہوں۔ اور درد و سوزش ہو تو تھوڑی سی زردی دیکرلٹی کی مانند۔ پانی میں گھول لیں اور مسّوں پر لگائیں۔ لگانے کے بعد یہ احتیاط رکھیں۔ کہ دمی مسّوں پر کچھ دیر لگی رہے۔ ایک دو بار کے لگانے سے درد میں حیرت انگیز طور پر کمی محسوس ہو گی۔ دو تین یوم متواتر کرنے سے مسّے مرجھا جائیں گے۔ (خونی بواسیر میں یہ فائدہ نہیں دیتی ہے)

۷۔ قبض کی شکایت رہتی ہو۔ تو ہلیلہ خورد (چھوٹی ہرڑ) کو گھی میں بھون کر حسب ضرورت نمک سیاہ کا اضافہ کریں۔ رات کو دو تین ماشہ پھانک کر اوپر سے پاؤ ڈیڑھ پاؤ گرم دودھ نوش کریں۔ صبح دست کھل کر آئے گا۔

۸۔ ملیریا بخار کی شکایت ہو۔ تو تلسی کے پتے اور کالی مرچ دونوں کو گھوٹ کر پئیں۔ ملیریا کو دُور کرے گی۔ اور اسے آنے سے روکے گی۔

۹۔ ربّ السوس اور ملٹھی چوس نے پینے سے کھانسی بلغمی کا دفعیہ ہوتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

عرب ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جس میں نہ تو کوئی جھیل ہے۔ اور نہ کوئی جنگل۔

قالین بننے کا کام اول اول مصر میں شروع ہوا۔ اس وقت مندروں میں ہی بچھائے جاتے تھے۔

عرب تو گھوڑوں کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ مگر عربی گدھا بھی چالیس سے اسی پونڈ تک کی قیمت کا ہوتا ہے۔

جنگِ عظیم سے پہلے برطانیہ کے پاس ...۰۰۰ ٹن کے تجارتی جہاز تھے۔

پچھلی مردم شماری کے مطابق لندن کی آبادی ۸۲۰۲۸۱۸ تھی۔ اور وسعت ۶۹۲ مربع میل

دریائے ٹیمز کے کنارے کنارے لندن کی بندرگاہ پچاس میل تک پھیلی ہوئی ہے۔

لندن سے نہر پانامہ ۴۸۰۰ میل اور نہر سویز ۳۲۲۰ میل ہے۔

بغداد (عراق) کی آبادی ڈھائی لاکھ ہے جس میں پچھتر ہزار یہودی ہیں۔

انگلستان میں جنگ سے پہلے ۱۱۰۷۱۴۷ مکان تھے جس میں سرکاری اور شاہی عمارات بھی شامل ہیں۔

دریائے ٹیمز کی لمبائی ۲۱۰ میل ہے جس میں ۱۴۰ میل تک جہاز رانی ہوتی ہے۔

گوروکل کانگڑی فارمیسی ہردوار کی مشہور ادویات

دراکشاسو

طاقت و تازگی دیتا ہے۔ بڑھیا لذیذ ٹانک ہے۔ پرانی کھانسی۔ قبض تھکاوٹ کو دور کرتا ہے۔
قیمت سوا روپیہ پونڈ

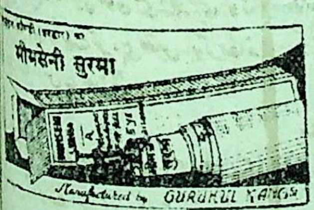

بھیم سینی سُرمہ

آنکھوں کے سب روگوں کی اکسیر دوا ہے۔ چشمہ لگوانے یا کسی اور دوا کے استعمال کرنے سے پہلے ہمارے بھیم سینی سرمے کو ضرور استعمال کیجئے۔ قیمت ۱۲ ر فی شیشی

گوروکل کانگڑی فارمیسی۔ گوروکل کانگڑی (سہارنپور)

اپنے شہر کے ایجنٹ سے خریدیں!

آریہ ورت کا گھر گھر چرچا

دل خوش ہو گیا — "ڈاکخانہ کے پستکالیہ میں آریہ ورت پڑھا۔ دل خوش ہو گیا۔ ہمارے نام سال بھر کے لئے جاری کر دیں"۔ (سپاہی لال پھول چند نائک نگر)

پتنی خوش ہو گئی — "آریہ ورت پترکا ملی۔ ہماری دھرم پتنی نے اسے پڑھا۔ تو بہت خوش ہوئی۔ ایک ورش کے لئے جاری کر دیں"۔ (منشی لال آریہ فرخ آباد)

ہندی سنسار میں ایک ماتر — "میرے وچار میں آریہ ورت سارے ہندی سنسار میں ایک ماتر سچتر پتر کا ہے۔ جو استری اپیوگی سندر لیکھوں کا اتی سندر سنگرہ ہوتی ہے"۔ (کماری شری کملا مدھو پور سی۔ پی)

سب سے اُتم پترکا — "آپ کی پترکا آریہ ورت کو ہم بہت پسند کرتی ہیں۔ ان کی سمتی ہے کہ یہ سرو اتم پترکا ہے"۔ (پریم لتا گرو ورنی۔ بی۔ ٹی۔ لاہور)

نہایت اپ ٹو ڈیٹ — "آریہ ورت ملا۔ اس کی عمدہ گیٹ اپ کے لئے ہاردک بدھائی۔ پترکا نہایت اپ ٹو ڈیٹ ہے"۔ (مس کنول مترا ایم۔ اے۔ دہرہ دون)

بہت پسند کیا گیا — "آریہ سماج میں آپ کا رسالہ آیا۔ بہت پسند کیا گیا۔ میرے نام جاری کر دیجئے"۔ (جگن ناتھ سیکرٹری آریہ سماج ...)

(ہندی) **آریہ ورت** لاہور (ماسک)

(پنجاب کی ایک ماتر سچتر آریہ پترکا)

سمپادکہ: شکنتلا دیوی ہندی بھوشن

سنچالک: گھمری ... علاء لیوی

چندہ سالانہ دو روپے (مینیجر آریہ ورت لاہور)

آج ہی خریدار بن جائیے

دیوان برند گتک پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور باہتمام بابو دیوان چند ... پبلشر ... ہسپتال روڈ لاہور سے شائع ہوا۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435. "Prakash" Lahore

Founder: M. Krishen Ji. B. A.

گذشتہ چھتیس سالوں سے

آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی عاؔ
برما صہ
غیر ممالک
دس شلنگ

ایڈیٹر
مہتہ
ویدویہ
علاپتوی

N.B. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۲۰ر جولائی ۱۹۴۱ء مطابق ۱۲ر ساون سمت ۱۹۹۸ بکرمی | نمبر ۲۸

جیون افسانے

از:- اشوک رنبا سی نغمبڑوی

سوچ سمجھ جیون کے فسانے
جگ بندھن کے او متوالے

پورن ہو تیری ابھلاشا
بٹ ماریں یا ڈاکہ ڈالیں
تیری کام اگنی کے کارن
اہنکار کی تیرے جوالا
دین دکھی کا کرتی گھارا

مر جائے کوئی گر مرنا
موہ۔ کوپ کو تیرے بھر دیں
کوئی بنے! بن جائے پاپن
آشا دیپ بجھا دے تو کیا!
بہتی، تیرے، کرودھ کی دھارا

مست ہے تو پر اپنی دھن میں
گھشن بھر کے سکھ کی رن جھن میں

آخر پھر جب دکھیا جیون
روپ کال کا کر کے دھارن
آن ڈسے تب پھیل مچاوے
دوش نہ اپنا مورکھ جانے!

رگ وید — اوم — یجروید

وید امرت

سام وید — اتھروید

ओ३म मातृवत परदारेषु पर-
द्रव्येषु लोष्टवत आत्म-
वत सर्व भूतेषु यः पश्यति
सः पश्यति (पण्डितः)॥

اے پُرش!

مت زنا کر تو کسی سے
دوسرے کی نار کو
مت تو کر چوری کسی کی
دوسرے کے روپیہ کو
مت دکھا دل تو کسی کا
دوسرے کی آتما کو
مت تو بن اندھا اے مورکھ
دیکھ سارے وشو کو
مت برا کر کام کوئی
اپنے اوپر حکمراں

کام یہ کھوٹا سمجھ
بیٹی۔ بہن۔ ماتا سمجھ
چوری کرنا پاپ ہے
مٹی کا اک ڈھیلا سمجھ
مت کسی پر ظلم کر
اپنے ہی جیسا سمجھ
کھول آنکھیں گیان کی
پرمیشور تو اپنا سمجھ
پھل کئے کا پائے گا
اپنے سے بل والا سمجھ

جے بخش لال جی

Kangri Collection, Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر اوہارا کی تحقیقات و تجربات

اُس کو یہ گیان (علم) اس لئے حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ ہر شے جیسے بننے کے قابل ہوتا ہے۔ وہ اس کی ماہیت میں جذب ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے تئیں اُسی کے اندر محسوس کرتا ہے۔ اور وُہی کچھ ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اُسکو اُتم گیان (الحق العلم) حاصل ہو جاتا ہے۔

یوگی کی خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے آتما کا درشن کرے۔ یعنی اس میں جذب ہو جائے۔ اس کے لئے اُسے یہ امر ذہن نشین کرنے کی ضرورت ہے۔ کہ روح (آتما) ہی حقیقی انسان ہے۔ جسم تو محض اُس کی سواری کا کام دیتا ہے۔ جُوں ہی طالب علم اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیتا ہے۔ وہ مکاشفہ کی کئی منزلیں طے کر جاتا ہے۔ کیونکہ حقیقی گیان ہی سے حقیقی درشن حاصل ہو سکتا ہے۔

ہر حال یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ جسم کے کسی خاص عضو پر خیالات کو مرکوز کرنے سے اس عضو کی جانب بسرعت کشش پیدا ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ جسم کا وُہی عضو صرف ایک حصہ رہ جاتا ہے۔ جو کچھ احساس کر سکتا ہے۔

میرا خیال ہے۔ کہ شاید یہی وجہ ہے۔ کہ بعض لوگ دوسروں کی نسبت درد کو زیادہ شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ وہ اپنے دل کو بیماری یا درد کی مسند پر لا بٹھاتے ہیں۔ اور اپنے تمام حواس کو اُسی جانب کھینچتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنے درد و تکلیف کو سو گنا کر لیتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ وُہ نادانستہ کرتے ہیں۔

یہ بات نہیں۔ کہ بعض لوگوں کو دُوسرے کے مقابلے میں درد کم محسوس ہوتا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ بعض آدمیوں کو یہ قوت حاصل ہوتی ہے۔ کہ وُہ اپنے دل کو دُوسری چیزوں پر لگا دیتے ہیں۔ اور درد کا مطلق خیال نہیں کرتے۔ بلکہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔

مقدس لفظ "اوم" کا تلفظ ایسا ہے۔ کہ مشرقیان کے دل دادہ یوگیوں کی توجہ ہمیشہ اس کی جانب مبذول رہی ہے۔ اس لفظ سے ایسی پُرزور جُنبش پیدا ہوتی ہے۔ کہ اگر اس کی حرکات مسلسل جاری رہیں۔ تو بڑی سے بڑی عمارت زمین پر گرائی جا سکتی ہے۔

اس بیان پر یقین کرنا مشکل ہے۔ تاوقتیکہ اس کو تجربے کی کسوٹی پر نہ کس لیا جائے۔ لیکن ایک بار تجربہ کر لینے کے بعد یہ امر اچھی طرح ذہن نشین ہو سکتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا حقیقت و صداقت سے بھرپور ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ میں نے خود "مکان شکنی" کے اس طریق کی آزمائش نہیں کی۔ لیکن میں نے اس لفظ کی حرکات کی طاقت کو کافی آزمایا ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ اس کے ذریعے سے وہ اثر پیدا کیا جا سکتا ہے۔ جو اوپر مذکور ہُوا ہے۔

یوگ میں اوم کا لفظ اسی قدر متبرک و مقدس ہے۔ جس قدر یہودیوں میں "یہوواہ" اور مسلمانوں میں اللہ وغیرہ۔

اوم کا متواتر و مسلسل جاپ (وظیفہ) کرنے سے طالب علم طاقتور اور پاک بن جاتا ہے۔ خواہ یہ جاپ باآواز بلند کیا جائے۔ یا پرانایام کا عمل کرتے ہوئے دماغ میں اس کا تصور باندھا جائے۔

"اوم" ہر شکل و صورت میں ایشور کا مظہر ہے۔ اگر اس میں مشرقی لفظ کی تفسیر پر اُٹّھنوؤں کے مذہبی نقطۂ خیال کے مطابق کروں۔ تو اس کی صحیح تعریف "تثلیث فی التوحید" ہو گی۔ تمام دُنیا کے مذاہب کے مخصوص مقدس الفاظ کے مقابلے میں "اوم" نہایت مکمل اور جامع لفظ ہے۔ اور اسی لئے قدرتی طور پر نہایت متبرک تصور کیا جاتا ہے۔

(باقی آئندہ)

جیون میں سہن شیلتا کی وشیشتا

از قلم :- ویدیہ چرنجی لال جیوتشی بھٹروی (انبالہ)

سردی۔ گرمی، بھوک پیاس، نندا استوتی۔ ہرش شوک۔ مان اپمان اور دُکھ سُکھ سب کو دھیریہ سے سہن کرنا ہی واستوک سہن شیلتا ہے۔

سہن شیلتا ایک گُن ہے۔ جس سے آتما بلوان ہوتی ہے۔ من شانت ہوتا ہے۔ اور شریر سواستھ رہتا ہے۔ دُنیا کی کوئی شکتی اُسے پراجت نہیں کر سکتی۔ وہ دُنیا کو پراجت کر سکتا ہے۔ بدھ دیو۔ دنڈی سوامی۔ شنکر آچاریہ اور مہرشی دیانند نے اسی کے بل سے دُنیا کو جیتا اور اپنا انویائی بنایا۔ اور اپنے مشن میں سپھلتا پراپت کی۔ واستو میں سپھلتا کی کُنجی سہن شیلتا ہی ہے۔ منش کو اپنے جیون میں سینکڑوں پرکار کے منشوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اور نانا پرکار کے سنکٹ سنمکھ آتے ہیں۔ یدی سہن شیلتا نہ ہو۔ تو اُن سے گھبرا کر اپنے کام کو ادھورا ہی چھوڑنا پڑتا ہے۔ سہن شیل منش ہی دھیریہ سے اُن دُکھوں کو پار کر کے اپنے کام میں سپھل ہوتے ہیں۔ سہن شیل منش، شانت چت اور دھیریہ وان ہوتا ہے۔ وُہ ہر سمے ایک رس رہتا ہے۔ جو دشا اُسکی گرمی میں ہوتی ہے۔ وُہی سردی میں۔ جو سُکھ میں وُہی دُکھ میں۔ اور جو ستوتی سُننے میں۔ وُہی نندا سُننے میں۔ اُسے نہ مان کی اِچھا۔ نہ اپمان کی چنتا۔ وُہ دُوسروں کے اپمان جنیہ وچنوں کو بڑی دھیرتا سے سہن کرتا ہے۔ گالی کا جواب گالی سے نہیں دیتا۔ بلکہ اپنی سہن شیلتا سے گالی دینے والے کی آتما کو پلٹ دیتا ہے۔ بدھ دیو کی مثال آپ کے سامنے ہے :-

ایک بار ایک دُشٹ پُرش نے مہاتما بُدھ کو گالیاں دیں۔ مہاتما جی چُپ رہے۔ جب وُہ گالیاں دیکر تھک گیا۔ تب مہاتما جی نے اُس سے پُوچھا "تُو نے مجھے گالیاں دیں۔ میں نے وُہ سویکار نہ کیں۔ بتاؤ! ان گالیوں کا مالک کون ہے؟ دُشٹ پُرش کو کہنا پڑا۔ کہ "میں" مہاتما جی نے کہا۔ "بس تو یہ گالیاں اپنے کو ہی دیں۔" ان شبدوں کو سُنکر وہ دُشٹ مہاتما جی کے چرنوں میں گر پڑا۔ اور گالی دینے کے سوبھاؤ کو چھوڑنے کا پرن کیا۔ جس سے اُس کی کایا کلپ ہو گئی۔ کبیر صاحب کہتے ہیں :-

"آوت گالی ایک ہے۔ اُلٹت ہو وین انیک کہیں کبیر اُلٹے نہیں۔ وُہی ایک کی ایک۔"

جو منش سہن شیلتا سے وہین ہوتے ہیں۔ اُن کی آتما کمزور۔ من ہر سمے اشانت اُداس رہتا ہے۔ اُن کے من میں ہمیشہ دُوسروں سے بدلہ لینے کا خیال رہتا ہے۔ وُہ ہمیشہ دُوسروں کو ہانی پہنچانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ وُہ کبھی مِل کر کام نہیں کر سکتے۔ دُنیا میں جتنے جھگڑے ہوتے ہیں۔ وُہ سب سہن شیلتا کے نہ ہونے سے ہوتے ہیں۔ ایک نے اینٹ ماری۔ دُوسرے نے اُس کا جواب پتھر سے دیا۔ ایک نے ایک گالی دی۔ دُوسرے نے دس سُنا دیں۔ پھر پہلے نے بیس اور اسی طرح دُوسرے نے تیس۔ بڑھتے بڑھتے رار بڑھ گئی۔ لاٹھیوں کی نوبت آئی۔ اور ہمیشہ کا دُکھ نا اتفاقی کا بیج بو دیا۔ اور ... کھڑا ہو گیا۔ سہن شیلتا سے یہ ساری خرابیاں دُور ہو سکتی ہیں۔ کسی پرکار کا جھگڑا پیدا نہیں ہو سکتا۔ مگر سہن کرنا بہت کٹھن ہے۔ کمزور آتما والا کبھی دوسروں کے کڑوے بچنوں کو سہن کر ہی نہیں سکتا۔ اس کے لئے بلوان آتما کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہر منش کو چاہیئے۔ کہ اپنی آتما کو بلوان بنائے اور سہن شیلتا جیسے اُتم گُن کو دھارن کرے۔ یہی سب سے بڑا تپ ہے۔ اسی میں دیش اور جاتی کا کلیان ہے۔

لگن پربھو سے لاگی

ہتیشی علاولپوری

لگن پربھو سے لاگی اب تو
من کے اندر ہُوا اُجالا
اوم اوم من گائے میں
نگر نگر جا الکھ جگاؤں
ہو جائیں جو پربھو کے درشن

سوئی قسمت جاگی رے
آلس کی تم بھاگی رے
امر راگ کا راگی رے
بن جاؤں انوراگی رے
نشے میں بڑبھاگی رے

خود کو کھو کر اُنہیں ہتیشی
پاؤں بن کر تیاگی رے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

۲۷ جولائی ۱۹۴۱ء مطابق ۱۲ ساون سمبت ۱۹۹۸ بکرمی

نمبر ۲۸	دیانند ابد ۱۱۷ - آریہ سمبت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲	جلد ۳۷

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام ۵

آریہ سماج کے پہلے اُپدیشک، سنیاسی یا بان پرستھی تھے۔ بلکہ گرہستھی تھے۔ اس کارن پرچار کے مارگ میں ایک اور آپتی اپستھت ہوئی۔ وُہ یہ کہ گرہستھی لگاتار دورہ نہیں کر سکتے۔ ان پر پریوار کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ جسے وُہ بھرمن کرتے ہوئے اچھی طرح نبھا نہیں سکتے۔ اور آریہ سماج میں پرچار کی جو پرتھا پڑ گئی ہے۔ اس کے کارن اُپدیشکوں کا زیادہ تر دورہ پر رہنا لازمی ہے۔ آریہ سماج کے پرادربھاد سے پہلے پرچار کی یہ پرتھا نہ تھی۔ ان دنوں پرچار کی سمستیا آوشیکتا ہیں تو وہاں کے براہمن پوری کر دیا کرتے تھے۔ اور پھر کر پرچار کا کام سنیاسیوں کا سمجھا جاتا تھا۔ آریہ سماج نے پہلی بار پرچار کا کام وسیع پیمانہ پر چلایا۔ اور اس کے لئے اسے گرہستھی اُپدیشک رکھنے پڑے۔ وارشک اُتسووں کی پرتھا بھی پہلے نہ تھی۔ آریہ سماج نے ہی وارشک اُتسو شروع کئے۔ اور چونکہ ایک ایک اُتسو کے لئے کئی کئی اُپدیشک درکار ہیں۔ اور ایک ایک ہفتہ میں کئی کئی جلسے ہوتے ہیں۔ اس لئے اُپدیشکوں کو لگاتار بھرمن کرنا پڑتا ہے۔ جوں جوں جلسے بڑھتے گئے۔ توں توں اُپدیشکوں کا بھرمن بھی بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ گرہستھی اُپدیشکوں کو یہ کام مشکل معلوم ہونے لگا۔ کوئی بھی شخص دیکھ سکتا ہے۔ کہ اس دشا میں گرہستھی اُپدیشک سہانبھوتی کے پاتر ہیں۔ انہیں اپنی دھرم پتنی کی رکشا کرنی ہے۔ اور جب ان کے ہاں کوئی سنتان ہو جائے۔ تو رکشا اور بھی آوشیک ہو جاتی ہے۔ لیکن ان کے لئے دورہ بھی لازمی ہے۔ ایک طرف سبھا مجبور ہے۔ کیونکہ پرچار کی پرتھا ہی کچھ ایسی پڑ گئی ہے۔ کہ عملی طور پر سارا پرچار وارشک اُتسووں تک محدود ہو گیا ہے۔ نہ اُپدیشکوں کو جلسوں سے فراغت ہو۔ اور نہ وہ پرچار کے لئے کہیں جا سکیں۔ دوسری طرف اُپدیشکوں کے لئے یہ مشکل۔ کہ اگر انہیں لگاتار دورہ پر رہنا ہے۔ تو ان کے پریوار کی رکشا کون کرے گا۔ اگر عیسائیوں کی طرح آریہ سماج بھی اپنے اُپدیشکوں کے لئے مشن کمپاؤنڈ بنا دیتا۔ جہاں اُن کے پریوار اکٹھے رہ سکیں۔ تو ان کی رکشا کی ذمہ داری کم ہو جاتی۔ اور اُپدیشک لوگ انہیں چھوڑ کر باہر جا سکتے۔ لیکن دھن ابھاو سے آریہ پرتی ندھی سبھا اُپدیشکوں کے پریواروں کے لئے کوئی نواس استھان نہ بنا سکی۔ اور اس طرح اُپدیشکوں کی یہ مشکل بنی رہی۔ سبھا کی حالت میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ وارشک اُتسو نہ ہوں۔ تو دھن نہیں آتا۔ اور دھن نہ ملے۔ تو اُپدیشک نہیں رکھے جا سکتے۔ جس سے اُتسووں دوارا جو تھوڑا بہت پرچار

ہے۔ اس کے بھی بند ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ایک طرح سے یہ ایک دائرہ سا بن گیا ہے۔ کہ جلسے ہوں۔ تو اُپدیشک رکھے جا سکیں۔ اور اُپدیشک ہوں۔ تو جلسے ہو سکیں۔ نہ اتنا دھن آتا ہے۔ کہ جلسوں کے علاوہ بھی پرچار کرایا جا سکے۔ اور نہ کوئی نیا تجربہ کیا جا سکتا ہے۔ باوجود اس کے کئی تجربے ہوئے۔ ورتمان پرچار پرنالی کے متعلق آریہ سماج میں دیر سے اسنتوش پایا جاتا ہے۔ ایک طرف اُپدیشک یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ وُہ گرہستھی ہوتے ہوئے اتنا دورہ نہیں کر سکتے۔ جتنا ان سے کروایا جاتا ہے۔ دوسری طرف آریہ سماجیں اسنتشٹ رہتی ہیں۔ کہ اس *Hurricane* (اندھیری) پرچار سے کچھ نہیں بنتا۔ اُپدیشک لوگ ایک دو دن کے لئے آتے ہیں۔ بعض صورتوں میں ایک دو گھنٹوں کے لئے۔ اور ویاکھیان دے کر چلے جاتے ہیں۔ ان کا ستھانیہ آریہ سماجیوں سے کوئی سمبندھ پیدا نہیں ہوتا۔ نہ وُہ ان کے جیون کا اُدھار کر سکتے ہیں۔ شہر کے دوسرے پرتشٹت سجنوں سے بھی ان کا سمپرک نہیں ہوتا۔ اس لئے ان کے اُپدیشوں کا پربھاو چِرستھائی نہیں ہوتا۔ اُپدیشکوں کی شکایات کو دور کرنے کے لئے کئی اُپائے سوچے گئے۔ اور یہ نیم بنایا گیا۔ کہ انہیں ماس میں بیس دن سے زیادہ بھرمن نہ کرنا پڑے۔ ان بیس دنوں میں بھی انہیں لازمی طور پر پنشن ہیڈ کوارٹر پر آنے کی اجازت ہو۔ یہ تجربہ بھی کیا گیا۔ کہ اُپدیشکوں کا کشیتر سیمت کر دیا جائے۔ انہیں بہت دور نہ جانا پڑے۔ ان کے لئے ایک یا دو ضلع مقرر کر دیئے جائیں۔ جن میں وہ بھرمن کریں۔ آریہ سماجوں

کی شکایات کو دور کرنے کے لئے منڈلوں کی پرتھا جاری کی گئی۔ وہاں اُپدیشک رکھے گئے۔ اور وشیش پرانت ان کے سپرد کیا گیا۔ یہ تجربہ ایک سے زیادہ بار کیا جا چکا ہے۔ لیکن سپھل نہیں ہوا۔ اس کا ایک کارن تو یہ ہے۔ کہ جب جلسوں کا موسم آتا ہے۔ تو سب نیم ٹوٹ جاتے ہیں۔ تمام اُپدیشک چاہے وُہ کہیں بھی ہوں، جلسوں پر منگانے پڑتے ہیں۔ اور تب بھی وُہ کام پورا نہیں ہوتا۔ ہر کوئی جانتا ہے۔ کہ اُتسووں کے بھی موسم ہیں۔ جلسے عام طور پر موسم بہار میں ہوتے ہیں۔ جبکہ نہ زیادہ گرمی ہو۔ اور نہ زیادہ سردی۔ سوائے پہاڑوں کی سماجوں کے گرمیوں میں آریہ سماجوں کے جلسے نہیں ہوتے۔ دن کو اتنی گرمی ہوتی ہے۔ کہ لوگ ویاکھیان سننے کو نہ آتے ہیں۔ اور نہ ہی آرام سے بیٹھ سکتے ہیں۔ ویاکھیان سننا تو دور رہا۔ اور پہاڑوں کی سماجیں اتنی نہیں۔ کہ جلسوں کا بوجھ بٹا سکیں۔ جن دنوں سخت سردی ہو۔ ان دنوں بھی جلسے نہیں ہوتے۔ زیادہ تر جلسے فروری سے اپریل کے وسط تک ہوتے ہیں۔ ان تین ساڑھے تین مہینوں میں سینکڑوں جلسے بھگتانے ہوں۔ تو یہ سہج سمجھ میں ہے۔ جب ایک ایک سپتاہ میں کئی کئی اُتسو ہوں۔ جن سبھا کا منتری رہا ہوں۔ اور اس کے ساتھ پرچار کا ادھشٹھاتا بھی۔ اس لئے جانتا ہوں۔ کہ ایک سپتاہ میں کتنے کتنے اُتسو ہوتے ہیں۔ ان اُتسووں کو سپھل بنانے کے لئے سبھا کی ساری شکتی لگ جاتی ہے۔ نہ صرف وُہ اپنے سب اُپدیشکوں کو اس کام میں لگا دیتی ہے۔ بلکہ بہت سے اویتنک اُپدیشکوں سے بھی پرارتھنا کرنی پڑتی ہے۔ اور انہیں

پروگرام دینا پڑتا ہے۔ کبھی ادھشٹھاتا کو یہ گوارا نہیں ہو سکتا۔ کہ سبھا کا کوئی اُپدیشک منڈل میں بیٹھا رہے۔ اور کبھی آریہ سماج کا اُتسو بگڑ جائے۔ اور اُسے گوارا ہو بھی۔ تو آریہ سماجیں اُسے اس بات کی اجازت کب دینے لگیں۔ ہر ایک آریہ سماج اتنی اُدار نہیں کہ سبھا کی کٹھنائیوں کو انوبھو کرتے ہوئے اُپدیشک نہ پہنچنے کے لئے اسے معاف کر دینے کو تیار ہو۔ بعض آریہ سماجیں تو نہایت سخت ہوتی ہیں۔ اور ایک بھی اُپدیشک یا بھجنیک ان کی خواہش کے مطابق نہ پہنچے۔ تو ویدپرچار کا روپیہ روک لیتی ہیں۔ سبھا منتری کو نہ صرف یہ دیکھنا ہوتا ہے۔ کہ پرانت میں پرچار ہو۔ بلکہ یہ بھی۔ کہ آریہ سماجیوں کے وارشک اُتسو گت ورشوں کی اپیکشا ادھک ہوں۔ اور ویدپرچار فنڈ کے لئے دھن بھی ادھک آئے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ ویدپرچار فنڈ کے لئے سب نیم شتھل کرنے پڑتے ہیں۔ اور جو بھی نیا پروگرام بنایا جاتا ہے۔ وُہ اس چٹان سے ٹکرا کر چور چور ہو جاتا ہے۔ منڈل پرتھا کے راستہ میں ایک اور کٹھنائی بھی اُپستھت ہوئی ہے۔ وُہ یہ کہ اگر کوئی اُپدیشک سرو پریہ ہو۔ اور اس کے ویاکھیانوں کی مانگ ہو۔ تو اسے کسی وشیش پرانت میں بیٹھ کر کام کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ آریہ سماجیں سبھا کو اس بات کی اجازت ہی نہیں دیتیں۔ کہ وُہ کسی ایسے اُپدیشک کو کسی پرانت وشیش میں لگائے۔ اور جو اُپدیشک اچھے نہیں یا جن کے ویاکھیانوں کی مانگ نہیں۔ انہیں پرانت وشیش کے لوگ بھی نہیں چاہتے۔ وہاں کی آریہ سماجیں سبھا سے کہتی ہیں۔ کہ اس اُپدیشک کو کسی اور جگہ بھیج دو۔ سبھا کے ہر ایک اُپدیشک کی مانگ نہیں۔ کسی کی کم ہے۔ اور کسی کی زیادہ۔ کسی کی عملی طور پر بالکل نہیں۔ لیکن سبھا کے لئے ان اُپدیشکوں کو بھی علیحدہ کرنا مشکل ہے۔ نتیجہ یہ کہ ایسے نہ صرف ان کے دن کا حرج ہوتا ہے۔ بلکہ ان کے مارگ ویہ کا بھی جس سماج میں وُہ جاتے ہیں۔ وہاں کے ادھیکاری لوگ لجا سے ان کا ویاکھیان تو کرا دیتے ہیں۔ لیکن ایسے سمیہ میں جبکہ شروتا کم ہوں۔ کچھ تو وُہ پہلے ہی اچھے ویاکھیاتا نہیں ہوتے۔ اس پر جب شروتا بھی کم ہوں۔ تو ان کی طبیعت اور بھی بجھ جاتی ہے۔ ان کا اُتساہ کم ہو جاتا ہے۔ اور ہم سبھا اور سماج کے لئے اور بھی کم اپیوگی ہو جاتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

کرشن

۲۳ جولائی

جنگ کا رنگ

جرمن روسی جنگ جرمنوں کا دعویٰ ہے۔ کہ انہوں نے سٹالن کے بیٹے کو گرفتار کر لیا ہے۔ ادھر روس کی منظم مزاحمت ختم ہو چکی ہے۔ ۲۲ جولائی کی صبح کو ماسکو پر دو سو جرمن ہوائی جہازوں کا پہلا ناکام حملہ ہوا۔ جو ۵ گھنٹے جاری رہا۔ اطلاع ہے۔ کہ انقرہ میں مقیم جرمن سفیر وان پاپن نے غیر جانبدار ممالک کے ذریعہ برطانیہ کو صلح کی شرائط پیش کر دی ہیں۔ بی بی سی کی خبر ہے۔ کہ ماسکو سے ۱۵۰ میل پر جرمنوں اور روسیوں میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جرمن فوجیں روس میں ۴۰۰ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ جس سے بحیرہ بالٹک میں روسی بیڑے کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جرمن فوجیں لینن گریڈ اور ماسکو کی طرف کوچ کر رہی ہیں سٹالن لائن کے مشرقی حصے پر بھی حملے شروع ہو گئے ہیں۔ جرمنوں کے دعوے کے مطابق بحیرہ اسود سے لینن گریڈ کے محاذ تک روسی فوجیں پسپا ہو رہی ہیں۔ مگر یوکرین کی راجدھانی پر ابھی روسیوں کا قبضہ ہے۔ گذشتہ ہفتہ میں۔ گذشتہ ہفتہ میں برطانوی بمباری سے محوری طاقتوں کے ۵۵ ہزار ٹن جہازوں کا نقصان ہوا ہے۔ روسیوں نے رومانیہ میں دو لاکھ ٹن پٹرول تباہ کر دیا ہے۔ سٹالن نے محکمہ فوج خود سنبھال لیا ہے۔ بارش کی وجہ سے جرمنوں کے راستہ میں مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ میجر ایلین ٹرے کے اندازہ کے مطابق جرمن فوجوں نے ایک ماہ میں روس میں ساڑھے تین سو میل پیشقدمی کی ہے۔ بحیرہ بالٹک میں جرمنی اور روس کے جنگی جہازوں میں جنگ ہو رہی ہے۔ بسریبیا کے تمام اہم مقامات پر جرمنوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ ۲۲ دن کی لڑائی میں ۲۰ لاکھ اشخاص ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔

برطانیہ امریکہ برطانیہ کو ساڑھے بیالیس کروڑ ڈالر قرض دیگا۔ ٹوکیو کی خبر ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ ہند چینی پر حملہ کرنے والے ہیں۔ برطانیہ پر حملہ کیلئے وسیع پیمانہ پر تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ہٹلر اچانک چڑھائی کریگا۔ بریسٹ پر فوجیں جمع کی جا رہی ہیں۔ ہٹلر اور مسولینی میں مشورے ہو رہے ہیں۔ امریکہ کے صدر روزویلٹ کا خیال ہے۔ کہ امریکہ پر حملہ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ امریکن ریاست ٹیکساس ۱۳۰۰۰۰ ٹن تیل برطانیہ کو مفت دے گی۔

جاپان میں عام لام بندی شروع ہو گئی ہے منگولیا کے نزدیک فوجوں کی نقل و حرکت سے نتیجہ نکالا جا رہا ہے۔ کہ جاپان روس پر چڑھائی کرے گا۔ جاپان کو خدشہ ہے۔ کہ برطانیہ روس اور امریکہ محوری طاقتوں کے خلاف متحد ہو جائینگے۔ جاپان نے سنگاپور پر حملہ کیا۔ تو برطانیہ اور امریکہ مقابلہ کریں گے۔

مختصر ضروری نوٹ

ستیاگرہ بلیدان سمارک دوس

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے ادیش دیا ہے۔ ۷ اگست کو حیدر آباد ستیاگرہ میں بلیدان دینے والے ویروں کا سمرتی دوس منایا جائے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ آریہ سماجیں یہ دن سماروہ پوروک منائیں گی۔

رکشا بندھن

۷ اگست کو رکشا بندھن ہے۔ انتر راشٹریہ پرستھتی کا تقاضا ہے۔ کہ ہم اس تہوار کی اہمیت کو سمجھیں نہ صرف سنگٹھت ہوں۔ بلکہ مضبوط بھی۔ تاکہ آتم رکشا کے ساتھ ساتھ استری، گئو، براہمن اور وید — ان کی رکشا کی ہم میں شکتی پیدا ہو۔

ایگزیکٹو کونسل میں توسیع

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کا اعلان ہو گیا۔ مزید پانچ نشستوں کو اس طرح پر کیا گیا ہے۔ سر ایچ۔ پی مودی ممبر سپلائی۔ سر اکبر حیدری ممبر اطلاعات۔ ڈاکٹر راگھویندر راؤ ممبر سول ڈیفنس۔ ملک فیروز خاں نون ممبر لیبر۔ مسٹر ایم۔ ایس اینے سمندر پار کے ہندوستانیوں کے محکمہ کے ممبر ہونگے۔ سر ظفر اللہ اور سر گرجا شنکر باجپئی جو نئے عہدوں پر جا رہے ہیں۔ کی جگہیں سر سلطان احمد اور مسٹر این۔ آر سرکار کو مل جاویں گی۔ ایگزیکٹو کونسل کی توسیع کے متعلق مہاتما گاندھی کی رائے ہے۔ کہ اس سے کانگرس کا مطالبہ پورا نہیں ہوا۔ اور اس کی وجہ سے کانگرس کی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی۔

ہندوستان اور برہما میں معاہدہ

برہما میں ہندوستانیوں کے داخلہ اور رہائش کی پابندیوں کے متعلق برہما اور ہندوستان کی حکومتوں میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کا اعلان ۲۱ جولائی کو کیا گیا۔ اس کی رو سے آئندہ کوئی ہندوستانی پاسپورٹ کے بغیر برہما میں داخل نہ ہو سکیگا۔ ہندوستانی بلا اجازت برہمی عورتوں سے شادی نہ کر سکیں گے۔ رہائش کے لئے حکومت برہما سے اجازت لینی ہو گی۔ اور بھی دو قسم کے اجازت نامے ہونگے۔ یہ معاہدہ یکم اکتوبر سے عمل در آمد شروع ہو گا۔

۲۷ جولائی کو لوہارو پروٹسٹ ڈے

لوہارو دربار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے سمجھوتہ کر کے اس سے پھر گیا۔ اس نے وہاں کے آریہ سماجیوں کے خلاف چل رہے مقدمات کی پیروی کے لئے وکیل پیش کرنیکی بھی اجازت نہیں دی۔ اس سلسلہ میں رائے بہادر بدری داس پردھان سبھا نے آریہ جگت سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ۲۷ جولائی کو لوہارو پروٹسٹ ڈے منائے اور اس کے اس رویہ کیخلاف آواز بلند کرے۔

ریاست لوہارو میں ستیاگرہ؟

لوہارو دربار نے اپنے رویہ سے ثابت کر دیا ہے۔ آریہ سماجیوں کو شہریت اور دھرم پرچار کے عام اور ابتدائی حقوق دینے کو تیار نہیں۔ اس لئے بجا طور پر آریہ سماجیں مطالبہ کر رہی ہیں۔ کہ ریاست سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے ستیاگرہ شروع کیا جائے۔ اسے ایک ہفتہ کا آخری الٹی میٹم دے کر دیکھ لیا جائے۔ اگر وہ مطالبات مان لے۔ تو بہتر۔ ورنہ دھارمک آزادی کی دوسری جنگ کا اعلان کر دیا جائے۔

پنجاب میں کو ایجوکیشن کا ناکام تجربہ

حکومت پنجاب نے اپنی سالانہ میونسپل ایڈمنسٹریشن رپورٹ میں تسلیم کیا ہے۔ کہ پنجاب میں کو ایجوکیشن کا تجربہ ناکام رہا ہے۔ اگر حکومت اب بھی کو ایجوکیشن کا خاتمہ نہ کرے۔ تو اسے ہٹ اور مغرب کی اندھی تقلید کے سوائے کیا کہا جائے گا؟

آنند کا ”دھوکہ“

”پرکاش“ ۱۳ جولائی کے پرچے کے لیڈنگ آرٹیکل میں لکھا تو یہ تھا۔ کہ گوروکل میں انگریزی کے کورس وہی ہیں۔ جو کالجوں کے ہیں۔ پائے ہیں۔ مگر ”آنند“ نے پرکاش کے اس مضمون سے ایک اقتباس اس ڈھنگ سے شائع کیا ہے۔ جس سے یہ معلوم ہو۔ کہ گوروکلوں کا تمام نصاب ہی کالجوں اور سکولوں جیسا ہے۔ اس ”دھوکہ“ پر اُسے نادم ہونا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی آریہ گزٹ کو بھی جو ”آنند“ کے اس دھوکہ میں شامل ہے۔ کیونکہ اس نے دیدہ دانستہ آنند کا غلط [illegible] نوٹ شائع کیا ہے۔

تازہ مختصر خبریں

— جاپان کا ہند چینی پر مکمل فوجی قبضہ ہو گیا ہے۔
— ماسکو پر جرمن بمباروں نے ہزاروں آگ بم گرائے۔
— جاپان سائبیریا پر حملہ کرنیوالا ہے؟
— لینن گراڈ، ماسکو اور کیف کی طرف جرمن فوجوں کی پیشقدمی جاری ہے۔
— ہٹلر روس سے فارغ ہو کر برطانیہ پر حملہ کریگا۔
— ماسکو میں سٹالن کی رہائش گاہ کے قریب بموں کے ایک درجن دھماکے ہوئے۔
— ۳۰ اگست کو لائل پور میں تاجروں کی [illegible] کانفرنس ہو گی۔
— انگلینڈ میں ۲۵ سے ۳۱ سال والی عورتوں کو فوج میں بھرتی کیا جائے گا۔
— بلغاریہ بھی جنگ کا اعلان کرنے لگا ہے۔
— ۲۲ جولائی کی رات کو پولیس نے دیال باغ آگرہ کے کوارٹروں پر چھاپہ مار کر ایک سکھ دھرم دیر کو گرفتار کیا ہے۔ جس کے قبضہ سے ایک بیس سالہ لڑکی برآمد ہوئی۔ علاوہ ازیں دھرم ویر کے پاس دو پستول چھپے ہوئے اور ایک سی۔ پی کی عورت کو بھی گرفتار کیا ہے۔
— ۲۲ جولائی کی صبح کو نہر سویز پر بمباری ہوئی۔
— حکومت ہند کے اعلان کے مطابق ہندوستانی مزدور برما نہیں جا سکتے۔
— ۲۴ اور ۲۵ جولائی کی رات کو شام کے [illegible] بجے سے صبح ۵½ بجے تک لاہور میں بلیک آؤٹ [illegible]
— سر اکبر حیدری کی جگہ نواب چھتاری کو حیدرآباد کا وزیر اعظم مقرر کیا جائے گا۔
— لوہارو میں آریہ سماجیوں کے مقدمات کی کارروائی کو دیکھنے کیلئے مسٹر [illegible] پہنچے۔ ریاست نے اُن کو باہر نکال دیا۔
— دینانگر میں آریہ سماج کے زیر اہتمام ۹ [illegible] کو شتانت کیا گیا ہے۔

دو آریہ کنیاؤں کی ضرورت

(۱) ایک ۱۸ ورشیہ، سندر، سوستھ اور ماسک [illegible] روپیہ کی پریکٹس والے آریہ انکم ٹیکس وکیل کے لئے ایک سندر، سوستھ اور پڑھی لکھی [illegible] آریہ کنیا کی ضرورت ہے۔ اور (۲) ایک [illegible] ورشیہ، سندر، سوستھ اور ماسک [illegible] کی آمدنی والے شدھ شدہ عیسائی [illegible] ور کے لئے ایک انگریزی جاننے والی پڑھی لکھی [illegible] ضرورت ہے۔ پتہ: دیوان [illegible] انکم ٹیکس [illegible] دھن گر داس مرچنٹ [illegible] ماناشٹریٹ، باڑی [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اسلامی دُنیا

قران میں صرف ایک نکاح

دین اسلام پر ایک بڑا اعتراض جو نکاح سے متعلق ہوتا ہے۔ وُہ محض قران کے غلط ترجمہ اور مسلمانوں کے بہ نکاح حلال سمجھ لینے کی وجہ سے ہے۔ ورنہ فی الحقیقت قران ایک ہی شادی کو دھرم کے مطابق بتاتا ہے۔ اور وُہ بھی اس نکاح کو جو قول وقرار (ویدک ریتی) پر مبنی ہو۔ اس کو پڑھکر ہندُو مسلمان کچھ تعجب تو ضرور کریں گے۔ لیکن یقیناً محض ذرا سے غور کرنے پر وُہ میرے ساتھ اتفاق کریں گے۔

سورۃ النسا میں عورتوں کے حقوق کی مساوات کو نہایت عمدگی سے واضح کیا گیا ہے۔ اور شروع میں ہی کہا ہے کہ ڈرو خدا سے جس نے تمہیں ایک ہی مادہ سے پیدا کیا ہے"۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ مرد اور عورت دونوں میں مساوات سمجھو۔ آگے کہا ہے۔ اس مادہ سے نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیے اس سے خُدا نے بہت سے مرد اور عورت دُنیا میں پھیلا دیئے۔ اس لئے خدا سے ڈرو! اور رحموں (گربھاشئے) کے متعلق پرہیزگار رہو۔ یعنی سوائے پیدائش اولاد کے شہوانی جذبات کا تعلق نہ رکھو۔ یاد رکھو! تم سے خدا باز پُرس کرنیوالا ہے۔ اسی طرح یتیم لڑکیوں کے مال کو بدل لینے یا خورد بُرد کر لینے سے منع کر کے تیسری آیت میں لکھا ہے۔ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ۔

اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اگر یہ اندیشہ ہو۔ کہ یتیم لڑکی کو برابری کا درجہ نہ دے سکو گے۔ تو حسب خواہش دو دو۔ تین تین چار چار عورتوں سے نکاح کر لو۔ بس اسی چار کے لفظ سے چار نکاح کا جواز اخذ کیا جاتا ہے۔ لیکن درحقیقت مطلب یہ ہے۔ کہ اگر یتیم لڑکی سے نکاح کر کے کل کو اس سے حقارت' بُرا سلوک کرنا ہو۔ کہ ہم کہاں اور یہ ہیچ کہاں۔ تو یتیم سے شادی نہ کرو۔ خواہ دو تین یا چار اور عورتوں سے نکاح کر لو۔ گویا ایک سے زیادہ شادی کرنا بھی گُناہ ہے۔ دو ہو یا تین یا چار۔ لیکن یہ گناہ اتنا بڑا نہیں۔ جتنا یتیم لڑکی سے بیاہ کر کے بعد میں اسے مساوی حق نہ دینے میں ہے۔ یہ امر اگلے الفاظ سے بالکل صاف ہے:

فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

"پھر اگر یہ خیال ہو۔ کہ اس میں انصاف یا دھرم نہیں۔ تو ایک سے ہی نکاح کرو۔ یعنی اس سے جو قول وقرار سے تمہاری پتنی بنے۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

افغانستان میں آریہ تہذیب کے نئے آثار

(از مہتہ جیمنی جی۔ بی۔ اے۔ ویدک مشنری)

اُنیسویں صدی کے ابتدا میں ایک انگریز مسٹر برنس کو شوق پیدا ہُوا۔ کہ وُہ افغانستان میں جا کر ہندوؤں کے قدیم مندروں کی کھوج کرے۔ چنانچہ اس نے ۱۸۳۳ء میں اپنا سفر شروع کیا۔ اپنے سیاحت نامہ میں وُہ لکھتا ہے۔ کہ بامیاں کے مندر حضرت محمدؐ صاحب سے بھی پہلے زمانہ کے ہیں۔ بلکہ ضحاک کے زیر سلطنت کافروں کا اس مُلک پر قبضہ تھا۔ جو کہ حضرت عیسےٰ سے بھی پہلے کا زمانہ ہے۔ تب سے چلے آتے ہیں۔ اس نے بہت مصائب اور تکالیف برداشت کر کے کئی ستوپوں کی اس نے تفتیش کی، جو کابل اور جلال آباد کے علاقہ جات میں پائے گئے۔ اس نے قدیمی سکّہ جات کے صندوقچے برآمد کئے۔ اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے خرچ پر تیس ہزار سکّہ جات یُونانی ستھین ہندُو ساسانی اور مسلمانی فراہم کر لئے جو موضع بیگرام سے دستیاب ہُوئے۔ اس کی دریافت کے نتائج ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کے رسالہ میں ۳ جلدوں میں درج ہیں۔ پیرولسن صاحب نے انہیں ایک علیحدہ کتاب کی شکل میں طبع کر دیا۔ پھر ڈاکٹر ہونگ برگ نے جلال آباد کے علاقہ میں کھُدائی کا کام کرایا۔ اور لفٹیننٹ ولنیشر صاحب جو افغانوں کی قید میں پڑ گیا تھا۔ اس نے بامیاں کی گپھاؤں کا معائنہ کیا۔ اور اسے ایک کتاب کی شکل میں شایع کیا۔ جس کا نام رکھا " کابل میں جنگی کام اور افغانوں کی قید"۔ آخر ایک انگریز نامہ نگار جنگ افغانستان ولیم سمسن نے جلال آباد کی غاروں اور ستوپوں کا معائنہ کیا۔ اور رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے رسالہ ۱۸۸۱ء میں کچھ بیانات۔ تصویرات اور نقشہ جات شایع کئے۔ اب سرکار افغانستان نے ایم فوچیر کے ساتھ معاہدہ کر کے فرانس کو تیس سال کے لئے کھُدائی کے کام کا ٹھیکہ دے دیا۔ اور انہوں نے بامیاں کے حالات پر پوری روشنی ڈالی ہے۔ ابھی تک ایک پہاڑی گپھا برآمد ہُوئی ہے۔ جس کے بیچ میں ایک گول آہنی چکر لگا ہُوا ہے۔ جس کے چاروں طرف تلوار لٹک رہی ہے۔ وُہ برابر دن رات گھوم رہا ہے۔ نہ معلوم کہاں اندر مشین لگی ہُوئی ہے۔ جو بجلی کے پنکھے کی طرح اسے حرکت دے رہی ہے۔ ہر چند نگر میں اب تک مسلمان سرپرست کہا رکھتے ہیں۔ قندھار میں ایک پہاڑ کا نام شوپولافی ہے۔ جو شو بھولا کا بگاڑ معلوم ہوتا ہے۔ یہاں بھی ایک گپھا ہے۔ جو ہندوؤں کی فنِ سنگتراشی کا تجربہ روز گار ہے۔

یہ مقام افغانستان کے تمام ہندوؤں کا تیرتھ ہے۔ اب تک افغانستان میں کئی مقامات پر ہندو لوگ آباد ہیں۔ گپھا کے اندر ایک تالاب ہے۔ جہاں ہندو لوگ جا کر اشنان کرتے ہیں۔ وہاں سفید پتھر کی گائے کی مورتی بنی ہُوئی ہے۔ یاتری لوگ اس کے گرد پرکرما کرتے ہیں۔ اور اس کے درشن کرنا بھی پُن سمجھتے ہیں۔ اس گپھا میں پتھر کے تراشیدہ مکان بھی ہیں۔ ہر نمونہ کی (باقی صفحہ ۱۱ پر)

یادِ رفتگاں

سورگیہ ماتا گوردیوی جی

ماتا گوردیوی شریمان لالہ دامودر داس جی۔ پردھان دیانند سیوا سدن جلالپور جٹاں کی دھرم پتنی اور سورگ باشی مہاشہ ناتھ جلالپوری (ایڈیٹر پرکاش) کی ماتا ایک آدرش آریہ دیوی تھیں۔ آپ کی شکشا اور جیون چرتر سے نشٹ چارکا پھل سوروپ مہاشہ ناتھ جلالپوری اور اُن کے بھراتا گن آریہ سماج اور آریہ جاتی کی سیوا میں نمگن ہیں۔ ماتا جی کی آیُو ۹۰ ورش تھی۔ بال کال موضع فتح پور اور یوبن اوستھا جلالپور جٹاں میں گذار کر بردھ اوستھا لاہور میں ہی دتیت کی۔ شریر پر انیک بار کشٹ اور دُکھ اٹھائے۔ سنتان کی پالنا اور شکشا۔ اُپدیش، نگرانی اور راہنمائی بہت اُتم ریتی سے کی۔ ساری عمر میں سادہ جیون اور ستوچھ بھوجن سودیشی پوشش، مدھر بانی دوارا پریوار کی، سمبندھیوں کی سہائتا کی۔ ساس سُسر کی سیوا۔ پتی پُتروں۔ پوتروں کی جیون اور بیوہار کا پربندھ اپنے پریشرم سے گرہستھ کا سنچالن اد بھت تھا۔ آپ کے تین بھراتا لالہ گوبند رام مل فتح پوری۔ لالہ دولت رام بی۔اے ایل۔ایل۔بی۔ گجراتی۔ لالہ تاراچند چڈہ جلال پوری سورگباش ہو چکے ہیں۔ لالہ رام چند جی چڈہ والد بزرگوار لالہ امرناتھ جی اینڈ سنز نسبت روڈ لاہور بہ اد رخورد زندہ ہیں۔ مہاشہ ناتھ جلال پوری جرنلسٹ مصنف۔ مباحث۔ ادیب اور ودیا کھیاتا تھے۔ آریہ سماج کی سیوا میں ہی ساری آیُو دتیت کی۔ وید منتروں کا اُردو ترجمہ لاہوری اخباروں کی زینت بنتا رہا۔ بیسیوں ٹریکٹ لکھے۔ ماتا گوردیوی کے باقی پُتر مہاشہ بلدیو ورما جلال پور جٹاں۔ آپ سدا چار کانگرس اور سودیشی بھگتی پریمی ہیں۔ مہاشہ سکھدیو ورما جلال پوری اینگلو ویدک ہائی سکول لاہور کے ادھیاپک ہیں۔ مہاشہ واسدیو ورما سمسادک آریہ بھاشا ماسک پتر شانتی لاہور بھی سانتیہ سیوی مجنتی پُرش رہتی۔ آریہ سبھا سد سجن پُرش ہیں۔

(بلونت ورما)

"پرکاش" دوارا آریہ سماجی بننے والے بھائی اپنی کہانی لکھکر بھیجنے کی کرپا کریں۔ کہ وُہ کیسے، کب اور کہاں پرکاش سے پرچت ہُوئے۔

موسم گرما اور برسات میں
اصلی
جہاز مارکہ کپڑے
استعمال کریں
مُفید اور فائدہ مند ثابت ہونگے

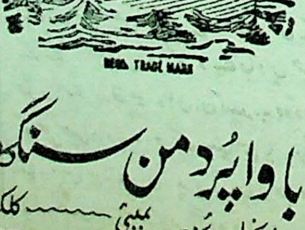

باوا پُردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچائے:۔ بمبئی ــــ کلکتہ ــــ دہلی ــــ لاہور ــــ کوئٹہ

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج اور وارشک اُتسووں کی اُنتی کے کچھ سادھن

از مہاشہ گوربرشاد جی آریہ سیوک۔ علاول پور (جالندھر)

(۱) سنیاسی مہاتما اپنے سنرشپدیشوں کے ساتھ جہاں بھی وہ جاویں۔ یہ دیکھیں۔ کہ آیا اس جگہ کوئی آریہ سجن ایسا بھی ہے۔ جو کہ بانپرستھ یا سنیاس لینے کے قابل ہے۔ اُس کے گرہستھ کے سب کام ختم ہو چکے ہیں۔ یدی کوئی ہو تو اُس سے بات چیت کر کے زور دے کر بھی پریرت کیا جاوے۔ زور اُس سے بانپرستھی یا سنیاسی بنایا جاوے۔ اگر اُس کا کچھ کام باقی ہے۔ تو اُس کو ایک سال کا وقت دیا جاوے۔ یا اُسکا باقی ماندہ کام اُس جگہ کے آریوں کے سپرد کر دیا جاوے۔ غرضیکہ سب سے زیادہ ضرورت اس وقت زیادہ سے زیادہ بانپرستھیوں اور سنیاسیوں کو پیدا کرنیکی ہے۔ جو پرچار کا پربھاؤ گنگوے جلسیں میں پڑتا ہے۔ گرہستی جلسیں میں نہیں پڑتا۔ ایک گرہستی اُپدیشک وِدوان بہت ہی اچھا پربھاؤ شالی ویاکھیان دیتا ہے۔ اُس میں اتنی شردھا نہیں ہوتی۔ جتنی کہ سادھارن بولنے والے سادھو کے وچنوں کے پرتی ہوتی ہے۔ خاص کر استریوں کے پرچار میں۔

۲۔ وارشک اُتسو۔ ہر ایک بانپرستھی یا سنیاسی مہاتما کو ایک ایک تحصیل دی جاوے۔ جن کا پروگرام ایک ایک جگہ ایک ایک ماہ کا لگا دیں۔ جس جگہ بھی یہ مہاتما جاویں پہلے اُس جگہ کے آریہ سماج مندر کی صفائی کرا دیں۔ سفیدی کرا دیں۔ وید منتروں سے سسشوبھت کریں۔ سبھا کی طرف سے ان کے پاس موٹو و پشتکیں و آسن ہونے چاہئیں۔ مندر اصل مندر معلوم ہو۔ کسی گرہستی کا گھر معلوم نہ ہو۔ ۴ بجے صبح مہاتما جی اُٹھیں۔ اور رات کو پورے ۱۰ بجے سو جاویں۔ لوگوں کو پریرت کریں۔ کہ ۵ بجے سے ۷ بجے تک آریہ سماج مندر میں آ کر اشنان سندھیا۔ اوم جاپ۔ گایتری جاپ۔ سوادھیائے اپنے اپنے آسنوں پر بیٹھکر کریں۔ ۷ بجے سے ۸ بجے موسم کے مطابق روزانہ ہون یگیہ دعملت پربھو بھگتی کے بھجن گاویں۔ اور ۸ سے ۹ بجے تک دھرم اُپدیش کریں۔ پھر بعد دوپہر ۲ سے ۵ بجے تک شنکا سمادھان و سوادھیائے کا پروگرام رکھا جائے۔ ہر ایک نرناری کو پریرت کیا جاوے۔ کہ مندر میں آ کر اپنے اپنے آسن پر بیٹھکر اپنی اپنی پستک کا سوادھیائے کریں۔ جو کہ مہاتما جی کی طرف سے دی گئی ہو یا اپنی ہو۔ جو اُس میں شنکا ہو مہاتما جی پریم سے اُس کا سمادھان کرا دیں۔ اور مہاتما جی کہیں۔ کہ یہ پستک پڑھو۔ سدھانتوں کی کتابیں پڑھنے پر زور دیں۔ شام کے ۵ سے ۷ بجے تک

شنکا سمادھان کا سمہ ۵ سے ۷ بجے تک باہر جا کر اور کام کاج کے بعد ۷½ بجے سے ۸ بجے تک ملکر سندھیا آرتی۔ پھر رات کو ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک کتھا۔ آریہ سدھانتوں کا پرچار۔ ایسے روزانہ پروگرام ہو۔ ساتھ ساتھ سب آریوں سے پریچت ہوتے جاویں۔ سب کو پریم پاتر بنا دیں۔ پھر اچھے اچھے بھلے سوبھاؤ والے پورانکوں سے بھی ملیں۔ اُن کو بھی پریم پاتر بناویں۔ مندر میں آنے کے لئے پریرت کریں۔ ایسے نگر کی تمام استریاں و پرش مندر میں آنے لگ جاویں گے۔ کتھا کی شیلی میٹھی ہو۔ دل دُکھانے والی نہ ہو۔ اچھے ڈھنگ سے کھنڈن کریں۔ جو کہ دوسروں کو میٹھا لگے۔ دوسرے کے بن کر اُس کے سدھانت کا کھنڈن کریں۔ وہ بھی تھوڑا تھوڑا کر کے۔ آخری ایک دو دن اُتسو کی شکل بن جاوے۔ یگیہ کی پورن آہوتی بڑے سمارو سے ہو۔ خوب باجے بجیں۔ بھجن کیرتن ہو۔ انیادی۔ ایسے ایک ماہ کے پرچار سے ضروری ہے۔ کہ وہاں کی آریہ سماج کی حالت اچھی ہو جائے۔ وہاں کے سبھاسد عملی جیون میں آ جاویں۔ ایک بادھا ہو گی۔ کہ ایسے ایک سادھو مہاتما اپنی تحصیل میں صرف ۱۲ جگہ ہی پرچار کر سکیں گے۔ میری سمجھ میں سنفائی روپ میں اگر ایک سال میں ۱۲ جگہ کی سماجیں بھی پکی ہو جاویں۔ درڑھ پاؤں پر کھڑی ہو جاویں۔ تو بہت ہی اچھا ہے۔ جتنے بھی زیادہ سے زیادہ بانپرستھی و سنیاسی نکلیں۔ اُتنا ہی پرچار کشیتر کم کیا جا سکتا ہے۔ تحصیل میں دو دو رکھے جا سکتے ہیں۔ نئے سنیاسیوں یا بانپرستھیوں کو سوادھیائے کرا کر کسی دوسری تحصیل میں لگا دیا جاوے۔ جب تک سارا زور بانپرستھی و سنیاسی نکالنے میں نہیں لگیگا۔ تب تک آریہ سماج کا کچھ بھی نہیں بن سکتا۔ مجھ جیسا ان پڑھ بانپرستھی روپ میں گورُوکل یا آریہ ودیالیہ کا چپڑاسی ہو۔ مجھ سے زیادہ پڑھا ہوا بانپرستھی کلرک ہو۔ ایسے ہی اُپدیشک۔ ہائے رُوپیہ ہائے روپیہ کی آواز نہ اُٹھے۔ کام لگن سے ہو۔

۴۔ اگر کہیں ایسے وِدوان ہیں۔ جو کہ بانپرستھی یا سنیاسی بننے سے معذور ہیں۔ اُن کو وہاں کی سماج کا ہر ایک کام سپرد کرنا چاہئے۔ ہمارے اُپدیشک سنیاسی ہر جگہ کی سماج کی ہر حالت کو دیکھیں۔ نیکچر دینا ہی کرتویہ نہ سمجھیں۔ ہر طرح سے جانچ کریں۔ ہر ایک آریہ کو مل کر اُن سے دریافت کریں۔ (۱) سندھیا

کیا سوا من یگیوپویت اُتارنا ناممکن تھا؟

از:۔ شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج

اس وقت جب کوئی اُپدیشک کہتا ہے۔ کہ فلاں بادشاہ ہر روز سوا من وزن کے یگیوپویت اُتار کر بھوجن کرتا تھا۔ تو لوگ من چالیس سیر اور سیر اسی تولہ کا سمجھتے ہیں۔ اس لئے کئی اس کے برخلاف بولتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک یگیوپویت کا وزن کچھ ماشہ ہوتا ہے۔ اگر ہم زیادہ سے زیادہ چھ ماشہ فرض کر لیں تو

$1\frac{1}{4} \times 40 = 50$ سیر $\times 16 = 800$ چھٹانک $\times 5 = 4000$ تولے $\times 2 = 8000$ ہزار

آٹھ ہزار یگیوپویت سوا من میں ہوتے ہیں۔ اگر ہر روز اتنے اتارے جائیں۔ تو ایک سال میں $8000 \times 360 = 2880000$ اٹھائیس لاکھ اسی ہزار تعداد ہو جاتی ہے۔ جو ناممکن ہے۔ اس لئے یہ لکھنے والے نے جھوٹ لکھا ہے۔ اس میں بہت مبالغہ ہے۔

لیکن یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ اُس وقت جو من کا وزن تھا۔ وہ کئی طرح کا ہے۔ چنانچہ غزالی میں جو لکھا ہوا ہے۔ اس کے پڑھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ ناممکن نہیں۔ ممکن ہی ہے۔ چنانچہ غزنی مفردات میں من اس طرح لکھا ہوا ملتا ہے:۔

من چالیس تولہ آٹھ ماشہ۔ یہ عرب کا تول تھا۔ من تبریزی ۲۰۰ تولہ۔ یہ ایران میں تبریز کا تول ہے۔ من شامی، دو من تبریزی یا ۴۰۰ تولہ، یہ شام کا تول تھا۔ مخزن الادویہ میں اس طرح من ایک سو اسی شقال یا دو سو ساٹھ درہم۔ ۷۲ تولہ ۶ ماشہ مثقال سے۔ ۷۰ تولہ ۱۰ ماشہ درم سے۔ یاد رہے مثقال ۴½ ماشہ اور درم ۳½ ماشہ کا ہوتا ہے۔ من تبریزی چھ سو شکال ۲۲۰ تولہ۔ من شامی دو من تبریزی، ۴۰۰ تولہ۔

اس حساب سے من کم سے کم چالیس تولہ آٹھ ماشہ کا ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ ۴۴۰ تولہ ہے۔ اس من کے حساب سے اتنے یگیوپویت اتارنا ناممکن نہیں ہے۔

کرتے ہیں۔ (۲) ایک وقت یا دو وقت۔ ہون روزانہ۔ سپتاہک و ماہواری کرتے ہیں؟ (۳) آریہ سماج میں جاتے ہیں۔ ست سنگ میں جاتے ہیں۔ بچوں کو ہندی سکھاتے و آریہ سدھانت کی کہانیاں سُناتے ہیں۔ اور اُن بچوں کی چھوٹی سبھا بنا کر اُس میں بولنا۔ کام کرنا سکھاتے ہیں۔ (۴) اپنی استریوں کو مناسب ادھیکار دیتے ہیں۔ سماج میں ساتھ لیجاتے ہیں؟ اُن کو دھارمک کتابیں دیتے ہیں۔ اُن کو اپنی رکشا کرنیکی تعلیم دیتے ہیں۔ ہر گھر میں ایک ڈائری ہو۔ اُس گھر کی حالت اُس پر لکھ جاویں۔ پھر دوسرے سنیاسی مہاتما جب بھی آویں۔ وہ بھی ایسے ہی دیکھیں۔ (۵) میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ تنخواہ دار اُپدیشک نہ رکھے جاویں۔ رکھے جاویں ضرور۔ کیندریہ ستھان پر ضلع کی آریہ سماج بنے۔ جس میں تمام ضلع کے ڈیلی گیٹ ہوں۔ وہاں وِدوان بھی رکھے جاویں۔ وہاں سے ماسک رسالہ بھگتی بھاؤ سے بھرپور جس میں آریہ سماج کے سدھانتوں کی مہانتا پر یہ مانک لیکھ بھی ہوں۔ نکلے۔ وہ سہردوں کے کہنے گئے آشیپوں کے اُتر دیئے جاویں۔ جس جگہ شاستر ارتھ ہو۔ وہاں ان کیندریہ وِدوانوں کو بھی بھیجا جاوے۔ جبتک سنیاسی یا بانپرستھی تیار نہیں ہوتے۔ ان اُپدیشک مہانو بھاؤں کو ہر تحصیل اور ضلع کا پروگرام دیا جاوے۔

جو کہ اپنے رسوخ سے۔ پریم سے خود عملی کام کے سب سے بیٹنگ پورانک کیوں نہ ہو۔ ملکر علاقہ میں آریہ سماج کا گورو بڑھا دیں۔ انجمن کو ملا دیں (۶) جلسوں کا پروگرام کر دیں لکھ آیا ہوں۔ اُتسو اس پرکار ہونا چاہئے۔ ایک ماہ کا پروگرام ہو۔ آخری کام کرنیوالے آریہ وِدوانوں کا پروگرام ہو۔ سبھا آخری ایک دن کے لئے اُتسو پر ایک ایک یا دو وِدوان لگا دے (۷) ہر ضلع کی سماج کے اُتسو پر ہر سال ایک مضمون پر شاستر ارتھ ہو۔ جس کی خبر شہر میں زور شور سے دی جاوے۔ ضلع بھر کے پورانکوں۔ مسلمانوں اور عیسائیوں کو چیلنج ہو۔ ضلع کے سب پورانک (جہاں ہوں) جس مضمون پر شاستر ارتھ ہو) یا دیگر والے آویں۔ اس شاستر ارتھ کا پرچار اتنا پربھاؤ شالی کیا جاوے۔ کہ ضلع کی چھوٹی سماجوں کو شاستر ارتھ کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ ضلع کے تمام لوگ یہاں پہنچ جاویں۔ پھر وہ چھپ کر ضلع بھر میں تقسیم ہو۔ باقی جگہوں کے لئے قیمت رکھی جاوے (۸) ہر ایک آریہ سماجی کی دھرم پتنی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ میں جاوے۔ اُس آریہ سماجی کو۔ ست سنگ میں کا حق نہ ہو جس کا پریوار ست سنگ میں نہیں جاتا۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پچاس سال بعد ہماری دُنیا کیسی ہو گی؟

مشہور مورّخ و مُفکّر ایچ ۔ جی ویلز کا تصوّر

موجودہ دُنیا کے حالات کا اندازہ لگا کر ہم آئندہ دُنیا پر حکم لگا سکتے ہیں۔ اگر دُنیا اسی طرح ترقی کرتی رہی۔ تو ۱۹۹۱ء میں کیا ہوگا؟ یہ اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ کہ ۱۹۹۱ء میں جب ہمارے پوتوں کے بھی پوتے ہو چکے ہونگے۔ اُس وقت دُنیا کا لباس کیا ہوگا۔ لیکن آثار یہ بتا رہے ہیں۔ کہ آئندہ دُنیا کا لباس اُونچا ہوگا۔ وُہ لوگ ہم سے زیادہ بلند خیال بھی ہونگے۔ خواہ اندازے ہی آزادی کے ساتھ لگائے جا ہیں۔ ہم مستقبل کی پُوری تصویر پیش نہیں کر سکتے۔ ہاں یہی کہ جب چاہیں پیش کر سکتے ہیں۔ بہت سی باتیں ہم فلم میں دکھانے لگے ہیں۔ لیکن یہ خیال آفرینیاں ہیں۔ پھر بھی مستقبل کے بارے میں اس پر سب کا اتفاق ہے۔ کہ باوجود جنگ کی ہلچل کے ہمارے پوتوں کے پوتے ہم سے زیادہ خوش اور مطمئن زندگی بسر کر رہے ہونگے۔ اور بہت سی باتوں میں وُہ ہم سے بالکل مختلف ہونگے۔

اس وقت کی دُنیا جنگ کے پھندے میں پھنسی ہوئی ہے۔ بہت سی تباہیاں آ چکی ہیں۔ اور بہت سی تباہیاں ابھی آنیوالی ہیں۔ مگر انسان جس ہلاکت کو اپنے ذہن میں لئے ہُوئے ہے۔ وُہ لرز رہا ہے۔ اتنی مصیبتیں آئیں گی نہیں پھر بھی دُنیا کی آبادی کا ایک بڑا حصّہ موت کے گھاٹ اُتر جائے گا۔ بہرحال انسان کو ایک نہ ایک دن مرنا تو ضرور ہے۔

یہ بات تو طے ہے۔ کہ آئندہ دُنیا کی آبادی کی بہت کچھ کانٹ چھانٹ کی جائے گی۔ جو حکومتیں نوآبادیوں کے نام سے پُکاری جاتی ہیں۔ وُہ ایک مستقل خطرہ ہیں پُر امن سیاست کے لئے اس لئے مستقبل میں انہیں فنا کر دیا جائے گا۔ ورسیلیز کے صلحنامہ سے بڑھ کر شاید کوئی احمقانہ صلح نامہ انسانوں نے مرتب کیا ہوگا۔ اس وقت جو حکومتیں ہیں۔ اب ان کا خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے۔ سیاسی تاریخ انسانی ابھی ایک عرصہ تک چالبازی کی بنیاد پر قائم رہے گی۔ اور ان حالات میں ایک عرصہ کے بعد تبدیلی رونما ہو گی۔ مگر ہوگی ضرور۔ یہ انقلاب اس وقت پیدا ہوگا۔ جب لوگ اس دُنیا کی از سرِ نو آرائش کے لئے نکل کھڑے ہونگے۔ یہ ایک قسم کا سیاسی و اقتصادی جنون ہوگا۔ مگر اس میں کشت و خُون کی

گنجائش نہ ہوگی۔ کیونکہ اس سے انسان دل برداشتہ ہو چُکا ہوگا۔ جس طرح آج کل موٹروں اور ریلوے کے حادثات سے دُنیا کی آبادی میں کوئی قابلِ لحاظ فرق نہیں پڑتا۔ بس یہی حال آئندہ تمام شورشوں کا بھی ہوگا۔ یہ جنگ کی تیاریاں لوگوں کی ترقی اور نئی نئی ایجادوں اور انکشافوں کی راہ میں رُکاوٹ پیدا نہیں کریں گی۔ اور دُنیا روز بروز ایسی ہی چلتی رہے گی۔ جیسی کہ وُہ بنتی چلی جائے گی۔

۱۸۹۱ء میں لوگوں کی جو صحت کی حالت تھی۔ آج ۱۹۴۱ء میں وُہ کہیں زیادہ بہتر و تندرست حالت میں ہیں۔ لوگوں کو صحت مندی کے اصُول واضح ہو چُکے ہیں۔ ان کی غذائیں اور گھروں کی حالت اپنے باپ داداؤں کی حالت سے بہتر ہے۔ اس وقت حرکت و سفر کے جو مظاہر اور مناظر دکھائی دیتے ہیں۔ اُس وقت خیال میں بھی نہ تھے۔ اس سے ہم آسانی کے ساتھ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ ۱۹۹۱ء میں دُنیا کی حالت اور کیا ہو جائے گی۔ بہت سے دماغ اس کام میں دن رات مصروف رہتے ہیں۔ کہ اس زندگی کو آسان اور آرام کی زندگی کیس طرح بنایا جا سکتا ہے۔ یہ کوششیں کسی حال میں بھی نہیں رُکیں گی، جب دُنیا تاریک عہد کے دور سے گذر رہی تھی، تو ہم پرستی عام تھی۔ اور اس کی داستانیں ہم اب تک سُنتے ہیں۔ لیکن دُنیا کا قدم اُس وقت بھی آگے ہی بڑھ رہا تھا۔ وقت کی تقسیم۔ کاغذ کی ایجاد، جہازرانی کا فن اور مشینوں کی ایجادیں اسی عہد تاریک کی دی ہُوئی نعمتیں ہیں۔

اب دُنیا غور و فکر کی زیادہ عادی ہو گئی ہے۔ دُنیا میں پہلے سے زیادہ روشنی ہے۔ اور تاریکی بھاگ رہی ہے۔ پیٹر اعظم رُوس والوں اور ساری دُنیا سے چُھپا کر جو چاہتا تھا۔ کر سکتا تھا۔ مگر اب اسٹالن ایسا نہیں کر سکتا۔ عام شہری خواہ وُہ ایک معمولی حیثیت کا صنعتی غُلام ہی کیوں نہ ہو۔ خواہ وُہ حاکمِ اعلیٰ ہی کیوں نہ ہو۔ دونو کے لئے ہر حکُومت مجبور ہے۔ کہ رہنے کے لئے جائے پناہ بنا کر دے۔ اس کے لئے کوئی کام تلاش کرے۔ اس کی سیر و تفریح اور دیگر دلچسپیوں کا سامان کا بھی اس حکُومت کو خیال رکھنا پڑتا ہے۔ ان چیزوں کے لئے اسے ایک حد تک خود مختار نہ

آزادی بھی دینی ضروری ہے۔

یہ تبدیلیاں روز بروز ہو رہی ہیں۔ اور ان کا اثر انسان کی گھریلو زندگی پر بہت زیادہ پڑ رہا ہے۔ ۱۸۹۱ء میں ہر معمولی انسان کے پاس ایک علیحدہ گھر ہُوا کرتا تھا۔ اور وُہ ایک الگ گھریلو زندگی شروع کرنیکی کوشش کرتا تھا۔ میاں بیوی مل کر ایک گھر بناتے تھے۔ ان کے تین چار یا پھر ایک درجن بچے بھی ہُوا کرتے تھے۔ گھر کو صاف سُتھرا اور گرم رکھنا خود اہلِ خانہ کا کام ہُوا کرتا تھا۔ وُہ اپنے کپڑے بھی خود ہی دھویا کرتے تھے۔ ہر طرح کا کھانا بھی گھر میں تیار ہوتا تھا۔ اور گھر ہی میں بیٹھ کر کھا لیا جاتا تھا۔ بازار سے آنیوالی بند ڈبوں کی غذاؤں اور بند ڈبوں کے اچار مربے وغیرہ سے دُنیا آشنا نہ تھی۔ بازار سے روٹی بھی آنا ایک عجیب بات تھی۔ چھوٹے بچوں کے کپڑے بھی گھر ہی میں سیئے جاتے تھے۔ آج سے پچاس سال پہلے کی زندگی کا یہ نقشہ تھا۔ دیہات میں ترکاری کے کھیت اسی زمانہ میں

لگانے شروع ہو گئے تھے۔ نلوں کا رواج ابھی شروع ہی ہُوا تھا۔ لیکن اس کے باوجود گھر کا اندرونی کام کرنا گھروالی کا فرض سمجھا جاتا تھا۔ حد یہ کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی گھر کا کام نبیڑنے کے لئے ہاتھ بٹانا پڑتا تھا۔ ابتدائی تعلیم بارہ تیرہ برس کی عُمر تک یا اس سے کچھ پہلے ہی ختم ہو جاتی تھی۔ بچوں کی تعلیم اور ان کی تربیت گھر کی چاردیواری میں کرا دی جاتی تھی۔ وُہ لوگ باہر کی دُنیا سے تقریباً بے خبر ہی رہتے تھے۔ اس قسم کی گھریلو زندگی کو شروع کرنا۔ اور اسے برقرار رکھنا انسان ضروری سمجھتا تھا۔ وُہ کمانا صرف اس غرض سے تھا۔ تاکہ گرہست چلتا رہے۔ اور گرہست آشرم کا پُورا پُورا سُکھ بھوگے۔ انسان اپنی پُوری زندگی اس میں لگا دیتا تھا۔ اور جب تک ان کے بچے بڑے ہوتے تھے۔ وُہ خود بوڑھا ہو چکا ہوتا تھا۔ اور زندگی میں اس کے لئے کوئی لُطف باقی نہ رہتا تھا۔ (باقی آئندہ)

گراموں میں آریہ سماج کا پرچار کیسے ہو

شریمتی پریم سُبھاجی کی کچھ تجاویز

گراموں میں پرچار کیسے کیا جائے۔ اس سمبندھ میں کچھ نویدن کرتی ہُوں۔

دیکھنے میں وُہ کچھ کٹھن پرتیت ہوگا۔ پرنتو یدی دھیریہ پُوروک پرارمبھ کیا جائے گا۔ تو مہان سپھلتا پراپت ہوگی۔

گرام پرچار کا سنچالن پرتی ایک ضلع میں کچھ یوگیہ استریوں اور پُرش سماج کی طرف سے ایسے تیار کیا جاوے۔ جو ضلع کے پرتی ایک گرام میں جا کر گرامین لوگوں سے پریم پُوروک مِل جل کر اُن کے سبھاؤ کو پہچان، میٹھے وچنوں سے اُن پر ویدک دھرم کا پربھاؤ ڈالے۔

(۲) جو گرامین پیڑت اور اتی نردھن ہوں۔ اُن کو یتھاشکتی سہایتا دی جائے۔ سیوا اُپچار سے اُن کے دُکھ کو دُور کرنے کا یتن گرام پرچارک سمتی کرے۔ (۳) پرچارکوں کو نسوارتھ بھاؤ سے کاریہ کرنا چاہیئے۔ (۴) گرام نواسیوں کو شکشا کی طرف بھیجنا چاہیئے۔ یدی کاریہ کرنے والے اُسی ضلع کے ہوں۔ تو اتی شریشٹ ہے۔ بچوں اور استریوں میں پرچار کا کاریہ استریوں کے ہاتھ میں ہو۔ تو اتی شریشٹ پربھاؤ ہوگا۔ (۵) دس گرام کے بیچ میں ایک آریہ سماج یا سمتی ستھاپت کی جاوے۔ جو سمتا کی جاوے۔ جس کے

دوارا اُن دس گراموں میں پرچار کی وِیوستھا کی جائے۔ (۶) گرامینوں کی شاریرک آتمک، سماجک اور آرتھک اُنتی کی طرف وشیش طور پر دھیان دیا جائے۔ راتری پاٹھشالائیں کھولنے کا پربندھ کیا جاوے۔ جن کے دوارا بچوں کو سداچاری پُر اور دھارمک بنایا جاوے۔ دیش کے بڑے بڑے نیتاؤں اور دیش بھگتوں کے جیون کتھا رُوپ میں سُنانا اور شکشا پرد کھیل کروانے چاہیئں۔

(۷) راتری میں گرام کے لوگوں کو اکٹھا کر کے رامائن اتیادی سے کچھ سریشٹ اُپاکھیان سُنانے چاہیئں۔

اس پرکار سنگھٹن پُوروک ضلع اور گرام کی سماجیں کاریہ کریں۔ تو بہت ہی شیگھرتا سے سبھا کا کاریہ چل سکتا ہے۔ پرنتو اس سمے لوگیشنا کا بازار سماج میں بہت گرم ہے۔ اس لئے جس کے ہردیہ میں ویدک دھرم پرچار کی سچی لگن ہے۔ وُہ سب کے سب اُداسین بیٹھے ہیں۔ کیونکہ جھگڑوں میں پڑ کر اُنہیں اپنے آتمک ورتھ کا کاریہ کرنا پسند نہیں ہے۔ پرنتو نشچیہ ہے۔ کہ سب دھرم پرچار پریمی پرچار کاریہ میں جٹ جائیں۔ تو اوشیہ سپھلتا ہوگی۔ سدا ایشور سے پرارتھنا ہے یتن کے ساتھ ہی سپھل۔

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شاہِ انگلستان کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں؟

مطالعہ کے قابل ایک نہائیت دلچسپ مضمون

انگلستان کا بادشاہ برطانوی ایمپائر شہنشاہ ہونے کے علاوہ اپنے بعض اختیارات شاہی کی بنا پر فوج کا سپہ سالار اعظم بھی ہوتا ہے۔ اسی کے نام سے جنگ اور صلح کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اسی کی طرف سے عوام کو مختلف اعزازات اور خطابات دیئے جاتے ہیں۔ اور انتظامی۔ عدالتی۔ مذہبی اور بحری افسروں کا تقرر کیا جاتا ہے۔ مگر کئی باتیں ایسی ہیں۔ جن پر شاہِ انگلستان کو کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ مثلاً اسے برطانیہ سے باہر جانے کے لئے پہلے اپنی حکومت سے اجازت لینی پڑتی ہے۔ اگر کابینہ اجازت نہ دے۔ تو وہ کسی غیر ملک کو نہیں جا سکتا۔ یہی نہیں۔ بلکہ اسے جس ملک میں جانا ہو یا جس ملک سے گذرنا ہو۔ وہاں کی حکومت سے بھی اجازت لینا ضروری ہے۔

قاعدہ کے مطابق شاہ انگلستان کے سامنے بطور اعزاز اس کی رعایا کے ہر فرد کو ایک مرتبہ ٹوپی اُتار لینی چاہیئے۔ مگر برطانیہ کے دو خاندانی لارڈ، لارڈ کنگڈل اور لارڈ فارسٹر اس قاعدہ سے مستثنٰی ہیں۔ اور بادشاہ انہیں اپنے سامنے ٹوپی اُتارنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ یہ رعائیت لارڈ کنگڈیل کے جدِامجد کو شاہ جان نے دی تھی۔ قصّہ یہ ہُوا۔ کہ فرانس کا بادشاہ فلپ کسی وجہ سے جان سے بگڑ گیا۔ اور اس زمانہ کے دستور کے مطابق اس نے جان کو دست بدست جنگ (ڈوئیل) کے لئے چیلنج دیا۔ دو بادشاہوں کے درمیان اس طرح کی جنگ ستبدُو نیا میں اپنی مثال آپ ہوتی۔ مگر جان نے خود لڑنا پسند نہ کیا۔ اور ایک شخص ڈکورسی نامی سے جو اس وقت قید میں تھا۔ اپنی طرف سے لڑنے کے لئے کہا۔ ڈکورسی انگلستان کا نہائیت بہادر آدمی تھا۔ اس نے بادشاہ کی طرف سے لڑنا منظور کر دیا۔ مگر اتفاق سے اس جنگ کی نوبت ہی نہ آئی۔ مگر بادشاہ نے اسے قید سے رہا کر دیا۔ اور سب کے سامنے اس کے متعلق یہ الفاظ کہے "خدا کرے۔ تو ہمیشہ اچھا رہے۔ اور اب تو کسی کے سامنے اپنے سر کا لباس نہ اُتارنا۔ خواہ وُہ بادشاہ ہو یا کوئی آدمی"

اس زمانہ میں یہ رعائیت بہت بڑا اعزاز تھا۔ چنانچہ ڈکورسی نے اسے شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا۔ اور اس ڈکورسی کے جانشینوں کو آج تک یہ اعزاز حاصل ہے۔

شاہ جارج ثالث نے ایک مرتبہ کوشش کی تھی۔ کہ لارڈ کنگڈیل اس کے سامنے ٹوپی اُتار دے۔ مگر اس میں اسے ناکامیابی ہُوئی۔ اتفاق سے ایک دن لارڈ کنگڈیل بادشاہ کے روبرو اس وقت حاضر ہُوا۔ جب ملکہ موجود تھیں۔ لارڈ کنگڈیل حسبِ معمول ٹوپی پہنے رہا۔ اس پر بادشاہ نے کہا۔ کہ کم سے کم ایک خاتون کے سامنے تو تمہیں ٹوپی اُتار دینا چاہیئے۔ کنگڈیل نے یہ سُنکر فوراً ملکہ کی طرف رُخ کیا۔ اور نہائیت ادب سے اپنے سر سے ٹوپی اُتار لی۔ اس طرح اس نے یہ دکھلا دیا۔ کہ میں نے بادشاہ کے سامنے نہیں بلکہ ملکہ کے سامنے ٹوپی اُتاری ہے۔

انگلستان کے بادشاہ کو اس کا بھی حق نہیں۔ کہ وُہ ہاؤس آف کامنز میں جب اس کا اجلاس ہو رہا ہو۔ داخل ہو جائے۔ اگر بادشاہ کو دارالعلوم کے سامنے کوئی تقریر کرنا ہو۔ تو وُہ اس کے یا دارالامرا کے اجلاس کے صرف پہلے یا آخری روز تو وہاں جا کر خود تقریر کر سکتا ہے۔ یا تختِ شاہی سے تقریر پڑھ سکتا ہے۔ مگر ان دنوں کے علاوہ کسی اور دن دارالعلوم میں وُہ اجلاس ہوتے وقت داخل نہیں ہو سکتا۔ البتہ اپنا تحریری پیغام بھیج سکتا ہے۔ دارالامرا کے اجلاس کے دوران میں وُہ البتہ وہاں جا سکتا ہے۔ مگر مباحثہ میں کوئی حصّہ نہیں لے سکتا۔

شاہِ انگلستان کو ایک اور بات کا اختیار نہیں حاصل ہے۔ وُہ حدود لندن سے نکلنے کے بعد اگر اس میں پھر داخل ہونا چاہے۔ تو پہلے لندن کے میئر کی اجازت لینا ضروری ہوتی ہے۔

ہوتا یہ ہے۔ کہ جب بادشاہ حدود لندن میں داخل ہونے والا ہوتا ہے۔ تو شاہی نقیب لارڈ میئر کے سامنے آجاتا ہے۔ اور بادشاہ کے داخل ہونیکی اجازت مانگتا ہے۔ لارڈ میئر اجازت دے دیتا ہے۔ اور اس وقت بادشاہ کی سواری آگے بڑھتی ہے۔

بادشاہ کو کوئی قانون بنانے کا بھی حق نہیں ہے۔ اسے پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانونوں کو ... کا حق حاصل ہے۔ مگر دستور ... رُو سے اس سے یہ اُمید نہیں ... کہ وُہ اپنے اس حق کو کبھی ... اگر بادشاہ کو کسی سرکاری محکمہ ... ہو۔ تب بھی وُہ اس محکمہ کے ... نہیں کر سکتا۔ اگر علیٰحدہ کرے ... کے یہ معنی ہیں۔ کہ بادشاہ ... فرائض خود انجام دینے لگے۔

ستیاگرہ کے بعد کا حیدرآباد

از پنڈت بہاری لال جی کاویہ تیرتھ آریہ اپدیشک

آریہ پرتی ندھی سبھا سنیکٹ پرانت کی آگیا سے میں ادھر پرچار ارتھ آیا ہُوا ہوں۔ آریہ سماج سکندر آباد، سلطان بازار اور شالی بنڈا کے اُتسووں پر ویاکھیان دے چکا ہُوں۔ اس سمیہ پاون بازار کے اُتسو میں ہُوں۔ آریہ سماج سلطان بازار کے اُتسو میں تیس تیس چالیس چالیس ہزار کی اُپستھتی ہوتی تھی۔ آریہ سماج سے سرکار کا اب سہیوگ ہے۔ آریہ سماج کے پرچار میں بادھا نہیں ڈالی جاتی۔ اور آریہ سماج بھی سرکار کی شاسن نیتی سے درشٹی بچائے ہُوئے رہتا ہے۔ آریہ سماج کا پرچار ہی یہاں ہندوؤں کے لئے کچھ جیون دیتا ہے۔ ہندوؤں کی سامنیک۔ سنسکرتک تتھا لنکستا سمبندھی پرگتی میں پرمکھ ہاتھ آریہ سماج کا ہی ہے۔ یہاں آریہ سماجیوں نے "کیشو میموریل سکول" کھول رکھا ہے۔ جو اب ہائی سکول ہونے جا رہا ہے۔ اس کی بڑی وشال عمارتیں بن رہی ہیں۔ یہاں کے آریہ سماجیوں نے پربلت تپ اور تیاگ کیا ہے۔ اسی کا یہ پھل ہے۔ پنڈت شیام لال جی اور شری وید پرکاش جی آدی کئی آریہ ویروں کے بلیدان، پنڈت ونایک پرشاد جی و پنڈت بنسی لال جی جیسیوں کا اپنی اونچی وکالت کو چھوڑ دینا اور سب سے بڑھکر یہاں کے دھنی مانی پرتشٹھت کل کے سجن پنڈت ونایک راؤ جی کا تیاگ اور لگن قابلِ تعریف ہے۔

پنڈت نریندر جی ورڈھ آریہ سماجی جیون رکھنے والے نوجوان ہیں۔ ادھر کے اُپدیشک اور پرچارک سمپردائی وان اور لگن سے کام کرنے والے ہیں۔ سبھی آریہ سماجیوں میں پریم، شردھا اور جیون پایا جاتا ہے۔ پددلت پرجا میں اُٹھنے کی جو تڑپ ہوتی ہے۔ وُہ یہاں بھی دکھائی دیتی ہے۔ آریہ سماج کے کام پھیلانے کی ادھر بڑی آوشیکتا ہے۔ یہاں آریہ سماج کی کئی سنستھائیں بھی ہیں۔ کنیا گورو کل۔ بالکوں کا گورو کل۔ اور اناتھ آلیہ انیادی ادھر کے ہندوؤں کی سامانک، دھارمک سنسکرتک اور راج نیتک آکانکشاؤں کا بھی کیندر آریہ سماج ہو گیا ہے۔ یدی پی

آریہ سماج راج نیتک معاملوں ... ہے۔ پرنتو جانتو جیون کی جیوتی ... پرکاش سے جاگرت ہوتی ہے۔ ... اپنی سب آشاؤں کی پورتی کرنیوالا ... سماج کو مان لیا ہے۔ یہاں کے ادھیکاری ... اور پرچارکوں کے تیاگ لگن اور ... ہُوئے یہ آشا ہوتی ہے۔ کہ یہاں کے ... آریہ سماج سے سب پرکار کی آنکانکشاؤں ... پورتی کی آشا رکھنا اُچت ہی ہے۔ ... سبھا تتھا آریہ پرادیشک پرتی ندھی ... پر یاپت دھن وییہ کریں۔ تو کچھ ... سماج وہاں کی سمپورن پرجا کے پرتی ندھی ... کا گورو پراپت کر لیگا۔ اس سمیہ تک ... سبھا ہی سہایتا کر رہی ہے۔ اور کچھ ... پرتی ندھی سبھا بھی۔ پرنتو یہاں اس ... ادھک دھن وییہ کرنیکی آوشیکتا ... کوئی بھی پرانت پورنتیا آریہ سماج ... آجائے۔ تو دیش بھر میں آریہ سماج ... کتنا پربھاو بڑھ سکتا ہے۔ اس میں ... بننے کی آوشیکتا نہیں۔ یہ پرانت ... آریہ سماج کے پربھاؤ میں آ سکتا ہے۔ ... تو دیکھکر میں تو اسی آشا کو رکھتا ... پرانت سدھا ہو، البدوہ اور ... سہستھونا بھی دیہات میں پرچار ... ہے۔ و لاستا کی بھی اچھی ... اور آندھر جاتیاں جن کی ... پورن دیوتاؤں سے اتہاس ... یدی آریہ سماج کے ہاتھ میں آجائے ... سماج کی شکتی بہت بڑھ جائیگی ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک دل چسپ

سوشل افسانہ

جیون سوپن

مشہور یوروپین افسانہ نویس چارلس ڈکنز کی ایک کہانی کا ترجمہ

ایک بچہ! وہ سدیو جیون سے سامنیہ بنائے رکھتا۔ وہ سمسیاؤں پر کیا کیا نہ سوچا کرتا؟ پھولوں والی سمسیاؤں اور باہر سینکڑوں ایسی سمسیائیں تھیں جن کا وہ منن کرتا اور سمجھتا۔ اس کے ایک بہن بھی تھی۔ اس کے ہر دنی ایک کار یہ میں سہیوگ دینے والی۔ دونوں پھٹ جھولے سے جھولا کرتے۔ انہیں پر کرنی کے ہر تی ایک سُندر رنگ پر آشچریہ ہوتا۔ وہ پھول کے سوندریہ آکاش کی اونچائی۔ سمندر کی گہرائی۔ پار میشور کی الوکک شکتی اور دانشلیہ پر کوتوہل بھری ایک ان بوجھی پہیلی کی بھانتی دیکھتے۔ کبھی کبھی وہ کہتے:۔

"یہ جتنے بچے پرتھوی پر پیدا ہوئے ہیں۔ کیا مر جائیں گے۔ اور واستو میں یہ سمستہ پُشپ ساگر اور آکاش ان پر شوک پرگٹ کریں گے؟ کیا یاں پُتلیوں کے جھرنے جو اونچے پہاڑوں سے کل کل کرتے نیچے بکھرے پڑے ہیں۔ ساگر اور راتری کے یہ چمکتے ہوئے چنے جو آپس میں آنکھ مچونی کا کھیل کھیلا کرتے ہیں۔ ناشتروں کے بچے ہیں۔ اور وہ سب آدمیوں کو دیکھنے کے لئے ٹکٹکی باندھے بیٹھے ہوئے ہیں۔

ٹھیک ویسے ہی ماتو اور اس کے بچے بھی قبروں کے اوپر گرجا گھر کے اَنت وارو کے پاس اور تاروں سے پہلے ایک تارا اپنا شبھر پرکاش بکھیرتا کھل اٹھتا۔ وہ اوروں سے بڑا اور سُندر لگی ہے۔ جیسی ان کی اپنی دھارنا تھی۔

دونوں ہاتھوں میں گھٹے باہیں دیئے کھڑکی کے سہارے پرتی ایک رات اس کی پرتیکشا کرتے۔ جو کوئی پہلے اُسے دیکھ لیتا۔ چلا اُٹھتا!

"میں نے تارا دیکھ لیا۔"

پرایہ وہ دونوں ہی ایک ساتھ چیخ اُٹھتے۔ کیونکہ وہ اس سے اتنے ادھک پریچت ہو گئے تھے۔ کہ انہیں معلوم تھا۔ کہ کہاں اور کس سمیہ وہ اُدے ہوگا۔ اور وہ جب بستر پر سونے جاتے۔ تو کہتے ــ "بھگوان! ہمارے اس تارے کو چرآیو رکھنا۔"

لیکن جب وہ بہت چھوٹی تھی۔ اور بہت چھوٹی ...... ابودھ بہن بیمار پڑی۔ اور اتنی کمزور ہو گئی۔ کہ کھڑکی کے سہارے کھڑی بھی نہ ہو سکتی تھی۔ تو بھائی اپنی مانسک ویدنا چھپائے بہن کی روگ شیا کے پاس ہو گزرتا۔ اور دھیرے سے کہتا۔

"دیدی میں نے تارا دیکھ لیا۔"

اور اُسی کھشن ایک دھیمی اسپشٹ دھونی سُنائی دیتی۔

"پرمیشور! میرے بھیا اور تارے کو چرآیو رکھنا۔"

پھر شیگھر ہی ایسا بھی سمیہ آیا۔ جب بھائی کو اکیلے ہی تارا دیکھنا پڑتا۔ وہ بیمار پیلا چہرہ بستر پر سے اُٹھ گیا۔ اُن قبروں کے پاس ہی ایک چھوٹی قبر اور بن گئی۔ بچہ جب کبھی آنسو بھرے نیتروں سے تارے کی طرف دیکھتا۔ تو اُسے ایسا پرتیت ہوتا۔ مانو تارا اور ادھک پرکاش میہ ہو گیا ہو۔ اور پرتھوی سے آکاش تک وہ پرکاش ایک راستہ سا دیکھ پڑتا۔

جب بالک سو جاتا۔ تو بھی سوپن میں اُسے تارے کا سمرن رہتا۔ وہ دیکھتا۔ یم دوتوں دوارا لوگوں کی لمبی قطار لیجائی جا رہی ہے۔ اور تارے میں سنسار کا سمست پرکاش سمٹا ہوا ہے۔ جہاں پہلے سے ہی بہتیرے فرشتے اُن کے سواگت ہیتو کھڑے ہوئے ہیں۔ جتنے بھی فرشتے کھڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے نو آگنتکوں پر اپنی آنکھ دوڑائی۔ کچھ قطار سے آگے بڑھے فرشتوں سے گلے ملے۔ انہیں چوما۔ پھر ساتھ ہی اُس پرکاش میں ولین ہو گئے۔ بچہ اس سوپن سے اتنا پربھاوت ہوا۔ کہ

وہ رو پڑا۔ لیکن وہاں کچھ ایسے بھی فرشتے تھے۔ جو کہ اُن کے ساتھ نہیں گئے۔ بچے نے اُن میں سے ایک کو پہچان لیا۔ وہی کانتی ہین سوکھا پیلا چہرہ جو کبھی روگ شیا پر سسک اُٹھتا تھا۔ بھائی کا ہردیہ اُنس سے بھر گیا۔ اُس کی بہن کا فرشتہ تارے کے سہہ دوار پر کھڑے اگوئے کے پاس آیا۔ جو لوگوں کو وہاں تک لایا تھا۔

"میرا بھائی آیا ہے؟" اور اگوئے نے کہا "نہیں۔"

وہ بھوشیہ کی آشا میں رمنی پیچھے لوٹ پڑی۔ اور بستر پر پڑا بھائی ہاتھ بڑھا کر چلا اُٹھا!

"دیدی! میں یہاں ہوں۔ مجھے لیلو۔"

بہن نے اپنی جیوتی میہ آنکھیں پھیر لیں۔ راتری کا شونیہ آورن پھیلا ہوا تھا۔ اور تارا کا دھیما پرکاش کمرے میں بڑھا چلا آرہا تھا۔ بچے نے آنسو بھرے نیتروں سے تارے کی طرف دیکھا۔ تو اُسے پرکاش میہ لمبی ریکھائیں دیکھ پڑیں۔ اُس نے سوچا۔ یہی اُس کا سچا گھر ہے۔ جہاں اُسے بھی جانا ہے۔ جبکہ اُس کا سمیہ آئے گا۔

وہ سوچتا۔ پرتھوی پر وہ ابھی اکیلا نہیں ہے۔ وہ تارا! لیکن بہن کی آتما تو کبھی کی اُس میں جا ملی۔ بچے کے ایک بھائی اور ہوا۔ لیکن جب وہ بہت چھوٹا تھا۔ اتنا کہ ایک شبد بولنا یوگیہ نہیں ہوا۔ اُس نے بندھی مٹھی پرم سنسار کے سامنے کھول دی۔ بستر پر کایا پڑی ہی رہ گئی۔ پنچھی اُڑ گیا۔ بچے نے پنہ سوپن دیکھا۔ وہی تارا سہہ دوار کے روپ میں کھلا۔ فرشتے قطاریں باندھے آ کھڑے ہوئے۔ نو آگنتکوں کی بھی قطار آ آئی۔ فرشتوں نے نو آگنتکوں کے چہروں پر وسیع پھار ت نیتر پھیلا دیئے۔ بہن کے فرشتے نے اگوئے سے پوچھا۔

"کیا میرا بھائی آیا ہے؟"

"وہ نہیں۔ دوسرا! بچہ اپنے چھوٹے بھائی کے فرشتے کو بہن کے پاس میں دیکھتے ہی چلا اٹھا "دیدی! میں جہاں ہوں۔ مجھے بھی لیلو۔"

اور وہ مند مسکان بکھیرتی پیچھے مڑ گئی۔ تارا چمک رہا تھا۔

وہ بچہ اب بڑا ہوا۔ اور ایک دن جب وہ پُستکوں کے ادھیین میں سنلگن تھا۔ ایک بوڑھا نوکر اس کے پاس آیا اور کہا۔

"بھیا! تمہاری ماں مر گئی! میں تمہارے لئے اُن کا آشیرواد لایا ہوں۔"

رات کو پنہ اس نے تارا دیکھا۔ اور وہی پہلے کے ساتھی بہن کے فرشتے نے اگوئے سے پوچھا۔

"کیا میرا بھائی آیا ہے!" اور اُس نے اُتر دیا۔ "تمہاری ماں!"

سمست تاروں سے ایک الوکک مسکان بکھرتی دکھائی پڑی۔ کیونکہ ماں کا دو بچھڑے بچوں سے پُنر ملن ہوا تھا۔ بچے نے پھر اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہا۔

"اری ماں! دیدی، بھیا، میں یہاں ہوں۔ مجھے بھی لیلو!"

اور انہوں نے ایک سور میں اُتر دیا۔

"ابھی نہیں!"

اور تارا چمک رہا تھا۔

اُس کی اوستھا ادھیڑوں کی سی ہو گئی تھی۔ جس کے بال کھچڑی پڑ چلے تھے۔ وہ اپنی کرسی پر آگ کی انگیٹھی کے پاس بیٹھا تھا۔ اُس کی آنکھ آ کرتی گمبھیر اور اُداسین تھی۔ اور چہرہ آنسوؤں سے گیلا تھا۔ جب تارا پنہ ایک بار کھلا۔ بہن کے فرشتے نے اگوئے سے پوچھا۔

"کیا میرا بھائی آیا ہے؟"

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ورکی ضرورت

ایک سوشیل لکھی پڑھی ۱۸ سالہ آریہ کنیا کے لئے جو کہ گھر کے کام کاج سے بخوبی واقف ہے۔ کھتری ور کی ضرورت ہے۔ جو دہلی اور لاہور کے درمیانی علاقہ کا رہنے والا ہو۔ آریہ خیالات کا ہو۔ تعلیم یافتہ برسر روزگار ہو۔ کنیا ایک اچھے گھرانہ کی ہے۔

کنٹر بکٹر
معرفت "پرکاش" لاہور

ورکی ضرورت

ایک ۱۵ ورشیہ سُندر، سوشیل گاندھی کشتری کُل اُتپن کنیا گورکل دہرہ دون کی نویں کلاس میں پڑھ رہی کنیا کے لئے ایک سُندر، سوستھ سویوگیہ اور برسر روزگار آریہ ورکی آوشکتا ہے۔ پتر ویوہار نمن پتہ پر کریں:۔
"گاندھی" معرفت پرکاش لاہور۔

وروں کی ضرورت

دو بھاردواج گوت کی براہمن کنیاؤں کے لئے یوگیہ سدا چاری۔ کنوارے۔ تندرست برسر روزگار وروں کی ضرورت ہے۔ ایک کنیا کی عمر اُنیس برس اور دوسری کی سولہ برس ہے۔ کنیا میں سوشکشتا۔ تندرست اور گرہ کاریہ میں نپُن ہیں۔ پتر ویوہار نمن پتہ پر کریں۔
نمبر ۱۱۲ معرفت ایڈیٹر پرکاش لاہور

ورکی ضرورت

میرے عزیز کی کنیا کے لئے جس کی عمر ۱۷، ۱۸ سال ہے۔ وہ گرہ کاریوں میں نپن، سوشیل اور ہندی بخوبی لکھ پڑھ سکتی ہے۔ آریہ ورکی ضرورت ہے۔ جو برسر روزگار اور تندرست ہو۔ شادی ویدک ریتی سے جات پات کا بندھن توڑ کر ہوگی۔ کھتری ور کو ترجیح دی جائے گی۔
بیلا سنگھ باوا پوسٹل پنشنر گھمان براہ بٹالہ ضلع گورداسپور۔

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج جام پور کے سماچار

پچھلے ہفتہ واری ست سنگ میں دیوان سادھو رام کا دیا کھیان تھا۔ جو سوز سے بھرا ہوا تھا دل کی آخری تہ دل سے درد نکل رہا تھا۔ ۶ کو شری پنڈت ہر بھجن لال جی کا اپدیش ہوا۔ جس میں جیو کے سو بھاوک گن الپگتا پر سندر پرکاش ڈالا گیا۔ ۱/۲ ۱ گھنٹہ یہ منوہر اپدیش جاری رہا۔ شری پنڈت ہر بھجن لال جی ایک ماہ کے لئے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اسی مہینہ بھر میں دیویوں کو ستیارتھ پرکاش اور رگ وید آدی بھاشیہ ختم کرانے کا نشچہ کر چکے ہیں۔ چنانچہ سماج مندر میں ۳ گھنٹے سویرے اور ۳ گھنٹے شام کو دے کر یہ گیان یگیہ جاری رہے گا۔ پنڈت جی کی سمجھانے کی شیلی بہت سگم ہے۔ (گنیش دت)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

۲۰ جولائی کو آریہ سماج مندر امرتسر لارنس روڈ کی سپتاہک کارروائی پراتہ ۷ بجے سے آرمبھ ہوئی۔ ۷ سے ۸ بجے تک ہون سندھیا پرارتھنا اور ۸ سے ۹ بجے تک پنڈت دھرم بھانو جی شاستری کا اتینت سارگابھت بھاشن ہوا۔ اپستھتی اچھی تھی۔ (منتری)

آریہ سماج اہڑکو دان:-

۱۵ کو شریمان بابو جگت رام صاحب سپرنٹنڈنٹ رنگون سے بذریعہ منی آرڈر روپے برائے تعمیر استھان گھر کنواں آریہ سماج اہڑکو پراپت ہوئے سبھاسد اہڑ نواسی ان کا تہ دل سے دھنیواد کرتے ہیں۔ (بہاری لال منتری)

آریہ سماج کیمبل پور کے سماچار

آریہ سماج کیمبل پور کی طرف سے پرپوارک ست سنگ ہر ایک آریہ ممبر کے گھر کیا جاتا ہے جس میں محلہ کی تمام استریاں اور پرش شامل ہوتے ہیں۔ اس مہینہ یہ ست سنگ ۱۲ دن لگاتار

ٹرینڈ ادھیاپکہ کی ضرورت

ویدک کنیا پاٹھ شالا اسری چوک بٹالہ کی چھٹی جماعت کے لئے ایک ایسی تجربہ کار ادھیاپکہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ میٹرک ج۔ وی یا میٹرک ج۔ اے۔ وی ہو۔ آریہ سماجی خیالات رکھنے والی کو ترجیح دی جائیگی۔ چھٹی جماعت کو سب مضمون ہندی میں پڑھا سکے۔ درخواستیں انگریزی میں اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہوں۔ عرضی کے ساتھ کم از کم تنخواہ کی بابت اور سرٹیفکیٹوں کی نقول آنی ضروری ہیں۔

بنام سیکرٹری آریہ سماج
اوسری چوک بٹالہ (ضلع گورداسپور)

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

ہو رہا ہے۔ جس کی کارروائی حسب ذیل ہے:- ہون۔ یگیہ بھجن پرارتھنا اور کتھا وید امرت اپدیشن پنڈت امیں چند شرما پروہت آریہ سماج (منتری)

کنیا پاٹھ شالا ماجری سیالبھ

۱۵ کو پاٹھ شالا کا سالانہ جلسہ بڑے اتشاہ سے شریمتی رکمنی دیوی کی آدھینتا میں منایا گیا۔ پہلے تارا بائی اور ستیہ وتی نے ایشور سمبندھی بھجن گائے۔ پھر رکمنی دیوی نے ویدوں کی مہما کے سمبندھ میں ویاکھیان دیا۔ پھر سرسوتی دیوی نے مورتی پوجا دشٹ پر ایک پرستاؤ پڑھ کر سنایا۔ نگر کی دیویاں اور استریاں گنتی میں ادھک تھیں۔ یگیہ کیا گیا۔ اور اچھا پربھاو پڑا۔ اور جلسہ بڑی سپھلتا سے پورن ہوا۔ یہ پہلا جلسہ تھا۔ (رکمنی دیوی)

آریہ سماج سنجی سرور کی سہایتا کرو

سنجی سرور ضلع ڈیرہ غازی خاں میں بلوچستان کے قریب پہاڑی قصبہ ہے۔ یہاں ہر سال مسلمان فقیروں کی یاد میں میلہ لگتا ہے۔ اور ہندو مسلمان ہزاروں کی تعداد میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اسجگہ آریہ سماج کے پرچار کی از حد ضرورت تھی۔ اور سفری آریہ بھائیوں نے آریہ سماج قائم کر لیا ہے۔ دھن کی کمی کی وجہ سے مندر کی تعمیر کا کام جاری نہیں ہو سکا۔ اس لئے یہ سبھا آریہ ہندو ماتر سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ آریہ سماج سنجی سرور کے مندر کی تعمیر کے کام میں امداد دے کر پنیہ کے بھاگی بنیں۔ (بھیم سین منتری سبھا)

شردھانجلی

آریہ سماج کچہری دروازہ ڈیرہ اسمعیل خاں کے ادھیویشن میں مورخہ ۶ کو راقم نے آریہ سماج کے پرسدھ ودوان سنسکرت، انگریزی اردو فارسی کے ادوتیہ ودوان لیکھک۔ وارشنک تیاگ مورتی سورگیہ پنڈت چموپتی جی کی سیواؤں کا اعتراف کرتے ہوئے ان کے پرتی ان کی سمرتی میں شردھانجلی بھینٹ کی۔ (پیرا رام منتری)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی آریہ سماج کے سرگرم دھرم پرچارک شری سوامی دھیرانند جی مہاراج کے دیہانت پر ہاردک شوک پرکٹ کرتا ہے۔ پربھو سے پرارتھنا ہے۔ کہ دونگت آتما کو شانتی پردان کریں (منتری)

آریہ سماج ڈیرہ اسمعیل خاں کے سماچار

گت ڈیڑھ ماہ سے پکھشک یگیہ بار پھر سے جاری کیا گیا ہے۔ ہر ایک آریہ باری باری سے پورنماشی اور اماوس پر پوارک ہون یگیہ اپنے اپنے گھروں پر کرا رہے ہیں۔ ان اوسروں پر سردار ... جی نے دو روپیہ پانچ آنہ اور ملک ... جی وکیل نے ایک روپیہ اس سماج کو دان دیا۔ اس عرصہ میں راقم نے مہاشہ ... جی کے مکان پر گرہ پرویش سنسکار کرایا جس پر سماج کو دو روپے دان پراپت ہوئے۔ دو موقعوں پر انتیشٹی سنسکار میں گرہ کی ہون یگیہ دوارا شدھی کرائی گئی جس پر سماج کو دو روپے بطور دان پراپت ہوئے۔ رائے بہادر جیبا رام جی نے اپنے ... جات کرم سنسکار کی خوشی میں بہت سی سنستھاؤں کو دل کھول کر دان دیا۔ اس سماج کو ... روپے پراپت ہوئے۔

۶ کو مسٹر ٹیک چند جی سپرنٹنڈنٹ سیکرٹریٹ کا ڈاکٹر بھگوان داس جی دھمیجہ کی ... کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے بیاہ ... گیا۔ اس شبھ اوسر پر اس سماج کو ... دان پراپت ہوا۔ سماج کی طرف سے ... صاحبان کو ودھائی دیتا ہوں۔

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی کے ...

۲۰ جولائی کو آریہ سماج گورو کل وبھاگ ... چھاؤنی کے ساپتاہک ست سنگ میں ... امرت رائے نے لوہارو کے ... میں ... سناتے۔ سرو سمتی سے نمن پرستاؤ پاس کئے ...

(۱) آریہ سماج گورو کل وبھاگ انبالہ چھاؤنی کا یہ جلسہ عام لوہارو ریاست اور سبھا ... ٹوٹنے کی حالت پر اظہار افسوس کرتا ہے ...

(۲) آریہ سماج انبالہ چھاؤنی آریہ پرتی ... پنجاب لاہور کو وشواس دلاتا ہے۔ کہ ... کے ساتھ ہر پرکار سے سہیوگ دینے کو ...

دانی پرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے:-

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ اوی ووڈ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا۔ نقدی جس صورت میں بھی سہایتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو تن من دھن سے ہماری سہایتا کریں۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

المشتہر میرانند شرما سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

بندوقیں پستولیں ریوالور اور رائفلیں

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن ... دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہم ... نقد۔ گورنمنٹ آفیسر قیمت قسطوں ... کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست بھیجی جاتی ہے

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Omer & Co.
Karachi

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بقیہ صفحہ ۵

ٹھاٹیاں پتھر کی بنی ہوئی وہاں سج کر رکھی ہیں۔ پتھر کی ... بھی ہیں۔ لوگ انہیں ذرا ... جالیاں ... دیکھ لیتے ہیں۔ اور پھر وہاں ہی ... دیتے ہیں۔ فرانسیسی محقق تحریر کرتا ہے۔ ... کے بیوہار۔ جھکشوؤں اور یاتریوں ... کے مکان کھنڈرات کی شکل میں تبدیل ... پڑے ہیں۔ ان میں بے شمار کمرے ... اب چالیس کمرے تو صفا کئے گئے ... چھ کونوں کے کونوں پر برج تھے۔ اور ... وسیع دالان میں قومی ہیکل بت تھے۔ ... مسلمانوں نے نہایت بیدردی سے ... ریزہ ریزہ کر دیا۔

راجہ اشوک نے ۲۰۰ فٹ اونچا مندر ... میں بنوایا تھا۔ مگر اب وہاں بدھ ... کا نام ونشان نہیں۔ کبھی یہ جو مت ... اسفحان افغانستان تھا۔ کرنل ... صاحب تاریخ راجستھان میں لکھتے ہیں۔ ... کے راجہ گیج نے دو دفعہ شاہ ایران ... بھاری شکست دی۔ اور اپنی حفاظت ... لئے اپنے نام پر ایک قلعہ بنوایا جس ... نام گیج نی رکھا۔ جو ذرا بگاڑ ہو کر غزنی ... گیا۔ راجہ گندھارا کی پتری گندھاری ... راجہ دھرت راشٹ سے بیاہی تھی۔ ... راجہ شکنی یہاں کا حکمران تھا۔ ... گندھارا۔ بدا اور ہر انگر یہ سب ... ملا کر کشیپ کا علاقہ کہلاتا تھا۔

ہانتی نے بھی اپنے اشٹادھیائی میں اس ملک کا نام کشیپی لکھا ہے۔ اب فرانسیسیوں نے لگ بھگ چار سو پرانے مندر مندروں کے برآمد کر لئے ہیں۔ نہ معلوم ابھی زمین کے نیچے سے کھدائی کرنے پر اور کون کون سے بیش بہا خزانے نکلیں۔ جن سے افغانستان میں بھارت کی تہذیب کے آثار برآمد ہوں۔

(بقیہ صفحہ ۵ کالم اوّل)

گویا یتیم لڑکی کے حقوق کی مساوات کا پورا خیال بھی دلایا گیا ہے۔ اور اصولاً ایک ہی بیاہ کو دھرم یا انصاف کہا گیا ہے۔ اور چونکہ قرآن میں ہر کہیں یہی حکم ہے۔ کہ کوئی بھی دینی یا دنیوی کام ہو۔ معروف یعنی قدیم ودھی کے مطابق ہو۔ اور پر لگایا منتروں سے شادی بیدک رینی سے ہوتی آ رہی ہے۔ اس لئے ایک ہی شادی بیدک تعلیمات کیمطابق قرآن سے جائز ہے۔ آخری لفظ ہیں۔ کہ یہ بڑی بات ہے۔ کہ تم حق کی طرف مائل نہ

ہو۔ وَبِئس العائل بکفلنہ الاستارہ۔

(لکھشمن آریوپدیشک)

جیون سوپن — بقیہ صفحہ ۹

"نہیں۔ اُس کی ایک اودا ہٹ لڑکی :" اور ادھیڑ وکیتی۔ جو کبھی بچہ تھا۔ اپنی بچی کو اُن تین رگیہ آتماؤں میں ملتے دیکھ کر پھڑ پھڑا اٹھا۔

"میری بچی کا سر بہن کے بکھشن پر ہے۔ ہاتھوں سے ماں کی گردن میں گل باہیں دیئے ہے۔ اور اُس کے پیروں کے پاس میرا چھوٹا بھائی ہے"۔

تارا چمک رہا تھا۔

اس طرح ادھیڑ بوڑھا ہو چلا۔ اُس کے ایک دفعہ کے صاف چہرے پر جھریاں پڑ گئیں۔ پاؤں بھی آہستہ اور سنبھل کر پڑنے لگے۔ کمر جھک گئی۔ اور ایک رات جونہی وہ اپنے بستر پر لیٹا۔ اُس کے نیچے چاروں طرف آ کھڑے ہوئے۔ وہ جیسا اپنے جیون کے انادی سمبہ سے کہا کرتا تھا۔ کہہ اٹھا:۔

"میں نے تارا دیکھ لیا"۔

انہوں نے کانا پھوسی کی۔

"مر گئے ہیں!"

اور اُس نے کہا "نہیں!"

میرا جیون ٹھیک کپڑے کی طرح بیتا ہے۔ تارے کا نور کرن میں بچپن سے کہہ رہا ہوں۔ اوہ! مہا پرش! تارے کو میں دھنیہ واد دیتا ہوں۔ جو برابر کھلتا رہا۔ اور اُن اپنے آتماؤں کو بھی۔ جو اب تک وہاں میری باٹ جوہتے رہے۔"

تارا چمک رہا تھا۔ اور وہ اب اُس کی قبر پر بھی چمکتا ہے :

جن کا چندہ ماہ اگست میں ختم ہوتا ہے۔ اُن کی سیوا میں اطلاعی چٹھیاں اسی انک میں بھیجی جا رہی ہیں۔ براہ مہربانی وہ اپنا چندہ ۱۰ر اگست تک ضرور ہی بھیجدیں۔ ورنہ ۱۱ر اگست کو وی۔ پی بھیجے جاینگے

۲ر آنے میں ستیارتھ پرکاش کیسے پرچار ہو؟

ستیارتھ پرکاش دو آنہ میں اور مہرشی دیانند کرت دوسرے گرنتھ کاغذ کے داموں میں کیسے پرچارت کئے جاویں۔ یہ تمن لکھت پتہ پر خط لکھکر دریافت کریں:۔

مینجنگ ڈائرکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

ہر ایک شہر و قصبہ میں آریہ ویروں کی ضرورت

وید و ویدک دھرم کے پرچار نمتا مہرشی کرت گرنتھوں کو کاغذ کے داموں پر ضلع ضلع اور گاؤں گاؤں میں پرچارت کرنیکی اسکیم کو کاریہ روپ میں لانے کے لئے اُتساہی آریہ ویروں کی ضرورت ہے۔ اپنی درخواست شیگھر نمن لکھت پتہ پر بھیجیں :۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

بیماریوں سے بچانیوالا

اپنے نام کے مطابق سچا آب حیات۔ تمام بیماریوں کی ایک دوا۔ ایک بے خطا اور بے ضرر جراثیم کا دافع۔ متعدی امراض سے حفاظت بخشنے والا۔ تمام دردوں و سانپ بچھو وغیرہ کے کاٹے اور چوٹ گھاؤ۔ پھوڑا پھنسی کا علاج معدے کی تمام خرابیوں مثلاً جی متلانا۔ قے۔ دست شول۔ ہیضہ۔ زکام اور انفلوانزا وغیرہ کا دشمن "امرت دھارا" ہے۔

آپ کے گھر کا حکیم

قیمت:۔ بڑی شیشی ۸/۲/ نصف شیشی ۴/۱/ نمونہ کی شیشی ۸ر

مفصل حالات کے لئے "امرت" نامی رسالہ مفت منگوائیے۔

امرت دھارا فارمیسی۔ لاہور

"امرت دھارا"

نوٹ:۔ میسرز مہیا مینڈ سنز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے۔

... کے اشتہارات کے لئے پرکاش موزوں ... اخبار ہے۔ ہمیشہ اس میں اشتہار دیں۔ اُجرت ... دو بار ... تین بار ۳ر ہے۔ اس سے ... زیادہ کے لئے ہر مزید اشاعت کے ۱ر (مینجر)

حکیم تلسی شاہ پرداگرول علیگڑھ کی ... دوا

اصلی میٹھی ... جیون گھی رجسٹرڈ

... کو روزانہ ذراسی چٹا دینے سے ... بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے ... بیماری دور ہو کر۔ کمزور بچے تندرست و طاقتور بنا دینگے ... فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں ... علاوہ محصول سوداگر دوکو معقول کمیشن ... سوداگر نمونہ دکو اعد ایجنسی مفت منگا دیں ... معزز نام روپے بھیجنے پر دو پیکٹ گیانی کی کل انعام بھیجیں گے

... بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔ پی)

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا آپ جانتے ہیں؟

امریکہ نے ۸ اپریل ۱۹۴۰ء کو جنگی جہازوں اور سامانِ جنگ کے لئے ۹۶۳۰۵۸۹۴۷۸ ڈالر منظور کئے۔ امریکہ کی تاریخ میں اتنی کثیر رقم کبھی اس سے پہلے منظور نہیں ہوئی۔

انگلستان میں کوئی مقام ایسا نہیں۔ جو ساحل سمندر سے ۷۰ میل سے زائد ہو۔

ڈوور اور کیلے کے درمیان ۲۱ میل سمندر ہے۔

لنڈن سے سڈنی (آسٹریلیا) کا فاصلہ ۱۲۲۶۰ میل ہے۔ یہ فاصلہ نہر سویز اور نہر پانامہ سے یکساں مسافت پر ہے۔

گزشتہ جنگِ عظیم میں برطانوی ہوائی جہازوں نے تیس لاکھ میل پرواز کی۔ ۱۹۱۲ء میں جرمنی کا ایک جہاز ایل ۷۵ - ۴۰۰۰ میل طے کر کے ۹۷ گھنٹوں میں واپس آیا۔ صلح کے کچھ عرصہ بعد برطانیہ کا ایک جہاز بحر شمالی میں ۱۵۱ گھنٹے رہا۔ اور ۱۹۱۹ء میں برطانیہ کا ایک جہاز آر ۳۴ فورجیوں سے نیویارک تک ۱۰۸ گھنٹے اڑا۔ اب تو اس سے کہیں زیادہ جہازوں کی رفتار میں تیزی ہو گئی ہے۔

نیم کے گُن

(واسنتی)

آج سنسار میں نیم کے پیڑ کو کون نہیں جانتا۔ اُتر ملے گا۔ کہ آریہ ورت میں کوئی ایک بچہ بھی نہ ہوگا۔ جو اسے نہ جانتا ہو۔ پھر بھی ہم آج اس کے گُنوں کو نہیں جانتے۔ یہ ہمارا دُربھاگیہ ہے۔ ہمارے دیش ہی کی وستو اور ہم اُس کے گُنوں سے یا اُس سے جو لابھ ہو سکتا ہے۔ اس سے وینچت رہیں۔

نیم ــ یہ شیتل کڑوا۔ کف۔ کرمی۔ قے۔ سوجن اور انیک پرکار کے پت دوش وشیش کر کے یہ پرکی داہ کو شانت کرتا ہے۔ اکھؤ اکھانسی بجور بات، کُشٹ۔ رُدھر وکار۔ پرمیہہ آدی روگوں کو دُور کرتا ہے۔

کچی بنولی کے لابھ:۔ ہلکی گرم، کڑوی ہوتی ہے۔ اور کوڑھ، پرمیہہ۔ بواسیر، گلم، کرام نوارن کرتی ہے۔ (پکی بنولی کے لابھ:۔ یہ کھانے میں میٹھی اور چکنی ہوتی ہے۔ رکت۔ پت نیتر روگ۔ کف اور اکھشبہ روگ کو دُور کرتی ہے۔

پتیوں کے گُن:۔ کومل پتیاں وات روگ۔ پت نیتر روگ اور کُشٹ روگ کو ناش کرتی ہیں۔ اور یہ وِش کا ناش کرنے والی ہوتی ہیں۔

تیل کے گُن:۔ یہ کڑوا ہوتا ہے۔ کُشٹ روگ تھا کرم کو ناش کرتا ہے۔ تیل نہ ہونے پر اُس کے بیجوں سے یہی لابھ ہوتا ہے۔

پھولوں کے گُن:۔ یہ کڑوے پت ناشک ہوتے ہیں۔ اور کرمی و کف کو دُور کرتے ہیں۔

پتلی ڈالیوں کے گُن:۔ کھانسی۔ سوانس، کرمی۔ گلم۔ پرمیہہ آدی روگ تت کال اچھے ہوتے ہیں۔

پنچانگ (چھال۔ پھول۔ پھل۔ جڑ۔ پتے) یہ سب چیزیں رُدر وِکار کو دُور کرتی ہیں۔ اور پت داہ تھا کُشٹ روگ کو نشٹ کرنے میں رام بان ہیں۔

اگر تم امیر بننا چاہتے ہو۔ تو اپنے فرصت کے وقت کو بیکار مت جانے دو۔

موت کو آسان سمجھو کہ موت کی تلخی صرف اس کے خوف سے پیدا ہوتی ہے۔

تہذیب کے اشارے

جو شخص چھوٹے یا کمزور دشمن ... جانتا ہو۔ وہ ایسا ہی ہے۔ کہ ... سی آگ کو بے خیال کر کے بے بجھ... چھوڑ دیتا ہے۔

دو دشمنوں کے درمیان ایسی باتیں ... مت کرو۔ کہ اگر وہ کبھی مل جائیں۔ تو ... نادم و خجل ہونا پڑے۔

جو شخص تم سے نرمی سے پیش آتا ... سختی سے جواب مت دو۔ اور جو صلح پر ... رضامند ہو۔ اس سے کبھی جنگ مت ...

دشمنوں کی نصیحت کو قبول کرنا غلطی ... اس کا سننا مناسب ہے۔ تاکہ صحیح عمل ...

وہ آدمی بہت کم ترقی کرتے ہیں۔ جن ... سامنے عرف اپنا ہی نمونہ ہوتا ہے۔

گوروکل کانگڑی فارمیسی ہردوار کی مشہور ادویات

आयुर्वेदिक फार्मेसी गुरुकुल कांगड़ी

دراکشاسو

طاقت و تازگی دیتا ہے۔ بڑھیا لذیذ ٹانک ہے۔ پرانی کھانسی قبض۔ تھکاوٹ کو دُور کرتا ہے۔

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کے سب روگوں کی اکسیر دوا ہے۔ چشمہ لگوانے یا کسی اور دوا کے استعمال کرنے سے پہلے ہمارے بھیم سینی سرمے کو ضرور استعمال کیجئے۔ قیمت ۱۴ر فی شیشی

گوروکل کانگڑی فارمیسی۔ گوروکل کانگڑی (سہارنپور)

اپنے شہر کے ایجنٹ سے خریدیں۔

آریہ ورت کا گھر گھر چرچا

دل خوش ہو گیا "ڈالٹن گنج کے پستکالیہ میں "آریہ ورت" پڑھا۔ دل خوش ہو گیا۔ ہمارا نام سال بھر کے لئے جاری کر دیں۔" (سیا ہی لال پھول چند ناتھ نگر)

بہنی خوش ہو گئی "آریہ ورت پتر کا ملی، ہماری دھرم پتنی نے اسے پڑھا۔ تو بہت خوش ہوئی۔ ایک ورش کے لئے جاری کر دیں۔" (نتھو لال آریہ فرخ آباد)

ہندی سنسار میں ایک ماتر "میرے وچار میں آریہ ورت سارے ہندی سنسار میں ایک ماتر سچتر پتر کا ہے۔ جو استری اپیوگی، مند ریکھوں کا انتی سندر سنگرہ ہوتی ہے۔" (کماری شری کملا بلاس پور سی۔ پی)

سب سے اُتم پتر کا "آپ کی پتر کا آریہ ورت کو کنیائیں بہت پسند کرتی ہیں۔ ان کی سمتی ہے۔ کہ یہ سروا اتم پتر کا ہے۔" (پریم لتا گرودوت جی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ لاہور)

نہایت اپ ٹو ڈیٹ "آریہ ورت ملا۔ اس کی عمدہ گیٹ اپ کے لئے ہاردک بدھائی۔ پتر کا نہایت اپ ٹو ڈیٹ ہے۔" (مس بلبل مترا ایم۔ اے۔ دہرہ دون)

بہت پسند کیا گیا "آریہ سماج میں آپ کا رسالہ آیا۔ بہت پسند کیا گیا۔ میرے نام جاری کر دیجئے۔" (جگن ناتھ سیکریٹری سیالکوٹ)

ہندی آریہ ورت لاہور (ماسک)

(پنجاب کی ایک ماتر سچتر آریہ پتر کا)

سمپادک: شکنتلا دیوی ہندی بھوشن

سنچالک: شری بلیشی ستیا دیوی

چندہ سالانہ دو روپے

آج ہی خریدار بن جائیے!!

(مینجر آریہ ورت لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

... مینیجر ... دفتر پرکاش کچی نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

Regd. No. L. 435. The "Prakash" Lahore   ओ३म्   Founder: M. Krishen B.A.

گذشتہ چھبیس سالوں سے آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی عا
برما صہ
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر
مہاشہ کرشن
وپری
علاپوری

H.H. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۳ اگست ۱۹۴۱ء مطابق ۱۹ ساون سمت ۱۹۹۸ بکرم | نمبر ۲۹

ترانۂ توحید

از جناب منوہر لال جی شہید۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر

حُسنِ مطلق کی تجلّی ہے گُلستانوں میں
دیکھنے والی تیری آنکھ نہیں ہے ناظر
اپنے دھندوں سے ہی فرصت نہیں توحید سے کام
اُس کا بندہ ہوں جو اللہ کا بندہ ہوگا
جتنا تڑپاؤ تڑپنے میں مزا آتا ہے
پھر بھی دانا مجھے دیوانہ سمجھتے نہیں

ذاتِ برحق کا تخیّل ہے بیابانوں میں
شمع کی لَو میں وہی ہے وہی پروانوں میں
خود نمائی و خودی آگئی انسانوں میں
کافروں میں ہوں نہیں اور نہ مُسلمانوں میں
لذّتِ زیست ہے بسمل کو نمکدانوں میں
لاکھ پیوند لگاتے ہیں گریبانوں میں

ہم بھی سُنتے ہیں زمانہ میں تھا مشہور شہید
نام پاتے ہیں فقط اس کا اب افسانوں میں

ओ३म्

رگ وید | یجروید

وید امرت

سام وید | اتھروید

ओं इन्द्र इन्नो महोना
दाता वाजानां नृ तुः म
हां ऽ अभि ज्ञवाय मत्।

سام وید اُتر آرچک دوسرا دھیائے ترچ ۳ منتر ۳

پربھو مہما

سب کو پنچاتا ہے وُہی

وُہ مالک کون و مکاں
دیتا ہے دھن و دولت وُہی
پاتے ہیں اُس سے اناج بھی

وُہ صاحب توقیر و شان
ہے بخشتا عزّت وُہی
اور معرفت کا تاج بھی

سب کو پنچاتا ہے وُہی

ہے ہستی کامل وہی
پاتے ہیں جو گنتوں کے پل

تعظیم کے قابل وُہی
بیکار ہیں اور بے عمل

اُن کو کھلاتا ہے وُہی

سب کو پنچاتا ہے وُہی

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگ کے عملی طریقے

آہتک اُنتی

مشہور جاپانی فلاسفر داہارا کی تحقیقات و تجربات

ٹھیک طریقے کے مطابق "اوم" کا تلفظ کیا جائے تو بھی طالب علم پر خاص اثر ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس کا صحیح تلفظ ادا کیا جائے۔ تو اس سے انسانی جسم کا ذرہ ذرہ بیدار ہو کر نئی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس میں ایک نئی زندگی آ جاتی ہے۔ اور اس کی خفیہ طاقتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔

لیکن یہ طاقتیں اسی وقت بیدار کی جا سکتی ہیں۔ جبکہ پہلے ان طریقوں سے جسم کو پاک و صاف کر لیا جائے۔ جن کا ذکر ہو چکا ہے۔ طالب علم کے لئے اس لفظ کا وظیفہ کرنے کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ وہ کوئی ایسا آسن اختیار کرے۔ جس پر وہ آسانی سے حاوی ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد وہ ایک نتھنا دسرا بند کر کے دوسرے نتھنے سے آہستہ آہستہ اور یکساں سانس لے۔ اور اس دوران میں سات مرتبہ لفظ "اوم" کا جاپ کرے۔ اس لفظ کا تلفظ کرنے میں ہر مرتبہ ایک سے ڈیڑھ چار منٹ صرف کرے۔ اور سانس کو اس طرح باقاعدہ بنانے کی کوشش کرے۔ کہ حتی الامکان بہت کم دفعہ سانس لینے کی ضرورت ہو۔

کچھ عرصے کی مشق کے بعد سانس پر قابو ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ رفتہ رفتہ وہ اس قدر مشاق ہو جاتا ہے۔ کہ کئی کئی منٹ تک اس کو تازہ سانس لینے کی نوبت نہ آئے گی۔

مگر اس وقفہ کو رفتہ رفتہ اور بتدریج بڑھنا چاہیئے۔ اور اسی طرح "اوم" کا اچارن (وظیفہ) سات سے چودہ پھر اکیس۔ بعد ازاں اٹھائیس بار کرو۔ اسی طرح اس تعداد کو بڑھاتے جاؤ۔ مگر ہر مرتبہ کے اضافے میں سات کی نسبت قایم رہے۔

اوم کا تلفظ

مقدس لفظ "اوم" کا صحیح تلفظ ادا کرنے کے لئے طالب علم کو لازم ہے۔ کہ اس کے آخری حرف "م" پر اس طرح زور دے۔ کہ ایسی آواز نکلے۔ گویا شہد کی مکھی بھنبھنا رہی ہے۔ یعنی "م" کی آواز حلق سے پیدا کرے۔ اور ایک سانس میں جتنا طول اس کو دے سکتا ہے۔ دے۔

اس عمل کا عادی بننے کے لئے کچھ وقت درکار ہوگا۔ لیکن جو وقت شروع شروع میں معلوم ہوتی ہے۔ اس پر ایک مرتبہ غالب آ جانے کے بعد فوری اثر ہوگا۔ اور یہ اثر جادو کے اثر کا سا

مترادف ہوگا۔ اس منتر کی غیر معمولی طاقت یا شکتی کو مدنظر رکھتے ہوئے طالب علم کو مناسب ہے۔ کہ یہ عمل بہت زیادہ نہ کرے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ سارنگی پر مسلسل و متواتر ایک ہی سُر نکالتے رہنے سے پتھر کی دیواریں گرائی جا سکتی ہیں۔ کافی عرصے کی باقاعدہ جنبش و حرکت سے ہر ایک عمارت گر سکتی ہے۔

پس اس منتر کی مسلسل مشق سے مادی جزا میں تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر اس قسم کے تاثرات کا پیدا ہونا طالب علم کی ذات پر منحصر ہے۔ اس لفظ کی "لہریں" جسم کے ذرہ ذرہ کو بیدار کر دینگی۔ سارے جسم میں ایک جھن جھناہٹ پیدا ہوگی۔ جس سے جسم کی ساخت تبدیل ہو کر از سر نو تعمیر ہوگی۔ اور روحانی نقطۂ نظر سے پاکیزگی حاصل ہو جائے گی۔

اس عمل سے جو لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ اس قدر طاقتور ہو جاتی ہیں۔ کہ تمام بُرے اثرات کو بیخ و بن سے اُکھاڑ پھینکتی ہیں۔ اور ان کی بجائے زیادہ عمدہ اور زیادہ پاک جذبات اور بہترین حرکات کی کوشش کرتی ہیں۔ طالب علم کے اندر جس قدر پوشیدہ طاقتیں ہیں۔ وہ سب بیدار ہو جاتی ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک نئی اور طاقتور ہستی بن جاتا ہے۔ اس عمل کا لازمی نتیجہ ×

× یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ انسان کو ایک خاص طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ ہر چیز سے اچھائی اخذ کرتا ہے۔ اور ہر چیز میں اچھائی دیکھتا ہے۔

اس مقدس لفظ کے باقاعدہ عمل سے کیا حاصل ہوتا ہے۔ یہ سب کو معلوم ہی ہے۔ لیکن جو طالب علم اس کا صحیح تلفظ جاننا چاہتا ہے۔ اس کے فائدے کے لئے ہم نے اس کا اظہار کر دیا ہے۔ جس شخص کے دل پر برائی یا ناپاکیزگی نے غلبہ پا رکھا ہے۔ اس کے لئے یہ عمل بہت ضرر رساں ہے۔ (باقی آئندہ)

سداچار اور اہنسا

از پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے۔ ایم۔ اے

پتنجلی نے سداچار کو ایشور پرانی کا مکھیہ سادھن بنایا ہے۔ جو دُراچاری ہے۔ وہ کبھی دھارمک اتھوا ایشور بھگت نہیں بن سکتا۔ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ اپنے سوارتھ کے لئے اناچار کرنا پاپ ہے۔ پرنتو دھرم کے لئے جھوٹ بولنا اُپادیہ ہے۔ اس پرکار کی بھاونا رکھنے والوں کی سنسار میں کمی نہیں۔ یہی کارن ہے۔ کہ کبھی کبھی اُونچ کوٹی کے پُرش بھی سداچار سے چُیت ہو جاتے ہیں۔ یا بھاگوت بھگت بھی اپنی بھگتی کے بل پر جھوٹ آدی پاپوں کو پاپ نہیں سمجھتے۔ بہتوں کا متھ ہے۔ کہ ایشور سداچار اور دُراچار کے جھگڑے میں نہیں پڑتا۔ وہ ان سب سے پرے ہے۔ "God is neither moral nor immoral but unmoral".

اس لئے ایشور بھگتوں کو سداچار کے جھگڑوں میں نہیں پڑنا چاہیئے۔ وشیوں میں تو اندریاں پھنستی ہیں۔ آتما نرلیپ ہے۔ وہ تو جل میں کمل وت رہتا ہے۔ یہ سب سے بڑی بھول ہے۔ اور اس نے دُراچار کی ماترا کو بہت بڑھا دیا ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ اندریاں آتما نہیں ہیں۔ پرنتو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ اندریاں وشیوں میں پھنستی رہیں۔ اور پھر بھی نرلیپ ہے؟ میری جیبھ جھوٹ بولتی رہے۔ میرا شریر کوکرم کرتا ہے۔ میرے ہاتھ دوسروں کو پیڑا دیتے رہیں۔ پرنتو پھر بھی ہنسا یا دُراچار کی کالما سے میرا ہردیہ کالا نہ ہو؟ کیا اندریاں بن آتما کی سہائتا کے کچھ کر سکتی ہیں؟ کیا یہ سچ نہیں ہے۔ کہ وشیوں میں پھنسنے والی استریاں آتما کو بھی وشیوں کی طرف اُسی پرکار کھینچ لے جائینگی۔ جس پرکار کھائی میں گرنے والے رتھ کے گھوڑے سارتھی اور رتھ دونوں کو ہی کھائی میں ڈبو دیں گے؟

اسی لئے شری یوگ آچاریہ جی نے یموں کو یوگ اتھوا ایشور بھگتی کی پہلی سیڑھی بتایا ہے۔

یموں میں سب سے پہلی چیز اہنسا ہے۔ یہ شبد نشیدھ واچی ہے۔ ارتھات ہنسا نہ کرنا۔ ہنسا اور اہنسا کے ارتھ میں بہت سے مت ہیں۔ اہنسا کیا ہے۔ اور اہنسا کیا نہیں ہے؟ یہ کٹھن پرشن ہے۔ اہنسا کا سادھارن ارتھ تو یہ ہے۔ کہ کسی کو بھی کشٹ نہ پہنچایا جائے۔ مگر پوری بھاشا میں کچھ پریورتن کرنا پڑا ہے۔ ارتھات اہنسا میں وہ کشٹ شامل نہیں ہے۔ جو اس ویکتی کی ہی بھلائی کے لئے اور دنڈ ہو۔

سادھارن تیا تو ہمارے آتما کے بھیتر ایک انترک شکتی ہے۔ جو ہم کو سداچار کیا ہے۔ اور اناچار کیا ہے؟ اس کا پتہ دیا کرتی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ کون سا کشٹ دینا ہنسا ہے۔ کون سا نہیں؟

میرو تو ایک اونکار

ہنیشی علاول پوری

میرو تو ایک اونکار
اوم نام کا جو دھن پایا
نینن آئی گیان کی جوتی
دیکھی ایک جھلک جوان کی
دیکھ جگت کو ان سے منکر
رہ کر جگ میں انہیں نہ بھولے

دوسرا نہ کوئی رے
انہی کی کرپا ہوئی رے
میل ہر دہ کی دھوئی رے
دوئی من کی کھوئی رے
آنکھ برس روئی رے

بھگت شیتی سوئی رے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سماجک اُنتی

آریہ سماج کے ادیش اور سادھن

لیکھک :- مہتہ جیمنی جی بی۔ اے ویدک مشنری

ورتمان سمیہ میں مادی ترقی اور یورپین تہذیب کی ہرے مذہبی دُنیا میں ہلچل مچادی ہے۔ اور بالخصوص موجودہ جنگ نے تو یورپ اور امریکہ میں مذہب کے لفظ کو بھی گذشتہ زمانہ کی بات اور ایک ڈھکوسلہ خیال کہ لیا ہے۔ امریکہ۔ رُوس۔ جرمنی اور فرانس مذہب کو قطعی جواب دے بیٹھے ہیں۔ وہاں تو صرف مذہب بمنزلہ لیبل رہ گیا ہے۔ مگر اس کا اثر ہندوستان پر بھی کم نہیں پڑا۔ یہاں بھی جس قدر مذہبی فرقے طمطراق سے کام کر رہے تھے۔ ہر جگہ شتھل ہو رہے ہیں۔ اور اپنی کمزوری اور سست رفتار کو محسوس کر رہے ہیں۔ ان سب امور کا اثر آریہ سماج پر بھی پڑا ہے۔ آریہ سماج نے باقی تمام فرقہ جات کی اپیکشا سے زیادہ محسوس کیا ہے۔ کیونکہ آریہ سماجیوں کا دعوٰی ہے۔ کہ ہمارا دھرم سائینس۔ فلسفہ۔ عقل اور دلیل کی بنیاد پر قائم ہے۔ اس لئے اس پر مادی چمک اور ورتمان کال کی تہذیب و تمدن کا اثر نہیں پڑ سکتا۔ اس لئے وہ اپنی شتھلتا کے کارن نہ تو سائینس و مغربی تہذیب اور مادی کشمکش کو سمجھتے ہیں۔ نہ ہی موجودہ جنگِ عظیم کی تباہ کاریوں اور چالوں کو۔ بلکہ اپنی شتھلتا کے کارن اپنی اندرونی کمزوریوں کو ہی سمجھتے ہیں۔ اس لئے آریہ سماج کے کارکنان یا لیڈر اور سنجیدہ آدمی دو قسم کے خیالات کے لوگ ہیں۔ ایک وہ لوگ ہیں۔ جن کا کہنا ہے۔ کہ آریہ سماج بذریعہ موجودہ سکولوں، کالجوں اور دیگر سنستھاؤں کے ہی ترقی کر سکتا ہے۔ اور ترقی کر رہا ہے۔ دُوسری قسم کے وہ لوگ ہیں۔ جن کا عقیدہ ہے۔ کہ ان سنستھاؤں نے آریہ سماج کو اُلٹا کمزور کر دیا ہے۔ آریہ سماج کا ادیش وید پرچار کہا گیا ہے۔ جب سے آریہ سماج نے اپنی توجہ زیادہ تر بجائے وید پرچار کے سنستھاؤں کی طرف لگائی ہے۔ اس میں شتھلتا آگئی ہے۔ اور دن بدن شتھلتا بڑھ رہی ہے۔

آریہ سماج میں وچاروں (خیالات) کی جنگ کو میں ترقی کا سادھن سمجھتا ہُوں۔ بشرطیکہ اس میں کوئی ذاتی اغراض اور بیجا نکتہ چینی نہ ہو۔ میں نے شری یمان مہاشہ کرشن جی کے چند مضامین اخبار "پرکاش" کے ماہ جون کے پرچوں میں مطالعہ کئے ہیں۔ انہوں نے نیک نیتی سے آریہ سماج کی بہبودی کو مدِنظر رکھکر خامہ فرسائی کی ہے۔ میں کسی پارٹی یا سوسائیٹی سے سمبندھ نہیں رکھتا۔ میرا آریہ سماج کے ساتھ ۴۵ برس سے سمبندھ ہے۔ نہ میں کسی سماج کا ادھیکاری ہُوں۔ اور نہ کسی سنستھا سے سمبندھت ہُوں۔ لیکن سوامی دیانند کے مشن اور ویدک دھرم کا شیدائی اور مفتون ہُوں۔ چونکہ میرا سمبندھ آریہ سماج کے ساتھ مہاشہ کرشن سے دس بارہ ۱۲ سال پہلے کا ہے۔ اور کئی سال میں نے آریہ سماج کے اندرونی حلقہ میں بھی کام کیا ہے۔ اس لئے میں یہی چاہتا ہُوں۔ کہ آریہ پبلک کو آریہ سنستھاؤں کے ابتدائی حالات سے بھی آگاہ کرُوں۔

مہاشہ کرشن جی نے اپنے مضامین میں پانچ امُو پر بحث کی ہے۔ جنکو میں بترتیب وتدریج یہاں بیان کر کے ان پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہُوں۔

(اوّل) سوامی دیانند جی نے بھی سنستھائیں کھولیں۔ چنانچہ آپ نے پروپکارنی سبھا۔ گئو شالاؤں اور ویدک یتنرالہ کا ذکر کیا ہے۔ مگر جو پاٹھ شالائیں سوامی جی نے کھولیں ان کا ذکر نہیں کیا۔ مہاشہ کرشن جی نے یہ لکھتے ہُوئے ایک امر کی طرف دھیان نہیں دیا۔ کہ آریہ سماج میں کوئی بھی ایسا کارکن نہیں۔ جو سنستھاؤں کا وِرودھی ہو۔ دُوسرے فریق کا دعوٰی یہ ہے۔ کہ سنستھا وُہ ہونی چاہیئے۔ جو ادیش کی طرف لیجانے والی ہو۔ نہ کہ ادیش سے گرانے والی۔ سوامی جی نے جو پروپکارنی سبھا یا یتنرالہ کھولا اس کا ادیش وید کو چھپوا کر ان کا پرچار کرنا۔ اور دیش دیشانتروں میں وید کا سندیش پہنچانا۔ یہ سادھن واقعی آریہ سماج کے تیسرے اور چھٹے نیم کا سمرتھک ہے۔ اور پروپکارنی سبھا نے یتھا شکتی اسی لکھش کو سامنے رکھکر کام کیا ہے۔ اور آج تک کسی ایسی سنستھا کے وِرُدھ آواز نہیں اُٹھائی گئی بسوائے اس کے کہ اس کے پربندھ سمبندھی نکتہ چینی کی گئی ہو۔ دُوسرا سوامی جی نے گئو رکھشا نامی پُستک لکھکر گئو رکھشا اور گئو پالن پر زور دیا۔ مگر آریہ سماج کے نیم اُپ نیم میں گئوشالہ ستھاپن کرنے کا آدیش نہیں کہا۔ نہ ہی خود کوئی گئو رکھشنی سنستھا کھولی۔ وُہ گئو رکھشا کو بھارت کی خوشحالی اور اقتصادی ترقی کا سادھن سمجھتے تھے۔ اور اس پر تقاضا یہ بھی کرتے تھے۔ مگر انہوں نے سنستھا بنا کر گئو رکشا کے کام کو آریہ سماج کے مشن کا انگ نہیں بنایا۔ تیسرا سوامی جی نے فرخ آباد اور کئی ستھانوں میں ویدک پاٹھ شالائیں ستھاپت کیں۔ مگر جب انہوں نے انوبھو کیا۔ کہ وید پرچار کے لئے یہ سنستھائیں اُپیوگی نہیں ہیں۔ انہوں نے انہیں بند کر دیا۔

سدھانت چرچا

نیوگ وشے پر کچھ وچار

(ڈوینتی کے انک سے آگے)

از پنڈت آشا رام جی اوورسیئر مصر کہہ

وبھچار کا سوروپ

جن استری پُرشوں کا آپس میں وواہ یا نیوگ نہ ہُوا ہو۔ یدی وُہ آپس میں میتھن کریں۔ تو اس وبھچار کہتے ہیں۔ اس پرکار میتھن کرنے پر بھی سنتان پیدا ہو سکتی ہے۔ پرنتو وبھچار کرتے وقت استری اور پُرش کی مانسک اوستھا اتنی زیادہ گر جاتی ہے۔ کہ اس سے اُتم سنتان پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ یہی کارن ہے۔ کہ سبھیہ کہلانے والے لوگ وبھچار سے پیدا ہُوئی ہُوئی سنتان کو سوائے خاص حالتوں کے شہریوں کے پُورے ادھیکار دینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

۱۔ دُوسرے نقرے میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ منشیہ۔ پشو۔ پکشی یہاں تک کہ برکش آدی کی اُتپتی کے صرف تین ہی سادھن نظر آتے ہیں۔ یعنی وواہ نیوگ اور وبھچار۔ اب ہم ان کو پشو آدی میں دکھلا کر واضح کرتے ہیں۔ چوپایوں کے اندر گائے۔ بھینس۔ گھوڑی وغیرہ پشوؤں کی اُتپتی نیوگ سے ہوتی ہے یعنی جس وقت گائے۔ بھینس اور گھوڑی رتو پر آتی ہے۔ تو اس کو نر سے ملا کر بچہ حاصل کر لیا جاتا ہے۔ یہ اُتم پرکار کے نیوگ کی مثال ہے۔ بندر جاتی کے اندر بواہ نیوگ اور وبھچار تینوں طریقوں سے بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی بندر اور بندری جوڑا بنا کر رہتے ہیں۔ جو کہ بواہ کا آدرش ہے۔ اور جوڑا نہ ہونے یا بھنگ ہو جانیکی حالت میں بھی میتھن کر کے بچہ پیدا کرتے ہیں۔ جو کہ نیوگ کا آدرش ہے۔ جوڑا ملی ہُوئی بندری اپنے بندر کی غیر موجودگی میں بھی دوسرے بندر سے میتھن کر لیتی ہے۔ (یہ بتوا ایسی حالت میں بڑی اس کا بندر دیکھ لے۔ تو ناراض ہوتا ہے) اس کو بندر جاتی میں وبھچار ہی کہنا چاہیئے۔ یہاں پر یہ لکھدینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ بندر جاتی کے اندر وُہ سب پرکار کے میتھن ہوتے ہیں۔ جو منشیہ جاتی کے اندر سُنے جاتے ہیں۔ پکشیوں کے اندر کبوتر چڑیا گرہست کا آدرش پیش کرتی ہے۔ یعنی نر اور مادہ ہنی اور ہنتی کی طرح جوڑا ملا کر اکٹھے رہتے ہیں۔ اور دونوں بچوں کے پالن پوشن میں سہایتا دیتے ہیں۔ دونوں میں سے ایک کے مرجانے پر دُوسرا پھر جوڑا ملا لیتے ہیں۔ یا بغیر جوڑا ملائے میتھن کر لیتے ہیں۔ یعنی نیوگ سے بچے پیدا کر لیتے ہیں۔ میری رائے میں اس جاتی کے پکشی کے اندر بندر جاتی کی طرح وبھچار بھی ہوتا ہے۔ مگر ہنس کا سب سے اُتم آدرش جس کو سنی اور جتی کا آدرش کہنا چاہیئے۔ سارس جاتی کے پکشی میں سُنا گیا ہے۔ اس میں سارس کے مرجانے پر سارسنی کا مرجانا تک بھی سُنا جاتا ہے۔ اور سارسنی کے مرجانے پر سارس دُوسری سارسنی کے ساتھ سمبندھ نہیں جوڑتا ہے۔ مرغ۔ بطخ اور مور کی اُتپتی نیوگ سے ہوتی ہے۔

اب ہم برکشوں کے اندر بواہ تتھا نیوگ کی مثالیں دیتے ہیں۔ برکشوں کے اندر پھل تتھا اناج وغیرہ کی اُتپتی بھی نر اور مادہ کے میل سے ہی ہوتی ہے۔ ان میں یہ کریا پراکرتک نیموں کے آدھین ہی ہوتی ہے۔ اس لئے ان میں وبھچار نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ وواہ تتھا نیوگ کی کریا سے ہی اُتپتی ہوتی ہے۔ برکشوں میں پھُول کے اندر نر اور مادہ دونوں حصے ہوتے ہیں۔ نر حصے کو پراگ کیشر اور مادہ کو گربھ کیشر کہتے ہیں۔ مثلاً کپاس کے پھُول میں پراگ کیشر اور گربھ کیشر ایک ہی جگہ پر ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس میں وواہ کی کریا سے پھل آتا ہے۔ یعنی جب اسی پھُول کے پراگ کیشر کے اندر کا پراگ گربھ کیشر کے اُوپر گرجاتا ہے۔ تب پھل لگتا ہے۔ یدی ایسا ہونے سے پہلے ہی پراگ کیشر کا حصّہ توڑ دیا جائے۔ تو پھل نہیں آسکتا۔

مکئی کے برکش میں وواہ اور نیوگ دونوں کریاؤں سے اناج پیدا ہوتا ہے۔ اس میں بھٹے کے اُوپر جو سُوت ہوتے ہیں۔ وُہ مادہ حصّہ ہوتا ہے۔ اور چوٹی پر جو جھنڈا ہوتا ہے۔ وُہ نر حصّہ ہوتا ہے۔ جھنڈے کو ہلانے سے جو راکھ سی اُڑتی ہے۔ وُہی پراگ ہوتا ہے۔ جو کہ بھٹے کے سُوتوں پر گر کر اناج کی اُتپتی کا کارن ہوتا ہے۔ یہ وواہ کی کریا ہُوئی۔ پرنتو یدی کسی برکش کا جھنڈا توڑ دیا جائے۔ تو دُوسرے جھنڈے کا پراگ گر کر بھی اناج پیدا ہو جائے گا۔ جس کو نیوگ کی کریا سے کہنا چاہیئے۔ گیہوں۔ جوار اور باجرہ کی اُتپتی وواہ کی کریا سے ہوتی ہے۔ ان میں بھٹے اور بالی کے اُوپر جو زیرہ ہوتا ہے۔ اس کو کیشر کہتے ہیں۔

(مسلسل)

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حیدرآباد ستیہ آگرہ کے دنوں کی ایک شکشاپرد کہانی

راکھی کی پرتگیا

لیکھک:۔ شری بیر سنگھ جی۔ گورکھپور

"بھیا جی! کیا تم ستیہ آگرہ نہیں کرو گے؟ ارونا کے بھائی پچھلے ماس ہی میں چلے گئے۔ رادھا کے پتی اگلے ہفتے میں جائیں گے۔ دیکھو بھیا۔ جب وہ اُن کی باتیں کرتی ہیں۔ تو میں چپ ہو جاتی ہوں۔ میرے بھیا بھی چلے جاتے۔ تو میں بھی گرو سے باتیں کرتی۔"

"جاؤں گا کیوں نہیں؟ ایک سپتاہ بعد پریکشا ہے۔ فائنل کی پریکشا دیئے بنا کیسے جاؤں؟ ماتا جی بھی بیمار ہیں۔ ایسی دشا میں وہ کیسے مجھے جانے دیں گی!"

"بھیا جی! تم اپنی اس فائنل کی پریکشا کو دھرم کی پریکشا سے اونچی مانتے ہو۔ تم یہ نہیں یاد کرتے۔ کہ تمہاری کتنی مائیں بہنیں پیڑت ہیں۔"

"تو تو ویرتھ ہٹھ کرتی ہے چندا! بیس دن بعد چلا جاؤں گا تو کچھ ہانی ہو گی؟"

"مت جاؤ" کہتی ہوئی چندا دکھت من کمرے سے چلی گئی۔

حیدرآباد میں ہندوؤں کے لئے جیون مرن کا پرشن تھا۔ دھرم پرچار کی آزادی نہ تھی۔ دھارمک کریتوں کے کرنے کی مناہی تھی۔ آریہ سماج یہ کیسے سہن کر سکتا تھا۔ اُس کا تو جیون ہی ادھرم کا ناش کرنے کے لئے ہے۔ اس کے لئے اُس نے کتنے ہی بلیدان کئے ہیں۔ انہی بلیدانوں کا تو اُسے گرو ہے۔ اُس نے حیدرآباد کے ہندوؤں کی پکار سُنی۔ اور اُن کے کشٹوں کو دور کرنے کے لئے سارے یکھت اُپائے کئے۔ پر سپھلتا نہ ملی۔ انت میں وہ اہنساتمک ستیہ آگرہ کا شستر لیکر میدان میں آیا۔ سہسروں ویر کشٹ نوارن کرنے چل دیئے۔ اُس سمیہ ان ستیاگرہیوں کا اُتساہ دیکھنے یوگیہ تھا۔ دھرم کے متوالے کیسری بانا دھارن کئے ہاتھ میں اوم کی دھوجا لہراتے، سوتنترتا کے گیت گاتے چلے جاتے تھے۔ اُس سمیہ کون سی شکتی اُنہیں روکنے کا ساہس کر سکتی تھی؟

× × × × × × × × ×

نگر کا چوتھا جتھا پچیس تاریخ کو جانے والا ہے۔ نیتا نمنترن دے دیا گیا ہے۔ ستیاگرہیوں کی سنکھیا دن بدن بڑھ رہی ہے۔

چندا پھر بھیا کے پاس گئی۔ اُس نے کہا:۔

"بھیا! ایک بات مانو گے؟"

"کون سی بات چندا؟"

"اپنی پرتگیا پوری کرو گے"

"کون سی پرتگیا؟"

وہی جو راکھی باندھتے سمیہ کی تھی۔ یہ کیا ماتا کی پکار نہیں ہے؟ کیا اُس کے بلکتے بچوں کا کرون کرندن نہیں ہے؟"

"ہے تو!"

"تو تمہیں اچھا لگتا ہے۔ کہ تم اس پر دھیان نہ دے کر بی۔ اے کی پریکشا دو؟"

دھیریندر چپ تھا۔ کچھ دیر بعد بولا "نہیں" اُس کے اس شبد میں دڑھتا تھی۔

چندا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔ وہ پھولی نہ سمائی۔ بھاگی بھاگی رادھا کے ہاں گئی۔ اور اُسے یہ سماچار سُنایا۔ رادھا نے اُسے ودھائی دی۔

اب تو چندا تیاریاں کرنے لگی۔ آخر پچیس تاریخ آئی۔ سویرے ہی ہون کر کے آرتی کی تیاریاں کرنے لگی۔ دھیریندر سماج مندر گیا۔ وہاں سارے ستیاگرہی اکٹھے تھے۔ ہون آدی ہونے کے بعد جلوس نکلا۔ جگہ جگہ ستیاگرہیوں کی آرتی اُتاری گئی۔ ویر مالائیں پہنائی گئیں۔ چندا نے بھی سینکوں کے ٹیکے دئیے۔ تتھا آرتی اُتاری۔ آرتی کے بعد جے کے نعرے لگائے گئے۔

دھیریندر ماں کے پاس آیا۔ ماں کے چرن چھوئے اور وداع مانگی۔ ماں نے پُتر کا ماتھا چوما۔ اور سینکوں کو وجئی ہو کر لوٹنے کا آشیرواد دیا۔

جلوس سٹیشن کی طرف چل دیا۔ چندا کی آنکھوں میں پرسنتا کے آنسو تھے۔

× × × × × × ×

دوسرے دن بی۔ اے کی پریکشا آرمبھ ہوئی۔ لیکن دھیریندر تو دوسری پریکشا کے لئے چل پڑا تھا۔

کچھ دن بعد چندا نے اخبار میں پڑھا۔ "دھیریندر بھائی کو دو ورش کا کٹھن کاراواس"

اُس دن اُس کی راکھی کی پرتگیا کا پرمان اُسے مل گیا۔

(ا۔م۔ل)

۷ اگست کو

حیدرآباد ستیاگرہ کے شہید

ان کا دوس منائیں

۱۔ شری ویدپرکاش جی۔
۲۔ مہاشہ بھیم راؤ جی۔
۳۔ مہاشہ مانک راؤ جی۔
۴۔ مہاشہ دھرم پرکاش جی
۵۔ مہاشہ مہادیو جی
۶۔ مہاشہ راما جی
۷۔ مہاشہ ستیہ نارائن جی۔
۸۔ بابو شیام لال جی۔
۹۔ شری پرمانند جی۔
۱۰۔ شری ونکٹ راؤ جی۔
۱۱۔ پرمانند جی۔ ۱۲۔ سوامی ستیانند جی
۱۳۔ مہاشہ وشنو بھگت جی۔
۱۴۔ مہاشہ چھیدے لال جی۔
۱۵۔ شری پانڈورنگ جی۔ ۱۶۔ شری دھوراؤ جی
۱۷۔ شری نتھو مل جی۔
۱۸۔ مہاشہ متر سنگھ جی۔
۱۹۔ مہاشہ فقیر چند جی۔
۲۰۔ سردار ارجن سنگھ جی۔
۲۱۔ چودھری ملکھان سنگھ جی
۲۲۔ سوامی کلیانانند جی۔
۲۳۔ مہاشہ پرشوتم داس جی
۲۴۔ بھگت اروڑہ مل جی۔
۲۵۔ مہاشہ ماتو رام جی۔ ۲۶۔ مہاشہ شانتی پرکاش جی
۲۷۔ مہاشہ کھانڈوراؤ جی۔
۲۸۔ مدن سنگھ جی۔ ۲۹۔ لالہ رتی رام جی۔
۳۰۔ پنڈت پرشوتم داس جی گیانی

مختصر "ہریجن" افسانہ

رائے بہادر درگا کرمل اُن اشخاص میں سے ہیں جو سماج میں بڑے پاکیزہ سمجھے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود بڑے کشادہ دل اور فیاض ہیں۔ اور پھر عوام میں ان کے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ ان کا کیریکٹر بہت بلند ہے۔ لیکن بعض لوگ گناہ بھی ایک خاص ماحول میں کیا کرتے ہیں۔ آدمیوں میں بیٹھکر شراب پینا برج کھیلنا اور رنگ رلیاں کرنا ان کا وطیرہ ہوتا ہے۔ اس لئے عام لوگوں کی نگاہوں میں ان کا درجہ ہمیشہ ممتاز رہتا ہے۔

رائے بہادر کا کرمل بھی انہی اشخاص میں سے ہیں۔ اس روز نیو دہلی میں پارٹی تھی۔ ناچ گانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اپنے ایک دوست کی کار میں آئے۔ لیکن نشہ میں مخمور ہونے کی وجہ سے غلط جگہ اُتر پڑے۔ دو ہی قدم چلے تھے۔ کہ ٹھوکر لگی اور گر پڑے۔

دھڑام کی آواز سُنتے ہی ایک نوجوان نے دروازہ کھولا۔ بیٹری سے روشنی کی تو رائے بہادر گرے پڑے تھے۔ بیہوش۔ چوٹیں بھی آئیں تھیں۔ نوکر کی مدد سے انہیں اُٹھایا۔ اندر لے گیا۔ منہ میں گرم گرم دودھ ڈالا۔ ڈاکٹر کو بلایا۔ مرہم پٹی کرائی۔ اور ساری رات ان کی تیمارداری میں مصروف رہا۔

صبح رائے بہادر کیلئے چائے تیار کی گئی۔ رائے بہادر چائے پی کر فارغ ہوئے۔ تو گھر چلنے کے لئے تیار ہو گئے۔ گھر جانے سے پہلے محسن کا شکریہ ادا کرنا ضروری تھا۔ نوجوان کو بلا کر کہنے لگے۔ میں اس احسان کا زندگی بھر معاوضہ نہ دے سکوں گا۔ نوجوان نے کہا۔ "میں نے کونسا احسان کیا ہے یہ میرا فرض تھا"

رائے بہادر نے چیک بک نکالی۔ اور فاؤنٹین پن کھولتے ہوئے پوچھا۔ آپ کا اسم گرامی؟

نوجوان۔ رلدو لال۔

رائے بہادر نے مسکرا کر کہا۔ نام تو عجیب غریب ہے۔ نوجوان نے کہا۔ "ہم غریب ہریجنوں کے نام ایسے ہی ہوتے ہیں۔"

رائے بہادر چونک پڑے۔ ہریجن۔ کیا تم ہریجن ہو؟

جی ہاں! نوجوان نے آہستہ سے کہا۔

رائے بہادر غصہ میں آ کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ تم نے مجھ سے بڑا ظلم کیا۔ میرا جیون نشٹ کر دیا۔ پاپی اپنے گھر کی چائے پلا دی۔ اب میں اس کا پرائشچت کس طرح کروں گا۔

"آپ کو یہیں بیہوش ہی پڑا رہنے دیتا" نوجوان نے آہستہ سے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ مر تو نہیں گیا تھا۔ تمہارے ...

نوٹ: ساتھ چھونے سے تو بہتر تھا۔ کہ پران نکل جاتے۔ اب میں کہیں کا نہیں رہا۔ سماج میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل ... نوجوان ہریجن بیچارہ کھڑا سوچ رہا تھا۔ ... ورنہ سے ... دور نہیں ہو سکتا۔

(مسٹر ... اس ...)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم
ہفتہ وار پرکاش لاہور
۳/۱ اگست ۱۹۴۱ء
مطابق ۱۹ ساون سمت ۱۹۹۸ بکرمی
جلد ۳۷ دیانندابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ نمبر ۲۹

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام ـ ۶

آریہ سماج میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو وارشک اُتسووں کے سر و تھا ورودھ ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ یہ پرتھا اُڑا دی جائے۔ لیکن اس کی جگہ کون سی پرتھا لے۔ یہ وہ نہیں بتا سکتے۔ جب میں سبھا کا منتری تھا۔ تو یہ پرشن کئی بار اُپستھت ہُوا۔ مجھے بھی یہ ساہس نہ ہوتا تھا۔ کہ وارشک اُتسو کم یا بند کر دوں۔ میرے راستہ میں بھی وُہی مُشکل تھی۔ جو ہر ایک منتری کے راستہ میں ہے۔ وارشک اُتسو نہ ہوں۔ تو دھن کہاں سے آئے۔ اور دھن نہ ہو تو پرچار کیسے ہو۔ اس سمبندھ میں ایک اور کٹھنائی بھی ہے۔ جس کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے۔ وُہ یہ کہ آریہ سماجیں بھی وارشک اُتسو کرنے پر مجبور ہیں۔ اور اس کا ایک کارن یہ ہے۔ کہ اُتسووں پر جتنی جنتا اُپستھت ہوتی ہے۔ سادھارن دیا کھیانوں میں نہیں ہوتی۔ اس لئے اگر آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی آواز ادھک سے ادھک سنکھیا تک پہنچے۔ تو ضروری ہے۔ کہ وارشک اُتسو کئے جائیں۔ دوسرا یہ کہ وارشک اُتسو نہ ہوں۔ تو سماجیں سبھا کو ویدپرچار فنڈ کا دھن نہیں دے سکتیں۔ یہ پرتھا بھی چل پڑی ہے۔ کہ وارشک اُتسو پر ہی اور وارشک اُتسو کے نام پر ہی دھن اکٹھا ہوتا ہے۔ جس ورش کسی آریہ سماج کا اُتسو نہ ہو۔ اسے ویدپرچار فنڈ کا بھاگ بھیجنے میں بہت کٹھنائی ہوتی ہے۔ بلکہ دھن نہیں آتا۔ لیکن آریہ سماجیوں کے لئے وارشک اُتسو کرنا اس سے ادھک اوشیک اس لئے ہے۔ کہ ان کے آدھین اپنی سنستھائیں بھی ہیں۔ جنہیں چلانے کے لئے انہیں دھن کی اوشیکتا ہے۔ اور یہ اوشیکتا وارشک اُتسووں سے ہی پُوری ہو سکتی ہے۔ اس لئے وارشک اُتسو نہ کیول اس لئے آوشیک ہیں۔ کہ ویدپرچار فنڈ کے لئے دھن ملے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ ستھانیہ آریہ سماجیں اپنی اپنی سنستھائیں چلا سکیں۔ بہت کم آریہ سماجیں ایسی ہونگی۔ جن کے آدھین کوئی نہ کوئی سنستھا نہ ہو۔ عام طور پر آریہ سماجوں نے پُتری پاٹھ شالائیں کھول رکھی ہیں۔ کسی کسی کے آدھین لڑکوں کے سکول بھی ہیں۔ اسی طرح کسی نے اناتھالیہ کھول رکھا ہے۔ تو کسی نے اوشدھالیہ۔ گویا سبھا کی طرح وارشک اُتسو کئے بغیر اپنی دھن کی ضرورت کا کوئی پربندھ کر بھی لے۔ تو آریہ سماجوں کے پاس اس کا کوئی پربندھ نہیں۔ اس لئے گھور ورودھ کے باوجود وارشک اُتسو جاری ہیں۔ اور شاید جاری رہیں۔ اور اگر وارشک اُتسو جاری رہیں۔ تو پرچار پرنالی میں سنشودھن کیسے ہو۔ سبھا کے پاس اتنے اُپدیشک تو ہیں نہیں۔ کہ وارشک اُتسو بھی ہوتے رہیں۔ اور نئے پروگرام کا تجربہ بھی کیا جا سکے۔ میں نے سبھا کا منتری ہوتے ہُوئے ان مہانو بھاووں کو جو نئے پروگرام کا تجربہ کرنا چاہتے تھے۔ کھلی چھٹی دے دی۔ کہ وُہ چند اُپدیشک لے کر جس طرح چاہیں تجربہ کر لیں۔ جُوں جُوں وُہ سپھل ہوتا جائے گا۔ اُپدیشکوں کی سنکھیا بڑھائی جائے گی۔ میری دلیل یہ تھی۔ کہ میں نے مانا کہ دیوار بوسیدہ ہے۔ بہت دیر کھڑی نہیں رہ سکتی۔ لیکن بجائے اس کے کہ پہلے پُرانی دیوار کو گرا یا جائے اور پھر نئی دیوار کھڑی کی جائے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے دائیں یا بائیں ایک نئی دیوار کھڑی کر دی جائے۔ اور اس کے بعد اُسے گرا دیا جائے۔ ضروری نہیں کہ نئی دیوار پرانی دیوار کی بنیادوں پر کھڑی کی جائے۔ میرے وقت میں پریکشن ہُوا بھی۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وُہ سپھل ہُوا ہوتا تو اس کا وستار ہوتا۔ یہ بات کہ منڈل بنائے گئے۔ اور دیر تک نہ چلے۔ بذاتِ خود اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ان میں وُہ آکرشن شکتی نہیں۔ جو ان سے منسوب کی جاتی ہے۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان میں وُہ خوبی نہیں جو ان کے متعلق کہی جاتی ہے۔ ہوتی تو اس وقت منڈل کام کرتے ہُوئے نظر آتے۔ اسی سلسلہ میں ایک اور تجربہ بھی کیا گیا۔ وُہ یہ کہ آریہ سماجوں کو اپنے اپنے پروہت رکھنے کی پریرنا کی گئی۔ کئی آریہ سماجوں نے رکھے بھی۔ کئی جگہ یہ پریکشن سپھل بھی رہا۔ لیکن آخر کار یہ پرتھا نہ صرف ڈھیلی پڑ گئی۔ بلکہ قریب قریب ختم ہو گئی۔ اس کی وجہ یہ کہ پروہت مہانو بھاو مقامی دھڑے بندی میں پڑنے کے پرلوبھن سے نہ بچ سکے۔ ہر ایک سماج میں کم و بیش جھگڑے ہوتے ہیں۔ سبھاسدوں کی سبھاسدوں سے لگتی ہے۔ جو پروہت کسی دھڑے میں شامل ہو جاتے ہیں۔ وُہ کسی کام کے نہیں رہتے۔ نہ صرف یہ کہ دُوسرے دھڑے کے دل میں ان کے لئے عزت نہیں رہتی۔ بلکہ وُہ اپنا فرض سمجھ لیتا ہے۔ کہ انہیں بدنام کرے۔ جس سے ان کے اُپدیشوں کا جھنتا پر بھی پربھاؤ نہیں رہتا۔ اور اگر کہیں ان کے ورودھی دھڑے کا بہو پکش ہو جائے۔ تو ان کے لئے وہاں رہنا کٹھن ہو جاتا ہے۔ بعض پروہتوں کے متعلق تو تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ وُہ بطور خود دھڑے باز نہ تھے۔ ان کا قصور یہ ہے۔ کہ وُہ اتنے مضبوط ثابت نہ ہُوئے۔ کہ دھڑے سے بچے رہتے۔ لیکن کئی پروہت تو ایسے ہیں۔ جنہوں نے آریہ سماجوں میں خود دھڑے بندی پیدا کی۔ خود بھی بدنام ہُوئے۔ اور آریہ سماج کی بدنامی کا باعث بھی بنے۔ اور آخر کار رُسوا ہو کر وہاں سے نکلے۔ ان کی حالت بعینہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ان اپدیشکوں کی سی ہے۔ جو ایک دھڑے میں شامل ہو گئے۔ اور دُوسرے کے خلاف کھُلم کھلا کام کرتے رہے۔ لیکن جب دُوسرا دھڑا برسرِ طاقت آیا۔ تو مُنہ چھُپاتے پھرے۔ کسی کو سروس چھوڑنی پڑی اور کوئی اپنی مجبوریوں کے پیشِ نظر کام کرتا رہا۔ غرضیکہ پروہت سسٹم بھی چل نہ سکا۔ اور آج بہت کم آریہ سماجیں ایسی ملیں گی جن کے ہاں پروہت ہوں۔ کہتے ہیں۔ کہ زمین گول ہے۔ اسی طرح کہہ سکتے ہیں۔ کہ سارا چکر کاٹ کر جہاں سے ہم چلے تھے۔ وہیں پھر لوٹ آئے ہیں۔ آریہ سماج کے پرچار کی جو پرتھا پہلے دن ڈالی گئی۔ وُہ اب بھی قائم ہے۔ اس کے بعد جو بھی تجربہ کیا گیا۔ ناکام ثابت ہُوا۔ لیکن اس کے باوجود میں یہ کہنے کو تیار نہیں۔ کہ ورتمان پرتھا میں پریورتن کی اوشیکتا نہیں۔ میں سمجھتا ہُوں۔ کہ اس میں کئی ایسی کمزوریاں ہیں۔ جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور ان کی وجہ سے پرچار سے جتنا لابھ ہو سکتا ہے۔ اتنا نہیں ہوتا۔ جو کچھ میں اس وقت تک لکھ چکا ہُوں۔ اس سے مجھے یہ دکھانا مقصود تھا۔ کہ آریہ سماج نے جو ویتنک اُپدیشکوں کی پرتھا جاری کی۔ یدپی وُہ پراچین پرتھا کے ورودھ تھی۔ پھر بھی وُہ ناکام ثابت نہیں ہُوئی۔ اور بالکل نئی اوستھاؤں میں سماج کو بہت دُور لے گئی۔ لیکن ہر ایک چیز کی حد ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی بھی ایک حد ہے۔ اب اس کی اپیوگتا ختم ہو رہی ہے۔ اور بالکل ختم ہو جائے گی۔ اگر اس پرتھا میں کوئی پریورتن نہ آیا۔ ورتمان ویتنک اُپدیشکوں کے ورودھ سب سے بڑا شبہ یہ کام کر رہا ہے۔ کہ کسی شخص کا کچھ لیکر دھرم کا کاریہ کرنا ایک گھرنت کاریہ ہے۔ یہ لوگوں کے دلوں سے دُور ہونے میں نہیں آتا۔ اس وقت بھی یہ بھاؤ پایا جاتا ہے۔ کہ دھرم کی سیوا ایک پیشہ کے طور پر اختیار نہیں کی جا سکتی۔ دھرم کی سیوا کا ادھیکاری وُہ ہے۔ جسے اس کی لگن ہو۔ اسے اپنے جیون کا لکشیہ سمجھتا ہو۔ نہ کہ وُہ اسے بطور پیشہ اختیار کرے۔ اسی لئے ہم ویتنک اُپدیشکوں کا درجہ اُونچا کرنے میں کامیاب نہیں ہُوئے۔ ہم لوگوں کو یہ نہیں سمجھا سکے۔ کہ جو شخص تنخواہ لیکر آریہ سماج کی سیوا کرتا ہے۔ ضروری نہیں۔ کہ اس نے یہ کام بطور پیشہ اختیار کیا ہو۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اس نے آریہ سماج کی سیوا اس کی سیوا کے بھاؤ سے پریرت ہو کر گرہن کی ہو۔ اگر وُہ کوئی دکشنا گرہن کرتا ہے۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ وُہ آریہ سماج کو اپنی کمائی کا ذریعہ بنانا چاہتا ہے۔ بلکہ اس لئے کہ دُنیاوی تفکرات سے آزاد ہو کر وُہ اپنا سارا سمیہ اور ساری شکتی آریہ سماج میں لگا سکے۔ تنخواہ مانگ لیکر آریہ سماج کی سیوا کرنے والا بھی آریہ سماج کا آنریری ورکر کہلا سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ صرف آریہ سماج کے اُپدیشک ہی تنخواہ لیکر کام کرتے ہیں۔ ہمارے سامنے عیسائیوں کی مثال ہے۔ جس کا شاید ہی کوئی پادری تنخواہ لئے بغیر کام کرتا ہو۔ لیکن عیسائیوں میں پادریوں کی عزت ہے۔ آریہ سماج میں ویتنک اپدیشکوں کی نہیں۔ ان دونوں میں ایک بھاری فرق ہے۔ عیسائیوں کے اُپدیشک اپنے آپ کو کسی تیاگ میں نشچے کرتے ہیں۔ کہ انہیں چرچ کی سیوا کرنی ہے۔ دھرم کی سیوا ویسی ہی باعزت سمجھی جاتی ہے جیسی کہ چندہ اور پیشے۔ جس سمیہ کوئی نوجوان اس

جنگ کا رنگ

روسی جرمن جنگ روسی جرمن جنگ کو چھڑے پانچ ہفتے سے زیادہ کا عرصہ ہو گیا۔ لیکن اس طویل عرصہ میں جرمنی روس میں اپنی کسی خاص کامیابی کا اعلان نہیں کر سکا۔ اگرچہ جنگ چھڑتے وقت جرمن ڈکٹیٹر کی طرف سے بہت لمبے چوڑے دعوے کئے گئے تھے۔ درحقیقت روس وہاں خلاف توقع سخت مزاحمت کر رہا ہے۔ وہ فرانس کی طرح تر نوالہ ثابت نہیں ہوا۔ پھر یہ بھی ہے۔ کہ روس بہت بڑا ملک ہے۔ اس کے پاس لڑنے کے لئے بہت آدمی ہیں۔ اس کے ٹینک بہترین اور جدید قسم کے ہیں۔ ہوائی طاقت بھی کچھ کم نہیں۔ جرمن فوجیں بسربیا پر تو قابض ہو چکی ہیں۔ لیکن باوجود سخت کوشش کے یوکرین پر قبضہ نہیں کر سکیں۔ دوسری جرمن یورش کا زور اب کم ہو گیا ہے۔ اب جرمن تیسری یورش کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔ ۹۰ لاکھ فوجیں روسی جرمن جنگ میں لڑ رہی ہیں۔ جن میں ۳۰ لاکھ موت کے گھاٹ اتر چکی ہیں۔ جرمنی کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ تقریباً ۱۰، ۱۲ ہزار زخمی سپاہی روزانہ برلن بھیجے جا رہے ہیں۔ اگرچہ ماسکو پر کئی بار ہوائی حملوں کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن ہر حملہ ناکام رہا ہے۔ کیونکہ ۲۰۰، ۲۰۰ سو ہوائی جہازوں میں سے صرف پانچ سات شہر تک پہنچنے پاتے ہیں۔ جنگی بمباری سے کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوتا۔ ہٹلر نے روس کی مہم پر اپنی ساری طاقت مرکوز کر دی ہے۔ اب انجام دیکھنا چاہیئے۔ اور روسی بھی تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ کہ یا تو نازیوں کو پیس کر رکھ دیں گے یا خود مٹ جائیں گے۔ روس کو برطانیہ سے امداد پہنچنی شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے امید ہے۔ کہ روس زیادہ سختی سے جرمنوں کا مقابلہ کر سکیگا۔

جاپان کی سرگرمیاں جاپان کے آگے وشی کی حکومت جھک گئی۔ اس نے ہند چینی جاپان کے سپرد کر دیا ہے۔ جاپانی فوجیں ہند چینی میں پہنچ رہی ہیں۔ ہوائی اڈوں پر ان کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اس اقدام کے جواب میں امریکہ اور برطانیہ نے جاپان کا سرمایہ ضبط کر لیا ہے۔ اور اس کی ناکہ بندی کر دی ہے۔ اقتصادی طور پر جاپان باقی دنیا سے کٹ گیا ہے۔ جاپان نے بھی برطانیہ اور امریکہ کا ۵۰ کروڑ پونڈ کا سرمایہ ضبط کر لیا ہے۔ ہندوستان، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور کینیڈا میں بھی جاپانی سرمایہ ضبط کر لیا گیا ہے۔ جاپان سے ان تمام ممالک کی تجارت بند ہو گئی ہے۔ جاپان کی فوجیں سائبیریا کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں +

مارگ کے اولمبن کا نشچہ کرتا ہے۔ اس سمے وہ اپنے تئیں چرچ کے حوالے کر دیتا ہے۔ اور اس وقت سے چرچ اس کا باقاعدہ چارج لے لیتا ہے۔ چرچ کی طرف سے ایسی سنستھائیں کھلی ہوئی ہیں۔ جہاں انہیں عیسائیت اور دوسرے مذاہب کی باقاعدہ شکشا دی جاتی ہے۔ انہیں عیسائی مذہب کی خدمت کے قابل بنا دیا جاتا ہے۔ انہیں پادریوں کی طرح رہن سہن سکھلایا جاتا ہے۔ وہ ایک ایسا جیون ونیت کرتے ہیں۔ جو ان کا اپنا نہیں۔ بلکہ دوسرے کے سمرپت ہے۔ ان کا اپنا آرڈر order ہے۔ اس آرڈر order میں چھوٹے بھی ہیں۔ اور بڑے بھی۔ وہ ترقی بھی کرتے ہیں۔ لیکن وہ کسی گرہستی کے آدھین نہیں۔ اس order کا سب سے بڑا افسر بھی پادری ہے۔ اور سب سے چھوٹا افسر بھی پادری۔ ان کا اپنا راجیہ ہے۔ اور وہ راج نش کنٹک ہے۔ اسمیں کوئی اور دخل نہیں دے سکتا۔ جو شخص ایک بار پادری بن جائے وہ ساری عمر پادری رہتا ہے۔ اگر وہ دھرم کی سیوا کو چھوڑ کر کسی اور کام میں لگتا ہے۔ تو وہ اسی طرح پتت سمجھا جاتا ہے جس طرح وہ سنیاسی جو گرہستھ میں پرویشٹ ہو۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک پادری پادری ہوتے ہوئے بیوپار کرتا ہے۔ چرچ نے اسے اس کی آوشیکتاؤں سے مکت کر دیا ہے۔ نہ صرف اپنی بلکہ سارے پریوار کی۔ اس کا یہ دھیان نہیں۔ کہ دھن اکتر کرے۔ اور وہ کرے گا۔ تو پتت سمجھا جائے گا۔ اپنی سنتان کے پرتی اس کے جو کرتویہ ہیں۔ وہ چرچ پورے کرے گا۔ بچوں کو باقاعدہ تعلیم دلائے گا۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کہ انہیں چرچ کی سیوا کرنی ہے۔ یا کہ کوئی اور کام کرنا ہے۔ انہیں کوئی پابندی نہیں۔ لیکن اگر وہ اپنے تئیں مذہب کی خدمت میں لگانے کا نشچہ کر لیں۔ تو انہیں شیش پر کار سے رہنا ہوگا۔ ان کا رہن سہن، کھان پان اور پہراوا غرض یہ کہ ان کا سارا جیون ایک وشیش نیم کے آدھین ہوگا۔ وہ گھر سے باہر نکلیں گے۔ تو ایک خاص لباس میں۔ یہ حالت ہم اپنے اپدیشکوں میں پیدا نہیں کر سکے۔ ہمارے اپدیشکوں کو دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ آریہ سماج کے اپدیشک ہیں۔ اسلئے ان کے ویوہار میں کوئی وشیش بات نظر نہیں آتی۔ اپدیش دینے کے لئے کھڑے ہونگے۔ تو سادھارن کپڑوں میں۔ اور گھر سے نکلیں گے۔ تو سادھارن کپڑوں میں۔ یہ بھی نہیں۔ کہ وہ اپدیشک ہوتے ہوئے کوئی بیوپار یا سنسارک کاروبار کرتے ہوں۔ کھیتی باڑی بھی کر لیتے

ہیں۔ روپیہ سود پر بھی دے دیتے ہیں۔ جو بھی کام اپنی آمدنی کے ذرائع بڑھانے کے انہیں ملیں۔ انہیں کام میں لے آتے ہیں۔ آج اگر وہ اپدیشک ہیں۔ تو کل دکاندار بن سکتے ہیں۔ اور پرسوں انشورنس ایجنٹ۔ یہ نہیں۔ کہ کوئی ایک بار اپدیشک ہو گیا۔ تو پھر اس کے لئے کوئی اور کام کرنا ناممکن ہو گیا۔ اس لحاظ سے وہ اکیلے دوشی نہیں۔ بلکہ سماج بھی ہے۔ جو ان کے لئے کوئی پربندھ نہیں کرتا۔ میں نے ایسے اپدیشک دیکھے ہیں۔ جو ایک بار سبھا کی سیوا سے مکت کر دیئے گئے۔ تو برسوں بھٹکتے رہے۔ لیکن انہیں اپدیشن کا کاریہ نہیں ملا۔ ۔۔۔ کا پرشن بڑا کٹھن ہو رہا ہے۔ جب اپدیشک دیکھتے ہیں۔ کہ یہ راستہ بہت کھلا نہیں۔ تو لاچار کسی اور مارگ کا اولمبن کرتے ہیں۔ اب تو یہ راستہ بھی تنگ ہو رہا ہے۔ سوائے پرتی ندھی سبھاؤں کے کوئی بھی سنستھا ایسی نہیں۔ جو اپدیشکوں کو سنبھال سکے۔ آریہ سماجوں کے ہاں تو اپدیشکوں کا ابھاو سا ہو گیا ہے۔ دھن کی کمی کے کارن سبھا کے اپدیشک بھی کم ہوتے ہیں۔ اس لئے اب اپدیشک کم تیار ہوتے ہیں۔ اور جو تیار ہوتے بھی ہیں۔ ان کی کوشش یہ رہتی ہے۔ کہ کسی سکول یا پاٹھ شالا میں جگہ ملے۔ تو وہاں چلے جائیں۔ وہ سنسکرت یا ہندی کی ڈگری حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ انہیں کسی شکشنالیہ میں جگہ مل سکے۔ آریہ سماج ونت وقت پر تمام باتیں محسوس کرتا رہا ہے۔ اس نے اپدیشکوں کا درجہ بڑھانے کی کوشش کی۔ اس نے دیانند سیوا سدن کے نام سے ایک وشیش سنستھا بھی قائم کی۔ بھاؤ یہ تھا۔ کہ اس کے ممبر عیسائی پادریوں کی طرح سیوا کے بھاؤ سے پریرت ہو کر اسمیں شامل ہوں۔ نیم ایسے بنائے گئے۔ کہ وہ تنخواہ دار نہ سمجھے جائیں۔ ان کی اور ان کے پریوار کی سب ضرورتیں پوری ہو جائیں۔ سیوا میں پرویشٹ ہوتے وقت وہ پرتگیا کو ساکشی کر کے یہ برت دھارن کرتے تھے۔ کہ وہ آجیون آریہ سماج کی سیوا کریں گے۔ اس لئے ان کی پنشن بھی رکھی گئی۔ لیکن تجربہ کامیاب نہ ہوا۔ اور دیانند سیوا سدن عملی طور پر بند ہو چکا ہے۔ جن ممبروں کی اودھی ختم ہوئی۔ انہوں نے پھر سے آریہ سماج کی سیوا کا نام نہ لیا۔ دوسری طرف آریہ سماج کو بھی اودھک اتساہ نہ ہوا۔ اور اس نے نئے ممبر بھرتی کرنے بند کر دیئے۔ اب دیانند سیوا سدن کے صرف دو ممبر رہ گئے ہیں۔ ایک کی اودھی اکتوبر میں اور دوسرے کی نومبر میں ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد نہ گورو کل اور نہ ویدپرچار وبھاگ میں آریہ سماج کا کوئی آجیون سیوک رہ جائے گا۔

مختصر ضروری نوٹ

"وی" تحریک

آجکل انگلینڈ میں "V" کے نام سے ایک نئی تحریک شروع کی گئی ہے۔ اس کے موجد ۔۔۔ برائیٹن نامی ایک گمنام شخص ہیں۔ "V" لفظ وکٹری کا پہلا حرف ہے۔ وکٹری کے معنی فتح کے ہیں۔ مسٹر چرچل کے الفاظ میں یہ فتح کی علامت مفتوح ممالک کے غیر مفتوح ارادہ کی علامت ہے۔ اور نازیوں کی قسمت کا آخری فیصلہ ہے۔ جو ان کی انتظار کر رہا ہے۔ جب تک یوروپین ممالک کے باشندے نازیوں کے ساتھ کسی طرح کا اتحاد عمل پیش کرنے سے انکار کرتے رہیں گے۔ یہ یقینی امر ہے کہ اس کا کا زمردہ ہو جائے گا۔ اور یورپ آزاد ہو جائے گا۔

ایک قدم اور آگے

ابھی تک تو مسلمان سرکاری سکولوں میں اردو کو لازمی قرار دیئے جانے پر ہی زور دے رہے ہیں۔ لیکن بنگال کے مسلمانوں کی ہمت کی داد دیجئے۔ کہ انہوں نے ایک قدم اور آگے بڑھا دیا ہے۔ اور وہ یہ کہ پہلی جماعت سے دسویں جماعت تک عربی بھی پڑھائی جائے۔ ۔۔۔ ہندی پر یہ ہم ہے۔ کہ ہم پنجاب میں ہی ہندی کو پرچلت نہیں کر سکے۔

یہ ریڈیو والے

۱۲ر جولائی کو دہلی سے اخبار نویسوں کے سمبندھ میں ایک اپمان جنک ڈرامہ براڈکاسٹ کیا گیا۔ آئے دن کئی لغو بے معنی گانے اور ڈرامے اور افسانے براڈکاسٹ کئے جاتے ہیں۔ ان کا مقصد تبلیغ اور مسلم نوازی تو خیر سے ان کا منتہا مقصد خاص ہیں۔ لطف یہ کہ کوئی مفید ۔۔۔ دستہ بالجائز نکتہ چینی کو ۔۔۔ تک نہیں کرتے۔ اس لئے ہٹ سے یہ ۔۔۔ سے نئے گھڑے نا ہنجار ہوئے ہیں۔

یہ آریہ سیوک جنہوں نے اگنی کے سامنے یہ برت دھارن کیا تھا۔ آج دوسرے کام کر رہے ہیں۔ غرض یہ کہ عیسائی پادریوں کی طرح ہم اپنے پادری بنانے چلے ہے۔ لیکن کامیابی ۔۔۔ اور آج آریہ سماج کو اپنی ناکامی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ جبکہ اس کا ایک بھی لائف ممبر ۔۔۔

کرشن

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شراونی اپاکرم

ویدک وشواسی سنسار کی درشٹی میں شراونی کا تہوار سب پروں سے مہان ہے۔ اس پرو کا اُدیشیہ ہے ویدک سوادھیائے کا وستار کرنا۔ جنتا میں ویدک جیون کا سنچار کرنا تتھا پوتر ویدک دانا پورن وید آکرنا ہے۔ یہ پرو ۷ر اگست منی شراون پورنما ۱۵ دیروار کو منایا جاوے گا۔ یہ نیک ریہ پریوار میں سمت ہون یگیہ کی یوجنا کی جائے۔ یگیہ سے نورت ہوکر ۷ بجے آریہ سماج مندر میں جمع ہو جانا چاہیئے۔ یگیہ منڈپ خوب سجا ہُوا ہو۔ نیت سمیہ پر وید پاٹھ آرنبھ ہو جائے۔ اس کے بعد آریہ سارو دیشک سبھا دوارا نشچت پرودھتی کے مطابق صفحہ ۱۰۷ سے ۱۰۹ انک کا سمپورن ودھان کیا جائے۔ پورن آہوتی سے پورو پرتیک وید وشواسی کو گمبھیرتا پورو ک وید نتھا وید انوکول شاستروں کے سوادھیائے کا پادن بہن لینا چاہیئے۔ شراونی کا دن نشیش پرکار سے وید کے سوادھیائے میں ونیت کرنا چاہیئے۔ رات کو آریہ سماج میں وید کتھا کی جائے۔

ایک سدھ آریہ و یاکھیا کا دیہانت

آریہ جگت میں یہ سماچار بڑے شوک کے ساتھ سنا جاویگا۔ کہ آریہ سماج کے پرسدھ و یاکھیا اور دوان بابا کالی کملی والے ٹھاکر سمیر سنگھ جی کا خورجہ میں گت سپتاہ ہیضہ سے دیہانت ہوگیا۔ آپ کے مرتک شریر کو لاری کے ذریعہ آپکی جنم بھومی بینالہ (رڑکی) لایا گیا۔ اور وہیں داہ کرم سنسکار کیا گیا۔ آپ گورو کل پرانسی ضلع مظفر نگر کے سنچالک تھے۔ آپ کو ہون یگیہ سے بڑا پریم تھا۔ ایک بار کانگریس کے ستیاگرہ کے کارن سہارنپور جیل میں تھے۔ وہاں حکام جیل نے ہون نہ کرنے دیا۔ جس پر آپ نے بھوک ہڑتال کردی۔ آخر کار آپ کو ہون کرنیکی اجازت مل گئی۔ ایسے نڈر دھرماتما اور انتھک پرچارک کا ویوگ آریہ سماج کے لئے ناقابل برداشت ہے۔

وید پرچار سپتاہ

ہماری سبھا نوشتقلنا سے کام لے رہی ہے جو اس وقت تک وید پرچار سپتاہ کا ریہ کرم کی گھوشنا اس کی اور سے نہیں ہوئی۔ لیکن ہم اس سمبندھ میں آریہ سماجوں کا دھیان اس سپتاہ کی اور کھینچنا اپنا کرتویہ سمجھتے ہیں۔ کہ گت ورشوں کی بھانتی اس ورش بھی وہ ۷ر اگست یعنی رکشا بندھن کے دن سے ۱۵ اگست جنم اشٹمی کے دن تک وید پرچار۔

سپتاہ بڑے دھوم دھام سے منائیں۔ اور وید پرچار کے لئے دھن اکٹھا کرکے سبھا کے کاریالیہ میں بھیجدیں۔

آریہ ویروں کا ٹریننگ کیمپ

پنجاب کے آریہ یووکوں میں کریا تمک اُنتی پیدا کرنے اور آریہ ویروں کو جنتا کی ادھک سے ادھک سیوا کے یوگیہ بنانے کے لئے یکم اگست سے ۲۰ر اگست تک سیالکوٹ میں آریہ ویردل کی اور سے آریہ ویر ٹریننگ کیمپ کھولا جا رہا ہے۔ اس اوسر پر کیول سیوا کاریوں کی ہی ٹریننگ نہ دی جاوے گی، بلکہ دھارمک چارو اور جنتا میں پرسپر پریم بھاؤ کا سنچار کرنے کی بھی تربیت دی جاوے گی۔ پنجاب کی پرتیک آریہ سماج کو اپنے دو دو یووک پرتی ندھی اس اوسر سے لابھ اُٹھانے اور ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے بھیج دینے چاہئیں۔

ویدک کال میں گوماس بھکشن

معاصر "اہلحدیث" نے اپنی تازہ اشاعت میں بنگال کے کسی مسٹر رومیش چندردت سی۔ آئی۔ ای کی کتاب "The civilization of ancient India" کے حوالہ سے لکھا ہے۔ کہ "ویدوں کے زمانہ میں دھرماتما ہندو گائے کا گوشت کھانے میں کسی قسم کی کراہت یا قید کو پسند نہ کرتے تھے۔" یہ قطعی غلط ہے۔ وید میں جابجا گوؤ اور اشو کے بدھ کا نشیدھ ملتا ہے۔ پھر اس کے ماننے والے چہ جائیکہ "دھرماتما" گوماس کیسے کھا سکتے تھے۔ "اہلحدیث" یا مصنف وید کا حوالہ یا تی بلی اغدہار انہاسک اُدا ہرن

وینا۔ تو بات بھی تھی۔ کسی شخص کے کہہ دینے ماتر سے ایک غلط بات صحیح نہیں بن سکتی۔

حیدرآباد کے نئے وزیر اعظم

سر اکبر حیدری وائسرائے کی اگزیکٹیو کونسل میں چلے گئے۔ اور ان کی جگہ نواب چھتاری کو وزیر اعظم مقرر کر دیا گیا۔ انہیں مفت کوٹھی کے علاوہ پانچ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ اور ایک ہزار روپیہ الاؤنس ملا کرے گا۔ اس تقرر سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ ریاست کا وزیر اعظم صرف مسلمان ہی ہو سکتا ہے اور یہ بھی کہ ریاست بھر میں کوئی اس عہدہ جلیلہ کا اہل نہیں۔

سندھ میں بیروزگاری کا انسداد

حکومت سندھ نے تعلیمیافتہ نوجوانوں میں بیروزگاری کے انسداد کے لئے پانچ ہزار ایکڑ زمین ہراتے نام قیمت پر دینی منظور کی ہے۔ جن نوجوانوں کو یہ زمین دی جائے گی۔ انہیں سرکاری زراعتی فارم میں ایک سال ٹریننگ لینی ہو گی۔ یہ قدم ہے تو مبارک، لیکن مشکل کا حقیقی حل صنعت وحرفت میں ہے۔ جس طرف کسی کا دھیان نہیں جاتا۔

برہما یونیورسٹی میں پنجابی

برہما یونیورسٹی نے پنجابی کو ورنیکلر زبان کے طور پر منظور کر لیا ہے۔ اس کے لئے برہما کے سکھ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ لیکن ہم نے نہیں سُنا۔ کہ آریوں نے برہما میں ہندی کے لئے کچھ کیا ہو؟ کیا ہم اُمید کریں۔ کہ ہندی

بھی اپنی اس کمزوری کو دور کرنیکا یتن کرینگے؟

محبت کے بازار میں مذہب کا نیلام

"بمبئی کرانیکل ویکلی" میں پانچ لڑکیوں کے محبت کی وجہ سے مذہب تبدیل کرنے کے حالات شایع ہوئے ہیں۔ ان پانچ لڑکیوں میں تین ہندو ہیں۔ ایک مسلم اور ایک پارسی۔ پہلی لڑکی مس منجولا بین مونی لال پاریکھ نے رجسٹرار بمبئی کورٹ ایسپلینیڈ میں بیان دیا۔ کہ چونکہ وہ مسٹر امین۔ سی رحمت اللہ بی۔ کام سٹوڈنٹ سے محبت کرتی ہے۔ اتنی محبت کہ اتنی اسے دُنیا کی کسی چیز سے نہیں۔ اس لئے وہ مسلمان ہونا چاہتی ہے۔ اس نے کہا۔ کہ وہ شانتا کروز میں ہمارے مکان کے قریبی بنگلہ میں رہتا ہے۔ مجھے اس نے دیکھا دیکھکر مسکرایا۔ اور اس نے مجھے جیت لیا۔ دوسری لڑکی ہے پدماوتی۔ پونہ کی ایک دُکھی استری ہے جسے اس کے پتی نے پانچ سال سے چھوڑ رکھا ہے۔ ابھی ابھی اُسے ایک مسلم نوجوان سے محبت ہو گئی ہے۔ اس کے ساتھ اس کی شادی اسے سُکھی بنا دے گی۔ تیسری لڑکی دکشنی بھارت کی ہے۔ جو کسی سکول میں پڑھتی ہے۔ وہ کتابیں بغل میں دبائے رجسٹرار کے سامنے حاضر ہوئی۔ اور بتایا۔ کہ وہ مسلمان ہونا چاہتی ہے۔ رجسٹرار کے وجہ پوچھنے پر اس نے تسلیم کیا۔ کہ وہ مسٹر عبداللطیف سے محبت کرتی ہے۔ اس نے اپنی عمر ۲۰ سال بتائی اور کہا کہ اسے مسٹر مذکور سے پاگلوں کا سا عشق ہے۔ رجسٹرار کو شک ہُوا۔ کہ وہ بالغ نہیں ہے۔ اس لئے اس نے لڑکی سے جنم پتری مانگی۔ اس نے جو جنم پتری پیش کی۔ اس میں تو بیشک اس کی عمر ۲۰ سال ظاہر کی گئی تھی۔ رجسٹرار کو اس سے بھی تسلی نہ ہُوئی۔ اس نے لڑکی کے باپ کو طلب کیا۔ جو کہ بمبئی میونسپلٹی کا ایک ممبر ہے۔ باپ نے بتایا۔ کہ وہ صرف سترہ سال کی ہے۔ چونکہ لڑکی نے باپ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ اس لئے اسے چلڈرنز ہوم میں بھیجدیا گیا۔ مسلم لڑکی ایک اچھی تعلیمیافتہ ہے، اس نے اپنا نام شیریں عرف شیلا اے۔ ایف مرچنٹ بتایا۔ اس نے ہندو بننے کی خواہش ظاہر کی۔ اس نے یہ نہیں کہا۔ کہ وہ کس سے محبت کرتی ہے۔ پانچویں لڑکی تھی پارسی۔ مس دینا دارابشا۔ اس کا بیان ہے۔ کہ وہ ایک ہندو نوجوان مگن داس چھگن لال سے شادی کرنا چاہتی ہے۔

مشترکہ تعلیم، لامذہبیت اور فیشن پرستی کا ہی یہ کرشمہ ہے۔ جو مذہب آج محبت کے بازار میں اس طرح نیلام ہو رہا ہے۔

موسم گرما اور برسات میں

اصلی

جہاز مارکہ کپڑے

استعمال کریں

مفید اور فائدہ مند ثابت ہونگے

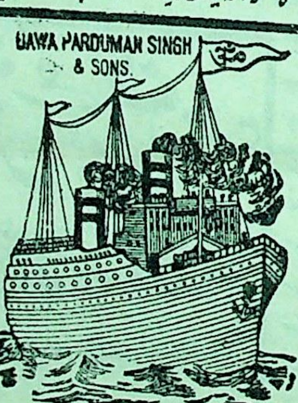

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچہائے:۔ بمبئی ۔۔ کلکتہ ۔۔ دہلی ۔۔ لاہور ۔۔ کوئٹہ

آریہ سماجیوں کو ستیاگرہ کیلئے تیار رہنا چاہیئے

لاہور میں لوہارو ڈے پر آریہ نیتاؤں کی تقریریں

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان رائے بہادر بدری داس کی آگیا انوسار ۲۷ کی صبح آریہ سماج وچھو والی میں سپتاہک ست سنگ کے بعد لوہارو ڈے منایا گیا۔ مہاشہ کرشن نے صدارت کی

مہاشہ کرشن کی تقریر

مہاشہ جی نے کہا۔ کہ ایک ماہ ہُوا۔ پہلے بھی لوہارو ڈے منایا گیا تھا۔ اس وقت خیال یہ تھا۔ کہ دوبارہ یہ دن منانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اور دربار لوہارو اور آریہ سماج میں سمجھوتہ ہو جائے گا۔ لیکن سمجھوتہ ہوتا نظر نہیں آتا۔ ہماری کوشش یہ رہی ہے۔ کہ لوہارو میں حالات بگڑنے نہ پائیں۔ اور حیدرآباد کی طرح کا اندولن ہمیں نہ کرنا پڑے۔ ہم یہ نہیں چاہتے۔ کہ شیر کو مارنے کے لئے بھی تلوار کا استعمال ہو۔ اور مکھی کو مارنے کے لئے بھی۔ ہماری خواہش ہے۔ کہ حالات نہ بگڑیں۔ اور ستیاگرہ کی نوبت نہ آئے۔ خیر جب ستیاگرہ کا وقت آئے گا۔ تو دیکھا جائے گا۔ سردست تو آئینی ایجی ٹیشن جاری ہے۔

لالہ ارجن دیو بجاہی ایڈووکیٹ نے سبھا کا تجویز کردہ پرستاؤ پیش کیا جسکی تائید پنڈت شیودت اور پنڈت ایشور چندر نے کی۔

مہاشہ کرشن کی تقریر

مہاشہ کرشن نے کہا۔ کہ ہمارے سامنے ایک محدود سوال ہے۔ نہ ہمارے سامنے اسلام کا سوال ہے۔ اور نہ اہنسا اور ہنسا کا ہے۔ ہمارے سامنے صرف لوہارو کا سوال ہے۔ اگر ہم اسے محدود نہ رکھیں گے۔ تو پیچیدگیاں بڑھ جانے کا امکان ہے۔ حیدرآباد ستیاگرہ میں بھی ہم نے صرف اسی سوال کو رکھا۔ کہ حیدرآباد میں ہمیں اپنے طریقہ پر عبادت کرنیکی اجازت دی جائے۔

لوہارو میں جن لوگوں نے آریہ سماجیوں پر حملہ کیا تھا۔ انہیں گرفتار نہیں کیا گیا۔ بلکہ آریہ سماجیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ لوہارو دربار نے تمام باتیں مان لی تھیں۔ لیکن اب دربار اپنے وعدہ سے مکر گیا ہے۔ لوہارو کی راجدھانی کی آبادی ۴ ہزار ہے۔ اس میں کوئی وکیل نہیں۔ آبادی میں ۳ ہزار ہندو ہیں۔ اور ایک ہزار مسلمان ہیں۔ آریہ سماجیوں کو وکیل کرنے کی اجازت نہیں۔ باہر سے آنے والے وکلاء کو ڈرایا جاتا ہے۔

حیدرآباد میں ہماری تحریک اہنسا پر مبنی نہ ہوتی تو ہمیں کامیابی نہ ہوتی۔ اگر لوہارو ریاست کمزور ہے۔ اور آریہ سماج کی طرف سے کسی قسم کا تشدد ہوا تو حکومت برطانیہ بھی ریاست لوہارو کی امداد پر آجائے گی۔ آریہ سماج نے اپنے طریقے پر چلنا ہے۔ اس میں شکتی ہے۔ اور شکتی کو برتنے کے ڈھنگ ہیں۔ ہمارے دھرم میں رواداری اور اہنسا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے یہ مناسب نہیں کہ تشدد کو آگے کریں۔ اور تصویر کا غلط رُخ دُنیا کو پیش کریں۔ آریہ سماج عدم تشدد کو مکھیہ رکھتا ہے۔ مہاتما گاندھی کا عدم تشدد اور ہے۔ آریہ سماج کا عدم تشدد اور ہے۔ آریہ سماج خاص حالات کے ماتحت تشدد کے خلاف نہیں۔ پاگل کتا ہر قانون کے ماتحت ہلاکت کا سزاوار ہے۔ اس پر تشدد لازم ہے۔ کیونکہ وُہ امن عامہ کے لئے خطرہ ہے۔ اسی طرح کوئی انسان پاگل ہو جاتا ہے۔ تو وُہ بھی اسی سلوک کا مستحق ہے۔ ہمیں اس وقت دیکھنا ہے۔ کہ آدرش کیا ہے۔ سوال کو طویل کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں صرف لوہارو کے سوال کو اپنے سامنے رکھنا ہے۔

سر سکندر سے اپیل

حکومت برطانیہ سے مداخلت کی اپیل کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ اگر حکومت برطانیہ نے مداخلت نہ کی۔ تو آریہ سماج جدوجہد چھوڑ دے گا۔ میں تو سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب سے بھی اپیل کروں گا۔ کہ وُہ اس میں مداخلت کر کے جھگڑا ختم کرائیں۔ کیونکہ جب دربار لوہارو کے خلاف ستیاگرہ کیا گیا۔ تو مرکز پنجاب بنے گا۔ اور موجودہ حالات میں پنجاب کی بہت بھاری ذمہ واری ہوگی۔ آریہ سماجیوں کو ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

ہفتہ بھر کی تازہ اہم خبریں

— جاپانی فوجیں سائبیریا کی سرحد پر جمع ہو گئی ہیں۔ پچاس ہزار مزدور مورچے تعمیر کر رہے ہیں۔ برطانیہ جاپانی پیشقدمی کو اپنی ایشیائی سلطنت کے لئے براہ راست خطرہ سمجھتا ہے۔

— ترکی کی سرحد پر ساڑھے پانچ لاکھ جرمن فوج جمع ہو گئی ہے۔

— وزیر اعظم بنگال مسٹر فضل الحق گذشتہ ماہ مئی میں میرٹھ کی ایک دوشیزہ سے شادی کر چکے ہیں۔ اب ایک اور بنگالی لڑکی سے شادی کی ہے۔ مزید شادیوں کا ارادہ رکھتے ہیں۔

— جرمنی برطانیہ پر بڑے حملہ کے لئے ایک سال سے تیاریاں کر رہا ہے۔

— جرمنی کے جنگی ماہرین کی رائے ہے۔ کہ فرانس کی طرح رُوس کی مزاحمت بھی یک بیک ختم ہو جائیگی۔

— ریاست کشمیر میں اگلے سال سے دیوناگری میں بھی کتابیں شایع ہُوا کریں گی۔

— مسٹر چوہدری کے قاتلوں کی گرفتاری کے لئے دو ہزار روپیہ کے انعام کا اعلان کیا گیا ہے۔

— ہوڑہ ریلوے سٹیشن کے سٹور روم سے ایک لاکھ روپے کا سونا چوری ہو گیا ہے۔

— مشرق بعید میں صورت حالات نازک ہو گئی ہے۔

— جاپان نے سیام سے سمندری اور بحری اڈوں کا مطالبہ کیا ہے۔

— جاپان نے ہند چینی کے آٹھ ہوائی اڈوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

— امریکہ کا بحری بیڑہ نامعلوم مقام کو روانہ ہو گیا۔

— امریکہ اور برطانیہ نے جاپان کا۔ اور جاپان نے ان دونوں کا سرمایہ ضبط کر لیا ہے۔

— یکم ستمبر سے برطانیہ پر حملہ کا خطرہ بڑھ جائے گا۔

— ہندوستان میں پٹرول کا راشن یکم اگست سے شروع ہو جائے گا۔

— ۳۱ر مارچ تک پچھلے سال ۹ کروڑ کا مال ہندوستان سے جاپان گیا۔ اور جاپان سے ۱۲ کروڑ ۵۵ لاکھ کا مال ہندوستان آیا ہے۔

— اقتصادی لحاظ سے جاپان اتحادی ناکہ بندی کے کارن باقی دُنیا سے کٹ گیا ہے۔

— ۲۷ر جولائی کو پورے تین ماہ کے بعد لنڈن پر پھر بمباری ہُوئی۔

— جاپان نے مشرق میں جنگ چھیڑی۔ تو برطانیہ رُوس، امریکہ اور چین مل کر مقابلہ کریں گے۔

— نازی فوجیں رُوس پر تیسری یورش کے لئے زبردست تیاریاں کر رہی ہیں۔

— افریقہ کی جنگ میں ۷۲۴۶ ہندوستانی سپاہی زخمی ہُوئے ہیں۔

— کلکتہ میں عام پبلک کے لئے خندقیں کھدوائی جا رہی ہیں۔

— ۲۷ر جولائی کو جرمنوں نے ماسکو پر پھر بمباری کی۔

بقیہ صفحہ ۹) ہر چیز میں یکسوئی اور دلچسپی کا عنصر تلاش کر لیں گے۔

مشینوں کی کثرت کی وجہ سے اب ہمیں فرصت کے اوقات بہت زیادہ مل جاتے ہیں۔ اس لئے ہم اپنا وقت زیادہ تر کھیل کود میں صرف کرتے ہیں۔ آئندہ جب زیادہ فرصت ہوگی۔ کیونکہ مشینوں کا اور بھی زور بڑھے گا۔ تو لوگ کھیل کی طرف زیادہ مائل ہوں گے۔ وُہ لوگ کام اور محنت کے غلام بنکر نہیں رہیں گے۔ بلکہ خوش وقت شہری ہوں گے۔ زیادہ محنت کے کام اور گندے کام سب مشینوں سے لئے جایا کریں گے۔ اور انسان کو تن آسانی اور آرام کے لئے زیادہ سے زیادہ موقعے حاصل ہونگے۔ اس زمانہ کا معمولی کاریگر بھی آجکل کے بہترین کاریگر کے مقابلہ پر زیادہ معلومات اپنے دماغ میں، اور مہارت اپنے ہاتھ میں رکھے گا۔ بعض لوگ سوال کریں گے۔ "کیا وُہ لوگ ہم سے زیادہ خوش وخرم ہوں گے۔ اور قناعت کی زندگی بسر کریں گے؟" نہیں، ہرگز نہیں، وُہ لوگ ہماری ہی

۲ دو آنے میں ستیارتھ پرکاش کیسے پرچار ہو؟

ستیارتھ پرکاش دو آنہ میں اور مہرشی دیانند کرت دوسرے گرنتھ کاغذ کے داموں میں کیسے پرچارت کئے جاویں یہ نمن لکھت پتہ پر خط لکھکر دریافت کریں۔

مینیجنگ ڈائریکٹر
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پچاس سال بعد ہماری دُنیا کیسی ہوگی؟

مشہور مورّخ و مفکّر ایچ۔ جی ویلز کا تصوّر

۱۹۰۱ء کی معاشرتی اور سماجی زندگی کچھ زیادہ وسیع نہ تھی۔ گلی۔ محلہ اور رشتہ داروں کے سوا اور کسی سے تعلقات بہت کم بڑھائے جاتے تھے۔ مردوں کو میل جول بڑھانا ہوتا یا زیادہ رسم قایم رکھنی ہوتی۔ تو وُہ شراب خانوں کی طرف چلے جاتے تھے۔ اور زندگی میں کوئی اہم تبدیلی یا نئی ہوا لگانے سے وُہ سخت گھبراتے تھے۔ اور پُرانے ڈھرے پہ چلنا وضعداری بتاتے تھے۔ کوئی نئی چیز سامنے آجاتی۔ تو اسے شک اور پھر خوف کی نظر سے دیکھے بغیر نہ رہتے تھے۔

× × × × × × × × ×

مگر اب ایسا گھر جس میں تمام کام گھر کے لوگ یا مالک خود ہی کریں، سماجی اعتبار سے ناممکن ہوتا جارہا ہے۔ ہماری آنکھوں کے سامنے ہی یہ پُرانے گھر آہستہ آہستہ یا تو ختم ہوتے جارہے ہیں۔ یا تو تبدیلی کے آگے جھکتے جارہے ہیں۔ اب بچوں کی تعداد بھی کم ہوتی جارہی ہے۔ انہیں اب گھر کے کاموں میں بھی نہیں لگایا جاتا۔ اب گھر نام ہے صرف چند کمروں کا۔ جہاں ایک خاندان بیٹھکر کھانا کھاسکتا ہے۔ اور رات کو سوتا ہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا مرکز اب اسکول ہے۔ نہ کہ گھر۔ اپنے بچپن کا بڑا حصہ اب بچوں کو اپنے مرکزوں میں گزارنا پڑتا ہے۔ دُنیا بہت تیزی سے گھریلو تبدیلیاں دیکھ رہی ہے۔ اسکولوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور یہ انقلابات اب کسی حد پر بھی جاکر نہیں رُکیں گے۔ جُوں جُوں وقت گزرتا جائے گا۔ سماجی کایاپلٹ کی رفتار تیز تر ہوتی چلی جائے گی۔

لوگ اب بھی شادی کرنے کے بعد گھر بسایا کرتے ہیں۔ اور دُنیا سے بے تعلق ہوکر ایک اپنی علیحدہ دُنیا بسانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر وُہ تھوڑے ہی دنوں بعد ایسی زندگی سے بیزار ہوکر باہر کی دُنیا میں جھانک کر دیکھتے ہیں۔ اور پھر سے وُہ باقی دُنیا کی دلچسپیوں میں حصّہ لینے لگتے ہیں۔ ان کے ارد گرد جو سماجی مکڑی نے جال تن رکھا ہے۔ وُہ انہیں ایسا کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

دُنیا کے دولتمند لوگ اب اگر یہ چاہیں۔ کہ وُہ ایک الگ۔ اُونچی اٹریا بنا کر رہیں گے۔ ناممکن ہے۔ وہ اب بھی عوام کے ساتھ چلنے کے لئے بالکل مجبور ہیں۔ کیونکہ وُہ لوگ بھی انہی اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں۔ جن میں عوام پاتے ہیں۔ اور ان کے ذہنوں پہ بھی وُہی خیالات چھا جاتے ہیں۔ جو اور باقی دُنیا کے ہوتے ہیں۔ اس لئے الگ تھلگ رہنا ناممکن ہوگیا ہے۔

× × × × × × × × ×

ان تمام باتوں کو دیکھتے ہُوئے ہم اس نتیجہ پہ پہنچتے ہیں۔ کہ سنہ ۱۹۹۱ء میں خانگی زندگی (گرہست) کی زندگی کا بالکل خاتمہ ہوجائے گا۔ پُرانے زمانہ کی طرح کوٹھڑیوں میں بند رہنا ضروری نہ ہوگا۔ انسان میں جو اجنبیت اور غیریت اس وقت پائی جاتی ہے۔ وُہ بھی جاتی رہے گی۔ آئیندہ زمانہ میں ہر شخص دُوسرے کے کام میں دلچسپی لینے لگے گا۔ اور ایک دُوسرے کو دلچسپی کے ساتھ دیکھیں گے۔ مگر حسد کا مادہ باقی نہ رہے گا۔ بجائے اس کے کہ وُہ صرف چند رشتہ داروں اور دوستوں سے محبت کریں۔ انہیں عام لوگوں سے بھی اُنس و تعلق پیدا ہوجائے گا۔ کیونکہ ان کی زندگی آدھے سے زیادہ عوام کے ساتھ گذرے گی۔ وُہ ہم لوگوں سے زیادہ ملنسار، صاف گو، مطمئن، تندرست و چالاک ہوں گے۔ اور قد میں ہم سے کم از کم ایک انچ زیادہ لمبے ہوں گے۔ اور انہیں طبیعت کی سُستی کی کبھی شکایت نہ ہوگی۔

اس قسم کی بے تکلفی اور خوش باشی ان کے لباسوں اور گھروں سے اور گھر کے سازوسامان اور عمارتوں بلکہ شہر کے نقشوں سے بھی ظاہر ہوگی۔ آجکل کی عمارتیں بالعموم ایسی بنائی جاتی ہیں۔ کہ عمارت کی اندر کی چیزوں کو عوام کی نظروں سے بالکل پوشیدہ رکھا جائے۔ دراصل "گھر" اسی کو کہتے ہیں۔ جہاں ہم لوگ عوام کی نظروں سے اوجھل ایک علیحدہ تنہا اپنی زندگی بسر کرسکیں۔ اب تک ہم دروازوں۔ تفلوں اور چار دیواریوں کے اندر مقید زندگی بسر کرنے سے آزاد نہیں ہوسکے ہیں۔

ابھی سے یہ کہنا۔ کہ گھر کے نقشے اور نمونے کس ڈھنگ اور قماش کے ہوں گے۔ ناممکن ہے۔ مگر اتنا تو ہم ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ کوئی چیز بھی ذاتی۔ نجی اور پرائیویٹ نہیں رہے گی۔ راستوں، سڑکوں اور کھیتوں پہ یہ نوٹس لگانے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کہ "اندر آنا منع ہے"۔ بلکہ جہاں انسان جانا چاہے گا۔ امن تحفظ انسانیت کو برقرار رکھتے ہوئے ہر جگہ جاسکے گا۔

کاریگروں کو چھپ کر کام کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ ہر کاریگر اس خواہش میں بیتاب رہتا ہے۔ کہ جب وُہ اپنی مشین سے طرح طرح کے معجزے دکھا رہا ہو۔ لوگ آس پاس آکر اس کے پاس کھڑے ہوجائیں۔ اور اس کے کام کی داد دیں، تعریف کریں۔ سراہیں، اس زمانہ میں لوگ بلا اجازت ہر جگہ جاسکیں گے۔ ان کے گھر اور کپڑے ایسے نہ ہوں گے۔ جن سے یہ ظاہر ہو۔ کہ وُہ کسی چیز کو چھپانے یا محفوظ رکھنے کی کوشش کررہے ہیں۔

آجکل عمارتیں بنانے میں صرف لکڑی پتھر اور اینٹ کام آتی ہے۔ صرف چند سال سے ایسا ہُوا ہے۔ کہ ہم لوہا اور شیشہ بھی استعمال کرنے لگے ہیں۔ کپڑے بھی صرف چند چیزوں کے بنتے ہیں۔ ریشم۔ اُون۔ رُوئی اور چمڑے کے سوا انسان اور کسی چیز کا استعمال جانتا ہی نہیں۔

× × × × × × × ×

مگر اب یہ سب چیزیں ختم ہوجانے والی ہیں صناعوں کے آگے اب اور بہت سی زیادہ کارآمد چیزیں آگئی ہیں۔ وُہ زیادہ خوبصورت اور کارآمد بھی ہیں۔ وُہ نہیں جانتے۔ کہ اب ان پُرانی چیزوں کا کریں کیا۔ ایک ماہر صنعت نے کہا تھا:-

"وُہ دن زیادہ دُور نہیں ہیں۔ کہ میری موٹریں لوہے کی بجائے سویابین کے بیجوں سے بنا کریں گی"۔ کپڑوں کا بھی یہی حال ہے۔ کہ کاریگر نئے نئے تجربوں کو کام میں لانے کے لئے پُوری تندہی سے تیاری کررہے ہیں۔ اور اب تک ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا۔ کہ ان موقعوں اور نعمتوں کو جن کے دروازے قدرت نے ان کے آگے کھول دیئے ہیں۔ کس طرح کام میں لائیں۔ مگر ان کے باپ دادا ان سے ناخوش ہیں۔ وُہ چاہتے ہیں۔ کہ ان کے بچے بھی ویسے ہی کھوکھلے دماغ والے سُست اور ظاہر پرست ہوں۔

اس آنے والی نسل سے ہم کو بہت سی امیدیں ہیں۔ وُہ لوگ اپنی نئی ایجادوں سے ہر طرح سے کام لیں گے۔ حالانکہ ان کو بعض جگہ ناکامی بھی ہوگی۔ مگر وُہ ہم سے زیادہ کھلے ہُوئے دل و دماغ اور عمدہ صحت لیکر آئیں گے۔ اور دُنیا کی (باقی صفحہ ۸ پر)

ور کی ضرورت

ایک ۱۵ اور ۱۶ ورشیہ سُندر، سُشیل گاندھی کشتری کُل اُتپن کنیا گُوروکُل دہرہ دُون کی نوین کلاس میں پڑھ رہی کنیا کیلئے ایک سُندر، سُوسَتھ، سلیقہ اور برسرروزگار آریہ ور کی آوشکتا ہے۔ بنتر ولیوہار نمن پتہ پر کریں:-
"گاندھی" معرفت پرکاش لاہور

وروں کی ضرورت

۲ دو بھاردواج گوت کی براہمن کنیاؤں کے لئے یوگیہ سداچاری۔ کنوارے تندرست برسرروزگار وروں کی ضرورت ہے۔ ایک کنیا کی عمر انیس ۱۹ برس اور دُوسری کی سولہ برس ہے۔ کنیائیں سوشکشتا۔ تندرست اور گرہ کاریہ میں نپُن ہیں۔ بنتر ولیوہار نمن پتہ پر کریں ہ
نمبر ۱۱۲ معرفت ایڈیٹر پرکاش لاہور

ور کی ضرورت

میرے عزیز کی کنیا کے لئے جس کی عمر ۱۷، ۱۸ سال ہے۔ وُہ گرہ کاریوں میں نپُن سُشیل اور ہندی پنجابی لکھ پڑھ سکتی ہے۔ آریہ ور کی ضرورت ہے۔ جو برسرروزگار و تندرست ہو۔ شادی ویدک ریتی سے جات پات کا بندھن توڑ کر ہوگی۔ کھتری ور کو ترجیح دی جائے گی۔
بیلا سنگھ باوا پنشنر گیان کھان سٹیل پراہ بٹالہ ضلع گورداسپور

۲ دو آریہ کنیاؤں کی ضرورت

(۱) ایک ۲۸ ورشیہ، سُندر، سُوسَتھ اور ماسک ۵ روپیہ کی پریکٹس والے آریہ انکم ٹیکس وکیل کے لئے ایک سُندر، سُوسَتھ اور پڑھی لکھی یوگیہ آریہ کنیا کی ضرورت ہے۔ اور دُوسرے ایک ۳۲ ورشیہ، سُندر، سوستھ اور ماسک ۱۱۰ روپیہ کی ملازمت والے شدھ شدہ عیسائی آریہ ور کے لئے ایک انگریزی پڑھی لکھی یوگیہ آریہ کنیا کی ضرورت ہے۔ بنتر ولیوہار نمن پتہ پر کریں:-
ٹھاکر داس مرچنٹ، انکم ٹیکس وکیل سدھ ماتا اسٹریٹ، باڑی پھلیا، سُورت (بمبئی)

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

نابھہ ریاست میں دیانند خیراتی اوشدھالیہ

(۱) ماسٹر پورن چند جی سابق پرنسپل آریہ ہائی سکول نابھہ کی انتھک کوششوں سے ۲۷ر جولائی ۱۹۴۸ء بروز اتوار صبح دیانند دھرم ارتھ ہسپتال کی رسم افتتاح نہایت دھوم دھام کے ساتھ ادا کی گئی۔ اس موقعہ پر شرفا شہر و معززین ریاست نابھہ کافی تعداد میں تشریف فرما تھے۔ (۲) یہ اوشدھالیہ ۵ر مارچ ۱۹۴۸ء بہ موقع جشن حکمرانی و تفویض مکمل اختیارات حکمرانی شری حضور مہاراجہ پرتاپ سنگھ صاحب مانیہ اندر ریاست نابھہ کی خوشی میں بطور یادگار پبلک مفاد کو مد نظر رکھ کر کھولا گیا ہے۔ (۳) اس اوشدھالیہ کے دیر سے جاری ہونے کی وجہ فرنیچر و دیگر سامان زیر تیاری ہونا تھا۔ (۴) اوشدھالیہ کے کاریہ کے لئے اور کامیاب بنانے کے لئے ایک تجربہ کار حکیم لالہ اموک چند جی کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ انتظامیہ کمیٹی مقرر ہو کر باتفاق رائے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب ہوا:۔ بابو رنبیر سنگھ جی پلیڈر نابھہ پریذیڈنٹ۔ لالہ بال مکند جی سابق منتری آریہ سماج نابھہ سیکرٹری۔ حکیم لالہ اموک چند جی انچارج ہسپتال۔ شری میاں لالہ ہری چند جی اگروال خزانچی۔

دانی سجن دان کرتے وقت اس کو بھی ضرور یاد رکھیں۔ (بال مکند سیکرٹری)

آریہ سماج تنگاؤں کا سپتاہک ست سنگ

۱۴ سے ۱۸ تک روزانہ سوامی نتیانند جی مہاراج بجنور والے کی کتھا ہوئی۔ اور لوگوں کو گیتا کا رہسیہ اپنی امرت بانی سے خوب اچھی طرح بتایا۔ (سنگت رام منتری)

سُوچنا

میں نے آٹھ سالہ گرام پرچار کے سلسلے میں دو سو بھجنوں کا سنگرہ کیا ہے۔ جو مختلف اوقات پہ ادھر ادھر سے حاصل ہوئے، رکھے ہیں۔ اگر ان کو اردو اور ہندی میں کتابی شکل میں چھاپ دیا جائے۔ تو بہت لابھ ایک ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی سبھا یا آریہ سماج یا تاجر کتب یا آریہ سجن جس کو ویدک دھرم کی لگن ہے۔ یہ وشواس دلا دے گا۔ کہ ان بھجنوں کو ضرور چھاپ دیا جائے گا۔ تو میں اُس کو یہ سنگرہ جس پہ بہت محنت خرچ کی ہے۔ بذریعہ ڈاک بھیج دوں گا۔ میرا پتہ یہ ہے:۔ (آنند منی سنیاسی۔ آریہ سماج مندر دولت نگر۔ ضلع گجرات)

دہلی پنجاب آنتیہ پرانتیہ لوگوں سے اپیل

یہ سمیلن آریہ کمار سبھاؤں سے اپیل کرتا ہے۔ کہ دیس میں ساکشرتا پھیلانے کے لئے دو ورش میں دو ہفتہ کے لئے اپنے اپنے استھان پہ آندولن کریں۔ اور ان ہفتوں میں زیادہ سے زیادہ آریہ بھاشا کا گیان کرا دیں۔ یہ وقت پرستاؤ بھارت ورشیہ آریہ کمار سمیلن اندور کے اوسر پہ پاس ہوا تھا۔ دہلی اور پنجاب کے کماروں اور کمار سبھاؤں کے لئے یہ اچھا اوسر ہے۔ کیونکہ سکولوں اور کالجوں میں گرمیوں کی چھٹیاں شروع ہو رہی ہیں۔ پنجاب کی سبھاؤں اور یوکوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ پروگرام بنا کر ان چھٹیوں میں کم سے کم دو ہفتے گاؤں میں جا کر اور شہروں میں بھی اپنے غریب بھائیوں کو ہندی پڑھنا سکھائیں۔ ہم نے آریہ یووک پریشد لاہور کو بھی لکھ دیا ہے۔ کہ وہ ماتحت سبھاؤں کو لکھے۔ کہ وہ ان چھٹیوں میں ساکشرتا کا پرچار کریں۔ (منتری)

ایک ویدک دھرمی انگریز کے لئے

وَدھو چاہیئے:۔ لگ بھگ چھ ورش ہوئے ایک یورپ نواسی سجن نے عیسائی مت تیاگ کر بڑی شردھا سے باقاعدہ آریہ سماج سورت میں ویدک دھرم گرہن کیا تھا۔ مہاشہ سنبر کیمبرج ایٹرن ہیں۔ تتھا انہوں نے آئی۔ سی۔ ایس۔ لندن کا الیکٹریکل ڈپلوما پراپت کیا ہوا ہے۔ ان کی آیو اس سمیہ لگ بھگ ۳۵ ورش کی ہے۔ تتھا ہر پرکار سے تندرست سندر اور سڈول ہیں۔ اس سمیہ ۱۲۵ روپے ماسک وتن پر کاریہ کر رہے ہیں۔ چند ورش پوروا انہیں پریا پت ماسک وتن ملتا تھا۔ کنتو عیسائی مت کا پری تیاگ کرنے کے کارن ان کے پریوار کے سب لوگ ان سے الگ ہو گئے۔ تتھا انہیں اب یورپ نواسی نرمان کر ہندوستانی مانتے ہیں۔ اور انہیں اپنے آنکھ کا تنکا سمجھ کر گھرنا کی درشٹی سے دیکھتے ہیں۔ اس پر بھی وہ وچلت نہیں ہوئے۔

اور انہوں نے سنبیہ کے گرہن ارتھ تتھا ... کے پریم کے لئے اپنی سرو سو بہتر ... بھوشیہ کی اُنتی کا سہرش بلیدان کر ... ان کی اچھا وواہ کرنے کی ہے۔ کنتو ... کی شادی یورپین دائرے میں ہونی ... ہے۔ اتہ مجھے پورن آشا ہے۔ کہ آریہ ... کی بہری سمقلبیوں پر سہر بنا سے بچار کر ... جس آریہ بھائی کو اپر وکت سجن سے ... کرنیکی ابھلاشا ہو۔ اور وہ اس سمبندھ ... وششبش حال کاری پراپت کرنے کے ... ہوں۔ تو وہ کرپیا شری پروفیسر ... جی ستیہ وانت النکار مکھیہ ادھشٹھا ... گورو کل وشو ودیالیہ کانگڑی سے پتر ... کریں۔

آریہ سماج اوہری چوک بٹالہ کے سماچار

۲۳ر جولائی ۱۹۴۸ء کو صبح آریہ سماج مندر ... نیا کمرہ جو کہ لالہ مبلا رام جی وکیل کے ... لالہ آتما رام جی کھار بٹالہ نواسی نے بنوایا ... آدھار شلا رکھی گئی۔ لالہ آتما رام جی ... آریہ سماج میں تشریف لائے ہوئے تھے ... اور بھجنوں کے بعد لالہ جی نے اپنے پوتر ہاتھوں سے آدھار شلا رکھی۔ اور بعد میں لالہ ... جی اور ان کے سپتر لالہ مبلا رام جی کی ... گئی۔ آریہ سماج کا صحن نرناریوں سے بھرا ... تھا۔ ویدک کنیا پاٹھ شالا کی ادھیاپکاؤں ... لڑکیوں نے خوب بھجن گائے۔ پھر ساری ... کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ اور پاٹھ شالا ... میں چھٹی کر دی گئی۔ پھر شانتی پاٹھ ... کاروائی سماپت ہوئی۔ (خوشی رام منتری)

ضرورت

کے اشتہارات کے لئے "پرکاش" موزوں ترین اخبار ہے۔ ہمیشہ اس میں اشتہار دیں۔ اجرت ایکبار ۴ر دو بار ۲ر تین بار ۳ر اس سے زیادہ کے لئے ہر مزید اشاعت کے ۱۰ر۔ (مینیجر)

"مگدھ ہو جاتا ہوں"

چوہدری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل سکول جلکانہ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری ہنیشی علاول پوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کو لکھتے ہیں:۔

"کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے آپ کی تصانیف گیتا گان (گیتا کا شلوک وار سرل اور میٹھے دوہوں میں سمپورن انواد ہندی ۸ر اردو ۱۲ر) رشی گان (رشی دیانند کی ۱۸ ادھیاؤں میں مکمل جیون منظوم اردو ۱۲ر ہندی ۸ر) اپنشد گان (ایشا واسیہ اپنشد کا انوواد دوہوں میں اردو ۲ر ہندی ۳ر) ہنیشی رامائن (بالمیکی رامائن کا سار دوہوں میں ہندی ۱ر اردو ۲ روپیہ) سندھیا گان (ویدک سندھیا اور اُس کے منتروں کا ارتھ ایک ایک دوہے میں۔ سندھیا میں من لگنے کی شکایت کرنے والے اس سے خود لابھ اٹھائیں۔ اور دوسروں میں مفت بانٹیں۔ قیمت اردو یا ہندی ایک پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ۔ محصول ڈاک علاوہ) منگوائی تھیں۔ انہیں میں روز پڑھتا ہوں ان کے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مگدھ ہو جاتا ہوں۔"

اگر آپ بھی ہردہ کی سچی شانتی چاہتے ہیں

تو مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ اور اردو میں ۱۳ر (محصول ڈاک ۳ر) ...

ہر ایک شہر و قصبہ میں آریہ ویروں کی ضرورت

ویدو ویدک دھرم کے پرچار تتھا مہرشی کرت گرنتھوں کو کاغذ کے داموں پر ضلع ضلع اور گاؤں گاؤں میں پرچار کرنے کی اسکیم کو کاریہ روپ میں لانے کے لئے اُتساہی آریہ ویروں کی ضرورت ہے۔ اپنی درخواست شیگھر نمن لکھت پتہ پر بھیجیں: آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال

اصلی میٹھی

بال جیون گھٹی

بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹا دینے سے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہوتے۔ دانت بڑی آسانی سے ... نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر، کمزور بچے تندرست ... سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں ... قیمت فی شیشی ۵ر چار شیشی ۱۰ر درجن ... محصول ... نئے سوداگر نمونہ و قواعد ... مفت لو۔ ... معزز نام دے کر بھیجیے ...

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

... ہائی سکول نابھہ

... یہ سنتا ہو گی۔ کہ ریاست ... کو یہ جان کر ... ہائی سکول نابھہ کو منظور کر لیا ہے پبلک ... صاحب نابھہ و وزراء ریاست کے مشکور ... (ستیہ دیو پرنسپل)

... سماج ڈیرہ اسمٰعیلخاں کے سماچار

... تاریخ ۲۰ کو پروفیسر بیلی رام جی ایم۔ اے ... ایل کے دیہانت پر شوک پرستاؤ سویکرت ... (۲) دیانند دتّت ادھار سبھا پنجاب کی کانگڑہ ... دنوں پر کئے گئے اتیاچار اور مقدمات ... کے لئے کل پانچصد روپیہ اور اس سماج ... پچیس روپیہ کی مانگ پر ادھیویشن میں ... دس روپیہ پراپت ہوئے۔ جو بھیجے گئے ... پنڈت ... دیو اور مہاشہ ہریشچندر بھجن ... میں بجر وید پر ہم پارائن مہایگیہ ... کے واپسی پر بوجہ دیر ہو جانے کے اسجگہ ... گئے۔ رات کو اُن کے دلنشیں بھگتی پر ویاکھیان ... خوب بھجن کرائے گئے۔ (پیرا رام منتری)

للّہ آریہ سماج کو دان

... کے ایک سجن لالہ گنپت رائے جی آہوجہ جو آجکل پشین (بلوچستان) میں دوکانداری کرتے ہیں۔ آریہ سماج کو مبلغ ۲۵۰ روپے نقد دان دیا ہے۔ سبھا ان کا دل سے دھنیواد کرتی ہے۔ پرماتما ایک کے انیک دے۔

(ہربنس لال منتری)

آریہ کمار سبھا جالندھر کا جلسہ

امسال آریہ کمار سبھا جالندھر کا سالانہ جلسہ ۱۹، ۲۰ جولائی کو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۱۹ر جولائی کو پراتہ ہون یگیہ کے بعد ٹھاکر شمشیر سنگھ کے بھجن اور پنڈت بھودیو جی شاستری کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ رات کو آریہ سماج مندر اڈہ ہوشیارپور میں شاندار کوی دربار ہوا۔ ۲۰ر جولائی کو پراتہ ہون یگیہ ہوا۔ بعد میں ٹھاکر شمشیر سنگھ کے بھجن ہوئے۔ بعد میں لیکھو رام دوآبہ ہائی سکول جالندھر کے ودیارتھیوں نے شہید اکبر پنڈت لیکھرام جی کے ویدک دھرم سے پریم کا ایک درشیہ بذریعہ ڈرامہ دکھایا جو کہ قابلِ دید تھا۔ سکول ہذا کے ساتویں جماعت کے ودیارتھی پرکاش لال نے ایک تقریر کی۔ مضمون تھا "اگر رشی دیانند آج ہوتے!" بعد میں سکول ہذا کے ودیارتھیوں میں بحث ہوئی۔ جس کا مضمون تھا "کیا مورتی پوجا ودیارتھی پرکاش ہے؟" شام کو سکول کے ودیارتھیوں نے لالہ بھگتو رام جی پردھان آریہ سماج جالندھر کے دستِ مبارک سے انعامات حاصل کئے۔ رات کو آریہ سماج مندر میں پنڈت دلیپتی جی شاستری کا جیوتش کے بارے میں بڑا دلچسپ لیکچر ہوا۔ اور جلسہ کی کاروائی آرتی اور شانتی پاٹھ کے ساتھ نروگھن سماپت ہوئی۔

(بھاگ رام لکھنپال)

ڈیرہ غازیخاں آریہ سماج کے سماچار

۱۳ر جولائی ۱۹۴۱ء کو سالانہ چناؤ سنگھٹن کے بعد کیا گیا۔ مفصلہ ذیل ادھیکاریان چُنے گئے:۔ (۱) پنڈت واسدیو جی ودیالنکار پردھان۔ ۲۔ لالہ سنت بھوشن جی وکیل، سینیئر اُپ پردھان۔ ۳۔ شریمان لالہ آیا رام جی جونیئر اُپ پردھان۔ ۴۔ لالہ فقیر چند جی منتری۔ ۵۔ لالہ جگن ناتھ جی سہایک منتری۔ ۶۔ لالہ گوبند لال جی اُپ منتری۔ ۷۔ لالہ شام لال جی خزانچی۔ ۸۔ ماسٹر دھرم چند جی لائبریرین۔ ۹۔ شریمان لالہ شانتی نارائن جی وکیل آڈیٹر۔ پرتنیدھی:۔ لالہ کھلندہ رام جی۔ شریمان لالہ سیوا رام جی۔ شریمان لالہ جیٹھانند جی۔ شریمان لالہ سندر داس جی مہاجن۔ پرتی ندھی:۔ لالہ ہمت رائے جی۔ ڈاکٹر دیوکی نندن جی۔

قریباً سارا انتخاب سرو سمتی سے بڑی خوش اسلوبی سے سماپت ہوا۔ (۲) دو وواہ سنسکار ویدک ریتی سے کرائے گئے۔ ایک ملک چمن لال کے سپتر ملک روپ چند جی کا گوسائیں منشی لال کی سپتری کے ساتھ۔ اور دوسرا شری لالہ کھیم چند جی کے سپتر لالہ سیوک رام جی ایم۔ اے کا شری ماسٹر منوہر لال جی کی سپتری کے ساتھ۔ پہلے دوواہ میں تین روپیہ اور دوسرے میں پانچ روپیہ مختلف فنڈوں کو دان ملا۔ دانی مہاشیوں کا دھنیواد ہے۔ (گوبند لال اُپ منتری)

آپ کا چندہ ختم ہو گیا ہے!

اگر آپ کا چندہ ختم ہو گیا ہے۔ تو اس کی اطلاع آپ کو پچھلے انک میں مل گئی ہو گی۔ کرپا کر کے آپ اس سوچنا کو پڑھتے ہی اپنا چندہ منی آرڈر سے ۱۰ر اگست سے پہلے پہلے بھیجدیں۔ ۱۰ر اگست تک انتظار کرنے کے بعد وی۔ پی روانہ کیا جائے گا۔ وی۔ پی کے خرچ بچانے کے لئے چندہ منی آرڈر سے ہی بھیجیں۔ تاکید ہے۔ (منیجر)

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

قایم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ ۱،۰۰،۰۰،۰۰۰ روپیہ

جاری اور فروخت شدہ سرمایہ ۵۰،۰۰،۰۰۰ روپیہ

ادا شدہ سرمایہ ۳۱،۴۷،۱۱۲ روپیہ

ریزرو فنڈ ۱۵،۱۵،۳۶۸ "

کاروبار میں لگا ہوا سرمایہ ۳۱ مئی ۱۹۴۱ء تک ۱۲،۱۵،۰۰۰،۹ روپیہ

ہیڈ آفس:۔ ۷۴ دی مال لاہور

چیئرمین:۔ رائے بہادر دیوان بدری داس

برانچیں:۔ تمام پنجاب اور ہندوستان کے مشہور تجارتی شہروں میں پھیلی ہوئی ہیں۔

ایجنسیاں:۔ احمدآباد (انڈیا)، رنگون (برما) لنڈن۔ نیو یارک۔ کوبے (جاپان)

ہر قسم کا بنکنگ کا کاروبار معہ فارن ایکسچینج موزوں نرخوں پر کیا جاتا ہے۔ قواعد و دیگر شرائط کاروبار کیلئے منیجر ہیڈ آفس یا کسی برانچ منیجر سے خط و کتابت کریں۔

بی۔ این۔ پوری
بی۔ اے۔ ایل ایل بی
منیجر ہیڈ آفس لاہور

یودھ راج
سیکرٹری

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ دام نقد۔ گرینڈ آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے۔

Suleman Omer & Co.
Karachi

سُلیمان عُمر اینڈ کمپنی کراچی۔

دانی پرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دوسو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا۔ نقدی جس صورت میں بھی سہایتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہایتا کریں۔ رپورٹ سال گذشتہ مُفت طلب کریں۔

المشتہر ہیرانند شرما سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ

راوی روڈ
لاہور

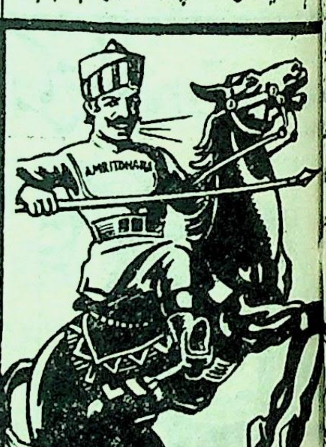

امرت دھارا کی مدد سے قابو کرو

بیوا امرت دھارا کی مدد اور اپنے دشمن یعنی روزمرہ حملہ کرنیوالی امراض کو دنیا کی مشہور دوا امرت دھارا سے جیتو۔ امرت دھارا اگرچہ اتنی ہی بے ضرر اور بے خطا ہے۔ جتنا کہ ماں کا دودھ۔ لیکن بیماریوں کو مغلوب کرنے کے لئے یہ آپکے ہاتھ میں سب سے بڑھیا قاتل ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے نصف ایک روپیہ چار آنہ نمونہ آٹھ آنہ (۸ر) ہر جگہ سے مل سکتی ہے۔

امرت دھارا فارمیسی لاہور

نوٹ:۔ علیمسرز میسرز۔ ... سنز بھاگ پر امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کیلئے خط و کتابت یا خط و کتابت بھی کی جاسکتی ہے۔

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہندوستان میں سب سے چھوٹی ریاست "لاوا" ہے۔ جس کا رقبہ صرف ۱۹ میل مربع ہے۔

ویل مچھلی کے صرف سر کا وزن ۹۰۰ من ہوتا ہے۔

دنیا میں سب سے بلند شہر لیسر ہے۔ جو کشمیر میں واقع ہے۔

ہندوستان دنیا کا ⅕ حصہ ہے۔

فرانس کی مشہور ملکہ "جوزفائن" ایک تمباکو فروش کی لڑکی تھی۔

سنگترے کا پودا سو سال تک پھل دے سکتا ہے۔

آپ اپنی عمر میں تقریباً سات سو بیس مرتبہ اپنی بیوی سے جھگڑتے ہیں۔

سترھویں صدی میں یورپ کے ہر مرد و عورت اپنی جیب میں کنگھی رکھا کرتے تھے۔

آپ کی عمر کا پورا ایک مہینہ بوٹ کے تسمے باندھنے میں گذر جاتا ہے۔

برطانوی بیویاں ہر سال گھر کے لئے خام اجناس ....۷۰ اپیے خریدتی ہیں۔

مرتے وقت ہنری ہفتم کے خزانے میں اٹھارہ لاکھ پونڈ موجود تھے۔

سات سال میں آپ اپنے وزن کے برابر سگریٹ پیتے۔

بمبئی، سپین اور پرتگال کے برابر ہے۔
ہندوستان فرانس سے آٹھ گنا بڑا ہے۔

صرف مدراس اور میسور مل کر جاپان کے برابر ہیں۔

ہیضہ اور اس کا علاج

(ڈاکٹر ... سوامی)

علامات:- ہیضہ کی اصلی بیماری کی علامات یہ ہیں۔ مریض کا پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے لگتے ہیں۔ دست اور قے یا صرف پتلے دست چاولوں کے دھوون کی طرح اور سفید رنگ بدبودار آتے ہیں۔ پسینہ نہیں آتا۔ مریض کی آنکھیں اندر گھس جاتی ہیں۔ سخت نڈھال اور کمزور ہو جاتا ہے۔ کچھ گھنٹوں کے بعد اخیر درجہ پر اکڑاؤ آتے ہیں۔ مگر شدید ہیضہ میں پہلے ہی اکڑاؤ شروع ہو جاتے ہیں۔ اور مریض کا سارا جسم مانند برف ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈا پسینہ آتا ہے۔ اور نبض کلائی سے محسوس ہی نہیں ہوتی۔ ناخن، چہرہ، ہاتھ پاؤں نیلے اور سیاہ رنگ کے ہو جاتے اور اکڑ جاتے ہیں۔ مریض کے ہوش و حواس تقریباً آخیر تک قائم رہتے ہیں۔ مگر آواز بیٹھ جاتی ہے۔

تدبیر و ہدایات:- مریض کو گرم کپڑوں میں رکھو۔ ٹھنڈی ہوا سے بچاؤ۔ گیلا کپڑا فوراً بدل ڈالو۔ ہاتھ پاؤں پر جائفل۔ سونٹھ اور لونگ کوٹ کر گھی یا تیل تلی میں ملا کر مالش کرو۔ گرم پانی بوتلوں میں بھر کر مریض کے بستر میں رکھو۔ پیاس کی شدت کے لئے موسم گرما میں برف چوساؤ۔ عرق انار۔ لیموں نیڈ۔ شربت سکنجبین۔ عرق پودینہ۔ عرق اجوائن پلاؤ۔ الائچی۔ لونگ۔ پودینہ کو پانی میں جوش دے کر ٹھنڈا کر کے بقدر ضرورت پلاؤ۔ سخت گرمی کے موسم میں املی۔ آلو بخارا کو عرق گاؤزبان یا پانی میں حل کر کے پلا ئیں۔ زہر مہرہ۔ دریائی ناریل اور پپیتہ عرق گلاب میں گھس کر پلاویں۔ منہ کے بل لٹا دو اور بازو باندھ ڈالو۔ غذا بالکل نہ دو۔ جب جسم سرد۔ نبض ساقط ہونے لگے۔ تب گرم لیپ۔ گرم ٹکور کراؤ۔ برانڈی پلاؤ۔ پیشاب لانے کے لئے چائے پلاؤ۔ کباب چینی اور گوکھرو جوش دے کر پلاؤ۔ اس میں ایک ماشہ قلمی شورہ ملا لو۔ شدت پیاس کو بھی روکیگی۔ آش جو پلاؤ۔ پیڑو پر گرم بوتل یا کیسو سے ٹکور کرو۔ گرم پانی کے ٹب میں سٹز باتھ دو۔

صنعت و حرفت

سر درد کے لئے مرہم

آئل آلیو	۳۰ ڈرام
موم صاف	۱ ڈرام
آئل سنے مومی	۳۰ بوند
آئل پیگاموٹ	۱۰ بوند

ان چاروں کو باہم ملا کر شیشی میں رکھیں۔ ملنے سے سر کا درد بہت جلد جاتا ہے۔ ... کی ایک فرم کی طرف سے یہ دوائی پیٹنٹ ہو کر سو تولہ کی شیشی ۱۲ر کو فروخت ہوتی ہے۔ لاگت قریب دو آنہ ہوتی ہے۔

ملیریا مکسچر

لائیکر امونیا ایسی ٹیٹس	
ٹنکچر ایکو نائٹ	
سپرٹ ایتھر نائیٹراس	
سپرٹ کلوروفارم	
پانی مقطر	

ان سب کو ملا کر شیشی میں احتیاط سے لیں۔ خوراک ایک اونس۔ دن میں دو مرتبہ۔ اس سے تمام ملیریا بخار دور ہو جاتا ہے۔ ... دوائی ہے۔ یہ ایک شیشی ایک روپیہ میں ... اور لاگت صرف دو آنے آتی ہے۔

"آریہ ورت" کا گھر گھر چرچا

دل خوش ہو گیا "ڈالٹن گنج کے پستکالیہ میں آریہ ورت پڑھا۔ دل خوش ہو گیا۔ ہمارے نام سال بھر کے لئے جاری کر دیں۔" (سپاہی لال پھول چند تاٹھ نگر)

پتنی خوش ہو گئی "آریہ ورت پترکا ملی۔ ہماری دھرم پتنی نے اسے پڑھا۔ تو بہت خوش ہوئی۔ ایک درش کے لئے جاری کر دیں۔" (انتھو لال آریہ فرخ آباد)

ہندی سنسار میں ایک ماتر "میرے وچار میں آریہ ورت سارے ہندی سنسار میں ایک ماتر سچتر پترکا ہے۔ جو استری اسے پڑھے گی سندر لیکھوں کا انی سندر سنگرہ ہوتی ہے۔" (کماری شری کملا بلاس پور سی۔ پی)

سب سے اتم پترکا "آپ کی پترکا آریہ ورت کو کنیائیں بہت پسند کرتی ہیں۔ ان کی سمتی ہے کہ یہ سرو اتم پترکا ہے۔" (پریم لتا گرودوری بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ لاہور)

نہایت اپ ٹو ڈیٹ "آریہ ورت ملا۔ اس کی عمدہ گیٹ اپ کے لئے بارہا بدھائی۔ پترکا نہایت اپ ٹو ڈیٹ ہے۔" مس کملین مترا ایم۔ اے۔ دہرہ دون)

بہت پسند کیا گیا "آریہ سماج میں آپ کا رسالہ آیا۔ بہت پسند کیا گیا۔ میرے نام جاری کر دیجیے۔" (جگن ناتھ سیکرٹری سیالکوٹ)

(ہندی) **آریہ ورت** لاہور (ماسک)

(پنجاب کی ایک ماتر سچتر آریہ پترکا)

سمپادکہ ـــ شریمتی وِدیا دیوی ہندی بھوشن
سنچالک ـــ شری ہتیشی نند لال پوری
چندہ سالانہ ـــ دو روپے

آج ہی خریدار بن جائیے۔ (منیجر آریہ ورت لاہور)

گورو کل کانگڑی فارمیسی ہردوار کی مشہور ادویات

دراکشاسو

طاقت و تازگی دیتا ہے۔ بڑھیا لذیذ ٹانک ہے۔ پرانی کھانسی قبض تھکاوٹ کو دور کرتا ہے۔
قیمت سوا روپیہ پونڈ

بھیم سینی سرمہ

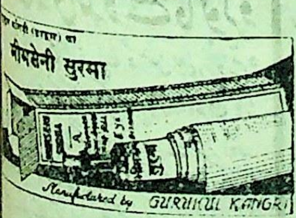

آنکھوں کے سب روگوں کی اکسیر دوا ہے۔ چشمہ لگوانے یا کسی اور دوا کے استعمال کرنے سے پہلے ہمارے بھیم سینی سرمے کو ضرور استعمال کیجئے۔ قیمت ۱۴ر فی شیشی

گورو کل کانگڑی فارمیسی۔ گورو کل کانگڑی (سہارنپور)

اپنے شہر کے ایجنٹ سے خریدیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435. "Prakash" Lahore
Founder M. Krishen ji B.A.

آریہ سماج کی خدمت بجالاتے ہوئے — گذشتہ چھتیس سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور

شرح چندہ
سالانہ —— للعہ
ششماہی —— عہ
برما —— عہ
غیر ممالک
دس شلنگ

جلد ۳۷ — لاہور اتوار ۱۰ اگست ۱۹۴۱ء مطابق ۲۶ ساون سمبت ۱۹۹۸ بکرمی — نمبر ۳۰

جوانی!

(بھگت لچھمنداس جی تبسم علی پوری)

جوانوں کو جوانی میں مہم درکار رہتی ہے
جوانی ہر مصیبت کیلئے تیار رہتی ہے

جوانی سے لرزتے ہیں جگر میں آگ کے شعلے
جوانی ہی ہنر میں برسرپیکار رہتی ہے

مٹادے اس جہالت کو نئی معمورۂ دنیا سے
شرارِ آرزو سے گرمئی بازار رہتی ہے

جوانی سے بدلتے ہیں تلاطم بحرِ قدرت کے
جوانی کے بنا ہی زندگی نادار رہتی ہے

جوانی ہی چھڑاتی ہے جوانوں کو ضعیفی سے
جوانی ہی جوانی سے گل و گلزار رہتی ہے

دہل جائیں عدو کے دل جوانی کے ترانوں سے
جوانی ہی وطن کی یاد میں بیمار رہتی ہے

جوانی سے میسر ہے گلوں کی خندہ پیشانی
جوانی کے نشے میں ہر کلی سرشار رہتی ہے

تبسم ہو جوانی میں سعادت بھی عبادت بھی
عبادت گر نہ ہو تو زندگی بیکار رہتی ہے

ید — یجر وید — ॐ

ویدامرت

ید — اتھرووید

ओं अपामि वेदमेयसु…
रारागः प्र मनीषा ईरते से…
मच्छे नम स्यन्ती रुप…
यन्ति स च आं च विश…
शतीरुशन्तम् । (وید ۶-۵-۱۲)

سنکلپ سمارو ہ

کھیل رہی البیلی پھاگ

…رسوں کا ایک ویرس
…پ زیا سروسو ویرکو
…یہ ؟ بہتی ہے ؟ سنت ہے ؟
…ت ویدی سے گوروکی
…رہا نلیتوں کی …
…ت گھشتی گھشتن بھی نوتن

اُٹھا سردہ میں جاگ
پھر گیا گرہ انوراگ
کہتی رن بھو بھاگ
جاو ویدو بن آگ
ماں کا من بے لاگ
کہتی اہو سہاگ

کھیل رہی البیلی پھاگ

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر ادہارا کی تحقیقات و تجربات

پس اگر تم اس عمل کو کرنا چاہتے ہو۔ تو اس کی کوشش کرنے سے قبل تمہیں اس بات کا اطمینان کر لینا لازم ہے۔ کہ تمہارا دل پاک و صاف ہے۔ تمہارے افعال اچھے ہیں۔ اور تمہاری خواہشات نیک ہیں۔

بصورت دیگر میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں۔ کہ اس کا نتیجہ تمہارے حق میں نہایت ہولناک ہوگا۔ اس کے مقابلے میں اگر مناسب طریق پر اس عمل کو کیا جائے گا۔ تو یہ نیکی اور کامیابی کے لئے نہایت مددگار ثابت ہوگا۔

جو طالب علم یہ عمل اپنے گرو سے سیکھتا ہے۔ وہ یقیناً زیادہ ماہر اور طاقتور ہوگا۔ یعنی اس کو یوگ میں کامیابی ہو کر ایشوری اور فوق الفطرت طاقتیں حاصل ہو جائیں گی۔

مقدس لفظ "اوم" میں تین حروف ہیں۔ ان میں سے "ا" دنیا کی پیدائش کے اصول کو، "و" اس کے قائم و برقرار رہنے کو۔ اور "م" دنیا کی بربادی اور دوبارہ پیدائش کو ظاہر کرتے ہیں یا مشرقی استعارہ میں ان کو برہما۔ وشنو اور شو کا مظہر سمجھنا چاہیئے۔

اسی طرح ان تین حروف سے قدرت کے ان تین عناصر کا اظہار ہوتا ہے۔ جن میں وہ ان دیکھی عظیم طاقتیں بھی شامل ہیں۔ جن کے متعلق بڑے بڑے سائنس دان صرف ایک نظریہ مرتب کر سکتے ہیں۔ نیز ان میں وہ معمولی معاملات بھی شامل ہیں۔ جن سے جاہل تک واقف و آگاہ ہیں۔

لفظ "اوم" بلحاظ معنی ذات کبریائی (پرماتما) کا مظہر ہے۔

نیز ان سے تین مادوں کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ یعنی "خارجی" "باطنی" اور "ابدی"۔ خارجی وجود یا مادہ کا مظہر حرف "ا" اور اس کی حرکات بالہر ہوتی ہیں۔

باطنی ہستی (روح) جو مادہ کو خدا (اصلی ہستی) کے ساتھ وابستہ کرنے کی نامعلوم کڑی ہے۔ وہ "و" کی حرکات یا لہروں سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور ابدی ہستی (خدا) کو حرف "م" ظاہر کرتا ہے۔

یہ لفظ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اس لامحدود عالم میں زندگی کی تین مملکتوں کو ظاہر کرتا ہے۔

پس ایک تو وہ قدرتی دنیا ہے جس کو ہم دیکھ سکتے ہیں۔ اور وہ خارجی دنیا ہے۔ دوسری باطنی دنیا وہ دائرہ ہے۔ جس کو ہمارے حواس اس وقت تک محسوس نہیں کر سکتے۔ جب تک ہم میں ان کے احساس کی صلاحیت پیدا نہ ہو جائے۔ تیسری ابدی دنیا ہے۔ جو "حیات کل" ہے۔

جس طریق سے طالب علم اس لفظ کو استعمال کرتا ہے۔ اس سے گیان کی ان تینوں حالتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ روح اور خیال متفق و متحد ہو کر خارجی مادہ سے جدا ہوتے اور ابدیت (آتمن) میں جا ملتے ہیں۔ جوں جوں اس لفظ کی حرکات یا لہریں تیز ہوتی جاتی ہیں۔ طالب علم برہم کے مرکز کی طرف کھنچتا جاتا ہے۔

ان لہروں کی طاقت انسان کی مادی حالت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے۔ اور روحانی اور باطنی کایا پلٹ کے باعث اس مقام پر پہنچ جاتی ہے۔ جو اس کے دل میں ذات کبریائی کے ظہور کا مقام ہے۔ اس سے اس کے اندر ایک نئی زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔

آواہن (وظیفہ) کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔ "اوم منی پدم اوم" میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ لفظ "اوم" پرماتما کا مظہر ہے۔ "منی" سے عقل و دانش کا اظہار ہوتا ہے۔ اور "پدم" زرین کنول ہے۔

جو طالب علم اس مقدس علم میں دیانتداری سے کمالیت حاصل کرنے کا خواہشمند ہے۔ یقیناً اسے کامل گورو مل جائیگا جس سے وہ ضروری روشنی پا سکیگا۔

آتم رکشا کیلئے آریہ کرپان پہنیں

لیکھک:- کنور چاند کرن جی شاردا- اجمیر

ابھی علیگڑھ میں گورو ارجن دیو جی کے جنم روس پر سکھوں نے بڑی دھوم سے اتسو منایا۔ اس اوسر پر ۲۰ ہزار ہندو سکھ سمپرادے میں دیکھشت کئے گئے۔ اس بات کو لیکر ہندو سماج میں نانا پرکار کے ترک وترک کئے جا رہے ہیں۔ کئی کہتے ہیں۔ کہ یہ اچھا ہی ہوا۔ کیونکہ اس سے ان کا آتم سنمان بڑھیگا (سکھ ہونے والے پرایہ ہریجن ہی ہیں) ان میں ویرتا آئے گی اور جاتی پاتی کے بندھن ٹوٹیں گے۔ دوسرے وچار والے یہ کہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کا سکھ بننا ہانی کارک ہے۔ اس سے ہندوؤں کی سنکھیا کم ہوگی۔ اور ان کے راج نیتک ادھیکار چھن جائیں گے۔ سکھ ہندو جاتی کی رکشا اور اس کی شری بردھی چاہتے ہیں۔ تب پھر انہیں بھولی بھالی جنتا کو سکھ بنانے کی کیا آوشیکتا ہے۔

یہ پرشن اٹھتا ہے۔ کہ ایک دم اتنی بڑی سنکھیا سکھ کیوں بن گئی؟ میں نے علیگڑھ بلند شہر کے ضلعوں میں گھوم گھوم کر دیکھا ہے۔ کہ ہریجن جاتی کے بھائیوں کو اونچ جاتی کے ہندو پرانی روڑھیوں میں بندھے ہونے کے کارن سمان ادھیکار دینے میں اسچل سدھ ہوتے ہیں۔ سکھ بننے پر انہیں وہ سب ادھیکار مل جاتے ہیں۔ (سکھوں میں بھی اونچ نیچ کا بھید ہے۔ ایڈیٹر) ایک چرم کار کے سکھ بنتے ہی، کیش اور ہاتھ میں کڑا پہنتے ہی سب لوگ اسے ... کہنے لگتے ہیں۔ اور وہ بھی کرپان ... آپ کو کھشتریہ سمجھنے لگتا ہے۔

یہ اتھان اونچ جاتی کے ہندو نہیں ... اس بات کو آریہ سماج کر سکتا ہے ... سماج میں سمّلت ہوتے ہی ہر ایک ... بھائی کو سمان ادھیکار مل جاتے ہیں ... کی اچھا ہو۔ تو وہ جاتی کے بندھن ... دور کر سکتا ہے۔ ہدی سوامی دیانند ... مہاراج کے نیموں کو آریہ پرش مانیں ... کرپان بھی ٹھیک اسی پرکار باندھ ... ہیں۔ جس پرکار سکھ باندھتے ... آریہ سماجی ذرا تیاگ اور بلیدان کریں ... سہنشیل ہونے کی شکتی دھارن کریں ... وہ بھی بنا لائیسنس کے کرپان ... ہیں۔ ہمارے آریہ گرنتھوں میں ... یگیہ کرنا پرتیک آریہ کا پرم کرتویہ ... یگیہ میں تلوار و شستر رکھنا ... نہ آریہ بھائیوں کو اپنے اس ... ادھیکار کو پراپت کرنے کا ... چاہیئے۔ اور مجھے وشواس ہے۔ کہ سرکار ... آریوں کی سچی دھارمک مانگ کو ... گی۔ اس سمیہ ہندو جاتی کی رکشا ... آوشیک ہے۔ کہ اس میں کشاتر دھرم ... پیدا کیا جائے۔ جو بھائی آریہ ... لئے کرپان رکھنا آوشیک دھارمک ... سمجھیں، وہ کرپا کر کے مجھے سوچت ...

دکھیا سب سنسار

از ہیتیشی غازی پوری

جیون ہوا ہے بھار اب تو
دیکھے چاروں اور نراشا
من کو چین نہیں ہے چھوٹی
کون بچاوے جیون نیا
ڈوبے نیا دور کنارہ
تیر سکوں نہ بچوں گا کیسے
ہے کوئی گر پکڑ بچالے

رہا نہ سکھ کا سار
ٹوٹی آشا تار
دھیریہ کی پتوار
آن پھنسی منجدھار
سنتا کون پکار
کون کرے ادھار
دکھلاوے اپکار

توہی دکھیا نہیں ہیتیشی
دکھیا سب سنسار

جو روحانی دنیا میں صرف انہیں کو ... ہے۔ جو مستعدی اور سرگرمی سے ... ہیں۔

وقت آنے پر کہتا ہوں، استاد اور ... سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔ جس چیز ... وہ حقیقتاً تیار رہتے ہیں۔ ان سے ... محروم نہیں رکھا جاتا۔

یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں۔ کہ ... میں جس تعلیم کا خلاصہ بیان کیا گیا ... پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے ذرائع ... میں طالب علم مایوس نہ ہو جائے ... لیکن میں اپنے تجربے کی بنا پر ... کہ جستجو کی آپکو ضرورت ہے۔ جب آپ ... رنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ تو ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کی اُنتی کیلئے کچھ عملی تجاویز

از ماسٹر سندرداس جی

ہماری ہندو جاتی پرتی دن بام عروج سے گر کر تنزل کی طرف جا رہی ہے۔ فی الحقیقت ہماری ہندو جاتی کی حالت عین موم کی ناک کی مانند ہے جس طرف کوئی چاہے موڑ ڈالے۔ ہمارے سکھ بھائیوں کو دیکھو ہم سے ہر طرح علیحدگی اختیار کر چکے ہیں۔ وہ دن دوگنی۔ رات چوگنی ترقی کر رہے ہیں۔ آج یو۔پی میں قریباً پانچ لاکھ ہندو سکھ بن چکے ہیں۔ اس غفلت اور سستی نے کس قوم کو تباہ نہ کیا؟ یاد رکھو جس قوم نے غفلت اور سستی کی۔ وُہی صفحہ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹ گئی۔ ہم آریہ سماجی کس طرح سنسار کا اُپکار کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہمارے پاس انسٹی ٹیوشن ہیں۔ اور ہم ہندی کا پرچار نہیں کر سکتے؟ ہمارے اخبارات ہیں۔ لیکن اپنے نوجوانوں کو مضامین دینے کے لئے کبھی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ تاکہ ان کے خیالات دماغ کے وسیع سمندر سے نکلیں۔ صرف ہفتہ وار مختصر کاروائی سماج میں ہوتی ہے۔ جس میں چند بُوڑھے سندھیا ہون کر کے گھر چلے جاتے ہیں۔ یہ رہ گیا ہے اب ہمارا مقصد۔ ہمارے بھائی روزانہ ہون کرنا فرض نہیں سمجھتے۔ کیا صحت جسمانی۔ رُوحانی اور دماغی کو قائم رکھنے کے لئے آریہ سماج کوئی ٹھوس کام کر رہی ہے؟ گئو رکشا نہ ہونے کے سبب خالص دُودھ اور گھی کی کمی ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے دماغ کمزور ہیں۔ جسمانی کمزوری تب دُور ہوگی۔ جب کم از کم ایک دیا یام شالہ شہر کے باہر ہر ایک آریہ سماج کی اپنی ہوگی۔ آتمک یا رُوحانی طاقت تب حاصل ہو سکتی ہے۔ جب ہر ایک آریہ سماج کی اپنی اپنی لائبریری ہو۔ اور لوگ عمل نہیں کرتے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پڑتال نہیں کی جاتی۔ مندرجہ ذیل کچھ باتوں پر عمل کرنا ہر آریہ سماج اور ہر آریہ بھائی کا فرض ہونا چاہیئے۔ اور ہر ایک آریہ سماج کے منتری کا یہ فرض ہو۔ کہ جو بات اُس کے متعلق دی گئی ہو۔ اُس کی ماہواری رپورٹ دیا کرے۔

(۱) آپ کی سماج کے کُل کتنے ممبر ہیں۔ کتنے ہندی پڑھے ہُوئے ہیں۔ کیا آپ کے سماج میں وید ہیں۔ ماہواری رپورٹ میں یہ معلوم ہو جائیگا۔ کہ فلاں سماج کے اتنے ممبر تھے۔ اور اتنے اس مہینے میں بڑھے۔ اتنے سبھاسدوں نے ہندی پڑھی آج کل چھٹیوں کے دن ہیں۔ جن آریہ سماجوں کے ماتحت سکول چل رہے ہیں۔ ماسٹر صاحبان اور بڑے بڑے قابل لڑکوں کو الاؤنس اور وظائف دے کر تعلیم بالغان ہندی جاری کریں۔ اور ہر ایک آریہ سماجی ہندی کا پرچار کرنے میں پُورے طور پر کوشاں رہے۔ روزانہ باری باری آریہ سماجی گھروں میں ست سنگ ہونے چاہئیں۔ آریہ سماجوں میں سادہ زندگی پر زور دیا جائے۔ اور چرتر سدھار پر بل دیا جائے۔

ہر ایک سماج کے ماتحت ایک دیا یام آشرم شہر کے باہر بنا ہُوا ہو۔ جہاں ڈنڈ۔ لاٹھی۔ مُگدر سے کسرت کر کے نوجوانوں کو شیر بنا دیا جائے۔ کہ آریہ واقعی شیر ہوتے ہیں۔ جب قوم کے رکھشک کمزور۔ نربل اور سُست ہوں۔ تو ان کی سنتان بلوان کیسے ہو سکتی ہے۔

ممبر بڑھانے کی پُوری اور سر توڑ کوشش کرنی چاہیئے۔ اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو ست سنگ میں لے جائیں۔

سنتیاگرہ کے بعد کا حیدرآباد (۲)

پنڈت مُراری لال شاستری آریہ مسافر کے آنکھوں دیکھے حالات

سنتیاگرہ کے پشچات میری یہ ہاردک اچھا تھی۔ کہ جن دیوانے پُرشوں نے نانا پرکار کے وِکٹ سنکٹ سہن کر کے آریہ سنسکرتی دھرم تتھا جاتی کی رکشا کی ہے۔ اُنہیں سویم جاکر ان تیرتھوں سے دیکھوں۔ کیول دیکھوں ہی نہیں اپیتو اُن کی اُن وشال بھاونا اور آدرش کے پرتی شردھا پرگٹ کروں۔

میں ۱۸ر جُون کو پراتہ حیدرآباد پہنچا۔ اور پنڈت ہرگوبند جی بھارگو کے ساتھ آریہ سماج سُوریہ نگر کے اُتسو میں سمّلت ہُوا۔ اسی اوسر پر مجھے دکھشن کیسری پنڈت ونایک راؤ ودیا النکار تتھا کرم ویر پنڈت بنسی لال جی کے درشن ہُوئے۔ میرے یہاں پر دو ویاکھیان ہُوئے۔

اس کے پشچات آریہ سماج سلطان بازار کشن گنج خیریت آباد آدی کے ساپتاہک ست سنگوں میں تتھا بھن بھن آریہ سماجوں کے وارشک اُتسووں پر میرے بھاشن ہُوئے۔ رائے چُور کے اُتسو میں مجھے پنڈت نریندر جی کے درشن کا سوبھاگیہ پراپت ہُوا۔ پرنتو اُتسو پر جنتا ادھک سے ادھک سنکھیا میں اُپستھت ہوتی تھی یہاں تک کہ شانتی پاٹھ کے بعد بھی وُہ چاہتی تھی۔ کہ ابھی کچھ اور سُنایا جائے۔ رائے چُور کے اُتسو پر تو ورشا ہونے پر بھی استری تتھا پُرشوں کا کچھ ٹھکانا نہ تھا۔ پنڈال بڑے وِستِرت ستھان میں بڑے سُندر ڈھنگ سے سجایا گیا تھا۔ پراتہ کال یگیہ تتھا پرَوچن کے بعد کارروائی سماپت ہو جاتی تھی۔ سائنکال کو خُوب بھیڑ رہتی تھی۔ پنڈت نریندر جی کے اوجسوی تتھا پربھاو شالی بھاشن ہُوئے۔ شری بنسی لال جی ویاس کے سوہر بھجن بھی جنتا کو خُوب آکرشت کرتے رہے۔ یہاں پر میرے چھ ویاکھیان ہُوئے۔ مجھے لوگوں میں سماج کے پرتی بڑی شردھا تتھا بھگتی دکھائی دیتی تھی۔ ساتھ ہی مجھے بھے کی بھاونا بھی دکھائی دی۔ لوگ آگے آنے سے پتہ نہیں کیوں ڈرتے ہیں۔

اس میں کوئی سندیہ نہیں۔ کہ آریہ سماج نے اپنا کشیتر بہت وستِرت کر لیا ہے۔ اس تھوڑے سے سمیہ میں لوگوں کی پیاس بہت بڑھ گئی ہے۔ سبھا کے ادھیکاری ورگ بہت اُتساہ تتھا لگن سے کاریہ کر رہے ہیں۔

سبھا کا کاریہ:۔ حیدرآباد ریاست میں ۱۶ ضلع ہیں۔ ان میں سبھا کی طرف سے وتنیک اور اوتنک کُل ملا کر ۵۴ اُپدیشک پرچار کا کاریہ کر رہے ہیں۔ اور بھگوان بُدھ کے شِشیوں کی طرح گرام گرام میں ویدوں کا سندیش پہنچا رہے ہیں۔

اس سمیہ سبھا کے آدھین ۲۱۱ آریہ سماجیں ہیں۔ کچھ ہی مہینوں میں ۶۰ سے اُوپر شُدھیاں کی گئی ہیں۔ سبھا کی طرف سے ہی ایک کنیا گوروکل اور ایک گوروکل پربا پت سچلتا سے چل رہے ہیں۔

کیشو میموریل سکول نے تھوڑے ہی دنوں میں آشچریہ جنک اُنتی کی ہے۔ اور اب انٹرمیڈیٹ کلاس کھولنے کا پربندھ ہو رہا ہے۔

اتنا ہی نہیں۔ سبھا کی طرف سے ۵۰ ہندی پاٹھ شالائیں۔ تین کنیا پاٹھ شالائیں تتھا ۲۰ راتری پاٹھ شالائیں ہیں۔ پرَوڑھ شکشا کا بھی کام چل رہا ہے۔ ان میں ہندی تتھا دھرم شکشا کا سموچت پربندھ ہے۔

اس بار کی جن گننا سے پتہ چلتا ہے۔ کہ سٹیٹ میں آریوں کی سنکھیا ایک لاکھ سے بھی اُوپر ہے۔ (باقی صفحہ ۴ پر)

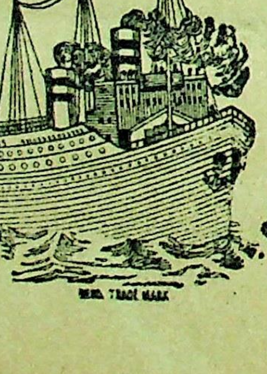

اپنی۔ اپنے گھر اور اپنے ملک کی
شان کو دوبالا کرنے کیلئے
ہمیشہ اصلی
جہاز مارکہ
کپڑے
استعمال کریں
باوا پردُمن سنگھ اینڈ سنز۔ امرتسر
بمبئی — کلکتہ — دہلی — لاہور — کوئٹہ

...l Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مجھے ویدک دھرم کیوں پیارا ہے؟

لیکھک :- شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج

اس لئے کہ :-

(۱) انیک سمپردائے ایسا مانتے ہیں۔ کہ پرماتما کو پرسن کرنے کے لئے۔ یا سورگ میں جانے کے لئے اتھوا پاپوں سے بچنے کے لئے کسی وششیش ویکتی کو ماننا آوشیک ہے۔ وہ ویکتی جب ہم پر پرسن ہوگا۔ تو پرماتما سے سفارش کرے گا۔ اس کے کتھن کے انوسار پرماتما بھی ہم پر پرسن ہوگا۔ یا وہ ویکتی پرماتما سے کہیگا۔ کہ یہ ویکتی اچھا ہے۔ میرے کتھن کو مانتا رہا ہے۔ اتہ اس کو سورگ ملنا چاہیئے۔ اور پرماتما ہم کو سورگ میں ستھان دیگا۔ یہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ کہ جیو الپگیہ ہے۔ اس لئے جلدی بھول جاتا ہے۔ بھرم میں پڑ جاتا ہے۔ یہ بھولنا ہی پاپ ہے۔ نتیجتاً اس پاپ کا پھل اسے دکھ بھوگنا پڑتا ہے۔ یدی کوئی وششیش ویکتی پرماتما کا پیارا ہو۔ اور ہم اس پر وشواس کر لیں۔ کہ وہ پرماتما کا پیارا ہے۔ اور وہ ہمیں پاپوں سے چھڑا سکتا ہے۔ تب وہ ویکتی پرماتما سے کہیگا۔ کہ اس کا مجھ پر وشواس تھا۔ اس لئے اس کے پاپ کشما کئے جائیں۔ اتیادی۔

ویدک دھرم ایسا نہیں مانتا ہے۔ اس کا وشواس ہے۔ کہ ہم سب جیو پرماتما کے امرت پتر ہیں۔ "सनो बन्धुर्जनिता विश्व अमृतस्य प्रजा: त्वं हिन: पिता वसो" آدمی۔ ہم جس پرکار اچھے یا برے کرم اپنی اچھا سے اور سوتنترتا سے کرتے ہیں۔ اسی پرکار پرماتما سوتنترتا سے ان کا پھل ان کے کرموں کے انوسار ہی دیتا ہے۔ وہ سروگیہ ہے۔ اس لئے سب کچھ جانتا ہے۔

وہ وبھو ہے۔ اس لئے جہاں ہم ہیں۔ وہیں پر وہ بھی ہوتا ہے۔ "द्वौ सन्निषद्य यन्म- त्रयेते राजातद्वेद वरुणस्तृतीय:" اس لئے اسے کسی بتانے والے کی آوشیکتا نہیں۔ کسی Mediator کی آوشیکتا نہیں۔ سماچار وانک کی اتہ آدک کو آوشیکتا ہے۔ پرماتما کو نہیں۔

ہمارا پرماتما سے ساکشات سمبندھ ہے۔ اتہ ساکشات سمبندھ کے بیچ میں کسی تیسرے کو ڈال کر پرمپرا بنانا سروتھا بھول ہے۔ ہم سوئیم کرم کرتے ہیں۔ اور اس کا پھل بھوگنا پڑتا ہے۔ پرماتما نے جیو کو اسی پرکار کی سوتنترتا دی ہوئی ہے۔ جس پرکار پتا سبودھ بالک کو سوتنترتا دیتا ہے۔

(۲) جس سمے جیو کا جنم ہوتا ہے۔ وہ پچھلے جنموں کے سنسکار رکھتا ہوا ...

ہے۔ اور وہ جہاں رہتا ہے۔ وہاں کے سماجک جیون کا پربھاو اس پر پڑتا ہے۔ وہ سنگتی سے بھی گرہن کرتا ہے۔ پرنتو یہ سب پربھاو اسے اچھا یا برا بنانے میں سہایک ہوتے ہیں۔ اتنا مان کر بھی ویدک دھرم یہ نہیں مانتا ہے۔ کہ جنم سے ہی براہمن کشتریہ آدی ورن بھی بن جاتے ہیں۔ جس پرکار انیہ سمپردائے سویکار کرتے ہیں۔ کہ جن ماتا پتا سے بالک نے جنم لیا ہے۔ اس کا بھی ورن ماتا پتا والا ہی ہوگا۔ بھنّ نہیں ہوگا۔ اس میں بھی یدی وہ ورن آشرم دھرم میں رہے ہندو دھرم میں رہے۔ تبھی اس پر یہ نیم لاگو ہوگا۔ پرنتو یدی وہ ورن آشرم دھرم کو تلانجلی دے کر انیہ دھرم اولمبی ہو جائے۔ تو وہ مان لیں گے۔ کہ اب اس کا ورن براہمن کشتریہ آدی نہیں ہے۔ کیونکہ اس نے ان کے کرم چھوڑ کر انیہ کرم گرہن کر لئے ہیں۔ یدی ان کو اس کے وپریت کہا جائے۔ کہ اس نے تو انیہ دھرمیوں کے کرم سویکار کر لئے ہیں۔ اتہ آپ نے اسے پرتھک کر دیا۔ یدی کوئی انیہ دھرم اولمبی پہلے کرم چھوڑ کر آپ کے کرم کرنا پرارمبھ کر دیں۔ تو وہ براہمن ہوگا یا نہیں؟ تب ان کا اتر میں ہی پراپت ہوتا ہے۔

ویدک دھرم ایسا نہیں مانتا ہے۔ اس میں انتیج کی سنتان اتم گن دھارن کرنے تتھا اچھے کرم کرنے پر براہمن آدی ہو سکتی ہے۔ اور ساتھ ہی براہمن ماتا پتا سے اتپن سنتان بھی کرم نہ کئے پر انتیج ہو جاتی ہے۔ ارتھات ویدک دھرم میں پرتی ایک ویکتی کو اُنتی کا اوسر ہے۔

ورتمان کال میں جو انیک جاتیاں اور اپ جاتیاں ہو گئی ہیں۔ ویدک دھرم ان میں سے کسی کو بھی نہیں مانتا ہے۔ آکرتی کی درشٹی سے منشیہ جاتی ایک ہی ہے۔ اس میں گن۔ کرم۔ بھید سے ورن بھید

وروں کی ضرورت

دو بھاردواج گوت کی براہمن کنیاؤں کے لئے یوگیہ۔ سداچاری۔ کنوارے۔ تندرست۔ برسر روزگار وروں کی ضرورت ہے۔ ایک کنیا کی عمر انیس ۱۹ برس اور دوسری کی سولہ برس ہے۔ کنیا ئیں سوشکشتا۔ تندرست اور گرہ کاریہ میں نپن ہیں۔ پتر ویوہار ممن پتہ پر کریں:- نمبر ۱۱۲ معرفت ایڈیٹر پرکاش لاہور

ور کی ضرورت

ایک ۱۵ ورشیہ سندر، سوشیل گاندھی کشتری کل اتپن کنیا گورو کل دہرہ دون کی نویں کلاس میں پڑھ رہی کنیا کے لئے ایک سندر، سوستھ سیوگیہ اور برسر روزگار آریہ ور کی آوشیکتا ہے۔ پتر ویوہار ممن پتہ پر کریں۔ "گاندھی" معرفت "پرکاش" لاہور

دو آریہ کنیاؤں کی ضرورت

(۱) ایک ۲۸ ورشیہ، سندر، سوستھ اور ماسک ۷۵ روپیہ کی پریکٹس والے آریہ انکم ٹیکس وکیل کے لئے ایک سندر، سوستھ اور پڑھی لکھی یوگیہ آریہ کنیا کی ضرورت ہے۔ اور دوسرے ایک ۲۳ ورشیہ سندر، سوستھ اور ماسک ۱۱۰ روپیہ کی ملازمت والے شدھ شدہ عیسائی آریہ ور کے لئے ایک انگریزی پڑھی لکھی یوگیہ کنیا کی ضرورت ہے۔ پتر ویوہار ممن پتہ پر کریں:-

ٹھاکر داس مرچنٹ، انکم ٹیکس وکیل ... اپڑیا سودر (ایمبی)

ور کی ضرورت

میرے عزیز کی کنیا کے لئے جس کی عمر ۱۷، ۱۸ سال ہے۔ وہ گرہ کاریوں میں نپن، سوشیل اور ہندی بخوبی لکھ پڑھ سکتی ہے۔ آریہ ور کی ضرورت ہے۔ جو برسر روزگار اور تندرست ہو۔ شادی ویدک ریتی سے جات پات کا بندھن توڑ کر ہوگی۔ کھتری ور کو ترجیح دی جائے گی۔

بیلا سنگھ باوا پوسٹل پنشنر گہمان

ہوتا ہے۔ ان ورنوں میں ورتمان کی طرح پینگتی پرپینگتی کا وواد نہیں ... سے شودر تک سب ایک پینگتی میں ... کر سکتے ہیں۔ کسی کا بھی دھرم بھرشٹ نہ ہوتا ہے۔ اور سب منشیہ ان ... میں ہی وبھگت ہیں۔ جو انیک جاتیاں دیکھی جاتی ہیں۔ یہ سب بھرم مولک ہیں ان کو بھلا دینا چاہیئے۔ آریہ سماج پرچار سے پورو یہ مریادا پرچلت تھی کہ دہرم کا نام لیکر کسی بھی سنسکرت پستک کا پاٹھ سنا دیا جائے۔ وہ ... اس کے انوسار کاریہ کرنا پڑتا تھا ... دیانند نے اس بات کا پرچار کیا۔ کہ دھرم پستک کیول وید ہی ہے۔ وہ بھی سنگرہ ... ششیش سب پستک پرتہ پرمان ہیں ... وہ وید انوکول ہیں۔ تو مان لئے جائیں ... وہ سب ہینا جیہ ہیں۔

ستیاگرہ کے بعد کا حیدرآباد

میں نے جو بھی کاریہ اوپر لکھا ہے ... سبھی آریہ بھائی پورن سہیوگ دے رہے ہیں۔ پرنتو شری پنڈت ونایک راؤ جی ... النکار۔ شری پنڈت منشی لال جی وکیل ... دتاتریہ پرشاد جی وکیل تتھا شری پنڈت نریندر جی دیا کھیان واچسپتی تو سارا جیون اسی کام میں لگائے ہوئے ہیں ... اس پرکار سماجوں کی اوستھا اتی سندر ہے۔ پرنتو کھید ہے۔ کہ آر تھک درشٹی سے گری ہوئی ہے۔

ورتمان سمیہ میں دو بڑی آوشیکتاؤں کی طرف دھیان دلانا میں اپنا کرتویہ سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہیں۔ کہ (۱) ... میں سوگیہ انوبھوی پرچارک تتھا بڑی سنکھیا میں دھن سنگرہ ... ہے۔ کہ سرب شرومنی سارودیشک سبھا، پرادیشک تتھا پنجاب ... آدی پرانتوں کی پرتی ندھی سبھائیں ... طرف وششیش دھیان دینے کی کرپا کریں گی۔

ماہ اگست

میں جن گراہکوں کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ ان کی سیوا میں اطلاعی ... بھیجی جا چکی ہیں۔ ان سے پرارتھنا ہے کہ اپنا چندہ ۱۰ اگست تک بھیج دیں۔ یاد دہانی کے بعد بھی اگر مقررہ تاریخ تک ... وصول نہ ہوا۔ تو وی۔ پی بھیجے جائیں گے ... وی پی کے ۳ ر بچانے کے لئے چندہ منی آرڈر سے ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم
ہفتہ وار پرکاش لاہور
۱۰ اگست ۱۹۴۱ء مطابق ... ساون سمت ۱۹۹۸ بکرمی
جلد ۳۷ | دیانند ابد ۱۱۷ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۳۰

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام نمبر ۲

[اپد]یشک پیدا کرنے کے لئے آریہ سماج نے دیانند اپدیشک ودیالیہ جاری کیا۔ اس سے پہلے کالج پارٹی والوں نے دیانند براہم مہا ودیالیہ کھولا ہوا تھا۔ براہم مہا ودیالیہ میں پڑھائی کا آدرش یہ تھا۔ کہ چھاتر شاستری کی پریکشا پر بندھ تھا۔ کہ چھاتر شاستری کی پریکشا دے سکتے تھے۔ لیکن ورشوں کے لگاتار پریتن کے پشچات اس کے پربندھ کرتاؤں نے انوبھو کیا۔ کہ جس ادیش سے انہوں نے یہ سنستھا جاری کی تھی۔ وہ پورا نہیں ہو رہا۔ یہ ودیالیہ سماج کو اونچ کوٹی کے اپدیشک نہیں دے رہا۔ اور انہوں نے اس ودیالیہ کا رنگ روپ ہی بدل دیا۔ اس کی اوستھا میں جو پریورتن آیا۔ اسے ہم کرانتی کہہ سکتے ہیں۔ اب انہوں نے عام ودیارتھیوں کی بھرتی بند کر دی ہے۔ جنہیں وہ چار یا پانچ سال تعلیم دیکر اپدیشک بنایا کرتے تھے۔ اب وہ کیول گریجویٹ اور شاستری لیا کریں گے۔ انہیں پچاس اور پچیس روپیہ ماہوار وظیفہ دیں گے۔ اور انہیں آریہ سماج کی سیوا کے یوگیہ بنا دیں گے۔ وقت بتائے گا۔ کہ یہ پریکشن کہاں تک سپھل ہوتا ہے۔ دیانند اپدیشک ودیالیہ سے نکلے ہوئے ودیارتھیوں نے خوب کام کیا ہے۔ اس کے ودیارتھی کیول پنجاب ہی نہیں۔ بھارت کے سمست پرانتوں میں کام کر رہے ہیں۔ ایک طرف بنگال اور دوسری طرف مدراس میں آپ اس کے ودیارتھی کام کرتے ہوئے پا دیں گے۔ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کا جو پرچار ہوا ہے۔ وہ زیادہ تر دیانند اپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھیوں کی بدولت۔ حیدرآباد ستیاگرہ میں اگر کسی سنستھا کو یہ گورو پراپت ہوا۔ کہ اس کا ایک ایک ودیارتھی نظام کے جیلوں میں چلا گیا۔ اور ستیاگرہ کے کارن وہ بند ہو گئی۔ تو دیانند اپدیشک ودیالیہ کو۔ لیکن میں اس کا اپمان نہیں کرتا۔ جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ اس سے بھی آریہ سماج کی ضرورت پوری نہیں ہوئی۔ اس ودیالیہ نے آریہ سماج کو ورکر تو دیئے ہیں۔ لیکن اونچ کوٹی کے ودوان اپدیشک نہیں دیئے۔ اس سے بھی میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ کوئی ودوان اپدیشک پیدا نہیں کیا۔ بلکہ صرف یہ کہ پرایہ ورکر پیدا کئے ہیں۔ ایسے اپدیشک زیادہ نہیں دیئے۔ جنہوں نے اپنی یوگیتا سے بھارت میں دھوم مچا رکھی ہو۔

اس لئے آریہ سماج میں یہ آواز اٹھتی رہتی ہے۔ کہ اپدیشک ودیالیہ کو ستھاپت ہوئے کتنے ورش ہو گئے۔ اب ہمیں اس کے کام کی پڑتال کرنی چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کہاں تک کامیاب ہوا ہے۔ اس میں پریورتن ضروری ہے یا نہیں۔ اور ہے تو کیا؟ میں اس کا کئی ورش ادھیشٹا رہا ہوں۔ میں نے اس کی اوستھا کا اولوکن کیا ہے۔ اور میں اس پرینام پر پہنچا ہوں۔ کہ جس یوگیتا کے ودیارتھی ہم لیتے ہیں۔ وہ اونچ کوٹی کے اپدیشک نہیں بن سکتے۔ عام طور پر انٹرنس فیل یا پراگیہ پاس ودیارتھی آتے ہیں۔ کوئی میٹرک بھی مل جاتا ہے۔ انہیں ہم تین ورشوں میں کیا بنا سکتے ہیں؟ اس لئے میری یہ سمتی بن رہی ہے۔ کہ آریہ سماج کے ورکر بنانے کے لئے تین ورش کی اودھی زیادہ ہے۔ اور ودوان اپدیشک پیدا کرنے کے لئے کم ہے۔ اگر آپ اچھے اپدیشک پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے لئے آپ کو شروع سے گریجویٹ یا شاستری لینے ہوں گے۔ مڈل پاس یا پراگیہ پاس ودیارتھیوں کو آپ اونچ کوٹی کے اپدیشک بنانا چاہیں۔ تو اس کے لئے کئی ورش درکار ہیں۔ دیانند براہم ودیالیہ کے سنچالکوں کے نشچے سے یہاں تک تو میں سہمت ہوں۔ کہ گریجویٹوں اور شاستریوں کو آریہ سماج کی سیوا میں لانے کا پریتن کرنا چاہیئے۔ لیکن اس بات کے میں ورودھ ہوں کہ سادھارن اپدیشکوں کا کوئی پربندھ نہ ہو۔ اگر میرے بس میں ہو۔ تو میں دیانند اپدیشک ودیالیہ کے دو وبھاگ کر دوں۔ ایک وبھاگ سادھارن پرچارکوں کا ہو۔ جنہیں ایک ورش شکشا دے کر گراموں میں بھیجا جا سکے۔ لیکن ایسے اپدیشکوں کو یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج کے پاس قاروں کا خزانہ نہیں۔ کہ وہ انہیں تنخواہ دے سکے۔ وہ انہیں کیول نرواہ ماتر دے سکیگا۔ دوسری شرینی اچھے اپدیشکوں کی ہو۔ اس میں کوئی ایسا ودیارتھی نہ لیا جائے۔ جو گریجویٹ یا شاستری نہ ہو۔ ضرور نہیں۔ کہ یہ کلاس ہر سال بنائی جائے۔ جب بھی یوگیہ ودیارتھی ملیں۔ ان کی پڑھائی کا پربندھ کر دیا جائے۔ یہ ایک طرح سے پوسٹ گریجویٹ کورس ہوگا۔ اور اپنے تئیں تیار کرنے کی ذمہ داری زیادہ تر ان پر [illegible]

ہو گی۔

اپدیشکوں کا درجہ بلند کرنے کے لئے ہم نے ایک اور یتن بھی عیسائی پادریوں کی نقل کی۔ ہم نے اپدیشکوں کا ویش نشچت کیا۔ اور ان سے کہا۔ کہ جب وہ اپدیش دینے کو کھڑے ہوں۔ یا ایک ستھان سے دوسرے ستھان کو پرستھان کریں۔ تو اپنا گاؤن آدی پہنکر۔ کنتو یہ پرتھا بھی چل نہ سکی۔ اس طرح ہم نے اپدیشکوں کی پرتشٹھا قائم کرنے کے لئے جو کچھ ہو سکا کیا۔ لیکن ہم بحیثیت مجموعی اپدیشکوں کا درجہ بلند کرنے میں ناکام رہے۔ جو اپدیشک اپنے پرتشٹھا رتبہ سے اونچے ہو گئے۔ وہ تو ہو گئے۔ مگر سماج کے پرچارک تھے کوئی نہ ہو سکا۔ چنانچہ سماج کے اتہاس میں ایک وقت ایسا آیا۔ جبکہ اپدیشکوں نے خود اپنا درجہ اونچا کرنے کا نشچے کیا۔ انہوں نے سمجھا۔ کہ آریہ سماج کا شاسن ہمارے ہاتھ میں آ جائے۔ تو ہم اونچے ہو جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا دھڑا بنایا۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں اس دھڑہ کے ماتحت منسٹری بنائی لیکن واقعات نے بتایا۔ کہ وہ اس سے بھی نہ اٹھ سکے۔ اٹھنے کا کیا سوال نیچے گر گئے۔ لوگوں کی نظر میں وہ اپدیشک نہ رہے۔ بلکہ دھڑے باز ہو گئے۔ اور جو مان پرتشٹھا انہیں بطور اپدیشک حاصل تھی۔ وہ ختم ہو گئی۔ ان کے اپدیشوں کا بھی اثر نہ رہا۔ نہ صرف اس لئے کہ جو کچھ وہ زبان سے کہتے تھے۔ ان کا عمل اس کی تردید کرتا تھا۔ بلکہ اس لئے بھی۔ کہ ان کی منوورتی اپدیشک کی نہ رہی۔ ایک کامیاب اپدیشک بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ من اور دماغ ایک وشیش واتاورن میں رہیں۔ جو کچھ بھی سوچیں دوسروں کے کلیان کا۔ کسی کے اہت کا چنتن نہ کریں۔ لیکن دھڑے باز کا دماغ ہر وقت جوڑ توڑ میں رہتا ہے۔ کہیں آگ لگاتا ہے۔ اور کہیں بجھاتا ہے۔ اس کے

'' high thinking '' کا کوئی سوال نہیں۔ اپدیشک لوگ اپدیشک ہوتے ہوئے نہ ادھیکار لے سکتے تھے۔ نہ لے سکے۔ اور لینا چاہتے تو کوئی انہیں لینے نہ دیتا۔ انہوں نے بادشاہ گر بننے کی کوشش کی۔ دوسروں کو ادھیکاری بنایا۔ اور اس آشا پر بنایا کہ وہ ان کی کٹھ پتلی بن کر کام کریں گے۔ لیکن اس میں بھی سپھلتا نہ ملی۔ اپدیشکوں کی حالت میں سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ آریہ سماج ایک جمہوریت ہے۔ یہاں چھوٹے اور بڑے کا ایک سا ووٹ ہے۔ جن ووٹوں کے آدھار پر اپدیشک شاسن پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ اور جب ایسے لوگ ادھیکاری بن جائیں جن کے خلاف اپدیشک کام کرتے رہے ہوں۔ تو اپدیشکوں کو بہت شرمساری اٹھانی پڑتی ہے۔ اس وقت ان کے لئے دو ہی راہیں رہ جاتی ہیں۔ یا تو وہ سبھا کی سیوا تیاگ کر کے کسی اور مارگ کا اولمبن کریں۔ اور ایک نان اپدیشک کے طور پر آریہ سماج میں رہیں۔ یا نظر نیچی کر کے اور اپنی ضمیر کو دبا کر انہیں لوگوں کے آدھین کام کریں جن کا وہ ورودھ کرتے رہے تھے۔ اور جنہیں ادھیکاری بننے سے روکنے کے لئے انہوں نے جائز و ناجائز سب طریقے اختیار کئے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت آریہ سماج میں ابتری پھیل رہی ہے۔ سنستھا کمزور ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس میں ابرشٹا اور دویش کا راج ہے۔ اگر کسی مقامی آریہ سماج کے سبھاسدوں میں جھگڑا ہو۔ تو آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اسے مٹانے کا یتن کر سکتی ہے۔ اور جو آگیا وہ دے۔ وہ سماج کے سبھاسدوں کو ماننی ہوگی۔ لیکن اگر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں ہی دھڑے ہوں۔ اور وہ دھڑے نمایاں طور پر آریہ سماجوں کے سامنے آ رہے ہوں۔ تو سبھا کہا کسی سے ہے۔ اور کون اسکی مانے۔ کسی نے درست کہا ہے۔ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ اگر پرتی ندھی سبھا میں ہی دھڑے ہوں۔ تو وہ کسی سماج کو دھڑے بندی کے لئے کیا تاڑنا کرے؟ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں پہلے بھی دھڑے رہے ہیں۔ لیکن وہ دھڑے دنیادار لوگوں میں تھے۔ اپدیشک بطور اپدیشک ان سے الگ تھے۔ اور اس لئے آریہ سماج کا سروت پوتر اور نرلیپ تھا۔ سبھا کی موجودہ دھڑے بندی نہ صرف اپدیشکوں کی پیدا کی ہوئی ہے۔ بلکہ اس میں وہ گرست ہیں۔ جس کا پرینام یہ ہے۔ کہ نہ صرف گرہستی خراب ہو رہے ہیں۔ بلکہ

... Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہ ویدی پر کھڑا ہو کر ہستی لوگوں کو اس بات کے لئے للکار سکے۔ کہ وہ اپنی دھڑے بندی کے باعث آریہ سماج کی بدنامی کا باعث ہو رہے ہیں۔ یہ سب سے بڑا نقصان ہے۔ جو آریہ سماج کو اس دھڑے بندی سے پہنچا ہے جس سماج میں ایک بھی شخص ایسا نہ ہو۔ جو دھڑے بندی سے بالاتر سمجھا جاتا ہو۔ اور جس کے ہاتھ اٹھانے پر وہ دھڑے شانت ہو جائیں۔ تو اس سماج کا ایشور ہی والی ہے۔ میں شروع سے اس بات کے خلاف رہا ہوں۔ کہ اپدیشک آریہ سماج کے پربندھ میں بھاگ لیں۔ پرچار کا مارگ جدا ہے۔ اور شاسن کا جدا۔ ہر ایک شخص اپنی رُچی کے انوسار نشچے کر سکتا ہے۔ کہ اسے کون سا مارگ پسند ہے۔ لیکن جس سمے وہ اپدیشک بننے کا نشچے کرے۔ اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اب اس کے لئے وہ راہ بند ہے۔ جہاں بڑھنے کے لئے یوگیتا نہیں بلکہ ووٹ کام دیتا ہے۔ اس لئے پچھلے دنوں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں کچھ اپدیشکوں نے جو اندولن چلایا۔ اور اس سے جو دھڑے بندی پیدا ہوئی۔ اس کے میں ورودھ تھا۔ اور اب بھی ہوں۔ کیونکہ میں یہ بات نظر انداز نہیں کر سکتا۔ کہ انہوں نے یہ اندولن چلایا اپنا درجہ بلند کرنے کے لئے۔ مگر وہ بھول گئے۔ کہ اس طرح ان کا درجہ بلند ہو بھی گیا۔ تو وہ بلندی انہیں اپدیشکی کی وجہ سے پراپت نہ ہو گی۔ بلکہ اپدیشک پد کو چھوڑنے کی وجہ سے مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ شاسن بھاگ میں آ کر بھی اپدیشک لوگ اپنا درجہ اونچا کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اور اس وقت ان کے متعلق بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے!

کرشن

ستیاگرہ کی تیاریاں

۱۰ر جولائی کو آریہ سماجیوں نے لوہارو ڈے بڑے سماروہ اور اُتساہ سے منایا۔ لوہارو میں آریہ سماجیوں پر ہوئے اتیاچار اور دھارمک پر تنترتا کے ورودھ بہت گہرا روش اور جوش پایا جاتا ہے۔ کئی کئی آریہ سماج نے تو ستیاگرہی بھرتی کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ ویسے تو ہر پرتی ندھی سبھا نے کا آشواسن سبھی آریہ سماجیوں نہ دلایا ہے۔ آریہ جگت ستیاگرہ کے لئے بالکل تیار دکھائی دیتا ہے۔ صرف سبھا کے حکم

ایک پیارے بھائی کی جُدائی

آج مجھے ایک افسوسناک لیکن پوتر فرض سر انجام دینا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اپنے ایک پیارے بھائی کے چرنوں میں جو اچانک مجھ سے جدا ہو گیا ہے۔ اپنے بھاؤں کی شردھانجلی بھینٹ کروں۔ ماسٹر گوردت رام بان پرستھی جو ایک مہینہ سے ڈلہوزی میں تھے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا میں شامل ہونے کے لئے ۷ر اگست کو لاہور آ رہے تھے۔ ان کی چٹھی مجھے مل چکی تھی۔ کہ وہ شام کو چھ ساڑھے چھ بجے لاہور پہنچ جاویں گے۔ اور میں ان کی انتظار کرتا رہا۔ جب شام کے آٹھ بج گئے۔ تو میں نے سمجھا۔ کہ وہ رات کی گاڑی سے آئیں گے۔ ۹ بجے کے قریب شری سوامی سوتنترانندجی کا تار دینا نگر سے ملا۔ جس میں ان کی مرتیو کا سماچار تھا۔ ان کی موت کسی حالت میں بھی میرے لئے تکلیف کا باعث ہوتی۔ لیکن ان کی اچانک موت نے میرے اوسان خطا کر دیئے۔ ان کی موت سے مجھے اس قدر رنج ہوا۔ کہ بیان نہیں کر سکتا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ اب میرے ایک آریہ بھائی یا متر ہی نہ تھے۔ بلکہ ہمارے پریوار کے ایک سدسیہ بن گئے تھے۔ پہلے بھی جب کبھی وہ لاہور آتے۔ تو میرے ہاں ہی ٹھہرتے تھے۔ لیکن حیدرآباد ستیاگرہ کے بعد تو کم و بیش وہ میرے پاس ہی رہے۔ اور جب مئی ۱۹۴۰ء میں وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری بنے۔ تو انہوں نے سارا ورش میرے ساتھ وتیت کیا۔ لاہور میں ان کے اکلوتے پتر مہاشہ ودیا ساگر بی۔ اے رہتے ہیں۔ انہیں چھوڑ کر وہ میرے ساتھ رہے۔ ان کے اس احسان کو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ میرے ساتھ ان کے تعلق کا یہ ایک ایسا اظہار تھا جس کی میں جتنی بھی قدر کرتا کم تھی۔ میرے ہاں رہ کر وہ نہ صرف میرے بھائی بن گئے تھے۔ بلکہ سارے پریوار کے ہو گئے تھے۔ اور اگر میں انہیں بزرگ خاندان کا خطاب دوں۔ تو بے جا نہ ہو گا۔ انہیں سارے گھر کی چنتا رہتی تھی۔ میرے پریوار کا ایک حصہ ان دنوں ڈلہوزی میں ہے۔ میرے بھائی ان کے ساتھ وہاں رہتے تھے۔ اور وہاں بھی وہ ان کی خبر گیری کے فرض کو اچھی طرح نبھاتے تھے۔ ان کی آمد کے انتظار میں ہمارے سارے گھر میں خوشی تھی۔ اور میں بھی ...

وہ خوب مزے سے کٹیں گے۔ لیکن مجھے کیا معلوم تھا۔ کہ موت انہیں کھینچ کر لا رہی ہے۔ جب وہ مجھے یہ خط لکھ رہے تھے۔ کہ میں ۷ر اگست کو لاہور آؤں گا۔ میرے ساتھ ڈلہوزی آنے کے لئے تیار رہنا۔ تو موت ان کے سرہانے کھڑی ہنس رہی تھی۔ ان کی موت میرے لئے ہی نہیں بلکہ ہمارے سارے پریوار کے لئے ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف مجھ سے بلکہ میرے سارے پریوار سے محبت کرنے والا ایک بزرگ ہم سے جدا ہو گیا ہے۔

میں نہیں جانتا۔ کہ میرا ان سے سمبندھ کب ہوا۔ اتنا مجھے یاد ہے۔ کہ ۱۹۲۱ء یا ۱۹۲۲ء میں جب وہ کانگرس کے ستیہ آگرہ کے سلسلہ میں ڈیرہ غازی خاں جیل میں دو برس کی قید بھگت رہے تھے۔ میں ان کی لڑکی کے وواہ پر کمالیہ گیا تھا۔ میرا سمبندھ ان سے آریہ سماج کی معرفت پیدا ہوا۔ ہم اس لحاظ سے بھائی بھائی تھے۔ کہ ہم دونوں نے آریہ سماج روپی ماتا کا دودھ پیا تھا۔ لیکن اب تو ہمارے تعلقات اور بھی مضبوط ہو گئے تھے۔

میں نے اُن کا خوب مطالعہ کیا ہے۔ کون انسان نقصوں سے پاک ہے۔ اور مرنے والے میں بھی تھے۔ لیکن وہ ان کی خوبیوں کے مقابلہ میں کچھ نہ تھے۔ وہ ایک سجن پرش تھے۔ کسی کے برے میں نہ تھے۔ ہر ایک کی سیوا کرنے کو تیار رہتے تھے۔ سیوا اور شردھا ان کے کریکٹر کے دو زبردست پہلو تھے۔ پھر یہ نہیں۔ کہ وہ سیوا صرف اپنوں ہی کی کرتے ہوں۔ پرائے کی سیوا کے لئے بھی تیار رہتے تھے۔ مجھے یاد ہے دو تین مہینے کا عرصہ ہوا۔ کہ شام کا بھوجن کرنے کے بعد ہم دونو بھرمن کے لئے نکلے۔ سڑک پر ہم نے ایک شخص کو جو غالباً مسلمان تھا۔ سخت تکلیف کی حالت میں دیکھا۔ وہ اٹھتا تو گر پڑتا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اسے مرگی کا دورہ ہے۔ اور یہی اس نے کہا بھی۔ ماسٹر جی اس کے پاس بیٹھ گئے۔ اور اسے دبانے لگے۔ پھر اسے اس کے مکان تک چھوڑ آئے۔ اور رات کے گیارہ بجے واپس آئے۔ انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ وہ اسے گھر پہنچا کر واپس آئے ہیں۔ میں نے انہیں ایک ایک موقعہ پر دوسرے کے کام آتے دیکھا۔ ان میں ...

جی اور سوامی سوتنترانندجی کے پرتی اسیم شردھا تھی۔ یہ شردھا انہوں نے زندگی کے آخری لمحوں میں بھی پرگٹ کی۔ جب انہوں نے سوامی سوتنترانند کو ... کر کے کہا۔ "میری یہ اچھا تھی۔ کہ ... چرنوں میں پران دوں۔ میرے اہو بھاگیہ کہ میری وہ اچھا پورن ہو گئی"۔ سب ... بڑے تپاک اور محبت سے پیش آتے ... اور جس کسی کو ان سے واسطہ پڑتا تھا۔ وہ ... کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ ان کی طبیعت میں ... مٹھاس تھی۔ کہ سب کو اپنا بنا لیتے تھے ... کی سرگرمیوں کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ ... وقت کانگرس کی سیوا بھی کرتے رہے۔ اور ... کے لئے وہ دو سال جیل میں بھی رہے۔ ... سارو جنک کام میں ان کا ہاتھ ہوتا تھا۔ ... جو پریم اور شردھا انہیں آریہ سماج کے ... تھی۔ کسی اور تحریک سے نہ تھی۔ وہ ... بہت پہلے آریہ سماج میں داخل ہوئے۔ لیکن جب بھی داخل ہوئے اس وقت سے ... پریت کیا مجال جو ان کے پریم میں کبھی ... شتھلتا آئی ہو۔ وکالت کرتے ہوئے بھی ... آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ اس سیوا کی بدولت ان کی وکالت کو ضعف بھی پہنچا۔ آخر کار اسے ترک کر کے وہ بان پرستھ آشرم میں داخل ہو گئے۔ اور اس آشرم میں پرویش کرنے کا پریوجن بھی یہی تھا۔ کہ وہ آریہ سماج کی زیادہ سیوا کر سکیں۔ ... لیکن انہوں نے حیدرآباد ستیہ آگرہ میں ... حصہ لیا۔ وہ جیل جانے کے لئے ... پہنچے۔ لیکن سوامی سوتنترانندجی ... کے جو سارے ستیاگرہ کے انچارج ... آدیش پر میں نے بطور ڈکٹیٹر ... کہ چونکہ وہ جیل سے باہر رہ کر ستیاگرہ کے کام میں زیادہ مدد دے سکتے ہیں۔ اس لئے وہ جیل نہ جائیں۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ کس طرح انہوں نے دن رات محنت کی۔ وہ بیمار بھی ہو گئے۔ انہوں نے اپنے وروودھیوں کے طعنے بھی سہن کئے۔ لیکن چونکہ ان کے بار بار کہنے پر بھی سوامی جی انہیں جیل بھیجنے کو تیار نہ ہوئے۔ اس لئے وہ ... ہو گئے۔ وہ ایک برس آریہ پرتی ندھی سبھا ... کے منتری بھی رہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ ... نے کتنا کام کیا۔ انہیں دن رات ایک ہی دھن تھی۔ اور وہ تھی سبھا کی سیوا کی۔ دن اور رات جس وقت بھی دیکھو۔ وہ سبھا کا کام کرتے نظر آتے تھے۔ میں کبھی ...

ضروری مختصر نوٹ

جنم اشٹمی

اب کے جنم اشٹمی ۱۵ اگست کو ہے۔ جس دن کہ ویدک دھرم سپتاہ کی انتم کاروائی ہوگی۔ اس دن یوگیراج کرشن کے شکشا پرد جیون کی خاص خاص گھٹناؤں کو ستیارتھ آریہ بھائیوں بہنوں کے سامنے رکھنا چاہیئے۔ تاکہ وہ ان کے جیون سے شکشا گرہن کرسکیں۔ آریہ سماجوں میں جو جھگڑے دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہ آج ہی سے ختم ہو جائیں۔ اگر آریہ ماتر گیتا کی شکشا نشکام کرم پر عمل کرنا شروع کردیں۔

ضروری تصحیح

"پرکاش" کے گت انک میں آریہ سماج کچہری روڈ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا جو سماچار چھپا ہے۔ اس میں پروفیسر بیلی رام ایم اے۔ ایم۔ او۔ ایل کی مرتیو کی خبر غلطی سے چھپ گئی ہے۔ درحقیقت ان کے پتا کا دیہانت ہوا ہے۔ ان کا نہیں۔

جیسا انہوں نے کہا ہے۔ لوہارو کے معاملہ میں انہیں خاص دلچسپی تھی۔ چنانچہ منتری پد سے سبکدوش ہو کر بھی وہ وہاں گئے۔ اب بھی وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا میں شامل ہونے کے لیے ہی لاہور آ رہے تھے۔ کہ راستہ میں موت نے گھیر لیا۔ اس لئے بلاخوف مبالغہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ وہ آخری وقت تک آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ ایسا سوبھاگیہ ورلے ہی پرشوں کو ملتا ہے۔ ان کی موت سے آریہ سماج کا ایک سچا بے غرض سیوک اور انتھک ورکر چلا گیا ہے۔ اس حالت میں جبکہ پرانے سیوک یکے بعد دیگرے رخصت ہو رہے ہیں۔ اور نئے سیوک پیدا نہیں ہو رہے۔ ماسٹر جی کی مرتیو آریہ سماج کے لئے ایک بڑا بھاری نقصان ہے۔ دنیا کچھ عرصہ کے بعد سب کو بھلا دیتی ہے۔ لیکن جن کا ان سے تعلق رہا ہے۔ وہ کبھی انہیں بھول نہیں سکتے۔ پرماتما ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ ان کے پیچھے ان کی دھرم پتنی یادگار بالا و دیا ساگر ہیں۔ اگر اپنے پوجیہ پتا کے چرن چہنوں پر چلتے ہوئے آریہ سماج کی سیوا کرتے رہیں۔ تو مجھے وشواس ہے۔ کہ ان کی آتما کو سنتوش ہوگا۔

لوہارو کانڈ اور پرادیشک سبھا

لوہارو میں آریوں پر جو اتیاچار ہوا یا ہو رہا ہے۔ اس سمبندھ میں پرادیشک سبھا کی طرف سے کچھ نہیں ہو رہا۔ جو کچھ ہو رہا ہے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اور سے۔ اس کی اسہیوگ کی یہ نیتی گھاتک ہے۔ کیونکہ اس نے تو اپنی طرف سے لوہارو ڈے منانے کی کالج سیکشن کی سماجوں سے اپیل کی اور نہ ہی رائے بہادر بدری داس پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اپیل کو اپنے پتر میں استھان دیا۔ "آریہ گزٹ" میں جو ایک دو نوٹ نکلے ہیں۔ ان میں بھی یہی لکھا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج سے دربار لوہارو سمجھوتہ کر کے پھر گیا۔ اور کہ آریہ سماج کو ستیاگرہ کرنا پڑے گا۔ وغیرہ۔ اسے اس سمبندھ میں کی جانیوالی کوششوں کے سلسلہ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا نام لیتے لجا کیوں آتی ہے؟

گورو کل اور "آریہ ویر"

"آریہ ویر" اپنے ۳ اگست کے انک میں لکھتا ہے۔ "آریہ سماج لاکھوں روپے سکولوں کالجوں اور پاٹھ شالاؤں پر خرچ کر رہا ہے۔ لیکن ان میں وید کے پٹھن پاٹھن کا کوئی ستھان نہیں۔ گوروکلوں میں بھی جن سے وید پرچار کی بڑی بڑی آشائیں تھیں۔ وید کے لئے کچھ نہیں ہو رہا۔" لیکن ہماری سمتی میں یہ "آریہ ویر" کے سمپادک کا بھرم ہے۔ کیونکہ گوروکل کا ہر سناتک وید کا پنڈت ہوتا ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ وہ وید پرچار کو جیون کا لکش نہیں بناتا۔

وید پرچار اور آریہ پرتی ندھی سبھائیں

"آریہ ویر" آگے چل کر لکھتا ہے۔ کہ "آریہ پرتی ندھی سبھاؤں نے وید پرچار فنڈ کھولے ہوئے ہیں۔ اور اپدیشکوں اور بھجنیکوں دوارا پرچار ہوتا ہے۔ لیکن اس پرچار میں بھی وید کے پٹھن پاٹھن، سوادھیائے یا وید کے سننے سنانے کا بھاگ قریباً نفی کے برابر ہے۔" دوسری سبھاؤں کی بات جانے دو۔ "آریہ ویر" کے سمپادک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ سبھا کے ممبر ہیں۔ گت چناؤ سے پہلے انہوں نے کرانتی کا جو بگل بجایا تھا۔ اس کا کیا ہوا؟ دو ماہ بیت گئے۔ لیکن سبھا کے سننے میں [illegible]

حاصل کرنے تک تو موجود نہ تھا؟

نقل کیلئے عقل چاہیئے!

نقل کے لئے عقل چاہیئے! اس میں کیا شک؟ یہ تو دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ ایک اخبار کوئی اچھی چیز کسی دوسری اخبار میں دیکھے۔ تو اسے اپنی اخبار میں چھاپ دے۔ اس نقل سے ہندوستان کے بڑے بڑے اخبار ہی نہیں۔ ولایت کے لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں چھپنے والے اخبار بھی مستثنےٰ نہیں۔ لیکن یہ صرف "آریہ ویر" کا ہی حصہ ہے۔ کہ وہ اپنے ہی پرانے پرچوں کے مضامین اپنے خاص نمبروں میں چھاپتا ہے۔ اس عقل سے بعید نقل کے لئے اسے سرکار کی طرف سے انعام بھی مل چکا ہے۔ یعنی ایک ہزار روپیہ کی ضمانت سرکاری خزانہ میں جمع کرانے کا حکم!

پٹھانکوٹ میں بوچڑ خانہ

گورنمنٹ نے اطالوی قیدیوں کو جو پالم پور میں رکھے جاویں گے۔ گومانس مہیا کرنے کے لئے پٹھانکوٹ میں بوچڑ خانہ بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسکے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ تو ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے جواب دیا۔ کہ یہ ایک جنگی ضرورت ہے۔ جسے پورا کرنا ہی پڑے گا۔ خوب! برطانیہ کے بہترین دشمنوں کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہندوستانیوں کے جذبات سے کھیلا جائے گا۔ ضلع گورداسپور کے باشندوں کو اس کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرنا چاہیئے۔

حیدرآباد میں شکشا کا مادھیم

نظام سرکار نے پہلے سے بی۔ اے جماعت تک اردو کو شکشا کا مادھیم قرار دے کر ریاست حیدرآباد کی ۹۰ فیصدی ہندو پرجا سے گھور انیائے کیا ہے۔ کہاں تو ریاست حیدرآباد کہ وہاں کے ہندو بھی اردو میں شکشا گرہن کرنے پر مجبور کئے جاتے ہیں۔ اور کہاں ریاست کشمیر جہاں اگر صرف ہندوؤں کے لئے ہندی پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ تو ریاست کے مسلمان سر پر آسمان اٹھا لیتے ہیں۔ ریاست حیدرآباد کے ہندوؤں کو خصوصاً اور بھارت ورش کے ہندوؤں کو عموماً نظام سرکار کے اس فیصلہ کے خلاف پرزور پروٹسٹ کرنا

اہم مختصر خبریں

— جرمن ہائی کمانڈ کا دعوےٰ ہے۔ کہ ۹ لاکھ روسی قیدی کر لئے گئے ہیں۔ سمولنسک فتح ہوگیا ہے۔ روس کی ۱۳ ہزار مسلح کاریں۔ ۱۰ ہزار توپیں اور ۹ ہزار ہوائی جہاز تباہ ہوچکے ہیں۔ استونیا میں روسی مزاحمت ختم ہورہی ہے۔

— ڈاکٹر ٹیگور کی حالت تشویشناک ہوگئی ہے۔

— مسٹر چرچل اور صدر روزویلٹ میں ملاقات ہوگی

— جاپانی فوجیں دھڑا دھڑ سیام کی سرحد کو جارہی ہیں۔

— سویڈن پر محوری بلاک میں شامل ہوجانے کے لئے زور ڈالا جا رہا ہے۔

— امریکہ نے اسلحہ کی پہلی قسط روس کو بھیج دی ہے۔

— امریکنوں کے اندازہ کے مطابق ۱۵ لاکھ جرمن فوجیں ختم ہوچکی ہیں۔

— ڈیفنس ایڈوائزری کونسل میں سر سکندر کی شمولیت کی ۵ اگست کی رات کو مسلمانوں کے ایک جلسہ میں مذمت کی گئی۔

— جرمن اور فنی فوجیں مل کر لینن گراڈ پر حملہ کرینگی۔

— جاپان نے سیام کو اقتصادی مطالبات پیش کر دیئے ہیں۔

— لارڈ ہیلی فیکس کا اعلان ہے۔ کہ ہندوستان کے لئے درجہ نوآبادیات کی تاریخ مقرر نہیں کیجائیگی۔ مہاتما گاندھی کا اعلان ہے۔ کہ مکمل آزادی سے کم کسی چیز پر سمجھوتہ نہیں ہوسکتا۔

— اگر جاپان نے سیام پر حملہ کیا۔ تو برطانیہ جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دے گا۔

— سپین کے وزیر خارجہ کا خیال ہے۔ کہ امریکہ جنگ میں شریک ہوا تو فرانس، آئرلینڈ اور پرتگال برطانیہ کیخلاف لڑیں گے۔

— لائل پور کانفرنس نے مارکٹنگ ایکٹ کے ماتحت لائسنس لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مارکٹنگ کمیٹیوں کا بائیکاٹ کیا جائے گا۔

— پنجاب گورنمنٹ نے ہوائی استحکامات پر تیس لاکھ روپیہ اور اڈیشنل پولیس پر دس لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے۔

— سکھ اسمبلیوں اور لوکل باڈیوں کا بائیکاٹ کریں گے۔

— نائب وزیر ہند کا اعلان ہے۔ کہ جنگ برما کے بالکل نزدیک پہنچ گئی ہے۔

— جاپانیوں نے چین پر نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔

— مہاتما گاندھی کا بیان ہے۔ کہ کھدر بھنڈار [illegible]

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کشمیر میں ویدک دھرم پرچار

نئے طریقے پر چلت کئے گئے ——— شری چرنجیت لال بان پرستھی کی لیکھنی سے

اخیر ماہ اپریل میں لاہور سے چل کر میں راولپنڈی آ گیا۔ راولپنڈی شہر سماج میں روزانہ ست سنگ لگتا ہے۔ وہاں پندرہ روز کچھ سیوا کرنے کے پشچات میں سری نگر پہنچ گیا۔ تب سے پرچار برابر جاری ہے۔ دو ہفتہ کے لئے میں پہلگام چلا گیا تھا۔ وہاں بھی پرچار ہوتا رہا۔ سری نگر حضوری باغ کا وارشک اتسو گت سپتاہ میں ہوا۔ یہ ست سنگ آٹھ روز تک رہا۔ اتسو کے پہلے دن شکروار پراتہ کال دو گھنٹہ تک آریہ سماج مندر اور اس کے اردگرد کے محلہ کی سب نے مل کر صفائی کی۔ جس میں سوامی وگیانند جی۔ پنڈت مکند رام جی شاستری پنڈت بالکرشن جی بھجنیک و آریہ سماج حضوری باغ کے سبھاسدوں نے حصہ لیا۔ گورو کل گوجرانوالہ و ڈی اے وی سکول سرینگر کے دونو ہیڈ ماسٹر تھے۔ جس قدر گندگی پڑی ہوئی تھی۔ اس پر کھود کر مٹی ڈالی گئی۔ ورشکوں کی تعداد بھی کافی تھی۔ اسی دن شام کو پانچ بجے سے آٹھ بجے تک شہر میں سنکیرتن ہوا۔ اور درمیان میں کسی کسی جگہ کھڑے ہو کر سوامی سروپانند جی پنڈت بالکرشن جی و پنڈت چیت رام جی کے بھجن ہوئے۔ اس کے پشچات ہر روز پراتہ کال ہون کے پشچات ایک گھنٹہ بھجو کیرتن ہوا کرتا تھا۔ اور پھر ایک گھنٹہ ایک اپدیش ہو کر کارروائی ۸ بجے سماپت کر دی جاتی تھی۔ اپدیش کے بعد کوئی بھجن نہیں ہوتا تھا۔ نہ دوپہر کو کوئی ویاکھیان اپدیش ہوتا تھا۔ شام کو ایک گھنٹہ بھجن ہونے کے پشچات سنیچروار کو ایک، اور ایتوار کو دو ویاکھیان ہوئے۔ اور باقی پانچ دن سوموار سے شکروار تک روزانہ شام کو نوجوانوں کے آکرشن کے لئے ایک سمیلن رکھا گیا تھا۔ سری نگر کے سب سکولوں میں چٹھیاں لکھ دی گئی تھیں۔ اور اشتہار کے ذریعہ بھی سوچنا دی گئی تھی۔ ہر روز کے لئے ایک سادھارن مضمون مقرر تھا۔ جس پر لڑکے اور لڑکیاں جو کسی سکول میں پڑھتے ہوں۔ حصہ لے سکتے تھے۔ کسی مضمون پر اچھا بولنے والے کے لئے ایک تمغہ چاندی اور دوسرے نمبر پر رہنے والے کے لئے پستکیں انعام دینے کی گھوشنا کی گئی تھی۔ چونکہ یہ نوجوانوں

اور نوجوانوں کے آکرشن کا ایک اچھا طریقہ تھا۔ اس لئے یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ کالج و سکولوں کے ودیارتھیوں کے لئے یہ سوادھیائے کرنے کا اچھا سادھن ثابت ہوا۔ سائنکال کے ہر ایک ویاکھیان یا سمیلن کے پشچات روزانہ پنڈال میں اگنی ہوتر سندھیا کرنے کے پشچات کارروائی آٹھ بجے سماپت کی جایا کرتی تھی۔ رات کو بھی کوئی پروگرام نہیں رکھا گیا تھا۔ ان سمیلنوں میں سب سکولوں کے لڑکے و لڑکیوں نے بہت جوش سے حصہ لیا۔ بلکہ دو تین مسلمان لڑکوں نے بھی حصہ لیا۔ زیادہ انعام لڑکیوں نے ہی لئے۔ اس پروگرام کو سری نگر کی سب سماجوں اور جنتا نے پسند کیا۔ اور لابھ بھی کافی اٹھایا۔ اس طریقہ پرچار سے کیا لابھ ہے۔ یہ میں الگ پھر لکھوں گا۔ لیکن صرف اتنا آریہ جنتا کی سوچنا کے لئے لکھ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس طرح کے پروگرام کے لئے دو اپدیشک یا سنیاسی مہاتما اور ایک دو بھجنیک سے زیادہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس طریقہ سے پبلک کا روپیہ بھی بہت کرایہ وغیرہ میں خرچ نہیں ہوتا۔ نہ ودوانوں کا سمے ضائع ہوتا ہے۔ نہ اپدیشکوں کو بہت بھاگنا پڑتا ہے۔ اور آریہ سماج کے سبھاسد آدمی بھی ست سنگ میں حصہ لیکر لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ بہت انتظام کی بھی ضرورت نہیں ہوتی۔ غرضیکہ کشٹ و خرچ کم اور لابھ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جنتا کو بھی کچھ سنکر وچار کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اور کام کاج میں بھی کوئی حرج نہیں

ہوتا۔ اپدیشک و سبھاسدوں کا نتیجہ کریم بھی ٹھیک سے پتہ چل جانے سے نتیجہ کرم کا مان کبھی جنتا میں پیدا ہوتا ہے۔ آشا ہے آریہ جنتا اس طریقہ پرچار سے لابھ اٹھائے گی۔ پرچار ابھی جاری ہے۔ کیونکہ سری نگر کی دوسری سماجوں کے اتسو ہو رہے ہیں۔ باہر گاؤں میں بھی پرچار رکھے گئے ہوئے ہیں۔ اس طرح یہ ست سنگ اخیر ستمبر تک جاری رہے گا۔

سوامی سیوکانند جی۔ سوامی نرائنانند جی۔ سوامی کرشنانند جی آدی سنیاسی یہاں آ گئے ہوئے ہیں۔ اور ابھی یہاں رہیں گے۔

ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی چل بسے

یہ شوک سماچار آریہ جگت میں بڑے دکھ سے سنا جائے گا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سابق منتری ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی اچانک ۲۰ اگست کو شام کے ساڑھے ۷ بجے دینا نگر میں سورگباش ہو گئے۔ ماسٹر جی ایک ماہ سے ڈلہوزی میں تھے۔ اور سبھا کی انترنگ کے ادھیویشن میں سمت ہونے کے لئے آ رہے تھے۔ کہ دوپہر کے ۱۲ بجے پٹھانکوٹ پہنچے۔ وہاں انہوں نے کھانا کھایا۔ اس وقت تک ان کی طبیعت اچھی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد طبیعت بگڑ گئی۔ دینا نگر پہنچتے تک آپ کی حالت بدتر ہو گئی۔ وہاں وہ اتر پڑے۔ اور اترتے ہوئے پلیٹ فارم پر گر پڑے۔ اور کچھ سمے تک بیہوش رہے۔ آن ہی آن میں چند سھانیہ آریہ سجن سٹیشن پر پہنچ گئے۔ اور انہیں ہسپتال لے گئے۔ ڈاکٹر نے دو تین انجیکشن دیئے۔ لیکن نشپھل۔ اور ساڑھے ۷ بجے انہوں نے پران تیاگ دیئے۔ آخری وقت تک ان کے ہوش و حواس قائم رہے۔ خیال ہے۔ کہ ان کی مرتیو سن سٹروک سے ہوئی ہے۔

مرتے وقت انہوں نے سوامی سوتنترانند جی سے یہ شبد کہے۔ "میری خوش قسمتی ہے کہ میری یہ خواہش۔ کہ میں آپ کے چرنوں میں جان دوں۔ آج پوری ہو رہی ہے۔" اتوار کی صبح کو مہاشہ کرشن جی وچودھری روپ چند جی ایڈووکیٹ لاہور سے دینا نگر پہنچ گئے۔ اور اس پور سے لالہ ملکھی رام جی ایڈووکیٹ لالہ الکھ دھاری ایڈووکیٹ اور پٹھانکوٹ سے لالہ اچھرو مل پلیڈر پہنچ گئے۔ اردگرد سے دوسرے آریہ سجن بھی آئے ہوئے تھے۔ پور سے ماسٹر جی کے داماد بھی شام کو پہنچ گئے۔ انتیشٹی سنسکار بڑی سنجیدگی اور ادب سے شام کو کیا گیا۔ ارتھی کے ساتھ منتری استری پرش تھے۔ سورگیہ ماسٹر جی کے اکلوتے سپتر لالہ ودیا ساگر جی بی۔ اے آج کل سہارنپور میں تھے۔ وہ اپنے پتا کی مرتیو کا سماچار سن کر ہی چل پڑے۔ اور ۵ اگست کو لاہور پہنچ گئے۔ ماسٹر جی کی اچانک اور شوک جنک مرتیو سے آریہ جگت میں شوک کی لہر دوڑ گئی ہے۔

سبھا کا شوک پرستاؤ:- آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور آریہ ودیا سبھا کی میٹنگ میں شری ماسٹر گوردتہ رام جی کے شوک جنک دیہانت پر ۲۰ اگست ۱۹۴۷ء کو نمن پرستاؤ پاس ہوا:-

یہ سبھا شری ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی کی مرتیو پر گہرا دکھ پرگٹ کرتی ہے۔ شری ماسٹر جی مرتیو دو برس تک آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔ پنجاب کی نئی آبادیوں کی زیادہ تر آریہ سماجیں ان کی لگن تتھا کوشش کا نتیجہ ہیں۔ سمے سمے پر پبلک کی خدمت اور دھرم سیوا کے لئے جیل جانے پر بھی آپ نے کبھی سنکوچ نہیں کیا تھا۔ ان کی زندگی سادگی تپسیا اور لگن کی زندگی تھی۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے منتری اور تتھا گورو کل کے مکھیہ ادھشٹھاتا پد پر بھی کاریہ کرتے رہے۔ آپ کا آریہ سماج سے پریم سرا ہنیہ اور انوکرنیہ تھا۔ سبھا ان کے سپتر شری یت ودیا ساگر جی اور ان کے پریوار کے ساتھ اس سے سہانو بھوتی پرگٹ کرتی ہے۔ یہ ماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ ان کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور ان کے سمبندھیوں کو دھیریہ پردان کریں۔ (بھیم سین منتری)

آریہ سماجوں کے شوک پرستاؤ:- جونہی یہ سماچار آریہ سماجوں میں پہنچا۔ انہوں نے بھی

۲ دو آنے میں ستیارتھ پرکاش کیسے پرچار ہو؟

ستیارتھ پرکاش ۲ دو آنہ میں اور رشی دیانند کرت دوسرے گرنتھ کاغذ کے داموں میں کیسے پرچارت کئے جاویں۔

یہ نمن لکھت پتہ پر خط لکھ کر دریافت کریں:-

مینیجنگ ڈائرکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شبھ

"اندھا دُولھا"

افسانہ

از :- شری کنور ہری سنگھ جی- ڈی- اے- وی کالج لاہور

پاکھنڈی پنڈتوں پر دواہ جیسے وشے میں وشواس کر کے گرہستیوں نے کتنے دھوکے کھائے ہیں- یہ سبھی جانتے ہیں- اسی طرح کے ایک دھوکہ کی یہ کہانی پڑھیئے- (ایڈیٹر)

..... راجکمار اب جوان ہو گیا ہے- اس کی شادی کا جلد از جلد انتظام کرنا چاہیئے"۔ ماتا نے کہا۔

"ابھی کیا جلدی ہے- دھیرے دھیرے سب انتظام کر دیا جائے گا-" پتا نے جواب دیا-

"اوں کیا جلدی ہے- ستائیس سال کی تو اس کی عمر ہو چکی- اب بھی اگر شادی نہ کرو گے تو کب کرو گے- کیا بُوڑھے کو بیاہو گے ؟"

"تم خواہ مخواہ رنج کرتی ہو- اگر یہ بات جلدی طے ہونی والی ہوتی- تو میں کبھی کا فیصلہ کر چکا ہوتا- اس میں میرا کیا قصور- تم سب کچھ جانتے ہوئے بھی انجان بن رہی ہو- تمام حالات سے تم بخوبی واقف ہو- پھر بھی نا معلوم کیوں ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو"۔

"میں سب کچھ جانتی ہوں- لیکن آخر اس کی شادی بھی تو کہیں کرنی ہی ہے- کیا میرا راجکمار ساری عمر کنوارا ہی رہے گا ؟"

"اغلب ہے- کنوارا ہی رہے- کون کہہ سکتا ہے- کہ اس کی شادی ضرور ہی ہو جائے گی"۔

"نہیں- ایسا نہ کرنا- ورنہ میری امیدوں پہ پانی پھر جائے گا- آپ گورو جی کو اندر بلائیں- وہ بڑے دُور اندیش ہیں- کوئی نہ کوئی نیک صلاح دیں گے۔"

"ہاں میری بھی یہی صلاح ہے- کہ اُن سے مشورہ کیا جائے- یہ ہماری اور بھی خوش قسمتی سمجھو- کہ وہ آج خود پدھارے ہوئے ہیں- ذرا نوکر کو بھیجدو- کہ وہ انہیں جاکر کہدے- کہ انہیں اندر بُلاتے ہیں- تم ذرا اندر چلی جاؤ- ابھی تھوڑی دیر میں ہی وُہ بیٹھک سے آتے ہیں- تو میں اُن سے مشورہ کرنا ہوں-

(۲)

پنڈت جی تھوڑی دیر میں اندر آ گئے- دھوتی زیب تن تھی- ہاتھ میں مالا تھی ماتھے پہ لمبا سا تلک لگا ہوا تھا- آ کر وہ کرسی پر بیٹھ گئے- اور یُوں گویا ہوئے-

"کیوں لالہ جی! کیا آ گیا ہے میرے لئے ؟"

"گورو جی! کیا بتلاؤں- میں بڑی اُلجھن میں ہوں- میری مدد کیجئے-" لالہ جی نے گھبرائی ہوئی آواز میں جواب دیا-

"ہیں! تم اتنے گھبرائے کیوں ہیں- آخر اس مایوسی کا کارن کیا ہے- کچھ کہو تو سہی- کہ تمہاری کیا آرزو ہے- اگر ہو سکا- تو میں تمہاری سہایتا کروں گا-"

"گورو جی! آپ جانتے ہی ہیں- کہ راجکمار میرا اکلوتا لڑکا ہے- وہ جوان ہو چکا ہے- لیکن ابھی تک اس کی شادی نہیں ہوئی"۔

"بس یہ بات ہے- جس کے لئے آپ پریشان ہیں- آپ کی پریشانی بجا ہے- لیکن اس میں میں کیا کر سکتا ہوں- اگر وہ ......"

"جی ہاں! وہ تو میں اچھی طرح جانتا ہوں- بار بار ایسا کہکر میرے ہردے کو دُکھت نہ کرو- لیکن کیا کروں- دل نہیں مانتا- میں چاہتا ہوں- کہ اس کی شادی ہو جائے"۔ لالہ جی نے بات کاٹتے ہوئے کہا-" ہو سکتی ہے- مگر" گورو جی بولے-

"مگر کیا- آپ چُپ کیوں ہو گئے"۔ لالہ جی کے پُوچھنے پر بھی گورو جی خاموش ہی بیٹھے رہے- اب تو لالہ جی بھی معاملہ کو بھانپ گئے- اور سوچ لیا- کہ برہمن کچھ چاہتا ہے- چنانچہ انہوں نے ایک دس روپے کا نوٹ پنڈت جی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا-" اگر ہو سکتی ہے- تو ضرور میری مدد کریں- یہ دس روپے بھینٹ قبول کریں- اگر آپ نے میرے بچے کی شادی کروا دی- تو میں بہت کچھ آپ کی سیوا کروں گا-"

(پنڈت جی نوٹ کو جیب میں ڈالتے ہوئے) نہیں- اس کی کیا ضرورت تھی- آپ نراش نہ ہوں- نراش ہونا مردوں کا شیوہ نہیں- آپ دھیرج دھریں- میں جلدی ہی اُس کی شادی کا بندوبست کروا دُوں گا- آج سے ہی گھر کی تلاش میں رہوں گا- اور جب کام بن گیا- تو آپ کو اطلاع دُوں گا- اچھا آشیرواد-"

"چرن بندنا گورو جی! میری بات بھول نہ جایئے گا-"

پنڈت جی راجکمار کی شادی کی خاطر جگہ جگہ پھرے- ایک دن لالہ شیام لال جی کے مکان پہنچے- لالہ جی مخمل کا تکیہ لگائے ہوئے دیوان خانہ میں بیٹھے تھے- پنڈت جی کو آتے دیکھا- تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے- اور کرسی پہ بڑے مان سے بٹھایا- اس کے بعد سوال کیا-" آپ یہاں کیسے پدھارے- دھنیہ بھاگ کہ آپ نے اپنے پوِتر چرنوں سے ہمارے گھر کو پوِتر کیا-"

"یونہی خیال آ گیا- کہ چلو بھگوان جی کے پاس ہو آئیں-" پنڈت جی نے جواب دیا-

"یہ آپ لوگوں کی دیا ہے- کہ ہم لوگوں کو بھی آپ نے یاد کیا- اچھا ہوا- آپ وقت پہ آ پہنچے- میں تو آپ کو بُلانے کے لئے نوکر بھیجنے والا تھا-"

"کیوں- کس لئے- کیا کام ہے ؟"

"آپ جانتے ہیں میری لڑکی اُرملا اب جوان ہو چکی ہے- اُس کے لئے وَر آپ نے ہی تلاش کرنا ہے-"

"ہاں! اس کی بابت آپ نے مجھے پہلے بھی کہا تھا- میں آپ کی بات کو بھُولا نہیں ہوں- بلکہ کچھ حد تک مجھے اپنے مقصد میں کامیابی بھی حاصل ہو گئی ہے-"

"کامیابی ہو گئی ہے- کیا آپ نے میری اُرملا کے لئے گھر تلاش کر لیا ہے ؟"

"ہاں اگر آپ مانیں تو-"

"واہ گورو جی! یہ آپ نے کیا کہا- ہم نے پہلے کبھی آپ کے حُکم کی خلاف ورزی کی؟ آپ کی مرضی ہماری مرضی-"

"اچھا تو سُنو- میں اس وقت لالہ گردھاری لال جی کے مکان سے آ رہا ہوں- وہ بھی اپنے لڑکے راجکمار کی شادی کرنے کی فکر میں ہیں- میرا خیال ہے- کہ اگر آپ کا خاندان اور اُن کا خاندان رشتۂ محبت میں منسلک ہو جائے- تو کیا ہی اچھا ہو-"

"آپ جیسا کہیں مجھے منظور ہے- میری لڑکی کے گُنوں سے تو آپ پریچت ہی ہیں- مجھے کچھ لڑکے کی بابت بتلائیں- کہ کیسا ہے- اور اُسکی عادات کیسی ہیں؟"

"گورا بدن- سڈول جسم- گھونگھر دار بال اور ویسے بھی ہر طرح خوبصورت- شراب وہ نہیں پیتا- جُوا وہ نہیں کھیلتا- اس کے سوا اور کونسی صفات ہیں- جو کہ ایک سعادت مند فرزند میں ہونی چاہئیں- اور اس میں نہیں"

"تب تو میں بڑا خوش قسمت ہوں- کہ میری اُرملا کے لئے ایسا اچھا ور ملیگا- میں تیار ہوں- آپ اُنہیں جاکر کہدیں-"

"اُنہیں کیا کہنا ہے- اُن کی طرف سے میں فیصلہ کر آیا ہوں- وہ کہتے تھے- کہ اگلے ماہ کی ۲۵ تاریخ کو شادی کا اچھا مہورت ہے-"

"بہت اچھا! اُنہیں کہدیں (باقی صفحہ ۱۱ پر)

ہفتہ وار "ہندو" (ہندی) دھلی کا

"آریہ ورت" پر شاندار ریویو

ہندی ماسک "آریہ ورت" کی سمالوچنا کرتے ہوئے ہندی ساپتاہک "ہندو" دہلی اپنے ۲۹ ر جولائی کے انک میں لکھتا ہے :-

" سچتر ماسک آریہ ورت- لاہور

سنپادک شری ہنتشی علادل پوری- سمپادکہ شکنتلا دیوی ہندی بھوشن- ایک کاپی کا مولیہ ۳ر- سالانہ چندہ دو روپے-

آریہ ورت کے سنپادک شری ہنتشی جی پرسدھ کہانی لیکھک ہیں- سروپرتھم آپ اپنی رچنائیں پراے اُردو میں لکھتے تھے- پرنتو آریہ سماج کے سنسرگ سے آپ کے ہردے میں ہندی کے پریم کی شُبھ بھاؤنا جاگرت ہوئی- اور اسی بھاونا کے آدھین آپ نے ہندی کو بھی سمستو بھن کرنے کا نشچے کیا- شری ہنتشی جی دردھ آریہ سماجی ہیں- یہی کارن ہے- کہ آپ کے رچناؤں میں پُورا نک رُوڑھیوں کے ورودھ پایا جاتا ہے- ہنتشی جی نے آریہ ورت کا سنچالن کر کے ہندی کی انوپم سیوا کی ہے- ایسے کٹھینکر سمیہ میں جبکہ پرتیک وستو مہنگی ہو- پنجاب پرانت میں ہندی پتر نکالنا کوئی سرل کاریہ نہیں ہے- آریہ ورت کو جہاں شری ہنتشی جی جیسے سنپادک ملے ہیں- وہاں یہ ہرش کا وشے ہے- کہ ماسک "آریہ ورت" کا سمپادن ایک آریہ دیوی کے ہاتھ میں ہے- شری شکنتلا دیوی جی بھوشن جس یوگیتا سے آریہ ورت کا سمپادن کر رہی ہیں- اسکی پرشنسا کئے بنا ہم نہیں رہ سکتے- میرا وشواس ہے کہ آریہ ورت آریہ دیش کے پرتیک گھر میں سُکھ شانتی اودیم جاگرتی کا سندیش دیکر پہنچیگا- ہم شری ہنتشی جی تتھا شری شکنتلا دیوی جی کو آریہ ورت کے سنچالن اور سمپادن پہ ہاردک ودھائی دیتے ہیں- ہماری اچھا ہے- کہ آریہ ورت اُتروتر اُنتی کرے-"

آخر کچھ بات ہے ہی جو دُنیا اس قدر تعریف کر رہی ہے!

نمونہ مفت نہیں بھیجا جاتا- ٹکٹ آنے پر- (منیجر "آریہ ورت" لاہور)

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج میرپور کے سماچار

کنیا پاٹھ شالا کا نتیجہ :- اس سال رتن پربھاکر میں ۸ دیویاں شامل ہوئی تھیں آٹھوں ہی پاس ہو گئی ہیں۔ ایک لڑکی جو کہ لالہ کھیم چند سب انسپکٹر پولیس نوشہرہ کی سپتری ہے۔ ساست بھر میں اوّل رہی ہے۔

پرچار :- پنڈت شوکمار وشاستری بمعہ گورو کل جہلم کے ۱۰ برہمچاریوں کے ایک ہفتہ سے میرپور پدھارے ہوئے ہیں۔ ہر روز رات کو آریہ سماج مندر کے وسیع صحن میں اُس کے ویاکھیان اور میجک لینٹرن دوارا پرچار ہوتا ہے۔ نیز برہمچاری اپنے جسمانی کرتب دکھلا کر میرپور نواسی جنتا کو آنند کر رہے ہیں۔ ایک دانی سے چھ سَو روپے آریہ سماج کو دان پراپت ہوئے۔ جس میں سے ۲۰۰ روپے گورو کل کانگڑی۔ ۲۰۰ روپے گورو کل جہلم۔ ۲۰۰ روپے میرپور آریہ سماج۔ اس کے علاوہ میرپور گورو کل جہلم کے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے۔

چناؤ :- پردھان لالہ کرمچند جی وکیل۔ سینئر اُپ پردھان لالہ جگت رام جی۔ جونیئر اُپ پردھان مہاشہ ست ویر جی۔ منتری مہاشہ تیرتھ رام جی۔ اُپ منتری۔ مہاشہ پریتم داس جی خزانچی مہاشہ تیرتھ رام جی۔ لائبریرین۔ مہاشہ برکت رام جی۔ گئو رکھیہ مہاشہ رام سہایا جی۔ اس کے علاوہ دیوان مولا رام۔ لالہ ملکھ راج جی اور لالہ دیوان چند دانترنگ سبھا کے سبھا سد چُنے گئے۔ (منتری)

آریہ سماج کچہری دروازہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

(۱) اتوار ۲۷ جولائی کو آریہ سماج کے ست سنگ میں پروفیسر بیلی رام جی ایم اے نے پنڈت کالو رام کی بنائی ہوئی پستک "آریہ سماج کی موت" میں ورنت انیور کے وشے میں شنکاؤں کا بڑی ودوتا سے کھنڈن کیا۔ (۲) لالہ نوبت رام کنل نے اپنی باری پر اُما دسیہ کا پر بوارک ہون ہون یگیہ گرہ میں کرانے پر سماج کو دو روپے دان دیئے۔ (۳) لالہ کرم چند جی پوبلی کی شادی سپتری لالہ بھوجا رام سے ویدک ریتی سے کرائی گئی۔ دو روپیہ سماج کو اور ایک روپیہ دلت اُدھار سبھا کو دان پراپت ہوا۔

(پیڑا رام منتری)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں کے سماچار

۲۰ جولائی ۱۹۴۱ء کو سپتاہک ست سنگ میں لالہ ست بھوشن جی پردھان سماج نے "پرارتھنا کی سپھلتا" پر ایک منورنجک پربھاؤ شالی ویاکھیان دیا۔ (۲) آریہ سماج کی انترنگ سبھا نے ایک پرکاشن وبھاگ لالہ ست بھوشن جی کی نگرانی میں کھولا ہے۔ جس میں لالہ گوبند لال جی اُپ منتری ان کی سہائتا کرتے ہیں۔ (۳) ۲۷ جولائی کو لالہ شانتی نارائن جی وکیل کی سپتری کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے اُن کے گھر پر شری پنڈت واسدیو جی پردھان سماج نے کرایا۔ ایک روپیہ دکھشنا اور چار روپیہ دان ملا۔ (۴) سپتاہک ست سنگ میں رشی جیونی کو مسلسل گذشتہ کئی ہفتوں سے آریہ سماج کے منتری لالہ فقیر چند جی رکھ رہے ہیں۔ (۵) ۲۸ جولائی کے ست سنگ میں شریمتی پریم وتی جی کا سماجک جیون پر وِدوتا پورن ویاکھیان ہوا۔

(گوبند لال اُپ منتری)

آریہ سماج جلال پور جٹاں کے

یہاں پر پنڈت شانتی سروپ جی سدھانت شاستری بھاسکر کے روزانہ ویاکھیانوں سے پبلک پر کافی پربھاؤ پڑھ رہا ہے۔ اور آریہ سماج کا پرچار بہت زور شور سے ہو رہا ہے۔

سناتن دھرم پرچارک امرتسر کا "شری کرشن نمبر"

... اگست کو ... تصویر اعلےٰ ٹائیٹل کے ساتھ کرشن چرتر پر ہندوؤں میں دھارمک روح پھونکنے والا بے نظیر تحفہ شائع ہوگا۔ قیمت فی کاپی ۲ ر ایک روپیہ میں آٹھ۔ پچیس تین روپیہ۔ پچاس ... روپیہ آٹھ آنہ۔ ایک صد ونش روپیہ ... محصولڈاک

(ربیا رام شرما منیجر)

آریہ سکول تونسہ کا قابلِ تعریف ...

آریہ سکول تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خاں کے استاد صاحبان کی ہمت قابلِ تعریف ہے۔ انہوں نے اپنی جان خطرہ میں ڈال کر ایک ... شادی شدہ ہندو عورت کو تونسہ کے ... پیر کے پھندہ سے بڑی بھاری کشمکش کے بعد رہائی دلائی۔ جس پر کہ (باقی صفحہ ...)

مگدھ ہو جاتا ہوں

چوہدری منگن رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی ... جلیکا نہ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری علاول پوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کو لکھتے ہیں "کچھ عرصہ ہوا میں نے آپ کی تصانیف گیتا رشمی گان۔ اُپ نشد گان۔ ہنیتی رامائن گان منگوائی تھیں۔ انہیں میں روز پڑھتا ہوں ان کے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے میں مگدھ ہو جاتا ہوں۔"

اگر آپ بھی ہردہ کی سچی شانتی چاہتے ہیں۔ تو ... کتابوں کا ایک سیٹ منڈی میں ایک روپیہ ... ۱۲ ر محصولڈاک ۳ ر منی آرڈر سے بھیج کر منگوا کر سوادھیائے کریں۔ (منیجر پرکاش ...)

ہر ایک شہر و قصبہ میں آریہ ویروں کی ضرورت

ویدو ویدک دھرم کے پرچار ... گرنتھوں کو کاغذ کے داموں پر ... گاؤں میں پرچار کرنے کی اسکیم کو ... لانے کے لئے اُتساہی آریہ ویروں کی ضرورت ہے ... اپنی درخواست ... شیگھر ...

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ ...

بندوقیں۔ رفلیں۔ ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ گزیٹڈ آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے۔

Suleman Omer & Co.
Karachi

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

دانی پُرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دو سَو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا۔ نقدی جس صورت میں بھی سہائتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہائتا کریں۔ رپورٹ سال گذشتہ مُفت طلب کریں۔

المشتہر۔ ہیرانند شرما سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

امرت دھارا کی مدد سے قابو کرو

"بدبو امرت دھارا کی ہے" اور اپنے دشمن یعنی روزمرہ حملہ کرنیوالی امراض کو دنیا کی مشہور دوا امرت دھارا سے جیتو۔ امرت دھارا اگرچہ اتنی ہی بے ضرر اور بے خطر ہے۔ جتنا کہ ماں کا دودھ۔ لیکن بیماریوں کو مغلوب کرنے کے لئے یہ آپ کے ہاتھ میں سب سے بڑھیا قاتل ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔ نصف ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ آٹھ آنہ (۸ر) ہر جگہ سے مل سکتی ہے۔

امرت دھارا فارمیسی۔ لاہور

نوٹ :- میسرز حبیب اینڈ سنز جاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(بقیہ صفحہ ۱۰) آل انڈیا ہندو سالوشن مشن ہوشیارپور نے ان تمام آدمیوں کو جنہوں نے لڑکی کو رہا کرانے میں اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالا تھا۔ تمغہ جات بطور انعام دیئے تھے۔ اب دوسرا کام نونہ سکول کے استاد صاحبان کی ہمت کا یہ ہے۔ کہ بہاڑ پور ضلع مظفر گڑھ کے ۱۷ سالہ ہندو لڑکے مسمی ڈھالو رام ولد لالہ بہاری لال کو۔ جسکو ہیر کے ایجنٹ دھوکہ و فریب سے گھر سے لائے تھے۔ اور اسے مسلمان بنا لیا تھا۔ بڑی محنت اور کش مکش کے بعد ہیر کے آدمیوں کے ہاتھ سے چھڑا دیا اور اسے شدھ کر کے اس کے وارثان کے پاس پہنچا دیا۔

(دیوی چند ایم۔ اے)

آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ

سندھ کی بگڑی ہوئی اوستھاؤں میں بھی آریہ پرتی ندھی سبھا سندھ پورے اُتساہ پوروک کاریہ کر رہی ہے۔ ادھیکاری لوگ تنھا پرچارک لوگ ہر پرکار کا کشٹ اُٹھا رہے ہیں۔ پرنتو پرانت میں نیا جیون سنچار کرنے کے لئے باہر کے بھائیوں تتھا بہنوں کے سہیوگ کی بڑی آوشکتا ہے۔ سبھا سارے پرانت میں ۲۵ر اگست سے ۳۱ر اکتوبر تک پرچار کا پروگرام بنانا چاہتی ہے۔ سبھا داتاؤں، دکانداروں تنھا بھجنیکوں سے پرارتھنا کرنا چاہتی ہے۔ کہ وہ کچھ سمیہ سبھا کو پردان کریں۔ جو بھی مہانو بھاو آویں۔ وہ نیون سے نیون ۱۵ دن ہمیں دیویں۔ سبھا اپنی شکتی کے انوسار داتاؤں کی سیوا کرنے کو تیار ہے۔ (منتری)

وید جینتی سپتاہ

ویدک سمیہ میں وید اور دوسرے آریہ گرنتھوں کا پٹھن پاٹھن ساتھیہ پڑھنے پڑھانے اور سوادھیائے کرنے کا وشیش پرچار تھا۔ یوں تو سارا ہی سال آریوں میں ساہتیہ پڑھنے پڑھانے کا ابھیاس تھا۔ پرنتو ورشا رتو کے سہاونے سمیہ میں ویدوں کے سوادھیائے کا وشیش آیوجن کیا جاتا تھا۔ جسدن اس وشیش وید پارائن سوادھیائے کا آرمبھ ہوا کرتا تھا۔ اُسے اپاکرم کہتے تھے۔ یہ شراونی کا دن ہوتا ہے۔ اس اپرکار وید پاٹھ کا کاریہ لگاتار چار ماس تک نیم پوروک وشیش روپ سے چلا کرتا تھا۔ اور پوش ماس میں اسکی سماپتی ہوا کرتی تھی۔ اس اوسر پر جل وایو کی شدھی کے لئے مہا یگیہ بھی ہوا کرتے تھے۔

اس تہوار کے منانے کے لئے پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے پرتیک ورش وید جینتی سپتاہ منایا جاتا ہے۔ جو شراونی سے لیکر کرشن جنم اشٹمی تک ہوا کرتا ہے۔ اس ورش سبھا نے آریہ سماج کے تیسرے نیم وید کا پڑھنا پڑھانا آریوں کا پرم دھرم ہے۔ پر وشیش بل دینے کا نشچیہ کیا ہے۔ نشچیہ کیا گیا ہے۔ کہ اس پوتر اوسر پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب دوارا پرکاشت "سوادھیائے سنگرہ" کا سوادھیائے کیا جائے۔ اس پستک کے ساتھ ہی وید پاٹھ پرنالی کو ادھک پرچلت کرنے کے لئے پنڈت تنو شنکر جی رچت "پیپوش ونڈو" پنڈت چموپتی جی ایم۔ اے۔ رچت "جیون جیوتی" پنڈت سانو لیکر جی کرت "وید امرت" شری آچاریہ دیو شرما جی (سوامی ابھے (ایو) رچت) "ویدک ونیہ" سے بھی لابھ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ ۷ر اگست شراونی سے ۱۵ر اگست اشٹمی تک پرتی دن پراتہ ادھی انوشٹھان بر ہد یگیہ کر کے "سوادھیائے سنگرہ" کا پاٹھ سرے ...

"اندھا دُولہا" (بقیہ صفحہ)

کہ مقررہ تاریخ پر برات لیکر آ جاویں۔ سگائی کا شگن میں آج ہی بھجوا دیتا ہوں۔

--- (۴) ---

آج لالہ گردھاری لال کے فرزند ارجمند راجکمار کی شادی ہے۔ تمام لوگ خوش و خرم ہیں۔ اور شادی کا نظارہ دیکھنے کے لئے جوق درجوق آ رہے ہیں۔ لالہ گردھاری لال نے اپنے فرزند کی شادی کی رونق کو دوبالا کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا۔ اعلےٰ پیمانہ پر برات چڑھائی گئی۔ انگریزی بین۔ طبلہ سارنگی اور طرح طرح کے سامان برات کے ساتھ رہے تھے۔ مقررہ تاریخ کو دو بجے کے قریب برات لالہ شیام لال جی کے مکان پر جا پہنچی۔ مہمانوں کی خاطر تواضع کی گئی۔ آخر کھانا کھلانے کا وقت آیا۔ سب براتی کھانا کھانے کے لئے آ گئے۔ لیکن دولہا نہ آیا۔ جب لالہ گردھاری لال جی سے اُن کے نہ آنے کا سبب پوچھا گیا۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ اُس کی طبیعت کچھ علیل سی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ مجھے بھوک نہیں۔ تمام براتی کھانا کھا کر چلے گئے۔ اور دولہا سنسکار کا وقت آیا۔ منڈپ کو اچھی طرح سجایا گیا۔ دولہا میاں بھی پالکی میں آ گئے۔ یکایک یہ خبر بجلی کی طرح تمام محلہ میں پھیل گئی۔ کہ دولہا اندھا ہے۔ جس نے سُنا۔ دانتوں تلے اُنگلی دبالی۔ لالہ صاحب الگ سر دُھننے لگے۔ اُرملا کی ماتا کا عجب حال تھا۔ وہ تو بے تحاشا رو رہی تھی۔ لیکن محلہ میں ایک جیوالیا بھی تھا۔ جس کو ابھی تک اس بات کا علم نہ تھا۔ وہ تھی معصوم اُرملا۔ لیکن اب کیا ہو سکتا تھا۔ دولہا دلہن کو منڈپ میں بٹھا دیا گیا۔ اچانک اُرملا کی نظر دولہا کی آنکھوں پر جا پڑی۔ وہ حیران ہوئی۔ اُس پر سکتہ کا سا عالم طاری ہو گیا۔ لیکن کیا کرتی بے حس و حرکت بیٹھی رہی۔ جب شادی ہو چکی۔ اور تمام محلہ کے لوگ سو گئے۔ تو وہ اُٹھی۔ اور چھری لیکر اپنے پیٹ میں گھونپ لی۔ اور اس طرح سے ہمیشہ کے لئے گہری نیند سو گئی۔ جب صبح اُرملا کی تلاش ہوئی۔ تو اس کی لاش کے سوا کچھ نہ ملا۔ تمام محلہ میں کہرام مچ گیا۔ اُرملا کے والدین کی آہ و زاری دیکھ کر سینہ پھٹا جاتا تھا۔ آخر کار لوگوں نے انہیں ڈھارس بندھائی لاش کو شمشان بھومی کی طرف لے چلے۔ اُسکی مصیبت زدہ ماں پیچھے بھاگتی ہوئی آ رہی تھی۔ لیکن سمبندھیوں نے اُسے پکڑا اور سمجھایا۔ کہ اب رونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ چنانچہ لاش کو چتا پر رکھا گیا۔ اور اُسے آگ دیدی گئی۔ آگ کے شعلے بلند ہوئے۔ مانو وہ کہہ رہے تھے "بدبخت ہندو قوم! اب بھی جاگ۔ اور جاہل پروہتوں سے کنارہ کر۔ یہ بھیڑوں کے بھیس میں خونخوار بھیڑئیے ہیں۔"

...ویدپاٹھ کا سوادھیائے کرنا چاہئیے۔ اس کے اتی رکت وید جینتی سپتاہ کے سمبندھ میں آریہ سماج مندر میں جو کاریہ کرم ہو۔ اُس میں بھی اُپستھت ہو کر وید کتھا کا شرون کر کے لابھ اُٹھانا چاہئیے۔ اس اوسر پر آریہ سماج کی طرف سے وید پر ویاکھیان اور کتھا...

۱/۲ قیمت پر لیجئے!

وید پرچار سپتاہ کو سپھلتا پوروک منانے کے لئے آپ مندرجہ ذیل اُپیوگی اور نایاب پستکیں ۱/۲ قیمت پر منگوا کر مفت بانٹیں۔ ویدک دھرم کی فضیلت ۱۲ر — مورتی پوجا کی دھجیاں ۱۲ر — پوران پول پرکاش ۱۸ر — جین مت درپن ۸ر — اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۱۲ر — آنند پتھ ۱۲ر — یہ سب کتابیں ۲۲×۱۸/۸ کے بڑے سائز۔ عمدہ کاغذ پر چھپی ہیں۔ صفحات ۹۱ سے ۱۲۵ تک یہاں پوری قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے لئے ۱۳ر کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں۔

(منیجر پرکاش لاہور)

یوگیراج کرشن کے جنم دوس کے اُپلکش میں:—

شری ہنیشی عالادل پوری ایڈیٹر پرکاش لاہور رچت

ہندی اردو "گیتا گان" مفت لیجئے

گیتا گان گیتا کا (ملاوٹ کا حصہ نکال کر) شلوک وار ایک ایک سرل ہندی دوہے میں انوواد ہے۔ آچاریہ رام دیو کی سمتی ہے۔ کہ گیتا گان اور اُپنشد گان دونو ہی آریہ سماجیوں کے لئے بہت اپیوگی ہیں۔ ان کا ادھک سے ادھک پرچار ہونا چاہئیے۔ "اسکی ایک کاپی ہندی یا اردو پرکاش" یا "آریہ ورت" کے ہر نئے گراہک کو مفت دی جاوے گی۔ پڑانے گاہکوں کو سندھیا گان، اُپنشد گان اور ہنیشی راماین (ہندی یا اردو) تین پستکیں گیتا گان کی قیمت ہندی ۸ر اردو ۶ر محصولڈاک ۲ر کل ۱ر یا ۸ر کے ٹکٹ بھیجنے پر مفت دی جا دینگی۔

منیجر "پرکاش" لاہور

اصلی میٹھی بال جیون گھُٹی رجسٹرڈ

دوا اکسیر حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی

بچوں کو روزانہ ذراسی چٹا دینے سے — ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے ... کی ہر ایک بیماری دور ہو کر۔ کمزور بچے تندرست و طاقتور بنا دیگے ... جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں ... رجسٹری علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگا دیں — ... اپنا نام و پتہ بھیجئے "رد پیہ کمانے کی کل" مفت بھیجیں گے

منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔ پی)

پبلشر دفتر پرکاش کرشن نگر لاہور سے پرکاشت ہوا۔ ... باہتمام ... دیوان پرنٹنگ پریس ...

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجوں میں لوہارو پروٹسٹ ڈے

آریہ سماج گوجرہ

۲۷ر جولائی بروز اتوار آریہ سماج گوجرہ کی طرف سے صبح کے سپتاہک ستسنگ میں لوہارو ڈے منایا گیا۔ متعدد تقریروں کے بعد ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں ریاست لوہارو میں مسلمانوں کی طرف سے آریہ سماجیوں پر کئے گئے اتیاچار پر زبردست اظہار نارافنگی کیا گیا۔ اور گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی گئی۔ وہ لوہارو میں آریہ سماجیوں پر کئے گئے اتیاچار کی صحیح تحقیقات کر کے مجرموں سے باز پرس کرے۔ اور آریہ سماج کو لوہارو ریاست میں اپنے مذہبی پرچار کے لئے مکمل آزادی دی جائے۔ (منشی رام اپ منتری)

آریہ سماج دیوان ہال دہلی

میں ۲۷ر جولائی کو دہلی کی سب سماجوں نے مل کر لوہارو پروٹسٹ ڈے پنڈت رام چندر دہلوی کی صدارت میں منایا۔ پرستاو پروفیسر رام سنگھ جی ایم اے نے پیش کیا۔ پنڈت ستیہ دیو ایڈیٹر ہندوستان و پنڈت دیوراج آریہ منتری و پنڈت مدن موہن ودیادھر و پنڈت جگدھر شاستری نے تائید کی۔ سبھا کا بھیجا ہوا پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوا۔ (رگھوناتھ منتری)

آریہ سماج گوال منڈی لاہور

۲۷ر جولائی کو شام کے ۷ بجے ہون اور بھجنوں کے بعد لوہارو ڈے منایا گیا۔ شری ہتیشی شلاول پوری ایڈیٹر پرکاش نے پرستاؤ پیش کیا۔ اور لوہارو کے متعلق تمام حالات بیان کئے۔ پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوا۔ (منتری)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں

میں ۲۷ کو ایک وشال سارو جنک سبھا میں لوہارو ڈے بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ پروفیسر بیلی رام جی ایم۔ اے۔ لالہ منوہر لال وکیل پردھان سبھا نے ویاکھیان دیئے۔ مابعد پروٹسٹ کا پرستاؤ پاس ہوا۔ (پیارا رام منتری)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں

۲۷ر جولائی کو ستسنگ کے بعد لوہارو ڈے بڑے اُتساہ سے منایا گیا۔ لالہ ست بھوشن وکیل نے مجوزہ پرستاؤ پیش کیا۔ اور حالات بیان کئے۔ پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوا۔ اور اس کی نقول متعلقہ احباب کو بھیجی گئیں۔ (گوبند لال اپ منتری)

آریہ سماج رائے کوٹ کا پبلک جلسہ

۲۷ر جولائی کو بوقت آٹھ بجے صبح آریہ سماج مندر

میں زیر صدارت بابو گوپی رام جی پردھان آریہ سماج رائے کوٹ منعقد ہوا۔ گورو کل رائے کوٹ سے آمدہ ادھیاپک اور برہمچاریان اور مہاشہ دیوراج جی تلونڈی رائے سے آئے ہوئے اور اہالیان شہر کی کافی تعداد تھی۔ اور عین وقت پر ریزولیوشن پنڈت ارجن دیو ادھیاپک گوروکل رائے کوٹ نے بابت آریہ سماجیوں پر جو زیادتی ریاست لوہارو میں ہوئی۔ پیش کیا۔ اور تلونڈی والے مہاشہ دیوراج نے تائید کی۔ اور لالہ تلک رام سیکرٹری آریہ سماج نے مزید تائید کی۔ اتفاق رائے سے پاس ہوا۔ اور لالہ چانن رام کھتری کوڑہ نے اور پنڈت موہن لال نے اپنے نام ستیاگرہ کے لئے ریاست لوہارو کے واسطے اگر ضرورت پڑے پیش کر دے۔ (تلک رام سیکرٹری)

آریہ سماج دینانگر

سبھا کی آگیا انوسار ۲۷ر جولائی رات کو آریہ سماج دینانگر میں لوہارو پرتی واد دوس منایا گیا۔

کئی سجنوں نے لوہارو کے متعصبانہ رویہ کی سخت مذمت کی۔ اور سوامی آتمانند جی کی صدارت میں سبھا کے بھیجے ہوئے سبھی پرستاؤ پاس ہوئے۔ گورنمنٹ ہند سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ ۲۹ر مارچ کے واقعہ کی آزادانہ تحقیقات کرائی جائے۔ (بھیم سین آریہ)

آریہ سماج لائل پور

۲۷ر جولائی کو ساپتاہک ستسنگ میں لوہارو ڈے بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کے بھیجے ہوئے پرستاؤ شریمان پنڈت وشوناتھ جی نے جنتا کے سامنے اُپستھت کئے۔ جن کا شریمان سیٹھ رام نارائن جی ورمانی نے بڑے جوش سے زوردار شبدوں میں انومودن کیا۔ اور جنتا نے اُتساہ بھری آواز میں سروسمتی سے سویکار کیا۔ (منتری)

آریہ سماج صدر بازار ڈلہوزی

کے سپتاہک ستسنگ کے پشچات ۲۷ر جولائی

کو لوہارو ڈے منایا گیا۔ جس میں ماسٹر گنگا رام جی بانپرستھی نے قریباً پون گھنٹہ لوہارو سمبندھی دردناک حالات بیان کئے۔ سبھا کا تجویز کردہ پرستاؤ پیش کیا۔ شری پروفیسر شیو دیال جی ایم۔ اے نے موزوں الفاظ میں تائید کی۔ اور جس کی لالہ گھنیا لال جی اُپ پردھان آریہ سماج مذکور نے نہ صرف تائید مزید کی۔ بلکہ سماج مذکور کی جانب سے ہر قسم کی امداد دینے کی آمادگی ظاہر کی۔ پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوا۔ (منتری)

آریہ سماج جالندھر چھاؤنی

۲۷ر جولائی کو آریہ سماج مندر میں لوہارو ڈے منایا گیا۔ آغاز میں پنڈت میلا رام جی کے منوہر بھجن ہوئے۔ جو کہ پربھاؤ شالی تھے۔ بعد ازاں پنڈت جی نے منوہر لیکچر دیا جس میں حیدرآباد و لوہارو کے حالات بتلاتے ہوئے نواب لوہارو سے پُرزور مطالبہ کیا۔ کہ وہ آریہ سماج کے دھارمک مطالبات کو جلد از جلد سویکار کر کے آنیوالی اشانتی سے بچیں۔ (منتری)

آریہ سماج حصار

کے جلسہ ۲۷ر جولائی ۱۹۴۱ء میں لوہارو کے متعلق ریزولیوشن پیش ہو کر سروسمتی سے پاس کئے گئے۔ پبلک میں از حد جوش تھا۔ پہلے ریزولیوشن میں دربار لوہارو کی لوہارو کے سالانہ جلسہ پر آئے ہوئے آریہ سماجیوں سے ناواجب سلوک کی مذمت کی گئی۔ دوسرے میں التجی کی گئی۔ کہ چونکہ سماج کو ریاست سے انصاف کی توقع نہیں ہے۔ اس لئے کوئی بے لاگ سرکاری آفیسر تحقیقات کے لئے مقرر کیا جائے۔ چوتھے ریزولیوشن میں برٹش گورنمنٹ سے درخواست کی گئی کہ وہ آریہ سماج کے حقوق کی نگہداشت کے لئے مناسب کاروائی کرے۔ (بسنت لال اُپ منتری)

آریہ سماج جگادھری

۲۷ر جولائی ۱۹۴۱ء کو آریہ سماج جگادھری کی طرف سے بازار لالہ ٹینٹ ریلوے میں بوقت ۸ بجے شب ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں بھجن اور ویاکھیان ہوئے۔ اور ریاست لوہارو کے متعلق آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے ارسال کئے ہوئے پرستاؤ سروسمتی سے پاس ہوئے۔ (نتھن لال منتری)

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ نے ۲۷ر جولائی کو لوہارو ڈے منایا۔ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ

گوروکل کانگڑی فارمیسی ہردوار کی مشہور ادویات

دراکشاسو

طاقت و تازگی دیتا ہے۔ بڑھیا لذیذ ٹانک ہے۔ پرانی کھانسی۔ قبض۔ تھکاوٹ کو دور کرتا ہے۔
قیمت سوا روپیہ پونڈ

आयुर्वेदिक फ़ार्मेसी गुरुकुल कांगड़ी

بھیم سینی سُرمہ

آنکھوں کے سب روگوں کی اکسیر دوا ہے چشمہ لگوانے یا کسی اور دوا کے استعمال کرنے سے پہلے بھیم سینی سرمے کو ضرور استعمال کیجئے۔ قیمت ۱۲ر فی شیشی۔

گوروکل کانگڑی فارمیسی۔ گوروکل کانگڑی (سہارنپور)
اپنے شہر کے ایجنٹ سے خریدیں!

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L.435. "Prakash" Lahore

Founder: M. Krishen Ji B. A.

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ —— للعہ
ششماہی —— عہ
برما —— صہ
غیر ممالک —— دس شلنگ

ایڈیٹر تلسی علاپوری

U.B. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۱۷ اگست ۱۹۴۱ء مطابق ۲ بھادوں سمت ۱۹۹۸ بکرم | نمبر ۳۱

گیتا کا پیغام

از بھگت لچھمن داس تبسم علی پوری

ہمت و مردانگی ہے یادگارِ زندگی
خاک ہے انجام حسن شاہکارِ زندگی
زندگی سادہ رہے لیکن ارادے ہوں بلند
تا رہے قائم ابد تک یہ وقارِ زندگی
موت سے لغزش نہیں ہے پائے استقلال کو
مر کے بھی زندہ رہیں گے کامگارِ زندگی
دیدۂ تر سے رواں تھے اشکِ تر وقتِ نزع
ہو گئی وقفِ خزاں باغ و بہارِ زندگی
آمد و شد نفس کی اُمید پر مبنی نہیں
چشمکِ برق طپاں ہے جلوہ زارِ زندگی
مشعلِ علم و عمل کا جو ہُوا شیدا یہاں
زندگی میں ہو گیا وُہ رازدارِ زندگی
بے قراری زیست کا مقصد تبسمؔ ہو اگر
بے قراری میں میسر ہو قرارِ زندگی

رگ وید —— اوم —— یجر وید

وید امرت

سام وید —— اتھرو وید

ओं इडा सरस्वती मही
तिस्रो देवीर्मयो भवः।
बर्हिः सीदन्त्वस्रिधः॥
(ऋग्वेद १।१३।९)

دیش اُنتی کیلئے

تین (۳) دیویوں کی پوجا

ہم اپنی "ماتری بھاشا" کا کریں سمّان ہے اِچھا!
پڑھیں اس کو لکھیں - اُس میں کریں سب بات ہم پرسپر
گوروؤں کے بیٹھ چرنوں میں - کریں ست وِدّیا کو حاصل
اُجالا آتما میں ہو - نہ ریں دُکھ رُوپ بھوساگر
ہوں اپنی "جنم بھومی" کے سدا ہت چاہنے والے
وطن والے رہیں آپس میں سارے پریم سے مل کر
یہ سُکھ دا ینک ہیں - تینوں دیویاں کلیان کاری ہیں
کریں بھگتی ہم ان کی - یہ ورا جیں ہردے کے اندر
جہاں میں سورگ دھام اپنا - یہ بھارت دیش پھر ہو وے
نہ کوئی جیو دُکھ پاوے - سُکھوں کا باس ہو گھر گھر

چرنجی لال جی [illegible]

Collection Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر اوہارا کی تحقیقات و تجربات

اب ہم جسم کے کنولوں پر غور کریں گے۔

یہ کنول جسم کے روحانی مرکز ہوتے ہیں۔ جن میں طاقت اور جیون شکتی کے ساتھ ساتھ روحانی اور انوکھی طاقتیں نواس کرتی ہیں۔ یہ مرکز شریان کے مختلف گروہوں کی طرح ہوتے ہیں۔ اور ان میں جسم کے دیگر حصوں کے مقابلے میں طاقت و حس زیادہ ہوتی ہے۔

یہ اصطلاح مشرقی طرز بیان اور اس کی جمالیت غرانہ خصوصیات کے ساتھ وجود میں آئی ہے۔ اور فی الحقیقت "کنول" نہایت خوب صورت اور دلکش اصطلاح ہے۔

یوگ کی تعلیم اس قسم کے ۱۴ مرکزوں کو تسلیم کرتی ہے۔ اور کمالیت حاصل کرنے کے عمل نیز مطالعہ یوگ میں ان کا خاص مشن ہے۔ ان میں سے ۹ کنول عملی اغراض کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتے ہیں۔

ہر کنول میں سے شکتی گزرتی ہے۔ اور ہر کنول میں شکتی جمع ہوتی ہے۔ لیکن بعض کنول دوسروں کی نسبت زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔

ایک بڑا مرکز وہ ہے جہاں کنڈلنی شکتی نواس رکھتی ہے۔ "کنڈلنی" کے لغوی معنی گرہ دار یا پیچ دار کے ہیں۔ یہ فوق الفطرت ہستی (ذات کبریائی) کی وہ خفتہ طاقت ہے جس کا وجود ہر ایک شے میں پایا جاتا ہے۔ یہ مرکز سشمن کی بنیاد میں پایا جاتا ہے۔ سشمن وہ درمیانی راستہ ہے۔ جو ریڑھ کی ہڈی سے گزرتا ہے۔ اور ناف میں واقع ہے۔

کنڈلنی وشنو (عقل) کی شکتی ہے کہتے ہیں۔ کہ روشنی، تاریکی اور سرگرمی (ستو گن، تمو گن اور رجو گن) کا وجود اسی سے ہوا ہے۔

یہاں وہ تینوں راستے جن کا ذکر قبل ازیں ہو چکا ہے۔ یعنی اڑا، پنگل اور سشمن یا "آگ" "سورج" اور "چاند" ملتے ہیں۔ اور ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتے ہیں۔ یہاں یہ تینوں یک جان ہو کر ایک مادہ پیدا کرتے ہیں۔ جس کو یوگ کی اصطلاح میں "درج" کہتے ہیں۔ یہ بہت طاقتور اور نہایت سرگرم ہوتا ہے۔ اور سارے جسم میں ایک زبردست طاقت کی حیثیت سے

گزرتا ہے۔ اور حرکت زندگی اور حس عطا کرتا ہے۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ طاقت و قوت بخشتا ہے۔

متذکرہ بالا کو بنیادی کنول کہتے ہیں۔ اسی بنیاد پر جسم کی زندگی کا دارومدار ہے۔ اور جو طاقت اس کنول کو محصور کرتی ہے۔ وہ پریم کا بیج (تخم الفت) کہلاتی ہے۔ اس میں تمام اشتراک کو "مل ادھار کنول" کہتے ہیں۔ اس کنول کی چار پنکھڑیاں ہوتی ہیں۔ جو حروف تہجی کے مندرجہ ذیل چار حروف سے موسوم ہیں۔ و۔ س۔ ش۔ ہ۔

جو یوگی اس مرکز پر تصور باندھتا ہے۔ اس کو تمام امراض سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کو اس کے ماضی و مستقبل کے حالات پر بھی عبور ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ہر قسم کے سائنس کا ماہر بن جاتا ہے۔ اس کو وہی چیز مل جاتی ہے۔ جس کی وہ خواہش کرتا ہے۔ اور اس کو جملہ روحانی طاقتیں بھی حاصل ہو جاتی ہیں۔ اس کو اس کے ماضی و مستقبل کے حالات پر بھی عبور ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ہر قسم کے سائنس کا ماہر بن جاتا ہے۔ اسکو وہی چیز مل جاتی ہے۔ جس کی وہ خواہش کرتا ہے۔

گیان اور کرم

دیش بھگت لالہ سنام رائے جی ایم۔ اے

ہمارے شاستر کار کہتے ہیں۔ کہ گیان بغیر کرم کے لنگڑا ہے۔ اور کرم بغیر گیان کے اندھا ہے۔ جب دونو کا میل ہوتا ہے۔ تب ہی منش بھوساگر سے پار اترتا ہے۔ علم بغیر عمل کے کسی کام کا نہیں۔ چنانچہ شیخ سعدی نے اس حقیقت کو یوں ظاہر کیا ہے ؎

علم چنداں کہ بیشتر خوانی
گر عمل در تو نیست نادانی
نے محقق بود نے دانشمند
چارپائے برو کتابے چند

جو انسان اپنے علم پر عمل نہیں کرتا۔ وہ اس چوپایہ کی مانند ہے۔ جس کے سر پر کتابوں کا ڈھیر ہو۔ بغیر عمل اور تجربہ کے عقل و دانشمندی کبھی نہیں آ سکتی۔ خالی باتوں سے کسی کا پیٹ نہیں بھرتا۔ کوری دماغی عیاشی سے کوئی ترقی نہیں ہو سکتی۔ علم تو عمل سے ہی بڑھتا ہے۔ اور پھلتا پھولتا ہے۔ جہاں ایک عالم باعمل انسان ترقی کا ناکا چھوڑتا ہے۔ وہاں ہی دوسرا اسے اٹھا لیتا ہے۔ اور اگر ایک شخص علم حاصل کر کے اسے تجربہ میں نہ لائے۔ اسے اپنے اندر سے نہ نکالے۔ تو خواہ اس علم کو چوپایوں میں بند

سمجھو۔ اور خواہ اینٹ پتھر میں۔ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ عمل سے حوصلہ بڑھتا ہے عمل سے دشواس پیدا ہوتا ہے۔ عمل سے تسکین قلبی حاصل ہوتی ہے۔ عمل سے ہی علم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ عمل سے تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ اور تجربہ طور پر بہترین استاد ہے۔ عمل انسان کا طرۂ امتیاز ہے۔ عمل پرستار علم کا دوسرا نام ہے۔ عمل زندگی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

شوقِ عمل علم کا شوق بھی پیدا کرتا ہے جو انسان کے اندر عمل کا مادہ ہوتا ہے۔ وہ کئی علم و ہنر کی باتیں سیکھتا ہے۔ اور اگر عمل کا مادہ نہ ہو۔ اور انسان یونہی پڑا پڑا کتابی علم حاصل کرتا چلا جائے۔ تو اس کے اندر سے بے حسی کی سڑاند آنے لگتی ہے۔ اس لئے عمل ضروری ہے۔ لیکن عمل بھی بغیر علم کے بہت دور نہیں لیجا سکتا۔ اگر علم سے انسان کی گیان چکشو نہ کھل جائیں۔ تو خالی عمل اندھے گڑھے میں گرا دیتا ہے۔ انسان مشین بن جاتا ہے۔ اس کے چہرہ پر علم کا نور نہیں ہوتا وہ ایک متحرک تصویر بن جاتا ہے۔ وہ ایسی گاڑی کے مشابہ ہوتا ہے۔ جس کا کوئی منزل مقصود ہی نہیں جس نے کہیں ٹھہرنا ہی نہیں۔ جیسے صرف سونے کی گھنٹی ہی آگاہ کرتی ہے۔ اور کہتی ہے "اے مسافر کھڑا ہو..." کی مکھی کی مانند صرف کرم کرنے کے لئے ہی نہیں۔ گیان صرف گیان کا آنند بھی لینا چاہیے تھا۔ روحانی کیف و سرور بھی تیرا حق تھا۔ شانتی اور سہجنا بھی تیرے لئے ہی تھا۔ لہٰذا علم اور عمل دونوں کی ہم آہنگی ہی انسان کے جیون کے اندر مٹھاس لاتی ہے اور اس کی زندگی کو کامیاب بناتی ہے۔ اسے پاپ کرموں سے بچاتی ہے۔ اس کے قوائے اعضاء کو تقویت دیتی ہے۔ اس کے دل اور دماغ دونوں میں یکجہتی پیدا کرتی ہے۔ اس کے جسم کو مفید آلۂ کار بناتی ہے۔

حضرت جیمنی سرشار نے علم و عمل کے موضوع پر کیا ہی خوب کہا ہے ؎
لازم ہے ساتھ ساتھ چلیں علم اور عمل
بیکار ہے جو علم عمل کے بغیر ہے

اب تو سرت سنبھال

از: شری ہنسیشی علاوَل پوری

بیتی آدھی تھوڑی باقی
آلس ندرا چھوڑ، توڑ دے
نشچل ہے بچھتانا پھر جب
ابھی یہ پربھو کا سمرن کر لے
بال بال تو رِنی ہے تیرا
کیسے اُترے گا رن تیرا
ایش کے رن سے جو تو چاہے
بک جا اس کے ہاتھ ہنسیشی
ایش نام سے جھولی بھر کر

اب تو سرت سنبھال
موہ مایا کا جال
سر پر ہوگا کال
کل پر اسے نہ ڈال
لیکن تو کنگال
دیکھے کٹھن محال
مکتی ہو تت کال
یہ اوسر نہ ٹال

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگیراج کرشن کا سچا رُوپ اور اُن کے آدیش

کیا وہ اوتار تھے؟ گیتا میں شری کرشن دوارا اوتار واد کا کھنڈن۔

پربھو ہر دہ بھون ہیں

ईश्वरः सर्व भूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति ॥ भ्रामयन्सर्व भूतानि यन्त्रारूढानि मायया ॥ गी० १८, ६१
तमेव शरणं गच्छ सर्वभावेन भारत। तत्प्रसादात्परां शांतिं स्थानं प्राप्स्यसि शाश्वतम् ॥ ६२

ارتھ:- ہے ارجن! ایشور کی کلا ہر جیو پڑھتے ہوئے سب تتوں کو اپنی شکتی سے گھماتا ہُوا بھگوان سب پرانیوں کے ہردے استھان میں رہتا ہے۔ ہے بھارت سنتان! سب بھاوناؤں سے اُس کی ہی شرن جاؤ۔ اُس کی کرپا سے اُت کرشٹ شانتی رُوپ نتیہ استھان کو پراپت کروگے۔

پربھو کا وراٹ سروپ

सर्वतः पाणिपादं तत्सर्वतोऽक्षिशिरोमुखम् ॥ सर्वतः श्रुतिमल्लोके सर्वमावृत्य तिष्ठति ॥ गी० १३, १३

اُس کے سب طرف ہاتھ پیر۔ سب طرف آنکھ سر اور مُکھ سب طرف کان اور سنسار میں سب کو ویاپت کر کے ٹھہرا ہُوا ہے۔ ارتھات اُس کے پیروں، ہاتھوں، آنکھ، سر، مُنہ اور کانوں سے ہونے والے کام سب جگہ اُس کی ویاپک شکتی سے اپنے آپ ہوتے ہیں۔

پربھو سب اندریوں سے رہت

सर्वेन्द्रियगुणाभासं सर्वेन्द्रियविवर्जितम् ॥ असक्तं सर्वभृच्चैव निर्गुणं गुणभोक्तृ च ॥ गी० १३, १४

وہ سب اندریوں کی جھلک سے یُکت اور سب اندریوں سے رہت ہے۔ اسنگ اور سب کے دھارن کرنیوالا گنوں سے رہت اور گنوں کا پالن کرنے والا۔ اُن کو کاریہ کے انوکول کرنیوالا۔ اندریوں کے نہ ہوتے ہوئے ایسی شکتیوں کا مالک ہے۔ جن سے اندریوں جیسے کام کرتا ہے۔ نرگن ہوتا ہُوا گنوں کا سنچالن کرتا ہے۔ سب جگہ پہنچا ہُوا ہے پرنتو اچل ہے۔

बहिरन्तश्च भूतानामचरं चरमेव च ॥ सूक्ष्मत्वात्तदविज्ञेयं दूरस्थं चान्तिके च तत् ॥ १३, १५

وہ پربھو بھوتوں کے اندر اور باہر بھی ہے۔ گتی سے رہت اور سب کو گتی دینے والا ہے۔ وہ سوکھشم ہونے سے گیان سے گمیہ نہیں۔ وہ سرو ویاپک ہونے سے دُور و نزدیک بھی ہے۔ اننیہ بھگتی سے ملتا ہے۔

पुरुषः स परः पार्थ भक्त्या लभ्यस्त्वनन्यया ॥ यस्यान्तःस्थानि भूतानि येन सर्वमिदं ततम् ॥ ८-२२

ہے پرتھا پُتر! وہ اننیہ (اسادھارن) بھگتی سے پراپت ہونے والا پرم پُرش "بھگوان" ہے۔ سارے پرانی جس کے اندر سمفت ہیں۔ جس نے یہ سب سنسار رچا ہے۔ سروتّم نام اوم ہے۔ سب کام اسی نام اُچارن سے کرنے چاہئیں۔

तस्मादोमित्युदाहृत्य यज्ञदानतपःक्रियाः ॥ प्रवर्तन्ते विधानोक्ताः सततं ब्रह्मवादिनाम् ॥ १७-२४

اس کارن اونکار کا اُچارن کر کے برہم وادی پُرش شاستروکت وید وکت یگیہ دان اور تپ رُوپ کرم کرنے میں پرورت رہتا ہے۔

چنچل من کو کہاں قائم کرے؟ (استھر کرے)

यतो यतो निश्चरति मनश्चञ्चलमस्थिरम् ॥ ततस्ततो नियम्यैतदात्मन्येव वशं नयेत् ॥ ६-२६)
समं कायशिरोग्रीवं धारयन्नचलं स्थिरः ॥ संप्रेक्ष्य नासिकाग्रं स्वं दिशश्चानवलोकयन् ॥ ६-१३)
स्पर्शान्कृत्वा बहिर्बाह्यांश्चक्षुश्चैवान्तरे भ्रुवोः ॥ प्राणापानौ समौ कृत्वा नासाभ्यन्तरचारिणौ ॥ ५-२७

سو بھاو ہی سے چنچل اور استھر یہ من جدھر جدھر کو موڑے اُسی اُسی طرف سے روک کر آتما میں استھر کرے۔ (۶-۲۶) شریر۔ مستک اور گردن کو استھر نشچل سیدھا کر کے چاروں طرف سے نہ دیکھتا ہُوا اپنے ناسکا کے اگر بھاگ میں درشٹی لگا کر (۶-۱۳) باہر کے شبد سپرش آدی وشے جو وشیہ ہیں۔ اُن کو باہر کر کے اور جو آنکھوں کے اُوپر رہ جاتی ہے۔ اُن کے مدھیہ میں نیتروں کی درشٹی کا نرودھ کر کے جو پران اور اپان وایو ناسکا کے بھیتر گتی کرتی ہے۔ اُس کو سم کر کے پرانایام کرے۔ (۵-۲۷)

نوٹ:- نہ مورتی نہ مورتی پوجا۔ نہ مورتی کے لئے سامان کی ضرورت ہے۔ بلکہ کرشن جی کہتے ہیں۔ کہ نہ ہلو جاؤ نہ ادھر اُدھر دیکھو۔ شبد آدی سب دُور کرو۔

سریشٹھ پُرشوں کا جیون پرمان رُوپ بن جاتا ہے:۔

यद्यदाचरति श्रेष्ठस्तत्तदेवेतरो जनः ॥ स यत्प्रमाणं कुरुते लोकस्तदनुवर्तते ॥ गी० ३-२१

جن جن کاموں کو شریشٹھ پُرش کرتے ہیں۔ اور پُرش بھی اُنہیں کرموں کا آچرن کرتے ہیں۔ مہان پُرش جس جس کو شریشٹھ مانتے ہیں۔ اور پُرش بھی اُسی کو شریشٹھ مانتے ہیں۔ دیکھو شری کرشن جی مریادا پرشوتّم ہوئے۔ کیا کبھی ایک سے ادھک استری سے بیاہ کر سکتے تھے؟ کبھی نہیں۔ مگر پُرانوں میں ۱۶۱۰۸ رانی اور ایک ایک کے دس دس پُتر لکھ دیا ہے۔ ہاں اب آریہ سماج کے بھئے سے یہ کہنے لگ گئے ہیں۔ کہ یہ ان کی داسی تھیں۔ ان سے بیاہ نہیں ہُوا تھا۔ اتیادی۔

شری کرشن جی کے انیک جنم۔ ۲۴ یا ۱۰ نہیں:۔

बहूनि मे व्यतीतानि जन्मानि तव चार्जुन ॥ तान्यहं वेद सर्वाणि न त्वं वेत्थ परंतप ॥ ४-५

ہے ارجن! تیرے اور ہمارے بہت سے جنم ہو چکے ہیں۔ ہے ارجن! اُن سب کو میں (یوگی ہونے سے) تو جانتا ہُوں۔ پرنتو تم نہیں جانتے۔

ہمالیہ پربت پر جا کر پتنی کے لئے برہمچریہ پُوروک تپ کرنا۔

ब्रह्मचर्यं महद्घोरं चीर्त्वा द्वादशवार्षिकम् ॥ हिमवत्पार्श्वमभ्येत्य यो मया तपसार्जितः ॥ समानव्रतचारिण्यां रुक्मिण्यां योऽन्वजायत ॥ सनत्कुमारस्तेजस्वी प्रद्युम्नो नाम वै सुतः ॥ सौप्तिक पर्व अ० १२ श्लो० ३०, ३१ ॥

میں (کرشن جی) نے ہمالیہ کی گپھا میں استھت ہو کر بارہ ورش بڑے گھور برہمچریہ کو کر کے تپ کے دوارا جس کو پراپت کیا۔ اور جو سدرش برت کرنے والی رُکمنی میں اُتپن ہُوا تیجسوی سنت کمار یہ پردیومن نام میرا پُتر ہے۔ اتیادی۔ مہابھارت نول کشور پریس لکھنؤ میں چھپا دسمبر ۱۹۰۸ء صفحہ نو دو۔

شری کرشن جی آریہ شبد کا پریوگ کرتے تھے۔ نہ کہ ہندو کا:۔

कुतस्त्वा कश्मलमिदं विषमे समुपस्थितम् ॥ अनार्यजुष्टमस्वर्ग्यमकीर्तिकरमर्जुन ॥ गी० २-२

شری کرشن جی "آریہ" شبد کا پریوگ کرتے ہیں۔ نہ کہ "جے سیتا رام" "جے رادھے شیام" کا:۔

शिवेन पाण्डवान् ध्याहि नमस्ते भरतर्षभ।

شری کرشن جی نے دھرت راشٹر کو نمستے کیا۔ (مہابھارت شلیہ پرب ادھیائے ۶۳ شلوک ۵۱)

شری کرشن جی کی سندھیا ہون میں پرپتی

अवतीर्य रथात्तूर्णं कृत्वा शौचं यथाविधि। रथमोचनमादिश्य सन्ध्यामुपविवेश ह
महा० भा० उद्योग पर्व ८३-२१

نوٹ:- ورت کرم پر جاتے ہوئے راستے میں سانجھ ہوئی۔ سندھیا کے لئے رُک گئے تھے۔ ایسے ہی ہستناپور میں پراتہ کال سبھا میں جانے سے پہلے سندھیا تتھا اگنی ہوتر کیا۔

BAWA PARDUMAN SINGH & SONS

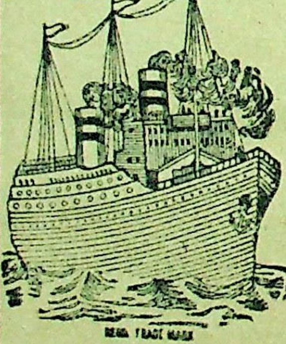

اپنی۔ اپنے گھر اور اپنے ملک کی شان کو دو بالا کرنے کیلئے

ہمیشہ اصلی جہاز مارکہ کپڑے استعمال کریں

باوا پردُمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچہائے:- بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ۔

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شری کرشن رشی دیانند کی درشٹی میں

از:- مہاشہ گورپرشاد جی آریہ سیوک علاول پور

رشی دیانند ستیارتھ پرکاش سملاس ۱۱ میں لکھتے ہیں۔ دیکھو شری کرشن جی کا اتہاس مہابھارت میں اتی اُتم ہے۔ اُس کا گن کرم اور سوبھاؤ اور چرتر آپت پرشوں کے سدرش ہے جس میں کوئی ادھرم کا آچرن شری کرشن کے جنم سے مرن پریینت بُرا کام کچھ بھی کیا ہو۔ ایسا نہیں لکھا۔ اور اس بھاگوت والے نے انوچت من مانے دوش لگائے ہیں۔ انیادی۔ مہرشی دیانند گیتا کے پرسدھ شلوک :- यदा यदा हि धर्मस्य کا بھاؤ غلط سمجھتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش سملاس ۷ میں ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ شری کرشن دھرماتما اور دھرم کی رکشا کرنا چاہتے تھے۔ ہر یگ میں جنم لیکر سرشٹھوں کی رکشا اور دشٹوں کا ناش کروں تو کچھ دوش نہیں۔ کیونکہ ہر اُپکار کے لئے

- परोपकाराय सतां विभूतयः -

ستپرشوں کا تن من دھن ہوتا ہے۔ اس سے شری کرشن جی ایشور نہیں ہو سکتے۔ گویا کہ کرشن جی دھرماتما ستپرش ہیں۔

سوال اپرشن، اُوپر کا سارا لیکھ پڑھنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ شری کرشن جی مہاراج یوگیشور مہاں پُرش ہریاد اپرشوتم پربھو بھگت مہان یودھا۔ نیتی وان انیادی تھے۔ مگر ایشور اوتار نہیں تھے۔ تو کیا گیتا میں جو بہت سے شلوک ایسے بھی آئے ہیں۔ جن میں صاف لکھا ہے۔ کہ میں ہی سب کچھ ہوں۔ ایک ہی پُستک میں یہ ایک دُوسرے کے (متضاد) خلاف کیوں لکھا گیا ہے؟ (۲) شری کرشن جی نے وراٹ رُوپ دکھایا۔ گوردھن پربت اُٹھایا وغیرہ وغیرہ کرم کئے جو کہ ایک منشیہ کی کرنی سے باہر ہیں۔ تو کیا وُہ ایشور نہیں؟

اُتر :- یہ بھوکی ویدیا بانی ورشی منی یوگی تو کیا؟ کوئی سادھارن منشیہ بھی اپنی لیکھنی سے ایک دُوسرے کے ورودھی دونوں سدھانتوں کو ستیہ ثابت نہیں کرے گا۔ یعنی اندھیرے کو روشنی اور روشنی کو اندھیرا نہیں کہہ سکتا۔ سو ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ کبھی تو کرشن جی اپنے سے جُدا ہستی کو ایشور مانیں۔ کبھی اپنے آپ کو ہی ایشور سدھ کریں۔ ہاں ممکن ہے۔ شری کرشن جی کا گیتا رُوپی اُپدیش یُدھ کے موقع پر اتنا لمبا نہ ہُوا ہو۔ جتنا کہ اب ملتا ہے۔ ہماری ہر ایک دھارمک پُستک میں ملاوٹ ہے۔ (۲) شری کرشن جی کا جو وراٹ رُوپ کا ورنن ہے۔ وُہ شری کرشن جی نے بھگوان کے وراٹ رُوپ کا اُپدیش کیا ہے۔ جیسے کہ اُوپر ایک شلوک لکھا گیا ہے۔

گوردھن پربت انیادی کی باتیں بھی ستیہ نہیں ہیں۔ ہاں ایسے ہو سکتا ہے۔ کہ ورنہ نہیں ہوتی تھی۔ کھُلا میدان اچھا پہاڑ دیکھ کر وہاں بھاری یگیہ کیا ہو جس سے خوب بارش ہوئی۔ انیادی۔ پرانوں میں ہونے والی اور نہ ہونے والی بات پر کوئی وچار ہی نہیں کیا۔ مثلاً استریوں سے برکش پربت۔ پشو پکشی کی اُتپتی وغیرہ وغیرہ۔ (شو پران سرشٹی کھنڈ ادھیائے ۱۶)

انیکوں ایسے پرمان دیئے جا سکتے ہیں۔ آپ خود پرانوں کو پڑھیں۔ تو پتہ لگ جاوے۔ پورانک نقطہ نگاہ (درشٹی) سے جیسے کرشن جی نے یہ کرم کئے ہیں۔ ویسے ہی اور پرشوں نے بھی کئے تو کیا یہ سب پُرش ایشور کے اوتار تھے؟ سو کچھ اُداہرن یہاں دیتے ہیں۔ دھیچی رشی نے وشنو جی کو دبیہ درشٹی دی۔ اور اپنے اندر وراٹ رُوپ دکھایا۔ شو پران سنی کھنڈ ادھیائے ۳۹۔ شلوک ۳۵ سے ۴۷۔ وُہ صس راکشس وراٹ رُوپ کو ہی نگل گیا۔ یُدھ کھنڈ ادھیائے ۴۶ شلوک ۱۳۔ راجہ وشنیت پربت کو اُٹھا سکتے تھے۔ مہابھارت ادھیائے ۶۸ آدی پرب۔ شلوک ۱۱ سے ۱۵۔ سوبھری رشی اپنی پچاس استریوں کو ایسے معلوم ہوتے تھے۔ جیسے شری کرشن جی سب گوپیوں کے پاس اُتنے ہی رُوپ بنا کر رہتے تھے۔ وشنو پران انش ۴۔ ادھیائے ۲۔ راجہ ششیش بندھو کی ایک لاکھ رانیاں اور دس لاکھ پُتر۔ مہابھارت شانتی پرب ادھیائے ۲۹۔ شلوک ۵ و ۶۔ راون نے شو جی کا کیلاش ہلایا شو جی کو پتہ ہی نہیں لگا۔ پاربتی سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کس نے ہلایا۔ شو پران۔ یُدھ کھنڈ ادھیائے ۱۵۔ شلوک ۵۳ سے ۵۵ کوٹی رودر سنگھتا ادھیائے ۳۱۔ شلوک ۱۲۔ وادھیائے ۲۸۔ جلندھر راکشس نے پہاڑ اُکھاڑ کر سمندر میں پھینک دیا۔ یُدھ کھنڈ۔ شلوک ۵۵۔ راجہ شانتنو اپنے ہاتھوں سے کسی بُوڑھے کو چھو دیتے وُہ نوجوان بن جاتا۔ اُن کے سپرش سے جیووں کو پرم شانتی ملتی تھی۔ اس لئے اُن کا نام شانتنو پڑا۔ وشنو پران انش ۴ ادھیائے ۲۰ — انیادی

ذرا وچاریں! کیا یہ باتیں ستیہ ہو سکتی ہیں؟ جب سے ایک ایشور کو چھوڑ۔ انیک ایشوروں کی پوجا — پوجا ودھی غلط چل پڑی۔ تب سے ہی بھارت غارت ہوتا جا رہا ہے۔ سوامی جی ستیارتھ پرکاش میں لکھتے ہیں۔ ساتویں سملاس میں — "جو کیول بھانڈ کی طرح ستتی بھجن کیرتن کرتا جاتا ہے۔ اپنے چرتر نہیں سُدھارتا۔ اُس کی ستتی کرنا ویرتھ ہے"۔ سوچنا یہ ہے۔ کہ ستتی پربھو کی کریں۔ یا منشوں کی!

پرشن :- مانا کہ یوگیراج کرشن مہاپُرش تھے۔ مہاپرشوں کی پوجا یہی ہے۔ کہ اُن کے جیون سے اپنا جیون بنایا جاوے۔ مگر کوئی عقلی دلائل بھی ہونی چاہئیں۔ جن سے یہ سدھ ہو۔ کہ ایشور اوتار نہیں لیتا۔

اُتر :- آپ ستیارتھ پرکاش پڑھا کریں۔ وہاں سب بھرم مٹ گئے ہیں۔ اوتار کے متعلق وہاں لکھا ہے۔ پڑھو ساتواں سملاس "یہ ٹھیک جو جنما ہے۔ وُہ اوشیہ مرتیو کو پراپت ہوگا۔ جو ایشور اوتار شریر دھارن کئے بنا جگت کی اُتپتی ستھتی پرلے کرتا ہے۔ اُس کے سامنے کنس اور راون آدی ایک کیڑی کے سمان بھی نہیں۔ وُہ سرو دیاپک ہونے سے کنس راون آدی کے شریروں میں بھی پری پورن ہو رہا ہے۔ جب چاہے اُسی سمے مرم چھید ن کر ناش کر سکتا ہے۔ بھلا اس اننت گن کرم سوبھاو والے پرماتما کو ایک کھشدر (معمولی) جیو کے مارنے کے لئے جنم مرن یکت کہنے والے کو مُورکھ پن سے انیہ کچھ وشیش اُپما مل سکتی ہے؟

جو کہو کہ بھگت جنوں کے اُدھار کے لئے جنم لیتا ہے۔ تو بھی ستیہ نہیں۔ کیونکہ جو بھگت ایشور کی آگیا انوکول چلتے ہیں۔ اُن کے اُدھار کرنے کا ایسے ہی پُورا سامرتھ ایشور میں ہے۔ کیا ایشور کے پرتھوی، سُورج، چندر آدی جگت کو بنانے دھارن (پالن) اور پرلے کرنے رُوپ کرموں کے کنس راون آدی کا بدھ اور گوردھن پربت کا اُٹھانا کوئی بڑے کام ہیں"۔ انیادی جو کہو۔ کہ منش لیلا دکھانے کے لئے تو کیا یہ نیلا جو رچی ہوئی ہے منش لیلا کوئی اس سے بڑی ہے؟ جیسے آکاش کہیں جانا نہ آنا نہ بند ہوتا ہے۔ ایسے ہی ایشور ہے۔

اُس کا آنا جانا وہاں ہو۔ جہاں وُہ نہ ہو۔ وُہ تو پہلے ہی سب جگہ ویاپک ہے۔ جنم کے لئے وید گیان دیا۔ پاپی اور بھگتوں کے کرموں کا پھل دیتا ہے۔ پرماتما سرو ویاپک ونرا کار ہونا ہُوا جس گربھ میں آ پہلے ہی ویاپک ہے۔ پھر دُوسری بار آ لگا کے کیا معنی؟ پرماتما اب بھی تو سنسار کے سبھی کام کر ہی رہا ہے۔ اب کہاں کر دھار کر بیٹھا ہے؟ بھائی! پربھو کا یا بجلی نہیں کہ کہیں کم کہیں زیادہ۔ خود چل ہی نہیں سکتی۔ کوئی دُوسرا جلاوے تو جلے۔ آگ تو ہے ہی ساکار۔ پڑھیں آنند ادھیائے ۲ برہمن ۳۔ کیا مچھ کچھ منش لیتا ہے؟ وُہ نرویکاری ہے۔ جو کہ ہانفی تک کی آپ پالنا کر رہا ہے تو اوتار ہونے کی کیا ضرورت؟ یہ مچھ کچھ نرسنگھ ادھیائے ست یُگ میں ہوئے۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے۔ تب تب اوتار ہوتا ہے۔ ست یُگ میں زیادہ اوتار کم ترینا میں۔ اس سے کم دواپر میں۔ کلیگ میں ابھی ایک بھی نہیں۔ جبکہ کلیگ میں قتل ہوتی ہیں۔ بھارت پرادھین ہے۔ کیا اس سے یہ ثابت نہ ہُوا۔ کہ کلیگ کی نسبت ست یُگ میں ادھک پاپ ہوتے تھے؟ کیا اس سے آپ کے ایسے شلوکوں کی کیا ہستی رہی؟ کیوں نہ وُہ ارتھ مانے جاویں۔ جو رشی دیانند نے کئے ہیں۔

ایشور جیو نہیں ہے۔ جیو تو اپنے کرم پھل بھگتنے کے لئے شریر دھارن کرتا ہے۔ پرماتما کو کرم پھل بھگتنے والا نہ بناؤ۔ جیسے کہ وید میں لکھا ہے۔ کہ بھر گو رشی کے شاپ کے کارن ایشور کو شریر دھارن کرنے پڑے۔ وہ کو تو سرو ویاپک و سرو شکتی سمپن ہونے کی وجہ سے شریر دھارن کرنا پڑتا ہے؟ لیکن آپ پربھو کو ایشور اوتار بنا کر سرو شکتیمان کی شکتی کو گھٹاتے ہیں۔ کیا نراکار کو فوج (سینا) ہتھیار وغیرہ کی ضرورت ہے؟ بنا اوتار کے کیسی سادھن کی ضرورت نہیں۔ ایسے نیک دلائل سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ کرشن جی مہاراج ایشور اوتار نہیں تھے۔ بلکہ خود ایشور بھگت تھے۔ ان کا قول کرتے ہوئے ایک جھنڈے تلے ہی بیٹھ کا کلیان ہوگا۔

پرشن (۴) کوئی وید کا پرمان؟ اُتر! اب لیکھ لمبا ہو گیا ہے۔ صرف ایک پرمان دے کر اسے ختم کرتے ہیں۔ باقی پھر کبھی موقع ملا تو دیکھا جاوے گا۔

یجر وید ادھیائے ۴۰ (باقی صفحہ ۸ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم
ہفتہ وار پرکاش لاہور
۱۷ اگست ۱۹۴۱ء مطابق ۲ بھادوں سمت ۱۹۹۸ بکرمی
جلد ۴۳ | دیانند ابد ۱۱۷ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۳۳

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام ۸

پچھلے مضامین میں میں بتا چکا ہوں۔ کہ پرچار کے متعلق جتنے بھی تجربے کئے گئے۔ کم و بیش سب ناکام رہے۔ اس لئے جو پرتھا پہلے دن چلائی گئی تھی۔ وہ اس وقت تک قایم ہے۔ وہ پرتھا بھی بطور خود کوئی زیادہ کامیاب نہیں۔ اور کسی وقت بھی تو اب نہیں۔ لیکن اس کا کوئی نعم البدل اس وقت تک نہیں سوجھا۔ پرچار کا کام زیادہ تر ونتینک اپدیشک کرتے ہیں۔ اور ان کا کام زیادہ تر وارشک اُتسووں تک محدود ہے۔ انہیں بہت کم موقعہ ملتا ہے۔ کہ نئی جگہوں میں پرچار کے لئے جائیں۔ ونتینک اُپدیشکوں کا معیار ویسے بھی پہلے سے کم ہو رہا ہے۔ آریہ سماج کے پہلے دنوں میں جن مہانو بھاوں نے آریہ سماج کی سیوا اپنے ذمہ لی۔ انہوں نے اپنا نرواہ آریہ سماج سے لیا۔ لیکن چونکہ انہوں نے یہ کام زیادہ تر آریہ سماج کی سیوا کے بھاؤ سے گرہن کیا تھا۔ اس لئے ان کی آریہ سماج میں مان پرتشٹھا بہت تھی۔ دھرم ویر پنڈت لیکھرام جی کے میں نے درشن نہیں کئے۔ لیکن ان کے متعلق میں نے سُنا ہے۔ کہ وہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اس وقت کے پردھان مہاتما منشی رام کو بھی ڈانٹ بتا دیا کرتے تھے۔ اور وہ سُن لیتے تھے۔ پنڈت پورنانند جی سبھا کے ایک مانیہ اُپدیشک تھے۔ اور ان کی آریہ سماج میں بڑی عزت تھی۔ اب تو یہ حالت ہے۔ کہ اگر کوئی اُپدیشک یہ سمجھتا ہے۔ کہ جتنی عزت اس کی ہونی چاہیئے۔ نہیں ہوتی۔ تو وہ کوئی نہ کوئی انسٹی ٹیوشن قایم کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ وہ آنریری بھی کہلا سکے۔ اور اپنی ضرورت بھی پوری کر سکے۔ وہ آریہ سماج سے لینا تو ہے لیکن اپنے نام پر نہیں۔ بلکہ انسٹی ٹیوشن کے نام پر۔ آریہ سماج کے اتہاس میں ایک وقت ایسا آیا تھا۔ جبکہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی زبردست کارروائی سے فیس خور اُپدیشکوں کا بیج ناش ہو گیا تھا۔ لیکن اب چونکہ سبھا کا دھیان اس طرف نہیں۔ اس لئے پھر کئی فیس خور پیدا ہو گئے ہیں۔

سارانش یہ کہ جو پرتھا شروع میں چلی تھی۔ وہی اس وقت تک جاری ہے۔ اور میرے خیال میں جاری رہے گی۔ جب تک کہ آریہ پُرش ایک خاص عمر کے بعد آریہ سماج کی سیوا کا برت دھارن نہ کرنے لگیں۔ اگر ورن آشرم مریادا پرچلت ہو سکے۔ تو آریہ سماج کی ساری مُشکل دور ہو جائے۔ بان پرستھی بھی پیدا ہونے لگیں اور سنیاسی بھی۔ اس صورت میں آریہ سماج کو ونتینک اُپدیشکوں کی چنداں ضرورت نہ رہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں۔ اور اتہاس اس کی ساکشی دیتا ہے۔ کہ جو انسٹی ٹیوشن ایک دفعہ مر جائے اس کی آتما نو زندہ ہو سکتی ہے۔ اس کا شریر نہیں۔ ایسی حالت میں جبکہ آریوں کا اپنا راجیہ نہیں۔ اور ان کے ہاتھ میں یہ شکتی نہیں کہ وہ اپنی کسی ویوستھا کو کسی سے منوا سکیں۔ ورن ویوستھا سپرٹ کے لحاظ سے تو پھر جیوت ہو سکتی ہے۔ اور اس وقت بھی سنسار بھر میں پرچلت ہے۔ شریر کے لحاظ سے نہیں۔ اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ورن ویوستھا پوری تفصیل کے ساتھ از سر نو رایج ہو سکتی ہے۔ انہیں میں اس تجربہ کے لئے ہر ممکن مدد دینے کو تو تیار ہوں۔ لیکن مجھے ان سے اتفاق نہیں۔ ہم نے گورو کل قایم کئے۔ تو ورن ویوستھا کی مریادا کو از سر نو پرچلت کرنے کے لئے۔ لیکن ہم نے دیکھا۔ کہ مروجہ قانون کی بندشوں نے ہمیں کچھ کرنے نہ دیا۔ یہاں تک کہ ہم اس بات پر مجبور ہو گئے۔ کہ حکومت وقت سے آریہ وواہ ایکٹ پاس کروائیں۔ تاکہ آریہ لوگ ورتمان ذات پات کو توڑ کر رشتہ ناطہ کریں۔ تاکہ ان کی سنتان ناجایز نہ سمجھی جائے۔ اب تو صرف یہ ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ لوگ عملی طور پر بان پرستھ اختیار کریں۔ اور وہ شاستر کے ارتھوں میں بان پرستھی نہ بن سکیں یا نہ بننا چاہیں۔ تو اس لحاظ سے شاستر کی آگیا کا پالن کریں۔ کہ وہ ایک خاص عمر کے بعد اپنا سمیہ اور اپنی شکتی سماج کی سیوا میں لگائیں۔ سنیاس کے متعلق میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ شاستر انوسار ہر ایک کے لئے بان پرستھ تو لینا آوشیک ہے۔ سنیاس نہیں۔ سنیاس لینے کے وہی لوگ ادھیکاری ہیں۔ جنہیں اپنے آتما کی طرف سے آدیش ہو۔ لیکن اگر ایسی فضا پیدا ہو جائے۔ کہ آریہ لوگ گرہستھ کے بعد بان پرستھ میں پرویش کرنے لگیں۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ سنیاس لینے والے بھی زیادہ ہوتے جاویں۔ جس طرح آریہ سماج کے دوسرے وبھاگوں میں پرتشٹھت کام کرنے والوں کی کمی ہو رہی ہے۔ اسی طرح اچھے سنیاسیوں کی تعداد بھی کم ہو رہی ہے۔ سوامی اچیوتانند

....

جی برسوں سے بیمار ہیں۔ اب وہ کسی کام کے یوگیہ نہیں۔ سوامی سرودانند جی سرگباش ہو گئے۔ سوامی ستیانند جی کی یوگیتا اور انوبھو سے ہم خود لابھ اُٹھانا نہیں چاہتے۔ باقی تھوڑے سے سنیاسی رہ گئے ہیں۔ مہاتما نارائن سوامی جی کا سایہ ہمارے سروں پر برسوں رہے۔ لیکن ان کی عمر بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ اور شریر بھی شتھل ہو رہا ہے۔ اب وہ کام کر سکتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں جب انہیں زیادہ کشٹ اُٹھانا نہ پڑے۔ سنیاسیوں کی پُرانی شرینی میں سوامی سوتنترانند جی ہیں۔ ان کا سواستھ اچھا ہے۔ اور وہ کام بھی خوب کرتے ہیں۔ کچھ نئے سنیاسی بھی سماج میں آئے ہیں۔ لیکن ان کی تعداد بہت زیادہ نہیں۔ نوجوان سنیاسیوں میں جو آریہ سماج کی دن رات سیوا کرتے رہتے ہیں۔ میں سوامی ویدانند جی اور سوامی کیولانند جی کا نام لوں گا۔ میرا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اعلےٰ پایہ کے سنیاسی بھی تیار نہیں ہو رہے۔ اور جس وقت موجودہ سنیاسی ختم ہو گئے۔ آریہ سماج میں ان کا حلقہ بھی ویسا ہی خالی نظر آئے گا۔ جیسا کہ غیر سنیاسیوں کا نظر آرہا ہے۔ سوامی سوتنترانند جی کچھ ورشوں سے ایک دیانند مٹھ قایم کرنیکی فکر میں تھے۔ اس کے لئے انہوں نے دس ہزار کے قریب روپیہ بھی جمع کیا۔ خیال یہ تھا کہ امرتسر جیسے بڑے شہر میں مٹھ قایم کیا جائے۔ جہاں نہ صرف یہ کہ موجودہ سنیاسی جب کبھی وشرام کرنا چاہیں۔ تو آکر رہیں۔ بلکہ نئے سنیاسی بنانیکا بھی کوئی پربندھ کیا جائے۔ اس کے لئے امرتسر میں جگہ بھی خرید لی گئی۔ لیکن وہ جگہ گورنمنٹ نے لے لی۔ اور وہاں مٹھ نہ بن سکا۔ اسی عرصہ میں سوامی جی نے دینا نگر میں مٹھ چلا دیا۔ کسی وقت میری یہ رائے تھی۔ کہ مٹھ امرتسر میں ہو۔ اور وسیع پیمانہ پر ہو لیکن اب میری سمتی یہ ہے۔ کہ دینا نگر میں ہی اچھا ہے۔ اور اسکی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ مجھے ایسے سنیاسی زیادہ نظر نہیں آتے۔ جو مٹھ میں رہ کر اس کا نام روشن کر سکیں۔ دینا نگر میں ہونے ہوئے دیانند مٹھ بہت کام کر سکتا ہے۔ اور کر رہا ہے۔ وہاں ایک اوشدھالیہ جاری کر دیا گیا ہے۔ جس سے سینکڑوں لوگ مستفید ہوتے ہیں۔ اردگرد کے علاقہ میں پرچار کے کام میں بھی یہ مٹھ بہت حصہ لیتا ہے۔ اس کے باوجود اس کا بوجھ آریہ سماج پر بہت کم ہے۔ دو چار کٹیائیں بن چکی ہیں۔ ضرورت کے مطابق اور بھی بن جائینگی۔ وہاں کا آریہ سماج ایک جیون جاگرت آریہ سماج ہے۔ وہاں کے سبھاسد بڑے اُتساہی ہیں۔ اس لئے مٹھ کو کوئی چنتا نہیں۔ پچھلے دنوں دینا نگر کے اُتساہی سبھاسدوں نے اپنے اُتساہ اور آریہ سماج سے پریم کا ثبوت دیا۔ جب انہوں نے ہمارے بھائی ماسٹر آتما رام جی بان پرستھی کی جو رگن اوستھا میں وہاں پہنچے تھے۔ سیوا میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور جب ان کا پران انت ہو گیا۔ تو انہوں نے ان کے انتیشٹھی سنسکار میں ایسی ہی شردھا دکھلائی۔ جیسی کہ وہ اپنے کسی رشتہ دار کی حالت میں دکھلاتے۔

تمام حالات پر غور کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اس وقت اتنا سوال پروگرام کا نہیں۔ جتنا کہ پروگرام کو چلانے والوں کا۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ کوئی اُگر اور اتساہ ورد ھک پروگرام ہو۔ تو اسے چلانیوالے بھی نکل آئیں۔ جیسا کہ ستیہ گرہ کی حالت میں ہم نے دیکھا۔ لیکن وہ ایک استثنا ہے۔ اور ایسا استثنا جس سے کوئی قاعدہ سدھ نہیں ہوتا۔ اصلی بات یہی ہے۔ کہ اگر اتساہی کام کرنیوالے ہوں۔ تو ہر ایک پروگرام سپھل اور منورنجک بنایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم نے منڈلوں کا تجربہ کیا ہے۔ لیکن چونکہ ہمکو ایسے اپدیشک نہ ملے۔ جو منڈلوں میں رہ کر اپنے پروگرام کو سپھل بنا سکتے۔ اس لئے وہ تجربہ اسپھل رہا۔ آریہ سماج میں اچھے سیوکوں کی کمی ہے۔ پھر بھی میں چند ایک تجاویز آریہ پرشوں کے غور کے لئے پیش کرتا ہوں۔ ایک تجویز یہ ہے۔ کہ ایکدن کے جلسوں کا تجربہ کیا جائے۔ ان دنوں پرتھا یہ ہے۔ کہ شنکروار کی شام کو نگر کیرتن ہوتا ہے۔ اور سنیچروار اتوار کو جلسہ۔ جہاں جلسہ سنیچر

اتوار کو نہ ہو۔ وہاں کوئی اور تین دن لے لئے جاتے ہیں۔ میں اس پر تھا کو بدلنا نہیں چاہتا۔ بلکہ یہ چاہتا ہوں۔ کہ چھوٹے چھوٹے دیہات اور قصبوں میں ایکدن جلسے کئے جاویں۔ جہاں انتظام ہو سکتا ہو۔ وہاں تو پہلے دن شام کو نگر کیرتن اور دوسرے دن جلسہ کیا جائے۔ لیکن جہاں انتظام نہ ہو سکے۔ وہاں بارہ بجے قبل دوپہر سے جلسہ شروع کیا جائے۔ اور شام کے پانچ چھ بجے ختم کر دیا جائے۔ تا کہ اردگرد کے لوگ رات کو اپنے گھروں کو واپس جا سکیں۔ ان جلسوں کا پروگرام بھی کسی قدر مختلف ہونا چاہیئے۔ بھجن بھی ہوں اور ویاکھیان بھی لیکن بہت کم۔ لوگوں کی دلچسپی کا اور سامان ہونا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں ہم آریہ سماج آریہ نگر کے وارشک اُتسووں سے شکشا لے سکتے ہیں۔ وہاں جلسہ تو کئی دن ہوتا تھا۔ لیکن سارا دن ویاکھیان اور بھجن نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ گرامین لوگوں کی دلچسپی کو مدنظر رکھکر پروگرام بنایا جاتا تھا۔ وہاں تو ایک طرح سے آریہ سماج کا راجیہ تھا۔ اور ہم جو بھی چاہتے کر سکتے تھے لیکن جہاں یہ حالت نہ ہو۔ وہاں بھی آریہ میلے کئے جا سکتے ہیں۔ اور ایسا پروگرام بنایا جا سکتا ہے۔ کہ اردگرد کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں آئیں۔ آریہ نگر کا سالانہ جلسہ دن بدن زیادہ ہر دلعزیز ہوتا جاتا تھا۔ اور اگر آریہ نگر ہمارے ہاتھ میں رہتا۔ تو اس کے جلسے اور بھی کامیاب ہوتے۔ مطلب یہ کہ دیہات کی ضروریات شہروں سے مختلف ہیں۔ ریڈیو نے بھی دیہات کے لئے علیحدہ پروگرام رکھا ہوا ہے۔ تعلیم کے لئے بھی دیہات کو خاص سہولتیں دی جاتی ہیں۔ اسی طرح آریہ سماج کو بھی دیہات کے متعلق اپنا علیحدہ پروگرام بنانا چاہیئے۔ اس کے لئے اپدیشک بھی خاص ہونے چاہئیں۔ جو ان کی بولی میں بھاشن کر سکیں۔ جو ان کا ہی رہن سہن رکھیں۔ جو ان کی ضروریات سے واقف ہوں۔ جو ان کے ہو کر رہ سکیں۔ اس لحاظ سے ہم کانگرس سے شکشا لے سکتے ہیں۔ کانگرس نے یو۔ پی کے گراموں میں بہت پرچار کیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اس کا گراموں میں پورن راجیہ ہے۔ کبھی وقت یو۔ پی کے گراموں میں آریہ سماج کا بھی زور تھا۔ کئی ضلع اس وقت بھی آریہ سماجی ہیں۔ لیکن آریہ سماج اپنا کام بڑھا نہیں سکا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنی پرانی کمائی پر زندہ ہے۔ پنجاب میں تو ہم دیہات کی طرف بہت کم توجہ دے پائے ہیں۔ اس کے کئی کارن ہیں۔ جن کا ذکر میں اگلے انک میں کروں گا۔

راقم

کرشن

نظام حیدر آباد کا نیا مذہب

پچھلے دنوں نظام حیدر آباد کی طرف سے ایک اعلان شایع ہوا جس میں کہا گیا۔ کہ "مذہب اور سیاست دو جداگانہ چیزیں ہیں۔ جنہیں آپس میں ملایا نہیں جا سکتا۔ اس لئے ان کی نوعیت ہی ایک دوسرے سے جداگانہ ہے۔ میرے ذاتی مذہبی عقائد کچھ بھی ہوں۔ لیکن سیاست کے معاملہ میں ایک اور مذہب کا بھی پیرو ہوں۔ اور وہ مذہب ہے ہر ایک کے لئے سلامتی بظاہر نظام صاحب کا یہ فرمان بڑا دلکش ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ آریوں کی دھارمک آزادی ہندی، اور آریہ تہذیب ریاست حیدر آباد میں سلامت نہیں۔ اور وہ اپنی سلامتی کے لئے ہماری طرف دیکھ رہی ہیں۔

نظام صاحب کی کرم فرمائیاں

"البیان" اپنی اگست کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ "اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ حضور نظام ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے فرمانروا ہیں۔ یہ بھی درست ہے۔ کہ وہ دنیا بھر کے متمول ترین افراد میں شمار ہوتے ہیں۔ حکومت اور پبلک کے نزدیک ان کی عزت و شوکت مسلّم ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے۔ کہ وہ ہمارے قابل احترام مسلمان بھائی ہیں۔ ملک بھر میں متعدد اسلامی اور علمی ادارے ان کی مستقل مالی امداد کے مرہون احسان ہیں۔ اور اردو زبان کی ترویج و اشاعت کے سلسلہ میں جو گراں قدر خدمات انہوں نے سرانجام دی ہیں۔ وہ ہر لحاظ سے بے نظیر و بے مثال ہیں۔"

نظام صاحب کی مذہبی پوزیشن

رہا سوال مسلمانوں کے نزدیک نظام صاحب کی ..... مذہبی پوزیشن کا۔ سو اس کا جواب بھی سنیئے۔ "مگر ان سب باتوں کے باوجود ہمیں یہ عرض کرنے میں کوئی تامل نہیں۔ کہ دین کے معاملہ میں انہیں فقیہانہ پوزیشن حاصل نہیں۔ وہ اسلام کے مفتی نہیں۔ کہ اس بارہ میں ان کی رائے کی وقعت کو ہر حال میں تسلیم کیا جائے۔ انہوں نے دین اور سیاست کو ایک دوسرے سے بے تعلق کہکر دانستہ یا نادانستہ ایک غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ ان کا اعلان بنیادی طور پر اسلام کی روح کے خلاف ہے۔ اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے اس غیر اسلامی نظریے کی حقیقت واشگاف کر دیں۔ ہمیں اس بات پر بیحد افسوس ہے۔ کہ اسلامی پریس نے اس اعلان کی طرف مطلق توجہ نہیں دی۔ حالانکہ اگر یہی اعلان کسی ہندو یا انگریز کی طرف سے شایع ہوتا۔ تو ہمارے تمام اخبارات پنجے جھاڑ کر اس کے پیچھے پڑ جاتے۔ مگر یہاں معاملہ دگرگوں ہے۔ اس لئے تمام اخبارات کی زبانیں گونگی ہیں۔ اور تمام علماء کے لبوں پر گویا مہر لگ گئی ہے۔"

جی ہاں! مسلم علماء اور اسلامی اخبارات زبان کیسے کھولیں۔ ان کے وظیفے نہ بند ہو جائیں گے تب؟

آریہ سماج نارائن گڑھ کی سہایتا کرو!

نارائن گڑھ ضلع انبالہ میں ایک اچھا قصبہ ہے۔ وہاں کے آریہ بھائی بڑے اُتساہی ہیں۔ لیکن دُربھاگیہ وش وہاں ان کا اپنا آریہ مندر نہیں۔ اُتساہ کرکے انہوں نے بنانا شروع کیا۔ تو وروددھیوں نے دیوانی دعوے ان پر دایر کر دیا۔ ان میں اتنی شکتی نہیں۔ کہ اس وروددھ کا پورے طور پر مقابلہ کر سکیں۔ اس لئے وہ دوسرے آریہ بھائیوں سے دھن کی سہایتا چاہتے ہیں۔ ہماری اچھا ہی نہیں۔ آریہ بھائیوں سے انورودھ ہے۔ کہ وہ آریہ سماج نارائن گڑھ کی یتھاشکتی دھن سے اوشیہ سہایتا کریں۔

جنم اشٹمی کا سندیش

جنم اشٹمی کے دن یہ انک آریہ بھائیوں کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔ اور یہ سندیش ان تک پہنچے گا۔ کہ ایک ایک آریہ نڈر بنانے پر یہ شترو ناشنی، آتم وشواسی اور نشکام کرمی بنے۔ یہی گیتا کا سار ہے۔ گیتا کے پاٹھ سے کوئی لابھ نہ ہوگا۔ اگر اس کی شکشاؤں کو اپنے جیون میں دھارن نہیں کیا جائے گا۔ سنو! بھائیو جنم اشٹمی کے اس سندیش کو سنو۔ اور اپنے جیون میں دھارن کرو!

آہ ڈاکٹر ٹیگور!

وشو وبھوتی، بھارت گورو، کوی سمراٹ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور ۷، اگست کو ۱۲ بجکر ۱۳ منٹ پر کلکتہ میں چل بسے۔ آپ کئی دن سے روگی تھے۔ آپ کا اپریشن ہوا تھا۔ وہی کال سدھ ہوا۔ آپ ۱۸۶۱ء میں پیدا ہوئے۔ پرائیویٹ طور پر شکشا پائی۔ پہلے کلکتہ میں رہائش اختیار کی۔ ۲۴ سال کی عمر میں اپنے پتا کی جائیداد سنبھالی۔ اور اکثر کتابیں انہی دنوں لکھیں۔ جب آپ اپنی جاگیر میں آیا کرتے تھے۔ ۱۹۱۲ء میں انگلینڈ گئے۔ اور اپنی بعض تصانیف کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ ۱۹۱۳ء میں گیتانجلی کے لئے انہیں ایک لاکھ روپے کا نوبل پرائیز ملا۔ ساٹھ سال کی عمر میں آپ نے چتر کلا کو آرمبھ کیا۔ ان کی تصاویر ماسکو برلن، پیرس اور نیویارک میں دکھائی گئیں۔ شانتی نکیتن میں آپ نے انتر راشٹریہ یونیورسٹی ستھاپت کی۔ آپ نے تین ہزار سے زیادہ گیت اور ۳۸

پر ٹیپیکل کتابیں ۱۹ ڈرامے اور ناول اور کئی کی کتابیں لکھیں۔ آپ کی مرتیو سے دنیا کا بہت بڑا ودیکتی اور بھارت ماتا کا سپوت اُٹھ گیا ہے۔

جہیز پر نشانِ شدھ دوس

آریہ کمار پریشد دہلی کی اور سے ہر تی ورش ... اگست کو جہیز پر نشان شدھ دوس منایا جاتا ہے۔ اس ورش بھی منائے جانیکا نشچیہ ہوا ہے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ بھاشنوں اور ٹریکٹوں دوارہ اس دن اپنے اپنے نگر میں آریہ سماجی جہیز پرتھا کے وروددھ وشیش پرچار کریں گے۔ اور سوگندھ لیں گے۔ کہ وہ نہ اپنے لڑکوں کے وواہ پر جہیز لینگے۔ اور نہ اپنی پتریوں کے وواہ پر دینگے۔

ایک جرمن لیڈی کی شدھی

آریہ سماج مدراس نے ۲۶ کو وانیا کی ایک ... سالہ رومن کیتھولک عقیدہ کی جرمن لیڈی ... اناٹس کی جھنڈ پورن شدھی کی۔ شدھی کے بعد اس کا نام مایا دیوی رکھا گیا۔ اور اس کا وواہ آریہ میرج ایکٹ کے انوسار ... ایچ کالج بنگال کے پرنسپل ڈاکٹر کے۔ پی نائر جی سے کر دیا گیا۔ پنڈت کرن سنہا اور شری ہیت ... نے سنسکار کرایا۔ اور شدھ شدہ دیوی کو ویدک دھرم کی خوبیاں اور بعد میں دمپتی کو ... سمبندھی ویدک کرتویوں کے وشے میں اپدیش ...

ہندی کی اردو پر وجے

یو۔ پی کے سرکاری نونوں کے جو اعداد و شمار شایع ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق ۱۹۳۹ء میں ... پتکیں اور پتر کائیں چھپی ہیں۔ جن میں ۱۰۹۶ کتابیں کونا پر اور ۸۰۸ راج نیتی پر لکھی گئی تھیں۔ اور رسائنیہ پر ۳۰۷۔ دھرم سمبندھی ۱۹۳ وگیان سمبندھی ۱۵۴، جیون سمبندھی ۵ ... قانون سمبندھی ۵۴، درشن کی ۴۴، یاترا کی ۸، کہانیوں کی ۱۹۲، تاریخ اور جغرافیہ کی ۱۰۹ ۵۴، ویدک ۵۱ للت کلا ۱۶، مختلف ۱۸۱ چھپی پستکوں میں ہندی کی کتابیں سب سے زیادہ ہیں۔ کتابیں ۱۷۳۷ اور پتر کائیں ۱۹ چھپیں۔ ... انگریزی پر کاشنوں کا نمبر ہے۔ اس کی ۱۴۱ ... اور ۱۲ ماسک پتر کائیں چھپیں۔ اردو میں ... ۱۸۴، سنسکرت میں ۱۱۴، نیپالی میں ۴۲، بنگالی میں ۹، گڑھوالی اور فارسی میں ۶، ۶، گجراتی ۵ اور گورمکھی میں ۳، اس طرح اردو ... حمایتوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ ۴۲۷۲ پستکو ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہیں اردو کی صرف ۴۸ دستی ہیں ہیں۔ نہ جانے تب وہ کس منہ سے اردو کو دیش کی قومی زبان بنانے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔؟

انوکھا آستک واد

"تیج" کی ۶۔ اگست کی اشاعت میں ایک نظم شایع ہوئی ہے۔ جس کا ایک شعر یہ ہے:۔ "ایشور کو بھلا سکتے ہیں ہندو تو بھلا دیں، لیکن نہیں ممکن کہ کنہیا کو بھلا دیں"۔ سناتنیوں کا یہ انوکھا آستک واد ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ جس ایشور نے ان کے کنہیا کو پیدا کیا۔ اسے تو وہ بھول نہیں سکتے۔ ہاں اس کے پیدا کرنے والے ایشور کو بھول سکتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو آج وہ مورتی پوجک نہیں ایشور پوجک ہوتے!

سناتن دھرم پر مہاتما گاندھی کے پچاس حملے

محمود غزنوی نے سومنا تھ پر سترہ حملے کئے تھے۔ لیکن مہاتما گاندھی نے سناتن دھرم پر ایک نہیں، سترہ نہیں پورے پچاس حملے کئے ہیں۔ چنانچہ ایک گجراتی اخبار نے مہاتما گاندھی کے ان پچاس حملوں کی فہرست چھاپی ہے۔ یہ حملے انہوں نے مختلف موقعوں پر اپنے لیکھوں اور لیکچروں میں سناتن دھرم پر کئے ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔ "کرشن کو اوتار نہیں مانتے"۔ "مالا پھیرنے سے پنیہ نہیں ہوتا۔ چرخہ کاتنے سے پنیہ ہوتا ہے"۔ "مسلمانوں کو گئو بدھ سے نہیں روکتے"، "مورتی پوجا کے خلاف ہیں"۔ "براہمن سے بھنگی کو اچھا سمجھتے ہیں"۔ "مندر میں بھگوان نہیں رہتے"۔ "ودھوا کو دوسرا دواہ کر لینا چاہیئے"۔ "جیوتش شاستر جھوٹا ہے" وغیرہ ــــــ یہ حالت دیکھ کر ہمیں تعجب ہے۔ کہ کیوں مہاتما جی پر آریہ سماجی ہو جانے کا الزام نہیں لگایا گیا؟

"خلیفہ قادیاں کو جنگ میں بھیجا جائے"

کہیں خلیفہ صاحب قادیاں یہ کہہ تو بیٹھے۔ کہ ان کی دعاؤں سے برطانیہ کی فتح یقینی ہو سکتی ہے۔ چاہے دشمن کتنا بھی طاقتور کیوں نہ ہو؟ "اہلحدیث" ہے۔ کہ ان کے پیچھے ہی ہاتھ دھو کر ہی پڑ گیا ہے۔ بار بار مطالبہ کر رہا ہے۔ کہ خلیفہ صاحب کو جنگ میں ضرور بھیجا جائے۔ اس سلسلہ میں وہ چار مضمون لکھ چکا ہے۔ اپنے چوتھے مضمون میں جو ۸۔ اگست کے پرچہ میں چھپا ہے۔ لکھا ہے۔ "ہم کئی ہفتوں سے اس مضمون پر قادیانی خلیفہ اور ان کے اتباع کو توجہ دلا رہے ہیں۔ کہ وہ میدان جنگ میں جا کر اپنے دعوے کا ثبوت پیش کریں۔ اس کام کے لئے آج سے اچھا موقعہ پھر کبھی نہ آئے گا؟"

یہ مطالبہ کیوں؟

"اہلحدیث" خلیفہ صاحب کے روسی محاذ پر جانے کا مطالبہ اس لئے بھی کر رہا ہے۔ کہ آنجہانی غلام احمد صاحب نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ "زار روس کا عصا میرے ہاتھ میں دیا جائے گا" اور اس سے نتیجہ نکالا تھا۔ کہ "اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس کے ملک میں احمدیت کثرت سے پھیلے گی۔ حتےٰ کہ حکومت بھی احمدی ہو جائے گی"۔ یہ الفاظ "اہلحدیث" امرتسر نے قادیانی رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۷ء سے نقل کئے ہیں۔ چنانچہ اسی پیشگوئی کی صداقت دکھانے کے لئے "اہلحدیث" کہہ رہا ہے۔ کہ احمدی دوستو ... "آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ اسکی صداقت دنیا سے منوائیں۔ جس کی صورت بھی یہی ہے۔ کہ خلیفہ صاحب سے کہہ دیں۔ کہ بیماریوں کا عذر چھوڑ دیجئے۔ اور چالیس مخلص مومنین بلکہ اپنے سارے اتباع کو لیکر میدان جنگ میں پہنچ جایئے۔ اور ہاتھ میں لوائے احمدیہ لیکر یہ شعر پڑھتے ہوئے سفاک جرمنوں اور ان کے مددگاروں پر حملہ آور ہو جایئے ؎

آج میں وہ ہوں۔ کہ رستم کو بھی گرا ڈالوں
پہاڑ ہووے تو اک آن میں گرا ڈالوں

ـــــ ہفتہ بھر کی اہم خبریں ـــــ

ـــ ۴ دن سے صدر روزویلٹ کی تفریحی کشتی کا کچھ پتہ نہیں۔ کہ کہاں ہے۔

ـــ پورٹ سعید میں جاپانی قونصل گرفتار کر لیا گیا ہے۔

ـــ روس کی برطانیہ اور ترکی ہر ممکن امداد کریں گے۔

ـــ سرگودھا کے ہندوؤں کو جنم اشٹمی کا جلوس نکالنے کی اجازت نہیں ملی۔

ـــ جاپانی افسر نے تنبیہہ کی ہے۔ کہ مشرق بعید میں خوفناک طوفان آنیوالا ہے۔

ـــ مرکزی اسمبلی کے نئے لیڈر مسٹر اینے ہونگے۔

ـــ امریکہ مارٹینک اور مغربی کرہ ارض کی فرانسیسی نو آبادیات پر قبضہ کرے گا۔ اگر وشی نے ڈاکر کی بندرگاہ جرمنی کو دے دی۔

ـــ فرانس میں پارلیمنٹری جمہوریت مر چکی ہے۔ تمام سیاسی جماعتیں توڑ دی گئی ہیں۔ (پیتیان)

ـــ ہندوستان کی فوج ۱۰ لاکھ ہو گئی ہے۔

ـــ ۱۲۔ اگست کی رات کو رائل ایئر فورس نے برلن پر ۴۸ واں ہوائی حملہ کیا۔

ـــ پنڈت مدن موہن مالویہ نے ۱۷۔ اگست کو کمیونل ایوارڈ پروٹسٹ ڈے منانے کی اپیل کی ہے۔

ـــ مسٹر جناح نواب چھتاری کے خلاف انضباطی کارروائی کریں گے

ـــ روسی ۲ ہزار میل لمبے محاذ پر پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ چند ہی دنوں میں جنگ کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ جرمنوں نے ایک اور شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔

ـــ اگست کے آخیر تک نازی جاسوس نہ نکالے گئے۔ تو برطانیہ اور روس ایران کے خلاف کارروائی کریں گے۔

ـــ ہندوستان کے سابق وائسرائے لارڈ ولنگڈن لنڈن میں نمونیہ سے مر گئے ہیں۔

ـــ نہر سویز اور سکندریہ پر جو ہوائی حملہ ۱۱۔ اگست کی رات کو ہوا۔ اس میں کئی آدمی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

ـــ ہند چینی میں چالیس ہزار جاپانی فوج ہے۔

ـــ امریکہ اناج کا بین الاقوامی ذخیرہ جمع کر رہا ہے۔

ـــ آریہ سماج کمالیہ نے ماسٹر گوردتہ رام جی کی یادگار میں ان کے نام پر آریہ سماج میں ہال تعمیر کرنے کا نشچے کیا ہے۔ ۱۴۔ اگست کو مہاشہ کرشن جی نے اس ہال کا بنیادی پتھر رکھا

ـــ جاپان نے امریکہ کو تنبیہہ کی ہے۔ کہ روس کو سامان جنگ مت بھیجو۔

ـــ سردار بہادر اجل سنگھ پارلیمنٹری سیکرٹری مستعفی ہو گئے ہیں۔

ـــ سیام کے وزیر اعظم کا اعلان ہے۔ کہ ہم مٹ جاویں گے۔ مگر غلامی قبول نہ کریں گے۔

ـــ برطانوی اور روسی ہوائی جہازوں نے مل کر برلن پر بمباری کی۔

ـــ تکی (دبتوں) سے قبائلی ایک تین سالہ لڑکی کو اٹھا لے گئے ہیں۔

ـــ پنجاب گورنمنٹ نے لوکل باڈیز کے انتخابات کو ایک سال کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔

ـــ قانون اراضیات مرہونہ کے ماتحت دعووں کی سماعت ملتوی کر دی گئی ہے۔

ـــ ۱۲۔ اگست کو جرمن بمباروں نے سائپرس پر بمباری کی۔

ـــ جاپان کو سیام نے زبردست وارننگ کی ہے۔

ـــ لینن گراڈ اور ماسکو کو زبردست خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ماسکو پر زبردست بمباری ہوئی ہے۔

ـــ ۱/۲ ۳ لاکھ نازی سپاہی بحیرہ اسود میں جمع ہو گئے ہیں۔

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجی جا سکیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ گریجوایٹ اور آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Sulema : omer Karachi 4A

دو آنے میں ستیارتھ پرکاش کیسے پرچار ہو؟

ستیارتھ پرکاش دو آنہ میں اور مہرشی دیانند کرت دوسرے گرنتھ کاغذ کے داموں میں کیسے پرچارت کئے جاویں۔ یہ نمن لکھت پتہ پر خط لکھکر دریافت کریں:۔

مینیجنگ ڈائریکٹر
آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

نمونہ کٹ پیس

منگوانے سے بہتر ہے کہ آپ بزنس سمپل بنڈل دس پونڈ قیمت ۱۰ روپیہ علاوہ خرچہ منگوا لیں۔ اس میں دس بارہ قسم کا چالو مال ہوگا۔ جو کہ ہر جگہ فروخت ہوتا ہے۔ ٹکڑے ایک سے چھ گز تک۔ زنانہ، مردانہ، ریشمی، سوتی دونوں قسم ہر ایک کپڑا پر چٹ قیمت فی پونڈ لگی ہوگی۔ تاکہ آپ آسانی سے آئندہ آرڈر دے سکیں۔

نوٹ:۔ آرڈر کے ہمراہ ۱/۴ قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔ رعایت ۱۔ کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ رجسٹری مزدوری خرچہ معاف ہوگا۔ مینیجر کٹ پیس ایکسپرٹ کمپنی کراچی

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کوی سمراٹ رابندر ناتھ ٹیگور سُرگباش ہو گئے

کوی سمراٹ رابندر ناتھ ٹیگور ۷ ر اگست کو بعد دوپہر ۱۲ بجکر ۱۳ منٹ پر سُرگباش ہو گئے۔ مرتیو سے پہلے ڈاکٹروں نے مہاکوی کو ٹیگور کو آکسیجن دینی شروع کی۔ تاکہ سانس لینے میں کوئی تکلیف نہ ہو۔ مگر مرتیو سے ۱۰ منٹ پہلے آکسیجن بند کر دی گئی۔ کیونکہ مہاکوی اسے برداشت نہ کر سکتے تھے۔ مہاکوی کی بہو مسز پرتیما ٹیگور ان کی چارپائی کے پاس بیٹھی ہوئی ان کی تیمارداری کرتی رہیں۔ ایک ڈاکٹر ان کی نبض کو ہاتھ میں لئے بیٹھا رہا۔ مہاکوی کے چہرے سے صاف معلوم ہو رہا تھا۔ کہ نبض کی رفتار آہستہ آہستہ کم ہوتی جا رہی ہے۔ دوپہر کی کڑکتی دھوپ کے باوجود ہزاروں اشخاص مہاکوی ٹیگور کے مکان ٹیگور کیسل کے باہر کھڑے تھے۔ ان کے چہروں پر افسردگی چھائی ہوئی تھی۔ جب ۱۲ بجکر ۱۳ منٹ ہوئے تو اس کمرے سے جہاں مہاکوی ٹیگور لیٹے ہوئے تھے۔ یہ اطلاع آئی۔ کہ وہ پرلوک سدھار گئے ہیں۔

وید منتروں کا اُچارن:۔ مرتک شریر کو سیڑھیوں سے نیچے لے جانے سے پہلے مہاکوی کی آتما کی شانتی کے لئے وید منتروں کا اُچارن کیا گیا۔ بابو رامانند چیٹرجی نے مختصر سی پرارتھنا کرائی۔ تمام لوگ جو وہاں موجود تھے۔ نہایت خاموشی اور سنجیدگی سے پرارتھنا میں شریک ہوئے۔ ٹھیک ۳ بجے بعد دوپہر کو جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا۔ ماتمی جلوس مہاکوی کے مکان سے شروع ہوا۔ اور چیت پور روڈ۔ ویویکانند روڈ۔ چترنجن ایونیو۔ کالج سٹریٹ کارنوالس سٹریٹ اور گرے سٹریٹ وغیرہ سے ہوتا ہوا پونے ۷ بجے نیم تولہ شمشان بھومی میں پہنچا۔ جلوس نے دو گھنٹے میں ۵ میل کا فاصلہ طے کیا۔

شمشان بھومی میں:۔ ماتمی جلوس کے شمشان بھومی میں پہنچنے سے پہلے تمام رستوں پر ہزاروں استری پُرش کھڑے تھے۔ راستہ میں بازاروں اور سڑکوں کے دونوں طرف خلقت ہی خلقت نظر آتی تھی۔ ہر جگہ مہاکوی کی ارتھی پر پھول اور چاول برسائے گئے۔ اور گلاب چھڑکا گیا۔ ارتھی پھولوں کے بیشمار ہاروں سے لدی ہوئی تھی۔

ارتھی کا جلوس:۔ ارتھی خوب سجائی گئی تھی۔ اس کا ڈیزائن شلپ آچاریہ نند لال بوس نے تیار کیا تھا۔ پرارتھنا اور مناسب رسوم کے بعد مہاکوی کے مرتک شریر کو ارتھی میں ایک کرسی پر رکھا گیا۔ اس پر روئی کا گدیلا رکھا ہوا تھا۔ مہاکوی کے مرتک شریر کو ریشم سے ڈھانپ گیا۔ اور گیری رنگ کے ریشمی کپڑے پہنائے گئے۔

گورودیو کی جے:۔ جب ماتمی جلوس بازاروں اور سڑکوں پر سے گزر رہا تھا۔ تو "گورودیو کی جے" کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ مہاکوی کے جو ہمیشہ کی نیند سوئے ہوئے تھے۔ چہرے پر تیج نمایاں تھا۔ مکانوں کی چھتوں، رستوں، سڑکوں اور بازاروں میں غرضیکہ کوئی ایسی جگہ نہ تھی۔ جہاں آدمی نظر نہ آتے ہوں۔ مرتک شریر کے شمشان گھاٹ پہنچنے سے پہلے ہی وہاں کم از کم ۵۰ ہزار اشخاص موجود تھے۔ بڑی مشکل سے ارتھی کو آگے لے جایا گیا۔ جو انتیشٹھی سنسکار کے لئے تیار کی گئی تھی۔ ضروری رسوم کے بعد چتا کو آگ لگائی گئی۔ آن کی آن میں جاتی کے اس محبوب کا مرتک شریر شعلوں کی لپیٹ میں راکھ ہو گیا۔ اس وقت کا نظارہ نہایت رقت انگیز تھا۔ ہزاروں اشخاص کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

گورنر نے ہار بھیجا:۔ جن سرکردہ اصحاب اور سبھا سوسائیٹیوں کی طرف سے مہاکوی کو پھولوں کی بھینٹ کی گئی۔ ان میں سے مندرجہ ذیل قابلِ ذکر ہیں:۔ گورنر بنگال نے اپنے ایڈیکانگ کی معرفت ہار بھیجا۔ لندن میں مقیم چیکوسلوواکین گورنمنٹ کلکتہ کی چیکوسلوواکین ایسوسی ایشن، کلکتہ یونیورسٹی سر ناظم الدین ہوم منسٹر بنگال۔ عریبک پرشین سوسائٹی۔ بنگال مسلم ساہتیہ سمیلن، کلکتہ یونیورسٹی لاء کالج اور بنگال ایکس سروس ایسوسی ایشن۔ کالج سٹریٹ میں سینٹ ہال کی سیڑھیوں پر کلکتہ یونیورسٹی کی طرف سے وائس چانسلر اور سینٹ کے ممبروں نے ارتھی پر پھولوں کے ہار چڑھائے اور شردھانجلی پیش کی۔

مہاتما گاندھی کی طرف سے ماتمی تار:۔ مہاکوی ٹیگور کی مرتیو کی خبر مہاتما گاندھی۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر سرکردہ نیتاؤں کو بھی دیدی گئی۔

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی مختصر سوانح حیات

ہندوستان کے مایۂ ناز ادیب اور شاعر ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور ۱۸۶۱ء میں کلکتہ میں پیدا ہوئے۔ ڈاکٹر ٹیگور کے والد کا نام مہرشی دیویندر ناتھ ٹیگور تھا۔ جو بنگال کے ایک نہایت قدیم اور معزز خاندان کے فرد تھے۔ اور یہ ایسا خاندان ہے۔ جس کا ہر فرد ادیب، آرٹسٹ، شاعر یا فلسفی ہوتا ہے۔ اور یہ بھی مشہور ہے۔ کہ اس گھرانے میں کوئی ایسی اولاد پیدا نہیں ہوتی جو بدصورت ہو۔ ڈاکٹر ٹیگور کے والد بھی ایک بڑے فلسفی، صاحب فکر اور صاحب روحانیت تھے۔ اور یہی سبب ہوا۔ کہ ڈاکٹر ٹیگور پر بھی ان حالات کا بڑا اثر پڑا۔ اور ان کی زندگی بھی ان کے والد کے اوصاف حمیدہ کا آئینہ بن گئی۔

ٹیگور جب سن شعور کو پہنچے۔ تو رواج وقت کے مطابق اسکول میں داخل کر دیئے گئے۔ مگر اس طریقۂ تعلیم سے ان کو کبھی دلچسپی پیدا نہ ہوئی۔ اس کا سبب یہ ہے۔ کہ وہ فطرتی شاعر اور فلسفی تھے۔ اور ان کی آنکھیں فطرت اور قدرت کی کھلی ہوئی کتاب کا مطالعہ کرنے اور اسی سے سبق لینے میں مصروف تھیں۔ سکول کی زندگی ان کو ناپسند تھی۔ اور سکول میں حاضر نہ ہونے کے لئے ڈھونڈ ڈھونڈ کے بہانے تراشا کرتے تھے۔ ٹیگور نے کالج میں بھی کبھی تعلیم نہیں پائی۔ لیکن زندگی بھر وہ اپنے طور پر ایک خاص قسم کی ذہنی، اخلاقی اور روحانی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ بچپن ہی میں انہوں نے شعر کہنا بھی شروع کر دیا تھا۔

ٹیگور سترہ برس کی عمر میں قانون پڑھنے کے لئے انگلستان بھیجے گئے۔ لیکن اس سے بھی ان کے دل کو مناسبت نہ پیدا ہوئی۔ اور صرف انگریزی لٹریچر کی تعلیم حاصل کر کے وہ ایک سال کے بعد ہندوستان واپس چلے آئے۔ اور اسی وقت سے ان کی شاعری کے اصل دور کا آغاز ہوا۔ جوانی میں انہوں نے محبت کے متعلق بہت سی نظمیں لکھیں۔

ڈاکٹر ٹیگور کی زندگی کا ایک عجیب اہم واقعہ بیان کرتے ہیں۔ جس نے ان کو دنیا کا اعظم بنا دیا۔ وہ یہ ہے۔ کہ وسط عمر میں ان پر چار متواتر صدمے پڑے۔ پہلے ان کی محبت اور اطاعت شعار بیوی کا انتقال ہوا۔ اس کے بعد ان کی لڑکی دق اور سل کی بیماری میں مبتلا ہو کر دنیا سے چل بسی۔ اور چند ہی روز بعد ایک لڑکا بھی ہیضہ سے فوت ہو گیا۔ معمولی دل رکھنے والے آدمی کے لئے یہ صدمہ ناقابل برداشت تھا۔ مگر ٹیگور کے قدم ہمت نہ ڈگمگائے۔ اور وہ خود فرماتے ہیں۔ کہ "ان صدموں نے میری طبیعت میں روحانی انقلاب پیدا کر دیا۔ اور میرے دل میں تسلیم و رضا کی روح پھونک دی"۔ یہی زمانہ ان کی شہرۂ آفاق نظم "گیتانجلی" کی تصنیف کا ہوا۔ بعض دوسری نظموں کا ترجمہ انگریزی میں شائع کیا۔ اور گیتانجلی اتنی مقبول ہوئی کہ ۱۹۱۳ء میں "نوبل پرائز" جو یورپ کا سب سے بڑا انعام ہے۔ اور لٹریچر کی ممتاز ترین تصنیف پر دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر ٹیگور کو دیا گیا۔

کلکتہ یونیورسٹی نے دسمبر ۱۹۱۳ء میں ٹیگور کو ڈاکٹر آف لٹریچر کی ڈگری دی۔ اگرچہ حکومت نے ڈاکٹر ٹیگور کو "سر" خطاب بھی دیا۔ لیکن ۱۹۱۹ء میں پنجاب میں جو افسوسناک حادثہ ہوا۔ اس پر پروٹسٹ کرتے ہوئے ڈاکٹر ٹیگور نے یہ خطاب ہندوستان کے وائسرائے لارڈ چیمسفورڈ کو واپس کر دیا۔ اور اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر ٹیگور صرف ایک گوشہ نشین شاعر اور فلسفی نہیں تھے۔ بلکہ آپ کا دل حب الوطنی کے جذبات سے بھی لبریز تھا۔

اگرچہ ڈاکٹر ٹیگور نے کسی کالج یا یونیورسٹی میں تعلیم نہیں پائی۔ پھر بھی اپنی مادری زبان بنگالی پر کامل قدرت رکھنے کے علاوہ آپ کو انگریزی زبان پر بھی وہ قدرت حاصل تھی۔ جو کسی اہل زبان کو ہو سکتی ہے۔ ان کی تحریر پڑھ کر اور تقریر سنکر بڑے بڑے فاضل ادیب اور زبان دان حیرت زدہ ہوتے تھے۔ اور اس امر کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ اظہار جذبات و خیالات کے واسطے ٹیگور نے نہایت پُر اثر اسلوب بیان اختیار کیا تھا۔ جس کی مثال خالص اہل زبان میں بھی بہت کم ملتی ہے۔ ڈاکٹر ٹیگور کا سب سے بڑا وصف ان کی تحریروں کی مٹھاس، ان کی بے غرضی، ان کی نیکی، ان کی محبت اور ان کی شرافت میں پائے جاتے ہیں۔

"آریہ ورت" کا "کہانی انک"

۱۵ر اگست کو شائع ہو گا!

اگست کا انک چھپ چکا ہے۔ جو گراہکوں کو بھیج دیا گیا ہے۔ اگلا ستمبر انک "کہانی انک" ہو گا۔ اس انک کے ساتھ "آریہ ورت" کا ایک ورش سماپت ہو جاویگا۔ نئے ورش کے لئے کرانتی کاری پروگرام بنایا جا رہا ہے۔ نئے نئے ستمبھ، طرح طرح کے چتر، نیا سنار ٹائیٹل، صفحوں میں اضافہ اور اس کے ساتھ ہی چندہ دو روپے کے استھان پر ڈھائی روپے کر دیا جاوے گا۔ لیکن جو بکتی ۳۰ر ستمبر تک منی آرڈر سے چندہ ارسال کر دیں گے۔ ان سے دو روپے ہی لئے جاویں گے۔ سنچالک شری ہیتنی علاؤلپوری۔ سمپادک:۔ شری شکنتلا دیوی ہندی بھوشن — چندہ سالانہ دو روپے۔ نمونہ ۳ر کے ٹکٹ آنے پر۔ لیکھک اور لیکھکائیں شیگھر اپنی کہانیاں "کہانی انک" کے لئے بھیجدیں۔

آج ہی دو روپے بھیجکر خریدار بن جاویں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

روس میں طریقہ تعلیم

شہروں میں ۱۸ برس اور دیہاتوں میں پندرہ برس کے لئے لڑکے لڑکیوں کیلئے لازمی تعلیم

سوویٹ روس میں جب دُوسرے پنج سالہ پروگرام پر عملدرآمد کیا گیا۔ تو ملک کے طُول و عرض میں ابتدائی اور سیکنڈری اسکولوں کی تعداد میں معتدبہ اضافہ ہُوا۔ اس دوران میں کُل بتیس ہزار نئے اسکُول قایم کئے گئے۔ جن میں سولہ ہزار مضافات میں تھے۔ ان اسکولوں کا کُھلنا تھا۔ کہ لاکھوں کی تعداد میں طلبا داخل ہونے شروع ہوگئے۔ اور ایک برس کے اندر طلبا کی تعداد میں زار روس کے عہد میں طُلبا کی مجموعی تعداد سے نصف کے برابر اضافہ ہُوا۔

کمیونسٹ پارٹی کے اٹھارویں سیشن میں جب تیسرا پنج سالہ پروگرام پیش کیا گیا۔ تو اس پروگرام کا اہم ترین جزو مُلک میں لازمی تعلیم کا اجرا تھا۔ اس اسکیم کے مطابق شہروں میں اٹھارہ برس اور دیہاتوں میں پندرہ برس کی عمر کے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے تعلیم لازمی قرار دی گئی۔ لیکن اس اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حکومت کو بیک وقت کئی اہم مسائل کی طرف فوری توجہ دینی پڑی۔ نئے اسکولوں میں سامان کی ضرورت تھی۔ نصاب تعلیم کا انتخاب درپیش تھا۔ استادوں کی ٹریننگ کا سوال تھا۔ غرضیکہ اسی قسم کے درجنوں مسائل حل طلب تھے۔ اور سوویٹ روس کی حکومت نے تہیہ کر لیا تھا۔ کہ وہ حتی الامکان ان تعلیمی امور کو بہتر سے بہتر طور پر انجام دے گی۔

قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ جب کسی مُلک کے کسی شعبہ زندگی میں نیا نظام قایم کیا جاتا ہے۔ تو عملی لحاظ سے کئی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ چنانچہ سوویٹ روس میں حکومت کو کئی مُشکلات پیش آئیں۔ اور پہلے چھ ماہ میں متعدد ناکامیوں کا مُنہ دیکھنا پڑا۔ اور جب ڈسٹرکٹ ٹیچرس کانفرنس منعقد کی گئی۔ تو اس میں درس و تدریس کے فرسودہ طریقوں اور حقیقی زندگی سے غیر مانوس نظام تعلیم کی شدید مذمت کی گئی۔ اسکولوں پر محکمہ تعلیم کی طرف سے سرکلر اور سوالات کی بوچھاڑ ہوتی تھی۔ لیکن یہ سب کچھ بے نتیجہ تھا۔ اور اس قسم کا نظام تعلیم عملی زندگی میں فارغ التحصیل طلبا کے لئے مفید ثابت نہ ہو سکا۔

محکمہ تعلیم کے افسروں کی بھی یہی حالت تھی۔ وہ اپنی رپورٹوں میں ناکام اسکولوں کی چند ایک مثالیں دے کر یہ تحریر کر دیتے تھے۔ کہ اسکولوں میں اصلاح ہونی چاہیئے۔ اس قسم کے ریمارک کے سوا ان رپورٹوں میں اور کچھ نہ ہوتا تھا۔ اور جہاں تک کمیونسٹ پارٹی کی کمیٹی ینگ کمیونسٹ لیگ اور ٹریڈ یونین ایسی جماعتوں کا تعلق تھا۔ انہوں نے بھی تعلیم کے اہم مسئلہ کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ رُوس کے نظام تعلیم میں خامیاں پائی جاتی تھیں۔ لیکن اس کی اصلاح کی ذمہ داری محکمہ تعلیم اور اس کی مقامی شاخوں پر عائد ہوتی ہے۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ اسکولوں کے استاد اس مسئلے کی طرف توجہ ہی نہ دیں۔ اور اس سے بے اعتنائی برتیں۔ بلکہ اگر حقیقت کی نظروں سے دیکھا جائے۔ تو استادوں کا طبقہ نظام تعلیم کا مرکز ہے۔ اور سوویٹ رُوس کی حکومت میں درحقیقت وہی عوام کا ایجنٹ ہے۔ ریاست کی سب سے اہم اور قیمتی جائداد— بچے اور نوجوان— اسی کے سپرد ہے۔ اور سوویٹ رُوس کی آیندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کا بار اسی کے کاندھوں پر رکھا گیا ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اشتراکی تعلیم کے مسائل کا حل سوچیں اور عوام کے دل و دماغ میں جو سرمایہ دارانہ جذبات اور خیالات کبھی کبھی اُبھرتے ہیں۔ اس کے رد عمل کی کوئی سبیل نکالیں۔ غرضیکہ سوویٹ رُوس میں استاد کا کام بچوں اور نوجوانوں کے دل و دماغ میں سوشلزم کی تعلیم کا وہ اثر پیدا کرنا ہے۔ جس کا نقش عمر بھر نہ مٹ سکے۔

سوویٹ رُوس کی حکومت نے اسکُول کے استادوں کی ذمہ داریوں کا احساس کیا۔ اور نظام تعلیم کی خامیوں کی طرف محکمہ تعلیم کی توجہ دلائی۔ آہستہ آہستہ اس میں ضروری اصلاح اور ترمیم کی گئی۔ اور آج سوشلزم کو سوویٹ روس میں اگر کامیابی حاصل ہے۔ تو وہ اسکولوں کے استادوں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

آج سوویٹ رُوس میں اسکولوں کی حالت ہی کچھ اور نظر آتی ہے۔ جماعتوں میں طالبعلم جب استاد کو درس دیتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ تو ان کی حرکات و سکنات سے والہانہ شوق ظاہر ہوتا ہے۔ ان کی مشتاق آنکھیں اس بات کا پتہ دیتی ہیں۔ کہ انہیں اپنے استادوں سے کس قدر عقیدت ہے۔

نیوگ وشے پر کچھ وچار

گت انک سے آگے — سدھانت وچار

انہ پنڈت آشا رام جی ادور سیئر مصرکھ

اس کشیر کے اندر جو رکھ سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کو پراگ کہتے ہیں۔ یدی کشیر کے اندر پراگ پیدا ہونے سے پہلے ہی ہوشا آدمی کی وجہ سے کشیر نشٹ ہو جائے یا جھڑ جائے۔ تو دوبارہ کشیر پیدا ہو کر اس میں پراگ پیدا ہوگی۔ جس کے گر جانے کے پشچات ہی پھل یعنی اناج پیدا ہوگا۔ ورنہ نہیں۔

آم کی اُتپتی نیوگ سے سُنی جاتی ہے۔ یعنی اس میں جو پھُول یعنی بُور آتا ہے۔ وہ کسی ڈالی میں پراگ کشیر اور کسی میں گربھ کشیر ہوتا ہے۔ جب پراگ کشیر اور گربھ کشیر پک جاتے ہیں۔ تو ہوا وغیرہ کے جھونکوں سے ڈالیاں پراگ کشیر کو چھوڑ دیتی ہیں۔ جو کہ ہوا میں اُڑ کر گربھ کشیر والی ڈالیوں کے پھُولوں پر گر جاتا ہے۔ اور پھل لگنے کا کارن ہوتا ہے۔ شہد کی مکھی۔ اور بھنورے وغیرہ کے پروں اور پیروں سے لپٹ کر بھی پراگ کشیر گربھ کشیر کے اُوپر گر جاتا ہے۔ اور پھل پیدا ہونے کا کارن ہوتا ہے۔

کسی کسی برکش میں جیسے ارنڈ کے برکش میں پراگ کہیں کہیں میل ہوا میں اُڑ کر یا بھونرے اور شہد کی مکھیوں کے شریر میں لپٹ کر گربھ کشیر کے اُوپر گرتا ہے۔ اور تب پھل آتا ہے۔ جسکو نیوگ کی کریا ہی کہنا چاہیئے۔ چھوارے اور کھجُور کے برکشوں میں بھی نر اور مادہ برکش الگ الگ ہی ہوتے ہیں۔ اور ان میں جو پھل آتا ہے۔ وہ نیوگ کی کریا سے ہی آتا ہے۔ ذیل میں بواہ اور نیوگ کا فرق بتلا کر سمجھائیں گے:۔

اوّل بواہ برہمچاری اور برہمچاری کا ہی ہو سکتا ہے۔ اور نیوگ سب کا۔ دویم بواہ سنسکار دوارا استری اور پُرش کا ایک دُوسرے پر پُورا قبضہ ہو جاتا ہے۔ یعنی دونو یک جان دو قالب ہو جاتے ہیں۔ یا یُوں کہیئے۔ کہ گرہست کا دایاں حصّہ پُرش اور بایاں حصّہ استری ہوتی ہے۔ اس میں پُرش مستقل طور پر دھرم پتی اور استری دھرم پتنی ہوتی ہے۔ پرنتو نیوگ کی اوستھا میں ایسا نہیں۔ بلکہ استری پُرش کا رشتہ عارضی طور پر پتی پتنی کا ہوتا ہے۔ یعنی رشتہ ٹوٹنے پر پتی پتنی نہیں رہتے ہیں۔ سویم بواہ سنسکار ایک ہی بار ہوتا ہے۔ پرنتو نیوگ چند بار۔ جتنے کہ ایک اولاد کے لئے ایک بار۔ چہارم بواہ کا رشتہ قدرتی اور اٹوٹ ہو جاتا ہے۔ جیسے دُوسرے رشتہ مثلاً ماتا، پتا، بھائی، بہن وغیرہ ہوتے ہیں۔ پرنتو نیوگ کا رشتہ ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ جو کہ ٹوٹ بھی سکتا ہے۔

پنجم۔ بواہ سنسکار میں کنیا کا رشتہ اپنے باپ سے ٹوٹ کر اپنے پتی کے گھر سے جا ملتا ہے۔ اور اسی کُل کی سمپتی میں حصّہ دار ہوتی ہے۔ لیکن نیوگ کی حالت میں استری اور پُرش جس کُل میں نیوگ سے پہلے ہوتے ہیں۔ اسی میں سمبندھت رہتے ہیں۔ اور اسی کُل کی سمپتی میں حصّہ دار ہوتے ہیں۔ ششم۔ بواہ ایک یگیہ ہوتا ہے۔ اور نیوگ محض سوارتھ سدھی یا اُپکار (جو کہ بعض حالتوں میں تحریر ماضی) رجسٹری شدہ بھی ہو سکتا ہے۔

اب ذیل میں نیوگ اور وبھچار کا فرق بتلا کر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں:۔ اوّل نیوگ ایک سنسکار ہوتا ہے۔ جو کہ ذمہ وار اشخاص کی دیکھ ریکھ میں ہوتا ہے۔ اور وبھچار پاپ ہوتا ہے۔ جو کہ چھُپ کر کیا جاتا ہے۔

دویم:۔ نیوگ کی سنتان جائز وارث اور وبھچار سے پیدا ہوئی ناجائز اور وراثت سے محروم۔

سویم:۔ وبھچار کر کے استری اور پُرش پتت ہو جاتے ہیں۔ پرنتو نیوگ سے نہیں۔

چہارم۔ نیوگ کا مقصد سنتان کی اُتپتی ہے۔ اور وبھچار کام دیو کی شانتی۔

پنجم۔ نیوگ وواہ کی طرح اُتم نسل انسانی پیدا کرنیکا سادھن ہے۔ اور وبھچار درن سنکر کا۔

وی۔پی وصول کیجیے

جن گراہکوں کو باوجود یاد دہانی کے چندہ ۱۰ر اگست تک وصول نہیں ہوا۔ ان کی سیوا میں وی۔پی بھیجے گئے ہیں۔ وہ کرپا کر کے ضرور وصول کر لیں۔ (منیجر)

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آہ! بھراتا ماسٹر گوردتہ رام!

مجھے میرے سپتر مہتہ پرکاش چند پروفیسر گورنمنٹ کالج شاہپور کے خط سے پتہ لگا۔ کہ ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی کا اچانک بنانگر میں سرگباش ہو گیا۔ پڑھکر سینہ پر بجلی کڑک پڑی۔ میرا سمبندھ ان کے ساتھ سگے بھائی کی طرح تھا۔ اور ۲۶ سال سے ہمارا آپس میں بھائیوں والا سمبندھ رہا ہے۔ آپ نیک دل۔ غمخوار۔ غمگسار۔ ملنسار خوش خلق مہمان نواز بھائی کہاں مل سکتا ہے۔ آریہ سماج کی انہیں اس قدر لگن تھی۔ کہ دن رات انہیں آریہ سماج کی بہبودی کا ہی خیال تھا۔ ماسٹر جی ہر ایک رفاہ عام تحریک میں وہ اگوا ہوتے تھے۔ اور نہایت جانفشانی سے کام کرتے تھے۔ ایک سال آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری پد پر رہ کر آپ نے بارہ بارہ چودہ چودہ گھنٹے کام کیا۔ غرضیکہ سچی لگن سے کام کرنے والا۔ نشکام بھاؤ سے پبلک سیوا کرنیوالا افسوس کہ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا۔ ایسے پُرش رتن اور نیک دل کی جدائی آریہ سماج پرتی ندھی سبھا۔ آریہ سماج کیمل پور اور آریہ سماج لائلپور کے لئے ناقابل تلافی ہے۔ پرماتما ان کی آتما کو شانتی نصیب کرے۔ اور ان کے سپتر ودیا ساگر اور بھائی رامچندر بی۔ اے پرنسپل آریہ کنیا ہائی سکول کراچی کو بھی شانتی پردان کرے۔

(مہتہ جیمنی ویدک مشنری)

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں برہم پارائن مہا یگیہ

ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور میں شری مہتہ جیمنی جی کے بھگتی سادھن آشرم میں ۴ تا ۱۳ تک برہم پارائن مہا یگیہ ہوگا۔ جسمیں گذشتہ سالوں کی نسبت اس دفعہ یہ وششٹتا ہو گی۔ کہ چاروں ویدوں کے سمست منتروں کے ارتھ دیئے گیا تا پنڈت وسنیاسی مہاتما سنا دیں گے۔ برتی بننے کے لئے ایک ماہ کا برہمچریہ یگیہ سے پہلے ضروری ہے۔ زیادہ حالات کے لئے بھگتی سادھن آشرم ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ضلع لائلپور سے دریافت کریں۔ (منتری)

سدھانت پریکشائیں

آریہ استری ویدرکھشک سبھا سیالکوٹ کی طرف سے ماہ اپریل و ماہ اکتوبر میں یعنی سال بھر میں دو دفعہ سدھانت پریکشا ہوا کرے گی۔ پریکشا کے پرچے چھ ماس پہلے بھیجدیئے جایا کریں گے۔ پریکشا میں زیادہ نمبر حاصل کرنیوالے لڑکے لڑکیوں کو چار روپے ماس کے حساب سے وظیفہ ملا کرے گا۔ مفصل حالات دریافت کرنے کے لئے پانچ پیسے کا ٹکٹ بھیجکر نیماولی منگوالیں۔

(برہمچاری سکھدیو سنگھ آریہ سماج سیالکوٹ شہر)

آریہ سماج لائلپور کا شوک پرستاؤ

ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی کا پرلوک گمن کا سماچار پاکر لائلپور کی جنتا کو اننت شوک ہوا۔ ۳ کی رات کو شریمان سیٹھ رام نارائن جی کی پردھانتا میں ایک برہت شوک سبھا ہوئی۔ شریمان پنڈت وشوناتھ جی نے شوک پرستاؤ اپستھت کیا۔ اور شریمان لالہ چندر بھان جی۔ شری ن لالہ چمن لال جی۔ شریمان لالہ بھگت رام جی۔ وکیل صاحبان تتھا شریمان پنڈت سوم دیو جی نے اس کے انوموون میں ہردیہ بیدھک شبدوں میں بانپرستھی جی کے پوتر جیون کو جنتا کے سامنے رکھا۔ شری پردھان جی نے بھی جن کے ساتھ ان کا بڑا پریم تھا۔ اپنی شردھا کی بھینٹ اپستھت کی۔ اور نمن لکھت پرستاؤ سویکار ہوا۔

"لائلپور کی آریہ سماجوں تتھا سرسادھارن جنتا کی یہ شوک سبھا شریمان ماسٹر گوردتہ رام جی بانپرستھی کے آکسمک پرلوک گمن پر اتینت شوک پرگٹ کرتی ہے۔ آپ کا سارا جیون ویدک دھرم۔ آریہ جاتی اور دیش کی سیوا کرتے ویتیت ہوا۔ ایسے مہاتما دیش اور جاتی کا ستمبھ ہوتے ہیں۔ آپ کے بہانت سے آریہ سماج کو بڑی ہانی پہنچی ہے۔ بھگوان سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ دنگت مہانوبھاو کو سوکرما رجت سدگتی پردان کریں۔

ایسے دکھ کے اوسر پر ان کے سمبندھیوں سے شوک سبھا نوجوتی پرگٹ کرتے ہوئے ایشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ان کے تپت ہردیوں کو شانتی پردان کریں۔

(اندھا رام منتری)

آریہ سماج کچہری دروازہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

نوار ۳ کے ہفتہ وار ست سنگ میں بھائی رام جی ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل کا ویدک دھرم میں پرماتما کے آواہن (अतिथि) ستکار پر ودوتا پورن پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوا۔ (۲) آریہ سماج کے پرسدھ ان تھک کاریہ کرتا ٹھاکر سمیر سنگھ باوا کالی کملی والے کے دیہانت پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور ان کی سیواؤں کے پرتی رام نے شردھانجلی بھینٹ کی۔ (ہیرا رام منتری)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں کے سماچار

(۱) نہ ۱۹۴۱ء میں شری پنڈت واسدیو جی ودیالنکار پردھان سماج منتخب کئے گئے۔ آپ نے روزانہ ست سنگ کی پرتھا کو چلایا۔ جو دسمبر ۱۹۴۰ء سے آج تک جاری ہے۔ جس میں ۹ اپنشدوں کی کتھا سماپت ہو چکی ہے۔ اب برہد آرنیک کی کتھا شروع ہے۔ (۲) آپ سبھاسدوں میں آریہ سدھانتوں سے ناواقفیت اور سوادھیائے کی کمی کو محسوس کر کے شری پردھان جی نے ستیارتھ پرکاش شریری کھلوائی۔ جس میں شری پنڈت کرشن دیو جی پروہت سماج روزانہ ستیارتھ پرکاش پڑھانے لیے۔ پروہت جی ہردوار چلے گئے ہیں۔ اس لئے یہ کام بھی پردھان جی نے اپنے سر پر لے لیا ہے۔ سات سمولاس ختم ہو چکے ہیں۔ آٹھواں شروع ہے۔ (۳) سماج میں بھجن منڈلی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سنگیت کلاس کھولی گئی ہے۔ جس میں شری رتن چند جی سنگیت رتن سنگیت سکھایا کرتے ہیں۔ (۴) آریہ پتری پاٹھ شالا کے انتظام کے لئے آزاد ودیا سبھا کی نیماولی ہوا کرپا کی

چترکوٹ کی دمہ کی دوائی

چترکوٹ کی دمہ کی دوائی کھانیکی تاریخ امسال ۵ اکتوبر ۱۹۴۱ء بروز جمعرات مطابق ۲۰ اسوج سمت ۱۹۹۸ بکرم ہے۔ دسہرہ سے پہلے منگوالیں ورنہ اگلے سال کا انتظار کرنا پڑے گا۔

حاملہ مستورات کیلئے دوائی کا استعمال منع ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

(نوٹ) دوائی براہ راست ہم سے منگوالیں۔ ورنہ ۵ اکتوبر کو چترکوٹ پہنچکر پنڈت ہیرا لال صاحب رچھاریہ کے گاؤں کامتا میں ہزاروں مریضوں کے مجمع میں شامل ہو کر دوائی کھا دیں۔ ورنہ نہ سمجھیں کہ آپ اصلی دوائی کھا رہے ہیں۔ اپنا پتہ صاف تحریر فرماویں۔

المشتہر

ماسٹر رام بھیجا مل نیشنل ہائی سکول شہر پشاور

دانی پُرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس دین اس یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا۔ نقدی جس صورت میں بھی سہائتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہائتا کریں۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

المشتہر: ہیرانند شرما سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج انبالہ چھاؤنی

شری ماسٹر گوردھن رام جی بھوت پوروِ منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی بے وقت مرتیو پر آریہ سماج کو جو ہانی پہنچی ہے۔ کے لئے آریہ سماج لال بازار تتھا آریہ سماج گوکل بھاگ انبالہ چھاؤنی شوک پرگٹ کرتے ہیں۔ اور پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ دونگت آتما کو سدگتی پردان کرے اور کوشانتی پردان کرے (نرسنگھ دیو منتری)

آریہ سماج کچہری دروازہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

... کو شراونی اُپاکرم کا پرو اور ستیارتھ پرکاش بلیدان دوس بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ شراونی کا مہتو ... آریہ اخبار میں سے پڑھ کر سنایا گیا۔ منتری نے سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کے نشچت پروگرام کے انوسار کاروائی کرنے کے پشچات پروفیسر بیلی رام ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل اور ڈاکٹر آتم پرکاش نے اپنے بھاشن دوارا شردھانجلی ارپن کی۔ حلوہ یگیہ شیش کے روپ میں بانٹا گیا۔ ... سے ... تک رات کو ۹ بجے سے ۱۰ بجے پروفیسر جی نے وید جینتی سپتاہ کے اپلکش میں کتھا کی۔ (ہیرا رام منتری)

آریہ سماج پھلروان کے سماچار

... کی جنرل میٹنگ میں ماسٹر گوردھن رام جی ... پرستھی کی اچانک مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور ماسٹر جی کے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ ماسٹر جی نے آریہ سماج کی جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ انہیں سراہا گیا۔ (۲) حیدرآباد بلیدان سمارک دوس کے اپلکش میں ۸ ... کی صبح کو آریہ سماج مندر میں برہد یگیہ کیا گیا۔ شام کو آریہ سماج مندر میں ایک سبھا ہوئی۔ جس میں حیدرآباد کے شہیدوں کے متعلق اظہار عقیدت پرگٹ کئے گئے۔ (۳) وید جینتی سپتاہ کے سلسلے میں ... سے پرات و سائم دونوں کال ست سنگ کی پرتھا جاری کرائی گئی ہے۔ شام کو بھی سب آریہ سبھاسد آریہ سماج مندر میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور کتھا کی جاتی ہے۔ (۴) آریہ سماج مندر میں روزانہ ست سنگ کی پرتھا ایک عرصہ سے جاری ہے۔ مہاشہ کرشن لال و ارجن دیو درام لبھایا روزانہ ست سنگوں میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔

(ملکھراج اپ منتری)

آریہ سماج (گوکل بھاگ) انبالہ چھاؤنی کے سماچار

۱۷ اگست ۱۹۴۷ء کو حیدرآباد ستیاگرہ بلیدان دوس زیر صدارت رائے صاحب لالہ امرناتھ جی بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ لالہ امیر چند بی۔ اے پنڈت پورن چند جی اُپدیشک، سوامی منگلانند جی۔ سوامی بیدھڑک وغیرہ کے زبردست بھاشن ہوئے (۲) شری ماسٹر گوردھن رام جی بان پرستھی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کیا گیا۔ آریہ سماج کے لئے اُن کی انتھک سیوا اور قربانیوں کا اعتراف کیا گیا۔ پرم پتا پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ وہ شری بان پرستھی جی کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور اُن کے سمست سمبندھیوں کو اس ناگہانی و ناقابل برداشت صدمہ کو سہن کرنے کی شکتی پردان کریں۔ (۳) ۲۷ جولائی کو لوہارو پروٹسٹ ڈے منایا گیا۔ پردھان رائے صاحب امرناتھ تھے۔ سبھا کے تجویز کردہ پرستاؤ پر بھاشن ہوئے۔ اور صورت حالات پر روشنی ڈالی گئی۔ اور پرستاؤ سرو سمتی سے پاس ہوا۔ (بلاقی داس منتری)

آریہ سماج دینا نگر کا وارشک اُتسو

آریہ سماج دینا نگر کا ۵۳ واں سالانہ جلسہ ۹ سے ۱۰ جولائی تک بڑے سماروہ پوروک ہوا جس میں پنڈت پریتم چند۔ پنڈت بابو دینا ناتھ شرما۔ پنڈت گیسر چند۔ کنور سکھ لال پنڈت دیس راج۔ پنڈت نرلوک چند شاستری آدی اُپدیشک اور بھجنیک شامل ہوئے۔

۹ جولائی کو اینٹی پاکستان کانفرنس پنڈت چند رگپت ودیا النکار کے پردھانتو میں ہوئی۔ جس میں کیپٹن کشیپ چند مہاشہ رتن چند۔ گیانی پنڈی داس انیا دی شامل ہوئے۔ لاؤڈ سپیکروں کا انتظام تھا۔ رات کو کنور سکھ لال کی صدارت میں کوی سمیلن ہوا جس میں مجرم، گستاخ، خود سر، ساور خاک وغیرہ کی نظمیں ہوئیں۔

استری سماج کا سالانہ جلسہ ۱۱ جولائی کو ہوا جس میں پنڈتہ دروپدی دیوی اور پنڈت دینا ناتھ ودیا النکار کے ویاکھیان ہوئے۔ اور چھٹا بھجن منڈلی کے بھجن۔

لوہارو ڈے:- ۲۷ جولائی کو لوہارو ڈے منایا گیا۔ اور سبھا کا بھیجا ہوا پرستاؤ سویکار ہوا۔

شراونی اپاکرم۔ ۷ اگست کو صبح ۷ بجے یانند مٹھ میں شراونی اپاکرم منایا گیا۔ اور رات کو سماج مندر میں سوامی سوتنترانند جی کی صدارت میں ستیاگرہ بلیدان دوس منایا گیا۔ اور شری ماسٹر گوردھن رام جی کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاؤ سویکار کیا گیا۔ (ہری داس پردھان)

آریہ سماج سید پور

آریہ سماج سید پور نے ۲۷ جولائی کو لوہارو ڈے منایا۔ جس میں سبھا کی طرف سے بھیجے گئے پرستاؤ سرو سمتی سے پاس ہوئے۔ اور لوہارو کے آریوں پر ہوئے انیاچار کے ورودھ پروٹسٹ کیا گیا۔ (گوبند لال منتری)

گوروکل کمالیہ ضلع لائلپور کی سہ ماہی رپورٹ

گوروکل کمالیہ کے سارے برہمچاری آنند پرسن ہیں۔ پچھلے چودہ سال میں صرف دو برہمچاریوں کو ٹائیفائیڈ ہوا تھا۔ ایشور کی کرپا سے راضی ہو گئے تھے۔ یہاں شاذونادر ہی کوئی برہمچاری روگی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں کا جل وایو بہت ہی اتم ہے۔ (۲) ودیالیہ میں اچھے لائق ادھیاپک پڑھانے کے لئے زیر نگرانی پنڈت ویدبندھو جی سناتک گوروکل کانگڑی نیت کئے ہوئے ہیں۔ وہ پوری لگن سے اپنے فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں۔ سہ ماہی پریکشا کا نتیجہ تسلی بخش رہا ہے۔ ودیالیہ میں ۱۵ ہاڑ سے ۱۵ ماہ گرما کی رخصتیں ہوئی تھیں۔ ان کے ختم ہو جانے پر ۱ بھادوں کو باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ (۳) لاٹھی سکھانے کے لئے ایک ڈرل ماسٹر رکھا ہوا ہے۔ اس وقت ۴۰ برہمچاریوں میں سے ۲۶ لڑکے بہت اچھی طرح لاٹھی چلانا جانتے ہیں۔ باقی چھوٹے لڑکوں کو یوگ کی کریائیں سکھلائی جا رہی ہیں۔ (۴) روٹی پکانے کے لئے دو ماتائیں بڑے پریم سے بچوں کو روٹی کھلاتی ہیں۔ برہمچاریوں کو لسی مکھن۔ دودھ۔ پھل۔ میٹھی اشیا اچھی مقدار میں مل رہی ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھی

اصلی میٹھی رجسٹرڈ

بال جیون گھی

بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹا دینے سے — ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے ہر ایک بیماری دور ہو کر۔ کمزور بچے تندرست طاقتور بنا دینگے ... فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھیئوں سے بچیں ... علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن ... سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگا دیں — ... "تندرستی کی کل" مفت بھیجیں گے

بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔ پی)

یوگیراج کرشن کے جنم دوس کے اپلکش میں

شری ہتیشی علاول پوری ایڈیٹر پرکاش لاہور رچت

ہندی اردو "گیتا گان" مفت لیجئے

گیتا گان گیتا کا (ملاوٹ کا حصہ نکال کر) شلوک وار ایک ایک سرل ہندی دوہے میں انوواد ہے۔ آچاریہ رام دیو جی کی سمتی ہے۔ کہ "گیتا گان اور اپنشد گان دونوں ہی آریہ سماجیوں کے لئے بہت اپیوگی ہیں۔ ان کا ادھک سے ادھک پرچار ہونا چاہیے"۔

اس کی ایک کاپی ہندی یا اردو "پرکاش" یا "آریہ درت" کے ہر نئے گراہک کو مفت دی جاویگی۔ پرانے گاہکوں کو سندھیا گان، اپنشد گان اور ہتیشی رامائن (ہندی یا اردو) تین پستکیں گیتا گان کی قیمت ہندی ۸ اردو ۶ محصول ڈاک ۲ کل ۱۰ یا ۸ کے ٹکٹ بھیجنے پر مفت دی جاوینگی۔

(منیجر پرکاش لاہور)

قیمت پر لیجئے

وید پرچار سپتاہ کو سپھلتا پوروک منانے کے لئے آپ مندرجہ ذیل اُپیوگی اور نایاب پستکیں ۱/۲ قیمت پر منگوا کر مفت بانٹیں۔ ویدک دھرم کی فضیلت ۴ — مورتی پوجا کی دھجیاں ۳ — پوران پول پرکاش ۸ — جین مت درپن ۸ — اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ — آنند پتھ ۴

یہ سب کتابیں ۲۲×۱۸ کے بڑے سائز عمدہ کاغذ پر چھپی ہیں۔ صفحات ۶۰ سے ۱۲۵ تک۔ یہاں پوری قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے لئے ۱۳ کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں۔

(منیجر "پرکاش" لاہور)

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شالا اس سبھا کے ہاتھ میں دیدی ہے۔ یہ سبھا بڑا اچھا کام کر رہی ہے۔ (گوبند لال اپ منتری)

دیانند ودیا پیٹھ کے نتائج

سرب سجن مہانو بھاووں کو ودت ہے۔ شریمد دیانند ودیا پیٹھ دوارا آرش گرنتھوں کی پریکشاؤں کا اب کم تین ورش سے چل رہا ہے۔ اس ورش اجمیر۔ چتوڑ۔ ہاپڑ۔ بریلی۔ دیوریا (گورکھپور) تتھا لاہور ان چھ کیندروں میں ۱۷ اپریل سے ۲۸ اپریل ۱۹۴۱ء تک پریکشائیں ہوئیں۔ بریلی تتھا دیوریا میں باہر سے بھی پریکشارتھی چھاتر آئے۔

ویاکرن اپادھیائے پرتھم کھنڈ میں ۸ دوسرے کھنڈ میں چھ تیسرے کھنڈ میں دو۔ اور ویاکرن آچاریہ پہلے کھنڈ میں ۷ اور دوسرے کھنڈ میں ۷ ودیارتھی پاس ہوئے۔

پریکشا سمبندھی سب پتر ویوہار تتھا نیماولی کے لئے نمن لکھت پتے پر پتر لکھیں۔

پریکشا ادھیکش دیانند ودیا پیٹھ
ڈاکخانہ شاہدرہ مل (لاہور)
(برہملت جگیاسو)

آریہ سماج راتی کا تالاب فیروزپور شہر

آریہ سماج کے سپتاہک ست سنگ میں لالہ کانشی رام جی سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی کمشنر آفس کے لیکچر ہوتے ہیں۔ جن میں وہ بڑی یوگیتا سے ویاکھیا کرتے ہیں۔ ۷ اگست کو پریوارک اپاسنا کا یگیہ مہاشہ مدن جیت آریہ کے گھر میں ہوا۔ جس میں پنڈت دھنپت رائے جی کا منوہر ویاکھیان ہوا۔ اور پنڈت کانشی رام جی نے پرارتھنا کرائی۔ حاضرین کا بوندی سے ستکار کیا گیا۔

ویدک وواہ:۔ ماسٹر گیانانند جی کی سپتری سمترا کی شادی مسٹر راج ایم۔ اے گجرات سے ویدک ریتی سے ہوئی۔ ۱۶ اگست کو پنڈت وشنو کر ماجی آریہ پروہت راولپنڈی نے بڑی یوگیتا سے سنسکار کرایا۔ وواہ سے پورو ۴ دن لگاتار ہون یگیہ مہاشہ مدن جیت آریہ کراتے رہے۔

۴ ۔ ۲ ۔ جولائی کو لالہ دولا رام جی ہیڈ کلرک آرسنل فیروز پور کے گھر اماوسیہ کا یگیہ ہوا۔ جس میں شری ہربنس لال جی کے بھجن ہوئے۔ اور مہاشہ مدن جیت آریہ نے پرارتھنا کرائی۔

لوہارو دوس:۔ ۲۷ اگست کو لوہارو دوس منایا گیا۔ اور پرستاؤ پاس کئے گئے۔ منتری

رشی کو سپتاہک ست سنگ میں وید کی کتھا مہاشہ مدن جیت آریہ نے کی۔ اور سوامی یوگانند جی مہاراج کا منوہر اپدیش ہوا۔

شوک پرستاؤ:۔ یہ سماج آریہ پرتی ندھی سبھا کے بھوت پوروا منتری شری ماسٹر گوروند مل جی بان پرستھی کی شوک جنک مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرماتما سے ان کی روح کی شانتی کے لئے پرارتھنا کرتی ہے۔ اور اس کے سمبندھیوں کو یہ بھرجو اپنی اپار دیا سے دھیریہ اور شانتی دے۔ آریہ سماج کے اکھاڑہ میں آجکل خوب رونق رہتی ہے۔ (لال چند ورما منتری)

(بقیہ صفحہ ۱۱)

(۵) اس سہ ماہی میں ودیالیہ کے لئے دو نئے کمرے دو سجنوں نے (مسٹر اے۔ آر چوپڑہ اور شریمتی سنلا منی جی دھرم پتنی مہاشہ سکھ دیال ملکھ ادھشٹھاتا گورو کل) نے ۵۰۰ روپے کی لاگت سے تعمیر کرا دیئے ہیں۔ کمیٹی ان کا دھنیواد کرتی ہے۔ (منیجر)

آریہ سماج اور ہری چوک بٹالہ کے سماچار

(۱) ۲۷ جولائی ۱۹۴۱ء کو لوہارو دوس منایا گیا۔

آریہ پرتی ندھی سبھا سے آئے ہوئے پرستاؤ سروسمتی سے پاس کئے گئے۔ (۲) ۲۷ جولائی کی رات کو پنڈت راجپال جی ۔۔۔ منڈلی کے منوہر بھجن اپدیش ہوئے ۔۔۔ دینا ناتھ جی کے منوہر ویاکھیان ہوئے ۔۔۔ جن حاضری کافی تھی۔ (۳) ۷ اگست کو رکشا بندھن کا تہوار منایا گیا۔ پنڈت گوردت ۔۔۔ رکشا بندھن پر ایک بڑا اپر بھاوشالی ۔۔۔ دیا۔ اس کے بعد نیا کمرہ جو لالہ آتمارام ۔۔۔ کھلہ ٹھیکیدار بٹالہ نواسی نے بنوایا ہے ۔۔۔ پرویش سنسکار کیا گیا۔ لالہ آتما رام جی ۔۔۔ ان کے سپتر لالہ میلا رام جی وکیل ۔۔۔ سماج میں پدھارے ہوئے تھے۔ لالہ آتما رام جی۔ لالہ میلا رام جی اور ڈاکٹر رام ۔۔۔ جی نے ہون کیا۔ اور سب سے پہلے کمرہ ۔۔۔ دانی پریوار نے وید منتروں کے درمیان ۔۔۔ کیا۔ آریہ سماج میں کافی رونق تھی۔ آریہ سماج کی طرف سے اس پوتر دان کے لئے لالہ آتما رام جی کھلہ ٹھیکیدار کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ ساری جنتا کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ اور شانتی پاٹھ کے بعد کارروائی سماپت ہوئی۔ (خوشی رام منتری)

”مگدھ ہو جاتا ہوں“

چودھری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی بی مڈل سکول چلکانہ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں ۔۔۔ علاوہ ایڈیٹر ”پرکاش“ لاہور کو لکھتے ہیں:۔ ”کچھ عرصہ ہوا میں نے آپکی تصانیف گیتا گان رشی گان۔ اپ نشد گان۔ ہنسی رامائن ۔۔۔ منگوائی تھیں۔ انہیں میں روز پڑھتا ہوں۔ ان کے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے ۔۔۔ مگدھ ہو جاتا ہوں“۔

اگر آپ بھی ہردہ کی سچی شانتی چاہتے ہیں۔ تو ۔۔۔ بالاکتابوں کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ اور اردو میں ۱۲ ؍ (محصولڈاک ۳ ؍) منی آرڈر ۔۔۔ منگوا کر ضرور سوادھیائے کریں۔ (منیجر پرکاش لاہور)

ہر ایک شہر و قصبہ میں آریہ ویروں کی ضرورت

وید و ویدک دھرم کے پرچار تتھا مہرشی کے گرنتھوں کو کانگڑہ کے ہر ایک ضلع اور گاؤں میں پرچار کرنے کی اسکیم کو کاریہ روپ میں لانے کے لئے ایسے آریہ ویروں کی ضرورت ہے۔ درخواست نیچے لکھے پتہ پر بھیجیں:۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر

گوروکل کانگڑی فارمیسی ہردوار کی مشہور ادویات

आयुर्वेदिक फार्मेसी गुरुकुल कांगड़ी

دراکشاسو

طاقت و تازگی دیتا ہے۔ بڑھیا لذیذ ٹانک ہے۔ پرانی کھانسی قبض۔ تھکاوٹ کو دور کرتا ہے۔
قیمت سوا روپیہ پونڈ

بھیم سینی سرمہ

آنکھوں کے سب روگوں کی اکسیر دوا ہے چشمہ لگوانے یا کسی اور دوا کے استعمال کرنے سے پہلے ہمارے بھیم سینی سرمے کو ضرور استعمال کیجئے۔ قیمت ۱۴ ؍ فی شیشی۔

گوروکل کانگڑی فارمیسی۔ گوروکل کانگڑی (سہارنپور)

ور کی ضرورت

ایک مزنیہ کی کنیا کے لئے جس کی عمر ۱۷، ۱۸ سال ہے۔ وہ گرہ کاریوں میں نپن، سوشیل اور ہندی بخوبی لکھ پڑھ سکتی ہے۔ آریہ ور کی ضرورت ہے۔ جو برسر روزگار اور تندرست ہو۔ شادی ویدک ریتی سے جات پات کا بندھن توڑ کر ہوگی۔ کھتری ور کو ترجیح دی جائے گی۔
سنگھ باوا پوسٹل پنشنر گہمان براستہ بٹالہ ضلع گورداسپور

وروں کی ضرورت

دو سہاروج گوت کی براہمن کنیاؤں کے لئے یوگیہ۔ سداچاری۔ کنوارے۔ تندرست برسر روزگار وروں کی ہے۔ ایک کنیا کی عمر انیس برس اور دوسری کی سولہ برس ہے۔ کنیائیں سوشکشت۔ تندرست اور گرہ کاریہ میں نپن ہیں۔ پتر ویوہار نمن پتہ پر کریں:۔
نمبر ۱۱۲ معرفت ایڈیٹر پرکاش لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

شرح چندہ
سالانہ ——— للعہ
ششماہی ——— عہ
برما ——— صہ
غیر ممالک ——— دس شلنگ

ہفتہ وار پرکاش لاہور

ایڈیٹر

U.A. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۲۴ اگست ۱۹۴۱ء مطابق ۹ بھادوں سمت ۱۹۹۸ بکرم | نمبر ۳۲

زندگی

از:- بھگت لچھمنداس جی تبسم۔ علی پوری

حور و غلماں ہیں جہاں میں صرف تحریصِ حیات
یہ نہیں در اصل کچھ حاجت ردائے زندگی

ابن آدم کو ازل سے تھا خدا کا پاس کچھ
ڈال لی گردن میں اپنی خود بلائے زندگی

چار سو عالم میں پائی درد و غم نے انتہا
کر دیا رنج و الم نے آشنائے زندگی

خود بخود ہوتا ہے انساں محوِ اسرارِ خودی
جونہی کم ہوتی ہے کچھ حرص و ہوائے زندگی

"ہو تو قبل ان تموتو" جب ہوا درسِ عمل
موت ہی دنیا میں ہے گویا بنائے زندگی

زندگی کی پر صعوبت وادیوں میں اے عزیز
زندگی کا پاسباں ہو آشنائے زندگی

سوامی دیانند سرسوتی

مثلِ دستِ گل تبسم اور محتاجِ صبا
ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی جبکی ردائے زندگی

رگوید — ۞ — یجروید

وید امرت

سام وید — اتھروید

ओ यस्य सूर्यश्च: च
मा च पुनर्णव: अग्नि
यश्चक्रे आस्यं तस्मै
ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नम:।।

अथ० १०-६-३३

شبارتھ

(سوریہ) یہ سوریہ (چہ) اور (پنرنوہ چندرما) بار بار نیا ہونیوالا یہ چاند (یسیہ) جس کی آنکھیں ہیں (یہ) جس نے (اگنم) اگنی کو (آسیم چکرے) مکھ بنایا ہے (تسمے جیشٹھائے برہمنے نمہ) اس سرشٹی مہان برہم کو نمسکار ہے۔

پرمن

یہ چمکیلے چندر سوریہ ہیں
جس کے نتیہ نوین نین
سرشٹی کال میں جب سدا ہی
کرتا وہ ان کا پرنین

—— (۲) ——

ہو کر یہ واہنی اگنی بنی ہے
جس وراٹ کا مکھ چھوٹی مان
اس مہان جگدیشور کو ہے
ارپت میرا نمر پرنام

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر اوہارا کی تحقیقات و تجربات۔

اگر روزانہ مشق کی جائے۔ تو چھ ماہ تک یہ عمل جاری رکھنے کے بعد کامیابی کی امید کی جاسکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے مسلسل اور طویل تصور باندھنا پڑتا ہے۔ کیونکہ طالب علم کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ درمیانی راستہ شششومن میں داخل ہو جائے۔

دوسرے کنول کو "سوادھشٹھان کنول" کہتے ہیں۔ اسکی چھ پنکھڑیاں ہوتی ہیں۔ جو شخص اس کا تصور باندھتا ہے۔ وہ عام طور پر ہر ایک کی نظر میں پیارا بن جاتا ہے۔ اور بیماری و موت سے اس کو مخلصی حاصل ہو جاتی ہے۔

تیسرا کنول ناف کے قریب ہے۔ اس کی دس پنکھڑیاں ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ اس سے تمام اچھی چیزیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ جن میں خوشی بھی شامل ہے۔

اس مرکز کا نام "منی پر کنول" ہے۔ اور جو یوگی اس مقدس مرکز کا تصور باندھتا ہے۔ وہ حقیقی مسرت حاصل کر لیتا ہے۔ وہ رنج و غم اور امراض کو کافور کر سکتا ہے۔

نیز وہ دوسرے آدمی کے جسم میں بھی داخل ہو سکتا ہے۔ ایک دھات کو دوسری دھات میں تبدیل کر سکتا ہے۔ بیماروں کو اچھا کر سکتا ہے۔ اور دوسروں کے دل کی بات بتا سکتا ہے۔

اس کنول کا رنگ سنہری ہے۔

چوتھے کنول کو "اناہت" کہتے ہیں۔ یہ دل کے عین بیچ میں واقع ہے۔ اس کا رنگ خون کی طرح سرخ ہوتا ہے۔ اور اسکی بارہ پنکھڑیاں ہوتی ہیں۔ اس کنول میں ایک قسم کا شعلہ ہوتا ہے۔ جس کو وان لنگ کہتے ہیں۔ اس کا تصور باندھنے سے یوگی ظاہری و باطنی دنیا کی تمام اشیاء کو دیکھ سکتا ہے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ اس کو ہر زمانہ یعنی ماضی، حال و مستقبل کا علم ہو جاتا ہے۔ وہ ان چیزوں کو دیکھنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ جن کو عام انسانی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ اور وہ ان آوازوں کو سن سکتا ہے۔ جو دنیا کے خواہ کسی حصے میں بولی جا رہی ہوں۔ وہ ہوا تک میں چل پھر سکتا ہے۔ اور دنیا کے ہر حصے میں آسانی سے پہنچ سکتا ہے۔ صرف اس کے خواہش کرنیکی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ ایک نہایت اہم مرکز ہے۔

پانچواں کنول حلق میں ہوتا ہے۔ اس کو "وشدھ کنول" کہتے ہیں۔ اس کی سولہ پنکھڑیاں ہوتی ہیں۔ اور اس کا رنگ سنہری ہوتا ہے۔ یوگی اس کو حروف کی آواز کا مرکز قرار دیتے ہیں۔

جو طالب علم اس مرکز پر مسلسل دلی تصور باندھتا ہے۔ اس کو مقدس ویدوں کے سمجھنے کا ملکہ حاصل ہوتا ہے۔

کہا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ غصے کی حالت میں ہو۔ اور اس مرکز پر تصور باندھے۔ تو وہ دنیاؤں کو لرزہ براندام کر سکتا ہے۔

اس مرکز کا تصور باندھنے سے طالب علم روزانہ زندگی اور بیرونی دنیا کو بھول جاتا ہے۔ اور اندرونی زندگی میں محو ہو جاتا ہے۔

کہتے ہیں۔ کہ جو یوگی اس کنول کا تصور باندھتا ہے۔ وہ ایک ہزار برس تک زندہ رہ سکتا ہے۔ اور اس کی جسمانی طاقتیں اور سدا بہار جوانی جوں کی توں قائم رہتی ہے۔

یہ ممکن ہے کہ نہیں؟ — میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ ممکن ہے۔ کہ یوگی لوگ یہ کہیں۔ کہ دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔

چھٹا کنول ابروؤں کے درمیان واقع ہے۔ اور یہ وہ جگہ ہے۔ جس کا تنفس کی آمد و شد کو باقاعدہ بنانے کے عمل کے بعض طریقوں میں تصور باندھنا پڑتا ہے۔ اس کو "آجن کنول" کہتے ہیں۔ اور اس کی صرف دو پنکھڑیاں ہوتی ہیں۔

اسی جگہ وہ نور اعظم ہوتا ہے جس کا تصور باندھنے سے نہایت عجیب و غریب روحانی طاقتیں حاصل ہوتی ہیں۔ (باقی آئندہ)

بدھی اور نمرتا

از:۔ پنڈت پورن چند جی ایڈووکیٹ۔ آگرہ

جس کو اپنی بدھی پر ابھیمان ہے۔ وہ سنسار میں سب سے بڑا مورکھ ہے۔ جو سب کچھ جانتا ہوا ابھی یہ دھارنا کرتا ہے۔ کہ اس نے ابھی کچھ نہیں جانا۔ وہ سنسار میں سب سے بڑا ودوان ہے۔ بدھی اور ابھیمان کا مہان ورودھ ہے۔ ابھیمان کے آتے ہی بدھی نشٹ ہوتی ہے۔ منشیہ سب سے ادھک اپنے کو ودوان سمجھ کر آگے بڑھنے کی چیشٹا نہیں کرتا۔ اور اکارن دوسروں سے ایرشا اور دویش کرنے لگتا ہے۔ ہم جو کچھ بھی جانتے یا جان سکتے ہیں۔ وہ پراچین سنتیہ ہے۔ وہ سدیو اسی روپ میں اپستھت تھا۔ جیسے ہم اب ہم نے اس کو سمجھا۔ یدی نیوٹن سے پہلے پشچم میں کسی نے آکرشن شکتی Law of Gravitation کو نہ سمجھا۔ تو کیا پہلے سے اپستھت نہ تھا۔ سیب تو ہمیشہ ہی اوپر سے نیچے گرتے ہیں۔ جل گرم ہونے سے واشپ ہمیشہ بنتا رہا ہے۔ اور نئی اتپن کرنے یوگیہ ہو جاتا ہے۔ چاہے سب سے پہلے اس سادھارن سچائی کو stevenson نے سمجھا۔ کسی پشچمی ودوان نے ٹھیک کہا ہے۔ We cannot create beauty truth and goodness we can only appreciate them.

ارتھات ہم سنسار میں سندرتا، ستیہ اور نیکی کو اتپن نہیں کر سکتے۔ کیول ان کے پرچلت روپ کو سمجھ سکتے ہیں۔ یدی ہم نے کوئی ایسی چیز لی ہو جو اب تک ہم نے یا کسی دوسرے نے نہیں سمجھی تھی۔ تو اس پر ابھیمان کاہے کا۔

یہ تو اس سمبندھ تک کی مورکھتا کا سویکار کرنا ہے۔ پراچین بھارت کے اتہاس میں ایک راون پرش ہوا ہے۔ جس کے سمبندھ میں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ جس کو اپنی ودوتا اور کلا کوشل پر ابھیمان تھا۔ اور جس کا دشپرینام یہ ہوا کہ سارا بھارت رشٹ کنشٹ میں رہا۔ اور سونے کی اس کی لنکا جل گئی۔ راکشس شبد بڑا بھیانک ہے۔ پرنتو یہ کیول ساکشر کا الٹا ہے۔

ساکشر راکشس

جو ساکشر ہو کر ابھیمان کرتا ہے۔ اور آچار بھرشٹ رہتا ہے۔ وہ ہی راکشس کہلانے یوگیہ ہے۔

اس ابھپرائے سے گیان بدھی [illegible] اتپن نہ ہو اور آچرن ٹھیک رہا۔ اس من مندر کی سندر پوجا کی ودھی کا نت نمسکار سے کیا گیا ہے۔ جس سے نمرتا کا بھاو اپاسک کے ہردیہ میں سدیو بنی رہیں۔ [illegible] منتر اس پرکار ہے:۔

नमः शम्भवाय च मयोभवाय च

नमः शङ्कराय च मयः स्करायच।

नमः शिवाय च शिवतराय च ॥२॥

[illegible]०१६।मं०४१॥

اس منتر کو سمرپن بھی کہتے ہیں۔ [illegible] کے بھاو کو رشی دیانند کے شبدوں میں [illegible] کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ جو اس [illegible]

"اس پرکار کے سب منتروں کے ارتھ [illegible] پرمیشور کی سمیک اپاسنا کر کے آگے [illegible] کہ ہے ایشور! دیانندھے! آپکی کرپا [illegible] جتنے اتم کام ہم لوگ کرتے ہیں۔ وہ سب آپ کے ارپن ہیں۔ جس سے ہم لوگ آپ کو پراپت ہو کر دھرم جو ستیہ نیائے کا آچرن [illegible] ہے۔ ارتھ جو دھرم کے پدارتھوں کی پراپتی کرنا ہے۔ کام جو دھرم اور ارتھ سے [illegible] بھاگوں کا سیون کرنا ہے۔ اور موکش جو دکھوں سے چھوٹ کر سدا آنند میں رہنا ہے۔ ان چار پدارتھوں کی سدھی [illegible] ہے۔ انی سمرپنم! اس [illegible]

نمسکار کرتے ہیں (नमः शम्भवाय च) سکھ سوروپ (मयोभवाय च) [illegible] کے اتم سکھوں کو دینے والا (नमः शं[illegible]) کلیان کرتا۔ موکش سکھ [illegible] (ङ्कराय च) (मयस्कराय च) دھرم یکت کاموں کو کرنے والا [illegible] اپنے بھگتوں کو سکھ دینے والا (राय च)

(باقی صفحہ [illegible] پر)

من کو مارو

(ہتیشی علاوَلپوری)

مار سکو تو من کو مارو
بھٹکت رہتا سدا اکپتھ میں
کرنے پائے نہ من مانی
پرہرک ہے یہ بھلے برے کا
سمجھے نہ سمجھائے جو یہ

کاہے ہمت ہارو
اسے سپتھ پر ڈارو
بگڑے کاج سنوارو
پتھ نردیش ہمارو
چابک مار سدھارو

کہے ہتیشی مار سکو تو
اپنے من کو مارو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم
ہفتہ وار پرکاش لاہور
۲۴ر اگست ۱۹۴۷ء مطابق:- وکرماجیت سمت ۲۰۰۴ بکرمی
جلد ۳۷ | دیانند ابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۳۲

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام ۹

رشی دیانند کے پاس اتنا سمے نہ تھا۔ کہ وُہ کبھی بھی پرانت کے گراموں میں جا سکتے۔ اِس لئے ان کا دورہ شہروں تک محدود رہا۔ اور یہی وجہ ہے کہ پہلے پہل آریہ سماجیں شہروں میں قایم ہوئیں۔ لیکن ایک جیوت جاگرت سنستھا جو اپنے پاؤں پھیلانا چاہتی ہے۔ سب سے پہلے یہ کام کرے گی۔ کہ ان ستھانوں تک پہنچے جہاں اسے جیون کے چنہہ زیادہ دکھائی دیتے ہوں۔ اس بات پر سب سہمت ہیں۔ کہ بھارت۔ واستوک بھارت نگروں میں نہیں گراموں میں واس کرتا ہے۔ اس کی ۹۲ فیصدی آبادی گراموں میں رہتی ہے۔ وُہ دھرم سب کا دھرم نہیں ہو سکتا۔ جو صرف نگروں تک سیمت ہے۔ اور گراموں تک نہ پہنچے۔ کنتو پنجاب میں آریہ سماج زیادہ تر نگروں میں رہا ہے۔ اور اس کے کئی کارن ہیں۔ سب سے بڑا کارن یہ ہے۔ کہ آریہ سماج کا پرچار زیادہ تر ہندوؤں میں ہے۔ اور ہندو عام طور پر نگروں میں رہتے ہیں۔ شمالی پنجاب کے گراموں میں عام طور پر مسلمان آباد ہیں۔ اس لئے وہاں آریہ سماج کا پرچار کٹھن ہے۔ اور مدھیہ پنجاب کے گراموں میں زیادہ تر سکھ بستے ہیں۔ وہاں بھی آریہ سماج کا پرچار کٹھن ہے۔ چاہے اتنا کٹھن نہ ہو۔ جتنا کہ مسلمانوں کے گراموں میں۔ جنوبی پنجاب کے پانچ ضلع انبالہ، کرنال، حصار، روہتک اور گوڑگانوہ زیادہ تر ہندو ضلع ہیں۔ اور ان میں آریہ سماج کا خوب پرچار ہے۔ اگر میں یہ کہوں۔ کہ ان پرانتوں کے جاٹوں کا سرکاری مذہب آریہ سماج ہے۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ مجھے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سرگرم سیوا سے الگ ہوئے کئی ورش ہو گئے ہیں۔ اس لئے میں نہیں جانتا۔ کہ اب ان پرانتوں میں آریہ سماج کی کیا اوستھا ہے۔ کنتو جن دنوں میں سبھا کا منتری تھا۔ وہاں خوب پرچار تھا۔ سبھا ہزاروں روپے اس پرانت پر خرچ کرتی تھی۔ اور ہزاروں ہی وہاں سے ویدپرچار کے لئے ملتے تھے۔ پرچار سے جو اُتساہ اور جاگرتی پیدا ہوئی۔ اس کا یہ پرنام ہُوا۔ کہ ضلع روہتک میں ایک چھوڑ تین گوروکل قایم ہو گئے۔ اور وُہ اب تک چل رہے ہیں۔ جب مہاتما منشی رام جی گوروکل کی آدھار شلا رکھنے جھجر گئے۔ تو میں ان کے ساتھ تھا۔ میں نے اس سمیہ اُتساہ کا جو اپورو درشیہ دیکھا۔ وُہ اس سمیہ تک مجھے یاد ہے۔ لوگ ایک میل کے فاصلہ پر مہاتما جی کا سواگت کرنے کے لئے آئے ہُوئے تھے۔ اور ان کے جلوس کے ساتھ سینکڑوں نہیں ہزاروں جاٹ لاٹھیاں لئے چل رہے تھے۔ اسی جھجر میں میں نے ایک اور درشیہ بھی دیکھا۔ آریہ سماج کے وارشک اُتسو میں میرا ویاکھیان ہو رہا تھا۔ اتنے میں سناتنی بھائیوں کا ایک جلوس آیا۔ وُہ باجے گاجے کے ساتھ ہر ہر مہادیو کے نعرے لگاتا ہُوا آرہا تھا۔ جب آریہ سماج کے منڈپ کے نزدیک آیا۔ تو کچھ آریہ سماجی اسے یہ کہنے کے لئے گئے۔ کہ آریہ سماج کا اُتسو ہو رہا ہے۔ اس لئے اس کے منڈپ کے پاس سے چپ چاپ گزر جاؤ۔ لیکن اس جلوس کے پربندھکوں نے پرواہ نہ کی۔ جب ان آریہ پُرشوں نے واپس آکر یہ بتایا۔ کہ جلوس والے ہمارے منڈپ کے پاس سے چپ چاپ گزرنا منظور نہیں کرتے۔ تو جتنے جاٹ منڈپ میں بیٹھے تھے۔ انہوں نے اپنے لٹھ سنبھالے۔ اور جاکر جلوس کا راستہ روک لیا۔ پولیس کا انسپکٹر ہمارے جلسہ میں موجود تھا۔ اور لگے ہاتھوں یہ بھی لکھ دوں۔ کہ ۱۹۰۷ء سے آریہ سماج سرکار کے نزدیک ایک خطرناک جماعت بن گئی تھی۔ اور اس وقت تک تھی۔ اس لئے جب کبھی میں روہتک کے ضلع میں دورہ پر جاتا۔ پولیس کا ایک افسر میرے ساتھ رہتا۔ انسپکٹر نے موقعہ کی نزاکت کو محسوس کیا۔ اور مجھ سے کہا۔ کہ آریہ جاٹوں کو روک دو۔ ورنہ فساد ہو جائے گا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ جائیے۔ اور جلوس کو وہیں روک دیجئے۔ جہاں وُہ اس وقت ہے۔ چنانچہ وُہ گئے۔ اور جلوس رُک گیا۔ تبادلۂ خیالات کے بعد یہ فیصلہ ہُوا۔ کہ سناتنیوں کا جلوس ہمارے پنڈال کے دوسری طرف سو گز خاموشی سے گزرے گا۔ باقاعدہ اُپدیشکوں کو چھوڑ کر میں نے ضلع روہتک میں جتنا بھرمن کیا ہے۔ شاید ہی کسی نے کیا ہو۔ اور جتنے جلوس میرے نکلے ہیں۔ شاید ہی کسی کے نکلے ہوں۔ ان دنوں ضلع روہتک کا چکر لگانے کے کیا معنی تھے۔ اس کا اندازہ آج نہیں لگایا جا سکتا۔ جبکہ چپہ چپہ پر لاریاں چل رہی ہیں۔ مجھے ان دنوں جہاں کہیں بھی جانا پڑا۔ بیل گاڑی میں۔ اس کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ ایک گھنٹہ کا سفر چار گھنٹوں میں طے ہوتا تھا۔ اور پھر دیہات میں سڑکیں کہاں؟ کچے راستوں پر سے بیل گاڑیوں کو گزرنا پڑتا تھا۔ اور جس وقت بیل گاؤں میں بھٹا کر میرا جلوس نکالا جاتا تھا۔ تو وُہ جلوس میرے صبر کا امتحان ہُوا کرتا تھا۔ اس قدر گرد اُڑتی تھی۔ کہ سارا حلیہ بدل جاتا تھا۔ لیکن جاٹ بھائیوں کے پریم کے مقابلہ میں یہ کشٹ کسی شمار میں نہ تھا۔ میں آریہ سماج فرمانہ کے سالانہ جلسہ میں شامل ہُوا۔ صبح کی گاڑی سے روہتک ریلوے سٹیشن پر اُترا۔ اور وہاں سے بیل گاڑی میں سوار ہو کر شام کو فرمانہ پہنچا۔ یہی حالت واپسی پر رہی۔ راستہ میں میں کئی بار گاڑی سے اُترا۔ اور پیدل چل پڑا۔ جلسہ دیکھ کر چت پرسن ہو گیا۔ ان دنوں روہتک کے جلسوں میں ہزاروں کی حاضری ہُوا کرتی تھی۔ سینکڑوں کا کوئی سوال نہ تھا۔ وہاں بھی ہزاروں کی حاضری تھی۔ درحقیقت جاٹوں کے لئے آریہ سماج ہی ایک دلچسپی کا مضمون تھا۔ ان دنوں آریہ سماج کے لئے کتنی شردھا اور اُتساہ تھا۔ اس کا ایک اور درشیہ "پرکاش" کے پاٹھکوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہُوں۔ میں فرمانہ سے لوٹا تو سیدھا ریلوے سٹیشن پر چلا گیا۔ ۸ بجے رات کو وہاں سے گاڑی چلتی تھی۔ اور میں اس پر سوار ہونا چاہتا تھا۔ میری غیر حاضری میں روہتک کے آریہ نوجوانوں نے میرے لیکچر کا نوٹس دے رکھا تھا۔ وُہ میری تلاش میں سٹیشن پر پہنچ گئے۔ اور مجھے واپس لے گئے۔ رات کو ہزاروں کی حاضری میں میرا ویاکھیان ہُوا۔ لیکن نہ معلوم کیوں وہاں کے گورنمنٹ سکول کے ہیڈ ماسٹر نے بورڈنگ سکول کے لڑکوں کو میرے لیکچر میں شامل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ لیکن وہاں تو زیادہ تر جاٹ لڑکے رہتے تھے۔ وُہ اس طرح دبنے والے تھوڑے ہی تھے۔ انہوں نے ہر ممکن آئینی طریق سے ہیڈ ماسٹر صاحب کی اجازت حاصل کرنی چاہی۔ لیکن جب کسی طرح کامیاب نہ ہُوئے۔ تو انہوں نے دوسرے طریق سے جلسہ میں شامل ہونے کی ٹھانی۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے بورڈنگ ہاؤس کو باہر سے تالا لگوا دیا۔ کچھ منچلے تو دیوار پھاند کر بورڈنگ ہاؤس سے باہر نکل گئے۔ لیکن اس سے مشکل حل نہ ہوتی تھی۔ اس لئے کچھ جاٹ نوجوانوں نے دروازہ توڑ دیا۔ اس طرح سب کے سب لڑکے جن کی تعداد غالباً ڈیڑھ سو کے قریب تھی۔ میرے ویاکھیان میں آگئے۔ میں ویاکھیان دے کر اسی رات روہتک سے چلا آیا۔ چلنے سے پہلے مجھے اس گھٹنا کا گمان نہ ہُوا۔ لیکن میرے لاہور پہنچنے کے چند گھنٹے بعد مجھے روہتک سے تار ملا۔ کہ صورت حالات نازک ہے۔ فوراً پہنچو! چنانچہ میں دوسرے دن روہتک پہنچ گیا۔ وہاں جاکر مجھے معلوم ہُوا۔ کہ جو لڑکے میرے لیکچر میں شامل ہُوئے تھے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے انہیں جرمانہ کر دیا ہے۔ جس پر وُہ لڑکے اپنا سامان اُٹھا کر سماج مندر میں آ گئے ہیں۔ لطف کی بات یہ تھی۔ کہ بورڈنگ ہاؤس میں جتنے بھی مسلمان لڑکے تھے۔ وُہ بھی آریہ لڑکوں کے ساتھ چلے آئے۔ اور بورڈنگ ہاؤس قطعاً خالی ہو گیا۔ ہیڈ ماسٹر کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ ان کے لئے ایک ایسی مشکل پیدا ہو گئی۔ جس کے حل نہ ہونے میں ان کی بدنامی تھی۔ ہمارے لئے یہ مشکل تھی۔ کہ ڈیڑھ سو لڑکوں کا انتظام کیسے کریں۔ سماج مندر میں اتنی جگہ نہ تھی۔ ایک اور مکان کرایہ پر لیا گیا۔ اور اس طرح ایک باقاعدہ آشرم جاری کیا گیا۔ جس میں مسلمان لڑکے بھی رہے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب کوشش کرتے رہے۔ کہ لڑکے معافی مانگ کر یا جرمانہ ادا کر کے واپس آجائیں۔ لیکن ایک بھی لڑکا اس شرط پر بورڈنگ جانے کو تیار نہ ہُوا۔ جس پر ہیڈ ماسٹر صاحب کو جھکنا پڑا۔ اور انہوں نے اپنا جرمانہ کا حکم واپس لے لیا۔ اس پر بہت سے لڑکے

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تو واپس چلے گئے۔ لیکن کچھ لڑکے پھر بھی واپس جانے کو تیار نہ ہُوئے۔ چنانچہ وہ سماج مندر میں رہے۔ اور ان کی بدولت آشرم کچھ سال چلتا رہا۔ ضلع روہتک میں آریہ سماج کے اتسو عام طور پر رات کو ہُوا کرتے تھے۔ ۹، ۱۰ بجے رات کے قریب۔ جاٹ بھائی اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر سماج کے پنڈال میں جمع ہو جاتے تھے۔ اور ساری رات وہیں گزار دیتے تھے۔ چنانچہ مجھے یاد ہے۔ کہ آریہ سماج ٹنڈرو کے وارشک اتسو پر میرا دیاکھیان ۱/۲ ۱ بجے سے ۱/۲ ۲ بجے رات تک ہُوا تھا۔ روہتک پرانت میں جاگرتی پیدا کرنیکا شریہ بہت کچھ پنڈت برہمانند جی کو پراپت ہے۔ جنہوں نے رشی دیانند جنم شتابدی مہوتسو پر متھرا میں سنیاس گرہن کیا۔ اور سوامی برہمانند کے نام سے پرسدھ ہُوئے۔

یہ سب باتیں پُرانی ہیں۔ درشوں کی پُرانی۔ ورتمان پرستھتی کا مجھے گیان نہیں۔ میں نہیں جانتا۔ کہ اس سمیہ وہاں آریہ سماج کی کیا اوستھا ہے۔ اُتسو ہوتے ہیں۔ تو کتنے اور کیسے؟ کنتو مجھے یہ وشواس ہے۔ کہ جاٹ آریہ سماج سے الگ نہیں ہو سکتے۔ اور جو کچھ میں سُنتا ہُوں۔ اُس سے اس پریڻام پر پہنچتا ہُوں۔ کہ اس پرانت میں اس سمیہ تک آریہ سماج کا زور ہے۔ میں نے تو اپنا تجربہ "پرکاش" کے پاٹھکوں کے سامنے کیول یہ درشانے کے لئے رکھا ہے۔ کہ جن گراموں میں ہندوؤں کی جن سنکھیا ادھک ہے۔ وہاں آریہ سماج کا پرچار ہے۔ اور ہو سکتا ہے۔ پنجاب کے شمالی اور وسط کے گراموں میں کوئی باقاعدہ کوشش نہیں کی گئی۔ پچھلی بار جب میں سبھا کا منتری بنا۔ تو میں نے بجٹ میں دو ہزار روپیہ وشیش رُوپ سے گرام پرچار کے لئے رکھا تھا۔ اور اس کے لئے کچھ کرمچاری اور پرچارک نیت بھی کئے تھے۔ کنتو میں اگلے سال منتری پد سے ہٹ گیا۔ اس لئے میں یہ تجربہ جاری نہ رکھ سکا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اب بھی یہ تجربہ ہو رہا ہو۔ ہو رہا ہے۔ تو "چشم ما روشن دل ما شاد" نہیں ہو رہا تو شروع کر دینا چاہیئے۔ پرچار کی سکیم جو میرے دماغ میں ہے۔ وہ آگامی سپتاہ پاٹھکوں کی بھینٹ کروں گا۔

"اتھ" ——— **کرشن**

ہندی "آریہ ورت" مارگ کے گراہک بنیں۔

آہ ڈاکٹر خان چند دیو!

لاہور کے مشہور ہومیوپیتھک فزیشن ڈاکٹر خانچند دیو ۱۴ اگست کو ۵۳ سال کی آیو میں چل بسے۔ ڈاکٹر جی رشی دیانند کے پُورن بھگت تھے۔ دیش اور جاتی کے سیوک تھے۔ اور چپ چاپ کام کرنیوالے تھے۔

لاہور میں رہتے وقت و دیالیہ میں کبھی کسے روگی ہونے پر جس وقت ڈاکٹر جی کو بُلایا۔ ڈاکٹر جی اسی وقت تیار تھے۔ ایک بار میں خود بیمار ہُوا۔ تو ڈاکٹر جی نے جادو اثر علاج کیا۔ اور میں اتنی جلدی اچھا ہُوا۔ کہ مجھے اس کی اُمید نہ تھی۔ ڈاکٹر جی چپ زیادہ رہتے تھے۔ اور ہر ایک بات کو اچھی طرح سمجھتے تھے۔ ڈاکٹر جی نے امریکہ میں اپنے سہپاٹھی کو جس طرح آریہ سماجی بنایا۔ وہ انہی کا کام تھا۔ اور وہ اکیلا ان کے بعد بھی آریہ سماجی رہا۔ اس لئے ڈاکٹر جی اُپدیشک بھی تھے۔ یہ بہت کم لوگ جانتے ہونگے۔ ایشور کرے پرماتما ان کے پتر دھرم دیش دیو کو ہمت دے۔ کہ وہ اس دُکھ کو سہن کر سکے۔ اور اپنے چھوٹے بھائی کو باپ کی جُدائی محسوس نہ ہونے دے۔ (سوتنتر انند)

برطانیہ اور امریکہ کا مشترکہ اعلان

پچھلے ہفتہ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ اور مسٹر روزویلٹ صدر ریاستہائے متحدہ امریکہ میں سمندری ملاقات ہُوئی تھی۔ اس میں باہمی تبادلہ خیالات کے بعد جو مشترکہ مقاصد۔ اور اصول وضع کئے گئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ (۱) برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کسی مُلک سے کوئی علاقہ طلب نہیں کریں گے۔ (۲) اقوام متعلقہ کی رضامندی کے بغیر کوئی علاقائی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ (۳) اپنی حکومت کا چناؤ آپ کرنے کے متعلق عوام کے جذبات کا احترام کیا جائے گا۔ (۴) فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ دُنیا کی تمام قومیں اقتصادی میدان میں ایک دُوسرے سے مکمل تعاون کی پالیسی اختیار کریں۔ (۵) نازی ازم کے استبداد کا مکمل خاتمہ کرنے کے بعد ہر دو ممالک اس امر کا انتظام کریں گے۔ کہ تمام ممالک میں تمام قومیں امن و امان سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔ (۶) نیز دُنیا کی تمام قومیں اس اصُول کو تسلیم کرتی ہیں۔ کہ ایک دُوسرے پر فوجی حملہ نہ کیا جائے۔ اور عالمگیر ترک اسلحہ کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ (۷) جب تک تحفظ عامہ کا زیادہ وسیع اور مستقل انتظام نہ ہو۔ یہ لازمی ہے۔ کہ وہ جارحانہ حملہ کرنیوالی قوموں کو ہتھیاروں سے محروم کر دیا جائے۔ (۸) جنگ میں جرمنی کی شکست کے بعد ان ممالک کا حق خود اختیاری تسلیم کر لیا جائے گا۔ جو اس وقت جرمنی کے زیر حکومت ہیں۔ (۹) خام مال کی تقسیم مساوی اصولوں پر کی جائے گی۔ (۱۰) سمندر کے راستے سب پر کھلے ہونگے۔

ہندوستان کی آزادی کا اعلان کیا جائے؟

برطانیہ اور امریکہ کے اس مشترکہ اعلان کے بعد بجا طور پر ہندوستان توقع رکھتا ہے۔ کہ ان اصولوں کا اطلاق ہندوستان پر بھی ہو گا۔ اگر فی الواقعی برطانیہ جنگ کے بعد ہندوستان کو آزاد کر دینا چاہتا ہے۔ تو اسے ہندوستان کی آزادی کا اعلان کر کے۔ اپنی خلوص دلی کا ثبوت دینا چاہیئے؟ اگر یہ وعدہ بھی پچھلی لڑائی کے وعدوں جیسا ہی ہے۔ تو ہندوستان کو رسے وعدہ کا کیا بنائے؟

گوروؤں کا سکھوں کی طرف سے بائیکاٹ

سکھوں میں دو پارٹیاں ہیں۔ اکالی پارٹی گوروؤں کو سکھ مانتی ہے۔ لیکن سنٹرل اکالی دل ان کا بائیکاٹ کر رہا ہے۔ چنانچہ ۲۷ جولائی کو ٹمن پرستاؤ پاس کیا گیا جس سے اس بات کی سُننا کا پرمان ملتا ہے۔ "جو شخص دس گورو صاحبان اور گورو گرنتھ کے سوا کسی شخص یا اشخاص کو گورو مانتا ہے۔ سکھ کے سوائے کسی اور مذہب کا پابند ہے۔ جو شخص گورو کہلاتا ہے۔ دس پادشاہیوں کی ہمسری کا مدعی ہے۔ کسی کے دعوے کو تسلیم کرتا ہے۔ گورو رُوپ میں سکھوں سے متھے ٹکواتا ہے۔ یا کسی کو متھا ٹیکتا ہے۔ وہ سکھ نہیں ہے۔ اور چونکہ گورو کے ایسا کرتے ہیں۔ اس لئے وہ سکھ نہیں ہیں۔ اور نہ خالصہ پنتھ کا انگ ہیں۔"

یہ تو رہا اکالی دل۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی اس سمبندھ میں کیا قدم اٹھاتی ہے۔

مہاراجہ کشمیر کی رواداری

قادیانی اخبار "نور" کے ایڈیٹر سردار محمد یوسف نے ۲۵ جولائی کو شری مہاراجہ صاحب جموں و کشمیر کے شاہی محل میں مہاراجہ صاحب کی خدمت میں قرآن مجید کا ہندی ترجمہ پیش کیا۔ جسے انہوں نے شرف قبولیت بخشا۔ مہاراجہ صاحب کی رواداری کا ذکر سردار محمد یوسف صاحب کی زبانی سُنیئے۔ ... میں لکھتے ہیں۔ "مجھے ۲۵ جولائی کا ... یاد رہے گا۔ جبکہ مجھے مہاراجہ ... راج راجیشور مہاراجادھیراج مہاراجہ ہری سنگھ جی بہادر مہندر ... انگلشیہ جی سی۔ ایس۔ آئی۔ جی ... ای۔ ایل۔ ڈی۔ کے۔ سی۔ وی۔ او۔ ... جموں و کشمیر کی خدمت عالیہ میں قرآن ... ہندی ترجمہ پیش کرنیکا فخر حاصل ... کرسی کے سامنے ایک چھوٹی سی خوبصورت میز بھی رکھی ہوئی تھی۔ اور وہ ... کے ہندی ترجمہ کے رکھنے کے لئے ... ناظرین بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ... کے دل میں کلام مقدس کا کتنا احترام ... اور ہو بھی کیوں نہ۔ حضور بادشاہ ... بادشاہ سب کے سانجھے ہوتے ہیں۔ ... ملاقات جس شاہانہ اخلاق سے ... مجھے نوازا۔ اسکی یاد ہمیشہ ہی ... میں تازہ رہیگی۔ حضور کے ... نے مجھے ایسا گرویدہ بنا لیا ہے ... روم روم سے ہز ہائینس کی جے کے ... بلند ہو رہے ہیں۔ لہذا "نور" کے ... سے بھی درخواست کروں گا۔ کہ ... ساتھ شامل ہو کر یہ آواز بلند ... کریں "شری مہاراجہ صاحب جموں ... کی جے۔"

اور نظام حیدرآباد

یہ تو دیکھی آپ نے ایک ہندو مہاراجہ کی رواداری۔ اب آپ نظام صاحب ... بھی رواداری ملاحظہ فرمائیں۔ ان کی ... میں پولیس نے پچھلے دنوں ستیارتھ پرکاش ... ضبط کر لیا تھا۔ جب ریاست کے آریوں کو اپنی مقدس کتاب رکھنے کی ریاست ... میں اجازت نہ ہو۔ تو اگر نظام صاحب ... پرکاش پیش کرنیکی کوئی جرأت کرے ... اس سے کیا سلوک کیا جائے؟

لوہارو ڈے کیوں ...

فریدکوٹ ایک چھوٹی سی ریاست ہے ... سماج نے ۲۷ جولائی کو جب آریہ ... سبھا پنجاب کی آگیا انوسار لوہارو ڈے ... تو ادھیکاریوں سے پولیس نے ... انہوں نے کہا لوہارو ڈے ... دیسی ریاستوں میں آریہ سماجیوں کی ... آزادی میں دست اندازی کی جائے ...

سیدباب ہونا چاہیئے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آنسوؤں کے پروگرام میں تبدیلی کی ضرورت

شری چرنجیت لال جی بان پرستھی کی کچھ مفید تجاویز

آریہ سماج کے وید پرچار کے سمبندھ میں کچھ لیکھ "پرکاش" میں نکلے ہیں۔ اس وشے پر میں پہلے کئی دفعہ ادھکاریان آریہ پرتی ندھی سبھا کا دھیان آکرشت کرا رہا ہوں۔ اور اخبار "پرکاش" دوارا بھی آریہ جنتا کے سامنے کچھ وچار رکھتا رہا ہوں۔ اب چونکہ پنڈت بھیم سین جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا اور پنڈت لیش پال جی ادھشٹاتا وید پرچار کچھ عملی کام کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں نے اپنے وچاروں کی سیوا میں لکھ کر بھیجے ہیں۔ اور وہی وچار آریہ جنتا کے سامنے بھی وستار سے رکھ دینا چاہتا ہوں۔ موجودہ سمے کی دوڑ میں کوئی منش یا سبھا کھڑی نہیں رہ سکتی۔ پیچھے ہٹنا گراوٹ ہے۔ اور جو کھڑا ہوگا۔ اس کے اوپر سے موٹر گاڑیاں اور دوڑتے ہوئے منش دھکا دے کر اور اس کو گرا کر آگے نکل جاویں گے۔ شاہراہ پر آج کھڑا ہونا نیچے گرنا ہے۔ اس لئے جس کو دنیا کا نتا ہی راہ پر چلنا ہے۔ بلکہ لوگوں کو راستہ دکھانا ہے۔ اسکو آگے ہی بڑھنا ہوگا۔

اس لئے آریہ سماج کو اپنے موجودہ طریقہ پرچار کو اس ڈھنگ پر چلانا ہوگا جس سے جنتا اسکی طرف خود بخود آکرشت ہو۔ اور اس کے کاریہ میں سہانوبھوتی پرگٹ کرتے ہوئے دن بدن آگے سے بہت زیادہ اس کا ساتھ دیوے۔ اور آریہ سماج کا وید پرچار زیادہ پربھاؤ شالی ہو کر جلدی ایک مہان شکتی کے روپ میں پرگٹ ہو۔ اور جو کچھ کہیں نراشا کی جھلک ہے۔ وہ آشا میں بدل جائے۔

(۲) موجودہ طریقہ پرچار میں دکھلاوا بہت ہو گیا ہے۔ جس کے کارن ودوانوں کا سمے اور جنتا کا دھن بہت کچھ اکارتھ خرچ ہو رہا ہے۔ جو کہ آریہ سماج کو شوبھا نہیں دیتا۔ بلکہ موجودہ پرچار ایک ویسن کی حد تک پہنچ گیا ہے۔ اس لئے آنسوؤں کو ست سنگ کا روپ دینا ہوگا۔ اور اپدیشک بھائیوں کو۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کو اپنی منوورتی کو بدلنا ہوگا۔ جتنی منوورتی بدلے گی اتنی ہی وید پرچار میں سپھلتا ہوگی۔ اور اس کا لابھ بھی بہت جلد نظر آجاوے گا۔

موجودہ طریقہ پرچار کو ہم نے ویسن کی حد تک خود ہی پہنچایا ہے۔ اس لئے ہمیں ہی اس کو ٹھیک کرنا ہوگا۔ بلکہ یہ کام پریم پوروک اور بدھی پوروک سمجھ کر کرنا اور کرانا چاہیئے۔ اور جہاں جلدی پریورتن نہ ہو سکے۔ وہاں کبھی کچھ کبھی کچھ آہستہ آہستہ حوصلہ اور دھیرج سے کام لیکر سدھار کرنا اور کرانا چاہیئے۔ تاکہ دو تین سال میں سارے پنجاب میں نئے طریقہ پرچار کو عمل میں لایا جا سکے۔ اور موجودہ تھوڑے پرچارکوں و دھن سے ہی بہت زیادہ کام ہونے لگ جاوے۔ اور نتیجہ بھی تسلی بخش ہو۔

آنسوؤں کا پروگرام:- (۱) جس دن کبھی آنسو کے سمبندھ میں نگر کیرتن یا سنکیرتن ہو۔ اس دن پراتہ کال آریہ سبھاسد سہائک آریہ ویر دل یا یووک سبھا کے ممبر۔ اپدیشک بھجنیک ایک استھان پر اکٹھے ہو کر یگیہ کریں۔ اور اس کے پشچات حسب ضرورت ٹولیاں بنا کر آدمی لیکر اس نگر یا گاؤں کے محلوں کو بانٹ کر ان کی صفائی کریں جہاں کہیں میلا یا گندگی پڑی ہو۔ اس کو صاف کریں۔ یا اس پر مٹی ڈال دیویں۔ اور لوگوں کو شوچ ہونے کے بعد اس کے اوپر مٹی ڈال دینے کے فائدے ساتھ ساتھ بتلا جاویں۔ (کچھ دیر ایسا کرنے سے کئی نگر جو نواسی جو کہ آریہ سماج کے سبھاسد نہیں وہ بھی ساتھ ہو جایا کریں گے۔ اور یہ کام مشکل نہ رہیگا) (۲) تقات جہاں آریہ سماج مندر یا پنڈال کی صفائی کی جاوے۔ وہاں نگر کیرتن کے دن نگر کی بھی کچھ نہ کچھ حالات کے مطابق صفائی کر دی جاوے۔ اور نگر نواسیوں کو پتہ لگ جاوے۔ کہ آریہ سماج نگر کی واستوک سیوک سماج ہے۔ اور وہاں ست سنگ کا آرنبھ ہو گیا ہے۔ (باقی آئندہ)

وید میں ودیش یاترا کا آدیش

لیکھک:- پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیائے ایم-اے

وید میں ودیش یاترا کے لئے ایک منتر آتا ہے:-

अस्मे वीरो मरुत: शुष्म्यस्तु जनानां यो असुरो विधर्ता। अपो येन सुक्षितये तरेमाध स्वमोको अभि व: स्याम ॥

(ऋग्वेद, मंडल ७, सूक्त ५६, मंत्र २४)

پورو اس کے کہ ہم اس منتر کا بھاوارتھ لکھیں دو شبدوں کا سپشٹی کرن آوشیک پرتیت ہوتا ہے۔ پہلا شبد "مروت" ہے۔ "مروت" کا پریایہ بہ سمتوں میں انیتر بھی "وٹ" یا "وشہ" (بہو وچن) آیا ہے۔ "مروت" وہی شبد ہے۔ جس کو انگریزی میں پیپل (People) کہتے ہیں۔ ارتھات "جنتا" براہمن اور کشتریوں کو چھوڑ کر جو کہ ویشیہ کہلاتے ہیں۔ انیہ سب کو مروت یا وٹ کہا ہے۔ یہ بیوپار کرتے۔ ودیش ویاپاریوں سے ساماجک سمبندھ کرتے تتھا جاتی الیوم دیش کی آرتھک اوستھا کو اُنت کرتے ہیں۔ دوسرا شبد ہے "اسر" سادھارنتیا۔ "اسر" شبد کو دو پرکار سے بناتے ہیں۔ ایک تو سُر کا الٹا "اسر" ہے یः सुर: नास्ति (جو سُر نہیں ہے۔ وہ اسر ارتھات स असुर: راکشس ہے۔ وید میں "سُر" شبد نہیں آیا۔ اور نہ سُر کے الٹے ارتھ میں اسر آیا ہے۔ وید میں اسر شبد انیک استھانوں پر آیا ہے۔ پرنتو وہاں وہ انشٹ یا برے ارتھ میں پریُکت نہیں ہوا۔ وید کے اسر شبد کو असु: پران سے بناتے ہیں۔ اسر وہ ہے جس کا پران بلوان ہے۔ اس منتر میں بھی "اسر" شبد اسی ارتھ میں آیا ہے۔ اب اوپر دیئے ہوئے وید منتر کے بھاوارتھ پر وچار کیجیئے:-

"ہے سار وجنک لوگو! ہمارے میں ایک ایسا ویر اتپن ہو۔ جو بلوان تتھا منشیوں کا پالک پوشک (विधर्ता) ہو سکے۔ جس کی سہایتا سے (अप: तरेम) ہم سمندر کو پار کر سکیں۔ کس لئے؟ (सुक्षितये) نئی نئی بھومی ڈھونڈنے کے لئے جو ہماری کھیتی باڑی۔ ویاپار تتھا دھن اُتپتی کا سادھن بن سکے۔ اس سے کیا ہوگا؟ (स्वमोक: स्याम) ہم اپنے گھر والے ہو جائیں گے۔" ہر ایک منشیہ کے لئے ایک گھر ہونا چاہیئے۔ جہاں وہ سوتنترتا سے اپنے جیون کا وکاس کر سکے۔ جس کا گھر نہیں اس کا سنسار میں کچھ نہیں۔ انگریز آدمی یورپ کی جا نیاں جب یورپ میں اپنے رہنے کی سودھا نہ پا سکیں۔ تو ودیش دیشانتر میں گئیں۔ وہاں نئے نئے ٹاپو کھوجے۔ گھر بنائے۔ اور ویاپار کے نئے مارگوں کی کھوج کی۔ پراچین آریوں کے لئے یہ بات نئی نہیں تھی۔ انویشن کرنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بہت سے ٹاپوؤں کو بھارتیہ آریوں نے ہی بسایا تھا۔ اس کی پریرنا ان کو ویدوں سے ہی ملی ہوگی۔ آج کل بھارت سے باہر آریہ سنسکرتی کے ہراس کا مول کارن یہ ہے۔ کہ ہم ویدوں کی ودیش یاترا سمبندھی شکشا کو بھول گئے ہیں۔ کتنا پیارا واکیہ ہے۔ "अप: तरेम (स्वमोक: स्याम" پرتیک آریہ کو یہ شبد یاد کر لینے چاہیئں۔ بدوتی کا پرشن بھی اسی سے حل ہوگا۔ اور سنسکرتی کا پرشن بھی!

اپنی۔ اپنے گھر اور اپنے ملک کی شان کو دوبالا کرنے کیلئے

ہمیشہ اصلی جہاز مارکہ کپڑے استعمال کریں

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچیں:- بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دُنیا کا نیا نظام

از پروفیسر سدھاکر ایم۔ اے۔ منتری ساردیشک سبھا دہلی

یورو پیہ مہایدھ کی پرگتی کے ساتھ ساتھ اس وشے پر سبھی وچار آرمبھ ہو گیا ہے۔ کہ یدھ کے پشچات سماج کی کیا نئی ویوستھا ہو جس سے سنسار میں سُکھ اور سورکشا ستھاپت ہو۔

بھوگولک ویوستھا۔ اس سمبندھ میں بھِن بھِن وچار۔ نئی نئی کلپنائیں اور بھوشیہ بانیاں سُن پڑتی ہیں۔ کچھ سجنوں کا مت ہے۔ کہ یدھ کے پشچات ورتمان ورشیہ مان سنسار چار سنگھوں میں وبھکت ہوگا۔ ایک سنگھ "اینگلو سیکسن امریکن سنگھ" کہلائے گا۔ اس کا نیتر تو برٹین اور امریکہ سنیکت روپ سے کریں گے۔ دُوسرے سنگھ کا نام "یورپ کا سنیکت راشٹر" ہوگا۔ اس کا نیتر تو بہت سمبھو نہ ہے جب جرمنی دوارا ہوگا۔ تیسرا سنگھ یورپ کے آدھین ہوگا۔ جس میں ایشیا کے کچھ پردیش سمت ہونگے۔ اور چوتھا سنگھ ایشیا کے سنیکت راجیہ ہونگے۔ جس پر جاپان کا پربھُتو ہوگا۔ ان کا یہ بھی مت ہے۔ کہ چھوٹے راجیوں کا انت ہو جائے گا۔ کیونکہ ان راجیوں سے سنسار کی شانتی سدیو خطرے میں پڑی رہتی ہے۔ جو پردیش ان سنگھوں کی سیما سے باہر رہ جائیں گے۔ وہ اپنی سورکشا کے لئے اُپیکت چاروں سنگھوں میں سے کسی کے ساتھ مل جائیں گے۔

آرتھک ویوستھا:- یہ تو رہا بھوگولک مہاجن یدھ کے بعد آرتھک ویوستھا میں بھی آمول پریورتن ہو جانے کی سمبھاونا ہے۔ اور یہ پریورتن ہو بھی جائے گا۔ ابھی پربل آشا پرگٹ کی جا رہی ہے۔ جن لوگوں نے اس وشیہ کا سمیک ادھیین کیا ہے۔ ان کی دھارنا ہے۔ کہ یدھ کے پشچات پونجی واد کا سروتھا انت ہو جائے گا۔ اس دھارنا میں سندیہ کا کچھ انش دیکھ پڑتا ہے۔ کیونکہ یدھ کے پوُرو بھی اس میں ادیوستھا اُتپن ہو گئی تھی۔ اس کی منو ورتی میں پریورتن ہو رہا ہے۔ اور اس کے سنگٹھن میں کرانتی اُتپن ہو رہی ہے۔ پونجی واد کی مُول بھاونا سُولتہ وجن اور پرسپر ورودھی سدھانتوں پر آشرت تھی۔ اور بدھی سنگت تھی یدھی سنگت ریتیوں، ہتھیاروں، وچیروں، لٹیروں، چھپیوں اور آتتائیوں کی منوورتیوں کا سمشرن تھی۔ بعد میں اس منو ورتی میں بودھ تتو نے کچھ اچھا پریورتن کیا۔ پرنتو منافع کی بھاونا بنی ہی رہی۔ اور ہانی کے سہن کرنے کا ساہس چلا تا رہا۔ پونجی واد کا

یہ سنگٹھن وکیتی گت تھا۔ پرنتو پچھلے دس ورشوں میں اس پر کچھ پابندیاں لگائی گئی تھیں۔ جو دھیرے دھیرے سویکرت ہو رہی تھیں۔ پرنتو یہ پابندیاں نہ تو سُونشچت تھیں۔ اور نہ بھلی بھانتی وچار سے پشچات لگائی گئی تھیں۔ اسی کارن ان سے گڑبڑ اُتپن ہوتی تھی۔ یدھ کے پشچات کچھ وکیتی اس ادیوستھا اور بڑی آرتھک اوستھا سے چھٹکارا پانے کا پربندھ کریں گے۔ اور کچھ امریادت وکیتی گت پونجی واد کی وناشک پرنالی کو بنائے رکھنے کا پربندھ اور پرچار کریں گے۔ پرنتو یہ دونوں باتیں سمبھو نہ ہوں گی۔ ورتمان لکشنوں سے سپشٹ ہو رہا ہے۔ کہ بھاوی آرتھک نیتی کچھ نشچت ادبھیوں اور طریقوں سے نیئنترت ہوگی۔ اپریکت چاروں سنگھوں میں آرتھک نیتی اور پرگتی کی سُو ویوستھا کر نیئنترن کیا جائے گا۔ اور یہ ویوستھا ہی واستوک انتر راشٹریہ ایکتا کا مُول آدھار ہوگی۔

آرتھک درشٹی سے یہ چاروں سنگھ اپنے پیروں پر کھڑے ہونگے۔ اور باہر لُوٹ کھسوٹ کی نوبت نہ آئے گی۔ پونجی واد کے انت کو دُوسرے شبدوں میں اس پرکار رکھ سکتے ہیں۔ کہ سنسار کے آرتھک جیون پر یورپ کا جو شاسن ہے۔ وہ نشٹ ہو جائے گا۔ یورپ کے باہر سنسار کا آرتھک جیون پر

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

کیا ہندو جاتی صفحۂ ہستی سے مٹ جائیگی

از:- شری گوردھن مل جی امرتسری۔ ویدک مشنری

کسی چیز کو دیکھنے کے لئے کہ آیا وہ زندہ ہے یا مُردہ۔ ہمیں اسکو چار کسوٹیوں پر پرکھنا ہوتا ہے۔ یا یُوں کہو۔ کہ یہ دیکھنا ہوتا ہے۔ کہ آیا مندرجہ ذیل چار باتیں اسمیں موجود ہیں یا نہیں۔ (۱) بڑھنا۔ (۲) اردگرد کے حالات کو اپنے موافق بنانا۔ (۳) باہمی سنگٹھن و ہمدردی۔ (۴) ناموافق مادے کو اپنے سے پرے پھینکنا۔

یہ چار باتیں ایک جاتی یا قوم کے زندہ رہنے کے لئے بھی ضروری ہیں۔ آؤ! ذرا وچاریں کہ ہندو جاتی کے اندر یہ چاروں باتیں پائی جاتی ہیں یا نہیں۔ غور سے مردم شماری کے اعداد و شمار کا مطالعہ کریں۔ اور دیکھیں کہ ہر دس سال کے بعد ہماری تعداد میں کتنی ہو رہی ہے۔ ۱۹۳۱ء کی بھومنڈل کی مردم شماری کے اعداد و شمار سے واضح ہوتا ہے۔ کہ کل سنسار میں دو ارب ۱۳ کروڑ ۰۴ لاکھ منشیہ تھے۔ ان میں ۴۴ کروڑ عیسائی۔ ۴۹ کروڑ بودھ۔ ۲۹ کروڑ مسلمان اور ۲۴ کروڑ ہندو تھے۔ ۱۸۸۱ء میں بھارت ورش میں ہندو ۷۴.۸ فیصدی تھے۔ مگر ۱۹۳۱ء میں ۶۷.۰ فیصدی رہ گئے۔ کیا ہندوؤں میں جننی شکتی نہیں رہی۔ یا موتیں زیادہ ہو رہی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ جب

دُوسرے مذاہب تو پھلتے پھولتے نظر آ رہے۔ مگر خدا ان کا موسم ہندوؤں پر ہی کیوں [illegible] ہوا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ ہم اس طرف [illegible] غافل ہیں۔ ہم نے اپنوں کو زبردستی باہر نکالنے اور دُوسروں کو اپنے اندر داخل کرنے کا وطیرہ اختیار کیا ہُوا ہے۔ جس شخص کی آمدنی کے ذرائع تو بند ہو گئے ہوں اور خرچ دن بدن زیادہ ہو رہا ہو۔ اس کا ایک دن دیوالہ ضرور ہی نکلیگا۔ اس میں شک نہیں۔ اگر مسلمان اپنی تعداد کو [illegible] سال میں ۲۵ فیصدی بڑھا سکتے ہیں۔ اور عیسائی ہر روز ہزاروں ہندوؤں کو اپنے میں جذب کر سکتے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ ہم [illegible] مجرمانہ غفلت کی وجہ سے ایک نہ ایک دن صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح نابود ہو جاوینگے۔

پاٹھک گن! مسلمان انجمنیاں تبلیغ کا کام زور سے تندہی اور جانفشانی سے کر رہی ہیں۔ ان کا بچہ بچہ مبلغ ہے۔ اس کے امیر و غریب سب لاکھوں نہیں کروڑوں روپے اشاعت مذہب کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ وہ [illegible] کو جان سے زیادہ پیارا کہتے ہیں۔ [illegible] روزگار، شادی و خوشی، غمی کا خیال رکھتے ہیں۔ اور اس کی ہر ممکن امداد کرنا [illegible] سمجھتے ہیں۔ مگر آپ کا رویہ تعلیمی اس کے برعکس ہے۔ اوّل تو آپ نے کبھی غیر ہندو کو [illegible] بنانیکا پریتن ہی نہیں کیا۔ اگر کبھی کبھی غیر [illegible] بھائی کو ایسی دعوت دی بھی۔ تو اس [illegible] بسا اوقات بیرخی ہی برتی جاتی ہے۔ [illegible] راجہ مہاراجہ۔ دھنی دھن سا ہوکار روگی [illegible] شوالوں۔ سرادوں۔ تالابوں۔ کنوؤں [illegible] باؤلیوں پر تو بھلے ہی لاکھوں کروڑوں [illegible] خرچ کر دیں۔ مگر اپنی جاتی کی تعداد [illegible] پر روپیہ پیسہ خرچ کرنے میں سنکوچ [illegible] ہیں۔ عیسائی لوگ اپنی تعداد کو بڑھانے کے لئے کتنے کوشاں ہیں۔ وہ سیم و زر کو پانی کی طرح بہائے جا رہے ہیں۔ ان کے [illegible] بھارت میں ۷۰۴۳ سنگھ ہیں۔ ان [illegible] ۵۰۰ ڈاکٹر۔ ۲۰۲ [illegible] ۶۷۷۸ پادری۔ ۶۹ [illegible] ہسپتال۔ ۳۰۴ پریس۔ ۹۹ [illegible] جات ۵۱۰ کالج۔ ۶۱۰ ہائی و مڈل سکول [illegible] جن میں ۶۰ ہزار طلبا تعلیم [illegible] کے سالویشن مشن میں ۳۰۸ یورپین [illegible]

(باقی صفحہ [illegible])

تپ دق کے روکنے کیلئے کچھ سادھن

سوستھ رکشا

۱- سڑکوں پر مت تھوکو۔ تہذیب کے خلاف ہے۔

۲- اپنے کمروں کے فرش اور دیواروں پر مت تھوکو۔ گندی عادت ہے۔

۳- اپنی دُکان یا دفتر کے فرش پر مت تھوکو۔ غلاظت دیکھکر گاہک نفرت کریں گے۔

۴- مُنہ کے آگے ہاتھ یا رومال رکھے بغیر اباسی مت لو۔ اور کھانسو مت۔

۵- زکام اور کھانسی جب ہو۔ اسکا بو مت لو۔

۶- اگر تمہیں زکام یا کھانسی ہو۔ تو تم کسی کا بوسہ مت لو خصوصاً بچے کا۔

۷- جن کمروں میں کافی کھڑکیاں اور روشندان نہ ہوں۔ ان میں مت رہو۔

۸- جن دفتر کے کمروں اور دوکانوں میں اندھیرا ہو۔ ان میں کام مت کرو۔

۹- جھُک کر پڑھنے لکھنے اور کام کرنیکی عادت مت ڈالو۔

۱۰- [illegible] ہو۔ اُس میں مت سوؤ۔

۱۱- ہاتھ دھوئے بغیر کھانا مت کھاؤ۔

۱۲- باہر سے آتے ہی جوتے سمیت رہائشی کمروں اور کھانے کے کمرے میں مت داخل ہوؤ۔

۱۳- بار بار زکام ہو۔ تو اس کے علاج کی طرف سے غافل مت ہوؤ۔

۱۴- وسکی اور کسی قسم کی شراب مت پیئو۔ ورنہ شفائی سسٹم سے تمہارا راضی ہونا مشکل ہوگا۔

۱۵- جب بدقسمتی سے مرض ہو جاوے۔ تو مارے مارے مت پھرو۔ ایک جگہ بیٹھکر پرماتما پر وشواس کرتے ہوئے لائق آدمی کا علاج کرو۔

۱۶- زیادہ تنگ اور تعداد میں بہت سے کپڑے مت پہنو۔ تاکہ چھاتی کو کھُلی حرکت کرنیکا موقعہ ملتا رہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رنگیت سنہا پیش

کو ایجوکیشن کا انجام

کہانی

از:- رمن

اکٹھی تعلیم، ولایتی رہن سہن، آزادانہ میل جول — ان کا انجام یہ ہوا۔ کہ جیوتسنا بی۔ اے بھی بن گئی۔ اور اس کے پریم میں پاگل ہوا وناش بھی ایکٹر بن گیا۔ لیکن کیا سکھ پایا ان دونوں نے؟

ہالی کی کھنکتی ہوئی چوڑیوں میں وہ گھنٹہ آدھ گھنٹہ بہل جاتی۔ پاوڈر اور کریم کی سہائتا سے شوبت نر بنے مکھ منڈل پر اپنے کالی گھنگھرالی ایک لٹ کو لٹکتے دیکھ وہ جھوم جاتی لینی۔ لپسٹک کی مدد سے سیب کی سُرخی پر اپنٹ کئے ادھروں کو چاٹ وہ ان میں امرت کا سواد بھلے ہی پالیتی۔ کنتو جب اپنے میں چھپی اُس چیر نتن ناری کی کرُون بھری آواز کو سُنتی۔ اپنے بھیتر کی اُس ہاہاکار پُورن مانگ کو سمجھتی۔ جو ادھر کو پر جوبن کو شت شت ٹکڑوں میں کٹ کر ٹوٹتے ہُوئے دیکھتی — اور دیکھتی اپنے آپ کو اس کروڑوں کی دُنیا میں بھی اکیلی تو سہر جاتی، کانپ جاتی۔

پر ایہ سپتاہ بھر سے ہونے والے "اسنبہ" کے ایگیاپن سے وہ اپنا ہچپانہ چھُڑا سکی۔ "چترا" میں چل رہا تھا۔ نوٹسوں میں وناش بی۔ اے کا نام ہیرو کے رُوپ میں پاکر وہ کچھ سوچنے لگی۔ آخر یہ کون ہوگا؟ جگیاسا کے تقاضا سے مدھیا سمیہ وہ "چترا" میں پہنچ گئی۔ کھیل سماپت ہوتے ہی وہ جھٹ باہر نکلی۔ اور سیدھی گھر واپس آ گئی۔ سنیما ہال کے پربندھک پُوری طور سے اُسے ستمان بھی نہ دے پائے تھے۔ کنتو اُنہیں کیا پتہ تھا۔ کہ جیوتسنا کے دل پر جو تیر آ لگا ہے۔ اُس نے اُسے اچیت کر دیا ہے۔ وہ گھر آ کر سوچنے لگی۔ آخر یہ وناش اتنا اُونچا کلاکار ہو سکتا ہے۔ سٹیج اُسی کی لکھی پُستک وہی ہیرو اور وہی ڈائریکٹر۔ یہ انقلاب نہیں تو اور کیا ہے؟

اُسنے وناش کو نئے طرح سے پہچانا نہیں تھا۔ وناش کی چھاتی پر جو ٹھوکر لگا کر جیوتسنا اُسے بھول گئی تھی۔ اُسی ٹھوکر نے اُسے آج جگا دیا تھا۔ کنتو وناش تو اس ٹھوکر کی ٹیس کو آج بھی سنبل کی طرح سود سمیت رکھ کر چل رہا ہے۔ آج بھی وہ جیوتسنا کو بھول نہیں سکا ہے۔ یہ جیوتسنا بھی سمجھ رہی تھی۔ وہ پاگل بنکر یاد کرنے لگی۔

تب جیوتسنا کالج میں پڑھ رہی تھی۔ گھر سے سمپن ہونے کے کارن اُسے کوئی ابھاو چھُو نہ سکا تھا۔ پشچمی واتاورن دھیرے دھیرے اس کے انچل کو چھُونے لگ گیا تھا۔ کلاس کی اس بھیڑ میں وہ کبھی کبھی وناش کو اپنی طرف آنکھیں بچھائے پاتی۔ تو بھیتر ہی بھیتر جلنے لگتی۔ کتنی بُری عادت ہے۔ شرم بھی نہیں آتی۔ اور اس دن جب کالج کے اس سانسکرتک مجمع میں وناش کی کویتا نیو کی کمل نرت نیرت ہٹ میں کا نپتی ہوئی بھیل گئی۔ تو جیوتسنا کی آنکھوں سے وہ اتر کر اس کے دل میں بیٹھ گیا۔ کنتو اُس کی خبر اُسے کیا؟

اُتسو کے بعد ہی سب نے آکر ودھائیاں دیں۔ مگر جیوتسنا نہ آئی۔ وناش کو اپنی کویتا کی سچھلتا پر جتنی پرسنتا ہوئی تھی۔ اُس سے کہیں ادھک کشٹ پہنچا۔ اس دن جیوتسنا کی اس حرکت سے۔ وہ آخر اپنے کو سمجھتی کیا ہے؟ سُندری ہے۔ تو ہے۔ میرے لئے وہ آرادھیہ اس لئے نہیں بن سکتی۔ کہ وہ رُوپ وتی ہے۔ ہاں! یدی میرا ہردیہ ایک بار بھی اس کی طرف دوڑتا ہے۔ تو اس لئے کہ وہ کلا کو پہچانتی ہے۔

کِنتو وہ لوٹ کر بھی گھر پر آرام نہ پا سکا۔ وہ بہت بار اپنی تسلی کے لئے ان عورتوں کے لئے دغا باز، طوطا چشم اور بھی نہ جانے کن کن وشیشنوں کا پریوگ کرتا۔ پھر بھی جیسے ہی جیوتسنا کی کلپنا آتی۔ اُس کی ساری کمزوریاں جیسے جگ جاتیں۔ جیوتسنا نے کئی بار آنکھوں سے کچھ کہنا بھی چاہا ہے۔ اور ممکن ہے کہہ بھی گئی ہو۔ کنتو وہ اُسے سمجھ نہ پایا تھا۔ انہی وچاروں سے وہ اُسے سماپت کر لے۔ یہ سمجھو نہیں تھا۔

اُس دن جب سرلا کا نوکر اُس کا پتر لیکر وناش کے کمرے میں گیا۔ تو اُس سمیہ وناش جیوتسنا کی تصویر سے کچھ پرشن پوچھ رہا تھا۔ وناش نے پتر لیتے ہی پوچھا—

"یہ کہاں سے لایا ہے؟"

"سرلا بی بی کے یہاں سے"

وناش نے پڑھا تک نہیں۔ پھاڑ کر کھڑکی کے باہر پھینک دیا۔ سرلا کو جب یہ باتیں معلوم ہُوئیں۔ تو جیسے اُس کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر کے کسی نے باہر پھینک دیا ہے۔ سرلا نے سمجھ لیا۔ یہ دوش سادھنا میں نہیں سادھک میں ہے۔ تب سے آج تک سرلا نے وناش کی طرف دیکھا بھی نہیں۔ ان باتوں کو نہ چاہتے ہُوئے بھی وناش جیسے نہ سمجھ سکا ہو۔ یہ بات نہ تھی۔ اس نے انوبھو کیا جیسے اُس دن سے سرلا کی رشتہ داری اس دُنیا سے سماپت سی ہو گئی تھی۔ کلاس میں نہ وہ چنچلتا۔ نہ پھُول جیسی ہنسی!

وناش کو اُس کے لئے دُکھ نہ تھا۔ کنتو چنتا تھی۔ وہ یدی سرلا کی دُنیا میں بسنت نہ لا سکا۔ تو پت جھڑ بھی مچا دینے کا ادھیکار نہیں رکھتا۔ سرلا کا پتر آیا تھا۔ تو وہ گناہ نہیں تھا۔ کنتو پھاڑ کر اُسے پھینک دینا ضرور غلطی تھی۔ وہ اُسے پڑھ لیتا۔ پھر صاف شبدوں میں لکھ دیتا۔ کہہ دیتا۔ کہ سرلا ہردیہ کی مانگ پر جیون دیا جا سکتا ہے۔ کنتو جیون کی مانگ پر ہردیہ نہیں۔ تمہاری آگیا اور اچھا کی تابعداری میں اپنی کامنا آرادھنا کی بربادی نہیں برداشت کر سکتا۔ وناش کے سامنے اب ایک نہیں۔ لاکھوں راستے تھے۔ کنتو سرلا کے مرجھا جانے کے بعد ہی وہ سُوجھ رہے تھے۔

جیوتسنا نہ چاہ کر بھی دھیرے دھیرے وناش کے سمیپ آ گئی تھی۔ وناش بہت بار اُس کے یہاں آ جا بھی چکا تھا۔ گھنٹوں اپنا پن میں پوُرنت ہوتی۔ اور وناش ان سپنوں میں گھومنے لگا۔ جو سونے جیسے چمک رہے تھے۔ سرلا تب نہ جانے کب کی اُس کے دماغ سے کافور ہو چکی تھی۔ سرلا نے پڑھنا چھوڑ دیا تھا۔ وہ کالج اب آتی جاتی نہیں تھی۔ کنتو اس کی انوپستھتی سے کبھی کبھی وناش کی آنکھوں میں جل بھر آتا تھا۔ جسے جیوتسنا کی چھایا آکر سکھا دیتی۔

آخر ایک دن زندگی کی بے نیازی تمناؤں کو ٹکرا کر چُور ہوتے دیکھکر وناش تلملا گیا۔ اس دھندلی دُنیا میں پیر بڑھانا جیسے اسے خطرے سے خالی نہ جان پڑنے لگا۔ اور تبھی ایک دن اُس نے پیالوں میں چائے ڈالتے ہُوئے کہا—

"جیوتسنا! آخر کب تک میں اسے چھپا کر بیمار بنا رہوں۔ بات صاف یہ ہے۔ کہ اب اور ٹھہرنا میرے لئے اسمبھو ہے۔ اس لئے یدی وواہ ہو جائے۔ تو اچھا ہے۔"

جیوتسنا جیسے اسے پہلے سے ہی سمجھ رہی تھی۔

اُس نے چینی کا دوسرا چمچ پیالے میں ڈالتے ہُوئے کہا— "آخر اس کی کیا جلدی پڑی ہے۔ اور اس پر میں نے بھی بہت سوچا ہے۔ دل کے ...."

وہ کہتے کہتے رُک گئی۔ تو وناش نے کہا۔ "ہاں ہاں! کہو رُکنے کی کیا بات ہے؟"

جیوتسنا ایک کشن رُکی رہی۔ پھر کہنے لگی — "یہی کہ کیول دل کے اصرار پر زندگی کسی کے چرنوں پر بھینٹ چڑھا دینے کے پکش میں میں نہیں ہوں۔ تمہارے ساتھ وواہ میں میرے بھوشیہ میں کچھ "پروسپیکٹ" نظر نہیں آتا۔"

وناش کے پاؤں جیسے انگاروں پر پڑ گئے ہوں۔ اُس نے آگے کچھ بھی کہنا مناسب نہیں سمجھا۔ جیوتسنا اسے پسند نہ کر رہی تھی۔ صاف گوئی کی دُنیا میں ملال کیا؟ اُس نے پھر کہا۔ "ممکن ہے۔ میں جیون بھر وواہ نہ کروں۔ کنتو بھاوکتا میں اپنے کو دفن نہیں کر سکتی۔"

وناش پھر بھی چُپ رہا۔ چائے پینے کے بعد ہی وہ ایک خاص بہانہ بنا کر چلا آیا۔ وناش کے جانے کے بعد جیوتسنا اس بات کو بھول گئی ہو۔ یہ بات نہ تھی۔ کنتو اُس نے جو کچھ بھی کہا تھا۔ اُسے وشواس تھا— کسی بھرم، کسی اہنکار تتھا عجلت میں نہیں۔

بیتے لمبے پانچ ورش بیت گئے۔ اُسے وناش کا کچھ بھی پتہ نہ تھا۔ وہ سٹیج آج تین ورشوں سے چتر جگت کی پرانی بن گئی ہے۔ (باقی کالم صفحہ پر)

بابو

مختصر افسانہ

مزدور صُبح گھر سے نکلا۔ تو خلاف معمول اُس کا بچہ لپک کر آیا۔ اور کہنے لگا:-

"ابا! ابا!"

"کیا ہے بچے؟" مزدور نے پُوچھا

بچے نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا:-

"میں کارخانہ دیکھوں گا آج۔" مزدور نے منع کرتے ہُوئے کہا— "وہاں بابو تمہیں مار ڈالیگا سمجھے!" لیکن بچے کی ضد ٹلی نہیں۔ اُس نے رونا اور مچلنا شروع کیا۔ اور مزدور اُسے لے گیا کارخانہ ...... ادھر اُدھر پھرتا رہا۔ اُس آدمی کو بھی شوق سے دیکھا۔ جسے مزدور سب بابو کہا کرتا تھا۔ اور جب شام کو گھر لوٹے۔ تو بچے نے پوچھا۔ "یہ بابو کون ہے ابا؟" ابا نے کہا۔ "یہ ہمارا افسر ہے۔" بچے نے پوچھا۔ "اُسے بھی تنخواہ ملتی ہے؟" مزدور نے ہنس کر کہا۔ "بہت بڑی رقم پانچ سو روپیہ ماہوار۔" بچے نے حیرت بھری نظروں سے دیکھکر کہا۔ "اور تمہیں؟" مزدور نے دھیرے سے کہا۔ "آٹھ روپے۔" بچہ حیرت سے اُچھل پڑا۔ "لیکن وہ تو دن بھر گھومتا رہتا ہے۔ نہ کام نہ دھندا۔" مزدور خاموش ہو گیا۔ اور بچہ رات کو اُٹھکر بڑبڑاتا رہا۔ "کاہل کہیں کا یہ بابو۔ نہ کام نہ ......"

(دلیش)

Collection Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کوایجوکیشن کا انجام (بقیہ صفحہ ۷)

کنتو استھیہ ہیں اُس دن وناش کو پہچان کر جیسے اُسے ساری باتیں ایک بار یاد آگئیں۔ اور ابھی پورے دو سپتاہ بھی نہ گذرے تھے۔ کہ ایک دن وہ کمرے میں بیٹھی کچھ متروں کے ساتھ باتیں کر کے طبیعت بہلا رہی تھی۔ اُسی سمیہ ایک آدمی پتر لیکر با ادب حاضر ہُوا۔ پتر میں وناش نے لکھا تھا۔ کہ آج ایک ماس سے یہیں بڑے ہسپتال میں مرتیو شیا پر کروٹیں لے رہا ہُوں۔ بمبئی جیسی وشال نگری میں سب پا کر بھی آنکھ کا ابھاؤ ہی رہا ہے۔ تم آکر مل لیتیں۔ نوکر پاس ہی تھا۔

جیوتسنا کے دل میں طوفان اُٹھ کھڑا ہُوا۔ کنتو اُس نے نشچے کیا۔ کہ وہ نہ جائے گی۔ نوکر کو جانے کے لئے کہہ وہ پھر باتوں میں اُلجھ گئی۔ کبھی کبھی گھنٹہ بھر کے لئے وناش کی یاد آکر اُس کے دماغ میں پریشانی کر جاتی۔ کسی طرح سپتاہ بھر کے بعد جب جیوتسنا اُس ہسپتال میں گئی۔ تو پتہ چلا۔ کہ دو دن پہلے اُسے کوئی آکر اپنے پاس لے گیا۔ جیوتسنا نے سوچا۔ اچھا ہی ہُوا۔ نہیں تو ویرتھ کی باتوں میں اپنے کو لگانا پڑتا۔ اُس نے چنتا بھی نہ کی۔ کہ وہ وناش آخر گیا تو کہاں؟

بمبئی کے گلی کوچے شمشان بن گئے۔ وہ بھیڑ اور ریل پیل ماند پڑ گئی۔ چیچک سے ہر گھر میں دو چار سماپت ہونے لگے۔ مہاماری کا آتنک چھا گیا۔ تبھی ایک دن اخباروں میں چھپا۔ "سو پرسدھ سنیما سٹار جیوتسنا دیوی چیچک سے سخت بیمار!"

وناش سوستھ ہو چکا تھا۔ اُس نے اسے پڑھکر چھوڑ نہیں دیا۔ وہ سوچنے لگا۔ کیا اُسے جانا چاہیئے؟ ہسپتال میں وہ ایک ماہ سے ادھک جیون مرن کے بیچ لٹکتا رہا۔ اور جیوتسنا کو اپنے آمود پرمود سے فرصت بھی نہ مل سکی۔ کہ وہ ایک بار بھی آکر دیکھ جاتی۔ کنتو منشیتا بھی تو کوئی چیز ہے۔ کسی نے غلطی کی۔ تو اسکا ارتھ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ میں بھی غلطی کروں۔ وناش نہ رُک سکا۔

چاندنی چھٹک چکی تھی۔ سناٹے میں وہ جیوتسنا کے مکان پر چڑھ رہا تھا۔ نوکروں نے پوچھا —"کیسے بابو؟"

وناش نے دھیرے سے کہا۔ "جیوتسنا دیوی کو دیکھنا ہے!"

گھر میں دو نوکروں کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ چارپائی کے پاس پہنچکر دیکھا۔ وہ سو رہی ہے سارے بدن میں دانے نکل آئے ہیں۔ شکل پہچان میں نہیں آرہی ہے۔ آنکھوں پر بھی دو بڑے دانے نکل چکے تھے۔ [illegible]

سر پر ہاتھ رکھا۔ جور نہیں تھا۔ سپرش سے جیوتسنا جاگ اُٹھی۔ اُس نے پُوچھا۔ "تم کون ہو؟"

وناش چپ رہا۔ جیوتسنا نے پھر کہا۔ "آج چھ دن ہوئے کبھی کوئی نہیں آیا۔ میری خوبصورتی پہ مٹنے والوں کی ٹولی کا آج پتہ نہیں۔ پھر تم کون ہو۔ جو میرے پاس آکر آج کھڑے ہو؟"

وناش نے دھیرے سے کہا۔ "وناش"

جیوتسنا ایک کھشن رُکی۔ سوچنے لگی۔ کون وناش؟ آنکھیں نشٹ ہو چکی تھیں نا۔

جیوتسنا کی اوستھا پاگل کی سی ہو گئی۔ اُس نے وناش کو پکڑ لیا۔ پھر کہنے لگی۔ "مجھے چھما کرو۔ وناش! اس دُنیا میں رہ کر سب دیکھ چکی۔ آج سے تم یہیں رہو۔"

وناش نے اس کا اُتر کچھ نہ دیا۔ وہ چلا آیا۔ [illegible]

دیکھ آتا۔ پرایہ ماس بھر کے بعد جب جیوتسنا کی ایک آنکھ کی جیوتی تھوڑی تھوڑی لوٹ آئی۔ تو اُس نے وناش کو دیکھا۔ پھر کہنے لگی۔ کہ آج یہیں رہ جاؤ۔ جاتے جاتے وناش نے کہا۔ "ہرج تو کوئی نہیں۔ کنتو سرلا جو اکیلی رہ جائے گی۔"

جیوتسنا کی آنکھوں میں سرلا چمک گئی۔ اُس کی سادھنا کا ہی یہ پھل تھا۔ کہ آج وناش اُس سے الگ رہنے کی بات بھی نہیں سوچ سکتا۔

اُس چلتے فلم کی شوٹنگ میں اُس دن جب جیوتسنا کو ڈائریکٹر کی ڈانٹ سننی پڑی۔ تو بڑی گھبرائی۔ درشیہ تھا — نایک بیمار نایکا کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ ٹھیک تبھی اُسے اُس دن کی یاد آئی۔ جب گشٹ کی سیما پار کر کی ہوئی اُسنے وناش نے آکر دیکھا تھا

میں "پرکاش کے سوادھیائے" سے کیسے آریہ سماجی بنا؟

بابو جگت رام جی پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا برہما کا وکتویہ

آپ نے "پرکاش کے سوادھیائے سے کیسے آریہ سماجی بنا؟" سمبندھی مضمون طلب کئے ہیں میں بھی اس بارہ میں کچھ لکھنا چاہتا ہُوں۔

میں ۱۹۰۹ء میں لاہور میں ڈی۔ اے۔ وی کالج کی انجنیئرنگ کلاس میں تعلیم پاتا تھا۔ تب سے اخبار پرکاش پڑھنا شروع کیا۔ تقریباً ۳۲ سال کے عرصہ میں لگاتار اس کا مطالعہ جاری رہا اور اب تک جاری ہے۔ تقریباً ایک سال سنسر کے سبب برہما میں اخبار "پرکاش" نہیں آیا۔ اس کی عدم حاضری کو بہت محسوس کیا۔ میں تو اس اخبار کے ہی مطالعہ سے آریہ سماجی بنا ہُوں۔ اس کے مضامین وید امرت۔ یادِ رفتگاں اور آریہ سماجوں کا پرچار کاریہ۔ ہندو سنگٹھن آدی مطالعہ کے قابل ہوتے ہیں۔ ہر ہفتہ اخبار کا انتظار رہتا تھا۔ اور پہنچنے پر بہت خوشی حاصل ہوتی رہی۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہُوں۔ کہ کوئی بھی ہندو اس کے مطالعہ سے آریہ سماجی بنے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔ میں نے آریہ سماج کی ہر طرح سے سیوا کی ہے۔ کیونکہ پرکاش کے مطالعہ نے مجھ میں سماج کے متعلق ایک نئی رُوح داخل کر دی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ میں آج آریہ پرتی ندھی سبھا برہما کے پردھان پد کی سیوا ادا کر رہا ہُوں۔

آریہ سماجیوں کو سوادھیائے کی اتی اوشکتا ہے۔ اور مجھے ملازمت کے سبب سوادھیائے کا سمہ کم ملتا ہے۔ اخبار "پرکاش" میں جتنے بھی مضمون ہوتے ہیں۔ سوادھیائے کے یوگیہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اخبار کی حیثیت میں میں عام طور پر جبکہ روزانہ ریل گاڑی میں مجھے سفر کرنا پڑتا ہے۔ ان کو پڑھتا رہتا ہُوں۔ اور اپنا دل بہلاتا رہتا ہُوں۔

جن بھائیوں کو میری طرح گھر میں صبح کو سوادھیائے کا وقت نہیں ملتا ہے۔ ان کے لئے اخبار پرکاش سوادھیائے کا ہی کام دیتا ہے۔ اس لئے ہر ایک آریہ ہندو بھائی کو چاہیئے۔ کہ اخبار پرکاش کا مطالعہ جاری رکھے۔

نوٹ:۔ میرے پاس اخبار پرکاش کے وید امرت کے مضمون۔ تہواروں کے متعلق لیکچر۔ یادِ رفتگاں۔ اور سوامی سوتنترانند کا بھرمن۔ سوا ستھ رکشا کے مضمون۔ اور آریہ سماجوں کے حالات وغیرہ اسی پرکاش کے کٹنگ۔ اور مضمون کئی سالوں کے واقفیت کے لئے جمع ہیں۔ جن کو میں کتاب کی صورت میں چھپوانا چاہتا ہُوں۔

رنگون۔ ۱۱ اگست ۱۹۴۱ء (جگت رام سپروائزر کارپوریشن رنگون و پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا برہما رنگون۔)

ٹیگور کا ایک [نغمہ]

جہاں دل نربھے ہے۔
جہاں وِدیا آزاد ہے۔
جہاں جگت خانگی پھوٹ سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو گیا۔
جہاں شبد دل کی سچائی سے نکلتے ہیں
جہاں سچا پرشارتھ اپنے بازو انتہائی [illegible] پر پہنچنے کے لئے پھیلاتا ہے۔
جہاں بُدھی کا پوتر جل بے فائدہ رسوم کے ریگستان میں اپنا راستہ نہیں بھولا۔
جہاں تو من کو پوتر وچاروں اور عمل کی طرف لے جاتا ہے۔
اے پتا! آزادی کی اُس چوٹی پر میرے پیارے دیش کو پہنچا دے۔
(ترجمہ) چاند (از بھکر)

اُس کی آنکھوں میں جل بھر آیا۔ اُس [illegible] سنواد دُہرایا۔ ڈائریکٹر اچنبھے میں آ[illegible] سو ابھاوک! سُندر! سُندر!!
کنتو اُسے کیا پتہ تھا۔ کہ وہ جیون [illegible] کے کتنے سمیپ سے گذر رہا ہے۔ اُسکی آنکھوں [illegible]

اپنیاس کاروں کے بادشاہ بابو شیو برت لال جی ورمن ایم۔ اے [illegible] کی دو آخری یادگاری تازہ تصا[نیف]
"تاناشاہ" اور "مکڑی جال" کا
۸/ ۸/
یہ دونو کتب بابو صاحب موصوف نے ناول کی [illegible] انتقال سے چند روز پہلے تصنیف کی تھیں۔ [illegible] نقلی گورو دم ازم کے ڈھول کا پول کھولکر رکھدیا [illegible] ایک اوریجنل دلچسپ نصیحت آموز اپنیاس [illegible] تنزلی کی تخریب۔ تقدیر و تدبیر کی دلچسپ [illegible] محبت کا کمال۔ افلاس سے جاہ و جلال وغیرہ [illegible] نظارہ دیکھنا چاہیں۔ تو ان دونوں کتب [illegible] فرمادیں۔ جو اصحاب بابو شیو برت لال کی تصانیف [illegible] شائقین ہیں۔ وہ یہ دونوں کُتب ضرور [illegible] طلب فرمادیں۔ اور اپنی لائبریری میں [illegible] بعد میں نہ ملینگی۔ قیمت فی کتاب ۸/ [illegible] ۵/ر۔ دونو کتب کے لئے ۵/ ع ۔ [illegible]
ملنے کا پتہ: مینیجر سنتری بک پبلیشر[ز] ۴۲ لاج روڈ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آہ سائیں گوردتہ رام جی!

از:- شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج

اگر میری سمرتی ٹھیک ہے۔ تو میں جب پہلے پہل لائلپور گیا۔ اس وقت سائیں جی جیل میں تھے۔ ۱۹۱۸ء میں سورگیہ ڈاکٹر ستیہ پال جی کے پاس ٹھہرا تھا۔ اس وقت مجھے سورگیہ سوامی شردھانند جی نے خاص کام کے لئے لائلپور بھیجا تھا۔ اس کے بعد جب لائل پور گیا۔ تب سائیں جی کے پاس ٹھہرا تھا۔ اس وقت سے اکثر یہیں رہا۔ اگر میں لائل پور جاتا تھا۔ تو ان کے پاس ٹھہرتا تھا۔ سائیں جی کی آریہ سماج پر شردھا اٹل تھی۔ آریہ سماج کا وہ کام جو وہ کر سکتے تھے۔ ہمیشہ کرنے کے لئے تیار رہتے۔ آریہ سماج کے کسی بھی کام میں وہ امداد کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ اس کے علاوہ وہ ملنسار اتنے تھے۔ کہ وہ کسی کا دل دُکھانا نہیں چاہتے تھے۔ لائل پور میں مسلمان، سکھ، سناتن دھرمی یہ جانتے ہوئے کہ یہ کٹر آریہ سماجی ہیں۔ ان کی عزت کرتے تھے۔ مثال کے طور پر میں ایک بار لائل پور گیا۔ انہوں نے مجھے کہا۔ کہ کنیا پاٹھشالا کے لئے زمین لینی ہے۔ آپ میرے ساتھ چل کر اسے دیکھ کر سمتی دیں۔ مجھے وہاں لے گئے۔ میں نے رائے اس زمین کے حق میں دی۔ اس کے بعد لاہور ملے۔ میں نے کہا۔ وہ زمین لی ہے۔ یا نہیں؟ آپ نے کہا۔ ابھی افسر نہیں مانتے۔ میں نے ان سے کہا۔ زمین ضرور لو۔ بعد میں ملے۔ تو بتایا۔ کہ سودا ہو گیا ہے۔ میں نے پوچھا کیسے سودا بنایا؟ جب ایک افسر نے نہ مانا۔ تو میں اوپر والے مسلمان افسر کے پاس گیا۔ اس نے پوچھا۔ ماسٹر جی کیسے آئے ہیں؟ میں نے زمین کی بات کہی۔ اس نے کہا۔ ماسٹر جی وہ زمین زیادہ دام کی ہے۔ انہوں نے اپنے لہجہ میں کہا۔ میں نے کوئی اپنی جائیداد بنانی ہے؟ لڑکیوں کی پاٹھشالا بنانی ہے۔ اگر آپ اس میں بھی سودا کرتے ہو۔ تو کام کیسے ہوگا۔ اس نے کہا۔ اچھا ماسٹر جی! آپ بزرگ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ میں کر دیتا ہوں۔ اس وقت کیس منگوا کر جیسا سائیں جی چاہتے تھے۔ ویسا لکھوا آئے۔ اور حکم ہو گیا۔ کہ زمین مل جائے گی۔

مجھے انہوں نے شولاپور خط لکھا۔ آپ کے حکم کے مطابق زمین لے لی ہے۔ اب روپیہ اکٹھا کر رہا ہوں۔ اور لالہ دیوان چند جی اور رام نرائن جی کی امداد سے اُمید ہے۔ وہ جلدی ہی پورا ہو جائے گا۔

سائیں جی کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی تھی۔ کہ آریہ سماج میں لڑائی نہ ہو۔ وہ ہمیشہ پارٹیوں کو ملانے میں لگے رہتے تھے۔ لائل پور میں وہ یہی کام کرتے تھے۔ سبھا میں بھی ان کا یہی خاص کام تھا۔

ستیاگرہ میں سائیں جی لائل پور سے جتھا لیکر گئے۔ جب مجھے ملے۔ تو انیک باتیں بتلائیں۔ اور مہاشہ کرشن جی کے جتھے کے ساتھ ستیاگرہ کے لئے تیار تھے۔ لیکن میں ان کو بھیجنا ہی نہ چاہتا تھا۔ کیونکہ میرا جو کام باہر تھا۔ اس کے کرنے والا مجھے کوئی نہ ملتا تھا۔ اس لئے میں نے مہاشہ کرشن جی (اس وقت کے سرو ادھیکاری) کو کہا۔ کہ آپ سائیں جی کو روک دیں۔ انہوں نے آرڈر لکھ دیا۔ جب ان کو معلوم ہوا۔ تو ان کو دُکھ ہوا۔ مہاشہ جی سے مل کر میرے پاس آئے۔ زور دیا۔ انیک بار کہا، میں نے کہا سائیں جی آپ دیکھیں۔ آپ سپاہی ہیں۔ کیا باتیں کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ مجھے لوگ کہیں گے۔ کہ یہ ڈر کر مہاشہ کرشن جی کو کہہ کر باہر رہ گیا۔ میں نے کہا۔ یہ کام تو میرا ہے۔ میں جیسا کروں گا۔ وہی ہوگا۔ جبکہ میں خود کہتا ہوں۔ لوگ کہتے ہیں تو کہیں۔ آپ مجھے مانتے ہیں یا لوگوں کی سنتے ہیں۔ تب آپ چپ ہو گئے۔ اور باہر انہوں نے اتنا کام کیا۔ کہ وہ ان کا ہی حصہ تھا۔ دن رات کام کیا۔ اور ہر شکروار کو متواتر میرے پاس آیا کرتے تھے۔

وہاں ان کے گھٹنوں میں درد ہو گیا۔ مجھے کہا۔ کہ درد ہے۔ میں نے ان کو ایک دوائی بتائی۔ اس سے ان کو آرام ہوا۔ اس لئے اس کے بعد یہ کہیں کہیں مجھے "میرا حکیم" کہہ کر بُلایا کرتے تھے۔ اس لئے یہ پکے سپاہی تھے۔ آخیر وقت میں ۱۷ اگست کو مجھے ۱۱ بجے خط ملا۔ جس میں لکھا تھا۔ میں لاہور جا رہا ہوں۔ فلاں بات پر جو آپ کی رائے ہے۔ وہ لکھ کر سٹیشن پر بھیج دیں۔ تاکہ مجھے پتہ لگ جاوے۔ کہ آپ کی کیا رائے ہے۔ میں نے رائے لکھ کر بھیجی۔ لیکن جس آدمی کو بھیجا۔ وہ ان کو شکل سے نہ جانتا تھا۔ اس نے آ کر جواب دیا۔ کہ وہ نہیں آئے۔ اگر اس وقت پتہ لگ جاتا۔ تو ان کی دوائی کے لئے زیادہ وقت مل جاتا۔

مجھے پانچ بجے شام پتہ لگا۔ کہ سائیں جی ہسپتال میں پڑے ہیں۔ میں وہاں پانچ بجے پہنچا۔ اور آخیر وقت تک ان کے پاس رہا۔ انہوں نے ایک بار نہیں۔ انیک بار کہا۔ سوامی جی میں چاہتا تھا۔ کہ آپ کے چرنوں میں مروں۔ ایشور نے میری پرارتھنا سویکار کر لی۔ میں نے ان کو ڈھارس بھی دی۔ لیکن ان کا یہ خیال دور نہ ہوا۔ میں ان کے ہاتھ دبا رہا تھا۔ انہوں نے کہا سوامی جی! آپ اس طرح سیوا نہ کریں۔ میں نے کہا۔ آپ چنتا نہ کریں۔ کسی وقت بدلہ چُکا لیا جائے گا۔ سائیں جی آخیر دم تک ہوش میں رہے۔ آخیر میں میں نے ان کو پکڑ کر بٹھایا۔ انہوں نے ڈاکٹر کو کہا۔ کہ مجھے بیٹھنے میں آرام ہو رہا ہے۔ میں نے کہا۔ سائیں جی لیٹ جائیں۔ انہوں نے پھر کہا۔ سوامی جی لیٹ جاؤں۔ میں نے کہا۔ ہاں لیٹ جائیں۔ میں نے ان کو لٹایا۔ کہ ان کا پونتر آتما پھوتک دیہہ کو چھوڑ گیا۔

سائیں جی کی موت سے آریہ سماج کی زیادہ ہانی ہوئی ہے۔ وہ آریہ سماج کے پریمی تھے۔ آریہ سماج کے بھگت تھے۔ آریہ سماج کے لئے سب کچھ کرنیکو تیار تھے۔ آریہ سماج کے سنیاسیوں میں شردھا تھی۔ ان کا حکم ماننا اپنا کرتویہ سمجھتے تھے۔ وہ دھرم انوسار سب کی سیوا کرنیکو تیار رہتے۔ اس لئے آریہ سماج کا پریمی، سیوک کسی سے بھی دویش نہ کرنیوالا اٹھ گیا۔

ویسے جس طرح اس ویر بھگت کی مرتیو ہوئی۔ وہ ہر ایک کو لبھانے والی ہے۔

ہفتہ بھر کی اہم خبریں

— حکومت سیام نے اس خبر کی تردید کر دی ہے۔ کہ جاپان نے اُسے الٹی میٹم دیا ہے۔

— سردار ولبھ بھائی پٹیل کو خرابی صحت کی بنا پر رہا کر دیا گیا ہے۔

— وان بھچراں میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ دو اشخاص ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے۔ کچھ ہندو دکانیں لوٹ لی گئیں۔

— ۱۰ اگست کو جرمن ہوائی جہاز نے آئس لینڈ کی راجدھانی ریک جیوک پر پرواز کی۔

— رُوس کی جنگ کو جلد ختم کرنے کے لئے جرمنوں نے اندھا دھند حملے شروع کر دیئے ہیں۔

— مہاتما گاندھی کو اپنے جدوجہد کی کامیابی کا یقین ہو گیا ہے۔

— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آریہ نویوک سبھا بنارس کو مذہبی جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی ہے۔

— وشی نے جرمنی سے فوجی تعاون نہ کرنے کا امریکہ کو یقین دلا دیا ہے۔

— یوکرین میں ۲۱ لاکھ جرمن فوج ساڑھے تین سو میل لمبے محاذ پر لڑ رہی ہے۔

— سنٹرل اسمبلی میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا جائے گا۔

— رُوس اور جاپان میں دو سو میل لمبی سرحد کے متعلق معاہدہ ہو گیا ہے۔

— مسٹر چرچل اور صدر روزویلٹ میں اور بھی ملاقاتیں ہونگی۔

— صدر روزویلٹ کا اعلان ہے۔ کہ جنگ سنہ ۱۹۴۳ء میں بھی جاری رہے گی۔

— نظام حیدرآباد اور مسٹر جناح میں تین بار پُراسرار ملاقات ہو چکی ہے۔ کیا حیدرآباد کو پاکستانی تعلیم کا مرکز بنایا جائے گا؟ نواب چھتاری کے نئے عہدہ سے دستبرداری کی افواہ ہے۔

— رُوسی فوجیں لینن گراڈ کی حفاظت کے لئے فیصلہ کُن جنگ لڑیں گی۔

— اوڈیسہ پر پانچ روز سے جرمن متواتر بمباری کر رہے ہیں۔ لینن گراڈ کی فوجیں پیچھے ہٹ گئی ہیں۔

— روسیوں نے ایک اور شہر خالی کر دیا ہے۔ ایک اور صنعتی مرکز خطرہ میں ہے۔

— اسٹونیا کی رُوسی فوجیں نرغے میں آ گئی ہیں۔

— سندھ میں کرپان آزاد کر دی گئی ہے۔

— چالیس لاکھ ۷۰ ہزار ٹن کے محوری جہاز ڈوب چکے ہیں۔

— بمبئی یونیورسٹی ہال کے باہر سرمودیس گانا کے خلاف مظاہرہ کرنے پر ۲۵ لڑکے لڑکیاں گرفتار کر لی گئیں۔

— ملکہ ایبے سینیا عنقریب ادیس ابابا پہنچ جائے گی۔

— نواب لوہارو کے بیٹے عالمگیر مرزا کو اپنی بیوی جہاں آرا بیگم پر قاتلانہ حملہ کرنے کے جرم میں سیشن سپرد کر دیا گیا ہے۔

— سیاسی ڈیڈ لاک کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے صدر روزویلٹ کا نمائندہ ہندوستان آ رہا ہے۔

— جرمنوں نے نیپرو پیٹرو فسک فوجوں نے سیوباوالا پر قبضہ کر لیا ہے۔

پرکاش "میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں۔

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بقیہ صفحہ ۶

یوروپ کی پونجی پر آشرت تھا۔ پشچم کے دیشن سمست دیش سے کچا مال لیکر اس کے بدلے میں اس مال سے تیار ہوئی چیزیں اتنو ادھن دینے تھے۔ یوروپ ایک بڑے نگر کے سدرش تھا۔ اور شیش جگت دیہاتی کھیشتر تھے۔ یہ تینوں باتیں دھیرے دھیرے نپٹ ہو رہی ہیں۔ اور یدی کہیں ابھی تک جیوت ہیں۔ تو شیگھر ہی لپت ہو جاینگی۔

کچھ سجنوں کی یہ دھارنا ہے۔ کہ گوری جاتیوں کی پارسپرک ویاپارک اور آرتھک پرتی یوگتا کا انت ہوگا۔ اور ایشیا تتھا افریقہ کی آرتھک ادھی اور نیائے سنگت رینتی سے وبھاجن کیا جائیگا۔ وبھاجن کی پرادھوستھا اور آپادھاپی ہی انت راشٹریہ وتمنسیہ گھٹنا اور یدھوں کے لئے اتردائی ہے۔

واستوک دیوستھا:۔ سادانش یہ ہے۔ کہ دھن مت اور کلپنا ئیں پرکاش میں آرہی ہیں۔ پرنتو پرشن یہ ہے۔ کہ کیا اس پرکار کے پریورتنوں سے سنسار میں ایک ایسے نئے سورگ کی سرشٹی ہو سکتی ہے۔ جہاں سنسار کے سب ویکتی بھائی بھائی کی طرح پریم پورک رہیں۔ اور سنسار کو سکھ دھام بنا دیں۔ اور کیا اسے ہم نئی دیوستھا کہہ سکتے ہیں؟ کیول بھوگولک سیماؤں کے پریورتن سے راجنیتک پُرنرمان و آرتھک نیوستھا سے نئی دیوستھا کا ستھاپت ہونا سمبھو نہیں ہے۔

اس سب کا واستوک ارتھ یہ ہے کہ سیماؤں اور رڈھیوں کا پریورتن تو ہو سکتا ہے۔ سنستھائیں جیون کو نہیں بدلا کرتیں۔ یہ پریورتن تو دیوہار پر رنگ کرنے کے سدرش ہے۔

ہمارے سماج کا واستوک نرمان تو تب ہوگا۔ جب ہمارے وچاروں اور وشواسوں میں کرانتی اُتپن ہو جائیگی۔ جب ہم میں دھارمک جاگرتی اُتپن ہو کر جیون کی نئی بھاونا گھر کر جائیگی۔ جب ہم اچھائی اور بھوتک پدارتھوں کی واستا سے جن سے ہم بری طرح آبدھ ہیں۔ مکت ہو جائیں گے۔ شریر کے ساتھ ساتھ آتما پر بھی دھیان رکھیں گے۔ اور ہماری برتی انترمکھی ہو جائے گی۔ اس سمے سنسار کا نیترتو سیدھے سادے غریب اور دیالو ویکتیوں کے ہاتھ میں ہوگا۔ جو وشو بھاونا سے اوت پوت ہونگے۔ وہ سچے ہردیہ سے بولیں گے۔ اور ان کے شبد دوسرے ویکتیوں کے ہردیوں میں پرتی دھونت ہونگے۔ ان کا معمولی شبد سنسار کے بکھرے ہوئے شیرازے کو شانتی سے ایکوں کے ساتھ جوڑنے کا کام دے گا۔ وہ ویکتی اور سماج سمبندھوں میں اچت سامنجسیہ کرکے سنتلن رکھیں گے۔ وہ دوسروں کے ساتھ سدا چار کی بہتر پرویکتی گت اور ساماجک سمبندھوں کو دیوستھت کریں گے۔ لوگوں ✱

آریہ سماج بکٹ گنج مردان کے سماچار

آریہ سماج بکٹ گنج مردان گورو کل وبھاگ میں ۷، ۸ اگست کو شراونی تتھا رکشا بندھن اُتسو اور حیدرآباد ستیاگرہ وجے سمارک ودس بڑے سماروہ سے منائے گئے۔

۱۰ اگست کو آریہ سماج بکٹ گنج مردان میں ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی کی اکسمات مرتیو پر شوک پرکٹ کیا گیا۔ اور ان کے پریوار سے سہانو بھوتی پرکٹ کی گئی۔

(نانک چند منتری)

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

لوہارو ڈے:۔ اس آریہ سماج نے لوہارو ڈے پر سبھا کی طرف سے آمدہ پرستاؤ پاس کرکے گورنر صاحب پنجاب۔ پولیٹیکل ایجنٹ ریاست ہائے پنجاب اور نواب لوہارو کی سیوا میں بھیجے۔ (۲) ۶ اگست کو رکشا بندھن کا تہوار بڑے سماروہ سے منایا۔ ویدک پتری پاٹھ شالہ کی چار کنیاؤں کا یگیوپویت سنسکار کیا گیا۔ مہاشہ کندن لال جی نے سنسکار کی ویاکھیا کی۔ اور بہن درگا دیوی جی نے کنیاؤں کو اپدیش دیا۔ کندن لال جی نے آج کے دن کی فضیلت بیان کی۔ حلوہ تقسیم کیا گیا۔

وید پرچار سپتاہ:۔ اس سماج میں پرتہ کال کا ست سنگ برابر پانچ چھ ماہ سے جاری ہے۔ جس میں آج کل ۵۰، ۶۰ استری پرشوں کی حاضری ہو جاتی ہے۔ ہون سندھیا۔ پرارتھنا کے بعد ایک بھجن ہوتا ہے۔ اور پھر ایک وید منتر کی ویاکھیا ہوتی ہے۔ استریوں میں پرچار کے لئے پروگرام بنایا گیا ہے۔ جس میں ۴ بجے سے چھ بجے تک مختلف محلوں میں پرچار ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سمے تک سردار ہرنام سنگھ جی۔ ماسٹر ولی رام جی لالہ رام دھن جی چوہدری۔ مہاشہ کندن لال اور بابو سندر داس وکیل کے مکان پر پرچار ہو چکا ہے۔ ادھیاپکا درگا دیوی جی اپدیش دیتی ہیں۔ (گردھاری لال منتری)

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج پانی پت کا سالانہ جلسہ ۱۲، ۱۳ اور ۱۴ ستمبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاوے گا۔ نگر کیرتن ۱۲ ستمبر دو بجے دوپہر سے گیارہ بجے رات تک ہوگا۔

(موہن لال منتری)

آریہ سماج لائل پور کے سماچار

---

۱۰ اگست کو سمفانیہ آریہ سماجوں نے سمدت سنوک سبھا کی۔ اور ڈاکٹر ٹیگور کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاؤ سویکار کیا۔ اور ایک دوسرے پرستاؤ کے ذریعہ سورگباشی ماسٹر گوردتہ رام جی کی یادگار قائم کرنیکا نشچے کیا گیا پرستاؤ پنڈت وشو ناتھ نے پیش کیا۔ اور لالہ رام لال مہاجن۔ مہاشہ خوشحالی رام اور لالہ کرشن لال نے تائید کی۔ (منشا رام منتری)

آریہ ڈائرکٹری

سارودیشک سبھا کی اور سے پرکاشت ہونے والی آریہ ڈائرکٹری اب لگ بھگ تیار ہے۔ شیگھر ہی وہ گراہکوں کی سیوا میں بھیجی جائے گی۔ جن آریہ سماجوں نے ابھی تک اپنے آرڈر نہیں بھیجے ہیں۔ وہ شیگھر ہی اپنے آرڈر بھیجدیں۔ (سدھاکر منتری)

آریہ سماج شملہ کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لوئر بازار شملہ کا سالانہ جلسہ ۲۹ اگست سے ۱ ستمبر ۱۹۴۱ء تک بڑے سماروہ پوروک منایا جائے گا۔ نگر کیرتن ۲۹ اگست کو بروز جمعہ وار شام کے ٹھیک ۵ بجے سماج مندر سے شروع ہوگا۔ اس موقعہ پر مشہور ودوان سنیاسی مہاتما و اپدیشک اور بھجنیک پدھار رہے ہیں۔

(گوبند رام منتری)

۳۱ اگست کا پرکاش شایع نہ ہوگا

جنگ کی وجہ سے مہینہ میں صرف چار پرچے شایع کرنیکا جو عارضی فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں ۳۱ اگست کا "پرکاش" شایع نہ ہوگا۔ اس انک کے ساتھ اس ماہ کے چار انک نکل چکے ہیں۔ اگلا پرچہ ۴ ستمبر کو شایع ہوگا۔ جس پر ۷ ستمبر کی تاریخ ہوگی (مینیجر)

آریہ سماج گوالمنڈی لاہور

نے وید پرچار سپتاہ بڑے اُتساہ سے منایا۔ رکشا بندھن پنڈت بھانو دت جی پردھان کے گرہ پر اور باری باری سبھاسدوں کے گھر پر جنم اشٹمی تک

نہ اپنی آجیوکا کو شدھ اور پوتر بنانا سیکھائیں گے۔ باہری اور بھیتری شترؤں سے رکشا کے اپائے اور دیوستھا کریں گے۔ اس ریتی سے اُتپن دیوستھا ہماری پرکی بھاشا میں نئی دیوستھا سمجھی جائے گی۔ اور یہ واستوک دیوستھا ہوگی۔ اب یکت پریورتنوں سے شانتی ہو جائیگی۔ ویتدھ بندھ ہو جائیں گے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ تھوڑے بہت سدھار ہو جائیں وہ استوک سدھار تو ادھر دیوستھا سے ہی ممکن ہے جیسا کہ ہم نے اوپر لکھا ہے

بقیہ صفحہ ۲

اور دھرم کاموں میں پرورت کرنیوالا

شِوا۔ (य च शिवतराय च) آنند منگل سوروپ اور دھارمک منشیوں کو موکش سکھ دینے والا ہے۔ اسکو ہمارا بارم بار نمسکار ہو۔

اس منتر کے کتنے سندر بھاو ہیں۔ ہمارا تن ہمارا من اور ہمارا دھن۔ ہماری بدھی اور سب سامرتھیہ۔ ہمارا راج اور پاٹھ سب پربھو کے ارپن ہونا چاہیئے۔ ارتھات ہم اس سب کو پرماتما کا دیا ہوا سمجھیں۔ اور نہ کیول اپنے لئے۔ بلکہ سب کے اپکار میں اس کو اپیوگ میں لا دیں۔

ایسی دشا سے ہمارے وچار شدھ اور پوتر ہو نگے۔ آچار دھارمک ہوگا۔ اور دیوہار دھرم یکت ہوگا۔ اور ہمارے لئے دھرم۔ ارتھ۔ کام، موکش سب کی سدھی پراپت ہوگی۔ اس من مندر کی ودھی کی ودیچنا کو ہم سماپت کرتے ہیں۔ اور آشا کرتے ہیں۔ کہ جو دِیہ پدارتھ اور سنتھول پدارتھوں کی پوجا اس سوکشم ودھی کے ستھان میں پرچلت ہو گئی ہے۔ اس کا انت ہوگا۔ اور ویدک ودھی کا وستار پرچار ہوگا۔

بقیہ صفحہ ۵

۲۰۸۶ ہندوستانی پرچارک ۱۷ ہسپتال اور ایک دو اخبارات و رسالہ جات ہیں۔

صرف سنٹرل انڈیا میں ہر سال عیسائیت کے پرچار کے لئے ۵ لاکھ روپیہ وہ خرچ کرتے۔ اور اپنی قیمتی جانوں کو اپنے مذہب کی مقبولیت کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔

سنٹرل انڈیا کے گھنے، بھیانک اور بیابانی جنگلات میں جہاں بھیل لوگ لاکھوں نہیں کروڑوں کی تعداد میں بود و باش رکھتے ہیں۔ عیسائی کس جانفشانی اور تندہی سے اپنی دنیوی خواہشوں پر لات مار کر، گرمی، سردی کی پرواہ نہ کرکے اپنے مذہب کی اشاعت میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی انتھک کوششوں سے چالیس لاکھ کے قریب ان وقیانوسی خیالات والے ہندوؤں کو اپنے مذہب کی دعوت دینے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ یہ درست ہے کہ جو سہولتیں ان پادریوں کو میسر ہیں۔ ان کا عشر عشیر بھی ہمیں نصیب نہیں۔ مگر اس میں بھی شک نہیں۔ کہ جس لگن اور سچی شردھا بھگتی سے وہ کام کر رہے ہیں۔ اس کا نشان بھی ہم میں نہیں پایا جاتا۔ ایسے حالات میں جبکہ ہم اپنے دھرم کی اشاعت سے اتنے غافل و لاپرواہ ہوں۔ اگر ہم تنزل کی طرف جا رہے ہیں تو اس میں تعجب کی بات ہی کیا ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج گوجرہ کے سماچار

... اگست کو آریہ سماج میں منجھ حیدر آباد بلیدان ... رکشا بندھن یہ دونو تیوہار منائے ... دیویوں نے بھجن گایا۔ ڈاکٹر ہنس راج نے ... ماسٹر بابو رام نے رکشا بندھن کے ... ویاکھیان دیا۔ (۲) آریہ سماج گوجرہ ... گوردتہ رام جی بان پرستھی کی مرتیو پر شوک ... پاس کیا۔ اور ان کی سیواؤں کی پرشنسا ... ان کی آتما کی سدگتی کے لئے ایشور سے ... پرارتھنا کی۔ ان کے سمبندھیوں سے اظہار ہمدردی

(منتری)

آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی

... آریہ سماج فیروزپور چھاؤنی جگت ... کوی سمراٹ شری رابندر ناتھ جی ٹیگور ... پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کی پونر ... سدگتی کے لئے ایشور سے پرارتھنا کرتا ... کوی سمراٹ سنسار بھر کی اونچ تھتا مہان ... پرشوں میں سے ایک تھے۔ آپ نے اپنی اتیتم اور ... رچناؤں اور سہتیہ سے جن کے لئے ... نوبل پرائز بھی ملا۔ بھارت ورش تھا آریہ ... کا نام سنسار بھر میں بہت اونچا اور ... دیا۔ اس کے گورو کو بہت بڑھا دیا۔ ان ... ہوتے ہمارے دیش میں جو استھان خالی ہو گیا ... اس کی پورتی ہونا بہت کٹھن ہے۔ پرماتما ... ایسی اونچ اور مہان آتمائیں ہمارے ... پیدا ہوں۔

(کوبراج رتن لال آنند اُپ منتری)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں

... اگست کو ہیٹھا نکوٹ میں کھیلنے والے ٹوچیٹ خانہ کے فیصلے کے خلاف پروٹسٹ پرستاؤ پاس کیا گیا۔ اور گورنمنٹ ہند سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ اپنا یہ نشچے لوٹا لے۔

اس میٹنگ میں دو شوک پرستاؤ پاس کئے گئے۔ ایک میں شری گوردتہ رام جی بان پرستھی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور دوسرے میں کوی ٹیگور کا۔ دونوں کی آتماؤں کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ (اپیڑا رام منتری)

آریہ سماج کوئٹہ کے سماچار

... ۹ کو رات کے ۸ بجے دونوں سماجوں نے گورو کل وبھاگ سماج مندر میں ملک پرمانند صاحب کی صدارت میں حیدر آباد ستیہ آگرہ دوس منایا گئی دکتاؤں نے شردھانجلی بھینٹ کی۔ (۲) دونو سماجوں کی شوک سبھا ۱۰ بجے رات کو کوی ٹیگور کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرنے کے لئے ہوئی شوک پرستاؤ سویکار کیا گیا۔ سورگیہ کی آتما کے لئے سدگتی کی پرارتھنا کی گئی۔ اور ان کے سمبندھیوں سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ (۳) ... ۳ کو صبح سادھارن ادھیویشن میں کالی کملی والے بابا سمیر سنگھ کی مرتیو کے سمبندھ میں شوک پرستاؤ سویکار کیا گیا۔ (۴) ... ۱۰ کو صبح ۹ بجے شری گوردتہ رام جی بان پرستھی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرنے کے لئے شوک سبھا ہوئی۔ ان کی سیواؤں کو سراہا گیا۔ اور ان کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ (۵) ... ۱۷ کو آریہ سماج کے

پریمی لالہ نارائن داس پولیس انسپکٹر گورائے صاحب کا خطاب ملنے کی خوشی میں ایک پارٹی ہوئی۔ آریہ سماج کے سبھاسدوں کے اتی رکت شہر کے معززین نے بھی حصہ لیا۔ (۵) آریہ سماج گورو کل وبھاگ کا جلسہ ۲۵ اگست سے یکم ستمبر تک ہوگا۔ ۵ اگست سے پنڈت منیش دیو سدھانت شرومنی کتھا کر رہے ہیں۔ پربھاؤ اچھا پڑ رہا ہے۔ صبح ۶ بجے سے ۷ بجے تک روزانہ ستسنگ ہوتا ہے۔ اس میں بھی پنڈت جی کا اپدیش ہوتا ہے۔ (منوہر لال منتری)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں کے سماچار

۱۰ اگست کو صبح ۷ بجے شراونی اُتسو منایا گیا تھا۔ یگیہ ہوا۔ یگیوپویت بدلے گئے۔ اوم پتاکا لہرائی گئی۔ (۲) شوک سبھا بھی ہوئی جس کے صدر لالہ ڈھالو رام وکیل تھے۔ ماسٹر گوردتہ رام جی کی مرتیو کے سمبندھ میں پرستاؤ پاس کیا گیا۔ (۳) ستیہ آگرہ بلیدان دوس بھی اسی دن منایا گیا۔ ستیہ آگرہی دیو یا نری اور شری پرمانند بھی موجود تھے۔ انہیں مان پتر دیا گیا۔ اور پرچیہ کرایا گیا۔ پتری پاٹھ شالا کی کنیاؤں نے بھجن گایا۔ اور بہن پریم لتا نے رکشا بندھن پر کویتا پڑھی۔ پردھان جی کے بھاشن کے بعد کاروائی سماپت ہوئی۔ یگیہ شیش بانٹا گیا۔ لالہ ست بھوشن نے کچھ نوجوانوں کو پریرنا کر کے آریہ ویر دل ستھاپت کرنے کا نشچے کیا ہے (۴) ۱۴ اگست کو انترنگ کے سدسیہ ڈاکٹر دیو کی نندن جو ملٹری سروس پر جا رہے ہیں۔ کے

گھر ہون کیا۔ اور انہیں ودع کیا۔ ڈھائی روپے دان پراپت ہوا۔ (۶) ۱۰ اگست کو لالہ صاحب دیال کے نوجات پتر کا نام کرن سنسکار پنڈت واسدیو نے کرایا۔ نام مہیندر پرتاپ رکھا گیا۔ سوا روپیہ دان ملا۔ سوا روپیہ دکشنا ملی۔ حلوہ سے ستکار کیا گیا۔ (۷) ... ۱۰ سے رشی جیون کی کتھا لالہ فقیر چند منتری نے کی۔ اور پنڈت وچ شنکر نے آدرش گرہستھ پر ویاکھیان دیا۔ (۸) ستسنگ کے بعد ڈاکٹر ٹیگور کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ (گوبند لال اُپ منتری)

آریہ سماج کراچی کے سماچار

(۱) سبھا کی آگیا انوسار لوہارو ڈے ۲۷ جولائی کو سپتاہک ستسنگ کے ساتھ منایا گیا لالہ رام چند جی نے پرستاؤ پیش کیا۔ جو سرو سمتی سے پاس ہوا۔ پرستاؤ کی کاپیاں متعلقہ افسران کو اور لوکل اخبارات میں بھیجی گئیں۔ (۲) آریہ سماج کراچی کا سالانہ جلسہ ۱۲ ستمبر سے ۱۴ ستمبر تک نشچے ہوا ہے۔ مہاتما نارائن سوامی۔ سوامی سوتنترانند۔ پنڈت بدھ دیو۔ پنڈت رگھوپتی پرشاد۔ کنور سکھ لال سے پدھارنے کے لئے پرارتھنا کی گئی ہے۔ سوامی سوتنترانند جی کے اُتسووں کے پروگرام میں تبدیلی کئے جانے کے متعلق لیکھوں کو پڑھ کر ہماری انترنگ سبھا نے اپنا جلسہ بجائے تین دن کے ایک ہفتہ کا رکھا ہے۔ پروگرام بالکل تبدیل کر دیا جائیگا۔ ساری دن کا پروگرام نہ رکھ کر پراتہ کال ہون اور کتھا اور رات کو ایک یا دو لیکچر ہونگے۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ ایسا پروگرام سپھل ہو جانے پر آئندہ اسی کو جاری رکھا جائیگا۔ اُتسو سے پہلے بھی کتھا کا بندوبست کرتے ہیں۔ (۳) آریہ

ارزاں قیمت پر لیجئے

اپنے نگر کے ودھرمیوں میں پرچار کرنے کے لئے آپ مندرجہ ذیل ٹریکٹ اور نایاب پستکیں ارزاں قیمت پر منگوا کر مفت بانٹیں۔

ویدک دھرم کی فضیلت ۲ — مورتی پوجا کی دھجیاں ۴ — پرانوں کی پول پرکاش ۸ — جین مت درپن ۸ — اوتار واد سمتی کی دھجیاں ۴ — آنند سندیش ۴

یہ سب کتابیں ۱۸×۲۲ کے بڑے سائز۔ عمدہ کاغذ پر چھپی ہیں۔ صفحات ۶۰ سے ۱۲۵ تک۔ یہاں پوری قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے لئے ۱۴ کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں۔

(منیجر پرکاش لاہور)

داتی پرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا۔ نقدی جس صورت میں بھی سہایتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کیلئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہایتا کر سکیں۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

المشتہر: ہیرا نند شرما سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

اکسیر دوا

حکیم نسی پرشاد اگروال علیگڑھ کی

اصلی میٹھی

جیون گھٹی رجسٹرڈ

... روزانہ ذرا سی چٹا دینے سے ... نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے ... دور ہو کر آپ کے بچے تندرست و طاقتور بنجاوینگے ... ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں ... علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن ... نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگاویں ... روپیہ کے ٹکٹ بھیجیں گھٹیکی گولی مفت بھیجیں گے

... جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔پی)

... پرنٹنگ پریس سرکار روڈ متصل سینڈ ... انتظام بابو جیون سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر پرکاش کچا انسٹیٹیوٹ روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

... Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سماج کراچی کے سبھا سدوں کو شری ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی کی اچانک اور بے وقت موت کی خبر سنکر بہت ہی دُکھ ہوا ہے۔ سماج کے ان تھک کاریہ کرتا پرنسپل رام چندر جی تتھا اُن کے دوسرے رشتہ داروں کے ساتھ یہ سماج اپنی ہمدردی پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرماتما سے ان کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کرتی ہے۔ (۲) ۱۷ اگست کو سب سماجوں نے مل کر رکشا بندھن اور حیدرآباد ستیاگرہ بلیدان دوس دھوم دھام سے آریہ پتری پاٹھشالا میں شری ڈی۔ڈی چوہدری جی کے پردھان پد کے نیچے بڑے سماروہ سے منایا۔ شری سوامی دیوانند جی۔ سوامی شکرانند جی۔ پرنسپل رام سہائے جی۔ لالہ تیرتھ رام جی وکیل۔ پرنسپل رام چندر جی شری پنڈت رادھا کشن جی۔ اور پنڈت نارائن دت نند جی نے بھاشن دیئے۔ اور پاٹھشالا کی بالکاؤں نے بڑے سندر بھجن سنائے۔ (۵) ۱۸ اگست کو لالہ مُرلی دھر جی گاندھی منیجر پنجاب نیشنل بنک کے سپتر کا نام کرن سنسکار پنڈت ادھاشن جی شاستری نے کرایا۔ ۵ روپے آریہ سماج کو دان ملا۔ (مہر چند اُپ منتری)

آریہ سماج جالندھر شہر

"یہ سماج شری ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی کی اکسمات مرتیو پر ہار دک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ دِوِیہ گت آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور سمبندھیوں کو شانتی اور دھیریہ دیں۔ شری ماسٹر جی ایک پُرانے انو بھوی اور ان تھک کاریہ کرتا تھے۔ ان کی مرتیو سے جو ہانی آریہ سماج کو پہنچی ہے۔ اس کی پورتی ہونی کٹھن ہے۔ (دھنی رام منتری)

آریہ سماج موگہ کا پرستاؤ

۱۰ اگست کو ست سنگ کے بعد شوک سبھا ہوئی۔ جس میں کوی ٹیگور کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ رائے صاحب گنپت رائے پردھان سماج نے کوی ٹیگور کی جیونی پر پرکاش ڈالا سورگیہ کوی کی آتما کی سدگتی کے لئے ایشور سے پرارتھنا کی گئی۔ (راجندر کرشن کمار)

آریہ سماج سید پور

نے دو شوک پرستاؤ پاس کئے ہیں۔ ایک میں ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور دوسرے میں کوی ٹیگور کا دونو کی آتماؤں کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ اور ان کی سیواؤں کی سراہنا کی گئی۔ (گوبند رام منتری)

آریہ یوک سماج علاول پور کے سماچار

ایک آریہ یووک جو کہ آریہ سماج میں ٹرالیسٹ رکھتا ہے۔ اور بڑی ترقی کر سکتا ہے۔ مگر روزگار سے تنگ ہے۔ عمدہ چال چلن دیانتدار اور محنتی ہے۔ میٹرک پاس ہے۔ ٹائپ جانتا ہے۔ اگر کوئی آریہ سجن اسے ملازم رکھ یا رکھوا سکیں۔ تو لکھنے کی کرپا کریں۔ (۲) اگر کسی نوجوان کو کسی قسم کی ویریہ کی کمزوری ہو۔ یعنی پرمیہہ، سوپن دوش یا نسپنکتا کی شکایت ہو۔ تو آریہ سماج علاول پور ضلع جالندھر سے مہر کے ٹکٹ ڈاک خرچ بھیجکر دوائی مُفت حاصل کر کے لابھ اُٹھا سکتا ہے۔ (منتری)

آریہ سماج دیوان ہال دہلی

نے دو شوک پرستاؤ پاس کئے ہیں۔ ایک میں ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا ہے۔ اور دوسرے میں کوی سمراٹ ڈاکٹر ٹیگور (ان) کی آتماؤں کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ اور ان کی سیواؤں کی سراہنا کی گئی۔ (کیدار ناتھ منتری)

آریہ سماج لوہیک سنگھ کے سماچار

اشٹمی کی سادھارن میٹنگ میں ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور ان کی آتما کی سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ اشٹمی کو کوی سمراٹ ٹیگور کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔ اور سدگتی کے لئے پرارتھنا کی گئی۔ (منتری)

آریہ سماج نروانہ منڈی

لالہ اُجاگر پرشاد سوُرج بھان جی نے ۔۔ روپے بھائی تارا چند جی کے شبھ موقعہ پر تتھا لالہ گوری شنکر ۔۔۔ جی نے دس روپے بھائی اوم پرکاش ۔۔۔ شبھ وواہ کے موقعہ پر آریہ سماج ۔۔۔ کنیا پاٹھشالہ نروانہ کو دان دیئے ۔۔۔ دھنیواد۔ (۲) ۲۳ ۔ شراون کو شراونی تہوار بڑے پریم سے منایا گیا۔ اوم ۔۔ لہرایا گیا۔ سماجک بھجن ہوئے۔ اور ۔۔ ویدی فارم سے مضامین پڑھکر سنائے ۔۔ (۳) ۲۸ شراون کو آریہ سماج نروانہ کی ۔۔ سبھا ہوئی۔ جس میں آریہ سماج کے ۔۔ سیوک شری سمیر سنگھ جی کالی کملی والے ۔۔ شری گوردتہ رام جی بان پرستھی کی اکال ۔۔ پر شوک کیا گیا۔ پرماتما سے سدگتی ۔۔

"آریہ ورت" کا "کہانی انک"

۵ اگست کو شائع ہوگا!

اگست کا انک چھپ چکا ہے۔ جو گراہکوں کو بھیجا جا چکا ہے۔ اگلا ستمبر انک "کہانی انک" ہوگا۔ اس انک کے ساتھ "آریہ ورت" کا ایک ورش سماپت ہو جاویگا۔ نئے ورش کے لئے کرانتی کاری پروگرام بنایا جا رہا ہے۔ نئے نئے ستمبھ، طرح طرح کے چتر، نیا سندر ٹائیٹل، صفحات میں اضافہ اور اس کے ساتھ ہی چندہ دو روپے کے استھان پر ڈھائی روپے کر دیا جاوے گا۔ لیکن جو ویکتی ۳۰ ستمبر تک منی آرڈر سے چندہ ارسال کر دیں گے۔ ان سے دو روپے ہی لئے جاویں گے۔ سنچالک شری ہنسنی علاول پوری۔ سمپادک:۔ شری شکنتلا دیوی ہندی بھوشن۔ چندہ سالانہ دو روپے۔ نمونہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر۔

لیکھک اور لیکھکائیں شیگھر اپنی کہانیاں "کہانی انک" کے لئے بھیجدیں۔

آج ہی دو روپے بھیجکر خریدار بن جاویں۔ (منیجر)

ہندوستان کی بہترین رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجدیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ گزیٹڈ آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Omer & Co.
Karachi

مُگدھ ہو جاتا ہوں

چوہدری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔بی ۔۔ چلکانہ۔ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری ۔۔ علاول پوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کو لکھتے ہیں۔ "کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے آپکی تصانیف ۔۔ رشی کال۔ اپنشد کال۔ ہنستی رامائن۔ سندھیا ۔۔ دیکھیں۔ انہیں میں روز پڑھتا ہوں۔ ان کے ۔۔ سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مُگدھ ہو جاتا ہوں۔"

اگر آپ بھی ہردہ کی سچی شانتی چاہتے ہیں ۔۔ منتر چیہ بالا کنیا لال کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ ۔۔ اردو میں ۱۳ (محصولڈاک سمیت) منی آرڈر سے ۔۔ کر ضرور سوا دھیائے کریں۔ (منیجر پرکاش ۔۔)

دو آنے میں ستیارتھ پرکاش کیسے پرچارت ہو؟

ستیارتھ پرکاش دو آنہ میں اور مہرشی دیانند کرت دوسرے گرنتھ کاغذ کے داموں میں کیسے پرچارت کئے جاویں۔

یہ نمن لکھت پتہ پر خط لکھکر دریافت کریں۔

مینیجنگ ڈائریکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

ہر ایک شہر و قصبہ میں آریہ ویروں کی ضرورت

ویدک دھرم کے پرچار تتھا مہرشی کرت گرنتھوں کو کاغذ کے داموں پر ضلع ضلع اور گاؤں گاؤں ۔۔ میں پرچارت کرنے کی اسکیم کو کاریہ روپ میں ۔۔ کے لئے ہزاروں اُتساہی آریہ ویروں کی ضرورت ہے۔ شیگھر نمن لکھت پتہ پر بھیجیں۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ ا۔۔

نمونہ کٹ پیس

منگوانے سے بہتر ہے۔ کہ آپ بزنس سپیل بنڈل دس پونڈ قیمت بیس روپیہ علاوہ خرچ منگوالیں۔ اس میں دس بارہ قسم کا چالو مال ہوگا۔ جو کہ ہر جگہ فروخت ہوتا ہے۔ ٹکڑے ایک سے چھ گز تک، زنانہ، مردانہ، ریشمی، سوتی دونو قسم۔ ہر ایک کپڑا پر چٹ قیمت فی پونڈ لگی ہوگی۔ تاکہ آپ آسانی سے آئندہ آرڈر دے سکیں۔

نوٹ:۔ آرڈر کے ہمراہ ¼ قیمت پیشگی آنی ضروری ہے۔ رعایت:۔ کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ رجسٹری مزدوری خرچ معاف ہوگا۔

منیجر دی کٹ پیس اکسپرٹ کمپنی کراچی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435 "Prakash" Lahore
Founder: M. Krishen Ji B.A.

ہفتہ وار پرکاش لاہور

تار کا پتہ "پرکاش"
آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا
گذشتہ چھتیس سالوں سے

شرح چندہ
سالانہ ۔۔۔۔ للعہ
ششماہی ۔۔۔۔ عاہ
برما ۔۔۔۔ صر
غیر ممالک دس شلنگ

جلد ۳۷ | لاہور اتوار | ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۳ بھادوں سمت ۱۹۹۸ بکرمی | نمبر ۳۳

آریہ نوجوان سے خطاب

از شری ہیت اتم چندر شرما ۔ سیت پور

اُٹھا سیفِ صداقت ہاتھ میں سینہ سپر ہو جا
قدم دھر جانبِ منزل جہاں سے بے خبر ہو جا
عدو کی کشتیٔ عشرت تیری چھاتی کو کیوں چیرے؟
بڑھا موجوں میں بے تابی سمندر بن بھنور ہو جا
تکالیف و حوادث کے نہ طوفانوں سے گھبرا تو
فلک پر اُڑ۔ زمیں پر آ۔ صدف میں رہ گہر ہو جا
بدل حسرت کو ارماں میں کہیں ارماں بنا حسرت
کہیں نورِ نظر بن جا کہیں تیرِ نظر ہو جا
ضیاؤں میں ہوائیں بھر۔ ہواؤں میں ضیائیں لا
زباں بن بے زباں کی اور نالوں میں اثر ہو جا
اُڑا دے پرچے اقصائے عالم میں جہالت کے
جلا دے خرمنِ باطل پرستی کو شرر ہو جا

رگ وید ۔۔ ॐ ۔۔ یجر وید

وید امرت

سام وید ۔۔۔۔ اتھرو وید

ओं त्वं ह्यग्ने अग्निना विप्रो विप्रेण सन्त्सता। सखा सख्या समिध्यसे ।। ऋक् ८.४३.१४

شبدارتھ

(اگنے) ہے اگنے (توم) تو (ہی) (تو) یہ (اگنی نا) اگنی دوارا (سمد ھیے) ... دیپت کیا جاتا ہے۔ (وپرہ) تو وپر پرم گیانی (وپرین) مجھ گیانی ... دوارا (سن) تو ست شرملشیٹھ (ستا) مجھ سادھو شرشیٹھ دوارا اور (سکھا) تو متر سکھا (سکھیا) مجھ سکھا دوارا پرد دیپت کیا جاتا ہے ... پرکاشت کیا جاتا ہے۔

گیان ونہی

جیسے ایک سہردو کے ہردہ کی پریم بھاونا سے
پریم سویم ہو پگے دوسرے کے من میں
جیسے ملے گیانی سے مل گیان سجن کو
شیل اپجاویں سنت سجن سدن میں
ویسے ہی پر جیپن ہوگی جب گیان ونہی بھی
ہونگے پرتی بدھ پر بھو مانس بھون میں
ہونگے میرے من میں وراجمان دین بندھو
دیکھوں گا انہیں میں دین دکھی جن میں
(... منی)

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر ادیہارا کی تحقیقات و تجربات

یہ جسم کا سب سے بڑا کنول ہے۔ شنشومن اس کنول کی داہنی جانب سے ریڑھ کی ہڈی کو اور وہاں سے بایئں نتھنے کو جاتا ہے۔

تالو کے نیچے ہزار پنکھڑیوں والا کنول ہوتا ہے۔ اور اس کے مرکز میں وہ چیز ہے جس کو چاند کہتے ہیں۔ اسی سے وہ سیّال لہریں جاری ہوتی ہیں۔ جن کا قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے۔ یہ بھی بایئں نتھنے (شر) کو جاتا ہے۔

پنگلا جن کنول کے بایئں جانب سے گزرتا ہے۔ اور داہیں نتھنے میں جاتا ہے۔

جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکا ہے۔ مُل ادہار کنول ریڑھ کی ہڈی کے نیچے واقع ہے۔ یہ ایک زہریلی طاقت (کثیف ہوا) پھینکتا ہے۔ جو اُوپر کی جانب ہو کر داہنے نتھنے سے گزرتی ہے۔ یہ لہریں ہلاکت کی مظہر ہیں۔ لیکن چاند کی سیّال لہریں جو بایئں نتھنے کو جاتی ہیں۔ حیات ابدی کی مظہر ہیں۔

اجن کنول کا تصوّر باندھنے سے یوگی اپنے سابقہ کرموں کو نشٹ کر دیتا ہے۔ اور تمام عناصر بخوشی اس کی خدمت کو حاضر ہوتے ہیں۔ اگر وہ اپنی زبان کو پیچھے کی جانب موڑ کر تالو سے لگائے۔ اور پھر اس کنول کا تصوّر باندھے۔ تو وہ خوف اور گناہ کو نشٹ کر سکتا ہے۔ یعنی ان دونوں سے اس کو نجات مل جاتی ہے۔

اس متبرک مقام پر تصوّر باندھنے کی اہمیت جس قدر کہی جائے کم ہے۔

ہزار پنکھڑیوں والا کنول جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے۔ تالو کی تہہ میں واقع ہے۔ یہیں شنشومن کی بنیاد ہے۔ اور یہیں وہ جگہ ہے۔ جس کو برہم اندھر (یعنی برہما کا سوراخ) کہتے ہیں۔ اور جس کو حاصل کرنے کی یوگی مسلسل کوشش کرتے ہیں۔ جب یوگی اس کنول کا تصوّر کر رہا ہو۔ تو اس کو لازم ہے۔ کہ وہ انگلیوں سے اپنا منہ اور ناک کے نتھنے بند کر لے۔

جملہ شریانوں کے مرکز گرہوں سے محدود ہو کر بند ہو جاتے ہیں۔ یہ گرہیں انسان کو اپنے جسم کی طاقت استعمال کرنے سے روکتی ہیں۔ صرف کنڈلنی کی طاقت ان رکاوٹوں پر غالب آ سکتی ہے۔ یہی طاقت کثیف ہواؤں کو برہم اندھر سے باہر نکلنے پر مجبور کرتی ہیں۔

مطلب یہ ہے۔ کہ ضروری ہوا شنشومن یعنی ریڑھ کی ہڈی کے مرکزی راستے میں حرکت پذیر ہو۔ معمولی انسان میں یہ طاقت خفتہ اور جمود ہوتی ہے۔ دوسری طاقتوں کی بھی یہی حالت ہے۔ اسی کو جگانا مقصود ہوتا ہے۔ تب یہ آہستہ آہستہ ذرّہ ذرّہ ہو کر ریڑھ کی ہڈی کے مرکز کو اپنا راستہ بناتی ہے۔ جب تک یہ نہ ہو۔ طالب علم کبھی موکش حاصل نہیں کر سکتا۔

ذاتی طور پر میرا یہ خیال ہے۔ کہ ان روحانی مرکزوں یعنی کنولوں میں سے کسی ایک کا تصور باندھنے سے بھی وُہی نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ جو ان سب کا تصوّر باندھنے سے ہو گا۔

میں اس امر کی وضاحت کر دینا مناسب خیال کرتا ہُوں۔ کہ تصور (سمادھی) کو دھارنا سے مخلوط نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ دو بالکل مختلف چیزیں ہیں۔

قدرتی طور پر ایک نہ ایک غرض ہوتی ہے جس پر طالب علم اپنی توجہ مرکوز کرتا یا تصور باندھتا ہے۔ اور اس صورت میں جسم کے بہت سے روحانی مرکزوں (یعنی کنولوں) میں سے ایک ہی مرکز پیش نظر ہوتا ہے۔

دھارنا کے معنی نظر جمانا ہے۔ مگر تصوّر باندھنے (سمادھی) میں یوگی اپنے من کو اسی میں مل جانے یا مستغرق ہو جانے دیتا ہے جس پر وہ اپنا من جماتا ہے۔ میرے خیال میں اگر یہ کہا جائے کہ سمادھی (تصوّر) دھارنا کو وسعت دینے کا دُوسرا نام ہے۔ تو اس سے اس مسئلے کی اچھی طرح وضاحت ہو جائے گی۔

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ من کو جس چیز پر جمایا جائے یا مرکوز کیا جاتا ہے۔ وہ اُسی کا رنگ ... کی خاصیت اختیار کر لیتا ہے۔ اور اس ... میں یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی ... ہے۔ کہ وہ کنول جس پر تصور باندھا ... جو کچھ سکھاتا ہے۔ من اُس کو قبول کر ... یوگ یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ تمام علم اُ ... کے اندر ہے۔ اور انسان اس سنسار ... کی چھوٹی سی شبیہہ ہے۔ اور جب وہ اپنے ... یا محو ہو جاتا ہے۔ تو تمام علوم و فنون ... حاصل ہو جاتے ہیں۔

زمانہ حال کے تمام نئے خیال اور ... بھی اسی تھیوری پر قائم ہیں۔ اور ... کہ ان لوگوں نے یوگ کے علم سے یہ خیالات ... لے ہوں۔

جب کسی کنول کا تصور باندھو۔ تو ... کے روحانی پہلو پر نظر رکھو۔ ... میں لانے کی کوششیں مفید نتیجہ پیدا ... روحانی امور کا مسلسل تصوّر باندھ ... طالب علم دُنیا کو بھول جاتا ہے۔ اور ... کے عمل کے بعد۔ اُس کو عجیب و غریب ... حاصل ہو جاتی ہیں۔

(باقی آئندہ)

سنسار کا آئندہ دھرم

از شری پت شام لال جی منتری دیانند مٹھ دینا نگر

دُنیا اس وقت بیقرار ہے۔ جدھر دیکھو اُدھر ہی اشانتی ہے۔ کیا یورپ کیا ایشیا سب ہی ممالک میں اشانتی ہے۔ کیا لوگ شانتی اور سکھ نہیں چاہتے؟ لوگ سکھ چاہتے ہیں۔ دُنیا ایسی چیز کی تلاش میں ہے۔ جو ان کو سکھ اور شانتی دے۔ دُنیا مذہب کے کھلونے سے کھیل چکی ہے۔ مذہب ان کی اشانتی کو دُور نہیں کر سکا۔ بلکہ اشانتی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ لوگ مذہب سے دُور بھاگ رہے ہیں۔ یورپ کے گرجا گھر خالی نظر آتے ہیں۔ ہندوستان کے نوجوان بھی مذہب کو خیر باد کہہ رہے ہیں۔

مذہب سے بیزار دوستو! میں آپ کے لئے ایک چیز پیش کرتا ہُوں۔ اس کو آزماؤ۔ اگر تمہاری ضرورت کو پُورا کرے۔ تو پُوری شردھا سے اس کو قبول کرو۔ اس چیز کا نام ہے ویدک دھرم۔ وید کی اُچّ تعلیم پر نظر ڈالو۔ یہ تعلیم کتنی اُونچی اور جامع ہے۔ یہاں امیر اور غریب کا سوال نہیں۔ وید کہتا ہے:۔

सध्रीचीनान् वः समनसस्कृणोम्येक श्नुष्टीन्त्संवनेन सर्वान्।
देवा इवामृतं रक्षमाणाः सायं प्रातः सौमनसो वो अस्तु (अथर्व वेद)

بھائیو! میں تم کو ایک دُوسرے کا ساتھی ایک بھوگوں والے۔ ایک من والے۔ اپنے اس وشی کرن کرم سے بناتا ہُوں۔ تم سب دیوتاؤں کی طرح امرت کے رکھنے والے بنو۔ صبح و شام تمہارا آپس میں پریم اور شبھ چنتن بنا رہے۔

...ज्येष्ठासो अकनिष्ठास एते ...भ्रातरो वावृधुः सौभगाय युवा ...स्वपा रुद्र एषां सुदुघा पृ...ः सुदिना मरुद्भ्यः

ہم میں کوئی چھوٹا بڑا نہیں۔ ہم ... جیسے بھائی ہیں۔ سب آپس میں ملکر ... کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ان کا پ... اور رانا پہ کرتی ہے۔

وید کے اس بلند پایہ اُپدیش کو پڑھ... کا اُپدیش بلا لحاظ مذہب و ملت... ماننے والا حضرت عیسےٰ کے الفاظ... جانا پسند کرتا ہے۔ لیکن کسی کو ستانا... وید کی تعلیم قانونِ قدرت کے عین مطا... وید انسان اور خدا کا سچا تعلق... وید عملی مساوات کا پرچار کرتا ہے... تعلیم سب کے لئے ہے۔ اور ہر ایک... لئے ہے۔ دوستو! اگر دُنیا میں... شانتی چاہتے ہو۔ تو وید کی تعلیم پر... ہی اپنا نصب العین بناؤ۔ اس کے بغیر... میں شانتی نہیں ہو گی۔ اس کی ہی تعلیم... روحانی اور دُنیاوی سکھ دے گی۔

کاہے ہوت ادھیر

ہتیشی علاول پوری

ہمت سے لے کام باورے کاہے ہوت ادھیر
وپداؤں سے کیوں گھبراتا؟ بن دکھلاؤ ویر
دکھ تو سکھ کا ہے اتپادک۔ پھر یہ کیسی پیر
نج وشواسی ہو تو پھر کیوں۔ تو نینوں میں نیر
دھیر یہ اور پرشارتھ ہی تو سرو روگ اکسیر
ہو گا سپھل ہتیشی جیون

نئے ویر اولے دھیر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ ورت کی رُوحانیت اور عظمت

امریکہ اور یورپ کے چار بڑے وِدوانوں کی شردھانجلی

از:- مہنتہ جیمنی جی - بی - اے - ویدک مشنری

...سکولوں میں تو یہ پڑھایا جاتا ہے۔ کہ پُرانے آریہ ورت کے باشندے جنگلی اور غیر ... تھے۔ مگر جن غیر متعصب۔ حق پسند محققوں نے قدیم علوم اور رُوحانیت کی کھوج کی ہے ان میں سے صرف پانچ علماء کی رائے ناظرین کے پیش کرتا ہوں۔ تا کہ ہماری رُوحانیت اور ... کا پتہ لگ جاوے۔

(١) امریکہ کے وِدوان ایکس صاحب نے اپنا نام تبدیل کر کے ... رکھا۔ اس نے اپنی کتاب "بھارت کے فلسفہ میں" یوں گوہر افشانی کی ہے۔ "بھارت ہی سنسکرت زبان کا جنم استھان ہے۔ جو دُنیا بھر کی زبانوں کی ابتدائی زبان ہے۔ اور ... مذاہب و فلاسفیوں کا سرچشمہ ہے۔ اس لئے بھارت ماتا بیسویں صدی کے نام وِدوان ... اور دُنیا کے سرتاج علماء تیری عظمت کے آگے سر جھکاتے ہیں۔ بھارت کے منبع سے ہی مختلف بولیاں نکلی ہیں۔ جن میں لوگوں نے ... جذبات کا اظہار کیا ہے۔ وچاروان رشی ... نے اپنے شگفتہ واکیہ اُپدیشوں سے مختلف ... کے درخت بنا دیئے ہیں۔ بھارت کے سپوتوں نے ہزاروں برس یوگ سمادھی اور دھیان و استغراق ... عالم قدرت کے مخفی اسرار اور آتما ... کے مسائل پر غور و فکر کر کے رُوحانی ... حاصل کی ہے۔ اور تمام سنسار کی بھوک و ... کو گیان امرت سے مٹا دیا ہے۔"

(٢) ... انگلستان کا وِدوان اپنی کتاب "... ایشیا میں بیداری" میں لکھتا ہے۔ "کیا آپ ... نہیں کرتے۔ کہ یورپ کو مناسب ہے۔ کہ ... سے بچ کر نفرت اور نخوت کو نظر ... کر کے اور عالمگیر محبت پیدا کر کے مادہ پرستی کی ... غار سے نکالا جاوے۔ اسے تاریکی میں ... گرنے سے بچا کر عالم روشن میں ... اس طرح اسے دوبارہ رُوحانی زندگی ... کے پنجے سے چھڑا یا جاوے۔ ... اپنے پاپوں کے نیچے دب رہا ہے۔ اس لئے ... بھارت کی طرف ٹکٹکی لگائے کھڑا ہے۔ کیا ... بھارت سے ہی آتما کو منور کرنے والی ... اور پاکیزہ زندگی کی لہریں، ٹھکرا ... آتی رہی ہیں۔ دُنیا کے رہنما اور نجات ... تو بھارت میں ہی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ ... کی تعلیم سے فیضیاب ہو کر غیر ممالک میں جا کر رہنما ہوئے۔ یہیں یگا نگت کی سلطنت قائم کرو۔ بھارت نے ہی قدیم ایام میں دُنیا کو گورو، اُستاد اور رہبر عطا کئے ہیں۔ آریہ ورت کے زمانہ ماضی کے واقعات پر نظر ڈالنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ کوئی ایسا علم و ہنر نہیں۔ جس کا موجد ہونیکا یورپ فخر کرے۔ جو اس مُلک میں ہزاروں برس پہلے دریافت نہ ہوئی ہو۔ اس کے متعلق اشارہ نہ کیا گیا ہو۔ بھارت کی قدیم تہذیب میں کوئی ایسا عظیم الشان وصف تھا۔ کہ بابل اور اسیریا کی قدیم تہذیبیں مٹ گئیں۔ مگر آریہ ورت کی تہذیب نہ صرف ابھی تک قائم ہے۔ بلکہ سینکڑوں انقلابوں اور حملوں کے باوجود زندہ طاقت ہے۔ اور آریہ جاتی کا سر دُنیا میں ممتاز کر رکھا ہے۔ سبب یہ ہے۔ کہ اس تہذیب کے اندر رُوحانیت، معرفت اور حقانیت کا خمیر بھرا پڑا ہے۔ جس سے اسکو جُدا کرنا مشکل ہے۔

(٣) مسٹر مارگن صاحب کتاب ... میں لکھتے ہیں۔ کہ دُنیا بھر کے نوجوان استری پُرش بھارت کی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں سے ہی آتمک شکتی اور رُوحانیت کی زبردست لہریں آ رہی ہیں۔ کہ ہماری مادہ پرستی اور سائنس سے مصنوعی تیار کردہ زندگی کی شاندار عمارت اس رُوحانیت کے زلزلہ کے سامنے ٹھہر نہیں سکی۔ اس لئے ہم مجبوراً بھارت کی رُوحانیت کے آگے سر جھکاتے ہیں۔ اب ہمیں اپنے تئیں مادہ پرستی کی چٹان پر ٹکرانے سے بچانا چاہیئے۔

(٤) کرنل اسکاٹ رسالہ تھیوسافسٹ مارچ ١٨٨١ء میں لکھتے ہیں۔ کہ زمانہ حال کی فلاسفی اور علم الانسان کے مطالعہ کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ یورپ کی تمام تہذیبیں بھارت سے نکل کر چاروں طرف پھیل گئیں۔ اس کا ثبوت شمالی یورپ میں بابل۔ مصر اور روم کی فلاسفی اور بھارت کے تتو گیان میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ہم یونان کے فلاسفر سقراط۔ افلاطون۔ پیتھاغورث۔ سیرز اور ورجل کے فلسفہ کو پاتنجل۔ گوتم۔ کناد اور ویاس کے فلسفہ سے مقابلہ کر کے دیکھتے ہیں۔ تو ان میں بالکل مشابہت پاتے ہیں۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ ان تمام ممالک نے اپنی رُوحانیت۔ حقیقت اور حکمت کو بھارت سے حاصل کیا۔ کیونکہ ان میں سے پیتھاغورث۔ انکا گورس۔ نکارگس وغیرہ نے بھارت میں آ کر یہاں سے فلسفہ الہٰیات اور علم ... کو سیکھا۔

نیوگ پر کچھ گمبھیر وچار

(١٧ اگست کے پرچہ سے آگے)

از پنڈت آسا رام جی اوویشیر۔ مظفر گڑھ

نیوگ کی ویا کھیا پر ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ جو کہ پرکاش کے ١١ مئی ٣٠ء اگست اور ١٧ اگست کے پرچوں میں چھپ چکا ہے۔ اب نیوگ کی قسمیں لکھتے ہیں۔ جیسے بواہ کئی پرکار کے ہوتے ہیں۔ ایسے ہی نیوگ بھی کئی پرکار کا ہو سکتا ہے۔ اس لیکھ میں اس پر کچھ وچار پرگٹ کر کے اس وشے پر اور روشنی ڈالی جاتی ہے۔

(١) کرِیاتمک روپ سے نیوگ دو پرکار کا ہوتا ہے۔ ایک تو سوتہ :ادوت: سدّھ۔ دُوسرا پرتہ سدّھ۔ سوتہ سدّھ نیوگ وُہ ہے۔ جس میں استری اور پُرش میتھن کر کے سنتان اُتپتی کرتے ہیں۔ اور پرتہ :ادوت: سدّھ نیوگ وُہ ہے۔ جسمیں ویریہ کو نیتر دوار اگر بھاشیہ میں پہنچا کر سنتان پیدا کی جاتی ہے۔

(٢) پرتہ سدّھ نیوگ منتر۔ بیشو۔ پکشی تھا برکش آدی سب میں ممکن ہے۔ مور کی اُتپتی پرتہ سدّھ نیوگ سے ہی ہوتی ہے۔ یعنی مور میتھن نہیں کرتا ہے۔ پرنتو ناچ کر مست ہو جاتا ہے۔ اور ویریہ کو پرتھوی پر پھینک دیتا ہے۔ اور مورنی اس کو اُٹھا کر گر بھاشیہ میں سمتن کر لیتی ہے۔ یہ پرتہ سدّھ نیوگ ہُوا۔ برکشوں میں مکھی اور بھونرے کے شر پر سے لپٹ کر جو پراگ کیشر ایک برکش یا ڈالی سے دُوسرے برکش یا ڈالی کے پھُولوں کی گربھ کیشر پر گر کر پھل پیدا کرتا ہے۔ وہ بھی پرتہ سدّھ نیوگ ہی ہے۔

(٣) دھرم کی درشٹی سے نیوگ تین پرکار کا ہوتا ہے۔ یعنی اُتم، مدھیم اور نکرشٹ۔ اس کو بواہ کی طرح دیو۔ آرج اور راکشش بھی کہہ سکتے ہیں۔ اُتم پرکار کا نیوگ وُہ ہے۔ جسمیں استری اور پُرش صرف سنتان اُتپتی کے لئے ہی نیوگ کریں۔ اور گربھادھان کے سوائے ایک دُوسرے سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں۔ مدھیم پرکار کا نیوگ وُہ ہے۔ جسمیں نیوگی تو صرف سنتان اُتپتی کے لئے کریں۔ لیکن ایک دُوسرے کے ساتھ پتنی پتنی کی طرح وقت مقررہ یا اولاد مقررہ یا تا طلاق یعنی حسب معاہدہ ایک ہی گرہست میں رہیں۔ نکرشٹ پرکار کا نیوگ وُہ ہے۔ جس میں استری اور پُرش سنتان اُتپتی اور بھوگ بلاس کرتے ہُوئے اکٹھے یا علیحدہ علیحدہ گرہستوں میں رہیں۔ اور پُرش استری کو یا استری پُرش کو بطور معاوضہ یکمشت بطور پیشگی (مہر) یا اپنی آمدنی کا کچھ حصّہ بطور شکرانہ پیشگی یا وقت مقررہ پر ادا کرے۔

(٤) راج نیتک درشٹی سے بھی نیوگ تین پرکار کا ہوتا ہے۔ یعنی اُتم، مدھیم اور نکرشٹ۔ اُتم پرکار کا نیوگ وُہ ہے۔ جس میں استری اور پُرش ایک ہی ورن کے ہوں۔ یا استری کے لئے نیوگ کی اوستھا میں پُرش کا ورن اونچا ہو۔ مدھیم پرکار کا نیوگ وُہ ہے۔ جس میں استری کا ورن پُرش کے ورن سے نیچ ہو۔ اور سنتان پُرش کے لئے پیدا کی جائے۔ نکرشٹ پرکار کا نیوگ وُہ ہے۔ جس میں بلا لحاظ ورن کے استری یا پُرش کو زبردستی پکڑ کر یا گھر میں رکھکر سنتان پیدا کی جائے۔

(٥) سماجک درشٹی سے بھی نیوگ اُتم، مدھیم اور نکرشٹ تین پرکار کا ہوتا ہے۔ اُتم پرکار کا نیوگ وُہ ہے۔ جو لوک مت اور کُل مریادا کے مطابق ہو۔ مدھیم پرکار کا نیوگ وُہ ہے۔ جس میں لوک مت کی پرواہ نہ کی جائے۔ صرف کُل کی اچھا انوسار کیا جائے۔ نکرشٹ پرکار کا نیوگ وُہ ہے۔ جس میں صرف استری اور پُرش کی اچھا انوسار ہی نیوگ ہو۔ اس کو گندھرو نیوگ یا گپت نیوگ بھی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی استری اور پُرش گپت رہنے سے بھوگ بلاس کرتے رہیں۔ اور گربھ ٹھہرنے پر یا اولاد ہونے پر نیوگ سنسکار کر لیں۔ یا بغیر نیوگ سنسکار کئے ہی لوک کی درشٹی میں نیکٹ پتی پتنی کی طرح رہیں۔

(٦) آتمک درشٹی سے بھی نیوگ اُتم، مدھیم اور نکرشٹ تین پرکار کا ہوتا ہے۔ اُتم پرکار کا نیوگ وُہ ہے۔ جس میں ایک استری ایک ہی پُرش کے ساتھ یا ایک پُرش ایک ہی استری کے ساتھ نیوگ کرے۔ مدھیم پرکار کا نیوگ وُہ ہے۔ جس میں یکے بعد دیگرے گیارہ تک استری پُرشوں کے ساتھ یا پُرش استریوں کے ساتھ نیوگ کرے۔ نکرشٹ پرکار کا یا راکشسی نیوگ وُہ ہے۔ جس میں ایک ساتھ ہی ایک سے زیادہ اور زیادہ سے زیادہ گیارہ تک استری پُرشوں کے ساتھ یا پُرش استریوں کے ساتھ نیوگ کرے۔

(٧) اب ہم نیوگ کے اصلی کاریہ کرم کا ذکر کرتے ہیں۔ آدشیکتا کے انوسار نیوگ چار پرکار کا ہوتا ہے۔ یعنی پرجارتھ۔ دھرمارتھ۔ راجیارتھ اور کریہ پدارتھ۔ جو نیوگ کسی ورن کی وردھی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس کو پرجارتھ نیوگ کہتے ہیں۔ دھرمارتھ نیوگ وُہ ہے۔ جس میں استری اور پُرش سنتان پالن کے یوگیہ نہ ہوں۔ یا وُہ دونو سنتان پالن کا بھار اپنے اُوپر نہ لینا چاہیں۔ ایسی اوستھا میں سنتان کا پالن کسی دھرم سبھا دوارہ ہوگا۔ اسکو دھرمارتھ نیوگ کہتے ہیں۔

...Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نرائن سنگھ ایک کسان تھا۔ پنجاب کے ضلع ہوشیارپور کے ایک گاؤں میں اُس کا چھوٹا سا کھیت تھا۔ وہ بڑا ہوشیار، دُور اندیش اور محنتی تھا۔ اُس کا باپ اُسے بیس سال کا چھوڑ کر مرا تھا۔ اُس کی ماں ہمیشہ بیمار ہی رہتی تھی۔ چودہ برس کی عمر کا ایک چھوٹا بھائی ہی بس کام میں اُس کی مدد کرنے والا تھا۔

"نرائن سنگھ! اس سال تمہیں شادی ضرور کر لینی چاہیئے۔ کب تک یوں ہی رہو گے؟ میں بوڑھی ہو چلی ہوں۔ تمہارا باپ بہت سا قرض چھوڑ کر گیا تھا۔ مگر پرماتما کی مہربانی سے ہم لوگوں نے محنت کر کے اُسے ادا کر دیا ہے۔ اب تمہارے سر پر کوئی بوجھ بھی نہیں ہے۔ بسنت کور بڑی خوب صورت لڑکی ہے۔ بے قد کی ہے جسم بھی سڈول ہے۔ ٹھیک تمہارے جوڑ کی ہے۔ تم اکیلے ہی کہاں تک محنت کرتے رہو گے؟ میں اپنے مرنے سے پیشتر دیکھنا چاہتی ہوں۔ کہ تمہاری شادی ہو جائے۔ کھیت پر تمہارے لئے روٹی لے جانے والی۔ گھر کے کام کاج اور جانوروں کی دیکھ بھال کرنے والی گھر میں ایک مددگار ہو جائے گی۔ پھر میں خوشی سے مرونگی۔"

نرائن سنگھ چُپ کھڑا تھا۔ اُس کی ماں دو برس سے اپنے بھائی کی لڑکی سے شادی کر لینے کے لئے نرائن سنگھ سے کہہ رہی تھی۔ نرائن سنگھ کی ماں کی کمر میں اب بہت درد رہنے لگا تھا۔ اس لئے وُہ بھی سوچ رہی تھی۔ کہ کھیت پر کام کرنے والا ایک آدمی اور گھر میں آ جائے تو اچھا ہی ہے۔

"بسنت کور کا باپ تمہارے باپ سے لڑتا تھا۔ اس بات کا خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ اس جھگڑے کے سبب ہمارا ناطہ نہیں ٹوٹ سکتا۔ لڑکی اچھی ہے۔ صرف اسی ایک بات کا خیال ہی کرنا چاہیئے۔ پُرانے جھگڑوں کو بھول ہی جانا چاہیئے۔ لڑکی کے بیوقوف باپ کے سبب ہم لڑکی کو نہیں چھوڑ سکتے۔"

"بہت اچھا ماں!" نرائن سنگھ یکایک بول اُٹھا۔ "معلوم ہوتا ہے مجھے کسی نہ کسی لڑکی سے شادی کرنی ہی پڑے گی۔ پھر جیسی وُہ اور ویسی یہ۔ دُوسری لڑکی کہاں تلاش کرتے پھریں گے؟ ملے بھی تو نا معلوم کیسی ملے۔"

بڑھیا خوشی کے مارے پھولے نہ سمائی۔ کمر کا درد بھول گئی۔ فوراً اُٹھ کر بھائی کے گھر جا کر خوشخبری کہہ سنائی۔

× × × × × × × × ×

شادی ہو گئی۔ نرائن سنگھ کے کھیت میں اس برس خوب فصل ہوئی تھی۔ نرائن سنگھ کو اپنے گھر کی ہی ایک بچھڑی پر اتنی ہی خرچ تھا۔ جتنی کھیت پر سنیچر کے روز پیٹھ میں اس بچھڑی کے چالیس روپے آسانی سے مل گئے۔

ایک نصیحت آموز دلچسپ افسانہ

اندھی لڑکی

از: شری یت راجگوپال آچاریہ۔ سابق وزیر اعظم مدراس

شادی کا سارا خرچ اسی سے نکل گیا۔ اور نرائن سنگھ کو شادی کے لئے کوئی نیا قرضہ نہ لینا پڑا۔ ٹیکے کی رسم میں رشتہ داروں کے پاس سے سو روپیہ اور آ گیا۔ اُس نے یہ سب کا سب خرچ نہیں کر ڈالا۔

"کھانے پینے اور کھیل تماشے میں یہ روپے کیوں خرچ کروائے جائیں؟ ہمیں کسی دن یہ روپے واپس کرنے ہی پڑیں گے!" نرائن سنگھ نے اپنی ماں سے کہا۔ ٹیکے میں اُس نے پچاس روپے بچا لئے۔ اور اپنے کھیت کا کنواں گہرا کروا لیا۔ جس سے کنوئیں میں پانی کچھ اور بڑھ گیا۔

بسنت کور نرائن سنگھ کے پاس رہنے کو آ گئی۔ اُس کے گھر پر قدم رکھتے ہی نرائن سنگھ کا گھر ہرا بھرا دکھائی دینے لگا۔ نرائن سنگھ کی ماں کا درد بڑھ گیا۔ مگر اب وُہ پہلے کی مانند بُڑبڑاتی نہیں۔ بہو بڑی اچھی اور محنتی تھی۔ کام کاج میں خوب مدد کرتی تھی۔ بڑی ہنس مکھ تھی۔ گھر کا کام کاج اور عورت کے لائق کھیت کا سارا کام خُوب مستعدی سے کرتی تھی۔ سارا دن بھر بیٹھ کر مزے سے چرخہ چلاتی تھی۔

دو برس تک مینہ نہ برسا۔ دلال پیشہ لوگ گاؤں میں منڈلانے لگے۔ اڈیل گاؤں میں جدھر دیکھو اُدھر کسانوں میں مرچ کے جزیرہ اور لنکا جا کر مزدوری کرنے کی چرچا ہونے لگی۔ اتنے میں ہی چیچک کی وبا پھیل گئی۔ اور کچھ دنوں کے لئے مرچ کے جزیرہ اور لنکا وغیرہ جانیکی چرچا بند ہو گئی۔ گاؤں کے باہر آنا جانا تک بند ہو گیا۔ گاؤں کی دیوی کے پجاری نے رواج کے مطابق اُچھل کُود کر گاؤں والوں کو دیوی ماتا کا سخت حکم سُنا دیا تھا۔ کہ گاؤں میں نہ تو کوئی باہر سے آ سکتا ہے۔ اور نہ کوئی باہر جا سکتا ہے۔ پندرہ روز کے قلیل عرصہ میں پانچ بچے مر چکے تھے۔ اور بہت سے بیمار پڑے ہوئے تھے۔

ٹیکا لگانے والا ڈاکٹر اپنے اوزار، دوائیاں رجسٹر وغیرہ لیکر گاؤں میں آیا۔ مگر بیچارے کو مایوس ہو کر لوٹ جانا پڑا۔ کیونکہ گاؤں میں کوئی آدمی اپنے بچے کو ڈاکٹر سے چھوانے تک کو تیار نہیں تھا۔ گاؤں والے کہتے تھے۔ کہ ماتا آج کل بڑے غصہ میں ہے۔ اور جس بچے کو ٹیکا لگے گا۔ وُہی مر جائے گا۔ ڈاکٹر نے گاؤں کے چودھری کو دھمکی دی۔ کہ تم بالکل مدد نہیں کرتے ہو۔ تمہاری شکایت کر دوں گا۔ ڈاکٹر کو خوش کرنے کے لئے چودھری اُسے اچھوتوں

کے محلہ میں لیگیا۔ اور وہاں اتنے بچوں کے ٹیکے لگوا دیئے۔ کہ ڈاکٹر کی اچھی طرح خانہ پُری ہو گئی۔ اور اُس کو اپنی رپورٹ بھرنے کا خوب مسالہ مل گیا۔ تیسرے پہر کے وقت دونوں نے مل کر اچھوتوں کے گھر پر ہلّہ بول دیا۔ اور کسی بہانے اور کہاسُنی کی پرواہ نہ کر کے آن کی آن میں پچاس لڑکے لڑکیوں کو گود میں ڈالکر ایک ہی سُوئی سے پچاسوں کے ٹیکے لگا دیئے گئے۔ لوشن اور سپرٹ لیمپ پر وقت برباد نہیں کیا گیا۔ ایک ٹیکہ لگا چکنے کے بعد سُوئی کو لوشن سے دھو کر لیمپ پر صاف کرنیکا قاعدہ تھا جس سے ایک بچے کے جسم کے زہر یلے جراثیم دُوسرے بچے کے جسم میں داخل نہ ہو جائیں لیکن ٹیکہ لگانے والے حضرت سمجھتے تھے۔ کہ اس قاعدے کی پابندی نہیں ہو سکتی۔ طریقہ کے مطابق اگر سوئی کو بار بار لیمپ کی بتی پر صاف کیا جائے تو سُوئیاں جلدی خراب ہو جاتی ہیں۔ نئی سوئیاں منگاتے ہیں۔ تو دفتر والے ناراض ہوتے ہیں۔ اور جواب طلب کرتے ہیں۔ دُوسرا ان لوگوں نے سوچا۔ کہ گاؤں کے آدمی مضبوط ہوتے ہیں۔ اُن کے جسم میں باہر کے جراثیم داخل ہوتے ہی اپنے آپ مر جاتے ہونگے۔ شہر والوں کی اور بات ہے۔ گاؤں والے ایک دُوسرے سے اتنا ملتے جُلتے ہیں۔ کہ اگر ایک گاؤں والے کے جراثیم دُوسرے کے جسم میں داخل ہو بھی جائیں۔ تو زیادہ نقصان کی ــــ ہمارے ڈاکٹر کی رائے میں ــــ گنجائش نہیں ہے۔ خیر ڈاکٹر کے آنے سے سچ مچ ہی ماتا کا غصہ بڑھ گیا۔ روز بروز اموات کی تعداد بڑھنے لگی۔ اچھوتوں کے محلہ میں بھی بیماری پھیل گئی۔

کیا آپ نے کبھی کسی غریب کے گھر میں بیماری دیکھی ہے؟ غریب ــــ اُن لوگوں کی تعریف میں غریب نہیں۔ جنہوں نے اپنی ضروریات بڑھا کر بدحالی ہی۔ اور جنہیں اُن غیر ضروری ضروریات کے چھن جانے یا نہ ملنے سے دُکھ ہوتا ہے۔ غریبوں کی تعریف یہ ہے۔ کہ جنہیں نہ تو دو وقت پیٹ بھر کھانا ہی نصیب ہوتا ہے۔ بلکہ جن چیزوں کی اشد ضرورت ہو۔ اُنہیں خریدنے کے لئے پیسہ پاس نہ ہو۔ غریب کے گھر میں بیماری "کوڑھ میں کھجلی" ہے۔ جس کے خیال سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے

ہیں۔ غریب کے گھر میں بیماری کا صرف ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے موت سے بیماری کو بھی راحت اور گھر والوں کو بھی۔ امیروں میں جہاں نوکر، نوکرانیاں ہر پہنچانے کے سامان لئے کھڑے علاج وغیرہ کی ہر طرح کی آسانی پڑنا عیش کرنے کا ایک ڈھنگ غربت اور کنگالی کا ہیبت ناک دوکھ رہا ہو۔ وہاں بیماری کچھ اور ہی چیز کو فیس دے کر بُلانے کا تو خواب سکتے۔ میونسپل کمیٹی یا ڈسٹرکٹ سرکاری ہسپتال تک جہاں علاج ہے۔ بیمار کو لے جانا مشکل ہو جاتا لے جانے کے لئے کوئی گاڑی مل تو گاڑی کا کرایہ ادا کرنے کے لئے نہیں ہوتا۔ بیمار بیچارہ خواہ جوار کی روٹی کھا سکے یا نہ مگر اُسے مار کھنی ہی پڑتی ہے۔ چاول یا دودھ پیسہ ہی نہیں ہوتا۔ فاقہ مستی اور کی گود میں جانے کے سوا غریبوں کا نہیں۔ مر گئے تو مر گئے۔ بچ گئے تو بیچارے نرائن سنگھ پر بڑی مصیبت اُس کے چھوٹے بھائی کو چیچک نکل اُس کی بیوی لڑکے کی خدمت اور کا کام کرتی تھی۔ اس لئے اُسے بھی آ دبایا۔ بوڑھی ماں کا جوڑوں کا درد گیا۔ ایک ماہ کی سخت پریشانی اور بعد لڑکا تو اچھا ہو گیا۔ مگر بیماری کی آنکھیں ہمیشہ کے لئے جاتی رہیں۔ معلوم ہُوا۔ کہ بیماری چلی گئی۔ اور ٹھیک ہو گیا۔ تب وُہ آنکھیں ملنے کا بنایا ہُوا خوبصورت اُجالا آنکھیں دیکھے۔ مگر چاروں طرف اندھیرا ہی تھا۔ روشنی کا کہیں نام و نشان تک حب اُسے اپنی حالت کا ٹھیک تو اپنے دن رو کر گذارنے لگی۔ سے آنسوؤں کی بہتی ہوئی دھار تھی۔ مگر روشنی کی ایک شعاع بھی اندر نہ جا سکتی تھی۔

لکشمی داس، پرشوتم سنیٹھ اور گھومتے تھے۔ وُہ شری ستیا نند لال سابرمتی سے اس علاقہ میں آئے تھے۔ ہاتھ میں روئی دھنے اور وُہ سُوت کاتنے والی بہنوں خوشی خوشی دیکھ رہے تھے۔ وُہ بتلا رہے تھے۔ کہ روئی دھنے کیا ہے۔ (باقی اگلے انک میں)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم
ہفتہ وار
پرکاش
لاہور
۱۰ ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۴ بھادوں سمت ۱۹۹۸
جلد ۳۶ | دیانند ابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۳۳

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام (۲)

پروگرام پرچار کے لئے پرچار کا وشیش پروگرام رکھنا ہوگا۔ جو اپدیشک نگروں میں کام کرتے ہیں۔ وہ عام طور پر گراموں کے کام نہیں آتے۔ ان میں سے کوئی کوئی سپھل ہو جائے تو ہو جائے۔ سب نہیں ہو سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ گراموں اور نگروں میں ہر لحاظ سے بڑا فرق ہے۔ گراموں میں جو چیز دلچسپی کا موجب ہوتی ہے۔ ضرور نہیں کہ نگروں میں بھی ہو۔ ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ریڈیو میں بھی گرام پروگرام الگ رکھا گیا ہے۔ وہ پروگرام گرامین لوگوں کی ضروریات، ان کی قابلیت اور ان کے خیالات و جذبات کا لحاظ رکھکر بنایا جاتا ہے۔ انہیں ہر ایک بات سرل طریق سے سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور وہ بھی سوال و جواب کی صورت میں۔ آریہ سماج گراموں میں پرچار کرنا چاہتا ہے۔ تو اسے بھی ریڈیو کی طرح اپنا وشیش پروگرام بنانا پڑے گا۔ جو بھی اپدیشک یا بھجنیک گراموں کے لئے مقرر کئے جائیں گے۔ انہیں عام طور پر پنجابی بولی سے کام لینا ہوگا۔ گراموں میں اگر آپ ہندی یا اردو بولنا چاہیں۔ تو کام نہ چلے گا۔ پھر مشکل یہ ہے۔ کہ ہر ایک کمشنری کی بولی الگ الگ ہے۔ جب تک آپ اس بولی کے ماہر نہ ہوں آپ کا دیاکھیان سپھل نہیں ہو سکتا۔ رہتک پرانت میں میں نے دیکھا۔ کہ ہماری طرف کے اپدیشک اتنے کامیاب نہیں ہوتے تھے۔ جتنے کہ اس پرانت کے اپدیشک اور بھجنیک۔ وہ اپنے خیالات کا اظہار جاٹوں کی بھاشا میں کرتے تھے۔ جاٹ اسے سنکر خوش ہوتے اور مستی سے جھوم جاتے۔ رہتک کے بھجنیک اور اپدیشک شاید ہماری طرف کامیاب نہ سکیں۔ اس کے علاوہ ایک اور مشکل یہ ہے۔ کہ گراموں کے لوگوں میں تعلیم کم ہے۔ اس لئے ان کا مذاق مختلف ہوتا ہے۔ دیاکھیانوں کے مقابلہ میں وہ بھجنوں کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ بھجن تو وہ گھنٹوں سن سکتے ہیں۔ دیاکھیان ایک سے دوسرا سننا پڑے۔ تو اکتا جاتے ہیں۔ اور ایک دیاکھیان بھی تب سن سکیں گے۔ جب اس میں ہنسی مذاق ہو۔ بھجنیک اس لئے کامیاب ہوتے ہیں۔ کہ وہ اپنے بھجنوں میں ان کے منورنجن کا سامان مہیا کر دیتے ہیں۔ بھجنوں سے بھی بڑھکر انہیں کھیل تماشے پسند ہیں۔ ان کے ہاں میجک لینٹرن کا تجربہ کامیاب ثابت ہوا ہے۔ تصویریں دیکھنے کے لئے شوق سے آتے ہیں۔ اور تصویریں دیکھتے دیکھتے جو کچھ سنایا جائے وہ بھی سن لیتے ہیں۔ اب تو ہریانہ پرانت کی حالت بہت بدل گئی ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہے۔ کہ آج سے ستر برس پہلے جب سوامی برہمانند جی نے اس پرانت میں پرچار کا کام آرمبھ کیا۔ تو انہیں کتنی کٹھنائیوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اور انہوں نے پرچار کے کیا کیا ڈھنگ برتے تھے۔

یہی نہیں کہ گرامین لوگوں کو اپنا مت سمجھانے کے لئے آپ کو سرل بھاشا کا پریوگ کرنا اور ان کی نبض پہچاننی ہوگی۔ بلکہ اگر اپدیشک سپھل ہونا چاہیں۔ تو انہیں ان کی طرح رہنا بھی ہوگا۔ اس سے تو کچھ لابھ نہیں۔ کہ کوئی اپدیشک جائے۔ اور ایک گھنٹہ دیاکھیان دے کر چلا آئے۔ اس سے تو نگروں پر بھی کوئی پربھاؤ نہیں پڑتا۔ گراموں پر کیا ہوگا؟ گراموں میں ستھر کاریہ کرنے کے لئے اپدیشک کو ستھائی روپ سے وہاں رہنا ہوگا۔ اور ان کا بنکر رہنا ہوگا۔ اور یہ واقعی ایک بھاری تپسیا ہے۔ کیونکہ گرامین لوگوں اور نگرواسیوں کے کھان پان اور رہن سہن میں بہت انتر ہے۔ گراموں میں تو اس کرنا کتنا کٹھن ہے۔ اس کا پرمان ہمیں ان دنوں ملا۔ جب ملکانہ راجپوتوں کی شدھی ہو رہی تھی۔ گراموں میں بہت سے اپدیشک بھیجے گئے۔ لیکن اکثر فیل ہو گئے۔ اس کی وجہ یہ کہ وہ گراموں کا کھان پان اور رہن سہن برداشت نہ کر سکے۔ اپنے تئیں ان کی زندگی کے سانچہ میں نہ ڈھال سکے۔ وہاں اپدیشکوں کو چوپال میں سونا پڑتا تھا۔ وہیں نتش رہتے تھے اور وہیں سنتو۔ گرامین لوگوں کے لئے یہ ایک معمولی بات ہے۔ ان کی عادت ہی ایسی ہو گئی ہے۔ لیکن نگرواسیوں کے لئے وہاں رہنا مشکل تھا۔ پھر انہیں وہی کچھ کھانا پڑتا تھا۔ جو گرام والے کھاتے تھے۔ اپدیشک لوگ اس کے بھی عادی نہ تھے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کٹھنائیوں سے تنگ آکر بہت سے اپدیشک وہاں سے چلے آئے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ ان دنوں رہتک پرانت کا کیا حال ہے۔ لیکن جن دنوں میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری تھا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ اپدیشک کھان پان کے انتظام کی شکایت کیا کرتے تھے۔ عام طور پر انہیں کھانے کو گندم کی روٹی نہ ملتی تھی۔ کہیں باجرہ کی اور کہیں کچھ اور۔ اس سے بھی بڑھکر دقت پانی کی ہوتی تھی۔ کبھی کبھی گاؤں میں

تو کنوئیں ہیں۔ لیکن کہیں کہیں تالاب یا چھپڑ کا پانی ہی پینا پڑتا تھا۔ یہ اپدیشکوں کے لئے بہت دوبھر تھا۔ مجھے یاد ہے۔ کہ ایک آریہ سماج کے وارشکوتسو پر کئی اپدیشک مل کر میرے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ ان کے لئے اس پرانت میں کام کرنا بڑا مشکل ہے۔ انہوں نے اپنی کٹھنائیاں بیان کیں۔ میں نے جواب دیا۔ کہ میں بھی تو اس پرانت میں اکثر دورہ کرتا رہتا ہوں۔ مجھے تو ان کٹھنائیوں کا انوبھو نہیں ہوا۔ جو آپ پیش کرتے ہیں۔ اس پر ایک اپدیشک نے نہایت بے تکلفی سے کہا۔ کہ آپ کی حالت مختلف ہے۔ آپ کا دورہ وزیر ہند یا وائسرائے کا دورہ سمجھا جاتا ہے۔ آپ کے لئے ہر ایک چیز کا انتظام کیا جاتا ہے۔ آپ کو گندم کی روٹی دی جاتی ہے۔ ہمیں گندم کی روٹی ہفتوں نصیب نہیں ہوتی۔ اس طرح آپ کے لئے پھل اور سبزی منگوائی جاتی ہے۔ شدھ پانی جل کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس طرح جب اس نے اپنی مشکلات بیان کیں۔ تو میری آنکھیں کھلیں اور میں نے محسوس کیا۔ کہ واقعی اس پرانت میں پرچار ایک بھاری تپسیا ہے۔

یہ باتیں بیان کرنے سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ گرام پرچار کا وشیش ویبھاگ ہونا چاہیئے۔ اس کے بنا کام نہ چلیگا۔ اس کے اپدیشک اور بھجنیک الگ ہونے چاہئیں۔ اس کے لئے اپدیش اور بھجنوں کی پستکیں علیحدہ چھپنی چاہئیں۔ اور وہ اتی سرل بھاشا میں ہونی چاہیئیں۔ اس کے اتیرکت کئی اور باتیں سوچنی چاہئیں۔ جو گرامین لوگوں کے لئے منورنجک ہوں۔ اتسو چار پانچ گھنٹوں سے زیادہ نہ ہونے چاہئیں۔ اور ان سب سے بڑھکر بات یہ ہے۔ کہ پرچارک اور بھجنیک بڑے تپسوی ہونے چاہئیں۔ انہیں وشیش روپ سے اپنے تئیں گرامین جیون کے سانچہ میں ڈھالنا ہوگا۔ دوسروں سے ستسنگ کرنے میں ہمارا اپمان نہیں۔ اس لئے اس سلسلہ

میں ہم دوسروں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ پنجاب میں پرچار کرنے کے لئے ہمیں اکالیوں کو اپنا نمونہ بنانا ہوگا۔ ہمیں وشیش روپ سے دیکھنا ہوگا۔ کہ ان کے پرچار کا ڈھنگ کیا ہے۔ اگلے دن ایک اکالی لیڈر سے سرسندر سنگھ مجیٹھیہ کی خالی نشست کے انتخاب کے متعلق بات ہو رہی تھی۔ تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ ان کے ہاں پرچار کا ایک وشیش پرکار ہے۔ مجھے اسکا نام تو یاد نہیں رہا۔ لیکن اتنا سمرن ہے۔ کہ ۵ - ۱۰ اپدیشکوں کی منڈلی ایک گرام سے دوسرے گرام میں جاتی ہے۔ اور اپنے مہاپرشوں کے ایسے شبد گاتی ہے۔ جو انہیں جانے والے ہوں۔ مہاراشٹر میں بھی یہ چیز دیکھی گئی ہے۔ وہاں مرہٹی بھاشا میں اپنے پرشوں کے گنوں کا ورنن کرنے کے لئے وشیش پرکار کے گیت بنے ہوئے ہیں۔ یہ گیت کافی لمبے ہوتے ہیں۔ اور گھنٹوں سنانے پر بھی ختم نہیں ہوتے۔ بڑے رسیلے ہوتے ہیں۔ ان میں عام طور پر ویر رس ہوتا ہے۔ پھر ان کا گان سکھلانے کے لئے وشیش سنگیت شالائیں ہیں۔ جن کا کورس چار چار سال کا ہے۔ مرہٹی بالک چار سال کا کورس ختم کرنے کے بعد اس ودیالیہ سے پرمان پتر لیکر نکلتے ہیں۔ اور گرام گرام میں پرچار کرتے پھرتے ہیں۔ ان کے بھجن آدی کا ویہ منیا کی طرف سے ادا کیا جاتا ہے۔ اس قسم کا ایک بالک جو ایک سنگیت ودیالیہ میں شکشا پا رہا تھا۔ ستیاگرہ کر کے اورنگ آباد جیل میں آیا۔ جب میں وہاں تھا۔ اس کا نام وشنو تھا۔ اس کا سور بہت مدھر تھا۔ ہم لوگ اس سے اس قسم کے گیت سنا کرتے تھے۔ اگرچہ یہ مرہٹی بھاشا میں تھے۔ لیکن وہ بالک اس جوش سے گاتا تھا۔ کہ ہماری رگوں میں بھی خون جوش مارنے لگتا تھا۔ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے۔ کہ اس سمیہ مہاراشٹر میں کتنی جاگرتی ہے۔ جس طرح پنجاب میں اکالیوں نے ایک ایک گاؤں پر قبضہ جما لیا ہے۔ اسی طرح مہاراشٹر کے گاؤں گاؤں میں ایک نئے جیون کا سنچار ہو رہا ہے۔ اور مہاراشٹر کتنا وشال ہے۔ اس کا اندازہ آپکو لگانا ہو تو دہلی سے بمبئی تک بی بی سی آئی اور جی۔ آئی۔ پی دونوں راستوں سے جایئے۔ اور اس سے بھی شاید پورا اندازہ نہ لگ سکے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگریزوں کے آنے سے پہلے مرہٹے ہندوستان کے بڑے حصہ پر قابض ہو چکے تھے۔ تو میں یہ کہہ رہا تھا۔ کہ پنجاب کے گراموں میں پرچار کرنے کے لئے آپ کو اکالیوں کے پرچار کا ڈھنگ اختیار کرنا ہوگا۔ ان کے طریقے اختیار کرنے ہونگے۔ ایک فقرہ میں یہ کہ آپ کو ان کی نقل کرنی ہوگی۔ اور یہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ پنجابی کو اپنے وچاروں کے پرکاش کا

(باقی صفحہ ۶ کالم اول کے نیچے)

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہندی ساہتیہ سمیلن کا ادھیویشن

ہندی ساہتیہ سمیلن کا جو ادھیویشن حیدرآباد دکن میں ہونا تھا۔ وُہ اب ابوہر (فیروزپور) میں ہوگا۔ یہ دُوسرا موقعہ ہے۔ جب پنجاب میں اس سمیلن کا ادھیویشن ہونے جا رہا ہے۔ پنجاب میں اُردو کا پرابلیہ دیکھتے ہُوئے اس ادھیویشن کی سفلتا دوشیکتا پر بہت ہوتی ہے۔ آشا کرنی چاہیئے۔ کہ پنجاب اس ادھیویشن کو سپھل بنانے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھے گا۔

ریاست حیدرآباد کا انصاف

نظام صاحب حیدرآباد کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وُہ ایک رحمدل اور عادل فرمانروا ہیں۔ لیکن حقیقت کیا ہے۔ یہ ایک تازہ مثال سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ابھی ابھی ریاست کے سول سروس کے امتحان کے لئے ۵۰ اُمیدوار نامزد کئے گئے ہیں ان میں سے ۴۴ مسلمان ہیں۔ اور صرف چھ ہندو۔ کیا اچھا انصاف ہے۔ ۹۰ فیصدی ہندوؤں کو ۲۰ فیصدی اور ۱۰ فیصدی مسلمانوں کو ۸۰ فیصدی!

کامیاب ایجی ٹیشن

جہلم پور میں رکھے گئے راجنیتک قیدیوں کو گوشت مہیا کرنے کے لئے ایبٹ آباد میں جو بُوچڑ خانہ کھلنے والا تھا۔ اس کے خلاف ایجی ٹیشن کامیاب رہی۔ حکومت نے دانشمندی سے کام لیتے ہُوئے اپنی سکیم ترک کر دی ہے۔ وُہ نہ کرتی۔ تو ایجی ٹیشن زور پکڑ جاتی۔ وُہ پہلے بھی اسی قسم کی ایک زبردست ایجی ٹیشن کا تجربہ کر چکی ہے۔ اس لئے وُہ نیا تجربہ کیوں کرتی؟

میلا سُورج گرہن

کورکشیتر میں اس سنتاہ سُورج گرہن کا بھاری سیلہ لگے گا۔ پُرانے وچاروں کے ہندوؤں کا یہ اندھ وشواس کہ وہاں کے تالاب میں اشنان کرنے سے مکتی ہو جائے گی۔ ہزاروں کی تعداد میں انہیں وہاں کھینچ لے جائے گا۔ چاہے کیچڑ کا کیچڑ اور ہیضہ سے جیون انت ہی کیوں نہ ہو جائے۔ زمانہ قیامت کی چال چل رہا ہے۔ لیکن قدامت پسندی نے ہندوؤں کے پاؤں اس مضبوطی سے جکڑ رکھے ہیں۔ کہ وُہ ترقی کی طرف اُٹھتے ہی نہیں۔

کشمیر میں ہندی

شکر ہے۔ کہ کہیں ریاست کشمیر نے بھی ہندی کی سُدھ لی۔ پہلے وہاں ہندی کو اُردو کے برابر درجہ دیا گیا۔ پھر عدالتی کارروائی ہندی میں کئے جانے کی سہولیت دی گئی۔ اب اعلان ہُوا ہے۔ کہ اگلے سال سے سکولوں کی پاٹھیہ پستکیں ناگری لپی میں بھی پرچلت کر دی جاویں گی۔ آشا ہے۔ کہ شنئی شنئی ہندی ریاست میں ادھیکار جمالیگی

ڈاکٹر امبیدکر کا فخر

پچھلے ہفتہ بمبئی میں ڈاکٹر امبیدکر کی صدارت میں مہاراشٹر کے مہار ہریجنوں و دیگر پسماندہ اقوام کا ایک جلسہ ہُوا۔ جس میں ان پر لگائے گئے مزید ریونیو ٹیکس کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ ڈاکٹر امبیدکر نے اپنی تقریر میں ایک دلچسپ انکشاف کیا۔ اور وُہ یہ کہ ان کی بدولت برطانیہ ہندوستان پر حکومت کر رہا ہے۔ کیونکہ مہاروں نے ہی پیشوا حکومت کا خاتمہ کر کے برطانوی حکومت کو حکمرانی کا موقعہ بہم پہنچایا۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ تاریخی حقیقت بیان کرنے میں مجھے فخر ہے۔" کیوں نہ ہو۔ جے چند نے بھی تو پرتھوی راج کو شکست دلوا کر فخر کیا تھا۔ ایسے محب وطنوں کی بدولت ہی تو دیش آج پرتنتر ہے۔

ریاست حیدرآباد کے ہندو خبردار!

حیدرآباد کے مسلم جریدہ "رہبر دکن" میں آریہ سماج سلطان بازار کے سالانہ جلسہ کے متعلق کسی سناتن دھرمی کی طرف سے شکایت کی گئی ہے۔ کہ "جلسہ پر اُپدیشکوں نے سناتن دھرم کے سدھانتوں پر جو ناروا حملے کئے ہیں۔ وُہ عوام سے مخفی نہیں۔ اس طرح غلط بیانیاں اور شلوکوں کے جھُوٹے ترجموں سے عوام کی رہبری نہیں بلکہ رہزنی کا امکان ہے۔" اس سلسلہ میں ہم صرف یہی کہنا چاہتے ہیں۔ کہ ریاست کے فرقہ پرست مسلمان سناتن دھرمیوں سے جھُوٹی ہمدردی کا اظہار کر کے انہیں آریہ سماجیوں سے لڑانا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہندوؤں کو مسلم لیگی مکروہ چالوں سے خبردار رہنا چاہیئے۔

ملیریا کی تباہ کاریاں

مشہور امریکن سائینسدان ڈاکٹر پال این رسل کا بیان ہے۔ کہ ہندوستان میں ہر سال روزانہ ۲۸۸ آدمی ملیریا بخار سے مر جاتے ہیں۔ ان کا اندازہ ہے۔ کہ کم از کم دس کروڑ انسانوں پر ہر سال ملیریا کا حملہ ہوتا ہے۔ ملیریا کی یہ تباہ کاریاں تشویش ناک ہیں۔ حکومت ان کا انسداد کرے۔

ایک طرف اوتار دوسری طرف ڈاکو

ایک طرف سناتن دھرمی یوگیراج کرشن کو پرماتما کا اوتار مانتے ہیں۔ اور دُوسری طرف ان پر طرح طرح کے لانچھن لگاتے ہیں۔ اگر ان کا کھنڈن کیا جائے تو چلانا شروع کر دیتے ہیں۔ ان کی اس "شردھا" کی تازہ مثال "سناتن دھرم پرچارک" کے سرورق پر چھپی ایک نظم سے ملتی ہے جس میں یوگیراج کو ڈاکو کہا گیا ہے۔ یہ لفظ چاہے کسی سپرٹ میں استعمال کیا گیا ہو۔ تاہم توہین آمیز ہے۔

قرآن مجید کا معجزہ

معاصر "تنظیم اہلحدیث" نے چھنبیس گڑھ کے راجہ جگموہن داس کے معہ اپنی بیوی کے مسلمان ہو جانے کو قرآن مجید کا معجزہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ کہا جاتا ہے۔ کہ بستر مرگ پر ایک رات راجہ صاحب کو ان کے پتانے خواب میں ایک قرآن مجید دیا۔ دُوسرے دن انہوں نے اپنی لائیبریری سے قرآن مجید نکلوا کر پڑھنا شروع کیا۔ اور تندرست ہونے کے بعد وُہ اپنی بیوی سمیت مسلمان ہو گئے۔ راجہ صاحب پر قرآن مجید نے جادُو نہیں کیا۔ بلکہ دہم نے۔ کیونکہ وُہ ان لوگوں میں سے جان پڑتے ہیں۔ جو خوابوں پر یقین رکھتے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کا مطالعہ کسی انسان کو موت سے نہیں بچا سکتا۔ بخلاف اس کے ویدک یوگ کے ذریعہ انسان موت کو پچھاڑنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

کچھ ایران کے متعلق

پچھلے ہفتہ کا سب سے اہم واقعہ رُوس اور برطانوی فوجوں کی وُہ کارروائی ہے۔ جو ایران میں کی گئی ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ کئی ہزار جرمن ایران میں ففتھ کالم ثابت ہو رہے تھے۔ چونکہ جرمنی کی نگاہیں ایران کے تیل کے چشموں پر عرصہ سے تھیں۔ اس لئے عین ممکن تھا۔ کہ جرمن ایران میں کسی وقت شرارت کھڑی کر دیتے۔ پیشتر اس کے کہ ایسا ہوتا رُوسی اور برطانوی فوجوں نے فوجی کارروائی کر کے ایران کے تمام اہم شہروں اور خاص طور پر تیل والے علاقوں کو اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے۔ اور ایران کا اس سلسلہ میں برطانیہ اور رُوس سے ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ یہ جو کچھ کیا گیا ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر نہ کہ ایران کی آزادی کو غصب کرنے کے لئے اس طرح ہندوستان کو دُشمن کے حملہ کا جو خطرہ بڑھ رہا تھا۔ وُہ اس بروقت کی فوجی کارروائی سے دُور ہو گیا ہے۔

ہمارا وارشک یگیہ

اس ورش رشی نروان دوس (دیوالی) اوکتوبر کو ہے۔ گذشتہ سالوں کی طرح اس ورش بھی ہم اس اوسر پر سچتر "رشی نمبر" ہندی اور اردو میں بھینٹ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے اس کی تیاری ابھی سے شروع کر دی ہے۔ آریہ لیکھکوں اور آریہ بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ اس وارشک یگیہ کو سپھل بنانے میں ہمیں سہیوگ دیں۔ اور وُہ اس طرح۔ کہ لیکھک اور کوی اپنی امولیہ رچنائیں بھیجکر، دھنی سجن اس نمبر کو دھرمیوں میں مُفت بانٹنے کے لئے دھن بھیج کر اور آریہ سماجیں زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر دے کر۔ ان کی قیمت بحساب ۳ روپے فی کاپی ارسال کریں۔ آج سے ہی اس سمبندھ میں اپنا کرتویہ پالن کر کے ٹیکا بنیں کیجئے۔

پراپتی سویکار

نمن لکھت پستکیں اور رسالے ہمیں سماورچنا کے لئے پراپت ہُوئے ہیں:-

کتابیں:- (۱) آریہ سماج زندہ باد (پنڈت رشی دیو) (۲) دھرم اُپدیش (لالہ پھیرو رام) (۳) آریہ سماج کا اتہاس (پنڈت ہرسنیپندر) (۴) سوادھیائے سنگرہ (سوامی ویدانند جی) (۵) منگل پربھات (۶) دُکھی دُنیا۔ (۷) آزادی ہند۔ (۸) دیہات سدھار پر چار کتابیں پنڈت رام پرکاش ترکھا کرت (۹) سوامی شردھانند (پنڈت ٹھاکر دت شرما) (۱۰) مکڑی کا جالا (۱۱) تماشا (بابو شیو برت لال ورمن) (۱۲) گیان درپن (سوامی کیولانند) (۱۳) راشٹر ادھینایک دیانند (ستیہ دیو ودیا النکار) (۱۴) ایک جوتشی کی کہانی۔ (۱۵) سچی طرز دعا (۱۶) کلمہ (۱۷) واحد لاشریک (ریلیجس بُک سوسائیٹی) (۱۸) سناتن دھرم کی جھلک۔ (۱۹) ویدبانی (سوامی پورنانند) (۲۰) سدھانت بھجناولی۔

اخبارات اور رسالے:- (۱) کلیان بھگوت انک (۲) کرانتی، سوہاگ نمبر۔ (۳) رنگین زندگی۔ نوجوان نمبر۔ (۴) دستا چگی (۵) حقیقت کھادی جگت۔ (۶) پرجا بندھو۔ (۷) ... (۸) پریورتن۔ (۹) ہندوستان۔ (۱۰) ... (۱۱) بھارتیہ سماچار۔

ان سب کی سماورچنا یتھا سمیہ ہم آگامی انکوں میں کریں گے۔ (ایڈیٹر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بان پرستھی کے دیہانت پر اس کے پریوار ادھیکار و کرتویہ

پچھلے دنوں جب ماسٹر گوردن رام جی بان پرستھی کا دیہانت دیانگر میں ہوا۔ اور میں وہاں ان کے انتیشٹھی سنسکار کے لئے گیا۔ تو آتے ہوئے آریہ سماج دیانگر کے پردھان سے کہہ آیا۔ کہ سنسکار پر جو خرچ ہوئے۔ اس کا بل مجھے بھیج دینا۔ ان کا لڑکا یہ بل ادا کر دے گا۔ میں نے یہ بات سرل بھاو سے کہہ دی مجھے اس وقت خیال نہ آیا۔ کہ میرے بھائی بان پرستھی تھے۔ اس لئے ان کی اوستھا ایک سادھارن گرہستھ سی نہیں ہے۔ لاہور میں ان کا چوتھا کیا گیا۔ اور کہا یہ میں ان کی کریا۔ انتیشٹھی سنسکار کا خرچ بان پرستھی کے پریوار کو ادا کرنا چاہیئے یا کہ سماج پر پڑنا چاہیئے۔ اس کے پتر کو اس کا چوتھا یا کریا کرنے کا ادھیکار ہے یا نہیں۔ ان باتوں کی طرف میرا دھیان پہلی بار اس وقت آیا۔ جب سوامی سوتنترانند جی مہاراج نے یہ باتیں سمجھائیں۔ وہ بان پرستھی جی کے انتیشٹھی سنسکار کا خرچ لینے کو تیار نہ ہوئے۔ ان کے وچار میں سماج یہ خرچ برداشت کرے تو کرے۔ پریوار پر نہ پڑنا چاہیئے۔ میں نے اپنی طرف سے یہ خرچ پیش کیا۔ انہوں نے اس وقت تک نہیں لیا۔

اسی طرح انہیں اس بات پر بھی اعتراض ہے۔ کہ ان کے پتر نے ان کا چوتھا اور کریا کی؟ میں نے ان سے نویدن کیا۔ کہ اس کا کارن کیول اگیانتا ہے۔ سادھارن پرشوں کو یہ معلوم نہیں۔ کہ بان پرستھ لینے کے پشچات منشیہ کا سمبندھ اپنے پریوار سے کٹ جاتا ہے۔ یہ تو کیول سنیاسی کی حالت میں سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے آپ اس وشے پر پرکاش ڈالیں۔ تاکہ آریہ بان پرستھیوں اور ان کے پریوار کے ہیتھ پردرشن کا کام دے سکے۔ میرے اس نویدن پر سوامی جی مہاراج نے یہ لیکھ بھیجا ہے۔ جسے میں "پرکاش" میں شایع کرتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ آریہ سماج کے دوسرے ودوان سوامی جی سے اپنی سہمتی یا متبھید پرگٹ کریں۔ تاکہ اس وشے میں آریہ سماج کی نیتی نشچت ہو جائے۔ (کرشن)

آریہ سماج ورن آشرم دھرم کا ماننے والا ہے اس لئے اس میں بان پرستھ آشرم میں پرویش کرنا آوشیک ہے۔ اب چنتنیہ یہ ہے۔ (۱) جس پرکار ایک منش گرہستھ آشرم میں رہتے ہوئے سورگ کو سدھارتا ہے۔ تب اس کا لڑکا کئی کریائیں کرتا ہے۔ کیا بان پرستھ آشرم میں پرویش کر کے جب منش کا سورگ واس ہو۔ اس کے لڑکے کو بھی وہ کریائیں کرنی ہوتی ہیں۔ (۲) کیا بان پرستھی کا اپنے لڑکے کے ساتھ وہی تعلق ہوتا ہے جو کہ گرہستھی کا ہوتا ہے۔ (۳) کیا بان پرستھی کے انتیشٹھی سنسکار کی ذمہ داری جنتا پر ہے۔ یا اس کے لڑکے کی ہے۔

میری رائے اس وشے میں اس طرح ہے:۔

(۱) جو شخص بان پرستھ آشرم میں گیا۔ اس کے لڑکے کو اس کے لئے کچھ نہیں کرنا چاہیئے۔ جس وقت کوئی شخص بان پرستھی ہوتا ہے۔ اس وقت اس کا لوکک تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ اور سادھارن تعلق جیسا دوسروں کے ساتھ ہے۔ ویسا ہی گھر والوں سے ہوتا ہے۔ (۲) جیسا گرہستھی کا تعلق ہوتا ہے۔ بان پرستھی کا اپنی اولاد سے ویسا تعلق نہیں ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہی مان لیا جائے۔ تو آشرم بدلنے کا کوئی لابھ نہیں ہے۔ (۳) بان پرستھی کے سنسکار کا سارا بوجھ جنتا پر ہوگا۔ لڑکے پر کوئی بوجھ نہ ہوگا۔

میں مانتا ہوں اس وقت نہ ایسے جنگل ہیں جہاں جا کے بان پرستھی نواس کریں۔ اور زمانہ کے حالات ان باتوں کے موافق ہیں۔ جو کہ سمرتیوں میں لکھی ہیں۔ تو بھی جتنا ہو سکتا ہے۔ اتنا تو کرنا چاہیئے۔

ہادھیم نہ بنا بیٹھیں۔ یو۔ پی کے گراموں میں کانگرس نے بہت کام کیا ہے۔ ان میں آج کانگرس کا لسن کنگ راجبیہ ہے۔ صرف وہ ایک پرانت ہے۔ جہاں سے بارہ ہزار ستیاگرہی جیل میں گئے ہیں۔ گجرات کے گراموں میں سردار پٹیل نے بہت کام کیا ہے۔ آریہ سماج کو چاہیئے۔ کہ وشیش سجن مقرر کرے۔ جو پنجاب میں اکالی دل اور یو۔ پی اور گجرات میں کانگرس کے پرچار کا مطالعہ کریں۔ اور وہ آریہ سماج کے لئے گرام پرچار کا پروگرام وضع کریں۔ جس طرح یو۔ پی میں پرچار کے لئے وہاں کے گراموں کی بولی سیکھنی ہوگی۔ اور گجرات میں گجراتی کے بغیر کام نہیں چل سکتا۔ اسی طرح پنجاب کے گراموں میں پرچار کے لئے پنجابی سے لابھ اٹھانا ہوگا۔

کرشن

ودیالیہ میں سب ورنوں کے ودیارتھی ودیا گرہن کر سکتے ہیں۔ آشرم میں ایک چھوٹی سی گئوشالہ بھی ہے۔ اور کچھ کھیتی باڑی کا کام بھی ہوتا ہے۔ یہی سوامی جی کی بھی یادگار ہے۔ اسکو ستھر...

سوامی شردھانند جی کی یادگار کیا ہو؟

(از پنڈت رام سروپ جی شانت آریوپدیشک)

آریہ جگت میں شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے سورگباش ہونے کے بعد سے یہ سوال۔ کہ سوامی جی مہاراج کی یادگار کیا ہو۔ استری پرش اور بال برھ سب کے ہی دماغ میں چکر کاٹ رہا ہے۔ سوامی جی کی انتم اوستھا میں دو وچار دھارائیں تھیں۔ (۱) بنارس میں ایک اس پرکار کا ودیالیہ کھولا جاوے جس میں اوچیہ شرینی کے ودیارتھیوں کو پورو اور پاشچاتیہ درشن فلاسفی پڑھا کر ودوانوں میں ویدک دھرم پرچار ارتھ تیار کیا جاوے۔ (۲) سوامی جی کی یہ پربل اچھا تھی۔ کہ رشی نے جو ستیارتھ پرکاش میں آرش پرنالی لکھی ہے۔ اس کے انوسار ودیارتھیوں کو وید۔ ویدانگ پڑھا کر آرش پرنالی کا پرچار کیا جاوے۔

اپروکت دونو وچاروں کو کاریہ روپ میں لانے کے لئے ہی مہاراج بنارس میں ایک ودیالیہ ستھاپت کرنا چاہتے تھے۔ جس کے لئے سوامی جی نے اپنے کھیانوں میں تتھا لیکھوں میں جہاں تہاں ذکر کیا تھا۔ پرنتو آریہ جگت نے کوئی اتساہ جنک اتر نہ دیا۔ اس لئے سوامی جی مہاراج پانچ ودیارتھیوں کو لیکر اجمیر میں لگ بھگ ۱/۲ سال پریکشن کرتے رہے تھے۔ پرنتو

श्रेयांसि बहु विघ्नानि

"اپنی استری پتر، بھائی بندھو۔ پتر وِدھو آدی کو سب گرہستھ آشرم کی شکشا کر کے بن کی اور یاترا کی تیاری کرے۔"

"سب اشٹ متروں سے مل۔ پتر آدی کو پر سب گھر کا بھار دھر کر اگنی ہوتر کی سامگری سہت جنگل میں جا کر۔۔۔۔۔۔"

جب بان پرستھ آشرم میں پرویش کرتے ہوئے گھر کا سب بھار لڑکے کو سونپ دیا۔ تب لڑکے کے ساتھ کیا تعلق رہ گیا۔ اس دن سے بان پرستھی جنتا کا ہے۔ پریوار کا نہیں۔

سنیاسی اور بان پرستھی میں اتنا ہی فرق ہے شکھا، سوتر اتارنے سے سنیاسی ہونے سے چھوٹ جاتا ہے۔ بان پرستھی کا یہ کرتویہ رہتا ہے۔ ورنہ گھر چھوڑنے میں بان پرستھی اور سنیاسی برابر ہیں۔ گھر والوں سے ان کا وہی تعلق ہے جو دوسرے لوگوں سے ہے۔ جنتا کا کام کرتے ہیں۔ جنتا پر ہی ان کے خرچ کی ذمہ داری ہے۔ گھر والے آشرم پرویش کے وقت جو کچھ کرنا چاہیں۔ کر لیں۔ ان آشرمیوں کے سورگ سدھارنے پر گھر والے کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔

(سوتنترانند)

کی کہاوت کے مصداق سوامی جی کی وہ کامنا پوری نہ ہوئی۔ اور ۲۳ دسمبر کو سوامی جی کا سورگباش ہو گیا۔ ان کے سورگباش ہونے کے بعد آریہ جگت میں شوک چھا گیا۔ اور ان کی یادگار بنانے کے طرح طرح کے لیکھ لکھے جانے لگے۔ کچھ کال تک بڑی چرچا رہی۔ اور آریہ جگت اب تک بھی ان کی یادگار بنانے کو بے چین ہے۔ پرنتو آریہ جگت نے جس اداسینتا کا ثبوت دیا ہے۔ وہ ایکدم حیرانی میں ڈال دیتا ہے۔

سوامی جی کا جیون آریہ سماج میں کسی پرانت وشیش کے لئے نہیں تھا۔ کنتو وہ سال بھر میں سارے پرانتوں میں بھرمن کر کے ویدک دھرم کا پرچار کرتے تھے۔ شاید اسی وچار سے سارودیشک سبھا نے ان کے نام پر ایک اپیل نکالی ہے۔

سارودیشک سبھا نے ایک کمیٹی بنائی۔ اور اس کے سنیوجک رکھے۔ شری راجگورو دھریندر شاستری جی جو سوامی جی کے شسیہ ہیں۔ پرنتو آجکل یادگار دھن سے بنتی ہے۔ اب دھن مانگنے کے لئے بھکشا کی جھولی گلے میں کون ڈالے؟

ہم پاٹھکوں کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ سوامی جی کی یادگار کیا ہو سکتی ہے۔ آریہ سنسار کو یہ اچھی طرح سے معلوم ہے۔ کہ شری سوامی شردھانند جی مہاراج نے ایک سنستھا ورجانند سادھو آشرم کے نام سے کالی ندی کے تٹ پر ضلع علیگڑھ میں کھول رکھی تھی۔ یہ سنستھا لگ بھگ تیس پینتیس سال سے سوامی جی کے پریشرم سے چل رہی تھی۔ جو اب بھی بڑی اچھی حالت میں چل رہی ہے۔ یہ آشرم علیگڑھ سے امرولی جانے والی سڑک پر دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ کالی ندی کا کنارہ ہونیکی وجہ سے استھان بڑا سندر ہے۔ آشرم کے پاس چالیس پینتالیس بیگھہ بھومی ہے۔ جسکی رجسٹری آشرم کی پربندھ کرتری سبھا کے نام ہے۔ جس میں آشرم کی عمارتیں وغیرہ بنی ہوئی ہیں۔ شروع میں یہ آشرم صرف سنیاسیوں کے لئے ہی تھا۔ پرنتو کچھ کال بعد ودیارتھی بھی پرویش پانے لگے۔ اور اسی سکیم کے انوسار آج تک سادھو ودیارتھی یہاں آ کر ودیا گرہن کرتے رہے ہیں۔ اس سنستھا نے اب تک انیک سنیاسی، مہاتما اور ودوان تتھا سماج سیوک پیدا کئے ہیں۔ جو رشی کے مشن کو پھیلا رہے ہیں۔

اس سمیہ اس آشرم میں ایک سنسکرت پاٹھ شالا ہے۔ اور دوسرا آریہ جن ودیالیہ ہے۔ بس...

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جنگ کا رنگ

دو سال ہوئے یکم ستمبر کو جرمنی نے پولینڈ پر حملہ کیا تھا۔ دو دن بعد برطانیہ نے اُس کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ اس طرح ۳ ستمبر کو جنگ کے دو سال ختم ہو گئے۔ ان پچھلے دو سالوں کے واقعات پر سرسری نظر ڈالتے ہیں۔

اگرچہ جنگ میں اٹلی اور فرانس دو نو شامل تھے۔ لیکن یہ لڑائی برطانیہ اور جرمنی میں ہی سمجھی جاتی ہے۔ پچھلے دو برسوں میں کئی ملک تباہ ہو گئے۔ لیکن ان دونوں کے ہاتھ سے کچھ نہیں گیا۔ بلکہ کچھ نہ کچھ انہوں نے لیا ہی ہے۔ برطانیہ اٹلی سے اس کا تمام افریقی علاقہ لے چکا ہے۔ عراق۔ عرب، شام اور ایران اُس کے قبضہ میں آ چکے ہیں۔ اور جرمنی یورپ کے بڑے حصے پر قابض ہو گیا ہے۔ ناروے سے فرانس تک اور بلقان کا سارا علاقہ اُس کے زیر ہے۔ اس کے علاوہ رُوس کا سینکڑوں میل علاقہ بھی وہ لے چکا ہے۔ ان دو سالوں میں برطانوی فوجوں کو دوسروں کی مدد کرتے ہوئے دو بار پسپا ہونا پڑا ہے۔ ۱۹۴۰ء میں ڈنکرک سے اور ۱۹۴۱ء میں کریٹ سے۔ یہ اس لئے کہ یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو برطانیہ جنگ کے لئے تیار نہ تھا۔ بخلاف اس کے جرمنی کی تیاری مکمل تھی۔ ورنہ پولینڈ کو دو ہفتوں۔ ہالینڈ اور بلجیم کو ایک ہفتہ اور فرانس جس کی فوج تیس لاکھ سے زیادہ کہی جاتی تھی۔ کو چند دن میں ختم کرنا کیسے ممکن ہوتا؟ اٹلی نے یونان پر چڑھائی کی۔ مہینوں جنگ رہی۔ لیکن وہ یونان جیسے معمولی ملک کے مقابلہ میں بھی پسپا ہوتا رہا۔ آخر کار جرمنی کو میدان میں آنا پڑا۔ اُس نے دو ہفتوں میں نہ صرف یونان کو ختم کر دیا بلکہ یوگوسلاویہ کو بھی۔ اس کے بعد کریٹ کی باری آئی۔ وہاں اُس کی فوجیں خشکی کے راستے نہ پہنچ سکتی تھیں۔ اس لئے اُس نے اپنی چھاتہ فوج اُتاری۔ اور اس قدر بھاری تعداد میں۔ کہ برطانوی فوجوں کو کریٹ خالی کرنا پڑا۔ خیال تھا۔ کہ اس کے بعد وہ سائپرس اور سویز پر حملہ کرے گا۔ لیکن خلاف توقع اُس نے رُوس پر دھاوا بول دیا۔ دو مہینے کی جنگ کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اُس نے رُوس کا سینکڑوں میل کا رقبہ لے لیا ہے۔ اور اُس کے کئی اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ لینن گراڈ پہنچنے والا ہے۔ اُس کے پچاس لاکھ سپاہی رُوس کے میدانوں میں لڑ رہے ہیں۔ رُوس نے جس ہمت اور مستقل مزاجی سے مقابلہ کیا ہے۔ وہ اُسی کا حصہ ہے۔ اس حملہ پر جنگ کے نتیجہ کے متعلق کچھ نہیں کہا جاتا۔ کیا عجب کہ صورتِ حالات ایسا پلٹا کھائے۔ کہ جرمنی کو لینے کے دینے پڑ جائیں۔

اٹلی نے ستمبر ۱۹۴۰ء میں مصر پر چڑھائی کی۔ اُس کے علاقہ میں داخل بھی ہو گیا۔ لیکن باوجود لاکھوں سپاہیوں اور کافی سامانِ جنگ کے وہ جنرل ویول کی فوجوں کے مقابلہ میں پسپا ہونا شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ بنغازی کا علاقہ برطانیہ کے قبضہ میں آ گیا۔ ایبے سینیا کی تاریخ نے ایک انقلاب دیکھا۔ شاہ ہیل سلاسی برطانیہ کی مدد سے پھر شہنشاہ بن گیا۔ جرمن فوجیں بہ صورتِ حالات دیکھ کر سسلی سے طرابلس اور وہاں سے سینکڑوں میل چل کر بنغازی پہنچیں۔ اس تیاری کے ساتھ کہ برطانوی فوجوں کو پسپا ہونا پڑا۔ طبروق اس وقت برطانیہ کے قبضہ میں ہے۔ لیکن دشمن سیدی براّنی سے گذر کر سولم پہنچ چکا ہے۔

اب صورتِ حالات یہ ہے۔ کہ جرمنی کے رُوس سے اُلجھ جانے کے باعث وہ بہت کمزور ہو گیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں برطانیہ بہت مضبوط۔ اب برطانیہ کی فتح پہلے سے زیادہ اغلب ہے۔ اُس

تازہ اہم خبریں

— پچھلے ہفتے پانچ ڈاکو گوروکل کانگڑی کے پروفیسر نند لال کھنہ کے مکان پر ڈاکہ ڈال کر ۱۴ سو روپے کی مالیت کے زیور لے گئے۔

— مارشل پیتان نے ہٹلر کو صلح کی شرائط پیش کر دی ہیں۔

— ٹرکی میں امریکہ کے خلاف جذبہ پایا جاتا ہے۔

— بلغاریہ بھی اعلانِ جنگ کرنیوالا ہے۔

— بلقان میں سات لاکھ اطالوی فوج جمع ہو گئی ہے۔

— عراقی پارلیمنٹ نے راشد علی کو ملک سے غداری کے جُرم میں پھانسی کی سزا دی ہے۔

— واشنگٹن کے سیاسی حلقوں کی رائے ہے۔ کہ جاپان اور امریکہ میں جنگ ناگزیر ہو گئی ہے۔

— جرمنوں کا دعویٰ ہے۔ کہ لینن گراڈ کو محصور کر لیا گیا ہے۔

— سر سکندر نے مُلک کی حفاظت کے لئے متحد ہو جانے کی اپیل کی ہے۔

— ۲ ستمبر کی رات کو برطانوی ہوائی جہازوں نے برلن پر شدید بمباری کی۔

— روسیوں نے شہر ٹالن خالی کر دیا ہے۔

— جرمنی کو بحیرہ بالٹک کے راستے کمک پہنچنی شروع ہو گئی ہے۔

— سیام نے تمام طاقتوں سے قیامِ امن کے لئے اپیل کی ہے۔

— محکمہ تعلیم پنجاب ساٹھ ساٹھ روپے کے چار وظائف گریجویٹ لڑکیوں کو فزیکل آرٹ کی ٹریننگ کے لئے دیگا۔

— ایک امریکن مبصر کا بیان ہے۔ کہ ہٹلر نے ہندوستان پر حملہ کی سکیم تیار کر۔۔۔

— گذشتہ ماہ میں دُشمن کے ۴۲۔۔۔

— پانچ لاکھ رُوسی ہلاک اور قید ہو۔۔۔

— نووگراڈ اور نبین دیگر شہروں پر جر۔۔۔ قبضہ ہو گیا ہے۔ سردیوں کی جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔

— ایران نے عارضی صلحنامہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔

— وشی گورنمنٹ یورپ میں صلح کرانے کی کوشش کر رہی ہے۔

— ہندوستان میں گندم کی قلت ہو۔۔۔ کا اندیشہ ہے۔

— پچھلے دس ہفتوں میں جرمنی کے کئی۔۔۔ سپاہیوں کا نقصان ہو چکا ہے۔

— ٹرکی کی سرحد کے قریب ۔۔۔ جرمن، بلغاروی اور اطالوی فوج جمع ہو۔۔۔

— روس کے لئے امریکہ سے آنیوالے ۔۔۔ مارنے کے لئے خفیہ ہدایات مل گئی ہیں۔ ۔۔۔ جاپان اور رُوس میں جنگ چھڑنے کا امکان ہو گیا ہے۔

— نواب چھتاری نے ریاست حیدر آباد ۔۔۔ وزیرِ اعظم کے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

— موجودہ آئین کے ماتحت کانگرس دوبارہ وزارتیں قائم نہیں کرے گی۔

— خیال ہے۔ کہ ہٹلر نے برطانیہ پر حملہ کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔

— ہندو مہاسبھا نے آسام کی دوبارہ مردم ۔۔۔

کے وسائل پہلے سے زیادہ ہیں۔ کیونکہ امریکہ اُس کو مدد دے رہا ہے۔ عراق، ایران و شام پر قبضہ سے وسط مشرق میں اُس کی پوزیشن بہت مضبوط ہو گئی ہے جس سے ہندوستان بھی زیادہ محفوظ ہو گیا ہے۔

ضرورت ہے

۔۔۔ تحصیل چکوال ضلع جہلم کی آریہ کنیا پاٹھ شالا کے لئے ایک ٹرینڈ اُدھیاپکا کی ضرورت ہے۔ جو گورمکھی بھی جانتی ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت تیس روپے سے پچاس روپے تک دی جاوے گی۔ تمام درخواستیں معہ نقول سارٹیفکیٹ بنام ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

جنرل سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون لاہور

اُپنیاس کاروں کے بادشاہ بابو شیو برت لال جی ورمن ایم۔ اے (مرحوم) کی دو آخری یادگاری تازہ تصانیف

"تانا شاہ" — اور — "مکڑی کا جالا"

یہ دو کتب بابو صاحب موصوف نے دل کے پیرایہ میں انتقال سے چند روز پہلے تصنیف کی تھیں۔ اس ناول میں نقلی گرو ڈم ڈم کے ڈھول کا پول کھول کر رکھ دیا ہے۔ ایک اور دلچسپ تصنیف آموزاپنیاس تری و تنزل کی تحریر۔ تقدیر و تدبیر کی دلچسپ تصویر۔ انسانی محبت کا کمال۔ افلاس سے جاہ و جلال و غیرہ و غیرہ کی ترکیب دیکھنا چاہیں تو دونوں کتب کا مطالعہ ضرور فرماویں۔ جو اصحاب بابو شیو برت لال کی تصانیف پڑھنے کے شائقین ہیں۔ وہ یہ دو کتب ضرور پہلی ڈاک میں طلب فرماویں۔ اور اپنی لائبریری میں اضافہ کریں۔ ورنہ بعد میں پچھتائیں گے۔ قیمت فی کتاب ۸ محصولڈاک ۵ دونو کتب کے لئے ۱۲ منی آرڈر ارسال کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر سیر بجوا پبلکیشن کمپنی ۲۴ الراج روڈ لاہور

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد

اصلی دیسی گھی

بال جیون گھٹی

بچوں کو روزانہ ذرا سی پلا دیں۔ بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکلیں گے۔ نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہوگی۔ سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی سے بچیں۔ قیمت فی شیشی ۵ چار شیشی ۔۔۔

نیم سوداگر نمونہ ۔۔۔ مفت لو۔ ڈاک خرچ نام دے کر بھیجے۔

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ ۔۔۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(گذشتہ سے آگے)

تمام دوپہر تک جس قدر ہو جاوے۔ کیا جاوے۔ اور پھر شام کو سنکیرتن اور سنکیرتن سمیلن ہو۔ جو کہ دو تین گھنٹے سے زیادہ نہ ہو۔ سنکیرتن میں دو جھنجک سے زیادہ نہ ہوں۔ باقی سنکیرتن والے خود ساتھ دیویں۔ اس دن رات کا کوئی اور پروگرام ویاکھیان وغیرہ نہ ہو۔ تاکہ رات ہی کو سب کو آرام ملے۔

(۲) دوسرے دن پرانہ کال یگیہ ہون کے پشچات ایک گھنٹہ کے قریب پربھو کیرتن۔ بھجن آدی سے انکول ہوں۔ اور پھر کسی انوبھوی ودوان کا اُپدیش ہو کر ست سنگ سماپت کر دیا جاوے۔ سائنکال کو بھی پہلے ایک گھنٹہ بھجن ہو کر ایک ویاکھیان کرایا جاوے۔ جس کے پشچات پنڈال میں ہی اگنی ہوتر اور سندھیا ہو کر ست سنگ سماپت ہو جاوے۔ دوپہر کے وقت سوائے کسی خاص اوشیکتا کے کوئی کارروائی نہ ہو۔

(۳) اُسی دن رات کے وقت کوئی کانفرنس رکھنی ہو۔ تو رکھی جاوے۔ ورنہ کچھ دیر بھجن ہو کر ایک ویاکھیان حسب ضرورت رکھا جاوے۔ لیکن ۱۰ بجے رات سے پیچھے کوئی کارروائی نہ ہو۔ تاکہ اُپدیشک بھی ودھیکاری آدی جنتا سے پر سب کر پرانہ کال برہم مہورت اُٹھکر اپنا نتیہ کرم کر سکیں۔ اور اس پرکار اپنے جیون کی اُنتی کے لئے بھی اُن کو کچھ سمے مل سکے۔ اور دوسرے دن کے پراتا کال کے ست سنگ میں بھی سمے پر سب جنتا آ سکے۔

یہاں میں ایک بات آریہ جنتا کے دھیان دینے کے لئے لکھنا چاہتا ہوں۔ یہ بات سب بھائی جانتے ہیں۔ کہ دن کے اپنے اپنے کاروبار کی وجہ سے عام طور پر سب استری پرش سائنکال تک تھک جاتے ہیں۔ اور سائنکال کو یدی کسی کو کوئی وچار کرنے والا کام آ پڑے۔ تو اُس کا اُنتر یہی ہوتا ہے۔ کہ اس سمے شریر و دماغ دونوں تھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے وچار نہیں ہو سکتا۔ چاہے کوئی وکیل ہو۔ ڈاکٹر ہو یا بیوپاری اپنے گراہک کو پرانہ کال کا سمے ہی وچار کرنے کے لئے بتلاتا ہے۔ ایسی اوستھا میں جبکہ استری پرش تھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ ارتھات من کے اوپر دن کے کئی سنسکار پڑے ہوئے ہونے سے من کا شیشہ صاف نہیں ہوتا۔ اس لئے کوئی عکس من پر نہیں پڑ سکتا۔ اور پھر رات کا بھوجن کر کے آتے ہیں جس کے کارن نیند کا زور ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں اُپدیش کا اثر کیا ہو سکتا ہے۔ صحت الگ خراب ہوتی ہے۔ رات کو بہت دیر تک ویاکھیان بھجن کرانے سے اور سُننے سے پرانہ کال سمے پر اُٹھا نہیں جاتا۔ سمے پر نتیہ کرم نہیں ہو سکتا۔ اور پراتا کال کے ست سنگ میں جس وقت کہ من کا شیشہ صاف ہوتا ہے سنکاوٹ دور ہوئی ہوتی ہے۔ ادھیکاری جنتا سمے پر نہیں آ سکتے۔ جو کچھ اُس وقت کا اُپدیش ہوتا ہے۔ وہ سمے انکول ہونے کے کارن سب کے من پر اثر کرتا ہے۔ لیکن عام

اُتسووں کے پروگرام میں تبدیلی کی ضرورت

شری چرنجیت لال جی بان پرستھی کی کچھ مفید تجاویز

طور پر رات کو بہت دیر تک جاگنے کے کارن پرانہ کال کے ست سنگ سے بہت کم لابھ اُٹھایا جاتا ہے۔ اس کے اتیرکت ایک ہانی اور ہے۔ جو کچھ ہم لوگوں کو اُپدیش کرتے ہیں۔ کہ برہم مہورت اُٹھکر نتیہ کرم، سوادھیائے اور ست سنگ کرنا چاہیئے۔ اس کے برخلاف اپنے کرم کو اُسی دن ہم جنتا کے سامنے رکھکر اپنے اُپدیش کو نکما ثابت کر دیتے ہیں۔ اور نکمے کمزور بیج کا پھل کیا نکل سکتا ہے۔ چاہے سینکڑوں سال کوئی یتن کرتا رہے۔ اس کے علاوہ نتیہ کرم کے نہ کرنے کے پاپ کے بھاگی بھی ہم لوگ بنتے ہیں۔ اور اس طرح کے نتیہ کے جیون سے ہمارے اُپدیشک بھی پاپ کے بھاگی آتم اُنتی میں کورے رہتے ہیں۔ جس کی ذمہ واری اسی ہمارے طریقہ پر چار پر ہے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ رات کا کوئی سنجیدہ پروگرام نہ ہو۔ رات کے وقت تو یدی ضروری ہو۔ تو وہ کام ہونا چاہیئے جس کاریہ

میں جنتا کی سمتی کی ضرورت ہو۔ اور جب سنکھیا میں لوگوں کا اکٹھا کرنا نہایت ضروری ہو۔ لیکن وہ کام بھی ۱۰ بجے رات تک عام طور پر سماپت ہو جانا چاہیئے۔ گویا اس رات کے جاگ کر اُپدیش کرنے کی رُچی کو جس قدر ہم نے بڑھایا ہے۔ ویسے ہی اُسکو کم کرنا چاہیئے۔ اور پرانہ کال کے ست سنگ میں جنتا کی رُچی بڑھانی چاہیئے۔ ارتھات جنتا کے پیچھے اُپدیشک کو نہ لگنا چاہیئے۔ بلکہ بڑے پریم سے سمجھا کر اُپدیشک دید کی طرح جنتا کو شاستر انکول اور اپنے اُپدیش کے انکول آچرن میں لگانا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح وہ دونوں کا سمے اور جنتا کا دھن کارتھ جاتا ہے۔ رشی دیانند مہاراج نے کبھی رات کو ویاکھیان نہیں دیا۔ اپنے نتیہ کرم کا سمے کسی اور کاریہ میں نہیں لگایا۔ اس لئے وہ اپنی آتم اُنتی کر کے دوسروں کی اُنتی کرنے کے قابل ہوئے۔ اسی پرکار کے جیون سے تھوڑا اُپدیش بھی بہت

> ## بھرتری ہری کا ایک اُپدیش
>
> चला लक्ष्मीश्चला: प्राणाश्चलं जीवित यौवनम् ।
> चला चले च संसार धर्म एकोहि निश्चल: ॥
>
> (भर्तृहरी)
>
> ترجمہ
>
> چلتی پھرتی چھاؤں ہے دوست سانس چلے ہر آن
> جیون اور جوانی چلتے چلتے ہوں بے جان
> اس چلتی دُنیا میں چلنا ہے ہر شے کا کام
> ہاں! نشچل اک چیز مگر ہے۔ دھرم ہے اس کا نام
>
> (تلوک چند محروم) —— (بھرتری ہری)

اثر رکھ سکے گا۔ موجودہ طریقہ پرچار میں جنتا وید اُپدیش سُننے کے لئے وہ سمے دیتے ہیں۔ جس کا ہماری درشٹی میں کوئی مولیہ نہیں ہے۔ (ارتھات رات کا سمے) اس لئے ایسے اُپدیش کے پھل کی بھی ہمکو کوئی آشا نہ رکھنی چاہیئے۔

اس نئے طریقہ پرچار سے ہر ایک اُتسو پر تین اُپدیشک اور دو بھجنیک سے زیادہ کبھی ضرورت نہ پڑے گی۔ اور نہ ضرورت ہے۔ ورنہ سُننے کا ویسن پورا کرنے کے لئے۔ جس نے کبھی پورا نہیں ہونا۔ چاہے کتنے اُپدیشک اور بھجنیک بُلا لئے جاویں۔ پرچار کا پھل بہت کم ہو گا۔ جگت ہنسائی زیادہ ہو گی۔ جیسے کہ ہر ایک دکھلاوے کے کام میں ہوتی ہے۔

(۴) ایک اُتسو کی سماپتی کے پشچات اور دوسرے اُتسو پر جانے تک جو چار پانچ دن بچتے ہیں۔ اُن دنوں میں ایک اُپدیشک ایک ہی استھان پر رہے۔ اُس استھان کی آریہ سماج میں ایک رجسٹر رکھوایا جاوے جس میں آریہ سماج کے سبھاسدوں اور مہانگوں کے نام مع اُن کے پریوار کے نام و آیو آدی کے درج ہوں۔ اس رجسٹر میں دو تین یا چار ایسے جگیاسوؤں کے نام اُپدیشک کو چُن لینے چاہیئے۔ جو کہ سوادھیائے ست سنگ آدی کے ساتھ ادھک رُچی رکھتے ہوں۔ اور پرانہ کال کا ست سنگ کسی ایسے ست سنگی کے گھر میں یا اُن کے محلہ میں کیا جاوے۔ جہاں ہون، بھجن، سندھیا آدی کے پشچات سندھیا یا گایتری یا پرارتھنا منتر جو کہ روزانہ کام میں آنیوالے منتر ہیں۔ اور جو کہ آگے ہی سب کو سمرن ہیں۔ اُن میں سے ایک یا دو منتر کے ارتھ بتلائے جاویں۔ اور اُن کا بھاوارتھ تھا لابھ بھی بتلایا جاوے۔ یا اپنے جیون کو اور گرہست کو اُتم بنانے پر اُپدیش کیا جاوے جس سے اُس پریوار کو اُن منتروں سے پریم پیدا ہو۔ اور سوادھیائے کی طرف رُچی بڑھے۔ اسی طرح چار پانچ دن میں چار پانچ گرہ میں پرانہ کال ست سنگ ہو۔ اور جو کچھ اُپدیشک نے جس جس کو سکھایا ہو۔ وہ سماج کے رجسٹر میں درج کر لیا جاوے۔ تاکہ جب کبھی وہ پھر آوے تو اُس کو پتہ ہو۔ کہ آگے کیا بتلایا تھا۔ اور پچھلا پاٹھ سُنکر آگے چلے۔ یا کوئی اور اُپدیشک آوے۔ تو وہ بھی اُن سے پچھلا پاٹھ سُنکر آگے چلا سکے۔ جہاں اُپدیشک کو کسی آریہ سماج میں سے کوئی سبھاسد یا سہایک ایسا نہ ملے جو کہ پرانہ کال کا ست سنگ اپنے گرہ میں یا محلہ میں لگوانا سویکار کرے۔ وہاں کسی اور کے گرہ پر یا دیتی گت کسی سے میل کر یا ٹریکٹ پُستک آدی دے کر پرچار کرے۔ اور جس کے گرہ میں پرانہ کال کا ست سنگ ہو۔ اُسی گرہ میں بھوجن کرے۔

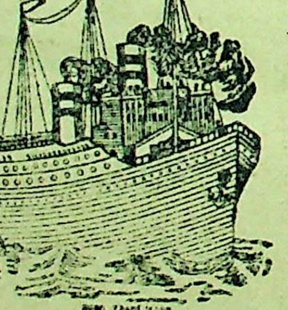

اپنی۔ اپنے گھر اور اپنے ملک کی
شان کو دوبالا کرنے کیلئے
ہمیشہ اصلی
جہاز مارکہ
کپڑے
استعمال کریں
باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچہائے:۔ بمبئی۔ کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

گورو کل رائے کوٹ کے سماچار

۱۰ اگست سے گوروکل مہاودیالیہ رائے کوٹ میں چھٹیاں ہو گئی ہیں۔ برہمچاری یاترا کرنے کے لئے ڈھنڈوری چل دیئے ہیں۔ ۱۱ اگست کو آریہ سماج مندر والا بازار لدھیانہ میں برہمچاریوں کے کھیل لاٹھی - گتکا - لیجیم کے ہوئے۔ ۱۳ اگست کو برہمچاریوں کے کھیل جالندھر شہر کی آریہ سماج اڈہ ہوشیارپور میں ہوئے۔ ۱۵ و ۱۷ اگست کو آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر میں کھیل ہوئے۔ ودیالیہ آچاریہ گوپال سوامی جی مہاراج بھی ساتھ ہیں۔ ان کے ہی پرشارتھ سے برہمچاری کھیل میں اتنی اُنتی کر رہے ہیں۔ ۱۸ اگست کو برہمچاری ڈھنڈوری پہنچ گئے ہیں۔ یہاں موسم اچھا ہے۔ دو دن سے برہمچاری آریہ سماج مندر میں ست سنگ کرتے ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد برہمچاری چنبہ نگر میں بھی جائیں گے۔ پھر ایک ماس کے بعد گوروکل میں واپس لوٹیں گے۔ (آنند شاستری مکھیہ ادھیاپک)

آریہ سماج دینا نگر کا پروٹسٹ

اہالیان دینا نگر کا ایک عام جلسہ زیر صدارت شری سوامی سوتنترانند جی ۱۶ تاریخ اکو رات کے ۸ بجے آریہ سماج مندر میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل پرستاؤ سرو سمتی سے پاس کیا گیا۔

(۱) اہالیان دینا نگر کا یہ جلسہ پٹھانکوٹ میں کھلنے والے بوچڑ خانہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہوا گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اس آفت کو بند کر کے جہاں ہمیں اقتصادی طور پر تباہ ہونے سے بچائے۔ وہاں ہمارے دھارمک جذبات کا بھی احترام کرتے ہوئے اپنا رعایا پروری کا ثبوت دے۔ (۲) آریہ سماج دینا نگر نے اپنے ساپتاہک ست سنگ میں مندرجہ ذیل پرستاؤ سرو سمتی سے سویکار کئے۔

آریہ سماج دینا نگر کا یہ جلسہ چودھری رام چند جی ممبر آریہ سماج دینا نگر کے میدانِ جنگ میں سورگ سدھارنے کی اکال مرتیو پر اپنے دلی شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور مرحوم کی پریوار کے ساتھ ہمدردانہ سمبندھیوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم ایک درڑھ آریہ یودک تھا۔ مرنے سے تھوڑے دن پہلے ہی آپ نے ۱۱ روپے ۸ آریہ سماج دینا نگر کے سالانہ جلسہ پر بھیجے تھے۔ پرماتما ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ نیز ڈاکٹر خان چند دیو جی کی مرتیو پر بھی شوک پرستاؤ سویکار کیا گیا۔

(پرکاش چندر منتری)

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا

آریہ سماج دھرم کوٹ رندھاوا میں وید پرچار سپتاہ کے اپلکش میں، شری جے پال جی نے وید دن کی کتھا کی۔ لوگوں کی رُچی کو دیکھتے ہوئے سپتاہ کے ختم ہو جانے پر بھی اس کتھا کو جاری رکھا گیا ہے۔ (۲) دھرم کوٹ رندھاوا کے آریہ سماجی و دیگر ہندو مہاتما سمیر سنگھ جی اور بان پرستھی گوردتہ رام جی کی مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتے ہیں۔ ایشور ان کی آتما کو سدگتی پردان کرے۔ (منتری)

آریہ سماج سینت پورہ کے سماچار

(۱) اس سپتاہ میں چار سنسکار ہوئے۔ پرویش سنسکار نام کرن سنسکار۔ مرتک سنسکار پورن ویدک ریتی سے ہوئے۔ (۲) لوہارو ڈے۔ جنم آباد وس تھا جنم اشٹمی کے تیوہار پورے اُتساہ سے منائے گئے۔ ان کے اپلکش میں رات کو سارو جنک سبھائیں ہوئیں۔ جن میں تت سمبندھی بھجن نظمیں تتھا لیکچر ہوئے۔ (۳) آریہ سماج سینت پورہ کا سالانہ جلسہ اسوج ماہ میں نشچت ہوا ہے۔ بڑے بڑے ودوان مہانو بھاؤں کے آنے کی آشا ہے۔ تحصیل کی سماجوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ وہ ان تاریخوں کا خیال کر کے اپنے جلسے نیت کریں۔

(اتم چند شرما منتری)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے سماچار

اتوار تاریخ ۱۷ کو پروفیسر بیلی رام جی ایم۔ اے۔ ایم او۔ ایل کی وید کی کتھا کی سماپتی پر کوی سمراٹ ٹیگور کے پرتی ماسٹر نند لال جی اور ماسٹر رتن چند جی نے اپنی نظموں دوارا شردھانجلی ارپن کی۔

پورن ماشی کا پریوارک ہون یگیہ مہاشہ لیلا رام جی سچدیو اور اماوسیہ کا مہاشہ رام چند جی نے اپنے گرہ پر کرایا۔ پروفیسر جی نے ڈاکٹر کیلا رام کے سپتر جگدیش چندر کو ان کے گرہ میں پریوارک ہون یگیہ کی سماپتی پر جیون میں اپنے کرتویہ پرائنہ پر ایک سارگربھت اُپدیش کیا۔ تاریخ ۱۵ کو وید جینتی سپتاہ کی سماپتی پر جنم اشٹمی کا تہوار ایک وشال سروساد ھارن سبھا میں بڑے سمارو ہ سے منایا گیا۔ مندر دیویوں اور سجنوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ راقم نے آریہ سماجی درشٹی کون سے تہوار کی مہما جتلائی۔ پروفیسر بیلی رام ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل و پنڈت گوکل چند شاستری نے اپنے بھاشنوں دوارا اور ماسٹر نند لال نارنگ نے اپنی نظموں دوارا شردھانجلی ارپن کی۔ منشی فتح محمد صاحب نے ہندو مسلم اتحاد کو تقویت دینے کے لئے اپنی نظم پڑھی۔ چھوٹے بچوں نے بھی نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ ماسٹر بہاری لال نے ان کو ... انعام دیا۔ یگیہ شیش میں حلوہ تقسیم کیا گیا۔ (بیڑا رام منتری)

شوک پرستاؤ

آریہ سماج علی پور منتریان ٹھاکر ... ٹیچر لاہور چھاؤنی۔ علی پور کے پرویکاری جیون سنیہ پربیتا سداچارہ اور آریہ سماج ... ہت کو منن کرتا ہوا ان کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے پریوار اور ... کشن دیو جی کے ساتھ پوری پوری سہانو بھوتی کرتا ہے۔ اور ان کی آتما کی سدگتی کے لئے ایشور سے پرارتھنی ہے۔ آپ تاریخ ۱۷ کو سرگباش ہوئے۔

(منتری)

گوروکل "تھا آریہ" پتر کے گراہکوں کو سوچنا

"گوروکل "تھا" "آریہ" کے گراہکوں کو سوچت کیا جاتا ہے۔ کہ بھوشیہ میں ان دونوں پتروں کو سملت کر کے "آریہ" اس نام سے گوروکل ... سے پرکاشت کیا جائے گا۔ ... ساپتاہک ہوگا۔ (پربندھک)

گوروکل کوروکشیتر کے سماچار

ششماہی پریکشا کے بعد بکم اگست سے ڈیڑھ ماس کی چھٹیاں ہو گئی ہیں۔ پرتھم شرینی سے لیکر پانچویں شرینی تک کے سبھی برہمچاری یاترا ... اس ورش گوروکل کا نگڑی گئے ہیں۔ اور ...

چترکوٹ کی دمہ کی دوائی

چترکوٹ کی دمہ کی دوائی کھانے کی تاریخ امسال ۵ اکتوبر ۱۹۴۲ء بروز ہفتہ مطابق ۲۰ اسوج سمت ۱۹۹۹ بکرمی ہے۔ دسہرہ سے پہلے منگوا لیں ورنہ اگلے سال کا انتظار کرنا پڑے گا۔

حاملہ مستورات کیلئے دوائی کا استعمال منع ہے۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (۱/۴) علاوہ محصولڈاک

نوٹ:- دوائی براہ راست ہم سے منگوا لیں۔ ورنہ ۵ اکتوبر کو چترکوٹ پہنچ کر پنڈت ہیرا لال صاحب رچاریہ کے گاؤں کامتا میں ہزاروں مریضوں کے مجمع میں شامل ہو کر دوائی کھا دیں۔ ورنہ یہ سمجھیں۔ کہ آپ اصلی دوائی کھا رہے ہیں۔ اپنا پتہ صاف تحریر فرما دیں۔

المشتہر

ماسٹر رام بھیجا مل نیشنل ہائی سکول شہر پشاور

دانی پرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا۔ لئے دانی نقدی جس صورت میں بھی سہایتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہایتا کر سکیں۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

المشتہر ہیرانند شرما منتری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...شریمتی نند کے برہمچاری امرت سر، سپھا نکوٹ، ... تھا منڈی ہوتے ہوئے گلو ضلع کانگڑہ ... ہیں۔ یوم شریمتی کے سبھی برہمچاری اپنے اپنے ... گئے ہیں۔ پتروں دوارا معلوم ہوا ہے کہ ... اپنے استھانوں میں سبھی برہمچاری آنند پوربک ڈیڑھ ماس کی یاتراؤں کو وتیت کر کے ... سب کے سب ۱۵ ستمبر تک گورو کل پہنچ جاہیں

(مکھیہ ادھشٹھاتا)

سوامی شردھانند جی کی جیونی

...ہر کی پریرنا سے سورگیہ پوجیہ پاد سوامی شردھانند ... کی جیونی لکھنے کا کاریہ کوی رتن شری پنڈت ہری ... شنکر جی شاستری نے سویکار کر لیا ہے۔ جن سجنوں ... سماجوں کے پاس سورگیہ سوامی جی مہاراج کی جیونی کے سمبندھ میں سامگری ہو۔ اُسے وہ کرپا کر کے ... مہاتما شاستری جی کے پاس لوہا منڈی آگرہ کے ... پتہ پر بھیج دیں۔ سوامی جی کی فوٹو ہو۔ تو اُسے بھی بھیجیں۔ سوامی جی کے جیون سے سمبندھ رکھنے والی سادھارن گھٹناؤں کا بھی اُلیکھ کرنے میں سنکوچ نہ کریں۔ اُن میں سے آدشیک اور مہتو پورن باتوں کا چُناؤ کر لیا جائے گا۔

(دھرمیندر شاستری)

آریہ سماج قرول باغ دہلی

۱۰ اگست کو شراونی پرب تھا بلیدان سمارک دوس بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جس میں شری پنڈت رام چندر جی دہلوی مہوپدیشک نے بال دیا بالکاؤں کو یگیوپویت دھارن کرائے۔ اور شری پروفیسر رام سنگھ جی میونسپل کمشنر نے دیہ شہیدوں کے پرتی شردھانجلی بھینٹ کی۔ ۸ سے ۱۴ اگست تک آریہ سماج میں پرتی ندھی سبھا کے اوپدیشک اُپدیشک سوامی سُرتیشورانند جی نے ویدوں کی منوہر کتھا کی اور کنور سکھدر پال جی تھا سوامی کیولانند جی کے سندر گاین ہوئے۔ ۱۵ اگست کو کرشن اُتسو شری سوامی سُربیشورانند جی کے سبھاپتیتو میں منایا گیا۔ جس میں شری پنڈت اندر جی ودیا واچسپتی۔ شری پنڈت رام گوپال جی ودیا النکار ڈاکٹر یدھ بیر سنگھ جی نے بھگوان کرشن جی کی جیونی تھا شکشا پر اپنے وچار پرگٹ کئے۔ اُتسو بہت سپھل رہا۔ (رام سروپ منتری)

آریہ سماج دھوری کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج دھوری ریاست پٹیالہ کا سالانہ جلسہ ۳، ۴، ۵ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو ہوگا۔ پریمی سجن پدھار کر انترنگ تھا اشٹ متروں سہت پدھار کر کرتارتھ کریں۔

(جگدیش چندر منتری)

آریہ سماج قلعہ سوبھا سنگھ

ضلع سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ ۵، ۶، ۷ ستمبر کو آریہ سماج مندر میں بڑی شان و شوکت سے منایا جاوے گا۔ جلسہ پر سوامی ویدانند جی۔ سبھا کے وِدوان پنڈت دیہہ ستدھ بھجنیک مہاشے پدھار کر امرت ورشا کریں گے (۲) موضع اوساہا میں ۳، ۴ ستمبر کو دھرم پرچار ہوگا۔ (راجپال منتری)

آریہ سماج مٹھ لوانہ کے سماچار

(۱) شریمان ماسٹر گوندمل جی بان پرستھی و بابا سنیم سنگھ جی کالی کملی والے کے دیہانت پر شوک پرستاؤ سویکار کیا گیا۔ پرماتما ان کی آتماؤں کو شانتی دیں۔ (۲) مہاشہ پریتم داس کا یگیوپویت سنسکار منتری جی نے ویدک ریتی سے کرایا۔ یگیہ سنسکار کے متعلق دیاکھیا کی۔ اُپستھت پرشوں و دیویوں کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ ۱۰ روپے آریہ سماج و پُتری پاٹھشالا کو دان دیئے گئے۔ ایک اور پرستاؤ ڈاکٹر خان چند دیو کی مرتیو کے متعلق سویکار کیا گیا۔ پرماتما سورگیہ کی آتما کو شانتی دیں۔ اور ان کے سمبندھیوں کو دھیریہ پردان کریں۔ تاکہ وہ اس کشٹ کو سہن کر سکیں۔ (۳) آریہ سماج و پتری پاٹھشالا کا سالانہ جلسہ ۱، ۲ اکتوبر بجائے ۱ و ۲ نومبر ۱۹۴۱ء کو منایا جانا نشچے ہوا ہے۔ ۳ نومبر کو استری سماج کا اُتسو ہوگا۔ (موہن لال منتری)

آریہ سماج جالندھر شہر اڈہ ہوشیارپور

۱۲ اگست کو گورو کل رائے کوٹ کے برہمچاریوں کی پارٹی اپنے تین ادھیاپکوں اور جمناسٹک ماسٹر وں سہت یہاں آئی۔ اور ۱۳ اگست کو اُن کی لاٹھی۔ لیزم۔ مگدر۔ گتکا آدی کی کھیلیں ہوئیں جس سے جنتا پر بڑا اچھا پربھاؤ پڑا۔ اُن کے ادم کے بھجن کو بہت پسند کیا گیا۔ اس سماج نے بھوجن چھادن سے اس پارٹی کی سب پرکار سے سیوا کی اور دان بھی دیا۔ (۲) جنم اشٹمی کا اُتسو نگر کی سب سبھاؤں نے مل کر اسی مندر میں منایا۔ جس میں بھجنوں اور کویتاؤں کے پشچات پنڈت چندی پرساد جی نے شری کرشن بھگوان کے گنوں کا وستار سے ورنن کیا۔ لالہ لبھو رام جی نے سری کرشن مہاراج کے بال کال کا شدھ درتانت بنایا۔ (۳) اس سماج میں ایک پروہت کی آوشیکتا چرکال سے انوبھو کی جا رہی تھی۔ چنانچہ اب ہم ایک ودوان پروہت کے رکھنے میں سپھل ہو گئے ہیں۔ اُن کے آ جانے سے اب سماج میں دونوں سمیہ سندھیا اور رات ری کو ست سنگ لگنے لگا ہے۔ اس سماج کے آدھین دلتوں کی ایک پاٹھشالا ہے۔ جس میں شری پنڈت جی ہر روز تین گھنٹے بالک بالکاؤں کو ہندی پڑھاتے ہیں۔ (منتری)

مگدھ ہو جاتا ہوں

چودھری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل سکول چھیکا ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری متیشی علاو سپور ایڈیٹر پرکاش لاہور کو لکھتے ہیں:-

"کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے آپکی تصانیف گیتا گان، رشی گان، اُپنشد گان۔ ہتیشی رامائن۔ سندھیا گان منگوائی تھیں۔ وہ نہیں میں روز پڑھتا ہوں۔ ان کے سوادھیا سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مگدھ ہو جاتا ہوں۔"

اگر آپ بھی ہر دے کی سچی شانتی چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ اور اردو میں ۱۳ (محصول ڈاک ۳) منی آرڈر سے بھیج کر منگوا کر ضرور سوادھیا کریں۔ (منیجر پرکاش لاہور)

آدھی قیمت پر لیجئے!

اپنے نگر کے دو دھرمیوں میں پرچار کرنے کے لئے آپ مندرجہ ذیل اُپ یوگی اور نایاب پُستکیں آدھی قیمت پر منگوا کر مُفت بانٹیں:-

ویدک دھرم کی فضیلت ۴۔ مورتی پوجا کی حقیقت ۴۔ پورن پول پرکاش ۸۔ جین مت درپن ۸۔ ادویت فلاسفی کی دھجیاں ۸۔ آنند پتھ ۴۔

یہ سب کتابیں ۲۲×۱۸ کے بڑے سائز عمدہ کاغذ پر چھپی ہیں۔ صفحات ۲۰ سے ۱۲۵ تک۔ یہاں پوری قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے لئے ۱۴ کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں۔ (منیجر پرکاش لاہور)

"آریہ ورت" کا کہانی انک

۱۵ ستمبر کو شائع ہوگا!

اگست کا انک چھپ چکا ہے۔ جو گراہکوں کو بھیج دیا گیا ہے۔ اگلا ستمبر انک "کہانی انک" ہوگا۔ اس انک کے ساتھ "آریہ ورت" کا ایک ورش سماپت ہو جاویگا۔ نئے ورش کے لئے کرانتی کاری پروگرام بنایا جا رہا ہے۔ نئے نئے ستمبھ طرح طرح کے چتر، نیا سندر ٹائیٹل، صفحات میں اضافہ اور اس کے ساتھ ہی چندہ دو روپے کے استھان پر ڈھائی روپے کر دیا جاویگا۔ لیکن جو ویکتی ۳۰ ستمبر تک منی آرڈر سے چندہ دو سال کر دیں گے۔ ان سے دو روپے ہی لئے جاویں گے۔ سنچالک شری مہتیشی علاو لپوری۔ سمپادک:- شری شکنتلا دیوی ہندی بھوشن۔

(منیجر آریہ ورت لاہور)

چندہ سالانہ دو روپے: نمونہ ۳ کے ٹکٹ آنے پر۔

آج ہی دو روپے بھیجکر خریدار بن جاویں

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجی جائیں گی ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ گورنمنٹ فیس قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman omer & Co.
Karachi

دو آنے میں ستیارتھ پرکاش کیسے پرچار ہو؟

ستیارتھ پرکاش دو آنہ میں اور مہرشی دیانند کرت دوسرے گرنتھ کاغذ کے داموں میں کیسے پرچارت کئے جاویں۔ یہ نمن لکھت پتہ پر خط لکھکر دریافت کریں۔

منیجنگ ڈائریکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

ہر ایک شہر و قصبہ میں آریہ ویروں کی ضرورت

وید و ویدک دھرم کے پرچار تھا مہرشی کرت گرنتھوں کو کاغذ کے داموں پر ضلع ضلع اور گاؤں گاؤں میں پرچارت کرنے کی اسکیم کو کاریہ روپ میں لانے کے لئے اُن گنت ہی آریہ ویروں کی ضرورت ہے۔ اپنی درخواست شیگھر نمن لکھت پتہ پر بھیجیں:-

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آپ دولت کی تلاش کر رہے ہیں؟

گھر بیٹھے ۷۵/- روپے ماہوار کمائیں

آپ فرنچ گولڈ کی ایجنسی لیکر ۷۵/- روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اور اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ اس کا رنگ خراب نہیں ہوتا۔ آج کل کے فیشن کے مطابق ہر طرح کے زیورات ہمارے سٹاک میں موجود ہیں۔

آپ اپنے شہر کی ایجنسی کے لئے جلدی لکھیں

تیار زیوروں کی مکمل فہرست اور تین تولہ فرنچ گولڈ ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ دو انگوٹھی اور ایک بندے نیو ڈیزائن بطور نمونہ بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار اور محنتی ایجنٹوں کو ہر قسم کی سہولیت دی جاتی ہے۔ آج ہی قواعد ایجنسی طلب کریں۔

ایجنسی سپرنٹنڈنٹ فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی

رجسٹرڈ بائی دی گورنمنٹ آف انڈیا۔ ناہن (انبالہ)

باوجود انتہائی کساد بازاری اور گرانی کاغذ کے اس ورش بھی

(اردو) "پرکاش" اور "آریہ ورت" (ہندی)

قیمت اردو ۳/- | رشی نروان وس (دیوالی) کے اپلکش میں اپنے | قیمت ہندی

— باتصویر —

شاندار "رشی نمبر"

اردو اور ہندی میں نہایت سج دھج سے شایع کریں گے

تیاریاں شروع ہیں۔ آپ بھی ان کے سواگت کے لئے تیار رہ جائیں۔

لیکھکوں اور کویوں سے نویدن یہ ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی رچنائیں شیگھر ارسال کر دیں۔ اچھے سے اچھا ستھان دیا جائیگا۔ ہمیں تمام رچنائیں ۲۰ اکتوبر تک پراپت ہو جانی چاہئیں۔

آریہ سماجوں سے نویدن آریہ سماجوں کے منتریوں اور پرچارکوں پریمی آریہ بھائیوں سے ... ہے۔ کہ جتنی جتنی کاپیاں منگوانی ہوں ان کی قیمت پیشگی منی آرڈر سے ہمیں جلد ارسال کر دیں۔ (کم از کم ۱۰ کاپی کی) بھیجنے والوں کو محصول ڈاک یا ریل کا کرایہ معاف! دی۔پی سے رشی نمبر اس ... نہیں بھیجا جائیگا۔ قیمت بہر حال پیشگی آنی لازمی ہے۔

مشتہرین سے التماس ہے۔ کہ وہ اس خاص نمبر میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں ... خاص نمبر ہزاروں کی تعداد میں شایع ہو کر ہندوستان ... غیر میں آریہ سماجوں کے ذریعہ مفت تقسیم ہوتا ہے۔ شرح اشتہار حسب ذیل ہے:-

فی صفحہ	½ صفحہ	¼ صفحہ	½ کالم	¼ کالم
۴۰ روپیہ	۲۲ روپیہ	۱۲ روپیہ	۷ روپیہ	۴ روپیہ

ابھی سے اپنے لئے جگہ ریزرو کرالیں۔

منیجر پرکاش و آریہ ورت

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ ۱۰،۰۰،۰۰۰ روپیہ
ادا شدہ سرمایہ ۳۱،۴۷،۵۶۳ ״

جاری شدہ سرمایہ ۵۰،۰۰،۰۰۰ روپیہ
ریزرو فنڈ ۱۵،۴۸،۰۳۲ ״

۳۰ جون ۱۹۴۱ء کو ورکنگ سرمایہ ۹،۸۴،۵۹،۴۴،۰۱ روپیہ

ہیڈ آفس:- ۷۴ دی مال۔ لاہور

چیئرمین:- رائے بہادر دیوان بدری داس صاحب

تمام پنجاب کے اندر اور ہندوستان کے سب تجارتی شہروں میں شاخیں ہیں

ایجنسیاں:- احمد آباد۔ رنگون۔ لندن۔ نیویارک۔ کوبے

ہر طرح بنکنگ کا کام اور غیر ملکی شرح تبادلہ مناسب شرح پر کیا جاتا ہے۔ قواعد اور کاروبار کی دیگر تفصیلات حاصل کرنے کے لئے ہیڈ آفس یا کسی برانچ دفتروں کو لکھیے:-

(یودھراج سیکرٹری) (بی۔ این پوری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منیجر ہیڈ آفس۔ لاہور)

لاہور میں سب آفس

- گنگ منڈی کرشنا مارکیٹ۔ مسٹر ہرسکھ رائے اوبرائے بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منیجر انچارج
- شاہ عالمی گیٹ۔ بھگوانداس بلڈنگ۔ مسٹر رام پرتاپ منیجر انچارج
- برانڈرتھ روڈ۔ راما بلڈنگ مسٹر ... ایل اوبرائے بی۔ اے منیجر انچارج
- انارکلی۔ جواہر مارکیٹ۔ مسٹر امرناتھ بی۔ اے۔ منیجر انچارج

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل شیلا مندر لاہور میں باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر پرکاش کچا نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

Regd. No. L. 435. "Prakash" Lahore

Founder: M. Krishen Ji B. A.

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا

ہفتہ وار

پرکاش

لاہور

گذشتہ چھتیس سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

شرح چندہ
سالانہ ــــ للعہ
ششماہی ــــ عہ
برما ــــ ضر
غیر ممالک ــــ دس شلنگ

ایڈیٹر
مہاشہ کرشن
ستیہ
ودیا لنکار
علاء پوری

N. A. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۱۴ ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۳۰ بھادوں سمت ۱۹۹۸ بکرمی | نمبر ۳۴

میرے دِل میں ایک تُو ہو

پنڈت بالمکند صاحب عرش ملسیانی

نہ خیال ماسوا ہو نہ مجاز روبرو ہو
نہ ترے سوا کسی کی مرے دِل میں جستجو ہو
نہ جنون سیر گُل ہو نہ ہوائے رنگ و بُو ہو
نہ ترے سوا کسی کی مرے دِل میں آرزو ہو

مرے دِل میں ایک تُو ہو مرے دِل میں ایک تُو ہو

کوئی لاکھ خوبرو ہو میں خیال میں نہ لاؤں
ترا نام دِل میں لکھوں تجھے آنکھ میں بٹھاؤں
جو ترے سوا ہو کوئی کبھی پاس بھی نہ جاؤں
ہو سرِ عشق مجھکو یہی صبح و شام گاؤں

مرے دِل میں ایک تُو ہو مرے دِل میں ایک تُو ہو

کسی دل میں حسن صنعت کسی دِل میں حسن فطرت
کسی دل میں ہے بطالت کسی دل میں ہے حقیقت
کسی دل میں رنگ وحدت کسی دل میں ننگ کثرت
مجھے باعث مسرت مری ایک اتنی حسرت

مرے دِل میں ایک تُو ہو مرے دِل میں ایک تُو ہو

مرا دِل بڑھانے آنا مرے دِل میں آنیوالے
مرے دِل سے پھر نہ جانا مرے دِل میں آنیوالے
کوئی غم نہ ساتھ لانا مرے دِل میں آنیوالے
ہو یہیں ترا ٹھکانہ مرے دِل میں آنیوالے

مرے دِل میں ایک تُو ہو مرے دِل میں ایک تُو ہو

ترا نام سب سے افضل تری ذات سب سے عالی
مری حسرتوں کے مالک مری آرزو کے والی
ترا مرتبہ ہے اونچا تری شان ہے جلالی
مرا اک سوال سُن لے ترے در کا ہُوں سوالی

مرے دِل میں ایک تُو ہو مرے دِل میں ایک تُو ہو

رگ وید ـــ اوم ـــ یجر وید

وید امرت

سام وید ـــ اتھرو وید

(از:۔ پنڈت بُدھ دیو جی ودّیا النکار۔ لاہور)

ओं हिरण्यगर्भः समवर्त
ताग्रे भूतस्य जातः पति
रेक आसीत । सदाधार
पृथिवीं द्यामु तेमां कस्
मै देवाय हविषा विधेम

سب جگ پوچھے پتا کون ہے؟ کیسے نام بتاؤں
نام لئے بنا کام چلے نہ۔ نام لیت سکچاؤں
جیو کی روپ ہے نام تمہارا درپن جو لکھ پاؤں
کارکھ روپ دیکھ اپنے کو آنچل میں چھپ جاؤں
وشو چراچر کے تم سوامی۔ تمہاری تھاہ نہ پاؤں
میں ادھی بنی ہوں پاپ پنچ کا۔ کیسے لاج لگاؤں
یا واپرتھوی کو تو دھارے۔ کیا تو پتر کہاؤں
مجھ سے اپنا آپ نہ سنبھلے۔ یہی دیکھ گھبراؤں
نام لئے بن جگ نہ مانے۔ سو وشواس دلاؤں
سنسار کی دے دہائی۔ میں پیچھا چھڑواؤں

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر اوہارا کی تحقیقات و تجربات

جب دنیا اس پر حکم چلانے اور اس کے حواس پر غالب آنے سے قاصر ہو جاتی ہے۔ تو اس کو ان چیزوں پر غلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ جو عام انسان پر قابو پائے ہوتی ہیں۔ بلکہ اس کو..... اس سے زیادہ قدرت حاصل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ عالم نادیدنی یعنی روحانی طاقتوں کی دنیا اس کے آگے سر تسلیم خم کرتی ہے۔ اور اس کی آنکھیں تمام اشیاء کو دیکھتی ہیں۔ اس کو تمام علم (گیان) اور ساری طاقت (شکتی) حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے آگے انسان اور فرشتے (دیوتا) سر جھکاتے ہیں۔ اور کوئی ایسا کام نہیں ہوتا جو اس کے لئے ناممکن ہو۔

رنج و غم یا گناہ اس کے پاس تک نہیں پھٹکنے پاتے۔ جسمانی طور پر اس کو کوئی مرض یا روگ لاحق نہیں ہوتا۔

وہ بیماروں کو شفا دے سکتا ہے۔ اور دوسروں کے جسم میں داخل ہو کر ان پر قبضہ کر سکتا ہے۔ وہ ہوا میں اڑ سکتا ہے۔ اور پانی پر چل سکتا ہے۔ فی الحقیقت اسے وہ تمام روحانی طاقتیں (شکتیاں) حاصل ہو جاتی ہیں۔ جن کا تذکرہ کبھی کبھی مشرقی سیاحوں کی زبانی سننے میں آتا ہے۔ اور جس کو سنکر ہمیں بہت کم یقین ہوتا ہے۔ باوجود ان باتوں کے یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جس شخص میں اعتقاد اور قوت ہے۔ وہ ایسی تمام طاقتیں (شکتیاں) حاصل کر سکتا ہے۔

جادوئے ایران

قدیم ایران کے جادو کی بنیاد جہاں تک طریقہ تعلیم کا تعلق ہے۔ زیادہ تر راج یوگ کی طرح ہے۔ اگرچہ ایران کے باکمال جادوگر یوگیوں کو اسی طرح نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جس طرح ایک فرقہ دوسرے کو دیکھنے کا عادی ہوتا ہے۔

بعض حالات میں اس تعلیم کا طریقہ مختلف ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ زیادہ صاف اور خالص ہے۔ ہٹھ یوگ میں جس طرح بعض اعضائے جسمانی پر زور دیا ہے۔ ایرانیوں کی تعلیم میں اس کا مطلق ذکر نہیں ہے۔

ایک ہندو یوگی اور ایک ایرانی جادوگر کے متعلق ایک کہانی مشہور ہے۔ ان کی آپس میں ملاقات ہوئی۔ اور دونوں ایک دوسرے کی طاقت کا امتحان لینے لگے۔ جو کچھ صوفی نے دکھایا۔ وہی یوگی نے بھی کر دکھایا۔ بالآخر یہ طے ہوا۔ کہ دونو پانی بن جائیں اور تب دونو کو پیالے میں بھرا جائے۔ جب ان دونوں نے اپنے مادی جسم کو پانی کی صورت میں منتقل کر دیا۔ تو جس پیالے میں صوفی کا جسم پانی کی صورت میں تھا۔ وہ تو صاف و شفاف تھا۔ اور جس پیالے میں یوگی کے جسم نے پانی کی شکل اختیار کی تھی۔ وہ گدلا اور بدبودار تھا۔

اس امر کا اظہار کر دینا ضروری ہے۔ کہ یہ قصہ مجھے ایک صوفی نے سنایا تھا۔ تاہم اس سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ صوفی اور یوگی ایک دوسرے کو کیا خیال کرتے ہیں۔

جو طالب علم ایرانی طریقے پر روحانی مکاشفہ کی تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو ہندوؤں کے طریق کی نسبت مختلف طریقہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔

اس کو نئے چاند کے اول سات یوم کے اندر مشق شروع کرنا چاہیئے۔ اور سب سے اول اس دن مشق شروع کرنا چاہیئے۔ جو اس کے نام کے اعداد کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

مندرجہ ذیل نقشہ سے ہر ایک حروف کے اعداد معلوم ہو جائیں گے۔ اور اس کے ذریعہ سے باآسانی ہر شخص اپنے نام کے اعداد معلوم کر سکتا ہے۔

اے ۱ - بی ۲ - سی ۳ - ڈی ۴ - ای ۵ - ایف ۸ - جی ۳ - ایچ ۸ - آئی ۱۰ - جے ۳ - کے ۲۰ -

ایل ۳۰ - ایم ۴ - این ۵۰ - او ۸۰ - کیو ۳ - آر ۲۰۰ - ایس ۶۰ - ٹی ۴ - یو ۶ - وی ۶ - ڈبلیو ۶ - ایکس ۶۰ - ...

فرض کیجیے کسی شخص کا نام جو ہن ہے۔ جے ۳ - او ۸ - ایچ ۸ - این ۵۰

اب ان اعداد کا میزان ۶۹ بنتا ہے۔ ۶۹ ایسا عدد ہے۔ جس کی اس حساب میں قیمت نہیں ہے۔

(باقی آئیندہ)

سُکھ اور دُکھ کا منو وگیانک وِوِچن

لیکھک :- شری پنڈت شام لال جی منتری پاننا سنگھ دینانگر

اگر ہم شانت چت ہو کر اپنے دکھوں پر وچار کریں۔ تو ہم یہ انوبھو کریں گے۔ کہ منشیہ کے ہردے میں بہیم اور گھرنا کے بھاؤ اُتپن ہوتے ہیں۔ اور اس کی منوورتی اس کے لئے سکھ اور دکھ کا سادھن ہوتی ہے۔ بہت سے دکھوں کا کارن سویم ہم ہی ہوتے ہیں۔ ہمارے وچار اور سوبھاؤ ہمارے سکھ اور دکھ سے سمبندھ رکھتے ہیں۔ ودوانوں نے منشیہ جیون کو اس کے وچاروں کا عکس کہا ہے۔

سُکھ واستو میں کوئی باہر کی چیز نہیں ہے۔ جس کو دھن سے پراپت کیا جا سکے۔ بلکہ سُکھ ایک قسم کی مانسک اوستھا ہے۔ اور ہر ایک مانسک اوستھا منشیہ کے وچاروں کا انتم پرینام ہوتا ہے۔ سُکھ اور دکھ بہت حد تک ہمارے وچاروں دوارا بنے ہوئے سنسکار ہی ہوتے ہیں۔ اگر منشیہ اچھے سنسکار اپنے میں پیدا کرے۔ تو جیون کبھی دکھی نہیں ہوتا۔ مہا پُرش کشٹ میں بھی شانت چت رہتے ہیں۔ اس کا کیا کارن ہے؟ اُتر صاف ہے۔ انہوں نے یہ بھلی پرکار سمجھ لیا ہوتا ہے۔ کہ سُکھ دکھ واستو میں کیا ہے۔

سادھارن جیون میں بھی ہم بہت سی باتیں دیکھتے ہیں۔ جو منشیہ کے سُکھ دکھ کی ذمہ وار ہوتی ہیں۔ اکثر ہم اخباروں میں پڑھتے ہیں۔ کہ فلاں منشیہ بیوپاریں اچانک نقصان ہونے کے کارن مر گیا۔ ... کے وچاروں کا پربھاؤ کتنا بھن بھن ... کا ہارٹ فیل ہو جاتا ہے۔ کوئی پاگل ہو ... ہے۔ اسی وچار کو سامنے رکھ کر ... بہ نارڈ شا نے کہا ہے۔

"... thing can work me ... mage except myself ... harm that I sustain ... carry about me and ... never am real sufferer ... my own taking ... it."

مجھ کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی ... میرے۔ جو میری ہانی ہوتی ہے۔ وہ میں ... اپنے ساتھ لئے پھرتا ہوں۔ واستو میں کبھی دکھی نہیں ہوں۔ جب تک میں سویم ... کو دکھی نہ سمجھنے لگوں۔

اگر منشیہ بھی بھلی پرکار سُکھ کو سمجھ ... تو بہت سے دکھوں سے بچ سکتا ہے ... جیون کے لئے اچھے سوبھاؤ کا نرمان ... ہے۔ ایرشالو اور سوارتھی سوبھاؤ ... جیون کا دشمن ہے۔ ایسے منشیہ کے ... ہر وقت اشانتی اشانتی رہتی ہے۔ ... دوسرے منشیوں کی اُنتی پر بھی دکھی ہوتے ... اس کے وپریت ایک اچھے سوبھاؤ ... کی اُنتی پر سُکھی ہوتا ہے۔ اس لئے ... دکھوں کو کم کرنے اور سکھوں کو پراپت کرنے کے لئے گمبھیر وسمجھا ... اور سوارتھ ... تیاگ اور اودار چت اور سب کی اُنتی ... اُنتی سمجھنی چاہیئے۔ مہا کوی شیکسپیئر کا ڈرامہ ہیملٹ پڑھنے سے سوبھاؤ کی ... تروٹیوں کی بھینکرتا آسانی سے سمجھ ... آ سکتی ہے۔

جیت گیانہ کرودھ

ہتیشی ملاول پوری

اپنے اور بیگانے جیتے
نشہ ہے ادبھت آتم گھاتی
برا بھلا نہ سوجھے اس میں
بدھی اور ونے کو ہرتے
سنورے کام بگاڑے جن کا
بچے ہتیشی اس سے سادھو
کرے کبھی نہ کرودھ

جینا گیانہ کرودھ
کرے نیپٹ ابودھ
نہ ہی پر انورودھ
ہرلے آتم بودھ
ہووے نہ پرکرتی شودھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وید میں علمِ تار برقی

سورگیہ ماسٹر آتمارام جی امرتسری کا ایک مولیہ لیکھ

بجلی کے لئے انگریزی زبان میں جو لفظ الیکٹریسٹی ELECTRICITY ہے۔ وہ یونانی لفظ ELEKTRON سے نکلا ہے۔ جس کے معنے کہربا ... ہیں۔

علم تار برقی کے سائنسدانوں نے مندرجہ ذیل ... حصے کئے ہیں:-

ELECTROSTATICS جو کہ قوتِ ... برقی کو ٹھہری ہوئی حالت میں بیان کرتا ہے۔

ELECTROKINETICS جو بتلاتا ہے کہ کس طرح سے قوتِ برقی ایک چیز یا جگہ ... دوسری چیز یا جگہ سے دوسری چیز یا جگہ ... میں سرایت کرتی ہے۔

ELECTROMAGNETISM جو کہ قوتِ برقی کا قوتِ مقناطیسی سے تعلق ظاہر کرتا ہے۔

... یورپ کے محقق بتاتے ہیں۔ کہ گو اُس شخص کا ٹھیک نام معلوم نہیں۔ جس نے کہ یورپ میں ... قوتِ برقی کے خواص پر غور کیا۔ تاہم وہ بتلاتے ہیں۔ کہ مسیح کی پیدائش سے چھ سو برس پیشتر تھیلز نامی ایک مشہور شخص نے کہربا کی ... کشش کا تجربہ کیا تھا۔ اور:-

"زمانہ سلف کے لوگوں کو مینڈک کی قوتِ برقی کا علم تھا۔" بڑے مینڈک کے متعلق ارسطو کا بیان ہے۔ کہ وہ طاقت برقی سے اپنے شکار کو ... چت کر دیتا ہے۔ زمانہ سلف کے لوگوں کو یہ بھی معلوم تھا۔ کہ طاقت برقی کا اثر انسانی جسم پر کیا ہوتا ہے۔ اور نیز وہ جسم انسان کی بجلی سے واقف تھے۔"

ایک عرصہ دراز کے بعد کولچسٹر کے ڈاکٹر گلبرٹ کو تجربہ کرنے سے پتہ لگا۔ کہ بجلی میں قوتِ کشش ہے۔ وہ اشیاء جن میں رگڑ سے بجلی پیدا نہیں ہوتی۔ وہ زمرد۔ موتی ... پکھراج۔ مونگا۔ سنگِ مرمر۔ پتھر۔ ہڈی۔ ... ہاتھی دانت۔ سخت لکڑی اور دھاتیں ہیں۔

گلبرٹ نے یہ بھی دریافت کیا۔ کہ:-

"کرہ ہوائی کا بجلی کی پیدائش پر بہت ... اثر پڑتا ہے۔ جب خشک ہوا شمال یا مشرق ... سے ... تو بجلی عمدگی سے پیدا کی جا سکتی ہے۔ ... لیکن جب جنوبی تر ہوا کا رو ہو تو بجلی پیدا ... نہیں ہوتی۔"

سر آئیزک نیوٹن نے بھی بجلی کے پیدا کرنے ... کے لئے ایک خاص چکر بنایا۔ اور ۱۷۰۵ء میں ... صاحب نے تجربہ کر کے دکھایا۔ کہ

بجلی سے بعض اشیاء جلائی جا سکتی ہیں۔ اور اس کے تین برس بعد ڈاکٹر وال نے بتلایا۔ کہ کہربا کا صدمہ اور اس سے پیدا شدہ بجلی کا شعلہ بادلوں کی گرج اور آسمانی بجلی سے مشابہت رکھتا ہے۔

۱۷۲۰ء میں سٹیفن گرے نے اس مضمون کا رسالہ شائع کیا۔ کہ بجلی پرندوں کے پروں۔ بالوں ریشم۔ شیشہ۔ اون۔ کاغذ۔ چمڑا اور لکڑی کی رگڑ سے پیدا کی جا سکتی ہے۔ اس کے چند سال بعد ڈوفے صاحب نے معلوم کیا۔ کہ بجلی دو قسموں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔ یعنی ایک

وہ جو شیشے کی رگڑ سے اور دوسری وہ جو گوند وغیرہ سے پیدا ہوتی ہے۔ شہر لیڈن میں ایک شخص نے محسوس کیا۔ کہ جن چیزوں میں قوتِ برقی پیدا کی جاتی ہے۔ وہ کچھ دیر بعد ہوا میں اُڑ جاتی ہے۔ اس لئے اس کو محفوظ رکھنے کے لئے کسی ایسی چیز سے ملبوس کرنا چاہیئے۔ جو کہ اس کو جلد نہ نے سکے۔ اور آخرکار اس نے ایک آلہ بوتل کی شکل کا ایجاد کیا۔ جس کا نام سائنسدانوں میں آج تک لیڈن جار کے نام سے مشہور ہے۔ اس علم کی تاریخ میں ۱۷۰۶ء سے لیکر ۱۷۹۰ء تک کا زمانہ مشہور گنا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں امریکہ کے ڈاکٹر بنجمن فرینک لن نے قوتِ برقی کے متعلق ڈاکٹر واٹسن کے پرانے خیال کو زیادہ تشریح اور عمدگی سے ان الفاظ میں بیان کیا۔ کہ مثبت اور منفی دو قسم کی بجلی ہوتی ہے۔

پورانوں میں ویدک سدّھانتوں کا منڈن

انیک شلوک پورانوں میں پائے جاتے ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وید کا دھرم ہی سچا دھرم ہے۔ اور جو وید ورُدھ جڑ پدارتھوں کی پوجا آدی کرم پرانوں میں بیان کئے گئے ہیں۔ وہ بدھیمانوں کے ماننے کے لائق نہیں ہیں۔ اس لئے ہندو سناتن دھرمی بھائی ان واکیوں کو غور سے پڑھیں اور سوچیں کہ ست سناتن دھرم وید کا ہے۔ اور ویدک دھرم کے اصولوں پر چلنے سے اس لوک اور پرلوک کا سکھ ملتا ہے۔ جس سے وید کے آچرن کو چھوڑا۔ تب سے ہی دکھ اور کلیش بڑھ گیا۔ ورتمان سمے میں سوامی دیانندجی نے انیک مت متانتروں کے جھگڑے مٹا کر سچے سناتن دھرم کا اُپدیش کیا۔ اس لئے اگر ہندو لوگ اُنتی کرنا چاہتے ہیں۔ تو پورانوں کے وید وِرُدھ اصولوں کو تیاگ کر جو وید کے انوکول سدّھانت ہیں۔ ان پر آچرن کریں۔ نیچے ہم کچھ مثالیں دیتے ہیں:-

वेद प्रणि हितो धर्मो ह्य धर्मस्तद्विपर्ययः।

ارتھ۔ دھرم وُہی ہے۔ جو وید میں لکھا ہے۔

(دیوی بھاگوت سکندھ ۱۱ ادھیائے ا شلوک ۴۰)

من ہے۔ وہی انسان موکھ ہیں (مہابھارت)

شرادھ مرتک کو نہیں پہنچتا

देह पंचत्व मापन्ने देही कर्मानुगोऽवशः देहान्तर मनु प्राप्य प्राक्तनं त्यजते वपुः

ارتھ:- جب شریر کا انت ہوتا ہے۔ اس سے جیو آتما اپنے کرموں کے مطابق پہلے شریر کو تیاگ کر دوسرے شریر کو پاتا ہے۔

(بھاگوت سکندھ ۴، پوروارڈھ ادھیائے ۱)

مرتک شرادھ پراچین نہیں ہے!

नचश्रुतं मया पूर्वं न दैवं ऋषिभिः कृतम्

ارتھ:- مرتک شرادھ نہ میں نے پہلے سنا اور نہ پہلے کسی رشی منی مہاتما نے کیا۔

(وراہ پوران ادھیائے ۱۸۷۔ شلوک ۱۵)

پرماتما کا جنم نہیں ہوتا!

जन्म वृद्धयादि रहित आत्मा सर्व गतो व्ययः

ارتھ:- پرماتما جنم۔ بردھ۔ مرن آدی سے رہت ہے۔ سب میں سمایا ہوا ہے۔

(وشنو پوران ونش ۲، ادھیائے ۱۴ شلوک ۲۹)

विद्यया जन्मना वापि न श्रेयान्ब्राह्मणो भवेत आचारो ब्राह्मणस्येह तस्माच्छ्रेष्ठ तरः सदा॥

ارتھ:- ودیا یا جنم سے برہمن سریشٹ نہیں ہوتا بلکہ نیک چلنی سے ہوتا ہے۔

(شو پوران دھرم سنگھتا ادھیائے ۲۷)

پوران برہمنوں کے لئے نہیں

स्त्री शूद्र द्विज बन्धूनां वेद श्रवणं मतम् तेषामेव हितार्थाय पुराणानि कृतानि च।

ارتھ:- ستری۔ شودر کتھا پہنچ جاتیوں کے لئے پوران بنائے گئے ہیں۔

(دیوی بھاگوت پرتھم سکندھ ادھیائے ۳۔ شلوک ۲۱) وید نندک ناستک ہے

प्रमाणं श्रुतिरेव नः

ارتھ:- دھرم میں ہم کو وید ہی پرمان ہے۔

(شیو پوران وایو سنگھتا اُترارڈھ ادھیائے ۲۸)

پرماتما نروکار ہے!

रूप वर्णादि रहितो विशेषैण विवर्जितः

ارتھ:- وہ پرماتما روپ ورن سے رہت ہے (پدم پوران سرشٹی کھنڈ ادھیائے ۲)

अपाणि पादो जवनो गृहीता हृदि संस्थितः

ارتھ:- پرماتما روپ رس گندھ ہاتھ پاؤں آدی سے رہت انتریامی ہے۔ اور ہر دیہ میں سخت ہے (کورم پوران)

مورتی پوجا نشیدھ ہے!

तीर्थेषु पशु यज्ञेषु काष्ठ पाषाण मृण्मये प्रतिमादौ मनो येषां ते नरा मूढ चेतसः

ارتھ:- تیرتھ۔ پشوؤں کے یگیہ۔ لکڑی۔ پتھر۔ مٹی کی مورتی میں جن کا

(... آدمی کو سنتیہ پرکش اپنے نزدیک سمجھے ... (بھوشیہ پوران ... ادھیائے ۷۔ شلوک ۵)

بے زبانوں پر رحم کر

رباعی

کی میں نے یہ التجا الٰہی کہ رحم
درکار ترا ہے خالقِ برتر رحم"
یوں آئی ندائے غیب -- "اتنا ہوگا
جتنا کرتے ہو بے زبانوں پر رحم"

محروم بی-اے (خاص پرکاش کے لئے)

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اُتسووں کے پروگرام میں تبدیلی کی ضرورت

شری چرنجیت لال جی بان پرستھی کی کچھ مفید تجاویز

ایسے ست سنگ کے لئے سمے گرہستی سے مل کر مقرر کر لینا چاہیئے۔ اور جہاں کوئی بھی ایسا ست سنگی نہ ملے۔ وہاں کم از کم کسی آریہ سماجی کے گھر بھوجن نہ کرے۔ بازار میں یا کسی اور کے گرہ میں کرے۔ سائیکال کو یارات کو جیسا مناسب ہو۔ کتھا حسب ضرورت کی جاوے۔ لیکن رات کے ۱۰ بجے کے بعد کوئی کارروائی نہ ہو۔

(۶) جن اُپدیشکوں کو اس طرح کے پرچار کا ریہ پر لگایا جاوے۔ اُن کو سبھا کی طرف سے ضروری لیکچر یا اُپدیش دینے کی ضرورت نہ ہو۔ ان اُپدیشکوں کے لئے دھن مانگنا آوشیک نہ ہو۔ یدی کوئی سماج یا ویکتی اپنی مرضی سے اور خوشی سے دھن دے دیویں۔ تو وُہ رسید دیکر دھن ویدپرچار آدی کے لئے لے لیویں۔ اور سبھا کو بھیج دیویں۔ اُپدیشک جہاں جاوے۔ چار پانچ روز وہاں رہے۔ اُس کو ہر روز اپنے من کی تسلی کر لینی چاہیئے۔ کہ میں نے کچھ سیوا کا کام کر لیا ہے۔ (۷) ان اُپدیشکوں کے پاس کچھ موٹی موٹی اوشدھی و کچھ ٹریکٹ و پستکیں بھی ہونی چاہئیں۔ جن کو وُہ دیش کال انوسار جہاں ضرورت ہو۔ مفت یا قیمتاً بھی تقسیم کر کے پرچار کر سکیں۔ اس کام کے لئے سبھا میں الگ فنڈ کھول دیا جاوے۔

(۸) سائیکال یا رات کے سمے کبھی کبھی ایسے آسان وشیوں پر لوکل سکولوں کے لڑکے لڑکیوں کو ۱۰ یا ۱۵ منٹ لکھکر یا زبانی بولنے کا اوسر دیا جاوے۔ جو کہ دیش جاتی کے سدھار کے لئے ضروری ہوں۔ جس سے لوگ آریہ سماج کی اور آکرشت ہوں۔ اور ایسی کانفرنسوں یا سبھا کا پردھان اُپدیشک سوئم یا کوئی اور ودوان ہو۔ جو اخیر پر اس وشے پر پرکاش ڈال سکے۔ اور سب سے اچھے بولنے و لکھنے والے لڑکے لڑکی کو کوئی تمغہ یا پستکیں انعام میں دی جاویں۔ (۹) اُپدیشک کو چاہیئے۔ کہ اپنے منڈل کی یا ضلع کی ہر ایک آریہ سماج میں جیسا کہ آگے اُوپر لکھا گیا ہے۔ ایک رجسٹر رکھوائے۔ جس میں آریہ سبھا سدوں و سہایکوں کے مع پتہ و ادھنام۔ آیو۔ یوگیتا آدی درج ہوں۔ پہلے آریہ سبھا سدوں و سہایکوں کی دو تین میٹنگ کرائی جاویں۔ جس ...

بھائی اس بھاؤ سے سمت ہوں۔ کہ اُن کی آپس میں پورے طور پر واقفیت ہو جاوے۔ کوئی کیا کرتا ہے۔ کہاں رہتا ہے۔ جیسے مِتروں سے واقفیت ہوتی ہے۔ سب کو سب کا حال بتلا دیا جاوے۔ اور ایک دُوسرے سے ایسا میل بھی کرا دیا جاوے۔ کہ راستہ چلتے بھی ایک دُوسرے کو پہچان سکیں۔ اس کے پشچات ہر ایک ست سنگ میں منتری آریہ سماج کو دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ ست سنگ میں کون بھائی نہیں آیا۔ اُن کے نام نوٹ کر کے اُس سپتاہ کے لئے باری باری ایک دو سبھاسدوں کی ڈیوٹی لگائی جاوے۔ جو اُن آریہ بھائیوں کے گھر جاویں۔ جو ست سنگ میں نہیں آئے۔ اور وہاں جا کر نہ آنے کا کارن دریافت کریں۔ یدی کسی غیر حاضر بھائی کو کوئی کشٹ ہو۔ یا کسی قسم کی سہایتا کی آوشکتا ہو جس کے کارن وُہ ست سنگ میں نہیں آیا۔ تو اُس کی سہایتا کی جاوے۔ بیمار ہو تو دوائی لا دی جائے یا ڈاکٹر، وید کو بُلایا جائے۔ دھرم پتنی کے بیمار ہونے سے روٹی نہ پکی ہو۔ تو بھوجن کا پربندھ کروا دیا جاوے۔ ہر ایک آریہ سماج میں ایک ایسا فنڈ الگ ہو۔ جس سے غریب آریہ بھائیوں کی دوائی یا بھوجن آدی سے سہایتا کی جا سکے۔

آریہ نوجوانوں کے نام ایک انگریز پروفیسر کا پیغام

از:۔ مہنتہ جیمنی جی بی۔ اے۔ ویدک مشنری

پروفیسر شکفڈر انڈین ریویو میں بھارت کے نوجوانوں کو جن میں آریہ نوجوان بھی شامل ہیں۔ حسب ذیل پیغام دیتا ہے:۔ کاش کہ ہمارے نوجوان پروفیسر مذکور کے پیغام کو سُنکر اس پر عمل پیرا ہوں۔ تو آج بھارت کی حالت میں تغیر پیدا ہو جاوے۔ اور پھر کھوئی ہوئی پُرانی عظمت کو حاصل کرے۔ پروفیسر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ”مغرب کے لوگوں کو بین الاقوامی مسائل کے حل کرنے کے لیے آریہ ورت کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ ویدوں کا پیغام تمام جنگجو اور خون ریز اقوام کو مدعو کر کے کہتا ہے۔ کہ اپنے تمام اختلافات کو دُور کر کے غیر مسیحی تنگدلی اور خود غرضی کی زندگی کو بالائے طاق رکھکر بنی نوع انسان کی مشترکہ بہبودی اور رفاہ عام کی ترقی کے لئے اپنا مقصد بناؤ۔ آریہ ورت کے لوگ تمام دُنیا کی اقوام سے ابتدائی قوم ہونے کے دعویدار ہیں۔ اس کے قبضہ میں اب تک وید۔ علم۔ روحانیت اور اپنا ریشی کا خزینہ ہیں۔ انہی اشیاء کی اب یورپ کو ضرورت ہے۔ جو کہ اس وقت تک بھارت میں مدفون ہیں۔ آریہ (ہندوؤں) میں نہ صرف رواداری اور دُوسروں کو معاف کرنا اور ان کی بہبودی کا جذبہ جاگزین ہے۔ بلکہ تمام کا یگانگت کا خیال پایا جاتا ہے۔ اور اسی صورت میں بھی تسلیم کرتے ہیں۔ جب میں یگانگت کا خیال محسوس ہو گا۔ ایک ہی ہے۔ جو تمام انسانوں اور میں موجود ہے۔ اور مغربی لوگ کریں گے۔ تو یہ دُنیا مختلف اقوام کی کارزار نہ رہیگی۔ بلکہ بنی نوع انسانوں اور کھیل کود کا میدان بن جاویگی۔ اور روحانی باپ کے زیر سایہ تمام اقوام اخوتی (برادرانہ) رشتہ میں متحد ہو کر اور شانتی کی زندگی بسر کرنے والی ہوں گی۔

یہ صرف آریہ ورت ہی ہے۔ جو دُنیا کو مادہ پرستی کی نہ بجھنے والی پیاس کو بجھانے کے لیے گیان رُوپی امرت کے گھونٹ ہے۔ کیونکہ مادہ پرستی نے مختلف اقوام کے دِل جگر کو گھن کی طرح کھا اور دِلوں کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ آریہ سے ہی علم حقانیت۔ علم معرفت کی لہریں اُٹھتی ہیں۔ اور رُوئے زمین ہیں۔ اور یہ وُہی آریہ ورت ہے۔ سے پھر زبردست لہریں اُٹھ رہی ہیں۔ کی مادہ پرست تہذیب کو روحانیت دے کر اپنی طرف کشش کریں گی۔ ہیں ایسی سرزمین کے آگے سر جھکاتا ہے۔ آریہ ورت کے نوجوانوں کو یہ الفاظ دِلوں پر نقش کرنے چاہئیں۔ اگر سنہری موقعہ سے انہوں نے فائدہ تو ہم پھر ہمیشہ کے لئے اپنی عظمت اور علم معرفت سے محروم ہو جاویں اور دُنیا کی نظروں میں حقیر ہونگے۔ کیا میرے آریہ نوجوانو! آپ ایک غیر متعصب ودوان کے اور شردھا سے بھرپور۔ آپ کے دل و تہذیب کے متعلق الفاظ آپ آمنا کو اپیل نہیں کرتے۔ دُنیا آپ کے پیغام کے لئے ٹکٹکی لگائے بیٹھی رہی ہے۔ اور آپ اب بھی غفلت میں سو رہے ہیں۔ آپ اپنی روحانیت کو دُنیا میں پھیلا دیں۔ کوئی جاتی آپ کو غلام نہ بنا سکتی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ سکتی۔

انسانی زندگی کی چودہ ۱۴ بڑی غلطیاں

لندن کے ایک جج نے زندگی کی چودہ بڑی غلطیاں یُوں گنائی ہیں:۔

۱۔ نیک و بد کا اپنا انفرادی معیار مقرر کر کے یہ توقع رکھنا۔ کہ ہر شخص اس کی تصدیق کرے

۲۔ اپنے نشاط و خوشی سے دُوسروں کی نشاط کا اندازہ لگانا۔

۳۔ اس دُنیا میں ہر ایک سے اتفاق رائے کی توقع کرنا

۴۔ جوانی سے عقل اور تجربے کی توقع رکھنا۔

۵۔ یہ کوشش کرنا۔ کہ سب لوگوں کی طبیعتیں یکساں ہو جائیں۔

۶۔ غیر اہم اور فضول باتوں میں طرح نہ دینا۔

۷۔ ...

۸۔ جن باتوں کا کچھ علاج نہ ہو۔ ان کے لئے خود پریشان ہونا اور دُوسروں کو پریشان کرنا۔

۹۔ اس بار کو کم نہ کرنا۔ جس کا کم کرنا ضروری ہو۔ اور اختیاری ہو۔

۱۰۔ دُوسروں کی کمزوریوں کو وسیع النظری سے دیکھنا۔

۱۱۔ جو بات ہم سے نہ ہو سکے۔ اس کو ناممکن سمجھنا۔

۱۲۔ صرف ان باتوں کو ماننا جنہیں ہمارا محدود دماغ سمجھ سکتا ہو۔

۱۳۔ اس طرح زندگی گذارنا۔ گویا ہمارا ہر وقت ہر لمحہ اور ہر دن بہت اہم ہے۔

۱۴۔ انسان کے اخلاق کے متعلق کسی بیرونی معیار سے اندازہ لگانا۔ حالانکہ وُہ معیار جو انسان کو ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ओ३म्
ہفتہ وار
پرکاش
لاہور
۱۴ ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۳۰ بھادوں سمت ۱۹۹۸ بکرمی
جلد ۳۷ | دیانند ابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۳۴

آریہ سماج کا آئندہ پروگرام

(آخری قسط)

ملتی کا سوبھاؤ یہ پورتن چاہتا ہے۔ اُسے کسی ایک بات پر قرار نہیں۔ ویسے بھی اوستھائیں بدلتی رہتی ہیں۔ اس لئے بھن بھن دیشیں اور سماج سمیہ سمیہ پر اپنا پروگرام بدلتے رہتے ہیں۔ وہ اپنی پچھلی کارگذاری کا بھی کھاتہ تیار کرتے اور دیکھتے ہیں۔ کہ اس سمیہ تک نفع رہا ہے یا نقصان۔ ترقی ہوئی ہے یا تنزل۔ اور اس کے مطابق اپنا اگلا کاریہ کرم نشچت کرتے ہیں۔ سوویٹ روس نے پہلے پانچ ورشوں کا پروگرام بنایا نشچے کیا۔ کہ اس کال میں یہ کام ہونا چاہئے۔ اس اودھی کی سماپتی پر انہوں نے پڑتال کی۔ اور دیکھا۔ کہ جو کام ہم نے اپنے لئے تجویز کیا تھا۔ اس سے زیادہ ہوا ہے۔ اس نے پھر اگلے پانچ ورشوں کے لئے پروگرام بنایا۔ اور اپنے کام کی رفتار تیز کر دی۔ روس کو جو بھی ترقی حاصل ہوئی ہے۔ وہ اسی پروگرام کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح اٹلی اور جرمنی نے بھی اپنے اپنے لئے پروگرام نشچت کئے۔ اور ان کے مطابق کام کیا۔ اٹلی کی آج کوئی حیثیت نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن برطانیہ اور جرمنی جیسے ملکوں کے مقابلہ میں۔ ورنہ مسولینی نے جب اس کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی تھی۔ اس وقت یہ کیا تھا؟ جرمنی نے پچھلے ۸ سالوں میں جو حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ وہ دُنیا کے سامنے ہے۔ اس ترقی سے اس کا سر اس قدر پھر گیا ہے۔ کہ وہ دُنیا بھر کے لئے وبال ہو گیا ہے۔ آریہ سماج کا جب سے جنم ہوا ہے۔ اس نے کبھی اپنے کام کی پڑتال نہیں کی۔ اس کام کے لئے کوئی کمیٹی یا کمیشن مقرر نہیں کیا۔ جس کی رپورٹ سے اس نے روشنی حاصل کی ہو۔ اور آئندہ کے لئے اپنی راہ سوچی ہو۔ یہ درست ہے۔ کہ آریہ سماج دھرم نشچت ہے۔ اس میں پریورتن کی گنجائش نہیں۔ لیکن یہ بھی درست ہے۔ کہ دھرم پرچار کے طریقے وقت وقت پر بدلتے رہتے ہیں۔ اسی لئے ہمارے شاستروں نے شرتی اور سمرتی میں فرق کیا ہے۔ شرتی بدل نہیں سکتی لیکن سمرتی وقت وقت پر بدلتی رہتی ہے۔ شرتی پرماتما کی طرف سے ہے۔ منشیوں کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن سمرتی منش بناتے ہیں۔ اور منش ہی اُسے بدلتے ہیں۔ اس لئے جہاں شرتی میں کوئی پریورتن نہیں ہو سکتا۔ وہاں سمرتی میں پریورتن نہ کرنا بھول ہے۔ کسی سمیہ منو سمرتی کا راجیہ تھا۔ آریوں کے آچرن کی بڑھتی تھی۔ آج کی سمرتی ستیارتھ پرکاش ہے۔ منو سمرتی کے ترجمان کے پشچات جو اوستھائیں پیدا ہوئیں۔ ان کا حل نہ آج کی کوئی سمرتی ہی بتا سکتی ہے۔ کسی سمیہ اس دیش میں کیول آریہ ہی آباد تھے۔ اس لئے آریوں کے کسی دوسرے مت کے گرہن کرنے کا پرشن نہ تھا۔ اس لئے پراچین سمرتیوں میں اس روگ کا کوئی دارو تجویز نہیں کیا گیا۔ نہ اس تپن کے لئے پرائشچت بنایا گیا ہے۔ آج ہمارے دیش میں دو اور مذاہب بھی رائج ہیں۔ اور وہ دونو مشنری یا تبلیغی مذاہب ہیں۔ وہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کو اپنے مذہب میں لیتے ہیں۔ اور چونکہ ادھا چین ہندو دھرم مشنری یا تبلیغی دھرم نہیں رہا۔ اور اس نے اپنا دروازہ دوسرے مذاہب کے لوگوں کے لئے بند کیا ہوا ہے۔ اس لئے ہندو ہی مسلمانوں اور عیسائیوں کی کوششوں کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ ٹرکی، ایران، عرب اور افغانستان جیسے مسلم ممالک سے زیادہ سے زیادہ چند لاکھ مسلمان یہاں آکر آباد ہوئے ہونگے۔ لیکن اس وقت جو ۷، ۸ کروڑ مسلمان یہاں ہیں۔ وہ تو بھارت کے ہندوؤں سے ہی گئے ہیں۔ جب مسلمان اور عیسائی اس طرح ہندوؤں کو اپنے مذہب میں گھسیٹ لئے جاتے تھے اور ہندوؤں کی طرف سے اس کا کوئی جواب نہ تھا۔ کسی نئے سمرتی کار کی آوشیکتا تھی۔ پرماتما نے وہ سمرتی کار رشی دیانند کے رُوپ میں بھیجا۔ انہوں نے بہت سے گرنتھ لکھے۔ لیکن جو گرنتھ ورتمان اوستھاؤں سے وشیش سمبندھ رکھتا ہے۔ وہ ستیارتھ پرکاش ہے۔ اس میں ورتمان سمسیاؤں کا حل بتایا گیا ہے۔ اس میں سندیہ نہیں۔ کہ ساری آریہ جاتی نے اس سمیہ تک ستیارتھ پرکاش کے بتلائے ہوئے راستہ کو نہیں آزمایا۔ اس لئے اسے پورا لابھ نہیں پہنچا۔ لیکن یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ آریہ جاتی بچ سکتی ہے۔ تو رشی دیانند کے بتلائے ہوئے مارگ پر چل کر ہی۔

ہمیں سمجھ لینا چاہئے۔ کہ سنسار پریورتن شیل ہے۔ اس لئے ہر پانچ ورش کے پشچات ہمیں اپنی اوستھا پر وچار کرنا چاہئے۔ اور اس سمیہ کی اوستھا کے انوسار اپنا پروگرام بنانا چاہئے۔ لیکن ایسا ہو نہیں رہا۔ آپ پرچار کا ڈھنگ ہی لے لیں۔ ویدک دھرم کے پرچار کے لئے وارشک اُتسووں کی پرتھا ڈالی گئی۔ یہ پرتھا سب سے پہلے آریہ سماج نے چلائی۔ اب ہر ایک سماج اسے گرہن کر چکا ہے۔ اور ایک ایک پرانت میں ورش بھر میں ہزاروں اُتسو ہوتے ہیں۔ اُتسوں کی اُپیوگتا سے انکار نہیں ہو سکتا۔ ان سے آریہ سماج کو بہت لابھ پہنچا ہے۔ ان کے دوارا نہ کیول اس کا پرچار ہوا ہے۔ بلکہ اس کی سنگھٹن شکتی کا سکہ بھی دوسروں کے دلوں پر جما ہے۔ لیکن اب وقت آ گیا ہے۔ کہ اس میں کچھ پریورتن کیا جائے۔ آریہ سماج کے وارشک اُتسو برسوں سے چلے آ رہے ہیں۔ اس لئے اب یہ ایک سادھارن سی چیز بن گئے ہیں۔ ان میں چونکہ کوئی نرالاپن نہیں ہوتا۔ اس لئے لوگ ان سے اتنے آکرشت نہیں ہوتے۔ جتنے پہلے ہوا کرتے تھے۔ ہمیں بھی ان کے لئے پہلے کا سا اُتساہ نہیں۔ ورش بھر میں ہر ایک پرانت میں دو چار مہوتسو ہونے چاہئیں۔ یہ وشیش سمارو ہے ہونے چاہئیں۔ سادھارن منش کا سوبھاؤ ہے۔ کہ آپ جو چیز جس رُوپ میں اس کے سامنے پیش کریں گے۔ اسی رُوپ میں وہ سویکار کرے گا۔ اگر آپ اپنے کسی اُتسو کو خود سادھارن سمجھتے ہیں۔ اور اسے سادھارن رُوپ میں ہی دوسروں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تو دوسرے بھی اسے سادھارن سمجھیں گے۔ لیکن اگر آپ کسی اُتسو کو وشیش بتائیں گے۔ اور لوگ دیکھیں گے۔ کہ آپ اُسے وشیش سمجھتے ہیں۔ تو وہ بھی انہیں وشیش سمجھنے لگیں گے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ سپتاہک ست سنگ میں اتنے لوگ نہیں آتے۔ جتنے کہ خاص ویاکھیانوں پر آتے ہیں۔ اور خاص ویاکھیانوں پر بھی اتنے لوگ نہیں آتے۔ جتنے کہ وارشک اُتسووں میں شامل ہوتے ہیں۔ اور وارشک اُتسووں پر اتنے نہیں آتے۔ جتنے کہ سوورن جینتی یا اردھ شتابدی جیسے اُتسووں پر۔ ہم نے مہارشی دیانند کی جنم شتابدی منائی۔ ہم نے اسے ایک وشیش اُتسو کے طور پر منایا۔ جنتا نے اس کے سمبندھ میں ہمارا عمل دیکھا۔ ہماری تیاریاں دیکھیں۔ اور اس نے سمجھا۔ کہ واستو میں یہ ایک وشیش اوسر ہے۔ اور وہ بڑی بھاری سنکھیا میں سمّلت ہوئی۔ جنم شتابدی پر ایک لاکھ نرناری سے کم کیا شامل ہوئے ہونگے۔ پھر ہم نے گوروکل کانگڑی کی سوورن جینتی منائی۔ دہلی میں آرین کانگریس کی۔ اس کے بعد شولاپور میں آرین کانگریس کی۔ یہ سب اوسر وشیش تھے۔ اور جنتا نے اسے وشیش سمجھ کر اپنی سبھا نو بھوتی پرگٹ کی۔ اس طرح میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہمیں پنجاب پرانت میں ورش میں کم از کم ایک وشیش کانفرنس یا سمیلن کرنا چاہئے۔ اس کا پردھان پرانت کا کوئی پرسدھ آریہ سماجی ہونا چاہئے۔ اس کی باقاعدہ سواگت سمتی ہونی چاہئے۔ ہمارے سامنے اکالیوں کے وشیش دیوان ہوتے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ ہر ایک سنگھ سبھا نیم پُورک اپنا وارشک اُتسو مناتی ہو۔ لیکن اکالیوں کے دیوان وقتاً فوقتاً ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں سکھ ہی شامل نہیں ہوتے۔ بلکہ ہندو بھی ہوتے ہیں۔ اور وہ انہیں گرہن کرتے ہیں۔ اسی طرح دوسری جماعتیں بھی اپنی اپنی کانفرنسیں کرتی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ آریہ سماج میں بھی ایسی کانفرنسیں ہونی چاہئیں۔ پراونشل آرین کانفرنس کے علاوہ ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ کانفرنسیں بھی ہو سکتی ہیں۔ یہ کانفرنسیں اتنی ہی زیادہ ہونگی۔ جتنی کہ ہم میں حرکت ہوگی سماج میں جیون ہو۔ تو اس کا مختلف طریقوں سے ظاہر ہونا ضروری ہے۔ اور نہ ہو تو جو ہوتا تھا ایک بار ہو جائے۔ وہی چلتی رہتی ہے۔ پنجاب میں بھی مجھے یاد ہے۔ ۱۹۲۷ء میں دینا نگر میں آریہ ویدک سمیلن ہوا تھا۔ میں اس کا پردھان تھا۔ اس سمیہ جوش کے جو مناظر ہم نے دیکھے۔ وہ اس وقت تک نہیں بھولے۔ ابھی پچھلے دنوں میں نے مردم شماری کے سلسلہ میں آریہ سماجیوں کا دورہ کیا۔ آریہ پرش تو میرے دورہ کو وشیش مہتو دیتے ہی تھے۔ دوسروں نے بھی دیا جس کا پرنام یہ ہوا کہ ہر ایک ستھان پر میرے ویاکھیانوں میں ہزاروں کی حاضری ہوتی تھی۔ حیدرآباد ستیہ آگرہ تو آریہ سماج کے جیون

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

میں ایک وچتر چیز رہی ہے گی۔ ان دنوں میں نے ایک ماس کا دورہ کیا۔ اس ایک مہینہ میں میں نے جو کچھ دیکھا۔ وہ میرے جیون کا ہرش وایک سمرن رہے گا۔ کیا جلوسوں میں اور کیا جلسوں میں جنتا ہزاروں کی سنکھیا میں سمت ہوتی تھی۔ یہ سب باتیں اس بات کا پرمان ہیں کہ ہمیں آریہ سماجوں کے وارشک اُتسوؤں میں پریورتن کرنا چاہیئے۔ وارشک اُتسو ہونے چاہئیں یا نہیں۔ یہ ایک علیٰحدہ مضمون ہے۔ اور اس پر میں اپنے وچار پرگٹ کر چکا ہوں۔ وہ ہوتے رہیں۔ لیکن ان میں کیول یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ورش بھر میں کچھ سمیلن ایسے بھی ہونے چاہئیں۔ جن کی حیثیت مقامی جلسوں سے زیادہ ہو۔ کسی سمیہ آریہ سماج لاہور کا وارشک اُتسو ایک پرانتیہ سمیلن کی حیثیت رکھتا تھا۔ آج بھی اس میں شامل ہونے کے لئے باہر سے لوگ آتے ہیں۔ لیکن نہ اتنی تعداد میں، جتنی میں کہ پہلے آیا کرتے تھے۔ اب تو لاہور کے وارشک اُتسو کی رونق زیادہ تر لاہور نواسیوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ لاہور نواسی وارشک اُتسوؤں پر سہسروں کی سنکھیا میں آتے ہیں لیکن سپتاہک ستسنگ میں نہیں آتے۔ نہ وشیش ویاکھیانوں میں۔

جو کچھ میں نے اوپر لکھا ہے۔ اس سے میرے پاٹھک میرا بھاؤ سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ جو پرنالی ورشوں سے چلی آ رہی ہے۔ اس میں کچھ پریورتن ہونا چاہیئے۔ تاکہ ہمارے اُتسو عام جنتا کے لئے آکرشن کا باعث بنیں۔ ہمارے اُتسوؤں میں کوئی سملت ہوگا۔ تو ہمارے وچار بھی گرہن کرے گا۔ کنتو کوئی آئے ہی نہیں۔ تو وچار کیسے لیگا؟

۹/۹/۴۱ — کرشن

"رِشی نمبر" کی تیاریاں

ہندی اردو رشی نمبر کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ رشی کے بھگتوں کو رشی کی سمرتی میں نکالے جانے والے ان انکوں کی زیادہ سے زیادہ کاپیاں منگوا کر اوشیہ بانٹنی چاہئیں۔ یہ وارشک نگیہ ہے جس کو سپھل بنانا آپ کا کرتویہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کی قیمت منی آرڈر سے آج ہی ارسال کر دیں۔ اور رشی نمبر منگوا کر متروں سمبندھیوں کو بھینٹ دیں اور ودھرمیوں میں پرچار ارتھ بانٹیں۔ کوئی سماج یا رشی بھگت اس تحفہ سے محروم نہ رہے۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر مفت بانٹے۔ قیمت ہندی ۳/ اردو ۳/ ۱۰۰ یا زیادہ کاپیاں منگوانے پر محصول ڈاک معاف! بشرطیکہ قیمت پیشگی وصول ہو جائے۔ آج ہی اپنا آرڈر اور قیمت بھیج دیجئے!

شرادھوں کا شرادھ

یہ شرادھوں کے دن ہیں۔ لیکن ان کی وہ دھوم اب کہاں جو آریہ سماج کے ابتدائی دنوں میں دیکھی جاتی تھی۔ واستو میں آریہ سماج کے پرچار نے مرتک شرادھ پر کٹھاراگھات کر دیا ہے۔ اب تو مرتک شرادھ پر کٹھا کا ہی شرادھ ہو رہا ہے۔ پتروں کا شرادھ نہیں۔

مہاراجہ کشمیر کا اشاعتِ قرآن کیلئے دان

پچھلے دنوں قادیاں سے نکلنے والے اخبار "نور" کے ایڈیٹر سردار محمد یوسف نے مہاراجہ کشمیر کی خدمت میں قرآن مجید کی ایک جلد پیش کی تھی۔ ایڈیٹر "نور" نے نور کی ۵ ستمبر کی اشاعت میں اعلان کیا ہے۔ کہ انہیں مہاراجہ صاحب نے پانچ صد روپیہ دیا ہے۔ اس رقم سے قرآن مجید کی جلدیں خرید کر ریاست کی لائبریریوں میں رکھی جاویں گی۔

ہندو والیانِ ریاست مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے ہی یہ سب کچھ کرتے ہیں۔ ورنہ اپنے دھارمک گرنتھوں کے پرتی ان کی اداسینتا شوچنیہ ہے۔ بخلاف اس کے مسلم فرمانروا اپنے مذہب کی تبلیغ میں پوری پوری امداد دیتے ہیں۔ اور دوسرے مذاہب کی اشاعت پر پابندیاں لگاتے ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ہندو راجوں کی تعریف کریں یا مسلم نوابوں کی؟

کانگڑہ میں ہندو لڑکیوں کا اغوا

دیانند سالویشن مشن کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف پچھلے ایک ورش میں کانگڑہ ضلع سے ۱۱۴ ہندو لڑکیوں و استریوں کو یونوں دوارا اغوا کیا گیا۔ کس قدر کمزوری اور بھیرونتا آ گئی ہے ہندوؤں میں۔ ایک ایسے علاقہ میں ہی جہاں ہندوؤں کی آبادی ادھک ہے۔ ہندو اپنی دیویوں کی حفاظت نہیں کر سکتے۔ تو ان پرانتوں میں اوستھا کیا ہوگی۔ جہاں وہ اقلیت میں ہیں؟

پارسیوں میں پرچار کی ضرورت

پارسیوں کے رہن سہن اور مذہبی رسومات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ ہندوؤں سے ہی نکلے ہوئے ہیں۔ اور اب بھی ہمارے بہت نزدیک ہیں۔ ان کے رسم و رواج بالکل ہندو آنہ ہیں۔ لیکن افسوس کہ آریہ سماج نے کبھی ان میں پرچار کی کوشش نہیں کی۔ اگر کی جاتی۔ تو اوشیہ وہ آج آریہ جاتی کا ایک انگ ہوتے۔

ہندو راجوں میں پرچار

رشی دیانند نے ہندو ریاستوں کو آریہ سماج کے زیر اثر لانے کے لئے کئی راجوں کو اُپدیش دیا۔ لیکن اب یہ کام بند ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جو دو ایک ریاستیں سوامی جی کی کرپا سے آریہ سماج کے زیر اثر آئی تھیں۔ وہ بھی موجودہ راجوں کے بعد پھر آریہ سماج سے الگ ہو جاویں گی۔ ضرورت ہے۔ کہ ہندو راجوں کو آریہ سماج کے نزدیک لایا جائے۔ اس کے لئے لاہور چیفس کالج میں پڑھنے والے راجکماروں میں ساہتیہ وترن کے ذریعہ اور انہیں وشیش اُتسوؤں پر نمنترن کر کے پرچار کرنا چاہیئے۔

سی۔پی میں آریہ ۵ اگنا ہوگئے

سارودیشک سبھا نے خرچ دے کر جن گننا وبھاگ سے کچھ پرانتوں کے آریوں کی صحیح تعداد جاننے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں یہ جاننا باعث خوشی ہوگا۔ کہ سی۔پی اور برار کے آریوں کی تعداد پچھلی مردم شماری سے ۵ اگنا زیادہ ہو گئی ہے۔ پہلے ان کی تعداد ۶۳۰۸ تھی لیکن اب ۳۱۶۸۰ ہو گئی ہے۔ ان میں ۱۶۳۳۴ پرش اور ۱۵۳۴۶ استریاں ہیں۔ اسی طرح دوسرے پرانتوں میں بھی آریہ کئی گنا بڑھے ہیں۔ کیا تعجب جو بھارت بھر میں آریوں کی سنکھیا ۱۰ لاکھ سے بڑھ کر ایک کروڑ ہو گئی ہو!

سبھا دوارا پرچار پرنالی میں پریورتن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ویدپرچار پرنالی میں نمن پریورتن کرنے کا نشچے کیا ہے۔ (۱) ہر ایک ضلع میں سبھا کی اور سے ایک ودوان اُپدیشک نیت کیا جائے گا۔ (۲) ضلع کی ہر ایک آریہ سماج کا اُتسو نہ ہو کر ضلع آریہ سمیلن باری باری وبھن ستھانوں پر ہوا کرے گا۔ (۳) ضلع کے آریوں کے سہیوگ سے ہر ایک ستھان میں کتھا اور دینک ستسنگ کی پرتھا ڈالی جاوے گی۔ (۴) اُتسو میں رات کو ۱۰ بجے کے بعد کوئی کاروائی نہ ہوا کرے گی۔ صبح و شام سبھاسد ہون سندھیا میں شامل ہوا کریں گے۔ اس سمیہ کوئی اور پروگرام نہ رکھا جائے گا۔ (۵) اُپدیشک اور پرچارک پرتیک ستھان پر کم سے کم تین دن ٹھہر کر جنتا میں سوادھیائے ستسنگ۔ وار تالاپ دوارا ملکر ان کے جیونوں میں پریورتن لانے کی کوشش کریں گے۔

پنڈت ویدبرت کا سواگت

آریہ ستیاگرہ کے پانچویں ادھی نایک پنڈت ویدبرت بان پرستھی نے یکم اگست کو آریہ پرتی

ندھی سبھا بہار کے وارشک اُتسو ... گرہن کر لیا۔ اب وہ سوامی ... پنجاب کے دورہ پر آ رہے ہیں۔ ... جالندھر اور امرتسر ہوتے ہوئے ... کو لاہور پہنچیں گے۔ ہم بان پرستھی جی ... گرہن پر ہرش پرگٹ کرتے اور ... پر سادر ابھینندن اور سواگت کرتے ...

۱۴ ستمبر کو جہیز نشیدھ دوس

آریہ کمار پریشد دہلی نے جہیز نشیدھ ... تنتھی سنتھاپت کر ۱۴ ستمبر کا دن نیت کیا ... ہے۔ کہ آریہ بھائی اور بہنیں ۱۴ ستمبر کو ... ودھ وشیش پرچار کریں گے۔ اور سو ... کا جہیز نہ لینے اور لڑکیوں کو دوا ... کی پرتگیا کریں گے۔

۲۵۰ مسلم راجپوتوں کی شدھی

ہرش کی بات ہے۔ کہ سالویشن مشن ... تحصیل بلب گڑھ ضلع گوڑگانوہ کے ۲۵۰ ... کو ان کی درخواست پر شدھ کر کے ... ویدک دھرم میں پرویش کرایا ہے۔ اس ... ۲۰ گراموں کے ۲ ہزار راجپوتوں کو ... اس شدھی میں دہلی شدھی سبھا کے ... نے بھی سہیوگ دیا۔ اس اہم شدھی کا ... ہوگا۔ کہ سمیپ ورتی دوسرے گراموں ... بھی اپنے آبائی دھرم میں واپس آ جا ...

کاغذ کی بڑھتی ہوئی گرانی

جس کاغذ پر "پرکاش" ان دنوں چھپ ... وہ جنگ سے پہلے ایک پیسہ ۱۲ اریم ملتا ... کی قیمت آٹھ روپے ۲۰ ہو گئی ہے۔ کاغذ ... نے بہت مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ آریہ ... آریہ بھائیوں نے کوئی سہایتا نہیں کی ... علاوہ جنگ کے کارن ودیشوں کے گراہک ... گئے ہیں۔ ... ستیاگرہ کے کارن ... ہم "پرکاش" کے پریمیوں کو توجہ ... طرف دلاتے ہوئے ہی سے پرکاش کے ... گراہک بنانے اور رعایتی فنڈ میں ... کی پرارتھنا کرتے ہیں۔ اگر کاغذ اسی رفتار سے مہنگا ... تو کون جانتا ہے۔ کہ ... سکیں گے؟ اس خطرہ سے اپنے ... کو بچائیں۔ اور پوری پوری سہایتا ...

رشی نمبر کے لئے آرڈر جلد ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اندھی لڑکی

نصیحت آموز — دلچسپ افسانہ

گت انک سے آگے

(از۔ شری یُت راجگوپال جی آچاریہ۔ سابق وزیر اعظم مدراس)

بات کی بات میں سُوت کس طرح کاتا جاسکتا ہے۔ ہم جدھر جاتے تھے۔ کاتنیوں کی ایک اچھی خاصی بھیڑ ہمارے اردگرد جمع ہو جاتی تھی۔ اُن کی کی ان گنی تاہیں کی آواز سُنتے ہی عورتیں کام کاج چھوڑ کر اپنے جھونپڑوں میں سے نکل آتی تھیں۔ اور کھڑی ہو کر لکشمی داس کا دُھننا دیکھتی تھیں۔ ایک کچے جھونپڑے کے سامنے چبوترے پر بیٹھی ایک لڑکی چرخہ کاتنے میں مشغول تھی۔

"آئیے! ذرا اس طرف دیکھیں"، لکشمی داس بھائی نے کہا "ہاں" میں نے کہا۔ "یہ ایک چھوکری ہے۔ اس کے کام کا بڑوں کے کام سے مقابلہ کریں گے۔"

ہم لوگ اُس کے نزدیک جا پہنچے۔ مگر مجھے دیکھکر بڑا تعجب ہُوا۔ کہ وہ جُوں کی تُوں بیٹھی رہی۔ جس طرح اُسے ہمارے نزدیک پہنچنے کی کوئی خبر ہی نہ ہو۔ سدا بہار کی طرح ہمیشہ ہنس مُکھ رہنے والے کسانوں کی عورتیں ایسا غیر مہذبانہ طریقہ کبھی اختیار نہیں کرتیں۔ میں نے غور سے چھوکری کے مُنہ کی طرف دیکھا۔ تو مجھے پتہ چلا کہ اُسکی آنکھوں میں کچھ خرابی ہے۔ مگر پھر بھی وہ کات رہی تھی۔ میں نے پوچھا۔

"بہن تمہاری آنکھوں میں کیا ہو گیا ہے؟" اُس نے کچھ جواب نہ دیا۔ چُپ چاپ سُوت کاتتی رہی۔ لیکن چبوترے پر کچھ دُور بیٹھے ہُوئے ایک بُوڑھے نے جو سُوت اُتار رہا تھا۔ کہا۔ "ماتا نے اس کی آنکھیں لے لیں۔"

"کتنے دن ہُوئے؟" میں نے پوچھا۔

"دو برس کے قریب ہونے کو آئے۔" دروازے میں کھڑی ہُوئی ایک عورت نے کہا۔ "اسکو چیچک نکلی تھی۔ اور اُسی میں یہ اندھی ہو گئی۔ ہم لوگ اس کو کھانا دیتے ہیں۔ اس کے خاوند نے اسے نکال دیا ہے۔ اور یہ اندھی ہر روز اس طرح بیٹھکر چرخہ چلاتی ہے۔ اور ہفتہ بھر میں آٹھ آنے کا سُوت کات لیتی ہے۔ ہمارے گھر کے مرچ مصالحہ کے لئے یہ پیسے کافی ہوتے ہیں۔ خُدا نے اس کی قسمت میں ایسا ہی لکھا ہے۔ ہم لوگ کیا کر سکتے ہیں؟"

لکشمی داس کا دل بھر آیا۔ اُنہوں نے پُوچھا "اور اس کے لئے رُوئی کون دُھنکتا ہے؟"

"میں اپنے اور اس کے لئے دُھنک لاتی ہُوں۔" عورت نے جواب دیا۔ "بوڑھا سُوت لپیٹ لیتا ہے۔ ہم لوگ سب کچھ تیار کر کے پُونیاں کی ٹوکری اور چرخہ اُس کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ بیچاری اور کر ہی کیا سکتی ہے؟"

"کیا تم اس کی ماں ہو؟" میں نے پُوچھا

"ہاں یہ میرے ہی پیٹ سے پیدا ہُوئی ہے۔" عورت نے ٹھنڈی سانس لیکر کہا۔

میں نے سوچا۔ کہ اس بدقسمت لڑکی کو گھر سے نکال دینے والا ضرور ہی بڑا ظالم ہو گا میں نے پُوچھا۔ "کیا اس کا خاوند اسی گاؤں میں رہتا ہے؟"

"ہاں وہ یہاں ہی ہے۔ وہ اس بوڑھے کی بہن کا لڑکا ہے۔ مگر وہ بیچارا کیا کرے! وہ کس طرح میری چھوکری کو اپنے گھر رکھکر اُسے کھلائے پلائے اور پہننے کو کپڑے دے؟ میری چھوکری اندھی ہو جانے کے سبب اُس کے کسی کام کی نہیں رہی۔ ایک دو دن کی بات تو ہے ہی نہیں۔ زندگی بھر کا جنجال ہے۔ خُدا نے اُسے اس قدر دولت نہیں دی۔ کہ وہ بیٹھے ہی بیٹھے کھلایا کرے۔"

"ان غریب انسانوں کا دل بھی بہت سخت ہو جاتا ہے۔" میں نے لکشمی داس جی سے کہا۔ "یہ لوگ ایک ہی عورت اور ایک بیل کو بھی مُفت بٹھا کر نہیں کھلا سکتے۔ کام کرو تو روٹی ملے نہیں تو نہیں۔ ان سے شکایت بھی کیا کی جائے؟ بیچارے غربت اور کنگالی کے ہاتھوں بہت بُری طرح نالاں ہیں۔"

"سچ ہے" لکشمی داس نے سوچتے ہُوئے کہا "مگر یہ بڑی حیرانی کی بات ہے۔ کیا اس گاؤں*

* میں کوئی اور اندھی عورتیں بھی چرخہ چلاتی ہیں؟"

ہم سب لوگ باتیں کرنے لگے۔ اور اندھے چرخہ چلانے والوں کے نظارے دیکھنے لگے۔ "بہن! کیا تمہیں چرخہ چلاتے ہُوئے خُوشی محسوس ہوتی ہے؟" لکشمی داس نے اندھی لڑکی سے پُوچھا "خوشی؟ ہاں!" لڑکی نے جواب دیا۔ "اگر چرخہ نہ ہو تو مجھے زندگی کے دن کاٹنے مُشکل ہو جائیں۔ صبح سے شام تک اگر کاتنا نہ ہو۔ تو کیا کروں؟ اگر میں کوئی محنت نہ کروں تو کیونکر اپنے ماں باپ سے روٹی کی اُمید رکھُوں؟ ہم لوگ بڑے غریب ہیں جناب! ایک آنہ کی کمائی بھی ہمارے لئے بہت ہے۔ بیچاری لڑکی چرخہ پر بیٹھکر اپنے کھانے لائق کما لیتی ہے۔ اگر یہ چرخہ نہ چلائے۔ تو ہمارے لئے اس کو روٹی دینا مشکل ہو جائے۔ اس کے خاوند نے اس کو نکال دیا تھا۔ اب چرخہ ہی اس کا مالک اور محافظ ہے۔"

"اس واقعہ کو میں کبھی نہ بھُولوں گا"، لکشمی داس نے کہا۔ "اس سے میرا چرخہ میں عقیدہ سو گُنا بڑھ گیا ہے۔"

* اس لیکھ کے سمبندھ میں ایک ... پنڈت ... لوگ پڑھ نہیں سمجھائے۔ وہ اگلے انک میں چھپے گا۔ (ایڈیٹر)

نیوگ پر کچھ گمبھیر وچار

گت انک سے آگے

(شری مان پنڈت آسا رام جی اوورسیر مصر کھ۔ ضلع سیتا پور)

راجیا رتھ نیوگ وہ ہے۔ جو راجہ اپنے پر بندھ سے سینا بڑھانے کے لئے سینکوں دوارہ نیوگ کرائے۔ اور سنتان کے پالن پوشن کا پربندھ راجیہ دوارہ ہو۔ کریڑا رتھ نیوگ وہ ہے۔ جس میں بہت سے استری اور پُرش اکٹھے ہو کر بنا اس بات کا وچار کئے۔ کہ کون کس کی استری ہے۔ اور کون کس کا پتی۔ آپس میں کام کریڑا اور میتھن آدی کریں۔ اس کو بھی راکششی نیوگ کہتے ہیں۔

(۸) پرچارتھ نیوگ دو پرکار کا ہوتا ہے۔ اول استری پرتی۔ دوئم پُرش پرتی۔ استری پرتی نیوگ وہ ہے۔ جو استری پکش کے لئے کیا جائے۔ اور پُرش پرتی نیوگ وہ ہے۔ جو پُرش پکش کے لئے کیا جائے۔ (۹) استری پرتی نیوگ دو پرکار کا ہوتا ہے۔ اول پتا کلارتھ دوئم پتی کلارتھ۔ اسی طرح پُرش پرتی نیوگ بھی دو پرکار کا ہوتا ہے۔ اول سو کلارتھ دوئم پتنی کلارتھ۔ استری پرش پتا کلارتھ نیوگ وہ ہے۔ جس میں استری اپنے پتا کے گھر رہتے ہوئے (جیسے گھر داماد کی حالت میں) یا اپنا سوتنتر گھر بنا کر رہتے ہوئے اپنے کُل کی بڑھی کے لئے نیوگ کرے۔ استری پرتی پتی کلارتھ نیوگ وہ ہے۔ جسمیں استری اپنے پتی کے گھر پر اپنے پتی کی کُل وردھی کے لئے نیوگ کرے۔ پرش پرتی پتا کلارتھ نیوگ وہ ہے جسمیں پُرش اپنی کُل وردھی کے لئے نیوگ کرے۔ پُرش پرتی پتنی کلارتھ نیوگ وہ ہے۔ جس میں پُرش (گھر داماد کی حالت میں) اپنی شوسُر کی کُل وردھی کے لئے نیوگ کرے۔

(۱۰) اس کے علاوہ نیوگ کی اور بھی قسمیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً دیش جاتی اور کال کے انوسار آج کل نیوگ کو دیش اور جاتی کے رسم و رواج کے انوسار جو مختلف طور پر مریادت کر کے بیاہ کا نام دیا جا رہا ہے۔ وہ در اصل بیاہ نہیں ہے۔ بلکہ نیوگ ہی ہے۔ کیونکہ نیوگ کنواری استری پُرشوں کا بھی ہو سکتا ہے۔ پرنتو ایسا کرنے سے ایک کُل کی سمپتی بھی دُوسرے کُل میں چلی جاتی ہے۔ جس سے جاتی کی سمپتی نشٹ بھرشٹ ہو کر دردرنا اور خانہ جنگی کا باعث ہوتی ہے۔ نیز نزدیکی کی شادی کا رواج زور پکڑ جاتا ہے۔ کیونکہ نیوگ کی اوستھا میں لڑکی کا اپنے پتا کی سمپتی میں حق رہتا ہے۔ اور ہر ایک شخص یہ چاہتا ہے۔ کہ میری سمپتی کسی نزدیکی کے پاس ہی چلی جائے۔ تاکہ نشٹ بھرشٹ نہ ہو۔ بھائی بھائی کی اولاد کے درمیان جو آجکل مختلف جاتیوں میں شادیاں ہوتی ہیں۔ وہ بیاہ نہیں۔ بلکہ اسی پرکار کے نیوگ ہوتے ہیں۔ *

موسم گرما اور برسات میں

اصلی

جہاز مارکہ کپڑے

استعمال کریں

مُفید اور فائدہ مند ثابت ہونگے

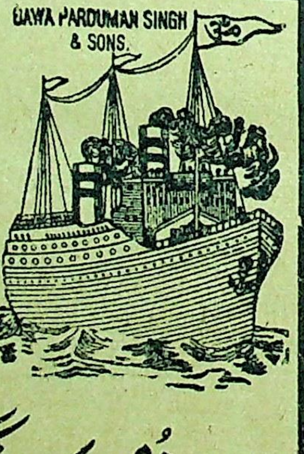

باوا پردُمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچیں:۔ بمبئی — کلکتہ — دہلی — لاہور — کوئٹہ

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہفتہ کی ڈائری

۶ر ستمبر — امریکن ٹینک روس کی امداد کو پہنچ گئے ہیں — ۵ لاکھ پونڈ روزانہ کی خوراک امریکہ برطانیہ کو مہیا کر رہا ہے — بلغاریہ روس کے خلاف نہیں لڑے گا — جرمن فوجوں نے دو اور شہروں پر قبضہ اور دریائے نیپر کو پار کر لیا ہے — جرمن لڑکیوں سے حکام نے زیادہ سے زیادہ بچے پیدا کرنے کی اپیل کی ہے۔ — ۵ر اکتوبر سے ۱۴ر اکتوبر تک شمال مغربی ہندوستان پر حملہ کی مشق کی جائے گی — ۳ر ستمبر کو قاہرہ پر بمباری ہوئی — حکومت پنجاب کے دفاتر ۹ر اکتوبر کو لاہور میں کھلیں گے — ۲۴ ہندوستانی ہوا باز لنڈن پہنچ گئے ہیں — فن لینڈ نے روس سے اپنا علاقہ واپس لے لیا ہے — امریکہ میں ۱۹۸ کارخانے اسلحہ تیار کر رہے ہیں۔

۷ر ستمبر — آئس لینڈ کے قریب امریکہ کے تباہ کن جہاز پر جرمن آبدوز نے حملہ کر دیا — امریکہ نے جاپان کو تیل بھیجنا بند کر دیا — سر سکندر اور مسٹر فضل الحق نیشنل ڈیفنس کونسل سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ — اٹلی کے پاس سات میں سے صرف دو کروزر باقی رہ گئے ہیں — لاہور میں جائداد وں پر ۲۳ فیصدی ٹیکس لگے گا — صدر روز ویلٹ نے بحری جہازوں کو گولی کا نشانہ بنانے کا حکم دیدیا ہے۔

۸ر ستمبر — کیو کے علاقہ میں روسی فوجیں پیچھے ہٹ گئی ہیں — ۵۰ ہزار روسی گرفتار کر لئے گئے ہیں — کاکیشیا کی طرف راستہ لینے کے لئے جرمنی ترکی پر پھر دباؤ ڈالنے لگا ہے — ۷ر ستمبر کی صبح کو سکندریہ اور نہر سویز کے رقبہ پر بمباری ہوئی —

بلغاریہ بھی روس کے خلاف بحری، بری اور ہوائی حملہ کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے — مدراس کا بکری ٹیکس خلاف قانون قرار دیدیا گیا ہے۔ — ۱۰ لاکھ روسی فوج اور ۲۰ لاکھ شہری لینن گراڈ کی حفاظت کر رہے ہیں — آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا اجلاس بھاگلپور میں ہوگا۔

— برطانیہ ہر روز سوا کروڑ پونڈ جنگ پر خرچ کرتا ہے — پنڈت مالویہ نے اپیل کی ہے کہ ۱۴ ستمبر کو پبلک جلسے منعقد کر کے ہندوستان کے لئے درجہ نو آبادیات کا مطالبہ کیا جائے۔

۹ر ستمبر جرمن ٹینک لینن گراڈ میں داخل ہو گئے ہیں — روسیوں نے انہیں بم مار مار کر تباہ کر دیا۔ — جرمن جنگی رقبہ میں پر امریکن جہازوں پر حملہ کریں گے — ۷ر ستمبر کی رات کو برطانوی ہوائی جہازوں نے روم پر اڑان کی — لارڈ لنلتھگو کی جانشینی کے سلسلے میں لارڈ ہیلی فیکس اور سر سیموئیل ہور کا نام لیا جا رہا ہے — گجرات سپیشل جیل کے ۱۰۳ ستیا گرہیوں میں سے ۸۰ چرخہ کاتتے ہیں۔ جولائی میں ۱۰ لاکھ گز سوت کاتا گیا — فرانس کے سابق وزیر اعظم دلادیر اور جنرل گیملن کے خلاف فوجی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے — روس سے ایک خط ۱۷ر مارچ ۱۹۰۲ء کو بھیجا گیا، اور یہ ہمپ شہر کے ایک گاؤں ہیمبرڈ میں ۱۷ر جون ۱۹۴۱ء کو ۳۹ سال بعد پہنچا — امریکہ نے کارخانوں کو ۸ کروڑ ۷۰ لاکھ پونڈ کے ہوائی جہاز بنانے کے آرڈر دے رکھے ہیں — روسیوں نے ۱۵ ہزار جرمن سپاہی ایک ہی دن میں ہلاک کر دیئے — دریائے سندھ کے رستہ بدل لینے سے کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا ہے — حیدر آباد کی ایک اینگلو انڈین مس آشن لانگ نے شدھ ہو کر مسٹر نرسنگھ راؤ سے بیاہ کر لیا۔

— امریکہ کا جنگ میں داخلہ اب صرف چند دنوں کی بات ہے — وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سیاسی قیدیوں کی رہائی پر غور کرے گی۔

۱۰ر ستمبر — لینن گراڈ کو جرمنوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا ہے اور شہر شلسبرگ پر قبضہ کر لیا ہے — سر جوگندر سنگھ نے لنڈن میں ہندوستان کی ... کا عہدہ منظور نہیں کیا — حملہ کے ... کلکتہ کے ۲۱ ہزار اشخاص کی ... کی ریلیف منظور ہوئی ہے — ... محکمہ اطلاعات کے ماتحت کر دیا جائے ... ہندوستان میں رہنے والے ۶۱ جاپانی ... جاپان چلے گئے ہیں — ڈھاکہ ... ۱۵ مسلمانوں کے خلاف فساد کے دنوں ... کو جبراً مسلمان بنا لینے کے متعلق مقدمہ ... رہا ہے۔

۱۱ر ستمبر — اتحادی فوجوں نے ... پنٹر برگن پر قبضہ کر لیا ہے — روز ویلٹ چرچل اعلان کا اطلاق ہندوستان ... اور برما پر نہیں ہوگا — جرمنوں نے ... اور امریکن جہاز غرق کر دیا ہے — جرمنی ... ایک اور خفیہ ہتھیار استعمال کرنا شروع ... دیا ہے — ڈھاکہ کے فساد میں ۱۴ ... ہلاک اور ۳۱۳ زخمی ہوئے تھے۔

۱۲ر ستمبر — سمالنسک پر روسیوں نے دوبارہ قبضہ کر لیا ہے — ... فوجوں نے بلغاریہ میں نقل و حرکت شروع ... دی ہے — اڑیسہ میں آٹھ کانگرسی ... بنانے کی کوشش کر رہے ہیں — ... نے دھار مک لیکچروں کیلئے بھی ڈسٹرکٹ ... سے اجازت لینا ضروری قرار دیا ہے — ... برطانیہ اور جاپان میں جنگ چھڑنے کا ... پیدا ہو گیا ہے — ابے سینیا میں ... اطالوی فوج ہلاک اور قید ہو چکی ... فن لینڈ اور روس میں صلح کی گفت و شنید ... ناکام رہی ہے — حکومت ایران نے ... کے مطالبات منظور کر لئے ہیں۔

ہندی اُردو رشی نمبر کے لئے
آرڈر معہ قیمت بحساب ۳ر جلد بھیجئے

چونکہ اس بار کاغذ پہلے سے چار گنا مہنگا ہے۔ اس لئے اردو ہندی "رشی نمبر" اتنی ہی تعداد میں چھپیں گے۔ جتنے کہ آرڈر آئیں گے۔ ایک سہ رنگی تصویر ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ صفحے ہونگے۔ بنا پیشگی رقم وصول ہوئے نمبر نہیں بھیجا جائے گا۔ اور نہ وی۔ پی کے آرڈروں کی تعمیل کی جائے گی۔ ہر رشی بھگت اور آریہ سماج کو یہ نمبر زیادہ سے زیادہ تعداد میں مفت بانٹنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ نمبر آچاریہ رشی دیانند کی سمرتی میں نکالا جاتا ہے۔

ہندی ماسک "آریہ ورت" کا ایک ورش سماپت ہو گیا
"کہانی انک" چھپ گیا۔ نئے ورش کے لئے چندہ بھیجئے

آریہ ورت کا جنم شری ہنیشی جی علاء دلیپوری کے ۵۰ویں جنم دن پر پچھلے سال ۱۰ر ستمبر کو ہوا تھا۔ اس طرح ستمبر ۱۹۴۱ء کے انک کے ساتھ "آریہ ورت" کے پہلے سال کے ۱۲ انک سماپت ہو گئے۔ کہانی انک بابت ماہ ستمبر گراہکوں کو بھیجا جا رہا ہے۔ جو سجن پہلے انک سے خریدار بنے تھے۔ کہانی انک ملتے ہی نئے ورش کا چندہ دو روپے (عہ) منی آرڈر سے ۳۰ر ستمبر تک بھیج دیں۔ ... کے بعد چندہ اڑھائی روپے سالانہ ہوگا۔ ایک بار پھر درخواست ہے۔ کہ نئے ورش کے لئے چندہ فوراً بھیجئے۔ اب "آریہ ورت" دوسرے ورش میں پرویش کرتا ہے۔ دوسرے ورش کا پہلا انک ۵ر اکتوبر کو رشی انک کے روپ میں پرکاشت ہوگا۔ اگر آپ ابھی تک گراہک نہیں بنے۔ تو آج ہی دو روپے بھیج کر خریدار بن جاویں۔

خود گراہک بنیں۔ دوسروں کو بنائیں!

(مینیجر آریہ ورت لاہور)

مگدھ ہو جاتا ہوں

چودھری سنگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل سکول جلیانہ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری ہنیشی علاء دلیپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کو لکھتے ہیں۔

"پوجیہ مہاشے جی۔ میں نے آپکی تصانیف گیتا کی رشی کا ... ہیرے کا ... ہنیشی ... سندھیا ... کتھی۔ انہیں میں روز پڑھتا ہوں۔ ان کے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مگدھ ہو جاتا ہوں"

اگر آپ بھی ہردے کی سچی شانتی چاہتے ہیں۔ تو منگوا کر ... کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ اور اردو میں ۱۳ر (محصول ڈاک ۳ر) منی آرڈر سے بھیج کر منگوا کر ضرور سوادھیائے کریں۔

(مینیجر پرکاش لاہور)

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد ...

اصلی میٹھی
بال جیون گھٹی

— بچوں کو روزانہ ذراسی جا دیجئے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی ... نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر ... سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی ... قیمت فی شیشی ۵ر چار شیشی ... — نئے سوداگر ... مفت لو۔ ... نام و پتے ...

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجیوں میں سہانو بھوتی کا ابھاو

از:۔ ڈاکٹر کانشی رام صاحب ہیلتھ آفیسر۔ گھنور

کوئی دو ماہ ہوئے۔ میں لاہور اپنے سسر کے گھر ماتم پرسی کے واسطے گیا تھا۔ اُن کا ایک لڑکا جو ڈی۔ اے۔ وی سکول کی نویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ گزر گیا تھا۔ میرے سسر لالہ میرانند آہوجہ کالج کی مینجنگ کمیٹی کے ہیڈ کلرک رہ چکے ہیں۔ اُن کے گھر میں ۱۰ دن رہا۔ اس عرصہ میں وہاں کے بہت سے حالات دیکھے اور خیال آیا۔ کہ اپنے انوبھو آریہ جنتا کے سامنے وچار ارتھ رکھوں۔

پہلی بات جو میں نے وہاں رہ کر دیکھی۔ وہ یہ کہ آریہ سماج میں کچھ ہمدردی نہیں۔ اِن دس دنوں میں میں نے کسی آریہ سماجی کو اُن کے گھر آتے نہیں دیکھا۔ جو آدھ گھنٹہ بیٹھکر اُن کے دُکھی دِل کو بہلاتا۔ اور تسلی دیتا۔ جو پہلے وقتوں میں بوڑھے آریہ سماجی میں نے دیکھے ہیں۔ اُن کے مقابلہ میں آج کے آریہ سماجیوں میں ۱۰ فیصدی پریم و ہمدردی بھی دکھلائی نہیں دیتی۔ بس صرف زبانی جمع خرچ یا صرف اخباری نام کے بھوکے۔ دوسرے اگر کوئی کہے کہ وہ بھی دُوسروں کے گھر نہیں جاتے ہونگے۔ تو رشی دیانند کے شِشیوں کو ایسا جواب شوبھا نہیں دیتا۔ چونکہ رشی کا مشن سنسار کا اُپکار کرنا ہے۔ اُپکاری آدمی بدلہ نہیں چاہتا۔ بلکہ اُپکاری لوگ اپنی عملی زندگی سے دوسروں کی زندگیاں بنایا کرتے ہیں۔ لاہور جیسا شہر جو اپنے کو مہذب بناتا ہے۔ بالکل رُوکھا ہے۔ ہاں کپڑوں کی تہذیب۔ سوٹ پہننا۔ ریڈیو اور سینما کی ترقی کافی دکھلائی دیتی ہے۔ اُن کے گھر میں نے اُن کے ہمسایوں میں سے جو کہ اپنے آپ کو دھارمک سبھاؤں کے مکھ بتلاتے ہیں۔ ایک کو نہیں دیکھا۔ بھولی بھٹکی عورت شاید کوئی آگئی ہو۔ اس سے تو لاکھ درجہ بہتر چھوٹے گاؤں یا قصبے ہیں۔ جہاں ایسی ہمدردی کے لئے بیسیوں آدمی آجاتے ہیں۔ یہ ہے لاہور کی خود غرضی اور غرور سکھانے والی تہذیب!

اِن حالات کو دیکھتے ہوئے اب ہمیں سوچنا ہے۔ کہ سماج کا کیا فرض ہے۔ اور اس پر کیا ہو۔ اور کن کن طریقوں سے ان ترٹیوں کو دُور کر سکتے ہیں۔

دوسری ترٹی جو میں نے اس موقع پر دیکھی۔ وہ یہ ہے۔ کہ ایک آریہ سماجی پنڈت جی ۳، ۴ بجے کے درمیان ایک گھنٹہ کے لئے پریم نچکیتا کے سمواد کی کتھا کیا کرتے تھے۔ اس موقع پر ہم چند آدمی گھر کے اور کچھ عورتیں سُنا کرتی تھیں۔

اس سمواد کو سادھارن استری پرش اچھی طرح سمجھ نہیں سکتے۔ جب تک کہ کسی نے پہلے آتما کی فلاسفی کو سمجھ نہ لیا ہو۔ سٹھول اور سوکھشم شریر کا analysis اتیادی باتیں آنی چاہئیں۔ اس لئے سماج کو ضرورت ہے۔ ایک ایسا گرنتھ لکھنے کی جو کہ ایسے شوک کے موقع کے لئے دِرشٹانت ساگر ہو۔ بڑی بڑی رُچی کارک کتھائیں لکھی جائیں۔ اور ہمارے پوجنیہ بزرگوں کی جیونیوں سے مثالیں لکھی جاویں۔ کہ وہ موت کے وقت کو کیسے نبھایا کرتے تھے۔ اور شوک ناش کے اپائے ہوں۔ اچھا ایک دو حصّوں میں یا تفسیر گرنتھ ہو۔

ایک حصّہ تو ایسا ہو۔ جو ہر ایک سادھارن استری و پرش کی سمجھ آجائے۔ اور آسان ہندی اور اُردو۔ کتھاؤں کے رُوپ میں۔ دُوسرا و تیسرا حصّہ ذرا ذرا کٹھن بنایا جا سکتا ہے۔ اس چیز کی بڑی سخت ضرورت ہے۔

تیسری ترٹی۔ باہر سے زیادہ رشتہ داروں

ہم آریہ سماج کو ان ترٹیوں کو دور کرنیکا یتن کرنا چاہیے۔

قومی ترقی کا راز

از:۔ شری بیت چاند۔ از بھکر

کوئی قوم کس طرح ترقی کر سکتی ہے؟ یہ ہے ایک سوال جو عام طور پر پوچھا جاتا ہے۔ اس سمبندھ میں اپنے وچار پیش کرتا ہوں۔

قومی ترقی کا راز شخصی ترقی میں ہے۔ اور ترقی دُرستی یا مناسب تبدیلی کا دُوسرا نام ہے۔ آریہ ورت جسے دُنیا کا گورو ہونے کا فخر ہے۔ ودیشیوں کی نظروں میں ایک کمزور اور گرا ہُوا مُلک ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بھارتی دِن بدن زیادہ فضول خرچ۔ فیشن پرست اور آرام طلب بنتے جاتے ہیں۔ اور اگر سب سے پسماندہ قوم کوئی ہے۔ تو وُہ ہے ہندو قوم۔ وُہ ہندو قوم جو کبھی دُنیا کی سرتاج اور رہبر تھی۔ لیکن وُہ کون سی وجوہات ہیں۔ جن کی وجہ سے ہندو قوم پسماندہ قوم ہے؟

جہاں تک میرا خیال ہے۔ اصلی وجہ تعلیم و تربیت کا نہ ہونا ہے۔ تعلیم کے لئے ہزاروں سکول۔ ہزاروں کالج ہیں۔ لیکن ایک تو طریقہ تعلیم غلط اور دُوسرے تعلیم بھی ادھوری۔ تربیت کا نام و نشان نہیں ملتا۔ اس وجہ سے بھارتی اور خاص کر ہندو۔ باوجود دھن۔ دولت۔ طاقت۔ دماغ ہونے کے بھی کمزور ہیں۔

ہم تب تک ترقی نہیں کر سکتے۔ جب تک ہم میں جو کمزوریاں یا بُرائیاں ہیں۔ وُہ دُور نہ ہو جائیں۔ جب تک کہ ہم کو دیش بھگتی کی لگن نہ ہو۔ جب تک ہم مذہبی بھگتی سے محروم ہیں۔ ہم کیا خاک ترقی کر سکتے ہیں؟ اگر ہر ایک شخص آپ سیدھے راستہ پر چل سکتا ہو۔ تو وُہ ہر دُوسرے شخص کو ٹھیک چلنا سکھا سکتا ہے۔ اور اس طرح سے دیش کی حالت سُدھر سکتی ہے۔

لاکھوں بار سُن چکے اور سُنتے ہیں۔ کہ "قوم کی اُمیدیں نوجوانوں سے وابستہ ہیں۔ نوجوان ہی قوم کے رہنما ہیں۔" مگر ایسے نوجوان جن کو دیش بھگتی کا گیان تک نہ ہو۔ جن کی بنیاد ہی کمزور ہو۔ رہنمائی کیا خاک کریں گے؟ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ بچّوں کی گھٹی میں ہی دیش بھگتی۔ نر بھینا۔ ویرتا کا اُپدیش دے کر بچپن میں ہی سچّا دیش بھگت ویر اور دھرم پر قربان ہونیوالا بنا دیا جائے۔ اور اس کے لئے ضرورت ہے سچی ویر ماتاؤں کی۔ جو اپنی سنتان کو ایک ویر دیش بھگت بنا دیں۔

دُنیا کی جس قوم کو دیکھو ترقی کے میدان میں چھلانگیں لگا رہی ہے۔ لیکن ہم بھارتی ابھی تک خواب غفلت میں سوئے ہیں۔ ہم جاتی اور دیش کی خاطر مرنا نہیں جانتے۔ ہم دھرم پر قربان ہونا نہیں جانتے۔ اور اسی لئے ہم کمزور ہیں۔ اور سب سے پیچھے ہیں۔

ہاں تو کیول ایک اُپائے یہی ہے۔ کہ استری سُدھار تحریک پر زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ اور بہتر تو یہ ہوگا۔ کہ چند سچی دیویوں کو ہی اس کام کا بوجھ سونپ دیا جائے۔ اور ایسا پروگرام بنائیں جس سے دیویوں کو ٹھیک طور پر سُدھارا جا سکے اُن کے اندر کر تو یہ پالن کرنیکی شکتی اور لگن پیدا کریں۔ تاکہ وُہ اپنی سنتان کو سچّے دیش بھگت بنا کر اپنے لئے اور اپنی جاتی کے لئے سُکھ کا کارن ہوں۔

بڑ. کا ماتم پُرسی کے لئے آنا۔ اس سے ایک تو آنیوالے کا کافی روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ اور ایک دو دِن ٹھہر کر واپس چلا جاتا ہے۔ اس سے لابھ کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ وُہ اپنا روپیہ و وقت خرچ کرے۔ اور دُوسرے اُن کے گھر آکر اُن کی تکلیف کا باعث بنے۔ جو

سواستھ رکشا

۱۔ پرہیز:۔ بواسیر والے کو باجرہ، دمہ والے کو ارہر، جُذام والے کو گوشت، سُول والے کو دال، بخار والے کو گھی، سوائے تپدق کے نئے بخار میں دُودھ، اور اسہال و کھانسی والے کو نہانا نہ چاہیئے۔

۲:۔ چوٹ گولی۔ کلونجی۔ میتھی۔ سجّی، ہلدی، ہاؤ، میدا، کائپھل، پپلا مُول، عقر قرحا، میدہ لکڑی سب ہم وزن پیسکر گُڑ ملا کر گولی بنائیں۔ سب طرح کی چوٹ جائے گی۔

۳۔ شراب چھڑانا۔ لونگ پیسہ بھر، ستاور ڈھائی تولہ۔ رات کو بھگو کر صبح کو پلائیں۔

۴۔ پیر کا کانٹا نکالنا:۔ جل پیپل کی جڑ یا مینڈھا سینگی کی جڑ کو پانی میں گھس کر زخم پر لیپ کریں۔

۶۔ خوب صورت بنانے کی دوا:۔ کوٹ سرسوں ہلدی تل دارو ہلدی پیسکر اُبٹن کرکے نہائے۔

۷۔ طاقت کی دوا:۔ ناگ بیل، اسگند، تل اور گُڑ پیسکر دُودھ کے ساتھ کھائے۔

۸۔ کمر پتلی کرنا:۔ موگرا کی جڑ مٹھا میں پیسکر پیوے۔

۹۔ عقل بڑھانے کی دوا:۔ تری آنولہ بچ ان کو پیسکر اور شہد گھی ملا کر کھاوے۔

۱۰۔ دُودھ کا گاڑھا کرنا:۔ ذرا سا سنگھاڑے کا آٹا ملا دیں۔

i Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج پھلرواں کے سماچار

۱۶ اگست سے ۲۵ اگست تک متواتر دس روز آریہ سماج مندر میں پنڈت شکھا نند جی شاستر ارتھ مہارتھی کا ویاکھیان ہوتا رہا۔ پھلرواں پورانک گڑھ ہونے سے مشہور ہے۔ پرنتو پنڈت جی نے آتے ہی اعلان کر دیا۔ کہ آریہ سماج کے جس وشے پر اگر کسی کو شنکا ہو۔ تو وہ شنکا سمادھان کر سکتا ہے۔ پنڈت جی کے اس اعلان پر چند نوین ویدانتیوں نے پرکرتی جیو اور پرماتما کے وشے پر کچھ شنکائیں پیش کیں۔ پرنتو پنڈت جی نے اُنہیں ایسی ٹھیک ٹھیک دلائل دیں۔ کہ اُنہیں خاموش ہونا پڑا۔ ازاں بعد پنڈت جی متواتر چار دن ایشور پرکرتی اور جیو کے موضوع پر عالمانہ لیکچر دیتے رہے۔ مورتی پوجا۔ مرتک شرادھ ورن ویوستھا و دیگر آریہ سدھانتوں کے لیکچروں سے پھلرواں میں آریہ سماج کی دھوم مچ گئی۔

(ملکھراج اپ منتری)

آریہ سماج کھنہ کی رسم افتتاح

۵ اکتوبر کو اتوار کے روز نئے آریہ سماج مندر کھنہ کی رسم افتتاح ادا کرنے کے لئے مہاشہ کرشن جی سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ ان کی سویکرتی آنے پر مفصل پروگرام پرکاشت ہوگا۔

(رادھا کشن منتری)

آریہ سماج پھلورکو دان

آریہ سماج پھلور کی بہ میٹنگ شریمان سوپرسدھ دان ویر پنڈت دھرم چند دھیمان ایند

برادرس ننگل ضلع جالندھر نواسی کنٹریکٹر کلکتہ کا ہاردک دھنیہ واد کرتی ہے۔ کہ اُنہوں نے پریم اُدارتا سے آریہ سماج مندر پھلور کے لئے ایک وشال تتھا سُندر ہال، کمرہ کے نرمان کرنیکا کاریہ آرمبھ کروا دیا ہے۔ جس پر لگ بھگ دس ہزار روپیہ کے وبیہ کا انومان ہے۔ پرماتما دھیمان کٹمب کی دھن جن سے برِدھی کرے۔

(منی لال منتری)

آریہ سماج فورٹ سنڈیمن

اُتسو ۵ اگست سے ۱۱ اگست تک رہا۔ مہنت رام چند جی شاستری۔ آچاریہ رشی رام جی ٹھاکر امر سنگھ جی۔ جمنا بھجن منڈلی و بھجنیک ٹھاکر سنگھ جی پدھارے۔ سویرے ہر روز یگیہ ہُوا کرتا تھا۔ شام کو استری ستسنگ اور رات کو بھی کاروائی ہُوا کرتی تھی۔ پبلک کی آمد کافی رہتی تھی۔ آخری دن یگیہ کی پورن آہوتی کے دن نو پلٹنوں سے بھی کافی جوان تشریف لائے۔ جلسہ کے بیچ میں ڈاکٹر ٹیگور کی مرتیو کی خبر آئی۔ شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔

(نعمت رائے منتری)

سی۔ پی کے آریہ سولہ گنا ہو گئے

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے وبھن پرانتوں کے آریوں کی سنکھائیں دیکر دے کر پرمانت کرنیکا یتن کیا۔ مدھیہ پرانت اور برار ان پرانتوں میں سے ایک ہے۔ عام

پرانت کے جن گنناو بھاگ سے آریوں کی سنکھیا پراپت ہُوئی ہے۔ اس کے انوسار اس بار آریوں کی سنکھیا نمن پرکار ہے:-

سی۔ پی اور برار ریاستوں کو ملا کر:-

پُرش ۴۴۳۴ - ۱۶۳ - استریاں ۴۶ ۱۵۳ ۳ -

یوگ:- ۳۱۶۸۰ -

۱۹۳۱ء کی جن گنتا کی مدھیہ پردیش کی آریوں کی سنکھیا ۱۸۳۶ تھی۔ اس کا یہ ارتھ ہے۔ کہ اس بار مدھیہ پردیش میں آریوں کی سنکھیا لگ بھگ ۱۶ گنا بڑھی ہے۔

(منتری)

دیانند مٹھ کا ماہ اگست کا پرچار کاریہ

شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ماہ اگست میں کنتھا کرتے رہے اور سیالکوٹ اور دھرمسالہ میں بھی تشریف لے گئے۔ شری پنڈت رامچندر جی سدھانت شرومنی نے پٹھانکوٹ ودھاریوال میں پرچار کیا۔ ماسٹر شرما جی نے دھاریوال۔ پٹھانکوٹ۔ نورپور میں میجک لینٹرن دوارا ویدپرچار کیا۔ برہمچاری ستیہ پال جی نے پٹھانکوٹ وغیرہ میں پرچار کیا۔ شری سوامی نارائنانند جی نے حسب ذیل ستھانوں میں پرچار کیا:- لاہور، امرتسر، ترن تارن، پٹی، قصور، پاکپٹن، کروڑ پکا۔ ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ کلاچی۔ بھکر۔ مظفر گڑھ۔

ملتان۔ خانیوال۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گوجرہ منڈی۔ لائل پور۔ سرگودھا۔ شیخوپورہ منٹگمری۔ بہاولپور۔ چکوال۔ کیمبل پور گجرات۔ وزیر آباد۔ پنڈ دادنخان۔ خوشاب کالا باغ۔ بنوں۔ کوہاٹ۔ پشاور۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ سری نگر وغیرہ ستھانوں پر پرچار کیا۔ اوشدھالیہ دیانند مٹھ میں ماہ اگست میں ۱۳۰ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

(رتنا رام لال منتری)

آریہ سماج بھوانی کا چناؤ

سبھاپتی۔ مہاشہ شنکرداس جی۔ اُپ سبھاپتی۔ لالہ منشا رام جی بی۔ اے۔ منتری۔ چیندر ورما جیچند کرہ۔ اُپ منتری۔ لالہ گوکل چند کانڈی۔ خزانچی۔ لالہ بابو رام کپاڈیہ۔ لائبریرین:- پنڈت رگھبیر پرساد جی۔ آڈیٹر۔ لالہ سُکھ مان پرساد جی۔ سماج کے سالانہ جلسہ کی تاریخیں بہت جلد مقرر کی جائیں گی۔ (چیندو لال ورما)

آریہ سنسر سبھا بھوپال کا شوک

ستھانیہ آریہ سنسر سبھا کے یوگیہ دودان پنڈت کرشن پرساد جی کا دیہانت تاریخ ۸ ستمبر شام کے ۶ بجے ہو گیا۔ آپ کے ویوگ سے سجن بڑے دُکھی ہیں۔ اسی سمبندھ میں کنیا پاٹھشالا میں اوکاش رہا۔ تتھا شری پنڈت پرمانند جی ودیا واچسپتی۔ شری راج بہادر جی B - A ۔ شری دینیش جی دکھ درپا۔ شری مان بھیرو پرساد جی ایل۔ ایل۔ بی۔ شریمان کیشو لال جی شرما

چترکوٹ کی دمہ کی دوائی

چترکوٹ کی دمہ کی دوائی کھانیکی تاریخ امسال ۵ اکتوبر ۱۹۴۱ء بروز اتوار مطابق ۲۰ اسوج سمت ۱۹۹۸ بکرم ہے دسہرہ سے پہلے منگوالیں۔ ورنہ اگلے سال کا انتظار کرنا پڑے گا۔

حاملہ مستورات کیلئے دوائی کا استعمال منع ہے۔ قیمت ایک دمہ پہ آنہ (۸ عہ) علاوہ محصولڈاک

نوٹ:- چونکہ پنڈت ہیرا لال صاحب رچھاریہ کے گاؤں کا مقام میں ہزاروں مریضوں کے مجمع میں شامل ہو کر دوائی کھا دیں۔ ورنہ نہ سمجھیں۔ کہ آپ اصلی دوائی کھا رہے ہیں۔ دوائی براہ راست ہم سے منگوالیں۔ ورنہ ۵ اکتوبر کو چترکوٹ اپنا پتہ صاف تحریر فرمادیں۔

ماسٹر رام بھیجا مل نیشنل ہائی سکول شہر پشاور

دانی پرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ اوی وڈ۔ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اناتھ یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا۔ نقدی جس صورت میں بھی سہایتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہایتا کر سکیں۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

المشتہر:- ہیرا نند شرما سیکریٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ اوی وڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سندر لال جی نے شردھانجلی ارپن کی۔

(مہیش لال منتری)

آریہ سماج سید پور

۱۱ اگست اتوار رات کے ساڑھے آٹھ بجے زیر صدارت سردار چتر سنگھ جی آریہ سماج مندر میں جلسہ منعقد ہوا جس میں کمیونل ایوارڈ کے ورودھ پرستاؤ سویکار کیا گیا۔ اور تقریریں ہوئیں۔ (منتری)

آریہ سماج تلہ گنگ کا چناؤ

۳۱ کو آریہ سماج تلہ گنگ کا نیا چناؤ بابو رام نرائن جی کے اُتساہ سے حسب ذیل ہوا:۔

پریزیڈنٹ :۔ مہتہ جیون مل صاحب۔ سینئر وائس پریذیڈنٹ۔ بابو ایشر داس صاحب۔ وائس پریذیڈنٹ :۔ لالہ نند رام جی۔ سیکرٹری۔ مہاشہ رام لال جی۔ اسسٹنٹ سیکرٹری۔ مہاشہ کشن چند جی۔ خزانچی۔ بابو مہر چند جی۔ لائبریرین و سہایک منتری مہاشہ رام لال جی سوداگر۔ سٹور کیپر:۔ پنڈت لیکھراج جی پروہت۔ اس کے علاوہ ممبران انترنگ سبھا حسب ذیل چُنے گئے:۔

مہاشہ سنت رام جی۔ مہاشہ شو رام جی۔ مہاشہ رامداس جی۔ مہاشہ سیتا رام جی۔ مہاشہ آسا رام جی۔ مہاشہ گیلا رام جی۔ (منتری)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں

۲۲ اگست رات کو آریہ سماج مندر میں شری پنڈت شانتی پرکاش جی آریہ اپدیشک نے — उत्कयात् शास्त्रयात् — آدی وید منتر کی بڑی اُتم ویاکھیا کی۔ اس کے بعد بھجن منڈلی اور پروفیسر دیودت جی نے اپنی راگنیوں اور بھجنوں سے وہ سماں باندھا۔ کہ آریہ جنتا عش عش کر اُٹھی۔

۲۳ اگست مہاتما کے ست سنگ میں شری پنڈت جی موصوف کا ویدک سورگ پر ایک نہایت عالمانہ ویاکھیان ہُوا۔ اور بھجن منڈلی کے منوہر بھجن ہُوئے۔

آریہ سماج نے اکھاڑہ کھول دیا ہے۔ پرتھان جی کے سپنر اکھاڑہ کے سنچالک ہونگے۔ (منتری)

آریہ سماج کچہری دروازہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

اتوار ۲۴ تھی کو ہفتہ واری اجلاس میں مرگودھا میں جنم اشٹمی کے موقعہ پر ہندوؤں کے جلوس پر سرکاری کی طرف سے لگائی گئی پابندی و شانتی امن جلوس پر پولیس کی طرف سے لاٹھی چارج اور کچھ نوجوانوں کے گرفتار کئے جانے پر ورودھ کا پرستاؤ پاس کیا گیا۔

آریہ سماج کی پرسدھ ہستی بھگت ڈاکٹر خان چند دیو جی کی مرتیو پر شوک اور اُن کے سمبندھیوں سے سہانوبھوتی کا پرستاؤ پاس کیا گیا۔ (ہیرا رام منتری)

جہیز نشیدھ دوس

کئی آریہ کمار سبھاؤں کی ہدایت رکھنا ہے تحفہ جہیز سمبندھی ساہتیہ کے چھپنے میں دلمبھ

وقتی قیمت اقساط

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجد بیں گے۔ ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ ہے۔ گزیٹیڈ آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

suleman omer & co. Karachi

ہر ایک شہر و قصبہ میں آریہ ویروں کی ضرورت

ویدو ویدک دھرم کے پرچار نتھا مہرشی کرت گرنتھوں کو کاغذ کے داموں پر ضلع ضلع اور گاؤں گاؤں میں پرچار کرنے کی اسکیم کو کاریہ روپ میں لانے کے لئے انساہی آریہ ویروں کی ضرورت ہے۔ اپنی درخواست شیگھر نمن لکھت پتہ پر بھیجیں:۔

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

---

۳ قیمت پر لیجئے

اپنے نگر کے دھرمیوں میں پرچار کرنے کے لئے آپ مندرجہ ذیل اُپیوگی اور نایاب پُستکیں ⅓ قیمت پر منگوا کر مُفت بانٹیں:۔ ویدک دھرم کی فضیلت ۱ر۔ مورتی پُوجا کی دھجیاں ۱ر۔ پُران پول پرکاش ۱ر۔ جین مت درپن ۸ر۔ اونار فلاسفی کی دھجیاں ۱ر۔ آنند پنتھ ۱ر۔

یہ سب کتابیں ۱۸×۲۲ کے بڑے سائز۔ عمدہ کاغذ پر چھپی ہیں۔ صفحات ۶۰ سے ۱۲۵ تک۔ یہاں پوری قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے لئے ۱۴ر کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں۔ (منیجر "پرکاش" لاہور)

باوجود انتہائی کساد بازاری اور گرانی کاغذ کے اس ورش بھی

(اُردو) "پرکاش" اور "آریہ ورت" (ہندی)

قیمت اُردو ۳ر — رشی نروان دوس (دیوالی) کے اُپلکش میں اپنے — قیمت ہندی ۳ر

شاندار "رشی نمبر"

اُردو اور ہندی میں نہایت سج دھج سے شایع کریں گے

تیاریاں شروع ہیں۔ آپ بھی ان کے سواگت کے لئے تیار ہو جائیں

لیکھکوں اور کویوں سے نویدن یہ ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی رچنائیں شیگھر ارسال کر دیں تاکہ انہیں اچھے سے اچھا ستھان دیا جا سکے۔ ہمیں تمام رچنائیں ۲۰ر اکتوبر تک پراپت ہو جانی چاہئیں۔

آریہ سماجوں سے نویدن آریہ سماجوں کے منتریوں اور پرچار کے پریمی آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ جتنی جتنی کاپیاں منگوانی ہوں ان کی قیمت پیشگی منی آرڈر سے ہمیں جلد ارسال کر دیں پیشگی قیمت (کم از کم ۱۰ کاپی کی) بھیجنے والوں کو محصول ڈاک یا ریل کا کرایہ معاف۔ وی۔ پی سے رشی نمبر اس بار نہیں بھیجا جائیگا۔ قیمت بہرحال پیشگی آنی لازمی ہے۔

مشتہرین سے التماس ہے۔ کہ وہ اس خاص نمبر میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھا دیں۔ خاص نمبر ہزاروں کی تعداد میں شایع ہو کر ہندوستان اور ممالک غیر میں آریہ سماجوں کے ذریعہ مُفت تقسیم ہوتا ہے۔ شرح اشتہار حسب ذیل ہے:۔

فی صفحہ ۴۰ روپیہ ——— ½ صفحہ ۲۲ روپیہ ——— ¼ صفحہ ۱۲ روپیہ ——— ½ کالم ۷ روپیہ ——— ¼ کالم ۴ روپیہ

ابھی سے اپنے لئے جگہ ریزرو کرالیں۔ منیجر "پرکاش" و "آریہ ورت" لاہور

---

۲ دو آنے میں ستیارتھ پرکاش کیسے پرچار ہو؟

ستیارتھ پرکاش دو آنہ میں اور مہرشی دیانند کرت دُوسرے گرنتھ کاغذ کے داموں میں کیسے پرچارت کئے جاویں۔ یہ نمن لکھت پتہ پر خط لکھ کر دریافت کریں۔

منیجنگ ڈائریکٹر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ۔ اجمیر

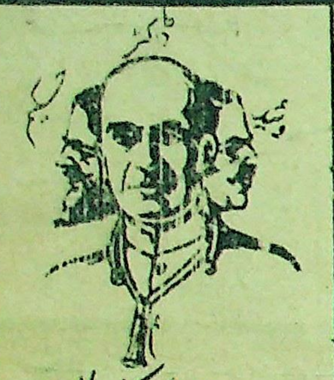

امرت دھارا سب امراض کا معالج ہے

کیونکہ

یہ ویدک ڈاکٹری اور یونانی کا نچوڑ ہے کسی کے خلاف نہیں جس طریقہ سے بھی آپ علاج کرتے یا کراتے ہوں۔ کوی ونود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما کی ایجاد کردہ امرت دھارا سے آپ ضرور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ ایک ہی دوائی گھر میں وید حکیم و ڈاکٹر کا کام دیتی ہے۔ کوئی بھی مرض ہو۔ اس کو دیکھ یا لگا دو ۹۹ فیصدی تو مرض دُور ہو گی۔ ورنہ رُک تو ضرور جاویگی۔ کھانے و لگانے دونوں کام آتی ہے۔

ہر قسم کی اندرونی و بیرونی دردوں جیسے سر درد۔ کان درد۔ دانت درد۔ جوڑ درد۔ پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اسہال۔ پیچش۔ قبض۔ متلی۔ قے۔ ہیضہ۔ بخار و انفلوئنزا۔ زکام۔ کھانسی۔ چوٹ۔ زخم۔ ورم۔ جلدی امراض زہریلے ڈنگ وغیرہ میں بھی پُورا آرام دیتی ہے ہر جگہ ملتی ہے۔ پرچہ ترکیب بہت زبانوں میں ملتا ہے۔ قیمت اڑھائی روپیہ۔ سوا روپیہ۔ آٹھ آنے۔

ملنے کا پتہ :- امرت دھارا ۲۱ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

مینزدھیبلدینڈ سنز جاتلیہ امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے۔

کے کارن جیسز نشید ہ ۱۶ار اگست کو نہ بیا جا کر ۱۴ار ستمبر کو منایا جاوے گا۔ اس سمبندھ میں سب سابھاؤں اور سنگو چناپنی کمار سبھاؤں کو بھیجد یا گیا ہے۔ جنہیں نہ ملا ہو۔ وہ سنگھر ہی پربندکاریالیہ سے منگا لینے کی کرپا کریں۔ (منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

۲۰ اگست کو رکشا بندھن کا تیوہار بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ یگیہ شیش تھا اُستو کے خرچ کا بڑا بھاگ لالہ گوردھن دت جی نے دیا۔ (۲) ایتوار ۱۷ار اگست کو پنڈت دولت رام جی شرما کا ویاکھیان ہُوا۔ اور گورو کل پوٹے کوٹ کے ودیارتھیوں نے کمتھا۔ لاٹھی۔ بیچیم اتیادی کے کھیل کھائے۔ گورو کل سے آئے سمست سجنوں کو ۱۰ روپیہ بھوجن دیا گیا۔ (منتری)

آریہ سماج پنڈدادن خاں کا شوک پرستاو

"آریہ سماج پنڈ دادنخاں کا سپتاہک ست سنگ لالہ امرناتھ سرنا جی ایم اے کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ایشور سے پرارتھنا کرتا ہے کہ اس کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور

اس کے سمبندھیوں کو حوصلہ دیویں۔ کہ وہ اس صدمہ کو شانتی سے برداشت کر سکیں۔"

(رام رکھا منتری)

آریہ سماج ڈھکی نعلبندی پشاور

۱۷ ؍ ۸ کی ہفتہ واری کاروائی کے بعد مہاشہ دشونت جی سائیں نے دو ریزولیوشن پیش کئے۔ جو کہ سروسمتی سے پاس ہوئے۔ (۱) ماسٹر گووردھن رام جی بان پرستھی جو کہ آریہ سماج کا کام دلی لگن سے کر رہے تھے۔ اُن کی مرتیو پر افسوس پرگٹ کیا گیا۔ (۲) ٹھاکر سمیر سنگھ جی بابا کالی کملی والے جو کہ گورو کل کا کام دلی لگن سے کر رہے تھے۔ ان کی مرتیو پر افسوس پرگٹ کیا گیا۔ (منتری)

آریہ سماج راوی کا تالاب فیروز پور شہر

جنم اشٹمی کا تیوہار بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ دونوں آریہ سماجوں کی طرف سے اکٹھا جلسہ کیا گیا۔ جس میں لالہ کانشی رام جی چاولہ اور پنڈت شودت جی سناتک گورو کل نے بھگوان کرشن کے متعلق لیکچر دیئے۔ رات کو لالہ ہنسراج جی چگا ایڈوکیٹ نے بھگوان کرشن کے جیون کے متعلق بذریعہ میجک لینٹرن اُتم لیکچر دیا۔ ۲۶ار اگست

کو مہاشہ لال چند ورما منتری سماج کے گھر پر امادسیہ کا یگیہ ہُوا۔ جس میں مہاشہ مدن جیت آریہ کے بھجن ہوئے۔ اور حاضرین کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔ ۲۴ار اگست اتوار کو سپتاہک ست سنگ میں مہاشہ مدن جیت آریہ ویدک دھرم دشارد نے آریہ بھجنوں سے کتھا کی۔ اور بعد ازاں شانتی کے پیچھے اُپائے پر ایک پربھاؤ شالی ویاکھیان دیا۔ ۵ ستمبر کو مہاشہ ہربنس لال جی لائبریرین کے گھر پر پورنماشی کا یگیہ ہُوا۔ جس میں پنڈت دھنپت رائے جی ویدنے لیکچر دیا۔ اور مہاشہ مدن جیت آریہ نے بھجن گائے۔ گائتری کا جاپ بھی کیا گیا۔ حاضرین کا بوندی سے ستکار کیا گیا۔ (منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

۱۵ تا ۲۰ار ستمبر شری پروفیسر گیان چند جی ایم اے۔ وائس پرنسپل ڈی اے وی کالج جالندھر ہر روز آریہ سماج مندر میں اپدیش کریں گے۔ وقت کی تقسیم مندرجہ ذیل ہوگی۔

ہون۔ سندھیا، بھجن اتیادی ۶ سے ۷ بجے تک۔ کتھا۔ ۷ سے ۸ بجے تک۔ ۱۴ ؍ ۹ بروز اتوار آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر میں مندرجہ ذیل پروگرام پر عملدرآمد ہوگا:۔ ہون، سندھیا

بھجن اتیادی صبح ۷½ بجے ۸½ بجے تک۔ اپدیش از لالہ گیان چند جی ایم اے۔ وائس پرنسپل ڈی اے وی کالج جالندھر ۸½ بجے تا ۹½ بجے تک۔

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کے ... ست سنگ حسب دستور صبح ۶ بجے سے ۷ بجے تک اور ہفتہ واری ۷½ بجے سے ۹½ بجے تک۔ استری سماج ہر سوموار کو ۸ سے ۱۰ بجے تک ہوا کرتے ہیں۔ (گوردتا مل پرچار منتری)

لاہور میں ہندی مفت پڑھایئے

گوال منڈی آریہ سماج کی طرف سے ... تنخواہ آریہ گر نتھ۔ ستیارتھ پرکاش آدی جو سجن پڑھنا چاہیں۔ اُن کے واسطے ... سماج کی طرف سے مفت شکشا دینے کا پربندھ کیا گیا ہے۔ پنڈت ہری بلاس ... پریم گلی۔ میوہ منڈی کے سامنے لاہور ... راتری کے ۸ بجے سے ۹ بجے تک پڑھاتے ہیں۔ (منتری)

ضروری تصحیح

... اتک میں صفحہ ۹ پر ... ہری کا جو ایڈیشن چھپا ہے اُس کے پہلے مصرعہ میں دولت کی بجائے دوست ... چھپ گیا ہے۔ در حقیقت مصرعہ یوں پڑھا جائے ...

آپ دولت کی تلاش کر رہے ہیں؟

گھر بیٹھے ۵۰/۔ روپے ماہوار کمائیں

آپ فرنچ گولڈ کی ایجنسی لیکر ۵۰/۔ روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اور اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ اس کا رنگ خراب نہیں ہوتا۔ آج کل کے فیشن کے مطابق ہر طرح کے زیورات ہمارے سٹاک میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر کی ایجنسی کے لئے جلدی لکھیں۔

تیار زیوروں کی مکمل فہرست اور تین تولہ فرنچ گولڈ۔ ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ دو انگوٹھی اور ایک بندے نیو ڈیزائن بطور نمونہ بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار اور محنتی ایجنٹوں کو ہر قسم کی سہولیت دی جاتی ہے۔ آج ہی قواعد ایجنسی طلب کریں۔

ایجنسی سپرنٹنڈنٹ فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی
رجسٹرڈ بائی دی گورنمنٹ آف انڈیا۔ ناہن (انبالہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیوان پرنٹنگ پریس ... میں چھپکر دفتر پرکاش کیا نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہُوا۔

Regd. No. L. 435. 'Prakash' Lahore.
Founder: M. Krishen Ji B.A.

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ چھتیس ۳۶ سالوں سے
تار کا پتہ "پرکاش"
رجسٹرڈ نمبر ایل 435
ایڈیٹر مہاشہ کرشن
نائب ایڈیٹر ... ودیالنکار
شرح چندہ
سالانہ ــــ للعہ
ششماہی ــــ عہ
برما ــــ ...
غیر ممالک ــــ ...
U.B. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۶ اسوج سمبت بکرمی ۱۹۹۸ | نمبر ۳۵

آریہ سماج سے خطاب

(از:- شری منوہر لال جی شہید۔ بی-اے-ایل-ایل-بی)

پچاس سال سے بھارت کو تو جگا نہ سکا
عرب کے خواب تو بس رہ گئے خیالوں میں
تری نگاہ تو پڑتی تھی سنگِ اسود پر
جو غیر تھے وہ رہے غیر تیری غفلت سے
جلا رہی ہے تیرے گھر کو آہ بیوہ کی
اچھوت آج بھی ڈرتے ہیں سب کے سایہ سے

اسے جگا نہ سکا تو اسے جگا نہ سکا
تو ہند والوں کو بھی آریہ بنا نہ سکا
بتانِ ہندی کی تقلید کو مٹا نہ سکا
جو اپنے لال تھے واپس انہیں بھی لا نہ سکا
یتیم روتے رہے تو انہیں ہنسا نہ سکا
ستم زدوں کو اٹھا کر گلے لگا نہ سکا

شہید جس کی تمنا تجھی کو رہتی تھی
وہ تجھ سے پہلا سا بھارت نہ آیا آنہ سکا

رگ وید ــــ اوم ــــ یجر وید

وید امرت

سام وید ــــ اتھروید

ओं राष्ट्रि मातरुपसे नः परि देहि।उषा
नो अह्ने परिदधातु अहस्तुभ्यं विभावरी॥
अथर्व १९ ४८ ३

ترجمہ: (ماتہ راشٹری) اے ماں راشٹری! (نہ) ہم کو (اُشسے) اُشا دیوی کی گود میں (پری دیہی) بھلی پرکار دے دے۔ (اُشا) وہ اُشا دیوی (نہ) ہمیں (اپنے) دن کے لئے (پری دو اتو) بھلی پرکار سنبھال کر دے دیوے) اور پھر (اہہ) یہ دن (وبھاوری) اے ستاروں والی راشٹری ماتہ! (تبھیم) تمہارے انک میں (دے دیوے)

ماں راشٹری!

میں سو رہا تو جاگ ماں!
آج اپنا کھیل کھیلا
اب نہ میرے ماں کے پے
کچھ نہ میرا کر سکیں پے
گر رہا کافی جھمیلا
ہوں گھرا ان سے اکیلا
چھیڑ جھٹ وہ راگ ماں
میں سو رہا تو جاگ ماں

(۲)

دیکھ میں چہرہ شانتی پاؤں
شکتیاں کھوئی پھر پا
ہر مجھے جس سے کبھی جگ
بھول سب کچھ بھول جاؤں
پھر اٹھ منگل سناؤں
کھیل سے نہ دور راگ ماں
میں سو رہا تو جاگ ماں

(۳)

پھر کھلونا اُشا کا دے
تو چلی جانا شمین ہٹ اور
انک میں جس سے تمہارے
گود میں روتی بٹھا کے
آ جانا دن بتا کے
آ سکوں پھر بھاگ، ماں!
میں سو رہا تو جاگ ماں

(مہادیو پرشاد نرمل)

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر ادہارا کی تحقیقات و تجربات

اب ان ہر دو نمبروں یعنی ۶ اور ۹ کو جمع کرو۔ اس کی میزان ۱۵ ہوئی۔ مگر یہ بھی بے مصرف ہے۔ اس وجہ سے جو میں آگے چلکر بیان کروں گا۔ اب اس میں ایک اور پانچ کو جمع کرو۔ اس کا نتیجہ چھ ہوگا۔ بس یہ جوہن کے نام کی اعداد کی قیمت ہے۔

ہفتہ کے ہر ایک دن کے لئے سیارہ مفرد ہے۔ اور ہفتے کے سات دنوں کے ساتوں سیاروں کے جداگانہ اعداد ہیں۔ سوموار کا سیارہ چاند ہے۔ اس کے اعداد ہیں ۷ و ۲

منگل	مریخ	۹
بدھ	عطارد	۵
وِیر	مشتری	۳
شکر	زہرہ	۶
سنیچر	زحل	۸
اتوار	آفتاب	۱ و ۴

طالب علم کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اسی دن مشق شروع کرے جس کے اعداد اس نام کے مطابق ہیں۔

پس جوہن جس کا نمبر ۶ اور سیارہ زہرہ ہے جمعہ کے دن مشق شروع کرے گا۔ ہر نام کے اعداد کو جمع کر کے ایک منفرد عدد پر لے آنا چاہیئے۔ مثلاً ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸ یا ۹۔ اگر کسی شخص کا نام دو ناموں سے مرکب ہو۔ تو دونوں کے اعداد کو جمع کر لے۔ مثلاً جوہن کا عدد ۶ اور ٹام کا عدد ۷ ہے۔ تو ۶+۷=۱۳ یعنی ۱+۳=۴ ہوگا۔

ٹھیک دن کا انتخاب کر کے طالب علم کو مناسب ہے۔ کہ آدھی رات کے وقت یا اس سے کسی قدر قبل گوشہ گیر ہو۔ گرم پانی سے غسل کرے اور صاف ستھرے کپڑے زیب بدن کرے۔ اگر یہ کپڑے اونی ہوں۔ تو اور بھی اچھا ہے۔ (ایران کے صوفی رات کے وقت وظیفہ پڑھتے ہیں۔ اور یوگی دن کے وقت)

اس کے بعد طالب علم کے لئے ہدایت ہے۔ کہ اپنے جسم کی صفائی کا خیال رکھے۔ اس غرض کے لئے اس کو ایک تازہ گلاب کا پھول لینا چاہیئے۔ دوران عمل یا مشق میں وہ گاہے بگاہے اس کو سونگھتا رہے۔ اس کے بعد اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے اپنی آنکھیں، ناک، کان اور منہ بند کر کے صرف ایک نتھنے سے اندر کو سانس کھینچے۔ اور جب ہوا پھیپھڑوں میں اچھی طرح بھر جائے۔ تو اس نتھنے کو بھی بند کر لے۔

ہر مرتبہ بیس منٹ تک یہ مشق جاری رکھنی چاہیئے۔ شروع شروع میں طالب علم کو مخلوط سی روشنی نظر آئے گی۔ اس کے بعد ایک تاریک ٹکیا دکھائی دے گی۔ جس کے ارد گرد دھندلی اور غیر شفاف روشنی ہوگی۔ یہ شعاع انسانی روح کی مظہر ہوتی ہے۔ جو گناہ اور مادیت کے باعث پراگندہ اور تاریک ہو جاتی ہے۔ جوں جوں مشق بڑھتی جاتی ہے۔ یہ شکل زیادہ صاف اور نورانی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ طالب علم کو چندھیانے والی سفید روشنی کا شعلہ نظر آنے لگتا ہے۔ جس میں سیاہی مطلق نہیں ہوتی۔

ایک چاند سے دوسرے چاند تک یہ بات حاصل ہو جانی چاہیئے۔ لیکن کچھ ہرج نہیں۔ اگر اس بات کے حاصل ہونے تک چاند کے کئی دور ختم ہو جائیں۔ مگر طریقہ یہی ہے۔ اور اسی کے ذریعے سے کامیابی ہو سکتی ہے۔ جب یہ روشنی نظر آنے لگے۔ تو طالب علم سمجھ جائے گا۔ کہ اب وہ پاک ہو گیا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنا عمل جاری رکھ سکتا ہے۔

ایرانی صوفی ہندو یوگیوں کی نسبت اپنے منتر کو زیادہ آزادانہ استعمال کرتا ہے۔ اور ان متبرک الفاظ کے مسلسل و متواتر اعادہ سے نہایت حیران کن نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

ویدپرچار کا سہل پروگرام

از پنڈت وشنو ناتھ جی پردہان آریہ سماج۔ لائلپور

پرکاش ۱۷ ستمبر میں شریمان مہاشہ کرشن جی کا "آریہ سماج کا آئندہ پروگرام" شیرشک دسواں لیکھ شائع ہوا ہے۔ مہاشہ جی مدت تک آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری پد پر وراجمان رہے ہیں۔ اور اپنے سمے میں سبھا کی خوب اُنتی کی۔ اس لئے آپ کا انوبھو بہت ہے۔ لیکن میرے وچار میں پرچار وشے میں لمبی چوڑی بات سوچنے کی نہیں۔ پرچار کی مول رِیتی پر ابھی تک پوری طرح سے غور نہیں کیا۔ ممکن ہے اگلے نمبروں میں ہو۔ پرنتو آریہ سماج کا ہت مجھے مجبور کر رہا ہے۔ کہ اس وشے میں اپنے وچاروں کو شیگھر ہی پرگٹ کر دوں۔

دھرم پرچار کے دو ہی سادھن رشیوں کے سمے سے لیکر مذاہب کے زمانہ تک چلے آئے ہیں۔ استھانک پروہت۔ پادری۔ ملاں اپنے اپنے دھرم کا پرچار تحریری اور تقریری طریقہ سے کرتے رہے ہیں۔ اور سنیاسی تتھا دوسرے پرچارک گھوم کر بھی پرچار کرتے ہیں۔ اس وقت تک یہ سلسلہ تمام مذاہب میں جاری ہے۔ آریہ سماج نے بھی ان ہی دو طریقوں کو اپنایا ہے۔ سمرن رکھنا چاہیئے کہ ودیالیہ اور دوسری سنستھائیں بھی دھرم پرچار کے اُدیش کے لئے ستھاپت کی جاتی ہیں۔ آریہ سماج نے اپنی شکتی سے بڑھ کر سنستھائیں قائم کیں اپنے گھوم کر پرچار کرنے کا بھی کام کیا ہے۔ آریہ سماج کے سبھاسدوں کی سنکھیا

گت مردم شماری میں دس لاکھ تھی ... ۲۵ کروڑ، مسلمان ۸ کروڑ، عیسائی ... ہیں۔ ان کے مقابلہ میں آریہ سماج نے ... کر دکھایا ہے۔ وہ کوئی معمولی نہیں ہے ... سماج کی سنستھائیں اور پرچار کی ... مت سے کم نہیں۔ لیکن یہ ماننا پڑے گا ... استھانک پرچار کی طرف زیادہ توجہ نہیں ... آریہ پرتی ندھی سبھا دوارا جو گھوم کر ... کرنیکا کام ہو رہا ہے۔ اس پر نکتہ چینی ... کی جاتی ہے۔ کئی نئے طریقے بھی پیش کئے ... ہیں۔ لیکن وہ زیادہ نرخیالی ہیں ... اس لئے عملی طور پر سبھا میں پرچار ... پہلے کی طرح ہی جاری ہے۔ اور میرے ... میں اگر کوئی بھدرپرش اس طریقہ پر ... اکھاٹ کرے گا۔ تو اُسے یاد رکھنا چاہیئے ... کہ اس کا نیا طریقہ جاری نہ ہو سکیگا ... ورتمان پرچار کا کاریہ بھی بند ہو جائیگا ... لئے گھوم کر پرچار کرنیکا سلسلہ تو اسی طرح ... قائم رہے گا۔ ہاں اُسے ادھک اپیوگی بنانے ... پر وچار کیا جا سکتا ہے۔

مقامی پرچار کی طرف واقعی زیادہ دھیان ... دینے کی ضرورت ہے۔ شہر یا گاؤں کے ہر ایک ... مندر میں پجاری۔ گوردوارہ میں بھائی ... مسجد میں ملاں بیٹھا ہے۔ لیکن آریہ سماج ... میں یہ وہت کہیں کہیں ملتا ہے۔ ... کر لیا گیا تھا۔ کہ آریہ سماج کے پروہت ... ہی اس ضرورت کو پورا کر دیں گے۔ لیکن ... نہیں ہو سکا۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ ... اتنے کہاں سے لائے جاویں۔ ... بہت بڑی تنخواہیں کہاں سے ... اگرچہ بڑے شہروں اور قصبوں میں ... بھائی اور ملاں آریہ سماجک پروہتوں کی ... بڑی تنخواہیں لیتے ہیں۔ لیکن گاؤں میں ... چڑھاوے اور روٹیوں پر ہی گذارہ ... آریہ سماج میں یہ پرتھا نہیں۔ یہ کام کیسے ... میرا وچار یہ ہے۔ کہ جہاں بھی آریہ سماج ... ہیں۔ وہ پروہت کے رکھنے کا ... یہ کام سوگم ہی ہو جاویگا۔ اس کے لئے ... ذیل مثالیں رہبری کر سکتی ہیں۔

(۱) میں ایک بار للہ ضلع جہلم میں پرچار ... گیا۔ نگر سٹیشن سے دو میل ہے۔ ... مزدور نے میرا سامان اُٹھایا۔ راستے ... زبانی

چھلئے سے!

از ہتیشی علاولپوری

یہ کیسی چترائی چھلئے
اپنا آپ چھپایا کاہے
نین دیئے تو درشن دیتے
دور دور کیوں رہتے مجھ سے
رہنا ہے جو چھپ کر ہی تو
ہردہ آؤ
چھوڑو

یہ کیسی چترائی
اسمیں کیا پربھتائی
کا ہے جیوتی بنائی
یہ کیا بے پروائی
نین آ چھپ جائی
بو ہتیشی
بھی نٹھرائی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وید میں علم تار برقی ۲

سورگیہ ماسٹر آتما رام جی امرت سری کا ایک اہم لیکھ

اس نے یہ بھی ثابت کیا۔ کہ رگڑ سے بجلی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ جو مادہ میں ہوتی ہے۔ وُہ اکٹھی کی جاتی ہے۔ اُس نے لیڈن جار کی یُوں تشریح کی۔ کہ اندرونی ٹین چونکہ زیادہ بجلی جذب کرتی اور بیرونی کم۔ اس لئے اندرونی بجلی کا نام مثبت اور بیرونی کا منفی ہے۔ یہ بھی بتلایا۔ کہ کڑک اور چمک اس لئے پیدا ہوتی ہے۔ کہ مثبت (زیادہ) بجلی کسی ذریعہ سے منفی بجلی میں دخل کرتی ہے۔ نوک دار چیزیں بجلی کو جذب کرنے کی زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔ اس سے پہلے ہاکس بی وال اور نالٹ صاحبان کافی طور پر اشارہ دے چکے تھے۔ کہ آسمان سے پیدا شدہ بجلی اور آلات سے پیدا شدہ بجلی کی چمک یکساں ہے۔ اور مصنوعی جھٹکے سے بادل کی گرج ملتی ہے۔ لیکن ان باتوں کا فرینک لن نے زیادہ توضیح کے ساتھ تجربہ کر کے پایۂ ثبوت کو پہنچایا۔ فرینک لن کے تجربوں نے اس کو یہ بھی یقین دلایا۔ کہ بڑے بڑے مکانوں کی حفاظت نوکدار سلاخیں لگانے سے یا اُن مکانوں کے بُرجوں پر نوک دار بُرج بنانے سے ہو سکتی ہے۔

۱۷۹۰ء میں گالونی صاحب نے یہ بات دریافت کی۔ کہ اگر مینڈک کی ٹانگوں سے دھات لگا دی جائے تو اُس کی ٹانگیں سکڑ جاتی ہیں۔ اور ۱۸۰۰ء میں والٹا صاحب نے یہ بتلایا۔ کہ بجلی کی ایک قسم والٹک یا گالونیک ہے۔ لیکن اب سائینسدانوں نے یہ تحقیق کر لیا ہے۔ کہ والٹک بجلی اور اُس بجلی میں جو رگڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ کچھ فرق نہیں۔ لاپلیس اور والٹا کے تجربوں نے ثابت کیا۔ کہ جب ٹھوس یا رقیق اشیاء بخارات کی حالت میں تبدیل ہوتی ہیں۔ تو بجلی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے بعد فیراڈے سے لیکر ایڈیسن صاحب تک جو جو کام بجلی سے لئے گئے ہیں۔ ان کو لکھنے کی یہاں پر ضرورت نہیں ہے۔ بجلی کے خواص پہلے جاننے ضروری تھے۔ جب وُہ معلوم ہو چکے۔ تو اب بجلی سے کام لینے کی ضرورت رہ گئی۔ بجلی کس طرح قاصد کی طرح پیغام لے جاتی اور بجلی کس طرح سڑکوں میں چاند کی سی روشنی سے مسافروں کو آرام دیتی ہے۔ اس بات کو سب جانتے ہیں۔ اس مضمون کی مفصل تشریح کے لئے کتاب "برٹیانیہ ان سائیکلوپیڈیا" جلد ہشتم دیکھئے۔ مندرجہ بالا تحریر کا خلاصہ اس طرح پر لکھا جا سکتا ہے:۔

۱۔ وِدیُت وِدّیا (علم برقی) کے تین حصے ہیں۔ (۲) زمانہ سلف کے علماء علم برقی سے واقف تھے۔ (۳) زمانہ سلف کے علماء انسانی جسم کی بجلی سے اور بجلی کے جسم پر جو اثرات ہوتے ہیں۔ واقف تھے۔

گلبرٹ کی معلومات:۔ (الف) ان اشیاء کے نام جن میں سے بذریعہ رگڑ بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ (ب) سمت شمال یا مشرق کا خاص تعلق بجلی سے۔ (۵) ہاکس بی کا تجربہ کہ بجلی کا شعلہ جلانے کا کام دے سکتا ہے۔ (۶) گیرے کی معلومات کہ بجلی فلاں فلاں اشیاء کی رگڑ سے پیدا کی جا سکتی ہے۔ (۷) ڈوفے کی دریافت کہ بجلی دو طرح کی ہے۔ (۸) آرہ لیڈن جار کی ایجاد یعنی بجلی کو محفوظ رکھنے کا طریق۔ (۹) (الف) فرینک لن کا واٹسن کے پُرانے خیال کی توضیح کے ساتھ تائید کرنا۔ کہ بجلی کی دو قسمیں مثبت اور منفی ہیں۔

(ب) بجلی نیستی سے ہستی میں نہیں آتی۔ بلکہ اشیاء میں بصورت لطیف موجود ہوتی ہے۔ (ج) کڑک اور چمک کی وجہ بتلانا۔ (د) نوکدار چیزوں کا جلدی سے بجلی کو جذب کرنا (ر) مصنوعی جھٹکا اور شعلہ آسمانی گرج اور بجلی کی چمک سے ملتا ہے۔ (م) عمارات کی حفاظت کا طریقہ بذریعہ نوکدار بُرج یا سلاخ۔ (۱۰) والٹک بجلی اور رگڑ سے پیدا شدہ بجلی میں فرق نہیں۔ (۱۱) ٹھوس یا مائع بخار بننے کی حالت میں بجلی پیدا کرتے ہیں۔ (۱۲) بجلی سے مختلف کام لینے مثلاً:۔

(الف) بجلی سے قاصد کا کام لینا۔ (ب) چراغ کا کام۔ (ج) جنگ کے موقع پر کئی قسم کے کام لینے۔

اب ہم وید آدی شاستروں کے حوالہ جات سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ علم برقی کے متعلق جو سچے علمی اصول جو آج تک مغربی دُنیا میں معلوم ہو چکے ہیں۔ ان سب کا اُپدیش ست شاستروں میں ملتا ہے۔ اور کئی باتیں ان سے بڑھکر بھی اسی وِدّیا کے متعلق ویدوں میں بطور اصول درج ہیں۔ جن کو سمجھنے اور ظاہر کرنے کے لئے زیادہ فرصت اور مطالعہ کی ضرورت ہے۔

इन्द्रो विश्वस्य राजति।
(यजु० अ० ३६ मं० ८)

یجر وید کے اس منتر میں بتلایا گیا ہے کہ

(۱) بجلی دُنیا کی تمام چیزوں میں لطیف صورت میں موجود ہے۔ اس بات کو سائنس کی زبان میں ELECTROSTATICS کے نام سے بیان کیا گیا ہے۔ (۲) بجلی ایک چیز یا جگہ سے دوسری چیز یا جگہ میں سرایت کرتی ہے۔ اسی وجہ سے شت پتھ براہمن کے الفاظ میں بجلی کا نام "تورنی" اور رگ وید کے *

اُتسووں کے پروگرام میں تبدیلی کی ضرورت

شری چرنجیت لال جی بان پرستھی کی کچھ مفید تجاویز

اس سیوا کے لئے غریب۔ امیر سب کی باری باری ڈیوٹی لگائی جانی چاہیئے۔ تاکہ سب کو سیوا اور آپس کے پریم میل ملاپ اور جان کاری کا اوسر ملے۔ یدی کوئی آریہ بھائی کو کسی ناگہانی وجہ سے کچھ مالی امداد کی ضرورت ہو۔ یا کسی کا لڑکا بیکار ہو۔ تو سب آریہ بھائیوں کی ایک سبھا بُلا کر سب کو حسب حیثیت مدد دے کر اس کاریہ میں سہایتا دینی چاہیئے اور اپنے بیکار بھائی یا اُس کی سنتان کے روزگار کے لئے سب کو وچار کر کے پربندھ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جس کام کے لئے بہت ویکتی وچار کرتے ہیں۔ اُس میں اوشیہ کامیابی ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح غریب امیر سب کی ایک سنگھٹت پریم کی برادری بن جاوے گی۔ اس کے اتیرکت سب کے لڑکے لڑکیوں کی آیو دیوگیتا آدی کا پتہ ہونے سے اُپدیشک کو دوسرے منڈل یا ضلع کے اُپدیشک سے یا ایک دوسرے کے رجسٹروں سے دیکھکر دواہ سمبندھ میں بھی بہت سہایتا ملے گی۔ اور آریہ برادری میں ہی دواہ ہو کر سنتان وگرہ بہت اُتم بننے کا موقع ادھک ملے گا۔ اور پریم بھی بڑھے گا۔ دواہ کے لئے لڑکے لڑکیاں ڈھونڈنے کا بہت کشٹ نہ ہوگا۔ اور دھوکہ بھی کم لگے گا۔ جہیز بہت دینے کا کشٹ بھی نہ ہوگا۔ اس طریقہ سے آریہ سماج کے ست سنگ کی حاضری بھی اپنے آپ بڑھ جاوے گی۔ کیونکہ بغیر کسی خاص وجہ کے دو چار سپتاہ کے پشچات کوئی بھائی غیر حاضر نہ ہوگا۔

غریب امیر سب کے سنسکاروں پر سب کو بغیر بُلائے بھی سملت ہونا چاہیئے۔ اور کچھ نہ کچھ سیوا بھی کرنی چاہیئے۔ اس کا ایک پھل یہ بھی ہوگا۔ کہ یدی امیر آدمی بھی غریبوں کے سنسکاروں میں سملت ہونگے۔ اور کچھ سیوا بھی کریں گے۔ تو وقت ضرورت کسی تکلیف یا آکرمن کے سمے غریب آدمی اپنے امیر بھائیوں کے گھر بار و بال بچوں کی تن من سے بغیر بُلائے رکھشا کریں گے۔ اور اُن کے کشٹ کو اپنا کشٹ سمجھکر ہر سمے امداد کو حاضر رہیں گے۔ اس طرح ہر ایک نگر یا گاؤں میں جہاں آریہ سماج ہے۔ وہاں آریہ سماج کی ایک سنگھٹت شکتی ہوگی۔ جس کے کارن سب مل کر سُکھی جیون وتیت کریں گے۔ ان نفقات آریہ بھائیوں میں کیول زبانی ہمدردی ہی نہ ہو۔ بلکہ ہمدردی کرم میں آوے۔ کیونکہ بانی کے بیج نے کبھی پھل نہیں دیا۔ ہمیشہ کرم کا بیج ہی پھل دیتا ہے۔

اس لئے منڈل کے اُپدیشک کو کچھ دیر کشٹ کر کے پریم سے یہ طریقہ ویدک پرچار جاری کرانا چاہیئے۔ پیچھے زیادہ کشٹ نہ کرنا پڑیگا۔ کیونکہ کسی اچھے کام کو چالو کرنے میں ہی دیر لگتی ہے۔ اور واستو میں یہی ویدک پرچار ہے۔ جس سے پہلے آریہ بھائیوں میں پریم پیدا ہو۔ اور ایک دوسرے پر اعتبار ہو۔ دُکھ سکھ سب کا سانجھا ہو۔

جہاں آریہ سماج نے جنتا کی بُری ریتی رواجوں اور کُسنسکاروں کا کھنڈن کیا ہے۔ اور کرتا ہے۔ وہاں آریہ سماج کو constructive اپنے جیون میں دھارن کرنے کے اچھے رواجوں کو بھی جیون میں دھارن کرنا چاہیئے۔

---

* ویدوں میں "اگنی دوت" کہا گیا ہے۔ چنانچہ شت پتھ گرنتھ میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"यद यव त पुर स्तादुद श्रयं स्त स्या भये ना ग्रे निवा ते ऽग्निर जायत तस्मा द्य श्राग्निं मान्थव्य न्तस यान्तद श्वमानेत वै ब्रू यात। सपूर्वे राो पति ष्ठते वज्रमे वैत दु च्छु यंति त स्या भ येता ग्नि वाते ऽग्निर्जी यते"

(श० २।१।४।१६।)

"वृषी श्रग्निः। श्रश्वी ह व एषभू त्वा देवे भ्यो यज्ञं व हति।"

مطلب:۔ اگنی (آگ اور بجلی) چونکہ منتھن کرنے (بلونے) سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا نام اشو ہے۔ اگنی اور نقات بجلی پہلے سے رکھی ہوئی بجر (دھات) سے پیدا کی جاتی ہے۔ اس کی بدولت ہم آنند سے راج میں چاروں طرف کاروبار کرتے ہیں۔

اگنی گویا ایک زور آور بیل کی مانند ہے جو کہ عالموں کے ہاتھ میں ایک آلہ بنکر اُن کے تمام کاروبار کو سدھ کرتی ہے۔ تیز رفتار ہونیکی وجہ سے بجلی کا نام تورنی اور ہویہ واٹ (قاصد) ہے۔

(باقی آئیندہ)

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

۱۰ستمبر کے "پرکاش" میں شریمان پنڈت آسارام جی اوورسیر نے نیوگ کی اقسام پر روشنی ڈالی ہے۔ میرے وچار میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ کیول بھرم ہے۔ اور شاستروں کو نہ دیکھنے کا نتیجہ ہے۔ اس مضمون میں نمبروار اس پر وچار کیا جاتا ہے۔ نمبر ۱و۲۔ پرنہ سدھ نیوگ وہ ہے۔ جس میں ودھوا کو پنترودار اگر بھاشیہ میں پہنچ کر سنتان پیدا کی جاتی ہے۔ منش ۔ پشو پکشی تھا برکش آدی سب میں سمجھیے۔ مور میتھن نہیں کرتا۔ پرنتو ناچ کر مست ہو جاتا ہے۔ اور وہ پہ کو برھفوی پر پھینک دیتا ہے۔ اور مورنی اسے اٹھا کر گر بھاشیہ میں سمفت کر لیتی ہے۔ یہ پرنہ سدھ نیوگ ہوا۔ برکشوں میں مکھی اور بھونرے کے شریر سے لپٹ کر جو پراگ کشیر ایک برکش یا ڈالی سے دوسرے برکش یا ڈالی کے پھولوں کی گربھ کشیر پر گر کر پھل پیدا کرنے کا سادھن ہوتا ہے۔ وہ بھی پرنہ سدھ نیوگ ہے۔

بھرم نوارن — ودھوا استری کے پتی کے مر جانے یا مرت پرایہ ہونے پر سنتان اتپتی کے لئے دوسرے پرش سے سمبندھ نیوگ کہلاتا ہے۔ اور یہ سنتان مرت پتی کی کہلاتی ہے۔ مور اور پھولوں پر یہ مثال عاید نہیں ہو سکتی۔ یہ وواہ ہو سکتا ہے، نیوگ نہیں۔ کیونکہ ان مثالوں میں کسی پہلے پتی کے لئے سنتان نہیں پیدا کی جاتی۔ مور کے متعلق گربھادھان کا طریقہ بھی غلط تحریر کیا گیا ہے۔ یہ سنی سنائی بات ہے انوبھو کی نہیں۔

نمبر ۳۔ دھرم کی درشٹی سے نیوگ تین پرکار کا ہے۔ اتم۔ مدھیم اور نکرشٹ۔ اتم جس میں استری اور پرش صرف سنتان کے لئے نیوگ کرتے ہیں۔ مدھیم جس میں نیوگ تو صرف سنتان اتپتی کے لئے کریں۔ لیکن ایک دوسرے کے ساتھ پتی پتنی کی طرح وقت مقررہ یا اولاد مقررہ تا طلاق یعنی حسب معاہدہ ایک ہی گرہستھ میں رہیں۔ نکرشٹ جس میں استری اور پرش سنتان اتپتی اور بھوگ ولاس کرتے ہوئے اکٹھے یا علیحدہ علیحدہ گرہستھوں میں رہیں۔ اور پرش استری کو یا استری پرش کو بطور معاوضہ یکمشت بطور پیشگی (مہر) یا اپنی آمدنی کا کچھ حصہ بطور شکریہ پیشگی یا وقت مقررہ پر ادا کرے۔

بھرم نوارن — دھرم شاستر کے مطابق نیوگ سے ایک ہی سنتان پیدا کی جا سکتی ہے۔ پرنتو رشیوں نے مرتیو کے بھے سے دوسری سنتان کی بھی آگیا دی ہے۔ اس طرح ایک نیوگ میں زیادہ سے زیادہ دو استری کے لئے اور دو پرش کے لئے چار سنتان کی آگیا ہے۔ پرنتو جزوہ ایک

نیوگ پر بھرم پورن وچار

از:- پنڈت وشوناتھ جی پروہت آریہ سماج لائل پور

سنتان کے لئے نیوگ پر بیابچار کے لئے استری پرش اپنے الگ الگ گرہستھوں میں رہیں گے۔ پتی پتنی کی طرح ایک گرہستھ میں نہیں۔ اس کے لئے منو کا پرمان دیکھئے:-

विधवायां नियोगार्थे निवृत्ते तु
तद्वियौ। गुरुवच्च स्नुषावच्च
बर्त्तेयातां परस्परम् ॥ ६२
नियुक्तौ यौ विधिं हित्वा वर्त्तेया
तां परस्परम्। तावुभौ पतितौ स्या
तां स्नुषाग गुरु तल्पगौ। ६३
(मनु पु० ६)

ارتھ:- نیوگ میں ودھوا سے ودھی کی نورتی پر دونوں سسر اور بہو کی طرح برتاؤ کریں اگر وہ اس ودھی کو توڑیں گے۔ تو بہو اور گرو پتنی کے بھوگ کا پاپ لگے گا۔ نیز قسم کے نیوگ میں تو مسلمانوں کے متعہ کا نیوگ مان لیا معلوم ہوتا ہے۔ ایسا ماننا نیوگ کے سدھانت پر چھری چلانا ہے۔ کہاں متعہ جو صرف بھوگ کے خیال سے کیا جاتا ہے۔ اور کہاں نیوگ جو آپت کال میں کیول سنتان کی اتپتی کے لئے خاص پابندیوں کے ساتھ عمل میں لایا جاتا ہے۔

نمبر ۴۔ راج نیتک درشٹی سے بھی نیوگ تین پرکار کا ہوتا ہے۔ اتم جس میں استری اور پرش کا ورن ایک ہو۔ یا پرش اونچے ورن کا ہو۔ اور سنتان استری کے لئے ہو۔ مدھیم۔ پرش کا ورن اونچا اور سنتان پرش کے لئے نکرشٹ بلا لحاظ ورن استری یا پرش کو زبردستی پکڑ کر یا گھر میں رکھ کر سنتان پیدا کی جاوے۔

بھرم نوارن — آپ کے بیان کے مطابق اگر استری کا ورن کچھ اونچا ہو۔ تو چوتھی قسم

کا نیوگ بھی ہو سکتا ہے۔ پرنتو شاستروں میں وواہ کی طرح نیوگ بھی نہ صرف اپنے ورن میں بلکہ خاندان میں چھ پیڑھی تک ہوتا ہے۔

देवराद्वा सपिण्डाद्वा। मनु ६-५९

دیور سے یا سپنڈ میں۔ لیکن اگر وواہ کی طرح کسی وجہ سے اتم ورن میں نیوگ ہو جاوے۔ تو بھی نیوگ کی قسم میں فرق نہیں پڑتا۔ اور اس میں کوئی شاستر کا پرمان نہیں ہے۔

(۵) سماجک درشٹی سے بھی نیوگ اتم مدھیم اور نکرشٹ تین پرکار ہے۔ اتم۔ لوک مت اور کل مریادا کے انوسار۔ مدھیم لوک مت کی پرواہ نہ کر کے صرف کل کی اچھا انوسار۔ نکرشٹ صرف استری پرش کی اچھا سے گپت رہتی سے یا گندھرو طریقہ سے۔

بھرم نوارن۔ دھرم شاستر میں اس قسم کے نیوگوں کا بھی کوئی ذکر نہیں۔ نیوگ تو صرف دھرم شاستر کی آگیا سے ہوتا ہے۔ لوک مت سے نہیں۔ وہ تو اس کے ورُدھ بھی ہو سکتا ہے۔ ایسے ہی نیوگ کے لئے کل مریادا بھی الگ الگ نہیں ہو سکتی۔ یہ منڈن سنسکار تھوڑا ہے۔ کہ کسی خاندان میں بکرا مارا جاوے اور کسی میں مچھلی۔ یہ بھی پورانک وچار میں ہے۔ ویدک منڈن سنسکار بھی ایک ہی پرکار کا ہے۔ اور گپت رہتی سے نیوگ ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر ویبھچار کیسے کہو گے؟ دھرم شاستر انوسار

गाम मिरतु मता।

اگر پتی مر گیا ہو۔ تو ساس سسر کی آگیا سے جیوت ہو تو اس کی آگیا سے۔ وواہ گندھرو روپ سے ہو سکتا ہے نیوگ نہیں۔ کیونکہ وواہ میں استری پرش کی اچھا پردھان ہوتی ہے۔ اور نیوگ میں بڑوں کی۔

(۶) آتمک درشٹی سے بھی نیوگ تین پرکار کا۔ اتم نیوگ، استری کا صرف ایک پرش سے۔ مدھیم

دیش بھگتی کا نغمہ

ہم ویر ہیں۔
ہم نے دیش سیوا کا نشچے کیا ہے۔
ہم شاریرک اور آتمک بل سے اپنے کرتویہ کا پالن کریں گے۔
ہم اپنے جیون کو بھارت ماتا کے قدموں پر نچھاور کر دینگے
ہماری ماتا دیا کل ہے۔
ہمارا دیش، اپنے پتروں سے بلیدان چاہتا ہے۔
"آؤ ہم اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔"
"آؤ کہ ہم اپنے جیون کو سپھل کریں۔"
(ترجمہ از ٹیگور) —— چاند - از بھکر ——

بعد دیگرے گیارہ تک۔ نکرشٹ ساتھ ہی ایک سے زیادہ گیارہ تک۔

بھرم نوارن - منوسمرتی میں لکھا ہے:-

...क प्रत्पाद्य पत्यु त्रमहितीयं
...न्युन। मनु. ६-६०
द्वितीयमके प्रजननं मन्यन्ते
...षु तन्मुधा: । ६१
...नियुक्त: सुत-७पापि प्रात्रि व्या-
...तस्व देवरात्। उभौ तौ नाहते
...भार्गार जातक कामजौ। ६-
१४३

ارتھ:- نیوگ سے ایک ہی سنتان پیدا کرے دوسری نہیں۔ کئی ودوان دوسری سنتان کی بھی آگیا دیتے ہیں۔ اگر کوئی نیوگ ودھی پوری نہ کر کے اتھوا سنتان ہونے پر نیوگ کی ودھی سے دوسری سنتان اتپن کرے۔ تو وہ سنتان ورثہ کی حقدار نہ ہوگی۔ پہلی حالت میں دراچار کی سنتان اور دوسری حالت میں کیول بھوگ کی سنتان سمجھی جاوے گی۔

منوسمرتی کے اس پرمان سے نیوگ سے صرف ایک سنتان اتپن کی جا سکتی ہے۔ اور خاص حالت میں دو۔ لیکن یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ اولاد ہو کر مرتی جاوے۔ اس حالت میں اگر سنتان کے لئے استری دوبارہ نیوگ کرنا چاہے۔ تو چونکہ وید نے دس اولاد تک سنتان اتپن کرنے کی آگیا دی ہے۔ اس لئے نیوگ ہر سنتان کے مرنے کی حالت میں زیادہ سے زیادہ گیارہ پتی تک ممکن ہے۔ اس لئے مرتیو ادسھا کے بغیر استری کے لئے دوسرا نیوگ ممکن ہی نہیں۔ اگر وہ ایسا کریگی۔ تو منو $\frac{9}{143}$ کے مطابق وہ اولاد ناجائز سمجھی جاوے گی۔ اس حالت میں استری کا ایک ساتھ گیارہ کے ساتھ نیوگ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ تو بھاری ویبھچار ہوگا۔ نامعلوم شریمان جی نے اسے نیوگ کا نام کیسے دیدیا؟

(۷) آتمک درشٹی سے نیوگ چار پرکار کا ہے۔ دھرمارتھ۔ راجیارتھ۔ پرجارتھ اور کریارتھ ورن ورُدھی کے پرچارتھ۔ استری پرش سنتان کی پالنا نہ کر سکیں۔ کوئی دھرم سبھا کرے۔ تو وہ دھرمارتھ۔

بھرم نوارن۔ دھرم شاستر میں منو $\frac{9}{59}$

प्रजेप्सिताधिगन्तव्या स
न्तानस्य परिक्षये।

سنتان کے نہ ہونے سے پرجا کی اچھا سے نیوگ کرے یہ لکھا ہے۔ جو پرش سنتان کی پالنا نہیں کر سکتا۔ اس کو تو وواہ کا بھی ادھیکار نہیں۔ پھر نیوگ کا کیا ہو سکتا ہے۔ وواہ سنسکار میں کہا گیا ہے۔

...हस्त मममात

میں ایشور یہ والا ہو کر تیرا ہاتھ پکڑتا ہوں۔ اگر کوئی دیو درو پاکی (بدقسمتی) بے روزگار

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم
ہفتہ وار
پرکاش لاہور
رجسٹرڈ ایل ۱۹۰۷ء مطابق ۶ بھادوں سمت ۱۹۸۴
جلد ۳۷ | دیانند ابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۳۵

آریہ سماج کا کاریہ کشیتر وسترت ہونا چاہیئے

"آریہ سماج کا آئندہ پروگرام" کے شیرشک سے جو لیکھ مالا میں نے "پرکاش" میں لکھی ہے۔ اُس سے "پرکاش" کے پریمی جان گئے ہونگے۔ کہ میں آریہ سماج کے کاریہ کرم میں کیا پریورتن لانا چاہتا ہُوں۔ لیکن کاریہ کرم میں کوئی بھی پریورتن ہو۔ وہ سپھل نہ ہوگا۔ جب تک کہ آریہ سماج کا کاریہ کشیتر وسترت نہ کیا جائے۔ یہ نروواد ہے۔ کہ آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش سنسار کا اُپکار کرنا ہے۔ اربھات شاریرک، آتمک اور سماجک۔ آریہ سماج کے اس نیم میں رشی دیانند نے آریہ سماج کے کاریہ کا کشیتر اس قدر وسترت رکھا ہے۔ کہ اس میں سنسار بھر کی تمام سرگرمیاں آسکتی ہیں۔ رشی دیانند نے راج نیتی پر بھی ویاکھیان دیئے۔ اور ایک ویاکھیان ایسا دیا۔ جس سے یہ بھاوت ہو کر ایک انگریز نے ج ادھیکاری نے یہاں تک کہا۔ کہ اگر یہ ویاکھیان ۱۸۵۷ء کے غدر سے پہلے ہوتا۔ تو غدر کی نوبت نہ آتی۔ رشی کے ویاکھیان دُوسرے وشیوں پر بھی ہُوئے۔ کنتو یہ نروواد ہے۔ کہ وہ سنسار کا اُپکار دھارمک سادھنوں سے کرنا چاہتے تھے۔ ان کا منتویہ یہ تھا۔ کہ سنسار کا اُپکار ہو سکتا ہے۔ تو ویدک دھرم کے پرچار سے۔ لیکن انہوں نے دھرم کو سیمت نہیں کیا۔ یہ نہیں سمجھا۔ کہ دھرم کیول مندروں تک محدود ہے۔ یا کہ پرماتما کی پُوجا کو ودھی کے ساتھ ہمارا دھرم سماپت ہو جاتا ہے۔ انہوں نے اپنے امولیہ گرنتھ ستیارتھ پرکاش میں بچے کے جنم سے نو ماہ پہلے سے لیکر مرن پرینت تمام اوستھاؤں پر اپنے وچار پرگٹ کئے ہیں۔ وہ وچار ان کے نہیں۔ بلکہ شاستروں کے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش میں گرہستھ دھرم پر بھی ایک سملاس ہے۔ راج نیتی کیا ہے۔ اس کی شکشا بھی ستیارتھ پرکاش سے ملتی ہے۔ اس لئے اگر یہ سمجھا جائے۔ کہ آریہ سماج ایک محدود چیز ہے۔ اس کا کام محدود معنوں میں منش کو پرماتما سے ملانا ہے تو یہ اس کے ساتھ انیائے کرنا ہے۔ میں مانتا ہُوں۔ کہ آریہ سماج ایک دھارمک سنستھا ہے۔ لیکن میں دھرم کو اس کے وراٹ رُوپ میں لینا ہُوں۔ یہ بھی مانتا ہُوں۔ کہ آریہ سماج عام معنوں میں پولیٹیکل جماعت نہیں۔ نہ اس کے آچاریہ کا یہ منشا تھا۔ کہ وہ پولیٹیکل سادھنوں سے کام لے۔ لیکن جہاں منش کی راج کے الفاظ میں راج نیتی ویدک دھرم کے ایک کونے میں بند ہے۔ بہت سال ہُوئے جب آریہ سماج پر یہ الزام لگایا گیا۔ کہ یہ ایک راج نیتک سنستھا ہے۔ تو شری اروند گھوش نے اس کا اُتر دیا تھا۔ اور وہ اُتر یہ تھا۔ کہ آریہ سماج پولیٹیکل نہیں لیکن ایک نیشنل سنستھا ضرور ہے۔ نیشنل کے معنی یہ کہ اس کا پروگرام جاتی کی تمام سرگرمیوں پر حاوی ہے۔ وہ منش کی تمام ضرورتوں کو پُورا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش میں ایک نہیں۔ چودہ سملاس ہیں۔ اس میں منش جیون کے تمام وبھاگوں پر بحث کی گئی ہے۔ اور منشوں کی ہر پرکار سے رہنمائی۔ یہ نہ ہوتا۔ تو رشی دیانند کو یہ بتانیکی کیا ضرورت تھی۔ کہ وواہ کیسے ہونا چاہیئے۔ جب کوئی استری گربھ وتی ہو۔ تو اسے کیا کرنا چاہیئے۔ اور جب بچہ پیدا ہو۔ تو اس کے کون کون سے سنسکار ہونے چاہئیں۔ انہوں نے برہمچریہ۔ گرہستھ۔ بان پرستھ اور سنیاس چاروں آشرموں پر پرکاش ڈالا ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ ان کے سمبندھ میں شاستر کی کیا آگیا ہے۔

جو کچھ میں نے لکھا ہے۔ اس سے میرا مطلب یہ ہے۔ کہ آریہ سماج بلاشبہ ایک دھارمک سنستھا ہے۔ لیکن ان تنگ معنوں میں نہیں۔ جن میں کہ ان دنوں دھرم لیا جاتا ہے۔ آریہ سماج کا دھرم بہت وشال ہے۔ اور منش جیون کی ایک ایک سرگرمی پر اس کا پربھاؤ ہے۔ اس کے انوسار تو یہ دیکھنا بھی منش کا دھرم ہے۔ کہ جہاں اس کا اپنا گھر صاف ستھرا رہتا ہے۔ وہاں اس کا پڑوس اور محلہ بھی صاف ستھرا ہو۔ اس لئے میں یہ چاہتا ہُوں۔ کہ آریہ سماج کا کاریہ کشیتر وسترت کر دیا جائے۔ یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ ہمارا دھرم سات دن کے بعد سماج مندر میں جانے اور اُپدیش سُن آنے کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

آریہ سماج کے جنم سے پہلے دھرم بہت سنکچت ہو گیا تھا۔ اور یہ سمجھ لیا گیا تھا۔ کہ مندر میں جانا۔ اور وہاں دیوی یا دیوتا کے سامنے جھکنا یا اس پر پُشپ وغیرہ چڑھانا ہی دھرم ہے۔ مندر سے آنے کے بعد جو کچھ بھی ہم کرتے ہیں۔ وہ دُنیا داری ہے۔ اور دھرم کا اس سے کوئی سمبندھ نہیں۔ اگر آریہ سماج نے دھرم کو انہی معنوں میں سنکچت کر دیا۔ تو آریہ سماج بھی ویسا ہی مُردہ ہو جائے گا۔ جیسا کہ پرانک مت ہو گیا ہے۔ اور مجھے سپشٹ کہنا چاہیئے۔ کہ اس کا مجھے بھے لگ رہا ہے۔ ۱۹۰۷ء میں جب لالہ لاجپت رائے کو جلا وطن کر کے مانڈلے جیل میں نظر بند کیا گیا۔ تو آریہ سماج پر الزام لگایا گیا۔ کہ یہ ایک پولیٹیکل سنستھا ہے۔ جو انگریزی کا راج اُلٹنا چاہتی ہے۔ یہ الزام اس وقت دہرایا گیا۔ جب ۱۹۰۹ء میں پٹیالہ کے آریوں پر سڈیشن کا مقدمہ چلایا گیا۔ پٹیالہ دربار کی طرف سے مسٹر گرے بیرسٹر ایٹ لاء نے استغاثہ کو شروع کرتے ہُوئے جو تقریر کی۔ اس میں کہا۔ کہ آریہ سماجی ہونا بذاتِ خود سڈیشن ہے۔ آریہ سماجی ستیارتھ پرکاش کو مانتے ہیں۔ اور ستیارتھ پرکاش ایک مغویانہ کتاب ہے۔ اور سڈیشن کا پرچار کرتی ہے۔ آریہ سماج پر یہ الزام غلط تھا۔ اور بجا طور پر اس کی تردید کی گئی۔ لیکن جہاں یہ الزام غلط ہے۔ کہ آریہ سماج ایک پولیٹیکل جماعت ہے۔ وہاں یہ بھی غلط ہے۔ کہ آریہ سماج کو دیش کے بھلے بُرے سے کوئی دلچسپی نہیں۔ آریہ سماج کا یہ اُدیش نہیں۔ کہ انگریز یہاں سے چلا جائے۔ کیونکہ وہ کسی دیش وشیش کے لئے نہیں۔ وہ تو منش ماتر کے لئے ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ اس کے اُپدیش سے منشیوں کے آتما بلوان ہونگے۔ ان کے وچار سوتنتر اور اُگر ہوں گے۔ اور اس کا اثر یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہندوستانی غلام رہنا پسند نہ کریں۔ آریہ سماج کو جہاں ایک پولیٹیکل جماعت بننے سے بچنا چاہیئے۔ اور اپنے جھنڈے کو جس پر موٹے اکشروں میں یہ لکھا ہے۔ "سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے۔" سرنگوں نہ ہونے دینا چاہیئے۔ وہاں اسے اس ڈر سے کہ اس پر پولیٹیکل جماعت ہونیکا الزام وارد نہ ہو۔ اپنے کاریہ کشیتر کو ایسے طریق سے۔ کہ اس میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہو جائیں۔ جو منش ماتر کی اُنتی کیلئے سادھک ہوں۔ وسترت کرنے سے سنکوچ نہ کرنا چاہیئے۔ جماعت میں کام کرتے ہُوئے بھی آریہ سماج چاہیئے۔ کہ یہاں کی اوستھاؤں سے بالکل بے بھاوت نہ ہو۔ اور نہ ان پر پربھاؤ ڈالے۔ تو یہ نہیں ہو سکتا۔ وہ ختم ہو جائیگا۔ اگر وہ اُداسین ہو جائیگا۔ اس لئے اُسے چاہیئے۔ کہ ان تمام سرگرمیوں میں حصہ لے۔ جو جاتی کے اُتھان میں سہایک ہوں۔ آریہ سماج کی بدولت سارے دیش میں حرکت کے چِنھ درشٹی گوچر ہو رہے ہیں۔ اور وہ حرکت کئی پرکار سے ظاہر ہو رہی ہے۔ اگر آریہ سماجی زندگی کا ثبوت نہ دیں گے۔ تو وہ دُوسری جماعتوں سے پیچھے رہ جائیں گے۔ ایک مثال دیکر میں اپنے مطلب کو واضح کرتا ہُوں۔ کچھ سال ہُوئے لاہور چھاؤنی میں ایک وسیع پیمانہ پر بُوچڑ خانہ کھولنے کی تجویز سرکار نے کی۔ ابھی چند دن کی بات ہے۔ جب سرکار نے اسی قسم کا ایک بُوچڑ خانہ پٹھان کوٹ کے پاس کھولنا مناسب سمجھا۔ ان دونوں کا گھور وِرودھ ہُوا۔ اور سرکار نے دونوں جگہ بُوچڑ خانہ جاری کرنیکا خیال ترک کر دیا۔ سوال یہ ہے۔ کہ بُوچڑ خانہ کے خلاف جو تحریک جاری ہے۔ اس میں آریہ سماجی حصہ لیں یا نہ؟ اگر آریہ سماج کا دھرم ویسا ہی محدود ہو۔ جیسا کہ پورانک بھائیوں نے اسے بنا دیا تھا۔ تو کوئی شخص اس میں حصہ نہیں لے سکتا۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ گو ونش کی رکشا آریہ سماج کے اُدیشیوں میں شامل ہے۔ رشی دیانند نے اپنے جیون میں گو رکھشنی سبھائیں قائم کیں۔ اور وہ گو ونش کی رکشا کے لئے زبردست اندولن کرتے۔ گو ہتیا کو سرکاری طور پر جُرم قرار دلوانا چاہتے تھے۔ ان کی عمر نے وفا نہ کی اور یہ کام بیچ میں رہ گیا۔ لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ آریہ سماج کے کندھوں پر یہ ذمہ واری ہے۔ اور ہم سمجھ سکتے ہیں۔ کہ رشی ہم پر یہ ذمہ واری ڈال گئے ہیں۔ کہ گو ماتا کی رکشا کے لئے ہم سے کچھ ہو سکے گا۔ کریں گے۔ اگر میرا یہ خیال درست ہے۔ تو بُوچڑ خانہ کے خلاف اندولن میں آریہ سماج نے حصہ لیا۔ تو ایک سراہنیہ کام کیا۔ وہ کام کیا۔ جو اسے کرنا چاہیئے تھا۔ اور نہیں کیا۔ تو اس نے اپنے فرض سے کوتاہی کی۔ اس قسم کی بیسیوں اور مثالیں پیش کر سکتا ہُوں۔ لیکن آج میں اسے وشے کو یہیں سماپت کرتا ہُوں۔ اس وچار کے ساتھ۔ کہ آریہ سماج کو اپنا کاریہ کشیتر وسترت کرنا چاہیئے۔ اور اپنے کشیتر میں وہ تمام سرگرمیاں لے لینی چاہئیں۔ جو اس کے اُدیش کے پرتی کول نہیں۔

کرشن

رشی نمبر اور جنتا کا کرتویہ

اگر ہر ورش لیٹنے آچاریہ رشی دیانند کے پرتی شردھا نجلی سمبنیٹ کرنا ہم پر کرتویہ نہ ہوتا۔ تو ان دنوں جبکہ کاغذ ۱۲ روپیہ ریم کی بجائے ساڑھے آٹھ روپیہ ریم مل رہا ہے۔ رشی نمبر نکالنے کا ساہس ہم نہ کر سکتے۔ دھارمک اخباروں کی کیا ہمت جنکی نہ زیادہ اشاعت ہے۔ نہ اشتہاروں سے آمدنی۔ روزانہ اخبار بھی جنہیں ہزاروں روپیہ ماہوار کی آمدنی ہوتی ہے۔ اپنے خاص نمبر نکالنا بند کر چکے ہیں۔ پھر ہم جو اس ورش بھی رشی نمبر نکالنے کا ساہس کر رہے ہیں۔ تو کس بل بوتے پر؟ ہمارا جواب ہے۔ کہ آریہ جگت کی رشی بھگتی کے بھروسہ پر ہی رشی نمبر کو ہم پہلا سمبوسنل، اپیوگی اور شاندار بنانیکا یتن کریں گے۔ آرٹ پیپر پر (جو آج کل ۳۰ روپیہ ریم مل رہا ہے) ایک سہ رنگی تصویر بھی ہوگی۔ اور ہماری کوشش ہوگی۔ پرکاش کے رشی نمبر کی سابقہ شان برقرار رہے۔ یہ تو ہوا ہمارا کرتویہ جس کا پالن ہم کریں گے۔ لیکن کچھ کرتویہ پرکاش کے پریمیوں اور آریہ سماجوں کا بھی ہے۔ یہ نمبر پرچار کے لئے ہی نکالا جاتا ہے۔ اس لئے ہر گرایک، رشی بھگت اور آریہ سماج کا فرض ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ اردو ہندی رشی نمبر منگوا کر مفت بانٹے۔ قیمت اردو ہندی ۳/ ۳ر رکھی گئی ہے۔ جو بالکل معمولی ہے۔ وقت بہت تنگ ہے۔ اس لئے آریہ سماجوں اور رشی بھگتوں کو چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر معہ ان کی پیشگی قیمت کے جو بحساب ۳ر فی کاپی آنی چاہیئے۔ ارسال کر دیں۔ واضح طور پر منی آرڈر کوپن پر لکھ دیں۔ کہ کتنے نمبر ہندی کے چاہئیں۔ اور کتنے اردو کے۔ اس بار نہ تو رشی نمبر وی۔ پی سے ارسال ہوگا۔ اور نہ ہی ادھار دیا جائے گا۔ قیمت ہر حال میں پیشگی آنی لازمی ہے۔ اس سے نمبر منگوانے والوں کو سہولت بھی رہتی ہے۔ اور ہمیں بھی۔ جہاں نمبر گرانکوں کو وقت پر مل جاتا ہے۔ وہاں وی۔ پی خرچ اور محصول ڈاک یا ریل کے کرایہ کی بچت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ کم از کم دس کاپیوں کی پیشگی قیمت ارسال کرنیوالوں کو محصول ڈاک یا کرایہ ریل معاف ہوگا۔ اور نمبر بھی سب سے پہلے انہیں ہی ارسال کیا جاویگا۔ اس لئے قیمت ہمیشہ منی آرڈر سے ارسال کریں۔ یہ آریہ جنتا کی رشی بھگتی کا امتحان ہے۔ دیکھیں وہ اس میں کس حد تک کامیاب ہوتی ہے۔ رشی نمبر ایک طرح سے وارننگ پیگیٹ ہے جسے ہم پچھلے ۲۶ ورشوں سے رچاتے آرہے ہیں۔ یہ پیگیہ سدیو سنچل رہا ہے۔ آگے سے اس ورش بھی رہے گا۔

گندم کی گرانی اور حکومت پنجاب

پچھلے دنوں سر سکندر نے اعلان کیا تھا۔ کہ جبتک گندم کا بھاؤ چار روپے من ہے۔ ان کی گورنمنٹ مداخلت نہ کریگی۔ اب کہ آٹے کا بھاؤ پانچ روپے من سے بھی چڑھ گیا ہے۔ حکومت خاموش ہے۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ یونینسٹ وزارت زمینداروں کی جیبیں بھرنا چاہتی ہے۔ چاہے عوام بھوکے ہی کیوں نہ مر جائیں۔ اگر یہ بات نہیں۔ تو وہ کیوں گندم کا نرخ مقرر نہیں کرتی؟

"بچے پیدا کرو"

نازی حکام کی طرف سے جرمن عورتوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ شادی کے علاوہ بھی جرمن عورتوں پر ملک کی خدمت کا فرض عائد ہوتا ہے۔ اس وقت وہ ملک کی بہترین خدمت یہ کر سکتی ہیں۔ کہ ہر عورت ایک ایک بچہ پیدا کرے۔ جو عورت بچہ پیدا نہیں کرتی۔ وہ ایک مفرور فوجی کی حیثیت رکھتی ہے۔" جرمنی میں زیادہ سے زیادہ بچے کرنیکی تحریک ہو رہی ہے۔ اور دوسرے ممالک میں برتھ کنٹرول تحریک کا زور ہے۔

عثمانیہ یونیورسٹی جواب دے؟

چند سال ہوئے سر رادھا کرشنن کی صدارت میں ہندوستان کے تمام یونیورسٹیوں کے نمائندوں کی کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں عثمانیہ یونیورسٹی کے نمائندے بھی شامل تھے۔ اس میں متفقہ طور پر فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ہر یونیورسٹی میں ہندی کو کم از کم اختیاری مضمون کی حیثیت ضرور دی جائے۔ عثمانیہ یونیورسٹی جواب دے۔ کہ اس نے آج تک انٹر یونیورسٹی کانفرنس کے فیصلہ پر عمل کیوں نہیں کیا؟

برطانیہ کو امریکن امداد

مسٹر روزویلٹ صدر ریاستہائے متحدہ امریکہ نے اپنی تازہ تقریر میں اعلان کیا ہے۔ کہ اگست کے آخیر تک امریکہ سے برطانیہ کو ۹ کروڑ ڈالر کا جنگی سامان جا چکا ہے۔ بہت سا سامان ابھی تیار پڑا ہے۔ جو بھیجا جانیوالا ہے۔ تیرہ کروڑ ڈالر کا سامان ابھی تیار ہونیوالا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ امریکہ کی امداد سے برطانیہ کے ہاتھ بہت مضبوط ہو گئے ہیں۔ اور وہ دن بدن مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جا رہا ہے۔

پردھان سار و دیشک سبھا کی رہائی

شری گھنشیام سنگھ جی گپت پردھان سار و دیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی جو سی۔ پی اسمبلی کے سپیکر بھی ہیں۔ ستیاگرہ کر کے جیل چلے گئے تھے۔ ابھی ان کی قید کی معیاد باقی تھی۔ کہ خرابی صحت کی بنا پر انہیں حکومت سی۔ پی نے رہا کر دیا ہے۔ آپ ناگپور ہسپتال میں زیر علاج ہیں، سارو دیشک سبھا چاہتی ہے۔ کہ وہ دہلی میں آکر علاج کرائیں۔ پرماتما کرے گپت جی شیگھر سوستھ ہو جائیں۔

دربار پٹیالہ کا انوکھا حکم

ہم دربار پٹیالہ کے اس انوکھے حکم کی مذمت کئے بنا نہیں رہ سکتے۔ جس کی رو سے مذہبی جلسوں کے لئے بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت لینا ضروری قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ حکم مذہبی آزادی کو سلب کرنیوالا ہے۔ اس لئے اسے جلد از جلد واپس لے لیا جانا چاہیئے۔

خاکسار تحریک کی تہہ میں

خاکسار تحریک کے مشن کے متعلق امریکہ کے ایک رسالہ "ٹائمز" نے لکھا ہے۔ کہ اس تحریک کا مقصد ساری دنیا پر اسلامی غلبہ قائم کر کے ایک بار پھر آزاد اسلامی سلطنت قائم کرنا ہے۔ رسالہ مذکور کے بیان کے مطابق یہ تحریک برطانوی حکومت کی چشم پوشی کی وجہ سے شروع شروع میں خوب زور پکڑتی گئی۔ کیونکہ برطانوی حکام اس تحریک کو مہاتما گاندھی کی "پُرامن فوج" کے مقابلہ میں استعمال کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے خاکساروں کے متعلق رواداری سے کام لیتے رہے۔ لیکن رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ کہ اس تحریک کے ممبروں اور برطانوی حکام میں ٹکر ہو گئی۔

ریاست حیدر آباد کی سرکاری زبان

ریاست حیدر آباد کی ۹۰ فیصدی ہندو پرجا کو شکایت ہے۔ کہ ان پر اردو زبردستی ٹھونسی جا رہی ہے۔ لیکن اس پر کیا بس؟ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دربار تو ریاست کی سرکاری زبان فارسی بنانا چاہتا ہے۔ ورنہ نئے وزیر اعظم نواب چھتاری کے تقرر کے متعلق حضور نظام کا جو فرمان جاری ہوا ہے۔ اس کے فارسی میں شائع ہونے کے کیا معنی؟

حیدر آباد کے نئے وزیر اعظم کا ارشاد

حیدر آباد کے نئے وزیر اعظم نواب چھتاری نے اپنے عہدہ کا چارج لیتے ہوئے ایک تقریر براڈکاسٹ کی۔ جس میں آپنے فرمایا۔ "حیدرآباد میرے لئے ریاست ہی نہیں سلطنت ہی نہیں بلکہ اسلامی سلطنت ہے۔ جس کو خطرہ سے بچانے میں میں اپنے آخری قطرہ خون سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔" ... ہے۔ انتہا دیکھا چاہیئے۔

پنجاب اسمبلی میں ایک نیا ...

۱۱ ستمبر کو پنجاب گورنمنٹ سیکرٹریٹ ... والیوں کی ممانعت بل کے متعلق کمیٹی کا اجلاس ... جسمیں بل پر غور و خوض کیا گیا۔ اس بل کا منشا یہ ہے۔ کہ "پوجا پاٹھ اور عبادت گاہوں میں گانے والیاں نہ جائیں"۔ ہمارے ... میں گانے والیوں سے پہلے لفظ "بازاری" بڑھا دیا جائے۔ تو موزوں ہوگا۔ ورنہ گانے والیوں میں تو ہر گانا جاننے والی شریف خاتون بھی شمار ہو سکتی ہے۔

مسٹر چرچل کی تازہ تقریر

مسٹر چرچل نے پچھلے ہفتہ پہلی بار ہاؤس آف کامنز میں ہندوستان کے مسئلہ پر تقریر کی۔ اس تقریر سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ چرچل روزویلٹ ملاقات میں صرف ان یورپین ممالک کی آزادی کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ جو اس وقت جرمنی کے قبضہ میں آچکے ہیں۔ دوسری یہ کہ اس اعلان کا ہندوستان کی آئینی ترقی سے کوئی تعلق نہیں۔ مسٹر چرچل کی اس تقریر سے سارے ہندوستان کو مایوسی ہوئی ہے۔

کچھ دلچسپ اعداد و شمار

مرکزی گورنمنٹ نے اپنے ماہواری اخراجات کے متعلق جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جولائی میں خرچ پونے دو کروڑ پونڈ زیادہ ہوا۔ سال رواں کے پہلے چار ماہ میں خرچ آمدنی کی نسبت ۱۸ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ زیادہ ہوا۔ پچھلے سال اس عرصہ میں ... سوا تیرہ کروڑ زیادہ ہوا تھا۔ امسال ... ۹ کروڑ زیادہ ہے۔ اور سول اخراجات ۵ ... سوا گیارہ کروڑ کم۔ لیکن فوجی اخراجات سوا گیارہ کروڑ زیادہ ہو گئے ہیں۔ ریلوے سے ۳ کروڑ زیادہ آمدنی ہوئی ہے۔ شروع سے جولائی تک جنگی قرضہ ... میں ۷۱ کروڑ ۹ لاکھ روپیہ وصول ہوا۔

"آریہ ورت" ہندی ماسک ضرور پڑھیں

جنگ کا رنگ

روسی جنگ کو شروع ہوئے پونے دو ماہ ہیں۔ ان پونے دو مہینوں میں اگرچہ جرمنی علاقہ رُوس سے چھین لیا ہے۔ لیکن رُوس ہمت، استقلال اور جوانمردی کا ثبوت رُوس کے پیشِ نظر یہ توقع کی جا سکتی ہے۔ بخوبی دُشمن کا مقابلہ کر سکے گا۔ اور اب اینگلو امریکن امداد بھی اُسے ملنا شروع ہو کیا عجب کہ جنگ کا پانسا ہی پلٹ جائے۔ اس کے آثار بھی دکھائی دیتے ہیں۔ اطلاعات ہیں۔ کہ رُوسیوں نے بیسیوں گاؤں سے واپس لے لئے ہیں۔ اور سمالنسک کو لیا ہے۔ اور تعجب نہ ہوگا۔ کہ وہ ان کے میں آ جائے۔ دو ہفتے ہوئے یہ خبر آئی کہ جرمن فوجیں لینن گراڈ سے دس میل دُور گئی ہیں۔ آج یہی خبر پھر آئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہُوا۔ کہ رُوسی فوجوں نے جرمن فوجوں کو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا ہوگا۔ اور دو ہفتے کی خونریز لڑائی کے بعد جرمن فوجیں دوبارہ وہاں پہنچ گئی معلوم ہوتی ہیں۔ مقابلہ سخت دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ بجائے آگے بڑھنے کے جرمن فوجیں پیچھے ہی ہٹی ہیں اور لینن گراڈ پر قبضہ نہیں کر پائیں۔

اگست کے آخر تک امریکہ نے برطانیہ کو کروڑ ڈالر کا جنگی سامان بھیجا ہے۔ بہت سامان تیار پڑا ہے۔ جو جلد بھیجا جائے گا۔ اور ۱۳ کروڑ ڈالر کا سامان ابھی تیار ہوگا۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ امریکہ کے سامانِ جنگ کی پیداوار کا پچاس ساٹھ فیصدی حصّہ برطانیہ کو مل رہا ہے۔ اس طرح امریکہ کی امداد نے برطانیہ کو بہت مضبوط کر دیا ہے۔ اب کہ سردیاں شروع ہونے والی ہیں۔ دُشمن کے رستے میں قدرت کی طرف سے کئی رکاوٹیں آ جائیں گی اور اگلی گرمیوں تک برطانیہ ناقابلِ تسخیر ہو جائے گا۔

کریمیا پر حملہ کے لئے جرمنی نے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اٹلی نے بلغاریہ کو بحیرۂ اسود کی تمام بندرگاہیں بند کرنے اور رُوس کے ساتھ تعلقات منقطع کر لینے کا مشورہ دیا ہے۔ خرابیٔ صحت کی بنا پر شاہ ایران رضا شاہ پہلوی تخت سے دستبردار ہو گیا ہے۔ اُس کی جگہ اُس کا بڑا لڑکا شاہ پور محمد رضا جس کی عمر ۲۲ سال ہے۔ بادشاہ بن گیا ہے۔ صدر روزویلٹ کی یہ درخواست کہ نازیوں کے خلاف جنگ کو جائز قرار دیا جائے۔ پوپ نے رد کر دیا ہے۔ امریکہ اور جاپان میں تصفیہ ہو گیا ہے۔ برطانوی اور رُوسی فوجیں طہران پہنچ گئی ہیں۔

ہوائی لڑائیاں کیسے لڑی جاتی ہیں؟

سائنس کی ایجادوں کی تباہ کاریاں

ہوائی لڑائی کا تصور عام طور پر یوں کیا جاتا ہے۔ کہ ایک "چیل گاڑی" اُڑ کر دُشمن کے علاقہ پر پہنچتی ہے۔ اور منڈلا منڈلا کر تھوڑی دیر تک آگ اُگلتی رہتی ہے۔ اور پھر اپنے اڈے پر واپس آ جاتی ہے۔ بلاشبہ زیادہ تر یہی طریقہ استعمال بھی ہوتا ہے۔ اور یہ لڑائی ایک حد تک سمجھ میں بھی آ سکتی ہے۔ مگر حیرت تو اس پر ہوتی ہے۔ کہ پوری پوری فوجیں مکمل طور پر مسلح اور رسد اور سامانِ جنگ سے لیس ان ہوائی گاڑیوں کے ذریعہ دُوسرے علاقوں میں پہنچ جاتی ہیں۔ اس بات پر بھی تعجب ہوتا ہے۔ کہ یہ اچانک پہنچ کیسے جاتی ہیں۔ حفاظتی دستے ہوا ہی میں ان کا خاتمہ کیوں نہیں کر دیتے۔

پولینڈ، ہالینڈ، بلجیم اور ناروے میں جرمنی اس ترکیب کو کامیابی کے ساتھ عمل میں لا چکا ہے۔ اور اب برطانیہ اور متحدہ امریکہ بھی ایسے دستے تیار کر رہے ہیں۔

ہوائی جہازوں سے ایک ہزار فوج اور اس کا سامان لے جانے کے لئے تقریباً سوا سو ہوائی جہاز درکار ہوتے ہیں۔ آگے آگے کوئی تیس غوطہ خور بمبار ہوتے ہیں۔ ان کے پیچھے دس باربرداری کے ہوائی جہاز ہوتے ہیں۔ جن میں چھتریوں سے اُترنے والے آدمی ہوتے ہیں۔ جن کے بعد ۵۰ باربردار ہوائی جہاز ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر جہاز پر بیس پیدل سپاہی ہوتے ہیں۔ ان کا سامان جس میں ڈیڑھ لاکھ فائر کا گولہ بارود۔ ۱۰ ریڈیو سٹ۔ ۳۰ موٹر سائیکلیں۔ ۷۰ مشین گنیں اور چھ ٹینک شکن توپیں ہوتی ہیں۔ ۵ ہوائی جہازوں پر رہتا ہے۔ حسبِ ضرورت ۳۰ یا اس سے زیادہ ہوائی لڑنے والے بمبار اس ہوائی قافلے کے محافظ ہوتے ہیں۔ اور اگر دُشمن کے ہوائی جہاز اس قافلہ پر دھاوا کریں۔ تو ان سے ٹکر لینے کے لئے مستعد رہتے ہیں۔

ہوائی لڑائی میں دونوں طرف کے ہوائی جہاز ایک دُوسرے پر مشین گن سے گولے برساتے ہیں۔ اور برابر ایک دُوسرے کو جھکائی دیتے رہتے ہیں۔ چوٹ کھانے کے بعد ہوا باز بڑے بڑے چھاتے لیکر پھاندنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے مشین کی تباہی یقینی ہو جاتی ہے۔

منزلِ مقصود کے اوپر پہنچکر غوطہ خور چاروں طرف بموں اور مشین گنوں کے گولوں کی بارش کرتے ہیں۔ اور اس بوچھاڑ کے بعد دو تین سو چھتری باز تین تین سیکنڈ کے وقفے سے پھاندتے ہیں۔ ہر تیسرے آدمی کے ساتھ ایک چھوٹی مشین گن ہوتی ہے۔ اور باقی کے پاس پستول ہوتے ہیں۔ شروع میں ان کے ساتھ رائفل اور مشین گن بھی ہوتی تھی۔ مگر تجربہ سے پتہ چلا۔ کہ اس طرح اترتے وقت ہاتھ پیر ٹوٹنے کا امکان رہتا ہے۔ اس لئے اب یہ ہتھیار اوپر ہی سے الگ چھتریوں کے

موسم گرما اور برسات میں

اصلی

جہاز مارکہ کپڑے

استعمال کریں

مفید اور فایدہ مند ثابت ہونگے

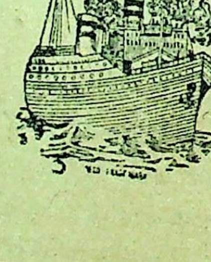

باوا پردُمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

ایجنسیاں:- بمبئی — کلکتہ — دہلی — لاہور — کوئٹہ

تازہ اہم خبریں

— امریکن بیڑا میدانِ عمل میں آ گیا ہے۔

— مہاتما گاندھی عنقریب ایک بہت بڑی جدوجہد شروع کرنیوالے ہیں۔

— نواب بہاولپور نے افریقہ کے مغربی صحرا میں ہندوستانی فوجوں کا معائنہ کیا۔

— مقبوضہ یورپ میں بغاوت کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔

— جرمن آبدوزیں اور بمبار ہوائی جہاز امریکن سمندروں میں کئی جہاز غرق کر چکے ہیں۔

— رُوس بلغاریہ کے خلاف اعلانِ جنگ کر دے گا۔

— رُوس اور فن لینڈ میں امریکہ صلح کرانے لگا ہے۔

— جرمنوں نے ملکہ ہالینڈ کی جائیداد ضبط کر لی ہے۔

— جرمن فوجوں کے بھاری دستے نیپر کو پار کر گئے ہیں۔

— عنقریب سندھ میں عربی کی ایک یونیورسٹی قایم کی جانیوالی ہے۔

— یوکرین کی راجدھانی کیف کے لئے حقیقی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

— دہارور کے آریہ سماجیوں کے خلاف مقدمات کی دوبارہ تحقیقات اور سماعت ہوگی۔

— جرمنوں نے بحیرۂ بالٹک میں رُوس کے ایک اور جزیرہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

— جرمنوں نے لینن گراڈ پر بے تحاشا بمباری شروع کر دی ہے۔

— شام کو آزاد جمہوریت قرار دیدیا گیا ہے۔

— منگلوار کی صبح کو قاہرہ پر ہوائی حملہ ہُوا۔

— محوری فوجیں مصر کے علاقہ میں کئی میل آگے گھس گئی ہیں۔

— جرمن لینن گراڈ کے اندرونی مورچوں میں داخل ہو گئے ہیں۔

— دریائے چناب میں ۱۵۰ کے قریب براتی ڈوب گئے۔

— امریکہ برطانیہ اور دُوسری حکومتوں کو پانچ ارب ڈالر کی امداد دے گا۔

— کشمیر میں جہلم کے سیلاب میں بیسیوں گاؤں بہہ گئے ہیں۔

— سندھ میں ٹڈی دل سے ۱۲ کروڑ روپیہ کی فصلیں خطرہ میں پڑ گئی ہیں۔

— وسطِ مشرق میں اتحادی فوجوں کی تعداد ساڑھے سات لاکھ ہو گئی ہے۔

— چند ہفتوں میں جرمنی ترکی اور مصر پر بیک وقت حملہ کرے گا۔

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیال باغ آگرہ میں دو پارٹیوں میں خونریز لڑائی
ایک ست سنگی قتل ہو گیا۔ چھ سات گرفتار کر لئے گئے

"آگرہ کے دیال باغ میں ایک رونگٹے کھڑے کر دینے والا خون ہو گیا۔ ایک پریم لیلا یہاں تک بڑھی۔ کہ خوب چھریاں اور چھریاں چلیں۔ جن میں ایک آدمی جان سے مارا گیا۔ اور متعدد زخمی ہوئے۔ چھ ست سنگی گرفتار کر لئے گئے۔ جن کا دفعہ ۳۰۴ میں چالان ہو گیا ہے۔ اس واقعہ سے ست سنگیوں میں بھاری سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔

پتہ لگا ہے۔ کہ گذشتہ اتوار کی دوپہر کے ایک بجے دیال باغ میں ست سنگیوں کی دو پارٹیوں میں ایک زبردست لڑائی ہوئی۔ جس میں ایک اتواری جی نام کے ست سنگی مارے گئے۔ دونوں پارٹیاں کے ۷ بجے شام تک دیال باغ کوتوالی میں سردار بھگوان سنگھ ست سنگی کے پاس بیان ہوتے رہے اس کے بعد تھانہ ہری پربت میں رپورٹ ہو کر چھ ست سنگی گرفتار کئے گئے۔ جن کا دفعہ ۳۰۴ میں چالان ہو کر جیل پہنچائے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس سانحہ کا باعث مرحوم اتواری جی کا کسی دوسرے کی استری سے ناجائز تعلق و پریم تھا۔ استری کے گھر والوں نے پنچائیت بلوائی۔ اور اتواری جی کو دوسرے محلہ میں جا کر رہنے کی تجویز ہوئی۔ کچھ دنوں بعد اتواری جی کی اپنی استری کے بچہ ہونے کا وقت آیا۔ اور وہ اسے اپنے پرانے گھر میں اپنے بھائی کے پاس پہنچانے آیا۔ اُسے پھر محلہ میں آیا ہوا دیکھ کر دوسری پارٹی والوں نے یکایک حملہ کر دیا۔ اتواری کے خاندان والے اس کی امداد کو آئے۔ اور دونوں پارٹیوں کی لڑائی میں اتواری سخت زخمی ہو کر ہسپتال جاتے جاتے مر گئے۔ اس روح فرسا سانحہ سے زبردست سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ (روزانہ اُجالا۔ آگرہ)

"پیارا دیال باغ" کا تبصرہ

حضور سر صاحب جی مہاراج کا سایہ عاطفت اُٹھتے ہی دیال باغ تاریکی و ظلمت کے غار عمیق میں جا گرا۔ حق تو یہ ہے۔ کہ روحانیت کے اُس آفتاب عالمتاب کے غروب ہوتے ہی دیال باغ میں حیوانیت اور درندہ پن کا پرچم لہرانے لگا۔ بربریت کے وہ روح فرسا اور جاں گسل مناظر دیکھنے میں آ رہے ہیں۔ کہ زبان بیساختہ الاماں الاماں پکار اُٹھتی ہے۔ اور اُس بے مثل و یکتائے روزگار ہستی سر صاحب جی مہاراج کی یاد میں تڑپ اُٹھتی ہے۔ جو تن تنہا اس عظیم الشان تنظیم کے نظام کا بیڑا اُٹھائے ہوئے تھی۔ وہ آنکھوں سے اوجھل ہوئی کہ درندوں نے آ قبضہ جما یا۔ روحانیت کے بجائے مادیت کا بول بالا ہوا۔ رادھا سوامی نام کے بجائے کھدر کے تھانوں کی ورشا ہونے لگی۔ پریم و محبت کے بجائے کینہ و بغض، اور ظلم و ستم کا دور چلا۔ عشق حقیقی کے بجائے عشق مجازی کی پینگیں بڑھنے لگیں + (۸ ۹/۱۰)

پارسی ہندوؤں کا ہی انگ ہیں
(از:- لالہ مانک چند جی بجاج۔ ڈھلوں)

میں نے وہرم سالہ میں اپنے ایک پارسی دوست سے اُنکے دھرم کے متعلق کچھ دریافت کیا۔ یہ جان کر نہایت خوشی ہوئی۔ کہ پارسی دھرم ہندو دھرم کا ہی ایک انگ ہے۔ مگر ہم انکو انگ نہیں سمجھتے۔ اور نہ ہی کبھی کوشش کی ہے۔ کہ اُن کو اپنایا جائے۔ مندرجہ ذیل ناظرین "پرکاش" کے سامنے رکھتا ہوں۔ اور آشا کرتا ہوں۔ کہ آریہ جنتا پارسیوں کی طرف دھیان دے کر اُن کو اپنا انگ بنانے کی کوشش کرے گی۔

(۱)- پارسی آتش پرست ہیں۔ اُن کے گھروں میں ہر وقت آگ روشن رہتی ہے۔ کسی وقت وہ لوگ آگ کو بجھنے نہیں دیتے۔ اگر کسی وقت آگ بجھ جائے۔ تو اسکو وہ بدشگونی سمجھتے ہیں۔ آگ بجھنے پر کسی پارسی گھرانے سے ہی کچھ نہ کچھ دے کر آگ لاتے ہیں۔ اُن کے دھرم مندروں میں بھی آگ روشن رہتی ہے۔ (۲) پارسی ہماری طرح جنیئو پہنتے ہیں۔ جو کہ جنیوؤں سے تگنا موٹا ہوتا ہے۔ (۳) پارسی بیف نہیں کھاتے گویا گائے کی عظمت کرتے ہیں (۴) پارسی اپنے دھرم مندروں میں کسی غیر پارسی کو جانے نہیں دیتے۔ جیسے کہ ہمارے سناتن دھرمی بھائی بھی کسی غیر ہندو کو اپنے مندروں میں نہیں جانے دیتے۔ (۵) پارسی ... کر کے سورج کی طرف منہ کر کے پرارتھنا کرتے ہیں۔ (۶) جس طرح پرانے خیال کے ہندو حجامت بنوا کر سر منہ دھوتے تھے۔ اور نائی کی چھوت کا خیال کرتے تھے۔ اسی طرح پارسی حجامت بنوا کر سر منہ دھو کر نائی کی چھوت دور کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا باتوں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ پارسی ہندو دھرم کا ہی ایک انگ ہیں۔ نہایت صاف ستھرے رہتے ہیں۔ اور کاروبار میں بھی بہت ترقی یافتہ جماعت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ پارسی جماعت کا کوئی فرد سُرگباش ہو جائے۔ تو وہ اس کو کسی جنگل میں رکھ دیتے ہیں۔ اور گدھ وغیرہ اُس کو کھا جاتے ہیں۔ یعنی کہ وہ لاش کو جلاتے نہیں۔ اگر اُن کو لاش جلانے کی خوبیاں سمجھائی جائیں۔ تو وہ مان جائیں۔ اس کا ثبوت چاہیئے؟ ہندو سبھا۔ آریہ سماج اور سناتن دھرم سبھا کو چاہیئے۔ کہ ان کی طرف توجہ دیں۔ اور عملی طور پر کوئی ایسا پروگرام بنایا جائے جس سے کہ پارسی ہندو ... جلدی مل جائیں۔ اس سے ہندو سوسائٹی کی بھی طاقت بڑھے گی۔ اور پارسیوں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔

آہ ڈاکٹر امیں چند جی!

آریہ سماج کے خاموش لیکن سرگرم کارکن ڈاکٹر امیں چند جی المناک حادثہ میں ہلاک ہو گئے۔ پچھلے ہفتہ وہ جہلم جا رہے تھے۔ کہ گاڑی میں سو گئے۔ جب آنکھ کھلی تو گاڑی جہلم سے چل پڑی تھی۔ چلتی گاڑی سے اُترنے کی کوشش میں لائن پر گر پڑے اور کٹ گئے۔ ہم نے یہ ہردہ بیدھک سماچار سنا۔ ...

پنڈت منسا رام کی علالت

پنڈت منسا رام اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا بڈھلاڈہ میں کاربنکل کا اپریشن ہوا ہے۔ اُنکے متعلق تازہ اطلاع ہے۔ کہ اُنہیں لدھیانہ لایا گیا ہے۔ جہاں وہ زیر علاج ہیں۔ اُنہیں ذیابیطس کی شکایت ہے۔ اسلئے اپریشن باعث تشویش ہے۔ اُنہیں حرارت بھی رہتی ہے۔ مقامی آریہ ...

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

ہندوستان کے کسی ریلوے سٹیشن پر بھیجیں گے ریل کا کرایہ ہمارے ذمہ۔ گورنمنٹ آفیسر قیمت قسطوں میں ادا کر سکتے ہیں۔ درخواست پر فہرست مفت بھیجی جاتی ہے۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی۔ کراچی

Suleman Omer & Co.
Karachi

ہندی ماسک "آریہ ورت" کا ایک ورش سماپت ہو گیا
"کہانی انگ" چھپ گیا۔ نئے ورش کے لئے چندہ بھیجئے

آریہ ورت کا جنم شری ہیتشی جی علاولپوری کے ۲۵ ویں جنم دن پر پچھلے سال ۱۰ ستمبر کو ہوا تھا۔ اس طرح ستمبر ۱۹۴۲ء کے انک کے ساتھ "آریہ ورت" کے پہلے سال کے ۱۲ انک سماپت ہو گئے۔ کہانی انک بابت ماہ ستمبر گراہکوں کو بھیجا جا چکا ہے۔ جو سجن پہلے انک سے خریدار بنے تھے۔ کہانی انک ملتے ہی نئے ورش کا چندہ دو روپے (۲) منی آرڈر سے ۳۰ ستمبر تک بھیج دیں۔ اس کے بعد چندہ اڑھائی روپے سالانہ ہو گا۔ ایک بار پھر درخواست ہے۔ کہ نئے ورش کے لئے چندہ فوراً بھیجئے۔ اب "آریہ ورت" دوسرے ورش میں پرویش کرتا ہے۔ دوسرے ورش کا پہلا انک ۱۵ اکتوبر کو رشی انک کے روپ میں پرکاشت ہو گا۔ اگر آپ ابھی تک گراہک نہیں بنے۔ تو آج ہی ۲ روپے بھیج کر خریدار بن جاویں۔

خود گراہک بنیں دوسروں کو بنائیں! (منیجر "آریہ ورت" لاہور)

۴ ار میں چھ کتابیں

اپنے نگر کے دھرمیوں میں پرچار کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اُپیوگی اور نایاب پستکیں ... پر منگوا کر مفت بانٹیں:- ویدک دھرم کی ... ہم رموتی پوجا کی دھجیاں ... ہم پُران پیلا پرکاش ... جین مت درپن ۸ ... اور فلاسفی کی دھجیاں ... ہم ریتہ نند بچہ ہم۔

یہ سب کتابیں ۱۸×۲۲ کے بڑے سائز ... چھپی ہیں۔ صفحات ۶۰ سے ۱۲۵ تک۔ ... قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے لئے ۴ ار ... یا منی آرڈر بھیجیں (منیجر "پرکاش" ...)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک نصیحت آموز افسانہ

سرمایہ داری کا شکار

(از کنور رہبری سنگھ جی ڈی اے وی کالج لاہور حال گلگو)

~~ (۱) ~~

... بھگوان! ہم نے کون سا گناہ کیا ہے۔
... ہمیں سزا مل رہی ہے۔ کیوں ہم پر نت
... نازل ہو رہی ہے۔ اس بڑھے کی عقل پر
... نے کیا پردہ پڑ گیا ہے۔ جب پوچھو تبھی
... ہے۔ مزدوری کرنے جانا ہے۔ مالک ناراض
... ہو جائیں گے۔ جوان بیٹا بستر مرگ پر بلک رہا
... لیکن اس کی مزدوری ختم ہونے میں نہیں
... اتنا کہکر بڑھیا نے چلانا شروع کر دیا۔
... وہیں بیٹھکر جہاں کہ لہنا اور اس کے
... کھدائی کا کام کر رہے تھے۔ ڈھائیں مار
... کر رونا شروع کر دیا۔
... یہ کون چڑیل ہے۔ اور کیا بکواس کر
... ہے۔ لالہ بوٹا مل نے کمرے سے باہر نکلتے
... کہا۔
... تو لہنا کچھ ڈرا۔ لیکن پھر حوصلہ کر کے جواب
"جناب یہ مجھ بد نصیب کی بیوی ہے۔ جوان
... گھر میں سخت بیمار پڑا ہے۔ مجھے گھر چلنے
... ہے۔"
... لیکن تم گھر نہیں جا سکتے۔ جب تک کھدائی
... کام ختم نہیں ہو جاتا۔"
... حضور کام میں ختم کر دیتا۔ لیکن بیٹے کی
... بیماری نے مجھے کہیں کا نہ چھوڑا۔
... تم گھر چلو۔ مالک ابھی چھٹی دے دیں گے
... آ جاؤں گا۔"
... زبان بند کرو گے یا نہیں۔ میں نے ایک
... کہدیا۔ کہ تم نہیں جا سکتے۔"
... جناب ویسے تو حضور مالک ہیں۔ لیکن آپ
... سوچیں۔ کہ اگر خدا نہ کرے۔ بیٹے کو کچھ
... ہو گیا۔ تو میں کیا کروں گا؟"
... پھر وہی ٹیں ٹیں" لالہ صاحب نے چھڑی
... اور لہنا کو پیٹنے لگے۔ لہنا کچھ دیر تو
... چپ چاپ چھڑی کی چوٹیں برداشت کرتا رہا۔ لیکن
... برداشت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ جلدی
... اٹھا اور گھر کی طرف بھاگ گیا۔ اور لالہ
... صاحب گالیاں دیتے اور بڑبڑاتے ہوئے گھر
... کی طرف چل دیئے۔ گویا کہ ان کے چہرے پر یہ
... نقش تھے۔ دیکھوں بھلا بھاگ کر
... جاتا ہے؟ بچو کو ایسا مزا چکھاؤں
... ساری عمر یاد کرے گا۔"

~~ (۲) ~~

... بھاگنے کو تو بھاگ گیا۔ لیکن اس کی حالت
... عجیب تھی۔ وہ سوچ رہا تھا۔ کہ میں مالک کو
... ناراض کر کے چلا آیا۔ اب مجھے روٹی کیسے ملے گی؟
... کا تو سہارا ہے۔ ورنہ آج تک بھوکا
... مر گیا ہوتا۔ لیکن نہیں میں نے بہت اچھا
... کیا عجب وہ مار مار کر مجھے جان سے ہی
... مار دیتے۔ دوسرے بیٹے کی بیماری کا معاملہ
... نہیں بھی تو کچھ سوچ لینا چاہیئے تھا۔

ایشور کی مہربانی سے اگر بیٹا صحت یاب ہو گیا تو مزدوری کی کیا پرواہ۔ وہ خود کما کر مجھے کھلائے گا۔ وہ انہی خیالات میں محو تھا۔ کہ اس کا گھر آ گیا۔ اس نے دور سے ہی کہا "کہو روپا میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟"

"بیٹا! کس کا بیٹا! وہ تو ایشور کے گھر گیا"۔

"ہیں؟ تم کیا کہہ رہی ہو روپا۔"

"جو کچھ کہہ رہی ہوں سچ کہہ رہی ہوں جس کی امانت تھی۔ وہ آج اپنی امانت لے گیا۔ اندر قدم رکھو۔ سب حال معلوم ہو جائے گا۔"

اندر کیا ہونا تھا۔ روپا نے سیج بنایا تھا۔ زمین پر رامو کی لاش پڑی تھی۔ جونہی لہنا نے اپنے بیٹے کی لاش کو دیکھا۔ تو وہ اس کے ساتھ لپٹ لپٹ کر رونے لگا۔ وہ پاگل ہو کر بیٹے کے ہاتھوں کو چوم رہا تھا۔ لوگوں نے اسے سمجھایا۔ اور کہا۔ کہ کیا باؤلے ہو رہے ہو۔ بیٹے کے داہ سنسکار کا فکر کرو۔ چنانچہ لوگوں کے کہنے پر۔ اس نے بیٹے کا انتیشٹی سنسکار کر دیا۔ اسی اثنا میں رات ہو گئی۔ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اور میاں بیوی نے بھی گھر کا رخ کیا۔

~~ (۳) ~~

لہنا بستر پر جا لیٹا۔ پر اسے نیند کہاں۔ کبھی بیٹے کی یاد ستاتی۔ کبھی کچھ خیال آتا کبھی کچھ۔ لیکن سب سے زیادہ فکر جو اسے بیچین کر رہی تھی۔ وہ یہ تھی۔ کہ لالہ جی ناراض ہو گئے ہو نگے۔ اب اگر میں انہیں منانے کے لئے بھی گیا۔ تو شاید وہ نہ مانیں۔ میں نے بڑی گستاخی کی جو انہیں ناراض کر کے بھاگ آیا۔ لیکن انہیں منانا تو ضرور ہے۔ کیسے راضی کروں؟ اگر ان کا غصہ کافور نہ ہوا۔ تو میرا یہاں رہنا محال ہو جائے گا۔ کہیں وہ اپنے دیئے ہوئے کھیت جن کی میں کاشت کرتا ہوں۔ کل کو ہی نہ لے لیں۔ تب تو میں کچھ ہی دنوں میں بھوکا مر جاؤں گا۔ اس لئے مجھے کل ضرور ان کے پاس جانا چاہیئے۔ وہ انہی خیالات میں مستغرق تھا۔ کہ نیند آ گئی۔ جب آنکھ کھلی تو صبح کی روشنی نمودار ہو چکی تھی۔ وہ اٹھا اور بغیر روپا کو جگائے لالہ جی کے گھر کی جانب روانہ ہو گیا۔ ابھی وہ تھوڑی دور ہی گیا تھا۔ کہ پولیس کے سپاہیوں نے اسے گھیر لیا۔ لالہ جی نے کہا۔ تھانیدار صاحب! میرا ملزم یہی ہے۔" تھانیدار صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ جھٹ لہنا کے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگا دی۔ اور غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔ "لالہ صاحب نے تمہاری نسبت شکایت کی ہے۔ کہ تم اپنی مزدوری کی اجرت لیکر بغیر کام ختم کئے ہی بھاگ گئے ہو۔ تمہیں اپنی صفائی کے بیان میں کیا کہنا ہے۔"

"جناب خدا جانتا ہے۔ کہ مجھے کتنی اجرت ملی؟ بیٹا بھی فوت ہوا۔ اور ہتھکڑی بھی لگی۔" لہنا نے روتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا عورتوں کی طرح ٹسوے بہا بہا کر ہمیں ڈراتے ہو۔ جلدی ہی وہ اجرت کے روپے لالہ صاحب کے حوالے کر دو۔"

"جناب عالی! میں ایک دفعہ عرض کر چکا۔ کہ جب میں نے روپے لئے ہی نہیں۔ تو واپس کیا کروں۔"

"کیوں لالہ صاحب! ملزم تو اقبال جرم سے انکاری ہے۔" تھانیدار صاحب نے لالہ جی پر سوال کیا۔

"حضور! یہ لوگ یوں ماننے والے نہیں ہوتے۔ دو چار جڑ دو۔ دیکھو سب کچھ سچ بتلا دیگا۔"

لالہ صاحب کا یہ کہنا تھا۔ کہ تھانیدار صاحب نے لہنا کو زد و کوب کرنا شروع کر دیا۔ بہت سے لوگ تماشہ دیکھ رہے تھے۔ کسی نے لہنا کے کان میں کہدیا۔ کہ "دیکھو لہنا تھانیدار صاحب کو کچھ بھینٹ دے دو۔ ابھی فیصلہ ہو جائے گا۔"

اس وقت لہنا کی جان پر بنی ہوئی تھی۔ لیکن وہ ایک غیرتمند شخص تھا۔ اس نے جھٹ جھنجلاتے ہوئے جواب دیا "رشوت۔ ارے میں رشوت دوں؟ ہرگز ہرگز اس گناہ کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔"

تھانیدار صاحب نے لہنا کے منہ سے جب الفاظ سنے۔ تو ان کی آتش غضب اور بھی بھڑک اٹھی۔ اور وہ لہنا کو پہلے سے زیادہ پیٹنے لگے۔

حقیقت یہ تھی۔ کہ نہ تو لہنا نے اجرت لی تھی۔ اور نہ لالہ صاحب نے ہی کچھ دیا تھا۔ وہ تو بیچارہ اپنی جان بچا کر گھر کو بھاگا تھا۔ اجرت مانگنے کی تو نوبت ہی نہیں آئی تھی۔ یہ تو سب غریب کو تنگ کرنیکے بہانے تھے۔ ادھر تھانیدار صاحب یہ چاہتے تھے۔ کہ کچھ مل جائے۔

میں بڑی دیر اس ظلم کا تماشہ دیکھتا رہا۔ اور سوچتا رہا۔ کہ ہیں! یہ لوگ اسے پیٹ کیوں رہے ہیں۔ شاید اس لئے۔ کہ موجودہ دھرم کرم سب روپیہ ہے۔ اور یہ غریب بیچارہ اسی سرمایہ داری کی گاڑی کے پہیئے کے نیچے کچلا جا رہا ہے۔ لیکن کب تک؟ میری ہمدردی نے جوش مارا۔ اور میں نے تھانیدار صاحب کے نزدیک جا کر کہا۔ "کیوں پیٹتے ہو غریب کو؟"

تھانیدار صاحب نے جب دیکھا۔ کہ میرے ساتھ ایک دیہاتی شخص ہمکلام ہو رہا ہے۔ تو انہوں نے اس بات میں اپنی ہتک سمجھی۔ اور بلا سوچے سمجھے میری پیٹھ پر بھی ایک ہول جڑ دی۔ میں تھانیدار صاحب کو کچھ جواب دینے والا ہی تھا۔ کہ یکایک آنکھ کھل گئی۔ تو دیکھا۔ کہ نہ تو وہاں تھانیدار صاحب تھے۔ اور نہ لہنا۔ صرف میں تھا۔ اور میری چارپائی۔ جس پر کہ میں سردی کی وجہ سے سکڑا ہوا پڑا تھا۔ اب میری آنکھ کھل گئی تھی۔ دنیائے خواب سے گزر کر میں اب دنیائے حقیقت میں آ گیا تھا۔

سواستھ رکشا

(۱) بھوک نہ لگنے کی دوا:۔ اونگا کے بیجوں کی کھیر بنا کر کھاوے۔ دس پندرہ روز تک بھوک نہ لگے اور طاقت بنی رہے۔

(۲) بڑ کا بہت سا دودھ نکالنا:۔ تنے میں ذرا سوراخ کر کے ہلدی کی گانٹھ لگا دو۔

(۳) دودھ کا سفوف کرنیکی دوا:۔ کنگھی کی لکڑیوں کی ڈوئی بنا کر اس سے برابر دودھ ہلاتا رہے۔ ملائی نہ پڑنے دے۔ دھیمی آگ سے پکاوے۔ تو دودھ جم جاوے گا۔

(۴) ضعف معدہ۔ موتی نکلی ہوئی سیپی، عرق گلاب میں گھس کر ایک ماشہ روز کھانا۔

۵۔ شناخت حمل۔ اگر حاملہ کی طبیعت عموماً غذا کی طرف مائل ہو۔ تو لڑکا ہوگا۔ مٹی کھٹائی وغیرہ کی طرف مائل ہو تو لڑکی۔ پستان کی گھنڈی کی رنگت اودی ہو تو لڑکا۔ سیاہ ہو تو لڑکی۔ نیچے کا دھڑ بھاری ہو تو لڑکی ورنہ لڑکا۔ اگر کوڑی سے ناف تک خط سیدھا ہو تو لڑکا، ٹیڑھا ہو تو لڑکی۔ چلتے وقت دایاں پیر اٹھے، دایاں ٹیک کر کھڑی ہو تو لڑکا ورنہ لڑکی۔ منہ کا مزا میٹھا ہو تو لڑکا ورنہ لڑکی۔ دایاں پستان بڑا ہو تو لڑکا۔ بایاں بڑا ہو۔ تو لڑکی۔

(۶) گٹھیا۔ آک کا دودھ، میٹھا تیل، ایک ایک چھٹانک میں ایک تولہ افیون ڈال کر گرم گرم لگائیں۔

(۷) زہر افیون۔ اوہر کے سبز پتوں کا عرق پلانے سے قے آتی ہے۔ اور زہر نکل جاتا ہے۔

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

کلاچی آریہ سماج کے سماچار

۷ ر تا ۱۵ ر اگست ۱۹۳۱ء کو وید جینتی سپتاہ حسب معمول آباد ہوئی۔ کرشن جنم اشٹمی بڑی دھوم دھام سے منائی گئی۔ ۹ یوم وسیع پیمانے پر ہون یگیہ۔ ۱۵ منٹ گایتری کا جاپ۔ وید کی کتھا۔ استری پرشوں کے بھجن ہوتے رہے۔ ۹ یوم روزانہ پرشاد سے حاضرین کا ستکار ہوتا رہا۔ پانچ روپے سارودیشک سبھا دہلی۔ اور پانچ روپے منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اور پانچ روپے منتری آریہ پرادیشک سبھا لاہور کو وید جینتی پر بھیجے گئے۔

ویدک ریتی سے وواہ:- لالہ لیکھرام جی سنچالک پٹواری کی سپتری کا وواہ لالہ رام لال ولد حکیم چند تنیجہ سے ماسٹر درباری لال منتری پنڈت تیج رام جی شاستری نے ویدک ریتی سے کرایا۔ ۹ اگست ۵ کو شریمتی نراین کور کا پنر وواہ دیال سنگھ ماسٹر سے اپنے والدین کی مرضی سے ہوا۔

(درباری لال منتری)

سالانہ جلسہ آریہ سماج جلالپور جٹاں

آریہ سماج جلال پور جٹاں کا سالانہ جلسہ ۱۹، ۲۰، ۲۱ ستمبر ۱۹۳۱ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ جس میں آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی تتھا آریہ نیتا۔ مشہور بھجنیک پرچار کر جنتا کو پرسن کریں گے۔ ۱۲ ستمبر سے ۱۸ ستمبر تک آریہ سماج مندر میں پنڈت شانتی سروپ جی سدھانتی کتھا کیا کریں گے۔ ضلع کے سب آریہ سماجی بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ جلسہ پر پدھار کر لابھ اٹھا دیں۔

سماج کی طرف سے رشی لنگر بھی ہو گا۔

اور ٹھہرنے کا انتظام بھی ہو گا۔ (منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر کا شوک پرستاؤ

شوک پرستاؤ:- آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر ماسٹر ہردیال جی امرتسری کے دیہہ اوسان پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ انہیں سدگتی پردان کریں۔ تتھا اُن کے پریوار کو اس دُکھ کو سہن کرنے کی شکتی دیں۔ یہ خبر بڑے گورو سے سُنی جاوے گی۔ کہ ماسٹر جی نے اپنی ساری سمپتی آریہ سماج کو دان دیدی ہے۔

(واسدیو منتری)

سارودیشک سبھا کی میٹنگ

سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا کی انترنگ سبھا کا ادھیویشن ۱۲ اکتوبر اتوار کو بلیدان بھون دہلی میں ہونا نشچت ہوا ہے۔

(سدھاکر منتری)

آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں کے سماچار

(۱) پنجاب آریہ پرتی ندھی سبھا نے مہو پدیشک پنڈت سداشیو کو ہمارے استھانیہ آریہ سماج کے ممبران کے باہمی جھگڑوں کو نپٹانے کی غرض سے بھیجا ہے۔ سبھا کا یہ قدم قابل تحسین ہے۔ مگر افسوس کہ بھیجنے سے پہلے سبھا نے آریہ سماج کے ادھیکاریوں سے یہ دریافت نہیں کیا۔ کہ آیا کوئی جھگڑے ہیں بھی۔ اور اگر ہیں۔ تو کیا اُن کے نپٹانے کے لئے سبھا کو دخل دینے کی ضرورت ہے۔ بہرحال کچھ بھی ہو۔ ہم تو ان کی مدھر بانی سے آنند اُٹھا رہے ہیں۔ اس کے لئے ہم سبھا کے آبھاری ہیں۔

(۲) سپتاہک ستسنگ میں نیم انوکول پرارتھنا درشنی جیون کے بعد شری پنڈت سداشیو کا پراچین آریہ یگ پر ایک ادبھت ویاکھیان ہوا۔ ویاکھیان بڑا منورنجک اور پربھاؤ شالی تھا۔ (۳) آریہ سماج مندر کو واستوک روپ میں مندر درشانے کے لئے صفائی ہو رہی ہے۔ اور وید منتر لکھے جا رہے ہیں۔ سبھا ورت کے لئے دانی سجنوں سے ۲۰۰ روپیہ کے قریب دان مل چکا ہے۔ (۴) پاٹھشالا کمیٹی گھر میں شری سیتا رام جی ولد لالہ کرم چند جی ناگیہ نے ایک بالائی کمرہ کی تعمیر کے لئے ۵۰۰ روپیہ دان دیا تھا۔ کمرہ بنکر تیار ہے۔ تعمیر پر ۵۰۰ روپیہ سے ادھک دھن خرچ ہوا ہے۔ آشا ہے۔ کہ دانی مہودے دان دے کر پاٹھشالا کے کرمچاریوں کو ممنون فرمائیں گے۔

(۵) لالہ مہر چند جی نے اپنی دھرم پتنی کے وِیوگ پر اُن کی سمرتی میں ۴۴ روپیہ پاٹھشالا کو۔ ۳ روپیہ استری سماج اور ۳ روپیہ آریہ سماج کو دان دیا ہے۔ ہم اُن کے مشکور ہیں۔ پربھو دونگت آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور اُن کے سمبندھیوں کو شانتی۔ (۶) ایک دیوی نے سکھر سے ۶ روپیہ ... دان بھیجا ہے۔ اُن کا ... جاتا ہے۔ (۷) لالہ ولیں راج ... رنگون سے اپنے پتا جی کی ... پاٹھشالا کو دان بھیجا ہے۔ ...

اگرسین لال اُپ منتری

آریہ سماج نابھہ پاسی

تیرھواں سالانہ جلسہ

آریہ سماج نابھہ کا تیرھواں سالانہ ... ۲۷ ر تا ۳۰ ر ستمبر سنیچر ... دھن دیوی آریہ بھون میں خوب ... سے منایا جاویگا۔ ۲۶ ر ستمبر ... بھاری جلوس جس میں آریہ ... تمام لڑکے معہ اپنے بینڈ باجہ ... پاٹھشالا کی تمام کنیا ... کی شوبھا کو بڑھائیں گی۔ ... دھن دیوی آریہ بھون کے ... پنڈال میں جلسہ کی تمام کارروائی ... ۳۰ ستمبر کو اسی پنڈال میں آریہ ... کا جلسہ ہو گا۔ جس میں صرف ... شامل ہو سکیں گی۔ (بنارسی ...)

آریہ سماج کوئٹہ کا شوک ...

"یہ سبھا شری ملک ... صاحب کی اکال مرتیو پر ... کرتی ہے۔ اور پرمیشور ... کرتی ہے۔ کہ اُن کی آتما کو ... کریں۔ اور اُن کے سمبندھیوں ... پردان کریں۔ جس سے کہ وہ ... برداشت کر سکیں"۔ ...

دانی پرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک کپڑا۔ نقدی جس صورت میں بھی سہایتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہایتا کر سکیں۔

رپورٹ سال گذشتہ مُفت طلب کریں

ادھشٹھاتا سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

مُگدھ ہو جاتا ہوں

چودھری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل سکول حیکانہ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری ہیتشی عاملو پوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کو لکھتے ہیں:-

"کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے آپ کی تصانیف گیتا گان، رشی گان، آپنند گان ہیتشی رامائن۔ سندھیا گان منگوائی تھیں۔ انہیں میں روز پڑھتا ہوں۔ انکے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مگدھ ہو جاتا ہوں۔"

اگر آپ بھی ہردہ کی سچی شانتی چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ اور اردو میں ۱۳ر (محصولڈاک ۳ر) منی آرڈر سے بھیجکر منگوا کر ضرور سوادھیائے کریں۔

(مینیجر پرکاش لاہور)

بچوں کی اکسیر دوا

بال جیون

حکیم ... اصلی بیٹی ... بچوں کو روزانہ دو ... بچے کبھی ... بیمار ... سب ... مفت لو ... الشتہر مینیجر بال جیون ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...لہہ ضلع جہلم میں ویدک وواہ

...گوردواس مل سکنہ کنڈل کا ویدک وواہ
...سماج مندر میں ویدک ریتی سے ہُوا۔ لڑکی
...چک جمرہ کے ہیں۔ ہال کمرہ آئی ہُوئی سنگت
...بھرا ہُوا تھا۔ ساتھ ہی بھجن اور کیرتن سے
...رونق ہُوئی۔ پرماتما جوڑی کی آیو سو سال
...زیادہ کرے۔ اور دھرم کاریہ کرتے رہیں
...صاحب نے آریہ سماج کو پانچ روپے دان
...ئے۔

...مہاشہ گوردواس مل کمار لہہ نواسی نے
...والدہ کا داہ سنسکار ویدک ریتی سے
...سے آئے ہُوئے سوامی سردیانند جی
...کرایا۔ جس سے جنتا پر اچھا اثر ہُوا۔ مہاشہ
...۵ روپے آریہ سماج کو دان دیا۔

(ہربنس لال منتری)

...آریہ سماج کوئٹہ کا ۵۷ واں سالانہ جلسہ

...اگست ۱۹ء سے شری پنڈت ملینوردیو
...سدھانت شرومنی کی کتھا شروع ہُوئی۔
...۲۲ اگست کو سماپت ہُوئی۔ کتھا میں حاضری
...ہوتی تھی۔ پچھلے چھ سالوں میں اتنی نہیں
...۔ ۲۳ اگست صبح یجروید کا مہا یگیہ

شروع ہُوا۔ اور ۲۸ اگست شام کو پورن
آہوتی ہُوئی۔ یگیہ بڑی سمپنتا سے نروگھن سماپت
ہُوا۔ ویدی ویدوں کے منتروں سے خوب سجائی
گئی تھی۔ ۲۹ اگست کو سنگیت سمیلن ہُوا۔
اس سال پنڈال بہت بڑا کیا گیا تھا۔ اور
خوب سجایا ہُوا تھا۔ ۸ بجے پنڈال میں تل دھرنے
کو جگہ نہ تھی۔ لوگوں کو قناتوں کے ساتھ
کھڑے ہو کر اور پنڈال کے سامنے میدان میں
بیٹھ کر سننا پڑا۔ ۳۰ اگست رات کو
شری سوامی ویدانند جی کا ویاکھیان ہُوا۔ ۳۱
اگست رات کو شری پنڈت لوکنا تھ جی کا ویاکھیان
ہُوا۔ لوگ بہت شانت ہو کر سنتے رہے۔
دونو دن پنڈال ۲۹ اگست کی مانند کھچا کھچ
بھرا ہُوا تھا۔ ۳۱ اگست صبح ہی حاضری
بہت تھی۔ اور اتنی منورنجک پروگرام تھا۔
یکم ستمبر رات کو جلسہ نروگھن سماپت ہُوا۔
۲ ستمبر کو ہری کرشن آریہ پتری پاٹھ شالا
کا جلسہ اور ہندی ساہتیہ سمیلن ہُوئے۔
اس جلسہ کے دوران میں ۳۰ اگست اور
یکم ستمبر کو دو استری سمیلن ہُوئے۔ جو کہ بہت
کامیاب رہے۔ استریوں نے ایک ہزار سے
زیادہ چندہ اکٹھا کر دیا۔ کمار سمیلن
بھی ۳۰ اگست کو ہُوا۔ جس میں بڑی رونق
تھی۔ اس جلسہ پر لگ بھگ دس ہزار
روپیہ اکٹھا ہُوا۔ اس سال خوبی یہ تھی کہ
اس میں سے لگ بھگ ۳۵۵۱ روپے ایسے
تھے۔ جو کہ لوگوں نے اس سماج کے کام سے
پربھاوت ہو کر دیئے تھے۔ اور ادھیکاریوں
کو مانگنے کا بالکل کشٹ نہ ہُوا۔ یہ جلسہ
دھن اور حاضری گو یا ہر لحاظ سے کامیاب
رہا۔ (منوہر لال منتری)

بان پرستھی کے دھن پر اس کے پریوار کے ادھیکار و کرتویہ

میری رائے اس وشہ میں اس طرح ہے:۔
۱۔ گرہستی کا حق ادوسع، انتیشٹی سنسکار میں سہایتا کرے۔ تاکہ کریا نروگھن سماپت ہو۔
(۲) بے شک بان پرستھی کا معمولی گرہستی جیسا اپنی اولاد کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا۔
(۳) بان پرستھی کے سنسکار کا بوجھ اس کی بچی کی جائیداد پر ہوگا۔ ورنہ ہر سنسکار کے اپنے حالات کے مطابق ہوگا۔

(حکم چند کھوسلہ ریٹائرڈ انسپکٹر مدرسہ جات رانی کا تالاب جموں توی)

"رشی نمبر" کے لئے آرڈر اور قیمتیں منی آرڈر سے جلد بھیجئے! (منیجر)

(بقیہ صفحہ ۲)

بات چیت ہونے پر اُس نے بتلایا۔ کہ میں صبح اور شام گوردوارہ میں شری گرنتھ صاحب کا پرکاش کرتا ہُوں۔ اور باقی وقت محنت مزدوری کر کے پریوار کی پالنا کرتا ہُوں۔
(۲) میرے گاؤں ملک پور سے ایک میل کے فاصلہ پر مسلمان راجپوتوں کا ایک گاؤں ننگل وارث خاں (ضلع شیخوپورہ) ہے۔ وہاں کی مسجد میں کوئی مُلّاں نہ تھا۔ وہاں کے ایک لائق اور مالدار چودھری اللہ دتہ خاں جو میرے بڑے متر تھے۔ خود امام کے فرائض ادا کرتے تھے۔ جمعہ کے دن وہ چھٹی رکھتے تھے۔ (۳) آریہ سماج بھاگیاں ضلع شیخوپورہ کے منتری ایک لالہ رام دھن جی جو سماج کے پردھان تھے۔ پروہت کی ضرورت محسوس ہونے پر خود یہ سیوا سر انجام دینے لگے۔ ہر روز پراتہ کال اور سائنکال سمت سندھیا اور پرانہ ستیارتھ پرکاش کی کتھا کیا کرتے تھے۔ اُن کی مرتیو پر اُن کے غریب بھائی دیال چند جی کو آریہ سماج کچھ آرتھک سہایتا کر دیتا تھا۔ اور وہ بدستور کام کرتے رہے۔ ان کی مرتیو پر کوئی اور انتظام نہ کیا جا سکا۔ اور سماج بھی شتھل ہو گیا۔
(۴) عیسائیوں نے غریب ناکردوں میں جو گاؤں میں تھوڑی سنکھیا میں نواس کرتے ہیں۔ حسب حالات پانچ پانچ آٹھ آٹھ گاؤں میں ایک مفاد رکھا ہُوا ہے۔ ہر ایک عیسائی مشن ہی فصل پر انہیں فصلانہ اور خوشی یا دواہ آدی پر کچھ روپیہ دیتا ہے۔ اس طرح وہ مقامی پرچار کا کام کرتے ہیں۔ سنا ہے۔ کہ اب اُن کو تنخواہ دی جاتی ہے۔ اور فصلانہ مشن لے لیتا ہے۔ اس طرح بھی آریہ سماج کام کر سکتا ہے۔ اور خاص کر دلت بھائیوں میں اس طریقہ سے بہت کام ہو سکتا ہے۔ کام شروع ہو جانے پر چھوٹے سماجوں میں پروہتوں کے گذارہ کا سوال وہ خود حل کر لیں گے۔ وہاں پر زیادہ ودوانوں کی ضرورت نہ ہوگی۔ ہندی پڑھے ہُوئے کام کر سکتے ہیں۔ اس لئے وہ مُلّاں اور بھائیوں کی طرح گذارہ بھی کر لیں گے۔

بقیہ صفحہ ۴ ہو جاوے۔ تو دھرم سبھائیں پالن کا کام یہ کر سکتی ہیں۔ اس حالت میں بھی سنتان پیدا ہی کی ہوگی۔ اس لئے نیوگ کی یہ چار اقسام بھی کلپت ہیں۔ راجیہ ارتھ نیوگ کا لکشن نہیں کیا گیا۔ شاید پھر ہوگا۔ ہٹلر نے اپنے دیش کی عورتوں سے سنتان پیدا کرنے کی اپیل کی ہے۔ شاید اسی کے زیر اثر راجیہ ارتھ نیوگ کی کلپنا کی ہو۔

باوجود انتہائی کساد بازاری اور گرانی کاغذ کے اس رش بھی

"اردو پرکاش" اور "آریہ ورت" (ہندی)

قیمت اردو ۳ | رشی نروان وس (دیپاولی) کے اپلکش میں اپنے | قیمت ہندی ۳

"شاندار رشی نمبر"

اردو اور ہندی میں نہایت سج دھج سے شائع کرینگے!

تیاریاں شروع ہیں۔ آپ بھی ان کے سواگت کے لئے تیار ہو جائیں۔
لیکھکوں اور کویوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی رچنائیں شیگھر ارسال کر دیں۔ تاکہ انہیں اچھے سے اچھا ستھان دیا جا سکے۔ ہمیں تمام رچنائیں ۲ اکتوبر تک پراپت ہو جانی چاہیئں۔
آریہ سماجوں سے نویدن:۔ آریہ سماجوں کے منتریوں اور پرچار کے پریمی آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ جتنی جتنی کاپیاں منگوانی ہوں۔ ان کی قیمت پیشگی منی آرڈر سے ہمیں جلد ارسال کر دیں۔ پیشگی قیمت کم از کم ۱۰ کاپی کی) بھیجنے والوں کو محصول ڈاک یا ریل کا کرایہ معاف۔ وی۔ پی سے رشی نمبر اس بار نہیں بھیجا جائے گا۔ قیمت بہرحال پیشگی آنی لازمی ہے۔
مشتہرین سے التماس ہے۔ کہ وہ اس خاص نمبر میں اشتہار دے کر فائدہ اُٹھا دیں۔ خاص نمبر ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو کر ہندوستان اور ممالک غیر میں آریہ سماجوں کے ذریعہ مفت تقسیم ہوتا ہے۔ شرح اشتہار حسب ذیل ہے۔

فی صفحہ ۴۰ روپیہ — ½ صفحہ ۲۲ روپیہ — ¼ صفحہ ۱۲ روپیہ — ½ کالم ۷ روپیہ — ¼ کالم ۴ روپیہ

ابھی سے اپنے لئے جگہ ریزرو کرا لیں۔ (منیجر پرکاش و "آریہ ورت" لاہور)

...بھجنوپدیشک کی ضرورت

...سام پرانت میں ویدک دھرم پرچار کرنے
...سبھا کو ایک آریہ بھجنوپدیشک کی آوشکتا
...جو سنسکار بھی کرا سکتا ہو۔ ویتن یوگیتا
...سار دیا جائیگا۔ پرمان پتروں سہت پرارتھنا
...شیگھر بھیجیں:۔
...ٹھاکر ایم۔ اے۔ منتری سارودیشک آریہ
...پرتی ندھی سبھا دہلی)

...آریہ ور کی آوشکتا

...سال کی سندر اور سلیگیہ براہمن کنیا کے لئے
...گوتر بھاردواج ہے۔ اور جو کنیا گورو کل
...کی سناتکہ ہے۔ ایک ایسے سوشیل، سلیگیہ
...اور بارزگار ۲۵، ۲۶ سال کے براہمن
...آوشکتا ہے۔ جو کہ کسی گورو کل۔ اپدیشک
...یا مہاودیالیہ کا سناتک ہو۔ نیز درڑھ
...ہو۔ سمبندھ براہمن ماتر میں ہو سکتا
...مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کرنیکی
...کریں۔
...بھانو سدھانت بھوشن۔ پروہت
...سماج ہنومان روڈ۔ نئی دہلی۔

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سماچار

سبھا کی طرف سے اس سال مندرجہ ذیل منڈل پرچارہ اردھٹھ قایم کر دیئے ہیں۔ منڈلوں سے پرچار کاریہ میں وشیش لابھ ہوتا ہے۔ آجکل آریہ سماجوں کے جلسے بہت کم ہوتے ہیں۔ اس لئے جو آریہ سماجیں پرچار کرانا چاہیں۔ وہ اطلاع دیں۔ تاکہ موقعہ کے مطابق پرچار کا پربندھ کیا جاوے۔ جہاں جہاں آریہ سماجیں شتھل ہیں۔ منڈلادھیش مہانو بھاوؤں کو چاہیئے۔ کہ وہ وہاں خاص پریتن سے انہیں جاگرت کریں۔ منڈلادھیش مہانو بھاؤ اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر نہ بنا کر سبھا میں سوچنا بھیجدیں۔ چونکہ ۱۷ ستمبر کو سوریہ گرہن پر کورو کشیتر میں میلا ہوتا ہے۔ سبھا کی طرف سے ڈاکٹر لال چند جی انبالہ چھاؤنی کی ادھیکشتا میں پرچار کا کافی پربندھ ہوگا۔ جو بھائی اس موقعہ پر کوئی ٹریکٹ دھرمارتھ بنٹوانا چاہیں یا گنگا وغیرہ میں اپنی آہوتی ڈالنا چاہیں وہ کرپیا آریہ پرتی ندھی سبھا کے دفتر گورودت بھون لاہور میں بھیجدیں۔ جن آریہ سماجوں کے جلسے پچھلے سال بھادوں تک ہو چکے تھے۔ اور اس سال نہیں ہوئے۔ انہیں جلد اپنے جلسے کی تاریخیں مقرر کر کے اطلاع دے دینی چاہئے۔

منڈلوں کی فہرست

(۱) ضلع امرتسر۔ گورداسپور۔ کانگڑہ۔ پنڈت ودھی جی۔ مہاشہ شمشیر سنگھ جی۔ (۲) ضلع انبالہ۔ کرنال۔ شملہ۔ پنڈت ہردیالو جی پنڈت بجے دیو جی۔ پنڈت ہرپال جی۔ مہاشہ امر سنگھ جی۔ مہاشہ شونارائن جی۔

(۳) ضلع رہتک۔ حصار۔ دہلی گوڑگانوہ۔ پنڈت سمیر سنگھ جی۔ پنڈت کھیم چند جی۔ مہاشہ موہن لال جی۔ مہاشہ جگدیش چند جی۔ مہاشہ بال مکند جی۔

(۴) پٹیالہ۔ فیروزپور۔ نابھ۔ جیند۔ پنڈت پورن چند جی۔ مہاشہ بھدرپال جی۔

(۵) لدھیانہ۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ پنڈت منیشور دیو جی۔ مہاشہ بھگت رام جی۔

(۶) منٹگمری۔ ملتان۔ بہاولپور۔ پنڈت رام سروپ جی۔ مہاشہ ہرنشچند جی۔

(۷) ڈیرہ غازیخاں۔ مظفرگڑھ۔ بنوں۔ ڈیرہ اسمعیل خاں۔ پنڈت شانتی پرکاش جی مہاشہ ہرج لال جی۔

(۸) راولپنڈی۔ کیمبل پور۔ پشاور۔ میانوالی پنڈت تیرتھ رام جی۔ مہاشہ آتم دیو جی۔

(۹) لائل پور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ پنڈت دینا ناتھ جی چمٹا بھجن منڈلی۔

(۱۰) گجرات جہلم۔ سرگودھا۔ جھنگ۔ پنڈت گوردت جی۔ مہاشہ بالکرشن جی۔

(۱۱) سیالکوٹ۔ جموں۔ پنڈت سکھانند جی۔ مہاشہ بلدیو جی۔

باقی اگلے سپتاہ نویدن کیا جاوے گا۔

(لیش پال سدھانتالنکار ادھشٹاتا ویدپرچار وبھاگ)

آریہ سماج چونیاں کے سماچار

(۱) روزانہ ست سنگ دونوں کال برابر جاری ہے۔ صبح کی کاروائی تو ایک گھنٹہ میں سماپت ہوتی ہے۔ اور شام کو آدھ گھنٹہ میں۔ پرانہ کال کے ست سنگ کو آج پورے چھ ماس ہو گئے ہیں۔ کبھی ناغہ نہیں ہوا۔ مہاشہ کندن لال اور بھگت دیوی دیال جی نے سراہنیہ کاریہ کیا۔ اور آریہ جنتا نے بھی خوب لابھ اٹھایا۔

(۲) خاص پرچار۔ ۵ ستمبر کو مہاشہ کندن لال جی کا ایک خاص لیکچر چاندگرہن اور شرادھ وشے پر اچھی حاضری میں ہوا۔ جس میں انہوں نے آریہ سماج کی پوزیشن کو واضح طور پر بیان کیا۔

اس پر سناتن دھرم کی باسم کوڑی جی ... آیا۔ اور پنڈت شام نے مرتک شرادھ ... حق میں لیکچر دے مارا۔ جس کا ... کندن لال جی نے ۹/۸ کی رات کو دیا ... شام جی نے مہاشہ جی کے لیکچر کا ... بلہ تنہا ہی سے دیا۔ جس کا جواب ۹ ... کو مہاشہ کندن لال جی نے بڑے ... میں دندان شکن دیا۔ اور ایسے ... کئے۔ امید نہیں۔ کہ پنڈت جی مہاراج ... آئیندہ حوصلہ کریں۔ (گرودھاری لال ...)

جلسہ آریہ یووک سماج

۶، ۷، ۸ ستمبر ۱۹۲۹ء کو آریہ یووک سماج ... سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ... آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ... مہاشہ بھگت رام بھجنیک اور پنڈت ... سدھانت بھوشن اور مہاشہ ... پدھارے تھے۔ ان کے علاوہ شری ... سنیہ وادی اور شری دھرم دت ... تارا چند جی بھی شامل جلسہ تھے ... ۶ تک پنڈت بے دیو نے اپنشدوں کی ... ۸ ستمبر کو استری سماج سمیلن ہوا ... لڑکیوں کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ جلسہ ... طرح سے کامیاب رہا۔ (منتری)

آپ دولت کی تلاش کر رہے ہیں؟

گھر بیٹھے ۵۰/۷ روپے ماہوار کمائیں

آپ فرنچ گولڈ کی ایجنسی لیکر ۵۰/۷ روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ ہے۔ اور اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ اس کا رنگ خراب نہیں ہوتا۔ آج کل کے فیشن کے مطابق ہر طرح کے زیورات ہمارے سٹاک میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر کی ایجنسی کے لئے جلدی لکھیں۔

تیار زیوروں کی مکمل فہرست اور تین تولہ فرنچ گولڈ۔ ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ دو انگوٹھی اور ایک ... نیوڈیزائن بطور نمونہ بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار اور محنتی ایجنٹوں کو ہر قسم کی سہولیت دی جاتی ہے۔ آج ہی قواعد ایجنسی طلب کریں۔

ایجنسی سپرنٹنڈنٹ فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی

رجسٹرڈ بائی دی گورنمنٹ آف انڈیا۔ ناہن (انبالہ)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیوان پرنٹنگ پریس متصل سپلا مندر لاہور میں باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر کے چھپکر دفتر پرکاش متصل نسبت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

Regd. No. L. 435 "Prakash" Lahore   Founder M. Krishen ji B.A.

تار کا پتہ "پرکاش"

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس سالوں سے

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ــــ للعہ
ششماہی ــــ عہ
برما ــــ ۵ؔ
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر مہاشہ کرشن بی اے

H. B. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۲۸ ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۳ بھادوں سمبت ۱۹۹۸ بکرمی | نمبر ۳۶

ایک آریہ کی تمنّا

خدایا خاک میں مل کر بھی میں اکسیر بن جاؤں
ستم دیدہ دلوں پر میں رکھوں تسکین کا پھاہا
سیہ خانۂ عالم سے کروں کافور ظلمت کو
رفاقت کا غریبوں بیکسوں کی دم بھروں ہر دم
مرے جذبات دل کا ہوں نگاہیں صاف آئینہ
طرفداری کروں میں بے نواؤں بے دستوں کی
حفاظت کرنا مظلوموں کی ہو طرز عمل میرا
ہلا دوں چرخ کجرفتار کو دل دوز نالوں سے
نہ ڈھونڈے سے ملے کوئی خرابی میری ہستی میں
کروں مردوں کو زندہ صاحب تقدیر بن جاؤں
خدایا مرہم زخم دل دلگیر بن جاؤں
سپہر قوم کا میں مہر پر تنویر بن جاؤں
اسیر غم کو میں مشکل کشا تدبیر بن جاؤں
رہوں خاموش اور خاموشی تصویر بن جاؤں
میں پھر بے زباں اک منبع تقدیر بن جاؤں
جو ظالم ہیں میں انکے واسطے شمشیر بن جاؤں
اثر ہر قلب پر ہو آہ پُر تاثیر بن جاؤں
میں نیک اعمال کی دنیا میں اک تصویر بن جاؤں

میری پستی میں مضمر ہوں بلندی کے سر و ساماں
یہ تب ہو میسّر خاک دامنگیر بن جاؤں

(رشی دیو)

رگ وید ــ اوم!!! ــ یجروید

وید امرت

سام وید ــ اتھروید

ओं यतो यतः समीहसे, तत
नो अभयं कुरु। शं नः कुरु
प्रजाभ्यः, अभयं न पशुभ्यः

(यजुः ३६-२२)

ارتھ

(پرمیشور) جہاں جہاں سے تم (سمم ایہسے) سمیک چیشٹا کرتے ہو (تتہ) وہاں سے (نہ) ہمیں (ابھیم) ابھے (کرو) کر دو۔ (نہ) ہماری (پرجابھیہ) پرجاؤں کے لئے (شم) کلیان (کرو) کر دو اور (نہ پشوبھیہ ابھیم) ہمارے پشوؤں کے لئے ابھے کر دو۔

بھاوارتھ

یا وستر وسودھا نل میں
یا نیل اننت گگن میں
تم جہاں جہاں سے بھگون
بھارت پر بھی سمیں کر دو
ہم کبھی سمست پرجا ہیں
ہیں سبھی اننت سنتھا ہیں

یا انل جلدھی کے جل میں
یا ہر دیوں میں، تربھون میں
کرتے ہو سنچالن
منگل ہو سب کا، ور دو
پشو بھی نربھے ہو جائیں
وشواسی پریم بھی پل ہیں

(واگیشور)

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر اوہارا کی تحقیقات و تجربات

وہ الفاظ جن کا بہت کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اسم جلال یا خدائے تعالیٰ کے خوبصورت نام ہیں۔ ان ناموں کی تعداد ایکہزار سے زیادہ ہے۔ ان کا ورد ہر غرض و مقصد سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً دولت یا طاقت کے حصول کے لئے۔ انتقام کے لئے۔ حصول علم کے لئے۔ وغیرہ۔

امر واقعہ یہ ہے۔ کہ ان منتروں میں بڑی طاقت ہے۔ البتہ یہ وقت اور صبر چاہتے ہیں۔ جو تمام مشرقی طریقہ ہائے عمل کا خاصہ ہے۔

اس مشق اور اس کے نتائج کی تعریف کرنا مشکل ہے۔ فی الحقیقت اس کو جادو کہا جا سکتا ہے۔ یا پُر خلوص اور صادق دعاؤں کا ذاتِ کبریائی کی جانب سے جواب۔ ممکن ہے۔ کہ یہ محض اعتقاد اور قوتِ ارادی کے اتحاد کا قدرتی نتیجہ ہو۔ بہرحال سبب کچھ ہو۔ اس کا نتیجہ عجیب و غریب ہوتا ہے۔

ایک منتر یا وظیفہ یہ ہے۔ طالب علم ابتدائی مشق سے اپنے جسم اور دل کی صفائی کرنے کے بعد آدھی رات کو کسی کمرے یا کنج تنہائی میں جائے۔ اس پاک کمرے میں کسی اور کا دخل نہ ہونا چاہیئے۔ نہ کسی اور شخص کا قدم اس کے اندر آنے پائے۔ خود طالب علم اپنے ہاتھوں سے اس کو صاف کرے۔

اس کمرے میں فرش پر ایک تکیہ اور گلدان کے سوا کوئی اور سامان نہ ہو۔ گلدان میں تازہ پانی ہو۔ تاکہ اس میں گلدستہ رکھا جا سکے۔ یہ گلدستہ دورانِ مشق میں کام دیتا ہے۔ اس کے علاوہ صندل کی ایک چھوٹی سی صندوقچی ہو۔

اگر ممکن ہو۔ تو کمرے کا دروازہ مشرق کے رُخ ہونا چاہیئے۔ طالب علم اپنے جسم پر صاف اور سفید اُونی پارچات پہنے۔ یہ کپڑے ڈھیلے ڈھالے ہونا مناسب ہیں۔ اپنے ہاتھ میں گلاب کا ایک تازہ پھول لے۔ اور ایک سو شیریں بادام پاس ہوں۔ جب یہ بادام کام میں نہ آئیں۔ تو ان کو صندل کی صندوقچی میں رکھے۔ جب طالب علم اس کمرے میں داخل ہو۔ تو مختصر سی مناجات کے بعد مشق شروع کرے۔

فرشِ زمین پر تکیہ کے سہارے مشرق کے رُخ مُنہ کر کے آرام سے بیٹھے۔ لیکن آنکھیں بند ہوں۔ باداموں والی صندوقچی گود میں ہو۔ تب نہایت عزت و احترام کے ساتھ دھیمی مگر یکساں آواز میں "یا غنی ہو" "یا غنی ہو" کا ورد کرے۔ اس کا ورد ایک سو مرتبہ کیا جائے۔ لیکن متواتر و مسلسل یعنی درمیان میں وقفہ نہ ہو۔ صندوقچی میں سے ایک بادام نکال کر ہر مرتبہ اپنی ہتھیلی میں ڈالتا جائے۔ باداموں کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ طالب علم بلا شمار ورد کئے جائے۔ جب صندوقچی کے بادام ختم ہو جائیں گے۔ تو اس کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ وظیفہ کی مطلوبہ مقدار پوری ہو گئی ہے۔

یہ ورد حصولِ دولت کے لئے ہے۔ الغنی کے لغوی معنی متمول کے ہیں۔ جب اس کو مخاطب کیا جائے گا۔ تو بافراط مادی دولت حاصل ہوگی۔ یہ ورد نئے چاند سے شروع کرنا چاہیئے۔ نیز اُسی دن سے جس کے اعداد اُس کے نام کے اعداد کے مطابق ہوں۔

پندرہ یوم کے بعد ایک سو بار کی بجائے پندرہ سو بار اس لفظ کا ورد کرنا چاہیئے۔ مگر یہ اضافہ رفتہ رفتہ ہونا چاہیئے۔ ایک دم نہیں۔ اس ورد کو اُس وقت تک جاری رکھنا چاہیئے۔ تا وقتیکہ طالب علم نے بغیر کسی دن ناغہ کئے اس کو ڈھائی لاکھ بار ورد نہ کیا ہو۔

اس مدت کے اختتام سے قبل ہی اس کو دولت اور کامیابی حاصل ہو جائے گی۔ لیکن کسی حال میں اس کو اپنا اعتقاد متزلزل نہ ہونے دینا چاہیئے۔ نہ اپنے دل میں کسی قسم کے شک و شُبہ کو جگہ دے۔ اس کو ہر ایسے کام سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ جس کے باعث وہ ناپاک ہو سکتا ہے۔

باداموں اور گلاب کے پھول کو پاک تصور کرنا چاہیئے۔ انہیں صندوقچی میں بند کر کے اُسی کمرے میں رکھنا چاہیئے۔ کوئی دُوسرا شخص انہیں ہاتھ نہ لگانے پائے۔

ویدمیں علم تار برقی

سورگیہ ماسٹر آتما رام جی امرتسری کا ایک اصولی لیکچر

آج کل جو بیٹری کے ذریعہ سے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔ اُس میں ظروف چینی کے برتن اور دو تیزاب یعنی گندھک کا اور دُوسرا نائیٹرک ایسڈ یعنی شورہ کا استعمال کرتے ہیں۔ اور دو ہی دھاتیں ایک جست اور دُوسری پلیٹنم استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی طریق بجلی پیدا کرنے کے ہیں۔ دیگر آلات میں پلیٹنم اور جست کی جگہ صرف تانبہ استعمال کرتے ہیں۔ ہمیں اس سے کچھ بحث نہیں۔ کہ کتنے طریقے ہیں۔ شت پتھ براہمن کی سطور بالا سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اُس وقت آریہ لوگ پلیٹنم دھات کی بجلی پیدا کرنے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ کیونکہ بجر نہایت ہی سخت دھات کے لئے سنسکرت میں مستعمل ہوتا محققین نے بھی پلیٹنم دھات کو سب سے سخت دھات مانا ہے۔ اس لئے بجر سے مُراد پلیٹنم دھات ہی معلوم ہوتی ہے۔

منتھن کا مترادف لفظ EVOLVING PROCESS ہے۔ اردُو میں بلونے سے ہی اس لفظ کے معنے کسیقدر ادا ہو سکتے ہیں جس طرح دُودھ یا دہی میں مکھن ہوتا ہے۔ نظر نہیں آتا لیکن منتھن ہی ایک طریقہ ہے جس سے مکھن جو پہلے دہی میں لطیف طور پر موجود ہوتا ہے۔ ایک جگہ اکٹھا ہونے لگتا ہے۔ بجلی پیدا کرنے کے جتنے آلات آجکل استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور جن کو BATTERY وغیرہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ ان جملہ آلات کو ہم سنسکرت میں منتھن ینتر کہہ سکتے ہیں۔ بیٹری درحقیقت ایک ارنی یا منتھن ینتر ہے۔ جو دھاتیں اور تیزاب ان آلات میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ وُہ گویا بلونے کا کام کرتے ہیں اور تیزاب کی لطیف اور پھیلی ہوئی بجلی کو ایک جگہ پر اکٹھا کر دیتے ہیں۔ جس وقت بجلی ... سے پیدا ہوتی ہے۔ اُس وقت یہ ... تیزی سے بھاگنا شروع کرتی ہے۔ اگر ... طور پر سمجھانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ کہ ... ایک "اشو" ارتھات تیز رفتار ہے ... بات شت پتھ میں درج ہے۔ کہ چُونکہ یہ ... پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے یہ اشو یعنی تیز ... ہے۔ تار گھر میں جس طرح کہ تار ... کا ینتر (بیٹری) سے بجلی کو پیدا ... کرتا ہے۔ اور جس طرح کہ بجلی اس کا ... دوڑنے والے قاصد کی طرح بابو کی ... یعنی تحریک کو دُور لے جاتی ہے۔ اُسی طرح ... پر اچین آریوں کے آگے یہ تورنی ... کا کام کرتی رہی ہے۔ چونکہ شت پتھ براہمن ... برمھ یعنی وید مقدس کی تشریح ہے ... لئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ وید میں ... بھی جس کی یہ تشریح ہے۔ مطلوبہ ... ودیت ودیا کی بابت ناظرین کے سامنے ... کچھ پیش کیا جائے۔ پیشتر اس کے کہ ... منتروں کے حوالجات سے علم برقی کا ذکر ... ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ لفظ اگنی ... مختلف معنی گھڑ لئے ہیں۔ جبکہ اگنی کے ... چولھے کی آگ کے ہی تھے۔

آریہ لوگ مانتے ہیں۔ کہ اگنی دیوتا ... دیوتا سے مُراد یہ لیتے ہیں۔ کہ "دیو ... پدارتھ" یعنی مُفید شے جو کہ قدرت ... جائے۔ جو اصحاب وید کی تعلیم سے ناآشنا ... ہیں۔ وُہ دیوتا کے معنی کسی خاص وہمی ... کے لیتے ہیں۔ ہمیں اس وقت ضرورت ... کہ لفظ دیوتا کی اصلیت پر بحث کریں ... وقت دکھانا مطلوب ہے یہ کہ میکس ... علمیائی رشیوں کے ظاہر کردہ معانی ... تک مان رہے ہیں۔ تاکہ مردکس ... یا دُیوں کو اپنی ہٹ چھوڑنے کے ... پر مان مل سکے۔ فزیکل ریلیجن کے لیکچر ... میں صفحہ ۱۳۶ پر میکسمولر صاحب ... کہ۔ "قدیمی مذہب اور قدیمی زبان ... مطالعہ کی وجہ سے ہمیں پتہ لگتا ہے ... کے دیوتا دراصل کیا تھے۔ وہ شیطان ... یا وہمی اشخاص نہ تھے۔ بلکہ قدرت کے ... نظاروں کے نام تھے۔"

پاکستان

رباعی

تقسیمِ وطن کا مُدّعی ناداں ہے
تجویز بُری ہے۔ باعثِ نقصاں ہے
لازم ہے مادرِ وطن کی حُرمت
ہم پاک بنیں تو ہند پاکستاں ہے

تلوک چند محروم

خاص "پرکاش" کے لئے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مہاتما گاندھی کی اہنسا اور کشاتر دھرم

لیکھک شری ہیت کا بینڈے پرنسپل بھونسلا ملٹری سکول ناسک

پراچین کال سے ہی ہندو سماج کا نرمان چار ورنوں پر نرمت ہوا ہے۔ مہاراج کرشن نے بھگوت گیتا میں اس بات پر وشیش بل دیا ہے۔ بدھ اور شانتی کا جیسا اُتم سامنجسیہ شری کرشن نے کیا ہے۔ ویسا کسی انیہ نے آج تک نہیں کیا ہے۔ اُنہوں نے انیننت سپشٹ شبدوں میں چاروں ورنوں کا کرتویہ کلاپ ورنن کیا ہے۔ اور یہ ورنن سنیہ کے جگیاسوؤں کو بھگوت گیتا کے پرشٹوں میں مل سکتا ہے۔ انہوں نے کشتریوں کے کرتویوں کا وشلیشن کرتے ہوئے بتلایا ہے۔ کہ کشتریہ کا کرتویہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے سوارتھ اور لابھ کے لئے شستر دھارن نہ کرے۔ اُن کا پریوگ نہ کرے۔ ورنہ سدیو سماج کے کلیان کے لئے ایسا کرے۔ کشتریہ دو پرکار سے ایسا کر سکتا ہے۔ ایک تو سماج کے سنت پرشوں کی رکشا کر کے اور دوسرے سماج کے دشٹوں کا ودھونس کر کے۔ کشتریہ کا کرم سوارتھ پورن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اپنی اچھا انوسار جب چاہے تب شستروں کے پریوگ کی اُسے سوتنترتا نہیں ہوتی۔ اُس کے شستروں پر سدیو سماج کے مستشک ارتھات براہمنوں کا نینترن رہتا ہے۔ پراچین کال میں براہمن لوگ اہنسا ورت سے دیکشت رہتے تھے۔ جس کا ٹھیک ٹھیک ارتھ "نردوشتا" ہے۔ اہنسا نکارآتمک شبد ہے۔ اتہ بھگوت گیتا میں پریکت "اہنسا" کا سہی پریایہ واچی نہیں ہے۔ اس کا واستوک ارتھ "نردوشتا" ہی ہے۔ یہ بدھیمان براہمن رکشا کے سمست وبھاگ کو کشتریوں کے ادھین کر کے سماج کو سکھی اور شانت بنائے رکھتے تھے۔ اور یہی کشتری لوگ سماج کی سنرکشنا تھے۔ جو سدیو براہمنوں کی اچھا کے دنشی بھوت رہتے تھے۔ براہمن لوگ دیش کے راجاؤں کے روپ میں اُن کشتریوں کا سمان کرتے تھے۔ براہمن راجاؤں کا سمان کرتے اور راجہ لوگ براہمنوں کی اچھا کا آدر کرتے تھے۔

تلوار پر سدیو داکشنیہ اور وویک کا نینترن رہتا تھا۔ اور تلوار سدیو دیش کے لوگوں کی سمپتی، اسنکرتی تتھا جیون کی رکشا کیا کرتی تھی۔ اتہ کشتریہ لوگ شستروں کے پریوگ سے اپنے سوارتھ کی سدھی نہیں کرتے تھے۔ دھارمکتا کے لئے یدھ کرنا اُن کا کرتویہ تھا۔ پرتی سمکتی کے انوسار اہنسا (بل پریوگ) اتھوا اہنسا کے دوارا سنیہ کو پرتشٹھت کرنا اُن کا اُچیتم کرتویہ سمجھا جاتا تھا۔ دھرم یدھ کے لئے اُدیت رہنا اور یدھ بھومی میں اپنے پران دینے کے اتی رکت اُن کا اور کوئی کرتویہ نہ تھا۔

اس پرکار اُن کا کرتویہ کلاپ اہنسا ورودھی نہ تھا۔ کداچت میرا بھاو ٹھیک ٹھیک نہ سمجھا جائے۔ اتہ ورتمان یگ میں اہنسا کے وشو وکھیات ویاکھیاکار مہاتما گاندھی کے شبد ادھرت کرتا ہوں۔ "انیائی ویکتیوں اور راجاؤں کے ساتھ اسہیوگ کا سب دھرموں میں کرتویہ دھارن کیا گیا ہے۔ اسی پرکار نیائے پریہ ویکتیوں اور راجاؤں کے ساتھ سہیوگ کی آگیا دی گئی ہے۔ سنسار کے بہت سے دھرم کرتے تو اس سے بھی آگے جانتے پرنیت ہوتے ہیں۔ اور کاترتا پورک نیائے کو سہن کرنیکی اپیکشا بل پریوگ کو پسند کرتے ہیں۔ سمست جاتی کے نپنسک بننے کی اپیکشا ہزار بار بل پریوگ کو پسند کر دوں گا۔"

ینگ انڈیا۔ ۷-۸-۲۰

وستوتہ اس پرکار کی ہنسا کو واستوک اہنسا ارتھات پتن کر تو یہ نہ مانتے۔ تو مہاتما گاندھی اُپریکت پنکتیاں نہ لکھتے۔ اس کے پشچات اُنہوں نے اس پرکار لکھا۔ ٹھیک ٹھیک تنخیاں میرے پاس نہیں ہیں۔ "میرا یہ وشواس ہے۔ کہ کایرتا اور بل پریوگ میں یدی پسندگی کی بات اُٹھے۔ تو میں بل پریوگ کی صلاح دوں گا۔ جن ویکتیوں کی بل پریوگ کی رہنی نیتی میں آستھا ہو۔ اُن کو شستر شکشن کی بھی صلاح دوں گا۔"

پرارتھنا

"ہے پربھو! میری آپ سے یہ ونتی ہے۔ کہ میرے ہردے سے کنگالی اور دردتا کی جڑ کو کاٹ دے۔"

ہے پرماتما! مجھے شکتی دے۔ کہ میں سنسار کے سکھوں اور دکھوں کو آسانی سے برداشت کر لوں۔ ہے دینا بندھو! مجھے ایسی ہمت عطا کر۔ کہ میں اپنے پریم کو سیوا میں لگا سکوں۔ ہے ایشور! مجھے ایسا بل دے۔ کہ میں کبھی غریب سے مُنہ نہ موڑوں۔ اور کبھی ظالم اور بدتمیز کے سامنے گھٹنا نہ ٹیکوں۔

ہے جگدیشور! مجھے وہ توفیق دے۔ کہ میں روزمرہ کی معمولی باتوں سے اوپر اُٹھ سکوں۔

مجھے ایسی قوت دے۔ کہ میں اپنی شکتی کو پریم کے ساتھ آپ کی اچھیا کے آدھین کر سکوں۔" (ٹیگور)

دُنیا کے نئے نظام کی بُنیاد کیا ہو؟

از پروفیسر سدھاکر جی ایم۔ اے۔ منتری ساروودیشک سبھا دہلی

پچھلے دنوں برٹش پردھان منتری مسٹر چرچل اور امریکن پریذیڈنٹ مسٹر روزویلٹ نے ابھی اتہاسک ہمینٹ میں اٹلانٹک مہاساگر کی اتال ترنگوں پر بیٹھ کر یدھ کے بعد کی سنسار کی بھاوی ویوستھا کی روپ ریکھا بنائی ہے۔ جس کے دوارا سنسار میں نوپریورتن لانے کی سوچی گئی ہے۔ اس سنسار کی چونہ رکن پرانیوں کے کروڑوں کرندن اور وبھیشن چیتکار سے کراہ رہا ہے۔

جن اُپاؤں سے بھی سنسار کی ویوستھا ٹھیک ہو۔ پرتھوی کا سوندریہ بڑھے اور پرجا کو سکھ اور شانتی پراپت ہو سکے۔ وہ سب ابھینندنیہ ہیں۔ اس درشٹی سے ہم اپریکت گھوشناؤں کا سواگت کرتے ہیں۔ پرنتو ان گھوشناؤں کے ساتھ ساتھ کئی گھوشنائیں اور آوشیک ہیں۔ یدی وہ بھی اٹلانٹک مہاساگر کے پرشانت سختان سے پرداہت ہو جاتیں۔ تو بہت اچھا ہوتا۔ وہاں سے گھوشنا ہونی چاہیئے تھی۔ کہ:۔

(۱) بھوشیہ میں دھرم اور راج نیتی کے سم نویہ پورک سنستھاؤں کو دیوستھت کیا جائیگا۔ (۲) ستیہ۔ نیائے۔ دیا۔ سہانو بھوتی، مانو پریم۔ نس سوارتھ بھاونا آدی شاشوت وشیشتاؤں کا راج نیتی وشاردا اور شاسک پورا پورا سمان کریں گے۔ اور لوگوں کی اُچ بھاوناؤں کو جاگرت کرنیکا پورا پورا دھیان رکھا جائیگا۔ (۳) بھوشیہ میں سمپتی کا ارتھ سونا اور چاندی نہ لیا جائے گا۔ ورنہ اُپجوگی پشو اور دھانیہ آدی ارتھ مانے جائیں گے۔ ساممکتا کو بڑھانے والے پدارتھوں کی اُپج اور پرچار فوراً بند کر دیا جائے گا۔ سویم جیو اور دوسروں کو جینے دو" کی سنہری بھاونا کو ہر پرکار سے چرتارتھ اور پرونسا ہت کیا جائیگا۔ (۴) سرشٹی کے سوندریہ کی ورددھی اور رکشا کے لئے ہی وگیان کا اپیوگ ہونے دیا جائیگا۔ نہ کہ سرشٹی کے وناش کے لئے۔ جیسا آج کل ہو رہا ہے۔ (۵) بھوشیہ میں سنسکرتی civilization کو تشٹ کیے نہیں۔ ورنہ آتما کے ارتھوں میں ویوہرت ہونے دینے کا یتن کیا جائے گا۔

اس یوجنا کو پڑھ کر ہمیں مہابھارت کے مہا سمر کا سمرن ہو آتا ہے۔ یوگیراج شری کرشن نے اس سمر سے سماج کی ایک نوتن ویوستھا ستھاپت کرنیکی یوجنا بنائی تھی۔ اور یہ یوجنا دوارکا کے سمندر تٹ پر ہی بنی تھی۔ ارجن تو اس یوجنا کو سپھل بنانے کے نمت بنائے گئے تھے۔ جن کارنوں سے مہابھارت ہوا تھا۔ وہ پرایہ نیون آدھک روپ میں آج بھی ورتمان ہیں۔ یوگیراج کرشن اتنے نردیم نہیں تھے۔ کہ اپنے نجی سوارتھوں کے لئے اتنے بھیانک کانڈ کو کراتے۔ جس کے کُپھل آج بھی بھارت باسی بھوگ رہے ہیں۔ مہابھارت کا سوتر پات کرانے میں کرشن کا اپنا کوئی سوارتھ نہ تھا۔ وہ اس یدھ سے دھرم کی بھاونا کو اُونچا رکھنا چاہتے تھے۔ جو دُربھاگیہ سے نیچے گر گئی تھی۔ وہ ایک چکرورتی راجیہ کی ستھاپنا کے دوارا سماج اور سنسار کا کلیان کرنا چاہتے تھے۔ دُربھاگیہ سے مہابھارت کے تتکال پشچات اُن کے بدھن کے کارن یہ یوجنا مُورت روپ دھارن نہ کر سکی۔ پرنتو آج ۵ ہزار ورش کے پشچات بھی کسی کا کرشن کے ارادوں میں سندیہہ کرنے کا ساہس نہیں ہے۔ کاش۔ اس یگ کے یدھ میں گرست راج نیتگیہ کرشن کی اس بھاونا کو سمجھیں:

جب میں یہ پسند کروں گا۔ کہ بھارت ورش اپنے سمان کی رکشا کے لئے شستروں کا آشریہ لے۔ اسکی اپیکشا کہ وہ کایرتا پورک اپنے اپمان کو دیکھتا رہے۔" سپشٹ ہے۔ کہ کوئی بھی ویکتیگت ویکتی یوتر ادیشیہ کے لئے شستروں کے پریوگ کا کبھی بھی کھنڈن نہ کریگی۔ مہاتما جی کا یہ سپشٹ کہن میرے دو دوست پکارش

لوہارو کانڈ کے متعلق کیا ہو رہا ہے؟
سبھا خاموش کیوں ہے؟

(مہاشہ پرکاش چندر منتری آریہ سماج دینا نگر کا سوال)

لوہارو ایک چھوٹی سی مسلم ریاست ہے۔ کچھ سمے پورو ہندو راجپوت ہی اس کے شاسک تھے۔ موجودہ حکمران کے دادا کا سلوک جنتا کے ساتھ اتنا اچھا تھا۔ کہ وہ چھوٹے سے چھوٹے ہندو کا بھی جب کوئی اُنہیں ملنے جاتا، سواگت کیا کرتے تھے۔ رعایا کے ساتھ پتروں جیسا سلوک تھا لیکن زمانہ بدلتا رہتا ہے۔ جہاں اُس وقت کے شاسک کے خلاف جنتا کو کوئی شکایت نہ تھی وہاں اُسی راجیہ میں یہ جاتی کیا۔ اُچیہ کوٹی کے سادھو مہاتماؤں پر آکرمن ہوتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں کا واقعہ کہ کس طرح آریہ جگت کے پرسدھ نیتا سوامی سوتنترانند جی مہاراج و بھگت پھول سنگھ جی مہاراج پر حملہ کیا گیا تھا محتاج بیان نہیں۔ اس انسویناک سانحہ کے خلاف سمست آریہ جگت نے پروٹسٹ کیا۔ لیکن نواب صاحب کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ چونکہ یہ معاملہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کاریہ کشیتر میں ہوا تھا۔ اس لئے سارو دیشک سبھا نے اسے اپنے ہاتھ میں نہ لیا پرانتیہ سبھا کی طرف سے مناسب کارروائی کی گئی۔ اور سبھا کے پردھان اور ریاست کے دیوان صاحب کے درمیان ایک سمجھوتہ بھی ہو گیا۔ لیکن جیسا کہ اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا۔ کسی خاص وجہ سے یہ بیل منڈھے نہ چڑھی۔

جنرل اجلاس کے موقع پر پرتی ندھیوں کی تقاریر سے جنتا کے غم و غصہ کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا تھا۔ لیکن پردھان جی کے فرمان پر کہ کارروائی ہو رہی ہے اگر اس مرحلہ پر اس کے متعلق کسی قسم کا انکشاف کیا گیا۔ تو مناسب نہ ہوگا۔ سب نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔ اس کے بعد سبھا پر کرانتی کاریوں کا ادھیکار شروع ہوا۔ الیکشن کے موقعہ پر تو بڑے بڑے لیکھ اور پمفلٹ شائع کئے گئے۔ کہ ہم یہ کریں گے ہم وہ کریں گے۔ مگر اب ہو کچھ نہیں رہا ٹھیک ہے۔ جو [illegible] ہیں۔ تو یہ سمجھنے ہیں کرانتی کاریوں نے آریہ جگت میں پھیلی ہوئی اشانتی کو دور کرنے کے لئے کوئی یتن نہیں کیا۔ آریہ پرلیس ابھی اس وشے میں بالکل خاموش ہے۔ واقعہ ہر دھان جی کے ذرا [illegible]
[illegible]

ٹل گئی ہو۔ لیکن ریاست کے حالات۔ لوگوں کی مشکلات۔ جنتا پر اتیاچار۔ افسران کی فرعونیت و دیگر حالات کے متعلق تو کچھ نہ کچھ واقفیت جنتا کو ملنی ہی چاہیئے۔

اگر ہماری شرومنی سبھا کے کرانتی کاری ادھیکاری اور کچھ نہ کر سکتے تھے۔ تو کم از کم اُن ہندو علاقوں میں جن سے ریاست گھری ہوئی ہے۔ بہت سے آریہ سماج قایم ہو جانے چاہیئیں تھے۔ گو وہ علاقہ پہلے ہی آریہ سماجی ہے۔ تو بھی پرچار کی ہر جگہ ہر وقت ضرورت ہے۔ لیکن سبھا کی طرف سے اُس علاقہ میں آج تک ایک اُپدیشک بھی نہیں بھیجا گیا۔ ابھی چند دن ہوئے لوہارو آریہ سماج کے ایک پرتشٹھت سبھاسد سے مجھے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اُن کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ ایک سنیاسی جو اپنی شکتی کے انوسار اچھا کشٹ سے کام سوتنتر روپ سے کر رہے ہیں۔ انہیں بھی سفر خرچ کے لئے کوئی سہایتا سبھا یا دیگر ذریعہ سے نہیں مل رہی۔ جب جا کر سبھا ان کی کوئی مدد کرتی۔ اُنہوں نے فرمایا۔ کہ وہاں آریہ سماجیوں پر بڑا سنکٹ [illegible]
[illegible]

مانس آہاریوں کی بکتیوں کا کھنڈن

(از شری یت ڈاکٹر ستیہ پرکاش جی ڈی۔ ایس۔ سی)

کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں۔ کہ مانس آہاری ادھک بدھیمان ہوتے ہیں۔ پھل انیادی تو منشیہ کی بُدّھی کو مند کرتے ہیں۔

اس بکتی سے بڑھ کر اور کیا ہاسیہ اسپد ہو سکتا ہے۔ سواستھیہ اور سوستھ مستشک سے نشچیہ ہی بُدّھی تیز ہوتی ہے۔ پرنتو مانس بھکشن سواستھیہ کے لئے بڑا ہانی کارک ہے۔ بھارت ورش میں اور یونان میں ایسے بہت سے وچارک اور تتو ویتا ہو گئے ہیں۔ جو بہت سادے شاک آہار پر نربھر رہتے تھے۔ گوتم۔ کپل۔ کناد۔ ویاس۔ پانینی اور بہت سے درشن شاستر کے گیاتا جن کی ترک اور درشن شاستر کی پرتبھائیں اکاٹیہ اور سونشچت ہیں۔ ایکشورواد کے انویم وچارک شنکر۔ رامانج۔ مادھو اور دیانند یہ سب جو سمست کالوں میں بھارت پر بھیوں کا نردان کرتے رہیں گے۔ و شدھ شاک آہاری تھے۔ اور اُن کا بھوجن بڑا سادہ تھا۔

اداہرن کے لئے سنسار پرسدھ ناٹک کار شری یت برنارڈ شا کو ہی لیجئے۔ جو پرسدھ وچارک اور ناٹک کار ہیں۔ اُن سے [illegible]
[illegible]

تو مر جاؤ گے"۔ شری یت شا نے کہا کہ [illegible] نے نر بھینا پورک اُتر دیا۔ "اچھا [illegible] پریوگ کر لینے دو۔ یدی میں بچ جاتا ہوں [illegible] میں آشا کروں گا۔ کہ آپ سب شاک [illegible] بن جائیں گے۔"

وہ بچ گئے۔ پرنتو آج بھی ڈاکٹر لوگ دُہی پُرانی بات دوہرا رہے [illegible] اُس سمیہ انہوں نے لکھا تھا۔ "میری [illegible] گمبھیر ہے۔ مانس بھکشن کی شرط پر [illegible] پردان کیا گیا ہے۔ سو لکار پتر میں [illegible] اپنی انتیشٹی کے سمبندھ میں کچھ [illegible] ہیں۔ میں نے لکھا ہے۔ میرے شو کے [illegible] موٹر انیادی نہ جائیں۔ ورن [illegible] اور ایک برتن میں رکھی ہوئی جیوت [illegible] جائیں۔ اور اُن سب کے اُوپر [illegible] ہے یہ سوچنا ہوتا ہو۔ کہ وہ اس [illegible] ستمان میں پہنچ گئی ہیں۔ جس نے اپنے [illegible] کو نشٹ کرنا پسند کیا۔ پرنتو اپنے [illegible] پر انیوں کو کھانا پسند نہ کیا۔"

جیورج برنارڈ شا اپنے سواستھ [illegible] پرسدھ ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں اپنا [illegible] سب یونانگی کے رس کے ساتھ سماپت [illegible] ودھ کے لئے پشوؤں کا پالنا پران [illegible] اپرادھ ٹھہرایا جانا چاہیئے۔"

ہاتھ کی شکتی

جس چیز کے کارن ہم منشیہ کو منشیہ کہہ سکتے ہیں۔ وہ چیز اُس کے ہاتھ ہیں۔ ایشور نے منشیہ جاتی کو ہاتھ دیئے ہیں۔ پشو کو ہاتھ نہیں دیئے۔ منشیہ اور پشو میں یہی فرق ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ایک بلی دوسری بلی سے ادھک چتر ہوتی ہے۔ کتے اور ڈھوروں کے وشے میں بھی جاننے والے یہی کہتے ہیں۔ کہ اُن میں کافی بُدّھی رہتی ہے۔ لیکن اُن کے ہاتھ نہیں ہیں۔ اس لئے اُن کی بُدّھی کا وکاس نہیں ہو سکتا۔

منشیہ کے ہاتھ میں جو شکتی بھری پڑی ہے۔ وہ دوسری کسی اندریہ میں نہیں ہے۔ منشیہ نے جو بڑی بڑی چیزیں بنائی ہیں۔ اُن میں ہاتھ کا حصہ سب سے بڑا ہے۔ بُدّھی کے ساتھ اگر ہاتھ نہ ہو۔ تو بُدّھی کا اچھا اپیوگ نہیں ہو سکتا۔ ہم لوگوں نے ہاتھوں کو نکما بنا رکھا ہے۔ ہمارے جو رشی ہو گئے ہیں۔ اُن کے وشے میں میں زیادہ نہیں جانتا۔ لیکن آج کل کے اتہاس پڑھنے سے یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ بڑے بڑے بُدّھیمان پنڈت ہاتھ کا اپیوگ کھو بیٹھے ہیں۔ اور صرف مُنہ سے گیان کی باتیں کرتے رہے ہیں۔ یعنی وید، ملّاں قرآن اور عیسائی بائیبل رٹاتے ہیں۔ بُدّھی اور ہاتھ کے اسہیوگ کے کارن بُدّھی کے وکاس نے منشیہ کو گرا دیا ہے۔

یورپ بھی ہاتھ کا پریوگ کرتا ہے۔ لیکن اُس میں سے ملیں پیدا ہوتی ہیں۔ کم سے کم منشیہ طاقت لگا کر زیادہ سے زیادہ پیدا کرنا۔ یہ اُن کا دھیئہ ہے۔ ہم سب منشیوں کی، سب طاقت لگا کر جتنا کر سکیں اُتنا ہی کرنا چاہتے ہیں۔ یندروں کا کم سے کم استعمال چاہتے ہیں۔ . . . "

(مہاتما گاندھی)

بال بچے سٹیٹ سے باہر رکھے ہوئے ہیں۔ مصیبت کا شکار بننے کے لئے وہ تو ہر وقت رہتے ہیں۔ لیکن سبھا کی طرف سے انہیں بخشش مدد نہیں مل رہی۔ سوائے [illegible] وکلا کی قانونی مدد کے۔ جن کے [illegible] ہیں۔

جنتا میں اشانتی پھیل رہی ہے۔ [illegible] ہماری شرومنی سبھا کو کبھی [illegible] چاہیئے تھا۔ لیکن نہیں ایسا نہ ہو [illegible] طول ہی پکڑتا جائے۔ اور [illegible] میں پڑ جائے۔ لوگوں کو اس کے [illegible] کچھ حالات معلوم ہوتے رہنے چاہیئیں [illegible] آریہ سماج کا نوجوان طبقہ گورو [illegible] کی طرف آنکھ اُٹھائے دیکھ رہا ہے [illegible] سے کیا حکم ملتا ہے۔ نوجوان [illegible] کے لئے ہر ایک قربانی کرنے [illegible] شرومنی سبھا کو چاہیئے [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور
۸ ستمبر ۱۹۴۲ء مطابق ۲۳ بھادوں سمت ۱۹۹۹ بکرمی

جلد ۳۷	دیانند ابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲	نمبر ۳۶

آریہ سماج کا کاریہ کشیتر وسترت کیا جائے

پچھلے مضمون میں میں لکھ چکا ہوں۔ کہ آریہ سماج کا کاریہ کشیتر وسیع ہونا چاہیئے۔ یہ مانتے ہوئے کہ آریہ سماج کا مکھیہ ادیش ویدک دھرم کا پرچار کرنا ہے۔ میں کہوں گا۔ کہ وہ اپنے اس ادیش میں تبھی سپھل ہو سکتا ہے۔ جب وہ اپنی سرگرمیوں کو اس حد تک سیمت نہ رکھے۔ جو عام طور پر مذہب کی سمجھی جاتی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دھرم کا کام منش کو پرماتما سے ملانا ہے۔ لیکن اس کا کیا ثبوت۔ کہ فلاں منش پرماتما کے درشن کر چکا ہے۔ یا اس کا بھگت ہے۔ کسی وقت یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ جو شخص کچھ گھنٹوں کی سمادھی لگا سکتا ہے۔ اس نے پرماتما کے درشن پا لئے ہیں۔ جو شخص اپنا بازو کھڑا رکھتا ہے۔ اور اس حالت میں برسوں رکھکر اسے ناکارہ بنا دیتا ہے۔ وہ پرماتما کا بھگت ہے۔ جو شخص ہر روز مندر میں جاتا اور دیوی دیوتا کی پوجا کرتا ہے۔ یا جو تیرتھ یاترا کر آیا ہے۔ وہ ایک وشواسی سجن ہے۔ لیکن رشی دیانند نے اس قسم کی بھگتی کا کھنڈن کیا ہے۔ دھرم کے واہیہ چنہہ ان کی درشٹی میں کوئی مہتو نہیں رکھتے۔ جب تک کہ منش کا آچرن ان چنہوں کی پشٹی نہ کرے۔ رشی نے دھرم کو وشواس کی چار دیواری سے نکال کر کرم کی مضبوط چٹان پر لا بٹھایا ہے۔ سنسار میں جتنے مت متانتر ہیں۔ ان کا آدھار وشواس پر ہے مضائقہ نہیں۔ کہ ایک شخص کی ساری زندگی کیسی گذری ہے۔ اگر وہ مرنے وقت کسی پرش وشیش پر ایمان لے آئے۔ اور اسے خدا کا بیٹا یا پیغمبر مان لے۔ تو اس کے لئے مکتی کا دوار کھل جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی کے پران کسی تیرتھ استھان پر ہو جائیں۔ تو بلا لحاظ اس بات کے۔ کہ اس کا پہلا جیون کیسا رہا ہے۔ وہ سیدھا سورگ کو جائے گا۔ رشی ان باتوں کو نہیں مانتے۔ در حقیقت ان کے بتائے ہوئے مارگ میں وششٹتا یہی ہے۔ کہ انہوں نے دھرم کو گیان اور کرم پر آشرت کیا ہے۔ کرم کی پہلی منزل کے طور پر تو وشواس ٹھیک ہے۔ لیکن کیول وشواس کافی نہیں۔ وشواس کی کرم کی پشٹی ملنی چاہیئے۔ رشی دیانند نے اپنے جیون سے ہمیں کیا سکھلایا ہے۔ کیا وہ یوگ کا ابھیاس نہ جانتے تھے یا وہ گھنٹوں سمادھی نہ لگا سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے یہ سب کچھ چھوڑ کر کرم کے کشیتر میں پدارپن کیا۔ چالیس ورش سے زیادہ کی آیو تک تپسیا کرنے کے بعد دھرم پرچار کا دیہ آرمبھ کیا۔ وہ صرف دس سال کام کر پائے۔ لیکن اس قلیل عرصہ میں انہوں نے انقلاب پیدا کر دیا۔ نہ صرف خیالات میں بلکہ افعال میں بھی۔ اور اس وقت جو بھی گتی آپ دیکھ

اور دوسرے پرانوں میں دیکھ رہے ہیں۔ وہ براہ راست نتیجہ ہے رشی دیانند کے پرچار کا۔ آریہ سماج ان کا انتیہ ادھیکاری ہے۔ ان کا سنتان ہے۔ اس نے جو لوک سیوا اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ وہ رشی کی کرپا کا پھل ہے۔ رشی نے اپنے جیون میں جہاں وید بھاشیہ کیا اور بہت سے گرنتھ لکھے۔ وہاں انہوں نے بھارت کا بھرمن کر کے ویدک دھرم کا نادھ بھی بجایا۔ انہوں نے گورکھشنی سبھائیں قایم کیں۔ اور اجمیر میں پروپکارنی سبھا کی بنا ڈالی۔ اور اس کے دو ادیش قرار دیئے۔ دیش دیشانتر اور دویپ دویپانتر میں ویدک دھرم کا پرچار اور بھارت کے اناتھ بچوں کی رکشا۔ گویا رشی کا آچرن ہمیں یہ سکھلا دیتا ہے۔ کہ سمادھی دکھی سیوا سے زیادہ اہم نہیں اور ضروری نہیں۔ سمادھی اچھی چیز ہے۔ اس سے منش کا آتما انت ہو سکتا ہے۔ لیکن اس انتی سے منش مانتر کو کبھی لابھ ہو سکتا ہے۔ جب آریہ سماج کے نیم کے شبدوں میں ہم اپنی انتی میں ہی سنتشٹ نہ رہیں۔ بلکہ سب کی انتی میں اپنی انتی سمجھیں۔ اس خیال کو اس طرح بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ پرماتما کی بہترین عبادت اس کے بندوں کی خدمت ہے۔ پرماتما کا سمرن اس کی سنتان کی سیوا اور رکشا ہے۔ اگر یہ بات درست ہے۔ کہ پرماتما ہمارا پتا ہے۔ اور ہم سب اسکی سنتان ہیں۔ اور اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ یہ درست ہے۔ تو پرماتما کی سنتان کی سیوا یا اپنے بھائیوں کی رکشا سے بڑھکر کونسا دھرم ہو سکتا ہے۔ اسی لئے میں بار بار کہتا ہوں۔ کہ دھرم کو اس کے سنکچت نہیں۔ بلکہ وراٹ روپ میں دیکھیئے۔ منش ماتر کی سیوا دھرم کا ایک انگ ہے۔ اور سیوا ابھی کسی وششٹ

پرکار کی نہیں۔ بلکہ شاریرک، آتمک اور سماجک اسی لئے میں نے کہا۔ کہ جہاں آریہ سماج کے اپدیشک پرچار دوارا لوگوں کو ویدک دھرم کی طرف لائیں۔ وہاں ایسے سادھن بھی پیدا کئے جائیں۔ جن سے سرسادھارن کو معلوم ہو۔ کہ ہم اپنے دھڑے کو بڑھانے کے لئے ہی انہیں آریہ سماج میں نہیں لا رہے۔ بلکہ ان کے اپکار کے لئے۔ ہمارے دیش میں ایسے مذہبی سماج بھی ہیں۔ جنہوں نے اپنی سرگرمیاں صرف پرچار تک محدود رکھی ہوئی ہیں۔ بخلاف اس کے آریہ سماج نے اتنے انسٹی ٹیوشن کھول رکھے ہیں۔ اور وہ انسٹی ٹیوشن اتنے پرکار کے ہیں۔ کہ آریہ سماج سارا ورش ان کے پالن پوشن میں ہی گذار دیتا ہے۔ آریہ سماج نے اتنے انسٹی ٹیوشن جاری کئے۔ کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں۔ کہ وہ جنتا کو یہ خیال دینا چاہتا تھا۔ کہ دھرم صرف مندروں میں نہیں۔ کیا کارن ہے۔ کہ رشی کے پرلوک گمن کے بعد آریہ سماج کو ان کی یادگار قایم کرنیکا خیال آیا۔ تو اس نے ان کے نام پر ایک کالج کھولا۔ اس وقت دیش بھر میں آریہ سماج کے سینکڑوں سکول اور کالج ہیں۔ جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے کسی وقت یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ اس کی تعلیم آریہ سماج کے ہاتھ میں ہے۔ اب تو مسلمانوں کے بھی سکول ہیں سکھوں کے بھی۔ اور سناتن دھرمیوں کے بھی۔ لیکن کسی وقت صرف آریہ سماج کے ہی سکول تھے۔ اور دوسری سوسائٹیوں نے سکول کھولنے کا سبق آریہ سماج سے لیا۔ لڑکوں کی تعلیم کے علاوہ لڑکیوں کی تعلیم بھی آریہ سماج نے اپنے ہاتھ میں لی۔ اور بہتری پاٹھ شالاؤں کی سنکھیا لڑکوں کے سکولوں سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ آریہ سماج نے محسوس کیا۔ کہ آج کے بچے کل کے باپ ہیں۔ بچے اپنی

چھوٹی عمر میں جو سنسکار لے لیں۔ وہ قایم رہتے ہیں۔ آریہ سماج نے نوجوانوں کے دلوں میں دھرم کا بیج بویا۔ اور وہ بڑھکر پھل بنا۔ آریہ سماج کے پہلے لیڈر نوجوان ہی تھے۔ پنڈت گورودت جی ۲۶ برس کی عمر میں سورگباشی ہو گئے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے کس عمر میں آریہ سماج کی سیوا شروع کی ہو گی۔ مہاتما ہنسراج نے کس عمر میں آجیون آریہ سماج کی سیوا کا برت دھارن کیا۔ اور مہاتما منشی رام عمر کے کس حصے میں آریہ سماج میں داخل ہوئے۔ آچاریہ رام دیو حقیقی معنوں میں بچے تھے۔ جب انہوں نے آریہ سماج کی سیوا آرنبھ کی۔ ان کے متعلق تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے آریہ سماج کی شکشا ماتا کے دودھ کے ساتھ لی تھی۔ وہ ساتویں جماعت میں تھے۔ جب انہوں نے آریہ سماج کے ایک انگریزی اخبار میں مضامین لکھنے شروع کر دیئے۔ ۲۰ برس سے کم تھے۔ جب وہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے سکریٹری بنکر ایک مہا وادک کے روپ میں سنسار کے سامنے آ گئے۔ جس وقت انہوں نے ۲۰ برس تک گورو کل کی سیوا کا برت دھارن کیا۔ ان کی عمر کیا تھی۔ مجھے یاد ہے۔ کہ ایک دفعہ مشن کالج لاہور کے پرنسپل ڈاکٹر یونگ گورو کل کانگڑی تشریف لائے۔ ہم لوگ بھی وہیں تھے۔ ہمیں دیکھکر انہوں نے کہا۔ کہ مشن کالج نے آریہ سماج کو لیڈر دیئے ہیں۔ آریہ سماج کی پہلی اور دوسری نسل وہ ہے۔ جس نے چھوٹی عمر میں آریہ سماج کے سنسکار اور شکشا گرہن کی۔ اور آخری سمیہ تک اس کی سیوا کرتے رہے۔ افسوس کہ وہ نسل ختم ہو رہی ہے۔ نئی نسل آریہ سماج کے انوکول تیار نہیں ہو رہی۔ لیکن پھر بھی اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ سکول اور کالج اپنی قیمت رکھتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے انسٹی ٹیوشن بھی۔ میں نے کہا۔ کہ پرماتما کی بہترین پوجا اس کی سنتان کی سیوا ہے۔ وہ سیوا کئی پرکار سے ہو سکتی ہے۔ دین دکھیوں کی سیوا کرنا ایک اتم کام ہے۔ ہمارے سامنے پرم ہنس رام کرشن مشن ہے۔ اس کے اپدیشک بہت کم ہیں۔ اور جو ہیں وہ بہت کم بھرمن کرتے ہیں۔ کہا جا سکتا ہے وہ تبلیغی مشن نہیں۔ لیکن انہوں نے ایک کام اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ اور وہ اس نے سپھلتا پوروک نبھایا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس نے جگہ جگہ میڈیکل مشن کھول رکھے ہیں۔ اس کے میڈیکل مشنری لوگوں کا مفت علاج کرتے ہیں۔ اور انہیں دوائی بھی مفت دیتے ہیں۔ اس مشن میں کام کرنے والے ڈاکٹر تنخواہ دار نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوتے ہیں۔ جنہوں نے منش ماتر کی سیوا کے لئے ہی سنیاس دھارن کیا ہے۔ اور اس میڈیکل مشن کے ذریعہ دین دُکھیوں کی سیوا کر کے اپنے نہیں دھرم مانتے ہیں۔ رام کرشن مشن کو جو بھی سپھلتا پراپت ہوئی ہے۔ کیول میڈیکل مشن دوارا۔ ہندوستان میں اس کی کئی شاخیں ہیں ہی۔ یہ امریکہ جیسے دُور دیشوں میں بھی جا پہنچا ہے۔ اس ایک مثال سے پرکاشک کے پاٹھک سمجھ سکتے ہیں۔ کہ میں کیوں اس بات پر زور دیتا ہوں کہ آریہ سماج کو اپنے کاریہ کا کشیتر وسترت کرنا چاہیئے۔ آریہ سماج نے بھی اپنے میڈیکل مشن کھولے۔ ان میں اسے سپھلتا بھی ہوئی۔ لیکن عارضی۔ کیونکہ سیوا بھاؤ سے پریرت ہو کر کام کرنیوالے ڈاکٹر نہ ملے۔ نِروارتھ نشکام کام کرنیوالا ڈاکٹر ہماری شردھا کا پاتر نہیں۔ لیکن جب تک ہردے میں اس کے لئے شردھا کا وہ بھاو پیدا نہیں ہوتا۔ جو اوتنک کے لئے۔ وہ ہمارے جیسا گرہستھی سمجھا جاتا ہے۔ اس کا دیو بار بھی ورکت پرشوں سے کچھ بھن رہتا ہے۔ اس لئے اس کا اننا پربھاؤ نہیں ہوتا۔ جتنا کہ ورکت پرشوں کی سیوا کا۔ اور اگر کچھ اثر ہوتا بھی ہے۔ تو وہ دُور ہو جاتا ہے۔ جب کسی میڈیکل مشن میں کام کرنیوالا ڈاکٹر کچھ عرصہ کے بعد اپنی دُکان کھول لیتا ہے۔ جب لوگ دیکھتے ہیں۔ کہ وہ تو اپنے نرواہ کے لئے کام کر رہا ہے تو اس کا پہلا کیا ہُوا کام بھی نشٹ ہو جاتا ہے۔ آریہ سماج نے تعلیم کے میدان میں حیرت انگیز کام کیا ہے۔ ودیا پرچار کے میدان میں اس نے قابلِ تعریف کام کیا ہے۔ شدھی کا کام بھی اس نے خوب نبھایا ہے۔ لیکن دین دُکھیوں کی سیوا کے کام میں وہ سپھل نہیں ہُوا۔ انسٹی ٹیوشن تبھی سپھل ہو سکتے ہیں۔ جب انہیں لگن سے سیوا کرنے والے سجن ملتے رہیں۔ انسٹی ٹیوشن ایکبار کھل جائیں۔ تو ان کا قائم رکھنا ضروری ہو جاتا ہے۔ بس سوارتھ بھاو سے سیوا کرنیوالے نہ ملیں گے۔ تو نرواہ ماتر لیکر کام کرنیوالوں سے کام چلانا پڑے گا۔ اور وہ بھی نہ ملیں گے۔ تو پوری تنخواہ دیکر کام چلانا ہوگا۔ اس لئے سنستھاؤں کی پرورتی یہ ہے۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد وہ اپنی سپرٹ کھو بیٹھتی ہیں۔ ان کی حقیقی سپرٹ تبھی قائم رہ سکتی ہے۔ جب دھرم سیوا کے لئے جیون دینے والوں کی دھارا بہتی رہے۔ اور یہ تبھی سمبھو ہے۔ جب آریہ سماج کا کاریہ کشیتر وسترت ہو۔ کسی کو پرچار کی لگن ہو سکتی ہے۔ تو کسی کو شکشا کی۔ کوئی انا تھوں کی سیوا میں پرسن ہے۔ تو کوئی روگیوں کی سیوا کرکے۔ کوئی مذہبی لائن میں کام کرنا چاہتا ہے۔ ×

ریاست حیدر آباد میں

ریاست حیدر آباد میں آزادی نہیں۔ نہ شہری۔ نہ دھارمک۔ نہ سیاسی۔ اب معلوم ہُوا ہے۔ کہ پریس کی بھی آزادی نہیں۔ چنانچہ نظام گورنمنٹ نے آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ کے پردھان بیرسٹر ونایک راؤ ودیا النکار کو روزانہ اردو اخبار "خورشید دکن" کا ایڈیٹر بننے کی اجازت نہیں دی۔ برٹش انڈیا میں بھی پریس ایکٹ ہے لیکن کسی شخص کو ایڈیٹر بننے سے نہیں روکا جاتا لیکن ریاست حیدر آباد کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ کہ ایڈیٹر بننے کے لئے بھی سرکار کی اجازت درکار ہے۔

مہاتما گاندھی کی ۷۳ ویں سالگرہ

مہاتما گاندھی کی ۷۳ ویں سالگرہ کے سلسلہ میں ۲ اکتوبر سے ۱۷ اکتوبر تک گاندھی جینتی منائی جا رہی ہے۔ مہاتما جی چاہتے ہیں۔ کہ ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ سوت کاتا اور کھدر خریدا جائے۔ نائب نیشنل کانگریس کمیٹی نے مہاتما جی کو ان کے جنم دن پر تین کروڑ گز سوت بھینٹ کرنے کا نشچیہ کیا ہے۔ ہم مہاتما جی کے جنم دوس پر ان کی دیرگھ آیو کے لئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہوئے ہندوستانیوں سے آشا رکھتے ہیں۔ کہ وہ کھدر کی بِکری بڑھ جانے کے متعلق مہاتما جی کے آدیش کا پالن کریں گے۔

ساہتیہ سمیلن کی تیاریاں

اکھل بھارتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن کا ۳۰ واں ادھی ویشن کرسمس کی چھٹیوں میں ابوہر (فیروزپور) میں ہوگا۔ اس کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ استقبالیہ کمیٹی بن گئی ہے۔ اس اوسر پر ساہتیہ سماج شاستر درشن وگیان اور راشٹر بھاشا سمبندھی کانفرنسوں کے اتی رکت کوی سمیلن، مہلا سمیلن، پستکالیہ سمیلن، ادھیاپک سمیلن، سمپادک سمیلن اور ساہتیہ سمیلن اتیادی بھی ہونگے۔ آشا ہے۔ کہ پنجاب کے ہندی پریمی اس ادھی ویشن کی سپھل بنانے کا پُورا پریتن کریں گے۔

سبھا اگلا قدم اُٹھائے؟

سبھا کے ادھی ویشن کے بعد جنتا کو بتایا گیا۔ کہ لوہارو دربار سے سمجھوتہ ہُوا۔ لیکن دربار اس سے پھر گیا۔ اس کے بعد سے اب تک کوئی اطلاع جنتا کو نہیں ملی۔ اس لئے قدرتی طور پر آریہ جنتا یہ جاننے کی خواہشمند ہے۔ کہ لوہارو کانڈ کے متعلق اب تک کیا ہُوا۔ اور کیا ہو رہا ہے۔ اگر کسی طرح آئینی طریقہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ تو سبھا اگلا قدم اُٹھائے۔ آریہ جنتا صرف حکم کی منتظر ہے۔

سرحد میں اغوا کی وارداتیں

جنگ سے پہلے بھی سرحد میں ہندو لڑکے لڑکیوں کے اغوا اور لوٹ مار کی وارداتیں ہوتی تھیں۔ لیکن نہ اتنی کہ جتنی جنگ کے بعد سے ہونے لگی ہیں۔ وجہ یہ کہ ضروریاتِ زندگی گراں ہو گئی ہیں۔ اور قبائلی درندوں نے اپنی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے اپنی وحشیانہ سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ چونکہ حکومت سرحد ان وارداتوں کے انسداد میں ناکام رہی ہے۔ اس لئے ہندوؤں کو اپنی حفاظت آپ کرنے کے قابل ہونا چاہیئے۔

بنگال کے مسلمانوں کی چیتاونی

بنگال کے مسلمانوں نے مسٹر جناح کے حمایتی مسلم لیگیوں کو چیتاونی دی ہے۔ کہ وہ مسٹر حق کے خلاف کئے جانیوالے مظاہروں کو روکیں۔ ورنہ مسٹر جناح کے خلاف بھی وہ اسی قسم کے مظاہرے کرنے شروع کر دیں گے۔
شیرِ بنگال اور شیرِ بمبئی میں مقابلہ ہے۔ دیکھیں جیت کس کی ہوتی ہے۔ اور کہ بنگال کے مسلمانوں کی چیتاونی کا مسٹر جناح کے حمایتیوں پر کیا اثر ہوتا ہے؟

آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس

سرینگر میں ۵ اکتوبر سے آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس شروع ہوگا۔ اس کانفرنس میں ملک کے تعلیمی مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے علاوہ اس بات کا فیصلہ کیا جاوے گا۔ کہ ہندوستان کے تمام سکولوں اور کالجوں میں ہندوستانی تعلیم لازمی قرار دے دی جائے۔ بلاشبہ ہندوستانیوں کو اپنی ماتر بھاشا کے ذریعہ ہی شکشا ملنی چاہیئے۔

وِجے دشمی

اس ورش دسہرہ ۲۷ سے ۳۰ ستمبر تک ہوگا۔ ۳۰ ستمبر وجے دشمی کا پوتر دوس ہے۔ اس دن مہاراجہ رام نے راون کو پراست کر سیتا کو اس کے پنجے سے چھڑایا تھا۔ مہاراجہ رام چندر اکیلے جنگلوں میں تکلیفیں سہتے بھٹک رہے تھے۔ انہوں نے جس طرح پر دُشٹ راون پر وجے پائی۔ یہ رامائن کا سنہری ورق پڑھنے پر گیہ

ہے۔ پھر رام کی پنڑی آگیا پالن اور بھرت کا پرسپر سنیہہ۔ ماتا سیتا کا پتی ورت دھرم سب ایسی شکشائیں ہیں۔ جنہیں جیون میں دھارن کرنیکی ضرورت ہے

سُورج گرہن کی جھلکیں

جنتا کی ضیع الاعتقادی نے ہندوؤں کو کہاں پہنچا دیا ہے۔ اتنا عجیب لوگوں نے بھی نہیں ۔۔۔ الاعتقادی سورج گرہن پر ۔۔۔ لوح ہندوؤں کو کھینچ کر کورو کشیتر ۔۔۔ گندے تالاب میں غوطہ دلوانے ۔۔۔ گئی وہ مکتی تو کیا ہوگی۔ کہ وہ دوزخ ۔۔۔ ریلوے کے خزانہ میں چلے گئے ۔۔۔ بیماری کا شکار ہو گئے۔ کئی چور اچکوں ہتھکنڈوں کا شکار ہوئے۔ اور ۔۔۔ استریاں ہیضہ اور بچے راوی، گنگا ۔۔۔ میں ڈوب گئے۔ یہ پھل ملا ہے سورج گرہن ۔۔۔

واپس آجاؤ

پنجاب کے مسلمان اپنے لاڈلے نیشلسٹ ۔۔۔ کے ۔۔۔ ایل کا باکر ویدالیہ قرار دئے جانے سے نہ بچا سکے۔ حالانکہ ہندو ۔۔۔ وہ بچ سکتے تھے۔ اب بیگم حسن آرا ۔۔۔ اسمبلی کی ممبری حاصل کرنے میں ناکام ۔۔۔ ہیں۔ انہیں صرف ۹۵۱ ووٹ ملے۔ اور ۔۔۔ امیر الدین کو ۴۴۳۰۔ ایک بار پھر ثابت ۔۔۔ گیا۔ کہ پنجاب کے مسلمانوں کی ہمدردی ۔۔۔ مسز گاندھی کا پاسنگ اب وہ نہیں رہی۔ مسٹر ۔۔۔ چاہیئے۔ کہ بیوی بچوں سمیت ہندو دھرم میں واپس آجائیں۔

ضروری نوٹس

(۱) جن گراہکوں کا چندہ ماہ اکتوبر میں ختم ہوتا ہے۔ انہیں اسی اخبار میں اطلاع ۔۔۔ ارسال کی جا رہی ہیں۔ جن کے ملتے ہی چندہ ارسال کر دینا چاہیئے۔ زیادہ سے زیادہ ۔۔۔ اکتوبر تک چندہ آجانا چاہیئے۔

(۲) آریہ ورت کا چندہ پرکاش کے ساتھ ایک ہی منی آرڈر سے بھیجا جا سکتا ہے۔

(۳) جو گراہک اور سماجیں رسیدی نمبر ۔۔۔ چاہتی ہوں۔ ان کی قیمت بھی ساتھ ہی ۔۔۔

(۴) بہت سے جن خریداروں نے ابھی تک ۔۔۔ چندہ نہیں بھیجا۔ وہ یہ سوچ ۔۔۔ ہمیں چندہ فوراً ارسال کر دیں۔ تاکہ ۔۔۔ وی۔ پی نہ بھیجنا پڑے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت

... میں آریہ کانفرنس

... اتوار کے دن ... میں علاقہ بھر کی آریہ ... کے نمائندوں کی کانفرنس زیر صدارت ... مہاشہ کرشن جی بی۔ اے ہو گی۔

... آریہ سماج کا آئندہ پروگرام۔ ... احمد گڑھ منڈی۔ بسی، پیر مہلہ، موندہ ... نابھ وغیرہ کے آریہ بھائی اپنے وچار پرگٹ ... گے۔

... اکتوبر صبح ۸ بجے آریہ بھائی جلوس کی صورت ... آریہ سماج مندر میں پدھاریں گے۔ ۸ سے ... بجے تک۔ نئے سماج مندر کا پرویش سنسکار ... کانفرنس کے ہاتھ سے۔

... شام ۴ سے ۶ بجے تک۔ آریہ کانفرنس، مضمون ... سماج کا آئندہ پروگرام۔ رات ۸ سے ... بجے تک۔ لیکچر شری مہاشہ کرشن جی۔ مضمون ... سماج کا پیغام۔ (رادھا کرشن منتری)

لالہ بابو رام گپتا کو صدمہ

... نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے۔ کہ عزیز ... کے چھوٹے سپتر لالہ بابو رام جی گپتا کا ... سال کی عمر میں ٹائیفائڈ بخار سے ... دیہانت ہو گیا۔ لڑکا نہایت ہونہار تھا۔ اس ... صدمہ میں لالہ بابو رام جی گپتا سے اظہار ہمدردی ... جاتا ہے۔ پرماتما اس کی روح کو شانتی دیں۔ ... لالہ بابو رام جی کو صبر دیں۔

آریہ سماج لدھیانہ نے ۱۲ ستمبر کو جنرل اجلاس ... شوک کی پرستاؤ پاس کیا۔ (لبھو رام نیئر)

آریہ سماج پنڈ دادنخاں

آریہ سماج پنڈ دادنخاں کا سالانہ جلسہ ۲۴، ۲۵ ... اکتوبر کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ ... اکتوبر ... پنڈت گورودت جی کی کتھا اور مہاشہ بالکرشن ... کے بھجن ہوں گے۔ (کرشن لال خزانچی)

آریہ سماج پھگواڑہ کا جلسہ

آریہ سماج پھگواڑہ کا سالانہ جلسہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو ہونا نشچت ہوا ... جس میں مہاتما، سنیاسی۔ بڑے بڑے ... ودوان، اپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ (دوارکا داس منتری)

آریہ سماج کراچی کا چناؤ

... ستمبر کو مہاشہ نرسنگھ لال جی کی پردھانتا میں ... چناؤ ہوا:- پردھان:- مہاشہ نرسنگھ لال ...

لدھیانہ کے لالہ لبھو رام نیئر رشی نمبر کی تین سو کاپیاں منگوا لیں گے

ہر ایک سماج زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر معہ قیمت فوراً بھیجے

باتصویر ہندی اردو رشی نمبر ۱۳ اکتوبر کو چھپ جاوے گا

ایک انک ۵ اکتوبر کا اور پھر اس کے بعد ۱۲ اور ۱۹ اکتوبر کا مشترکہ پرچہ رشی نمبر کے روپ میں ۱۳ اکتوبر کو شائع ہو جاوے گا۔ باوجود کساد بازاری اور کاغذ و چھپوائی کی بے حد گرانی کے رشی نمبر کو زیادہ سے زیادہ شاندار بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس نمبر کی خصوصیات یہ ہوں گی (۱) یہ نمبر ہندی اور اردو دونوں زبانوں میں چھپے گا۔ (۲) ایک سہ رنگی تصویر (دونوں میں الگ الگ قسم کی) بھی آرٹ پیپر پہ دی جاوے گی۔ کئی رشی جیون سے سمبندھت ایک رنگی تصویریں بھی ہوں گی۔ (۳) لیڈروں کے پیغامات، سنیاسی مہاتماؤں کے اپدیش۔ ودوانوں کے اعلیٰ پایہ کے لیکھ۔ کویوں کی جوشیلی نظمیں اور نصیحت آموز کہانیاں دی جاویں گی۔ (۴) کئی ایک خاص چیزیں آپ کو اس نمبر میں ایسی ملیں گی۔ جو کسی دوسرے اخبار میں نہ ہوں گی۔ ان کو اس وقت ظاہر کرنا مناسب نہ ہوگا۔ (۵) رشی نمبر دیوالی سے کئی روز پہلے چھپے گا۔ اس لئے ہر ایک سماج کو مناسب دن بھر میں وقت پہ مل سکے گا۔ (۶) لکھائی چھپائی اور کاغذ سب کچھ اتم ہوگا۔

مندرجہ ذیل باتوں پہ خاص توجہ دیجئے

۱۔ ہندی اردو رشی نمبر کے لئے زیادہ سے زیادہ کاپیوں کے آرڈر معہ قیمت فوراً بھیج دیں۔ یہ ضرور لکھیں۔ کہ ہندی کے کتنے اور اردو کے کتنے؟

۲۔ رشی نمبر اس بار وی۔ پی سے نہیں بھیجا جاوے گا نہ قیمت بل کے ذریعہ وصول کی جاوے گی۔ قیمت پیشگی آنی لازمی ہے۔ کم از کم ۱۰ کاپیوں کی قیمت پیشگی آنے پہ کرایہ ریل یا محصول ڈاک معاف ہوگا۔ (۳) کمیشن وغیرہ کوئی نہیں ملیگا۔ (۴) آرڈر بھیجتے وقت اپنے ڈاکخانہ اور قریبی ریلوے سٹیشن کا نام ضرور لکھیں۔ (۵) جو بھائی اپنے خرچ پہ ہمارے ذریعہ رشی نمبر جیلوں۔ لائبریریوں، ہریجنوں، ودھرمیوں اور کالجوں کے طلبا میں تقسیم کرانا چاہیں۔ وہ قیمت منی آرڈر سے جلد ارسال کر دیں۔ (۶) تمام آرڈر ۵ اکتوبر تک آ جانے چاہئیں۔ اس کے بعد شاید تعمیل نہ ہو۔ کیونکہ نمبر اتنا ہی چھپے گا۔ جتنی کہ مانگ ہوگی۔

آج ہی زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر اور قیمت بھیج دیجئے۔ (مینیجر پرکاش و آریہ ورت لاہور)

آریہ سماج لائل پور کا وارشک اتسو

... جی۔ اپ پردھان:- مہاشہ میلا رام جی و مہاشہ لوجی ماؤ جی۔ منتری مہاشہ دینا ناتھ جی۔ اپ منتری۔ مہاشہ جے آریہ و مہاشہ امرناتھ جی۔ کوشادھیکش۔ مہاشہ دھرم دیو جی۔ پستکادھیکش مہاشہ ہیت کمار جی۔ آڈیٹر۔ مسٹر آر۔ ڈی ایلاوادی۔ (منتری)

... ۱۰، ۱۱، ۱۲ نومبر کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ ۱۲ اکتوبر کو آریہ پتری پاٹھشالا کا سمبھا پنا دوس منایا جاوے گا۔ ۱۰ نومبر کو آریہ سمیلن ہوگا۔ جس کے پردھان شریمان پنڈت ٹھاکر دت جی وید امرت دھارا ہوں گے۔ اور اس میں ویدک دھرم کی پرچار شیلی پہ وچار ہوگا۔ ۱۲ نومبر کو آریہ استری سماج کا اتسو ہوگا۔ (لدھا رام منتری)

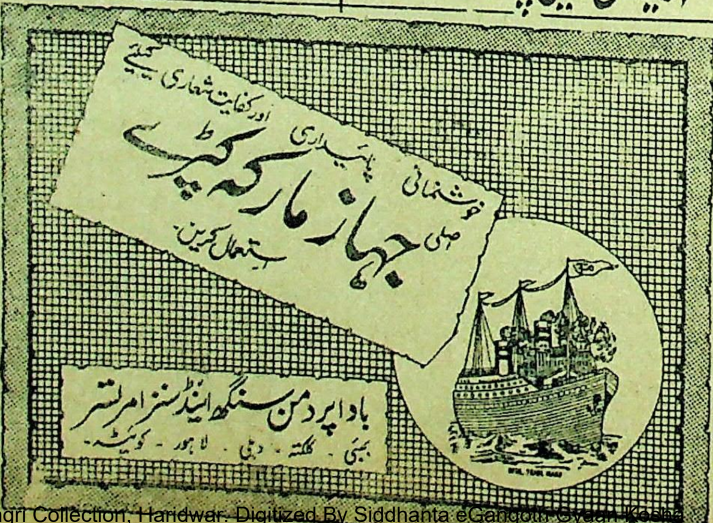

اہم مختصر خبریں

— نازی پیرا شوٹ اور ہوائی دستے بحیرہ اسود پہنچ گئے ہیں۔

— کریمیا پہ بھی کریٹ کا سا حملہ ہوگا۔

— ابغاروی بندرگاہ ورنا بند کر دی گئی۔

— مہا ہیئر بانو پہ حملہ کرنے کے لئے ہٹلر جاپان پہ دباؤ ڈال رہا ہے۔

— خیال ہے۔ کہ سر سکندر مسلم لیگ سے استعفیٰ دے دیں گے۔

— لینن گراڈ کے نزدیک جرمنوں نے ایک اور شہر پہ قبضہ کر لیا ہے۔

— بہار گورنمنٹ نے ہندو مہاسبھا کو بھاگلپور میں اجلاس منعقد کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔

— امریکہ تجارتی جہازوں کو مسلح کرنے اور قانون غیر جانبداری کی تنسیخ کے متعلق اگلے ہفتہ تک آخری فیصلہ کرے گا۔

— ۲۳ ستمبر کی رات کو ماسکو پہ ہوائی حملہ ہوا۔

— جرمنی نے ترکی کو سامان جنگ کی پیشکش کی ہے۔

— فن لینڈ نے روسی علاقہ پہ حملہ کیا۔ تو برطانیہ اس کے خلاف اعلان جنگ کرے گا۔

— طہران کی مشین گن فیکٹری پہ برطانوی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔

— ریاست کشمیر میں مسلمان ۷۵ فیصدی سرکاری ملازمتیں مانگ رہے ہیں۔

— حکومت ہند نے تجارتی اداروں کو کوئلہ دو کوک محفوظ کر لینے کا حکم دیا ہے۔

— حکومت ہند گندم پہ محصول درآمد کو کم کرنے کے سوال پہ غور کر رہی ہے۔

— ہٹلر نے بلغاریہ کو الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ روس کے خلاف جنگ میں شامل ہو جاؤ۔ ورنہ ملک پہ قبضہ کر لیا جائے گا۔

— اٹلی میں بغاوت ہو جائے۔ تو جرمنی بیس منٹ میں سارے ملک پہ قابض ہو جائے گا۔

— لینن گراڈ جل رہا ہے۔ کیو میں ساڑھے سات لاکھ روسی ہلاک زخمی اور قیدی بن چکے ہیں۔ ۵۰۷ ٹینک اور ۲۱۰۰ توپیں جرمنوں کے ہاتھ لگی ہیں۔

— مشرقی محاذ پہ تیس لاکھ جرمن ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ اور ۸½ ہزار ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔

— جرمن ایجنٹ بھاری تعداد میں ڈاکر پہنچ گئے ہیں۔

— لارڈ لنلتھگو ایک سال اور وائسرائے رہیں گے۔

— سر فیروز خاں نون ہندوستان آ رہے ہیں۔

— شاہ ایران ہندوستان آئیں گے۔

— ... میں پیر ... کی شادی ہوئی۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دنیا کی لائبریریوں میں سنسکرت کے گرنتھ

لیکھک: شری مہاتما نارائن سوامی جی

سنسکرت کے پراچین گرنتھ انیک پرکار سے نشٹ کئے گئے۔ چھ چھ ماس تک وُہ جلائے گئے۔ اور اُن سے (حمام) سنانا گار گرم ہوتے رہے۔ یہ گھٹنا ئیں ایسی ہیں۔ جنہیں اب اپ آپو کے ودیارتھی بھی مانتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہونے ہوئے بھی کچھ ایک پسچھمی ودوان اور کچھ ایک ان کی چال ڈھال سے بھارتیہ ودوان بھی تِرسکار کی بھاونا سے کہا کرتے ہیں۔ کہ سنسکرت کے ودوان اتہاس لکھنا نہیں جانتے تھے۔ انہیں پرجاتنتر شاسن کا گیان نہیں تھا۔ ارتھ شاستر سے انبھگیہ تھے۔ انیادی انیادی۔ پرنتو ان مہانو بھاوؤں نے نشٹ ہونے سے بچے ہوئے ساہتیہ کے دیکھنے کی چیشٹا تک نہیں کی۔ اور نہ یہ جاننے کا یتن کیا۔ کہ کس کس وشے کے گرنتھ ہیں۔ یہاں ہم ویدوں میں ورنت پرجاتنتر شاسن ودیستھا کیٹلیہ ارتھ شاستر اور راج ترنگنی کا شمار کے پرسدھ سنسکرت اتہاس تو دی کی بات نہیں سُنانا چاہتے۔ کیونکہ پرتکش سنسار کے سامنے آئے ہوئے گرنتھ ہیں۔ ہم یہاں بتلانا یہ چاہتے ہیں۔ کہ اپرکاشت گرنتھوں کی تو گنتی کرو۔ جن کے وشیوں کی سوچی بھی ابھی تک نہیں تیار کی جا سکی ہے۔ جن کا کچھ ورن نیچے دیا جاتا ہے:- (۱) اب سے لگ بھگ ۲۵ ورش پہلے کے انک جو اسی سمیہ ہمیں ملے تھے۔ اُن کے انوسار ہست لکھت سنسکرت گرنتھوں کی تالیکا اس پرکار ہے:-

(۱) برلن کے برہت پستکالیہ میں ۴۴ ہزار (۲) لنڈن کے انڈیا آفس کے پُستکالیہ میں ۲۰ ہزار (۳) آکسفورڈ یونیورسٹی کے پُستکالیہ میں ۲۶ ہزار (۴) پیرس کے وشو ودیالیہ کے پُستکالیہ میں ۱۲ ہزار۔ (۵) لنڈن کے ادھنالیکے برہت پُستکالیہ میں ایک لاکھ سے ادھک۔ (۶) مدراس کے راجکیہ پستکالیہ میں ۳۰ ہزار۔ (۷) پُونا بھنڈارکر کے پُستکالیہ میں ۲۳ ہزار۔ (۸) جلار پنڈ کے اسٹار سمتان کے پُستکالیہ میں ۲۳ ہزار۔ (۹) کاشی کے سرسوتی بھون میں ۱۲ ہزار۔ (۱۰) کلکتہ کے ایشیاٹک سوسائیٹی پُستکالیہ میں ۱۵ ہزار۔ (۱۱) بڑودہ کے راجکیہ پستکالیہ میں ۱۵ ہزار۔

اسی پرکار تنجور۔ ملیبور۔ ٹراونکور۔ بیکانیر۔ جے پور اور کشمیر آدی کے پُستکالیوں میں سہسروں گرنتھ ہیں۔ پرنتو ٹھیک سنکھیا گیات نہ ہونے سے یہاں نہیں دی جا سکتی۔ (۲) پتھر گھاٹی (نظام راجیہ) کے جاگیردار ڈاکٹر سید محمد قاسم کے یہاں ایک پراچین پُستکالیہ ہے۔ جس میں سہسروں سنسکرت کی پراچین ہست لکھت پُستکیں ہیں۔ اُن میں انیک تاڑ کے پتوں پر ہیں۔ کچھ ایک پستکوں کے وشے یہاں دیئے جاتے ہیں:-

(۱) ایک پُستک میں مرتک شریر کے سہسروں ورش تک اوکرت رکھنے کے مصالحوں کا ورنن ہے۔ (۲) پتھر کی دو شلاؤں کے دوارا بنا تار کے ہی تار کا کام لینا۔ (۳) اچھا انوسار انیک رنگوں کی روئی پیدا کرنا۔ (۴) بھوگربھ سمبندھی۔ (۵) پانی کے بھیتر کی وستوؤں کے دیکھنے کے لئے آئینہ تیار کرنے کی ودھی۔ (۶) برف برسانے کی ودھی۔ (گرمی میں برسائی اور شیت میں بند کی جا سکتی ہے) (۷) پہاڑ کو پرتھوی کے برابر نیچا کر دینے کی ودھی۔ (۸) نیچے سے پہاڑ پر پانی پہنچانے کی ودھی۔ (۹) موٹی آدی کو گلا کر اچھت آکار کا بنا لینا۔ (۱۰) لوہا گلانا۔ (۱۱) چرکال تک پانی کو ایک سا گرم رکھنا۔ (۱۲) منشیہ کی ۱۰۰۰ برس کی آیو بڑھا دینا۔ (۱۳) ان کا چرکال تک سورکشت رکھنا (۱۴) چھ ماس تک کچھ نہ کھا کر سوستھ رہنا انیادی۔

۳:- بنگال کے پرسدھ ودوان راجہ راجندر لال متر نے سنسکرت کے ہست لکھت پُستکوں کے نوٹ انگریزی میں چھاپے تھے۔ پُستک کا نام Notes on the Sanskrit Manuscripts تھا۔ اس پُستک کی ۵ جلدیں میں نے دیکھی تھیں۔ تین تین چار چار پرشٹ پر ایک ایک پُستک کا سنکشپت ورنن ہے۔ ایک پُستک میں لکڑی میں ورن ویوستھا کا ورنن تھا۔ کون سی براہمن لکڑی۔ کون سی کشتریہ۔ ویشیہ اور شودر لکڑی ہوتی ہے۔ جہاز بنانے کے پرکرن میں کیول اتنا سنکیت دیا گیا ہے۔ کہ اُمک ستھل پر براہمن۔ امک ستھل پر کشتریہ آدی لکڑی لگانی چاہیئے۔ اپرکاشت گرنتھوں کی اُپیکشا سوچی سے یہ سپشٹ ہے۔ کہ یدی ان کی جانچ پڑتال کی جاوے۔ تو ان میں سہسروں گرنتھ ایسے وشیوں کے

پر نکلیں گے۔ جو آجکل شک...

آریہ سماج کے بان پرستھی اور آشرم

از:- مہتہ جیمنی جی بی۔ اے۔ ویدک مشنری

"پرکاش" کے ستمبر کے انک میں مہاشہ کرشن اور پُوجیہ پاد سوامی سوتنتر انند جی مہاراج کا لیکھ بان پرستھیوں کے انتیشٹی سنسکار کے خرچ کے بارے میں میں نے پڑھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب یا سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی نے کوئی نیماولی یا پدھتی بان پرستھیوں یا سنیاسیوں کے لئے تیار نہیں کی۔ جو نیم یا ودھی سنسکار ودھی میں درج ہے۔ اس کے انوسار تو آجکل نہ کوئی بان پرستھی ہے۔ نہ سنیاسی۔ بان پرستھی کے ارتھ تو تھے گھر بار اور دنیاوی تعلقات چھوڑ کر بن میں جا کر باس کرنے۔ اور اپنا سارا وقت سوادھیائے۔ وچار اور اُپدیش میں بیتیت کرینگے۔ جو گرد و نواح کے لوگ اُپدیش سُننے آئیں۔ ان کو اُپدیش کریں۔ آجکل غیر ملکی گورنمنٹ کا راج ہے۔ اور اب اگر سوراجیہ بھی مل جاوے۔ تو بھی بن میں نواس کرنا اور کٹیا بنا کر ٹھہرنا محال ہے۔ اب زمانہ کے حالات تبدیل ہو گئے ہیں۔ اب تو بان پرستھی کہیں بان پرستھ آشرم کھول کر ہی ٹھہر سکتے ہیں۔ مگر زمانہ حال میں جو کوئی بان پرستھی بنتا ہے۔ ایک آدھ کو چھوڑ کر عام طور پر پایا جاتا ہے۔ کہ اپنی ملازمت یا پیشہ کو ترک کر کے بان پرستھ سنسکار کو کرا لیتے ہیں۔ مگر نہ تو وُہ رشتہ داروں سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ نہ ہی اپنے دھن یا سمپتی سے کنارہ کرتے ہیں۔ میں نام تو کسی کا نہیں لونگا۔ مگر ناظرین سے مخفی نہیں۔ کہ ہمارے کئی بان پرستھی برابر اپنے رشتہ داروں کی بیاہ شادیوں۔ موت وغم میں شریک ہوتے ہیں۔ ان کے پاس جا کر رہائش کرتے اور دو دو چار چار ماہ اپنے کنبے میں جا کر اپنے رشتہ داروں سے پرتیہار کرتے اور کاروبار جاری رکھتے ہیں۔ غرضیکہ دُنیوی الجھنوں کو نہیں چھوڑتے ہیں۔

پہلے یہ نوبت ہیں۔ کہ جو شخص سبھا کے ادھیکاروں پر آ کر کام کرے۔ وُہ بان پرستھی کیسے کہلا سکتا ہے۔ سبھا تو ایک پرکار سے انتظامیہ جماعت اور بیجبیہ لیبڈ باڈی ہے۔ اس میں تو ایک پارٹی سے سمبندھ رکھنا۔ اُپدیشکوں اور ملازموں سے لڑائی جھگڑا کرنا سماجوں کے کاموں میں دست اندازی کرنا وغیرہ۔ جھنجھٹ اور پھندے گلے میں پڑے ہوتے ہیں۔ جھگڑے نپٹانا خصوصاً سماجوں اور پارٹی بازی کا ناش کرنا سبھا کا مول کے لئے احتیاط اور نیتیاں استعمال کرنی پڑتی ہیں۔ چونکہ ماسٹر گوردتہ رام جی میرے چھوٹے بھائی ... تھے۔ میں نے ان کو دو تین بار لکھا ... لاہور میں آپ اپنے موکلوں اور ملازمو ... لڑائی جھگڑا کیا کرتے ہیں۔ ایسا ... لاہور میں اُپدیشکوں اور سبھا کے ... دُوہی لڑائی جھگڑا رہتا ہے۔ سماجوں ... جھگڑوں میں جا کر دخل اندازی کرنی ... تو بتاؤ۔ کہ یہ کہاں کا بان پرست ... ترغیب دے رہا تھا۔ کہ آپ ان جھمیلوں ... کر رکھی کیش چلکر بیٹھیں۔ اور کچھ ... کریں۔ ان کا وعدہ میرے ساتھ ... چلکر رکھی کیش ٹھہرنے کا تھا۔ مگر افسوس ... ان کی زندگی نے وفا نہ کی۔ میں کسی پر ... کی نیت سے نہیں۔ اصولی طور پر ... کہ جب بان پرستھی اپنے پاس کافی ... ہوں۔ اپنے سمبندھیوں سے برابر ... تعلقات رکھتے ہوں۔ اپنے کنبہ اور ... داروں سے ویسے راہ و رابطہ رکھتے ہوں ... کے پاس جا کر ٹھہرتے ہوں۔ تو ان کے ... سنسکار کا بوجھ کسی سماج پر کیوں ڈالا ... ہاں اگر حالات ایسے ہوں۔ کہ ان کے ... خستہ حالت میں ہوں۔ یا بان پرستھی ... پاس اپنا روپیہ بنک میں جمع نہ ہو ... میں نہ ہو۔ تب تو ٹھیک پبلک یا سماج ... ہے۔ کہ انتیشٹی سنسکار کا خرچ ادا کرے ... آجکل تو ہماری بان پرستھ آشرم ... لیبل کے سمان ہے۔ عملی طور پر نہ ... پرستھی ہے۔ نہ کسی سبھا سوسائیٹی نے ... آشرم مریادا پالن کرنیکا کوئی اُپائے کیا ... نہ اس کے لئے کوئی ودھی تیار کی ہے ... لئے آجتک ۶۶ برس میں آریہ سماج نے ... گنے نام ماتر کے معدودے چند بان ... ہی پیدا کئے ہیں۔ جو در حقیقت بان ... بھی نہیں ہیں۔ یہی حالت سنیاس آشرم ... ہو رہی ہے۔ کتنے آریہ سماجی ہیں۔ جو ... اُنہیں ہونے پر سنیاس لیتے ہیں ... انہوں نے اپنے اندر سے راگ دویش ... کہ سنیاس آشرم گرہن کیا ہے۔ اور ... مان اپمان کا خیال ترک کر کے آریہ ... میں کام کر رہے ہیں۔ یہ ان کے جیون ... پرتیک کر سکتے ہیں؟

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کماری نندا جیسے کہ ابھی سال ہم نے میس سے
سنز جاپایا تھا۔ بہت ہی رعب دار آواز میں بولیں
"آخر اتنی رات تک آپ تھے کہاں؟"
اور تب ہمنے کوٹ کھونٹی پر ٹانگتے ہوئے
چپ چاپ کہہ دیا۔ "کام کر کے لوٹ رہا ہوں۔"
"آخر اس وقت کو ننا کام تھا۔ کچھ سنوں
بھی تو۔" شریمتی نندا جھنجلا کر بولیں۔
جواب پہلے ہی سوچ رکھا تھا۔ اس لئے چھوٹتے
ہی میں کہہ اٹھا۔ "کلب سے تو سات ہی بجے
چلا آیا تھا۔ لیکن سلطان جی کی دکان پر کچھ
ساڑھیاں پسند کرنے لگا۔ بالکل نئی ڈیزائین
کی دہلی سے آئی ہیں؟"
شریمتی کچھ نرم پڑ کر بولیں۔ "صرف پسند
ہی کر آئے ہو۔ کہ خریدنا بھی ہے؟"
اب ہم اپنی آواز کچھ روکھی کر کے بولے۔
"پر تم بھول کیوں جاتی ہو۔ کہ ہم عورت نہیں
مرد ہیں۔ اور عورتوں کی پسند کچھ ہماری
اپنی چیز تو ہے نہیں۔"
"اس کا مطلب؟" شریمتی نندا نظر ٹیڑھی
کر کے بولیں۔
"مطلب کیا؟ دنیا بھر کے کام رہتے
ہوئے کیا ہم یہی سوچا کریں۔ کہ کب کس سمیہ
کیسی ساڑھی تم پر کھلیگی؟ کب تمہاری
پسند کیسی رہیگی؟ ہاں اگر لینا ہے۔ تو کل
سلطان جی کے یہاں کہلا دوں گا۔ کچھ اچھی
ساڑھیاں تمہارے پاس پسند کے لئے آ
جائینگی؟"
میں نے سلیپنگ شرٹ گلے میں ڈالتے ہوئے
کہا۔ اور چپل پہنکر چھت پر نکل آیا۔
کھانا ٹیبل پر لگا ہوا تھا۔ کرسی کھینچ
کر میں کھانے بیٹھ گیا۔ اس بیچ میں شریمتی
بالکل خاموش رہیں۔ لیکن پان کی گلوریاں
دیتے ہوئے پھر پوچھ بیٹھیں۔ "تم کہتے
ہو کلب سے سات ہی بجے چلے آئے تھے۔ لیکن
پونے دس بجے جو فون تم نے کیا تھا۔ وہ تو
کلب میں ہی کیا تھا نہ؟"
ہم دو منٹ چپ رہے۔ فون کی بات بالکل
خیال کے باہر تھی۔ پھر اسی سمیہ ہمارا دماغ
پھر کام کر گیا۔ ہم نے لاپرواہی سے جواب
دیا۔ "مسٹر مہروترا اور ڈاکٹر ٹنڈن بھی
تو ساڑھیاں دیکھنے گئے تھے۔ انہیں لوٹتی
بار کلب میں اتارنا تھا۔ وہیں سے میں نے
فون کیا تھا۔ کیا تمہیں نے ریسیو کیا تھا؟"
شریمتی نندا اپنے لمبے بالوں کو ہوا میں
پھیلاتے ہوئے بولیں۔ "لیکن تم ہو بہت
جھوٹے۔ مسٹر مہروترا کو ملیریا ہوا ہے۔
بخار میں پڑے تڑپ رہے ہیں۔ ابھی میں
.... ٹوٹی مُنی .... اور ڈاکٹر ٹنڈن

کہانی

دوسرا بیاہ

لیکھکا: شریمتی کملا تروینی شنکر

شام سے ہی ان کے پاس بیٹھے ہیں۔ ارملا
جیجی بہت گھبرا گئی ہے۔ اس لئے ٹنڈن صاحب
رات بھر مریض کے پاس ٹھہریں گے۔"
شریمتی جی کی بات ٹھیک بھی ہو سکتی تھی۔
کیونکہ آج دو دن سے مسٹر مہروترا کلب
نہیں آئے تھے۔ اور آج ڈاکٹر ٹنڈن بھی
کلب میں نہیں دکھائی پڑے۔
اور اگر ہم جھوٹ نہ بولکر سچ بولتے تو
ہمیں یہی کہنا پڑتا۔ کہ آج مس کمدنی
کے ساتھ شطرنج کھیلنے میں کلب میں ہی
بارہ بج گئے تھے۔
لیکن اپنی ہی بیوی۔ اور وہ بھی صرف
سات مہینے پہلے کی آئی ہوئی۔ نئی بیوی کے
سامنے میں اپنی سچائی پر مانت نہیں کر سکتا
تھا۔ اس لئے ہم نے چپ چاپ چادر کھینچ کر
اوڑھ لی۔ اور کروٹ بدلکر بولا۔ "سلطان
جی کے یہاں دو ساڑھیاں کتھئی اور انگوری
رنگ کی بڑی سندر آئی ہیں۔ تم پر ایسی ساڑھیاں
خوب کھلتی ہیں۔ میں نے انہیں الگ رکھوا
دیا ہے۔"
نندا جی کچھ سوچکر بولیں۔ "بات بدلنے
میں تم بڑے استاد ہو۔ لیکن کتھئی ساڑھی
میں تم نے مجھے دیکھا کہاں تھا؟"
بات پوری ہونے کے پہلے ہی ہم بول اٹھے
"کیوں مس کمدنی کا رنگ تو تمہارے ہی
جیسا ہے۔ ان پر کتھئی اور انگوری ساڑھی
کتنی غضب ڈھا دیتی ہے۔"
"اچھا تو یہ بات ہے؟" شریمتی نندا کچھ
بھاری آواز میں بول کر۔ ایکدم چپ ہو گئیں۔
بھاری آواز سے میں کچھ سترک ہوا۔ اب
سمجھ میں آیا۔ کہ ہم نے بات کچھ بے تکی کر
دی ہے۔ ایک تو بھگت بیوی جو کافی خوب
صورت اور پڑھی لکھی ہو۔ پرائی استری
کی ویش بھوشا پر۔ اپنے پتی کی چوری کا
خیال کہاں تک کر سکتی ہے۔ لیکن میری حالت
بھی تو بیچارے جہانگیر کی سی تھی۔ جس پر
روپ وتی نورجہاں نے چٹکی بجا کر راج
کیا تھا۔ اسی طرح نندا جی بھی تو اپنے روپ
کے بل پر میرے اوپر جہانگیری کر رہی تھیں۔
آخر کو ہم تھوڑی دیر میں سوپن راجیہ
میں جا پہنچے۔
.... دو دن شریمتی جی ....

نندا جیسی میں ہم "باسنتی" کا چلبلا پن اور
لیلا چٹنس کی ادائیں دیکھا کرتے تھے۔ وہ
سب ایکدم کافور ہو گیا۔
زمانہ نیا رنگ لا رہا ہے۔ عورتیں ہر پہلو
میں مردوں سے آگے بڑھنے کی کوشش کر
رہی ہیں۔ آخر ہمیں بھی تو اسی زمانے میں
کھپنا ہے۔ بہت کچھ سوچکر ہم نے سلطان
جی کو ایک پرزہ لکھا۔ کہ کچھ خاص رنگ کی
خوبصورت ساڑھیاں پسند کے لئے بھیج
دیجئے۔
پرزہ ابھی میرے ہاتھ ہی میں تھا۔ اسی وقت
سلطان جی کا چپراسی کریم بخش اندر سے ...
لوٹ رہا تھا۔ مجھے دیکھکر اس نے لمبی سلامی
دی۔ اور بولا۔ "حضور! میم صاحب کا
آدمی کل شام کو دکان پر گیا تھا۔ کہ جو
ساڑھیاں صاحب پسند کر چکے ہیں۔ ان
ساڑھیوں کو بھیجئے۔ مرزا جی نے کہلایا ہے۔
کہ حضور نے ادھر بہت دنوں سے میری دکان
پر عنایت نہیں کی۔ اگر حکم ہو۔ تو کچھ نئے
فیشن کی ساڑھیاں دو چار دن میں آنے والی
ہیں۔ آپ کی خدمت میں فوراً بھیج دی جائینگی۔"
"تو میم صاحب نے کہلایا کیا؟" میں نے
ہاتھ کا پرزہ پھاڑتے ہوئے کہا۔
کریم بخش خوشامدی آواز میں بولا۔ "حضور
میم صاحب بہت ناراض ہو کر بولیں۔ "نہیں
اب ساڑھیوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"
ہم نے اسے سمجھا کر واپس کر دیا۔ کہ ضرورت پڑنے
پر ہم آرڈر دیں گے۔

x x x x x x x

مارچ کا پورا مہینہ ختم ہونے آیا۔ ٹیڑھا چندرماں
سیدھا ہو گیا۔ لیکن شریمتی نندا جیوں کی توں
ہی رہیں۔ بولنا تو دور کچھ دنوں سے میرے
سائے سے بھی نفرت کرنے لگیں۔
مسز مہروترا اور نندا کی خوب گھٹ رہی
تھی۔ اور اگر کبھی مس کمدنی ہمارے یہاں آ
جاتیں۔ تب تو انکھیں منہ آجاتی۔ اس دن
جائے ختم ہو جاتی۔ دودھ بلی گرا دیتی مٹھائیاں
نا نوکر بھول جاتا۔ بسکٹ کا ڈبہ ہی کھو جاتا؟
اور اگر ہم کسی دن انہیں موٹر میں گھر پہنچانے
کی بات کہہ دیتے۔ تو کبھی پٹرول ختم رہتا۔ کبھی
ڈرائیور غائب رہتا۔ اور کبھی شریمتی نندا
....

گنگوتی کو سائیکل پر وداع کر دیتے۔
۱۳ مارچ شام کو ہم دورے پر سے تھکے
ماندے آکر چھت پر لیٹے ہوئے تھے۔ شریمتی
جی بہت دھیمی چال سے آکر ایک کرسی پر بیٹھ
گئیں۔ اور بولیں۔ "میں کل دہلی جا رہی ہوں۔"
میں نے آنکھ اٹھا کر دیکھا۔ شریمتی نندا
آج بہت ہی عجیب جان پڑیں۔ ہم بھی کچھ نرم ہو
کر بولے۔ "آخر کیوں؟"
"کیونکہ ایک نیام میں دو تلواریں نہیں
رہ سکتیں۔" شریمتی جی کچھ کڑائی سے بولیں۔
ہم بھی تن کر بولے۔ "ایک نیام میں دو
تلواریں رہ سکتی ہیں یا نہیں۔ ہم نے اسے
تو نہیں آزمایا؟ لیکن تمہارا دہلی جانا
کل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کل میں کمدنی کی
شادی ہے۔ اس لئے چائے اور ڈنر کا انتظام
تمہارے ذمے رہیگا۔"
"میرے ذمے؟ اس کی ایک ہی رہی؟"
شریمتی لال آنکھوں سے میرے اور دیکھتی
ہوئی اپنے پلنگ پر لیٹ گئیں۔
شریمتی نندا میں کرودھ، رعب اور ابھیمان
چاہے جتنا ہو۔ لیکن گرہستی کی مریادا پالن
میں وہ ہمیشہ سے بے جوڑ رہی ہیں۔
اس لئے لاکھ غصے سے بھری ہوئی ہونے
پر بھی دوسرے دن ہم نے دیکھا۔ کہ چائے کے
کئی سیٹ نوکروں کو صاف کرنے کے لئے
بھیج جا رہے ہیں۔ اور ڈنر کے لئے سائبان
دھل رہا ہے۔
مسز مہروترا ۹ بجے کے لگ بھگ آکر بولیں۔ "یہ
کیا۔ میں تو تمہیں سٹیشن سے کھوجکر لوٹی ہوں
تم دہلی جو جا رہی تھیں؟"
"پر میرے یہاں آج شادی جو ہے۔ آپ
میری اور سے شادی میں شریک ہوں۔" شریمتی
نندا ہنستے صاف کرتی ہوئی بولیں۔
مسز مہروترا اور قریب آکر بولیں۔ "شادی؟
کس کی شادی؟"
"بس شام کو دیکھ لینا۔ اور سنو جیجی ڈیوٹی
بار سلطان جی کی دکان پر آرڈر دے دینا۔
کہ چار بجے انگوری رنگ کی ایک ساڑھی جو کافی
خوبصورت ہو، یہاں بھیجدیں؟"
"بہت اچھا؟" کہتی ہوئی مسز مہروترا
موٹر پر سوار ہو گئیں۔
شام ہونے کے کچھ پہلے ہی شریمتی کا حکم باہر
پہنچا۔ اور ہم اندر بلائے گئے۔
ہم نے کمرے میں جا کر دیکھا۔ کپڑوں کی
تینوں الماریاں کھلی ہیں۔ میرے تمام سوٹ
چاروں اور بکھیرے پڑے تھے۔ شریمتی نندا ایک
ریشمی سوٹ اٹھا کر بولیں۔ "آج کے لئے
یہی سوٹ باہر کر دوں۔" (باقی صفحہ ۱۲ پر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں برہم پرائن یگیہ

۵ ستمبر ۱۹۵۱ء سے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں برہم پرائن یگیہ پروگرام کے مطابق آرنبھ ہو گیا ہے۔ ۴ ستمبر کو ۲۰ برتیوں نے اُپواس کیا۔ ۵ ستمبر کو صبح ۵ بجے سب نے پورے دو مہینے تک اس یگیہ کا برتی جیون ونیت کرنیکا برت دھارن کیا۔ یہ یگیہ چاروں ویدوں کے منتروں سے کیا جا رہا ہے۔ ابھی رگ وید کی آہوتیاں شروع ہیں۔ گائتری منتر سے آہوتیاں اور دی جا رہی ہیں۔ اس سال یہ کوشش ہے کہ پنڈت سکھدیو جی اُپادھیائے گوروکل کانگڑی ویدکی کتھا بھی کر رہے ہیں۔ وچار ہے کہ چاروں ویدوں کے منتروں کے ارتھوں کی کتھا اس عرصہ میں پوری کر دی جائے۔ (منتری)

آریہ سماج دینا نگر کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج دینا نگر کا یہ ادھیویشن ڈاکٹر امین چند جی کی اکال مرتیو پر ہاردک شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرم پیتا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ شری ڈاکٹر جی کے پریوار کو شانتی پردان کرے۔ کہ وہ اس مہان دکھ کا سہن کر سکے۔ اور پرارتھنا ہے۔ کہ پرماتما سورگیہ آتما کو سدگتی پردان کرے (منتری)

آریہ سماج سید پور کا پرستاؤ

آریہ سماج سید پور ۱۴ ستمبر کو شری ڈاکٹر امین چند جی انچارج ہسپتال سید پور کی دردناک اور ناگہانی مرتیو پر بہت دکھ اور انتینت شوک اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ سرب شکتیمان پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ سورگیہ کی آتما کو شانتی اور سدگتی پردان کریں۔ اور اُن کے پریوار سے دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہوا پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ وہ ان کے پریوار کو صبر اور شانتی پردان کریں۔ (منتری)

آریہ سماج جالندھر کے سماچار

سوامی ابھیدانند جی (پنڈت ویدبرت جی) پانچویں سرو ادھیکاری حیدرآباد ستیہ آگرہ سوامی آتمانند جی مہاراج ۱۲ ستمبر کو پدھارے۔ ریلوے سٹیشن پر اُن کا سواگت کیا گیا۔ انہوں نے ستھانیہ آریہ سنستھاؤں کو دیکھا۔ شام کے پانچ بجے آریہ سماج مندر میں آریہ سبھاسدوں و سہایکوں کی سبھا ہوئی۔ جس میں شری سوامی ابھیدانند جی نے آریہ سماج کی اُنتی کے سادھن بتائے۔ سیوا بھاؤ اور نیم ابھیاس پر زور دیتے ہوئے انہوں نے بتایا۔ کہ آریہ سماج کی اُنتی اور شانتی کے لئے سہیوگ اور ڈسپلن کا ہونا لازمی ہے۔ رات کو آٹھ بجے سے ۱۰ بجے تک سارو جنک سبھا ہوئی۔ جس میں کافی سجن آئے ہوئے تھے۔ شری سوامی جی نے منور نجک اور سُندر پرکار سے ویدک دھرم کے مہتو پر گُنانمک ویاکھیان دیا۔ جس کا جنتا پر بڑا اچھا پربھاؤ پڑا۔ (دھنی رام منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

۵ اکتوبر کو آریہ سماج مندر لارنس روڈ امرتسر میں شری سوامی کرشنانند جی کا آخری نو ادھیویشن سپنا بک ست سنگ میں ہوا جس کے بعد سرو سمتی سے مندرجہ ذیل پرستاؤ پاس ہوئے۔ (۱) بابو رامونک رام جی سیٹھی کی صحتیابی پر

بھگوان کا دھنیہ واد اور ان کی دیرگھ آیو کے لئے پرارتھنا کی۔ (۲) پنڈت رام جی ویدک تپوبن گھر اور گیان ... اپدیشوں سے پرارتھنا کی گئی۔ (۳) ... مندرجہ ذیل دان آریہ سماج کو پراپت ہوئے سجنوں کا دھنیہ واد کیا گیا۔ رائے صاحب دوارکا داس پانچ روپے۔ لالہ خوشحال ... ٹاؤن والے پانچ روپے۔ لالہ رادھا کشن ... شریمتی بھگونتی چندر کماری جی ہون کے لئے ... ماہوار (ڈنڈ) پر دنیسر گیان چند ... ایم اے ۱۵ ستمبر سے ۲۰ ستمبر تک یم نیم پر کتھا کرتے رہے (گرودتہ مل پرچار منتری)

آریہ سماج رجوعہ کے سماچار

رجوعہ آریہ سماج کا چناؤ نمن پرکار ہوا۔ پردھان۔ مہاشہ چیتن داس۔ اُپ پردھان۔ چونی لال۔ منتری شیودت۔ اُپ منتری۔ شام لال جی خزانچی۔ مہاشہ گنگا رام جی ... آڈیٹر۔ مہاشہ سنت رام جی لائبریرین ... سنت لال جی۔ جو کہ سرو سمتی سے چنے گئے۔ مندر آریہ سماج میں ہر روز پراتاکال ست سنگ و بھجن کیرتن ہوتا ہے۔ جس میں ... کرشن گوپال جی سابق منتری آریہ سماج ...

باوجود انتہائی کساد بازاری اور گرانی کاغذ کے اس ورش بھی

(اُردو) "پرکاش" اور "آریہ ورت" (ہندی)

قیمت اُردو ۳ روپے رشی نروان دوس (دیوالی) کے اُپلکش میں اپنے قیمت ...

شاندار رشی نمبر

اُردو اور ہندی میں نہایت سج دھج سے شائع کریں گے!

تیاریاں شروع ہیں۔ آپ بھی ان کے سواگت کے لئے تیار رہے جائیں!

لیکھکوں اور کویوں سے نویدن یہ ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی رچنائیں شیگھر ارسال کر دیں ... تاکہ انہیں اچھے سے اچھا ستھان دیا جا سکے۔ ہمیں تمام رچنائیں ۲۰ اکتوبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔

آریہ سماجوں سے نویدن :- آریہ سماجوں کے منتریوں اور پرچارکوں سے ہماری آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ جتنی جتنی کاپیاں منگوانی ہوں۔ ان کی قیمت پیشگی منی آرڈر سے ہمیں جلد ارسال کر دیں۔ پیشگی قیمت (کم از کم ۱۰ کاپی کی) بھیجنے والوں کو محصول ڈاک یا ریل کا کرایہ معاف۔ وی۔ پی۔ سے نمبر اس بار نہیں بھیجا جائے گا۔ قیمت بہرحال پیشگی آنی لازمی ہے۔

مشتہرین سے التماس

ہے۔ کہ وہ اس خاص نمبر میں اشتہار دیکر فائدہ اٹھائیں ... خاص نمبر ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو کر ہندوستان اور ممالک غیر میں آریہ سماجوں کے ذریعہ مفت تقسیم ہوتا ہے۔ شرح اشتہار حسب ذیل ہے۔

فی صفحہ	½ صفحہ	¼ صفحہ	½ کالم	¼ کالم
۴۰ روپیہ	۲۲ روپیہ	۱۲ روپیہ	۷ روپیہ	۴ روپیہ

ابھی سے اپنے لئے جگہ ریزرو کرالیں : مینجر پرکاش و آریہ ورت لاہور

کیا آپ ذیابیطس کے شکار ہیں!

ذیابیطس دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک میں صرف زیادتی پیشاب کی ہوتی ہے۔ دوسرا جو اصلی ذیابیطس یا مدھو میہہ کہلاتا ہے۔ اس میں پیشاب میں شکر آتی ہے۔ یہ بیماری انسان کو اندر ہی اندر گھن کی طرح کھائی جاتی ہے۔ جب پیشاب کی زیادتی ہو۔ پیاس زیادہ لگے۔ تب پیشاب کا امتحان کرا لینا بہتر ہوتا ہے۔ مشہور و معروف دوائی امرت دھارا کے موجد کوی ونود ویدیہ بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے اس مرض کے واسطے نہایت قابل قدر دوائی

"اشوگری"

تیار کی ہے۔ جو کہ ذیابیطس کی دونوں حالتوں میں اکسیر ہے۔ اور ساتھ ہی جسم کے مقوی باہ و جسم بھی ہے۔

ایک رائے

مسٹر ڈی سوز ابیرا نک سے لکھتے ہیں :-
"میں نے اشوگری اپنے ایک دوست کو منگا کر دی جسکو ۱۰ فیصدی شکر آتی تھی۔ اب بالکل نہیں ہے ہمیں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ دوائی مقوی باہ بھی ہے۔"
ایسے ہی سینکڑوں خطوط موجود ہیں۔ قیمت ۳۲ گولی چار روپے ۸ گولی ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ امرت دھارا ۲۱ لاہور
مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرتے تھے۔ مگر ۲۷ سے مہاشہ ہری دیو جی جو کہ ویاننداپدیشک ودیالیہ لاہور ودیہ بھنڈار کی بہت اچھی طرح نگرانی کرتے تھے۔ وہ ابھی اُپدیشک پراپت کرتے ہیں۔ مگر مہینوں کے وکاش پر اپنے تجربہ جو وہ پدھارے سے ۔ ۔ ۱۹۴۱ کی مندر آریہ سماج محلوں میں ویدمنتروں کی کتھا کرتے رہے۔ ان کا رجوعہ کی جنتا پر بہت اچھا پربھاؤ پڑا ہے۔

شریان شاستر ارتھ مہارتھی پنڈت منشارام جی ویدک توپ کے روگ گرست ہونیکا سماچار پڑھکر تشویش ہو رہی ہے۔ رجوعہ کے آریہ ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ پنڈت جی کی صحت جلد از جلد ٹھیک ہو جائے۔

(شیودت منتری)

اوشیک لوپ یادن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پنجاب ویدک پستکالیہ کی ایک کتاب بنام "خالصہ مت پرکاش" مصنفہ شریمبر دت سوامی رودرانند جی سے گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو یہ کتاب ملے۔ تو وہ اس سبھا کے دفتر گورودت بھون لاہور میں بھیجدینے کی کرپا کریں۔ اس کتاب کے بھیجنے پر جو ڈاک خرچ ہوگا۔ وہ سبھا دے دیگی۔

(بھیم سین منتری)

آریہ ٹریکٹ مالا

آریہ پرتی ندھی سبھانے شری بھوپتی سانیہ بھاگ ووارا ٹریکٹ مالا کا ایک سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ آریہ جنتانے اس سے پچھلے درشنوں کافی لابھ اُٹھایا ہے۔ اس ورش اس سلسلہ میں ... ٹریکٹوں کے چھاپنے کی آیوجنا کی گئی ہے۔ پہلا انک "پرشنو پنشد" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

(ادھشٹاتا ساہتیہ وبھاگ)

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے سماچار

آریہ پرتی ندھی سبھا کے وید پرچار وبھاگ کے ادھین دسہرہ کے دنوں میں مندرجہ ذیل جلسہ ہائے مقرر ہو چکے ہیں۔ اور ان پر مندرجہ ذیل مہانو بھاو پدھار رہے ہیں:-

ڈگشائی ۲۶ ستمبر سے سوامی سورشیو انند جی۔ مہاشہ امر سنگھ جی مہاشہ بھدر پال جی۔

جھنگ شہر ۲۶ سے ۲۹ ستمبر۔ سوامی چیتنانند جی۔ پنڈت ستیہ دیو جی آریہ مسافر۔ پنڈت رام سروپ جی۔ شریمتی شاردا دیوی جی۔ پنڈت یش پال جی وید پرچار ادھشٹاتا۔ مہاشہ کبیر چند جی۔ مہاشہ مہر چند جی۔

سرگودھا ۲۶ تا ۲۸ ستمبر۔ سوامی رودرانند جی۔ پنڈت یش پال جی سدھانت النکار۔ شریمتی دروپدی دیوی۔ شریمتی شاردا دیوی۔ مہاشہ راجپال جی کی جمعیت بھجن منڈلی۔ مہاشہ بلراج جی۔ مہاشہ ویبرج جی۔

نابھہ ۲۷ تا ۳۰ ستمبر۔ سوامی آتمانند جی کتھا کے لئے پنڈت پورن چند جی۔ پنڈت دھرم دت جی۔ پنڈت ہرپال جی۔ مہاشہ بھدر پال جی۔ مہاشہ آسانند کی جمعیت بھجن منڈلی۔

سادھو آشرم بجواڑہ ۲۲ تا ۲۹ ستمبر۔ پنڈت گورودت جی۔ مہاشہ بالکرشن جی۔ مہاشہ بھگت رام جی۔

ماہ اکتوبر کے سالانہ جلسوں کی فہرست اگلے سپتاہ شائع ہو جاوے گی۔ اگر کوئی آریہ سماج اکتوبر میں جلسہ رکھنا چاہے۔ تو وہ ۱۰ تا ۱۲ اکتوبر نشچے کر لیوے۔ سبھا اُتم پربندھ کر دے گی۔ ان تاریخوں میں اُتسو کم ہیں۔ (یش پال ادھشٹاتا وید پرچار)

آریہ سماج دینانگر کے سماچار

شری سوامی ابھیدانند جی پنچم سرادھیکاری ستیہ آگرہ حیدرآباد ۱۴ ستمبر شام کی گاڑی دینانگر تشریف لائے۔ سٹیشن پر سوامی جی کا پُرجوش استقبال کیا گیا۔ سٹیشن حیدرآباد ستیہ آگرہ کے شہیدوں کی جے و سوامی ابھیدانند امر ہیں کے فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھا۔ شہر میں جلوس نکالا گیا۔ رات کو آریہ سماج مندر میں شری سوامی سوتنترانند جی کی صدارت میں ایک بھاری جلسہ ہوا جس میں سوامی جی کی سیوا میں ابھینندن پتر پیش کیا گیا۔ سوامی جی نے ایڈریس کے مناسب جواب کے بعد آریہ سماج کے پہلے، دوسرے، تیسرے اور چھٹے نیم کی ویاکھیا بڑی ودوتا سے کی۔ حاضری کافی تھی اور جنتا پر اثر بھی اچھا رہا۔ ۱۵ ستمبر کی رات کو پھر جلسہ ہوا۔ شری سوامی رامانند جی و شری سوامی ابھیدانند جی کے پربھاؤ شالی ویاکھیان ہوئے۔

شری سوامی سوتنترانند جی ۱۵ ستمبر کو باہر جلسوں میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ غالباً ایک ماہ تک واپس پدھاریں گے۔ (پرکاش چندر منتری)

اُپدیشک ودیالیہ نریلا

جن سادھارن کی سوچنا ارتھ لکھا جاتا ہے کہ یہ ودیالیہ نریلا کیول ایک ورش کی ٹریننگ کے لئے سارودیشک سبھا کے آدھین کھولا گیا ہے۔ اور اس کا ویہ بھار ایک دانی سجن نے اپنے اوپر لیا ہوا ہے۔ اس ودیالیہ کے سنچالن روپ سے سارودیشک سبھا کے آدھین چلائے جانے کی ابھی کوئی آیوجنا نہیں ہے۔ اور نہ ہی سارودیشک سبھانے دھن کے لئے اپنی طرف سے کوئی اپیل کی ہے۔ (سدھاکر منتری)

آپ دولت کی تلاش کر رہے ہیں؟

گھر بیٹھے ۵۰/ روپے ماہوار کمائیں

آپ فرنچ گولڈ کی ایجنسی لیکر ۵۰/ روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اور اصلی سونے کی طرح کٹتا اور پگھلایا جاسکتا ہے۔ اس کا رنگ خراب نہیں ہوتا۔ آج کل کے فیشن کے مطابق ہر طرح کے زیورات ہمارے سٹاک میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر کی ایجنسی کے لئے جلدی لکھیں۔

تیار زیوروں کی مکمل فہرست اور تین تولہ فرنچ گولڈ۔ ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ دو انگوٹھی اور ایک بندے نیو ڈیزائن بطور نمونہ بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار اور محنتی ایجنٹوں کو ہر قسم کی سہولیت دی جاتی ہے۔ آج ہی قواعد ایجنسی طلب کریں۔

ایجنسی سپرنٹنڈنٹ فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی
رجسٹرڈ بائی دی گورنمنٹ آف انڈیا۔ ناہن (انبالہ)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیوان پرنٹنگ پریس متصل سینٹا مندر لاہور میں باہتمام ... دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر ... چھپ کر ... سے شائع ہوا۔

ہم نے ایک نیا سُوٹ لیکر کہا۔ "نہیں۔ آج ہم اسی کو پہنیں گے۔ آخر کار آج ہی کے لئے تو جلدی جلدی اسے سلوایا تھا۔"

شریمتی جی ایک ٹک کچھ دیر تک ہماری اور دیکھتی رہیں۔ پھر بولیں۔ "اب دیکھو اگلے سال تم کیا نوبت لاتے ہو؟"

"نوبت کیسی۔ اس سال تم ایک سے دو ہو رہی ہو۔ اگلے سال تین ہو جاؤ گی۔" ہم نے بالوں پہ بُرش پھیرتے ہُوئے کہا۔

شریمتی نندا کی آنکھیں بھر بھرا آئیں۔ گال سُرخ ہو گئے۔ مُنہ پھیر کر بولیں۔ "اچھا تو یہ نئی ساڑھی، میری اور سے اپنی نئی بہن کو پریزنٹ کر دینا....."

ہم اپنی ہنسی روکتے ہُوئے بول اُٹھے "پر یہی تم مس کمُدنی کو اپنے ہاتھ سے پہنا دو گی۔ تو وُہ کتنی خوش ہو جائیں گی؟"

نندا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ فیصلہ ختم ہونیکو آیا مس کمُدنی کو کچھ اور پریزنٹ کر دینا ٹھیک ہو گا۔

وُہ شہر کی دکھیات لیڈی ڈاکٹر ولایت کی ڈگری لیکر لوٹی تھیں۔ شگفتہ اور خوبصورتی پسنجیدہ سجیلا اور نئے ڈھنگ کی رنگ برنگی چمکیلی ساڑھیاں اُن پہ ملمع کر دیتی تھیں۔ چہرے کا میک اپ تو مانو اُن کی اپنی ہی چیز تھی۔ ویسے تو وُہ کلب کے سبھی ممبروں کے جی بہلانے میں کمال کرتی تھیں۔ لیکن اصل میں وُہ دِل سے تھیں ڈاکٹر ٹنڈن کی۔ جس کے ساتھ آج مس کمُدنی کی شادی تھی۔

شام کو مسٹر ٹنڈن مس کمُدنی کے ساتھ ہمارے یہاں پدھارے۔ کچھ خاص خاص مِتّر پہلے ہی سے یُگل جوڑی کا انتظار کر رہے تھے۔ پہلے چائے آئی۔ پہلا پیالا بھر کر ہم نے مس کمُدنی کی اور بڑھایا۔ دُوسرا ڈاکٹر ٹنڈن کو۔

ہم لوگ کئی مِتّر دُوسری میز پر سویم چائے بنا رہے تھے۔

مسٹر ٹنڈن نے چائے کی گھونٹ گلے سے اُتارتے ہُوئے مُنہ بنا کر کہا۔ "مسٹر ورما، مسز ورما نے ہم لوگوں کو "فول" بنایا ہے۔ چائے میں چینی کی جگہ نمک پڑا ہے۔"

میں حیران تھا۔ اور اُسی وقت مسز ارملا شری متی شری واستو اور کماری مہتہ کے ساتھ نندا جی آ گئیں۔

نندا کے سفید مُنہ پہ سُرخی دوڑ گئی۔ جب انہوں نے اپنے معصوم پتی کو الگ میز پہ چائے کی میٹھی چُسکیاں لیتے ہُوئے دیکھا۔ اور مس کمُدنی۔ شریمتی ورما بنتے بنتے مسز ٹنڈن بن گئیں۔

مِتّروں کا گروپ ہنسی سے گونج اُٹھا۔ شریمتی نندا شرمائی آنکھوں سے میری اور دیکھتی ہُوئی مس کمُدنی کے پاس بیٹھکر اپنی بھول پر پچھتا رہی تھیں۔

"فول" کون بنا میں؟ یا تم؟ لیکن تھوڑی دیر بعد میں نے بڑی نفیس چائے مسٹر اور مسز ٹنڈن کے لئے تیار کی۔

× × × × × × × × × × × × ×

شریمتی نندا اب ایک سے دو ہو... یعنی اب وُہ ایک لڑکی کی ماں ... اور ہمارے اُوپر۔ یوں تو اب بھی کچھ ... رُسننٹ ہو جاتی ہیں۔ لیکن پھر ... پڑے گا۔ کہ وُہ میرا پُورا خیال رکھ... جو کہ ہم مرد عورتوں سے چاہتے ہیں۔

فون نمبر ۲۸۹۱
اگر آپ بیمار ہیں یا تیمار...
فخر الاطبا حکیم دینا ناتھ کو ...
مشورہ کریں۔ جن کا مطب ... روڈ پر واقع ہے۔
ملنے کا وقت:- صبح ۷ بجے سے ۱۱ بجے
شام ۵ بجے سے ۷ بجے تک۔

آریہ ورکی آوشکتا

۲۰ سال کی آیو اور سیوگیہ براہمن کنیا کے لئے جسکا گوتر بھاردواج ہے۔ اور جو کنیا گورُکل دہرہ دُون کی سناتکہ ہے۔ ایک ایسے سوشیل، سیوگیہ، سوستھ اور باروزگار ۲۵، ۲۶ سال کے براہمن ور کی آوشکتا ہے۔ جو کہ کسی گورُوکل ایدلشک ودیالیہ یا مہا ودیالیہ کا سناتک ہو۔ نیز درڑھ آریہ سماجی ہو۔ سمبندھ براہمن ماتر میں ہو سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کرنے کی کرپا کریں۔

چندر بھانو سدھانت بھوشن۔ پروہت آریہ سماج ہنومان روڈ۔ نئی دہلی

مُگدھ ہو جاتا ہُوں

چوہدری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی۔ مڈل اسکول جلیکاں ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری منشی علی بری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کو لکھتے ہیں:-

"کچھ عرصہ ہُوا میں نے آپکی تصانیف گیتا گان، رشی گان، اُپنشد گان، ہنٹر رامائن، سندھیا گان منگوائی تھیں۔ انہیں میں روز پڑھتا ہُوں۔ انکے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مگدھ ہو جاتا ہُوں۔"

اگر آپ بھی ہردہ کی سچی شانتی چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ جنکی ہیں ایک روپیہ اور ارد میں ۱۲؍ (محصول ڈاک ۳؍) منی آرڈر سے بھیجکر منگوا کر ضرور سوادھیائے کریں۔ (منیجر پرکاش لاہور)

۱۴ رہیں چھ کتابیں

اپنے نگر کے دھرمیوں میں پرچار کرنے کے لئے آپ مندرجہ ذیل اُپ یوگی اور نایاب پستکیں ۱/۲ قیمت پر منگوا کر مُفت بانٹیں:- ویدک دھرم کی فضیلت ۱۴؍۔ مُورتی پُوجا کی دھجیاں ۱۴؍۔ پوران پول پرکاش ۸؍۔ جین مت درپن ۸؍۔ اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۱۴؍۔ آنند بیچھ ۱۴؍

یہ سب کتابیں ۱۸ × ۲۲ کے بڑے سائز عُمدہ کاغذ پر چھپی ہیں۔ صفحات ۶۰ سے ۱۲۵ تک۔ یہاں پوری قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے لئے ۱۴؍ کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں۔ (منیجر "پرکاش" لاہور)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

نئے اور سیکنڈ ہینڈ۔ ریل کا کرایہ معاف۔ ... گاہکوں سے ماہواری قسطوں میں۔ انگریزی ... کے کارتوس۔ ایلی گرانڈ پرکس ۱۸ روپیہ۔ ... کے برٹش ایلی ۱۷ روپیہ۔ ایلفا میکس ... ۲ انچہ ۲۳ روپیہ۔ بغیر دھواں کے گیس ... ۳ انچہ ۲۸ روپیہ فی سینکڑہ۔ سیکنڈ ہینڈ ... قیمت پر خریدے جاتے ہیں۔ تین صد کا ... منگانے پر کرایہ ریل معاف۔ خط وکتابت

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی صدر

Suleman omer + co.
Karachi Sader

دانی پُرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے:-

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

کو نہ بھُولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا۔ نقدی جس صُورت میں بھی سہایتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہایتا کر سکیں۔ رپورٹ سال گذشتہ مُفت طلب کریں۔

المشتہر:- ہیرانند شرما سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

ہندی ماسک "آریہ ورت" کا ایک ورش سماپت ہو گیا
"کہانی انک" چھپ گیا ہے! نئے ورش کیلئے چندہ بھیجئے

آریہ ورت کا جنم شری منشی جی علاولپڑی کے ۵۰ ویں جنم دن پر پچھلے سال ۱۰ ستمبر کو ہُوا تھا۔ اس طرح ستمبر ۱۹۴۱ء کے انک کے ساتھ "آریہ ورت" کے پہلے سال کے ۱۲ انک سماپت ہو گئے۔ کہانی انک بابت ماہ ستمبر گراہکوں کو بھیجا جا چکا ہے۔ جو سجن پہلے انک سے خریدار بنے تھے۔ کہانی انک ملتے ہی نئے ورش کا چندہ دو روپے (۲؍) ... سے ۳۰ ستمبر تک بھیجدیں۔ اس کے بعد چندہ اڑھائی روپے سالانہ ہو گا۔ ایک پھر درخواست ہے۔ کہ نئے ورش کے لئے چندہ فوراً بھیجئے۔ اب "آریہ ورت" میں بہُو وشش کرنا ہے۔ دُوسرے ورش کا پہلا انک ۱۵ اکتوبر کو دسشی انک کے رُوپ میں پرکاشت ہو گا۔ اگر آپ ابھی تک گراہک نہیں بنے۔ تو آج ہی دو روپے بھیجکر خریدار بن جائیں۔ خود گراہک بنیں دُوسروں کو بنائیں۔ (منیجر آریہ ورت لاہور)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 436. The "Prakash"
Founder: M. Krishen ji B.A.

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا
گذشتہ چھتیس سالوں سے

ہفتہ وار پرکاش لاہور

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

شرح چندہ
سالانہ — للعہ
ششماہی — عہ
برما — ۔
غیر ممالک — دس شلنگ

ایڈیٹر مہتہ ... ویدی

U.R. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۵ اکتوبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۰ اسوج سمت ۱۹۹۸ بکرمی | نمبر ۳۷

درسِ اتحاد

ہندوؤں کو چاہیئے ہل جل کے مسلم سے رہیں
ہے روا دونوں کو ایسی بات کوئی مت کہیں
ایک ہی خاکِ وطن سے جسم ہوں جن کے بنے
سخت نازیبا ہے جنگِ زرگری ان میں ٹھنے
ہندوؤں کو مسلموں سے ہوں ہزاروں رنجشیں
آخرش رہنا ہے دونوں کو اسی ہی ملک میں
خالصے بھی ہیں اسی خاکِ وطن کے لختِ دل
ہے وہی موجود ان کے بھی تنوں میں آب و گل
پارسی جینی ہو، بودھ ہو، عیسائی ہو

مسلموں کو بھی روا ہے ہندوؤں سے دوستی
مفت میں جس سے نہ اٹھ جائے دلوں سے دوستی
مادرِ بھارت کے ہوں جو ایک سے لختِ جگر
ہے یہی لازم رہیں ہو کر بہم شیر و شکر
مسلموں کو ہندوؤں سے ہو شکایت نت نئی
زیب دے سکتی نہیں آپس کی ان میں دشمنی
ہندو و مسلم سے وہ کس طرح ہو جائیں جدا
ایک ہی ان کا وطن ہے ایک ہی ان کا خدا
مختلف بیشک رہیں مذہب پہ قومیت ہو ایک

اے فدا اہلِ وطن آپس میں بھائی بھائی ہوں
لوٹ کر ہندوستاں کے پھر سے دن آجائیں نیک

وید امرت

رگ وید — ادھیائے — یجروید

اتھروید

ओं उत स्वया तन्वा!संवदे तत् कदान्व न्तर्वरुणे भुवानि। किं मे हव्यमहृणानो जुषेत कदा मृलीकं सुमना अभिख्यम् ॥

ارتھات

(...) اور میں (نت) اس ورُن کے وشے میں۔ (سویا تنوا) اپنے ... ساتھ اپنے آپ ہی میں (سنودے) وارتالاپ کرنے لگتا ... (کدانو) اب کب میں (ورُنے انتہ) ورُن کے اندر (بھوانی) ... گا۔ (کِم) کیا (ابھی رنانہ) اکرودھ پرسن ہوتا ہؤا وہ (مے) ... (ہویم) ہوی کا بھینٹ کا (جشیت) سیون کرے گا (کدا) ... (سمناہ) سمن ہو کر میں (مرڈیکم) اس سُکھ کاری ورُن کو ... (ابھکھیم) دیکھوں گا۔ ساکشات درشن کروں گا۔

سکھ سوپن

... سے ہی کر اُٹھتا ہوں
... میرے ہی انتر میں
... یاں بہت گئیں بچھڑا ہوں
... ہے، جگ اُٹھتا ہے
... ہو کر پر بھو میرا
... کا کب میں پرساد کے
... دیو کے اندر میرا
... کے پنیہ سپرش سے

ان کی سمرتی میں وارتالاپ
بیٹھے ہیں پریتم چپ چاپ
دھنا... سی پھر جما دو یاد
میرا پھر وہ پریم انماد
کریں گے سو یکہن آپ ہار
وہ پنیت درشن ساکار
کب گھر پھر ہوگا نے
سٹھے دوسرے پن کا بھے

(پریم ہنس)

یوگ کے عملی طریقے

مشہور جاپانی فلاسفر اوہارا کی تحقیقات و تجربات

اس عمل کے دوران میں اس کی آنکھوں کے سامنے جو شکل نمودار ہوگی۔ وُہ نہایت عجیب و غریب ہوگی۔ اور اس کے کچھ عرصہ کے بعد الغنیٰ بذات خود آموجود ہوگا۔ یہ ایک نورانی فرشتہ ہوگا جس کا چہرہ نہایت پُر جلال ہوگا۔

جب طالب علم اتنا پاک و صاف ہو جائے گا۔ کہ اسے چندھیانے والی عظمت و نور کے روبرو غش کھائے بغیر برداشت کر سکے۔ تب اس کو دُنیوی امور کا سارا علم بخشا جائیگا۔ فرشتہ اس کو ہاتھ سے پکڑ کر لے جائے گا۔ اور دُنیا کے تمام عجائبات اور خطرات اس کو دکھائے گا۔

ہر شخص اس سفر کی صعوبت برداشت نہیں کر سکتا۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ انسان کی بُرائیاں اور جفا کاریاں بے نقاب کر دی جائیں۔ وُہ سارے بُرے کام جو ہمیشہ اور متواتر کئے جاتے ہیں۔ وُہ تمام ظلم و ستم اور مصائب جو مہذب دُنیا کی نظر سے پوشیدہ ہیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ہونگے۔ روئے زمین کا پیٹ اس کے سامنے چاک ہو جائے گا۔

اس کے بعد فرشتہ الغنی اس کو دُوسری دُنیاؤں میں لے جائے گا۔ اُن دُنیاؤں میں جہاں نورانی ہستیوں کی بود و باش ہے۔ اس پر جل جلالہ کے تمام اسرار کھُل جائینگے۔ اور وُہ صفائی کے ساتھ ذات باری کو دیکھ لیگا۔

۲	۱	۶
۷	۵	۳
۲	۹	۳

شروع شروع میں جو کچھ وُہ دیکھے گا۔ اس کا بہت تھوڑا حصہ اس کو یاد رہے گا۔ مگر رفتہ رفتہ اس کی یادداشت زیادہ ہوتی جائے گی۔ حتیٰ کہ اس کا دِل اس قابل ہو جائے گا۔ کہ جو کچھ اس نے دیکھا ہے۔ اس کا ذخیرہ جمع رکھے۔ نیز دورانِ سفر میں جو کچھ اس پر گذرے گی۔ اس کی کیفیت بھی اس کو یاد رہے گی۔

ایرانیوں میں جس قوتِ مقناطیسی کا استعمال ہے۔ وُہ زیادہ طاقتور ہے۔ اس کا ماہر جس فاصلے پر چاہے اپنے عمل کا اثر پہنچا سکتا ہے۔ اور لوگوں کو اس کا احساس ہو جاتا ہے ایرانی صوفیوں کو دُوسرے لوگوں پر بہت رشد حاصل ہوتا ہے۔ اور جو کام وُہ چاہیں ان سے لے سکتے ہیں۔

اس غرض کے لئے جو تعویذ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی کیفیت بڑی عجیب ہے۔ طالب علم ہر روز کاغذ کے ڈھائی سو مربع ٹکڑے لیتا اور اُن پر یہ تعویذ بناتا ہے۔ جس کا نقشہ اس سے پہلے دیا گیا ہے۔

پھر تھوڑا سا آٹا سخت گوندھتا ہے۔ اس کے بعد ایک تعویذ کو لیکر اس کی گولی بناتا اور اس پر گندھا ہُوا آٹا منڈھ دیتا ہے۔ گولیاں بنانے کے دوران میں وُہ دبی زبان سے "یا قابض ہو" کا ورد کرتا رہتا ہے۔ جب گولیاں بن چکتی ہیں۔ تو طلوع آفتاب کے وقت تک کے لئے ان کو الگ رکھ دیتا ہے۔ دِن نکلتے ہی ان کو ایسے پانی میں ڈال دیتا ہے جس میں مچھلیاں ہوں۔ تا کہ ان کو مچھلیاں کھا جائیں۔ اگر یہ عمل روزانہ کیا جائے۔ حتیٰ کہ پھر ڈیڑھ لاکھ گولیاں ہر روز تیار ہو کر مچھلیوں کی خوراک بن جائیں۔ تو ماہر ہر شخص کی محبت حاصل کر سکیگا۔ اور اس میں اس کی ذاتی مقناطیسی قوّت بہت زبردست اور زوردار ہو جائے گی۔

یہ عمل کسی نئے چاند کے اوّل جمعہ کو شروع کرنا چاہیئے۔ اس میں نام کے اعداد وغیرہ کے خیال رکھنے کی پابندی نہیں۔

جس تعویذ کا نقشہ دیا گیا ہے۔ طالب علم کا فرض ہے۔ کہ اس کو سونے کی تختی پر کندہ کرا کے اپنے گلے میں ڈالے رکھے۔ اور اگر خوش قسمتی سے اس کو مدینہ منوّرہ کے نواح کا سنگ سلیمانی دستیاب ہو جائے۔ تو اس پر یہ تعویذ کندہ کرا لے۔ اس سے تعویذ کا اثر اور بھی زوردار ہو جائے گا۔ —ص—

منہ پچھلے اور اس مضمون میں ایسا ... یوگ کا یہ طریق عمل رائج ہے۔ اس کا ذکر ہے۔ (ایڈیٹر)

ویدمیں علم تار برقی

سورگیہ ماسٹر آتمارام جی امرتسری کا ایک مولیہ لیکھ

ہیں ظاہر ہُوا کہ ویدک زمانہ میں آریہ لوگ دیوتا سے مُراد قدرت کی کسی مُفید شے سے لیتے تھے۔ اس لئے اگنی چونکہ ایک مُفید شے ہے۔ اس لئے اُس کو دیوتا کہا گیا ہے۔ یا یوں کہو۔ کہ اگنی کی پہلی تعریف جو کہ سائینس کا بنیادی پتھر ہے یہ سمجھنی چاہیئے۔ کہ یہ ایک مُفید قدرتی شے ہے۔ اور مُفید قدرتی اشیاء کے خواص بیان کرنا ہی سائینس کا قدرتی کام ہے۔

مہاشہ میکسمولر اسی لکچر ۲ کے صفحہ ۱۲۲ پر اگنی کے معنوں کی بابت لکھتے ہیں۔ کہ :-

"اگنی لفظ بہت پُرانا ہے۔ اور لاطینی زبان میں اِگ نِس کی شکل میں اور سیلونیک زبان میں اوگنی کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ لفظ اگنی سے مُراد تیز رفتار شے کی لی جاتی تھی۔ رِگ وید منڈل دس سوکت چھ کے منتر چار میں "رگھو پتوان" لفظ اگنی کے لئے مستعمل ہُوا ہے۔ جس کے معنی جلد اُڑ جانے والی کے ہیں۔

(۲) اگنی کے لئے ایک لفظ وا ہن ہے۔ جس کے معنی تیز چلانے والے کے ہیں۔ (۳) رگ وید منڈل اوّل سوکت ۷۴ منتر ۵ میں اگنی "ابھی سواس" کے معنوں میں مستعمل ہُوا ہے۔ اور "ابھی سواس" سے تعلق رکھنے والا لفظ اینی مس (ANIMUS) ہے۔ یعنی باعثِ زندگی (۴) "پاوکا" بھی اگنی کا نام ہے۔ جس کے معنی صفائی کرنیوالے کے ہیں۔" (۵) "تنونپات" بھی اگنی کا نام ہے۔" (۶) مہابھارت (۱۳۹۳۱ - ۱۹) میں اس کو "سوایونی" کہا ہے۔ یعنی جو نیستی سے ہستی میں نہ آوے۔ (۷) "جات وید" بھی اسی کا نام ہے۔ جس کے معنی ہمہ دان کے ہیں۔" (۸) وِشوانرا جس کے معنے ہمہ گیر یعنی ہر شئے میں موجود، کے ہیں۔ (۹) بھُربیو یعنی "تیز رفتار" (۱۰) امریکہ کے مُلک میں جیسا کہ میکس مُولر صاحب صفحہ ۱۴۹ پر بتلاتے ہیں "سُورج اور آتش کو ایک ہی شے سمجھتے تھے۔ میکسیکو میں TAH (یہ لفظ سنسکرت کے دو شبد سے بگڑ کر بنا ہے) لفظ سُورج اور آگ کے استعمال کرتے تھے۔ پُرانے امریکہ کے لوگ اپنی مقدس جگہوں میں آگ کو ہمیشہ روشن رکھتے تھے۔ اُن کے ہاں ایک بڑا تہوار بنام رامی موسم سرما میں ہوتا تھا (ایشیاٹک ریسرچز کے پڑھنے والے جانتے ہیں۔ کہ امریکہ کے اصلی اور قدیمی باشندوں کا یہ تہوار آریوں کے تہوار دُسہرہ یعنی رام لیلا سے کلّی مشابہت رکھتا ہے۔ ہندو لوگ اس موقعہ پر ہون کرتے ہیں۔ اور ویسے ہی امریکہ کے قدیمی باشندے کرتے تھے۔) رامی تہوار کے موقعہ پر آگ ویسے ہی روشن کی جاتی تھی۔ جیسے کہ اٹلی کے دارالخلافہ روم میں۔ یعنی سنہری شیشہ کے ذریعہ اگر اس دن ابر ہوتا۔ تو پھر وہ نہایت پُرانی رسم کے مطابق لکڑی کے دو ٹکڑے رگڑنے سے آگ پیدا کر لیا کرتے تھے۔ جنوبی امریکہ کے مُلک پیرو میں بھی آگ اور سورج کو ایک ہی سمجھتے تھے۔ فن لینڈ کے رہنے والوں نے ... امریکہ والوں کی طرح شُبہ سا پڑتا ہے۔ یہ خیال ویدوں (پُرانی امریکہ اور پُرانے فن لینڈ والوں نے بلا شبہ وید سے ہی اگنی ودیا سیکھی ہوگی۔) سے مستفید دیا ہوگا۔ کہ سُورج اور آتش دراصل ایک شے ہے۔"

پس آریہ لوگ اگنی کے آگ اور سوُرج دونوں معنے لیتے تھے۔

(۱۱) مسکیس مولر صفحہ ۱۵۱ پر ویدوں کے پرمان دیکر لکھتے ہیں۔ کہ :- "اگنی کے معنے بجلی کے وید منتروں میں آئے ہیں۔ اور رگ وید منڈل ۲ سوکت اوّل کا بارھواں منتر پیش کرتے ہیں جس میں کہ "اپاگربھا" الفاظ آئے ہیں۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ یہ بجلی ہے۔ جو کہ بادلوں سے پیدا ہوتی ہے۔ منتر یہ ہے :-

अहास्तया जनिता योजना नापांग
अनृत मोय हो अग्नि: ।२२॥

(اصول رگ وید مطبوعہ ویدک پریس صفحہ ۱۵۹)

ایشن بندنا

ہنیشی علاولپوری

ایک ہی ہے سادھ میری
بھگتی بڑھتی جائے نرنتر
بدی مورکھ پھر بھی تیرا
ناتھ بچاؤ بیتی آیو
ہے ہنیشی

ایک ہی ہے سادھ
شردھا بنے اگادھ
کشما کرو اپرادھ
اشیش رہی نہ آدھ
نج چرنن میں
رکھ لو ہے پربھو اپرادھ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جنگ میں زہریلی گیسوں کا استعمال

زہریلی گیسیں۔ آپ سے مخفی نہیں۔ کہ شروع شروع میں لڑائی کے وقت پتھر اور دھات کے ہتھیاروں سے کام لیا جاتا تھا۔ پھر بارود استعمال ہونے لگی۔ توپیں اور بندوقیں ایجاد ہوئیں۔ لیکن اب کیمیاوی آلات کی باری آگئی ہے۔ اور زہریلی گیسیں بنتی جانے لگی ہیں۔

جب سے ان زہریلی گیسوں کا رواج ہوا ہے۔ لوگ ان سے بہت خوف زدہ ہو گئے ہیں۔ یہ خطرہ اس وجہ سے اور بھی بڑھ گیا ہے۔ کہ آجکل کی لڑائیوں میں اصول اور اخلاق کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔

اس وقت تک دنیا میں مختلف قسم کی زہریلی گیسیں تیار ہو چکی ہیں۔ جن میں سے ہائیڈروسائنک ایسڈ گیس، مسٹرڈ MUSTARD لوئی سائیٹ Lwisite فوسجن PHOSGENE ڈائی فوسجن DIPHOSGENE کلورین CHLORINE کلور پکرین CHLORPICRINE اور ایتھل ڈائی کلورسین ETHYdichLORSSINE بہت مشہور ہیں۔ لیکن انہیں کوئی ہوشیار اور تجربہ کار جرنیل بھی کامیابی کے ساتھ کسی شہر پر نہیں چھوڑ سکتا۔ وجہ یہ کہ کسی گیس کی ہلاکت آفرینی کا دار و مدار اس گیس کے علم تبخیر کی کیفیت اور ایک جگہ پر مرکوز ہو کر اثر انداز ہونے کے امکانات کے علاوہ اس وقفہ اور مدت پر ہے۔ جس میں کوئی ذی روح اس کے زیر اثر رہ کر ہلاک ہو سکتا ہے۔

اب ہر ایک گیس کی تباہی اور خاصیت کا حال ان ہر سہ امور کو مدنظر رکھکر بیان کیا جاتا ہے۔

سائینٹفک نقطہ نگاہ سے ہائیڈروسائنک ایسڈ گیس مہلک اور خطرناک ترین گیس ہے۔ یہ براہ راست اعصاب پر اثر انداز ہوتی اور انسانی جسم کی طاقت کو اس قدر زائل کر دیتی ہے۔ کہ وہ سانس کے ذریعہ آکسیجن بھی اندر نہیں لے جا سکتا۔ اور عمل تنفس کے مسدود ہو جانے کے باعث لقمۂ اجل بن جاتا ہے۔ بقول لارڈ ہالسبری یہ اس قدر ہلاکت خیز ہے۔ کہ اس کا چھوٹا سا بم سارے ... لندن شہر کو چشم زدن میں موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے۔ لیکن چونکہ اس کی قوت تبخیر بہت ہی زیادہ ہے۔ اور یہ کھلی ہوا میں فی الفور اڑ جاتی ہے۔ اس واسطے جنگ کے لئے زہریلی

گیسیں بنانیوالے کیمیا دانوں نے جنگ کے وقت اس گیس کے استعمال کرنے کے امکانات پر غور بھی نہیں کیا۔ اور اسے کاربن مانو اوکسائیڈ اور کاکوڈس کی طرح ناقابل استعمال قرار دے دیا ہے۔

جنگ کے وقت استعمال ہونیوالی گیسوں میں سب سے زیادہ خطرناک گیس مسٹرڈ ہے۔ جو اشک آور گیس کی قسم سے ہے۔ یہ انسانی جلد میں جذب ہو کر اس میں سوزش پیدا کر دیتی ہے۔ اور اتنی زود اثر ہے۔ کہ صرف پانچ ملی گرام کی قلیل مقدار سانس کے ذریعے انسانی جسم میں جا کر اسے بستر مرگ پر سلا دیتی ہے لیکن قدرت نے اس میں چند ایسے خواص ودیعت فرمائے ہیں۔ کہ اس کی ہلاکت آفرینی میں بھاری

رکاوٹ ثابت ہوئے ہیں۔ وہ یہ کہ اس کی قوتِ تبخیر بہت ہی کم ہے۔ اور درجہ جوش بہت ہی زیادہ یعنی ۴۳۴ درجہ فارن ہائیٹ ہے۔ بدیں وجہ وہ عام درجہ حرارت پر فوراً مائع حالت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ دوسرے اس کے بخارات کا دباؤ آبی بخارات سے تین سو گنا کم ہے۔ اس خاصیت کی بدولت ۶۸ درجہ فارن ہائیٹ پر اس گیس کا آدھا اونس ایک ہزار مکعب میٹر ہوا میں اڑ سکتا ہے۔ اور یہ گیس کسی بند کمرے یا گیسی نقاب کے آر پار نہیں گزر سکتی۔ اس لئے جہاں اس گیس کا بم پھٹتا ہے۔ صرف اسی جگہ کے ذی روح اس کی زد میں آتے ہیں۔ اس سے معمولی دوری ... کے نشانے سے محفوظ ...

(باقی صفحہ ۴۲ پر)

بڑے آدمیوں کے مشاغل

لیکھک شری رندھیر سنگھ بی۔ اے

مسٹر چرچل۔ ہم میں سے بہت سے لوگ یہ جان کر حیران ہونگے۔ کہ جرمنی کے سابق قیصر کو جوتے اکٹھے کرنے کا شوق تھا۔ خصوصاً والیٹر، نپولین اور دوسری سرکردہ ہستیوں کے جوتے اکٹھے کرنا ان کا خاص مشغلہ تھا۔ اس کے پاس دو ہزار سے زیادہ جوتے ہیں۔ سابق شاہ ایران کو تعویذ اکٹھے کرنیکا شوق تھا۔ اسے یقین ہے کہ یہ تعویذ اسے تمام خطروں سے محفوظ رکھیں گے۔ اس نے ۲۰۰ کے قریب تعویذ اکٹھے کر رکھے تھے۔ قریباً تمام بڑے بڑے آدمی اسی طرح کا ایک نہ ایک شغل کرتے ہیں۔

مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کو معماری کا شوق ہے۔ آپ ایک اچھے باورچی ہیں۔ آپ کو مصوری سے بھی محبت ہے۔ چند سال ہوئے آپ جنوبی فرانس میں ایک جگہ تصویر بنا رہے تھے۔ کہ ایک پریس فوٹوگرافر نے فوٹو لے لی۔ مسٹر چرچل بڑے برافروختہ ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے ایک چپت لگائی۔ اور فوٹوگرافر کو گردن سے دبوچ لیا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ جس وقت مصوری میں مصروف ہوتے ہیں۔ اس وقت اپنا فوٹو لے جانے کے کیوں خلاف ہیں۔ مسٹر چرچل میں ایک اور خاص بات بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ گالف سے بہت نفرت کرتے ہیں۔

ہر ہٹلر جرمن ڈکٹیٹر ہر ہٹلر کو موسیقی کا بڑا شوق ہے۔ اسے جس قدر عورتوں سے نفرت ہے۔ اسی قدر موسیقی

اور رقص سے محبت ہے۔ برچیسگاڈن کا شاہی محل جو ہر ہٹلر کی آرام گاہ ہے۔ یورپ کے مشہور موسیقاروں اور رقاصاؤں کا مرکز ہے۔ ہٹلر کو ذاتی طور پر ستار بجانے کا شوق ہے۔ اسے سیاسیات کی کھینچا تانی سے فرصت کے جو لمحے حاصل ہوتے ہیں۔ ان میں وہ اکثر اپنے محل کی آرٹ گیلری میں ستار بجاتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہٹلر کو نقشہ کشی کا بھی بڑا شوق ہے۔ اس لحاظ سے وہ ایک کامیاب انجنیئر ہے۔

بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ کہ جرمن پارلیمنٹ کی موجودہ عمارت کا نقشہ ہر ہٹلر کا تیار کردہ ہے۔ جن دنوں نازی پارٹی اپنا پروگرام تیار کر رہی تھی۔ ہٹلر نے کئی نقشے تیار کئے تھے۔ جن کے مطابق اس نے اکثر جرمن شہروں کی از سر نو تعمیر کی سکیم بنائی تھی۔

ڈاکٹر ٹیگور۔ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کو پنسل اور ڈی پنڈنٹ پن اور قلم اکٹھے کرنیکا بہت شوق تھا۔ ۱۹۳۳ء میں جب آپ لاہور میں سٹوڈنٹس کانفرنس کے سلسلے میں آئے تھے۔ تو انہوں نے مجھے اپنے دو سوٹ کیس دکھائے۔ جو پنسلوں انڈی پنڈنٹ پنوں اور قلموں سے بھرے ہوئے تھے۔ ان دنوں جن لوگوں نے ڈاکٹر صاحب سے آٹوگراف حاصل کئے تھے۔ وہ بتاتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ میں جو قلم آ جائے وہ ضبط سمجھا جاتا تھا۔

شری پنڈت مالویہ۔ اسے شغل سمجھیے یا وہم کہ شری مدن موہن مالویہ جس قدر چھوت چھات کی مخالفت کرتے ہیں۔ اتنے ہی چھوت چھات کا خیال رکھتے ہیں۔ مالوی ذات کے براہمن کے سوا کسی کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھاتے۔ ٹرین پر سفر کے دوران میں نہ پانی پیئیں گے۔ نہ کھانا کھائیں گے۔ خواہ چار پانچ دن ہی کیوں نہ لگ جائیں۔ ٹرین سے اترنے کے بعد اشنان کریں گے۔ اور کپڑے بدل کر کھانا کھائیں گے۔ ۱۹۳۳ء میں جب آپ راولپنڈی میں ایک کانفرنس کی صدارت کرنے آئے۔ تو مجھے بتایا گیا۔ کہ ان کے رسوئیے نے لکڑی کو دھوئے بغیر جلا دیا تھا۔ شری مالویہ جی کو معلوم ہوا۔ تو انہوں نے اسی وقت اشنان کیا۔ اور گنگا جل چھڑکا۔ کیونکہ ان کے خیال میں جو لکڑی دھو کر جلائی نہیں جاتی

نظام حیدر آباد کی دولت کا اندازہ

الہ آباد کے کسی زرخیز دماغ نے حضور نظام حیدر آباد کی دولت کے متعلق ایک دلچسپ کیفیت پیش کی ہے۔ جو ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ (ایڈیٹر)

ایک مرتبہ نظام حیدر آباد کی ساری دولت کا جوڑ لگانے کے لئے لنڈن میں آٹھ ماہرین کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ لیکن اس کمیٹی نے آٹھ دن کام کرنے کے بعد مایوس ہو کر کہا۔ کہ نظام کی آمدن ۵ کروڑ ڈالر سالانہ سے زیادہ ہے۔ لیکن اس کا خزانہ اتھاہ ہے۔ گولکنڈہ کی ہیرے والی کان ہر سال بیشمار ہیرے پیدا کرتی ہے۔ یہ خزانہ چھ میل لمبی سرنگ میں بند ہے۔ اس سرنگ کی دیواریں لوہے کی ہیں۔ اور اس کا دروازہ بجلی کے ذریعہ بند ہوتا اور کھلتا ہے۔

اس خزانہ میں ہیروں کی متعدد صندوقچیاں ہیں۔ اور چاندی کی سلیں تو اس قدر زیادہ ہیں۔ کہ ان سے ایک بڑا محل بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ نیلم پکھراج اور موتیوں کے ڈھیر الگ لگے ہوئے ہیں۔ ہیروں کی روشنی میں یہ خزانہ جگمگا اٹھتا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کا بھاوی کاریہ کرم

لیکھک :- پنڈت بھیم سین جی ودیا النکار منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

آج آریہ سماج میں بھاوی کاریہ کرم کی چرچا ہے۔ آریہ سماج کے ورتمان کاریہ کرم میں پریورتن کی آوشیکتا انوبھو کی جا رہی ہے۔ آج آریہ سماج میں کوئی ایسا ویکتی دکھائی نہیں دیتا۔ جو آریہ سماج کے ورتمان کاریہ کرم کو اپنانے کو اودیت ہو۔ آریہ سماج کی پرچار پرنالی۔ آریہ سماج کی شکشا پرنالی آریہ سماج کی سنگھٹن نیتی کی سمالوچنا آئے دن کی جاتی ہے۔ آریہ جنتا چاہتی ہے۔ کہ سبھا کے انوبھوی مہانو بھاو آریہ جنتا کے سامنے کوئی کاریہ کرم رکھیں۔ اس لئے ہم آریہ سماج کے وچارکوں کے سامنے نمن لکھت رچناتمک کاریہ کرم اپستھت کرتے ہیں۔

پرچار پرنالی

آریہ سماج کی پرچار پرنالی میں مکھیہ پریورتن یہ ہونا چاہیئے۔ کہ پرچارک و اپدیشک مہانو بھاووں کو کسی کیندر ستھان میں ٹھیر کر کام کرنے کا اوسر ملنا چاہیئے۔ جس میں وہ کیول بانی دوارا پرچار نہ کریں۔ اپتو اپنے رہن سہن اور سماجک سمپرک سے بھی راشٹر کے جیون کا انگ بن سکیں۔ جنتا کی انیک بھانتی کی اوشیکتاؤں کو پورن کرنے میں ستھانیہ جنتا کے لئے پتھ درشک کا کاریہ کریں۔ وچاروں میں پریورتن کرنے کے ساتھ ان کے آچار ویوہار میں بھی پریورتن لانے کا یتن کیا جائے۔

ہر ایک آریہ سماج میں وارشک اتسو کرنے کی پرتھا کو بدل دیا جائے۔ پرتی ایک آریہ سماج میں نتیہ ستسنگ کے ساتھ ساتھ ورش میں سوِدھیائے سارکھتا دوارا پرچار کی ویوستھا کی جائے۔

ضلعے میں ورش میں دو ضلع آریہ سمیلن ضلعے کے بھنن ستھانوں میں ضلعے کے آریہ پرشوں کی سمتی سے کئے جائیں۔ اس میں ضلعے کی سماجوں کے آریہ بھائی پرسپر مل کر ضلع میں آریہ سماج کے رچناتمک کاریہ کرم کی ستھتی پر وچار کر کے کمیوں کو پورن کرنے کی سمپت ویوستھا کریں۔

اس سمیہ آریہ سماج میں اپدیشکوں اور پرچارکوں کا مکھیہ کام ویاکھیان دینا ہی سمجھا جاتا ہے۔ جو اپدیشک لوگوں کو خوش کرنیوالا کھنڈن آتمک سمالوچناتمک ویاکھیان نہیں دے سکتا۔ اسے ایوگیہ سمجھا جاتا ہے۔ اتسووں پر پردرشنوں کو زیادہ مہتو دیا جاتا ہے۔ اس سے نہ تو اپدیشک رچناتمک کاریہ کی اور دھیان دے سکتے ہیں۔ اور نہ ہی آریہ سماجی انہیں اس کے لئے اوسر دیتے ہیں۔ ان ضلعے سمیلنوں میں اس دیش میں آریہ بھائیوں کی منوورتی کو بدلنے کے لئے اپائے سوچ جا سکتے ہیں۔ ستھانیہ آوشیکتاؤں کے انوسار رچناتمک کاریہ کرم بنایا جا سکتا ہے۔

اس سمیہ اس بات کی وشیش آوشیکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے نیسرے اور چھٹے نیم پر کریاتمک روپ سے ویوہار کرنے کے لئے وشیش یتن کیا جائے۔ ہر ایک آریہ سماجی کو سویم وید پڑھنا چاہیئے۔ پرنتو ہر ایک آریہ سماجی کو اس کے لئے پریت کرنا چاہیئے۔ اور اس کے لئے سودھیائیں پیدا کرنی چاہیئں۔ اس کا یہ پرنام ہوگا۔ کہ سماج میں وہی ویکتی اپدیشک بن کر کام کر سکینگے۔ جو سویم وید پڑھتے ہونگے۔ اور سویم ویاکھیان آدی کرتے ہونگے۔ ویاکھیان کے ستھان پر سوادھیائے اور یکت آہار ویوہار والوں کی مانگ بڑھے گی۔ جو اپدیشک بھجنیک اور کاریہ کرتا اس وقت میں سماجوں کی آوشیکتا پورا نہ کر سکیں گے انہیں سویم ہی یہ کاریہ چھوڑنا پڑیگا۔ ساتھ ہی سبھا کے پرچار وبھاگ کو ادھک سے ادھک اتسو کرنیکی نیتی کو چھوڑ کر ادھک سے ادھک ستھانوں پر پرچار کرانا۔ ادھک سے ادھک ویکتیوں کو وید کا سوادھیائے کرنے والا بنانا ہوگا۔ اپدیشکوں تتھا کاریہ کرتاؤں دوارا اس کی جانچ پڑتال بھی ہونی چاہیئے۔ سمجھ ہے پرتھم ورش اس ڈھنگ سے کام کرنے سے وید پرچار ندھی میں دھن کم آئے۔ پرنتو اس میں سندیہہ نہیں کہ اس سے آریہ سماج کا اصلی ادیشیہ پورن ہونے میں [illegible]

ندھی سبھا پنجاب اسی درشٹی سے کام کر رہی ہے۔ ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ پنجاب کے آریہ بھائی ہمیں اس میں پورن سہیوگ دیں گے۔ یدی کوئی آریہ بھائی اس میں کوئی پرامرش دیں۔ تو وہ سہرش سویکار کیا جائے گا۔ آریہ سماج کے سوادھیائے شیل مہانو بھاووں سے نویدن ہے۔ کہ وہ ہمیں اس کاریہ میں وشیش سہیوگ دیں۔ جو بھائی ستھتی سوادھیائے کرنا چاہتے ہیں۔ سبھا ان کے سوادھیائے کا پربندھ کر سکتی ہے۔ اسی ادیشیہ سے سبھا نے وید امرت اور سوادھیائے سنگرہ گرنتھ بھی پرکاشت کرائے ہیں۔ شری لالہ چرنجی لال جی بان پرستھی نے ادارتا پورک اس دشا میں پورن سہیوگ دینے کا وچن دیا ہے۔

شکشا پرنالی میں پریورتن

اس سمیہ آریہ سماج میں گورُوکل شکشا پرنالی اور یونیورسٹی شکشا پرنالی سے شکشا دینے والے شکشالیہ کاریہ کر رہے ہیں۔ گورُوکل شکشا پرنالی اور ورتمان گورُوکل کی لوک پریتا اپ یوگتا اور وشیشتا کے وشے میں اب وشیش ٹپنیاں دینے کی اوشیکتا نہیں ہے۔ آریہ سماج اور آریہ سنسکرتی کی درشٹی سے آج بھارت ورش میں کوئی ایسا شکشالیہ نہیں ہے۔ جہاں پرتھم شرینی سے لیکر ۱۴ دیں شرینی تک ہر ایک ودیارتھی کے لئے وید کا پڑھنا آوشیک ہو۔ یہ ایک وشیشتا ہی اتنی بڑی ہے۔ کہ آریہ سماج ورتمان گورُوکلوں سے الگ ہو کر جیوت نہیں رہ سکتا۔ اس سمیہ تک پنجاب میں کوئی ایسا شکشالیہ دکھائی [illegible]

ایک دیش بھگت پول کا گیت

ماتری بھومی

"سندر سندور کی مانگ کے بدلے — اس مانگ کو
جوانوں کے خون سے چمکاؤ"
"مسکرانے والی ان پورنا — کال کا کرال روپ دھارن کرو"
"ڈھمرو بجانیوالی دیوی — انقلاب کا بگل بجاؤ"
"اور اٹھو — تانڈو نرت کرتی ہوئی"
"رن بھومی کی نائیکا"
"وہ بگل بجا — وہ انقلاب بپا کر"
"جس انقلاب میں"
"غریبی راکھ بنکر — راکھ ہو جائے گی"
"مفلسی جل کر — خاک ہو جائے گی"
"دیش چمک اٹھے"
"دیش کے واسی چمک اٹھیں"
"ہاں ہاں — بہنے والے جھرنو!
سنو! سنو!
شانتی کے بدلے۔ کرانتی کے گیت گایا کرو"

(ترجمہ)

ودمان ہو۔

گورُوکل کے آدرش سے بہت کم ویکتیوں کا مت بھید ہے۔ گورُوکل کانگڑی کی ورتمان اوستھا میں کچھ پریورتن کی آوشیکتا ہے۔ اور دیش کی ورتمان پرستھتیوں کے کارن کئی نئے ٹیاں انیوارئیہ ہیں۔ پھر بھی ان میں ایک آوشیک پریورتن اپیکشت ہیں۔ مکھیہ پریورتن یہ ہونا چاہیئے۔ کہ گورُوکل میں شکشا کے ساتھ ساتھ کسی نہ کسی کلا کا گیان آوشیک ہونا چاہیئے۔ یونیورسٹی کی شکشا پرنالی کے ڈھنگ سے شکشا دینے والی آریہ سنستھاؤں میں بھی اس پریورتن کی آوشیکتا ہے۔ اس کے بنا ان سنستھاؤں کے ودیارتھی کورے پستک پاٹھ ہی پر آشرت رہتے ہیں۔

شکشا پرنالی پر وچار کرتے ہوئے ہمارا دھیان پنجاب کی آریہ کنیا پاٹھشالاؤں کی اور جاتا ہے۔ پرارمبھ میں ان کنیا پاٹھشالاؤں نے آریہ سماج کو لابھ پہنچایا۔ پرنتو اب یہ پاٹھشالائیں بدیشی سبھیتا کا کیندر ستھان بن رہی ہیں۔ کنیاؤں کو پستکی گیان دینے کے ساتھ ساتھ گرہستھی کے دھندوں کا بھی گیان دینا چاہیئے۔ کم سے کم پنجاب کی ہر ایک آریہ پتری پاٹھشالاؤں میں کھدر پہننا۔ چرخہ چلانا آوشیک ہونا چاہیئے۔ ان پریورتنوں کے کرنے سے آریہ سماج میں نیا جیون اور کریا شیلتا آئے گی۔

پرچار پرنالی اور شکشا پرنالی سادھن ہیں۔ ان دونوں سادھنوں کے سپھل ہونے میں آریہ سماج کے سنگھٹن کی سہایتا چاہیئے آریہ سماج کا ورتمان سنگھٹن اس میں کہاں تک سہایک سدھ رہا ہے۔ کہیں کہاں تک بادھک۔ (اس کا وچار ہم آگامی لیکھ میں کریں گے۔) بدلی ہوئی پرستھتیوں کے کارن آریہ سماج کے سنگھٹن میں بھی پریورتن کی آوشیکتا ہے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ پنجاب کے آریہ بھائی اپنے آریہ سماجوں اور شکشالیوں میں اوپر لکھے گئے پریورتنوں کو پرچلت کرنے کا ادیوگ کریں گے۔

بقیہ صفحہ ۳) اور مامون رہتے ہیں۔ جنگ عظیم کے دوران میں یہ گیس بارہ ہزار ٹن کی کثیر مقدار میں استعمال ہوئی۔ لیکن صرف ... ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔ جو انگلستان کی موٹر کے حادثوں سے واقعہ شدہ اموات کا پانچواں حصہ ہیں۔ اتنی بھاری ... اس میں اس قدر گیس کے استعمال سے اس قدر قلیل تعداد میں انسانوں کا لقمہ اجل بننا چنداں اہم نہیں ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ॐ

ہفتہ وار پرکاش لاہور

۵ اکتوبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۰ اسوج سمت ۱۹۹۸ بکرم

جلد ۴۳ | دیانندابد ۱۱۷۔ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۳۷

آریہ سماج کا کاریہ کشیتر وستر ت کیا جائے (۳)

پچھلے دنوں کوروکشیتر میں سوریہ گرہن کا پرو تھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی طرف سے بھی وہاں پرچار کا پربندھ تھا۔ کچھ سناتن دھرمی مہاتماؤں کی طرف سے کوشش کی گئی کہ آریہ سماج کا پرچار نہ ہونے پائے۔ لیکن آریہ سماجیوں کی دردھتا کے سامنے انہیں جھکنا پڑا۔ پہلے ادھیکاری بھی ان کی طرف جھکتے تھے۔ کنتو جب ان سے سپشٹ کہا گیا۔ کہ یہ دھرم کا دیش ہے۔ آریہ سماج اپنا ادھیکار کسی حالت میں نہ چھوڑے گا۔ تو وہ اس جھگڑے سے ہٹ گئے۔ پنڈت یش پال جی سہایک ادھشٹاتا ویدپرچار وبھاگ کوروکشیتر گئے۔ واپس آکر انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ آریہ سماج کا خوب پرچار ہو رہا ہے۔ وہاں اور سبھاؤں کے بھی پنڈال ہیں۔ لیکن جہاں ان میں بمشکل بیسیوں اور سینکڑوں اشخاص نظر آتے ہیں۔ وہاں آریہ سماج کے پنڈال میں ہزاروں کا جمگھٹا رہتا ہے۔ پنڈت یش پال جی اپنے پرچار کے پربھاو اور پھل سے بہت ہی سنتشٹ تھے۔ لیکن کسی اخبار میں ہم نے نہیں پڑھا۔ کہ کوروکشیتر میں سوریہ گرہن کے میلہ پر آریہ سماج کا بھی کیمپ تھا۔ پڑھا تو یہ کہ کانگریس کی طرف سے پولیٹیکل کانفرنس ہوئی۔ اور مہاویر دل کا جھنڈا لہرایا گیا۔ یہ ایک واقعہ بتاتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا پروپیگنڈہ کتنا کمزور ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے پروپیگنڈہ کا پربندھ ہوتا۔ تو دیش کو معلوم ہو جاتا۔ کہ سوریہ گرہن کے میلہ پر آریہ سماج نے بھی ویدک دھرم کا پرچار کیا۔ لیکن آریہ سماج کے پرچار کا اخبارات میں ذکر نہ آنے کا ایک اور سبب بھی ہے۔ وہ یہ کہ اخبار عام طور پر پولیٹیکل معاملات سے سروکار رکھتے ہیں۔ اور وہ سادھارن دھارمک سرگرمیوں کی رپورٹ کے لئے جگہ نہیں نکال سکتے۔ اگر انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ آریہ سماج کے اُتسو پر کوئی وشیش بات ہو رہی ہے۔ تو وہ اس کے لئے جگہ نکال لیتے ہیں۔ حیدرآباد ستیاگرہ کے دنوں میں ہم نے دیکھا۔ کہ ان اخبارات کو چھوڑ جو کسی نہ کسی طرح ریاست حیدرآباد کے زیر احسان ہیں۔ یا جو کسی نہ کسی وجہ سے حیدرآباد ستیاگرہ کی مخالفت کرنا جزو ایمان سمجھتے تھے۔ باقی سب نے آریہ سماج کا ساتھ دیا۔ آریہ سماج کا ستیاگرہ دھارمک ادھیکاروں کے لئے تھا۔ اس کی نوعیت فرقہ وارانہ نہ تھی۔ لیکن چونکہ ریاست کا حکمران مسلمان ہے۔ اور ستیاگرہ کرنے والا آریہ سماج۔ اس لئے کانگریسی اخبارات نے پہلے پہل اسے ایک فرقہ وارانہ سرگرمی سمجھا۔ اور اس سے دور دور رہے۔ ہندو مہاسبھا کا ستیاگرہ شروع ہونے پر مہاتما گاندھی نے کانگریس کا ستیاگرہ بند کر دیا۔ اس پر کانگریسی اخبارات کو اور بھی یقین ہو گیا۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ سے انہیں دور دور رہنا چاہیئے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان کی جھجک دور ہو گئی۔ اور وہ ستیاگرہ میں دلچسپی لینے لگے۔ اس کا ایک کارن تو یہ ہے۔ کہ حیدرآباد ستیاگرہ سمتی نے پروپیگنڈہ کے لئے وشیش یتن کیا۔ اور اس کے لئے وتّ بھی دیا۔ اور دوسرا یہ کہ اخبارات نے اسے ایک وشیش بات سمجھا۔ اور وہ وشیش بات تھی بھی۔ آریہ سماج لاہور کا وارشک اُتسو پرتی ورش ہوتا ہے۔ ہزاروں لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکن ہر ایک لیکچر جو وہاں ہوتا ہے۔ اخبارات کی دلچسپی کا باعث نہیں ہوتا۔ وہ وشیش باتیں اپنے لئے چن لیتے ہیں۔ گت ورش شری ہت انے کی ادھیکشتا میں انٹی پاکستان کانفرنس ہوئی۔ تو اس کے لئے سماچار پتروں نے دل کھول کر جگہ دی۔

جو کچھ میں نے اوپر لکھا ہے۔ اس کی تائید میں کئی اور مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن اس سے کیا حاصل۔ مجھے تو کیول یہ درشانا ہے۔ کہ آریہ سماج کو اپنا کاریہ کشیتر وستر ت کرنا چاہیئے۔ اور اپنے پرچار کا ڈھنگ کسی قدر بدلنا چاہیئے۔ جس طرح ان دنوں پرچار ہو رہا ہے۔ وہ ہوتا رہے۔ اس کے ساتھ ہی کتھا کی پرنالی بھی شروع کر دینی چاہیئے۔ کیونکہ جنتا کا ایک بھاگ کتھا سے پربھاوت ہوتا ہے۔ لیکن جنتا کا ایک بھاگ ایسا بھی ہے۔ جسے نہ کتھا سے رچی ہے۔ نہ اپدیش سے۔ اسے تو کسی اُگر اور ادھبت پروگرام کی اچھا ہے۔ وہ اتنے ساتوک بھاؤ سننا نہیں چاہتا۔ جتنے کہ راجسک۔ اس لئے میں بار بار کہہ رہا ہوں۔ کہ آریہ سماج کے آدھین ڈسٹرکٹ، ڈویژنل اور پراونشل کانفرنسیں ہونی چاہئیں۔ ان کانفرنسوں میں آریہ سماج کا پرچار تو ہوگا ہی۔ کیونکہ اس کے بغیر تو ایک قدم بھی نہیں اٹھایا جا سکتا۔ لیکن کسی قدر وستر ت ویدی سے جنتا کے سامنے نہ کیول آریہ سماج کے سدھانت ہی رکھے جاویں گے۔ بلکہ اس کام بھی آریہ سماج ایسے وشیوں سے اپنی سہانوبھوتی دکھلائے گا۔ جو وشے کہ جنتا کے دماغ کو حرکت دے رہے ہوں۔ اس قسم کے سمیلنوں میں کچھ وشے تو سارو جنک ہو سکتے ہیں۔ اور کچھ استھانیہ۔ کسی وشیش ویکتی کو سمیلن کا پردھان بنایا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح جو لوگ سادھارن طور پر آریہ سماج کے اُتسووں میں دلچسپی نہیں لیتے۔ انہیں دلچسپی لینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ اخبارات بھی ایسے سمیلنوں کی کاروائی شائع کرنے پر مجبور ہونگے۔ مجھ سے پوچھا جا سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کا کشیتر کیسے وستر ت کیا جائے؟ اپنے ایک لیکھ میں میں لکھ چکا ہوں۔ کہ گئو رکشا براہ راست آریہ سماج کے پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ رشی دیانند نے اپنے جیون میں گئو رکھشنی سبھائیں قائم کیں۔ ان کی یہ اچھا اور پریتن تھا۔ کہ بھارت میں گئو بدھ کا قانونی طور پر نشیدھ ہو جائے۔ اس کے لئے وہ ایک میموریل مہارانی وکٹوریا کی سیوا میں بھیجنا چاہتے تھے۔ جس پر ایک کروڑ گئو رکشکوں کے ہستاکشر ہوتے۔ ان کی عمر نے وفا نہ کی۔ اور یہ کام بیچ میں رہ گیا۔ آریہ سماج چاہے تو اسے اٹھا سکتا ہے۔ پھر یہ کام کسی صوبہ کا نہیں۔ بلکہ دیش ماتر کا ہے۔ گئو دھن کی رکشا سے کسی ایک جاتی کو وشیش لابھ نہیں پہنچتا۔ بلکہ سمست جاتیاں اس سے لابھ اٹھاویں گی۔ دودھ اور گھی اچھا ملیگا۔ اور سستا ہوگا۔ تو اس سے ہندو ویسا ہی فائدہ اٹھا دیں گے۔ جیسا کہ مسلمان۔ اس لئے یہ کوئی فرقہ وار سوال نہیں۔ حکیم اور طبیب گائے کے دودھ کو شفا بخش بتاتے ہیں۔ بچوں کے لئے گائے اپنی ماتا سے اتر کر درجہ رکھتی ہے۔ اس لئے اگر آریہ سماج اپنے ہاتھ میں یہ کام لے لے۔ تو دیش بھر کی سہانوبھوتی حاصل کر سکتا ہے۔

پروگرام کا دوسرا جزو آریہ بھاشا یا ہندی کا پرچار ہو سکتا ہے۔ رشی دیانند نے ہمیں آریہ بھاشا کا نام ہی نہیں دیا۔ بلکہ اس کا پرچار ہمارا کرتویہ بھی بتایا ہے۔ رشی دیانند جنم سے گجراتی تھے گجراتی ان کی ماتری بھاشا تھی۔ اس کے اتیرکت ان کی بھاشا سنسکرت تھی۔ کنتو انہوں نے ان دونوں کو چھوڑ کر آریہ بھاشا کو اپنایا۔ اور اسی بھاشا میں اپنے گرنتھ رچے۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ وہ آریہ بھاشا کو سارے دیش کی بھاشا سمجھتے تھے۔ اپنے گرنتھ گجراتی میں لکھتے۔ تو دوسرے پرانتوں میں پڑھے نہ جاتے۔ انہوں نے ایسی بھاشا میں لکھے۔ جو کم و بیش سب پرانتوں میں پڑھی جاتی ہے۔ انہوں نے اپنے گرنتھ اس بھاشا میں اس لئے لکھے۔ کہ وہ چاہتے تھے۔ کہ سمست دیش آریہ بھاشا کو اپنی بھاشا سمجھے۔ اور کہ ان کے پرتنارتھ کا یہ پھل ہے۔ کہ آریہ بھاشا پہلے سے بہت زیادہ پرچلت ہے۔ تلسی رامائن کو چھوڑ کر رشی دیانند کرت ستیارتھ پرکاش آریہ بھاشا کی پستکوں میں سب سے زیادہ بکتی اور پڑھی جاتی ہے۔ رشی کو آریہ بھاشا سے کتنا پریم تھا۔ وہ اس کی اُپیوگتا کے کس قدر قائل تھے۔ اور ان کی کتنی تیبر اچھا تھی۔ کہ یہ سمست دیش کی بھاشا بن جائے۔ یہ کوئی جاننا چاہے۔ تو وہ ان کے گرنتھوں اور ان کے جیون کا اولوکن کرے۔ رشی صرف سنسکرت میں ہی بات چیت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے وشیش روپ سے آریہ بھاشا سیکھی۔ اس کا ابھیاس کیا۔ اور اتنا ابھیاس کیا۔ کہ اس میں گرنتھ لکھے۔ رشی دیانند کے بعد گجرات پردیش کے ایک اور سپوت مہاتما گاندھی نے رشی کے چرن چنہوں پر چلتے ہوئے آریہ بھاشا کو اپنایا۔ اور اس کا وشیش روپ سے پرچار کیا ہے۔ گاندھی جی کو جیسا دھن اور سودھابش پراپت ہیں۔ وہ رشی کو نہ تھیں۔ اس لئے انہوں نے آریہ بھاشا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کا بہت پرچار کیا ہے۔ اور انہیں وشیش سپھلتا بھی ہوئی ہے۔ انہوں نے آریہ بھاشا کے لئے کیا کیا ہے۔ اس کا پرتیکش پرمان دیکھنا ہو تو مدراس میں جا کر دیکھ لو۔ جہاں ان کی سرپرستی میں دکشن بھارتیہ ہندی پرچارنی سبھا کاریہ کر رہی ہے۔ اس سبھا کے پرشارتھ سے لاکھوں مدراسی نوجوانوں نے آریہ بھاشا سیکھی ہے۔ اس سبھا کی پریکشاؤں میں اتیرن ہو کر ہزاروں نوجوان سناتک بنے ہیں۔ بیسیوں پستکیں آریہ بھاشا میں پرکاشت ہوئی ہیں۔ گت ورش میں نے مدراس پرانت کا دورہ کیا۔ تو میں اس سبھا کا کاریہ دیکھ کر چکت رہ گیا۔ مدراس پرانت میں ہندی بھاشا کا پرچار بہت کٹھن ہے۔ وہاں کی پرانتیہ بھاشاؤں کی لپی آریہ بھاشا سے نہیں ملتی۔ اور اس پرانت میں آریہ بھاشا کے ورودھ پکشپات بھی ہے۔ باوجود اس کے جن دنوں مدراس میں کانگرس کا راجیہ تھا۔ وہاں کے پردھان منتری شری راجگوپال آچاریہ نے سمست پرانت کے سکولوں میں آریہ بھاشا ایک اختیاری مضمون کے طور پر رائج کر دی تھی۔ کانگرس کے ورودھیوں نے اسے ایک پولیٹیکل شستر کے طور پر استعمال کرنا چاہا۔ یہ شور کر دیا۔ کہ راجہ جی پرانت کی بھاشاؤں کو مٹا کر ہندی بھاشا پرچلت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کی انگیخت پر کچھ نوجوانوں نے سکولوں پر پکٹنگ بھی شروع کر دیا۔ اور کچھ ایک جیلوں میں بھی گئے۔ لیکن جوں جوں لوگوں کو معلوم ہوتا گیا۔ کہ ہندی بطور ایک اختیاری مضمون پڑھائی جاتی ہے۔ اس کا پڑھایا جانا پرانتیہ بھاشاؤں پر کوئی کٹھار آگھات نہیں توں توں ورودھ کم ہوتا گیا۔ لیکن ورودھ کا ہونا اور اس کا اس قدر زور پکڑنا۔ کہ کئی سو لوگ جیلوں میں چلے گئے۔ یہ اس بات کا پرمان ہے۔ کہ مدراس پرانت میں ہندی کا پرچار کس قدر آوشیک ہے۔ اور کانگرس وزارت نے یہ کام اپنے ہاتھ میں لیکر کس قدر اخلاقی جرأت کی +

کرشن

اگلا انک "رشی انک" ہوگا

۱۲ اکتوبر کا پرچہ شایع نہیں ہوگا۔ بلکہ ۱۲ و ۱۹ اکتوبر کا مشترکہ پرچہ ۱۴ اکتوبر کو رشی انک کے روپ میں شایع ہوگا۔ اور اسی دن پوسٹ کیا جاوے گا۔ اور آرڈروں کی تعمیل اس طریق سے کیجائیگی۔ کہ رشی نمبر سب کو دیوالی سے پہلے وقت پر پہنچ جائے۔

حیدر آباد میں پھر پابندیاں

مکھتھل کے محلے برنڈواڑی میں ایک مندر ہے۔ اس میں ایک بھگت تیپا بھجن کیرتن کیا کرتا تھا۔ پچھلے سوموار کو امین صاحب نے اسے پیٹا اور کیرتن بند کر دیا۔ اسی طرح پلا مانڈی کے ہر سال ہونے والے سدھ لنگیشور کی یاترا بند کر دی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی آریہ سماج کے ادھیکاریوں پر یاترا کے لئے پریرنا کرنیکا اپرادھ لگا کر دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ اسی طرح یادگیری میں چاردیواری کے اندر ہونیوالے کیرتن کو روک دیا گیا۔ اس قسم کی بندشوں اور پابندیوں کی خبریں نظام سٹیٹ سے لگاتار آ رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ نظام سٹیٹ کے ادھیکاری ستیاگرہ کو بھول گئے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ابھی آریہ سماج زندہ ہے !!

یگیوپویت سے خوف

اطلاع ہے۔ کہ محبوب نگر (حیدر آباد سٹیٹ) کے مقامی عبدالغنی نامی پولیس پٹیل نے چار دیگر آدمیوں کے ساتھ نرسپا نامی ہندو کو سربازار اس لئے پیٹا۔ کہ وہ اس کے سامنے سے یگیوپویت پہنے گذر رہا تھا آخر نظام سٹیٹ کے مسلمان یگیوپویت سے اتنا کیوں ڈرتے ہیں۔ یگیوپویت صرف کے تین تاروں کا دھاگہ مانتے ہے۔ سانپ نہیں جو کسی کو ڈس لے گا۔

کہیں ہندو بلوان نہ ہو جائیں

معاصر "آریہ بھانو" شولاپور کی اطلاع ہے۔ کہ "ہادلتی کے ہندوؤں نے آول تعلقہ دار صاحب بیدر سے ایک درخواست کے ذریعہ ویایام شالہ کھولنے کی اجازت مانگی تھی جسے نامنظور کر دیا گیا ہے۔ شاید نظام گورنمنٹ کے اراکین کو ڈر ہے۔ کہ کہیں ہندو کسرت کر کے بلوان نہ ہو جائیں!

دیالباغ میں کیا ہو رہا ہے؟

بقول "پیارا دیال باغ آگرہ" پریمی بھائی اتوار جی دن دہاڑے قتل کے بعد اب عشق و محبت کا ایک اور ڈرامہ رچایا گیا۔ کارخانہ کے ایک مزدور اور ٹیچر سنگ شری نہال چند جی مہاراج کے "ست سنگ" کا اثر ہو گیا۔ یعنی مزدور رتیس پیلنتیس کماتا ہے۔ اور ٹیچرس ستر روپیہ ہوا ار لیکن عشق کے دیوتا نے دونو کو ایک پلیٹ فارم پر لا کھڑا کیا۔ اور لالہ نہال چند کی روحانیت نے ایسا اثر کیا۔ کہ راتوں رات دونو مراد بادبھاگ گئے۔ دونو اگلے دن خاوند بیوی بنکر پھر "نہال باغ" میں آردنق افروز ہوئے۔ لالہ نہال چند خوش ہیں۔ کہ چلو عشق حقیقی نہ سہی عشق مجازی ہی سہی......"

کوئی بتائے کہ دیالباغ میں یہ سب کیا ہو رہا ہے ؟

ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کے خواب

سندھ مسلم لیگ کراچی نے سر عبداللہ ہارون کی صدارت میں ایک میٹنگ کر کے صوبائی حکومت سے ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کا نامعقول مطالبہ کیا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ کہ مسلمان اپنی مقدس کتاب کی ضبطی کی اجازت نہیں دے سکتے۔ تو وہ سوچیں۔ کہ آریہ سماجی ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کے خواب دیکھنے کی کیسے اجازت دے سکتے ہیں۔ مسلم لیگیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔

ریل گاڑیوں میں درجے

جنگ کے ان دنوں میں ٹرانسپورٹ کی ضرورتوں نے انگلستان کو مجبور کر دیا ہے۔ کہ گاڑیوں سے درجہ کا فرق بالکل اڑا دے۔ انگلستان میں صرف دو درجے ہوتے ہیں۔ تھرڈ اور فرسٹ۔ لیکن لوگ عموماً تھرڈ کلاس میں ہی سفر کرتے ہیں۔ اب وہاں صرف تھرڈ کلاس رہ جائے گی۔ کیوں نہیں حکومت ہندوستان میں بھی یہ درجہ بندی ختم کر دیتی؟ محکمہ ریلوے کو آمدنی زیادہ تر اسی درجہ کے مسافروں سے ہوتی ہے۔ اور انہیں ہی تکلیف سب سے زیادہ اٹھانی پڑتی ہے۔

اجمیر کے آریوں میں جھگڑے

بڑے دربھاگیہ کی بات ہے۔ کہ دنوں دن آریوں آریوں سے نکلتا جا رہا ہے۔ اور جھگڑے بڑھتے جا رہے ہیں۔ ویکتیوں کے باہمی جھگڑوں کا نتیجہ آریہ سماج کی بدنامی کی صورت میں نکلتا ہے۔ یہی اوستھا ان دنوں آریوں کے باہمی جھگڑوں کے کارن اجمیر میں ہو رہی ہے۔ کسی آریہ سماج کو اپ نیموں میں تبدیلی کرنے کا ادھیکار نہیں۔ اگر کسی سماج کے ادھیکاریوں نے یہ اناادھیکار چیشٹا کی ہے۔ تو انہیں پریم سے سمجھا بجھا دینا چاہیئے تھا۔ نہ کہ اخباروں میں تو تو میں میں کے ذریعہ آریہ سماج کو بدنام کرنا اچت ہے۔ سارودیشک سبھا کو چاہیئے کہ اجمیر کے آریوں کے جھگڑوں کو ...

رشی نروان دوس کا پروگرام

۲۰ اکتوبر کو رشی نروان دوس دھوم سے آریہ منا ئیں گے۔ لیکن کس قدر افسوس ہے۔ کہ آریہ سماج نے پروپیگنڈہ کے ذریعے ریڈیو سے کوئی فائدہ نہیں ... پرانتیہ سبھاؤں کو چاہیئے۔ کہ وہ آل انڈیا ... کے پروگرام ڈائریکٹروں سے خط و کتابت ... کے رشی نروان دوس کا دشیش ... اکتوبر کے ریڈیو پروگرام میں شامل ...

کوئٹہ میں پھر زلزلہ

۲۹ ستمبر کو کوئٹہ میں پھر شدید زلزلہ ... گھنٹوں میں ۱۸ زبردست جھٹکے محسوس ... گئے۔ شکر کا مقام ہے۔ کہ مکانات ... پروف ہونیکی وجہ سے زیادہ نقصان ... ہوا۔ صرف ایک بڑھیا ہلاک اور کچھ ... زخمی ہوئے۔ تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ ... گیا۔ جو جلد ہی بحال کر دیا گیا۔ بہت سے ... کوئٹہ چھوڑ گئے ہیں۔ بے شک ایسی حالت ... میں عوام میں اضطراب کا پھیلنا ...

آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس

۲۹ ستمبر کو سرینگر میں ہوئی۔ آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس میں دو اہم ریزولیوشن پاس ... ایک کے ذریعہ گورنمنٹ سے درخواست ... کہ وہ سیکنڈری اور اعلیٰ تعلیم کی اشاعت کے ... پرائیویٹ انفرادی کوششوں میں امداد ... اور دوسرے ریزولیوشن میں اس امر پر ... دیا گیا۔ کہ سکولوں اور کالجوں میں ... اس زبان میں پڑھائے جائیں۔ جو ... میں زیادہ تر بولی جاتی ہے۔ ایجوکیشنل ... حکومت ہند نے رائے ظاہر کی۔ کہ ... ایسی ہونی چاہیئے۔ جو قومی ضروریات کو پورا ... لیکن اسکی سپرٹ بین الاقوامی ہونی چاہیے ... ان کی رائے میں ہندوستان کے موجودہ ... تعلیمی سسٹم میں سرتاپا تبدیلی کی جانی چاہیے ... نیز یہ ضروری ہے۔ کہ بچوں میں تعلیم کے ذریعہ ... آزادی، سچائی اور امن میں دلچسپی ... پیدا کیا جائے۔ کیونکہ اسی طریق سے ... دنیا سے اندھیرے اور بدی کو دور کیا جا ... سکتا ہے۔

"آریہ درپن" ہندی ماسک ... فارم ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جنگ کا رنگ

روسی جرمن جنگ کو چھڑے ۱۶ سولہ ہفتے ہو گئے لیکن ہٹلر کو کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ روس پر حملہ کرتے وقت اس نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ یہ مہم تین مہینے کے اندر اندر سر کر لیگا۔ لیکن اُسے معلوم ہو گیا۔ کہ مقابلہ ایک زبردست ملک کے ساتھ ہے۔ ہزار کوشش کرنے پر بھی جرمن فوجیں لینن گراڈ میں داخل نہیں ہو سکیں۔ جو تھوڑی بہت کامیابی جرمن فوجوں کو کچھ علاقے چھین لینے میں ہوئی ہے۔ اس کے لئے انہیں بھاری قیمت ادا کرنا پڑی ہے۔ وسطی محاذ پر تو روسی فوجوں نے کئی شہر اور بیسیوں دیہات واپس لے لئے ہیں۔ اور دشمن کی فوجوں پر کاری جوابی حملے کر رہی ہیں۔ اب کہ سردیاں شروع ہو گئی ہیں۔ جرمن فوجوں کو پیچھے ہٹنے ہی بنے گی۔ کیا تعجب ہے جو روسی فوجیں ان کی ایسی گت بنائیں۔ کہ وہ دوبارہ اگلے موسم بہار میں حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکیں۔ امریکہ اور انگلینڈ سے روس کو امداد بھاری تعداد میں پہنچ رہی ہے۔ اس لئے اگلی گرمیوں تک روس بہت مضبوط ہو جائے گا۔ اور بخوبی دشمن کا مقابلہ کر سکیگا۔ اس ہفتے ماسکو میں اتحادی طاقتوں انگلینڈ اور امریکہ کے نمائندوں اور سٹالن میں ایک اہم کانفرنس ہوئی۔ اس کانفرنس میں کوئی بڑی بڑی تقریریں نہیں ہوئیں۔ صرف اس بات پر غور کیا گیا۔ کہ برطانیہ اور امریکہ روس کو زیادہ سے زیادہ امداد کس طرح پہنچا سکتے ہیں۔ دونوں اتحادی ملکوں کے نمائندوں نے اپنی اپنی حکومت کی طرف سے روس کی زیادہ سے زیادہ امداد کا یقین دلایا ہے۔ ہٹلر نے بلغاریہ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ روس کے محاذ جنگ پر ۱½ لاکھ فوج بھیجے۔ نیز ہوائی جہازوں بحری دستوں، ورنا اور برگاس کی بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ تاکہ وہ بلغاریہ سے بحیرہ اسود کے روسی بیڑے پر حملہ کر سکے۔ امریکن سینیٹ کی خارجہ کمیٹی میں قانون غیر جانبداری کی تنسیخ کا اگرچہ ریزولیوشن پیش ہو گیا ہے۔ لیکن باخبر حلقوں کا بیان ہے۔ کہ قانون غیر جانبداری کی تنسیخ مشکل نظر آتی ہے۔ برطانیہ نے فن لینڈ کو جو تنبیہ کی ہے۔ وہ جرمنی کے لئے تشویش کا موجب ہو رہی ہے۔ جرمن ہائی کمانڈ کو احساس ہے۔ کہ فن لینڈ کے لوگ روس سے جنگ جاری رکھنے کے خلاف ہیں۔ اس لئے یقین کیا جاتا ہے کہ جرمنوں نے اس امر پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ کہ لینن گراڈ کی جنگ کے بعد فن لینڈ اپنی فوجیں واپس بلا لے۔ ۲۷ ستمبر کو طہران میں برطانوی فوج کے کمانڈر انچیف جنرل کوئنان اور جنرل ویول نے کاکیشیا کی حفاظت کے مسئلہ پر روسی افواج کے چیف جنرل سے ملاقات کی۔

ریویو

وید اور قرآن

مہاشہ جیمنی جی بی۔ اے ویدک مشنری کی سمتی

میں نے ماسٹر لکشمن آریوپدیشک کی تصنیف کردہ کتاب وید اور قرآن کے ہر دو حصص کو شروع سے آخیر تک پڑھا۔ ماسٹر جی نے اس میں یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ قرآن کوئی نیا الہام یا نئی کتاب نہیں۔ بلکہ وید کا صحیح ترجمہ و مفہوم ہی ہے۔ آپ نے بڑے متانت اور دلائل سے واضح طور پر قرآن کی تفاسیر سے انحراف کرکے قرآن کے الفاظ کے مصدری معانی لیکر انکشاف کیا ہے۔ کہ قرآن اور وید کے مفہوم و مضامین میں کوئی اختلاف نہیں۔ آپ نے سیاق عبارت کو مدنظر رکھکر اور الہام کے اصل الاصول کو لیکر نیک نیتی اور صداقت سے اس کی سپرٹ کو لیکر دکھلایا ہے۔ کہ قرآن اور وید میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بلکہ یہ ہر دو کتب پرماتما کے گیان کی دو مختلف زبانوں میں تاویل ہیں۔ ماسٹر جی کی تحقیقات تجسس خوض و فکر واقعی قابل داد ہیں۔ آپ نے حدیثوں اور مولویوں کے تعصبات اور بوسیدہ خیالات اور قیاسات کو بالائے طاق رکھکر آزادانہ اور مدلل و معقول ترجمہ پبلک کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور زمانہ حال کے حق شناس مولویوں اور غیر متعصب محققوں کے سامنے ایک وسیع میدان تحقیقات کھول دیا ہے۔ کہ اس ترجمے پر غور کریں۔ اگرچہ میرا ذاتی طور پر چند نکات اور امور میں ماسٹر جی کے ترجمے کے ساتھ اتفاق نہ ہو۔ مگر میں اسلامیہ علم ادب اور مذہبی کتابوں کا کوئی مستند قاری نہیں ہوں۔ مگر ماسٹر جی نے جو قابلیت، جانفشانی اور عرقریزی اس ترجمے کے کرنے اور اسلامیہ ادب و تفاسیر کے مطالعہ کرنے میں دکھائی ہے۔ وہ قابل ستائش ہے۔ اور اس کے لئے میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔ ماسٹر جی کی یہ انتھک کوشش ہندو مسلم اتحاد کے لئے اور مذہبی عناد و تفرقہ بازی دور کرنے کے لئے ایک بڑا اکاری ذریعہ (سادھن) ہوگی۔ اور اسی مدعا کو ملحوظ خاطر رکھکر ہی انہوں نے اس اہم مرحلے کو طے کرنیکی کوشش کی ہے۔ ماسٹر جی کا ترجمہ اٹکل پچو یعنی قیاس آرائیوں اور من گھڑت تاویلوں پر انحصار نہیں رکھتا۔ بلکہ دلائل ساطع اور براہین قاطع اور مستند لغات پر مبنی ہے۔ متلاشیان حق اور امن و شانتی کے پیغام رسانوں اور اتحاد ملت کے حامیوں کے لئے یہ کتاب روشن مینار کا کام دے گی۔ اور رموز معرفت کے حصول کے لئے اور مذہبی اختلافات و تنازعات کے رفع کرنے اور اتحاد و یگانگت اور رشتہ اخوتی قایم کرنے کے لئے یہ کتاب ہاتو نبر (ہادی اور رہبر) کا کام دے گی۔ بلبیسویں صدی میں قرآن کا اس قسم کا ترجمہ اپنی قسم کا عجوبہ روزگار اور نادر تحفہ سمجھا جاوے گا۔ جسے ہم سرسری نگاہ سے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ ماسٹر جی کا یہ کارِ عظیم مذہبی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ اور جوں جوں لوگ اس پر کشادہ دلی اور تجسس رموز حقانی کی نیت سے مطالعہ کریں گے۔ اس میں گوہر نایاب حاصل کریں گے۔

قیمت فی حصہ ڈیڑھ روپیہ دو حصے چھپ چکے ہیں۔ قیمت تین روپیہ۔ کل دس حصے قیمت پچیس روپیہ۔ پیشگی بھیجنے پر *

موسم گرما اور برسات میں
ہمیشہ اصلی
جہاز مارکہ کپڑے
استعمال کریں
مفید اور فایدہ مند ثابت ہونگے
باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچہائے:- بمبئی — کلکتہ — دہلی — لاہور — کوئٹہ

* پندرہ روپیہ۔ ملنے کا پتہ:- دیانند پستکالیہ ہسپتال روڈ۔ لاہور

تازہ اہم خبریں

شری سوامی اچیوتانند جی پرلوک باش ہو گئے

آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی سوامی اچیوتانند جو کہ ایک عرصہ سے بیمار تھے۔ ۳۰ ستمبر کو لدھیانہ میں سُرگباش ہو گئے۔ آپ کی عمر ۸۵ برس کی تھی۔ اور وہ پنڈت گورودت کی پریرنا سے آریہ سماج میں آئے تھے۔ اور ساری عمر آریہ سماج کی سیوا کرتے رہے۔

— ہندی ساہتیہ سمیلن ابوہر کے لئے راجندر بابو کا نام تجویز کیا گیا ہے۔ پردھان پد کے لئے۔

— آسام کا ایک مسلم لیگی لیڈر آریہ سماج نبھیالنگ میں شدھ ہو کر سنیدر موہن بھٹاچاریہ بن گیا ہے۔

— امریکہ ۹۰ لاکھ فوج تیار کریگا۔

— جرمن فوجیں کریمیا سے سات میل رہ گئی ہیں۔

— کوئٹہ میں تین دن سے بھونچال آ رہے ہیں۔ لوگ شہر چھوڑ رہے ہیں۔

— وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں نیا آئین مرتب کرنیکا ریزولیوشن پیش کیا جائیگا۔

— سر سکندر نے اٹلانٹک چارٹر کے متعلق مسٹر چرچل کی تقریر پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ اور درجہ نوآبادیات کے دیئے جانے کی تاریخ کے تعین کا مطالبہ کیا ہے۔

— چیکوسلواکیہ کے وزیراعظم کو جرمنی میں پھانسی کی سزا دیدی گئی ہے۔

— برطانیہ کا روزانہ جنگی خرچ ایک کروڑ تیس لاکھ پونڈ ہے۔

— آریہ میڈیکل سکول لدھیانہ کو ساڑھے چارسالہ میڈیکل کورس کی دوبارہ اجراء کی اجازت مل گئی ہے۔

— پنجاب یونیورسٹی کے نئے رجسٹرار دیوان ایس۔ پی سنگھا نے لالہ امبرداس سے چارج لے لیا ہے۔

— برطانیہ چین کو پچاس ہزار پونڈ کی امداد دے گا۔

— عربوں میں ہٹلر محمد ہٹلر کے نام سے مشہور ہے۔ اور وہ اسے اپنا نجات دہندہ سمجھتے ہیں۔

(انقلاب بمبئی)

کشما کیجیے! میں وہ کچھ لکھ رہا ہوں جو مجھے نہ لکھنا چاہیئے تھا

آریہ پتروں کے پرتی خود آریہ سماجوں، آریہ سنستھاؤں اور آریہ بھائیوں کی لاپرواہی کو دیکھکر من اتنا نراش اور دُکھی ہو چکا ہے۔ کہ جی نہ چاہتا تھا۔ کہ رشی نمبر نکالا جائے۔ خاص کر ان حالات میں جبکہ کاغذ کی قیمت ۱۲/۱ ریم سے بڑھکر ۴/۹ روپیہ ریم ہو گئی ہو لیکن سینہ میں چھپے ہوئے رشی بھگتی کے جذبہ نے من سے کہا۔ "کیا ایک نہائی صدی سے وارشک یگیہ کی جاری کی ہوئی پرتھا کو بند کر کے ماتھے پہ کلنک کا ٹیکہ لگواؤ گے؟" من بولا "کلنک کا ٹیکہ میرے ماتھے پہ کیوں لگیگا۔ ان لوگوں پہ نہیں لگے گا۔ جو رشی کے نام لیوا ہوتے ہوئے رشی کی یاد میں نکالے جانیوالے رشی نمبر کو نہیں اپناتے۔ جن کے لئے یہ نمبر نکالا جاتا ہے۔ اگر ان کو ہی اس کی ضرورت نہیں۔ تو دماغ، محنت اور روپیہ کیوں ضایع کئے جائیں۔" آریہ سماجوں کی اوستھا یہ ہے۔ کہ آریہ پتروں کو خریدنے کے لئے ان کے فنڈ میں دھن نہیں۔ لیکن بیسیوں نمائشی کاموں اور فضول باتوں پہ خرچ کرنے کے لئے دھن ہے۔ وہ روزانہ اخبار منگوا کر لوگوں کی اخبار بینی کا شوق پورا کرتی ہیں۔ ریڈنگ روم کھولتی ہیں پرچار کے لئے۔ لیکن اخبار منگوائے جاتے ہیں روزانہ۔ تازہ مثال آریہ سماج جام پور کی ہے جو سامنے ہے۔ اس نے لکھا۔ کہ "پرکاش اور آریہ ورت بند کر دیں۔ کیونکہ فنڈ میں گنجائش نہیں۔" مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ سماج ناستکتا کا پرچار کرنیوالا رسالہ پریت لڑی اور کئی بیاہمنوں، کشتریوں اور اگروالوں کے اخبار اور رسالے منگواتی ہے۔ روزانہ اخبار بھی منگواتی ہے۔ ان کے لئے روپیہ ہے۔ اور آریہ اخباروں کے لئے نہیں۔ یہ مثال ایک آریہ سماج کی ہے۔ دوسری مثال سنستھاؤں کے سلسلہ میں گورو کل کانگڑی کی پیش کی جا سکتی ہے۔ وہ ہر سال اپنے ہندی اخبار کا ہندی میں اور کبھی اُردو اخبار کا اُردو میں آیورویدانک شایع کرتا ہے۔ ہندی کا ایک لاکھ اور اردو کا دس ہزار۔ سب خرچ ڈبو دیتا ہے۔ اس طرح ہر سال کئی ہزار روپے دیہ نشٹ کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ آیورویدانک کے نام سے جو پرچہ شایع کیا جاتا ہے۔ اس کا ۳/۴ حصہ اشتہاروں کا ہوتا ہے۔ اور ۱/۴ حصہ مضمونوں کا۔ کوئی اس انک کو قیمت دے کر نہیں خریدتا۔ ادھر ادھر سے اکٹھے کر کے اپنی جیب سے ڈاک خرچ ادا کر کے بھیجا جاتا ہے۔ دو تین سال ہوئے آریہ مسافر" کا آیورویدانک نکلا تھا۔ ایک ایک مکان پہ ۲۵-۲۵ انک پیسہ پیسہ کا ٹکٹ لگ کر پہنچے۔ اور ردی کی ٹوکری میں ڈالے گئے۔ اور سینکڑوں پرچے پتے غلط ہونیکی وجہ سے واپس آ گئے۔ ہم نے تجویز کی۔ کہ اس طرح دھن نشٹ کرنے کی بجائے آریہ پتروں میں ایک ایک صفحہ کا وگیاپن سارا سال چھپوائیں۔ تو لابھ کہیں ادھک ہوگا۔ یا تمام اخبارات کے ذریعہ اپنی کتابوں اور دوائیوں کا کروڑپتر بہت تھوڑے خرچ پر ہزاروں ہاتھوں تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ مفید تجویز یہ ہے۔ کہ رشی کی جیونی یا آریہ سماج کے سدھانتوں کا پرچار کرنے والی کوئی چھوٹی سی پستک جس کے پیچھے دس بارہ یا بیس صفحے اپنی دوائیوں اور کتابوں کے بھی ہوں، چھاپ کر چاہے جتنی تعداد میں بانٹئے۔ اس طریقہ سے زیادہ لابھ ہوگا۔ کتاب لوگ حفاظت سے رکھیں گے۔ ردی سمجھکر پھینک نہیں دیں گے۔ اس طرح پرچار بھی ہوگا۔ اگر مفت نہ بانٹنی ہو تو لاگت قیمت پہ یا نصف قیمت پہ آریہ سماجیں سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں خرید سکتی ہیں۔ ہر تہوار پہ یا شوراتری اور دیوالی کے موقعہ پہ ایسی کتاب چھپ سکتی ہے۔ لیکن ایسی باتیں سنتا کون ہے؟ یہ حالت ہے آریہ سماجوں کی اور آریہ سنستھاؤں کی۔ اب لیجے دیکھئے۔ ان کی مت پوچھئے۔ زیادہ تر یہی چاہتے ہیں۔ کہ اخبار مفت ملتی رہے۔ ختم چندہ کی اطلاع دو تو نہ جواب دیں گے۔ نہ چندہ بھیجیں گے۔ وی۔ پی کر دو تو واپس۔ ہر کا نقصان دفتر کا کرے۔ ایک کو کیا؟ یہ نہیں کہ سبھی آریہ سماجیں اور گرہاست ایسے ہیں اچھے بھی ہیں۔ لیکن اچھوں کی تعداد بہت کم ہے۔ پھر رشی نمبر کا قصہ سن لیجئے۔ بہت سی سماجیں تو رشی نمبر منگواتی ہی نہیں۔ جو منگواتی ہیں۔ وہ اس خیال سے منگواتی ہیں۔ کہ بک جاویں۔ سماج کے فنڈ سے پائی نہ خرچنی پڑے گویا یہ نمبر ہماری مدد کے لئے منگواتی ہیں۔ پرچار کے لئے نہیں۔ کئی سماجیں ایسی ہیں۔ جو ہمیں تنگ وقت پہ نمبر بھیجنے کو لکھ دیتی ہیں۔ نہ قیمت بھیجتی ہیں۔ نہ وی۔ پی کی اجازت دیتی ہیں۔ نمبر بھیج کر بل بھیجا جاتا ہے۔ اور ایک ہفتہ تک منی آرڈر کی انتظار کی جاتی ہے۔ لیکن بے فائدہ۔ ایک نہیں دو نہیں تین تین چار چار خط لکھے جاتے ہیں۔ مگر جواب ندارد۔ پچھلے چند سالوں میں دو تین سو روپیہ کا نقصان صرف اسی لئے کہ پاپو سماجوں کے ہاتھوں اٹھانا پڑا ہے۔ کئی سماجیں ایسی بھی ہیں۔ جو وی۔ پی کے ذریعہ رشی نمبر طلب کر لیتی ہیں۔ مگر وی۔ پی پہنچنے پہ واپس کر دیتی ہیں۔ اس پہلی قسم کی سماجوں میں بھمبر، پٹیالہ، گورداسپور، سلانوالی سیالکوٹ وغیرہ کئی سماجیں شامل ہیں۔ ان حالات میں اگر رشی نمبر نہ بھی نکالا جاتا۔ تو ہم سے شکایت بے جا ہوتی۔ اب اگر نکالا جا رہا ہے۔ تو کسی پر احسان نہیں کیا جا رہا۔ ہم اپنا فرض پورا کر رہے ہیں۔ ہاں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اتنا ہی شاندار ہوگا۔ جتنا کہ آپ بنانا چاہیں گے۔ جتنی زیادہ مانگ ہوگی۔ اتنا زیادہ ... ہو گا۔ اگر اسبار نمبر آپ کی آشا کے مطابق نہ نکلے۔ تو سمجھ لیجئے۔ کہ آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کی لاپرواہی کا شکار ہوا ہے۔ ... اخباروں کی طرح زیادہ سے زیادہ آرڈر ... یا سہایتا کرنے کے لئے اپیل نہیں کروں گا۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے۔ کہ نہ تو ایسے آریہ سماج ہیں۔ آریہ سماجی جن کے آگے اپیل کرنے سے کچھ لابھ ہو۔ چاروں اور نراشا ہی نراشا ہے۔ مجھے کشما کیجئے۔ میں نے وہ کچھ لکھا ہے۔ جو مجھے نہ لکھنا چاہیئے تھا۔ اتنی بات یاد رکھئے کہ اگر یہ نمبر ...

ہندی اُردو رشی نمبر کیلئے آرڈر اور قیمت فوراً بھیجئے

اگلا انک ہی رشی نمبر ہوگا۔ جو ۱۴ اکتوبر کو شایع ہو جائیگا!

بس اب وقت نہیں۔ آریہ سماجیں اور آریہ بھائی ہندی اُردو رشی نمبر کے لئے زیادہ سے زیادہ کاپیوں کا آرڈر فوراً ارسال کر دیں۔ کیونکہ ۵ اکتوبر سے نمبر چھپنا شروع ہو جائے گا۔ اور ۱۴ اکتوبر کو شایع ہو جائے گا۔ اس لئے آرڈر اور ان کی قیمت ۵ اکتوبر تک آ جانی چاہیئے۔

(۱) باوجود کاغذ کی بیحد گرانی کے نمبر زیادہ سے زیادہ شاندار ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ صفحے۔ بہترین کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی اور بڑھیا آرٹ پیپر پر سہ رنگی تصویر اور کئی ایک رنگی تصاویر ہونے پر بھی قیمت صرف ۳/ اردو نمبر کی اور ۳/ ہی ہندی نمبر کی رکھی گئی ہے۔ (۲) کم از کم ۱۰ کاپی کی قیمت پیشگی آنے پر محصولڈاک یا کرایہ ریل معاف ہوگا۔ آرڈر بھیجتے وقت منی آرڈر کوپن پہ مکمل پتہ (ڈاکخانہ و ضلع) اور نزدیکی ریلوے سٹیشن کا نام ضرور لکھیں۔ (۳) اسبار وی۔ پی سے نمبر نہیں بھیجا جاوے گا۔ اور نہ ہی قیمت بل کے ذریعہ وصول کی جائے گی۔ قیمت بہرحال پیشگی آنی لازمی ہے۔ (۴) مایوسی سے بچنے کے لئے اپنا آرڈر اور قیمت بذریعہ منی آرڈر آج ہی ارسال کر دیجئے۔ واضح طور پر لکھیئے۔ کہ ہندی نمبر کتنے اور اردو کے کتنے؟ (منیجر پرکاش و آریہ ورت لاہور)

ضرورت ہے!

(۱) لڑکی۔ برائے پنجابی کھتری کنیا عمر ۱۸ سال۔ ... مڈل اور بھوشن پاس۔ گھر کے کام کاج سے واقف۔

(۲) لڑکی برائے پنجابی کھتری کنیا عمر ۱۵ سال۔ مڈل پاس۔ ہر طرح کے کام کاج سے واقف۔

(۳) کنیا کی برائے پنجابی لڑکا۔ عمر ۱۴ سال۔ انٹرنس پاس۔ دکاندار۔ آمدنی معقول۔

"ایم" معرفت اخبار پرکاش لاہور

طاقت کی شرطیہ دوا

میہا تنک گولیاں

ان گولیوں کے ایک ماہ کے استعمال سے جریان ... زیادتی پیشاب ... کمزوری سستی نامردی ... بڑھتی ہے کہ نامرد مرد ... بڈھے جوانمرد بن جاتے ہیں قیمت ... آپ یہ یاد رکھیں کہ حکیم تلسی پرشاد اگروال علی گڑھ

اصلی میٹھی گھٹی جہاں رہ

بال جیون گھٹی

بچوں کی ہر ایک بیماری کو دور کرتی۔ کمزور بچوں کو طاقت ... ذرا سی روزانہ چٹا دینے سے بچے کبھی بیمار نہیں ... دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں قیمت ... سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی ... نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگا لیں ...

مفت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجنے پر ...

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

غریب اور امیر کے اخلاق کا موازنہ

کہانی: کیسے بھولوں؟

لیکھک شری رام شرما رام

...کی بات ہے۔ شام کو پہنچکر پکارتا۔ "د... والی!" وہ داتن والی تھی۔ کھنکتی ہوئی... والی بابوجی! کیسی داتن بابوجی!" اور اس... کے گانے کو سننے کے ساتھ میں ایک پیسہ... وہ دس داتن میری اور بڑھاتی۔ داتن... میل صاف کرتی اور داتن والی... گوری... اور بڑی رسیلی آنکھیں... وہ نئی... داتن والی۔ بھلا کیس طرح مسکراتی؟ دانتوں... مسکان دے رہی ہو۔ میں سنتا۔" او... اٹلے اٹلے ہاں۔ دیکھو جی آج کی داتن!"

...میں جیسے اس کے گرہ میں سچ مچ اسی... ڈھونڈھ رہا ہوں۔ کہ تبھی وہ پھر پکارتی۔ ...بابوجی اٹلے اٹلے! ارتنات یہاں یہاں!"

کتنا پیارا تھا وہ اس کا کہنا۔ اور مادکتا ...بھرا ہوا اس کا یوبن۔ جیسے سبھی کچھ اس ...کے ذرا سے چھوا پر سمٹ سمٹا کر آ ...گیا تھا۔ اب چور ہے پر جانے کی بات نہیں ...وہ گھر آکر آواز دیتی۔ اور داتن دکھاتی ...ہوئی کہتی۔ "دیکھو کیسی ملایم اور ہری ہیں ...بابوجی!"

یہ سنکر میں اس کی اور دیکھتا۔ وہ مسکراتی ...دانتوں سے ہنستی اور نہ جانے کیسی تھرکن ...کے ساتھ وہ اپنی بھرکٹی کو چڑھا کر ہونٹوں ...کو اسی مند ہاسیہ کو لئے میری اور دیکھتی۔ ...اور دیکھتی رہ جاتی۔

یہ لکڑی اور جڑ جیسے توڑی داتن مجھے ایک ...پیسے کی کئی دن کو ہوتی۔ یہ نہیں تازی داتن ...چاہئے۔ جو پیسے کی ایک ہی چاہئیے۔

...کتنے جیسے داتن کا پرشن بے کام ہو گیا تھا۔ ...وہ داتن دیتی۔ میں پیسے دیتا۔ پیسے روپے ...اور نوٹ۔ وہ ہنستی ہوئی لیتی۔ اور اپنی انگیا ...کے کنارے میں رکھ لیتی۔

میں کہتا۔ "تم خوش تو ہو نہ داتن والی؟"

"ہاں ہاں! بہت خوش!" ایں یہ کیا بابو ...جی! دیکھو الگ! ہاں دور سے کیوں نہیں ...بات کرتے بابو!"

اور جیسے لگتا۔ کہ وہ چڑ گئی ہے۔ وہ ناراض ...ہو کر چلی ہے۔ تبھی میں کہتا۔ "چل دی! ...کچھ اور بیٹھ نہ! بیٹھ لے!"

یہ سنکر وہ میری اور دیکھتی۔ جانے ...کیسے دیکھتی وہ۔ اور نت کھشن ہی۔ جیسے سب ...بھول کر۔ جو ابھی ابھی کچھ روٹھ گئی تھی۔ پھر ...آنکھوں سے ہنستی۔ ایک ورد پ سے پھر ...اس کے ہونٹ تھرکتے۔ اور کہتی۔ "ہوں۔ نہ ...نہ۔ بس بیٹھ لی تمہارے پاس۔" تم بیٹھنے ...دیتے ہو بھلا! کبھی کچھ۔ کبھی کچھ۔ اچھا ...چلی ہیں!"

اور پھر نہ سنتی وہ۔ وہ چلی جاتی۔ اسی طرح ہنستے ہوئے۔ اسی طرح مسکراتے ہوئے۔ جس کے ساتھ میرے نوٹ روپے اور پیسے بھی بنا کسی روک کے جاتے۔ اور چلے جاتے۔

نتیہ کی طرح وہ ایک دن آئی۔ اسی پرکار ہاتھ میں داتنوں کی گڈی۔ میلی اور کئی جگہ سے پھٹی دھوتی میں وہ ایک ملایم اور سیدھی داتن میری اور بڑھا کر بولی۔ "اب اٹھتے ہو؟ تم بہت سوتے ہو بابو!"

میں چپ تھا۔ میں جیسے نتیہ کی طرح آج بھی کچھ کھوجنے چلا تھا۔ اس میں!

وہ پھر بولی۔ "چپ کیوں ہو بابو! تم بولتے ہی نہیں ہو۔ اور میں آئی ہوں۔ جو چلی جاؤنگی۔"

تب جانے کیسی جگیاسا اور میٹھی کامنا کے ساتھ میں نے اس کی اور دیکھا۔ تبھی سنا اس سے۔ "آج میں تمہیں اپنا نام بتاؤنگی۔ بابو!" اور مسکرائی۔ "کیوں پوچھتے تھے نہ اس دن میرا نام! تم چمپا کا پھول جانتے ہو بابو! میں، چمپا ہوں۔ آج سے مجھے چمپا کہنا!" اور جانے کیسے آلوڑ کے ساتھ اس نے ہاتھ مٹکاتے ہوئے پھر کہا۔ "ہاں سمجھے بابو! میں ہوں چمپا! چمپا رانی!"

اور میں نے دیکھا۔ وہ چمپا سچ مچ ہی جیسے الہڑ کلی کی طرح پھوٹ پڑنا چاہتی تھی۔ اس کا یوبن جیسے برس باہر نکل آنا چاہتا تھا۔ اور میں اس کے پاس کھڑا بھنورا۔ اس کی ان نیہ دکاست پنکھڑیوں پہ الوٹ سا مراجیہ کی طرح اپنے شناست ہاتھوں کو جما لینے کی ٹوہ میں تھا۔ ہاں یہ ہو آئی اچھا۔ اگر یہ پھول توڑ لیا جائے۔ تو!....

میں بولا۔ "یہ کہو میری داتن والی چمپا رانی ہے۔" کہتے اس کی ٹھوڑی پکڑ لی اور کہا۔ "تو آنکھیں کیوں بھر آئیں چمپا رانی!"

چمپا نے میرا ہاتھ ہٹا یا۔ اس نے آنچل سے آنکھیں پونچھ لیں۔ وہ بولی۔ "تم مجھے بھول تو نہ جاؤ گے بابو!"

یہ جیسے ایک پہیلی تھی۔ بالکل نئی سی۔ بالکل سیدھی سی۔ بولا۔ "بھلا تجھے کیسے بھول جاؤں گا چمپا! میں جسے پیار کرتا ہوں۔ جسے سوتے جاگتے یاد کرتا ہوں۔ اور اسے بھول جاؤں گا میں۔" کہتے ہنسا میں اور اس کی اور بڑھکر کہا۔ "چمپا! چمپا رانی!"

اور چمپا نے چونک کر کہا۔ "نہ بابو! تمہیں قسم ہے میری۔" کہتے اس نے دھوتی سے منہ ڈھک لیا اور رو پڑی۔

تب میں جو کہنے اور کرنے چلا تھا۔ اسے روک لیا۔ اور ممتا کے ساتھ اس کے سر پر ہاتھ رکھکر بولا۔ "چمپا!"

چمپا چپ تھی۔

میں نے کہا۔ "چمپا رانی" کہتے اس کے سر کو اپنی گود میں رکھ لیا۔ اور اب جیسے چوم لوں گا اسے۔ اور وہ اپنی آنکھوں کے بند دوار سے موتی سے جھلمل ایک دو کن نکال دیگی اور آنکھیں کھولنے کے ساتھ کہہ اٹھیگی۔ "میرے پیارے بابو! میں تمہیں کتنا پیار کرتی ہوں، بابو!"

میں جیسے جھکا تھا۔ اور جھکا اس کی اور جیسے شرابی پیالے کی اور بڑھ رہا ہو۔ اور اب وہ ہے پیالا۔ بس ایک ڈگ شیش ہے۔ کہ چمپا نے آنکھیں کھول لیں۔ اور میرے گالوں پہ اپنے دونوں ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔ "آہ: بابو!"

میں نے اس کا سر سونگھ لیا۔ اور اب اسے چوم بھی لونگا۔ تبھی یکا یک ہی وہ چونک کر اٹھی اور میری اور دیکھکر بولی۔ "اوہ! تم کیا کرنے لگے بابو!"

کنتو اب میں سنیت نہیں تھا۔ میں سکی اور بڑھا۔ وہ اور پیچھے کو ہٹی۔ کھڑی ہو گئی۔ اور کمرے کے کھونٹ میں جاکر بولی۔ "اب جانے دو بابو۔ کل اور آؤں گی تمہارے پاس۔ بس کل اور!"

"تم مجھے ٹھکرا کر جا رہی ہو چمپا!" اور میں نے انوبھو کیا جیسے میں تپ رہا ہوں۔ نشیت ہے یہ چمپا جو دور ہے مجھ سے۔ جو لگتا ہی نہیں چاہتی مجھ سے۔ جو ایک پہیلی ہے۔ ایک سمسیا ہے۔

تبھی جانے کیسی دین اور مرم بھری آنکھوں سے چمپا نے میری اور دیکھکر کہا۔ "اس جیون میں میں تمہیں کیسے ٹھکرا پاؤں گی بابو تم بڑے ہو۔ سمجھے ہو؟ نہیں تم اس غریبنی اس داتن والی چمپا کے پریم کا مول۔"

"تم مجھے پیار کرتی ہو چمپا۔ آؤ ہم تم ایک سدا کے لئے آپس میں بندھ جاویں چمپا!"

یہ سنتے ہی چمپا نے پھیکی اور ملین درشٹی سے ایک اور کو دیکھا۔ اس نے سانس بھری اور بولی۔ "تم کس ناچیز سے پریم کرنے چلے ہو بابو!" "چمپا تم کماری ہو۔ تم اودواہت ہو۔"

تب اس نے کہا۔ "ہاں بابو! کل کماری نہیں رہیگی چمپا، یہ کنگنا بندھا ہے ہاتھ میں۔ کل بیاہ ہے اس چمپا کا۔ جو کل کے بعد نہیں آئے گی تمہارے پاس۔" کہتے اس نے جھٹکے کے ساتھ منہ گرا لیا۔ وہ دوار کی اور بڑھتی ہوئی پھر بولی۔ "کل ملوگے نہ بابو! میں آؤں گی۔"

میں محرک تھا۔ میں اداس تھا۔

چمپا چلی گئی۔ یہ صبح کی بات دن بھر میرے پاس بنی رہی۔ چاہا بھی کہ مٹ جاوے۔ پر ایسی تھوڑی ہی تھی بات۔ جو آسان ہو۔ اور چمپا پھر آئے گی۔ کل جو انت کا، اب تک کے

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

ادب لطیف

بھینٹ

مالا بن چکی تھی۔ شاعر مسکرا رہا تھا۔

میں نے مالا کو ہاتھ میں لیا اور پہنچی "مورتی" کے پاس! "مورتی" خاموش تھی۔ پھر بھی ہنس رہی تھی۔ راگ خاموش تھا۔ پھر بھی سنگیت کی آواز کانوں میں آ رہی تھی۔ دل ٹوٹ چکا تھا۔ پھر بھی امید نے ساتھ نہ چھوڑا تھا۔

میں نے کانپتی ہوئی آواز میں پکارا ——

"دیو"

مورتی ہلی لیکن بولی نہیں۔ ہونٹ ہلے مگر آواز نہ نکلی۔ مسکراہٹ دیکھی مگر الفاظ نہ سنے۔ آشیرواد ملا لیکن بھاؤ نہ سمجھی۔

میں نے حوصلہ کر کے —— مالا مورتی کو پہنانی چاہی۔

لیکن یہ کیا ——؟

میرے ہاتھ کانپے۔ مالا ہاتھ میں سے گر پڑی۔

"دیو" کے گلے میں پہنچنے سے پہلے ہی مالا ٹوٹ گئی اور پھول بکھر گئے۔

کماری نرملا پربھاکر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

کنیا گوروکل دہرہ دُون کا جلسہ

کنیا گوروکل دہرہ دُون کا سالانہ جلسہ بڑے دنوں کی چھٹیوں میں ۲۷ر سے ۳۰ر دسمبر تک منایا جاوے گا۔ جلسہ میں شریک ہونے کے لئے دیش کے بڑے بڑے راج نیتک۔ اور سماجک نیتاؤں کو نمنترت کیا گیا ہے۔

جلسہ کے موقع پر دیکشانت اور ویدآرمبھ سنسکار اور راشٹریہ بھاشا سرسوتی اور دیوبانی سمیلن خاص طور پر منائے جاویں گے۔

اِسی موقعہ پر انتر کنیا مہاودیالیہ واد وواد سمیلن بھی ہوگا۔ جس میں باہر کے کالجوں کی کنیائیں بھی حصّہ لے سکیں گی۔ جو کالج مباحثہ میں جیتے گا۔ اُس کو ایک ٹرافی کا انعام دیا جاوے گا۔ رامدیو سمارک ندھی کا کام ابھی جاری ہے۔ دیش کے کونے کونے میں دھن سنگرہ کے لئے ڈیپوٹیشن بھیجے جا رہے ہیں۔ رامدیو سمارک بھون نرمان کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ نئی کنیاؤں کا داخلہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۱ء کو ہوگا۔ جن سجّنوں کو اپنی کنیائیں داخل کرانی ہوں۔ وہ کنیا گوروکل کاریالیہ سے فارم داخلہ اور نیم منگوا کر اور اُسکو بھر کر ۱۵ر نومبر سے پہلے بھیجدیں۔ (ودیاوتی بی۔ اے آچاریہ)

آریہ سماج بٹالہ کا جلسہ

آریہ سماج اوہری چوک بٹالہ ضلع گورداسپور کا سالانہ جلسہ ۱۷ر ۱۸ر ۱۹ر اکتوبر ۱۹۴۱ء کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاویگا۔ جس میں بڑے بڑے وِدوان سنیاسی اور بھجنیک امرت ورشا کریں گے۔ (خیرخواہ منتری)

پنڈت بدھ دیو جی کا اپریشن

لگ بھگ ایک سپتاہ ہوا۔ پربھات آشرم میرٹھ میں پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار اچانک بیمار ہو گئے۔ اس کارن اُنہیں یہاں دہلی لانا آوشیک ہو گیا تھا۔ نئی دہلی میں شری ڈاکٹر سنبہ کام جی بھاردواج کے دوارا اُن کے گلے کا اپریشن کرایا گیا۔ ڈاکٹر جی نے بڑے پریم سے پنڈت جی کی چکتسا اور سیوا کی۔ پرماتما کی دیا سے اپریشن سپھل ہوا۔ اور اب اُن کا سواستھیہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ اس بیماری کے کارن وہ کمزور بہت ہیں۔ اور کچھ سمیہ کے لئے باہر آریہ سماجوں کے اُتسووں آدی پر جانے میں اسمرتھ ہیں۔ (منتری)

دیانند چیریٹیبل ہسپتال نابھہ

دیانند چیریٹیبل ہسپتال نابھہ کی افتتاحی رسم ۶ر جولائی کو ادا کی گئی تھی۔ یہ ہسپتال اُسی وقت سے بلا لحاظ مذہب و ملت ہر فرد و بشر کے دُکھ و تکلیف کو دُور کرنے میں نہایت ہی پریم اور دلچسپی کا بھاری ثبوت دے رہا ہے۔ اور مل ورتن کا عمدہ نمونہ پیش کر رہا ہے جس سے یہ ہسپتال روز بروز پبلک کی نظروں میں ہر دلعزیز بن رہا اور ترقی کر رہا ہے۔

(۲) ۶ر اسوج کو آٹھ بجے صبح دیانند ہسپتال بلڈنگ میں ممبران ہسپتال نے مہاراجہ پرتاپ سنگھ صاحب والیٔ ریاست نابھہ کا جنم دن بڑے پریم سے منایا۔ جس میں مہاراجہ صاحب بہادر کی درازیٔ عمر اور بلندیٔ اقبال کے لئے پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔ (بالمکند سیکرٹری)

آریہ ڈویژنل کانفرنس لدھیانہ

۵ر اکتوبر ۱۹۴۱ء اتوار کو لدھیانہ میں زیر صدارت پوجیہ مہاتما کرشن ہونیوالی کانفرنس میں صرف دو دِن باقی رہ جائیں گے۔ جب یہ پرچہ آپ کے ہاتھ میں پہنچے گا۔ علاقہ کی ہر سماج اپنا اپنا سالانہ جلسہ مناتی چلی آئی ہے۔ لیکن سارے ڈویژن کے آریہ بھائیوں کو ایک استھان پر اکٹھا دیکھنے کا یہ پہلا اوسر ہوگا۔ اضلاع لدھیانہ۔ انبالہ، ریاستہائے پٹیالہ و نابھہ کے آریہ نمائندے آریہ سماج کے آگامی پروگرام پر وچار پیش کریں گے۔ دُوسرا لابھ یہ ہوگا۔ کہ علاقہ میں جاتی سنگٹھن زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔

اس وقت یہ حالت ہے۔ کہ ایک سماج دُوسری سماج کے ممبروں کے حالات اور مشکلات سے قطعاً ناواقف ہے۔ علاقہ بھر کے آریہ بھائیوں سے ونے پُورک نویدن ہے۔ کہ ۵ر اکتوبر کو صبح لدھیانہ پہنچ کر کرتارتھ کریں۔ کانفرنس کا سمیہ ۳ بجے دوپہر سے ۶ بجے شام تک ہے۔ (رادھاکرشن ...)

گوروکل کانگڑی میں ...

پچھلے کچھ مہینوں سے آس پاس کے ... میں لوٹ مار اور ڈاکہ کی کئی واردات ... ہیں۔ ابھی حال میں گوروکل کے ... نند لال کھنہ کے گھر ڈاکہ پڑا تھا ... کے ۱/۲ ۲ بجے کے قریب ۲۰-۲۲ ... بھالے اور کلہاڑیوں سے لیس ڈاکو ... کے گاندھی آشرم میں پہنچے۔ آشرم ... کے جاگ جانے سے اور اُن کے ... ہو جانے سے وہ لوگ کچھ نہ کر سکے ... سے وہ لوگ پاس کی ایک چھوٹی سی ... کی دوکان کو گھیر کر اور توڑ پھوڑ کر اندر ... گھسے۔ دُکاندار اور اس کے ساتھی کو ... طرح گھائل کر کے اس کا سب سامان لے گئے ... دوکاندار کو سخت چوٹیں آئی ہیں۔ چوروں ... کا رُعب بالکل نہیں مانتے۔ سرکار کو ... اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ (نامہ نگار)

ضرورت ہے

آریہ سماج علاول پور کو ایک ایسے ... ویدک یا ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ جو نہ کیول ... ڈسپنسری کے ذریعہ مریضوں کا علاج کر سکے بلکہ سادہ کریا تمک جیون اور پربھاؤ شالی ... ویاکھیانوں سے پرچار بھی کر سکے۔ بانپرستھ یا سنیاسی ہو۔ تو بہتر ہوگا۔ بھوجن وستر ... اوشدھالیہ کا خرچ سماج ادا کرے گی۔

(۲) زنانہ ڈسپنسری میں کم سے کم ... سیوا بھاؤ سے اونچ نیچ کے بھاؤ سے ... اُٹھ کر سبھی روگیوں کی سیوا کرنے کی لگن ...

دانی پُرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ۔ لاہور

کو نہ بھُولیں۔ یہ اناتھالیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک پوشاک۔ کپڑا۔ نقدی جس صُورت میں بھی سہایتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہایتا کر سکیں۔ رپورٹ سال گذشتہ مُفت طلب کریں۔

المشتہر ہیرانند شرما سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے۔ آریہ بھاشا، آریہ سنسکرتی، آریہ سبھیتا اور آریہ دھرم کا پرچار کرنے کے اُدیش سے اُردو کے گڑھ پنجاب سے

ہندی ”آریہ ورت“ لاہور

پچھلے بارہ ماہ سے شری ہنتی علاولپوری اڈیٹر پرکاش کے سنرکشن اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی پربھاکر کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے سچتر شائع ہو رہا ہے۔ آریہ نیتاؤں، سماچار پتروں، آریہ سماجوں، کنیا پاٹھشالاؤں اور آریہ ودیوں نے اسے پسند کیا ہے۔ آریہ ورت پنجاب کی ایک ماتر آریہ ہندی پتر کا ہے۔ اس کے خریدار خود بنیئے اور دُوسروں کو بنایئے۔ جو پچھلے ورش پہلے انک سے خریدار بنے تھے۔ وہ نئے ورش کا چندہ منی آرڈر سے اڑھائی روپے بھیجدیں۔ ورنہ ۱۴ اکتوبر کو ششی انک وی۔ پی بھیجا جاوے گا۔ کوئی آریہ سماج یا کنیا پاٹھشالا اور آریہ پریوار آریہ ورت سے خالی نہ رہے۔ آریہ ورت آپ کو شاریرک، آتمک اور اُنتی کا مارگ دکھاتا ہے۔ شکشا پرد کہانیاں دے کر منورنجن کرتا ہے۔ آپکے بچوں کے اخلاق اُونچے کرتا ہے۔ اور پنجاب میں ہندی پرچار کا اُتم سادھن ہے۔ نئی لیکھکاؤں کی حوصلہ افزائی کرنا اس کا وشیش اُدیش ہے۔ اس پتر کا کی ہر طرح سے سہایتا کرنا آپ کا پرم کرتویہ ہے (مینیجر آریہ ورت ...) خود خریدار بنیں۔ دوسروں کو بنائیں!!

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...دُوند کا پورن وِرام ہوگا۔ یہ پیسے روپے
...سب چلے جائیں گے۔ بڑا دیشیہ ہی، ویر

...جرہی بات رہی۔ کبھی سوچا تُم چاہتے
...اُس کو۔ تم سُور کھ ہو۔
...صبح ہوئی۔ بستر پہ ایکانت اَور
...تنہائیں۔ دوار کھُلا تھا۔ دھیان وہیں
...ہیں جیسے باٹ میں ہُوں۔ کہ آئے چمپا
...دوار پہ سُنا۔ "بابُو!" اَور وُہ اندر چلی آئی۔
...کہا۔ "آؤ چمپا!"
...میرے پاس ہی آکر بیٹھی۔ آج نیا ویش
...اُس کا۔ کانوں میں بالے تھے۔ اُس نے اپنی
...بھری مسکراہٹ میں کہا۔ "اُٹھو، میں
...بات کر دُوں گی۔"
...بستر پہ بیٹھو!" میں نے کہا۔
...بولی۔ "نہ میں بیٹھی ہُوں میری ایک بات
..."
...نے اُس کا ہاتھ پکڑا۔ تبھی اُس نے کچھ
...کچھ چیخ بھرے سوَر میں کہا۔ "ہاتھ چھوڑ
...دیکھو کہتی ہُوں ہاتھ چھوڑ دو۔" اَور
...چھڑانے کے ساتھ اس نے بھرے سوَر
...کہا۔ "تم دیکھتے نہیں بابُو! سمجھتے بھی نہیں
...ہی ہے چمپا! اب یہ اپنی نہیں رہ

گئی ہے۔ تبھی اُس نے جھٹکے کے ساتھ پھر میری اور دیکھا۔ جانے کیسی آگ تھی جانے کیسی پیار نرت آنکھوں کے ساتھ۔

میں نے کہا "چمپا"

چمپا نے بیچ میں کہا۔ "بابُو! بس کہہ دو ایک بار، چمپا کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہہ دو۔ کہ نہیں بھُولیں گے اسے۔"

پر میں اب بھی سمجھنے سے دُور تھا۔ وُہ سارا کا سارا اننت جیسے زندہ ہو کر پریت کہہ رہا تھا۔ مجھے پاؤ۔

تبھی پھر سُنا۔ "بولو۔ مجھے بھُول تو نہیں جاؤ گے بابُو!"

میں مُسکرا دیا۔ کچھ اَور چمپا کی اور بڑھا۔ کہ پھر نیر سا لگا۔ "میں کہہ رہی ہُوں بابُو۔ میرا بیاہ ہو گیا ہے۔"

جانے کتنا دین تھا میں۔ ہائے ہائے! کتنی پیاری تھی۔ کتنی مانگ تھی میری۔

اَور اُس نے کہا۔ "میں ہاتھ جوڑتی ہُوں بابُو مت چھوؤ مجھے۔" پھر میری اور دیکھ کر بولی۔ "ہٹو میں جاؤں گی۔ میں سمجھی تم نے نہیں چاہا مجھے۔ میرا رُوپ چاہتے ہو۔ لو کر دو اسے ختم۔ یہ گلا ہی تو ہے۔ جو تنہا ہے۔ لو گھونٹ دو اسے۔ کہتی ہُوں۔ یہ گندا ہے رُوپ۔"

اب میری نگاہ چمپا کی اور نہیں تھی۔ میں کھڑکی کے باہر شُونیہ کی اور پھر گیا تھا۔ تبھی دیکھا چمپا میرے پیروں کی اور جھُکی۔ اُس نے پیر پکڑے اَور جانے کیسے کاتر سور میں اُس نے کہا۔

"میں تمہیں سدا یاد کروں گی بابُو! نہیں جانتی سمجھا ہی نہیں میں نے۔ کہ کیوں یاد کروں گی۔"

شاید جیون میں پہلی ہی بار مجھ میں وُہ ممتا کا اُدیگ آیا۔ چمپا کے دونوں کندھے پکڑے اَور اُسے اُوپر اُٹھاتا ہُوا بولا۔ "چمپا کشما کر دو مجھے۔ سچ پاگل بن گیا۔ میں میں اندھا بن گیا۔ اب کھُلی ہیں آنکھیں؟ تُم پوتر ہو۔ تم دیوی ہو۔ تمہارا سہاگ پھلے پھُولے۔"

اُسی کھشن چمپا نے میری اور دیکھا۔ دونوں کی آنکھیں ملیں۔ اَور جھُک گئیں۔ چمپا نے کہا "اچھا چلی میں۔ پھر ملے تو ٹھیک!"

"ہاں ملیں گے چمپا"

چمپا نے اُنہی بھری آنکھوں کے ساتھ سر جھُکا لیا۔ اَور دوار کی اور بڑھ چلی۔ وُہ چلی گئی۔

جانے کتنی دیر میں اُسی پرکار دوار کی اور دیکھتا رہا۔ جب پھر بستر کی اور چلا۔ تو دیکھا۔ ایک پوٹلی ہے۔ جو چھوڑ گئی ہے چمپا! بھُول گئی ہے شاید۔ پوٹلی کھول بیٹھا۔ دیکھا پیسے روپے اَور نوٹ اَور چار لڈّو کے ساتھ ایک داتُن۔

جانے کیوں، میں منہ کر بھی نہیں ہنسا۔ میں ایک ٹک وُہ سب دیکھتا رہا۔ تبھی یاد آیا۔ وُہ گئی۔ جو کہہ گئی ہے۔ "ہاں میرا بیاہ ہو گیا ہے بابُو۔ یہ پیسے، روپے، نوٹ اَور چار لڈّو کے ساتھ داتُن!"

میں سوچ رہا تھا۔ سب وہی ہیں۔ ایک داتُن اَور چار لڈّو بڑے ہیں۔ جو بیاہ کے ہیں اُس کے۔ تبھی یاد آیا۔ وُہ کہہ رہی تھی ابھی۔ "مجھے بھُولنا مت بابُو!"

اَور میں نے ایک لمبی سانس بھر کر سر جھُکا لیا۔ من میں بولا۔ "ہاں اپنا میں، ان پیسے روپے اَور نوٹوں کے ساتھ لپٹا ہُوا میں۔ کیوں زندہ ہے ابھی۔ یہ کچھ بھی نہیں سُنا اس نے جو ابھی ابھی کہہ گئی ہے چمپا۔ میرا بیاہ ہو گیا ہے بابُو! مجھے بھلائیے مت میرے بابُو! کیا میں اسے جیون میں بھُول سکوں گا؟

آریہ یووک سماج سیالکوٹ کا چناؤ

پردھان ماسٹر رام سکھ جی۔ اُپ پردھان۔ بابُو موتی ساگر پلیڈر۔ منتری ماسٹر رام مہر۔ اُپ...

پنجاب نیشنل بینک لمیٹڈ

قایم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ ۱،۰۰،۰۰،۰۰۰ روپیہ

جاری شدہ سرمایہ ۵۰،۰۰،۰۰۰ روپیہ

ادا شدہ سرمایہ ۳۱،۴۷،۵۶۳ روپیہ

ریزرو فنڈ ۱۵،۴۸،۰۳۲ روپیہ

۳۰ جون ۱۹۴۷ء کو ورکنگ سرمایہ ۹،۸۴،۵۹،۴۰۱-۱-۱ روپیہ

ہیڈ آفس:- ۷ دی مال لاہور

چیئرمین:- رائے بہادر دیوان بدری داس صاحب

تمام پنجاب کے اندر اور ہندوستان کے سب تجارتی شہروں میں شاخیں ہیں

ایجنسیاں:- احمد آباد۔ رنگون۔ لنڈن۔ نیویارک۔ کوبے

ہر طرح بینکنگ کا کام اَور غیر مُلکی شرح تبادلہ مناسب شرح پر کیا جاتا ہے۔ نو ہزار کا روبار کی جگہ

تفصیلات حاصل کرنے کے لئے ہیڈ آفس یا سٹی برانچ دفتروں کو لکھیئے۔

(بودھراج سیکرٹری) (جی۔ این پوری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منیجر ہیڈ آفس لاہور)

لاہور میں سب آفس

لنڈا منڈی کرشنا مارکیٹ۔ مسٹر سکھدیو براہی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منیجر انچارج

شاہ عالمی گیٹ۔ بھگوان داس بلڈنگ۔ مسٹر رام پرتاپ منیجر انچارج

بیڈن روڈ۔ راما بلڈنگ۔ مسٹر ایچ۔ ایل اوبرائے بی۔ اے۔ منیجر انچارج

انار کلی جواہر مارکیٹ۔ مسٹر امرناتھ بی۔ اے۔ منیجر انچارج

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

نئے اور سیکنڈ ہینڈ۔ ریل کا کرایہ معاف۔ دام نقد۔ معتبر گاہکوں سے ماہواری قسطوں میں۔ انگریزی بغیر دھواں کے کارتوس۔ ایلی گرانڈ پرکس ۱۸ روپیہ۔ بغیر دھواں کے برٹش ایلی ۱۷ روپیہ۔ ایلفا میکس ۲½ انچ اَور ۲¾ انچ ۲۳ روپیہ۔ بغیر دھواں کے گیس ٹائٹ۔ ڈائمنڈ ۳ انچ ۲۸ روپیہ فی سینکڑہ۔ سیکنڈ ہینڈ ہتھیار مناسب قیمت پر خریدے جاتے ہیں۔ تین صد کارتوس اکٹھے منگانے پر کرایہ ریل معاف۔ خط و کتابت

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی صدر سے کریں۔

Suleman Omer & Co.
Sadar - Karachi

مگدھ ہو جاتا ہُوں

چودھری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل سکول چاکانہ ضلع رہتک نے ایک تازہ خط میں شری پنڈت علوا پوری ایڈیٹر پرکاش لاہور کو لکھتے ہیں:- "کچھ عرصہ ہُوا میں نے آپکی تصانیف گیتا گان۔ رشمی گان۔ اُپنشد گان، ہیتشی رامائن، سندھیا گان منگوائی تھیں۔ انہیں میں روز پڑھتا ہُوں۔ ان کے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مگدھ ہو جاتا ہُوں۔"

اگر آپ بھی ہردے کی سچی شانتی چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ اَور اردو میں ۱۳ ر (محصول ڈاک ۸) منی آرڈر سے بھیج کر منگوا کر ضرور سوادھیائے کریں۔ (منیجر پرکاش لاہور)

...ویر کی آوشکتا

...سال کی سندر اَور سیوگیہ براہمن کنیا کے لئے جس کا ...وِوار ہو جو ہے۔ اَور جو کنیا گوروکل دیہرہ دُون ...پڑھتا کے ہے۔ ایک ایسے سوشیل، سیوگیہ، سوستھ ...روزگار ۲۵، ۲۶ سال کے براہمن وَر کی آوشکتا ...ہو کسی گوروکل اُپدیشک ودیالیہ یا مہاودیالیہ ...سناتک ہو۔ نیز ورڈھ آریہ سماجی ہو۔ سمبندھ ...براہمن ماتر میں ہو سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر ...خط و کتابت کرنے کی کرپا کریں۔

...سندر بھانو سدھانت بھوشن پریت ...سماج ہنومان روڈ۔ نئی دھلی

...ار بیں چھ کتابیں

...نگر کے ...دھرم ہیں میں پرچار کرنے کے لئے آپ ...مندرجہ ذیل اُپ یوگی اَور نایاب پُستکیں لاگت قیمت پر ...ہو کر مفت بانٹیں:- ویدک دھرم کی فضیلت ...مورتی پُوجا کی وِدھیاں ۱۲ر چودان پول پرکاش ...ہیمنت ورپن ۸ر۔ اوتار فلاسفی کی ودھیاں ...آنند ہنتھ ۱۲ر

...سب کتابیں ۱۸×۲۲ کے بڑے سائیز عمدہ کاغذ ...ہیں۔ صفحات ۶۰ سے ۱۲۵ تک۔ یہاں پوری ...قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے لئے ۱۲ر کے ٹکٹ ...یا آرڈر بھیجیں۔ (منیجر "پرکاش" لاہور)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آسام بنگال نے پنجاب کے کونہ کونہ میں ہلچل مچادی

آسامی بنگالی طلسمی راز

یا خزانۂ کرامات

آسام ۔ بنگال ۔ نیپال ۔ بھوٹان

نقارۂ خلق ہزاروں میں سے چند خطوط

جناب ٹیکا رام دیوان سمتر داس صاحب پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن۔ (۲) جناب گوربخش سنگھ صاحب بی۔ اے وکیل پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن سلطان پور لودھی کپور تھلہ (۳) جناب بخشیش سنگھ صاحب ایم۔ ایس سی بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر اسکول کاہنوان ڈگیرہ اسپور (۴) جناب منشو داس صاحب لال ریلی برادرس منڈی بہاؤالدین (گجرات) (۵) سردار اودھم سنگھ صاحب سوتی محلہ پورا ناقلعہ میرپور (جہلم) (۶) بابو گیان چند مہتا انجنیرنگ ڈیپارٹمنٹ چھہرٹہ (امرت سر) (۷) کویراج ہربنس لال جی معرفت ریلوے کو اپریٹو سٹورز سوڈا واٹر فیکٹری متامار روڈ بائیلہ۔ (۸) جناب برجموہن سنگھ صاحب لیفٹیننٹ ریاست سرموّر سب ہی صاحبان کا کہنا ہے۔ کہ کتاب کیا ہے۔ واقعی عجائبات کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ ان ہی صاحبان پر کیا منحصر ہے۔ ہزاروں کا یہی کہنا ہے۔ اور سب صاحبان کے پتہ جات بالکل صحیح ہیں۔ آپ جس سے بھی چاہیں پتہ کر سکتے ہیں۔ پھر مثل مشہور ہے۔ کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟ جب ہمارا گارنٹی نامہ ہر ایک کتاب کے ہمراہ رہتا ہے۔ کہ کسی طرح بھی آپ کو ناپسند ہو۔ تو تین روز دیکھ کر واپس کر دیں۔ ہم فوراً قیمت لوٹا دیں گے۔ اگر ہماری گارنٹی یا کسی بات میں فرق دیکھیں۔ تو اسی اخبار میں شکایت چھپوا سکتے ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کیا سچائی ہو گی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسی کتاب میں کیا کرامات ہے۔ جس کی ناگری میں ہزاروں جلدیں پانچ روپیہ قیمت ہونے کے باوجود بھی ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گئی تھیں۔ اب اردو ایڈیشن بھی جلد ختم ہونے والا ہے۔ اس کا جواب ہم نہیں۔ بلکہ وہ ہزاروں آدمی دے رہے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ نامردوں کو مرد۔ بانجھوں کو سنتان۔ بیماروں کو تندرستی اور ہزاروں انسانوں جیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی۔ بھارت کے پوجیہ مہاتماؤں کی سدا امر رہنے والی عجیب و غریب طاقت کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ اس کتاب میں اس عجیب کاپی کی بجنسہ نقل دیگئی ہے۔ جسکو ضلع مونگھیر کے پہاڑی علاقہ میں ایک کامل مہاتما جنگل سے چھوڑ گئے تھے۔ اور جسکی پیچیدہ عبارت کو حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے ریٹائرڈ دسوں زبانوں کے عالم فاضل بھارت پوجیہ سر آسوتوش مکرجی کو بھی ملازم رکھا گیا تھا۔ جسمیں ایسے ایسے پریوگ ہیں۔ کہ ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ملک کا روپ دیش (آسام) بنگال اور نیپال کی ترائی میں جادو اور وشی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو مصنف کے ہمراہ گذرے بالکل کھول کر لکھدیئے گئے ہیں۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ ایک حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہاتھ لگے گا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائیگی اور ہر طرح سے اپنے دل کی مراد پوری کر سکیں گے۔ دیکھئے جیسے تھانہ فاربس گنج ضلع پورنیہ باؤنڈری کے نزدیک ایک مہاتما کی کرپا اور مصنف کے عمل سے ایک بہن کے ہمراہ گذری ہوئی واردات۔ جس کا شوہر اول درجہ کا عیاش تھا۔ اور وہ بہن بڑی مصیبت سے دن کاٹ رہی تھی۔ پھر وشی کرن کے عمل سے اس کا شوہر ایسا ہو گیا۔ کہ دوسری عورتوں کے نام سے نفرت آنے لگی۔ اس وقت وہ بہن بڑے آرام سے زندگی بسر کر کے تین چار بچوں کی ماں ہے۔ اس طرح کے حیرت انگیز پریوگ معلوم کر کے سچی خوشی حاصل کریں۔ دام اور روپیہ آج کل کی اشتہاری ادویات یا وشی کرن جنتروں منتروں پر خرچ کرنے سے پہلے ایک بار اس حیرت انگیز کتاب کو دیکھ لیں۔ پھر اگر کسی طرح سے ناپسند ہو تو ہماری گارنٹی کے مطابق واپس کر کے اپنی قیمت منگا لیں۔ ہزاروں کا کہنا ہے۔ کہ آج تک ایسی کتاب کسی زبان میں کبھی نہیں دیکھی گئی ہے۔

اپنے ہزارہا اردو خواندہ مہربانوں کے اصرار پر ناگری سے اردو میں شایع کرائی گئی ہے۔ جلد آرڈر دیں۔ ورنہ اردو ایڈیشن ختم ہو جائے گا۔ اور پھر مہینوں انتظار کرنا پڑے گا۔

قیمت چار روپے۔ خوبصورت مجلد کے بارہ آنے زائد اور محصول ڈاک ۱۰؍ علیحدہ ہے۔ تقریباً ۵ رنگدار تصویریں ہیں۔ ہر ایک صفحہ سینکڑوں روپے سے بڑھکر ایک نایاب خزانہ اور سچی عیش و عشرت کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے۔ جلد آرڈر دیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ آپ بھول جائیں۔ ناگری ایڈیشن ختم ہو گیا ہے۔ اس کے لئے آرڈر نہ دیں۔ صرف اردو کے لئے آرڈر دیں۔

رعائتی اعلان

:- کتاب ہذا کو ہر گھر میں پہنچانے کے لئے مصنف کی حسب ہدایت اس ماہ کے آخیر تک قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت منظور کی گئی ہے۔ یعنی اردو تین روپے مجلد تین روپے بارہ آنے۔ اور جو صاحب قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں گے۔ ان کو محصول ڈاک بھی معاف ہو گا۔ کتاب رجسٹری سے بھیجدیں گے۔ کتاب ہذا کی زیادہ مانگ ہونیکی وجہ سے پنجاب اور یو۔ پی کے لئے ہم نے اپنا آفس جگادھری میں کھول دیا ہے۔ نوٹ کر لیں۔

(آرڈر میں رعائت اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ رعائت نہ ہو گی)

پتہ :- رائے صاحب کے۔ ایل شرما اینڈ سنز رئیس اینڈ بینکرز (بی) شیلانگ (آسام) پنجاب آفس جگادھری

آپ دولت کی تلاش کر رہے ہیں؟

گھر بیٹھے ۵۰؍ روپے ماہوار کمائیں

آپ فرخ گولڈ کی ایجنسی لیکر ۵۰؍ روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اور اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ اس کا رنگ خراب نہیں ہوتا۔ آجکل کے فیشن کے مطابق ہر طرح کے زیورات ہمارے سٹاک میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر کی ایجنسی کے لئے جلدی لکھیں۔

تیار زیوروں کی مکمل فہرست اور تین تولہ فرخ گولڈ۔ ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ دو انگوٹھی اور ایک ہنڈ نیوڈیزائن بطور نمونہ بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار اور محنتی ایجنٹوں کو ہر قسم کی سہولیت دی جاتی ہے۔ آج ہی قواعد ایجنسی طلب کریں۔

ایجنسی سپرنٹنڈنٹ فرخ گولڈ سپلائی کمپنی

رجسٹرڈ بائی دی گورنمنٹ آف انڈیا۔ ناہن (انبالہ)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تار کا پتہ :- پرکاش لاہور

कृण्वन्तो - विश्वमार्यम्

ॐ

سارے سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیش ہے (رشی دیانند)

جنم داتا: مہاشہ کرشن جی

آریہ سماج کا پُرانا پرچارک

साप्ताहिक **प्रकाश** लाहौर

ऋषिग्रन्थ का सचित्र

ہفتہ وار پرکاش لاہور کا رشی نمبر

سنچالک و سمپادک

مہاشہ علا ویر پرکاش

شرح چندہ
سالانہ چار روپے
ششماہی سوا دو روپے
بیرون ہند پانچ روپے

نمبر ۳۸ / ۳۵

جلد نمبر ۳۷

PARKASH LAHORE RISHI NUMBER

مطابق ۲۷ کارتک ۲ سوج سمت ۱۹۹۸

لاہور ۱۲ اکتوبر ۱۹ سنہ ۱۹۴۱ء

رشی جیون ایک نظر میں

(۱) مول منکر سے شدھ چیتنیہ۔ پھر دیانند سرسوتی
(۲) ٹنکارہ موروی راجیہ کاٹھیاواڑ میں اُدیچیہ براہمن کرشن جی کے گھر جنم سمت ۱۸۸۱
(۳) سمت ۱۹۰۳ میں گرہ تیاگ۔ یوگا بھیاس سیکھتے ہے
(۴) سنیاس سوامی پورنانند سے لیا۔
(۵) سمت ۱۹۱۱ میں متھرا پہنچے۔
(۶) ویاکرن۔ کرشن شاستری اور سوامی ورجانند سے
(۷) سمت ۱۹۲۳ میں اپدیش آرمبھ کیا۔
(۸) ۱۰۲ ستھانوں میں بھرمن کر پرچار کیا۔
(۹) وود رجن پستکیں لکھیں و چھپوائیں۔
(۱۰) سمت ۱۹۴۰ میں جودھ پور میں وش کھلایا گیا اور اجمیر میں دیوالی کے دن سورگباش ہو گئے۔

رشی دیانند کی جے

رشی دیانند کے اُپکار

۱:- ایک ایشور کی پوجا
۲:- ایشور گیان وید کا بھاشیہ و پرچار
۳:- سوراجیہ واد کا آدرش
۴:- استری شکشا۔ گورو کل شکشا پرنالی
۵:- اناتھ رکھشا
۶:- اچھوت اُدھار
۷:- گئو رکھشا
۸:- ودھواؤں کی رکھشا و سہایتا
۹:- شدھی اندولن۔
۱۰:- آریہ بھاشا کو راشٹر بھاشا گھوشت کیا۔

اتیادی

آریہ ورت — مہاتما رشی دیانند جی

فی پرچہ تین آنے

آریہ ورت لاہور
ہندی رشی نمبر ۳/

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قایم شدہ
ذاتی ۱۹۰۵ء
خاندانی ۱۶۷۸ء

پنڈت ٹھاکردت ملتانی وئید

کی

ایجاد کردہ بعض معجزہ اثر ادویات

فون نمبر
دفتر ۲۰۰۰
کارخانہ ۵۱۷۷

پنڈت جی کا نام کون نہیں جانتا؟

راجے مہاراجے۔ رئیس۔ اعلےٰ حکام۔ جرنلسٹ۔ وکیل اور ہر حلقہ کے سرکردہ اصحاب آپ کے دستِ شفا کے قائل ہیں۔ آپ کی قابلیت اس قدر مسلمہ ہے۔ کہ لاہور کے تمام وئیدوں سے آپ کی پریکٹس زیادہ ہے۔ آپ ہندوستان کی تمام سرکردہ انسٹی ٹیوشنوں کے ممتحن رہے ہیں۔ اور اپنی چھتیس ۳۶ سالہ پریکٹس کے دوران میں ہزاروں مریضوں کو پیچیدہ سے پیچیدہ اور پرانی سے پرانی امراض سے نجات دِلا چکے ہیں!

لاہور سے باہر والے لوگ آپ کے چشمہ فیض سے فایدہ نہ اُٹھا سکتے تھے۔ اس واسطے آپ نے مدت سے ایسے لوگوں کے فایدہ کے لئے:۔

ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ

کے نام سے ایک دوا خانہ نہایت وسیع پیمانہ پر کھولا ہوا ہے۔ تاکہ ضرورت مند اصحاب مستفید ہو سکیں۔

پنڈت جی کی ادویات پشتہا پشت سے مجرّب و بے خطا ہیں!

ستارہ

دنت رکھشک رجسٹرڈ استعمال کریں

نئے و پُرانے گلوں کا بغیر اپریشن واحد علاج

کو-کا رجسٹرڈ

نئے اور پرانے بڑھے ہوئے گلوں کی اچوک دوا ہے۔ گلے کے دانے و گلٹیاں۔ گلے کا بیٹھنا۔ کنپیڑے آغاز خناق۔ بچوں کے دانت نکالنے کی سب تکالیف وغیرہ بیماریوں میں اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔

قیمت فی پیکٹ عہ

وڈل رجسٹرڈ

دیرینہ بدہضمی۔ بھوک نہ لگنا۔ اپھارہ پیشاب کے ساتھ چھاچھ یا چونے کے پانی کی مانند سفید مادہ کا خارج ہونا۔ مقوی اغذیات کھانے پر بھی جسم کا نہ بڑھنا۔ ان تمام شکایات کو دور کرنے میں لاثانی ہے۔

قیمت فی شیشی ۴۸ گولی عہ

امرت جل رجسٹرڈ

بچوں کی تمام امراض میں آبحیات کا اثر رکھتا ہے۔ بچوں کے ہاضمہ کو بڑھا کر جسم میں تر و تازگی و نشو و نما بڑھانے میں اکسیر اعظم ہے۔ بچوں کے دانت نکالنے کے ایام میں قے۔ دست۔ پیٹ درد۔ بخار۔ کھانسی اپھارہ کے لئے نافع ہے۔ اس کی قیمت قلیل اور فوائد کثیر ہیں۔

قیمت فی شیشی ۱۲ر

سردیوں میں استعمال کے لائق چند منتخب اکسیر

شٹ گن سدّھ مکردھوج

طاقت کا بادشاہ

عام سدّھ مکردھوج سے چھ گُنا زود... موسم سرما میں اس کا استعمال جسم کے اعضاء رگ و پٹھوں میں چستی، پور... طاقت اور جیون شکتی پیدا کرتا ہے۔ ہر قسم دماغی۔ جسمانی کمزوری کے لئے اکسیر ہے۔

قیمت فی شیشی (۳۲ خوراک) ایک ماشہ سات روپیہ

سورن مکردھوج وٹی

اعلےٰ درجہ کی مقوی باہ و ممسک سورن مکردھوج۔ کستوری۔ عنبر اور موتی کا مرکب ہے۔ اس کا مسلسل استعمال ... کو دور کرتا ہے۔ اور جوانی کو قایم رکھتا ہے۔ ... قسم کی دماغی۔ جسمانی کمزوری اور سستی دور کرنے میں لاثانی ہے۔

قیمت فی شیشی ۱۶ گولی چار روپیہ۔

شکتی پاک رجسٹرڈ

خوراک کی خوراک اور دوا کی دوا۔ صبح ناشتہ ساتھ اس کے استعمال سے جہاں طبیعت میں عجیب سرور اور چستی پیدا ہوتی ہے۔ یہ واجی کرن منی کو گاڑھا اور بکثرت پیدا کرتا ہے۔ قوتِ باہ اور امساک کے لئے میں بے نظیر ہے۔

قیمت فی شیشی دس تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ

فارمیسی کی فہرست و پنڈت جی کا مشورہ حاصل کرنے کے لئے (Questionaire Leaflet) پرچہ تشخیص امراض منگوانے کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجئے۔

منیجر ملتانی فارمیسی (رجسٹرڈ)۔ گمٹی بازار۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

कहूं क्या कि कया कया दयानन्द था,

नज़र में न उसकी था इन्सां अछूत,
अछूता अछूतों का दिलबन्द था।
यतीमों के सिर पै था ज़िले पिदर,
कि साईं का साया दयानन्द था।

भरोसा है सादिक! मुझे सदक पर,
वह फतह सदाकत कि सौगन्द था।

चमुपति

Only Photo page Printed at the Arorbans Press Anarkali Lahore and Published from Prakash Office Hospital Road, Lahore by B. Dewan Singh Printer & Publisher.

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رگ وید — یجروید — سام وید — اتھروید

ویدامرت

ओं अप घ्नन पवते मृध: अप सोमो अराव्णः। गच्छन्निन्द्रस्य निष्कृतम् ॥

(سام وید ۱۲/۶ رگ وید ۹/۶۱/۲۵)

اوم اپ گھنن پوَتے مردھ اپ سومو اراونہ گچھن اندرسیہ نشکرتم۔ (سام وید، رگ وید)

شبد ارتھ

(اندرسیہ) اندر کے (نشکرتم) سنسکرت گرہ کو (گچھن) جاتا ہُوا (سومہ) سنت (مردھ) ہنسا ورتیوں کو (اپ گھنن) ہٹاتا ہُوا (اراونہ) سب پرکار کی کمپنتاؤں کو (اپ گھنن) دُور کرتا ہُوا (اپوتے) بہتا ہے پوتر تلکے پرواہ لاتا ہے۔

اندر نکیتن

کل ہی کل میں گیا یوبن بیت
نہ اندھیرا تمہارے تلے کا مٹا
اتنا بھی نہیں تم سیکھ سکے
چھلنا ہے چھلو کبھی دُوسرے کو

ابھی تم بچپن ہی میں کل کے
تم دیپ سمان بجھے جل کے
حل پرشن ہُوا کب ہے ٹل کے
کیا ملیگا تمہیں جگ کو چھل کے

پرواہ کی باہر کی جتنی، اتنی کرتے پڑی اندر کی
تم دُوشت اور اسنار میں بھی، چھٹا نکھتے شِو سُندر کی
چرشانتی کی کھوج میں خاک نہ چھانتے یوں پھرتے گھر ہی کندر کی
اپنی لگھو سُتونیتا میں تم پاتے اسیم سمردھی پُرندر کی

اس دویہ سنسکرت اندر نکیتن ہیتُو نہیں تپ میں رہنا
کر ہنوں کے سمان نہ پُنیہ ہر نیہ کے سنچے ہی میں لگے رہنا
اس کے ہت مارگ سہشنتا اور ادارتا کا نمسک گہنا
جگ کے سب ہنسک ورتیوں کو بس پریم پرواہ ہی میں بہنا

وُہ پریم کا سوم سرور چھوڑ بھلا کیوں پڑے اس مایا کی چاہ میں
رہتے گس ہیتو کنارے کنارے ہی کیوں گھس جاتے نہیں ہو اتھاہ میں
پھر دھرم ادھرم یا جیون مرتیو کی کیوں تم دیر تنھ پڑے پرواہ میں
بس ڈُوب گئے ڈُوب کے ڈُوب کے دیکھو چھپ کیسا سرتن ہے پریم پرواہ میں

(جگن ناتھ پرشاد)

اِتنی عرض سُنو پربھو میری

رچیتا:- شری ہتیشی علاول پوری

دو کر جوڑ کھڑا در تیرے، سُنو تو عرض سُناؤں!
نہیں چاہتا کچھ بھی سوامی، جیون سپھل بناؤں!
چاہ نہیں ہے دھن میں کھیلوں، نام، مان، یش پاؤں!
ہیرے موتی لال جواہر، بھلا کام کس لاؤں!
سادھ نہیں ہے بنکے راجا، سکہ بجی چلاؤں!
نہیں کامنا منصف بنکر، مرتیو دنڈ سُناؤں!
مانگوں ناہیں سُکھ کے سادھن، یا دُکھ دیکھ نہ پاؤں!
نہیں یہ اچھا بھارت کا میں نیتا ہی بن جاؤں!
دین دُکھی کی کرُوں میں سیوا، کام انہیں کے آؤں!
نام نہ لے کوئی بیشک نہ لے، اپنا آپ مٹاؤں!
تن، من، دھن سب کر دُوں ارپن، دیش آزاد کراؤں!
مانو اتنی عرض ہتیشی تیرا بھگت کہاؤں!

جاتی کے اناتھوں کو بھک منگے مت بناؤ

ہندو جاتی میں پہلے ہی بھیک مانگنے والوں کی تعداد بے شمار ہے۔ اسپر بھی کچھ سوارتھی لوگ بھک منگے بنا کر جاتی کو اور بھی ہانی پہنچا رہے ہیں۔ یہ لوگ جگہ جگہ تھوڑے تھوڑے اناتھ اکٹھے کرکے ان سے سارا دن بھیک منگواتے رہتے ہیں۔ اور ان کو رو کھی سُو کھی دے کر آپ گلچھرے اڑاتے ہیں۔ پراتہ ہوتے ہی یہ ان کو گلی کوچوں میں لیجاتے ہیں۔ اور سارا دن اُن سے بھیک منگواتے رہتے ہیں۔

سب کا فرض ہے کہ وہ اناتھوں کو ایسے لوگوں سے بچاویں۔ ایسا تب ہی ہو سکتا ہے۔ جب وہ ایسے لوگوں کو کوچوں میں آنے پر دان دینے کی بجائے ڈانٹیں، کہ وہ ایسے کمینے سے باز آجاویں، اور جو اناتھ اُن کو کہیں ملے، اُس کو سیدھا پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور میں پہنچا دیں۔ جہاں اس وقت دو سو کے قریب اناتھ بالک اور کنیاؤں کا پالن پوشن ہو رہا ہے اور شکھشا دی جا رہی ہے۔ یہ اناتھالیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا لاہور کے ماتحت ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس کے ممبر بنیں۔ اور اسکے انتظام میں موجودہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں۔ ہر ایک ممبر دانی کا نندہ اس کا ممبر بن سکتا ہے۔

دھن جو مانگے؟

اس سے پُوچھو تمہاری کمیٹی کونسی ہے، کون پردھان ہے، کون ممبر ہیں۔ پھر سوچو کہ یہ تمہارے دھن کا ادھیکاری ہے یا نہیں۔ کُپاتر کو دان نہ دو۔

پنجاب کیندری اناتھالیہ

ایک سبھا کے ماتحت ہے جس کے اندر شری سوامی سو تنتر آنند جی، پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدامرت دھارا، مہاشہ کرشن مالک پرتاپ، پنڈت شمبر ناتھ سابق گورنمنٹ وکیل کانگڑہ، پنڈت ٹھاکر دت ملتانی وید وغیرہ وغیرہ معزز اصحاب شامل ہیں۔ ہم ان لوگوں کا دھنیواد کرتے ہیں جو بنا مانگے دو نمبر کی سب اناتھوں کیلئے اناتھالیہ میں دان کا بھاگ یہاں پہنچاتے رہیں گے۔ آٹا، دال، گھی، کپڑا، نقدی ہر چیز کی ضرورت ہے جو بھی دے سکتے ہیں دیں۔ کبھی کبھی اناتھالیہ میں جاتے ہوئے اناتھالیہ دیکھ بھی آیا کریں۔

ہیر انند (مینجر امرت دھارا) آنریری سیکرٹری

پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

آریہ ورت کا گھر گھر چرچا

ہندی رسالے

دل خوش ہو گیا

ڈالٹن گنج کے پستکالیہ میں "آریہ ورت" پڑھا۔ دل خوش ہو گیا۔ ہمارے نام سال بھر کے لئے جاری کر دیجئے۔ (سپاہی لال پھول چند ناتھ نگر)

بہت پسند کیا گیا

آریہ سماج میں "آریہ ورت" کا نمونہ دیکھا۔ بہت پسند کیا گیا۔ میرے نام سال بھر کے لئے جاری کر دیجئے۔ (جگن ناتھ سیالکوٹ)

سب سے اُتم پتر کا

آپ کے پتر "آریہ ورت" کو کنیائیں بہت پسند کرتی ہیں۔ ان کا وچار ہے کہ یہی ایک ماسک پتر کا دیکھنے میں آتی ہے۔ جسمیں سانپردایک ہی نہیں، اپتو دھارمک اور ساماجک اُنتی کی طرف بھی دھیان دیا جاتا ہے۔ یہ پتر کا سب سے اُتم ہے (پریم لتا گرو ور بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ لاہور)

نہایت دلچسپ

"آریہ ورت" کا نمونہ ملا۔ پتر کا نہایت ہی دلچسپ ہے۔ (مس اندرا اڈوانی کراچی)

تازہ رائے

"آریہ ورت" پاکر نہایت خوشی ہوئی۔ پتر کا نہایت اپ ٹو ڈیٹ ہے۔ اس کی عمدہ گیٹ اپ کے لئے ودھائی (مس بلبل منرا ایم۔ اے۔ پروفیسر کنگیٹ دہرہ دُون)

آریہ دھرم، آریہ سبھیتا اور آریہ بھاشا کا پرچار کرنے کیلئے اردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی لاہور سے

ہندی آریہ ورت سنچتر لاہور

عرصہ ۱۲ ماہ سے شری ہتیشی علاول پوری ایڈیٹر پرکاش لاہور کے سنرکشن اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے چھپ رہا ہے۔ اس کا ایک ایک انک شاندار ہوتا ہے۔ پنجاب کی اس ایک ماتر ہندی آریہ پتر کا کے گراہک خود بن کر اور دُوسروں کو بنا کر ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹا دیں۔ چندہ سالانہ اڑھائی روپیہ۔ بیرون جات سے ۳ روپے۔ ودیشوں میں ۹ شلنگ۔

نوٹ:- نمونہ کے لئے ۳ کے ٹکٹ ارسال کریں۔ نئے لیکھک ولیکھکاؤں کی حوصلہ افزائی کرنا آریہ ورت کا خاص ادیش ہے۔

آج ہی اڑھائی روپیہ بھیجکر خریدار بن جائیے۔

(مینجر "آریہ ورت" لاہور)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوروکل کانگڑی فارمیسی کی مشہور اوشدھیاں

بھیم سینی سُرمہ

ہزاروں روگیوں نے اس سے فایدہ اُٹھا کر تعریف کی ہے۔ آنکھوں سے پانی آنا۔ سُرخی، جالا، پھولا، کھجلی ککرے وغیرہ آنکھوں کے سبھی روگوں میں اکسیر ہے۔ عینک لگوانے سے پہلے ہمارا سُرمہ آزمایئے۔ قیمت ۱۴ر فی شیشی۔

چیون پراش

بڑھیا لذیذ ٹانک ہے۔ دل و پھیپھڑوں کی کمزوری دور کر ان کو طاقت دیتا ہے۔ پرانی کھانسی نزلہ وغیرہ کے متعلق روگوں میں خاص فایدہ مند ہے۔ آج ہی اس کا استعمال ضرور کیجئے۔ قیمت عہ ر پاؤ۔

ست شلاجیت

جریان اور پیشاب کے سبھی روگوں میں خاص فایدہ مند ہے۔ کچھ دنوں کے استعمال سے دھاتو کا پتلا پن دور کر کے نیا خون، طاقت و چستی پیدا کرتا ہے۔ قیمت ۱۲ر آنے فی تولہ۔

براہمی ہیئر آئیل

بازاری تیلوں کے بجائے اس کو استعمال کیجئے۔ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والی براہمی وغیرہ بوٹیوں سے تیار کیا گیا ہے۔ دماغ کو تر و تازہ اور بالوں کو سُندر، ملایم، لمبے اور کالے کرتا ہے۔ آزمایش کیجئے۔ قیمت ایک پاؤ۔ ایک روپیہ۔

کیش سنگار

فہرست ادویات مُفت

فہرست ادویات مُفت

سنان کرتے سمیہ اس سے سر کو دھونے سے بال ریشم سے ملائم ہو جاتے ہیں۔ بالوں کو سیاہ خوبصورت اور لمبے کرتا ہے۔ قیمت عہ ر پاؤ (ایک روپیہ پاؤ)

پتلا:- گوروکل کانگڑی فارمیسی۔ گوروکل کانگڑی (ہردوار)

ایجنسیاں

(۱) ہسپتال روڈ لاہور۔ (۲) نیو میڈیکل ہال انڈرسن روڈ کوئیٹہ۔ (۳) کٹڑہ آہلو والیاں امرتسر
(۴) میسرز پی۔ این کگڑا اینڈ سنز۔ چوک ریشم گراں پشاور۔ وغیرہ وغیرہ۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

भारत विभूति

पं० मदन मोहन मालवीय

(अपने लेखक रामानन्द के साथ)

भारत विभूति

महात्मा गान्धी

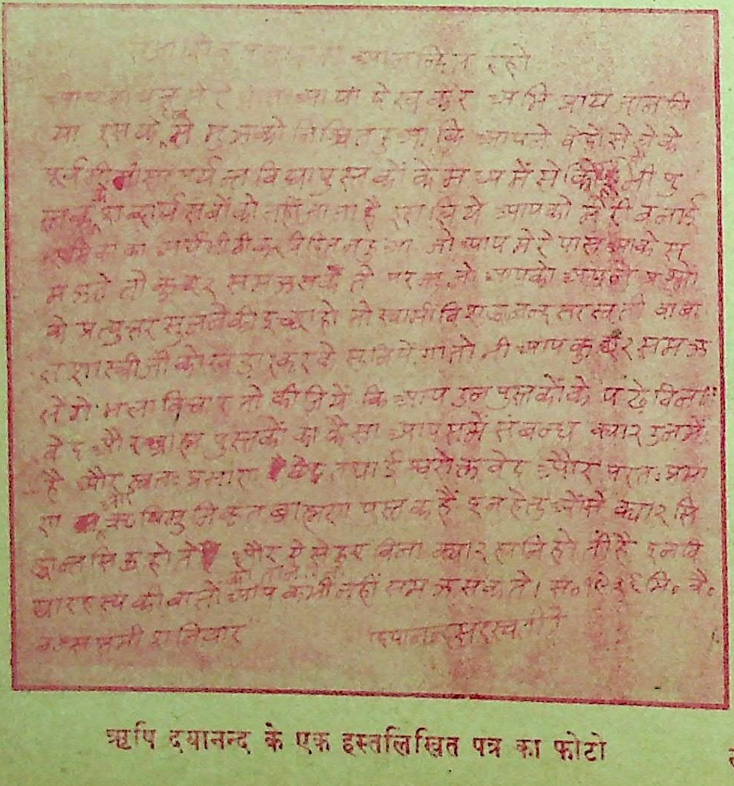

[illegible] आनन्दित रहो
आपका [illegible] देख कर अभिप्राय जान लि
या इस के [illegible] निश्चित हुआ कि आपने वेदों से ले के
पूर्वमीमांसा पर्यन्त विद्या पुस्तकों के मध्य में से कोई भी पु
स्तक [illegible] को नहीं आता है इस लिये आपको [illegible]
[illegible] अभिप्राय विदित न हुआ जो आप मेरे पास आके स
मझते तो कुछ २ समझ सकते परन्तु जो आपको [illegible]
के अनुसार सुनने की इच्छा हो तो स्वामी विशुद्धानन्द सरस्वती जी वा
बालशास्त्री जी को [illegible] तो भी आप कुछ २ समझ
लेंगे भला विचार तो कीजिये कि आप उन पुस्तकों के पढ़े विना
वेद और ब्राह्मण पुस्तकों का कैसा आपस में संबन्ध [illegible] उनमें
है और स्वतः प्रमाण [illegible] क्योंकि वेद और परतः प्रमा
ण [illegible] ब्राह्मण पुस्तक हैं इन हेतुओं से [illegible]
द्धान्त सिद्ध होते हैं और [illegible] हानि होती है इनकि
[illegible] की बातें आप कभी नहीं समझ सकते। सं० १९२६ मि० चै०
[illegible] शनिवार दयानन्द सरस्वती

ऋषि दयानन्द के एक हस्तलिखित पत्र का फोटो

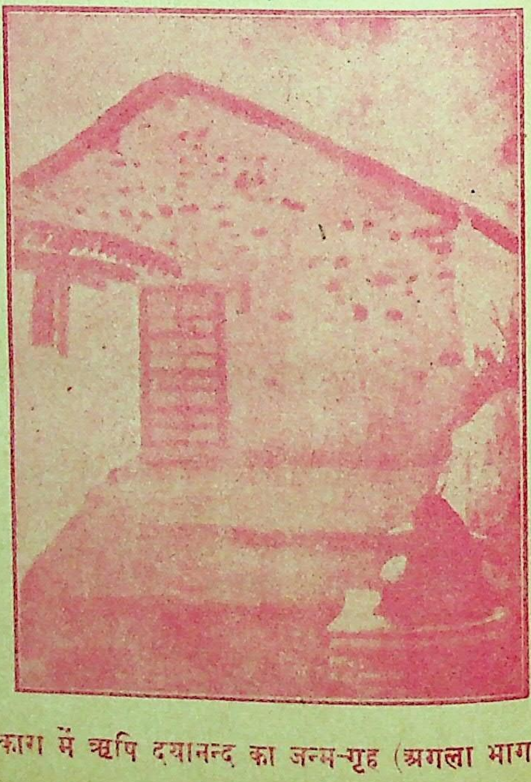

टंकारा में ऋषि दयानन्द का जन्म-गृह (अगला भाग)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Mr. T. N. Wadehra
won the 1st. competition
of the Bombay Mutual
Assurance Society Ltd.
LAHORE.

Shri Hitaishi Alawalpuri
Editor " Prakash " & Prop: " Arya-Vart"

Mr. S. L. Chopra
(Branch Manager: Bombay Co-ope
tive Life Assurance Society Ltd.,
LAHORE
Who is becoming very popu
in the Insurance world.

OMOEPATHIC TREATMENT & MEDICINES

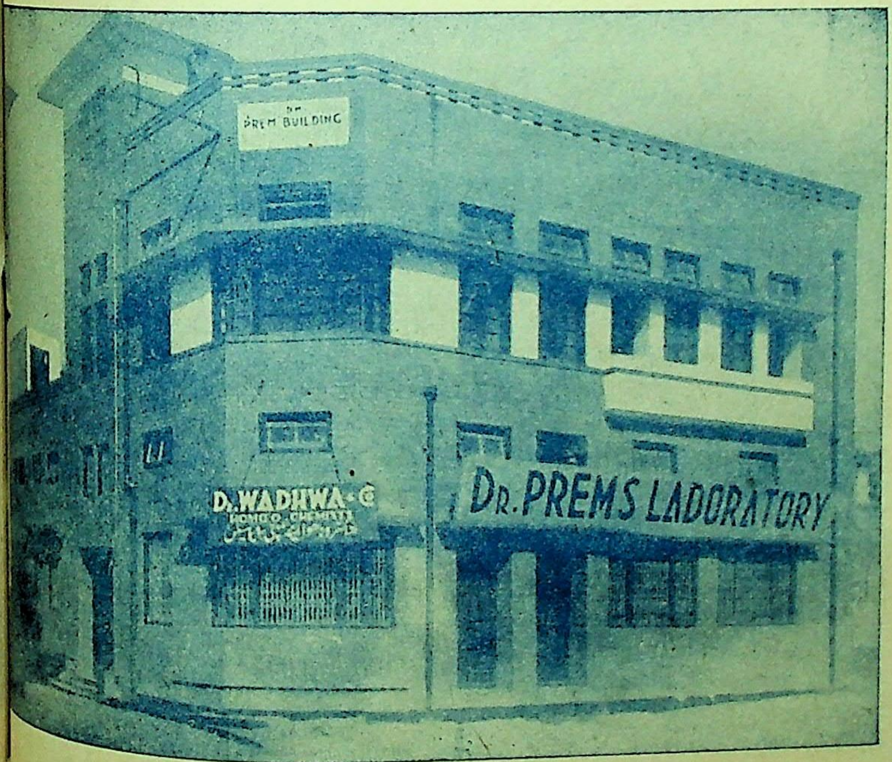

DR. WADHWA & CO

HOMOEO CHEMISTS.

Largest Stockists of Bocrickar & Tufel's Produc

Sole Distributors for,

Dr. Prem's Laboratory Products

Sole Agents for.

London Homoeo Fharmacy's Products

Sale Department

Hospital Road, Anarkali, Lahore.

Manufacturing Depot.

Prem Building, Prem Nagar, Lahore.

PHYSCIAN INCHARGE
Dr. Prem Raj Wadhwa M Sc. (Pb.) Gold Medalist M.B. Homoeo (Cal.)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار اخبار پرکاش لاہور کا رشی انک

۱۹ اکتوبر ۱۹۴۲ء مطابق ۳ کارتک سمت ۱۹۹۹ بکرم

جلد ۳۷ | دیانندابد ۱۱۸ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۳۸ و ۳۹

رشی دیانند کا سب سے بڑا اُپکار

رشی دیانند کا سب سے بڑا اُپکار آریہ جاتی پر کم بھگتی منش ماتر پر یہ ہے۔ کہ انہوں نے وید کو اس کے سوچھ روپ میں سنسار کے سامنے رکھا۔ یہ وید کی بھی سب سے بڑی سیوا ہے۔ رشی کے پرادربھاؤ سے پہلے وید دُنیا کے لئے ایک بند پُستک تھی۔ وشیش پرتندیو کو چھوڑ کسی کو اسے پڑھنے یا ہاتھ لگانے کا ادھیکار نہ تھا۔ وہ ہندوؤں کی ایک مذہبی کتاب بن کر رہ گیا تھا۔ اور ہندوؤں میں بھی براہمنوں کا۔ غیر براہمنوں کو اس کے سوادھیائے کا ادھیکار نہ تھا۔ اس طرح وید کے سوادھیائے کا ادھیکار سیمت ہو گیا تھا۔ ایک وشیش شرینی تک، اور اس شرینی کو یہ ادھیکار اس کی یوگیتا کے آدھار پر نہ تھا۔ بلکہ کیول جنم کے۔ انہیں یہ ادھیکار تھا تو کیوں۔ اس لئے کہ وہ وششیش پریوار میں اُتپن ہوئے۔ اور پھر جنہیں ادھیکار تھا بھی وہ اس ادھیکار سے لابھ نہ اٹھاتے تھے۔ وید کے پرتی ان کی شردھا اس قدر موڑھ تھی۔ اور اندھ پرمپرا کا اس قدر زور تھا کہ وید کا پڑھنا پڑھانا وید کا اپمان سمجھتے تھے۔ اس لئے۔ کہ وہ ایشور کی بانی تھی۔ اس کا پرنام یہ ہوا۔ کہ وید چند پرشوں کے بیچ رہ گیا۔ ودیشی کے ودوانوں کی اس کے پرتی شردھا اور رُچی ضرور رہی۔ بھارت میں اس کا سوادھیائے عملی طور پر ختم ہو گیا۔ اس کا دُکھ پرنام یہ ہوا۔ کہ ہمارے ہاں وید کا ستھان دُوسرے گرنتھوں نے لیا۔ اگر آپ کسی سادھارن ہندو سے پوچھیں۔ کہ اس کی دھرم پُستک کونسی ہے۔ تو وہ وید کا نام نہ لیگا۔ وہ گیتا کا نام لے دے گا یا رامائن اور مہابھارت کا۔ کوئی اس سے آگے بڑھے گا۔ تو اُپنشدوں کا نام لے دیگا۔ کئی ایسے سجن بھی ہیں۔ جو اُپنشد کو وید سے اُونچا بتاتے ہیں۔ ایک دھرم گرنتھ کے ستھان میں انیک دھرم گرنتھ بن گئے۔ اور ایسی اوستھا بھی آئی جبکہ کم و بیش ہر ایک سنسکرت گرنتھ دھرم گرنتھ سمجھا جانے لگا۔

رشی کو یہ شریہ پراپت ہے۔ کہ انہوں نے سہسروں ورشوں کے پشچات وید کو اس کے اُوچ سنگھاسن پر لا بٹھایا ہے۔ ان سے پہلے کئی آچاریہ ہوئے لیکن کوئی وید تک نہ پہنچا۔ رشی نے وید کا آشریہ لیا۔ وید کے سوادھیائے اور اس کے پرتی پادن و دھرم کے پرچار میں اپنا جیون سوہا کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ مہاتما منشی رام نے رشی دیانند کے جیون چرتر کا جسے دھرم ویر پنڈت لیکھرام نے مرتب کیا تھا۔ دیباچہ لکھتے ہوئے رشی کو وید کا دیوانہ قرار دیا ہے۔ رشی نے وید کی شرتی دوسرے گرنتھوں سے الگ کر دی۔ جب انہوں نے کہا۔ کہ یہ شرتی ہے۔ یہ پرماتما کی بانی ہے۔ باقی سب گرنتھ کم و بیش سمرتی کا درجہ رکھتے ہیں۔ وید سورج کی طرح اپنا پرمان آپ ہے۔ وید سچائی کا بھنڈار ہے۔ وہ اپنی سچائی کے لئے کسی اور پرمان یا ثبوت کی حاجت نہیں رکھتا۔ وہ سوتہ پرمان ہے۔ اور باقی سب گرنتھ پرتہ پرمان دُوسرے گرنتھوں میں جو بھی سچائی پائی جاتی ہے۔ وہ سب وید سے لی گئی ہے۔ دوسرے گرنتھ اسی حد تک پرمان نیہ ہیں۔ جہاں تک کہ وہ وید کے انوکول ہیں۔ ان میں جو کچھ وید کے پرتی کول ہے۔ وہ ماننے کے یوگیہ نہیں۔ اسی طرح رشی نے وید کو اُوچ پدوی دی۔ اور کہا کہ دُوسرے گرنتھوں کی سچائی کو پرکھنے کے لئے وید ہی ایک کسوٹی ہے۔

اس کے اتی رکت انہوں نے یہ کہا۔ کہ وید کسی شرینی وشیش یا جاتی وشیش کی میراث نہیں ہیں۔ یہ تو منش ماتر کے لئے پرماتما کا سندیش ہے۔ اس سے براہمن، کشتری، ویش، شودر سبھی لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ خود وید نے کہا ہے۔ کہ "اے منشیو! یہ کلیانی بانی وید منش ماتر کے لئے ہے۔ ارتھات براہمن، کشتری، ویش، شودر، چنڈال اور اتی چنڈال کے لئے۔" اس کے ساتھ ویدک دھرم کا دوار منش ماتر کے لئے کھل گیا۔ اور یہ اسلام اور عیسائیت کی طرح ایک تبلیغی مذہب بن گیا۔ رشی دیانند کے شُبھ آگمن سے پہلے ویدک دھرم کی حالت ایک ایسے تالاب کی سی ہو گئی تھی۔ جس میں نیا جل آنا بند ہو گیا تھا۔ اور پُرانا سڑنے لگا تھا۔ رشی نے اس کے لئے راستہ بنا کر نئے جل کا پرویش کیا۔ جس کا پرنام یہ ہوا۔ کہ تالاب کی دُرگندھ دُور ہونے لگی۔ آریہ جاتی کا جو ان دنوں ویدوں سے وششیش لابھ اٹھاتی ہے۔ درشٹی کون وسترت ہو گیا۔ اس کی تنگدلانہ ذہنیت دُور ہونے لگی۔ اور وہ سمجھنے لگی۔ کہ وید جنم کے براہمنوں کی میراث نہیں ہے۔ بلکہ پرماتما کی طرف سے منش ماتر کو دین ہے۔ ایک اور نقطہ نگاہ سے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ رشی دیانند کے پرادربھاؤ سے پہلے چونکہ ویدک دھرم کا دروازہ غیر ہندوؤں کے لئے بند کر دیا گیا تھا۔ اس لئے ہندوؤں کی تعداد کم ہونے لگی تھی جب سے رشی نے ویدک دھرم کا ناد بجایا ہے۔ اور اس دھرم کو اس کے سوچھ روپ میں سنسار کے سامنے رکھا ہے۔ ہندوؤں کی بھی اوستھا بدل گئی ہے۔ اب اس کے دوار منش ماتر کے لئے کھل گئے ہیں۔ اب غیر ہندو بھی اس میں پرویش کر سکتے ہیں۔ یہ درست ہے۔ کہ غیر ہندوؤں نے اس وقت تک ویدک دھرم سے زیادہ لابھ نہیں اٹھایا۔ اور وہ اس میں کسی بھاری تعداد میں داخل نہیں ہوئے۔ لیکن اب کوئی اس دھرم پر یہ لانچھن نہیں لگا سکتا۔ کہ یہ کیول ہندوؤں کے لئے ہے۔ اس کے دوار ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ اور جس کسی کو شردھا ہو۔ اس میں پرویش کر سکتا ہے۔ رشی دیانند کے پرچار سے ہندو ماننے کا درشٹی کون بدل گیا ہے۔ جن ہندوؤں کو پہلے اپنے دھرم سے لجا آتی تھی۔ اور جنہیں عیسائیوں اور مسلمانوں کے حملوں کا جواب نہیں سوجھتا تھا۔ وہ اب اپنے دھرم پر فخر محسوس کرنے لگے ہیں۔ اور رشی دیانند نے جس طریق سے ویدک دھرم کو پیش کیا۔ وہ انہیں معقول اور سائنس کے انوکول نظر آتا ہے۔ اس سے نہ صرف ان کی آتما کی تسلی ہوتی ہے۔ بلکہ ان کے دماغ کی بھی۔ اس کا خاموش اثر یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کا پتن اب رک گیا ہے۔ تعلیم یافتہ ہندو اب دوسرے مذاہب میں نہیں جاتے۔ عیسائی مذہب کا پرچار پہلے کھلے بندوں ہوا کرتا تھا۔ آریہ سماج کے جنم سے پہلے اس کی طرف سے ہندو دھرم پر زبردست پرہار ہوتے رہے۔ اور اس کا پرنام یہ ہوا۔ کہ کاشی کے پنڈت نیل کنٹھ شاستری جیسے ودوان عیسائی ہو گئے۔ لیکن جب سے آریہ سماج شاستر ارتھ کے میدان میں آترا ہے۔ عیسائیوں نے اپنا کاریہ کرم بدل دیا ہے۔ اب وہ نہ شاستر ارتھ کرتے ہیں۔ نہ پبلک لیکچر دیتے ہیں۔ اب ان کی سرگرمیاں ہندوؤں کی چھوٹی ذاتوں تک محدود ہیں۔ جو بڑی ذاتوں کے دربہار اور اتیاچار سے تنگ آ کر ان کے پنجے میں پھنس جاتی ہیں۔ کسی جگہ بھی آپ جائیں۔ آپ یہ دیکھیں گے کہ عیسائی خاموش طریقے سے، اپنے مت کا پرچار کرتے ہیں۔ اور ان ذاتوں میں کیا کرتے ہیں۔ جو چھوٹی کہلاتی ہیں۔ انہیں زیادہ تر شکار اچھوت جاتیوں سے ملتا ہے۔ لیکن ان کی بد قسمتی سے آریہ سماج نے بھی چھوٹی ذاتوں میں کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہ میدان بھی اب عیسائیوں کے لئے تنگ ہو رہا ہے۔ اسی طرح اسلام کبھی ہندوؤں کے اعلیٰ طبقہ کے لئے کشش کھو چکا ہے۔ اگر کسی وقت تھی۔ ان کا کوئی طبقہ اسلام قبول کرتا ہے۔ تو وہ جسے دھرم سے کوئی واسطہ نہیں۔ بلکہ جو اپنی کسی غرض یا مصلحت کی وجہ سے دُوسرے مذہب میں جانے کا فیصلہ کرتا ہے۔ لیکن چونکہ آریہ سماج نے بھولے بھٹکوں

(باقی اگلے صفحہ پر کالم اوّل میں)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنسار کا بھاوی دھرم

(از مہاشہ منشی علاؤل پوری)

کچھ ورش ہوئے لارڈ لوتھیائن بھارت ورش میں آئے تھے۔ اپنے دورے کے دوران میں وہ علیگڑھ بھی گئے۔ وہاں انہیں مسلم یونیورسٹی میں دیکشانت بھاشن دینے کے لئے نمنترت کیا گیا تھا۔ انہوں نے وہاں جو دیکشانت بھاشن دیا۔ اس میں کہا تھا۔ کہ "سنسار کا آگامی دھرم وہی ہوگا۔ جو اس کی سمسیاؤں کا وی گیانک حل پیش کر سکیگا"۔ ان کا یہ کتھن سرتھا ستیہ ہے۔ میرا وشواس ہے۔ کہ ویدک دھرم کے سوا دنیا کا کوئی انیہ مت اپنے اندر اس کی کشمتا نہیں رکھتا۔

ویکتی اور سماج سے سنسار بنا ہے۔ ویکتی سماج بناتے ہیں۔ اور سماج ویکتیوں کو۔ مگر یدی ویکتی سویم اُنّت نہ ہوں۔ تو اُتم سماج کی رچنا نہیں ہو سکتی۔ اور اُنّت سماج کے بنا راشٹر کا نرمان نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دھرم وہی شریشٹھ ہوگا۔ جو ویکتی کے لئے جیون کا اُچ آدرش پیش کرے۔ ایسا آدرش جس کے دوارا وہ سویم اُنّتی کرتا ہوا دوسروں کی اُنّتی کا کارن بنے۔ کسی انیہ دھرم نے منشیہ جیون کے لئے کوئی آدرش پیش نہیں کیا۔

لیکن وید کہتا ہے:-

ईशावास्यमिदं सर्वं यत्किंच जगत्यां जगत् । तेन त्यक्तेन भुंजीथा मा गृधः कस्य स्विद्धनम् ॥

اس منتر میں منشیہ کو اپدیش دیا گیا ہے۔ کہ سنسار کے تمام ایشوریہ تمہیں بھوگنے کے لئے ملے ہیں۔ انہیں پربھو کی دھروہر سمجھ کر بھوگو۔ بھوگو اوشیہ لیکن تیاگ پُورک۔ انہیں اپنا سمجھکر اس کے موہ میں پھنسنا نہیں۔ مانو جیون کی نیو یدی ایسی بھاونا پر رکھی گئی ہو۔ تو سماج کے نرمان اور اُنّتی کے لئے آوشیک سادھن آشرم مریادا کا پالن کرنے میں کیا کٹھنائی ہو سکتی ہے؟ ویدک دھرم نے سوسائٹی کے بہترین نظام کے لئے آشرم مریادا جیسی سنہری وستو پیش کی ہے۔ جیون کو اُتّم ڈھنگ سے وییتیت کرنے کے لئے اُسے چار آشرموں میں وبھکت کر دیا گیا ہے۔ پہلے ۲۵ ورش اپنے آپ کو سوستھ بلوان اور سب ودیاؤں سے وبھوشت وِدوان بنانے کے لئے ہیں۔ جیون کے ۲۵ ورشوں کا یہ پہلا بھاگ برہمچریہ آشرم تپسیا کا ہے۔ اور منشیہ کے اپنے پرتی کرتویہ پالن کے لئے ہے۔ اس آشرم میں گرہن کی ہوئی شکشا کو سارتھک کرنا اور سماج و راشٹر کا گیان بل وانجیہ بڑھاتے ہوئے اُتّم سنتان اُتپن کرنا۔ ایسی سنتان جو کیول راشٹر کے لئے ہی اُتپن کی جاتی ہے۔ دوسرے گرہستھ آشرم کا اُدیشیہ ہے۔ تیسرا بان پرستھ آشرم کچھ تو آتم سدھار کے لئے۔ کچھ دیش کے بچوں کو نشلک شکشا دے کر راشٹر کی سیوا کے لئے ہے۔ اور جیون کے انتم ۲۵ ورش پریوار اور کسی ستھان وشیش کا موہ چھوڑ کر وشو کلیان کے لئے سنیاس لینے اور اس کے دھرم کو نبھانے کے لئے ہیں۔ گرہستھیوں کو اپدیش دینا اور بھٹکتے ہوؤں کو راہ دکھانا ان کا اُدیشیہ ہوتا ہے۔ سنسار بھر میں پرچلت ورتمان کسی مت میں جیون کا ایسا سندر اور نیت سوروپ نہیں ملتا۔ ایک ہی اور ایک پتنی کے نیم سے استری پرش میں سمانتا کا اُتّم آدرش پیش کیا گیا ہے۔ دوسرے متوں میں نہ

(باقی صفحہ ۳۶ پر)

لیڈنگ آرٹیکل (پچھلے صفحہ سے آگے)

بڑ مرگ نے مسیحی تاپ کرنے کا دوار کھول دیا ہے۔ اس لئے ان میں سے کئی واپس آ جاتے ہیں۔ کم از کم ان کی واپسی میں کوئی رکاوٹ نہیں رہی۔ برادری کے بندھن ابھی تک بالکل نہیں ٹوٹے۔ لیکن ڈھیلے بہت ہو گئے ہیں۔ اور جہاں تک پتت ہندوؤں کی شدھی کا تعلق ہے۔ اس میں کوئی رکاوٹ نہیں رہی۔ یہ سوال کا ایک پہلو ہے۔ اور مقابلتاً نچلے درجہ کا پہلو ہے۔ لیکن اونچا پہلو وہ ہے۔ جو میں نے پیش کیا ہے۔ یہ کہ رشی نے وید کو جنم ابھیمانی براہمنوں کے قبضہ سے نکال کر منش ماتر کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ اور یہ میں ان کا سب سے بڑا اُپکار مانتا ہوں۔

"کرشن"

۹۷ سالہ پرانے برھ آریہ مہاشہ جواہر لال دوارا شاہجہان پور میں رشی دیانند کے درشن اور ست سنگ

لیکھک:- شری الکھ دھاری جی۔ مراد آباد

اس سمیہ مراد آباد میں ایک بہت پرانے آریہ سجن پدھارے ہوئے ہیں۔ آپ کا شبھ نام بابو جواہر لال جی ہے۔ آیو لگ بھگ ۹۷، ۹۶ ورش کی ہے۔

بابو جواہر لال کا جنم ستھان شاہجہانپور ہے۔ اور ان کو رشی دیانند کے درشن کرنے کا اور ست سنگ دیکھنے کا سوبھاگیہ کئی بار پراپت ہوا ہے۔ آپ سے وارتالاپ کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ رشی دیانند سمت ۱۹۳۵ میں شاہجہانپور پدھارے تھے۔ اس سمیہ مہاشہ جواہر لال کی آیو لگ بھگ ۳۴، ۳۵ ورش کی تھی۔ اور جب تک سوامی جی شاہجہانپور میں ٹھہرے رہے۔ ہر روز رشی جی کے ست سنگ کا سوبھاگیہ پراپت کرتے تھے۔

رشی نشتر خانہ نام کے ایک باغ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ پنڈت بھیم سین وانیہ کئی شِشیہ اُن کے ساتھ تھے۔ پانچ دن تک سوامی جی کا شاہجہانپور میں قیام رہا۔ پہلا ویاکھیان سوامی جی کا گورنمنٹ ہائی سکول کی پرانی بلڈنگ میں ہوا تھا۔ شاہجہانپور کے کلکٹر صاحب۔ علاقہ کے مجسٹریٹ کپتان پولیس و انیہ سرکاری افسر اس ویاکھیان میں سملت تھے۔

بابو جواہر لال جی فرماتے ہیں۔ کہ سرکاری افسران میں وشیش کر الیکھنیہ ایک علی جان خاں ڈپٹی کلکٹر تھے۔ یہ بہت سونت یدو پکش پاتی تھے۔ اور شہر کے بدمعاشوں اور غنڈوں کا اُن کے یہاں بہت آنا جانا تھا۔ سوامی جی نے اپنے ویاکھیان میں عیسائی مت اور اسلام مت کا بہت کچھ کھنڈن کیا۔ پرنتو کلکٹر صاحب و علی جان خاں نے یہ کھنڈن شانتی پُورک سُنا۔ اور کسی میں بھی یہ ہمت نہیں پڑی۔ کہ رشی کے خلاف کچھ کہیں۔

اس سمیہ رشی کے خلاف زیادہ ورودھ سناتنی پنڈتوں کا تھا۔ اور شاہجہانپور کے بڑے بڑے رئیسوں کی مدد سے وہاں کے کٹر سناتنی پنڈتوں نے لگ بھگ ۰۰ پنڈت شہر کے و باہر سے جمع کر لئے۔ اس اوسر پر کاشی کے بھی کئی بڑے دھرندر پنڈت شاہجہانپور میں بلائے گئے تھے۔ اور پہلی بھیت کے مشہور ویاکھیان پنڈت آنند شاستری بھی پدھارے تھے۔ ان سب کا رشی کے سنگ شاستر ارتھ ہوا۔ اس شاستر ارتھ میں ڈپٹی علی جان خاں صاحب موجود تھے۔ جب خوب گرما گرم بحث ہو رہی تھی۔ تو علی جان خاں ڈپٹی کلکٹر نے رشی سے اور پنڈت آنند شاستری سے کچھ پرشن پوچھے رشی نے تو ان کا سنتوش جنک اُتر دے دیا۔ پرنتو آنند شاستری ڈپٹی صاحب کی شنکاؤں کا سمادھان نہ کر سکے۔ اس پر ڈپٹی علی جان خاں نے پنڈتوں کو بہت گالیاں دیں اور جھاڑا۔ اور رشی کی پرشنسا کرتے ہوئے سبھا سماپت کر دی۔

بابو جواہر لال نے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ اس سمیہ ہندوؤں کے گھروں میں سناتنی پنڈتوں کا پورا آدھی پتیہ تھا۔ اور انہوں نے یہ مشہور کر دیا تھی۔ کہ جو ہندو سوامی دیانند کا اپدیش سننے جائیگا۔ وہ جاتی سے خارج کر دیا جائے گا۔

بابو جواہر لال کے ماتا پتا بھی اس بات کے حق میں نہیں تھے۔ کہ اُن کا لڑکا سوامی جی کے پاس آئے جائے۔ پرنتو ان کا سوامی جی کے پرتی اگادھ پریم اور شردھا ہو گئی تھی۔ اور وہ اپنی دکان خالی چھوڑ کر بھی چپکے سے ان کی باتیں سنتے تھے۔ سناتنی پنڈتوں نے بابو جواہر لال اور ان کے گھر والوں کو بہت ڈرایا دھمکایا۔ اور جب یہ پھر بھی جاتے رہے۔ تو ان کو برادری سے بائیکاٹ کر دیا گیا۔ الزام یہ لگایا گیا تھا کہ دیانند عیسائی ہے۔ اور اُن کے ساتھ سے جواہر لال بھی عیسائی ہو گئے۔

بابو جواہر لال کے سنگ میرے تاؤ جی منشی پوجیہ لالہ بلدیو پرساد جی بھی سوامی جی کی سیوا میں اکثر جایا کرتے تھے۔ اور اسی سمیہ سے وہ آریہ سماج کے سدسیہ بھی بن گئے تھے۔ ایک دن جب شری بلدیو پرشاد جی رشی کے ویاکھیان سے واپس آئے تو دیکھا۔ کہ گھر پر سناتنی پنڈتوں کا جمگھٹا لگا ہوا ہے۔ اور مورتی پوجا ہو رہی ہے۔ شری بلدیو پرشاد جی نے مورتیوں کو اٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینک دیا۔ (باقی صفحہ ۳۷ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نیا شوالہ

ازجناب منشی تلوک چند صاحب محروم - بی - اے

کر لی بڑی کمائی، ہم مانتے ہیں لالہ!
اس شہر کے شوالوں میں سربلند ہے یوں
گھر سورگ دھام تیرا کیوں کہ نہ ہو جہاں میں
عقبےٰ کی راحتیں اب تیرے نصیب میں ہیں

بازار میں بنا کر تو نے نیا شوالہ
جس طرح پربتوں کا سرتاج ہے ہمالہ
جب ہو خدا کے گھر کا گھر میں ترے قبالہ
دنیا کی نعمتیں ہیں مُنہ کا ترے نوالہ

مہماں ہے تیرے گھر میں پروردگار تیرا
اب فکرِ عاقبت کیا۔ بیڑا ہے پار تیرا

کس سے ہُوا؟ جو تو نے اُپکار کر دیا ہے
کہنے کو لامکاں تھا۔ محتاج تھا مکاں کا
پھولا نہیں سماتا اپنے لباسِ نو میں
زیور بھی سیم و زر کے تو نے پہنا دیئے ہیں
یہ آرتی کی دُھومیں گھڑیال اور باجے
پہلے تو خواب میں بھی اسکو ملا نہ ہوگا

جانِ جہاں کو لاکر منظر پہ دھر دیا ہے
اپنے کرم سے تو نے بے گھر کو گھر دیا ہے
عُریاں تھا۔ اُس کو تو نے ملبوسِ زر دیا ہے
شایانِ بادشاہی تاجِ گہر دیا ہے
شاہوں کو رشک آئے۔ وہ کرّو فر دیا ہے
ایسا نفیس کھانا شام و سحر دیا ہے

لیکن بڑی خرابی پیدا ہوئی کہ شو کو
ان چاؤ چوچلوں نے مغرور کر دیا ہے

مشہور تھا جو سب کا کلیان کرنے والا
جب سے ترے شوالے میں آن کر پدھارا
اتنا ہُوا تن آساں ہلتا نہیں جگہ سے
کتنے غریب بےکس، کتنے یتیم بےبس
اب تیری جاں کو روتے ہیں پھُوٹ پھُوٹ کر وہ
بیوائیں آنسوؤں کے دریا بہا رہی ہیں
آہوں کی، آنسوؤں کی یورش سے تجھکو کیونکر

محتاج بیکسوں کے دُکھ درد ہرنے والا
پروا نہیں ہے اس کو مر جائے مرنے والا
بھو منڈلوں میں تھا جو پل میں وچرنے والا
تھا جن کا یہ ہمیشہ سے پیٹ بھرنے والا
تو کون ان کے داتا کو قید کرنے والا؟
پانی یہ تیرے سر سے اب ہے گزرنے والا
دیگا پناہ آخر یہ کچھ نہ کرنے والا

ہر کام میں جو خود ہے محتاج نوکروں کا
وہ کس طرح سنواریگا کام دوسروں کا؟

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رام کے بھرت کو سات اپدیش

دھرم کی شرن میں آؤ

شری سوامی سروانند جی مہاراج کا ایک اپدیش

بھدر پُرشو! اس وقت منشوں کی رُچی کچھ دھارمک، ہو ستھا سُننے کے لئے پرچلت نہیں ہوتی۔ ہر ایک کا من وِشیوں کی طرف دوڑ رہا ہے۔ دُنیا کے سب لوگ سکھ کی خواہش کرتے ہیں۔ دُکھ بھوگنا کوئی نہیں چاہتا۔ مگر سُکھ کی سامگری اُس وقت تک نہیں مل سکتی۔ جب تک دھرم کی شرن نہ لی جاوے۔ دھرم ہی تمام سُکھوں کا کیندر ہے۔ جو انسان دھرم کے برخلاف قدم اُٹھاتا ہے۔ وُہ اپنی زندگی کے کاریوں میں اسپھل ہو جاتا ہے۔ دُنیا میں جتنے نیک اور شریشٹھ آدمی ہوئے ہیں۔ وُہ سب دھارمک جیون والے ہوئے ہیں۔ مہاراجہ رام چندر جی نے چترکوٹ کے مقام پر بھرت جی کو ایک اُپدیش کیا تھا۔ اس سے اس کا جیون اُونچا ہو گیا لیکن ہمارا کوئی اصُول ہی نہیں۔ آج ایک کام کرنے کا پرن کرتے ہیں۔ پھر توڑ دیتے ہیں۔ رامچندر جی نے اُن کو سات باتیں کہیں۔ بھرت نے اُن کو گانٹھ باندھ لیا۔ انہوں نے بھرت سے کہا سُنو۔

(۱) پہلا اُپدیش۔ برہمچریہ کا پالن کرو۔ پر استری کو ماتا سمان جانو۔ ورنہ دیش میں دُراچار پھیل جاوے گا۔ پرجا بگڑ جاوے گی۔ برہمچریہ کے نہ رہنے سے آج وُہ دماغ نہیں ہے۔ آج کل کے نوجوان بی۔ یو۔ ٹی۔ بٹ But یاد کرنے میں آیو کا بہت حصّہ گنوا دیتے ہیں۔ مگر پراچین کال میں کیا حالت تھی۔ جو بات ایک دفعہ سُن لی۔ بس وُہ ذہن میں بیٹھ گئی۔ جب تک دُنیا برہمچریہ کا پالن نہیں کرتی۔ ٹھوکروں پر ٹھوکریں کھائے گی۔ اس کے پالن نہ کرنے سے شارِیرک بل نہیں رہا۔ بیماریاں دِن بدن بڑھ رہی ہیں۔ اور نہ ہی ہماری سنتان آگیا کاری ہے۔ بھدر پُرشو! پراچین سمیہ میں بھرت اور رام جیسے آگیا کاری پُتر ہوا کرتے تھے۔ آج والدین کے خلاف چلنا ہی ہم فخر سمجھتے ہیں۔ چونکہ سنتان پیدا کرنے کی وِدھی کو ہم بھول گئے ہیں۔

(۲) دُوسرا اُپدیش مہاراج رام چندر جی نے یہ دیا۔ کہ تم نے راجہ ہو کر کبھی کے دھن ہرنے کی اچھیا مت کرنا۔ وید کا اصُول ہے (ماگردھا کسیہ سودھنم) دُنیا میں لڑائیاں اسی وجہ سے ہوتی ہیں۔ کہ انسان دُوسرے کا حق چھیننے کی کوشش کرتا ہے۔ دیکھو بھدر پُرشو! ہم بچھڑے کا حق چھین کر زیادہ دُودھ پینے لگے۔ آج نسل کمزور ہو گئی۔ اس حق تلفی کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ ہندوستان میں جہاں دُودھ کی ندیاں بہتی تھیں۔ آج لوگ دُودھ کو ترستے ہیں۔ اس لئے جو کبھی کی حق تلفی کرتا ہے۔ اُس کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔

(۳) تیسری نصیحت۔ مہاراجہ رام چندر جی نے بھرت کو یہ کی۔ کہ اے بھرت! مریادا کا بھنگ کبھی نہ کرنا۔ ریل گاڑی اپنی مریادا کے اندر لائن پر چل رہی ہے۔ اگر ذرا اپنی مریادا سے ادھر اُدھر ہو جاوے۔ تو نتیجہ آپ کے سامنے ہوگا۔ یہ جنگل کی بُری اوستھا کو دیکھ کر شوک ہوتا ہے۔ ایک بڑا صاف ستھرا آدمی ہے۔ اور دیانتداری کے ساتھ روزی کماتا ہے۔ مگر ہے وُہ ذات کا دھوبی۔ اس لئے اس کے ہاتھ کی روٹی نہیں کھاتی۔ مگر ایک جنم کا برہمن کتنا ہی گندہ کیوں نہ ہو۔ وُہ آچاری ہے۔ اُس کے ہاتھ کی روٹی کھانے میں کوئی دوش نہیں مانا جاتا۔ اس ابھیمان نے آریہ جاتی کو ادھوگتی تک پہنچا دیا ہے۔ جب دریا مریادا کے اندر چلتے ہیں۔ تو کسی کو ہانی نہیں ہوتی۔ جونہی کناروں سے بڑھے۔ جو چیز سامنے آئے بہالے جاتے ہیں۔ پُوجیوں کی اپُوجا اور اپوجیوں کی پُوجا نے بھارت کے کشٹ کو بڑھا دیا ہے۔

(۴) چوتھی نصیحت مہاراجہ رامچندر جی نے یہ کی کہ اے بھرت! کبھی سمیہ بھی نیچ کرم نہ کرنا۔ انسان شُبھ کرموں سے اُونچا اور نیچ کرموں سے نیچا بن جاتا ہے۔ لیکن بھارت ورش میں کیا ہو رہا ہے۔ جنموں پر اور دولت پر ہی اُونچ نیچ کا معیار رکھ دیا ہے۔ بھائی! پیشے بُرے نہیں ہیں۔ اگر ایک غریب تمباکو کی دُکان کھول لے۔ تو وہ نیچ۔ اگر دولتمند کوٹھی کھول کر تمباکو کا بیوپار کرے۔ تو وُہ رئیس بن جاتا ہے۔ ایک آدمی نے تھرڈ کلاس کا ریلوے ٹکٹ لے لیا۔ اگر وُہ پیشاور کے دولتمند ہو گیا۔ تو اُسے کہا سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ خریدنے نہیں دو گے؟ اس لئے پیارے بھائیو! بُرا اور نیچ آدمی اس وقت تک ہے۔ جب تک اُس کے کرم نیچ ہیں۔ پراچین کال میں یہ بات نہیں تھی۔ بالمیک رشی جیسے جنگل کے رہنے والے لٹیرے تھے۔ پربھو کی کرپا ہوئی۔ ایک سادھو کے وچنوں سے اُن کا اگیان دُور ہو گیا۔ اتنی کٹھن تپسیا کی۔ کہ رشی پدوی پائی اور رامائن جیسی انمول پستک لکھی۔ اس لئے جب تک وُہ لوٹ مار کرتے تھے۔ لٹیرے تھے۔ لیکن جب اُونچ اُپدیش بن گئے۔ لیکن بھارت ورش نے اس اصُول کو مٹا دیا۔ اور کروڑوں اچھوت بنا دئیے۔

(۵) پانچواں اُپدیش یہ کیا۔ کہ دُشمن کا دلیری اور استقلال سے مقابلہ کرو۔ جو آدمی دھرم کے اصُولوں کا پالن نہیں کرتا۔ وہ ویر نہیں ہو سکتا۔ جن انسانوں کی طبیعت پر وِشے غلبہ پا گئے ہیں۔ وُہ کبھی ویر نہیں ہو سکتے۔ جو اپنے اندر کے شترووں کو نہیں مار سکتا وُہ باہر کے دُشمنوں کا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے۔

(۶) چھٹا اُپدیش۔ تکلیفوں میں استقلال اور دھرم کی طاقت اور شاریرک بل کو بڑھاؤ۔ انسان خواہ کتنا ہی وِدوان کیوں نہ ہو۔ مقابلہ کے وقت ہار ماننی ہی پڑتی ہے۔

ایک برہمن کانشی سے آچاریہ کی ڈگری لیکر واپس گھر آ رہے تھے۔ کہ راستے میں ایک گڈریئے سے مٹھ بھیڑ ہوئی۔ گڈریئے نے پُوچھا۔ کہ مہاراج آپ کدھر جا رہے ہیں۔ پنڈت نے ابھیمان میں آ کر کہا۔ چل بے نادان کدھر کا چیرا۔ یہ بات سُنکر چرواہے کو غصّہ آ گیا۔ اور کہا۔ کہ او پنڈت! کھڑا رہ۔ ورنہ ابھی مرمت کر دُوں گا۔ پنڈت بیچارا کمزور تھا۔ گھبرا گیا۔ اور ٹھہر گیا۔ آخر پنڈت جی نے پُوچھا۔ کہ کیوں بھائی کیا چاہتے ہو۔ گڈریئے نے کہا۔ کہ کہو کہ میں مُورکھ اور تم بدھیمان۔ پنڈت جی نے سوچا کہ اگر اس وقت ہار نہ مانی۔ تو یہ مارے گا۔ آخر ہار کر کہنے لگا۔ اچھا بابا۔ میں مُورکھ اور تو عقلمند! رشی دیانند میں یہ سب باتیں تھیں۔ بلوان۔ وِدوان اور دھیرج وان تھے۔ (۷) ساتویں بات راجہ رامچندر جی نے یہ کہی۔ کہ اے بھرت! سمپتی شالی ہو کر ونمیت بھاو کو دھارن کرو۔ جب تم طاقت والے ہو جاؤ۔ تو اکڑ خان مت بنو! اصُول کو سمجھو۔ جس شاکھا کو پھل لگتے ہیں۔ وُہ نیچے کو جھک جایا کرتی ہے۔ جب خالی ہوتی ہے۔ تب اوپر ہو جاتی ہے۔ اے بھرت! یہ سب میری آگیا ہے۔ تو اس کا پالن کرنا۔ مہاراج نے ایک شلوک میں سات اصُول کہہ دیئے۔ بھرت نے ان کو گانٹھ میں باندھ لیا۔ یہ تمام طاقتیں ہر ایک انسان حاصل کر سکتا ہے۔ جہاں رُوح موجود ہے۔ وہ سب موجود ہیں۔ بھائی! ان سب طاقتوں کو اُدیکت کر کے نکالو۔ جس چیز کی خواہش کرو گے۔ وُہ مل جائیگی۔ یہ چند اصُول ہیں۔ جن میں تمام زندگی کا رہسیہ بھرا ہُوا ہے۔ اس سے تمہارا اور سنسار کا بھلا ہوگا۔ اوم شم!!! (ڈاکٹر کانشی رام چاولہ)

سوامی سروانند جی مہاراج کی پیاری نظم

بتا دے خاک کے پُتلے کہ دنیا میں کیا کیا ہے؟
غرض جس کے لئے آیا اُسے پورا کیا کیا ہے؟
دعائیں لیں کبھی ٹھنڈا کیا دلِ دردمندوں کا
بُرے حالوں میں تو شامل ہوا محتاج بندوں کا
شریکِ درد و غم ہو کر کسی کا دُکھ مٹایا ہے
مصیبت میں کسی آفت زدہ کے کام آیا ہے
کبھی کچھ دلنوازی کی ہے تُو نے دلِ شکستہ کی
کبھی کچھ چارہ فرمائی بھی کی زخمی و خستہ کی
مثالِ بلبلہ ہے زندگی دُنیائے فانی میں
جو تجھ سے ہو سکے کر لے بھلائی زندگانی میں
نہ دولت ساتھ جاویگی نہ شہرت ساتھ جاویگی
نہ شوکت ساتھ جاویگی نہ رفعت ساتھ جاویگی
پسِ مردن نہ شاہانہ امارت ساتھ جاوے گی
نہ عظمت ساتھ جاویگی نہ دولت ساتھ جاویگی
جو پوچھے جائیں گے آخر میں وہ اعمال ہیں تیرے
اگر کچھ ساتھ جائینگے تو نیک افعال ہیں تیرے
مناسب ہے کہ نیک اعمال کی طاعت گذاری کر
پسندیدہ طریقہ سیکھ عجز و انکساری کر
بھلائی کر بدی سے باز آ پرہیزگاری کر
جو تجھ سے ہو سکے تو خلق کی خدمت گذاری کر

اگر نیکی کریگا تو خدا اُس کا ثمر دے گا!
ترا دامن وُہ ہی امید کے پھولوں سے بھر دے گا!

ڈاکٹر کانشی رام

دوارے پیشت

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدک دھرم کی سولہ ۱۶ خوبیاں

شہید اکبر پنڈت لیکھرام کی لیکھنی سے

[پہ]لی خوبی۔ پرماتما کی ذات و صفات اور
[اس کی] اپاسنا و پرارتھنا میں کسی خاص جہت
[کی ط]رف متوجہ نہ ہونا۔ بلکہ بلا تعین جہت اس
[کی] صفات کاملہ کا دھیان کر کے اپنے کو اس میں
[محو کرنا]۔ پرماتما کی کامل توحید بصفات حقہ اس
[کا] ویدوں سے اس دھرم میں موجود ہے۔ کہ اس سے
[زیادہ] کسی اور جگہ ممکن ہی نہیں اور محال
[ہے] کہ اس سے عمدہ کوئی اور بیان کر سکے۔ وجہ
[یہ ہے] کہ صرف یہی مقدس دھرم ہے۔ جس میں
[پرما]تما کا ثبوت دلائل عقلیہ و براہین منطقیہ
[سے] بتایا جاتا ہے۔ مورتی پوجا۔ قبر اور
[... پ]ر درود اور ایشور کو جسمانی ماننا یا ایشور
[کا کسی] میں حلول فرمانا۔ ایشور کا اوتار ماننا۔
[آ]دمی کا خدا ہونا یا خدا کے برابر ماننا
[یا] خدا کا رسول یا کلیم یا روح یا صفی یا خلیل
[و]غیرہ باتیں جو مخلوق پرستی ہیں۔ وہ
[... سا]ری وید کی رو سے ممنوع ہیں۔ وید
[ان با]توں کو معقول دلائل سے رد کرتا ہے۔
[د]یکھو یجروید ادھیائے ۴۰ منتر ۱-۱۷)

[دو]سری خوبی۔ وید مقدس غلطی سے پاک۔
[تب]دیل سے رہت۔ ناسخ و منسوخ سے مبرا۔
[... ن]ازل نا مختتم۔ عالم جامع۔ ارشاد کاملہ
[...] فرمان عالیہ ہے۔ جس کی ایک بات بھی
[ع]لم و عقل کے خلاف نہیں۔ بلکہ سب احکامات
[... ا]گی و عقل کل کی ذات کے شاہد ہیں۔ چونکہ
[ہر] طرح کی انسانی غلطیوں سے مبرا ہیں۔
[تم]ام دنیا کی ہدایت کے واسطے ہر طرح کامل
[... کے و]اسطے کامل کے سوائے کسی اور سے
[... ا]ن کا نا ممکن ہے۔ تمام علوم کے مسائل
[... تم]ام تزکیہ نفس کے مسائل وید میں نہایت
[... ط]ور پر مندرج ہیں۔ جس کو عقل انسانی
[بلا تع]لیم کے کسی طرح نہیں جان سکتی۔ باوجود
[...]ت قدیم ہونے کے آج تک اختلاف کا نہ
[ہونا] اور ہمیشہ ہزاروں لاکھوں حافظوں
[کا مو]جود ہونا اس کی پوری کمالیت کی علامت ہے۔

[تی]سری خوبی۔ تقلید شخصی سے بریت۔
[...] علمی و عقلی کی عام اجازت جس کی
[... سے] انسان ہمیشہ معراج ترقی کی سیر کرتا
[ر]ہا۔ اور جہالت و تقلید کے گڑھے میں
[نہیں] گرتا۔ اور اسی سبب سے آریوں کا زمانہ
[گذ]شتہ میں ہر علم و فن میں عمدہ عمدہ ترقی کرنا
[...]ے۔ اور اب جو تھوڑے سالوں میں پھر
[...] و صداقت کی شعاعیں ابر ظلمت سے
[نکل ک]ر علم معقول کی طرف پھر توجہ ہوتی
[ہے]۔ جو درحقیقت انسانی بھلائی کی
[...]ت عمدہ علامت ہے۔

[چو]تھی خوبی۔ خدا کی کامل عبادت میں "یوگ ودیا" صرف اسی دھرم میں ہے۔ جس کے بغیر نہ تو دھیان جم سکتا ہے۔ نہ طبیعت ایکاگر (یکسو) ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ نوٹ ہر ہے۔ کہ جب تک چنچل من رک کر ایشوری گیان میں محو نہ ہو۔ دھیان کا جمنا محال ہے۔ اور جب تک دھیان نہ جمے ایشور کا ہدایت سراپا نا ممکن ہے۔ ایسی مکمل عبادت اور مکمل طریقہ کسی اور مذہب یا دھرم میں مطلق نہیں ہے۔

پانچویں خوبی:۔ شفاعت کا نہ ہونا۔ پرمیشور سے بلا واسطہ غیرے ملاپ۔ نہ کسی اردلی کی ضرورت۔ نہ امیر بیگی کی حاجت۔ نہ رشوت سے مطلب۔ نہ ڈالی سے غرض۔ صرف اپنے ذاتی فعلوں سے پرماتما کی حضوری اسی مذہب کی بزرگی ہے۔ رشوت کا برا الزام کوئی مذہب ایشور کی ذات سے دور نہیں کرتا۔ بلکہ سب مذہب اسی الزام کا اسے ملزم گردانتے ہیں۔ اور پرماتما کو دفعہ ۱۷۱ تعزیرات ہند کا مجرم جانتے ہیں۔ مگر وید دھرم ہی اس الزام سے بریت کرتا ہے۔

چھٹی خوبی:۔ پنچ مہا یگیہ کا روزمرہ فرض ہونا۔ اول عبادت پرماتما یعنی برہم یگیہ۔ دوم خدمت والدین و فضلاء و آچاریہ یعنی پتری یگیہ۔ سوم مہمان نوازی یعنی اتتھی یگیہ۔ چہارم یتیم خانہ وغیرہ قائم کرنا۔ یعنی بلی و بیشو دیو یگیہ۔ پنجم تمام دنیا کی بہتری کے واسطے کوشش کرنا اور جتنے لوگ اس کے واسطے ہر روز جگت اپکارک اور روگ ناشک اگنی ہوتر کرنا یعنی دیو یگیہ (دیکھو پنچ مہا یگیہ ودھی)

ساتویں خوبی۔ استری پرش۔ اہل قرابت والدین و فرزند۔ ہمسایہ۔ یتیم۔ مسافر۔ مہمان مساکین کے حقوق شادی و غمی کے فرائض۔ بلکہ پیدائش سے لیکر موت تک سولہ سنسکار اس خوبی سے منو سمرتی و سنسکار ودھی میں موجود ہیں۔ کہ جن کا عشر عشیر بھی غیر مذاہب میں نہیں۔ جنرل سپر نگنائن صاحب فرماتے ہیں۔ "واضعان قوانین (دھرم شاستر) میں سے منو جی کا درجہ اول ہے۔" عورت کو اردھنگی ماننا۔ کثرت ازدواج کا نہ ہونا ایک ناری و ایک پتی برت دھارن کرنا۔ پردہ کی جہالت کا نہ ہونا صرف اسی دھرم کی بزرگی ہے۔

آٹھویں خوبی:۔ روح اور روحانی باتوں کا سچا علم۔ مادہ اور مادی چیزوں کا صحیح گیان۔ دنیا کب تک بنے گی۔ اس کا واقعی حال جس کے بیان کرنے سے قرآن و بائیبل کی زبان گنگ و لال ہے۔ ایسی خوبی سے اس دھرم میں بتلائی گئی ہیں۔ کہ کوئی علم و سائنس اس سے زیادہ واضح و صحیح بتلانے سے عاجز ہیں۔
(مفصل دیکھو تاریخ دنیا حصہ اول)

نویں خوبی:۔ رحم جو سب سے عمدہ صفت ہے۔ وہ تمام مذاہب سے بڑھکر باحسن الوجوہ صرف اسی مبارک دھرم میں موجود ہے۔ یعنی ماس نہ کھانا۔ اور کسی بے گناہ جانور کو نہ ستانا۔

دسویں خوبی:۔ زور و ظلم سے دین پھیلانے کی ممانعت۔ جہاد اور فساد سے نفرت۔ دلائل معقول اور محبت اور پیار سے دھرم کی اشاعت کی اجازت صرف اسی دھرم میں ہے۔ (دیکھو نیم ۷)

گیارھویں خوبی۔ مختلف علوم کے فضلاء کا وید مقدس کی پیروی سے باہر نہ ہونا اور تمام فلسفی مزاجوں کا سچے دل سے وید کا پیرو ہونا۔ کسی نامعقول بات کا وید میں مذکور نہ ہونا۔ (مفصل دیکھو چھ درشن اور اپ وید اور چھ انگ) تمام رشی منی وید کے پیرو تھے۔ مگر اور مذاہب میں جتنے ڈاکٹر۔ فلاسفر۔ حکیم ہوتے رہے وہ قرآن اور انجیل سے دست بردار ہوتے گئے۔ بلکہ انجیل و قرآن کے پیرووں نے حکیموں کے ٹکڑے اتارے انہیں شکنجہ میں کھینچا اور قتل کیا۔ حکماء کے قتل کا داغ وید کے دامن پر ہرگز نہیں ہے۔

بارھویں خوبی:۔ معجزات۔ خرق عادات کرامات۔ بھان کے تماشے۔ کیمیا گری۔ سنگ پارس۔ جادو۔ جن۔ بھوت۔ پری۔ شیطان وغیرہ بطلان کی تردید وید کے سوا کہیں نہیں۔ موجودہ روشنی کے زمانہ میں ان تمام باتوں سے بدھیمانوں کو نفرت ہے۔ مگر بائیبل اور قرآن میں ایسی دور از قیاس باتیں بھری پڑی ہیں۔

تیرھویں خوبی۔ انسانی زندگی کا چار حصوں پر تقسیم ہونا۔ اور سب سے اول دھارمک تعلیم کا ہونا ویدک دھرم کی کیسی اعلیٰ فضیلت ہے۔ برہمچریہ طالب علمی کا زمانہ۔ گرہست عیالداری کا زمانہ۔ بان پرست گوشہ نشینی کا زمانہ سنیاس اپدیش پروپکار کا زمانہ۔ جس پر عمل کرنے سے

(باقی صفحہ ۳۸ پر)

پروپکاری رشی دیانند

نتیجہ فکر:۔ وید جھنجی لال جیو ٹھمبروی

تم اودیا کا مٹایا مہرشی دیانند نے
ہم کو سوتے سے جگایا مہرشی دیانند نے
عظمت کہنہ سے اپنی ہم تھے بالکل بے خبر
اس سے بہرہ ور بنایا مہرشی دیانند نے
صفحہ ہستی سے اپنا نام تک مٹنے کو تھا
وقت پر آکر بچایا مہرشی دیانند نے
سوامی کے اپکار کو ہم بھول جائیں کس طرح
پیالہ امرت کا پلایا مہرشی دیانند نے
دیش اور جاتی کی سیوا کی بڑے اُتساہ سے
نام زندوں میں لکھایا مہرشی دیانند نے
بھولے بھٹکوں کو جہاں میں راستہ دکھلا دیا
جیو کو دکھ سے چھڑایا مہرشی دیانند نے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رشی دیانند کی وصیت

از:- شری سوامی ستیانند جی مہاراج

مہرشی نے اپنی عمر کے آخیر میں جو وصیت کی تھی۔ اس میں اور باتوں کے علاوہ دیش دیشانتر - دیپ دیپانتروں میں پرچار کا بھی سپشٹ الیکھ ہے۔ دیش دیشانتر اور دیپ دیپانتر میں پرچار تو دور کی بات ہے۔ بھارت ورش میں جہاں زیادہ تر ویدک دہرمی ہی نواس کرتے ہیں۔ اب تک جتنا چاہیئے اتنا پرچار نہیں ہُوا ہے۔ آریہ سماج میں پرچار کے لئے کئی طرح کے اُپدیشک ہیں۔ ایک وُہ اُپدیشک ہیں۔ جو آجیوکا کے لئے اور گھر کے اخراجات کے لئے کچھ کام کرتے ہیں۔ اور اس کام کرنے کی حالت میں کچھ وقت نکال کر وُہ ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہیں۔ ان کو اتنا وقت نکالنا بہت ہی مشکل ہے۔ کہ اپنی جگہ سے دور جا کر پرچار کر سکیں۔ اس لئے ان کا پرچار کشیتر ان کی جگہ کے آس پاس ہی ہو سکتا ہے۔ اور وُہ جتنا وقت دیتے ہیں۔ وُہ بھی بہت غنیمت ہے۔ پہلے ایسے اُپدیشکوں کی تعداد زیادہ تھی۔ لیکن اب پہلے سے کم ہے۔

دوسرے وُہ اُپدیشک ہیں۔ جن کے گھر کے اخراجات کے لئے آریہ سماج یا آریہ پرتی ندھی سبھا روپیہ دیتی ہے۔ اور وُہ اپنا سارا وقت پرچار میں لگاتے ہیں۔ ان میں کچھ تو ایسے ہیں۔ جن کو پرچار کا شوق ہے۔ اور ان کے جیون کا ادیش پرچار ہے۔ اس لئے وُہ کچھ دکشنا لیکر جس سے ان کے پریوار کا گذارہ ہو جائے۔ وُہ پرچار کرتے رہتے ہیں۔ اور کچھ تعداد ان میں ایسی بھی ہے۔ جو پرچار کو بھی ایک کام مان کر اسے کرتے ہیں۔ اگر آریہ سماج یا آریہ پرتی ندھی سبھا ان کو خرچ نہ دے۔ تو وُہ کوئی کام کر لیں گے۔ اس وقت وُہ پرچار نہ کریں گے۔ ارتھات وُہ پرچار کو گذارہ مان کر کرتے ہیں۔ جب تک پرچار سے گذارہ ہو۔ وُہ اس کام کو کریں گے۔ جب ان کا گذارہ اس سے نہ ہو۔ یا ان کو گذارہ کے لئے کوئی نہ دے۔ تو ان کا یہ کام بند ہو جاتا ہے۔

تیسرے کچھ سنیاسی ہیں۔ جو آریہ سماج میں پرچار کا کام کرتے ہیں۔ وُہ بھی کسی کشیتر میں کام کرتے ہیں۔ ان کی خواہش ہو تو کرتے ہیں۔ اگر ان کا دل نہ کرے۔ تو نہیں کرتے۔ ان میں سے کچھ آریہ سماج یا آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کے ساتھ ہیں۔ اور کچھ کسی کے ساتھ نہیں ہیں۔ یہ سلسلہ آریہ سماج کے اتہاس میں شروع سے ہی ہے۔

آریہ سماج کی رُچی وید پرچار کی طرف جتنی چاہیئے۔ اتنی نہیں ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ ہر ایک پرانت میں شکشا کے لئے کچھ نہ کچھ ہے۔ اور شکشا کے لئے آریہ سماج نے کروڑوں روپیہ خرچ کیا ہے۔ ہزاروں تعلیمی درسگاہیں ہیں۔ جن کے مکانات پر ہی لاکھوں روپے لگے ہوئے ہیں۔ اگر ان میں پڑھانے والوں کی تعداد کو دیکھا جائے۔ تو ان کی تعداد اُپدیشکوں سے زیادہ ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آریہ سماج کی جو رُچی تعلیم کے لئے ہے۔ وُہ وید پرچار کے لئے نہیں ہے۔

یہ سب درسگاہیں اس لئے کھولی گئی ہیں۔ کہ ان سے اُپدیشک تیار کئے جائیں گے۔ اور ان کے دوارا وید پرچار ہوگا۔ ان سے وید پرچار کچھ نہ کچھ ہوتا ہے۔ یہ تو نروواد ہے۔ اس دشا میں ان سے

دابجہ ہی پہنچا ہے۔

اس وقت مذکورہ بالا سب باتوں کو دھیان میں رکھکر ایک اور آوشیکتا ہے۔ اگر وُہ پوری نہ ہوئی۔ تو کام میں کچھ رُکاوٹ ضرور آئیگی۔ اور پرچار واستو میں نہ ہو سکیگا۔

اس وقت آریہ سماج صرف پڑھا لکھوں میں پرچار کرتا ہے۔ ان کو چھوڑ کر عیسائی ہیں۔ مسلمان ہیں۔ سکھ ہیں۔ ان میں پرچار نہیں ہے۔ پہلے آریہ سماج کے اتسووں میں مسلمان زیادہ آتے تھے۔ اب نہیں آتے ہیں۔ پہلے سکھ زیادہ تعداد میں شامل ہوتے تھے۔ آج اتنے نہیں آتے۔ اس وقت آریہ سماج کے اُپدیشکوں کو سوچنا ہوگا۔ اس میں اگر خوبی ہے۔ تو اُپدیشکوں کی ہے۔ اور اگر بُرائی ہے۔ تو اُپدیشکوں کی

مہرشی مہما!

از جناب منوہر لال صاحب ستہیہ - بی - اے - ایل ایل بی

رام کا شیل، کرشن کی نیتی - ویر ارجن کا بل ودُر کا گیان
بھرت کا پریم، بھیشم کا برہمچریہ - لکشمن سے جتیندریہ کا بھیمان
رانا پرتاپ کی جوانمردی - گورو گوبند کا امر بلیدان
راجپوتوں کا جوش قربانی - مرہٹوں کا سو آتمک سمان
ویر شیواجی کی ماتری بھگتی - گورو نانک کا بھگتی رس لوبان
بُدھ بھگوان کا اہنسا برت اور شنکر کا دارشنک وگیان
سب کے سب تجھ میں مہرشی پائے
تیری مہما کچھ کہی نہ جائے
گالیاں تجھ کو دیتے رہتے ہیں۔ بے سمجھ اور لالچی انسان
وُہ نشٹ اندھکار کے باسی - جن کو ورثے میں مل گیا اگیان
دہرم روٹی کو ہیں جو سمجھے ہوئے - پیٹ ہی پیٹ جن کا ہے ایمان
جن کو بُدّھی سے کچھ نہیں مطلب - مُوڑھ ہیں اور سرو تھا نادان
جن کو انوبھو نہیں ذرا سا بھی - جن کو اتنی نہیں رہی پہچان
دیش اور دھرم کا وُہ کرتے ہیں۔ اپنی نادانیوں سے کیا نقصان
ایسے لوگوں کو گیان دے ایشور!
شُدّھ بُدّھی کا دان دے ایشور!

ہے۔

اس کے بعد آریہ سماج کا ... اُپدیشک ہو۔ جسے اپنے آپ پر ... ہو۔ یا وُہ وہاں جائے۔ جہاں ... نہیں جاتا۔ وہاں رہ کر پرچار کرے ... وہاں سے روٹی وغیرہ کا خرچ ان ... جن میں وُہ دہرم پرچار کرتا ہے۔

اگر اُپدیشک سے پرچار ... میں اتنی بھی شردھا نہیں ہوئی ... دہرم پرچار کو روٹی دے ... پرچارک کو سوچنا ہوگا۔ کہ وُہ ... رہا ہے۔ اس لئے اب ایسے اُپدیشک ہونے چاہئیں۔ جو مسلمانوں میں ... عیسائیوں میں جائیں اور پرچار کریں ... کبھی کبھی خاص حالات میں اگر ضرورت ہو۔ تو وُہ بے شک آریہ سماج یا ... سے کچھ اخراجات لے لیں۔ ... سادھارن خرچ اپنے شردھالوؤں سے حاصل کریں۔ جب تک ایسے اُپدیشک نہ ہونگے۔ اس وقت تک کام نہ ہوگا ... اب آریہ سماج کے عہدیداروں اور ... کو کبھی ایکانت میں بیٹھکر سوچنا چاہیئے۔ ان کا پرچار ویدک دہرم ... میں کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر ان میں ... ہو سکتا۔ تو کرتو نتیہ وشیم آریم ... پڑھنے سے کیا لابھ؟

ضرورت ہے

۱- ورکی بر اسے پنجابی کھتری کنیا عمر ۱۸ سال ... ٹل اور ایجوکیشن پاس۔ گھر کے کام کاج سے ...
۲- ورکی بر اسے پنجابی کھتری کنیا۔ عمر ۱۵ سال ... پاس۔ ہر طرح کے کام کاج سے واقف
۳- کنیا کی بر اسے پنجابی لڑکا۔ عمر ۲۱ سال ... پاس۔ دُکاندار۔ معقول آمدنی۔
"ایم" معرفت اخبار" پرکاش" لاہور

ہر ... میں چھ کتابیں

اپنے نگر کے دھرمیوں میں پرچار کے لئے آپ مندرجہ ذیل اُپیوگی اور ... پستکیں ... قیمت پر منگا کر مُفت بانٹیں
دہرم کی فضیلت ... مورتی پوجا کی دھجیاں ... پُران پول پرکاش ... رحمت ... فلاسفی کی دھجیاں ... آنند ...
یہ سب کتابیں ۱۸×۲۲/۸ کے بڑے سائز ... کاغذ پر چھپی ہیں۔ صفحات ۶۰ سے ... پوری قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے ... ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں۔ (منیجر پرکاش ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرپاتمک جیون لے پرورتک مہرشی دیانند کی جے

(از شری پنڈت چاند کرن جی شاردا اپپردھان آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان و مالوہ (اجمیر)

آج دیپاولی کے شبھ دوس کون ایسا آریہ پرش ہوگا۔ جو مہرشی دیانند کے گن گان نہ کرے۔ پرنتو آریہ جانتا ہے۔ کہ سنسار کے مہان سنکٹ کے سمے ویدک آدرش کا پرچار، جو مہرشی دیانند نے ویدوں کے دوارا سمک بتلایا۔ وہ نہ سنسار بھر میں پھیلا۔ اور پوتر اوم کے جھنڈے یوروپ امریکہ تتھا ایشیا کے سب ستھانوں پر پھرائیں پوتر پراچین شریشٹھ سبھیتا کا انوسرن کر کے سنسار میں شکھ شانتی پھیلے۔ پشچمی سبھیتا کو لات مار کر ہم سانوک آریہ گورو مے جیون ونیت کریں۔ اپنے دھرم کے ساتھ ہم آگادھ پریم کریں۔ اور اپنے آپ کو اور اپنے بھائیوں کو سدھارنے کے اُتساہ اور ساہس کے ساتھ آج کے پوتر پاون ہیلی پرچار کر سکیں۔ پرنتو اس اودیہ کو بھول کر سکول، اناتھالیہ اور گوروکل ادھیکار لپسا کے اکھاڑے بن گئے۔ جس نگر میں جایئے۔ آپ کو آریہ سماج میں دو پارٹیاں درشٹی گوچر ہونگی۔ پھوٹ کا وِشن برکش دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ اور اس کے کٹو پھل پا کر ہم دکھ بھوگ رہے ہیں۔ پرنتی ایک نگر میں ذرا سی بات پر مت بھید بڑھ کر اتنا وکٹ روپ دھارن کر گیا ہے۔ کہ آریہ سماج نے جو پرتشٹھا حیدرآباد ستیہ آگرہ سنگرام کو جیت کر پراپت کی تھی۔ وہ ملیا میٹ ہو گئی ہے۔ کہیں آریہ مندر پر ایک پارٹی آریوپر ینت اپنا ادھیکار جمائے رکھنے کی چیشٹا کر رہی ہے۔ کہیں ڈی۔ اے۔ وی سکول۔ اناتھالیہ گوروکل کہ ایک پارٹی اپنے ہست گت کرنے کے پریتن کرنے میں لگی ہوئی ہے۔ پرسپر بیر او شواس پھیل رہا ہے۔ کچھ آریہ سماجیں سمجھ رہی ہیں۔ کہ ہماری سمپتی کو پرتی ندھی سبھا ہڑپ کر کھا جاوے گی۔ اور پرتی ندھی سبھا سمجھ رہی ہے۔ کہ آریہ سماجیں پرتھک ہو کر سماج کی سمپتی کو بیچ دیں گی۔ جیسا کہ کچھ ستھانوں پر ہو بھی چکا ہے۔ اور مقدمہ بازی چل رہی ہے۔ کچھ آریہ سماجیں پر علیحدہ رجسٹری اور پرتھک نیم و نیم بنا کر تھوڑے سے سدسیوں کے گروہ میں سماج کی سمپتی کو رکھ کر اس کا اُپ یوگ کرنا چاہتی ہیں۔ سدھانت یہ ہے کہ جتنے ادھک آدمیوں کا سماج کی رکشا میں ہاتھ رہے گا۔ اتنی ہی ادھک سماج کی رکشا ہوگی۔ جتنے تھوڑے آدمی رہیں گے اتنی ہی ادھک سماج کی سمپتی کے ناش کا بھے رہے گا۔ اتہ آریہ سماجوں کو آریہ پرتی ندھی سبھا اور سارودیشک سبھا کے سنگٹھن میں رہنا ہی شریسکر ہے۔ آشا ہے۔ آریہ بھائی اس پر دھیان دیں گے۔

ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور کی شردھا کے پھول

"سوامی دیانند کا ادیش بھارت ورش کو اودیا۔ آلسیہ اور پراچین اتہاسک تتو کے گیان سے مکت کر ستیہ اور پوترتا کی جاگرتی میں لانا تھا۔"

دوس برت دھارن کریں۔ دھرم سنیہ کے اُوٹ تابہ میں بندھ کر ہم سنگٹھن کا آدرش سنسار کے سامنے رکھیں۔ ورن و یوستھا کا پرچار کر کے ہم مبتری اور پریم سے منشیہ ماتر کا کلیان کریں۔ ہماری پریم بھری بانی کو سنکر دکھی و دردر مزدور و کسان اپنی جھونپڑیوں سے باہر نکل کر راشٹر اُتھان میں ہمارا ہاتھ بٹاویں۔ پرنتو آج کل اپروکت سب شبھ اچھائیں کوری کتابی، اخباری ہیں۔ پلیٹ فارم پر آریہ پرشوں کی بانی میں رہ گئی ہیں۔ اسی واسطے لاٹھ چلانے اور لکھنے پر بھی آریہ سماج شتھل ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے میں کرپاتمک جیون کی نیونتا ہے۔ سکول، کالج، گوروکل، اناتھالیہ ہم نے کھولے۔ پرنتو ان کے کھولنے سے جو ہمارا پریوجن ویدک دھرم کے پرچار کا تھا۔ وہ سدھ نہیں ہو رہا ہے۔ بالکوں کو ماتری بھاشا ہندی میں شکشا دے کر ان کا برہمچریہ وسداچار یکت جیون بنا کر ایسے روزگار دھندے سکھانے چاہئیں۔ جن سے وہ اپنا پیٹ

ساکار اور نراکار پوجا

از
لالہ اندر سین جی
پلیڈر۔ انبالہ شہر

ایشور پوجا کے وشے میں یہ ایک بڑا پرانا سوال ہے۔ کہ پوجا ساکار کی ہونی چاہیئے۔ یا نراکار کی۔ اسباب میں بڑی بھاری پہیلی ہوتی ہے۔ نراکار کی من کے سامنے کوئی تصویر نہیں بن سکتی۔ نراکار میں کی پہنچ پرے ہے۔ پس اس بات پر مورتی پوجک بڑے گرو فرستے خم ٹھونک کر کہنے لگتے ہیں۔ کہ بنا مورتی کے اُپاسنا نہیں ہو سکتی۔ اور اس لئے مورتی پوجا سدھ ہے۔ دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے۔ کہ نراکار کی مورتی ہو ہی نہیں سکتی۔ اس لئے مورتی کی پوجا سے نراکار کی پوجا کیسی؟ دونوں ہی غلطی پر ہیں۔ بنا ساکار کے بھی پرماتما کی اُپاسنا نہیں ہو سکتی۔ مورتی پوجا محض من کو لگانے کی خاطر ابتدا میں ایک سادھن کہا جاتا ہے۔ اس کی آدشیکتا، دھارنا، دھیان، سمادھی اوستھا دُں میں نہیں رہتی۔ مگر لوگ شاستر میں من کے ٹکانے کے جاپ وغیرہ اور بھی کئی سادھن بیان کئے گئے ہیں۔ من کے ٹکانے کے لئے ابتدا میں بھی مورتی پوجا کوئی ضروری سادھن نہیں ہے۔ مگر دیکھا یہ جاتا ہے۔ کہ لوگ اسی کو پرماتما کی اُپاسنا کا ایک ذریعہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ بڑے بڑے مندر بنا کر مورتیاں ستھاپت کی جاتی ہیں۔ اُن کی بڑی پرتشٹھا کی جاتی ہے۔ نہلایا، دھلایا، دھوپ دیپ دیا جاتا ہے، وستر آبھوشن آدی سے سجایا جاتا ہے۔ بھوگ لگوایا جاتا ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے اُن کے لئے دان کئے جاتے ہیں۔ یہ سب باتیں محض من کو ٹکانے کی خاطر نہیں ہو سکتیں۔ لوگ ساری عمر ہی مورتی پوجا میں پھنسے رہتے ہیں۔ حیرانی کی بات ہے کہ بڑے بڑے پنڈت شاستروں کے جاننے والے بھی اس ابتدائی مرحلہ سے نکلنے نہیں پاتے، اور مورتی پوجا ہی کرتے پرلوک کو سدھارتے ہیں۔ نہ کوئی اس کو من کے ٹکانے کا سادھن سمجھتا ہے۔ نہ کسی کو کامیابی ہوتی دیکھی ہے۔ اگرچہ من گھڑت قصے کہانیاں بہت سی پرچلت ہیں۔ اسی لئے مورتی پوجا سے وہ ساری خرابیاں پیدا ہوئی ہیں۔ جن سے ہندو سوسائٹی دُکھی ہے۔ لوگ مورتیوں کو ہی اشٹ دیو سمجھتے ہیں۔ انہی سے مرادوں کی پورتی ہونے کی توقع رکھتے ہیں۔ اسی طرح اصلی پرماتما سے دور جا کر بالکل پاشان بدھی جڑ کی نیاں میں بن جاتے ہیں۔ ساری عمر مورتی کی خدمت میں ہی گذارتے اور دیگر دھارمک باتوں کو غیر ضروری سمجھنے لگتے ہیں۔ اس قسم کی پوجا ویدک زمانے میں نہ تھی۔ نہ ہی وید میں اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے۔ نہ ہی اُپنشدوں اور کھٹ شاستروں میں ہے۔ بلکہ صرف بدھ اور جین دھرم کی نقل ہے یہ ستیہ ہے کہ نراکار کو نراکار ہی پاسکتا ہے، محض آتما ہی پرماتما کو پاسکتا ہے، کیونکہ آتما خود بھی نراکار ہے، اور غیر مادی چیز ہے۔ اس کے راستے میں کوئی رکاوٹ ہے تو وہ صرف من ہی ہے۔ یہ ایسا چنچل اور طاقتور ہے کہ اسکو وش میں کرنا کٹھن ہے یہ سنسارک وستوؤں میں پھنسا رہتا ہے اور ایک پل بھی اس سے پرتھک ہونے نہیں دیتا۔ مانسک ودیا کی رو سے ہر شخص کے اندر سب کانشنس (ضمیر) ہوتا ہے جس کی دھارا بڑے ویگ سے من کے اندر بہتی رہتی ہے۔ جس کو روکنا معمولی انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ صرف یوگ شاستر کی ہی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کو مناسب سادھنوں سے روکا جا سکتا، اور وش میں کیا جا سکتا ہے۔ تھوڑے کال کیلئے تو ہر شخص من کو قابو کر کے حسب منشا اپنے کام پر لگا سکتا ہے۔ لوگ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ بڑے بڑے سوال حل کرتے ہیں۔ ایجادیں کرتے ہیں۔ اور کتابیں لکھتے ہیں۔ دنیاوی کاروبار میں من لگاتے ہیں۔ یدی من کو قابو کر کے مطابق گیہ اس سے کام نہ لے سکتے۔ تو سنسار کے کام بالکل ہی بند پڑے رہتے۔ مختلف کاموں پر توجہ لگانے سے ہی وہ سارے کام ہو سکتے ہیں۔ مگر سنسارک وستوئیں سب ساکار ہیں۔ اور من اُن کے اندر ایسا پھنس جاتا ہے (باقی بر صفحہ ۴۲۷ پر) —

(باقی بر صفحہ ۴۲۷ پر)

سادھو ٹی ایل واسوانی کی شردھانجلی

"دیانند اُنکٹ دیش بھگت تھے۔ اتایو میں انہیں راشٹر وادی سمجھ کر ان کی بندنا کرتا ہوں انھوں نے اسپرشیتا کے ہی نہیں۔ بلکہ جاتی سندھن کے ورودھ بھی یدھ کیا اس کے علاوہ وہ سودیش راشٹریہ بھاشا اور راشٹر شکشا کے پربل پرچارک تھے۔ دیانند برہمچریہ کے آدرش اوتار تھے"

ہم کو کیا چاہیئے؟

از پنڈت گنگا پرشاد جی اپادھیا ایم۔ اے۔ پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا یو۔ پی

کسی سوسائیٹی کی ترقی کے لئے کئی چیزیں چاہیئیں۔ اولاً اس کے افراد (ویکتیوں) میں یہ احساس ہو۔ کہ ہماری سوسائیٹی کا بار ہمارے کندھوں پر ہے۔ دوسرا ان میں ساتھ ہی ساتھ یہ بھی خیال ہو۔ کہ سوسائیٹی کے دیگر افراد کو ساتھ لیکر چلنا ہے۔ جو آدمی یہ سمجھتا ہے۔ کہ میں سوسائیٹی کا ایک ذمہ دار فرد ہوں۔ وہ اپنی جملہ قوتوں کو ترقی دینے کی کوشش کرتا ہے۔ جس سے اس کی سوسائیٹی کو وقت پر اس کی قوتوں سے فائدہ پہنچ سکے۔ وہ اپنے چال وچلن کا خیال رکھتا ہے۔ وہ کوئی ایسی بات نہیں کرتا۔ جس سے سوسائیٹی کی قوت کم ہو جاوے۔ لیکن جو آدمی اپنی نشوونما کے ساتھ ساتھ سوسائیٹی کے دوسرے افراد کی نشوونما کو حسد کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یا اس پر توجہ نہیں کرتا۔ وہ بڑھی ہوئی تلی یا بڑھے ہوئے جگر کے مانند سماج روپی جسم کو لاغر اور بیمار بنا دیتا ہے۔ اسی لئے آریہ سماج کے نویں نیم میں اپدیش ہے۔ کہ کسی کو صرف اپنی ہی ترقی سے مطمئن نہ رہنا چاہیئے۔ بلکہ دوسروں کی ترقی میں اپنی ترقی سمجھنی چاہیئے۔ آریہ سماج کے سبھاسد آریہ سماج میں شامل ہونے کے وقت اس نیم کو پڑھتے ہیں۔ اور آریہ سماج کے فارم پر دستخط بھی کرتے ہیں۔ کئی سماجوں میں ہفتہ وار جلسوں میں ان نیموں کا پاٹھ بھی ہوتا ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ اس نیم پر اتنا غور نہیں کیا جاتا جتنا چاہیئے۔ ہم سندھیا ہون وغیرہ کو تو دھرم کا ایک انگ سمجھتے ہیں۔ اور یتھا شکتی ان پر عمل بھی کرتے ہیں۔ لیکن اس نیم کو سداچار کا انگ نہیں سمجھتے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہماری نہ تو ذاتی ترقی ہی خاطر خواہ ہوتی ہے۔ اور نہ ہم سماج کو اتنا فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ جتنا ہم سے پہنچنا چاہیئے۔ ہماری سماج میں کتنے ایسے لوگ ہیں۔ جو چپ چاپ گھر کے کونے میں بیٹھ کر یہ سوچتے ہوں۔ کہ مجھے اپنی فلاں طاقتوں کو اس لئے نشوونما دینی چاہیئے۔ کہ سوسائیٹی کا مجھ سے فائدہ ہو۔ کیا کوئی اس لئے دھن کمانے میں مشغول ہے۔ کہ اس کی سوسائیٹی کو دھن کی ضرورت پڑے گی۔ کیا کوئی اس لئے ودیا یا وگیان کے تحصیل میں لگا ہوا ہے۔ کہ اسے آریہ سماج کی سیوا کرنی ہے۔ کیا کوئی اس لئے جسمانی طاقت بڑھا رہا ہے۔ کہ شاید کسی دن سماج کو اس کی حاجت ہو۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ سماج میں دانی نہیں یا ودوان نہیں۔ میرا نکتہ خیال دوسرا ہے۔ میرا سوال تو یہ ہے۔ کہ کتنے ایسے شخص ہیں جنہوں نے اپنی ترقی سماج کی ضرورت کو محسوس کرکے کی ہو۔ میں نے دوسری سبھا سوسائیٹیوں میں کچھ ایسے اشخاص سنے ہیں۔ جو اس لئے وکیل ہیں۔ کہ وکالت سے کمایا ہوا سارا دھن اپنی سوسائیٹی کو دیتے ہیں۔ وہ سماج کے لئے ہی وکالت کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ جو کچھ کرتے ہیں۔ سوسائیٹی کی خاطر کرتے ہیں۔

(باقی کالم ۴ کے نیچے پڑھو)

مہرشی کا پیغام آریہ نوجوانوں کے نام

از ماسٹر پرمانند جی ودیارتھی

(۱) ایک ہی اونکار کی اپاسنا کرنا سیکھو۔ جو کہ ست چت آنند سرشٹی کرتا۔ سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ سروگیہ۔ اجر۔ امر ہے۔ (۲) پربھو درشن پانے کے لئے یم اور نیم کا بھلی پرکار پالن کرو۔ (۳) ایشور (اوم) پر دڑھ وشواس رکھو۔ چاہے کشٹ ہزار ملیں۔ (۴) کلام الٰہی وید ارشادات ایشور بانی کو پڑھو۔ سوچو۔ عمل میں لاؤ۔ اور سنسار کے کونے کونے میں پہنچاؤ۔ (۵) شاریرک (جسمانی) آتمک (روحانی) سماجک (قومیت) بل (طاقت) پیدا کرو۔ (۶) ویدک دھرم کے پرچار میں دیوانے پروانے بن جاؤ۔ (۷) غریبوں۔ یتیموں اپاہجوں۔ بیواؤں۔ دین دکھیوں۔ بےکسوں۔ لاوارثوں کے لئے سچے۔ بے غرض سیوک بن جاؤ (۸) نڈر۔ (بےخوف) نشکام بھاؤ (بےغرض) پریشرمی (محنتی) اور آتم وشواسی آریہ نوجوان بنو۔ (۹) نام نہاد (مصنوعی۔ بناوٹی) ذات پات۔ اونچ نیچ کو جڑوں سے اکھاڑ دو۔ (۱۰) سچائی کو گرہن کرنے اور جھوٹ کو تیاگنے میں سروا تیار رہو۔ (۱۱) ودیا پھیلانے اور اودیا کو مٹانے میں ہمیشہ آگے آگے رہو۔ ... پرواہ کرو۔ اگر تم کو دنیا طعنہ زنی کرے ... پرنتو آشرت ہو کر کام کرتے ہو ... رکھو جب تک دنیا میں ویدازم قائم ... سوشلزم۔ امپریلزم۔ فیسزم ... سب بیکار ہیں۔ (۱۴) ویدک سبھیتا ... کے پھیلانے ہی سے دنیا کا بھلا ہوگا ... مشنری بن جاؤ۔ (۱۵) ماتا پتا۔ استاد ... کا آدر (عزت) کرنے میں اپنی بھلائی سمجھو ... وہ پورانک خیال کے کیوں نہ ہوں۔ (۱۶) ... پڑھو لکھو۔ ہندی پڑھاؤ لکھاؤ۔ اگر ... دیش کی سچی سیوا کرنا چاہتے ہو۔ تو ... صبح وشام اپنے جیون کی پستک کا پاٹھ ... تمہیں اپنی کمزوریوں کا گیان (علم) ... آریہ سماج مندر میں اوشیہ جایا کرو ... (منتری طاقت) میں وگھن (خرابی) ... (۱۹) آریہ سکولوں۔ لائبریریوں۔ اخبار ... یا امداد کرنے میں کنجوسی نہ ہو۔ اگر ... نے سمرتھ دی ہو۔ (۲۰) تلوار۔ کھنڈا ... ہر وقت ساتھی بنائے رکھو۔ تاکہ ... ضرورت تمہاری امداد کر سکیں۔ (۲۱) اپنے ... (سیناپتی) کے حکم ماننے میں ڈسپلن ... کا ثبوت دو۔

(بقیہ)

کیا آریہ سماج میں اس قسم کے آدمی پیدا ہو سکیں گے۔ یہ آریہ سماج کے باہمی تنازعات ... یہ بھی باعث ہے۔ ہم دوسروں ... لئے تنازعہ کر بیٹھتے ہیں۔ کہ ہم کو ان کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ ہم یہ نہیں خیال کرتے۔ کہ سب کی ترقی میں ہماری ترقی ہے۔ اور دوسروں کے تنزل سے ہم کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ سوامی دیانند نے دس نیموں میں آخری تین نیم اسی لئے بنائے۔ کہ لوگ ان کو سداچار کا انگ سمجھنے لگیں۔ اور اگر ان کے پالن میں کچھ غلطی ہو جاوے۔ تو وہ اپنے کو اس کا ذمہ دار سمجھیں۔ اور اگر اس بات پر زور دیا جاوے۔ تو ہماری سماج کی بہت سی برائیاں کم یا دور ہو سکتی ہیں۔ ہم کو اس سوال کے مختلف پہلوؤں پر وچار کرنا چاہیئے۔

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

منظورشدہ سرمایہ	۱,۰۰,۰۰,۰۰۰ روپیہ
اداشدہ سرمایہ	۳۱,۴۷,۵۶۳ روپیہ
جاری شدہ سرمایہ	۵۰,۰۰,۰۰۰ روپیہ
ریزرو فنڈ	۱۵,۴۸,۰۳۲ روپیہ
۳۰ جون ۱۹۴۱ء کو ورکنگ سرمایہ	۹,۸۴,۵۹,۴۴۰ روپیہ

ہیڈ آفس: ۲/۴ دی مال لاہور چیرمین:۔ رائے بہادر دیوان بدری داس

تمام پنجاب کے اندر اور ہندوستان کے سب تجارتی شہروں میں شاخیں ہیں

ایجنسیاں:۔ احمد آباد۔ رنگون۔ لنڈن۔ نیویارک۔ کوبے

ہر طرح کا بنکنگ کا کام اور غیرملکی شرح تبادلہ مناسب شرح پر کیا جاتا ہے۔ قواعد اور کاروباری دیگر تفصیلات حاصل کرنے کیلئے ہیڈ آفس یا سٹی برانچ دفتروں کو لکھئے

(یودھراج سیکرٹری)

(بی۔ این۔ پوری بی۔ اے۔ ایل ایل بی منیجر ہیڈ آفس لاہور)

لاہور میں سب آفس:۔ لنگے منڈی کرشنا مارکیٹ۔ مسٹر ہرسکھ رائے اوبرائے بی۔ اے۔ ایل ایل بی منیجر انچارج شاہ عالمی گیٹ بھگوان داس بلڈنگ مسٹر رام پرتاپ منیجر انچارج۔ برانڈرتھ روڈ۔ راما بلڈنگ مسٹر ایچ۔ ایل اوبرائے بی۔ اے۔ منیجر انچارج۔ انارکلی جواہر مارکیٹ۔ مسٹر امرناتھ بی۔ اے۔ منیجر انچارج۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مہرشی دیانند اور حضرت محمدؐ!

(از شری ماسٹر لکشمن آریوپدیشک)

ویدک دھرم اور دین اسلام کی باہمی تبلیغ کا روح پرور۔ امید افزا اور اطمینان قلب کا مسرت بخش منظر پیش کرنے والا نظارہ ہمارے دیدۂ دل کے سامنے ہے۔ اور اسی کا ایک روشن پہلو یہ ہے کہ مہرشی دیانند کی سی ہی مشنری سپرٹ رسول صلعم کے مشن کی تہ میں کام کرتی تھی۔ چنانچہ اس مطابقت کا مختصر سا نقشہ آریہ اور مسلم پبلک کے مفاد کے لئے ہدیہ ناظرین ہے۔

۱۔ مہرشی دیانند کی زندگی کا ایک مشہور ترین واقعہ مہرشی کی اصل سپرٹ کا ان الفاظ میں اظہار کرتا ہے:—

"میں دنیا کو قید کرانے نہیں
قید سے چھڑانے آیا ہوں!"

قرآن مجید سورۃ الانفال آیت ۶۷ میں حضرت محمد صاحب اس مشنری سپرٹ کو اصولاً یوں بیان کرتے ہیں:—

ما کان لنبی ان یکون لہ اسریٰ حتے یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ

نبی کے لئے شایاں نہیں کہ وہ دنیوی سامان کے پیچھے پڑے۔ اور اس کے پاس قیدی ہوں بلکہ دنیا میں کشت و خون کرے کیونکہ خدا آخرت (پرلوک) کو چاہتا ہے۔

۲۔ اشاعت حق کی قابلیت کا مقدم انحصار پریم یا محبت پر ہے۔ راجہ کی طاقت ڈنڈ یا تعزیر ہے۔ معلم کا پریم اور ڈنڈ دونوں سے تعلق ہے، لیکن واعظ حق سچائی کی طرف تبھی کشش پیدا کر سکتا ہے کہ اس کے دل میں سچا پریم ہو۔ پریم ہی سچی ہمدردی کا جذبہ پیدا کر سکتا ہے۔

سوامی دیانند جی ایک بار براری گھاٹ پر آئے۔ بابو مدن ادجھا پر آپ کے اپدیش کا بڑا اثر ہوا۔ شام کو اس نے سوامی جی کو بھوجن کہا تو آپ نے فرمایا۔ ہم جنگلی بینگن کھا کر گذارہ کر لیتے ہیں اور رات بھی زیادہ گذر گئی ہے۔ اس لئے کل دیکھا جاوے گا۔ صبح کو آئے تو معلوم ہوا۔ سوامی جی آدھی رات کو ہی چلے گئے تھے۔ جب وہ لوگ بھیا سر کمرے کے لوٹے۔ بابو جی کا شام کا بھوجن منظور کیا گیا۔ جب وہ بھوجن لائے۔ تو سوامی جی پھر غیر حاضر تھے۔ اس لئے وہ پجاری کے پاس بھوجن چھوڑ اور اسے سمجھا گئے، مگر صبح آئے تو دیکھا بھوجن وہیں پڑا ہے اور اس پر کیڑیاں چڑھ رہی ہیں۔ پجاری نے کہا۔ سوامی جی رات بھر آئے ہی نہیں۔ اور جب سوامی جی آئے۔ بابو جی نے کہا۔ مہاراج آپ نے بھوجن نہیں پایا کیا مجھ کو کوئی اپرادھ ہوا ہے۔ آپ نے کہا:—

"بھائی! گنگا پار میلہ تھا۔ وہاں کئی لوگ اپنی بیٹیاں برہمنوں کو سنکلپ کر کے دے رہے تھے۔ ایسی حالت سے جگت میں دبھچار اور دکھ پھیل رہا ہے۔ اسی وچار میں مجھے بھوجن کا خیال نہیں آیا۔"

ایک نہیں بیسیوں ایسے انیک واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ سوامی جی دوسروں کے دکھ پر اپنے آپ کو بھول جاتے تھے۔ اپنے زہر دینے والے جگن ناتھ کی جان بچانے کا فکر جو آپ نے کیا۔ تو یہ محض اس امر کا ثبوت ہے کہ خدا کے بندوں کو محض دوسروں کو سکھی دیکھنے کی ہی زوردار خواہش ہوتی ہے۔ اسی سپرٹ کی آنحضرتؐ کے جو گی کا ثبوت قرآن سورۃ التوبہ آیت ۱۲۸ سے ملتا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے:—

"تمہارے میں تم میں سے ہی رسول آئے ہیں۔ تمہارا دکھ ان پر شاق گذرتا ہے۔ تمہاری بہبودی کا ہی فکر انہیں دامنگیر ہے۔ مومنوں یا دھرمی جنوں پر وہ نہایت شفیق اور مہربان ہیں۔"

۳۔ مہرشی دیانند سچے اپدیش کو انسانی جماعت کے تمام دکھوں کا واحد علاج سمجھتے تھے۔ انہیں پورا یقین تھا کہ سچائی میں سب سے بڑی طاقت ہے۔ سچائی دلوں تک پہنچ جاوے، تو وہ ان پر قبضہ جما لیتی اور عقلوں کو روشن کر دیتی ہے۔ اور ان کی تحریر اور تقریر کی کامیابی کا انحصار محض سچائی کی ہی طاقت تھی۔

آپ پہلی بار کاشی گئے، تو چند سنسکرت دان پنڈتوں نے منصوبہ باندھا کہ جیسے بھی

مہاتما گاندھی کی شردھانجلی

رشی دیانند بھارت ورش کے آدھونک رشیوں میں سدھارکوں میں اور شریشٹھ پرشوں میں ایک تھے۔ ان کا برہمچریہ انکی وچار سوتنترتا، انکا ستیہ کے پرتی پریم اُن کی کاریہ کُشلتا اتیادی گن لوگوں کو مگدھ کرتے تھے۔ اُن کے جیون کا پربھاؤ ہندوستان پر بہت ہی پڑا!

ہو، اس بلا کو ٹال دینا ہی بہتر ہے۔ ورنہ ہمارا کام بگڑ جائے گا۔ چنانچہ جب عام لوگ سوامی جی کا سنسکرت کا دیاکھیان ہو چکنے کے بعد پوچھتے، کہ مہاراج نے آج کیا فرمایا ہے تو پنڈت لوگ کہتے، آج تو آپ نے پرتما پوجن کو بالکل وید سے پرمانت کر کے بتا دکھا دیا ہے۔ واقعی بڑے ہی بھاری ودوان ہیں۔

یہ سن کر بھگت مٹھائیاں اور پھل لے لے کر سوامی جی کے پاس پہنچنے لگے۔ جسے دیکھ کر سوامی جی تعجب سے پوچھنے لگے، کہ کیا یہاں کوئی مورتی پوجک نہیں۔ جواب ملتا، کتنے ہی ہوں، آپ کے سامنے تو کوئی بول نہیں سکتا۔ کاشی ودیا کا گھر ہے، اور یہاں تو آپ جیسے ودوان کی سچی قدر ہو سکتی ہے۔ مگر سوامی جی کاشی والوں کو یقین رکھتے تھے کہ اس پاپ گرہ میں میری بڑی مخالفت ہوگی۔ مگر واقعہ ہوا اُلٹا تو تعجب سے بار بار یہی ذکر کرتے۔ آخر ایک شخص ودیم آیا۔ اور اس نے صاف بتا دیا کہ اصل بات یہ ہے کہ آپ کچھ کہتے ہیں۔ اور پنڈت لوگ اوروں کو اور ہی کچھ بتا دیتے ہیں۔ وہ حکمت عملی سے آپ کو یہاں سے جلد وداع کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر سوامی جی نے لیکچر کے وقت سنسکرت کے پنڈتوں کو مخاطب کر کے کہا۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے، میرے ساتھ کیا دھوکا ہو رہا ہے۔ آپ لوگوں نے میری آواز کو روکا ہے۔ لہٰذا اب میں ہندی سیکھ کر ہی لیکچر دوں گا۔ سو جب دوسری بار ہندی میں لیکچر ہوئے اور گالی اور روڑہ وغیرہ سے آپ کا سواگت ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اب جا ہو سو کرو۔ مجھے خوشی ہے کہ میری آواز عوام الناس کے کانوں تک پہنچ گئی ہے۔

اس حقیقت کو قرآن واضح کرتا ہوا کہتا ہے:—

ما علی الرسول الا البلاغ

یعنی رسول کا فرض محض تبلیغ کرنا یا لوگوں تک حق پہنچانا ہے۔ رسول کو بارہا مخاطب کر کے کہا ہے کہ تبلیغ کے علاوہ کچھ فکر نہ کرو کہ لوگ عمل کیسا کرتے ہیں۔ کیونکہ اس فکر سے تو تم گھل گھل کر مر جاؤ گے۔ پس تو وعظ سنا دے اور بس۔ اس کے آگے میں جانوں اور وہ۔ اگر عمل کریں گے۔ تو میں لکھ دوں گا۔ ورنہ عذاب۔ غرضیکہ تیرا کام تبلیغ پر ختم ہے۔

۴۔ مہرشی دیانند کا اصول تھا کہ دھرم کا آدی مول پرمیشور ہے۔ نہ کہ انسان۔ تم سے کوئی پوچھے، تمہارا دھرم کیا ہے تو کہو۔ وید! میرا یا کسی اور عالم یا رشی کا قول وہی ماننے کے قابل ہے، جو وید کے مطابق ہو۔ اسی مدعا کو قرآن ان الفاظ میں بیان کرتا ہے:—

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔

ہم نے جو بھی رسول بھیجا۔ اس کے لئے اللہ کی اطاعت کی شرط لازمی ہے۔ یعنی رسول کا کلام ارشاد الٰہی کے مطابق ہونے سے ہی مانا جا سکتا ہے۔ اسی مدعا کو آنحضرت نے ایک اور طرح بیان کیا ہے:—

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم۔

یعنی محمد تو محض ایک رسول ہے۔ اس سے پہلے انیک رسول ہو گذرے ہیں۔ کیا اگر وہ مر جائے تو تم پھر کفر کی طرف لوٹ جاؤ گے۔ مطلب یہ کہ دین اللہ کا ہے۔ رسول ایجاد نہیں کرتے۔ رسول تو بھلے دین دائم و قائم ہے۔

اسی اصول کے احساس کا نتیجہ یہ نکلا [illegible]

رشی دیانند جگد گرو تھے

لیکھک:۔ سوامی آتمانند۔ گورودت بھون لاہور

سنسار میں سورج چمکتا ہے۔ اس سے لابھ اُٹھانے والے لابھ اُٹھاتے ہیں۔ لیکن ایسے جیو بھی تو ہیں۔ جو اندھیرے کو ہی پسند کرتے ہیں۔ کیا اس سے سورج کی مہتا کبھی کم ہو سکتی ہے؟ سنسار میں روگ ناشک، اور روگ کارک دونوں پرکار کی چیزیں ہیں۔ ایک آدمی روگ کارک چیز کو ہی گرہن کرتا ہے۔ یہ دُوسری بات ہے۔ لیکن یہ تو سبھی مانتے ہیں۔ کہ سنسار کی بھلائی اگر ہو سکتی ہے۔ تو روگ ناشک چیزوں کے گرہن کرنے سے۔ رشی دیانند کا اُپدیش سنسار کو سکھی کرنیوالا ہے۔ سنسار میں سمے سمے پر بہت سے اُپدیشک ہوتے آئے ہیں۔ لیکن رشی کا اُپدیش نرالا ہے۔ اندھ شردھالوؤں کو اُن اُپدیشکوں کا دھرم اُپدیش بھلے ہی پُورا معلوم ہو۔ لیکن ایک سرد ودیاوت اُن سے کبھی پرسن نہیں ہو سکتا۔ یہی کارن تھا۔ کہ جب سائنس کا زور بڑھنے لگا۔ اور لوگ وِدوان ہونے لگے۔ تب اُن کی شردھا مذہبوں پر سے اُٹھنے لگی۔ ادھر مذہبی لوگوں نے وگیان کا ورودھ آرنبھ کیا۔ رشی دیانند نے اس جھگڑے کو یوں دُور کیا:۔

त्रैविद्येभ्यस्त्रयीं विद्यां दण्डनीतिं च शाश्वतीम् । आन्वीक्षिकीं चात्मविद्यां वार्त्तारम्भांश्च लोकतः ॥ मनु॰ ॥

ا۔ تھات راجہ کو اور پرجا کو بھی چاروں ویدوں کے ودوانوں سے چاروں وید۔ وید سنو سمرتی آدی سے سناتن راج نیتی ترک شاستر ادھیاتم وِدیا (جس پر سارے مذہب کھڑے ہیں) اور لوک سے شلپ۔ وبا پار آدی کی اوستھا۔ دیشوں کی اوستھا یعنی جیوگرافی بھن بھن دیشوں کے راجاؤں کے چرتر آدی جاننے چاہییں۔

رشی دیانند نے چھٹے سملاس میں یہ شلوک دیا ہے۔ یہاں اس شلوک کا ارتھ میں نے کیا ہے۔ اس شلوک کے یہاں دینے کا میرا مطلب یہ ہے۔ کہ رشی دیانند نے شاستروں کو خُوب پڑھا۔ اُنہیں پتہ چلا۔ کہ ہمارے پُرانے رشی مُنی جنگلوں میں یوگ دھیان کرنیکو ہی دھرم تب نہیں مانتے تھے۔ جیسے آجکل

چند دھارمک گرنتھ پڑھ پڑھا کر کچھ لوگ اپنے کو کرت کرتیہ مانتے ہیں۔ ایسا پہلے نہیں تھا۔ راجاؤں کو جہاں راج نیتی آوشیک تھی۔ وہاں چاروں وید۔ ترک شاستر اور ویشوں کے اُس وقت کے حالات کا گیان ضروری تھا۔ رشی نے تیسرے سملاس میں پاٹھ ودھی لکھی ہے۔ اس میں پڑھانے کے لئے پُرانے گرنتھوں کے نام بھی لکھے ہیں۔ ان کے دیکھنے سے تو پتہ چلتا ہے۔ کہ رشی مُنی بڑے وِدوان ہوتے تھے۔ اور عقل کے خلاف کوئی بات ماننے کو تیار نہ تھے۔ کم سے کم سوامی شنکر کے کال تک۔ جب کہ ویدک دھرم کا رُوپ بہت وکرت ہو چکا تھا۔ ترک کی پرتشٹھا برابر بنی رہی۔ پُورانوں نے رشیوں مُنیوں کے کلپت نام دے کر اور اُن کے نام سے جھوٹے چمکار گھڑ کر لوگوں کی بُدھی کو تالہ لگا دیا۔ اور ان کے نام سے چھوٹی چھوٹی اپنے مطلب کی جو

رشی دیانند کی شخصیت

ہندوستان کے پُرانے اخبارات کی نظر میں

(۱) بھارت کے مشہور لیکچرار اور انڈین نیشنل کانگریس کے پردھان شری یُت بابو سریندر ناتھ بینرجی نے اپنے پتر "بنگالی" مورخہ ۳۔ نومبر ۱۸۸۶ء میں لکھا تھا۔ "ہم یہ کہنے سے نہیں رُک سکتے۔ کہ پنڈت دیانند کوئی سادھارن پد کا دھارمک آچاریہ نہ تھا۔ چاہے ہمارے اور اس کے دھارمک وشواسوں میں بھید ہے۔ تو بھی ہمارا وشواس ہے۔ کہ وُہ بہت ہی پرتبھہ شکتیوں والا اسنیہ دکتا ودھیاپک تھا۔ چاہے وُہ یوگی تھا جس نے سنسار کو چھوڑ دیا۔ تو بھی وہ بارک بدھی سے اتنی پرا پت تھی۔ کہ ویسی ورلے منشیوں کو پراپت ہے۔ اس سے تمام بھارت باسیوں کو اسکی موت سے شوک ہُوا ہے۔ بھارت واسی ہمیشہ کے لئے اس کی وِدوتا کا گھمنڈ کرتے رہیں گے۔ اور پریم سے اس کے نام کو سمرن کرینگے۔"

(۲) ۔۔ "انڈین میسنجر" کلکتہ ۱۱ نومبر ۱۸۸۶ء "آج تک کوئی پُرش ایسا پیدا نہیں ہُوا جو اس دیش کے متھیا وشواسوں کو اس سے ادھک گھرنا کرتا ہو۔ جیسا کہ مہاتما دیانند کرتا تھا۔ جس نے اپنے ساہس اور دھیریوت پہ ماتما کی اس سچے بھگت نے اپنی آتم بیرادرتھا میں اپنے مشن کو اُنتی کرنا کی اچھا پر چھوڑ دیا۔ ایشور کرے۔ کہ ہمارے تمام کاریوں میں اس کی پوترتا کی سپرٹ آ جائے۔"

(۳) ۔ "انڈین ایمپائر" کلکتہ ۴۔ نومبر ۱۸۸۶ء "رشی دیانند اپنے سمے کا سب سے بڑا سدھارک تھا۔ بھارتیہ اس کی وِدوتا کی وچتر شکتی اور اس کے درڑھ ادھنشکرن کی ہمیشہ یاد کریں گے۔"

(۴) "بنگالی پبلک اوپینین" کلکتہ ۸۔ نومبر ۱۸۸۶ء "پنڈت دیانند کی مرتیو کے سماچار سے تمام ہندوؤں میں اندھیرا سا چھا گیا ہے۔ رشی دیانند ہمارے دیش کے بھوشن اور ہمارے مان کے سادھن تھے۔"

جو متھیا باتیں گرنتھوں میں لکھ دیں۔ لوگوں نے سوچنا بند کر دیا۔ اور گرنتھوں میں جو سچ جھوٹ لکھا چلا آ رہا تھا۔ اسے مانتے رہے۔ کشتریہ۔ ویشیہ اور شودروں سے پڑھنے کا بھی ادھیکار چھین لیا۔ پورا جیون کو پشچم کے وِدوانوں نے جب پہچان لیا۔ تب پشچم میں تو کولاہل مچا۔ یورپ کے بھی مذہبی لوگوں میں ہلچل مچی۔ وُہ پادری دھوکہ سے کام لیتے تھے۔ کا کھنڈن وگیان کے پرکاش میں کرتے تھے پر اپنے مذہب کی جھوٹی باتوں کو بھی چھیڑتے تھے۔ اس دیش کے وُہ لوگ جو پُرانوں کی شکشا میں پلے تھے۔ اور رشیوں کے پُرانے گرنتھوں کو نہیں جانتے تھے۔ عیسائی بننے لگے۔ رشی نے ان لوگوں کو جو وگیان سے دھرم کو دُور مانتے تھے ویدک دھرم کا راستہ دکھایا۔ جہاں وگیان اور دھرم ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ رشی کے اُپدیش کی سنسار بھر میں دھوم مچ گئی۔ اور سنسار کے سبھی وِدوان ویدک دھرم کی کوشش کرنے لگے۔ مانیں یا نہ مانیں۔ مذہب رشی دیانند کے اُپدیشوں میں ہی پناہ چاہتے ہیں۔ اس لئے بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ رشی دیانند جگت گرو تھے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...ستیارتھ پرکاش کے پڑھنے سے کیا بات ہوتا ... سوامی دیانند کے ہردیہ میں یہ تیبر ... تھی۔ کہ سمست سنسار میں ایک مت ... ستھاپنا ہو۔ آپ نے اپنے جیون کال میں بھی ... دھرم سمیلن کر کے اس بات کا ثبوت دیا ... پرنتو اس میں سپھلتا نہ ہوئی۔ ... سنسار کی بھلائی کو دل میں رکھکر ... سب وچاروں کو اپنی امر پستک ستیارتھ ... پرکاش میں لکھ دیا۔ آج وہی وچار ہم اپنے ... پاٹھکوں کے سامنے رکھتے ہیں۔

...راج لکھتے ہیں:-

...تمہارا مت کیا ہے؟ اُتر۔ وید اور شاستر ... میں جو کرنے اور چھوڑنے کی شکشا کی ... اس کا ہم یتھاوت کرنا چھوڑنا مانتے ... جس لئے وید ہمکو مانیہ ہیں۔ اس لئے ... مت وید ہے۔ ایسا ہی مان کر سب منشیوں ... وشیش آریوں کو ایک مت ہو کر رہنا ... ہے۔ (ستیارتھ پرکاش سمولاس ۲ پرشٹھ ...۲۰ ویں بار کا)

...دیش میں بھاگیہ ہوگیہ برہمچریہ ودیا اور ... ادکت دھرم کا پرچار ہوتا ہے۔ وہی ... دیش سو بھاگیہ وان ہوتا ہے۔ (پرشٹھ ۴۷) ... جو کوئی تم سے پوچھے۔ کہ تمہارا کیا مت ... تو یہی اُتر دینا چاہیئے۔ کہ ہمارا مت ... اور شاستر جو کچھ ویدوں میں کہا ہے۔ ہم ... اس کو ہی مانتے ہیں۔ (۴) جو جو گرنتھ وید ... ورودھ ہیں۔ اُن اُن کا پرمان کرنا جانو ... ناستک ہونا ہے۔ (پورانکوں سے)

... یہ ہم سے لکھ کر جیمنی مہرشی پر نیت کا مت ... کہ وید ورودھ کو نہ ماننا کنتو وید انوکول ... آچارن کرنا دھرم ہے۔ کیوں؟ وید ... ستیارتھ کا پرتی پادک ہے۔ اس سے ورودھ ... تنتر اور پوران ہیں۔ وید ورودھ ہونے ... جھوٹے ہیں۔ (پورانکوں سے پرشٹھ ۲۰۲) ... پُرانوں میں سب باتیں جھوٹی ہیں۔ ... سچی بھی ہے۔ اُتر:- بہت سی باتیں ... ہیں۔ اور کوئی گھن اکھشر نیائے سے ... بھی ہے۔ جو سچی بھی ہے۔ وہ وید آدی ... ستیہ شاستروں کی اور جو جھوٹی ہیں۔ وہ ... پوپوں کے پُران روپ گھر کی ہیں۔ (پرشٹھ ۲۱۴) (۷) دیکھا! جس بات میں یہ سہسر ... مت ہیں۔ وہ وید مت گراہیہ ہیں۔ ... اور جس میں پرسپر ورودھ ہے۔ وہ کلپت ... جھوٹا ادھرم اگراہیہ ہیں۔ (ایک جگیاسو ...) پرشٹھ ۲۵۱- (۸) بھلا اوپلوک جو ... ہوا سو ہوا۔ پرنتو اب تو اپنی سمجھا ہے۔ پنچ ... ادی برائیوں کو چھوڑ دو۔ اور سندر ایشیدیہ مت ... کے سرل پنتھ میں آکر اپنے منشیہ جنم روپی

ایک سچے دھرم کی ستھاپنا کیلئے رِشی دیانند کا مہان پریتن

لیکھک:- پنڈت مہیشور دیو جی سدھانت شرومنی آریہ اپدیشک

جنم کو سپھل کر کے دھرم ارتھ کام موکش ان چاروں کو پراپت ہو کر آنند بھوگو! (گوسائیوں سے) پرشٹھ ۲۳۹- (۹) ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے (اسکریوں نے) ویدوں کو نہ سُنا نہ دیکھا۔ کیا کریں جو سُننے اور دیکھنے میں آویں تو دھیان لوگ جو کہ بھٹی دُراگرہی نہیں ہیں۔ وہ سب سمپردائے والے وید مت میں آجاتے ہیں۔ پرنتو اُن سب میں بھوجن کا بکھیڑا بہت سا ہٹا دیا ہے۔ جیسے اس کو ہٹایا۔ ویسے وشیہ آسکت دُربھی سان کو بھی ہٹا کر وید مت کی اُنتی کریں۔ تو بہت اچھی بات ہے۔ (پرشٹھ ۲۴۴) (۱۰) جب سروستیہ ویدوں سے پراپت ہوتا ہے۔ جن میں استیہ کچھ

بھی نہیں۔ تو اُن کا گرہن کرنے میں شنکا کرنی اپنی اور پرائی ہانی مانہ کر لینی ہے۔ (برہمو سماج سے) ۲۴۷- (۱۱) بھلا ودیا آدی سنہت شاستروں کے ماننے بنا تم اپنے وچنوں کو سنیتا اور اسنیتا کی پریکشا اور آریہ ورت کی اُنتی بھی کبھی کر سکتے ہو؟ (برہمو سماج سے) ۲۴۷ (۱۲) اب بھی سمجھکر وید آدی کے ماننے سے دیش اُنتی کرنے لگو۔ تو بھی اچھا ہے۔ (برہمو سماج سے) ۲۴۷- (۱۳) اب کہیئے۔ جو چارواک آدی میں وید آدی ستیہ شاستر پڑھے دیکھے وسُنے ہوتے۔ تو ویدوں کی نندا کبھی نہ کرتے۔ کہ وید بھانڈ، دھورت اور نشاچار وان پُرشوں نے بنائے ہیں۔ ایسا وچن کبھی نہ نکالتے۔ ہاں بھانڈ دھورت نشاچر تو مہیدھر آدی ٹیکا کار ہوئے ہیں۔ اُن کی دھورتتا ہے۔ ویدوں کی نہیں۔ پرنتو شوک ہے چارواک آبھانک بودھ اور جینیوں پر کی انہوں نے مُول چار ویدوں کی سنہتاؤں کو بھی نہ سُنا نہ دیکھا۔ اور نہ کسی ودوان سے پڑھا۔ اس لئے نشٹ بھرشٹ بدھی ہو کر اوٹ پٹانگ ویدوں کی نندا کرنے لگے۔ دشٹ وام مارگیوں کی پرمان شونیہ کپول کلپت بھرشٹ ٹیکاؤں کو دیکھکر ویدوں سے ورودھی ہو کر اودیا رُوپی اگادھ سمندر میں جا گرے۔ (پرشٹھ ۲۶۴)

(۱۴) اس لئے منشیہ ماتر کو وید انکول چلنا سمو چت ہے۔ (۲۶۸)

(۱۵) جو چارواک آدی ویدوں کا مُول ارتھ وچارتے تو جھوٹی ٹیکاؤں کو دیکھکر ستیہ وید وکت مت سے کیوں ہاتھ دھو بیٹھتے کیا کریں۔ بچارے وناشن کالے وپریت بُدھی۔" جب نشٹ بھرشٹ ہونیکا سمیہ آتا ہے۔ تب منشیہ کی اُلٹی بدھی ہو جاتی ہے۔ (۲۶۴) (۱۶) ایسی ہی ان کی لیلا وید ایشور کو نہ ماننے سے ہوئی۔ اب بھی سکھ چاہیں۔ تو وید ایشور کا آشرے لیکر اپنے جنم سپھل کریں۔ (جینیوں سے) پرشٹھ ۲۶۷

(۱۷) اگر اودیا آدی دوشوں سے چھوٹنا چاہو۔ تو وید آدی ستیہ شاستروں کا آشریہ لو۔ کیوں بھرم میں پڑے پڑے ٹھوکریں کھاتے ہو۔ (جینیوں سے) پرشٹھ ۲۷۵- (۱۸) یہ سچ ہے۔ کہ بنا ویدوں کے یتھارتھ ارتھ بودھ کے مُکتی کے سوروپ کو کبھی نہیں جان سکتے۔ (جینی لوگ) پرشٹھ ۲۹۲) (۱۹) آپ لوگوں۔ آریوں کا بڑا بھاگیہ ہے۔ کہ وید مت انویائی سوریہ سدھانت آدی جیوتش گرنتھوں کے ادھیین سے ٹھیک ٹھیک بھوگول کھگول ودت ہوئے۔ جو کہیں جینن کے مہا اندھیرے میں ہوتے تو جنم بھر اندھیرے میں رہتے۔ جیسے کہ جینی لوگ آجکل ہیں۔ (۳۰۰) (۲۰) سنو عیسائی لوگو۔ اب تو اس جنگلی مت کو چھوڑ کر سوجھیہ دھرم میہ وید مت کو سویکار کرو۔ کہ جس سے تمہارا کلیان ہو۔ (۳۲۰)

(۲۱) جیسے جھوٹے کے سنگ سے ستیہ بھی شدھ نہیں رہتا۔ ویسے ہی بائبل پُستک بھی مانیہ نہیں ہو سکتا۔ کنتو وہ ستیہ تو ویدوں کے سویکار میں گرہ ہوتا ہی ہے۔ (۳۴۳)

(۲۲) بس ایسے (کلپت) سورگ۔ ایسے ایشور اور ایسے (باقی صفحہ ۳۱ پر)

دیانند سوامی دیا بن کے آیا!!

از جناب چوہدری ممتاز علی ممتاز کشمیری۔ فاضلکا

یتیموں کا حاجت روا بن کے آیا || تو عالم میں مشکلکشا بن کے آیا
دوا بن کے آیا۔ دُعا بن کے آیا || تو نورِ خدا کی ضیا بن کے آیا
بتا۔ کیا کہوں کہ تو کیا بن کے آیا
تو گم گشتہ راہ کا دیا بن کے آیا

تو خوابیدہ بختوں کو بیدار کرنے || اچھوتوں کا عالم میں اُدھار کرنے
صغر سنی کی شادی سے انکار کرنے || گلستانِ بیوہ ثمر دار کرنے
بھلائی۔ بُرائی سے ہوشیار کرنے
مریضوں کے دُکھ کی دوا بن کے آیا

خودی کو مٹانے || خدا سے ملانے
بُتوں سے چھڑانے || اخوت سکھانے
ترقی کا ہر وقت نغمہ سنانے
تو عالم میں گیتو نم نیا بن کے آیا

زمانے سے پاپوں کا پردہ اٹھایا || خودی۔ جہل و باطل کو یکدم مٹایا
یوں ناکتخذہ رہ کے جیون بتایا || امیروں کے ظلم و ستم سے بچایا
رحم۔ عدل و انصاف سب کو سکھایا
حقیقت کا تو آشنا بن کے آیا

رشی نے مُصیبت سے ہمکو بچایا || گلستان کے پژمردہ گل کو کھلایا
بہت کچھ کیا اور کر کے دکھایا || تھا ممتاز لیکن گدا بن کے آیا
ہر اک نے خوشی سے یہ نعرہ لگایا
دیانند سوامی دیا بن کے آیا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رشی جیون کے چند روشن واقعات

از مہاشہ چرنجی لال پریم سابق ایڈیٹر "آریہ مسافر" دیش بھگتی لاہور

دعوے کی ایک بین شہادت ہے۔ تحریر کے علاوہ مہاراج نے اپنے عمل سے بھی کورانہ تقلید کی ہمیشہ تردید کی۔ آپ جو بھی بات کہتے جچی تلی ہوتی۔ اور ایسی مدلل اور معقول کہ فوراً سننے والے کے دل میں گھر کر جائے۔ اُسے قائل کر دے۔ آپنے کبھی یہ نہیں فرمایا۔ کہ چونکہ میں ایسا کہتا ہوں۔ اس لئے تم اسے مان لو۔ بلکہ اپنے ستیارتھ پرکاش

باتوں کو بھی آپ ایسے معقول اور مدلل طریق سے سمجھاتے تھے کہ سُننے والا عش عش کر اُٹھتا تھا۔ بات ایسی نپی تُلی کہتے تھے۔ کہ اس میں شک و شبہ کی مطلقاً کوئی گنجائش نہ رہتی تھی۔ آج ہم ناظرین کو مہاراج کے جیون سے ایسے ہی چند روشن واقعات بطور مشتے نمونہ از خروارے سنانا چاہتے ہیں۔

اس سے ہم منع کرتے ہیں اور اسکی آگیا

ویدک دھرم کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس میں، انسانی عقل کو قفل نہیں لگایا گیا۔ جہاں دیگر مذاہب یہ کہتے ہیں۔ کہ مذہب میں عقل کو دخل نہیں۔ وہاں ویدک دھرم میں ترک کو رشی مانا ہے۔ وید کے اکثر منتروں میں بدھی و وید صابدھی کے لئے پرارتھنا سکھائی گئی ہے۔ اور تو اور گایتری منتر تک میں جسے وید ماتا اور گورو منتر کہا جاتا ہے۔ اسی بُدھی کے لئے ہی پرارتھنا کی گئی ہے۔ جب تک آریوں نے دھرم میں بُدھی کا پرویش جائز رکھا۔ تب تک اُن کی کلا بڑھتی ہی رہی۔ اور جب انہوں نے *Semitric* مذاہب کی سنگت کی وجہ سے بدھی کو قفل لگا کر اپنے دھرم کی بنا محض ایمان اور اندھی بھگتی پر رکھدی تھی۔ تبھی سے ان کا زوال شروع ہوا۔ آپ اگر آریوں کی سابقہ تاریخ پر نظر ڈال کر دیکھیں گے۔ تو آپ کو پتہ لگ جائیگا۔ کہ آریہ جاتی کے تیں کا پرارمبھ اُس وقت ہوا جب لوگوں نے کورانہ بھگتی کی رو میں بہنا شروع کیا۔ بلا سمجھے بُوجھے محض چند شبدوں یا ناموں کے جاپ (رٹن) کو مکتی کا ذریعہ مانا۔ کورانہ مردم پرستی میں مبتلا ہو کر گزرے ہوئے (جیت) اشخاص کو گورو مانتے ہوئے اُن کے بُرے سے بُرے کو کرموں کو محض اپنی بُدھی اور نیتروں کا دوش سمجھکر اپنی شردھا میں کمی نہ آنے دی۔ ایسی اندھی شردھا اور بھگتی کا وہی نتیجہ نکلا جو نکلنا چاہیئے تھا۔ یعنی لوگوں میں عقل و شعور کی کمی ہو گئی۔ اور عقل و شعور کی کمی کی وجہ سے ان میں طرح طرح کے اور عجیب و غریب مت متانتر پھیل گئے۔ جو ذرا بھی چالاک ہُوا۔ اُس نے بھیڑیں مونڈنی شروع کر دیں۔ اور اپنی دُکانداری چلالی۔ رشی دیانند کا جیون اس قسم کی مردم پرستی اور اندھی بھگتی کے خلاف ایک زندہ پروٹسٹ تھا۔ مہاراج نے آریوں کے دماغوں پر سے توہمات اور جہالت کے قفل کھولکر انہیں ترک و تنرک کی روشنی سے منوّر کر دیا۔ مہاراج کا تصنیف کردہ لاثانی گرنتھ ستیارتھ پرکاش ہمارے

مہرشی کے جیون کا ایک منظوم ورق

نربھے دیانند

(از مہاشہ روشن جی بی۔ اے پٹیالہ!)

رشی ور اپنے تپ اور تیاگ سے مشہورِ عالم تھے
صداقت کو سمجھتے تھے رشی ور ہر طرح افضل
کسی آفت سے سوامی جی کبھی ہرگز نہ ڈرتے تھے
کرن سنگھ ایک چھوٹی سی ریاست کا حکمراں تھا
رشی ور کو کرن سنگھ نے بلایا راس لیلا میں
خلاف اخلاق اور تہذیب کے تھا کام یہ اس کا
کہا سوامی نے تم کیوں راس لیلا کرچاتے ہو
رشی شامل ہوئے نہ راس لیلا میں بلانے پر
یہ سوچا راجہ نے سوامی سے لوں اپمان کا بدلہ
لئے وہ ہاتھ میں تلوار سوامی جی کے پاس آیا
یہ حالت دیکھکر سوامی جی سمجھے رازِ دل اس کا
کلائی اسکی سوامی جی نے اپنے ہاتھ سے پکڑی
کیا تلوار کو دو ٹکڑے سوامی جی نے اک پل میں
سبق اس طرح سوامی نے دیا مغرور راجہ کو

کہ قائل ذی فہم اشخاص ہیں ان کی لیاقت کے
ہمارے واسطے تھے واقعی وہ ہستی اکمل
مطابق وید کے احکام کے ہر کام کرتے تھے
سُنو کچھ حال تم اس کے تکبر اور رعونت کا
کہ آیا جس سے طوفاں مہرشی کے دل کے دریا میں
تو پھر شیدائی حق کس طرح کہتے اسے اچھا
بزرگوں کی بھلا عزت پہ کیوں بٹہ لگاتے ہو
کہ جس سے ہو گیا ناراض وہ راجہ جو تھا خودسر
کروں مغرور سادھو کو میں اپنے زور سے سیدھا
گناہوں کا تھا اک تکسیر اس شخص کا سایہ
سبق دینے کا گویا ہو گیا پیدا یہ اک موقعہ
جھپٹ کر چھین لی تلوار شیخی کر کری کر دی
ہُوا راجہ وہ اپنے فعل پہ نادم بہت دل میں
اُٹھایا دل سے جھوٹی شان اور دھوکے کے پردہ کو

صداقت سے رشی ور تو نے اپنا نام پھیلایا
حقیقت کا رُخِ روشن زمانہ بھر کو دکھلایا

ہیں بھی یہی لکھا۔ کہ اگر کوئی نیک نیتی سے ماہر کوئی غلطی ہمیں سمجھا دے گا۔ تو اسکی تصحیح کر دی جائے گی۔ آپ مہاراج کے جیون چرتر کا ملاحظہ فرمایئے۔ آپ کو جابجا مہاراج کے کرشمے نظر آئیں گے۔ معمولی معمولی

نہیں دیتے۔ ایک دفعہ ایک انگریز افسر مہاراج کے ساتھ ملاقات کرنے گیا۔ بات چیت کے دوران میں مہاراج نے اسے گئو کشی کے نقصانات بتلائے۔ اور وہ دلائل پیش کیں۔ جو آپ نے اپنی لاثانی تصنیف گوکرنا ندھی

ہیں درج فرمائی ہیں۔ صاحب [illegible] کی مدلل تقریر سُنکر قائل [illegible] نے کہا۔ مہاراج! واقعی آپ [illegible] درست فرمایا ہے۔ کہ چونکہ یہ [illegible] زراعتی ملک ہے۔ اس لئے یہاں [illegible] کرنا انسان کُشی کے برابر ہے [illegible] یہاں مختلف مذاہب کے لوگ [illegible] لئے سرکار کیسے گئو کُشی کو بند [illegible] ہے۔ یہ سُنکر مہاراج نے فرمایا [illegible] اسے جانے دیجئے۔ آپ تو اس بات [illegible] ہو گئے ہیں نہ۔ کہ گئو کُشی کرنا پاپ [illegible] آپ میرے سے وعدہ کریں [illegible] آپ گئو مانس نہیں کھائیں گے۔ اب [illegible] بہادر سوچ میں پڑ گئے۔ چند [illegible] کے بعد کہنے لگے۔ کہ اچھا [illegible] میں آئندہ گئو مانس [illegible] کھاؤں گا۔ لیکن میں [illegible] گوشت ضرور کھاؤں گا [illegible] مہرشی تو بیری بدیا [illegible] پر مہنس تھے۔ وہاں [illegible] سے اُن کی نگاہ میں گائے [illegible] بکری کا ایک درجہ [illegible] یا۔ بکری یا کسی اور [illegible] کے مانس کی کیسے اجازت [illegible] سکیتے۔ لیکن اس [illegible] کے پاپ سے بازی [illegible] تھا۔ اس لئے مہاراج [illegible] نہایت اُلم رتی سے [illegible] کہ "دیکھو بھائی [illegible] کے استعمال سے ہم [illegible] منع کرتے ہیں۔ لیکن [illegible] مانس کی اجازت نہیں [illegible] دیتے"۔ صاحب بہادر [illegible] کی بات سُنکر دنگ رہ [illegible] اور اُس نے ہاتھ جوڑ [illegible] کہا۔ کہ دھن ہو مہاراج [illegible] نے جان بوجھکر [illegible] تھا۔ کہ دیکھوں۔ آپ [illegible] جواب دیتے ہیں۔ [illegible] آپ نے وہ بات کہی [illegible] میں میں ملیچھ کی [illegible] کو بھی گنجائش نہیں [illegible]

گوکرنا ندھی کیوں لکھی

کرنا ندھی کیوں نہیں [illegible]

مہاراج کے جیون کا ایک ادنیٰ واقعہ ہے۔ کہ [illegible] ایک بھگت نے مہاراج کے چرنوں میں [illegible] کر عرض کی کہ بھگون آپنے گوکرنا ندھی [illegible] تصنیف فرمائی ہے۔ لیکن آپ تو بڑے [illegible]

(باقی [illegible])

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مدراس کے ہری جن خطرہ میں

از لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے پردھان دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور

مجھے مدراس سے اطلاع ملی ہے۔ کہ مالابار میں ہری جن دھڑا دھڑ عیسائی بن رہے ہیں۔ عیسائی پادری ہری جنوں کی غربت۔ سادہ لوحی اور جہالت کا ناجائز فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ ایک بھائی مدراس سے لکھتے ہیں۔ "یہ اٹل وشواس ہے۔ جو کہ گذشتہ تجربہ پر مبنی ہے۔ کہ اگر آریہ سماج نے اس نازک وقت پر دوسرے مذاہب کے چیلنج کو قبول نہ کیا۔ تو ہندو قوم اپنے بہت سارے ہریجنوں کی تعداد سے محروم ہو جاوے گی۔ اس لیے میں ہندو دھرم کے سب ہی خواہوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ جلد بلا توقف ہماری امداد کے واسطے آویں۔ شری۔ اے۔ بی سبرامنیم آنریری سیکرٹری ہندو مشن کوائمبٹور لکھتے ہیں۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ ایک اُپدیشک کوائمبٹور میں بھیجیں۔ مقامی ہندو مشن کی ان ہزاروں ہریجنوں کو ہندو دھرم میں واپس لانے میں امداد کرے۔ جو کہ کچھ عرصہ ہوا عیسائی بنائے گئے تھے۔ ایک رُوسی عورت موسومہ مسز ایب نے ایک انگریز سے شادی کی تھی۔ اور ۔۔۔ سال کا عرصہ ہوا۔ کہ گرام کرما کھا کرنا ۔۔۔ پولاچی ضلع کوائمبٹور میں آباد ہوئی تھی۔ اس نے دس ہزار ہری جنوں کو عیسائی بنایا۔ اس وقت کوائمبٹور کے ہندوؤں نے ان کو واپس لینے کی کوشش نہیں کی۔ مگر اب بعض ہندو محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان کو واپس ہندو دھرم میں لینے کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یا کر کے اپنا کوئی اور بھیج دیویں۔ جو کہ اس گاؤں میں چند ماہ رہ کر ان کو شدھ کر سکے۔

۔۔۔ کے مراسلے کونور Coonoor ۔۔۔ سے آئے ہیں۔

۔۔۔ پونانی جو کہ (مدراس صوبہ) میں ہے۔ مسلمانوں کا مرکز بن رہا ہے۔ وہاں سے بھی لوگوں نے امداد مانگی ہے۔ پونانی میں باہر سے ہندو لا کر مسلمان بنائے جاتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مدراس کے ہندو ہری جنوں کے عیسائی و مسلمان بننے کے خطرہ کو محسوس کرنے لگ پڑے ہیں۔ اِن کے نیست ہونے کا کارن خواہ پولیٹیکل اقتصادی یا مذہبی ہو۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہری جن خطرہ میں ہیں۔ اور کوئی سچا ہندو اس خطرہ کی طرف لاپرواہی یا غفلت کا اظہار نہیں کر سکتا۔ اگر ہم نے اس وقت خطرہ کا نوٹس نہ لیا۔ اور جو بلا وے ہمیں آرہے ہیں۔ ان کی طرف دھیان نہ دیا۔ اور بے اعتنائی سے کام لیا۔ تو اس کے نتائج ہندو جاتی کے واسطے بہت مہلک ثابت ہونگے۔

مدراس کے مہاردوار کا آریہ سماج پر وشواس ہے۔ پونانی سے ایک صاحب لکھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کا نام یہاں جادو کا اثر رکھتا ہے۔ اور آریہ سماج کا نام لینے پر ہی ۳۴۳ مختلف وردیوں کے ہندو آریہ سماج پونانی کے ممبر بن گئے ہیں۔ آریہ سماج کو ہم لوگ ایک جیتی جاگتی سوسائیٹی سمجھتے ہیں۔ اور موپلا بغاوت کے ایام میں مہاتما ہنسراج جی کی سرکردگی میں جو کام آریہ سماج نے اس پرانت میں کیا۔ اسے ہم بھولے نہیں ہیں۔ یہ اس شاندار کام کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ تین ہزار ہندو خاندان اسلام کے پنجہ سے رہا کرائے گئے تھے۔ جن کو مسلمانوں نے زبردستی مسلمان بنایا تھا۔

چند سال ہوئے لوئیہ بازار آریہ سماج مندر شملہ میں شری کرشن جی کا جنم دن منانے کے واسطے جو پبلک میٹنگ بلائی گئی تھی۔ اس کے پردھان شری ستیہ مورتی جی ایم۔ ایل تھے۔ مدراس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ یہ افسوس کا مقام ہے۔ کہ میرے صوبہ میں کرشن کے بھگت اب پہلے کے بھگت بن رہے ہیں۔ میں اس میٹنگ میں موجود تھا۔ میں نے اُٹھ کر کہا۔ کہ مدراس کے سورن ہندو کس مرض کی دوا ہیں۔ وہ کیوں عیسائیت کی مخالفت پر آمادہ نہیں ہوتے۔ ستیہ مورتی جی نے جواب میں کہا۔ کہ عیسائیت کا مقابلہ کرنیکی طاقت صرف آریہ سماج میں ہے۔ مدراس کے ہندوؤں میں نہیں۔ ہذا میں آریہ سماج سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ مدراس میں جا کر عیسائیت کے برخلاف کام کرے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ مدراس کے لوگوں کا آریہ سماج کی شکتی پر کتنا وشواس ہے۔ میں نے دیانند سالویشن مشن کی طرف سے ایک اُپدیشک کی اجازت ہندو مشن کو انبالہ کو لکھ بھیجی ہے۔ پنجاب سے مدراس میں ورکر بھیجنے مشکل ہیں۔ کیونکہ وہاں کی بھاشا تامل تیلگو۔ ملیالم ہم کو نہیں آتی۔ اور جب تک پنجاب کے اُپدیشک وہاں جا کر مہینوں رہ کر ان بھاشاؤں کو نہ سیکھیں۔ تب تک کام نہیں کر سکتے۔ انگریزی میں لیکچر شہروں میں دیئے جا سکتے ہیں۔

سورن ہندوؤں کی توجہ اس سوال کی طرف انگریزی لیکچروں دوارا مبذول کی جا سکتی ہے۔ مگر جو ہری جن گاؤں میں آباد ہیں۔ اور عیسائی یا مسلمان بن چکے ہیں۔ وہ انگریزی نہیں سمجھ سکتے۔ ان کو ہمیں ان کی اپنی بھاشا میں لٹریچر مہیا کرنا چاہیئے۔ اور ان کی بھاشا جاننے والے اُپدیشک ان کے اندر کام کرنے کے لئے بھیجنے چاہئیں۔ ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں سارے بھارت ورش میں ۶۳ لاکھ عیسائی تھے۔ جن میں سے تقریباً نصف کیول مدراس پرانت میں تھے۔ ہزاروں عیسائی پادری وہاں کام کر رہے ہیں۔ کروڑوں روپیہ سالانہ عیسائی پادری خرچ کر رہے ہیں۔ ان کا مقابلہ ایک دو اُپدیشکوں سے نہیں ہو سکتا۔ ہمیں بھی اسلام و عیسائیت کی مدراس میں ترقی کو روکنے کے واسطے سینکڑوں اُپدیشک بھیجنے پڑیں گے۔ میں نے سنٹرل انڈیا کے عیسائیوں کے اندر جو کام کا تجربہ کیا ہے۔ اس کی بنا پر میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ جہاں بیس عیسائی مبلغ کام کرتے ہوں۔ وہاں ایک آریہ اُپدیشک ان کے مقابلے کے واسطے کافی ہے۔

عیسائیوں کے مدراس میں ۲۰ ہزار کے لگ بھگ پادری مبلغ و سکول ماسٹر وغیرہ کام کرتے ہیں۔ ان کے مقابلے کے واسطے ہمیں کم از کم ایک ہزار ورکرز مقرر کرنے چاہئیں۔ جن پر ۵ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہوگا۔ مگر افسوس ہے کہ آریہ سماج اتنا خرچ برداشت نہیں کر سکتا۔ خیر جتنا ہم سے ہو سکتا ہے۔ ہمیں کام کرنا چاہیئے۔ مشن سے ایک آدمی ابھی مدراس والوں نے مانگا ہے۔ اگر اور مانگیں گے۔ تو جہاں تک مشن کی مالی حالت اجازت دیتی ہے۔ میں اُپدیشک رکھنے کی اجازت دے دوں گا۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ مدراس کے ہری جنوں کو اسلام و عیسائیت کے جال سے بچا دیں۔

میں جدھر نظر ڈالتا ہوں ہریجن مجھے دُکھی و خطرہ میں مبتلا دکھائی دیتے ہیں۔ ضلع کانگڑہ کا نقشہ ہمارے سامنے ہے۔ جو الی (باقی صفحہ ۳۴۰ پر)

رِشی دیانند سے خطاب

از:۔ اشوک رنباسی نیتمبڑوی

راستی کے اے پیمبر! قوم کے رُوحِ رواں
تیرے پیچھے چل رہا تھا آریوں کا کارواں
تیرے آگے سر بسجدہ تھی منازل کی جبیں
تنگ تھی افکار پہ تیرے فضائے آسماں
سرد سینوں میں کھولایا تُو نے غیرت کا لہُو
عظمتِ ماضی کی پھر سے کر کے تازہ داستاں
ولولوں کی شمع سے روشن کئے تُو نے قلوب
انقلابی حوصلوں کی رُوح تھی تیری زباں
فرض کی تکمیل میں پیتا رہا خُونِ جگر
"باغِ ارماں و تمنا" کا رہا تو پاسباں
دُور دُنیا سے نہیں تھا کیا تیرا پہلے مقام؟
دُور تر اب اس چمن سے کیوں بنایا آشیاں؟

دُنیا کا نیا نظام اور آریہ سماج

از:- بابو پُورن چند جی ایڈوکیٹ - آگرہ

موجودہ دُنیا میں لوگ تنگ آ گئے ہیں۔ ادھر اُدھر نئی دُنیا بنانیکی دھوم ہے۔ امریکہ کے پریذیڈنٹ روز ویلٹ صاحب اور انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر چرچل اس بات کا اعلان کر رہے ہیں۔ کہ جنگ ختم ہونیکے بعد۔ وہ دُنیا میں نیا نظام یعنی New order قایم کرنا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف جرمنی میں ہٹلر تمام یوروپ میں ایک نیا نظام رایج کرنیکی فکر میں ہے۔ دونوں جانب سے ایک دوسرے کی ظلم وستم کی شکایت ہے۔ اور یہ یقین دلایا جا رہا ہے۔ کہ اگر باگ حکومت اُن کے ہاتھ میں رہی۔ تو وہ ایسی دُنیا بسا دینگے، جس میں نہ ظلم ہوگا نہ ستم ہوگا۔ نہ لڑائی ہوگی۔ سب ملک آزاد ہونگے۔ کوئی بڑی قوم چھوٹی قوم کو اپنے ظلم کا شکار نہ بنا سکیگی۔ ہر جگہ آزادی ہوگی۔ برابری ہوگی۔ بھائی بھائی کا سلوک ہوگا۔ سب کو پیٹ بھر کھانا ملیگا۔ یہ خیال تو بہت اچھا ہے۔ اور اگر یہ ہی مان لیا جاوے۔ کہ اعلان کرنیوالوں کا ارادہ بھی نیک ہے۔ پھر بھی ہم کسی اعلان میں ایسی کوئی بات نہیں پاتے جس کی بنا پر یہ یقین کیا جاوے۔ کہ جنگ کے بعد نیا نظام قایم ہو جاویگا۔ کسی جانب سے وہ بنیادی اصول ہی نہیں کہے جاتے ہیں، جن کے ذریعہ سے دُنیا میں جنگ و جدل کشمکش و اشانتی مٹ جاوے۔ دنیوی حکومت و طاقت فٹ بال کی طرح ادھر سے اُدھر دھکیلی جاتی رہتی ہے۔ اور تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ جو آج حاکم ہے۔ وہ کل محکوم ہو سکتا ہے۔ نئی دُنیا بنانے کی اسکیم اس وقت تیار ہو سکتی ہے۔ جبکہ موجودہ دُنیا میں جو اصلی غلطی یا کمی ہے۔ وہ معلوم کر لی جاوے۔ آجکل ساری مصیبت کی جڑ خود غرضی ہے۔ ہر فرد و بشر۔ ہر قوم اپنی غرض کو پُورا کرنیکی دُھن میں ہے۔ وہ کسی بات پر غور نہیں کریگا۔ کہ اسکا مطالبہ یا خواہش جائز ہے یا نہیں۔ اس کا وہ ادھیکاری بھی ہے یا نہیں۔ جو خواہش اس کے دِل میں پیدا ہوئی۔ وہ اسکو پورا کرتا جاویگا۔ وہ اپنی غرض کو سب سے زیادہ مانتا ہے۔ اور اگر کوئی کہے۔ کہ تمہارا مطالبہ ناجایز ہے۔ تم اس کے مستحق نہیں ہو۔ بس یہ ہی قیامت ہے۔ فوراً جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ وہ اپنی غرض کو پُورا کرنے میں ہر جایز اور ناجایز ذریعہ کام میں لانیکو تیار رہتے ہیں۔ اپنی جماعت کو سخت سے سخت نقصان پہنچانے کے لئے تیار ہے۔ یہی بات ایک چھوٹے پیمانہ پر ہر ایک خاندان میں نظر آتی ہے۔ بعد میں ایک قوم میں۔ اور بعد میں دو یا دو سے زیادہ اقوام کے باہمی تعلقات میں۔ اس خود غرضی کو دُور کرانیکی نیت سے رشی دیانند نے نئی دُنیا بنانیکا اعلان آریہ سماج کی قایمی سے قبل کر دیا تھا۔ انہوں نے جو پروگرام انسانی زندگی کو مکمل بنانے کی غرض سے بتایا۔ اس کی چار منزلیں ہیں۔ (۱) دہرم (۲) ارتھ-۳ کام۔ (۴) موکش۔ یعنی یہ کہ سب سے پہلے انسان کو دہرم کے اصُول پر عمل کرنا چاہیئے۔ اس کو دھارمک تعلیم شروع سے ہی دی جائے۔ اس کی تمام زندگی خدا کو عادل و کریم مان کر گزرنی چاہیئے۔ دہرم کے معنی ہیں۔ کہ انسان دُنیوی طاقت و دولت سے بالکل محروم ہے۔ یعنی دھرم کے ذریعہ سے اپنے کو تیار کرے۔ اور اس تیاری سے ارتھ کو پراپت کرے۔ ارتھ کے اندر تمام دنیوی حکومت و دولت آ جاتی ہے۔ ارتھ کو حاصل کرنے سے انسان اپنی کامنا و غرض کو ہی پُورا کر سکتا ہے۔ اور دوسرے کی غرض کو پُورا کرنے میں مددگار ہو سکتا ہے۔ اور کبھی رُکاوٹ نہیں ڈال سکتا۔ جب کسی انسان کا جیون دھارمک ہو۔ وہ دُنیا کی دولت بھی رکھتا ہو۔ تو اس کے معنی یہ ہوئے۔ کہ اُس نے ایک منزل پُوری کی۔ یعنی اس دُنیا کا کام پُورا کیا۔ آخری منزل حصول نجات ہے۔ یعنی موکش کی پراپتی ہے۔ اگر دُنیا کے نظام کی بنیاد دھرم پر ہوگی۔ تو اس دُنیا میں اصلی شانتی رایج ہوگی۔ جو راجہ ہوگا۔ وہ اپنی ڈیوٹی..... یا کرتویہ کا خیال پہلے کریگا۔ اور ادھیکار کا بعد میں۔ اسی طریق پر پرجا اُن کا خیال پہلے کریگی۔ اور حقوق کا [illegible] برعکس اس کے آجکل [illegible] ہے۔ کیا راجہ کیا پرجا کو فرض کی ادائیگی [illegible] سے خیال آتا ہے۔ اگر کاغذ پر [illegible] تو ممکن ہے۔ لیکن عمل میں تو [illegible] ہی نہیں ہے۔ آجکل اقتباس [illegible] بجلد یہ سلسلہ ہے۔ ۱- ارتھ ۲- کام [illegible] دہرم - ۴ موکش۔ سب سے زیادہ [illegible] حاصل کرنیکی فکر ہے۔ جس کو دیکھو [illegible] کی دھن میں ہے۔ [illegible]nomic Struggle سب سے زیادہ خطرناک [illegible] ارتھ کے بعد ہر ایک اپنی کامنا [illegible] کو پُورا کرتا ہے۔ اگر غرض پوری [illegible] سے کچھ باقی رہا۔ تو من کو تسلی دینے [illegible] لیئے دہرم کا خیال آتا ہے۔ وہ [illegible] دکھاوے کے لیئے۔ دُنیا میں تعریف [illegible] کرنے کے لیئے۔ اور ایسے ہی دھرم [illegible] موکش حاصل کرنیکی اُمید کی جاتی [illegible] سوامی دیانند پُرانے اصُول پر [illegible] قایم کرنا چاہتے تھے۔ وہ دھرم کو [illegible] زندگی کا بُنیادی پتھر جانتے و مانتے [illegible] اور یہی اُپدیش کرتے تھے۔ رشی دیانند کی راج نیتی۔ رشی دیانند کا سماجک [illegible] سدھانت۔ رشی دیانند کی تعلیم [illegible] دیانند کی تربیت۔ رشی دیانند کا [illegible] نگاہ دہرم کے معیار پر تھا۔ وہ [illegible] کو دہرم کی کسوٹی پر کسنا چاہتے تھے [illegible] میں کوئی نیا یا پُرانا نظام کامیاب [illegible] ہو سکتا۔ جب تک دہرم کے اصُولوں [illegible] معنوں میں پرچار نہ ہو جائے۔ اور [illegible] پر انسان عمل پیرا نہ ہو جائے۔

فریاد

از:- جناب آتش بہاولپوری

درد و رنج و الم کشتۂ بیداد ہیں ہم
جورِ فلک سے رنجور ہیں ناشاد ہیں ہم
دہر میں گردشِ ایام سے برباد ہیں ہم
اے رشی در پہ تیرے مائلِ فریاد ہیں ہم

ہم کو طوفانِ حوادث سے بچانے آجا
اپنی بگڑی ہوئی حالت کو بنانے آجا

اپنی عزت کو نہ خاک ملا بیٹھے ہیں
آج وہ پہلی سی توقیر گنوا بیٹھے ہیں
دھرم کا نام زمانے سے مٹا بیٹھے ہیں
مانا آبا کی ہر ایک بات بھلا بیٹھے ہیں

تیرے اب تک بھی دِل و جان سے پرستار ہیں ہم
شربتِ دید پلا تشنۂ دیدار ہیں ہم

چرخِ بے پیر نے آج مٹایا ہم کو
خنجرِ ظلم سے اپنوں نے ستایا ہم کو
سُرمہ سا گردشِ دوراں نے بنایا ہم کو
آتشِ غیض سے غیروں نے جلایا ہم کو

جز تیرے کوئی نہیں ہر میں اپنا والی
اے رشی تو ہی تو ہے اُجڑے چمن کا مالی

بے سہاروں کا نہیں آج سہارا کوئی
چشمِ رحمت سے تو ہی کر دے اشارہ کوئی
نظر آتا نہیں جز تیرے ہمارا کوئی
چارہ گر جس سے ہو بے چاروں کا چارا کوئی

بگڑی بن جائے اگر ہم پہ ہو رحمت تیری
وجہ تسکین ہو مصیبت میں عنایت تیری

مُگدھ ہو جاتا ہُوں

چودہری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل [illegible] چلکانہ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ [illegible] شری ہنیتی علاول پوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کو لکھتے ہیں:-

"کچھ عرصہ ہُوا۔ میں نے آپ کی تصانیف [illegible] گیتا گان۔ رشی گان، اُپنشد گان [illegible] رامائن۔ سندھیا گان منگوائی تھیں [illegible] میں روز پڑھتا ہُوں۔ ان کے سواد [illegible] سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مگدھ ہو جاتا [illegible] اگر آپ بھی ہر دہ کی سچی شانتی چاہتے ہیں [illegible] مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ سندی میں [illegible] اردو میں ۱۳ از محصولڈاک ۳ ر منی آرڈر بھیج کر [illegible] کر ضرور سواد حاصل کریں۔ (مینجر "پرکاش" [illegible])

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پیارے رشی کی پیاری باتیں

سنگرہ کرتا ماسٹر اوم پرکاش ستیارتھی مہا۔ی پرچارک جو بچہ صاحب دھرم پورہ لاہور

رشی ور دیانند جی مہاراج کا جیون انیک گنوں کا مجموعہ ہے۔ اُن کے گنوں کو یاد کر کے اُنہیں اپنے جیون میں گھٹانا ہی اصلی معنوں میں دیوالی منانا ہے۔ پر یہ پاٹھک ورند ابدی ہم اُن کے جیون چرتر روپی سمندر میں غوطہ لگا دیں۔ تو واقعی ہمیں ہزاروں موتی ملیں گے۔ رشی کی پیاری پیاری باتیں ہمارے ہردے میں اُن کے پرتی اگادھ شردھا پیدا کر دیں گی۔

۱۔ اسادھارن سہن شکتی

جگت گورو سوامی دیانند جی مہاراج میں سہن شکتی (قوتِ برداشت) تو کمال درجہ کی تھی۔ کہتے ہیں۔ کہ ایک بار جب سوامی جی پرچار کاریہ کرتے ہوئے بھڑوچ پہنچے۔ تو ایک کنبھیلک پادری نے مورتی پوجا کی سدّھی پر لیکچر دینے کے لئے اشتہار بنٹوائے۔ سوامی جی کو بھی نمنترت کیا۔ جب سوامی جی مہاراج وقت مقررہ پر اُس جگہ پہنچے۔ تو لوگوں نے اُنہیں اُونچے آسن پر بیٹھنے کے لئے کہا۔ لیکن سوامی جی نے کہا۔ کہ میں شروتا ہوں۔ اس لئے سب کے ساتھ ہی بیٹھوں گا۔ یہ کہہ کر سب کے ساتھ اکٹھے بیٹھ گئے۔ پادری صاحب نے لیکچر میں سوامی جی کے لئے بڑے اپمان جنک الفاظ استعمال کئے۔ وہاں پر سوامی جی کے بھگت کچھ پوروی سینک بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے دیاکھیان داتا کو پیٹنا چاہا۔ لیکن سوامی جی مہاراج نے اُن سب کو روک لیا۔ اور اُن کو شانت کر کے کہا۔ ”بے عزّتی کرنیوالے کا اپمان کر کے اُس کا سُدھار نہیں ہوتا۔ بلکہ اُس کا سنمان کر دینے سے وہ سُدھر جاتا ہے۔ جیسے آگ میں آگ ڈالنے سے وہ شانت نہیں ہوتی۔ ایسے ہی دویشی کی دویش بدھی اُس کے ساتھ دویش کرنے سے کبھی دُور نہیں ہو سکتی۔ اگنی کو شانت کرنے کا ساڈھن جل ہے۔ اسی طرح دویشی کے دویش کو مٹانے کا سادھن شانتی دھارن کر لینا ہے۔“

۲۔ شاریرک بل

کاشی میں سوامی جی اسلام کا بھی کھنڈن کیا کرتے تھے۔ کئی مسلمان اس سے بہت ناراض ہوئے۔ ایک دن شام کے وقت سوامی جی گنگا تٹ پر آسن جمائے بیٹھے تھے۔ اُسی سمے مسلمانوں کی ایک منڈلی بھی وہاں آ گئی۔ اس میں سے بہت سے آدمی سوامی جی کو پہچان کر کہنے لگے۔ یہ وہی باوا ہے۔ جو کل پرسوں ہمارے مذہب کا کھنڈن کر رہا تھا۔ اُن میں دو کو زیادہ جوش آ گیا۔ آگے بڑھ کر سوامی جی کو پکڑ کر گنگا میں پھینکنے کا یتن کرنے لگے۔

اُن دونوں نے دونوں ہاتھوں سے سوامی جی کی دونوں بھجائیں کندھوں کے پاس سے بڑی مضبوطی سے پکڑ لیں۔ وہ اُنہیں اُٹھا کر گنگا میں گرانا ہی چاہتے تھے۔ کہ سوامی جی نے دونوں بھجائیں سکوڑ کر شریر کے ساتھ لگا لیں۔ اور پوری طاقت سے اُوپر اُچھل کر۔ دونوں مسلمانوں سمیت ندی میں کود پڑے۔ اُن دونوں آدمیوں کے ہاتھ کچھ عرصہ تک تو شکنجے میں جکڑے رہے۔ پرنتو جب وہ ندی میں لگے غوطے کھانے تو سوامی جی نے اُن پر دیا کر کے اُنہیں چھوڑ دیا۔ وہ دونوں منش کھنڈتا سے باہر نکلے۔ سوامی جی مہاراج پرانوں کو روک کر کافی دیر تک پانی کی پینیدی پر آسن جمائے بیٹھے رہے۔

۳۔ دھرم پریم

رشی کا ویدک دھرم کے ساتھ اپور و پریم تھا۔ دھرم پر سب کچھ قربان کرنیکو تیار رہا کرتے تھے۔ کہتے ہیں۔ کہ ایک بار جب ۱۸۸۳ء میں آپ کو جودھپور نریش نے اپنے ہاں پدھارنے کی دعوت دی۔ تب تک راجستھان کے کئی راجپوتوں کے نتاسک (حکمران) آپ کے شِشیہ بن چکے تھے۔ آپ نے راجہ کا نمنترن بخوشی منظور کر لیا۔ اور چلنے کو تیار ہو گئے۔ تب آپ کے بھگت آپ کے پاس آ کر کہنے لگے۔ ”سوامی جی! آپ جودھپور نہ جاویں۔ وہاں کے رہنے والے اُجڈ اور کٹھور ہردیہ کے ہیں۔ وہ لوگ آپ کے اُپدیش امرت سے تو کیا فائدہ اُٹھائیں گے۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ آپ اپنے ہی پران گنوا بیٹھیں۔“ کرم ویر دھرم کے سچے پریمی گورودیو سوامی دیانند جی مہاراج نے بڑی سرلتا سے جواب دیا۔ ”اسی لئے تو میں جاتا ہوں! سُدھرے ہوؤں کا سدھارنا کیا؟ ضرورت تو بگڑوں کو بنانے کی ہے۔ رہی میری زندگی کی بات سو اگر وہ میری ایک ایک اُنگلی کی بتی بنا کر جلا دیں۔ تو میں اپنی زندگی اور پریشرم کو کامیاب سمجھوں گا۔ بھُولے بھٹکوں کو ٹھیک مارگ دکھانے کے علاوہ میرے اس جیون کا اور اُدیشیہ ہی کیا ہے۔“

۴۔ آدرش اُدارتا (فیاضی)

سوامی جی مہاراج میں جہاں شاریرک بل تھا وہاں ہمیشہ اُن کے ہردے میں چھوٹے بڑے اپنے پرائے۔ متر شترو سبھی کے لئے دیا اور اُدارتا کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا رہتا تھا۔ اس سے بڑھکر اور ثبوت اس بات کا کیا دیا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے اصلی گھاتک جگن ناتھ کو اپنی جیب سے بھاگ جانے کے لئے روپے دیئے۔ اور اُس سے اپنی حفاظت کا طریقہ بھی بتایا۔ ایک بار کا ذکر ہے۔ کہ سوامی جی جب انوپ شہر میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ تو آپ نے حسب معمول مورتی پوجا اور شرادھ کا کھنڈن کیا۔ اور کئی اوجسوی بھاشن دیئے۔ ایک پورانک پنڈت اس سے بہت جل اُٹھا۔ لیکن آپ نے لگاتار اپنا پروگرام جاری رکھا۔ ایک دن وہی نیچ براہمن پان میں زہر ملا کر آپ کے پاس لے آیا۔ بڑے آدر سے سوامی جی کے ارپن کیا۔ سوامی جی کیا جانتے تھے۔ کہ اس دُشٹ کے من میں کپٹ ہے۔ جھٹ بیڑا لیکر مُنہ میں رکھ لیا۔ پھر جب چبایا۔ تو پتہ چل گیا۔ کہ اس میں زہر ہے۔ جھٹ گنگا کے کنارے جا کر دستی اور نیولی کرم سے انتڑیاں اور پیٹ شدھ کر لیا۔ یہ خبر وہاں کے تحصیلدار منشی سید محمد کو بھی پہنچی۔ وہ رشی کے پرم بھگت تھے۔ وہ جھٹ اُس براہمن کو گرفتار کر کے سوامی جی کے سامنے لے آئے۔ سوامی جی یہ دیکھ کر بہت ناراض ہوئے۔ اور کہا ”میر صاحب! میں سنسار کو بندھوانے نہیں آیا ہوں۔ میں تو اُسے بند ھنوں سے چھڑانے آیا ہوں۔ آپ اس بھٹکے ہوئے براہمن کو چھوڑ دیں۔ میں نے اُس کا دوش کشما کیا!“ آہا! دیا کا کیا ہی سچا آدرش ہے۔ سوامی جی واقعی دیا کے ساگر تھے۔ اُن کے جیون سے صاف پرگٹ ہوتا ہے۔

۵۔ ایشور وشواس

گورو ور دیانند جی کے ہردے میں ایشور پر اٹل وشواس تھا۔ کیا دُکھ کیا سُکھ ہر سمے ایشور کا آسرا لیا کرتے تھے۔ سوامی جی جب دیپاولی کے دوس مرتیو شیا پر پڑے تھے۔ کشٹ اور درد کی کوئی حد نہ تھی۔ موت کا وقت وہ ہے۔ کہ جس سے بڑے بڑے مہاں پُرش بھی گھبرا جاتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ بھی مرتی دفعہ یہ کہہ کر۔ کہ ”اے خدا تم نے مجھے چھوڑ دیا ہے۔“ ایشور پر وشواس پرگٹ کر گئے۔ لیکن آہ رشی دیانند ایسے مصیبت کے وقت میں بھی ذرا بھی نہ گھبرائے۔ اُس

(باقی صفحہ ۳۲ پر)

تیاگی ست گورو دیانند

از مہاشہ بابو رام جی گپتا۔ اُپ پردھان آریہ سماج لودھیانہ

۱۔ گورو دیو سنی کی مڈھی میں ٹھیرے ہوئے تھے۔ ریت کا بستر اور اینٹوں کا تکیہ تھا۔ صرف ایک لنگوٹ میں نرواہ ہوتا تھا۔ لوگ بستر کپڑا دینا چاہتے۔ مگر تیاگی دیانند اسویکار کر دیتے۔

۲۔ سمادھی کھُلی تو دیکھا ایک سجن ایک نیا لنگوٹ لئے بیٹھے ہیں۔ ”مہاراج آپ کے پاس ایک ہی لنگوٹ ہے۔ یہ آپ کے لئے لایا ہوں۔ ست گورو بولے ”مجھے تو یہ لنگوٹ بھی بوجھ ہو رہا ہے۔ تو اور لنگوٹ لے آیا ہے۔ جا جا بھائی! اسے لے جا!“

۳۔ قایم گنج قصبہ کے باہر ہری شنکر پنڈا کے شوالے میں ٹھیرے ہوئے تھے۔ سردی کا موسم تھا۔ وہاں کے رئیس گنگا پرشاد کسی مہاتما کا آنا سُنکر آئے۔ بھوجن کے سمیہ گورودیو سے کہا۔ ”مہاراج سنان نہیں ہوا تو سنان کر کے بھوجن کر لیجئے۔“ ست گورو بولے۔ ”ہمارے پاس ایک ہی لنگوٹ ہے۔ نہانے کے بعد اسی کو سکھا کر پہنتے ہیں۔ یہاں ماتاؤں کا آنا جانا ہے۔ اس لئے یہاں اشنان نہیں ہو سکتا۔ سب نے گردھاری لال مہاجن کے ستھان کا پتہ دیا۔ مہاراج نے وہاں آکر ہی سنان اور بھوجن کیا۔ آدھی رات تک دیانند کا دربار لگا رہتا۔ آتے ہوئے بھگت جن سوامی جی پر کمبل ڈال آتے۔ مگر تیاگی گورو دیو کمبل پھینک دیتے تھے۔

۴۔ کسی نے کہا۔ ”مہاراج آپ کے پاس پاتر نہیں ہیں۔ کمنڈل تو ہونا چاہیئے۔“ ست گورو ہنسکر بولے ”ہمارے ہاتھ بھی تو پاتر ہیں۔“

آج چالیس لاکھ آریہ سماجیوں میں سے ایک میں بھی یہ تیاگ بھاونا آ جائے۔ تو بیڑا پار ہو جائے۔ بولو تیاگی ست گورو دیانند کی جے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رشی دیانند کے چھپے اور پرگٹ بھگت

(۱) بات دیر کی ہے۔ میں ابھی سو یا پڑا تھا۔ نیچے کوئی آواز دے رہا تھا۔ میں جاگ پڑا۔ کون صاحب ہیں؟ میں نے کہا۔

"منتری جی! آپ کو سردار ...... سنگھ جی تحصیلدار یاد فرماتے ہیں۔" تحصیلدار صاحب سے مجھ کو کام؟ "وہ بیمار ہیں جلدی چلئے۔" ضروری یاد کیا ہے۔ اُن کے ڈیرے پر پہنچا۔ تو دیکھا سخت بیمار ہیں۔ "سنئے: آپ ہیں آریہ سماج کے منتری؟" "جی! فرمائیے میں آپ کی کیا سیوا کروں۔ کوئی ڈاکٹر لاؤں؟" "نہیں مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔" "فرمائیے!" اُن کے متعلقوں کو دبانے کی کوشش کرتے ہوئے میں نے کہا۔ "نہیں رہنے دیجئے۔ سنئے وقت بہت تھوڑا ہے۔ یہ میرا پریوار۔ میرے بچے۔ میری استری یہ سب بیٹھے ہیں۔" "دیکھوں مجھے ہر کچھ اور سمجھانا ہے" اُنہوں نے کہا۔ "سنو مطلب کی بات منتری جی! میری اچھا ہے۔ کہ میرے شریر کا داہ کرم سنسکار ودھی انوسار کیا جائے۔" "آپ کیوں ایسی باتیں کرتے ہیں۔ آپ جلدی ہی اچھے ہو جائیں گے۔ میں ابھی ڈاکٹر کو بُلاتا ہوں۔" کہکر میں اُٹھنے لگا۔ تو سردار جی نے اشارے سے روک کر کہا "ڈاکٹر حکیم آچکے۔ اب اُس حکیموں کے حکیم حاکم کے دربار میں جانے والا ہوں۔ آپ سے صرف اتنا ہی کہنا تھا۔ ہاں ایک بات اور ہے۔ آپ آریہ سماجی ہیں۔ ہر ایک آریہ سماجی بھجن ضرور گاتا ہے۔ کوئی بھجن سنائیے۔" میں ایک بھجن گانے لگا۔ کہنے لگے۔ "یہ نہیں۔ وہ انت سمیہ والا بھجن۔" میں سمجھ گیا۔ آہستہ آہستہ بولنے لگا۔ "انت سمیہ ہیں ہے جگدیش مجھکو تیرا ہی سمرن تیرا ہی دھیان ہو۔ انت سمیہ میں ...." ورشیہ دیکھکر گلا روندھنے سا لگا۔ بولے: "آریہ سماجی ہوکر یہ گاتے ہو؟ ہاں آگے۔"

"نہ شوک ہو نہ موہ ہو۔ نہ ممتا کسی میں۔ نہ پیڑا ہو تن میں نہ کچھ دکھ بیان ہو۔ انت سمیہ ...... ہو گی کے سدرشن لگاون سمادھی۔ اونکار اکھشر کا دھیان رتھ گیان ہو۔ انت سمیہ ......"

سردار جی کے چہرہ پر ہنسی کھیل رہی تھی آنکھیں بند کئے سُن رہے تھے۔ میں نے دیکھا۔ اُن کی باہر کی اندریاں ہر دے کی اور مُڑ رہی ہیں۔ نہ میں برداشت کر سکا۔ نہ پاس بیٹھا پریوار۔ دیکھتے دیکھتے آتما پنجرہ خالی چھوڑ گیا۔

"اچھا ماتا جی! اب کیا ہو سکتا ہے۔ کچھ شکھ سجن بھی آ گئے تھے۔ بولے گرنتھ صاحب کا پاٹھ ہونا چاہیئے۔ باہر دیتے ہوئے دیوی بولی "وہ بھی ہو جائیگا۔ اس سمیہ تو اُن کی آگیا پالن کرنا ہے۔ سب سہمت ہو گئے۔ (باقی صفحہ ۴۴ پر)

رشی دیانند کے جیون چرتر کو پڑھو

از:- پروفیسر دیوان چند جی شرما - ایم - اے -

جو لوگ سنسار کے اتہاس کو پڑھتے ہیں۔ اُن کو پتہ ہوگا۔ کہ امریکہ میں کالے رنگ کے بہت سے حبشی آباد ہیں۔ جن کے ساتھ آجکل بھی ویسا سلوک سکولوں۔ کالجوں۔ کچہریوں اور پبلک سمّی لنوں میں نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ وہاں کے گورے رنگ کے باشندوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ کچھ سال گذرے جبکہ امریکہ میں ایک بڑی بھاری خانہ جنگی ہوئی جس کی بنا یہ تھی۔ کہ آیا حبشیوں کو آزاد کیا جائے یا نہ! اس جنگ کے موقعہ پر امریکہ کی ریاستیں دو حصوں میں بٹ گئیں۔ ایک حصہ وہ تھا۔ جو حبشیوں کو آزاد کرانے کے حق میں تھا۔ اور دوسرا وہ تھا۔ جو چاہتا تھا۔ کہ ان کو ہمیشہ کے لئے غلام رکھا جائے۔ حبشیوں کو آزاد کرانے کی مہم کا لیڈر ابراہیم لنکن تھا۔ جو اس وقت کا پریذیڈنٹ بھی تھا۔ اُس نے بڑی بُدھی منتا سے اور بردباری سے اس سوال کو نپٹایا۔ اور اس نے نہ صرف حبشیوں کو آزادی دلائی۔ بلکہ امریکہ کو بھی دو حصوں میں بٹنے سے بچا لیا۔ ان دو باتوں کے کارن ابراہیم لنکن کا نام امریکہ کے اتہاس میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ صرف امریکہ کی ہی تاریخ میں نہیں۔ بلکہ اس کو دُنیا بھر کے بڑے آدمیوں میں ایک خاص درجہ دیا جاتا ہے۔ جس وقت یہ حبشی لوگ آزاد ہوئے۔ تو ان آزاد حبشیوں میں ایک بچہ بھی تھا۔ جس کی عمر اُس وقت شاید دو تین سال کی تھی۔ یہ بچہ بڑھتا گیا۔ اور نوجوان ہوا۔ اس نے اپنے آپ کو تعلیم دی۔ لیکن ودیا حاصل کر کے اُس نے اپنی ہی ترقی نہ کی۔ بلکہ اس بات کی بڑی کوشش کی۔ کہ حبشی قوم ترقی کرے۔ چنانچہ اُس نے ان کے لئے ایک بڑی درسگاہ کھولی۔ اس درسگاہ کو شریمان لالہ لاجپت رائے جی نے جبکہ وہ امریکہ میں تھے دیکھا۔ اور اس کی بڑی تعریف کی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس مرد خدا نے اپنی ایک جیونی لکھی۔ میں نے اس جیون چرتر کا دوبارہ مطالعہ کیا ہے۔ اور اس کے مطالعہ کے بعد میں نے سوچا۔ کہ وہ کونسی بات تھی۔ جس نے بکر ڈی واشنگٹن کو اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ وہ اپنا جیون قوم کی سیوا میں لگائے۔ اس پر وچار کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ بکر ڈی واشنگٹن کی زندگی میں تبدیلی کرنے والی دو یا تین باتیں تھیں۔ ایک ستپرشوں کا ست سنگ اور۔ اور دوسرا مہاپرشوں کے جیون کا مطالعہ۔ اُس نے اپنی جیونی میں ایک جگہ یہ صاف لکھا ہے۔ کہ جو کچھ اُس نے سیکھا۔ وہ صرف کتابوں سے ہی نہیں سیکھا۔ بلکہ مہاپرشوں کے ست سنگ سے سیکھا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اُس نے ایسے مہاپرشوں کے جیونوں کا مطالعہ کیا۔ جنہوں نے سنسار کے اُپکار کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کیا۔ میرا اس واقعہ کو لکھنے کا یہ مطلب ہے۔ کہ ہم سمجھیں۔ کہ ست سنگ اور مہاپرشوں کے جیون چرتروں کو پڑھنے سے ہمارے اندر کیسی کیسی نیک، اہم اور غیر متوقع تبدیلیاں آ سکتی ہیں۔

میں عام طور پر دیکھتا ہوں۔ کہ لوگوں میں مطالعہ کا شوق ہے۔ اور کئی بھائی ایسے بھی ہیں۔ جو دھارمک گرنتھوں کا مطالعہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ میں کئی لوگوں کو دیکھتا ہوں۔ وہ اپنے مہاپرشوں کے جیونوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ لیکن عام طور پر مجھے یہی جان پڑتا ہے۔ کہ ہمارے لوگ دوسرے ملکوں کے مہاپرشوں کے جیونوں کو پڑھنا فخر سمجھتے ہیں۔ مثلاً ہمارے انگریزی پڑھے لکھے دوست آجکل ہٹلر، مسولینی، سٹالین اور دوسرے راج نیتک نیتاؤں کے جیونوں کو پڑھنے میں بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ جہاں تک میں نے ان لوگوں کے جیونوں کو پڑھا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ ان کے جیونوں میں اہنکار اور کرودھ کی ماترا بہت زیادہ ہے۔ ہٹلر کی طرف ہی دیکھئے۔ اس کے سوجم لکھت جیون کو جرمنی میں دھارمک پستک کا درجہ دیا جاتا ہے۔ اس کو پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ ہے۔ وہ ہٹلر ہے۔ جو انسان اُس کی باتوں کو نہیں مانتے۔ وہ بیوقوف ہیں۔ لیکن میرے خیال میں اگر کوئی جیون چرتر ایسا ہے۔ جس کو پڑھنے سے انسان کے دل میں سچائی کی تڑپ۔ چرتر سنگٹھن کی خواہش۔ جاتی اور دیش سے لگن۔ ایشور سے پریم پیدا ہوتا ہے۔ تو وہ رشی دیانند کا ہی جیون چرتر ہے۔ افسوس ہے۔ کہ رشی کے جیون کو غیر آریہ سماجی اس شوق سے نہیں پڑھتے۔ جس شوق سے انہیں پڑھنا چاہیئے۔ جب کبھی میں رشی کے جیون کو پڑھتا ہوں۔ تو میرے سامنے سب سے پہلی بھاونا یہ پیدا ہوتی ہے۔ کہ رشی دیانند کا جیون ایسے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا۔ جو کہ ویدک آدرشوں (باقی صفحہ ۴۴ پر)

ابلا ناری

استری روگوں سے بھرپور ہے۔ اسکی گھشایکوں بے سمجھ شریملی نو ودھیوں اناڑی دائی اور بہت سے دوا دار وکرواکر استری روگوں کو پال لیتی ہیں۔ نہ بوگیہ چکتسک کے پاس پہنچنے کا اوسر ہی نہیں کیونکہ وہ چُپ چاپ روگ کو بڑھاتی رہتی ہیں۔ جس کے کارن کمر تلوں، پیڑو میں درد، سر میں پیڑا، ہر اس سستی خون کی کمی، سنتان کا دکھ، سنتان کا کھنچ جانا۔ ایک سنتان ہوکر دوسری نہ ہونا۔ ہی لڑکی پیدا ہونا۔ بانجھ پن جیون سے نراشا۔ گھر میں کلہہ۔ سفید یا لال پانی کا بہنا۔ بیلیا ماہواری کی تکلیف۔ ٹھیک وقت پر حیض کا نہ ہونا۔ ہسٹیریا مُورچھا پرلاپ، چت کا اچٹنا، چہرے پر پھیکا پن، گربھ وکرتی ہاتھ پیروں میں خارش ہو کر چمڑی کا پھٹ جانا۔ بالوں کا گرنا آدی انیک مرض شریر کو گھیر لیتے ہیں۔

پرنتو یوونی کنیا سوبھاو سے ہی چنچل اور ہنس مکھ ہوتی ہے۔ بیتی ہوئی اس میں آتے ہی پر ہی وہ اپروکت کسی روگ میں گرست ہو جائے تو اس کے جیون کا اُلاس نشٹ ہو جائیگا۔ وہ وواہ کو جھنجھٹ اور سنتان کو بھار سمجھنے لگے گی۔ ناری شریر کا جنن کوش ایک ادبھت یننتر ہے۔ جو بیج ہونے پر وشو کا سرجن کرتا ہے۔ اور بگڑنے پر پرالئے کو ہر لیتا ہے۔ یہ یننتر بہت ہی درڑھ اور بہت ہی کومل بھی ہے۔ پرکرتی کے ورودھ آچرن کرنے سے اس میں دوش اُتپن ہوتے ہیں۔

بہم کو پار کر کے ادھیڑ اوستھا پر پہنچنے پر ناری جنن کوش بند ہونے لگتا ہے۔ اس سمیہ ماسک دھرم بند ہوتا ہے۔ جو مہا کشٹ کر ہے۔ پرنتو بدھی متی ناری پہلے سے ہی اس کی سادھنا کر کے رجو نورتی کے کشٹ کو کم کر لیتی ہیں۔ گورو کل فارمیسی لمیٹڈ دہلی دوارا نرمت سکھدا استریوں کے لئے ایک مہا یوگ ہے۔ اس کی پرت پدیشیہ وسنو داں میں اور یوسمنت ناری جنن کوش کو پیاکرنک اوستھا میں کرنے کے چمتکاری گُن ہیں۔ یوون اُدگم سے لیکر پراؤڈھ اوستھا کے مدھیانہ کال تک سے سمست استری روگوں میں اسے وودھی اوستھاؤں میں سیون کیا جاتا ہے۔ اس کا پرینام ساریہ ہت کر ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ہر دشا نردوش پدارتھ ہے۔ اس کی دسرت سیون وودھی اوشدھ کے ساتھ بھیجی جاتی ہے۔

مُولیہ فی شیشی سوا روپیہ ڈاک خرچ الگ۔

نوٹ: ہماری ہر ایک اوشدھی پر ہماری رجسٹرڈ ٹریڈ مارک شردھانند جی دیکھ لیا کریں۔

پتہ: گورو کل فارمیسی لمیٹڈ دہلی۔ نمبر ۳

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جاتی کے بھرم جال توڑنے والا سوامی دیانند

لیکھک :- مہتہ جیمنی جی بی۔ اے۔ ویدک مشنری

نیتی شاستر میں لکھا ہے۔ کہ کسی جاتی کی ادنتی (تباہی) کے چار سادھن ہیں۔ یعنی بھرم بھید اور بھرشٹ آچار۔ مہابھارت کے جنگ کے بعد سے لیکر اب تک آریہ جاتی جو آجکل ہندو جاتی کے نام سے مشہور ہے۔ ان چار روگوں میں مبتلا چلی آتی ہے۔ بھرم (توہمات پرستی) اس قدر اس جاتی پر چھا گیا ہے۔ کہ کہیں سفر پر جانا ہو۔ تو مہورت دیکھو۔ اگر کچہری مقدمہ کی پیشی پر جانا ہو۔ تو چھینک آجانے پر مقدمہ خراب ہو جاویگا۔ سنیچر کے روز حجامت نہ بنواؤ۔ آج بدھ ہے۔ سفر پر نہ جاؤ۔ غرضیکہ آریہ جاتی بھرم جال میں جکڑی گئی ہے۔ اپنی دماغی ارادی اور وچار شکتی کو بھی جواب دے بیٹھی ہے۔ دوسرا روگ بھے اس قدر چھا گیا ہے۔ کہ درختوں کے درختوں، قبروں اور سانپوں سے بھی ڈر کر ان کی پوجا کرنے لگ گئی ہے۔ جس جاتی نے بھیم، ارجن اور ہنومان جیسے نر بھے اور بیر پیدا کئے، جو ہاتھیوں اور شیروں سے مقابلہ کرنے سے نہ جھجکتے تھے۔ اور سمندر کے تیرنے سے بھی نہ ڈرتے تھے۔ آج کتے اور بلیوں سے خوف زدہ ہوتے ہیں۔ اور اگر دس غنڈے حملہ کریں۔ تو یہ ایک سو ہوتے ہوئے بھی بھاگ جایا کرتے ہیں۔ بھید سے مراد باہمی پھوٹ یعنی سنگٹھن کا نہ ہونا ہے۔ بھرشٹ اچار کی حالت یہ ہے۔ کہ ۷۹ کروڑ روپیہ ایک سال میں نشہ بازی اور تمباکو نوشی میں خرچ ہو رہا ہے۔ اور ۲۶ کروڑ روپیہ سالانہ ویشیا گمن میں۔ سوامی دیانند مہاراج نے آریہ جاتی کی نبض کو دیکھا۔ اور ان چار روگوں کی تشخیص کی۔ ان روگوں کے دور کرنے کا نسخہ انہوں نے لکھا۔ جس کا نام ستیارتھ پرکاش رکھا۔ یہ ان روگوں کا واحد علاج ہے۔ جو قوم یا جو انسان اس نسخہ کا استعمال کریگا۔ ان امراض سے نجات پاویگا۔ سوامی دیانند کا یہ نسخہ کیول آریہ جاتی کے لئے نہیں۔ بلکہ منش ماتر کے لئے ہے۔ مولانا محفوظ علی نے دہلی میں ۲۶ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو سچ کہا تھا۔ کہ ستیارتھ پرکاش آریوں کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ ہم سب کے لئے مشعل ہدایت ہے۔ سوامی جی نے توہمات پرستی۔ بطلان پرستی قبر پرستی شنیچر پرستی وغیرہ سب کا نسخہ بتایا۔ کہ وید کے گیان پراپتی سے یہ سب بھرم جال مٹ جاوینگے۔ ان امراض کا کارن وید کا گیان لوپ ہو جانا ہی ہے۔ آریہ جاتی کے رہنماؤں کی خود غرضی اور پرمادنے آریہ جاتی کو ضلالت اور توہمات کے گڑھے میں گرا دیا۔ جس کا نتیجہ آج تین قسم کی غلامی ہے۔ یعنی سیاسی غلامی۔ دماغی غلامی اور اقتصادی (آرتھک) غلامی۔

ابھی ایک مہینہ نہیں ہوا۔ کہ کورکشیتر میں سورج گرہن کا میلہ تھا۔ یہ سادھارن بات ہے۔ کہ جب سے دنیا بنی ہے۔ سورج چاند پرتھوی ہیں، جب سورج اور چاند کے درمیان زمین آجاوے۔ تو چاند گرہن۔ جب سورج اور زمین کے درمیان چاند آجاوے تو سورج گرہن ہوتا ہے۔ یہ عمل گردش کا ازل برسوں سے چلا آتا ہے۔ اور جب تک دنیا قائم ہے۔ چلا جاوے گا۔ مگر ہندو جاتی کو کس قدر بھرم میں ڈالا گیا ہے۔ کہ ایسے سورج گرہن کے موقعہ پر کورکشیتر میں اشنان کرنے سے مکتی حاصل کریں۔ سوامی دیانند ان توہمات کو دور کرنے اور دیگر روگوں کے دور کرنے کے مشن کو لیکر آئے تھے۔ انہوں نے تمام نقت ریہ میں اپنا جیون لگایا۔ اور خاص ہی اپنے ستیارتھ پرکاش میں ان امراض اور توہمات کا زبردست کھنڈن شاستروں اور دلیلوں سے کیا۔ مخالفین اب تک سوامی جی کی دلیلوں کا جواب دینے سے قاصر ہیں۔ سوامی جی کے نروان دوس منانے کا تاتپریہ تو یہ ہے۔ کہ ہم ان کے مشن کی تکمیل کے لئے سرتوڑ کوشش کرتے۔ میکس مولر نے آریہ لوگوں کو اپنے ایک پتر میں۔ جو ماہ جولائی ۱۸۸۰ء کو پردھان آریہ سماج لنڈن کو لکھا یہی نصیحت کی۔ کہ آریہ سماج کو سوامی جی کے کئے ہوئے کاریہ پر ہی سنتشٹ نہیں رہنا چاہئیے۔ بلکہ اس کاریہ کو مکمل کرنا چاہئیے۔ جو وہ ادھورا چھوڑ گئے ہیں۔ سوامی جی نے پہلے پہل ۱۸۶۷ء میں ہردوار کمبھ کے میلہ پر پاکھنڈ کھنڈنی کا جھنڈا لہرایا تھا۔ آج آریہ سماج کے لیڈر بجائے اس کے کہ گرام گرام اور شہر بہ شہر گھوم کر کمبھ اور گرہن کے پاکھنڈ اور بھرم کے جال کو مٹا کر لوگوں کو گنگا اور کورکشیتر میں جا کر مصائب جھیلنے اور لڑکیوں کے اغوا ہونے اور لوٹے جانے سے بچانیکا اپدیش کرتے۔ الٹا کمبھ نمبر نکال کر ان پڑھ لوگوں اور سادھارن جنتا کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ گویا توہمات پرستی بڑھانیکا سادھن بن رہے ہیں۔ چاہئیے تو یہ تھا۔ کہ سورج گرہن سے ایک ماہ پہلے گرام گرام میں آریہ لوگ پھیل جاتے۔ لوگوں کو سورج گرہن کی اصلیت اور پورانک کتھا اور مہاتم کی لغویت بتا کر کورکشیتر جانے سے باز رکھتے اور ستیہ کا گیان دیتے۔ مگر ہم نے الٹا اس موقعہ پر پرچار کرنا اپنی کامیابی اور مشن سمجھ رکھا ہے۔ مرض کا علاج کرنیکی نسبت مناسب تو یہ ہے۔ کہ مرض کے پیدا ہونے سے پہلے انسداد کریں۔ نہ کہ مرض لاحق ہو گئی۔ تو پھر علاج سوچیں۔

بابو سبھاش چندر بوس کی شردھانجلی

"سوامی دیانند کو میں ایک دھارمک اور سماجک سدھارک تتھا کرم یوگی مانتا ہوں۔ میری اشور سے پرارتھنا ہے۔ کہ ان کا ستھاپت کیا ہوا سماج اپنے ستھاپک کے انوروپ ہی تتھا بھارت کی سماجک، آرتھک، راج نیتک تتھا ادھیاتمک شکتی کا کارن بن سکے جس کے لئے ہم اتنا ترس رہے ہیں۔"

سارا برہمانڈ ہی یش گاین کر رہا ہے

از :- لالہ سکھ رام جی نیئر آنند آشرم۔ لدھیانہ

"آہا! کیسا سُندر گان ہے۔ کیسا منوہر الاپ ہے۔" وچارشیل آتم درشی رشی کے یہ بچن سنکر جگیاسو بولا۔

"آپ کس کا گان سن رہے ہیں۔ یہاں کوئی نہیں گا رہا۔ مجھے نہ تو کوئی باجا دکھائی دیتا ہے۔ نہ ہی بجانیوالا۔ کس کا منوہر الاپ آپ کہہ رہے ہیں۔" رشی بولا۔ "اپاسنا میں مگن ہوا میرا آتما اس سمے سارے برہمانڈ کو گاتا ہوا سن رہا ہے۔ میں نے جب تک ایشوری آنند کو ادبھوگ نہیں کیا تھا۔ تب تک میرے لئے سب کچھ گونگا تھا۔ جب سے میں نے اس کی اٹل جیوتی کو ہردے میں دھارن کیا ہے۔ اور ان کی مہان شکتی پر میرا درڑھ نشچے ہوا ہے۔ تب سے مجھے سنسار کی ہر ایک وستو ہری گیت مدھر سور سے سنا رہی ہے۔ پھول پرسن ہو کر مجھے پرماتما کے گیت سنا رہے ہیں۔ آہا! ان کا گیان کیسا میٹھا ہے۔ لتائیں جھوم جھوم کر مجھے بھجن سنا رہی ہیں۔ اور اپنے میٹھے سور سے مجھے پربھو کی اور آکرشت کر رہی ہیں۔ پربت اونچے سور سے سندر گیت گا رہے ہیں۔ اور اپنی بھجاؤں سے تال بجاتے ہوئے کیسے پریم سے بھرے ہوئے ہیں انہیں دیکھ رہا ہوں۔ ندیاں (دریا) میرے لئے شانتی پاٹھ اچارن کر رہی ہیں۔

سورج گمبھیر سور کے ساتھ وید پاٹھ کرتے ہوئے ہون یگیہ میں آہوتیاں ڈالتا ہوا اسے پرتیکش دیکھ رہا ہوں۔ چندرماں اپنی کرن روپی تاروں کی ستار کو جب مگن ہو کر بجاتا ہے۔ تو میرا آتما اس پر موہت ہوتا ہے۔ وایو کبھی دھیمی کبھی اونچی آواز میں جب اپنا ناد بجاتی ہے۔ تو اس کے ہری یش کے بھاؤ پر میرا آتما ترپت ہوتا ہے۔ پرتھوی ماتا جل تھل اور سب وستوئیں اسی ایشور کے گنانواد گاین کر رہے ہیں۔

جگیاسو: تو کیا مور کے ادبھت، بگلے کے شوبت پروں کو رس بھرا پرش کے گیت گاتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ دیکھو اور دھیان دے۔ یہ پکشی گن پہاڑ اور سایںکال اپنے گھونسلوں میں اس پریم پربھو کے ہت کو درنن کر رہے ہیں۔ یہ سمپورن برہمانڈ پناپرماتما کی شوبھا کو بھی گا رہا ہے۔ آتم درشی پرش تو جدھر نظر اٹھاتا ہے۔ ہر ایک وستو کو اپنے ہاتھ میں ستار لئے ہوئے مست آواز سے گاتا ہوا دیکھتا ہے۔ اور اس گان پر وہ آتم درشی پرش ایسا مست ہوتا ہے۔ کہ پھر سدھ بدھ نہیں رہتی۔ اور وہ بے سدھ ہو کر اس پرماتما کے یش گیت گانے لگتا ہے۔ اور کہہ اٹھتا ہے۔ ہری تم دھن ہو۔ پربھو تم دھن ہو۔ سارا برہمانڈ تمہارا یش گا رہا ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیپ مالا کا مہتو

(از قلم ماسٹر گووند رام جی ویدک مشنری امرتسری)

ہمارے تیوہار کچھ موسمی ہوتے ہیں۔ کچھ تواریخی مگر دیپ مالا ایک ایسا تیوہار ہے۔ جو موسمی بھی ہے۔ اور تواریخی بھی۔ یہ تیوہار موسم گرما کے خاتمہ اور موسم سرما کے آغاز میں آیا کرتا ہے۔ اب چونکہ دن چھوٹے راتیں بڑی۔ پرکاش کم اندھیرا زیادہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور لوگ کمروں کے اندر سونا شروع کر دیتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے جو صحت کے اصولوں سے اچھی طرح واقف تھے۔ گھروں کی صفائی کو اس تیوہار پر لازمی قرار دیا ہے۔ اس لئے یہ تیوہار موسمی تیوہار ہے۔ اسی رات کو مریادا پرشوتم شری رامچندر جی مہاراج چودہ سال کا بنباس ختم کر کے ایودھیا نگری میں پدھارے۔ اور ان کی خوشی میں گھر گھر دیپ مالا کی گئی۔ اس لئے یہ تیوہار تواریخی بھی ہے۔ گورو ہرگوبند جی مہاراج اسی رات کو گوالیار کے قلعہ سے رہائی پا کر امرتسر میں پدھارے۔ اور ان کے بھگتوں نے ان کی آمد کی خوشی میں بڑے وسیع پیمانہ پر دیپ مالا کی۔ سوامی رام تیرتھ اور رشی دیانند جی مہاراج نے اسی رات کو نروان حاصل کیا۔ اس طرح یہ تیوہار سکھوں، آریوں، ویدانتیوں اور کل ہندو جنتا کا مشترکہ تیوہار ہے۔ آؤ اس دیوالی سے ہم کچھ سبق سیکھیں:-

(۱) دیوے اکٹھے جلتے ہیں۔ کیسے سُندر معلوم ہوتے ہیں۔ اگر کوئی بجھ جاوے تو دوسرے سے اس کو جلا دیتے ہیں۔ ہمیں بھی اکٹھے ہو کر اپنی موجودہ حالت پر وچار کرنا چاہیئے۔ اور کمزوروں کی سہایتا کرنی چاہیئے۔ (۲) گھروں کو صاف کرتے وقت گھروں میں رہنے والوں کی اندرونی و بیرونی صفائی کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ مکان اور مکین دونوں کو سوُدھ رکھنا چاہیئے۔ جسم مکان ہے آتما مکین۔ جسمانی صفائی کے ساتھ روحانی ترقی کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ (۳) آپ خوب پیٹ بھر مٹھائی کھاتے ہو۔ کبھی غریب مسکینوں کو بھی بھوجن دیدیا کرو۔ (۴) اس رات مہاجن لوگ اپنے کاروبار کا حساب کیا کرتے ہیں۔ کبھی اپنے اعمال کا بھی حساب کیا کریں۔ نیکی و بدی کو ترازو میں تولو۔ اور دیکھو کونسا پلڑا بھاری ہے؟ (۵) جس جوئے کی قبیح عادت نے یدھشٹر اور پانڈوؤں کو در بدر بھٹکایا جس نے نل کو راج گدی سے اتار جنگلوں کی خاک چھاننے پر مجبور کر دیا۔ اسی عادت کے ہمارے بھائی

ادب لطیف

جیون کا کھیل

از مسٹر کرشن لال چوپڑہ۔ عاصی۔ ہلالہ۔

یہ جیون ایک ناٹک ہے۔ اور ہم لوگ اس کے ایکٹر ہیں۔ اس ناٹک کا ڈائریکٹر بڑا قابل۔ منصف اور مہربان ہے۔ اس نے ہر کارندہ کو اپنی اپنی مرضی کے مطابق پارٹ ادا کرنیکو کہہ رکھا ہے۔ کسی نے مفلس کا پارٹ ادا کرنا ہے۔ کسی نے دولتمند کا۔ کوئی اپنے حصہ عیاشی کا کام لیتا ہے۔ کوئی ظالم بننا چاہتا ہے۔ کوئی مظلوموں کا بھی خون چوستا ہے۔ کوئی اجڑے ہوئے گھرانوں کو بساتا ہے۔ کوئی بستے ہوئے گھروں کو اجاڑتا ہے۔ کوئی پرچار، دھرم، پُن اور اپدیش یہ بھگتی کا کام اپنے ذمہ لیتا ہے۔ اور کوئی ان سب سے بھی بڑھکر پارٹ ادا کرتا ہے۔ گویا ہر کسی کو اس کھیل کے سٹیج پر آ کر اپنا اپنا کام دکھانا ہے۔ کئی ایک اپنا پارٹ ادا کر چکے ہیں۔ اور بہتیوں نے ابھی کرنا ہے۔ ہر ایک کو اپنا اپنا کام ختم کرنا ہے۔ اور اس صلہ میں اپنے کار کے مطابق کچھ نہ کچھ لینا بھی تو ہے۔

منصف ڈائریکٹر اپنا قدم انصاف کی لکیر سے ذرا آگے یا پیچھے نہیں ہٹنے دیتا۔ ہر کارندہ نے اپنی اپنی مرضی سے چیدہ چیدہ پارٹ اپنے ذمہ لیا تھا۔ اور اس کے بعد مالک نے کام دیکھکر اپنے قواعد کے مطابق معاوضہ بھی دینا ہے۔ جو کہ سب کو اوشیہ ملنا ہے۔ کیونکہ مالک انصاف پسند ہے۔

بہنیں شکار ہو رہی ہیں۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اگر کبھی زندگی میں بھول کر جوا کھیلا بھی ہو۔ تو ان دنوں میں اس عادت بد کو دل سے دور کر دیتے۔ ہاں اگر جوا کھیلنا ہی ہے۔ تو نیک عادات جیتنے اور بد عادات ہارنے کا جوا کھیل لو۔ پہرن کرو کہ فلاں بد عادت سے ہم آج سے مخلصی پانے کی پرتگیا کرتے ہیں۔

غریب سے غریب گھر میں بھی آج روشنی ہوگی۔ دیئے جلا کر تیل کا نقصان کیا جاویگا۔ کئی آرام طلب گھروں میں موم بتیاں ہی جلا جلا کر دھن کا ناش کریں گے۔ یہ نہیں وچار کرینگے کہ موم بتی کی گیس زہریلی ہوتی ہے۔ اس کا دھواں آنکھوں کو خراب کرتا ہے۔ حالانکہ سرسوں کے تیل کے جلنے سے دھواں مفید، نظر تیز ہوتی ہے۔ لوگ جو دکا جل آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ مگر موم بتی میں چربی کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور زیادہ تر موم بتی ہلیٹی ہوتی ہیں۔ بزرگوں نے ہمارے سامنے ایک سنہری اصول رکھا تھا۔ جس کو ہم نے نہیں سمجھا۔ اصول تو یہ تھا۔ کہ جس گھر میں اور جس ملک میں روشنی ہوگی۔ ادھیات علم ہوگا۔ وہاں لکشمی ارتھات دھن کا واس ہوتا ہے۔ مگر ہم تو پیسے دھن کو ہی دیوے جلا جلا کر نشٹ کرتے ہیں۔ لکشمی مورکھوں کے گھر میں نواس نہیں کرتی۔ سرسوتی (ودیا) اس کی سگی بہن ہے۔ دونوں اکٹھی رہا کرتی ہیں۔

(۶) روپیہ کو ٹکا ٹکا کر آپ اس کے آگے مسکا

(باقی صفحہ ...)

نوٹ:- ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ بھیم سینی سرمہ یا انیہ دوائیاں خریدتے سمیہ ہر چیز پر گوروکل کانگڑی کے سنستھاپک امر شہید شری سوامی شردھانند جی مہاراج کا چِتر تھا "گوروکل فارمیسی لمٹیڈ" نام دھیان سے دیکھ لیا کریں۔ اس پرکار آپ کو سستی اور اچھی چیزیں مل سکیں گی۔

بھیم سینی سرمے کی بابت یہ کہنا نہایت لازمی ہے۔ کہ اس کا نسخہ ہمارے سوائے کسی کو معلوم نہیں ہے۔ اس کا پکا ثبوت تجارت سرکار۔ بہ ما سرکار نتھا سیلون سرکار دوارا ہمارے سرمے کی رجسٹری ہونا ہے۔ دوسرے آپ سرمہ خریدنے سے پہلے منٹ لگا کر آزمائش دیکھ لیں جس سے آپ کو اصلی نقلی کا پتہ چل جائے۔

بھیم سینی سرمے کے گُن:- موتیابند کے سوائے آنکھوں کے سمست روگوں میں اکسیر ہے۔ پانی بہنا۔ ککرے۔ سرخی۔ کھجلی۔ کم دیکھنا۔ پڑوال وغیرہ۔ بہت جلد آرام ہوتے ہیں۔

مولیہ سوا روپیہ فی شیشی۔ ڈاک خرچ الگ۔

نوٹ:- ہماری ہر ایک اوشدھی پر سوامی شردھانند رجسٹرڈ ٹریڈ مارک دیکھ لیا کریں۔

پتہ:- گوروکل فارمیسی لمٹیڈ دہلی۔ نمبر ۳۳

بھیم سینی سرمہ

۱۸۹۵ء میں گوروکل کانگڑی کے سنستھاپک پنڈت شری جناردن جی نے بھیم سینی کپور کے یوگ سے بھیم سینی سرمے کا آوشکار کیا۔ بھیم سینی کپور ایک دِویہ یوگ ہے۔ اور اس سے ہزاروں روگ شانت ہوتے ہیں۔ یہ جس نسخے میں ڈالا جائیگا۔ وہی اُسترہ ہو جائے گا۔ ایسا اس کا پربھاو ہے۔ ایسے انترو گن کاری بھیم سینی کپور کا نام ساداھارن کے لئے پرکٹ نہیں ہے۔ یہ ایک انتینت گپت رہا ہے۔ جیسے بڑے پرینبرم اور منو یوگ سے پورن کی جاتی ہے۔ بھیم سینی سرمے کا سمپورن نسخہ بھی انتینت گپت اور سورکھشت ہے۔ یدیپی آجکل بازار میں اور بھی بھیم سینی سرمے بنتے نکل گئے ہیں۔ پرنتو پرا چین ہے۔ وہ تو پراچین ہی رہے گا۔ اس کے وشیش ادوم گنوں کی برابری نہیں کی جا سکتی۔ پنڈت جناردن جی اب بھی بھیم سینی سرمے کو اپنی وشیش نگرانی میں تیار کرتے ہیں۔

بھیم سینی سرمے کے انیک شٹھ گنوں کے کارن اس کی کھپت پرتی ایک ورش بڑھتی گئی۔ اور ہزاروں ریل بابوؤں کی ناک پر رکھی ہوئی عینکیں جب دھڑا دھڑ اترنے لگیں۔ تب تو اس کی لوکپریتا کو چار چاند ہی لگ گئے۔ ہماری فائل میں ایسے ان گنت پتر ہیں۔ جن میں ان بابوؤں نے اپنے چشمے چھوٹنے کی بات کو لکھتے ہوئے بھیم سینی سرمے کو "مہادیوتا" کہا ہے۔ یہ پتر پدیہ پی دیمک اور چوہے کُتر گئے ہیں۔ پر اب بھی سروساداھارن کے دیکھنے کے لئے رکھے ہیں۔ ریلوے میں کام کرنیوالے سبھی شرینی کے ویکتیوں کی آنکھیں نرنتر دھوئیں اندھیرے، چمک اور کاریہ ادھکیہ کے کارن بہت شیگھر خراب ہو جاتی ہیں۔ بھیم سینی سرمے نے ان سب کو آشاتیت لابھ پہنچایا۔ ہمارے ۱۰۰ میں ۸۰ پرتیشت گراہک ریل کے آدمی ہیں۔ بھیم سینی سرمے کی یہی سرودپری پرتشٹھا ہے۔ اس پرتشٹھا کے چرستھائی بنانے کے لئے شری پنڈت جناردن جی نے اپنی پرانی سنستھا گوروکل سناتک فارمیسی کو سن ۱۹۳۶ء میں گوروکل فارمیسی اور ۱۹۳۹ء میں گوروکل فارمیسی لمٹیڈ کر دیا۔ شری پنڈت جی کی یہ بھینٹ اِچھا شا ہے۔ کہ ان کے بعد بھی بھیم سینی سرمہ جنتا کو اپلبدھ ہو سکے۔ اس نے اصلی بھیم سینی سرمے کے لئے یہ دو نام (۱- گوروکل فارمیسی لمٹیڈ۔ ۲- سوامی شردھانند رجسٹرڈ ٹریڈ مارک) اتنے ہی آوشیک ہیں۔ جتنے چاند اور سورج۔ پرنتو کہ ایک کو ان کا دھیان رکھنا چاہیئے۔ ۱۹۴۰ء کے آرمبھ میں گوروکل فارمیسی لمٹیڈ کے ڈائریکٹروں نے ایک اعلان اس پرکاشت کر جنتا میں پرچارت بھی کر دیا ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رشی کے سنہری کارنامے

از جناب انوپ چند صاحب آفتاب پانی پت

اِک تھا غفلت کی نیند میں سرشار — رواں تھی سر پہ غریبوں کے ظلم کی تلوار
کھڑے سامنے لاکھوں تھے موت کے آثار — جہاں کو خون رُلاتی تھی بخت کی رفتار
ہم اپنے ہاتھ سے جاتی کے لال کھوتے تھے
...ہیں قوم کے بیڑے کو خود ڈبوتے تھے

...قسمت بشر خود بخود و پیٹتے تھے — پھنسے تھے جہل میں قبروں پہ سر پٹکتے تھے
دِلوں پہ تیغ و تبر ظلم کے چمکتے تھے — زمیں پہ شعلہ رنج و محن بھڑکتے تھے
وطن کی جان کو سارے جہاں کی آفت تھی
مگر زبان ہلانے کی کس میں طاقت تھی

...مرتے تھے بھارت کے لختِ دل در در — بُری طرح سے گنواتی تھی قوم مال و زر
...تھے لیڈروں کے دام میں پھنس کر — پڑے تھے آریہ جاتی کی عقل پہ پتھر
اثر تھا وہم کا بھگوانوں سے خوف کھاتے تھے
ہم اپنی قوم کی جڑ کھوکھلی بناتے تھے

...تھا خُشک اچھوتوں کی اضطراری سے — بپا تھا حشر یتیموں کی سوگواری سے
...لرزتا تھا بیوہ کی بیقراری سے — زمیں تڑپتی تھی بیکس کی آہ و زاری سے
مگر تھے خوابِ گراں میں پڑے یہاں ہندو
فنا کی سمت نہ کیوں ہوتے پھر رواں ہندو

گرا تھا کوہِ گراں بدرسوم کا سر پر — ہزار زخمی ہوئے تھے وطن کے لختِ جگر
ہوئے تھے پار کلیجے کے ناوک و نشتر — مثالِ برق وطن کا تھا ہر بشر مضطر
نظر کے سامنے پھرتا تھا موت کا عالم
بہت ہی درد سے پُر ہے یہ داستانِ غم

رشی نے قوم کو دیکھا جو اس طرح برباد — جگر پہ چوٹ لگی اور ہو گئے ناشاد
اُٹھائی بار ہا جاتی کے واسطے اُفتاد — زباں سے کی نہ مگر عمر بھر کبھی فریاد
لئے تھے سارے زمانے کے جان پر آزار
بھنور سے کر دیا لیکن وطن کا بیڑا پار

جہاں میں کون ہے جو اتنا کام کر جائے — وطن کے واسطے راہِ وفا میں مر جائے
اِس امتحان میں پورا بشر اُتر جائے — تو ہندو جاتی کی حالت ابھی سنور جائے
وطن کے عشق میں سوامی نے زہر کھایا تھا
کہ ملک و قوم کی ویدی پہ سر چڑھایا تھا

اثر دکھائے گی پھر آفتاب کی تحریر — جگر کے خون سے کھینچی ہے درد کی تصویر
جہاں میں ویدِ مقدس کی پھیلے گی تنویر — پلٹنے والی ہے ہندوستان کی تقدیر
ہمارے دھرم کا سودا بھرا ہے ہر سر میں
رشی کے نام کا ڈنکا بجا ہے گھر گھر میں

وہ پستکیں جن کا ہر آریہ پریوار میں پاٹھ ہونا چاہئیے

آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی سورگیہ سوامی سروانند جی مہاراج کرت

آریہ سماج کے پرسدھ مشہور سنیاسی شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کرت

"بالکل نئی پستک" **میں اور میرا بھگوان** لیکھک آریہ سماج کے پرسدھ ودوان شری گنگا پرشاد جی ایم اے اُپادھیائے

یہ کتاب خاص مقصد کو مدنظر رکھ کر چھپوائی گئی ہے۔ آج تک کسی بھی لیکھک یا ودوان نے اس دقیق مسئلہ پر قلم اس خوبی سے نہیں اٹھائی تھی جیسی کہ اس ودوان نے۔ فاضل لیکھک نے اس مشکل مسئلہ کو ایسی خوش اسلوبی سے حل کیا ہے کہ معمولی سے معمولی گیان والا منش بھی اسکو اچھی طرح سے سمجھ سکتا ہے۔ آریہ سماج کے پرسدھ سنیاسی سوامی ویدانند جی مہاراج آریہ پرتی ندھی سبھا گورودت بھون ... اس کے متعلق لکھتے ہیں:- "پستک اپنے دلچسپ ڈھنگ سے لکھی گئی ہے کہ ... مضمون کو جھل معلوم نہیں ہوتا۔ اس کتاب کی ایک ایک جلد ہر آریہ پریوار میں ہونی چاہئیے" کتاب بڑھیا کاغذ پر مجلد قیمت ۱۲؍ صرف

دیانند سدھانت بھاسکر لیکھک شری کرشن چندر جی ورمانی۔ اس پستک میں سوامی جی مہاراج کے اُن واکیوں کو اکٹھا کیا گیا ہے جو کہ سوامی جی مہاراج نے کسی موقع پر اپنے منہ سے نکالے ہیں۔ قیمت ۱؎

... ویدوں ۔ ست منتروں ۔ اور اُپنشدوں کو سمجھا دیا ہے یعنی دریا کو کوزے میں بند کیا گیا ہے ... صفحہ سنہری جلد۔ قیمت صرف دو روپیہ (عہ)

آشیانہ (اُردو) از ملک الشعراء شری رابندر ناتھ جی ٹیگور۔ یہ شری رابندر ناتھ جی کا آخری ناول ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ دیش اور جاتی کا کام کرتے ہوئے بھی عورتوں کو کتنی آزادی کی ضرورت ہے۔ قیمت مجلد ... ہوئی ہے کہ اسکے چار ایڈیشن نکل چکے ہیں قیمت ایک روپیہ

سنمارگ درشن (ہندی) اس کتاب میں سوامی جی مہاراج نے اپنی ساری آیو میں جو ...

اُردو کتابیں
مرتیو اور پرلوک (اُردو) قیمت ۱۲؍
مرتیو اور پرلوک (ہندی) مجلد ۱۲؍
اُپنشدوں کے راز یعنی ... اُپنشد کا اُردو ترجمہ معہ ویاکھیا قیمت ۴؍
پرانایام ودھی (اُردو) قیمت دو آنے

آریہ سماج کے بانی شری مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کرت کتابوں کے اُردو تراجم:
ستیارتھ پرکاش اُردو کتابی سائز ۱۲؍ ...
رگوید آدی بھاشیہ بھومکا یعنی چاروں ویدوں کی تمہید ...
سنسکار ودھی سنہری جلد ... اردو ترجمہ، ویاکھیا اور تشریح سمیت قیمت ...
متفرق: یوگ درشن ... ویدانت درشن ... آتم چکتسا ... ستیہ اپدیش مالا ...

ایشور بھگتی (ہندی) لیکھک سوامی سروانند جی مہاراج۔ اس میں سوامی جی نے بھگتی یوگ۔ کرم یوگ۔ گیان یوگ۔ پرماتما ... سکھ دکھ وغیرہ کا اصلی سروپ دکھلایا ہے۔ قیمت مجلد دس آنہ

کلیان مارگ (ہندی) اس میں سوامی جی کا ایشور پریم۔ ایشور بھگتی۔ ... آستک بل وغیرہ کئی اور ضروری مضمونوں پر روشنی اس ڈھنگ سے ڈالی ہے کہ سب کی سمجھ میں آ سکیں۔ مجلد قیمت بارہ آنہ

آنند سنگرہ (اُردو) یہ پستک سوامی جی کے ویاکھیانوں کا سنگرہ ہے۔ کتاب اتنی مقبول ...

المشتہر:- شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز۔ مالکان آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ابھی ۵۸ سال لگ ...
خیال کے مطابق ۴۲ سال ...
ہیں۔ جب حالات حاضرہ ...
ہوں۔ تب اندر سے آواز ...
وقت دُنیا کیا سے کیا ہو ...
اس تصور اور پیارے تصور ...
سے مسرور ہو جاتا ہوں۔ چاروں طرف
ایک آواز آئے گی۔ جے بولو
ویدک دھرم کی جے۔ آریہ سماج
ویدک نعرہ "اوم"۔

اہم اعلان

ٹیلیفون نمبر ...

ہم بخوشی اعلان کرتے ہیں۔ کہ نوجوانوں کی بربادی کو دیکھکر پنجاب کے مشہور ڈاکٹر صاحب بی ... گولڈ میڈلسٹ ماہر معالج پوشیدہ امراض سے نامردی۔ جریان۔ احتلام۔ آتشک۔ سوزاک وغیرہ امراض کی جادو اثر ادویا آزمائش کرنے ... ہیں۔ تاکہ خرچ کرنے سے پہلے مایوس مریضوں کی تسلی ہو جاوے۔ اور دوسری جگہوں کی طرح ... گنجی تیش نہ لے۔ ضرورتمند اصحاب کو ... جیمبرلین روڈ گوالمنڈی لاہور میں خود ملکر یا حال لکھ کر بھیجکر دوائی حاصل کر سکتے ہیں۔

آریہ سماج کا شاندار کام

(از مہاشہ گنیش دت جی۔ آریہ سیوک جام پور)

اُسے پرچار کرنے کی خاطر بے اختیار نکل پڑے۔ نہ یار و مددگار۔ نہ کسی راجہ کا سہارا۔ دھن دولت سے بے نیاز ہو گئے۔ انہیں بھگوتی شرتی کی اس بات پر پورا یقین تھا

सत्यमेव जयते नानृतं

صرف ایک سچائی کی خاطر اتنے کشٹ برداشت کئے۔ کہ جیونی پڑھتے پڑھتے وجد کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ دیانند فولادی جگر کا مالک معلوم دیتا ہے۔ نیز اپنی دھن کا پکا رشی دیانند آریہ سماج قایم کرتا ہے۔ ۱۸۷۵ء میں بمبئی میں سماج قایم کر کے منظم پرچار کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ جہاں جاتا ہے اُس سچائی کا بے خوفی سے پرچار کرتا ہے۔ لوگ نہ چاہتے ہُوئے بھی قائل ہو جاتے ہیں۔ اُن کی زبان پر تالا لگ جاتا ہے۔ دل سے آشیرواد نکلتی ہے۔ رشی کی جے ہو۔ سچائی کا جادو اپنا رنگ لایا۔ جگہ جگہ آریہ سماجیں قایم ہُوئیں۔ اور تھوڑے سے عرصہ میں دُنیا کے دماغ کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ باوجود انسانی خامیوں کے آریہ سماج سرپٹ دوڑتا چلا گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اب ہر ایک میدان میں آریہ سماج چھایا ہُوا ہے۔ میں اُن بھائیوں کے لئے یہ شبد لکھ رہا ہوں۔ جو ہر وقت یہی راگنی الاپتے ہیں۔ کہ آریہ سماج گر رہا ہے۔ آریہ سماج گر رہا ہے۔ ترقی بند ہے۔ حالانکہ اعداد و شمار سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی چنانچہ ۱۹۳۱ء میں آریہ سماج کی جو حالت تھی۔ وہ آپ کے رُوبرو رکھنے لگا ہوں۔ تاکہ کام کرنیوالوں کا اُتساہ قایم رہے۔

آریہ سماجیں ۱۶۸۹۔ آریہ پرتی ندھی سبھائیں ۱۳۔ سارودیشک سبھا ۱۔ آریہ سماجی ۱۰ لاکھ۔ تنخواہ دار اُپدیشک ۱۷۲۔ آنریری اُپدیشک ۲۳۰۔ سنیاسی ۱۳۱۔ دیویاں ۳۷۔ گورُوکل ۲۸۔ کالج ۱۰۔ ہائی سکول ۲۰۰۔ پرائمری سکول ۳۵۱۔ کنیا گوروکل ۳۔ کنیا پاٹھ شالا ۷۰۰۔ سنسکرت پاٹھ شالا ۳۰۰۔ دلت پاٹھ شالا ۳۲۲۔ کل ودیارتھی ۶۱۵۶۷۔ ان ودیالیوں پر خرچ ۲۰ لاکھ روپے۔ یتیم خانے ۳۷۔ ودیارتھی آشرم ۱۴۳۔ پریس ۳۰۔ اخبار ۲۰

ناظرین! یہ اعداد و شمار ۱۹۳۱ء کے ہیں۔ اب جبکہ ۱۹۴۱ء میں مردم شماری میں آریوں کی حیرت انگیز ترقی ہُوئی ہے یعنی برار آسام میں ۱۶ گُنا۔ کئی سجنوں کا اندازہ ہے۔ کہ کل آبادی ۵۰ لاکھ سے زیادہ ہے۔ کسی کا اندازہ ہے کم۔ دشمن گننا ہی تسلیم کرنے پر ایک کروڑ ہوتی ہے۔ اگر نصف کروڑ ہی اندازہ لگایا جاوے۔ تو باقی مدوں میں ترقی کا اندازہ وچارشیل سجن خود ہی لگا لیویں۔

پیارے پاٹھک! دیکھا۔ اتنے تھوڑے سے عرصہ میں اُس سچائی نے کیا جادو دکھایا۔ قابل سے قابل دماغوں کو اپنا گرویدہ بنایا۔ منی ور پنڈت گورودت جی فرمایا کرتے تھے۔ کہ دیانند کو سمجھنے میں عرصہ سو سال لگیگا۔ واقعی یہ فقرہ صحیح ہے۔

برائے امتحان میٹریکولیشن

ONE WEEK SERIES
وَن ویک سیریز

انگریزی ایک ہفتہ میں
حساب جنرل نالج ایک ہفتہ میں
سائینس ایک ہفتہ میں
اُردو فارسی ایک ہفتہ میں۔ قیمت فی
ہندی سنسکرت ایک ہفتہ میں۔ قیمت فی
ہائی جین فزیالوجی ایک ہفتہ میں

PUNJAB POCKET SERIES
پنجاب پاکٹ سیریز

پاکٹ ایڈیومیٹک انگلش ٹرانسلیشن برج لال	۵/
پاکٹ ہسٹری انڈیا پاکٹ ہسٹری انگلینڈ	۵/
پاکٹ جغرافیہ پاکٹ فزکس پاکٹ کیمسٹری	۵/
پاکٹ جیومیٹری۔ پاکٹ الجبرا۔ پاکٹ حساب۔ قیمت فی	۶/
پاکٹ اُردو پاکٹ فارسی۔ قیمت فی	۵/
پاکٹ ہسٹری ہوٹڈ ارتھمیٹک پاکٹ سوکس۔ قیمت فی	۶/
پاکٹ ہندی گرامر پاکٹ ہندی کمپوزیشن۔ قیمت فی	۵/

ماڈرن ٹیچر:۔ ہیڈ ماسٹر صاحبان کی رائے:۔ واقعی آپ نے ایک ضرورت کو پورا کیا ہے۔ نمونہ کے لئے چار آنے ارسال فرماویں۔ سالانہ چندہ ۳ روپے۔

پنجاب کتاب گھر (رجسٹرڈ) موہن لال روڈ۔ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیہاتی زندگی اور رشی دیانند کا پیغام

(از پنڈت ہری رام جی شرما سیکرٹری نوبول گرام سدھار سبھا ٹھنگروال (ہوشیار پور))

جس وقت میری آنکھ دیہاتی زندگی کی طرف دوڑتی ہے۔ اُس وقت مجھے اسنتوش سا ہوتا ہے۔ دیہاتی اندھا دھند سفر کرتے دکھلائی دیتے ہیں۔ نہ کوئی منزل مقصود نہ کوئی ٹھکانہ۔ یہ لوگ پرانے رسم و رواج میں بُری طرح پھنسے جا رہے ہیں۔ صبح سے شام تک کولہو کے بیل کی طرح کام کر کے شام کو سوکھا ٹکڑا جس وقت مُنہ میں ڈالتے ہیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوزخ کہیں دوسری جگہ نہیں۔ مگر جو بھولے بھائی کھانے اور پہننے پر اتنی تنگدستی دکھاتے ہیں۔ وُہی لوگ اپنے لڑکے لڑکی کی شادی کے موقع پر ہزار دو ہزار خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ دیہاتی حالت تو بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ زمین مکان دکان وغیرہ جہیز و دیگر رسم و رواج کو پورا کرنے میں فروخت ہو رہی ہیں۔ کچھ لوگ ایسے رسم و رواج سے بچنا بھی چاہتے ہیں۔ مگر برادری کے بندھن اور دیکھا دیکھی سے پھیر میں پھنس جاتے ہیں۔ شادیوں میں زیادہ آدمی برات میں بھیجنا۔ زیور اور کپڑوں پر ہزاروں روپیہ خرچ کرنا اور خاطر تواضع میں بھی نمائشی خرچ کا بڑھانا۔ جھوٹے ناک کو قائم رکھنے کی خاطر بڑھ چڑھ کر قدم رکھنا ایسی باتیں ہیں۔ جن سے اپنے بچوں کے سر پر قرضہ کا بھاری پتھر رکھ دیتے ہیں۔ اسی طرح غمی کے خرچ ہیں۔ جن کی تفصیل میں جانا پریشانی کا باعث ہوگا۔ ہمارے پاندھے پروہتوں نے بھی سوسائٹی کے اس کام میں رتی بھر مدد نہیں کی۔ رشی دیانند کی مہربانی سے آریہ سماج کا کچھ کام ہوتا ہے۔ بھیڑ بکری جا گرتی دکھائی دیتی ہے۔ افسوسناک بات تو یہ ہے۔ کہ ذمہ وار سماج کے کارکن خود نیموں کو توڑ دیتے ہیں۔ جس وجہ سے روشنی کی شعاعیں رُکی کھڑی ہیں۔ آریہ ویرو! رشی دیانند کے پیغام کو سُنو! وُہ کہہ رہے ہیں:- "آریہ لوگو! تم دنیا کو نہیں دیکھ رہے۔ کہ کیا ہو (باقی صفحہ ۳ پر)

ممبر بنو (آریہ) سماج کے

(از وید چرنجی لال جیتو۔ شمبڑوی)

آؤ اے دھرم پریمیو!
انیہ متوں کو چھوڑ دو
ست سنگ میں جانا چاہیئے
کلیان اپنا چاہو۔ تو
ویدک ہی شریشٹھ لیک ہے
بھٹکو۔ نہ کھائی میں گرو
بہتیری دیر سو چکے
غفلت کی نیند سے اُٹھو
پوپوں نے دھوکے میں تمہیں
اُن کے نہ جال میں پھنسو
انساں ہو تم پشو نہیں
عقل و سمجھ سے کام لو!
سب کو جگا گیا رشی
پہچانو اپنے دھرم کو
ڈنکا جہاں میں بج رہا
آریہ کہاؤ دوستو!
ہر وقت آریہ دھرم کا
بھائی ہیں سب گلے لگو
اے جیتو! ضد نہ کیجئے
سب کا ہی بیڑا پار ہو!

ممبر بنو سماج کے
ممبر بنو سماج کے
جیون بنانا چاہیئے
ممبر بنو سماج کے
چلنا اُسی پہ ٹھیک ہے
ممبر بنو سماج کے
مدہوش اپنا کھو چکے
ممبر بنو سماج کے
رکھا اندھیرے میں تمہیں
ممبر بنو سماج کے
دھوکہ نہ کھاؤ اب کہیں
ممبر بنو سماج کے
امرت پلا گیا رشی
ممبر بنو سماج کے
ہے آریوں کے نام کا
ممبر بنو سماج کے
دروازہ ہے کھلا ہُوا!
ممبر بنو سماج کے
کہنا یہ مان لیجئے
ممبر بنو سماج کے

آیورویدک فارمیسوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گمٹی بازار لاہور کی ۲ شہرۂ آفاق دوایات

سردیوں میں صحت اور طاقت کا خزانہ

تھکاوٹ، بڑھاپے کی کمزوری، پٹھے اور کمزوری صحت کیلئے

ہیرے اور سونے والا

سدھ مکردھوج رجسٹرڈ

(دُنیا کی سرتاج ٹانک)

تیار کردہ ویدراج لالہ سرداری لال جی (جو عرصہ ۳۷ سال سے) سردیوں میں استعمال ہو رہی ہے!

قیمت ۱؍ ماشہ۔ (۴۸ خوراک) دس روپے

مستورات کے حسن، صحت اور جوانی کا حقیقی ضامن ہے

تمام زنانہ امراض کا واحد آزمودہ علاج ہے ہزاروں دکھی بہنیں

مشہور عالم سپاری پاک رجسٹرڈ کے

استعمال سے خوشی کے گیت گا رہی ہیں۔ "سپاری پاک" تمام زنانہ امراض کا واحد اور آزمودہ علاج ہے۔ مستورات کے حسن و صحت اور جوانی کا حقیقی ضامن ہے۔ ویدراج لالہ سرداری لال جی وید کی خاص ایجاد ہے۔ جو عرصہ ۳۷ سال سے استعمال ہو رہی ہے۔

جریان الرحم لیکوریا کا یقینی علاج ہے

قیمت فی شیشی ۲۰ تولہ ایک روپیہ

مکمل فہرست ادویات مفت طلب کریں

ملنے کا پتہ

آیورویدک فارمیسوٹیکل کمپنی لمیٹڈ۔ گمٹی بازار۔ لاہور

(قائم شدہ ۱۹۰۵ء)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہ لا الٰہ محمد الرسول اللہ۔

اس کا مطلب یہ تھا کہ معبود محض ایک خدا ہے۔ محمد تو اس کا رسول ہے۔ چونکہ آنحضرت کی وفات کے بعد ان کی عزت و تکریم بہت بڑھ رہی تھی اور لوگ ان کی تعریف کرتے تھکتے نہ تھے۔ اس لیے یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ اسلام کی تعلیم کے خلاف کہیں آنحضرت کو ہی مسلمان خدا نہ ان بیٹھیں۔ اس لئے اس کلمہ کے ذریعہ مردم پرستی کا انسداد کیا گیا۔ کہ حضرت محمد صاحب خدا نہیں رسول ہیں۔ یہ کلمہ توحید خدا کو ہی معبود بتاتا تھا۔ پس یہ جو کہا جاتا ہے کہ یہ محمد کا کلمہ ہے غلط ہے۔

۵۔ مہرشی دیانند نے کہا میں محض سرو تنتر سدھانتوں (عالمگیر اصولوں) کو مانتا اور لوگوں کو منوانا چاہتا ہوں۔ جنہیں برہما سے جیمنی تک سب رشی منی مانتے آئے۔ مانتے ہیں اور مانیں گے بھی۔ انہوں نے ۹۹ متوں کی طرفداری پر مبنی تعلیمات کو ناقابل اعتبار بتا کر سچ بولنا وغیرہ کے عالمگیر اصولوں کو سب کے لئے مشترکہ اور قابل قبول بتایا۔ اور ثابت کیا کہ انہی اصل اصولوں سے بے پرواہ ہو کر لوگوں نے فروعی جھگڑے ڈال کر نئے مذاہب چلا رکھے ہیں۔ قرآن مجید میں بھی آنحضرت نے بار بار کہا ہے کہ سب گذشتہ نبی ایک ہی دھرم کو پھیلاتے رہے ہیں۔ نوح۔ ابراہیم۔ یعقوب۔ اسحاق۔ موسٰے۔ عیسٰے وغیرہ کسی نے دھرم میں تفرقہ نہیں ڈالا۔ خدا کی کلاموں کے ہی یہ مصدق ہوتے ہیں اور خدا کی تعلیمات مل چکنے کے بعد بھی اگر مذاہب چلے ہیں۔ تو باہمی تعصبات و اختلافات کا نتیجہ ہیں۔ خدا کی طرف سے محض ایک دھرم ہے۔ کوئی مذہب نہیں ہے!

سورہ آل عمران آیت (میں آپ نے صاف واضح کر دیا۔ کہ قرآن میں ایک تو سرو تنتر سدھانتوں والی ام الکتاب (وید) والی محکم آیتیں ہیں۔ اور دوسری متشابہ (نظائرہ یا فروعی آیتیں) سو جاہل لوگ فروعی آیتوں کی من مانی تاویلیں کر کے دنیا میں فتنہ برپا کر رہے ہیں۔ ان فروعات کی صحیح تاویل کا علم انسان کو ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے راسخ العلم لوگوں کا یہ کام ہے کہ جو بات انہیں کہی جا رہی ہے۔ وہ ایسے ولیا ہی مان کر اصل اصولی نصیحت کو اخذ کرتے ہیں جو اس بیان سے مقصود ہے پس آنحضرت کی خواہش بھی یہی ہے کہ سب لوگ عالمگیر اصولوں پر متحد ہوں۔

۶۔ سوامی دیانند کہتا ہے۔ میں مذہبی تفرقات کو پسند نہیں کرتا۔ میں چاہتا ہوں۔ سب تفرقات مٹیں۔ انسان مستحکم محبت سے بہرہ ور ہوں۔ اور سب ایکدوسرے کے دکھوں کو دور کرنے کی سوچیں، اور سب سے سب کو سکھ پہنچے یہی مدعا آنحضرت نے بیسیوں جگہ ظاہر کیا ہے اور دعا کی ہے۔ کہ:۔

"اے خدا! وہ زمانہ جلد لا کہ اختلافات دور ہوں اور ہم سب متحد ہو جاویں۔"

وہ بڑے امید افزا الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ رحمت کرنا خدا کی فطرت ہے وہ ضرور تم پر رحم کریں گے۔ اور مت بھید کو مٹا کر اور تمہارے باہمی اتحاد کرا کر امن و امان اور ترقی کا زمانہ لائیں گے۔

۷۔ اتحاد کا حقیقی ذریعہ مہرشی دیانند کے نزدیک ایک ایشور اور اس کے الہام وید پر اعتقاد ہوتا ہے۔ دہلی دربار کے موقعہ پر آپ نے تمام لیڈروں کے سامنے یہی پرستاؤ رکھا کہ ایشور اور وید کے مقدم اصول پر سب متفق ہو کر اور اپنی طاقت کو ملا کر دیش اُونتی میں لگیں۔ ان کو اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن لامحالہ اس موقعہ سے یہ امر شک و شبہ سے بالاتر ہو جاتا ہے کہ مہرشی کے نزدیک انسانی جماعت کے اتحاد کا سُول منتر یہی تھا اور ہمیں یہ جان کر خوشی ہوتی ہے کہ آنحضرت نے بھی یہی اور محض یہی مُول منتر اہل عالم کے سامنے رکھا۔ دیکھو سورۃ عنکبوت آیت ۴۶۔

ولا تجادلوا اهل الكتاب الا بالتي هي احسن الا الذين ظلموا منهم وقولوا امنا بالذي انزل الينا وانزل اليكم والهنا والهكم واحد ونحن له مسلمون۔

یعنی اہل کتاب (ویدک دھرم والوں) سے جھگڑو نہیں ہاں بات کرو تو بہ طریق احسن۔ سوائے ان کے جو ان میں سے ادھرمی ہوں اور انہیں کہو ہم اس کو مانتے ہیں جو ہم پر نازل ہوا اور تم پر بھی نازل ہوا۔ اور ہمارا اور تمہارا خدا بھی ایک ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

گویا خدائے واحد اور اس الہامی علم پر اعتقاد لانے کی ہی آنحضرت ترغیب دیتے ہیں۔ جو ویدک دھرمیوں اور اہل اسلام کا ایک ہی ہے اسی مدعا کو کئی جگہوں میں معقولیت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ایک جگہ کہا ہے۔ آؤ ہم اس پر متحد ہو جاویں جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترکہ ہے۔ اور وہ کیا ——— واحد معبود خدا اور اس کا آغاز عالم سے ملا ہوا الہام دین قیم ملتہ ابراہیم یا صراط مستقیم ہے، وہ ہمیشہ ہر کہیں سب انسانوں کے لئے بے بدل۔ ترمیم و تنسیخ وغیرہ عوارضات سے مبرا اور خلوص عقیدت سے ماننے کے لائق ہے۔

(لکشمن آریوپدیشک)

شیر مارکہ

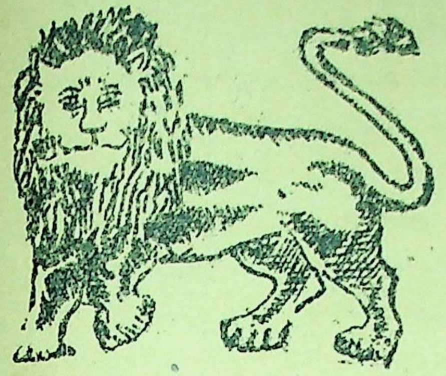

موم بتیوں کے متعلق

دیوالی کے دن باپ بیٹے کی گفتگو!

بیٹا۔ پتاجی! کل دیوالی ہے۔

باپ۔ ہاں بیٹا۔ کل مکان میں خوب صفائی کرواؤ اور شام کو روشنی کرو

بیٹا۔ پتاجی دیوالی کے دن میں موم بتیاں جلانا چاہتا ہوں۔

باپ۔ اچھا بیٹا تمہیں موم بتیوں کا پیکٹ خرید دوں۔

بیٹا۔ پتاجی میں شیر مارکہ موم بتیاں خریدوں گا۔ کیونکہ میں نے سُنا ہے۔ کہ یہ موم بتیاں ہندوستان میں ہی ہندوستانی کاریگروں کے ہاتھوں تیار ہوتی ہیں۔

باپ۔ بیٹا! میں تمہاری بات سُن کر بہت خوش ہوا۔ واقعی تمام ہندوستانیوں کو دیوالی کے دن صرف شیر مارکہ موم بتیاں ہی خریدنی چاہئیں۔ تمہیں جتنی درکار ہیں لے لو۔ مگر نقالوں سے بچنے کے لئے شیر کی تصویر کا خیال رکھنا!

ایک سچے دھرم کی ستھاپنا کیلئے رشی دیانند کا مہان یتن بقیہ صفحہ ۱۹

ست کے لئے سب آریوں نے تلانجلی دیدی ہے۔ ایسا بکھیڑا عیسائیوں کے سر پر سے بھی سروشکیتمان کی کرپا سے دور ہو جائے تو اچھا ہے۔ (۳۳۲) (۲۳) یہ لوگ (عیسائی) جنہوں نے وید اور شاستروں کو نہ پڑھا اور نہ سُنا ہے۔ اُن بیچارے بھولے بھالے منشیوں کو اپنے جال میں پھنسا کر اُس کے ماں باپ کٹنب آدی سے پرتھک کر دیتے ہیں۔ اس سے سب ودوان آریوں کو اُچت ہے۔ کہ سویم اُن کے بھرم جال سے بچکر انیہ اپنے بھولے بھائیوں کو بچانے میں تتپر رہیں۔ (۳۲۴)

(۲۴) ہم تو یہی مانتے ہیں۔ کہ ستیہ بھاشن اہنسا اتیادی شبھ گُن سب متوں میں اچھے ہیں۔ باقی واد وواد - ایرشا دویش متھیا بھاشن آدی کرم سب متوں میں بُرے ہیں۔ یدی تمکو ستیہ مت گرہن کی اچھا ہے۔ تو ویدک مت کو گرہن کرو۔ (مسلمانوں سے) پرشٹ ۳۲۹ - (۲۵) جو کچھ اس میں (قرآن میں) تھوڑا سا ستیہ ہے۔ وہ ویدادی ودیا پُستکوں کے انوکول ہونے سے جیسے مجھکو گراہیہ ہیں۔ ویسے انیہ بھی مذہب کے ہٹھ اور پکشپات رہت ودوانوں اور بدھیمانوں کو گراہیہ ہیں۔ اُس کے بنا

جو کچھ اس میں ہے۔ وہ سب اودیا۔ بھرم جال اور منشیہ کے آتما کو پشوؤت بنا کر شانتی بھنگ کرا کہ اپدرو مچا منشیوں میں وردھ پھیلا پرسپر دُکھ اُنتی کرنیوالا وشے ہے۔ (۳۸۸) (۲۶) - ایسے ایسے پُستک - ایسے پیغمبر۔ ایسے خدا اور ایسے ایسے متوں سے سوائے ہانی کے لابھ کچھ بھی نہیں۔ ایسوں کا نہ ہونا اچھا ہے۔ ایسے پرمادک متوں سے بدھیمانوں کو الگ رہ کر وید وکت سب باتوں کو ماننا چاہیئے۔ کیونکہ اُس میں استیہ کنچت ماتر بھی نہیں ہے۔ (۳۶۰) (۲۷) ایسے موڑھ پر کلپت متوں کو چھوڑ کر وید وکت مت سویکار کرنے یوگیہ سب منشیوں کے لئے ہیں۔ جس میں آریہ مارگ ارتھات شریشٹھ پُرشوں کے مارگ میں چلنا اور وسیوارتھات دُشٹوں کے مارگ سے الگ رہنا لکھا ہے۔ سرو اُتم ہے۔ (مسلمانوں سے) ۳۶۰ (۲۸) ہاں جو تم لوگ ویدک ہیں۔ ویسے تم لوگ بھی ہو جاؤ۔ تو بُت پرستی آدی بُرائیوں سے بچ سکو۔ انیتھا نہیں۔ (۳۵۳) (۲۹): پرماتما

مسلمانوں پر کرپا درشٹی کریں۔ جس سے یہ لوگ اُپدرو کرنا چھوڑ کر سب سے متر تا سے برتیں۔

مہرشی جی کی درڑھ دھارنا

(۳۰) یہ سدھ بات ہے۔ کہ پانچ سہسر ورشوں کے پورُو وید مت سے بھنن دوسرا کوئی بھی مت نہ تھا۔ کیونکہ وید وکت سب باتیں ودیا سے اندھ ہیں۔ ویدوں کی اپرورتی ہونے کا کارن مہابھارت یدھ ہُوا۔ ان کی اپرورتی سے اودیا اندھکار کے بھوگول میں وسرت ہونے سے منشیوں کی بُدھی بھرم یکت ہو کر جس کے من میں جیسا آیا ویسا مت چلایا۔ (پرشٹ ۱۷۵)

(۳۱) اُس سمیہ (یدھ سے پورو) سرب بھوگول میں وید وکت ایک مت تھا۔ اُسی میں سب کی نشٹھا تھی۔ اور ایک دوسرے کا سُکھ دُکھ، ہانی، لابھ آپس میں اپنے سمان سمجھتے تھے۔ تبھی بھوگول میں سُکھ تھا۔ اب تو بہت سے مت والے ہونے سے بہت سا دُکھ اور وردھ بڑھ گیا ہے۔ اس کا نوارن بُدھیمانوں کا کام ہے۔ (۱۷۴)

مہرشی جی کی ایشور سے انتم پرارتھنا

(۳۲) پرماتما سب کے من میں ستیہ مت کا ایسا انکُر ڈالے کہ جس سے متھیا مت شیگھر ہی پرلیہ کو پراپت ہوں۔ اس میں سب ودوان لوگ وچار کر وردھ بھاؤ کو چھوڑ کے آنند کو بڑھاویں۔ (۱۷۴)

(۳۳) سرب شکتیمان پرماتما ایک مت میں پرورت ہونے کا اُتساہ سب منشیوں کے آتماؤں میں پرکاشت کریں۔ (۱۷۵)

(۳۴) پرماتما سب منشیوں پر کرپا کریں۔ کہ سب سے سب پریتی، پرسپر میل اور ایک دوسرے کے سُکھ کی اُنتی کرنے میں پرورت ہوں۔ جیسے میں اپنا و دوسرے مت متانتروں کا دوش پکشپات رہت ہو کر پرکاشت کرتا ہوں۔ اسی پرکار یدی سب ودوان لوگ کریں۔ تو کیا کٹھن تا ہے۔ کہ پرسپر کا وردھ چھوٹ میل ہو کر آنند میں ایک مت ہو کر ستیہ کی پراپتی سدھ ہو۔ (۳۸۸)

مہرشی جی کی انتم اپیل

اس لئے جو اُنتی کرنا چاہو۔ تو آریہ سماج سے مل کر اُس کے اُدیشیہ انوسار آچرن کرنا سویکار کیجئے۔ نہیں تو کچھ ہاتھ نہیں لگے گا۔ کیونکہ ہم اور آپ کو اتی اُچت ہے۔ کہ جس دیش کے پدارتھوں (باقی صفحہ ۳۰ پر)

آپ اپنی زندگی کا بیمہ

بمبئے کوآپریٹو انشورنس سوسائٹی لمیٹڈ بمبئی

میں کرائیں

کیونکہ یہ گورنمنٹ کی زیر نگرانی اور اختیار میں ہونیکی وجہ سے بالکل محفوظ ہے۔

جداگانہ طور پر ایسی مراعات پیش کرتی ہے۔ جو دنیائے بیمہ میں مجموعی طور پر دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ جیسا کہ:-

۱- حادثات کے خلاف بیمہ۔ (۲) مستقل طور پر ناکارہ ہو جانے کی صورت میں مخصوص فوائد۔ (۳) خاص سکیم کے ماتحت توسیع شدہ مدت تک محفوظیت۔ ۴- بقایا رقم کی ادائیگی کے بغیر فسخ شدہ پالیسیوں کے دوبارہ اجرا کا خاص طریق۔ (۵) بچوں کی شادی اور تعلیم کی پالیسیاں۔ (۶) مشترکہ زندگیوں کے بیمے۔ ۷- خواتین کی زندگیوں کے بیمے۔ (۸) خودبخود عدم ضبطی کا طریق۔ (۹) سالانہ ادائیگیوں پر ۲½ فی صدی کی تخفیف۔ (۱۰) مبلغ دس ہزار روپیہ یا اس سے زائد رقم کی پالیسیوں کی صورت میں اقساط میں خاص رعایت۔ (۱۱) کوآپریٹو سوسائیٹیوں کے ممبران کے لئے خاص طور پر تخفیف شدہ اقساط (۱۲) ہر فرد و بشر کے حسب حیثیت بیمہ حیات۔

پنجاب و صوبہ سرحد میں

نہائت ہی فیاضانہ شرائط پر ایجنٹوں اور آرگنائیزروں کی ضرورت ہے

مزید تفصیلات کے لئے آج ہی پتہ ذیل پر لکھیں:-

ایس - ایل چوپڑہ اسکوائر

مینجر (پنجاب و صوبہ سرحد برانچ) - ۱۸ - میکلوڈ روڈ لاہور - ٹیلیفون نمبر ۲۹۰۹

تار کا پتہ :- "COINSURS."

رشی جیون کے چند روشن واقعات (بقیہ صفحہ ۲)

بڑی بڑا جکا جارہا ہے جہاں تماشا ہیں۔ آپ کی نگاہ میں تو گائے، بکرا، مرغا وغیرہ سب جاندار پرانے سے ایک جیسے ہیں۔ پھر آپ نے گو کرنا ندھی کے علاوہ بکرا کرنا ندھی کیوں نہیں لکھی حالانکہ اس جاندار کو کھانے والوں کی بھی کمی نہیں۔

مہاراج نے اس کا ایسا مدلل اور مسکت جواب دیا۔ کہ معترض دنگ رہ گیا۔ مہاراج نے فرمایا "دیکھو بھائی! گرہستی کے گھر میں جتنی بھی چیزیں ہوتی ہیں۔ وہ سب کسی نہ کسی طرح مفید ہونے کی وجہ سے اُسے پیاری ہوتی ہیں۔ لیکن جب اُس کے گھر میں دیو یوگ سے آگ لگ جائے یا ڈاکہ پڑ جائے۔ تو وہ سب سے پہلے اُس چیز کو بچانے کی کوشش کریگا۔ جو اُسے سب سے زیادہ عزیز اور مفید ہے۔ مثلاً اپنے بال بچے استری آدمی یا گہنوں، روپیوں اور نوٹوں کے ڈبے کو۔ باقی چیزوں کی وہ چنداں پرواہ نہیں کرے گا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ اُسے باقی چیزیں پیاری نہیں ہیں۔ اسی طرح بھارت ورش میں مانس بھکشن کی آگ لگ رہی ہے۔ اس لیے سب سے زیادہ کوشش میں اُس جاندار کو بچانے کی کر رہا ہوں۔ کہ جو انسانوں کو سب سے زیادہ مفید ہونے کے کارن از حد پیارا ہے۔" واہ وا! کیسا معقول جواب ہے۔ سننے والا نہال ہو گیا۔

بدن پر مٹی کیوں لگاتے ہیں؟

اسی طرح ایک موقعہ پر ایک صاحب نے پوچھا کہ "سوامی جی! آپ بدن پر مٹی کیوں لگاتے ہیں۔" مہاراج نے فوراً جواب دیا۔ کہ اس لئے لگاتا ہوں۔ کہ جب مچھر میرے جسم کو کاٹنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اُس کے منہ میں میرے جسم کی بجائے مٹی آ جاتی ہے۔ اس لئے مجھے وہ کاٹ نہیں پاتا۔ یہ سنکر صاحب کا ناطقہ بند ہو گیا۔

کیا اکٹھے کھانے سے محبت بڑھتی ہے

ایک دفعہ ایک مسلمان نے مہاراج سے کہا۔ کہ "ہندوؤں میں نااتفاقی کا ایک بڑا کارن یہ ہے۔ کہ ایک ہی تھالی میں اکٹھے کھانے کا رواج نہیں۔ باہم ملکر کھانے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔" مہاراج نے فرمایا۔ کہ نہیں بھائی محبت پیدا کرنے کے اور ہی ذرائع ہیں۔ اگر اکٹھے ملکر کھانے سے محبت پیدا ہوتی۔ تو کتے ایک ہی تھالی میں کھاتے کھاتے کیوں لڑ پڑتے۔ اور ایک ہی طباق میں کھانے والے شیعہ اور سنی ایک دوسرے کا سر کیوں پھوڑنے لگتے۔"

خانصاحب جواب سنکر دم بخود ہو گئے۔

مہرشی کے جیون سے اس قسم کی اور بھی کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ لیکن میں آج انہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ میرا مقصد صرف یہ دکھلانا تھا۔ کہ رشی کو دانہ تقلید اور اندھی بھگتی کے کٹر مخالف تھے۔ وہ انسانوں کے دماغوں پر قفل لگانے نہیں بلکہ پہلے کے لگے ہوئے قفلوں کو کھولنے کے لئے آئے تھے۔ اور بنی نوع انسان مہاراج کے اسی احسان عظیم کے لئے ہمیشہ کے لئے ممنون و مشکور رہیں گے۔ بولو ستیہ گورو بھگوان دیانند کی جے!!!

سچے دھرم کی ستھاپنا (بقیہ صفحہ ۲۳)

سے اپنا شریر بنا۔ اب بھی پالن ہوتا ہے۔ آگے ہوگا۔ اُس کی اُنتی تن، من، دھن سے سب جنوں کو ملکر پریتی سے کریں۔ ۲۲۲

(۲۹) اس لئے جیسا آریہ سماج آریہ ورت دیش کی اُنتی کا کارن ہے۔ ویسا دوسرا نہیں ہو سکتا۔ یدی اس سماج کو یتھا شکتی سہایتا دیں۔ تو بہت اچھی بات ہے۔ کیونکہ سماج کا سوبھاگیہ بڑھانا سمودائے کا کام ہے ایک کا نہیں۔ (۲۲۲)

مجھے آشا ہے۔ کہ سب مت اولمبی پنکتیوں کو سوچار پڑھکر کریا تمک روپ دینے کی کرپا کریں گے۔ اوم شم

پیارے رشی کی پیاری باتیں

وہ وقت بھی اُن کے چہرے پر ایک خاص قسم کی چمک تھی۔ انت سمے انہوں نے یہ شبد کہے۔

"ہے پربھو تیری اچھا پورن ہو۔ آہ! تو نے عجیب لیلا کی! اوم!"

ان الفاظ میں کیا ہے؟ سچی ایشور پریم مانو شریر دھارن کئے کھڑا ہو۔ سچ مچ رشی نے ایشور پریم کی پرا کاشٹھا کر دی تھی۔

آخری نویدن:- پریہ پاٹھک ورند! اس سیوک نے رشی جیون کی چند گھٹنا پیش کی ہیں۔ دراصل رشی جیون کا ایک ایک واقعہ پڑھنے اور وچارنے سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ اُن کے جیون چرتر کو اور رشی کرت گرنتھوں کو پڑھیں۔ آپکو واسطے میں بہت شانتی ملیگی۔

ضرورت

کے اشتہارات کے لئے یہ کالم نہایت موزوں ہوتا ہے۔ ایکبار کے لئے سوا روپیہ دو بار کے لئے سوا دو روپیہ اس سے زیادہ بار کے لئے فی بار ۱۔۔

آپ دولت کی تلاش کر رہے ہیں؟

گھر بیٹھے ۷۵/- روپے ماہوار کمائیں

آپ فرنچ گولڈ کی ایجنسی لیکر ۷۵/- روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے اور اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ اس کا رنگ خراب نہیں ہوتا۔ آجکل کے فیشن کے مطابق ہر طرح کے زیورات ہمارے سٹاک میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر کی ایجنسی کے لئے جلدی لکھیں۔

تیار زیوروں کی مکمل فہرست اور تین تولہ فرنچ گولڈ۔ ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ دو انگوٹھی اور ایک بنائے نیو ڈیزائن بطور نمونہ بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار اور محنتی ایجنٹوں کو ہر قسم کی سہولیت دی جاتی ہے۔ آج ہی قواعد ایجنسی طلب کریں۔

ایجنسی سپرنٹنڈنٹ فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی
رجسٹرڈ بائی دی گورنمنٹ آف انڈیا۔ ناہن (انبالہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...کے ہریجن خطرہ میں

(بقیہ صفحہ ۲۱)

...چل رہے ہیں۔ سینکڑوں روپے خرچ ہیں۔ اور سینکڑوں اور ہونگے۔ نواب ...پور کی کوٹھی بیچ نا تھ کے نزدیک بنی ...اور جو پوڑیں وہاں سے آرہی ہیں۔ نہایت ...بیش ناک ہیں۔ احمدی لوگ بھی منالی و ...منڈی میں اپنے اڈے جمانے کی کوشش ...ہیں۔ مسلمانوں میں تبلیغ کے واسطے ...ے کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ عیسائی ضلع ...ڑہ میں دو لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کرتے ...جبھی ہم ان کے حملے سے ضلع کانگڑہ کو بچانے ...میاب نہیں ہوئے تھے۔ کہ اب اسلام کا ...س غریب بھولے بھالے ضلع پر ہو گیا ہے۔ ...طرح مدراس کے ہریجن خطرہ میں ہیں۔ ...طرح کانگڑہ کے ہریجن خطرہ میں ...ان کو بچانا ہر ایک ہندو کا فرض ہے۔ ...ان۔ نواب۔ سیٹھ ساہوکار سب تبلیغ ...م کے واسطے دھن دینا کار ثواب سمجھتے ہیں۔ ...مہاراجہ مہاراجے اس تبلیغ کے کام سے ...لا پرواہ ہیں۔ عام ہندو کنوال لگوا ...ہے۔ تالاب۔ مندر پر ہزاروں روپیہ ...کر سکتا ہے۔ مگر دھرم کی اشاعت ...پیسہ خرچ کرنے کے واسطے تیار نہیں۔ ...وقت آگیا ہے۔ کہ ہم کانگڑہ میں ...کے واسطے زر خرچ کریں۔ تبلیغ کے ...سطے دان دیں۔ ہندوؤ! آپ کے انگ ...ہے ہیں۔ وقت ہے۔ کہ ہوش میں آجاؤ۔ ...حالت کو سنبھالو۔ اگر وقت ہاتھ سے ...گیا۔ تو پھر پچھتانا پڑے گا۔ لاکھوں ...ئی ہریجن۔ لاکھوں مسلمان اچھوت ...ور جاٹ۔ جو کہ اپنے پیارے ہندو دھرم ...واپس آنے کے واسطے چاہتے ہیں۔ اور ...صبری سے آپکی آغوش محبت کے منتظر ہیں

...ور کی ضرورت

...کھتری بال ودھوا (اکشت یونی) کے لئے جو دھو ...کی عمر ہے ایک یوروپین سکول میں زیر تعلیم ...اور آئندہ دسمبر میں سینئر کیمبرج کا امتحان ...گی۔ ایک یوگیہ برسر روزگار ور کی ضرورت ہے۔ ...ذات پات یا پرانت کا بھید و چار نہیں ہے بمفصل ...حالات کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ...بی۔ نندہ" معرفت مسٹر بہاری لال ...سب ڈویژنل آفیسر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ ...ٹ مل سب ڈویژن۔ یوٹ مل (yeotmal) صوبہ برار

دیپ مالا کا مہتو

(بقیہ صفحہ ۲۶)

کیا کرتے ہیں۔ مگر بادشاہ دیوالی کے موقعہ پر ورودھو کے اوپر نچھاور کرتے وقت خیال نہیں آتا۔ کہ وُہ تو لکھشمی کا نرادر ہے۔ نالیوں میں روپیہ کو اس طرح پھینکنے سے لکھشمی آپ پر پرسن نہیں ہوگی۔ بلکہ سخت ناراض ہوگی۔

(۸) رشی دیانند کو شورانتری کی تاریک رات ہی کو سچا بودھ ہُوا۔ اور دیپ مالا کو نروان پراپت کیا۔ اپنے پیچھے پرکاش چھوڑ گئے۔ خود دیوے کی طرح ہمارے کلیان کے لئے جل گئے۔ وُہ صحیح معنوں میں لائیٹ ہاؤس تھے۔ روشنی کا مینار تھے۔ ہمیں بھی ان کا انوگامی بننا چاہیئے۔ اور ان کا دھنیہ واد کرنا چاہیئے۔

رشی دیانند کے چھوُ اور پرگٹ بھگت

(بقیہ صفحہ ۳۴)

سب نر ناری بال بردھ وید پڑھیں اور سُنیں۔ سوادھیائے کریں۔ میرے آشرم میں وید کی چرچا ہوتی رہے۔ یہی ابھلاشا ہے!" سوامی جی مہاراج ساٹھ ستر ہزار کی سمپتی چھوڑ گئے ہیں۔ جن کے سپرد کر گئے ہیں اُن کو اُن کی اچھا انوسار ہی کرنا چاہیئے۔ یاد رکھیئے! ایک دمڑی بھی یدی یہ چاہ کے انیتر کہیں خرچ کی گئی تو انرتھ ہوگا۔ وُہ پاپ کے بھاگی ہوں گے۔ سوامی اچیوتانند جی مہرشی دیانند کے سنتش... اور پرگٹ بھگت تھے۔

(بابو رام گپتا منتری آریہ سماج لدھیانہ)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

نئے اور سیکنڈ ہینڈ۔ ریل کا کرایہ معاف۔ دام نقد۔ معتبر گاہکوں سے ماہواری قسطوں میں۔ انگریزی بغیر دھوئیں کے کارتوس۔ ایلی گرانڈ پرکس ۱۸ روپیہ۔ بغیر دھوئیں کے برٹش ایلی ۱۷ روپیہ۔ ایلفا میکس ۲½ انچ اور ۲¾ انچ ۲۳ روپیہ بغیر دھوئیں کے گیس ٹائٹ۔ ڈائمنڈ ۳ انچ ۲۸ روپیہ فی سینکڑہ۔ سیکنڈ ہینڈ ہتھیار مناسب قیمت پر خریدے جاتے ہیں۔ تین صد کارتوس کم سے کم منگانے پر کرایہ ریل معاف۔ خط و کتابت

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی صدر سے کریں۔

suleman omer & co.
Karachi Sadar

ڈی-اے-وی فارمیسی لاہور کے چند مفید اوشدھ

۱- بھیم سینی انجن

اس سُرمے کے ہر روز کے استعمال کرنے سے آنکھوں کی کھاج - پانی بہنا - نظر کی کمی وغیرہ شکایات رفع ہو جاتی ہیں - اور نظر برقرار رہتی ہے۔ قیمت فی شیشی (تین ماشہ) ۴ر

۳- دنت شودھاون چورن

یہ خوشبودار منجن ہر روز صبح و شام دانتوں پر ملنے سے پیپ - پائیوریا - مسوڑہ وغیرہ امراض دندان کو دور کرتا ہے۔ اور منہ کو صاف اور سگندھت رکھتا ہے۔ قیمت فی ڈبی (۴ تولہ) ۵ر

۲- کرپور آسو

یہ دوائی پانچ سات بوند پانی میں گھول کر پلانے سے قے - درد پیٹ - ہیضہ وغیرہ کو دور کرتی ہے۔ ہاضمہ کے لئے مفید ہے - بچوں کو بھی دست قے وغیرہ روکنے کے لئے دی جاتی ہے - قیمت فی شیشی ½ اونس ۴ر

۴- دیسی چائے

یہ کھانسی - نزلہ - زکام وغیرہ امراض کے لئے ازحد مفید ہے - ہر روز پینے سے صحت برقرار رہتی ہے - بھوک لگتی ہے - قیمت فی پیکٹ ایک چھٹانک ۶ر آدھ پاؤ ۸ر

ڈی-اے-وی فارمیسی کی آیورویدک ادویات کے نام خواص وغیرہ جاننے کے لئے مفصل فہرست اردو - ہندی - گورمکھی یا انگریزی زبان میں منگا کر مطالعہ کریں۔

ملنے کا پتہ

منیجر دیانند آیورویدک کالج فارمیسی لاہور

ٹیلیفون نمبر ۵۰۲۵ — ٹیلیفون نمبر ۵۰۲۵

ایجنسیاں اور برانچیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رِشی دیانند کے جیون چرتر کو پڑھو (بقیہ صفحہ ۲۴)

اور آریہ سمجھنا کا سانچہ تھا۔ سب سے پہلا سبق جو ہم کو ویدک دھرم سکھلاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو سروانگ پُورن بنائیں۔ یعنی ہم اپنے آپ کو شارِیرک۔ مانسک۔ آتمک اور ادھیاتمک اُنتی کا نمونہ بنائیں۔ ہمارے شاستروں میں یہ کہیں نہیں لکھا۔ کہ ہم اپنی شارِیرک اُنتی کا خیال نہ کریں۔ نہ ہی ہمارے دھرم میں کبھی مانسک اُنتی پہ کلہاڑا چلایا ہے۔ آجکل دُوسرے دیشوں کو دیکھئے۔ وہاں شارِیرک اُنتی کی پرواہ کی جاتی ہے۔ لیکن وہاں مانسک اُنتی پہ اتنا دھیان نہیں دیا جاتا۔ آتمک اور ادھیاتمک اُنتی کے لئے تو ان لوگوں کے پروگرام میں کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن رشی دیانند ان تینوں طرح کی اُنتیوں کے نمونے تھے۔ اُن کی شارِیرک اُنتی کا اندازہ تو اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ تمام عمر برہمچاری رہے۔ اور اپنے برہمچریہ کے بل کو ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ ثابت کیا۔ یہ ان کے شارِیرک بل کا ہی اظہار تھا۔ کہ کئی دفعہ ان کو زہر دیا گیا۔ لیکن وہ زہر اُن پہ اتنا اثر نہ کر سکا۔ جتنا کہ عام لوگوں پہ کرتا ہے۔ ان کے مانسک بل کا یہ حال تھا۔ کہ نہ صرف وہ شاستروں کے پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلوں کو سمجھ سکتے تھے۔ بلکہ ان پہ لوگوں کے لئے بھی روشنی ڈال سکتے تھے۔ اُن کا وید بھاشیہ اُن کی مانسک شکتی اور یوگ بل اور بدھی کا ایک بیش بہا نمونہ تھا۔ اس وید بھاشیہ کی تعریف جہاں شری آربندو گھوش جیسے قابل ہندوستانی نے کی ہے۔ وہاں مغرب کے بڑے بڑے ودیشی وِدوانوں نے بھی کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اُن میں آتمک بل کا چمتکار تھا۔ عام طور پہ کہا جاتا ہے۔ کہ یم اور نیم کا پالن کرنے سے ہی انسان کا آتمک بل بڑھتا ہے۔ رشی نے ان نیموں کا اچھی طرح سے پالن کیا ہُوا تھا۔ اور اس لئے ان میں نڈرتا۔ سچائی سے پریم۔ ہمدردی اور شانتی تھی۔ غرضیکہ اُن کی آتما کا وکاس بھی ایک بڑی اوچیہ کوٹی کا تھا۔ لیکن سب سے بڑھکر اُن میں یہ بات تھی۔ کہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ ایشور کا سیوک سمجھتے تھے۔ غرضیکہ اُن کے جیون میں وہ اہنکار نہیں تھا۔ جو آجکل کے راج نیتک نیتاؤں میں اور دُوسری قسم کے لیڈروں میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے رشی کے جیون کو پڑھنے سے میں سمجھتا ہُوں۔ کہ انسان کو ان سارے گنُوں کو اپنے اندر دھارن کرنیکی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

اس لئے رشی دیانند کا جیون چرتر ہمارے جیون کو اعلےٰ بنانے کے لئے ایک بہت قیمتی چیز ہے۔ اگر ایک انسان رشی کے جیون کا مطالعہ بار بار کرے۔ تو مجھے یقین ہے۔ کہ اس کے دل میں یہ خواہش پیدا ہو۔ کہ وہ اپنے شریر کو بہتر بنائے۔ مانسک شکتی کو نشوونما دے۔ اور اپنی آتمک شکتیوں کو چمکائے۔ اُس میں ایشور پہ اُپنتا کا انش بڑھے۔ اور اس میں قوم کی سیوا کی خواہش زیادہ ہو۔ غرضیکہ رشی کے جیون کو پڑھنے سے ہمارے اندر اُن تمام گنُوں کو دھارن کرنیکی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ جن گنُوں کی بدولت ہم اپنے آپ کو سچے معنوں میں ایک شریشٹھ انسان کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے میں اپنے آریہ بھائیوں سے یہ ادھنا کروں گا۔ کہ وہ نہ صرف رشی جیون کو خود پڑھیں اور عمل کریں۔ بلکہ اپنے غیر آریہ سماجی بھائیوں اور متروں کو بھی پریرنا کریں۔ کہ وہ بھی رشی کے جیون کا مطالعہ کریں۔ میں سمجھتا ہُوں۔ کہ رشی کے نقشِ قدم پہ ہی چلنے سے ہم اپنی اُنتی۔ اپنے دیش اور جاتی کی اُنتی اور سنسار کی اُنتی کر سکتے ہیں۔

رشی دیانند کے چھپے اور پرگٹ بھگت

(بقیہ صفحہ ۲۴) سنسکار کے بعد گھر لوٹے تو دوبوئی نے بتلایا۔ وہ سکول ... سماجی رشی دیانند کے بھگت تھ... ہیں سب آریہ گرہست۔ ان کی ... کا شردھا پُورن ڈھنگ دیکھکر ... سوچنے لگا۔ رشی دیانند کے ... ہونگے۔ مردم شماری کے اندازے ... لاکھ آریہ سماجی بھارت میں ... اندازہ صحیح ہے۔ کداپی نہیں۔ ... بھی گننا میں آئے ہونگے؟ کداپی نہیں۔

(۲) ابھی اُس دن میں اور ... دیگر آریہ سجن سوامی اچیتانند جی ... کے پاس بیٹھے تھے۔ میں ... دوائی دی۔ مگر ان کی اندریاں ... کی طرف جا رہی تھیں۔ تحصیلدار ... مرتیو کا درشیہ یاد آ گیا۔ اور کیا ... یاد آیا۔ انت سمیہ والا سجن بھی ... سوامی جی کی سِمرن شکتی لوپ ... رات کو یہ انہ ان کا سورگباش ہو... مہاراج رشی دیانند کے شِشیہ وید ... ہمیشہ کا نعرہ تھا جیسا سوامی دیانند ... کا“، لکھا کرتے تھے۔ جب جب ... تو ویدوں کے متعلق۔ وہ سادھ... چاہتے تھے۔ کہتے تھے۔ یہاں وید کا ...

ضرورت

آریہ سماج ماڈل ٹاؤن کو ایک پروہت کی آوشکتا ہے۔ یوگیہ ودوان مہانوبھاو لکھت پتے پر بیٹر و یوگیتا۔ آیو انوبھو اور گرہستھ اوستھا ضرور لکھیں۔

پردھان آریہ سماج ماڈل ٹاؤن

آریہ ور کی آوشکتا

۱۸ سال کی سُندر اور سیوگیہ براہمن کنیا کے لئے جس کا گوتر بھاردواج ہے۔ اور جو کنیا گورُوکل دیہرہ دُون کی سناتکہ ہے۔ ایک ایسے سوشیل، سیوگیہ، سوستھ اور باروزگار ۲۵-۲۶ سال کے براہمن ور کی آوشکتا ہے۔ جو کہ کسی گورُوکل اُپدیشک ودیالیہ یا مہاودیالیہ کا سناتک ہو۔ نیز درڑھ آریہ سماجی ہو۔ سمبندھ براہمن مات میں ہو سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پہ خط وکتابت کرنیکی کرپا کریں۔

چندر بھانو سدھانت بھوشن۔ پروہت آریہ سماج ہنومان روڈ۔ نئی دہلی

بیمہ زندگی اور نمائندگی کیلئے بہترین کمپنی

ہندوانشورنس کمپنی لمیٹڈ

۱۸-چیمبرلین روڈ۔ لاہور

واحد بیمہ کمپنی جو مندرجہ ذیل خصوصیات لیکر شروع ہوئی ہے

۱- پنجاب میں سب سے زیادہ ادا شدہ سرمایہ (زائد از ۳½ لاکھ روپیہ)
۲- اپنی تعمیر شدہ ہیڈ آفس کی بلڈنگ۔
۳- پورے دو لاکھ روپیہ کی ضمانت۔ گورنمنٹ کے پاس جمع شدہ۔
۴- سود اور کرایہ کی آمدنی قریباً چودہ ہزار روپیہ سالانہ۔
۵- کوئی مینیجنگ ایجنسی نہیں۔

محنتی۔ بارسوخ اور ایماندار ایجنٹوں۔ انسپکٹروں اور آرگنائزروں کے لئے نہایت ہی دلکش معاوضہ

مزید دریافت سیکرٹری کمپنی ہذا سے کریں۔

انسان کی زینت خوبصورت کپڑوں سے ہے

کپڑوں کی خوبصورتی کی بناوٹ کا راز

ایکسپرٹ درزی

ہے۔ اس لئے اگر آپ بھی اپنے کپڑوں کی خوبصورتی کے خواہاں ہیں۔ تو اپنے ہر قسم کے سلوانے کے لئے **ماڈرن ٹیلرز**“ کی خدمات حاصل کریں۔

ٹی۔ آر مدان اینڈ برادرز مین بازار گوال منڈی، لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دنیا میں کوئی اسمبھو کاریہ نہیں ہے۔

از پنڈت جے دیو جی ودیا النکار اجمیر

آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے ایسے لڑائی کے وقت میں بھی جبکہ کاغذ کا بھاؤ تگنا ہو گیا ہے۔ ستیارتھ پرکاش دان میں دینے کی اسکیم آریہ جنتا کے سامنے رکھی ہے۔ ستیارتھ پرکاش آریہ سماجیوں کے لئے ہی نہیں بلکہ سب سمجھدار اور تعلیم یافتہ لوگوں کے پڑھنے کے لئے ایک آدرشیک پستک ہے۔ مہرشی دیانند جی نے اندھیرے میں پڑے ہوئے دھرم سے پیار کرنے والے لوگوں کو روشنی میں لانے کے لئے لکھا اور پرکاشت کیا تھا۔ کاپی رائیٹ ایکٹ کی بندش کے کارن سوائے ویدک یںتترالیہ کے اور کوئی اسے چھاپ نہیں سکتا تھا۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ سوامی جی کے ٹرسٹ کی طرف سے اسے مفت یا معمولی داموں میں پرچارت کیا جاتا۔ تا کہ آریہ سماج کے اصول جن کے لئے مہرشی نے اپنی جان تک دے دی دنیا میں پھیلتے۔ مگر کاپی رائٹ ایکٹ کا انوچت لابھ اٹھا کر من مانے داموں میں اسے بیچا جا کر لابھ اٹھایا گیا۔ مگر کاپی رائیٹ کی معیاد پوری ہوتے ہی آریہ ساہتیہ منڈل لمیٹڈ اجمیر نے اپنے پریس میں چھاپ کر گھر گھر میں پرچارت کیا۔ اس کے گھر میں کرنے سے ویدک یںترالیہ کو بھی کم کرنا پڑا۔ آریہ ساہتیہ منڈل نے ۲ر میں پرچارت کرنیکی اسکیم نکالی ہے۔ مگر سنا جاتا ہے۔ کہ منڈل کی اس اسکیم سے ناراض ہو کر ویدک یںترالیہ کے کچھ کاریہ کرتا اخبار آریہ مارتنڈ کے ذریعہ اور کچھ ادھیکاری اپدیشکوں کو رکھ کر منڈل کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اور اس کوشش میں ہیں کہ منڈل کی یہ اسکیم سپھل نہ ہونے پائے۔

سنا گیا ہے۔ کہ ویدک یںترالیہ نے بجائے اس کے کہ پرپکارنی سبھا کے ۲۰۸ لاکھ روپیہ کے فنڈ میں سے کچھ روپیہ لیکر وہ بھی ستیارتھ پرکاش ۲ر میں پرچارت کرتا۔ اس نے آریہ جنتا سے دان لیکر یہ کام کرنا چاہا ہے۔ اور اس کے لئے اپیل کی جا رہی ہے۔ یہ بھی سنا گیا ہے۔ کہ آریہ ساہتیہ منڈل شاید اس کام کو ہاتھ میں نہ لے۔ لیکن ہمیں یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ آریہ ساہتیہ منڈل نے اس کام کو ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اور ستیارتھ پرکاش چھاپنا بھی آرمبھ کر دیا ہے۔

رشی دیانند سرسوتی کو نروان پد پراپت ہوئے آج سے ۵۸ ورش ہو جاتے ہیں۔ ان ورشوں میں ستیارتھ پرکاش کم از کم ۵۸ لاکھ تو نکل جانا چاہیئے تھا۔ مگر ابھی تک سب بھاشاؤں میں بھی ۲ لاکھ سے زیادہ پرکاشت نہیں ہو سکا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ آریوں کی تعداد اس مردم شماری میں ۵۸ لاکھ کے قریب ہو گئی ہے۔ ۵۸ لاکھ آریوں کے ہوتے ہوئے ستیارتھ پرکاش ۵۸ لاکھ نہ نکلا۔ تو یہ شرم کی بات ہے۔ مہرشی نے جس پرپکارنی سبھا کو محض اسی کام کے لئے قایم کیا تھا۔ وہ تو دکانداری اور روپیہ بڑھانے میں پھنس گئی ہے۔ اور اس کے سامنے روپیہ اکٹھا کرنا اور بڑی بڑی عمارتیں بنانا اس کے سوا اور کوئی کام ہی نظر نہیں آتا۔ آریہ ساہتیہ منڈل نے ویدک ساہتیہ کے پرکاشن کا کاریہ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ ہم ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے کاریہ میں سپھل ہو۔ آریہ جنتا سے بھی اپیل کرتے ہیں۔ کہ منڈل کو اپنائے۔ کیونکہ منڈل جہاں ویدک ساہتیہ سستے سے سستا دنیا میں پرچارت کرتا ہے۔ وہاں وہ کسی سے دان یا چندہ نہیں لیتا۔ بلکہ جو روپیہ لگاتے ہیں۔ انہیں ہر سال منافع دیتا ہے۔ اس لئے ستیارتھ پرکاش کے علاوہ بھی بہت سے گرنتھ اسی پرکار بہت سستے پرکاشت کئے ہیں۔

آریہ پرتی ندھی پنجاب کے ادھیکاریوں میں پریورتن

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پچھلے چناؤ میں رائے بہادر دیوان بدری داس سرو سمتی سے سبھا کے پردھان اور شری پنڈت بشمبر ناتھ جی اپ پردھان۔ انترنگ سبھا کی پہلی ہی بیٹھک میں کئی باتوں پر من بھید ہو گیا۔ پرنام یہ ہوا۔ کہ رائے بہادر دیوان بدری داس جی نے سبھا کے پردھان پد سے، پنڈت بشمبر ناتھ جی نے اپ پردھان پد سے اور مہاشہ کرشن نے دیانند اپدیشک ودیالہ کے ادھشٹاتا پد سے۔ اور لالہ نارائن دت جی نے دیوان چند ٹرسٹ اور بکنڈ ہسپتال انبادی کے ادھشٹاتا پد سے تیاگ پتر دے دیئے۔ اب ۱۶ر اکتوبر کو انترنگ اور ودیا سبھا کی ملت بیٹھک میں رائے بہادر دیوان بدری داس جی تتھا پنڈت بشمبر ناتھ جی کے تیاگ پتر سویکار کئے گئے ہیں مہاشہ کرشن جی تتھا لالہ نارائن دت جی کے تیاگ پتر پیش نہیں ہو سکے۔ رائے بہادر کے ستھان پر پنڈت ودیا النکار سبھا پردھان بنائے گئے ہیں۔ اور پنڈت بشمبر ناتھ جی کے ستھان پر پنڈت گیان چند جی

چھپ گئی! — چھپ گئی!! — چھپ گئی!!!

ماسٹر لکشمن جی آریوپدیشک کی معرکۃ الآرا تصنیف

"وید اور قرآن" (پہلی جلد)

شایع ہو گئی قیمت تین روپیہ کل دس جلد یک ساتھ ۲۵ روپیہ پیشگی آرڈر ۱۵ روپیہ آخیر اکتوبر سنہ ۱۹۴۱ تک علاوہ محصول ڈاک

عالمگیر اصول حقیقی اور پائیدار اتحاد دجملہ غلط فہمیوں کا ازالہ وید اور قرآن یا رسول صلعم اور قدیم رشیوں کی تعلیمی مطابقت اور متنازعہ کے متعلق فیصلہ کن بحث محنت، جانفشانی، صبر اور استقلال پر مبنی مذہبی تحقیقات وغیرہ وغیرہ خصوصیتوں کیساتھ سچائی، غیر جانبداری معقولیت اور سنجیدگی جو تحریر میں روا رکھی گئی ہے۔ افسوس راست بیانی اور بے خوفی جو مذہبی تحقیقات میں بالخصوص مدنظر رہنی چاہیئے سب کا پرزور مطالبہ ہے کہ ہندو مسلمان کیا تمام انسان مذہبی۔ قومی، ملکی ہر قسم کی منافرت و مغایرت کو خیرباد کہکر اصل حقیقت کو پہچانیں۔ اور ایک خدا اور اس کے بے بدل کامل سچے دین کے جھنڈے کے نیچے اکٹھے ہوں۔

انتہائی رعایتی قیمت

پندرہ روپیہ پیشگی معہ آرڈر بھیجکر جو صاحب اس اہم تصنیف کی اشاعت میں تعاون فرماویں گے۔ وہ لاکھوں روپیوں کے سرمایوں کی فراہمی اور پالیسی یا دنیوی اغراض پر مبنی اتحادی سکیموں کے متعلقہ جدوجہد میں اپنی عمر اور دولت گنوانے سے خلق خدا کو بچا لیں گے۔

نوٹ:۔ ہر جلد کے لئے پیشگی آرڈر ۲ کے ساتھ بھیجا جا سکتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر ویدک پستکالیہ آریہ سماج برلا لائنز۔ دہلی

یا:۔ ویانند پستکالیہ ہسپتال روڈ۔ جالندھر

شری ہتیشی علاو لپوی ایڈیٹر پرکاش کی تصانیف

گیتا گان گیتا کا سادہ دلکش منظوم ترجمہ ہے۔ اس میں ساوتری کے شلوکوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے ایک ایک شلوک کا ترجمہ ایک ایک دوہے میں ۱۸ ادھیاؤں میں دیا گیا ہے۔ یہ وہی مقبول عام مشہور تصنیف ہے جسکی ترمیم دو سال میں تین ہزار جلدیں فروخت ہو چکی ہیں۔ صرف کچھ جلدیں باقی ہیں۔ کاغذ جنگ کی وجہ سے بند ہو گیا اس لئے نیا ایڈیشن جلد نہیں چھپے گا۔ اگر آپ کے پاس اس کی کوئی کاپی نہیں تو جلد منگوا لیں۔ ایسا نہ ہو کہ ختم ہو جائے۔ ہندی ۸ر اردو ۶ر

اپنشد گان ہتیادا سیہ اپنشد کا شلوک کی اردو میں ترجمہ۔ پریم بھگتی میں ڈوبے ہوئے مستی لانے والے میٹھے دوہے۔ قیمت ہندی ۳ر اردو ۲ر

رشی گان رشی دیانند کی یہ منظوم تصنیف ہے۔ جو گیتا گان کی طرز پر سفید اور دھپ سرل اور میٹھے دوہوں میں ۱۸ ادھیاؤں میں چھپی ہے۔ اس میں رشی دیانند کے جیون کی تمام گھٹناؤں کا تنقیدی سہت درن ہے۔ بچوں، استریوں اور یدکوں میں مفت بانٹیئے۔ قیمت ہندی ۴ر اردو ۴ر

سندھیا گان سندھیا میں من نہ لگنے کی شکایت عام ہے۔ اسکا کارن یہ ہے کہ عوام سنسکرت نہیں جانتے سندھیا گان میں منتر کے نیچے اسکا ارتھ ایک ایک۔ دو دو دوہوں میں دیدیا گیا ہے۔ منتر کے عام ارتھ یاد نہیں رہ سکتے۔ اس لئے سندھیا کرتے سمے منتروں کے ارتھوں کا چنتن نہیں ہو سکتا اور من بھٹک جاتا ہے۔ دوہے یاد ہی نہیں ہو سکتے بلکہ گائے جا سکتے ہیں۔ سندھیا کرتے سمے منتروں کے ساتھ ساتھ انہیں بھی سن ہیں گاییے۔ کچھ دنوں میں آپ سندھیا میں بہت آنند انوبھو کریں گے۔ یہ سندھیا اتنی مقبول ہوئی ہے۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں آریہ سماجوں اور آریہ سبھاؤں دوا رہ ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم ہو چکی ہے۔ لاگت قیمت ہندی ۱ پیسہ ۲ر نو پیسہ یا ایک روپیہ سینکڑہ۔ محصولڈاک نیو کاپی ۸ر

ہتیشی رامائن بالمیکی رامائن کا سار اس چھوٹی سی رامائن میں دوہوں میں دیا گیا ہے۔ نیکن سارا یا ہے۔ کہ اس میں سبھی مکھ مکھ گھٹناؤں کا ذکر آ گیا ہے۔ استریوں اور بچوں کے لئے منگوایئے۔ ہندی ۱ر اردو ۲ پیسے۔

نوٹ۔ ایک سٹ کی قیمت ہندی ۱۰ر روپیہ محصولڈاک ۲ر اردو ۱۳ر محصولڈاک ۳ر۔ زیادہ تعداد میں منگوانے پر ۲۵ فیصدی عایت:

منیجر پرکاش بکڈپو کچا نسبت روڈ۔ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنسار کا بھاوی دھرم (بقیہ صفحہ ۱۰)

دنیا پار جن کا سمبدھ نہ دھن اپار جن کے لئے کوئی اودھی ہے۔ اور دواہ کرنے کی کوئی آیو نیت ہے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں میں ۶۰، ۶۰ اور ۷۰، ۷۰ ورش کی آیو میں وواہ ہوتے ہیں۔ اور جب تک شریر ساتھ دیتا ہے۔ کما تا جاری رہتا ہے۔ آشرم مریادا پر حقیقت نہ ہونے کا دُش پرینام یہ ہے۔ کہ نہ تو آیو پوری بھوگ رہے ہیں۔ اور نہ جیون میں شانتی ہے۔ سوسائٹی کا نیم بگڑ گیا ہے۔ اور ایک طرح سے Social Anarchy پھیلی ہوئی ہے۔

جیون کو تو یہ سمجھ کر نہیں بنایا جا رہا۔ اپتو جیون کھانے پینے اور موج اُڑانے کے لئے ہے۔ یہ سمجھ کر بنایا جا رہا ہے۔ اور سوارتھ اندھا ہو ضرورت سے ادھک ایشوریہ کے سامان اور دھن دیہ جٹائے جاتے ہیں۔ اس پرکار Labour & capital کا بٹوارا غلط ہو گیا ہے۔ کوئی امیر ہو گیا ہے اور کوئی نردھن۔ کوئی دھن دولت میں رات دن محنت کرتا ہے۔ اور کوئی بیکار پھر رہا ہے۔ ایک میٹرک ۱۶ ورش کی آیو سے کمانا آرمبھ کر کے ۵۰ ورش کی آیو ہو جانے کے انتر جب تک ہو سکے کماتا چلا جاتا ہے۔ مگر اپنا گریجویٹ بیٹا بیکار ہے۔ باپ سمجھتا ہے۔ کہ بیکاری ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں یہ Social Anarchy ہے۔ بیٹے کا حصہ باپ خود چھین رہا ہے۔ آشرم مریادا پر حقیقت نہ ہونے سے سماجک اراجکتا پھیل رہی ہے۔ اور اس کے پرینام سوروپ لوگ سوارتھی ہو گئے ہیں۔ وہ ادھک سے ادھک دریہ چھین کر اپنا اپنا گھر بھر لینا چاہتے ہیں۔ اور جیون کے آرام اور سکھ کے ادھک سے ادھک سادھن جٹانا چاہتے ہیں۔ چونکہ جیون کا آدرش سامنے نہیں، تیاگ پورک بھوگ کا نیم نہیں۔ اس لئے ترشنا بڑھتی جاتی ہے۔ وہ پوری ہوتی نہیں۔ پرینام یہ کہ جیونوں میں کام، کرودھ، مودھ، لوبھ اور اہنکار پوری طرح آ جاتے ہیں۔ اشانت ویکتی سوارتھوں کے لئے سمرج سیوا کرنے لگتے ہیں۔ ادھیکاروں کے لئے لڑتے ہیں۔ اس پرکار ویکتیوں کے اُپر نہ ہونے سے سماج بھی پتن کی طرف چلا جاتا ہے۔ سماج کی اشانتی راشٹر پر اپنا پربھاو ڈالتی ہے۔ اس پرکار ایک راشٹر سوارتھ لوپ ویکتیوں کے بہومت دوارا شت ہوتا ہوا اپنے مِتوں کی رکشا اور بدھی کی آڑ میں اپنے سے دُربل راشٹروں پر آکرمن کر دیتا ہے۔ اس طرح یدھ چھڑ جاتا ہے۔ یہی سوارتھ کی بھاونا منشیہ کو پشو بنا دیتی ہے۔ اور پشو ہنسک بن دوسرے منشیوں

کا اپنی سوارتھ سدھی کے لئے خون بہانا اوچت نہیں سمجھتا۔ یہی کچھ ورتمان سنسار دیا پی یدھ کی تہ میں نظر آئے گا۔

سنسار کی بڑی آوشیکتا اس سمیہ شانتی Pacts سمجھا پنا ہے یہ سمسیا معاہدوں یا ایک ظالم بل شالی سرمے سرا کے بہت سے نربلوں کے سمت پہین دوار انشٹ کر دینے سے حل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ سوارتھ میں اندھا ہو ایک راشٹر اپنی سوارتھ سدھی کے لئے گپت روپ سے تیاری کرتا رہے گا۔ اور موقعہ ملتے ہی اپنے پڑوسی دیش کا گلا گھونٹنے کے لئے بہانہ ڈھونڈ لیگا۔ جیسا کہ روس سے معاہدہ ہونے پر بھی اچانک جرمنی نے اس پر دھاوا بول دیا تھا۔ جب تک دل نہیں بدلتے ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے دیکھتا رہے گا۔ اس اوشواس اور شک کو دور کرنیکا ایک ماتر طریقہ یہ ہے۔ کہ منشیہ ماتر کے ہردیہ سے سوارتھ کی منووِرتی کو نشٹ کر دیا جائے۔ یہ کام کیول دھرم کا ہے۔ اور سوائے ویدک دھرم کے اور کسی دھرم میں اس کی کشمتا نہیں۔ اور ویدک دھرم نے تو منشیہ کو ایک دوسرے کو بھائی بھائی سمجھنے کا آدیش دیا ہے۔ اُٹھنا بیٹھنا بانی آدمی سب برابر رکھنے کا اُپدیش کر کے International Brotherhood یعنی وشو بندھوتو کی بھاونا دی ہے۔ یہ بھاونا ویکتیوں کے جیونوں میں وید کے آدرش "تیاگ پورک بھوگ" کو اپنانے اور خود کو راشٹر کی امانت سمجھتے ہوئے جیون کو کر تو یہ سمجھ کر بتیت کرنے سے ہی آ سکتی ہے۔ یہ ہے وشو شانتی کا نسخہ جو وید کے سوا کسی کے پاس نہیں۔ اس پرکار سمجھا پت ہوئی شانتی کو سفائی بنانے کے لئے ورن ویوستھا دوارا ویکتی کو سمان روپ سے اُنتی کرنے کی سوتنترتا دینی ہوگی۔ ورن ویوستھا (گن، کرم سبھاو پر آشرت) ہی نیچ سے نیچ ویکتی کو اُنتی کر کے بڑی سے بڑی اُنتی تک پہنچانے کی آزادی دے سکتی ہے۔ اس طرح سدھ ہو گیا۔ کہ ورن آشرم مریادا سے یکت ورن ویوستھا، راشٹر اور تیاگ پورک بھوگ کا آدرش ویکتی کی سبھی سمسیاؤں کو حل کر سکتا ہے۔ کون اس اوستھا میں لارڈ لوتھاین کے کتھن سے سہمت ہونا سویکار نہ کرے گا۔ کہ وہی دھرم سنسار کا بھاوی دھرم ہوگا۔ جو اُسکی سمسیاؤں کا ویگیانک حل پیش کر سکے۔ چونکہ ویدک دھرم میں ہی اس کی کشمتا ہے۔ اتہ ماننا پڑیگا۔ کہ ویدک دھرم ہی سنسار کا آگامی دھرم ہوگا۔

بوٹیوں کا چمتکار

استری پرشوں کے نئے پرانے روگوں کی چکتسا، آیوروید کی لابھ کاری اوشدھیوں اور بہو گن کاری جڑی بوٹیوں کے لئے خط لکھیئے۔

مُفت منگوایئے

"بنسپتی نگھنٹو" نام کی آیوروید کی کتاب کارڈ لکھکر مُفت طلب کریں۔

پتہ:

کویراج پنڈت امرناتھ ویدشاستری بنسپتی وشد ھالیہ - دہرہ دون

آنکھوں کی جملہ امراض کا بلا اپریشن علاج

ایشور انجن (رجسٹرڈ) کے کمالات

ایشور انجن (رجسٹرڈ) آنکھوں کی جملہ امراض موتیابند۔ پھولا۔ ککرے۔ جالا۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ دھند۔ پانی آنا۔ بینائی کی کمزوری وغیرہ سب امراض کو بخوبی درست کرتا ہے۔ ہزاروں مریض فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

پرسدھ سنیاسی سوامی بھوما نندجی ایم۔ اے گوروُدت بھون لاہور۔ پنڈت بھگوددت جی بی۔ اے ریسرچ ماڈل ٹاؤن لاہور اور پرنسپل مہرچند جی دیال سنگھ کالج لاہور "ایشور انجن" کا استعمال کر کے اس کے کمالات کے قائل ہو چکے ہیں۔ اور اس کی پرشنسا کرتے نہیں تھکتے۔ جنکو یقین نہ ہو وہ زبانی یا بزریعہ خط پوچھ سکتے ہیں۔

سورگیہ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب لونچھ و چیف میڈیکل آفیسر

نے "ایشور انجن کی خوبیوں کا اعتراف سنہری تمغے و سارٹیفکیٹ عطا کر کے کیا تھا۔ زیادہ تعریف فضول ایکبار کا تجربہ آپ کو ہمیشہ کے لئے "ایشور انجن" کا مداح و پرچارک بنا دے گا۔

قیمت فی شیشی اڑھائی روپیہ (۲/۸) محصولڈاک ۷/

مینیجر ایشور انجن فارمیسی (رجسٹرڈ) کرشنا گلی لاہور

[...]R ANYTHING AND EVERYTHING IN MEDICAL LINE

[...]lease visit—

[...]AM MEDICAL STORES

[...]at accurate dispensing.

RATES MODERATE

[...]pen on Sundays & Blackouts.

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ساکار اور نراکار پوجا۔ بقیہ صفحہ ۱۵

وہ نراکار کی طرف جا بھی نہیں سکتا۔ یہی ایک وجہ ہے۔ کہ سب کا نشس ہمارا میں اتنی طاقت ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ من کو کیونکر ایک مرکز پر چرکال تک جب منٹ ٹھہرایا جا سکے۔ اور یہ دھارا وشن میں آسکے۔ قدرتی ہم تو بھی ہے۔ کہ من کو اگر ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ تو ساکار وستوؤں پر ہی ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ اور دراڑ وہ ابھیاس سے چرکال تک جب منٹ ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہمکو من کو اپنے ہی میدان میں پچھاڑنا ہوگا۔ من کو جیتنے کے لئے موتی پوجا کوئی سادھن نہیں۔ بلکہ سنسار کی وستوئیں ہی سادھن ہو سکتی ہیں۔ جن میں لپٹ رہنے کی اسکی عادت ہے۔ اس لئے ایک قسم کی دستو میں چھٹر اگر ہم دوسری قسم کی اس کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔ ہیں وہ سنسار کی پاس ساکار وستوئیں کونسی ہیں۔ جن پر من لگ سکتا ہے۔ اور چرکال تک ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ اس سوال کے حل کیلئے وید کا ہر ایک وہ منتر جس میں پرماتما کی تعریف ورنن کی گئی ہے۔ گواہی دیتا ہے۔ کہ یہ برہمانڈ اور اس کی وستوؤں پر ہی ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ سندھیا کا منتر ودینم وغیرہ اپدیش کرتا ہے۔ کہ سنسار کی پدارتھ ہی پرماتما کو جتاتے ہیں۔ گایتری منتر میں تمام برہمانڈ کا ذکر کبھو ربھوہ سوہ میں آجاتا ہے۔ سو بنتر ودینم میں سورج اور چاند کی طرف دھیان دیا جاتا ہے۔ یہ برہمانڈ ہی ایک ایسی ساکار وستو ہے۔ جس کے ذریعہ نراکار پرماتما کا دھیان ہو سکتا ہے۔

زندگی ورسوامی یانند کا پیغام ۔ بقیہ صفحہ ۲۹

جب تم روشنی (سنیارتھ پرکاش) سے کام نہ لیگے۔ جو تمہارے

! ہاتھ دے آیا ہوں۔ اور اس روشنی کو لیکر دیہاتوں میں نہیں نکلوگے۔ قوم پیچھے نہیں لگیگی۔ آپ کو معلوم نہیں کہ دیہاتوں میں کیا ہو رہا ہے تمہارے دشمن تمہاری غفلت سے کس قدر فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آریہ لوگو! دیہات میں پھیل جاؤ۔ سوشل انقلاب برپا کردو۔ بچہ بچہ تک میرا پیغام پہنچا دو۔ ہر ایک آریہ سماجی مشنری بن جاوے۔ اونچے اونچے ہاتھ پھیلا کر لیکچر دینے چھوڑ۔ اور غریب بھائیوں سے پریم کرنا سیکھو۔ ہزاروں لاکھوں ساتھی مل جائیں گے۔ تب کامیابی آپ کے پاؤں چومیگی۔

دم شم !!!

شاہجہانپور میں رشی دیانند کے درشن ۔ بقیہ صفحہ ۲

ہنڈتوں کی گالیاں دیں۔ اور مار مار کر بھگا دیا۔ اسی دن کے بعد سے شری ملدیو پرشاد جی کی مرتیو تک (جو سمت ۱۹۷۰ میں ہوئی تھی) ان کا یہ بیوار پورنتیا آریہ دھرم اور نیموں کا پالن کرتا تھا۔ بابو بلدیو پرشاد کے سپوت بابو پرشاد ہردواری لال ریٹائرڈ تحصیلدار اور بابو بہاری لال ریٹائرڈ ہیڈ کلرک محکمہ نہر انگلستان میں بسے ہوئے ہیں۔ اور آریہ جیون ویتیت کر رہے ہیں

بابو جواہر لال جی کہتے ہیں۔ کہ رشی کا رنگ بہت صاف تھا۔ شریر سُگٹھت تھا۔ آکرتی سنجیدہ، چتون گمبھیر اور پرکرتی سرل تھی۔ چہرے پر برہم تیج جھلکتا تھا۔ ہر سمے پرسن چت رہتے تھے۔ اور ہنس کر بات چیت کرتے تھے۔

بہت کیسی اور سجن کو کوئی اور بات رشی کے سمبندھ میں یاد ہو تو مجھ سے پتر وِیوہار کریں۔ میں بابو جواہر لال سے معلوم کرکے ان کو سوچت کر دوں گا۔

ضرورت کے اشتہارات کیلئے پرکاش نہایت موزوں اخبار ہے۔ ایک بار کیلئے سوا روپیہ دو بار کے لئے دو روپیہ اور تین بار کے لئے تین روپے۔ دام پیشگی آنے چاہئیں۔ ودھیا یکوں کی ضرورت کے اشتہارات ہمیشہ پرکاش میں چھپوائیں۔

طاقت کی شرطیہ دوا

برہما تک گولیاں

ان گولیوں کے ایک ماہ کے استعمال سے جریان، پرمیہ، احتلام، سرعت انزال، زیادتی جوانی کی خرابیاں، کمزوری، نامردی دور ہو کر طاقت و تولید منی بڑھتی ہے۔ نامرد مرد اور بوڑھے جوان بنتے ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۔۔۔

آپ یہ یاد رکھیں کہ حکیم تلسی پرشاد ڈاکٹر وال علی گڑھ کی

اصلی یعنی گھٹی رجسٹرڈ

بال جیون گھٹی

بچوں کی ہر ایک بیماری کو دور کرتی۔ کمزور بچوں کو تندرست بنا دیتی ہے۔ ذرا سی روزانہ کھلا دینے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہوتے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۔۔۔ علاوہ محصول سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں۔

نئے سوداگر فہرست و قواعد ایجنسی مفت منگا دیں۔

مفت لو۔ دس معزز نام دیتے بھیجنے پر دیہ منانے کی کل ۔۔۔ بھیجیں گے

المشتہر: منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ۔ یو۔ پی

آسام بنگال نے پنجاب کے کونہ کونہ میں ہلچل مچا دی!

آسامی بنگالی طلسمی راز

یا خزانہ کرامات

آسام ۔ بنگال ۔ نیپال ۔ بھوٹان

نقارۂ خلق ہزاروں میں سے چند خطوط

جناب رائے بہادر دیوان متھرا داس صاحب پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن (۲) جناب گوربخش سنگھ صاحب بی اے وکیل پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن سلطانپور لودھی ڈکپورتھلہ (۳) جناب بخشیش سنگھ صاحب ایم۔ ایس سی بی ٹی ہیڈ ماسٹر اسکول ۔۔۔ (۴) جناب دلشنو داس صاحب ۔۔۔ لیمیٹڈ منڈی بہاؤالدین (گجرات) (۵) سردار دھرم سنگھ صاحب موئی محلہ پوران قلعہ ضلع جہلم (۶) بابو گیان چند مہتہ انجینیرنگ ڈیپارٹمنٹ چھ مریٹہ امرتسر (۷) کوراج ہربنس لال جی معرفت ریلوے کو اپریٹو سٹورز سوڈا اور فیکٹری شاہدرہ بوڈلاہور (۸) جناب بر جموہن سنگھ صاحب لیفٹیننٹ ریاست سرموڑ ۔۔۔ صاحبان کا کہنا ہے کہ کتاب کیا ہے، واقعی عجائبات کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ ان ہی صاحبان پر کیا منحصر ہے۔ ہزاروں کا ۔۔۔ اور سب صاحبان کے پتہ جات بالکل صحیح ہیں۔ آپ جس سے بھی چاہیں دریافت کر سکتے ہیں۔ پھر مثل مشہور ہے۔ کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟ جب ہمارا گارنٹی فارم ہر ایک کتاب کے ہمراہ رہتا ہے کہ کسی طرح بھی آپ کو ناپسند ہو تو تین روز رکھ کر واپس کر دیں۔ ہم فوراً قیمت لوٹا دیں گے۔ اگر ہماری گارنٹی یا کسی بات میں فرق دیکھیں تو ان اخبار میں شکایت چھپوا سکتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا سچائی ہوگی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی کتاب میں کیا کرامات ہے جس کی نا ہمی ہیں ہزاروں جلدیں پانچ روپیہ قیمت ہوتے ہوئے بھی ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گئی تھیں۔ اب اردو ایڈیشن بھی جلد ختم ہونے والا ہے۔ اس کا جواب ہم نہیں۔ بلکہ وہ ہزاروں آدمی دے رہے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب نہیں بلکہ نامردوں کو مرد، بانجھوں کو سنتان، بیماروں کو تندرستی اور ہزاروں انسانوں، حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی، بھارت کے پوجیہ مہاتماؤں کی سیوا امر بینے والی عجیب و غریب طاقت کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ اس کتاب میں اس عجیب کاپی کی بجنسہ نقل دی گئی ہے۔ جس کو ضلع مونگھیر کے پہاڑی علاقہ میں ایک کامل مہاتما بھول سے چھوڑ گئے تھے۔ اور جس کی پیچیدہ عبارت کو حل کرنے کیلئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے روح رواں دسوں زبانوں کے عالم فاضل بھارت پوجیہ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ جس میں ایسے ایسے پریوگ ہیں۔ کہ ایک بار تو مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مُلک کامروپ دیش (آسام) بنگال اور نیپال کی ترائی میں جادو اور وشی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو مصنف کے ہمراہ گذرے بالکل کھول کر لکھ دیئے گئے ہیں۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں بلکہ ایک حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہاتھ لگے گا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائے گی۔ اور ہر طرح سے اپنے دل کی مراد پوری کر سکیں گے۔ دیکھئے جیسے تھانہ فاربس گنج ضلع پورنیہ نیپال بونڈری کے نزدیک ایک مہاتما کی کرپا اور مصنف کی امداد سے ایک بہن کے ہمراہ گذری ہوئی واردات جس کا شوہر اول درجہ کا عیاش تھا۔ اور وہ بہن بڑی مصیبت سے دن کاٹ رہی تھی۔ پھر وشی کرن کے زور سے اس کا شوہر ایسا ہو گیا۔ کہ دوسری عورتوں کے نام سے نفرت آنے لگی۔ اس وقت وہ بہن بڑے آرام سے زندگی بسر کرکے تین چار بچوں کی ماں ہے۔ اس طرح کے حیرت انگیز یوگ معلوم کرکے سچی خوشی حاصل کریں۔ دس بیس روپیہ آج کل کی اشتہاری ادویات یا وشی کرن جنتروں منتروں پر خرچ کرنے سے پہلے ایک بار اس حیرت انگیز کتاب کو دیکھیں۔ پھر اگر کسی طرح سے ناپسند ہو تو ہمارا ذمہ۔ نوٹ کے مطابق واپس کرکے اپنی قیمت منگا سکتے ہیں۔ ہزاروں کا کہنا ہے۔ کہ آج تک ایسی کتاب کسی زبان میں بھی نہیں دیکھی گئی ہے۔ اپنے ہزاروں اردو خواندہ بھائیوں کے اصرار پر ناگری سے اردو میں شائع کرائی گئی ہے۔ جلد آرڈر دیں۔ ورنہ اردو ایڈیشن ختم ہو جائیگا۔ اور پھر مہینوں انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت چار روپے، خوبصورت مجلد کے بارہ آنے زائد اور محصولڈاک علیحدہ ہے۔ تقریباً ۵۰۰ صفحات، مہاتما، ہر ایک مصنف مینکڑوں روپے سے بڑھ کر ایک نایاب خزانہ اور سچی عیش و عشرت کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے۔ جلد آرڈر دیں ایسا نہ ہو کہ آپ بعد میں پچھتائیں۔ ناگری ایڈیشن ختم ہو گیا ہے اس لئے آئندہ دس صرف اردو کیلئے آرڈر دیں۔

رعایتی اعلان!۔ کتاب ہذا کو ہر گھر میں پہنچانے کیلئے مصنف کی حسب ہدایت اس ماہ کے آخر تک قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت منظور کی گئی ہے یعنی اردو تین روپے۔ مجلد تین روپے بارہ آنے اور جو صاحب قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر روانہ کرینگے انکو محصولڈاک بھی معاف ہوگا۔ کتاب رجسٹری سے بھیجی جائیگی۔ کتاب ہذا کی زیادہ مانگ ہونیکی وجہ سے پنجاب و یو۔ پی کیلئے ہم نے اپنا آفس جگادھری میں کھولدیا ہے۔ نوٹ کرلیں (آرڈر میں رعایت اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ رعایت نہ ہوگی)

پتہ:۔ رائے صاحب کے ایل شرما اینڈ بنکیرز (پی) اشیلانگ (آسام) پنجاب آفس:۔ جگادھری

ویدک دھرم کی ۱۶ سولہ خوبیاں

(صفحہ ۱۳ سے آگے)

انسان دین و دُنیا کی بھلائی بخوبی حاصل کر سکتا ہے۔ اور رنو کا مئی ہونے کا ارشاد کیا۔ ہدایت کی بنیاد ہے۔ دیگر مذاہب میں اس کا نام و نشان بھی نہیں۔

چودھویں خُوبی۔ جب مدت مدید کے گذر جانے کے سبب لوگوں نے مخالفت مذہبی کے سبب وید اقدس کے دہرم پر حملہ کیا یا اعتراض کر کے لوگوں کو متشکی کرنا چاہا۔ آریہ لوگوں نے دندان شکن جواب دیئے۔ جو ہمیشہ یادگار رہیں گے۔ سب سے اوّل مخالف بدھ یا جینی ہوئے۔ جنکی تردید گورو پا آچاریہ شری شنکر سوامی نے اس دھنگ کی۔ اور اس خوبی سے ہل من معارض کی ندا کی۔ کہ مخالفوں کی چوکڑی بھلا دی۔ اب تک وہ تمنا ہیں بودھ مت کی تردید میں ہر ق طپاں کا حکم رکھتی ہیں۔ پھر اب تھوڑے عرصہ سے مسلمانوں اور عیسائیوں نے کتابیں لکھنی شروع کیں۔ جن کے جواب ہماری طرف سے مدلل دیئے گئے۔ گویا ان کے مُنہ پر مہر سکوت لگ گئی۔ اور کبھی میدان مباحثہ میں قایم نہ رہ سکے۔

پندرھویں خوبی۔ اگرچہ کئی دفعہ صدمات پہنچے۔ اور مخالفوں نے ادھرم کے پھیلانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ تو بھی آریہ قوم فوقتاً فوقتاً جاگتی سنبھلتی رہی۔ چینی۔ پارسی۔ یہودی۔ بابلیوں اور قبطیوں کی طرح بالکل مُردہ نہیں ہوگئی۔ دہرم سے تپت شدہ لوگوں کا جب بس چلا شدھ کر کے واپس لیتی رہی۔ لاکھوں بدھوں کی شُدھی سوامی شنکر اچاریہ نے کی۔ اور مسلمان و عیسائیوں کی شدھی کا کام دُنیا کے عارفوں کے سرتاج شری سوامی دیانند جی مہاراج نے شاستر انوسار اب رواج دیا۔ جو روز بروز آریہ سماج کی مبارک کوششوں سے ترقی پا رہا ہے۔ مذاہب باطلہ کی طرف لوگوں کا رجحان بہت کم ہوگیا۔ اور ایشور کرے گا۔ کہ بالکل نہیں رہے گا۔ بس اس روشنی کے زمانہ میں آریہ قوم کا جاگنا اور جہالت سے بھاگنا صرف صداقت وید کی برکت ہے۔

سولھویں خُوبی:- مباحثہ مذہبی کے لئے عام اجازت (اصلائے عام) کا دینا اور علم و عقل اور سچائی کے خلاف کسی کی بات نہ ماننا تمام فضلاء و علماء حکماء کی عزت کرنا اور ان کی تعلیم سے آگاہی کرنا اور محبت و پیار سے ست دھرم کو سمجھانا اور معقول دلائل سے لوگوں کو راہ راست پر لانا اور گناہوں سے دلی نفرت اور نیک کام کرنیکی طرف توجہ دلانا اور پنرجنم کے عالمگیر اور نا قابل تغیر قانون کو پیش کر کے انصاف الہیٰ کا قائل کرنا ویدک دہرم کا خاصہ ہے۔

اوم

ایکبار ضرور پڑھ لیں!

ایکبار ضرور پڑھ لیں

جن کے

جسم میں دِل ہے۔ دِل میں درد ہے۔ دُود جاتی کے اناتھوں کا دُکھڑا سُن کر تڑپ اُٹھتے ہیں۔ ان کی اس تڑپ کا پانی لوگ ناجائز فایدہ اُٹھاتے ہیں۔ دانی لوگ بلا سوچے سمجھے ہر کہ و مہ کو دان دیتے رہتے ہیں۔ جن سے ان کا دان بجائے مفید جگہ پہنچنے کے .... جگہوں میں جا پہنچتا ہے۔

پرماتما

نے آپکو دھن دیا ہے۔ تو آپ دل کھولکر دیا کریں۔ مگر دینے سے پہلے تصدیق کر لیا کریں۔ کہ جن کو آپ دان دے رہے ہیں۔ وہ کیا کام کرتے ہیں؟ کس کے ماتحت کرتے ہیں؟ کیا کوئی باقاعدہ سوسائیٹی بھی ہے۔ جس کے آگے حساب کتاب کے لئے ادھیکاری ذمہ وار ہیں۔ اگر وشواس نہ آئے تو:-

دان نہ دینا ہی اچھا ہے

اور جب یقین ہو جاوے۔ تو پھر ضرور دان کا حصّہ بنا مانگے بھی اس کو دیا کرو۔ یہی سوپاتر دان ہے۔

اپنے متعلق ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا کے ماتحت ہے جس کے پردھان شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج ہیں۔ جس کے ممبر شری کرشن جی بی۔ اے مالک اخبار "پرتاپ" لاہور۔ شری پنڈت بشمبھر ناتھ جی بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ سابق گورنر گوروکل کانگڑی۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی مدیجا امرت دھارا۔ شری پنڈت ٹھاکر دت جی مُلتانی۔ شری ڈاکٹر گمنیشی لال جی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس وغیرہ اصحاب ہیں۔ یتیم خانہ میں

اس وقت ۵۰، لڑکے لڑکیاں پرورش پا رہے ہیں

درزی کلاس۔ ہارمونیم کلاس اور ٹرنک سازی۔ بجلی کا کام اور پڑھائی وغیرہ کے کام ہو رہے ہیں۔

جس میں شردھا ہو اس میں دان دیجئے

نقدی۔ آٹا۔ دال۔ چاول۔ گھی۔ کپڑا جو بھی دان دینا چاہیں دیویں اور پُنیہ کے بھاگی بنیں۔

سردیاں آرہی ہیں

جہاں آپ اپنے اور اپنے بچّوں کے لئے گرم کپڑوں کے انتظام میں مصروف ہونگے۔ وہاں ان یتیم بچے بچیوں کا بھی خیال کر لیں۔ ہمیں رضائیاں، تلائیاں، کمبل۔ سوئیٹر۔ گرم کپڑا۔ لڑکیوں کیلئے گرم ٹوٹے غرضیکہ ہر چیز کی ضرورت ہے۔ آپ سے جو بن سکے سو کریں۔ جو دیتے ہیں اُنہی سے مانگا جاتا ہے اس لئے کرپا کر کے نوٹ کر لیں۔ جب جب بھی دان دینے کا موقعہ ہو۔ اس یتیم خانہ کو ضرور یاد کیا کریں۔

المشتہر

ہیرانند شرما (آف امرت دھارا) آنریری سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھالیہ راوی روڈ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُکھ سنچارک کمپنی لمیٹڈ متھرا

ہر قسم کی آیورویدک ادویات بنانے کا کارخانہ

سُکھ سنچارک چون پراش

جسمیں مشکل سے دستیاب ہونیوالا اشٹ برگ شامل ہے۔ جوان بنانے والا۔
قیمت بیس۲۰ تولہ ایک روپیہ (عہ)

سُدھا سندھو

کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ درد شکم۔ سنگرہنی۔ پیچش۔ قے۔ دست وغیرہ ایسے امراض کی بغیر انوپان کی گھریلو دوا۔
قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸)

سُکھ سنچارک دراکشاسو

قوت۔ ہمت۔ بھوک۔ چستی۔ خون و گوشت بڑھانیوالا۔ خوش ذائقہ انگوری منقاؤں سے تیار کیا ہوا
قیمت چھوٹی بوتل (ایک روپیہ) عہ بڑی بوتل (دو روپے) عہ

دد رُو گج کیسری

بغیر جلن اور تکلیف کے داد کو چوبیس ۲۴ گھنٹوں میں فائدہ دکھلانیوالی دوا۔ قیمت فی شیشی چار آنے (۴)

بال سُدھا

دُبلے اور کمزور بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانیوالی میٹھی اور خوش ذائقہ دوا۔ قیمت فی شیشی بارہ آنے (۱۲)

کوئی دوا نہ خریدیئے جب تک سُکھ سنچارک کمپنی لمیٹڈ متھرا کا نام نہ ہو!

قواعد ایجنسی اور فہرست مُفت طلب فرمایئں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیوالی کے متبرک تہوار پر

اپنی اور اپنے گھر کی سجاوٹ کیلئے ریشم کی طرح ملائم

اصلی جہاز مارکہ کپڑے خرید فرمائیے

یہ اعلیٰ قسم کی روئی سے پختہ اور دلفریب رنگوں میں تیار کئے جاتے ہیں

دنیا شاہد ہے کہ دُھلنے پر اُن کی پائیداری، نفاست اور پاکیزگی میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ باوجود ان امتیازی خصوصیات کے قیمتوں میں یہ جہاز مارکہ کپڑے بے حد

ارزاں ہیں

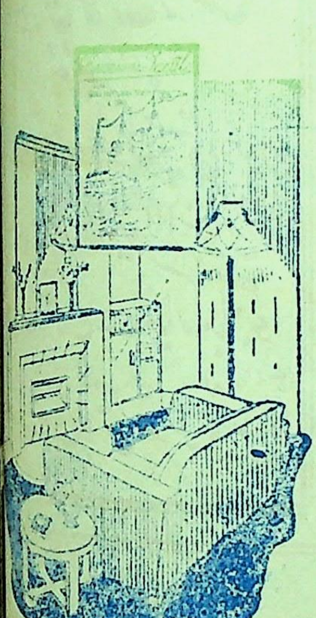

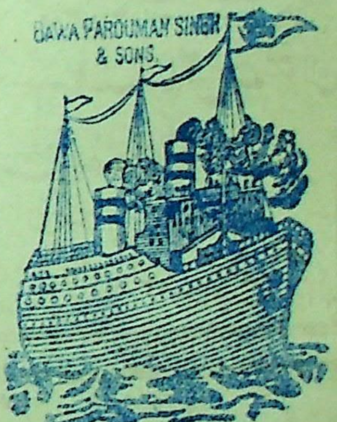

ہمیشہ

ریشم کی طرح ملائم نفیس۔ دلفریب اور خوشنما

اصلی جہاز مارکہ

کپڑے ← → خریدیئے!

خریدتے وقت اصلی "جہاز مارکہ" کا نشان ضرور دیکھ لیا کریں

روزانہ ضروریات کے لئے ہمیشہ سفید اور مختلف خوبصورت پکے چالیس رنگوں میں کاٹن کریپ لٹھا برف سے بھی سفید۔ پاپلین رنگین و سفید۔ سلک نقش۔ شرٹنگ۔ ڈرل سفید و خاکی۔ زین سفید و خاکی اور نیلی۔ خاکی پگڑی کلاتھ۔ سفید مکھن زین۔ صُوٹوں کیلئے بستر۔ بستروں کی چادروں کے لئے شیٹنگ۔ دھوتی۔ میزوں کی سجاوٹ کے لئے ٹیبل کلاتھ۔ نیپکن۔ پردوں اور کاؤچ کے غلافوں کے لئے مقبول عام کاٹن کریپ۔ بدن صاف کرنے کے لئے تولیہ۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر

برانچہائے:۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

... لاہور باہتمام ... دیوان سنگھ پرنٹر، پبلشر چھپ کر دفتر پرکاش کچا بسنت روڈ لاہور سے پرکاشت ہوا۔

Regd. No. L. 435. "Prakash" Lahore
Founder: Mahashai Krishen B.A.

رجسٹرڈ نمبر ایل 435
گذشتہ چھتیس (۳۶) سالوں سے
آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا
تار کا پتہ "پرکاش"

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ — للعہ
ششماہی — عہ
برما — ضہ
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر مہتہ کرشن ادیبی وی۔ اے۔ وی۔ علا پلیوی

U.A. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۰ کاتک سمبت ۱۹۹۸ بکرمی | نمبر ۴۰

رگ وید — اوم — یجروید

وید امرت

سام وید — اتھروید

ओ३म् गूहता गुह्यं तमो वी यात विश्व
मन्त्रिराम् ज्योतिष्कर्त्ता यदुश्मसि
(ऋक् १-८६-१०)

اوم گوہتا گُہیم تمو وی یات وشو متری نم جیوتش کرتا یدُشمسی
(رگ وید ۱ - ۸۶ - ۱۰)

شبد ارتھ

(مروتو) ہے پرانو! (گہیم تم) گپھا کے اندھیرے کو (گوہتا) ولین کردو۔ (وشوم اتری نم) سب کھا جانیوالوں کو (دیات) بھگا دو۔ (یت اُشمسی) جسے ہم چاہتے ہیں۔ اس (جیوتی) جیوتی کو (کرتا) ہمارے لئے کردو۔

بھاوارتھ

ہردہ گپھا کے اندھکار کو
ہے مروتو! ولین کرجاؤ
ان سب بھکشک اتری گنوں کو
دور بھگاؤ دیوتی سے آؤ
اشٹ مارگ وہ پیارا پیارا
سدا رہے آلوک ہمارا
یہی منتر تھ یہی سپنے ہے
اس میں ہی جیون کی جے ہے
(ستیہ کام پرم ہنس)

رشی کا سندیش

شری یوگ دھیان امر۔ ایم۔ اے

سہروسو جس نے دھرم کے پگ میں لٹا دیا
جاتی کو مارگ ستیہ کا جس نے دکھا دیا

جیون کی لہر پھر اٹھی رشیوں کے دیش میں
باقی نہیں جس کی مانئے وہ سنگھنا د تھا
وہ جس نے پران دے کے دیا مان دھرم کو
دکھ درد آریہ ورت کے جس نے مٹا دیئے

ندرا سے جس نے سوئے ہوؤں کو جگا دیا
بھارت میں جس نے پاپ کے گڑھ کو ہلا دیا
بگڑی ہوئی وطن کی دشا کو بنا دیا
ایشور نے کون سا ہمیں وہ دیوتا دیا

سوامی تھے - مہاراج - دیانند مہرشی
بھارت کے سر کے تاج دیانند مہرشی

ہوتے یہاں پہ آج دیانند مہرشی
وہ بات ہوتی جو رشی ور کے ساتھ تھی
ہے شوک سنگٹھن کے وہ چرچے نہیں رہے

وہ دیکھتے کہ آریہ کہاں سے کدھر گئے
وہ ولولے وہ جوش دلوں سے اتر گئے
اپدیش ہم کو آج رشی کے بسر گئے

ایک ہار میں تھا جن کو رشی نے پرو دیا
مٹی میں مل گئے ہیں وہ موتی بکھر گئے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یوگ کے عملی طریقے

۵ر اکتوبر کے انک سے آگے

مشہور جاپانی فلاسفر ... ہارا کی تحقیقات و تجربات

کسی غیر حاضر شخص کو مسحور کرنے کا جو طریقہ ایران[1] میں رائج ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ اس کو مغربی عالم نہیں جانتے۔

اس طریق میں ماہر یعنی عامل کی سرگرم اور زبردست قوتِ ارادی معمول کی خاموش اور نامزاحمت کن شکل پر اس قدر اثر ڈالتی ہے۔ کہ اس کا جسم اور اس کا تصور اتنا مسحور ہو جاتا ہے۔ کہ وہ عامل کے احکام کی تعمیل کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ (میں معمول کی جگہ شکار کا لفظ استعمال کرنے لگا تھا۔ مگر آخر معمول کو میں نے ترجیح دی)

چونکہ ایران و عرب کے جادو میں زیادہ حصہ اعداد کا ہے۔ اس لئے طالب علم کو مناسب ہے۔ کہ معمول کے نام کے اعداد نکال کر اس کی اعدادی قیمت معلوم کرے۔ پھر ان اعداد کو ایک پرزہ کاغذ پر لکھ کر اس کو اپنے بائیں زانو پر رکھے۔ اور اعداد پر اپنی نظریں جمائے۔ اس دوران میں معمول کی شکل و صورت کا تصور اپنے ذہن میں باندھے رکھنا ضروری ہے۔

جب اس عمل کے ذریعے سے وہ اپنے معمول کے ہمزاد کو حاضر کرلے۔ تو اس کے منہ پر پھونکنا ضروری ہے۔ مگر اس دوران میں نہایت دھیمی مگر یکساں آواز میں لا الہ اللہ کا ورد کرتا ہے۔ اس ورد کے ذریعے سے اسے ہمزاد کی شکل زیادہ قریب ہوتی جائے گی۔ اور زیادہ صفائی نظر آئے گی۔

اس دوران میں وہ کبھی کبھی اپنی آنکھیں بند کرے گا۔ مگر اپنے معمول کے فرضی چہرہ پر برابر دم پھونکتا رہے گا۔

بعد ازاں وہ قرآن شریف کا دوسرا سیپارہ پڑھے گا۔ لیکن یہ اس کا فرض ہوگا۔ کہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس فرضی شکل کو اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دے۔ جب یہ شکل زیادہ اچھی اور صاف نظر آنے لگے۔ تو باآواز بلند اپنی خواہش کا اظہار کرکے اس سے اپنی مرضی منوا سکتا ہے۔

افسوں یا سیاہ جادو کا طریقہ یہی ہے۔ جس سے معمول عامل کی مرضی کا تابع ہو جاتا ہے۔ اور یہ کر وہ کردی کی فرمائشات سے تنگ آجاتا ہے

جب معمول کی شکل نظر آنا شروع ہو جائے۔ تو طالب علم کے لئے ضروری ہے۔ کہ تعویذ یا نقش کی بجائے معمول کے چہرے پر دم کرے۔ اور اس دوران میں لا الہ اللہ کا ورد کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنے معمول پر ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ اس سے کیا کام لینا چاہتا ہے۔

ایک مرتبہ جب یہ طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ تو عامل کو دوسروں پر قابو حاصل ہو جاتا ہے۔ اور وہ جادو کرسکتا ہے۔ بالخصوص عورتیں اور ایسے آدمی جن کی قوتِ ارادی کمزور ہے۔ اس کے اشارہ پر چلنے لگتے ہیں۔

یہ سراسر سیاہ جادو ہے۔ اور بالکل صاف و سادہ ہے۔ اگرچہ یہ درست ہے۔ کہ اس سے اچھا کام بھی لیا جاسکتا ہے۔ اس کے ذریعے سے ایک عورت اپنے غیر حاضر پتی کو طلب کرسکتی ہے۔ یا جس شخص کی محبت کم ہوگئی ہو۔ اسے پھر اپنی جانب کھینچ سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے بہت زیادہ اعتقاد، دل خوش کن و زبردست تصور اور مضبوط قوتِ ارادی کی ضرورت ہے۔ چونکہ اس افسوں میں ان صفات کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔ جو بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ اس لئے میں نے مشرقی سحر کے اس قصے کا بیان کیا ہے۔ جو اس سے کہیں زیادہ موثر ہے۔ جس کا بعض دل لگی باز خیال کرسکتے ہیں۔

اگر عامل چاہے۔ تو اپنے معمول پر اچھا یا برا اثر ڈال سکتا ہے۔ اور رنج، خوشی، لذت، محبت وغیرہ میں سے جس حالت میں چاہے اس کو رکھ سکتا ہے۔ اور اسی طرح وہ اپنے معمول پر کوئی خاص برکت بھی نازل کرسکتا ہے۔ مثلاً وہ اس کو گانے کی طاقت لکھنے کی خوبی آرٹ، موسیقی، منطق، ریاضی وغیرہ کی طاقت عطا کرسکتا ہے۔ لیکن وہ ایک دروغ گو کو صادق القول اور راست گفتار کو دروغ گو بھی بنا سکتا ہے۔

امر واقعہ یہ ہے۔ کہ اس سحر کے عجیب و غریب طریقے کی حد معین کرنا مشکل ہے۔ لیکن بہرحال یہ سحر یوروپین یا ہندوؤں کے جادو اور ہپناٹزم کے طریقوں سے بھی زیادہ طاقتور ہے۔ اور اس کا اثر بھی زیادہ دیرپا ہوتا ہے۔

اوم شم !!!

وید میں علم تاربرقی

سورگیہ ماسٹر آتما رام جی امرتسری کا ایک اصولیہ لیکھ

پھر رگ وید منڈل ۶ سوکت ۶ کا منتر ۲ اس بات کی تائید میں دیتے ہیں۔ کہ آسمان میں جو گرج پیدا ہوتی ہے۔ وہ اگنی یعنی بجلی کی ہی کڑک ہے۔ منتر یہ ہے:-

मरिव तानस्य् न्यतरो च नस्था

(مول رگ وید ۴۸۸)

اسی بات کی تائید میں وہ رگ وید منڈل ۷ سوکت ۳ کا چھٹا منتر پیش کرتے ہیں۔ یعنی

दिवोन नेनन्यतरेति शुष्मा शिवा
न्ना न सुर: प्रति चक्षि भानुम् ॥

(مول رگ وید منڈل ۷ ۲۳)

رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۵۴ کا چوتھا منتر (مول رگ وید ۵۷۲) اسی بات کی تائید مزید میں پیش کرتے ہیں۔ کہ کڑک اگنی کی ہوتی ہے۔

(۱۲) رگ وید منڈل ۱ سوکت ۱۴۳ کا منتر ۲ (مول رگ وید ۹۶) پیش کرکے وہ بتلاتے ہیں۔ کہ اگنی یعنی بجلی آسمان سے بذریعہ ہوا زمین پر آتی ہے۔ لفظ "ماتر شوان" کا ترجمہ انہوں نے پون کیا ہے۔

(۱۳) لیکچر نمبر ۲ کے ۱۵۳ پر میکسمولر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ رگ وید میں اگنی کے دو پتھروں سے پیدا کرنیکا ذکر ہے۔

यो अश्मनोर तरग्निं जजान वस
मत्शुस जनास इन्द्र: ।

(رگ وید منڈل ۲ سوکت ۱۲ منتر ۳ صفحہ ۵ ...) اس کے معنے میکسمولر نے دو کئے ہیں۔ اوّل دو پتھروں کی رگڑ سے آگ کا پیدا ہونا۔ دوم دو بادلوں کی رگڑ سے بجلی کا پیدا ہونا۔

(۱۴) دو لکڑیوں سے اگنی پیدا کرنیکا ذکر اور ارنی کا بیان اور اس کی تائید میں رگ وید منڈل ۵ سوکت ۹ کا تیسرا منتر پیش کرتے ہیں:-

उत स्मयं शिशंयथा नवंजनि
ष्टारणी धर्तार मानुषीणा विशाम
ग्नि स्वध्वरम् ॥

(مول رگ وید صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ ویدک پریس)

اس منتر کے گو انہوں نے ایک ہی معنے لئے ہیں۔ لیکن اس کے بھی دو ہی معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو آگ کے پیدا کرنے کے لئے لکڑیوں کا آلہ جس کو ارنی کہہ سکتے ہیں۔ اور دوسرا بجلی کے پیدا کرنیوالا آلہ جس کو بھی ارنی (بیٹری) کہا جاسکتا ہے۔ اس ارنی یعنی بیٹری کی تشریح اس وقت اس جگہ پر کرنے سے مضمون کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہے۔

(۱۵) رگ وید منڈل ۱۰ سوکت ۱۵۱ کا پہلا منتر میکسمولر صاحب اس بات کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ کہ اگنی (بجلی) دوت یعنی پیغامبر یا قاصد کا کام کرنے والی ہے۔

अनधूर यदि जीजन्दना चन्तु नवक्ष
सद्वी महि दूत्यं चरन ॥

(مول رگ وید صفحہ ۴۲۸)

(مسلسل)

اے بندے سن!

از بھگت لچھمن داس جی تبسم۔ بی۔ اے۔ علیپور

زر پرستی کی دہر میں زندگی ہے اک وبال
ہو قناعت تیری رہبر صبر ہو تیرا رفیق
قول شیریں سے تو شیر نر بھی روباہ بن گئے
نفس امارہ کو گر مارا تو عزت پائے گا
روح اپنی کو چھڑا تو مال کے جنجال سے
آدمی کے ہیں عدو یہ طیش و رغیظ و غضب
لوٹ کی دولت سے ظالم خاک بھی ملتا نہیں
کانپ جائے عرش بھی تیرے تجو دپاک سے
ہو نہ ہرگز بال بیکا گر صداقت ساتھ ہو

صبر و نخوت سے گذارہ آدمی کا ہے محال
زور بازو سے ذرا تو حرص کے دے بل نکال
بدکلامی کو ہی اپناتے ہیں اکثر بدخصال
تا ابد قائم رہے گا سب ترا عز و جلال
نور حق کو پا گئے جو نیچ کے نکلے بال بال
آگئے غالب طبیعت پر تو جانا ہے محال
ہو پسینے کی کمائی گر تو ہے وہی حلال
غیر ملکوں پر نمایاں ہو ترا ایسا کمال
بحر الفت میں تبسم تو ذرا کشتی سنبھال

[1] اس قسط میں ایران میں مروجہ طریقہ یوگ کا ذکر ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بان پرستھ آشرم و سنیاس

از پنڈت وشنو ناتھ جی پروہت آریہ سماج - لائل پور

...ون نے بان پرستھ آشرم میں پرویش
...پرکار سے بتلایا ہے۔ (۱) جب گرہستھی
...بال سفید ہو جاویں۔ جھرّیاں ڈھیلی
...۔ (۲) آیو پچاس برس سے زیادہ
...۔ (۳) پُتر کے گھر پُتر ہو جاوے۔
...اور چمڑے کے ڈھیلا ہونے کا یہ
...کہ بڑھاپے کے آرمبھ میں یہ آشرم
...کرنا چاہیئے۔ پرنتو یہ تبدیلی تو کبھی
...میں چالیس سال میں ہی ہو جاتی ہے۔
...میں اپنی سنتان کو اناتھ چھوڑ کر
...لینا تو الٹا پاپ ہوگا۔ اس لئے
...کی عمر کے بعد کہہ دیا۔ لیکن اگر ایک
...شاستر کی مریادا انوسار ۲۵ برس
...ستھ آشرم میں پرویش کرے۔ اور ایک
...پُتر ہو جاوے۔ تو بھی پچاس سال کی
...اس بالک کی عمر ۲۴ سال کی ہوگی۔
...میں بان پرستھ لیا جاوے۔ تو
...کی حالت درہم برہم ہوگی۔ کیونکہ پُتر
...کو سنبھالنے نہ پایا۔ کہ باپ گھر سے نکل
...اگر ۴۸ سال میں برہمچریہ کے بعد کوئی
...تو کیا دو سال کے بعد ہی وہ
...لے۔ اس حالت میں تو گرہستھ آشرم
...ہی بیکار ہوگا۔ اس لئے شاستر
...گھر میں پُتر اُتپتی کا نیم بنایا۔ اس کے
...کم از کم ۵۲ سال کی عمر میں شاستر
...بان پرستھ میں پرویش ہو سکتا ہے۔
...سمے میں بڑے پُتر اپنے چھوٹے
...بھائیوں کے سمان پالنا کرتے تھے۔
...بہت سے ایسے ہو سکتے ہیں۔ لیکن
...بڑے بھائی چھوٹے بھائیوں پر
...سمجھتے ہیں۔ شاستر اُپدیش کے سامنے
...ایسی حالت میں کچھ اور وقت
...کی ضرورت ہوگی۔ مطلب یہ کہ گھر
...بات سے نشچنت ہو کر ہی بان پرستھ
...لیئے۔

...بان پرستھی کے نیم:۔ (۱) اپنے گھر کی سمپتی
...تیاگ (۲) بن میں نواس (۳)
...ان کا بھی تیاگ۔ (۳) بان پرستھی
...:۔ (۱) شاستر کے پٹھن پاٹھن سے
...(۲) جپ تپ آدی سے من
...کو جیت کر ستّھ آچاری
(۳) ودیا پرچار کا جیون ونیت کرنا۔
...بن میں نواس اور گرام آہار کا تیاگ
...سی بات ہو گئی ہے۔ بن صرف
...رہ گئے ہیں۔ اور وہاں بھی کھانے
...ملنا۔ بلکہ رہنے کی آگیا بھی مشکل
...میں رہ کر یہ بان پرستھی کیسے
کہلائے گا؟ کیا اس کا یہ مطلب سمجھ لینا چاہیئے
کہ فی زمانہ بان پرستھ آشرم اسمبھو ہے؟
ایسا نہیں شاستر کہتے ہیں

न लिङ्गं धर्म कारणम्

ارتھات لِنگ یعنی بھیکھ دھرم کا کارن نہیں ہوتا۔ یہ تو سادھنوں کا کچھ سہایک ہو سکتا ہے۔ اگر اس کے بنا بھی انیہ سادھنوں سے اُدیش پُورن ہو سکے۔ تو وہ دھرم ہی کہلائے گا۔ اس لئے جو آریہ بھائی بان پرستھ آشرم گرہن کر کے گھر کے جھگڑوں سے علیحدہ ہو کر گھر میں رہ کر بھی بان پرستھ کے اُدیشوں کو پُورن کرتے ہیں۔ ہم انہیں بان پرستھی کہہ سکتے ہیں۔ چند ایک مثالیں پیش کرتا ہوں:۔

(۱) شریمان بخشی تیرتھ رام جی رسالدار میجر ڈیرہ بخشیاں ضلع راولپنڈی — آپ نے ساٹھ برس کی عمر میں بان پرستھ لیا۔ ۳۵ مربعہ زمین اور دیگر جائداد اپنے پانچ سپتروں میں بانٹ دی۔ اپنی کنیاؤں کو بھی بہت سا دھن پردان کیا۔ ۵ ہزار روپیہ وید پرچار اور ۵ ہزار روپیہ گورو کل کو دان کر دیا۔ اپنی ۱۲۷ روپے پنشن میں ۵۰ روپے وید پرچار۔ ۵۰ روپے گورو کل کو ماسک دان جاتا۔ باقی ۲۷ روپے اناتھ ودھواؤں کو دیا جاتا۔ گرام سے ½ میل جنگل میں کٹیا بنوائی۔ پرانہ گھر پر۔ ۳ گھنٹہ شام کو کٹیا میں۔ ۳ گھنٹہ جپ اُپاسنا میں لگاتے۔ سبھا کی طرف سے دو برس میں بھی ان کے پاس رہا۔ میرے ہر روز آرش گرنتھ سننے کھان پان سٹیشن گھر ہی میں تھا۔ پرنتو گرہ کاریوں سے کوئی سمبندھ نہ تھا۔ سب کام اُن کے سپتر کرتے۔ یدی کسی وشے میں وشیش سمتی لیتے۔ تو کہہ دیتے۔ ورنہ کسی جھگڑے میں دخل نہ تھا۔ آریہ اُپدیشک ودیالیہ لاہور کو دس ہزار روپیہ دان اپنے سپتروں سے دلایا۔ اس دان کے ساتھ بھی اپنا نام نہ رکھا۔ اس اوستھا میں اپنے چھوٹے لڑکے بخشی بھیم راج کا وواہ بھی کیا۔ پرنتو سب کام لڑکوں کے سپرد تھے۔ آپ برات میں ساتھ ضرور گئے۔ گھر پر رہتے ہوئے بھی جپ تپ اُپاسنا سوادھیائے پرو پکار کے کاریوں کو کرتے ہوئے بان پرستھ کے اُدیش کو پورا کیا۔ اور اپنے جیون کو سپھل کیا۔ کیا گھر پر رہتے ہوئے یہ سچے بان پرستھی نہ تھے۔ آپ کا جنم شتابدی سمبت کے پشچات دیہانت ہو گیا۔

(۲) شریمان لالہ چھبیل لال جی بان پرستھی۔ آپ نے لاہور میں سبھا کی اردھ شتابدی پر لگ بھگ ۵۵ سال کی آیو میں بان پرستھ لیا۔ آپ بھی ایک دھنی پُرش ہیں۔ لیکن سارا کاروبار اپنے پُتر کے سپرد کر دیا۔ گرمیوں میں آپ اپنے گھر پر یعنی سرینگر کشمیر میں رہ کر آریہ سماج کی سیوا کرتے ہیں۔ سردیوں کے چھ ماس آپ کے آریہ پرتی ندھی سبھا کے سپرد ہوتے ہیں۔ اور آپ گھوم کر ویدک دھرم کا پرچار کرتے ہیں۔ بھگوان نے آپ کی بانی میں وشیش رس اُتپن کیا ہوا ہے۔ پربھو بھکتی کے اُپدیشوں میں تو جنتا کو آپ مگدھ کر دیتے ہیں۔ آپ بڑے سوادھیائے شیل اور تپسوی ہیں۔ مارگ وے (سفر خرچ) سوئم کرتے ہیں۔ یتھا شکتی نردھن آریہ سماجوں کو دان بھی کر جاتے ہیں۔ آپ ایک ایشور پرائن بھکت جن ہیں۔ اپنے جیون کو بہت اونچا بنا لیا ہے۔ کیا گھر پر رہتے ہوئے آپ سچے بان پرستھی نہیں۔

(۳) شریمان ماسٹر گوردتہ رام جی بان پرستھی۔ آپ نے ۵۰ سال کی آیو میں لائل پور آریہ سماج میں بان پرستھ آشرم گرہن کیا۔ آپ کے لئے آریہ سماج نے شہر سے باہر ایک کٹیا بنا دی۔ کچھ دن آپ نے وہاں نواس کیا۔ اس کے بعد حیدرآباد ستیاگرہ میں آپ نے بڑی سیوا کی۔ اس میں سپھلتا ہو جانے پر آریہ پرتی ندھی سبھا کے منتری روپ میں سال بھر اپنا سارا وقت سبھا کی سیوا کے لئے صرف کیا۔ بعض بھائی اعتراض کرتے ہیں۔ کہ سبھا کا منتری بننا بان پرستھ آشرم کے پرتی کول ہے۔ میں پوچھتا ہوں کس نیم کے پرتی کول ہے؟ بان پرستھ آشرم کا ایک اُدیش پرو پکار اور تپ کا جیون بھی ہے۔ سبھا کی سیوا سے یہ دونوں اُدیش پورے ہو سکتے ہیں۔ بلکہ میرے وچار میں یدی ایسے ہی ویت راگ مہاتما سبھاؤں اور سماجوں کی سیوا میں اپنا جیون لگا دیں۔ تو جہاں اُن کا اپنا اُدیش پورن ہو سکتا ہے۔ وہاں سبھا و سماجوں کی ادھک سیوا ہو سکتی ہے۔ یہ ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ بان پرستھی اور سنیاسیوں میں بھی کچھ دوش ہوں۔ لیکن اس سے تو گرہستھی بھی خالی نہیں۔ بلکہ ایک بات یاد رکھیں۔ کہ بان پرستھی اور سنیاسیوں کا اپنا سوارتھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس اوستھا میں دوش گھٹیگا بڑھیگا نہیں۔ ماسٹر جی اپنے سمبندھیوں اور متروں کے وواہوں اور دیگر اوسروں پر بھی سمّلت ہوتے رہتے ہیں۔ دُنیا میں رہتے ہوئے یہ کشش تو قائم رہتی ہے۔ لیکن اگر بان پرستھ کی مریادا تیاگ بھاؤ کو قائم رکھا جاوے۔ تو ان میں سمّلت ہونے کا کیا دوش ہے۔ چنانچہ ماسٹر جی و دیگر بان پرستھی ایسی حالت میں نیوتا بھاجی وغیرہ کے گرہستھ کے نیموں سے الگ رہ کر اپنے اُپدیشوں سے کرتارتھ کرتے رہتے ہیں۔ سنیاسی مہاتما بھی ایسا کر دیتے ہیں۔ اور میں اس میں کوئی دوش انوبھو نہیں کرتا۔ باقی رہا اُن کی مرتیو پر سنسکار کا خرچ۔ میرے وچار میں یدی اُن کی گھر پر مرتیو ہو۔ تو گھر والے کریں۔ باہر مرتیو ہو تو باہر والے۔

سنیاس آشرم

شاستروں کے مطابق اس کے بھی تین سمے ہیں۔ (۱) بان پرستھ کے بعد (۲) برہمچریہ آشرم کے بعد (۳) جب بھی ویراگیہ ہو۔

آریہ سماج میں تین پرکار کے سنیاسی مہاتما پرچار کا کام کر رہے ہیں۔ گن دوش سنیاسیوں میں بھی ہو سکتے ہیں۔ ودیا اور ویراگیہ کی درشٹی سے بھی نیونادھکتا ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ ماننا پڑے گا۔ کہ ویدک دھرم کا پرچار سنیاسی مہاتماؤں کے دوارا بہت ہو رہا ہے۔ کئی سنیاسی سبھاؤں کے ساتھ سمبندھ رکھ کر بھی پرچار کرتے ہیں۔ یدی وہ اپنے اُدیش سے نہ گریں۔ تو میں اسے دوشی نہیں سمجھتا۔ اس وشے میں صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔

پوجیہ پاد سوامی ودیانند جی مہاراج جو ایک ودوان اور پرچار کاریہ میں لگن رکھنے والے مہاتما تھے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا سے ۲۵ روپے ماہوار تنخواہ لیکر پرچار کا کام کرتے تھے۔ اس سے اپنی ایک سہودر بہن کی پالنا کرتے تھے۔ اُس کے لئے ایک مکان موگا میں بنا دیا تھا۔ کئی لوگ اعتراض کرتے تھے۔ کہ یہ اچھے سنیاسی ہیں جو سبھا کے تنخواہ دار غلام بنے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ اپنی دُھن کے پکے تھے۔ کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ آخر اُن کی بہن کی مرتیو ہو گئی۔ تب آپنے وہ مکان سبھا کے سپرد کر کے سبھا سے تتکال الگ ہو گئے۔ اور سوتنتر پرچار کرنے لگے۔ تب سبھا والوں اور دوسرے لوگوں کو پتہ لگا۔ کہ یہ دھن پر سنیاسی نہیں تھے۔ بلکہ ایک سچے مُکت مہاتما تھے۔ اس لئے میرا اپنا وچار ہے۔ کہ آریہ سماج میں جو بھی اس سمے بان پرستھی اور سنیاسی مہاتما کام کر رہے ہیں۔ ان پر نکتہ چینی کی بجائے اُن کے آدر سنسکار سے اُنہیں اُتساہت کرنا چاہیئے۔ اور سوئم اس بہانہ کو چھوڑ کر بنوں میں رہنے کی جگہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

افسانہ

پتی بھگتی

از کنور ہری سنگھ جی (سٹوڈنٹ) ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور

پریما گھر میں بیٹھی اپنے پتی کے انتظار میں گھڑیاں گِن رہی تھی۔ کہ اچانک رمیش بابو سامنے سے آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ وہ پہلے ہی اپنے دل میں سوچ چکی تھی۔ کہ جب پتی آئیں گے۔ تو اُن کے پاؤں دباؤں گی۔ گرم پانی سے ہاتھ پیر دھلاؤں گی۔ غرضیکہ جیسی بھی خدمت اُس سے پتی کی ہوگی کرے گی۔ کیونکہ وہ سوچتی تھی۔ کہ ہندو استری کی شوبھا مان جو کچھ بھی ہے اُس کا پتی سب ہوتا ہے۔ چنانچہ جونہی رمیش بابو نے کمرے میں قدم رکھا۔ تو جھٹ پریما نے اُنہیں بازو سے پکڑ کر بستر پر بٹھا دیا۔ اور پاؤں دبانے لگی۔ کچھ دیر تو خاوند اور بیوی میں کوئی بات نہ ہوئی۔ کیونکہ شاید بابو جی کچھ تھکے ہوئے تھے۔ اور پریما نے اُنہیں بلانا مناسب نہ سمجھا۔ مگر تھوڑی دیر بعد پریما نے آہستہ سے پوچھا "پران ناتھ! آج اتنی دیر کہاں لگائی؟"

رمیش کو یہ سُنکر غصہ آگیا۔ بولا "پھر وہی پران ناتھ! میں نے تمہیں لاکھ دفعہ کہا۔ کہ مجھے یوں نہ پکارا کرو۔"

"پتی پران ناتھ نہ کہوں تو اور کیا کہکر پکاروں؟"

"dear کہہ (Darling) کہو۔ اگر اس سے بھی کوئی اچھا لفظ تلاش کرنا چاہتی ہو۔ تو جا کر ڈکشنری دیکھو۔ ہاں تو تم نے مجھے پوچھا تھا۔ کہ آج زیادہ دیر کیوں لگائی۔ وہ اس لئے۔ کہ میں پرسوں انگلینڈ جا رہا ہوں۔ چونکہ سارے دوستوں کو کچھ عرصہ کے لئے الوداع کہنی تھی۔ اس لئے کچھ دیر لگ گئی۔ تمہیں بھی میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ کیا تمہارے پاس کوئی گوّن نہیں ہے۔ اگر نہیں ہے۔ تو آج ہی درزی کو فرمائش کر دو۔ کہ وہ تیار کر دے۔ میرے خیال میں دو تین بنوا لو۔ باقی وہاں جا کر سلوا لئے جائیں گے۔"

"میں! آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں کبھی بھی گوّن زیب تن نہیں کر سکتی۔"

"اری بے وقوف! تو انگلینڈ جائے گی اور گوّن نہیں پہنے گی۔ دھوتی میں ملبوس ہو کر میری بھی ہنسی کرائے گی۔ لوگ مجھے پوچھیں گے۔ کہ یہ کون ہے۔ لوگوں کا تو کیا کہنا خود میرے دوست کیشو چندر تمہاری بابت مجھ پر سوال کریں گے۔ تو میں کیا جواب دوں گا۔ انگریزی لباس میں ہر جگہ تیری عزت ہوگی۔ جب ہم شانہ بشانہ سیر کو نکلا کریں گے۔ تو لوگ دور سے تمہیں دیکھکر کہا کریں گے۔ کہ بھئی دیکھو مسز رمیش جا رہی ہیں۔"

رمیش نے اُسے بار بار سمجھایا لیکن

چونکہ وہ غیر لباس کو بُرا سمجھتی تھی۔ اس لئے اُس نے انکار کر دیا۔ جب کچھ تجویز بھی کارگر نہ ہوئی۔ تو رمیش کو بہت افسوس ہوا۔ بے اختیار اُس کے مُنہ سے نکل گیا۔ "میں کوٹ پتلون میں ملبوس ہونگا اور یہ دھوتی میں۔" یکایک اُس کے دل میں ایک خیال آیا۔ اور اُس کی تسکین ہوگئی۔ لیکن فیصلہ کر لیا۔ کہ اُسے ساتھ لے جائے گا۔ چاہے وہ دھوتی میں ہی ملبوس کیوں نہ ہو۔

(۲)

آخر وُہی بات ہوئی جس بات کا کہ رمیش کو ڈر تھا۔ کیشو نے اُنہیں پوچھ لیا۔ کہ جو خاتون آپکے ساتھ ہیں وہ کون ہیں۔ رمیش نے شاید اس سوال کا جواب گھر میں ہی سوچ رکھا تھا جھٹ بولے۔ "یہ میری خادمہ ہے۔"

"اور آپ کی بیوی!"

"میری بیوی نہیں ہے۔ میں نے ابھی تک شادی نہیں کرائی۔"

"او ہو اتنی عمر ہوگئی۔ ابھی تک کنوارے ہی ہو۔ ذرا سوچو میاں تیس ویں سال میں قدم رکھا ہے۔"

"میں بڑی دیر سے انگلینڈ آنیکی سوچ رہا تھا لیکن کچھ حالات ہی ایسے ہوگئے۔ کہ مجھے آنے میں دیر ہوگئی۔ میرا خیال تھا۔ کہ میں شادی وہاں ہی کراؤں گا۔"

"میں نے اس کا پہلے ہی انتظام کر رکھا تھا جس مالتی کو آپ کا فوٹو دکھایا تھا۔ وہ دیکھتے ہی آپ پر ہزار جان سے فریفتہ ہو چکی ہیں۔ لیکن وہ اب ہندو نہیں بلکہ عیسائی ہو چکی ہیں۔"

"مجھے اس بات کی پرواہ نہیں!"

(۳)

رمیش نے مالتی سے شادی کر لی۔ بیچاری پریما پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ مسز مالتی کبھی اُسے ڈراتی دھمکاتی اور کبھی کبھی زدوکوب بھی کر دیتی تھیں۔ وہ بیچاری کچھ نہ بولتی تھی۔ ایک دن جبکہ رمیش بابو گھر میں نہیں تھے۔ تو مسٹر کیشو وہاں آگئے۔ پریما کو حکم ملا۔ کہ وہ کسی دوسرے کمرہ میں چلی جائے۔ جانے کو تو وہ اس جگہ سے چلی گئی لیکن چھپکے چھپکے اُن کی باتیں سُن رہی تھی۔ مسٹر کیشو کہہ رہے تھے۔ "کیوں ابھی تک کام نہیں کیا۔"

"کیوں مجھ سے پاپ کروا رہے ہو کیشو! وہ مجھ سے بہت ہی محبت کرتے ہیں۔"

"اچھا تو تمہیں اُس کا خیال بہت ہے۔ اور میری تمہاری نظروں میں کچھ وقعت نہیں۔ کچھ سوچو تو سہی۔ ساری پونجی ہمارے ہاتھ آئے گی۔ دونو عیش اُڑایا کریں گے۔"

داني پُرشوا!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک، پوشاک کپڑا۔ نقدی جس صورت میں بھی سہایتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہایتا کر سکیں۔

رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

کھنشیام داس منسٹر سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہفتہ وار
پرکاش
ادم
لاہور
۲۶ اکتوبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۰ کارتک سمت ۱۹۹۸ بکرمی

جلد ۳۷	دیانندابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲	نمبر ۴۰

وقت کی ضرورت

آریہ جنتا کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے ادھیکاریوں میں اختلاف پیدا ہو جانے پر رائے بہادر دیوان بدری داس پردھان پد سے اور پنڈت بستہبر ناتھ اپ پردھان پد سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ پنڈت بدھ دیو کو پردھان اور پنڈت گیان چند کو اپ پردھان بنایا گیا ہے۔ اور چونکہ پنڈت بدھ دیو پہلے اپ پردھان تھے۔ اس لئے ان کی جگہ پنڈت اندر کو اپ پردھان بنا دیا گیا ہے۔ یہ پریورتن اچھی چیز ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ یہ پریورتن ہر حالت میں مفید ہی ہو۔ وہ نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اور دور اندیش آنکھ دیکھ رہی ہے۔ کہ سبھا کے ادھیکاریوں میں آیا یہ پریورتن شبھ ثابت نہیں ہوگا۔ رائے بہادر بدری داس کے بار بار انکار کرنے پر بھی جنرل سبھا نے ان کو سمرستی سے پردھان چُنا تھا۔ اس لئے کہ سبھا کا مفاد ان کے ہاتھوں میں محفوظ ہے۔ اور وہ اپنے تجربہ اور دانشمندی سے سبھا کو گرنے سے بچا ہی نہیں سکتے۔ بلکہ آگے بھی لیجا سکتے ہیں۔ اسی طرح تسلیم کیا گیا۔ کہ پنڈت بستہبر ناتھ کے بغیر سبھا کا کام چل نہیں سکتا اب جبکہ یہ دونوں سجن سبھا سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ تو یقیناً سبھا کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ پنڈت بدھ دیو ایک اچھے ودوان ہیں۔ لیکن ضروری نہیں کہ ایک ودوان اچھا پربندھک بھی ہو۔ کیونکہ اپدیش دینا ایک بات ہے۔ اور ایک سوسائٹی کی آرگنائزیشن کو سمجھتے ہوئے اس کا سنچالن کرنا بالکل دوسری بات۔ پھر سوال یہ بھی ہے۔ کہ جب وہ ورن پرستھا کو سویکار کرنے کے ادیش سے میرٹھ میں اپنا آشرم قائم کرکے اپنے لئے ایک پروگرام بنا چکے ہیں۔ تو وہ کیوں اپنی ساری شکتی اور سمے اس پد کے کام کے لئے نہیں لگاتے؟ یہی بات پنڈت گیان چند کے بارہ میں کہی جا سکتی ہے۔ وہ اپ منتری کی حیثیت سے سارودیشک سبھا میں ایک اپیوگی سیوا کر رہے تھے۔ اسے ہی پوری تن دہی سے کئے جاتے، رہے تیسرے نئے ادھیکاری پنڈت اندر۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ انترنگ سبھا نے ایک ایسے ویکتی کو اپ پردھان بنایا ہے۔ جو اس کے ادھیویشنوں میں تو کبھا سبھا کے سالانہ اجلاس میں بھی شامل نہیں ہوتا جس کی دلچسپی اتنی آریہ سماج میں نہیں رہی جتنی کہ اسے اب کانگرس میں ہے۔ ایسا ویکتی جو سبھا سے اس قدر دور ہو۔ سبھا کو کیا لابھ پہنچا سکتا ہے؟ اتنا لکھنے کے بعد ہمیں اس اشانتی پر وچار کرنا ہے۔ جو اس پریورتن سے آریہ جنتا میں پیدا ہو گئی ہے۔ منشیہ بات یہ ہے۔ کہ آریہ جنتا آریہ سماج میں سنگٹھن شانتی اور پریم دیکھنا چاہتی ہے۔ اور اگر آریہ سماج میں یہ چیز نہیں۔ تو اسے صحیح معنوں میں آریہ سماج نہیں کہا جا سکتا۔ اگر وید کے ودوان شانتی پیدا کرنے کے استھان پر اشانتی بڑھانے کا کارن بن جاویں۔ تو ان کی ودوتا اور وید گیان نرارتھک ہے۔ آریہ سماج دوسروں کے سامنے عالمگیر شانتی کے لئے تو وید کا وہ آدرش پیش کرے۔ جس میں سمان منتر، سمان بول چال اُٹھنا بیٹھنا اور سمان بھاؤں کا ذکر ہے۔ اور وہ خود اس آدرش کو نہ اپنائے۔ تو یہ کیس قدر مضحکہ خیز اور دُربھاگیہ کی بات ہوگی؟ جنتا میں گُدھ سے پیدا ہوئی اشانتی میں مبتلا ہے۔ آریہ سماج اس کی اس اشانتی کو تو کیا دُور کریگا۔ اپنے جھگڑوں کی وجہ سے اسے بڑھائے گا ہی۔ واستو میں اب آریہ سماج وہ آریہ سماج نہیں رہا۔ جسے رشی دیانند نے قائم کیا تھا۔ اور وہ آریہ بھی نہیں ہے۔ جن کے ہاتھوں میں رشی اسے سونپنا چاہتا تھا۔ ادھیکار لِپسا سیوا اور تیاگ پر غالب آگئی ہے۔ سوارتھ نے پرمارتھ کا گلہ گھونٹ دیا ہے۔ یہ دسے نیہ اوستھا دیکھ کر بھی آریہ سماج کے نیتا اس پر دھیان کیوں نہیں دکھاتے؟ وہ کیوں پرسپر کے جھگڑوں سے آریہ سماج کو انارتھ سماج بنانے چلے جا رہے ہیں؟

وقت کی نزاکت کو محسوس کرو، سمے کی ضرورت کو سمجھو۔ اپنے آدرش کو سامنے رکھو، آریہ سماج کی پرتنیا کا دھیان کرو، رشی دیانند کے شِشیہ ہو تو ایک ہو جاؤ، لڑائی جھگڑے چھوڑو۔ مل کر بیٹھو، مل کر سوچو، مل کر کام کرو۔ شانتی چاہیئے آریہ سماج کو، سنگٹھن چاہیئے پریم چاہیئے! وقت کی یہ سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اسے پورا کرو! ورنہ یاد رکھو۔ جس چیز کے لئے تم جھگڑتے ہو۔ نہ وہ رہیگی۔ نہ تم رہوگے۔

"ہتیشی علاولپوری"

جنگ کا رنگ

روسی جرمن جنگ جاری ہے۔ بلکہ کہنا یہ چاہیئے کہ زیادہ تیز ہو گئی ہے۔ در حقیقت سردیاں سر پر ہیں۔ جرمنی چاہتا ہے۔ کہ اس مہم کو جلد از جلد ختم کر دے۔ مگر خلاف توقع روس دوسرے شکست خوردہ ممالک کی طرح تر نوالہ ثابت نہیں ہوا۔ روسی نہایت بہادری سے لڑ رہے ہیں۔ ان کے حوصلے ابھی پست نہیں ہوئے۔ پچھلے ہفتہ کے دو اہم واقعات کا ذکر ضروری ہے۔ ایک یہ کہ اوڈیسہ کی بندرگاہ اور شہر پر جرمن اور رومانوی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور یہ یا تو ابھی روسیوں کے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ دوسرا یہ کہ ماسکو سے روسی گورنمنٹ چلی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی دوسرے ممالک کے سفارت خانے بھی۔ نئی راجدھانی کئی بان ماسکو سے چار سو میل کے فاصلہ پر ایک اہم صنعتی مرکز ہے۔ اس کی آبادی ۲ لاکھ ۸۵ ہزار ۷ سو کے قریب ہے۔ یہ شہر دریائے والگا کے کنارے واقع ہے۔ روسی گورنمنٹ کے ماسکو سے چلے جانے کے یہ معنی نہیں۔ کہ ماسکو پر جرمن قبضہ ہو گیا ہے۔ نہیں بلکہ روسی خون کے آخری قطرہ سے ماسکو کی حفاظت کریں گے۔ اور ایک ایک شہری اس کے لئے جان لڑا دے گا۔ جس طرح ابھی تک لینن گراڈ پر جرمن قبضہ نہیں کر پائے ہیں۔ اس طرح تعجب نہ ہوگا۔ اگر ماسکو بھی جوانمردی سے مقابلہ کرتا ہے۔ روس کو امریکن اور برطانوی جنگی امداد باقاعدہ مل رہی ہے۔ شاید یہی وجہ ہے۔ کہ وہ اس قدر خوبی سے دشمن کا مقابلہ کر رہا ہے۔

جاپان کی پہلی وزارت ٹوٹ گئی ہے۔ نیا وزیر اعظم ٹوجو جن کا زبردست حامی ہے۔ اس لئے عام خیال ہے۔ کہ جاپان بہت جلد کوئی نہ کوئی نیا گل کھلا کر رہے گا۔ جب پچھلی وزارت بنی تھی۔ تو جاپانی فوجوں نے ہند چینی میں دخل جما لیا تھا۔ اب جاپان سیام اور سائبیریا پر حملہ کرنے کے لئے بہانے ڈھونڈھ رہا ہے۔ منچوریا کی سرحد پر ۵ لاکھ جاپانی فوج جمع ہے۔ اور ۵ لاکھ اور بھیجی جا رہی ہے۔ در حقیقت ہٹلر جاپان کو جنگ میں گھسیٹنا چاہتا ہے۔ تاکہ امریکہ اور برطانیہ کی توجہ مشرق بعید کی طرف لگ جائے۔ اور وہ روسی مہم کو آسانی سے ختم کر سکے۔ سنگاپور مشرق میں ایک مضبوط برطانوی حفاظتی چوکی ہے۔ سیام پر جاپانی حملہ سے ہندوستان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ لیکن سنگاپور کے انتظامات اور حفاظتی تدابیر تسلی بخش ہیں۔ اور شمال مغرب میں حفاظتی جنگی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ ہمارے ۱۷ اکتوبر تک بلیک آؤٹ بھی انہی تدابیر کے سلسلہ میں تھا۔ ابھی یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ یہ مشقیں جاری رہیں گی۔

"ہتیشی علاولپوری"

اِدھر اُدھر کی

جھانسی میں ۱۶ اکتوبر کو مسٹر آرنلڈ کیس مین نامک ایک انگریز کمشنر کا دیہانت ہو گیا۔ انتم سنسکار کے لئے انگریز اس کی لاش کو قبرستان میں لے گئے لیکن ان کے لڑکے نے جو اسی سال ایم اے پاس کرکے ولایت سے لوٹے ہیں۔ اپنے باپ کے دفنائے جانے کی اجازت نہ دی۔ کیونکہ ان کے مرحوم باپ نے وصیت کی تھی۔ کہ ان کا داہ سنسکار کیا جائے۔ چنانچہ ارتھی قبرستان سے واپس لی گئی۔ اور سپری بازار کے شمشان میں اس کا باقاعدہ داہ سنسکار کیا گیا۔

احمدیوں کی طرف سے مرحوم کمشنر کے بیٹے کو چیلنج دیا جاویگا۔ کہ وہ دفنانے اور جلانے کے موضوع پر مناظرہ کرے۔

× × × × × × × × × ×

خبر آئی ہے۔ کہ اودھ کے نوابوں کے خاندان کے ونش دھر نواب عزت قدر مرزا نے اپنی استری تنہی دو لڑکیوں کے ساتھ لکھنؤ آریہ سماج میں ویدک دھرم گرہن کر لیا ہے۔ قادیان کے احمدیوں میں صفِ ماتم بچھ جانے کی خبر آنیوالی ہے۔

× × × × × × × × × ×

ریڈیو کی خبر ہے۔ کہ روم میں دسہرہ کا تیوہار منایا گیا۔ تمام ہندوستانی اور بھارتیہ تہذیب سے دلچسپی رکھنے والے ایک جگہ جمع ہوئے جن کے سامنے ڈاکٹر خان نے "آریوں کے اوصاف" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ آپ نے مہاراجہ رام اور رشی دیانند کا اپنے لیکچر میں خاص طور پر ذکر کیا۔

ڈاکٹر صاحب پر کفر کا فتویٰ کب لگیگا؟

× × × × × × × × × ×

خبر ہے۔ کہ ضلع سیالکوٹ میں دو دوستوں نے بیویاں بدل لی ہیں۔ بات یہ ہوئی۔ کہ دو نوجوان بہت گہرے دوست ہیں، شادی شدہ ہیں۔ اتفاق یہ ہوا۔ کہ ان کی بیویاں بجائے اپنے اپنے خاوند سے محبت کرنے کے دوسرے کے پتی سے پریم کرنے لگیں۔ جب دوستوں کو اس کا علم ہوا۔ تو انہوں نے بیویاں بدل لیں۔ لیجئے مغربیت نے سیالکوٹ فتح کر لیا۔

× × × × × × × × × × ×

دہلی کی خبر ہے۔ کہ وہاں کے ایک مشہور سیٹھ نے ۲۰ ہزار روپیہ خرچ کرکے گڈے گڈی کا بیاہ رچایا ہے — کیوں نہ ہو، سیٹھ صاحب کو کیا معلوم۔ کہ بھارت ماتا کے ۲۰ کروڑ لختِ جگر ایسے ہیں۔ جنہیں ایک وقت بھی پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہیں ہوتا۔

"ہتیشی علاولپوری"

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کچھ رشی نمبر کے متعلق

رشی نمبر اس ورش بھی نکلا۔ اور نکلا بھی دُوسرے اخباروں سے پہلے اور شاندار، لیکن ہم سنتشٹ نہیں ہیں۔ کاغذ کی انتہائی گرانی نے ہمیں مجبور کر رکھا ہے۔ ورنہ ہم ایسا شاندار نمبر پیش کرتے کہ ایک بار تو آریہ جگت عش عش کر اُٹھتا۔ اس بار بھی ہمیں یہ تجربہ ہُوا۔ کہ آریہ سماجیں عین وقت پر آرڈر بھیجتی ہیں۔ حالانکہ بار بار کہا جاتا ہے۔ کہ آرڈر تاریخ مقررہ سے پہلے بھیجو لیکن کوئی نہیں سُنتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کئی سماجوں کو محروم رہنا پڑتا ہے۔ اس بار اجل بھوائی، دیوان ہال دہلی اور بستی کی سماجوں کو رشی نمبروں سے محروم رہنا پڑا۔ اور کئی سماجوں کو کم نمبر بھیجنے پڑے۔ ایک بات باعث خوشی ہے تو یہ کہ دن بدن ہندی نمبر کی مانگ بڑھتی جاتی ہے۔ اور وہ دن دُور نہیں۔ جب ہندی نمبر اردو نمبر زیادہ چھپا کرے گا۔

مہاشہ کرشن کا دورہ راجستھان

مہاشہ کرشن جی ان دنوں آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کی درخواست پر راجستھان کا دَورہ کر رہے ہیں۔ پہلے آپ ریاست شاہ پورہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے آریہ راجہ شری امید سنگھ جی سے ملاقات کی۔ راج ادھیراج راجکمار اور پرجا نے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ وہاں آپ نے دو لیکچر دیئے۔ جوش خروش کے نعروں کے درمیان نئے ہیڈ یگیہ شالہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ آپ چھوٹے بڑے شہروں کا دورہ کر کے دو ہفتہ بعد واپس آجاوینگے۔ اب تک جس جس سھتان میں گئے ہیں۔ آپ کا پرجوش استقبال ہُوا ہے۔

ایک افسوسناک موت

پچھلے دنوں ہمارے مترپنڈت درگا داس بھارگو ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کی مرتیو ہوگئی لیکن ہمیں اس کا علم کچھ دن ہوئے ہُوا۔ بہت دُکھ ہُوا۔ آپ پچھلے ایک سال سے تپ دِق کے مریض تھے۔ لیکن ان کے تندرست ہوجانے کی پُوری پُوری امید تھی۔ آپ کی عمر ۳۰ سال سے زیادہ نہ تھی۔ مرض کا حملہ ہونے سے ۲، ۳ ماہ پہلے آپ کے پتر اُتپن ہُوا تھا۔ آپ نے ۱۹۳۵ء میں ہفتہ وار ہندی اخبار "کھری بات" نکالا تھا۔ اس میں انہیں بہت نقصان اُٹھانا پڑا تھا۔ آپ ہندی کے بڑے اچھے کہانی لیکھک تھے۔ اور "سرسوتی" ایسی

آپ کی کہانیاں چھپا کرتی تھیں۔ ایسے یوگیہ اور نوجوان ہندی ساہتیہ سیوی کا اُٹھ جانا نہ کیول ان کے پریوار کے لئے ایک ناقابلِ برداشت صدمہ ہے۔ بلکہ پنجاب کے ہندی ساہتیہ کے لئے بھی ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ ہمیں ان کی بدنصیب دھرم پتنی، معصوم پتر اور دیگر سمبندھیوں سے دلی ہمدردی ہے۔

پنڈت منسارام کی علالت

موضع مریاں جہاں کہ ان دنوں پنڈت منسارام جی ہیں سے اطلاع آئی ہے۔ کہ آپ کی تکلیف اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ اچھی طرح بات بھی نہیں کر سکتے، کاربنکل کا پھوڑا ابھی اسی حالت میں ہے۔ اور بخار بھی آرہا ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ انہیں سوکھ کرے۔

پٹھانکوٹ کے بعد لدھیانہ

پٹھانکوٹ میں بُوچڑ خانہ کھولے جانے کی تجویز نے صوبہ بھر میں ناراضگی کی لہر دوڑا دی تھی جس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ حکومت کو اپنی سکیم ملتوی کرنی پڑی۔ اب لدھیانہ کے ڈپٹی کمشنر نے بیف کی دُکانیں کھولنے کے لئے ۵۴ کے قریب لائیسنس جاری کر کے مقامی سکھوں اور ہندوؤں میں بےچینی پیدا کر دی ہے۔ ایجی ٹیشن ہو رہی ہے۔ اسے باقاعدہ اور منظم طریق پر جاری رکھنے کے لئے ۲۵ سرکردہ اصحاب کی ایک کمیٹی بن گئی ہے ہمیں امید ہے۔ کہ لدھیانہ کے ہندوؤں اور سکھوں کو اپنے مقصد میں ضرور کامیابی ہوگی۔

ہندوؤں سے بے انصافی

پچھلے دنوں سر جوگندر سنگھ نے یونینسٹ وزارت کے خلاف سکھوں کی شکایات کی جو فہرست پیش کی تھی۔ اس میں سے ایک شکایت کا جواب دیتے ہُوئے سر چھوٹو رام نے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" میں لکھا ہے۔ کہ ان کی وزارت نے برسر اقتدار آنے کے بعد یہ فارمولا بنا رکھا کہ سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو ۵۰ فی صدی۔ سکھوں کو ۲۰ فیصدی اور ہندوؤں کو ۳۰ فی صدی حصہ دیا جائے۔ انہوں نے اعتراف کیا ہے۔ کہ اس فارمولا کے مطابق جہاں مسلمانوں سے پُورا پُورا انصاف ہُوا ہے۔ اور سکھوں سے ضرورت سے زیادہ رعایت کی گئی ہے۔ وہاں ہندوؤں سے بے انصافی ہُوئی ہے۔ مگر اس بے انصافی کی تلافی کون کرے گا؟

مسلم اخبارات کا جھوٹا پروپیگنڈہ

پچھلے دنوں جب مسلم اخبارات نے یہ لکھا۔ کہ چھتنیس گڑھ (یو۔ پی) کے راجہ جگموہن اپنی رانی سمیت مسلمان ہوگئے ہیں۔ تو اس وقت بھی ہمیں یقین نہ آیا تھا۔ لیکن اب تو حقیقت معلوم ہوگئی۔ جب سارو دیشک سبھا نے تحقیقات کے بعد اعلان کر دیا۔ کہ چھتنیس گڑھ میں نہ جگموہن نام کا کوئی راجہ ہے۔ اور نہ کسی دُوسرے راجہ نے اسلام قبول کیا ہے۔ مسلم اخبارات کو اس قسم کی جھوٹی خبریں شائع کرتے شرم آنی چاہیئے۔

سرحد کے ہندو اور سکھ

۲۰ر اکتوبر کو صُوبہ سرحد کے تقریباً ایک سو سرکردہ ہندوؤں اور سکھوں کی ایک میٹنگ رائے بہادر مہرچند کھنہ کے مکان پر پشاور میں ہُوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ بوقتِ ضرورت فرنٹیر کے ہندو اور سکھ پنجاب یا یو۔ پی میں چلے جائیں۔ اس فیصلہ سے نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ سرحد کے ہندو اور سکھ بیرونی حملہ کی صورت میں خود کو اپنے صوبہ میں غیر محفوظ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں اندرونی شورش کا بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا یہی سوال بنگال اور پنجاب کے ہندوؤں کیلئے بھی قابلِ غور نہیں ہے؟

وردھا میں نیتاؤں کی کانفرنس

جیل سے راجگوپال آچاریہ، گوبند بلبھ پنت، انباد ی سرکردہ لیڈر رہا ہو چکے ہیں۔ اور اب وردھا میں اس سوال پر مہاتما جی کے ساتھ تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ کہ بدلتی ہُوئی بین الاقوامی صورتِ حالات کے پیشِ نظر کانگریس کو کیا کرنا چاہیئے۔ کئی نیتا چاہتے ہیں۔ کہ کانگریس اسمبلیوں سے کانگرسی ممبروں کو مستعفی ہونیکا حکم دے۔ اور دوبارہ انتخاب لڑے۔ جس سے برطانیہ کو معلوم ہو جائے۔ کہ ہندوستان کس حد تک کانگریس کے ساتھ ہے۔ کئی نیتا اس خیال کے ہیں۔ کہ ستیاگرہ کی موجودہ صورت مؤثر نہیں۔ اسے یا تو بند کر دیا جائے یا تیز کر دیا جائے۔ جلد معلوم ہوگا۔ کہ کانگرس کیا فیصلہ کرتی ہے!

نقارخانہ میں طوطی کی آواز

انگلینڈ کے مشہور سیاستدان سرفرانسس ینگ ہسبنڈ نے "لنڈن ٹائمز" [illegible] کی موجودہ صورتِ حالات پر اظہار [illegible] کرتے ہُوئے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان [illegible] برطانیہ کی پالیسی بُری طرح ناکام [illegible] انہوں نے اپنے ہم وطنوں سے پُوچھا [illegible] اگر ہم باقی دُنیا کو آزاد کرانیکا [illegible] ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ ہم ہندوستان [illegible] آزاد کرنیکو تیار نہیں۔ انہوں [illegible] پیش کی ہے۔ کہ برطانیہ اعلان کرے [illegible] جنگ کے خاتمہ کے فوراً بعد وہ ہندوستان [illegible] کو یہ فیصلہ کرنیکا حق دے دیگا۔ [illegible] برطانوی سلطنت میں رہنا چاہتا [illegible] نہیں! سرفرانسس نے کہی تو حق [illegible] نقارخانے میں طوطی کی آواز کون [illegible]

ہندوستان کے جنگی اخراجات

ہندوستان کے فوجی اخراجات کے [illegible] بجٹ میں ۴۸ کروڑ روپیہ مخصوص کیا گیا [illegible] مگر معلوم ہُوا ہے۔ کہ اب اخراجات [illegible] اس رقم سے زیادہ ہو جاویں گے۔ [illegible] کہ وسط مشرق اور مشرقِ بعید کی [illegible] کے پیشِ نظر یہ رقم اور بھی زیادہ [illegible] اور ایک ارب روپیہ تک پہنچ جائے۔ [illegible] حساب سے ہندوستان تقریباً ۵ [illegible] روپیہ روزانہ خرچ کر رہا ہے۔ قرضہ [illegible] ڈیفنس ۹۰ کروڑ روپیہ تک پہنچ گیا [illegible]

ہندوستان کی آبادی میں [illegible]

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کی آبادی [illegible] پچھلے دس سالوں میں ۵ کروڑ کا اضافہ [illegible] ہے۔ یہ کوئی معمولی اضافہ نہیں۔ ویسے [illegible] کے مختلف ممالک آبادی میں اضافہ [illegible] لئے انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن [illegible] ہندوستان میں بغیر کسی کوشش کے [illegible] ہو گیا ہے۔ اور یہ باعثِ خوشی نہیں [illegible] ہندوستان بہت مفلس ہو گیا ہے [illegible] نصف آبادی کو ایک وقت بھی پیٹ بھر [illegible] کھانا نصیب نہیں ہوتا۔

شوک سماچار

ہمیں یہ جانکر افسوس [illegible] کہ مہاشہ مہرچند ایڈیٹر [illegible] [illegible] کے پتا پنڈت دیوان چند کا دیہانت ہو گیا ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رشی اُتسو کی دُھوم

لاہور میں

آریہ سماج وچھووالی اور آریہ سماج انارکلی کی طرف سے رشی اُتسو بڑی سرگرمی سے گورودت بھون میں منایا گیا۔ پرنسپل مہرچند نے جلسہ کی صدارت کی۔ اور پنڈت بدھ دیو ودیالنکار۔ پروفیسر دیوان چند شرما ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور۔ پنڈت ٹھاکردت سوجد امرت دھارا۔ لالہ سورج بھان ہیڈماسٹر ڈی۔ اے۔ وی۔ ہائی سکول لاہور۔ اور پنڈت گیان چند نے تقریریں کیں۔ سپیکروں نے اپنی تقریروں میں رشی دیانند کے گن ورنن کئے۔ اور زور دیا۔ کہ آریہ سماج نے جہاں دھارمک سوشل اور دُوسرے میدانوں میں بڑا کام کیا ہے۔ اور ان میدانوں میں آگے رہا ہے۔ وہاں اسے سیاسی میدان میں بھی آگے بڑھنا چاہیئے۔

لُدھیانہ میں

آریہ سماج لُدھیانہ و آریہ سماج دال بازار نے رشی نروان اُتسو سمدت آریہ سماج مندر میں نہایت اُتساہ پُوروک شان و شوکت سے منایا۔ سماج مندر حاضرین سے بھرا ہُوا تھا۔ پرات ہون یگیہ سے کارروائی شروع ہوئی۔ کئی مہانو بھاوؤں کے لیکچروں کے اتیریکت بھجن اور کویتا بھی وششیش طور پر ہوئے ہیں۔ ودیا رتنی گیان جی کا دیا کھیان بہت پسند کیا گیا۔ آریہ ہائی سکول لُدھیانہ کے بینڈ نے اپنی سُریلی تانوں سے سمہ باندھ رکھا تھا۔ رشی نروان اُتسو کی تقریب پر لالہ لبھورام نیّر نے اخبار "پرکاش" کا رشی نمبر تین سَو کی تعداد میں منگوا کر قیمتاً اور دھرمارتھ سجنوں کو بھینٹ کر کے نر ناریوں تک پہنچایا۔ اس سال رشی انک جو اس کے سنچالک نے خصوصیت سے شاندار نکالا تھا۔ بہت پسند کیا گیا۔ (نامہ نگار)

شوک پرستاو

آریہ سماج لُدھیانہ کے سبھاسد۔ اپنی سماج کے پُوجیہ سبھاسد وکوش ادھیکش شری پنڈت وشنودت جی ویدک دھرم پتنی کی ۶۵ ۱/۲ کی پراپتہ کو اکال مرتیو پر اپنی شوک پرگٹ کرتے ہیں۔ اور پنڈت جی کو اس جیون کے ساتھی کے بچھڑ جانے پر جو ہاردک دُکھ پہنچا ہے۔ اُسے کم کر دانے کے لئے سبھا نو بھوتی پرگٹ کرتے ہوئے پربھو سے پرارتھی ہیں۔ کہ وہ دِونگت آتما کو سدگتی اور پنڈت جی وان کے دُکھی پریوار کو شانتی پردان کریں۔ (شانتی سوروپ منتری)

ودیت اُدھار سمیلن

دیانند دلت اُدھار سبھا کی طرف سے دلت اُدھار سمیلن ہرت دنوں کی چھٹیوں میں بڑے سماروہ پاسنت جیتل میں ہوگا۔

مہاشہ کرشن کا دورہ راجستھان

اجمیر میں شاندار سواگت اور لیکچر

۱۵ اکتوبر کو بدھوار کو رات کے ۱۲ بجے والی میل ٹرین سے آریہ جگت کے پرسدھ نیتا شری مہاشہ کرشن جی بی۔ اے اجمیر پدھارے۔ سٹیشن پر آپ کا بھویہ سواگت کیا گیا۔ کنور چاند کرن جی شاردا۔ پروفیسر گھیسو لال جی ایڈووکیٹ۔ شریمان موتی لال جی ایڈووکیٹ اتیادی آریہ مہانو بھاوؤں نے ویدک دھرم کی جے گھوشوں کے بیچ پشپ مالاؤں سے آپ کا سواگت کیا۔ سٹیشن کے باہر ویدک دھرم کی جے گھوشوں کے بیچ آریہ ودیالیہ کے نو یوکوں نے آپ کو گارڈ آف آنر دیا۔ اور بڑے سماروہ کے ساتھ آریہ پُرشوں اور آریہ مہیلاؤں دوارا سواگت کیا گیا۔ جے گھوشوں کے بیچ آپ پر پُشپ ورشا کی گئی۔ سٹیشن جے گھوشوں سے گونج گیا۔ پشچات بینڈ باجوں کی سُمدھر دھونی ہوئی۔ اور آپ موٹر دوارا اپنے نواس ستھان پر پدھار گئے۔

دُوسرے دن سائنکال ۸ ۱/۲ بجے قیصر گنج چوک میں ایک وراٹ سبھا ہُوئی۔ سبھا منچ بہت ہی سُندر بنا تھا۔ چاروں طرف لاؤڈ سپیکروں کا پربندھ تھا۔ اور دھوجا پتاکائیں لہرا رہی تھیں۔ بینڈ باجے کی سُمدھر دھونی ہو رہی تھی۔ سبھا ستھل بجلی کی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ سبھا کا وِشال میدان استری پُرشوں سے کھچا کھچ بھرا ہُوا تھا۔ یدیپی بجلی کی کڑک اور بادلوں کی گرج ہو رہی تھی۔ ایک آدھ بُوند بھی گر رہی تھی۔ پھر بھی جن سمُوہ ڈٹا رہا۔ نیت سمیہ پر کنور چاند کرن جی شاردا کے سبھا پتیتو میں سبھا کی کارروائی آرمبھ ہُوئی۔

سرو پرتھم شری متھرا پرساد جی گلاب دیوی آریہ کنیا پاٹھ شالا کی چھاتراؤں نے سواگت گان گایا۔ اس کے بعد شریمان مہاشہ مننا لال جی شاستری۔ سائیکا صاحب شریمان رام گوپال جی پنڈت لیکھراج جی شرما اور پنڈت جگن ناتھ جی اُپادھیائے نے شریمان کرشن جی کے سواگت میں سُندر و سرل کویتائیں سُنائیں۔ تت پشچات شردھیہ شریمان پروفیسر گھیسو لال جی ایڈووکیٹ نے اجمیر نگر کے آریہ و ہندو نر ناریوں کی طرف سے ابھینندن پتر پڑھ کر مہاشہ کرشن جی کی بھینٹ کیا۔

اس کے بعد مہاشہ کرشن جی نے اپنا اوجسوی بھاشن آرمبھ کیا۔ آپ نے اپنے بھاشن میں حیدرآباد ستیاگرہ کے سمبندھ میں آریہ سماج کے تیاگ و تپسیاؤں کا ورنن کرتے ہُوئے بتلایا۔ کہ ۱۴ ہزار آریہ ویروں کے تیاگ مے بلیدانوں سے یہ پرتیکش ہو گیا ہے۔ کہ بھارتیہ سبھیتا اور سنسکرتی کی رکشا کے لئے آریہ سماج پُوری طرح تیار ہے۔

آپ کے بھاشن کے سماپت ہونے کے پشچات ویش بھگت کنور چاند کرن جی شاردا نے آپ کے اجمیر پدھارنے پر ہاردک ہرش و دھنیہ واد پرگٹ کرتے ہُوئے کہا۔ کہ میں دڑھتا پُوروک کہتا ہُوں۔ کہ ہم ہندو آریہ اپنا اور اپنے استری بچوں کا بلیدان کر دینگے۔ آریہ سماج اجرامر رہیگا۔ اس کے بعد ویدک دھرم کی جے گھوشوں کے بیچ سبھا وسرجت ہُوئی۔

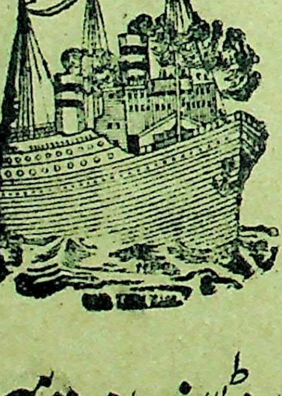

اپنی۔ اپنے گھر اور اپنے ملک کی شان کو دوبالا کرنے کے لئے
ہمیشہ اصلی
جہاز مارکہ
کپڑے
استعمال کریں
باوا پردُمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچیں:۔ بمبئی —— کلکتہ —— دہلی —— لاہور —— کوئٹہ

تازہ اہم خبریں

— اتحادیوں کے ہر سال ساڑھے لاکھ ٹن کے جہاز غرق ہوتے ہیں۔
— خیال ہے۔ کہ آئندہ موسم بہار میں برطانیہ پر حملہ ہوگا۔
— امریکن بحری بیڑہ بالکل تیار ہے۔
— خیال ہے۔ کہ مسٹر جناح سے معافی مانگ لیں گے۔
— ایک جرمن کمانڈر کے قتل کے سلسلہ میں پچاس فرانسیسی گولی کا نشانہ بنا دیئے گئے ہیں۔
— ہٹلر کا کیشیا کے رستے ایشیا پر حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔
— جرمن آبدوزوں نے امریکہ کے تین اور جہاز غرق کر دیئے ہیں۔
— پنجاب اسمبلی کا اجلاس نومبر کے آخری ہفتہ میں شروع ہوگا۔
— کوچین گورنمنٹ نے مندروں میں دیوداسیوں کے ناچ کی ممانعت کر دی ہے۔
— رُوس کو امریکہ نے سامانِ جنگ خریدنے کے لئے بیس لاکھ پونڈ کا قرضہ دیا ہے۔
— رُوسیوں نے ٹیگنراگ خالی کر دیا ہے۔
— مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے اعلان کیا ہے۔ کہ کانگریس پارٹی مرکزی اسمبلی میں شریک ہوگی۔
— برطانوی سلطنت کے ۴۲ ہزار قیدی دُشمن کی قید میں ہیں۔
— جرمنوں نے سٹالن (اہم صنعتی مرکز) اور بحیرہ بالٹک کے تمام جزیروں پر قبضہ کر لیا ہے۔
— جاپان اور سپین بہت جلد جنگ میں شامل ہو جائیں گے۔
— جاپان امریکہ کو الٹی میٹم دینے لگا ہے۔
— امریکن سینٹ میں قانون غیر جانبداری کی تنسیخ کا بل پیش ہو گیا ہے۔
— ریاست کشمیر کی آبادی چار لاکھ بڑھ گئی ہے۔
— رُوس نے اپنی نئی راجدھانی کیبوی شیو میں بنالی ہے۔
— بناسپتی گھی کو رنگ نہ دینے کے سلسلہ میں مقدمات واپس لے لئے گئے ہیں۔
— افغانستان کے اطالویوں اور جرمنوں کو اخراج کا حکم مل گیا ہے۔
— چالیس لاکھ جرمن ناکارہ ہو چکے ہیں۔ اور ساٹھ لاکھ تیار کھڑے ہیں۔
— مسٹر چودھری کے قاتل مہمند لیڈر بادشاہ گل کے پاس پناہ گزین ہیں۔
— پنڈت جواہر لعل نہرو جو دہرہ دون جیل میں ہیں۔ کی کوٹھڑی سے دو سانپ نکلے ہیں۔
— جرمنی نے اٹلی سے ۱۰ لاکھ فوج کا مطالبہ کیا ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پراچین زمانہ میں جہازوں کے ذریعہ تجارت

(از:- شری یت پنڈت ستیہ ورت جی۔ آریہ اپدیشک)

नमः सरिद्भ्यः पूर्वं समुद्रयः नमः साकंनिषभ्यः कुजे वाचं शत पदिभ्साय।

(یہ مانتا ہوں) پُورن برہم پूर्व समुद्रय: دھام میں بسنے والے میرے सरिव भय: آتما کے سمان بیان کرنے والے مُکت آتماؤں کو نمہ: اور پُوروک نمسکار کرتا ہوں۔ اور साकंनि سب طرح رہنے والے وید وانوں وسدنوں केभ्य: کے لئے بھی آدر پُوروک نمسکار ہے۔ میں آپ لوگوں کے سمان ہی शतपदीं سینکڑوں گیان سے پُورن वाचं وید بانی کا युयजे سُمیرے ہردے پرت سے وچار کرتا ہوں۔

اس سام وید کے منتر سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ وید میں ہزاروں پرکار کا علم ہے۔ دیکھئے وید میں جہاں ودھا ئی گئی ہے منجملہ اس کے جہاز یعنی ومانوں کا بھی علم ہے۔ دیکھئے وید میں لکھا ہے۔

सुत्रामाणं पृथिवी द्यामनेहस २ सषा माण मतिति २ सुप्रणीतिम दैवीनाव स्वरित्रामा नागसय सुवन्तामा रुहे मा स्वस्तये (यजु २१—५)

सव ہم سب جانے والو (زنجیروں) سے सत्रामाणाम اندر لوک کے لئے स्तये پृथ्वाम् اچھی طرح سے رہنے والے:- अनेहसम بے انداز اچھی روشنی والی वामा جس میں موت و تکلیف نہ ہو ویسے सुरामाण प्रदितिम سب میں اچھے گھر ہوں۔ اس سے सुप्रणीतिम بہت راجہ اور پرجا کی پُورا علم ہو ویسے नाम स्वरि وہ جس پر بلی بھی لگی ہوتی ہے۔ اُس (अवा म सम) اور جس میں سوراخ نہ ہوں۔ असवन्ताम دیوی عام لوگوں کی नावम چلانے والی ناو (جہاز) पर आरहेम چڑھتے ہیں۔ ویسے تم لوگ بھی چڑھو۔ بہت عالم ہو۔ اور جس میں جب ۔۔۔ بڑے جہاز میں بیٹھکر سمندر وغیرہ پانی کے ملکوں میں جو پاس ہوں۔ اور وہ ملک جو دور ہوں۔ وہاں جاؤ۔ اور دنیا کے کونوں میں جاکر دھن وان ہو جاؤ۔

اسی طرح اور بھی منتر ویدوں میں ہیں۔ جہاں پر ناؤ۔ کشتی۔ جہاز کا ذکر ہے۔ وید سے لیکر بھارت ورش نے جس قدر ترقی کی ہے۔ اس کا ذکر اس مضمون میں کرتا ہے۔ آریہ لوگ تجارت اور سیاحت کے لئے جہازوں کے ذریعہ سفر کیا کرتے تھے۔ ایک منتر سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دھن دولت جمع کرنے والے سوداگر دوسرے دیشوں کو بھی سوداگری کرنے جاتے تھے۔ اس کا ذکر ہے۔ تمام سمندر کو دولت کمانے کے لئے خوب چھان لو۔ رامائن میں بھی جہازوں کا ذکر ہے۔ کشکندا کانڈ میں لکھا ہے۔ کہ سیتا کی تلاش میں جانے کا ذکر کرتے ہوئے سگریو کے سمندر میں جانے کو کہا تھا۔ جس میں یوتی ادیپ سوورن دیپ جانیکو بھی کہا تھا۔

مہابھارت میں راجسویگیہ اور دگ وجے کے متعلق ان دیشوں کا نام آیا ہے۔ جن میں محض جہازوں سے پہنچ سکتے ہیں۔ سبھا پرب کے شلوک اچھی طرح واضح کرتے ہیں۔ کہ سہدیو نے مختلف جزائر کے راجوں کو فتح کیا تھا۔ منوسمرتی سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آریہ لوگ جہازی لڑائی سے خوب واقف تھے۔ جرمنی کے مشہور آثار قدیمہ کے ماہر اور سنسکرت کے پنڈت ووہلر صاحب مذکورہ بالا شاستریہ حوالوں کی سچائی کے قائل تھے۔ اس بارے میں ان کا کہنا تھا۔ کہ ان پرمانوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ زمانہ قدیم کے آریہ لوگ جہاز پر بیٹھکر دُور دُور تک آتے اور جاتے تھے۔ وُہ یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ سمندری سفر کا ذکر آریوں کے سب سے پُرانے دھرم گرنتھوں میں پایا جاتا ہے۔ یاگیہ ولکیہ سمرتی میں لکھا ہے۔ کہ اُس زمانہ کے آریہ لوگ بیوپار اور دھن کمانے کے لئے سمندر یاترا بہت کیا کرتے تھے۔ ہر بہت گرنتھ میں جہاز بنانے والوں کا ذکر ہے۔ اس میں ایک جگہ ان لوگوں کا ذکر ہے۔ جو بڑی بڑی ندیوں میں جہاز چلاتے تھے۔ سمندر کی جہازی بیماریوں اور ان کے علاج کا ذکر ہے۔ بھاگوت میں ایک جگہ یہ ذکر ہے۔ کہ فلاں شخص جہاز میں سمندر یاترا کرنے نکلا۔ اور طوفان سے اس کا جہاز تباہ ہو گیا۔ انہی پرانوں میں دوسری جگہ لکھا ہے۔ کہ ایک سوداگر جہاز پر بیٹھکر موتی خریدنے گیا۔

ست نارائن کی کتھا میں بھی جہاز پر بیٹھکر بیوپار کا سامان خرید کرنے جانا اور واپس آنا لکھا ہے۔

کالی داس۔ ونڈی۔ بھو بھوتی شاعروں کے زمانہ میں بھی آریہ لوگ جہازوں سے خوب کام لیتے تھے۔ رگھو بنش کے چوتھے سرگ کے چھتیسویں شلوک سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ راجہ رگھو نے بنگ دیش کے ایک راجہ کی بحری فوج کو شکست دی تھی۔ رگھو بنشی خاندان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ رگھو نے سمندر کے راستے چڑھائی کرکے فارس میں بھی اپنی حکومت قائم کی تھی۔

شکنتلا میں چین کا ذکر ہے۔ اس میں ایک سوداگر کا حال بھی لکھا ہے۔ جس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ سمندر یاترا کرتے وقت اس کا انتقال ہو گیا۔ اور اس کا سارا دھن سرکاری خزانے میں چلا گیا۔ لنکا کے راجہ نکرم باہو کی لڑکی رتناولی جہاز میں بیٹھکر بھارت کو آتی تھی۔ طوفان کے سبب اس کا جہاز سمندر میں ہی تباہ ہو گیا۔ کچھ سوداگروں نے رتناولی کو بچایا اور جہاز میں بٹھا کر اُسے کوشامبی لے آئے۔

دش کمار چرت میں لکھا ہے۔ کہ بھٹ رتنود نام کا ایک سوداگر جہاز پر بیٹھکر کالیہ بن جزیرے میں گیا۔ وہاں اس نے بیاہ کیا۔ اور واپس آتے وقت اس کا جہاز ٹوٹ گیا۔ اُسی پستک میں منتر گپت کی بھی کتھا ہے۔ وُہ یونیوں کے جہاز پر سفر کرتا ہوا کہیں کا کہیں جا نکلا۔

شنو پال بدھ میں لکھا ہے۔ کہ بھارتی بیوپاری جہازوں پر سوار ہو کر ممالک غیر سے مال لاتے اور اپنے دیش کا مال جہازوں ہی کے ذریعہ ممالک غیر کو لے جاتے تھے۔

بودھ دھرم گرنتھ بھی جہازوں اور سمندر یاترا کے حوالوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان کتابوں کی ایک بڑی بھاری خوبی یہ ہے۔ کہ تواریخی نظر سے ان کی سچائی میں شک نہیں ہو سکتا۔

لنکا کے راجاؤں کے شجرہ نسب میں لکھا ہے۔ کہ رعایا پر ظلم کرنے کے سبب ہی وجے نامی راجکمار اپنے سات سو ہمراہیوں کے ساتھ لنکا کو بھیجدیا گیا۔ اس کا بیڑا سنگاپور نام کے بندر سے چلا تھا۔ اور سیرا موجودہ بسین ہوتا ہوا لنکا پہنچا تھا۔ لنکا کے مہا بنش کا ابتدائی بزرگ وُہی راجکمار وجے تھا۔

بُدھ بھگوان کے زمانے میں سوداگر لوگ جہاز پر بیٹھکر لنکا سے بھارت اور بھارت سے لنکا آتے جاتے تھے۔

لنکا کا پُورن نامی ایک بڑا بھاری سوداگر بدھ بھگوان کے اُپدیش سُننے کے لئے شراوستی آیا تھا۔ اُپدیشوں کو سُنکر وُہ بُدھ ہو گیا۔ پھر وُہ برہم دیش گیا۔ اور وہاں سے تُن کی لکڑی لنکا میں لایا۔ اس سے اس نے ایک بودھ مندر بنایا جس جہاز پر وُہ لکڑی لے گیا تھا۔ وُہ اتنا بڑا تھا۔ کہ لکڑی کے علاوہ اس میں تین سو سوداگر بمعہ اپنے مال و اسباب کے سوار ہوئے تھے۔ ہیٹھک اور دِنے نامی بُدھ گرنتھوں میں بھی اس سوداگر کی سات یاتراؤں کا ذکر ہے۔ سوتر پیٹھک میں بھی سمندر یاترا کا ذکر ہے۔ سنیکت نکائے اور انگتر نامی کتابوں میں کئی جگہ لکھا ہے۔ کہ لوگ چھ چھ مہینوں تک جہاز ہی سفر کرتے تھے۔

دگ نکائے میں لکھا ہے کہ سوداگر لوگ جہازوں پر بیٹھکر دُور کے جزائر اور ممالک میں بیوپار کرنے جاتے تھے۔ اس وقت قطب نما تو تھا ہی نہیں۔ اس کا کام کبوتروں سے لیا جاتا تھا۔ زمین کا پتہ لگانے کے لئے ہوئے دو ایک کبوتر جہاز سے اُڑا دیے جاتے تھے۔ اگر وُہ گھوم کر لوٹ آتے تو سمجھ لیا جاتا۔ کہ زمین ابھی دُور ہے۔ ان کے نہ لوٹنے پر یہ سمجھا جاتا۔ کہ جس طرف وُہ اُڑ کر گئے ہیں اسی طرف خشکی ہے۔ اور وُہ وہیں ہی جاتے۔ بُدھ دھرم کے بڑے ہی مستند جاتک نامی گرنتھوں میں بھی جہاز۔ سمندر یاترا۔ بھارت باسیوں کے دیگر ممالک کے ساتھ تجارت کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔ بویرو جاتک میں لکھا ہے۔ کہ اشوک کے وقت سے بھی پہلے بھارت اور بویرو (بابل) کے درمیان بیوپار ہوتا تھا۔

مسٹر ایس۔ ڈیوڈس بُدھ گرنتھوں کے حوالہ سے کہتے ہیں۔ کہ زمانہ سلف میں بھارتی جہاز کچھ کی کھاڑی کی طرف سے بویرو۔ عرب فنیشیا اور مصر آیا جایا کرتے تھے۔ کاشی سے گنگا دوارا جہاز بنگال کی کھاڑی میں پہنچتے تھے اور وہاں سے لنکا جایا کرتے تھے۔ تین ہزار برس تک بھارت ورش سنسار کے بیوپار کا مرکز رہا۔ قدیم زمانے میں آریہ لوگ

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی شاد (؟) لال

اصلی ہیٹی گھڑتی

بال جیون گھٹی

— بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹا دیجئے۔ بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکلتے ہیں۔ نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دُور ہو کر۔ کمزور بچے تندرست ہو جاتے ہیں۔

سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں۔

قیمت فی شیشی ۵ر چار شیشی ۱۲ دو درجن ۲۵ علاوہ محصول ڈاک

— نئے سوداگر نمونہ و قواعد ایجنسی مفت منگوا کر روپیہ کمانے کی ترکیب مفت لو۔ دس معزز نام و پتے بھیجئے۔

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سورگیہ سوامی اچیوتانند جی

شری سوامی اچیوتانند جی مہاراج خوشاب ضلع گورداسپور (پنجاب) کے رہنے والے تھے۔ آپ نے ۱۶ ورش کی عمر میں تیبر ویراگیہ کے کارن ۱۹۳۶ء میں گھر چھوڑ دیا۔ اور نرنتر ۷ ورش تک سچے گورو کی کھوج میں وچرتے رہے۔ گھر سے پرستھان کرنے کے ۷ ورش بعد آپ نے پونا نک ودھی سے سنیاس آشرم میں پرویش کیا۔ اور اپنے ودیا بل تتھا تپ بل سے آپ منڈ لیشور بن گئے۔ اور اس گدی پر برابر پانچ ورش تک آروڑھ رہے۔ اس اودھی میں آپ نے انیکوں دھرم اپدیش دیئے۔ اور دس اپنشدوں پر ودوتا پورن بھاشیہ کیا۔ جو آج بھی سنیاسی منڈل میں بڑے گورو کی درشٹی سے پڑھا جاتا ہے۔

سمت ۱۹۲۷ بکرمی میں ہردوار کمبھ کے اوسر پر آپ کا مہرشی سوامی دیانند سرسوتی سے ساکشاتکار اور کچھ شاستر یہ وچار دھرش بھی ہؤا۔ اس کے پشچات سمت ۱۹۴۵ بکرمی میں سورگیہ پنڈت گورودت جی سے آپ کا ساکشات اور وواد ہؤا۔ اس کا پربھاو شری سوامی جی پر یہ پڑا کہ آپ آریہ سماج میں دیکشت ہو گئے۔ اور فوراً ہی منڈ لیشور کی گدی کو چھوڑ کر آریہ سماج کے وید پرچار کاریہ میں جٹ گئے۔ وید پرچار کے ساتھ "ویا کھیان مالا" نام کی ایک سندر پستک (شلوک ودھ سنگرہ) لکھی۔ رگ۔ یجر۔ سام اور اتھرو وید سے ایک ایک سو منتر چن کر آپ نے چار پستکیں گٹکے کے روپ میں سرل بھاشا میں لکھیں۔

آپ نے دو ودوانوں سوامی پرکاشانند اور سوامی وشو دھانند جی کو سنیاس کی دیکشا دی۔ اور آپ کے پاس جو ۷۰، ۸۰ ہزار روپیہ بینکوں (پنجاب نیشنل بنک وادی) میں جمع تھا۔ اس میں سے کچھ روپیہ نکال کر لدھیانہ میں عالیشان بلڈنگ مول لیکر اس میں "شانتی آشرم" نام کا آشرم ستھاپت کیا۔ آشرم تتھا سٹیٹس دھن کا آپ نے ایک وصیت نامہ لکھ دیا ہے۔ جس میں آپ نے اپنے پرشیشیہ (جن پر آپ کی بڑی شردھا اور پریم تھا۔ تتھا آپ کے سلاء پدلبدھ ل سے ہی جنہوں نے ۱۳ ستمبر ۱۹۱۳ء تدانوسار بھادرپد شکلا ۲ سمت ۱۹۷۰ بکرمی بدھوار کے دن ہردوار میں سنیاس گرہن کیا تھا) سوامی چداننند جی دہلی تتھا سوامی شودیال گری جی ہردوار کا نام وشیش طور سے لکھا ہے۔

بتایا گیا ہے۔ کہ انتم سمیہ جبکہ آپ رگن شیا پر بیمار پڑے تھے۔ تو سوامی جی کے بار بار

وہ کیا کہتے ہیں؟

کہنے پر بھی پاس رہنے والے دیکتیوں نے سوامی چدانند جی آدی کسی کو اُن کے رگن ہونے کی سوچنا نہیں دی۔ اور اس پرکار سے آریہ سماج کے ایک ادبھت وِدوان وہ پویرد آریہ سنیاسی کا ۸۰ ورش کی آیو میں ۷۵ ورش تک سنیاس آشرم میں دیتیت کرنے کے پشچات دیولوک واس ہو گیا۔ آپ آریہ سماج کے پرانے آریوں میں سے ایک تھے۔ اب اُن کا رکت ستھان پورا ہو سکیگا؟ یہ اسمبھو ہے۔ بھگوان شری سوامی جی کی آتما کو سدگتی دے۔ اور جس ادیشیہ سے جو وصیت وہ اپنے جیون کال میں کر گئے ہیں۔ وہ ادیشیہ سپھل ہو!

(جگت بندھو)

آریہ بھائیوں کیلئے چند ضروری باتیں

۱۔ ہر ایک آریہ سماج میں روزانہ ست سنگ کی پرنالی جاری ہونی چاہیئے۔ جس میں ہر ایک آریہ سجن۔ آریہ ماتا۔ آریہ بالک۔ آریہ بالکا سمّلت

ہونا اپنا دھرم سمجھے۔ ست سنگ کے بڑے لابھ ہیں۔ اس سے ملنے جلنے سے بچنا ہے۔ ایک دوسرے کی ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ دوسری سوسائیٹیاں اسی واسطے آگے بڑھ رہی ہیں۔ مگر آریہ سماجوں کی توجہ ادھر بہت کم ہے۔ یہی کارن ہے۔ کہ آریہ ماتائیں دھرم شکشا نہ ہونے سے سناتن دھرم مندروں، دھرم شالاؤں وگیرہ دوار دوار دھا سوامیوں کے ہاں جاتی ہیں۔ اس میں اُن کا اپنی دوشٹی نہیں ہے۔ جب آریہ سماج اُن کو روحانی خوراک نہ دے۔ تو کیا کریں۔

۲۔ آریہ بالک اور آریہ بالکائیں آریہ نہیں بن رہے ہیں۔ یہ ایک بڑی سوچنے والی بات ہے۔ کل کو انہی نے بڑا ہو کر ہمارا جانشین بننا ہے۔ نہ ہی گھر میں ماتا پتا شکشا دیتے ہیں۔ اور نہ ہی تعلیم کچھ فائدہ پہنچا رہی ہے۔ آریہ سماجوں کا بھی ادھر دھیان کم ہے۔ پھر کیا ہوگا؟ کیا کچھ سمے کے بعد آریہ سماج ختم ہو جائیگا؟

۳۔ آریہ پرشوں نے مُردوں کا شرادھ کرنا تو بند کر دیا ہے۔ مگر وہ زندوں کا بھی نہیں کرتے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے۔ کہ اِتتھی ستکار جو پانچوں یگیوں میں شاستروں نے بتلایا ہے۔ اور جو ہر روز کرنے کی آگیا ہے۔ یہ آریوں کے اندر سے بالکل اُڑ رہا ہے۔ جب کوئی سنیاسی یا کوئی اُپدیشک اکسمات کسی آریہ سماج مندر میں چلا جاتا ہے۔ تو سماج کے ادھیکاریوں کی طرف سے چپڑاسی کو ہدایت ہوتی ہے۔ کہ بازار سے روٹی لا دے۔ اکثر ایسا دیکھا گیا ہے۔ یہ بہت بُری بات ہے۔ اور شردھا کا ستیاناش کر رہی ہے۔ آریہ پرشوں کو دیگر سوسائیٹیوں سے سبق سیکھنا چاہیئے۔ جہاں اُن کے دھرم استھانوں میں ایک نردھن کو بھی پیٹ بھرنے کے لئے ان اور پانی مل جاتا ہے۔ وہاں آریہ سماج کے مندروں کی اوستھا بہت خراب ہے۔ جسکو دیکھ کر کم از کم مجھے تو بہت دُکھ ہوتا ہے۔ کہ آریوں کے اندر ایسی تنگی کیوں آ رہی ہے۔ بھگوان ان کے اندر شردھا اور سیوا کا بھاؤ پیدا کریں۔

(آنند منی سنیاسی)

آریہ ورگی آوشکتا

۱۸ سال کی سندر اور سیوگیہ براہمن کنیا کے لئے جس کا گوتر بھاردواج ہے۔ اور جو کنیا گورو کل دہرہ دون کی سناتکہ ہے۔ ایک ایسے سوشیل، سیوگیہ، سوستھ اور باروزگار ۲۵، ۲۶ سال کے براہمن ور کی آوشکتا ہے۔ جو کہ کسی گورو کل اُپدیشک ودیالیہ یا مہاودیالیہ کا سناتک ہو۔ نیز درڑھ آریہ سماجی ہو۔ سمبندھ براہمن مانو میں ہو سکتا ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کرنے کی کرپا کریں:۔

چندر بھانو سدھانت بھوشن پروہت آریہ سماج ہنومان روڈ۔ نئی دہلی۔

بندوقیں ۔ رائفلیں ۔ ریوالور اور پستول

نئے اور سیکنڈ ہینڈ ریل کرایہ معاف۔ دام نقد معتبر گاہکوں سے ماہواری قسطوں میں۔ انگریزی بغیر دھواں کے کارتوس ایلی گرانڈ پرکس ۱۸ روپیہ۔ بغیر دھواں کے برلنس ایلی ۱۷ روپیہ۔ ایلفا سکیس ۲½ انچ اور ۲¾ انچ ۲۳ روپیہ۔ بغیر دھواں کے گیس ٹائٹ۔ ڈائمنڈ ۳ انچ ۲۸ روپیہ فی سینکڑہ۔ سیکنڈ ہینڈ ہتھیار مناسب قیمت پر خریدے جاتے ہیں۔ تین صد کارتوس اکٹھے منگانے پر کرایہ ریل معاف۔ خط و کتابت:۔

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی صدر سے کریں۔

suleman omer & co.
Karachi Sadder.

۱۴ ابیں چھ کتابیں

اپنے نگر کے ودھرمیوں میں پرچار کرنے کیلئے آپ مندرجہ ذیل اُپیوگی اور نایاب پستکیں ۱/۴ قیمت پر منگوا کر مفت بانٹیں:۔ ویدک دھرم کی فضیلت ۴، مورتی پوجا کی دھجیاں ۴، پوران پول پرکاش ۸، جین مت درپن ۸، ادنار فلاسفی کی دھجیاں ۴، آنند پنتھ ۴۔

یہ سب کتابیں ۱۸×۲۲ کے بڑے سائز عمدہ کاغذ پر چھپی ہیں۔ صفحات ۶۰ سے ۱۲۵ تک۔ یہاں پوری قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے لئے ۱۴ کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں۔ (منیجر پرکاش لاہور)

مگن ہو جاتا ہوں

چودھری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی۔ مڈل سکول جیلیانہ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری پنڈت علاولپوری ایڈیٹر پرکاش لاہور کو لکھتے ہیں۔ "کچھ عرصہ ہؤا میں نے آپ کی تصانیف گیتا گان، رشی گان، اُپنشد گان، پہنچی رامائن، سندھیا گان منگوائی تھیں۔ انہیں میں روزانہ پڑھتا ہوں۔ ان کے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مگن ہو جاتا ہوں۔"

اگر آپ بھی ہردے کی سچی شانتی چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ اور اردو میں ۱ ۳ روپیہ محصول ڈاک ۳ منی آرڈر سے بھیجکر منگوا کر فرور پڑھا کریں۔ (منیجر پرکاش لاہور)

آریہ سماج! سوچ!!!

آریہ سماج! سوچ وچار کہ تو کدھر جا رہا ہے۔ اور آپس کی پھوٹ وپارٹی بازی کا تماشہ کیوں دُنیا کو دکھا رہا ہے۔ نیز تو یہ وچار کہ تو "کرنونتو وشوم آریم" یعنی سنسار کو آریہ یعنی شریشٹھ بنانا تھا۔ آریہ سماج کا کونسا پلیٹ فارم ہے۔ کہ جس پر اس پوتر شبد کے نعرے نہ لگائے جاتے ہوں۔ مگر افسوس! آج ہم نے اس پوتر شبد کے ارتھ اُلٹے کر دیئے ہیں۔ یعنی جہاں یہ تھے۔ کہ سارے سنسار کو آریہ بناؤ۔ وہاں اب کہا جا رہا ہے۔ کہ آریہ سماج سے نکلتے جاؤ۔

آریہ بھائیو! جہاں تمام دُنیا تمہاری طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہی تھی۔ کہ سنسار کا اُپکار، سدھار اور اُدھار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیش ہے۔ اُس کی جگہ آج ہر طرف سے یہی آواز کانوں میں پڑ رہی ہے۔ کہ آریہ سماج کوئی ترقی نہیں کر رہا ہے۔ کارن کیا ہے۔ بس یہی کہ بدقسمتی سے ہمارے گھروں میں بھی پھوٹ دپارٹی بازی کا مہلک مرض آ گھسا ہے۔ جب تک اس نامراد مرض کا علاج نہ ہوگا، یاد رکھو! آریہ سماج کوئی ترقی نہیں کر سکتا ہے۔ چاہے لاکھوں جلسے مناؤ۔ اور کروڑوں دھواں دھار تقریریں کرو۔ سب بے سود ہونگے۔ اخبار رہنما رمرتھم ۱۲ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کے نئے انتخاب میں اتنی جلدی ردو بدل کی اوستھا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ سماج ناہن کا جلسہ

سالانہ جلسہ ۲۰ سے ۲۳ اکتوبر تک منایا جائے گا جس میں آریہ سماج کے پرسدھ مہوپدیشک اور بھجنیک پدھاریں گے۔ (رامچندر منتری)

دانی مہاپرشوں سے

پرارتھنا ہے۔ کہ گوروکل دھام جہلم میں برہمچاریوں کی تعداد بڑھ جانیکی وجہ سے برہمچاریوں کو دودھ کی کمی ہو گئی ہے۔ کیونکہ گئووں نے دودھ دینا بند کر دیا ہے۔ اور کچھ بڑھ ہو گئی ہیں۔ بازار کا دودھ شدھ نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں ہم دانی ویروں سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ کم سے کم آٹھ آٹھ سیر دودھ دینے والی چار گئوئیں دے کر اپنے کل کی گئوشالہ کی شوبھا کو بڑھائیں۔ گئوشالہ کے بھون نرمان ارتھ شری لالہ دیوان چند جی راولپنڈی نواسی نے بچن دیا ہے۔ اور شری لالہ نہال چند جی کانسل اینڈ کو لاہور نواسی نے بھی چالیس روپے ہم دان کئے ہیں۔ دھنیہ واد!

(مکھیا دھشٹھاتا)

آریہ سماجوں سے اوشیک نویدن

شری مہاشہ ہرنامداس جی ہیر کے پرینتن سے

چک گوجراں میں آریہ سماج ستھاپت ہو گئی ہے۔ اور پرچار کا کاریہ بڑے اُتساہ سے ہو رہا ہے۔ پرنتو آریہ سماج کا مندر ابھی تیار نہیں ہو سکا۔ اس اوشیکتا کو عرصہ سے انوبھو کیا جا رہا ہے۔ آریہ سماجوں کا کرتویہ ہے۔ کہ مندر بنانے کے لئے آریہ سماج چک گوجراں کی سہایتا کریں۔ مقامی آریہ سجنوں کی طرف سے پریتن ہو رہا ہے۔ پرنتو دھن ابھاو کے کارن یہ کام ابھی ہو نہیں پایا۔ اس لئے پنجاب کی آریہ جنتا سے پرارتھنا ہے۔ کہ اس دھرم یگیہ میں امداد دے کر اسے سمپورن کرے۔ دان کی جملہ رقوم ہماری معرفت یا مہاشہ ہرنامداس جی کو ادا کر دیں۔ جو کہ سماجوں کا دورہ کر رہے ہیں۔

(نویدک سیکرٹری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے سماچار

$\frac{9}{10}$ ۔۳ کو مہاشہ ستیہ پال جی نندوانی کی پتری کا نام اور منڈن سنسکار پنڈت بالکرشن نے کرایا۔

اس ادسر پر مہاشہ جی نے دو روپے آریہ سماج گوروکل۔ دو روپے آریہ سماج کالج سیکشن کو دان کئے۔ ٹھیک ۵ کو ساپتاہک ادھیویشن میں راگ کے ماہر پروفیسر دینا ناتھ کے منوہر بھجن ہوئے۔ اور ثمن لکھمت شوک پرستاؤ پاس کیا گیا:۔

یہ جلسہ شری سوامی اچیوتانند جی کے مہانت پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ ایسے ویدوں کے پرسدھ سنیاسی کے پرلوک گمن سے جو ستھان خالی ہوا ہے۔ اُس کی پورتی ہونی کٹھن ہے۔ پرماتما ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔

(پیڑا رام منتری)

شُبھ بواہ

۲۸، ۲۹ ستمبر کو پروفیسر چندر کرشن کمار ایم اے بی ٹی سپتر پرنسپل راجندر کرشن کمار ایم اے آف دیانند متھرا اس کالج مونگا کا شُبھ بواہ کماری ساوتری دیوی بی اے سپتری پروفیسر امرناتھ بھسین آف دیال سنگھ کالج لاہور ماڈل ٹاؤن میں ہوا۔ ہم ہردو پریوار کو اس

اُچت اور مبارک سمبندھ پر بدھائی دیتے ہیں۔ ۱۰۱ روپیہ مختلف پبلک اور دھارمک سنستھاؤں کے لئے دان دیا گیا۔

مسلم اخبارات کا جھوٹا پروپیگنڈا

پچھلے دنوں مسلم سماچار پتروں میں یہ خبر چھپی تھی۔ کہ چھتیس گڑھ مدھیہ پرانت کے راجہ صاحب جگموہن داس صاحب اپنی رانی صاحبہ کے ساتھ مسلمان ہو گئے ہیں۔ ہم نے اس سمبندھ میں آریہ پرتی ندھی سبھا مدھیہ پرانت سے انوسندھان (تحقیقات) کروائی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ چھتیس گڑھ میں جگموہن داس نام کا کوئی راجہ نہیں ہے۔ اور اس نام کا ٹھاکر کسی بھی نام کا کوئی راجہ یا زمیندار مسلمان نہیں ہوا ہے۔

(منتری)

آریہ سماج دیوان ہال دہلی

نے پوجیہ سوامی اچیوتانند جی کے سورگباس پر شوک پرستاؤ سویکار کیا ہے (ابدی دت منتری)

آریہ سماج لائلپور

نے شری سوامی اچیوتانند جی مہاراج کے دیہانت پر ٹھیک ۵ کے ساپتاہک ست سنگ میں شوک

آسام بنگال نے پنجاب کے گوشہ گوشہ میں ہلچل مچا دی

آسامی بنگالی طلسمی راز یا خزانۂ کرامات

آسام — بنگال — نیپال — بھوٹان

نقارۂ خلق ہزاروں میں سے چند خطوط

۱۔ جناب رائے بہادر دیوان متھرا داس صاحب پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن (۲) جناب گوربخش سنگھ صاحب بی اے۔ وکیل پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن سلطانپور لودھی کپورتھلہ (۳) جناب بخشیش سنگھ صاحب ایم۔ ایس سی۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر اسکول کامونوان (گوردا سپور) (۴) جناب بشنو داس صاحب ٹرانسلیٹر پرنس ہائیڈ منڈی بہاؤالدین (گجرات) (۵) سردار اودھم سنگھ صاحب سوفی محلہ پورانا قلعہ میرپور (جہلم) (۶) بابو گیان چند مہتہ انجنیرنگ ڈیپارٹمنٹ چھہرٹہ (امرتسر) (۷) کوبہرج ہربنس لال جی معرفت پریم ڈسپنسری سٹور سوڈا واٹر فیکٹری شالامار ٹاؤن لاہور۔ (۸) جناب برجموہن سنگھ صاحب لیفٹیننٹ ریاست سرمور۔ سب ہی صاحبان کا کہنا ہے۔ کہ کتاب کیا ہے واقعی عجائبات کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ ان ہی صاحبان پر کیا منحصر ہے۔ ہزاروں کا یہی کہنا ہے۔ اور سب صاحبان کے پتہ جات بالکل صحیح ہیں۔ آپ جس سے بھی چاہیں دریافت کر سکتے ہیں۔ پھر مثل مشہور ہے۔ کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟ جب ہمارا گارنٹی فارم ہر ایک کتاب کے ہمراہ رہتا ہے۔ کہ کسی طرح بھی آپ کو ناپسند ہو تو تین یوم دیکھ کر واپس کر دیں۔ ہم فوراً قیمت لوٹا دیں گے۔ اگر آپ ہماری گارنٹی یا کسی بات میں فرق دیکھیں۔ تو اسی اخبار میں شکایت چھپوا سکتے ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کیا سچائی ہو گی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسی کتاب میں کیا کرامات ہے جسکی ناگری میں ہزاروں جلدیں پانچ روپیہ قیمت ہوتے ہوئے بھی ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گئی تھیں۔ اب اُردو ایڈیشن بھی جلد ختم ہونے والا ہے۔ اسکا جواب ہم نہیں بلکہ وہ ہزاروں آدمی دے رہے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ نامردوں کو مرد۔ بانجھوں کو سنتان۔ بیماروں کو تندرستی اور ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانیوالی۔ جادو کے پوجیہ مہاتماؤں کی سدا امر رہنے والی عجیب و غریب طاقت کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ اس کتاب میں اس عجیب کاپی کی بجنسہ نقل دی گئی ہے۔ جسکو ضلع مونگھیر کے پہاڑی علاقہ میں ایک کامل مہاتما بھول سے چھوڑ گئے تھے۔ اور جسکی پیچیدہ عبارت کو حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے اُوِرح رواں دسوں زبانوں کے عالم لی ضلی بہات پوجیہ سرآسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ جسمیں ایسے ایسے پریوگ ہیں۔ کہ ایک بار تو مردہ کو بھی اُٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ملک کامروپ دیش (آسام) بنگال اور نیپال کی ترائی میں جادو اور وشی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو مصنف کے ہمراہ گذرے بالکل کھولکر لکھ دیئے گئے ہیں۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ ایک حیرت انگیز طاقت کا خزانہ

ہاتھ لگ گیا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائیگی اور ہر طرح سے اپنے دل کی مراد پوری کر سکینگے۔ دیکھیئے جیسے تھانہ فاربس گنج ضلع پورنیہ نیپال بارڈر کے نزدیک ایک مہاتما کی کرپا اور مصنف کی امداد سے ایک بہن کے ہمراہ گذری ہوئی واردات جس کا شوہر اول درجہ کا عیاش تھا۔ اور وہ بہن بڑی مصیبت سے دن کاٹتی تھی۔ پھر وشی کرن کے زور سے اسکا شوہر ایسا ہو گیا۔ کہ دُوسری عورتوں کے نام سے نفرت آنے لگی۔ اسوقت وہ بہن بڑے آرام سے زندگی بسر کر کے تین چار بچوں کی ماں ہے۔ اس طرح کے حیرت انگیز پریوگ معلوم کر کے سچی خوشی حاصل کریں دس بیس روپیہ آجکل کی اشتہاری ادویات یا وشی کرن جنتروں منتروں پر خرچ کرنے سے پہلے ایکبار اس حیرت انگیز کتاب کو دیکھ لیں۔ پھر اگر کسی طرح سے ناپسند ہو۔ تو ہماری گارنٹی کے مطابق واپس کر کے اپنی قیمت منگا سکتے ہیں۔ ہزاروں کا کہنا ہے کہ آج تک ایسی کتاب کسی زبان میں بھی نہیں لکھی گئی ہے۔

اپنے ہزارہا اُردو خواندہ مہربانوں کے اصرار پر ناگری سے اُردو میں شائع کرائی گئی ہے۔ جلد آرڈر دیں ورنہ اُردو ایڈیشن ختم ہو جائے گا۔ اور پھر مہینوں انتظار کرنا پڑے گا۔

قیمت چار روپے۔ خوبصورت مجلد کے بارہ آنے زاید اور محصول ڈاک ۱۰ علیحدہ ہے۔ تقریباً ۵۷۵ صفحات ہیں۔ ہر ایک صفحہ سینکڑوں روپے سے بڑھکر ایک نایاب خزانہ اور سچی عیش و عشرت کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے۔ جلد آرڈر دیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ آپ بھول جائیں۔ ناگری ایڈیشن ختم ہو گیا ہے۔ اس کے لئے آرڈر نہ دیں۔ صرف اُردو کے لئے آرڈر دیں۔

رعایتی اعلان

کتاب ہذا کو ہر گھر میں پہنچانے کے لئے مصنف کی حسب ہدایت اس ماہ کے آخر تک قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت منظور کی گئی ہے۔ یعنی اردو تین روپے مجلد تین روپے بارہ آنے۔ اور جو صاحب قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں گے۔ ان کو محصول ڈاک بھی معاف ہوگا۔ کتاب رجسٹری سے بھیجدیں گے۔ کتاب ہذا کی زیادہ مانگ ہونیکی وجہ سے پنجاب اور یو۔ پی کے لئے ہم نے اپنا آفس جگادھری میں کھول دیا ہے۔ نوٹ کر لیں۔

(آرڈر میں رعایت اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ رعایت نہ ہوگی۔)

... آسام ... پنجاب آفس جگادھری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(اندھارام منتری)

مشن کی سرگرمیاں

اگست و ستمبر ۱۹۴۱ء میں مشن کے کوششوں سے پنجاب بہار و سنٹرل انڈیا میں ۲۵ کو ویدک دھرم میں شامل کیا گیا ہے۔

(دیوی چند پردھان)

الیار میں آریوں کی تعداد

آریہ پرتی ندھی سبھا کے کاریالیہ راجیہ کے آریوں کے انک پرا پت ۱۹۳۹ء میں وہاں کے آریوں کی ۱۳۰۰ تھی۔ ۱۹۴۱ء میں یہ سنکھیا ہو گئی ہے۔ اس کا ارتھ یہ ہے۔ کہ اس گوالیار راجیہ میں آریوں کی سنکھیا تگنی ہو گئی ہے۔ (سدھاکر منتری)

کانگڑی میں ہومیوپیتھی کی تعلیم

کانگڑی وشو ودیالیہ (یونیورسٹی) ہردوار کمیٹی نے اپنی لاہور کی ۶ر اکتوبر ۱۹۴۱ء میں اپنے میڈیکل کالج میں ہومیوپیتھی تعلیم متفق الرائے سے منظور کر لی ہے۔

اب جبکہ ہم آئندہ سال یعنی اپریل ۱۹۴۲ء سے گورو کل کے میڈیکل کالج میں ہومیوپیتھی کی تعلیم دینے کی آخری قرار داد منظور کر چکے ہیں۔ میری یہ خواہش ہے۔ کہ مجھکو ہومیوپیتھی کے نصاب کی تیاری میں ماہر فن تعلیم اور ہومیوپیتھی کے طب اور شفیقین سے مشورہ ملے۔ اور وہ اس کے متعلق اپنی اپنی رائے بھیجکر مجھکو مشکور فرمائیں گے۔

(ستیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا)

سارودیشک سبھا کے اہم فیصلے

سروسمتی سے نشچیہ ہوا۔ کہ گھوشنا کی جائے۔ کہ کسی بھی آریہ سماج کو اُپ نیموں کو گھٹانے بڑھانے اتھوا اُن میں سنشودھن کرنے کا ادھیکار نہیں ہے۔ اُپ نیم انوسار یہ ادھیکار کیول سارودیشک سبھا کا ہی ہے۔

(۲) آریہ سماجوں کی رجسٹری پرانتیہ سبھاؤں سے پرتھک ہونی چاہیئے۔ یا نہیں۔ اس وشے پر پرانتیہ سبھاؤں کو سمتیاں بھی پڑھی گئیں۔ وچار کے پشچات سروسمتی سے نشچیہ ہوا۔ کہ گھوشنا کی جائے۔ کہ پرانتیہ سبھاؤں سے سمبندھت کوئی سماج اپنی سمپتی اور سنگٹھن کی رجسٹری پرتھک نہ کرائے۔ یدی کوئی سماج اسکا الّنگھن کرے اور اس سماج کی پرانتیہ سبھا جانے۔ تو اُپ نیم ۱۴ اور ۲۶ کے انوسار اُن سماجوں کے وِرُدھ کاروائی کر سکتی ہے۔ یہ بھی نشچیہ ہُوا۔ کہ اس نشچیہ کی پرتی لپی پرانتیہ سبھاؤں کو بھیجی جائے۔ (سدھاکر منتری)

لودھراں میں ویدک وواہ سنسکار

۸ہ۲۸ کو شریمان ڈاکٹر کشن چند جی پردھان آریہ سماج لودھراں کے سپتر مہاشہ ہر بھگوان جی کا پورن ویدک ریتی سے وواہ سنسکار شریمان لالہ حکم چند جی عرائض نویس (بہاولپور نواسی) کی سپتری ساوتری دیوی کے ساتھ ہوا۔ سنسکار شریمان پنڈت وشوناتھ جی سناتک گورو کل نے کرایا۔ اور اُس کے بعد ور اور ودھو کو منتروں دوارہ کرتویہ کی گئی۔ پرتگیاؤں پر روشنی ڈالی۔ اور مفصل طور پر اُن کو اُن کی پرتگیاؤں کی پورتی پر زور دیا۔ پردھان جی نے اس شبھ سنسکار کی خوشی میں مبلغ ۱۱ روپے آریہ سماج کو دان دیئے۔ (منتری)

سوامی ستیانند کی کتھا

شری سوامی ستیانند جی مہاراج جو ہر سال لاہو میں اپنے منوہر اپدیشوں کی امرت ورشا کیا کرتے ہیں۔ اس سال بھی منگلوار ۱۴ر اکتوبر ۱۹۴۱ء سے دیہ وار ۳۰ر اکتوبر ۱۹۴۱ء تک امرت دھارا بھون میں ہر رات ۸ بجے سے ۹ بجے تک بھگوت ملاپ مضمون پر دس دن کتھا کریں گے۔

(ٹھاکر دت شرما وید امرت دھارا لاہور)

آریہ سماج کراچی کے سماچار

آریہ سماج کراچی کا ۵۵ واں سالانہ جلسہ ۲۶ سے ۲۸ر ستمبر تک بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ نگر کیرتن نکالا گیا۔ اور ایک ہفتہ لگاتار دھنپت آریہ پتری پاٹھشالا کے وشال آنگن میں پنڈال کے اندر منوہر ویاکھیان اور بھجن وغیرہ ہوتے رہے۔ اسی اتسو پر شری سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی ابھیانند جی۔ سوامی رامانند جی۔ آچاریہ نیند دیو جی۔ پروفیسر ہاسانند جی۔ پروفیسر تاراچند جی۔ پروفیسر ونش بندھو جی ریڈیو سنگھ اور مہاشہ ہیرانند جی۔ مہاشہ ہیمنت جی بھجنیک پدھارے تھے۔ ایک ہفتہ پرات اور شام یگیہ ہوتا رہا۔ آریہ یووک ویایام شالہ کے کھلاڑیوں نے اپنی کھیلیں دکھائیں۔ اور دھنپت مل آریہ پتری پاٹھشالا کی کنیاؤں کو انعامات تقسیم کیے گئے۔

۳۰ر ستمبر کو سماج کا چناؤ ہُوا۔ پردھان لالہ چمن لال جی۔ اُپ پردھان ڈاکٹر پرمانند جی آچاریہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

آپ دولت کی تلاش کر رہے ہیں؟

گھر بیٹھے ۵۰/ روپے ماہوار کمائیں

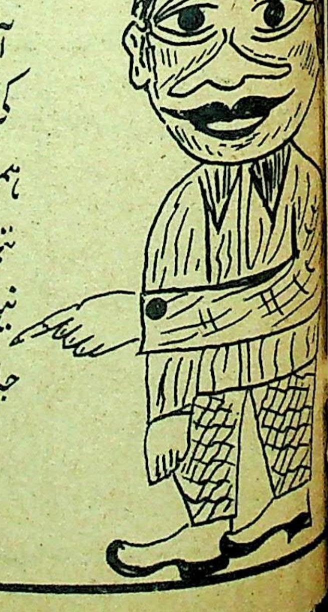

آپ فرنچ گولڈ کی ایجنسی لیکر ۵۰/ روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اور اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ اس کا رنگ خراب نہیں ہوتا۔ آجکل کے فیشن کے مطابق ہر طرح کے زیورات ہمارے سٹاک میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر کی ایجنسی کے لئے جلدی لکھیں۔ تیار زیوروں کی مکمل فہرست اور تین تولہ فرنچ گولڈ۔ ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ دو انگوٹھی اور ایک بندے نیو ڈیزائن بطور نمونہ بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار اور محنتی ایجنٹوں کو ہر قسم کی سہولیت دی جاتی ہے۔ آج ہی قواعد ایجنسی طلب کریں۔

ایجنسی سپرنٹنڈنٹ فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی
رجسٹرڈ بائی دی گورنمنٹ آف انڈیا۔ ناہن (انبالہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پراچین زمانہ میں جہازوں کے ذریعہ بھارت

(بقیہ صفحہ ۸) روم کے رہنے والوں سے اور موجودہ زمانہ میں ٹرکی و وینس اور پرتگال، ہالینڈ اور گریٹ برٹن سے جہازوں دوارا بیوپار کرتے تھے۔ اس بیوپار کے ذریعہ ہم دیگر مغربی ممالک کے علاوہ روم سے بھی لاکھوں روپے ملتے تھے۔ اسی سبب عیسٰے کی پہلی صدی میں روم کے مؤرخ پینی نے اپنے دیش کے بھائیوں کو دُتکارا تھا۔ کہ تم بدیشی مال لیکر ہر سال ۱۰ لاکھ ۵۸ ہزار روپیہ بھارت کو بھیجدیتے ہو۔

اب ہم کچھ بدیشی اتہاس کاروں اور سیاحوں و بدیشی گرنتھوں کی شہادت اس بارے میں دیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ہمارے بزرگ رگ وید کے زمانے سے ہی سنسار کے دیگر قدیم مُلکوں بے بی لون۔ چالڈیا وغیرہ سے جہازوں کے ذریعہ تجارت کرتے رہتے۔ سیریا (شام) اور بے بی لون کے آثار قدیمہ کے ماہر ڈاکٹر سے ایس کے کہنے کے مطابق بھارت اور بے بی لون کے مابین کی تجارت عیسٰے سے تقریباً تین ہزار برس کی پُرانی ہے۔ پراچین بابل کے ایک بادشاہ کو بوسیدہ محلوں میں بھارتی تُن کی لکڑی کا ملنا اور سندھ سے گئے ہوئے کپڑے کا نام سندہو ہونا صاف طور پر بھارت اور یورپ کے باہمی تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ رستم نام کے ایک ودوان کو راجا نبو کدنضر کے محلوں میں دیودار کی لکڑی ملی تھی۔ اس کے متعلق اس کی رائے ہے۔ کہ یہ لکڑی بے بی لون میں بھارت سے گئی تھی۔ اس کہنے سے چھ صد برس پہلے کا ایس ڈیوڈس کہتا ہے۔ کہ چاول، چندن اور مور عیسٰے سے پانچ سو برس پہلے یونان میں بھارتی ناموں سے پکارے جاتے تھے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا اشیاء بے بی لون میں بھارت ورش کے مغربی حصے میں سمندر کے راستے جاتی تھیں۔ یہ بات یورپ جاتک سے بھی ثابت ہے۔ ہمیں یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ یہ اشیاء بھارت ورش سے بے بی لون میں کم سے کم عیسٰے سے چھ سو برس پہلے پہنچ گئی تھیں۔ تب ہی تو یہ چیزیں عیسٰے سے چار سو برس پہلے بے بی لون کے راستے یونان میں جا پہنچی تھیں۔ کینیڈی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ:۔

اس بات کا بھی ثبوت ہے۔ کہ بھارت ورش اور بے بی لون کے بیچ سمندر دوارا عیسٰے سے سات سو برس بیشتر تجارت ہوتی تھی۔

ایس ڈیوڈس صاحب اپنی پُستک بُدھسٹ اِن انڈیا کے خاتمہ پر لکھتے ہیں۔ کہ بھارتی سوداگر عیسٰے سے پہلے آٹھویں اور ساتویں صدی میں سو ویرا اور بھروکچھ سے جہازوں پر بیٹھکر بے بی لونیا کے لئے روانہ ہوئے تھے۔

مغربی ماہران آثار قدیمہ کو اس بات کا بھی کوئی ثبوت ملا ہے۔ کہ یونان۔ مصر وغیرہ قدیم مُلکوں میں بھی بہت پراچین کال میں بھارتی سوداگر جہازوں دوارا بیوپار کے لئے آتے جاتے تھے۔

"وہ کیا کہتے ہیں؟" (بقیہ صفحہ ۹)

کی خبر پڑھکر کون آریہ سماجی ہے۔ کہ جس کے رونگٹے نہ کھڑے ہو گئے ہونگے۔ صرف چند معاملات میں اختلاف رائے کا اگر یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ تو کیا اُمید ہو سکتی ہے۔ کہ آئندہ آریہ سماج ترقی کریگا! اوّل تو بدقسمتی سے ہمارے درمیان مانیہ اُچیہ کوٹی ہستیاں ایک ایک کر کے اس سنسار کو چھوڑ کر چلی جا رہی ہیں۔ اور ان کی جگہ خالی ہوتی جا رہی ہے۔ دُوسرے اگر چند ہستیاں ہمارے درمیان ابھی باقی ہیں۔ تو وہ ناراض ہو ہو کر گوشہ نشین ہو رہی ہیں۔ اب جائے غور ہے۔ کہ رشی دیانند جی مہاراج کے انتم سمے کے مُکھ سے نکلے ہوئے وہ شبد، کہ آریو! سماج کا پرچار اور سنسار کا سدھار کار بند نہ ہو۔ کیا اس طرح سے ہی پُورا ہوگا۔ کہ جس رفتار سے آج ہم چل رہے ہیں؟ آریو! آریہ سماج نے تو سنسار سے اشانتی دُور کرنے کے لئے ہی جنم لیا تھا۔ اور شری سوامی دیانند جی مہاراج نے اس اوستھا یعنی سنسار کی اشانتی کو دیکھکر اپنا تمام جیون اس کے سدھار میں لگایا تھا۔ کونسی جگہ تھی۔ کہ جس جگہ میرے ست گورو نے سنسار کے لوگوں کو یہ اُپدیش نہ دیا ہو۔ کہ اے سنسار کے لوگو! ملکر بیٹھو! مل کر کھاؤ۔ مل کر ہی جیون ویتیت کرو۔ کیونکہ سنسار میں مل ورتن سے بڑھکر اور کوئی وستو منش کے لئے لابھدایک نہیں ہے۔ بھائیو! اب ذرا سوچو۔ وچارو! کہ کیا رشی کے مُکھ سے نکلے ہوئے ان شبدوں کا ہم پر یہی اثر ہو رہا ہے۔ شوک سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج کوئی آریہ سماج اشانتی سے خالی نہیں ہے۔ آریو! آریہ سماج کے دس سنہری نیم آپ کے سامنے ہیں۔ پڑھو۔ وچارو! یہ پکار پکار کر کیا اُپدیش دے رہے ہیں۔ ان پر عمل کرتے ہوئے آریہ سماج کی اوستھا کو جلد سُدھار دو۔

(بالمکند سابق منتری آریہ سماج نابھہ ریاست)

ہندی ساہتیہ سمیلن ابوہر

ابوہر۔ ۱۶ اکتوبر۔ دسمبر کے آخری ہفتہ میں ابوہر میں ہونیوالے اکھل بھارتیہ سمیلن کے ادھیویشن کے لئے سواگت سمتی کی طرف سے بڑے زور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ سمیلن کے مکھیہ سواگتا دھیکش اور دُوسرے سمیلنوں کے سواگتا دھیکش کا چناؤ ہو گیا ہے۔ پنجاب کے نیچے لکھے ودوانوں کا سواگت سمتی کو سہیوگ مل گیا ہے۔

۱۔ ہندی ساہتیہ سمیلن کے سواگتا دھیکش لاہور کے مشہور ودوان شری پنڈت ٹھاکردت جی شرما امرت دھارا۔ (۲) درشن پریشد کے سواگتا دھیکش شری پنڈت پرمیشورانند جی شاستری پرنسپل سناتن دھرم سنسکرت کالج لاہور۔

(۳) اتہاس پریشد کے سواگتا دھیکش:۔ شری پنڈت بھگوت دت جی بی۔ اے ریسرچ سکالر لاہور۔

(۴) ساہتیہ پریشد کے سواگتا دھیکش۔ شری پنڈت سنت رام جی بی۔ اے۔ ایڈیٹر "کرانتی" لاہور

وگیان پریشد تھکار شری ... کے سواگتا دھیکش کا نرواچن ... جاویگا۔ جس کی خبر بعد میں ... جائے گی۔

(منتری)

"پتی بھگتی" (افسانہ) (بقیہ صفحہ ...)

مالتی نے کانپتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یہ کھانا ہوگا ناملنیار" ... میں لُقمہ اُس کے مُنہ میں تھا۔ اور ... عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔

"کیوں پیارے ناتھ! اب تو مجھے ... گے۔ میں ہندو ہُوں۔ میرا ہندو ... مصیبت کے وقت اپنے پتی کا ... استری کا فرض اولین ہے۔"

"پریہ! میں اپنے کئے پر نادم ہوں ... زیادہ شرمندہ نہ کرو۔" دیوی ... رہے۔"

آریہ جگت:۔ (بقیہ ...)

اور لالہ رام کشن جی ریئس۔ منتری ... سوروپ۔ اُپ منتری مہاشہ ... مہاشہ مہرچند جی۔ خزانچی مہاشہ ... جی۔ لائبریرین مہاشہ ناتھ جی۔ ...

۱۳ اصحاب ممبران انترنگ سبھا ... سبھاسد چُنے گئے۔ پاٹھشالا پربندھک ... لالہ چمن لال جی۔ ڈاکٹر پرمانند ... پرکاش سوروپ جی۔ مہاشہ بھیا ... منشی رام جی۔ مہاشہ مہرچند جی اور ... مایا دیوی جی۔ چُنے گئے۔

۳۰ ستمبر کو سب سماجوں کی طرف ... آریہ سماج کراچی یعنی دھنپت آریہ ... شالا میں دُسہرہ کا تہوار منایا گیا۔ جس ... کے علاوہ سوامی ابھیدانند جی ... جی اور پرنسپل رام سہائے کے ویاکھیان ...

(پرکاش سروپ منتری ...)

ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے۔ آریہ بھاشا۔ آریہ سنسکرتی۔ آریہ سبھیتا اور آریہ دھرم کا پرچار کرنے کے اُدیش سے اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی سے:۔

(ہندی) "آریہ ورت" ماسک (لاہور)

پچھلے ۱۳ ماہ سے شری ہتیشی عالا ولیوی ایڈیٹر پرکاش کے سنرکشن اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے سچتر شایع ہو رہا ہے۔ آریہ نیتاؤں۔ سماچار پتروں، آریہ سماجوں، کنیا پاٹھشالاؤں اور آریہ دیویوں نے اسے پسند کیا ہے۔ آریہ ورت پنجاب کی ایک مانیہ آریہ ہندی پترکا ہے۔ اس کے خریدار خود بنیئے اور دُوسروں کو بنایئے۔

کوئی آریہ سماج یا کنیا پاٹھشالا اور آریہ پریوار آریہ ورت سے خالی نہ رہے۔ آریہ ورت آپ کو شاریرک اور آتمک اُنتی کا مارگ دکھاتا ہے۔ شکشاپرد کہانیاں دیکر منورنجن کرتا ہے۔ آپ کے بچوں کے اخلاق اُونچے کرتا ہے۔ اور پنجاب میں ہندی پرچار کا اُتم سادھن ہے۔ نئے لیکھکاؤں کی حوصلہ افزائی کرنا اسکا وشیش اُدیش ہے۔ اس پترکا کی ہر طرح سے سہائتا کرنا آپ کا پرم کرتویہ ہے۔ خود خریدار بنیں۔ دُوسروں کو بنائیں۔

(منیجر آریہ ورت لاہور)

ضرورت ہے

۱۔ ور کی برائے پنجابی کھتری کنیا عمر ۲۰ سال انگریزی مڈل اور بھوشن پاس۔ گھر کے کام کاج سے واقف۔

۲۔ ور کی برائے پنجابی کھتری کنیا۔ عمر ۱۵ سال۔ مڈل پاس۔ ہر طرح کے کام کاج سے واقف۔

۳۔ کنیا کی برائے پنجابی لڑکا۔ عمر ۱۸ سال۔ انٹرنس پاس۔ دُوکاندار۔ معقول آمدنی۔

"ایم" معرفت اخبار "پرکاش" لاہور۔

ور کی ضرورت

ایک کھتری بال ودھوا اکشت یونی کے ... ہونیکے بعد سے ایک یوروپین سکول میں ... ہے۔ اور آئندہ دسمبر میں سینئر کیمبرج ... دیگی۔ ایک یوگیہ بیروزگار ور کی ضرورت ... ذات پات یا پرانت کا بھید وچار نہیں ... حالات جاننے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ ... کتابت کریں:۔ "نندہ" معرفت مسٹر ... سب ڈویژنل آفیسر پی ڈبلیو ڈی ... سب ڈویژن پوسٹ مل ... (Beraar)

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ متصل سیتلا مندر لاہور میں باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر پرکاش "کچی انسبت روڈ" لاہور سے پرکاشت ہوا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435. "Prakash" Lahore
Founder: M. Krishna B.A.

ہفتہ وار پرکاش لاہور

آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا
گذشتہ پینتیس (۳۵) سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

شرح چندہ
سالانہ ــــ للعہ
ششماہی ــــ عہ
برما ــــ ضہ
غیر ممالک ــــ دس شلنگ

ایڈیٹر ستیشی ویدی علالپوری

U.A. STUDIO.

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۲ نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۷ کارتک سمبت ۱۹۹۸ بکرمی | نمبر ۴۱

مہرشی کے آنے سے پہلے

از:- شری کرشن چند راشوک ۔ منشی فاضل

زمین ہندوستاں کی جب ملوّث تھی گناہوں سے ۔ فضا تیرہ تھی ہندوستاں کی جب دردآہوں سے
وطن جب لطفِ آزادی کو بالکل بھول بیٹھا تھا ۔ فقط ذی شانِ ماضی پہ خوشی سے پھول بیٹھا تھا
بھلا بیٹھے تھے اہلِ ہند جب طرزِ ریاضت کو ۔ حمیت سے نہ تھا جب واسطہ اہلِ سیاست کو
نہ تھا اہلِ وطن کے دل میں جب شوقِ وفا باقی ۔ نہ تھی معصومیت باقی نہ کچھ ذوقِ حیا باقی
نگوں ہونے کو تھا بھارت میں جبکہ اوم کا جھنڈا ۔ لہو ہونے لگا تھا جب کھشاترِ دھرم کا ٹھنڈا
اچھوتوں کو سکھایا غیر نے جب گُر جدائی کا ۔ بتوں نے ٹھونک کر خم جب کیا دعویٰ خدائی کا
حجر تک کو فغاں بیوہ کی جبکہ موم کرتی تھی ۔ غرض جاتی ہماری جبکہ جیتی تھی نہ مرتی تھی
تو جلوہ گر ہوا تب دردِ ملّت کی دوا ہو کر ۔ کیا بھارت کا بیڑا پار تو نے ناخدا ہو کر

تیرے پاکیزہ دستور العمل پر جان صدقے ہو
رشی! او مہرشی!! میری تجھے سادر نمستے ہو

رگ وید ــــ اوم ــــ یجروید

وید امرت

سام وید ــــ اتھروید

ओ३म असर्जि वक्वा रथ्ये यथाजौ धिया मनोता प्रथमो मनीषा। दश स्वसारो अधि सानो अव्येमृजन्ति वह्निं सदनेष्वच्छ। साम पूर्वार्चिक ६।११।५

اوم اسرجی وکّار تھئیے یتھا جوُ دھیا منوتا پرتھما منیشا دش سوسارو ادھی سانو اوئے مرجنتی وہنی گھونگ سدنیش وچھ. سام پوروارچک ۶/۱۱/۵

لفظی معنی

(دش سوسارہ) دسوں دشائیں بہنیں بن کر (اوئے سانو ادھی) بھاونا کی چوٹی پر چڑھی (سدنے شو) اپنے اپنے استھانوں میں (وہنم اچھ) پرتھوی ماتا کا بھار اُٹھانے والے (سیناپتی) کو لکش کر کے (مرجنتی) منگل منا رہی ہیں۔ ابھی شیک اُتسو کر رہی ہیں۔ (دھیا) دھارنا دوارا (منوتا) منیوں کو اوت پروت کرنے والا (پرتھما منیشا) پرتھم سنکلپ (متھیا) کس (ادھبت) پرکار سے (رتھئے آجیئو) مہارتھیوں کے یدھ کے روپ میں (وکّا اسرجی) بول اٹھا۔

بھاوارتھ

آج ہرش کا ہے اُدریک
دونگانیا جنم بھوتل کو، انترکش کے ہِند کے تل کو
سنھادر جن گم سب کے بل کو، بنیں سرشٹیاں نئی انیک
(۲) آج ہرش کا ہے اُدریک
سبھا سبھی آج منگل ہے۔ یہ اُتسو ہے یہ کل کل ہے
میرا شبھ سنکلپ اچل ہے، ہوگا نوتن ابھی نئے ایک
(۳) آج ہرش کا ہے اُدریک
دشوں دشائیں بہنیں بن کر، چڑھی بھاونا کی چوٹی پر
نرمل رسوں سے سورن کلش بھر، کرتی ہیں میرا ابھیشیک
آج ہرش کا ہے اُدریک

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وید میں علم تار برقی

سورگیہ ماسٹر آتمارام جی امرتسری کا ایک مولیہ لیکھ

(۱۶) لیکچر نمبر ۲ کے صفحہ ۵۰ پر وُہ درج کرتے ہیں۔ کہ اگنی کے ذریعہ جنگ میں دُشمنوں پر فتح پا سکتے ہیں۔

(۱۷) رگ وید منڈل اوّل سوکت ۱۰۹ کے منتر ۳ کے حوالہ سے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ " دسیو یعنی اناریہ لوگ اگنی کے استعمال کو نہیں جانتے۔"

(۱۸) رگ وید منڈل ۲ سوکت ۳۴ منتر ۳ کے حوالہ سے وُہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ " آگ جنگلوں کو جلا دیتی ہے۔" (صـــ ۱۶۳) (۱۹) صـــ ۱۶۵ پر بتلاتے ہیں۔ کہ مُلک میکسیکو کے پُرانے باشندے آگ میں اپنا پہلا لقمہ کھانے سے پیشتر ڈالا کرتے تھے۔ لیکن اُن کو سبب ایسا کرنے کا معلوم نہ تھا۔ اور چُولھے کی آگ اور ہون کی آگ کا ذکر کرتے ہیں۔ میکس مُولر صاحب کے ان لیکچروں کے لکھنے سے ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اُن لوگوں کو سوچنے کا موقعہ مل سکے۔ جو فیشن کے مُرید ہونے کی وجہ سے کہا کرتے ہیں۔ کہ وید میں سائینس کی صداقتوں کا ذکر تک نہیں۔ سائینس کی تواریخ میں یہی باتیں جن کو میکس مُولر صاحب وید کی رُو سے آگ یا بجلی کے متعلق مانتے ہیں۔ بھاری فتوحات سمجھی جاتی ہیں۔ اب ہم ایک دو منتروں کی مختصر سی تشریح کر کے دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ ان منتروں میں اگنی ودّیا یعنی آگ اور بجلی کے متعلق کیسا اعلےٰ اُپدیش بھرا پڑا ہے:۔

अग्निं दूतं वृणीमहे होतारं विश्ववेदसम्। अस्य यज्ञस्य सुक्रतुम ।

(म० १ सू० १२ मं० १)

(ستہ) اہناشی اور مُفید (دیو) پرکاش کرنے ہاری (کوی کرتو) پرتھوی آدی پدارتھوں کے ساتھ وِیاپک۔ اور شلپ وِدّیا کا ہیتو (چتر شروس) جسکی آواز سب سُنتے ہیں۔ (اگنی) بجلی (ہونا) بذریعہ کشش گرہن کرنیوالی۔ (دیوکبھی) دویہ گُن یُکت پدارتھوں کے ملانے سے (آگت) ظاہر ہوتی ہے۔

مطلب:۔ اس منتر میں بجلی کی صفات اُسکی کشش کرنیکی شکتی تتھا اس کے عجیب غریب ہونیکا بودھن کراتے ہُوئے اُس کے پیدا کرنے کا طریق بتلایا گیا ہے۔ اور پھر ایک بات یہ بھی بتلائی ہے۔ کہ بجلی ست سرد پیپ ہے۔ ارتھات ورریہ ہے۔ موجودہ مغربی دُنیا میں آج تک عموماً مانا جا رہا ہے۔ کہ آگ یا بجلی وغیرہ حرکات کی مختلف اشکال ہیں۔ ٹنڈل سے نامی نیندانوں نے یہی بتلایا ہے۔ آگ یا بجلی کے بھنڈارتھ شرپ

अग्नेय त्रिमध्वरं विश्वतः परि-भूरसि। सइद्देवेषु गच्छति

(ऋ मं० १ सू० १ मं० ४)

(اگنے) جو یہ جوتک اگنی۔ (وشوتہ) پرتھوی پدارتھوں کے ساتھ۔ (یم) جس (ادھرم) وناش آدی دوشوں سے رہت (یگیم) شلپ وِدّیا مئے یگ کو (پری بھو) سب پرکار سے سدّھ کرتا ہے۔ (سا اِت) وہی یگ رُوپ اگنی (دیوے شو) اچھے اچھے پدارتھوں سے (گچھتی) پراپت ہوتا اتھوا جاتا ہے۔

مطلب:۔ اس منتر میں اوّل بتلایا گیا ہے۔ کہ آگ یا بجلی انیک پرکار کے پارتھو منتھا انیہ پدارتھوں میں پائی جاتی ہے۔ پھر بتلایا ہے۔ کہ وناش دوش رہت یعنی وُہ اشیاء جو بجلی کے پیدا کرنے میں مدد دیں۔ نہ کہ اس میں رُکاوٹ کاری ہوں۔ ایسی اشیاء کے باہم مناسب طور پر ملانے سے بخوبی پیدا ہوتی ہے۔ پھر دھی یگ رُوپ بجلی دیو پدارتھوں یعنے خاص قسم کی صفات رکھنے والے پدارتھوں میں سرائیت کرنی یا چلنے لگتی ہے۔

مہرشی دیانند سرسوتی کے اپدیش رتن

سنگرہ کرتا:۔ سوامی ویدانند تیرتھ

(۱) جیسے مُنشیہ گئو سے دُودھ پراپت کر کے اپنے کاریہ سدّھ کرتے ہیں۔ ویسے ہی دھارمک مُنشیہ پرمیشور کی اُپاسنا کے دوارا ودّیا آدی شریشٹھ گنُوں کو پراپت کر کے اپنے کاریہ پُورے کرتے ہیں۔ (۲) سب مُنشیوں کو یہ یوگیہ ہے۔ کہ پہلے پرُوپکاری، وگیانی، برہم نشٹھ پُرش کو جان کر اُسی سے پرشن اُتّر کی ریتی سے سب شنکائیں مٹانی چاہئیں۔ کنتو جو ودیا ہین ہیں اُن کا سنگ پرشن اُتّر اور وشواس نہیں کرنا چاہیئے۔ (۳) ایشور پرُشارتھی مُنشیہ پر کرپا کرتا ہے۔ نہ کہ آلسی پر۔ کیونکہ جبتک مُنشیہ سویم پُورن پرُشارتھ نہیں کرتا۔ تب تک ایشور کی کرپا سے پراپت پدارتھوں کو رکھ بھی نہیں سکتا۔ اِنہ مُنشیوں کو پرُشارتھی ہو کر ایشور کرپا کی اچھا کرنی چاہیئے۔ (۴) کسی کو کیول پرمیشور کی ستُتی مانتر کرنے سے ہی سنتشٹ نہیں ہونا چاہیئے۔ ورن وہ پرمیشور ہمیں سرونتر دیکھتا ہے۔ ایسا مان کر ادھرم سے ہٹتے ہُوئے ایشور کی سہایتا چاہنے والے مُنشیہ کو سدا اُدیوگ میں لگنا چاہیئے۔ (۵) جب تک مُنشیہ چھل اور ابھیمان کو چھوڑ کر پریتی پُورک دُوسرے کے اُپکار کے لئے پریتن نہیں کرتے ہیں۔ تب تک ان کی ودّیا اور سُکھ کی ورِدّھی نہیں ہوتی۔ (۶) ایشور پرُشارتھ کا ساتھی ہے۔ نہ کہ پرُشارتھ ہین کا۔ سبھی مُنشیوں کو اُدیوگی اور آشاوادی ہونا چاہیئے۔ (۷) جب تک مُنشیہ پرُشارتھی پیارے اور بلوان نہیں ہوتے۔ تب تک شترؤوں کو نربل کرنے کی شکتی اُن میں نہیں آتی۔ (۸) ایشور سب جیووں پر کرپا کر کے اُن کے کرم انوسار پھل دینے کے لئے سارا جگت رچتا ہے۔ اور پوتر کرتا ہے۔ اس میں سے سب جڑ پدارتھ اور سبھی جیو پوتر ہیں۔ مُنشیہ پوتر گُن کرموں کے گرہن کرنے اور ..... ہو کر جگت کے ان پدارتھوں سے ٹھیک ٹھیک اُپیوگ لیتے ہیں۔ وُہی پوتر ہو کر سُکھی ہوتے ہیں۔ (۹) ایشور جیو کو آشیرواد دیتا ہے۔ کہ جب کوئی ودوان پرُش پرُوپکار کے لئے نتیہ اُدیوگ کرتا ہے۔ تبھی سب پدارتھوں سے اُپکار لے کر سب پرانیوں کو سُکھی کرتا ہے۔ وُہی سب سُکھ پراپت کرتا ہے۔ ..... کوئی دُوسرا۔ (۱۰) جیسے سنسار میں ..... سُوریہ آدی رچے ہُوئے پدارتھ ہیں۔ وُہ ..... کے سب اُسی کے کرتا پرمیشور کا بودھ کراتے ہیں۔ اُسی کا ہی پرکاش کرتے ہیں۔ ویسے ہی اُپکاروں اور ایشوریہ گُنوں کو جان کر ودوان مُنشیہ ایسے ہی کرم میں پرورت ہوں۔

بجلی کی بابت مغرب کے اعلےٰ دماغ ابھی نشچے سے کچھ نہیں بتلا سکے۔ جہاں مغربی سائینس کی حالت بجلی کی ماہیت کے متعلق ابھی تک ..... ہے۔ وہاں یہ وید منتر نشچیت رُوپ سے ..... بتلا رہا ہے۔ (ENTITY) پدارتھ ..... ہے۔ کہ مغربی دُنیا کے سائینسدان تھوڑے دنوں کے بعد یہ بھی نئی تسلیمات کے ..... ظاہر کر دیں۔ کہ اگنی پدارتھ ہے۔ ..... گتی (حرکت) لیکن اس وقت ..... پرتھک پرتیت ہیں۔ ان میں کہیں اگنی کو ..... نہیں مانا گیا ہے۔ جس بات کو آج تک مغربی ودوانوں نے (باقی صفحہ ۱۳ پر)

آریوں کی پرارتھنا

ہے پربھو ہم آریوں کا چکرورتی راج پھر ہو

بچہ بچہ دیش کا ارجن سماں بلوان ہو

دھرم اور جاتی کی رکشا میں نہ پگ پیچھے ہٹیں

ڈگمگائیں نہ قدم گر سامنے طوفان ہو

خوابِ غفلت سے پربھو پھر نوجوان بیدار ہوں

پھر اُٹھے جاتی ہماری دیش کا کلیان ہو

ہوں صداقت کے پجاری ہوں بہادر شُور بیر

نوجوانوں اور ویروں کی انوکھی شان ہو

ہوں دیانند سے تپسوی دیش میں اُتپن پربھو

گیان کی گنگا بہا دیں دُور سب اگیان ہو

سر ہمارا تیرے جھکائیں نہ کسی کے سامنے

آن پر مٹنے والی پھر رشی سنتان ہو

آئے ہیں دربار میں تیرے یہی ہے یاچنا

تو دیا بھنڈار ہے ہم پر دیا بھگوان ہو

آنند مُنی سنیاسی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وید کیا ہیں؟

لیکھک:- شری ہنت بی۔ آر گرگ بی۔ اے کراچی

(۱) کلچر کے دو پہلو ہیں۔ ایک پراکرتک material اور دُوسرا ادھیاتمک spiritual ان کو عام لوگ سائینٹیفک اور دھارمک پہلو کہتے ہیں۔ وید کال میں سائینس اور دھرم پُورے عروج پر تھے۔ ویدکا زمانہ تہذیبِ دُنیا کا بہت اُونچا زمانہ ہے۔ رگوید میں ایسے جہازوں کا ورنن آتا ہے۔ جو سمندر اور ہوا دونوں جگہ چلتے تھے۔ بڑے کشادہ اور آرام دہ تھے۔ لیکن موجودہ تہذیب پر ناز کرنیوالے مغربی ملک آج تک بھی ایسے جہاز نہیں بنا سکے۔ منتر دیکھیئے:-

तुग्रो ह भुज्युं अश्विनोदमेघे रयिं न कश्चिन्ममृवां अवाहा:। तमूहथु: नौभिरात्मन्वतीभि: अन्तरिक्षप्रुद्भि: अपोदकाभि: ॥ तिस्र: क्षपा- स्त्रिरहाति व्रजद्भि: नासत्या भुज्युं ऊहथु: पतंगै: ॥ समुद्रस्य धन्वन्नार्द्रस्य पारे त्रिभी रथै: शतपद्भि: षडश्वै: ॥ अनारम्भणे तद वीरयेथां अनास्थाने अग्रभणे समुद्रे। यदश्विना ऊहथुर्भुज्युम स्तं शतारित्रां नावमातस्थिवांसम्॥

(ऋ० १-११६-३-४-५)

دھارمک پہلو کا وید کے ان منتروں سے پتہ لگ سکتا ہے۔ جو وِشو کے ادھیاتمک پہلو پر غور کرتے ہیں۔ دھرم کا لکھشیہ وشیہ ایشور ہے۔ نمونے کے طور پر میں پھر کبھی پاٹھکوں کے سامنے رکھوں گا۔ کہ وید میں ایشور کا سوروپ Vedic conception of God کیا ہے۔ اور اس ویدک سدھانت کے منشیہ جیون کو سمجھنے کے لئے کتنی مہتا ہے۔

(۲) وید کیا ہیں؟ وید پربھو کا کاویہ ہیں۔ یہ وشو پربھو کی جیتی جاگتی مورت ہے۔ اور وید اس کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ رامائن رام کا کاویہ ہے۔ رامائن بتلاتی ہے۔ رام کیا تھا۔ اور اس نے کیا کیا کیا۔ ٹھیک اسی طرح وید بھی بتلاتے ہیں۔ وِشو اتھوا پربھو کیا ہے۔ اور کیا کیا کرتا ہے۔ جس طرح رامائن کے پڑھنے سے ہمارا جیون اُونچ ہو سکتا ہے۔ اُسی طرح ویدوں کے مطالعہ سے بھی ہم جیون کو اُونچ بنا سکتے ہیں۔ رام کے جیون سے جو لابھ ہمیں ہو سکتا ہے۔ اُس سے اننت گُن... لابھ ہم پربھو کے جیون سے اُٹھا سکتے ہیں۔ چُونکہ رام کا جیون اس مہان پربھو کے جیون کا ایک انش ماتر ہی ہے۔ پرکرتی اور پُرش کو ملا کر ہم پرم اتھوا پربھو کہتے ہیں۔ ان میں آپس کا سمبندھ ٹھیک جسم و جان کا ہے۔ پرکرتی پربھو کا شریر ہے۔ اور پُرش آتما ہے۔ وِشو پربھو کی مکمل مُورتی ہے۔ وشو کے پدارتھ جو کہ پرکرتی کے مختلف روپوں کا اظہار ہیں۔ پراکرتک ہونے سے پربھو کے شریر سمان ہیں۔ اور وشو کو چلانے والی شکتی کا نام پُرش ہے۔ جس کو وشو کا آتما بھی کہا جا سکتا ہے۔ جیسے انسانی جیون میں شریر ہے۔ ویسے ہی پربھو کے جیون میں وشو universe ہے۔ جیسے ہمارے شریر کو چلانے والی شکتی کا نام آتما ہے۔ اسی طرح وشو رُوپی پربھو کے شریر کو چلانیوالی شکتی پرش universal soul کہلاتی ہے۔ پرکرتی کے مطالعہ سے ہم ہر طرح خوشحال ہو سکتے ہیں۔ اور پرش کے مطالعہ سے اَمرتو پراپت کر سکتے ہیں۔ آج مغربی مُلکوں کی سمردھی کا کارن پرکرتی کا مطالعہ ہی ہے۔

ویدوں کا گیان رشیوں کو دیا گیا۔ رشی وہ لوگ تھے۔ جن لوگوں نے دھرم کا ساکشات کیا ان رشیوں نے سنسار کے نیموں کو جیسے پایا ویسے ہی ویدوں میں دیا گیا ہے۔ نیوٹن ایک انگریز نے یہ نیم پایا کہ زمین ہر ایک چیز اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اور سیب اسی وجہ سے زمین پر گرتا ہے۔ ہم اپنی ہی بھاشا کے مطابق نیوٹن کو رشی کہہ سکتے ہیں۔ ویدوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مختلف اوقات میں مختلف رشی ہوئے۔ منتر درشٹا ارتھات سچائی کا ساکشات کرنیوالے رشی آج بھی ہو سکتے ہیں۔ وید ایشوریہ گیان ہے۔ اس میں دیش کال اور جاتی کا پکشپات نہیں ہو سکتا۔ چُونکہ ایشور کے جیون میں دیش۔ کال اور جاتی کا بھید بھاؤ نہیں۔ نیوٹن نے یہ نیم وید سے نہیں لیا۔ پرنتو اس کو اسکا سویم ساکشات کار ہُوا۔ پرم پتا پرماتما نے منشیہ ماتر کو وید گیان کے قابل بنایا ہے۔ دیکھیئے یجر وید کہتا ہے:-

यस्मिन्नृच: साम यजूंषि यस्मिन प्रतिष्ठिता रथनाभाविवारा:। यस्मिंश्चित्तं सर्वमोतं प्रजानां तन्मे मन: शिव संकल्पमस्तु ॥

(۴) ویدوں میں رشیوں نے چند ایک خوبیاں رکھی ہیں۔ جن کی وجہ سے ہزاروں سالوں سے ہم ان کو زبانی یاد کرتے چلے آتے ہیں۔ اُوپر بتایا جا چکا ہے۔ وید وشو کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ منشیہ جیون وشو کے جیون کا ایک انش ماتر ہے۔ وید وشیوں کی ویاکھیا کرتے ہوئے منشیہ جیون پر خاص روشنی ڈالتے ہیں۔ تاکہ اس کو ہر ایک پہلو میں سپھل بنایا جائے۔ دُنیا کے لٹریچر میں اور کوئی کتاب نہیں۔ جو منشیہ جیون کا ہر ایک پہلو میں یک جا مطالعہ کرے دُنیا کی ایک کتاب اگر دھارمک پہلو پر غور کرتی ہے۔ تو وہ سائینس کا خیال نہیں رکھتی۔ ٹھیک اسی طرح دُنیا کی وہ کتاب جو سائینس کا مطالعہ کرتی ہے۔ دھارمک پہلو سے نامکمل ہے۔ ان کتابوں کے دھارمک اصُول سائینس سے ٹکر کھاتے ہیں۔ اور سائینس کے اصُول دھارمک جیون میں فیل ہو جاتے ہیں۔ وید ہی ایک ایسی کتاب ہے۔ جس میں سائینس اور دھرم کے اصُول ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اُونچا دھرم اور اُونچی سائینس ایک ہی ہیں۔ The highest Religion and the highest science are one.

ویدوں میں دُوسری خوبی یہ ہے۔ کہ وید اننت ہیں۔ अनन्ता: वै वेदा: آج تک ان کا کوئی پار نہیں پا سکا۔ اور نہ اختتامِ دُنیا تک پا سکیگا۔ چونکہ وشو اننت ہے۔ کوئی آدمی کسی بھی وقت یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس نے وشو کے اننت نیموں میں سے کسی ایک نیم کو بھی پُورن رُوپ سے سمجھ لیا ہے۔ اور آگے اس کے وستار کی کوئی گنجائش نہیں۔ مثال کے طور پر دیکھیئے آج دُنیا میں بجلی کا بڑے سے بڑا ماہر بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ جو آج ہم بجلی سے کام لیتے ہیں۔ وُہی کام لیا جا سکتا ہے۔ اور بھوشیہ میں اور کوئی کام لئے جانیکی گنجائش نہیں۔ پس وِشو اننت ہے۔ تو اس کی پُورن روپ سے ویاکھیا کرنیوالا وید بھی اننت ہے۔ دُنیا کی دُوسری کتابیں وشو کے نیموں کی پُورن رُوپ سے ویاکھیا نہیں کرتیں۔ وُہ صرف نیم کے کسی ایک انش پر روشنی ڈالتی ہیں۔ لیکن وشو کے ہر ایک نیم پر پُورن رُوپ سے وید ہی روشنی ڈالتے ہیں۔ اب دیکھیئے یہ خُوبی ویدوں میں رشیوں نے کہاں رکھی ہے۔ یہ خُوبی نیموں کے بیان کرنے کے ڈھنگ میں رکھی گئی ہے۔ یہ ڈھنگ ایک نرالا ڈھنگ ہے۔ جو دُنیا کی کسی دُوسری کتاب میں نہیں پایا جاتا۔ مہان وشو کا گیان چند ایک منتروں میں رکھ دیا ہے۔ ویدوں کو ہم آجکل کے خیال کے مطابق Encyclopaedia کہہ سکتے ہیں۔ ارتھات ہندوستان کی وُہ کتاب جس میں دُنیا کا مکمل گیان ہے۔ ایک مثال لیجئے۔ وید کے اگنی سوکتوں Heat Light کا آپ مطالعہ اگر کریں۔ تو آپ Heat اور Energy کا ایک دم مطالعہ کرنے چلے جائیں گے۔ یہاں بھی کوئی اصُول کام کرتا ہے۔ یہ کوئی بیہودہ بات نہیں۔ دیکھیئے Heat Light اور Energy ان کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ پس رشیوں نے ویدوں میں سرشٹی کے مُول نیموں کو لیکر ایک ایسے ڈھنگ سے ویاکھیا کی ہے۔ کہ ایک نیم کی ویاکھیا کرتے ہُوئے اس کے ساتھ تعلق رکھنے والے دُوسرے نیموں کی بھی ویاکھیا کر گئے ہیں۔ اور یہ ویاکھیا اتنی وسیع ہے۔ کہ کوئی منش اس کا پار نہیں پا سکتا۔ وید کا ایک سدھانت ہے Man is the epitome of the universe انسان دُنیا کا نقشہ ہے۔ میں پھر کبھی آپ کے سامنے رکھوں گا۔ کہ یہ سدھانت کتنا وسیع ہے۔ اور منشیہ جیون میں کتنا مُفید ہے۔ ویدوں میں تیسری خُوبی یہ ہے۔ کہ وید اصلی معنوں میں کلچر کے گرنتھ ہیں۔ کلچر کیا ہے culture "implies growth due to stimulating growth."

کلچر کا مطلب ہے اُتساہ جنک سمپرک میں آکر بڑھنا ایک بیج بھُومی۔ نمی، ہوا اور روشنی کے سمپرک میں آکر بڑھتا ہے۔ وید کے منتر جہاں اُتساہ جنک ہیں۔ وہاں ایشور نے ان میں سائینس اور دھرم کے وُہ راز رکھے ہیں۔ جو کہ ہمیں دُنیا کی دُوسری کتابوں میں نہیں مل سکتے۔ اور وُہ منشیہ جیون میں ازحد مُفید ہیں۔ وید کے سمپرک میں جو آیا۔ اس نے نمایاں ترقی کی۔ وید کال میں ہمارا دیش خُوب ترقی پر تھا۔ آج جرمنی میں سائینس بہت ترقی پر ہے۔ تو اس کی وجہ وہاں کا وید پرچار ہی ہے۔ دُنیا کے دُوسرے مغربی ممالک سائینس میں اس قدر ترقی نہیں کر سکے۔ چُونکہ وُہ وید کے اُتساہ پیدا کرنیوالے سمپرک میں نہیں آئے۔

(۵) عام لوگوں کا خیال ہے۔ وید بہت مُشکل ہیں۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتے۔ بڑے بڑے پُستک ہیں۔ وُہ اپنا کاروبار کرتے ہُوئے ان کو کیسے پڑھ سکتے ہیں۔ یہ خیال ٹھیک نہیں ہے۔ لوگ اپنا کاروبار کرتے ہُوئے بھی ویدوں کو پڑھ سکتے ہیں۔ بلکہ اپنے کاروبار میں بھی کئی حالتوں میں وید کے مطالعہ سے زیادہ ترقی کر سکتے ہیں۔ حکیم۔ ڈاکٹر اور سائینسدان وید کے مطالعہ سے خاص فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ چُونکہ ویدوں کا نصف سے زیادہ حصّہ آیُروید اور سائینس پر پرکاش ڈالتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ وید کے منتر آج ہمیں سمجھ میں نہیں آتے۔ لیکن مطالعہ اور ریسرچ کے بعد ہمیں یقیناً سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ ویدوں کا مطالعہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دی پردہ توڑک کلب

ایک ایکٹ کا ڈرامہ

از:- شری گووند بلبھ پنت سابق وزیر اعظم یو۔پی

ڈرامہ کے اداکار

نارائن — پردہ توڑک کلب کا ممبر بننے کا امیدوار

چمیلی — ان کی بیوی

دینا — ان کا چپڑاسی

ایک پکوڑی والا (پردہ توڑک کلب کا پردھان۔ ان کی بیوی اور کلب کے دوسرے ممبر)

پہلا منظر

(میز کرسیوں سے آراستہ کمرہ، نارائن ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے پردہ توڑک کلب کے ممبر بننے کی شرائط پڑھ رہے ہیں۔ ان کے بائیں طرف اندر جانے کا راستہ ہے۔ دروازے پر ایک پردہ لٹک رہا ہے)

چمیلی پردے کے راستہ گھونگٹ نکالے ہوئے آتی ہے۔ اور چائے اور مٹھائی میز پر رکھتی ہے۔

نارائن۔ (کتاب میز پر ٹپک کر) افسوس ایشور کے اس انصاف پر بلہار جاؤں۔ میں اتنا اپ ٹو ڈیٹ جنٹلمین اور پردے کا جانی دشمن۔ مگر میری بیوی اتنی گنوار اور پردے کی پجارن (اس کا گھونگھٹ الٹتا ہے۔ بیوی کا سیاہ چہرہ دکھائی دیتا ہے۔ وہ اندر بھاگنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن نارائن اس کی ساڑھی پکڑ لیتا ہے۔) گھر کے اندر خاوند سے پردہ کیسا؟ تجھے شرم نہیں آتی۔

چمیلی:۔ اچھا ساڑھی چھوڑیئے۔ گھونگھٹ نہیں نکالوں گی۔ لیکن آپ کے ساتھ ان نک کٹوں کے کلب میں نہ جاؤں گی۔

نارائن:۔ چپ رہو۔ زبان میں لگام دو۔ وہ نک کٹے کیوں ہیں۔ جو ہندوستان کی صدیوں کی لعنت کو دور کر رہے ہیں۔ نک کٹی تو ہے۔ جو اس کانی ناک پر بھی تین ہاتھ کا گھونگھٹ کاڑھے رہتی ہے۔ (پچکار کر) اری جان جاچمپ۔ تو بھی ممبر بنے گی، اور میں بھی ممبر بنوں گا۔ اچھی سوسائیٹی میں گھومے گی۔ بڑے بڑوں سے جان پہچان ہوگی۔ ہوا میں ٹہلے گی۔ من چاہا سودا بازار سے خرید لائے گی۔ نوکروں کی بک بک سے چھٹی پا جائے گی۔

چمیلی:۔ اوں ہوں، میں نہ بنوں گی ممبر۔ میں جہاں ہوں۔ وہیں اچھی ہوں۔ آپ جایئے۔ اور ممبر بنیئے۔ میں نے کب آپ کو منع کیا۔

نارائن:۔ مگر میں تیرے ممبر بنے بغیر ممبر نہیں ہو سکتا۔

چمیلی:۔ کیوں؟

نارائن:۔ کلب کی سب سے اہم شرط ہی یہی ہے۔ (کتاب کھول کر پڑھتا ہے) "کسی بھی شخص کو پردہ توڑک کلب کا ممبر بننے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے گھر کی کم سے کم ایک پردہ دانی کا پردہ دور کر کے کلب کا ممبر بنائے۔ ایسا نہ کر سکنے پر کسی بھی حالت میں کوئی شخص کلب کا ممبر نہیں بنایا جائے گا۔"

چمیلی:۔ تو خود لہنگا اور اوڑھنی پہن کر چلے جایئے۔ اور وہاں جا کر کہیئے۔ کہ میرے گھر میں ناک کٹانے کے لئے کوئی ممبر پکھا نہیں ہے۔

نارائن:۔ اری تجھے مذاق سوجھا ہے۔ اور میں کلب والوں سے وعدہ کر چکا ہوں۔ کہ آج شام کی میٹنگ میں اپنی بیوی کے ساتھ ممبر بنوں گا۔

چمیلی:۔ آپ کا وعدہ پتھر کی لکیر تھوڑی ہے۔ جا کر کہہ دیجئے میں ممبر بننا نہیں چاہتا۔

نارائن:۔ ارے کیا بکتی ہو؟ وعدے کو پورا کرنا جنٹلمین کی پہلی خصوصیت ہے۔

چمیلی:۔ آپ میرے لئے ہار، ساڑھی اور جمپر لانے کے کتنے وعدے کر چکے ہیں۔

نارائن:۔ (منہ بنا کر سر کھجلاتا ہے) اچھا کلب میں چلو، اگلی تنخواہ میں سب سے پہلے تمہاری ہی فرمائش پوری کی جائے گی۔

چمیلی:۔ میں لاج گنوا کر اس ہار کے پہننے سے باز آئی۔

نارائن:۔ دیکھ مجھے غصہ آ رہا ہے۔ زیادہ بک بک نہ کر۔ گھونگھٹ ہٹا کر باہر جانے سے تیری کونسی عزت کا نیلام ہوا جا رہا ہے۔ دوسری عورتوں کو دیکھ کس طرح صاف روشنی اور تازہ ہوا میں چل پھر کر روشنی کا حظ اٹھاتی ہیں۔ کیا انہیں اپنی عزت کا خیال نہیں۔ بڑے سے بڑے گھر کی عورتیں کھلے منہ تیتریوں کی طرح گھومتی پھرتی ہیں۔

چمیلی:۔ وہ موٹروں میں جاتی ہیں۔ آپ کے پاس تو ایک چھکڑا بھی نہیں ہے۔

نارائن:۔ اری ہندوستان کی ابلا۔ تجھے صدیوں سے مردوں نے چار دیواری کے اندر دھندلی روشنی اور باسی ہوا میں قید کر رکھا ہے۔ تیرے دماغ سے غلامی کے خیال دور نہیں ہو سکتے۔ لیکن میں تجھے گھسیٹ کر پردے کے باہر لاؤں گا۔ اور بتاؤں گا۔ کہ مرد اور عورت دونوں کے حق برابر ہیں۔

چمیلی:۔ نہیں! کسی طرح نہیں۔ چمیلی پردہ چھوڑ کر کلب میں! نہیں نہیں! میں اس بات کو زبان پر بھی نہیں لا سکتی، سیتا جی کے وقت سے جو رواج چلا آ رہا ہے۔ جو پردہ عورتوں کا زیور ہے۔ آپ اسے توڑ دینا چاہتے ہیں۔ نہیں نہیں، میں جات برادری میں اپنی ہنسی نہیں کراؤں گی۔ مجھے ان لوگوں میں رہنا ہے۔

نارائن (لمبا سانس لیکر) اوہ۔ اوہ۔ اوہ۔ ف ف، اینا جی نے اس گنوارن کا آنچل میری ٹائی سے باندھ کر بڑی بھول کی (یکایک غصہ میں آ کر اس کی کمر میں بازو ڈال کر) تو نہیں چلیگی؟

چمیلی۔ نہیں۔

نارائن:۔ تجھے چلنا پڑیگا۔ سر پر سے اس کی ساڑھی کھینچ لیتا ہے۔

چمیلی:۔ جیتے جی نہیں۔ (ساڑھی چھڑا کر پھر سر ڈھانپ لیتی ہے۔)

نارائن:۔ تجھے زبردستی لے جاؤں گا۔ (پھر ساڑھی کھینچ لیتا ہے۔)

(چمیلی دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں سے منہ ڈھک کر زمین پر بیٹھ جاتی ہے) میں اپنے خاندانی دھرم کو نہیں چھوڑ سکتی۔

نارائن:۔ یہ دھرم نہیں ہے۔ سماج کا بنایا ہوا ایک اصول ہے۔ جو پرانا ہو جانے کے سبب سڑ گیا ہے۔ اب ضرورت ہے۔ کہ بدل دیا جائے۔

چمیلی اسی طرح منہ چھپائے چپ رہتی ہے۔

نارائن:۔ تو نہیں چلے گی؟

چمیلی:۔ کہہ تو دیا نہیں،

نارائن:۔ (گرج کر) نہیں،

چمیلی:۔ تو جا مر۔ (پردے کے اندر دھکیل دیتا ہے۔ تو میری کوئی نہیں، میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ تیری چائے تیرے سر پر (پردہ اٹھا کر چائے کا پیالہ اور مٹھائی کی طشتری بھی پھینک دیتا ہے)

(کندھے پر بال بڑھائے ترکاری کی ڈلیا لئے دینا داخل ہوتا ہے۔ اور یہ سب کچھ دیکھ کر حیرانی ظاہر کرتا ہے۔)

چمیلی (اندر سے روتی ہوئی) اوں۔ اوں۔ اوں۔

دینا:۔ باپ رے۔ یہ کیا معاملہ ہے (نارائن چونک کر اسکی طرف دیکھتا ہے) لیجئے بابوجی سبزی کی ٹوکری زمین پر رکھ کر پیسے واپس کرتے ہوئے۔) ساڑھے چودہ آنے گن لیجئے۔ تین پیسے کے آلو اور تین پیسے کی بھنڈی لایا ہوں۔

(دونوں ہاتھوں سے کان پکڑ کر زبان کاٹتا ہے) بندہ چلا۔

نارائن:۔ کہاں چلے؟

دینا:۔ اپنے گھر کو حضور!

نارائن:۔ وجہ؟

دینا:۔ میرے باپ نے مجھ سے کہہ رکھا ہے۔ کہ جس گھر میں میاں بیوی لڑتے ہوں۔ اس گھر کا نمک مت کھانا۔

نارائن:۔ (ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے) ٹھہر ٹھہر مورکھ میں پھر بھی تیرے لئے رہنے کو یہاں جگہ بنائے دیتا ہوں۔ تیرے لئے نمک کے بغیر سبزی الگ نکال کر رکھدی جائے گی۔ تو اپنے ہاتھ سے نمک ملا کر کھا لینا۔

دینا:۔ واہ کیا بات کہی ہے بابوجی، دماغ ہے کیسے پہنچے ہیں۔

نارائن:۔ (گھڑی دیکھ کر) کلب کا وقت ہو چلا دینا۔

دینا:۔ ہو گیا بابوجی!

نارائن:۔ وقت آیا ہے۔ کہ ہندوستان کی عورتیں پردہ چھوڑ کر مردوں کے ساتھ ساتھ کام کریں۔ لیکن کچھ عورتوں کے دماغ میں ایسا گوبر بھرا ہوا ہے۔ کہ بات ہی سمجھ میں نہیں آتی۔ جو کپڑا سر ڈھانپنے کو ملا تھا۔ اس سے منہ چھپانے لگیں۔

دینا:۔ یعنی توے سے کڑھائی کا کام لیا جانے لگا۔

نارائن:۔ دینا۔ پردے میں کیا کچھ فائدہ دکھائی دیتا ہے؟

دینا:۔ کچھ نہیں سرکار، پردہ آنکھ کا پردہ ہے۔ اس کے لئے ایشور نے اوپر اور نیچے دو پردے رکھے ہیں۔ پھر یہ ایک گھونگھٹ اور سو پر سوا مجھے کانٹے والے جوتے کی طرح کھٹکتا ہے۔

نارائن:۔ تو کیا کیا جائے! جب گھونگھٹ والی پردہ چھوڑنے پر رضامند نہ ہو۔ تو کیا کیا جائے۔

دینا:۔ مرد خود ہی ساڑھی پہنکر گھونگھٹ لگ جائے۔

نارائن:۔ (تالی بجا کر) یہ بات ہے۔ تو نے میرے مطلب کی بات نہیں کہی ہے۔ تو بھی ہیں نے اس میں سے اپنا مطلب نکال لیا ہے۔ میرا سوال حل ہو گیا۔ کنجی مل گئی۔ دینا ساڑھی پہنکر عورت کا بھیس بدل کر میرے ساتھ چلے۔

دینا:۔ ٹھیک ہیں سرکار!

نارائن:۔ ہاں تو نے ورنیکلر مڈل پاس کیا ہے نہ؟

دینا:۔ جی سرکار اور میں انگریزی میں اپنا نام بڑی آسانی سے لکھ سکتا ہوں۔ کہیں منشی گیری خالی ہے کیا؟

نارائن:۔ ارے نہیں (پردہ اٹھا کر اندر چلا جاتا ہے۔)

دینا:۔ (سر کھجلا کر) کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔

نارائن:۔ (ایک ٹرنک لے کر واپس آتا ہے) پردہ توڑک کلب میں چلو گے دینا! وہاں تجھے لیکچر دینا پڑے گا۔ (جیب سے لکھا ہوا لیکچر نکال کر دینا کو دیتا ہے۔) لو پڑھو۔ (دینا پڑھنے لگتا ہے۔)

دینا:۔ لایئے دیکھیئے ابھی کیسی دھول جماتا ہوں۔

(باقی آئندہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جنگ کا رنگ

انتہا پسندہ پرستھتی دنوں دن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ موجودہ جنگ اس وقت تک یوروپ کی جنگ تھی۔ اب یہ عالمگیر بنتی جا رہی ہے۔ اب تک دنیا کی چار بڑی طاقتیں اس جنگ میں الجھی ہوئی تھیں، برطانیہ، جرمنی اور روس، اور دو بڑی طاقتیں خاموش تھیں امریکہ اور جاپان۔ لیکن اب جاپان اور امریکہ بھی زیادہ دیر خاموش نہیں رہ سکتے۔ حالات اس قدر تیزی سے بدلتے جا رہے ہیں۔ کہ ان کا جنگ میں شامل ہونا ناگزیر ہے۔ امریکہ نے اپنے تجارتی جہازوں کو مسلح کرنیکا قانون پاس کر دیا ہے۔ پریزیڈنٹ روزویلٹ نے اپنی تازہ تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ اب گولے پھینکنے یا نہ پھینکنے کا سوال نہیں رہا۔ تاریخ کے صفحات میں لکھا جا چکا ہے۔ کہ پہل کس نے کی۔ لیکن جیت اس کی ہوگی جسمیں آخری دم تک گولے پھینکنے کی طاقت ہوگی۔ تجارتی جہازوں کا مسلح کیا جانا امریکہ کا شمولیت جنگ کی طرف پہلا قدم سمجھنا چاہیئے۔ یہ مطالبہ بھی امریکن عوام بڑے زور سے کر رہے ہیں۔ کہ قانون غیر جانبداری کو منسوخ کر دیا جائے۔ اور جمہوریت کے اصولوں کی حفاظت اور نازی ازم کے غلبہ کو روکنے کے لئے برطانیہ اور روس کی زیادہ سے زیادہ مدد کی جائے۔ رہا جاپان سو ایکطرف اسکی فوجیں سیام کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔ اور دوسری طرف منچوریا کی۔ روسی دستوں سے جاپانی دستوں کی سرحد پار کر جانے پر ایک بار معمولی سی ٹکر ہو بھی چکی ہے۔ اگرچہ اسے حملہ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن غیر اغلب نہ ہوگا۔ اگر کچھ ہی دنوں میں جاپان کے سائبیریا پر حملہ کی خبر آئے۔ اور تعجب نہ ہوگا۔ اگر وہ سیام پر حملہ بول دے۔ اور اس طرح یوروپ کی یہ جنگ ساری دنیا کی جنگ بن جائے۔

روسی جرمن جنگ شدید سے شدید تر ہوتی جا رہی ہے۔ اس ہفتہ کا اہم ترین واقعہ یہ ہے۔ کہ جرمن فوجوں نے شمالی یوکرین کے دارالخلافہ خارکوف پر قبضہ کر لیا ہے۔ یوکرین کا یہ ایک نہایت اہم صنعتی مرکز ہے۔ یہاں جہاز اور اسلحہ بنانے کے کئی کارخانے ہیں۔ اور آبادی سات لاکھ ہے۔ یہ خبر بھی آئی ہے۔ کہ روسی گورنمنٹ تاشقند چلی جائیگی۔ ماسکو کے چالیس میل کے فاصلہ پر خونریز جنگ ہو رہی ہے۔ روسی ماسکو کو بچانے کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ جرمنی کو جو کامیابی روس کی مہم میں اسوقت ہوئی ہے۔ وہ اس نقصان کے مقابلہ میں کچھ اہمیت نہیں رکھتی جو اسے اب تک اٹھانا پڑا ہے۔ اندازہ یہ ہے۔ کہ اسکی چالیس لاکھ فوج ناکارہ ہو چکی ہے۔ روس کے تمام اہم مقامات پر جرمنوں کا قبضہ ہو جانے پر بھی یہ مہم سر نہیں سمجھی [illegible]

اوم

ہفتہ وار پرکاش لاہور

۲ نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۷ کارتک سمت ۱۹۹۸ بکرمی

جلد ۳۷ | دیانند ابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۴۱

اجازت ہو تو کہوں؟

کہ آریہ سماج میں دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک وہ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج ترقی نہیں کر رہا۔ بلکہ دنوں دن اونتی کی طرف جا رہا ہے۔ اور دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔ جو انسٹی ٹیوشنوں اور لاکھوں روپیوں کی جائداد پر فخر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ نراشا بھرم مولک ہے۔ آریہ سماج اونتی نہیں اُنتی کر رہا ہے۔ پہلی قسم کے لوگ تو نراش نظر آتے ہیں ہی لیکن دوسری قسم کے لوگ بھی تسلیم کریں گے۔ کہ آریہ سماج کی موجودہ اوستھا اُتساہ جنک نہیں وہ جوش، اُمنگ، تڑپ اور لگن اب کہاں جو پہلے دیکھنے میں آتی تھی؟ سپھورتی نہیں اُداسینتا ہے۔ جو کام بھی ہو رہا ہے۔ ایک Routine کی طرح بساپنا ہک ستسنگ میں ہون، سندھیا پرارتھنا اور اُپدیش کا پروگرام ہوتا ہے۔ مہینوں بیت جائیں اور برسوں گزر جائیں مگر نہ آریہ سماج کی اوستھا میں انتر آتا ہے۔ نہ سبھاسدوں کی شاریرک اور آتمک اُنتی ہوتی ہے۔ عوام کے لئے آریہ سماج اب باعث کشش نہیں رہا۔ بلکہ سرو سادھارن کی ہمدردی کھو رہا ہے۔ یہ بات لوگوں کے دل میں بیٹھتی جا رہی ہے۔ کہ آریہ سماج صرف چندہ اکٹھا کرنیوالی سوسائٹی بن گئی ہے۔ غیر آریہ سماجی تو آریہ سماج سے نراش ہو ہی رہے ہیں۔ آریہ سماج کی سچی لگن رکھنے والے پرانے سیوک بھی پرسپر کے جھگڑوں اور ویر ورودھ کو دیکھکر پرتھک ہو رہے ہیں۔ یہ اوستھا کیوں ہے؟ اس پر وچار کرنیکی ضرورت ہے۔

بعض سجنوں کا خیال ہے۔ کہ آریہ سماج کی پرگتی کے سمبندھ میں ایسی باتیں نہیں کہنی چاہئیں۔ ان سے نراشا بڑھتی ہے۔ کم نہیں ہوتی۔ لیکن ہماری رائے اس سے مختلف ہے۔ یہ آواز بھی جسے بعض بھائی سننا نہیں چاہتے۔ آریہ سماج کی زندگی کا ثبوت ہے۔ ایک جیوت سوسائٹی ہی اپنی اُنتی یا اونتی پر وچار کر سکتی ہے۔ ایک مری ہوئی سوسائٹی کو چاہیے جتنا پکارو وہ بدلنا تو ایک طرف، کروٹ بھی نہیں [illegible]

ہے۔ بشرطیکہ نیک نیتی پر مبنی ہو۔ آریہ سماج کی پرگتی کے سمبندھ میں یہ آواز تب تک اُٹھتی رہیگی جب تک کہ نراشا دور نہیں ہو جاتی یا خود آریہ سماج ختم نہیں ہو جاتا۔ لیکن ہم ان لوگوں میں سے نہیں جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج مر جائے گا۔ ہمارا درڑھ وشواس ہے۔ کہ آریہ سماج مر نہیں سکتا۔ وہ زندہ رہیگا۔ لیکن تبھی جب آریہ سماج کی موجودہ اوستھا کو سدھارنے کا یتن کیا جائے گا۔

جو لوگ آریہ سماج کے شاندار مندر اور کروڑوں روپیہ کی سمپتی کو دیکھکر اسکی ترقی کا اندازہ لگاتے ہیں۔ وہ خود فریبی میں مبتلا ہیں۔ آریہ سماج کی ترقی کا اندازہ اس کے انسٹی ٹیوشنوں یا کروڑوں روپیہ کی سمپتی سے نہیں، آریہ سماجیوں کی عملی زندگی سے لگایا جانا چاہیئے۔ اخلاق کی بلندی، ویدوں کے سوادھیائے کی طرف رُچی، شُدھی کے لئے جوش۔ ودیش اور سودیش پرچار کی لگن، سنگھٹن، باہمی محبت، نشکام سیوا، سدھانت درڑھتا، بڑائی چھوٹائی کا بھید بھاو نہ ہونا، سکھ دکھ میں ایک دوسرے کے کام آنا وغیرہ صفات کی آریہ سماجیوں میں موجودگی سے ہی آریہ سماج کی اُنتی کا انومان کیا جانا چاہیئے۔ آپ مجموعی طور پر دیکھیں کہ کیا موجودہ آریہ سماجیوں میں یہ سب باتیں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ اور اگر ہیں تو کس حد تک۔ ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ سب گن آریہ سماجیوں میں سے نکلتے جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ سوارتھ، ادھیکار لپسا، لیڈری اور شاسن کا خبط، پرسپر دویش اور ویر ورودھ، سہانبھوتی کا ابھاو۔ بڑائی چھوٹائی کی بھاونا، نمائش اتیادی باتیں لے رہی ہیں۔ ستیہ بات یہ ہے۔ کہ جو ہم کہتے ہیں۔ خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہمارے جیونوں میں آریتو کی ماترا کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس آریتو کے ابھاو کے کارن ہی سچی تڑپ، سیوا کی بھاونا، اور ایک دوسرے سے سہانبھوتی کی پرورتی ہم میں نہیں رہی۔

چار آنے ماسک چندہ دینے والے ہم نام کے آریہ سماجی رہ گئے ہیں۔ کام کے سماجی نہیں ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہم دوسروں کو اپنے اخلاق سے متاثر نہیں کر سکتے۔ دنیا آریہ سماج کے اُپدیشوں، ویدک گیان اور ہماری شاندار بلڈنگوں سے پربھاوت نہیں ہوگی۔ بلکہ ہمارے سمپرک میں آکر ہمارے بیوہار سے۔ چونکہ ہمارا بیوہار آریتو پورن نہیں رہا۔ اس لئے لوگ آریہ سماج میں نہیں آتے۔ آریہ سماج نے اپنے پرارمبھک کال میں لوگوں کی ہمدردی حاصل کی۔ تو اس لئے۔ کہ پہلے آریہ سماجی حقیقی معنوں میں آریہ سماجی تھے۔ ان میں جوش تھا۔ لگن تھی۔ تڑپ تھی۔ وہ نشکام سیوک تھے۔ آریہ سماج کو اُنتی کی طرف لے جانا ہے۔ تو ایک ایک آریہ سماجی کو سچے معنوں میں آریہ سماجی بننا ہوگا۔ آریوں والے گن اپنے اندر پیدا کرنے ہونگے کہنے کی بجائے کرنا سیکھنا ہوگا۔ دین دکھیوں کے کام آنے اور پرسپر سہانبھوتی اور سہانبھوتی کی سپرٹ اپنے اندر لانی ہوگی۔ دوسرے شبدوں میں آریہ سماجیوں کو پرچارکوں کا سموہ بننے کی بجائے سیوکوں کا سموہ بننا ہوگا۔ اور آریہ سماج کو پرچارک سماج کی بجائے سیوا سماج بننا ہوگا۔ ایسا ہونے پر ہی ہم آریہ سماج کے چھٹے نیم "سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھ اُدیش ہے۔ ارتھات شاریرک، آتمک اور سماجک اُنتی کرنا" کو سپھل کر سکیں گے۔

ہینتی علاوگیسی

اِدھر اُدھر کی

نہایت معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لالہ خوشحال چند نے پرادیشک سبھا کے پردھان پد سے اس لئے استعفیٰ دیدیا ہے۔ کہ وہ سبھا کی موجودہ اوستھا سے سنتشٹ نہیں ہیں۔ اصل میں بات یہ ہے۔ کہ سبھا کا جو کچھ بھی تھوڑا بہت کام ہو رہا ہے۔ وہ انہی کے پُرشارتھ کی بدولت ہے۔ دوسرا کوئی کام کرنیوالا ہے نہیں۔ وہ اپنی ساری شکتی اس کے لئے خرچ نہیں کرنا چاہتے۔ دوسرا کوئی کام کرنیکو تیار نہیں ہوتا۔ تب وہ کریں تو کیا؟ وہ آتم اُدھار کرتے ہوئے جگت اُدھار کرنا چاہتے ہیں۔ صرف سبھا کے پردھان رہ کر بیکار پریشانی اُٹھانا نہیں چاہتے۔

سورگیہ شری سوامی سرودانند جی مہاراج نے ایک سادھو آشرم پل کالی ندی ہردوآگنج ضلع علیگڑھ میں کھول رکھا تھا۔ اس آشرم میں آریہ سماج کے لئے (باقی اگلے صفحہ پر کالم اول)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سہیوگ اور ودوان تیار کئے جاتے ہیں۔ راجگورو دھیریندر شاستری جیسے ودوان اس آشرم نے آریہ سماج کو دیئے ہیں۔ سوامی جی اس آشرم کا سارا بوجھ راجگورو جی پر ڈال گئے ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ آریہ جنتا اس اتر دائتو کو نبھانے میں انہیں پورا پورا سہیوگ دے، اور تن، من دھن سے سہائتا کرے۔ تاکہ سوامی جی کی یہ حقیقی یادگار زندہ ہی نہ رہے۔ بلکہ پھلے پھولے۔ اس آشرم کا وارشک اتسو ۷، ۸، ۹ نومبر کو ہے۔ سوامی جی کے بھگتوں کو اس اتسو پر ضرور جانا چاہیئے۔

پچھلے دنوں دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کی رپورٹ کی بنا پر ہم نے شائع کیا تھا۔ کہ کانگڑہ پرانت میں ۱۴۰۵ ہندو استریوں کو اغوا کیا جا چکا ہے۔ پنڈت سنت رام جی بی۔ اے پردھان جات پات توڑک منڈل کی سمتی میں یہ اعداد و شمار مبالغہ آمیز ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ اگر یہ صحیح ہیں۔ تو انہیں سب ایسے کیسوں کے متعلق ضروری واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ تاکہ وہ اغوا کرنیوالوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کریں۔ جن ہندو استریوں کی رکشا ہو سکے کرنے کا یتن کریں۔ سالویشن مشن کے ادھیکاریوں اور کانگڑہ پرانت کے آریہ سجنوں کو اس طرف دھیان دینا چاہیئے۔

سرحدی گاندھی خان عبدالغفار خاں کے ایک بھتیجے کو اپنے پریوار سمیت ویدک دھرم میں پرویش کئے کچھ عرصہ ہو گیا ہے۔ ان کی پتری کا وواہ تو کسی ہندو یووک سے ہو گیا ہے۔ لیکن ان کے پتروں کا وواہ ہونا اسمبھو ہو رہا ہے۔ بہت یتن کرنے پر بھی کوئی آریہ بھائی اپنی کنیا کا سمبندھ ان کے پتروں سے کرنے کو تیار نہیں ہوا۔ وواہ سمبندھی یہ مشکل حل نہ ہوئی۔ تو کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ وہ پھر مسلمان ہو جائے۔ ایسی اوستھا میں واپس گئے ہوئے مسلمان آریہ سماج کے کٹر دشمن بن جایا کرتے ہیں۔ آریہ سماج کو چاہیئے۔ کہ یا اس سمسیا کا حل سوچے یا شدھی بند کر دے۔

ہتیشی

بقیہ صفحہ ۵ کالم اول کم جائے گی۔ کیونکہ روس کی لاتعداد فوج جیتک زندہ ہے۔ وہ جرمنوں سے لڑتی رہے گی۔ اور جس جوانمردی اور بہادری سے روسی لڑ رہے ہیں۔ اگر اسی طرح لڑتے جاویں۔ تو یقیناً وہ ایک لمبے عرصہ تک جرمنوں کو جنگ میں الجھائے رکھیں گے۔ اس صورت میں امریکہ اور برطانیہ کی جنگی امداد سے جنگ کا پانسہ پلٹ دینا کوئی بڑی بات نہ ہوگی۔

(ہتیشی)

آہ پنڈت منشا رام جی!

جس بات کا خدشہ تھا آخر وہ ہو کر رہی۔ پنڈت منشا رام جی آریہ اپدیشک سُرگباش ہو گئے۔ کئی دنوں سے ان کی صحت کے متعلق تشویشناک خبریں آ رہی تھیں۔ کاربنکل کا اپریشن ان کی جان کا لاگو ثابت ہوا۔ پنڈت جی آریہ سماج کے ایک پرسِدّھ ودوان تھے۔ سناتن دھرمیوں سے شاستر ارتھوں میں وجئی ہوا کرتے تھے۔ وقتاً فوقتاً آریہ سماج کے خلاف لکھی جانیوالی کتابوں کا منہ توڑ جواب بھی دیتے رہتے تھے۔ ویدک تو پ، پورانک پول پرکاش اور چیتاونی پرکاش ان کی پرسِدّھ رچنائیں ہیں۔ ایسے ودوان کا اسمیہ میں اُٹھ جانا نہ کیول ان کے پریوار کے لئے دُکھ جنک ہے۔ بلکہ آریہ سماج کے لئے بھی ان کی مرتیو ایک ناقابلِ تلافی صدمہ ہے۔ ہمیں ان کے پریوار سے ہاردک سہانُبھوتی ہے۔

کی جاوے گی۔ لیکھکوں اور کویوں کو آریہ سماج کے اصولوں اور شاندار اتہاس کے متعلق لیکھ اور کوتائیں جلد بھیجدینی چاہیئں۔

ضروری اطلاع

جن گراہکوں کا چندہ ماہ نومبر میں ختم ہوتا ہے۔ انہیں چھپی ہوئی اطلاعی چٹھیں اسی پرچہ میں رکھکر بھیجی جا رہی ہیں۔ ہمارے پریمیوں کو چاہیئے۔ کہ اطلاع پاتے ہی چندہ منی آرڈر سے ارسال کر دیں۔ جو بھائی "آریہ ورت" کے بھی گراہک بننا چاہیں۔ وہ اس کا چندہ اڑھائی روپے بھی ایک ہی منی آرڈر سے ارسال کر سکتے ہیں۔ چندہ ۱۲ نومبر سے پہلے پہلے ارسال کر دیں۔ جسے گراہک نہ رہنا ہو۔ اُسے کارڈ لکھکر مقررہ تاریخ تک پرچہ بند کر دینے کی اطلاع دے دینی چاہیئے۔

"پرکاش" تمام اخباروں سے اُتّم ہے"

مہاشہ مہندر پرتاپ جوہری پوسل ضلع شاہجہانپور یو۔ پی سے اپنے ۲۵ اکتوبر کے خط میں لکھتے ہیں:۔ "پرکاش کا رشی انک ملا۔ پڑھکر طبیعت بہت خوش ہوئی۔ اب تک ایسے دھارمک اخبار بہت کم میرے دیکھنے میں آئے ہیں۔ میری رائے میں یہ اخبار سب اخباروں سے اچھا ہے۔ جس نقطہ نظر سے دیکھا جائے عمدہ ہے۔ جس ڈھنگ سے آپ نے رشی انک کو اتنا شاندار بنایا ہے۔ اور اچھی باتوں سے پُر کیا ہے۔ آشا کرتا ہوں۔ کہ آپ اسی طریقہ پر ہفتہ وار 'پرکاش' بھی نکالتے ہونگے۔ سواسخفر رکشا کے متعلق لیکھ دیا کریں۔ تو یہ اور بھی اچھا ہوگا۔ مجھے آپ کا یہ طریقہ بھی بہت پسند ہے۔ کہ آپ پولیٹیکل خبریں بھی دیا کرتے ہیں۔ "آریہ ورت" کا رشی انک بھی ملا۔ پڑھکر دل خوش ہو گیا۔"

(مہندر پرتاپ)

بمبئی اور ڈھاکہ میں فرقہ وارانہ فساد

ابھی ڈھاکہ اور بمبئی کے پچھلے فرقہ وارانہ فسادوں کی یاد دلوں سے دور نہیں ہوئی۔ کہ اب ہر دو مقامات پر پھر فساد ہو جانیکی خبر آئی ہے۔ دونوں جگہ متعدد اشخاص ہلاک اور کئی سو زخمی ہو چکے ہیں۔ بین الاقوامی نازک صورت حالات کے پیش نظر ہندوستانی مل بیٹھنے کی بجائے چھوٹی چھوٹی باتوں پر سر پھٹول شروع کر دیتے ہیں۔ یہ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ انہیں نہ جانے کب عقل آئیگی؟

"پرکاش کا جلسہ ایڈیشن"

پچھلے سالوں کی طرح اس ورش بھی آریہ سماج بچھو والی کے اُتسو پر "پرکاش" اور "آریہ ورت" کا اردو ہندی میں جلسہ ایڈیشن شائع ہوگا۔ جسے ادھک سے ادھک شاندار بنانیکی کوشش

کوچین میں دیوداسی پرتھا کا انت

دربار کوچین اپنے اس فیصلہ کے لئے مبارکباد کا مستحق ہے۔ جسکی رُو سے اسنے مندروں میں پوجا کے وقت دیوداسیوں کے ناچ کی ممانعت کر دی ہے۔ اس سے بھی ایک قدم آگے جا کر دربار کو چاہیئے۔ کہ دیوداسی پرتھا کا انت ہی کر دے۔ جاتی کی یووتیوں کو مندروں میں سارا جیون ونیت کرنے کے لئے مجبور کرنا نہ کیول کئی طرح کے اپدروں کا اتپادک ہے۔ اپتو جاتی کے لئے بھی ہانی کارک ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے جرنلزم کی ٹریننگ

پنجاب یونیورسٹی مبارکباد کی مستحق ہے۔ کیونکہ اس نے جرنلزم کی ٹریننگ کے لئے کلاسیں لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسٹر پرتھوی پال سنگھ ایم۔ اے (جرنلزم) بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی کو لیکچرار مقرر کیا ہے۔ .x.

تازہ خبریں

— جرمن فوجیں کریمیا میں داخل ہو گئیں
— گورنمنٹ ہند نے سیاسی قیدیوں ... سے انکار کر دیا ہے۔
ہندوستان
جاپان جا...
— جنگ کے ...
سے ۵ ستمبر ...
اشخاص نظربند ...
— مرکزی اسمبلی میں حکومت نے ... کے متعلق کوئی رائے ظاہر کرنے سے ...
— اڑیسہ میں کولیشن وزارت بنے ...
— ۱۰ سال میں نازی ۸ لاکھ مربع ... اور ۵ا کروڑ انسانوں کو غلام بنا ...
— جرمنی روسی محاذ پر ہوائی جہاز ... پہنچا رہا ہے۔
— جنرل چیانگ کائی شیک سٹالن ... کریں گے۔
— پریذیڈنٹ روزویلٹ کے پاس ... خفیہ نقشہ ہے۔ جسمیں امریکہ کو ... درج ہے۔
— ۲۷ اکتوبر کو ماسکو پر چوبیس ...
— جرمنی نے عارضی صلح کے لئے ... شرائط پیش کر دی ہیں۔
— جرمنی نے جنگ پر چھ ارب ... اور برطانیہ نے ۲ ارب پچاس کروڑ ... اگست تک ایک سال میں خرچ کئے۔
— امریکہ اور برطانیہ ۴۷ ہزار ... روزانہ ایران کے راستے روس بھیج ...
— مسلم لیگ نے سنٹرل اسمبلی کا بائیکاٹ ...
— برطانیہ نے کبھی اسلامی ملک کو ... چاہا۔ تو سر سکندر سب سے پہلے ٹکر لیں گے۔
— دربار کشمیر نے "انسائیکلوپیڈیا کشمیر" ضبط کر لی ہے۔
— ویر ساورکر اس سال ہندو مہا ... صدر نہیں بنیں گے۔
— مناسب وقت پر جاپان روس ... مطالبات پیش کرے گا۔ ۳۰ لاکھ ... فوج تیار ہے۔
— برطانوی کونسل ۲ ہندوستانی ایڈیٹر ... لنڈن آنیکی دعوت دے گی۔
— ایران کو آزادی دیدی گئی ہے۔
— ڈھاکہ فساد میں ۷ آدمی ہلاک اور ... ہو چکے ہیں۔

.x. ۲۵ امیدواروں کی درخواستیں آ چکی ہیں ... شام کو لگا کریں گی۔ عملی تجربہ کے لئے ... کے دفتروں میں طلباء کے لئے سہولتیں ... انتظام کیا جاوے گا۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج کا چوتھا نیم

ست کے گرہن کرنے اور اَست کے چھوڑنے میں سدا اُدیت رہنا چاہیئے

(از:- لالہ لبھو رام جی نیئر۔ آنند آشرم لدھیانہ)

موٹر کے انجن میں خود بخود چلنے کی طاقت نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اس میں پیٹرول نہ ڈالا جائے۔ پیٹرول ڈالنے سے جو موٹر ایک قدم بھی نہیں چل سکتی۔ وہ سینکڑوں میل کا سفر طے کر لیتی ہے۔ جب بھی مقررہ سفر کے پشچات پیٹرول سماپت ہو جاتا ہے۔ تو موٹر نہیں چل سکتی۔ یہی اوستھا منش کے جیون کی ہے۔ ہر ایک منش کو پیدا ہونے کے سمے ایک وشیش بل دیا گیا ہے۔ جوں جوں وہ بل منش کام میں لاتا ہے۔ اس کی آیو کم ہوتی جاتی ہے۔ یدی کوئی منش اس پرکار کے وسائل کام میں لاوے۔ کہ جس سے اس کا بل کم خرچ ہو۔ تو اس کی آیو شیگھر سماپت نہیں ہوتی۔ اَست کا بیوہار ایک پرکار منش کے بل کو نشٹ کرتا ہے۔ سچ سچ بات کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو بات جی میں ہو اس کو سپشٹ کہہ دیا جائے۔ برخلاف اس کے جھوٹ کہنے کا ابھپرائے یہ ہے۔ کہ جو بات دل میں ہے۔ اس کو پرگٹ نہ کرتے ہوئے اور بات بنا کر ورنن کی جاوے۔ اس سے سدھ ہوتا ہے۔ کہ اَست وکتا کو ادھک کام کرنا پڑتا ہے۔ ست کو روکنا اور اُسے پرگٹ نہ ہونے دینا (۲) اَست بنانا۔ ان دونوں باتوں میں جو بل خرچ ہوتا ہے۔ اُسے ہر ایک منش اپنے بل کو نشٹ کرتا ہے۔ اس طرح اس کی آیو گینا کا دھن کم ہو جاتا ہے۔ اس سے سدھ ہوا۔ کہ اَست بولنا سدیو منش کے لئے ہانی کارک ہے۔ اور اس سے خواہ کم ہو یا ادھک ہر ایک منش کا جیون دھن کم ہوتا ہے۔ اس سے پرشن پیدا ہوتا ہے۔ کہ منش اَست بولنے کا ادھیکار بھی رکھتا ہے۔ کہ نہیں۔ جیسا کہ اُوپر لکھا گیا ہے۔ کہ جھوٹ بولنے سے منش کا جیون کم ہوتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس کے سنسارک سمبندھ میں بھی اَست بولنا سرب سادھارن کے لئے انیلنت ہانی کارک ہے۔ یدی ایک منش جھوٹ بولتا ہے۔ تو دوسرے منش کو جو اس کے ساتھ سمبندھ رکھتا ہو۔ ادھک کام کرنا پڑتا ہے (۱) یہ جاننا کہ آیا بولنے والا اَست بول رہا ہے یا نہیں؟ (۲) بہت سا سمے اس کی چھان بین میں نشٹ کر کے اور پھر اصلیت کو پہنچنا۔ (۳) بولنے والے کے اَست بولنے کے خیال پر کرودھ آنا اور اس کا بل گھٹنا۔ اس سے ستّ ہے۔ کہ اگر جھوٹ بولنے والا اپنے قیمتی وقت کا ایک منٹ اور جیون کا ایک دن جھوٹ کی اختراع میں نشٹ کرتا ہے۔ تو اس کے متعلقین کا اس سے کتنا وقت اور کتنا جیون کا حصہ سچ کی کھوج میں نشٹ کا کارن ہوگا۔ کیونکہ وہ سچائی کے معلوم کرنے میں اپنے قیمتی وقت کو خرچ کرنے پر بادھت ہو جاتا ہے۔

چونکہ سچائی کی تحقیق ایک پرکار کا کام ہے۔ پس اس کی کھوج کرنیوالا اس میں مصروفیت کی وجہ سے ایک انجن کی طرح سے زندگی کو کم کرتا ہے۔ اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ جھوٹ بنانے سے یہ معلوم کرنا۔ کہ امک پُرش نے اَست بولا ہے۔ بہت کٹھن کام ہے۔ یہ بھی زندگی کو بہت زائل کرتا ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ جھوٹ بولنے والا ایک حصہ وقت کا اور ایک دن زندگی کا ضائع کرتا ہے۔ تو یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا۔ کہ اس سے مطلب کا اس سے تین گنا سمے اور جیون خرچ ہوں گے۔

اس اوستھا میں جھوٹ بولنے والا اس لئے بُرا نہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو ہانی پہنچاتا ہے۔ بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ اس لئے بھی خطرناک ہے۔ کہ اس کی ہستی سنسار کے وقت اور دوسرے منشوں کی زندگیوں کو نشٹ کرتی ہے۔ اب پرشن پیدا ہوتا ہے۔ کہ "آیا جھوٹ بولنے والے منش کو ختم کرنے کے لئے ست بولنے والے منش کا جھوٹ بولنا جائز ہے؟ یا یوں کہا جائے۔ کہ یدی ایک جھوٹا منش اَست ہی کا بھرا ہوا ہے۔ تو اس اَست بادی کو ختم کرنے کے لئے ایک جھوٹ بولنا اُچت ہے؟ کیونکہ ایک اَست بولنے سے سنسار بڑے اثر سے بچ جاتا ہے۔ عام طور پر یہ بات بڑی پیاری لگتی ہے۔ مگر اصولاً اَست بولنے والا اگر ایک جھوٹ بولنے کا سمے نشٹ کرتا ہے۔ اور آیو کو ہانی پہنچاتا ہے۔ سنسار کو بہت سے جھوٹوں سے بچانے کے لئے اَست بولے تو خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے یہ قربانی کی۔ پرنتو سنسار میں الگ الگ طبیعت کے منش ہیں۔ اور اسی طرح سے ہر ایک منش کی سمتی بھن بھن ہوگی۔ اگر یہ نشچے کر دیا جائے۔ کہ ہر ایک منش دوسرے جھوٹے منش کو ختم کرنے کے لئے جھوٹ بول سکتا ہے۔ تو ہر ایک منش کو اپنی طبیعت کے انوسار کرنا ہوگا۔ چونکہ اس پرکار کی سمتی سنھر کرنے میں ایک غلط پرتھا چلنے کا ڈر ہے۔ ممکن ہے۔ کہ منش کو ہزاروں جھوٹ بنانے کا نامناسب موقعہ مل جائے۔ اس لئے یہی اُچت ہے۔ کہ منش کو کبھی بھی اوستھا میں جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے۔ مہرشی دیانند جی مہاراج نے آریہ سماجوں کے نیموں میں سپشٹ طور پر اسی میں فرمایا ہے۔ کہ "ست کے گرہن کرنے اور اَست کے چھوڑنے میں سدا اُدیت رہنا چاہیئے۔"

مہاتما سقراط کو جب بندی خانہ میں رکھا گیا۔ کہ "آپ کی زندگی منشوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ حاکم وقت نے آپ کو بے گناہ زہر دینے کا نشچے کیا ہے۔ اگر آپ آگیا دیں۔ تو آپ کو بندی خانہ سے نکال سکتے ہیں۔ ایک بے گناہ زندگی بچ جائے گی۔ اور سنسار کو آپ کے اپدیشوں سے لابھ پہنچے گا۔"

مہاتما سقراط کیا فرماتے ہیں۔ "میں جانتا ہوں۔ کہ مجھے نردوش ڈنڈ دیا جا رہا ہے۔ پرنتو مجھے اس نیم کو جو قانون کی پابندی کرنی چاہیئے۔ نہیں توڑنا چاہیئے۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا۔ کہ میری مثال سے ہر ایک منش اپنی پابندی سے گریز کرنے لگے۔ تو اسطرح قانون کا جاری رہنا محال ہو جائے گا۔"

اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ سقراط جیسی قیمتی زندگی بے وقت ضائع ہو گئی۔ پرنتو ان کے نیم انوسار چلنے کا اصول کُل سنسار میں آفتاب کی طرح روشن ہے۔

مفید ہدایات

— مرغن غذاؤں میں ہی طاقت نہیں۔ بلکہ جسم سے محنت لیتے رہنے اور سادہ خوراک کھاتے رہنے میں حقیقی طاقت ہے۔ گھی دودھ سے چربی بڑھتی ہے۔ جس کا بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے۔ اور اس سے دل پر دباؤ پڑتا ہے۔

— دوا کھانے سے پہلے اپنی غلطیوں کو سدھارنے کی عادت ڈالو۔ رات کو زیادہ جاگنے سے طاقت گھٹتی اور تندرستی خراب ہوتی ہے۔

— ہر روز صبح برہنہ بدن سورج کے سامنے کم از کم ایک گھنٹہ بیٹھنے سے کوئی مرض نہیں ہوتا۔ مگر سورج کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا آنکھوں کو مضر ہوتا ہے۔

— گاہے بگاہے فاقہ کرنے سے جسم تندرست رہتا ہے۔

— بچوں کی تندرستی اور قوتِ ہاضمہ گھر کے اندر رہنے کی نسبت باہر صاف ہوا اور دھوپ میں کھیلنے سے ۲۴ گُنا بڑھتی ہے۔

— ننگے پاؤں بہت دور تک چلنے سے جتنی بیماریاں دور ہو سکتی ہیں۔ اتنی اور کسی دوا اور پرہیز سے دور نہیں ہو سکتیں۔ مگر کیل کانٹے کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماجوں کے اُتسو اور اُن کا پربندھ

(از ادھشٹاتا ویدپرچار وبھاگ - آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

مٹھا ٹوانہ (۳۱ اکتوبر - ۱، ۲ نومبر) پنڈت گورودت - پنڈت سداشیو - سناتک دینا ناتھ - مہاشہ آشانند چمٹا بھجن منڈلی - مہاشہ بالکرشن -

شاہ آباد:- (۳۱ اکتوبر ا ر ۲ ر نومبر) پنڈت ہردیالو - پنڈت ستیہ دیو آریہ مسافر - پنڈت شمیر سنگھ - پنڈت کھیم چند - مہاشہ بھدرپال - مہاشہ بھگوان سنگھ -

سجان پور:- (۳۱ اکتوبر ا ر ۲ ر نومبر) پنڈت دلیپتی - پنڈتہ دروپدی دیوی - پنڈت سکھانند - پنڈت ہرپال - مہاشہ شمشیر سنگھ - مہاشہ راجپال کی چمٹا بھجن منڈلی -

موگہ:- (۳۱ اکتوبر ا ر ۲ ر نومبر) پنڈت پورن چند - پنڈت منیشور دیو - پنڈت ودیانند - پنڈت ہر یہ ورت - شریمتی شاردا دیوی - مہاشہ دلیس راج - مہاشہ ہریشچندر جی -

لائل پور (یکم اکتوبر تا ۲ ر نومبر) شری چرنجیت لال جی بان پرستھی - پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا - پنڈتہ دروپدی دیوی - پنڈت یش پال - سوامی دیانند - پنڈت شو دت - مہاشہ کیسر چند - مہاشہ مہر چند

بھگیرہ:- (یکم تا ۳ ر نومبر) مہاشہ چرنجی لال پریم - پنڈت شانتی پرکاش - پنڈت نرنجن رام - پنڈت رام سروپ - مہاشہ بلراج - مہاشہ برج لال -

گورداسپور (یکم تا ۳ ر نومبر) سوامی سوتنترانند - پنڈت دلیپتی - پنڈت سکھانند - پنڈت ہرپال - مہاشہ راجپال چمٹا بھجن منڈلی -

فیروز پور چھاؤنی:- (یکم تا ۳ ر نومبر) پنڈت پریہ ورت - سوامی چینتنانند - پنڈت منیشور دیو - شریمتی شاردا دیوی - مہاشہ ہریشچندر - مہاشہ آتم دیو -

گنگوہ:- (سہارن پور) ۴ سے ۶ نومبر) سوامی رودرانند - مہاشہ بھدرپال -

راجپوت ہائی سکول ڈھولباہا:- (یکم تا ۳ ر نومبر) پنڈت وشونا تھ شاستری ایم - اے - مہاشہ بھگت رام -

انبالہ چھاؤنی:- (۷ ر سے ۹ ر نومبر) پنڈت بدھ دیو - پنڈت یش پال - پروفیسر سکھدیو - پنڈت گیان چند جی بی - اے - پنڈت دھرم ویر - شریمتی شاردا دیوی - مہاشہ آسانند جی کی چمٹا بھجن منڈلی - مہاشہ شونارائن جی -

کیتھل:- (۷ ر سے ۹ ر نومبر) سوامی آتمانند - پنڈت منیشور دیو - پنڈت ست دیو جی آریہ مسافر - شریمتی شاردا دیوی - مہاشہ ہریشچندر - مہاشہ بھگت رام -

جیند جنکشن:- (۷ ر سے ۹ ر نومبر) سوامی چینتنانند - پنڈت ہردیالو - پنڈت شمیر سنگھ - پنڈت کھیم چند - مہاشہ بھدرپال - مہاشہ بالمکند جی -

ملتان شہر لوہاری گیٹ (۶ ر سے ۹ ر نومبر) مہاشہ چرنجی لال پریم - پنڈت شانتی پرکاش - پنڈت سداشیو - شریمتی دروپدی دیوی - مہاشہ راجپال کی چمٹا بھجن منڈلی - مہاشہ دلیس راج - مہاشہ برج لال -

خان گڑھ:- (۷ ر سے ۹ ر نومبر) پنڈت رام سروپ - پنڈت نرنجن رام - پنڈتہ [illegible] دیوی - مہاشہ چرنجی لعل جی پریم - چمٹا بھجن منڈلی - مہاشہ دلیس راج - مہاشہ بل راج -

شیخوپورہ (۱۴ ر سے ۱۶ ر نومبر) پنڈت [illegible] جی ادھشٹاتا ویدپرچار - پنڈت ست دیو جی آریہ مسافر - پنڈت بھیم سین جی ودیالنکار منتری سبھا - پنڈت وشوناتھ جی - مہاشہ شمشیر سنگھ جی - مہاشہ [illegible]

--- (باقی آئندہ) ---

مُگدھ ہو جاتا ہُوں

چودھری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی - بی مڈل سکول جلکانہ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری ہنیشی علاو لیڈری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کو لکھتے ہیں۔

"کچھ عرصہ ہُوا - میں نے آپ کی تصانیف گیتا گیان، رشی گان، اُپنشد گان، ہنیشی رامائن، سندھیا گان منگوائی تھیں - انہیں میں روز پڑھتا ہُوں - ان کے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے - میں مُگدھ ہو جاتا ہُوں"۔

اگر آپ بھی مَن کی سچی شانتی چاہتے ہیں - تو مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ اور اُردو میں ۱۳ ار محصول ڈاک ۳ ر منی آرڈر سے بھیجکر منگوا کر ضرور سوادھیائے کریں۔ (مینیجر "پرکاش" لاہور)

---

(۶) ۴ ار میں چھ کتابیں

اپنے نگر کے دوھرمیوں میں پرچار کرنے کے لئے آپ مندرجہ ذیل اُپ یوگی اور نایاب پستکیں ½ قیمت پر منگوا کر مُفت بانٹیں:-

ویدک دھرم کی فضیلت ۴ ر - مورتی پوجا کی دھجیاں ۴ ر - پُوران پول پرکاش ۸ ر جین مت درپن ۸ ر اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ ر آنند پنچ ۴ ر

یہ سب کتابیں ۱۸×۲۲ کے بڑے سائز عمدہ کاغذ پر چھپی ہیں - صفحات ۶۰ سے ۱۲۵ تک - یہاں پوری قیمت درج ہے - ایک سیٹ کے لئے ۴ ر کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں۔

(مینیجر پرکاش لاہور)

ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے - آریہ بھاشا - آریہ سنسکرتی - آریہ سبھیتا اور آریہ دھرم کا پرچار کرنے کے اُدیش سے اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی سے

(ہندی) "آریہ ورت" ماسک (لاہور)

پچھلے ۱۳ ماہ سے شری ہنیشی علاو لیڈری ایڈیٹر پرکاش کے سنرکشن اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے سچتر شائع ہو رہا ہے - آریہ نیتاؤں، سماچار پتروں، آریہ سماجوں، کنیا پاٹھ شالاؤں اور آریہ دیویوں نے اسے بہت پسند کیا ہے - "آریہ ورت" پنجاب کی ایک ماتر آریہ ہندی پتر کا ہے - اس کے خریدار خود بنیئے اور دوسروں کو بنا لیجئے - سالانہ چندہ اڑھائی رُوپے - نمونہ ۴ ر کے ٹکٹ آنے پر - کوئی آریہ سماج یا کنیا پاٹھ شالا اور آریہ پریوار "آریہ ورت" سے خالی نہ رہے - "آریہ ورت" آپ کو شارِیرک اور آتمک اُنتی کا مارگ دکھاتا ہے - شکشا پرد کہانیاں دیکر منورنجن کرتا ہے - آپ کے بچوں کے اخلاق اُونچے کرتا ہے - اور پنجاب میں ہندی پرچار کا اُتم سادھن ہے - نئے لیکھکاؤں کی حوصلہ افزائی کرنا اس کا وشیش اُدیش ہے - اس پتر کا کی ہر طرح سے سہایتا کرنا آپ کا پرم کرتویہ ہے - خود خریدار بنیں - دُوسروں کو بنائیں۔ (مینیجر آریہ ورت لاہور)

دانی پُرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں - تو آپ مہربانی کر کے
پنجاب ہندو اناتھ آلیہ راوی روڈ - لاہور

کو نہ بھولیں - یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے - جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں - اس وقت اس یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں - خوراک، پوشاک، کپڑا - نقدی جس صُورت میں بھی سہایتا کر سکیں کریں - ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے - جو نقد یا زمین سے ہماری سہایتا کر سکیں - رپورٹ سال گذشتہ مُفت طلب کریں -

المشتہر: میر انند شرما سکرٹری پنجاب ہندو اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

نئے اور سکینڈ ہینڈ - ریل کا کرایہ معاف - دام نقد - معتبر گاہکوں سے ماہواری قسطوں میں - انگریزی بغیر دھواں کے کارتوس ایلی گرانڈ پرکس ۱۸ روپیہ - بغیر دھواں کے پرنس [illegible] ایلیفا میکس ۲½ انچ اور ۲¾ انچ ۲۳ روپیہ - بغیر دھواں کے کیس ٹائٹ - ڈائمنڈ ۲¾ انچ ۲۸ روپیہ سینکڑہ - سکینڈ ہینڈ ہتھیار مناسب قیمت پر فروخت کئے جاتے ہیں - تین صد کارتوس اکٹھے منگانے پر کرایہ ریل معاف - خط و کتابت:-

سُلیمان عُمر اینڈ کمپنی کراچی صدر

Suleman Omer & Co. Karachi Sadar.

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی داس برادر گردال عرف [illegible]

اصلی میٹھی بال جیون گھٹی

بچوں کو روزانہ ذراسی چٹا دیجئے - بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے - دانت بڑی آسانی سے نکلیں گے - نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دُور ہو کر - کمزور بچے مُوٹے تازے ہو جاتے ہیں - سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے ہوشیار رہیں - قیمت فی شیشی ۲ ر چار شیشی ۱۲ ر درجن ۲ روپیہ ۱۲ ر علاوہ محصول ڈاک - نئے سوداگر نمونہ و قواعد منگائیں - مفت لو - دس معزز نام و پتے بھیجئے بال جیون گھٹی کی ایک شیشی مفت حاصل کریں -

المشتہر - مینیجر بال جیون کاریالیہ [illegible]

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...گپھا کی شلالیکھ میں لکھا ہے۔ کہ اس جاتی کے پردہ کے بسنے والے شدھ ہوئے وشنو دت کے ... دیک نے وہاں دو تالاب بنائے۔ اس سے ... ہوتا ہے۔ کہ نہ صرف راجہ مہاراجہ بلکہ معمولی حیثیت ... جاتی کے آدمی بھی شدھ کر لئے جاتے تھے۔ ... میں شدھ ہو چکنے کے بعد بڑے بڑے مٹھوں ... اور سنت پدوں میں دان دیتے تھے۔ پونا ... دیک ہی کہ ان گپھا میں لکھے ہوئے شلالیکھ ... شدھ ہوتا ہے:-

"... دینو کا کسٹ سے آئے ہوئے بمن نے شدھ ہو ... اپنا ہندو نام سنگھ ورج رکھا۔ اور اس نے یہاں ... بھینٹ چڑھائی۔"

"... دینو کا کسٹ سے آئے ہوئے بمن نے شدھ ہو ... اپنا آریہ نام رکھا۔ اور یہاں بھینٹ چڑھائی۔"

... کے نیچے لکھے شلالیکھ سے بھی یہی سدھ ... ہے۔ یعنی ہر بلا نامی بمن کو آریہ بنایا گیا۔ اس ... کے لئے دو تالاب بنوا دیئے۔

آبیر جاتی کا آریہ ہندو دھرم میں پرویش

... زمانہ آبیر جاتی کہلانے والے بدیس سے بھارت میں آئے۔ اور آبیر ٹیک نام جو جو ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں رہ دو، اور جھانسی ضلع میں ابیر دارہ نام کے یہاں میں آ کر بسے۔ ... بھارت اور وشنو پران تک میں ان کو ملیچھ جاتی ... گیا ہے۔ لیکن ہندو جاتی نے ان کو شدھ ... کے سماج میں شامل کر لیا۔ ۱۸۰ء میں ان ... شدھ ہندو نام رکھے جانے لگے۔ جیسے کہ ودر ... آبیر سینا پتی تھا۔ اور یہ راج کرنے ... راجہ ہونے کے بعد ان کے نام یادوی ... وغیرہ ہوئے۔ اور راجپوتوں میں شامل ہو ... گئے۔ یادو راجپوت ہونیکا ان کو اب تک فخر ہے۔

تروشنک جاتی کا آریہ ہندو جاتی میں پرویش

ہندوستان کے شمال سے ایک جاتی آئی جس مقام سے اس جاتی نے نقل مقام کیا۔ اس جگہ کا نام راج ترنگنی میں تروشنک پاکستان لکھا ہوا ہے۔ یہ کشان راجہ کی نسل سے تھے۔ اس جاتی کے بکڈس نامی ایک راجہ نے شیو مت گرہن کر کے ہندو جاتی میں پرویش کیا تھا۔ اس کے ونشوں میں مہیشور ایک شبد ماتا ہے جس کا ارتھ شو ہے۔ اس کے ایک طرف نندی کی ٹوپی دوسری طرف ترشول دھاری شیو اور نندی بیل کی تصویر ہے۔ اسی بیل میں پرستدھ بودھ راجہ کنشک ہر شک اور دو سیو دیو ہوئے جن کے سکوں پر بودھ بھگوان کے چتر ملے ہیں۔ یہ سب ہندو جاتی میں مل گئے۔

ہون جاتی کا آریہ ہونا

پانچویں صدی عیسوی میں ہون جاتی نے

پراچین بھارت میں شدھی

بدیشی لوگوں کا ویدک دھرم میں پرویش

ٹڈی دل کی طرح بھارت ورش میں پرویش کیا۔ اور کچھ عرصہ کے لئے کشمیر سے مالوہ تک اس جاتی کا طوطی بولتا رہا۔ اور راج تھا۔ اس کا مفصل حال راج ترنگنی میں لکھا ہے۔ ہرش وردھن یاشادتیہ نے اُن پر فتح حاصل کر کے ان کو مغلوب کیا۔ بعد یہ تک ہندوستان میں رہنے اور ہندوؤں سے آہار بیوپار اور سنسکاروں کو گرہن کر لینے کے سبب یہ متعدد جاتیوں میں شامل ہو گئے چھینس گڑھ کے راجہ کرن دیو کا ایک ہون کنیا آہلیا دیوی سے بیاہ ہوا تھا۔ آج راجپوتی پرمار کی ہون بھی ایک شاخ مانی جاتی ہے۔

مگ جاتی کا برہمنوں میں پرویش

فارس اور اس کے گرد نواح میں ایک جاتی مگ نام کی جن کو اب مگی کہتے ہیں۔ آباد تھی۔ یہ لوگ پہلے پہلے آ کر بنگال۔ راجپوتانہ وغیرہ میں بسے تھے۔ اس وقت برہمن لوگ پجاری بننا نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ دیو پوجا سے پراپت ہوئے دھن سے برہمن گرہن نہیں ہو۔ ایسا ایک شلوک ہے۔ شوکرن کے پتر شوراج نے اپنے مندر کی پوجا کے لئے (جو اس نے چناب دریا کے کنارے پر بنایا تھا) ان مگوں کو پجاری بنا دیا۔ تب آہستہ آہستہ یہ مگ لوگ ترقی کرتے کرتے برہمن جاتی میں مل گئے اور دیو پوجا سے ان کا اننا ادھیکار بڑھا۔ اور بہم پر کے ممیہ میں سوریہ دیوتا استھاپنا کا ادھیکار صرف مگ برہمنوں ہی کا رہا۔

بھوشیہ پران میں ان کے متعلق لکھا ہے۔ کہ پہلے گلے میں ڈوری ڈالے رہا کرتے تھے۔ لیکن برہمن پدوی پراپت کرنے کے بعد یگیوپویت دھارن کرنے لگے۔ شلالیکھ سے یہ سدھ ہوتا ہے۔ کہ پہلے یہ لوگ ساکادیپ میں رہا کرتے تھے۔ سکند پران میں اس کا حال مفصل تحریر ہے۔ اور شکاب نے جب بھوج ونشی یادو کی لڑکیوں کی اُن سے شادی کر دی۔ اس وقت سے ان کی سنتان بھوجک کہلانے لگی۔ یہ لوگ جادو ٹونا بہت کرتے تھے۔ اس لئے ان کے لٹریچر کو موگ کا سا متبہ جتنے تھے۔ اور انگریزی کا میجک اسی موگ کی دوسری شکل ہے۔ یہی لوگ مارواڑ میں سیوک کہلاتے تھے۔ اور فارس سے بھارت میں آئے۔ پارسیوں کے آچاریہ زرتشٹر کی نسل سے ہیں۔ اور مگی پوجاری کہلاتے ہیں۔ پانچویں صدی عیسوی تک ان کا بیوہ شادی براہ پارسیوں میں ہوتا رہا۔ اور ان کو اپنے میں ملاتے تھے۔

گوجر جاتی کا ہندو دھرم میں پرویش

کئی مورخوں کا یہ خیال ہے۔ کہ گوجر جاتی بھی ہون جاتی کے ساتھ ہندوستان میں آئی۔ سب سے پہلے گجرات دیش میں جس کو اُس سے لاٹ دیش کہتے تھے۔ آ کر بسی۔ اس کو اپنا نام دیا۔ اور بعد ازاں سارے ہندوستان میں پھیل گئی۔

چینی سیاح ہیون سانگ نے لکھا ہے۔ کہ ساتویں صدی کے شروع میں راجستھان میں گوجر لوگ اس قدر تعداد میں ہندو جاتی میں شامل کئے گئے تھے۔ کہ سب ان کو کشتری کہتے تھے۔ اور گوجر ہی قنوج میں مشہور راجپوت پرتہار ونش ہو کر کہلایا۔ گوجرات کو نوی راجستھان کے گوجر۔ گوڑ برہمن اور بڑ گوجر راجپوت سب اسی نسل سے ہیں۔

کئی صوبوں میں ان لوگوں نے اپنا راجیہ بھی قائم کیا۔ پنجاب کے دو مشہور شہر گوجرانوالہ اور گجرات اُنہی کی یادگار کا آج بھی نشان موجود ہیں۔ مہی پال اور مندر پال راجاؤں کو سکھر کوسی نے رگھو مل تلک لکھ کر رگھو ونشی ثابت کیا۔ لیکن دراصل یہ لوگ باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ اور یہ لوگ آج تک ایشیا اور یورپ کے بیچ میں جو گوجر لفظ کی ایک تبدیل شدہ شکل ہے۔ نام کے لوگ بڑی تعداد میں بستے ہیں۔ ان لوگوں نے بھی دوسری ہندو برادری میں پرویش کرنے والی جاتیوں کی طرح اپنے نام ہندو رکھے۔

جودھ پور کے شلالیکھ سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ گوجر ہی "پرمانے" کے بزرگ ہیں۔ برہمن ہتا اور کھشتریہ ماتا سے "پرنار" راجپوتوں کی نسل شروع ہوئی۔ چالوکیہ جنہوں نے مدت تک ہندوستان میں حکومت کی ہے۔ وہ بھی گوجروں کی سنتان ہیں۔ اور یہ پیچھے سے سولنگی راجپوت کہلائے۔

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ ۱,۰۰,۰۰,۰۰۰ روپیہ
ادا شدہ سرمایہ ۳۱,۴۷,۵۶۳ روپیہ
جاری شدہ سرمایہ ۵۰,۰۰,۰۰۰ روپیہ
ریزرو فنڈ ۱۵,۴۸,۰۳۲ روپیہ
۳۰ جون ۱۹۴۱ء کو ورکنگ سرمایہ ۹,۸۴,۵۹,۴۴۰/-/- روپیہ

ہیڈ آفس:- ۴۷ دی مال۔ لاہور

چیئرمین:- رائے بہادر دیوان بدری داس صاحب

تمام پنجاب کے اندر اور ہندوستان کے سب تجارتی شہروں میں شاخیں ہیں

ایجنسیاں:- احمد آباد۔ رنگون۔ لندن۔ نیویارک۔ کوبے۔

ہر طرح بنکنگ کا کام اور غیر ملکی شرح تبادلہ مناسب شرح پر کیا جاتا ہے۔ قواعد و کاروبار کی دیگر تفصیلات حاصل کرنے کے لئے ہیڈ آفس یا کسی برانچ دفتروں کو لکھئے۔

(بودھراج سیکرٹری) (جی۔ این۔ پوری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی مینیجر ہیڈ آفس۔ لاہور)

لاہور میں سب آفس:
لنڈا منڈی کرشنا مارکیٹ۔ مسٹر بنکھ رائے اوبرائے بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی مینیجر انچارج
شاہ عالمی گیٹ۔ بھگوان داس بلڈنگ۔ مسٹر رام پرتاپ مینیجر انچارج
جین مندر روڈ۔ راما بلڈنگ۔ مسٹر ایچ۔ ایل اوبرائے مینیجر انچارج
انارکلی۔ جواہر مارکیٹ۔ مسٹر امرناتھ بی۔ اے مینیجر انچارج

ضرورت کے اشتہارات کے لئے پرکاش نہایت ہی موزوں اخبار ہے۔ یکبارہ کا تیرہ دو بار کے ۲ تین بار کے تین روپے (مینیجر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ساروودیشک سبھا کا شوک پرستاو

یہ سبھا آریہ سماج کے دیوبردھ سنیاسی شری آچاریہ اچیوتانند جی مہاراج کے نروان پر ہاردک دکھ پرگٹ کرتی ہوئی اُن کی مرتیو کو آریہ سماج کی مہان کشتی انوبھو کرتی ہے۔ (سدھاکر منتری)

جہیز کا یوم انسداد

آریہ کمار سبھا ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول نئی دہلی کی زیر نگرانی جہیز کا یوم انسداد بڑی دھوم دھام اور شان و شوکت سے منایا گیا۔ اُس دن ایک خاص جلسہ شری پنڈت دیودت جی دھرمیندو کی زیر صدارت ہوا جس میں بہت سے نوجوانوں نے اپنی اپنی نظمیں اور مضامین وغیرہ پڑھ کر سنائے۔ جہیز کے برخلاف نوٹو ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ اور جہیز نہ لینے کے وعدے بھی کرائے گئے۔

(رام پرکاش منتری)

آریہ سماج اوہری چوک بٹالہ

کا ستائیسواں سالانہ جلسہ زبردست کامیابی کے ساتھ سماپت ہوا۔ ۱۵ اور ۱۶ اکتوبر کی رات کو پنڈت دلیپ جی شاستری ویدوں کی کتھا کرتے رہے جو رونق بہت بڑھا یا کرتی تھی۔ ۱۷ اکتوبر سے

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

سالانہ جلسہ کی کاروائی شروع کی گئی۔ پنڈت دلیپ جی کا ویاکھیان اور پنڈت راجپال جی کے منوہر بھجن ہوئے۔ مہاشہ چرنجی لال جی پریم سابق ایڈیٹر اخبار "آریہ مسافر" بھی پدھارے ہوئے تھے۔ انہوں نے کرم فلاسفی پر دو نہایت ہی عالمانہ لیکچر دیئے۔ پنڈت شودت جی مولوی فاضل کا بھی بہت زبردست لیکچر ہوا۔ شری سوامی چیتنانند جی کا ایک نہایت ہی پرجوش ویاکھیان ہوا۔ پنڈت رام سہائے جی سوامی سروانند جی مہاراج اور مہاشہ مدن موہن کے بھجن ہوئے۔ ہر روز رات کو پروفیسر راجبیندر ناتھ اور ماسٹر بشن سنگھ جی بھی جمناسٹک اور دوسری کھیلیں کرتے تھے۔ جن کو پبلک نے نہایت ہی پسند کیا۔ ۱۹ اکتوبر شام کے تین بجے ویدک کنیا پاٹھشالا کی لڑکیوں کے بھجن اور وید منتر اُچارن ہوئے۔ لالہ کشن چند جی مانفر مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ نے اپنے ہاتھوں سے لڑکیوں کو انعام تقسیم کئے۔ ۱۹ اکتوبر شانتی پاٹھ کے بعد جلسہ کی کاروائی سماپت ہوئی۔

(خوشی رام منتری)

آریہ سماج بھوانی کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج بھوانی کا چھبیسواں سالانہ جلسہ بعض آوٹ کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب مذکورہ جلسہ کی تاریخیں ۱۴، ۱۵، ۱۶ نومبر مقرر ہوئی ہیں۔ جلسہ کی تیاری زوروں سے کی جا رہی ہے۔

(چندو لال ورما منتری)

آریہ سماج امرتسر

آریہ سماج بازار شردھانند امرتسر کی طرف سے ایک پستکالیہ لکڑ منڈی ڈھاب بستی رام امرتسر میں بنام شہید دھرم شری پنڈت لیکھرام پستکالیہ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں دھارمک پستکیں۔ ہفتہ وار اور روزانہ اخبار رکھے جاویں گے۔ (منتری)

ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں نروان اُتسو

۲۰/۱۰/۴۷ کو آریہ سماج کچہری روڈ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

کے زیر اہتمام ہر دو سماجوں نے بڑے ... منایا۔ صبح ۵ سے ... بجے تک نگر کے تمام ... کوچوں میں سنکیرتن کیا گیا۔ ... اماوسیہ کا ہون یگیہ مہاشہ چھبیلا ... پر کیا گیا۔

بعد دوپہر ۳ سے ۴½ بجے تک آریہ ... انوسار برہد ہون یگیہ ہوا۔ ... تک اُتسووں کی وجہ تسمیہ ... اور مہاپرش راقم نے اور ڈاکٹر منگل ... شردھانجلی بھینٹ کی۔ آریہ کنیا پاٹھ ... دیویوں نے تین گروپوں میں بھجن گا ... رامچندر اور مہاشہ امرناتھ نے اپنی نظمیں ... کیں۔ چار آنہ مشن فنڈ کی اپیل پر ... اکتر ہوئے۔ چالیس پرچے ... پوری قیمت پر بکے۔ پدھتی کے انوسار ... میٹھے کھیلوں سے ستکار کیا گیا۔ (...)

پنجاب پرانتیہ دلت اُدھار سمیلن

دیانند دلت اُدھار سبھا گوردت بھون ... کا آٹھواں پرانتیہ دلت ادھار سمیلن ... بڑے دنوں کی رخصتوں میں شہید رام ... بھوی لدھیہرہ گاؤں ریاست جموں میں ... اس سمیلن کو سپھل بنانے کے لئے ...

آپ دولت کی تلاش کر رہے ہیں؟

گھر بیٹھے -/۵۰ روپے ماہوار کمائیں

آپ فرنچ گولڈ کی ایجنسی لیکر -/۵۰ روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اور اصلی کی طرح کُوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ اس کا رنگ خراب نہیں ہوتا۔ آجکل کے فیشن کے مطابق ہر طرح کے زیورات سٹاک میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر کی ایجنسی کے لئے جلدی لکھیں۔

تیار زیوروں کی مکمل فہرست اور تین تولہ فرنچ گولڈ۔ ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ دو انگوٹھی اور ایک نیو ڈیزائن بطور نمونہ بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار اور محنتی ایجنٹوں کو ہر قسم کی سہولیت دی جاتی ہے۔

آج ہی قواعد ایجنسی طلب کریں۔

ایجنسی سپرنٹنڈنٹ فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی

رجسٹرڈ بائی دی گورنمنٹ آف انڈیا ناہن (انبالہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

... رام سروپ جی پردھان - شری سہایک منتری ... دت ادھار سبھا - پنڈت رام دیو جی ... اور پنڈت دسا دارام جی اُپدیشک دھن ... کام کر رہے ہیں - آریہ سماجوں کی سیوا میں ... ہے - کہ ان کی ہر پرکار سے سہایتا کریں -

(یش پال منتری)

... سٹرل انڈیا میں ہیضہ اور طبی امداد

... منتوں سے دیا سیلانہ - انتظام - جھابوآ و ... واڑہ کے بھیلوں میں سخت ہیضہ پڑا ہوا ہے - ... وبا کے شروع ہونے کے وقت، جب مشن کے ... نے مجھے اطلاع دی - تو یہاں سے دوائی ... دی گئی تھی - تقریباً ۲ ہزار مریضوں کو ... دوائی دی گئی - اور پرماتما کا دھنیواد ہے - کہ ... فیصدی مریضوں کو شفا ہو گئی - جو مریض ... بیمار ہوتے ہی ہمارے ارشد ھالیہ میں ... ان کو سو فیصدی شفا ہوئی - جو دیر ... سے وہ ۹۰ فیصدی تندرست ہو گئے - میں ... دیوان سنگھ اینڈ سنز کے ٹرسٹ کا دھنیواد ... ہوں - جنہوں نے دوائی مفت اس مرض کے ... لئے مشن کو دی - لالہ نانک چند جی مالک کشمیر ... ارشدھالیہ امرت سر کا بھی دھنیواد ہے - جنہوں نے دوائی مفت بانٹنے کے لئے بھیجی - پنڈت ٹھاکر دت جی امرت دھارا والوں کا بھی دھنیواد ہے - جنہوں نے بیس روپیہ کی دوائی مفت دی - اور باقی جتنی دوائی مشن کو درکار تھی - وہ نصف قیمت پر دی - دیانند آیورویدک کالج فارمیسی لاہور کا بھی دھنیواد ہے - جس نے دوائی پر ہمیں کافی کمیشن دیا -

(دیوی چند پردھان)

آریہ سماج کراچی کے سماچار

باہمی جھگڑوں کو نپٹانے کے لئے شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج کو ثالث مقرر کرنے کے بعد کراچی سماج کا دوان شانت سے سنگھٹن گرہن کر رہا ہے - اس کے پربنام روپ جو بھائی الگ ستسنگ لگاتے تھے - وہ اب اکثر سماج کے ہی ستسنگ میں شامل ہوتے ہیں - دیوالی کے دن سب سماجوں کی طرف سے آریہ سماج کراچی کے پربندھ کے نیچے دھنپت مل آریہ پُتری پاٹھ شالا میں رشی دیانند نروان اُتسو منایا گیا - اس میں سب سماجوں کے بھائی شامل ہوئے - ۷ سے لیکر تقریباً ۱۲ بجے تک کارروائی ہوتی رہی حاضری بہت بہت تھی - پراتہ کال ایک بڑا بھاری یگیہ ہوا - تت پشچات رشی کی جیونی پر انیک بھجن اور بھاشن ہوئے - ڈی - اے - وی ہائی سکول اور پُتری پاٹھ شالا کے ودیارتھیوں کے درمیان رشی کی جیونی پر بھاشن دینے میں مقابلہ ہوا - بالک اور بالکاؤں کے بھاشنوں کو جنتا نے بہت سراہا - ان میں سے جن کے بھاشن اچھے تھے - ان کو نمبروار انعامات دیئے گئے - سوامی جی کے جیون پر پروفیسر تارا چند جی - پرنسپل رام سہائے جی سیٹھ نرسنگھ لال جی اور سوامی کرشنانند جی مہاراج کے ویاکھیان ہوئے - اور لالہ تیج نا تھ جی - مہاشہ سدانند جی ، مہاشہ چمن لال جی اور مہاشہ امرناتھ جی نے بھجن گائے - سبھا کے پردھان لالہ اودھو داس جی تھے - شانتی پاٹھ اور اُپسفت بھائیوں کے حلوہ دواراستکار کے بعد سبھا سماپت ہوئی -

(پرکاش سروپ منتری)

دیانند مٹھ میں رشی اُتسو

دیانند مٹھ دینا نگر کا دوسرا رشی نروان اُتسو بڑی دھوم دھام کے ساتھ منایا گیا - کارروائی ہون سے پرارمبھ ہوئی - اس کے بعد شری سوامی سوتنترانند جی کا پربھاوشالی اُپدیش اور شری پنڈت رامچندر جی سدھانت شرومنی و پنڈت شانتی پرکاش جی سدھانت بھوشن اور پنڈت شودت جی سدھانت شرومنی سودوی فاضل کے ویاکھیان ہوئے - شام کو وسیع پیمانہ پر ایک شاندار دنگل ہوا - جس میں دور دور کے پہلوانوں نے حصہ لیا - مٹھ کے لنگر کا نظارہ قابل دید تھا جس میں ضلع بھر کے بانٹی اونچ نیچ کے بھید بھاؤ کو بھلا کر سینکڑوں کی تعداد میں ایک ساتھ بیٹھ کر بھوجن کر رہے تھے -

(منتری)

آریہ سماج جگادھری کا سالانہ جلسہ

۱۴، ۱۵، ۱۶ نومبر ۱۹۴۱ء کو لالہ رام لال جی بیڑی والوں کی دھرم شالہ میں منایا جائے گا (منتری)

آریہ سماج جموں میں رشی اُتسو

۲۰ کو صبح ۷ بجے سے ½۱۱ بجے تک آریہ سماج مندر ہسپتال روڈ جموں میں مہرشی نروان اُتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا - ہون یگیہ کے پشچات مقامی ویدمندر کے ودیارتھیوں اور آریہ کنیا پاٹھ شالا کی لڑکیوں کے بڑے منوہر اور منوہرک بھجن اور کوتائیں ہوئیں - اور بڑے سُندر جواب مضمون اور تقریریں ہوئیں - کماری سوشیلا دیوی ، شری پنڈت دیارام جی شاستری اور ماسٹر

آسام بنگال نے پنجاب کے کونہ کونہ میں ہلچل مچادی

آسامی بنگالی طلسمی راز

یا خزانہ عکرامات

بنگال آسام بھوٹان نیپال

نقار خلق ہزاروں میں سے چند خطوط

... بہادر دیوان متھرا داس صاحب پریذیڈنٹ بار ... ایشن (۲) جناب گوربخش سنگھ صاحب بی - اے - وکیل ... ڈنٹ بار ایسوسی ایشن سلطانپور لودھی کپورتھلہ ... جناب بختیش سنگھ صاحب ایم - ایس - سی - بی - ٹی ... ہیڈ ماسٹر اسکول کاہنوان (گورداسپور) (۴) جناب بشیر ... صاحب لال دہلی برادرس لمٹیڈ منڈی بہاؤالدین (گجرات) ... سردار اودھم سنگھ صاحب سونی محلہ پرانا قلعہ میرپور (جہلم) (۶) بابو گیان چند مہتہ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ چھ ہٹر (انسر) (۷) کوبراج ہربنس لال جی معرفت ربڑ کو اپریٹو سٹور ز سوڈا واٹر فیکٹری شالامار روڈ لاہور (۸) جناب ... سنگھ صاحب لیفٹیننٹ ریاست ... سب ہی صاحبان کا کہنا ہے - کہ کتاب کیا ہے - واقعی عجائبات کا ایک نایاب خزانہ ہے ... صاحبان پر کیا منحصر ہے - ہزاروں کا یہی کہنا ہے - اور سب صاحبان کے پتہ جات بالکل صحیح ہیں - آپ جس سے بھی چاہیں ... کر سکتے ہیں - پھر مثل مشہور ہے - کہ "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ؟" جب ہمارا گارنٹی فارم ہر ایک کتاب کے ہمراہ رہتا ہے - کہ ... بھی آپکو ناپسند ہو - تو بین وزد دیکھکر واپس کر دیں - ہم فوراً قیمت لوٹا دیں گے - اگر آپ ہماری گارنٹی یا کسی ... میں فرق دیکھیں - تو اسی اخبار میں شکایت چھپوا سکتے ہیں - اس سے بڑھکر اور کیا سچائی ہوگی -

... سوال پیدا ہوتا ہے - کہ ایسی کتاب میں کیا کرامات ہے - جسکی ناگری میں ہزاروں جلدیں پانچ روپیہ قیمت ہوتے ... بھی ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گئی تھیں - اب اُردو ایڈیشن بھی جلد ختم ہونیوالا ہے - اسکا جواب ہم نہیں - بلکہ ... ہزاروں آدمی دے رہے ہیں - جو یہ کہتے ہیں - کہ یہ کتاب نہیں - بلکہ نامردوں کو مرد - بانجھوں کو سنتان - بیماروں کو ... اور ہزاروں انسانوں جیوانوں کو موت کے منہ سے بچا نیوالی - بھارت کے پوجیہ مہاتماؤں کی سدا امر ... والی عجیب و غریب طاقت کا ایک نایاب خزانہ ہے - اس کتاب میں اس عجیب کاپی کی بجنسہ نقل دیگئی ہے - جسکو ضلع مونگھیر ... کے ... میں ایک کامل مہاتما بھول سے چھوڑ گئے تھے - اور جسکی پیچیدہ عبارت کو حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالم ... علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے روح رواں سورنباسی بابو ... کے عالم فاضل بھارت پوجیہ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ ... پڑا تھا - جسمیں ایسے ایسے پریوگ ہیں - کہ ایک بار تو مردہ کو بھی اُٹھایا جا سکتا ہے - اس کے علاوہ ملک ... (آسام) بنگال اور نیپال کی ترائی میں جادو اور وشی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو مصنف کے ہمراہ ... بالکل کھول کر رکھ دیئے گئے ہیں - جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں - بلکہ ایک حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ... ہاتھ لگیگا - اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائیگی اور ہر طرح سے اپنے دل کی مراد پوری کر سکیں گے - دیکھیے جیسے تھانہ فاربس گنج ضلع پورنیہ نیپال بارڈر کے نزدیک ایک مہاتما کی کرپا اور مصنف کی امداد سے ایک بہن کے ہمراہ گذری ہوئی واردات جسکا شوہر اول ... عیاش تھا - اور وہ بہن بڑی مصیبت سے دن کاٹ رہی تھی - پھر وشی کرن کے زور سے اسکا شوہر ایسا ہو گیا - کہ دوسری عورتوں کے نام سے نفرت آنے لگی - اس وقت وہ بہن بڑے آرام سے زندگی بسر کر کے تین چار بچوں کی ماں ہے - اس طرح کے حیرت انگیز پریوگ معلوم کر کے سچی خوشی حاصل کریں - دس بیس روپیہ آجکل کی اشتہاری ادویات یا وشی کرن جنتر منتر پر خرچ کرنے سے پہلے ایکبار اس حیرت انگیز کتاب کو دیکھ لیں - پھر اگر کسی طرح سے ناپسند ہو - تو ہماری گارنٹی کے مطابق واپس کر کے اپنی قیمت منگا سکتے ہیں - ہزاروں کا کہنا ہے - کہ آج تک ایسی کتاب کسی زبان میں بھی نہیں دیکھی گئی ہے -

اپنے ہزارہا اُردو خواندہ مہربانوں کے اصرار پر ناگری سے اُردو میں شائع کرائی گئی ہے - جلد آرڈر دیں - ورنہ اُردو ایڈیشن ختم ہو جائیگا - اور پھر مہینوں انتظار کرنا پڑے گا -

قیمت چار روپے - خوبصورت مجلد کے بارہ آنے زائد اور محصول ڈاک ۱۰ر علیحدہ ہے - تقریباً ۵۰۰ صفحات ہیں - ہر ایک صفحہ سینکڑوں روپے سے بڑھکر ایک نایاب خزانہ اور سچی عیش و عشرت کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے - جلد آرڈر دیں - ایسا نہ ہو کہ آپ بھول جائیں - ناگری ایڈیشن ختم ہو گیا ہے - اس کے لئے آرڈر نہ دیں - صرف اُردو کے لئے آرڈر دیں -

رعایتی اعلان کتاب ہذا کو ہر گھر میں پہنچانے کے لئے مصنف کی حسب ہدایت اس ماہ کے آخیر تک قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت منظور کی گئی ہے - یعنی اُردو تین روپے - مجلد تین روپے ۱۲ آنے - اور جو صاحب قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں گے - ان کو محصول ڈاک بھی معاف ہوگا - کتاب رجسٹری سے بھیجدیں گے - کتاب ہذا کی زیادہ مانگ ہونیکی وجہ سے پنجاب اور یو - پی کے لئے ہم نے اپنا آفس جگادھری میں کھول دیا ہے - نوٹ کر لیں -

(آرڈر میں رعایت اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں - ورنہ رعایت نہ ہوگی -)

پتہ :- راجہ صاحب کے - ایل شرما اینڈ سنز رئیس اینڈ بینکرز (اپی) - شیلانگ (آسام) پنجاب آفس جگادھری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رام دت جی بی اے منتری سماج کے رشی جیون پر تقریریں ہوئیں۔ کارروائی جلسہ بڑی پھلتا پوروک سماپت ہوئی۔ چار آنہ مشن میں تعداد دو عددوں کی شکل میں پندرہ روپے چندہ ہوا۔ علاوہ دس روپے اور جمع ہوئے۔
(منتری)

نئی دہلی میں رشی نروان اُتسو

نئی دہلی کی دو لو سماجوں کی طرف سے ۲۰ اکتوبر سوموار کو ۸ بجے صبح سے ۱۱ بجے تک آریہ سماج مندر ہنومان روڈ نئی دہلی میں رشی نروان اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ ۸ بجے تک بڑا یگیہ ہوا جس میں اس پروو سے متعلقہ خاص آہوتیاں بھی دی گئیں۔ بعد میں آریہ بزرگ شری لالہ گیان چند جی ٹھیکیدار کی زیر صدارت شری ماسٹر ایشور داس جی ایم اے۔ شری پنڈت ستیہ دیو جی ودیا النکار، پنڈت وشنو منر جی بی۔ اے نیز شری بابو موہن چند جی ڈائریکٹر روزانہ وشو منر کے رشی دیانند کے پوتر جیون اور اُن کے مشن پر پربھاوشالی ویاکھیان ہوئے۔ گاندھرو مہا ودیالیہ نئی دہلی کے آچاریہ شری پنڈت ونے چندر جی سنگیت النکار نیز شری پنڈت کیدار ناتھ جی کا منوہر سنگیت ہوا۔ چار آنہ فنڈ کے لئے اپیل کرنے پر تقریباً پندرہ روپے جمع ہوئے۔
(دیوان چند منتری)

آریہ سماج چُونیاں کے سماچار

۱۔ پرچار:۔ پنڈت سکھدیو جی برہمچاری نے مہا...ور سے یہاں پدھار کر تحصیل چونیاں میں پرچار آرمبھ کر دیا ہے۔ سب سے پہلے ۹ ہہ ۱۹ سے ۹ ہہ ۲۵ تک ایک ہفتہ آپ نے چونیاں نگر میں رامائن (بالمیکی) سے کتھا کی۔ پھر آپ بہڑوال چلے گئے۔ وہاں ۹ ہہ تک کتھا کرتے رہے۔ پھر ایک

ور کی ضرورت

ایک کھتری بالی ودھوا (اکشت یونی) کے لئے جو ودھوا ہونے کے بعد سے ایک یوروپین سکول میں زیر تعلیم ہے۔ اور آئندہ دسمبر میں سینیر کیمبرج کا امتحان دے گی۔ ایک یوگیہ برسر روزگار ور کی ضرورت ہے۔ ذات پات یا پرانت کا بھید و چار نہیں ہے۔ مفصل حالات جاننے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔ "نندہ" معرفت مسٹر بہاری لال سب ڈویژنل آفیسر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ یوٹ مل
سب ڈویژن یوٹ مل Yeotmal
صوبہ برار (Berar)

دن یہاں پدھار کر ایک ویدک وواہ کرایا۔ پھر آپ پتوکی دو یوم ٹھہر کر بھائی پھیرو پر چار کرنے چلے گئے۔ (۲) پنڈت نند لال آف ساویشن مشن نے دو یوم ۱۶ سے ۱۷ اکتوبر تک میجک لالٹین کی تصویریں دکھا کر بڑا پربھاوشالی پرچار کیا۔ حاضری استری اور پرشوں کی خوب ہوتی تھی۔ (۳) رشی اُتسو:۔ آریہ سماج نے پوروکی بھانتی اس دفعہ یہ اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا۔ جس میں ہون یگیہ کے پشچات منتری سماج نے پرارتھنا کرائی۔ پھر بھگت دیوی دیال جی نے ایک سُندر بھجن سوامی جی کی تعریف میں گایا۔ پھر ماسٹر گردھاری لال جی نے دو نظمیں پڑھیں۔ مہاشہ کندن لال جی نے پون گھنٹہ رشی دیانند کے جیون پر لیکچر دیا۔ پھر کنیا پاٹھ شالا کی لڑکیوں نے ایک سمت گیت گان کیا۔ بہن ودیاوتی جی نے اپنا ایک لکھت نبندھ رشی دیانند پر پڑھا۔ جو بہت ہی روچک تھا۔ پھر ...

وید کیا ہیں (بقیہ صفحہ ۳)

بہت کچھ آسان اور مفید بنایا جا سکتا ہے۔ اگر چند ایک باتوں کا خیال رکھا جائے۔ پہلے وید ارتھ کرنے والے ودوان وشو کا اچھا گیان رکھتے ہوں۔ کورے پنڈت ہی نہ ہوں۔ دوسرے وید ارتھ وید سے کیا جائے۔ تیسرے وید ارتھ میں سائنٹیفک طریقہ اختیار کیا جائے۔ چوتھے وید ارتھ جہاں تک ہو سکے سوتنتر روپ سے کیا جائے۔ اور پانچویں ویاکھیا کو غیر ضروری طور پہ لمبا چوڑا نہ کیا جائے۔ چونکہ ہمارے پرانے بھاشیہ کاروں نے ان باتوں کا خیال بہت کم رکھا ہے۔ اس لئے ان کے بھاشیہ عام جنتا کے لئے مفید ثابت نہیں ہوتے۔ بس جب تک ہم ویدوں کو آسان اور مفید نہیں بنا سکتے۔ تب تک وید عام لوگوں کے پٹھن پاٹھن میں نہیں آ سکتے۔ اور وید پرچار میں ہمیں نمایاں کامیابی نہیں ہو سکتی۔

عقلمندی یہ ہے!

کیا آپ آنیوالے خطرات سے ہوشیار رہیں۔ کون جانتا ہے کبھی کسی کا یونہی چلتے چلتے پاؤں پھسل جاوے۔ کہیں دروازے میں ہاتھ آجاوے۔ چاقو سے زخم ہو جاوے یا کہیں کانٹا لگ جاوے یا معمولی سی رگڑ بھی زہریلی ثابت ہو۔ مچھر، مکھی، بھڑ، بچھو وغیرہ کا ڈنگ لگ جاوے۔ آگ وغیرہ سے کوئی حصہ جسم کا جل یا جھلس جاوے۔ کچھ کھانے پینے کی غلطی سے اچانک کہیں باہر ہی پیٹ درد ہو جاوے جی متلاوے یا قے و دست لگ جاویں۔ کہیں گرمی یا ہوا لگنے سے درد سر ہو۔ دانت درد۔ کان درد نزلہ یا زکام وغیرہ ہو۔ ایسے وقت کے واسطے ہر ایک کو ضروری ادویات رکھنی ہی چاہئیں۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ ہر وقت اتنا سامان کون رکھ سکتا ہے۔ مگر شکر ہے خدا کا۔ کہ اس کی مہربانی سے لاہور کے مشہور و معروف وید پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے ایک ایسی چیز "امرت دھارا" ایجاد کر دی ہے۔ جو ان تمام حادثات و امراض بلکہ اور بھی چھوٹی بڑی امراض اندرونی و بیرونی کو کھانے و لگانے سے دور رکھتی ہے۔ اور اس کی چھوٹی سی شیشی جیب کے ایک کونے میں رہ سکتی ہے۔ عقلمندی اس بات میں ہے۔ کہ آپ ہمیشہ اس کو پاس رکھیں۔ بہت سے خرچ۔ تکلیف تشویش سے آپ کو بچاویگی۔ امیر و غریب سب رکھیں۔ قیمت بھی بہت نہیں۔ چھوٹی شیشی صرف آٹھ آنے نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ اور بڑی شیشی دو روپے آٹھ آنے۔

کفایت شعاری اس میں ہے

کہ آپ اصلی چیز کو خریدیں۔ کیونکہ اصل چیز کی ایک بوند وہ کام کر سکتی ہے جو نقل کی ایک بوتل نہیں کر سکتی۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ بعض اوقات نہ کریں۔ امرت دھارا کی مشہوری دیکھکر کئی لوگ اسکی معمولی نقلیں بیچ رہے ہیں۔ کوئی تو غلطی سے ان کو خرید لیتے ہیں۔ مگر کئی کمی قیمت کے باعث بھی کفایت شعاری کے خیال سے خرید لیتے ہیں۔ یہ ان کی بھول ہے۔ یہ غلط کفایت شعاری ہے۔ دھوکا کھانا ہوگا۔ اسواسطے خریدتے وقت اچھی طرح سے امرت دھارا کا نام اور پنڈت جی کا نام و تصویر دیکھکر خریدیں۔ ملتے جلتے نام سے دھوکہ میں نہ آجاویں۔ کوئی دھوکا باز چوری چھپی وہی نام رکھکر بھی بیچتے ہیں۔ ہوشیار رہیئے۔ ایسے لوگوں کی اطلاع بھی آپ ہمکو دے سکیں تو مہربانی ہوگی۔ امرت دھارا سب بڑے شہروں میں ملتی ہے۔ آپ چاہیں تو سیدھے بھی ہم سے منگوا سکتے ہیں۔ مگر دوائی آٹھ آنہ کی ہو یا پانچ روپیہ کی آٹھ آنہ اوپر ڈاک خرچ آجاتا ہے۔

المشتہر:۔ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور
خط و کتابت و تار کا پتہ:۔ امرت دھارا ۲ لاہور

نوٹ:۔ مینیجر مہیہ بندھوز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ ایجنسی کے واسطے بات چیت یا خط و کتابت ان سے بھی کی جا سکتی ہے۔

وید میں علم تار برقی (بقیہ صفحہ)

نے دریافت نہیں کیا۔ اس کی بابت صاف الفاظ میں ویدوں میں اس اپدیش کا ہونا واقعی ... کے ودیا بھنڈار ہونیکی ایک زبردست دلیل ہے۔

अग्निर्होता कविक्रतुः सत्यश्चित्र
श्रवस्तमः । देवो देवेभिरागमत् ॥
(ऋ० मं० १ सू० १ मं० ५)

(اگنہ) بجلی کو (دوتم) قاصد کی خاصیت والی یا ایک پدارتھ سے (درنی ہے) سویکار کرتے ہیں۔ (ہوتارم) اریوں کی تیز رفتاری کا جو باعث ہے۔ (وشو ویدسم) جس سے کاریگروں کو شلپ آدی سادھنوں کا بودھ ہوتا ہے۔ (اسیہ) پر تہکش سدھ کرنے یوگیہ (یجیشہ) شلپ ودیا روپ یگ کے انگ (سوکرتوم) اُتم کریاؤں کا کارن ہے۔

مطلب:۔ اس منتر میں دکھایا گیا ہے کہ بجلی سے قاصد کا کام تیز گاڑیوں کے چلانے کا کام لینا چاہیئے۔

اس پرکار کے انیک منتر ویدوں میں ... ودیا سمبندھی موجود ہیں۔ جن پر ... ہم پھر کبھی لکھنے کا وچار رکھتے ہیں۔ اس وقت صرف نمونہ از خروارے کے طور پر ہم نے نہایت ہی مختصر طور پر دکھانے کی کوشش کی ہے۔ کہ جو لوگ کہتے ہیں، کہ ویدوں میں ... ودیا کا نام تک نہیں وہ غلطی پر ہیں۔

مہرشی درشن

مصنفہ:۔ منشی تلوک چند محروم
مہرشی سوامی دیانند سرسوتی اور آریہ سماج متعلق لاجواب نظموں کا مجموعہ قیمت ...
ملنے کا پتہ
جگن ناتھ آزاد بی اے
کرشن نگر۔ لاہور

آریہ ور کی آوشیکتا

۱۸ سال کی سندر، سیوا گیہ براہمن کنیا کے لئے جس کا گوتر بھاردواج ہے۔ اور جو کنیا گورو کل کی سناتکہ ہے۔ ایک ایسے سوشیل، سیوگیہ، سوندر براہمن ور کی آوشیکتا ہے جو ۲۵، ۲۶ سال کے برسر روزگار ہو۔ جو کسی گورو کل اُپدیشک ودیالیہ یا مہا ودیالیہ کا سناتک ہو۔ نیز در دھ آریہ سماجی ہو۔ سندر ...ہو۔ براہمن مانا جا سکتا ہے۔ خط و کتابت کرنی کی کرپا کریں:۔ چندر بھانو سدھانت بھوشن پربھاکر
آریہ سماج ہنومان روڈ۔ نئی دہلی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd No. L. 435. "Prakash" Lahore

ओ३म्

Founder Mahashai Krishen Ji

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

گذشتہ پینتیس (۳۵) سالوں سے

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

تار کا پتہ "پرکاش"

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ---- للعہ
ششماہی ---- عہ
برما ---- ؎
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر [illegible] علاپوری

U.A. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۹ نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۴ کارتک سمبت ۱۹۹۸ بکرم | نمبر ۴۲

دعوتِ اتحاد

بتکدہ و حرم سے آج تھوڑی سی خاک لائیں گے
ساقی و پیرِ میکدہ اور کہاں سے آئیں گے

جو شبِ تیرۂ نفاق ڈالے ہوئے ہے تفرقہ
رہنا تو ہے اِسی جگہ، بسنا تو ایک گھر میں ہے

دھار گلے پہ تیغ کی، اس پہ یہ باہمی کشش
ذبح کریگا پھر وہ کیا جس سے یہ ہنس کے کہدیا

جادہ پر اپنے کچھ دنوں یوں ہی رہے جو مستقل
ہو جو رہے ہیں آج تک خوگرِ نخوت و غرور

صورتِ عکس و آئینہ ہوں گے جو دل اثر پذیر
یکجہتی کے جوش میں جب نہ رہیگا اختلاف

پھر سے بزمِ اتحاد جام و سبو بنائیں گے
بزم سے شیخ و برہمن بچ کے نہ جانے پائیں گے

بیٹھیں گے روشنی میں سب شمع وہ اک جلائینگے
جائینگے بھاگ کر کہاں، آگ اگر لگائیں گے

کام تمام ہوگا جلد، گردن اگر ہلائیں گے
لیکے جب آئے گی چھری ہمکو گلے لگائیں گے

بھٹکے ہوئے بھی دو بکھنا راہ پر آتے جائیں گے
ہوگی یہ کل انہیں کو ضد ناز ہمیں اٹھائینگے

ہنس کے کبھی ہنسائیں گے رو کے کبھی رلائینگے
ہاتھ میں دونوں ملکے پھر بوجھ ہر اک اٹھائینگے

ہیں جو گھر جدا جدا ان کی ہے آدھی آبرو
ہونگے جب ایک رشتہ میں قدرسے دونے جائیں گے

رگ وید ---- سام وید ---- یجر وید

وید امرت

سام وید ---- اتھرو وید

ओं विचुं यद्धारां समने बहूनां युवानं
सन्तं पलितो जगार देवस्य पश्य
काव्यं महित्वा अद्य ममार स ह्यः
समान ॥

اوم وِدھوم ددرانم سمنے بہوٗنام یُوانم سنتم پلیتو جگار، دیوسیہ پشیہ کاویم مہتوا ادیا ممار سہیہ سمان۔ (رگ وید ۱۰ ۵۵ ۵)

ارتھ

ایک بڑے اچرج کی بات
بڑے بڑے بڈھوں میں جس نے
پورا کیا وددھی کاموں کو
ایسا ایک یووک مدماتا
اس نے ایک بڑھ کو دیکھا

(۲)

بہت بڑھا نہ تھا شوبیت بال تھا
کچھ انومان نہیں ہو پایا
آگے بڑھا اور تب اس نے
پلک مارتے میں بڈھے نے

بہنوں کو تھا مار بھگایا۔
جس نے امرت شوبھ دکھلایا
و بے گرد سے چلت تھا۔
جو سب کو ہی چھلت تھا۔
یووک بھڑک گیا اس سے تات
کتنے سال پرانا تھا؟
بھے کا نہیں ٹھکانہ تھا؟
نوجوان کو پکڑ لیا۔
اسے نگل کر ہضم کیا۔

(۳) کھشن میں اور آگئی رات

میں نے ایک کا دیہ دیکھا ہے
کل جیون کا دم بھرتا تھا
سورج چندر کو نگل رہا ہے
سمجھ گیا اب سب اننیہ ہے

اس میں لکھا ہوا ہے یہ
آج مرا ہے دیکھو وہ
اور لوک کو بڈھا کال۔
ننیہ سنیہ بس دُبی اکال۔
میں نے دیکھا آج یہ بھات

(ویدبندھو)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آتمک اُنتی

شانتی کا مارگ

اُدھیاتم سُدھا

سورگیہ شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے امولیہ اُدگار

دُکھ اَور کلیش سے پیرت پاپ آتما یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ کہ سرو رکشک شکتی اس سنسار میں اُپستھت ہے۔ جب اس کا دُکھ دُور نہیں ہوتا۔ جب پاپ کا پرینام اُسے کلیش پہنچا رہا ہے۔ تو وُہ کیسے مان سکتا ہے۔ کہ سرو رکشک کی رکشا کے کشیتر میں وُہ بھی انتر گت ہے۔ پورانوں کے جاننے والے اُسے مہابھارت کے یدھ میں ہاتھی کے گھنٹے کے نیچے پکشیوں کے بچوں کی رکشا کا حال سُناتے ہیں۔ دریودھن کی سبھا میں درو پدی کے وستر کے بڑھنے کا چمتکار دکھاتے ہیں۔ پاپی پھر چلّا اُٹھتا ہے۔ "یدی پرماتما سرو رکشک ہے۔ تو میرا کلیش کیوں دُور نہیں ہوتا؟ ویدک متاولمبی اُسے پراچین اَور نوین دونوں سمیوں کے درشٹانتوں سے ڈھارس بندھوانا چاہتے ہیں۔ پرنتو اُس کا وُہی اُتر چلا آتا ہے۔ "یدی سرو رکشک ہے۔ تو میرا دُکھ کیوں دُور نہیں ہوتا؟" اتنے میں ایک رشی آپہنچتے ہیں۔ اَور دان کی دشا پر دیا کرکے اُس کی اوِدیا پر ہنسکر اس پرکار اُس کے بھرم کو دُور کرتے ہیں۔ "تو کیوں نراش ہوتا ہے۔ اَور ہتھیارا کو نہ سمجھکر کیوں ناستک بنتا ہے؟ کیا وام مارگ نے اس دیش کے اندر گھور اتیاچار نہیں پھیلا رکھا تھا؟ کیا ہزاروں لاکھوں پشوؤں کی گردنیں دھرم کے نام پر نہیں کاٹی جاتی تھیں۔ کیا دھرم کی اوٹ میں منش گنتی رکھنے والے منشیوں کی بھی تلوار کے دوارے بلی نہیں چڑھائی جاتی تھی۔ کیا اُس سے بڑھ کر ہتیا کار نہیں پھیلا ہوا تھا؟ پھر یدی کوئی سور رکشک نہ ہوتا تو بدھ دیو کے کومل ہردیہ کو کون پریرت کرتا۔ اَور اس ورتمان سمیہ میں مورتی پوجا تھا قبر پرستی کا کس پرکار زور تھا۔ برہمچریہ کا ناش ہو چکا تھا۔ کون سمجھ سکتا تھا۔ کہ سیدھا مارگ کدھر ہے۔ کیا یہ سب دُکھ ایک دن میں دُور ہو گئے تھے؟ کیا وکرمی سوت کے آرمبھ میں ہوکر کبھی آچار یہ کا پرادربھاو ہُوا؟ کداچت نہیں۔ اپتُو ۱۹۰۰ ورشوں کی دُردشا کے اپرانت کہیں رشی دیانند کا جنم ہُوا۔ جس نے اندھیرے کو اُجالے میں پریورتت کر دیا۔ اس پربندھ کے لئے کوئی کارن ہے۔ منشیوں اَور اسی طرح منشیہ سماجوں کے کرموں کا پھل جب تک پوُرن رتی سے نہ ملے۔ تب تک اُن کی دشا میں پریورتن کرنے سے اُن کی اوستھا نہیں سُدھرتی۔ اسی پرکار سوُرکھ نیری اوستھا ہے۔ سرو رکشک سمیہ پر ہی رکشا کرتے ہیں۔ بات سپشٹ ہو گئی۔ پرماتما سرو رکشک ہے۔ پرنتو اُن کی رکشا کا پربندھ ہمارے سنکلپوں اَور ہماری اچھاؤں سے پربمت نہیں ہے۔ اپتُو اُس کے اسیم گیان سے اندر جیسا پربندھ اُپستھت ہے۔ ویسا ہی کاریہ ہوتا ہے۔ سمیہ پر ہی وُہ سب کی رکشا کرتا ہے۔ جسے رکشا سمجھتے ہیں۔ سمبھو نہ اُس کی درشٹی میں وُہ رکشا نہیں ہے۔ اُس کے پربندھ کو وُہی جان سکتا ہے۔ ہم تچھ جیو اُس کے پربندھ کی واستوکتا کو کب سمجھ سکتے ہیں۔ وُہی سب کا ایشور ہے۔ اس سے بڑھکر ایشور یہ اس برہمانڈ میں کس کا ہے؟ جب سارے اسی کے دان کے پرینام ہیں۔ تو کون دھنا ڈھیہ اپنے دھن سے اُس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ وُہ کیول دھن کا بھنڈار ہی نہیں۔ وُہ کیول جڑ جگت کو رچنے والا ہی نہیں۔ وُہ کیول وایو کو چلانے والا اَور جل کو برسانے والا ہی نہیں۔ اپتُو پرانیوں کے پران کریا کا آشریہ بھی وُہی ہے۔ نہ کیول یہی۔ اپتُو ایک ایک پرانی کے انتہ کرن کی سب اوستھاؤں کا گیان ہونے کے کارن اگر اسی کو پرمیشور کہیں تو بیفائدہ ہے۔ پھر کیا سندیہہ ہے۔ بنا اُس کو جانے بنا اُس کو پراپت کئے منشیہ اپنے جیون کے اُدیشیہ کو پوُرن نہیں کر سکتا۔ اَور نہ ہی سچی شانتی پا سکتا ہے۔

(باقی اگلے انک میں)

سواستھ رکشا

شاربرک اُنتی

بچوں کی دُشمن — کالی کھانسی

کیسے ہوتی ہے۔ اور اس سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

گھر میں ایک بچے کو کالی کھانسی شروع ہوئی۔ پھر دُوسرے کو پھر تیسرے کو پھر چوتھے کو۔ پھر بچوں کی ماں کو۔ پھر گھر کی خادمہ کو۔ حتیٰ کہ سارا گھر اس متعدی بیماری کا کوارنٹین بن گیا۔ عورتیں غلطی سے یہ خیال کرتی ہیں۔ کہ یہ معمولی سردی ہے۔ کوئی سنگین بیماری نہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں۔ کہ ہر سال ہزارہا بچے اس کالی کھانسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ سخت متعدی یعنی چھوت کا مرض ہے۔ جن بچوں پر اپنی عمر کے پہلے سال میں یہ مرض حملہ کر دیتا ہے۔ ان میں سے ۳۰ فیصدی مر جاتے ہیں۔ بچے اس سے سُوکھ کر کانٹا ہو جاتے ہیں۔ اَور اگر کالی کھانسی سے بچ بھی جائیں۔ تو کمزوری کے باعث نمونیہ یا تپدق وغیرہ امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ چھوٹے بچوں میں سے جو نمونیہ سے مرتے ہیں۔ پچاس فیصدی کالی کھانسی کے مریض ہوتے ہیں۔ نمونیہ کالی کھانسی کا ہمدم اَور رفیق ہے۔ یہ دونوں ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔

پہلے پہل کالی کھانسی معمولی سردی کی طرح معلوم ہوتی ہے۔ پہلے خشک ہوتی ہے۔ ایک دو ہفتہ کے بعد اس کے حملے شدید ہو جاتے ہیں۔ جب چھڑ جاتی ہے۔ تو بچے کے لئے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ وُہ بے اختیار کھانستا جاتا ہے۔ اس کا مُنہ پہلے پہل سُرخ اَور بعد ازاں شدید کھنسی سے زرد پڑ جاتا ہے۔ دیکھنے والوں کو ڈر لگ جاتا ہے کہ وُہ کہیں کھانستے کھانستے مر ہی نہ جائے۔ آخر کافی دیر تک کھانسنے کے بعد وُہ دم لیتا ہے۔ اَور اس کے سانس سے بھی خرخر کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ کئی بچوں پر دن میں تین چار دفعہ اَور اکثر پر دن میں کئی کئی بار اس کا حملہ ہوتا ہے۔ ان کی تکلیف دُکھ اَور مُصیبت بیان میں آ سکتی ہے۔

عام طور پر کالی کھانسی کا مرض چار ہفتہ سے بارہ ہفتہ تک رہتا ہے۔ مگر بعض مریض اس سے بھی زیادہ تکلیف اُٹھاتے رہتے ہیں۔ بچے تو اس زور سے کھانستے ہیں۔ کہ بیچاروں کو قے ہو جاتی ہے۔ اَور دن میں ہوتے بھی کئی بار غرضیکہ بچے جو خوراک کھاتے ہیں۔ اس مرض کے باعث وُہ ان کے معدے میں ہضم نہیں ہونے پاتی اور باہر نکل جاتی ہے۔ جس سے تندرستی وُہ زیادہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ اَور اس کمزوری کے باعث آخر مریض نمونیہ وغیرہ بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

احتیاط و علاج

سردیوں میں جن بچوں پر زکام و نزلہ کا حملہ ہو ان سے دُوسرے بچوں کو الگ رکھیں۔ اَور ان کا علاج فی الفور کرائیں۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ کالی کھانسی چھوت کا مرض ہے۔ اَور جھٹ ایک مریض سے دُوسرے شخص کو ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر آپ کے ہمسایہ میں کسی بچے کو کالی کھانسی کا عارضہ لاحق ہو گیا ہو۔ تو دُوسرے بچوں کو اس سے بالکل علیحدہ رکھا جائے۔ مریض کے ناک اَور مُنہ کے راستہ جو مواد خارج ہو۔ اسے کھلا پڑے رہنا نہیں دینا چاہیئے۔ بلکہ جراثیم کش ادویات سے ضائع کر کے جگہ صاف کر دینی چاہیئے۔ اگر کالی کھانسی کے ساتھ کوئی اَور بیماری نہ ہو۔ تو مریض کو بستر پر پڑے رہنے کے لئے مجبور نہیں کیا جانا چاہیئے۔ اسے دُوسرے بچوں سے الگ دھوپ میں کھیلنے اور صاف جگہ میں ٹہلنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اسے گرم کپڑے پہنائیں سینہ اَور گلے کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ مگر زیادہ گرم کپڑے نہ پہنائے جائیں۔ اسے کھلی ہوا میں رکھیں۔ بچے کو دُودھ۔ تازہ سبزیاں پھل اَور اناج کھلانے چاہئیں۔ مگر بہت تھوڑی مقدار میں کئی بار۔ اس کا معدہ ہرگز پُر نہ ہونے پائے۔ اَور اگر کھانسی کے باعث اسے قے ہو جائے۔ تو کھانسی کا دورہ ختم ہونے کے فوراً بعد اسے پھر غذا کھلا دو۔ بہت گرم یا بہت سرد غذا دُودھ یا چائے سے کھانسی چھڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے مریض کو کوئی زیادہ گرم یا زیادہ سرد چیز کھانے کو نہیں دی جانی چاہیئے۔

(باقی آئندہ)

مختصر افسانہ

"مجھے مت چھوؤ ماں!"

بچہ:- بھنگی کو ہم کیوں نہیں چھو سکتے؟

ماں:- کیونکہ وُہ میلا اُٹھاتا ہے۔

بچہ:- مگر بچے کا میلا تم نہیں اُٹھاتی ہو؟

ماں:- ہاں ٹھیک ہے! مگر وُہ بھنگی ہے۔ میں تو بھنگن ہوں نہیں۔

بچہ:- بھنگی کسے کہتے ہیں ماں؟

ماں:- جو میلا اُٹھائے وُہی بھنگی ہے۔

بچہ:- تو ماں تم بھی بھنگی ہو۔ مجھے مت چھوؤ!

ماں:- (ہنستے ہُوئے) یہ کیسے ہو سکتا ہے مُنّا؟ میلا اُٹھاتے ہُوئے بھی دیکھو۔ میں کیسی صاف رہتی ہُوں۔

بچہ:- ماں، کیا وُہ بھنگی ایسا صاف نہیں رہ سکتا؟

ماں:- اگر وُہ نہائے دھوئے اَور صاف کپڑے پہنے، تب بھی ہم اُسے چھو نہیں سکتے۔

بچہ:- کیوں ماں؟ بات سمجھ میں نہیں آئی۔

ماں:- آؤ کھیلو۔ دُنیا بھر کے سوال پُوچھ پُوچھ کر دماغ نہ چاٹو۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...منسا رام جی کی موت کی خبر سُن کر جہاں آریہ
...بڑی بات ہُوئی، یہ خیال آیا۔ وہاں یہ بھی
...آریہ سماج کے سدّھانتوں کو جاننے والا
...ج کے سدھانت پر بولنے اور لکھنے والا۔
...ج کا متوالا اُپدیشک ہم سے جُدا ہو گیا۔
...پرماتما کو یہی منظور تھا۔

...ت جی کی مختصر جیونی

...منسا رام جی موضع ننگل تحصیل فتح آباد ضلع
...کے لالہ شنکر داس جی کے سُپتر تھے۔ لالہ
...گاؤں میں دُکان اور لین دین کا کام کرتے
...پ کے ایک کنیا اور ایک ہی لڑکا تھا۔ آپ
...کے اُپاسک تھے۔ اس لئے پنڈت منسا رام
...لکین میں دیوی کے اُپاسک تھے۔ آپ کے
...آپ کو سکول میں پڑھنے کے لئے بھیجا۔
...ت منسا رام جی نے ساتویں جماعت
...ن ٹوہانہ سکول سے دیا۔ اس وقت لالہ
...داس جی کا دیہانت ہو گیا۔ ماتا کا سایہ
...سر سے اُٹھ چکا تھا۔ اس لئے آپ کو
...چھوڑنا پڑا۔ اور آپ نے ۱۹۰۸ء میں
...متحان دیا۔ اور اچھے انک پراپت کر کے
...ہوئے۔

منسا رام آریہ سماجی

...رام پرساد جی پٹواری تھے۔ ان کا تبادلہ
...میں ہوا۔ آپ کو مکان چاہیئے تھا۔ ننگل
...میں چار ویشوں کے گھر تھے۔ باقی سب
...آباد ہیں۔ مکان آسانی سے نہ ملا۔ کوشش
...منسا رام جی نے اپنے مکان میں اپنے ساتھ
...اجازت دے دی۔ وہ آریہ سماجی
...بات چیت سے پتہ لگا۔ کہ منسا رام جی
...ک ہیں۔ اس لئے بات چیت کا سلسلہ
...گیا۔ اور شری رام پرساد جی نے ان کو
...تھ پرکاش اور پنڈت لیکھرام جی کی
...پڑھنے کو دیں۔ ان کو پڑھ کر ان کے
...آریہ سماجی ہو گئے۔ اس وقت آریہ سماج
...اُتسو تھا۔ یہ سب سے پہلے اس اُتسو
...شامل ہوئے۔ اور وہاں سے اچھا پربھاؤ
...کر لوٹے۔

...کے گھر میں ان کے والد اور ان کے خود
...کے کئے ہوئے ۸۰ روپے دیوی کے تھے۔
...منسا ان روپوں سے تین اُردو کی پُستکیں
...چھپوائیں۔ ان میں پہلی تھی "تاریکی کے سمندر
...میں روشنی کی کشتی" جس میں ستیارتھ پرکاش
...کا سار تھا۔ دُوسری تھی "سی حرفی" جو
...آریہ سماج کے سدّھانتوں پر تھی۔ تیسری تھی
...کی بھرے سوامی والی" جس کا مضمون
...سوامی دیانند جی کا جیون تھا۔ یعنی اس وقت
...منسا رام جی نے نثر اور نظم دونو لکھیں۔

یادِ رفتگاں
پنڈت منسا رام جی
از شری سوامی سوتنترانند جی

ودّیارتھی منسا رام

آپ کی خواہش ہُوئی۔ کہ سنسکرت پڑھنی چاہیئے۔ آپ بڑھلاڈہ کے ایک گاؤں احمد پُور میں جہاں ایک براہمن پنڈت رہتے تھے۔ ان کے پاس گئے۔ اور پڑھنے کی پرارتھنا کی۔ جواب ملا۔ کہ میں کسی بنیئے کو سنسکرت نہیں پڑھاؤنگا۔ آپ نراش ہو کر لوٹ آئے۔ اور لالہ رام پرساد جی کی سمتی سے گوروکل کانگڑی میں چپڑاسی کی نوکری پڑھنے کے لئے کی۔ وہاں پڑھائی شروع نو کر دی۔ لیکن پڑھائی نیم پُروک نہ ہونے سے وہاں کام چھوڑ کر بھاگیرتھی پاٹھ شالا میں جو کنکھل میں ہے۔ آ گئے۔ وہاں سے آپ نے پرتھما پریکشا پاس کی۔ اس وقت یہ چار ودیارتھی آریہ سماجی تھے۔ پنڈت مکند رام جی پروہت آریہ سماج لُدھیانہ۔ پنڈت ہرس رام جی جن کا نام اب رام دیو ہے۔ اور آریہ سماج سری نگر کے پروہت شری پربھو دیال جی جن کا کچھ وقت بعد دیہانت ہو گیا تھا۔ اور پنڈت منسا رام جی۔

ہردوار سے آپ بنارس چلے گئے۔ وہاں پڑھائی اور روٹی دونو میں کشٹ ہُوا۔ کیونکہ وہاں روٹی براہمن اور سادھوؤں کو ملتی تھی۔ آپ سے جب پُوچھتے۔ تو آپ کہتے ہیں ویش ہُوں۔ آریہ سماجی ہُوں۔ ان دونوں باتوں سے یہ انکار نہ کرتے تھے۔ اور وہاں والوں نے دونوں کو پرتیکول سمجھا ہُوا تھا۔ آخر میں ایک سادھو ملے۔ انہوں نے کہا آپ براہمن کہلا ہیں۔ انہوں نے کہا۔ میں جھُوٹ کیوں بولوں۔ تب اس نے کہا۔ اگر کوئی دریافت کرے۔ تب آپ ٹھیک ٹھیک بتا دیں بغیر دریافت کئے کچھ نہ کہیں۔ انہوں نے اسے مان لیا۔ تب اس سادھو نے ایک دن کھشیتر میں جا کر منیجر سے کہا۔ اس ودّیارتھی کو کچھ نہ پُوچھیں اور روٹی دیں۔ اور نہ پُوچھنے کی ساری بات بتائی۔ اس منیجر نے مان لیا۔ اس طرح روٹی کا سوال حل ہو گیا۔ اس سادھو نے ایک دھیاپک کو مقرر کر کے پاٹھ لگوا دیا۔ آپ نے بنارس میں مدھیما کی پریکشا دی۔ اس کے بعد آپ بھوانی ضلع حصار میں پنڈت دُنی چند جی کے ودّیارتھی بنے وہاں اور ودّیارتھیوں نے پنڈت دُنی چند جی کو ان کو نہ پڑھانے کی بات کہی۔ لیکن انہوں نے ایسا کرنا مناسب نہ جان کر اور سدا چاری ودّیارتھی سمجھ کر پاٹھ جاری کر دیا۔ بھوانی سے انہوں نے شاستری کا امتحان دیا۔ لیکن اس امتحان میں آپ انوتیرن ہو گئے۔ تب آپ نے پڑھائی چھوڑ دی۔

پڑھائی چھوڑنے میں ایک کارن آپ کی بہن کا ودھوا ہونا بھی تھا۔ کیونکہ اس کی امداد ضروری تھی۔ آپ جب بنارس کو گئے تھے۔ تب ایک آریہ سماجی سے انہوں نے یکصد روپیہ مانگا۔ اور کہا۔ کہ میں اس کا سوُد نہ دُونگا۔ اس نے وُہ دھن دیدیا۔ اور انہوں نے بعد میں وُہ لوٹا دیا۔ اس وقت ان کا ودیارتھی جیون ختم ہُوا۔

اُپدیشک پنڈت منسا رام جی!

ودّیا پڑھنے سے نورت ہو کر پنڈت جی اُپدیشک ہُوئے پہلے آپ سلطان پُور لودھی میں آریہ سماج کے ماتحت اُپدیشک ہُوئے۔ آپ نے وہاں خُوب کام کیا۔ اس وقت اچھُوت ادھار کا بھی کام کیا گیا۔ وہاں سے پھر آپ آریہ سماج سرسہ میں اُپدیشک ہُوئے۔ اس علاقہ میں تحصیل سرسہ اور فتح آباد میں پرچار کیا۔

اس وقت آپ نے جات پات توڑ کر شادی کی۔ اس سے برادری نے پھر اندولن کیا۔ آپ نے اس کا اچھی طرح مقابلہ کیا۔

آپ نے سرسہ میں کانگریس کا کام کیا۔ اور اس میں آپ جیل گئے۔ اور جبر ہٹوری کر کے مجھے آ کر ملے۔ میں نے کہا۔ آپ سبھا میں اُپدیشک ہو جائیں۔ تب آپ آریہ پرتی ندھی سبھا میں اُپدیشک ہُوئے۔ اور آپ کو بھٹنڈہ میں رکھا گیا۔ آپ نے اس علاقہ میں خُوب کام کیا۔ وہاں تک جاتی کی شُدھی اسی وقت ہُوئی۔ انیک اورشُدھیاں کی گئیں۔ اور انیک شادیاں جات پات سے باہر کروائیں۔ اس سے برادری کا زور ٹُوٹ گیا۔

میں نے اس وقت آپ کو کہا۔ آپ بھٹنڈہ چھوڑ کر سارے پنجاب میں پرچار کریں۔ اور آپ شاستر ارتھ کی تیاری کریں۔ تاکہ شاستر ارتھ میں بھی آپ کا امتحان ہو جائے۔ آپ نے اسے سویکار کیا۔ اور آریہ سماجی خود سمجھ سکتے ہیں۔ آپ اس میں کتنے کامیاب ہُوئے۔ میرے خیال میں آپ شاستر ارتھ میں پُورے کامیاب تھے۔

لیکھک منسا رام جی

پھر آپ کو کہا گیا۔ آپ اب لکھنے لگیں۔ آپ اس سے کچھ گھبراتے تھے۔ مگر زور دینے پر مان گئے۔ پہلے پہل آنوچنا لکھی۔ جس کو سوامی ویدانند جی نے دیکھ کر چھپوایا اور یہ پُستک دیانند اُپدیشک ودیالیہ کی طرف سے نکالی گئی۔ اس کے بعد ان کو خود شوق ہو گیا۔ اور لکھنا شروع کیا۔ اور پورانکوں کی طرف سے جتنی کتابیں لکھی گئیں۔ ان سب کے جواب آپ نے لکھے۔ اس لئے لکھنے میں بھی پنڈت منسا رام جی پُورے سپھل ہُوئے۔ اور اب تک کسی پُورانک سے بھی کچھ نہ لکھا گیا۔ اس لئے اس میدان میں انہوں نے اپنے دپکشیوں کو اچھی طرح پچھاڑا۔

آخری کتاب آپ نے ابھی ختم کی تھی۔ اور وُہ آریہ سماج سے ہی تعلق رکھتی تھی۔ اس کو لیکر وُہ مٹھ میں آئے تھے۔ جس طرح وُہ پہلے سب کتابیں لکھ کر مجھے سُنایا کرتے تھے۔ اسی طرح یہ بھی سُنائی۔ لیکن افسوس وُہ اسے چھپوا نہ سکے۔ وُہ جس دن یہاں سے گئے۔ اس وقت کئی مشورے کئے۔ کہ اب یہ کریں گے۔ لیکن افسوس یہاں سے جا کر جلدی ہی بیمار ہو گئے۔

آخری باتیں

ان کا خیال تھا کہ تین سال لڑکے کی پڑھائی ختم ہونے پر میں سوتنتر ہو کر کام کرُوں گا۔ ایک کتاب جس میں سب وشیوں کے پرمان ہونگے۔ آپ کے پاس آ کر سنگرہ کرُوں گا۔

ان کی بیماری میں میں تین بار ان سے ملا۔ دو بار وُہ پرسن چت تھے۔ لیکن تیسری بار انہوں نے مجھے کہا۔ سوامی جی کھیل ختم۔ کیونکہ وُہ زیادہ بول نہ سکتے تھے۔ اور باتیں نہ ہُوئیں۔

تیمارداری

ان کے لڑکے ستیہ پال۔ ان کی بہن کے لڑکے رونق رام۔ چرنجی لال۔ ان کے دوست موہن لال۔ منشی راج مُول چند۔ لچھمی نارائن وغیرہ نے پُوری پُوری خدمت کی۔ جو کچھ کر سکتے تھے کیا۔ لیکن ہوتا وُہی ہے۔ جو ایشور چاہتا ہے۔

آج پنڈت منسا رام جی نہیں ہیں۔ ان کے لئے یہ کہنا اُچت ہی ہے۔ وُہ پکے آریہ سماجی تھے۔ آریہ سماج کے لئے ان کا تن من دھن ارپت تھا۔ وُہ سدّھانت جانتے تھے۔ رشی دیانند کے سچے بھگت تھے۔ ان کے ابھاو کو آریہ سماجیں ہر وقت محسوس کریں گی۔

اب کیا کرنا ہے؟

ان کے پاس کچھ نہ تھا۔ وُہ غریب براہمن تھے۔ ان کا لڑکا آیورویدک کالج میں پڑھتا ہے۔ اس لڑکے کا تین سال کا بندوبست کرنا آریہ سماجیوں کا کام ہے۔ پنڈت جی مہا رتھیوں کی طرح میدانِ جنگ میں ویر گتی کو پراپت ہُوئے ہیں۔ اس لئے اب آریہ سماج کو اپنا کرتویہ پُورا کرنا چاہیئے۔ اور ان کے سُپتر کی پُوری پُوری سہائتا کرنی چاہیئے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گئو رکھشا کیسے ہو سکتی ہے؟

از:- ڈاکٹر کانشی رام جی چاولہ میڈیکل آفیسر گھنو

اُمید ہے میری سچی باتیں کڑوی نہ لگیں گی۔ بلکہ یہ کڑوا پن اگیان کا بخار اُتارنے کا کام کرے گا۔ اور ہم اپنی ترٹیوں کو دُور کرنیکی کوشش کرینگے۔

ہم ہندو اپنے آپ کو گئو رکھشک کہتے ہیں۔ لیکن ہمارا عملی پہلو بالکل اس کے اُلٹ ہے۔

۱- آجکل بڑے بڑے شہروں میں دیکھا جاوے تو ہر ایک بابو کے پاس ۳، ۴ جوتے یعنی بوٹ سلیپر۔ چپلی وغیرہ ضرور ہوتے ہیں۔ شاید آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ جتنا نفیس چمڑا کروم وغیرہ بنتا ہے۔ وہ ہماری گئو ماتا کی کھال سے بنتا ہے۔ شہری آبادی میں عام طور پر ہندو زیادہ امیر اور شوقین ہیں۔ اور وہ ان کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ مقابلتاً مسلمان بھائیوں کے۔

Supply اور Demand کے اصول کو دیکھا جاوے تو چونکہ ہندوؤں کو اس کی زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے supply کی خاطر گئو کے چمڑے کی بھی زیادہ مانگ ہے۔ جتنے قصاب لوگ گاؤں اور شہروں سے کمزور گائے بیل دس دس روپے میں مول لے کر اکٹھے کرتے ہیں۔ وہ اپنے گھروں یا دوسری جگہوں پر اس چمڑے کی supply کی خاطر گئو بدھ کرتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ہم ہندو گو زبانی گئو رکھشک کہلاتے ہیں۔ لیکن in directly ہم ہی بدھ کراتے ہیں۔ میرے کالج کے بھائی اور امیر طبقہ نفیس بوٹ خریدنے والے۔ اور اب دوسرے ایک نئی بیماری شروع ہوئی ہے۔ چمڑے کے سوٹ کیس اور بیگ وغیرہ۔ ہم سب ہندو ہی پاپ کے بھاگی ہیں۔ چاہے ہم عید کے موقع پر ایک گائے کے جھگڑے کی خاطر منشوں کی بلی دے دیں اور نفاق کا بیج بو دیں۔ لیکن ہم اپنے گریبان میں منہ ڈال کر نہیں دیکھتے۔ کہ ہم in directly لاکھوں کا گلا کٹواتے ہیں کیا ہمارے پنجاب کے مشہور chief Agent کے Bata شری دھنی رام جی بھلہ اس پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ اس فیکٹری میں کیسا چمڑا استعمال ہوتا ہے؟

ساتھ ہی یہ لکھنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ ہم ہندو شہروں میں بکرے کا گوشت مسلمانوں کی نسبت زیادہ کھاتے ہیں۔ آپ اگر قصابوں سے پوچھیں۔ تو وہ کہیں گے۔ کہ ان کے زیادہ خریدار ہندو ہیں۔ اور جب سے ہم نے زیادہ کھانا شروع کیا ہے۔ مہنگا بھی ہو گیا ہے۔ غریب مسلمان بھائیوں کا کہنا ہے۔ کہ جب سے ہندوؤں نے گوشت کا زیادہ استعمال کیا ہے۔ ہم غریب مہنگا ہونے کی وجہ سے بہت کم استعمال کرتے ہیں۔ باقی رہا گاؤں کا سوال۔ میں گاؤں میں رہتا ہوں۔ مجھے اچھی طرح علم ہے۔ کہ غریب دیہاتی مسلمان بہت ہی کم گوشت کھاتے ہیں۔ شہری ہی اس کا زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

ہماری گئو رکھشا کا تیسرا تاریک پہلو یہ ہے۔ کہ جسے ہم ماتا کہتے ہیں۔ اُس کے رہنے کی جگہ بھی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اندھیری کوٹھڑی جہاں سورج کی روشنی نہیں جاتی۔ گوبر سے بھری ہوئی۔ اور مچھروں کے جھنڈوں والی۔ جہاں بچاری گئو ماتا کو مچھر آرام نہیں کرنے دیتے۔ سردی کے دنوں میں نیچے گوبر اور پیشاب کے گڑھے میں رات کاٹنی پڑتی ہے۔ جس مٹی کے برتن میں اُس کے لئے چنے بنولے وغیرہ بھگوئے جاتے ہیں۔ اُسکو کئی دنوں یا مہینوں تک صاف نہیں کیا جاتا۔ اگر آپ اُسے ایک بار سونگھ لیں۔ تو قے (اُلٹی) آ جاوے۔ گندگی سے بھرے حوضوں میں اس بچاری ماتا کو پانی پلایا جاتا ہے۔ جب بچاری بوڑھی ہو جاتی ہے۔ دودھ کم یا بند ہو جاتا ہے۔ تو اُسے پانچ یا دس روپیہ میں بیچ کر الوداع کیا جاتا ہے۔ یہ ہے ہماری گئو ماتا کی بھگتی کا نمونہ!

۲- اب سوال ہے۔ کہ گئو رکھشا کیسے ہو سکتی ہے۔ (۱) ہندو پرن کر لیں۔ کہ ہم قدرتی موت مرے جانور کے چمڑے کا بوٹ یا جوتا استعمال کریں گے۔ ایسا چمڑا اکٹھا کرنا کوئی مشکل نہیں۔ خاصکر ہندو ریاستوں سے بہت آسانی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ صرف پرشارتھ کی کمی ہے۔ جہاں آریہ سماج اپنے سکول۔ کالج۔ انڈسٹریل سکول کھول سکتا ہے۔ وہاں ایسے کارخانہ کا کھولنا کوئی مشکل بات نہیں۔

(۲) ہر ایک شہر و قصبہ میں جہاں آریہ سماج ہے۔ وہاں ایک ڈیری فارم کھولی جاوے۔ آجکل بدقسمتی سے اچھا گھی، دودھ ملنا ناممکن ہو گیا ہے۔ سماج اس کام کو ہاتھ میں لیکر بڑا پُن کا کام کرے گی۔ ہم ان دو چیزوں کے نہ ملنے سے کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ آئندہ نسل تو بالکل ہی کمزور ہو گی۔ اگر سماج ایسا بندوبست کرے۔ تو اس سے زیادہ کیا اُپکار ہو سکتا ہے۔ اور ساتھ ہی ہزاروں کی تعداد میں بیکار ہندو نوجوان کام پر لگ جاویں گے۔

(۳) اب سوال ہے۔ روپیہ کہاں سے آوے پرشارتھ سے دنیا میں کیا کچھ نہیں ہو سکتا۔ سچی لگن سے کام کیا جاوے۔ تو کامیابی ہمارے پاؤں چومیگی۔ جگہ جگہ پر لمیٹڈ فرم کھولے جاویں۔ اور کم سے کم share لیا جاوے۔ ۵ روپے سے لیکر زیادہ جتنا ہو سکے۔ اس طرح سے غریب ... شامل ہو جاویں گے۔ سب لوگ ... وشواس ہے۔ کہ آریہ سماج کی ... کا غبن نہیں کریں۔ اس ... ہو کر share خرید کر ...

۳- ہر ایک ضلع کے بڑے بڑے ... میں گئو رکھشا کا میلہ ہو ... دفعہ۔ وہاں خرید و فروخت ... اور ساتھ ہی اچھی گئو کے مالک ... دیا جاوے۔ اور وہاں ... ...tern کے ساتھ لوگوں کو بتا... کہ گئو ماتا کے رہنے کی جگہ ... کیسی ہونی چاہیئے۔ دودھ دوہنے ... کیسے ہوں۔ اور معمولی بیماری ... کیا علاج ہو سکتا ہے۔ وغیرہ ... ہمیں ضرورت ایسے میلے لگانے ... ہماری بھلائی کے لئے ہوں۔ ... کے نامعلوم ہزاروں میلے با... وقت کے پرانے جن کا کوئی لابھ نہیں ... بیماریاں بڑھانے کے اور روپیہ ... کرنے کے لئے لگائے جاتے ہیں۔

اگر آریہ سماج نے اس نیک کام کو ... کیا۔ تو اُمید ہے۔ کہ سناتن دھرم ... مسلمان بھائی بھی شروع کرینگے ... وہ اکثر کیا کرتے ہیں۔ اس طریقہ ... گئو ماتا کا قرضہ اُتار دیں گے۔ اور ... ہماری جسمانی اور اخلاقی واقتصادی ... ہو گی۔ اسی سے ہمارا اور سنسار کا ... ہو گا۔

اوم شم

ایک دیش بھگت پول کا گیت

(۱)

"سُنو سُنو! اس مُلک کے جھرجھر گرنے والے جھرنو سُنو!"
"اس جھرجھر میں شانتی ہے۔ اس جھرجھر میں موسیقی ہے۔"
"اس شانتی کو بدل دو ۔۔۔ کرانتی میں!"
"اس موسیقی کو بدل دو ۔۔۔ ڈھول ڈھماکے میں!"
"اپنی مسکراہٹوں کو گم کر دو ۔۔۔ کرال روپ میں!"
"اپنی نزاکتوں کو ختم کر دو۔ انقلاب کی سختیوں میں!"

(۲)

"سکون سے بہنے والی ندی"
"بدل اس سکون کو ۔۔۔ اضطراب میں!"
"لچک دار چال چلنے والی ندی ۔۔۔ بدل اس لچک کو کرال چال میں۔"

(۳)

"اس مُلک کے کوہستانو!"
"شانتی کی سفید چادر کو اپنے سروں سے ہٹاؤ۔"
"کرانتی کی چادر سے اپنے سر ڈھک لو۔"
شعلہ فشاں آگ سے انقلاب کے مشعل جلاؤ۔"

(۴)

اس مُلک کے چہچہانے والے پرندو!"
"ان خوبصورت گیتوں کے بدلے انقلاب کے خوفناک گیت گایا کرو!"

(۵)

"اُجاڑ بستیوں میں بہنے والے اب رُودو!"
"کیا گیت گاتے ہو میٹھے میٹھے اور سُریلے گیت!"
"اُتھل پتھل کے نغمے سناؤ!"

بچوں کی اکسیر دوا
حکیم ...
اصلی میٹھی گھٹی
بال جیون
بچوں کو ... زمانہ ذرا سی ...
بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے ...
نیز بچوں کی ہر ایک بیماری ...
سب جگہ فروخت ہوتی ہے ...
قیمت فی شیشی ...
نمونے ... مفت لو ...
المشتہر- منیجر بال جیون کاریالیہ ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار پرکاش لاہور

۹ر نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۴ر کاتک سمت ۱۹۹۸

جلد ۳۷	دیانند ابد ۱۱۷ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲	نمبر ۴۲

میری راجستھان یاترا

یہ بات میرے لئے قابلِ فخر نہیں لیکن ہے یہ ایک حقیقت کہ میں اپنی زندگی میں پہلی بار راجستھان گیا ہوں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ جب تک میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا منتری رہا۔ اور برسوں منتری رہا۔ میں نے پنجاب سے باہر کسی پرانت کا رُخ نہیں کیا۔ ہمارے اپنے صوبہ میں اتنا کام ہے۔ کہ کوئی اُسے ایمانداری سے نبھانا چاہے۔ تو کسی اور طرف توجہ نہیں دے سکتا۔ رشی کی نروان اردھ شتابدی پر جانے کا میں نے نشچے کر رکھا تھا۔ لیکن عین وقت پر میں بیمار ہو گیا اور نہ جا سکا۔ اس سے "پرکاش" کے پاٹھک اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ میں کن بھاوناؤں کے ساتھ راجستھان گیا۔ میرے لئے تو یہ یاترا ایک تیرتھ یاترا کے سمان تھی۔ میرے دل میں زبردست اچھا تھی ان تمام ستھانوں کو دیکھنے کی۔ جن سے میرے آچاریہ کا کسی نہ کسی پرکار سے سمبندھ رہا ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کے پردھان کنور چاند کرن شاردا اور منتری پنڈت بھگوان سروپ جی نیائے بھوشن عرصہ سے زور دے رہے تھے۔ کہ میں کچھ دن راجستھان کے لئے نکالوں لیکن میں اس وقت تک کسی نہ کسی بہانے ٹالتا رہا۔ اب کے میں نے دڑدھ سنکلپ کیا۔ کہ ان کی آگیا پالن کروں گا۔ اور اس کے لئے میں نے ۱۵ دن نکالے۔ اس سنکلپ کی پورتی میں بھی انتم سمیہ وگھن پڑ گیا۔ کیونکہ میرا سواستھ خراب ہو گیا۔ اور میں نے بذریعہ تار ان سے معذرت چاہی۔ لیکن میری معذرت قبول نہ ہوئی۔ اور مجھے جانا پڑا۔ میں راجستھان میں پورے پندرہ دن رہا۔ اس عرصہ میں میرا ہاضمہ لگاتار خراب رہا۔ اور میں نے کچھ نہ کھا کر یا بہت ہی کم کھا کر اپنا پروگرام پورا کیا۔ لیکن پرماتما کا دھنیہ واد ہے۔ کہ میں اپنا سارا دورہ پورا کر پایا اور وہ سپھل بھی رہا۔ پیشتر اس کے کہ میں اپنی یاترا کا ورتانت اپنے پاٹھکوں کے سامنے رکھوں میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وہاں کے آریہ بھائیوں نے میرے ساتھ جو پریم کا بیوہار کیا۔ اس کے لئے میں ان کا انینت آبھاری ہوں۔ وشیش روپ سے میں کنور چاند کرن شاردا جی اور پنڈت بھگوان سروپ جی کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ جنہوں نے ایسا پربندھ کیا۔ کہ مجھے اس دورہ میں کوئی کشٹ نہ ہوا۔ میری یاترا میں ان دونو مہانو بھاوؤں میں سے ایک نہ ایک میرے ساتھ رہا۔ میں پروفیسر گھیسو لال جی، ایم۔ اے ایڈووکیٹ کا مہمان تھا۔ جب بھی اجمیر گیا میں ان کے ہاں رہا۔ وہ اور ان کے پریوار جس پریم سے میرے ساتھ پیش آتے ہے۔ اور جس طرح انہوں نے مجھے ہر طرح آرام دینے کی کوشش کی۔ اس کے لئے میں ان کا کافی شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ یہی کہہ سکتا ہوں۔ کہ مجھے وہاں گھر سے بھی زیادہ آرام ملا۔

میں ۱۱ر اکتوبر کی رات کو لاہور سے روانہ ہوا۔ ۱۲ر اکتوبر کو دہلی رہا۔ آریہ سماج دیوان ہال کے ادھیکاریوں نے ساپتاہک ست سنگ میں میرا ویاکھیان رکھ دیا تھا۔ یدا پی مجھے اس کی سوچنا نہ تھی۔ مجھے ان کی آگیا کا پالن کرنا پڑا۔ دوپہر کے وقت سارودیشک سبھا کی انترنگ سبھا میں سمِّلت ہوا۔ اور دوسری صبح میں کنور چاند کرن شاردا جی کے ساتھ اجمیر کے لئے روانہ ہو پڑا۔ صبح ۸ بجے دہلی سے چلا اور دس بجے رات کے اجمیر پہنچا۔ اس دن گرمی بھی سخت تھی۔ کنور جی نے دن کا پروگرام اس لئے رکھا۔ کہ جن آریہ سماجوں میں میں نہ جا سکوں۔ وہاں کے آریہ بھائی مجھے ریلوے سٹیشن پر مل لیں۔ ایسا ہی ہوا۔ جہاں جہاں بھی آریہ سماج ہے۔ وہاں کے آریہ بھائی ہمارے سواگت کے لئے پُشپ مالا ئیں لئے ریلوے سٹیشن پر کھڑے تھے۔ ہر ایک جگہ یہی مطالبہ ہوا۔ کہ میں ان کے ہاں ضرور آؤں۔ میرے پاس وقت نہ تھا۔ اس لئے ٹال مٹول سے کام لینا پڑا۔ "پرکاش" دوارا میں ان آریہ سماجوں کا دھنیہ واد کرنا چاہتا ہوں۔ جنہوں نے میرے سواگت میں حصّہ لیا۔ رات اجمیر ٹھہر کر صبح میں پنڈت بھگوان سوروپ جی کے ساتھ شاہپورہ کے لئے روانہ ہو پڑا۔ راجستھان کی یاترا آرمبھ کرنے سے پہلے میں نے شاہپورہ جانا اس لئے مناسب سمجھا۔ کہ راجستھان میں یہی ایک ریاست ہے۔ جہاں کے مہاراج رشی دیانند کے پرم بھگت ہیں۔ اور وہاں کا دھرم ویدک دھرم ہے۔ راج ادھیراج مہاراجہ امید سنگھ جی اپنے پوجیہ پتا راج ادھیراج سرناہر سنگھ کی طرح رشی کے پرم بھگت ہیں۔ سریری ریلوے سٹیشن سے اُتر کر ہم بذریعہ موٹر کار شاہپورہ پہنچے۔ وہاں ریاست کے اہلکاروں نے ہمارا سواگت کیا۔ مہاراج ان دنوں بیمار ہیں۔ انہیں پیشاب کی شکایت ہے۔ اس کے لئے کچھ مہینے ہوئے انہوں نے اپریشن بھی کرایا تھا۔ دوسرا اپریشن ابھی ہونا ہے۔ اس لئے اس سمیہ وہ کشٹ میں ہیں۔ باوجود اس کے انہوں نے میرے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے سمیہ نکالا۔ اور بہت دیر تک آریہ سماج کے سمبندھ میں گفتگو ہوتی رہی۔ رات کو میرا پبلک ویاکھیان تھا۔ ہزاروں کی حاضری تھی۔ باوجود کشٹ کے مہاراج اس ویاکھیان میں شامل ہوئے۔ اور ویاکھیان کی سماپتی تک بیٹھے رہے۔ انہیں وہاں تک چل کر آنے میں بہت کشٹ ہوا۔ جس کا مجھے افسوس ہے۔ دوسرے دن ایک نئی یگیہ شالا کا جو انہی دنوں مکمل ہوئی تھی۔ ادگھاٹن کا فرض مجھے سونپا گیا۔ سب سے پہلے راجکمار نے اوم کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے بعد میں نے اپنا فرض ادا کیا۔ اس کے بعد میرا ویاکھیان ہوا۔ وہاں کے آریہ بھائیوں نے میرے سواگت میں فراخدلی سے کام لیا۔ وشیش روپ سے سواگت کے بھجن بنا رکھے تھے۔ جلسہ کی سماپتی پر راجکمار مجھے اپنے ساتھ موٹر کار میں وہ تمام جگہیں دکھانے کے لئے لے گئے۔ جن سے رشی کا کسی نہ کسی پرکار سے سمبندھ ہے۔ جس بنگلے میں رشی رہا کرتے تھے۔ وہ اس وقت تک سورکشت رکھا گیا ہے۔ ۱۵ر اکتوبر کی دوپہر کو میں وہاں سے روانہ ہوا۔ چلنے سے پہلے مہاراج نے مجھے پھر یاد فرمایا۔ ان کی بیماری اور ان کے علاج کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔ میں نے پرارتھنا کی کہ آپ لاہور پدھاریں۔ کیونکہ لاہور میں کچھ اعلےٰ سرجن ہیں۔ اسی رات ساڑھے آٹھ بجے میں اجمیر پہنچا۔ جہاں کہ پبلک طور پر میرا سواگت کیا گیا۔ اس کے لئے میں اجمیر کے آریہ بھائیوں کا دھنیہ واد کرتا ہوں۔ ۱۶ر اکتوبر کا دن میں نے اجمیر میں گذارا۔ پراتہ کال ہی کنور چاند کرن شاردا مجھے دیانند سادھو آشرم میں لے گئے۔ جہاں کچھ آریہ بھائی ہون کر رہے تھے۔ یہ یگیہ دیانند نروان اردھ شتابدی سے پہلے شروع کیا گیا تھا۔ اور اس وقت تک جاری ہے۔ اس کی خوبی یہ ہے۔ کہ اس کی اگنی کبھی بجھنے نہیں پاتی۔ ۱۰ سے لے کر یم چاری نیت کئے گئے ہیں۔ جو ہر سمیہ اسے پرجلوِت رکھتے ہیں۔ نیت سمیہ پر یگیہ شروع ہوتا ہے۔ اور نیت سمیہ پر سماپت ہوتا ہے۔ مہاتما کنہیا لال جی اس یگیہ کی جان ہیں۔ دن بھر میں آریہ سماج کے انسٹی ٹیوشن دیکھتا رہا۔ رشی کی قائم کی ہوئی سنستھا ویدک ینترالیہ اور پروپکارنی سبھا بہت اُنت اوستھا میں ہیں۔ ویدک ینترالیہ کے متعلق تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ راجستھان کا سب سے بڑا پریس ہے۔ دیانند سادھو آشرم میں سرسوتی بھون کے نام سے ایک نیا بھون تیار ہوا ہے۔ اس میں ایک بڑا بھاری ہال ہے۔ اتتھیوں کے رہنے کے لئے کئی کمرے ہیں۔ اور وہاں ہی آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کا کاریالیہ ہے۔ میں نے وہ بنگلہ بھی دیکھا۔ جہاں رشی دیانند کو رُگن اوستھا میں لایا گیا۔ اور جہاں انہوں نے اپنے پران چھوڑے۔ یہ بنگلہ ایک سردار کا ہے۔ آریہ سماج نے اسے لینے کی کوشش کی۔ لیکن سپھل نہیں ہوا۔ شام کو وہاں کے آریہ بھائیوں کی ایک پرائیویٹ کانفرنس میں شامل ہوا۔ بھن بھن وشیوں پر وارتالاپ ہوتا رہا۔ رات کو گاندھی چوک میں جو ایک طرح سے آریہ سماج کا چوک ہے۔ میرا پبلک سواگت کیا گیا۔ اس اوسر کے لئے جو کوِتا ئیں بنائی گئی تھیں، وہ پڑھی گئیں۔ مجھے ایڈریس دیا گیا۔ اور اس کے بعد ایک گھنٹہ تک میری تقریر ہوئی۔

۱۷ر اکتوبر کو پراتہ کال میں کنور چاند کرن جی شاردا کے ساتھ جے پور کو چل پڑا۔ وہاں آریہ سماج کا اُتسو تھا، ۱۷ر، ۱۸ر کی دونوں راتوں کو میرے ویاکھیان ہوئے۔ اور مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔ کہ ہزاروں کی تعداد میں جنتا ویاکھیانوں میں شامل ہوتی رہی۔ جنتا کا بڑا حصّہ ایسا تھا۔ جس کا آریہ سماج سے کوئی سمبندھ نہیں۔ آریہ سماج

کے پردھان مہودے نے کہا تھی۔ کہ ان ہزاروں کی جنتا میں پچاس سے زیادہ آریہ سماجی نہ ہوں گے۔ آریہ سماج جے پور کا اپنا مندر ہے۔ ۱۹ر اکتوبر کو جے پور سے چل کر میں ۲۰ کی صبح کو جودھ پور پہنچا۔ پنڈت بھگوان سوروپ جی پھلیرا میں مجھے مل گئے۔ اور یاترا کی سماپتی تک میرے ساتھ رہے۔ جودھ پور میں بھی آریہ سماج کا اتسو تھا۔ ۲۰ر اکتوبر کو دیپ مالا تھی۔ اور یہی رشی کے نروان کا دن ہے۔ آریہ سماج کے منڈپ میں ہزاروں کی حاضری میں رشی کے جیون اور ان کے سندیش پر میرا دیاکھیان ہُوا۔ جودھ پور وہ جگہ ہے جہاں رشی کو زہر دیا گیا۔ اس لئے وہ استھان میرے لئے خاص دلچسپی کا موجب تھا۔ اس سمبندھ میں جو کچھ سننے کی چیز تھی سُنی گئی۔ اور دیکھنے کی دیکھی گئی۔ ۲۱ر کی رات کو جودھ پور سے چل کر ۲۲ر کی پراتہ ہم ناتھ دوارہ پہنچے۔ ریاست اُودے پور میں یہ ایک بڑی مذہبی گدی ہے۔ اس کے سمبندھ میں پھر لکھوں گا۔ شام کو وہاں سے چل کر ہم رات کو اودے پور پہنچے۔ وہاں کے آریہ بھائیوں نے ریلوے سٹیشن پر ہمارا سواگت کیا۔ ۲۳ اور ۲۴ر کو ہم اودے پور ٹھہرے۔ دونوں رات شاہپورہ آدھیش کے بنگلے کے وسیع احاطہ میں میرے دیاکھیان ہُوئے۔ دونوں رات ہزاروں کی حاضری تھی۔ دونوں رات میری تقریر دو گھنٹے رہی جس میں میں نے بتایا کہ اس سمیہ جو پولیٹیکل جاگرتی نظر آ رہی ہے۔ اور اس سمہ دیش کے پولیٹیکل ادھار کے جو بھی سادھن پریوگ میں لائے جا رہے ہیں۔ یہ سب کے سب پہلے رشی نے بتلائے تھے۔ اس دورہ میں میں نے ایک وشیش بات یہ دیکھی۔ کہ اگرچہ حیدرآباد ستیاگرہ کو سماپت ہُوئے دو برس ہو گئے ہیں۔ اس سمیہ تک جنتا کی دلچسپی اس سے بنی ہُوئی ہے۔ اور وہ اس کے حالات سُننا چاہتی ہے۔ اور اس لئے کئی جگہ مجھے ادھیکاریوں کے کہنے پر اپنے اصل مضمون کو چھوڑ کر حیدرآباد ستیاگرہ پر بولنا پڑا۔ ۲۵ کی پراتہ کم اودے پور سے چل کر ہم دوپہر کے ایک بجے چتوڑ پہنچے۔ وہاں سوامی برتانند جی آچاریہ گورو کل چتوڑ اور گورو کل کے ادھیاپکوں و برہم چاریوں نے ہمارا سواگت کیا۔ ریلوے سٹیشن سے ہم گورو کل میں گئے۔ جو ریلوے سٹیشن کے قریب ہی ہے۔ وہاں کچھ دیر ٹھیر کر ہم چتوڑ کا قلعہ دیکھنے کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور ساڑھے سات بجے رات کو وہاں سے لوٹے۔ اس کے بعد گورو کل میں ایک سبھا ہُوئی۔ جس میں برہمچاریوں اور ادھیاپکوں کی طرف سے میرا سواگت کیا گیا۔ اس کے بعد میرا دیاکھیان ہُوا۔ اور رات کے ساڑھے ۱۱ بجے وہاں سے چل کر ۲۶ کی صبح کو ہم اجمیر پہنچے۔ گورو کل چتوڑ کو دیکھ کر میرا چت پرسن ہُوا۔ سوامی برتانند جی کے تپ اور تیاگ کی بدولت وہاں ایک شاندار بھون تیار ہو گیا ہے۔ کسر ہے تو برہمچاریوں کی۔ سوامی برتانند جی جس دُھن سے گورو کل کو چلا رہے ہیں۔ اس کے لئے ان کی جتنی بھی پرشنسا کی جائے کم ہے۔ انہوں نے یہ پریشرم صرف اس لئے کیا ہے۔ کہ مہاتما منشی رام نے اپنے ایک دیاکھیان میں کہا تھا۔ کہ رشی دیانند چتوڑ میں گورو کل قایم کرنا چاہتے تھے۔ جس کے لئے وہ پانچ راجاؤں سے دس دس لاکھ روپیہ لیکر ۵۰ لاکھ کا سھتر کوش قایم کرنا چاہتے تھے۔ رشی کے اس پرم بھگت نے اپنا کرتویہ سمجھا۔ کہ جس طرح بھی ہو رشی کی یہ اچھا پوری کی جائے۔ اور اس کے لئے وہ ۱۲ برس سے وہاں دُھونی رمائے بیٹھے ہیں۔ جن مشکلات کا انہیں سامنا ہُوا۔ ان کا مقابلہ صرف وُہی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کا ایشور وشواس اور رشی شردھا اگادھ ہے۔ چتوڑ میں گورو کل ہی آریہ سماج اور آریہ سماج ہی گورو کل ہے۔ وہاں کی ہندو جنتا اس وقت تک اسکا ورودھ کر رہی ہے۔ ۲۶ر اکتوبر کو پراتہ میں آریہ سماج اجمیر کے ست سنگ میں شامل ہُوا۔ اور دیاکھیان دیا۔ اسی شام کو پنڈت بھگوان سوروپ جی کے ساتھ میں بیاور کے لئے چل پڑا۔ سات بجے وہاں پہنچے۔ آریہ بھائیوں نے نہ صرف ریلوے سٹیشن پر ہمارا سواگت کیا۔ بلکہ شہر میں سے ہمارا جلوس بھی نکالا۔ ہزاروں لوگ اس جلوس میں شامل تھے۔ بھجن منڈلیاں طرح طرح کے بھجن گاتی ہُوئی جا رہی تھیں۔ ۸ بجے ہم آریہ سماج مندر میں پہنچے۔ سماج مندر کو دیکھ کر میرا چت بہت پرسن ہُوا۔ کیونکہ وہ ایک وشال بھون ہے۔ ساڑھے آٹھ سے ۱۰ بجے تک میرا حیدرآباد ستیاگرہ پر دیاکھیان ہُوا۔ ہزاروں کی حاضری تھی۔ ۲۷ر کی پراتہ ہم اجمیر کو لوٹے۔ اور اسی شام کو میں وہاں سے دہلی کے لئے چل پڑا۔ ۲۸ر کی پراتہ دہلی پہنچا۔ اور وہاں سے ۳۰ر اکتوبر کی رات کو روانہ ہو کر ۳۱ر کی صبح کو امرت سر اُتر پڑا۔ کیونکہ میں اس سواگت میں شامل ہونا چاہتا تھا۔ جو امرت سر کے ہندو اور سکھ بھائی مسٹر کے۔ ایم منشی سابق ہوم منسٹر بمبئی کا کرنا چاہتے تھے۔ مسٹر منشی کے سواگت اور ٹی پارٹی میں جو مسٹر ستیہ پال ورما جی نے ان کے اعزاز میں دی تھی۔ میں شامل ہو کر میں ۱۳ر اکتوبر کی رات کو لاہور پہنچا۔ یکم نومبر کو لاہور ٹھہرا۔ اور ۲ر نومبر کی صبح کو جالندھر کنیا مہا ودیالیہ کے وارشک اُتسو کے لئے چل پڑا۔ وہاں میرے دو دیاکھیان ہُوئے۔ ایک ودیالیہ اُتسو کے منڈپ میں اور دُوسرا رات کو آریہ سماج مندر میں۔ ودیالیہ کا اُتسو نہایت سپھل رہا۔ پراتہ کال سوامی ستیانند جی مہاراج کا نہایت منوہر اُپدیش ہُوا۔ بعد دوپہر راجہ نریندر ناتھ جی نے جلسہ کی صدارت فرمائی۔ اور کنیاؤں کو انعامات تقسیم کئے۔ آچاریا لجاوتی جی نے ودیالیہ کی رپورٹ سُنائی۔ جس سے معلوم ہُوا۔ کہ ودیالیہ ہر پرکار سے اُنتی کر رہا ہے۔ ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانات میں اسکا نتیجہ سو فیصدی رہا۔ سب کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ جب سے کماری لجاوتی نے کنیا مہا ودیالیہ کا چارج لیا ہے۔ یہ دنوں دن اُنتی کر رہا ہے۔ اور اب تو جالندھر میں دو آبہ کالج بھی کھل گیا ہے۔ جس کا یہ پھل ہے۔ کہ اس بار ودیالیہ کی ایف۔ اے کلاس میں اتنی لڑکیاں داخل ہُوئی ہیں۔ جتنی آج تک کبھی داخل نہیں ہُوئیں۔ دو آبہ کالج کا پہلا سال ہی بڑا شاندار رہا ہے۔ صرف تین مہینوں میں اسکی شاندار بلڈنگ کھڑی ہو گئی ہے۔ اور اس کا مستقبل نہایت روشن نظر آ رہا ہے۔ ۳ر نومبر کو میں لاہور لوٹ آیا۔ نومبر کا مہینہ لاہور میں رہ کر میں "پرکاش" کے پاٹھکوں کی سیوا کروں گا۔ راجستھان یاترا سے جو بھاو میں نے گرہن کئے ہیں۔ ان کا ذکر اگلے مضمون میں کروں گا۔

"کرشن"

مولویوں کے فتوے

ان مولویوں کو کوئی کیوں نہیں پُوچھتا۔ جو آئے دن من مانے فتوے دے کر دو فرقوں میں فساد اور بے گناہوں کے قتل کا باعث بنتے ہیں۔ کرٹیا فیوالا ضلع گجرات کا تازہ واقعہ بتاتا ہے۔ کہ کس طرح ایک مسلم نوجوان کو محض کسی ہندو کے ہاتھ قرآن فروخت کر دینے پر ہی مولویوں کے فتوے پر کچھ نوجوانوں نے قتل کر دیا۔ قاتل سے زیادہ قصوروار وہ مولوی ہے جس نے ایسا فتوے دیا۔ حکومت کو چاہیئے۔ کہ ایسے مولویوں کو راہ راست پہ لائے۔

اتحاد کیوں نہیں ہوتا؟

ہندوستان میں اتحاد کیوں نہیں ہوتا؟ ہماری رائے میں اس کی بھاری وجہ یہ ہے۔ کہ اس ملک کا ایک مذہب نہیں، ایک تہذیب نہیں، ایک بھاشا نہیں، جب تک ایک بھاشا نہ ہو۔ تب تک کچھ نہیں ہو سکتا۔ ہندوستان میں ۲۴۴ زبانیں رائج ہیں۔ ان میں سے ۱۹۷ ایسی ہیں۔ جو لکھی اور پڑھی جاتی ہیں۔ اور باقی ۴۴۵ صرف بولی جاتی ہیں۔ یہ انکشاف زبانوں کے ماہر ایک انگریز مسٹر جارج گرئیرسن نے اپنی کتاب "ہندوستانی زبانوں کا بیان" میں کیا ہے۔ یہ کتاب ۲۷ حصوں پر مشتمل ہے۔ جسے مکمل کرنے میں مصنف کے ۴۴ سال خرچ ہُوئے۔ جب تک مُلک کی ایک زبان نہیں ہوتی۔ تب تک اتحاد کے خواب صرف خواب رہیں گے۔

مغرب کے بے عمل ناصح

مغرب کے سب رہنماؤں اور لیڈروں میں یہ خصوصیت مشترکہ ہے۔ کہ وہ جو دُوسروں سے کہتے ہیں۔ خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ اس سلسلہ میں ایک مثال مسٹر موسٹو ٹیلر نامی امریکن کی دی جا سکتی ہے۔ جسکا پیشہ صرف یہ ہے۔ کہ ریڈیو پر امریکن گرہستیوں کو باہمی جھگڑوں کو دُور کرنے کے طریقے بتاتا ہے۔ اور اس طرح وہ ۳۵ سو ڈالر سالانہ کماتا ہے۔ لیکن اس کی اپنی ازدواجی زندگی کا یہ حال ہے۔ کہ اس نے ابھی ابھی ایک گھریلو جھگڑے کے سلسلہ میں اپنی بیوی کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے۔ یہ رہے مغرب کے بے عمل ناصح!

ہندو سکھوں کے بائیکاٹ کی تحریک

چک ۷۰ ضلع سرگودھا سے اطلاع آئی ہے۔ کہ وہاں پچھلے چھ ماہ سے مسلمانوں نے ہندو سکھ دُکانداروں کا مکمل بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اور کوشش ہو رہی ہے۔ کہ چک مذکور سے ہندو سکھوں کی دکانیں زبردستی اٹھوا دی جاویں۔ ۲۱، ۲۲ر اکتوبر کی درمیانی رات کو ایک ہندو بیوہ جو کہ گاؤں سے باہر گئی ہُوئی تھی کی دکان کو آگ لگا دی گئی۔ بائیکاٹ کی یہ تحریک خطرناک ہے۔ ابھی تو ایک گاؤں میں ہے۔ لیکن اسے پھیلنے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...دیکھا ہے۔ اس کے متعلق ہم اگلے انک میں نویدن کریں گے۔

...کشا بطور پیشہ

...بھکاری دُنیا کے کسی مُلک میں نہ ہونگے جتنے کہ ہندوستان میں موجود ہیں۔ ...۵۵ لاکھ کے قریب اشخاص نے بھکشا کو ...پیشہ بنا رکھا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ ...بھکاری مزدوروں اور نوکری پیشہ ...سے زیادہ کماتے ہیں۔ دہلی کی ایک ...مثال ہے۔ کہ عید کے بعد ایک بھکاری ...نے گھر ۶۰ روپیہ کا منی آرڈر بھیجتے وقت ...کہ اس مرتبہ بھیک مانگنے کا موسم خراب ...اس لئے زیادہ آمدنی نہیں ہوئی۔ اس ...مطلب یہ ہُوا۔ کہ بھکاری ۶۰ تو کیا سو ...دو دو سو روپیہ تک کما لیتے ہیں۔ ہماری ...ہے۔ کہ بھیک مانگنے کی لعنت کو ختم ...کی طرف توجہ ہی نہیں دیتی۔ اس سلسلہ ...حیدرآباد مبارکباد کا مستحق ہے جس نے ...مانگنا ممنوع قرار دے رکھا ہے۔

...لگا کر شہید بننے والے

...رے ہاں تو شہید بننے کے لئے انگ انگ ...پڑتا ہے۔ تپسیا کی بھٹی میں اپنے آپ کو ...پڑتا ہے۔ اور سروسو تجھا ور کرنا پڑتا ہے۔ ...مسلمانوں کے ہاں شہید کا رُتبہ بہت سستا ...جو دین کے راہ میں مرجائے وُہ بھی شہید ...بے گناہ کافر کو قتل کر دے وُہ بھی شہید۔ ...لطف یہ کہ جو چھُو لگا کر شہید بننے کی کوشش ...وُہ بھی شہید۔ تبھی تو قادیان سے نکلنے ...والے "فاروق" نے اپنی ۱۲ اکتوبر کی ...اشاعت میں احمدیوں کو شہید بننے کا سہل ...نسخہ بتایا ہے۔ وُہ یہ کہ تحریک جدید کے چندوں ...کی ادائیگی میں زیادہ جوش، زیادہ اخلاص ...اور زیادہ مستعدی سے کام لیکر اور لہو لگا ...کر شہیدوں میں شامل ہو جاؤ۔ جہاں شہید ...کا خطاب اس قدر سستا ہو۔ وہاں جنت ...سستی ہو تو کیا تعجب؟

...پنجاب یونیورسٹی میں فرقہ پرستی

...۱۸ اکتوبر کو پنجاب یونیورسٹی کے سینیٹ ...کے اجلاس میں پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری ...کے لائبریرین کے تقرر کے سوال پر فرقہ ...پرستی کا مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔ سنڈیکیٹ ...نے مسٹر شانتی سروپ سیٹھ اسسٹنٹ لائبریرین ...امپیریل لائبریری کلکتہ کے تقرر کی سفارش ...کی۔ لیکن مسلم ممبروں نے اس کی مخالفت کی اور مسٹر شفیع لائبریرین علی گڑھ یونیورسٹی کے تقرر پر زور دیا۔ مسٹر سیٹھ پنجابی ہیں۔ اور زیادہ قابل ہیں۔ اس کے بخلاف مسٹر بشیر اڑیسہ کے رہنے والے ہیں۔ ان کا تجربہ و لیاقت بھی کم ہے۔ مگر یہ فرقہ پرستی ہی کرشمہ ہے۔ کہ اپنے صوبہ کے لائق ہندو کو ایک دوسرے صوبہ کے کم تجربہ کار مسلم کو مسلم ممبر ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن ان کی چلی ایک نہیں۔ مسٹر سیٹھ کے تقرر کی تجویز ۴۲ راؤں کی موافقت اور ۲۷ راؤں کی مخالفت سے پاس ہوگئی۔ اور فرقہ پرستوں کو منہ کی کھانی پڑی۔

پنڈت منشا رام جی کا ماتم

پنڈت منشا رام جی کی مرتیو کو آریہ جگت میں کس قدر محسوس کیا گیا ہے۔ اسکا اندازہ ان لاتعداد شوک پرستاوؤں سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو چھپنے کے لئے آریہ سماجوں کی طرف سے ہمیں مل رہے ہیں۔ علاوہ ان سماجوں کے پرستاوں کے جو اس انک کے ساماجک جگت میں چھپ چکے ہیں۔ مندرجہ ذیل سماجوں کے بھی شوک پرستاؤ ملے ہیں جنہیں ہم سنفان ابھاؤ کے کارن شائع نہیں کر سکتے۔

آریہ سماج لچھمن سر امرت سر۔ آریہ سماج دسوہا۔ آریہ یووک سماج بوہڑ دروازہ ملتان۔ آریہ سماج پنڈ دادنخاں۔ آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔ اُپدیشک سبھا لاہور۔ آریہ سماج نیا بانس دہلی۔ آریہ سماج سرہند۔ آریہ سماج لارنس روڈ امرت سر۔ آریہ سماج نئی دھلی انبادی۔

سبھا کا کرتویہ

پنڈت منشا رام جی کا اکلوتا لڑکا آیورویدک کالج میں پڑھ رہا ہے۔ سبھا کا کرتویہ ہے۔ کہ اس کی دھن دوارا سہایتا کرے۔ تاکہ وُہ پڑھ لکھ کر...

کہانے کے یوگیہ ہو سکے۔ اور وید بھگت بنکر جہاں وہ تپو کی سیوا کرے۔ وہاں اپنے پتا کے چرن چنہوں پر چلتا ہُوا آریہ سماج کی سیوا کر سکے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب اس اور شیگھر دھیان دے گی۔

ہندی اور محکمہ ڈاکخانہ

مہاشہ مدن جیت جی آریہ فیروزپور سے سُوچت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے ۹ اکتوبر کو ایک منی آرڈر "پرکاش" کے رشتی نمبروں کے لئے ہندی میں لکھکر فیروزپور شہر کے ڈاکخانہ میں بھیجا جسے صرف اس لئے لینے سے انکار کر دیا گیا کہ وُہ ہندی میں تھا۔ ہم محکمہ ڈاکخانہ کے اوچیہ ادھیکاریوں کا دھیان اس اور دلاتے ہیں۔ اور اُن سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ وُہ اپنے ماتحت تمام ڈاکخانوں کے نام ہدایت جاری کریں۔ کہ وُہ ہندی میں لکھے ہُوئے منی آرڈروں کو لینے سے انکار نہ کیا کریں۔

گورُوکل گئوشالہ کیلئے ۷ہم ہزار کا دان

مکھ ادھشٹھاتا گورُوکل کانگڑی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ گورُوکل کی گئوشالہ کے لئے ایک فرم نے ۷ہم ہزار کا دان دیا ہے۔ چُونکہ فرم کے مالکوں نے نام ظاہر کرنیکی اجازت نہیں دی۔ اس لئے اس کو ظاہر نہ کرنا ہی اُچت ہے۔ گورُوکل کے ادھیکاری اس ساتوک دان کے لئے دانی مالکان فرم کے مشکور ہیں ہی۔ سارا آریہ جگت انہیں وددھائی دیئے بنا نہ رہ سکے گا۔

آریہ دیویوں کا اپمان

مہاشہ نندن راؤ چندیل پردھان آریہ سماج چیچوکی بی۔پی نے ہمیں ایک سنترت پتر بھیجا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ کس طرح ان کی سماج کی جوبلی پر جو ۲۵، ۲۶ و ۲۷ دسمبر ۱۹۴۰ء کو ہُوئی تھی۔ ایک سب انسپکٹر احمد خاں نے سبھا میں بیٹھی سینکڑوں آریہ دیویوں کا اپمان کیا۔ جس پر کچھ والنٹیروں کا اس سے جھگڑا ہو گیا۔ اور ۵ والنٹیروں پر مقدمہ چلا۔ تین کو اڑھائی اڑھائی سال اور دو کو چار چار سال قید سخت کی سزا ہُوئی۔ اپیل کئے جانے پر تین بری ہو گئے۔ اور دو کی سزا دو دو سال کر دی گئی۔ بات یہ ہُوئی کہ تھانہ دار مذکور پنڈال میں عورتوں کے درمیان اپنی کرسی میز لگا کر بیٹھ گیا۔ استریوں کے اعتراض کرنے پر والنٹیروں نے اس سے پرارتھنا کی۔ کہ آپ کرسی میز دُوسری طرف پُرشوں میں لگا لیں۔ بس اتنی بات پر اسے طیش آ گیا۔ اور لگا بکنے "سالے! کیا تمہاری سب عورتیں خُوبصورت ہیں؟ ابھی جلوس میں جو منہ کھول کر ریڈیو کی طرح گانا گاتی تھیں اب پردہ نشیں بن گئی ہیں۔ کیا میں انہیں چھیڑتا ہُوں؟" وغیرہ۔ یہ اپمان جنک شبد غیرتمند استریاں نہ سہن کر سکیں۔ وُہ اس پر ٹوٹ پڑیں۔ اور اس طرح جھگڑا ہو گیا۔ مجسٹریٹ نے اپنے فیصلہ میں لکھا:-

"No doubt the conduct of the Sub-Inspector Police on the 25th was undesirable."

اس طرح اپیل کی سماعت کرنیوالے جج نے بھی اپنے فیصلہ میں یہ ریمارک دیا:-

"Every society respects women and as such the conduct of the Sub-Inspector was probably taken as insult to the honour of the ladies."

ان ریمارکس کی موجودگی میں تھانہ دار مذکور کو آریہ دیویوں کے اپمان کی ضرور سزا ملنی چاہیئے۔ ہمارا سی۔پی سرکار سے مطالبہ ہے۔ کہ وُہ تھانہ دار مذکور کے خلاف مناسب کارروائی کرے۔

آریہ ویروں کی آرگنائزیشن

گورُوکل کے سناتک پنڈت دیش بندھو جو اپنی ودیا بام کلا دوارہ امریکہ تتھا یورپ میں کھیاتی پراپت کر چکے ہیں۔ اور جن کے آشچریہ جنک کاریہ کوشل نے بمبئی کے میڈیکل بورڈ تک کو آشچریہ میں ڈال دیا تھا۔ اپنی سیوائیں پنجاب میں آریہ ویروں کی آرگنائزیشن کے لئے سبھا کے سپرد...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(ایک ایکٹ کا ڈرامہ) (پچھلے انک سے آگے)

دی پردہ توڑک کلب

از:- شری گووند بلبھ پنت - سابق وزیر اعظم یو۔پی۔

(دینا کاغذ لیکر پڑھتا ہے) پیاری بہنو، کو پیارے بھائیو! آپنے پردے کے خلاف جدوجہد شروع کرنے کے لئے مہربانی کر کے ہمیں بھی اپنے ......

نارائن:- (سر تک کے کپڑوں کو اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے) بس بس ٹھیک ہے۔ تو بہت ہوشیار ہے۔ دینا اب یہ ساڑھی پہن (ٹرنک میں سے ساڑھی نکال کر دیتا ہے)

دینا خوش ہو کر پہنتا ہے۔ (ہے سرکار)

نارائن (ساڑھی پہناتے ہوئے) میں تجھے کلب میں اپنی بیوی ظاہر کروں گا۔

(دینا چونک کر بھاگتا ہے۔) ارے باپ رے! (اندر کی طرف اشارہ کر کے اپنے کان مروڑتا ہے)

نارائن:- ارے ادھر کوئی کھٹکا نہیں ہے۔ سنگل ڈاون ہے۔

دینا:- ح-ح- حضور! مگر بہو رانی کا کیا ہوگا؟

نارائن:- ارے چپ چپ۔ اُس چڑیل کا نام نہ لے۔ **دینا**: بیلن تو کھینچ کر نہیں ماریں گی؟

نارائن:- منہ رکھ ڈرتا ہے (دینا کا ہاتھ کھینچ کر اس کی دھوتی کے اوپر ساڑھی پہناتا ہے) تیرے ہاتھ لکڑی کے بنے ہیں کیا۔ دیکھنا بڑی ہوشیاری سے کام لینا ہوگا۔ کہیں غلطی نہ

کھل جائے۔ اپنے کو عورت ہی سمجھتے رہنا۔ کچھ آواز بھی باریک کر لینا۔ اور ہاتھ پاؤں بھی عورتوں کی طرح ہلانا۔ تیرے لمبے بال بھی آج کام آ گئے۔ کچھ چھوٹے ضرور ہیں۔ مگر یہ اور بھی اپ ٹو ڈیٹ ہے۔ لے یہ جمپر پہن لے (جمپر نکال کر پہناتا ہے)

دینا (عورتوں کی طرح ناز و ادا کرتے ہوئے) ذرا آئینہ تو دیکھ لینے دیجئے۔

نارائن:- بٹن تو لگا لینے دے۔ ٹھہر جا۔ ابھی جلدی کیا ہے۔

(بٹن لگا۔ کنگھی نکال تین چوتھائی سر پہ مانگ نکال کر ہیئر پن لگاتا ہے۔) لو یہ چپل پہن لو۔ (چپل دیتا ہے) بس اب اسی وقت سے اپنے آپ کو عورت سمجھ۔

دینا (چپل پہن کر) اب تو آئینہ دیکھ لوں حضور!

نارائن:- ہاں آئینہ بھی دیکھ اور ذرا ناز

ادا اور بول چال کا نمونہ بھی دکھا۔

دینا (گھونگھٹ نکال کر، ٹھوڑی پہ اُنگلی رکھ کر آئینہ دیکھتا ہے) مگر ایک بات رہ گئی ہے۔ اور سب ٹھیک ہے۔

نارائن (گھبرا کر) کیا بات رہ گئی ہے؟

دینا:- رنگ نہیں۔

نارائن:- افسوس! گالوں پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتا ہے)

دینا:- (اُچھل کر) رنگ بھی آ گیا۔

نارائن (اُٹھ کر دینا کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے) ارے کس طرح؟

دینا:- بوٹ پالش کی ڈبیہ

نارائن:- ٹھیک ہے۔ نکال جلدی نکال بوٹ پالش (گھڑی دیکھتا ہے) ابھی اس کے لئے بھی وقت ہے۔

دینا:- (بوٹ پالش کی ڈبیا اور برش

نکال کر) یہ لیجئے سرکار!

نارائن:- دینا! آج تو نے سب ...

دینا:- آپ بھی ایک بات ...

نارائن (کان پکڑ کر) بھولا ... کہنی ہو پیاری (تو آنکھیں بند کر)

دینا (اندر کی طرف دیکھتا ہے)

نارائن:- ارے ادھر کیا دیکھ ...

دینا:- دیکھئے ہُوں کوئی دھیان ... چلا آ رہا ہے۔

نارائن:- کسی کی طاقت نہیں ... آنکھیں بند کر دے۔

دینا آنکھیں بند کرتا ہے۔ اور نارائن ... سے اُس کے منہ پہ پالش لگاتا ہے

دینا:- آ ہا ہا! بڑے مزے کی ... ہے۔ ذرا ہلکے ہلکے ہاتھوں سے ...

نارائن:- دیکھ پیاری! مردوں ...

دینا:- اجی واہ! میں عورت ... گھبرا جاؤں گی!

نارائن:- مار ڈالا مار ڈالا۔ اگر ... تو بے موت مرنا ہوگا۔

دینا:- توبہ توبہ! اپنے گال پہ چپت ... سوامی! میں مردوں سے کیوں گھبراؤں گی

مُلتانی فارمیسی کی طرف سے

پنڈت ٹھاکر دت ملتانی وید کی تریسٹھویں سالگرہ کے موقعہ پر

۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۱ء سے ۳۰ر نومبر ۱۹۴۱ء تک

چار آنہ فی روپیہ خاص رعایت

کو۔کا - سورن - مکر دھوج و ٹی۔ کشتہ سونا پر دو آنہ فی روپیہ رعایت

کو۔کا رجسٹرڈ

ہندوستان کے گوشے گوشے میں استعمال ہو رہا ہے۔ کو۔کا نئے اور پرانے گلوں کو بغیر اپریشن ٹھیک کرتا ہے گلے کا بیٹھنا۔ خناق۔ کنپیڑے اور بڑھے ہوئے گلوں کی وجہ سے ہونیوالے بخار وغیرہ میں اس کی پہلی خوراک ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت فی پیکٹ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

(عام سدھ مکر دھوج سے چھ گنا زود اثر)

شٹ گن سدھ مکر دھوج رجسٹرڈ

طاقت کا بادشاہ

موسم سرما کے آغاز میں اسکے استعمال سے جسم کی ہر اعضا رگ و پٹھوں میں چستی پوری طاقت اور جیون شکتی عود کر آتی ہے۔ خاصکر دماغی کمزوری کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی پیکٹ (۳۲ خوراک) اماشہ سات روپیہ

وڈل رجسٹرڈ

دیرینہ بدہضمی۔ بھوک نہ لگنا۔ اپھارہ۔ پیشاب کے ساتھ چاچھ یا چونے کے پانی کی مانند سفید مادہ کا خارج ہونا مقوی اغذیات کھانے پر بھی جسم کا نہ بڑھنا ان تمام شکایات کو دُور کرنے میں لاثانی ہے۔ قیمت فی شیشی ۴۸ گولی ایک روپیہ (عہ)

سورن مکر دھوج وٹی

اعلےٰ درجہ کی مقوی باہ و ممسک

شٹ گن سدھ مکر دھوج کستوری۔ عنبر اور موتی وغیرہ کا مرکب ہے۔ دل و دماغ معدہ۔ جگر۔ گردہ و مثانہ کے لئے طاقت بخش۔ بچپن کی غلطیوں و جوانی کی لاپرواہیوں سے پیدا ہونیوالی کمزوریوں کا حکمی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۶ گولی چار روپیہ

آج ہی ادویات طلب کریں یا سال بھر (۳۰ر اکتوبر ۱۹۴۲ء تک) اس رعایت سے فائدہ اُٹھانے کے واسطے اس عرصہ میں رقم جمع کرا دیں۔ یہ رعایت صرف بند پیکٹوں پر ہی ہوگی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

منیجر مُلتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) گمٹی بازار۔ لاہور

نئے سال کے دو نئے تحفے

مَیں اور میرا بھگوان

(از پنڈت گنگا پرساد جی اُپادھیائے)

آتما اور پرماتما جیسے دقیق مسئلہ کو جس خوبی سے مصنف ہذا نے عام لوگوں کے لئے ان کی بدھی کے انوسار واضح طور پر سمجھایا ہے۔ یہ انہی کا حصہ ہے۔ کتاب دکتیوں اور پرمانوں سے سہت ہونے کی وجہ سے از حد دلچسپ بن گئی ہے۔ ایشور پریمیوں اور بھگتوں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔

قیمت صرف سوا روپیہ

آریہ ڈائری ۱۹۴۲ء

آریہ جنتا یہ جان کر خوش ہوگی حسب معمول امسال بھی آریہ ڈائری ۱۹۴۲ء چھپ کر تیار ہو گئی ہے کی چند ایک خصوصیات حسب ذیل ہیں:-

(۱) بڑھیا سفید کاغذ ۳۲ پونڈ
(۲) سائز پاکٹ یعنی $\frac{22 \times 29}{32}$
(۳) سنہری گتے کی جلد
(۴) تاریخیں بمعہ نکشتر وغیرہ ویدک ...
(۵) مہاتماؤں اور مہاپرشوں کے انمول ...
(۶) آریہ سماج کے متعلق واقفیت

کاغذ نہایت مہنگا ہو جانیکی وجہ سے ڈائری ... میں چھپی ہے۔ لہٰذا اپنا آرڈر جلد دیدیں ... نہ ہونا پڑے۔ قیمت فی ڈائری ۸ر ...

شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی ... انارکلی ہسپتال روڈ - لاہور۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سماجک اُنتی

ویدک ورن ویوستھا کا کریاتمک سوروپ

از: پنڈت شانتی پرکاش جی رئیس المناظرین۔ ڈیرہ غازیخاں۔

مدت ہوئی۔ کہ مجھے ضلع ڈیرہ غازی خاں و مظفر گڑھ میں پرچار ارتھ گھومنے کا موقع ملا۔ آنجہانی شری پنڈت گنگارام جی کے پرشارتھ کی وجہ سے ان اضلاع کے دیہات میں کم و بیش ہر جگہ آریہ سماج کا نام پھیل گیا ہے۔ میں نے محسوس کیا۔ کہ علاقہ ہذا میں جنم ابھیمانی ان پڑھ برہمنوں کے جوا کو گلے سے اُتار کر سچے ودوان پروہتوں کو گاؤں گاؤں میں بٹھا کر پُرانے ویدک پروہت پرنالی کو ازسرِ نو زندہ کیا جائے۔ تنخواہ کا سسٹم پراچین نہیں۔ بلکہ یہ عیسائیوں کی تقلید ہے۔ منو مہاراج نے اس کی بہت نندا کی ہے۔ میرے دل میں کئی بار یہ خیال اُٹھا کہ کسی سکیم کے ذریعہ پُرانے ویدک طریقہ کو جاری کیا جا سکے۔ آج مولوی لوگ مساجد میں بیٹھکر بچوں کو قرآن شریف پڑھاتے اور محض وظائف پر گذارہ کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے گھر گھر میں قرآن شریف کی تلاوت نظر آتی ہے۔ ایک طرح سے یہ ویدک طریقہ ہے۔ جسکو آریہ سماج نے بھُلا دیا۔ میں نے آریہ سماج راجن پور کا اجلاس بُلایا۔ اور اس میں یہ سکیم پیش کی۔ کہ ہر گاؤں میں ایک ایک ودوان پروہت بٹھایا جائے جو گوردواروں کی طرح بلا ناغہ ہر صبح ویدپارشی کرت گرنتھوں کی کتھا کرے۔ جس میں گاؤں کے سب استری پُرش بچے شامل ہونا دھرم سمجھیں۔ اور راتری کے پرچار سسٹم کو بند کر دیا جائے۔ کیونکہ راتری کے پرچار سے براہم مہورت میں اُٹھکر فرائض کی ادائیگی میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اس کی جگہ پراتہ کی کتھا کو رائج کیا جائے۔ وہ پروہت دن بھر گاؤں کے بچوں کو ہندی اور سنسکرت پڑھاوے۔ اور دیہات سُدھار کی ہر ممکن تحریک کا اگوا بنے۔ اس کے گذارے کا انتظام تنخواہ اور بھکشا پر نہ ہو۔ کیونکہ یہ دونو طریقے ناممکن العمل ہیں۔ بلکہ لوگ سویم شردھا سے پروہت کے گھر میں باعزت طور پر ضروریات کی چیزیں مہیا کریں۔ مثلاً ہر آریہ گھر میں ایک گھڑا رکھا جائے۔ ماتائیں بھوجن بنانے سمیہ صبح و شام اس میں مُٹھی بھر آٹا ڈالنا اپنا فرض سمجھیں۔ ہفتہ کے دن دیویاں وہ آٹا سماج میں لے آویں۔ اور سارے گاؤں کا آٹا اکٹھا ہو کر پروہت کے گھر میں پہنچا دیا جائے۔ علاوہ ازیں فصل کے دنوں میں چھوٹے زمیندار دس سیر اور بڑے ایک من تک گندم پروہت کے گھر میں پہنچا دینا دھرم سمجھیں۔ گاؤں کا حکیم یا ڈاکٹر پروہت کے پریوار کا مُفت علاج کرے۔ اور ویدک سنسکاروں میں دکھشنا بدھان کے طور پر نشچت ہو جائے۔ جس سے نرواہ میں پروہت کے پریوار کو تکلیفات کا سامنا نہ ہو۔ وہ دُوسرے پریواروں سے کسی حالت میں کمی محسوس نہ کرے۔ اور لوگوں پر تنخواہ کا بوجھ بھی نہ پڑے۔ کیونکہ دیہات تنخواہ کے بوجھ کو کسی حالت میں برداشت نہیں کر سکتے۔ بلکہ متذکرہ بالا سسٹم ہی ان کے لئے آسانی کا باعث ہو سکتا ہے۔

یہ سکیم راجن پور کے آریہ بھائیوں نے بڑی شردھا سے سُنی۔ اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہر ممکن امداد کا وعدہ کیا۔ لیکن مشکل یہ تھی۔ کہ ایسے پروہت کیسے دستیاب ہوں۔ میں نے کچھ ایک دیہات سے وعدہ بھی لیا۔ کہ وہ اس سکیم کے تحت اپنے ہاں پروہت رکھنے کو تیار رہیں۔ چنانچہ میں نے نشچے کیا۔ کہ موزوں وقت پر ڈیرہ غازی خاں میں ایک ایسا ودیالیہ سنھاپت کیا جائے۔ جس میں ایسے لڑکے لئے جائیں۔ جو اس اُدیش سے کام کرنے کو تیار ہوں۔ اضلاع ڈیرہ جات و مظفر گڑھ میں ایسے لڑکوں کی کمی بھی نہیں۔ اسی خیال کے مدنظر آج میں اپنی قسم کا نرالا لیکن بے نظیر ودیالیہ قائم کرنے کے قابل ہو سکا ہوں۔ ڈیرہ غازی خاں اچھی آبادی کا شہر ہے۔ اور یہاں ضلع بھر میں کوئی بڑی سنستھا بھی نہیں۔ اس کارن سے اس شہر میں ودیالیہ کی بنیاد رکھدی گئی ہے۔ جس کا نام "عربی سنسکرت مہاودیالیہ" رکھا گیا ہے۔

اس میں تین امتحانات سدھانت بھاسکر، سدھانت واچسپتی اور سدھانت آچاریہ ہیں۔ پہلی سدھانت بھاسکر پروہت کلاس کہلائے گی۔ جس میں یونیورسٹی کے پراگیہ کا امتحان دلایا جائے گا۔ اور رشی کرت ستیارتھ پرکاش سنسکار چندرکا۔ آریہ ابھیونیہ کے علاوہ پرشارتھ پرکاش دیانند پرکاش ایک دو اُپنشد اور ویدامرت وغیرہ سدھانت گرنتھ پڑھائے جائیں گے۔ دُوسری سدھانت واچسپتی کلاس میں یونیورسٹی کے وشارد کے امتحان کے علاوہ آٹھ اُپنشد۔ منوسمرتی ویشیشک درشن۔ یوگ درشن۔ مہابھاشیہ کاشکا نگھنٹو وغیرہ شاستر یہ گرنتھ پڑھائے جائیں گے۔ آخری سدھانت آچاریہ کلاس میں پنجاب یونیورسٹی کے سب سے اُونچے شاستری کے امتحان کے علاوہ چھاندوگیہ۔ برہدارنیک ایک وید سمپورن نروکت وغیرہ ویدک گرنتھ پڑھائے جائیں گے۔ عربی ان تمام کلاسوں میں لازمی ہوگی۔ کیونکہ ان اضلاع اور دیگر پنجاب میں عربی کی تعلیم نہایت ضروری ہے۔ ڈیرہ جات میں ہندو نوجوانوں کے مذہب اسلام میں داخل ہو جانے کی شکایات روزمرہ اخبارات کے صفحات پر آتی رہتی ہیں۔ کچھ سال پہلے میں نے ڈیرہ کی سماجوں کا سنگٹھن کر کے ویدپرچارنی سبھا آریہ سماج ڈیرہ غازی خاں کے جلسہ پر شری ڈاکٹر آسانند جی نارنگ کی پردھانتا میں سنھاپت کرائی۔ اس کے ذریعہ شری پنڈت مول شنکر جی نے بیسیوں پتت شدہ افراد کو آریہ دھرم میں لانے میں کامیابی حاصل کی۔ اب مظفر گڑھ کی سماجوں کا سنگٹھن بھی کر رہا ہوں۔ اور یہاں اس قسم کی ایک سبھا بنا دی ہے۔ یہاں بھی ایک ایسے پرشارتھی ودوان کی ضرورت ہے۔ اسلامی لٹریچر سے کما حقہ واقفیت کے بغیر ان اضلاع میں کام کرنا مشکل ہے۔ اور اس کے لئے عربی کی تعلیم بہت ضروری ہے۔

ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے۔ آریہ بھاشا۔ آریہ سنسکرتی۔ آریہ سبھیتا اور آریہ دھرم کا پرچار کرنے کے اُدیش سے اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی سے

(ہندی) آریہ ورت لاہور (ماسک)

پچھلے ۱۳ ماہ سے شری ہنستی علاوہ پوری ایڈیٹر پرکاش کے سرکشن اور شریمتی تسکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے سچتر شایع ہو رہا ہے۔ آریہ نیتاؤں، سماچار پتروں، آریہ سماجوں، کنیا پاٹھ شالاؤں اور آریہ دیویوں نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ "آریہ ورت" پنجاب کی ایک ماتر آریہ ہندی پترکا ہے۔ اس کے خریدار خود بنیئے اور دُوسروں کو بنایئے۔ سالانہ چندہ اڑھائی روپے نمونہ کے ٹکٹ آنے پر۔ کوئی آریہ سماج یا کنیا پاٹھ شالا اور آریہ پریوار "آریہ ورت" سے خالی نہ ہے۔ آریہ ورت آپکے پرشارتھک اور آتمک اُنتی کا مارگ دکھاتا ہے۔ تسکنتا پرد کہانیاں دیکر منورنجن کرتا ہے۔ آپ کے بچوں کے اخلاق اُونچے کرتا ہے۔ اور پنجاب میں ہندی پرچار کا اُتم سادھن ہے۔ نئی لیکھکاؤں کی حوصلہ افزائی کرنا اس کا دشیش اُدیش ہے۔ اس پترکا کی ہر طرح سے سہائیتا کرنا آپ کا پرم کرتویہ ہے۔

خود خریدار بنیں۔ دُوسروں کو بنائیں۔ (مینجر آریہ ورت لاہور)

دانی پرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کرکے

پنجاب کیندری ناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

کو نہ بھُولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا۔ نقدی جس صُورت میں بھی سہائیتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہائیتا کر سکیں۔

رپورٹ سال گذشتہ مُفت طلب کریں۔

المشتہر ہیرانند شرما سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

آریہ کمار سمیلن

بھارت ورشیہ آریہ کمار پریشد کا ۲۷ واں واشک سمیلن سینچروار تتھا ایت وار ۱ و ۲ نومبر کو گڑھ مکتیشور (ضلع میرٹھ) میں گنگا سنان کے اوسر پر شری ڈاکٹر پرما تما شرن جی ایم۔اے پی۔ایچ۔ڈی سینئر پروفیسر اتہاس بنارس ہندو یونیورسٹی کے سبھاپتتو میں ہوا۔ (منتری)

آریہ سماج کراچی کے سماچار

گت سپتاہ کئی ایک نام کرن سنسکار اور منڈن سنسکار ہوئے۔ جن پر سماج کو دان بھی ملا۔ ان سب کا دیورا منتری نے پینا ہک ست سنگ میں پڑھ کر سنایا۔ شری سوامی اچیوتا نند جی کے سُرگباش ہو جانے کے سمبندھ میں شوک پرستاؤ پاس کیا گیا۔

(پرکاش سروپ منتری)

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں برہم پرائن یگیہ

۵ اکتوبر سے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں شری ٹیک چند جی کی ادھیکشتا میں برہم پرائن مہایگیہ ہو رہا ہے۔ رگ وید ۲۸ ستمبر کو شری پنڈت سکھدیو جی ودیا النکار پروفیسر گوروکل کانگڑی کی ادھیکشتا میں سمپورن ہوا۔ اور شری پنڈت جی ۲۸ ستمبر تک روزانہ ۵ گھنٹے

پروگرام کے مطابق چاروں ویدوں کے منتروں کی ویاکھیا و ارتھ سہت پاٹھ کرتے رہتے ہیں۔ مانو ویدارت کا پرواہ چلتا رہا۔ اور یجر وید کی انتم آہوتی ۵ اکتوبر کو پرانہ کال ہوئی۔ اور ۵ اکتوبر سائنکال سے سام وید کا پاٹھ کر رہے ہیں۔ اور روزانہ پروگرام کے مطابق ۵ گھنٹے سمست ویدوں کے منتروں کی ویاکھیا کرتے ہیں۔ اور سائنکال کو سادھکوں کے ہت ارتھ اپدیش بھی کرتے ہیں۔ اب شری پنڈت ودیا نند جی ودیا النکار نے دو ہفتوں کے لئے پدھارنے کی کرپا کی ہے۔ ان کے بعد شری پنڈت سدا شو جی اور شری آچاریہ مکتی رام جی مکھیہ ادھشٹھاتا پدھوہار کا بدا دن ہوگا۔

(بھگت رام بی۔اے۔بی۔ٹی)

رشی نروان اتسو

کے اپلکش میں آریہ سماج لدھیانہ نے ہر سال کی طرح اس سال بھی پانچ روپیہ کے رشی انک اپنی طرف سے آریہ سماج کے ہتیشیوں میں لالہ بھگو رام جی نیر ٹ دوارہ مفت تقسیم کئے۔ دوسری سماجیں بھی ایسا کریں۔ تو پرچار کا یہ بھی ایک سادھن ہے۔

(شانتی سروپ منتری)

راشٹر بھاشا پریشد سو اگتا دھیکش

ابوہر میں ہونیوالے اکھل بھارتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن کی راشٹر بھاشا پریشد کے لئے سو اگتا دھیکش پد کے لئے شری راجندر کمار مینجنگ ڈائریکٹر بھارت انشورنس کمپنی لاہور نے منظوری دیدی ہے (منتری)

بیف کی فروخت کے خلاف
آریہ سماج لدھیانہ کا پروٹسٹ

آریہ سماج صابون بازار لدھیانہ نے اپنے جنرل اجلاس ۱۹ زیر صدارت ڈاکٹر ہن راج صاحب ڈپٹی کمشنر لدھیانہ کے متعدد شہر کے محلوں میں بیف کی فروختگی کے لائیسنس دینے پر پروٹسٹ کیا۔ اتفاق رائے سے نتیجہ ہوا۔ کہ فروخت بیف اندرون شہر ہذا سے ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ ہندو مسلم کے موجودہ خوشگوار تعلقات کی وجہ سے ایسے لائیسنس جاری کرنا ٹھیک نہیں۔ جس سے ہندو مسلم کے باہمی تعلقات پر برا اثر پڑے گا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر لدھیانہ کی اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور پرزور استدعا کی جاتی ہے۔ کہ لائیسنس جاری شدہ ہیں فوراً منسوخ فرمائے جائیں۔ (نامہ نگار)

آریہ کمار سبھا نئی دہلی کا جلسہ

آریہ کمار سبھا ڈی۔اے۔وی ہائی سکول نئی دہلی کا چوتھا سالانہ جلسہ ۵، ۶، ۷ اور ۸ دسمبر کو بڑی شان و شوکت سے منایا جائیگا۔ اس موقعہ پر کماروں کے انعامی کھیل۔ کوی سمیلن سنگیت سمیلن۔ لیکچروں کا مقابلہ اور بحث مباحثہ وغیرہ بھی ہونگے۔ جن میں کماروں کو انعام دئے جائیں گے۔

(رام پرکاش منتری)

آریہ سماج ٹوہانہ کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج ٹوہانہ کا یہ عام جلسہ آریہ سماج کے مشہور ودوان شاستر ارتھ مہارتھی پنڈت منسا رام جی شاستری کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور ان کے پریوار کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ سورگباشی کی آتما کو شانتی پردان کریں۔ اور سماج میں پنڈت جی جیسے ودوان ویکتی پیدا کریں۔ (۲۶) (ہیرا لال منتری)

آپ دولت کی تلاش کر رہے ہیں؟

گھر بیٹھے -/۵۰ روپے ماہوار کمائیں

آپ فرنچ گولڈ کی ایجنسی لیکر -/۵۰ روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اور اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ اس کا رنگ خراب نہیں ہوتا۔ آجکل کے فیشن کے مطابق ہر طرح کے زیورات ہمارے سٹاک میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر کی ایجنسی کے لئے جلدی لکھیں۔

تیار زیوروں کی مکمل فہرست اور تین تولہ فرنچ گولڈ۔ ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ دو انگوٹھی اور ایک بندے نیو ڈیزائن بطور نمونہ بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار اور محنتی ایجنٹوں کو ہر قسم کی سہولیت دی جاتی ہے۔ آج ہی قواعد ایجنسی طلب کریں۔

ایجنسی سپرنٹنڈنٹ فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی
رجسٹرڈ بائی دی گورنمنٹ آف انڈیا ناہن (انبالہ)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنڈت بھاگیرت ڈی ایم کالج موگہ میں

... ناپنس کانفرنس موگہ کے سلسلے میں شری پنڈت بھاگیرت جی ویدھ سوجلا امرت دھارا موگا پدھارے۔ اور ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۱ء کو دیانند متھرا داس کالج میں قریباً ۱۲ بجے دوپہر تشریف لائے۔ کالج مینیجنگ کمیٹی۔ سٹاف اور طلبا کی طرف سے شری پنڈت جی کی سیوا میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ پنڈت جی نے جوابی تقریر میں کالج کی شاندار ترقی پر پرنسپل راجندر کرشن کمار کو مبارکباد دی۔ اور طلبا پر دیا یام اور سدا چار کی اہمیت واضح کی۔

(نامہ نگار)

آریہ سماج خضر آباد کا شوک پرستاو

... اکتوبر کو آریہ سماج خضر آباد شرقی کی ایک جنرل میٹنگ ہوئی۔ جسمیں پنڈت منشا رام جی ہیڈ ایڈیٹنگ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب لاہور کے سرگباش ہو جانے پر شوک پرگٹ کیا گیا۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کی گئی۔ کہ ایشور مرحوم کی روح کو شانتی اور پسماندگان کو صبر و استقلال۔ (سادھو رام منتری)

آریہ سماج ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پرستاو

اشٹ ۲۹ پرانہ کال ہون ہم پارائن مہا یگیہ کی دینک ست سنگ کی کارروائی کے بعد شری پنڈت سدا شو جی نے پنڈت منشا رام جی کی جیونی پر اپنے وچار پرگٹ کئے۔ اور اس کے بعد آریہ سماج کی طرف سے شری مہاتما ٹیک چند جی پربھو آشرت کی اپستھتی میں شوک پرستاو پاس ہوا۔ (شیو داس رام منتری)

آریہ سماج چک جھمرہ کے سماچار

آریہ سماج چک جھمرہ نے اس سال بھی رشی نروان اُتسو بڑے سماروہ سے منایا۔ مہاشہ میا داس جی نے ۱۷ لغایت ۲۱ اکتوبر کو بر ہد یگیہ اپنے خرچ پر کرایا۔ پانچ دنوں میں ۲۵۰۰ آہوتی ڈالی گئی۔ دیوالی کے روز صبح پربھات پھیری کی گئی۔ انتم آہوتی کے پشچات شری بابو نیر تھ رام جی نے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی۔ اُس کے بعد رشی جیون پر کوتائیں اور اُپدیش ہوئے۔ پنڈت سوریہ دیو جی پردھان اور بابو نیر تھ رام جی کے پربھاو شالی لیکچر ہوئے۔ اُس کے بعد جنتا کا موہن بھوگ سے ستکار کیا گیا۔ (۲) بابو ملکھ راج جی پردھان آریہ سماج چک جھمرہ کی دو سپتریوں کا یگیوپویت سنسکار پنڈت سوریہ دیو جی پردھان نے کرایا۔ سنسکار میں ستلت استری پرشوں کی حاضری کافی تھی۔ بابو جی نے ان دونوں پتریوں کو کنیا گورو کل ڈیرہ دون میں ودیا گرہن ارتھ بھیجدیا ہے۔ (راما رام ویدمنتری)

آریہ سماج نئی منڈی مظفر نگر

کا وارشک اُتسو ہے ۹ نومبر تک بڑے سماروہ پورک ہوگا۔ جسمیں سوامی نیاگانند۔ سوامی ویدکانند۔ پنڈت رام چندر دہلوی۔ پنڈت گیا پرشاد صوفی۔ بابو کنہیا لال کا مل ایم۔ اے۔ شری سدھو گرد شریمتی لکشمی دیوی جی آدی پدھاریں گے۔ استری سمیلن شریمتی لکشمی دیوی جی ڈیبیٹ۔ پنڈت رام پرساد جی کچلو کی صدارت میں ہوگی۔ دیش اکٹھی نعلیم ہانی کارک ہے۔ (منتری)

مہتہ جیمنی جی کا پرچار اور پروگرام

شہو منڈل پرچار مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری سارا سال پرچار کرتے رہتے ہیں۔ جب کبھی لاہور پدھارتے ہیں۔ تب بھی پرچار کرتے ہیں۔ چنانچہ پچھلے سپتاہ یہاں تھے۔ تو آپ نے وچھووالی، سنت نگر اور دھرم پورہ کی آریہ سماجوں میں ویاکھیان دیئے۔ اب آپ ملتان ڈیرہ غازی خاں کی طرف کا دورہ کر رہے ہیں۔ آپ کا پروگرام یہ ہے:۔ ۲ و ۳ نومبر ملتان شہر سے ۶ لیہ۔ ۷ سے ۹ نومبر پھر ملتان۔ ۱۰ سے ۱۱ نومبر ڈیرہ غازی خاں، ۱۲، ۱۳ نومبر کوٹ چھٹہ، ۱۴، ۱۵، ۱۶ نومبر واجل۔ ۱۷، ۱۸ نومبر جام پور۔ ۱۹، ۲۰ نومبر کو راجن پور۔

آریہ سماج جھجر کے سماچار

سپتاہک ودھیو ایشن ہر اتوار کو نیتم پورک ہوتا رہتا ہے۔ ایڈریس میں بھجنوں کے علاوہ بھجن۔ کیتی اور اخبار پرکاش آدی کی سوچنا کے علاوہ آریہ سماج کی اور سوچنا ئیں زبانی بتلائی جاتی ہیں۔

(۲) دیپ مالا والے دن رشی اُتسو باقاعدہ منایا گیا۔ بھجنوں کے علاوہ رشی جی کی جیونی پر منتری آریہ سماج کا لیکچر ہوا۔ چار آنہ دیانند مشن فنڈ کا چندہ جمع کیا گیا۔ آریہ سماج مندر۔ ویدک آشرم اور جٹو مل آریہ دھرم شالہ تینوں بلڈنگوں پر اوم کے جھنڈے پرانے اتار کر نئے لگائے گئے۔ اور دیپ مالا کی گئی۔

(۳) آریہ سماج جھجر کے ماتحت دو سنستھائیں چل رہی ہیں۔ ایک ویدک کنیا پاٹھ شالا جسکی جنرل سبھا ایک الگ آریہ شکشا سمتی بنا رکھی ہے۔ اس میں سنتو لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔ اور علاوہ ہندی کے دھرم شکشا بھی لازمی پڑھائی جاتی ہے۔ ایک آریہ سکول ہے جسمیں ۱۰۰ سے اوپر تک لڑکے تعلیم پاتے ہیں۔ جن میں ہریجنوں کے لڑکے سورن جاتی کے ہندو (باقی اگلے صفحہ پر)

آسام بنگال نے پنجاب کے کونہ کونہ میں ہلچل مچادی

آسامی بنگالی طلسمی راز

باخزانۂ کرامات

آسام بنگال نیپال بھوٹان

نقارۂ خلق — ہزاروں میں سے چند خطوط

... بہادر دیوان متھرا داس صاحب پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن (۲) جناب گوربخش سنگھ صاحب بی۔ اے وکیل پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن سلطان پور لودھی کپورتھلہ جناب بخشیش سنگھ صاحب ایم۔ ایس سی۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر سکول کاہنوان (گورداسپور) (۴) جناب وشنو صاحب لالہ دیلی برادرس لمیٹڈ منڈی بہاؤ الدین گجرات (۵) سردار اودھم سنگھ صاحب سوفی محلہ پرانا قلعہ میرپور (جہلم) (۶) بابو گیا چند مہتہ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ چھ ہرٹہ امرتسر (۷) کوبراج ہربنس لال جی معرفت ریلوے کوآپریٹو سٹورز سوڈا واٹر فیکٹری شالامار روڈ لاہور (۸) جناب موہن سنگھ صاحب لیفٹیننٹ باسٹ سرمو۔ سب ہی صاحبان کا کہنا ہے۔ کہ کتاب کیا ہے۔ واقعی عجائبات کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ ہزاروں کا یہی کہنا ہے۔ اور سب صاحبان کے بیانات بالکل صحیح ہیں۔ آپ جس سے بھی چاہیں دریافت کر سکتے ہیں۔ پھر مثل مشہور ہے۔ کہ "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟" جب ہمارا گارنٹی فارم ہر ایک کتاب کے ہمراہ رہتا ہے کسی طرح بھی آپکو ناپسند ہو۔ تو تین روز دیکھکر واپس کر دیں۔ ہم فوراً قیمت لوٹا دیں گے۔ اگر آپ ہماری گارنٹی یا کسی بات میں فرق دیکھیں۔ تو کسی اخبار میں شکایت چھپوا سکتے ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کیا سچائی ہوگی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسی کتاب میں کیا کرامات ہے۔ جسکی ناگری میں ہزاروں جلدیں پانچ روپیہ قیمت ہوتے ہوئے بھی ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گئی تھیں۔ اب اردو ایڈیشن بھی جلد ختم ہونیوالا ہے۔ اسکا جواب ہم نہیں بلکہ وہ ہزاروں آدمی دے رہے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ نامردوں کو مرد۔ بانجھوں کو سنتان، بیماروں کو تندرستی اور ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانیوالی۔ بھارت کے پوجیہ مہاتماؤں کی سدا امر رہنے والی غریب طاقت کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ اس کتاب میں اس عجیب کاپی کی بجنسہ نقل دیگئی ہے۔ جسکو ضلع مونگھیر کے پہاڑی جنگلوں میں ایک کامل مہاتما بھول سے چھوڑ گئے تھے۔ اور جسکی پیچیدہ عبارت کو حل کرنے کیلئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ ہندو یونیورسٹی کے روح رواں سورن بابو کے عالم فاضل بھارت پوجیہ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ جسمیں ایسے ایسے پریوگ ہیں۔ کہ ایک بار مردہ کو بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ملک کا مروپ دیش آسام بنگال اور نیپال کی ترائی میں جادو اور وشی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو مصنف کے ہمراہ گذرے ہیں وہ کھولکر رکھدیئے گئے ہیں۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ ایک حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہاتھ لگیگا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائیگی۔ اور ہر طرح سے اپنے دل کی مراد پوری کر سکیں گے۔

دیکھیئے جیسے نخانہ فاربس گنج ضلع پورنیہ نیپال بارڈر کے نزدیک ایک مہاتما کی کرپا اور مصنف کی امداد سے ایک بہن کے ہمراہ گذری ہوئی واردات جسکا شوہر اول درجہ کا عیاش تھا اور وہ بہن بڑی مصیبت سے دن کاٹ رہی تھی۔ پھر وشی کرن کے زور سے اسکا شوہر ایسا ہو گیا۔ کہ دوسری عورتوں کے نام سے نفرت آنے لگی۔ اس وقت وہ بہن بڑے آرام سے زندگی بسر کر کے تین چار بچوں کی ماں ہے۔ اس طرح کے حیرت انگیز پریوگ معلوم کر کے سچی خوشی حاصل کریں۔ دس بیس روپیہ آجکل کی اشتہاری دوایا وشی کرن جنتروں پر خرچ کرنیسے پہلے ایکبار اس حیرت انگیز کتاب کو دیکھ لیں۔ پھر اگر کسی طرح سے ناپسند ہو۔ تو ہماری گارنٹی کے مطابق واپس کر کے اپنی قیمت منگا سکتے ہیں۔ ہزاروں کا کہنا ہے۔ کہ آج تک ایسی کتاب کسی زبان میں بھی نہیں دیکھی گئی ہے۔ اپنے ہزارہا اردو خواندہ مہربانوں کے اصرار پر ناگری سے اردو میں شائع کرائی گئی ہے۔ جلد آرڈر دیں۔ ورنہ اردو ایڈیشن ختم ہو جائیگا۔ اور پھر مہینوں انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت چار روپے خوبصورت مجلد کے بارہ آنے زائد اور محصولڈاک ۱۰ علیحدہ ہے۔ تقریباً ۵۷۵ صفحات ہیں۔ ہر ایک صفحہ سینکڑوں روپے سے بڑھکر ایک نایاب خزانہ اور سچی عیش و عشرت کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے۔ جلد آرڈر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ بھول جائیں۔ ناگری ایڈیشن ختم ہو گیا ہے۔ اس کے لئے آرڈر نہ دیں۔ صرف اردو کے لئے آرڈر دیں۔

رعائتی اعلان — کتاب ہذا کو ہر گھر میں پہنچانے کے لئے مصنف کی حسب ہدایت اس ماہ کے آخیر تک قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت منظور کی گئی ہے۔ یعنی اردو تین روپے۔ مجلد تین روپے ۱۲ آنے اور جو صاحب قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں گے۔ ان کو محصولڈاک بھی معاف ہوگا۔ کتاب رجسٹری سے بھیجدیں گے۔ کتاب ہذا کی زیادہ مانگ ہونیکی وجہ سے پنجاب اور یو۔ پی کے لئے ہم نے اپنا آفس جگادھری میں کھول دیا ہے۔ نوٹ کر لیں۔

(آرڈر میں رعایت اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ رعایت نہ ہوگی۔)

پتہ: ... رائے صاحب کے۔ ایل شرما اینڈ سنز رئیس اینڈ بینکرز (جی)۔ شیلانگ آسام پنجاب آفس جگادھری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شردھانند میلہ

گورُوکل کانگڑی کے اُتسو کا یدی واستوک نام رکھنا ہو۔ تو اسے شردھانند میلے کے نام سے پکارنا اُچت ہے۔ لگ بھگ چالیس ورش سے آریہ جنتا اور وشیش کر پنجاب کی آریہ جنتا یہ اُتسو مناتی آ رہی ہے۔ ادھر پچھلے کچھ ورشوں سے اس اُتسو میں کچھ پھیکا پن آنے لگا ہے۔ اس لئے اس بار بھاری سنکھیا میں گورُوکل کانگڑی کے اُتسو میں سمت ہو کر شردھانند میلے کو سپھل بناویں۔

ویدک ست سنگ

آریہ جنتا کو یہ جان کر بڑی پرسنتا ہوگی۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا نے گورودت بھون میں ویدک ست سنگ پرارمبھ کر دیا ہے۔ پراتہ کال ۷ سے ۸½ بجے تک وید کتھا اور پربھو کیرتن ہوتا ہے۔ جس کے پشچات جو لوگ سنسکرت پڑھنا چاہتے ہیں۔ انہیں پرنالی سے سنسکرت پڑھائی جاتی ہے۔ آریہ سماجوں سے یہ پرارتھنا ہے۔ کہ جن سماجوں میں ویدک ست سنگ نہ ہوتا ہو۔ وہ اب ویدک ست سنگ آرمبھ کر دیں۔

آریہ ودیارتھی آشرم

آریہ بھائی جانتے ہی ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے لاہور کے کالجوں میں پڑھنے والے طلبا کی رہائش کے لئے آریہ

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سُوچنائیں

ودیارتھی آشرم نام کا ہوسٹل عرصہ ۱۹ سال سے کھولا ہوا ہے۔ آشرم پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے منظور شدہ ہے۔ ودیارتھیوں میں دھارمک بھاؤنا اُتپن کرنے کے لئے بڑا اُتم داتاورن ہے۔ سندھیا ہون نیم پوروک ہوتا ہے۔ وقتاً فوقتاً ودیارتھیوں کے لابھ کے لئے اُپدیش اور لیکچر کرائے جاتے ہیں۔ (منیجر)

شوک سماچار

آریہ جنتا کو یہ شوک سماچار جان کر بڑا دُکھ ہوگا۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے اُپدیشک شری پنڈت منسا رام جی کا دیہانت ہو گیا ہے۔ شری پنڈت جی سبھا کے پُرانے اُپدیشک تھے۔ اُن کے دیہانت سے آریہ سماج کو بڑی ہانی ہوئی ہے۔ سبھا کو اُن کی اکال مرتیو پر بڑا دُکھ ہے۔ پرماتما سے پرارتھنا ہے۔ کہ ان کی آتما کو سدگتی پردان کریں۔ (بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

آریہ سماجوں کے اُتسو

منڈی بہاؤ الدین:- ۱۴ سے ۱۶ نومبر- پنڈت گورودت۔ سوامی سروپانند۔ مہاشہ بالکرشن۔ جگادھری ۱۴ سے ۱۶ نومبر:- سوامی آتمانند۔ پنڈت ہردیالو۔ پنڈت منیشو دیو۔ شریمتی شاردا دیوی۔ مہاشہ آسانند مہاشہ بھدرپال۔

چونڈہ- ۱۴ سے ۱۶ نومبر:- پنڈت ہرپال۔ پنڈت سُکھانند۔ ماسٹر لکشمن۔ مہاشہ کیسر چند مہاشہ آتم دیو۔

راولپنڈی صدر ۱۴ سے ۱۶ نومبر:- مہاشہ چرنجی لال پریم۔ پنڈت گیان چند۔ پنڈت سداشیو۔ پنڈت دینا ناتھ۔ مہاشہ بھگت رام۔ مہاشہ ہرشچندر۔

میلسی ۱۴ تا ۱۶ نومبر:- پنڈت دلیپ۔ پنڈت شانتی پرکاش۔ مہاشہ بالکرشن۔ مہاشہ دیش راج مہاشہ برج لال۔

رنگ پور ۱۴ سے ۱۷ نومبر:- پنڈت رام سروپ پنڈت نردیدی دیوی۔ پنڈت نیر نتھ رام۔ مہاشہ دیش راج۔ مہاشہ برج لال۔

جڑانوالہ ۱۴ سے ۱۶ نومبر:- شری چرنجیت لال بان پرستھی۔ پنڈت پریہ ورت۔ پنڈت ودیانند پنڈت شودت۔ جمنا بھجن منڈلی۔

(برائے ادھشٹھاتا وید پرچار وبھاگ گورودت بھون لاہور)

(بقیہ صفحہ ۱۱) لڑکوں کو ... کر تعلیم پاتے ہیں۔ ... نہیں لی جاتی۔ بلکہ اُن غریب ... اور کتاب تک مفت دی جاتی ... نہیں ملتی ہے۔ دانی سجنوں کے ... یہ سکول چل رہا ہے۔ علاوہ ہندی ... کے دھرم شکشا لازمی پڑھائی جاتی ... بھائی دان دیتے وقت اس سکول کا ... رکھیں۔ ایک کمرہ اس کے لئے لالہ ... جی اودرسیئر نے دیا ہوا ہے۔ جو کہ جلد ... بنوا دیا جاوے گا۔ ایک کمرہ کی اور ... جو ... صاحب بنوا دیں گے۔ ... نام کا پتھر اس پر لگا دیا جاوے گا۔ (شیو رام گپتا منتری)

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ...

۲۵ نومبر سے لیکر ۳۰ نومبر تک بڑی شان و شوکت سے منایا ... گا۔ جس میں آریہ سماج کے پرسدھ مہاتما، نیتا، اُپدیشک، لیکچرار ... پدھاریں گے۔ جلسہ کا پروگرام ... دلچسپ ہوگا۔ جو عنقریب ہی ... کیا جاوے گا۔ (منتری)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

نئے اور سیکنڈ ہینڈ۔ ریل کا کرایہ معاف۔ ... کا ہکوں سے ماہواری قسطوں میں انگریزی ... کارتوس ایلی گرانڈ پرکس ۱۸ روپیہ ... ایلی ۱۷ روپیہ۔ ایلفا میکس ۱۲½ انچ اور ... روپیہ۔ بغیر دھوئیں کے گیس ٹائٹ ... ۸ روپیہ فی سینکڑہ۔ سیکنڈ ہینڈ ہتھیار مناسب ... خریدے جاتے ہیں۔ تین صد کارتوس ... کرایہ ریل معاف۔ خط و کتابت ...

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی

Suleman Omer & Co

Karachi Sadar

وَر کی ضرورت

ایک کھتری بال ودھوا (اکشت یونی) کے لئے ... ہونے کے بعد سے ایک یورپین سکول میں ... ہے۔ اور آئندہ دسمبر میں سینئر کیمبرج کا امتحان ... ایک یوگیہ پر سیر روزگار ور کی ضرورت ہے۔ ... ہا پرانت کا بھید بھاؤ نہیں ہے۔ مفصل ... کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ... "نندہ" معرفت مسٹر بہاری لال سب ڈویژنل ... پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ یوٹ مل سب ڈویژن ...

Yeotmal

(Berar)

امرت دھارا برتنے والے اصحاب

بہت سی امرت دھارا جلدی خرید لیں

کیوں؟

لڑائی جب سے شروع ہوئی ہے۔ سب چیزیں دن بدن مہنگی ہو رہی ہیں۔ ہم نے پچھلی لڑائی میں بھی قیمتیں بہت بڑھ جانے پر کچھ نفع نہ ہوتے ہوئے بھی امرت دھارا کی قیمت وُہی برقرار رکھی تھی۔ اس بار بھی ہمارا ارادہ یہی ہے۔ (مالک پورا کرے) کہ ہم امرت دھارا کی قیمت کو نہ بڑھاویں۔ ہماری ادویات کی قیمتیں اس وقت چار گُنا ہو گئی ہیں۔ تو بھی ہم نے امرت دھارا کی قیمت میں اضافہ نہیں کیا ہے۔ مگر لڑائی لمبی ہو رہی ہے۔ حالات جلدی جلدی بدل رہے ہیں قیمتیں اُوپر جا رہی ہیں۔ اسواسطے کہا نہیں جا سکتا۔ کہ کیا نتیجہ ہو۔ اور ہم نہ چاہتے ہوئے بھی قیمتیں بڑھانے کے واسطے مجبور ہو جاویں۔ اُس وقت ہمارے مہربان شکایت نہ کریں۔ کہ ہم کو پہلے خبر نہیں دی۔ اسواسطے بذریعہ اس نوٹس کے لکھا جا رہا ہے۔ کہ احتیاطاً جتنی بھی زیادہ سے زیادہ امرت دھارا آپ خرید کر رکھ سکتے ہیں رکھ لیجئے! یہ کبھی خراب ہونیوالی چیز نہیں ہے۔ کام بھی ہمیشہ اسی نے دینا ہے۔ واجب جان کر عرض کر دیا ہے۔ امرت دھارا ہر شہر میں مل جاتی ہے۔ ورنہ سیدھی ہم سے منگوا لیں۔ نقلوں سے محتاط رہیں۔ ہمیشہ امرت دھارا کا نام اور پنڈت جی کی تصویر پیکٹ پر دیکھ لیں۔

میسرز مہیسا اینڈ سنز بھاگلپور امرت دھارا کے سول ایجنٹ ہیں۔ دکاندار ایجنسی کے واسطے ان سے بھی خط و کتابت یا بات چیت کر سکتے ہیں۔ کمیشن برابر ایک ہی ہوگا۔

قیمت بڑی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنہ۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:- امرت دھارا ۲/۱ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

"مگن ہو جاتا ہُوں"!

چودھری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل سکول چڑیانہ ضلع رہتک ایک تازہ خط میں شری پنڈت علاؤ لپوری "ایڈیٹر" پرکاش لاہور کو لکھتے ہیں:- "کچھ عرصہ ہوا میں نے آپکی تصنیف گیتا گیان، رشی گیان، اُپنشد گیان، پنڈتی رامائن سندھیا گیان منگوائی تھیں۔ انہیں میں نے پڑھتا ہُوں۔ ان کے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مگن ہو جاتا ہُوں"

اگر آپ بھی ہردہ کی سچی شانتی چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ اور اردو میں ۱۳ (محصولڈاک ۳) منی آرڈر سے بھیجکر منگوا کر ضرور سوادھیائے کریں۔ (منیجر "پرکاش" لاہور)

۱۲ ارمبھ چھ کتابیں

... کے دھرمیوں میں پرچار کرنے کے لئے آپ مندرجہ ذیل ... اور نایاب پستکیں ... قیمت پر منگوا کر مفت بانٹیں:- ویدک دھرم کی فضیلت ... مورتی پوجا کی دھجیاں ... ستیارتھ پرکاش ... رجب منت ... کی دھجیاں ... آنند ...

یہ سب کتابیں ۱۸x۲۲ کے بڑے سائز عمدہ کاغذ پر چھپی ہیں۔ صفحات ۶۰ سے ۱۵۰ تک ہیں۔ پوری قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے لئے ۱۲ کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں

(منیجر پرکاش لاہور)

دیوان پرنٹنگ پریس ... بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر کے چھپکر دفتر پرکاش کمپنی نسبت روڈ لاہور سے شائع ہوا۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd: No. L. 435. "Prakash" Lahore

Founder: M. Krishen Ji

گذشتہ پچیس سالوں سے آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی عہ
برما عہ
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر تبسم علاپوری

U. A. STUDIO

جلد ۳۷ — لاہور اتوار ۱۶ نومبر ۱۹۴۱ء مطابق یکم مگھر سمبت ۱۹۹۸ بکرم — نمبر ۴۳

آ بے نوجوان سے!

از بھگت لچھمن داس جی تبسم بی۔ اے۔ علی پوری

لڑانا قوم کی خاطر جو اپنی زندگانی ہے
قیامت کا سماں پیدا ہو تری ایک حرکت سے

لپٹتے ہیں جوانی میں یہ حرص و آز کے پھندے
بدلنے سے چمکتے ہیں یہ مہر و ماہ اور انجم

خدا بندے سے گر پوچھے بتا تو نے کیا کیا ہی
ترے حسن سخاوت سے ٹھٹھک جائیں ملائک بھی

ترستے ہیں ترے بھائی دہر میں دانے دانے کو

مسخر اسکے دم سے بحر دنیا کی روانی ہے
ہو کی گرم رفتاری جوانی کی نشانی ہے

نہ ہو مطلب اگر ان سے سنو تو تب جوانی ہے
بدل تو بھی بدلنا ور گردوں کی نشانی ہے

غریبوں کی مدد کرنا ثواب زندگانی ہے
سخاوت کے نہ ہونے سے ہلاہل لطف پانی ہے

ترے گھر میں مگر لطف جہاں کی کامرانی ہے

تبسم اس جوانی میں ذرا لے کام ہمت سے
وگرنہ رائیگاں ساری یہ تیری زندگانی ہے

رگ وید — اوم — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھروید

ओं परीत्य भूतानि परीत्य लोकान् परीत्य सर्वाः प्रदिशो दिशश्च। उपस्थाय प्रथमजामृतस्य आत्मनात्मानमभि संविवेश ॥ यजु: ३२ - ११

اوم پریتیہ بھوتانی پریتیہ لوکان پریتیہ سرواہ پردشو دشاشچ
اُپستھائے پرتھم جامرتسیہ آتمنا تمانمبھی سم وویش (یجر وید ۳۲-۱۱)

ارتھ

انیک یونیوں میں گھوم کر نانا لوکوں میں گھوم کر سب دشا ودشاؤں میں گھوم کر ستیہ سروپ کی پرتھم تپسنا شکتی کا آشرا لیکر آتما دوارا پرماتما کو سمکھنڈ یا پرایت ہوتا ہے۔

بھاوارتھ

میں یونی یونی میں گھوما، میں لوک لوک میں گھوما
یاد نہیں ہے مجھکو اپنا ہی کوئل کتنا
مجھے انیرجیت سا ہے اس جگ کا گورو سارا
مانو میں پنکھ کر بلا، بھولا پنچھ کیا گھر کی
میں نے نارگ کا بنھ سے آچکی بھولی بھٹکی

آیا نہ کہیں پر پایا وہ پیار سندر
کس مہا نند میں جا کے ہوگی جیون دھارا
جیسے ہو اور کہیں پر میرا وہ نندن پیارا
بچھڑی میں بوند امرت کے ملنے تمنا سا گر کی
مانو میں من کی کلکا اپ بن میں آکر جھٹکی

یہ سبھی دشا ہیں دیکھیں دیکھا ہے کونا کونا
کھنی وہاں ہے سب کی ریکھا چھبیلا تھا سونا رونا
اب آج ستیہ کی سہا یہ دیکھی یہ تھم کرن سی
یہ پتہ ندین چپلی سا گر گھشن بھر پہلے کن سی
اس ایک رشمی کا آشریہ پاکر میں پورن ہوا ہوں
اپنے ہی اندر اپنے سمکھ میں آج کھڑا ہوں

پریم

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آتمک اُنتی

ادھیاتم شِکشا

شانتی کا مارگ (گت انک سے آگے)

سوَرگیہ شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے اَمولیہ اُدگار

یہاں تک تو معاملہ صاف ہے۔ پرنتو اس سے آگے چل کر ہی کٹھنائیوں کا سامنا ہوتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ بنا اُس کو جانے ہوئے اس دکشپت من کو شانتی نہیں مل سکتی۔ اس میں سندیہہ نہیں۔ کہ اس کی پراپتی سے جنم مرن کا دُکھ دُور ہو سکتا ہے۔ پرنتو وہ ہے کہاں؟ اُس کا پتہ کس سے پوچھیں؟ گنگا اور گوداوری، کاشی اور پریاگ، بدری ناراین اور جگن ناتھ پوری کوئی دھام اور کوئی تیرتھ تو چھوڑا نہیں۔ پرنتو اشٹ کی پراپتی اب تک کوسوں دُور ہے۔ گرجا اور مسجد، مندر اور دھرم شالا کون سے ستھان کو نہیں کھوج ڈالا؟ پرنتو پرینام کیا ہوا؟ یہ من اسی طرح کا اشانت ہے۔ آتما اسی طرح اشانت ہے۔ پرنتو وہ دیکھو سُکھ آسن جمائے پران چڑھائے کون شانت مورتی سخت ہے؟ اُس کے پاس ہی دو پستک اور سنیتا ہوا مکھ کیسی سچی پرُش کا درشن کرا رہا ہے۔ آہا ایک نہیں دو نہیں۔ یہ تو ان گنت مکھوں کا درشن دکھائی دے رہا ہے۔ اور سنو اس گمبھیر کنٹھ مدھر بانی کو جو ایک سور سے سہسروں نہتا مکھوں اُپسخنت مہاتماؤں کی جیبھ سے نکل رہی ہے۔ "برہما ایک ہے۔ وہی سرب بیتو ہے۔ اُسی کی بھگتی سے ہم نے شانتی لابھ کی ہے۔ تم بھی اُسی کی شرن میں پہنچ کر شانت ہو سکتے ہو۔" برہم پاٹھک گن!

آؤ! ہم سب بڑے پریم سے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر رشیوں تتھا دیوتاؤں کی شرن میں پہنچیں اور اُن کے چرنوں میں شردھا اور وشواس سے بیٹھ اُن سے اس اکسیر سے مارگ کا پتہ پوچھیں جس پر چل کر انہوں نے دُرگم مارگوں کو پار کیا ہے۔ جس کے ایک ایک پگ پر دس دس سختیاں کٹھنائیاں پڑتی تھیں۔ پاٹھک گن! منش یونی کو اسی لئے اُمولیہ بتلایا گیا ہے۔ کہ جنم جنمانتروں کے اچھے کرموں کا پھل منشیہ یونی کی پراپتی ہے۔ اسی ہی میں ہم پرماتما کے دان دیئے گیان دوارا آج پدوی کو پاکر موکش پا سکتے ہیں۔ انھی کو کرم گسنسکار اور کوچیشٹاؤں دوارا نیچ یونی میں جانے کے لئے اودیا اور اگیان میں پھنس اُدتپن کرتے ہیں۔ پرماتما آگیا ہے۔ کہ منشیہ پرُش جب تک کہ اُن کی شاریرک وشا پورن برُدھی کو پراپت نہیں ہوئی۔ ہرگز کبھی گرہستھ میں پرویش نہ کریں۔ بلکہ برہمچریہ آشرم میں رہ کر آدی ستیہ شاستروں کے گورُ دھرموں پر وچار کریں۔ اور سرشٹی کرم کا سوادھیائے کریں۔ جب شاریرک اوستھا پورن ہو گئی اور آگے کو ودیا دوارا اس شریر سے دھرم ارتھ اور کام کی پراپتی بھاونا کماری کو چاہیئے۔ کہ اپنے جیسا ودوان اُتم شریر والے پُرش کو اپنے لئے پسند کرے

(باقی آئندہ)

شاریرک اُنتی

بچوں کی دشمن (گت انک سے آگے) - کالی کھانسی

کیسے ہوتی ہے۔ اور اس سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟

بہت چھوٹے بچوں کے پیٹ کو گرم رکھنے کے لئے فلالین یا کسی دوسرے گرم مگر نرم کپڑے کی پٹی باندھ دینی چاہیئے۔

اس امر کی کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ رات کو اور دوپہر کے بعد بچہ سو جائے اور خوب سوئے اگر بچہ کاڈ لیور آئل کھا سکے۔ تو اسے ضرور کھلانا چاہیئے۔ مگر کاڈ لیور آئل بھی کئی قسم کا ہے۔ اس لئے اپنے ڈاکٹر سے مشورہ لے لو۔ کہ کس قسم کا کاڈ لیور آئل اسے دینا چاہیئے۔ کاڈ لیور آئل اگر ضرورت سے زیادہ دیا جائے۔ تو اُلٹا نقصان پہنچاتا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر سے پوچھ کر کاڈ لیور آئل دو۔ تاکہ مریض میں بیماری کا مقابلہ کرنے کی طاقت پیدا ہو۔ بھاپ لینے کا بھی طریقہ مفید ہے۔ چونکہ سانس لینے کے راستہ کی جھلیاں نازک ہوتی ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر سے مشورہ کے بعد مریض کو بھاپ دی جانی چاہیئے۔ ڈاکٹر کے پاس چند دوائیاں اس مرض سے آرام بخشنے کی ہیں۔ لیکن اسے خوفناک شکل اختیار نہ کرنے دینا آپ کے بس کی بات ہے۔ دوا کسی مرض کا علاج نہیں۔ بلکہ قدرت کو شفا بخشنے کے کام میں امداد و اعانت کے لئے دی جاتی ہے۔ حقیقی شافی تو قدرت ہے۔ دوا کی نسبت زیادہ احتیاط اور مریض کی غذا پر توجہ دینی چاہیئے۔ اگر مرض شدید صورت اختیار نہ کر جائے۔ تو تھوڑے عرصہ میں خودبخود چھوڑ جاتا ہے۔ اس امر کا خیال رکھیئے۔

کہ کھانسی کی شدت سے مریض سے مریض کے دماغ، آنکھوں اور جلد سے لہو نکلنے لگ جائے چھ ہفتہ تک عام طور پر اگر مریض کی نگرانی کی جائے اور احتیاط سے کام لیا جائے۔ تو مرض اپ خودبخود چھوڑ جائے گا۔ اور اگر مرض طوالت پکڑ جائے تو خطرناک ہو جاتا ہے۔ بچوں کا شفایاب ہونے کے بعد بھی ڈاکٹر سے ملاحظہ کرانا چاہیئے۔ کہ اُس کے دل یا پھیپھڑوں کو تو بیماری سے نقصان نہیں پہنچا۔

ٹیکہ سے بھی اس بیماری کو روکا جا سکتا ہے۔ ۸۵ فیصدی حالتوں میں ٹیکہ سے کالی کھانسی کا عارضہ لاحق نہیں ہوتا۔ اور جن ۱۵ فیصدی کو لاحق ہو بھی جاتا ہے۔ انہیں زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔ اور بہت جلد انہیں یہ بیماری چھوڑ جاتی ہے۔

پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے کالی کھانسی بہت خطرناک ہے۔ اس سے خبردار رہیئے غفلت مت برتیئے پہلے دن ہی ڈاکٹر سے ملاحظہ کرایئے۔ اور باقی بچوں کو ٹیکہ کرا لیجئے۔ بیمار بچہ سے الگ رکھنے کا انتظام کیجیئے یاد رکھیئے۔ بچوں کے لئے یہ نہایت خوفناک اور مہلک مرض ہے۔

نوٹ:- کاڈ لیور آئل مچھلی کا تیل ہوتا ہے اس لئے ماس نہ کھانیوالے اسے استعمال نہ کریں کوئی دوسری دوا تجویز کرا لیں۔

(ایڈیٹر)

ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے۔ آریہ بھاشا۔ آریہ سنسکرتی۔ آریہ سبھیتا اور آریہ دھرم کا پرچار کرنے کے اُدیش سے اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی سے :-

(ہندی) "آریہ ورت" لاہور (ماسک)

پچھلے ۱۴ ماہ سے شری پنڈت علاؤ چندی ایڈیٹر پرکاش کے سرکشن اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی پربھاکر کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے سچترت پرکاشت ہو رہا ہے۔ آریہ نیتاؤں، سماچار پتروں، آریہ سماجوں، کنیا پاٹھ شالاؤں اور آریہ دیویوں نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ "آریہ ورت" پنجاب کی ایک ماتر آریہ ہندی پتر کا ہے۔ اس کے خریدار خود بنیئے اور دوسروں کو بنایئے۔ سالانہ چندہ اڑھائی روپے نمونہ کے ٹکٹ آنے پر۔ کوئی آریہ سماج پاٹھ شالا اور آریہ پریوار "آریہ ورت" سے خالی نہ رہے۔ آریہ ورت آپکے شاریرک اور آتمک اُنتی کا مارگ دکھاتا ہے۔ نمسکار پر دکھائیاں دے کر منورنجن کرتا ہے۔ آپ کے بچوں کے اخلاق اُونچے کرتا ہے۔ ہندی کے پرچار کا اُتم سادھن ہے۔ نئی لیکھکاؤں کی حوصلہ افزائی کرنا اس کا وشیش اُدیش ہے۔ اس پتر کا کی ہر طرح سے سہائتا کرنا آپکا پرم کرتویہ ہے:

خود خریدار بنیں۔ دُوسروں کو بنائیں۔ (مینیجر آریہ ورت لاہور)

داتی پرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے

پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا (رجسٹرڈ) کے ماتحت ہے جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دوسو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا نقدی جس صورت میں بھی سہائتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہائتا کر سکیں۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

راوی روڈ لاہور

سپرنٹنڈنٹ اناتھ آلیہ سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یووکوں میں ویدک دھرم کے پرچار کی ضرورت

آریہ کمار سمیلن گڑھ شنکر کے سبھاپتی ڈاکٹر پرتما نند ایم۔ اے۔ پی ایچ ڈی کا بھاشن

آریہ کمار پریشد کی ستھاپنا کو آج ۳۰ ورش سے اوپر ہو گئے ہیں۔ لگ بھگ ۷۰ ورش سے جو مہان کاریہ ایوم اُنتی Y.M.C.A. نے کی تھی۔ اُس سے پربھاوت ہو کر کتنے ہی آریہ نیتاؤں کے من میں یہ وچار اُٹھا۔ کہ اسی پرکار کی ایک سنستھا آریہ یووکوں کی بھی بنائی جائے۔ اس تیس ورش کے عرصے میں اس پریشد کو جو کچھ سپھلتا یا وپھلتا اپنے اُدیشیہ کی پورتی میں ہوئی۔ وُہ ہم سب کو ودت ہے۔ اب ہمارا یہ کرتویہ ہے کہ اپنے بھوشیہ کو سامنے رکھتے ہوئے یہ وچار کریں۔ کہ ہمارا بھاوی اُدیش، ایوم کاریہ کرم کیا ہونا چاہیئے۔ سنسار اور وشیش تیا ہمارے سماج کی پرستھتی بڑے دیگ سے بدل رہی ہے۔ ہمارے سامنے نت نئی سمسیا ہیں، نت نئے پرشن آتے ہیں۔ اس یگ کو ویگیانک یگ کہا جاتا ہے۔ پر واستو میں یہ یگ آرتھک یگ ہے۔ آرتھک پربھوتا ہی اس یگ کا مہا ستو ہے۔ آرتھک پربھتا کے لئے ہی آج دن سمست مانوی شکتیوں، ویگیانک اوشکاروں ایوم راجکیہ بل کا پریوگ کیا جاتا ہے۔ یہ سب شکتیاں ارتھ کی داسی بنی ہوئی ہیں۔ آدھونک سبھیتا کا ایک مکھیہ چنہ یہ ہے۔ کہ ہمارے ساماجک جیون کی سرلتا اور سادھارتا نے اس نے بالکل مٹا دیا ہے۔ اسی کارن ہماری سمسیائیں بھی سادھارن نہ رہ کر اتیو جٹل اور پیچیدہ ہو گئی ہیں۔ ان سمسیاؤں کا سمبندھ ہمارے ویکتک و ساماجک جیون دونوں سے ہی ہے۔ یہ پرشن کیول وبھو بردھ منشیوں سے ہی سمبندھ نہیں رکھتے ہیں۔ ورن ان کا اتنا ہی مہتو نہ یووکوں کے جیون میں بھی ہے۔

اب پرشن یہ ہے۔ کہ یہ سمسیائیں کیا ہیں؟ کیسا اُن کا آکار پرکار ہے۔؟ جیسا میں اوپر کہہ آیا ہوں۔ یہ سمسیائیں ویکتی گت بھی ہیں۔ اور ساماجک بھی۔ ویکتک روپ سے ہماری شاریرک، آتمک و مانسک رکشا ایوم اُنتی کا پرشن ہے۔ ساماجک روپ سے آرتھک۔ راج نیتک۔ ساماجک پرستھتی اور اُس کے انوسار ہمارے کیا کرتویہ ایوم کیا کرنو یہ ہیں۔ یہ پرشن ہمیں گھیرے ہوئے ہیں۔ ہم کیا اور کیسے کھائیں۔ کیا اور کیسے پہنیں کس پرکار سوئیں اور کس پرکار جاگیں۔ کس پرکار بات چیت کریں، اُٹھیں اور بیٹھیں۔ اپنے کٹمب، متر ورگ۔ اپنے گاؤں۔ شہر۔ ضلع، صوبے اور دیش ایوم مُنش یہ ماتر کے ساتھ ارتھات مانو سماج کے بھن بھن انگوں کے ساتھ چلتے پھرتے، سفر کرتے اتھوا کسی سبھا سوسائٹی میں کاریہ کرتے سمیہ انیا دی۔ انیکوں جیون کے کاریہ کشیتروں میں کیسے برتیں۔ اتھوا ہم کیا اور کیسے پرکار پڑھیں۔ اور اپنے گیان کا کس پرکار پریوگ کریں۔ انیا دی انیا دی انیک پرشن ہیں۔ جو پگ پگ پر ہماری بُدھی اور ویویک کی پریکشا کرتے ہیں۔ ان ہی کے اندر اُچت انوچت کا نرنیہ کرنا، یہی جیون کا مہان پرشن ہے۔ ایک شبد میں سارا پرشن ہے۔ right values ارتھات جیون کے ہر کاریہ ایوم وستو کے ٹھیک ٹھیک مولیہ کے نرنیہ کرنے کا۔ ہماری گراوٹ اور نربلتا کا مکھیہ کارن یہی ہے۔ کہ ہم دھرم کے "مولیہ" کی واستوکتا کو سمجھنے کا پریتن تک نہیں کرتے ہیں۔ اس مولیہ کو ٹھیک ٹھیک جان لینے کا نام ہی دھرم ہے۔ پر کیوں ہم اسمیں اسمرتھ رہتے ہیں۔ اس پرشن پر میں تھوڑا سا وچار کروں گا۔

دھرم اور ہمارا دینک جیون

کہا یہ جاتا ہے۔ کہ پاشچاتیہ دیشوں میں Religion یا دھرم اور جیون کا کوئی پرسپر سمبندھ نہیں مانا جاتا۔ وہاں پر گرجے کے اندر دھرم کا پالن ہر ۷ ویں دن ہو جاتا ہے۔ اور پھر اُس کو تالا لگا دیا جاتا ہے۔ پرنتو بھارت ورش میں اس کے ورُدھ دھرم کا ہمارے جیون کے پرتی ایک انگ سے سمبندھ ہے۔ ہمارا کوئی کچھ اتی تچھ اور مہان اتی مہان کاریہ دھرم کے دائرے سے باہر نہیں ہے۔ پرنتو کیا واستو میں ایسا ہے۔؟ میں کہوں گا کہ یدی نشپکش بھاو سے ہمارے اور پاشچمی ناگرک ایوم دیکتی گت دینک جیون کی تلنا کی جائے۔ تو ہم کو پتہ لگیگا۔ کہ پاشچاتیہ جاتیوں میں دھرم اور دینک جیون میں بڑا سامنجسیہ ہے۔ چاہے وُہ اُسے Religion نہ کہکر ناگرک اتھوا لوک نیتی citizenship کے نام سے پکاریں۔

ہمارے کریاتمک جیون سے دھرم کا سمبندھ بہت کم رہ گیا ہے۔ ہاں دھرم کا نام بہت سُنا جاتا ہے۔ دیش کے کونے کونے میں انیک سبھا سماجیں ملیں گی۔ جو بڑی اونچی آواز لگا کر دھرم کو اسی کھلے دل سے بانٹ رہی ہیں۔ جس پرکار کاشی اور ہردوار کے پانڈوں کو آنکھوں کے اندھے اور گانٹھ کے پورے ہندو لوگ دکشنا لٹاتے ہیں۔ جان پڑتا ہے۔ کہ دھرم کی باڑھ آ گئی ہے۔ اور اسی باڑھ میں ہم سب بہے جا رہے ہیں۔ نہیں نہیں اسی [illegible] ہم غرق ہو گئے ہیں۔ پرینام یہ ہے۔ کہ اصلی دھرم اتھوا سنسکرتی کا پرکھر آلوک ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا ہے۔ وُہ اصلی دھرم جس کا نچوڑ مہرشی دیانند کے چوتھے سے ۱۰ ویں تک ان سات نیموں میں بھرا ہوا ہے۔ اتھوا مہاتما بُدھ کے "چتاری آریہ ستانی" اور اشٹانگ مارگ ایوم انیہ مہاتماؤں کے ادیشوں میں ورنت ہے۔

سمجھتو! یہ ایک منو ویگیانک وشلیشن (Psychological analyses) کا پرشن ہے۔ جب جب ستیم شوم سندرم کے مولک تتو کے مولیہ Value کو مانو سمجھ بسرا دیتا ہے۔ تب تب آتما پرتارنا کا وناش کاری دوش اس کو گرست کر لیتا ہے۔ منشیہ کی وِمل وچار درشن کرنے کی شکتی نشٹ ہو جاتی ہے۔ تھوڑے سے انتر درشن introspection سے ہم کو یہ بات پوری طرح ودت ہو جائیگی۔ کہ آجکل ہمارا سماج وشیش کر ہندو سماج جس میں آریہ سناتن، سنگھ۔ جین۔ بودھ انیا دی سب ہی شامل ہیں۔ آتما پرتارنا کے کاریہ میں بڑا نپُن ہو گیا ہے۔ جتنے زور سے ہم دھرم کا ڈنکہ بجاتے ہیں۔ جتنے اونچے اونچے منچ دھرم کے نام پر اُٹھا کر ہم دوسروں کو سورگ اتھوا مکتی پردان کرتے رہتے ہیں۔ اتنا ہی ادھک بے بھیت ہو کر بچارا "دھرم" ہم سے دُور بھاگتا ہے۔ اور کبھی اندھیرے کونے میں جا کر اپنا منہ چھپا لیتا ہے۔ جب اس پرکار دھرم کا لوپ ہوتا ہے۔ تب ہی دھارمک اتھوا مت متانتروں کے جھگڑے ادھیاتمک سدھانتوں پر واد وواد کا زور ہوتا ہے۔ اور سماج کے من مانے نیتا، دھرم کے ٹھیکیدار سامپردائک دانت کٹا کٹ میں بڑا جوش دکھا کر اپنے اور اپنے بھولے بھالے اندھ وشواسی انویائیوں کے من کو سنتوش دیتے ہیں۔ کہ وُہ دھرم کا پالن کر رہے ہیں۔ جب منشیوں کے ہردیہ سے وُہ ایشور وشواس اُٹھ جاتا ہے۔ جس کے پرتی بھکتی اتھوا پریم سے وُہ اپنے پڑوسی کے آتما میں ایک دُکھی درد رکی کو ٹھڑی میں اور جیو ماتر میں بھگوان کی جیوتی کے درشن کرتا ہے۔ اور ان کی سیوا۔ اُن سے پریم کرنا اپنا پرم دھرم سمجھتا ہے۔ تب وُہ اپنے کشدر من کو بہکانے اور سنتوش دینے کے لئے "ایشور" کو ترک دوارا سدھ کرنیکا یتن کرتا ہے۔ اور اس گیان انیت وستو کے انیک مانسک چتر بنانے لگتا ہے۔ جب منشیہ کے اندر سوارتھ ونا سنگتا کارنجیہ ہو جاتا ہے۔ جس کے کارن وُہ اپنے پڑوسی کو پریم نہیں کر سکتا۔ تو وُہ اپنا من سمجھانے کے لئے یہ ترک کرنے لگتا ہے۔ کہ اپنے پڑوسی کو دُشٹ پتت اور دھرم ہین مان کر اس سے گھرنا کرنا ہی دھرم ہے۔

اس دھرم اندھتا کا ایک اور پہلو ہے۔ ہمارے دھرم ادھیکاری گن اُپدیش کرتے ہیں۔ کہ دھرم کا جیون سے کوئی سمبندھ نہیں ہے۔ جتنی دھارمک سبھا سماجیں ہیں۔ اُن سے یدی کہا جاتا ہے۔ کہ اپنی بھیڑوں کے آرتھک، نیتک، ویاوسایک آدی جیون کے بارے میں جن پر اُن کا سکھ شانتی نربھر ہے۔

(باقی آئیندہ)

اصلی جہاز مارکہ
سودیشی کپڑے
بلحاظ نفاست۔ ملائمیت۔ عمدگی۔ پائیداری میں ہندوستان بھر میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔
کاٹن کریپ
لٹھا۔ پاپلین
شرٹنگ
خاکی
زین۔ ڈرل۔
پگڑی کلاتھ
سفید زین ڈرل
سمن زین
ڈیل زین
سوسی زین
دسوتی رنگین وسفید
پردا کلاتھ
شیٹنگ کلاتھ
ٹیبل کلاتھ
بھاگلپوری
باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرت سر
برانچیں:۔ بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک جاہل کسان جو ترقی کر کے ڈکٹیٹر بن گیا

غیر شادی شدہ مگر ۹۷ بچوں کا باپ —— ۸۵ ہزار مخالفوں کا قاتل

داستان ایک جاہل کسان کی جو ترقی کر کے مُلک کا پریزیڈنٹ بنا۔ اور اپنے مخالفوں کو سخت سزائیں دیں۔ اور کم از کم ۸۵ ہزار مخالف قتل کئے۔ اور آج سے صرف پانچ سال پیشتر قدرتی موت مرا۔ (ایڈیٹر)

آج ڈکٹیٹروں کا زمانہ ہے۔ ہر کسی کی زبان پر ان لوگوں کا ہی تذکرہ ہے۔ لہذا آج ہم ایک کنوارے ڈکٹیٹر کی داستان نذر ناظرین کر رہے ہیں۔ جس کے ایک سو چودہ بچے تھے۔ وہ ایک معمولی گوالا تھا۔ اور تعلیم سے بالکل کورا۔ حسن اتفاق سے اس نے طاقت حاصل کر لی۔ اور اپنے ۸۵ ہزار مخالفوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ جو بھی لڑکی یا عورت اس کی نظروں میں جچی اس سے معاشقہ شروع ہو گیا۔ اور اسے ہی اپنے حرم میں کھینچ لایا۔

اس کا نام و نسٹے گومز تھا۔ وہ وینزویلا جو جنوبی امریکہ کے شمال میں ایک چھوٹا سا مُلک ہے، کا خود ساختہ پریذیڈنٹ تھا۔ اس کی جہالت۔ لاعلمی ظلم و تشدد اپنی مثال نہیں رکھتے۔ اور اس نے عمر بھر شادی نہیں کی۔ مگر پھر بھی ۹۷ بچوں کا باپ تھا۔ ۱۹۰۸ء کے کرسمس سے کچھ دن پہلے جنرل گومز نے اپنی رہائش گاہ واقع المیریز (وینزویلا) میں اپنے چند دوستوں کو بُلایا۔ اور کہا "دیکھیے صاحبان ہمارا پریزیڈنٹ کسٹرو اس لئے مُلک کو چھوڑ گیا۔ تاکہ وہ اپنی گرتی ہوئی صحت کو سنبھال سکے۔ اور اب میں اس کی جگہ انچارج ہوں۔ میری تجویز ہے۔ کہ حکومت کا سارا بوجھ میں سنبھال لوں۔ کیا آپ سب مجھے اپنا پریزیڈنٹ تسلیم کرتے ہیں؟" سب نے یک زبان کہا۔ "ہاں ہمیں منظور ہے۔" "بہت اچھا" اس نے اعلان کیا اب میں شاہی محلات میں داخل ہو رہا ہوں۔ اور میری اور کاسا مارییا کے قلعہ پر قابض ہو رہا ہوں۔ اور شام تک اس امر کا سرکاری طور پر اعلان ہو جائے گا۔"

یہ جنرل گومز کون تھا؟ وہ چھوٹے قد کا اور معمولی سی شکل کا کسان تھا۔ جو بچپن میں گائیں چرایا کرتا تھا۔ اور وینزویلا کے وسیع میدانوں میں جو پریریز کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ شخص اپنی جہالت، تعلیم سے کورا پن اور بیوقوفی کے باعث کافی شہرت رکھتا تھا۔ پچیس برس کی عمر تک اس نے کوئی شہر دیکھا نہیں تھا۔ اور چالیس برس کی عمر میں اس نے پہلی بار ساحل سمندر دیکھا۔ پھر یکایک اسے سیاسیات میں دلچسپی پیدا ہو گئی۔ خود اسے بھی یہ معلوم نہیں۔ کہ اس دلچسپی کا آغاز کیسے ہُوا۔ لیکن وہ جلد ہی ایک انقلابی پارٹی میں شامل ہو کر ایک ہوائی کی طرح اُوپر اُٹھا۔ ترقی نے اس کے قدم چومے۔ اقتدار اور اقبال نے اس کا استقبال کیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ پیدائشی لیڈر ہے۔ اور عوام کی رہنمائی کرنیکی اس میں کوئی قدرتی طاقت موجود ہے۔ وہ کس قدر ظالم تھا۔ عوام اور اس کے پیروؤں کو اس کا احساس اس کے پریزیڈنٹ بننے کے بعد ہی ہو سکا۔

گومز کو لیڈر بننے کی ہی ضرورت تھی۔ اور وہ بن گیا۔ باقی کام آسان تھا۔ مُلک کا پریزیڈنٹ کسٹرو ایک دائم المریض شخص تھا۔ وہ اس خیال سے کہ تبدیلی آب و ہوا اور آرام کرنے سے اس کی گرتی ہوئی صحت سنبھل جائے گی۔ کچھ عرصہ کے لئے رُخصت پر گیا۔ اور گومز نے اس کی جگہ مُلک پر اپنا قبضہ جما لیا۔ اور اس وقت سے جس ظالم اور جابر حکومت کا آغاز ہُوا وہ متواتر تیس سال تک قایم رہی۔ گومز کا دعوے تھا۔ کہ وہ مُلک کا آہنی حکمران ہے۔ اور ڈکٹیٹر ہے۔ اور قانون کے مطابق حکومت کرتا ہے۔ لیکن اس کے قانون کی حقیقت اس امر سے واضح ہو جاتی ہے۔ کہ وہ جو قوانین اس کے راستے میں حائل ہوتے، انہیں منسوخ کر دیتا۔ اور جن کی اسے ضرورت ہوتی۔ وہ اسی وقت بن جاتے۔

طاقت پکڑتے ہی اس نے اپنے مخالفوں کو ختم کرنیکی ٹھان لی۔ سان کارس کی جیل ایسے لوگوں سے بھرنے لگی۔ جنہیں چُن چُن کر گرفتار کیا جاتا تھا۔ اس جیل کے کمرے انتہائی گندے اور تنگ و تاریک تھے۔

ان کے فرش سطح زمین سے بہت نیچے تھے۔ اور ان میں برسوں کی نمی اور کیچڑ موجود تھا۔ ان چھوٹی چھوٹی کوٹھڑیوں میں دس دس، بارہ بارہ قیدیوں کو ٹھونس دیا جاتا۔ ان کے پیروں کے ساتھ تیس چالیس بلکہ پچاس پچاس پونڈ کے وزنی پتھر باندھ دیئے جاتے۔ کئی ایک کو زنجیروں سے جکڑ کر دیواروں سے باندھ دیا جاتا۔ قدرتی طور پر یہ لوگ خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو گئے۔ اور اکثر کو تو جلد ہی موت نے اس کے ظالم ہاتھوں سے نجات دی۔ کچھ پاگل ہو گئے۔ کچھ کوڑھی ہو گئے۔ کئی ایک نے زندگی سے تنگ آ کر خودکشی کر لی۔ اور دلچسپ بات یہ ہے۔ کہ اس کے مظالم کے یہ شکار کسی جرم کے مرتکب نہیں ہوئے تھے۔ ان میں سے اکثر متمول اور سنجیدہ آدمی تھے۔ اُن کا قصور صرف یہ تھا۔ کہ ان کے اخباروں میں گومز کی مخالفت کی گئی تھی۔ یا انہوں نے اپنی مال دولت اور اراضی گومز کی خلاف مرضی اسے دینے سے انکار کر دیا تھا۔ افواج پر گومز کو بڑا قابو حاصل تھا۔ کسٹرو (سابق پریزیڈنٹ) کے ماتحت کام کرتے ہوئے ہی اس نے ان لوگوں کا بھاری اعتماد حاصل کر لیا تھا۔ اور طاقت ہاتھ میں آتے ہی اس نے مُلک میں زبردست خفیہ پولیس کی تنظیم کی۔ جو سے انقلابی پارٹی کے متعلق معمولی معمولی تفصیلات سے بھی آگاہ رکھتی تھی۔ اور جو لوگ اسکی مخالفت کرتے تھے۔ ان کو کڑی سزائیں دی جاتی تھیں۔ بیدوں اور کوڑوں کی سزا۔ ٹکٹکی میں گرفتار کرنا۔ بھوکے پیاسے رکھکر نہایت تکلیف دہ موت مارنا۔ سنگینوں سے جسم زخمی کر دینا۔ یہ سب ہتھیار وہ اپنے مخالفوں کو سیدھا کرنے کے لئے بروئے کار لاتا تھا۔ ان کے ان مظالم کا شکار ہو کر کتنے آدمی اپنے ملک عدم ہوئے ان کا کوئی حساب نہیں۔ تاہم اندازہ ہے۔ کہ ان کی تعداد ۸۵ ہزار سے کیا کم ہو گی؟

مُلک کی عورتیں اس ظالم ڈکٹیٹر کو بُرا سمجھتی تھیں۔ اور اس کے نام اور تذکرہ تک سے ڈرتی تھیں۔ لیکن پھر بھی وہ حد درجہ عاشق مزاج اور زنانی واقع ہُوا تھا۔ اور چھوٹے قد اور سیاہ آنکھوں والا یہ خونخوار درندہ جو اپنے پہلو میں لوہے کا دل رکھتا تھا۔ یہ سمجھتا تھا۔ کہ اس میں عورتوں کو اپنی طرف کھینچنے کی خاص طاقت ہے۔ بطور پریزیڈنٹ وُہ ملک کا مختار کل تھا۔ اور جو عورت بھی اس کی آنکھوں میں سمائی۔ وہ اس سے بچ نہ سکی۔

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی شاہ داگر دال...

اصلی میٹھی

بال جیون گھُٹی رجسٹرڈ

— بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹا دیجیے

بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکلتے ہیں

نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے تندرست و توانا ہو جاتے ہیں

سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے ہوشیار رہیں

قیمت فی شیشی ۸ر چار شیشی عہ درجن ۲ عہ علاوہ محصول ...

— نئے سوداگر نمونہ ... کمانے کی غرض سے ...

مفت لو۔ ... نام و پتہ بھیجئے ...

المشتہر۔ منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔ پی)

لگدھ ہو جاتا ہُوں

چودھری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل سکول چلکانہ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری پنڈت علاؤ لپوری ایڈیٹر پرکاش لاہور کو لکھتے ہیں۔

"کچھ عرصہ ہُوا۔ میں نے آپکی تصانیف گیتا گان، رشی گان، اُپنشد گان، ہنستی رامائن، اندھیا گان منگوائی تھیں۔ انہیں میں روز پڑھتا ہُوں۔ ان کے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں گدگد ہو جاتا ہُوں۔"

اگر آپ بھی ہردے کی سچی شانتی چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ اور اردو میں ۱۲ر (محصولڈاک ۳ر) منی آرڈر سے بھیج کر منگوا کر ضرور سوادھیائے کریں۔ (منیجر پرکاش لاہور)

مختصر افسانہ

مَیں تو چھُوؤں گی!

لڑکی:۔ ماں! بھنگن کو چھُونے میں تُم ڈرتی کیوں ہو؟

ماں:۔ مَیں اپوتر ہو جاؤں گی نہ!

لڑکی:۔ مگر مَیں نے تو اُسے کل چھُوا تھا۔ مَیں کہاں اپوتر ہُوئی ماں؟

ماں (ڈر کر) ارے اپوتر نہیں ہُوئی! او کمبخت لڑکی! مت چھُو مجھے۔ جا، ابھی نہا۔

لڑکی:۔ ماں "اپوتر ہونا" کیا چیز ہے؟

ماں:۔ سوال نہ پوچھا کر، دہیں ورنہ میرے پاس نہ آ۔

لڑکی:۔ جب تُم ناراض ہو۔ تبھی گالی دینے لگتی ہو۔ مگر یہ تو بتاؤ ماں کہ "اپوتر ہونا" کہتے کسے ہیں؟

ماں:۔ پگلی، تُو تو بالکل بیوقوف ہے۔

لڑکی:۔ ماں مجھے بتاؤ نہ کہ بھنگن کو مَیں کیوں نہ چھوؤں؟ اسے چھُو کر ہم کیوں اپوتر ہو جاتے ہیں؟ اگر ٹھیک۔ نہ بتاؤ گی، تو میں تو اُسے پھر چھوؤں گی، اور پھر چھوؤں گی۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم
ہفتہ وار آریہ پرکاش لاہور
۱۶ر نومبر ۱۹۴۷ء مطابق یکم مگھر سمت ۲۰۰۴
جلد ۳۷ | دیانند ابدہ ۱۱۸۔ آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۴۳

ساہتیہ سمیلن

… ساہتیہ سمیلن کا تیسواں … دسمبر تک ابوہر ضلع فیروزپور … " وائس چانسلر پریاگ … میں ہونا نشچت ہؤا ہے۔ … ۲۰ ورشوں کے بعد دوسری … اس ورش کا … حیدرآباد دکن میں ہونا تھا۔ لیکن … سرکار کو یہ گوارا نہ ہؤا۔ کہ اس کے … دیتی۔ اس نے پرتی بندھ لگا … اپنی ہندی دشمنی کا ثبوت دے … سمیلن کے بلانے کا ایک اور اوسر

… جب اردو یا ہندوستانی کا جھگڑا … اور کانگریس ہندی کو دیش … بھاشا تھی۔ کانگریس کے سب نیتا … سمیلنوں میں سمِلت ہوتے تھے۔ تو … کی طرح سمیلن کے ادھیویشن … اور سپھل ہؤا کرتے تھے۔ لیکن … نے ہندی کو تیاگ کر ہندوستانی … اسکے نیتا ہندی کے ساتھ … بھی علیحدہ ہو گئے ہیں۔ جس … ہے۔ کہ اب سمیلن کے ادھیویشن … نہیں ہوتے۔ یہ سب ہوتے ہوئے بھی … جیوت جاگرت سنستھا ہے۔ اور … کا ہرش ہے۔ کہ اس نے لوک … اپنے ودھیئے کو قربان نہیں کیا۔ … کو سرو سادھارن کے بول چال اور … زبان بنانے کے لئے پورا پورا … اب کہ سمیلن کا ادھیویشن … ہو رہا ہے۔ ہر ایک ہندی … اور آریہ سماجی کو خصوصاً اس … کے لئے پورا پورا یتن کرنا چاہیئے۔ … ہندی کو پھر جیون دینے اور دیش … کا درجہ دینے کا شریہ آریہ … پراپت ہے۔ اور یہ کسی طرح بھی … وہ اس اوسر پر اپنے … ہمیں پورن آشا ہے۔ کہ … بھائی اور بہنیں اس سمبندھ … پالن کریں گی۔ "ہتیشی"

… جس پر عمل کرنے سے اُتسو جہاں … ہے۔ وہاں پر رونق بھی ہو سکتا … ادھیکاری ان تجاویز سے لابھ … گے۔

"ہتیشی"

آریہ سماج لاہور کا جلسہ

آریہ سماج لاہور کا وارشک اُتسو حسب معمول امسال بھی نومبر کے آخری ہفتہ میں ۲۵ سے ۳۰ تک ہونا قرار پایا ہے۔ اسے سپھل اور روچک بنانے کے لئے ادھیکاری پورا یتن کر رہے ہیں۔ اور ہمیں آشا ہے۔ کہ وہ اپنی طرف سے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں گے۔ پھر بھی ہم کچھ مفید تجاویز اُتسو کے پربندھکوں کے آگے رکھتے ہیں۔ تاکہ وہ ان سے لابھ اُٹھا سکیں۔

کئی ورشوں سے لاہور کے جلسہ پر باہر سے بہت کم آریہ بھائی سمِلت ہوتے ہیں۔ جس کا پرینام یہ ہے۔ کہ ایک طرح سے یہ اُتسو استھانیہ اُتسو بن گیا ہے۔ پرانتیہ اُتسو نہیں رہا۔ اسے پرانتیہ اُتسو بنانے کے لئے ہماری رائے میں ایک پرانتیہ آریہ سمیلن ہر ورش بلایا جانا چاہیئے۔ جس میں اہم باتوں پر وچار ہو۔ اداہرن کے لئے پنجاب کے یووکوں کو آریہ سماج میں کیسے لایا جا سکتا ہے؟ استریوں میں پرچار کیسے ہو سکتا ہے۔ دشمن کے حملہ کی صورت میں اندرونی اور بیرونی خطرہ کا کیسے مقابلہ کیا جا سکتا ہے؟ آریوں میں عملی جیون کیسے لایا جا سکتا ہے؟ پرانت میں آریہ بھاشا کا پرچار کیسے ہو سکتا ہے؟ خالص دودھ اور گھی کیسے مہیا ہو سکتا ہے؟ (جس کے بنا ہماری سنتان نس تیج، بدھی ہین اور نربل ہوتی جا رہی ہے) ہماری لڑکیوں اور لڑکوں کے وواہ کی سمسیا کیسے حل ہو سکتی ہے؟ ہمارے بیکار آریہ یووکوں کے روزگار کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ یہ ہے اُتسو کی حقیقی سپھلتا کے لئے کاریہ انیادی۔ یہ ہے اُتسو کی … کرم کا ایک بھاگ۔ دوسرا حصہ سرو سادھارن کی توجہ اُتسو کی اور کھینچنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کے لئے ہماری تجویز ہے۔ کہ ایک کوی سمیلن رکھا جائے۔ جس میں رشی دیانند اور آریہ سماج کے متعلق سب سے اچھی نظم پڑھنے والے کو انعام دیا جائے۔ اسی طرح ایک ڈی بیٹ رکھی جس میں اس وشے پر مضمون پڑھے جاویں کہ " آریہ سماج ملک کا نجات دہندہ ہے۔" سب سے اچھے مضمون کے لئے انعام دیا جائے۔ "آریہ سماج کے سدھانت" اس کے متعلق بھی ایک خاص لیکچر ہونا چاہیئے۔ لیکچر کے بعد شنکا سمادھان کے لئے وقت دیا جائے تو اور بھی اچھا ہے۔ مثلاً سنسار ترکیوں یا کھنڈن کے دن گئے۔ اب تو منڈن کا یگ ہے۔ دوسروں میں دوش نکالنے کی بجائے اپنے اندر گن پیدا کرنے اور ان کو دنیا کے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

باہر کے آریوں کو لاہور کا اُتسو ایک اور طریق پر بھی کھینچ سکتا ہے۔ ہر سال سبھا کی طرف سے ایک دھارمک پریکشا بچوں، یووکوں، استریوں اور پرشوں کے لئے الگ الگ عمر کے لحاظ سے مختلف معیار مقرر کر کے رکھی جائے۔ جو پاس ہوں ان کو ڈگریاں اور جو پرتھم دوتیہ اور ترتیہ رہیں ان کو انعام اسی اُتسو پر دیئے جایا کریں۔ اس سے لابھ یہ ہوگا۔ کہ جن کے بچوں کو انعام یا ڈگری ملے گی۔ ان کے پتا ماتا بھی اوشیہ آویں گے۔ دوسرے یووک اور استری پرش جو پریکشا دیں گے اوشیہ پدھاریں گے۔ اور ہزاروں کی حاضری میں سمان پوروک انعام یا ڈگری لینے کے لئے جو اُتساہ ہو سکتا ہے۔ وہ سمبندھت ویکتیوں کو اُتسو پر کھینچ لانے کے لئے کافی ہے۔

یدی اس اُتسو پر نئے آشرم میں پرویش کے سنسکار بھی ہوں۔ تو اُتسو اور بھی دلچسپ ہو سکتا ہے۔ جیسے پنجاب کے کسی گرہستھی کو بان پرستھ آشرم میں پرویش کرنا ہو یا سنیاس لینا ہو تو اس کا سنسکار اس اُتسو پر ہو۔ ہم تو یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ سادہ وواہوں کا رواج ڈالا جائے۔ اور بنا جہیز اور بنا برات کے وواہ ہونے لگیں۔ اور ادھک سے ادھک وواہ سنسکار یدی اس اُتسو پر ہونے لگیں۔ تو اُتسو کی رونق کے ساتھ ساتھ دلچسپی بڑھ سکتی ہے جو

اِدھر اُدھر کی

کونسل آف سٹیٹ میں حکومت ہند کی طرف سے ایک ممبر کے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ اسے انقلاب پسند جماعتوں کی طرف سے شائع کردہ پمفلٹوں کی بنا پر یقین ہو گیا ہے۔ کہ سبھاش بابو برلن یا روم پہنچ گئے ہیں۔ اور انہوں نے محوریوں سے معاہدہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان پر حملہ کی صورت میں وہ اپنے ففتھ کالم کے ذریعہ ان کی امداد کریں گے۔ یہ کہاں تک صحیح ہے۔ یہ مستقبل ہی بتائے گا۔

ہٹلر نے میونک میں اس ہفتے جو تقریر کی۔ اس میں دوؤں کی لیتے ہوئے کہا۔ کہ " میں برطانیہ کو مقبوضہ یورپ پر حملہ کی دعوت دیتا ہوں۔ لیکن اس کی فوجوں کی واپسی آمد کی نسبت تیز ہو گی۔" یہی بات آج برطانیہ بھی ہٹلر سے کہہ سکتا ہے۔ اگر وہ خود کو اتنا ہی طاقتور خیال کرتا ہے۔ تو اسے برطانیہ پر حملہ کی جرأت کیوں نہیں ہوتی؟

سچ تو یہ ہے۔ کہ برطانیہ پچھلے سال سے بہت زیادہ مضبوط ہو گیا ہے۔

پنڈت ستیہ ورت مکھیہ ادھشٹاتا گوروکل کانگڑی اپنی ۱۰ سال کی سیوا کی اودھی سماپت کر کے گوروکل کی سیوا سے مکت ہو گئے ہیں۔ ان کے استھان پر ڈومنک اُرجن ڈہلی کے سنچالک پنڈت اندر ودیاواچسپتی مکھیہ ادھشٹاتا نیُکت ہوئے ہیں۔ جا نیوالے بھی گوروکل کانگڑی کے سیوک پرسدھ ہیں۔ اور آنیوالے بھی۔ اس لئے نئے ادھشٹاتا کو گوروکل کے پربندھ کا عملی تجربہ ہے۔ آشا کرنی چاہیئے۔ کہ نئے ادھشٹاتا اپنے فرض کو بخوبی نبھائیں گے۔

حیدرآباد (دکن) کے ایک آریہ بھائی لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے ہاں کے آریہ بھائی پیپر لڑ رہے ہیں۔ ویسے تو اور بھی پرانتوں کے آریہ پیپر لڑ رہے ہیں۔ مگر ان کے جھگڑوں پر دکھ تو ہے تشویش نہیں۔ کیونکہ وہ لڑتے ہوئے بھی زندہ رہیں گے۔ کیونکہ انہیں باہر سے کوئی خطرہ نہیں۔ لیکن حیدرآباد کے آریہ سماجی جنہیں دوسروں سے بھاری خطرہ ہے۔ آپس میں لڑنے لگے۔ تو وہ زندہ نہیں رہ سکیں گے۔ اسلئے ان کے لئے مناسب ہے۔ کہ وہ اختلافات کو بھلا کر سنگٹھن اور مخالفوں کی چالوں سے خبردار ہو جاویں۔ اس سمبندھ میں پنجاب اور دوسرے پرانتوں کے آریہ تو ہماری سنتے نہیں۔ تم تو سن لو۔

"ہتیشی"

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایڈیٹر کے نوٹ

سمالوچنا

"میں اور میرا بھگوان" (ہندی)

لیکھک پنڈت گنگا پرشاد جی اُپادھیائے ایم۔ اے، انُوادک سوامی ویدانند جی۔ سائز ۳۰×۲۰ صفحات ۱۳۸، چھپائی اور کاغذ بڑھیا، مجلد کتاب کی قیمت سوا روپیہ ملنے کا پتہ۔ راجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ۔ لاہور۔

کتاب زیر ریویو پنڈت گنگا پرشاد جی کی انگریزی کتاب I & MY GOD کا ہندی انُواد ہے اس پُستک میں یدا پُکتیوں اور پرمانوں دوارا جیو اور برہم پر وچار کیا گیا ہے۔ تتھا پُنر جیو سدھی پرادھک بل دیا گیا ہے۔ اور یہ اُچت بھی ہے یدی یہ سدھ ہو جائے کہ "میں" کچھ نہیں تو سنسار کی ستا ہونے پر میرا اس سے کوئی پریوجن نہیں رہتا جیو برہم کی وویچنا کا وچار سنسار کے کارن اُٹھتا ہے۔ سنسار کی پہیلی کو سُلجھانے کا نام ہی درشن شاستر ہے۔ اس پرسنگ میں بھارت کے پرسدھ دارشنکوں شری شنکر آچاریہ، شری رامانج آچاریہ آدی کے سدھانتوں کا وویچن کرتے ہوئے پاشچاتیہ دارشنکوں کے وادوں کی بھی سمالوچنا کی ہے اور ترک اور یکتی سے ویدک سدھانت کی پُشٹی کی ہے۔ پُستک پڑھنے یوگیہ ہے۔ ہم اپنے پاٹھکوں سے اسے خریدنے کی پُر زور سفارش کرتے ہیں*

آریہ شہیدی کیلنڈر

مہاشہ چھبیل داس ہالو بازار بھیرانی نے آرٹ پیپر کے بڑے سائز پر آریہ سماج کے تمام شہیدوں جن میں حیدر آباد ستیاگرہ کے کچھ شہید بھی سملت ہیں، کے چتر دے کر آریہ شہیدی کیلنڈر شائع کیا ہے۔ پرتیک آریہ پریوار میں اس کیلنڈر کا رکھنا آوشیک ہے۔ قیمت ۴ر۔ اوپر لکھے پتے سے منگوا دیں*

کلیان (بھگوت انک)

گیتا پریس، گورکھپور سے نکلنے والا ہندی رسالہ کلیان نے اس ورش اپنا وارشک وشیش انک بھگوت انک کے نام سے نکالا ہے، جو اتی سُندر اور آکرشک ہے۔ ۱۰۶۵ صفحے میں سنہری سہ رنگے اور اک رنگے ملا کر ۹۰ چتر ہیں۔ مکمل بھاگوت کے انُواد کے علاوہ کچھ لیکھ اور کوتائیں بھی ہیں۔ سناتن *

* دوسرے مضمون پڑھنے کے بھی جو چترے ... اس نمبر کی قیمت ساڑھے چار روپیہ ہے۔ اردو

لالہ لاجپت رائے کی برسی

لالہ لاجپت رائے بھارت ماتا کے وہ سپوت تھے۔ جنہوں نے اپنا سارا جیون اس کی سیوا میں ارپن کر دیا۔ وہ جئے تو دیش کے لئے اور مرے تو دیش کے لئے۔ ان کے جیون کا مدھیہ بھاگ آریہ سماج کی سیوا میں بیتا تھا۔ اس لئے آریہ سماج نے بھی ان کے نیترتو میں بہت اُنتی کی۔ لالہ جی جیسے بہت کم نیتا دیش میں پیدا ہونگے۔

ان کی ۱۳ویں برسی ۱۷ر نومبر کو ہے۔ ہم ان کی پنیہ سمرتی میں اپنی شردھا کے پھول ارپن کرتے ہیں۔

ہندی کے خلاف سازش

خبر ہے۔ کہ کچھ مسلم پرست کانگرسی اصحاب اس کوشش میں ہیں۔ کہ مہاتما گاندھی کو اس بات کے لئے تیار کریں۔ کہ وہ اردو کو یو۔ پی کی بھاشا قرار دیدیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو یو۔ پی کے ہندی پریمیوں کو ابھی سے خبردار ہو جانا چاہیئے اور اس سازش کا خاتمہ کر دینا چاہیئے۔

دربار ٹراونکور کا اعلان

دربار ٹراونکور اپنے اس اعلان کے لئے مبارکباد کا مستحق ہے۔ جس کے ذریعہ وہ ان مندروں کی گرانٹ بند کر دیگا۔ جن میں ہریجنوں کو پوجا کی اجازت نہ دی جائیگی۔ "آنند" اس پر بہت سٹپٹایا ہے۔ لیکن یہ سب وِیرتھ ہے۔ اس ترقی کے زمانہ میں کون ویکتی محض جنم کے کارن خود کو نیچ اور دوسروں کو اونچ ماننے کو تیار ہوگا۔ پرماتما کے سبھی امرت پتر ہیں۔ پرسپر گھرنا اور دویش کی نیتی گھاتک ہے۔ اب بھی آنکھیں نہ کھلیں۔ تو زمانہ تمہیں پاؤں تلے روند کر آگے نکل جائیگا۔

انقلابات ہیں زمانہ کے

آریوں، سکھوں، مسلمانوں سب کے زنانہ کالج لاہور میں تھے۔ سناتن دھرمیوں کا کوئی نہ تھا۔ اس لئے سناتن دھرمی کیسے چین سے بیٹھ سکتے تھے۔ چنانچہ وہی سناتن دھرمی جو کل تک آریہ سماجیوں کو صرف اس لئے کوسا کرتے تھے کہ انہوں نے لڑکیوں کو کالج کی تعلیم دے کر آزاد کر دیا ہے۔ اب خود ہی اسی تعلیم کا اپنی لڑکیوں کے لئے زنانہ کالج کھول کر انتظام کر رہے ہیں۔ اور اس کی پوری حمایت کی جا رہی ہے۔ انقلابات ہیں زمانہ کے!

مندر سُدھار بل

مندر سُدھار بل پنجاب اسمبلی میں پیش ہے۔ اس پر سارے ہندو جگت میں لے دے ہو رہی ہے۔ ایک طبقہ حمایت کر رہا ہے تو دوسرا مخالفت، حمایتیوں میں مندروں کے مہنت اور ان کے ساتھی ہیں۔ جن کا مفاد کسی نہ کسی طرح ان سے وابستہ ہے۔ مخالفت وہ لوگ کر رہے ہیں۔ جو مندروں کی جائیداد اور آمدنی کو تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ چاہتے ہیں۔ کہ وہ قوم کی ترقی کے لئے خرچ ہو۔ ہمارا اس بل سے براہ راست کوئی تعلق نہیں، ہاں ہم یہ ضرور چاہتے ہیں۔ کہ مندروں کا انتظام بہتر ہاتھوں میں ہو۔ اور اس کی جائیداد اور آمدنی قوم کی ترقی کے لئے خرچ ہو۔ اگر یہ مقصد پرائیویٹ طور پر حل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ مندروں کے مہنت اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ تو قانون کی مدد لینے میں ہم کوئی ہرج نہیں سمجھتے۔

پنڈت منشا رام کے پریوار کی سہایتا

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے پنڈت منشا رام جی کے پریوار کی سہایتا کے لئے آریہ جنتا سے اپیل کی ہے۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ سبھا نے ہماری اس مانگ کو شیگھر کاریہ روپ میں پری نت کر دیا ہے۔ واستو میں سبھا کے کوش میں ایک فنڈ ایسا ہونا چاہیئے۔ جس سے ایسے اوسروں پر اُچت سہایتا دی جائے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ آریہ جنتا سورگیہ پنڈت منشا رام جی کے ایک ماتر پتر کی سہایتا کے لئے سبھا کی اپیل پر دھیان دیگی۔

وی۔ پی وصول کیجئے!

جن خریداروں کا چندہ ماہ نومبر میں ختم ہوتا ہے۔ انہیں اطلاع دی جا چکی ہے۔ اطلاع کے مطابق جنکا چندہ ۱۲ر نومبر تک پراپت نہیں ہوگا۔ انہیں ۱۴ر نومبر کو وی۔ پی بھیج دی جاوینگے۔ جو گراہک کسی وجہ سے چندہ نہیں بھیج سکے۔ وہ کرپا کرکے

اہم تازہ خبریں

— فن لینڈ نے ... کے انتباہ کو ٹھکرا ...
— مسٹر چرچل نے ... برطانیہ کو بھوک کا ... موسم بہار میں برطانیہ پر ...
— فنلینڈ نے ... جرمن کرو ٹک تک پہنچ ... ریشید علی عراق کا باغی لیڈر ... کرنے کے منصوبے ... چار سابق وزراء ...
— سیاسی قیدیوں ... اگلے سوموار سے ...
— روز ویلٹ نے ... دی ہیں۔ جاپان مقبوضہ ... تھا۔ لیکن ولادی واسٹک ... دینے کو نہیں۔
— ۱۹۳۵ء میں ... کی مخالفت کی تھی۔
— کانگریسی قیدیوں ... کا خفیہ اجلاس ہوگا۔
— سنٹرل اسمبلی نے ... کر دیا ہے۔ کہ اطلاع ... پر لاگو کیا جاوے۔
— حکومت اخباری ... پر غور کر رہی ہے۔
— جاپان کا مذہبی ... کی رہائی سے کانگریس ... ہونے پر انہیں ...
— جرمن فوجیں ...
— ہٹلر ترکی کے راستے ...
— برطانیہ سے بھاری ...
— روس کی ...
— الہ آباد ہائی کورٹ نے ... کا نوٹس دینا جرم ... مسلم لیگ پارٹی ... واک آؤٹ کر گئی ہے۔
— ۸ر نومبر کو ... مرہٹھوں نے کہا ... ناکارہ بنا دیے ... ۲۲ ہزار ... وی۔ پی پہنچتے ہی ... میں بھی واپس ...

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سُدرشن چکر

کرانتی کا شور اٹھ رہا ہے۔ کرانتی اچھی چیز ہے۔ روس میں کرانتی آئی۔ زار شاہی کا خاتمہ ہُوا۔ حکومت کی باگ ڈور سوشلسٹوں کے ہاتھ میں آئی۔ نئی حکومت نے پانچ سالہ پروگرام بنایا اور روس کی کایا پلٹ دی۔ یہ تھی کرانتی۔ جسے کرانتی کہا جانا چاہئیے۔ اگر کرانتی کا نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ زار کی جگہ ایک اور شہنشاہ لے لیتا۔ اور مُلک اپنے پرانے طریقِ حکومت کے ذریعہ اسی رفتار سے چلتا رہتا۔ تو اسے کرانتی کون کہہ سکتا ہے؟

کہا جا رہا ہے۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں ۱۹۳۵ء میں کرانتی آئی تھی۔ ووٹ بھکشا کے بل پر چند اُپدیشک ادھیکاری بن گئے۔ تو اسے کرانتی نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ سبھا اپنی پرانی رفتار سے چلتی رہی۔ نہ نیا پروگرام بنا نہ ترقی ہُوئی۔ ہاں جھگڑے ضرور بڑھ گئے۔ اسے کرانتی کہا جائے یا اشانتی؟

سبھا کے پچھلے چناؤ میں پرانے ادھیکاریوں کے سنگھاسن پر چھوٹے ادھیکاری بن گئے تو پھر آواز اُٹھی کہ سبھا میں کرانتی آگئی ہے۔ اس مفروضہ کرانتی کو آئے پانچ مہینے ہو گئے ہیں۔ لیکن ہمیں معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ کرانتی کاریوں نے کیا کیا ہے۔ اور کیا کرنے والے ہیں۔ آخر معلوم ہُوا تو یہ کہ انہوں نے ادھیکاروں پر پُورے طور پر قبضہ کر لیا ہے۔

کرانتی کاریوں نے رائے بہادر بدری داس کو پردھان پد سے اور پنڈت بشمبھر ناتھ کو اُپ پردھان پد سے مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ وہ مستعفی ہو گئے۔ کرانتی کاری خوش ہو گئے۔ اور یہ کہنے لگ گئے کہ سبھا میں "مکمّل کرانتی" ہو گئی ہے۔ اب نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کر دینگے۔ آدھا سال بیت گیا۔ سبھا وہیں کی وہیں ہے۔ یہ عجیب کرانتی ہے!

کرانتی کا زیادہ شور مچانے والے مہاشہ مہر چند "آریہ ویر" ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ وہ جے اور کرانتی کا شور وہ صرف اس لئے مچاتے ہیں۔ کہ انترنگ سبھا میں چلے جاویں۔ لیکن ان کی کرانتی کی وجہ کا یہ حال ہے۔ کہ جنرل اجلاس میں فارم لئے ووٹ بھکشا کرتے پھرے۔ لیکن انہیں پورے ووٹ نہ مل سکے۔ آخر کار ایک آریہ سماج کے منتری سے زبردستی دستخط کروا لئے۔ اور اس طرح انترنگ سبھا کے ممبر بن گئے۔

اجلاس ختم ہونے پہ خوب بغلیں بجائی گئیں۔ کرانتی کی وجہ کے راگ الاپے گئے۔ لیکن جب اس مہاشہ نے جس سے زبردستی دستخط کروا لئے گئے تھے شکایت کر دی۔ کہ کرانتی کاری ان کا ووٹ چھین لے گئے ہیں۔ تو انترنگ سبھا کی ممبری جاتی رہی۔ کرانتی کاریوں نے "کرانتی" لانے والے کرانتی کاری کو انترنگ سے نکال باہر کیا۔

مگر آپ نے ہمت نہیں ہاری۔ ہر کسی سے کہتے پھرے۔ کہ میں سبھا کے کاریہ اور پربندھ سے سنتشٹ نہیں ہُوں۔ اس لئے میں نے انترنگ سبھا کی ممبری سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ ہم نے تو سُنا تھا۔ کہ آپ "باعزت" طور پہ نکال دیئے گئے ہیں۔ اور آپ فرماتے ہیں۔ کہ استعفیٰ دیا ہے۔ ہمارے لئے بڑی مشکل ہُوئی۔ کہ ان دونوں باتوں میں صحیح کونسی ہے؟

لیکن اس جھوٹ میں بھی ایک حقیقت چھپی ہے۔ اور وہ یہ کہ دونوں باتیں صحیح ہیں۔ اوّل یہ کہ یہ "کرانتی کاری" سبھا سے نکالے گئے۔ دوسری یہ کہ۔ ان کے کہنے کے مطابق سبھا کا کاریہ اور پربندھ ٹھیک نہیں ہے۔ ایک کرانتی کاری کی رائے کی موجودگی میں سبھا کی اوستھا کے متعلق کسی دُوسری رائے کی کیا ضرورت ہے؟

اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ "مکمّل کرانتی" ہو جانے کے بعد اس نکالے ہُوئے کرانتی کاری کو پھر کسی نہ کسی طرح "منا" لیا گیا ہے۔ ورنہ وہ یکدم سبھا کے کاریہ اور پربندھ سے سنتشٹ ہو کر کرانتی کے راگ پھر الاپنا اور آریہ سماج کے پُرانے سیوکوں کو کوسنا آرمبھ نہ کر دیتا۔

اب ہم "آریہ ویر" کے ۲۰ نومبر کے مضمون کے سمبندھ میں کچھ نویدن کرتے ہیں۔ جو اس نے ۲۶ اکتوبر کے "پرکاش" میں چھپے ہمارے مضمون "وقت کی ضرورت" کے متعلق لکھا ہے۔ جو مضمون ہم نے لکھا تھا۔ وہ کسی عنوان سے پارٹی بازی کے جذبہ کے زیر اثر نہیں لکھا گیا تھا۔ یہ مضمون پڑھ کر کوئی بھی شخص کہہ دے گا۔ لیکن کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ جو خود بُرا ہو۔ اسے سب بُرے نظر آتے ہیں۔

ہم وہ مضمون جسکی بنا پہ کرانتی کاری مہاشہ

کو ایک جھگڑا کھڑا کرنے، غلط فہمیاں پھیلانے اور آریہ سماج کے پُرانے سیوکوں کو کوسنے کی ضرورت لاحق ہُوئی ہم کبھی نہ لکھتے۔ اور نہ ہمیں یہ مضمون لکھنے کی ضرورت محسوس ہوتی۔ اگر سبھا میں آئے پریورتن سے آریہ جگت میں اشانتی دکھائی نہ دیتی۔ اشانتی پیدا ہُوئی۔ ہمیں دو تین پتر ملے۔ جن میں سے ایک ہم نے اسی انک میں شائع کر دیا۔ کیونکہ وہ کسی ویکتی وشیش پر آکشیپ یا کسی کی تعریف سے مبرا تھا۔ باقی دو پتر ہم نے اس لئے شائع نہ کئے۔ کہ کہیں وہ جھگڑا بڑھانے کا باعث نہ ہوں۔

مہاشہ کرشن جی۔ پنڈت بشمبھر ناتھ جی اور دوسرے پُرانے ادھیکاریوں پر جو "کرپا" کی گئی ہے۔ اس کے متعلق ہم کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ ان کی گالیاں نکالنے کی پُرانی عادت ہے۔ اس لئے ان کا یہ اپرادھ کشما ہے۔ صرف ایک بات کہنا چاہتے ہیں۔ اور وہ ہے اس شرارت کے متعلق جو اس نے پربھات آشرم کی بجائے اپربھات آشرم چھپ جانے کے متعلق جان بوجھ کر کی ہے۔

ہمیں "آریہ ویر" سے ہی معلوم ہُوا۔ کہ ہمارے لیکھ میں پربھات آشرم کی بجائے اپربھات آشرم چھپ گیا ہے۔ کاتب کی غلطی سے اکثر کئی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ ہم جان بُوجھ کر ایک صحیح شبد کو غلط کیوں لکھنے لگے؟ ایک اخبار نویس کا ایک پروف کی غلطی کو لیکر کسی کی نیت پر حملہ کرنا بعید از اخلاق ہے۔ ہم اس لیکھ کا مسودہ دکھا سکتے ہیں۔ جہاں "پربھات آشرم" ہی لکھا ہے۔

سہیوگ کے لئے بہت زور دیا جا رہا ہے۔ "پرکاش" حسب سابق سبھا کو سہیوگ دے رہا ہے۔ جو ادھیکاری علیحدہ ہو گئے ہیں۔ رہی انکے سہیوگ کی بات۔ سو سبھا میں رہتے ہوئے۔ تو ان کا سہیوگ لینے کو کرانتی کاری تیار نہیں۔ اور من مانی کرنا چاہتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی چاہتے ہیں۔ کہ سبھا سے باہر رہ کر وہ سہیوگ دیں۔ یہ کس قدر مضحکہ خیز بات ہے؟

استعفیٰ دینے والے ادھیکاریوں نے سبھا کا کام کرنے کے لئے ہی ادھیکار سویکار کئے تھے۔ لیکن جب کرانتی کاری ان کی کوئی تجویز۔ کوئی بات۔ کوئی مشورہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھے۔ تو وہ انترنگ سبھا میں رہ کر کیا کرتے؟ کرانتی کاری سہیوگ کا مطلب

ہی نہیں سمجھتے۔ سہیوگ کا مطلب یہ ہے کہ اور مینارٹی کے سوال کو بھلا کر مل جل کر کیا جائے۔ لیکن اگر کرانتی کاری کسی اد... کو میجارٹی کے آگے سر جھکانے کو ہی صریحاً پارٹی بازی ہے۔ اور ایسی صو... کسی کا کام کر سکنا قطعی ناممکن ہے۔ انہوں نے استعفیٰ دے کر کرانتی کاریو... مانی کرنیکا موقعہ دے دیا ہے۔

لیکن چند ایک کرانتی کاری سبھا میں... اس پریورتن سے خوش ہیں۔ تو اس ک... ہرگز نہیں۔ کہ سارا آریہ جگت خوش... جنتا نے سبھا کو رائے بہادر بدری د... پردھان کے ہاتھوں میں سونپا تھا۔ ... کاریوں نے ان سے اسہیوگ کر کے انہ... کو چھوڑنے پر مجبور کر دیا ہے۔ تو اس... اور اشانتی کا پیدا ہونا قدرتی ہے۔

ہم بھی چاہتے ہیں۔ کہ سماج میں ... سنگٹھن دکھائی دے۔ اس کا طریقہ پرسپر سہیوگ۔ اور وہ تب ہو سکتا ہے جب اور مینارٹی کا سوال ہی نہ اُٹھے۔ اور ... کاری میجارٹی کے نشہ میں من مانی کر... بجائے ان ادھیکاریوں کے مشورہ ... بھی فائدہ اُٹھا دیں۔ ان کی بھی سُن... مانیں۔ اسی طریق سے سہیوگ لیا ج... ہے۔ اور بنا سہیوگ کے شانتی نہیں...

ہم نے اپنے لیکھ میں یہ بتانے کی کو... کی ہے۔ کہ سبھا میں کرانتی لانے کا شور کس... اُٹھایا جاتا ہے، اور کہ آیا ادھیکاریوں کی... کو کرانتی کہا جا سکتا ہے؟ کرانتی کیا ہے... کسے کہتے ہیں؟ اور شانتی کس طرح قائم ہو...

اس نویدن کے بعد ہم اس وشے میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے، کیونکہ جھگڑ... پڑنا ہمیں پسند نہیں۔ ہم شانتی اور سنگٹھن... ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس نازک زمانہ میں... اور مینارٹی کے سوال کو بھلا کر اور مل جل... ہو، ناتجربہ کار ویکتی تجربہ کار پُرانے سیوک... تجربہ اور سیوا سے لابھ اٹھاویں۔ یاد رہ... مٹی میں مل جانے والے دودھ سے کچھ حاصل... ہوا کرتا سوائے پشچاتاپ کے +

ہم آریہ سماجوں سے سبھا کو پورا پورا سہیوگ... کی اپیل کرتے ہیں، ساتھ ہی ان سے یہ ک... ہیں۔ کہ وہ سبھا کے ورتمان ادھیکاروں سے...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک ایکٹ کا ڈرامہ

دی پردہ ٹوٹ کے گت انک سے آگے کلٹ

از شری گوبند بلبھ پنت۔ سابق وزیر اعظم یُو۔ پی

رائن:۔ کوئی ہرج نہیں۔ ہاتھوں میں بھی تو رنگ چاہیئے۔ (دینا کے ہاتھوں میں بھی پالش دیتا ہے) لو اب اپنے دونوں ہاتھوں کو خوب پر یہ رنگ پھیلا لو۔

ینا:۔ (ہاتھ مل کر) اب؟

رائن (رومال دے کر) لو اس رومال سے ہاتھ پونچھ لو۔

ینا (ہاتھ پونچھتا ہے)

رائن (لکھا ہوا لیکچر دے کر) اپنا لیکچر سنبھال لو۔

ینا:۔ لا ہئے پیان ناتھ!

رائن:۔ تو چلیں۔

نا:۔ دو منٹ اور ٹھہر جاؤ۔ ایک بار پھر آئینہ دیکھ لوں۔

رائن:۔ دیکھ لو

ینا (آئینہ دیکھکر) اب کوئی کسر باقی نہیں ہے۔

رائن:۔ (گھڑی دیکھکر) چلو۔

ینا:۔ تیار ہوں (جوں ہی جانا چاہتا ہے بڑی کی ٹوکری سے اُلجھکر گر پڑتا ہے)

یلی (اندر سے) آ۔ آ چھی۔ آ۔ آ۔ چھی

ینا (اُٹھکر سنبھلتا ہے) سنبھل جایئے۔ اب ئی اینٹ۔

ارائن:۔ تم ڈرتی کیوں ہو پیاری!

ینا۔ عورت ذات ٹھہری نہ!

ارائن:۔ ہاں ٹھیک ہے بالکل ٹھیک ہے (چلنا چاہتا ہے)

ینا:۔ (نارائن کا ہاتھ کھینچکر) ابھی ذرا دیر ٹھیر جایئے

ارائن:۔ کیوں؟

ینا:۔ چھینک ہوئی ہے نہ!

ارائن:۔ تم بڑی اندھ وشواسنی ہو۔

ینا:۔ عورت ذات ٹھیری نہ!

نارائن:۔ ٹھیک ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن چھینک پیٹھ پیچھے کی ہے۔ اس کا کوئی خطرہ نہیں

ینا:۔ ٹھیر جایئے۔ نقصان کیا ہے۔ بیس تک گننے کے بعد چلیں گے .... ایک .... دو .... تین چار .... (بیس تک گنتا ہے) .... بیس۔ چلئے۔

(دونوں کا باہر کو جانا اور چمیلی کا اندر سے آنا)

چمیلی:۔ ایشور کرے یہ بات نہ چھپے۔ بھید کھل جائے۔ بھانڈا پھوٹ جائے۔ (جانا)

دوسرا منظر

(بازار کا ایک موڑ۔ کاندھے پہ خوانچہ۔ داہنے ہاتھ میں انگیٹھی پہ چھوٹی سی کڑاہی لئے ایک پکوڑی والے کا آنا)

پکوڑی والا:۔ چاٹ پاٹ ...... ہاتھ چاٹ ...... پت چاٹ ...... ے ...... ے چٹپٹے مسالے ... ے ...... ے دار! کھاوے تو ... یاد کے تکیے تو ... ورنگے اور پکوڑی بھی ... ہ

(نارائن اور دینا کا ۔ ہارن بجاتے ہوئے ایک موٹر کا گذرنا۔ اس سے بچنے کے لئے نارائن اور دینا کا یکایک ایک طرف کو ہٹنا اور پکوڑی والے سے ٹکرانا۔ پکوڑی والا زمین پہ گر پڑتا ہے۔ اس کے تھال اور انگیٹھی کا بکھر جانا۔ نارائن کا دینا کا ہاتھ کھینچکر لمبے قدم بڑھا کر کھسک جانا۔ پکوڑی والے کا لپک کر آنا۔ اور نارائن کا ہاتھ کھینچ لانا۔ ان ہی کے ساتھ دینا کا بھی آنا۔ اور ان کی طرف سے پیٹھ کر کے کھڑا رہنا۔

نارائن:۔ کیا بات ہے۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ نمک مرچ والے ہاتھوں سے تم نے اس طرح ایک جنٹلمین کا ہاتھ لیا۔ تم پہ ہتک عزت کا مقدمہ ہو سکتا ہے۔

پکوڑی والا:۔ ہمیں مقدمے کے پھیر میں پڑے ہو حضرت؟ یہاں دیکھو۔ تم نے تو میرا سارا خوانچہ ہی اُلٹ ڈالا۔ ابھی بوہنی بھی نہیں کی تھی۔ سیدھا گھر سے ہی چلا آ رہا ہوں۔ بابو تم نے ہمارے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا۔ رات کیسے کٹے گی۔ بال بچے کیا کھائیں گے۔؟

نارائن:۔ ہاتھ چھوڑ دو۔

پکوڑی والا:۔ ہاتھ نہیں چھوڑوں گا۔ میں چلا چلا کر ابھی تمہارے چاروں طرف لوگوں کو جمع کر دوں گا۔ خوانچے کے پیسے رکھ دو۔

نارائن:۔ کہتا ہوں ہاتھ چھوڑ دو۔ ایک شریف آدمی کی بے عزتی مت کرو۔ اور خاص کر اس وقت جبکہ اس کی بیوی ساتھ ہو۔

پکوڑی والا:۔ آنکھیں کھول کر راستہ پہ چلئے جناب!

نارائن:۔ میں ٹھیک راستہ سے آ رہا تھا۔ تم ہی رانگ سائیڈ پہ تھے۔ اتنا لمبا چوڑا تھال کندھے پہ اور ہاتھ میں انگیٹھی۔ اس پہ کڑاہی۔ ساری دنیا کو لادے ہوئے چلتے ہو۔ ایک ڈن بھی رکھکر بجاتے چلو۔ کہ لوگ محتاط ہو جائیں۔ چھوڑو ہاتھ!

پکوڑی والا:۔ کبھی نہیں۔

دینا (سامنے ہو کر) پھینکئے اس کے سر پہ دھواں آ رہا ہے۔

کچھ۔ یہ ایسے نہیں مانے گا سوامی۔

(پکوڑی والے کو شُبہ ہوتا ہے۔ وہ دینا کی طرف دیکھتا ہے)

نارائن:۔ ہاتھ چھوڑ دو۔ (دوسرے ہاتھ سے گھڑی نکال کر دیکھتا ہے)

پکوڑی والا:۔ میرا پورے چھ روپے کا مال ہے۔ آخری پائی تک وصول کر لوں گا۔

(پکوڑی والا پھر شک کر کے دینا کی طرف دیکھتا ہے۔ دینا منہ پھیر لیتا ہے۔)

نارائن:۔ ہاتھ چھوڑ دے گدھے! ہاتھ سے پیسے بھی نکالنے دے گا نا! (جھٹکا دے کر ہاتھ چھڑا کر جیب سے پانچ روپیہ کا نوٹ نکال کر اسے دیتا ہے) ایک روپیہ واپس کر۔

پکوڑی والا (نوٹ اور اسکا واٹر مارک دیکھکر) ایک روپیہ اور گانٹھ سے نکالو۔ یہ تو پانچ روپیہ کا نوٹ ہے۔

دینا۔ ایک ساتھ ہی بک گیا۔ گلی گلی پھرنے سے بچے۔ پورا نوٹ اس کے سر پہ پھینکئے دیر ہو رہی ہے۔ (دونوں کا جانا)

پکوڑی والا:۔ ٹھوڑی پہ داہنے ہاتھ کی انگلی رکھکر عورتوں کے سے لہجے میں) دیر ہو رہی ہے۔ (بعد میں کچھ یاد آتے ہی ان کی طرف پھر بھاگتا ہے۔ اور دینا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لاتا ہے۔ ان کے پیچھے نارائن بھی آتا ہے) کیوں دوست! آج بہت دنوں بعد ملے ادھار کھا کر

نارائن (ہکا بکا ہو کر) او بے ایمان! تجھے کیا ہو گیا ہے۔ پرائی عورت کا ہاتھ پکڑ لیا۔

پکوڑی والا:۔ (سلام کر کے) آداب عرض ہے بابوجی! یہ سب ... ندھوں سے کہئے۔ یہ بڈا تو دبنیا ہے۔ اسے دیکھکر شک تو پہلے ہو گیا تھا۔ اگر جاتے وقت اس کی یہ چھوٹی انگلی نہ دیکھ لیتا۔ تو اس نے تو میری آنکھوں میں دھول جھونک دی تھی۔ اسے اس طرح سے سجا کر کہاں لے جا رہے ہو بابوجی؟

نارائن (منہ پھیر کر دانتوں میں زبان دباتا ہے)

دینا:۔ چھوڑو دیر ہو رہی ہے۔ ایک جگہ ٹھیٹر میں جانا ہے۔ (ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتا ہے)

پکوڑی والا:۔ ایک روپیہ ساڑھے سات آنے پچھلے رکھدو۔ ورنہ قیامت تک نہیں چھوڑوں گا۔

نارائن:۔ لے یہ ایک روپیہ ساڑھے سات آنے۔ (پیسے نکال کر دیتا ہے)

پکوڑی والا:۔ (دینا کا ہاتھ چھوڑ کر پیسے لیتا ہے) جیتے رہو بابوجی! پورے دو سال میں وصول ہوئے ہیں۔ (پیسے انٹی میں رکھتا ہے۔)

(نارائن دینا کا ہاتھ پکڑ کر جلدی سے سرک جاتا ہے۔)

پکوڑی والا اپنا خوانچہ سمیٹ کر سجانے لگتا ہے۔

(باقی آئندہ)

۲۳ر نومبر سے ۷ر دسمبر تک

بوجہ جلسہ سالانہ آریہ سماج لاہور

۲ر فی روپیہ کی خاص رعایت

دیانند فارمیسی کی تمام ادویات پر ملیگی۔ لیکن کشتہ سونا۔ کشتہ موتی کیسر اور بادام روغن پر صرف ۱ر فی روپیہ۔ یہ رعایت فارمیسی ہذا کی تمام ایجنسیوں اور برانچوں سے بھی مل سکیگی۔ جو آرڈر فارمیسی کے ہیڈ آفس میں ۷ر دسمبر تک پہنچ جاوینگے اُن پر بھی کمیشن ملیگا۔

اس موقع سے لوگوں کو ہر وقت فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

فہرست ادویات ہندی۔ اردو۔ گورمکھی پنجابی یا گجراتی زبان میں ملنے کا پتہ:۔

منیجر ڈی۔ اے۔ وی فارمیسی لاہور

تمام ایجنسیوں اور برانچیں ٹیلیفون نمبر ۵۱۵

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...ندی ساہتیہ سمیلن اور آریہ سماج کا کرتویہ

از پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا

...یں ہندی کی سرپرستی سنستھا ساہتیہ سمیلن
...کے پرتیوں سے اکھل بھارتیہ ہندی ساہتیہ
...کا ۳۰ واں ادھیویشن دسمبر میں لاہور
...رہا ہے۔ لگ بھگ ۲۰ ورش بعد سمیلن
...میں آیا ہے۔ اس ورش حیدرآباد دکھشن
...ہندی جنتا نے اسے اپنے یہاں نمنترت کیا
...نظام سرکار نے اس پر روک لگا دی۔
...پنجاب کا نمنترن سویکرت ہُوا۔ اور
...کے لئے چار ماس ہی ملے۔

...میں ادھیکاریوں دوارا ہندی پرچار
...بادھائیں ڈالی جا رہی ہیں۔ نتنا شکشا
...دوارا سکولوں، پاٹھشالاؤں میں ہندی
...جس پرکار نرُتساہت کیا جاتا ہے۔
...آپ کو گیات ہیں۔ ایسی اوستھا میں پنجاب
...سمیلن کا آنا بڑا شبھ ہے۔ اس اوسر سے لابھ
...پنجاب کے ہندی پریمی ہندی کی رکشا و
...کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ اتہ اس سمیہ
...کی آوشیکتا ہے۔ کہ پنجاب کے کونے کونے
...ہندی ساہتیہ سمیلن کا سندیش پہنچ جائے

نتنا پرانت میں ہندی پرچار کے لئے پربل اندولن کھڑا ہو جاوے۔ اس کے لئے پرتی ایک آریہ سماج اپنے یہاں نیچے لکھے انوسار کاریہ کریں:-

(۱) ایک دن نشچت کر کے اپنے یہاں "ہندی ساہتیہ سمیلن" دوس مناوے تتھا اُس دن پرات یا پھیری و شام کو سبھا کر کے سمیلن کے اُدیشیہ، اُس کے کاریہ اور اُس کے پنجاب میں اس ورش ہونیکی آوشیکتا آدی باتوں پر بھاشنوں دوارا پرکاش ڈالا جاوے۔ (۲) اپنے نگر میں سوا گت سمتی کے ادھک سے ادھک سدسیہ بنا کر دھن سنگرہ کیا جاوے۔ (اکترت کیا ہُوا دھن پردھان منتری سوا گت سمتی ساہتیہ سمیلن لاہور کے پتے سے بھیجنے کی کرپا کریں) دیش بھر سے آئے ہوئے پرتی ندھیوں کے سوا گت، ستکار، بھوجن پربندھ آدی کی ویوستھا کرنا پنجاب نواسیوں کا کرتویہ ہے۔

(۳) پرتی ایک سماج اپنے پروہت، اپدیشک یا پرچارک کو سمیلن پرچار میں لگائے اور اُسے اپنے نگر و علاقوں میں بھیج کر سمیلن تتھا ہندی کا سندیش جنتا تک پہنچا دے۔

آریہ سماج کا شکشا کا لکشیہ

لیکھک ڈاکٹر بابو رام جی سکسینہ ایم-اے ڈی لٹ

سادھارن رتی سے یہ مانا جاتا ہے کہ شکشا کا ادیشیہ مانوشکتیوں کا وکاس ہے۔ منشیہ میں ایشور پردت کچھ شکتیاں ہیں۔ شاریرک، مانسک اور ادھیاتمک۔ یدی ان کو اُچت واتاورن نہ ملے تو یہ سبھی اتھوا ادیش کال کے انوسار کچھ وکست ہی رہ جاتی ہیں۔ اداہرن کے لئے اس مانو بچے کو لیجئے۔ جو بھیڑوں کے گروہ سے ۸-۱۰ ورش کی اوستھا میں نکالا جاتا ہے۔ اُسکا شریر چوپائے سا۔ من میں کچھ سوچنے سمجھنے کی شکتی نہیں۔ آتمک شکتی کا نام نہیں۔ وہ تو مانسک بھاشا کا بھی اُپیوگ نہیں کر پاتا۔ ایسے مانو بچے کی کوئی شکتی وکاست نہ ہو پائی۔ جو ودیارتھی پڑھنے لکھنے میں دتّ چت رہنے کے کارن شریر کی سمچت پرواہ نہیں کرتا۔ پُورن منشیہ ہونے پر اُسکی مانسک شکتی پُورن روپ سے وکست ملتی ہے۔ پر شریر نکما۔ اس کی ایک انگی شکتی ہی وکست ہو پائی۔ جو ودیارتھی شاریرک ویایام کرنے کے کارن خوب سوستھ ہے اور آدھونک ودیالیوں میں شکشا پراپت کرنے کے کارن تیبر بدھی اور ویک والا

ہو۔ پر اُچت واتاورن کے ابھاو کے کارن جس میں ستیہ۔ اہنسا آدی سدگنوں کا ابھاو ہو۔ ایسے کو بھی کہیں گے۔ کہ اسکی شکشا ایک انگی ہے۔ ادھیاتمک شکتی کا وکاس نہیں ہو پایا۔ سار انش یہ ہے۔ کہ اچھی سروانگ شکشا کا دھییہ مانسک سروانگ شکتی کا وکاس ہونا چاہیئے۔ تینوں پرکار کی شکتی کا ایک وکست سم نوئے اور سامنجسیہ۔

آریہ سماج کے پرورتک مہرشی سوامی دیانند جی کے گرنتھوں کا پریالوچن کرنے سے پرتیت ہوتا ہے۔ کہ وہ سروانگی شکشا چاہتے تھے۔ پر چلت ودیالیوں کی شکشا کیول مانسک شکتی کا وکاس کرتی تھیں۔ کبھی کبھی شاریرک شکتی پر بھی دھیان دیا جاتا تھا۔ پر ادھیاتمک شکشا کا نتانت ابھاو تھا۔ اسی کارن انہوں نے برہمچریہ اور ویایام دوارا شریر کو سبل کرنے اور سوادھیائے اور یگیہ دوارا آتما کو سوستھ کرنے کا سروتر اُپدیش دیا ہے۔ ان انگوں پر اتنا زور دیا ہے۔ کہ کھشن بھر ایسا پرتیت ہونے لگتا ہے۔ کہ

ملتانی فارمیسی کی طرف سے

ٹھاکر دت ملتانی وید کی تریسٹھویں سالگرہ کے موقعہ پر
۲۴ر اکتوبر ۱۹۴۱ء سے ۳۰ر نومبر ۱۹۴۱ء تک

چار آنہ فی روپیہ خاص رعایت

...کا۔ سورن۔ مکر دھوج وٹی۔ کشتہ سونا پر دو آنہ فی روپیہ رعایت

...گو-کا رجسٹرڈ

...ستان کے گوشے گوشے میں استعمال ہو رہا ہے۔ کہ ...
...پرانے گلوں کو بغیر اپریشن ٹھیک کرتا ہے۔ گلے
...۔ خناق۔ کن پیڑے اور بڑھے ہوئے گلوں
...سے ہونیوالے بخار وغیرہ میں اس کی پہلی
...ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔
...فی پیکٹ ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ)

(عام سادھ مکر دھوج سے چھ گنا زود اثر)

شٹ گُن سدھ مکر دھوج رجسٹرڈ
طاقت کا بادشاہ

موسم سرما کے آغاز میں اس کے استعمال سے جسم کی ہر اعضا رگ و پٹھوں میں جتنی پوری طاقت اور جیون شکتی عود کر آتی ہے۔ خاص کر دماغی کمزوری کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی پیکٹ (۳۲) خوراک ۱ ماشہ سات روپیہ

...ڈل رجسٹرڈ

...یہ بدہضمی۔ بھوک نہ لگنا۔ اپھارہ۔ پیشاب کے ...چھاچھ یا چونے کے پانی کی مانند سفید مادہ ...ج ہونا۔ مقوی اغذیات کھانے پر بھی جسم کا نہ بڑھنا ...تمام شکایات کو دور کرنے میں لاثانی ہے۔ قیمت ...شیشی ۶۴ گولی ایک روپیہ (عہ)

سورن مکر دھوج وٹی

اعلےٰ درجہ کی مقوی باہ و ممسک

شٹ گن سدھ مکر دھوج کستوری، عنبر اور موتی وغیرہ کا مرکب ہے۔ دل و دماغ معدہ۔ جگر۔ گردہ و مثانہ کے لئے طاقت بخش۔ بچپن کی غلطیوں و جوانی کی بے پروائیوں سے پیدا ہونیوالی کمزوریوں کا حکمی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۶ گولی چار روپیہ۔

...ہی ادویات طلب کریں یا سال بھر (۳۰ر اکتوبر ۱۹۴۲ء تک) اس رعایت سے فائدہ اُٹھانے کے ...اس عرصہ میں رقم جمع کرا دیں۔ یہ رعایت صرف بند پیکٹوں پر ہی ہوگی۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں۔

منیجر ملتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) کمٹی بازار لاہور

نئے سال کے دو نئے تحفے

آریہ ڈائری سنہ ۱۹۴۲ء

آریہ جنتا یہ جانکر خوش ہوگی۔ کہ حسب معمول امسال بھی آریہ ڈائری سنہ ۱۹۴۲ء چھپکر تیار ہو گئی ہے جسکی چند ایک خصوصیات حسب ذیل ہیں:-

(۱) بڑھیا کاغذ ۳۲ پونڈ
(۲) سائز پاکٹ بک یعنی $\frac{22 \times 29}{32}$
(۳) سنہری گتے کی جلد
(۴) تاریخیں بمعہ نکشتر وغیرہ ویدک ڈھنگ پر۔
(۵) مہاتماؤں اور مہا پرشوں کے انمول وچن وغیرہ وغیرہ
(۶) آریہ سماج کے متعلق واقفیت

کاغذ نہایت مہنگا ہو جانیکی وجہ سے ڈائری کم تعداد میں چھپی ہے۔ لہذا اپنا آرڈر جلد دیویں۔ تاکہ مایوس نہ ہونا پڑے۔ قیمت فی ڈائری ۸ر ڈاک خرچ وغیرہ بذمہ خریدار۔

میں اور میرا بھگوان

(از پنڈت گنگا پرساد جی اُپادھیائے)

آتما اور پرماتما جیسے دقیق مسئلہ کو جس خوبی سے مصنف ہذا نے عام لوگوں کے لئے ان کی بدھی کے انوسار واضح طور پر سمجھایا ہے۔ یہ انہی کا حصہ ہے۔ کتاب یکتیوں اور پرمانوں سہت ہونیکی وجہ سے از حد دلچسپ بن گئی ہے۔ ایشور پریمیوں اور بھگتوں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔

قیمت صرف سوا روپیہ
(ہندی)

شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم
انارکلی۔ ہسپتال روڈ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

گڑھ مکتیشر میں ۲۶ واں آریہ کمار سمیلن

گڑھ مکتیشر میں آل انڈیا آریہ کمار سمیلن کی کاروائی ایتوار کی رات کو ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی۔ اس سمیلن میں بھارت ورش کے سبھی صوبوں سے کافی تعداد میں نمائندے اور پنڈت بدھ دیو ودیا النکار۔ پنڈت گنگا پرشاد اُپادھیائے۔ پنڈت شو دیالو جی۔ رائے بہادر گنگا پرشاد جی۔ ڈاکٹر یدھ ویر سنگھ جی۔ پنڈت گیان چند جی وغیرہ آریہ رہنما وغیرہ تشریف فرما تھے۔ سمیلن میں ایک زوردار پرستاؤ دہلی کے نظر بندوں کی مانگوں کے بارے میں سرکاری رویہ کی اظہارِ نفرت کرتے ہوئے پاس کیا۔ دوسرے پرستاؤ میں آریہ نوجوانوں سے کھادی اور سودیشی کا برت لینے اور عوام میں Literacy کے پھیلانے کی کوشش کرنے کے لئے پرزور درخواست کی گئی۔ نوجوانوں کو ڈسپلن سکھانے اور ان میں مطالعہ کرنے کے لئے رغبت پیدا کرنا۔ اور ہندو سماج کی بُرائیوں کو دُور کرنے کے لئے سمیلن میں گالی وردھی اور ڈسپلن ہفتہ اور جہیز و تمباکو کی مخالفت کے دن منانے اور ڈسپلن اور کسرت کے بارے میں ایک کتاب شایع کرنیکا۔ اور ہر ایک آریہ کمار کے لئے بہترین کتابوں کا مجموعہ شایع

کرنیکا فیصلہ کیا۔ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں اور سارودیشک سبھا سے درخواست کی گئی۔ کہ وُہ اِن کاموں میں آریہ کمار سبھاؤں کی مدد کریں۔ (منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

۲۰ اکتوبر کو آریہ سماج مندر لارنس روڈ امرت سر میں رشی اُتسو بڑی دھوم دھام سے منایا گیا۔ جس میں بھجنوں کے بعد پنڈت دولت رام جی شاستری اور کپتان کشیپ چند جی نے سوامی دیانند جی مہاراج کے گُنوں کا ورنن کیا۔ اور ہندو تیوہاروں کی عظمت پر زبردست ویاکھیان دیئے۔ اس کے بعد ایک جلسہ میڈیکل سکول امرت سر کے ہندو طُلبا کی طرف سے زیرِ صدارت کپتان کشیپ چند ہُوا۔ حاضرین کا مٹھائی سے سنکار کرنے کے بعد جلسہ کی کاروائی ختم ہُوئی۔ (داس دیو منتری)

آریہ سماج لدھیانہ کا چُناؤ

آریہ سماج لدھیانہ کے جنرل اجلاس میں آئندہ سال کے لئے ادھیکاریوں کا مندرجہ ذیل انتخاب

ہُوا:۔ پنڈت بساکھی رام جی پردھان۔ لالہ ننھو مل جی ڈوبرہ وکیل۔ پرنسپل رام لال جی بی اے۔ ماسٹر کشن سنگھ جی بھنگو اُپ پردھان۔ لالہ بابو رام گپتا منتری۔ لالہ شانتی سروپ جی۔ لالہ منشی رام گوپال جی۔ اے۔ لالہ ملک راج چوپڑا۔ اُپ منتری۔ پنڈت وشنو دت جی سنانک خزانچی۔ لالہ جگن ناتھ جی سرانہ اپ خزانچی۔ ماسٹر بشن پال جی۔ اے لائبریرین۔ پنڈت ہر دیالو جی شاستری اُپ لائبریرین۔ ماسٹر دلیپ چند جی بی۔ اے آڈیٹر۔ رائے صاحب شو پرشاد جی۔ ڈاکٹر بندرابن جی۔ ڈاکٹر بخشاور سنگھ جی۔ لالہ امبر چند جی۔ لالہ لبھو رام نیّر۔ لالہ منگل سین جی آنند پرتشٹھت ممبران انترنگ سبھا۔ (منتری)

آریہ سماج کلاچی کے سماچار

نِروان اُتسو :۔ دیپ مالا کا جلسہ دن کو آریہ کنیا پاٹھ شالہ کلاچی میں دیویوں و آریہ استری سماج نے خوب دھوم دھام و رونق سے منایا۔ ماسٹر درباری لال منتری۔ لالہ چوکھا رام جی۔ ماسٹر آتما رام جی کھنہ جی۔ لالہ رام کرشن گوپال جی کے لیکچر ہُوئے۔ لالہ ٹھاکر داس جی ... بھان جی کے رسیلے بھجن ہوئے ... کئے گئے۔ آخیر میں میٹھے چاول ... حاضرین کا ستکار کیا گیا۔ روشنی کی گئی۔

مندر میں توسیع :۔ آریہ سماج ... کے جنوب میں بازار میں جو دو دُکانات ... حالت میں ملحقہ تھیں۔ وُہ ... خرید کر آریہ سماج کلاچی کے نام ... گئی ہے۔ اب اُن کی تعمیر و مرمت ...

کنیا پاٹھ شالہ کا جلسہ :۔ آریہ کنیا ... شالا کلاچی کا اٹھائیسواں سالانہ جلسہ ... ۲۰۔۲۱ دسمبر ۱۹۴۶ء کو ہو نا نشچت ہوا ہے ... کے لئے دو دو ان اُپدیشکوں و رسیلے بھجنیکوں ... لئے پربندھ کیا جا رہا ہے۔

مکھیہ ادھیاپکہ کی سگائی :۔ ... بائی ہیڈ مسٹرس آریہ کنیا پاٹھ شالا ... سگائی لالہ دھرم چند صاحب ہیڈ ... ماسٹر ڈیرہ سے ہوئی ہے۔ ماسٹر صاحب ... خوشی میں سماج و پاٹھ شالا میں مٹھائی ... کرائی۔ (درباری لال منتری)

آریہ سماج سیالکوٹ کا چناؤ

آپ دولت کی تلاش کر رہے ہیں؟

گھر بیٹھے ۵۰/- روپے ماہوار کمائیں

آپ فرنچ گولڈ کی ایجنسی لیکر ۵۰/- روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اور اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے۔ اس کا رنگ خراب نہیں ہوتا۔ آجکل کے فیشن کے مطابق ہر طرح کے زیورات ہمارے سٹاک میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر کی ایجنسی کے لئے جلدی لکھیں۔

تیار زیوروں کی مکمل فہرست اور تین تولہ فرنچ گولڈ۔ ایک جوڑی فینسی چوڑی۔ دو انگوٹھی اور ایک بندے نیو ڈیزائن بطور نمونہ بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار اور محنتی ایجنٹوں کو ہر قسم کی سہولیت دی جاتی ہے۔ آج ہی قواعد ایجنسی طلب کریں۔

ایجنسی سپرنٹنڈنٹ فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی
رجسٹرڈ بائی دی گورنمنٹ آف انڈیا۔ ناہن (انبالہ)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

۔۔۔ نومبر کو اتوار کے ست سنگ کے بعد آریہ سماج سیالکوٹ کا سالانہ چناؤ سروسمتی سے نمن پرکار ہوا:۔

پردھان لالہ چندا س جی ایڈووکیٹ۔ اُپ پردھان بابو ۔۔۔ جی۔ لالہ ہری رام جی بی۔اے ہیڈ ماسٹر۔ منتری ۔۔۔ سروپ نارائن جی بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ اُپ منتری ۔۔۔ لال مترا۔ خزانچی لالہ گیان چند جی تیل والے۔ ۔۔۔ آریہ بھگنی کنیا پاٹھ شالا۔ لالہ سکھ دیال ۔۔۔ بی۔اے۔ بی۔ ٹی۔ اُپ خزانچی لالہ نرائن جی داس ۔۔۔ بی۔اے۔ لائبریرین لالہ ویر چند جی وڈیرہ۔ ۔۔۔ دیوان چند جی۔ (رام لال اُپ منتری)

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ کے سماچار

آریہ سماج مٹھ ٹوانہ ویدک پتری پاٹھ شالا کا ۔۔۔ ۱۲ اکتوبر تا ۲ نومبر سمارہ پوروک منایا ۔۔۔ اُتسو سے پہلے ویر پلیٹنر پنڈت گورودت ودیالنکار ۔۔۔ اُپدیشن و مہاشہ بالکرشن جی کے منوہر بھجن ہوتے ۔۔۔ جلسہ پر شری پنڈت سدا شیو۔ پنڈت تیرتھ رام ۔۔۔ دینا ناتھ جی۔ مہاشہ چرنجی لال پریم ماسٹر ۔۔۔ رام بھگت۔ پروفیسر دینش بندھو۔ سیوا رام ۔۔۔ وسنگھ۔ مہاشہ آسانند جھمّا بھجن منڈلی والے ۔۔۔ بھگوان دیوی۔ پنڈت دلباغ رائے تنھا ۔۔۔ روشن لال جی۔ سوامی سدانند پریوراجک

سوامی آنند منی سنیاسی پدھارے۔ جلسے کے آخری روز ہون یگیہ ہوا جسکی سماپتی پر شیش بانٹا گیا۔ مڈل کے امتحان میں اتیرن کنیاؤں کو لالہ میر چند ریسونت ٹھیکیدار نے یونیورسٹی کی سندیں اور دھرم گیان پستکیں تقسیم کیں۔ آریہ شکشا سمتی لاہور کی دھرم شکشا میں پاس شدہ کنیاؤں کو ہار یک۔ پستکیں انعام میں دی گئیں اور سندیں تقسیم کی گئیں قریباً ۱۰۰ روپیہ نقد و وعدوں کی صورت میں اکٹھ ہوا۔ ۲۰ نومبر کو استری سماج کا جلسہ ہوا۔ (منتری)

آریہ سماج تلہ گنگ کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج تلہ گنگ کی انترنگ سبھا ۱۲ اکتوبر میں نمن لکھت شوک پرستاؤ پاس کیا گیا:۔

یہ سبھا آریہ سماج کے ورِدھ ویر سنیاسی شری سوامی اچیوتانند جی مہاراج تتھا آریہ سماج کے پنڈت منسا رام جی کی اکال مرتیو پر شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ ان کی آتماؤں کو شانتی پردان کریں۔ (کشن چند منتری)

آریہ سماج مردان کے سماچار

آریہ سماج مردان گورو کل سیکشن بکٹ گنج کی طرف سے شری سوامی اچیوتانند جی تتھا پنڈت منسا رام جی کی مرتیو پر شوک پرستاؤ پاس کئے گئے (نانک چند منتری)

آریہ سماج ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے سماچار

گذشتہ ماہ مہاشہ چمن لال جی ننیہ کے سپتر کا وواہ لالہ جیون داس جی پچھانی کی سپتری سے ویدک ریتی سے کیا گیا۔ اس اوسر پر ورپکش سے ۱۰ روپے اور ودھو پکش سے ۱۲ روپے آریہ سماج کو مختلف فنڈوں کے لئے دان پراپت ہوا۔ (۲) مہاشہ جھنگی رام جی جھانب کے سپتر کا وواہ پتری مینکا کماری سے ویدک ریتی سے ہوا۔ ور پکش سے پانچ روپیہ دان سماج کو پراپت ہوئے۔ (پیرا رام منتری)

آریہ سماج گونڈہ کے سماچار

آریہ سماج گونڈہ نے ۱۲ اکتوبر کو سمارہ پوروک ویدک دھرم کا پرچار بسیرم پپاٹ کے میلے کے اوسر پر پنڈت رام دلارے آریہ جی پرتشٹھت سبھا کی پورن سہایتا سے کیا۔ جس سے جنتا پر ادھک پربھاؤ پڑا۔ (دیوی پرشاد اُپ منتری)

پنجاب مرکزی یتیم خانہ راولپنڈی

سردیاں قریب ہیں۔ یہ یتیم خانہ آپ کی امداد کا مستحق ہے۔ کہ پالکرکے جو بھی امداد جس شکل میں کر سکیں

کر کے پنیہ کے بھاگی بنیں۔ دیکھیئے دوسرے سجن اس یتیم خانہ کے متعلق کیا کہتے ہیں:۔

(۱) میں نے آج اس یتیم خانہ کا ملاحظہ کیا۔ بچے خوش و خرم تھے۔ اور اپنے کام میں لگے ہوئے تھے۔ صفائی کا انتظام اعلےٰ تھا۔ یہ یتیم خانہ ہر طرح پبلک کی امداد کا مستحق ہے۔ (دستخط رامیشوری نہرو پریذیڈنٹ چلڈرن ویلفیئر سوسائٹی لاہور)

(۲) میں انا تھ سرکشنی سبھا (اناتھ مہ کمیٹی یتیم خانہ ہذا) کے کام کو دیکھکر بہت خوش ہوا ہوں۔ لڑکوں کی صحت عمدہ تھی۔ انا تھالیہ کی تمام حالت بہت بہتر ہو گئی ہے۔ یہ یتیم خانہ پبلک کی ٹھوس امداد کا مستحق ہے۔ میری دعا ہے۔ کہ یہ سنستھا پہلے سے بھی زیادہ پھلے پھولے۔ (دستخط ہرن شرما سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی لاہور)

اگر آپ نے دان دینا ہے۔ تو ہم بھی مستحق ہیں۔ پس ہمارا حصہ ہمیں پہنچا دیں۔

(امیر انند شرما آنریری سیکرٹری)

آریہ کمار سبھا دریا گنج دہلی

کے عہدہ داران کا سالانہ انتخاب ۱۲ اکتوبر کو نمن پرکار ہوا۔ پریذیڈنٹ۔ ماسٹر رام جی لال جی۔ سیکرٹری بھانو بھائی۔ (منتری)

آسام بنگال نے پنجاب کے کونہ کونہ میں ہلچل مچادی

آسامی بنگالی طلسمی راز

یا خزانۂ کرامات

آسام بنگال نیپال بھوٹان

نقارۂ خلق ہزاروں میں سے چند خطوط:۔

(۱) رائے بہادر دیوان متھرا داس صاحب ریٹائرڈ پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن (۲) جناب گوربخش سنگھ صاحب بی۔اے وکیل پریذیڈنٹ ۔۔۔ ایسوسی ایشن سلطانپور لودھی (کپورتھلہ) (۳) جناب ۔۔۔ سنگھ صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر اسکول ۔۔۔ آگرہ داس پور (۴) جناب ونشیو داس صاحب ۔۔۔ برادرس لمیٹڈ منڈی بہاؤالدین (گجرات) (۵) ۔۔۔ دھرم سنگھ صاحب آسودی محلہ پرانا قلعہ بھیرہ (جہلم) (۶) بابو گیان چند مہتہ انجینیرنگ ڈیپارٹمنٹ چھہرٹہ (امرتسر) (۷) ۔۔۔ ہربنس لال جی معرفت ریلوے کوآپریٹو سٹورز سیڈ اینڈ فیکٹری شالامار روڈ لاہور۔ (۸) جناب پرجیون سنگھ صاحب ۔۔۔ باسٹ سرہ۔ سب ہی صاحبان کا کہنا ہے۔ کہ کتاب کیا ہے واقعی عجائبات کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ ان ہی صاحبان پر منحصر ہے۔ ہزاروں کا یہی کہنا ہے۔ اور سب صاحبان کے پتہ جات بالکل صحیح ہیں۔ آپ جس سے بھی چاہیں دریافت ۔۔۔ ہیں۔ پھر مثل مشہور ہے۔ کہ "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟" جب ہمارا گارنٹی فارم ہر ایک کتاب کے ہمراہ رہتا ہے۔ کہ کسی ۔۔۔ کو ناپسند ہو تو تین روز دیکھکر واپس کر دیں۔ ہم فوراً قیمت لوٹا دیں گے۔ اگر آپ ہماری گارنٹی یا کسی بات پر ۔۔۔ نہیں۔ تو اسی اخبار میں شکایت چھپوا سکتے ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کیا سچائی ہو گی۔

۔۔۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسی کتاب میں کیا کرامات ہے۔ جسکی ناگری میں ہزاروں جلدیں پانچ روپیہ قیمت ہوتے ہوئے ۔۔۔ ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گئی تھیں۔ اب اُردو ایڈیشن بھی جلد ختم ہونے والا ہے۔ اسکا جواب ہم نہیں بلکہ وہ ہزاروں ۔۔۔ ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ نامردوں کو مرد۔ بانجھوں کو سنتان۔ بیماروں کو تندرستی اور ۔۔۔ انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی۔ بھارت کے پوجیہ مہاتماؤں کی سدا امر رہنے والی عجیب و غریب ۔۔۔ یا خزانہ ہے۔ اس کتاب میں اس عجیب کتاب کی ہو بہو نقل دیگئی ہے۔ جسکو ضلع مونگھیر کے پہاڑی علاقہ میں ۔۔۔ مہاتما بھول سے چھوڑ گئے تھے۔ اور جسکی پیچیدہ عبارت کو حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ ۔۔۔ کی طرح دسوں زبانوں کے عالم فاضل بھارت پوجیہ سر آسوتوش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ جس ۔۔۔ ایسے پریوگ ہیں۔ کہ ایک بار تو مردہ کو بھی اُٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ملک کامروپ کامکھیا (آسام) ۔۔۔ اور نیپال کی ترائی میں جادو اور وشی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو مصنف کے ہمراہ گذرے بالکل کھول کر ۔۔۔ گئے ہیں۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں بلکہ ایک حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہاتھ لگیگا۔ اور اس علم کی سچائی

شیشہ کی طرح روشن ہو جائیگی۔ اور ہر طرح سے اپنے دل کی مراد پوری کر سکیں گے۔

دیکھیئے جیسے تھانہ فاربس گنج ضلع پورنیہ نیپال باونڈری کے نزدیک ایک مہاتما کی کرپا اور مصنف کی امداد سے ایک بہن کے ہمراہ گذری ہوئی واردات جسکا شوہر اوّل درجہ کا عیاش تھا۔ اور وہ بہن بڑی مصیبت سے دن کاٹ رہی تھی۔ پھر وشی کرن کے زور سے اسکا شوہر ایسا ہو گیا۔ کہ دوسری عورتوں کے نام سے نفرت آنے لگی۔ اس وقت وہ بہن بڑے آرام سے زندگی بسر کر کے تین چار بچوں کی ماں ہے۔ اس طرح کے حیرت انگیز بھید معلوم کر کے سچی خوشی حاصل کریں۔ وشی نہیں روپیہ آجکل کی اشتہاری ادویات یا وشی کرن جنتروں پر خرچ کرنے سے پہلے ایک بار اس حیرت انگیز کتاب کو دیکھ لیں۔ پھر اگر کسی طرح سے ناپسند ہو تو ہماری گارنٹی کے مطابق واپس کر کے اپنی قیمت منگا سکتے ہیں۔ ہزاروں کا کہنا ہے۔ کہ آجتک ایسی کتاب کسی زبان میں بھی نہیں دیکھی گئی ہے۔

اپنے ہزارہا اُردو خواندہ مہربانوں کے اصرار پر ناگری سے اُردو میں شائع کرائی گئی ہے۔ جلد آرڈر دیں۔ ورنہ اُردو ایڈیشن ختم ہو جائیگا۔ اور پھر مہینوں انتظار کرنا پڑے گا۔

قیمت چار روپے خوبصورت مجلد کے بارہ آنے زائد اور محصولڈاک اس علیحدہ ہے۔ تقریباً ۵۰۰ صفحات ہیں۔ ہر ایک صفحہ سینکڑوں روپے سے بڑھکر ایک نایاب خزانہ اور سچی عیش و عشرت کی ایک جیتی جاگتی تصویر ہے۔ جلد آرڈر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ بھول جائیں۔ ناگری ایڈیشن ختم ہو گیا ہے۔ اس کے لئے آرڈر نہ دیں۔ صرف اُردو کے لئے آرڈر دیں۔

رعائتی اعلان

کتاب ہذا کو ہر گھر میں پہنچانے کے لئے مصنف کی حسب ہدایات اس ماہ کے آخر تک قیمت میں ایک روپیہ کی رعائت منظور کی گئی ہے۔ یعنی اُردو تین روپے مجلد تین روپے ۱۲ آنے۔ اور جو صاحب قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں گے۔ ان کو محصولڈاک بھی معاف ہو گا۔ کتاب رجسٹری سے بھیجدیں گے۔ کتاب ہذا کی زیادہ مانگ ہونے کی وجہ سے پنجاب اور یو۔پی کے لئے ہم نے اپنا آفس جگادھری میں کھول دیا ہے۔ نوٹ کریں۔

(آرڈر میں رعائت اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ رعائت نہ ہو گی)

ملنے کا پتہ:۔ رائے صاحب کے۔ ایل۔ شرما اینڈ سنز رئیس اینڈ بینکرز (بی) شیلانگ (آسام) پنجاب آفس جگادھری۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی سُوچنائیں

وغیرہ سنتھانوں پر کانفرنسیں کی جا چکی ہیں۔ یہ کانفرنسیں علاقے کے پرتشٹھت وبکتیوں کے سبھاپتیتو میں کی گئی تھیں۔ ان کانفرنسوں میں آس پاس کے گراموں سے ہزاروں آدمی اکثرت ہوئے۔ اور ان سب کانفرنسوں میں لوہارو کے سمبندھ میں سبھا وارا نیت پرستاؤ پاس کئے گئے۔ نواب لوہارو کی طرف سے گپت روپ سے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ لوگوں کو ڈرا دھمکا کر آریہ سماج کے پرچار میں آنے سے روکا جاوے۔ پرنتو اُس کا جنتا پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

ریاست پٹیالہ میں پرچار کی پابندی

ہمیں ریاست پٹیالہ کی کئی آریہ سماجوں سے سماچار ملا ہے۔ کہ ریاست کی طرف سے پرچار پر کئی سنتھانوں پر پرچار کی پابندی لگائی جا رہی ہے۔ ہم ادھیکاریوں کا دھیان اس بات کی طرف کھینچنا چاہتے ہیں۔ کہ آریہ سماج ایک دھارمک سنستھا ہے۔ اس کے پرچار میں رکاوٹ نہ کی جائے

آریہ سماج ستھاپنا دوس

پنجاب کی سب آریہ سماجوں کی سیوا میں نویدن ہے کہ آریہ سماج ستھاپنا دوس کے دن اکٹھا کیا ہوا دھن آریہ سارودیشک سبھا بلیدان بھون کو بھیجنے کی کرپا کریں۔ ابھی بہت سی سماجوں نے دھن نہیں بھیجا۔ کرپا کر کے وہ اپنے پاس کا دھن اوشیہ بھیج دیں۔ (منتری)

دیانند دلت ادھار کانفرنس

دیانند دلت ادھار منڈل ہوشیار پور کی ہوشیار پور دلت ادھار کانفرنس امسال کرسمس کی تعطیلوں میں ۲۴، ۲۵، ۲۶ دسمبر ۱۹۳۸ء کو زیر اہتمام آریہ سماج پرانی منڈی خاص جموں شہر میں کئے جانیکا فیصلہ ہوا ہے۔ آریہ سماج کا وارشک اُتسو بھی انہی دنوں میں منایا جاویگا۔
(مانک چند منتری)

آریہ سماج پنڈدادنخاں کا جلسہ

۱۶ سے ۲۶ اکتوبر تک ہوا۔ ۱۶ سے ۲۰ اکتوبر تک پنڈت نیرنجن رام کی کتھا اور مہاشہ مہر چند کے بھجن ہوتے رہے ۲۴ کو نگر کیرتن کا جلوس نکالا گیا۔ جلسہ پر پنڈت بدھ دیو۔ پنڈت پرمیہ ورت، پنڈت نیرنجن رام آدی اپدیشک مہاشہ مہر چند۔ اور مہاشہ بال کرشن بھجنیک شامل ہوئے۔ پنڈت بدھ دیو نے اپیل کی اور ۷ سو روپیہ اکٹھا ہوا۔ جلسہ پر حاضری ... ہوتی رہی۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔
(کرشن لال خزانچی)

آریہ ویر دلوں کا سنگٹھن

آریہ جنتا کو یہ جان کر بڑی پرسنتا ہوگی۔ کہ گورکل کے سیوگ سناتک شری پنڈت دنیش چندر جی ودیا النکار جو کہ اپنی ودیا پاپ کلا کے دوارا امریکہ تتھا یوروپ میں کھیاتی پراپت کر چکے ہیں۔ اور جن کے آشچریہ جنک کاریہ کو سنل نے بمبئی کے میڈیکل بورڈ تک کو آشچریہ میں ڈال دیا تھا۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی سیوا میں آ رہے ہیں۔ کہ آریہ پرتی ندھی سبھا کے وارشک ادھیویشن میں پانچ ہزار کی ایک راشی سویکار ہوئی تھی۔ جو آریہ ویر دل آدی سنگٹھن کے کاریہ پر خرچ ہوتی ہے۔ آریہ ویر دل کی یوجنا کو انترنگ سبھا نے سویکار کر دیا ہے۔ اور شری پنڈت دنیش چندر جی اس دل کے ڈپٹی ہو رہے ہیں۔ وہ اپنا کاریہ یکم نومبر سے شروع کر چکے ہیں۔ سبھا کو وشواس ہے۔ کہ اس پوتر کاریہ میں آریہ جنتا اُن کو پورا سہیوگ دے گی۔

لوہارو کے سمبندھ میں

پچھلے ورش لوہارو میں آریہ سماج کے اُتسو کے اوسر پر جو گھٹنا ہوئی تھی۔ اُس سے سارے آریہ جگت میں شوک پیدا ہو گیا تھا۔ لوہارو کے سمبندھ میں رائے بہادر بدری داس جی سبھا کی طرف سے اُچت اُپائے کر رہے ہیں۔ اور سبھا کو وشواس ہے۔ کہ اُن کے یتن میں ضرور سپھلتا ہوگی۔ سبھا کی طرف سے لوہارو کے سمبندھ میں جاگرتی پیدا کرنے کے لئے شری پنڈت سمر سنگھ جی ودیا النکار شری پنڈت دھرم دت جی۔ شری پنڈت کھیم چند جی۔ مہاشہ جگدیش چندر جی۔ مہاشہ بالمکند جی۔ مہاشہ موہن لال جی۔ شری سوامی کرمانند جی۔ شری سوامی رُدرانند جی لوہارو کے آس پاس کے علاقے میں پرچار کا کام کر رہے ہیں۔ ان اپدیشک مہانو بھاوؤں کے انتھک پرشرم سے کھوجی۔ ڈالاواس۔ کُنک پور۔ دیورالا۔ دیوادرس

چالیس سالہ تجربات کا نچوڑ

مردوں کی خفیہ جنسی امراض کے متعلق جناب کوی ونود وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید۔ موجد امرت دھارا سینکڑوں نہیں ہزاروں ادویات ۴۰ سال سے بنا بنا کر مریضوں پر تجربات کر رہے ہیں۔ قریب سوا سو اکسیریں نواب بھی تیار رہتی ہیں۔ دوسرے اشتہاروں میں جو بھی ادویات نکلتی ہیں۔ ان کو منگوا منگوا کر بھی تحقیقات کرتے رہے۔ کچھ دیر سے پنڈت جی ان تمام ادویات کے نفع نقصان پر جو مریضوں کے خطوط سے معلوم ہوئے یا مشاہدے میں آئے غور کر کے ایسی چند ادویات بنانے کی فکر میں تھے جو بے نظیر ہوں اور مریضان امراض مخصوصہ کی ساری خواہشیں پوری ہو جاویں۔ غور و خوض کے بعد چند ماہ سے آپ سب کام چھوڑ کر علیحدہ بیٹھ گئے۔ اور انہوں نے ایسی ادویات تیار کر لی ہیں۔ جن کا ثانی اس وقت تو معلوم نہیں ہے۔ آئندہ کی خدا جانے!

ضرورتمند اصحاب

ان ادویات کے متعلق مفصل جاننے کے واسطے مندرجہ ذیل فارم پُر کر کے تین پیسہ کے ٹکٹ برائے ڈاک خرچ ساتھ رکھ کر بھیج دیں۔ لفافہ پر پتہ صرف امرت دھارا ۲۱ لاہور لکھ دیجئے!

بخدمت جناب مینیجر صاحب امرت دھارا ۲۱ لاہور

آپ براہ مہربانی ایک کاپی نیا رسالہ امراض مخصوصہ مردمان مندرجہ ذیل پتہ پر بھیج دیں۔ میں شادی شدہ ہوں۔ اور اپنی ضرورت کے واسطے منگوا رہا ہوں۔

نام خوشخط ________________

پورا پتہ ________________

____

۱۴ میں چھ کتابیں

اپنے نگر کے ودھرمیوں میں پرچار کرنے کے لئے آپ مندرجہ ذیل اُپیوگی اور نایاب پستکیں ½ قیمت پر منگوا کر مفت بانٹیں:۔ ویدک دھرم کی فضیلت ۴؍ مورتی پوجا کی دھجیاں ۴؍ پوران پول پرکاش ۸؍ جین مت درپن ۸؍ اوتارواد کی دھجیاں ۴؍ آئینہ پنجرہ ۴؍

یہ سب کتابیں ۲۲×۱۸/۸ کے بڑے سائز عمدہ کاغذ پر چھپی ہیں۔ صفحات ۶۰ سے ۵ ۲ تک۔ یہاں پوری قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے لئے ۱۴ کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں۔ (مینیجر پرکاش لاہور)

بندوقیں رفلیں ریوالور اور پستول

نئے اور سیکنڈ ہینڈ ریل کا کرایہ معاف۔ دام نقد معتبر کو ماہواری قسطوں میں۔ انگریزی بغیر دھواں کے برٹش ایلی گرانڈ پرکس ۱۸ روپیہ بغیر دھواں ... روپیہ۔ ایلفا میکس ½ ۲ انچہ اور ... ۱۲ بغیر دھواں کے گیس ٹائٹ۔ ڈائمنڈ ... فی سینکڑہ۔ سیکنڈ ہینڈ ہتھیار مناسب قیمت پر اچھے منگائے جاتے ہیں۔ تین صد کارتوس ریل معاف۔ خط و کتابت
سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی
Suleman omer & Co
Karachi Sadar

... پرنٹر و پبلشر کے چھپکر دفتر پرکاش کچا نسبت روڈ لاہور سے شائع ہوا۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd. No. L. 435. "Prakash" Lahore — Founder: Mahashai Krishen

ہفتہ وار
پرکاش
لاہور

گذشتہ چھتیس سالوں سے آریہ سماج کی خدمت بجالانے والا

تار کا پتہ "پرکاش"

شرح چندہ
سالانہ للعہ
ششماہی عہ
برما ...
غیر ممالک دس شلنگ

جلد ۳۷ — لاہور اتوار ۲۳، ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۷، ۱۴ مگھر سمت ۱۹۹۸ بکرمی — نمبر ۴۴ و ۴۵

ویدامرت

ओं संजानामहै मनसा सं
चिकित्वा मा युष्महि मनसा
दैव्येन मा घोषा उत्स्थुर्बहु
ले विनिर्हते मेषुः पप्तदिन्द्र
स्यहन्यागते। अथर्व

ارتھ

کھولو دیو دیا کا دوار
...ہیں دکھ دولت ہم ڈوب رہے منجدھار
ملکر من ہیں تتو وچار ہیں سوچیں سمجھیں سار
دویی من سے دور نہ ہو وہ تجیں پاپ پر پوار
اندھکار کے آنے پر بھی مچے نہ ہاہا کار
ٹوٹے بجر پرے گھن اٹھیں دیتی کر یں لیس ار
اوی چل لئے سادھنا دھیر ہیں ہو تیرا آدھار
سکھ کا سمیہ نہ دبر تھ بتا دیں کریں پنیہ سے پیار
آجاؤ انوکول او سنتا ہو نہ کھوکل کا بہار
جیون شرن میں رہیں تمہاری پڑے نہ کھر شرمار
(منشی رام ایم۔ اے)

آریہ ہمارا نام ہے ست ہمارا کرم
اوم ہمارا دیو ہے وید ہمارا دھرم

جلسہ ایڈیشن

آریہ سماج

(از مہاشہ رام رکھا مل جی برق۔ کراچی)

فنا فی القوم کہیے زینت ہندوستاں کہیے
سماج! یا تجھ کو فخر ایشیا فخر جہاں کہیے
بجا ہے اگر سپوت مادر ہندوستاں کہیے
تجھے آریہ سماج! آریہ تمدن کا نشاں کہیے
اصولوں کا ترے قائل زمانہ ہوتا جاتا ہے
تجھے موجودہ بیداری کا دریائے رواں کہیے
مٹا ڈالا نشاں کذب و بطالت کا زمانہ سے
صداقت کا تجھے! آج مہر ضو فشاں کہیے
تری آغوش میں پلتے ہے ایثار کے پتلے
بجا ہے گر شہیدان وطن کی کہکشاں کہیے
خوشامد مت سمجھ اسکو یہ اظہار حقیقت ہے
اگر ہم تجھکو ناموس وطن کا پاسباں کہیے
وطن والوں کو حب قوم کے نغمے سنانا ہے۔
بجا ہے برق کو گر شاعر جادو بیاں کہیے۔

آریہ سماج کے نیم

(۱) سب ستیہ ودیا اور جو پدارتھ ودیا سے جانے جاتے ہیں۔ اُن سب کا آدی مول پرمیشور ہے۔
(۲) ایشور ستچدانند سروپ۔ نراکار۔ سرو شکتیمان۔ نیائے کاری، دیالو۔ اجنما۔ اننت، نروکار، انادی، انوپم، سرو آدھار۔ سرو ایشور، سرو ویاپک۔ سرو انتریامی۔ اجر۔ امر۔ ابھے۔ نتیہ پوتر اور سرشٹی کرتا ہے۔ اسی کی اپاسنا کرنی یوگیہ ہے۔ (۳) وید سب ستیہ ودیاؤں کی پستک ہے۔ وید کا پڑھنا۔ پڑھانا اور سننا سنانا سب آریوں کا پرم دھرم ہے۔
(۴) ستیہ کے گرہن کرنے اور استیہ کو چھوڑنے میں سروندا اُدیت رہنا چاہیئے۔
(۵) سب کام دھرم انوسار یعنی ستیہ اور استیہ کو وچار کر کرنے چاہیئیں۔ (۶) سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیشیہ ہے۔ ارتھات شاریرک آتمک اور سماجک اُنتی کرنا۔ (۷) سب سے پریتی پوروک، دھرم انوسار، یتھا یوگیہ ورتنا چاہیئے۔
(۸) اودیا کا ناش اور ودیا کی وردھی کرنی چاہیئے۔
(۹) پرتیک کو اپنی ہی اُنتی سے سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے۔ کنتو سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے۔
(۱۰) سب منشیوں کو سماجک سرو ہتکاری نیم پالنے میں پرتنتر رہنا چاہیئے۔ اور پرتیک ہتکاری نیم میں سب سوتنتر رہیں۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مشہور زمانہ تین سیاسی لیڈروں و مصنفوں و لیکچراروں کی رائے

پوجیہ پاد شری سوامی شردھانند جی لیڈر آریہ سماج و کانگرس لکھتے ہیں:-

"پریہ مہاشہ پنڈت ٹھاکردت جی! نمستے - ۲۹ نومبر کی شام کو میرے پیٹ میں درد ہوا - ۳۰ نومبر کی صبح تک ہوتا رہا - تب آپ سے امرت دھارا لیکر پی - اس سے کچھ درد کو آرام ہوا - دوسری بار پینے سے درد بالکل دور ہوگیا" اس کے بعد گڑھوال میں جب قحط پڑا اور خوراک و دوائی بانٹنے کیواسطے شری سوامی جی نے وہاں کام کیا تو امرت دھارا منگوا کر استعمال کرائی اور رپورٹ میں چھپوایا۔ "پنڈت ٹھاکردت جی نے دو درجن سے زائد شیشیاں امرت دھارا کی بھیجیں جنہوں نے ہمارے گو میں بہت ہی کام دیا۔ (ترجمہ ہندی)

پوجیہ پاد شری سوامی ستیانند جی سنچالک ڈیوائن لائف سوسائٹی آنند گٹی — یہ لکھی کیمپش

"شری شرما جی! اوم ست چت آنند! آپ نے اپنی ایجاد خداداد نعمت امرت دھارا کے ذریعہ دنیا کا بہت ہی فیض کیا ہے۔ امرت دھارا حکیم مطلق کا عطیہ ہے۔ آسمانی برکت ہے - میں اس کے بے نظیر فوائد سے واقف ہوں۔ آپ نے اسکا نام امرت دھارا ٹھیک ہی رکھا ہے جسمانی امراض کے واسطے یہ سچ مچ امرت یعنی آب حیات ہے! آپکو یاد ہوگا آپ نے مجھے سورگ آشرم میں ملے تھے (آپکی جسمانی اور روحانی اُنتی دیکھا چاہتا ہوں) ترجمہ انگریزی خط

پوجیہ پاد شری سوامی ستیانند جی ارجن

"دیر ہوئی مجھے درد قولنج ہوا کرتا تھا - ایک بار جب درد کا بھیانک دورہ ہوا تو اس وقت مجھے امرت دھارا کرایا گیا - پانی سے دو بار کھانے سے ایک گھنٹہ میں درد جاتا رہا۔ ایک شخص کو میں نے دیکھا جس کا چہرہ چھوٹی چھوٹی پھنسیوں سے بھرا ہوا تھا - بہت سی ادویات استعمال کیں آرام نہ ہوا - اس نے امرت دھارا لگانا شروع کیا تھوڑے ہی دنوں میں اس کا چہرہ صاف و ستھرا ہوگیا۔ امرت دھارا بلا شبہ بہت مفید دوائی ہے"

امرت دھارا ہر گھر اور ہر جیب میں رہنی چاہیئے - یہ لاکھوں استعمال کرنے والوں کی رائے ہے - قیمت بڑی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ
2/8/- 1/4/-

بے کاری کا علاج

سو روپیہ کی پونجی سے سو روپیہ ماہوار تک بھی کما سکتے ہیں۔ تفصیل کے واسطے تین پیسہ کے ٹکٹ بھیجکر نام و پورا پتہ بنام:-

منیجر امرت دھارا ۲۱ لاہور لکھ دیجیے!

المشتہر منیجر امرت دھارا فارمیسی - امرت دھارا بلڈنگس - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا پوسٹ آفس - لاہور

آسام بنگال نے پنجاب کے کونہ کونہ میں ہلچل مچادی

آسامی بنگالی طلسمی راز

یا خزانہ کرامات

آسام ۔ بنگال ۔ نیپال ۔ بھوٹان

نقارۂ خلق ہزاروں میں سے چند خطوط

جناب رائے بہادر دیوان متھراداس صاحب پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن (۲) جناب گوربخش سنگھ صاحب بی اے وکیل پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن سلطانپور لودھی و کپورتھلہ (۳) جناب بخشیش سنگھ صاحب ایم اے ایس سی بی ٹی ہیڈ ماسٹر اسکول کا ہنوان (گورداسپور) (۴) جناب بشنوداس صاحب دلال ریلی برادرس لمیٹیڈ منڈی بہاؤالدین گجرات (۵) سردار اودھم سنگھ صاحب بسلی محلہ بوراناقلعہ میرپور (جہلم) (۶) بابو گوپال چند مہتہ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ چھہرٹہ (امرتسر) (۷) کویراج ہربنس لال جی معرفت ریلوے کواپریٹو سٹورز سوسائٹی فیکٹری شالامار ۔ وڈے لاہور (۸) جناب چمن سنگھ صاحب لیفٹیننٹ ریاست ٹرمور۔ سب ہی صاحبان کا کہنا ہے کہ کتاب کیا ہے ، واقعی عجائبات کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ ان ہی صاحبان پر کیا منحصر ہے۔ ہزاروں کا یہی کہنا ہے اور سب صاحبان کے پتہ جات بالکل صحیح ہیں۔ آپ جس سے بھی چاہیں دریافت کر سکتے ہیں ۔ پھر مثل مشہور ہے کہ "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا؟" جب ہمارا گارنٹی فارم ہر ایک کتاب کے ہمراہ رہتا ہے ، کہ کسی طرح بھی آپ کو ناپسند ہو ، تو تین روز دیکھکر واپس کر دیں ہم فوراً قیمت لوٹا دیں گے۔ اگر آپ ہمارا گارنٹی یا کسی بات میں فرق دیکھیں تو کسی اخبار میں شکایت چھپا سکتے ہیں اس سے بڑھکر اور کیا ضمانت ہو سکتی ہے؟ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی کتاب میں کیا کرامات ہے جسکی ناگری میں ہزاروں جلدیں پانچ روپیہ قیمت ہوتے ہوئے بھی ہاتھوں ہاتھ ختم ہوگئی تھیں - اب اُردو ایڈیشن بھی جلد ختم ہونیوالا ہے۔ اس کا جواب ہم نہیں ، بلکہ وہ ہزاروں آدمی دیتے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب نہیں ، بلکہ نامردوں کو مرد ، بانجھوں کو سنتان ، بیماروں کو تندرستی اور ہزاروں انسانوں ، حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانے والی ، بھارت کے پوجیہ مہاتماؤں کی سدا امر رہنے والی عجیب غریب طاقت کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ اس کتاب میں اس عجیب کاپی کی بجنسہ نقل دی گئی ہے جس کو ضلع مونگھیر کے پہاڑی علاقہ میں ایک کامل مہاتما بھول سے چھوڑ گئے تھے ، اور جسکی پیچیدہ عبارت کو حل کرنے کیلئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے رُوح رواں دسوں زبانوں کے عالم فاضل بھارت پوجیہ سر آشو توش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا۔ جس میں ایسے ایسے پریوگ ہیں کہ ایک بار تو مُردہ کو بھی اُٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مُلک کا مرغوب وطن (آسام) بنگال اور نیپال کی ترائی میں جادو اور وشی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو مصنف کے ہمراہ گذرے بالکل صاف لکھ دئیے گئے ہیں۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں ۔ بلکہ ایک حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہاتھ لگیگا۔

اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائیگی ہر طرح سے اپنے دل کی مراد پوری کر سکیں گے دیکھیئے خبیبہ تھانہ فاربس گنج ضلع پورنیہ نیپال باؤنڈری کے نزدیک ایک مہاتما کی امداد سے ایک بہن کے ہمراہ گندی ہوئی جس کا شوہر اول درجہ کا عیاش تھا اور مصیبت سے دن کاٹ رہی تھی - جب وشی کرن کے عمل سے اس کا شوہر ایسا ہوگیا کہ دوسری عورتوں کے نام سے نفرت آنے لگی - اس وقت وہ بہن بڑے آرام سے زندگی بسر کر رہی ہے تین چار بچوں کی ماں ہے۔ اس طرح کے حیرت انگیز واقعات پڑھکر لوگ معلوم کر کے سچی خوشی حاصل کریں - دس بیس روپیہ آجکل کی اشتہاری ادویات یا وشی کرن جنتر منتر پر خرچ کرنے سے پہلے ایکبار اس حیرت انگیز کتاب کو دیکھ لیں - پھر اگر کسی طرح سے ناپسند ہو تو گارنٹی کے مطابق واپس کر کے اپنی قیمت منگا سکتے ہیں - ہزاروں کا کہنا ہے کہ آج تک ایسی کتاب کسی زبان میں دیکھی گئی ہے۔

لیجئے ہزارہا اُردو خواندہ مہربانوں کے اصرار پر ناگری سے اُردو میں شایع کی گئی ہے۔ جلد آرڈر دیجئے ورنہ اُردو ایڈیشن ختم ہو جائے گا۔ اور پھر مہینوں انتظار کرنا پڑے گا۔

قیمت چار روپے ، خوبصورت جلد کے بارہ آنے زائد اور محصول ڈاک۔ اڑھائی سو سے زائد صفحات ہیں۔ ہر ایک صفحہ سینکڑوں روپے سے بڑھکر ایک نایاب خزانہ اور سچے عشق و عشرت کی ایک تصویر ہے - جلد آرڈر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ بھول جائیں - ناگری ایڈیشن ختم ہو گیا ہے۔ آرڈر نہ دیں۔ صرف اُردو کے لئے آرڈر دیں۔

رعایتی اعلان } کتاب ہذا کو ہر گھر میں پہنچانے کیلئے مصنف کی حسب ہدایت اس میں ایکروپیہ کی رعایت منظور کیگئی ہے۔ یعنی اُردو تین روپے - مجلد تین روپے بارہ آنے اور جو صاحب قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں گے۔ اُن کو محصول ڈاک بھی معاف ہوگا۔ کتاب ہذا کی زیادہ مانگ ہونے کی وجہ سے پنجاب اور یو پی کیلئے ہمنے اپنا آفس جگادھری میں کھول دیا ہے۔ (آرڈر میں رعایت اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ رعایت نہ ہوگی)

پتہ:- رائے صاحب کے ایل شرما اینڈ سنز ہیس اینڈ بنگر نز (پی) "شیلانگ" (آسام) پنجاب آفس :- جگادھری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

(آریہ سماج کیا ہے۔ کیا مانتا ہے۔ اور کیا نہیں مانتا)

آریہ سماج کا سنکشیپت پریچے

...ستھاپنا:- آریہ سماج کی ستھاپنا ۷ اپریل ...ء کو بروز بدھوار بمبئی میں مہرشی دیانند ...وتی نے کی۔ اس طرح آریہ سماج کو قائم ہوئے ...برس ہو گئے ہیں۔ ان ۶۶ برسوں میں آریہ سماج ...ت ترقی کی ہے۔ اس وقت ہندوستان میں ...ماجوں کی تعداد دو ہزار سے اوپر ہے۔ ...رہما۔ افریقہ۔ دکشن امریکہ۔ بغداد اور فجی ...ھی سینکڑوں آریہ سماجیں ہیں۔ ۱۹۳۱ء ...ردم شماری کے مطابق آریہ سماجیوں کی تعداد ...۹۰۲ تھی۔ ۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں علیحدہ ...آریوں کی شائع نہیں ہوئی۔ لیکن سارو دیشک ...بھا ہیں پراپت ہوئی سوچناؤں پر اس ورش ...تعداد چالیس لاکھ سے کچھ اوپر ہی ہے۔

سنستھاپک:- آریہ سماج کے سنستھاپک رشی ...نند کا اصلی نام مول شنکر تھا۔ ۱۴ ورش کی ...میں شیو راتری کو پوجا کرتے ہوئے انہیں بودھ ...ا۔ اور وہ سچے شیو (پرماتما) کی کھوج میں گھر ...نکل پڑے۔ انت میں انہیں متھرا میں سوامی ...رجانند جی سے وید کا سچا گیان ہوا۔ گورو ...شنا کے موقعہ پر سوامی ورجانند نے ...ن سے شنشیہ سے کہا۔ "وید کا ارتھ ...دھرم کو چھوڑ کر جنتا بھٹک رہی ہے۔ ...جیون کے شیش بھاگ کو وید پرچار ...لگا دو۔" یہی دکشنا گورو نے چاہی۔ ...رشی دیانند نے یہ دکشنا اپنے جیون ...آہوتی دے کر بھی دی۔ رشی جی نے جو ...ویدوں کے پرچار کی اپنے اوپر ...لی۔ اسے پورن کرنے کے لئے آریہ ...سماج قائم کیا۔ رشی دیانند کا وشواس ...تھا۔ "وید آدی ستیہ شاستر اور برہما ...سے جیمنی پرینت مہرشیوں نے جو کچھ مانا ...ہے۔ وہی کا میرا منتویہ ہے۔ میرا کوئی کلپنا یا ...نیا مت منتر چلانے کا لیش ماتر بھی ...ابھپراے نہیں ہے۔"

آریہ سماج کے اصول:- آریہ سماج کے دس اصول ہیں۔ جو ٹائیٹل پر درج ہیں۔

ممبری:- آریہ سماج کا ممبر بننے اور ...بنے رہنے کے لئے سارو دیشک سبھا ...کی سمجھ انوسار ایزد کنت دس نیموں کے ...ساتھ ان سدھانتوں کا بھی جو ویدوں ...کے آدھار پر رشی دیانند نے اپنے ...گرنتھوں میں لکھے ہیں۔ ماننا اور ان ...پر آچرن کرنا ضروری ہے۔

مکھ آدھار:- جیسا کہ تدبیرے ...نام سے ظاہر ہے۔ آریہ سماج کا مکھ ...آدھار ایشور دت ستیہ ودیاؤں سے ...رگ۔ یجر۔ سام اور اتھروید ...

چار پستکیں ہیں۔ ستیہ اسنتیہ کے نرنیہ کے لئے آریہ سماج انہیں سوتنتر پرمان مانتا ہے۔

ویدک ساہتیہ:- چاروں ویدوں کے علاوہ انیہ ویدک ساہتیہ کی پرمانکتا ستیہ اسنتیہ کے نرنیہ میں وہیں تک ہے۔ جہاں تک کہ وہ مول وید سنگھتاؤں سے وردھ نہیں ہیں۔ ویدک ساہتیہ کے مکھیہ گرنتھ نمن ہیں۔ چار براہمن (اتیریہ، شت پتھ، سام اور گوپتھ) کرمنشہ رگ، یجر، سام اور اتھرو کے کچھ سٹھلوں کے ویاکھیان اور منتر بھاگ کے ورتی یوگ کو جتلانے والے گرنتھ ہیں۔ دس اپنشد ہیں (ایش۔ کین۔ کٹھ۔ اتیریہ۔ تیتریہ۔ پرشن۔ منڈک، مانڈوکیہ، چھاندوگیہ، برہدارنیک) ان اپنشدوں کا وشیہ ادھیاتم ودیا اور تتت سمبندھی ہے۔

چھ ویدانگ:- (شکشا۔ کلپ۔ ویاکرن۔ نرکت چھند اور جیوتش یہ چھ ویدوں کے انگ ہیں۔ اپانگ (رشی کرت پوروِ میمانسا۔ جیمنی، اتر میمانسا ویدانت۔ ویاس، ویشیشک۔ کناد، نیائے، گوتم، یوگ پتنجلی، اور سانکھیہ۔ کپل۔ ان چھ درشنوں کو بھی آریہ سماج پرمان سویکار کرتا ہے۔ عام طور پر تتو گیان کے یہ چھ درشن پرسپر وردھ چار سرنی کے دیوتک مانے جاتے ہیں۔ پرنتو آریہ سماج رشی دیانند کے مت انوسار ان کے وچاروں کا سمنویہ کرتا ہے۔ وبھن سمیوں میں یہ وبھن درشٹی کون سے لکھے گئے ہیں۔ پرنتو ان کا لکش ایک ہی ہے۔)

چار اپ وید:- آیوروید، دھنروید، گاندھرو وید اور ارتھ وید) منوسمرتی اور جن

ویبھاگ کے نگرک ادھیکاروں اور کرتویوں کا ورنن کرتا ہے۔ آریہ سماج انیہ پرچلت ۱۰۸ سمرتیوں میں سے منوسمرتی کو ادھک پرمانک مانتا ہے۔ سنسکار آدی کے پرورشنک گرہیہ سوتروں میں سے گوبھل۔ شنکھ۔ آشولاین اور پاراشر سوتروں کو آریہ سماج سولک مانتا ہے۔

رشی دیانند کے گرنتھ:- سانوپ منڈل سے ۲۵ دیوسو کن تک کا رگ وید بھاشیہ، سمپورن یجر وید بھاشیہ۔ رگ ویدادی بھاشیہ بھومکا۔ ستیارتھ پرکاش سنسکار ودھی آریہ ابھی ونہ۔ آریوددیشیہ رتن مالا، بیوہار بھانو گوکرنا ندھی۔

آریہ سماج کے منتویہ:- آریہ سماج تین پدارتھوں کو انادی مانتا ہے۔ ایشور جیو پرکرتی (ب) ایشور ایک اور سچدانند آدی لکشن یکت ہے (نیم دو) (ج) جیو انیک ایوم اچھا، دویش، دکھ، سکھ، گیان آدی گن یکت الپگیہ تتھا نتیہ ہے۔ (د) جیو اور ایشور پرسپر بھن اور ویاپیہ ویاپک، اپاسیہ اپاسک ایوم پتا پتر آدی سمبندھ یکت ہیں۔ (ر) پرکرتی جڑ ہے۔ جو نانا روپوں کے روپ میں دکھائی دیتی ہے۔ جیو کرم کرنے میں سوتنتر ہے۔ (۳) پاپ پنیہ ودیا آدی شبھ گنوں کا دان اور ستیہ بھاشن آدی سنیہ دیوہار کرنا پنیہ اور اس سے ویپریت پاپ کہلاتا ہے۔ (۴) سورگ نرک جیو کو اس کے پنیہ کے پھل سروپ وشیش سکھ اور سکھ کی سامگری پراپت ہونا ہی سورگ ہے۔ اور اسی پرکار پاپ کرم کے پھل سروپ وشیش دکھ اور دکھ کی سامگری پراپت ہونیکا نام نرک ہے۔ سورگ نرک کسی لوک یا دیش وشیش کا نام نہیں ہے۔ (۵) پنر جنم:- جیو اپنے کرم انوسار نانا یونیوں میں بار بار جنم لیتے ہیں۔ شریر دھارن کرنا جنم اور شریر سے ویوگ ہونے کا نام مرن کہلاتا ہے۔ (۶) مکتی:- سب برے کام اور جنم مرن آدی دکھ ساگر سے چھوٹ کر سکھ روپ پرمیشور کو پراپت ہوتا۔ سکھ ہی میں رہنا مکتی کہلاتا ہے۔ گیان کرم پھل ہونے سے یہ بھی ساانت ہے۔

سنتی:- ایشور کے گنوں کا کیرتن، شرون اور گیان اس سے ایشور میں پریتی اور ایکے گنوں، کرم سوبھاؤ سے اپنے

سالانہ رعایتی اعلان

۱۵ نومبر ۱۹۴۱ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء تک

یہ رعایت صرف پیکٹوں پر ہوگی۔

سوائے سپاری پاک۔ کشتہ موتی۔ مفردات۔ رنوچریا بکس و نسخہ جات کے

۲ — دو آنہ فی روپیہ کی رعایت ہیرے اور سونے والے سدھ مکردھوج پر اور باقی شہرۂ آفاق ادویات پر۔

۴ — چار آنہ فی روپیہ کی خاص رعایت رہیگی۔

شہرۂ آفاق ہیرے اور سونے والا

سدھ مکردھوج

رجسٹرڈ

دنیا کی ہر تاج آیورویدک ٹانک ۳۷ سال سے استعمال ہو رہا ہے

قیمت ۴۸ خوراک دس روپیہ

رعایتی قیمت ۸ روپیہ ۱۲ آنہ

آیورویدک فارمیسیوٹیکل کمپنی لمیٹڈ گمٹی بازار لاہور۔ قائم شدہ ۱۹۰۵ء

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گن کرم سوبھاؤ کا سدھارنا آدمی پھل ہر تنے ہیں۔ (۸) پرارتھنا۔ ایشور کا دھیان کا ناش، آتما کا امنتنا، گن گرہن کرنے کے لئے پرینتی اور پُرشارتھ کا ہونا آدمی اس کے پھل ہیں۔ (۹) اُپاسنا پرمیشور سے میل اور اس کا ساکشات کار ہونا اُپاسنا کہلاتی ہے۔ (۱۰) پُوجا گیان آدمی گن یکت چیتن کا یتھا یوگیہ ستکار کرنا ہی پوجا ہے۔ اس لئے جڑ مورتی آدمی پدارتھوں کی پوجا ہو ہی نہیں سکتی۔

(۱۰) مہا یگیہ پرتی دن پرانہ سائینگ برہم یگیہ (سندھیا اور سوادھیائے) دیو یگیہ (اگنی ہوتر) پتری یگیہ د جیوت گرو د (ماتا پتا وغیرہ بزرگوں کی سیوا) بھوت یگیہ اور اتتھی یگیہ کا ودھان ہے۔

سولہ سنسکار:۔ گربھادھان پنسون۔ سمینتونین جات کرم، نام کرن، نشکرمن۔ ان پراشن، چوڑاکرم۔ کرن ویدھ یگیوپویت، ویدارمبھ سماورتن، وواہ، وان پرستھ، سنیاس اور انتیشٹی سنسکار۔ مرت شریر اگنی میں سگندھت، گھرت سامگری سے داہ کرنا ہے۔ اس کے پشچات مرتک کے لئے کچھ بھی کرتویہ نہیں ہے۔ مرتک کے نمت پنڈدان شرادھ ترپن کرنا آریہ سماج نہیں مانتا۔

وششٹ اشٹمی اور یگیہ:۔ برہمن گرنتھوں اور گرہیہ سوتروں میں درنت اشومیدھ آدمی وششٹ یگیہ بھی ہیں۔

سا پتاہک ست سنگ سبھا وغیرہ

ہر ایک آریہ سماج کی اور سے پرتی روی وار کو صبح (پرایہ) سندھیا ہوا کرتا ہے۔ ہون اور اُپدیش ہوتا ہے۔ ان میں شامل ہونا پرتیک آریہ کا کرتویہ ہے۔

آشرم:۔ برہمچریہ، گرہستھ، بان پرستھ اور سنیاس یہ چار آشرم ہیں۔ یعنی منشیہ جیون کی چار اوستھائیں۔

ورن:۔ براہمن، کشتریہ، ویش اور شودر۔ یہ چار ورن پرتیک منشیہ کو اس کے گن۔ کرم اور سوبھاؤ کے انوسار پراپت ہونے چاہئیں۔ جنم سے کسی ورن وششیش سے سمبندھ رہیت آریہ سماج سویکار نہیں کرتا۔

آریہ پرو:۔ (۱) درشیشٹی (کرشن پاکشک یگیہ) اماوسیہ۔ (۲) پورنماسیشٹی (شکلا پاکشک یگیہ) پرتی پورنماسی۔ (۳) لوہڑی پوش سدی (۴) سکرانت ماگھی۔ پرتھم ماگھ۔ (۵) بسنت پنچمی (حقیقت بلیدان) ماگھ سُدی ۵ (۶) دیانند بودھ اتسو (شوراتری) پھاگن

ودی ۱۴۔ (۷) ویر اُتسو (لیکھرام بلیدان) پھاگن شُدی ۳ (۸) ہولی۔ پھاگن پورنما (۹) راجپال بلیدان۔ چیتر ودی دوادشی۔ (۶ اپریل ۱۹۲۹ء کو چیتر ودی دوادشی تھی) (۱۰) گورودت اُتسو۔ چیتر ودی ۱۴۔ (۱۱) سمت سر ایشٹی (نئے ورش کا یگیہ) چیتر شُدی ۱) (۱۲) دیانند مہا یگیہ (آریہ سماج کی ستھاپنا) چیتر شُدی ۵۔ (۱۳) رام نومی (رام جنم دن) چیتر شُدی ۹۔ (۱۴) بیساکھی۔ سُور ورش کا آرمبھک دن۔ پرتھم بیساکھ۔ (۱۵) بسنت نوانیشٹی (نئے اَن کا یگیہ) بیساکھ بین میکھ کے سُوریہ۔ (۱۶) شرادنی۔ کرم یگیہ (رکشا بندھن) شرادنی پورنماشی۔ (۱۷) کرشن اشٹمی (کرشن جنم دن) بھادرپد ودی ۸۔ (۱۸) ورجانند اُتسو۔ آشون ودی ۱۳۔ (۱۹) وجے دشمی (دسہرہ) آشون شُدی ۱۰۔ (۲۰) شرت نوانیشٹی (نئے اَن کا یگیہ) کارتک کنیا تُلا کے سُوریہ (۲۱) دیانند نروان۔ (دیپمالا) کارتک ودی ۱۴۔ (۲۲) ساک میدھ چترماسیشٹی کارتک پورنماشی۔ (۲۳) اتسرگ کرم (یگیہ) پوش رو ہنی نکشتر۔ (۲۴) شردھانند بلیدان اُتسو، پوش ودی ۴۔ (۲۵) حیدرآباد بلیدان دوس۔ ۱۷ اگست۔

۱۔ شکشا کا کاریہ:۔ آریہ سماج کے آدھین سمست بھارت ورش میں اس سمیہ ۱۴ کالج ۲۰۰ ہائی سکول ۵۰۰ اینگلو ورنیکلر مڈل سکول پرائمری سکول اور ۱۴۲ راتری سکول۔ ۳۸ گورُوکل۔ ۴ کنیا گورُوکل۔ ۲ کنیا کالج۔ ۲ کنیا ہائی سکول ہیں۔ اس پرکار چھوٹے بڑے سب مل کر ۵۵۲ ودیالیہ ہیں۔ جن میں ۵۹۰۶۰ ودیارتھی پڑھتے ہیں۔ ۲۷۸۰ ادھیاپک ہیں۔ اور ۲۰ لاکھ ۳ ہزار ۱۷۴ روپے ۱۰ ۲ پائی وارشک ویہ ہوتا ہے۔ ان ودیالیوں کے بھونوں کی لاگت ۸۷ لاکھ ۱۷ ہزار ۵۴۸ روپے ۱۱ ہے۔ بڑے بڑے ودیالیوں کے نام یہ ہیں:۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور۔ گورُوکل کانگڑی۔ گورُوکل برندا بن۔ کنیا مہا ودیالیہ جالندھر۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج دہرہ دون۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج کانپور۔ مہا ودیالیہ جوالاپور۔ ایم۔ ڈی کالج موگا انبا دی۔ ان کے اتیرکت ۳۲۰ سنسکرت پاٹھ شالائیں۔ ۱۷۰ کنیا پاٹھ شالائیں بھی ہیں۔

۲۔ اناتھالیہ:۔ جس میں اناتھ بچے پالے جاتے ہیں۔ جیسے اناتھ آلیہ فیروز پور۔ اجمیر۔ آگرہ۔ بریلی۔ لکھنؤ۔ لاہور آدی (۳) ۴۰ ودھوا آشرم۔ جن کے دوارا ودھواؤں کا وواہ ہوتا ہے۔ سینکڑوں ودھوائیں اس

پرکار پتت ہونے سے بچا لی جاتی ہیں۔ (۴) اچھوتوں کے اُدھار کے لئے ...سبھائیں ہیں۔ (۵) شُدھی سبھا ...وارا اُن بھائیوں کی جو کبھی مسلمان ہو گئے ہیں۔ یدی وُہ چاہیں تو شُدھی ...ہے۔ اور اُن کو ویدک دھرم ...اب تک پچاس ساٹھ ہزار مسلمان ...شُدھ کئے جا چکے ہیں۔ (۶) بال ودواہ ...بُڈھوں کا وواہ روکنے میں آریہ سماج ...بڑا کام کیا ہے۔ (۷) پنچی جیو رکشا ...سماج نے لوگوں کا بہت دھیان آکرشت کیا ہے۔ ہزاروں لوگ جو پہلے مانس اور ...کا سیون کرتے تھے۔ وُہ ان بُری ...کو چھوڑ کر پوتر آہار گرہن کرنے لگے ...(۸) ہون کی پرتھا بند ہو گئی تھی۔ ...جاری ہو گئی ہے۔ (۹) دید پڑھنے ...استری شُودر آدمی سبھی کو پراپت ...اور ویدوں کا پرچار بڑھتا جا رہا ...آیئے آریہ سماج کے سبھاسد بنئے ...اس سے دیش کا کلیان ہو گا۔

اگلا پرچہ شائع نہ ہوگا

جیسا کہ پہلے گھوشت کیا جا چکا ہے ...کے دوران میں مہینہ میں چار پرچے ...جا سکتے ہیں۔ اس ماس کا یہ پرچہ ...ہے۔ اس میں بھی چار صفحے بڑھائے ...ہیں۔ جس کے لئے کافی خرچ برداشت ...پڑا ہے۔ اسے ۲۳ اور ۳۰ نومبر ...مشترکہ پرچہ سمجھنا چاہئے۔ ۳۰ نومبر ...پرچہ شائع نہ ہوگا۔ اگلا پرچہ جس پر ...تاریخ ہوگی۔ ۳ دسمبر کو شائع ہوگا۔

ادھیاپک کی ضرورت

دیانند امر پرکاش مڈل سکول پچی ناہن ضلع انبالہ کے لئے ایک مد... ...بی۔ اے۔ بی۔ ٹی پاس ما... درکار ہے۔ جو علاوہ انگریزی کے اردو ...اور سنسکرت میں اچھی یوگیتا ...ویدک سدھانتوں سے پوری واقفیت ...ہو۔ دردھ آریہ سماجی ہو۔ یہ سکول پہاڑی ...پر سرد جگہ میں واقع ہے۔ کم سے کم جو ...چاہیں معہ سرٹیفکیٹ کی نقل کے ...پتہ پر خط و کتابت کریں۔

پتہ:۔ گوبند سنگھ پرمار۔ آنریری ...انسپکٹر ناہن ملٹری ایجنسی۔ کچہری ...میرٹھ شہر

پیارے پیارے بچوں کیلئے

• خوبصورت
• آرام دہ
• دیرپا
• ارزاں

پیارے ونّھے نّھے بُوٹ
خریدنے کیلئے
بھلّے دی ہٹی
مال روڈ ——— لاہور ——— انار کلی
پر تشریف لاویں

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سوامی شردانند جی کے امرت اُپدیش

سنگرہ کرتا:- ڈاکٹر کانشی رام جی چاولہ

جس نے سمجھ لیا راز پنہانی - وُہ بیچ سمجھے ہے سلطانی۔

میرے وطن جھنگ میں وُہ اکثر آیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ سیر کرنے کے بعد ایک ٹیلے پر بیٹھ گئے اور ہنسنے لگے۔ واپسی پر ایک بھدر پرش اُن سے جس نے اُس نظارے کو دیکھا تھا۔ پُوچھنے لگا۔ سوامی جی آپ اکیلے بیٹھے کیوں ہنس رہے تھے۔ جواب دیا کہ بھائی! مَیں پربھو کی لیلا کو دیکھکر ہنس رہا تھا۔ آج ہم سنیما دیکھکر خوش ہوتے ہیں۔ لیکن پربھو کا سینما ہر جگہ اور ہر سمے ہو رہا ہے۔ صرف من کے ریڈیو کے رُخ کو بدلنے کی ضرورت ہے۔

(۳) ایک آدمی جب کسی پر کیچڑ پھینکتا ہے۔ پہلے اس کا اپنا ہاتھ اس سے بھر جاتا ہے۔ اس لئے بُرا فعل کرتے وقت چاہے وُہ من سے ہو کرم سے ہو یا بانی سے ہو۔ پہلے آدمی خود بُرا بنتا ہے۔ اس لئے میرے بھائی نیک کام کرنے کے لئے خود نیک اور بُرے کام کے لئے پہلے خود بُرا بننا پڑتا ہے۔

(۴) جیسی سامگری ڈالو گے ویسی خوشبو آئیگی۔ آپ چاہتے ہیں۔ کہ سنسار رُوپی یگ کے اندر بُری سامگری ڈال کر اچھی خوشبو لیں۔ وُہ بھلا ہو کیسے۔ (۵) صاف آدمی گندی جگہ پر بیٹھنا نہیں چاہتا۔ اور نہ ہی گندے راستے سے گذرنا چاہتا ہے۔ اسی طرح جن کا من صاف ہے۔ وُہ بُری صحبت میں نہیں جائے گا۔ تاکہ اُس کے من رُوپی صاف کپڑے کو داغ نہ لگ جائے۔ یہ ایک اصُول ہے۔ (۶) چھوڑ دو بے مطلب کی باتوں کو (یہ شبد وُہ اکثر دوہرایا کرتے تھے) اگر ہم من کی پڑتال کریں۔ تو پتہ لگے گا۔ کہ ہم ہر وقت بے مطلب کی باتیں سوچا کرتے ہیں۔ ہم دنیا کی باتیں۔ دُوسروں کی نندا۔ پُنچ چلتی کی طرح کہانیاں۔ اس لئے بھدر پُرشو! ہمیشہ اپنے من کی پڑتال کرتے رہو۔ کہ یہ کدھر بے لگام ہو کر بھاگتا جا رہا ہے۔

(۷) جو آدمی اپنی دُکان کی آمدنی و خرچ کی پڑتال نہیں کرتا۔ وُہ سمجھو کہ دُکان فیل ہو جائے گی۔ اسی طرح ہم نے اپنی من رُوپی دُکان کی پڑتال نہیں کی۔ نتیجہ صاف ہے۔ کہ ہم فیل ہو بیٹھے ہیں۔ اس لئے بھدر پُرشو۔ اگر چاہتے ہو کہ ہم پربھو کے سنسار رُوپی سکول سے پاس ہو کر جائیں۔ تو اس کو اپنا روزانہ حساب کتاب دکھاؤ۔ اگر ایسا کرو گے تو پاس ہو جاؤ گے۔ ورنہ فیل تو ہو ہی رہے ہو۔

(۸) سندھیا کرتے وقت اگر آنکھوں میں پربھو پریم کے آنسو بھر نہیں مارتے تو سمجھو ابھی چت میں شردھا نہیں ہوئی۔

(۹) سنسار کی مایا (دولت) ایک جُوتی کی مانند ہے۔ اگر جُوتی تنگ ہے تب بھی دُکھ دیتی ہے۔ اگر کھُلی ہے تب بھی۔

ہاں اگر مایا کی زیادتی کے وقت اُس کا ٹھیک استعمال نہ ہو۔ تو گراتی ہے۔ اگر ٹھیک ہو تو اُوپر اُٹھاتی ہے۔ (۱۰) دُنیا میں وُہی شخص کامیاب ہوگا۔ جو ان دو باتوں کو بھُلا دے گا۔

(۱) دُوسرے کی بُرائی اور اپنی بھلائی۔

اور ان دو باتوں کو یاد رکھیگا۔ ایک موت اور دُوسرے پرمیشور۔

ضرورت

کے اشتہارات کے لئے پرکاش نہایت موزوں اخبار ہے۔ فی بار سوا روپیہ۔ دو بار سوا دو روپے تین بار تین روپے۔ اس سے زیادہ کے لئے ۸ رمزید فی بار۔ (منیجر)

مرض بواسیر اور اس کا علاج

از:- شریمان ڈاکٹر پہلمن لال صاحب ایم۔ ڈی پردھان آریہ سماج مجھوڑ بریلی

بواسیر اور نپدق کے علاج کے ماہر ہونے کے کارن ہمارے پاس ان امراض کے مریض زیادہ آتے ہیں۔ اپنے اس تجربہ کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمارے دیش میں سب سے زیادہ مرض بواسیر ہے۔ کوئی شہر یا قصبہ تو درکنار کوئی محلہ یا کُوچہ مشکل سے ایسا ملیگا۔ جسمیں دو چار دس پانچ مریض بواسیر کے موجُود نہ ہوں۔ یہ مرض اتنا عام ہو گیا ہے۔ کہ لوگ یہ کہنے لگے ہیں۔ کہ مرض بواسیر تو سب کو ہوتا ہے۔ ہماری رائے میں یہ خیال بالکل غلط ہے۔ ڈاکٹری اور طب کی کُتب بھی اسکی تائید نہیں کرتیں نیز رشی دیانند جی مہاراج نے منو سمرتی کے حوالہ سے اپنے پرسدھ گرنتھ ستیارتھ پرکاش میں ایسے خاندان کو شادی کے لئے ممنوع قرار دیا ہے جس میں بواسیر کا مرض ہو۔ اگر لوگوں کا یہ کہنا سچ مان لیا جائے۔ کہ بواسیر ہر شخص کو ہوتی ہے۔ تو رشی واکیہ ویرتھ ہو جائے۔ جو کدا پی سمجھو نہیں ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ یہ مرض بہت کثرت سے پھیلا ہُوا ہے۔ چُونکہ اس مرض میں زیادہ تر اشخاص مُبتلا ہوتے ہیں۔ جو دیر تک بیٹھکر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے ہیں۔ اس لئے بڑے بڑے نیتا اور پبلک ورکر اس مرض کا شکار پائے جاتے ہیں۔ آریہ سماج کے پرسِدّھ سنیاسی اس مرض کے مریض بن کر ہم سے رجوع کر چکے ہیں۔ جو محض اس مرض کے کارن حسب خواہش پبلک خدمت نہیں کر سکے۔ چُونکہ یہ مرض عام ہے۔ اور اس کے مریض کثرت سے ہیں۔ اور درد کی تکلیف میں ایسے بدحواس ہو جاتے ہیں۔ کہ ہر کس و ناکس کی دوا کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ اور بہت سے نیم حکیم محض اس مرض کا علاج کرتے پھرتے ہیں اور مرض کی اقسام اور اُن کی مختلف ادویات نہ جاننے کے کارن کہیں پر تو معجزہ دکھاتے ہیں۔ اور کہیں مریض کی جان کے گاہک بن جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری معلُوم ہوتا ہے۔ کہ مرض سے محفوظ رہنے کے ذرائع۔ مرض کے اسباب اور غلط و صحیح علاج پر کچھ روشنی ڈالی جائے۔

بواسیر کیا ہے؟

بواسیر کو ہندی میں ارش (अर्श) انگریزی میں پائلس یا ہیمورائیڈ کہتے ہیں آیوروید میں یہ آٹھ پرکار کی مانی جاتی ہے۔ عام طور پر لوگ خُونی اور بادی دو طرح کی جانتے ہیں۔ ڈاکٹری میں تین قسم کی مانی جاتی ہے۔ اندرونی۔ درمیانی اور بیرونی۔ اندرونی بواسیر کے مسوں سے خُون آتا ہے۔ مگر درد زیادہ نہیں ہوتا۔ درمیانی بواسیر میں جریان خُون اور درد دونوں کی شکایت ہوتی ہے۔ بیرونی بواسیر یا بادی بواسیر میں خُون تو خارج نہیں ہوتا۔ لیکن درد کی شدّت بہت ہوتی ہے۔

علامات ماقبل

مقامی تکلیف پیدا ہونے سے پیشتر مندرجہ ذیل علامات ہوتی ہیں۔ پیٹ میں بوجھ اور بھرا ہُوا معلُوم ہونا۔ ہاضمہ خراب۔ ریڑھ میں درد۔ سر میں درد۔ صحت گری ہُوئی۔ کام سے جی چُرانا۔ خاصکر دماغی کام کرنا سخت ناگوار معلُوم ہونا۔ ہاضمہ کی خرابی کی دیگر علامات متواتر اور سخت قبض۔ کہ جو بلا وجہ ہو۔ اور معمولی ادویات سے رفع نہ ہو۔ اگر رفع ہو تو عارضی طور پر۔ دو چار دن بعد پھر ہو جائے۔

(باقی پھر)

شانتی کے دیوتا سے مانوتا کی پکار

از دھنیشی علا ولپوسی

بھکشا مانگوں ہاتھ پسار
پُوتا پُورن اتیاچار
پاؤں تلے روند رہا کیوں؟
کون مانو کہتا اُسکو
خُون خُون نہ سمجھا اس نے
گلا کاٹ کر پھینکا اُس نے
سوارتھ اندھ وُہ ہو کر کے
خُونی ہولی رنز کھیلے
بس اب بند کر دو اسکو
ٹکڑے ٹکڑے کر دو اِس کے

مانوتا کی سُنو پکار
چینتکار یہ ہاہاکار
اسکو اس کا کیا ادھیکار
جو نت کرتا اتیاچار
اتیاچار یہ اندھکار
مانی نہ بس جس نے ہار
کرتا بنا دیکھے پرہار
دیکھو تڑپ اُٹھا سنسار
چھین پھینک بھی و تلوار
مٹے استو ہو اُدھار

ہاہاکار
چیتکار یہ
سُنو پکار
مانوتا کی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک ایکٹ کا ڈرامہ

(گذشتہ سے آگے)

دی پردہ توڑک کلب

از:- شری گووند بلبھ پنت۔ سابق وزیر اعظم یو۔پی

تیسرا منظر

(پردہ توڑک کلب کا اجلاس۔ ایک میز کے چاروں طرف کلب کے ممبر۔ مرد، عورتیں بیٹھی ہوئی ہیں۔ کلب کے پردھان کھڑے ہو کر تقریر کر رہے ہیں۔ نزدیک ہی ان کی بیوی بیٹھی ہے۔)

پردھان:- ایشور کا دھنیا واد ہے۔ کہ روز بروز ہمارے ساتھی بڑھتے جا رہے ہیں۔ ہر بڑے شہر میں پردہ توڑک کلب کی برانچیں کھل رہی ہیں۔ اور عورتوں کو اپنی حقیقی پوزیشن کا احساس ہو رہا ہے۔ پردے کا گھونگھٹ ڈال کر ان کو دن دہاڑے لوٹنے والے لوگ منہ چھپاتے نظر آ رہے ہیں۔

نارائن:- (پردہ کے اندر سے) اور کسی طرح اس کا گھونگھٹ اتار کر میں بھی آ پہنچا جناب!

ممبر (حیران ہو کر ادھر دیکھتے ہیں)

(نارائن دینا کا ہاتھ پکڑے ہوئے اندر آتا ہے)

نارائن: لیجئے لے آیا ہوں میں بھی اسے پنجرے سے باہر۔

ممبر:- شاباش! مسز اور مسٹر نارائن۔

نارائن:- (ٹوپی اتار کر سر جھکا کر تھینک یو)

پردھان:- ہمیں آپ جیسے نڈر سدھارکوں کی ضرورت ہے۔ (پردھان کی استری نارائن کا ہاتھ عورتوں کے ہاتھ سے ملاتی ہے۔ پردھان اس کا ہاتھ مردوں سے ملاتا ہے۔ سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ جاتے ہیں۔)

پردھان:- (اٹھ کر) آپ کو پردہ توڑک کلب میں شامل کرتے ہوئے ہمیں بیحد خوشی ہوئی ہے۔ آپ کلب کے حلف نامہ کو یاد کر کے آئے ہیں؟

نارائن: (اٹھ کر) جی ہاں!

پردھان:- اچھی بات ہے۔ قاعدہ کے مطابق تین بار عہد کیجئے!

نارائن:- میں دھرم اور ایشور کو حاضر ناظر سمجھ کر عہد کرتا ہوں۔ کہ میں اپنے گھر کے اندر کی عورتوں کا پردہ مٹا دوں گا۔ اور انہیں مردوں کے برابر حقوق حاصل کرنے دوں گا۔ (تین بار کہہ کر بیٹھ جاتا ہے)

پردھان:- (دینا سے) آپ بھی اٹھ کر تین بار عہد کیجئے۔ میں کسی ورن اور جاتی کے آدمی سے اون۔ سوت۔ ریشم۔ جیوٹ وغیرہ کسی چیز کا بنا ہوا کسی طرح کا پردہ دھارن نہیں کروں گی۔

دینا:- (اٹھ کر) میں کسی ورن...... (رک جاتا ہے)

نارائن:- ابھی جیل خانے سے نکال کر لا رہا ہوں۔ اور آپ نے ایک دم "کمپاؤنڈ سینٹنس" ان کے سر پہ لاد دیا۔ آدھا آدھا کہلوایئے۔

پردھان:- اچھی بات ہے۔ لیکن یاد ہونا چاہئے۔ کہیئے۔ میں کسی ورن اور جاتی کے آدمی سے اون۔ سوت۔ ریشم جیوٹ وغیرہ

دینا:- (دہراتا ہے)

پردھان:- کسی چیز کا بنا ہوا کسی طرح کا پردہ نہیں کروں گی۔

دینا:- کسی چیز کا بنا ہوا کسی طرح کا پردہ نہیں کرونگا۔ (ممبر حیرانی سے) اور نارائن غصہ سے اس کی طرف دیکھتا ہے۔ (دینا سنبھلتا ہے) گی۔گی۔گی۔ کروں گی۔ پردہ نہیں کروں گی۔ اب یاد ہو گیا۔ (دوبارہ اسی جملہ کو دہراتا ہے)

پردھان:- ایشور آپ لوگوں کی مدد کرے۔ کلب کے قاعدہ کے مطابق اب آپ کو ایک چھوٹا سا لیکچر دینا ہوگا۔

نارائن:- اٹھو اٹھو شرم کس بات کی۔

پردھان کی بیوی:- عورتوں کے برابر دنیا میں اور کون ہو سکتا ہے۔ اس بات کو ثابت کرو۔

دینا:- (کاغذ نکال کر) مگر آج پہلا دن ہے اس لئے میں گھر سے لکھ کر لایا ہوں۔ (ممبر حیران ہوتے ہیں۔ اور نارائن غصہ سے دانت پیستا ہے) ای۔ای۔ای۔ لائی لکھ کر لائی ہوں۔

پردھان:- کوئی ہرج نہیں اسے ہی پڑھ دیجئے۔

دینا:- (اٹھ کر پڑھتا ہے) پیاری بہنو! اور پیارے بھائیو! آپ نے پردے کے خلاف جنگ کرنے کے لئے مہربانی کر کے ہمیں اپنے کلب میں شامل کر لیا ہے۔ اس کے لئے ہم آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ پ۔ر۔د۔ہ — یہ تین الفاظ کا ایک بھوت ہے۔ جس نے عورتوں کی آزادی کو چھین لیا ہے۔ اس کے سکھ کو کچل دیا ہے۔ مرد بہت دن تک عورتوں کو قید کر کے من مانی کر چکے۔ اب ان کی پول کھل گئی۔

ممبر:- ہیر ہیر (تالیاں پیٹتے ہیں)

دینا:- مردوں کی اس زیادتی - عورتوں کی اس غلامی اور سماج کے اس کلنک کو دور کرنے کے لئے میں پردہ چھوڑ کر میدان میں آیا ہوں۔ (ممبر پھر شک ظاہر کرتے ہیں) ای - ای - ای آئی میدان میں آئی ہوں۔ کہ اس بوسیدہ رواج کا خاتمہ کر دوں۔

ممبر:- ہیر ہیر (پھر تالیاں پیٹتے ہیں)

(پردہ کے اندر سے "پکوڑی — گر۔ر۔م" کی آواز آنا۔ نارائن کا گھبرا جانا۔ دینا کا خاموش ہو جانا)

پردھان:- ہاں ہاں۔ کہو! کہو!

دینا:- میں اپنی بلند آواز سے آسمان اور زمین میں گونج پیدا کر دوں گی۔ کہ اے بھولی بھالی عورتو اس پردے کے جال کو توڑ کر باہر نکل آؤ۔ اور تتلیوں کی طرح آفتاب کی سنہری کرنوں میں ناچ کر دیکھو۔ کہ مردوں نے دنیا کا سب سے حسین گوشہ اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے۔ آخر میں میں آپ سب لوگوں کا تن، من، دھن سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ تی۔تی۔تی ہوں۔ (بیٹھ جاتا ہے)

(حاضرین تالی بجاتے ہیں)

پکوڑی والا:- (آ کر خوانچہ اور انگیٹھی فرش پر رکھتا ہے)

پکو — ڑی — گر — ر — ر — م

پکوڑی والا:- خطا معاف ہو مالک! اس پردہ توڑک کلب میں چلا آیا۔

پردھان:- (حیرانی سے) چپڑاسی نے نہیں روکا۔ یہ یہاں کیسے آ گیا۔

پکوڑی والا:- اس پردہ توڑک کلب میں کیسی روک ٹوک۔ میں پردہ میں نہیں بیچتا۔ کھلے بندوں چوراہوں پر۔ بڑے بڑے راجے رئیس میری پکوڑیوں کا مزا لیتے ہیں۔ ایک خاص مسالہ دیتا ہوں۔ کسی کے باپ کو معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور پکوڑی بھی ابلتے ہوئے تیل میں تھرک رہی ہے۔ واہ کیا کہنا۔ پکے تیار رکھے۔

(نارائن دینا سے میز کے نیچے چھپنے کا اشارہ کرتا ہے۔ دینا میز کے نیچے سرکتا ہے)

پردھان:- کیا بکتے ہو۔ نکلو یہاں سے۔

پکوڑی والا:- میری پکوڑی سے زیادہ آپ گرم نہیں ہو سکتے۔ کسی کے زنان خانہ میں تھوڑے گھس آیا ہوں۔ یہ پردہ توڑک کلب ہے۔ پردہ توڑک کلب پکوڑی گر۔ر۔ر۔م کھاوے تو مزا پاوے۔

پردھان:- کہہ دیا۔ یہاں تمہاری پکوڑیاں نہیں بک سکتیں۔

پکوڑی والا:- اس کی کیسے فکر ہے۔ (انٹی سے ایک روپیہ نکالتا ہے) بات یہ ہے حضور روپیہ کو فرش پر بجاتا ہے) دیکھئے سرکار ہے نا کھوٹا؟

پردھان:- بہت ہو چکا۔ کسی صراف کے پاس جا کر اس کے کھرے کھوٹے کی جانچ کراؤ۔

پکوڑی والا:- مگر اس کو بھی پکڑ لے چلوں۔ کمبخت بے ایمان دیہ ڈال سب مجھے کھوٹا روپیہ دے گیا۔ میں نے کبھی ایسے کچی پکوڑیاں نہیں کھلائیں حضور!

پردھان:- کیسے ضدی ہو! یہاں کوئی دینا نہیں ہے۔ اٹھاؤ خوانچہ۔ راستہ لو۔

پکوڑی والا:- وہ یہیں آیا ہے حضور! اس کے ساتھ ایک بابو جی تھے۔ انہوں نے مجھے یہ روپیہ دیا ہے۔

(نارائن بھی منہ چھپا لیتا ہے)

پردھان:- مت بکو۔ ٹھوکر مار کر یہ خوانچہ کو الٹ دوں گا۔

پکوڑی والا:- کمبخت منہ میں کالکھ لگا کر ساڑھی پہن کر مجھے چل دے گیا۔

پردھان:- (شک کر کے) کالکھ اور ساڑھی

پکوڑی والا:- ہاں حضور کہتا تھا۔ خیر کرنے" جا رہا ہوں۔ ہو گیا "خیر" سرکار

پردھان:- مسز نارائن۔ آپ گردن نیچے کر کے فرش پہ کیا ٹٹول رہی ہیں؟

پردھان کی دھرم پتنی:- اور مسٹر نارائن آپ بھی جھکے ہوئے کس کے جوتے کا تسمہ کھول رہے

نارائن:- اجی کیا بتاؤں۔ میرا فاؤنٹین پن اور ان کی رسٹ واچ گر پڑی ہے۔ انہیں کو کھوج رہے ہیں۔ (پکوڑی والا جھک کر دیکھتا ہے۔ اور دینا کو پہچان کر اچھلتا ہے۔) وہی ہے سرکار۔

پردھان کی دھرم پتنی:- بڑی دیر ہو گئی بہن!

(پردھان حیران ہو کر کچھ سوچتا ہے۔ دینا میز کے نیچے چھپتا ہے۔ پکوڑی والا جا کر نارائن کا ہاتھ کھینچ کر میز سے باہر نکالتا ہے۔)

پکوڑی والا:- آداب بجا لاتا ہوں سرکار! یہ روپیہ بالکل کھوٹا ہے۔ اسے مہربانی کر کے بدل دیجئے گا۔

(دینا میز کے نیچے جمپر اور ساڑھی اتار رہا ہے)

نارائن:- (دو سر روپیہ دے کر) لو اور یہاں سے بھاگ جاؤ۔

پکوڑی والا:- جیتے رہیں سرکار (خوانچہ اٹھا کر) گر۔م۔ر۔م۔ پکو۔ڑ۔ڑی! پکو۔ڑی۔ گر۔م۔ ر۔م۔ (جاتا ہے)

پردھان:- مسٹر نارائن کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔

پردھان کی دھرم پتنی:- بہن آپ کی رسٹ واچ نہیں ملی؟

دینا (میز کے نیچے سے) میرے باپ دادا سے کسی نے رسٹ واچ نہیں پہنی سرکار!

(حاضرین چونک پڑتے ہیں)

دینا ساڑھی جمپر لئے میز کے نیچے سے نکلتا ہے۔ اور انہیں نارائن کے حوالے کر دیتا ہے۔ حاضرین سناٹے میں آ جاتے ہیں۔) لیجئے سرکار! میں نے تو اسی وقت ہی آپ سے کہہ دیا تھا۔ کہ مجھے چھٹی دے دیجئے۔ یہ بہو جی کی ساڑھی۔ جمپر اور چپل سنبھال لیجئے۔ بندہ چلا۔ جے رام جی کی۔ میرے تیئیں اگر کوئی غلطی ہوئی ہو۔ تو آپ سب لوگ میری غلطی کو معاف کرنا۔

پردھان:- افسوس! افسوس! بے حد افسوس!

(باقی صفحہ ۱۴ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرکاش لاہور کا جلسہ ایڈیشن

اوم

ہفتہ وار پرکاش لاہور

۲۳ نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۲ مگھر سمت ۱۹۹۸ بکرم

جلد ۳۷ | دیانندابدہ ۱۱۸ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۴۴ و ۴۵

راجستھان میں آریہ سماج

رشی دیانند کے جیون چرتر میں آیا ہے۔ کہ جب رشی راجستھان کو جانے لگے۔ تو کسی نے ان سے کہا۔ کہ وُہ بھوُمی بڑی کٹھور ہے۔ اس لئے پرچار میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ رشی نے جواب دیا۔ کہ جہالت کے درخت ناخن گیروں سے کاٹے نہیں جا سکتے۔ راجستھان رشی کا انتم ستھان بنا۔ مجھے پچھلے دنوں وہاں جانے کا اتفاق ہُوا۔ تو میں نے انوبھو کیا۔ کہ اس وقت تک یہ بھوُمی خیالات کے لحاظ سے کٹر پورانک ہے۔ ادے پور راجیہ میں دو بڑے مندر ہیں۔ ایک کا نام ناتھ دوارہ ہے۔ گوسائیں دامودر لال کی بدولت ناتھ دوارہ کا نام لوگوں کی زبان پر چڑھ چکا ہے۔ راجیہ کی طرف سے اس کے نام لاکھ سوا لاکھ روپیہ سالانہ کی جاگیر ہے۔ اس کے علاوہ چڑھاوا بھی لاکھوں ہی ہوتا ہوگا۔ اس کے سر پر ایک شہر سا بسا ہُوا ہے۔ ورش کے پنچات دیوالی کے اوسر پر وہاں جو میلہ ہوتا ہے۔ اسمیں ہزاروں نر ناری جمع ہوتے ہیں۔ ناتھ دوارہ گُجراتیوں کا مندر ہے۔ اس کے اپاسک زیادہ تر گجرات کے لوگ ہیں۔ اور چونکہ گجرات میں بڑے بڑے سیٹھ ہیں۔ اس لئے وہاں کئی دھرم شالائیں بن گئی ہیں۔ جہاں یہ سیٹھ لوگ ہفتوں نواس کرتے ہیں۔ میں جب وہاں گیا۔ تو میرے ساتھ آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کے منتری شری پنڈت بھگوان سروپ نیائے بھوشن بھی تھے۔ وہاں ہم نے جہالت اور توہم پرستی کے کئی نظارے دیکھے۔ وہاں چھوا چھوت کا کتنا زور ہے۔ اس کا ایک پرتیکش پرمان ہمیں ملا۔ ان دنوں ناتھ دوارہ کے گوسائیں ایک نابالغ نوجوان ہیں۔ جب ہم مندر دیکھنے کے لئے گئے۔ تو گوسائیں صاحب اپنے کمرہ میں آرام فرما رہے تھے۔ باہر ان کا ملازم بیٹھا پنکھا کھینچ رہا تھا۔ ہم پھرتے پھراتے وہاں پہنچے تو اُس شخص نے پنڈت بھگوان سروپ جی سے کہا۔ کہ ذرا پرے رہو۔ پنڈت جی نے پُوچھا کیا بات ہے؟ تو اُس نے کہا۔ کہ کہیں میرے ساتھ لگ کر مجھے بھرشٹ نہ کر دینا۔ پنڈت جی نے ازراہ مذاق کہا۔ کہ لگ گئے تو کیا ہوگا۔ اس نے کہا۔ اور کیا ہوگا۔ مجھے نہانا پڑے گا۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ وہاں اس وقت تک چھوا چھوت کس قدر ہے؟ اور اس چھوا چھوت کی بدولت اپنے ہی بھائیوں کے ساتھ کس قدر نفرت ہے۔

اس بھوُمی میں رشی دیانند نے اپنے جیون کے انتم ورش وبتیت کئے۔ اور اس لئے وبتیت کئے کہ یہ بھوُمی جو کسی وقت ویروں کی بھوُمی سمجھی جاتی تھی۔ ایک بار پھر اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جائے۔ اور اس بھوُمی کے لئے ہی رشی نے اپنی جان کی بازی لگا دی۔ آریہ سماج کی اب وہاں کیا حالت ہے۔ ایک فقرہ میں یہ کہوں گا۔ کہ وہاں آریہ سماجیں کمزور ہیں۔ لیکن آریہ سماج مضبوط ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کا علاقہ بہت وسیع ہے۔ شاید ہی کسی پرتی ندھی سبھا کا علاقہ اتنا وسیع ہو۔ اس کے ماتحت ۲۰۵ آریہ سماجیں ہیں۔ لیکن آریہ سماجیں کمزور ہیں۔ اور ان کے ساتھ سبھا بھی۔ عام طور پر علاقہ بہت غریب ہے۔ اس لئے روپیہ کی بہت تنگی رہتی ہے۔ اتنے وسیع علاقہ پر قابو پانے کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں روپیہ پرچار کے لئے چاہیئے۔ لیکن وہاں ہزاروں بھی مشکل سے جمع ہوتے ہیں۔ راجستھان کے آریہ سماج کا کیندر اجمیر ہے۔ راجستھان کی راجدھانی بھی اجمیر ہی ہے۔ اجمیر کا آریہ سماج بہت اچھی حالت میں ہے۔ وُہ کسی پرانت کی راجدھانی کے سماج سے کسی طرح پیچھے نہیں۔ وہاں آریہ سماج کے کئی انسٹی ٹیوشن ہیں۔ اور وہاں کے لوگوں کو آریہ سماج کے پرتی شردھا بھی ہے۔ دیا کھیانوں میں ہزاروں نر ناری شامل ہوتے ہیں۔ بیاور کی آریہ سماج بھی اچھی حالت میں ہے۔ اس کا مندر بھی اچھا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی اچھے آریہ سماج ہونگے۔ لیکن میں کہہ نہیں سکتا۔ کیونکہ میں سارے پرانت کا دورہ نہیں کر سکا۔ لیکن جے پور، جودھ پور اور اودے پور کی سماجیں کمزور ہیں۔ رشی نے اپنے جیون کے انتم ورش وہاں گذارے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ نہ جودھ پور میں ان کا کوئی اثر ہے۔ نہ اودے پور میں۔ رشی کا اثر میں نے کہیں دیکھا تو شاہپورہ میں۔ یہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ لیکن اس کا سرکاری دھرم ویدک دھرم ہے۔ راج ادھیراج شاہپورہ آدھیش مہاراج امید سنگھ کو رشی کے پرتی اتنی شردھا ہے۔ کہ رشی کا ذکر آتے ہی ان کی آنکھوں میں آنسُو آ جاتے ہیں۔ پبلک یگیہ شالا تو الگ ہے ہی۔ لیکن راج محل میں مہاراج کی اپنی ایک یگیہ شالا بھی ہے۔ جہاں مہاراج ہر روز پراتہ کال یگیہ کرتے ہیں۔ مہارانی جی بھی اس میں شامل ہوتی ہیں۔ گویا رشی کے اُپدیشوں کا اثر کسی راج نریش پر ہے تو وُہ شاہپورہ آدھیش ہیں۔

میں نے کہا کہ راجستھان کا علاقہ بہت لمبا چوڑا ہے۔ وہاں ویدک دھرم کا پرچار کرنے کے لئے ہزاروں نہیں لاکھوں روپیہ چاہیئے۔ لیکن روپیہ کا وہاں ابھاؤ ہے۔ وہاں روپیہ یا تو جینیوں کے پاس ہے یا مارواڑیوں کے۔ لیکن دونوں آریہ سماج سے وِمکھ ہیں۔ جو لوگ آریہ سماج میں ہیں ان کے پاس زیادہ دھن نہیں۔ پنجاب کی طرح وہاں کوئی مڈل کلاس نہیں جو دھنی لوگوں کا ابھاؤ ان بھو نہ ہونے دے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج ایسی اُنت اوستھا میں نہیں۔ جیسی کہ ہونی چاہیئے۔ آریہ سماج کے سیوکوں سے جو کچھ ہو سکتا ہے۔ وُہ کرتے ہیں۔ وہاں آریہ سماج کے کئی یوگیہ سیوک ہیں۔ جو اپنے ڈھنگ پر سماج کی سیوا کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جس وکیتی پر آریہ سماج کی سیوا کی دُھن سوار رہتی ہے۔ جس نے آریہ سماج کی سیوا کو اپنے جیون کا مکھیہ اُدیش سمجھ رکھا ہے۔ اور جس نے آریہ سماج کی خاطر اپنا سب کچھ سواہا کر دیا ہے۔ وُہ راجستھان کیسری کنور چاند کرن شاردا ہیں۔ راجستھان آریہ سماج کے لئے کسی ایک شخص کو ذمہ وار سمجھا جا سکتا ہے۔ تو وُہ کنور صاحب ہیں۔ رشی کے پرتی انہیں جو شردھا ہے۔ اور آریہ سماج سے اُنہیں جو لگن ہے۔ اور اسکی خاطر جسطرح وُہ اپنا سارا کام چھوڑ سکتے ہیں۔ اسے دیکھکر میرا ہردہ گدگد پرسن ہو گیا۔ ان سے جو کچھ ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج کے لئے کرتے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ ان کی مانگ راجستھان سے باہر بھی ہے۔ اور انہیں اکثر باہر جانا پڑتا ہے۔ ان سے جو کچھ ہو سکتا ہے کرتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہُوں۔ کہ یہ ان کے بس کا روگ نہیں۔ انہیں سہائتا کی ضرورت ہے۔ آریہ سماج راجستھان کو سر کرنا چاہتا ہے۔ تو سارے دیش کے آریہ سماج کو راجستھان کو اپنا پرانت سمجھنا پڑے گا۔ اسے دھن کی سہائتا دینی ہوگی۔ لیکن اس سے بھی زیادہ ضروری بات یہ ہے۔ کہ دُوسرے پرانتوں کے مکھیا لوگ راجستھان کا دورہ کریں۔ اور آریہ سماج کا سندیش جنتا کے کانوں تک پہنچا دیں۔ اس کام میں سب سے زیادہ سہائتا سنیاسی دے سکتے ہیں۔ مجھے ذاتی علم تو نہیں لیکن میرا خیال یہ ہے۔ کہ راجستھان میں جنتا پر پرچار سنیاسی کر سکتے ہیں۔ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ لوگ اس وقت تک پُرانے خیالات کے ہیں۔ دیوی دیوتاؤں کے اُپاسک ہیں۔ اس لئے بھگوے ویش کے لئے انہیں ضرور شردھا ہوگی۔ راجستھان پرتی ندھی سبھا یدی سنیاسی مہاتماؤں کو پریرنا کرے تو ہو سکتا ہے۔ کہ آریہ سماج کے کچھ سنیاسی اس پرانت میں بھرمن کرنا سویکار کر لیں۔ اگر کچھ سنیاسی مستقل طور پر راجستھان کے مختلف ستھانوں میں بیٹھکر ویدک دھرم کا پرچار کریں۔ تو اور بھی لابھ ہو سکتا ہے۔ سوامی برتانند جی نے چتوڑ میں گورُوکل قایم کر رکھا ہے۔ ان کے پرشارتھ سے وہاں ایک شاندار بھون کھڑا ہو گیا ہے۔ لیکن چتوڑ کی پورانک جنتا کی طرف سے اسکا ابھی تک بائیکاٹ جاری ہے۔ چتوڑ میں اس وقت تک آریہ سماج مندر کے لئے ستھان نہیں ملا۔ نہ وہاں آریہ سماج قایم ہو سکا ہے۔ لیکن چونکہ سوامی برتانند سنیاسی ہیں۔ اور سانسارک بندھنوں سے مکت ہیں۔ اس لئے انہیں کسی کے دودھ کی پرواہ نہیں۔ وُہ دُھن کے پکے ہیں۔ اور کبھی نہ کبھی دِن چتوڑ میں آریہ سماج کا جھنڈا گاڑ دیں گے۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا تھا۔ کہ آریہ مندر کے لئے وُہ ایک بھوُمی خریدنے والے ہیں۔ راجستھان ایک بار پھر سے آریہ بھوُمی بن سکتی ہے۔ بشرطیکہ سمست بھارت کا آریہ سماج اسے اپنا کشیتر سمجھ لے۔

کرشن

پرکاش کے خود گراہک بنکر اپنا کرتویہ پالن کریں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیانند سیوا سدن

سورگیہ آچاریہ رام دیو نے آریہ سماج کی جو شاندار سیوائیں کی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی۔ کہ انہوں نے دیانند سیوا سدن قایم کیا۔ اس کا ادیش یہ تھا۔ کہ آریہ سماج کی آجیون سیوا کرنے والوں کا ایک جتھہ تیار کیا جائے۔ جو نردواہ کی طرف سے بیفکر ہو کر آریہ سماج کی سیوا کرے۔ اس کے وہ پہلے ادھیکش تھے۔ ان کے علاوہ پنڈت چموپتی جی۔ پنڈت بدھ دیو جی۔ پنڈت ستیہ ورت جی۔ ڈاکٹر رادھا کشن جی اور پنڈت گیان چند جی اس کے ممبر تھے۔ اگرچہ سیوا کال ۱۸ ورش رکھا گیا تھا۔ لیکن خیال یہ تھا۔ کہ آریہ پرش اس کے پشچات بھی آریہ سماج کی سیوا کرتے رہیں گے۔ آچاریہ رام دیو اور پنڈت چموپتی اس سنسار اسار سے رخصت ہو گئے۔ پنڈت بدھ دیو نے جو برت اگنی کے سامنے لیا تھا۔ اسے جواب دے کر کئی ورش ہوئے۔ دیانند سیوا سدن سے ناطہ توڑ لیا۔ اور ان دنوں وہ دکشنا پر گذارہ کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر رادھا کشن۔ پنڈت ستیہ ورت اور پنڈت گیان چند کا بھی سیوا کال سماپت ہو گیا ہے۔ اس لئے عملی طور پر دیانند سیوا سدن سماپت ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر رادھا کشن نے ہردوار میں ہی پریکٹس شروع کر دی ہے۔ پنڈت ستیہ ورت جی گورو کل کانگڑی کے مکھیہ ادھشٹھاتا پد سے سبکدوش ہو کر بمبئی جا رہے ہیں۔ اور وہیں وہ سہقائی روپ سے نواس کریں گے اس طرح آچاریہ رام دیو کی ایک قایم کی ہوئی سنستھا ختم ہو گئی۔ دیانند سیوا سدن کے بند ہونے کے معنی یہ ہیں۔ کہ کسی نہ کسی کارن سے یہ تجربہ سپھل نہیں ہوا۔ نہ سبھا نے اس لائن میں نئے نوجوان بھرتی کرنا مناسب سمجھا۔ اور نہ نوجوانوں نے اپنی گردن اٹھارہ برس تک سبھا کے ہاتھ میں دینا سویکار کی اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ سبھا کا کام یا تو تنخواہ اپدیشکوں دوارا چلے گا۔ یا ان اپدیشکوں دوارا جو نام کو اونینک ہیں۔ لیکن آریہ سماج سے دکشنا وصول کرتے رہتے ہیں۔ دیانند سیوا سدن قایم کرنے والوں کا کبھی یہ منشا نہ تھا۔ کہ چالیس برس کے نوجوان سبھا سے پنشن لیکر اپنے اپنے کاموں میں لگ جا ئیں +

"کرشن"

ایڈیٹر کے نوٹ

قابل مذمت:-

فٹ بال کے میچ میں شکست کھا کر اسلامیہ کالج جالندھر کے طلبا نے دیانند کالج کے طلبا پر حملہ کر دیا۔ جس سے کچھ ہندو طلبا زخمی ہو گئے۔ اور ایک نوجوان مہاشہ وشنو دت ایم۔ اے ہلاک ہو گیا۔ اسلامیہ کالج جالندھر کے طلبا کے اس افسوسناک فعل کی جس قدر مذمت کی جائے کم ہے۔ ہمیں مرحوم نوجوان کے جسکی جان اکارن ہی لیگئی ہے پریوار سے دلی ہمدردی ہے۔

دواہوں کے دن:-

یہ دن دواہوں کے ہیں۔ اس سپتاہ لدھیانہ کے پرنسپل رام لال جی کی سپتری کوشلیا، پرکاش کے انتیہ پریمی رائے بہادر حکومت رائے پنڈی بھٹیاں کی سپتری گارگی اور لاہور کے شریمان نرنجن ناتھ جی کی بھتیجی کماری لیلا کے دواہ ہیں۔ ہم ان سب شبھ دواہوں پر ودھائی دیتے ہوئے ان دیویوں کے سکھ مے گرہستھ کے لئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔

پنجابی کانفرنس

۲۷ سے ۳۰ دسمبر تک ابوہر میں اکھل بھارتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن ہو رہا ہے۔ اور ۲۲، ۲۳، ۲۴ دسمبر کو لاہور میں پرانتیہ پنجابی کانفرنس ہندی سارے دیش کی قومی زبان ہے۔ اس لئے اس سمیلن کو سپھل بنانا سارے بھارت واسیوں کا کرتویہ ہے۔ لیکن چونکہ اس ورش اسے پنجاب نے نمنترت کیا ہے۔ اس لئے اسے سپھل بنانے کی ذمہ داری پنجاب پر ہے۔ اور پنجابی پنجابیوں کی ماتری بھاشا ہے۔ اس لئے اس کی اُنتی اور سدھار میں بھاگ لینا بھی ان کا کرتویہ ہے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ دونوں سمیلن سپھل ہونگے۔

ستیاگرہیوں کی رہائی کا سوال

کئی دنوں سے ستیاگرہیوں کی رہائی کا چرچا ہو رہا ہے۔ لیکن آئے دن کوئی نہ کوئی وگھن پڑ جاتا ہے۔ جس سے رہائی عمل میں نہیں آتی۔ بڑی مشکل سے برطانوی حکومت تیار ہوئی۔ اس نے حکومت ہند کو آدیش دیا۔ اور حکومت ہند نے پرانتیہ سرکاروں سے مشورے کئے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ کئی صوبوں کے گورنروں کی طرف سے رکاوٹ ڈالی جا رہی ہے۔ اس طرح ستیاگرہی قیدیوں کی رہائی کا معاملہ پھر کھٹائی میں پڑ گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ انہیں نومبر کے آخیر تک رہا کیا جاوے گا۔

دیوان رادھا کشن کا دیہانت

دیوان رادھا کشن ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سابق جج ہائی کورٹ ابدرسٹیٹ کا ۱۸ نومبر کو لاہور میں دیہانت ہو گیا۔ دیوان صاحب ضلع مردان کے رہنے والے تھے۔ سورگیہ مہاتما ہنس راج کے داماد اور مسٹر جسٹس بخشی ٹیک چند کے سمبندھی تھے۔ دیوان صاحب ایک کٹر آریہ سماجی تھے۔ اور اعلے قانون دان ہونے کے علاوہ آپ اعلے پایہ کے علم دوست بھی تھے۔ انہیں کاربنکل کی شکایت ہو گئی تھی۔ ہر چند علاج کرایا گیا۔ لیکن یہ عارضہ ان کی جان لیکر ہی ٹلا۔ پرماتما سورگیہ کی آتما کو سدگتی پردان کرے۔

نظام راجیہ سبھا دھیان دے

اُمری (ناندیڑ ریاست حیدرآباد) بیوپار کا اچھا کیندر ہے۔ یہاں کے آریہ سماجیوں کو ویسے تو ہمیشہ تنگ کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن جب سے آریہ سماج قایم ہوا ہے۔ پولیس اسے بہت تنگ کر رہی ہے۔ اطلاع آئی ہے۔ کہ ۳۰ ستمبر کو جلوس تو نکالا سناتنیوں نے۔ جس سے آریہ سماج کا کوئی تعلق نہ تھا۔ لیکن گرفتار کر لیا گیا ہے آریہ سماج کے پردھان اپ پردھان منتری اور اپ منتری کو۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مسلمان سب انسپکٹر چار کانسٹیبلوں کو ساتھ لیکر ان کے گھروں پر گیا۔ اور کہہ آیا۔ کہ اگر میں سچا مسلمان ہوں۔ تو تمہیں بچ کر نکلنے نہیں دوں گا۔ ان پر جھوٹا مقدمہ بنایا گیا ہے۔ چاروں آریہ بھائی ضمانت پر رہا ہیں۔ نظام راجیہ کی آریہ پرتی ندھی سبھا کو ادھر توجہ دینی چاہیئے۔

ڈومنز کانفرنس

آل انڈیا ڈومنز کانفرنس کی پنجاب برانچ کا ایک ادھیویشن لاہور میں پچھلے سنیچروار کو ہوا جسمیں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ ہندو لا میں ایسی ترامیم کی جائیں۔ کہ جن سے انکے حقوق محفوظ ہو جائیں۔ وہ چاہتی ہیں۔ کہ پتا کی جائداد میں سے پتریوں کو بھی حصہ ملا کرے۔

جنگ کی رفتار

۲۲ جون کو روس پر حملہ ہوا۔ جرمن ہائی کمانڈ نے بڑھ ہانکی۔ کہ دس ہفتوں میں یہ مہم سر ہو جائیگی لیکن ۲۱ ہفتے بیت گئے۔ مگر جنگ کسی فیصلہ کن مرحلہ پر نہیں پہنچی۔ لینن گراڈ تین ماہ سے گھرا ہوا ہے۔ لیکن اس کو تسخیر نہیں کیا جاسکا۔ اسی طرح ابھی تک جرمن فوجیں ماسکو سے ۶۰ میل ہیں۔ پانچ چھ ہفتوں میں وہ ذرا بھی آگے نہیں بڑھ سکیں۔ موسم بہت خراب ہو رہا ہے۔ اس لئے جرمن حملوں کی شدت پہلے ہی بہت کم ہو گئی ہے۔ اب مژدہ ہو جائے گی بجز اسکے کہ کریمیا تک فوجی جمود دمود ار ہو رہا ہے۔ جرمنوں نے دعوے کیا ہے۔ کہ سارا مشرقی کریمیا ان کے قبضہ میں آ گیا ہے۔ اور ایک لاکھ روسیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کاکیشیا کی طرف جرمن پیشقدمی رکی ہوئی ہے۔ خارکوف پر جرمنوں کا قبضہ ہوئے تین ہفتوں سے زیادہ ہو چکے ہیں۔ لیکن نہ وہ اس سے آگے بڑھ پائے ہیں۔ اور نہ روسٹوف پر ہی قبضہ کر سکے ہیں۔ جنگ کا یہ دوسرا دور ہے۔ پہلے دور میں جرمن پیشقدمی ناقابل مزاحمت تھی۔ دوسرے دور میں جرمن پیشقدمی بہت مدھم پڑ گئی ہے۔ تیسرا دور وہ ہو گا۔ جب روسی سیلم رو لڑ چلے گا۔ روسی ہائی کمانڈ کی تیاریوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اگلے اپریل تک جرمن پیشقدمی کے لئے تیار ہے۔ روس میں ۱۵ اور ۵۰ سال کی درمیانی عمر کے ۷ کروڑ باشندے ہیں۔ جو اپنے وطن کی آزادی کے لئے جانیں لڑانے کے لئے تیار ہیں۔ جرمنوں کے پاس سامان جنگ بہت ہے۔ لیکن اسے استعمال کرنیوالے ختم ہو رہے ہیں۔ اس وقت خطرہ ہے تو کاکیشیا کو۔ مگر یہاں جرمن فوجوں کو صرف روسی فوجوں سے ہی مقابلہ نہ کرنا ہو گا۔ برطانوی فوجوں سے بھی لڑنا ہو گا۔ کیونکہ اگر جرمن کاکیشیا میں گھس آئیں۔ تو ہندوستان کو براہ راست خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس علاقہ میں دشمن کے دانت کھٹے کرنے کے لئے جنرل ویول کی فوجیں تیار بر تیار کھڑی ہیں۔

صدر روز ویلٹ نے تجارتی جہازوں کو مسلح کرنے کے قانون پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس طرح اب اپنے اعلان کے مطابق امریکہ جمہوری ممالک کو سامان جنگ پہنچانے والے جہازوں کی حفاظت کے لئے اپنے جنگی جہاز بھیجے گا۔ اور اگر جرمن آبدوزوں نے چھیڑ چھاڑ کی۔ تو ان کو منہ توڑ جواب دیا جائیگا۔ (ہتیشی)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سمالوچنا

آریہ ڈائری سنہ ۱۹۴۲ء (ہندی)

راجپال اینڈ سنز نے حسب معمول امسال بھی نئے سال کی آریہ ڈائری پرکاشت کی ہے۔ یہ صرف ڈائری ہی نہیں۔ اس میں آریہ سماج کے متعلق کافی واقفیت بھی دی گئی ہے۔ اس طرح غیر آریہ سماجی متروں اور استریوں کو اپہار دینے کے لئے یہ بہت اُتم چیز ہے۔ کیونکہ اس کے دوارا آریہ سماج کا پرچار بھی ہوگا۔ چھٹیوں کی مکمل فہرست۔ ویدک نکشتر اور ایک دو بھجن بھی ہیں۔ ہر ایک آریہ کو آریہ ڈائری خریدنی چاہیئے۔ قیمت ۸ر۔ راجپال اینڈ سنز ہسپتال روڈ لاہور سے منگوا دیں۔

آریہ ڈائرکٹری (ہندی)

سارودیشک سبھا دہلی نے آریہ ڈائرکٹری پرکاشت کرکے بڑا پرشنسنیہ کاریہ کیا ہے۔ اس میں جہاں آریہ سماج کی تمام انسٹی ٹیوشنوں اور آریوں کی تعداد کے متعلق ضروری واقفیت دی گئی ہے۔ وہاں آریہ سماج کا سنکشپت پریچے بھی ہے۔ کہ آریہ سماج کیا ہے۔ کس نے اسے ستھاپت کیا۔ کیوں کیا۔ آریہ سماج کیا مانتا اور کیا نہیں مانتا وغیرہ اس طرح یہ چیز آریہ سماجیوں کے لئے بہت کام کی بن گئی ہے۔ بڑے سائز کے چار سو صفحے ہیں۔ مہاتما نارائن سوامی اور سوامی سوتنترانند کے چتر بھی ہیں۔ کسی آریہ کو اس امولیہ چیز سے وچنت نہ رہنا چاہیئے۔ قیمت سوا روپیہ سارودیشک سبھا دہلی سے منگوا دیں۔

دُکھی دُنیا (اُردو)

گاندھی سیوا آشرم شاہدرہ (لاہور) کے پنڈت اوم پرکاش تریکھا نے شری راجگوپال آچاریہ سابق وزیر اعظم مدراس کی کانگرس کے تعمیری پروگرام کے متعلق سات کہانیوں کا تامل بھاشا سے ترجمہ کرکے اردو میں دُکھی دنیا کے نام سے مجموعہ شائع کیا ہے۔ کہانیاں جہاں قومیت کی سپرٹ لئے ہوئے ہیں۔ وہاں دلچسپ بھی کم نہیں۔ مترجم کی محنت قابلِ داد ہے۔ ہندوستانی نوجوانوں کے ہاتھوں میں کہانیوں کی ایسی ہی کتابیں دینے کی ضرورت ہے۔ قیمت معہ محصول ڈاک سوا سات آنے۔

آزادیٔ ہند

پنڈت اوم پرکاش تریکھا کی یہ دوسری کتاب ہے۔ جسمیں مہاتما گاندھی کے انڈین ہوم رول کا سلیس اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ مہاتما گاندھی کی سیاست اور اور نیتی کے ساتھ سا

سُدرشن چکّر

"پرکاش" کے گت انک میں "کرانتی کاری" مہاشہ مہرچند کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی انترنگ کا ممبر بننے اور نکالے جانیکی جو مختصر سی روئداد شائع ہوئی ہے۔ اسمیں کچھ اصلاح کی ضرورت ہے۔ جو کچھ ہم نے لکھا تھا سُنی سنائی بات کے آدھار پر۔ تحقیقات کرنے پر اصل واقعہ معلوم ہُوا ہے۔ اسے بیان کرتے ہیں۔

سبھا کے پچھلے جنرل اجلاس پر جس وقت گروپ سسٹم کے ذریعہ انترنگ سبھا کے ممبروں کا چناؤ ہو رہا تھا۔ اس وقت یہ "کرانتی کاری" مہاشہ ممبری کا فارم لئے ووٹ بھکشا کرتے پھرے۔ ۱۶ ووٹ درکار تھے۔ لیکن باوجود کوشش بسیار کے صرف ۱۵ ہی مل سکے۔ اس طرح ان کی پیاری "کرانتی" دم توڑ رہی تھی۔ کہ جعلسازی سے کام لیکر اسے بچا لیا گیا۔

گورداسپور آریہ سماج کے ایک پرتی ندھی اس وقت ہال سے اُٹھکر چلے گئے تھے۔ اس کرانتی کاری مہاشہ نے دینا نگر آریہ سماج کے ایک پرتی ندھی کے ذریعہ گورداسپور کے غیر حاضر پرتی ندھی کے دستخط کروا لئے۔ اس طرح آرتیو کا خون دم توڑ رہی "کرانتی" میں جعلسازی کے انجکشن دوارا پہنچایا گیا۔ آخر انترنگ سبھا کی ممبری مل گئی۔ اور کرانتی کی "دجے" ہو گئی۔

دینا نگر کے جس پرتی ندھی نے دوسرے ویکتی کے نام سے دستخط کئے تھے وہ اس "کرانتی کاری" جیسے پست اخلاق کا نہ تھا۔ اس کے من کو کلیش ہُوا۔ کہ کیا پاپ کر آیا۔ پشچاتاپ کے لئے اس نے منتری کو اصل واقعہ لکھ بھیجا سبھا نے گورداسپور کے اس پرتی ندھی سے جس کا ووٹ اس "کرانتی کاری" مہاشہ نے اس طرح جعلسازی کے ذریعہ انترنگ سبھا کی ممبری حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا تھا۔ سے پوچھا۔ کہ آیا آپ اسوقت سبھا میں موجود تھے۔ اور کیا "کرانتی کاری" مہاشہ کے فارم پر آپ کے دستخط ہیں؟ ان کا جواب نفی میں تھا۔ اس طرح انترنگ سبھا کی ممبری کے بھوکے کرانتی کاری کی جعلسازی ثابت ہو گئی۔

یہ ایسا جرم ہے۔ جسکی سزا۔ اگر یہ جرم اسمبلی کی ممبری کے سلسلہ میں کسی سے سرزد ہُوا ہوتا۔ تو علاوہ قید کے چھ سال کے لئے ووٹ دینے کے حق سے محرومی سے کم نہ ہوتی۔ پھر دھارمک جگت میں تو ایسے پاپ کی سزا اور بھی سخت ہونی چاہیئے۔ لیکن اس کرانتی کاری مہاشہ کی خوش قسمتی سے "راج" "کرانتی کاریوں" کا تھا۔ اس لئے انہوں نے اسے کوئی سزا نہ دی۔ صرف باعزت طور پر انترنگ سے نکال دیا۔

اس کرانتی کاری کا شیونک پتن ملاحظہ ہو۔ کہ اس نے اس پاپ کے بعد دوسرا پاپ یہ کیا۔ کہ "بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے" کے مصداق انترنگ سبھا سے نکالے جانیکی بات کو چھپانے کے لئے یہ جھوٹ بولتے پھرے۔ کہ میں نے انترنگ سبھا سے استعیفا دے دیا ہے۔ لیکن کسی نے سچ کہا ہے۔ کہ صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے۔

اوّل تو ایسے اخلاق کے ویکتیوں کو آریہ سماج میں رہ کر اس کی بدنامی کا باعث بننے کا کوئی ادھیکار نہیں۔ لیکن اگر رہیں۔ تو اپنے اندر "کرانتی" پیدا کریں۔ دوسروں کو ادھیکاروں کا بھوکا کہنے۔ ادھیکار نہ ملنے پر رُوٹھنے یا اسہیوگ کرنیکا بے جا الزام دینے کا ایک ایسی ویکتی کو کیا حق ہے۔ جو انترنگ سبھا کی تُچھ ممبری کے لئے جعلسازیاں تک کرے۔ دوسروں میں "کرانتی" لانے سے پہلے ایسے ویکتیوں کو اپنے اندر کرانتی لانے کی ضرورت ہے۔

کرانتی! کرانتی!! کرانتی!!! بے شک کرانتی آنی چاہیئے۔ پہلے آریہ بھائیوں میں۔ مگر وہ کرانتی ایسی ہو۔ جو آریوں کے اخلاق بلند کر سکے۔ ان کی ودوتا بڑھا سکے۔ ویدیں شردھا کی بردھی کر سکے۔ وہ کرانتی انہیں ادھیکاروں کے لئے جعلسازی کرنا نہ سکھائے۔ بلکہ نشکام سیوک اور سچے معنوں میں آریہ سماجی بنائے۔ اپنے اندر یہ کرانتی لانے کے بعد پھر وہ دوسروں میں کرانتی لادیں۔ پرماتما کرے۔ کہ آریہ سماج میں کرانتی آئے۔ لیکن وہ سچی کرانتی ہو۔

نوٹ:- ستیاگرہ کی فلاسفی کو سمجھنے کے خواہشمند اسے ضرور پڑھیں۔ قیمت معہ محصول ڈاک سوا سات آنے۔ یہ دونوں کتابیں گاندھی سیوا آشرم بک ڈپو ہم کورٹ سٹریٹ لاہور سے مل سکتی ہیں۔

ادھر اُدھر کی

محوری ممالک جاپان اور اٹلی کے ریڈیو سٹیشنوں سے اس سرکاری بیان کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ سبھاش بابو برلن پہنچ گئے ہیں۔ ۱۲۔ نومبر کو ایک اطالوی ریڈیو نے اپنے ہندوستانی پروگرام میں یہ اطلاع دی۔ کہ سبھاش بابو برلن پہنچ گئے ہیں۔ اسی دن جاپان ریڈیو نے بھی اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ جاپان میں مقیم ہندوستانی جلاوطن مسٹر راش بہاری بوس نے سبھاش بابو کو صحیح سلامت برلن پہنچ جانے پر مبارکباد کا تار بھیجا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ وہ جاپان کے راستہ برلن پہنچے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سبھاش بابو کسی روز برلن ریڈیو سے تقریر کریں گے۔

ہندوستان کو روس سے ملانے کے لئے نوکھنڈی کے ریلوے سٹیشن سے مشہد (ایران) تک ۸۰۰ میل لمبی سڑک بنائی جا رہی ہے۔ یہ سڑک مکمل ہو جانے پر ہندوستان ایران کے ذریعہ روس سے مل جائے گا۔

دیولی کیمپ جیل میں ۵۰ اور منٹگمری جیل میں ۱۴ دیش بھگت نظر بند ہیں۔ جو بہتر سلوک کیلئے بھوک ہڑتال کئے ہوئے ہیں۔ ان نظر بندوں کو سی کلاس قیدیوں جیسی خوراک جس پر صرف ایک آنہ ۱/۲ ۳ پائی روزانہ خرچ آتا ہے۔ دی جاتی ہے پنجاب میں بی اور اے کلاس کے قیدیوں کی خوراک پر ۷ر یا ۹ر خرچ آتا ہے۔ سات آنے سبزی خوروں کی خوراک پر اور ۹ر گوشت خوروں کی خوراک پر۔ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ ان بھوک ہڑتالیوں کی جان بچانے کے لئے حکومت ان کے جائز مطالبات منظور کرے۔

ایک طرف مسٹر فضل الحق اور مسٹر جناح میں صلح ہو گئی ہے۔ تو دوسری طرف سکھوں کے دو لیڈر ماسٹر تارا سنگھ اور گیانی شیر سنگھ مل گئے ہیں۔ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی نے مسٹر حق کے خلاف کسی کاروائی کی ضرورت نہیں سمجھی۔ تا دیبی کاروائی کرتی تو بنگال کی موجودہ وزارت ٹوٹ جاتی۔ اور مسٹر حق کانگرس اور ہندو سبھا سے مل کر وزارت بناتے۔ بنگال وزارت کو غیر مسلموں کے ہاتھوں پڑنے سے بچانے کے لئے مسٹر جناح کو جھکنا پڑا۔ دونوں کے تھوڑا تھوڑا جھکنے کا نتیجہ صلح میں نکلا ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے۔ کہ مسٹر حق کی گردن مسٹر جناح کی ڈکٹیٹری کا جُوا کے دن اُٹھاتی ہے؟ (رہتیشی)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج وچھووالی کے اُتسو کا پروگرام

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۴۷واں سالانہ جلسہ ۲۵ نومبر سے ۳۰ نومبر تک بڑے دھوم دھام سے گوردھن بھون کے وسیع میدان میں منایا جائیگا۔ باہر کے آریہ بھائی پریوار اور متروں سمیت بھاری تعداد میں شامل ہوں۔

۲۵ سے ۲۷ نومبر:- ۲۵ نومبر کو وید سمیلن زیر صدارت پروفیسر وشوناتھ اُپادھیائے ہوگا۔ جس میں ڈاکٹر لکشمن سروپ رگ وید اور ہرڈپہ پر نبندھ پڑھیں گے۔ ۲۶ کو ویایام سمیلن جس میں پنڈت ستیہ دیو جی جسمانی کرتب اور چلتی موٹر کو کھڑی کرکے دکھا دیں گے۔ شری وٹھل داس یوگ کے آسن دکھائیں گے۔ اور ۲۷ کو سنگیت سمیلن ہوگا۔ تینوں دن کارروائی ساڑھے سات بجے سے دس بجے رات تک ہوگی۔

۲۸ نومبر نگر کیرتن:- ۴ بجے شام سے رات کے دس بجے تک لاہور کے بڑے بڑے بازاروں سے گذرے گا۔ سب آریہ بھائی سمّلت ہوں۔ **۲۹ نومبر** بروز سنیچروار سوامی ویدانند جی تیرتھ۔ پنڈت دھرمیندر ناتھ جی شاستری۔ پنڈت ایشورچندر جی۔ پنڈت لوکناتھ جی ترک واچسپتی۔ کنور چاندکرن جی شاردا کے ویاکھیان ہوں گے۔ بعد دوپہر تین سمیلن ہونگے یووک سمیلن۔ استری شکھشا سمیلن اور آریہ بھاشا سمیلن۔ **۳۰ نومبر** بروز اتوار پراتاکال شری مہاتما نارائن سوامی جی مہاراج کا منوہر اُپدیش اور لالہ دیش بندھو جی گپتا کا منوہر ویاکھیان ہوگا۔ دوپہر کو ایک بڑی شاندار کانفرنس اکھنڈ بھارت زیر صدارت بمبئی کے مشہور نیتا شری جمنا داس جی مہتہ ایم۔ ایل۔ اے (سنٹرل) ہوگی۔ رات کو پنڈت پریہ ورت جی تتھا پنڈت رامچندر جی دہلوی کے ویاکھیان ہونگے۔

نوٹ:- مفصّل پروگرام بعد میں شائع کیا جائے گا۔ یکم و ۲ دسمبر کو استری سماج کا جلسہ وچھووالی سماج مندر میں ہوگا۔

(منتری آریہ سماج وچھووالی)

لاہور میں کتھا

گاندھی سکوائر چوک میں پنڈت بدھ دیو میرپوری ۱۹ سے ۲۳ نومبر تک من کی اوستھا پر کتھا کریں گے۔ ستھانیہ آریہ بھائی بہنیں سمّلت ہوکر لابھ اٹھائیں۔ (مانک چند بجاج)

لاہور اشتہار پڑھنے والے پرکاش کے پریمی نئی نسبت روڈ دفتر میں درشن دیں۔

آریہ سماج کی ضرورت

(از:- شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج)

جس پرکار جسم میں انیک پرکار کے انگ ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک انگ اپنا اپنا کام کرتا ہے۔ اگر کوئی آنکھ سے کان کا کام لینا چاہے تو ناممکن ہے۔ اسی طرح سماج میں بھی نانا پرکار کے کام ہیں۔ اور ہر ایک کو اپنی اپنی رُچی کے انوسار کام کرنا ہوگا۔ وہ جس کام کو خوشی سے کرتا ہے۔ اگر آپ اس کو اور کام پر لگائیں گے۔ تو ٹھیک نہ ہوگا۔

آریہ سماج میں سنسکرت کے وِدوان اُپدیشک بنانے کے لئے آریہ سماج نے گوروکل اُپدیشک ودیالیہ بنائے۔ اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے آریہ سماج نے کنیا پاٹھ شالائیں بنائیں جس وقت لڑکیوں کو پڑھانا گناہ مانا جاتا تھا۔ اس وقت یہ کیا گیا۔ اب تو لڑکیوں کے سکول کالج بھی بن رہے ہیں۔ تعلیم کے لئے آریہ سماج نے سکول اور کالج بنائے۔ یہ سب کام اچھی طرح ہو رہے ہیں۔ ان کے علاوہ آریہ سماج نے اناتھالیہ بنائے۔ ان کی بھی اچھی حالت ہے۔ مہرشی کے جیون میں ان کے لیکھوں سے ایک کام گئوشالہ بھی پرتیت ہوتا ہے۔ لیکن آریہ سماج نے اس کام کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔

مذکورہ بالا کاموں کی اگر کوئی جڑ ہے۔ تو وہ وید پرچار ہے۔ اور آریہ سماج وید پرچار پر شروع سے ہی زور دیتا رہا ہے۔ ہر ایک صوبہ میں جو آریہ پرتی ندھی سبھائیں ہیں۔ وہ اور کوئی کام کریں نہ کریں۔ لیکن وید پرچار اپنی شکتی کے انوسار ضرور کرتی ہیں۔ اور وید پرچار کے لئے دھن سنگرہ کرنے کی کوشش بھی کرتی ہیں۔ اور جو دھن ان کو ملتا ہے۔ اسے وید پرچار میں خرچ بھی کرتی ہیں۔

اس وقت آریہ سماج کے وید پرچار کے نام سے یا وید پرچار کاریہ کو کرنے والے سینکڑوں منش ہیں۔ ان میں ایک تو وہ ہیں۔ جو اپنی آجیوکا کے لئے کچھ کام کرتے ہیں۔ اور جو وقت ملتا ہے۔ اس میں وہ وید پرچار کرتے ہیں۔ پہلے ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ لیکن اب ان کی تعداد کم ہے۔ پرانے زمانے کے کام کرنے والوں میں سے ہیں اس وقت صرف لالہ نارائن دت جی دہلی کا نام لکھتا ہوں۔ آپ پٹیالہ راجیہ میں محکمہ بندوبست میں آفیسر تھے۔ وہ کام سماپت کرکے شام کو شہر کے بازاروں میں پرچار بھی کیا کرتے تھے۔ آج ایسے کم ملتے ہیں۔ لیکن سرتھا ابھاو نہیں ہے۔ دوسرے وہ اُپدیشک ہیں۔ جن کو سبھا نے وید پرچار کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ ان کا کام ہی وید پرچار ہے۔ ان کو گذارے کے لئے سبھا کچھ دھن دیتی ہے۔ اور وہ چوبیس گھنٹہ وید پرچار کرتے ہیں۔ ان کی تعداد پہلے سے زیادہ ہے۔ شروع میں اس شرینی کے اُپدیشک بہت ہی کم تھے۔ اور جس وقت یہ نیت کئے گئے اس وقت بھی ان میں کچھ تو ایسے تھے جو گذارہ نام مانتر یا گھر کے اخراجات کو چلانے کے لئے جتنی ضرورت ہوتی تھی۔ اتنا ہی لیتے تھے۔ اور کام کرتے تھے۔ ان کی پرتشٹھا کسی سے کم نہ تھی لیکن دھیرے دھیرے جہاں اُپدیشکوں کی تعداد بڑھی۔ وہاں اس طرح کے اُپدیشک نسبتاً کم ہو گئے۔ اور آریہ سماجوں کی تعداد بڑھنے سے کام بہت زیادہ ہو گیا۔ اور سبھا کے اُپدیشکوں کو ان سماجوں کا سنبھالنا ہی دشوار ہو گیا۔ اس لئے نیا کام جیسا پہلے ہوتا تھا۔ ویسا نہیں ہوتا ہے۔ لیکن کچھ نہ کچھ ہوتا ہے۔ جو نہ ہونے سے اچھا ہے۔

آریہ سماج نے سماجک سدھار، شکشا پرسار، وید پرچار۔ اناتھوں کی رکشا۔ ودھواؤں کی سہائتا اور اچھوت ادّھار کے کشیتروں میں بہت پرشنسنیہ کاریہ کیا ہے۔ اس کے باوجود ابھی جاتی اور دیش کی سمسیائیں پورے طور پر حل نہیں ہوئیں۔ اب بھی سینکڑوں سماجک کُریتیاں دیش کے وبھن ستھانوں میں ہمارے بھائیوں میں موجود ہیں۔ ابھی سارے ہندو پُرش اور استریاں شکشت نہیں ہو سکیں۔ وید پرچار کی بھی دیش کے کئی پرانتوں میں نتانت آوشیکتا ہے۔ اناتھوں اور ودھواؤں کی سہائتا و رکشا کی ضرورت اور بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ کیونکہ ودھرمیوں سے انہیں خطرہ ہے۔ ابھی تک اچھوتوں کے پرتی سورن ہندوؤں میں گھرنا کے بھاو پائے جاتے ہیں۔ اس طرح اچھوت ادھار کا کاریہ بھی پورن نہیں ہو پایا۔ اس کے علاوہ ہندی کو دیش کی راشٹر بھاشا بنانے اور گئو رکشا کے لئے عملی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ واضح ہے کہ آریہ سماج کے لئے ابھی بہت کام پڑا ہے۔ سارے سنسار کا اُپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ اُدیشیہ ہے۔ اور یہ ایسا ادیش ہے۔ جو سنسار ہی کے ساتھ ساتھ چلیگا۔ دوسرے شبدوں میں آریہ سماج کی تب تک ضرورت رہیگی۔ جبتک یہ دُنیا رہے گی۔

اہم تازہ خبریں

— وزیر ہند نے ہندوستان کو چیلنج دیا ہے۔ کہ بتاؤ کونسی جماعت ہے۔ جو ملک کی ترجمانی کر سکتی ہے؟

— روستوف کو باقی روس سے کاٹ دیا گیا ہے۔

— امریکہ نے جاپان کو انتباہ دیا ہے۔ کہ جاپان بحرالکاہل میں امن چاہتا ہے۔ تو چین خالی کر دے۔

— روسی فوجی سپاہی جاپانی علاقہ میں داخل ہو گئے ہیں۔

— مسٹر ایڈن نے جاپان کو انتباہ دیا ہے۔ کہ برہما وغیرہ پر حملہ کا نتیجہ خوفناک ہوگا۔

— مہاراجہ پارلاکمیڈی اڑیسہ کی وزارت مرتب کریں گے۔

— ہندوستان کے ڈیفنس کا روزانہ خرچ ۲۵ لاکھ روپیہ ہے۔ ۴۱-۱۹۴۰ء میں ڈیفنس پر ۷۳ کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا۔

— یو۔ پی گورنمنٹ نے ۱۶۷ نظر بندوں کی رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔

— لوہارو کے آریہ سماجیوں کے خلاف مقدمات کی سماعت ہو رہی ہے۔ فیصلہ دو تین ۱۷ نومبر کو پیش ہوگا۔

— نئی مردم شماری کے اعداد و شمار شائع ہو گئے ہیں۔ ہندوستان کی آبادی ۳۸ کروڑ ۸۰ لاکھ اور پنجاب کی دو کروڑ ۸۴ لاکھ ہو گئی ہے۔ صوبہ سرحد کی سب صوبوں سے آبادی زیادہ بڑھی۔ اور بنگال تعلیمی ترقی کے لحاظ سے اوّل نمبر پر ہے۔ اور مدراس دوم نمبر پر۔

— برطانوی لیبر وزیر نے دس لاکھ عورتوں کی بھرتی کے لئے اپیل کی ہے۔

— اس وقت ۲۰ لاکھ ہندوستانی فوج میں ملازم ہیں۔

— امریکہ ۸۰ لاکھ فوج کے ساتھ یورپ پر حملہ کرے گا۔

— انبالہ کی ایک فرم نے گوروکل کانگڑی کی گئوشالہ کے لئے ۱۷ ہزار اور آیوروید ودیالیہ کے لئے ساڑھے سات ہزار چھاتروں کے لئے دان دیا ہے۔

— جرمنوں نے لاکھوں فوج بردارگلائیڈر تیار کر لئے ہیں۔

— برطانیہ پر حملہ کے لئے ہٹلر نے سکیم تیار کر لی ہے۔

جاپان نے ہند چینی سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ۵۰ ہزار سپاہی اور آنے دو۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

صوبہ جیال، انڈسٹریز یا سبھا کے ٹکٹ ... سو پنڈال، میں ملیں۔ (منیجر)

شری سوامی سروانندجی کی یاد

لیکھک:- کوی نود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکردت جی شرما ویدیہ موجد امرت دھارا لاہور

شری سوامی جی مہاراج نے لاہور میں آکر کئی بار مجھے گھر کو پوتر کیا۔ ان کا ہمارے سارے گھر پر بہت پریم رہا۔ خاص کر میرے سپتر ڈاکٹر بل دیو شرما جی۔ اے آنا سنری کے ساتھ بڑا سنیہہ کرتے تھے۔ اور گھنٹوں اس کے ساتھ وارتالاپ ہوا کرتا تھا۔ اور کئی وشیوں پر شاستراتھ بھی ہوتا رہتا تھا۔

شری سوامی جی مہاراج کی سادگی۔ ودوتا گمبھیرتا۔ نیک بدھی آدی بیسیوں باتیں ایسی ہیں۔ جن کو ہر ایک ان کو ملنے والا جانتا ہے۔ ان کا یہاں ورنن نہیں کرنا ہے۔ تھوڑی سی باتیں جو میرے دل میں بسی ہیں۔ لکھ دیتا ہوں۔

شری سوامی جی مہاراج اپنے ساتھ نہ بہت دستر رکھتے۔ نہ بہت پُستکیں رکھتے تھے۔ سردیوں میں ایک سیا ہوا کمبل ان کے پاس ہوتا۔ جو دن کو وہ اوڑھ بھی لیتے۔ چوغے کی طرح پہن بھی لیتے۔ اور رات کو اسی کے اندر گچھم گچھا ہو کر پڑے رہتے۔ کبھی اپنے کمبل کو کسی دوسرے شردھالو کو دے دیتے۔ جب تک دوسرا نہ ملے چادر میں ہی گذارا کرتے۔ حجامت بنوانے کا ان کا نیم یہ تھا۔ کہ جب بالوں میں کھجلی سی ہونے لگے۔ حجامت کروا لینی چاہیئے۔ پگڑی بونہی ڈھیلی سی سر پر لپیٹ لیتے۔ تصویر وہ اپنی اس واسطے نہیں اُتروانے تھے۔ کہ آنے والی نسلیں کیا دیکھیں گی۔ کہ بھارت واسی کیا ایسے چھوٹے چھوٹے کمزور ہوتے تھے۔ یا کیسے اُپدیش ہوا کرتے تھے۔ درحالانکہ خود ان کا شریر بھی بہت سڈول تھا۔ اور سینکڑوں سے نمبر اوّل تھے۔ ایک بار مکان میں گھوم رہے تھے۔ غالباً شوچ جا رہے تھے یا شوچ سے آ رہے تھے۔ کہ ڈاکٹر بلدیو شرما نے ان کے جانے بنا فوٹو لے لیا۔ اور ان کو کبھی بتلایا نہیں۔ سوامی پرمانند جی کہتے تھے۔ کہ ایک بار زبردستی ایک فوٹوگراف کو لے آئے تو انہوں نے شیرشاسن کر لیا تھا۔ بھوجن میں کچھ بھی مل جاوے ان کو پسند ہوتا۔ مگر شروع میں لال مرچ کا شوق رہا۔ اب چھوڑ دیا تھا۔ میں بھی شملہ سے کڑوی سے کڑوی مرچ ان کے واسطے لایا کرتا تھا۔ ایک بار مجھے اپنی ویدک کی بھول گئی جھگڑے کے باعث لاہور میں دو کی بجائے تین آریہ سماجوں کے جلسے ہوئے۔ سوامی جی تو سب کے جلسے جایا کرتے تھے۔ دو لیکچر دے کر آئے تھے۔ اور تیسرا رات کو ہونا تھا۔ گھر میں سوامی جی کے واسطے املی خوب مرچیں اور کھٹائی ڈال کر تیار رکھی تھی۔ ہم چونکہ مرچیں نہیں کھاتے۔ اس واسطے ایک چیز ان کے واسطے خاص ایسی بنا لیا کرتے تھے۔ کھانا کھاتے وقت میں نے اپنی دھرم پتنی کو منع کیا۔ کیونکہ سوامی جی مہاراج کا گلا بیٹھ ہوا تھا۔ بڑی مشکل سے آواز نکلتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ کوئی ڈر نہیں رکھ دیں۔ اور مزے سے کھا کر لیکچر پر چلے گئے۔ مجھے بہت حیرانی ہوئی۔ جبکہ ۵ منٹ بولنے کے بعد ان کا گلا ایسا کھلا۔ کہ مانو کبھی بیٹھا ہی نہ تھا۔ جب بڑھاپے میں ان کو نقصان دینے لگیں تب انہوں نے چھوڑ دیا۔ گاؤں کا رہن سہن اور خوراک ان کو زیادہ پسند تھا۔ اور بہت ہی سادھارن طریقے سے رہتے تھے۔

ایک بار [illegible] سوامی جی باہر سے آئے۔ میں کرسی پر تھا۔ آپ نیچے ہی بیٹھ گئے۔ میں اُٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور کہا۔ کہ کرسی پر بیٹھیے۔ وہ نہیں اُٹھے کہ یہیں بیٹھے ہیں۔ جب میں نے کہا۔ کہ آپ بڑے ہیں۔ تو جھٹ جواب دیا۔ بڑے کی مرضی ہونی چاہیئے یا چھوٹے کی۔

(۲) ایک بار ڈلہوزی میں آریہ سماج والوں کے جلسہ پر پدھارنا سویکار کر لیا۔ سوچنا تو دینے نہ تھے۔ سماج میں آکر بیٹھ گئے۔ موجودہ سماجی جانتے نہ تھے۔ کسی نے پوچھا کب تک رہیے گا۔ وہ دن ٹھہریں گے۔ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ فلاں جگہ سے۔ ایک نے کہہ دیا۔ کیا آپ لیکچر بھی دیتے ہیں۔ جواب دیا۔ اگر کوئی کہیگا تو بول دیں گے۔ کسی نے پوچھ لیا۔ کہ آپ کا نام "سروانند" تب چاروں طرف سے نمستے ہونے لگی۔ اور لوگ حیران رہ گئے۔ ایسے بیسیوں ادھارن سب کو یاد ہونگے۔

شری سوامی جی مہاراج اس بات کی برابر چنتا کیا کرتے تھے۔ کہ آریہ سماج میں ہر جگہ ودوان پیدا نہیں ہو رہے ہیں۔ ایک ایک شہر کے چوٹی کے ودوان آریہ سماج میں بھی ہوں۔ یہ ان کی بڑی خواہش تھی۔

ہندستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے۔ آریہ جاتی۔ آریہ سنسکرتی آریہ سبھیتا اور آریہ دھرم کا پرچار کرنے کے اُدیش سے اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی سے۔

ہندی آریہ ورت لاہور (ماسک)

پچھلے ۱۲ ماہ سے شری ہنسی لال دیوی ایڈیٹر پرکاش کے سنرکشن اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے سچتر شایع ہو رہا ہے۔ آریہ نیتاؤں سماچار پتروں۔ آریہ سماجوں، کنیا پاٹھ شالاؤں اور آریہ دیویوں نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ آریہ ورت پنجاب کی ایک مات‍ر آریہ ہندی پتر کا ہے۔ اس کے خریدار خود بنیے اور دوسروں کو بنایئے۔ سالانہ چندہ اڑھائی روپے۔ نمونہ ۴ کے ٹکٹ آنے پر۔ کوئی آریہ سماج یا کنیا پاٹھ شالا اور آریہ پریوار "آریہ ورت" سے خالی نہ ہے۔ آریہ ورت آپکو شاریرک اور آتمک اُنتی کا مارگ دکھلاتے سکتا ہے دکھایئے کر سودھن کرتا ہے۔ آپ کے پیارے بچوں کے اخلاق اونچے کرتا ہے۔ آریہ پنجاب میں ہندی پرچار کا اُتم سادھن ہے۔ نئے لیکھکاؤں کی حوصلہ افزائی کرنا اس کا وشیش ادیش ہے۔ اس پتر کا ہر طرح سے سہایتا کرنا آپ کا پریم کرتویہ ہے۔

خود خریدار بنیں دوسروں کو بنائیں (مینجر آریہ ورت لاہور)

نئے سال کے دو نئے تحفے

میں اور میرا بھگوان

(از پنڈت گنگا پرساد جی اُپادھیائے)

آتما اور پرماتما جیسے وتینق مسئلہ کو جس خوبی سے مصنف ہذا نے عام لوگوں کے لئے ان کی بدھی کے انوسار واضح طور پر سمجھایا ہے۔ یہ انہی کا حصہ ہے۔ کتاب بکیتوں اور پرمانوں سہت ہونے کی وجہ سے از حد دلچسپ بن گئی ہے۔ ایشور پریمیوں اور بھگتوں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔

قیمت صرف سوا روپیہ

(ہندی)

آریہ ڈائری سنہ ۱۹۴۲ء

آریہ جنتا یہ جانکر خوش ہوگی۔ کہ حسب معمول امسال بھی آریہ ڈائری سنہ ۱۹۴۲ء چھپکر تیار ہو گئی ہے جس کی چند ایک خصوصیات حسب ذیل ہیں:-

(۱) بڑھیا کاغذ ۳۲ پونڈ
(۲) سائز پاکٹ بک یعنی $\frac{20 \times 26}{32}$
(۳) سنہری گتے کی جلد
(۴) تاریخیں بمعہ نکشتر وغیرہ ویدک ڈھنگ پر
(۵) مہاتماؤں اور مہاپرشوں کے انمول وچن وغیرہ وغیرہ
(۶) آریہ سماج کے متعلق واقفیت۔

کاغذ نہایت مہنگا ہو جانیکی وجہ سے ڈائری کم تعداد میں چھپی ہے۔ لہذا اپنا آرڈر جلد دیویں۔ تاکہ مایوس نہ ہونا پڑے۔ قیمت فی ڈائری ۸ مع ڈاک خرچ وغیرہ بذمہ خریدار

شہید دھرم مہاشہ راجپال اینڈ سنز مالکان آریہ پستکالیہ و سرسوتی آشرم انارکلی ہسپتال روڈ لاہور

ہندوستانی بیلی لوالو اور پستول

نئے اور سیکنڈ ہینڈ رعیت کا کر امتحان دام نقد معتبر گاہک سے ماہواری قسطوں میں۔ انگریزی بغیر دھواں کے کارتوس ایلی گرانڈ پرکیس ۱۸ روپیہ۔ بغیر دھواں کے برٹش ایلی ۱۱ روپیہ۔ ایلفامیکس ۲½ انچہ اور ۲¾ انچہ ۲۳ روپیہ۔ بغیر دھواں کے گیس ٹائٹ۔ ڈائمنڈ ۳ انچہ ۲۸ روپیہ فی سینکڑہ۔ سیکنڈ ہینڈ ہتھیار مناسب قیمت پر خریدے جاتے ہیں۔ تین صد کارتوس اکٹھے منگانے پر کرایہ ریل معاف خط و کتابت

سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی صدر سے کریں۔

Suleman Omer & Co.
Karachi Sadar

۸ روپیہ میں چھ کتابیں

اپنے نگر کے ودھرمیوں میں پرچار کرنے کے لئے آپ مندرجہ ذیل اُپیوگی اور نایاب پستکیں ½ قیمت پر منگوا کر مفت بانٹیں:- ویدک دھرم کی فضیلت ۴ مورتی پوجا کی دھجیاں ۴ پوران پول پرکاش ۸ اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۴ آنند ستیہ ہم ہندھیا کان۔ یہ سب کتابیں ۲۲×۱۸ کے بڑے سائز عمدہ کاغذ پر چھپی ہیں۔ صفحات ۶۰ سے ۱۲۵ تک یہاں ہر ایک کی قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے لئے ۸ کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں۔ (مینجر پرکاش لاہور)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنجاب کے ہندی پریمیوں سے اپیل

از شری بلسی دھر جی پردھان منتری استقبالیہ کمیٹی ساہتیہ سمیلن ابوہر

بڑی خوش قسمتی اور فخر کی بات ہے۔ کہ آل انڈیا ہندی ساہتیہ سمیلن کا تیسواں جلسہ جو کہ حیدر آباد دکن میں ہونا قرار پایا تھا۔ الٰہ آباد کی یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر امرناتھ جی جھا کی صدارت میں ۲۷، ۲۸، ۲۹، اور ۳۰ دسمبر کو ابوہر ضلع فیروزپور میں ہو رہا ہے۔ ایک سال کی بجائے صرف ۴ ماہ میں ہی اتنے بڑے کام کو ختم کرنے کا ہم نے جو حوصلہ کیا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ ہندی کا سوال آج پنجاب کے جیون کا ایک سب سے بڑا سوال بن گیا ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ آج پنجاب میں ہندی کے ترقی کے راستے میں کئی مشکلات اور رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ اس لئے سمیلن کو ہر طرح سے کامیاب بنانے کے لئے جہاں تن من سے رات دن کام کرنے والے محنتی کاریہ کرتاؤں کی ضرورت ہے۔ وہاں اس گرانی کے زمانہ میں روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ ضرورت کے مطابق روپیہ کے بغیر کوئی بھی کام کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہم اپنی طرف سے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ دن رات دوڑ دھوپ کر رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم اکیلے کچھ نہیں کر سکتے۔ ہمیں پرچار کے لئے چھپائی کے لئے پرتی ندھیوں کے بھوجن کے لئے ڈاک خرچ اور سفر خرچ کے لئے کم از کم سات ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہر ایک ہندی پریمی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس تنگ وقت کا خیال کرتے ہوئے اپنے اپنے شہر۔ گاؤں اور گلی سے جو کچھ بھی مدد بھجوائی جا سکے بھجوا دیں۔ اپنے آپ استقبالیہ کمیٹی کے ممبر بنیں۔ اور اپنے دوستوں و پریمیوں کو ممبر بننے کی ترغیب دیں۔ اور روپیہ اکٹھا کرنے اور پرچار کرنے کے لئے یہاں سے جو ڈیپوٹیشن آئے اسکی ہر طرح سے مدد کریں۔ نمائش کے لائق چیزیں دو ودوانوں اور ساہتیکوں کے پتے بھجوا دیں۔ اور اس بات کی انتہا کوشش کریں۔ کہ سمیلن میں زیادہ سے زیادہ لوگ پہنچیں۔ اور اس کے علاوہ *

سورگیہ پنڈت منسا رام جی کے پریوار کی سہایتا کرو

پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کی اپیل!

" سورگیہ شری پنڈت منسا رام جی آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کا کام کرتے ہوئے سورگ سدھارے ہیں۔ اُن کا ایک ہی لڑکا ہے۔ جو اناتھ رہ گیا ہے۔ اس سال اس نے انٹرنس پاس کر کے دیانند آیورویدک کالج میں پڑھائی شروع کی ہے۔ لیکن اب اسکی پڑھائی کا خرچ دینے والا کوئی نہیں ہے۔ آریہ سماجوں کا عموماً اور ان کے دوستوں کا خصوصاً فرض ہے۔ کہ وہ اس خرچ کو پورا کریں۔ تین سال کا کورس پورا کرنے کے لئے پچیس روپے ماہوار وظیفہ کی ضرورت ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ ایک ہزار روپیہ اکٹھا کر کے آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب میں جمع کر کے وظیفہ دیا جائے۔ اس کام کے لئے میں چودھری بڈھو مل جی بھٹنڈہ، لالہ موہن لال جی جاکھل لالہ نہالچند جی رامنڈی کو خاص طور پر اپنے اور اپنی نزدیک کی سماجوں سے دھن اکٹھا کرنے کی تحریک کرتا ہوں۔ اور آریہ پرتی ندھی سبھا کے اپدیشک مہانو بھاووں، آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں کو ایک ہزار روپیہ اکٹھا کرنے میں امداد دینی چاہئیے۔ میں اُمید کرتا ہوں۔ کہ یہ روپیہ جلد اکٹھا ہو جائیگا۔

(سوامی) سوتنتر انند۔ دیانند مٹھ دینا نگر۔

میں شری سوامی سوتنتر انندجی مہاراج کی اس اپیل کا پورن روپ سے سمرتھن کرتا ہوں۔ آریہ سماجوں، آریہ جنتا اور سبھا کے اپدیشکوں سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس اپیل کو شیگھر پورن کرنیکا بھرسک یتن کریں۔

نیز جلسے (میٹنگیں) کر کے اور اخباروں میں سمیلن کے متعلق آرٹیکل وغیرہ لکھ کر پبلک میں سمیلن کا پرچار کریں۔ اب وقت بہت تنگ ہے۔ اور کام بہت کرنا ہے۔ اس لئے ہمیں یقین کامل ہے۔ کہ پنجاب کے ہندی پریمی اپنا فرض پالن کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہیں گے۔ وہ اپنے گورو عظمت کی رکشا کریں گے اور ہندوستان کے کونے کونے سے آنیوالے مہمانوں کے سواگت ستکار کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھیں گے۔

۲۳ نومبر سے ۷ دسمبر تک

بوجہ جلسہ سالانہ آریہ سماج لاہور

۲ فی روپیہ کی خاص رعایت

دیانند فارمیسی کی تمام ادویات پر ملیگی لیکن کشتہ سونا کشتہ موتی کیسر اور بادام روغن پر صرف ۱ فی روپیہ۔ یہ رعایت فارمیسی ہذا کی تمام ایجنسیوں اور برانچوں سے بھی مل سکیگی جو آرڈر فارمیسی کے ہیڈ آفس میں ۷ دسمبر تک پہنچ جاویں گے اُن پر بھی کمیشن ملیگا۔

اس موقع سے لوگوں کو ہر وقت فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

فہرست ادویات ہندی۔ اردو۔ گورمکھی۔ پنجابی یا گجراتی زبان میں طلب کریں مفت بھیجی جاتی ہے۔ پتہ:-

منیجر ڈی۔ اے۔ وی فارمیسی لاہور

تمام ایجنسیز اور برانچیں ———— ٹیلیفون نمبر ۵۰۲۵

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ ۱٬۰۰٬۰۰٬۰۰۰ روپیہ
ادا شدہ سرمایہ ۵۶۳٬۴۷٬۳۱ روپیہ

جاری شدہ سرمایہ ۵۰٬۰۰٬۰۰۰ روپیہ
ریزرو فنڈ ۳۲٬۴۸٬۴۱۵ روپیہ

۳۰ جون ۱۹۴۷ء کو ورکنگ سرمایہ ۱٬۰۱٬۴۴٬۵۹٬۴۸۹ روپیہ

ہیڈ آفس:- ۷۴ دی مال۔ لاہور

چیئرمین:- رائے بہادر دیوان بدری داس صاحب

تمام پنجاب کے اندر اور ہندوستان کے سب ترقی یافتہ شہروں میں شاخیں ہیں

ایجنسیاں:- احمد آباد —— رنگون —— لندن —— نیویارک —— کوبے

ہر طرح بنکنگ کا کام اور غیر ملکی شرح تبادلہ مناسب شرح پر کیا جاتا ہے۔ قواعد اور کاروبار کی دیگر تفصیلات حاصل کرنے کے لئے ہیڈ آفس یا سٹی برانچ دفتروں کو لکھیئے۔

(یودھراج سیکرٹری) (جی۔ این پوری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منیجر ہیڈ آفس لاہور)

لاہور میں برانچ آفس:

لنگے منڈی کرشنا مارکیٹ مسٹر ہرسکھ رائے اوبرائے بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منیجر انچارج
شاہ عالمی گیٹ بھگوانداس بلڈنگ مسٹر رام پرتاپ منیجر انچارج
برانڈرتھ روڈ۔ رامابلڈنگ۔ مسٹر ایچ۔ ایل۔ ودہرا بی۔ اے منیجر انچارج
گوالمنڈی ۔۔۔ مسٹر ۔۔۔ بی۔ اے۔ منیجر انچارج

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج مٹھہ ٹوانہ کے سماچار

رشی اُتسو بڑے سماروہ سے پُتری پاٹھ شالہ میں منایا گیا۔ جس میں آریہ کنیاؤں کے بھجن و چند سبھا سدوں کے رشی جیون کے متعلق بھاشن ہوئے چار آنہ ندھی کے لئے اپیل کی گئی۔ جنتا کا مٹھائی سے ستکار کیا گیا۔

(منتری)

آریہ سماج لودھیانہ کے سماچار

۱۔ ۹ر نومبر کو آریہ سماج مندر میں شری سوامی پرلوانند جی کا بڑا پربھاوشالی دیاکھیان ہوا۔ مندر نرناریوں سے بھرپور تھا۔

۲۔ آریہ سماج کے ہفتہ واری پرچار کا سلسلہ مقبول عام ہو رہا ہے۔ جنتا لابھ اٹھا رہی ہے۔

۳۔ دیانند گڈھی کے پاکشک یگیہ کا سلسلہ بھی بڑا ہی پربھاو اور شردھا اُتپادک ہے۔ بابو شانتی سروپ جی سہایک منتری اس کاریہ میں وشیش بھاگ لیتے ہیں۔

(بابو رام گپتا منتری)

آریہ سماج آستیہ پشاور شہر

۲ر نومبر بروز اتوار کے اجلاس میں لالہ

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

گوبند رام جی کو منتری اور لالہ کرم چند جی نے کو اُپ منتری بنایا گیا۔ مہاشہ گوبند رام جی پہلے بھی منتری کا کام بڑی لگن سے کرتے رہے ہیں۔ آپ باہر تبدیل ہو کر چلے گئے تھے۔ آپ سماج کے ہر ایک کام میں دلچسپی لیتے رہتے ہیں۔

پردھان لالہ لچھمن داس جی۔

اُپ پردھان ماسٹر برج لال جی گگرڈ و بابو وشیشر ناتھ جی کھنہ کوشادھکش۔ مہاشہ وشوامتر جی چنے گئے۔

دیپ مالا کا تہوار رشی اُتسو منایا گیا۔ بڑی رونق تھی۔

(منتری)

آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور

رشی اُتسو کا پرو دونوں آریہ سماجوں کی طرف سے مشترکہ منایا گیا۔ ۲۰ر اکتوبر کو سپتاہک ست سنگ میں شری ہربھجن لال جی جام پوری کا منوہر بھاشن ہوا۔ اور رات کو آریہ سماج

کالج و بھاگ میں شاندار مشاعرہ زیر صدارت لالہ نند کشور جی اخگر آنریری مجسٹریٹ کے ہوا۔ جس میں سوامی دیانند کی بزرگی اور کام کے متعلق مختلف اصحاب نے نظمیں کہیں۔

پراتہ کال سنکیرتن ہوا۔ اور مہاشہ مدن جیت آریہ کے آدیش انوسار رشی اُتسو کا یگیہ ہوا۔ تت پشچات پنڈت جگدیش مترشاستری۔ مہاشہ مدن جیت آریہ و مہاتما ہربھجن لال جی کے منوہر بھاشن شری یُوجیہ سوامی دیانند جی کے سمبندھ میں ہوئے۔ اور یگیہ شیش بانٹ کر یہ اُتسو سماپت ہوا۔

آریہ سماج میں سب سبھاسدوں کی ایک میٹنگ بروز اتوار سہت بلائی گئی جس میں سماج کی اُنتی کے متعلق وچار کیا گیا، اور اس کے بعد مہاشہ لال چند منتری کی طرف سے ایک پارٹی دی گئی اور مہاشہ مدن جیت آریہ و مہاشہ تلسی رام جی و مہاشہ بہاری لال جی نے بھاشن دیئے۔ سماج کے سپتاہک ست سنگ میں

آریہ اُپدیشک نے سپتاہ کتھا شری مہاشہ مدن جیت آریہ کرتے ہیں۔ اور پہلوان ہربنس لال جی و مسٹر مدن لال اگروال کے خاص بھجن ہوتے ہیں۔

(منتری آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر)

آریہ مہا ودیالیہ گرکل کا سالانہ جلسہ

۵۔ ۶۔ ۷ر دسمبر کو بڑی دھوم دھام سے منایا جاوے گا۔ اس موقع پر پنڈت رامچندر جی دہلوی، کنور چاند کرن جی شاردا۔ پنڈت ودیا نند جی شاستری ایم۔ اے۔ پنڈت سریندر جی شرما کاویہ تیرتھ۔ پنڈت ست دیو جی ودیا النکار۔ پنڈت سدھ گوپال جی آدی سملت ہوں گے۔

(منتری)

آریہ سماج اوکاڑہ کا سالانہ جلسہ

۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳ر نومبر کو آریہ سماج ہال اوکاڑہ میں بڑی دھوم دھام سے منایا جائے گا۔ اس اُتسو میں مہاشہ کرشن جی، سوامی ودیانند جی۔ پنڈت شیودت جی سدھانت شرومنی۔ پنڈت شانتی سروپ جی۔ پنڈت شانتی پرکاش جی۔ ٹھاکر امر سنگھ جی آریہ مسافر و شری پنڈت بھیم سین جی شاستری پدھار رہے ہیں، مہاشہ سنت رام، مہاشہ بھدرپال

آپ دولت کی تلاش کر رہے ہیں؟

گھر بیٹھے ۷۵/- روپے ماہوار کمائیں!

آپ فرنچ گولڈ کی ایجنسی لیکر ۷۵/- روپیہ ماہوار کما سکتے ہیں۔ یہ سونا کسوٹی پر اصلی سونے کا رنگ دیتا ہے۔ اور اصلی سونے کی طرح کوٹا اور پگھلایا جا سکتا ہے اس کا رنگ خراب نہیں ہوتا۔ آجکل کے فیشن کے مطابق ہر طرح کے زیورات ہمارے سٹاک میں موجود ہیں۔ آپ اپنے شہر کی

ایجنسی کیلئے جلدی لکھیں

تیار زیوروں کی مکمل فہرست اور تین تولہ فرنچ گولڈ۔ ایک جوڑی فینسی چوڑی، دو انگوٹھی اور ایک بُندے نیو ڈیزائن بطور نمونہ بھیجے جاتے ہیں۔ ہوشیار اور محنتی ایجنٹوں کو ہر قسم کی سہولیت دی جاتی ہے۔ آج ہی قواعد ایجنسی طلب کریں۔

ایجنسی سپرنٹنڈنٹ فرنچ گولڈ سپلائی کمپنی

رجسٹرڈ بائی دی گورنمنٹ آف انڈیا ناہن (انبالہ)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنڈت منشا رام جی کا ماتم

...سپتاہ ان سماجوں کے شوک پرستاؤ پرکاشِ... ارتھ آ... ہیں۔ جو سپھان ابھاؤ کے کارن پورے نہیں چھاپے جا سکتے :- آریہ سماج سلطانپور لودھی۔ آریہ سماج رائے کوٹ۔ آریہ سماج صابن بازار لدھیانہ۔ آریہ سماج رانی کا تالاب فیروزپور شہر۔ آریہ سماج سٹھ ٹوانہ۔ آریہ سماج دال بازار ...ھیانہ۔ آریہ سماج گورو کل بھاگ جالندھر ...سماج قرول باغ دہلی۔ آریہ سماج بوئر ...لہ۔ آریہ سماج چک جھمرہ۔

...اج چک جھمرہ کے سماچار

دینک ست سنگ باقاعدہ ہوتے ہیں حاضری استری پرشوں کی کافی ہوتی ہے۔

نام کرن سنسکار :- مہاشہ مہاراج کرشن جی اُپ پڑھان کے سپتر کا نام کرن سنسکار اور مہاشہ آسانند جی کے سپتر کا نام کرن سنسکار ویدک ریتی سے ہوئے۔ پانچ روپیہ دان مہاشہ مہاراج کرشن جی سے پراپت ہوا۔ (منتری)

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی

کی انترنگ سبھا نے سرسمتی سے شری پروفیسر گوپال جی بی اے۔ سابق آچاریہ گورو کل اندر پرستھ کو اپنی آریہ کنیا پاٹھ شالا کا ادھشٹھاتا مقرر کیا ہے۔ (منتری)

آریہ سماج جالندھر شہر کے سماچار

مہتہ جیمنی جی ویدک مشنری ۱۱ اکتوبر کو یہاں پدھارے۔ اس دن دوپہر کے بعد اُن کا دیا کھیان آریہ دوآبہ ہائی سکول میں ہوا۔ اگلے روز اتوار کے ساپتاہک ست سنگ میں ویدوں کی پراچینتا اور منوہر پربھاؤ شالی دیا کھیان دے کر وہ کپور تھلہ چلے گئے۔ پھر ۱۵ کو واپس آکر وہ تین دن یہاں ٹھہرے اور پرتی دن رات کو کافی حاضری میں کتھا پرنالی۔ ایشور واد آدی وشیوں پر منوہر دیا کھیان دیئے۔ ان کے سوا انہوں نے دوآبہ ڈگری کالج۔ استری سماج۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج وغیرہ میں بھی اُپدیش اور لیکچر کئے۔ اس طرح سے اُن کے دس دیا کھیان ہوئے۔ جن کا گہرا پربھاؤ ہوا۔ (۲) دیپاولی کا اتسو بڑے سماروہ سے منایا گیا۔ جسمیں مہرشی کے جیون اور کاریہ پر شری مہاشہ سلکشن لال جی وکیل، پنڈت سداشو جی اُپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا نے سُندر اور وِدوتا پُورن دیا کھیان دیئے۔ ان کے اتیرکت کنیا مہا ودیالیہ کی کنیاؤں کے بھجن، دوآبہ ہائی سکول کے لڑکوں کے بھجن اور کویتا اور پرنسپل یوگ دھیان جی آمر دوآبہ کالج کی سُندر کویتا ہوئی۔ حاضری اچھی تھی۔ (۳) سوامی ابھیانند جی یوگ منڈل بنارس یکم نومبر کو یہاں پدھارے اور پانچ دن یہاں ٹھہرے۔ رات کو اشٹانگ یوگ پر سرل اور گمبھیر دیا کھیان دیتے رہے۔ ہر روز دن کو بھی جگیاسوؤں کی پیاس بجھاتے رہے۔ مہاشہ کرشن نے جو کنیا مہا ودیالیہ کے سالانہ جلسے کے سمبندھ میں یہاں آئے ہوئے تھے۔ اتوار ۵ نومبر کو نہایت۔ اچھی خاصی حاضری میں لیکچر

دیا۔ (منتری)

گوشالہ گورو کل کورو کشیتر کیلئے اپیل

گورو کل کورو کشیتر میں پچھلے تین چار سالوں سے بارش کے موسم میں کافی برسات نہ ہونیکی وجہ سے جانوروں کے لئے بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا رہا ہے۔ اس سال بارش بالکل نہ ہونے سے کسی قیمت پر بھی چارہ نہیں مل رہا ہے۔ گورو کل کی گوشالہ میں اس وقت ۱۰۰ سے زیادہ گائے بھینس وغیرہ جانور ہیں۔ ان جانوروں سے برہمچاریوں کے لئے ضروری سب دودھ اپنی گوشالہ سے ہی حاصل ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس سال چارہ بالکل نہ ملنے سے بہت مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ گورو کل اور گوشالہ کے پریمی دانی سجنوں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اس مصیبت کے وقت میں گوشالہ کے لئے دان بھیجکر امداد کریں چھوٹی سے چھوٹی رقم امداد میں شکریہ کے ساتھ قبول کی جاویگی۔ (ادھشٹھاتا)

دیوراج کنیا مہا ودیالیہ جالندھر

دیوراج کنیا مہا ودیالیہ جالندھر محلہ تھاپراں کا ۵۰ واں وارشک اُتسو ۹ نومبر کو بڑے سماروہ کے ساتھ منایا گیا۔ جسمیں ہون، پیار اتھنا آدی کاریوں دوارا جنتا کے سامنے یہ درشایا گیا۔ کہ ودیالیہ اپنی کنیاؤں کو گرہ کاریہ سیوا بھاؤ، دستکاری۔ پاک ودھی اور سنگیت کے ساتھ ساتھ انہیں سادہ جیون بتا ناتھا دھار مک پتھ پر چلنا آدی سد گنوں کو

سکھلاتا ہوا اکیس پرکار دن دُگنی رات چوگنی اُنتی کر رہا ہے۔

(دیوکی دیوی مکھیہ ادھیاپکا)

پنڈت نردیو کی جیل سے رہائی

پنڈت نردیو جی شاستری وید تیرتھ ۸ نومبر کو سنٹرل جیل بریلی سے رہا ہوئے۔ بریلی میں آریہ پرتی ندھی منڈل نے خوب سواگت سنسکار کیا۔ ۸ نومبر کو آپ مراد آباد ٹھہرے۔ ۸ تاریخ کو ۳½ بجے آپ جوالا پور اسٹیشن پر تشریف لائے۔ گُکسرہ۔ جوالا پور اسٹیشنوں پر آپ کا خوب سواگت ہوا۔ اور بڑی دھوم دھام رہی۔ جوالا پور میں ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا۔ اس کے بعد گورو کل مہا ودیالیہ میں ایک سبھا ہوئی۔ آپ کو رشی کمیشن میں ستیا گرہ کرنے کے سبب ایک سال کی سخت سزا ہوئی تھی۔

(رگھونا تھ پرشاد)

دی پرچہ نور کلب (بقیہ صفحہ ۶)

(حاضرین اُٹھکر نارائین کی طرف آتے ہیں نارائن اُداس ہو کر سر کھجلاتا ہے۔)

پردھان :- آپ جیسے پڑھے لکھے اور سمجھدار لوگ یہ کرتوت کریں۔ شرم ہے شرم۔

حاضرین :- چھی۔ چھی!

حاضرین نفرت آمیز نگاہوں سے نارائن کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور نارائن سر جھکا لیتا ہے۔ اس کے ہاتھ سے جمپر اور ساڑھی فرش پر گر جاتی ہے۔

(ختم)

مگدھ ہو جاتا ہوں

چودھری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل سکول چلکانہ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری ہتیشی علاوہ پبلری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کو لکھتے ہیں۔

"کچھ عرصہ ہوا میں نے آپکی تصانیف گیتا گان، رشی گان، اُپنشد گان، ہتیشی رامائن، سندھیا گان منگوائی تھیں۔ انہیں میں روز پڑھتا ہوں۔ ان کے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مگدھ ہو جاتا ہوں۔"

اگر آپ بھی ہردہ کی سچی شانتی چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ اور اردو میں ۱۳ر (محصول ڈاک ۳ر) منی آرڈر سے بھیجکر منگوا کر ضرور سوادھیائے کریں۔

(منیجر "پرکاش" لاہور)

دانی پرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں تو آپ مہربانی کر کے پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا رجسٹرڈ کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک کپڑا۔ نقدی جس صورت میں بھی سہایتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہایتا کر سکیں۔ رپورٹ سال گذشتہ مفت طلب کریں۔

المشتہر منسٹر ماسکڑی پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم قریشی سوداگر دال جی گرڈی کی

اصلی میٹھی گھٹی چھوڑ

بال جیون گھٹی

بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹا دینے سے بچے کبھی بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آتے ہیں...

قیمت فی شیشی...

نئے سوداگر...

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ ...

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنڈت ٹھاکردت ملتانی وَیدہ کی ترسٹھویں سالگرہ کے موقعہ پر

ملتانی فارمیسی کی طرف سے

خاص رعایت

۲۴ اکتوبر سے ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء تک

چار آنہ فی روپیہ

(کوکا۔ سورن مکرد ھوج وٹی۔ کشتہ سونا پر ۲ فی روپیہ رعایت)

دیرینہ بدہضمی کا حکمی علاج

وڈل (رجسٹرڈ)

دیرینہ بدہضمی۔ بھوک نہ لگنا۔ اپھارہ پیشاب کے ساتھ چھاچھ یا چونے کے پانی کی مانند سفید مادہ کا خارج ہونا۔ مقوی اغذیہ کھانے پر جسم کا نہ بڑھنا۔ ان تمام شکایات کو دور کرنے میں لاثانی ہے۔
قیمت فی شیشی ۴۲ گولی۔ عہ

سردیوں میں استعمال کے قابل چند منتخب اکسیریں

اعلیٰ ویدجی کی مقوی باہ وممسک

سورن مکرد ھوج وٹی

شٹ گن سدھ مکرد ھوج۔ کستوری۔ عنبر اور موتی وغیرہ کا مرکب ہے۔ دل و دماغ معدہ و جگر، گردہ و مثانہ کیلئے طاقت بخش۔ بچپن کی غلطیوں، جوانی کی لاپرواہیوں سے پیدا ہونیوالی کمزوریوں کا حکمی علاج۔ قیمت فی شیشی ۱۶ گولی۔ چار روپیہ للعہ

نئے اور پرانے گلوں کا بغیر اپریشن واحد علاج

کوکا (رجسٹرڈ)

کوکا نئے اور پرانے گلوں کو بغیر اپریشن ٹھیک کرتا ہے۔ گلے کا بیٹھنا۔ خناق۔ کینسر۔ بڑھے ہوئے گلوں کی وجہ سے ہونے والے بخار میں اسکی پہلی ہی خوراک اپنا اثر دکھاتی ہے۔
قیمت فی پیکٹ عہ

شٹ گن سدھ مکرد ھوج (رجسٹرڈ)

طاقت کا بادشاہ۔ موسم سرما کے آغاز میں اس کے استعمال سے جسم کے ہر اعضا رگ و پٹھوں میں چستی، پوری طاقت و جیون شکتی عود کر آتی ہے۔ خاصکر دماغی کمزوری کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۳۲ خوراک ۷ اماشہ سات روپیہ۔

دانتوں کا محافظ

دنت رکھشک (رجسٹرڈ)

دانتوں و مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً ناخورہ، مسوڑھوں کا پھولنا اور لہو ، پیپ کا آنا وغیرہ میں مفید ثابت ہو چکا ہے۔ منہ کی بدبو کو دور کر کے سانس کو خوشگوار بناتا ہے۔ غلیظ میلے دانتوں کو مثل موتی چمکدار اور خوبصورت بناتا ہے۔
قیمت فی شیشی آٹھ آنہ +

شکتی ولاس

(کشتہ سونا و جو اہرات کا مرکب)

قوت مردمی کی لاثانی دوا ہے۔ پچاس سالہ بوڑھوں میں بھی اسکے استعمال سے نوجوانوں کی سی طاقت عود کر آتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۵ گولی پانچ روپیہ للعہ

بچوں کے لئے آبحیات

امرت جل (رجسٹرڈ)

امرت جل بچوں کی جملہ امراض مثلاً قے و دست پیٹ درد، پیچش، بدہضمی اور سوکھا پن کو دور کر کے بچوں کو موٹا تازہ اور تندرست بناتا ہے۔ دانت نکالنے کی تمام تکالیف دور کرتا ہے۔ قیمت قلیل اور فوائد کثیر ہیں۔
قیمت فی شیشی ۱۲ار

فرزند ارجمند عطا کرنے والا خدائی عطیہ

ست سنجنی وٹی

حمل ٹھہرنے کے دوسرے ماہ کے آخر یا تیسرے ماہ کے شروع میں صرف ایک ہی گولی کھلانے سے یقیناً لڑکا پیدا ہوگا۔ آجتک یہ دوائی کبھی ناکام نہیں ہوئی خواہ اس سے پیشتر لڑکیاں ہی کیوں نہ پیدا ہوتی ہوں۔ غلط ثابت ہونے پر دام واپس۔
قیمت فی گولی پانچ روپیہ Rs 5/-/-

شکتی پاک (رجسٹرڈ)

خوراک کی کمی اور دوا کی دوا۔ صبح ناشتہ کیساتھ اس کے استعمال سے جہاں طبیعت میں عجیب سرور اور چستی پیدا ہوتی ہے وہاں یہ داجی کرن درمی کو گاڑھا اور بکثرت پیدا کرتا ہے۔ قیمت دس تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ +

نپنسک سنجیون پرلیپ

عضو مخصوص کے تمام نقائص مثلاً پتلا پن، سستی و کجی کو دور کر کے رگ و پٹھوں میں نئی طاقت پھونکتا ہے۔ بالکل بے ضرر ہے +
قیمت فی شیشی دو تولہ ایک روپیہ +

بیش بہا مصفی خون

سدھ یوگ (رجسٹرڈ)

ہر قسم کی دیرینہ پیچیدہ و مہلک سے مہلک جلدی و خونی امراض مثلاً آتشک، خارش، داد، چنبل، پھوڑے پھنسی، زہر باد، کوڑھ کو فی الفور آرام بخشتا ہے۔ ایک ہفتہ کا کورس قیمت ۱۲ار عہ

آج ہی ادویات طلب کریں یا سال بھر (۳۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء تک) اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کیلئے اس عرصہ میں رقم جمع کرا دیں۔ فہرست ادویات مفت طلب کریں +

مینجر ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ۔ گمٹی بازار۔ لاہور +

اُتسو اور ان کا پربندھ

لولوٹ، لونڈھوکی ۲۲، ۲۳ نومبر۔
پنڈت سمر سنگھ، پنڈت کھیم چند، پنڈت ہریالو۔ سوامی بے دھڑک۔ مہاشہ بالکند۔
ڈیرہ اسمٰعیل خان پتری یا ٹھنڈیالہ :-
۲۱ سے ۲۳ نومبر۔ پنڈت شانتی پرکاش، پنڈت تیرتھ رام۔ مہاشہ مہر چند۔
بھدانی۔ ۲۱ تا ۲۳ نومبر۔ پنڈت پورن چند۔ پنڈت منیشور دیو۔ پنڈت رام دت۔ شریمتی شاردا دیوی۔ مہاشہ بھدر پال۔ مہاشہ شونارائن۔
بڈھلاڈہ۔ ۱۰ سے ۱۹ نومبر۔ پنڈت لوک چند۔ مہاشہ آتم دیو۔
ریواڑی۔ ۲۸ سے ۳۰ نومبر۔ پنڈت سمر سنگھ۔ پنڈت کھیم چند۔ پنڈت ہریالو۔ مہاشہ بھگوان سنگھ۔ مہاشہ بھدر پال۔
وچھووالی :- ۲۸ سے ۳۰ نومبر۔ پنڈت بدھ دیو۔ پنڈت اشور چندر۔ پنڈت پریہ ورت۔ سوامی سوتنترانند۔ لالہ دیش بندھو۔ پنڈت دھرمیندر۔ مہاشہ ہر شچندر جگیوپدیشک۔ مہاشہ راجپال۔ مہاشہ مدن موہن لال بھجنوپدیشک جتھا بھجن منڈلی۔ مہاشہ آشانند جتھا بھجن منڈلی۔ مہاشہ دلیش راج۔ مہاشہ کیسر چند۔
سالون۔ ۳۰ نومبر سے ۲ دسمبر۔ پنڈت مینشو دیو مہاشہ چرنجی لال پریم۔ پنڈت سدھانشو۔ سوامی بے دھڑک۔ مہاشہ آتم دیو۔
تھمیٹر۔ ۳۰ نومبر تا ۲ دسمبر کنتھا پنڈت ہرپال۔ پنڈت دیویندر کمار۔ شریمتی شاردا دیوی۔ مہاشہ شونارائن۔ مہاشہ سمر سنگھ۔
(ادھشٹاتا ویدپرچار)

سوامی سوامی سوتنترانند کی گرمیاں

سوامی سوتنترانند جی۔ سوامی کرمانند جی کی پرارتھنا پر لوہارو ریاست کے قریب کنگ پور میں تشریف لائے۔ یہ گاؤں ریاست لوہارو کے بالکل نزدیک ہے۔ سوامی جی کا ریاست جیند اور لوہارو کی جنتا نے پرتپاک خیر مقدم کیا۔ بیرملا ہندی مڈل سکول کی طرف سے آپ کو ایڈریس پیش کیا گیا۔ کافی لوگوں نے آریہ سماج کی دیکھشا لی اور یگیوپویت دھارن کئے اور یہاں پر آریہ سماج کی ستھاپنا بھی شری سوامی جی کے ہاتھوں سے ہو گئی۔ (بھیم سین منتری سبھا)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر میں ۷ نومبر کو ۱۲ دنوں کے بعد سوامی گنگاگری جی آچاریہ گورو کل رائے کوٹ کی گیتا پر مارمک دھرم

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اصلی جہاز مارکہ کپڑے استعمال کریں

کیونکہ
ہندوستان
میں تیار کئے جاتے ہیں

کیونکہ
رنگ
کے پختہ اور خوبصورت ہیں۔

کوالٹی
میں عمدہ ہیں

قیمتوں
میں سستے ہیں۔

زیادہ
دیر چلتے ہیں!

ہر موسم
میں استعمال ہو سکتے ہیں

SHIP BRAND
FABRICS

کاٹن کریپ (رنگین۔ سفید۔ چھاپہ) لٹھا سفید۔ پاپلین (رنگین سفید چھاپہ) شرٹنگ (دھاریدار و چارخانہ) خاکی (زین۔ ٹول پگڑی کلاتھ) سفید (زین۔ ٹول) مکھن زین۔ نیلی زین۔ کوری زین۔ دسوتی (رنگین و سفید) پردا کلاتھ (رنگین) شیٹنگ کلاتھ۔ ٹیبل کلاتھ۔ نیپکن۔ تولئے۔ جھاڑن وغیرہ ◆

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز۔ امرت سر۔ برانچ ہائے:۔ بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Regd: No. L. 435. "Prakash" Lahore

Founder: Mahashai Krishen

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا — گذشتہ چھتیس (۳۶) سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش" — رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ــــ للعہ
ششماہی ــــ عہ
برما ــــ صہ
غیر ممالک ــــ دس (۱۰) شلنگ

ایڈیٹر مہتہ ستی ... علاپوری

U.A. STUDIO.

جلد ۳۷ — لاہور اتوار ۷ دسمبر سنہ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۲ مگھر سمبت ۱۹۹۸ بکرمی — نمبر ۴۶

ہندو مسلمان سے

از وید چرنجی لال جی جیو۔ تھمبڑوی

دونو! دو نہ رہو۔ ایک ہو جاؤ مل کر
کام سنسار میں اب۔ کر کے دکھاؤ مل کر

کام لڑنے سے کوئی۔ سدھ نہ ہوگا ہرگز
پریم آپس میں کرو۔ کام بناؤ مل کر

ہند میں رہتے ہو تو۔ ہند کا اُدھار کرو
اِسکے دُکھ درد مُصیبت کو مٹاؤ مل کر

بے طرح باغِ وطن اپنا پڑا ہے اُجڑا
اِس کو گلزار ہرا پھر سے بناؤ مل کر

ایسی حرکت نہ کرو۔ جس سے ہو جھگڑا پیدا
پریت کے گیت سدا پریم سے گاؤ مل کر

پھُوٹ سے دونو کو ہی پہنچ رہی ہے ہانی
ایک ہو جاؤ ملو۔ لابھ اُٹھاؤ مل کر

دُور بھارت کے ہوں۔ دُکھ درد تمہارے دم سے
جیو سُکھ پاؤ۔ سُکھی اِس کو بناؤ مل کر

رگ وید ــــ اوم ــــ یجر وید

وید امرت

سام وید ــــ اتھرو وید

ओम् यदा कूतात् सम सुसोद् हृदो
वा मनसो वा सभृतं चक्षुषो वा तद
प्रेत सुकृतामु लोकयत्र ऋषयो
जग्मुः प्रथमजाः पुराणाः

اوم یدا کُوتات سمسُوسود ہردو وا منسو وا سبھرتم
چکشُوشو وات دنو پریت سکرتا مُو لوک یتر رشیو
جگمُو پرتھم جاہ پُرانہ

بھاوارتھ

از شری منشی رام جی "سوم" ایم۔ اے

ملا ہے پربھُو کے بل کا بندُو
گورو کی کرپا آتم ایکشن سے چمکا آتمک انندُو
ہردے لو اس شبھنی کال میں سو ہن سمیہ من بیچ
جگنے پر جو رہے نیتر میں جیو سکل بل کھینچ
اسی نردھارا دوارا پایا من ہر شکتی و پات
کر جسکا انوسرن ملا ہے سکرت لوک ودات
یہیں یہیں پر پہلے رشی مُنی پہنچے کر سچّے سار
دھنیہ آج آلوکن دھنیہ ہے پربھو کا کرونا کا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آتمک اُنّتی ادھیاتم سدھا

برہم مہورت کے اُپدیش

لیکھک:۔ شری سوامی ابھے دیو جی۔ آچاریہ گوروکل کانگڑی

—— (۱) ——

دیکھو۔ کتنا سُندر سمیہ ہے۔ اس سمیہ کو "امرت ویلا" کہا جاتا ہے۔ اس سمیہ پرکرتی کتنی شانتی مئی اور سہاونی ہے۔ اس شانتی اور سہاونے پن کو یدی ہم اپنے ہردیہ میں پان کر لیں۔ تو ہم امرت ہو سکتے ہیں۔ یہ تو ہے ہی۔ کہ اس سُندر "امرت ویلا" میں جو سنسکار ہم اپنے میں ڈالیں گے۔ وہ ہمارے اندر امر ہو سکتے ہیں۔ سنھائی ہو سکتے ہیں۔

—— (۲) ——

یہ جو سُوریہ اُدیہ ہو رہا ہے۔ یہ ایک بہت بھاری گھٹنا ہے۔ اور بڑی آشچریہ بھری گھٹنا ہے۔ یہ پرتی دِن ہو رہی ہے۔ اور ہماری طرف سے بِنا کچھ بھی یتن کئے سویمیو ہو رہی ہے۔ اس لئے ہم چاہے اسے کچھ بھی مہتو نہ دیتے ہوں۔ پر یہ کچھ سادھارن بات نہیں ہے۔ اتنے اندھکار کے بعد سوریہ کے اُجلے پرکاش سے اتنی دیر تک بالکل وچنت رہنے کے بعد پھر بھی سوریہ پرکاش کی کرنیں ہمیں مِل رہی ہیں۔ یہ کتنی کرپا ہے۔ کتنے آنند کی بات ہے۔ اس کرپا مئی آنند مئی اور آشچریہ مئی گھٹنا پر گہرائی کے ساتھ سوچو۔ اور اس سے سیکھو۔ تو تم پرکاش مارگ کے پتھک بن جاؤ گے۔

—— (۳) ——

جس سمیہ پرکاش اور اندھیرا مِلے ہوتے ہیں۔ اس دھندلے سمیہ میں دو مِلتی جُلتی چیزوں کو پہچاننا کٹھن ہو جاتا ہے۔ ایک کی جگہ دُوسری کا بھرم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس پرکار جب تک مانس میں پُورن پرکاش کا اُجالا نہیں ہو گیا ہے۔ تب تک پریم اور موہ میں بھید کرنا کٹھن ہوتا ہے۔ یہ دو نواتی وپریت چیزیں ہمیں ایک لگتی ہیں۔ ونے اور خوشامد میں وویک نہیں ہو جاتا۔ ونے خوشامد دکھتی ہے یا خوشامد ونے سمجھی جاتی ہے۔ اس طرح گھرشٹ ہونا اور ندھڑک ہونا دِلاسنا اور کلا درشٹی۔ مد اور آتم ابھیمان آدمی کے دِرشٹے میں بھرم کر دینا جنک دھیکے میں بنتے ہیں۔ اور کچھ کا کچھ سمجھے بنتے ہیں۔ پر مبشو رہے ہمیں پرارتھنا کرنی چاہئیے۔ کہ وہ ہمارے

مانس میں پُورا پُورا اُجالا کر دے۔ جس سے کہ ہم اپنی انتر اوستھا کو۔ اپنے آپ کو صحیح صحیح اور سپشٹ دیکھ سکیں۔

—— (۴) ——

جب ماں اپنے گود کے بچے کو اپنی گود سے جُدا کرتی ہے۔ تو بچہ روتا ہے۔ چِلّاتا ہے۔ دھُند مچاتا ہے۔ یدا پی تب بھی وہ ماں کے ہاتھ میں ہی ہوتا ہے۔ ماں کے سنرکھشن میں ہی ہوتا ہے۔ اور ماں نے شاید اگلے ہی کھشن اُسے اپنی بائیں گود میں لے لینے کے لئے ہی اُسے کاریہ وشات اپنی دائیں گودی سے ہٹایا ہوتا ہے۔ یا بستر پر سُلا دینے کے لئے تھپک تھپک کر آرام سے سُلا دینے کے لئے۔ بچہ اس لئے روتا ہے اور چیختا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا نہیں ہے۔ اور ماں اُس کے رونے چیخنے کی پرواہ نہیں کرتی۔ کیونکہ وہ ماں ہے۔ سچ مچ ماں ہے۔

—— (۵) ——

اتی کہیں نہیں کرنی چاہئیے۔ "اتی سرو تر ورجیت" کہا جاتا ہے۔ پھر بھی ایک مہاتما نے بہت سنُدیہ اور سُندر کہا ہے۔ کہ سنسار میں دو ایسی چیزیں ہیں۔ دو برہم چریہ اور ایشور

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

سوا ستھ

مرضِ بواسیر اور اس کا علاج

از شریمان ڈاکٹر پہندن لال صاحب ایم۔ ڈی۔ پردھان آریہ سماج بھوڑ بریلی

گذشتہ سے پیوستہ

پتلا پاخانہ کہ نمیں ہی زور لگانا پڑے۔ پیٹ میں ریاح کی زیادتی۔ کھٹّی ڈکاریں۔ کبھی نصیح کبھی متواتر اخراج ریاح۔ کبھی کبھی بریں کھُجلی۔ بار بار پاخانہ کی حاجت ہونا۔ تھوڑا تھوڑا پاخانہ ہونا۔ پیٹ میں درد۔ دونوں زانو کا رہ سا جانا۔ کمزوری۔

جب مذکورہ بالا سب تکالیف ایک ساتھ یا ان میں سے چند ایک بلا کسی اور وجہ کے موجود ہوں۔ تو سمجھ لینا چاہئیے۔ کہ بواسیر ہونے والی ہے۔ اکثر معالج اس حالت کو ریاحی بواسیر کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ لیکن دراصل یہ بواسیر کا پیش خیمہ ہے۔ اور اصحاب بواسیر کو سخت تکلیف سے بچنا چاہئیے۔ اُنکو چاہئیے ایسے وقت میں کسی ہوشیار چکتسک سے علاج کرانا چاہئیے۔ جو دستاور ادویات دیکر وقت کو نہ ٹالے۔ بلکہ اصلی مرض کا سبب معلوم کرکے اُس کا علاج کرے۔

مرض بواسیر کیسے پیدا ہوتا ہے

خُون کی رگوں کا ایک مرکز گُدا کے آخری حصّہ پر ہے۔ یعنی بہت سی رگیں ایک جگہ پر ملتی ہیں۔ اُس کے قریب مثانہ اور عورتوں کے رحم اور یونی کی رگوں کے مرکز بھی ہوتے ہیں۔ یعنی یہاں وہ رگیں آکر ملتی ہیں۔ جو اس خُون کو دِل کی طرف واپس لے جاتی ہیں۔ جو مقعد۔ مثانہ۔ رحم اور یونی کے گوشت والے ریشہ جات کی پرورش کے لئے آتا ہے۔ ڈاکٹری میں اُن رگوں کو وینس Venus کہتے ہیں۔ پس جب تک حسب معمول یہ استعمال شُدہ خُون ان رگوں سے دِل کی طرف واپس جاتا رہتا ہے۔ تب تک کوئی خرابی واقع نہیں ہوتی۔ لیکن جب کسی وجہ سے خاص کر کولن کے فضلہ سے پُر ہونے کے دباؤ کی وجہ سے اُس خُون کے واپس ہونے میں کمی ہوتی ہے۔ تو ان رگوں کے نیچے کے سرورق پر خُون جمع ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور سرے خُون کے وزن سے پھُول جاتے ہیں۔ اور رگیں پھُول کر موٹی ہو جاتی ہیں۔ ان ہی کو بواسیر کے مسّے کہتے ہیں۔ کبھی تو یہ مسّے مقعد کے اندر ہی رہتے ہیں۔ اور کبھی پھُول کر باہر نِکل آتے ہیں۔

اسباب بواسیر

(۱) سب سے بڑا سبب اس انجماد خُون یا بواسیر کا کولن کا فضلہ سے بھرا ہونا ہے۔ کیونکہ اس کا دباؤ رگوں پر پڑتا ہے۔ نیز فضلہ خشک ہونے اور متواتر قبض کی وجہ سے پاخانہ کے اخراج کے لئے بہت زور دینا پڑتا ہے۔
(۲) جگر کی ایسی بیماریاں جو کہ اس رگ میں رُکاوٹ پیدا کرتی ہیں جو کہ استعمال شُدہ خُون جگر سے دِل کی جانب واپس لے جاتی ہے۔ (۳) پھیپھڑے کی ایسی بیماریاں جن کی وجہ سے پھیپھڑوں کی کیپلیری میں خرابی یا رُکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ (۴) کثرت استعمال شراب۔ چائے وغیرہ یا کاہلانہ زندگی بسر کرنا جس سے قبض کے علاوہ پیٹ اور پیڑو کی رگیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔
(۵) جب پیٹ یا پیڑو کے اندر کوئی پھوڑا ہوتی ہے۔ عورتوں کا رحم جب بوجھل ہوتا ہے۔ جسکی وجہ سے مقعد کی رگوں پر بوجھ پڑتا ہے۔ (۶) والدین کو بواسیر ہونے سے اُن کی اولاد کے مقعد کی رگوں کی دیواریں کمزور ہوتی ہیں۔ اور ذراسی بھی لاپرواہی سے ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ اسی لئے رشی دیانند نے منو بھگوان کے حوالہ سے ایسے

دُنیا کے نظارے

(بطرز:۔ ساون کے نظارے ہیں)

از قلم شری پت مہاشہ برج لال جی بھجنوپدیشک آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب

دُنیا کے نظارے ہیں کلیوں پھُولوں میں — پربھو تیرے اشارے ہیں
دُنیا کے نظارے ہیں

اور نہ کوئی تیرا پتہ ذرے ذرے سے ظاہر — تیری قدرت اے پرم پتا
دُنیا کے " " "

تو کلیوں پھُولوں میں نظر تو آوے ہمیں — ساون کے جھُولوں میں
دُنیا کے " " "

تو کون سے رنگ میں رنگا۔ ہرا اونچی چوٹی پربت کی — بہہ رہی جمنا گنگا
دُنیا کے

سب پنچھی گا رہے ہیں برج مل پرانہ سائیں — تیرے گیت سُنا رہے ہیں
دُنیا کے " "

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایشور پرارتھنا کیوں کی جائے

وچھووالی آریہ سماج کے اُتسو پر مہاتما نارائن سوامی کا اُپدیش

مہاتماجی نے رگ وید کا ایک منتر پڑھا۔ اور کہا۔ کہ اس منتر میں ایشور سے پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ پاپ رُوپی رسی نے ہمیں جکڑ رکھا ہے۔ آپ یہ رسی کھول دیں۔ اس کے کھُل جانے پرنت پاپ ہو جانے پر آپ کے نیموں کال میں رہنے والے نیموں کا سنسار ہیں و ستار کریں گے۔ اس سے ہماری بدھی کی لڑی نہ ٹوٹے گی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ سب سے پہلے ہمارے کرم کی سزا کم نہ ہوگی۔ اور سب سے پہلے ہماری مرتیو نہ ہوگی۔

مہاتماجی نے کہا۔ کہ یہ منتر پرارتھنا کے رُوپ میں ہے۔ کئی لوگ سندیہہ کرتے ہیں۔ کہ اگر منش نے اپنے کرموں کا پھل بھوگنا ہے۔ تو پرارتھنا کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن وہ بھول جاتے ہیں۔ کہ یہ پرارتھنا بھی ایک کرم ہے۔ اور اس کرم کا پھل بھی ملنا ضروری ہے۔ پرارتھنا رُوپی کرم کا پھل یہ ہے۔ کہ پرش میں نمرتا آئے۔ اور گھمنڈ دُور ہو۔ دُوسرا پہلو اس پرارتھنا کا یہ ہے۔ کہ آیا جس وستو کی پرارتھنا کی گئی ہے۔ وہ ہمیں ملتی بھی ہے یا نہیں۔ ہماری پرارتھنا ہردے کی پرارتھنا ہونی چاہیئے۔ جہاں آتما اور پرماتما بہت نزدیک ہوتے ہیں۔ ہردے کی پرارتھنا اور زبان کی پرارتھنا میں بہت فرق ہے۔ اصلی پرارتھنا یہ ہے۔ کہ یدی ہم اپنے سوارتھ اور کلیان کی اچھیا کریں تو کبھی دُوسرے کی بُرائی کی پرارتھنا نہ کریں۔

اب میں منتر کے اس حصے کو لیتا ہوں۔ کہ پاپ رُوپی رسی نے ہمیں جکڑ رکھا ہے۔ پاپ دو قسم کے ہیں۔ ویکتی گت پاپ اور سماج کا پاپ۔ ویکتی گت پاپ وہ ہے۔ جو منش صحت سے متعلق۔ کھانے پینے کے متعلق نیموں کو توڑ کر بیمار ہو جاتا ہے۔ بیمار ہونا اور بیمار کرنا بھی پاپ ہے۔ دُوسرا پاپ سماج کا پاپ ہے۔ یعنی سماج کے نیموں کا توڑنا۔ اگر ہم کسی کی ماں کو دیکھتے ہیں۔ تو ہمارے دل میں ماتری بھاو پیدا نہیں ہوتے۔ تو یہ پاپ ہے۔ آجکل کی تہذیب تو یہ ہے۔ کہ کھاؤ پیئو۔ عیش اُڑاؤ۔ رامائن میں یہ بات راون کے مُنہ سے سنائی گئی ہے۔ جس سے ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ یہ اچھے آدمیوں کا اصول نہیں۔ اسُر لوگوں کا ہے۔ یعنی بُرے لوگوں کا ہے۔ کئی لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ ایشور نے ہماری عُمر بہت تھوڑی دی ہے۔ اس لئے جتنا زندہ رہنا ہے۔ اتنا ہی رہیں گے۔ یہ غلط بات ہے۔ منش اپنی بُدھی سے اپنی آیو بڑھا سکتا ہے۔ اور پاپ سے گھٹا لیتا ہے۔ اگر اُس نے نشہ کا استعمال کیا۔ وشے بھوگے۔ تمباکو پیا تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اُس نے اپنے سواس بہت جلدی استعمال کر لئے۔ ورلستائن نے لکھا ہے۔ کہ جوانی ۱۶ برس سے ۷۰ برس تک رہتی ہے۔ آجکل تو ساٹھ برس کا پُرش بڈھا ہو۔ تو کہتے ہیں یہ سٹھیا ہو گیا ہے۔ بوڑھا بھیشم پتامہ جس کی عُمر مہابھارت کے یدھ کے وقت ۱۷۶ برس تھی۔ سب سے زیادہ بلوان تھا۔ ایشور نے آیو رُوپی سمپتی دی ہے۔ اور یہ بہت قیمتی ہے۔ منش کی کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ اس کے ایک ایک منٹ سے پُرش کو کچھ ملنا چاہیئے۔

آریہ سماج وچھووالی پر ۵۵ ہزار روپیہ دان

آریہ سماج وچھووالی کے سالانہ جلسہ میں لالہ دیش بندھو گپتا کی تقریر کے بعد مہاشہ کرشن نے اعلان کیا۔ کہ اس موقعہ پر ۵۵ ہزار روپیہ دان ملا ہے۔ اس دان میں زیادہ نزروپیہ ایسا ہے۔ جو دوآبہ کالج کے لئے دان دیا گیا ہے۔

رائے بہادر بدری داس ۲۸۶۲۵ روپیہ نقد۔ جس میں دوآبہ کالج کے لئے ۲۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ پنڈت ٹھاکردت امرت دھارا ۶۲۶۶ روپیہ۔ پنڈت ٹھاکردت وید ملتانی ۲۵۰۰ روپیہ۔ مہاشہ کرشن ۱۵۰۰۔ کرنل ڈی۔ ایچ۔ رائے ۱۱۰۰/- کُل ۵۵ ہزار روپیہ۔ اسی طرح اور بھی بہت سے اصحاب نے کافی دان دیا۔ انارکلی سماج کو ۹ ہزار دان ملا ہے۔

ویدک دھرم دُنیا میں شانتی قائم کرسکتا ہے

آریہ سماج وچھووالی کے اُتسو پر لالہ دیش بندھو گپتا کا لیکچر

لالہ جی نے کہا۔ کہ ۲۵ برس پہلے دُنیا میں جو جنگ ہوئی تھی۔ اس کے متعلق خیال کیا جاتا تھا۔ کہ وہ دُنیا کا سب سے بڑا جنگ ہے۔ لوگ اس سے کانپ اُٹھیں گے۔ اور پھر دُنیا یدھ کا نام نہ لیگی۔ جنگ کے روکنے کے لئے لیگ آف نیشنز کی بنیاد رکھی گئی۔ لیکن یہ لیگ اچھی طرح سے سنبھلنے ہی نہ پائی تھی۔ کہ ایک اور جنگ کی تیاریاں شروع ہو گئیں۔ جو جنگ ہو رہا ہے۔ اسکی ہولنا کی کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ سپاہی تو ایک طرف رہے۔ آج دُنیا میں کوئی بھی شخص گولوں سے محفوظ نہیں۔ لوگ پُوچھ رہے ہیں۔ کہ کیا دُنیا میں لڑائیاں اسی طرح ہوتی رہینگی۔ اور کیا دُنیا سے جنگ بند کرنیکی کوئی صُورت نہیں نکل سکتی۔ وچار شیل لوگ اپنے خیال کے مطابق اسی مسئلہ کے حل کرنے کے لئے لٹریچر شائع کر رہے ہیں۔ اور دُنیا کے نئے نظام کا ہر جگہ چرچا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کیا ویدک دھرم بھی اسی مسئلہ کا کوئی حل پیش کرتا ہے۔ میرے خیال میں ویدک دھرم جنگ کو روکنے کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔

جنگ بیماری نہیں بلکہ بیماری کی علامت ہے۔ ہم نے بیماری کا علاج کرنا ہے۔ ماننا پڑیگا۔ کہ مغربی تہذیب کی بنیاد میں ہی اس اشانتی اور جنگ کے جراثیم ہیں۔ اشانتی کے کئی علاج بتائے گئے۔ مثلاً ڈیموکریسی بھی جنگ کو نہ روک سکی۔ روس میں سوشلزم اور کمیونزم پر چلنت ہُوا۔ لیکن اسے قائم کرنے کے لئے ہی انقلاب روس میں لاکھوں جانیں ضائع ہوئیں۔ لیکن سوشلزم سے جو اُمیدیں باندھی گئی تھیں۔ وہ بر نہ آئیں۔ اس کے ردعمل کے طور پر اٹلی میں مسولینی کے ہاتھوں فاسسزم وجود میں آیا۔ اور جرمنی میں مسولینی کے فاسسزم سے ملتا جلتا ہٹلر کا نازی ازم۔ مگر تمام ازم بھی شانتی نہ لا سکے۔ اور اب یہ ایک بھیانک یدھ سے دوچار ہیں۔ رُوس میں کمیونزم کا تجربہ ناکام رہا۔ اور یہ خیال کرنا۔ کہ دُنیا کا نظام کمیونزم پر قائم کرنے سے شانتی پیدا ہو جائے گی ایک خواب ہی بنا رہے گا۔

سوال یہ ہے۔ کہ پھر کیا ہو۔ آؤ ہم دیکھیں۔ کہ کیا دُنیا میں شانتی پیدا کرنیکا کوئی اُپائے دُنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ ہمیں اپنے ویدک دھرم پر ناز ہے۔ ویدک دھرم نے ہمیں جو مارگ بتایا ہے۔ وہ بڑا ہی سُندر اور آسان علاج ہے۔ ویدک دھرم نے ورن آشرم کا جو مارگ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اس پر چل کر تمام دُنیا کے جھگڑے مٹ سکتے ہیں۔ ورن آشرم میں پہلا آشرم برہمچریہ آشرم ہے جس میں گورو کے پاس ودیا سیکھنی پڑتی ہے۔ گورو کے آشرم میں برہمچاریوں کو خواہ وہ راجاؤں کے لڑکے ہوں یا گھسیارے کے بھائی بھائی کی طرح رہنا پڑیگا۔ ایک ہی قسم کے وچاروں میں ان کی پرورش ہوگی۔ ایک ہی قسم کی وہ خوراک کھائیں گے۔ کیا مساوات پیدا کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی سائنٹیفک ڈھنگ کہیں ہو سکتا ہے آؤ ہم دیکھیں۔ کہ دولت کے بارے میں ویدک دھرم کا کیا علاج ہے۔ برہمچریہ آشرم

(باقی صفحہ ۹ پر)

اصلی جہاز مارکہ
سودیشی
لٹھا
استعمال کریں
سفیدی اور مضبوطی میں لاثانی

اپنے پیسے کی پوری قیمت وصول کریں
قیمت میں ارزاں
باوا پُرمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر
برانچہائے۔ بمبئی کلکتہ دہلی لاہور کوئٹہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۴۶ واں وارشک اُتسو

برہد یگیہ پربھات پھیری سمیلن شاندار جلوس بھاری حاضری اور ۵۵ ہزار چندہ

کتھا اور سمیلن

آریہ سماج وچھووالی لاہور کا ۴۶ واں وارشک اُتسو ۱۵ نومبر سے شروع ہو گیا تھا۔ ۲۴ تاریخ تک پرانہ پربھات پھیری اور یگیہ ہوتا رہا۔ اور پنڈت گورودت رامائن کی کتھا کرتے رہے۔ ۲۵ نومبر کو وید سمیلن ہوا۔ جس میں پنڈت وشوناتھ اپادھیائے کی صدارت میں ڈاکٹر لکشمن سروپ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی نے "وید اور ہر ش" دشہ پر کھوج پورن نبندھ پڑھا۔ ۲۶ کو ویاپام سمیلن ہوا جس میں ویاپام اور یوگ کے کرتب پنڈت ستیہ دیو اور دھمل داس جی نے بالترتیب دکھائے۔ ۲۷ کو سنگیت سمیلن ہوا۔

جلوس

۲۸ نومبر کو شام کے ۴ بجے گورو دت بھون سے جلوس شروع ہوا۔ پہلے مہاتما نارائن سوامی جی نے اوم کی پتاکا لہرائی۔ جلوس میں سماجوں کے اتی رکت ڈی۔ اے۔ وی سکول منٹگمری کے ۸۰ آریہ سیوک آریہ بھائی سنتا گورو کل گوجرانوالہ کے برہمچاری شامل تھے۔ جلوس میں سکاوٹوں کو لاٹھیاں لے کر چلنے اور مارچ کرنے کی ممانعت کر دی گئی۔ دونوں سماجوں کا اکٹھا جلوس چیمبرجی روڈ۔ کچہری روڈ۔ انارکلی۔ لوہاری دروازہ۔ پاپڑ منڈی۔ شاہ عالمی دروازہ۔ رنگ محل۔ مچھی ہٹہ۔ بزاز ہٹہ۔ واچھووالی۔ لنڈا منڈی۔ ...منڈی سے ہوتا ہوا رات کے تقریباً دس بجے خوش اسلوبی سے ختم ہوا۔

سنیچروار ۲۹ نومبر کی کارروائی

ہون اور بھجنوں کے بعد اپدیش ہوا۔ اور اس کے بعد میں پنڈت وشوناتھ ویدا اپادھیائے کا ویاکھیان ہوا۔ اس کے انتر بعد مندرجہ ذیل سمیلن ہوئے۔

آریہ یووک سمیلن

۲۹ نومبر ایک بجے بعد دوپہر آریہ یووک کانفرنس شری چرنجی لال جی بان پرستھی کی صدارت میں شروع ہوئی۔ پردھان جی نے اس بات پر افسوس کیا۔ کہ کانفرنس کے پردھان کنور چاند کرن شاردا علالت کے باعث تشریف نہ لا سکے۔ بان پرستھی جی نے کہا۔ کہ میں نوجوانوں کو مشورہ دوں گا۔ کہ وہ زبانی جمع خرچ کی بجائے عمل پر زور دیں۔ نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ سماج کی بگڑتی ہوئی حالت کو غور سے دیکھیں۔ اور ان بُرائیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

پہلا پرستاو:۔ پنڈت بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ آریہ سماج کی درسگاہوں میں پڑھانے والے اپنے جیون کو آریہ سنسکرتی اور سبھیتا کے مطابق بنائیں۔ اور آریہ گھرانوں میں والدین اپنے جیون کو آریہ تمدن اور تہذیب کے مطابق ڈھالیں۔ تاکہ ان کا نوجوانوں پر اچھا اثر پڑے۔ پنڈت جی نے اس بات پر زور دیا۔ کہ نوجوانوں کی زندگی کو آدرش بنانے کے لئے پڑھانے والوں اور والدین کو عملی نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ مہاشہ مہر سنگھ۔ پنڈت یشپال اور شریمتی ستیہ دیوی نے اس کی تائید مزید کی۔

دوسرا پرستاو:۔ راجگورو پنڈت دھریندر شاستری نے کہا۔ کہ جب تک کسی دیش کے نوجوان اُٹھنے کی کوشش نہ کریں۔ اور اس دیش کے بوڑھے اُن نوجوانوں کی دست گیری کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ اُس وقت تک وہ دیش اُٹھ نہیں سکتا۔ آپ نے پٹنہ میں اپنی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے آریہ سماجیوں پر زور دیا۔ کہ وہ نوجوانوں کو آریہ سماجوں میں آکرشت کرنے کے لئے ایسے سامان مہیا کریں۔ جو نوجوانوں کو اپیل کر سکیں۔ آپ نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ آریہ جاتی کو جیوت اور جاگرت رکھنے کے لئے اس سمیلن میں شریک ہونے والے آریہ یُبنا اپنے اپنے شہروں میں آریہ دل قائم کریں۔ تاکہ آنیوالی مصائب کا مقابلہ ہو سکے۔ دونو پرستاو سروسمتی سے پاس ہوئے۔

استری شکشا سمیلن

اس کے بعد اڑہائی بجے استری شکشا سمیلن سر جے لال سابق جج ہائی کورٹ کی صدارت میں ہوا۔

سر موصوف نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ یہ سمیلن پنجاب آریہ شکشا سمتی کی طرف سے بُلایا گیا ہے۔ آج اس سوال پر غور کیا جائے گا۔ کہ لڑکیوں کی تعلیم میں کس قسم کی تبدیلی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ موجودہ پرنالی کے مطابق لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم میں زیادہ فرق نہیں۔

پروفیسر شیو دیال نے کہا۔ کہ جو تعلیم ہماری روزمرہ کی زندگی سے تعلق نہیں رکھتی۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ کچھ عرصہ سے ہمارے سکولوں میں موسیقی۔ کھانا پکانا اور سینے پرونے کی سلائی کا کام سکھایا جانا شروع ہو گیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی نے بھی موسیقی کی کلاسیں شروع کر دی ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی چھوٹی جماعتوں سے لیکر بی۔ اے۔ ایم۔ اے تک لڑکیوں کو ہوم سائنس پڑھانے کے سوال پر بھی غور کر رہی ہے۔

شریمتی راملیشوری نہرو

سابقہ طریقہ تعلیم کے نقائص کے پیش نظر یہ ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ لڑکیوں کی تعلیم میں ایسی تبدیلی کی جائے۔ تاکہ لڑکیاں دیش سیوا کے لئے مفید بن سکیں۔ اور وہ تبدیلی رفتہ رفتہ پرانی شکشا پرنالی میں داخل کی جا رہی ہے۔

آپ نے تجویز کیا۔ کہ ہر سکول اور کالج کے اندر سوشل سروس لیگ قائم کی جائے۔ تاکہ بچپن سے ہی ہمارے بچوں کے دلوں میں سیوا بھاؤ پیدا کئے جا سکیں۔

پرنسپل راجندر کرشن کمار

دیانند متھراداس کالج موگا نے کہا۔ کہ اس سمیلن کی اطلاع ملنے پر میری موگا میں چند دیویوں سے بات چیت ہوئی۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ لڑکیوں کی تعلیم میں جن تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ ان کا فیصلہ خود دیویاں اپنے پراونشل اور بھارتیہ سمیلنوں میں کر رہی ہیں۔ مردوں کے لئے یہ ایک ناجائز مداخلت ہے۔ کہ وہ عورتوں کے کام میں دخل در معقولات ہوں۔

پروفیسر گوپال ایس ایم۔ اے

آپ نے فرمایا۔ کہ استری شکشا کے سلسلہ میں سب سے پہلے سوامی دیانند۔ راجہ رام موہن رائے اور ایشور چندر ودیا ساگر نے کام شروع کیا۔ آپ نے مختلف ممالک کے اعداد پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان میں صرف ۲ فیصدی دیویاں خواندہ ہیں۔ آپ نے پرائمری ایجوکیشن پر زور دیا۔ اور کہا کہ اگر ماڈرن یونیورسٹی ایجوکیشن میں سے نقائص نکال دیئے جائیں۔ تو اس کے گرہن کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ لالہ مولراج بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے سر جے لال اور دیگر اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کانفرنس کی کارروائی سماپت کی۔

راشٹر بھاشا سمیلن

اس کے اننتر چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک پنڈت شیو شرما آریوپدیشک آچاریہ کی پردھانتا میں ہوا۔ پہلے سوہن لال ٹریننگ کالج کی لڑکیوں نے بندے ماترم کا گیت گایا۔

پہلا ریزولیوشن شریمتی راملیشوری نہرو نے پیش کیا۔

راشٹر بھاشا پرچارک سنگھ کا یہ ہندی سمیلن پنجاب سرکار کے اس اصول پر جس سے ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹیوں کے پرائمری سکولوں میں ہندی کو اردو کے برابر درجہ نہ دے کر محض سٹیٹس کو کہکر ہندی کو کوئی سُبھیتا نہیں دی۔ یہاں تک کہ ہندی جاننے والی لڑکیوں کو لازمی تعلیم کے بل پر اردو پڑھنے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے۔ یہ سمیلن سرکار کی انیائے کرنیوالی اس نیتی کی مذمت کرتا ہے۔ سرکاری ادھیکاریوں کو اس نیتی کو جلدی سے جلدی چھوڑنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ صوبہ کی جنتا کو اس بات کی طرف توجہ دینے پر زور دیتا ہے۔ یہ سمیلن پنجاب ہندی ساہتیہ سمیلن کو اس معاملہ میں ٹھیک ٹھیک کام کرنے کے لئے کہتا ہے۔ کیونکہ اس نیتی سے ہماری سبھیتا کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔

شریمتی راملیشوری نے کہا۔ کہ بھاشا کی اُچتا یا انچتا کا سوال نہیں ہے۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ بھاشا ایسی ہو۔ جو سب سمجھ سکیں۔ آج کل یہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ اگر ہندی بولیں تو شدھ سنسکرت کے الفاظ بولیں۔ اور اگر اردو بولیں تو خالص فارسی اور عربی کے الفاظ بولیں۔ اور یہی بات جھگڑے کی ہے۔ اسے ترک کر دینا چاہیئے۔

صوبہ سرحد میں ہندی بھاشا پر کافی سختی ہو رہی ہے۔ پنجاب میں ہندی بھاشا سے سخت بے انصافی ہو رہی ہے۔ جو لڑکیاں ہندی بھاشا سیکھنا چاہتی ہیں۔ ان کے لئے پربندھ نہیں کیا جاتا۔ بہانہ یہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اردو اور ہندی کے لئے دو دو ٹیچر نہیں رکھ سکتی۔ اس کا اُپائے گورنمنٹ کو بتایا گیا۔ کہ ایسے ٹرینڈ اُستاد ہونے چاہئیں۔ جو ہندی اور اردو لازمی طور پر جانتے ہوں۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ سب بھائی حکومت سے پُرزور مطالبہ کریں گے۔ کہ وہ ہندی سے بے انصافی نہ کرے۔ پنڈت جے دیو۔ ڈاکٹر پرشو رام پنڈت ٹھاکر دت امرت دھارا۔ پنڈت بھیم سین ودیا النکار اور شریمتی شاردا رانی نے تائید کی۔

پنڈت شیو شرما صدر سمیلن نے دوسرا ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ یہ سمیلن نشچے کرتا ہے۔ کہ سنسار کی ساری لپیوں میں کیول دیوناگری ایسی سائنٹیفک و سیدھی ہے جس سے کوئی بھی بھاشا صاف صاف لکھی جا سکتی ہے جس کے بولنے اور لکھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ یہ سمیلن پنجاب سرکار کو خاص کر محکمہ تعلیم کو صلاح دیتا ہے۔ کہ چھوٹے بچوں کو

(باقی صفحہ ۹ پر)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار پرکاش لاہور

۷ دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۲ مگھر سمت ۱۹۹۸

جلد ۳۷ | دیانند ابد ۱۱۸ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲ | نمبر ۴۶

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ

آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ آیا اور چلا گیا۔ کیا ہمارے لئے کوئی سبق چھوڑ گیا ہے؟ ظاہر ہے۔ کہ جو چیز ہر سال ہو۔ اس کی وہ کشش نہیں ہوتی۔ جو ان چیزوں کی ہوتی ہے۔ جو لمبے عرصہ کے بعد ہوں۔ آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ بھی ہمارا ایک معمول بن گیا ہے۔ جسے ہمیں سال کے بعد پورا کرنا ہے۔ اس لئے ان لوگوں کو چھوڑ جو آریہ سماج کے ادھیکاری ہیں۔ یا جو آریہ سماج سے اپنا وشیش سمبندھ مانتے ہیں۔ باقی لوگوں کے لئے یہ جلسہ ایک معمولی چیز بن گیا ہے۔ اب اس کی کامیابی اور ناکامی اس بات پر منحصر ہے۔ کہ اس کے ادھیکاری چست ہیں یا سست؟ وہ اپنے وقت میں کچھ کر جانا اور سماج کو آگے لے جانا چاہتے ہیں۔ یا کہ ضابطہ کی کارروائی ہی پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اس ورش کا اُتسو کوئی وشیش اُتسو نہ تھا۔ اس لئے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ایک سادھارن اُتسو کیسا رہا؟ کچھ سال پہلے آریہ سماج کے اُتسو سے تین دن پہلے کانفرنسیں ہوا کرتی تھیں۔ جن میں کبھی ہزاروں کی حاضری ہوا کرتی تھی۔ لیکن ایک دو برسوں سے یہ کانفرنسیں اپنی کشش کھو چکی ہیں۔ اور حاضری اچھی نہیں ہوتی۔ پچھلے سال تو یہ سوال بھی اُٹھا۔ کہ کیوں نہ یہ کانفرنسیں بند ہی کر دی جاویں۔ اس بار ان میں از سر نو کشش پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن سپھلتا نہ ہوئی۔ پہلے دن کے سمیلن کو ہم اس لحاظ سے سپھل کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس ادیش سے یہ کیا گیا وہ پورن ہوا حاضری کے لحاظ سے نہیں۔ پہلے دن کے سمیلن میں اورنٹیل کالج کے وائس پرنسپل ڈاکٹر لکشمن سروپ نے "وید اور ہڑپہ" کے وشے پر ویاکھیان دیا۔ سبھا کے سبھاپتی گورو کل کے وید اپادھیائے پنڈت وشوناتھ جی تھے۔ اس لئے اُپستھت سجنوں نے ویاکھیان اور اس کی سمالوچنا سے بہت کچھ پراپت کیا۔ انہیں وید کے متعلق نئی باتیں معلوم ہوئیں۔ ان کے علم کا دائرہ پہلے سے وسیع ہوا۔ باقی دو دن کی کارروائی سادھارن رہی۔ ۲۸ نومبر کو آریہ سماج کا حقیقی جلسہ شروع ہوا۔ نگر کیرتن دونو سماجوں کا اکٹھا ہوتا ہے۔ اور انار کلی میں آ کر مل جاتا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ جہاں آریہ سماج انار کلی کا نگر کیرتن ہوتا ہے۔ وہاں بچھووالی آریہ سماج کا سنکیرتن۔ ان کی بھجن منڈلیاں گاڑیوں پر ہوتی ہیں۔ اور ہماری بہنیں اور بھائی پیدل ہی گاتے ہوئے جاتے ہیں۔ اس لئے کچھ ساتھ بنتا نہیں۔ اس کے علاوہ جتنا بجائے اس کے کہ اناڑی راگیوں کے ساتھ رہے۔ وہ ایسے بھجنیک کے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ جس کی بانی میں رس ہو۔ لاہور سے باہر ہونے کے کارن میں اس بار نگر کیرتن میں شامل نہ ہو سکا۔ اس لئے ذاتی علم سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن جو کچھ مجھے بتایا گیا ہے۔ اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ نگر کیرتن اچھا نہ تھا۔ ایک اور بات بھی ہے۔ سنکیرتن کے کچھ معنی ہو سکتے ہیں۔ تو اس صورت میں جبکہ اس میں شامل ہونیوالے ہزاروں ہوں۔ ہمارا نگر کیرتن عام طور پر چار بجے شروع ہوتا ہے۔ اس وقت تک دفتر بند نہیں ہوتے۔ اس کے علاوہ باہر کے بہت کم آریہ بھائی شکروار شام تک لاہور آتے ہیں۔ زیادہ تر بھائی سنیچر کو آتے ہیں یا اتوار کو۔ اس لئے جس کسی نے آریہ سماج کے پہلے نگر کیرتن دیکھے ہیں۔ اُسے آجکل کا نگر کیرتن یا سنکیرتن دیکھ کر نراشا ہوگی۔ جہاں کسی وقت ہمارے نگر کیرتن میں اس قدر بھیڑ ہوتی تھی۔ کہ اس میں سے نکلنا مشکل ہوتا تھا۔ اور دھکے پر دھکا لگتا تھا۔ وہاں آج اس قسم کی کوئی بھیڑ بھاڑ نظر نہیں آتی۔ آریہ سماج وچھووالی لاہور میں اس بات پر ہمیشہ وواد ہوتا آیا ہے۔ کہ نگر کیرتن ہو یا سنکیرتن؟ کبھی ایک پکش غالب آ جاتا ہے کبھی دوسرا۔ کسی ایک بات پر قرار نہیں۔ ایک دو سال نگر کیرتن ہوتا ہے۔ اس کے کچھ اوگن سامنے آتے ہیں۔ تو من سنکیرتن کی طرف جھک جاتا ہے۔ اور جب طبیعت اس سے اُکتا جاتی ہے۔ تو پھر نگر کیرتن کا رُخ کر لیتے ہیں۔ اس بار سنکیرتن اچھا نہیں رہا۔ اس لئے تعجب نہیں اگر اگلی بار نگر کیرتن ہو جائے۔

۲۹ و ۳۰ نومبر دو دن پنڈت پریہ رت جی پروفیسر وشوناتھ جی پنڈت لوک ناتھ جی۔ پنڈت ایشور چندر جی۔ پنڈت دھریندر ناتھ شاستری اور مہاتما نارائن سوامی جی کے اُپدیش اور ویاکھیان ہوئے۔ لالہ دیش بندھو گپتا ایم۔ ایل۔ اے نے اپیل کا ویاکھیان دیا۔ جس پر ۵۵ ہزار کے دان سنائے گئے۔ اس دان میں زیادہ حصہ دوآبہ ڈگری کالج جالندھر کا ہے۔ رائے بہادر بدری داس سابق پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے اس کے لئے ۲۵ ہزار روپیہ دیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ۳ ہزار روپیہ کنیا مہاودیالیہ جالندھر کو دیا ہے۔ اور ۶۲۵ روپے آریہ سماج کے دوسرے فنڈوں کے لئے۔ اس طرح ان کا کل دان ۲۸۶۲۵ روپے بنتا ہے۔ یہ روپیہ بالکل نقد ہے۔ اور ادا ہو چکا ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت ویدامرت دھارا اور ان کے ٹرسٹ کی طرف سے چھ ہزار روپیہ دان میں ملا ہے۔ اس میں دو ہزار روپیہ دوآبہ کالج کے لئے ہے۔ پروفیسر شو دیال اور کرنل ڈی۔ ایچ۔ رائے نے دوآبہ کالج کے لئے ایک ایک ہزار روپیہ دیا ہے۔ میرے ڈیڑھ ہزار روپیہ کے دان میں بھی ایک ہزار روپیہ دوآبہ کالج کے لئے ہے۔ پنڈت ٹھاکر دت جی وید ملتانی پردھان آریہ سماج وچھووالی نے ۲۵ سو روپیہ دان دیا ہے۔ اس میں سے ۱۶ سو روپیہ اس نئی یگیہ شالا کے لئے ہے۔ جو آریہ مندر وچھووالی میں بنے گی۔ پانچسو روپیہ کنیا گورو کل کے لئے ہے۔ تین سو روپیہ دوآبہ کالج کے لئے ہے۔ اور ایک سو روپیہ آریہ سماج لاہور کے لئے۔ دوآبہ کالج کے لئے کچھ اور رقمیں بھی ہیں۔ آریہ سماج مندر وچھووالی میں ایک نئی یگیہ شالا بنوانے کی تجویز ہے۔ استری سماج نے اس کے خرچ کی ذمہ واری لی تھی۔ اور اس نے اس کام کے لئے چھ سو روپیہ جمع کر بھی لیا تھا۔ اب وہ روپیہ کسی اور کام آ جائے گا۔ اور یگیہ شالا ویدجی کے دان سے بنے گی۔

جلسہ پر چار سمیلن ہوئے۔ سنیچروار کو تین یعنی آریہ ویدک سمیلن۔ استری شکشا سمیلن اور آریہ بھاشا سمیلن۔ پہلے سمیلن کے پردھان شری چرنجیت لال جی بان پرستھی تھے۔ دوسرے کے سرج لال سابق جج پنجاب ہائی کورٹ اور تیسرے کے پنڈت شو شرما آیورویدآچاریہ۔ سمیلن اتوار بعد دوپہر اکھنڈ بھارت سمیلن کے نام سے ہوا۔ اس کی سواگت سمتی کے پردھان سرج لال تھے۔ اس سمیلن کے پردھان جمنا داس مہتہ ایم۔ ایل۔ اے (مرکزی) تھے۔ یہ نہایت کامیاب رہا۔ بعض اصحاب کے خیال میں پچھلے سال سے بھی زیادہ کامیاب تھا۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ کامیاب رہا۔ ہزاروں کی حاضری تھی۔ اور جو تقریریں وہاں ہوئیں اعلیٰ پایہ کی تھیں۔ سرج لال کا ایڈریس نہایت عالمانہ تھا۔ انہوں نے پاکستان کے تمام پہلوؤں پر نہایت قابلیت سے بحث کر کے ثابت کیا۔ کہ یہ سکیم نہ صرف ناقابل عمل در آمد ہے۔ بلکہ دلیشیں ہت کے بھی خلاف ہے۔ اور خود مسلمانوں کو بھی اس سے نقصان پہنچے گا۔ سرج لال اس ایڈریس کے لئے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اور جس کسی نے یہ ایڈریس سُنا یا پڑھا۔ اس نے اس کی تعریف کی۔ مسٹر مہتہ اپنا ایڈریس مکمل نہ کر سکے۔ اس لئے انہوں نے تقریر کی۔ جس میں انہوں نے بتایا۔ کہ پاکستان کی داغ بیل در حقیقت ۱۹۰۶ میں اس وقت پڑی۔ جب لارڈ منٹو نے سر آغا خاں کو بُلا کر کہا۔ کہ آپ مسلمانوں کا ایک ڈیپوٹیشن ہمارے پاس لا دیں۔ گورنمنٹ یہ اعلان کرنا چاہتی ہے۔ کہ مسلمانوں کے لئے جداگانہ نیابت ہوگی۔ اس کے بعد ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا قدم ہندوؤں سے جدا کرنے کے لئے اُٹھا۔ پہلے جداگانہ نیابت صرف صوبائی اسمبلیوں کے لئے تھی۔ پھر ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپل کمیٹیوں کے لئے بھی کر دی گئی۔ اس کے بعد مسلمانوں کے لئے ملازمتیں مخصوص کر دی گئیں۔ اور اب علاقے علیحدہ علیحدہ کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔ انہوں نے گورنمنٹ کو خبردار کیا۔ اور کانگریس کو بھی۔ کہ اگر انہوں نے کسی طرح پاکستان تحریک کی تائید کی۔ ہندوستان اس کی پُر زور مزاحمت کرے گا۔ ماسٹر تارا سنگھ۔ پروفیسر عبد المجید۔ رائے بہادر مہر چند کھنہ۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ اور پرنسپل چھبیل داس کی تقریریں ہوئیں۔ سب نے پاکستان کی مخالفت کی۔ لیکن نئے ڈھنگ سے۔ جس سے سمیلن کی دلچسپی بھی بڑھ گئی۔ رائے بہادر مہر چند کھنہ نے کہا۔ کہ پنجاب میں تو پاکستان بننا ہے گا صوبہ میں تو بن چکا ہے۔ پروفیسر مہ...

(باقی صفحہ ۶ پر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بقیہ لیڈنگ آرٹیکل صفحہ ۵

...پاکستان تو کیا بنے گا۔ خود مسلمانوں کی ...بیت بھی اس کے حق میں نہیں۔ ہاں پاکستان ...ذہنیت خراب ہے۔ اس سے ہندوؤں اور ...مانوں کے تعلقات خراب ہو رہے ہیں۔ اس ...اس کا مقابلہ ہونا چاہیئے۔ دُوسرے لفظوں ...یہ کہ وُہ تمام ہندوستانی جو اپنی مادرِ بھومی ...ٹکڑے ہونا گوارا نہیں کر سکتا۔ انہیں ...ھنڈ بھارت کے جھنڈے تلے جمع ہو جانا چاہیئے۔ ...سالانہ جلسے جہاں اُتساہ پیدا کرنے کے ...یے کئے جاتے ہیں۔ وہاں یہ اندازہ لگانے ...لئے بھی۔ کہ ہم ترقی کر رہے ہیں یا تنزل۔ اور ...قی کر رہے ہیں۔ تو کس رفتار سے۔ آریہ ...سماج لاہور کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ ...ں یہ سوال بھی اُٹھایا گیا ہے۔ کہ آریہ سماج ...رقی کر رہا ہے یا نہیں۔ ایسے لوگوں کی کمی ...ہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کی ترقی ...رک چکی ہے۔ پچھلے دنوں جب حیدرآباد کا ...ستیاگرہ ہُوا۔ اور آریہ سماج نے اسے کامیاب ...بنا کر دکھا دیا۔ تو ایسے لوگوں کی زبان بند ہو گئی۔ اب ستیاگرہ ایک پُرانی بات ہو گئی ہے۔ انہوں نے پھر وُہی سوال کھڑا کر دیا ہے۔ کسی بھی سوال پر دو پہلوؤں سے نظر ڈالی جا سکتی ہے۔ اگر ہم یہ دیکھیں۔ کہ کسی وقت آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ اس کے تنگ سے مندر میں ہُوا کرتا تھا۔ اس کے بعد لنگے منڈی کے میدان میں ہوتا رہا۔ اور ان دنوں اس سے کہیں زیادہ وسیع گوروُدت بھون کے میدان میں ہو رہا ہے۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج ترقی کر رہا ہے۔ لیکن اگر اس پہلو سے دیکھیں کہ جہاں پہلے لاہور کی آبادی ڈیڑھ لاکھ تھی۔ وہاں آج چھ لاکھ ہے۔ لیکن ہماری حاضری اس لحاظ سے نہیں بڑھی۔ تو ہمیں کہنا پڑے گا۔ کہ آریہ سماج کی ترقی رُک گئی ہے۔ واقعات سے آنکھیں مُوندنا اپنے تئیں دھوکہ دینا ہے۔ اور اپنے تئیں دھوکہ دینے کے معنی یہ ہیں۔ کہ نُقص دُور نہ ہوں۔ اس لئے ہمیں یہ تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ آریہ سماج کی نئی نسل تیار نہیں ہو رہی۔ اس میں نوجوان نہیں آ رہے۔ اس کے کیا کارن ہیں۔ اس پر پھر کسی وقت بحث کروں گا۔ اس وقت اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ آریہ سماج میں نوجوان داخل نہیں ہو رہے۔ اور اس کا اثر ہم ہر ایک کام میں دیکھ رہے ہیں۔ اس وقت آریہ سماج کی سیوا جن بھی لوگوں کے سپرد ہے۔ وُہ اس لئے نہیں۔ کہ وُہ سیوا کے یوگیہ ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ ان کے سوا کوئی

سُدرشن چکر

"آریہ ویر" نے بلا وجہ پھر سے نئے ادھیکاریوں کے گُن گانے شروع نہیں کئے۔ ہم نے لکھا تھا۔ کہ اسے کسی نہ کسی طرح منا لیا گیا معلُوم ہوتا ہے۔ اور یہ صحیح نکلا۔ سبھا کے نئے ادھیکاریوں نے اسے "خرید" لیا ہے۔ سبھا کے پردھان نے اپنے پُستک بھنڈار کا آدھے صفحہ کا اشتہار دے کر ۱۲، ۱۵ روپیہ ماہوار کا اپنی طرف سے۔ اور آدھے صفحہ کا اشتہار جمہوری ساہتیہ وبھاگ کا دلا کر۔ بارہ پندرہ روپیہ کا سبھا کی طرف سے کُل پچیس تیس روپیہ ماہوار کا وظیفہ لگا دیا ہے۔ سبھا کے اتہاس میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ جبکہ اس کے ساہتیہ وبھاگ نے پیسے خرچ کر کے اشتہار دیا ہو۔ لیکن یہ دیا پارک درشٹی کون سے نہیں دیا گیا۔ بلکہ صرف اپنے "ڈھنڈورچی" کو وظیفہ دینے کے لئے۔

"آریہ ویر" نے اپنے تازہ پرچہ میں یہ لکھکر کہ آریہ سماج کے سرمایہ دار سنیاسیوں سے اپنی کوٹھیوں کی پرکرما کرواتے ہیں۔ سنیاسیوں کا اپمان کیا ہے۔ اس لئے کہ وُہ اپنی کسی ضرورت کے لئے کسی کے پاس نہیں جاتے۔ وُہ مانگنے جاتے ہونگے تو آریہ سماج کے کسی انسٹی ٹیوشن یا فنڈ کے لئے۔ اور وُہ دھنوانوں کے پاس نہ جاویں۔ تو کیا ان تیاگ مُورتیوں کے پاس جاویں۔ جو ایک سنیاسی سے بچھانے کی دری تک بھی چھین لیتے ہیں؟ اور پھر یہی وُہ "آریہ ویر" ہے۔ جو اپنی ضرورت کے لئے اُنہی ویکتیوں کی کوٹھیوں کی پرکرما کیا کرتا ہے۔ جنہیں وُہ سرمایہ دار ہونے کا طعنہ دیتا ہے۔

سبھا کا پربندھ ٹھیک نہیں ہے۔ یہ خود "آریہ ویر" وظیفہ ملنے سے پہلے مانتا تھا۔ مگر آج وظیفہ ملنے کے بعد وُہ کہتا ہے۔ کہ سبھا جس خوبی سے چل رہی ہے۔ اس خوبی سے پہلے کبھی چلی ہی نہیں۔ لیکن ایک دو مثالیں دینا کافی ہوگا۔ آریہ سماج گوالمنڈی کے ساپتاہک ست سنگ میں ویاکھیان دینے کے لئے منتری نے ۲ر نومبر کے لئے پنڈت بھگوددت ودیالنکار اور ۹ر نومبر کے لئے پنڈت وشوناتھ ایم۔اے کا سبھا سے پربندھ کیا۔ لیکن دونو ویاکھیاتا اپنے پروگرام پر نہیں پہنچے۔ پڑی دروبیزہ کے مہاشہ اندر سنگھ آریہ ستیاگرہی نے دیوالی پر پرچار کے لئے اُپدیشک مانگا۔ آنے جانے کا کرایہ اور ویدپرچار کے لئے یتھاشکتی دان دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن ایک نہیں دو نہیں تین پتروں میں سے کسی کا اُتر تک نہیں ملا۔ حالانکہ انہوں نے جواب کے لئے کارڈ لفافہ میں بھیجا تھا۔ اگر اس قسم کی شکائتیں جمع کی جاویں۔ تو نہ معلُوم وُہ کتنی بھاری تعداد میں جمع ہو جاویں۔

سبھا کے دھن کا بھی اپ ویہ ہو رہا ہے۔ اچھی طرح تحقیقات کی جائے۔ تو بہت کچھ معلُوم ہو۔ لیکن ایک چھوٹی سی مثال سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ اور بھی کتنی طرح سے دھن کا اپویہ ہوتا ہوگا۔ پچھلے دو ہفتوں میں گوالمنڈی آریہ سماج لاہور کے منتری کو دو کارڈ ڈاک سے ملے ہیں۔ دُوسرے استھانیہ سماجوں کو بھی ملے ہونگے۔ سبھا کے دفتر میں چار پانچ چپڑاسی ہیں۔ اگر ان سے استھانیہ پتر پہنچانے کا کام نہیں لیا جاتا۔ تو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ادھیکاری انہیں سبھا سے غیر متعلق کاموں میں لگائے رکھتے ہیں۔ اور اس طرح جنتا کے دان کا دھن غیر ضروری طور پر ویہ ہو رہا ہے۔

پرماتما ان لوگوں کو سمتی پردان کریں۔ جو سوارتھ کے لئے آریہ سماج کے سنگٹھن اور شانتی کو بھنگ کرنیکا پریتن کر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ایک بار پھر وُہ سمیہ آئے۔ جب ہم آریوں ...

اور ملتا نہیں۔ یہ پرشن ہے۔ جس پر سنجیدگی سے وچار کرنیکی ضرورت ہے۔ لیکن وچار کرے کون؟ جن لوگوں کا یہ دعوے ہے۔ کہ انہوں نے اپنا جیون آریہ سماج کی سیوا کے ارپن کر رکھا ہے۔ وُہ تو ادھیکاروں کے لئے مر رہے ہیں۔ اور اپنی اس منوکامنا کو پُورا کرنے کے لئے دن رات اسی گورکھ دھندے میں رہتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ اپنا دھڑہ بنے۔ تاکہ ہم ادھیکاروں پر قابض رہ سکیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ نہ کوئی سوچتا ہے۔ نہ مُشکل کا حل ملتا ہے۔ اور نہ آریہ سماج کی ترقی کی رفتار جو رُک گئی ہے۔ تیز ہوتی ہے۔

کرشن

تازہ مختصر خبریں

— ستیاگرہیوں کی رہائی کا اعلان ہو گیا ہے۔ مولانا آزاد اور پنڈت نہرو یہ پرچہ کے ناظرین کے ہاتھ تک پہنچنے سے پہلے رہا ہو جائیں گے۔

— جرمن فوجیں ماسکو سے صرف بیس میل دُور رہ گئی ہیں۔

— جاپان اور امریکہ میں سمجھوتہ کی اُمید پیدا ہو گئی ہے۔

— دیولی کیمپ کے تمام نظربند صوبوں میں بھیجدیئے جائیں گے۔

— مسٹر فضل الحق نے مُسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کا ممبر ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

— امریکہ پر بمباری کے لئے جرمنی نے سات ہزار میل کی اڑان کرنیوالے ہوائی جہاز تیار کر لئے ہیں۔

— ادگیر (نظام سٹیٹ) میں آرین کانگرس منعقد کرنیکی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

— لوہارو میں نواب نے آریوں کو مکمل مذہبی آزادی دے دی ہے۔

— وشی گورنمنٹ جرمنی کو اڈے اور بندرگاہیں دینے پر رضامند ہو گئی ہے۔

— ایک جاپانی نمائندہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برما روڈ پر بمباری جاری رہیگی۔

— اٹلی میں مسولینی کے خلاف زبردست سازش پکڑی گئی ہے۔

— لاہور سازش کیس کے اسیروں کی رہائی کی پنجاب گورنمنٹ نے مخالفت کی ہے۔

— پنڈت جواہر لال نہرو سنٹرل اسمبلی کے بائیکاٹ کے حق میں ہیں۔

— گوجرانوالہ سیالکوٹ اور دیگر منڈیوں میں تجارتی ڈیڈلاک پیدا ہو گیا ہے۔

— ہندو مہاسبھا کا اجلاس بردوان میں ۲۴ سے ۲۷ر دسمبر تک ہوگا۔

— بنکاک (سیام) خالی ہو رہا ہے۔

— ماسکو پر تازہ حملوں میں پانچ لاکھ جرمن ناکارہ ہو چکے ہیں۔

— اقتصادی ناکہ بندی کی وجہ سے جاپان کی آدھی فیکٹریاں بند ہو چکی ہیں۔

— امریکن پیراشوٹ فوجیں شرق الہند میں پہنچ گئی ہیں۔

— لاہور میں میونسپلٹی نے شادیوں کی رجسٹریشن لازمی قرار دیدی ہے۔

— ہندوستان میں جہاز اگلے سال سے بننے شروع ہو جائیں گے۔

— مسٹر چوہدری کے قاتلوں کا سُراغ مل گیا ہے۔ لیکن وُہ مفرور ہیں۔

— برما اور سنگاپور کی فوجیں تیار کھڑی ہیں۔

...کو پھر سے مل جل کر کام کرنا دیکھیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جنگ کی رفتار

یمیا اور ماسکو روسیوں نے بجا کہا تھا۔ کہ سردیاں پڑتے ہی جرمن اپنے حملوں کی شدت کھو بیٹھیں گے۔ ٹھیک یہی کچھ ہو رہا ہے۔ نہ صرف یہ کہ جرمن حملوں میں وہ شدت نہیں رہی۔ بلکہ کئی مقامات سے وہ پسپا ہونا بھی شروع ہو گئے ہیں۔ روسٹوف میں انہیں جو تازہ شکست ہوئی ہے۔ اس کا کریمیا اور ماسکو کے محاذوں پر ضرور اثر پڑیگا۔ ماسکو کے محاذ پر بارشیں شروع ہو گئی ہیں۔ اطلاعات آ رہی ہیں۔ کہ روسیوں کی زبردست جوابی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ یورال میں لاکھوں کی تعداد میں تازہ روسی فوجیں تیار ہو رہی ہیں۔ اور موسم کے اچھا ہوتے ہی وہ میدان میں اتر آئیں گی۔ جرمنوں کے پاس اتنے ریزرو نہیں۔ کہ ان بالتعداد روسی فوجوں کا مقابلہ کر سکیں۔ ان حالات میں تعجب نہ ہوگا۔ اگر جنگ کا پانسہ ہی پلٹ جائے۔

چونکہ روسی مہم کی فتح غیر یقینی سی ہو گئی ہے۔ اس لئے اس مایوسی سے بچنے کے لئے ہٹلر شاید برطانیہ پر حملہ کر دے۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کا یہ خیال بالکل صحیح ہے۔ اگرچہ برطانیہ پہلے سے بہت زیادہ مضبوط ہے۔ اور حملے کا منہ توڑ جواب دینے کی ہمت رکھتا ہے۔ لیکن برطانیہ پر حملہ کا خطرہ دور نہیں ہوا۔ اس پر کسی وقت بھی حملہ ہو سکتا ہے۔

لیبیا جنگ کا دوسرا محاذ لیبیا (افریقہ) میں ہے۔ جہاں ہندوستانی اور برطانوی فوجیں اطالوی اور جرمن فوجوں سے لڑ رہی ہیں۔ سیدی ریزیغ کے علاقے میں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ جرمنوں کی کوشش ہے۔ کہ طبروق کے علاقے میں جو برطانوی فوج ہے۔ اس فوج کو کاٹ دیا جائے۔ برطانوی فوجیں جرمنوں پر حملے کر رہی ہیں۔ جرمن فوجیں برطانوی علاقوں پر۔

مشرق بعید میں جنگ کا خطرہ موجود ہے۔ بنکاک خالی ہو چکا!

۰ خوبصورتی کو بڑھانے کے لئے یوگ آسنوں سے مدد لی جاتی ہے۔ یونیاں جو سوندریہ لابھ کے لئے اس مندر میں داخل ہوتی ہیں۔ ایک دن کے کورس کے لئے ۵ ڈالر اور دس دن کے کورس کے لئے ۴۵ ڈالر ادا کرتی ہیں۔ وہاں کی ادھیاپکہ بتاتی ہے۔ کہ پرانا یام کے دوارا سوندریہ کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

۔ ایڈیٹر کے نوٹ ۔

ایک پتنی کے رہتے دوسرا وواہ

مسٹر اوپندر ناتھ اشک بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ہندی کے ایک اچھے کوی اور لیکھک ہیں۔ اور محکمہ ریڈیو دہلی میں ملازم ہیں۔ ان کی دو ایک پستکیں بھی ہندی کی پریکشاؤں میں کورس کے طور پر منظور ہوئی ہوئی ہیں۔ پہلی پتنی کی مرتیو کے بعد انہوں نے گوردا سپور کی ایک پرچارکہ پاس کنیا سے وواہ کیا۔ اب اس کی موجودگی میں ہی کسی کنیا پاٹھ شالا کی مکھیہ ادھیاپکہ سے تیسری شادی رچالی ہے۔ اور اس طرح ایک نردوش ہندو بالکا کو جیتے جی نرک میں دھکیل کر ایسا پاپ کیا ہے۔ جسے کشما نہیں کیا جا سکتا۔ ہم اس وواہ کی مذمت کرتے ہیں۔

لوہارو کا نڈسماپت

نواب لوہارو نے ۲۹ مارچ کے واقعہ کے سلسلہ میں ستھانیہ آریہ سماجیوں کے خلاف چل رہے تمام مقدمات واپس لے لئے ہیں۔ اور اپنی ریاست میں ویدک دھرم پرچار کی آزادی دیدی ہے۔ اس لئے یہ سمسیا خوش اسلوبی سے ختم ہو گئی ہے۔ جس کے لئے نواب صاحب اور رائے بہادر بدری داس جن کی کوششیں سپھل ہوئیں دونو مبارکباد کے مستحق ہیں۔ سبھا کو چاہیئے۔ کہ ریاست میں آریہ سماج کے پرچار کا پربندھ کرے۔

ستیاگرہ اور نظام گورنمنٹ کی رپورٹ

ابھی ۱۹۳۸-۳۹ء کی رپورٹ میں دربار حیدرآباد نے آریہ ستیاگرہ کے متعلق کچھ اعداد و شمار شایع کئے ہیں۔ مگر انہیں صحیح نہیں کہا جا سکتا۔ اس نے جہاں آریہ ستیاگرہیوں کی تعداد کم بتائی ہے۔ وہاں جیل میں شہید ہونیوالوں کی تعداد بھی۔ اسی طرح یہ بھی غلط ہے۔ کہ ۲۴۷۸ ستیاگرہیوں نے معافی مانگ کر رہائی حاصل کی۔ ہو سکتا ہے۔ کچھ ایک نے کسی ترغیب سے ایسا کیا ہو۔ لیکن یہ صحیح نہیں کہ اس قدر بھاری تعداد نے معافی مانگی ہو۔

کنیا گوروکل دہرہ دون کا اتسو

کنیا گوروکل دہرہ دون پنجاب کے ہی آریوں کا نہیں سمست آریہ جگت کا کنیاؤں کے لئے آدرش شکشنالیہ ہے۔ اس کا اتسو اس ماہ کے انتم سپتاہ میں کرسمس کی چھٹیوں میں ہوگا۔ سورگیہ آچاریہ رام دیو کا سایہ اس پر تھا۔ تو آرتھک کٹھنائیاں بھی نہ تھیں۔ اب وہ نہیں رہے۔ سارے آریہ جگت کو سہایتا کا ہاتھ بڑھا کر اسے آرتھک چنتاؤں سے مکت کر دینا چاہیئے۔ اور اتسو پر پہنچکر جہاں اسے سپھل بنانا چاہیئے۔ وہاں دھن سے اس کی پوری پوری سہایتا بھی کرنی چاہیئے۔

بنارس یونیورسٹی میں فوجی ٹریننگ

۳۰ نومبر کو بنارس یونیورسٹی کا کنووکیشن ہوا۔ ۱۹۱۸ کامیاب ودیارتھیوں کو سائنس کی ڈگریاں دی گئیں۔ ان میں سے ایک سو لڑکیاں تھیں۔ وائس چانسلر سر رادھا کرشنن نے انکشاف کیا۔ کہ ہم نے حکومت ہند کو تجویز کی تھی۔ کہ بنارس یونیورسٹی میں فوجی ٹریننگ دی جائے جس کے جواب میں حکومت نے کہا ہے۔ کہ وہ اس تجویز پر غور کر رہی ہے۔ لڑائی کے اس نازک دور میں جبکہ ایک ایک بچے کو فوجی ٹریننگ دی جانی چاہیئے۔ حکومت سوچنا چھوڑ کر ہندو یونیورسٹی ہی نہیں۔ تمام یونیورسٹیوں میں فوجی ٹریننگ کا انتظام کرے۔

یہ خوفناک گرانی

ویسے تو تمام ضروریات زندگی گراں ہو گئی ہیں۔ لیکن آٹا جس پر امیر غریب سب کی زندگی کا انحصار ہے، دنوں دن گراں ہوتا جا رہا ہے۔ اب سات پونے سات سیر بک رہا ہے۔ کیا تعجب جو پانچ سیر تک آ رہے۔ اگر ایسا ہوا۔ تو غریب بھوکے مرنے لگیں گے۔ حکومت پنجاب کو چاہیئے۔ کہ اجناس و دوسری ضروریات زندگی کی قیمتوں پر کنٹرول کرے۔ اور اس بڑھتی ہوئی خوفناک گرانی کو روکے۔

پرانا یام اور سوندریہ

نیویارک کے ایک اخبار "پکچر پوسٹ" میں ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ نیویارک میں ایک سنستھا پران مندر نام کی ہے جسمیں *

ادھر ادھر کی

حکومت روس نے کنواروں پر ٹیکس لگا دیا ہے۔ اس سے شاید یہ مطلوب ہو۔ کہ کنوارے شادی کر کے بچے پیدا کریں۔ اور اپنے وطن کے آئندہ محافظ پیدا کریں۔

ولایت میں ۱۸ سال سے ۵۰ سال کی عمر کے پرشوں اور ۲۰ سے ۳۰ کی عمر کی کنواری لڑکیوں کی جبری بھرتی شروع ہو گئی ہے۔ اس اعلان کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اب دھڑا دھڑ شادیاں ہوں گی۔

حیدرآباد سرکار نے ۱۹۳۸-۳۹ء کی رپورٹ میں آریہ ستیاگرہ کے متعلق دلچسپ اعداد و شمار شایع کئے ہیں۔ اس نے بتایا ہے۔ کہ کل ۹۵۲۵ اشخاص نے اس میں حصہ لیا۔ ان میں سے ۲۰ ۱۷ ریاستی باشندے تھے۔ اور ۷۸۱۵ غیر ریاستی۔ حیدرآباد سٹیٹ کانگرس کی طرف سے ۴۱۱، ہندو سبھا کی طرف سے ۱۵۹۰ اور سارودیشک سبھا کی طرف سے ۴۵۲ نے ستیاگرہ کیا۔ ۲۱۲ ستیاگرہیوں کو محض بیمار اور عمر رسیدہ ہونیکی وجہ سے رہا کیا گیا۔ ان ستیاگرہیوں پر دربار کا ۳½ لاکھ روپیہ خرچ آیا۔ علاوہ ازیں ریاست کو ۴۴ ہزار روپیہ خرچ کر کے ۷ نئی لاریاں خریدنی پڑیں۔ ستیاگرہیوں میں سے ۱۵ جیل میں مر گئے۔ نظام حیدرآباد کی سالگرہ پر تمام ستیاگرہی رہا کر دیئے گئے۔ جن کا گھروں تک کا کرایہ دربار نے دیا۔

نواب لوہارو نے آریہ سماجیوں کے خلاف تمام مقدمات واپس لے لئے ہیں۔ یہ مقدمات مارچ گذشتہ میں آریہ سماج کے جلوس پر حملہ کے بعد چلائے گئے تھے۔ نواب صاحب نے آریہ سماج کے جلوسوں اور دیگر دھارمک اوسروں پر سے پابندیاں ہٹالی ہیں۔

لنڈن میں ۳ دسمبر کو مذاہب کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے سر فرانسس ینگ ہزبنڈ نے کہا۔ کہ آج جبکہ ساری دنیا میں مذاہب کو بے رحمی سے تباہ کیا جا رہا ہے۔ صرف ہندوستان ہی ہے۔ جس کی طرف دنیا بھر کے مذاہب کی نظریں لگی ہوئی ہیں۔ آپ نے شری اربندو گھوش سے اپیل کی کہ وہ ہندوستان کی رہنمائی کریں۔ اگرچہ غلامی کے باعث ہندوستان تمام ملکوں سے ہر پہلو میں پیچھے ہے۔ لیکن روحانی نکتۂ نگاہ سے آج

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نظام راجیہ کی یاترا اور پرچار

از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج

نظام راجیہ کے آریہ سماجی کئی بار مجھے بلاتے رہے ہے۔ لیکن کئی کارنوں سے میں اس وقت تک ادھر نہ آ سکا۔ آخیر میں اس سال ان کی بات ماننی پڑی۔ جب میں نے ان کو لکھا۔ کہ میں اس سال آؤں گا۔ تو انہوں نے زور دیا۔ کہ آپ نومبر میں ہی آ دیں۔ اس لئے یہ نشچے کیا گیا کہ میں نومبر مہینے میں ہی حیدرآباد پہنچ جاؤں۔ اس کے انوسار میں میرٹھ سے ۱۷ر نومبر کو چل کر ہردوار دہلی ہوتا ہوا ۱۸ر نومبر کی شام کو دہلی سے گرینڈ ٹرنک ایکسپریس سے چلا۔ دہلی سے حیدرآباد کا کرایہ تھرڈ کلاس ۱۸ روپے پانچ آنے ہے۔ اور نظام ریل میں انٹر کلاس نہیں ہے۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے بلہارشاہ تک ہے۔ وہاں سے نظام ریل شروع ہو کر بجواڑہ اور واڈی تک ہے۔ میں نے دہلی سے بلہارشاہ تک انٹر کلاس کا ٹکٹ بنوایا۔ پاٹھکوں کو یاد رکھنا چاہئیے کہ جی۔ آئی۔ پی ریلوے کا حساب این۔ ڈبلیو۔ آر سے الٹا ہے۔ این۔ ڈبلیو۔ آر میں اگر لمبا سفر ہو تو ڈیوڑھے سے زیادہ خرچ نہیں پڑتا ہے۔ مگر جی۔ آئی۔ پی ریلوے میں دگنے سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ دہلی سے بلہارشاہ کا تھرڈ کلاس کا کرایہ اندازاً ۱۴ روپیہ ہوتا ہے۔ اور جب آپ انٹر کلاس بنوا دیں۔ تو دہلی سے بلہارشاہ تک ۱۵ روپیہ انٹر کلاس کا اور دینا ہوتا ہے۔ اس طرح خرچ دگنے سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ مجھے بھی اسی طرح خرچ کرنا پڑا۔

بلہارشاہ سے ایک گاڑی تھرڈ کلاس کی حیدرآباد کے لئے سیدھی جانیوالی لگتی ہے۔ اس لئے بلہارشاہ میں میں نے انٹر کو چھوڑ کر اس گاڑی میں بیٹھنے کا نشچے کیا۔ اور ۹ بجے رات کو اتر کر کچھ وقت انتظار کر کے اس گاڑی میں بیٹھا۔ نظام راجیہ کی گاڑی کے تھرڈ کلاس میں ایک بات سب سے زیادہ ہے۔ یہ میں نے اس دن دیکھا۔ جس ڈبہ میں میں سوار ہوا۔ اس کے دو بھاگ تھے۔ جس بھاگ میں میں سوار ہوا۔ اس میں ۳۶ مسافروں کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ اور اس میں دو پنکھے لگے ہوئے تھے۔ اور ان کے سوئچ بھی ان پنکھوں کے نیچے تھے۔ آپ چاہیں۔ تو ان کو چلا لیں۔ اور چاہیں تو بند کر سکتے ہیں۔

میں ۷ بجے صبح سکندرآباد کے سٹیشن پر پہنچا۔ گاڑی کے ٹھیرتے ہی ایک نوجوان نے آ کر نمستے کہا۔ اور کہا سوامی جی ہم آپ کی انتظاری میں اس گاڑی پر آئے تھے جو ممباڈ سے چھ بجے آئی ہے۔ لیکن آپ نہ ملے۔ ہم واپس جا رہے تھے۔ تو خیال آیا۔ دوسری گاڑی بھی دیکھ لیں۔ اس لئے میرے ساتھی باہر کھڑے ہیں۔ میں ان کو بلانے جاتا ہوں۔ وہ گیا۔ اور کتنے ہی نوجوان ساتھ لے آیا۔ یہ یادن بازار آریہ سماج کے سدسیہ تھے۔ گاڑی چلنے پر ایک نوجوان میرے ساتھ ہی چلا۔

سوا آٹھ بجے حیدرآباد کے سٹیشن پر پہنچا۔ وہاں شری ونایک راؤ جی بیرسٹر پردھان آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ۔ پنڈت نریندر جی منتری آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ۔ شری امراؤ سنگھ جی۔ شری دتاتریہ پرسادجی وغیرہ انیک آریہ سماجی اپسھت تھے۔ میں ان کے ساتھ شری ونایک راؤ جی کے بنگلے واقع حمام باغ میں آ کر ٹھہرا۔

اس دن شام کو کشن رام آریہ ہائی سکول کو دیکھا۔ یہ اب تک مڈل سکول ہے۔ اس کے ہیڈ ماسٹر شری وامن ویر جی ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیں۔ سکول ابھی کرایہ کے مکان میں ہے۔ سکول میں اندازاً تین صد ودیارتھی ہیں۔ یہ سکول کامیاب سکول سمجھا جاتا ہے۔ میں سکول سے سکول کی نئی عمارت دیکھنے چلا گیا۔ جہاں سکول کی عمارت بن رہی ہے۔ وہ زمین اندازاً بیس ہزار روپیہ میں خریدی گئی ہے۔ اور سکول کی عمارت پر اندازاً ڈیڑھ لاکھ روپیہ لگیگا۔ ابھی تک پہلی منزل کے بارہ کمرے تیار ہوئے ہیں۔ اور بیچ میں ہال کی بنیادیں تیار ہو رہی ہیں۔ اس عمارت کی تین منزلیں ہونگی۔ پہلی منزل سیاہ پتھر کی بنائی گئی ہے۔ جس وقت ساری عمارت تیار ہو جائے گی۔ اس وقت یہ ایک شاندار عمارت ہو گی۔ اور حیدرآباد کے مطابق ہو گی۔

۲۲ر نومبر کو میں گورو کل گھٹ کیشور دیکھنے گیا۔ یہ حیدرآباد سے ۱۴ میل دور ہے۔ اس کی زمین گیارہ ایکڑ ہے۔ پنڈت بنسی لال جی بیاس نے اسے بنایا ہے۔ اس وقت پنڈت چندر کانت جی شاستری آچاریہ ہیں۔ پنڈت جی دیانند مٹھ دینانگر میں میرے پاس کچھ وقت رہے ہیں۔ اس گورو کل میں ابھی پینتالیس ودیارتھی پڑھتے ہیں۔ اور ابھی تک مکان بھی تیار نہیں ہوئے ہیں۔ کام اچھا ہے۔ دھیرے دھیرے ہو جائے گا۔

۲۱ر نومبر کو "ہوتو تو" کا کھیل دیکھا۔ یہ پنجاب کی کبڈی کی طرح ہے۔ اس کے کچھ نیم ہم سے الگ ہیں۔ یہ کھیل دیانند نروان کے اپلکش میں تھا۔ اور آج فائینل تھا۔ اور کھلاڑیوں کو انعام وغیرہ دیئے جانے تھے۔

حیدرآباد میں آریہ سماج کا ست سنگ گرودوار کو ہوتا ہے۔ کیونکہ راجیہ میں چھٹی گرودوار کی ہوتی ہے۔ اس لئے اس دن ست سنگ میں اپدیش دیا۔ حاضری اچھی تھی۔ مندر بھرا ہوا تھا۔ میں اس مندر میں پہلے بھی ویاکھیان دے گیا ہوں۔ اس لئے یہ سب کام میرے لئے کوئی نیا نہیں تھا۔

حیدرآباد میں پرانا آریہ سماج ہے۔ لوگوں کی رچی آریہ سماج میں ہے۔ سورگیہ کشن رام جی جیسے شہر کے پرتشٹھت ویکتی آریہ سماج میں کام کرتے رہے ہیں۔ اس لئے حیدرآباد شہر میں آریہ سماج کے نام سے انیک لوگ پریچت ہیں۔ اور اس وقت تو اکیس آریہ سماجیں صرف حیدرآباد شہر میں ہیں۔ جن میں سے کئی آریہ سماجوں نے اپنے مندر بھی بنا لئے ہیں۔ اس جگہ پر نوجوان سب طرح کے سبھاسد ملتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا کی اوستھا پہلے سے بہت اچھی ہے۔ شروع میں اس کا کاریالیہ حیدرآباد میں تھا۔ پھر اودگیر میں چلا گیا۔ بعد میں شولاپور رہا۔ اب پھر حیدرآباد میں ہے۔ اس وقت سبھا کے ماتحت ۵۰ آریہ سماجیں ہیں۔ اور آریہ سماجوں میں جوش بھی ہے۔ انیشٹ سے قائم رکھے۔ میں نے پتر لکھتے وقت لکھ دیا تھا۔ کہ پروگرام آپ خود بنا لیں۔ اور پروگرام میرے آنے پر سمتی کر کے بنا لیں گے۔ اس لئے آریہ پرتی ندھی سبھا کے پردھان اور منتری جی نے پروگرام تیار کر رکھا تھا۔ اس کے مطابق میں

[پر]بندھ نے باہر جانا ہے۔ اس لئے ۲۳ر نومبر کو صبح چھ بجے حیدرآباد سے چلنا پڑا۔ اور بعد کا حال اگلے لیکھ میں لکھوں گا۔

امساک حیض

حیض بند ہو گیا ہو۔ یا بے قاعدہ آتا ہو۔ رجو لبنا گولیوں کے استعمال سے بلا تکلیف جاری ہو کر باقاعدہ آنے لگتا ہے۔ یہ دوا حاملہ کو استعمال نہ کرائی جاوے۔ قیمت فی شیشی صرف ۳ روپے فوراً فائدہ پہنچانے کے لئے تیز دوائی کی شیشی پانچ روپے۔ ڈاک خرچ ۸ر

دو گدھا نوبان فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ:- لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی۔ لاہور

ادھیاپک کی ضرورت

دیانند آریہ پرکاش مڈل سکول چھادریا ست ناہن۔ ضلع انبالہ کے لئے ایک سداچاری یوگیہ ۲۸ ۔۔ پاس ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو علاوہ انگریزی کے اردو۔ ہندی اور سنسکرت میں اچھی یوگیتا رکھتا ہو۔ ویدک سدھانتوں سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ ورڈھ آریہ سماجی ہو۔ یہ سکول پہاڑی مقام پر سرد جگہ میں واقع ہے۔ کم سے کم جو تنخواہ لینا چاہیں۔ معہ سرٹیفیکیٹ کی نقل کے ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

پنڈت ا۔ گوبند سنگھ بہادر آنریری منیجر سکول انسپکٹر ناہن ملٹری ایجنسی۔ کچہری روڈ

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم کیسی پرشاد اگروال

اصلی میٹھی گھٹی

بال جیون گھٹی

بچوں کو روزانہ ذرا سی چٹا دیں۔ بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکلتے ہیں۔ بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر کمزور بچے تندرست ہو جاتے ہیں۔ سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر چار شیشی ۱ر درجن ۳ر علاوہ محصول ڈاک۔ نمونہ مفت منگوائیں۔ مفت۔ پتہ:-

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...تعلیم دینے کے لئے دیوناگری لپی سے پڑھانے کا پربندھ کرے۔

دونو پرستاد سروسمتی سے پاس ہوئے۔ پردھان سمیلن نے کہا۔ کہ ہندی کے ساتھ ہو رہے انیائے کو دُور کرنے کے لئے بڑی ستیاگرہ کرنا پڑا۔ تو آپ کو اس میں پُوری سہایتا کرنے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ رات کو بھجنوں کے اننتر دو لیکچر ہوئے۔ پنڈت ایشور چندر جی درشن آچاریہ کا اور دُوسرا پنڈت لوک ناتھ ترک واچسپتی آریہ اُپدیشک کا۔

۳۰ر نومبر کی کاروائی

...وید پاٹھ ہون اور بھجنوں کے بعد مہاتما ...سوامی جی مہاراج کا "پراتھنا کیوں کی جائے" وشے پر منوہر اُپدیش ہُوا۔ جو ...انیہ ستھان میں درج ہے۔ اس کے بعد ...دیش بندھو گپتا ایم۔ ایل۔ اے کا ویاکھیان ہُوا۔ جو کسی دُوسری جگہ درج ہے۔ اپیل کے جانے پر دھن اکتر ہُوا۔ اور جلسہ پر ...دھن ۵۵ ہزار کے قریب جمع ہُوا۔ بعد دوپہر بھجنوں کے اننتر پنڈت دھرمیندر جی شاستری ایم۔ اے کا ویاکھیان ہُوا

اکھنڈ بھارت سمیلن

شری بہن جمنا داس مہتہ ایم۔ ایل۔ اے (سنٹرل) کی صدارت میں ساڑھے پانچ بجے تک ہُوا۔ مہاشہ کرشن جی منتری سواگت سمتی اور ...لال پردھان سواگت سمتی کی مختصر تقریروں کے بعد پردھان سمیلن کا پربھاو...

...شالی ویاکھیان ہُوا۔ جس میں آپ نے ہندوستان کے ٹکڑے کئے جانے والی سکیموں پاکستان وغیرہ کی مذمت کی۔ اس میں ماسٹر تارا سنگھ۔ پروفیسر عبد المجید۔ رائے بہادر مہر چند کھنہ پشاور اور ڈاکٹر نارنگ کی تقریریں ہوئیں۔ رات کو بھجنوں کے بعد ایک لیکچر پنڈت بدھ دیو ورت کا اور دُوسرا پنڈت لوک ناتھ کا ہُوا۔ شانتی پاٹھ کے بعد اُتسو نہایت شانتی اور سپھلتا سے سماپت ہُوا۔ یکم و ۲ر دسمبر کو استری آریہ سماج کا اُتسو دھوم دھام سے ہُوا۔

آریہ سماج جالندھر کا جلسہ

آریہ سماج (اڈہ ہوشیارپور) جالندھر شہر کا سالانہ جلسہ ۲۳-۲۴-۲۵ دسمبر کو ہونا نشچت ہُوا ہے۔ پہلی پوہ سے برہد یگیہ آرمبھ ہو جائیگا۔ پُورن آہوتی ۱۱ پوہ ۲۵ دسمبر کو ہوگی۔ ۲ پوہ کو شری جگجیت لال جی بان پرستھی کی کتھا شروع ہوگی۔ ۹ پوہ کو بعد دوپہر نگر کیرتن بڑے سمارو سے نکلے گا۔ دس یا گیارہ پوہ کو ڈسٹرکٹ کانفرنس پنڈت بدھ دیو کے پردھان پد میں ہوگی۔ اور سنیاسی...

ویدک دھرم دُنیا میں شانتی پیدا کر سکتا ہے

(بقیہ صفحہ ۱)

کے بعد ہم گرہست آشرم میں داخل ہو جائیں گے اور کمائیں گے۔ لیکن اس آشرم میں ماننے کے لئے اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ وہ کمائی دھرم کی ہو۔ اور پھر اس کمائی سے گرہستیوں کو براہمنوں۔ کشتریوں اور برہمچاریوں کی سیوا کی۔ ...داریاں بھی ہیں۔ ہر ایک گرہستی ایک ٹرسٹی ہوگا۔ اس کے پاس جو دولت ہوگی۔ اس پر اس کا ہی حق نہیں ہوگا۔ بلکہ اس دولت سے اسے براہمنوں کشتریوں اور برہمچاریوں کی طرف اپنی ذمہ داریوں کو نبھانا ہوگا۔ اور اگر نہیں نبھائے گا۔ تو سوسائٹی کا گنہگار رہیگا۔ ویدک دھرم نے سرمایہ داروں کی لعنت سے چھٹکارا حاصل کرنیکا کتنا سُندر علاج بتایا ہے۔

گرہست آشرم کے بعد ۵۰ ...عمر میں اسے پھر بان پرست آشرم ...اگر تپسیا اور غریبی کی زندگی بسر ...ہوگی۔ اور سیوا اس کا کام ہوگا۔ چوتھی منزل سنیاسی آشرم کی ہے۔ اور سنیاسی آشرم میں تمام دُنیا کو اپنا سمجھنا ہوگا۔ کسی خاص شخص یا کنبہ میں اپنا موہ ...کرنا ہوگا۔ بتایئے اس سے بڑھکر ...کے جھگڑوں کا کوئی علاج ہو سکتا ہے۔

اکھنڈ بھارت کانفرنس میں پاس ہُوا پرستاو

کانفرنس اس امر کا اعادہ کرتی ہے۔ کہ مختلف مذاہب کے باوجود ہندوستان ایک ناقابل تقسیم مُلک ہے۔ جو سیاسی یا جغرافیائی حیثیت سے آپس میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ اور کہ اس مُلک میں بسنے والے تمام لوگوں کے سیاسی اور اقتصادی مفاد مشترکہ ہیں۔ تقسیم کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مختلف فرقوں میں دائمی کشیدگی پیدا ہو جائے گی۔ اور اس میں ہر وقت غیر مُلکی حملے کا خطرہ رہے گا۔ پاکستان کی سکیم ناقابلِ عمل۔ مجنونانہ۔ اور حُب الوطنی سے بعید ہے۔ اور اس سے مُلک کی سیاسی۔ مجلسی اور اقتصادی ترقی کو سخت نقصان پہنچ گا۔ اس لئے یہ کانفرنس اس کی سخت مذمت کرتی ہے۔ اور لوگوں پر زور دیتی ہے۔ کہ وہ تمام طاقت سے اس کا مقابلہ کریں۔

شُبھ وواہ

مسٹر ودیا ولاس پوری منیجر آل انڈیا فائیننس اینڈ کامرس لمیٹڈ۔ مال روڈ لاہور سپُتر لالہ دسوندھی رام ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کا شُبھ وواہ لالہ کُل بھوشن کی سُپتری کماری لیلا (بھتیجی شری بھائی نرنجن ناتھ) کے ساتھ ۲۲ر نومبر کو پُورن ویدک ریتی سے ہُوا۔ ودھو پکش کی اور سے ۹۰ روپے اور ور پکش کی اور سے سو روپیہ مختلف ویدک فنڈوں کو دان میں دیئے گئے۔ ودھو پکش کی طرف سے براتیوں کی خاطر مدارت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ ور پکش کی طرف سے ۲۳ر نومبر کو بعد دوپہر چار بجے ایک ٹی پارٹی دی گئی۔ جسمیں دو سو سے زیادہ مہمان شریک ہوئے۔ ہم اس شُبھ اوسر پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور اس دمپتی کے سکھی گرہستھ کے لئے ایشور سے پرارتھنا کرتے ہیں۔

جلد ضرورت ہے

ایک شاستری یا سناتک کی یا ایک ایسے ویدک ودوان کی جو اپنے آپکو سندھ گورو کُل ملیر میں کام کرنے کے لئے خالی آسامی کے لئے ... سمجھتا ہو۔ پرارتھی ایک اچھا لیکچرار اور پربھاو شالی وکتی ہونا چاہیئے۔ ایسے امیدوار کو جو آیوروید یا سنگیت یا دونو جانتا ہو۔ ترجیح دی جاوے گی۔ تنخواہ قابلیت کے مطابق ملیگی۔ درخواستیں سرٹیفکیٹوں کی نقول اور کم از کم تنخواہ جو لینے کو تیار ہوں کے ذکر کے ساتھ جلد آنی چاہئیں۔ گورو کل کانگڑی کے آچاریہ کی سفارش کو کافی وزن دیا جاوے گا۔ اگر کام کے دوران میں اس کے یوگیہ سمجھا گیا۔ تو اُسے گورو کل کا چارج بطور آچاریہ کے دیدیا جاوے گا۔ درخواستیں جلد ارسال کریں۔

چینچل داس خیالداس سیکرٹری سندھ گورو کل ملیر معرفت آریہ سماج حیدرآباد (سندھ)۔

دانی پُرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر کے پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا رجسٹرڈ کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دوسو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا۔ نقدی جس صورت میں بھی سہایتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہایتا کر سکیں۔ رپورٹ سال گذشتہ مُفت طلب کریں۔

المشتہر ہیرانند شرما سیکرٹری پنجاب کیندری اناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

مگدھ ہو جاتا ہوں۔

چودھری منگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل سکول حیلکانہ ضلع رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری ہنستی علاو پوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کو لکھتے ہیں:-

"کچھ عرصہ ہُوا میں نے آپکی تصانیف گیتا گان۔ رشی گان، اُپنشد گان، ہنستی رامائن، سندھیا گان منگوائی تھیں۔ انہیں میں روز پڑھتا ہوں۔ ان کے سوادھیائے سے مجھے بہت آنند ملتا ہے۔ میں مگدھ ہو جاتا ہوں۔"

اگر آپ بھی ہردہ کی سچی شانتی چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ بالا کتابوں کا ایک سیٹ ہندی میں ایک روپیہ۔ اور اُردو میں ۱۲ر (محصول ڈاک ۳ر) منی آرڈر سے بھیجکر منگوا کر ضرور سوادھیائے کریں۔ (منیجر "پرکاش" لاہور)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ادبی نمائش

ابوہر میں ہونے والے آل انڈیا ہندی ساہتیہ سمیلن کے موقع پر ایک نمائش بھی ہوگی۔ جس میں زمانہ قدیم کے سکے۔ مثلاً لیکھ۔ تامر پتر۔ بھوج پتر۔ پتوں اور کاغذوں پر لکھی ہوئی دستاویز۔ زمانہ حال کی تازہ ترین تصانیف۔ ہر قسم کے چھپے ہوئے اور ہاتھ سے لکھے ہوئے بند ہوئے ہوئے اور موجودہ اخبارات اور میگزین۔ ہندی رسم الخط اور اس سے تعلق رکھنے والے زمانہ قدیم کی مختلف قسم کی صورتوں کے نمونے وغیرہ ہونگے۔ جن اصحاب کے پاس مندرجہ بالا قسم کی اشیاء ہوں۔ وہ براہ مہربانی جلدی ہی استقبالیہ کمیٹی کو برائے نمائش بھیج دیویں۔

ڈیپوٹیشن

سوامی کیشو انند جی اور ابوہر کے سرکردہ کارکن۔ لالہ چاندی رام جی ورما پٹ ور کی طرف اور شری کل بھوشن جی منیجر دیپک پریس اوکاڑہ منڈی کی طرف دورہ پر گئے۔ ان کو اپنے کام میں کافی کامیابی حاصل ہوئی۔

شریمتی لیکھ وتی جین وسیکرٹری استقبالیہ

ہندی ساہتیہ سمیلن ابوہر کے سماچار

ڈسکول اور پرتی ندھیوں سے

سمیلن کا اجلاس سر پر آپہنچا ہے۔ لیکن اب تک سمیلن میں شمولیت فرمانے والے اصحاب نے اپنے آنے کی اطلاع ہمارے پاس نہیں بھیجی۔ لہذا سمیلن میں شامل ہونے والے تمام اصحاب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی آمد کی اطلاع جلد تر ین استقبالیہ کمیٹی کے پاس بھیجدیں۔ تاکہ موسم کی شدت کے مدنظر حتی الوسع ان کی تمام سہولیات کا تسلی بخش انتظام کیا جاسکے۔ آنیوالے سجنوں کو گرم

کمیٹی مہلا سمیلن انبالہ سے ابوہر تشریف لائیں۔ اور آریہ پُتری پاٹھشالا میں ہندی اور سمیلن کی اہمیت پر لیکچر دیا۔ استریوں کے ایک جلسہ میں کثیر تعداد میں مہلا سمیلن کی سواگت سمتی کی ممبر بننے کی اپیل کی۔ ان کی اپیل پر ۶۲ استریاں ممبر بن گئیں۔

ہندی اور مہلا سمیلن کے پرچار کے سلسلہ میں آپ فاضلکا۔ ملوٹ۔ گیدڑ بہا اور بٹھنڈہ بھی تشریف لے گئیں۔ اور اپنے پُرزور دیاکھیانوں کے ذریعہ جاگرتی پیدا کی۔ آپ اب انبالہ تشریف لے گئی ہیں۔ اور جلد ہی اس سلسلہ میں دوسرا دورہ کرنیوالی ہیں

کپڑوں اور بسنروں کا انتظام خاطر خواہ طور پر بند وبست کرکے آنا چاہیئے۔

(سیکرٹری)

برہم مہوت کے اُپدیش

(بقیہ صفحہ ۲)

بھگتی۔ جس میں کبھی اتنی نہیں ہوتی۔ کہ انہیں جتنا کیا جائے اتنا تھوڑا ہے۔ یہ اتنی اگادھ یا اپار ہیں۔ کہ منشیہ اپنے پورے یتن سے بھی ان کا پار نہیں پاسکتا۔ میں اننا اور جوڑتا ہوں۔ کہ یہ دونو چیزیں بھی آگے چل کر ایک ہی ہوجاتی ہیں۔ دو بھن چیزیں نہیں رہتیں۔ کیا ہم نہیں دیکھتے۔ کہ برہمچریہ کے بنا ایشور بھگتی پوری نہیں ہوسکتی۔ اور ایشور بھگتی کے بنا برہمچریہ سدھ نہیں ہوسکتا۔

ہمبر پورمیں ویدک وواہ

مہاشہ ٹھکر راج جی سٹور کیپر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کی سُپتری کا شُبھ وواہ سنسکار عزیز بلدیو چند سپتر مہاشہ بالمکند جی کے ساتھ پورن ویدک ریتی سے گورو کل جہلم کے مکھیہ ادھیاپک جی نے

تجربہ ایجاد کی ماں ہے!

ہم کو جنسی امراض کے متعلق سینکڑوں ادویات تیار کرکے مریضوں پر آزمانے کا موقع ہوتا ہے۔ جنسی امراض کے نسخے ہزارہا کتب میں لکھے ہوئے ہیں۔ اخباروں میں بھی لکھے جاتے ہیں۔ تو بھی ان امراض کا علاج کامیابی سے کرنا بڑا مشکل ہے۔ ہم نے بیسیوں سے لیکر سینکڑوں روپیہ قیمت کی ادویات بنا کر مریضوں پر تجربہ کی ہیں۔ کبھی نہ کبھی کوئی نئی بات نکل آتی ہے۔ آج ہم ایک ایسی دوائی ناظرین کے پیش کرتے ہیں۔ جس پر ہم نے تجربات کئے ہیں۔ یہ دوائی کل جنسی امراض میں مفید ہے۔ اور درمیانہ قیمت کی ہے۔ اس کا نام

یوشال

رکھا گیا ہے!

جریان منی۔ جریان ندی۔ جریان ودی۔ سرعت۔ رقت۔ کثرت احتلام۔ ضعف باہ۔ رکاوٹ جس نامردی سب کو مفید ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی بھوک لگاتی اور ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ دودھ۔ گھی ہضم کرنیکی طاقت پیدا کرتی ہے۔ خون کو بڑھاتی اور سرخ کرتی ہے۔ معدہ جگر و انتڑیوں کو طاقت دیتی ہے۔ بوڑھوں کو جوان کرتی اور جوانی کو قایم رکھنے میں مددگار ہے۔ بعد از فراغت کمزوری کو دور کرتی ہے۔ صرف ۱۱ دن با پرہیز کھانے سے جسم میں نئی زندگی معلوم ہونے لگتی ہے۔ قوت مردمی حیرت انگیز ہونے لگتی ہے۔ دائمی نزلہ زکام وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ تمام شکایتیں دور ہوکر طاقت حسن و شجاعت بڑھتی ہے۔ سُستی چُستی میں بدل جاتی ہے۔ دل و دماغ گردہ و مثانہ کو تقویت ہوتی ہے۔ زیادتی پیشاب۔ پیشاب میں کئی مادوں کا آنا رک جاتا ہے۔ سلسل البول تقطیر البول کو آرام ہوتا ہے۔ پراسٹیٹ گلینڈ اور دوسری گلینڈ کی طاقت بڑھتی ہے۔ غرضیکہ سارا جسم ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔ وجیہ قابل اولاد ہوتا ہے۔ قدرتی امساک بڑھتا ہے۔

قیمت ۹ گولی ایک روپیہ ۳۳ گولی تین روپے۔ ۱۰۰ گولی آٹھ روپے۔

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے۔ آریہ کھاشا۔ آریہ سنسکرتی آریہ سبھیتا اور آریہ دھرم کا پرچار کرنے کے اُدیش سے اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی سے

ہندی "آریہ ورت" (ماسک) لاہور

پچھلے ۱۴ ماہ سے شری ہنسنتی علاولیوری ایڈیٹر "پرکاش" کے سنرکشن اور شریمتی شکنتلا دیوی ہندی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے سچتر شایع ہو رہا ہے۔ آریہ نیتاؤں۔ سماچار پتروں، آریہ سماجوں، کنیا پاٹھ شالاؤں اور آریہ دیویوں نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ "آریہ ورت" پنجاب کی ایک ماتر آریہ ہندی پتر کا ہے۔ اس کے خریدار خود بنیئے۔ اور دوسروں کو بنایئے۔ سالانہ چندہ اڑھائی روپے۔ نمونہ ۸ر کے ٹکٹ آنے پر

کوئی آریہ سماج یا کنیا پاٹھ شالا اور آریہ پریوار "آریہ ورت" سے خالی نہ رہے۔ آریہ ورت آپکو شاریرک اور آتمک اُنتی کا مارگ دکھاتا ہے۔ شکشاپرد کہانیاں دیکر منورنجن کرتا ہے۔ آپ کے پیارے بچوں کے اخلاق اُونچے کرتا ہے۔ اور پنجاب میں ہندی پرچار کا اُتم سادھن ہے۔ نئی لیکھکاؤں کی حوصلہ افزائی کرنا اس کا وشیش اُدیش ہے۔ اس پتر کا ہر طرح سے سہایتا کرنا آپکا دھرم کرتویہ ہے۔ خود خریدار بنیں دوسروں کو بنائیں (منیجر آریہ ورت لاہور)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

نئے اور سیکنڈ ہینڈ۔ ریل کرایہ معاف۔ دام نقد معتبر گاہکوں سے ماہواری قسطوں میں۔ انگریزی بغیر دھواں کے کارتوس۔ ایلی گرانڈ پرکس ۱۸ روپیہ۔ بغیر دھواں کے برٹش ایلی ۱۷ روپیہ۔ ایلفا میکس ۲½ انچ اور ۲¾ انچ ۲۳ روپیہ۔ بغیر دھواں کے گیس ٹائٹ۔ ڈائمنڈ ۲½ انچ ۲۸ روپیہ فی سینکڑہ۔ سیکنڈ ہینڈ ہتھیار مناسب قیمت پر خرید کئے جاتے ہیں۔ تین صد کارتوس اکھٹے منگانے پر کرایہ ریل معاف۔ خط و کتابت سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی صدر سے کریں۔

۴ روپیہ میں چھ کتابیں

اپنے نگر کے دو دھرمیوں میں پرچار کرنے کے لئے آپ مندرجہ ذیل اہم اور نایاب پستکیں ۴ قیمت پر منگوا کر مفت بانٹیں:۔ ویدک دھرم کی فضیلت ۱۲ مورتی پوجا کا ... جنیاں ۱۴ پُرانوں پول پرکاش ۸ر اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۱۲ آنند چھ ۱۲ سندھیا گان ۸ب۔ یہ سب کتابیں ۲۲×۲۰ کے بڑے سائز عمدہ کاغذ پر چھپی ہیں۔ صفحات ۴۰ سے ۲۵ تک۔ یہاں پوری قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے لئے ۴ روپیہ کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں۔ (منیجر پرکاش لاہور)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

سماج دہلی کا وارشک اُتسو

سماج دیوان ہال دہلی کا وارشک اُتسو ۳۰ر جنوری و یکم فروری ۱۹۴۲ء کو بڑی دھوم سے منایا جائے گا۔ اس اوسر سے سمیلنوں کا پربندھ کیا جا رہا ہے۔

(کیدار ناتھ منتری)

سماج سیالکوٹ کے سماچار

آریہ سیکھ اُدھار سبھا کا سالانہ اجلاس سلسلہ میں مہاشہ کرشن جی سیالکوٹ پدھارے۔ اُنہوں نے آریہ سماج کے سپتاہک سنگ میں ایک وششٹ نویوکوں میں سپھورتی دلا دینا کھیان دیا۔ آریہ سماج کا ہال پُرشوں اور نویوکوں سے کھچا کھچ بھرا تھا۔ اس کے انترگت آریہ سماج کے دینک ستسنگ میں بڑی اُتمتا سے ہو رہے ہیں۔ جن میں سندھیا۔ ہون۔ کیرتن پنڈت دیوان چند جی وید کی کتھا ہوتی ہیں۔

(بلاقی رام شرما)

سماج سالون کا سالانہ جلسہ

نومبر۔ یکم و ۲ر دسمبر ۱۹۴۱ء کو ہونا نشچت ہوا ہے۔ آس پاس کے آریہ بھائی شامل جلسہ ہو کر لابھ اُٹھائیں۔ (ننکار سنگھ پردھان)

سارو ویشک سبھا میں آریہ پستکالیہ

سمست آریہ سماجوں تتھا آریہ سجنوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ جو سجن سارودیشک آریہ پرتی ندھی سبھا دہلی کے پُستکالیہ میں وردھی کرنا تتھا انیہ آرش گرنتھوں کو دان دے سکیں۔ وہ اس سبھا میں بھیجنے کی کرپا کریں۔ اُن دانی سجنوں کی سبھا آبھاری ہوگی۔ اس پُستکالیہ کے لئے درشی کرت سنیارتھ پرکاش تتھا سنسکار ودھی کی جتنی بھی آورتیاں اب تک پرکاشت ہوئی ہیں۔ اُن سب سنسکرنوں کی ایک ایک پرتی کی بھی آوشکتا ہے۔ جن سجنوں کے پاس یہ پُرانی پرتیاں ہوں۔ اس سبھا کو بھیجنے کا کشٹ کریں۔

(سدھاکر منتری)

آریہ سماج دہرہ دون میں شُدھی

دہرہ دون آریہ سماج میں ۲۶ر اکتوبر اتوار کو پرانہ سماپتاہک ستسنگ میں پنڈت جے دت جی شاستری تتھا اُن کی پتنی لکشمی دیوی اماں کے شُدھی سہت شدھ ہوئیں۔ شدھی پنڈت امرناتھ جی ودیت شاستری ادھشٹاتا ادھار وبھاگ نے کی۔ تین ورش پورو پنڈت جے دت جی شاستری یہاں کے شری شردھانند اناتھالیہ میں ادھیاپک رہے ہیں۔ اور کچھ سمیہ کنیا گورو کل میں ادھیکشن کا ریہ کرتے رہے۔ اُن کے کتھن انوسار کچھ وکٹ پریستھتیوں کے کارن پتنی سہت عیسائی ہو گئے تھے۔ (منتری)

آریہ کمار پریشد کا چناؤ

پردھان ڈاکٹر پرماتما سرن جی۔ اُپ پردھان ڈاکٹر بدھ ویر سنگھ جی۔ پنڈت گیان چند جی۔ مہاشہ وشمبھر سہائے۔ مہاراج کمار سدرشن دیو جی۔ مہاشہ دلیش بندھو جی۔ منتری:۔ پرمیشور دیال جی۔ اُپ منتری۔ لالہ رام پرشاد جی۔ شری چندر نارائن جی۔ شری وشو ناتھ جی۔ شری راج سنگھ جی۔ شری دھرم سنگھ جی۔ کوشا دھیکش۔ مہاشہ کرشن جی۔ پستکا دھیکش شری موہنی کر جی۔

(منتری)

آریہ سماج جالندھر کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج جالندھر شہر (اڈہ ہوشیار پور) کی سادھارن سبھا سرو سمتی سے شری پنڈت وشنو دت جی ایم۔ اے کی پران ہتیا پر جبکہ وہ ایک اسہائے ودیارتھی کو چھڑانے کا یتن کر رہے تھے۔ اتی شوک پرگٹ کرتی ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتی ہے۔ کہ دیالو بھگوان دِونگت آتما کو سدگتی پردان کریں۔ اور اُن کے پریوار تتھا سمبندھیوں کو سہن شکتی دیں۔

(دھنی رام منتری)

آریہ سماج لارنس روڈ امرتسر

میں اتوار ۲۳ر نومبر کو ہون یگیہ اور پرارتھنا کے بعد پنڈت شو کمار جی شاستری نے منوہر اُپدیش کیا۔

شوک پرستاؤ۔ آریہ سماج لارنس روڈ سردار امر سنگھ جی کی ماتا کے دیہہ اوسان پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔

مہاتما ہنسراج جی کے داماد لالہ رادھا کرشن

پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ

قائم شدہ ۱۸۹۵ء

منظور شدہ سرمایہ ۰۰۰ر۰۰ر۰۰ر۱ روپیہ
جاری شدہ سرمایہ ۰۰۰ر۰۰ر۵۰ روپیہ
اداشدہ سرمایہ ۵۶۳ر۴۷ر۳۱ روپیہ
ریزرو فنڈ ۳۲ر۴۹ر۱۵ روپیہ
۳۰ر جون ۱۹۴۱ء کو ورکنگ سرمایہ -/۱/-۴۰ر۴۴ر۵۹ر۸۳ر۹ روپیہ

ہیڈ آفس:۔ ۴۷ دی مال۔ لاہور

چیئرمین:۔ رائے بہادر دیوان بدری داس صاحب

تمام پنجاب کے اندر اور ہندوستان کے سب تجارتی شہروں میں شاخیں ہیں

ایجنسیاں:۔ احمد آباد — رنگون — لندن — نیویارک — کوبے

ہر طرح بنکنگ کا کام اور غیر ملکی شرح تبادلہ مناسب شرح پر کیا جاتا ہے۔ قواعد اور کاروبار کی دیگر تفصیلات حاصل کرنے کے لئے ہیڈ آفس یا سٹی برانچ دفتروں کو لکھئے۔

(یودھراج سیکٹری) (بی۔ این پوری بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ منیجر ہیڈ آفس لاہور)

لاہور میں سب آفس
لنگے منڈی کرشنا مارکیٹ مسٹر ہرسکھ رائے ادبرائے بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی منیجر انچارج
شاہ عالمی گیٹ بھگوانداس بلڈنگ۔ مسٹر رام پرتاپ منیجر انچارج
برانڈرتھ روڈ۔ راما بلڈنگ۔ مسٹر ایچ۔ ایل۔ ادبرائے بی۔ اے منیجر انچارج
انارکلی جواہر مارکیٹ۔ مسٹر امرناتھ بی۔ اے منیجر انچارج۔

۲۳ر نومبر سے ۷ر دسمبر تک

وجہ جلسہ سالانہ آریہ سماج لاہور

رفی روپیہ کی خاص عائیت

فارمیسی کی تمام ادویات پر ملیگی۔ لیکن کشتہ سونا۔ کشتہ موتی۔ کیسر وام روغن پر صرف ارفی روپیہ۔ یہ عائیت فارمیسی ہذا کی تمام ایجنسیوں اور برانچوں سے بھی مل سکیگی۔ جو آرڈر فارمیسی کے دفتر میں ۷ر دسمبر تک پہنچ جاویں گے۔ اُن پر بھی کمیشن ملیگا۔ اس موقع سے لوگوں کو ہر وقت فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

فہرست ادویات ہندی۔ اُردو۔ گورمکھی یا گجراتی زبان میں ملنے کا پتہ:۔

منیجر ڈی۔ اے۔ وی فارمیسی لاہور

ایجنسیز اور برانچیں — ٹیلیفون نمبر ۵۰۲۵

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہی کے دیہہ او سان پر ہارڈک سنوک پر گٹ کرتا ہے۔ پنڈت وشنو دت جی ایم۔ اے کی مرتیو پر ہارڈک سنوک پرگٹ کرتا ہے۔

(واسدیو منتری)

نئی آریہ سماج کی ستھاپنا

آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کی طرف سے ھلی گنج کو اڈرس میں آریہ سماج کی ستھاپنا کر دی گئی ہے۔ اس ستھان پر کئی مہینے سے آریہ سماج کے پروہت شری پنڈت چندر بھانو جی سدھانت بھوشن نیز پرچارک شری پنڈت رام سیوک جی شرما "لہری" پرچار کرتے رہے ہیں۔

چناؤ:- پردھان بابو رام رتن جی۔ اُپ پردھان بابو لابھا رام جی۔ منتری مہاشہ کشوری لال جی۔

اس سے پیشتر آریہ سماج ہنومان روڈ نئی دہلی کی طرف سے صوبہ دہلی کے مواضعات جوڑ باغ۔ مسجد موٹھ نیز تغلق آباد میں سماج ستھاپت ہو چکے ہیں۔ جو اچھا کام کر رہے ہیں۔

(منتری)

پنڈت منسا رام جی کا ماتم

اس سپتاہ آریہ سماج دیوان ہال دہلی اور آریہ سماج حضوری باغ سری نگر کے شوک پرستاؤ جو اُنہوں نے پنڈت منسا رام جی کی مرتیو کے سمبندھ میں پاس کئے ہیں۔ پرکاشن ارتھ آئے ہیں۔ جو ستھان ابھاو سے نہیں دیئے جاتے۔ (ایڈیٹر)

سی۔ پی کے اچھوتوں کی رکشا

مجھے ساگر سے ایک اخبار کا کٹنگ ملا۔ جس میں درج تھا کہ ۸۰۰ لبھورے ہری جن سورن ہندوؤں کے اتیاچاروں سے تنگ آ کر اسلام قبول کرنے لگے ہیں۔ میں نے یہ خبر پڑھتے ہی اپنے مشن کے ورکر پنڈت ودیا دھرت شاستری کو رہلی ضلع ساگر میں اطلاع بھیجی۔ کہ وہ فوراً موقعہ پر پہنچ کر ان آدمیوں کو پتت ہونے سے بچا دیں۔ چنانچہ انہوں نے موقعہ پر پہنچ کر سب کو اسلام قبول کرنے سے بچا لیا ہے۔ اور ایک بھی مسلمان نہیں ہونے پایا۔ پرماتما اُونچی ذاتوں کے ابھیمانی ہندوؤں کو عقل پردان کریں۔ (دیوی چند ایم اے)

سوچنا

پرسدھ ودیا یام آچاریہ پروفیسر سنتیہ ودیو جی

آج کل گوروکل دھام جہلم میں پدھارے ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنے جسمانی کمالات سے سارے بھارت ورش میں مشہوری حاصل کی ہے۔ شائقین فن گوروکل کے پتہ پر ان کے متعلق بات چیت کر سکتے ہیں۔

(شو کمار شاستری مکھیہ ادھشٹھاتا)

پرنسپل رام لال کی سپتری کا ووا[ہ]

لودھیانہ آریہ ہائی سکول کے پرنسپل رام لال جی کی سپتری کو شلیا رانی کا شبھ ووِاہ چرنجیو کنور سینا رام جی۔ بی۔ اے (آنرز) سپرنٹنڈنٹ سنٹر آف ڈیولپمنٹ اینڈ ایگریکلچر پٹیالہ سٹیٹ کے ساتھ ۲۲ نومبر کو نہایت شان و شوکت سے شری پنڈت ودیا رتن سناتک پنڈت وشنو متر ودیا النکار۔ پنڈت ہریالو جی شاستری آدی پنڈتوں نے پورن ویدک ریتی سے کرایا۔ ور و دھو نے خود لواہ سمبندھی وید منتروں کا اُچارن کیا۔

اس شبھ اوسر پر ور پکش کی طرف سے ایک سَو ایک روپیہ اور پرنسپل رام لال جی کی طرف سے ۱۵ روپیہ آریہ سماجی انسٹی ٹیوشنوں کے لئے دان دیا گیا۔ برات ۲۲ نومبر کو ایک بجے دن کے آئی۔ اور روز ۲۳ نومبر کو ۳ بجے بعد دوپہر ہوئی۔ ہم شری پرنسپل رام لال جی مبارکباد دیتے ہوئے ایشور پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ ور اور ودھو کو [illegible] پھلیں پھولیں۔ (سپھورا۔ ایڈیٹر)

"اقبال" (ملتان) کا خاص نمبر

اخبار "اقبال" ملتان کی نیز صویں سالگرہ کی تقریب میں کارکنان اخبار نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بماہ جنوری ۱۹۴۲ء اخبار "اقبال" کا ایک خاص نمبر شائع کیا جائے۔ اس سالنامہ کے لئے خاص تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ اس خاص نمبر میں نہایت دلچسپ و دلآویز مضامین۔ پُر لطف و دلکش افسانے۔ رُوح پرور منگامی فلمی مضامین۔ نظم و نثر۔ سیر و سیاحت ظریفانہ و دیگر مُفید مضامین درج ہونگی۔ نیز تصاویر کا بھی خاص اہتمام کیا جاوے گا۔ (ایڈیٹر)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ کریں۔

آسام بنگال نے پنجاب کے کونہ کونہ میں ہلچل مچا دی

آسام بنگال نیپال بھوٹان

آسامی بنگالی طلسمی راز

یا خزانۂ کرامات

نقارۂ خلق
ہزاروں میں سے چند خطوط:-

جناب رائے بہادر دیوان متھرا داس صاحب پریزیڈنٹ بار ایسوسی ایشن (۲) جناب گوربخش سنگھ صاحب بی۔ اے وکیل پریزیڈنٹ بار ایسوسی ایشن سلطان پور لودھی وکپورتھلہ (۳) جناب بخشیش سنگھ صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر اسکول کامیوان اگوردا سپور (۴) جناب یشودا اس صاحب لال ایجنی برادرس لمیٹڈ منڈی بہاؤ الدین (گجرات) (۵) سردار ادھم سنگھ صاحب سنی محلہ پورا تاقلعہ میر پور (جہلم) (۶) بابو گیان چند مہتہ انجینیئرنگ ڈیپارٹمنٹ چھہرٹہ (امرتسر) (۷) کوپا راج ہربنس لال جی معرفت ریلوے کوآپریٹو سٹورز سوڈا واٹر فیکٹری شالامار روڈ لاہور۔ (۸) جناب برجموہن سنگھ صاحب لیفٹیننٹ ریاست میرمور سب ہی صاحبان کا کہنا ہے۔ کہ کتاب کیا ہے۔ واقعی عجائبات کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ ان ہی صاحبان پر کیا منحصر ہے۔ ہزاروں کا یہی کہنا ہے۔ اور سب صاحبان کے یہ خیال بالکل صحیح ہیں۔ آپ جس سے بھی چاہیں دریافت کر سکتے ہیں۔ پھر مثل مشہور ہے۔ کہ "ہاتھ کنگن کو آرسی کیا" جب ہمارا گارنٹی فارم ہر ایک کتاب کے ہمراہ رہتا ہے۔ کہ کسی طرح بھی آپکو ناپسند ہو تو تین روز دیکھکر واپس کر دیں۔ ہم پوری قیمت لوٹا دیں گے۔ اگر آپ ہماری گارنٹی یا کسی بات میں فرق دیکھیں تو اسی اخبار میں شکایت چھپوا سکتے ہیں۔ اس سے بڑھکر اور کیا سچائی ہوگی۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایسی کتاب میں کیا کرامات ہے۔ جس کی ناگری میں ہزاروں جلدیں پانچ روپیہ قیمت ہوتے ہوئے بھی ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گئی تھیں۔ اب اردو ایڈیشن بھی جلد ختم ہونیوالا ہے۔ اسکا جواب ہم نہیں بلکہ وہ ہزاروں آدمی دے رہے ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ یہ کتاب نہیں۔ بلکہ نامردوں کو مرد۔ بانجھوں کو سنتان۔ بیماروں کو تندرستی اور ہزاروں انسانوں حیوانوں کو موت کے منہ سے بچانیوالی۔ بھارت کے پوجیہ مہاتماؤں کی سدا امر رہنے والی عجیب غریب طاقت کا ایک نایاب خزانہ ہے۔ اس کتاب میں اس عجیب کاپی کی بجنسہ نقل دی گئی ہے۔ جسکو ضلع مونگھیر کے پہاڑی علاقہ میں ایک کامل مہاتما بھولے سے چھوڑ گئے تھے۔ اور جسکی پیچیدہ عبارت کو حل کرنے کے لئے کئی غیر ملکی عالموں کے علاوہ کلکتہ یونیورسٹی کے زرہ رواں سوں زبانوں کے عالم فاضل بھارت پوجیہ مرآسو توش مکرجی کو بھی دماغ لڑانا پڑا تھا جسمیں ایسے ایسے پریوگ ہیں۔ کہ ایکبار تو مُردہ کو بھی اُٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ملک کامروپ دیش (آسام)، بنگال اور نیپال کی ترائی میں جادو اور وشی کرن کے حیرت انگیز واقعات جو مصنف کے ہمراہ گذرے۔ بالکل کھولکر رکھدیئے گئے ہیں۔ جن سے آپ کو تعجب ہی نہیں۔ بلکہ ایک حیرت انگیز طاقت کا خزانہ ہاتھ لگے گا۔ اور اس علم کی سچائی شیشہ کی طرح روشن ہو جائیگی۔ اور ہر طرح سے اپنے دل کی مُراد پُوری کر سکیں گے۔

دیکھیئے جیسے تھانہ فاربس گنج ضلع پورنیہ نیپال بونڈر نہ دیک ایک مہاتما کی کرپا اور مصنف کی امداد سے ایک عجیب ہمراہ گذری ہوئی واردات جس کا شوہر اوّل درجہ کا [illegible] تھا۔ اور وہ بہت بڑی مصیبت سے دن کاٹ رہی تھی۔ پھر وشی کرن کے زور سے اسکا شوہر ایسا ہو گیا۔ کہ دوسری عورتوں کے نام سے نفرت آنے لگی۔ اس وقت وہ بہت آرام سے زندگی بسر کر کے تین چار بچوں کی ماں ہے۔ اس طرح کے حیرت انگیز پریوگ معلوم کر کے سچی خوشی حاصل کر [illegible] دس بیس روپیہ آجکل کی اشتہاری ادویات یا وشی کرن جنتروں پر خرچ کرنے سے پہلے ایک بار اس حیرت انگیز کتاب کو دیکھ لیں۔ پھر اگر کسی طرح سے ناپسند ہو تو ہماری گارنٹی کے مطابق واپس کر کے اپنی قیمت منگا سکتے ہیں۔ ہزاروں کا کہنا ہے۔ کہ آج تک ایسی کتاب کسی زبان میں بھی نہیں لکھی گئی ہے۔

اپنے ہزارہا اُردو خواندہ مہربانوں کے اصرار پر ناگری سے اُردو میں شائع کرائی گئی ہے۔ جلد آرڈر دیں۔ ورنہ اُردو ایڈیشن ختم ہو جائیگا۔ اور پھر مہینوں انتظار کرنا پڑے گا۔

قیمت چار روپے خوبصورت مجلد کے بارہ آنے زائد اور محصول ڈاک ۱۰ ۔ علیحدہ ہے۔ تقریباً ۵۰۰ صفحات ہیں۔ ہر ایک صفحہ سینکڑوں روپے سے بڑھکر ایک نایاب خزانہ اور سچی عیش و عشرت کی اکسیر تصویر ہے۔ جلد آرڈر دیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ آپ بھول جائیں۔ ناگری ایڈیشن ختم ہو گیا ہے۔ اس کے آرڈر نہ دیں۔ صرف اردو کے لئے آرڈر دیں۔

رعایتی اعلان

کتاب ہذا کو ہر گھر میں پہنچانے کے لئے مصنف کی حسب ہدایت اس ماہ کے آخیر تک قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت منظور کی گئی ہے۔ یعنی اُردو تین روپے مجلد تین روپے ۱۲ ۔ اور جو صاحب قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیں گے۔ ان کو محصول ڈاک بھی معاف ہے کتاب رجسٹری سے بھیجدیں گے۔ کتاب ہذا کی زیادہ مانگ ہونیکی وجہ سے پنجاب اور یو۔ پی کے لئے ہم نے اپنا آفس جگادھری میں کھول لیا ہے۔ نوٹ کر لیں۔

(آرڈر میں رعایت اور اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ رعایت نہ ہوگی۔)

پتہ:- رائے صاحب کے۔ ایل شرما اینڈ سنز رئیس اینڈ بینکرز "ڈی" شیلانگ (آسام) پنجاب آفس جگادھری

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیوان پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ لاہور میں باہتمام بابو دیوان سنگھ پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر پرکاش کچی نسبت روڈ لاہور سے شائع ہوا۔

Regd. No: L. 435. "Prakash" Lahore
Founder: M. Krishen Ji B.A.

آریہ سماج کی ہدایت پھیلانے والا
گذشتہ چھتیس سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ــــ للعہ
ششماہی ــــ عہ
برما ــــ صہ
غیر ممالک دس شلنگ

ایڈیٹر مہتہ کرشن علاپوری

U.B. STUDIO

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۱۴ دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۹ مگھر سمبت ۱۹۹۸ بکرمی | نمبر ۴۷

دیانند کا احسان

اُدّھار تُو نے کر دیا ہندوستان کا
مدّت سے آرزو تھی کہ مُشکل کُشا ملے
باطل پرستیوں کی اُڑا دُوں گا دھجّیاں
گو بھوچھوا چھوُت کا بھارت میں تھا مقیم
تقدیر سو رہی تھی یتیموں کی اے رِشی
سُنتا نہیں تھا کوئی بھی نالہ بیوگاں
محروم جس کے فیض سے اہلِ ہنود تھے
مُردہ پڑی تھی آریہ جاتی جہان میں
ویدک دھرم کی آج زمانے میں دُھوم ہے

جاری ہوئے ہیں فیض کے دریا ترے طفیل
آخر ہُوا ہے عُقدہ مِرا وا ترے طفیل
کرتا ہُوں آج جرأت و دعوےٰ ترے طفیل
بھاگا وہ دُم دبا کے تو بھاگا ترے طفیل
انکا نصیب آن میں جاگا ترے طفیل
پیدا ہوئے ہیں دہر میں شنوا ترے طفیل
وہ راز آج ہو گیا افشا ترے طفیل
اے رُوحِ رواں یہ ہُوئی زندہ ترے طفیل
کون و مکاں میں اِسکا ہی چرچا ترے طفیل

واجد گرے ہُوؤں کو اُٹھا کر بٹھا گیا
بھارت کا سارا نقشہ ہی بدلا ترے طفیل

(واجد لکھنوی)

رگ وید ــــ اوم ــــ یجروید

ویدامرت

سام وید ــــ اتھروید

ओम् स नः पप्रिः पारयाति स्वस्ति
नावा पुरुहूतः इन्द्रो विश्वा अति -
द्विषः ॥ ऋ० ८-१६-११

اوم ــ سہ نہ پپرہ پاریاتی سوستی ناوا پُرہُوتہ
اندرو وشوا اتی دوشہ۔

ارتھ } (سہ پپرہ) وہ پُورن کرنیوالے۔ (پُرہُوتہ) بہتوں سے پکارے گئے (اندرہ) پرمیشور
(ناوا) نوکا دوارا اپنے شرن رُوپی تیرن سادھن دوارا (نہ) ہمیں (سوستی) کُشلتا پُوروک (وشوا دوشہ اتی) سب دویشوں سے لانگھ کر (پاریتی) پار لگا دیں۔

جیون نوکا

وشو سندھو اگم کون۔ پار کرے بھائی
کوئی سیوا دین بندھو۔ پڑے نہ دکھائی
کیہہ دو یہ اوم نام۔ وُہی ایک پُورن کام
کٹھن کال شانتی دھام۔ جنہیں سنت سابین
مٹے سکل راگ دویش۔ چھوٹ چلیں پاپ کلیش
کرو نا تھ بھوگ شیش۔ رہے اب ودائی
دُور نکٹ بار بار۔ اُٹھے کیوں جن پکار
وُہی کُشل کرے پار۔ انت گھڑی آئی
تمہیں ایک دِن شرن۔ کرپا ناؤ کرو ترن
چھوڑ چلیں جنم مرن۔ دیر کیوں لگائی؟
وشو سندھو اگم کون پار کرے بھائی
کوئی سیوا دین بندھو پڑے نہ دکھائی

(پریم بندھو)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سوسنگرہ رکشا — شاریرک اُنتی

ہم سو برس تک کیسے زندہ رہ سکتے ہیں؟

ڈاکٹر درونان کے وچار

ڈاکٹر سرج درونان روسی سرجن، جنہوں نے بندروں کے غدود کے عمل تقلیم کے ذریعہ بوڑھوں کو جوان بنانے کا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ فرانس کے ایک کالج میں تجرباتی سرجری (جراحی) کے محکمہ کے افسر اعلےٰ ہیں۔ ان کی عمر اس وقت ۷۴ سال کے قریب ہے۔ مگر پچاس سال سے بھی کم معلوم ہوتی ہے بعض تجربات کے لئے ڈاکٹر درونان پیرس سے جاوا گئے ہوئے ہیں۔ اور ان کی حسین و نوجوان بیوی جن سے انہوں نے پچھلے دنوں شادی کی ہے۔ ان کی شریک سفر ہیں۔ اس سفر کے دوران میں ایک انٹرویو میں آپ نے اعادہ شباب اور انسانی تندرستی و مدت حیات کے متعلق بعض نہایت دلچسپ باتیں کہی ہیں۔ اس انٹرویو کا مختصر ترجمہ ناظرین کے مطالعہ کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر درونان کا فلسفہ زندگی ان کے مندرجہ ذیل بیان سے ظاہر ہے۔

"جو شخص سو برس کی عمر سے پہلے مرے۔ وہ اپنی موت نہیں مرتا۔ بلکہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ قبل از وقت ہلاک ہوتا ہے۔ درحقیقت اس نے بے احتیاطی سے ایسی زندگی بسر کی۔ کہ وہ کمزور ہو گیا۔ اور بیماریوں کے جراثیم کا آسانی سے شکار ہو گیا۔ پرانے زمانہ میں لوگ بڑی بڑی عمر تک توانا اور تندرست رہتے تھے۔ لیکن آجکل ہم اتنا کام کرتے ہیں۔ کہ ساٹھ پینسٹھ ہی کی عمر میں بے انتہا کمزور اور بالکل معذور ہو جاتے ہیں۔ میرا یہ کہنا بالکل صحیح ہے۔ کہ ہم بہت زیادہ محنت کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ اپنے دماغ سے کام لیتے رہتے ہیں۔ مثلاً اگر مجھے ایک کتاب لکھنا ہے۔ تو جب تک ختم نہ ہو جائے۔ میں برابر ۲۴ گھنٹے کام کرتا رہوں گا۔ لیکن یہ کچھ اچھا نہیں ہے۔ ذرا خیال تو کیجئے۔ کہ موسم سرما میں ۶۰۔۶۵ برس کی عمر کے کتنے آدمی مرتے ہیں۔ دراصل وہ اتنے کمزور ہوتے ہیں۔ کہ بیماری کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اسی وجہ سے وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ قطعی ضروری ہے۔ کہ اس سلسلہ میں سائنس ہماری مدد کرے۔ تاہم قدرت کی عطا کی ہوئی پوری زندگی سے استفادہ کر سکیں۔"

بیماریوں سے قطع نظر انسانی زندگی کی طبعی مدت کے متعلق آپ سے سوال کیا گیا۔ یہ آپ کا خاص موضوع ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے سائنس دان کا تذکرہ کیا۔ جو ۸۳ برس کی عمر میں حسب توقع گویا ختم ہو چکا تھا۔ کام کرنے سے بالکل معذور تھا۔ حتیٰ کہ اپنے چھوٹے سے باغ میں چہل قدمی بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس نے پروفیسر موصوف کا مجوزہ علاج شروع کیا۔ محض اس خیال سے۔ کہ چلنے پھرنے میں تھوڑی بہت سہولت ہو جائے۔ دو سال بعد ہی اس نے تو ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب تصنیف کی۔ اس واقعہ کو پانچ سال کا عرصہ ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اب اس علاج کا اثر قریب قریب زائل ہو چکا ہے۔ لیکن پھر بھی علاج سے ۸۳ برس کی عمر میں اس کی جو کیفیت ہو گئی۔ اس سے بہتر حالت میں ہے۔ عام طور پر وہ اپنا کام کرتا ہے۔ اور سائینٹیفک جلسوں وغیرہ میں شریک ہوتا ہے۔ اس کا خیال ہے۔ کہ وقت آنے پر غدود کی ایک دوسری قلم لگائے گا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ بظاہر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ وہ سو سال تک زندہ نہ رہ سکے گا۔"

اس کے بعد ڈاکٹر درونان نے "عمل تقلیم" کے طریقہ علاج کی تشریح کی۔ (باقی آئندہ)

آتمک اُنتی — ادھیاتم سُدھا

برہم مہورت کے اُپدیش

لیکھک:۔ شری سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گوروکل کانگڑی

جو نہ کیول پرواہ کے ساتھ بہنے سے انکار کرنیکا ساہس رکھتے ہیں۔ کنتو اُلٹے اور پرچلن سے ورودھی پرواہ کو پرابھو کرنے کا سامرتھ بھی رکھتے ہیں۔ پربھو شرن کے ادھی پتی وہ ہی ہوتے ہیں۔

(۶)

ایک ہوا میں بہنے والے ہوتے ہیں۔ یہ جیسی اچھی یا بُری ہوا چل رہی ہوتی ہے۔ اُس کے ساتھ چلتے ہیں۔ دُوسرے ہوا کے بہاؤ کو بنانیوالے ہوتے ہیں۔ یہ سنکلپ کے ساتھ کسی آدرش یا سنئیہ کے انوسار چلتے ہیں۔ اور نشچیہ رکھتے ہیں۔ کہ اُس کے انوسار ہی وہ ہوا کے رُخ کو بھی بدل لیں گے۔ گوروکل کے ودیارتھی ان میں سے دُوسرے پرکار کے ہونگے۔ یہ آشا کی جاتی ہے۔

پہلی شرینی میں سے دُوسری میں جانا چاہنے والے ویکتیوں میں جو پرتھم آوشیک گن ہونا چاہیئے۔ وہ یہ کہ اُنہیں "نہ" کہنا آنا چاہیئے۔ اور سب کے ورودھ ہونے پر بھی اُنہیں غلط بات میں سہیوگ دینے سے اُس میں بہنے سے انکار کرنا چاہیئے۔ اس طرح جہاں "نہ" کہنا چاہیئے۔ وہاں "نہ" ہی کہنیوالے لوگ سنکھیا میں تھوڑے ہوتے ہیں۔ پر ان سے بھی کم سنکھیا میں وہ پُرش ہوتے ہیں۔

(۷)

دُکھ یا تاپ بھی پرمیشور کی ایک دین ہی ہے۔ اُس کی انیہ دینوں کی طرح ایک ودیہ اور کلیان میہ دین ہی ہے۔ یدیپی یہ پرتی کول انوبھو ہوتا ہے۔ تو بھی اس کا سروپ وہی ہے۔ جو انیہ ہماری پریہ انوکول دکھنے والی وستوؤں کا سروپ ہے۔ پیارے پرمیشور سے پرارتھنا ہو نیہ اسے دُکھ تاپ کا پریوجن شائد یہ ہے کہ یہ ہماری کٹھورتا کو دور کر دے۔ اس کا تاپ ہمیں کچھ پگھلا سا دے۔ نرم کر دے۔ ڈھیلا کر دے۔ کچھ تنرل سا بنا دے۔ جس سے پرکرتی آگے ہمیں جس روپ میں لے آنا چاہتی ہے۔ اُس روپ میں ہم اپنے کو ڈھال سکیں۔ اور اس پرکار اگلی اور اُونچ ترسُکھ کے پاتر بن سکیں۔

(۸)

پرمیشور کے ساتھ جو بھی پریم سمبندھ ہو سکتے کئے جاتے ہیں۔ اُن میں سے مجھے ماتری سمبندھ پریہ ہے۔ پرتی دن پراتہ کال جو میری پرارتھنا ہوتی ہے۔ اُس کا انتم واکیہ یہ ہے۔

"प्रातः प्रभृति सायान्तं, सायादि
प्रातरन्ततः- यत्कराभि जगन्मातः
तत्सर्वं तव पूजनम्॥"
हे मातः मम षट् शताधिक एकविं
शति सहस्रं प्राणाः भवदर्पणमस्तु

"اس پراتہ سے سائنکال اور پھر سائنکال سے کل پراتہ کال تک اس اہوراتری میں۔ ہے جگنماتا میں جو کچھ کروں گا۔ وہ تیرا پوجن روپ ہوگا۔ ہے ماں ان ۲۴ گھنٹوں میں جو میرے اکیس ہزار چھ سو شواس پرشواس ہونگے۔ ایک ایک شواس پرشواس تیرے ارپن ہے۔"

مجھ سے کوئی پوچھے۔ کہ تم کون ہو۔ تو میں اس کا یہ اُتر دینا پسند کروں گا۔ کہ "میں ماتا کا پُتر ہوں۔" اصل میں ہم سبھی بڑے چھوٹے بلکہ سبھی پرانی ماتا کے پُتر ہیں۔ چاہے ہم ایسا انوبھو نہ کرتے ہوں۔ پر ہم کو ایسا انوبھو کرنا چاہیئے۔

وچار ترنگ

خُدا کہاں ہے؟

از:۔ کنور ہری سنگھ ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور

اس جہان فانی میں طرح طرح کے لوگ رہتے ہیں۔ کئی امیر ہیں کئی غریب۔ کئی شیخ ہیں۔ کئی براہمن۔ کئی ملاں ہیں کئی قاضی۔ ہر ایک اپنے آپکو خدا سے نزدیک ترین سمجھتا ہے۔ دولتمند کا خدا اُسکی دولت میں چھپا ہے۔ ہندو کا خدا اس کے مندر میں رہتا ہے۔ مسلمان کے نزدیک مسجد ہی خدا کے رہنے کا گھر ہے۔ اصلیت یہ ہے۔ کہ خدا کے رہنے کی کوئی خاص جگہ نہیں۔ کیونکہ کہا گیا ہے ؎

ہر جگہ موجود ہے پر وہ نظر آتا نہیں۔
یوگ سادھن کے بنا اُسکو کوئی پاتا نہیں۔

ہر جگہ رہنے والا ایک خاص مقام پر کیونکر رہ سکتا ہے؟ اور جب مندر کے پجاری یا مسجد کے ملاں کہیں باہر جاتے ہیں۔ تو خدا کو ایک کمرے میں بند کر جاتے ہیں۔ اُسکو ایک تنگ و تاریک کوٹھڑی میں قید کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ کہیں وہ بھاگ نہ جائے۔ ہم سُنتے آئے ہیں کہ خدا سب کائنات کا نجات دہندہ ہے۔ اُس کے بل جانے سے سارے بندھن ٹوٹ جاتے ہیں۔ لیکن ان براہمنوں اور شیخوں کا خدا بھی عجیب ہے۔ ارے جو خود مقید ہے جو خود کسی کی قید میں ہے۔ جو خود آزاد نہیں وہ دوسروں کو کیسے نجات دلائیگا۔ وہ دوسروں کے بندھن کیا کاٹیگا۔ ڈاکٹر اقبال نے ان زاہدوں سے ایک بہت ہی معقول سوال کیا ہے۔ وہ اپنے ایک شعر میں پوچھتے ہیں ؎

زاہد شراب پینے دے مسجد میں بیٹھکر
یا وہ جگہ بتا کہ جہاں پر خدا نہیں۔

تو کہنے کا مطلب یہ کہ خدا نہ صرف براہمن کے مندر میں ہے اور نہ مسلمان کی مسجد میں۔ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ ایک اور شاعر کا خیال ملاحظہ ہو۔ "تو خدا کی تلاش کرتا ہے۔ مندر میں گھڑیال بجا بجا کر تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ ارے اصلی خدا کی تلاش میں ہے تو سڑک کی طرف دیکھ۔ تجھے اصلی خدا کی تصویر دکھائی دیگی۔" اس شاعر کا خدا سڑک پر روڑی کوٹنے والے مزدور کے پاس رہتا ہے۔ اس کا خدا کسان کے پاس ہے۔ جو کہ سارا دن کڑکتی دھوپ میں کام کرتا ہے۔ لیکن اُف تک نہیں کرتا۔ اور شام کو بھوکا ہی آکر سو جاتا ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگا لیں۔ کہ اصلی خدا اونچے ایوانوں، مندروں، مسجدوں میں رہتا ہے یا غریبوں کی خستہ حال جھونپڑیوں میں جہاں کہ دیوتا نواس کرتے ہیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کلیہ سوامی شردھانند جی کا سمارک

از راجگورو دھریندر شاستری جی

شرم کا اُتسو ۹ سے ۱۰ نومبر تک بڑی
ام سے سمپن ہوُا۔ اُتسو کے دوتیہ
دی وار کو راتری کے سمیہ پُوجیہ
نا راین سوامی جی مہاراج کے
میں سورگیہ دیتراگ پُوجیہ پادشری
رودانند جی مہاراج کا سمارک سمیلن
میں انیک گنیہ مانیہ سادھو، مہاتما
کے شری سوامی جی مہاراج کے
بنانے کے لئے بھاشن ہوُئے۔ انت
گورو شری پنڈت دھریندر جی شاستری
ت پرستاو پرستُت کیا۔ جو کہ سرو
سویکار کیا گیا۔

(۱) "یہ سمیلن نشچے کرتا ہے۔ کہ
دیتراگ پُوجیہ پادشری سوامی
جی مہاراج کا واستوک سمارک
ند سادھو آشرم ہی ہے۔ کیونکہ شری
ی مہاراج کو یہی سمتھان اور آشرم
ادھک پریہ رہا ہے۔ اور اسے
راج نے ۳۱ ورشوں تک اپنے جیون
۔ پُشپت ایوم پھلت بھی کیا ہے۔
آشرم کو ہی مہاراج نے سمارک
ن پرتی ایک پرکار سے سُورکشت
۔ اس آشرم میں پرچلت ورتمان
ت پاٹھشالا کو جو کہ راجکیہ سنسکرت
تی کی مدھیما تک ہی ہے۔ شاستری
ر پریکشا تک کر کے سُمنت کیا
ایوم نند انند سوامی جی مہاراج کی انتم
پورتی کے لئے آرتھک آدی سادھن
ت ہونے ہی کاشی میں بھی ایک
ریالیہ ستھاپت کیا جاوے۔ جس سے
ایک وشیش پرکانڈ وِدوان آریہ
کے کشیتر میں تیار ہو سکیں۔
سمیلن آریہ سماج کی شرومنی سارودیشک
سے انورودھ کرتا ہے۔ کہ پرشست
سورگیہ سوامی جی مہاراج کے سمارک
اس آشرم کی سہایتا ادھک سرو
عارن جنتا میں اپنی اور سے دیسی
نا کریں۔" انت میں شری مہاتما
ن سوامی جی مہاراج کے بھاشن
ر یہ سمارک پرستاو سروسمتی سے
ت ہُوا۔
سوموار کو راتری کے ۷ بجے سے

۹½ بجے تک راج گورو شری دھریندر جی شاستری کی ادھیکشتا میں سورگیہ شری سوامی شردھانند جی مہاراج کے شِشیہ پریند سادھو مہاتما اور وِدوانوں کے سمت ادھیویشن میں سروسمتی سے یہ نشچیہ ہوُا۔ کہ (۱) سورگیہ ویتراگ شری سوامی سرودانند جی مہاراج کے سمارک کی رکشا ونّتی ادھک ادھک سے ادھک پربندھ کیا جاوے۔ جس سے

(الف) آشرم تھا سنسکرت پاٹھشالا کی آچاریہ پریکشا تک اُنتی کی جاوے۔

(ب) آشرم میں نواس ارتھ آریہ سنیاسی سادھو مہاتماؤں کے لئے پاٹھشالا سے پرتھک سمُچت پربندھ کیا جاوے۔

(ج) ایک برہد ویدک پُستکالیہ بنایا جاوے۔

(د) آیوروید یہ اوشدھالیہ کی سمُچت ویوستھا کی جاوے۔

(ہ) اُچ کوٹی کے وِدوان بنانے کے لئے انہیں کاشی میں بھیجکر ولیسی ویوستھا کا سمُچت پربندھ کرنا۔

(و) اچھوت چھاتروں کی شکشا ارتھ وشیش ویوستھا کرنا آدی کاریہ کئے جاویں۔

(ز) آشرم کی پربندھ سمتی میں سارودیشک سبھا تھا سمست آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کے منتری مہودیوں کو سمّلت کیا جاوے۔

(۲) کوش ادھیکش سادھو آشرم پوسٹ ہردوا گنج ضلع علی گڑھ کے نام پر دھن بھیجا جاوے یا بھجوانے والے سجّن اس دھن کا منی آرڈر راج گورو دھریندر شاستری جی سادھو آشرم کے پتے پر بھیجیں۔ کیونکہ دھن کی پراپتی کی انتم سُوچنا شری شاستری جی کے دوارا ہی ملیگی۔ اس وشہ کا سرو پرکار کا پتر ویوہار راج گورو جی سے ہی کیا جاوے۔ آریہ جنتا کی پریکشا کا یہی سمیہ ہے۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ آریہ جنتا ۴۳ ورش تک ان تھک ادھیاتمک اُپدیش دوارا سماج کی سیوا کرنے والے اُن ویتراگ سورگیہ شری سوامی جی مہاراج کے سمارک میں سوامی جی کے لئے کچھ نہیں پرنتُ کیول اپنے سماج کی ہی بھلائی کے لئے تن، من، دھن سے سہایتا بھیجکر اپنے کرتویہ کا پالن اوشیہ کرے گی۔

وہ مُلک جسکی قومی زبان سنسکرت ہے

از شری بیت قبح کمار جی

پرسدھ لیکھک جان گنتھر اپنی "انسا ئیڈ ایشیا" میں لکھتے ہیں۔ "شیام جاتی کے لوگ انڈو چینی ونش میں گنے جاتے ہیں۔ اس کا کارن یہ ہے۔ کہ وہ بھارتیوں اور چینیوں کے مشرت رکت سے اُتپن ہیں۔ کنتو جہاں تک اُن کے دھرم، سبھیتا، سنسکرتی تھا جیون کے رہن سہن کا سمبندھ ہے۔ وہ بھارتیہ ہی ادھک ٹھہرتے ہیں۔ اس بات کا پرچُر پرمان ہے۔ کہ بھارت میں مُسلم وجے تاؤں کے آگمن سے پُورو بھارت اور شیام کا دھارمک۔ سماجک تھا راج نیتک سمبندھ پرگاڑھ تھا۔"

شیام میں شکشا تھا سینک سیوا انواریہ ہے۔ ان دونوں وشیوں میں وہ سنسار کے ادھک سے ادھک اُنتی شیل دیشوں کی کوٹی میں لایا جا رہا ہے۔ پرتی ایک گاؤں اور مٹھ میں ایک ایک سکول کھلا ہے۔ سرکار کی اور سے ان سب سکولوں کو آرتھک سہایتا دی جاتی ہے۔ پرتی ایک ضلع میں ایک کالج ہے۔ شیام میں کچھ وشو ودیالیہ بھی ہیں۔ شیام کی جن سنکھیا دو کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ جن میں ۸۰ پرتی شت لوگ ماتری بھاشا میں شکشت ہیں۔ شکشت ویکتیوں میں سے ۹۰ پرتی شت کم سے کم دو ودیشی بھاشائیں انگریزی اور فرینچ اوشیہ جانتے ہیں۔ سنسار میں شیام ہی ایک ایسا دیش ہے۔ جس نے بھارتیہ سنسکرتی تھا بھارتیہ پرمپرا کو سورکشت رکھا ہے۔ وہاں کی راشٹر بھاشا سنسکرت ہے۔ یدیپی اس میں کنچت پریورتن اوشیہ ہے۔ اور وہ سمنتی اور اوستھا کے انوکول ہے۔ اور وہاں کی جنتا وستوؤں کو اُن کے ودیشی ناموں سے کبھی نہیں پکارتی۔ جب کبھی کسی ودیشی وستو کے سمپرک میں یہاں کے لوگ آتے ہیں۔ تو اُسے ایک نام جو شدھ سنسکرت کا ہوتا ہے۔ دیا جاتا ہے۔ اداہرن ارتھ سائیکل کو سائیکل نہ کہکر وہاں کے لوگ اُسے چکریان کہتے ہیں۔ اسی طرح موٹر کو رتھ یتر، وایو یان کو آکاش یان۔ تار کو تنک لیکھ تھا ٹیلیفون کو تنک شبد کہتے ہیں۔

شیام میں ایک جاتی کے لوگ نہیں بستے اپتُ تھا اتر پُوروہ بھاگ میں "لے اوس" تھا "شقیں" جاتی کا نواس ہے۔ جو سنکھیا میں ۴۰ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ دیش کے مدھیہ بھاگ میں شیامی لوگ سو یم رہتے ہیں۔ اُن کی آبادی ۱½ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ شیش دس لاکھ چینی تھا مسلمان ہیں۔ پرایہ سبھی پریوگ سنسکرت کا ہی کرتے ہیں۔ شیام کے لوگوں کے نام بھی ہندوؤں سے ملتے جُلتے ہوتے ہیں۔ وہاں کے گت سمراٹ کا نام ورتمان بالک سمراٹ کا چاچا پرجا دیپک تھا۔ جسے منگولین اچارن (جیسے بنگالی بولتے ہیں) کے انوسار پرجا دیپوک یا پرجا دھپوک بنا لیا گیا۔ اسی پرکار وہاں کے ورتمان پردھان منتری کا نام پرڈبل سامنت لکھا جاتا ہے۔ رائیٹر کے تار پرڈبل سامنت کو لکھ دیتے ہیں۔ پر یہ نہیں بتلاتے۔ کہ یہ پردھان منتری کا نام نہیں۔ بلکہ اُن کی اُپادھی ہے۔ "پربل سامنت" کا انگریزی سنسکرن ہے۔

شیامی شاسن ویوستھا لوک ستتا کے آدھار پر کی گئی ہے۔ کنتو پہلے یہاں نرنکش راج ستا تھی۔ ۱۹۳۲ء میں جب جنتا کا دل (پیپلس پارٹی) پربھتا میں آیا۔ تو راجا کے ادھیکار بہت کچھ سیمت کر دیئے گئے۔ شیام کے ورتمان نریش کی اوستھا ابھی کیول ۱۵ ورش کی ہے۔ اور وہ ۱۹۳۵ء میں اپنے چاچا سمراٹ پرجادیپک کے سنگھاسن تیاگ کے پشچات گدی پر بیٹھے تھے۔ نریش ایک منتری پریشد کی سہایتا سے دیش کا شاسن کرتا ہے۔ جنتا کے پرتی ندھیوں کی ایک ویوستھاپکا سبھا بھی ہوتی ہے۔ راج نیتک درشٹی سے شیام کے لوگ اتنے ہی آگے بڑھے ہیں۔ جتنے آدھونک سنسار کے انیہ دیش واسی۔

شیام میں استریاں اتنی ہی سوتنتر ہیں۔ جتنے سوتنتر پُرش ہیں۔ پُرشوں کے برابر ہی انہیں شکشا اور مت ادھیکار بھی پراپت ہیں۔ پیترک سمپت میں لڑکوں کی بھانتی لڑکیوں کو بھی حصّہ ملتا ہے۔ یہی نہیں استریاں کونسلوں میں نرواچت ہوتی ہیں۔ اور سرکاری پدوں پر بھی کام کرتی ہیں۔ ورن ویوستھا تھا پردہ پرتھا شیام میں بالکل نہیں ہے۔

بہو پتنی وواہ کی پرتھا شیام میں پہلے پرچلت تھی۔ کنتو اب کیول ایک ہی استری سے وواہ کرنیکا نیم پالن کیا جاتا ہے۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نظام راجیہ کی یاترا اور پرچار (۲)

از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج

۳۰ نومبر کو پراتہ کال ہی میں حیدرآباد سے نلگنڈہ کو چلا۔ پنڈت بھودیو جی میرے ساتھ تھے۔ پنڈت جی دیانند اُپدیشک ودیالیہ کے ودیارتھی ہیں۔ گاڑی تک پنڈت نریندر جی بھی آئے۔

نلگنڈہ کے لئے حیدرآباد سے ریل نہیں ہے۔ موٹر بس میں ہی جانا ہوتا ہے۔ موٹر بس صبح چھ بجے حیدرآباد سے چلتی ہے۔ میں بھی اسی سے چلا۔ نرکل پلی میں جو حیدرآباد سے پچاس میل ہے۔ آ کر موٹر بس بدلنی ہوتی ہے۔ کیونکہ جس موٹر بس پر ہم سوار تھے۔ وہ حیدرآباد سے سوریا پیٹ ہو کر کھم کو جاتی ہے۔ اور میں نے نلگنڈہ کو جانا تھا۔ نرکل پلی میں ساڑھے نو بجے موٹر بس بدلی۔ اس وقت دوسری موٹر بس پر سوار ہو کر چل دیئے۔ اور ½۱۰ بجے نلگنڈہ میں آ گئے۔ وہاں موٹر بس کے اڈہ پر آریہ سماجی مل گئے۔ ان کے ساتھ آریہ کنیا پاٹھ شالا میں جا کر ٹھیرا۔ حیدرآباد سے نلگنڈہ ۶۴ میل ہے۔

نلگنڈہ نظام راجیہ میں ایک ضلع ہے۔ اور ستیاگرہ کے دنوں راجیہ گورودھر نریندر جی شاستری کو اسی جگہ رکھا گیا تھا۔ شاستری جی نے پانچ سو ستیاگرہیوں کے ساتھ گلبرگہ میں ستیاگرہ کیا تھا۔ لیکن سرکار نے ان کو گلبرگہ سے بدل کر نلگنڈہ جیل میں رکھنا مناسب سمجھا۔ اور بعد میں اندازاً پچاس ستیاگرہی بھی نلگنڈہ جیل میں بھیجے گئے تھے۔

نلگنڈہ شبد کے معنی تیلگو زبان نیل گری کے ہیں۔ کنڈہ تیلگو میں پربت۔ پہاڑ گری کو کہتے ہیں۔ اور نل نیل کا اپ بھرانش ہے۔ اس سے نلگنڈہ کے معنی ہوئے نیل پربت یا نیل گری۔ یہ شہر دو پہاڑیوں کے درمیان آباد ہے شمال۔ جنوب میں دو پہاڑیاں واقع ہیں۔ ایک پہاڑی پر پرانا قلعہ ہے۔ اور دوسری پر آجکل اب درگاہ ہے۔

نلگنڈہ کی آبادی اندازاً بارہ ہزار ہے۔ ان میں سے پانچ ہزار مسلمان ہیں۔ اور سات ہزار آریہ (ہندو) ہیں۔ مردم شماری میں تعداد بڑھانے کے جو ذریعہ دوسرے علاقوں میں کام میں لائے گئے تھے۔ نظام راجیہ میں بھی استعمال کئے گئے ہیں۔

نلگنڈہ سے ۳ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے۔ اس کا نام ہے پان گل۔ اس میں تین مندر ہیں۔ جن میں سے ایک مندر میں ایک عجوبہ ہے۔ ایک مندر وشنو کا ہے۔ وہ سادھارن ہے۔ دوسرا شوالہ ہے۔ اس پر کاریگری اچھی ہے۔ لیکن اس کاریگری میں سے بہت سا حصہ توڑا گیا ہے۔ جواب تک کھنگن اوستھا میں ہے۔ اور اس کے پجاریوں کی دین اوستھا کا دیوتک ہے۔ تیسرا بھی شوالہ ہے۔ اس میں بھی کئی چیزیں کھنڈت ہیں۔

لیکن اس میں ایک عجوبہ ہے۔ آپ اس مندر کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھیں۔ تو سامنے ایک سایہ دکھائی دیتا ہے۔ اور کوئی ایسی چیز دکھلائی نہیں دیتی۔ جس کا وہ سایہ ہو۔ مجھے پنڈت بھدر دیو جی نے بتایا۔ کہ ستیاگرہ کے بعد پنڈت گنگا پرساد جی اُپادھیائے اور راجیہ گورودھر نریندر جی شاستری اس کو دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ اور کتنی دیر بیٹھ کر اس پر وچار کرتے رہے۔ پتہ نہیں انہوں نے آخیر میں کیا نتیجہ کیا۔ مجھے دیکھنے سے پرتیت ہوا۔ کہ اس کے برآمدے میں جس وقت روشنی ہوتی ہے۔ اس وقت دونوں طرف کی روشنی اُلٹی پڑتی ہے۔ یعنی بائیں طرف کی روشنی کا عکس دائیں طرف پڑتا ہے۔ اور دائیں طرف کی روشنی کا عکس بائیں طرف پڑتا ہے۔ اس سے وہ بیچ میں یہ بنتا ہے۔ اگر یہ بات بھی مان لی جائے۔ تو بھی اس طرح اُلٹی طرف عکس پڑنا اور سایہ بنانا عجوبہ ضرور ہے۔

اس مندر کے اندر گھسنا ہمت کا کام ہے۔ مجھ میں وہ ہمت نہ تھی۔ کیونکہ اس کے اندر چمگادڑوں نے گھر بنا رکھے ہیں۔ اس وجہ سے اندر بدبو بہت ہے۔ اس بدبو کی وجہ سے اندر گھسنا مشکل ہو رہا ہے۔ نلگنڈہ میں ایک پتھر کا ستون ہے۔ وہ بستی کے اندر ہی ہے۔ میں نے اس کو بھی دیکھا۔ کہتے ہیں پہلے یہاں مندر تھا۔ یہ اس مندر کا ستون ہے۔ یاد رہے۔ دکن میں ہر ایک مندر کے سامنے کچھ دوری پر ایک ستون کھڑا کیا جاتا ہے۔ یہ بھی اسی طرح کا ستون تھا۔ لیکن اب یہاں کوئی مندر نہیں ہے۔ اور نہ ہی مندر کے کھنڈرات ہیں۔ اب تو اس ستون کو ہی آثار قدیمہ مان کر اپنی رکشا میں کر لیا ہے۔ یہ ستون اس چبوترہ کی سطح سے جس میں گاڑا گیا ہے۔ اکتالیس فٹ اونچا ہے اور وہ چبوترا زمین سے چار فٹ اونچا ہے۔ یہ ستون زمین میں کتنا ہے۔ کوئی پتہ نہیں ہے۔ یہ ستون ایک پتھر کا بنا ہوا ہے۔ اور پتھر بھی صاف ہے۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ ان پہاڑیوں میں یا اس کے نزدیک کہیں بھی ایسا پتھر نہیں ہے۔ جس پتھر کا یہ ستون بنا ہوا ہے۔ یہ ستون بھی نلگنڈہ کی دیکھنے والی چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔

نلگنڈہ میں آریہ سماج ستیاگرہ سے پہلے کا ہے۔ لیکن اس کا کوئی اپنا مندر نہ تھا۔ اب جو مندر بن رہا ہے۔ وہ شہری کشن راؤ جی وکیل نے آریہ سماج کو دان دیا ہے۔ اس کے کچھ حصہ کو بشیشور راؤ جی نے آریہ سماج کو دان دیا۔ یہ زمین دو ہزار مربع فٹ ہے۔ اس لئے پنجاب کے حساب سے اس میں ۴ کنال زمین ہے۔ جس وقت راجیہ گورودھر نریندر شاستری جی چھوٹے اور اس مندر کو دیکھا۔ تو یہ بڑی حالت میں تھا۔ کچھ رہنے کے مکان بنے ہوئے تھے۔ باقی مندر کا ڈھنگ کوئی نہ تھا۔ چاردیواری بھی اچھی نہ تھی۔ اسے دیکھ کر ان کو دکھ ہوا۔ انہوں نے آریہ سماج سے کہا۔ آپ اس کو بنائیں۔ اس کے لئے جو بھی مانگ کرو آپ کو دوں گا۔ اب اس کی دیواری تقریباً ختم ہو گئی ہے۔ جس پر اندازاً ایک ہزار روپیہ خرچ ہو گیا۔ اب ہال اور یگیہ شالہ بنوانے ہیں۔ جن کا اندازہ ہے ہال پر ڈیڑھ ہزار اور یگیہ شالہ پر پانچصد اور دروازہ پر ... صد روپیہ خرچ ہو جائے گا۔ اس وقت مندر پورا ہو گا۔ اور اس علاقہ کے مندروں میں سے ایک ہو جائے گا۔ ... سب راجیہ گورو کی کرپا درشٹی کا پھل ہے۔ نلگنڈہ میں ایک آریہ کنیا پاٹھ شالہ ہے۔ اس کا اپنا مکان ہے۔ جو اچھا بنا ہوا ہے۔ یہ مکان شری دومل پلی ... راؤ جی کے تھے۔ جو سوامی کنڈ ... آریہ سماج کو دان دیا ہے۔ اس پاٹھ شالہ کی ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ وہ کمیٹی اس کا سارا پربندھ کرتی ہے۔ اس وقت چھپن کنیا ئیں پڑھتی ہیں۔ ... ایک چھوٹا سا آشرم بھی ساتھ ہے ...

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

کو۔کا

کو۔کا نے پائیاں زمانے تے دُھماں — کیوں نہ میں موجد دے ہتھاں نوں چُماں
گلیاں دی سب توں ایہہ اُتم دوائی — سالاں دی محنت سہے کر کے بنائی
گلیاں دا پک جانا فوراً ہٹاوے — پورانے ایہ گلیاں دا دُکھڑا مٹاوے
گلیاں توں ہونے بخاراں ہٹاوے — سُر نوں سُریلا ایہ ڈاڈھا بناوے
کن پیڑے خناق گلہ بیٹھ جاوے — دند کڈ دا بچہ بڑا کشٹ پاوے
پیلا پن کھووے تے لالی دکھاوے — ٹائیفائڈ آدمی نوں کو۔کا بچاوے
مِٹھا ایہدا ذائقہ بڑا۔ ایہہ سوادی — پیوے پیالی جیویں کوئی چاہ دی
عورت۔مرد۔بچہ۔بڈھا پی جاوے — ہر بشر اس توں ہے فایدہ اُٹھاوے
سوا تولے توں لیکے ست تولے پانی — کو سے جیہے پانی دے اندر ملانی
دو رتی توں نیرا چار رتی — گھٹ گھٹ پینی جیویں چاہ تتی
مرچاں مصالحہ تے اچار چٹنی — برف۔تیل۔سوڈا ایہہ ہر شے ہٹکنی
مُنگ پھلی۔ مٹھائی دیاں ڈالیاں نہ کھانا — تمباکو تے پانی نہ ٹھنڈا پلانا
پیکنگ رجسٹر ہے کو۔کا دوائی — ورتن طریقہ تے ہر گل لکھائی
پیکنگ دے اندر ایک چمچہ وی پایا — ہر ایک طریقہ ہے چھپا چھپایا
سینتیس ۳۷ سالہ محنت دا تحفہ نرالا — کو۔کا نام روشن ہے دنیا تے اعلےٰ
وحشی ایہہ ہر اک نوں فایدہ پہنچاندی — عورت۔مرد۔بچے۔بڈھیاں سکھاندی

ملنے کا پتہ:۔ ملتانی فارمیسی رجسٹرڈ گمٹی بازار لاہور۔ قیمت فی پیکٹ ۸؍
موجد کو۔کا:۔ پنڈت بھٹاکر دت ملتانی وید لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اُردو
ہفتہ وار
پرکاش
لاہور

۱۴ر دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۹ر مگھر سمت ۱۹۹۸ بکرم

جلد ۳۷	دیانند ابد ۱۱۸ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲	نمبر ۴۷

کیا ترقی رُک گئی ہے؟

مقابلتاً سنائی ہے۔ باوجود اس کے یہ آواز بڑے زور سے اُٹھ رہی ہے۔ کہ آریہ سماج ترقی نہیں کر رہا۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ شانتی اُنتی کے مارگ میں بادھک ہے؟ یہ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جس چیز کی آریہ سماج میں کمی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں جیون دان دینے والا اس سمیہ کوئی نہیں۔ اپنے اپنے سمیہ پر بہت سے لوگوں نے آریہ سماج کی سیوا کی۔ وہ لیڈر بھی کہلائے لیکن حقیقی معنوں میں آریہ سماج کے دو ہی لیڈر ہوئے ہیں۔ مہاتما مُنشی رام اور مہاتما ہنسراج۔ دو تو چلے گئے۔ اور اس وقت ان کی جگہ لینے والا کوئی نہیں۔ ہمارے ہاں تو آچاریہ رام دیو نے مہاتما منشی رام کی جگہ کسی قدر سنبھالی۔ مانا کہ وہ ان کی پوزیشن کو نہ پہنچ سکے۔ لیکن ان کے تپ اور تیاگ میں کوئی کسر نہ تھی۔ ان کا اُٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا اور کھانا پینا سب کچھ آریہ سماج کے لئے تھا۔ انہوں نے اپنے جیون کا بہترین سمیہ آریہ سماج کے ارپن کر دیا۔ انہوں نے اپنی جوانی ہی آریہ سماج کے ارپن نہیں کی۔ بلکہ اپنی صحت بھی کر دی۔ وہ اگر مقابلتاً چھوٹی عمر میں ہم سے جدا ہو گئے۔ تو محض اس لئے۔ کہ ان کے سینہ میں آریہ سماج کے پریم کی آگ انہیں جلائے دیتی تھی۔ انہیں آرام نہ کرنے دیتی تھی۔ برسوں انہیں قدرتی نیند نصیب نہ ہوئی۔ دوائی کھا کر نیند لیتے رہے۔ لیکن آریہ سماج کا کام اسی طرح کرتے رہے۔ آخر بیمار ہو گئے۔ بیمار بھی معمولی نہیں۔ بلکہ ایسے کہ ان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو دم توڑ دیتا۔ لیکن وہ اس حالت میں بھی لگے رہے۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ دو برس کی جد وجہد کے بعد وہ مرض سے دب گئے۔ اور آریہ سماج کو بلکتا چھوڑ چلتے بنے۔ ان کے بعد آریہ سماج میں کوئی شخص نہ رہا۔ جس کے متعلق یہ کہا جا سکے۔ کہ وہ ۲۴ گھنٹے آریہ سماج کے لئے سوچتا ہے۔ اور اس کا ہو کر رہتا ہے۔ اور اس کے لئے جیتا ہے۔ سماج منشیوں کے ساتھ اُٹھتے ہیں۔ اور منش سماج کے ساتھ۔ ہٹلر نے جرمنی کو بنایا ہے۔ لیکن ہٹلر کو اس کی موجودہ جگہ تک پہنچانے میں جرمنی کا کم ہاتھ نہیں۔ لیڈر یوگیہ ہو۔ تو سماج آگے بڑھ جاتا ہے۔ اور سماج میں جان ہو۔ تو لیڈر کو لے اُٹھتا ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ جب تک کسی سماج کا نیتا کوئی ایسا ویکتی نہ ہو۔ جو اپنا سب کچھ سواہا کر کے اس کا ہو رہے۔ جو دُوسروں کی اپیکشا اس کے لئے زیادہ تپ اور تیاگ نہ کرتا ہو۔ تب تک وہ سماج ترقی نہیں کر سکتا۔ دُوسرے شبدوں میں اس نیتا کو اس سماج کی سیوا کے سوا کوئی اور کام نہ ہونا چاہیئے۔ اس کے سر میں کوئی اور دُھن نہ ہونی چاہیئے۔ اور من میں کوئی اور لگن نہ ہونی چاہیئے۔

لیکن اس کے یہ ارتھ نہیں۔ کہ ہر بیکار شخص آریہ سماج کا نیتا ہو سکتا ہے۔ آریہ سماج میں ایسے بیکاروں کی کمی نہیں۔ جو خود کچھ نہیں کماتے۔ اور شاید کما بھی نہیں سکتے۔ وہ آریہ سماج پر بوجھ ہیں۔ لیکن محض اس بیکاری کی وجہ سے اپنے تئیں آریہ سماج کے نیتا ہونے کے یوگیہ سمجھتے ہیں۔ نہ جنتا انہیں یوگیہ سمجھتی ہے۔ اور نہ وہ ہیں۔ لیکن چونکہ خواہ مخواہ نیتا بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے سنگرام ہوتا ہے۔ آچاریہ رام دیو اپنی عمر کا بڑا حصہ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب سے اپنے نرواہ کے لئے ایک نیت راشی لیتے رہے۔ اور ان کی یہ دردھ سمتی تھی۔ کہ بجائے اس کے کہ لوگ جنتا سے بھکشا کرتے پھریں۔ اور اتنا وصول کر لیں جس کے وہ یوگیہ کبھی نہیں۔ وہ اپنے نرواہ کے لئے سماج سے لے لیا کریں۔ اگرچہ وہ نرواہ ماتر لیتے رہے۔ لیکن کسی نے کبھی انہیں ونیتک نہیں سمجھا۔ اور نہ اس الاؤنس نے ان کے نیتر تو میں کسی پرکار کا فرق ڈالا۔ وجہ یہ تھی۔ کہ پرجا جانتی تھی کہ جو الاؤنس وہ لیتے ہیں۔ اس سے کئی گنا زیادہ وہ کما سکتے ہیں۔ اور انہوں نے اس تھوڑے سے الاؤنس پر کام کرنا سویکار کیا ہے۔ تو کیول آریہ سماج کے پریم سے پریرت ہو کر۔ بخلاف اس کے مہاتما مُنشی رام نے آریہ سماج سے نرواہ ماتر لینا بھی سویکار نہ کیا۔ اس پر جو کٹھنائیاں اُپستھت ہوئیں وہ آریہ سماج کے اتہاس کا ایک نا ریک ورق ہیں۔ خود آچاریہ رام دیو بھی اپنے جیون کے انتم ورشوں میں آریہ سماج سے کچھ نہ لیتے تھے۔ اس پر ان کے مارگ میں بھی کٹھنائی اُپستھت ہوئی۔ جنتا خود دیدے تو دُوسری بات ہے۔ ورنہ کسی خوددار شخص کے لئے ہاتھ پسارنا مُشکل ہے۔ پسارے گا۔ تو لازمی طور پر دُوسروں کی نظر میں گرے گا۔ کوئی شخص نرواہ لینے کو تیار نہ ہو۔ کمانے کے لئے اس کے پاس سمیہ نہ ہو۔ یا یوگیتا نہ ہو۔ اور آریہ سماج کی سیوا بھی ۲۴ گھنٹے کرنا چاہتا ہو۔ تو سوائے اس کے کیا چارہ ہے۔ کہ وہ قرض اُٹھائے۔ ایسے پُرش ورلے ہی ہوتے ہیں۔ جن کی گھر کی آمدنی اتنی ہو کہ وہ ۲۴ گھنٹے سماج سیوا کو دے کر بھی اپنا نرواہ کر سکیں۔ آریہ سماج میں اس وقت بھی ایسے لوگ ہیں۔ جو کہنے کو آنریری ہیں۔ لیکن آریہ سماجوں سے بھکشا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ نرواہ لینا سویکار کرتے۔ تو آریہ سماج پر ان کا بوجھ کم ہوتا۔

آریہ سماج کی مشین پوروت چل رہی ہے۔ اس میں مجھے کوئی خرابی نظر نہیں آتی۔ اگر آریہ سماج میں جھگڑے ہیں۔ تو دُوسرے سماجوں میں بھی ہیں۔ اس لحاظ سے آریہ سماج کسی اور سماج سے ادنیٰ نہیں۔ اعلیٰ بھلے ہی نہ ہو۔ آریہ سماج کے انسٹی ٹیوشن بھی چل رہے ہیں۔ مجھے کوئی ترٹی نظر آتی ہے۔ تو یہ کہ اس سمیہ اس کا کوئی نیتا نہیں۔ دُوسرے شبدوں میں کوئی ایسا ویکتی نہیں۔ جسے سنسار کے سامنے بطور

لیڈنگ آرٹیکل

بقیہ صفحہ ۵

بُت کے کھڑا کیا جا سکے۔ ان معنوں میں سنا مُورتی پُوجک ہے۔ سادھارن لوگ اتنا سدھانت کی سچائی سے پربھاوت نہیں ہوتے جتنا کہ اس سچائی کو پیش کرنیوالے کی شخصیت سے آکرشت ہوتے ہیں۔ وُہ اپنے لئے ایک بُت چاہتے ہیں جسکی وُہ پُوجا کر سکیں۔ ایک ایسا شخص چاہتے ہیں جس کے متعلق مان اور کہہ سکیں۔ کہ یہ شخص سماج کے لئے سب سے زیادہ تیاگ کر رہا ہے۔ ایک فقرہ میں یہ کہ جسے بطور نمونہ سنسار کے سامنے پیش کر سکیں۔ سنسار کا اتہاس بتاتا ہے۔ کہ گرے ہُوئے ملک اس لئے اُٹھ کھڑے ہوئے کہ وہاں ایسے شخص پیدا ہو گئے۔ جن میں یہ آکرشن شکتی تھی۔ کہ دُوسروں کو اپنی طرف کھینچ سکیں۔ اور اپنے پیچھے لگا سکیں۔ آریہ سماج میں ایسے شخص کا ابھاو ہے۔ اگرچہ اس ابھاو کو کچھ اشخاص مل کر پُورا کر سکتے ہیں۔ یہ پُورا نہیں ہو رہا۔ تو اس لئے کہ دُوسروں کی اپرت کچھ کرنے نہیں دیتی کہا جاتا ہے۔ اور میرے خیال میں بجا طور پر کہ آریہ سماج کی نئی نسل تیار نہیں ہو رہی۔ رشی دیانند کے سورگباش کے بعد پنجاب کے آریہ سماج کے پہلے لیڈر پنڈت گورودت مہاتما ہنسراج۔ مہاتما منشی رام اور لالہ لاجپت رائے جیسے نوجوان تھے۔ مہاتما منشی رام کا کام آچاریہ رام دیو۔ اور کچھ اور نوجوانوں نے سنبھالا۔ اب یہ نسل بھی کچھ تو ختم ہو رہی ہے۔ اور کچھ کمزور۔ ان کی جگہ لینے والی نسل نظر نہیں آتی۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ نوجوانوں کا پرویش آریہ سماج میں کم ہو رہا ہے۔ نوجوانوں کے آریہ سماج میں نہ آنیکی کئی اور بھی وجوہات ہیں۔ لیکن ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ انہیں آریہ سماج میں کوئی ایسی مُورتی نہیں ملتی۔ جس کے لئے ان کے ہردیہ میں پُوجا کے بھاو ہوں۔ اور جسکی طرف وُہ آکرشت ہوں۔ جسے وُہ اپنے سے اُونچا انسان سمجھیں۔ اور اس کے پیچھے چلنے اور اس کی آواز پر کان دینے میں اپنی خوش قسمتی سمجھیں۔ لیکن نیتا بنائے نہیں جا سکتے۔ وُہ تو خود پیدا ہوتے ہیں۔ اب تو صرف یہ ہو سکتا ہے۔ کہ سنستھا نیتا کی جگہ لے۔ اسے چلانیوالے ایسے ہوں۔ جن پر جنتا کا وشواس ہو۔ اور جو سنستھا کو چلانے کی یوگیتا رکھتے ہوں۔ وُہ کندھے سے کندھا ملا کر سماج کو آگے لیجانے کی کوشش کریں۔ اور اگر آگے نہیں لیجا سکتے۔ تو کم از کم پیچھے نہ جانے دیں۔

کرشن

سُدرشن چکر

سناتن دھرم کہاں ہے؟ اس کا جواب سناتن دھرمی تو نہ جانے کیا دیں۔ ہمارا جواب ہے۔ کہ بھوت کے گربھ میں۔ ہر سال نومبر کے آخری ہفتے آریہ سماجوں کے اُتسووں کے ساتھ سناتن دھرم سبھا بھی اپنا جلسہ کیا کرتی تھی۔ لیکن اس ورش وُہ جلسہ نہیں ہُوا۔ اس کا مطلب سوائے اس کے۔ کہ سناتن دھرم اب ماضی کا افسانہ بن کر رہ گیا ہے۔ اور کیا ہو سکتا ہے؟

"آنند" ۳ر دسمبر کے انک میں ٹھیک کہتا ہے۔ کہ "ہمارے دل کو ایک بہت کارا کھید ہُوا۔ کہ سناتن دھرم سبھا کا شیر اپنی گھور نِدرا مست رہا۔ پچھلے سال انہی دنوں میں سنہری جوبلی کے ٹھاٹھ باٹھ تھے۔ لیکن اس سے پہلے سال بھی گھپ اندھیرا ہی رہا تھا۔ یعنی دُوسرے شبدوں میں یُوں کہنا چاہیئے۔ کہ تین سال میں ایک جلسہ ہُوا۔ اس رفتار سے اگر سناتن دھرم سبھا نے اپنے جلسے لاہور میں منانے شروع کئے۔ تو سناتن دھرم کا پرماتما ہی نگہبان اور رکھوالا ہوگا۔"

یہی نہیں اور بھی سُنیئے۔ "ہمیں کھید سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ سناتن دھرم سبھا لاہور کا یہ رویہ اس راجدھانی کے تمام سناتن دھرمیوں کے لئے باعثِ شرم ہے۔ لوگ اپنا سنگٹھن کر رہے ہیں۔ اور یہاں ٹھوس کام کرنیوالے "خالص" سناتن دھرمی بھائیوں کی طرف گھرنا سے دیکھا جاتا ہے۔ اور آئے سال ایرشا اور دویش سے بھری ہُوئی سازشوں اور نیما ولی کے سنشودھنوں سے اس قسم کے نیم بنائے جا رہے ہیں۔ کہ سناتن دھرم سبھا کی باگ ڈور چند آدمیوں کے ہاتھ میں رہ جائے۔ اور وُہ من مانی کاروائی سے سیاہ و سفید کے مالک ہو جائیں۔"

"آنند" کو شکایت ہے۔ کہ "ایک رئیس کی خوشامد در آمد کر کے اسے بے تاج بادشاہ بنا لینا۔ اور باقی کے دھرم ہیتشی رئیسوں اور دان ویروں کو دُور دُور رکھنا ہماری موجودہ کیبنٹ کا ہمیشہ سے شیوہ رہا ہے۔ ان بس بھری چالوں سے ہماری سناتن دھرم سبھا کا حال پہلے بھی کافی بُرا ہو چکا ہے۔ اور ہمیں اندیشہ ہے۔ کہ ابھی اور بھی بُرا ہوگا۔ سناتن دھرم سبھا لاہور کے چند واحد ٹھیکیداروں نے ایک عرصہ سے اس کی کیبنٹ پر قبضہ جمائے ہُوئے ہیں۔ اور برسرِ اقتدار رہنے کے لئے اس کے جنرل ممبروں کی تعداد بڑھنے نہیں دیتے۔"

مسلمانوں میں سینکڑوں فرقے ہیں۔ ان میں سے ایک حنفی کہلاتا ہے۔ "اہلحدیث" نے ۵ر نومبر کی اشاعت میں اس فرقہ کی تعریف یُوں کی ہے۔ "حنفی سے ہماری مُراد وُہ لوگ ہیں۔ جو قرآن حدیث کے برخلاف غلط عقائد رکھتے ہیں۔ یعنی غیر خدا کے لئے علم غیب کا عقیدہ حاضر ناظر ہونے کا عقیدہ۔ دُنیا میں ان کے معترف ہونیکا عقیدہ۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مختار کل ہونیکا عقیدہ بلکہ خود خدا کی شکل مصطفےٰ آسمان سے نازل ہونیکا عقیدہ رکھتے ہیں۔ جس کا ثبوت ان دو شعروں میں ملتا ہے۔"

وُہ شعر نیچے دیئے جاتے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانوں میں ایک ایسا بھی طبقہ ہے۔ (جو حنفی کہلاتا ہے) جو خدا اور حضرت محمدؐ میں کوئی فرق نہیں سمجھتا۔ دُوسرے لفظوں میں یہ کہ حضرت محمدؐ کا درجہ ان کے نزدیک خُدا سے کم نہیں۔ جیسے کہا گیا ہے۔

وُہی جو مستوی عرش سے خدا ہو کر — اُتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر۔

۲۔ صُورت انسان میں خود دکھانا تھا محال — دکھلایا نام محمدؐ تا کہ رسوائی نہ ہو۔

اس طرح ایک طرف تو خدا کو واحد لاشریک کہا جاتا ہے۔ اور دُوسری طرف خدا اور محمدؐ میں کوئی فرق ہی روا نہیں رکھا جاتا۔ یہ عجیب توحید ہے۔

آگرہ کے رادھا سوامیوں کی دو پارٹیوں میں نوک جھونک پھر شروع ہو گئی ہے۔ "پیارا دیالباغ" نے کئی دلچسپ خبریں شایع کی ہیں۔ مثلاً اُس کا کہنا ہے۔ کہ دیال باغ والے ہوشیار پور سے ۲ر گز کپڑا بنوا کر اس پر امرتسر مل کی مُہر لگا کر ۱۴/۲ آنہ گز بیچ رہے ہیں۔ اور کئی پُرانے ستسنگی دیالباغ چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

تازہ مختصر خبریں

— جاپانیوں نے ہانگ کانگ کے بیرونی مورچے توڑ دیئے ہیں۔

— جاپانیوں نے برطانیہ کے ۷ر ہزار ٹن کے دو بڑے جنگی جہاز ملایا کے قریب ڈبو دیئے۔

— امریکہ نے جاپانی شہروں ٹوکیو۔ کوبے اور یوکوہاما پر بمباری شروع کر دی ہے۔

— فلپائن کی راجدھانی خالی ہو رہی ہے۔

— سیامی ریلوے پر جاپانی فوجوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔

— جرمنوں کو طبروق اور سولم کے درمیانی رقبہ سے نکال دیا گیا ہے۔

— جرمن جہاز بحر الکاہل میں جا پہنچے۔

— ہٹلر اور گوئرنگ میں برلن میں اہم کانفرنس ہو رہی ہے۔

— ۲۳ر دسمبر کو باردولی میں کانگریس کا اجلاس۔

— چین نے جاپان، جرمنی اور اٹلی کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا ہے۔

— ہریجن اپنی شکایات دُور کرانے کے لئے سر سکندر کی کوٹھی کے سامنے ستیاگرہ کریں گے۔

— ہاپوڑ منڈی میں گندم کے بڑے بڑے تاجروں کو مقررہ قیمت سے زیادہ نرخ گندم بیچنے کے کارن گرفتار کر لیا گیا ہے۔

— کوئی فرم یا کمپنی گندم اور آٹے کا سٹاک جمع کر کے اُسے بیچنے سے انکار نہیں کر سکتی۔ پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ مقررہ نرخ پر فروخت نہ کرنیوالوں کو قید اور جرمانہ کی سزا دی جائیگی۔

— رائل انڈین نیوی کا ایک جہاز ڈوب گیا۔

— دو جاپانی جہاز تباہ اور دو زخمی ہو گئے۔

— مشرق کے بعید میں ایک ہزار ہندوستانی تاجر موجود ہیں۔

— جاپانی ہوائی جہاز امریکہ تک جا پہنچے۔

— جاپانیوں نے امریکن بیڑے پر سخت کُن ضربات لگائی ہیں۔

— جاپانی فوجوں نے سارے شنگھائی اور جزیرہ ویک پر قبضہ کر لیا ہے۔

— آسام کی وزارت ۱۲ر دسمبر کو مستعفی ہو جائے گی۔

— حکومت پنجاب نے ڈاکٹر ستیہ پال کو ملٹری سروس میں راولپنڈی میں کپتان مقرر کر دیا ہے۔

— جاپانی برما روڈ پر حملہ کریں گے۔

— جنگ برما کے دروازے پر آ جانے سے گورنمنٹ برما کو جبری بھرتی کا اختیار دے دیا گیا ہے۔

— جاپانی ہوائی جہاز سنگھاپور پر بمباری کر رہے ہیں۔ جاپانی دستے ملایا میں اُتر پڑے ہیں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اِدھر اُدھر کی

صدر روزویلٹ نے سینیٹ سے کہا ہے۔ کہ ایوان نمائندگان نے ۸ ارب ۲۴ کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر کا جو ڈیفنس بل منظور کیا ہے۔ اس میں سات کروڑ ڈالر کی اور رقم شامل کر لی جائے۔ حال ہی میں صدر روزویلٹ نے بعض غیر معین رفاہ عام کاموں کے لئے پانچ کروڑ ڈالر کی رقم منظور کی تھی۔

---

۵ دسمبر کو لنڈن ریڈیو نے ہندوستانی پروگرام میں ایک دلچسپ واقعہ سنایا۔ اس سے ولایت والوں کی ایمانداری کا پتہ چلتا ہے۔ لنڈن میں اخبار بیچنے والی لڑکیاں دوپہر کو جب ہوٹل میں کھانا کھانے جاتی ہیں۔ تو اخباروں کے بنڈل چوک کے چبوترہ پر چھوڑ جاتی ہیں۔ خریدار اخبار اٹھا لیتے ہیں۔ اور قیمت بنڈل پر رکھ دیتے ہیں۔ کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ کسی نے اخبار یا پیسے اٹھا لئے ہوں۔ لیکن پچھلے ہفتہ ایک لڑکی نے کھانا کھانے کے بعد آ کر دیکھا۔ تو اس کا بنڈل بھی غائب تھا اور پیسے بھی۔ پولیس نے چور کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا۔ لڑکی بھی حاضر عدالت ہوئی۔ جج کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب چور کے متعلق یہ معلوم ہوا۔ کہ وہ برٹش میوزیم میں لاطینی زبان کا پروفیسر ہے۔ جنگ کے کارن ان دنوں صرف اسے چالیس شلنگ فی ہفتہ تنخواہ ملتی ہے۔ جس میں سے ۲۵ شلنگ مکان کا کرایہ نکل جاتا ہے۔ اور باقی ۱۵ شلنگ میں اس کے کھانے کا بھی خرچ نہیں چلتا۔ وقوعہ کے دن وہ اس قدر بھوکا تھا۔ کہ اسے ۵ پنس کے لئے "چوری" کرنی پڑی۔ جج نے اسے کوئی سزا نہ دی۔

اسی رات چین کے متعلق ایک براڈکاسٹ تقریر میں بتایا گیا۔ کہ ان دنوں چین کی تمام تجارت حکومت کے ہاتھوں میں ہے۔ حتیٰ کہ بنک تک سرکار چلا رہی ہے۔ شمالی چین میں کچھ بنک پبلک کے بھی ہیں۔ مگر ان میں اس قدر مقابلہ ہے۔ کہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر سیونگ اکاؤنٹس پر سود دیتے ہیں۔ ان کا شرح سود ۱۰ فیصدی سے ۴۰ فیصدی تک بڑھ جاتا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ خود بنک جب کسی کو قرض دیتے ہونگے۔ تو ۱۰۰ فیصدی سے کم کیا کم سود لیتے ہونگے۔ جنگ سے پہلے یہ حالت نہ تھی۔

ہتیشی

ایڈیٹر کے نوٹ

ستیاگرہیوں کی رہائی کے بعد

ستیاگرہیوں کی رہائی سے پیدا ہوئی صورتِ حالات کے متعلق مہاتما گاندھی نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ کہ میں ستیاگرہیوں کی رہائیوں کو اس امر کے لئے گورنمنٹ کا چیلنج سمجھتا ہوں۔ کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس بلایا جائے۔ لیکن جبتک کانگریس اپنے سابقہ فیصلہ کو جو اس نے بمبئی سیشن میں کیا تھا۔ اور جسکی بنا پر ملک میں انفرادی ستیاگرہ جاری ہے۔ تبدیل نہیں کر دیتی۔ تب تک سول نافرمانی جاری رہیگی۔ چنانچہ مہاتما جی نے راشٹر پتی آزاد کو کانگریس ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس بلانیکا آدیش دیا ہے۔ دیکھیں کانگریس کیا فیصلہ کرتی ہے؟

ہندو سکھ کانفرنس امرتسر

۷ دسمبر کو امرتسر میں پنجاب کے سرکردہ ہندوؤں اور سکھوں کی ایک نمائندہ کانفرنس ماسٹر تارا سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں گوکل چند نارنگ۔ سرج لال سابق جج ہائی کورٹ۔ سردار بہادر ملک سوہن سنگھ۔ سابق مشیر وزیر ہند۔ مہاشہ کرشن جی۔ مہاشہ خوشحال چند خورسند۔ سردار بہادر اجل سنگھ۔ سردار صاحب سنتوکھ سنگھ۔ رائے بہادر گوپالداس اور مہاراج پرتاب سنگھ نامدھاری گورو کے علاوہ اور بھی متعدد سرکردہ ہندو پنجاب کے مختلف حصوں سے شریک ہوئے۔ پانچ پرستاؤ پاس ہوئے۔ کانفرنس بلانے کا مقصد یونینسٹ وزارت کے خلاف سکھوں اور ہندوؤں کا متحدہ محاذ قائم کرنا ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ اور سر گوکل چند نارنگ کو ریزولیوشنوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ورکنگ کمیٹی مرتب کرنیکا اختیار دیا گیا ہے۔

سورگیہ آچاریہ رام دیو کی سمرتی

سورگیہ آچاریہ رام دیو کو ہم سے جدا ہوئے دو ورش ہو گئے ہیں۔ سبھا کی طرف سے ۹ دسمبر کو ان کا سمرتی دوس منانیکی گھوشنا کی گئی لیکن ہمیں اس کی سوچنا پچھلا انک چھپ چکنے کے بعد ملی۔ اس لئے ہم پچھلے انک میں یہ سوچنا نہ دے سکے۔ سبھا کے کاریہ سنچالن کی "بھڑتی" کے کارن ہمارے گیانیوں کو یہ ضروری سوچنا بروقت نہ مل سکی۔ پھر بھی جن سماجوں اور آریہ سبھاسدوں نے ان کے سمارک کے لئے دھن جمع کیا یا دان دیا ہو۔ وہ سبھا کو بھیجدیں۔

شردھانند دوس

سوامی شردھانند جی کا بلیدان دوس ۲۴ دسمبر کو ہے۔ سوامی جی مہاراج نے آریہ سماج اور دیش کی جو شاندار خدمت سرانجام دی ہیں۔ ان کا ایک زمانہ معترف ہے۔ ان کا سمرتی دوس آریہ سماجوں کو بڑے سماروہ اور اتساہ سے منانا چاہیئے۔

گوروکل برندابن کا اُتسو

گوروکل برندابن گوروکل کانگڑی کے بعد آریہ سماج کا ایک شاندار گوروکل ہے۔ اس کا ۳۷ واں وارشک اتسو ۲۵ سے ۲۸ دسمبر تک ہوگا۔ چونکہ ان دنوں کرسمس کی چھٹیاں ہونگی۔ اور ریلوے کی طرف سے کرایہ میں رعایت بھی ہوگی۔ اس لئے آریہ بھائی بہنوں کو بھاری سنکھیا میں اتسو میں سمّلت ہونا چاہیئے۔

جنگ ہندوستان کے دروازہ پر

جاپان کے جنگ میں کود پڑنے سے جنگ ہندوستان کے دروازہ پر آ گئی ہے۔ یہ وقت خبردار ہو جانے اور ہندو، سکھ اور مسلمانوں کے مل بیٹھنے کا ہے۔ ضرورت ہے کہ تمام ہندوستانی آنیوالے خطرہ کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جائیں۔

میلہ کنبھ پریاگ

نکٹ بھوشیہ میں پریاگ میں جو کنبھ کا میلہ ہونے والا ہے۔ اس کے متعلق مالویہ جی کے ایک بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میلہ میں تیس لاکھ یاتریوں کی شمولیت کی آشا ہے۔ ہندوؤں کے اندھ وشواس کے کارن کروڑوں روپے ریلوے کی بھینٹ ہونگے۔ اور کروڑوں ہی کھانے پینے کی چیزوں۔ نقدی ان کے نام پر دیر بھی میں دیئے ہونگے۔ اگر جاتیہ سنگٹھن کے لئے ہندوؤں کو کسی استھان پر اکثرت کرنا ہو۔ تو ۳۰ لاکھ تو کیا شاید ۳۰ ہزار ہندو بھی ایک جگہ جمع نہ ہو سکیں۔ لیکن گنگا میں ڈبکی لگانے کے لئے جس سے کچھ بھی لابھ نہیں۔ لاکھوں ہندو جمع ہو جائیں گے۔ یہ جاتی کا دربھاگیہ نہیں تو اور کیا ہے۔

سمالوچنا

وید اور قرآن (اردو) لیکھک ماسٹر

لکشمن جی آریہ اپدیشک۔ سائز ۳۰×۲۰/۸ پہلا حصہ ۱۸۰ صفحات۔ دوسرا حصہ ۲۰۲ صفحات کتابت و طباعت اچھی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ فی حصہ۔ دونوں حصوں کی قیمت تین روپے۔ ملنے کا پتہ:۔ ویدک پستکالیہ بمعہ لالائبنز آریہ سماج دہلی۔

ویسے تو ماسٹر لکشمن جی کی تمام تصانیف جو اس وقت تک ہمارے سامنے آ چکی ہیں۔ ایک سے ایک بڑھکر ہیں۔ لیکن جو محنت اور تحقیق اس نادر تصنیف کی تیاری میں کی گئی ہے۔ وہ شاید ہی کسی آریہ مصنف نے آج تک کی ہو۔ ماسٹر جی نے وید اور قرآن کی تعلیم کی مطابقت ثابت کرنے کے لئے جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کی یہ دو جلدیں ہیں۔ ۸ جلدیں ابھی اور شائع ہونگی۔ ماسٹر جی نے اپنی اس تصنیف میں ثابت کیا ہے۔ کہ قرآن میں وید کی شکشائیں ملتی ہیں۔ اپنے اس دعوے کے ثبوت میں انہوں نے وید کے منتر اور قرآن کی آئتیں جن کا مطلب ایک ہی ہے۔ پیش کی ہیں۔ اس طرح ہندو مسلم اتحاد کی شاندار عمارت کا یہ بنیادی پتھر ماسٹر جی نے رکھ دیا ہے۔ مسلم علماء اور ہندو ودوانوں کو اس تصنیف سے لابھ اٹھانا اور ہندو مسلمانوں میں اتحاد قائم کرنا چاہیئے۔ ہندو مسلم اتحاد کے خواہشمند اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ حکومت پنجاب کو چاہیئے۔ کہ لائق مصنف کو اس قابل قدر کارنامہ کے لئے انعام دے۔ اور اس طرح اس کی قدر اور عزت افزائی کرے۔

گوروکل کانگڑی کی ڈگریاں

آگرہ یونیورسٹی کی سینیٹ نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس کے ذریعے گوروکل کانگڑی اور گوروکل برندابن کی ڈگریوں کو بی۔ اے کے برابر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ویدک جیون کا آدرش

لیکھک:- شری پنڈت رام دت شکل ایڈووکیٹ لکھنؤ

ویدک آریہ اور ویدک اناریہ سنسکرتی کے انیک نشٹ پریچایک چنھہ ہیں۔ جن میں سے ایک بت مہتوپورن گن کا ایک شرتی میں انیت دج پورن بھانت میں پرتی پادن کیا گیا ہے۔ اس شرتی کا سرل ارتھ یہ ہے ـــــ ہے ایشور یہ ان جگد بنیو! جہاں تک دیا دیو بھوی دی لوک اور سپت سمندر پھیلے ہوئے ہیں یہاں تک تیرے گرہن سامرتھیہ کو ادج کے دوارا اکشیہ روپ میں پراپت کروں۔ اپنے اندر اکشیہ روپ میں گرہن کر دوں"۔ دیکھنے میں اس شرتی کے ارتھ سادھارن سے پرتیت ہوتے ہیں۔ کنتو جب ہم ان کے سمبندھ میں گمبھیرتا کے ساتھ وچار کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ورتمان سبھیتا اگرنی راشٹروں کی زبردست وبھنس پرگتی پر درشٹی ڈالتے ہیں۔ تو انیک مہتوپورن باتوں کی اور ہمارا دھیان بھانت آکرشٹ ہونے لگتا ہے۔ اور نیک ان انیتھا ہوجن سویکرت سدھانتوں کی اسارتا سپشٹ ہو جاتی ہے۔ کہ جن پر ورتمان سمیہ کا ادھک مانو سماج اودیک پرورتی اگرسر ہونا پرتیت ہو رہا ہے۔ ایسی اوستھا میں مانو جیون کے سمست گنوں کے وکاس کرنیوالے آدرش پر درشٹی پڑنا۔ اور اس کو اپادیہ سمجھکر تدرتھ اپیکشت ادھیاوسایہ کرنا شلاگھیہ ہونے پر بھی کداچت سمبھو نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب کبھی منشیہ اپنے وشال آدرش کے ستھان میں سنکچت سوارتھ پر اپنی کے آدھار پر اپنے ویکتگت آدرشٹی جیون کے ودھ کاریوں کو کرنے لگتا ہے۔ تو اس کی درشٹی انیہ ان اتکرشٹ مانو آدرشوں پر نہیں پڑتی۔ کہ جن سے وستوتہ جیون مدھر اور مہتوپورن بنتا ہے۔ ادھر ان دنوں جو لوگ ورشوں سے کبھی بل میں آٹھ آنہ پرتی دن پر لیشرمک پر اپنی اور اپنے آشرت کٹمبیوں کی جیوکا چلاتے ہیں۔ ان کو اس بات کی کلپنا بھی نہیں ہو سکتی ہے۔ کہ کیسی ایک انیہ سوار تھا پراپت دکتی نے کیول اکارن پانچ لاکھ روپیہ کیول اس لیئے دیا۔ کہ دیش میں راجیہ کشٹ روگ کو شول کرنیکی کوئی انیت اوپیوگی اوشدھی کھوج کر نکال سکے۔ کیونکہ اس نے تو منشیہ جیون کا اتنا ہی پریوجن سمجھا ہے۔ کہ کیسی نہ کیسی پرکار شریر یاترا چلتی رہے۔ اور یدی کیسی دیش اتھوا جاتی میں اسی پرکار کے وکتیوں کا آدھکیہ ہو۔ تو انا یاس ہی انیہ شکتی شالی راشٹر ایسے دیش کو چیرکال کے لئے اپنا داس بنانے کے لئے آتر تا سے اگرسر ہو جاتے ہیں۔ ندان سمست دیش اپنی اشکتتا اور پرمادسے چیرکال کے لئے داستا کی پیرا میں بندھ جاتا ہے۔

اس درادوستھا میں مانو جاتی نہ پڑے۔ اس لئے شرتی نے دو باتوں کی اور سنکیت کیا۔ ایک اس مہان شکتی کے وشال کشیتر کی اور کہ جسکی اینتا نہیں کی جا سکتی ہے۔ اور دوسرے اس ادج کی اور کہ جس کے ہونے پر ہی ہم اپنے اندر یا پت شکتی کو گرہن کرکے دھارن کرنے میں سمرتھ ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ویکتگت وکاس کے بل پر ہی سمشٹی مانو جیون کی انتی نربھر ہے۔ ایسا سمجھنا چاہیئے۔ کنتو ورتمان سنگھرش پردھان یگ میں سرونتر سنکچت سوارتھ مئی مہتو آکانکشاؤں کی سمپورتی کے لئے ہی ایک ہوڑ سی لگی ہوئی ہے۔ آچار سے مانو دانو بن کر سماج اور راشٹر کو ویرتھ ہی دیوی گنوں سے سمپنت دیکھنے کی ورتھا ابھلاشا رکھتا ہے۔

ویکتگت جیون میں پریاپت ادج اور بل کا سنچیہ سنیمت جیون کے بنا سمبھو نہیں ہے۔ اور جیون میں سنیم کی ستھاپنا دیرگھ سادھنا کے لئے ایک برت نیکت سہل آچاریہ کا پیچریہ انوراپیہ ہے۔ تپودھن آچاریہ اور ادیہ مادن انتر واسی کے بیچ ودیا اور برت کے انترکت انیہ کیسی پرکار کا پرتی بندھ نتانت گھاتک ہے۔ کیونکہ واہیہ پرتی بندھ سے آچاریہ کے کاریہ میں اکارن اور اناوشیک بادھائیں اپستھت ہونے لگتی ہیں۔ اور اس کے ہردیہ میں انتر واسی کے اپنتر بھے کا سنچار ہونے لگتا ہے۔ جہاں بھے کا نواس ہو جاتا ہے۔ وہاں ستیہ کی پرتشٹھا سمبھو نہیں ہوتی ہے۔ اسی لئے آچاریہ اور انتر واسی کے مدھیہ میں کیسی پرکار کا بھی پرتی بندھ ڈالنا انت تو گنتوا ہونے ہار بالک کے جیون وکاس میں رکاوٹ اتپن کرتا ہے۔ کنتو کھید ہے۔ کہ ورتمان سمیہ میں اس تتو کو کوئی مہتو نہیں دیا جاتا ہے۔ کیونکہ پوروودیوستھا انوسار انیہ کاریوں کی بھانتی شکشا کاریہ بھی جن سموہ کے ہی نیمن اور نیانترن میں ہونا چاہیئے۔ پھر گرو اور آچاریہ تو بیتنار ڈھونڈت پر پرنادوں کے انوسار ہی اپنے سنکچت کشیتروں میں جکھو درت پرہی بھرامت ہوتے رہتے ہیں۔ کیول پیٹ چلانے والے سدا انرست اگھبیش کا یہ ٹیچر اور تپودھن کلپتر آچاریہ میں مہان انتر ہے۔ انہ ودیا دکریہ اور ودیا دتن میں بھی پاتال اور آکاش کا انتر ہے۔ تب اپنے اندر پرچر ماترا میں ادج شکتی کو وکاست کرکے سروا بھیودیہ سمپن اندر کی گرہن شکتی سے دیا دا پرتھوی اور سپت سمندر پرینت وسترت اکشیہ گرہن سامرتھیہ کو کون ادھیکرت کرنیکا ساہس کر سکتا ہے۔ اور کداچت اس مہان شکتی کی کیسی پرکار اپلبدھ ہو بھی جائے۔ تو بھی اس کو دھارن کرکے بچانے کا سامرتھیہ کہاں ملیگا۔ انہ ویکتگت جیون میں ادج شکتی کے سنچیہ کو سمست مانو جیون کی سمسیاؤں کا سمادھان سمجھنا چاہیئے:

ہندی ساہتیہ سمیلن ابوہر کو سہل بنائیے

سواگت ادھیکشن کی اپیل

پرم سوبھاگیہ کی بات ہے۔ کہ اکھل بھارتیہ ہندی ساہتیہ سمیلن کا ۳۰ واں ادھیویشن پریاگ وشو ودیالیہ کے وائس چانسلر پنڈت امرناتھ جھا کے سبھاپتتو میں ۲۷،۲۸،۲۹ اور ۳۰ دسمبر کو ابوہر میں ہو رہا ہے۔ پنجاب میں سرکار اور شکشا وبھاگ دوارا ہندی کے وکاس مارگ میں جو انیک کٹھنائیاں اور بادھائیں آئے دن اپستھت کی جا رہی ہیں۔ وہ کسی سے چھپی نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ راشٹر بھاشا کے سوروپ کا پرشن بھی سدا کی بھانتی اس ورش بھی نویں روپ سے ہندی جگت کے سامنے آنیوالا ہے۔ جسمیں بڑے بڑے نیتاؤں اور ودوانوں کے بھاگ لینے کی سمبھاونا ہے۔ انہ یہ ادھیویشن کئی درشٹیوں سے انیت مہتوپورن ہوگا۔

ہم نے آپ کے ہاردک سہیوگ کے بل پر اتنے مہان کاریہ کا دائتو اپنے اوپر لینے تتھا کیول چار ماس میں ہی ایک سال کی تیاری کرنیکا ساہس کیا ہے۔ سمیلن کو پورنتیہ سہل بنانے کے لئے ہمیں وبھن آوشیکتاؤں کی پورتی کے لئے اس مہنگی کے زمانے میں کم از کم سات ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ اپنی طرف سے بھرسک پریتن کرنے پر بھی ہم ابھی تک بہت تھوڑا دھن اکترت کر پائے ہیں۔ آس پاس کی منڈیوں سے اب سارا دھن اکٹھا ہو جانیکی قطعی سمبھاونا نہیں ہے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا۔ آریہ پرادیشک سبھا تتھا سناتن دھرم پرتی ندھی سبھا آدی کے منتریوں کے سانیس سب سماجوں اور سبھاؤں کے نام بھیجے جا چکے ہیں۔ کنتو دو چار ستھانوں کے سوا ہمارے پاس نہ کوئی سہایتا پہنچی ہے۔ نہ پردرشنی کے لئے کوئی سامان ہی آیا ہے۔ اور نہ سمیلن میں آنے والے سجنوں کی سوچی ہی پراپت ہوئی ہے۔

اب کیول ایک ماس رہ گیا ہے۔ اور کام بہت کچھ کرنا شیش ہے۔ اسلئے سمست ہندی پریمیوں تتھا ہندی ہتیشیوں سے سا گرہ نویدن ہے۔ کہ سمیلن کے اوسر پر اشٹ متروں سہت ادھیک سے ادھیک سنکھیا میں پدھار کر اسے سہل بنائیں۔ تتھا اپنے شبھ آگمن کی سوچنا شیگھر دیں۔ جس سے ان کی سودھاؤں کی ویوستھا کی جا سکے۔ ساتھ ہی پرارتھنا ہے۔ کہ سمیہ کی کمی اور کاریہ کی مہانتا کو درشٹی میں رکھتے ہوئے اپنے نگر یا گاؤں سے جو بھی سہایتا بھیج سکیں، شیگھر بھجوائیں۔ سواگت سمتی کے سدسیہ بنیں۔ اپنے اشٹ متروں کو سدسیہ بننے کے لئے پریرت کریں۔ پردرشنی کے یوگیہ وستوئیں بھجوائیں۔ پتروں میں لیکھ آدی لکھکر سمیلن کا پرچار کریں۔ تتھا آنیوالے سجنوں کی سوچی شیگھر کاریالیہ میں بھجوائیں۔ ہمیں پورن وشواس ہے۔ کہ ہندی پریمی اپنے کرتویہ کا پالن کریں گے۔ اور ہماری آرتھک کٹھنائیوں کو دور کرکے سمیلن کو سہل بنانے میں کسی پرکار کی کسر اٹھا نہ رکھیں گے۔ آشا ہے سبھی ہندی پریمی کمر کس کر کام میں جٹ جائیں گے۔ اور اس ساہتیک انوشٹھان کو سہل بنائیں گے۔

نوٹ:- سواگت سمتی کے سدسیہ ہونیکا شلک ۵ روپے سے ۱۰۰ روپے تک ہے۔ ودیارتھی مہلاؤں اور ہندی پڑھے لکھے پرشوں کے لئے کیول دو روپے ہے۔

وی۔ پی وصول کریں

جن گراہکوں نے باوجود اطلاع یابی کے چندہ ارسال نہیں کیا۔ ان کی سیوا میں وی۔ پی بھیجے جا رہے ہیں۔ وہ کرپا کرکے وصول کر لیں۔ اور کسی صورت میں بھی واپس نہ کریں۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لوہارو میں مکمل دھارمک آزادی

سبھا کا وکتویہ

مارچ ۱۹۴۱ء میں آریہ سماج لوہارو کے نگرکیرتن کے جلوس پر جو دُرگھٹنا ہوئی تھی۔ اس کے سمبندھ میں آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے آریہ سماج کے حقوق کی حفاظت کے لیے سارا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور خط وکتابت کے ذریعہ اپنے جائز مطالبات ریاست کے سامنے رکھ کر سمجھوتہ کی کوشش شروع کی۔ لیکن کئی وجوہات سے سمجھوتہ سرے نہ چڑھ سکا۔ اسی سمبندھ میں ریاست لوہارو نے آریہ سماج کے ادھیکاریوں اور کاریہ کرتاؤں پر مقدمات چلائے۔ آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے ملزمان کو قانونی امداد بہم پہنچانے کی خاص کوشش کی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ دفعہ کی دوبارہ تفتیش ہوئی۔ اور لوہارو کے سترہ آدمیوں پر بالمقابل مقدمات چلائے گئے۔ ہر دو مقدمات یکم نومبر سے لوہارو میں بعدالت سردار جیت سنگھ سپیشل مجسٹریٹ ناتھ مقیم لوہارو کی عدالت میں چلتے رہے۔ لوہارو درگھٹنا کے متعلق سبھا کی طرف سے جو کارروائی ہوتی رہی۔ وشیش کارنوں سے آریہ جنتا کو اخبارات کے ذریعہ اس سے سوچت نہیں کیا گیا۔ اب اس کی تفصیل میں جانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ صرف اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ سبھا نے آریہ سماج کے حقوق کی رکھشا اور لوہارو کے آریوں کی ہر پرکار کی امداد کے لیے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ دوران تفتیش میں آریہ ویروں کے ساتھ پورا پورا سہیوگ رکھا۔ اور مقدمہ کے آغاز میں خاص آدمیوں کو لوہارو بھیجکر امداد اور لنگر کا کام جاری کر دیا۔ جس پر پانچ سو روپیہ ماہوار خرچ آتا رہا۔ مقدمہ میں قانونی رہنمائی رائے بہادر دیوان بدری داس جی۔ چودھری روپ چند جی۔ بخشی رام کشن جی۔ پنڈت ٹھاکر داس جی بھارگو اور شری رنبیر سنگھ جی پوری وکیل ناتھ کرتے رہے۔ مقدمہ کی پیروی شری رنبیر سنگھ پوری کے ذریعہ ہوتی رہی۔ دوران مقدمہ میں ایسے مواقع پیش آتے رہے۔ جس سے یہ پایا گیا۔ کہ فریقین مقدمہ اور لوہارو کی جنتا کا اسی میں بھلا ہے۔ کہ ایک بار پھر سے شانت واتاورن پیدا کیا جائے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ۲۹ نومبر ۱۹۴۱ء کو سرکار لوہارو نے ہر دو فریقین کے خلاف مقدمات واپس لیے اور تمام ملزمان کو بری کر دیا گیا۔ اس سلسلہ میں نواب صاحب لوہارو کی چند ملاقاتیں آریہ سماج کے سرکردہ کارکنوں اور وکلا سے ہوتی رہیں۔ اور ملاقاتوں میں نواب صاحب بہادر نے آریہ سماجیوں کو یقین دلایا۔ کہ آریہ سماج کے پرچار میں کسی قسم کی رُکاوٹ یا مخالفت نہ ہوگی۔ اور ریاست کے کسی بھی باشندے کے ساتھ کسی قسم کا امتیازی سلوک نہ ہوگا۔ اس یقین کی بنا پر لوہارو کے آریہ ویر اس کانڈ کے مقدمات واپس لیے جانے پر رضامند ہو گئے۔ اور آریہ سماج کے ست سنگ کی کارروائی ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء سے جاری کروا دی گئی۔ اور منادی کرا دی گئی ہے۔ کہ آریہ سماج کے پرچار میں شامل ہونے والے کسی بھی آدمی کو سرکار کی طرف سے ممانعت نہیں۔ ریاست سے جو آریہ پریوار باہر چلے گئے تھے۔ وہ واپس پہنچ رہے ہیں۔ ملزمان میں سے جن کی جائیدادیں ضبط و قرق کی گئی تھیں۔ واپس کر دی جائیں گی۔

لوہارو کے جھگڑے کے بعد آریہ سماج کا پرچار ریاست کی حدود کے ارد گرد ہوتا رہا۔ اور چھ اپدیشک کاریہ کرتے رہے۔ اس وقت سبھا کی طرف سے ۱۳ اپدیشک اور دو بھجنیک پرچار کے لیے مقرر کر دیے گئے۔ اور پرچار کے کام کی دیکھ ریکھ شری چودھری روپ چند جی ایڈووکیٹ کر رہے ہیں۔

آریہ سماج مندر نرمان کی کارروائی جلد ہی شروع کر دی جائے گی۔ اس کام پر اور پرچار پر*

ورن آشرم دھرم کے پرچارک

لیکھک: ستیہ وادی

آریہ پرتی ندھی سبھا کا ورتمان پروگرام ورن آشرم دھرم کا پرچار ہے۔ ورن اور آشرم کے پرچار کی کیوں اچھا اچھی تھی۔ کون ویدک دھرمی اس کا انومودن کریگا؟ "آریہ ویر" کا پتہ نہیں۔ وہ ورتمان سبھا ادھیکاریوں کا کیوں اتنا پکش لے رہا ہے۔؟ کون جانے اُسے سنیاسیوں سے چڑھ ہو گئی ہے۔ کیونکہ اُس کے کہنے کے مطابق ایک سنیاسی نے ہی اُسے سبھا میں اپنے ساتھیوں سے الگ رہنے پر مجبور کیا ہے۔ "آریہ ویر" کا کہنا ہے۔ کہ سنیاسیوں کو سرمایہ داروں نے خرید لیا ہے۔ اس لئے وہ ان کی کوٹھی کی پرکرما کرتے ہیں۔ یہ لیکھ ان سنیاسی مہاتماؤں کو لکشیہ کرکے لکھا گیا ہے۔ جن کا تیاگ "آریہ ویر" سے کہیں زیادہ ہے۔ جو بھکشا کی روٹی پر گذارہ کرتے ہیں۔ بہر حال "آریہ ویر" ورتمان ادھیکاریوں کے اُدیشیہ سے پربھاوت نہیں۔ اس کا مقصد کچھ اور ہی ہے۔ "آریہ ویر" اپنے سدھانتی ہونے اور ستیہ کے پکش لینے کا ڈھنڈورہ پیٹتا رہتا ہے۔ مہاتما کرشن جی کا ورودھی وہ اس لئے ہوا۔ کہ انہوں نے سدھانت کے وردھ کام کیا اور کرتے رہے۔ اگر "آریہ ویر" کی آنکھیں ہوتیں۔ اور اس کا سدھانت کا ڈھنڈورہ سچ ہوتا۔ تو وہ ضرور ہی ان سدھانت ورودھی کاموں کا ورودھ کرتا۔ جو آج کل اس کی پارٹی کر رہی ہے۔ ورن اور آشرم کا پرچار کیسے ہوگا۔ یہ تو اس کے پرچارک ہی جانیں۔ پہلے یہ کام گوروکل سے پورا کر سکتا پرچار کیا گیا۔ لوگوں نے خوب دھن دیا۔ گوروکل چل رہے ہیں۔ کیا گوروکلوں نے ورن آشرم کا پرچار کر دیا؟ اگر نہیں تو ورن آشرم سنگھ کھولنے اور لوگوں کو ورن اور آشرم کے پرمان پتر دینے پھرنے اور نئے آشرم بنانے کے کیا معنے؟ اگر ان کی ہے تو ماننا پڑے گا۔ گوروکل اپنے کام میں فیل رہے۔ اب ورن آشرم کے پرچار کے سبھا پر ادھکار کیا گیا ہے۔ کیا اب براہمن کشتریہ۔ ویشیہ اور شودر پیدا کئے جائیں گے؟ ہو جائیں تو بڑی سُندرتا ہے۔ ورن دھرم کے ایک بڑے پرچارک کہا کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کو چھوٹا سا مسئلہ بند پڑا ہے۔ کھولنا چاہئے۔ کون کھولے اور کیسے کھلے؟ اسکا جواب یہ دیتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی کھولیں۔ اور زیادہ سے زیادہ کانگرس میں بھرتی ہو کر اس پر قبضہ کر لیں۔ اور اپنے ڈھنگ سے کانگریس کو چلائیں۔ سو اچھا ہے اگر پورا ہو جائے۔ کانگرس تو اہنسا کا پرچار کرتی ہے۔ اور آریہ سماجی آریہ سماج کو چھوڑ کر وہاں بندوق۔ تلوار اور توپ چلانا سیکھنے جائیں گے۔ براہمن اور ویشیہ کیا کریں؟ یہ پرشن ابھی دُور کا ہے۔ ہاں میری صلاح مانی جائے۔ تو کہوں گا۔ کہ براہمن اور ویشیہ کی شکشا پراپت کرنے کے لئے مہاتما گاندھی جی کے پاس بھیجنا چاہیئے۔ براہمن کو تو اہنسا کی شکشا ملیگی۔ اور ویشیہ کو تکلی اور چرخہ کی۔ پھر ویدک دھرم کا پرچار ہو جائیگا۔ کیا "آریہ ویر" اور اُس کے ساتھی ورن آشرم دھرم کے اس طریقہ پرچار سے متفق ہیں۔ اگر ہاں تو کیا یہ طریقہ ویدک ہے؟ اگر نہیں تو اس کے خلاف کیوں نہیں لکھتے؟

---

*یہ ہزاروں روپیہ خرچ آئیگا۔

سبھا نواب صاحب لوہارو کی سہانوبھوتی اور آشیرواد پر دھنیواد کرتی ہے۔ اور اس کارروائی میں رائے بہادر دیوان بدری داس جی بخشی رام کشن جی۔ لالہ پرکاش چند جی۔ پنڈت ٹھاکر داس جی اور لوہارو ڈیفنس کمیٹی نے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...نی چارو بالا کا چھوٹا نام کو کلا رکھا تھا۔ ...ہ شادی کے آٹھ ہی سالی میں انہوں نے ...در جن بچوں سے گھر بھر دیا۔ تب ایک ...ے ہمارا گھر میں رہنا مشکل ہو گیا۔ ...تو یونہی ہماری ہاسپٹل کی نوکری ...رات دن شور و غل کی ہمنات تھی۔ ...دوسرا نمبر اب گھر کا تھا۔ جہاں قدم ...نے ہی بچے ٹوٹ پڑتے اور ہم اپنے ...ن کی کریز بچاتے بچاتے بھاگنے کی ...شش کرتے۔

...لیکن تب تک ٹائی کچھ اُٹھتی۔ کیپ ...چھوکرے کے ہاتھ میں باجے کا کام ...نے لگتی۔ اور دو ایک میری گود میں ...ہی جاتے۔

...صبح کے ناشتے میں بھی دو تین بچے سمٹت ...جاتے۔ اور کبھی جلتی ہوئی چائے میں ...کی انگلی پڑ جاتی۔ کبھی سوکھے بسکٹ ...میں اٹک جاتے۔ دو ایک پلیٹ کا ٹوٹنا ...روز کی سادھارن بات تھی۔

...ہم جب بھی کبھی گھر میں آتے ہیں شریمتی ...اپنے بچوں میں ویست پاتے ہیں۔ کبھی ...دودھ پلاتی رہتیں۔ کبھی بیمار بچے کو ...دوا دیتی رہتیں۔ کبھی انہیں نہلانے ...دھلانے کا انتظام کرتی رہتی ہیں۔

...نی یہ کہ ہم ہر طرح سے اُن کے لئے غیر ہو ...ہیں۔ ویسے ہم بھی ان بچوں کے وفادار ...ہیں۔ ایک دایہ اور دو نوکر ہم نے ...ن کے لئے الگ رکھ چھوڑے تھے۔ اس ...ے بھی زیادہ پتا کا کر تو یہ ہو سکتا ہے۔ ...ے ہم اب تک نہیں سمجھ پائے تھے۔

...ہم نے باتوں باتوں میں کئی بار شریمتی جی ...ے کہا تھا۔ "تم بچوں کو ٹھیک سے رکھنا ...نہیں جانتی۔ گھر کے معمولی کاموں میں ...ہی تم اتنی خوب صورتی نہیں لا سکتیں۔ ...تنا اپنے بالوں کو کاڑھنے میں لا سکتی ...ہو۔"

"کیسے رکھوں ایک ہی تو ہے نہیں۔ کہ ...سے ہر سمیہ لئے رہا کروں؟ اور تم جتنی ...نظر میرے بالوں پر رکھتے ہو۔ اتنی اگر میری ...ٹھنا بیٹوں پر رکھا کرو۔ تو زیادہ اچھا ...ہو۔" کو کلا جی ذرا چڑچڑا کر کہہ اُٹھیں۔ ...چڑنا عورتوں کا سوبھاؤ ہے۔ ایسا ...سوچ کر ہم نے بڑی نرمی سے کہا۔ "اور ...تم نے اپنی کٹھنائی اگر بھگوان کے ...سامنے پیش کر دی ہوتی۔ جب وہ تمہیں ...اتنے بچوں کا وردان دینے لگے تھے۔ تو ...کہیں اچھا ہوتا؟

کہانی
بیوی اور بچے

لیکھکا شریمتی کملا ترویدی شنکر

اس سے ادھک باتیں بڑھنے کے پہلے انہیں کسی بچے کی ضرورت سے اُٹھ جانا پڑتا۔ اور باتیں یہیں ختم ہو جاتیں۔

شادی کے سمیہ شریمتی کو کلا ۱۶ سال سے زیادہ کی نہ تھی۔ رنگ گورا۔ چٹا کشمیر کی جل وایو میں پلا ہوا شریر۔ اور مزاج بھی ہنس مکھ لیکن اب جب ۲۴ ورش کی عمر میں وہ چھ بچوں کی ماں بن چکی تھی۔ اور شاید ساتواں جلدی ہی دھرا دھام پر آنے والا تھا۔ اتنا ہی کیا کم تھا۔ کہ ہم نے اپنے ڈاکٹری پریوگ سے اُن کا روپ رنگ برقرار رکھا تھا۔ رہا مزاج۔ سو میرے ہاتھ کا نہ تھا۔

ویسے ہی اس سال گرمی کافی پڑ رہی تھی۔ اور شریمتی جی کی نمبر ۵ والی لڑکی ہیم ہمیشہ بیمار ہی رہتی تھی۔ انہوں نے ہم سے اپنے کشمیر جانے کی بات کہی۔ کیونکہ اسی مہینے میں اُن کے بھائی صاحب کی شادی تھی۔

ہم نے بڑی خوشی سے آگیا دے دی۔ اور یہ بھی پوچھ لیا۔ آخر کس دن وہ لینے آ رہے ہیں؟

کو کلا جی پوچھ بیٹھیں۔ "اور تم کیا نہیں چلو گے؟"

"نہیں۔ ہمیں ادھر دو تین مہینے تک چھٹی ملنا ناممکن ہے۔ ہاں تم جلدی ہی لوٹ آنا۔"

وہ کچھ سوچ کر بولیں۔ "ہاں لوٹنا تو جلدی ہو گا ہی۔ کیونکہ اس بار میں سب بچوں کو یہیں چھوڑ جاؤں گی۔ صرف چھوٹا منو میرے ساتھ جائے گا"

ہم اپنی خیریت مانتے ہوئے بولے۔ "کیوں بچوں کو بھی لیتی جاؤ۔ اُن سبھوں کی بھی ہوا تبدیل ہو جائیگی۔"

وہ فوراً بول اُٹھیں۔ "اجی نہیں۔ ہوا پانی کیا تبدیل ہو گا؟ شادی بیاہ کا گھر ہے۔ دنیا بھر کے جھنجھٹ رہتے ہیں۔ اور ہیما کو تو وہاں بڑی تکلیف ہو گی۔ کیونکہ ٹھنڈک یہ ذرا بھی نہیں سہن کر سکتی۔

ہم نے بھی پورن درشٹی اُن آدھے درجن بچوں پر ڈالی۔ اور اپنے دھڑکتے ہوئے دل کو مضبوط کر کے بولے۔ "خیر ہیما کو بھی [illegible]

کر اور باقی بچے تو جا ہی سکتے ہیں۔ ہیما کو ہم دیکھ لیں گے۔"

"سب بچے اگر جائیں گے تو ہیما کبھی نہیں مانے گی۔ اس لئے میں نے سوچ لیا ہے۔ کہ سب کو یہیں چھوڑ دوں گی۔ اور لگے ہاتھ تمہارا امتحان بھی ہو جائیگا۔ جو کہ کہا کرتے ہو۔ کہ تم بچوں کو قاعدے سے نہیں رکھ پاتی؟

شریمتی جی نے بات کچھ اس طرز میں کہی کہ ہم تلملا اُٹھے۔ اور مارے جوش کے کہہ اُٹھے۔ "اچھا تو یہی رہی۔ تم منو کو بھی چھوڑ دو۔ ہم سب بچوں کو رکھ لیں گے اور ساتواں بھی ہونے پر نرسنٹ بھیج دینا ہم اُس کو بھی پال لیں گے۔"

باتیں تو ہم نے غصے میں کہی تھیں۔ لیکن ساتویں بچے کے نام پر ہم دونوں ہی ہنس پڑے۔ اور اُس دن بھی باتیں یہیں آ کر رُک گئیں۔

تیسری جون کو شریمتی جی کا جانا نشچت ہو گیا۔ اور اُس دن شام کو ہم موٹر سے اُنہیں سٹیشن تک وداع بھی کر آئے۔ جاتے جاتے انہوں نے کپڑے۔ دودھ کے ڈبے اور ہیما کی دوائیوں کی تاکید کی۔ خیر کسی طرح اُداس من ہو ہم نے بھی اُنہیں جلدی لوٹنے کی ہدایت کرتے ہوئے وداع کر دیا۔

گاڑی جب سٹیشن سے گزر گئی۔ تب ہمیں ہوش آیا۔ اور ہم گھر جانے کے لئے مُڑے۔

سوچا۔ گھر جاتے ہی بچے اماں۔ اماں کی رٹ لگائے دوڑیں گے تب؟ پھر خیال آیا کیوں نہ تھوڑے سنگترے اور بسکٹ لے لوں۔ بچے کچھ دیر کے لئے ماں کو بھول جائیں گے۔

ڈرائیور کو بھیجکر ایک درجن سنگترا اور بسکٹ کے دو ڈبے منگوا کر ہم بنگلے پر لوٹ آئے۔

موٹر کی آواز سے بچے دوڑ پڑے۔ ہم نے بھی ہنستے ہنستے سنگترے اور بسکٹ کا وترن کر دیا۔ لڑکے خوش خوش کھانے لگے۔ اماں بھول گئی۔

بچوں کو اس دوڑ دھوپ سے پلنا ہل [illegible]

جاگ کر بے طرح چلانے لگا۔ ہم نے اُسے گود میں لیکر۔ ہلایا جھلایا۔ پالنے پر جھلایا پر وہ برابر روتا ہی رہا۔

تب بڑے لڑکے راجیندر نے کہا۔ "پاپا منو بھوکا ہے۔ دودھ پئے گا۔"

ہم نے منجھلی لڑکی رادھا کو بھیجکر "آیا" کو بُلوایا۔ تو معلوم ہوا۔ وہ ہیما کی بالری بنا رہی ہے۔ ہیما جواب تک پلنگ پر پڑی چپ چاپ نارنگی چکھ رہی تھی۔ تُتلاتی ہوئی بولی۔ "ہم بالری نہ کھائیں گے۔ ہمیں اماں رس گُلے دینے کو کہہ گئی ہے۔"

ہم نے دیکھا چار بج رہے تھے۔ ڈیوٹی کا سمیہ ہو گیا تھا۔ اس لئے دو دو ایک ایک رس گُلے بچوں کو دے کر ناشتہ کیا۔ نوکروں اور "آیا" کو پوری نگرانی رکھنے کا حکم دے کر ہاسپٹل چلے گئے۔

رات کو ساڑھے نو بجے ڈیوٹی ختم ہوئی۔ پھر کلب گئے۔ ۹ بجے لوٹے۔ سوچا سب سو گئے ہونگے کھانا کھا کر ہم بھی تو سو رہیں گے۔ لیکن بھیتر پہنچکر دیکھا تو تین لڑکے اور ایک لڑکی اب بھی جاگ رہی تھی۔ خیر کھانے پینے کو پوچھا تو معلوم ہوا۔ سب کھا چکے ہیں۔ صرف ہیما نے دوا نہیں پی۔ اور منو نے دودھ نہیں پیا۔ وہ ماں کو کھوجتا کھوجتا سو گیا۔

کپڑے بدل کر نہایا۔ کھانا کھایا۔ ہیما کو دوا دی۔ تب باقی بچوں سے پوچھا۔ "تم لوگ کیوں جاگ رہے ہو؟"

رادھا کا جو سب میں شوخ تھی۔ بولی "کہانی سُننے کے لئے!" کہانی دادی یا نانی کے زمانے میں تو ہم نے بھی سُنی تھی۔ لیکن اب جب روپے اور تدبیر کی کہانی سے ہماری زندگی اُلجھ رہی تھی۔ راجہ رانی اور شہزادے کی کہانی بھول چکے تھے۔ کچھ دیر سوچکر ہم نے کہا۔ "اچھا آج تم لوگ وہی کہانی کہو۔ جو اماں روز سُنایا کرتی تھی۔ کل ہم نئی کہانی کہینگے"

لڑکے سب ایک ساتھ کہانی سُننے لگے۔ ہم نے کروٹ بدلی۔ شریمتی جی کی دلکش صورت سامنے آئی۔ دل بھر اُٹھا۔ آنکھیں بھی بھر بھر آئیں۔ منو کو اچھی طرح ڈھک کر سونے کی کوشش کی۔ نیند جلدی آ گئی۔ بچے بھی شاید جلدی ہی سو گئے ہونگے؟

صبح ہم سو کر اُٹھے۔ ساڑھے ۶ بج گئے تھے۔ آیا بچوں کا منہ ہاتھ دھو کر کپڑے بدل رہی تھی۔

پوچھنے پر معلوم ہوا۔ سب پانچ ہی بجے اُٹھ گئے تھے۔ اور اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو چکے ہیں۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہم نے بھی اُٹھکر داڑھی بنائی۔ نہایا دھویا۔ ناشتہ کیا۔ گھر سُونا سُونا لگ رہا تھا۔ نوکر خاموشی سے کام کر رہے تھے۔ جیسے وُہ کسی خطرناک بپتی سے گزر رہے تھے۔ بچّوں کو بسکٹ وغیرہ دے کر ہر ایک کو پیار کیا۔ آج بغیر ماں کے یہ بچّے بڑے پیارے لگے۔

تین دن کسی طرح بیتے۔ جب تھے دن دوپہر کو آکر دیکھا تو ہیما کو تیز بخار اور مُنّو کو پیٹ درد تھا۔ دونوں رو رو کر گھر سر پر اُٹھا رہے تھے۔

ہماری ڈاکٹری گھر میں آخر کس دن کام آتی۔ دونو کو دوا دی۔ کھانا کھانے گئے۔ لیکن طبیعت نہیں ہوئی۔ کھانا بھی نہیں کھایا گیا۔ ایک کھٹکا سا لگ گیا۔ لڑکے اکثر بیمار پڑتے تھے۔ لیکن ذمّہ داری میرے اُوپر نہ تھی۔ ہاسپٹل میں فون کر کے چھٹی لی۔

تیمارداری آج پہلے پہل کرنی پڑی تھی۔ اس لئے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کس طرف سے شروع کروں۔ ہٹیلی لڑکی ایک ایک خوراک دوا پینے میں دو دو گھنٹے سر مغزی کراتی تھی۔ ڈیوٹی کے کپڑے بدلنے کے لئے دھوتی تلاش کی۔ پتہ نہیں چلا۔ ۲۰ - ۲۵ ٹرنکوں کے بیچ میں سمجھ نہیں آیا کہ کپڑے کہاں ہونگے۔ ہر چادر کو کھول کر دیکھا۔ کہیں ریشم۔ کہیں اُون۔ کہیں ساڑھیاں۔ کہیں پھُولدار چادریں۔ بیوی کی اس احتیاط پر ہم جھلّا اُٹھے۔ مگر بیکار تھا۔ آخر پینٹ قمیض پہن کر کُرسی ڈال ہیما کے پلنگ کے پاس ہم نے اپنا آسن جما یا۔ مُنّو مچل رہا تھا۔ دُودھ چاول کھانے کو ہارو رہی تھی۔ روٹی دال کے لئے رادھا اور راجو سبھی کچھ نہ کچھ بہانے لیکر ایک دُوسرے سے لڑ پڑ رہے تھے۔

ہم نے بہت سوچا۔ کوئی ترکیب سمجھ میں نہیں آئی۔ تب بس لیا۔ موٹر نکلوائی۔ اور چوک پہ چلے گئے۔

وہاں ہم نے بڑی بڑی دُکانوں سے چھانٹ چھانٹ کر کھلونے خریدے۔ موٹر۔ جہاز۔ گڑیاں۔ گیند۔ دُنیا بھر کی چیزیں لادے پھاندے گھر پہنچے۔ دُھوپ سے بُرا حال تھا۔ سر میں درد ہونے لگا۔ بیوی کی ضرورت اور ذمّہ داری اس سمے دل میں نقش ہونے لگی۔ کھلونے فرش پر ڈال کر ہم ہیما کے پاس جا بیٹھے۔ ذرا دیر میں موٹر دوڑنے لگی۔ ریل بھاگنے لگی۔ ہوائی جہاز اُڑنے لگا۔ گڑیاں ہیما کی گود میں سونے لگیں۔ ہم نے بھی بیٹھے بیٹھے لمبی چیخ کھینچ کر ذرا شانتی کی سانس لی۔

مُشکل سے ۱۰ منٹ کی جھپکی لی ہوگی۔ نمبر تین والا لڑکا ونود چلّا اُٹھا۔ نیند ہرن ہو گئی۔ اُٹھکر دیکھا تو اُنگلی موٹر میں پس گئی تھی۔ خُون نکل رہا تھا۔

کسی طرح اُسکی اُنگلی دھوکر دوا لگائی۔ پٹّی باندھکر اُسے گود میں لیکر کُرسی پر بیٹھکر سُلانے لگے۔

ونود کو گود میں دیکھتے ہی اندو مُنّو چلّانے لگے۔ اب تینوں لڑکوں کو گود میں لینے کی ترکیب تو مجھے معلوم نہ تھی۔ اس لئے ذرا غصّہ آگیا۔ اور ایک ایک چپت لگا کر ہم نے ونود کو بھی سُلا دیا۔

دونوں لڑکے کھلونے پھینک کر بے طرح چلّانے لگے۔ باقی ادھر اُدھر کھڑے ہو کر مجھے گھُورنے لگے۔ جیسے میں کوئی بھیانک جنتو ہوں۔

اُس سمے کی پریشانی نے مجھے پاگل کر دیا۔ اور ہم نے ایک تار لکھکر فوراً ڈاک گھر روانہ کر دیا۔ کہ تمہارے بچّے سب بیمار پڑ گئے ہیں۔ تم تُرنت لوٹ آؤ۔

پرتیکھشا کرتے کرتے دو رات اور دو دن بیت گئے۔ ہسپتال چھُوٹ گیا۔ کلب چھُوٹ گیا۔ تھیٹر کا تو خیال ہی نہیں آیا۔ جی جان سے میں لڑکوں کی سیوا میں جُٹ گیا۔ لیکن تب بھی سب رات دن اماں اماں کہکر میرا دماغ چاٹ رہے تھے۔ آخر اماں کہاں کا پیار ان سبھوں پر انڈیل دیتی تھیں۔ سب اُنہیں پاتے ہی چپ ہو جاتے۔

اُس دن ہم نے ایک خوبصورت اور جوان نرس لڑکوں کے لئے رکھکر سمجھا دیا۔ کہ یہی تمہاری اماں ہے۔

پھر خیال آیا۔ کوکلا جی جس نازک حالت سے گزر رہی ہیں۔ کہیں میرے اس تار پر ہارٹ فیل نہ ہو جائے۔ نہیں تو زندگی بھر ان بچّوں کی زحمت ڈھونی پڑے گی۔

آخر کرودھ نے وجے پائی۔ چٹھی بھیج دی گئی۔

دو دن بعد جواب آیا۔ بیوی کا نہیں۔ نئی سلہج صاحبہ کا۔ کہ آپ ہماری شادی میں تشریف نہیں لائے۔ راجیندر کے خط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ نئی بیوی شادی کے پہلے ہی بچّوں کی ماں بنا دی گئی ہے؟۔ ہم لوگ سپریوار اسی ہفتے کے آخر میں آ رہے ہیں۔ آخر آپ کی شادی ہے۔ اس سے بڑھ کر خوشی کا کون سمیہ ہوگا۔ نئی شادی۔ نیا بچّہ دونوں ساتھ مبارک ہوں۔

نیا بچّہ؟ پڑھتے ہی دماغ جھنجھلا اُٹھا۔

اور پھر اُس کی معصوم اور ننھی صورت سامنے آئی۔ ہمارے من میں ایک خوشی کا ساگر سا اُمڈ اُٹھا۔

اور آج ۲۰ جُون کو ہم ایکسپریس سے معہ بال بچّوں کے ایک مہینے کی چھُٹی لیکر کشمیر جا رہے ہیں۔ آخر یہ خدا کی دین ہے۔ بیوی کا کیا قصُور؟

اب ہم کشمیر کے بہت نزدیک ہیں۔ بچّے ماں کی خوشی میں پاگل ہیں۔ اور ہم بار بار سوچتے ہیں۔ اس جوان نرس کی بات جسے تین بچّوں کی ماں بنا کر لایا تھا۔ بچّوں کو سمجھا دیا ہے۔ اماں کے پُوچھنے پر اُسے بُڑھی اماں بتلانا۔ لیکن مجھے وشواس کم ہے۔

ہم جُوں جُوں قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ ایک ایک کرکے باتیں ہمارے دماغ میں اُپج کر ہمیں پریشان کر رہی ہیں۔

اور اپنے پاگل پن پر ہنسی آ رہی ہے۔ جب ایک بیوی اور ایک بیوی کے بچّوں میں ہم اتنے پریشان ہیں۔ تب دُوسری شادی کی بات ہم نے کیس طرح لکھ ڈالی تھی۔

خیر ابھی تین چار گھنٹے کی دیر ہے۔ اور شاید کوئی بہانہ تب تک ہمارے دماغ میں سُوجھ ہی جائے۔ اور ہم شریمتی جی کے سامنے اپنی صفائی دے سکیں۔

ننھے سے بچّے کی ننھی سی صُورت آنکھوں میں جھُوم کر کہہ رہی ہے۔ ہم آپ کا پکنس لیں گے؟

جلد ضرورت ہے

ایک شاستری یا سناتک کی یا ایک ایسے وکیتی کی جو اپنے آپ سندھ گورو کل ملیر میں کام کرنے کے لئے خالی آسامی کے یوگیہ سمجھتا ہو۔ پرارتھی ایک اچھا لیکچرار اور پربھاؤ شالی وکیتی ہونا چاہیئے۔ ایسے امیدوار کو جو آیوروید یا سنگیت یا دونو جانتا ہو۔ ترجیح دی جاوے گی۔ تنخواہ قابلیت کے مطابق ملے گی۔ درخواستیں سارٹیفکیٹوں کی نقول اور کم از کم تنخواہ جو لینے کو تیار ہوں گے۔ ذکر کے ساتھ جلد آنی چاہئیں۔ گورو کل کانگڑی کے آچاریہ کی سفارش کو کافی وزن دیا جاویگا۔ اگر کام کے دوران میں اس کے یوگیہ سمجھا گیا۔ تو اُسے گورو کل کا چارج بطور آچاریہ کے دیدیا جاویگا۔ درخواستیں جلد ارسال کریں۔

چینچل داس خیالداس سیکرٹری سندھ گورو کل ملیر
معرفت آریہ سماج۔ حیدرآباد (سندھ)

دانی پُرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں تو آپ مہربانی کر کے

پنجاب کینڈی ناتھ آلیہ راوی روڈ۔ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکھشنی سبھا رجسٹرڈ کے ماتحت ہے۔ جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا۔ نقدی جس صورت میں بھی سہایتا کر سکیں کریں۔ ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے۔ جو نقد دھن سے ہماری سہایتا کر سکیں۔

رپورٹ سال گزشتہ مُفت طلب کریں۔

المشتہر: ہیرا نند شرما سیکرٹری پنجاب کینڈی ناتھ آلیہ راوی روڈ لاہور

حکیم تُلسی شاہ برداگر دال منگرہ کی

جیون گھٹی رجسٹرڈ
اصلی میٹھی

...ل کو روزانہ ذرا سی چٹا دینے سے
...بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بڑی آسانی سے نکل آوینگے
...بیماری دور ہو کر۔ کمزور بچے تندرست و طاقتور بن جاوینگے
فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں
...علاوہ محصول سوداگروں کو معقول کمیشن
سوداگر نمونہ و تو ایجنسی مفت منگا دیں
...نام دیتے بھیجیں روپیہ کمانے کی کل مفت بھیجیں گے
...بال جیون کاریالیہ علی گڑھ (یو۔پی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

گورو کل اندرپرستھ کے سماچار

شری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے پردھان شری پنڈت بدھ دیو جی ودیا النکار۔ سبھا کے انیہ ادھیکاری ورگ رائے امرت رائے جی اُپ پردھان۔ شری پنڈت گیان چند جی، اُپ پردھان۔ شری پنڈت لیش پال جی سدھانت النکار ادھشٹاتا وید پرچار اور دلّن ادھا سبھا۔ شری لالہ نارائن داس جی کوشادھیکش کے ساتھ گورو کل اندرپرستھ پدھارے۔ آپ نے سب کے ساتھ گورو کل کا نریکشن وا اولوکن کیا۔ انت میں گورو کل کے سب وبھاگوں کا نریکشن کرنے کے بعد سب نے گورو کل کے ورتمان پربندھ کے وشے میں سنتوش پرگٹ کیا۔ آپ کے آگمن پر ایک سبھا ہوئی۔ جس میں آپ نے برہمچاریوں کو ایک سارگربھت اُپدیش دیا۔ (منتری)

آچاریہ رام دیو دوس

آریہ سماجوں اور آریہ بھائیوں سے نویدن ہے۔ کہ اس ورش آچاریہ رام دیو دوس ۱۶ دسمبر ۱۹۴۱ء منگلوار کو منایا جائے۔ آریہ سماجوں کے آدھین یا جو انیہ آریہ سنستھائیں ہیں۔ اُن میں اس دن چھٹی کی جاوے۔ مقامی حالات کے مطابق دن کو یا رات کو کسی سے سارو جنک سبھا کی جاوے۔ جس میں آچاریہ رام دیو جی کے جیون اور اُن کے کام کے متعلق ویاکھیان ہوں۔ آچاریہ رام دیو سمارک کے لئے دھن جمع کیا جاوے۔ اور یہ دھن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب گورودت بھون لاہور کو بھیج دیا جاوے۔ (رحیم سین منتری سبھا)

گورو کل راجکوٹ کے سماچار

گورو کل مہاودیالیہ راجکوٹ میں دو نئے مکان دھرم شالا کے اندر بن رہے ہیں۔ ایک مکان سیٹھ کھیم چند را مکمار جالندھر والے ایک ہزار کی لاگت کا تیار کروا رہے ہیں۔ اور دوسرا بابو پورن چند جی مالک ڈھونڈی ڈیری فارم لاہور والے پانچ سو روپے کا تیار کروا رہے ہیں۔ نیا ادشٹھالیہ بنوانے کا وچن بھی شری لالہ لال چند جی چوپڑہ امرت سر کے ذریعے آچکا ہے۔ گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد پانچ نئے برہمچاری داخل ہو چکے ہیں۔ اور بہت سے مہانو بھاو خط وکتابت کر رہے ہیں۔

آجکل باغ میں سنگترے۔ مالٹے وغیرہ پھل پک گئے ہیں۔ اور برہمچاری روزانہ تازہ پھل سیون کرتے ہیں۔ وارشک پریکشا فروری کے پہلے سپتاہ میں ہوگی۔ اور سالانہ جلسہ ۲۷، ۲۸ فروری اور ۱، ۲ مارچ ۱۹۴۲ء کو منایا جائیگا۔ جو مہانو بھاو اپنے بالکوں کو گورو کل میں پرویش کرانا چاہیں۔ وہ شیگھر کاریالیہ سے پتر ویوہار کریں۔

(ہے۔ مانند شاستری مکھ ادھیاپک)

گورو کل کورو کشیتر گوشالہ کی مداد

گئیوں کی تکلیف کو محسوس کر کے دان ویر شریمان سیٹھ جگل کشور جی برلا کلکتہ نے پانچ صد روپے بھیجکر گو دھن کی رکشا کی ہے۔ دیگر بھی اُدار دانی سجنوں کو ضرور گئو رکشا کے اس کام میں اپنی اُدارتا دکھلانی چاہیئے (منیجر)

آریہ سماج لودھراں کا چناؤ

۱۹؍۱۱؍۴۱ کو آریہ سماج مندر میں مندرجہ ذیل ادھیکاری چُنے گئے۔ بنز چناؤ سے پہلے شریمان ڈاکٹر کشن چند جی پردھان آریہ سماج لودھراں نے تمام سبھا سدوں کو ٹی پارٹی دی۔

پردھان۔ ڈاکٹر کشن چند جی۔ اُپ پردھان ملک دیوان چند جی و مہاشہ لیش پال جی۔ منتری ڈاکٹر رام نارائن جی۔ اُپ منتری مہاشہ خوشحال چند جی۔ خزانچی ماسٹر بشمبر داس جی۔ لائبریرین مہاشہ دھنی رام جی۔ انترنگ سبھا کے سبھا سد مہاشہ بشنداس جی و مہاشہ وشنو دت جی۔

(خوشحال چند بھدریہ)

علاول پور میں مہلا اوشدھالیہ

سروسادھارن کی سیوا ارتھ ایوم آیور وید کی اُنتی کی اور دھیان دیتے ہوئے آریہ سماج علاول پور کی اور سے جیوتشیوں کی بانیچی میں مہلا دھرم ارتھ اوشدھالیہ کھولا گیا ہے۔ جس میں شریمتی دیوی سودیش کماری جی آیور وید بھوشن کی سیوا اپرپت کی گئی ہے۔ اوشدھالیہ میں کیول استریوں کے پرتی ایک گپت روگوں کی چکتسا کی جائے گی۔ (منتری)

ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے۔ آریہ بھاشا۔ آریہ سنسکرتی۔ آریہ سبھیتا اور آریہ دھرم کا پرچار کرنے کے اُدیش سے اُردو کے گڑھ پنجاب کی اجدھانی سے

ماسک
"آریہ ورت" (ہندی) (لاہور)

پچھلے ۱۴ ماہ سے شری ہنبشی علا و لپوری ایڈیٹر "پرکاش" کے سپتر کشن اور شریمتی شکنتلا دیوی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے سچتر شائع ہو رہا ہے۔ آریہ بہناؤں۔ سماچار پتروں۔ آریہ سماجوں، کنیا پاٹھ شالاؤں اور آریہ ویروں نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ "آریہ ورت" پنجاب کی ایک مانیہ آریہ ہندی پتر کا ہے۔ اس کے خریدار خود بنیئے اور دوسروں کو بنائیے۔ سالانہ چندہ اڑھائی روپے۔ نمونہ ۱۴ کے ٹکٹ آنے پر۔ کوئی آریہ سماج یا کنیا پاٹھ شالا اور آریہ پریوار "آریہ ورت" سے خالی نہ رہے۔ آریہ ورت آپ کو شاریرک اور آتمک اُنتی کا مارگ دکھاتا ہے۔ شکشاپرد کہانیاں دے کر منورنجن کرتا ہے۔ آپ کے پیارے بچوں کے اخلاق اُونچے کرتا ہے۔ اور پنجاب میں ہندی پرچار کا اُتم سادھن ہے۔ نئے لیکھکاؤں کی حوصلہ افزائی کرنا اس کا وشیش اُدیش ہے۔ اس پتر کا کی ہر طرح سے سہایتا کرنا آپ کا پریم کرتویہ ہے۔

خود خریدار بنیں دوسروں کو بنائیں! (منیجر آریہ ورت لاہور)

(بقیہ صفحہ ۴)

میں بابر کی کتابیں رہتی ہیں۔

ایک چھوٹا سا پستکالیہ بھی آریہ سماج کا ہے۔ اس میں مہرشی دیانند کرت سب پستک ہیں۔ ان کے علاوہ آریہ سماج کی انگریزی اور ہندی تھا تیلگو بھاشا کی پستکیں ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ واچنالیہ بھی ہے۔ جس میں سماچار پتر۔ ہندی۔ انگریزی۔ اردو و تیلگو کے آتے ہیں۔ شہر نواسیوں کی آریہ سماج سے سہانو بھوتی ہے۔ وہ وقتاً فوقتاً آریہ سماج کی سہایتا بھی کرتے ہیں۔ لیکن جو آریہ سماج کے سدسیہ ہیں۔ ان میں زیادہ تعداد نوجوانوں کی ہی ہے۔ ان نوجوانوں میں جوش ہے۔ ہمت ہے۔ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ ہمت سے کرتے ہیں۔ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ نے پنڈت بھار دیو جی سدھانت بھوشن کو نلگنڈہ کا علاقہ پرچار کے لئے دیا ہوا ہے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر نلگنڈہ ہے۔ اس لئے آریہ سماج کو ان سے سہایتا مل رہی ہے۔

جس دن میں وہاں تھا۔ اس دن ایک دلیش گھس آیا۔ وہ بھی نوجوان تھا۔ اس نے پنڈت جی سے کہا۔ میری شادی ہے۔ آپ اس میں آکر سنسکار کروا دیں۔ اس وقت پتہ لگا۔ کہ اس علاقہ میں ویدک ریتی سے یہ پہلی شادی ہوگی۔ میں نے اس سے کہا آپ آریہ سماج کی ریتی سے شادی کروانا چاہتے ہیں۔ اگر لڑکی والے نہ مانیں تو کیا ہوگا۔ اس نے جواب دیا۔ "میں نے ان کو بول دیا ہے۔ کہ شادی آریہ سماج ریتی سے ہوگی۔ انہوں نے ہاں کہہ دیا ہے۔ اگر اب نہ کریں گے۔ تو میں شادی سے ہی انکار کر دوں گا۔" اس سے آپ نوجوانوں کے جوش کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ بات میں نے اسی لئے لکھی ہے۔ (مسلسل)

امساک حیض

حیض بند ہو گیا ہو۔ یا بے قاعدہ آتا ہو۔ رجولینا گولیوں کے استعمال سے بلا تکلیف جاری ہو کر باقاعدہ آنے لگتا ہے۔ یہ دوا حاملہ کو استعمال نہ کرائی جاوے۔ قیمت فی شیشی صرف ۸ آنے۔ فوراً فائدہ پہنچانے کے لئے تیز دوائی کی شیشی پانچ روپے۔ ڈاک خرچ ۸ آنے۔

دوگڑھا نوہان فارمیسی جامنگر کاٹھیاواڑ

ایجنٹ:۔ لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز سوتر منڈی لاہور

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

نئے اور سیکنڈ ہینڈ۔ ریل کرایہ معاف۔ دام نقد۔ معتبر گاہکوں سے ماہواری قسطوں میں۔ انگریزی بغیر دھواں کے کارتوس ایلی گراؤنڈ پرس ۱۸ روپیہ۔ بغیر دھواں کے برٹش ایلی ۱۷ روپیہ۔ ایلیا میکس ۲½ انچ اور ۲¾ انچ ۲۲ روپیہ۔ بغیر دھواں کے گیس ٹائٹ سوامنڈ ۳ انچ ۲۸ روپیہ فی سینکڑہ۔ سیکنڈ ہینڈ ہتھیار مناسب قیمت پر خریدے جاتے ہیں۔ تین صد کارتوس اکٹھے منگانے پر کرایہ ریل معاف۔ خط و کتابت سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی صدر سے کریں

Suleman Omer & Co.
Karachi Sadar

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...ڈ و پبلشر کے چھپ کر دفتر پرکاش ... نسبت روڈ لاہور سے شائع ہوا۔

"Prakash" Lahore Regd: No. L. 435.

Founder: Mahashai Krishen ji

آریہ سماج کی خدمت بجا لانے والا

گذشتہ چھتیس سالوں سے

تار کا پتہ "پرکاش"

رجسٹرڈ نمبر ایل 435

ہفتہ وار پرکاش لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۔۔۔۔۔ للعہ
ششماہی ۔۔۔۔۔ عہ
برما ۔۔۔۔۔ صہ
غیر ممالک ۔۔۔۔۔ دس شلنگ

ایڈیٹر [illegible] علاپوری

U.R. STUDIO.

جلد ۳۷ | لاہور اتوار ۲۱ دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۷ پوہ سمت ۱۹۹۸ بکرم | نمبر ۴۸

با مسلماں اللہ اللہ با برہمن اوم نام

از جناب سید غلام علی صاحب احسن

بڑھ گیا ہے ہندو و مسلم میں اتنا اختلاف
ایک ہرگز دوسرے کو کر نہیں سکتا فنا
لیگ مسلم کانگرس، ہندو سبھا کا نصب عین
ایسے لیڈر ہیں منافق جو سیاسیات میں
آپ کی اس خانہ جنگی اور حماقت کا جناب
ہوگئے ہمسایہ آخر تو توئیں میں تنگ
مسجد و مندر و گوردواروں پہ جھگڑے کس لئے
ہو عبادت اپنی اپنی سب کی بے خوف و خطر
اور سیاسیات میں ہو سب کا نصب العین ایک
سب ملیں آپس میں ایسے چھوڑ دیں یہ پالسی
اب زمانہ باہمی لڑنے جھگڑنے کا نہیں

کس طرح بھارت کا ہوگا یا الٰہی انتظام
جانتے ہیں ساتھ ہی رہنا ہے یاں باہم مدام
باہمی ملتا نہیں اک دوسرے سے لا کلام
ڈالتے ہیں بیچ میں مذہب کا اک برقی قوام
مضحکہ کیونکر اڑائیں غیر ملکی خاص و عام
زندگی اس طرح کی بالکل ہے ناجائز حرام
لطف ہے ہر جا اذاں ہو ہر جگہ ہو اوم نام
وہ کریں عزت تمہاری تم کرو انکا احترام
جنگ آزادی لڑیں ملکر نہ ہو جھگڑے سے کام
کب تلک اس حال پہ باقی رہیں گے ہم غلام
مثل حافظ ہو ہر اک ہندی کے لب پہ یہ کلام

ہند با سوراج خواہی صلح کن با خاص و عام
[illegible] مسلماں اللہ اللہ با برہمن اوم نام

رگ وید — یجر وید

وید امرت

سام وید — اتھرو وید

ओम मोषु वरुण मृन्मयं
गृहं राजन्नहं गमम मृला
सुक्षत्र मृलय ॥ [illegible] ७-८९

اوم موشو ورن مرن میم گرہم راجن ہم گمم مرلا سکشتر
مرلے ۔ (وید سوکت)

شبد ارتھ

(راجن) ہے راجہ ورن! (اہم) میں (مرن میم گرہم) مٹی کے بنے ہوئے گھر (اس بھوتک دیہہ کو) (ما اشو گمم) نشچے سے کبھی نہیں پراپت ہوؤں، نہیں اپناؤں (سکشتر) ہے شبھ شکتی والے! (برڈ) مجھے سکھی کر (مردیہ)

برسو پیارے

مٹی کا گھر بنا بسیرا
ورن کہوں کیا اس کو میرا
ویداوں کو تران نرنتر
سندر ابر سو پیہ ار انتر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سواسھتیہ رکشا — شناریہ کی اُنتی

ہم سو برس تک کیسے زندہ رہ سکتے ہیں؟

ڈاکٹر وروناف کے وچار

آپ نے بتایا۔ کہ انسانی غدودوں کی اندرونی رطوبت ہماری زندگی کا زیادہ تر انحصار ہے۔ جب وُہ بےکار ہو جاتے ہیں۔ تو لازمی طور پر ہمارا تمام جسمانی نظام کمزور ہو جاتا ہے۔ اور بیماریوں کی مدافعت نہیں ہو سکتی۔ پھر اگر نئے غدود کی "قلم" لگائی جائے۔ تو وُہ کامیاب ہوتی ہے۔ غدود کی رطوبتیں از سرِ نو جاری ہو جاتی ہیں۔ اور سارا نظام درست ہو جاتا ہے۔ جسمانی صحت کی بحالی کے ساتھ ساتھ دماغی قوتیں بھی ترقی کر جاتی ہیں۔ وُہ شخص جو قبل از وقت بیکار ہو گیا ہو۔ دماغی اور جسمانی ہر حیثیت سے از سرِ نو جوان ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے ابھی ہم زندگی کی گھڑی میں پوری طرح چابی بھرنے میں کامیاب نہ ہوں۔ لیکن یہ ضرور ہے۔ کہ چند سال کے لئے ہم اسے اور کارآمد بنا سکتے ہیں۔ پہلے پہل ہم نے جو "قلمیں" لگائیں وُہ تقریباً سات سال کے لئے کارآمد ثابت ہوئیں۔ اب مزید ترقی کے بعد دس سال کام دیتی ہیں۔ ابھی تک ان "قلموں" کا اتنا تجربہ نہیں کیا گیا۔ کہ صحیح طور پر یہ معلوم ہو سکے۔ کہ کتنی بار اِس گھڑی میں چابی لگانے کی ضرورت ہے۔ تین مرتبہ "قلم" کی ابھی کوئی مثال موجود نہیں۔ کہ انسان اپنی عمر میں تیس سال کا اضافہ نہ کر سکے۔ نہ یہی فرض کرنیکی کوئی وجہ ہے۔ کہ غدود کے ذریعہ پیرانہ سالی میں جو قوت پیدا کی جائے گی وُہ اس کا اثر زائل ہونے پر حالت کو اور زیادہ ردی کر دے گی۔ کیونکہ عمل "تقلیم" کا اثر جب زائل ہو جاتا ہے۔ تو انسان فطری طور پر رفتہ رفتہ ضعیف ہونا شروع ہوتا ہے۔ اندرونی رطوبتیں کم یا بند ہو جاتی ہیں۔ اور ضعیفی جو رُک گئی تھی۔ پھر شروع ہو جاتی ہے۔

خود ڈاکٹر وروناف پر پیرانہ سالی کا کوئی اثر نہیں ہے۔ آپ سے کتنے ہی سوال کئے جائیں۔ وُہ نہایت اطمینان سے صاف اور سیدھے سادھے جواب دیتے رہیں گے۔ پروفیسر موصوف کی طرح چالیس سالہ شخص بھی اتنا صحیح الدماغ نہ ہوگا۔

بوڑھوں میں خیالات کی جستجو کے لئے جو پریشانی ہوتی ہے۔ اس کا آپ میں وجود بھی نہیں ہے۔

جدید دُنیا میں اس پروفیسر کی جس نے دائمی شباب کا راز معلوم کیا ہے۔ کیا اہمیت ہے؟ آپ کے طریقہ علاج کے معترضین کی نکتہ چینیوں کے باوجود یہ چیز آج ایک حقیقت ہے۔ کہ اعادہ شباب کے اس طریقہ سے دنیا کے لئے یہ ناممکن ہو گیا۔ کہ وُہ اپنے بہترین دماغوں سے ان کے عین عروج کے زمانہ میں محروم نہ ہو جائے۔ کتنی نمایاں شخصیتیں ساٹھ سال کی عمر میں یا تو دُنیا کو ہمیشہ کے لئے داغِ مفارقت دے گئیں یا گوشہ نشین ہو گئیں۔ اور وُہ مفید اہم کام جو انہوں نے شروع کئے تھے۔ تکمیل کو نہ پہنچ سکیں۔ اس لئے غدود کی "تقلیم" کے ذریعہ پیری کے سد باب سے دُنیا کو جو نفع ہوگا۔ اس کا اندازہ لگانا مُشکل ہے۔

درحقیقت ضعیفی انسانی عمر کے سالوں کے مجموعہ کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ ۵۰ سال ہی میں ضعیف اور معذور ہو جاتے ہیں۔ اور بعض ۷۰ سال میں دماغی اور جسمانی طور پر بالکل تندرست رہتے ہیں۔ بعض یہ بھی نہیں جانتے۔ کہ ضعیفی چیز کیا ہے۔ اور بعض کو شباب ہی میں ضعیفی آ دباتی ہے۔ اور وُہ برسوں فاتر العقل رہتے ہیں۔

ہمک اُنتی — ادھیاتم شُدھا

برہمچریہ کے اُپدیش

لیکھک شری سوامی ابھے دیو جی آچاریہ گورُوکل کانگڑی

اس میں کچھ سندیہہ ہے ہی نہیں۔ کہ بدی کسی کی امبھیلاش، اچھا اور پریتن یہ ہو کہ" وُہ ماتا کا سچا پتر ہے۔ تو اس سادھنا سے ہی وُہ وہاں پہنچ سکتا ہے۔ جہاں کہ کسی بڑی سے بڑی سادھنا دوارا منُشیہ پہنچتا ہے۔

(۹)

پریم جیسی مدھر وستو شاید سنسار میں اور کوئی نہیں ہے۔ پر مشکل یہ ہے۔ کہ اس بھوتل پر یہ پریم مادھریہ بہُدھا وشاکت ملتا ہے۔ یہ میٹھے زہر کا کام کرتا ہے۔ شاید منُشیہ پریم جیسی اس دویہ وستو میں بھی سوارتھ رُوپی وِش کو بنا ملائے نہیں رہ سکتا۔ اسی لئے ہم چاہے دن رات "پریم" "پریم" بولتے رہیں۔ تو بھی اُبھرتے نہیں۔ نشٹ ہی ہوتے جاتے ہیں۔ نہیں تو پریم تو وُہ پوتر وستو ہے۔ جس میں سوارتھ کی گندھ تک نہیں آ سکتی۔ پریم تو دینا اور کیول دینا۔ اپنے لئے بنا کچھ بھی بچا رکھے سب کچھ دے دینا جانتا ہے۔ اور یہ سب کچھ سہن کر سکتا ہے۔ پری پورن سمرپن پریم کا سوبھاوک سوبھاو ہے۔ اور اسیم سہن شکتی پریم کا بل ہے۔

(۱۰)

نوجوانی کی اوستھا خطرناک اس لئے ہوتی ہے۔ کہ اس عمر میں کچھ کچھ دیکھنا شروع ہو جاتا ہے۔ پر پورا پورا نہیں دیکھتا بدی انہیں پُورا دیکھنے لگے۔ تب بھی ٹھیک ہے۔ تب یہ گیانی ہونگے۔ اتِ ابھیمان نہیں کر سکینگے۔ یدی انہیں بالکل نہ دیکھے تو بھی ٹھیک ہو۔ تب یہ بالکوں کی طرح شردھا پُورک ماتا پتا یا بڑوں کا سہارا لینے والے ہونگے۔ اتہ انہیں ابھیمان کا اوسر ہی نہیں ہوگا۔ پر یہ ان دونوں کے بیچ میں ہوتے ہیں۔ ادھورے ہوتے ہیں۔ اتِ ایو آسانی سے ابھیمان کے شکار ہو جاتے ہیں۔ ان نوجوانوں کو اپنے کو دھنیہ سمجھنا چاہیئے۔ جو اپنی اس اوستھا کو جانتے اور پہچانتے ہیں۔ اتِ ایو نمر اور ونیہ شیل ہوتے ہیں۔ کیونکہ اُن کے لئے انترواتر ادھک ادھک گیان پرکاش پانے کا مارگ کھلا رہتا ہے۔ وُہ ابھیمان دوارا اوردھ نہیں ہو جاتا۔

(۱۱)

نوجوانی میں جو جوش خروش، بل اور چنچلتا ہوتی ہے۔ اندی بڑھتی ہے۔ وُہ پرایہ دیر تک نہیں ٹِکتی۔ جیسا کہ کہا ہے۔ "गिरिनदी वेगोपमं यौवनम्" پہاڑی ندی کے اُکان کی طرح کچھ دیر میں ختم ہو جاتی ہے۔

کیا تم نہیں چاہتے۔ کہ یہ شکتی تم میں سُتھر رہے؟ بڑھوں کی دشا کو دیکھکر تو ضرور کبھی نہ کبھی تمہارے من میں آتا ہوگا۔ کہ تم یُوک ہی رہو۔ بڑھے نہ ہو۔ اور یہ من میں آنا اُچت ہے۔ اور بڑا اچھا ہے۔ تو اس کا ایک ہی اُپائے ہے۔ کہ تمہارے اندر بہنے والی جیون بل کی دھارا تم میں دھیر۔ گمبھیر اور شانت رُوپ سے نرنتر پرواہت ہو۔ ارتھات تمہارے بل کا آدھار تمہارے اندر بہنے والا تمہارا اجر امر اور اوناشی آتما ہو۔ ایک شبد میں کہیں۔ تو تمہارے بل کا آدھار برہمچریہ ورتت اور ویدک ارتھوں میں برہمچریہ ہو۔

(۱۲)

نوجوانی میں ایک مادکتا بھی ہوتی ہے۔ جسمیں مست ہوکر نوجوان اور کسی کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ اور کسی کی کچھ نہیں سُنتا۔

سوامی شردھانند جی کے اُپدیش

سُوریہ اپنے چکر پر گھومتا ہوا اور اپنے گرہوں کو اپنے چاروں اور گھماتا ہوا سوتنتر پرتیت ہوتا ہے۔ پرتھوی کی دِن رات کی دُہری گتی کو دیکھ منُشیہ آشچریہ میں پڑ جاتا ہے۔ آندھی کی تیزی کے لپیٹ میں آکر سیہروں برکشوں کو جڑ سے اکھیڑتے اور سینکڑوں مکانوں کو نیو سے ہلا جاتے ہُوئے دیکھکر کون پرانی ہے۔ جو اُس کے آگے سر جھکانے سے رُک سکے۔ جو الا کے پرجولِت چنگاروں کو بیچ در بیچ اپنے گھود کے اندر دُور تک کی وستوؤں کو لیتے ہُوئے دیکھکر کون اُس کی مہنتا کو اسویکار کر سکتا ہے؟

وِدیا ہین مُورکھ منُشیہ انہی کارنوں سے جڑ پُوجا کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ جب وُہ سب شکتیوں جڑ اور برہم ہونے کے کارن آتما سے کچھ بھی سمبندھ پیدا نہیں کر سکتی تو وِدوشی ہو اُن کے پرتی ندھی سنغر کرنیکی چنتا میں مُورکھتا ڈُوب جاتی ہے۔ اور اُس گرنے کا پر ینام مُورتی پُوجا ہے۔ پرنتو جڑ پُوجا اور مُورتی پُوجا منُشیہ کے من کو شانت نہیں کر سکتی۔

اوم شم

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

برنیو میں قدیم ویدک تہذیب

اپدیشک شری مہنت جیمنی جی ویدک مشنری

رنیو جاوا کے مشرق کی طرف
- جن میں سے کچھ سلطنت برطانیہ
ہیں۔ کچھ حصہ ہالینڈ کی گورنمنٹ
یہاں بھی کھنڈرات کی کھدائی
کئی انکشاف ہوئے ہیں۔ چنانچہ
رنیو کے کھنڈرات سے ولنیر موجود
بر آمد کئے ہیں۔ جو سنسکرت
میں لکھے ہوئے ہیں۔ پروفیسر کیرن
قدیمہ نے انہیں پڑھ لیا ہے۔
کہ ایک کتبہ پر راجہ مول ورن
جہ کا حال درج ہے۔ اس نے وہاں
ذیب کا پرچار کیا۔ چمپا اور
ہیں ویدک تہذیب اس سے پہلے
لی تھی۔ سب سے قدیمی کتبہ اکیس
پہلے کا ہے۔ دوسرے کتبہ پر راجہ
کا کچھ حال ہے۔ اس راجہ
ں ایک بھاری یگیہ کیا تھا۔
ثابت ہوتا ہے۔ کہ گپتا خاندان
کے عہد میں جبکہ شمالی ہند میں
یہ تھا۔ اور دکن میں پال خاندان
حکومت کرتے تھے۔ ان دنوں شو
دھرم اور ویدک دھرم کے
نے سمندر پار جا کر جنگلی جاتیوں
نے مذہب کا پرچار جا کر کیا۔
جزائر سیلیبیز میں بھی ویدک
ہی ایام میں پھیل رہا تھا۔ رسالہ
ریویو ماہ جون ۱۹۲۷ء میں لکھا
وچاپنا میں ہندو سلطنت ۱۲۷ء
ہوئی۔ چنانچہ وہاں سے جو کتبے
ہوئے۔ ان سے اس امر کی تائید
یہ کتبے دوسری صدی عیسوی
ن میں راجہ سیری بار کا حال درج
جاپنا سے جو دو کتبے دستیاب
ہیں۔ وہ چوتھی صدی کے ہیں۔ یہ کتبے
امن سے ملے ہیں۔ پہلے کتبہ میں
رورما کے یگیہ رچنے کا ذکر ہے
کتبہ پر ایک پہاڑ بنتا ہے۔ جو
شور کو مخاطب کر کے کی گئی ہے۔
بعد کئی اور کتبے ملے ہیں۔ جو شو
تعمیر اور اس پر بھینٹ چڑھانے
ہیں۔ ایک اور کتبہ سے برہمنوں
کے پرچار کا پتہ چلتا ہے۔ وہ

اس طرح ہے۔ کہ سری مول ورما راجہ نے ایک یگ رچایا۔ اس کا نام بہوسورن یگ پڑ گیا اس لئے کہ پنڈال ایک سو ستونوں پر کھڑا کیا گیا۔ ستونوں کے غلاف سونے سے مڑھے ہوئے تھے۔ اور یگیہ کی سماپتی پر راجہ نے سو سو مہر برہمنوں کو دکشنا میں دی۔ اس یگیہ کی یادگار میں دوج لوگوں نے وہاں ایک مقدس ستوپ قائم کیا۔ اس پر جو عبارت کندہ ہے۔ وہ سنسکرت میں ہے۔ ایسا ہی جزیرہ سنڈا میں سے قدیمی کتبہ ساتویں صدی کا دستیاب ہوا ہے۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مجمع الجزائر ہند میں صرف ہندو دھرم کا پورانک علم ادب اور سنسکرت کا پرچار ہی نہیں تھا۔ بلکہ ویدک زمانہ کی تہذیب اور تمدن بھی پرچلت تھے۔ مندر کے اوپر اب بھی بندروں۔ شیروں اور گھوڑوں کی تصاویر پتھروں پر تراشیدہ ہیں۔ یہ مندر پانچ منزلہ ہیں۔ اور کئی کمرے خستہ حالت میں اب بھی موجود ہیں۔ جو دستبرد زمانہ سے بچ رہے ہیں۔ وہاں اب بھی کپڑوں پر ایسی نقش کاری اور گشیدہ ہوتا ہے۔ جیسے بنگال کے بہوت نمونہ کی دستکاری۔ یہ نظارے پرانوں سے لئے گئے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کس طرح انڈونیشیا میں ہندو دھرم اور بدھ دھرم شانتی کے ساتھ ترقی کر رہے تھے۔ اس سے آگے چل کر ایک اور مقام ہے۔ جسے گیہان چھپ کہتے ہیں۔ یہاں بھاری میلہ لگتا ہے۔ جس میں راجے رانیاں اور عوام الناس کثیر التعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ اور خوب ناچتے۔ گاتے اور بجاتے ہیں۔ وہاں کے ایک راجہ کا نام گنگ ہے جسے ہندوستان کے حالات معلوم کرنیکا بہت شوق ہے۔ ان کے باجے ساز اور راگ سب ہندوستان سے مشابہت رکھتے ہیں۔ چنانچہ کرافورڈ صاحب ماہر آثار قدیمہ لکھتے ہیں۔ کہ ہندوستانی سیاحوں کے کارنامے سنگ تراشیدہ تصاویر میں پائے جاتے ہیں۔ وہ اجودھیا اور ہستنا پور کے قدیمی ہندو راجاؤں کی یاد دلاتے ہیں۔ آج موجودہ تہذیب نے ان کارناموں کو مات کر دیا ہے۔ مگر بھارتی تہذیب سے اس دور دراز علاقہ میں بھارت کی تہذیب ٭

بز٭ کا قدیمی زمانہ اب تک اصلی حالت میں نمودار ہو رہا ہے۔ ایسا ہی ایک پردہ پر بھارت کا وہ نظارہ ملتا ہے جس میں کورو اور پانڈو کے جنگ سے پہلے کرشن کورو کے دربار میں صلح کا پیام لیکر آتا ہے۔ اور جنتا اس کے استقبال کے لئے آگے بڑھ رہی ہے۔ اسی طرح ملایا۔ کمبودیا۔ سیام اور بالی ٹاپو میں بھارت کی قدیمی تہذیب کے اس قدر آثار اور کتابیں دستیاب ہوئی ہیں۔ کہ انسان انہیں دیکھکر حیرت زدہ ہو جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم ہندوستان کے کسی حصہ کی سیر کر رہے ہیں٭

۲۴ر دسمبر کو شردھانند بلیدان جینتی منایئے

لالہ نارائن دت منتری شردھانند سمارک ٹرسٹ کی اپیل

امر شہید شری سوامی شردھانند جی اعلےٰ ذہانت۔ زبردست قوت ارادی۔ حیران کن طاقت تنظیم سے پُر بینا تھے۔ زندگی کے سبھی حصوں اور کام کے ہر میدان میں وہ ایک زندہ جاوید مجسم اعلےٰ معیار کی شکل میں عوام کی رہبری کرتے تھے۔ قربانی کی پاک آگ سلگانے کے لئے ہی وہ بھولے بھٹکے۔ دین دکھی گمراہ سنسار کو راہِ حق دکھانے اور تسکین قلبی دلانے میں سمرتھ ہیں۔ ان کی زندگی کا ہر ایک واقعہ تیاگ، تپ اور بلیدان کی اعلےٰ مثال ہے۔ ان کی بہائی ہوئی اپدیش گنگا ہمارے بیچین دلوں کو پُر سکون اور شگفتہ بنانے کی قوت رکھتی ہے۔ ان کے گرنتھ انسانوں کی آنکھیں کھولنے والے ہیں۔ ضرورت ہے۔ ان متنبوں کی جو اس شہید صادق کے وراٹ روپ کے درشن کر سکیں۔ ان لوگوں کی جو ان کے پیروکار ہیں۔ ان نوجوانوں کی جو اس رہبر اعظم کے مشن کو کامیاب بنانے کے لئے سر پر کفن باندھ کر میدانِ عمل میں اُتریں۔

آج انسان کے دل پر خود غرضی۔ بیرحمی بداخلاقی، شہرت پسندی وغیرہ کی حیوانی اور شیطانی طاقتوں کا اثر پختہ ہوتا جا رہا ہے۔ شاستر میں مرکوز رشی منیوں کے بنائے ہوئے اُنس۔ رحم۔ اخلاق اور فرض شناسی کے پرچار ہی نہیں۔ عمل کی ضرورت ہے۔ انسانیت کے لئے ان لازمی حقائق کی غیر موجودگی کا انجام آج سب کے سامنے ہے۔ یورپ کا خوفناک جنگ طاقت کا بے جا استعمال۔ تباہی۔

ملک، قوم اور کل عالم کی بیشتر ہونے والی مستقبل کی ضرورتوں کو دور اندیش شردھانند نے سمجھا تھا۔ ان کی بہتری کا دستور العمل انہوں نے کافی وقت پہلے پیش کیا تھا۔ بکھری ہوئی طاقتوں کو یکجا کرنے کے لئے اور شیطانی ذہنیت کو نیست و نابود کرنے کے لئے وہ شیر کی طرح گرجا۔ آریہ تہذیب کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے اس نے اپنا پاک خون اور ہڈیاں تک دے ڈالیں۔ مگر واہ ری آریہ جاتی! تو اونگھ رہی ہے۔

اس پر ہو جانیکی تیاریاں؟ سُن! کچھ کر! کچھ بن۔ وقت پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ "اب نہیں تو کبھی نہیں۔" "اب نہیں تو کبھی نہیں"۔

۲۳ر دسمبر ۱۹۲۶ء کو سوامی کا بلیدان ہوا تھا۔ تمام آریہ جاتی کی زندگی اور روشنی دے کر بیدار کرنیوالے اس تاریخی واقعہ کو ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۱ء بدھوار کو پندرہ سال ہو جائیں گے۔ میں ہندوستان کی آریہ سماجوں، ہندو سبھاؤں، گورکلوں نیز تمام ہندو انسٹی ٹیوشنوں اور ان کے عہدے داروں اور سوامی جی کے مشن سے ہمدردی رکھنے والے کارکنوں سے پُر زور التجا کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ۲۴ر دسمبر ۱۹۴۱ء بدھوار کو دھوم دھام سے شردھانند جینتی منائیں۔ اس روز بڑے پیمانہ پر پربھات پھیری۔ جلوسوں اور پبلک جلسوں کا انتظام کرنا چاہیئے۔ مقامی حالات میں کھیلوں کے پیچھے مشاعرے۔ پہلوانوں کے دنگل وغیرہ کرائے جائیں۔ شدھی سنگھٹن اور دلت اُدھار کی تکمیل کے لئے عملی قدم بڑھانا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں ہونیوالے جلسوں وغیرہ کی اطلاع اخبارات اور نیچے پتہ پر بھیجنے کی کرپا کریں۔

(نارائن دت پردھان منتری آل انڈیا شردھانند میموریل ٹرسٹ ۱۳ بادہ کھمبہ روڈ نئی دہلی)

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سوامی شردھانند جی کی مہانتا

از لالہ لبھو رام جی نیر - آنند آشرم لدھیانہ

شری مہاتما منشی رام جی پُوں تو دیر سے گورو کُل پرنالی رشی دیانند جی کے بتلائے ڈھنگ پر کھولنے کے درپے تھے۔ مگر ۱۸۹۵ء میں انہوں نے گورو کل جیسی ایک پوتر سنستھا قایم کرنے کا درڑھ سنکلپ دھارن کر لیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے پربھاو سے کئی سجنوں کو اپنے لڑکے ۱۵ روپیہ ماہوار خرچ دے کر اور اس کے اتیرکت پانچ پانچ سو روپیہ مکانات کے لئے بنا کر لیا۔ نشچے یہ تھا۔ کہ ویدی اسی طرح پر یا پت ودیارتھی مل گئے۔ تو جالندھر کے سمیپ ہی کسی ایکانت ستھان میں گورو کل کے طریقہ پر تعلیم کو جاری کر دیا جائے۔ چنانچہ ۱۸۹۵ء کے انت میں جالندھر میں اُپدیشک پاٹھ شالا کھول دی گئی۔ جس کے ادھشٹھاتا پرانہ سمرنیہ شری لالہ رام کرشن جی نیت ہوئے۔ اس پاٹھ شالا کا نام پوجیہ مہاتما منشی رام جی نے ویدک پاٹھ شالا و ویدک آشرم رکھا۔ اور اس کے مکھ ادھیاپک شری پنڈت گنگا دت جی (بعد میں شدھ بدھ تیرتھ) مقرر ہوئے۔ پہلے ودیارتھی پنڈت بھگت رام ڈنگوہی اپدیشک بنائے گئے۔ اور کئی ودیارتھی تیار کئے جا رہے تھے۔ آریہ سماج جالندھر کو اس پاٹھ شالا سے وشیش گورو پراپت تھا۔ ویدک پاٹھ شالا کس طرح شری لالہ رلا رام جی شری منشی کیول کشن جی منشی نارائن کشن جی کے آگرہ پر آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے گوجرانوالہ منتقل کی۔ اور کس طرح گوجرانوالہ سے منتقل ہو کر گورو کل کانگڑی میں آئی۔ اس کی تفصیل میں نہ جاتا ہوا اصل بات کی طرف آتا ہوں۔

پوجیہ مہاتما منشی رام جی گورو کل پرنالی کو پُنر جیون کرنے کا نہچے کئے ہوئے تھے۔ کس طرح انہوں نے دن رات رشی کے بتلائے ہوئے طریقہ تعلیم کو جاری کرنے میں پریشرم کیا۔ اور کن کن مخالفتوں کا مردانہ وار مقابلہ کر کے اور گورو کل کے لئے دورہ کر کے تیس ہزار سے ادھک دھن اکٹھا کر کے گورو کل کانگڑی میں ستھاپت کیا۔ یہ کوئی چھپی بات نہیں۔

مہاتما منشی رام جی ایک چوٹی کے کامیاب وکیل تھے۔ مگر علاالنی ارجنیں سے آپ جیسے دھارمک مہاتما کا مناسہ نہ ہونا قدرتی تھا۔ وکالت کے پرتی ان کی شردھا دن بدن کم ہونے لگی۔ آخر ایک دن آ گیا جبکہ انہوں نے وکالت کو تیاگ اپنے مکھ کرتویہ کے پالن کے لئے تُنت پر ہو گئے۔ وکالت چھوڑتے سمیہ کی کچھ گھٹنا ہیں عرض کرتا ہوں۔ آشا ہے۔ کہ ان سے اب بھی بہت سے بھائی لابھ اُٹھا سکتے ہیں۔

مہاتما منشی رام جی یُوں تو دیر سے یہ انوبھو کرتے تھے۔ کہ "میں اس پیشہ وکالت میں رہ کر دھرم کا سروتھا پالن سمجھ نہیں سمجھتا"۔ یہ اوستھا کیوں ہوئی۔ ۱۸۸۸ء میں شری پنڈت گورو دت جی جب جالندھر آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر تشریف لائے۔ تو پنڈت رام بھج دت جی کو وکالت میں پڑھنے سے روک کر سکول ماسٹر بننے کے لئے ٹریننگ کالج میں داخل ہونے کی ہدایت دینے لگے۔ آخر شری پنڈت گورو دت جی نے مہاتما منشی رام جی پر فیصلہ چھوڑا۔ مہاتما جی نے فیصلہ دیا۔ کہ پیشہ وکالت میں دھرم کا پالن کٹھن ہے۔ پنڈت رام بھج دت سکول ماسٹر بنیں"۔ اس سمیہ سے وکالت سے ان کو اور بھی گھرنا ہو گئی اور آہستہ آہستہ مہاتما جی کی یہ سنکلپ دھارنا پرپک ہو گئی۔ تو جنوری ۱۸۹۹ء میں مندرجہ ذیل گھٹناؤں کا جو اثر مہاتما جی پر ہوا لکھا ہوا۔

(۱) اکتوبر ۱۸۹۸ء میں ایک مقدمہ جالندھر کے منصف کی عدالت میں تھا۔ مدعیہ عورت تھی۔ مدعا علیہ کی طرف سے مہاتما منشی رام جی وکیل تھے۔ جواب دعوے میں منشی نے لکھ دیا تھا۔ کہ دعوے زائد المعیاد ہے۔ مہاتما جی کی رائے میں دعوے زائد المعیاد نہ تھا۔ اس خیال سے کہ منشی مہاتما جی سے دستخط کروا کر جواب دعوے دے چکا تھا۔ مہاتما منشی رام جی اپنے موکل کی جانب وکیل تھے۔ مہاتما جی نے منصف کو کہا۔ کہ جملہ تنقیح برآمد کر دیجئے۔ اس پر بعد شہادت بحث کریں گے۔"

وکیل مخالف نہیں تھا۔ اس کو بھی سہارا مل گیا۔ وہ بھی مان گیا۔ مگر منصف صاحب نہیں مانے اور معیاد کا تنقیح برآمد کر کے مہاتما جی کو کہا۔ کہ آپ حوالہ جات پیش کریں۔ اس پر مہاتما جی کے اندر کشمکش ہوئی۔ کہ اگر جواب دیدوں۔ کہ دعوے زائد المعیاد نہیں تو میں نالائق سمجھا جاؤں۔ اور میری ہنسی ہو گی۔ مہاتما جی کے دل میں تو آیا۔ کہ اصل بات کہہ دیں۔ لیکن جرائت نہ ہوئی۔ قانون کی کتابیں اُلٹ پلٹ کر دو ضمن پیش کر دیئے۔ وکیل مخالف جواب دینے لگے۔ مگر منصف نے ایک نہ سُنی۔ اور فوراً دو سطر لکھ کر دعوے خارج کر دیا۔

مہاتما جی اس سمیہ اس قدر اداس ہوئے کہ گویا سچا مقدمہ ہر گیا ہے۔ گھر آکر مہاتما جی نے اپنی ڈائری میں یہ لکھا ہے۔ "آہ کب تک اس طرح اپنی آتما کا خون کرتا رہوں گا۔ بزدل! کیوں نہ اس وقت اپنی حماقت کا اقبال کیا۔ اس بیکس عورت کی آہ تجھ پر نہ پڑیگی؟ آئندہ کیا تو سچ بولنے کا حوصلہ کریگا۔ کیا دوسرے بڑے وکیلوں کا ایسا عمل تیرے لئے کوئی آدرش ہے۔ آہ پاپی من! کیا تو مجھے کہیں کا نہ رکھے گا۔ کیوں اس معزز پیشہ کو دوش دیتا ہے۔ پرماتما سہائتا دیں۔ آئندہ کبھی ایسا موقعہ نہ آوے۔"

(اس سمیہ آپ کی آمدنی اکتوبر ۱۸۹۸ء میں ۵۲۸ درج رجسٹر ہے۔)

(۲) ۱۸۹۹ء کے شروع میں مہاتما منشی رام جی وکالت سے چھٹکارا پانے کے لئے بہت بیتاب ہو رہے تھے۔ فروری ۱۸۹۹ء کے آخیر میں آپ ایک مقدمہ میں ڈویژنل جج کے روبرو اپیل میں رسپانڈنٹوں کی طرف سے پیروکار تھے۔ جائیداد زرعی زیر تنازعہ بہت مالیت کی تھی۔ اس میں مہاتما جی نے پچاس روپیہ پیشگی فیس لی۔ اور مابعد ۱۵۰ روپیہ مقرر ہوئی تھی۔ سوال یہ تھا کہ آیا مدعیان اپنا حصہ بعہد سکھاں ترک کر چکے تھے یا نہیں۔ سارے سوال کا مدار ایک فارسی دستاویز پر قرار پایا۔ مسٹر کیننگٹن ڈویژنل جج کو اپنی لیاقت پر بہت ناز تھا۔

فارسی دستاویز ریڈر سے سُنا اور اُلٹا مطلب سمجھ کر جھٹ اپیلانٹ کے خلاف ہو گئے۔ وکیل اپیلانٹ پرانے انگریزی خواں تھے۔ فارسی جانتے نہ تھے۔ دو جھپٹوں میں وہ چُپ ہو گئے۔ اس سمیہ مہاتما منشی رام جی یہ کہنا چاہتے تھے۔ کہ "آپ نے دستاویز کے معنے غلط سمجھے ہیں۔ لیکن ... جواب

کے حق میں دیگر دلائل سُنیں!" صاحب لکھنے لگے تھے۔ سر اُٹھا کر بولے " مہاتما جی کچھ کہنے لگے ہی تھے۔ جج صاحب آپ کے بولنے کی ضرورت نہیں ہے اپیل خارج کرنے کے لئے کافی جی پھر بولنے لگے۔ صاحب نے پھر جب مہاتما جی تیسری بار بولنے لگے نے تنگ آکر کہا۔ "میں کچھ نہیں دس منٹ میں فیصلہ مہاتما منشی رام موکل کے حق میں سُنا دیا۔ منشی روپیہ وصول کرنے لگا۔ مہا... چیت گاڑی پر گھر پہنچے۔ آتے ہی مہا... اپنی ڈائری میں درج کیا۔

"اب فیصلہ ہے۔ اب آتما کی آواز ... نہیں جا سکتا۔ پرماتما مجھے بل د... زبردست امتحان ہے۔ بیشک مجھ... دھن کی ضرورت ہے۔ لیکن آتما... کی ضرورت ہے ..... فیصلہ"

۲۴۔ فروری ۱۸۹۹ء تک مہا... مقدمے لیتے رہے۔ اس کے بعد کو... نہیں لیا۔ اس مہینے کی آمدنی رجسٹر... روپیہ درج ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ جب مجھے ... کہ مہاتما منشی رام جی نے وکالت چھوڑ... میں جالندھر ان کی سیوا میں پہنچا... ڈرتے میں نے کہا۔ کہ آپ نے اچھا... آپ منشی پر بھروسہ نہ کرتے... مقدمے لے سکتے ہیں۔ اُتر میں فر... جی آپ کو ان باتوں کا کیا پتہ۔ کسی... نہیں کہنا۔ کم سے کم میں تو ایماندار... وکالت کے کام کو نہیں کر سکتا... کا ہنن کرے۔" وکالت چھوڑ د... دھرم پرچار میں لگ گئے۔ آج ک... مرد میدان ویر ہے۔ جو میرے سو... طرح بڑھتی ہوئی وکالت دھارمک... پر بیرت ہو کر آتما کی چوٹ پر ... دیش اور دھرم کے لئے انہوں نے س... تیاگ کیا۔ دھن دھام آدی ساری... کر سوئیم بھی دیش پر بلیدان ہو گئے۔ ... ان کا اُدیم گُن تھا۔ ہر ایک کٹھنتا میں... ہی ان کی سپھلتا کی کنجی تھا۔

سنیاس لینے پر شردھانند جی... کے آتم وشواس اور اٹوٹ شردھا کا... ہے۔ انہی سد گنوں اور اپدیش... کارن سوامی جی سمست آریہ... کے ہردیہ سمراٹ بنے۔

بولو امر شہید سوامی شردھانند کی جے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوم

ہفتہ وار پرکاش لاہور

۲۱ر دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۷ر پوہ سمت ۱۹۹۸ بکرمی

جلد ۳۷	دیانندابد ۱۱۸ - آریہ سمت ۱۹۷۲۹۴۹۰۴۲	نمبر ۴۸

شہید کی یاد

درش کے پنچپات پھر وہ دن آیا ہے۔ جب سوامی
شردھانند جی نے جام شہادت نوش کیا تھا۔
۲۳ر دسمبر ۱۹۲۶ء کا دن کیسے بھول سکتا ہے۔
جبکہ ہمارے ایک گمراہ بھائی نے سوامی شردھانند
خاتمہ کرنے کے لئے انہیں گولی کا نشانہ بنایا۔
لیکن سوامی شردھانند اس گولی کے ساتھ امر
ہو گئے۔ گولی مارنے والے نے اتہاس کا ادھین
کیا ہوتا۔ تو اُسے معلوم ہوتا۔ کہ کسی کو مارنے
ڈھنگ اور ہے۔ یہ لوگ اس طرح نہیں مرا کرتے
سوامی شردھانند کا سارا جیون تیاگ اور
تپ کا جیون تھا۔ ان کی شہادت نے سونے
پر سہاگہ کا کام کیا۔ ان سے بڑھکر خوش قسمت
کون ہوگا۔ جنہیں اس بوڑھی عمر میں اپنے
سر پر تاجِ شہادت رکھنے کا فخر حاصل ہوا۔
وہ زندہ شہید تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی
شہیدوں کی طرح گذاری۔ وہ جیئے تو اپنے
لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے۔ ان کی زندگی
کئی بار خطرہ میں پڑی۔ لیکن کیا مجال جو ان کے
پائے ثبات میں لغزش آئی ہو۔ وہ ویروں
کی طرح میدان میں ڈٹے رہے۔ اس لئے وہ
شہادت کے ہر طرح مستحق تھے۔ شہادت
سے پہلے انہوں نے ثابت کر دیا۔ کہ انہیں
کسی سے دویش نہ تھا۔ جو مسلمان انہیں
قتل کرنے کے لئے آیا تھا۔ وہ یہ سمجھ کر آیا تھا۔
کہ وہ مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ لیکن سوامی
جی نے اپنے طرزِ عمل سے ثابت کر دیا۔ کہ
وہ اُسے بھی اپنا دشمن نہ سمجھتے تھے۔ اُس
نے بہانہ بنا کر سوامی جی کے پاس آنا چاہا۔
سوامی جی کے ملازم نے اسے یہ کہکر ٹال
دیا کہ سوامی جی بیمار ہیں۔ اچھے ہو جائیں گے۔ تو
آنا۔ وہ ان کے درشنوں کے لئے اصرار
کرتا رہا۔ جب سوامی جی کو اس بات کا علم
ہوا۔ تو انہوں نے اپنے ملازم سے کہا۔ کہ آنے
دو۔ آنے کے بعد قاتل نے پھر بہانہ بنایا۔
اور کہا۔ کہ میں شنکا نوارن کرنا چاہتا ہوں۔
سوامی مہاراج نے کہا۔ کہ میں روگ گرست
ہوں۔ آج تو مجھ میں یہ شکتی نہیں۔ کہ میں تمہارے
سوالوں کا جواب دے سکوں۔ اچھا ہو لینے
پر پھر دوں گا۔ جب قاتل نے دیکھا۔ کہ یہ
حربہ کارگر ثابت نہیں ہوا۔ تو اس نے پیاس
کا بہانہ کیا۔ سوامی جی نے اپنے ملازم
سے کہا۔ اسے پانی پلا دو۔ ملازم پانی لینے
گیا۔ اور قاتل نے موقعہ دیکھکر گولی داغ
دی۔ قاتل اور مقتول میں کتنا بھاری فرق!
قاتل دغا سے کام لیتا ہے۔ اور مقتول اس
کا وشواس پرگٹ کرتا ہے۔ کہ اپنے
دشمن سے کہتا ہے۔ کہ اس کے لئے پانی لے
آئیں۔ ابھی نوکر اس کے لئے پانی لاتا۔ گولی چل
چکی تھی۔ اور قاتل جس اُدیش سے آیا تھا۔ وہ
پورا ہو چکا تھا۔ قاتل کو پیاس تھی شردھانند
کے خون کی۔ ان کے پانی کی نہیں۔

سوامی جی کے جیون کا آرنبھ آریہ سماج کی
سیوا سے ہوا۔ اور انت بھی آریہ سماج کی
سیوا کے ساتھ ہوا۔ لیکن پبلک زندگی کا
کوئی وبھاگ ایسا نہیں جس میں انہوں نے
اپنے جیون میں حصّہ نہ لیا ہو۔ وہ کانگریس
میں بھی رہے۔ اور ہندو مہاسبھا میں بھی۔
انہوں نے اچھوت ادّھار کا کام بھی کیا۔ اور
شدّھی کا بھی۔ انہوں نے سماجک سدھار
کے کام میں بڑھ چڑھکر قدم مارے۔ آریہ
بھاشا کے پرچار کے لئے انہوں نے اپنے
اردو اخبار "ستّ دھرم پرچارک" کو ہندی میں
کر دیا۔ ہندی ساہتیہ سمیلن بھاگل پور کے
پردھان بھی بنے۔ یہ سب کچھ ہوا۔ لیکن
رہے وہ آریہ سماج کے۔ سنیاس لینے کے
بعد جب وہ گوروکل کی سیوا سے الگ ہوئے۔
تو کچھ عرصہ بعد وہ مہاتما گاندھی کے
ستیاگرہ میں جو رولٹ ایکٹ کے خلاف شروع
کیا گیا تھا۔ شامل ہو گئے۔ دہلی کے ستیاگرہ
کی باگ ڈور انہی کے ہاتھ میں تھی۔ ۳۰ر مارچ
۱۹۱۹ء کو انہوں نے دہلی میں اپنی بے خوفی
کا وہ منظر پیش کیا۔ کہ سارا ملک اس پر
عش عش کر اٹھا۔ وہ ہندو مسلم اتحاد کے
لئے کوشاں تھے۔ مسلمان بھی ہندوؤں کی طرح
ان پر جان دیتے تھے۔ اور شاید یہ فخر انہی کے
لئے مخصوص رہے گا۔ کہ مسلمان نہ ہوتے ہوئے
شاہی مسجد کے منبر سے ان کا واعظ کرایا
گیا۔ اس کے بعد ایسا وقت آیا۔ جبکہ وہ کانگریس
سے ہٹ گئے۔ انہوں نے ملکانہ راجپوتوں
کی شدّھی کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اس کے
بعد انہوں نے اچھوت ادّھار کا بیڑا اٹھایا
اور ہندو سبھا میں بھی کام کرتے رہے۔ اس
میدان میں ایسے وقت تو آئے۔ جبکہ یہ کہا جا سکتا
تھا۔ کہ آریہ سماج ان کی نظروں سے اوجھل ہو
گیا ہے۔ انہوں نے اپنی شکتی آریہ سماج سے ہٹا
کر دوسرے کاموں میں لگا دی ہے۔ لیکن یہ نہیں
کہ انہوں نے آریہ سماج کو بھلا دیا ہو۔ وہ تو ان
کے ہردے میں ایک ستھائی ستھان پراپت کر چکا
تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ کہ اس بھون میں جہاں
ان کا بلیدان ہوا۔ ہندوستان بھر کے اندولنوں
کی سمالوچنا کرتے ہوئے انہوں نے مجھ سے
کہا۔ کہ کانگریس میں بھی کام کر کے دیکھ لیا۔ اور
ہندو مہاسبھا میں بھی۔ لیکن جو آنند اور شانتی
آریہ سماج کی سیوا میں ملتی ہے۔ کہیں نہیں ملتی۔
یہی وجہ ہے۔ کہ باقی سب کاموں سے ہٹ
کر وہ پھر آریہ سماج کی طرف آ گئے تھے۔ نومبر کے
انتم سپتاہ میں آریہ سماج لاہور کے وارشک
اُتسو پر ان کا ویاکھیان ہوا۔ اُسے سماپت
کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ "یہ فقیر کی صدا
ہے۔ جو سُنے اس کا بھی بھلا۔ جو نہ سُنے اس کا
بھی بھلا"۔ اس وقت کسے معلوم تھا۔ کہ یہ ان
کی آخری تقریر ہے۔ اس کے تین ہفتے بعد
وہ جامِ شہادت نوش کر کے امر ہو گئے۔

سوامی مہاراج کو ہم سے جُدا ہوئے صرف
پندرہ برس ہوئے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔
کہ آریہ جنتا انہیں بھول گئی ہے۔ ان کے بلیدان
دوس پر جو اُتسو ہوتے ہیں۔ ان میں وہ رونق
نظر نہیں آتی۔ جو شہید کی شان کے شایاں
ہے۔ ایک مسلم اخبار نے ایک بار ہندوؤں کو طعنہ
دیتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ یہ ہندو لوگ کس قدر
کینہ توز اور انتقام پرور ہیں۔ کہ صدیاں گذر
گئیں۔ جب کہ راون سیتا کو بھگا کر لے گیا
تھا۔ اس وقت سے لیکر یہ ہندو لوگ ہر سال
دسہرہ کا تہوار مناتے اور راون کو لعنت ملامت
کرتے ہیں۔ اس سے میں نے یہ سمجھا۔ کہ ہندو
کس قدر احسان شناس ہیں۔ کہ صدیوں سے
وہ اپنے ایک مہان پُرش کی یادگار منانے چلے آ
رہے ہیں۔ لیکن جب میں یہ دیکھتا ہوں۔ کہ پندرہ
برس کے قلیل عرصہ میں آریہ جاتی سوامی شردھانند
کو بھلا چکی ہے۔ تو سوچتا ہوں۔ کہ کیا انہیں
احسان شناس کہا جا سکتا ہے؟ میں نے کہا
کہ سوامی جی مہاراج نے کانگریس کی سیوا کی۔
ہندو مہاسبھا کی بھی سیوا کی۔ اور کئی اور میدانوں
میں بھی کام کیا۔ لیکن ان کی شہادت کا دن
کیول آریہ سماج مناتا ہے۔ کانگریس تو اس لئے
الگ ہو گئی۔ کہ انہیں جامِ شہادت پلانے
والا ایک مسلمان تھا۔ بلا لحاظ اس کے کہ سوامی
جی کا کوئی قصور تھا یا نہیں۔ اور جس جرم میں
ان کو گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کے وہ مرتکب
ہوئے یا نہیں۔ کانگریس نے انہیں فرقہ پرست
سمجھ لیا۔ اس لئے کہ ان پر گولی چلانے والا
ایک مسلمان تھا۔ اس کی نظر میں اس بات کا
بھی کوئی لحاظ نہیں۔ کہ سوامی شردھانند
جی قاتل نہیں تھے۔ بلکہ مقتول تھے۔ ۲۳ر دسمبر
۱۹۲۶ء کو جب یہ واقعہ ہوا۔ مہاتما گاندھی۔
مولانا محمد علی اور دوسرے لیڈر کانگریس کے اجلاس
میں شامل ہونے کے لئے گوہاٹی (آسام) جا رہے
تھے۔ کانگریس کے اجلاس میں سوامی جی مہاراج
کی شہادت کا ماتم منایا گیا۔ اور ان کے قتل
کی مذمّت کی گئی۔ لیکن اس کے بعد کانگریس
نے ان کے نام کے پاس تک پھٹکنا گوارا نہ کیا۔
میں یہ نہیں کہتا۔ کہ کانگریس ماتمی جلسے کرتی۔
لیکن اب تو کوئی بھی کانگریسی ان جلسوں کے پاس
تک نہیں پھٹکتا۔ جو سوامی شردھانند کی
شہادت منانے کے لئے کئے جاتے ہیں۔ جلیانوالہ
باغ کی طرح سوامی شردھانند کی شہادت کا
سایہ بھی سارے ہندوستان پر پڑا۔ اور نہ
معلوم کتنے لوگوں کا ایمان ہندو مسلم اتحاد
کے متعلق ہل گیا۔ کانگریس کا اجلاس گوہاٹی
بہت پھیکا رہا۔ اور جس کسی واقف کار سے
پوچھو۔ کہدیگا۔ کہ اس میں سوامی شردھانند
کے قتل کو بہت دخل تھا۔ ہندو سبھا ان کی
زندگی میں تو ان سے کام لیتی رہی۔ لیکن ان
کے بلیدان کے بعد اس نے بھی انہیں نہیں
اپنایا۔ اور اس لئے ان کی شہادت منانے کی
ذمہ داری آریہ سماج کے کندھوں پر ہی ہے۔ لیکن
اگر کانگریس یا ہندو مہاسبھا اس کام میں
نہیں پڑتی۔ تو ہم شکایت کیوں کریں۔ آریہ سماج
کو اپنا سیوبھاگیہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ سوامی شردھانند
جی جیسے ویر اور کرم دھیر کی شہادت منانے کا
گورو اسے پراپت ہوا ہے۔ ہمیں رنج ہونا
چاہیئے۔ تو اس بات کا۔ کہ ہم نے اس گورو کا
مہتو نہیں سمجھا۔ ہم نے سمجھا ہوتا۔ کہ یہ
ہمارے بڑے گمبھیر کی بات ہے۔ کہ سوامی

جی کی شہادت منانے کی ذمہ داری ہم پر ہے۔ تو ہم اسے پوری شان سے مناتے۔ ہم سوامی جی کو اس قدر جلد بھلا نہ دیتے۔ سوامی جی تو اپنی شہادت کی وجہ سے امر ہو گئے۔ انہیں اس بات کی پرواہ نہیں۔ کہ کوئی ان کا دن منائے یا نہ۔ ہم ان کا دن مناتے ہیں۔ تو اپنی خاطر۔ نہ صرف ان کے پرتی اپنے جذبات کا اظہار کر کے پرسنن ہونے کے لئے۔ نہ صرف دُنیا پر یہ ثابت کرنے کے لئے۔ کہ ہم احسان ناشناس نہیں۔ بلکہ اپنے اندر نیا اُتساہ بھرنے کے لئے بھی۔ دھرم ویروں کی جیونی۔ اور اس جیونی کی کتھا بجھے ہوئے دِلوں کو از سر نو زندہ کرنیکا کام دیتی ہے۔ مُردہ جسم میں نئے خون کا سنچار کرتی ہے۔ دھرم ویروں کی شہادت کی داستان سُنکر مُردہ رگوں میں خون دوڑنے لگتا ہے۔ اس لئے ہم سوامی جی کی شہادت کا دن مناتے ہیں۔ تو اس میں ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ اگر سال بھر کے بعد ہمیں سنجیونی بوٹی مل جائے، ایسا ٹانک مل جائے جس سے کہ تھکے ہوئے شریر اور من از سر نو تر و تازہ ہو جائیں۔ تو اس سے کون لابھ نہ اُٹھائے گا؟ لیکن ہم ہیں۔ کہ اس سنجیونی بوٹی اور ٹانک سے کوئی لابھ نہیں اُٹھاتے۔ پندرہ برس کے قلیل عرصہ میں ہم اپنے شہید کو بھلا سکتے ہیں۔ تو دُوسرے ہماری نسبت کیا رائے اختیار کریں گے؟

اس لئے میں تمام آریہ سماجوں سے کہوں گا۔ کہ وہ ۲۳ یا ۲۴ دسمبر کو جو بھی دن سوامی شردھانند کی شہادت کا ہو۔ پورے اُتساہ سے منا دیں۔ دو استھان ایسے ہیں۔ جہاں یہ اُتسو وشیش اُتساہ سے منایا جانا چاہیئے۔ دہلی اور گورُکل کانگڑی۔ اور وہاں منایا بھی جاتا ہے۔ لیکن اور بھی استھان ایسے ہیں۔ جہاں یہ اُتسو وشیش سمارُوہ سے منایا جانا چاہیئے۔ ان میں سے ایک جالندھر ہے۔ جہاں سوامی شردھانند نے اپنے جیون کا بڑا حصہ گذارا۔ سوامی جی مہاراج نے اپنے جیون کے بڑے حصہ میں پنجاب کو اپنی سرگرمیوں کا کیندر بنائے رکھا۔ لاہور پنجاب کی راجدھانی ہے۔ اس لئے لاہور میں بھی یہ دن خاص اہتمام سے منایا جائے۔ تو مناسب ہے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ دُوسری آریہ سماجیں نہ منائیں۔ یہ دن آریہ سماج ہی نہیں آریہ ماتر کی طرف سے منایا جانا چاہیئے۔ ایسا کرتے ہوئے ہم شہید پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ اپنی احسان شناسی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اپنے منُشیہ مُنش ثابت کرتے ہیں۔ مجھے آشا ہے کہ آریہ سماجیں میرے اس نویدن پر دھیان دینگی۔

کرشن

۱۹۴۲ء کے لئے پرکاش کا پروگرام

کیا اسے ماہوار کر دیا جاوے۔ اپنی اپنی سمتی ۲۸ دسمبر تک بھیجئے!!

"پرکاش" کا سال ۱۹۴۱ء اس انک کیساتھ سماپت ہُوا۔ یکم جنوری ۱۹۴۲ء سے اس کے جیون کا ۳۰واں ورش آرمبھ ہوگا۔ پچھلا ورش کیسا رہا۔ اس سوال کا جواب ایک فقرہ میں یہ دیا جا سکتا ہے۔ کہ ۱۹۳۹ء کٹھن پریکشا کا سال ثابت ہُوا ہے۔ وجہ صاف ہے جنگ سے پہلے بھی جبکہ کاغذ پونے دو روپیہ ریم ملتا تھا حیدر آباد ریاست میں "پرکاش" کا داخلہ بند نہ تھا۔ غیر ممالک اور برہما کے خریدار بھی تھے۔ "پرکاش" کو لگ بھگ پانسو روپیہ سالانہ کا خسارہ اُٹھانا پڑتا تھا۔ یکم اپریل ۱۹۴۰ء سے اس کے سنچالن کی تمام تر ذمہ داری مَیں نے اپنے اُوپر لے لی۔ اور گراہک اور وگیاپن بڑھانے کا وشیش یتن کیا۔ لیکن بدقسمتی سے ۵ ماہ بعد ہی جنگ چھڑ گئی۔ اور مشکلات کا آرمبھ ہو گیا۔ حیدر آباد میں اخبار کا داخلہ بند ہو گیا۔ برہما اور غیر ممالک کے خریدار جاتے رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ کم از کم ۱۲ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی کم ہو گئی۔ اور دُوسری طرف کاغذ کا بھاؤ جنگ کی شدت کے ساتھ ساتھ بڑھتا بڑھتا آج تیرہ چودہ روپیہ ریم ہو گیا ہے۔ ہمیں سرکار کی طرف سے امپورٹ لائیسنس ملا ہُوا ہے۔ لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ جس فرم کو ہم نے وہ لائیسنس کاغذ باہر سے منگوانے کے لئے دیا ہے۔ وہ کاغذ مہیا نہیں کرتی ایک طرح سے کاغذ نایاب ہو گیا ہے۔ اگرچہ ۲۰ صفحوں سے گھٹتے گھٹتے اخبار کی ضخامت ۱۲ صفحات پر آ گئی ہے۔ لیکن پھر بھی کاغذ کا خرچ اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ خرچ پورا ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ اسی پر بس نہیں جاپان کے جنگ میں کود پڑنے سے کاغذ اور بھی گران اور نایاب ہوتا جا رہا ہے۔ نتیجہ یہ ہُوا ہے کہ کئی ہفتہ وار اخبار بند ہو چکے ہیں۔ اور کئی بے قاعدہ نکل رہے ہیں۔ مگر "پرکاش" نے اب تک اپنی روایتی باقاعدگی کو تمام مشکلات کے باوجود قائم رکھا ہے۔ لیکن کاغذ کی بڑھتی ہُوئی بے حد گرانی اور نایابی کے باعث ہمیں اس باقاعدگی کو نئے سال میں جاری رکھنا مُشکل نظر آتا ہے۔ ہم بیقاعدگی کی شکایت پیدا ہونے دینے سے بہتر بھی سمجھتے ہیں۔ کہ "پرکاش" کو نئے سال سے ہفتہ وار کی بجائے ماہوار کر دیا جائے۔ یہ تبدیلی صرف تا جنگ رہیگی۔ جونہی حالات بہتر ہُوئے۔ ہم اسے پھر ہفتہ وار کر دیں گے۔ اور پہلے کی طرح اخبار پھر ۲۰ صفحات پر چھپنے لگے گا۔ اخبار کے بند ہونے یا بے قاعدہ نکلنے سے بہتر ہے۔ کہ اسے زندہ رکھا جائے۔ اور اب اس کی یہی صُورت ہے کہ اسے ماہوار کر دیا جائے۔ لیکن ہم یقین دلاتے ہیں۔ کہ "پرکاش" اپنی نئی صُورت میں ادھک سُندر، ادھک اُپیوگی اور شاندار بن جاویگا۔ کیونکہ اس کا سائز عام رسالوں کا سا ہو جائے گا۔ اور اچھے اچھے مضامین دینے اور بہتر ڈھنگ میں پیش کرنے کے لئے بہت وقت مل جائے گا۔ ایک بات اور بھی ہے۔ اس وقت سارے آریہ سنسار میں اُردو کا ایک بھی آریہ ماسک پتر نہیں۔ "پرکاش" رسالہ کی صُورت میں اس کمی کو پُورا کر دیگا۔ اور زیادہ ہر دلعزیز ہو جائے گا۔ اس کے پرتیک انک میں یہ چیزیں دینے کا وچار ہے۔

(۱) ویدُ اُپدیش۔ (۲) اُپنشدوں کی شکشا پرد گاتھائیں۔ (۳) شاستریہ چرچا۔ (۴) شنکا سمادھان۔ (۵) سدھانت وشیک لیکھ (۶) سواستھ رکشا سمبندھی لیکھ۔ (۷) ساماجک اُنتی وشیک لیکھ۔ (۸) دیش کی سیاسی ہلچل کا ذکر (۹) دیگر مت متانتروں کی سرگرمیوں کا آلوچناتمک ورنن۔ (۱۰) دیش ودیش کی پرگتی۔ (۱۱) نئے نئے اوشکاروں کا ورنن۔ (۱۲) نوجوانوں کی بے کاری کو دُور کرنے کے اُپائے۔ (۱۳) بچّوں کے لئے شکشا پرد باتیں۔ (۱۴) جوشیلی نظمیں (۱۵) نصیحت آموز کہانیاں (۱۶) آریہ جگت کے سماچار (۱۷) مہینہ بھر کی پولیٹیکل اہم خبریں۔ (۱۸) نئی کتابوں اور اخباروں کی سمالوچنا۔ (۱۹) مہاشہ کرشن جی کا اوجسوی اور پر از معلومات اگر لیکھ۔ (۲۰) سمپادکیہ ٹپنیاں (۲۱) دیگر اخباروں کے دلچسپ اقتباسات وغیرہ۔

اس پریورتن کے سمبندھ میں ہم اپنے گراہکوں، آریہ بھائیوں اور "پرکاش" کے شبھ چنتکوں کی سمتی چاہتے ہیں۔ وہ ہمیں ۲۸ دسمبر تک مطلع کریں۔ کہ کیا وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ "پرکاش" ہفتہ وار کی صُورت میں چھپتا رہے۔ چاہے اس کے صفحے کم ہوتے جاویں۔ اور وہ کمی صفحات اور بے قاعدگی کی شکایت نہ کریں گے۔ اور وہ اپنا پریم سمبندھ اس سے بنائے رکھیں گے۔ یا یہ کہ وہ اس کو ماہواری شکل میں لینا پسند کریں گے (باقی اگلے صفحہ کالم اوّل میں)

دُنیا کے ہفت عجائب میں سے ایک
"تاج محل"
زمانے کے گال پر
ایک عاشق صادق مغلیہ بادشاہ کی آنکھوں سے لڑھکا ہُوا ایک آنسو ہے۔
کُو-کا رجسٹرڈ
دورِ حاضرہ کی حیرت انگیز ایجاد
پنڈت ٹھاکر دت ملتانی ویدھ
کے سینتیس ۳۷ سالہ تجربہ کا نچوڑ ہے
نئے اور پُرانے گلوں کا بغیر اپریشن واحد علاج
قیمت فی پیکٹ عہ علاوہ محصولڈاک
اپنے شہر کے دوافروش سے طلب کریں۔
منیجر مُلتانی فارمیسی (رجسٹرڈ) گمٹی بازار لاہور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ادھر اُدھر کی

"آریہ ویر" کی سنز ا تین دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں۔ جتنے جھگڑے پنجاب میں پائے جاتے ہیں۔ ان کی جڑ وہی ہے۔ دُوسروں کی پگڑیاں اُچھالنا اس کا مشغل ہے۔ ۱۴ر دسمبر کے انک میں اس نے مہاشہ کرشن کے علاوہ ایڈیٹر "پرکاش" کے خلاف بھی بکواس کی ہے۔ اور کئی بے بنیاد باتیں اُس سے منسوب کی ہیں۔ اس کے پیشِ نظر میں سوچ رہا ہوں۔ کہ جواب دُوں یا نہ؟ ایک طرف آریہ سماج کی ہیت کا خیال ہے۔ اور دُوسری طرف اپنی عزت۔ دونوں میں سے کس کو قربان کروں؟ یہی سوچ رہا ہوں۔ "آریہ ویر" کا دماغ بگڑ گیا ہے۔ اس لئے اس کا علاج ہونا ضروری ہے۔ یہ دو طرح سے ہو سکتا ہے۔ ایک قلم کے ذریعہ اور دُوسرا قانون کے دوارا۔ میں نے جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے پچھلے ہفتے ہی قلم روک لیا تھا۔ اور ارادہ کر لیا تھا۔ کہ اب کچھ نہ لکھونگا۔ لیکن اس کا اس پر کوئی اثر نہیں ہُوا۔ اور وہ کھُل کھیلا ہے۔ میں دو ہفتے اور چپ رہوں گا۔ اس کے بعد اس کے دماغ کی درستی کا جو طریقہ موزوں ہوگا۔ اسے استعمال کرنے سے دریغ نہیں کیا جائیگا۔ اور اسے اچھی طرح سے بے نقاب کر دُوں گا۔ چاہے اس کا نتیجہ کچھ بھی کیوں نہ ہو؟ (ہنیشی)

ہمارا اپنا ارادہ ۱ سے جنوری ۴۲ء سے ماہوار کر دینے کا ہے۔ خریداروں کو ہماری اس سکیم پر اپتی ہو۔ یا جو پرکاش کو ہفتہ وار ہی رکھنے کے حق میں ہوں۔ وُہ ہمیں ۲۸ر دسمبر تک اپنی سمتی سے مطلع کر دیں۔ جو ہماری تجویز سے متفق ہوں وُہ بھی لکھیں۔ ہر ایک خریدار کو اس وشے میں اپنی سمتی اوشیہ لکھنی چاہیئے۔ جن کی کوئی سمتی پراپت نہ ہوگی۔ ان کے متعلق سمجھا جاویگا۔ کہ وُہ ہماری تجویز کے حق میں ہیں۔ تاریخ مقررہ کے بعد کسی اعتراض پر دھیان نہیں دیا جاوے گا۔ اگر ہماری تجویز کے خلاف بہت کم سمتیاں ملیں۔ تو بھی ہم اپنی تجویز کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ اگر فیصلہ یہ ہُوا کہ پرکاش ہفتہ وار ہی نکلے۔ تو خریداروں کو ۴ر جنوری کا اخبار وقت پر مل جاوے گا۔ اگر فیصلہ یہ ہُوا۔ کہ ماہوار رسالہ کی صورت میں نکلے۔ تو جنوری کا انک خریداروں کو ۱۵ر جنوری کو پوسٹ کیا جاوے گا۔ خریدار، ایجنٹ، مشتہرین اور دیگر متعلقہ اصحاب نوٹ فرماویں۔ اب جو کچھ چار پرچوں میں ملتا ہے۔ ماہوار ہونے پر اس سے کم نہیں ملیگا۔ (ہنیشی علاوپوری)

ایڈیٹر کے نوٹ

آریوں کے جھنڈے کا رنگ

شری مہاتما نارائن سوامی جی پردھان سارودیشک سبھا نے "سارودیشک" کے دسمبر انک میں لکھا ہے۔ کہ متھرا کی وددت سبھا نے جو رشی دیانند کی جنم شتابدی پر سنگھٹن ہوئی تھی۔ آریہ جھنڈے کا رنگ گیرُوا قرار دیا تھا۔ کیونکہ آریہ سماج ایک سنیاسی کا ستھاپت کیا ہُوا ہے۔ نیز اس لئے بھی۔ کہ اس سمبندھ میں کوئی سپشٹ شکشا شرتی یا سمرتی آدی گرنتھوں میں ملی نہ تھی۔ لیکن اب اتھرووید میں ایک منتر مل گیا ہے۔ (۷-۱۰-۱۱) جس کا ارتھ اس پرکار ہے۔ "دھوبتی سے پیرت چکشو ہو کر شترو کی سینا بھاگ جائے۔ اور وُہ کان دبا کر چیکھے۔ نرسندھی نام مہا منتر کے بل سے سینا دوارا شترو کے جیت لینے پر لال رنگ والے جھنڈے کھڑے کئے جاویں۔" اس منتر میں جھنڈے کے لال رنگ والا ہونیکا ودھان ہے۔ اس لئے سوامی جی جاننا چاہتے ہیں۔ کہ کیا آریہ جھنڈے کا رنگ گیروے کی جگہ لال کر دیا جائے۔ سب آریہ سجنوں کو اپنی سمتی سوامی جی کو سارودیشک سبھا دہلی کے پتہ پر بھیجدینی چاہیئے۔

پنڈت وشو بندھو کی گرفتاری

حکومت پنجاب نے پرسدھ آریہ ودوان پنڈت وشو بندھو کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان کا قصور صرف یہ ہے۔ کہ کچھ برس ہُوئے وُہ ہندو مہا سبھا کی طرف سے بودھ کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے جاپان گئے تھے۔ ان کا پالٹیکس سے کوئی سمبندھ نہیں۔ اس لئے حکومت نے ان کو گرفتار کر کے غلطی کی ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ انہیں رہا کر دیا جائے۔

راجستھان سبھا کا وارشک ادھیویشن

آریہ پرتی ندھی سبھا راجستھان کا وارشک ادھیویشن ۲۴ و ۲۵ر دسمبر کو اجمیر میں ہوگا۔ اس اوسر پر نئے ادھیکاریوں کا چناؤ۔ اگلے ورش کا کاریہ کرم نردھارت اور بجٹ پاس ہوگا۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ یہ ادھیویشن پوری سپھلتا سے سماپت ہوگا۔ اور ادھیکاریوں کے چناؤ کے سمبندھ میں کوئی جھگڑا نہ ہوگا۔

ہندو مہاسبھا کا اجلاس

اس ورش بھی ویر ساورکر ہی ہندو مہا سبھا کے وارشک ادھیویشن کے پردھان چُنے گئے ہیں۔ اور سبھا کا یہ ادھیویشن بھاگل پور میں ۲۵ سے ۲۷ر دسمبر تک ہوگا۔ ہمیں آشا ہے۔ کہ اس ادھیویشن میں ہندو جاتی کو اُنتی کی طرف لے جانے اور آنیوالے خطرہ سے بچانے کے لئے کوئی ٹھوس پروگرام تیار کیا جاویگا۔ کورے ریزولیوشن پاس نہیں کئے جائیں گے۔

سوامی سوتنترانند جی کا نظام ریاست کا دورہ

سوامی سوتنترانند جی مہاراج ان دنوں نظام ریاست کا دورہ کر رہے ہیں۔ ان کی یاترا اور پرچار کا ودرن "پرکاش" کے پاٹھک کئی سپتاہ سے پڑھ رہے ہیں۔ ابھی کئی ہفتے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ان لیکھوں میں ہمارے پاٹھکوں کو ریاست میں آریہ سماج کی اوستھا کے گیان کے علاوہ نظام ریاست کے بڑے بڑے شہروں کی بھوگولک ستھتی کا بھی پریچہ ملیگا۔ آشا ہے۔ کہ یہ لیکھ مالا بہت پسند کی جاوے گی۔

اکھل بھارتیہ مہلا سمیلن

اکھل بھارتیہ مہلا ...... سمیلن کا سولھواں ادھیویشن کوکناڈا میں ۲۹ سے ۳۱ر دسمبر کو شریمتی وجے لکشمی پنڈت کی ادھیکشتا میں ہونے جا رہا ہے۔ ہم اس ادھیویشن کی پُورن سپھلتا چاہتے ہُوئے اس بات کے اچھک ہیں۔ کہ سمیلن بھارتیہ استریوں میں پوروِیہ سبھیتا کے پرچار اور ویدِک تا کا سنچار کرنے والا کوئی کاریہ کرم نشچت کرے۔ اور اس بات کی بھی سرکار سے پربل مانگ کرے۔ کہ استریوں کی شکشا میں استری کے لئے اُچت آوشیک پریورتن کئے جاویں۔

ہیٹ پتلون پہننے والا مہنت

دہلی کے ایک مہنت گنگا داس گدی نشین مندر سیجی بائی کے خلاف ڈسٹرکٹ جج میرٹھ کی عدالت میں دعوے دائر کیا گیا ہے۔ مُدعی نے اعتراض اُٹھایا ہے۔ کہ "مہنت کی طرزِ رہائش فقیرانہ نہیں ہے۔ بلکہ وُہ مثل ایک گھر باری کے عشرت و عیش کی زندگی بسر کرتا ہے۔ اس کی رہائش گاہ میں ریڈیو سیٹ۔ کریم پاؤڈر وغیرہ کئی کئی جوڑے انگریزی کوٹ اچکن، قیمتی قمیض۔ سنہری فرشی قالین رہتے ہیں۔ مہنت اکثر کوٹ پتلون پہنتا ہے۔ ٹھاکر دوارہ میں خوش پوش احباب کی صحبت اور اس صحبت میں شراب کا دور اکثر ناچ و پارٹی کے قہقہے اس بات کی دلالت کرتے ہیں۔ کہ یہ ٹھاکر دوارہ نہیں۔ ایک نوجوان منچلے رئیس کی عشرت گاہ ہے"...... (جاگرت) چونکہ مقدمہ عدالت میں ہے۔ اس لئے ہم اس پر کوئی رائے زنی کرنا نہیں چاہتے۔

مختصر خبریں

— ہندو مہا سبھا کی استقبالیہ کمیٹی کے ڈکٹیٹر کو گرفتار کر لیا گیا اور پنڈال گرا دیا گیا ہے۔ ہندو مہا سبھا نے کونسل آف ایکشن مقرر کر دی ہے۔

— سکھر کے فسادات میں لوٹ مار اور آتشزدگی میں ساڑھے ۴۵ لاکھ روپے کا نقصان ہُوا۔

— برطانوی اخبارات مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کو منایا جائے۔

— کلکتہ یونیورسٹی خالی کرا دی جائیگی۔

— رنگون پر بمباری نہیں ہُوئی۔ اور نہ ہی جاپانی انڈیمان میں اُترے ہیں۔

— ۱۵ر دسمبر کو برلن میں محوری طاقتوں نے مل کر جنگی پروگرام تیار کیا۔

— ملایا میں وسیع پیمانہ پر حملہ شروع ہو گیا ہے۔

— وزیر ہند نے کہا ہے۔ کہ سنگاپور ہاتھ سے نکل گیا تو ہندوستان کا خدا ہی حافظ ہے۔

— جاپان نے امریکہ کے چھ جنگی جہاز غرق کر دیئے ہیں۔ جاپان کے تین غرق ہو چکے ہیں۔

— جاپانی فوجیں برما میں داخل ہو گئی ہیں۔

— پنجاب گورنمنٹ نے آڑھتیوں کے مطالبات منظور کر لئے ہیں۔

— گورنمنٹ گندم خرید رہی ہے۔

— گورنمنٹ اخبارات کی قیمتیں اور صفحات مقرر کرنے کے متعلق سوچ رہی ہے۔

— روسی کمال بہادری سے جرمنوں سے اپنے کھوئے ہُوئے علاقے واپس لے رہے ہیں۔

— جاپانی دستے برطانوی بورنیو میں داخل ہو گئے ہیں۔

— خیال ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی مہاتما گاندھی کو لیڈرشپ سے سبکدوش کر دیگی۔

— برطانیہ اکروڑ ۲۵ لاکھ روزانہ جنگ پر خرچ کر رہا ہے۔

— رُوس کی جنگ میں ۸۰ لاکھ جرمن سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں۔

— کلکتہ از خود خالی ہو رہا ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہتیشی جی کے سپتر کا نام کرن

شری ہتیشی جی سمپادک "پرکاش" و آریہ درت کے نوجات سپتر کا نام کرن سنسکار ۱۴ دسمبر کو پراتہ ۹ بجے پرکاش کاریالیہ میں ہؤا۔ سنسکار پنڈت ودیادھر جی ویدنے کرایا۔ سو اسو کے لگ بھگ استری پرشوں نے بھاگ لیا۔ جن کا لڈوؤں سے ستکار کیا گیا۔ بالک کا نام "نریندر" رکھا گیا۔

ایک یوگیہ وید لاہور میں

گورو کل کے اتبھنت یوگیہ اور تجربہ کار وید پنڈت ودیادھر سولن نواسی ہر سال سردیوں میں لاہور آجایا کرتے ہیں۔ اس ورش بھی وہ آگئے ہیں۔ اور کچہری نسبت روڈ پر پریکٹس آرمبھ کر دی ہے۔ آپ تپدق اور سنگرہنی و دیگر پیچیدہ امراض کے سپھل چکتسک ہیں۔ باہر اور لاہور کے روگی ان کی چکتسا یوگیتا سے لابھ اٹھاویں۔

دکشن بھارتیہ آریہ سمیلن

۲۷، ۲۸ دسمبر کو مدراس میں دکھشن بھارتیہ آریہ سمیلن ہوگا۔ جسمیں پنڈت ایودھیا پرشاد جی ویدک مشنری اور پنڈت ونایک راؤ جی ودیا النکار آدی آریہ ودوان شامل ہونگے۔

(دھرم دیو ودیا واچسپتی)

لدھیانہ میں ویدک وواہ

بابو کاشی رام جی افریقہ نواسی کی سپتری کوشلیا رانی کا شبھ وواہ مجیٹھ نواسی مسٹر چونی لال بی۔ اے کے ساتھ پنڈت سوم دت ودیا النکار نے ویدک ریتی سے کرایا۔ ور پکش نے ۵۱ اور ودھو پکش نے ۴۱ روپیہ دان دیئے۔ اسی طرح لالہ روپ چند رئیس کی بہن کا وواہ لال بلراج ایم۔ اے سے ہؤا۔ ور پکش نے ۵۱ روپے دان دیا۔ ودھائی! (لبھو رام نیئر)

ضرورت ور

ایک ۱۷ سالہ سندر سوسشیل مڈل تک شکشتا گرہ کاریوں میں نپن ارورہ کل آتپن کنیا کے لئے جس کے پتا ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار پر سرکاری ملازم ہیں۔ ایک یوگیہ اور برسر روزگار ور کی ضرورت ہے۔ شادی جلد کرنے کا وچار ہے۔ پتر بیوہار "N" معرفت اخبار "پرکاش" لاہور

امرت دھارا منجن مفت

ضروری اطلاع

غور سے پڑھئے!

مارچ میں کوئی رعائت نہ ہوگی

ہاں ہمیشہ کیواسطے کچھ قیمتیں کم کر دی گئی ہیں!

امرت دھارا کی جوبلی کے بعد کارخانہ امرت دھارا اپنا سالانہ جلسہ مناتا رہا۔ اور ہر مارچ میں ادویات کی قیمت میں کافی رعایت کی جاتی رہی۔ پچھلی بار ہم نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ کئی وجوہات سے اتنی بڑی رعائت آخری ہوگی۔ مگر خطوط وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے کئی خریداروں کو ابھی تک خیال ہے کہ مارچ میں پھر ویسی رعائت ہوگی۔ اس واسطے بذریعہ اشتہار اطلاع دینا ضروری ہے کہ مارچ کی رعائت نہ ہوگی!

مگر

ایک خوش خبری یہ ہے

کہ ہمنے یہ کوشش کی ہے کہ ہمیشہ کیواسطے نفع گھٹا کر کچھ قیمتیں کم کر دی جاویں۔ چنانچہ اچھی طرح سے غور کر کے جس دوائی میں جتنی قیمت گھٹائی جاسکتی ہے اُتنی گھٹا دی ہے اور نئی قیمتوں کا نقشہ چھپوا لیا گیا ہے۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۱ء سے ہر ایک سے رعائتی قیمت لی جاوے گی۔ ہمارے مہربان مندرجہ ذیل نقشہ بھر کر تین پیسہ کے ٹکٹ کے ساتھ بھیجدیں۔ اور صرف نقشہ قیمت ہائے رعائتی یا ضرورت ہو تو فہرست بھی منگوالیں۔ براہ مہربانی بلا ضرورت فہرست نہ منگوادیں کہ خدمت گراں ہے!

امرت دھارا منجن کا نمونہ ہم ہر ایک کو مفت بھیجیں گے تاکہ ڈاک کے تین پیسہ کے ٹکٹ جو آپکے خرچ ہونگے اُن کا معاوضہ بھی مل جاوے اور روزانہ ضرورت کی ایک چیز کا تجربہ بھی آپکو ہو جاوے۔

۲۱

جناب منیجر صاحب امرت دھارا فارمیسی لاہور

درخواست ہے کہ ...... قیمتوں کا نقشہ اور امرت دھارا منجن کا ایک پیکٹ بطور نمونہ مفت ...... تین پیسہ کے ٹکٹ براہ مہربانی ارسال ہیں!

میرے پاس آپ کی ادویات کی فہرست موجود ہے۔ اسکو بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔

میرے پاس آپکی ادویات کی فہرست موجود نہیں ہے اس کو بھی براہ مہربانی بھیجیں۔

نام ......

پورا پتہ ......

......

نوٹ: ...... صرف امرت دھارا ...... لاہور ...... ہے!

خط وکتابت کا پتہ۔ امرت دھارا ۲۱ لاہور

المشتہر منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

پرکاش کے دو دو نئے خریدار بنا کر اپنے کرتویہ کا پالن کریں۔

سالانہ تعطیل

اگلا پرچہ بند رہے گا!

اس انک کے ساتھ اس ورش کے ۴۸ انک پورے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ ۱۹۴۱ء کا آخری انک ہے۔ اگلے ہفتہ کا پرچہ جس پر ۲۸ دسمبر کی تاریخ ہونی چاہیئے۔ نہیں نکلیگا۔ یہ ہماری سالانہ تعطیل ہے۔ پریس اور ڈاکخانہ میں کرسمس کی چھٹیاں رہیں گی۔ اور اس ہفتہ میں حساب کتاب ٹھیک کیا جاویگا۔ اور نئے رجسٹر لگائے جاویں گے۔ "پرکاش" کے گراہک اور دوسرے بھائی مطلع رہیں۔ نئے ورش میں اس کے دو دو گراہک بنا کر ہماری سہائتا کریں۔ صفحہ ۶ کا دیکھ "پرکاش" کا نئے ورش کا پروگرام ضرور پڑھیں۔

وی۔ پی وصول کیجئے

جن گراہکوں نے باوجود اطلاع یابی کے چندہ مقررہ تاریخ تک ارسال نہیں کیا۔ ان کی سیوا میں وی۔ پی بھیجے گئے ہیں۔ جن بھائیوں نے وصول کر لیئے ہیں۔ ان کا دھنیواد اور جنہوں نے وی۔ پی کا نوٹس لیا ہو۔ وہ امانت میں پڑے وی۔ پی کو ڈاکخانہ سے اپنی پہلی فرصت میں وصول کر لاویں۔ کسی صورت میں بھی واپس نہ کریں۔ تاکید ہے۔

کارخانہ امرت دھارا کی فراخدلی

"کارخانہ امرت دھارا ہر سال اپنے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ماہ مارچ میں اپنی ادویات میں کافی رعائت کیا کرتا تھا۔ مگر حالات سے مجبور ہو کر ان کو اعلان کرنا پڑا ہے۔ (جیساکہ دوسری

بچوں کی اکسیر دوا

حکیم تلسی پرشاد اگروال علیگڑھ

بال جیون گھٹی

اصلی میٹھی رجسٹرڈ

بچوں کو روزانہ ذرا سی پلا دینے سے بچے کبھی ہرگز بیمار نہیں ہونگے۔ دانت بھی آسانی سے نکل آتے ہیں

نیز بچوں کی ہر ایک بیماری دور ہو کر ......

سب جگہ فروخت ہوتی ہے لیکن نقلی گھٹیوں سے بچیں

قیمت فی شیشی ......

مفت لو ......

المشتہر منیجر بال جیون کاریالیہ علی گڑھ یو۔ پی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نظام راجیہ کی یاترا اور پرچار (۳)

از شری سوامی سوتنترانند جی مہاراج

۲۴ نومبر کو ۱ بجے بعد دوپہر نلگنڈہ سے موٹر بس پر سوار ہو کر مریال گڑھ کو چلا۔ مریال گڑھ نلگنڈہ سے ۲۸ میل ہے۔ موٹر میں آج بھیڑ بھی اچھی تھی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ریاست میں موٹریں سرکار کی ریلوے کے ماتحت چلتی ہیں۔ اور لوگوں کو گاڑیاں چلانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے مسافروں کو اس میں ہی بیٹھنا ہوتا ہے۔ اس میں ایک فائدہ بھی ہے۔ کہ کرایہ مقرر ہے۔ ایک میل کا کرایہ نظامی دو پیسہ ہوتا ہے۔ پاٹھکوں کو خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ریاست میں ایک روپیہ کے ۶ پیسے ہوتے ہیں۔ اور نظامی روپیہ لگ بھگ انگریزی تیرہ آنے کے برابر ہے۔ یہ گاڑیاں ریل گاڑی کی طرح مقررہ وقت پر چلتی ہیں۔ اور ان کے لئے راستے بھی مقرر ہیں۔ اور مقررہ وقت پر پہنچ جاتی ہیں۔ ان میں جو مسافروں کے بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی گئی ہے۔ وہ میرے حساب سے چھوٹی ہے۔ اور مسافروں کے لئے کافی ہے۔ تو بھی یہ لکھا جا سکتا ہے۔ کہ موٹر بس اچھی ہے۔

میں پنڈت بھدردیو جی کے ساتھ ۳ بجے مریال گڑھ پہنچا۔ اور آریہ سماجی موٹر بس اڈہ پر حاضر تھے۔ ان کے ساتھ میں آریہ سماج مندر میں گیا۔ اور وہیں ٹھہرا۔

مریال گڑھ میں آریہ سماج کا مندر ابھی تک کرایہ پر ہے۔ اپنا مندر ملکیت کا نہیں ہے۔ اور اس جگہ آریہ سماجیوں کی تعداد اندازاً پچاس ہے۔ اور یہ سب ہی پرایہ ویش ہیں۔ جو بیوپاری ہیں۔ یہ اُتسا ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اس جگہ آریہ سماج کے پردھان وکیل ہیں۔ جو دل کر محنت سے کام کرتے ہیں۔ یہاں کے سبھاسدوں کو دیکھ کر اور بات چیت کر کے مجھے پانی پت آریہ سماج یاد آ گیا۔

مریال گڑھ کی آبادی اندازاً پانچ ہزار ہے۔ اس جگہ ایک نئی بات دیکھی گئی۔ لوگوں نے سنایا۔ کہ نزدیک ہی ایک بڑا قصبہ ہے۔ اس میں کسی ویش کا دیہانت ہو گیا۔ داہ کریا کے بعد دوسری رسموں کے لئے براہمن پروہت نے کہا۔ کہ آپ کا ایک ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اس کے رشتہ داروں نے یہ خبر سنائی جو مدراس پریسیڈنسی میں ہے۔ بھیجی۔ وہاں والوں نے ایک پروہت بھیجا۔ جس نے پچاس روپیہ سے بھی کم میں سب کچھ کر دیا۔ تب پہلا پروہت اور براہمن بگڑ گئے۔ انہوں نے ہر ایک سنسکار کروانا بند کر دیا۔ ان ویشوں نے پھر سنائی خبر دی۔ انہوں نے ایک ویش پروہت بھیج دیا۔ جواب بھی مریال گڑھ اور دوسرے قصبوں میں پروہت کا کام کرتا ہے۔ وہ خود بھی جنم کی درشٹی سے ویش ہے۔ اس نے بتلایا۔ کہ گنٹور کے نزدیک ویش جاتی نے ایک پاٹھ شالا بنائی ہے۔ اس میں سنسکرت کا وید اور سنسکار ودھی سکھلائی جاتی ہے۔ اور وہاں کے پڑھے ہوئے ودیارتھی پروہت بن کر دوسری جگہ مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور وہ ویشوں کے سنسکار کرواتے ہیں۔ اس پاٹھ شالا میں ویش نوجوان ہی رکھے جاتے ہیں۔ اس پرکار یہاں ویشوں کے ویش پروہت یہ بالکل نئی بات ہے۔

۲۵ نومبر کو صبح سات بجے موٹر بس میں سوار ہو کر سوریہ پیٹ کے لئے چلا۔ موٹر بس ۱½ گھنٹہ چل کر تیرتی گرام میں ٹھہری۔ وہاں آ کر ہمیں حکم ملا۔ کہ آپ اُتر جائیں۔ کیونکہ موٹر یہاں سے نلگنڈہ جائیگی۔ وہاں سے ۹½ بجے واپس آئے گی۔ اس وقت آپ کو یہاں سے ہی پھر سوار کر کے چلیگی۔ ہم اُتر گئے۔ نزدیک ہی ایک مکان میں گئے۔ جہاں باولی تھی۔ اس میں اشنان کیا۔ اور اس مکان میں مکان والے نے دودھ کا پربندھ کر رکھا تھا۔ اس نے کہا۔ کہ مجھے سوچنا دی گئی تھی۔ کہ آپ آ رہے ہیں۔ اس لئے یہ بندوبست ہے۔ میں نے دودھ پیا۔ اور کچھ کھانا کھایا۔ ۹½ بجے موٹر آئی۔ اور اس میں سوار ہو کر چلے۔ اور دس بجے نکرکل میں پھر گاڑی بدلی۔ لیکن وہاں ٹھہرنا نہیں پڑا۔ دوسری گاڑی میں سوار ہو کر ۱۱ بجے سوریہ پیٹ پہنچ گئے۔ مریال گڑھ سے سوریہ پیٹ ۴۴ میل کا سفر ہے۔ گاڑی سے اُتر کر … جی کے مکان پر گئے۔ ان کا نام وینکٹ نرسیا ہے۔ ان کے پاؤں میں زخم ہونے سے وہ زیادہ چل نہیں سکتے تھے۔

سوریہ پیٹ ضلع نلگنڈہ کی تحصیل ہے۔ اور اچھا قصبہ ہے۔ آریہ سماج ستیاگرہ کے بعد بنا ہے۔ آریہ سماجیوں نے مندر کے لئے ایک مکان چھبیس سو روپیہ میں خریدا ہے۔ اس کی رجسٹری بھی سبھا کے نام ہو گئی ہے۔ مندر کے لئے آریہ سماجیوں نے اٹھارہ سو روپیہ اکٹھا کیا تھا۔ جس میں سے دو صد روپیہ رجسٹری وغیرہ پر خرچ ہو گیا۔ اور جو ایک ہزار روپیہ کی کمی رہی۔ وہ ایک آریہ سماجی نے جن کا نام رام نرسیا ہے۔ اپنے پاس سے پوری کر کے کہا۔ کہ آریہ سماجی پھر اکٹھا کر کے دیدیں۔ میں ایک ہزار پر کوئی سود نہ لونگا۔ اور چندہ میں ایک صد روپیہ اس ہزار سے الگ دیا۔ اس مندر کا مندر پرویش پچھلے سال شری نارائن سوامی جی کے کر کملوں سے کیا گیا تھا۔ اس پرکار سوریہ پیٹ آریہ سماج کے پاس اپنا مندر ہے۔ جس میں دروازہ اور یگیہ شالا بنوانی باقی ہے۔ یہ خیال رہے کہ آریہ پرتی ندھی سبھا نظام راجیہ نے ایک پرستاؤ سویکار کر کے یہ نشچے کر دیا ہے۔ کہ ہر ایک آریہ سماج مندر کا دروازہ ایک جیسا ہی ہوگا۔ اور اس کا نقشہ منظور ہو چکا ہے۔ اب سب آریہ سماج اس نقشے کے مطابق اپنے مندروں کے دروازے بنا رہے ہیں۔

سوریہ پیٹ میں اندازاً ساٹھ آریہ ہیں۔ ان میں کئی برادریوں کے آدمی ہیں یعنی براہمن۔ ویش وغیرہ سب ہیں۔ اور نوجوان اور بوڑھے بھی شامل ہیں۔ اس لئے آریہ سماج کی حالت اچھی ہے۔ شام کو آریہ سماجیوں نے جلوس نکالنے کا پربندھ کر رکھا تھا۔ میری خواہش نہ تھی۔ لیکن ان کے زور دینے پر مجھے اپنی خواہش سے ورودھ جلوس میں شامل ہونا پڑا۔ جلوس کے آگے پنڈت سوستی واچن کا پاٹھ کرتے ہوئے جاتے تھے۔ جلوس میں شہر کے انوسار اچھی بھیڑ تھی۔ جلوس میں نعرے ویدک دھرم کی جے۔ سوامی دیانند جی کی جے کے تھے۔ کچھ تیلگو گیت تھے۔ جن کو میں سمجھتا ہی نہ تھا۔ اس طرح جلوس آریہ سماج مندر میں جا کر ختم ہوا۔

اسی طرح سوریہ پیٹ کے ساتھ میرا ضلع نلگنڈہ کا دورہ سماپت ہو گیا۔ میں اس ضلع میں صرف تین سماجیں دیکھ سکا۔ نلگنڈہ۔ مریال گڑھ۔ سوریہ پیٹ۔ اس ضلع میں اس وقت مندرجہ ذیل جگہوں میں آریہ سماجیں ہیں۔ دیوا کنڈہ۔ کدن کل۔ بھونگیر۔ کودارو۔ چل کرٹی۔ اس طرح سب آریہ سماجیں آٹھ ہیں۔

اس کے آگے میں ورنگل ضلع میں جا رہا ہوں۔ ضلع ورنگل کی آریہ سماجوں کا ذکر اگلے لیکھ میں کروں گا۔ ضلع نلگنڈہ تلنگانہ کا ہے۔ اس ضلع میں تیلگو بھاشا بولی جاتی ہے۔ اس کے ایک طرف ضلع محبوب نگر ہے۔ دوسری طرف کرشنا ندی اور انگریزی علاقہ ہے۔ تیسری طرف ضلع ورنگل ہے۔ اور چوتھی طرف حیدرآباد بلدہ ہے۔ اس طرح سے یہ ضلع انگریزی سے لگتا ہے۔ جو مدراس کا اندھر پرانت ہے۔ پنجاب میں فوجی سپاہیوں کو تلنگا کہتے ہیں۔ فوجی سپاہیوں کا یہ نام اسی تلنگانہ سے پڑا ہے۔ کیونکہ شروع میں انگریزی فوج میں تلنگانہ کے سپاہی بھرتی ہوئے تھے۔ ان سپاہیوں سے ہی انگریزوں نے مدراس بمبئی اور بنگال کو فتح کیا تھا۔ آج فوجوں میں تلنگانہ کے سپاہی نہ ہوں۔ تو اور بات ہے۔ لیکن فوجی سپاہی کو تلنگا نام ان کی وجہ سے ہی پراپت ہوا ہے۔

نظام راجیہ میں تلنگانہ۔ مرہٹہ واڑی۔ کرناٹک تین علاقے ہیں۔ تینوں کی زبان سلسلہ …

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک دلچسپ افسانہ

"امتحان"

از کنور ہری سنگھ۔ ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور

صبح کا وقت ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آ رہے ہیں۔ جن کو روزمرہ سیر کرنیکی عادت ہے۔ وہ اپنے اپنے گھروں سے نکل کر سڑکوں پر گھومتے دکھائی پڑتے ہیں۔ کئی تو سیر کرکے اپنی اپنی قیامگاہ کی طرف لوٹ پڑے ہیں۔ ایسے وقت میں ایک شخص نہایت ہی تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا کسی طرف کو چلا جا رہا ہے۔ شاید اسے ضروری کام ہے۔ اسی لئے تو وہ جلدی جلدی بھاگا جا رہا ہے۔ آخر چلتے چلتے وہ ایک مکان کی دہلیز پر جا رکا۔ تھوڑی دیر دستک دینے کے بعد جب کوئی جواب نہ ملا۔ تو بے کھٹکے اندر داخل ہو گیا۔ لیکن اتنی دیر خاموشی کے ساتھ کہ اندر بیٹھے ہوئے آدمی کو اس کے آنیکی خبر تک نہ ہوئی۔ آخر تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے اندر بیٹھے ہوئے شخص کے شانے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "کہو موہن کیا سوچ رہے ہو۔ اتنے محو ہو خیالات کے سمندر میں غرق ہی تو ہو گئے ہو"

"آؤ دوست۔ تم کب آئے سُریش۔ معاف کرنا۔ میں نے تمھیں نہیں دیکھا" موہن نے پریشانگی سے پوچھا۔

"آؤ اس سامنے والی کرسی پہ بیٹھ جاؤ۔"

"میں تمہیں ایک نہایت ہی ضروری اطلاع دینے آیا ہوں موہن۔" سُریش نے کہا۔

"ہاں ہاں کہو۔"

"کیا تم کو مزدوروں کی کل کی سٹرائیک کا کچھ حال معلوم ہے؟"

"ہاں کچھ کچھ۔ اسی کی بابت تو میں سوچ رہا تھا۔ سُناؤ دوست کل حقیقت سُناؤ۔"

"تم کل کیوں نہیں آئے تھے؟"

"چونکہ میری طبیعت قدرے علیل تھی اس لئے وہاں جانا نا مناسب سمجھا۔ خیر یہ باتیں تو فرصت کے وقت کرنیکی ہیں۔ مجھے کل کی سُناؤ۔ کہ میرے بھائیوں پر کیا گذری؟"

"تم جانتے ہی ہو موہن!۔ کہ آج کل ہر چیز مہنگے داموں ملتی ہے۔ مزدوروں کا گذارہ دس بارہ آنہ میں نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ انہوں نے مالک سے مطالبہ کیا۔ کہ ہماری اُجرت بڑھا دو۔ لیکن انہوں نے ایک نہ مانی۔ اور یہی جواب دیا۔ کہ "تمہیں پہلی ہی مزدوری پہ کام کرنا ہوگا"۔ مزدوروں نے سٹرائک کر دی۔ مالک کے حامیوں اور مزدوروں میں جھگڑا ہو گیا جس نے خوفناک صورت اختیار کر لی۔ بس پھر کیا تھا۔ پولیس منگوائی گئی۔ لاٹھیاں کئیوں کے سر پھٹے۔ کئیوں کی جانیں گئیں۔ کیا کیا بتاؤں جب وہ درشیہ میری آنکھوں کے سامنے آتا ہے۔ تو مارے گھبراہٹ کے کلیجہ کانپ اٹھتا ہے۔"

"ہمیں اس کا ضرور بدلا لینا چاہیے سُریش"

"ہاں میری بھی یہی صلاح ہے۔ ہم تمہیں اپنا سچا رہنما سمجھتے ہیں۔ جیسا آپ مناسب سمجھیں ہمیں حکم دیں۔ ہم اُسے بجا لائیں گے"

"دیکھو دوست یہ کام جلدی کے نہیں ہوتے۔ ہمیں رمیش سے بھی صلاح کر لینی چاہیئے۔ وہ بہت تجربہ کار ہے۔ کوئی نیک صلاح دے گا۔ اُس نے مجھے کہا تھا۔ کہ بارہ بجے کے قریب وہ یہاں آئے گا۔ اس لئے ہمیں اُس کا انتظار کرنا چاہیئے۔ تاکہ ٹھیک صلاح مشورہ کیا جائے۔

دونو دوست کمرے میں بیٹھے رمیش کا انتظار کرنے لگے۔ جب گیارہ بج چکے تو موہن نے کہا۔ "بس اب ایک گھنٹہ اور باقی ہے" ہوتے ہوتے بارہ بج گئے۔ دونوں کی آنکھیں سڑک کی جانب لگ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد رمیش سامنے سڑک پر آتے دکھائی دیئے۔ جونہی وہ کمرہ میں پہنچے۔ تو دونوں دوستوں نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ اور پکڑ کر کرسی پر بٹھا لیا۔"

"اچھا ہوا۔ کہ آپ آ گئے۔ ہمیں تو آنے کی اُمید نہیں تھی۔" موہن نے کہا۔

"یونہی ایک ضروری سا کام آپڑا جس کی وجہ سے دیر ہو گئی۔ معافی چاہتا ہوں۔" رمیش نے جواب دیا۔

"دوست میں نے تمہیں ایک ضروری مشورہ کے لئے بُلایا ہے۔ کل کی واردات کا آپ کو پتہ ہی ہے۔ کیا تم یہ محسوس نہیں کرتے۔ کہ اپنے بھائیوں کا انتقام لیا جانا چاہیئے۔"

"ہاں ہمیں بدلہ لینا چاہیئے۔ اور ایسا بدلہ لینا چاہیئے۔ کہ دھرتی تھرا اُٹھے۔ آکاش پھٹ پڑے۔ ہم کو لاٹھیوں سے پیٹا گیا۔ کیا ہم انسان نہیں؟ جانوروں کی طرح لاٹھیوں سے پیٹنا کہاں کا انصاف ہے؟ اگر ہم غریب ہیں۔ تو کیا ہوا بےغیرت تو نہیں۔ جذبہ خودداری تو رکھتے ہیں۔"

"ہاں تو دوست میری صلاح ہے۔ کہ سیٹھ کو قتل کر دیا جائے۔"

"ضرور" دونوں دوستوں نے یکزبان ہو کر کہا۔

"اب ہمیں سوچنا یہ ہے۔ کہ یہ کام سرانجام کیسے پائے؟ سیٹھ صاحب ہر روز صبح سیر کو جاتے ہیں۔ اور جاتے بھی اکیلے ہیں۔ بس صبح انہیں جبکہ وہ سیر کرنے جائیں۔ تو گولی کا نشانہ بنا دیا جائے۔"

"لیکن یہ کام کس کے سپرد کیا جائے؟" رمیش نے پوچھا۔

"سُریش کے سپرد" موہن نے دونوں دوستوں کو کچھ اشارے سے سمجھایا۔

"ہاں میں سمجھ گیا۔ میرا خیال ہے۔ کہ سُریش جی بھی سمجھ گئے ہونگے۔" رمیش نے پوچھا۔

"ہاں" سُریش نے کہا۔

"دوست یہ ٹھیک نہیں۔ گو اُن کی ہمارے ساتھ ہمدردی ہے۔ لیکن پھر بھی یہ ٹھیک نہیں۔ شاید ہمدردی پہ محبت غالب آجائے۔ اور یہ بھی اغلب ہے۔ کہ وہ ہماری دیکھ بھال کے لئے ہی یہاں آئے ہوں۔ بظاہر ہمدردی ظاہر کرتے ہوں۔ اور دل میں بے ایمان ہوں۔ شاید وہ موقع پہ دھوکہ دے دیں۔ اور ہماری جانیں مفت میں تلف ہوں۔"

"دوست تمہیں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ امتحان ایسے ہی موقعوں پہ لئے جاتے ہیں۔ یہاں ہمدردی اور محبت کی کشمکش نہیں۔ بلکہ اصول اور محبت کا جھگڑا ہے۔ اور اصول ایک ایسی چیز ہے جس کے آگے محبت تو کیا دُنیا کی ساری چیزیں ہیچ ہیں۔"

"تو آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ وہ اصول کی خاطر سیٹھ صاحب پہ گولی چلا ئیں گے۔"

"ہاں۔ دوست تم میری بات کو اچھی طرح سمجھے نہیں۔ گولی چلانے کا کام اُن کے سپرد اس لئے کیا جائیگا۔ کیونکہ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ آیا واقعی وہ اصول کے شیدائی ہیں۔ آپ اس بات کا فکر نہ کریں۔ میں ہر ممکن طریقہ سے اس کا بندوبست کروں گا۔ اگر انہوں نے گولی چلانے سے چوں چرا کی۔ تو ثابت ہو جائیگا۔ کہ ان کے دل میں بے ایمانی ہے۔ اُس وقت جو اُن کا حشر ہوگا۔ وہ ظاہر ہی ہے۔ اس طرح سے یہ کانٹا ہمیشہ کے لئے نکل جائے گا۔ اگر وہ حقیقی طور پہ اشترا کی ہیں۔ تو مجھے پورا یقین ہے۔ کہ وہ ہرگز ہرگز گولی چلانے سے گریز نہ کرینگے۔ اُس وقت بھی جو میرا طرز عمل ہوگا۔ اُس کو بھی میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اور شاید اس طرح مرنے مارنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ اُن کی جرأت سیٹھ صاحب کو راہ راست پہ لے آئے۔"

"اچھا آپ کی مرضی۔ آپ نہایت ہی دُور اندیش ہیں۔ ہمیں اب اجازت ہو۔" دونو دوستوں نے کہا۔

(۲)

آج مزدوروں کی میٹنگ ہے جسکی صدارت موہن کو کرنی ہے۔ شہر کے باہر خوب چہل پہل ہے۔ آخر نو بجے کے قریب صدر نے جلسہ کی کارروائی شروع کی۔ کارروائی

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

خاص سردیوں کیواسطے بنڈل

صرف پندرہ دن کیلیے

ان گانٹھوں میں گرم سوٹنگ کلاتھ بھی ہوگا

گرم مال کی اسوقت بڑی تنگی ہو رہی ہے۔ اسلئے صرف پندرہ دن تک ہم یہ گانٹھیں سپلائی کرینگے۔ نوٹ کریں

وولن مکس گانٹھ ۔ وزنی پندرہ پونڈ۔ قیمت ۔/۳۰ روپیہ ۔ اس گانٹھ میں زنانہ۔ مردانہ دونوں قسم کا کپڑا ہوگا۔ یعنی گرم مردانہ سوٹنگ کلاتھ۔ فلالین کاٹن۔ ریشمی زنانہ سوٹنگ کلاتھ۔ چھینٹ۔ پاپلین۔ خمر۔ کورہ پاپلین۔ امریکن لٹھہ۔ کیمرک رنگین۔ امریکن ململ۔ لیڈی کاٹن کلاتھ وغیرہ ٹکڑے ایک گز سے چھ گز تک۔ قیمت پندرہ پونڈ ۔/۳۰ روپیہ علاوہ خرچہ۔

(نوٹ) آرڈر کے ہمراہ ¼ قیمت پیشگی آنا ضروری ہے۔

خاص رعایت:- کل قیمت پیشگی آنے پر پیکنگ۔ مزدوری۔ رجسٹری خرچہ معاف ہوگا۔

مینیجر:- دی کٹ پیس ایکسپورٹ کمپنی ۔ کراچی

خاص سردیوں کیواسطے بنڈل

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آریہ جگت میں کیا ہو رہا ہے؟

...اج بکٹ گنج مردان

...بر کو بروز اہنت وار آریہ سماج بکٹ گنج مردان ...یکشن کا سالانہ چناؤ بمن پر کار ہُوا۔ ...ن جنتی ہرج لال جی۔ اُپ پردھان بابو ...جی کلرک ریلوے۔ منتری مہاشہ آنند ...جی آنند۔ اُپ منتری مہاشہ ہری چند ...یوک۔ خزانچی بابو پربھدیال جی۔ لائبریرین ...گ داس جی آریہ سیوک۔ (منتری)

...اج لدھیانہ کا اٹھتالیسواں سالانہ جلسہ

...۲۲ فروری ١٩٤٢ء بروز شکر سنیچر ...و بڑے سماروہ کے ساتھ منایا جانا نسچیہ ...پہلے دن نگر کیرتن۔ باقی دن جلسہ ہوگا ...پرسدھ پرسدھ سنیاسی۔ اپدیشک ...ک صاحبان کے پدھارنے کی آشا ہے۔

(بابو رام گپتا منتری)

...اج لائل پور کے سماچار

...ی جی نے تین دن پرانہ اور سایئنکال پرچار ...کے گیان سے بھرپور اور منورنجک ...وں کو جنتا نے بہت پسند کیا۔ ...مبر سا پتاہک ست سنگ میں شریمان ...رے لال جی نے پرارتھنا کرائی۔ اس ...ت وشو ناتھ جی پروہت نے رگ وید ...ہ منتر سے کرت اکرت پاپوں کے نیاگ ...ری ویاکھیا کی۔ (۳) ۹ دسمبر کو شری ...منایا گیا۔ جس میں پنڈت وشوناتھ ...کے جیون کا مہتو درشایا۔ (۴) آریہ ...یں پراتہ کال پرتی دن ست سنگ ...ن میں سندھیا ہون کے پشچات سب ...ش سمدت پربھو کیرتن کے بعد گھنٹے ...پنڈت وشوناتھ جی رگ وید کی کتھا ... (۵) آریہ سماج کا ایک جنج گھر تھا۔ ...یں انتقی تھیں۔ پرنتو دو جنج گھر کے

ڈھب کا نہ تھا۔ اور موزوں موقعہ پر بھی نہ تھا۔ اس لئے اُسے بیچکر اچھے موقعہ پر ۱۹ مرلے زمین خریدی ہے۔ جس پر ایک شاندار جنج گھر بنایا جاوے گا۔ تعمیر شروع ہونے والی ہے۔ جسکی آدھار شِلا...... ۱۲ دسمبر کو شری جیہ پاد شری سوامی ستیانند جی مہاراج اپنے کر کملوں سے ستھاپت کریں گے۔ (منتری)

سارودیشک سبھا کی ضروری اطلاع

سمست پرانتیہ آریہ پرتی ندھی سبھاؤں۔ ضلع اُپ پرتی ندھی سبھاؤں تتھا سمست آریہ سماجوں اور انیہ سمست آریہ سنستھاؤں سے نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے سمست اونیتک تتھا ویتنک اپدیشکوں تتھا بھجنیکوں کے نام۔ اُن کے پورے پتے سہت لکھکر اس کاریالیہ میں بھیجنے کا کشٹ کریں۔

(۲) ساتھ ہی سوتنتر اپدیشکوں، بھجنیکوں تتھا سنیاسی مہانو بھاؤں سے بھی نویدن ہے۔ کہ وہ اپنے پورے پتے ہمیں بھیجکر کرتارتھ کریں۔ (۳) وشیش کر پرانتیہ سبھاؤں سے پرارتھنا ہے کہ وہ اپنے پرانت کے سمست سوتنتر او تیتک تتھا ویتنک اپدیشکوں، بھجنیکوں تتھا سنیاسی مہانو بھاوؤں کی پوری پوری سوچی۔ اُن کے پورے پتے سہت اتی شیگھر بھیجنے کا کشٹ کریں۔ (سدھاکر منتری)

پشاور شہر میں شُبھ ویدک وواہ

۱۷ نومبر کو مہاشہ اچھرام جی کی سپتری کا وواہ چرنجیو ہریش چندر جی سے ویدک ریتی انوسار ہُوا۔ ور پکش کی طرف سے لالہ امر چند جی چچا سریش چند جی نے ۱۰۲ روپیہ اس شُبھ موقعہ پر دان دیا۔ ۱۰۲ روپیہ کمبیٔ پرانت

اور ۱۰۲ روپیہ پنجاب کی آریہ سنستھاؤں کو۔ ایشور ور اور وودھو کو چرنجیو رکھے۔ (گوبند رام منتری)

آریہ سماج آسیہ پشاور شہر کا شوک پرستاؤ

آریہ سماج آسیہ کا یہ سپتاہک جلسہ شریمتی بھاگ بھری دیوی کی مرتیو پر شوک پرگٹ کرتا ہے۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہے کہ پربھو اُن کی آتما کو سدگتی پردان کریں اور ان کے پریوار کو شانتی دیں۔ (گوبند رام منتری)

ایک آریہ سجن کا دیہانت

شری لالہ ٹھاکر داس آنند رشی نگر نواسی کا دیہانت ۱۷ نومبر کو ہُوا۔ وہ ایک آریہ سجن تھے۔ ویدک دھرم کے ساتھ انہیں خاص پریم تھا۔ ان کے سپوگیہ سپتر لالہ پریم داس جی آنند نے شوک دوس پر ۱۰۱ روپیہ مختلف فنڈوں کو دان دیا۔

منشی رام پردھان سنت نگر آریہ سماج لاہور

ساہتیہ سمیلن کے سمبندھ میں

دیویوں سے نویدن

پنجاب میں ہندی اندولن کو آگے بڑھانیکی ضرورت تمام تعلیم یافتہ بہنیں محسوس کرتی ہونگی۔ پنجاب میں ہندی کو مہلاؤں نے ہی زندہ رکھا ہے۔ بلاشک وشبہ ان کی کوششوں سے ہندی ہر دلعزیز بن سکتی ہے۔ ان ذمہ واریوں کو وہ کس طرح نبھائیں۔ اس سوال کا حل مشترکہ طور پر تبادلہ خیالات سے ہو سکتا ہے۔ دسمبر ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ کو ہونے والے سمیلن میں مہلا سمیلن بھی شامل ہے۔ جس میں شامل ہوکر اسکو کامیاب بنائیں۔

آپ اپنے آنیکی اطلاع پہلے ہی بھیجنے کی کرپا کریں۔ آپ کے ٹھہرنے کا پربندھ الگ کیا جاوے گا۔ آپ کو کسی طرح کی تکلیف پیش نہیں آئے گی۔ (سیکرٹری)

آریہ سماج سیالکوٹ شہر

دینک ست سنگ ۶½ بجے سے ۷½ بجے تک آریہ سماج میں لگتا ہے۔ جس میں سندھیا ہون بھجن اور وید اپدیش ہوتا ہے۔ پچاس ساٹھ پرشن استریوں کی حاضری ہو جاتی ہے۔ ہر بدھوار کو باری باری ہر ممبر کے گھر پر پریوارک ست سنگ ہوتا ہے۔ وہاں بھی یہی پروگرام عمل میں لایا جاتا ہے۔ (ذریعہ چند پینشنکاروسیکش)

آریہ سماج لدھیانہ کے سماچار

۲۳ اکتوبر کو دیانند ہوسٹل میں کسی پردیسی کی مرتیو پر اشکت پسماندگان کی اچھا انوسار سماج نے اپنے خرچ پر انتیشٹی سنسکار کر دیا۔ (۲) ۱۶ نومبر کو آریہ سبھاسد ڈاکٹر نند لال جی سرین نے اپنے نئے ہومیو میڈیکل ہسپتال کے مہورت پر ہون یگیہ کر دیا۔ اور آریہ پرشوں کا نئے تانزے گرہ سے سنسکار کیا۔ (۳) نومبر کے آخیری ہفتہ میں کئی ویدک وواہ سنسکار ہوئے۔ سنسکاروں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ (۴) ابوہر ہندی ساہتیہ سمیلن کا ڈیپوٹیشن آیا ہوا ہے۔ چندہ اکٹھا کر دیا جا رہا ہے۔ (بابو رام گپتا منتری)

آریہ سماجوں کو آوشیک سُوچنا

رشی اُتسو ہُوئے پر یاپت سمے بیت چُکا ہے۔ پرنتو ابھی تک بہت سی آریہ سماجوں سے چار آنہ ندھی کا دھن پراپت نہیں ہُوا۔ اس لئے آریہ سماجوں اور آریہ پرشوں کی سیوا میں نویدن ہے۔ کہ چار آنہ ندھی کا دھن آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے کاریالیہ گورودت بھون لاہور میں

...ھ ہو جاتا ہوں

...نگت رام جی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی مڈل سکول رہتک اپنے ایک تازہ خط میں شری ہنتی ...ایڈیٹر "پرکاش" لاہور کو لکھتے ہیں۔ ...میں نے آپکی تصانیف گیتا گان، رشی گان، ...شی رامائن، سندھیا گان منگوائی تھیں۔ ...ر پڑھتا ہوں۔ ان کے سوادھیائے سے ...نند ملتا ہے۔ میں مگدھ ہو جاتا ہوں" ...ہرد کی سچی شانتی چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ ...کا ایک سیٹ ہندی میں ایکروپیہ اور ...ار (محصول ڈاک ۳ر) منی آرڈر سے ...ضرور سوادھیائے کریں۔ (مینیجر پرکاش لاہور)

امساک حیض

حیض بند ہو گیا ہو یا بے قاعدہ آتا ہو۔ رجوکینا گولیوں کے استعمال سے بلا تکلیف جاری ہوکر باقاعدہ آنے لگتا ہے۔ یہ دوا حاملہ کو استعمال نہ کرائی جاوے۔ قیمت فی شیشی صرف ۳ روپے۔ فوراً فائدہ پہنچانے کے لئے تیز دوائی کی شیشی پانچ روپے۔ ڈاک خرچ ۸ر
ڈوگرہ دھانوبان فارمیسی جالندھر رکا کھیا واڑ
ایجنٹ:- لالہ بھگت رام پوری اینڈ سنز
سوتر منڈی لاہور

۱۴ر میں چھ کتابیں

اپنے نگر کے ودھرمیوں میں پرچار کرنے کے لئے آپ مندرجہ ذیل اُپیوگی اور نایاب پستکیں لاگت قیمت پر منگوا کر مفت بانٹیں۔ ویدک دھرم کی فضیلت ۱ر مورتی پوجا کی دھجیاں ۱ر پُران پول پرکاش ۸ر اوتار فلاسفی کی دھجیاں ۱ر آنند پیغام ۴ر سندھیا گان ۱ پیسہ۔ یہ سب کتابیں ۸ × ۲۲ کے بڑے سائز عمدہ کاغذ پر چھپی ہیں۔ صفحات ۶۰ سے ۱۲۵ تک۔ یہاں پوری قیمت درج ہے۔ ایک سیٹ کے لئے ۱۴ر کے ٹکٹ یا منی آرڈر بھیجیں
(مینیجر پرکاش لاہور)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستول

نئے اور سیکنڈ ہینڈ۔ ریل کا کرایہ معاف۔ دام نقد معتبر گاہکوں سے ماہواری قسطوں میں۔ انگریزی بغیر دھوئیں کے کارتوس۔ ایلی گرانڈ پرکس ۱۸ روپیہ۔ بغیر دھوئیں کے برقش ایلی ۱۷ روپیہ۔ ایلفا میکس ۲½ انچ اور ۲¾ انچ ۲۳ روپیہ۔ بغیر دھوئیں کے کیس ٹائٹ۔ ڈائمنڈ ۳ انچ۔ ۲۸ روپیہ فی سینکڑہ۔ سیکنڈ ہینڈ ہتھیار مناسب قیمت پر خریدے جاتے ہیں۔ تین صد کارتوس اکٹھے منگانے پر کرایہ ریل معاف۔ خط وکتابت
سلیمان عمر اینڈ کمپنی کراچی صدر سے کریں۔
Suleman Omer & Co
Karachi Sadar

بہت جلد بھیجدیں۔ اگر کبھی دُوسری ندھی کا دھن بھی ان کے پاس جمع ہو۔ تو وہ بھی ساتھ بھیج دیں۔ آشا ہے۔ کہ مجھے دوبارہ نویدن کرنیکی ادشیکتا نہیں ہوگی۔

(بھیم سین منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب۔ گورودت بھون لاہور)

اغوا شدہ ہندو دیوی کا اُدھار

عرصہ تین چار روز کا ہُوا۔ کہ ایک غنڈہ مسلمان نے ایک شادی شدہ ہندو کھتری دیوی کو اغوا کرلیا۔ اور اسے لے بھاگا۔ لاؤشند داس سائیکل مرچنٹ تونسہ نے D.A.V. مڈل سکول تونسہ کے ایک ورکر نے اپنا تمام نجی کام کاج چھوڑ کر نہایت جوانمردی سے مغویہ اور مسلمان غنڈے کا تعاقب کیا۔ اور کافی پریشانی اُٹھانے کے بعد اس عورت کو مسلمانوں کے پنجہ سے چھڑا لیا۔ اور اسے اس کے وارثان کے پاس پہنچایا۔ اسی طرح کے کئی کیس تونسہ سکول کے ورکرز اور پبلک کارکنے ہیتیشی سجنوں نے پہلے بھی برآمد کئے اور ان کو اصلی وارثان کے پاس پہنچا دیا۔ سالویشن مشن ہوشیارپور ان اصحاب کا دھنیہ واد کرنے کے علاوہ۔ لالہ وشنداس کی جوانمردی پر اسے ایک میڈل بطور انعام دیتا ہے۔ (پردھان)

وید پرچار وبھاگ

(۱) آریہ پرتی ندھی سبھا کی طرف سے گورودت بھون میں ایک ست سنگ نیم پُورک چل رہا ہے۔

پچھلے دنوں شری چرنجیت لال جی بان پرستھی منوہر کتھا کرتے رہے۔ آجکل شری ہنسانند جی کتھا کر رہے ہیں۔ ان کی کتھا منورنجک ہونیکے علاوہ ودوتاپُورن بھی ہوتی ہے۔ لاہور کے نرناری اس کتھا سے لابھ اُٹھا دیں۔ لاہور سے باہر کے آریہ بھائیوں سے پرارتھنا ہے۔ کہ جب کبھی بھی وُہ اپنے کام کیلئے لاہور آئیں۔ تب اس ست سنگ میں سمِلت ہونا اپنا کرتویہ سمجھیں۔ آریہ بھائیوں کے ٹھہرنے کیلئے گورودت بھون میں ایک وشال دھرم شالہ بنی ہوئی ہے۔

(۲) وید پرچار کے کاریہ کو ادھک اُپیوگی بنانے کیلئے سبھا نے اس ورش منڈل پرچار پرنالی جاری کر دی ہے۔ اس کا وشیش لابھ یہ ہوا ہے۔ کہ جن ستھانوں پر ورشوں سے پرچار نہ ہو سکا۔ اُن ستھانوں پر بھی اُپدیشک مہانبھاؤ پہنچکر رشی دیانند کا سندیش پہنچا رہے ہیں۔ منڈل پرچار پرنالی کا وشیش طور سے پریکشن کرنے کیلئے شری پنڈت بھیم سین جی منتری سبھا کی آدھینتا میں سبھا کے پرانے انوبھوی اُپدیشک شری پنڈت نیرنجن رام جی تتھا مہاشہ سنت دیو جی بھجنیک ضلع سیالکوٹ میں کام کر رہے ہیں۔ یتن کیا جائیگا۔ کہ یہ مہانبھاؤ اس ضلع کے پرتیک گاؤں میں ویدک دھرم کا سندیش پہنچائیں۔ اس اوسر میں انہیں اس ضلع سے باہر نہیں بھیجا جائیگا۔

(۳) آریہ مہانبھاؤں کی سیوا میں سُوچت کیا جاتا ہے۔ کہ جو عربی سنسکرت ودیالیہ ڈیرہ غازی خاں میں کھلا ہے۔ اُس کا آریہ پرتی ندھی سبھا سے کوئی سمبندھ نہیں ہے۔

(۴) سب آریہ سماجوں کی سیوا میں سُوچت کیا جاتا ہے۔ کہ مہاشہ راجپال جی کی چھٹا بھجن منڈلی کو سبھا سے الگ کر دیا گیا ہے۔ اسلئے کوئی آریہ سماج سبھا کی کسی ندھی کے لئے اُن کو دھن نہ دے۔

(۵) آریہ سماجوں کی سیوا میں پرارتھنا ہے۔ کہ بہت سی آریہ سماجیں مارچ۔ اپریل میں جلسے مناتی ہیں۔ اس سے پربندھ کرنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں اپنے اُتسو جنوری یا فروری میں نیت کرلینے چاہئیں۔ تاکہ پربندھ کرنے میں کٹھنائی نہ ہو۔

(ادھشٹاتا وید پرچار آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب)

"امتحان" (بقیہ صفحہ ۱۰)

شروع کرنیکا ٹائم سات بجے تھا۔ لیکن نامعلوم صدر کو کیا کام پڑ گیا جس کی وجہ سے وُہ دو گھنٹے دیر سے پہنچے۔ بڑی دھواں دھار تقریریں ہُوئیں۔ اور تین گھنٹے کی کارروائی کے بعد جلسہ برخاست ہُوا۔ جب سب لوگ جا چکے۔ تو موہن نے ایک شخص کو بُلایا۔ اور کہا۔ "پریم تمہارے سپرد ایک کام کرنا ہے۔"

"موہن آپ مجھے اصلی نام سے کیوں نہیں پُکارتے۔ میرا خیال ہے۔ کہ آپ میرا نام جانتے ہیں۔"

"وُہ اس لئے کہ ہماری باتیں پوشیدہ ہُوا کرتی ہیں۔ کہیں تمہارا کسی کو پتہ نہ لگ جائے۔ کہ تم بھی ہماری سازش میں شریک ہو۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ تمہارے اس اصلی نام میں تھوڑا ہی فرق ہے۔"

"اچھا کہو۔ وُہ کیا کام ہے۔"

"وُہ یہ کہ جس وقت سیٹھ بشن سروپ نکلیں تو آپ اُنہیں اپنی ریوالور کی پنایش۔ بس مجھے اس سے زیادہ کچھ ... "

موہن اتنی بات کہکر چلے گئے۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ آپ بُڑبُڑانے لگا۔ "مجھے انہیں قتل ... میرا امتحان ہے۔ کیا اصول کو چھوڑ ... اور کیسا لوگوں کی ہمدردی سے منہ موڑ ... یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ قتل؟ ہاں ... اُنہیں ضرور قتل کرنا ہے۔ اپنے ... تلانجلی دیدوں یہ ہرگز نہیں ہو ..."

"اب ایک بجے کا وقت تو ہو گیا ہے ... لئے جاؤں۔ صبح ہونے میں ۴ ب چار تو باقی ہیں۔ کسی ایسی جگہ چھپ ... سے مجھے کوئی نہ دیکھ سکے۔ اور جہاں نشانہ بھی ٹھیک لگ سکے۔" چنانچہ انتخاب کرکے وُہ اپنے شکار کی گھات ... رہا۔ انتظار کرتے کرتے صبح ہو گئی ... صاحب سیر کو نکلے۔ چلتے چلتے اس کے ... پہنچے۔ وُہ ریوالور کی گولی کو سیٹھ صاحب ... سینہ میں ٹھنڈا ہی کرنا چاہتا تھا۔ کہ ... آکر کسی نے ہاتھ پکڑ لیا۔ نشانہ خطا گیا ... گولی سنسناتی ہُوئی ہوا میں نکل گئی۔ اُس ... مُڑ کر دیکھا۔ آواز آئی "پریما اپنے ... گولی چلا رہی ہو۔"

"ہاں موہن اصُول کی خاطر سب کچھ ..."

ہندوستان کو پھر سے آریہ ورت بنانے۔ آریہ بھاشا۔ آریہ سنسکرتی۔ آریہ سبھیتا اور آریہ دھرم کا پرچار کرنیکے ادیش سے اُردو کے گڑھ پنجاب کی راجدھانی سے

(ہندی) "آریہ ورت" لاہور (ماسک)

پچھلے ۵ ماہ سے شری ہنسانند جی ودیالنکار ... ایڈیٹر "پرکاش" کے سنرکشن اور شریمتی شکنتلا دیوی بھوشن کے سمپادکتو میں بڑی سج دھج سے سچتر شائع ہو رہا ہے۔ آریہ نیتاؤں، سماچار پتروں، آریہ سماجوں۔ کنیا پاٹھ شالاؤں اور آریہ دیویوں نے اسے بہت پسند کیا ہے۔ "آریہ ورت" پنجاب کی ایک مانتر آریہ ہندی پترکا ہے۔ اس کے خریدار خود بنیئے اور دُوسروں کو بنایئے۔ سالانہ چندہ ۔/۲ اڑھائی روپے۔ نمونہ ۱ کے ٹکٹ آنے پر۔ کوئی آریہ سماج یا کنیا پاٹھ شالا اور آریہ پریوار "آریہ ورت" سے خالی نہ رہے۔ آریہ ورت آپکو شاریرک اور آتمک اُنتی کا مارگ دکھاتا ہے۔ شکشاپرد کہانیاں دے کر منورنجن کرتا ہے۔ آپکے پیارے بچوں کے اخلاق اُونچے کرتا ہے۔ اور پنجاب میں ہندی پرچار کا اُتم سادھن ہے۔ نئی لیکھکاؤں کی حوصلہ افزائی کرنا اس کا وشیش ادیش ہے۔ اس پترکا کی ہر طرح سے سہایتا کرنا آپ کا دھرم کرتویہ ہے۔

خود خریدار بنیں دُوسروں کو بنائیں۔ (منیجر آریہ ورت لاہور)

داتی پُرشو!

جب بھی آپ دان دینے لگیں۔ تو آپ مہربانی کر ...

پنجاب کینیڈی ناتھ آلیہ اوی وڈ۔ لاہور

کو نہ بھولیں۔ یہ اناتھ آلیہ پنجاب اناتھ سنرکشنی سبھا رجسٹرڈ کے ماتحت ... جس کے انتظام کے لئے بڑے بڑے معزز اصحاب اپنا قیمتی وقت ... ہیں۔ اس وقت اس یتیم خانہ میں دو سو کے قریب لڑکے لڑکیاں ... موجود ہیں۔ خوراک۔ پوشاک۔ کپڑا۔ نقدی جس صورت میں بھی ... کر سکیں۔ کریں۔ ہمیں مکان کے لئے دانی سجنوں کی ضرورت ہے جو نقد دھن سے ہماری سہایتا کر سکیں۔

رپورٹ سال گزشتہ مفت طلب کریں۔

المشتہر ہیرانند شرما سیکرٹری پنجاب کینیڈی ناتھ آلیہ اوی وڈ لاہور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha